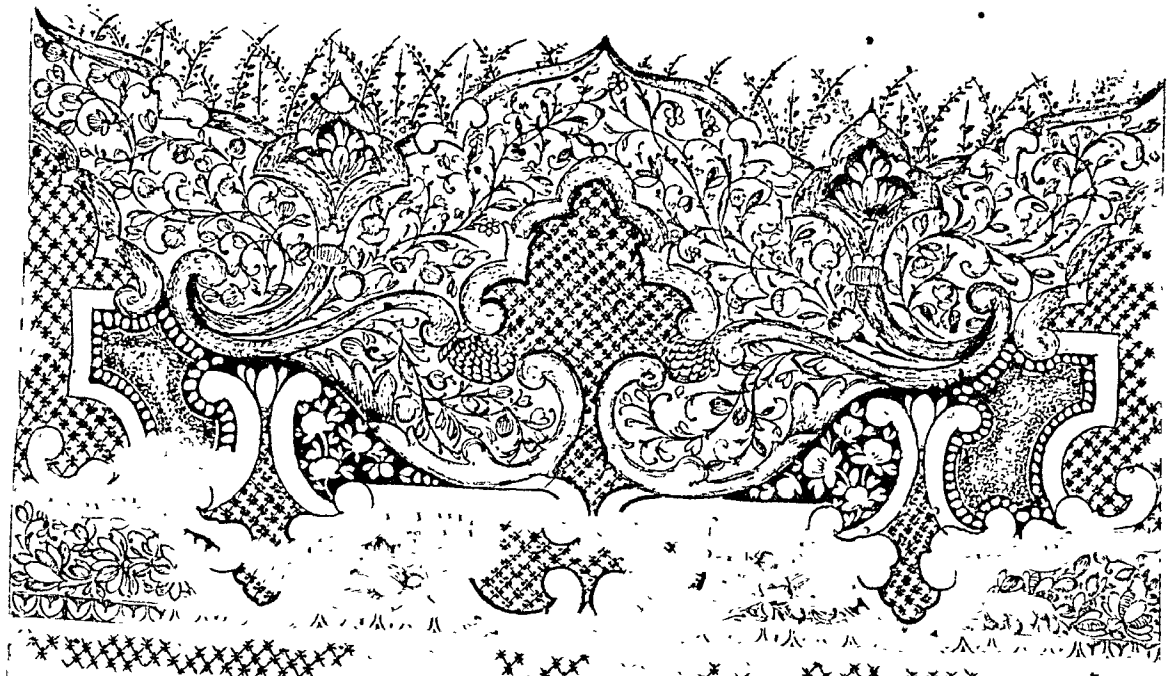
اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح

نحمدک یا من جعل النجوم مصابیح ونصلی من کان حدیثہ شفی مشکوٰۃ صدور الصحابۃ کالمصابیح علی طبع الکتاب الشریف مظاہر حق ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح للعالم الکامل تذکرۃ المتقدمین تکملۃ المتاخرین الذی یشار الیہ بالبنان نائب ؛ ؛

مظاہر حق

رسول الرحمن رجعت الیہ رکائب الاستفسار والتجت الی جنابہ ریاستہ الحدیث والفقہ فی الاقطار حضرۃ ملبن القلوب القاسیہ ومجانسہ الجموع الدانیۃ والقاصیۃ مولانا المولوی محمد قطب الدین الدہلوی دامت برکاتہ

در مجتبائی مطبع رفیع المرتبہ علی گڑھ طبع شد



ربّ یسّر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ... وتمّم بالخیر

کتاب البیوع

کتاب ہی بیچ بیان بیعون کی **ف** اول مصنف نی ذکر کیی حقوق اللہ تعالی کی کہ وہ عبادت ہین بعد ازان شروع کیا بیان کرنا حقوق العباد کا کہ وہ معاملات ہین اونمین سی ایک بیع ہی اور بیع کی معنی ہین بیچنا اور کبھی معنی اسکی خریدنی کی بھی آتی ہین اور کہا فخر الاسلام نی کہ بیع شرع مین کہتی ہین مال کی بدلنی کو ساتھہ مال کے آپس کی رضامندیسی اور شرعیۃ بیع کی ثابت ہی کتاب اللہ سی احلّ اللہ البیع وحرّم الربوا اور حدیثون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسی بھی ثابت ہی چنانچہ وہ حدیثین آگی آتی ہین اور بیع کی چار قسمین ہین نافذ موقوف فاسد باطل نافذ تو وہ بیع ہی کہ طرفین ہین مال ہو اور عاقدین اہلیت بیع کی رکھتی ہون یعنی عاقل ہون وہ بیع کرین اصالۃً یا وکالۃً یا ولایۃً اور بیع موقوف وہ ہی کہ غیر کی چیز بی اجازت اور بی ولایت بیچی اور فاسد وہ ہی کہ باصلہ درست ہو اور بوصف نہ درست ہو اور بیع باطل وہ ہی کہ نہ باصلہ صحیح ہو اور نہ بوصفہ بیان مفصل بیع فاسد و باطل کا مع مناہونکی باب المنہی عنہا من البیوع مین ہوگا انشاء اللہ تعالی اور اور اعتبار کر بیع کی چار قسمین اور ہین مقایضہ صرف سلم بیع مطلق بیع مقایضہ وہ ہی کہ بیچی عین کو بدلی عین کی جیسی بیچی کپڑا بدلی کتاب کے اور بیع صرف یہہ ہے کہ بیچی نقد کو بدلی نقد کی مثلاً روپیہ بیا بدلی روپی کی یا اشرفی بدلی روپی کی یا عکس اسکے اور سلم بیچنا دین کا بدلی عین کی مثلاً غلہ مول لینا بوعدہ بدلہ روپونکی اور بیع مطلق یہہ ہے کہ بیع کری ایک چیز کو مقابلہ نقد کی اور اور اعتبار کر بیع کی چار قسمین اور ہین مرابحۃ تولیۃ ودیعۃ مساومۃ مرابحۃ تو وہ بیع ہی کہ خرید پر نفع رکھکر بیچی اور تولیۃ وہ کہ جتنی کو لیا اوتنی ہی کو بیچی اور ودیعۃ یہہ کہ جتنی کو لیا اوس سی کم کو بیچی اور مساومۃ وہ بیع ہی جو آپسمین بایع مشتری راضی ہون آگے لحاظ پہلی ثمن کا نہین ہوتا ۱۲ درمختار ۔ مولانا

باب الکسب وطلب الحلال

باب ہی بیچ بیان کسب کے اور طلب کے روزی حلال کی **ف** کسب کے معنی ہین ڈہونڈنی روزی کی اور اس باب مین بیان کی ہی فضیلت کسب کے اور یہہ بیان کیا ہی کہ اچھا کسب کونسا ہی اور برا کونسا اور فقہ مین تفصیل اسکی یون لکھی ہی کہ افضل کسب جہاد ہی پھر تجارۃ پھر زراعت پھر دست کاری اور کسب فرض ہی ہی اور مستحب ہے اور مباح ہی اور حرام بھی فرض تو اسقدر ہی کہ کفایت کری کسب کر نیوالی کو اور اوسکی عیال کو اور ادا ہو فرض اوسکا اور مستحب ہے زیادہ اسی سی بایں نیت کہ خبر گیری کرونگا بسبب اوسکی فقیر کی

اور اقربا کی اور مباح ہی زیادہ کسب کرنا ساتھہ نیت تجمل کی اور حرام ہی اس نیت سی کسب کرنا کہ اس سی مال جمع کرونگا وانسطی فخر و تکبر کی اگرچہ حلال ہو اور کسب کر خرچ کری اپنی نفس پر اور اپنی عیال پر بغیر اسراف و تنگی کی یا اور جو کوئی قادر ہو کسب پر لازم ہی اوسکو کسب کرنا اور اگر عاجز ہو کسب سے تو لازم ہی اوسکو سوال کرنا پس اگر سوال نہ کیا یہان تلک کہ مرگیا ماری بھوک کی تو گنہگار مرا اور اگر عاجز ہو کوئی کسب سے تو فرض ہی اوسکی حال جاننی والی پر یہہ کہ کہلاوی اوسکو یا سفارش کردی ایسی سی کہ کہلاوی اوسکو ع ع ح ملتقی اور مولانا عبدالعزیز رحمانی یا ایہا الذین امنوا کلوا من طیبات ما رزقنکم کی تفسیر مین یون لکہا ہی کہ بہترین کسب جہاد ہی لیکن شرط یہہ ہی کہ وقت قصد کرنی جہاد کی ہرگز خیال غنیمت کی دلمین نہ لاوی اور نیت اپنی خالص رکہی اور بعد ازان تجارۃ ہی خصوصا وہ تجارۃ کہ سبب لانی حاجت کی چیزون مسلمانونکی ہو ایک ملک سی دوسری ملک مین اور ایک شہر سی دوسری شہر مین پس اگر اس طرح کا تاجر نیت خدمت مسلمانونکی اور حاجت روائی وغیرہ کی کری تجارۃ اوسکی حکم عبادۃ کا پیدا کرتی ہی بعد ازان زراعت ہی کہ اوسمین ہی نیت خیر یعنی نیت حاصل کرنی قوت آدمیون اور جانورونکی ہوتی ہی اور توکل اور اعتماد قوی ہوتا ہی رحمت الہی پر کہ وہ مینہہ دریگا ہی بعد ان تین کسبونکی اوکسب اسمین چندان فضیلت نہین رکہتی مگر ان کتابت کہ اوسمین علوم دینی اور احکام شرعی اور احوال انبیا اور بزرگونکی یاد ہوتی ہین بہتر معلوم ہوتی ہی بعد ازان اور حرفی کہ تعلق ساتھہ بقاء عالم کی رکہتی ہین مانند معماری اور بیلداری اور پکانی اینٹون اور چونی کی اور گہی اور تیل نکالنی کی اور روئی بیجنی اور سوت کاتنی اور بننی اور آرا بیسنی کی یہہ کسب بہتر ہین اون کسبونسی کہ محض واسطی تکلف اور تزین اور تفاخر اور رونق دولت کی ہوتی ہین مانند ستاری اور نقاشی اور زردوزی اور شیرینی بنانی اور عطر بیچنی اور رنگریزی کی پہر یہہ صنعتین بہی جو اپنی موقع پر ہون کچہہ کراہیت نہین رکہتی ہین بخلاف اون کسبونکی کہ اوسمین ہو آلودگی نجاست کی یا بدخواہی خلائق کی یا اعانت معصیت الہی پر یا دین فروشی یا بہت جہوٹ بولنا اور فریب دغا لازم ہو مانند شاخ کشی اور قصابی کی اور جاروب کشی اور دباغی اور احتکار غلہ اور حمامی اور مردہ شوئی اور کفن فروشی اور کنائی اور ناچنی اور نقالی اور جوا بازی اور دلالی اور وکالت اور اجرت امامت اور اذان اور خدمت مسجد اور اجرۃ تلاوۃ قران اور تعلیم قرآن کی کہ یہہ سب مکروہ ہین انتہی اور منتہی الطالب مین لکہا ہی کہ حدیثونمین فضیلت کسب کی اور کسب کرنی والیکی بہت آئی ہین اور وعید وارد ہوئی ہی بیچ حق اوسیکی کہ ترک کری کسب کو از راہ توکل کی اور زہد یکبارگی پہری لیکن جو کوئی کہ سوال نکری اور بسبب اعتماد کی رزاقی خدا پر اور بسبب نقصان عمل دینی کی اور خلل پڑنیکی اذکار و عبادتمین کسب نکری تو داخل وعید مین نہین ہوگا بشرطیکہ تعلق دلی اور توقع خدمت کی خلق سی نرکہتا ہو کہ اوسکو سوال دل کہتی ہین اور وہ بدتر ہی سوال زبان کیسی اور جو کوئی کہ مال بقدر کفایت کی رکہتا ہو یا بقدر کفایت کی اوقاف سی یا اور جگہہ سی بہم پہنچ سکتا ہی اوسکو بلا خلاف عبادۃ افضل ہی کسب کیسی اور اسیطرح تعلیم کرنی والی علوم دینی اور قاضی اور مفتی اور مانند انیکی اگر بقدر کفایت کی معین رکہتی ہون تو اونکو اپنی امور مین مشغول رہنا چاہیی نہ کسب مین اور جو کوئی کسب کرنا اختیار کری تو فرض ہی اوسکو طلب کرنا حلال کا اور بچنا حرام سی اور ہر پیشہ و ہنر مین رعایت احکام شرعی کی ضرور کری اور لازم ہی کہ باوجود کسب کی توکل خدا پر کری کہ رزاق مطلق اللہ تعالی ہی اور کسب اسباب ظاہر ہی کسب کو رازق نہ جانی کہ یہہ شرک خفی ہی اور تمام حلال اور حرام شرعی قبیلہ معاملات اور تجارت اور کسب سے فقہ مین مذکور ہین پس یعنی مال حرام اور کسب حرام سی پرہیز کری رسول علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ جو کوئی مال حرام مین سے صدقہ دی تو قبول نہین ہوتا اور نہین چہوڑتا مال حرام جیچہی اپنی یعنی بعد مرگ کی مگر کہ ہوتا ہی توشہ اوسکا پہنچانیوالا طرف آگ دوزخ کی اور جانی کہ اگر تہوڑا سا مال حلال حرام مین ملجاویگا تو سب مشتبہ ہوجائیگا اور اسیطرح کا مال اور کسب مشتبہ سی بہی باز رہنا اولی ہی اور اگر کوئی کسیکو کچہہ دی اور اوسچیز مین شبہہ ہو تو چاہیی کہ اوسکو ساتھہ حیلہ و نرمی کی پہیری اور اگر اوسکی پہیرنی مین دینی والا آزردہ ہو تو نہ پہیری اور اسیطرح ہی حال تحقیق کرنی مشکوک کا کہ اگر دینی والا رنجیدہ نہو تو تحقیق کری والا نہ کری اس لیی کہ آزردہ کرنا مال مسلمانکا حرام ہی اور تحقیق کرنا اوسکا ورع ہی و ورع کی لیی مرتبہ حرام کا نہونا چاہیی مگر یہہ کہ حرام محض ہو اور ظاہر ہو تو اوسکو پہیر دی لیکن اگر جانی کہ پہیرنے مین فتنہ برپا ہوگا تو نہ پہیری از راہ تہی لیکن کسی مضطر کو دیدی اور اگر آپ ہے مضطر ہو تو کہالیوی اور جس بازار مین کہ اکثر مال حرام بکتا ہو اوسمین خرید و فروخت

نکری اور بغیر علم حرمت اور شبہ کی ہر جا تجسس و تحقیق مین پڑنا وسوسہ ہی اور مزدوری کسب نامشروع کی بہی حرام ہی جیسی سیوی کپڑا ریشمی یا زیور بنا دی مرد کی لیی اور عقد نامشروع سی جو حاصل ہو حرام ہی جیسی بیچی غلہ محتکرہ اور بجار تو مین بہتر تجارۃ بزازی ہی اور پیشو مین بہتر پیشہ سینا مشک کا ہی اور مانند اسکیکی اور خرید و فروخت مین روپی شیشی تانبی کی اور کہوٹی مروج نکری اور اگر شیشی تانبی کی روپی ہاتہہ لگین تو کوئی مین ڈال دی اور معاملہ مین خرید نکری اور قسم نہ کہاوی اور عیب اسباب کا خریدار سی پوشیدہ نکری اور تعریف اپنی اسباب کے جیسا کہ ہی اوس سی زیادہ نکری اور کوئی چیز ایسی کی ہاتہہ نہ بیچی کہ لینی والا اوسکو بیچ فعل حرام کی کام مین لاوی جیسی انگور بیچنی ہین شراب سازی کی ہاتہہ اور ہتیار قصاق اور مانند اسکیکی ہاتہہ اور اسیطرحسی پیشو مین احتراز کہوٹ اور بری چیز کی اور دغا اور فریب نکری کہ مزدوری اوسکی حرام ہوتی ہی اور ناپ تول مین کمی نکری اور غبن نکری اور جانی کہ بسبب ایک انگ غیر کی جنت کی جانی سی رکا رہی گا اور مستحب ہے کہ تہوڑی نفع پر اکتفا کری اور تجارتون اور حرفون مین بہت حریص نہووی جبکہ بقدر کفایت کی حاصل ہوگا راخر تہین مشغول ہووی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن المقدام بن معدیکرب** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اکل احد طعاما قط خیرا من ان یاکل من عمل یدیہ وان نبی اللہ داود کان یاکل من عمل یدیہ رواہ البخاری روایت ہی مقدام بن معدیکرب ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کہا یا کسی نی کوئی کہانا کبہی بہتر اس سی کہ کہاوی کسب ہاتہہ اپنی کیسی اور تحقیق نبی اللہ کی داود علیہ السلام ہتی کہانی عمل ہاتون اپنی کیسی نقل کی بہہ بخاری نی **ف** یعنی کسب کرنا ابنیار کی سنت ہی چنانچہ داود علیہ السلام اپنی ہاتہہ سی زرہ بنا کر بیچتی ہتی پس تم بہی طریقہ اونکا اختیار کرو منقول ہی کہ حضرت داود علیہ السلام اپنی خلافت مین تجسس کرتی ہتی تو کونسی امر اپنا اور پوچہتی ہتی اوس سی کہ نہ پہچانا ہوتا اونکو کہ کیسی سیرۃ ہی داود کی تم مین پس ایک روز اللہ تعالی نی ایک فرشتہ بہیجا آدمی کی صورت مین اوس سی بہی اونہون نی بہی پوچہا اوسی کہا کہ داود واچہا شخص ہے مگر یہہ کہ کہاتا ہی وہ بیت المال مین سی پس دعا کی داود علیہ السلام نی اپنی رب سی کہ بی پروا کر دی مجکو بیت المال سی پس سکہایا اونکو اللہ تعالی نی بنانا زرہ کا اور لوہا اونکی ہاتہہ مین مانند موم کی تہا پس زرہ بناتی اور چار ہزار درہم کو بیچتی اور بعضون نی کہا کہ ایک زرہ ہر روز بناتی ہتی اور بیچتی اوسکو چہہ ہزار درہم کو پہر خرچ کرتی دو ہزار اپنی نفس پر اور اپنی عیال پر اور چار ہزار صدقہ دیتی فقرا بنی اسرائیل کو پس اسحدیث مین رغبت دلائی ہی کسب حلال کی کرنی پر اس لیی کہ اوسمین بڑی بڑی فائدہ ہین کہ کسب کرنیوالیکو بہی نفع اوسکا پہنچتا ہی اور جو لوگ کہ وہ چیز لیتی ہین اونکو بہی نفع حاصل ہوتا ہی اور کسب کرنیوالا بسبب مشغولی کی بچتا ہی بری باتون اور لہو و لعب سی اور کسر نفسی بہی ہوتی ہی اس سی پس کم ہوتی ہی سرکشی نفس کی اور بچتا ہی بسبب اسکے ذلت سوال سے اور محتاج کیسکا نہین ہوتا ۱۲ ع **وعن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ طیب لا یقبل الا طیبا وان اللہ امر المؤمنین بما امر بہ المرسلین فقال یا ایہا الرسل کلوا من الطیبت واعملوا صالحا وقال یا ایہا الذین امنوا کلوا من طیبت ما رزقنکم ثم ذکر الرجل یطیل السفر اشعث اغبر یمد یدیہ الی السماء یا رب یا رب ومطعمہ حرام ومشربہ حرام وملبسہ حرام وغذی بالحرام فانی یستجاب لذلک رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی پاک ہی یعنی نقصانون اور عیبون سی نہین قبول کرتا یعنی صدقات اور اور اعمال سی مگر پاک کو یعنی جو کہ پاک ہو عیوب شرعیہ سی اور غرضون فاسدہ سی نیت مین اور تحقیق اللہ تعالی نی حکم کیا مومنونکو ساتہہ اوسیچیز کی کہ حکم کیا ساتہہ اوسکی رسولون کو یعنی کہانا حلال کا اور اچہی اعمال کرنی پس فرمایا ای رسولون کہاؤ رزقون حلال سی اور عمل کرو اچہی اور فرمایا ای مومنو کہاؤ کہانون پاک و حلال سی جو کچہہ کہ دیا ہمنی تمکو بہی ذکر کیا حضرت نی حال ایک شخص کا کہ دراز کرتا ہی سفر اگندہ بال اور غبار آلودہ دراز کرتا ہی دونون

تہہ اپنی طرف آسمان کی کرتا ہی ای رب میری ای رب میری یعنی یہہ دی یہہ دی اور کہانا اوسکا حرام اور پینا اوسکا حرام اور پہنا اوسکا حرام اور پرورش کیا گیا ساتہہ حرام کی یعنی چہوٹی عمر سی بڑی عمر تک حرام ہی غذا اوسکی رہی پس کہانسی قبول کیجاوی دعا اوس شخص کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نہین قبول کرتا الخ یعنی جبکہ اللہ تعالی پاک ہی اور رزق حلال کو سبب پاک ہونی اوسکیکی مناسبت حرمت سی جناب پاک اوسکیمین ایک مناسبت ہی قابل اسکی ہی کہ اوس ہی بندہ نزدیکی اوسکی جناب پاک مین حاصل کریگی اور حرام قابل اسکی نہین اور دراز کرتا ہی سفر یعنی حج کی لیی یا اور عبادات کی لیے اور کہینچتا ہی مشقت کہ منظنہ اور جگہہ قبولیت دعا کی ہی چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ دعای مسافر مقبول ہی حاصل یہہ کہ سب حال اچہا ہی لیکن کہانا وغیرہ جو حرام ہی دعا نہین قبول ہوتی اس سی یہہ معلوم ہوا کہ رزق حلال پر موقوف ہی قبولیت دعا کی اسی لیی کہا گیا ہی کہ دعا کی دو بازو ہین اکل حلال اور صدق مقال ح ۴ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی علی الناس زمان لا یبالی المرء ما اخذ منہ امن الحلال ام من الحرام رواہ البخاری ۔ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آویگا لوگونپر ایک زمانہ کہ نہین پرواکریگا آدمی ساتہہ اوسچیز کی کہ لیوینگا مال سی ایا حلال سی یا حرام سی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی تمیز نہین کریگا درمیان حلال وحرام کی **بیت** ہرچہ آمد بدہان شان خوردند ۔ وانچہ آمد بزبان شان گفتند ۔ ح **وعن** النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحلال بین والحرام بین وبینہما مشتبہات لا یعلمہن کثیر من الناس فمن اتقی الشبہات استبرأ لدینہ وعرضہ ومن وقع فی الشبہات وقع فی الحرام کالراعی یرعی حول الحمی یوشک ان یرتع فیہ الا وان لکل ملک حمی الا وان حمی اللہ محارمہ الا وان فی الجسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ الا وہی القلب متفق علیہ

اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حلال ظاہر ہی اور حرام ظاہر ہی اور درمیان حلال اور حرام کی چیزین ہین مشتبہ نہین جانتی اونکو بہت آدمی پس جو شخص کہ بچا شبہ کی چیز سی پاک کیا اوسنی اپنی دین کو اور اپنی آبرو کو یعنی طعنی والونکی طعنی سی بچا اور جو پڑا شبہ کی چیز مین پڑیگا حرام مین مانند چرواہی کی کہ چراتا ہی گرد حمی کی قریب ہی کہ چرین اوسمین جانور خبردار ہو کہ واسطی ہر بادشاہ کی روناہی حمی اللہ کی روناہی حمی اللہ کہ حرام چیزین ہین خبردار ہو تحقیق آدمی کی بدن مین ایک ٹکڑا ہی گوشت کا جسوقت کہ درست ہوتا ہی وہ یعنی روشن ہوتا ہی سبب ایمان اور عرفان اور یقین کی تو درست ہوتا ہی سارا بدن اوسکا یعنی سبب کرنی اعمال خیر کی اور اچہی ہونی اخلاق احوال کی اور جسوقت کہ بگڑتا ہی وہ ٹکڑا بگڑتا ہی سارا بدن اوسکا خبردار ہو کہ وہ ٹکڑا دل ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حلال ظاہر ہی کہ ساتہہ نص کے حلال ہونا اوسکا معلوم ہوا جیسی کہانے چیزین کہ متعارف ہین اور کلام نیک اور مباح کرنا اور دیکہنا اون چیزونکو کہ دیکہنا اونکا درست ہی اور نکاح کرنا اور چلنا وغیر ذلک اور حرام ظاہر ہی کہ ساتہہ نص کی حرام ہونا اوسکا معلوم ہوا جیسی شراب اور سور اور مردار اور خون جاری اور زنا اور جہوٹ اور خباثت اور چغل خوری اور نظر کرنی طرف اجنبی عورۃ اجنبیہ کی اور غیر ذلک اور چیزین مشتبہ کہ اشتباہ ہوتا ہی کہ حرام ہین یہہ یا حلال ہین بسبب تعارض دلیلونکی پس اونکی حقیقت بہت لوگ نہین جانتی اسمین اشارہ ہی اسپر کہ بعضی لوگ جانتی ہین کہ وہ مجتہدین ہین اور بڑی عالم کہ وہ جانتی ہین انکو ساتہہ قوۃ دینی ایک کی دلیلونمین سی اور اسمین علما کی تین مذہب ہین صحیحتر تو یہہ ہی کہ نہ حکم کیا جاوی ساتہہ حلال ہونی اور حرام ہونی اور مباح ہونی اوسیکی اور دوسرا مذہب یہہ ہی کہ اوسکو حکم حرام ہونیکا دیوی اور تیسرا یہہ کہ مباح ہی اور مثال مشتبہ کی یہہ ہی کہ مثلا ایک شخص نی ایک عورۃ سی نکاح کیا اور ایک اور عورۃ نی آنکر کہا کہ مینی ان دونونکو دودہ پلایا ہی تو وہ عورۃ منکوحہ اس شخص کے حق مین مشتبہ ہی اولی یہہ ہی کہ ایسکو نکاح مین نرکہی یا ایک مثال ہی کہ وجہ حلال اور وجہ حرام سی جمع ہوا ہی تو وہ مال مشتبہ ہی اوس سے

پرہیز کری اور مانند چرواہیکی الخ تشبیہ دی حرام چیزونکو ساتھہ روندکی کہ منع کیا گیا ہی آدمی اونکی کرنیسی اور واجب ہے پرہیز کرنا اونسی اور تشبیہ دی بڑیٹیکو شبہات مین ساتھہ چرانیکی گرد روندکی یعنی چرواہیکو چاہیی کہ روندسی دور چراوی تا روندمین جانور نجا پڑین اور اگر گرد اوڑ نزدیک اسکی چراویگا تو احتمال ہی کہ روندمین جانور جا پڑین گی اسیطرح آدمی کو چاہیی کہ شبہات سی دور رہی تا محرمات مین نہ پڑی بعد ازان واسطی بیان کرنی تشبیہ مذکور کی فرمایا خبردار ہو کہ تحقیق واسطی ہر بادشاہ کی الخ تشبیہ بیان جاہلیت کی بادشاہونکا ہی کہ وہ روندرو کہتی ہی یا خبر دی اہل اسلام کی ظالم بادشاہون کی اس لیی کہ روندرو گنہ درست نہین اور روندالسد کی حرام چیزین پس جو کوئی داخل ہوا اسمین یعنی مرتکب ہوا حرام چیزونکا مستحق ہوا عذابکا پہراون حرام چیزونمین بعضی چیز ایسی ہی کہ بخشی نہین جاتی وہ شرک ہی اور اور چیزین اللہ کی مشیت پر موقوف ہین چاہی بخشی چاہی نہ بخشی اور توبہ سی سب بخشی جاتی ہین اور حضرت شیخ علی متقی رح فی اس بابمین ایک رسالہ لکہی ہی اور لکہا ہی کہ جب بندہ اکتفا کری قدر ضرورۃ پر کہ اوس سی بقاء اوسکا ہووی سلامت رہتا ہی اور جب حد ضرورۃ سی گذرا اور مباح مین پڑا اور وسعت کی اوسمین بکرد ہاتمین پڑیگا اور مروہات سے ارتکاب محرمات مین پڑیگا اور محرمات سے کفر مین نعوذ باللہ من ذالک ضروری مباح کردہ حرام کفر اور جسوقت پکڑنا ہی وہ مکڑا یعنی تاریک ہونا ہی بسبب انکار وشک کفر کی تو پکڑنا ہی تمام بدن یعنی ساتھہ کرنی گناہ کی پس لازم ہی مکلف کو کہ متوجہ ہو دل کیطرف اور روکی اوسکو منہمک ہونیسی شہوات مین یہان تک زیادت کری طرف شبہات کی اور احادیث مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ صلاح بدن موقوف ہے غذا حلال پر اس لین کہ اوس سے صفائی حاصل ہوتی ہی دل کو اور دل کی صفائی سے تمام بدن صلاحیت پر آتا ہی کہ اچہی اعمال صادر ہوتی ہین اوسی سے یہہ خلاصہ ہے کلام بعضی محققین کا اور اتفاق ہی علماء کا اسپر کہ احادیث مین بڑی بڑی فائدی ہین اور جن حدیثونپر کہ مدار اسلام کا ہی وہ تین ہین ایک تو انما الاعمال بالنیات اور دوسری من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ اور تیسری حدیث یہی ہی الحلال بین الخ ش ح: **وعن** رافع بن خدیج قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثمن الکلب خبیث ومہر البغی خبیث وکسب الحجام خبیث رواہ مسلم اور روایت ہی رافع بن خدیج سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مول کتی کا پلید ہی اور خرچی عورۃ زناکار کی حرام ہی اور کمائی سنگی کہینچنی والیکی زبون ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** دلیل پکڑی ہی ساتھہ اسکی امام شافعی نی اسپر کہ بیچنا کتی کا غیر جائز ہی معلم ہو یا غیر معلم اور امام ابوحنیفہ اور اللہم محمد اور بعضی اور امامون نی جائز رکہا ہی بیچنا کتی کا اور اور درندونکا کہ اونمین منفعت ہو خواہ معلم ہون وہ یا غیر معلم اور احادیث کا جواب دیا ہی کہ لفظ خبیث کا نہین دلالت کرتا ہے حرمت پر اس لیی کہ اسی حدیث مین ہی وکسب الحجام خبیث باوجودیکہ وہ حرام نہین ہی بالاتفاق پس خبیث کی معنی یہہ ہین کہ وہ طیب نہین ہی پس وہ مکروہ ہی نہ حرام اور خرچی زانیہ کی بالاتفاق حرام ہی اور کمائی سنگی کہینچنی والیکی زبون ہی یعنی مکروہ تنزیہی ہی اس لیی کہ حضرت نی فرد وری سینگی کہینچنے کی دوا اسی اگر حرام ہوتی تو حضرت کا سیکو دیتے حرم **وعن** ابی مسعود الانصاری رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن ثمن الکلب ومہر البغی وحلوان الکاہن متفق علیہ اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا مول کتی کا کسبی اور خرچی عورۃ زانیہ کسبی اور اجرت کاہن کسبی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** منع کیا مول کتی کسبی ہماری نزدیک یہہ محمول ہی اسپر کہ یہہ منع جب ہوا تہا کہ حضرت نی کتونکا مارنی کو فرمایا تہا اور نفع لینا اونسی اون ایام مین حرام ہوگیا تہا پہر اجازت دیدی اونسی نفع لینی کی یہان تک کہ روایت کیا گیا ہی کہ حضرت نی حکم فرمایا بیچ کتی شکاری کی کہ مارا تہا اوسکو ایک شخص نے ساتھہ دینی چالیس درہمونکی اور حکم فرمایا بیچ مارنی کتی ریوڑ کی ساتھہ دینی دنبی کی اور کہا طیبی نے کہ جمہور اسپر ہین کہ نہین درست بیچنا کتی کا اور نہین قیمت اوسکی تلف کرنیوالی پر برابر ہی کہ کتا معلم ہو یا غیر معلم برابر ہی کہ جائز ہو پالنا اوسکا یا نہ جائز ہو اور جائز رکہا ہی امام ابوحنیفہ رح نی بیچنا اوس کتی کا کہ اوسمین منفعت ہو اور واجب کی قیمت اوسکی تلف کرنیوالی پر اور حکم خرچی کا اوپر کی حدیث مین مذکور ہو چکا اور کاہن اوسکو کہتی ہین کہ جو خبر دی

اوسچیز کی کہ زمانہ آیندہ مین ہوگی اور جو کوئی خبر دینی پر مہمائی یا کہنا یا نقدی دیوی یہہ سب حرام ہی اوران سبکو عربی مین حلوان کہتی ہین اور حلوان کے معنی ہین شیرینی کی اسکو حلوان اس لیی کہتی ہین کہ دنیا اوسکا اچھا لگتا ہی یعنی والیکو جیسی شیرینی کہانی ویسی لگتی ہی اور بی ربیخ دشقت حاصل ہوتے اور عراف اور نجومی یہی بیچ حکم کاہنون کے ہین اور اونکی پاس جانا اور خبر پوچہنی اور تصدیق اونکی کرنی حرام ہی سب علما کی نزدیک اور تحقیق اور تفصیل اسکے باب السحر والکہانۃ مین آوی گی انشاء اللہ تعالی ۱۲ ع ح **وعن** ابی جحیفۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن ثمن الدم وثمن الکلب وکسب البغی ولعن آکل الربوا وموکلہ والواشمۃ والمستوشمۃ والمصور رواہ البخاری اور روایت ہی ابی جحیفہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا مول کتی کیسی اور خرچی عورۃ زانیہ کیسی اور لعنت کی سود کی لینی والیکو اور سود کی دینی والی کو اور گودنیوالی کو اور گدوانی والی کو اور مصور کو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** مول خون کیسی یعنی خونکی بیچنی سی منع فرمایا اس لیی کہ وہ نجس ہے بیچنا اوسکا درست نہین اور بعضون نی حمل کیا ہی اوسکو اجرۃ حجام پر اس صورت مین بی تنزیہی ہوگی اور یہان کتی کے مول کا اور زناکار کی خرچی کا اوپر ہوچکا اور گودنا یہہ ہی کہ سوئی سی بدن کو گودکر سرمہ یا نیل بہر دیتی ہین پس نیلی یا فیر دائع ہوجاتی ہین اس سے اس لیی منع فرمایا کہ یہہ کام فاسقون اور بدجاہلون کا ہی اور تغیر خلقت الہی کی ہوتی ہی اور تعلیق الغراز مین لکہا ہی کہ مثانی جاوین داغ گودی ہوئی ساتہہ کسی تدبیر کی پس اگر نہ مٹ سکین بغیر زخم کرنیکی تو زخم نہ کیا جاوی اور نہین گناہ اوسپر بعد توبہ کرنیکی اور مصور سی وہ مصور مراد ہی کہ تصویر جاندار کی کہینچی یا بنادی یا کاغذ کی اور تصویر غیر جاندار کی مانند مکانات اور درختون وغیرہ کی بنانی اور کہینچنی اور کاڑہنی درست ہی اور خطابی نی لکہا ہی کہ تصویر دو قسم کی ہوتے ہے ایک تو وہ ہوتی ہی کہ جس چیز پر وہ ہوتی ہی وہ چیز تابع اوسکی ہوتی ہی اور تصویر مقصود بالذات ہوتی ہی جیسی تصویر کاغذ پر کہینچی جاتی ہی اور دوسری وہ ہی کہ جس چیز پر ہوتی ہی وہ چیز مقصود بالذات ہوتی ہی اور تصویر تابع اوسکی جیسی تصویر ظروف کی اور دیوارون اور چہتون اور قالینون اور پردون وغیرہ کی پس اول قسم کا بیچنا تو نہین درست اور دوسری قسم کا بیچنا درست ہی اور بنانا دونون کا منع ہی ۱۲ ع **وعن** جابر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول عام الفتح وہو بمکۃ ان اللہ ورسولہ حرم بیع الخمر والمیتۃ والخنزیر والاصنام فقیل یا رسول اللہ ارءیت شحوم المیتۃ فانہ تطلی بہا السفن ویدہن بہا الجلود ویستصبح بہا الناس فقال لا ہو حرام ثم قال عند ذلک قاتل اللہ الیہود ان اللہ لما حرم شحومہا اجملوہ ثم باعوہ فاکلوا ثمنہ متفق علیہ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ اوسنی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی سال فتح مکی کی اور حضرت تہے مکی مین یہہ کہ اللہ تعالی اور رسول اوسکی نی حرام کیا بیچنا شراب کا اور مردار کا اور سور کا اور بتونکا پس کہا گیا یا رسول اللہ خبر دو ہمکو مراد کی چربی کی حال سے پس تحقیق وہ ملی جاتی ہین ساتہہ اوسکی کشتیان اور چکنی کیی جاتی ہین ساتہہ اوسکی چمڑی اور چراغ جلاتے ہین ساتہہ اوسکی لوگ پس فرمایا نہین جائز یہہ نفع اوٹہانا ساتہہ اوسکی حرام ہی پہر فرمایا نزدیک اسکی کہ لعنت کری اللہ یہود ونکو تحقیق اللہ نی جبکہ حرام کین چربیان جانورونکی پگلاتی چربی کو پہر بیچی اوسکو پہر کہاتی مول اوسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** لکہا ہی علمارنی کہ شراب وغیرہ کی حکم مین ہی باجاکہ ناکا بہی بیچنا درست نہین اور ضمان یعنی قیمت اوسکی نہین دینی آتی اوسکی تلف کرنی مین اور نفع اوٹہانا الخ امام شافعی کی نزدیک بیچنا مردار کی چربی کا جائز نہین اور نفع اوٹہانا یعنی اور کام مین لانا سوای کہانی اور آدمی کی بدن پر ملنی کی درست ہی خواہ چراغ مین جلاوی خواہ کشتی پر ملی یا کچہہ اور کام مین لاوی اور اسطرح گہی یا زیت یا اور روغن کہ نجس ہوگیا ہو بسبب پڑنی نجاست کی اوسکو چراغ مین جلانا یا اوسکا صابون بنانا درست ہی اوسکے

نزدیک اور جمہور کی نزدیک نہین جائز فضع اور مہانا ساتھہ مردار کی اسیطرح وسطی عام ہوتی نہی کی سوای چمڑی دباغت کیی گئی کی خاص کیا گیا ہی اور جائز رکہا ہی ابو حنیفہ نی اور علمارا وںکی نی بیچنا ذبیت نجس کا جبکہ بیان کردی اور جلنا تیل نجس کا چراغ مین مکروہ ہی اونکی نزدیک خصوصا مسجد مین اور کہانی ہول اوسکا یعنی حیلہ کرتی ہی کہ نہی چربی کی کہا تیسی کی ہی اور ہم چربی نہین کہاتی بلکہ مول اوسکا کہاتی ہین اور بگاتی ہی اوسکو بقصد تغیر اور تبدیل کی کہ گویا اوسکا حقیقت اوسکی اور ہوگئی اور اسحدیث مین دلیل ہی اوپر بطلان اوس حیلہ کی کہ پہنچی بسبب اوسکی حرام کو اور دلیل ہی اسپر کہ مول ہر چیز کا بیچ حکم اوسچیز کے ہوتا ہی ع ح **وعن** عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاتل اللہ الیہود حرمت علیہم الشحوم فجملوھا فباعوھا متفق علیہ اور روایت ہی ع رضی اللہ عنہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مارے اللہ یہود کو حرام کی گئین اونپر چربیان پس بگلایا اونکو یعنی ناکہ زائل ہوا وے نام چربی کا اور بیچا اونکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن ثمن الکلب والسنور رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا مول کتی کسبی اور بلا کسبی نقل کی یہہ مسلم نی ف کہا طیبی نی کہ نہی بیچنی بلی کی تنزیہی ہی اور بیچنا اور ہبہ کرنا اور عاریت دینا اوسکا جائز ہی جمہور کی نزدیک مگر ابو ہریرہ نی اور ایک جماعت تابعین مین سی نہین جائز رکہا اوسکو دلیل پکڑی ہی اونہون نی ساتھہ ظاہر احدیث کی ع ح **وعن** انس قال حجم ابو طیبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامر لہ بصاع من تمر وامر اہلہ ان یخففوا عنہ من خراجہ متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہ کہا سینگے کہینچی ابو طیبہ نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر حکم کیا حضرت نی اوسکی لیی ساتھہ دینی ایک صاع کی کہجور وںسی اور حکم فرمایا اوسکی مالکون یہہ کہ تخفیف کرین اوس سی یعنی کم لیوین کمائی اوسکی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف عادت ہی عرب کی کہ غلامون اور لونڈیون سی کچہہ کسب کرواتی ہین اور کہدیتی ہین کہ اسقدر سکو دیا کرنا اور باقی تم لینا پس جب ابو طیبہ نی کہ غلام تہی نبی بیاضہ کی خدمت گذاری حضرت کی کی تو حضرت اوںسی خوش ہوئی اور اونکی مالکون سی فرمایا کہ جسقدر ابو طیبہ کی کمائی مین سی ہر روز لیا کرتی ہو اوس سی کچہہ کم لیا کرو اور اسحدیث مین دلیل ہی اسپر کہ حلال ہی کسب حجام کا یعنی شاخ کش کا اور حلال ہی اجرت دینی اوسپر اور یہہ بہی اسی معلوم ہوا کہ مباح ہی علاج کا کرنا اور دینا اجرۃ کا معالجہ پر اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہی مالک کو کہ غلام سی کچہہ کسب کروادی اور اپنی لیی اوسمین سی کچہہ ٹہہرالی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہی سفارش کرنی حق والون اور دین والون سی ع ح **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن** عائشۃ قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اطیب ما اکلتم من کسبکم وان اولادکم من کسبکم رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ وفی روایۃ لابی داود والدارمی ان اطیب ما اکل الرجل من کسبہ وان ولدہ من کسبہ روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہترین اوسچیز کی کہ کہاتی ہو تم وہ چیز ہی کہ حاصل ہو کسب تمہارا سی اور تحقیق اولاد تمہاری کسب تمہارا سی ہی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور ایک روایت ابو داود اور دارمی کی مین یہہ ہی کہ بہترین اوسچیز کی کہ کہاتی آدمی نی وہ چیز ہی کہ حاصل ہو کسب اوسکا سی اور تحقیق اولاد اوسکی کسب اوسکا سی ہی ف اس لیے کہ وہ پیدا ہوتی ہین بسبب کچہہ خرچ کرنی تمہاری کی پس جائز ہی نکو کہانا اپنی اولاد کی کسب مین سی جبکہ ہو تم محتاج اور نہین تو نہین مگر یہہ کہ خوش معلوم ہوا اولاد کو کہانا تمہارا تو بہرحال کہانا درست ہی اسیطرح لکہا ہی علمار ہماری نی اور طیبی نی لکہا ہی کہ نفقہ والدین کا فرزند پر واجب ہی جبکہ ہون وہ محتاج اور عاجز ہون کسب سی نزدیک شافعی کی اور سوای شافعی کی اور علمار نی شرط نہین لگائی ہی یہہ ع ح **وعن** عبد اللہ بن مسعود عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یکسب عبد مال حرام فیتصدق منہ فیقبل منہ ولا ینفق منہ فیبارک لہ فیہ ولا یترکہ خلف ظہرہ الا کان زادہ الی النار ان اللہ لا یمحو السیئ بالسیئ ولکن یمحو السیئ بالحسن ان الخبیث لا یمحو الخبیث

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَكَذَا فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نسی کہ فرمایا نہین کمانا بندہ مال حرام پھر صدقہ دی اوس سی پھر قبول کیا جاوی اوس سی یعنی مال حرام مین سی اگر صدقہ دی تو مقبول نہین ہوتا اور ثواب نہین ملتا اور نہین خرچ کرتا مال حرام مین سی یعنی اپنے نفس پر پھر برکت دیجاوی واسطی اوسکی اوس مال مین یعنی مال حرام مین سے جو خرچ کری برکت نہین ہوتی اوسمین اور نہین چھوڑتا مال حرام پیچھی اپنی یعنی بعد مرگ کی مگر کہ ہوتا ہی توشہ اوسکا پہنچانیوالا طرف آگ کی تحقیق اللہ تعالی نہین دور کرتا برائی کو ساتھہ برائی کی ولیکن دور کرتا ہی برائی کو ساتھہ بھلائی کی تحقیق پلید مال نہین دور کرتا پلید کو یعنی بلکہ پاک یعنی حلال مال دور کرتا ہی پلید کو یعنی برائی کو نقل کیے یہہ احمد نی اور اسیطرح بشرح السنتین ف توشہ اوسکا الخ اسلیی کہ جب وہ گنہ گار ہوا بسبب جمع کرنی مال کی وجہ حرام سی اور پھر مرگیا اور چھوڑ گیا وہ مال وارثونکی لیی تو ہوگا اوسپر گناہ اوسکا قیامت تک اسلیی کہ اسکی سبب سے اور مرتکب گناہ کی ہوئی اور تحقیق اللہ تعالی نہین دور کرتا الخ یہہ جملہ مستانفہ یعنی علیحدہ ہی بمنزلہ تعلیل عدم قبول کی اور معنی یہہ ہین کہ تصدق کرنا مال حرام کو برائی ہی اور نہین دور کرتا اللہ تعالی بری اعمال کو ساتھہ برائیونکی بلکہ کہا ہی بعضی علماء نہماری نی کہ جو کوئی تصدق کری مال حرام اور امید رکھی ثواب کی کافر ہوتا ہی اور اگر فقیر لینی والی کو معلوم ہو کہ یہہ حرام ہی اور وہ دعا کری اوسکی لیی تو وہ بھی کافر ہوتا ہی ولیکن دور کرتا ہی برائی کو ساتھہ بھلائی کی یعنی ساتھہ صدقہ دینی کی مال حلال سی اسمین اشارہ ہی اس آیہ پر اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ اور یہہ سب جملی مقدمہ اور تمہید ہین اس عبارت کی ان الخبیث الخ ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ وَكُلُّ لَحْمٍ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ كَانَتِ النَّارُ اَوْلٰى بِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا بہشت مین وہ گوشت کہ اوگا ہی حرام کہانیسی اور جو گوشت کہ اوگا حرام کہانیسی ہوگی آگ دوزخ کی نزدیک تر ساتھہ اوسکی نقل کی یہہ احمد اور دارمی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف وہ گوشت یعنی جسکا گوشت حرام کہانیسی پیدا ہوا ہی وہ بہشت مین نہین داخل ہونی کا یعنی اول نجات پانسی ہونکی ساتھہ نہین داخل ہوگا بلکہ داخل ہوگا بعد عذاب ہونی کی بقدر کہانی حرام کی یا نہین داخل ہوگا جنت کی منازل عالیہ مین یا مراد یہہ ہی کہ نہین داخل ہونگی وہ بدن کہ اعتقاد کرتی ہین حرام کو حلال یا مراد اس سی زجر اور تہدید اور وعید شدید ہی اور جسوقت کہ توبہ کری مغفرت کیجاوی اوسکی بغیر توبہ کی اور راضی کیی جاوین دشمن اوسکی یا نہچی اوسکو شفاعت کسیکی پس وہ خارج ہی اس وعید سے ع وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْ مَا يَرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يَرِيْبُكَ فَاِنَّ الصِّدْقَ طُمَانِيْنَةٌ وَاِنَّ الْكَذِبَ رِيْبَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ اور روایت ہی حسن بن علی رضی کہ کہا یاد رکھی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی بلاواسطہ یہہ حدیث چھوڑ اوسچیز کو کہ شک مین ڈالی تجکو اور میل کر طرف اوسچیز کی کہ نہ شک مین ڈالی تجکو اوسواسطی کہ حق باعث اطمینان دل کا ہی اور باطل باعث شک اور تردد کا ہی نقل کیے یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کیا دارمی نی پہلا جملہ یعنی دع ما یریبک الی ما لا یریبک فقط ف مقصود یہہ ہے کہ پرہیز کری شبہات سی یا معنی یہہ ہین کہ جب پاوے تو اپنی دل کو کہ شک کرنیوالا ہوا ایک چیز مین قسم اقوال و اعمال سی تو چھوڑ اوسکو اور انتقال کر اوسچیز کیطرف کہ شک نرکہتا ہو اوسمین اسلیی کہ شک ہونا ایک چیز مین علامت اوسکی باطل ہونیکی ہی اور اطمینان علامت حقانیت کی ہی پس یہہ قاعدہ ہی واسطی پہچاننی حسن و قبح اور حل و حرمت ایک چیز کے ولیکن یہہ متحقق نہین ہوتا مگر اچھی نفسونمین کہ جو آراستہ ہین ساتھہ تقوی اور عدالت کی ح وَعَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا وَابِصَةُ جِئْتَ تَسْاَلُ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَجَمَعَ اَصَابِعَهٗ فَضَرَبَ بِهَا صَدْرَهٗ وَقَالَ اسْتَفْتِ نَفْسَكَ اِسْتَفْتِ قَلْبَكَ ثَلٰثًا اَلْبِرُّ مَا اطْمَاَنَّتْ اِلَيْهِ النَّفْسُ وَاطْمَاَنَّ اِلَيْهِ الْقَلْبُ

وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ وَاِنْ اَفْتَاكَ النَّاسُ وَاَفْتَوْكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ ۔ اور روایت ہی وابصہ بن معبد سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای وابصہ آیا تو پوچھتا نیکی سی اور گناہ سی کہا ماینی البتہ کہا راوی نی پس جمع کین حضرت نی اونگلیان اپنی اور مارا سانہہ اونگلیونکی سینی میر یکو اور فرمایا فتوی پوچھ اپنے نفس یعنی ذات سی فتوی پوچھ دل اپنی سی تین بار فرمایا نیکی وہ چیز ہی کہ قرار پکڑی اور مائل ہو طرف اوسکی جی اور آرام پکڑی طرف اوسکی دل اور گناہ وہ چیز ہی کہ کھبی دل مین اور شک و تردد کری سینہ مین اگرچہ فتوی دین تجکو لوگ نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی ف آیا تو پوچھتا ہی یہہ دلیل ہی نبوۃ کی کہ حضرت نی بغیر اوسکی بیان کرنیکی از راہ مکاشفہ کی اوسکی دل کی بات بیان فرمادی اور اونگلیان حضرت نی سینہ پر اشارہ کی لیی مارین کہ دل یہان ہی اس سی فتوی پوچھہ اور تا کہ حاصل ہو سبب دست مبارک کی سمجھہ کامل کلام کی سمجھنی کے لیی اور حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ اپنی دینی فتوی پوچھہ اپنکی وہ ہی جس سی خاطر جمع ہی اور دل مین خلجان نہو کیونکہ یہہ برسی ہی اور گناہ وہ کہ دلمین تردد و خلجان ہی اوس سی اگرچہ لوگ تجکو فتوی دیکر یہہ حق ہی ہین پس اونکی کہنی پر عمل نہ کر مثلاً اگر دیکھی کہ اوس پاس مال حلال اور حرام ہی پس سنی لی اوس سی کچھہ بخوف اسکی کہ کہا وی تو حرام اگرچہ فتوی دی تجکو مفتی اسلیی کہ فتوی اور ہی اور تقوی اور اور یہہ حکم دلیسی فتوی پوچھنی کا اچھی لوگونکی لیی ہی کہ جنکی دل صاف ہین کدورت خواہشون نفسانیہ سی اور آرا ہین ساتھہ تقوی کی اسلیی کہ اونکی قلوب و نفوس مائل ہوتی ہین طرف خیر کی اور بیزار ہوتی ہین برائی سی والا بری لوگ کہ گرفتار ہین خواہش نفسانی سی امر خیر سی نفرت رکھتی ہین اور برائی سی رغبت اور جانا چاہیی کہ دلسی فتوی پوچھا اوس صورت مین ہی کہ دلیل شرعی نہو پس جب دو آیتین متعارض ہون تو واجب ہی رجوع کرنا طرف سنت کی اور دو حدیثین متعارض ہون تو واجب ہی رجوع کرنا طرف اقوال علماء کی اور اگر اقوال علماء کی متعارض ہون تو فتوی دلسی پوچھی اور اختیار کری اونکی قولونمین سی وہ قول کہ فتوی دی ساتھہ اوسکی دل صحیح و سلیم اور آرام پکڑی اور سپرد ح

وَعَنْ عَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ اَنْ يَكُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ حَتّٰى يَدَعَ مَا لَا بَاْسَ بِهٖ حَذَرًا لِمَا بِهٖ بَاْسٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عطیہ سعدی ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین پہنچتا بندہ متقیون یعنی کامل متقیونکی درجہ کو یہانتک کہ چہوڑدی ایسی چیز کو کہ نہین قباحت اوسمین واسطی بچنی اوسچیز کی کہ اوسمین ہی قباحت نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی

ف شرع مین متقی وہ ہی کہ بچاوی نفس اپنی کو اوسچیز کی کرنیسی کی مستحق ہو سبب اوسکی عذاب کا خواہ وہ چیز کرنیکی ہو یا چہوڑنیکی اور بعضون نی کہا کہ لقوی کی تین قسمین ہین اکمتو یہہ ہی کہ شرک سی بچی سبب اوسکی بچتا ہی ہمیشکی عذاب سی چنانچہ اس آیت مین وہی مراد ہی الزمہم کلمۃ التقوی اور دوسرا یہہ ہی کہ بچی ہر گناہ سی یہانتک کہ صغائر سی بھی بعضونکی نزدیک یہہ تقوی متعارف شرع کا ہی اور اس آیۃ مین بہی مراد ہی ولو ان اہل القری آمنوا واتقوا اور تیسرا التقوی یہہ ہی کہ خوب احتیاط کری ہر امر مین اور بعضے مباح کو بہی ترک کری بنا بر مصلحت کے اور باطن اپنا مشغول غیر اللہ مین نہ کہی لوگونسی انقطاع کر کر رجوع اوسیکطرف ہو وی چنانچہ آیۃ اتقوا اللہ حق تقاتہ مین بہی مراد ہی اور احادیث مین بہی بہی تقوی مراد ہی اور حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ بندہ پورا متقی نہین ہوتا جبتک کہ مباح چیزین بہی چہوڑدی بخوف گرفتار ہونیکی حرام اور مکروہ اور مشتبہ مین مثلاً جس مرد کی بیوی نہو وی تو پیٹ بہر کر نہ کہاوی اور خوشبو نہ لگاوی بخوف غلبہ شہوت کی اور واقع ہونیکی حرام مین اور یہہ نہایت تقوی ہی بعد پرہیز کرنیکی حرام اور مکروہات اور مشتبہات سی منقول ہے حضرت عمر بن الخطاب سی کہ ہم ترک کرتی تہی حلال کی نو حصی ڈر سی حصونمین سی بخوف واقع ہونیکی حرام مین اور حضرت ابو بکر صدیق سی منقول ہے کہ کہا ترک کرتی تہی ہم ستر باب مباح سی بخوف پڑنی کی حرام مین ش ح

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ عَشَرَةً عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ اِلَيْهِ وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَاٰكِلَ ثَمَنِهَا وَالْمُشْتَرِيَ لَهَا وَالْمُشْتَرَاةُ لَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی انس سے کہ کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی شراب کی مقدمہ مین دس شخصونکو شراب کی بچونیوالی اور بخرنیوالی کو اور پینی والی کو اور اوٹھانیوالی کو اور اوسکو کہ اوٹھائی گئی طرف اوسکی یعنی اوسنی حکم کیا کیکواوٹھالانیکا اور پلانیوالی کو اور بیچنی والی کو اور اوسکی مول کھانیوالیکو اور اوسکی مول لینے والیکو یعنی جنی والیکی لیی یا تجارت کی لیی بطریق وکالت یا ولایت کی مول لی یا سوای اینکی اور اوسکو کہ مول لی گئی واسطی اوسکی نقل کے یہہ ترمذی اور ابن ماجہ

نی **ف** بخرنیوالیکو یعنی جو کہ شیرہ انگور کا بخرنی آبنانی کی لیی خواہ اپنی لیی بخرنی خواہ اور کی لیی اور اسطرح بخرنی والیکو یعنی جو کہ انگور بیچی بخرنی والی کی ہاتہہ اور جو کچہہ کہ لیوی اوسنی یعنی مول اوسکا پس لائق نزمین ساتہہ خواہ اور کی لیی اور بیچنے والیکو اگرچہ وکیل ہو یا دلال اور جو کہ انگور بیچی بخرنی والی کی ہاتہہ اور جو کچہہ کہ لیوی اوسنی یعنی مول اوسکا پس لائق نزمین ساتہہ

لعنت کے ع **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ الخمر وشاربہا وساقیہا وبائعہا و مبتاعہا وعاصرہا ومعتصرہا وحاملہا والمحمولۃ الیہ رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ۔

اور روایت ہی ابن عمر رضی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لعنت کی اللہ نی شراب کو اور اوسکی پینی والی کو اور اوسکی بلانیوالیکو اور اوسکی بیچنی والیکو اور اوسکی خریدنیوالیکو اور اوسکی بخرنیوالیکو اور بخرنیوالیکو اور اوسکی اوٹھانیوالیکو اور اوسکو کہ اوٹھائی گئی طرف اوسکی نقل کے یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** لعنت کی شرابکو اسلیی کہ ام الخبائث ہی اور احتمال یہہ ہے کہ مراد شراب سے شراب کا مول کھانیوالا ہو ع **وعن** محیصۃ انہ استاذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اجرۃ الحجام فنہاہ فلم یزل یستاذنہ حتی قال اعلفہ ناضحک واطعمہ رقیقک رواہ مالک والترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ

اور روایت ہی محیصہ سی کہ تحقیق اوسنی پروانگی مانگی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ مزدوری سینگی کہینچنی والی کے پس منع کیا حضرت نی اوسکو پس ہمیشہ پروان سی مانگتا رہا حضرت سی یہانتک کہ فرمایا کہلا اوسکو اپنی اونٹ کو اور کہلا اوسکو اپنی باندی کو نقل کی یہہ مالک اور ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** محیصہ نے پروانگی چاہی بیچ مزدوری سینگی کہینچنی والی کی کہ کہانا اوسکا حلال ہی یا نہین پس حضرت نی اونکو منع کیا پہر وہ اذن مانگتی رہی بامید اسکی کہ حضرت اوسکی کہانیکا حکم دین اسلیی کہ اکثر صحابہ کی ہان غلام بہت تہی اور بعضی انمین سینگی بہی کہینچتی تہی اور صحابہ انکی کمائی کہایا کرتی تہی وہ جانتی تہی اسکو بہت اچہی کمائی پس جب حضرت نی اس سی منع فرمایا اوپر دشوار ہوا یہہ امر بار بار پروانگی مانگی اس مقدمہ مین یہانتک کہ حضرت نی فرمایا کہ اوسکی گہانس وانس لیکر اپنی اونٹ کو کہلا دی اور لونڈی غلام کو کہلا از بسکہ یہہ کمائی خون کہینچنے کے تہی حضرت نی کہانا اوسکا اشراف کی لیی مکروہ جانا اور رغبت دلائی عالی ہمتی پر اور جانور اور لونڈی غلامونکی لیی اجازت دی اسلیی کہ وہ شرف ایسا نہین رکہتی کہ منافی ہو اوس شرف کی دناءۃ اس کسب کے بخلاف حر کی پس یہہ نہی تنزیہی ہے والا مولے کو یہہ نہین پہنچتا کہ جانور و لونڈی غلام کو حرام کہلاوی حاصل یہہ کہ کہانا اسکا مکروہ تنزیہی ہے نہ حرام ع **وعن** ابی ہریرۃ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ثمن الکلب وکسب الزمار رواہ فی شرح السنۃ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کتی کی مول سی اور کمائی گانیوالیکو سی نقل کے شرح السنہ مین **ف** اور بعضون نے کہا کہ مراد زمار سی عورت زانیہ خوبصورت ہی اور بعضون نے کہا کہ لفظ زمار سی مرسی یعنی ہجڑا کہ ساتہہ چشم آبرو کی کنایات مردونکو ساتہہ اشارہ چشم ابرو کے مرتفعہ کرلیتی ہین ع **وعن** ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبیعوا القینات ولا تشتروہن ولا تعلموہن ولا خیر فی تجارۃ فیہن وثمنہن حرام وفی مثل ہذا انزلت ومن الناس من یشتری لہو الحدیث رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب وعلی بن یزید الراوی یضعف فی الحدیث

اور روایت ہی ابی امامہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچو لونڈیون گانیوالیونکو اور نہ خریدو اونکو اور نہ سکہلاو لونڈیونکو گانا اور مول اونکا

حرام ہی اور بیچ مانند اسکیکی یعنی خرید بیکی و اسطی کا بیکی نازل کی گئی ہی یہہ آیت اور بعضے آدمیون سی وہ ہین کہ مول لیتی ہین کہیل کی بات نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے اور علی بن یزید راوی ضعیف کیا جاتا ہی حدیث مین ف مول ونکا حرام کہا بعضون نی کہ نہین صحیح ہے بیچنا لونڈیون کا نیوالیونکا بموجب ظاہر حدیث کی اور جمہور کے نزدیک بیچنا اونکا صحیح ہی اور حدیث باوجود ضعیف ہونیکی تاویل کی جسکی ہی کہ لینا مول کا اوپر حرام ہی مانند لینی مول انگور کی شراب فروش سی اسلیی کہ وسیلہ حرام کا ہی اسلیی کہ بیچنا غیر صحیح ہی اور کہیل کے بات یعنی گانا اور آواز ین حرام کہ بازرکہین ذکر اللہ سی پس داخل ہین اسمین کہانیان اور جہوٹی باتین اور خرافات بکنا اور رہٹی کی باتین اور سیکہنا موسیقے کا اور مانند اسکیکی یعنی کلام فضول اور اوتری یہہ آیت نضر بن حارث کی حقمین کہ وہ خریدتا تہا گانیوالی لونڈیان تاکہ گمراہ کری لوگونکو اللہ کی راہ سے اور بعضون نی کہا کہ نضر بن حارث کی حق مین اوترمی کہ اوسنی کتابین عجمیونکی لے نہین اور انکی کہانیان قریش کے آگی بیان کرتا اور کہتا کہ محمد بیان کرتی ہین تمہاری آگی قصی عاد و ثمود کی اور مین بیان کرتا ہون تمہاری آگی قصی رستم و اسفندیار کی اور بادشاہون کی ع وبسند ذکر حدیث جابر نہی عن اکل الہریرۃ فی باب مایحل اکلہ ان شاء اللہ تعالی اور ذکر کرینگی ہم حدیث جابر کی کہ سزا اوسکا نہی عن اکل الہریرۃ باب مایحل اکلہ کی اگرچہ ہیگا اللہ تعالی

الفصل الثالث

فصل تیسرے عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلب کسب الحلال فریضۃ بعد الفریضۃ رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طلب کرنا کمائی حلال کا فرض ہی بعد فرض کے نقل کے یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف یعنی طلب کرنا کمائی حلال کا فرض ہی لیکن جو فرائض کہ مقرر ہین مانند نماز و روزہ اور سوای انکیکی اول درجہ اونکا ہی بعد اونکی طلب کرنا کمائی حلال کا اور کمائی کرنی اوسپر کہ محتاج ہو اوسکا اپنی نفس کے لیی یا اونکی لیی کہ جنکا نفقہ اسپر فرض ہی اور مراد حلال سی غیر حرام یقینی ہی تاکہ شامل ہو شبہ کو بہی اسلیی کی حدیثون سے معلوم ہوتا ہی کہ احتراز کرنا شبہ سی احتیاط ہی نہ فرض پہر ساتہہ اس فرضیت کی نہین خطاب کیا جاتا ہی ہر شخص بذاتہ اسلیی کہ بہت لوگ اسنی ہین کہ اونکا نفقہ اور پروا جب ہوتا ہی ع وعن ابن عباس انہ سئل عن اجرۃ کتابۃ المصحف فقال لا باس انما ہم مصورون وانہم انما یاکلون من عمل ایدیہم رواہ رزین اور روایت ہی ابن عباس سے کہ وہ پوچہی گئی مزدوری لکہنی قرآن کیسی پس فرمایا کچہہ مضائقہ نہین سوا اسکی نہین کہ وہ نقش کہینچنی والی ہین اور تحقیق وہ نہین کہاتی مگر اپنی ہاتونکی کام سی نقل کے یہہ رزین نی ف گویا پاچہ والی نی بعید جانا تہا اسپر مزدوری لینی کو پس حضرت نی جواب دیا کہ کاتب لفظونکی صورتونکی نقش کہینچتی ہین اور محنت کرتی ہین اور مزدوری لیتے ہین اپنی کام کی قطع نظر اس سی کہ قرآن ہو یا غیر قرآن ع وعن رافع بن خدیج قال قیل یا رسول اللہ ای الکسب اطیب قال عمل الرجل بیدہ وکل بیع مبرور رواہ احمد اور روایت ہی رافع بن خدیج سی کہ کہا کہا گیا رسول اللہ کونسا کسب پاکیزہ ہی یعنی افضل ہے فرمایا کام کرنا آدمی کا اپنی ہاتہہ سی اور جو بیچنا ہو مقبول نقل کے یہہ احمد نی ف اپنی ہاتہہ سی یعنی افضل وہ ہی کہ ہاتہہ سی کیا جاتا ہی جیسی زراعت اور کتابت غیر ذلک اور جو بیچنا ہو مقبول یعنی صحیح شرع مین یعنی اگر ہاتہہ سی کسب نہ کری تو تجارۃ کری کہ اوسمین دیانت اور امانت ہو یہہ بہی کسب طیب ہے ع وعن ابی بکر بن ابی مریم قال کانت لمقدام بن معدیکرب جاریۃ تتبع اللبن ویقبض المقدام ثمنہ فقیل لہ سبحان اللہ اتتبع اللبن وتقبض ثمنہ فقال نعم وما باس بذلک سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیاتین علی الناس زمان لا ینفع فیہ الا الدینار والدرہم رواہ احمد

اور روایت ہی ابی بکر بن ابی مریم تابعی سی کہ کہا کہ مقدام بن معدیکرب صحابی کی ایک لونڈی بیچتی تہی دودہ یعنی مقدام کی گہر کی جانورونکا اور قبض کرتا تہا

مقدام مول اوسکا پس کہا گیا واسطے مقدام کی سبحان اللہ کیا بیچتی ہی لونڈی دو دادر لیتا ہی تو مول پس کہا مقدام نی کہ ہان اور نہین اسکا مضائقہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی البتہ آویگا لوگون پر زمانہ نہین فائدہ دیگا اوسمین مگر دینار و درہم نقل کے یہہ احمد نی ف یعنی لوگون نی مقدام پر طعن کیا کہ تمہاری لونڈی تمہارے سامنی دو دیچتی ہی اور تم اوسکا مول لیتی ہو حالانکہ تم دو واسطے تصدق کرنی فقرا کی اور واسطے خرچ کرنیکے دوستون اور متعلقون پر ہی بیچنا اور راضی ہونا اسپر اور اوسکا مول لینا مناسب حال تم جیسی کے نہین او نہون نی کہا کہ اسکا کچہہ مضائقہ نہین اسلیے کہ اسمین کچہہ نقصان شرعی نہین نہ حرمت ہی اسمین اور نہ کراہت اور مینی حضرت سی سنا ہی کہ فرماتی تہی کہ لوگون پر ایک زمانہ آویگا کہ پرہیز نہین نفع دینی کا مگر دینار و درہم یعنی مال اسلیے کہ اوس زمانی کی لوگون پر ازبسکہ نقصان غالب ہوگا نہین قدر کرینگی اہل کمال کے اور قدر کرینگی مال دارونکے کہتی نہی صحابہ رضہ کہ تجارۃ کرو اور کسب کرو اسلیے کہ تم ایسی زمانہ مین ہو کہ جب محتاج ہوگا ایک تمہارا تو اول اپنی دین ہی کو کہا و بچاح ع

وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كُنْتُ أُجَهِّزُ إِلَى الشَّامِ وَإِلَى مِصْرَ فَجَهَّزْتُ إِلَى الْعِرَاقِ فَأَتَيْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كُنْتُ أُجَهِّزُ إِلَى الشَّامِ فَجَهَّزْتُ إِلَى الْعِرَاقِ فَقَالَتْ لَا تَفْعَلْ مَالُكَ وَتِجَارَتُكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَبَّبَ اللَّهُ لِأَحَدِكُمْ رِزْقًا مِنْ وَجْهٍ فَلَا يَدَعْهُ حَتَّى يَتَغَيَّرَ لَهُ أَوْ يَنْكَرَّ لَهُ رواہ احمد وابن ماجۃ اور روایت ہی نافع سی کہ کہا تہا مین سامان درست کرتا یعنی بہیجتا اپنی وکیلونکو ساتہہ مال و اسباب تجارۃ کی طرف شام کی اور طرف مصر کے پہر سامان درست کیا مینی طرف عراق کی پس آیا مین ام المومنین عائشہ کی پاس پس کہا مینی اونکو ای ام المومنین سامان لیجاتا تہا مین تجارت کا طرف شام کی یعنی پہلی اس سے پس ارادہ سامان لیجانیکا کرتا ہون طرف عراق کے پس فرمایا کہ نہ کر کیا ہی واسطی تیری اور واسطی تجارت تیری کی یعنی کیون چہوڑتا ہی تجارت اپنی کو کہ پہلی کرتا تہا پس تحقیق مینی سنا رسول خدا صلے اللہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جسوقت کہ ایک سبب کردی اللہ واسطی کسیکی تم مین سے روزی بکا ایک طرح پس نہ چہوڑدی اوسکو یہانتک کہ متغیر ہو واسطی اوسکی یا نقصان ہو واسطی اوسکی نقل کے یہہ احمد و ابن ماجہ نی ف ایک سبب کردی الخ یعنی مثلاً کہین مال تجارہ کا بہیجتا ہی اور اوسکی نقصان رزق حاصل ہوتا ہی تو اوسکو چہوڑی نہین یہانتک کہ متغیر ہو یعنی فائدہ نہ حاصل ہوتا ہو یا نقصان ہو یعنی اصل مال مین تو اس صورت مین اوسکو چہوڑدی حاصل یہہ کہ بلا سبب نہ چہوڑی اور کہا طیبی نے کہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جو کوئی بہیجی امر مباح سی خبر کو تو لازم ہی اوسپر ملازمت اوسکی اور نہ عدول کری اوس سے طرف غیر اوسکی مگر بسبب عذر قوی کے ع

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لِأَبِي بَكْرٍ غُلَامٌ يُخْرِجُ لَهُ الْخَرَاجَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَأْكُلُ مِنْ خَرَاجِهِ فَجَاءَ يَوْمًا بِشَيْءٍ فَأَكَلَ مِنْهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ تَدْرِي مَا هَذَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَمَا هُوَ قَالَتْ تَكَهَّنْتُ لِإِنْسَانٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا أُحْسِنُ الْكِهَانَةَ إِلَّا أَنِّي خَدَعْتُهُ فَلَقِيَنِي فَأَعْطَانِي بِذَلِكَ فَهَذَا الَّذِي أَكَلْتَ مِنْهُ قَالَتْ فَأَدْخَلَ أَبُو بَكْرٍ يَدَهُ فَقَاءَ كُلَّ شَيْءٍ فِي بَطْنِهِ رواہ البخاری

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہا واسطی ابوبکر صدیق رضہ کی ایک غلام دیتا تہا او واسطی ابی بکر کی خراج یعنی کچہہ مال کہ مقرر تہا اوسکی ذمہ اور اوسکی کمائی سی جیسیکہ معمول ہی عرب مین کہ غلام کی کمائی مین سی کچہہ مال لیا کرتا ہی اپنے پس آیا ابی بکر کہانے کی اوسکی سی پس لایا غلام ایک دن ایک چیز پس کہایا اوسمین سی ابوبکر نی پہر کہا او واسطے اونکی غلام نی جانتی ہو کیا ہی یہہ پس کہا ابوبکر نی کیا ہی یہہ کہا غلام نی تہا مین خبر غیب کے بتاتا او واسطی ایک آدمی کی جاہلیت مین یعنی حالت کفر مین حالانکہ نہین اچہی جانتا تہا مین یہہ خبر دینی لیکن مین فریب دیتا تہا او سکو پس ملا مجہسی وہ یعنی اب پس وہی مجکو بدلی اوس خبر سانیکی یعنی یہہ چیز پس یہہ وہ چیز ہی کہ کہائی تو سی اسمین سی کہا حضرت عائشہ نی پہر ڈالا ابوبکر نی اپنا ہاتہہ یعنی اپنی حلق مین پس قے کی اور باہر ڈالی ہر چیز کہ اونکی پیٹ مین تہی یعنی از راہ ورع کی نقل کے یہہ بخاری نے ف یعنی ازبسکہ حرمت اوسمین مغلظہ تہی بسبب اسکی کہ جمع ہوئی تہی کہانا اور فریب خوب طرح بنکا

اوسکو اور اس سے یہہ نکالا ہی امام شافعی نی کہ جو کوئی کہاوی حرام اور وہ جانتا تہا اوسکو یا نہ جانتا تہا اور پہر جانا تو لازم ہی اوسکو پہہ قی کری
جو کچہہ کہ کہایا ہی فی الفور اور امام غزالی نی منہاج العابدین مین لکہا ہی کہ یہہ ورع کی قبیلہ سی ہی اور کہا کہ حکم ورع کا یہہ ہی کہ نہ لیوی تو کچہہ کسی سے
یہانتک کہ یہانت تحقیق کری اوسکو پہر یقین حاصل ہو کہ نہین شبہہ ہی اوسمین کسی حالمین والا پہر دی اوسکو ع وَعَنْ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ جَسَدٌ غُذِیَ بِالْحَرَامِ اور روایت ہی ابی بکر رضی سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا نہین داخل ہوگا بہشت مین یعنی بغیر عذاب کی اہچی لوگونکی سیاتہہ وہ بدن کہ پرورش کیا گیا ساتہہ مال حرام کی وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ
اَنَّہٗ قَالَ شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَبَنًا وَاَعْجَبَہٗ قَالَ لِلَّذِیْ سَقَاہُ مِنْ اَیْنَ لَکَ ھٰذَا اللَّبَنُ فَاَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ وَرَدَ عَلٰی مَاءٍ قَدْ سَمَّاہُ فَاِذَا نَعَمُ الصَّدَقَۃِ وَھُمْ یَسْقُوْنَ فَحَلَبُوْا مِنْ اَلْبَانِھَا فَجَعَلْتُہٗ فِیْ سِقَائِیْ وَھُوَ ھٰذَا فَاَدْخَلَ عُمَرُ یَدَہٗ فَاسْتَقَاءَہٗ رَوَاھُمَا الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ
اور روایت ہی زید بن اسلم سی کہ مولی تہا حضرت عمر کا یہہ کہ اوسنی کہا کہ پیا عمر بن الخطاب رضی دودہہ اور چہا لگا اوکو وہ کہا واسطی اوس شخص کے کہ پلایا
تہا اوسنی کہا نسی ہا تہہ لگا تجکو یہہ دودہہ پس خبر دی اونکو کہ وہ یعنی مین گیا تہا ایک پانی پر یعنی کنوی یا چشمہ پر کہ نام لیا اوسکا پس ناگہان کتنی چارپائے
تہی یعنی اونٹ وبکری وغیرہ چارپایون زکوۃ کیسی اور وہ پلاتی تہی یعنی دودہہ لوگونکو پس دودہا اونہون نی میری لیی دودہ اونکیسی پس ڈالیا
مینی اوسکو بیچ مشک اپنی کی اور یہہ دودہہ وہی ہی پس ڈالا حضرت عمر نی ہا تہہ اپنا یعنی موہنہ مین پہر قی کی نقل کین یہہ دو نو حدیثین بیہقی فی
شعب الایمان مین ف کہا سید جمال الدین محدث نی کہ یہہ حدیث اکثر نسخونمین نہین ہے اور نہی بیچ اصل سماع ہمارے کی لکہی ہوئی حاشیہ مین
اور صواب حذف اسکا ہی انتہی اسلیی کہ کتاب الزکوۃ مین یہہ حدیث لکہی جا چکی ہی ساتہہ اختلاف ایک دو لفظونکی پس جن نسخونمین یہہ نہین ہے
تو پہلی حدیث کی بعد لکہا ہی رواہ البیہقی الخ اور جن نسخونمین ہے اونمین اسکی بعد رواہما البیہقی الخ ہی ع ح ✣ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنِ
اشْتَرٰی ثَوْبًا بِعَشَرَۃِ دَرَاھِمَ وَفِیْہِ دِرْھَمٌ حَرَامٌ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ تَعَالٰی لَہٗ صَلٰوۃً مَا دَامَ عَلَیْہِ ثُمَّ اَدْخَلَ اِصْبَعَیْہِ فِیْ اُذُنَیْہِ وَقَالَ
صُمَّتَا اِنْ لَّمْ یَکُنِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ اِسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا جو شخص کہ خریدی ایک کپڑا دس درہم کو یعنی مثلا اور اوسکی مول مین ہو ایک درہم یعنی کچہہ مال حرام کا نہین قبول کرتا اللہ
واسطی اوسکی نماز جب تک کہ ہووی کپڑا اوسپر پہر داخل کین ابن عمر نی دونون اونگلیان اپنی یعنی شہادت کی اپنی کانونمین اور کہا بہری ہو جو دونون
کان اگر نہ سنا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی اسکو نقل کیا یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا اسناد اسکی ضعیف ہے
ف نہین قبول کرتا یعنی اوسکی نماز لائق ثواب دینی کی نہین ہوتی اگرچہ فرضیت ساقط ہو جاتی ہی مانند نماز کی زمین غصب کیے مین اور اخیر عبارت کے
یہہ معنی ہین کہ مینی اپنی کانونسی یہہ حدیث حضرت سی سنی ہی کہ نہ سنے ہو تو بہری ہو مین بہی کان یعنی مقرر سمجہے ع بَابُ الْمُسَاھَلَۃِ فِی
الْمُعَامَلَۃِ باب ہی بیچ بیان نرمی کرنی معاملات مین اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلے عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰہُ رَجُلًا سَمْحًا اِذَا بَاعَ وَاِذَا اشْتَرٰی وَاِذَا اقْتَضٰی رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رحمت کری اللہ اوس شخص کو کہ نرمی کرتا ہی جبکہ بیچتا ہی اور جبکہ خریدتا ہی اور جبکہ
تقاضا کرتا ہی نقل کیا یہہ بخاری نی وَعَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَجُلًا کَانَ فِیْمَنْ کَانَ
قَبْلَکُمْ اَتَاہُ الْمَلَکُ لِیَقْبِضَ رُوْحَہٗ فَقِیْلَ لَہٗ ھَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَیْرٍ قَالَ مَا اَعْلَمُ قِیْلَ لَہٗ انْظُرْ قَالَ مَا اَعْلَمُ شَیْئًا غَیْرَ اَنِّیْ کُنْتُ اُبَایِعُ النَّاسَ
فِی الدُّنْیَا وَاُجَازِیْھِمْ فَاُنْظِرُ الْمُوْسِرَ وَاَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَاَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ نَحْوُہٗ عَنْ

عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَاَبِی مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ فَقَالَ اللّٰهُ اَنَا اَحَقُّ بِذَا مِنْكَ تَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِیْ
اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق ایک شخص تہا جو اون لوگون کی کہ تہی پہلی تمسی آیا اوسکی پاس فرشتہ تاکہ
قبض کری روح اوسکی پس کہا کیا و اسطی اوسکی آیا کیا تو نی کچہہ عمل نیک کہا نہین جانتا مین یعنی نہین یاتا اپنی مین کہ کوئی عمل نیک کیا ہو کہا
کیا واسطے اوسکی سوچ کہا نہین جانتا مین کچہہ سوائی اسکی کہ تحقیق مین معاملات کرتا تہا لوگون سی دنیا مین اور احسان کرتا تہا مین اونپر وقت تقاضی کی یعنی وقت
مانگنی مول وغیرہ کی پس مہلت دیتا تہا مین غنی کو اور معاف کرتا تہا مفلس کو یعنی سارا حق یا کچہہ اوسمین سی پس داخل کیا اوسکو اللہ تعالی نی
بہشت مین نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کیمین مانند اسکی ہی عقبہ بن عامر اور ابی مسعود انصاری سی یعنی معنی دونو روایتون کے
ایک ہی ہین اور لفظونمین اختلاف ہی اوسمین یون ہی کہ پس فرمایا اللہ تعالی نی کہ مین تجہی زیادہ لائق ہون ساتہہ اسکی یعنی ساتہہ معاف کرنیکے
اور فرمایا فرشتونکو درگذر کرو میری بندیسی ف آیا اوسکی پاس فرشتہ یعنی عزرائیل یا کوئی تابعدارونکا لیکن صحیح یہی ہے کہ حضرت عزرائیل ہی ارواح قبض
کرتی ہین جیساکہ اللہ تعالی نی فرمایا قُلْ یَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُكِّلَ بِكُمْ اور پہر ملائکہ رحمت کے یا عذاب کے لیجاتی ہین ارواح کو اونسی اور حقیقی ارواح قبض کرنیوالا اللہ تعالی ہی جیسکا ان ملائکہ کو
فرمایا اللہ یتوفی الانفس حین موتہا اور کہا گیا یعنی اللہ تعالی نی فرمایا یا کسی فرشتہ نی کہا اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ سوال اسکی روح قبض کرنیکی پہلی کیا جیساکہ اول حدیث سی معلوم ہوتا ہے اور متظہر کہا کہ یہہ سوال قبر مین کیا
طیبی نی کہا کہ احتمال یہہ ہے کہ قیامت کو ہو اور اسحدیث سی معلوم ہوا کہ بڑا ثواب ہی معاف کرنا حق کا مفلس کو اور مہلت دینی غنی کو ع وَعَنْ
اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلِفِ فِی الْبَيْعِ فَاِنَّهٗ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بچو بہت قسم کہانیسی بیچنی کہو بیچنی مین اسلیی کہ بہت قسم کہانی بیچنی مین رواج دیتی ہے
پہر کہو دیتی ہے برکت کو نقل کے یہہ مسلم نی ف یعنی اگرچہ بہت قسم کہانیسی بالفعل بکری خوب ہوتی ہی لیکن انجام کار مین باعث کہونی برکت
اخیر کی ہوتی ہی اسلیی کہ جسکو عادت ہوگی بہت قسم کہانیکی اوس سے جہوٹی قسم بہی صادر ہو جائیگی ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحَلِفُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلْبَرَكَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ
کہ فرمائی نہی قسم سبب ہے رواج کی واسطی اسباب کے اور سبب ہے مٹنی برکت کی نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی ف قسم یعنی کثرہ قسم کی یا جہوٹی قسم
اور سبب ہے مٹنی برکت کی کہ کمائی مین برکت نہین رہتی یا تو بسبب تلف ہونی مال کے یا بسبب خرچ کرنیکی ایسی جگہہ کہ دنیا مین فائدہ ہو اور نہ
آخرۃ مین ثواب ع وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ لَّا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ
وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ خَابُوْا وَخَسِرُوْا مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهٗ
بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ نقل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا تین شخص ہین کہ نہین کلام کریگا
اونسی اللہ تعالی دن قیامت کی یعنی کلام مہربانی وعنایت کا نہین کرینگا اور نہ دیکہی گا اونکیطرف یعنی بنظر رحمت وعنایت کی نہین دیکہی گا اور نہ پاک کریگا
اونکو یعنی گناہونسی اور واسطی اونکی عذاب ہی درد دینی والا کہا ابو ذر نی محروم ہوئی خیر سی اور ٹوٹا پایا کون ہین وہ یارسول اللہ فرمایا ایک تو پائنچی
دراز کرنیوالا دوسرا احسان رکہنی والا یعنی بعد دینی کسی چیز کی تشہیر ارواج دینی والا اسباب کا ساتہہ جہوٹی قسم کی نقل کے یہہ مسلم نی ف پائنچی
دراز کرنیوالا یعنی تہنوسی نیچی ازراہ تکبر کے اور اسمین داخل ہی ازار دراز کرنیوالا اور جو دی کر احسان جتاتا ہی ثواب سی محروم رہتا ہی اور جو رواج
دینی والا الخ مثلاً ایک چیز لی تہی نوی روپی کو اور مول لینی والیسی جہوٹی قسم کہاکر کہا کہ قسم خدا کی یہہ چیز سورہ پی کو مینی نی ہی تو وہ جانی کہ
نہہ اتنی کی مالیت ہی یا زیادہ کی ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسرے عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدیقین والشهداء رواه الترمذی والدارمی والدارقطنی ورواه ابن ماجة عن ابن عمر وقال الترمذی
حدیث غریب اور روایة ابی سعید کے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سوداگر راستجا یعنی قول مین اور فعل مین ہڑا امانت دار ساتھہ نبیون اور صدیقون
اور شہدا کی ہوگا نقل کے یہہ ترمذی اور دارمی اور دارقطنی نے اور روایت کی یہہ ابن ماجہ نے ابن عمر سی اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب

ف سوداگر یعنی جو کہ مشغول بیچنی کہونچنی اور اجارہ مین ہو اور افضل قسم سوداگری مین کپڑا بیچنا ہی پھر عطاری اور ساتھہ نبیون الخ یعنی جو سوداگر
کہ متصف ساتھہ ان دو صفتون ذکر کی گئی کی ہوگا وہ متصف ہوگا ساتھہ تمام صفتون کمال کی پس مستحق اسکا ہوگا کہ حشر ہو اوسکا ساتھہ
ساتھہ نبیون کی بسبب اطاعت اونکی کی اور ساتھہ صدیقون کی بسبب موافقت کی بیچ صفت اونکی کے اور ساتھہ شہیدونکی بسبب شہادت اونکی
اوپر صدق و امانت اوسکی ع وعن قیس بن ابی غرزة قال کنا نسمی فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم السماسرة
فمر بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فسمانا باسم هو احسن منه فقال یا معشر التجار ان البیع یحضره اللغو والحلف
فشوبوه بالصدقة رواه ابوداود والترمذی والنسائی وابن ماجة اور روایت ہی قیس بن ابی غرزہ سی کہ کہا ہی ہم یعنی کہ وہ تجار کی نام رکہی جاتی
تہی بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سماسرہ پس گذرے ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس نام رکہا ہمارا ساتھہ ایک نام کی کہ وہ بہتر ہے
پہلی نام سی پس فرمایا اے معشر تجار یعنی کہ وہ سوداگرونکی تحقیق بیع حاضر ہوتا ہی اوسکو بی فائدہ اور قسم یعنی درمیان بیع و شرا کی اکثر باتین بی فائدہ
اور قسم یعنی بہت قسمین یا جہوٹی قسم پیش آجاتی ہین پس ملا دو بیع کو ساتھہ صدقہ کی نقل کے یہہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے

ف سماسرہ جمع سمسار کی ہی یعنی دلال کے پس پہلی سوداگرونکو سمسار کہتی تہی حضرت نے اس سی بہتر نام رکھا تجار یہ نام بہتر اسلیئے ہے کہ
اللہ تعالی نے ذکر کیا ہی تجار تکا قرآنمین بر سبیل مدح کی کئی جا ایک تو اس آیہ مین ہل ادلکم علی تجارة تنجیکم من عذاب الیم اور دوسری تجارة
عن تراض اور تیسری تجارة لن تبور اور ملا دو بیع کو ساتھہ صدقہ کی یعنی کچہہ بہی دیا کرو تا کفارہ ہو اوسکا اسلیئے کہ کلام بیفائدہ اور قسم باعث غصہ
پروردگار کی ہی اور صدقہ دفع کرتا ہی غضب الہی کو ع وعن عبید بن رفاعة عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال التجار
یبعثون یوم القیمة فجارا الا من اتقی وبر وصدق رواه الترمذی وابن ماجة والدارمی وروی البیهقی فی شعب الایمان
عن البراء وقال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہی عبید بن رفاعہ سی کہ نقل کے اپنی باپ سے اوسنی نقل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرمایا تاجر حشر کیے جاوینگی دن قیامت کی فاجر یعنی دروغ گو اور نافرمان مگر جس شخص نے پرہیزگاری کی یعنی خیانت و فریب وغیرہ نکیا اور نیکی کے یعنی
لوگون سی تجارت مین یاد عبادة اللہ کی کرتا رہا اور سچ بولا نقل کے یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور نقل کے بیہقی نے شعب الایمان مین براء سے
اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہی باب الخیار باب ہی بیچ بیان خیار کے ف خیار اسم ہی اختیار کی اور معنی اوسکی
ہین دو امرونمین سے اچہا امر طلب کرنا یا جائز رکہنا بیع کا یا فسخ کرنا اوسکا اور اختیار بیع مین کئی قسم پر ہی خیار شرط اور خیار عیب اور خیار رویت اور
خیار تعین فقہ کی کتابونمین معانی اور احکام انکی اور اختلاف کہ انمین ہی مذکور ہین اور یہان ایک قسم اور ہی کہ اوسکو خیار مجلس کہتے ہین وہ یہہ ہے
کہ جب عقد تمام ہوا ساتھہ ہونی ایجاب و قبول کے ہر ایک بایع اور مشتری کو اختیار باقی ہی جب تک کہ مجلس مین بیٹہی ہین اور جب اوٹہی اختیار
جاتا رہا اور اس اختیار مین اختلاف ہی امام شافعی اور اور بعضی علما قائل ہین اسکی اور امام ابوحنیفہ اور اور بعضے عالم نہین قائل اسکی اور کہتے
ہین کہ جب ایجاب و قبول تمام ہوا اختیار نرہا مگر یہہ کہ شرط کیا ہو خیار کو کہ اوسکو خیار شرط کہتی ہین اور وہ تین روز تک ہوتا ہی اور زیادہ اس سے
نہین ع الفصل الاول فصل پہلے عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المتبایعان

کل واحد منہما بالخیار علی صاحبہ فلم یتفرقا الا بیع الخیار متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم اذا تبایع المتبایعان فکل واحد منہما
بالخیار من بیعہ مالم یتفرقا او یکون بیعہ خیار او یقول احدہما لصاحبہ اختر وفی روایۃ للترمذی البیعان بالخیار مالم
یتفرقا او یختارا وفی المتفق علیہ ویقول احدہما لصاحبہ اختر او یختار روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی والا
اور مول لینی والا ہر ایک اونمین سی اختیار رکہتا ہی اوپر صاحب اپنی کی یعنی اسکا کہ ثابت رکھی بیع کو یا فسخ کری جبتک کہ جدی نہون یعنی جب ایک
مجلس سے اوٹہہ کہڑی رہین گے اور جدا ہونگی اختیار نرہیگا مگر بیع خیار مین یعنی جس بیع مین شرط کی ہوگی کہ اختیار رہی مجہی چاہونگا رکہونگا اوسیکو
اور چاہونگا نرکہونگا تو اوسمین باوجود جدا ہونیکی اختیار باقی رہتا ہی نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یہہ ہے کہ جسوقت
خریدو فروخت کرین بائع اور مشتری پس ہر ایک اونمین سے اختیار رکہتا ہی اپنی بیع مین جب تک کہ نہ جدی ہوین یا ہو بیع اونکی بشرط خیار کے
پس جسوقت کہ ہوگی بیع انکی بشرط خیار کے پس تحقیق واجب ہوا اختیار اور بیچ روایت ترمذی کی یون ہی کہ بائع مشتری ساتہہ اختیار کی ہین
جب تک کہ نہ جدی ہون مگر یہہ کہ شرط کرین اختیار کی یعنی اگر شرط کرین گی اختیار کی جیسیکہ اوپر مذکور ہوئی تو بعد جدا ہونیکی بہی اختیار باقی
رہیگا اور بیچ روایت بخاری اور مسلم کی یون ہی کہ مگر کہی ایک اونکا واسطے صاحب اپنی کی شرط کرا اختیار کی یعنی اور دوسرا کہی قبول کیا مینی
کہنا تیرا یہہ عبارت بدلی اونیختارا کی واقع ہوئی ہی ف ظاہر اس حدیث کا ثابت کرنیوالا اخیار مجلس کا ہی ولیکن جو کہ قائل نہین خیار مجلس
کی وہ کہتی ہین کہ مراد جدا ہونیسی جدا ہونا ازروی قول کے ہی یعنی جب تک کہ مجتمع ہین قول مین کہ ایجاب و قبول تمام نہین ہوا اختیار رکہتے
ہین چاہین لین اور چاہین فسخ کرین بیع کو اور جب ایجاب و قبول تمام ہوا یعنی ایک نی کہا بیچا مینی اور دوسری نی کہا لیا مینی خیار نرہا اور سند
اونکی یہہ آیت ہی وَاِنْ یَّتَفَرَّقَا یُغْنِ اللّٰہُ کُلًّا مِّنْ سَّعَتِہٖ اسمین مراد جدا ہونیسی جدا ہونا مرد و عورت کا ہی ساتہہ طلاق کی نہ جدا ہونا مجلس سے ع*
وعن حکیم بن حزام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیعان بالخیار مالم یتفرقا فان صدقا وبینا بورک لہما
فی بیعہما وان کتما وکذبا محقت برکۃ بیعہما متفق علیہ اور روایت ہی حکیم بن حزام سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی بائع اور مشتری ساتہہ خیار کی ہین جب تک کہ نہ جدی ہون اور اگر سچ کہین بائع اور مشتری یعنی بیچ صفت مبیع اور ثمن اوسکے اور بیان
کری عیب مبیع اور ثمن کے برکت دیجاتی ہی واسطے اون دونون کی بیچ معاملہ بیچنی کہوچنی اونکی اور اگر چہپایا عیب اور جہوٹ بولی دور کیجاتی ہی
برکت اونکی بیچنی کہوچنی کی نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی وعن ابن عمر قال قال رجل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اخدع
فی البیوع فقال اذا بایعت فقل لا خلابۃ فکان الرجل یقولہ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا ایک شخص نی واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
بہ تحقیق مین فریب دیا جاتا ہون بیچ معاملہ بیع کی پس فرمایا جسوقت کہ بیع کرتو پس کہہ نہین ہے فریب یعنی دین مین پس تہا وہ شخص کہتا اوسکو نقل کے
یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہہ نہین فریب اختلاف کیا ہی علمانی بیچ مقصود کی اس قول سے کسینی کچہہ لکہا ہی اور کسینی کچہ جنانچہ شروح
مین وہ قول مذکور ہین اور تورپشتی نی یہہ لکہا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا اوس شخص کو کہ کہی وقت بیع کی یہہ بات تا آگاہ کری
لینی والی کو کہ مجہی واقفیت نہین ہی بیع مین چاہیی کہ مجکو فریب و نقصان نہ دیوی تو اور لوگ اوسوقت مین دین دار و خیر خواہ خلائق کی تہی
دوست رکہتی تہی مسلمان بہائیون کی لیی وہ چیز کہ دوست رکہتی تہی اپنی لیی خصوصا وقت آگاہ کرنیکی پس اس کہنی سے وہ خیر خواہی اسکے
ملحوظ رکہی گا طیبی نی اسی قول کو پسند کیا ہی ع الفصل الثانی فصل دوسرے عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن
جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال البیعان بالخیار مالم یتفرقا قال الا ان یکون صفقۃ خیار

وَلَا يَحِلُّ لَهُ اَنْ يُفَارِقَ صَاحِبَهُ خَشْيَةَ اَنْ يَسْتَقِيلَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کے اپنے باپ سی اوسنے اپنی دادا سی کہ نقل کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بیچنی والا اور مول لینی والا ہر ہین جب تک کہ نہ جدی ہون کر بیہہ کہ ہو بیع خیار یعنی جب جدا ہوئی تو نرا اختیار دونو کو کہ جس بیع مین خیار شرط ہو تو بعد جدا ہونیکی بہی اختیار رہتا ہے اور روا نہین یعنی درست مین بائع یا مشتری کو بیہہ کہ جدا ہو صاحب اپنی سی یعنی اوٹہہ کہڑا رہی مجلس سے بخوف اسکی کہ طلب کری اوس سی اقالہ کو یعنی فسخ کری بیع کو نقل کے ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَفَرَّقَنَّ اثْنَانِ اِلَّا عَنْ تَرَاضٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہ جدا ہوون بائع اور مشتری آپسمین مگر رضامندی نقل کے بیہہ ابوداود نی ف یعنی جب تک بائع اور مشتری آپسمین راضی نہ ہون ساتہہ دینی مول کی اور قبض کرنی مبیع کی جب تک جدا نہ ہون والا ضرر رسانی ہوگی اور وہ منع ہی شرع مین بامراد بیہہ ہی کہ بائع اور مشتری مین سے جسکا ارادہ جدا ہونیکا ہو وہ مشورہ کری اپنی صاحب سی کہ آپا نیچکو رغبت ہی مبیع مین پہر اگر وہ ارادہ فسخ کرنی بیع کا کری تو فسخ کری پس اس صورت مین بیہہ حدیث موافق ہی پہلی حدیث کی معنومین اور بیہہ نہی تنزیہی ہی اسلیئے کہ اجماع ہی اسپر کہ حلال ہی جلد ہوا البیزان دوسری سے ع

الفصل الثالث

فصل تیسرا عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ اَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْبَيْعِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ روایت ہی جابر سی بیہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اختیار دیا ایک اعرابی کو بیچہی بیچنی کے نقل کی بیہہ ترمذی نی اور کہا بیہہ حدیث صحیح غریب ہے

باب الربوا

باب ہی بیچ بیان سود کی ف سود شرع مین کہتی ہین زیادتی کو کہ خالی ہو عوض سی اور شرط کیجاوی زیادتی درمیان عقد کی ف مسئلہ ربوا حرام ہی بیع اور قرض مین اور گناہ کبیرہ ہی منکر حرمت اوسیکا کافر ہی مسئلہ ربوا دو قسم پر ہی ایک تو ربوا نسیہ کا یعنی نقد کو ساتہہ وعدہ کی بیچنا اور دوسرا ربوا فضل کا یعنی تہوڑی کو بدلے بہت کی بیچنا پہر اگر دونون چیزین پائی جاوین ایک اتحاد جنس اور دوسری اتحاد قدر تو امام اعظم کی نزدیک دونون قسمین ربوا کی حرام ہوتی ہین یعنی ربوا نسیہ بہی اور ربوا فضل بہی اور قدر عبارت ہے کیل سی یا وزن سے کہ معیار شرعی یہی کیل ہے یا وزن اور جس چیز کو شارع نی کیلی کہا ہی وزنی نہوگی ساتہہ عرف لوگونکی اور جس چیز کو وزنی کہا ہی وہ کیلی نہین ہوگی ساتہہ عرف لوگونکی پس بیچنا گیہون کا بدلی گیہون کی ساتہہ وزن کی جائز نہوگا اور اسیطرح بیچنا سونا یا چاندی کا ساتہہ جنس اپنی کی ساتہہ کیل کے اگرچہ برابر ہون اسلیئے کہ نص شارع تو نہی ہی عرف سی اور جس چیز مین نص نہین ہی یعنی شارع نی نہ اوسکو کیلی کہا اور نہ وزنی کہا پس اوسمین اعتبار عرف کا ہی اور ابو یوسف رح سی عمل ساتہہ عرف لوگونکی مطلق روایت کیا گیا ہی اور ترجیح دی ہی اسکو کمال نی اور بنا بر اسی قول کی جائز رکہا ہی قرض لینا نقود کا ساتہہ گنتی کے اور بیچنا آٹیکا ساتہہ وزن کی اور کافی مین فتوی اوپر عادت لوگونکی دیہاتی ہی مطلقا کذا فی بحر الرائق اور اگر ان دونو چیزونمین سی یعنی اتحاد جنس اور اتحاد قدر سی ایک پائی جاوی تو ربوا نسیہ کا حرام ہی نہ ربوا فضل کا پس اگر گیہون بدلی گیہون کی یا چنی بدلی چنونکی یا چونہ عوض چونیکی یا سونا عوض سونی کی یا لوہا عوض لوہی کی بیچا جاوی تو فضل اور نسیہ دونو حرام ہین کہ دونو چیزین اتحاد جنس اور اتحاد قدر موجود ہین اور اگر گیہون عوض چنون کی یا سونا عوض چاندی کی یا لوہا عوض تانبی کی بیچا جاوی تو فضل حلال ہی لیکن نسیہ یعنی وعدی پر بیچنا حرام ہی کہ گیہون اور چنی ساتہہ ایک کیل کے بیچی جاتی ہین اور لوہا اور تانبا ساتہہ ایک ترازو اور بٹونکی اور سونا اور چاندی ساتہہ ایک ترازو اور بٹونکی بیچی جاتی ہین لیکن جنس ایک نہین اور ٹکڑی گزی کپڑی کو ساتہہ ٹکڑی گزی کپڑی کی یا گہوڑیکو عوض گہوڑیکی بیچا جاوی تو بہی فضل حلال ہی اور نسیہ حرام

بہان اتحاد جنس موجود ہی اور کیل اور وزن نہین اسلیے کہ معیار شرعی کیل ہی یا وزن اور گز وغیرہ معیار شرعی نہین اور اگر دونون چیزین یعنی اتحاد جنس اور اتحاد قدر نہ پائی جاوین تو فضل بہی حلال ہوگا اور نسیہ بہی مثلاً گیہون کو عوض چاندی کی یا عوض لوہیکی بیچی تو فضل اور نسیہ دونو جائز ہین اسلیے کہ یہان نہ اتحاد جنس ہی اور نہ اتحاد قدر کہ گیہون کیلی ہین اور سونا اور لوہا وزنی اور اسیطرح اگر سونی کو عوض لوہی کی یا بالعکس اسکی بیچی یہان بہی دونون چیزین نہین ہین نہ اتحاد جنس ہے اور نہ اتحاد قدر کہ ترازو اور بٹ سونیکی اور ہین اور ترازو اور بٹ لوہیکی اور اسیطرح اگر گیہون کو عوض چونہ کی بیچی کہ کیل گیہونکا اور ہی اور کیل چونی کا اور ہ ۱۲ الہدایہ در مختار ۲ الفصل الاول عن ابی سعید عن جابر ۳ لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل الربوا وموکلہ وکاتبہ وشاہدیہ وقال ہم سواء رواہ مسلم وروایت ہے جابر سے کہ کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیاج لینی والے کو اور دینی والی کو اور لکھنی والیکو اور گواہونکو اور فرمایا وہ برابر ہین یعنی اصل گناہ مین اگرچہ مختلف ہون مقدار مین نقل کے یہہ مسلم ف یعنی لکھنی والی وغیرہ کو لعنت کی بسبب مدد کرنی اونکیکی امر نامشروع پر اور اس سے صریح معلوم ہوا کہ حرام ہی تمسک لکھنا بیاج کا اور گواہ ہونا اوسکا ع وعن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذہب بالذہب والفضۃ بالفضۃ والبر بالبر والشعیر بالشعیر والتمر بالتمر والملح بالملح مثلاً بمثل سواء بسواء ید بید فاذا اختلفت ہذہ الاصناف فبیعوا کیف شئتم اذا کان ید بید رواہ مسلم اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچا جاوی سونا بدلی سونیکی اور چاندی بدلی چاندی کی اور گیہون بدلی گیہونکی اور جو بدلی جو کی اور کہجور بدلی کہجور کی اور نمک بدلی نمک کے درحالیکہ مانند ہون ساتہہ مانند کی یعنی برابر ہون مقدار مین جیسا کہ تاکید وبیان کی لیی کہا کہ برابر ہون ساتہہ برابر کی دست بدست پس جبکہ مختلف ہون یہہ قسمین پس بیچو جسطرح کہ چاہو بشرطیکہ ہو بیع دست بدست نقل کے یہہ مسلم نی ف یعنی اوسی مجلس مین پہلے جدا ہونیکی بایع اور مشتری مول کو اور اوسچیز کو قبض کرلین یہہ نہین درست کہ ایک چیز وعدی پر ہو اور ایک چیز نقد اور اس حدیث مین چہہ چیزونکی ربوا کا ذکر ہی سونا چاندی گیہون جو کہجور نمک اور سوای انکی اور چیزونکو مانند لوہی اور چونی اور اقسام دانونکی علمانی انہین پر قیاس کیا ہی لیکن ساتہہ اختلاف کی اور اختلاف اس سبب سے ہی کہ علت ربوا کی چہہ چیزونمین کیا ہی امام مالک نے علت ربوا کی ان چہہ چیزونمین یہہ سمجہی ہے کہ ثمنیت سونی چاندی مین الاقوت مدخر ہونا باقی چار چیزونمین ہی پس جسمین قوت مدخر ہونا تحقیق ہوگا یا ثمنیت ہوگی اوسمین ربوا حرام ہی پس اونکی نزدیک ترکاری اور میوہ اور کہانیکی چیزین کہ ذخیرہ نہین ہوسکتین اونمین ربوا یعنی زیادہ لینا دد کا بدلی ایک کی یا دینا ایک اور لینا دو درست ہی اور نزدیک امام شافعی کی علت ربوا کی ثمنیت ہی سونی چاندیمین اور قوت ہونا ہی باقی چار چیزونمین اونکی نزدیک ترکاری اور میوی اور ادویات مین ربوا جاری ہوگا برابر لینا دینا تو درست ہی اور زیادتی کمی ہم جنس مین نادرست اور لوہی اور تانبی اور پیتل اور اژدہات اور چونہ اور مانند انکیمین انکی نزدیک ربوا جاری نہوگا مثلاً ایک پیمانہ چونہ کا بدلی دو پیمانہ چونی کی لینا دینا درست ہی اسیطرح سی لوہا تانبا سیر بہر لینا دو سیر دینا یا دو سیر لینا سیر بہر دینا درست ہی اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک علت ربوا کی قدر مع الجنس ہی اور مراد قدر سی کیل اور وزن ہی پہر علت ربوا کی سونی چاندی مین وزن ہی پس جاری ہوگا ربوا ہر وزنی چیز مین مانند تانبی اور لوہی وغیرہما کی اور باقی چار چیزونمین علت ربوا کی کیل ہی پس جاری ہوگا ہر کیلی چیز مین مانند چونہ اور اشنان وغیرہما کی اور کیلی اور وزنی نہونا جسمین منصوص ہے اوسمین تبدیل نہین مثلاً سونا چاندی شرع مین وزنی ہی پس اوسکو حکم وزن کا ہی اگرچہ عرف مین خلاف اوسکی جاری ہوا اور گیہون جو کہجور نمک یہہ شرع مین کیلی ہین اگرچہ عرف مین کیلی نہون پس بیع درست ہوگی ان چیزونکی در وقتیکہ ہم جنس ہون اعتبار وزن اور کیل کا ہی سونے

وعدی پر اور بعضے صحابہ رضی انکو جائز کہا ہی اور یہی قول شافعی کا ہی ع ☆ وَعَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيْلَتُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمّٰى مِنَ التَّمْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی بیچنی تودہ کھجور کیسی کی نہ معلوم ہو مقدار اوسکی بدلی پیمانہ معین کے کھجور سی نقل کے یہہ مسلم نی ف ایسی طرح کی بیچنی سی منع فرمایا
کہ ایک طرف تودہ کھجور کا ہو کہ اوسکی مقدار نہ معلوم ہو اور دوسری طرف چند پیمانی معین ہون مثلاً بیس دس اسلیئے کہ اوس تودہ کا حال نہین معلوم
کہ کسقدر ہی شاید کہ ان پیمانونسی زیادہ ہو یا کم پس ربوا لازم آوی اور یہہ حکم اوس صورت مین ہی کہ دونون طرف ایک جنس کے چیزین ہون
اور اگر دونون مختلف جنس کے چیزین ہون تو جائز ہی اسطرح بیچنا اسلیئے کہ اونمین زیادتی حرام نہین ع ☆ وَعَنْ فَضَالَةَ
بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِاثْنَيْ عَشَرَ دِيْنَارًا فِيْهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيْهَا اَكْثَرَ مِنْ
اِثْنَيْ عَشَرَ دِيْنَارًا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰى تُفَصَّلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی فضالہ بیٹی عبید کی کہ کہا خرید ہینی دن خیبر کے یعنی سال خیبر کے ایک ہار بارہ دینار کو اوسمین تھا سونا اور نگینی پس جدا
کیا مینی اوس ہار کو یعنی سونی مین سے نگینی نکال ڈالی پس پایا مینی اوسمین سونا زیادہ بارہ دینار سی پس ذکر کیا مینی یہہ رو برو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی پس فرمایا نہ بیچا جاوی ہار یہانتک کہ جدا کیا جاوی یعنی سونا اوسکا جدا کیا جاوی نگینون وغیرہ سی نقل کے یہہ مسلم نی ف
اسمین دلیل ہی اسپر کہ اگر بیچی مال ربوا ساتھہ جنس اوسکی اور مبیع اور ثمن کے ساتھہ ایک کے ساتھہ انمین سی کوئی اور چیز ہو تو نہین جائز پس
اگر بیچی سونیکا جڑاؤ زیور وغیرہ بدلی سونی کی خواہ اشرفیان ہون یا اور کچھہ تو نگینہ وغیرہ اوسکی جدا کر کر برابر سونیکی تول کر بیچی اسیطرح اگر بیچی چاندی کی چیز بدلی
چاندی کی خواہ روپی ہون یا اور کچھہ تو اوسکا بھی یہی حکم ہی ناقص زیادتی سی ربوا نہ لازم آوی اور اگر بیچی سونیکی چیز جڑاؤ بدلی چاندی کی
خواہ روپی ہون خواہ اور کچھہ یا چاندی کی جڑاؤ چیز بدلی سونیکی خواہ اشرفیان ہون خواہ اور کچھہ تو اوکہاڑنا اسکی نگینون وغیرہ کا ضرور نہین
اسلیئے کہ خلاف جنس مین کمی زیادتی درست ہی اسمین کمی زیادتی سے ربوا لازم نہین آتا ع ☆ مولانا اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسرے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى اَحَدٌ اِلَّا اٰكِلَ الرِّبٰوا فَاِنْ لَّمْ يَاْكُلْهُ
اَصَابَهٗ مِنْ بُخَارِهٖ وَيُرْوٰى مِنْ غُبَارِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا البتہ آویگا آدمیو پر ایک زمانہ کہ نہین باقی رہیگا کوئی مگر کہانیوالا سو کہا پس اگر نکھاوے گا اوسکو پہنچیگا اوسکو بخار اوسکا اور روایت کیا ہی
یعنی بجائی من بخارہ کی من غبارہ یعنی غبار اوسکا نقل کے یہہ احمد اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نی ف بخار اوسکا یعنی اثر اوسکا پہنچیگا
لوکیل ہوگا یا گواہ ہوگا یا متمسک لکھنی والا ہوگا یا درمیانمین پڑی کاروبا کی معاملہ مین یا معاملہ کریگا ساتھہ سود خوری کی اور ملی گا مال اوسکا ساتھہ مال
اسکیئے ☆ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ
وَلَا الْبُرَّ بِالْبُرِّ وَلَا الشَّعِيْرَ بِالشَّعِيْرِ وَلَا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ وَلَا الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ اِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ عَيْنًا بِعَيْنٍ يَدًا بِيَدٍ وَلٰكِنْ بِيْعُوا الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ
وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ وَالشَّعِيْرَ بِالْبُرِّ وَالتَّمْرَ بِالْمِلْحِ وَالْمِلْحَ بِالتَّمْرِ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْتُمْ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ
اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ بیچو سونا بدلی سونیکی اور نہ چاندی بدلی چاندی کی اور نہ گیہون
بدلی گیہون کی اور نہ جو بدلی جو کی اور نہ کھجور بدلی کھجور کی اور نہ نمک بدلی نمک کی مگر برابر ساتھہ برابر کے نقد بدلی نقد کی ہاتھہ بہ ہاتھہ ولیکن بیچو
سونی کو بدلی چاندی کی اور چاندی کو بدلی سونیکی اور گیہون کو بدلی جو کی اور جو کو بدلی گیہون کی اور کھجور کو بدلی نمک کی اور نمک کو بدلی کھجور

باتہہ بہ باتہہ جسطرح چاہو نقل کے یہہ شافعی نی **ف** حاصل یہہ کہ دونون چیزین ایک جنس کے ہون تو برابر ہون اور دست بدست اور اگر مختلف ہون تو جسطرح چاہی بیچی چاہی کم چاہی زیادہ چاہی برابر لیکن ہون دست بدست ع ✣ **وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ شِرَاءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ اَیَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا یَبِسَ فَقَالُوْا نَعَمْ فَنَھَاہُ عَنْ ذٰلِکَ رَوَاہُ مَالِکٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ

اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کھاسا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھی گئی خرید خرما خشک کے بدلے خرما تازہ کی فرمایا کیا کم ہوجاتی ہی خرما تازہ جسوقت کہ خشک ہوجاتا ہی پس منع کیا اوسکو اس سے نقل کے یہہ مالک اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** منع کیا اوسکو اسلیے کہ دونون برابر نہین ہوتی کین پس ربوا لازم آویگا اور اسپر عمل کیا ہی مالک اور ابو یوسف اور محمد اور شافعی اور احمد اور اور اکثر علمانی اور جائز رکھا اسکو ابو حنیفہ نی جبکہ دونون برابر ہون میپانی مین اور حمل کیا ہی احادیث کو بیع نسیہ پر یعنی یہہ جو منع فرمایا تو اوس صورت مین کہ ایک جانب ہی بالفعل ندی بلکہ وعدہ کری اسلیے کی روایت کیا گیا ہی اس راوینسی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا بیچنے خرما تر کیساتہہ خشک کی ازراہ نسیہ کے اور اسی قیاس پر ہی بیع انگور تر کی بدلی خشک کے اور گوشت تازہ کی بدلی گوشت خشک کی ع ✣ **وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ مُرْسَلًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ بَیْعِ اللَّحْمِ بِالْحَیَوَانِ قَالَ سَعِیْدٌ کَانَ مِنْ مَیْسِرِ اَھْلِ الْجَاھِلِیَّۃِ** رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ

اور روایت ہی سعید بن المسیب سے بطریق ارسال کی یہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا بیچنی گوشت کیساتہہ بدلے حیوانکی کہا سعید نی یہہ بیچنا گوشت کا بدلی حیوانکی جوئی جاہلیت کیسی نقل کے یہہ شرح السنۃ مین **ف** جوئی جاہلیت کیسی مراد یہہ ہی کہ جیسی جوئیسی مال لوگونکا ساتہہ باطل کے کہا جاتا ہی ویسیہی اسمین اگرچہ طریقہ کہانیکا دونونمین مختلف ہے اوسمین بسبب کہیل کی کہا جاتا ہی اور اسمین بسبب عقد کی اور کہا شافعی نی کہ اسمین دلیل ہے اوپر حرمت بیع گوشت کی بدلی حیوان کی برابر ہی کہ ہووہ گوشت جنس اوس حیوان سی باعتبار جنس اوس کیونکہ اوروہ حیوان کہا جاتا ہو اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک جائز ہی یہہ اور دلیل اونکی یہہ ہی کہ یہہ بیع موزون کی ساتہہ غیر موزونکی ہی اور مراد ساتہہ نہی کے حدیث مین یہہ ہے کہ ہو ایک اون دونون مین سی نسیہ یعنی وعدی پر ع ✣ **وَعَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ بَیْعِ الْحَیَوَانِ بِالْحَیَوَانِ نَسِیْئَۃً** رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ

اور روایت ہی سمرۃ بن جندب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا بیچنی حیوان کی حیوانکی بطریق وعدی کے نقل کے یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** تحقیق اسکی اوپر گذر چکی **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَہٗ اَنْ یَّجْھَزَ جَیْشًا فَنَفِدَتِ الْاِبِلُ فَاَمَرَہٗ اَنْ یَّاْخُذَ عَلٰی قَلَائِصِ الصَّدَقَۃِ فَکَانَ یَاْخُذُ الْبَعِیْرَ بِالْبَعِیْرَیْنِ اِلٰی اِبِلِ الصَّدَقَۃِ** رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو بن العاص سے یہہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اوسکو کہ سامان درست کر لشکر کا یعنی سواری اور ہتیار وغیرہ پس تمام ہوئی اونٹ یعنی اکثر لوگون کو اونٹ دیدی اور بعضے لوگ بغیر سواری کی رہگئی پس حکم کیا اوسکو یہہ لیوی اونٹ عوض اونٹ کی پس تہی عبداللہ لیتی ایک اونٹ بدلی دو اونٹونکی تازمانی آنی اونٹون زکوۃ کی نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** اونٹ عوض اونٹ کی یعنی اس شرط پر اونٹ قرض لی کہ جب آویگی اونٹ زکوۃ کی تو ادا کرینگی کذا ذکر علی جانا چاہیی کہ در مختار مین لکہا ہی کہ امام اعظم رح کی نزدیک قرض لینا غیر مثلی کا جائز نہین اور اونٹ بہی غیر مثلی ہی پس اسحدیث کا وہ یہہ جواب دیتی ہین کہ یہہ حکم پہلی تہا پہر منسوخ ہوا اور حضرت شیخ رح نی حمل کیا ہی اسکو بیع پر کہ لکہا ہی کین اسحدیث سے معلوم

ہوا کہ جائز ہی بیع حیوان کی بدلی حیوان کی وعدی پر اور ہماری علمانی منع کیا ہی اسکو بسبب پہلی حدیث کی کہا تو زشتی نی کہ حدیث جا
بن عمرو کی ضعیف ہی اور حدیث پہلی سمرۃ بن جندب کی قوی تر ہی یا یہہ حکم پہلی حرام ہونی ربوا کیسی کیا ہو پھر منسوخ ہوا ۔ الفصل الثالث
فصل تیسرے عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلرِّبٰوا فِي النَّسِيْئَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ لَا رِبٰوا
كَانَ يَدًا بِيَدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی اسامہ بن زید سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بیاج ہی وعدی مین اور ایک روایت مین
فرمایا نہین بیاج اوسچیز مین کہ ہووی دست بدست نقد کے یہہ بخاری اور مسلم نی ف بیاج ہی وعدی مین یعنی بیاج متحقق ہوتا ہی وعدی مین
اگرچہ دونون جنسین مختلف ہون یا برابر ہون مثلاً بیچنا گیہون کا بدلی جو کی ساتھہ زیادتی کی درست ہی اگر دست بدست ہو اور اگر بطریق وعدے
کی ہو تو نہین درست اور نہین بیاج الخ یعنی اگر دونون چیزین ایک جنس کی ہون اور ہون برابر اور قبض کیجاوین ایک ہی مجلس مین تو ربوا
نہین ہی اور خلاف جنس مین ساتھہ کمی زیادتی کی بھی ربوا نہین لازم آتا ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ غَسِيْلِ الْمَلٰئِكَةِ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْهَمُ رِبًا يَاْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ اَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَثَلٰثِيْنَ زَنْيَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ
وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَزَادَ وَقَالَ مَنْ نَبَتَ لَحْمُهٗ مِنَ السُّحْتِ فَالنَّارُ اَوْلٰى بِهٖ
اور روایت ہی عبد اللہ بن حنظلہ سی کہ حنظلہ کو غسیل الملائکہ کہتی تہی یعنی فرشتون نی اونکو غسل دیا تہا کہا عبد اللہ نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی ایک درہم سود کا کہ کہاوی اوسکو آدمی اور وہ جانتا ہو کہ یہہ سود کا ہی بہت زیادہ ہی گناہ مین چھتیس زنا سی نقل کی یہہ احمد اور دارقطنی
نی اور نقل کی بیہقی نی شعب الایمان مین ابن عباس سی اور زیادہ کیا بیہقی نی ابن عباس سی اس عبارۃ کو کہ اور کہا حضرت نی جو شخص کہ پیدا
ہو گوشت اوسکا مال حرام سی یعنی سود اور رشوت وغیرہ سی پس آگ دوزخ کی لایق تر ہی ساتھہ اوسکی ف اور وہ جانتا ہو اور اسیطرح اگر جانتا
نہو لیکن اوسنی قصور کیا اسکے معلوم کرنی مین اور لکہا ہی علمانی کہ سود اشد زنا سی اسلیی ہی کہ سود کہانیوالی کی حق مین اللہ تعالی نی فرمایا ہی
فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ یعنی خبردار ہو ساتھہ لڑائی کی اللہ اور رسول اوسکیطرف سی اور جس سے اللہ اور رسول اوسکا لڑی یا وہ اللہ اور رسول
اوسکیسی لڑی اوسکا کیا ٹہکانا ہی اور اور سبب اسکا یہہ ہے کہ پہچاننا سود کا مشکل ہی پس اکثر حلال جانتی ہین اوسکو جاہل پس کافر ہوتی ہین
بخلاف امر زنا کی کہ وہ مشہور ہی جاہلیت اور اسلام مین اور سر اس عدد مخصوص کا شارع ہی کو معلوم ہی ع ح وَعَنْ
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلرِّبٰوا سَبْعُوْنَ جُزْءًا اَيْسَرُهَا اَنْ يَّنْكِحَ الرَّجُلُ اُمَّهٗ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ گناہ بیاج کا ستر جزہی ادنی اونمین سی یہہ ہی کہ صحبت کری آدمی اپنی ماسے
وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّبٰوا وَاِنْ كَثُرَ فَاِنَّ عَاقِبَتَهٗ تَصِيْرُ اِلٰى قُلٍّ رَوَاهُمَا
ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَوَى اَحْمَدُ الْاَخِيْرَ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق سود یعنی مال کہ حاصل ہو ساتھہ سود کی اگرچہ ہو بہت لیکن انجام اوسکا رجوع کرتا ہی طرف کمی کی یعنی بی برکتی ہوتی ہی نقل کین یہہ دونون حدیثین
ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور روایت کی احمد نی اخیر کی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اُتِيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ عَلٰى قَوْمٍ بُطُوْنُهُمْ كَالْبُيُوْتِ فِيْهَا الْحَيَّاتُ تُرٰى مِنْ خَارِجِ بُطُوْنِهِمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرَئِيْلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ
اٰكِلَةُ الرِّبٰوا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی گذرا مین شب معراج مین ایک قوم پر کہ پیٹ اونکی مانند گہرون
تہی اونمین سانپ تہی معلوم ہوتی تہی باہر سی پوچہا کہ کیسی ہین کہا مینی کون ہین یہہ لوگ اے جبرئیل کہا یہہ ہین کہانیوالی سود کی نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ

وعن علی انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن اکل الربوا وموکلہ وکاتبہ وشاہدیہ وکان ینہی عن النوح رواہ النسائی
اور روایت ہی علی رضہ سی یہہ کہ اونہون نی سنا رسول خدا صلی اسر علیہ وسلم سی کہ لعنت کرتی تہی کسی کی لینی والیکو اور دینی والیکو اور سود کی کتہ
اور حساب لکہنی والیکو اور صدقہ کی منع کرنیوالیکو اور تہی حضرت منع فرماتی نوحہ کرنیسی نقل کی یہہ نسائی نی ف صدقہ کی منع کرنیوالیکو یعنی جو
شخص مطلق صدقہ دینیسی منع کری اوسکو لعنت کی یا منع کرنیوالی صدقہ کیسی مراد ہی ترک کرنیوالا صدقہ واجب کا خواہ زکوۃ ہو یا اور نوحہ کہتر
ہین چلاکر رونیکو سا تہہ بیان کرنی اوصاف اوسکی ع وعن عمر بن الخطاب انہ لمن اخر ما نزلت اٰیۃ الربوا وان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قبض ولم یفسرہا لنا فدعوا الربا والریبۃ رواہ ابن ماجۃ والدارمی
اور روایت ہی عمر بن الخطاب سی یہہ کہ آخر چیز کی کہ اوتری آیۃ ربوا کی ہی اور تحقیق پیغمبر خدا صلی اسر علیہ وسلم وفات کیی گئی اور نہین کہولا اوسکو
ہماری پس چہوڑدو ربوا کو اور ریبہ کو یعنی جس چیز مین شک شبہہ ہو ربوا کا وہ بہی حکم ربوا کا رکہتی ہی اوسکو بہی چہوڑدو نقل کی یہہ ابن ماجہ اور دارمی
نی ف آخر اون چیزون کی کہ اوتری الخ یعنی معاملات مین جو آیتین اوترین ہین اونمین سی یہہ کی آیتہی اوتری ہی نہ مطلق آخر مراد ہی اسلیی کہ سب
آیتون کی بعد یہہ آیۃ اوتری ہی الیوم اکملت لکم دینکم اور نہین کہولا الخ یعنی بعد اسکی اوترنیکی حضرت زندہ نہین رہی مگر تہوڑی دنون مشغول
رہی اور امور ضروری مین پس بیان مفصل اسکا نہین کیا کہ تمام جزئیات ربوا کی ذکر کرتی بلکہ بیان کیا چند چیزونمین اور سوای انکیکی کو موقوف رکہا
قیاس و اجتہاد پر پس چاہیی کہ ترک کرو ربوا صریح کو اور اوسچیز کو کہ اوسمین شبہہ ربوا کا ہی واسطی توزع اور احتیاط کی ع ع وعن
انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقرض احدکم قرضا فاہدی الیہ او حملہ علی الدابۃ فلا یرکبہ
ولا یقبلہا الا ان یکون جری بینہ وبینہ قبل ذلک رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان
اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسر علیہ وسلم نی جسوقت کہ دیوی ایک تمہارا قرض یعنی کسیکو یہہ تحفہ بہیجی قرض لینی والا
طرف اوسکی یعنی قرض دینی والیکی یا سوار یکو دی اوسکو جانور پس نہ سوار ہو اوسپر اور نہ قبول کری تحفہ مگر یہہ کہ جاری ہو تحفہ بہیجنا اور سوار
بہیجنے درمیان قرض لینی والی اور درمیان قرض دینی والیکی پہلی اس سی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف نہ قبول
کری تحفہ تا ربوا نہو اسلیی کہ جو قرض کہ حاصل کری منفعت کو پس وہ ربوا ہی مگر یہہ کہ عادت ہو قرض لینی کی پہلی سی کچہہ بہیجنی بہیجانیکی تو کچہہ مضائقہ
نہین اسلیی کہ وہ قرض کی جہت سی نہین ہی بلکہ بسبب عادت پہلی کی ہی منقول ہی امام ابوحنیفہ رح سی کہ ایک شخص کو اونہون نی قرض دیا تہا
ایک یارہ زار اوسکی ان تقاضی کی لیی گئی اور اوسوقت گرمی بہت تہی اوسکی دیوار کی سایہ مین نہ ٹہیری دہوپ مین کہڑی رہی تاکہ نہ حاصل ہو
آرام دین کی جہت سی یہانتک کہ وہ نکلا بعد بڑی دیر کی یہہ بات امام صاحب نے بسبب کمال احتیاط کی ع ع ف حدیث شریف مین آیہی جو
قرض کہ قرض دینی والی کو باعث نفع ہو حکم ربوا کا رکہتا ہی پس قرض دینی والا قرض لینی والیسی ضیافت نہ قبول کری مگر بحسب عادت
قدیمہ کی بلکہ اوسکی دیوار کی سایہ مین بہی بیٹہنا مکروہ ہی ۱۲ منہ ع وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اقرض
الرجل فلا یاخذ ہدیۃ رواہ البخاری فی تاریخہ ہکذا فی المنتقی اور روایت ہی انس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا
جسوقت کہ قرض دیوی کوئی کسیکو پس نہ لیوی اوس سی تحفہ نقل کی یہہ بخاری نی تاریخ اپنی کی اسیطرح سی ہی منتقی مین وعن
ابی بردۃ بن ابی موسی قال قدمت المدینۃ فلقیت عبد اللہ بن سلام فقال انک بارض فیہا الربوا فاشی فان
لک علی رجل حق فاہدی الیک حمل تبن او حمل شعیر او حمل تبن فلا تاخذہ فانہ ربوا رواہ البخاری اور روایت ہی ابی بردہ بن ابی موسی سی

کہ کہا ابا میں مدینہ میں پس ملا میں عبد اللہ بن سلام سے پس کہا اونہوں نے کہ تحقیق تو بیچ ایسی زمین کی ہی کہ اوسمیں بہت رواج ہی سود کا پس
جسوقت کہ ہووے تو واسطے تیری کسی پر حق یعنی قرض پہر تحفہ بھیجی وہ طرف تیری ایک بوجہ بھس کا یا بوجہ جو کا یا گٹھا گھانس کا پس نہ لی تو اوسکو اسلئے
کہ تحقیق وہ سود کا حکم رکھتا ہی نقل کی یہہ بخاری نے **باب المنہی عنہا من البیوع** اب ہی بیچ بیان بیعونکی کہ منع کیا گیا ہی
اونسے **فائدہ** ہی بیع سے کبھی ہوتی ہی واسطے حرمت کی جیسی نہی بیع باطل اور فاسد سے اور کبھی ہوتی ہی نہی واسطے کراہت کی جیسی نہی بیع
سے وقت اذان جمعہ کی اور بیع حرام حنفیہ کی نزدیک دو قسم پر ہی فاسد اور باطل ۲ح **فائدہ** کچھ مسائل متعلق اس باب کی کہ جاننا
اونکا ضرور ہی مالابد اور درمختار سے لکھی جاتی ہین تابہائی مسلمانون کو مفید ہون **مسئلہ** اگر مبیع مال نہووے مانند مردار یا خون یا حرام یا ام
الولد یا مکاتب یا مدبر کی بیع اوسکی باطل ہی اور اسیطرح اگر مال ہو لیکن متقوم نہووے مانند شراب اور سور کی اگر عوض روپونکی بیچی جاوین بیع
باطل ہوگی اور اگر عوض اسباب کی بیچی جاوین بیع اسباب کی فاسد ہوگی اور بیع شراب اور سور کی باطل بیع باطل سے مشتری مالک مبیع کا نہین
ہوتا اور فاسد سے بعد قبض کی مالک ہوجاتا ہی اور قیمت اوسکی نقود سے یعنی ذمہ اوسکی واجب ہوگی لیکن فسخ اوسکا واجب ہی
بیچنا دود کا نہووے مین باطل ہی کہ شک ہوتا ہی اوسکی ہونی مین احتمال ہی کہ ریح ہو پس غرر ہوگا **مسئلہ** نہین جائز بیچنا جانور کا ہوا مین اگر عادت
پھر آنیکی نہ رکھتا ہو اور اگر عادت پھر آنیکی رکھتا ہو مانند کبوتر کی تو بیچنا اوسکا اوڑنیکی حالت مین بھی درست ہی اور نہین جائز بیچنا مچھلی
کا کہ نہین پکڑی گئی ہے پانسی یعنے دریا وغیرہ یا پکڑی گئی ہی لیکن پھر ایسی حوض مین ڈالدی ہی کہ نہین پکڑی جاتی اوس بھی بدون حیلہ
جال کی اور نہین جائز بیچنا حمل لونڈی یا جانور کا اور موتی کا سیپ مین اور گوشت کا بکری مین اور بیچنا سور کی بالونکا درست نہین بلکہ بیچنا
اوٹھتا اس سی مانند سینی گون کی جائز ہی اور بیچنا آدمی کی بالونکا اور نفع اوٹھانا اونسے جائز نہین **مسئلہ** جو بیع کہ باعث نزاع ہو اسیکی
فاسد ہی جیسکہ بیع پشم کی اوپر پیٹھ بکری وغیرہ کی یا بیع کپڑیکی جہت مین یا بیع ایک گز کی بڑی کپڑے مین سی یا بیع کرنی ساتھ مت بھونا
مثلاً مشتری کہی جسروز مینہہ برسیگا یا تند ہوا چلیگی اوسروز مول لونگا پس اگر مشتری نی بیع کو فسخ نہ کیا اور بایع نی کپڑی جہت
مین سی جدا کردی اور گز بھر کپڑا بڑی کپڑے مین سی جدا کر دیا یا مدت مجہول کو معلوم کر لیا تو فاسد تھی بیع صحیح ہوجائیگی **مسئلہ** بیع سلامہ
شرط فاسد کی فاسد ہی اور شرط فاسد وہ ہی کہ مقتضای عقد نہووے اور اوسمین منفعت ہو یکی واسکی یا مول لینی والیکو یا مبیع کو کہ مستحق نفع کا ہو
کہ مالک مشتری کا مقتضای عقد ہی پس فاسد نہین اگرچہ شرط کرنا کہ اس کپڑیکو مول لینی والا بیچی نہین اگرچہ مقتضای عقد نہین لیکن اوسمین
منفعت کسیکی نہین پس فاسد نہین اور یہہ شرط کرنی کہ اس لکھوڑی کو مشتری فروہ کری اوسمین منفعت مبیع کی ہی لیکن مبیع التحاق نہین
کہ مستحق نفع کا ہو پس فاسد نہین ایسی شرط کرنی لغو ہی اور بیع صحیح اور یہہ شرط کرنی کہ بیچی والا ایک مہینی تک گہر بیچی گئی مین سکونت کرے
اوسمین نفع بائع کا ہی پس شرط فاسد ہی اور یہہ شرط کرنی کہ بیچنی والا اس کپڑیکی پوشاک سیدے اوسمین نفع مول لینی والی کا ہی یہہ بھی فاسد
اور یہہ شرط کرنی کہ غلام بیچی گئی کو مشتری آزاد کری اوسمین نفع مبیع کا ہی یہہ بھی فاسد ہی ایسی شرطونسی بیع فاسد ہوجاتی ہی اور رہا
تفصیل بیع فاسد و باطل کی فقہ کی بڑی کتابون مین ہی ایسی ہووے سی پرہیز کرنا واجب ہے **مسئلہ** کم کرنا بائع کا بیچ وزن مبیع کی یا کم
کرنا مشتری کا قیمت حرام ہی چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ویل للمطففین الخ اور بیچ ادا کرنی قیمت مبیع کی اور اوردیون متعلقہ کی اور مزدور کی
مزدور کی بلا عذر تاخیر کرنی حرام ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ دیر کرنا غنی کا ظلم ہی اور مزدور کو مزدوری دو پہلی اس سی کہ عرق
خشک ہو اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم حثیث ادا کرنی تو زیادہ قدر واجب سی دینی بیچنی آدھی وسق کی ایک وسق اور بجای ایک وسق

دودوسو دینی اور قرآنی کہ اسقدر حق تیرا ہی اور اسقدر زیادتی میری طرف سی ہی بہہ زیادہ دینا بغیر شرط کی ربوا نہین جائز ہی بلکہ مستحب اور محمد شکنی اور غریب اور جھوٹ کسب حلال کو حرام کردیتی ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بازار مین تو وہ گیہوں نکالا دیکھا جب دست مبارک اون گیہوں مین ڈالا تو اندر سی تہی فرمایا کہ یہہ کیا صاحب بیچنے والی نی کہا کہ بیشہ اسکو پہنچا تہا فرمایا کہ تو گیہوں اوپر تو وہ کی کیون نکیی تو تی جو کوئی فریب دے مسلمانونکو وہ جسم مین سی نہین ہے

مسئلہ بیع بیع مرابحہ کی کہ بائع خریدے پہلی سی ساتھہ اضافہ سوا بر کی مثلاً بیچی اور بیع بیع تولیہ کی ساتھہ قیمت پہلی کی بیچی قیمت پہلی بلا تفاوت کہدینی واجب ہی اور اگر بیع پر سوائی قیمت کی مانند مزدوری اونٹہانیوالیکی یا دہلائی کی خرچ ہوا اوسکو قیمت کی ساتھہ ملالی اور کہی کہ اسقدر روپی اس اسباب پہ میرے خرچ ہوئی ہین اور بہہ نہ کہی کہ اتنی رپیکو مینی خریدا ہی تا جہوٹا نہو **مسئلہ** اگر ایک شخص نے ایک کپڑا مثلاً دس روپی کو بیچا اور ہنوز لینی والی نی روپی بیچنی والیکو نہین دیی تہی کہ بیچنی والی نی پھیر وہی کپڑا مول لینی والیسی پانچ روپی کو خریدلیا یا اوس کپڑیکو ساتھہ ایک اور کپڑی کی دس درہم کو خریدا یہہ بیع صحیح نہوگی کہ بیچ حکم ریوا کی ہی **مسئلہ** بیچنا منقول کا پہلی قبضہ کرنیکی صحیح نہین **مسئلہ** اگر ایک چیز کیلی بشرط کیل کی خریدی اور مول لینی والی نی بیچنی والی سی کیل کرلی پہر اور کہی ساتھہ بشرط کیل کی بیچی دوسرے مول لینی والیکو طعام بیچی گئی مین سی کہانا یا اور کی ساتھہ بیچنا جائز نہین جب تک کہ پھر کیل نکری اور کیل پہلا کافی نہین ہی احتیاطاً اسلیئے کہ مبادا کیل مین کچہہ زیادہ نکلی اور مال بائع کا تہو **مسئلہ** اگر ایک مسلمان کچہہ خریدتا ہی اور نرخ شخص کرتا ہی یا پیغام ایک عورت کا کسینے دیا تو دوسرے کو اوسپر پیغام دینا مکروہ ہی تا وقتیکہ پہلی شخص کا درست ہوا موقوف کرے **مسئلہ** بیچنا وقت اذان جمعہ کے مکروہ ہی **مسئلہ** اگر دو برادی چہوٹی آپسمین قرابت محرمیت کی رکہتی ہون بیچنا اونکو علیحدہ علیحدہ مکروہ و ممنوع ہی اور ایسیطرحسی اگر ایک اونمین سی چہوٹا ہو اور دوسرا بڑا اور بعضونکی نزدیک بہہ بیع جائز نہین **مسئلہ** بیچنا مردار کی چربی کا جائز نہین اور بیچنا تیل نجس کا امام ابوحنیفہ کی نزدیک جائز ہی اور اناموں کی نزدیک جائز نہین اور بیچنا انسانکی گہگے کا اگر کچہہ اوسمین ملا نہو نزدیک امام اعظم کی مکروہ ہی اور اگر راکہہ وغیرہ ملی ہوئی ہو تو امام اعظم کی نزدیک جائز ہی اور بیچنا گوبر کا بہی اونکی نزدیک جائز ہی اور اکثر اناموں کی نزدیک بیچنا کسی چیز کا انمین سے جائز نہین اور جسچیز کی بیع جائز نہین نفع اوٹہانا بہی اوس سے جائز نہین **مسئلہ** بادشاہ و حاکم کو نرخ تہیرانا مکروہ ہی مگر جبکہ مبنی پہ گرانی غلہ کی بہت تعدی کرین تو اوس صورت مین ساتھہ مشورۃ دانا رونکی نرخ مقرر کری **الفصل الاول** **فصل پہلے** عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ أَنْ يَبِيعَ ثَمَرَ حَائِطِهِ إِنْ كَانَ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ كَرْمًا أَنْ يَبِيعَهُ بِزَبِيبٍ كَيْلًا أَوْ كَانَ زَرْعًا أَنْ يَبِيعَهُ بِكَيْلِ طَعَامٍ نَهَى عَنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ أَنْ يُبَاعَ ثَمَرُ النَّخْلِ بِتَمْرٍ كَيْلًا إِنْ سُمِّيَ أَنْ زَادَنِي وَإِنْ نَقَصَ فَعَلَيَّ روایت ہی ابن عمر سی کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سی اور مزابنہ یہہ کہ بیچی میوہ باغ اپنی کا اگر میوہ کہجور سے درخت کہجور کی بطریق میانی کی یعنی مثلاً دس پانچ من تازہ کہجورین درخت پر اندازہ کرکر بدلی دس من پانی خشک کہجورونکی کہ لینی والی پاس ہین بیچی اور اگر ہو میوہ انگور بیچی اوسکو بدلی انگور خشک کی یا زردی میانی کی حاصل یہہ کہ بیچی میوہ تر کہ درختونپر ہی بدلی میوہ خشک کے کہ زمین پر ہی یا ہو اور کتاب مسلم مین ہے اور اگر ہو باغ کہیتی بیچی اوسکو بدلی میانی غلہ کی یعنی بیچی گیہون اور جو وغیرہ کہیتی مین ہون بدلی گیہون وغیرہ کی کہ لینی والے پاس ہون منع کیا اس سبب سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور مالک روایت بخاری اور مسلم کی مین ہی کہ منع کیا حضرت نی مزابنت سی فرمایا اور مزابنت بیچنا میوہ کا ہی کہ اوپر درختون کہجور کی ہو بدلی کہجورون خشک کی ساتھہ میانی معین کی بیچی یا بائع یہہ کہکر کہ اگر زیادہ نکلی میوہ درخت کا یعنی میانی معین سے پس واسطی میرے ہی اور اگر کم نکلی پس مجہپر ہی یعنی پورا کرونگا اوسکو تیری طرف سی **ف** مزابنہ مشتق زبن سی ہے

اور زبن کی معنی بین دفع کرنا چونکہ بنا اس بیع کی قیاس اور اندازہ پر ہی اور احتمال زیادتی اور نقصان کا رکھتی ہی جاہی اسکی ہی کمشتری
اور بائع بین نزاع پڑہی اور ایک دوسرے کو دفع کری اور فرق ان دونون روایتون بین یہہ ہی کہ پہلی روایت بین تمر ساتھہ تا مشابہ کی ہی اور دوسری
بین ساتھہ تا دفو قانیہ کی اور مقصود یہان بھی عام ہی اور تخصیص بطریق تمثیل کی ہی وعن جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عن المحاقلۃ والمزابنۃ والمخابرۃ ان یبیع الرجل الزرع بمائۃ فرق حنطۃ والمزابنۃ
ان یبیع الثمر فی رؤس النخل بمائۃ فرق والمخابرۃ
کراء الارض بالثلث والربع رواہ مسلم
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مخابرہ سی اور محاقلت سی اور مزابنت سی اور محاقلت یہہ ہی کہ
بیچی آدمی کہیتی کو بدلی سو فرق گیہونکی اور مزابنت یہہ ہی کہ بیچی کھجور کو درختونپر سو فرق کھجور کی کہ زمین پر ہو اور مخابرہ کرایہ کو دینا زمین کا
ہی حصہ معین پر جیسی تہائی یا چوتھائی پر فصل کے یہہ صلم نی ف فرق ساتھہ زبری کی نام ہی بہانی کا کہ اوسمین سولہ رطل غلہ آتا ہی یعنی آٹھہ
سیر اور فرق ساتھہ جزم ری کی ایک سو بیس رطل کا ہوتا ہی اور ذکر سو فرق کا بطریق تمثیل کے ہی مقصود بیچنا کہیتی کا ہی یا کون بین بدلی کہیتی کی جیسا کہ
بیچ بیان مزابنت کی گذرا لیکن مزابنت عام ہی استعمال اسکا میوون بین بھی آتا ہی اور کہیتی بین بہی اور کبھی خاص میوی ہی بین آتا ہی اور استعمال
محاقلۃ کا کہیتی ہی بین آتا ہی اور مخابرہ کرایہ کو دینا کے یعنی ایک شخص زمین کسیکو دی باین شرط کہ اسمین جو روئی اور جو اسمین پیدا ہو وہ سمین سے تہائی چوتہائی محکو
دینا اس سی منع فرمایا واسطی جہالت اجرۃ کی اور واسطی ہونی اوسکی معدوم اور مخابرہ کو مزارعت بھی کہتی ہین اوس مخابرت بین تخم بونی
والی کا ہوتا ہی اور مزارعت بین مالک کا اور مزارعت درست نہین ابو حنیفہ کی نزدیک اور صاحبین کے نزدیک درست ہی اور فتوی اسپر ہے اسلیے کہ
احتیاج پڑتی ہی لوگونکو اوسکی ش ع وعنہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المحاقلۃ
والمزابنۃ والمخابرۃ والمعاومۃ وعن الثنیا ورخص فی العرایا رواہ مسلم
اور روایت ہی جابر سی کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی محاقلت اور مزابنہ سی اور مخابرہ سی اور معاومت سی اور ثنیا
سی اور رخصت دی بیچ عرایا کی نقل کی یہہ مسلم نی ف معنی محاقلت اور مزابنت اور مخابرت کی پہلی معلوم ہو چکی اور معنی معاومت کی یہہ ہی
کہ بیچنا میوی کا درخت پر ایکسال کا یا دو سال کا یا تین سال کا یا زیادہ اس سی پہلی نمودار ہونی میوی کی اور ثنیا یہہ ہی کہ میوہ درخت پر
موجود ہی اور اوسکو بیچی اور ایک قدر غیر معین اوسمین سی استثنا کرلی یعنی نہ بیچی اور معنی رخصت دینی کی عرایا مین یہہ ہین کہ بعضے شخص اپنی باغ مین سے
ایک درخت یا دو درخت کسی محتاج کو میوہ کہانیکی لیی دیتی اور معمول تھا کہ اپنی اہل و عیال کی ساتھہ آکر باغ مین بیٹہتی تھی پس اوس فقیر کی آنیسی اوسکو
رنج ہوتا تو اوسکو اپنی پاس سے میوہ اوسکی بدلی مین دیتی اور درخت بر کا میوہ آپ لیتی اوسکو درست رکھا اور یہہ بیع وہی سی کم مین درست ہے اوس سے زیادہ مین نہین درست
جیسا کہ حدیث ابی ہریرہ کہ مین آگی مذکور ہی ش ع وعن سہل بن ابی حثمۃ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن
بیع الثمر بالتمر الا انہ رخص فی العریۃ ان تباع بخرصہا تمرا یاکلہا اہلہا رطبا متفق علیہ
اور روایت ہی سہل بن ابی حثمہ سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی میوہ کیسی درخت پر بدلی خشک کھجورون کی مگر یہہ رخصت دی
عریہ مین یہہ کہ بیچا جاوے میوہ درخت پر ساتھہ اندازہ کرنی اسکیکی حالت خشک ہونی مین یعنی اندازہ کری بعد خشک ہونیکی کسقدر رہیگا اوسقدر
خشک کھجورین یکمشت لیکھاوین اوس میوہ کو اہل اوسکی تازہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ارخص فی بیع العرایا بخرصہا من التمر فیما دون خمسۃ اوسق او فی خمسۃ اوسق شک داود بن
بن الحصین متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ کی سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رخصت دی بیچ بیچنی عرایا کی یعنی بہاون
عرایا کی ساتھہ اندازہ کرنی اوسکی خشک کھجو سے کسی چیز کی کہ کم پانچ وسق سی ہو یا پانچ وسق کی شک کیا داود بن حصین راوی نی نافع
سے بخاری اور مسلم ف بیچ کم پانچ وسق کی اسلیی کہ اجازت اوسکی بحکم ضرورت اور احتیاج کی ہی اور اسقدر کافی ہی اور پانچ وسق سی کم مین بہہ بیع
جائز ہی سبکی نزدیک اور پانچ وسق سی زیادہ مین نہین جائز اور پانچ وسق مین اختلاف ہی صحیحہ عدم جواز ہی اسلیی کہ رسول کیواوسپر شک ہی احتیاط
مقتضے اسکی ہی کہ اوسپر عمل نہ کیا جاوی اور انمین بھی اختلاف ہی کہ رخصت خاص فقیرون ہی کی ہی یا غنیا کی بھی اور صحیحتر یہہ ہی کہ دونون کی سیلیے
ہی اور وسق ساٹھہ صاع کا ہوتا ہی اور صاع مین قریب چار سیر کے غلہ آتا ہی ۞ ج ۞ غ وعن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال نہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الثمار حتی یبدو صلاحہا نہی البائع والمشتری متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم
نہی عن بیع النخل حتی تزہو وعن السنبل حتی یبیض ویامن العاہۃ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر کی کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی پہل کیسی یہانتک کہ ظاہر ہو پختگی اوسکی منع کیا بیچنی والیکو اور
لینی والیکو نقل کی بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کیمین منع فرمایا بیچنی پہل کھجور کیسی یہان تک کہ سرخ وزرد ہو اور منع کیا بیچنی خوشہ کہیتی کی سے
یہانتک کہ پختہ ہو اور امن مین ہو آفت سی ف بیچنی والیکو اسلیی منع کیا کہ تا مال مول لینی والیکا بغیر عوض کسی چیز کی نہ لیوی اور مول لینی والیکو اسلیی منع کیا تا مال
ضائع نہ کری بسبب ہونی خوف ہلاک کی ۞ ج وعن انس قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الثمار حتی تزہی
قیل وما تزہی قال حتی تحمر وقال ارایت اذا منع اللہ الثمرۃ بم یاخذ احدکم مال اخیہ متفق علیہ
اور روایت ہی انس سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی میوہ کیسی یہانتک کہ خوشرنگ ہو کہا گیا کیا معنے ہین خوشرنگ ہونیکی فرمایا یہانتک کہ سرخ ہو اور
فرمایا خبر دو جسوقت کہ منع کری اللہ تعالی میوی کو یعنی پکنی سی کس سبب سے لیوی ایک تمہارا مال بھائی اپنی کا بنقل کے بیہقی بخاری اور مسلم نی ف یعنی پہلی پختہ
ہونیکی محل خطرہی شاید کہ آفت پہنچی اور میوہ جھڑجاوی پس مال کہ بیچنی والا لیویگا مول لینی والیسی مفت لیگا پس چاہیی کہ پکنی تک صبر کری ۞ ج وعن
جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع السنین وامر بوضع الجوائح رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع کیا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی سالیانہ کیسی یعنی میوہ درخت کا ایک سال کا یا دو سال کا یا تین سال کا یا زیادہ اس سے نہ بیچی اور حکم کیا ساتھہ موقوف کردینی آفتونکی نقل کے بیہقی مسلم
ف یعنی اگر مثلا میوہ خریدا اور اوسکو آفت پہنچی کہ جھڑگیا بائع کو چاہیی کہ کچھہ مول مین سی کم کری یا مشتری کو پھیر دی اگرچہ بیع تمام ہوئی اور بیہقہ امر استحبابی
ہی اسلیی کہ جو آفت مبیع کو پہنچی بعد قبض کرنیکی وہ بیچ ضمان مشتری کی ہی یعنی بعد قبض کرنیکی جو کسی آفت سی مبیع ہلاک ہوگی تو مشتری ہی کی ہلاک ہوگی
بائع پر کچھہ نہین ۞ ج ۞ غ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو بعت من اخیک ثمرا فاصابتہ جائحۃ
فلا یحل لک ان تاخذ منہ شیئا بم تاخذ مال اخیک بغیر حق رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر بیچا تو نی اپنی بھائی کی ہاتھہ میوہ پس پہنچی اوسکو آفت کہ ہلاک کیا اوسکو پس نہین حلال ہی تجکو لینا اوس سی کچھہ کس سبب سے
لیتا ہی مال بھائی اپنی کا بغیر حق کی یعنی ناحق لیتا ہی نقل کی بیہقہ مسلم نی ف نہین حلال ہی البتہ بحکم بر تقدیر مطلوق ہلاک ہونیکی ہی اور اگر
آفت ایسی پہنچی کہ کچھہ ہلاک ہو تو کچھہ مول مین ہی چھوڑ دی جیسیکہ اوپر گذرا کھا ابن ملک نی کہ اگر ہو ہلاک پہلی سپرد کرنیکے
بعد مشتری کو تو ہلاک بائع ہی کا ہوا اور اگر ہلاک ہوا بعد سپرد کرنیکی تو معنی یہہ ہین کہ نہین حلال بیع تقوی اور ورع کی ۞ ج ۞ غ

وعن ابن عمر قال کانوا یبتاعون الطعام فی اعلی السوق فیبیعونہ فی مکانہ فنہاہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیعہ فی مکانہ
حتی ینقلوہ رواہ ابوداود ولہ اصل فی الصحیحین اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہے لوگ غلہ بیچ جانب بلندی بازار کی پھر بیچ ڈالتے اوسکو اوسی جگہہ یعنی پہلی قبض کی
کی پس منع کیا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی اوسکیسی اوسی جگہہ مین یہانتک کہ نقل کرین اوسکو نقل کی یہہ ابوداود نی اور نہین ہا یہ اوسکو صحیحین
مین ف نقل کرین یعنی قبض کرین اور قبض کرنا منقول کا یہہ ہی کہ اوسکو اوسکی جگہہ سے اوٹھا کر اور جگہہ رکھہ لی اگرچہ پاس اوسکی ہو اگر بشرط کیل کے لیا ہی کیل کر کر اوٹھالی اور اگر بغیر شرط کیل
کی لیا ہے تو نہین ہا اوٹھا کر اور جگہہ پہ رکہہ لے اور نہین ہا یہ اوسکو صحیحین مین بمعنے بیچنے ایک کے اون دونون سے یہہ اعتراض ہے مصابیح والے پر کہ احادیث کو اول فصل مین ذکر کیا باوجودیکہ صحیحین مین نہین ہے ع وعنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابتاع طعاما فلا یبیعہ حتی یستوفیہ وفی روایۃ ابن عباس
حتی یکتالہ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص خریدی غلہ
پس نہ بیچی اوسکو یہانتک کہ پورا لی اوسکو اور بیچ روایت ابن عباس کے یہانتک کہ کیل کر لی اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف پورا لی یعنی قبض کری
اور بیچنا کسی چیز کا پہلی قبض کی جائز نہین نزدیک شافعی اور محمد کی خواہ وہ چیز منقول ہو یا عقار یعنی زمین اور امام مالک کی نزدیک جائز نہین بیچنا غلہ کا
اور اور چیزونکا بیچنا جائز ہی اور امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف کی نزدیک بیچنا عقار کا جائز ہی نہ منقول کا اور ظاہر مذہب امام احمد کا یہی ہی اور یہانتک کہ کیل کرنا
بکڑی ہی بعضون نی ساتھہ احدیث کی اسپر کہ بائع اگر کیل کری غلہ کو روبرو مشتری کی تو نہین کفایت کرتا ہی بلکہ ضرور ہی مشتری کو کہ کیل اور کری بعد قبض
کرنیکی لیکن صحیح یہہ ہی کہ یہہ کفایت کرتا ہی اسلیے کہ کیل بائع کا روبرو مشتری کی اسکا بھی کیل ہی ش ع وعن ابن عباس قال اما الذی
نہی عنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فہو الطعام ان یباع حتی یقبض قال ابن عباس ولا احسب کل شیء
الا مثلہ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا وہ چیز کہ منع کیا اوس سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس وہ غلہ ہی کہ منع کیا ہے بیچنے
اوسکیسی یہانتک کہ قبض کیا جاوی کہا ابن عباس نے اور نہین گمان کرتا مین ہر چیز کو مگر مانند غلہ کی نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی پہلی قبض
کرنی کی بیچنا کسی چیز کا درمیت نہین مانند غلہ کی اور یہہ قیاس ابن عباس کا ہی کہ قیاس کیا ہی غیر غلہ کو غلہ پر ش ع وعن ابی ہریرۃ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تلقوا الرکبان لبیع ولا یبع بعضکم علی بیع بعض ولا تناجشوا ولا یبع حاضر لباد ولا
تصروا الابل والغنم فمن ابتاعہا بعد ذلک فہو بخیر النظرین بعد ان یحلبہا ان رضیہا امسکہا وان سخطہا ردہا وصاعا من تمر متفق علیہ
وفی روایۃ لمسلم من اشتری شاۃ مصراۃ فہو بالخیار ثلثۃ ایام فان ردہا ردہا معہا صاعا من طعام لا سمراء
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ آگی جاملو تم قافلہ سی کہ غلہ وغیرہ لایا ہو واسطی مول لینی کے اور نہ بیچی بعض تمہارا اوپر
بیچنی بعض کے اور نہ نجش کرو اور نہ بیچی شہری واسطی جنگلی کے اور نہ جمع کرو دودہ اونٹ اور بکری تھنون مین اور جو شخص خریدی اوس جانور کو بعد دودہ
جمع کرنی کی پس وہ مختار ہی رکھنی اور پہیرنی مین بعد دوہنی اوسکیلی اگر راضی ہوا وسسے تو رکھی اور اگر ناراض ہو تو پہیر دی اوسکو اور دیوی چار پسر
لہجورین نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یون ہی کہ جو کوئی خریدی بکری مصراۃ کو یعنی جسکی تھنون مین دودہ جمع ہو پس وہ اختیار
رکھتا ہی تین دن تک اگر پہیرے اوسکو تو پہیرے ساتھہ اوسکی چار سیر کہجور نہ گیہون ف نہ ملاقات کرو تم الخ یعنی اگر خبر سنو کہ ایک قافلہ غلہ وغیرہ لایا ہی تو نہ
جاملو اونسے ستاخیدی کی لیے پہلی اسکی کہ شہر و بازار مین آوین اور نرخ معلوم کرین بازار کا اوس سے منع اسلیے کیا کہ اسمین فریب دینا اور ضرر
پہنچانا ہی بیچنی واسکو اور نہ بیچی الخ یعنی ایک شخص نے ایک چیز بیع خیار کر لی اور ایک شخص کے یعنی وہ اسکو کہ فسخ کرا اس بیع کو مین تیری ہاتھہ ایسہی چیز اوسسے
مستے مول کو دونگا اوس سے منع فرمایا کہا ہی بعضون نی کہ یہہ نہی مخصوص ہے ساتھہ اوسچیز کی کہ نقصان کی کہ اوسمین غبن اور اگر غبن ہو تو جائز ہی اوسکو فسخ کرا دینا

اس بیع کا اور بیچنا اوسکی ہاتھہ سستی مول کو واسطی دفع ضرر کی اور ربا بیع اس جگہہ بمعنی خریدنیکی ہی یعنی ایک شخص کچھہ خریدتا ہی اور بیچنی والا اور یعنی والا اراضی ہین ایک مول پر اور ایک شخص آنکر زیادہ مول لگاکر اونکی معاملہ کو بگاڑ دی اور آپ لیلیوے یہہ بُرا ہی اور اگر قصد خریدنیکا نہ رکھتا ہو بلکہ معاملہ بگاڑنا ہی انکا منظور ہو تو یہہ اوس سے بھی بُرا ہی اور نہ بخش کر وبخش اوسکو کہتی ہین کہ ایک شخص کچھہ خریدتا ہی اور ایک آیا اوسکی تعریف کی اوس جنس کی یا مول زیادہ لگایا اوسکا اور خریدنا منظور نہین منظور یہی ہی کہ لینی والا میری دیکہا دیکہی زیادہ رغبت کری اسکی لینی مین اس سی منع فرمایا کہ لینی والیکو فریب دیتا ہی اور بیچی شہری الخ یعنی ایک گنوار غلہ وغیرہ لایا شہر مین اس ارادہ سی کہ آج کی نرخ بیچ جاوون ایک شخص شہر کی نی آنکر کہا کہ میری سپرد کر جا اس غلہ کو مین بسہولیت مہنگا بیچ رکہونگا اس سی منع فرمایا کہ اسمین روکنا نفع کا ہی مخلوق خدا سے اور یہہ حرام ہی امام شافعی کی نزدیک اور مکروہ ہی حنفیہ کی نزدیک اور نہ جمع کرو دو الخ یعنی بیچنی سی پہلی ایک دور روز دوہ اونٹنی کا یا بکری کا نہ دوہی تاکہ دودہ بہت سا جمع ہو جاوی تہنوین اور گمان کری لینی والا کہ بہت دودہ کی ہی پس زیادہ مول دی اس سی منع فرمایا کہ فریب ہے اسمین اور اگر کوئی اسطرح کا جانور لیوی اور بعد دودہ دوہنی کی معلوم ہو کہ دو ذکم ہی تو مختار ہی چاہی رکہی اور چاہی پہیر دی اور پہیری تو اوسکی ساتہہ چار سیر کہجور عوض مین دودہ کی دی اسلیی کہ کچہہ دودہ پیدا ہوا ہی بیچ ملک مشتری کی اور کچہہ تہا بیچا گیا پس وسطی نہ تمیز ہونی اسکیسکے ممتنع ہوا پہیر ادودہ کا اور دیا قیمت اوسکیکا پس واجب کین شارع نی چار سیر کہجورین واسطی دفع خصومت کی اور نظر نہ کی طرف قلہ دودہ کی اور کثرت اوسکیکی جیسیکہ مقرر کی دیہ نفس کے سوا اونٹ باوجود تفاوت نفسونکی اور عمل کیا شافعی نی اس حدیث پر اور ثابت کیا ہی خیار اسطرح کی جانور مین اور کہا ابو حنیفہ نی کہ نہین خیار اسمین اور احادیث پر عمل کر نا ترک کیا گیا ہی اسلیی کہ یہہ حکم پہلی حرام ہونی ربوا کی تہا کہ اسطرح کی چیزین جائز نہین معاملات مین پہر نسخ کیا گیا اور کہجور نہ گیہون کہا ابن حجر شافعی نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ نہین جائز کچہہ دینا اس جگہہ سوائی کہجورونکی اگرچہ راضی ہو ساتہہ اوسکی بیچنی والا اسلیی کہ اکثر طعام اونکا تہا کہجور اور دودہ پس قایم کیا کہجور کو مقام دودہ کی اور بعضون نی کہا کہ جائز ہی دینا سوای کہجور کی بہی ساتہہ رضا بیچنی والی کی ۱۲ ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرَى مِنْهُ فَإِذَا أَتَى سَيِّدُهُ السُّوْقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ آگی جاملو تم قافلی سی کہ لایا ہو غلہ وغیرہ بہر جو ملا اوس سے اور خریدا اوس سے پس جسوقت کہ آوی مالک اوسکا بازار مین پس وہ مختار ہی درمیان پہیرنی اور رکہنی کی نقل کی یہہ مسلم نی ف معنی لفظ جلب کے اور لفظ رکبان کی کہ اوپر گذرا ابو ہریرہ کی حدیث مین ایک ہی ہین اور حل مطلب اسکا بہی وہین کیا گیا ہی اور لکہا علمانی کہ یہہ منع اوسصورت مین ہی کہ خریدنا اسکا ضرر کری شہر والونکو اور نرخ شہر کا قافلہ والونسی چہپاوی اور فریب دی اونکو اور اگر ضرر نکری اسکا خریدنا اور نرخ چہپاوی نہین اور فریب نہین اونکو تو کچہہ مضائقہ نہین اسکا اور خیار کا حکم اسمین یہہ ہے کہ شافعیہ تو کہتی ہین کہ جب مالک شہر مین آوی اور دیکہی کہ مشتری نی بہ نسبت شہر کی سستا لیا تو اوسکو خیار ہوگا اور اگر دیکہی کہ گران لیا شہر کی بجا وسی یا شہر کی بجا دیا تو خیار بائع کو نہین ہوگا اور مذہب حنفی کی فقہ کی کتابونسی معلوم ہوتا ہے کہ اگر بائع بعد آنکی شہر مین غبن فاحش معلوم کریگا تو خیار ہوگا اور نہین تو نہین ۱۲ ح ۱۲ طیبی ۱۲ مولانا وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتّٰى يُهْبَطَ بِهَا إِلَى السُّوْقِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ آگی جاملو اسباب سے یعنی قافلہ سی کہ اوپر مذکور ہوا یہانتک کہ اوتارا جاوی اسباب طرف بازار کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ أَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيْهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بیچی آدمی اوپر بیچنی بہائی اپنی کی اور نہ بہیجی پیغام نکاح کا اوپر پیغام نکاح بہائی اپنی

ہاتھہ بہی اوسمین پیٹہی رہین اور کہین سے کھلا رہی اور دوسری پوشش یہہ ہی کہ کولہون پر بیٹہی اور دونون رانون کو کھڑی کر کر کپڑا اپنی رانون اور کمر کی گرد لپیٹی اسطرح کہ ستر کھلا رہی پہلی اسطرح کی لباس سے اسلیے منع کیا کہ ستر کھلا رہتا ہی اور اگر اسطرح لپیٹی کہ ستر ڈہکا رہی تو مشروع ہے اور ہاتہہ سے گرد زانو کی حلقہ کر کر بیٹہنا مسنون ہے ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَیْعِ الْغَرَرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع حصاۃ کیسی اور بیع غرر کیسے نقل کی یہہ مسلم نے ف بیع حصاۃ یہہ ہی کہ مول لینی والا بیچنی والیکو کہی کہ جب تیری چیز پر کنکری پھینکون واجب ہو بیع یا کہی بیچنی والا لینی والیکو کہ بیچی مینی تیری ہاتہہ اسباب سے وہ چیز کہ پڑی اوسپر کنکری تیری جب پہینکی تو اوسکو یا زمین مینسے اتنی زمین بیچی کہ جہان تک تیر اکنکر جاوی یہہ بیع ایام جاہلیت مین کیا کرتی تہی اس سے منع فرمایا اور بیع غرر کی یہہ ہے کہ مبیع مجہول ہو یا بیچنے والیکی قدرت مین نہو جیسی مچہلی دریا مین بیچنے اور جانور ہوا مین اور غلام بہاگی ہوئی کو بیچنا ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَكَانَ بَیْعًا یَتَبَایَعُهٗ اَهْلُ الْجَاهِلِیَّةِ كَانَ الرَّجُلُ یَبْتَاعُ الْجَزُوْرَ اِلٰی اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِیْ فِیْ بَطْنِهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنی حمل حمل کے اونٹنی کی ہی بیع ایک بیع کہ کرتی تہی اوسکو اہل جاہلیت تہا آدمی خریدتا اونٹ کو یہانتک کہ بچہ نی جاوی اونٹنی پھر بچہ نی جاوی وہ کہ بچہ پیٹ اوسیکی ہی یعنی اس عہدہ پر اونٹ خریدتا تہا کہ جب اونٹنی کی پیٹ کی بچی کے ہان بچہ ہوگا تب مول اسکا دونگا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف بیچنی حمل حمل کیسی یعنے ایک اونٹنی کے پیٹ مین بچا ہی ایک شخص نے بیع کی کہ اگر اسکی ہان اونٹنی پیدا ہوگی اور اوسکا دو بچہ دیگی اس بچہ کو مینی بیچا اس بیع سی منع فرمایا اسلیے کہ بیع معدوم کی ہی کہ ہنوز پیدا نہین ہوا اور اگر پیٹ کی بچی کو بیچی اوسکا بہی حکم ہی جو بچی کی بچی کو بیچنا اور بعضون نے کہا کہ مراد بیچنی حمل حمل کیسی یہہ ہی کہ بچی ساتہہ تا خیر مول کی یہانتک کہ بچہ دیوی وہ بچہ کہ پیٹ مین اونٹنی کی ہی چنانچہ ابن عمر نی بہی یہی تفسیر اسکی کی ہی ساتہہ اس عبارت کی وکان بیعًا الخ ع وَعَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جفت کراتی نر کی سے نقل کی بخاری نے ف یعنی خواہ اونٹ ہو خواہ گہوڑا خواہ اور کچہہ یہہ کیکو دی مادہ پر چہوڑنیکی لیی اور اوسکی اجرت لی اس سے منع فرمایا اسلیے کہ اسمین جہالت ہی نر کبہی جفت کرتا ہی اور کبہی نہین اور مادہ کبہی بار ور ہوتی ہی اور کبہی نہین اور اکثر صحابہ اور فقہا کی نزدیک حرام ہی یہہ اور اگر عاریۃ دی نر مادہ پر چہوڑنیکی لیی مستحب ہے اور اگر بعد عاریۃ دینی کی کچہہ وہ اپنی طرفسی بطریق انعام کی دیوی درست ہے قبول کرنا اوسکا ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ وَعَنْ بَیْعِ الْمَاءِ وَالْاَرْضِ لِتُحْرَثَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کرایہ جفت کرنی اونٹ کیسی یعنے مادہ پر اور بیچنی پانی اور زمین کیسی تاکہ کہیتی کیجاوی نقل کی یہہ مسلم نے ف یعنی دیوی کوئی زمین اپنی اور پانی کہ متعلق اوس زمین کی ہی کیکو تاکہ ہو زمین اور پانی اسکا اور تخم اور محنت کہیتی کرنیکی اوسکی اور لیوی زمین والا بعض یہہ کہ اوسکو مخابرۃ کہتی ہین اس سے منع فرمایا اور حکم اسکا بیچ فائدہ حدیث جابر کی اوپر ذکر کیا گیا ع وَعَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ فَضْلِ الْمَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنی پانی کیسی کہ زیادہ ہو حاجت سی نقل کی یہہ مسلم نے ف یعنی اگر پانی اسکی حاجت سی زیادہ ہو اور لوگونکو احتیاج ہو تو جائز نہین ہے روکنا اوسکو اونسی اور بیچنا اونکی ہاتہہ بلکہ یونہین دے اونکو اور یہہ اوس صورت مین ہی کہ کوئی آپ پیا چاہی یا جانور کو پلا وی اور اگر کہیتی مین یا درختونمین کوئی پانی دیا چاہی تو جائز ہی پانی کے مالک کو کہ نہ دیوی اوسکو مگر بعوض ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُبَاعُ

فَضْلَ الْمَاءِ لِيُبَاعَ بِهِ الْكَلَأُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ بیچا جاوے زیادہ پانی تاکہ بیچی جاوی اوسی بسبب اوسکی گھاس نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی لازم آتا ہی بیچنی پانیکیسی بیچنا گھاس کا اسلیی کہ کوئی چاہتا ہی چراوے جانور اپنے پانی پر کہ بیچی جاوی اوسی بسبب اوسکی گھاس نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی لازم آتا ہی بیچنی پانیکیسی بیچنا گھاس کا اسلیی کہ کوئی چاہتا ہی چراوے جانور اپنے پانی پر کہ بیچی جاوی اوسی بسبب اوسکی گھاس کسی کے پانی کی گرد اور وہ جانور وں کو پانی نہیں پینی دیتا بغیر عوض کے مضطر ہوگا مشتہ خریدنی اوسکی پس بیچنا پانی کا بیچنا گھاس کا ہوگا اور گھاس کا بیچنا منع ہی اور اختلاف کیا ہی علمانی کہ یہہ نہی تحریمی ہی یا تنزیہی ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ تنزیہی ہی ش ع وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى صُبْرَةِ طَعَامٍ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فِيْهَا فَنَالَتْ اَصَابِعُهٗ بَلَلًا فَقَالَ مَا هٰذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ قَالَ اَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَفَلَا جَعَلْتَهٗ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰى يَرَاهُ النَّاسُ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اوپر تودی غلہ کی پس داخل کیا ہاتھ اپنا تو دیمن پس پایا اونگلیون حضرت نی تری تراوت کو پس فرمایا کیا ہی یہہ تری ای مالک غلہ کی یعنی کھا نسی یہہ تری پہنچی اور کیون نہ کیا کھا پہنچا تھا اسکو منہہ یا رسول اللہ یعنی مینہ سے تر ہوگیا فرمایا کیون نہ کیا تو نی رکھا اوپر کی جانب غلہ کی تاکہ دیکہتی اوسکو لوگ جو فریب دی پس نہیں مجہی یعنی میری طریقہ پر نقل کے یہہ مسلم نی اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسرے عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الثُّنْيَا اِلَّا اَنْ يُعْلَمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی جابر سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا استثنا کرنی سی مگر یہہ کہ جانا جاوی نقل کے یہہ ترمذی نی ف یعنی کہی کہ بیچی مینی یہہ چیز مگر بعض اسمین سے نہیں بیچی اس سے منع فرمایا بسبب جہالت مبیع کے مگر جس صورت مین معلوم ہو کہ اسقدر نہیں بیچی مثلاً ہاتھی یا چوتھائی یا دس کیل موذرست ہی ش ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتّٰى يَسْوَدَّ وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتّٰى يَشْتَدَّ هٰكَذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَعَنْ اَنَسٍ وَالزِّيَادَةُ الَّتِيْ فِي الْمَصَابِيْحِ وَهِيَ قَوْلُهٗ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى تَزْهُوَ اِنَّمَا ثَبَتَتْ فِيْ رِوَايَتِهِمَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی انس سے کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی انگور کیسی بہانتک کہ سیاہ ہوجاوی یعنی پک جاوی اور منع کیا بیچنی غلہ کیسی بہانتک کہ سخت ہوجاوی یعنی قابل انتفاع کی ہو اسیطرح روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداود نی انس سے اور زیادتی کہ مصابیح مین ہی وہ قول اوسکا کہ منع کیا بیچنی کہجور کیسی بہانتک کہ خوشرنگ ہو یہہ زیادتی ثابت نہیں ہوئی ہی بیچ روایت ترمذی اور ابوداود کی مگر ابن عمر سی یعنی انس سے اسطرح کہ کہا ابن عمر نی کہ منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی کہجور کیسی بہانتک کہ خوشرنگ ہو اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی ف اسمین دو اعتراض ہین پہلا تو مصابیح کی مولف پر ایک تو یہہ کہ زیادتی مذکورہ انس سے روایت کی اور وہ ہی ابن عمر سی اور دوسرا اعتراض یہہ کہ اسنی بیع الثمر نقل کیا اور یہی بیع الثمر ش ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْكَالِئِ بِالْكَالِئِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا بیچنی نسیہ کیسی ساتھ نسیہ کے نقل کے یہہ دار قطنی نے ف یعنی بیچنی دین کیسی ساتھ دین کے اور لفظ کالی ساتھ ہمزہ کی اور بغیر ہمزہ کی بھی آیا ہی کالا سی بمعنی تاخیر کی اور صورت اسکے ساتھ نسیہ کے یہہ ہی کہ خریدی ایک آدمی ایک چیز مدت معلوم تک اور جب آوی مدت اور نہ پاوی مول لینی والا مول کو ادا کری پس کہی بیچنی والا کہ بیچ اسکو میری ساتھ ساتھ اور مدت کی کچہہ زیادہ مول کو مثلاً دس روپی کو وہ چیز لی تھی اسنی کہا گیارہ روپی کو میری ساتھ بیچ ڈال ایک مہینہ کی بعد اسکا مول دونگا پس بیچی اوسکو بغیر قبض کرنیکی اسمین اس سے منع فرمایا اسلیی بیع اوپچیز کی ہی کہ قبض نہیں کیے اور بعضون نی کہا کہ صورت اوسکی یہہ ہی کہ ہو زید کا عمر پر ایک کپڑا اور بکر کی عمر پر دس درہم پس کہی زید بکر کو کہ بیچا مینی تیری ایتھہ کپڑا اپنا کہ عمر پر ہی عوض اون دس درہم کی کہ تیری عمر پر آتی ہین پس کہا بکر نی کہ قبول کیا یعنی یہہ بیع بھی جائز نہیں اسسبب سے کہ یہہ ایسی بیع

کی ہی کہ قبض نہین کی ۱۲ ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعٍ وَّشَرْطٍ وَعَنْ بَيْعٍ وَّسَلَفٍ وَعَنْ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کے اپنی باپ سے اونہون نی نقل کے اپنی دادا سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیع عربان کیسی نقل کی یہہ مالک اور ابوداود اور ابن ماجہ نی ف تفسیر عربان کی یہہ ہے کہ خریدی کوئی ایک چیز اوریا دیوی بیچنی والیکو ایک روپیا یا کمتی بڑہتی اس شرط پر کہ اگر پوری ہوئی بیع تو اسکو مجرا کرینگے مول مین اور اگر نہ پوری ہوئی بیع تو رہیگا تیری یہ نہین تو نگا مین اوسکو ہندیمن اوسکو بیعانہ اور سانی کہتی ہین شریعت مین یہہ بیع باطل ہی چاہیی یون کہ اگر بیع ہوئی تو وہ حق بیچنی والے کا ہی اسواسطے کہ مول مین مجرا ہوتا ہی اور اگر بیع نہ ہوئی تو حق مول لینی والی کا ہی واپس ہوا اور جائز رکہا ہی اسکو ابن عمر رض نی اور امام احمد نی ۱۲ ح وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمُضْطَرِّ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ اَنْ تُدْرِكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی حضرت علی رض کی کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی مضطر کیسی اور بیچنی غرر کیسی اور بیچنی میوہ کیسی پہلے پختہ ہونیکی نقل کے یہہ ابوداود نی ف بیچنی مضطر کیسی مراد بیچنی سی یہان خریدنا ہی یعنی منع فرمایا اس سے کہ کسی سے زبردستی کچہہ خریدی اور یہہ بیع فاسد ہی نہین منعقد ہوتی یا مراد مضطر سی محتاج ہی کہ مضطر ہو ساتھہ بیچنی کی بسبب قرضدار یکی یا مصیبت کی کہ اوسپر پڑی ہوا اور بیچی کوئی چیز اپنی اموال مین سے ارزان بہ ضرورۃ کی پس مروت یہہ ہے کہ اوس سے نہ خریدی سستی ولیکن مدد اوسکی کری ساتھہ اور قرض دینی کی یا خریدی اوسکو ساتھہ قیمت اوسکی اور یہہ عقد صحیح ہی لیکن ساتھہ کراہت کی اور بیع غرر کا بیان اوپر ہو چکا ہی اسی باب مین ۱۲ ح وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ كُلَابٍ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ فَنَهَاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَطْرُقُ الْفَحْلَ فَنُكْرِمُ فَرَخَّصَ لَهٗ فِي الْكَرَامَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سے کہ ایک شخص نے قوم کلاب مین سے پوچہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے باجرۃ دینی نر کیسی مادہ پر چہوڑنیکی لیی پس منع فرمایا اوسکو پہر عرض کیا اوسنی یا رسول اللہ ہم عاریۃ دیتی ہین نر کو پہر انعام دی جاتی ہین ہم یعنی کچہہ اجرت ہم نہین ٹہیراتی ہین یون ہین بطریق انعام کے نہین دیتی ہین پس اجازت دی حضرت نی اوسکو بیچ لینی انعام کی نقل کے یہہ ترمذی نی ۱۲ ح وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَبِيْعَ مَا لَيْسَ عِنْدِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ وَلِاَبِيْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَاْتِيْنِي الرَّجُلُ فَيُرِيْدُ مِنِّي الْبَيْعَ لَيْسَ عِنْدِيْ فَاَبْتَاعُ لَهٗ مِنَ السُّوْقِ قَالَ لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ اور روایت ہی حکیم بن حزام سی کہا منع کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ بیچون مین اوسچیز کو کہ نہین نزدیک میرے نقل کے یہہ ترمذی نی اور ہی ایک روایت ترمذی اور ابی داود اور نسائی کی یون ہی کہ کہا حکیم نی کہ کہا مینی یا رسول اللہ آتا ہی میری پاس ایک شخص پس ارادہ کرتا ہی مجسی خریدنی ایک چیز کا اور نہین ہوتی وہ نزدیک میرے پس خریدتا ہون مین واسطے اوسکی یعنی اوسکی ہاتہہ ایک چیز بیچتا ہون اور بازار سی مول لاکر حوالی کر دیتا ہون فرمایا نہ بیچ اوسچیز کو کہ نہین نزدیک تیری ف نہین نزدیک تیری یعنی وہ چیز تیری ملک مین نہین وقت بیچنی کی پہر اسکی دو صورتین ہین ایک تو یہہ کہ نہ وہ چیز ملک مین ہے اور نہ پاس موجود ہے پس اوسکی بیع صحیح نہین اور دوسری یہہ صورت ہے کہ ملک مین تو نہین اسکی ولی غیر کا ہی لیکن ہی پاس اسکی پس اوسکو بھی نہ بیچنا چاہیی بغیر اذن مالک کے لیکن اگر بیچی گا بغیر اوسکی اذن کی تو ہوگی وہ بیع موقوف مالک کے اذن پر نزدیک حنفیہ اور مالک اور احمد کی اور نزدیک امام شافعی کی اسکی بھی بیع صحیح نہین ہوگی اور پہلی صورت کی حکم مین داخل ہی بیچنا اوسچیز کا کہ قبض نہین کے ہی یا گم ہو گئی ہی یا بہاگ گئی ہی مانند غلام وغیرہ کی یا قادر نہین اوسکی حوالہ کرنی پر جیسی جانور ہوا مین اور مچھلی پانی مین اور یہہ بھی بیع غیر صورت سلم کے ہی کہ وہ جائز ہی بالاتفاق ساتھہ شرطون معلومہ کے کہ بیان انکا باب السلم مین ہوگا انشاء اللہ تعالی ۱۲ ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ

نسیہ یعنی وعدہ کی لازم نہ آوی اور ربوانہ ہو منقول ہی کہ حضرت شیخ علی متقی کہ معظمہ مین جب خادم کو بازار مین بہیجتی تو نصیحت کردیتی کہ ہشیار رہنا معاملہ دست بدست کرنا اپسکے قبض کرنی مین فرق درمیان مین نہ واقع ہو اور کہا ابن ہمام نی کہ درہمین متعین نہین ہوتین یہانتک کہ اگر دکھاوی بیچنی والیکو ایک درہم کہ بدلی اسکی یہہ چیز لیتا ہون پس بیچی اوسنی وہ چیز پھیر دہ تو مدی اور دی اوسکو اور درہم جائز ہی جبکہ ہون دونون مالیہ مین یکسان ع

وَعَنِ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ أَخْرَجَ كِتَابًا هَذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْهُ عَبْدًا أَوْ أَمَةً لَا دَاءَ وَلَا غَائِلَةَ وَلَا خِبْثَةَ بَيْعَ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

اور روایت ہی عدا ابن خالد بن ہوذہ سی کہ نکالا ایک خط کہ اوسمین لکہا تہا کہ یہہ خط خریدنی عدا ابن خالد بن ہوذہ کا ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی خریدا اونسی غلام یا لونڈی نہین ہماری اور نہین بدی اسمین خریدا مانند خریدنی مسلمان کی مسلمان سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے ف یا لونڈی یہہ شک راوی ہی کہ کسی راویکو شک ہوا ہی کہ غلام لکہا تہا یا لونڈی اور نہین بیماری مراد بیماری جیسی جنون و جذام اور کوڑہ اور مانند انکی ہی اور مراد بدبیسی وہ عیب ہے کہ موجب ہلاک مال مشتری کا ہو مانند ہونی غلام کی چور یا نہکوڑا اور نہین برائی یعنی اوسکی اصل مین کہ پیدا ہون اوس سی افعال و اخلاق بری مانند ہونی اوسکی ولد الزنا یا فاسق یا جواری یا جھوٹا اور خرید الخ یعنی شارہ ہی ساتہہ رعایت خیر خواہی اور حقوق اسلام کے اس بیع مین طرفین سی حاصل یہہ کہ یہہ غلام اچہا ہی عیب دار نہین اور اس بیع مین طرفین سی دغا اور فریب نہین اور یہہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتا مین اسکو مگر حدیث عباد بن لیث سی اور عباد ضعیف ہی اور کچہہ نہین اور لکہا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی بعد از ہجرت کی بیع نہین واقع ہوئی مگر ادر اور پہلی ہجرت سی بیع اور تزاد دونو ہوئی ہین اور بخاری مین یہہ حدیث یون ہی ہذا ما اشتری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عدا بن خالد پس اوس سی معلوم ہوا کہ مول لینی والی حضرت تہی اور بیچنی والی عدا اور اسحدیث سی عکس اسکا معلوم ہوا ع

وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ حِلْسًا وَقَدَحًا فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِي هَذَا الْحِلْسَ وَالْقَدَحَ فَقَالَ رَجُلٌ أَخُذُهُمَا بِدِرْهَمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَزِيدُ عَلَى دِرْهَمٍ فَأَعْطَاهُ رَجُلٌ دِرْهَمَيْنِ فَبَاعَهُمَا مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی انس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچا ٹاٹ اور پیالہ یعنی ارادہ کیا انکی بیچنی کا پس فرمایا کون خریدتا ہی اس ٹاٹ اور پیالہ کو پس کہا ایک شخص نی لیتا ہون مین ان دونونکو ایک درہم کو پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کون ہی کہ زیادہ دی ایک درہم پر پس دینی اونکو ایک شخص نی دو درہم پس بیچا اون دونون چیزونکو حضرت نی اوس شخص کے ہاتہہ نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی ف قصہ اس بیچنی کا یہہ ہے کہ ایک شخص نی ہانگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کچہہ پس فرمایا حضرت نی اوسکو کیا ہی تیری پاس کچہہ کہا اوسنی کہ نہین ہے میری پاس مگر ٹاٹ اور ایک پیالہ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بیچ اون دونونکو اور رکہا مول اونکا پہر جبکہ نہو تیری پاس کچہہ پس ہانگ صدقہ پس وہ لی آیا اور حضرت نی اونکو بیچا جسطرح کہ ذکر کیا گیا اور اسطرح کی بیچنی کو عربی مین بیع من یزید اور حراج کہتی ہین یہہ بیع شرع مین درست ہی اور یہہ جو آیا ہی کہ ایک کی چکانی پر دوسرا نہ چکاوے تو وہ اوس صورت مین ہی کہ بیچنی والا اور لینی والا ایک مول پر راضی ہو گئی ہون تو اور کو نہ چاہیی کہ اوسکو چکاوی اور اسمین وہ بات نہین ہی بلکہ بیچنی والیکو منظور یہی ہوتا ہی کہ جو زیادہ مول دیگا اوسکو دونگا اور اسحدیث مین دلیل ہی اسپر کہ معاطاۃ یعنی دینا مبیع کا چیز کو اور دینا مشتری کا قیمت کو کافی ہے بیع مین اگرچہ منہ سی کچہہ نہ کہین ع

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسرے عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَاعَ عَيْبًا لَمْ يُبَيِّنْهُ لَمْ يَزَلْ فِي مَقْتِ اللَّهِ وَلَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَلْعَنُهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

روایت ہے واثلہ بن اسقع سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی جو شخص کہ بیچی عیب دار چیز کو نہ خبردار کیا یعنی اوسکی عیب پر ہمیشہ رہتا ہی بیچ

غضب الٰہی کی یا فرمایا ہمیشہ فرشتے لعنت کرتی ہین اوسکو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **باب** یہہ باب ہے متعلق پہلی باب کے **الفصل الاول** وہ فصل پہلے **عَنِ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ** اَنْ تُؤَبَّرَ **فَثَمَرَتُهَا لِلَّذِیْ بَاعَهَا** اِلَّا اَنْ یَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ **وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَلَهٗ مَالٌ فَمَالُهٗ لِلَّذِیْ بَاعَهٗ** اِلَّا اَنْ یَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ **اَلْمَعْنٰی الْاَوَّلُ وَحْدَهٗ** روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص خریدی درخت کھجور کا بعد پس میوہ اوسکا واسطی بیچنی والیکی ہی مگر یہہ کہ شرط کری خریدنیوالا اور جو شخص کہ خریدی غلام اور واسطی اوسکی ہو مال پس مال اوسکا واسطی بیچنی مگر یہہ کہ شرط کری خریدنیوالا نقل کی نیہہ مسلم نی اور روایت کیا بخاری نی پہلا جملہ فقط یعنی من ابتاع نخلا الخ **ف** تابیر اسکو کہتی ہین کہ کہنی پھول نر کھجور کی درخت کا بیچ پھول مادہ درخت کھجور کے اور اس سبب سے میوہ زیادہ ہوتا ہی حکم اطی سے پس فرمایا کہ جو کوئی بعد تابیر کی درخت کھجور کا مول اور اوسمین میوہ لگا ہو تو پھل اوسکا بیچنی والی ہی کا ہوتا ہی مگر جس صورت مین کہ مول لینی والا شرط کر لی یعنی کہی کہ لیا مینی درخت کھجور کا ساتھ ہی تو مول لینی والی کا ہوتا ہی اور یہی حکم بغیر تابیر کی ہوئی کا ہماری نزدیک اور کہا مالک اور شافعی اور احمد نی کہ بغیر تابیر کی ہوئی کا ہوتا ہی پھل مول لینوالا مگر یہہ کہ شرط کری بیچنی والا اپنی لیی تو اوسکا ہوتا ہی اور جو کوئی غلام لی اور اوسکی لیی مال ہو یعنی بسبب ظاہر کی کہ اوسکی ہاتھہ مین ہی والا نظر مالک کا نہین ہوتا پس وہ مال بائع کا ہی مگر جس صورت مین کہ شرط کری مول لینی والا تو اوسکا ہوتا ہی اور احدیث مین دلیل ہی اسپر کہ کپڑی غلہ کہ پہنی ہوئی ہو نہین داخل ہوتی بیع مین مگر جبکہ شرط کر لی لینی والا اور بعضی ہماری عالمون نی کہا ہی کہ داخل ہوتی ہین اور بعضون نی کہا کہ کپڑا بقدر ستر ڈھکنی کی داخل ہی اور زیادہ نہین اور صحیح تر یہی ہی کہ نہین داخل ہوتا کچھہ بموجب ظاہر حدیث کی **وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ کَانَ یَسِیْرُ عَلٰی جَمَلٍ لَّهٗ قَدْ اَعْیٰی فَمَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِهٖ فَضَرَبَهٗ فَسَارَ سَیْرًا لَیْسَ یَسِیْرُ مِثْلَهٗ ثُمَّ قَالَ بِعْنِیْهِ بِوُقِیَّةٍ قَالَ فَبِعْتُهٗ فَاسْتَثْنَیْتُ حُمْلَانَهٗ اِلٰی اَهْلِیْ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِیْنَةَ اَتَیْتُهٗ بِالْجَمَلِ وَنَقَدَنِیْ ثَمَنَهٗ وَفِیْ رِوَایَةٍ فَاَعْطَانِیْ ثَمَنَهٗ وَرَدَّهٗ عَلَیَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّلْبُخَارِیِّ اَنَّهٗ قَالَ لِبِلَالٍ اَقْضِهٖ وَزِدْهُ فَاَعْطَاهُ وَزَادَهٗ قِیْرَاطًا** لفظ روایت ہی جابر سی یہہ کہ وہ تہی چلتی اپنی اونٹ پر کہ تحقیق تہک گیا تہا یعنی ایک سفر مین کہ مدینہ کو آتی تہی پھر گذری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پس مارا حضرت نی اونٹ کو یعنی لکڑی یا کوڑا کسی کی دست مبارک مین تھا پس چلا چلنا کہ نہین چلتا تہا مانند اوسکی یعنی دست مبارک کی برکت سی ایسا تیز رفتار ہو گیا کہ پہلی ویسا نہا پھر فرمایا حضرت نی کہ بیچ میری ہاتھہ اوسکو ساتھہ وقیہ کی کہا جابر نی پس بیچا مینی اوس اونٹ کو اور استثنا کی مینی سواری اوسکی اپنی گھر تک پس جب آیا مین مدینہ مین لایا مین حضرت کی پاس اونٹ اور دیا مجکو مول اوسکا اور ایک روایت مین ہی کہ پس دیا مجکو مول اوسکا اور پھیر دیا اونٹ مجھہ یعنی مول ہی دیا اور اونٹ بہی عطا کیا نقل کیا ہے بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری کے مین ہے کہ فرمایا حضرت نی بلال کو کہ دی جابر کو مول اونٹ کا اور زیادہ دی کچھہ پس دیا بلال نی اونکو اور زیادہ دی اونکو ایک قیراط کہ نام چھٹی حصہ درہم کا ہی **ف** وقیہ کہ اوسکو اوقیہ بہی کہتی ہین چالیس درہم کا ہوتا ہی اور استثنا کی مینی الخ یعنی شرط کر لے مین نے کہ مدینہ تک اس اونٹ پر سوار چلونگا یا اسباب لادونگا پس ظاہر احدیث سی معلوم ہوا کہ جائز ہی بیچا جانور کا ساتھہ شرط کرنی بائع کی سوار ہونی اوسکی اپنی لیی ایک مدت تک چنانچہ امام احمد کا مذہب بہی یہی ہی اور امام مالک کی نزدیک جائز ہی کرنا شرط کا اگر مسافت نزدیک ہو چنانچہ یہان ایسا ہی تہا اور امام ابو حنیفہ اور امام شافعی جائز نہین رکہتی ہین بیع کرنی ساتھہ اوس شرط کی کہ اوسمین نفع بیچنی والیکا یا مول لینی والیکا ہو خواہ مسافت قریب ہو یا بعید دلیل اونکی وہ حدیث ہی کہ منع کیا حضرت نی بیع اور شرط سی اور اس حدیث کا وہ یہہ جواب دیتی ہین کہ یہہ بات خاص جابر ہی کی لیی جائز ہوئی اور کسی کو نہین جائز کیونکہ یہہ شرط بعد تمام ہونی بیع کی ہوئی ہو **ف ع** **وَعَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ **جَاءَتْ بَرِیْرَةُ فَقَالَتْ اِنِّیْ کَاتَبْتُ عَلٰی تِسْعِ اَوَاقٍ**

فی کل عام وقیۃ فاعینینی فقالت عائشۃ ان احب اھلک ان اعدھا لھم عدۃ واحدۃ واعتقک فعلت ویکون ولاءک لی فذھبت الی اھلھا فابوا الا ان یکون الولاء لھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذیھا واعتقیھا ثم قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال اما بعد فما بال رجال یشترطون شروطا لیست فی کتاب اللہ ما کان من شرط لیس فی کتاب اللہ فھو باطل وان کان مائۃ شرط قضاء اللہ احق وشرط اللہ اوثق وانما الولاء لمن اعتق متفق علیہ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا آئی بریرہ اور رکھا کہ مکاتبت کی تھی مینی تو اوقیہ پر کہ ہر سال مین ایک اوقیہ دونگی پس مدد کرو میری بھر رکھا حضرت عائشہ نی بریرہ کو کہ اگر چاہین مالک تیری بھہ کہ دونمین اوقیی اونکو ایک مرتبہ سبکے سب اور آزاد کرونمین تجکو تو کرونمین ہو حق ولا اسکا تجکو پس بریرہ طرف لوگون اپنی کی پس ادا اونھون نی اور رکھا کہ نھین ہمکو حق کی ہم مگر اسطرح سی کہ ہو حق ولا کا ہمارا یہ بھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عائشہ صدیقہ کو کہ لی اوسکو اور آزاد کرا وسکو یعنی اور ولا تجکو ہمکی گی بھر خطبہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لوگونمین پس حمد کی اللہ کی اور تعریف کی اوسکی بھر فرمایا بیچہی اسکی کیا حال ہی لوگون کو کہ شرطین کرتی ہین شرطین کہ نہین ہین کتاب اللہ مین یعنی نامشروع ہین جو شرط کہ نہین کتاب اللہ مین پس وہ باطل ہی اگرچہ ہون سو شرطین یعنی اگر شرط کری سو بار پس حکم اللہ کا لائق تر ہی کہ عمل کیا جاوی اوسپر اور شرط اللہ کی مضبوط تر ہی اور سوائی اسکی نہین کہ ولا اوسکی ہی کہ آزاد کری نعمت کی بہر بخاری اور مسلم نے

ف بریرہ حضرت عائشہ کی لونڈی کا نام ہی پہلی وہ ایک یہودی کی لونڈی تھین اونھون نی کتابت کی اپنی مالکون سی اور کتابت اوسکو کہتی ہین کہ مالک آزاد کری برد کو اس شرط پر کہ اسقدر روپیا مجکو ادا کرنا اور وہ قبول کری پھر اگر اوسنی ادا کیا وہ آزاد ہوا اور نہین تو ویسا ہی اوسکی ملک مین رہا پس وہ حضرت عائشہ پاس آئین اور رکھا کہ مینی کتابت کی ہی تو اوقیہ پر کہ ہر سال ایک اوقیہ دیا کرونگی اور اوقیہ چالیس درھم کا ہوتا ہی پس میری مدد کرو یعنی کچھہ دو کہ مین اپنی بدل کتابت مین ادا کرون حضرت عائشہ نی کہا کہ تیری مالک اگر چاہین بھہ کہ نو اوقیہ یک مشت دون یعنی تیرے قصہ مین اور خرید لون تجکو اور آزاد کرون تو کرون بھہ اور بیچا مکاتب کا بیچ صورت عاجز ہونی اوسکی ادا کرنی بدل کتابت سی جائز ہی اور ولا کہتی ہین حق آزاد یکو کہ کوئی شخص اپنی غلام کو آزاد کری اور غلام آزاد مرجاوی اور مال چھوڑ جاوی اور اوسکا کوئی عصبہ سی نہو تو آزاد کرنیوالیکو مال اوسکا پہنچیگا پس بریرہ کی مالکون نی چاہا کہ عائشہ لین بریرہ کو تو ولا اوسکا ہمارا یلیی ہو بھہ شرط کرنی اونکی نادانی تہی اور نامشروع کہ عائشہ آزاد کرین اور ولا اونکی لیی ہوا ولا اوسکی لیی ہوتا ہے کہ جو آزاد کری پس بھہ بات حضرت عائشہ نی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی عرض کی اوسپر حضرت خفا ہوئے اور کلام مذکور فرمایا ہ ح

وعن ابن عمر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الولاء وعن ھبتہ متفق علیہ

اور روایت ہی ابن عمر رضہ سی کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی ولا کیسی اور ھبہ کرنی اوسکیسی نقل کی بھہ بخاری اور مسلم نے **ف**

یعنی ایک شخص نے غلام اپنا آزاد کیا اور حق ولا اوسکی لیی ہوا اب چاہیی کہ اوس حق کو کسیکی ہاتھہ بیچی یا بخشی تو درست نہین ہی کہ ولا مال نہین ہے کہ اوسکو بیچی یا بخشی سب علماء کا مذہب یہی ہی ہ ح

الفصل الثانی

فصل دوسرے

عن مخلد بن خفاف قال ابتعت غلاما فاستغللته ثم ظھرت منہ علی عیب فخاصمت فیہ الی عمر بن عبد العزیز فقضی لی بردہ وقضی علی بردہ علیہ فاتیت عروۃ فاخبرتہ فقال اتاک الرواح الیہ العشیۃ فاخبرہ ان عائشۃ اخبرتنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی فی مثل ھذا ان الخراج بالضمان فراح الیہ عروۃ فقضی لی ان اخذ الخراج من الذی قضی علیہ رواہ فی شرح السنۃ

اور روایت ہی مخلد بن خفاف سی کہا خرید امینی ایک غلام پس لے مینی کمائی اوسکی پھر مطلع ہوا مین اوس سی عیب پر یعنی عیبا قدیم پر پس جھگڑا لیگیا مین اوس غلام کی تقدمہ مین طرف عمر بن عبد العزیز کی کہ خلیفہ تہی پس حکم کیا واسطی میری ساتھہ پھیر دینی غلام کی اور حکم کیا مجھہ ساتھہ پھیر دینی کمائی اوسکیلی پس آیا مین عروہ

ابن بہر کی پاس کہ گیا اور مابعین اور فقہا سبعہ سے تہی اور خبر دی ہمنی اونکو یعنی عمر بن عبد العزیز کی اس حکم کر نیکی پس کھا عروہ نی جاء و نگاہین طرف عمر بن
عبد العزیز کی آخر روز یا وقت شام کی اور خبر دو نگاہین اونکو یہہ کہ حضرت عائشہ نی خبر دی مجکو یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم دیا ہے انہ
اس قصہ کی یہہ کہ منفعت بدلی ضمان یعنی تاوان بہر نیکی پس گئی طرف عمر بن عبد العزیز کی عروہ پس حکم کیا عمر بن عبد العزیز نی واسطی بہر سے
یہہ کہ لوہین کمائی غلام کی اوس شخص سے کہ حکم کیا تھا ساتھہ اوسکی بیچنے والے اوسکی نقل کی یہہ شرح السنہ مین ف بدلی ضمان بہر نیکی یعنی اگر غلام استاد
مین مرجاتا یا ناقص ہوجاتا تو مول لینی والی کا نقصان ہوتا بیچنی والی پر کچہہ نہ تھا پس اگر منفعت حاصل ہو تو وہ بہی مول لینی والی کی ہے مولانا من الوقایہ
وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ اَوْ يَتَتَارَكَانِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّابْنِ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيِّ قَالَ الْبَيِّعَانِ اِذَا اخْتَلَفَا وَالْمَبِيْعُ قَائِمٌ بِعَيْنِهٖ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ اَوْ يَتَتَارَكَانِ الْبَيْعَ
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ اختلاف کرین بائع اور مشتری پس قول قول بیچنی والے کا
اور لینی والا اختیار ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیچ روایت ابن ماجہ اور دارمی کی یون ہی کہ فرمایا حضرت نی بیچنی والا اور لینی والا جسوقت کہ اختلاف کرین اور وہ چیز
کہ کی ہی قائم ہو جو نکی تون اور نہ ہون درمیان اون دونو نکی شاہد پس قول وہ ہی کہ کہا بیچنی والی نی یا پہیر دین دونون بیع کو ف جسوقت کہ اختلاف کرین
بائع اور مشتری یعنی قدر مول مین یا شروط خیار مین یا مدت مین یا سوای انکی اور شروط مین تو قول قول بیچنی والی کا ہی یعنے ساتہہ قسم کی کہ قسم دیجاوی کہ تونے
نہین بیچا ہی اتنی اتنی کو اور مول لینی والا اختیار رکہتا ہی اگر چاہی راضی ہو ساتہہ اوسپر جو کچہ قسم کہائی ہی اوسپر بائع نی اور اگر چاہی قسم کہاوے کہ مبیع نہین خریدی ہے مگر اتنی کو پہر اگر
دونون نی قسم کہائی پس اگر راضی ہو ایک اونمین سے ساتہہ قول دوسرے کی فہبا اور اگر راضی نہوا فسخ کری قاضی عقد کو خواہ مبیع قائم ہو یا نہ قائم ہو یہہ
مذہب شافعی کا ہی اور نزدیک ابی حنیفہ اور مالک کی نہ قسم کہاوین دونون وقت ہلاک ہونی مبیع کی بلکہ قول اسصورت مین قول مشتری کا ہی ساتہہ قسم کے
اور روایت البیع قائم موید ہی ان دونون کی مذہب کی اور قول وہ ہے کہ کہا بیچنی والی نی یعنی جس صورت مین کہ مبیع قائم ہو تو بیچنی والیکو قسم
دیجاوی پس جب قسم کہاوی وہ تو لینی والیکو اختیار ہوگا جیسیکہ اوپر گذرا دونون رد کرین بیع کو اور اگر نہ ہو مبیع قائم وقت نزاع کی تو قول قول مشتری کا
ہی ساتہہ قسم کی اور نہ قسم دیجاوی بیچنی والیکو یہہ مذہب ابو حنیفہ اور مالک کا ہی ذکرہ الظہیر یہ ع ہاں یہہ مسئلہ یہان مجمل لکہا گیا ہی ہدایہ
مین مفصل ہی جسکو تفصیل اسکی دیکہنی منظور ہو ہدایہ مین دیکہی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَقَالَ
مُسْلِمًا اَقَالَهُ اللّٰهُ عَثْرَتَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ شَرْحِ الشَّامِيِّ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پہیر دی بیع مسلمانکو بخشی گا اوسے اللہ تعالی گناہ اوسکی دن قیامت
کی نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی اور شرح السنہ مین یہہ حدیث مذکور ہی ساتہہ اون الفاظ کی کہ مصابیح مین ہے شرح شامی سی بطریق ارسال
کی ف شرح السنہ مین لکہا ہی کہ اقالہ بیع مین اور سلم مین جائز ہی پہلی قبض کرنیکی اور بعد اسکی اور اقالہ کہتی ہین فسخ کرنی بیع کو اور ابن ماجہ نے
یعنی دونون نی متصل روایت کی ہی یہہ اور اسیطرح حاکم نی ابی ہریرہ سے اور مصابیح مین یہہ حدیث یون ہی مَنْ اَقَالَ اَخَاهُ اَقَالَهُ اللّٰهُ عَثْرَتَهٗ یوم القیمۃ اور بطریق ارسال کی یہہ اعتراض کیا مصنف نی بغوی پر کہ اوسنی ترک کیا اولی کو کہ ذکر کی متفصل اور نہ ذکر کی متصل ع
الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسرے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِشْتَرٰى رَجُلٌ مِّنْ رَجُلٍ عَقَارًا لَّهُ فَبَنَى الَّذِيْ اشْتَرَى الْعَقَارَ فِيْ عَقَارِهٖ حُجْرَةً فِيْهَا ذَهَبٌ فَقَالَ الَّذِيْ اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ عَنِّيْ اِنَّمَا اشْتَرَيْتُ الْعَقَارَ وَلَمْ اَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ الَّذِيْ لَهُ الْعَقَارُ اِنَّمَا بِعْتُكَ الْاَرْضَ وَمَا فِيْهَا فَتَحَاكَمَا اِلٰى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِيْ تَحَاكَمَا اِلَيْهِ اَلَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِيْ غُلَامٌ وَقَالَ الْاٰخَرُ لِيْ جَارِيَةٌ فَقَالَ اَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقُوْا

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص نی خریدی ایک شخص سی اوس نی زمین سی کہ تہی اوس زمین مین ایک شخص سی پس پائی اوس شخص نی کہ خریدی تہی زمین پس زمین اپنی کی ایک شہلیا کہ اوسمین تہا سونا پس کہا بیچنی والیکو اوس شخص نی کہ لی تہی زمین لی سونا اپنا مجسی نہین خریدی مینی نی زمین اور نہین خریدا مینی تجسی سونا پس کہا بیچنی والی زمین کی نی کہ نہین بیچی مینی تیری ہاتہہ کمر زمین اور جو چیز اوسمین ہی پس قصہ لی گئی دونون طرف ایک شخص کے پس کہا اوس شخص نی کہ قصہ لیگئی تہی طرف اوسکی کیا ہی تم دونون کی اولاد پس کہا ایک نی ہاونین سی کہ میری ہان لڑکا ہی اور کہا دوسری نی کہ میری ہان لڑکی ہی پھر کہا اوس شخص نی کہ نکاح کردو اوس لڑکیکا لڑکیسی اور خرچ کرو اوپر اوس سونیسی اور صدقہ دو یعنی جو بچ رہی نقل کی بھیجہ بیچارہی اور مسلم فی ف کہا ہی بعضون نی کہ وہ فیصلہ کرنیوالی حضرت داود ع تہی اور کہا نووی نی کہ اسحدیث مین دلیل ہی اوپر فضیلت صلح کروانی کی درمیان بیچنی والی اور لیدینی والے کی اور قاضی کو مستحب ہی صلح کروانی دو شخصونمین جیسیکہ مستحب ہی غیر اسکیکو ع **بَابُ السَّلَمِ وَالرَّهْنِ** باب ہی بیچ بیان بیع سلم کی اور گروی کی

ف سلم نام ہی اوس بیع کا کہ بالفعل مول روپیا یا اشرفی دی اور مبیع یعنی ایک جنس ٹہیرالی کہ آتی بدت مین لونگا ایک مہینی مین یا دو مہینی مین مثلا سو روپی ایک شخص کو دینی اور اوس سی ٹہیرالیا کہ دو مہینی مین گیہون سو من اس قسم کی تجسی لینگی اسکو عربی مین بیع سلم کہتی ہین اور کبہی سلف بہی کہتی ہین اور رہن بہی بہلی کہتی ہین جو اسکی سب شرطین پائی جاوین تو یہ بیع درست ہی اور سب شرطین اوسکی سول ہین چہ راس المال ہین اور دس مسلم فیہ ہین چہ شرطین راس المال مین یہہ ہین کہ نام جنس کا کہ دیوے کہ روپے ہین یا دینار ہین یا روپی ہین یا اشرفیان ہین اور بیان کرنا نوع کا کہ کھیہ بخاری روپی یا درہم یا دینار ہین یا سمرقندی یا کلدار یا حالی یا ڈیک کی اور بیان کرنا صفت کا کہ روپے کہرے ہین یا کہوٹے اور معلوم کروا دینا قدر راس المال کا مثلا یہہ سو ہین دو سو ہین اور روپی اشرفی نقد دینا وعدی پر نہ رکھنا اور قبض کرنا اوسی مجلس مین یعنی مجلس عقد کیمین آوردس سر ملطلب مسلم فیہ مین یہہ ہین بیان کرنا جنس مسلم فیہ کا مثلا گیہون ہین یا جو ہین یا جنسی ہین اور بیان کرنا نوع کا کہ کھادر کی ہین یا بانکر کی اور بیان کرنا صفت کا کہ اچہی ہین بری اور جتانا مسلم فیہ کی قدر کا مثلا دس سیر ہی یا دس من ہی اور مسلم فیہ اوس قسم سی ہو کہ متعین ہو جاتی ہی تعین کیی سی پس نہین درست سلم روپی اور اشرفی مین اور بیان کرنا مدت کا کہ اتنی مدت تک لینگی دو مہینی مین یا چار مہینی مین اور ادنی درجہ مدت کا ایک مہینہ ہی اور نہ موقوف ہو وہ چیز عالم مین سی یعنی جسوقت سی عقد کی ہی اوسوقت سی لیتی وقت تک وہ چیز موجود ہو اگر اس عرصہ مین نہو پیدا تو اوسمین سلم نہین درست اور ہو وی عقد بیع سلم کہ اوسمین خیار کی یعنی شرط کرنا خیار کا اوسمین نہین چاہیی اور بیان کرنا مکان کا کہ اس جگہہ مسلم فیہ مین دینگا اگر ہو مسلم فیہ مین بوجہہ اور ہو نا مسلم فیہ یکہ مضبوط یعنی بیان کرنی جنس اور نوع اور صفت کیسی وہ چیز معلوم ہو وی پس جو چیز ایسی ہو کہ بیان کرنی جنس اور نوع اور صفت کیسی معلوم و متعین نہو مانند حیوان اور بعض اقسام کپڑی وغیرہ کی اوسمین سلم نہین درست اور باقی تفصیل سکی فقہ مین دیکہنی چاہیی ف مولانا **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ فِي الثِّمَارِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ وَالثَّلٰثَ فَقَالَ مَنْ اَسْلَفَ فِيْ شَيْءٍ فَلْيُسْلِفْ فِيْ كَيْلٍ مَعْلُوْمٍ وَوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تشریف لائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی کہ سی ہجرۃ کر مدینہ مین اور مدینہ کی لوگ بیع سلم کرتی تہی میوونمین ایکسال تک اور دو سال تک اور تین سال تک یعنی روپیہ اوپر پیشگی دیتی اور شرط کرتی تہی کہ بعد ایکسال یا دو سال یا تین سال کی میوہ پہنچا دینا پس فرمایا حضرت نی کہ جو شخص بیع سلم کری کسی چیز مین پس چاہیی سلم کری کیل معلوم مین یعنی مثلا دس کیل یا بیس کیل اور وزن معلوم مین مدت معلوم تک نقل کی بینہ بخاری اور مسلم نی ف وزن معلوم مین یعنی جو کوئی بیع سلم کری اوپر چیز مین کہ بچی جاتی ہی تل کر جیسی زعفران وغیرہ تو سلم کری وزن معلوم مین مثلا چار تولی یا پانچ تولی اور مدت معلوم تک جیسی ایک مہینا یا ایک برس اور مانند اسکی اور ظاہر اسی حدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ مدت معلوم کا ہونا اسمین شرط ہی اور یہی مذہب ہی ابو حنیفہ اور مالک اور احمد کا اور امام شافعی کی نزدیک معلوم کا ہونا اسمین شرط نہین ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا مِنْ يَهُوْدِيٍّ اِلٰى اَجَلٍ وَرَهَنَهُ دِرْعًا لَهُ مِنْ حَدِيْدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کھاخریدا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کچھہ غلہ ایک یہودی سی بادعدہ ایک مدت معلوم کی اور گرو رکھی اوسکی پاس اپنی زرہ لوہی کی
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی کچھہ مول لینا بسبیہ یعنی بوعدہ اور جائز ہی کچھہ گرو رکھنا بدلی دین کی اور جائز ہی گرو رکھنا
حضر مین یعنی شہر مین اگرچہ کتاب اللہ مین قید سفر کی ہی یعنی اس آیہ مین وان کنتم علی سفر فرہان مقبوضۃ قید سفر کی اسمین اتفاقی ہی اور یہہ بھی معلوم
ہوا کہ جائز ہی معاملہ کرنا ساتھہ اہل ذمہ کی اسی لیی اجماع ہی مسلمانونکا اسپر کہ جائز ہی معاملہ کرنا اہل ذمہ سی اور کفار حربی جیکہ نہ ثابت ہو حرام ہونا اوس
مال کا کہ اون پاس ہی لیکن نہین جائز ہی مسلمانکو بیچنا ہتیار کا اور اور اسباب لڑائی کا حربیونکی ہاتھہ اور نہین جائز مطلق کفار کی ہاتھہ بیچنا اوسچیز کا کہ
باعث تقویت اونکی دین کی ہی اور نہین جائز بیچنا مصحف مجید کا اور غلام مسلمانکا اونکی ہاتھہ اور کھانووی نی کہ اسمین بیان ہی اسکا کہ حضرت ذمیان قلت
مال کی رکھتے تھی اور یہہ بھی اس سی معلوم ہوا کہ جائز نہی گرو کرنا اسباب لڑائیکا اہل ذمہ کی پاس اور حضرت نی جو معاملہ گرو کا یہودی سی کیا اور صحابہ
سی نہ کیا تو کھا ھی بعضون نی کہ شاید یہہ بیان جوازکی لیی کیا اور بعضون نی کھا کہ اسلیی کیا کہ وہان غلہ زیادہ حاجت سی کسی پاس نہ تھا سوائے
یہود کی ۱۲ع وعنہا قالت توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ودرعہ مرہونۃ عند یہودی بثلثین صاعا من شعیر
رواہ البخاری اور روایت ہی عائشہ سی کہ کھا وفات کی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اسحالت مین کہ زرہ اونکی گرو تھی نزدیک یہودی کی بدلی
تیس چوسیری جو کی نقل کی یہہ بخاری نی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر یرکب بنفقتہ اذا
کان مرہونا ولبن الدر یشرب بنفقتہ اذا کان مرہونا وعلی الذی یرکب ویشرب النفقۃ رواہ البخاری
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کھا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جانور سواری کیا جاوی بدلی خرچ کرنی اوسکی جسوقت کہ ہووہ گرو
اور دودہ جانور شیردار کا پیا جاوی بدلی خرچ کرنی اوسکی جسوقت کہ ہووہ گرو اور جو سواری کری اور دودہ پیوی اوسپر ہی خرچ نقل کی یہہ بخاری نی ف
ملا علی رح نی اول جملہ حدیث کی تحت یہہ لکھا ہی کہ یعنی جائز ہی گرو کرنیوالیکو سوار ہونا اور اسباب لادنا اوس جانور پر کہ گرو کیا ھی بسبب اسکی کہ اسپر ھی
دانا گھانس اوسکا اور یہی مذہب ھی ابو حنیفہ اور شافعی کا انتہی اور حضرت شیخ رح نی اخیر جملہ کی تحت یہہ لکھا ہی کہ یعنی جو کوئی سوار ہوتا ہی اور دودہ پیتا ہے
اوسپر نفقہ ہی راھن ہو یا مرتہن یعنی اگر مرتہن گرو کی جانور کو دانا گھانس دیتا ھی وہ سوار ہو اور دودہ پیوی اور اگر راہن دانا گھانس دی اوسکو
جائز ہی سوار ہونا اور دودہ پینا پس یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جائز ہی مرتہن کو نفع اوٹھانا ساتھہ گرو کی اور خرچ کرنا اوسپر اور جمہور علما بر خلاف
اسکی ہین اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ نہین جائز مرتہن کو کہ نفع لی ساتھہ رہن کی اور نفقہ رہن کا راھن پر ھی اسلیی کہ جو قرض حاصل کری نفع حرام ھے
اور لکھا ہی علمانی کہ یہہ حدیث منسوخ ھی ساتھہ حدیث آیندہ کی الفصل الثانی فصل دوسری عن سعید بن المسیب ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یغلق الرہن الرہن من صاحبہ الذی رہنہ لہ غنمہ وعلیہ غرمہ رواہ الشافعی
مرسلا وروی مثلہ او مثل معناہ لا یخالفہ عن ابی ہریرۃ متصلا روایت ھی سعید بن مسیب سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا نہین منع کرتا گرو رکھا چیز گرو می رکھی ہوئی کو مالک اوسکیسی جسنی گرو رکھا ہی اوسکو یعنی گرو کرنیہی سی وہ چیز اوسکی ملک سی نہین نکل جاتی اوسکی لیی ھی فائدہ اور زیادتی
اوسکی اور اوسپر ھی تاوان اوسکا نقل کی یہہ شافعی نی بطریق ارسال کی اور روایت کی گئی مثل اسحدیث کی یعنی موافق اسکی لفظ اور معنونمین یا مثل معنے
اسکیکے یعنی موافق معنونمین اور مخالف لفظونمین کہ مخالف نہین ھی اسکی معنونمین سعید بن مسیب سی کہ اونہون نی روایت کی ابی ہریرہ سی بطریق اتصال کی ف
فائدہ اسکا الخ یعنی گرو ہی چیز کا کرایہ لینا یا گرو کی جانور پر سوار ہونا اور زیادتی اوسکی یعنی اگر بچی وغیرہ ہون گرو کی چیز کی تو حق راھن ھے کا ھی اور اگر
پلاک ہو مرتہن کی ہاتھہ مین تو تاوان راھن ھی پر ھی یعنی نقصان راھن کا ہوا مرتہن کے حق مین سی کچھہ ساقط نہین ہونیکا راھن کو سبب قرض دینا اوسکا

اور بعضے نسخونمین لفظ روی کا ساتھ صیغہ معروف کی بھی آیا ہی اسصورت مین فاعل شافعی ہوگا اور لفظ مثلہ اور اکمل منصوب ہونگی ش ح ۱۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمِکْیَالُ مِکْیَالُ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ وَالْمِیْزَانُ مِیْزَانُ اَھْلِ مَکَّۃَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور بروایت ہی ابن عمر سی یعنہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پیمانہ پیمانہ اہل مدینہ کا ہی اور تول تول اہل مکہ کی نقل کی یعنہ ابوداود اور نسائی نی ف یعنی حقوق شرعیہ مین مانند زکوۃ اور مانند اسکیکی اعتبار مدینہ والونکی پیمانون کا ہی اور مکہ والون کی تول کا بیان اس اجمال کا یہ نہین واجب ہوتی زکوۃ درہمونمین جب تک کہ نہو دو سو درہمین موافق تول مکی کی اور صدقۃ الفطر مین اور اور صدقات واجبہ مین صاع معتبر ہی اہل مدینہ کا اسلیے کہ مدینہ والی اہل زراعت ہین وہ خوب جانتی ہین احوال پیمانونکا اور مکی والی اہل تجارت ہین وہ احوال تولونکا خوب جانتی ہین کذا قال القاضی والبغوی ش ح ۱۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِ الْکَیْلِ وَالْمِیْزَانِ اِنَّکُمْ قَدْ وُلِّیْتُمْ اَمْرَیْنِ ھَلَکَتْ فِیْھِمَا الْاُمَمُ السَّابِقَۃُ قَبْلَکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطے ماپنی والون اور تولنی والون کی کہ تحقیق تم والی کیے گئی ہو دو کامونکی یعنی ماپنی اور تولنی کی کہ ہلاک ہوئین اونمین امتین گذری ہوئی پہلی تمہی نقل کی یعنہ ترمذی نی ف مانند قوم شعیب وغیرہ کی کہ لیتی تھی لوگونسی پورا اور دیتی تھی کم اور حاصل یعنہ کہ تم کم ماپنی اور کم تولنی سی بہت پرہیز کرو تا اونکی طرح تم بھی نہ ہلاک ہو جاؤ ع اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَسْلَفَ فِیْ شَیْءٍ فَلَا یَصْرِفْہُ اِلٰی غَیْرِہٖ قَبْلَ اَنْ یَقْبِضَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص پہرسلم کری کسی چیز مین پس نہ پہیری اوسکو طرف غیر اپنی کی پہلی قبض کرنی اوسکی یعنہ ابوداود اور ابن ماجہ نی ف نہ پہیری الخ یعنی نسکیے ہاتھ بیچی اور نہ بھیری پہلی قبض کرنیکی یا یہہ کہ تبدیل نکری اوسچیز کو ساتھہ غیر اوسکی یعنی جو چیز لینی کی ہی اوسکی بدلی اور چیز نہ لی پہلی قبض کرنیکی ش ح ع بَابُ الْاِحْتِکَارِ باب ہی بیچ بیان احتکار کی ف مین احتکار کہتی ہین بند کر رکھنی قوتون کو باانتظار گرانی کی بانیطریق کہ وقت کرانیکی کہ لوگ احتیاج غلہ وغیرہ کی رکھتی ہون مول لیکر بند کر رکھی اس نیت سی کہ جب اور زیادہ گرانی ہوگی تو بیچونگا یہہ حرام ہے ہان اگر اوسکی زمین سی آیا ہوا بوقت ارزانی کی خرید کر رکھا ہو اور گرانی ہیچے تو یہہ حرام نہین اور سیدھا حرام نہین ہی بند کر رکھنا اون چیزونکا کہ قوت نہین ہین ش ح ع اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ مکروہ ہی احتکار بیچ قوتون کی دیہون اور جانورونکی جبکہ ہو یہہ احتکار بیچ ایسی شہر کہ ضرر کری شہر والونکو یعنی شہر چھوٹا ہی اسکی احتکار سی گرانی زیادہ ہو جائیگی اور ضرر پہنچیگا لوگونکو اور اگر شہر بڑا ہی یہہ احتکار کریگا تو ضرر لوگونکو نہین ہوگا وہان کچھہ مضائقہ نہین اوسکا اور جسنی احتکار کیا غلہ زمین اپنی کا یا خریدی ہوئی غلہ کو اور شہر سی پس نہین ہے وہ احتکار زیبہ الاٰ اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَکَرَ فَھُوَ خَاطِئٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ بروایت ہی معمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ احتکار کری پس وہ ہی گنہ گار نقل کی یعنہ مسلم نی وسنذکر حدیث عمر کانت اموال بنی النضیر فی باب الفیٔ ان شاء اللہ تعالٰی اور ذکر کرینگی ہم حدیث عمر رضی اللہ عنہ کی کہ سرا اوسکا یہہ کانت اموال بنی النضیر الخ باب فیٔ کی اگر چاہی گا اللہ تعالی اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَالِبُ مَرْزُوْقٌ وَالْمُحْتَکِرُ مَلْعُوْنٌ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہی عمر رضی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا اسوداگر رزق دیا گیا ہی اور احتکار کرنیوالا ملعون ہی نقل کی یعنہ ابن ماجہ اور دارمی نی ف یعنی جو کوئی غلہ وغیرہ شہر مین لاوی تا بیچی بموجب نرخ اہل کی برخلاف احتکار کرنیوالی کی وہ رزق دیا گیا ہی یعنی حاصل ہوتا ہی اوسکو فائدہ بغیر گناہ کی اور برکت دی جاتی ہی اوسکی رزق مین اور احتکار کرنیوالا کہ معنی اوسکی

اور بند کو روزی کمنہ کار اور دور خیر سی ہی جب تک کہ اس فعل مین ہی نہین حاصل ہوتی اوسکو برکت ۔ ح ۔ ع **وعن** انس قال غلا السعر علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم فقالوا یا رسول الله سعر لنا فقال النبی صلی الله علیه وسلم ان الله هو المسعر القابض الباسط الرازق وانی لارجو ان القی ربی ولیس احد منکم یطلبنی بمظلمة بدم ولا مال رواه الترمذی وابو داود وابن ماجة والدارمی ۔ اور روایت ہی انس سی کہ کہا ہمنکا ہوا نرخ غلکا زمانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مین پس کہا صحابہ نے یا رسول اللہ نرخ مقرر کیجیے واسطے ہماری یعنی کم کیجیے لوگونکو کہ اس بہا ویچا کرو پس کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ وہی نرخ مقرر کرنیوالا تنگ کرنیوالا فراخ کرنیوالا روزی دینی والا اور تحقیق مین البتہ امید رکھتا ہون یہہ کہ ملون پروردگار اپنی سی اسحالت مین کہ نہ ہو کوئی تم مین سے کہ طلب کریی مجھسی کسیچہ حق بسبب خونکی یا مال کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف وہ ہی نرخ مقرر کرنیوالا الخ یعنی نرخ اللہ تعالی کی ہاتھہ ہی کہ ساتھہ اوسکی رسدنی لوگونپر تنگ اور فراخ کرتا ہی یہہ جو کہتی ہین کہ نرخ آسمانی ہی اوسکی یہی معنی ہین اور امید رکھتا ہون مین الخ اسمن نہی ہی نرخ مقرر کرنیسی اسلیی کہ وہ تصرف کرتا ہی لوگونکی مال مین بغیر اذن اونکی لور ظلم کرتا ہی اونکی حق مین اور نرخ مقرر کرنیسی کبھی لوگ بیچا چھوڑ دیتی ہین اور یہہ باعث ہوتا ہی قحط کا اور مراد یہہ ہی کہ تکلیف دیجاوی لوگونپر ساتھہ نرخ مقرر کرنی کی اور لازم نہ کیا جاوی اونپر نرخ ولیکن حکم کیی جاوین ساتھہ انصاف اور شفقت کی خلق پر اور خیر خواہی خلق کی ۔ ح **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن** عمر بن الخطاب قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من احتکر علی المسلمین طعامهم ضربه الله بالجذام والافلاس رواه ابن ماجة والبیهقی فی شعب الایمان ورزین فی کتابه ۔ روایت ہی عمر بن خطاب سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو کوئی بند کرکر یچی مسلمانون سی غلہ اونکا پہنچاتا ہی اوسکو جذام اور افلاس نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور رزین نی اپنی کتاب مین ف اس سی معلوم ہوا کہ جو کوئی ارادہ کرتا ہی ضرر پہنچانیکا مسلمانونکو تو مبتلا کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی بلا رد نی اور مالی مین اور جو کوئی ارادہ کرتا ہی نفع پہنچانیکا اونکو پہنچاتا ہی اللہ تعالی اوسکی نفس اور مال مین خیر اور برکت ۔ ع **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من احتکر طعاما اربعین یوما یرید به الغلاء فقد برئ من الله وبرئ الله منه رواه رزین ۔ اور روایت ہی ابن عمر رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ بند کرکہی غلہ چالیس دن ارادہ رکھتا ہو ساتھہ اوسکی مہنگی ہونیکا پس تحقیق بیزار ہوا اللہ سی اور اللہ بیزار ہوا اوس سی نقل کی یہہ رزین نی ف بیزار ہوا اللہ سی یعنی توڑا عہد اوسکا کہ پہنچایا اوری احکام اور شفقت کرنیکی خلق پر باندہا ہی اور بیزار ہوا خدا اوس سی یعنی حفظ و عنایت اپنی اوس سی اوٹہائی ۔ ح **وعن** معاذ قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول بئس العبد المحتکر ان ارخص الله الاسعار حزن وان اغلاها فرح رواه البیهقی فی شعب الایمان ورزین فی کتابه ۔ اور روایت ہی معاذ سی کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی برا ہی بندہ احتکار کرنی والا اگر سستا کری اللہ نرخون کو تو غمگین ہوا اور اگر مہنگا کری نرخون کو تو خوش ہو نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور رزین نی اپنی کتاب مین **وعن** ابی امامة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من احتکر طعاما اربعین یوما ثم تصدق به لم یکن له کفارة رواه رزین ۔ اور روایت ہی ابی امامہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ بند کر رکھی غلہ چالیس دن پھر صدقہ دی اوسکو بدلے اوسکی کفارہ نقل کی یہہ رزین نی ف چالیس دن کی غلہ بند رکھنی کا یہہ حکم ہے زجر کا ہی اور اگر کم اس سی رکھی اوسکی

بھی سزاھی ولیکن کتراس سی ۔ ش باب الافلاس والانظار باب ھی بیچ بیان مفلسی کی اور مہلت دینی کی معاملہ مین ف یعنی اگر کسی پر حق اسکا ہوا ور وہ مفلس ہوگیا اور بالفعل نہین ہو اگر سکتا او سکو مہلت دی ۔ ش الفصل الاول فصل پہلی عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما رجل افلس فادرک رجل مالہ بعینہ فھو احق بہ من غیرہ متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کھا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مفلس ہوا پس پایا ایک شخص نی مال اپنا بعینہ یعنی اوسکی پاس پس وہ لائق تر ہی ساتھہ اوس مال کی غیر اپنی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی مثلا ایک شخص نی کچھہ خریدا اور مول او سکا دیا نہ تھا کہ وہ مفلس ہوگیا قاضی نی حکم او سکی مفلس ہونیکا کر دیا اور پائی بیچنی والی نی وہ چیز بعینہ یعنی ہلاک نہ ہوئی تھی وہ چیز یا معنی ساتھہ تصرفات شرعیہ کی مانند ہیہ اور وقف کی تو او سکو پہنچتا ہی کہ فسخ کری بیع کو اور لیوی وہ چیز اپنی بہ نسبت قرض خواہونکی وہ مقدم ہی اور اگر کچھہ مول لیلیا تھا بائع سی اور کچھہ مشتری پر رہا تھا کہ وہ مفلس ہوگیا لیوی مال اپنا بقدر اوسچیز کی کہ باقی رہا ہی مول مین سی یہی مذہب ہی امام شافعی اور مالک کا اور ہمارا نیک نہین پہنچتا ہی بیچنی والیکو فسخ کرنا بیع کا اور لینا اوسکا بلکہ وہ مثل اور قرض خواہونکی ہی اور حمل کیا ہی ہمنی حدیث کو اسپر کہ عقد بالخیار ہوئی تھی کہ خیار بائع کی لیی تھا پہر ظاہر ہوا او سکو بیچ مدت خیار کی کہ مول لینی والا مفلس ہوگیا پس انسب ہی اسکو یہہ کہ اختیار کری فسخ کو ۔ ش وعن ابی سعید قال اصیب رجل فی عھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ثمار ابتاعھا فکثر دینہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصدقوا علیہ فتصدق الناس علیہ فلم یبلغ ذلک وفاء دینہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لغرمائہ خذوا ما وجدتم ولیس لکم الا ذلک رواہ مسلم اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کھا پہنچایا گیا نقصان ایک شخص بیچ زمانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ میوہ کی کہ خریدا تھا او سکو پس بہت ہوا دین او سپر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لوگونکو صدقہ دو او سکو یعنی تاکہ دین اپنا ادا کری پس صدقہ دیا لوگون نی او سکو پس نہ پہنچا وہ صدقہ موافق دین او سکی پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی او سکی قرض خواہون کو لو جو پاؤ روتم اور نہین واسطی تمہاری مگر یہہ نقل کی یہہ مسلم نی ف پہنچایا گیا الخ یعنی حضرت کی زمانی مین ایک شخص نی درخت میوہ کا لیا اور درخت پر میوہ خوب طرح نہ پکا تھا آفت کی سبب سی جھڑ گیا اور مول او سکا دیا نہ تھا بیچنی والی نی طلب کیا مول او سکا لینی والی نی لوگونسی و ہمدرد لیکر او اکیا مول او سکا اس جہت سی او سکی ذمہ پر دین بہت سا ہوگیا او ر اخیر جملہ حدیث کی معنی یہہ ہین کہ نہین پہنچتا تمکو تنبیہ کرنا اور قید کرنا او سکو بسبب ظاہر ہونی افلاس او سکیکی پس واجب ہی مہلت دینی او سکو جب کچھہ اوس پاس دیکہو گی پہر لینا نہ یہہ کہ حق بیچنی والی کا او سکی ذمہ سی ساقط ہوا ۔ ش مولانا وعن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان رجل یداین الناس فکان یقول لفتاہ اذا اتیت معسرا تجاوز عنہ لعل اللہ ان یتجاوز عنا فلقی اللہ فتجاوز عنہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تھا ایک شخص معاملہ کرتا تھا لوگونسی دین کا اور تھا کہتا واسطی گماشتی اپنی کی کہ جب آوی تو تنگدست کی پاس درگذر کر اوس سی شاید کہ اللہ تعالی درگذر کری ہمسی فرمایا حضرت نی پس ملاقات کی اوسنی اللہ تعالی سی یعنی مر اپس درگذر کیا اللہ تعالی نی اوس سی یعنی گناہونپر مواخذہ نہ کیا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان ینجیہ اللہ من کرب یوم القیامۃ فلینفس عن معسر او یضع عنہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کھا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسکو خوش لگی کہ یہہ نجات دی او سکو اللہ تعالے سختیون دن قیامت کیسی پس چاہیی کہ تاخیر کری طلب کری دین مین مفلس سی یا موقوف کر دی اوس سی یعنی سارا حق اپنا معاف کر دی یا کچھہ او سمین سی نقل کی یہہ مسلم نی ف فرض افضل ہی نفل سی ستر درجی مگر چند مسائل

مین ایک تو معاف کردینا جن کا تنگدست پر ہونا مستحب ہے لیکن وہ افضل ہی اسکی مہلت دینی سی کہ وہ واجب ہی دوسری ابتدائی سلام سنت
ہی لیکن افضل ہی اوسکی جواب سی کہ وہ فرض ہی تیسری وضو پہلی وقت کی مستحب ہے لیکن افضل ہے وضو سی کہ بعد داخل ہونی وقت کی دوہری
کہ وہ فرض ہی ع وعنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من انظر معسرا او وضع عنہ اظلہ اللہ
من کربہ یوم القیامۃ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ مہلت دیگا
مفلس کو یا معاف کریگا اوس سی یعنی سب حق یا کچھہ نجات دیگا اوسکو اللہ سختیون دن قیامت کیسی نقل کی یہہ مسلم نی وعن ابی الیسر
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من انظر معسرا او وضع عنہ اظلہ اللہ فی ظلہ رواہ مسلم
اور روایت ہی ابی الیسر سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص مہلت دیگا تنگدست کو یا موقوف کردیگا اوس سی
جگہہ دیگا اوسکو اللہ تعالی اپنی سایہ عنایت کی یعنی محفوظ رکھی گا گرمی روز قیامت کیسی اور آسان کریگا شدت اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی
ف اور روایت کی احمد اور ابن ماجہ اور حاکم نی بطریق مرفوع کی کہ جو کوئی مہلت دی تنگدست کو پس واسطی اوسکی بدلی ہر دن کی مانند دین کی
ثواب صدقہ کا ہی پہلی اسکی کہ وقت آوی ادای دین کا پس جب آوی وقت ادای دین کا پھر مہلت دی اوسکو پس واسطی اوسکی بدلی ہر دن کی
مانند اوسکی ثواب صدقہ کا ہی پہلی اسکی کہ آوی وقت ادای دین کا پھر جب آوی وقت ادای دین کا پس مہلت دی اوسکو پس واسطی اوسکی بدلی ہر دن کی دو مثل اوسکی ثواب صدقہ
کا ہی ع وعن ابی رافع قال استسلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکرا فجاءتہ ابل من الصدقۃ قال ابو رافع فامر نی ان اقضی
الرجل بکرہ فقلت لا اجد الا جملا خیارا رباعیا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطہ ایاہ فان خیر الناس احسنہم قضاء رواہ مسلم
اور روایت ہی ابی رافع سی کہ کہا قرض لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک اونٹ جوان پس آئی حضرت پاس اونٹ زکوۃ کی کہا ابو رافع نی
پس حکم فرمایا مجکو یہہ کہ دون مین اوس شخص کو مانند اونٹ اوسکی کہ قرض لیا تہا حضرت نی اوس سی پس کہا مینی نہین پاتا مین مگر اونٹ اچہا
کہ سالون برس مین لگا ہی یعنی اونٹ اوسکا جوان تہا بجائی اوسکی یہہ کیونکر دون کہ یہہ افضل ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
اوسکو اونٹ اچہا پس بہترین لوگون کا وہ ہی کہ بہت اچہا ہو ادا مین ادای قرض مین نقل کی یہہ مسلم نی ف اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ قرض
لینا حیوانکا جائز ہی اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام مالک اور اور اکثر علما کا اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک یہہ جائز نہین وہ کہتی ہین کہ یہہ حدیث منسوخ
ہی اور اخیر جملہ سی یہہ معلوم ہوا کہ دینا فرض مین اچہی چیز کا بہ نسبت اوسکی کہ قرض لی ہی مستحب ہے اور عالی ہمتی بشرطیکہ اصل عقد مین شرط نہ کی ہو ع
وعن ابی ہریرۃ ان رجلا تقاضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاغلظ لہ فہم اصحابہ فقال دعوہ فان لصاحب الحق
مقالا واشتروا لہ بعیرا فاعطوہ ایاہ قالوا لا نجد الا افضل من سنہ قال اشتروہ فاعطوہ ایاہ فان خیرکم احسنکم قضاء متفق علیہ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ ایک شخص نی تقاضا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی اونٹ کا کہ قرض لیا تہا پس سخت کہا حضرت کو
پھر قصد کیا حضرت کی یارون نی اوسکی ایذا دینی کا پس فرمایا حضرت نی چہوڑ دو اوسکو اسلیی کہ صاحب حق کو جگہہ ہی کہنی کی اور خرید کرو اوسکی لیے
اونٹ پس دو اوسکو اونٹ عرض کیا صحابہ نی نہین پاتی ہم یعنی اس عمر کا اونٹ کہ اوس سی لیا تہا مگر زیادہ تر اوسکی عمر سی یعنی اوسکا اونٹ
چہوٹا اور حقیر تہا اور یہہ بڑا اور اچہا فرمایا حضرت نی خرید دو اوسکو یعنی اوسی اونٹ کو کہ پاتی ہو اگرچہ اوس سی زیادہ عمر کا ہو پہر دو اوسکو اونٹ اسلیی کہ
تحقیق بہترتم مین وہ ہی جو اچہا ہو تم مین از روی ادا کرنی قرض کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف وہ تقاضا کرنیوالا کافر ہوگا یہود مین سے
یا غیر اونکی مین سی اور بعضون نی کہا کہ شاید وہ اجہٹ گنوار و نہین سی تہا اور صاحب حق کو جگہہ ہے کہنی کی کہا ابن ملک نی کہ مراد حق سی یہان دین ہے

یعنی جسکا کسی پر قرض آتا ہو پھر وہ تاخیر کری ادا کرنی مین تو پہنچتا ہی قرض خواہ کو یہہ شکوہ کری اوس سی اور پیجاوی اوسکو حاکم کی پاس اور غصہ کری اوسپر ۔ ع **وعنہ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مطل الغنی ظلم فاذا اتبع احدکم علی ملی فلیتبع متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تاخیر کرنا غنی کا ظلم ہی پس جب حوالہ کیا جاوی ایک تمہارا غنی پر پس چاہیے کہ قبول کرلی حوالہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** تاخیر کرنا الخ یعنی جسکو مقدور ہو ایک چیز کی سول دینی کا اور پہروہ نہ دی یا قرضدار کو مقدور ہی قرض کی ادا کرنی کا اور وہ تاخیر کرتا ہی یہہ ظلم ہی اور لکھا ہی علمانی کہ یہہ فسق ہی اور رد کیجاتی ہی بسبب اسکی گواہی اوسکی اگرچہ اکبار ہوا اور بعضون نی کہا کہ اگر مکرر کری اور عادت کری اوسکی اور جسوقت کہ حوالہ کیا جاوی الخ یعنی ایک شخص پر قرض ہو کسیکا اور وہ مقدور نہین رکھتا ادا کرنیکا اور وہ کسی غنی کو کہی کہ تو میری طرف سی ادا کر پس چاہیے قرض خواہ کو کہ اس بات کو جلد یسی قبول کرلی تاکہ اوسکا مال ضائع نہو اور یہہ امر استحباب کی لیی ہی اور بعضون نی کہا وجوب کی لیی اور بعضون نی کہا اباحۃ کی لیی ۔ ع **وعن** کعب بن مالک انہ تقاضی ابن ابی حدرد دینا لہ علیہ فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد فارتفعت اصواتہما حتی سمعہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو فی بیتہ فخرج الیہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی کشف سجف حجرتہ ونادی کعب بن مالک قال لبیک یا رسول اللہ فاشار بیدہ ان ضع الشطر من دینک قال کعب قد فعلت یا رسول اللہ قال قم فاقضہ متفق علیہ اور روایت ہی کعب بن مالک سی یہہ کہ اونہون نی تقاضا کیا ابن ابی حدرد سی اپنی دین کا کہ تہا اوسپر بیچ زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین پس بلند ہوئین اوازین دونونکی یہانتک کہ سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آوازونکو اور حضرت تہی گہر اپنی مین پس ارادہ نکلنی کا کیا طرف اونکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہانتک کہ کہولا پردہ اپنی حجرہ کا اور پکارا کعب بن مالک کو فرمایا ای کعب عرض کیا کعب نے حاضر ہون یارسول اللہ پس اشارہ کیا حضرت نی اپنی ہاتہہ سی یہہ کہ موقوف کر آدہا اپنی دین سی کہا کعب نے تحقیق کیا مینی یارسول اللہ فرمایا حضرت نی ابن ابی حدرد کو کہڑا ہو پس ادا کر باقی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** احادیث سی معلوم ہوا کہ جائز ہی تقاضا کرنا دین کا مسجد مین اور سفارش کرنی صاحب حق سی اور صلح کروادینی جہگڑنیوالونمین اور قبول کرنا سفارش کا غیر معصیت مین ۔ ع **وعن** سلمۃ بن الاکوع قال کنا جلوسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ اتی بجنازۃ فقالوا صل علیہا فقال ہل علیہ دین قالوا لا فصلی علیہا ثم اتی بجنازۃ اخری فقال ہل علیہ دین قیل نعم قال فہل ترک شیئا قالوا ثلثۃ دنانیر فصلی علیہا ثم اتی بالثالثۃ فقال ہل علیہ دین قالوا ثلثۃ دنانیر قال ہل ترک شیئا قالوا لا قال صلوا علی صاحبکم قال ابو قتادۃ صل علیہ یا رسول اللہ وعلی دینہ فصلی علیہ رواہ البخاری اور روایت ہی سلمہ بن الاکوع سی کہا ہم بیٹہے تہے نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگاہ لایا گیا جنازہ پس کہا صحابہ نی نماز پڑہیی اسپر فرمایا حضرت نی کیا ہی اسپر دین کہا صحابہ نی کہ نہین پہر نماز پڑہی اوسپر پہر لایا گیا ایک اور جنازہ پس فرمایا کیا ہی اسپر دین کہا گیا ہان پس فرمایا گیا چہوڑا گیا ہی کچہہ عرض کیا صحابہ نی کہ چہوڑ گیا ہی تین دینار پس نماز پڑہی اوسپر پہر لایا گیا تیسرا جنازہ پس فرمایا کیا ہی اسپر دین کہا صحابہ نی تین دینار فرمایا کیا چہوڑ گیا ہی کچہہ عرض کیا کہ نہین فرمایا پڑہو نماز اپنی یار پر کہا ابو قتادہ نی کہ نماز پڑہیی اسپر یارسول اللہ اور میری ذمہ پر ہی دین اسکا پس نماز پڑہی حضرت نی اوسپر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** احتمال ہی کہ یہہ تینون جنازی ایک دن اور ایک مجلس مین آئی ہون یا کئی دنون اور کئی مجلسون مین اور دوسری شخص پر وہی تین دینار کا قرض ہو ویگا جو اسکی پاس سی نکلین اسلیی حضرت نی اوسپر نماز پڑہی اور تیسری پاس جو مال ادای دین کی اپنی نکلا اور حضرت نی اوسپر نماز نہ پڑہی یہہ یا تو اسلیی تہا کہ لوگ پرہیز کرین دین سی اور باز رہین تاخیر و تقصیر کرنیسی ادا مین یا مناسب جانا

حضرت نی کہ مین دعا کرون اوسکی لیی اور وہ موقوف رہی یعنی قبول نہو بسبب اسکی کہ اسپر حق لوگونکی ہین اور سحدیث مین دلیل ہی اسپر کہ ضامن ہونا میت کیطرفسی جایز ہی برابر ہی کہ چھوڑا ہو مال ادای دین کی لیی یا نہ چھوڑا ہو اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور اکثر علما کا بخلاف امام ابو حنیفہ کی کہ اونکے نزدیک یہہ نہین درست ذکرہ الطیبی اور یہہ بعضی علمانی لکہا ہی کہ دلیل پکڑی ہی سابقہ احدیث کی ابو یوسف اور محمد اور مالک اور شافعی اور احمد نے اسپر کہ صحیح ہی کفالہ اوس میت کیطرفسی کہ نہین چھوڑا مال اور ہوا وسپر دین اسلیی کہ اگر نہ صحیح ہوتی کفالت تو حضرت نماز نہ پڑہتی اور امام ابو حنیفہ نی کہا کہ نہین صحیح ہی کفالت میت مفلس کیطرفسی اسلیی کہ کفالت میت مفلس کیطرفسی کفالت ہی دین ساقط کی اور کفالت دین ساقط کی باطل ہی اور حدیث مین احتمال ہی یحیہ کہ ہوا قرار ساتھہ کفالت پہلی کی اور احتمال یحیہ بہی ہے کہ ہو وعدہ نہ کفالت ف ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ یُرِیْدُ اَدَاءَهَا اَدَّی اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ اَخَذَ یُرِیْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ مُتَّفَقٌ وَرَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کی مال لوگونکا ارادہ رکہتا ہو ادا اوسکی یعنی قرض نی احتیاج کی لیی اور وہ ارادہ رکہتا ہو اوسکی ادا کا اور کوشش کرتا ہو اوسمین ادا کریگا اللہ تعالی اوس سے یعنی مدد کریگا اوسکی اسکی ادا پر دنیا مین یا اسطی کردیگا حق والی کو عقبی مین اور جو شخص کہ لی مال ارادہ رکہتا ہو ضائع کرنی اوسکا یعنی قرض لی بغیر احتیاج کی اور نہ قصد ہو اوسکی ادا کرنیکا ضائع کریگا اوسکو اللہ اوسپر یعنی نہین مدد کرنیکا اوسکی اور نہین فراخ کریگا اوسپر رزق اوسکا بلکہ تلف کریگا مال اوسکا اسلیی کہ قصد کیا اوسنی مسلمانکی مال تلف کرنیکا نقل کی یحیہ بخاری نے وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَیْرَ مُدْبِرٍ یُکَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّیْ خَطَایَایَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَلَمَّا اَدْبَرَ نَادَاهُ فَقَالَ نَعَمْ اِلَّا الدَّیْنَ کَذٰلِکَ قَالَ جِبْرَئِیْلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ خبر دو مجکو اگر مارا جاؤنمین بیچ راہ اللہ کی اسحالمین کہ ہونگا مین صبر کرنیوالا ثواب ہونیوالا ثواب کا یعنی نہ قصد کرنیوالا ستانی اور دکہانی کا متوجہ ہونیوالا نہ پیٹہ دینیوالا کیا جھاڑیگا اللہ تعالی مجسی گناہ میری پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہان پس جب پیٹہہ پہیری اوس شخص نے پکارا حضرت نی اوسکو پہر فرمایا ہان یعنی اللہ تعالی سب گناہ بخشتا ہی لیکن دین نہین بخشتا اسیطرح سی کہا جبرئیل نی اور وحی لائی نقل کی یہہ مسلم نی ف اس سی یحیہ معلوم ہوا کہ بندونکی حقوق مین بڑی تنگی اور دشواری ہی اور یحیہ بہی معلوم ہوا کہ حضرت جبرئیل ع حضرت سی کچہہ باتین سوای قرآن کی بہی کہہ جاتی تہی ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُغْفَرُ لِلشَّهِیْدِ کُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّیْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی یحیہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بخشی جاتی ہین واسطے شہید کی تمام گناہ مگر دین نقل کی یہہ مسلم نی ف تمام گناہ صغیرہ اور کبیرہ اور دین سی مراد ہین حقوق آدمیون کی خواہ مال کیلئے اسکی ذمہ ہو خواہ خون کیلئے کیا ہو خواہ آبروریزی کی ہو کسیکے یعنی برا لکہا ہو کسیکو یا غیبت کی ہو کسیکے وغیر ذلک یہہ نہین بخشی جاوینگی بسبب شہادت کی اور کہا ابن ملک نی کہ کہا ہی بعضون نی کہ یہہ بیچ حق شہداء بر یعنی جنگل کی ہی اسلیی کہ بروایت کیا ہی ابن ماجہ نی ابو امامہ سی بطریق مرفوع کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ شہید دریا کی بخشی جاتی ہین تمام گناہ اور دین بہی ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُؤْتَی بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفّٰی عَلَیْهِ الدَّیْنُ فَیَسْاَلُ هَلْ تَرَکَ لِدَیْنِهٖ قَضَاءً فَاِنْ حُدِّثَ اَنَّهٗ تَرَکَ وَفَاءً صَلّٰی وَاِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِیْنَ صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْفُتُوْحَ قَامَ فَقَالَ اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَتَرَکَ دَیْنًا فَعَلَیَّ قَضَاءُهٗ وَمَنْ تَرَکَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لایا جاتا اونکی پاس

آدمی مردہ استحال مین کہ ہوتا اوسپر دین پس پوچہتی کہ کیا چھوڑا ہی واسطی ادای دین اپنی کی مال پس اگر بیان کیا جاتا پچہ کہ وہ چھوڑ گیا ہی اسقدر کہ دین ادا ہو جاویگا تو نماز پڑہتی اوسپر اور اگر نہ چھوڑ گیا ہوتا کچہہ فرماتی واسطی مسلمانونکی کہ پڑہو نماز اپنی یار پر یعنی آپ نماز نہ پڑہتی اورونکو فرماتی کہ تم پڑہو پس جب کہولین اللہ تعالی نبی حضرت پر فتوحین یعنی غنیمتین ہاتھہ لگین کہڑی ہوئی یعنی خطبہ کی لہی پس فرمایا کہ مین لائق ترہون ساتھہ مسلمانونکی اونکی جانونسی پس جو کوئی مری مسلمانونسی اور چھوڑ جاوی دین یعنی اور نہ ہو کچہہ اوسکا مال پس میری ذمہ پر ہی ادا کرنا دین اوسیکا اور جو شخص کہ چھوڑ جاوی مال پس وہ واسطی وارثون اوسیکے ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

ف لائق ترہون الخ یعنی ہر چیز مین امور دین اور دنیا سی پس واجب ہے مومنو پر یہہ کہ ہون حضرت محبوب تر طرف اونکی جانون اونکی سے اور حضرت کی حکم کو مقدم کرین اپنی نفسون کی حکم سی اور حضرت کی حق کو مقدم جانین اپنی نفسون کی حق سی اور شفقت اونکی حضرت پر زیادہ ہو بہ نسبت شفقت اونکیکی اپنی نفسونپر اور اسیطرح شفقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائق ترہی شفقت اونکی سی اپنی نفسونپر پس جب حاصل ہوئی حضرت کو غنیمت تو ہوئی لائق تر ساتھہ ادا کرنی دین اونکیکی جیساکہ فرمایا من ترکی الخ اور واسطی وارثون اوسکی کی یعنی بعد ادا کرنی دین اوسکی کی اور کہا بعضون نی کہ تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ادا کرتی قرض مردونکا بیت المال مین سی اور یہہ ظاہر ہی اور بعضون نی کہا کہ حضرت اپنی مال مین سی ادا کرتی تھی پہر کہا بعضون نی کہ تھا یہہ ادا کرنا دین کا واجب حضرت پر اور بعضون نی کہا کہ تھا یہہ تبرعا یعنی از راہ احسان کی ش ؛

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ خَلْدَۃَ الزُّرَقِیِّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ فِیْ صَاحِبٍ لَنَا قَدْ اَفْلَسَ فَقَالَ ھٰذَا الَّذِیْ قَضٰی فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا رَجُلٍ مَاتَ اَوْ اَفْلَسَ فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ اَحَقُّ بِمَتَاعِہٖ اِذَا وَجَدَہٗ بِعَیْنِہٖ رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی خلدہ زرقی سی کہا آئی ہم پاس ابوہریرہ کے بیچ مقدمہ ایک یار اپنی کی کہ تحقیق مفلس ہو گیا تہا یعنی اور اوسکی پاس اسباب تو کچہہ نہین دیا تہا مول اوسکا پس پوچہا ہمنی کہ کیا حکم ہی اوسکا پس کہا ابوہریرہ نی کہ یہہ ماننداوس شخص کے ہی کہ حکم فرمایا اوسکی مقدمہ مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص مری یا مفلس ہو جاوی پس مالک اسباب کا لائق ترہی ساتھہ اسباب اپنی کی جبکہ پاوی جونکا تون نقل کی یہہ شافعی اور ابن ماجہ نی ف بیان اسکا اسی باب کی پہلی فصل مین ہو چکا ہی

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَۃٌ بِدَیْنِہٖ حَتّٰی یُقْضٰی عَنْہُ رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روح مومن کی لٹکائی جاتی ہی بدلی دین اپنی کی یعنی نہین داخل ہوتی جنت مین اور نہین پہنچتی بیچ جماعت بندگان صالح کی یہانتک کہ ادا کیا جاوی دین اوسکا نقل کی یہہ شافعی اور احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے

ف کہا ہی بعضون نی کہ دین جو جنت سی روکی گا یہانتک کہ بدلہ لیا جاوی وہ وہ دین ہی کہ روپیا قرض لیکر خرچ کیا واہیات مین اور اسراف کیا اور جسنی قرض لیا حق واجب کی ادا کرنیکی لیی بقدر ضرورت کی اور مال بقدر ادا کرنیکی نہ چھوڑا تو اللہ تعالی اوسکو رکہتی کا نہین جنت سی انشاء اللہ تعالی مگر سلطان یعنی حاکم کو چاہیی کہ ادا کری اوسکی طرفسی اور وہ نہ ادا کریگا تو اللہ تعالی اوسکی قرض خواہونکو راضی کر دیگا ش ؛

وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَاحِبُ الدَّیْنِ مَاسُوْرٌ بِدَیْنِہٖ یَشْکُوْ اِلٰی رَبِّہِ الْوَحْدَۃَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَرُوِیَ اَنَّ مُعَاذًا کَانَ یَدَّانُ فَاَتٰی غُرَمَاؤُہٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَاعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَالَہٗ کُلَّہٗ فِیْ دَیْنِہٖ حَتّٰی قَامَ مُعَاذٌ بِغَیْرِ شَیْءٍ مُرْسَلٌ ھٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ وَلَمْ اَجِدْہُ فِی الْاُصُوْلِ اِلَّا فِی الْمُنْتَقٰی وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ شَابًّا سَخِیًّا وَ

كان لا يمسك شيئا فلم يزل يدان حتى اغرق ماله كله في الدين فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فكلمه ليكلم غرماءه فلو
تركوا لاحد لتركوا لمعاذ لاجل رسول الله صلى الله عليه وسلم فباع رسول الله صلى الله عليه وسلم لهم ماله حتى قام
معاذ بغير شيء رواه سعيد في تفسيره مرسلا اور روایہ ہے ابن عباس سے کہ کھا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قرضدار قید کیا جاویگا بسبب دین اپنی کی یعنی حبس کی جاویگی
اور صالحین کی صحبت مین پہنچنے سی روکا جاویگا شکوہ کریگا طرف پروردگار اپنی کی تنہائی کا دن قیامت کی نقل کی یہہ شرح السنہ مین اور روایت
کی گئی یہہ کہ معاذ بن جبل تھی لیتی قرض بھرائی قرض خواہ اونکی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی طلب دین کی لیی پس پہنچا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم فی مال اونکا سا اونکی دین مین یعنی اونکی دین ادا کرنیکی لیی یہانتک کہ ہوگئی معاذ مفلس یہہ حدیث مرسل ہی اور یہہ لفظ مصابیح کی ہین
اور نہین پائی مینی یہہ حدیث اصول مین یعنی صحاح ستہ وغیرہ لین مگر متقی مین اسطرح اور روایت ہی عبد الرحمن بن کعب بن مالک کے سی کھا تھی معاذ
بن جبل جوان سخی اور تھی نہ پاس رکھتی اپنی کوئی چیز یعنی مال مین سی بسبب سخاوت کی پس ہمیشہ قرض لیا کرتی تھی یہانتک کہ ڈبو دیا مال اپنا سارا
قرض مین پھر آئی معاذ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس بات کی حضرت سی تاکہ کھین اونکی قرض خواہون سی یعنی یہہ کہ قرض چھوڑ دین
سب یا بعض پس فرمایا حضرت نی اونہون نی کچھہ نہ چھوڑا پس اگر چھوڑتی قرض کیسکی لیی تو البتہ چھوڑتی معاذ کی لیی واسطی خاطر رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیچا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قرض خواہونکی لیی مال معاذ کا یہانتک کہ ہوگئی معاذ مفلس نقل
کی یہہ سعید نی اپنی سنن مین بطریق ارسال کی ف شکوہ کریگا الخ یعنی اپنی پروردگار سی شکوہ کریگا اپنی تنہائی اور وحشت قبر کا
یعنی صالحین جنت مین جاوینگی اور یہہ اونکی پاس جانیسی محروم رہیگا اور نہ کوئی سفارشی نظر آویگا کہ چھڑاوی اوس تنہائی سی یہانتک کہ
حق دین سی چھٹکارا پاوی ساتھہ دینی نیکیون اوسکی کی قرض خواہ کو بار کھنی گناہون قرض خواہ کی اوسپر یا ساتھہ راضی کرنی اللہ تعالی کی قرضخواہ
کو اپنی فضل سی پس چھٹی تنہائی سی اوسکی لیی عذاب ہوگی کہ بڑا رنج پاویگا اوس سی عیاذا باللہ منہ اور ایک روایت مین آیا کہ قرضدار قید کیا جاویگا
اپنی دین کی اپنی قبر مین شکوہ کریگا طرف اللہ تعالی کی تنہائی کا اور نہین پائی مینی یہہ اصول مین الخ اصول اون کتابونکو کہتی ہین کہ جنمین حدیثین معتبر
مندرج لکھی گئی ہین احمد متقی نام ہی کتاب ابن تیمی کا پس مولف مشکوۃ کا کہتا ہی کہ یہہ لفظ مصابیح کی ہین اور نہین پایا مین اسکو اصول ہیز
مگر متقی مین ساتھہ ان الفاظ کی وعن عبد الرحمن الخ کھا طیبی نے کہ یہہ عبارت ہی کتاب متقی کی لایا اسکو مولف تاکہ معلوم ہو کہ یہہ حدیث اگرچہ ان
اصول مین نہین ہی کہ دیکھا اونکو مولف نی لیکن موجود ہی متقی مین پس اگر نہوتی یہہ بعض اصول مین تو نہ لاتا اسکو صاحب متقی اپنی کتاب مین
انتہی پس چاہیی کہ لفظ وعن ہیچ عبارت وعن عبد الرحمن کی سیاہی سی لکھا حاوی نہ سرخی سی فاضل حلبی وَعَنِ الشَّرِيدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهُ وَعُقُوبَتَهُ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يُحِلُّ عِرْضَهُ يَغْلُظُ لَهُ وَعُقُوبَتَهُ يَحْبِسُ لَهُ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی شرید سی کہ کھا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رنگ نا غنی کا حلال کرتا ہی بی آبروئی اوسکی کو اور سزا دینی اوسکی کو
کھا ابن مبارک نی حلال کرنا بی آبروئی اوسکی کا یہہ کہ سخت کھا جاوی اوسکو اور اوسکو سزا یہہ ہے کہ قید کروایا جاوی اوسکو نقل کی یہہ ابو داود
اور نسائی نی ف یعنی غنی ہو کر جو قرض خواہ کا قرض ادا کری تو مباح ہوتی ہی آبروریزی اوسکی اور سزا دینی اوسکی کہ کلام سخت کہا جاوی اوسکو
اور قید کری اوسکو حاکم کی حکم سی اسلیی کہ ظلم کرنا اوسکا ظلم ہی نفع وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَى صَاحِبِكُمْ دَيْنٌ قَالُوا نَعَمْ قَالَ هَلْ تَرَكَ لَهُ مِنْ وَفَاءٍ قَالُوا لَا قَالَ
صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيَّ دَيْنُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ مَعْنَاهُ وَقَالَ

ف

فَكُّ اللّٰهُ رِهَانَكَ مِنَ النَّارِ كَمَا فَكَكْتَ رِهَانَ أَخِيكَ الْمُسْلِمِ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقْضِي عَنْ أَخِيهِ دَيْنَهُ إِلَّا فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک جنازہ تاکہ نماز پڑہین اوسپر پس فرمایا ایا ہی تمہاری یار پر قرض کہا لوگون نی ہان فرمایا کہ چھوڑ گیا ہی واسطی قرض اپنی کے یعنی مال بقدر ادا کی عرض کیا کہ نہین فرمایا پڑہو نماز اپنی یار پر یعنی مین نہین پڑہتی کا کہا علی بن ابی طالب نی کہ میری ذمہ پر ہی ادا کرنا دین اوسکیکا ای رسول خدا پس آگی بڑہی حضرت اور نماز پڑہی اوسپر اور ایک روایت مین معنے احدیث کی ہین یعنی الفاظ مذکورہ اور یہہ زیادہ ہے کہ فرمایا حضرت نی یعنی حضرت علی کو کہ خلاص آگیا خلاص کری اللہ تعالی نفس تیرکو آگ دوزخ سی جیسا کہ خلاص کیا تو نی نفس بھائی مسلمان اپنی کا نہین کوئی بندہ مسلمان کہ ادا کری اپنی بہائی کیطرف سی دین اوسکا مگر کہ خلاص کریگا اللہ تعالی نفس اوسکیکو دن قیامت کی نقل کی ہیہہ شرح السنہ مین

وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنَ الْكِبْرِ وَالْغُلُولِ وَالدَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مری اسحال مین کہ وہ پاک ہو کبر سی اور خیانت سی اور قرض سی داخل ہوگا جنت مین یعنی ساتھہ مقبولون کی نقل کی ہیہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی

وَعَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَعْظَمَ الذُّنُوبِ عِنْدَ اللّٰهِ أَنْ يَلْقَاهُ بِهَا عَبْدٌ بَعْدَ الْكَبَائِرِ الَّتِي نَهَى اللّٰهُ عَنْهَا أَنْ يَمُوتَ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ لَا يَدَعُ لَهُ قَضَاءً رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا تحقیق بہت بڑا گناہ ہو مین نزدیک اللہ کی ہیہہ ہے کہ ملی اللہ تعالی سی ساتھہ گناہونکی بندہ پیچہی کبیرہ گناہونکی کہ منع کیا اللہ تعالی نی اوسی چھہ ہی کہ مری آدمی اسحال مین کہ اوسپر ہو دین کہ نہ چھوڑی مال واسطے اوسکی بقدر ادا کی نقل کی چھہ احمد اور ابوداود نی ف پیچہی کبیرہ گناہونکی اسلیی کہا کہ نفس دین کبائر سی نہین ہی بلکہ وہ مستحب ہے جیسا کہ آیا ہی بعض احادیث مین اور نہی جو آئی ہی اوس سے بسبب عارض کی ہی کہ وہ ضائع کرنا حقوق لوگونکا ہی بخلاف کبائر کی کہ وہ منع کیی گئی لذاتہا ہین طیبی نی ایک توجیہ خوب یہہ ہے کہ جو کبیرہ گناہ کہ مشہور ہین مانند شرک اور زنا وغیرہما کی انکی بعد درجہ اسکا ہی بسبب اس توجیہ کی چھہ بھی اور کبیرہ گناہ ہو نہین داخل ہا مولانا

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا وَالْمُسْلِمُونَ عَلٰى شُرُوطِهِمْ إِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَأَبُو دَاوُدَ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهُ عِنْدَ قَوْلِهِ شُرُوطِهِمْ اور روایت ہی عمرو بن عوف مزنی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا صلح جائز ہی درمیان مسلمانونکی مگر وہ صلح کہ حرام کری حلال کو یا حلال کری حرام کو اور مسلمان اپنی شرطون پر ہین یعنی شرطین کہ آپسمین کرتے ہین صلح وجنگ مین اور سوائی انکمین لازم ہی رعایت اونکی مگر وہ شرط کہ حرام کری حلال کو یا حلال کری حرام کو نقل کی ہیہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور ابوداود نی اور تمام ہوئی روایت ابوداود کی لفظ شروطہم تک ف مکروہ صلح الخ مثلاً صلح کری اسپر کہ نہین حجبت کرینگا بیوی کی سوکن سی تو یہہ صلح نہین درست کہ اسمین حرام سمجہا حلال کو اور اسیطرح وہ صلح ہی نہین درست ہے کہ حلال کری حرام کو مثلاً صلح کرنی شراب اور سور پر اور وہ شرط کہ حرام کری حلال کو مثلاً شرط کری اپنی بیوی کی لیکی نہین صحبت کرینگا اپنی لونڈی سی اور حلال کری حرام کو مثلاً یہہ شرط کری کہ نکاح کرونگا بیوی کی بہن سے ساتھہ بیوی کی تو ایسی شرطین نہین درست مناسبت احدیث کی ساتھہ عنوان باب کی غیر ظاہر ہی مگر یہہ کہ کہا جاوی کہ صلح بیع وشرا مین وقت افلاس کی ہوتی ہے واللہ اعلم

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسرا

عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ أَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ فَأَتَيْنَا

بہ مکۃ فجاء نا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمشی فساومنا بسراویل فبعناہ ووزن رجل یزن بالاجر فقال لہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم زن وارجح رواہ احمد وابو داود والترمذی وابن ماجۃ والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح
روایت ہی سوید بن قیس سی کہ کھالایا مین اور مخرفہ عبدی کپڑا ہجر کی لیی ہجر سی کہ نام ہی ایک مکان کا قریب مدینہ کی پس لائی ہم اوسکو مکہ مین ہمارے
ہماری پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسحالمین کہ پیادہ پا چلتی تہی یعنی سوار نہ تہی پس چکایا ہمسی پائجامہ پس بیچا ہمنی اوسکو اور اوس جگہہ
ایک شخص تولتا تہا مول بدلی مزدوری کی یعنی تولنی پر مزدوری لیتا تھا پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تول دی تو یعنی مول
اور زیادہ تول یعنی جھکتا مول تہیرا ہی اوس سی کچھہ زیادہ تول دی نقل کی یہہ احمد اور ابو داود اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی
اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی ف ابو یعلی اپنی مسند مین ابوہریرہ سی لایا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ پائجامہ چار درہم کو
خریدا اور اسحدیث سی معلوم ہوا کہ حضرت نی پائجامہ خریدا اور پہننا پائجامہ کا ثابت نہین ہوا اور اسحدیث مین بیان ہی حضرت کی تواضع کا کہ پیادہ
پا اونکی پاس تشریف لائی اور پائجامہ چکایا اور اسمین بیان ہی حضرت کی خلق و کرم کا کہ قیمت سی زیادہ دیا اور مناسبت اس حدیث کی ہی ساتھہ
عنوان باب کی غیر ظاہر ہی مگر یہہ کھین کہ زیادہ دینا قیمت کا بسبب افلاس بیچنی والی کی ہوا ہی ۱۲ ع وعن جابر قال کان لی علی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم دین فقضانی وزادنی رواہ ابو داود اور روایت ہی جابر سی کہ کھا تہا قرض میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پس دیا مجکو اور
زیادہ دیا مجکو نقل کی یہہ ابو داود نی ف ان دونون حدیثون سی معلوم ہوا کہ جو شخص دین ادا کری اور کچھہ زیادہ دی اپنی طرفسی کہ شرط درمیان
نہ آئی ہو سو نری سی تو یہہ درست ہے اسکو حکم سود کا نہین مولانا وعن عبد اللہ بن ابی ربیعۃ قال استقرض منی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم اربعین الفا فجاءہ مال فدفعہ الی وقال بارک اللہ تعالی فی اھلک ومالک انما جزاء السلف الحمد والاداء
رواہ النسائی اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی ربیعہ سی کہ کھا قرض لیی مجسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی چالیس ہزار یعنی درہم پس آیا حضرت
کی پاس مال بہت پس دیا سب مال یا پس دیی وہ چالیس ہزار درہم اوسمین سی مجکو اور فرمایا برکت دی تجکو اللہ تعالے بیچ اہل تیری کی اور مال تیری کی انہین ہے
بدلہ قرض کا مگر شکر و ثنا کرنی اور ادا کرنا نقل کی یہہ نسائی نی وعن عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من کان لہ علی رجل حق فمن اخرہ کان لہ بکل یوم صدقۃ رواہ احمد
اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کھا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی کسی شخص پر حق پس وہ شخص تاخیر کری اوسکو بیچ
اپنی حق کی طلب کرنی مین تاخیر کری ہوگا واسطی اوسکی بدلے ہر دن کی صدقہ نقل کی یہہ احمد نی وعن سعد بن الاطول قال مات اخی
وترک ثلثمائۃ درہم دینار وترک ولدا صغارا فاردت ان انفق علیہم فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اخاک محبوس
بدینہ فاقض عنہ قال فذھبت فقضیت عنہ ثم جئت فقلت یا رسول اللہ قد قضیت عنہ ولم تبق لہ امراۃ تدعی دینارا
ولیست لہا بینۃ قال اعطہا فانہا صادقۃ رواہ احمد اور روایت ہی سعد بن الطول سی کہ کھا مرا بہائی میرا اور چھوڑ گیا تین سو دینار اور چھوڑ گیا لڑکی چھوٹی
پس چاہا مینی یہہ کہ خرچ کرون مین اوپر یعنی اور قرض اوسکا نہ ادا کرون پس فرمایا واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہائی تیرا مقید کیا گیا ہی اپنے
دین اپنی کی یعنی عالم برزخ مین قید ہی کہ نہین پہنچ سکتا وہانکی نعمتونکو اور رضا حق کے پاس پس ادا کر اوسکیطرفسی کھا سعد نی پس گیا مین اور ادا کیا مینی قرض
اوسکی طرفسی پہر آیا مینی اور عرض کیا مینی کہ یا رسول اللہ تحقیق ادا کیا مینی اوسکی طرفسی اور نہین باقی رہی مگر ایک عورت کہ دعوی کرتی ہی دو دینار کا
اور نہین واسطی اوسکی گواہ فرمایا دی اوسکو اسلیی کہ تحقیق وہ سچی ہی نقل کی یہہ احمد نی ف باتو حضرت کو حال اوسکی قرض کا بغیر وحی کے

معلوم ہو کا پس حکم کیا اوسکو دینی کا اسلیے کہ جائز ہی حاکم کو یہہ کہ حکم کری ساتھہ علم اپنی کی اور یا حضرت کو وجہی سی حال اوسکی قرض کا معلوم ہوا ہو اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ دین میراث پر مقدم ہی ط ج **وعن** محمد بن عبد اللہ بن جحش قال کنا جلوسا بفناء المسجد حیث یوضع الجنائز ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس بین ظہرانینا فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بصرہ قبل السماء فنظر ثم طأطأ بصرہ ووضع یدہ علی جبہتہ قال سبحان اللہ سبحان اللہ ماذا نزل من التشدید قال فسکتنا یومنا ولیلتنا فلم نر الا خیرا حتی اصبحنا قال محمد فسالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما التشدید الذی نزل قال فی الدین والذی نفس محمد بیدہ لو ان رجلا قتل فی سبیل اللہ ثم عاش ثم قتل فی سبیل اللہ ثم عاش ثم قتل فی سبیل اللہ ثم عاش وعلیہ دین ما دخل الجنۃ حتی یقضی دینہ رواہ احمد وفی شرح السنۃ

اور روایت سی محمد بیٹی عبد اللہ بیٹی جحش کیسی کہ کہا تھی ہم یعنی صحابہ بیٹھی ہوئی پیچ صحن متصل مسجد کی اوسجگہ کہ رکھی جاتی جنازی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھی ہوئی تہی درمیان ہماری پس اوتہائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نظر اپنی طرف آسمان کی پس دیکھا پھر جھکائی نظر اپنی اور رکھا ہاتھہ اپنا اوپر پیشانی اپنی کی کہا سبحان اللہ سبحان اللہ یعنی از راہ تعجب کے کہ کسقدر اوتری سختی کھا رادی نی پس چپ رہی ہم یعنی سوال اوسسی اور رات پس نہ دیکھی ہمنی مگر بھلائی یعنی سختی اور عذاب نہ دیکھا ہمنی یعنی اونھون نی خیال کیا تھا کہ مراد سختی سی عذاب ہی بالفعل نازل ہوگا سو نہ دیکھا یہانتک کہ صبح کی ہمنی کہا محمد بن عبد اللہ راوی نی پس پوچھا میںنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کیا سختی ہی جو کہ اوتری فرمایا پیچ مقدار دین کی سختی اوتری ہی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان محمد کی پیچ ہاتھہ اوسیکی ہی اگر کوئی شخص مارا جاوی اللہ کی راہ مین پھر زندہ ہو پھر مارا جاوی اللہ کی راہ مین پھر زندہ ہو پھر مارا جاوی اللہ کی راہ مین پھر زندہ ہو اور اوسپر ہو دین نہین داخل ہوگا بہشت مین یہانتک کہ ادا کیا جاوی دین اوسکا یعنی اگر کئی بار اللہ کی راہ مین مارا جاوی تو بھی کفارہ دین کا نہین ہوتا نقل کی یہہ احمد نی اور شرح السنہ مین مانند اسکی ہی یعنی مطلب بھی ہی اور لفظ اوسکی اور **ف** اسمین دلیل ہی اسپر کہ جنازہ پر نماز مسجد مین نڑہ سکتی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ ع

باب الشرکۃ والوکالۃ

باب ہی بیچ بیان شرکت اور وکالت کی **ف** شرکۃ دو قسم پر ہی شرکت ملک اور شرکت عقد شرکت ملک تو یہہ ہی کہ مالک ہون دو شخص عین کے یعنی ایک چیز کی از راہ وارث کی یا خریدنیکی یا کوئی ہبہ کری اون دونون کو کچھہ یا غالب ہون دو شخص چیز مباح پر مثلا شکار کرین دو شخص وغیرذالک یا مل جاوی مال دو شخصونکا اسطرح کہ نہ متمیز ہو سکی یعنی ایک جنس مال دونو پاس تھا وہ مل گیا جیسی دو وایک کا دوسریکی دو دمین مل جاوی یا دونون قصدا اوس مال کو ملا دیوین پس اس شرکت کا حکم یہہ ہی کہ ہر ایک دوسریکی حصہ مین اجنبی ہی اور جائز ہی بیچنا اپنی حصہ کا اپنی شریک کے ہاتھہ اور غیر شریک کی ہاتھہ بھی بیچنا جائز ہی اپنی حصہ کا بغیر اذن شریک کی سوای دونون قسمون اخیر کی یعنی دونون فی مال ملا دیا ہونا یا آپسی مل گیا ہو تو اسکا بیچنا بغیر اذن شریک کی درست نہین اور شرکت عقد یہہ ہی کہ کہی ایک دوسری سی کہ شریک کیا میںنی تجکو فلانی چیز مین اور دوسرا قبول کرلی اور رکن شرکۃ عقد کا ایجاب و قبول ہی اور شرط اوسکی یہہ ہی کہ نحوا اسمین کوئی چیز ایسی کہ قطع کری شرکۃ کو مانند شرط کرنی معین روپیون کی فائدہ مین سی واسطی ایک کی اون دونون مین سی یعنی اگر دو شریکونمین سی ایک یہہ شرط کرلی کہ جو فائدہ ہوگا اسمین سی پانچ روپی مین یا سو گا مثلا پس ایسی شرط شرکۃ کو قطع کردیتی ہی نہ ہونا اسکا شرط ہی اس شرکۃ کی اور یہہ شرکۃ عقد چار قسم پر ہی شرکۃ مفاوضہ اور شرکۃ عنان اور شرکۃ صنائع والتقبل اور شرکۃ وجوہ شرکۃ مفاوضہ تو یہہ ہی کہ شریک ہون دو شخص کہ برابر ہون دونون تصرف مین اور دین مین اور مال مین اور فایدہ مین اور متضمن ہوتی ہی یہہ شرکۃ وکالۃ اور کفالۃ کو یعنی ایک دوسری کا وکیل اور کفیل ہوتا ہی پس نہین جائز ہی یہہ شرکۃ درمیان مسلمان اور ذمی کے

اسلیے کہ دین مین مساوی نہین اور نہ درمیان غلام اور آزاد کی اور نہ درمیان بالغ اور لڑکیکی اسلیے کہ تصرف مین مساوی نہین اور ضروری ہی اسمین لفظ مفاوضہ کا یا بیان کرنا تمام مقتضیات اوسکے کا اور نہین شرط ہی اسمین دینا مال کا اور نہ ملانا مال کا وقت عقد کی اور اون دونونمین سی جو کوئی کچھہ مول لیوے گا سو امی طعام اور لباس اپنی الگ الگ پس وہ دونونکا ہوگا اور نہین صحیح شرکۃ مفاوضہ اور عنان مگر ساتھہ روپی یا اشرفی یا پیسونکی کہ جنکا چلن ہو تردیکہام محمد کی اور ساتھہ دلی سونی اور چاندی کی اگر معاملہ کرتی ہونگی لوگ ساتھہ اونکی اور اگر ایک دونون شرکیونمین سی مالک ہوا بسبب ارثکی یا اور جہتہ کی ایسی مال کا کہ جسمین مفاوضہ درست ہوسکتی ہی مانند روپی اشرفی کی تو شرکۃ مفاوضہ جاتی رہی اور شرکۃ عنان ہوگئی اور اگر وارث ہوا ایک دو شرکیونمین سی ایسی چیز کا کہ جسمین شرکۃ مفاوضہ نہین ہوسکتی مانند اسباب اور مکان وزمین کی باقی رہی شرکت مفاوضہ اور شرکۃ عنان یہہ ہے کہ شریک ہون دو شخص کہ برابر ہون چیزون ذکر کیگئی مین یعنی تصرف وغیرہ مین یا برابر ہون اور یہہ شرکۃ متضمن ہوتی ہی وکالت کو نہ کفالت کو اور شرکۃ صنائع و التقبل یہہ ہی کہ شریک ہون دو حرفی والی مثلاً دو درزی ہون یا ایک رنگریز اور دوسرا درزی ہو اس شرط پر کہ قبول کرین کام دونون اور ہو کسب درمیان دونون کی یعنی دونون ملکر کسب کرین اور اگر شرط کرین دونون کام کرنی مین آدہون آدہ کی اور نفع مین یہہ شرط کرین کہ دوتہائی ایک لی اور ایک تہائی ایک لیوے تو جائز ہی اور جو کام کہ ایک لی گا دونونمین سی لازم ہوگا دونونپر کرنا اوسکا پس ہر ایک سی طلب کرنا کام کا پہنچتا ہی اور ہر ایک کو مزدوری مانگنی اور ہو جاویگا دینی والا مزدور یکساتھہ ذینی کی ایک کو اون دونونمین سی اور کمائی درمیان دونون کے ہوگی اگرچہ کام کری ایک اون دونونمین سے فقط اور شرکۃ وجوہ یہہ ہی کہ دو شخص کہ اون پاس مال ہو نہین شریک ہون اسطرح کہ اپنی وجاہت وروبت سی اسباب مول لاکر بیچین گے اور نفع درمیان دونون کی ہو جسقدر شرط کرین پس اگر شرط کرین دونون اسمین بطور مفاوضہ کی تو صحیح ہی اور اگر مطلق رکھین تو بطور شرکۃ عنان کی ہوگی اور متضمن ہی یہہ شرکۃ وکالۃ کو چیز اوسچیز کی کہ مول لین یعنی ایک دوسریکا وکیل ہوتا ہی پس اگر شرط کرین دونون آدہون آدہ ہونا چیز خرید کی گئی کالا اوسمین باتہائی ایکے لیی اور دو تہائی ایک کی لیی تو نفع بہی اسیطرح ہوگا اور شرط زیادتی کی باطل ہی اور نہین جائز ہی شرکۃ اوسچیز مین کہ نہین صحیح ہی وکالۃ اوسمین مانند گانی لکڑیونکی اور گھانس کی اور شکار کرنی اور پانی لانی کی جو جمع کریگا وہ اوسیکا ہوگا اور اگر مدد کی دوسری نی وہ مزدوری اپنی لیی بحسب معمول وعرف کی اور وکالۃ کی معنی ہین قائم کرنا غیر کا جاہہ اپنی تصرف مین اور شرط وکالۃ کی یہہ ہی کہ موکل مالک تصرف کا ہو اور وکیل جانتا ہو عقد کو یہہ ملتقی الابحر مین سی مختصر کر لکہا ہی جسکو مفصل دیکہنا منظور ہو اس مقام کو وہ ملتقی مین سی یا اور فقہ کی کتاب مین سی دیکہہ لی **الفصل الاول** فصل پہلی

عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اَنَّهٗ كَانَ يَخْرُجُ بِهٖ جَدُّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ اِلَى السُّوْقِ فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ اَشْرِكْنَا فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ فَيُشْرِكُهُمْ فَرُبَّمَا اَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا اِلَى الْمَنْزِلِ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ ذَهَبَتْ بِهٖ اُمُّهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ رَاْسَهٗ وَدَعَا لَهٗ بِالْبَرَكَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

روایت ہی زہرہ بن معبد سی یہہ کہ وہ تھی کہ لیجاتی اونکو دادا اونکی عبداللہ بن ہشام طرف بازار کی پس خریدتی دادا اونکی غلہ پھر ملتی اونسی ابن عمر اور ابن زبیر پس کہتی وہ دونون اونکو کہ شریک کرلی ہمکو اسلیے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دعا کی ہی واسطی تیری ساتھہ برکت کی پس شریک کرتی دادا میری اونکو پس اکثر باتی دادا میری فائدہ مقدار بوجہہ اونٹ کی غلہ بی نقصان یعنی بہ برکت دعا حضرت کی پھر بہیجتی اوسکو طرف مکان اپنی اور تھی عبداللہ بن ہشام کہ لی گئی تہی اونکو مان اونکی یعنی بغرض طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ہاتھہ پہیرا سر پر اوسکی اور دعا کی واسطی اوسکی ساتھہ برکت کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی شرکت عقود مین بیع **وعن ابی هريرة**

قالت الانصار للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اقسم بیننا وبین اخواننا النخیل قال لا تکفونا المؤونۃ ونشرککم فی الثمرۃ قالوا سمعنا واطعنا رواہ البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا انصار نے واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تقسیم کرو درمیان ہماری اور درمیان بھائیون ہمارے کی درخت کھجور کی فرمایا نہین تقسیم کرتا مین کفایت کرو تم ہمسی یعنی مہاجرونسی محنت کو یعنی فقط تمہین محنت کرونگے ہم نہین کرنی اور شریک ہونگی ہم تمہاری میوہ مین کہا انصار نی سنا ہمنی اور مانا ہمنی نقل کی بیہقی بخاری نی ف یعنی جب مہاجر ہجرت کر کر آئی مدینی مین اور مال اپنا کی وغیرہا مین چھوڑا ئی تو اوسوقت انصار نے بیہ بات عرض کی کہ درخت کھجور کی ہماری ہم مین اور ہماری بھائیون مہاجرین مین تقسیم کر دیجی اوسکی جواب مین حضرت نی فرمایا کہ مین درخت نہین تقسیم کرتا تمہین محافظت کرو انکی اور پانی وغیرہ دینی کی محنت اپنی ذمہ رکھو ان بیچارونسی محنت نہین ہوسکنی کی جب میوہ تیار ہوگا تو تم دونون فرقون مین بانٹ دونگا اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہے مدد کرنی بھائی مسلمانونکی اور دور کرنا مشقت کا اونسی اور اسمین بیان ہی صحت شرکہ کا ع وعن عروۃ بن ابی الجعد البارقی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطاہ دینارا لیشتری لہ شاۃ فاشتری لہ شاتین فباع احدہما بدینار وأتاہ بشاۃ ودینار فدعا لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیعہ بالبرکۃ فکان لو اشتری ترابا لربح فیہ رواہ البخاری اور روایت ہی عروہ بن ابی الجعد بارقی سی بیہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیا اوسکو ایک دینار تاکہ خریدی واسطی اونکی ایک بکری پس خریدین اونسی واسطی حضرت کے دو بکریان پھر بیچی ایک اونمین سی ایک دینار کو اور لائی حضرت کی پاس ایک بکرے اور ایک دینار پس دعا کی واسطی عروہ کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ مین اوسکی ساتھہ برکت کے پس تھی عروہ اگر خریدتی مٹی البتہ فائدہ اوٹھاتی اوسمین نقل کی بیہقی بخاری نی ف کہا ابن ملک نی اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی وکیل کرنا معاملات مین اور تمام اونسی چیزونمین کی جاری ہوتی ہی اوسمین نیابت اور جو کوئی بیچی مال غیر کا بغیر اذن اوسکی منعقد ہو جاتی ہی بیع لیکن موقوف ہوتی ہی صحت اوسکی اوپر اذن مالک کی اور یہی مذہب ہمارا اور کہا شافعی نی کہ نہین جائز ہی اگرچہ راضی ہو مالک بعد اوسکی ع الفصل الثانی فصل دوسرے عن ابی ہریرۃ رفعہ قال ان اللہ عز وجل یقول انا ثالث الشریکین مالم یخن احدہما صاحبہ فاذا خانہ خرجت من بینہما رواہ ابوداود وزاد رزین وجاء الشیطان اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ پہنچائی حدیث حضرت تک کہ فرمایا حضرت نی تحقیق اللہ عزوجل فرماتا ہی مین تیسرا ہون دو شریکون کا جب تک کہ نہین خیانت کرتا ایک اونکا شریک اپنی سی پس جسوقت خیانت کرتا ہی اوسکی نکلتا ہون نہین درمیان اون دونون کی سی نقل کی بیہقی ابوداود نی اور زیادہ کیا رزین نی اور آتا ہی شیطان ف تیسرا ہون الخ یعنی ہمراہ اونکی ہون ساتھہ محافظت و برکت کی کہ محفوظ رکھتا ہون مال اونکا اور دیتا ہون اون دونونکو رزق وخیر اونکی معاملات مین اور مدد کرتا ہون اون دونون کی اور نکلتا ہون من الخ یعنی جاتی رہتی ہی برکت بسبب نکالنی حفاظت کی اون دونونسی اور اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہے شرکت کرنی اسلیی کہ برکت اوترتی ہی اللہ تعالی کیطرف اوسمین بخلاف اسکی کہ اکیلا ہو اسلیی کہ ہر ایک دونون شریکونمین سی سعی کرتا ہی بیچ حفاظت مال شریک اپنی کی اور اللہ تعالی مدد گار رہتا ہی بندہ کا جب تک کہ بندہ اپنی بھائی مسلمانکی مدد مین ہوتا ہی ع وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ادّ الامانۃ الی من ائتمنک ولا تخن من خانک رواہ الترمذی وابوداود والدارمی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پہنچا امانت کو طرف اوس شخص کے کہ امانت دار کری تجکو اور نہ خیانت کر تو اوس شخص کے کہ خیانت کری تیری نقل کی بیہقی ترمذی اور ابوداود اور دارمی نی ف کہا قاضی نی کہ مراد بیہہ ہی کہ نہ معاملہ کر خائن سی مانند معاملہ اوسکی کی پس ہوویگا تو مثل اوسکی اور نہین داخل ہی اسمین وہ کہ لیوی مانند حق اپنی کی مال جاحد یعنی منکر کی سی اسلیی کہ بیہہ حق اپنا لیتا ہی اور نہین ہی عدوان یعنی زیادتی اور خیانت عدوان ہی اور مذہب امام اعظم رح کا بیہہ ہی کہ اگر کسیکا کچھہ کسیکے

ذمہ آتا ہو اور حقدار اوسکی مال ادا قادر نہ ہو تو اوسکی مال مین سی بقدر اپنے حق کی لیلی بشرطیکہ جس مال پر قادر ہوا ہی وہ جنس اوس مال سی ہو کہ اوسکی ذمہ مثل اوس کی کسیکی ذمہ تھی اور یہہ اوسکی روپون پر قادر ہو تو دس روپی اپنی لی لی کذا یفہم من الہدایۃ ع ۞ مولانا وعن جابر قال اردت الخروج الی خیبر فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسلمت علیہ وقلت انی اردت الخروج الی خیبر فقال اذا اتیت وکیلی فخذ منہ خمسۃ عشر وسقا فان ابتغی منک ایۃ فضع یدک علی ترقوتہ رواہ ابوداود اور روایت ہی جابر سی کہ کہا ارادہ کیا مینی نکلنی کا طرف خیبر کی پس آیا مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی بارادہ رخصت ہونیکی پس سلام کیا اوپر اور کہا مینی تحقیق مین ارادہ رکھتا ہون نکلنا طرف خیبر کی پس فرمایا جسوقت کہ پہنچی تو میری وکیل کی پاس پس لی اوس سی پندرہ وسق پھر اگر مانگی تجسی کوئی نشانی پس رکھہ ہاتھہ اپنا اوپر چاق اوسکی نقل کی یہہ ابوداود نی ف پندرہ وسق یعنی کھجورین اور وسق ہوتا ہی ساٹھہ چوسیر وزنکا اور حضرت نی اوس وکیل کو تعلیم کر دیا ہوگا کہ جو کوئی میری طرفسی کچھہ مانگنی آوی اور تو اوس سی نشان دلوانیکا طلب کری اور وہ ہاتھہ تیری حلق پر رکھدی تو جان لیا کہ مینی بہیجا ہی اوسکو پس حضرت نی وہی نشانی سکھا کر اوسکو بہیجا وکیل اس پہی سی دیوی ۞ الفصل الثالث فصل تیسری عن صہیب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث فیہن البرکۃ البیع الی اجل والمقارضۃ واخلاط البر بالشعیر للبیت لا للبیع رواہ ابن ماجہ روایت ہی صہیب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین چیزین ہین کہ اونمین برکت یعنی خیر کثیر ہی بیچنا بوعدہ یعنی مہلت دینی مشتری کو مول مین اور مضاربتہ اور ملانا گہونکا ساتہہ جو کی واسطی خرچ گہر کی نہ واسطی بیچنی کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف مضاربتہ یہہ ہی کہ ایک شخص اپنا مال سوداگری کی لیی کسیکو دی اور وہ محنت کری اور آپسمین نفع تہیرالین آدہون آدہ یا کم وبیش اور جو ملالیوی گہونمین گہر کی خرچ کی لیی تہہ سی ہو جاوین اور بیچنی کے لیی نہ ملاوی کہ یہہ گناہ وقریب ہی ع ۞ وعن حکیم بن حزام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث معہ بدینار لیشتری لہ بہ اضحیۃ فاشتری لہ بہا اضحیۃ وباعہ بدینارین فرجع فاشتری اضحیۃ بدینار وجاء بالدینار الذی استفضل من الاخری فتصدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالدینار فدعا لہ ان یبارک لہ فی تجارتہ رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہی حکیم بن حزام سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہیجا ساتہہ اونکی ایک دینار تاکہ خریدی واسطی حضرت کی ساتہہ اوس دینار کی قربانی پس خریدا حکیم نی ایک مینڈہا یا دنبا دینار کو اور بیچا وہ دو دینار کو پس پہرا یعنی اپنی گہر کو پہرا اوس خریدنی سی اور شروع اور معاملہ مین کیا پس خریدی قربانی ایک دینار کو اور پہرلایا اوسکو اور دینار کو کہ بچ رہا دوسری سی یعنی قیمت اوس قربانی کی سی کہ بیچا اوسکو پس دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ دینار اور دعا کی واسطی حکیم کی یہہ کہ برکت دیجاوی واسطی اوسکی بیچ سوداگری اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی ۞ باب الغصب والعاریۃ یہہ باب ہی بیچ بیان غصب کی اور حالت کی ف غصب چہین لینا مال کیسکا ازراہ ظلم کے بغیر چوری کی اور عاریۃ کو سب جانتی ہین حاجت بیان نہین ع ۞ الفصل الاول فصل پہلی عن سعید بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اخذ شبرا من الارض ظلما فانہ یطوقہ یوم القیمۃ من سبع ارضین متفق علیہ روایت ہی سعید بن زید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو تخصص کر لی بالشت بہر زمین مین سی ازراہ ظلم کی پس تحقیق وہ زمین بطور طوق کی پہنائی جاویگی اوسکی گردنمین من قیامت کی ساتون زمینون مین سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی وہ ٹکڑا زمین کا ساتون طبق زمین سی لیکر اوسکی گردنمین ڈالینگی اور شرح السنہ مین لکہا ہی معنی طوق پہنانی کی یہہ ہین کہ دہنسا دیگا اوسکو اللہ تعالی زمین مین پس ہوگا ٹکڑا غصب کیا گیا اوسکی گردنمین مانند طوق کی ۞ ع ۞ وعن ابن عمر

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحلبن احد ماشیۃ امرئ بغیر اذنہ ایحب احدکم ان یوتی مشربتہ فتکسر خزانتہ فینتقل طعامہ وانما یخزن لھم ضروع مواشیھم اطعمانھم رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ دوہے دودھ کوئی شخص کسی شخص کی جانور کا بی اذن اوسکی یعنی بدون حکم و رضا اوسکے کیا تم رکھتا ہی ایک تمھارا یعنی نہین دوست رکھتا ہے کہ آوے کوئی خزانہ اوسکے مین پس توڑا جاوی خزانہ اوسکا اور اوٹھالیا جاوی غلہ اوسکا اور سوای اسکی نہین کہ حفاظت کرتی ہین واسطے ونکی تمہن مواشی اونکی طعامون اونکی نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے نہن اونکی مواشی کی ہیچ حفاظت کرتے ہین دودھ کی بمنزلہ خزانون تمھاریکی ہین جو کہ محفوظ رکھتی ہین غلہ تمہاری کو پس جو شخص اونکی مواشی کا دودھ دوہتی ہے گویا اوسنے توڑی خزانہ اونکی اور چرا لیا اونمین سے کچھ اور شرح السنۃ مین لکھا ہی کہ اسپر عمل ہی اکثر اہل علم کا کہ نہین جائز ہی دودھ دوہنا کسیکے مواشی کا بغیر اذن اوسکے مگر جبکہ بیقرار ہو بھوک سے تو بقدر ضرورۃ کی پی لی اور ضمان دی یعنی قیمت اوسکی دی اگر اوسکی پاس ہوا وسیوقت دینی والا حاضر ہوین پاس ہو تب دی ع وعن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند بعض نسائہ فارسلت احدی امھات المؤمنین بصحفۃ فیھا طعام فضربت التی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتھا ید الخادم فسقطت الصحفۃ فانفلقت فجمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلق الصحفۃ ثم جعل یجمع فیھا الطعام الذی کان فی الصحفۃ ویقول غارت امکم ثم حبس الخادم حتی اتی بصحفۃ من عند التی ھو فی بیتھا فدفع الصحفۃ الصحیحۃ الی التی کسرت صحفتھا وامسک المکسورۃ فی بیت التی کسرت رواہ البخاری اور روایت ہی انس سے کہ کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک بعضی بیبیون اپنے کی یعنی حضرت عائشہ کی پس بھیجی ایک نے بیبیون مین سی یعنی زینب یا صفیہ یا ام سلمہ نے رکابی اوسمین تھا کہانا پس مارا اون بی بی نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھی اون کی گھر مین یعنی عائشہ نے خادم کی ہاتھہ کو پس گری رکابی اور ٹوٹ گئی پس جمع کیی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹکڑی رکابی کی پھر اکٹھا کیا ٹکڑون مین کہانا کہ تھا رکابی مین اور فرمایا کہ غیرت کے مان تمھاری نے پھر ٹھیرا رکھا خادم کو یہان تک کہ لائی گئی رکابی اوسی بی بی کی پاس سے کہ حضرت اوسکی گھر مین تھی پس بھیجی رکابی ثابت طرف اوسی بی بی کی کہ توڑی گئی تھی رکابی اوسکی اور رکھہ لی ٹوٹی ہوئی رکابی اونکی گھر مین کہ توڑی تھی جنھون نے نقل کی یہ بخاری نے ف خادم لونڈی کو بھی کہتی ہین اور غلام کو بھی اور یہان لونڈی مراد ہی اور حضرت نے جو کہانا اکٹھا کیا اسی معلوم ہوا حضرت کا کمال تحمل اور تواضع اور خوش گذرانی بی بیونکی ساتھہ اور تعظیم کرنی نعمت پروردگار کی اور مان تمھاری نے یہہ خطاب عام ہی اس قصہ سے والی کو حضرت نے عذر بیان کیا اون بی بی کی طرف سے کہ یہہ بات صادر ہوئی بسبب غیرت کی کہ جبلت مین ہے عورت کی کہ اپنی سوکن پر رشک لیجاتی ہی اس طرح کا رشک نہین دفع کر سکتی اوسکو اپنی نفس سے یہ اس لیے بیان فرمایا کہ تا لوگ اس فعل کو حمل برائی پر نہ کرین بلکہ جان لین کہ باقتضای بشری یہہ امر سرزد ہوا اور کہا قاضی نے اس حدیث کو اس بات مین لائی کہ ایک طرح کا غصب تھا تو تا رکابی کا اس لیے کہ تلف کرنا مال غیر کا ہتا اگرچہ کسی سبب سے ہو یا یہکہ بھیجنا طعام کا بطور تحفہ کی تھا اور جس رکابی مین کہ طعام آیا تھا وہ بطریق عاریۃ کی تھی ع ومولانا وعن عبد اللہ بن یزید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ نھی عن النھبۃ والمثلۃ رواہ البخاری اور روایت ہی عبد اللہ بن یزید سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع کیا آپ نے لوٹنی سے اور مثلہ کرنی سے نقل کی یہہ بخاری نے ف لوٹنا مال مسلمانکا حرام ہی اور مثلہ سے کاٹنا ناک کا اور کانون کا اور رانند انگیکا اور یہہ حرام ہی ع وعن جابر قال انکسفت الشمس فی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم مات ابراھیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی بالناس ست رکعات باربع سجدات فانصرف

وَقَدْ اضْتِ الشَّمْسُ وَقَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ تُوعَدُونَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي صَلَوتِي هٰذِهِ لَقَدْ جِيءَ بِالنَّارِ وَذٰلِكَ حِينَ
رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ مَخَافَةَ أَنْ يُصِيبَنِي مِنْ لَفْحِهَا وَحَتّٰى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَكَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ
بِمِحْجَنِهِ فَإِنْ فُطِنَ لَهُ قَالَ إِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِي وَإِنْ غُفِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهِ وَحَتّٰى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَةَ الْهِرَّةِ الَّتِي
رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ جُوعًا ثُمَّ جِيءَ بِالْجَنَّةِ وَذٰلِكَ حِينَ
رَأَيْتُمُونِي تَقَدَّمْتُ حَتّٰى قُمْتُ فِي مَقَامِي وَلَقَدْ مَدَدْتُ يَدَيَّ وَأَنَا أُرِيدُ
أَنْ أَتَنَاوَلَ مِنْ ثَمَرِهَا لِتَنْظُرُوا إِلَيْهِ ثُمَّ بَدَا لِي أَنْ لَا أَفْعَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی جابر سی کہ کھا گھا سورج ہیچ عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جسدن کہ مری ابراہیم بیٹی رسول خدا صلی اللہ وسلم کی پس نماز پڑہائی حضرت
نبی لوگونکو چھہ رکوع ساتھہ چار سجدونکی یعنی دو رکعتین پڑہیں ہر رکعت مین تین تین رکوع کیی اور دو دو سجدی پھر پوچھی کہ سی سحالمین کہ ہوگیا تھا آفتاب جیسا کہ نہما
اور فرمایا نہین کوئی چیز کہ وعدہ دیی جاتی ہو تم اوسکا مگر تحقیق دیکھی مینی وہ چیز اس نماز اپنی کی البتہ تحقیق لائی گئی دوزخ اور یہہ اوسوقت تہا کہ دیکھا
مجکو یہی بیٹی اوس سی کہ پہونچی مجکو گرمی اوسکی اور یہانتک کہ دیکھا مینی اوسمین مجکو رسز کی لاٹہی یعنی عمرو بن لحی کو اسحالمین کہ کہینچتا ہی انتڑیان اپنی دوزخ مین اور تہا
وہ چرواتا حاجیونکی چیزین ساتھہ لاٹہی کجدار اپنی کی پس اگر جانا جاتا ساتھہ اوسکی کسیکا کہ اٹک آئی ہی لاٹہی مین یعنی آپ سی اور اگر نہ جانا جاتا
ساتھہ اوسکی لیجاتا اوسچیز کو اور یہانتک کہ دیکھا مینی دوزخ مین ایک عورۃ بلی والی کو کہ باندہ رکھا تھا اوسنی بلی کو پس نہ کھلاتی تہی اوسکو کچھہ اور نہ چہوڑتی
تھی اوسکو کہ کھاوی حشرات الارض یعنی چوہی وغیرہ یہانتک کہ مرگئی ماری بہوک کی پھر لائی گئی بہشت یعنی حضرت کی پاس اور یہہ اوسوقت تہا کہ دیکھا مجکو
بجاوکہ آگی بڑہا یہانتک کہ کہڑا ہوا مین اپنی جگہہ کہڑی ہونیکی مین اور تحقیق دراز کیا مینی ہاتھہ اپنا حال ارادہ رکھتا تھا مین یہہ کہ لونمین میوی اوسکی سی تاکہ دیکھو
طرف اوسکی پھر عقل مین آیا مری یہہ کہ نہ کرونمین یعنی تاکہ ایمان تمہارا ساتھہ غیب کی ہو نقل کی یہہ مسلم فی ف اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ بہشت و
دوزخ پیدا ہوچکی ہین اور موجود ہین اور یہی مذہب ہی اہل سنت کا اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ ہٹ جانا ہلاک و عذاب کی جگہہ سی سنت ہی اور تہوڑا سا عمل نہیں
باطل کرتا نماز کو اور بعضے قول عذاب دیی جاتی ہین دوزخ مین اب بھی ۴ ع وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِينَةِ فَاسْتَعَارَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا مِنْ أَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ الْمَنْدُوبُ فَرَكِبَ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی قتادہ سی کہ کھا سنا مینی انس سی کہ کہتی تہی ہی مدینہ مین گہبراہٹ و خوف یعنی بسبب اسکی کہ لشکر کفار کا قریب آگیا تہا پس عاریۃ مانگا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی گہوڑا ابوطلحہ سی کہ کہا جاتا تہا اوس گہوڑیکو مندوب یعنی مشہا پس سوار ہوئی حضرت یعنی اوسپر اور نکلی مدینہ سی تحقیق
خبر کی ایسی پس جیکہ پہری فرمایا نہین دیکھی مینی کچھہ خوف کی چیز اور تحقیق پایا مینی اسگہوڑیکو کشادہ قدم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم فی ف ابوطلحہ کا
گہوڑا بہلی نہایت مشہا تہا حضرت کی سواری مبارک کی برکت سی تیز رو ہوگیا اور اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی عاریۃ مانگ لینا جانور کا اور جائز ہی نام رکہنا
جانور کا اور اسیطرح نام رکہنا سامان لڑائی کا اور جائز ہی کوشش کرنی ہیچ دریافت کرنی خبر دشمن کی اور مستحب ہے خوش خبری دینی لوگونکو بعد خوف کی جیکہ
جاتا رہی خوف اور اسمین بیان ہی حضرت کی شجاعت کا ۴ ع **الْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسرا عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ
عُرْوَةَ مُرْسَلًا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ روایت ہی سعید بن زید سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ فرمایا جو شخص کہ زندہ
کیا زمین مردہ کو پس وہ واسطی اوسکی ہی اور نہین واسطی رگ ظالم کی حق کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نی یعنی متصل اور روایت کی مالک نی

مرفوعاً بطریق ارسال کی اور رکھا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی ف زندہ کری الخ یعنی جو شخص کہ آبادکری زمین ویران کو پس وہ ملک اوسکی ہی بشرطیکہ کسی مسلمان کی ملک نہواور نہ متعلق ہو ساتھہ کا مون مصلحت شہر کی یا گاؤنکی جیسکہ مواشی کی بیٹھنی کی جگہہ ہی یا دہوے کیڑی وہان دہوتی ہین وغیر ذلک اور امام اعظم کی نزدیک اذن ہونا امام کا بہی شرطہے صاحبین اور شافعی اور احمد کی نزدیک نہین شرط یعنی سنہونکی فقہ کی کتابونمین اور مرقات مین مذکور ہین اور نہین واسطی رگ ظالم کی حق یعنی جو کوئی کہیتی کری یا درخت لگاوی بیچ زمین آباد کی ہوئی کسیکے وہ بسبب اسکی مستحق اوس زمین کا نہین ہوتا ۲ ح وعن ابی حرۃ الرقاشی عن عمہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا لا تظلموا الا لا یحل مال امرئ الا بطیب نفس منہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان والدارقطنی فی المجتبیٰ اور روایت ہی ابی حرہ رقاشی سی کہ نقل کی اپنی چچا سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبردار ہو نہ ظلم کرو خبردار ہو نہین حلال مال کسی شخص کا مگر ساتھہ خوشی اوسکی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور دارقطنی نی مجتبیٰ مین وعن عمران بن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا جلب ولا جنب ولا شغار فی الاسلام ومن انتہب نہبۃ فلیس منا رواہ الترمذی اور یہہ روایت ہی عمران بن حصین سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی نہیہ کہ کہا نہین ہی جلب اور نہ جنب اور نہین ہی شغار اسلام مین اور جو شخص کہ لوٹی لوٹنا پس نہین ہی ہم مین سی یعنی ہماری جماعت مین سی نہین یا ہماری طریقہ پر نہین نقل کی یہہ ترمذی نی ف جلب اور جنب ایک قسم کی سباق مین ہوتی ہین اور ایک صدقہ مین اور سباق اوسکو کہتی ہین کہ دو شخص آپسمین گھوڑی دوڑاوین کہ دیکہین کون آگی نکل جاوی پس سباق مین جلب یہہ ہی کہ گھوڑا دوڑانیوالا ایک آدمی اپنی گھوڑیکی پیچہی رکھی کہ گھوڑیکو ماری اور آواز کری اور ہانکی اور جنب اسمین یہہ ہی کہ گھوڑا اپنی ساتھہ رکھی کہ اگر سوار یکا گھوڑا تھکا جاوی تو اوسپر سوار ہوکر آگی نکل جاوی اور صدقہ مین جلب یہہ ہے کہ صدقہ لینی والا کہ صدقات اور زکوۃ لینی کو جاوی تو ایک جگہہ اوتری اور مال والون کی پاس آدمی بہیجی کہ اپنی مکانونسی زکوۃ لیکر یہان آوین اور جنب اسمین یہہ ہی کہ مال والا اپنی مکان سی اور کہین چلا جاوی اور زکوۃ لینی والی کو تکلیف دیوی کہ یہان آن کر زکوۃ لیوی چنانچہ بیان انکا کتاب الصدقات مین گذرا پس انسی منع فرمایا کہ یون نہ چاہیی اور شغار یہہ کہ ایک شخص نکاح کردی اپنی بیٹی یا بہن کا کسیکی ساتھہ اس شرط پر کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح کردی اسسے اور مہر کچہہ نہ ہو یہہ شرط ہی بمنزلہ مہر کی ہوا ور یہہ عقد فاسد ہی اکثر علما کی نزدیک مگر ابو حنیفہ اور سفیان کہتی ہین کہ صحیح ہی اور مہر مثل واجب ہوتا ہی لیکن کرنیوالا اسکا گنہ گار ہوتا ہی نہ کرنا چاہیی ۲ ح وعن السائب بن یزید عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یاخذن احدکم عصا اخیہ لاعبا جادا فمن اخذ عصا اخیہ فلیردہا الیہ رواہ الترمذی وابوداود ورواہ النسائی الی قولہ جادا اور روایت ہی سائب بن یزید سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ نہ لیوی ایک تمہارا لاٹہی اپنی بہائیکی کہیلتی ہوئی قصد کرنیوالا پس جو شخص کہ لیوی لاٹہی بہائی اپنی کی پس چاہیی کہ پہیر دی اوسکو طرف اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی اور روایت ابوداود کی لفظ جادا تک ہی ف کہیلتی ہوئی الخ یعنی لیوی لاٹہی ظاہر مین ہنسی سی اور قصد ہوا اوسکا اسمین یہہ کہ رکہہ چہوڑونگا اس سی منع فرمایا اور ذکر کرنا عصا کا مبالغہ کی لیی ہی کہ ایسی چیز حقیر کی لی لینی کو منع فرمایا تو اوس سی زیادہ مین بطریق اولی منع ہوگا ۲ ح وعن سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من وجد عین مالہ عند رجل فہو احق بہ ویتبع البیع من باعہ رواہ احمد وابوداود والنسائی اور روایت ہی سمرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو شخص کہ پاوی بعینہ اپنا مال نزد کسیکی پس وہ سزاوار ساتہہ اوسکی اور پیچہا کری مول لینی والا اوس شخص کا کہ بیچا ہی اوسکو نقل کی یہہ احمد اور ابوداود اور نسائی نی ف حاصل معنی حدیث کی یہہ ہین

کہ اگر کسی نے غصب کیا یا چرایا مال کسیکا یا جانا رہا مال کسیکا اور دوسرے کی ہاتھہ پڑا اور اوس سے کسی اور نے خریدا پس وہ مالک مال کا کہ مال اپنا خریدنی والیکی پاس جاوی لیلیوی اور وہ خریدنیوالا اوسے بیچنی والیکا کرتی اور مول اپنا اوس سے لیوی ۲ ح ۲ وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال علی الید ما اخذت حتی تؤدی رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہے سمرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اوپر ہاتھہ کی ہی وہ چیز کہ لی یہانتک کہ ادا کری وہ چیز کہ لی ہی حاصل یہہ کہ جو شخص مال کسیکا لیطوق جہین لینی کی یا چرا لیکی یا عاریت کی یا امانت کے طور پہنچا دینا اوسپیر کا کہ لی ہی یہانتک کہ ادا کری وہ چیز کہ لی ہی حاصل یہہ کہ جو شخص مال کسیکا لیطوق جہین لینی کی یا چرا لیکی یا عاریت کی یا امانت کے اوسپر ہی مال پہنچا دینا پس واجب ہی دیدینا چہینی ہوئی مال کا اگرچہ نہ مانگی مالک اور واجب ہی دینا عاریت کا جبکہ پوری ہو چکی مدت اگر ایک مدت معین کی ہی اور امانت کا دینا نہین لازم ہی مگر جبکہ طلب کری مالک ۲ ع وعن حرام بن سعد بن محیصۃ ان ناقۃ للبراء بن عازب دخلت حائطا فافسدت فقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان علی اہل الحوائط حفظہا بالنہار وان ما افسدت المواشی باللیل ضامن علی اہلہا رواہ مالک وابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہی حرام بن محیصہ کی سے کہ اونٹنی براء بن عازب کی گھس گئی ایک باغ مین اور خراب کیا پس حکم دیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ باغ والونپر ہی نگہبانی باغونکی دنکو اور تحقیق وہ باغ خراب کری انکو مواشی رات کو ضمان یعنی بدلہ دینا آتا ہی مواشی کے مالکونپر نقل کی یہہ مالک ابو داود اور ابن ماجہ نے ف حاصل یہہ کہ اگر مواشی تلف کری باغ کسیکا دنکو مالک چارپایہ کو بدلہ دینا اوسکا نہین آتا اسلیے کہ دنکو محافظت کرنی باغ کی باغ والی پر ہی پس تقصیر اوسکی طرف سی ہوئی اور اگر رات کو تلف کری تو بدلہ مالک چارپایہ پر ہے بسبب تقصیر اوسکی کہ رات کو محافظت کرنی جانور کی اوسپر ہی اور یہہ اوس صورت مین ہی کہ مالک چارپایہ کا ہمراہ اوسکی نہو اور اگر ہمراہ ہوگا بدلہ دینا آویگا اوسکو برابر ہی کہ سوار ہوا اوسپر یا ہانکتا ہوا اوسکو یا کھینچتا ہوا اوسکو اور برابر ہی کہ تلف کری چارپایہ اپنی ہاتھہ سی یا پاؤن سی یا مونہہ سی اور یہہ مذہب مالک اور شافعی کا ہی اور مذہب حنفیہ کا یہہ ہی کہ اگر مالک چارپایہ کا ہمراہ اوسکی نہو بدلہ دینا اوسکو نہین آتا دن ہو یا رات ۲ ح ۲ وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العجماء جبار وقال النار جبار رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پاؤن جو ہی معاف ہی اور فرمایا آگ بہی معاف ہی نقل کی یہہ ابو داود نے ف یعنی اگر جانور کی پاؤن سی کوئی چیز تلف ہو جاوی تو اوسکی مالک پر ضمان یعنی بدلہ نہین بشرطیکہ مالک ساتھہ اوسکی نہوا اور اسیطرح کسی نے آگ جلائی بغیر قصد ظلم اور ایذا رسانی کی اور اوسمین کسی کے اسباب پر چنگاری ہوا سی جا پڑی اور جلا دیا تو جلانیوالی آگ کی پر ضمان نہین بشرطیکہ جسوقت آگ جلائی تہی اوسوقت ہوا ٹہیری ہوئی تہی اور پھر چلی اور اگر ہوا چلنی کی وقت جلائی تہی تو ضمان آویگا ۲ ع وعن الحسن عن سمرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اتی احدکم علی ماشیۃ فان کان فیہا صاحبہا فلیستاذنہ وان لم یکن فیہا فلیصوت ثلثا فان اجابہ احد فلیستاذنہ وان لم یجبہ احد فلیحتلب ولیشرب ولا یحمل رواہ ابو داود اور روایت ہی حسن سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ آوی کوئی تم مین سی مواشی پر پس اگر ہو اونمین مالک اونکا پس پروانگی مانگی اوس سی یعنی دودہ پینی کی اور اگر نہو مالک پاس اوسکی پس چاہیئے کہ آواز کری تین بار پس اگر جواب دیا اوسکو کسی نے پس پوچہہ لی اوس سی اور اگر جواب دیا اوسکو کسی نے پس دودہ دوہی اور پی لی یعنی بقدر ضرورت کے اور نہ اوٹہا کر لیجاوی اوسمین سی کچہہ نقل کی یہہ ابو داود نے ف یعنی دودہ دوہ کر پی لینا اوسوقت درست ہی کہ حالت اضطرار ہو یعنی بہوک کی ماری مرا جاتا ہو اور یہہ محمول ہی عادت پر یعنی جہان رسم عادت ہو کہ مسافرکو دودہ پینی کو منع نہ کرتی ہون اوس جگہہ بقدر پی لینا درست ہی ۲ ح ۲ وعن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من دخل حائطا فلیاکل ولا یتخذ خبنۃ

رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب اور روایت ہی ابن عمر سی کہ نقل کی نبی صلی اسر علیہ وسلم سی فرمایا جو شخص کہ جاوی کسی باغ مین پس چاہیی کہ کھاوی اور نہ لی جھولی مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہے ف یہہ حکم بہی مضطر کی لیہ ہی یا موافق عادت کی ۴ ع ۴ وعن امیۃ بن صفوان عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استعار منہ ادراعا یوم حنین فقال اغصبا یا محمد قال بل عاریۃ مضمونۃ رواہ ابوداود اور روایت ہی امیہ بیٹی صفوان کی سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یہہ کہ نبی صلی اسر علیہ وسلم نی عاریت لین اوس سی کتنی ایک زرہین دن جنگ حنین کی پس کہا صفوان نی آپ چھینے کی راہ لیتی ہو اسی محمد پس فرمایا بلکہ عاریت لیتا ہون کہ پہیر دیجاوین گی نقل کی یہہ ابوداود نی ف صفوان اوس زمانی مین کافر تہا پہر مسلمان ہوا اور شریح اور حسن اور نخعی اور ثوری اور ابوحنیفہ کی نزدیک عاریت امانت ہوتی ہی عاریت لینی والی پاس اگر تلف ہو بدلہ دینا نہین آتا مگر جبکہ تعدی کری یا اور ابن عباس اور ابوہریرہ اور شافعی اور احمد کی نزدیک بدلہ دینا آتا ہی یعنی قیمت اوسکی دینی آتی ہی پس وہ لفظ مضمونۃ کی معنی یہہ تہے ہین کہ بدلہ دینی گئی ہین اگر جاتی رہین ۴ ع ۴ وعن ابی امامۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول العاریۃ مؤداۃ والمنحۃ مردودۃ والدین مقضی والزعیم غارم رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اسر علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی عاریت ادا کیجاوی یعنی واجب ہی عاریت لینی والی پر پہنچا دینا اوسکا مالک کی تئین اور منحہ پہیری جاوی اور دین ادا کیا جاوے یعنے واجب ہی ادا کرنا اوسکا اور ضامن ضمان بھرنیوالا ہی یعنی جو کوئی کسیکی قرض وغیرہ کا ضامن ہو لازم ہی اوسکو ادا کرنا اوسکا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی ف منحہ سیم کی ریسی اوسکو کہتی ہین کہ دودہ کا جانور کسیکو دی تا وہ دودہ پیوی یا زمین یا باغ دی پیوی وغیرہ کی کہانی کی لیی پس منحہ مین مالک کرنا منفعت کا ہوتا ہی اصل اوسچیز کا پس بعد انتفاع کی واجب ہی پہیر دینا اوسکا ۴ ع ۴ وعن رافع بن عمرو الغفاری قال کنت غلاما ارمی نخل الانصار فاتی بی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال یا غلام لم ترمی النخل قلت آکل قال فلا ترم وکل مما سقط فی اسفلھا ثم مسح راسہ فقال اللھم اشبع بطنہ رواہ الترمذی وابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہی رافع بن عمرو غفاری سی کہا تہا مین لڑکا پہینکتا تہا درخت کہجورون انصار کی پر پس لایا مجکو یعنی لائی مجکو انصار روبرو نبی صلی اسر علیہ وسلم کی اور فرمایا کہ اے لڑکی کیون پہینکتا ہی تو کہجورون پر کہا مینی کہاتا ہون مین کہجورین یعنی کہجورون کی کہانیکی لیی تو پہینکتا ہون نہ اور غرض کی لیی فرمایا پس نہ پہینک تو اور کہا جو گرا پڑا ہو نیچی اوسکی پہر ہاتہ پہیرا میری سر پر اور کہا یا الہی پہر تو پیٹ اسکا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی ف اور کہا جو گرا پڑا ہو الخ یعنی اسلیی کہ اکثر عادت جاری ہی کہ گری ہوئی میوی کی کہانیکو کوئی منع نہین کرتا خصوصا لڑکونکو کہ اونکو ترکاری کی کہانی کی طرف بہت رغبت ہوتی ہی اور کہا طیبی نی اگر وہ مضطر ہوتا تو درخت پر سی بہی توڑنیکی اجازت دیتی ۴ ع ۴ وستاتی حدیث عمرو بن شعیب فی باب اللقطۃ ان شاء اللہ تعالی اور ذکر کرین گی ہم حدیث عمرو بن شعیب کی بیچ باب لقطہ کی اگر چاہیگا اسر تعالی

الفصل الثالث

فصل تیسرے عن سالم عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اخذ من الارض شیئا بغیر حقہ خسف بہ یوم القیمۃ الی سبع ارضین رواہ البخاری روایت ہی سالم سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسر علیہ وسلم نی جو شخص کہ لی زمین سی کچہہ ناحق یعنی ازراہ ظلم کی دہنسایا جاویگا اوسکو دن قیامت کی سات زمینونتک نقل کی یہہ بخاری نی وعن یعلی بن مرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اخذ ارضا بغیر حقہا کلف ان یحمل ترابہا الی المحشر رواہ احمد اور روایت ہی یعلی بن مرہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اسر علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ لی زمین ناحق

یعنی ازراہ ظلم کی تکلیف دیا جاویگا یعنی حکم کیا جاویگا اوسکو یہہ کہ اوٹہاوی مٹی اوسکی سر پر محشر مین نقل کی یہہ احمد فی **ف** پہلی فصل مین کہا کہ طوق کرکر زمین اوسکی گردن مین ڈالی جاویگی اور یہان کہا کہ دہنسایا جاویگا اور مٹی کی اوٹہانیکا حکم کیا جاویگا یہہ قسمین عذاب کے ہین بعضی اوسطرح عذاب دیی جاوینگی اور بعضی اسطرح ش ۞ **وَعَنْهُ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيُّمَا رَجُلٍ ظَلَمَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ كَلَّفَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَحْفِرَهُ حَتّٰى يَبْلُغَ اٰخِرَ سَبْعِ اَرَضِيْنَ ثُمَّ يُطَوَّقُهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ رَوَاهُ اَحْمَدُ ۔ اور روایت ہی یعلی بن مرہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ لیوی ازراہ ظلم کی بالشت بہر زمین سی تکلیف دیوگا اوسکو اللہ غالب بزرگ یعنی قہر مین یہہ کہ کہودی اوسکو یہانتک کہ پہنچی آخر ساتوین زمین تک پہر طوق کرکر ڈالا جاویگی وہ زمین اوسکی گلی مین قیامت تک یہانتک کہ حکم کیا جاوی درمیان لوگونکی نقل کی یہہ احمد فی **بَابُ الشُّفْعَةِ** باب ہی پہچہان شفعہ **ف** شفعہ ساتہہ پیش شین کی مشتق ہی شفع سی معنے ملانی اور جفت کرنیکی یہہ نام اسکا اسلیی رکہا گیا کہ اسمین ملا ہوا ہی زمین خریدی ہوئی کا ساتہہ زمین شفیع کی اور شفعہ ثابت ہی شریک کی لیی تینون اماموں کی نزدیک اور ہمسایہ کی لیی نہین اور نزدیک امام ابوحنیفہ کی اور ہیچ روایت صحیح کی امام احمد سی ثابت ہے ہمسایہ کی لیی بہی اور حدیثین ہیچ شفعہ ہمسایہ کی وارد ہوئی ہین اور صحت کو پہنچے ہین اور جسنی کہ اوسمین کلام کیا ہی بی حجت کلام کیا ہی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلے **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِيْ كُلِّ مَالَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی جابر سی کہ کہا حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ ثابت ہوئی شفع کی ہیچ ہر چیز کی کہ بانٹی گئی ہو یعنی غیر منقول کہ شراکت مین ہو پس جسوقت کہ واقع ہون حدین یعنی تقسیم کیجاوی ملک مشترک اور پہیر بجاوین راہین یعنی ہر ایک کی حصے کے راہ جدی ہو جاوی پس نہین شفع نقل کی یہہ بخاری فی **ف** یعنی بسبب نہ باقی رہنی شرکت کی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ شفعہ شریک کی لیی ہے ہمسایہ کی لیی اور یہی مذہب ہی شافعی کا اور امام اعظم کی نزدیک کہ شفعہ ہمسایہ کے لیی ہی دلیل اونکی اور حدیثین ہین اور احادیث مین وہ تاویل یہہ کرتی ہین کہ مراد یہہ ہے کہ شفعہ شرکت کا نہین ہی پس اس سے نفی شفعہ جوار کی یعنی ہمسائگی کے نہین لازم آتی ش ۞ **وَعَنْهُ** قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِيْ كُلِّ شِرْكَةٍ لَمْ تُقْسَمْ رَبْعَةٍ اَوْ حَائِطٍ لَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَبِيْعَ حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيْكَهٗ فَاِنْ شَاءَ اَخَذَ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ فَاِذَا بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ شفعہ کی ہیچ ہر زمین مشترک کی کہ نہ تقسیم کی گئی ہو باغ ہو نہین حلال ہی مالک بائع کو ہیچنا یہانتک کہ خبر کری اپنی شریک کو پس اگر چاہی لی اور اگر چاہی چہوڑدی پس جسوقت کہ بیچا اور نہ خبر کی اوسکو پس وہ لائق تر ہی ساتہہ اوسکی نقل کی یہہ مسلم فی **ف** الحدیث سی معلوم ہوا کہ شفعہ نہین ہی مگر اوسچیز مین کہ نہ ممکن ہو نقل کرنا اوسکا مانند زمین اور مکان اور باغ کی نہ اوسچیز مین کہ ممکن ہو نقل کرنا اوسکا مانند اسباب اور جانورونکی اور یہی مذہب ہے سب علما کا پہر شفعہ خاص نہین ہی ساتہہ مسلمان کی بلکہ مسلمان اور ذمی مین بہی ہی اور نہین حلال ہیچنا اس سے معلوم ہوا کہ واجب ہی آگاہ کردینا شریک کو جبکہ ارادہ کری بیچنی کا ش ۞ **وَعَنْ** اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی رافع سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمسایہ سزاوار تر ہی بسبب نزدیک ہونی اپنی کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی ہمسایہ لائق تر ہی ساتہہ شفعہ کی اور شفعہ اوسکو پہنچتا ہی جسوقت کہ نزدیک و متصل ہو اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر ثابت ہونی شفعہ کی ہمسایہ کی لیی ش **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعُ جَارٌ جَارَهٗ اَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِيْ جِدَارِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کری ہمسایہ اپنی ہمسایہ کو گاڑنی لکڑی کی سی ہیچ دیوار اپنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

ف یعنی جسصورت مین کہ ضرر نہ کرسی گاڑنا لکڑی کا تو منع نہ کری یہہ امر وجوب کی لیی ہی نزدیک امام احمد اور محدثین کی اور استحباب کی لیی نزدیک امام ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی رح کی ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيْقِ جُعِلَ عَرْضُهُ سَبْعَةَ اَذْرُعٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ اختلاف کرو تم بیچ راہ کی تو ٹہیرایا جاوی چوڑاو اوسکا سات ہاتہہ کا نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی اگر ہو درمیان زمین افتادہ ایک قوم کی راہ اور چاہین وہ عمارت بنانی اوسمین اگر اتفاق کرین ایک مقدار پر تو فبہا اور اگر اختلاف کرین بیچ مقدار اوسکی کی تو مقرر کیجاوی سات ہاتہہ پس مراد حدیث سی تو یہہ ہی جو ذکر کی گئی اور اگر ہو ایک راہ چلتی ہوئی زیادہ سات ہاتہہ سی تو روا نہین کسیکو کہ لیوی کچہہ اوسمین سی اور کہی کہ راہ سات ہاتہہ کی کافی ہی ع الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسرے عَنْ سَعِيْدِ بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَاعَ مِنْكُمْ دَارًا اَوْ عَقَارًا فَمِنْ اَنْ لَا يُبَارِكَ لَهُ اِلَّا اَنْ يَجْعَلَهُ فِي مِثْلِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی سعید بن حریث سی کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ بیچی تم مین سی گہر یا زمین لائق ہی یہہ کہ نہ برکت دیجاوی واسطی اوسکی یعنی اوسکی مول مین مگر یہہ کہ گردانی اوسکو بیچہ مانند اوسکے نقل کی یہہ ابن ماجہ اور دارمی نی ف یعنی بیچیا زمین کا اور مکانات کا بلا ضرورت اور صرف کرنا مول اوسکا منقولات مین غیر مستحب ہے اسلیی کہ غیر منقولات مین منافع بہت ہین اور آفت کم ہی کہ نہین چراتا اوسکو جور بخلاف منقولات کی پس اولی یہہ ہی کہ نہ بیچی غیر منقولات کو اور اگر بیچی تو خرچ کری مول اوسکا زمین و مکانات مین ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهٖ يُنْتَظَرُ بِهَا وَاِنْ كَانَ غَائِبًا اِذَا كَانَ طَرِيْقُهُمَا وَاحِدًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہمسایہ لائق تر ہی ساتھہ شفعہ اپنی کی انتظار کیا جاوی اوسکا بسبب شفعہ کی اگرچہ ہو وہ غائب جسوقت کہ ہو راہ اون دونون کی ایک نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّرِيْكُ شَفِيْعٌ وَالشُّفْعَةُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ قَالَ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَهُوَ اَصَحُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا شریک یعنی زمین مین کہ بیچی جاتی ہی شفیع ہی اور شفعہ بیچ ہر چیز کی ہی یعنی غیر منقولات مین مانند زمین اور باغ اور مانند اوسکی نقل کی یہہ ترمذی نی کہا ترمذی نی اور تحقیق روایت کی گئی ہی یہہ حدیث ابن ابی ملیکہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بطریق ارسال کی اور وہ صحیح تر ہی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً صَوَّبَ اللّٰهُ رَاْسَهُ فِي النَّارِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مُخْتَصَرٌ يَعْنِيْ مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً فِيْ فَلَاةٍ يَسْتَظِلُّ بِهَا ابْنُ السَّبِيْلِ وَالْبَهَائِمُ عَبَثًا وَظُلْمًا بِغَيْرِ حَقٍّ يَكُوْنُ لَهٗ فِيْهَا صَوَّبَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ فِي النَّارِ اور روایت ہی عبد اللہ بن حبیش سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کاٹی درخت بیر کو اوندہا ڈالیگا اللہ تعالی سر اوسکا دوزخ مین نقل کی یہہ ابو داود نی اور کہا یہہ حدیث مختصر ہی یعنی جو شخص کہ کاٹی بیر کو جنگل مین کہ سایہ پکڑتی ہین ساتھہ اوسکے مسافر اور جانور از راہ ظلم و زیادتی کی ساتھہ غیر حق کی کہ ہووی واسطی اوسکی اوس درخت مین تو اوندہا ڈالیگا اللہ تعالی سر اوسکا آگ مین ف لفظ ظلما اور بغیر حق تاکید ہین لفظ عبثا کی یا حق سی مراد شفعہ ہی اور ابو داود کی مراقات الصعود مین لکھا ہی کہ طبرانی نی اپنی کتاب اوسط مین زیادہ کیا ہی کہ جو درخت بیر کا حرم مین کاٹی اوسپر یہہ وعید ہی اور بعضون نی کہا کہ بیری مدینہ کی مراد ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد بیری جنگل کی ہی کہ مسافر اور حیوانات اوسکی سایہ مین آرام پاتی ہون اور بعضون نی کہا کہ مراد وہ بیری ہی کہ ملک کسیکی ہو اور یہہ اوسکو از راہ ظلم کی کاٹ ڈالی ع

الفصل الثالث مفصل ہے عن عثمان بن عفان قال اذا وقعت الحدود فی الارض فلا شفعۃ فیہا ولا شفعۃ
فی بیر ولا فحل النخل رواہ مالک ۔ وروایت ہی عثمان بن عفان رضہ سی کہا جبوقت کہ واقع ہوون حدین زمین مین پس نہین شفعہ یعنی شرکت کا اور نہ
شفعہ ہی بیچ کوین کی اور نہ بیچ درخت کھجور کی نقل کی یہہ مالک نی ف نہ شفعہ ہی کوئی مین اسلیی کہ شفعہ اوس زمین مین ہی کہ احتمال تقسیم کا
رکھی اور کو احتمال تقسیم کا رکھتا ہی نہین اور یہی ہی مذہب شافعی کا اور ہماری تردیک شفعہ ثابت ہی ہر زمین مین اگرچہ احتمال تقسیم کا نرکھی مانند کوئی
اور حمام اور چکی کی اور دلیل ہماری فیصہ حدیث الحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی الشفعۃ فی کل شئی یعنی شفعہ ہر چیز مین ہی یعنی غیر منقول مین اور نہ
بیچ درخت کھجور کی یعنی جسوقت کہ وارث ہوئی کتنی شخص کھجور کی درختونکی اور آپسمین بانٹ لی یعنی درخت اور اوسکی زمین سے ایک درخت نرکو اور دوسرا مادہ کو
اونکا پس جسوقت کہ پہنچی ایک شخص اونمین سی اپنا حصہ مناسبہ حقوق اوسکی درخت نرسی اور غیر اوسکی سی تو نہین ہی شفعہ شریکونکو درخت زمین اسلیی
کہ وہ زمین فحین ہی اور نہ نخلستان ہی بانٹنا اوسکا ۔ ح باب المساقاۃ والمزارعۃ باب ہی بیچ بیان مساقات کی اور مزارعت کے
ف مساقات یہہ ہی کہ اپنی درخت کسیکو دی اور یہہ کہدی کہ انمین پانی دینا اور اصلاح کرنا اور میوہ جو حاصل ہوگا آپسمین بانٹ لین گی آدہون
آدہ یا تہائی یا چوتہائی یا مانند اونکی اور مزارعۃ یہہ کہ کسیکو زمین دی کہ اوس مین بوئی جو اوسمین پیدا ہوا آپسمین بانٹ لین گی آدہوں آدہ وغیر ذلک حاصل کیہ
مساقاۃ درختون مین ہوتی ہی اور مزارعۃ زمین مین اور حکم دونون کا ایک ہی ہے اور مساقاۃ اور مزارعۃ فاسد ہین امام ابوحنیفہ کے نزدیک اور صاحبین اور تینون ائمہ اور علما جاز ہی دلیل امام
ابوحنیفہ کی یہہ ہی کہ یہہ اجارہ ساتہہ اجر مجہول کی اور معدوم کی ہی پس درست نہین اور حدیث مین ہی نہی واقع ہوئی ہی مخابرت سی اور فتوی
صاحبین کی قول پر ہی ۔ ح الفصل الاول مفصل ہے عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم دفع الی یہود خیبر نخل خیبر وارضہا علی ان یعتملوہا من اموالہم ولرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
شطرہا رواہ مسلم وفی روایۃ البخاری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطی خیبر الیہود ان
یعملوہا ویزرعوہا ولہم شطر ما یخرج منہا ۔ روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضہ سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیی یہود خیبر کو
درخت کھجور خیبر کی اور زمین اوسکی اس شرط پر کہ محنت کرین اوسمین اپنی مالونسی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی ہوا وہ امیوہ اوسکا نقل کی یہہ
مسلم نی اور بیچ روایت بخاری کی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیا خیبر یعنی درخت وزراعت خیبر کی یہود کو اس شرط پر کہ محنت کرین اوسمین اور
کہیتی کرین اوسمین اور ہو یہود کی لیی اوا اوسمین سی نکلی اوس سی ف خیبر نام ایک جگہہ کا ہی قریب مدینہ کی اور یہہ حدیث دلیل ہی سب علما کی سوا ابی امام
ابوحنیفہ کی بیچ جائز ہونی مساقات کی اور مزارعت کی اور امام ابوحنیفہ کہتی ہین کہ یہہ اوس قبیلہ سی نہین ہی اسلیی کہ درخت اور زمین حضرت کی ملک سلمی تہی
کہ اونکو بطریق مساقات اور مزارعت کی دیی بلکہ اونہین کی درخت اور زمین کو اوپر مسلم رکھا اور اونپر خراج رکھا اور خراج دو قسم پر ہی خراج موظف اور خراج
مقاسمت خراج موظف یہہ کہ امام ہر سال کچہہ اوسکو لینا مقرر کری جیسیکہ اہل نجران سی ہر سال ایک ہزار اور دو سو حلی یعنی جوڑی لیتی تہی اور خراج مقاسمت
یہہ کہ تقسیم کری آپسمین اوسنچر کو کہ زمین سی نکلی جیسیکہ اہل خیبر سی کیا ۔ ح وعنہ قال کنا نخابر ولا نری بذلک باسا حتی
زعم رافع بن خدیج ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عنہا فترکناہا من اجل ذلک رواہ مسلم
اور روایت ہی عبد اللہ سی کہ کہا تہی ہم مخابرت کرتی اور نہ دیکہتی اوسکا مضائقہ یہانتک کہ کہا رافع بن خدیج نی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا
اس سی پس چہوڑ دیا ہمنی مخابرت کو اس سبب سے نقل کی یہہ مسلم نی ف مخابرہ اوسی مزارعۃ کو کہتی ہین جو کہ اوپر مذکور ہوئی اور یہہ دلیل امام ابوحنیفہ کی
ہے ۔ ح وعن حنظلۃ بن قیس عن رافع بن خدیج قال اخبرنی عماي انہم کانوا یکرون الارض علی عہد النبی

صلی اللہ علیہ وسلم بما ینبت علی الاربعاء او شیء یستثنیہ صاحب الارض فنھانا النبی صلی اللہ علیہ وسلم
عن ذلک فقلت لرافع فکیف ھی بالدراھم والدنانیر فقال لیس بھا باس وکان الذی نھی عن ذلک ما لو نظر فیہ ذو الفھم
بالحلال والحرام لم یجیزوہ لما فیہ من المخاطرۃ متفق علیہ اور روایت ہی حنظلہ بن قیس سی کہ نقل کی رافع بن خدیج سی کہ کہا خبر دی مجکو دو چچاؤن میری
نی یہہ کہ صحابہ کرایہ کو دیتی تہی زمین پہ عہد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ اوسپر کہ کی پیداہوا نالیون پر یعنی کرایہ کو دیتی تہی زمین اس شرط پر کہ زراعت کری
عامل ساتہہ تخم اپنی کی اور جو کچہہ کہ نالیون کی کنارو پر اگی مالک کی لیی ہو اجرۃ زمین اوسکی اور سوای اوسکی عامل کی لیی ہو یا کرایہ کو دیتی تہی زمین ساتہہ
اوسپر کی کہ جدا کری اوسکو مالک زمین کا یعنی کرایہ کو دیتی تہی زمین باین شرط کہ جو کچہہ کہ اگی قطعہ معین مین مالک کی لیی ہو اور جو کچہہ سوای اوس قطعہ کی
اگی عامل کی لیی ہو پس منع کیا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اس سی یعنی اسلیی کہ اسمین خطر اور فریب شاید کہ وہان کچہہ اگی کہا حنظلہ نی پس کہا مینی واسطی
رافع کی پس کیا حکم ہی مزارعت کا بدلی درہمون اور دیناروں کی پس کہا نہین ساتہہ اسکی مضائقہ اور گویا کہ وہ چیز کہ منع کیا گیا ہی اوس سی چیز
ہی کہ اگر دیکہی اوس مین صاحب فہم کا ساتہہ حلال اور حرام کی تو نہ جائز رکہی اوسکو واسطی اوس چیز کہ اوسمین ہی مخاطرہ سی کہ ہو دی یا نہ ہو دی یعنی جسکی
صورتون ذکر کیی گئی ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پس منع کیا ہمکو الخ صور۔ تین ذکر کی گئی محل نہی کی ہین نزدیک جائز رکہنی والون
مزارعت کی اور جانا چاہیی کہ حدیثین ہیچ مقدمہ مزارعت کی مختلف آئی ہین اور دروازہ تاویل کا جانبین سے کہلا ہوا ہی اور جمہور ائمہ کی نزدیک
مزارعت جائز ہی اور فتوی ہماری مذہب مین بہی جواز ہی پر ہی واسطی دفع حاجت کی ح **وعن** رافع بن خدیج قال کنا
اکثر اھل المدینۃ حقلا وکان احدنا یکری ارضہ فیقول ھذہ القطعۃ لی وھذہ لک
فربما اخرجت ھذہ ولم تخرج ھذہ فنھاھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ
اور روایت ہی رافع بن خدیج سی کہ کہا ہی ہم اکثر مدینہ والونمین کہیتی کرنی کی اور تہا ایک ہمارا کرائی کو دیتا تہا زمین اپنی اور کہا تہا اسقدر ٹکڑا
زمین کا واسطی میری ہی یعنی جو کچہہ اسمین پیدا ہو میری لیی ہی اور یہہ واسطی تیری پس اکثر نکلتی کہیتی اس قطعہ زمین مین یعنی دونونمین سی ایک کی قطعہ
مین کہیتی ہوتی اور نہ نکلتی اوس قطعہ مین یعنی دوسری کی قطعہ مین پس منع فرمایا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اس معاملہ سی اسلیی کہ ایک کے
ہاتہہ تمام حاصل زمین کا لگا اور دوسرے کا حق بالکل ضائع ہوا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عمر وقال قلت لطاؤس لو ترکت
المخابرۃ فانھم یزعمون ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عنہ قال ای عمرو انی اعطیھم واعینھم وان اعلمھم
اخبرنی یعنی ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم ینہ عنہ ولکن قال ان یمنح
احدکم اخاہ خیر لہ ان یاخذ علیہ خرجا معلوما متفق علیہ
اور روایت ہی عمرو بن دینار تابعی سی کہ کہا کہا مینی واسطی طاروس تابعی کی اگر چہوڑ دیتا تو مزارعت کو تو بہتر تہا اسلیی کہ کہتی ہین علما یہہ کہ پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا ہی اوس سی کہا طاروس نی اسی عمرو تحقیق مین دیتا ہون لوگونکو یعنی زمین کہیتی کرنیکی لیی اور مدد کرتا ہون اونکی
اور تحقیق بڑی عالم اونکی نی یعنی ابن عباس نی خبر دی مجکو یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین منع فرمایا اس سی ولیکن یہہ فرمایا ہی کہ دینا ایک تمہارا یکی
زمین کو اپنی بہائی کی تئین بہتر ہی واسطی اوسکی اس سی کہ لیوی اوسپر کرایہ معین کر کر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی مزارعت مین یہہ ہوتا ہی
کہ کچہہ دیتی ہین اور کچہہ لیتی ہین پس اگر احسان کری اور بغیر کچہہ لینی کی زمین بطریق عاریت کی دی کہ اوس سی لینی والا فائدہ اوٹہا دی تو بہتر ہی ح
وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کانت لہ ارض فلیزرعھا او لیمنحھا اخاہ فان ابی

فلیمنح اخاہ متفق علیہ اور روایت ہی ابا برسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو اسکی زمین پس چاہیی کہ کہیتی کری اوسمین یا اوسی اپنی بہائی کو عاریت پس اگر نہ مانی مالک دونون مابین پس چاہیی کہ رکہی اپنی پاس زمین اپنی نقل کی یہ بخاری و مسلم نی ف کہا مفہر نی کہ یعنی لائق ہی آدمی کو کہ حاصل کری نفع اپنی مال سی پس جس پاس زمین ہو چاہیی کہ کہیتی کری اوسمین تاکہ حاصل ہوا اوسکو نفع اوس ہی یا اوسی اوسکو اپنی بہائی مسلمان کی تئین تاکہ حاصل ہوا اوسکو ثواب پس اگر دونون چیزین نکرنی تو رہنی دی زمین اپنی یہہ امر تونیح یعنی تنبیہ کی لیی ہی یعنی تو بیج ہی اوپر ترک کرنی دونون امر کی ذکر کیی گئی کی اور اختیار کرنی مزارعت کی اور تو بیج ہی اوس شخص پر کہ اپنی مال سی نہ آپ منتفع ہوا اور نہ اور کو نفع پہنچاوی اور بعضون نی کہا کہ معنی یہہ ہین کہ اگر انکار کری بہائی اوسکا قبول کرنی عاریۃ سی تو رہنی دی زمین اپنی پس امر اباحۃ کی لیی ہی ع **وعن** ابی امامۃ ورای سکۃ وشیئا من آلۃ الحرث فقال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یدخل ھذا بیت قوم الا ادخلہ الذل رواہ البخاری اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ دیکہا اونہون نی ہل اور کچہہ اسباب کہیتی کا پس کہا کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہین داخل ہوا یہہ کسیکی گہر مین مگر کہ داخل کرتا ہی اوسمین اللہ تعالی اوس گہر مین ذلت کو نقل کی یہہ بخاری نی ف اسمین رغبت دلائی ہی جہاد کرنی پر کہ زراعت مین مشغول ہو کر جہاد کو نہ ترک کردین اور اگر وسطی حاصل کرنی قوت حلال کی زراعت کرین تو ظاہر یہہ ہی کہ اس وعید مین داخل نہونگی اور بعضون نی کہا کہ یہ اونکی حق مین ہی کہ قریب دشمن کی ہون اسلیی کہ اگر مشغول ہونگی زراعت مین اور ترک کرینگی جہاد کو تو ذلیل ہونگی بسبب غالب ہونی دشمن کے اونپر ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** رافع بن خدیج عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من زرع فی ارض قوم بغیر اذنہم فلیس لہ من الزرع شیء ولہ نفقتہ رواہ الترمذی وابو داود وقال الترمذی ھذا حدیث غریب ع روایت ہی رافع بن خدیج سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ کہیتی کری کسی قوم کی زمین مین بغیر اذن اونکی یعنی بغیر حکم اور رضا اونکی پس نہین اوسکی کہیتی مین کچہہ اور واسطی اوسکی ہی خرچ اوسکا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی ف یعنی کہیتی زمین کی مالک کی ہوگی اور تخم بونیوالی کی لیی کچہہ نہین ہی سوای اوسکی تخم کی اور یہی مذہب ہی امام احمد کا اور اورون نی کہا ہی کہ کہیتی تخم والی کی لیی ہوگی اور اوسکو نقصان زمین کا دینا آویگا یہہ ذکر کیا ہی بعضی عالمون ہمارے نی اور کہا ابن ملک نی کہ اوسپر اجرۃ زمین کی ہی دن قبض کرنی اوسکے دن فارغ ہونی اوسکی تک اور جو کچہہ کہ حاصل ہوگا کہیتی سی پس وہ تخم والی کی لیی ہی ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** قیس بن مسلم عن ابی جعفر قال ما بالمدینۃ اھل بیت ھجرۃ الا یزرعون علی الثلث والربع وزارع علی وسعد بن مالک وعبد اللہ بن مسعود وعمر بن عبد العزیز والقاسم وعروۃ وآل ابی بکر وآل عمر وآل علی وابن سیرین وقال عبد الرحمن بن الاسود کنت اشارک عبد الرحمن بن یزید فی الزرع وعامل عمر الناس علی ان جاء عمر بالبذر من عندہ فلہ الشطر وان جاؤا بالبذر فلہم کذا رواہ البخاری روایت ہی قیس بن مسلم سی کہ نقل کی ابی جعفر سی یعنی امام محمد باقر سی کہ کہا نہین مدینہ مین کوئی اہل بیت ہجرۃ کی یعنی مہاجر مگر کہ زراعت کرتی تہائی اور چوتہائی پر اور زراعت کی حضرت علی اور سعد بن مالک یعنی سعد بن ابی وقاص نی اور عبد اللہ بن مسعود اور عمر بن عبد العزیز اور قاسم اور عروہ اور اولاد ابی بکر اور اولاد عمر اور اولاد علی اور ابن سیرین نی اور کہا عبد الرحمن بن اسود تابعی نی کہ تہا مین شرکت کرتا عبد الرحمن بن یزید سی مزارعت مین اور معاملہ کیا حضرت عمر نی لوگونسی یعنی ساتہہ مزارعت کی اس شرط پر کہ اگر لاوی عمر بیج اپنی پاس سی پس اوسطی اوسکی آدہا اور اگر لاوین لوگ بیج پس اوسطی اونکی انتا یعنی ادہا یا مانند اوسکی نقل کی یہہ بخاری نی ف کہا میر کہ شاہ رح نی کہ سمجہا جاتا ہی بخاری سی اور اوسکی شرح جو نسی کہ کلام

ابی جعفر کا تمام ہوا ہی لفظ والربع پر اور باقی کلام بخاری کا ہی اور تمام یہہ آثار معلق ہین کہ لایا ہی اونکو بخاری بغیر اسناد کی پس اول یہہ کہتا کہ کہتا مصنف رواہ البخاری تعلیقا **باب الاجارۃ** باب ہی یہہ بیان اجارہ کی **ف** اجار کی معنی مین کرائی دینا کسی چیز کو اور شرع مین اجار کی معنی ہین مالک کرنا منفعت کا اور قیاس یہہ چاہتا تہا کہ اجارہ جائز نہو واسطے ہونی منفعت کی معدوم ولیکن جائز کہا اونکو لوگون کی احتیاج کی لیی وثابت ہی اجارہ احادیث وآثار سی ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عبد اللہ بن معقل قال کنا عند ثابت بن الضحاک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن المزارعۃ وامر بالمواجرۃ وقال لا باس بہا رواہ مسلم روایت ہی عبد اللہ بن معقل سی کہ کہا ہمنے ثابت بن ضحاک نی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا مزارعت سی اور حکم کیا ساتہہ اجار یکی اور کہا ہین مضائقہ ساتہہ اسکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** منع کیا مزارعت سی یعنی اوس مزارعت سی کہ جانا گیا عدم جواز اوسکا **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم فاعطی الحجام اجرہ واستعط متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہری ہوئی سینگی کچہوائی پس دی سینگی کہچنی والیکو مزدوری اوسکی اور ناک مین دوا ڈالی نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مباح ہی اجارہ اور کسب شاخ کشی کا اور جائز ہی دوا کرنی ح **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما بعث اللہ نبیا الا رعی الغنم فقال اصحابہ وانت فقال نعم کنت ارعی علی قراریط لاہل مکۃ رواہ البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین بہیجا اللہ نی کوئی نبی مگر کہ چرائی ہین بکریان پس کہا اونکی صحابیون نی اور آپ نی بہی چرائی ہین فرمایا کہ ہان تہا مین چراتا اوپر اجرت چند قیراط کی واسطی اہل مکہ کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی نوکر رکہا مجکو اہل مکہ نی اوپر چرانی بکریون کی ایک قیراط روز کو اور چند قیراط جو کہا باعتبار اجرت یہینی کی اور قیراط کہتی ہین آدہی دانق کو اور دانق چہٹا حصہ درہم کا اور انبیا علیہم الصلوۃ والسلام بکریان چراتی ہتی اس لیی کہ تا حاصل ہو شفقت وگہبانی امت کی اور صبر کرنا اونکی مشقت پر اور حاصل ہو خلوۃ اور نسبت بادشاہ کو رعیت کی ساتہہ ایسی ہی جیسی چرواہیکو ساتہہ بکریون کی ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی ثلثۃ انا خصمہم یوم القیمۃ رجل اعطی بی ثم غدر ورجل باع حرا فاکل ثمنہ ورجل استاجر اجیرا فاستوفی منہ ولم یعط اجرہ رواہ البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرمایا اللہ تعالی نی تین شخص کہ مین جہگڑونگا اوسی دن قیامت کی ایک وہ کہ دیا عہد ساتہہ نام وسو گندیہ یکی پہر توڑ ڈالا اور دوسرا وہ شخص کہ بیچا اوسنی ایک آزاد کو پہر کہایا یہ اوسکا اور تیسرا وہ شخص کہ مزدور یکو لگایا ایک مزدور پہر کام لیا اوس سی پورا یعنی جس کام کی لیی لگایا تہا وہ تمام کروایا اور نہ دی اوسکو مزدوری اوسکی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** پہر کہا یا سوال اوسکا یہہ قید واسطی زیادتی تنبیہ کی ہی اگر نہ کہا ویگا تو بہی گنہگار اور داخل اس وعید مین ہی ح **وعن** ابن عباس ان نفرا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم مروا بماء فیہم لدیغ او سلیم فعرض لہم رجل من اہل الماء فقال ہل فیکم من راق ان فی الماء رجلا لدیغا او سلیما فانطلق رجل منہم فقرأ بفاتحۃ الکتاب علی شاء فبرأ فجاء بالشاء الی اصحابہ فکرہوا ذلک وقالوا اخذت علی کتاب اللہ اجرا حتی قدموا المدینۃ فقالوا یا رسول اللہ اخذ علی کتاب اللہ اجرا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احق ما اخذتم علیہ اجرا کتاب اللہ رواہ البخاری وفی روایۃ اصبتم اقسموا واضربوا لی معکم سہما اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ ایک جماعت صحابیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گذری ایک گانون پر کہ اوسمین تہا لدیغ یا سلیم یعنی کاٹا ہوا سانپ کا یا سانپ کا ڈسا ہوا پس عرض دار ہوا واسطی اونکی ایک شخص بستی والونمین سی پس کہا کیا تم مین کوئی منتر پڑہنی والا تحقیق بستی مین ہی ایک شخص کاٹا ہوا بچہو کا یا ڈسا ہوا سانپ کا پس گیا ایک شخص اونمین سی یعنی صحابیون مین سی اور پڑہی سورہ

فاتحہ اور پیسے بکریونکی یعنی اس شخص نے انسی کہا کہ مین منتر پڑہتا ہون اس شرط پر کہ دو تم مجکو اتنی بکریان پس وہ راضی ہوئی پہر اونہون نی پڑہی فاتحہ بار بار اسکو
کوآیا ہی فاتحۃ الکتاب شفا من السم پس اچہا ہوگیا وہ پہر لایا یہہ بکریان اپنی یارونکی ماپس پس بکروہ جانا یارون نی اس پیسے اسکیکو اور کہا اونہون نی کہ لی تو نی
کتاب اللہ پر مزدوری یہان تک کہ آئی وہ صحابہ مدینہ مین اور کہا یارسول اللہ لی فلانی شخص نے کتاب اللہ پر مزدوری پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی تحقیق لائق ترین اوسچیز کی کہ لوتم اوسپر مزدوری کتاب اللہ کی ہی نقل کی یہہ بخاری نی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ اچہا کیا
تمنی تقسیم کرو یعنی بکریون کو آپسمین اور حصہ لگاؤ واسطے میری ساتہہ اپنی ف لفظ اوسلیم شک راوی ہی ہی لفظ مین کہ لدیغ کہا یا سلیم اللدیغ اور سلیم کی ایک
ہی معنی ہین کہ سانپ کا ڈسا ہوا اور طیبی نی کہا کہ اکثر اطلاق لدیغ کا بیچہو کی کاٹی ہوئی پر آتا ہی اور سلیم کا سانپ کی ڈسی ہوئی پر اس صورتمین
شک راوی ہی معنونمین اور بعضون نے لکہا ہی کہ نام اون صحابی منتر پڑہنی والیکا ابو سعید خدری تہا اور جماعت صحابہ کیمین تیس آدمی تہی اور بکریان
بہی اون پڑہنی والینی تیس لین اور حضرت نی اپنا حصہ لگانیکو اسلیئے فرمایا کہ تا وہ خوش ہون اور جانین کہ بی شک شبہہ یہہ حلال ہی اور اس سی معلوم
ہوا کہ منتر کرنا ساتہہ قرآن اور ذکر اللہ کی وزا وسپر مزدوری یعنی درست ہی اور قرآن کو پڑہ کر مزدوری لینی نہین درست اور فرقان دونونمین یہہ ہی کہ
پڑہنا قرآن کا عبادت ہی اور عبادت پر مزدوری لینی نہین درست اور کسی کہی پر پڑہ کر دم کرنا اور اوس سے اچہی ہوجانا اوسکا عبادت نہین
پس اسپر لینا درست ہی اور یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ بیچنا مصحف کا اور خریدنا اوسکا اور لکہوائی کو لکہنا مصحف اور اور کتابون دین کا جائز ہی
اور ستاخرین نی تعلیم کتاب اللہ کو بہی اسپر قیاس کرکر کہا ہی کہ جائز ہی اجرت لینی وسپر اور متقدمین نی مانند ابو حنیفہ وغیرہ کی تعلیم قرآن پر اجرت لینی کو
حرام کہا ہی ف ح + موکانا **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن** خارجۃ بن الصلت عن عمہ قال اقبلنا من عند رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتینا علی حی من العرب فقالوا انا بلغنا انکم قد جئتم من عند ہذا الرجل بخیر فہل عندکم من
دواء او رقیۃ فان عندنا معتوہا فی القیود فقلنا نعم قال فجاؤا بمعتوہ فی القیود فقرأت علیہ بفاتحۃ الکتاب ثلثۃ
ایام غدوۃ وعشیۃ اجمع بزاقی ثم اتفل فکانما انشط من عقال فاعطونی جعلا فقلت لا حتی اسال النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فقال کل فلعمری لمن اکل برقیۃ باطل لقد اکلت برقیۃ حق رواہ احمد وابو داؤد

روایت ہی خارجہ بیٹی صلت کیسی کہ نقل کی اپنی چاچا سی کہا چلی ہم اپنی وطن کو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس سی
پس گذری ہم ایک قوم پر عرب مین سی پس کہا اوس قوم نی یعنی بعضون نی اونمین سی یہہ کہ ہم خبر دی گئی ہین کہ تحقیق تم لائی ہو اس شخص کی پاس سی یعنی
آنحضرت کی پاس سی بہلائی یعنی قرآن اور ذکر اللہ پس کیا ہی تمہاری پاس کوئی دوا یا منتر پس تحقیق ہماری پاس ہی ایک دیوانہ بیڑیون مین پس کہا ہمنے
کہان ہماری پاس منتر پہر لائی وہ دیوانہ کو بیڑیونمین پس پڑہی مینی وسپر سورہ فاتحہ تین دن صبح اور شام اسحال مین کہ جمع کرتا مین تہوک اپنا پہر تہوکتا
مین اوسپر کہا چاچا بیٹی نی پس گویا کہ کہولا گیا وہ رسی بند ہی ہوئی سی یعنی وہ اچہا ہوگیا جلدی پہر دی اونہون نی مجکو مزدوری پس کہا یعنی کہ نہین
لینی کا مین یہہ مزدوری یہان تک کہ پوچہو نمین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی پہر پوچہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی پس فرمایا حضرت نی پس قسم ہی
زندگانی اپنی کی البتہ جو شخص کہ کہاتا ہی ساتہہ منتر باطل کی بڑا کرتا ہی تحقیق کہایا تو نی ساتہہ منتر حق کی نقل کی یہہ احمد ابو داود دنی ف منتر باطل وہ
ہی کہ جسمین ذکر ہو ستارونکا اور مدد مانگنی ستارون اور جنات سی اور اور وہ نہی سوای اللہ تعالی کی اور منتر حق وہ ہی کہ جسمین ذکر اللہ اور کلام الہی ہو اور
اگر کوئی کہی کہ قسم ساتہہ غیر نام خدا تعالی کی کہانی منع ہی پہر حضرت نی کیونکر یہہ قسم کہائی جواب یہہ کہ مراد اس سی قسم نہین ہی بلکہ جاری ہوتا ہی یہہ
لفظ عربی کلام مین بحسب عادت اونکیکہ یا یہہ قسم پہلی منع ہونی قسم غیر نام خدا کی کہائی ہو اور طیبی نی کہا کہ حضرت کو شاید اجازت تہی ایسی قسمونکے

کہا نیکی پس یہہ حضرت کی خصوصیات سی تہی ع ۔ مولانا **وعن** عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطوا الاجیر اجرہ قبل ان یجف عرقہ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو مزدور کو مزدوری اوسکی پہلی خشک ہونی پیسینی اوسکیے یعنی بعد کام کرنیکی کی مزدور کو مزدوری بہت جلدی دو دیر نکرو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **وعن** الحسین بن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للسائل حق وان جاء علی فرس رواہ احمد وابو داود وفی المصابیح مرسل اور روایت ہی حسین بن علی رضی اللہ عنہما سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی مانگنی والیکی حق ہی اگرچہ آوی گہوڑی پر نقل کی یہہ احمد ابو داؤد نی اور مصابیح مین کہا کہ یہہ حدیث مرسل ہی **ف** یعنی خالی نہیہہ سائل کو اگرچہ گہوڑی پر چڑہ کر آوی مانگنی کو اور کہا قاضی نی کہ نہیہہ سائل کو اگرچہ آوی تیری پاس ایسی حال سی کہ دلالت کری اوسکی غنا پر یہہ گمان کر کہ اگر اسکو حاجت سوال کی نہوتی تو کاہیکو دلیل کرتا تیری آگی اپنی تئین اور گویا دینا اجرۃ ہی اوسکی سوال کی اس سبب سی بالکل جارہ مین اس حدیث کہلائی اور اس حدیث کی اسناد مین کلام ہی کہ بعضی محدثین نی کہا ہے امام احمد نی کہا کہ کچہہ اصل اسکی نہین اور کہا کہ یہہ حدیث بازارمین پہرتی ہی اور ابو داود نی اس سی سکوت کیا ہی پس اوسکی نزدیک قابل دلیل پکڑنیکی ہی اور کہا مصابیح مین کہ یہہ حدیث مرسل ہی اور تحقیق یہہ ہی کہ مسند ہی اور بعضی مصابیح کی نسخون مین لفظ مرسل کا ہی ہی نہین ع

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عتبۃ بن المنذر قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقرأ طسم حتی بلغ قصۃ موسی قال ان موسی علیہ السلام اجر نفسہ ثمان سنین او عشرا علی عفۃ فرجہ وطعام بطنہ رواہ احمد وابن ماجۃ

روایت ہی عتبہ بن منذر سی کہا تہی ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پڑہی طسم یہان تک کہ پہنچی قصہ حضرت موسی تک فرمایا تحقیق موسی علیہ السلام نی مزدوری مین دیا ذات اپنی کو آٹہہ برس یا دس برس واسطی بچانی شرمگاہ اپنی کی اور طعام پیٹ اپنی کی نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نے **ف** سورہ طسم یعنی سورہ قصص مین ذکر ہی حضرت موسی علیہ السلام کی جانیکا مدین مین اور ملاقات کرنی اونکیکا حضرت شعیب علیہ السلام سی اور نکاح ہونی حضرت موسی کا اونکی بیٹی سی اور مزدوری مین دینا حضرت موسی کا اپنی تئین پس جب حضرت اس قصہ تک پہنچی تو کلام مذکور فرمایا اور مراد بچانی شرمگاہ ہی نکاح ہی حاصل یہہ کہ اونہون نی اونکی بیٹی سی نکاح کیا اس شرط پر کہ مین آٹہہ برس یا دس برس تک بکریان تمہاری چرایا کرونگا اور اسکو مہر ٹہہرایا اونکی شریعت مین درست تہا کہ خدمت ازادکو مہر ٹہہراوین اور یا مہر اور ہووی اور یہہ خدمت بطریق احسان کی ہوا اور اس مسئلہ مین اختلاف ہی حنفیہ کہتے ہین کہ نہین جائز ہی نکاح کرنا کسی عورت کا عوض اسکی کہ خدمت کری اوسکی خاوند آزاد اوسکا برس دن تک مثلا اور یہہ درست ہی کہ نکاح کری عورت سی عوض اسکی کہ خدمت کری اوسکی غلام خاوند کا برس دن تک اور امام شافعی کی نزدیک درست ہی نکاح کرنا عوض مزدوری کی واسطی بعضی کاموں کی اور خدمت کی جبکہ ہو تعیین اجرۃ یا مخدوم فیہ امر معلوم ح ع **وعن** عبادۃ بن الصامت قال قلت یا رسول اللہ رجل اهدی الی قوسا ممن کنت اعلمہ الکتاب والقرآن ولیست بمال فاری علیہا فی سبیل اللہ قال ان کنت تحب ان تطوق طوقا من نار فاقبلہا رواہ ابو داود وابن ماجۃ اور روایت عبادۃ بن صامت سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ ایک شخص نی بطریق تحفہ کی میری طرف کمان اون شخصون مین سی کہ تہا سکہلاتا اونکو کتاب اور قرآن اور نہین ہی کمان مال پس تیر اندازی کرونگا مین اوس سی بیچ راہ خدا کی فرمایا اگر تو دوست رکہتا ہی یہہ کہ طوق پہنایا جاوی طوق آگ کا پس قبول کر اوسکو نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** نہین ہی کمان مال بعینہ کمان ایسی چیز نہین ہی کہ شمار کیجاوی مال اور اجرت بلکہ وہ سامان لڑائی کا ہی کہ تیر اندازی کرونگا اوس سی جہاد مین پس جواب یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین وہ تیری لیی اجرۃ کلام اللہ کی لیکن وہ باطل کرینگی تیری اخلاص کو پس لی تو اوسکو اور جو حرام کہتی ہین اجرۃ لینی کو تعلیم علوم دین پر وہ دلیل

پکڑتی ہین ساتھہ ظاہر ہی حدیث کی مناسبت باب احیاء الموات والشرب سے ہی بیچ بیان آباد کرنی زمین خراب کی اور بیچ حق پانی پلانیکی ف نہایہ مین لکہا ہی کہ موات اوس زمین کو کہتی ہین کہ جسمین نہ زراعت ہو اور نہ سکان اور اوسکا کوئی مالک نہو اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ موات اوس زمین کو کہتی ہین کہ فائدہ نہ اوٹہانیکا جادی اوس سی بسبب منقطع ہونی پانیکی اوس سی یا بسبب غلبہ پانیکی اوسپر یا کوئی اور چیز اوسمین ایسی ہو کہ مانع ہو زراعت سی پس جو زمین کہ عادی ہی یعنی قدیم ہی کہ مالک نہین کوئی اوسکا یا مملوک ہی اسلام مین کہ معلوم نہین مالک اوسکا اور دور ہی بستی سی اسقدر کہ اگر کہڑا رہی آدمی کنارہ بستی پر اواز کری تو اواز اوسکی اوس زمین تک پہنچی پس وہ زمین موات ہی انتہی اور احیا موات سی مراد ہی آباد کرنا اوسکا اور آباد کرنا ساتھہ بسکا بنانیکی ہوتا ہی یا درخت بونیکی یا کہیتی کرنیکی یا پانی دینی کی یا ہل چلانیکی کذا فی الدر المختار اور حکم اسطرح کی زمین کی آباد کرنیکا یہہ ہی کہ آباد کرنیوالا مالک اوسکا ہوجاتا ہی پہر آباد کرنیمین اذن لی لینا امام کا شرط ہی امام ابوحنیفہ کی نزدیک اور امام شافعی اور صاحبین کی نزدیک اذن لینا شرط نہین اور شرب ساتھہ زیر شین کی حصہ پانی کو کہتی ہین اور شریعت مین عبارہ ہی نوبت انتفاع سی ساتھہ پانیکی کہ دیوی پانی کہیتی مین اور جانورونکو پلادی اور لوگونکا حق ہی پانی مین کہ منع نکرنا چاہیی اونکو اوس سے اور یہان تفصیل ہی درمیان پانی دریا اور نہرون اور نالون اور اون پانیونکی کہ باسنو نمین بہری گئی ہین اور احکام اونکی مذکور ہین فقہا اور مذہب ہمارا یہہ ہی کہ دریا کی پانی مین سب لوگونکا حق ہی بیچ پینی کی اور زمین مین پانی دینی کی اور نہرین کہود کر پانی لیجانی مین اپنی زمینونمین نفع لینا پانی دریا کیسی نتد نفع لینی کی ہی آفتاب چاند و ہوا سی کہ خصوصیت کسیکی ساتھہ نہین کہتی سب اوسمین شریک ہین اور کنوون اور ندیون مین بہی سبہونکا حق ہی لیکن اگر کوئی چاہی کہ اوس پانی سی زمین کو احیا کری یعنی افتادہ زمین مین زراعت کری تو اہل نہر اوس سی منع کرسکتی ہین نقصان کری اونکو یا نکری پانی لینا اوسکا اس لیی کہ اوسمین خالص اونہین کا حق ہی اور جو پانی کہ باسنو نمین بہرا جاتا ہی مملوک ہوجاتا ہی اور حق غیر اوس سے منقطع ہوتا ہی جیسیکہ شکار کسینی پکڑا تو اوسکی ملک مین آجاتا ہی اور اگر کنوان اور نہر اور چشمہ کسیکی ملک مین ہون تو پہنچتا ہی اوسکو منع کرنا غیر کو داخل ہونیسی اپنی ملک مین جسوقت کہ اور پانی پاوی نزدیک اوس پانی کی بیچ غیر ملک کسیکی اور اگر نہ پاوی وہ پانی تو کہا جاوی مالک نہر کو کہ یا تو خود پانی لادی یا اجازت دی اونکو تا آوی اور پانی لی بشرطیکہ کناری کنوی کو نہ توڑ ڈالی اور اگر کہودا ہو کنوا بیچ زمین موات کی تو منع کرنا پانی کی لینی سی نہین پہنچتا اور جیسیکہ زمین ملک اوسکی ہوتی ہی پانی نہین ملک ہوتا ہی اور اگر وہ منع کری اور یہہ شخص مرتا ہی اپنی ہلاک ہونیسی اور سوا یکی ہلاک ہونیسی تو پہنچتا ہی اوسکو کہ لڑی ہتیار سی اور پانی کنوی مین مباح ہی غیر مملوک بخلاف اوس پانیکی کہ باسن مین بہرا ہو کہ اگر مرتا ہو ملاک سی تو لڑی بغیر ہتیار کی اور اسیطرح طعام حالت مخمصہ مین اور بعضون نی کہا کہ ادنی یہہ ہی کہ کنوئی کی پانی نہ دینی سی یہی لڑی بغیر ہتیار کی اسلیی کہ وہ مرتکب گناہ کا ہوا اور یہہ قائم مقام تعذیر کی ہی یہہ سب مسائل مذکور ہین ہدایہ مین ح

الفصل الاول فصل پہلی

عن عائشة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من عمر ارضا لیست لاحد فہو احق قال عروة قضی بہ عمر فی خلافتہ رواہ البخاری

روایت ہی عائشہ رضی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ آباد کری زمین کو کہ نہین کسیکی پس وہ لائق تر ہی ساتھہ اوسکی کہا عروہ نی کہ حکم کیا ساتھہ اسکی حضرت عمر نی بیچ خلافت اپنی کی نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی انکی حکم کرنیسی معلوم ہوا کہ یہہ حدیث منسوخ نہین ع

وعن ابن عباس ان الصعب بن جثامة قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا حمی الا للہ ورسولہ رواہ البخاری وزاد فی روایة ابن عباس سی یہہ صعب بن جثامہ نی کہا سنا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین ہی رونڈ مگر واسطی اللہ کی اور رسول اوسکی نقل کی یہہ بخاری نی ف

حمی ح کی زیر یعنی اوس زمین کو کہتی ہین کہ گہاس اوسمین روکی جاتی ہی جانورونکی لیی جسکو یہان رونڈ کہتی ہین پس معنی حدیث کی یہہ ہین کہ نہین لائق ہی کسیکو یہہ کہ کری یہہ مگر ساتھہ اذن اللہ کی اور رسول اوسکی یا م جاہلیت مین عادت تہی کہ سردار عرب کی گہیرتی تہی اپنی مواشی کیلیی اوس زمین کو جسمین گہاس

اور پانی ہوتا پس حضرت نے منع کیا اوس سی مگر اجازت دی واسطی اون گھوڑون اور اونٹون کی کہ جہاد کی لیی تہی اور واسطی جانورون زکوۃ کی اور نہین جائز بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی حاکم کو کہ روکی روندا پنی لیی اور اختلاف کیا ہی ہیچ روکنی اوسکی واسطی اکثر مسلمانو نکی پس بعضون نی تو کہا کہ درست ہی جیسیکہ حضرت نی کیا اور بعضون نی کہا کہ نہین درست جبکہ باعث تکلیف شہر والونکا ہو روکنا اوسکا ع ح **وعن** عروۃ قال خاصم الزبیر رجلا من الانصار فی شراج من الحرۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسق یا زبیر ثم ارسل الماء الی جارک فقال الانصاری ان کان ابن عمتک فتلون وجھہ ثم قال اسق یا زبیر ثم احبس الماء حتی یرجع الی الجدر ثم ارسل الماء الی جارک فاستوعی النبی صلی اللہ علیہ وسلم للزبیر حقہ فی صریح الحکم حین احفظ الانصاری وکان اشار علیھما بامر ھما فیہ سعۃ متفق علیہ

اور روایت ہی عروہ سی کہ کہا جھگڑا کیا زبیر نی اور ایک شخص نی انصار مین سی ہیچ نالیون پانیکی زمین سنگستانسی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پانی دی اے زبیر یعنی اپنی زراعت کو پھر چھوڑ دی پانی طرف زراعت ہمسایہ اپنی کی پس کہا انصاری نی کہ یہہ حکم اس لیی کرتی ہو کہ ابن تیہ مین بیٹی ہی تمہاری پس متغیر ہوا چہرہ حضرت کا پھر فرمایا پانی دی اے زبیر پھر روک رکھہ پانی یعنی مت چھوڑ پانی اوسکی زراعت مین یہان تک کہ پہنچی منڈیر تک یعنی پہنچی پانی تمام زمین مین اور اندازہ کیا ہی اوسکو ساتھہ پہنچی پانیکی پاشنہ تک پھر چھوڑ دی پانی طرف ہمسایہ اپنی کی پس پورا دلوایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی زبیر کو حق اونکا بیچ صریح حکم کی اوسوقت کہ غصہ دلایا حضرت کو انصاری نی اور تہی حضرت کہ مشورہ دیا تہا اون دونونکو پہلی مرتبہ ایک مرکاہ واسطی اون دونونکی تہی اومین فراخی نفل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** عروہ بن زبیر بن العوام کبار تابعین سی ہین اور سات فقیہ جو مدینہ مین تہی اونمین سی ایک یہہ بہی ہین اور مانکی ہمارہ بیٹی حضرت ابو بکر رضی کی ہین اور باپ اونکی زبیر حضرت کی پہپی کی بیٹی تہی کہ نام اونکا صفیہ بنت عبد المطلب تہا اور زبیر قدیم الاسلام مین سوله بر سکی تہی کہ اونکی چچا نی عذاب دیا اونکو ساتھہ دہوین کی تاکہ چھوڑ دیوین اسلام کو پس نہ چھوڑا اور حضرت کی ساتھہ حاضر رہی ہین سب لڑائیو مین اور عشرہ مبشرہ مین سی ہین پس وہ اور ایک انصاری ایک نالی مین سی پانی کہیتو نکو دیا کرتی تہی پس ایکبار دونون جھگڑی اوسنی کہا مین پہلی پانی دون کہیت کو انہون نی کہا مین پہلی دون پہر دونون حضرت کی پاس حاضر ہوئی فیصلہ کی لیی پس حضرت نی فرمایا اے زبیر تو پانی اپنی کہیت کو دی پہر ہمسایہ کی زمین مین چھوڑ دی زبیر کی زمین اونچی تہی اوسکی زمین سی اور متصل تہی نالی سی اسیواسطی انصاری نی کہا کہ زبیر آپکی پہپی کی بیٹی ہین اسلیی یہہ حکم دیا حضرت خفا ہوئی اور زبیر کو فرمایا کہ تو اچہی طرح پانی پر کہیت کو دی جو کہ حق تیرا ہی پہر اپنی ہمسایہ انصاری کی طرف چھوڑا اور بیچ صریح حکم کی یعنی صریح حکم کیا کہ زبیر تمام حق اپنا لیلی اور تہی حضرت الخ یعنی اول حضرت نی زبیر کو حکم کیا تہا کہ کچہہ حق اپنا ازراہ احسان کر نیکی ہمسایہ پر چھوڑ دی بغیر اسکی کہ واجب ہو یہہ امر اوسپر پہر جب انصاری نی ازراہ جہل کی قبول نہ کیا تو حضرت نی حکم کیا زبیر کو ساتھہ پورا حق لیلینی اپنی کی رہا یہہ کہ گستاخی انصاری کی بہ نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کس سبب سی تہی بعضون نی تو کہا کہ وہ منافق تہا اور انصاری اوسکو اس لیی کہا کہ انصار کی قبیلہ مین سی تہا انصار کی قبیلہ مین بعضی منافق ہی تہی مانند عبد اللہ بن ابی وغیرہ کی اور قتل اوسکو یا تو اس لیی نہ کیا کہ تالیف اوسکی منظور تہی یا واسطی صبر کرنیکی ایذای منافقون پر تا لوگ نہ کہین کہ محمد اپنی اصحاب کو قتل کرتی ہین اور بعضون نی کہا کہ وہ مومن تہا ازراہ غصہ کی اسطرح کی گستاخی کر بیٹہا واللہ اعلم ع ح **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمنعوا فضل الماء لتمنعوا بہ فضل الکلاء متفق علیہ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کرو تم زیادہ پانی کو تا کہ منع کرو سبب اوسکی زیادہ گہاس کو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** مواشی کو گہاس وہان چراتی ہین جہان پانی ہوتا ہی پس اگر پانی پلانیسی جانورونکو منع کروگی تو کوئی گہاس کا ہی کو چراویگا پس پانیسی کیا منع کیا گویا گہاس سے منع کیا اور کہاس کی احتیاج سواشیکو پڑتی ہی منع کرنا اوس سے درست نہین پس پانی پلانی کو نہ منع کرو تا اور سے یار رکہنا گہاس سی نہ لازم آوی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ لا یکلمھم اللہ یوم القیمۃ ولا ینظر

الیھم رجل حلف علی سلعۃ لقد اعطی بھا اکثر مما اعطی وھو کاذب ورجل حلف علی یمین کاذبۃ بعد العصر لیقطع بھا مال رجل مسلم ورجل منع فضل ماء فیقول اللہ الیوم امنعک فضلی کما منعت فضل ماء لم تعمل یداک متفق علیہ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین شخص ہین کہ نہین بولیگا اونسی اللہ دن قیامت کی یعنی بولنا رحمت کا نہ ہوگا اونکا اور نہ دیکھیگا اونکی طرف یعنی نظر عنایت سی نہ نظر غضب سی ایک وہ شخص کہ قسم کہاتا ہی اوپر اسباب کی کہ تحقیق دیا جاتا تہا وہ شخص یعنی بن بدلے اس اسباب کی زیادہ او سیخیر سی کہ دیا اُن یعنی وہ شخص اسباب بیچتا ہی اور خریدار سون دیتا ہی اور بیچنی والا قسم کہاتا ہی کہ مجکو زیادہ اس سی ملتا تہا اور حال انکہ وہ شخص ہی جہوٹا یعنی اس قسم مین اور دوسرا وہ شخص کہ قسم کہائی ایک چیز پر قسم جہوٹی بیچی نماز عصر کی تاکہ نہ لیوی بسبب اوس قسم کی مال مرد مسلمان کا اور تیسرا وہ شخص کہ منع کیا اوسنی زیادہ پانیکو پس فرماویگا اللہ تعالی یعنی دن قیامت کی کہ آجکی دن منع کرونگا مین تجکو فضل اپنی سی جیسا منع کیا تو نی زیادہ پانیسی کہ نہین نکالا تہا تون تیری نی نقل کی ہیہ بخاری اور مسلم نی **ف** ہیچی نماز عصر کی تخصیص وقت عصر کی اسلیی ہی کہ قسمین مغلظ اوسوقت کہائی جاتی ہین یا ذکر کیا اسکو اسلیی کہ وہ وقت بزرگ ہی پس ہوگی قسم جہوٹی اوسوقت بہت بُری اور مال مرد مسلمان کا اور اسیکی حکم مین مال ذمی کا ہی اور رہا تون تیری نی یعنی تیری قدرت سی نہین نکلا تہا بلکہ محض میری قدرت سی نکلا تہا اگرچہ گنوا اور نہر آدمی کی مشقت سی بنتی ہین لیکن نکلنا پانیکا محض اللہ کی قدرت سی ہی ۴ ع ۴ ح **وذکر حدیث** جابر فی باب النہی عنہا من البیوع ع اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی بیچ باب النہی عنہا من البیوع کی **ف** وہ حدیث یہہ ہی نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع فضل الماء صاحب مصابیح نی یہان ذکر کی تہی اور یہنی وہان ۴ ع **الفصل الثانی** فصل دوسرا **عن** الحسین عن سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من احاط حائطا علی ارض فھو لہ رواہ ابو داود اور روایت ہی حسن بصری سی کہ نقل کی سمرہ سی کہ اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ گہیری دیوار زمین پر پس وہ واسطی اوسکی ہی نقل کی ہیہ ابو داود نی **ف** یعنی جو کوئی زمین موات پر دیوار گہیری تو وہ زمین اوسکی ملک ہو جاتی ہی ظاہر اسحدیث کا دلالت کرتا ہی کہ دیوار کہینچنی کافی ہی بیچ مالک ہونی زمین موات کی اور یہہ مذہب امام احمد کا ہی بیچ مشہور تر روایتونکی اور تینون اماموں کی نزدیک شرط ہی احیا یعنی آباد کرنا کہ بیان اوسکا ابتدا باب مین ہو چکا اور دیوار کہینچنی کو احیا مین دخل ہی نہین اور مراد حدیث مین دیوار کہینچنا واسطی سکونت کی ہی ۴ ح ۴ ع **وعن** اسماء بنت ابی بکر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقطع الزبیر نخیلا رواہ ابو داود اور روایت ہی اسماء بیٹی ابی بکر کیسی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جاگیر کردی واسطی زبیر کی درخت کہجورون کے نقل کی ہیہ ابو داود نی **ف** احتمال ہی کہ یہہ درخت خمس مین سی تہی کہ حق اوسکا تہا یا زمین موات تہی کہ آباد کیا اوسکو ۴ ح **وعن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقطع للزبیر حضر فرسہ فاجری فرسہ حتی قام ثم رمی بسوطہ فقال اعطوہ من حیث بلغ السوط رواہ ابو داود اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جاگیر دی زبیر کو بقدر دوڑنی گہوڑی اونکی یعنی ایک دوڑ مین گہوڑا جہان جا ٹہہرا وہان تک دی پس دوڑایا زبیر نی گہوڑا اپنا یہانتک کہ ٹہہرا پہر پہینکا کوڑا اپنا پس فرمایا حضرت نی دو زبیر کو اسجاگہ تک کہ پہنچا ہی کوڑا نقل کی ہیہ ابو داود نی **وعن** علقمۃ بن وائل عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقطعہ ارضا بحضرموت قال فارسل معی معاویۃ فقال اعطہا ایاہ رواہ الترمذی والدارمی اور روایت کی علقمہ بن وائل نی اپنی باپ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جاگیر دی اوسکو ایکہ زمین حضرت موت مین کہا وائل نی کہ بہیجا حضرت نی ساتہہ میری معاویہ کو تا کہ ناپ دیوین وہ زمین مجکو فرمایا حضرت نی معاویہ کو دی وہ زمین وائل کو نقل کی ہیہ ترمذی اور دارمی نی **ف** حضرموت نام ایک شہر کا ہی اور وائل بن حجر وہین رہتی تہی ۴ ح

وعن ابیض بن حمال المأربی انه وفد الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاقتطع له الملح الذی بمأرب
فاقطعه ایاه فلما ان ولی قال رجل یا رسول الله انما اقطعت له الماء العد قال فرجعه منه قال وسالته ما ذا یحمی
من الاراک قال ما لم تنله اخفاف الابل رواه الترمذی وابن ماجة والدارمی اور روایت ہی ابیض
بیٹی حمال مارلی سی کہ وہ آیا پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس سوال کیا حضرت سی یہہ جاگیر دین اوسکو کان نمک کی وہ کہ ہی مارب مین
پس جاگیر دی حضرت نی کان نمک اسکو پس جبکہ پھرا ابیض کہا ایک شخص نی یعنی اقرع بن حابس تمیمی نی کہ یارسول اللہ سوا می اسکی
نہین کہ دیا آپ نی اوسکو پانی تیار کہار روایت کرنیوالینی ابیض سی پس پھیر لیا حضرت نی اوسکو ابیض سی کہا راوی نی اور سوال کیا اوس شخص نی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ کونسی زمین پیلو ونکی کہیری جاوے فرمایا وہ کہ نہ پہنچین اوسکو پانو اونٹونکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** مارب
نام ایک جگہ کا ہی یمن مین اور پانی طیار بہت ہمیشہ رہنیوالا کہ نہ منقطع ہو مادہ اوسکا اور پھیر لیا الخ یعنی حضرت نی اول گمان کیا تہا کہ وہ قطعہ مانند اور
کان کی ہی کہ حاصل ہوتا ہی اوس سی نمک ساتہہ محنت ومشقت کی جب جانا کہ وہ طیار ہی بغیر محنت ومشقت کی نمک موجود ہی مانند پانی اور گہانس
کی پھیر لیا اوسکو واسطی متعلق ہونی حق سب لوگونکی ساتہہ اوسکی پس صلاح کار اور رعایت حق پھیر لینی مین دیکہی حاصل یہہ کہ جب ظاہر ہوا حضرت کو
کہ وہ مانند پانی طیار کی ہی پھیر لیا اوسکو اور اس سی معلوم ہوا کہ جاگیر کر دینا کانون کا جائز ہی جبکہ ہوون پوشیدہ کہ نہ حاصل ہوا ونسی کہچہہ مگر ساتہہ
رنج ومحنت کی اور جو کہ ہون ظاہر کہ حاصل ہو مقصود اونسی بغیر تدبیر ومحنت کی نہین جائز ہی جاگیر کر دینا اونکو بلکہ لوگ
اونمین شریک ہین مانند گہانس اور پانی نالون کی اور یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ حاکم اگر حکم کری پھر ظاہر ہو کہ حق اوسکی
خلاف مین ہی تو جائز ہی کہ توڑ ڈالی اپنی حکم کو اور رجوع کری اوس سی اور گہیری جاوی یعنی احیا یعنی آباد کیجاوی اور نہ پہنچین اوسکو پانون
اونٹون کی یعنی جو کہ الگ ہو چراگاہ اور عمارات سی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ احیا نہین جائز ہی قریب عمارت کی اسلیی کہ وہان احتیاج پڑتی ہی
جانورونکی چرانیکی ۱۲ ع ۱۲ **وعن** ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المسلمون شرکاء فی ثلث فی الماء والکلاء
والنار رواه ابوداود وابن ماجة اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سب مسلمان شریک ہین تین چیزونمین
پانے اور گہانس اور آگ مین نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** مراد پانی سی پانی کنوئی اور مانند اوسکی کا ہی نہ پانی بہرا ہوا باسن مین چنانچہ بیان
مفصل اسکا ترجمۃ الباب مین ہو چکا ہی اور گہانس سی وہ گہانس مراد ہی کہ جنگل مین اوگی ہو اور آگ یعنی اگر کسی کے پاس آگ ہو تو نہین پہنچتا ہی اوسکو
کہ منع کری کسیکو آگ لینی سی اور چراغ جلانی سی اور اوسکی روشنی مین بیٹہنی سی اور مانند انکیسی لیکن اوسکو جائز ہی کہ منع کری اوس شخص کو کہ
لی اوسمین سی سلگتی ہوئی لکڑی اسلیی کہ اس سی آگ ناقص ہو جائیگی اور یہہ جائیگی اور بعضون نی کہا کہ مراد آگ سی سنگ چقمق ہی یعنی نہ منع کریگا
کسیکو اوس پتہر کی لینی سی جبکہ ہو زمین موات مین ۱۲ ع ۱۲ **وعن** اسمر بن مضرس قال اتیت النبی صلی الله علیه وسلم فبایعته
فقال من سبق الی ماء لم یسبقه الیه مسلم فهو له رواه ابوداود اور روایت ہی اسمر بن مضرس سی کہ کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس بیعت کی مینی
حضرت سی یعنی مسلمان ہوا پس فرمایا جو شخص کہ سبقت کری یعنی پہنچ جاوی طرف اوس پانیکی کہ نہ پہنچا طرف اوسکی کوئی مسلمان پس وہ واسطی اوسکی ہے
نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی جو کوئی پہلی پانی مباح مین سی پس وہ پانی لیا ہوا ملک اوسکی ہو جاتا ہی اور وہ پانی کہ باقی رہا اور جگہہ وہ اوسکی ملک
مین نہین آتا اور ایسا ہی حکم اور مباح چیزونکا ہی مانند گہانس اور لکڑی وغیرہا کے ۱۲ ع ۱۲ **وعن** طاؤس مرسلا ان رسول الله صلی الله
علیه وسلم قال من احیی مواتا من الارض فهو له وعادی الارض لله ولرسوله ثم هی لکم منی رواه الشافعی ورواه فی شرح السنة

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ نِ الدُّوْرَ بِالْمَدِیْنَۃِ وَھِیَ بَیْنَ ظَھْرَانَیْ عِمَارَۃِ الْاَنْصَارِ مِنَ الْمَنَازِلِ وَالنَّخْلِ فَقَالَ بَنُوْ عَبْدٍ
زُھْرَۃَ نَکِبْ عَنَّا ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ فَقَالَ لَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلِمَ ابْتَغَتِ اللّٰہُ اِذًا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُقَدِّسُ اُمَّۃً لَا یُؤْخَذُ لِلضَّعِیْفِ فِیْھَا
حَقَّہٗ اور روایت ہی طاؤس سی بطریق ارسال کی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ آباد کری زمین خراب کو پس وہ واسطی اوسکی ہی اور
زمین واسطی اللہ کی اور رسول اوسکی کی پھر واسطے تمہاری ہے میر بطریق فسی نقل کے یہہ شافعی نی اور روایت کی گئی شرح السنہ مین یہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیدی واسطی عبد اللہ بن مسعود
کی گھر دینہ مین اور وہ گھر تھی درمیان آبادی انصار کی یعنی درمیان مکانون اور کھجورون اونکی کی پس کہا بیٹون عبد بن زہرہ کینی کہ دور رکھو ہمسے
ام عبد کی بیٹی کو یعنی عبد اللہ بن مسعود کو پس فرمایا واسطی اونکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس کیون بھیجا ہی مجکو اللہ نی اسوقت تحقیق
اللہ تعالی نہین پاک کرتا اوس امت کو کہ نہ لیا جاوی واسطی ضعیف کی اونمین حق اوسکا **ف** قدیم زمین کہ نہ معلوم ہو مالک اوسکا نسبت کیا اوسکو
طرف عاد قوم ہود علیہ السلام کی بسبب قدیم ہونی زمانی اونکی کی واسطی مبالغہ کی اور مراد اوس سی زمین خراب ہی اور رسول اوسکی کی الخ یعنی
مین تصرف کرتا ہون اسمین جسطرح چاہتا ہون اور دیتا ہون جسکو چاہتا ہون اور اذن دیتا ہون اوسکی آباد کرنیکا اور کہا قاضی نی کہ جملہ ثم ہی الخ سی معلوم ہوا کہ ذکر کرنا اللہ کا تمہید ہے
واسطی ذکر رسول کی اونکی تعظیم شان کی لیی اور حکم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم اللہ ہی کا ہی اور گھر جو حضرت ثانی عبد اللہ کو دیی واقع تھی وہ درمیان
عمارتون اور کھجور کی درختون انصار کی پس انصار کو ناگوار ہوا کہ مکان عبد اللہ بن مسعود کا درمیان مکانون اونکی کی ہو اور مسعود باپ عبد اللہ
کی حلیف تھی بیٹون عبد بن زہرہ کی ایام جاہلیت مین اور ام عبد مان عبد اللہ کی ہی اونکی خاد مومنین سی تھی پس بیٹون عبد بن زہرہ کینی کہا کہ بیٹھو
ام عبد کو یعنی عبد اللہ بن مسعود کو ہمسی الگ رکھی اور اسطرح جو اونہون نی کہا از راہ حقارت کی کہا پس حضرت نی جواب دیا کہ پھر مجکو اللہ نی کیون بھیجا ہی یعنی
جبکہ مین تقویت ضعیفون کی اور مددگاری مسکینون کی نکرون تو پھر بھیجنا کاہیکی لیی ہوگا اور حکمت میری بھیجنی مین کیا ہوگی اللہ تعالی پاک نہین کرتا گناہ منکر
اوس جماعت کو کہ حق ضعیفونکا اونمین نہین لیا جاتا ہی یعنی عبد اللہ بن مسعود ضعیف ہی تم مین پس مجکو لازم ہی کہ تقویت اوسکی کرون ۱۲ ح

وعن عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی فِی السَّیْلِ الْمَھْزُوْرِ اَنْ یُمْسَکَ حَتّٰی یَبْلُغَ
الْکَعْبَیْنِ ثُمَّ یُرْسَلُ اَعْلٰی عَلَی الْاَسْفَلِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی شعیب سے اور
شعیب نی نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبد اللہ بن عمرو سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا پانی مہزور کی یہہ کہ بند کیا جاوی یہان تک کہ
پہنچے ٹخنون تک پھر چھوڑدی اوپر والا پنچھی والی پر نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** مہزور نام ایک پانی کا تہا بنی قریظہ مین کہ وہانسی پانی
آتا تہا کھیتون اور باغون مین اونکی پس حضرت نی حکم فرمایا کہ جسکی زمین نزدیک ہو نالی سی اول اوسکا حق ہی پانی دینیکا یہان تک کہ ٹخنون تک پہنچ جاوی
پھر چھوڑدی پانی کہ پہنچی اوس زمین پر کہ نیچی اوس سی ہی اور ایسیہی حکم ہر نہر کا ہی جاری ہوا زخود بغیر عمل اور محنت کسی کے کہ جسکی زمین جانب بلند مین
ہو وہ تا پہنچے پانیکی پاشنہ تک روک رکھی اور جب پانی اسقدر ہو جاوی تو چھوڑدی تا جو زمین نیچی اوس سی ہو اوسمین پہنچی ۱۲ ح

وعن سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّہٗ کَانَتْ لَہٗ عَضُدٌ مِنْ نَخْلٍ فِیْ حَائِطِ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَ الرَّجُلِ اَھْلُہٗ فَکَانَ سَمُرَۃُ یَدْخُلُ عَلَیْہِ فِیْنَاحِیَتِہٖ
بِہٖ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَہٗ فَطَلَبَ اِلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیَبِیْعَہٗ فَاَبٰی فَطَلَبَ اَنْ یُّنَاقِلَہٗ فَاَبٰی
قَالَ فَھَبْہُ لَہٗ وَلَکَ کَذَا اَمْرًا رَغَّبَہٗ فِیْہِ فَاَبٰی فَقَالَ اَنْتَ مُضَارٌّ فَقَالَ لِلْاَنْصَارِیِّ اِذْھَبْ فَاقْطَعْ نَخْلَہٗ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی یہہ کہ تہی اوسکی کھجنی ایک درخت کھجورون کی بیچ باغ ایک شخص کی انصار مین سی اور ساتہہ اوس شخص کے اہل اوسکی
تہی یعنی باغمین اوسکی ساتہہ اہل و عیال بہی اوسکی رہتی تہی پس تہی سمرہ کہ آتی تہی باغمین پس بغیر اذن پاتا تہا انصاری بسبب اوسکی پھر آیا انصاری نبی صلی

علیہ وسلم کی پاس اور ذکر کیا یہہ رو برو حضرت کی پس طلب کیا طرف مجلس شریف نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سمرہ کو تا کہ بیچی انصاری کی ہاتھہ یعنی درخت کہجور کی تا کہ نہو ایذا اوسکو پس نہ انا سمرہ فی پہر طلب کیا حضرت فی یہہ کہ بدل کری ان درختون کو ساتھہ درختون انصاری کی کہ اور جاہی تہی پس نہ انا سمرہ فی فرمایا حضرت فی پس بخش تو یہہ درخت اوسکو اور واسطے تیری ایسا ہو یعنی بہشت کی نعمتین ملین گی یہہ امر ہی کہ رغبت دلائی رایہ بخشنے یہہ امر بطریق سفارش اور رغبت دلانیکی ہی ترجمہ اسکا یہہ ہی کہ فرمایا حضرت فی ایک امر رغبت کا یعنی ثواب اسپر ذکر کیا پس نہ انا سمرہ فی پہر فرمایا حضرت فی سمرہ کو کہ تو ضرر پہنچانیوالا ہی یعنی انصار یکو اور جو کوئی ضرر کسیکو پہنچاوی واجب ہوتا ہی دفع ضرر کا اوس سی پس فرمایا انصار یکو کہ جا اور کاٹ ڈال اوسکی درخت کہجور کی نقل کی یہہ ابوداود فی **ف** کہا بعضون فی کہ نام اوس انصار یکا مالک بن قیس تہا اور حضرت فی جو سمرہ کو حکم درخت کاٹنی کا کیا اور اونہون فی نہ انا تو سبب اسکا یہہ ہی کہ وہ امر وجوب کی لیی نہ تہا بلکہ بطریق سفارش کی تہا اسلیی حضرت فی رغبت دلائی ثواب مین والا کیونکر متصور ہو سکتا ہی کہ سمرہ کہنا حضرت کا نہ مانتی اور شاید کہ حضرت فی حکم کیا انصاری کو درخت کاٹنی کا اسلیی کہ معلوم ہو احضرت کو کہ سمرہ ضرر پہنچاتا ہی اوسکو کہ درخت بعاریت لیکا یا تہا اور اب نہ بیچتا ہی نہ بدلتا ہی نہ ہبہ کرتا ہی ش ع

وذکر حدیث جابر من احیی ارضا فی باب الغصب بروایۃ سعید بن زید وسنذکر حدیث ابی ضمرۃ من ضار اضر اللہ بہ فی باب یحیی من الہتاجس اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی کہ ابتدا اوسکا یہہ ہی من احیی ارضا باب غصب کے مین ساتھہ روایت سعید بن زید کی اور ذکر کرینگی ہم حدیث ابی ضمرۃ کی ابتدا اوسکا یہہ ہی من ضار اضر اللہ بہ پیچ باب ما ینہی من التہاجر کی

الفصل الثالث

فصل تیسرے

عن عائشۃ انہا قالت یا رسول اللہ ما الشیء الذی لا یحل منعہ قال الماء والملح والنار قالت قلت یا رسول اللہ ہذا الماء قد عرفناہ فما بال الملح والنار قال یا حمیراء من اعطی نارا فکانما تصدق بجمیع ما انضجت تلک النار ومن اعطی ملحا فکانما تصدق بجمیع ما طیبت تلک الملح ومن سقی مسلما شربۃ من ماء حیث یوجد الماء فکانما اعتق رقبۃ ومن سقی مسلما شربۃ من ماء حیث لا یوجد الماء فکانما احیاہا رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی عائشہ سی کہا اونہون فی کہا یا رسول اللہ کیا چیز ہی کہ نہین درست ہی نہ دینا اوسکا فرمایا پانی اور نمک اور آگ کہا حضرت عائشہ فی کہا مینی یا رسول اللہ یہہ پانی تحقیق جانا ہمنی اوسکو یعنی پہچانا ہمنی حال پانیکا اور احتیاج لوگونکو اور حیوانات کی ساتھہ اوسکی اور ضرر پہنچانا اونکو مدینی سی پس کیا ہی حال نمک اور آگ کا یعنی یہہ چیزین مثل پانی کی ہین نہین یہہ حقیر چیزین ہین دینا اور نہ دینا اونکا کیا اعتبار رکہتا ہی فرمایا ای حمیرا جو شخص کہ دیوی آگ کسیکو پس گویا کہ تصدق کیا تمام اوسچیز کو کہ پکایا اوس آگ فی اور جس شخص فی کہ دیا نمک پس گویا کہ تصدق کیا تمام اوسچیز کو کہ اچہا کر دیا اس نمک فی اور جسنی پانی پلایا مسلمانکو ایکبار پلانا اوسجاگہ کہ پایا جاتا ہی پانی پس گویا کہ آزاد کیا ایک بردہ اور جسنی پلایا کسی مسلمانکو پانی ایکبار پلانا اوسجاگہ کہ نہین پایا جاتا ہی پانی پس گویا کہ زندہ کیا اوسکو نقل کی یہہ ابن ماجہ فی **ف** زندہ کیا اوسکو یعنی نفس مسلمانکو اور حضرت عائشہ فی جو دعوی کیا تہا پانی کی حال جاننی کا اس دعویکی رد کرنیکی لیی حضرت فی پانیکی دینی کا ثواب اخیر کو بیان کیا یعنی تو نہین جانتی ہی حال پانی کا اسطرح مفصل ش ع

باب العطایا

باب ہی بیچ بیان بخششون کی **ف** اس باب مین بیان ہی قسمین بخشش کی مانند وقف اور ہبہ اور عمری اور رقبی کی کذا ذکر الشیخ رح اور ملا علی رح فی لکہا ہی کہ عطایا اسی مراد بخششون امراکی اونعام لوگی ہین کہا امام غزالی فی منہاج العابدین مین کہ بیچ جائزون یعنی بخششون سلاطین کی اختلاف کیا ہی علمانی بعضون فی تو کہا کہ جو مال کہ نہ یقین ہو اوسکی حرام ہونیکا لینا اوسکا درست ہی اور بعضون فی کہا کہ لینا اوسکا ہی جب تک کہ نہ یقین ہو اوسکی حلال ہونیکا اسلیی کہ اس زمانہ مین سلاطین کی پاس اکثر مال حرام کا ہوتا ہی اور بعضون فی کہا کہ

ف قولہ وکذا ذکر الشیخ رح الخ ہذا ذکرہ فی شرح المشکوۃ لہ فی شرح المشکوۃ ۱۲

ف قولہ العطایا جمع عطیۃ الخ

صلے بادشاہونکی حلال ہین غنی اوپر فقیر کیلیے جبکہ نہ متحقق ہو کہ یہہ حرام ہی اور وبال دینی والی پر ہی دلیل اونکی یہہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کیا تحفہ مقوقس بادشاہ اسکندریہ کا اور قرض لیا یہودی سے باوجود فرمانی اللہ تعالی کی انکو اور کالیون کی لسحت اور بعضون نے کہا کہ جو مال کہ یقین ہو کہ حرام ہونیکا پس وہ حلال ہی فقیر کی لیے غنی کی لیے اور نہین حرج ہی فقیر پر یہہ کہ لیوے مال سلطان کیسے لیے کہ اگر وہ مال ملک سلطان سے ہی تو لینا اوسکا اوسکو درست ہی بلاریب اور اگر ہی وہ مال فئی یا خراج یا عشر کیسی تو فقیر کی لیے اوسمین حق ہی اور اسیطرح اہل علم کی لیے ہی اوسمین حق ہی فرمایا حضرت علی رضی کہ جو کوئی داخل ہو اسلام مین برغبت اور یاد کرے قرآن پس واسطے اوسکی بیت المال مین ہر سال دو سو درہم ہین اور اگر نہ لیگا وہ اونکو دنیا مین لیوے بگاڑ اونکو عقبی مین پس جبکہ ہو ایسا تو لی فقیر اور حق اپنی مین سے

الفصل الاول فصل پہلی **عن** ابن عمر ان عمر اصاب ارضا بخیبر فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی اصبت ارضا بخیبر لم اصب مالا قط انفس عندی منہ فما تامرنی بہ قال ان شئت حبست اصلہا وتصدقت بہا فتصدق بہا عمر انہ لا یباع اصلہا ولا یوہب ولا یورث وتصدق بہا فی الفقراء وفی القربی وفی الرقاب وفی سبیل اللہ وابن السبیل والضیف لا جناح علی من ولیہا ان یاکل منہا بالمعروف ویطعم غیر متمول قال ابن سیرین غیر متاثل مالا متفق علیہ روات ہی ابن عمر سے کہ حضرت عمر نے پایا ایک زمین خیبر مین یعنے غنیمت مین سے اونکی حصہ مین سے اور اوسمین کھجورین ہوتی ہین پس آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق مینے پائی ہی ایک زمین خیبر مین کہ نہین پایا مینے کوئی مال کبھی کہ بہت نفیس ہو تر دیک میری اوس زمین سے پس کیا حکم کرتی ہو مجکو اوسمین یعنی مین چاہتا ہون کہ مقرر کرون اوسکو واسطے اللہ کی اور مین جانتا ہون نہین کہ کسطرح مقرر کرون آپ فرمایا بیشک اگر چاہی تو وقف کر اصل اوس زمین کو اور تصدق کر حاصل اوسکا پس تصدق کیا اوس مین کہ حضرت عمر نے اس شرط پر کہ نہ بیچی جاوی اصل اوسکے اور نہ ہبہ کیجاوی اور نہ میراث کیجاوے اور تصدق کیا حاصل اوسکا فقیرون اور قرابتیون اور آزاد کرنے بردہ نکی یعنی جیسیکہ کوشش کرنیوالے کتابت دیکر آزاد ہون اور بیچ راہ خدا کی یعنی غازیون اور حاجیون کی لیے اور بیچ مسافرون کی یعنی اگرچہ گھر وطن مین مال رکھتی ہون اور بیچ مہمانونکی نہین گناہ اوس شخص پر کہ متولی ہو اوس زمین کا یعنی تدبیر کری اوسکی اور پہنچاوی حاصل اوسکا مصارف مذکورہ مین یہہ کہ کھاوی اوسمین سے موافق عرف کی یعنی بقدر قوت کی لیوی یا کھلاوی یعنی اہل اپنی کو جو کہ مالدار نہو اور سالم رہے اوسکا مال مین کہ نہ جمع کرنیوالا ہو مال کو اوسکی حاصل مین سے کہا ابن سیرین نے یعنی بیان کیی معنی غیر متمول کی کہ جمع کرنیوالا ہو مال

نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اسمین دلیل ہی اوپر صحت وقف کی اور اجماع ہے اسپر سب مسلمانون کا اور دلیل ہے اسپر کہ وقف نہ بیچا جاوی اور نہ ہبہ کیا جاوی اور نہ میراث جاری ہو اوسمین اور اسمین فضیلت وقف کی ہی اور وہ صدقہ جاریہ ہی اور خیبر فتح کی گئی تہی عنوۃ یعنی از راہ غلبہ کی اور غانمین یعنی غنیمت لینی والی مالک ہوئی اوسکی اور تقسیم کیا اونہون نے اوسکو اور شرح السنہ مین لکہا ہی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی وقف کرنیوالیکو یہہ کہ نفع اوٹہاوی ساتہہ وقف اپنی کی اسلیے کہ مباح کیا حضرت نے کہانا اوسکی لیے کہ متولی ہو اوسکا او وقف کرنیوالا متولی ہوتا ہی اور اسلیے کہ فرمایا حضرت نے کہ کون لیتا ہی بیررومہ پس ہو ڈول اوسکا اوسمین مانند ڈولون مسلمانون کی پس خریدا اوسکو حضرت عثمان رضی عنہ

وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العمری جائزۃ **متفق علیہ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا عمری جائز ہی نقل کی جانیہہ مسلم نے **ف** عمری اوسکو کہتی ہین کہ ایک شخص مکان اپنا کیسیکو دی اسطرحسے کہ یہہ مکان تجکو تیری عمر تک دیا مینے یہہ جائز ہی اور جب تک کہ وہ شخص زندہ ہی اوس سے یہہ نہین لی سکتا رہا یہہ کہ بعد اوسکی وہ مکان ارثونکو بھی پہنچتا ہی یا نہین اسمین اختلاف ہی اور تفصیل اوسکی یہہ ہے کہ کبھی طرح پر ہوتا ہی ایک تو یہہ کہ مالک کہی یہہ کہ مکان تیرا ہی اور تجکو دیا مینے جب تک کہ تو زندہ ہی اور جب تو مری گا تو تیری

وارثون اور اولاد کا ہوگا اسمین سب علمار اتفاق رکھتی ہین کہ یہہ ہبہ ہی اور مالک کی ملک سی وہ مکان نکل جاتا ہی اور جسکو دیا اوسکی ملک مین آجاتا ہی اور بعد اوسکی وارث اوسکی مالک ہوتی ہین اور اگر وارث نہون تو داخل بیت المال مین ہوا اور دوسری یہہ کہ مطلق کہی کہ یہہ مکان تیرا ہی تیری مدت عمر تک جمہور کہتی ہین کہ حکم اسکا حکم اول ہی کا سا ہی اور مذہب ہمارا یہی ہی اور صحیح تر یہہ ہی کہ قول شافعی کا یہی ہے ہی اور بعضے علمار کی نزدیک اس صورت مین بعد اوسکی مرنیکی وارثون کو نہین پہنچتا اور پھر مالک کے طرف رجوع کرتا ہی اور تیسرے یہ ہی کہ ہے کہ یہہ تیری لیے ہی تیری مدت عمر تک اور اگر تو مرے تو میری ملک مین اور میری وارثونکی ملک مین ہو صحیح یہہ ہی کہ یہہ ہی حکم اول کا رکھتا ہے اور ہماری نزدیک شرط فاسد ہی اور یہہ ہاتھہ شرط فاسد کی فاسد نہین ہوتا اور صحیح تر قول شافعی کا یہی ہی اور امام احمد کی نزدیک عمری اس طرح کا فاسد ہی بسبب شرط فاسد کی اور کہا امام مالک نی کہ عمری سب سے زیتون مین مالک کرنا منافع کا ہی ✣ ح وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعُمْرٰى مِيْرَاثٌ لِاَهْلِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ اوسنے نقل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق عمری میراث ہوتا ہی واسطی اہل اوسکی کے نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی جسکو مکان بطور عمرے مذکورہ کی دیا وہ اوسکی ملک ہوتا ہی اور بعد اوسکی میراث اوسکی اولاد کی ہوتا ہی ظاہر اس حدیث کا یہی موید ہی مذہب جمہور کا ✣ ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ اَعْمَرَ عُمْرٰى لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَاِنَّهَا لِلَّذِيْ اُعْطِيَهَا لَا يَرْجِعُ اِلَى الَّذِيْ اَعْطَاهَا لِاَنَّهٗ اَعْطٰى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيْثُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کیا گیا عمری واسطی اوسکی اور واسطی وارثون اوسکی پس تحقیق وہ عمری واسطی اوس شخص کی ہے کہ دیا گیا عمری اوسکو یعنی ملک اوسکی ہوتا ہی نہین پھرنا طرف دینی والیکے یعنے مالک کی اس واسطی کہ دینی والی نی دیا دیتا کر واقع ہوتی ہی اوسمین میراث نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی جسکو دیا اوسکی ملک ہوجاتا ہی پس پہنچیگا بعد اوسکی مرنیکی اوسکی وارثونکو اور دینی والی کی طرف رجوع نہین کریگا اور ابوہریرہ کی جو حدیث ابھی اوپر گذری اوسکی فائدہ یہہ تین قسمین جو عمری کی ذکر کین اسحدیث مین قسم اول ہی اور اختلاف مذاہب کا تفصیل سی وہان ذکر کیا گیا ع وَعَنْهُ قَالَ اِنَّمَا الْعُمْرٰى الَّتِيْ اَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقُوْلَ هِيَ لَكَ وَلِعَقِبِكَ فَاَمَّا اِذَا قَالَ هِيَ لَكَ مَا عِشْتَ فَاِنَّهَا تَرْجِعُ اِلٰى صَاحِبِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا نہین ہی عمری کہ جائز رکھا اوسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مگر یہہ کہ کہی مالک کہ یہہ عمر تیرے لیے ہی اور تیرے وارثونکی لیی پس جسوقت کہ مطلق کہی کہ یہہ عمری تیرے لیے ہی جب تک کہ جیتا رہی تو پس تحقیق وہ عمری پھرا ہی طرف دینی والیکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یہہ حدیث خلاف ہی مذہب جمہور کی اور مذہب جمہور کا بیچ فائدہ حدیث ابی ہریرہ کی ذکر کیا گیا پس اسحدیث کا وہ یہہ جواب دیتی ہین کہ یہہ قول جایز کا ہی بموجب رای اور اجتہاد اپنے کے نہ حدیث مرفوع ہی ✣ ح اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُرْقِبُوْا وَلَا تُعْمِرُوْا فَمَنْ اُرْقِبَ شَيْئًا اَوْ اُعْمِرَ فَهِيَ لِوَرَثَتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے جابر سے کہ نقل کی نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہ رقبی کرو اور نہ عمری پس جو کہ رقبی کیا گیا کچھہ یعنے کوئی زمین یا عمری کیا گیا پس عمر

وہ واسطی وارثون اوسکی ہی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** رقبی یہہ ہی کہ کوئی کہی کیسکو کہ مکان تجکو دیتا ہون باین شرط کہ اگر مین مرون پہلی تجسی تو یہہ
مکان تیرہی پاس رہی اور اگر تو مجسی پہلی مری تو پہر آوی طرف میری اور رقبی ماخوذ ہی ارقاب سی یعنی مراقبہ کی یعنی ہر ایک منتظر رہتا ہی موت
دوسرے کا پس اس حدیث مین منع کیا رقبی اور عمری سی اور تعلیل کیا اوسکو ساتھہ اسکی کہ وہ اوس کیساتھہ ہوتا ہی کہ رقبی اور عمری کیا گیا واسطی اوسکی
اور نکل جاتا ہی تمہاری ملک سی اور پہنچتا ہی اوسکی وارثون کو پس ضائع نکرو اموال اپنی اور نہ نکالو اپنی ملک سی ساتھہ رقبی اور عمری کے پس یہہ
نہی پہلی جائز ہونی انکیلی ہتو یا مراد یہہ ہی کہ مخالف مصلحت کی ہی لیکن بعد کرنیکی صحیح ہوتی ہین اور ہوتی ہین اوسکی لیی اور اوسکی وارثونکے
لیی پس حاجت اسکی نہین کہ قائل ہون نسخ کی کذا ذکر الشیخ رح اور ملا علی رح نی لکہا ہی کہ رقبی نہین صحیح ابو حنیفہ اور محمد رح کے نزدیک اور صحیح ہی ابو یوسف
رح کی نزدیک اور کہا بعضی شارحین نی ہماری علماء سی کہ یہہ نہی ارشادی ہی یعنی نہ ہبہ کرو اموال اپنی ایک مدت تک پہر لیلو اوسکو بلکہ جب ہبہ کیا تمنی
ایک چیز تو زائل ہوئی تمسی اور نہین رجوع کریگی طرف تمہاری برابر ہی کہ ہو ساتھہ لفظ ہبہ کی یا عمری کی یا رقبی کی **وعنہ** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْعُمْرٰی جَائِزَۃٌ لِاَھْلِھَا وَالرُّقْبٰی جَائِزَۃٌ لِاَھْلِھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا عمری جائز ہی واسطی عمری والونکی یعنی جنکو بطور عمری کے دیا اور رقبی جائز ہی واسطی رقبی والونکی نقل کی یہہ احمد اور
ترمذی اور ابو داود نی **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمْسِکُوْا اَمْوَالَکُمْ
عَلَیْکُمْ لَا تُفْسِدُوْھَا فَاِنَّہٗ مَنْ اَعْمَرَ عُمْرٰی فَھِیَ لِلَّذِیْ اُعْمِرَ حَیًّا وَّمَیِّتًا وَلِعَقِبِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رکہو تم اپنی مالون کو اپنی پاس نہ خراب کرو اونکو پس تحقیق شان یہہ ہی جو شخص
کہ دیتا ہی کیسکو بطریق عمری کی پس وہ عمری یعنی زمین کہ جسمین کیا گیا عمری واسطی اوس شخص کی ہی کہ عمری کیا گیا واسطی اوسکی حالت زندگی مین اور
حالت موت مین اور واسطی اولاد اوسکی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** تاویل اسکی وہی ہی کہ جو دوسری فصل مین ذکر کی گئی ع **باب**
یہہ باب متعلق ہی پہلی باب کی **الفصل الاول** فصل پہلے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ
عُرِضَ عَلَیْہِ رَیْحَانٌ فَلَا یَرُدَّہٗ فَاِنَّہٗ خَفِیْفُ الْمَحْمِلِ طَیِّبُ الرِّیْحِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
جو شخص کہ دیا جاوی پہول خوشبودار پس نہیرد اوسکو اسلیی کہ وہ سبکبار ہی یعنی احسان اوسکا کم ہی اور اچہی ہی بو اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی
ف ایسا ہی حال ہر تحفہ کا ہی کہ ہو وہ کم اور نافع تو اوسکو نہیرد ی تا کہ بہیجنی والیکو رنج نہو ع **وعن** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
کَانَ لَا یَرُدُّ الطِّیْبَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین نہیرتی تہی خوشبو کو نقل کی یہہ
بخاری نی **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعَائِدُ فِیْ ھِبَتِہٖ کَالْکَلْبِ یَعُوْدُ فِیْ قَیْئِہٖ لَیْسَ لَنَا
مَثَلُ السَّوْءِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پہرنیوالا اپنی ہبہ مین یعنی ایک چیز کیسکو
دیکر پہیر لینی والا مانند کتی کی ہی کہ جاتا ہی قی اپنی نہین لائق ہمکو مثل بری نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی لائق نہین ہی ہماری اہل ملت کو کہ کوئی
ایسی چیز کہ تمثیل بری دیا جاوی بسبب اوسکی اور جانا چاہی کہ رجوع کرنا ہبہ اور صدقہ سی بعد قبض کرنیکی جائز ہی ہماری نزدیک لیکن مکروہ ہی مگر
گنتی ایک صورتون مین نہین جائز چنانچہ وہ فصل دوسری کی پہلی حدیث کی فائد یمن مذکور رہونگی اور ایک حدیث بہی اس باب مین آئی ہی
اور یہہ حدیث واسطی بیان کرہت اور بی مروتی کی ہی اور تینون امامونکی نزدیک جائز نہین رجوع کرنا بسبب اسی حدیث کی کہ اونہون نی اسکو
حرمت پر حمل کیا ہی اور نزدیک شافعی کی اور بیچ ایک روایت کی احمد سی جائز ہی رجوع کرنا والد کو اوسچیز سی کہ ہبہ کیا ہی اپنی فرزند کو چنانچہ بعضے حدیثین مین کہ

آلی آتی ہین اسپر دلالت کرتی ہین اور امام ابوحنیفہ نی جواون حدیثون کی معنی لیی ہین آگی مذکور ہونگی ع ح ع **وعن** النعمان بن بشیر
ان اباہ اتی بہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی نحلت ابنی ھذا غلاما فقال اکل ولدک نحلت مثلہ
قال لا قال فارجعہ وفی روایۃ انہ قال ایسرک ان یکونوا الیک فی البر سواء قال بلی قال فلا اذا وفی روایۃ انہ قال اعطانی ابی عطیۃ
فقالت عمرۃ بنت رواحۃ لا ارضی حتی تشھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی اعطیت ابنی من عمرۃ
بنت رواحۃ عطیۃ فامرتنی ان اشھدک یا رسول اللہ قال اعطیت سائر ولدک مثل ھذا قال لا قال فاتقوا اللہ واعدلوا بین اولادکم قال فرجع فرد
عطیتہ وفی روایۃ انہ قال اشھد علی ھذا غیری متفق علیہ اور روایۃ نعمان بن بشیر سی یہہ باپ لیکا لایا اوسکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق مینی اس بیٹی اپنی کو یعنی
نعمان کو ایک غلام پس فرمایا حضرت نی کہ کیا اپنی سب فرزندونکو دیا ہی تو نی مانند اس بیٹی کی کہا کہ نہین فرمایا پس پھیر لی اوسکو اور ایک روایت
مین ہی ہے کہ فرمایا حضرت نی اوسکو کہ آیا خوش کرتا ہی تجکو یہہ کہ ہووین سب فرزند طرف تیری نیکی مین برابر یعنی کیا چاہتا ہی تو کہ سب فرزند تیری سلوک
کرین تجسی اور فرمان برداری اور تعظیم کرین تیری کہا ہان فرمایا پس نہین ہی اسوقت یعنی اگر تو یہہ چاہتا ہی تو نہ دی اکیلی اس بیٹی کو غلام
اور ایک روایت مین یہہ ہی کہ نعمان نی کہا کہ دی مجکو باپ میری نی ایک چیز پس کہا عمرہ بیٹی رواحہ کی نی کہ بیومی تا ہی بشیر کی نہین راضی ہوتی مین
یہانتک کہ گواہ کری تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی اس یہہ پر پس آیا بشیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا کہ تحقیق دی مینی اپنی
بیٹی کو کہ عمرہ بنت رواحہ سی ہی ایک چیز پس کہا مجکو عمرہ نی یہہ کہ گواہ کرو مین آپکو یا رسول اللہ فرمایا حضرت نی کہ دیا تو نی اپنی سارے فرزندونکو
مانند اس دینی کی کہا کہ نہین فرمایا حضرت نی پس ڈرو اللہ سی اور انصاف کرو درمیان اولاد اپنی کی کہا نعمان نی پس پھر آیا بشیر اور پھیر لی بخشش
اپنی اور ایک روایت مین یہہ ہی کہ فرمایا حضرت نی نہین گواہ ہو آمین ظلم پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** سب فرزندونکو اس سی معلوم ہوا
کہ مستحب ہی برابر دینا بیٹون اور بیٹیون کو اور پھیر لی یہہ امر بنا بر اولویت کی ہی یعنی اولی ہی پھیر لینا اور کہا شافعی اور مالک اور ابوحنیفہ نی کہ اگر
اولاد مین سی بعضونکو دی اور بعضونکو نہ دی تو یہہ صحیح ہی لیکن ساتھہ کراہت کی اور کہا احمد اور ترمذی اور اسحق وغیرہم نی کہ یہہ حرام ہی اور دلیل
پکڑی ہی اونہون نی ساتھہ قول حضرت کی لا اشھد علی جور اور دلیل پکڑی ہی پہلون نی ساتھہ اسکی کہ ایک روایت مین آیا ہی فاشھد علی ھذا
غیری پس اگر یہہ ہبہ حرام یا باطل ہوتا تو کیون فرماتی حضرت یہہ ع ح ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عبد اللہ بن عمرو
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لرجل ان یعطی عطیۃ او یھب ھبۃ فیرجع فیھا الا الوالد فیما یعطی ولدہ رواہ النسائی وابن ماجہ
روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ رجوع کری کوئی یہہ اپنی مین یعنی لائق نہین ہی کہ رجوع کری مگر باپ
بیٹی اپنی سی نقل کی یہہ نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** یہہ حدیث دلیل ہی امام شافعی کی کہ اونکی نزدیک رجوع کرنا ہبہ سی درست نہین
مگر باپ کو درست ہی بیٹی کی ہبہ سی رجوع کرنا اور ابوحنیفہ کہتی ہین کہ رجوع کرنا باپ کا ہبہ بیٹی کیسی بھی لینے اور خرچ کرنی اوسکے ہی اپنی نفقہ مین وقت حاجت کی مثل
احوال اوسکی کی ح ع **ف** امام اعظم کی نزدیک رجوع کرنا یہہ سی درست ہی مع الکراہۃ مگر سات جگہہ اونکی نان یہی نہین درست چنانچہ
اون سات جگہونکی طرف اشارہ ہی ان حرفون مین زمع خرقہ دال سی مراد زیادتی متصلہ ہی یعنی جو زیادتی ہو متصل یہہ مین رجوع نہین
کر سکتا مثلاً کسیکو زمین بی عمارت اور بی درختون کی یہہ کی اور جسکو یہہ کیے اوسنی اوسمین عمارت بنائی یا درخت لگائی تو یہہ کرنیوالا استحالت
مین نہین پھیر سکتا اور میم سی اشارہ موت واہب یا موہوب لہ کیطرف ہی یعنی اگر کسینی کسیکو کچھہ یہہ کیا اور یہہ کرنیوالا مر گیا تو یہہ کرنیوالیکی
وارثونکو موہوب لہ سی دعوی کچھہ نہین پہنچتا بابت اس یہہ کی یا موہوب لہ مر گیا تو واہب کو موہوب لہ کی وارثونکو بابت اس یہہ کی کچھہ

دعوی نہیں پہنچتا اور عرض سی اشارہ ہی ہبہ بالعوض کیطرف اگر کوئی کسیکو کچھ ہبہ کری عوض کسی چیز کی تو واہب کو رجوع کرنا ہبہ مین نہین پہنچتا اور
رح سی آشارہ ہی طرف خروج کی یعنی چیز موہوب کی ملک مین سی نکل گئی یا اوسنی بیچ ڈالی یا کسیکو دی ڈالی تو واہب تقاضا کرکر موہوب لہ سی نہین
لے سکتا اور زوج سی اشارہ ہی طرف زوجین کی یعنی اگر خاوند بیوی کو کچھ بخشی یا بیوی خاوند کو تو ایک دوسری سی نہین لی سکتا اور رق سی اشارہ ہی
طرف قرابت کی وہ قرابت کہ جسمین محرمیت ہو مثلاً باپ بیٹے کو بخشی کچھ یا بیٹا باپ کو یا مان کو بخشی یا دادا دایا نانا کو یا بھائی یا بہن کو یا سوای انکیکہ کوئی
قرابت ہی محرمیت کی تو رجوع نہین کرسکتا اور ہ سی اشارہ ہی طرف ہلاک ہونی موہوب کے یعنی اگر چیز موہوب ہلاک ہوگئی یعنی جاتی رہی تو
واہب کو رجوع کرنا موہوب لہ سی نہین پہنچتا؛ مولانا وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ
لِلرَّجُلِ اَنْ یُعْطِیَ عَطِیَّۃً ثُمَّ یَرْجِعُ فِیْھَا اِلَّا الْوَالِدَ فِیْمَا یُعْطِیْ وَلَدَہٗ وَمَثَلُ الَّذِیْ یُعْطِی الْعَطِیَّۃَ ثُمَّ یَرْجِعُ فِیْھَا کَمَثَلِ
الْکَلْبِ اَکَلَ حَتّٰی اِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِیْ قَیْئِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ
وَابْنُ مَاجَۃَ وَصَحَّحَہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عمر اور ابن عباس سے ہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین حلال یعنی نہین
لائق از راہ مروۃ کی واسطی آدمی کی ہہ کہ دیوی کچھ پہر رجوع کری اوسمین مگر باپ کو رجوع کرنا درست ہی اوسچیز مین کہ دی بیٹی اپنی کو اور مثل اوس
شخص کے کہ دیتا ہی کچھ پہر رجوع کرتا ہی اوسکی مانند مثل کتی کی ہی کہ کہایا یہان تک کہ جسوقت پیٹ بہراتی کر ڈالی پہر جاٹنی لگا اپنی قی نقل کی ہہ
ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور صحیح کیا ہی اسکو ترمذی نی وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ اَعْرَابِیًّا اَھْدٰی لِرَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَکَرَۃً فَعَوَّضَہٗ مِنْھَا سِتَّ بَکَرَاتٍ فَسَخِطَ فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ فُلَانًا اَھْدٰی اِلَیَّ نَاقَۃً فَعَوَّضْتُہٗ مِنْھَا سِتَّ بَکَرَاتٍ فَظَلَّ سَاخِطًا فَقَدْ ھَمَمْتُ
اَنْ لَّا اَقْبَلَ ھَدِیَّۃً اِلَّا مِنْ قُرَشِیٍّ اَوْ اَنْصَارِیٍّ اَوْ ثَقَفِیٍّ اَوْ دَوْسِیٍّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی ابہریرہ سے ہہ کہ ایک گنوار بطریق تحفہ کی لایا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی ایک اونٹنی جوان پس بدلے اوس اونٹنی کی دین حضرت نی اوس گنوار کو چھ اونٹنیان جوان پہر بہی خفا رہا وہ گنوار پس پہنچی یہہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس حمد کری
اللہ کے اور ثنا کی اوسپر یعنی جیسیکہ عادت تہی حضرت کی وقت شروع خطبہ و کلام کی پہر فرمایا کہ تحقیق فلانا شخص بطریق تحفہ کی لایا ہمارا طرف سے ایک اونٹنی پس اوسکی بدلے
مین دین مینی اوسکو چھ اونٹنیان جوان پہر بہی وہ خفا تحقیق قصد کیا مینی یہہ کہ نہ قبول کرونگا مین کوئی تحفہ مگر قریشی کا یا انصاری کا یا ثقفی کا یا دوسی کا نقل کی یہہ روایت
اور ابوداود اور نسائی نی وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اُعْطِیَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْیَجْزِ بِہٖ وَمَنْ لَّمْ یَجِدْ
فَلْیُثْنِ فَاِنَّ مَنْ اَثْنٰی فَقَدْ شَکَرَ وَمَنْ کَتَمَ فَقَدْ کَفَرَ وَمَنْ تَحَلّٰی بِمَا لَمْ یُعْطَ کَانَ کَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ
اور روایت ہی جابر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو شخص کہ دیا جاوے کوئی چیز پس پاوے مقدور بدلے کا پس چاہیے کہ بدلہ دی اوسکا اور جو شخص کہ نہ پاوی مقدور پس چاہیے کہ
تعریف کری دینیوالیکی و ظاہر کری عطا اوسکی اس لیے کہ جسنی تعریف کی اپنی محسن کے پس تحقیق شکر ادا کیا یعنی نے الحمدللہ ادا کیا اور جسنی چھپایا احسان کی کہ لینے نہ اوسا بدلہ اوسکا ساتھہ دینے
کی یا تعریف کرنیکی پس تحقیق کفران نعمت کیا اور جو شخص کہ آراستہ کری اپنیکو ساتھہ اوسچیز کی کہ نہین دیا گیا مانند پہننیوالے دو کپڑون جھوٹ کے نقل کی یہہ حدیث اور ابوداود نی شکر ادا کیا اس
تعریف اور دوسری روایت مین کی معنی ہین محبت کرنیوالے کی اور تعریف کرنی زبان سے اور خدمت کرنا ہہ اوسکی اور جو شخص کہ آراستہ کرے اپنیکو یعنی شخص کہ اظہار کری کمال اوسی چیز کا کہ نہو اوسکو پاس اپنے یا دو کپڑے
جھوٹ کی سے مراد اس سے وہ شخص ہے کہ جو شاہد ہو اوس صالحین کا یعنی اور واقعہ نہو اوسمین جسنے کہا کہ اوسکے پاس ہے یا پہنا ہے اوسنے کپڑے اوسکے پاس اور نہین اوسکے پاس ہے یا پہنا ہے اوسنے اور نہین اوسکے پاس ہے
اور ہ سی ہے کہ شخص کہ کرے کام ریا اور سمعہ کا یعنی اوسکا مقصد یہ ہو کہ لوگ جانین

کہ گویا دو پیراہن پہنے ہین اور بعضون نے کہا کہ عرب مین ایک شخص تہا کہ دو کپڑے نفیس پہنتا تہا اوسکو عزت و شرف ہوا اور جہوٹی گواہی نہین کوئی جہوٹی نجاتی اوسکی ساتہہ تشبیہ دی اسکو ۱۲ ح ۱۲ ع وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صُنِعَ اِلَيْهِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهٖ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کیا جاوی طرف اوسکی احسان اور کہی واسطی احسان کرنیوالی کی کہ بدلہ دی تجکو اللہ تعالے بہتر پس تحقیق بہت کامل کی اوسنے تعریف نقل کی ترمذی نی ف یعنی مبالغہ کیا اوسکی ادای شکر مین اسلیی کہ اوسنی اقرار کیا اپنی قصور کا اور عاجز ہونیکا اوسکی بدلہ اور ثنا اسی راسکی تعریف کرنیسی پس سونپا بالذات اوسکا طرف اللہ تعالی کی کہ بدلہ دی اوسکو پورا دنیا اور آخرت مین شیخ بزرگ قدر عبدالوہاب متقی رح فرماتی تہی کہ صوفی کو چاہیی کہ دینی اور نہ دینی خلق کیمین دائرہ استقامت سی باہر نہ نکلی اور قدم راہ حق سی باہر نہ رکہی جب کوئی فاسق و نااہل کچہہ دیوی تو اتنی تعریف نکری کہ اوسکو صالح اور ولی کہی بلکہ کہی کہ خدا اوسکو جزای خیر دیوی اور اگر کسی صالح سی رنج پاوی تو نفی اوسکی صلاح کی نہ کری اور برا نکہی بلکہ کہی غفر اللہ لہ ولنا یہہ طریقہ اہل استقامت کا ہی ۱۲ ع ۱۲ ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص کہ نہین شکر کرتا لوگونکا نہین شکر کرتا ہی اللہ تعالی کا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی ف اسلیی کہ شکر اللہ تعالی کا تمام ہوتا ہی ساتہہ تابعداری اوسکی کی اور بجالانی حکم اوسکی کی بیچ شکر کرنی لوگونکی کہ وہ واسطہ ہین بیچ پہنچانی نعمتون اللہ کے طرف اوسکی پس جسنی نہ تابعداری کی اوسکی اسمین نہوا ادا کرنیوالا شکر اوسکی نعمتونکا یا مراد یہہ ہی کہ جو کوئی شکر نہ ادا کری گا لوگونکا اور اقرار نکریگا اونکی نعمتونکا وہ خدا تعالی کا بہی شکر نہین ادا کرنیکا بسبب عادت بکرنیکی ساتہہ کفران نعمت کے ۱۲ ع ۱۲ ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَتَاهُ الْمُهَاجِرُوْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَاَيْنَا قَوْمًا اَبْذَلَ مِنْ كَثِيْرٍ وَلَا اَحْسَنَ مُوَاسَاةً مِنْ قَلِيْلٍ مِنْ قَوْمٍ نَزَلْنَا بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ لَقَدْ كَفَوْنَا الْمُؤْنَةَ وَاَشْرَكُوْنَا فِي الْمَهْنَاِ حَتّٰى لَقَدْ خِفْنَا اَنْ يَذْهَبُوْا بِالْاَجْرِ كُلِّهٖ فَقَالَ لَا مَا دَعَوْتُمُ اللّٰهَ لَهُمْ وَاَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ اور روایت ہی انس سی کہ کہا جب آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین یعنی ہجرۃ کر کر حاضر ہوئی حضرت کی پاس مہاجر اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ نہین دیکہا ہمنی کسی قوم کو بہت خرچ کرنیوالا مال بہت سے اور نہ تحقیق مدد کرنی مین مال تہوڑے سی اوس قوم سی کہ اوتری ہم درمیان اونکی یعنی انصار تحقیق کفایت کیا ہمکو محنت سی اور شریک کیا ہمکو منفعت مین یہان تک کہ تحقیق ڈرے ہم یہہ کہ لیجاوین وہ تمام ثواب پس فرمایا نہین یعنی تمام ثواب نہین لیجانیکی جب تک دعا کروگی تم اللہ سے اونکی لیی اور تعریف کروگی تم اونپر یعنی شکرانہ نعمت ادا کروگی نقل کی یہہ ترمذی نی اور صحیح کیا اسحدیث کو ف حضرت جب مدینہ مین تشریف لائی تو انصار نی مہاجرین کی بہت خدمتگذاری کی باغ و غیرہ آدہا اونکو دیدیا اور طرح طرح کی خاطرداریان کین پس مہاجرین نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ انکی برابر کسیکو بہت خرچ کرنی والا نہین دیکہا کہ تہوڑے مال سی بہت مال کی یعنے جیسا کسیکو مقدور تہا اوسنی ہمارے کی کرنیمین کمی نکیا اور غم خواری ہمارے کی کرنیمین کمی نکی یعنی بہت کچہہ کی اور بنا نا مکانا نکا وغیرذالک اپنے ذمہ کیا اور شریک کیا ہمکو منفعت مین کہ جو کچہہ درخو مین سے حاصل ہوتا ہے اوسا ہمین بانٹ دیتی ہین پس ڈرتی ہین ہم کہ سارا ثواب لیجاوین یعنے دنیوی اونکو اللہ ثواب ہماری ہجرۃ کا اور ہمارے عبادت کا بسبب کثرۃ احسان اونکی ہمپر حضرت نی فرمایا کہ سارا ثواب نہین لیجانیکی اللہ کا فضل وسیع ہی تمکو ثواب عبادت کا ملیگا اور اونکو ثواب دیگا جبتک کہ تم دعا کروگی اونکیلیے بہلائی کی تو دعا تمہارے بدلا اوسکے احسان کا ہوگی اور ثواب تمہارے عبادت کا تمکو ملیگا ۱۲ ع ۱۲ ح وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَهَادَوْا فَاِنَّ الْهَدِيَّةَ تَذْهِبُ الضَّغَائِنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہ سے کہ نقل کرتے ہین صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا تحفہ بہیجا کرو آپس مین اسلیے کہ تحفہ بہیجنا دور کرتا ہی کینونکو نقل کی یہہ ترمذی نی

ف یعنی بغض عداوۃ اس سی جاتی رہتی ہی اور الفت و محبت پیدا ہوتی ہی اور اصل نسخہ مشکوۃ کمین بعد لفظ رواہ کی سفید سی جھوٹی ہوئی ہم نے بھی سی کسی فی لفظ الترمذی کا لاحق کر دیا ہی ع **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تھادوا فان الھدیۃ تذھب وحر الصدر ولا تحقرن جارۃ لجارتھا ولو شق فرسن شاۃ رواہ الترمذی

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نبی کہ فرمایا تحفہ بھیجا کرو آپسمین اسلیی کہ تحفہ دور کرتا ہی کدورت سینی کی یعنی بغض و عداوت اور نہ حقیر جانی ہمسائی واسطی ہمسائی اپنی کی اگرچہ ایک ٹکڑا بکری کی کھر کا بھیجی نقل کی یہہ ترمذی فی ف یعنی ہمسائی بھیجنی والیکو نچاہیی کہ تھوڑی سے چیز بھیجنے کو ہمسائی کی تئین حقیر سمجھی بلکہ بھیج دی گو کہ تھوڑی ہو اور اسطرح ہمسائی لینی والیکو نہ چاہیی کہ حقیر جانی ہمسائی کی تحفہ کو بلکہ لیلیوی اگرچہ تھوڑی اور بری چیز ہو ع **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث لا ترد الوسائد والدھن واللبن رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب قیل اراد باللبن الطیب

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین چیزین ہین کہ نہ پھیرجاوین تکیہ تیل اور دودھ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی کہا گیا کہ ارادہ کی حضرت نی ساتھہ تیل کی خوشبوئی ف یعنی کوئی مہمان کی تواضع کری ساتھہ تکیہ بنی کی یا تیل یا دودھ بنی کے تو لائی نہین ہی پھیر دینا انکا اور بعضون نی دھن سی خوشبوئی مراد لی ہی جیساکہ ذکر کیا گیا اور ظاہر تر یہہ ہی کہ مراد دھن سی مطلق تیل ہی اسلیی کہ عرب لگاتی ہین تیل سر مین ع **وعن** ابی عثمان النھدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا عطی احدکم الریحان فلا یردہ فانہ خرج من الجنۃ رواہ الترمذی مرسلا ✤ اور روایت ہی ابی عثمان نہدی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ دیا جاوی ایک تمہارا پھول خوشبودار پس پھیری اوسکو اسلیی کہ تحقیق وہ نکلا ہی بہشت سی نقل کی یہہ ترمذی نی بطریق ارسال کی ف یعنی اصل پھول کی بہشت سی نکلی ہی مراد یہہ ہی کہ آتی ہی اوس سی خوشبو بہشت کی اور باوجود اسکی سبکبار ہی یعنی احسان اوسکا کم ہوتا ہی جیساکہ اوپر گذرا ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** جابر قال قالت امرأۃ بشیر انحل ابنی غلامک واشھد لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان ابنۃ فلان سالتنی ان انحل ابنھا غلامی وقالت اشھد لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الہ اخوۃ قال نعم قال فکلھم اعطیتہ مثل ما اعطیتہ قال لا قال فلیس یصلح ھذا وانی لا اشھد الا علی حق رواہ مسلم ✤

روایت ہی جابر سی کہ کہا کہا عورت بشیر صحابی کینی بشیر کو کہ بخشدے تو بیٹی میری پر کو اپنا غلام اور گواہ کر واسطی میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس آیا بشیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس کہا کہ تحقیق بیٹی فلانکی فی یعنی عمرہ بنت رواحہ فی کہ بیوی میری ہی سوال کیا مجھسے یہہ بخشون مین اوسکی بیٹی کو غلام اپنا اور کہا کہ گواہ کر واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا حضرت فی کہ کیا ہین واسطی اوس بیٹی کی بھائی کہا کہ ہان فرمایا کیا اسکو دیا ہی تو فی مانند اوسکے کہ دیا تو فی اس بیٹی کو کہا کہ نہین فرمایا پس نہین لائق یہہ اور تحقیق مین نہین گواہ ہوتا مگر حق پر نقل کی یہہ مسلم فی ف حق پر یعنی حق خالص پر کہ نہ کراہت ہو اوسمین یا حق پر نہ باطل پر اور مفصل بیان اسکا فصل اول مین گذر چکا ہی ✤ ع **وعن** ابی ہریرۃ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی بباکورۃ الفاکھۃ وضعھا علی عینیہ وعلی شفتیہ وقال اللھم کما اریتنا اولہ فارنا اٰخرہ ثم یعطیھا من یکون عندہ من الصبیان رواہ البیھقی فی الدعوات الکبیر

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسوقت کہ دی گئی نیا پھل کہا اوسکو اپنی آنکھون پر اور اپنی ہونٹون پر اور کہا یا الہی جیساد کھلایا تو فی ہمکو اول اسکا پس دکھا ہمکو

آخر اسکا بہر دیتی میوہ اوسکو کہ ہوتا پاس حضرت کی لڑکو نین سی نقل کی بہہ بیہقی فی دعوات کبیر مین ف حضرت آنکھو پر رکہتی تہی پہل کو واسطی تعظیم نعمت تازہ اللہ تعالی کی اور آخر اوسکا یعنی دنیا مین پس ہوگی دعا عمر دراز کی اور باعقبی مین پس اسصورت مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ دنیا کی کیا حقیقت ہی آخرت کی آگی بڑی نعمت نعمت آخرت کی ہی وہان نصیب کر ع **باب اللقطۃ** باب ہی بیچ بیان لقطہ کی ف لقطہ لام کی پیش سی اور قاف کی زبر اور جزم سی آیا ہی لیکن محدثون کی نزدیک قاف کی زبر سی مشہور ہی اور لقطہ اوسچیز کو کہتی ہین کہ پڑی ہوئی پاوی اور مالک اوسکا معلوم نہو اور اوٹہانا لقطہ کا مستحب ہے اگر اعتماد ہو اپنی نفس پر اوسکی تعریف کرنیکا والا ترک کرنا اوسکا اولی ہی اور واجب ہے اوٹہانا اوسکا اگر خوف ہو اوسکی ضائع ہونیکا پس اگر چہوڑ دیگا اوسکو یہانتک کہ وہ ضائع ہوگا تو گنہ گار ہوگا ح ؛ درمختار ؛ ف ۲ لقطہ امانت ہی اگر اوٹہانیوالے نی کسیکو گواہ کر دیا ہو کہ مین مالک کی دینی کی لیی لیتا ہون پس اسصورت مین ہلاک ہو جاویگا تو ضمان یعنی بدلہ نہین دینا اونیکا اور اگر گواہ نہ کیا کسیکو اور وہ ہلاک ہوگیا تو ضمان دینا اوپگا اگر مالک انکار کریگا کہ میری دینی کی لیی اسنی نہین لیا ہا اور تعریف کیا جاوی یعنی معلوم کروایا جاوی لقطہ اوسجگہہ کہ پایا گیا ہی اور لوگونکی جمع ہونیکی جگہہ اتنی مدت تک کہ جانی کہ نہین طلب کرنیگا مالک بعد اوسکی اور صاحبین کی نزدیک برس روز تک تعریف کری اور جو چیز کہ نہ رہ سکی اوسکو تعریف کری یہانتک کہ خوف ہو اوسکی خراب ہونیکا پہر بیچ دیدی پس جب آوی مالک اوسکا چاہی اجازت دی ثواب ہوگا اوسکو اور چاہی ضمان لی مالک سی یا فقیر سی جیسیکہ جانور پاوی ہوئی کا حکم ہی اور جو کچہہ خرچ کری جانور پر بغیر اذن حاکم کی احسان ہی اوسکا یعنی مالک سی کچہہ نہین لینا پہنچتا اور اگر حاکم کی اذن سی خرچ کری ساتہہ شرط کرنی لی نی خرچ کی مالک سی تو دین ہی اوسکی مالک پر اور دلوائی قاضی اوسچیز سی کہ اوسمین منفعت ہے مانند غلام بہاگی ہوئی کی اور خرچ کری اوسپر اوسمین سی اور جو چیز ایسی ہو کہ نہین ہو منفعت اوسمین اذن دی قاضی ساتہہ خرچ کرنیکی اوسپر اور شرط کری لی نی اوس خرچ کی مالک اوسکی سی اگر مالک کی حق مین بہتر ہو والا بیچ ڈالی اوسکو اور رکہہ چہوڑی مول اوسکا اور خرچ کرنیوالیکو روک رکہنا اوسچیز کا پہنچتا ہی واسطی لینی خرچ اپنی کی پہر اگر بیان کری مدعی اوسکا علامت اوسکی تو جائز ہی دیدینا اوسکا واجب نہین بغیر گواہونکی اور نفع اوٹہاوی ساتہہ لقطہ کی اگر فقیر ہو والا لاسدیدی اگرچہ اپنی اصول کو دی یا فروع کو یا بیوی کو اگر ہون وہ فقیر اور مستحب ہے پکڑ لینا بردی بہاگی ہوئی کا اوس شخص کو کہ پکڑسکی اوسکو اور اسطرح مستحب ہے راہ بہولی ہوئی بردیکار کہہ لینا اور بردی بہاگی ہوئی کی لی آنی والیکو مدت سفر سی چالیس درہم دی جاوین اگر گواہ کر لیا تہا کہ مینی پکڑا ہی مالک کی دینی کی لیی اگرچہ وہ چالیس درہم کا نہو اور اگر ایسی جگہہ سی لاوی کہ حد سفر سی کم ہو تو موافق اوسکی اس حساب سے دی مثلاً ڈیڑہ منزل سی لاوی تو بیس درہم دی پہر اگر بہاگ جاوی اوس سے تو نہین ضمان دینا آتا اور اگر گواہ نہین کیا کسیکو تو کچہہ نہین دینا آتا اوسکو اور ضمان دی اگر بہاگ جاوی اور لقیط یعنی بچہ کہ پڑا ہو اپاوی تو اوٹہانا لینا اوسکا مستحب ہے اور اگر خوف ہو اوسکی ہلاک ہو جانیکا تو واجب ہی اور وہ حر ہی مگر جبکہ ثابت ہو مملوک ہونا اوسکا اور نفقہ لقیط کا اور خون بہا اوسکا بیت المال مین سی دیا جاوی اور میراث اوسکی بہی بیت المال مین رکہی جاوی اور نہ لیا جاوی لقیط اوس سی کہ لیوی اوسکو اور نسب اوسکا اوس سی ثابت ہوگا کہ دعوی کری اوسکا اگرچہ دو شخص دعوی کرین معا اور اگر ایک اون دونون مین سی نشانی بیان کری اوسکی مثلاً کہی کہ اسکی پیٹہ پر مسہ ہی اور وہ سچ ہو یا ایک اونمین کا پہلی دعوی کرے تو اولی وہ ہی اور اگر غلام دعوی کری گا اسکی نسب کا تو ثابت ہوگا اوس سی لیکن لقیط حر ہوگا اور اگر ذمی دعوی کریگا تو اوس سی بہی نسب اوسکا ثابت ہوگا لیکن وہ مسلمان ہی اگر ذمیونکی بستی مین نہین تہا اور اگر اونکی بستی مین تہا تو یہہ بہی ذمی ہوگا اور جو کچہہ لقیط پر زیور وغیرہ ہو اوسپر خرچ کری بحکم قاضی اور بعضون نی کہا بغیر حکم کی خرچ کری اور واسطی اوٹہانیوالیکی جائز ہی سپرد کرنا اوسکا حرفہ کی لیی نہ نکاح کر دینا اوسکا اور نہ تصرف کرنا اوسکی مال مین اور نہ مزدوری کروانی اوس سے

بحسب صحیحہ روایت کی مسئلہ ایک شخص نی رکہین جوتیان اپنی ایک جگہہ پس آیا ایک دوسرا شخص اور رکہین جوتیان اسنے اوسی جگہہ پہر آیا پہلا اور لیلین جوتیان
تو سہیر کی پس آیا جائز ہی دوسرا کیلیوی جوتیان پہلی کی مختار رہیگا کہ نہین جائز ہی جبکہ ہون جوتیان پہلی کی مانند جوتیون اسکیکی بہتر اور نئی اور اگر
ناقص ہون اونکی جو تیو نئی تو جائز ہی اوسکو انتفاع اوٹہانا اونسی بلا کلفت کذا فی الظہیریہ مسئلہ اگر دو جوڑا ہی مال غیر کا دو طرح کا ہوتا ہی ایک قسم کا ہوتا ہی کہ جنکا
یہہ کہ نہین طلب کریگا اوسکو مالک اسکا مانند گہلیون کی بیچہ متفرق جگہونکی اور مانند چھلکون انار کی بیچہ متفرق جگہونکی پس جائز ہی اوسکو یہہ کہ لیوی
اونکو اور نفع اوٹہاوی اونسی اور نہین ہوتی ہین وہ ملک لینے والیکی اور پہنچتا ہی اونکی مالک کو بی لیتہ اونکا اور ذکر کیا شیخ الاسلام فی کہ وہ ہوجاتی ہین ملک
لینے والیکی اور ایک قول اس طرح کا ہوتا ہی کہ جانتا ہی کہ مالک اسکا طلب کریگا اوسکو مانند سونی چاندیکی اور تمام اسیا کی پس چاہیی اوسکو یہہ کہ لیوی اور رکہ چہوڑے
اوسکو اور تعریف کری یہان تک پہنچاوی طرف مالک اوسیکی اور اگر پاوی روٹی یا کم اوستی تو بسلح ہی کہالینا اوسکا حالت فراخی مین اور اگر پیسی گیہون
کسیکے چکی مین اور دل جاوے اونکی آٹی مین وہ آٹا کہ باقی رہتا ہی چکی مین عادۃً تو نہین مضائقہ ہی اوسکا اور اگر لیوی کسیکی چہاڑو مین سی خلال اپنی دانتونکی
لیے تو نہین مضائقہ ہی اسکا اور لید وغیرہ جو جانور کرتی ہین اسرمین تو بعد جانی مالک اونکیکی وہ مالک ہوتی ہی اوسکی کری اوسکو نہ صاحب مالکی ہ مولانا شیخ عبد العزیز رحمۃ

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ
عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَشَأْنَكَ بِهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ
قَالَ هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ
حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ
اسْتَنْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ روایت ہی زید بن خالد سی کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور پوچہا حضرت سے
احوال لقطہ کا پس فرمایا پہچان رکہہ ظرف اوسکا یعنی جسمین لقطہ ہو خواہ چمڑی مین ہو خواہ کپڑی مین اور پہچان رکہہ سر بند
اوسکا پہر تعریف کراوسکی ایک برس پس اگر آوی مالک اوسکا وید ی اوسکو اور اگر نہ آیا مالک اسکا پس اپنے کام مین لا اوسکو کہا اوس شخص نی پس گم ہوئی بکریکا کیا حکم
ہے فرمایا کہ وہ واسطی تیری ہی یا واسطی بہائی تیرکی یا واسطی بہیڑیی کی کہا اوستی پس گم ہوئی اونٹ کا کیا حکم فرمایا کیا کام ہی تجہی اوستی یعنی چہوڑ دی اوسکو اوسنے
لے کہ حاجت اوسکی لینی کی نہین وہ ضائع نہین ہوتا اوسکی ساتہہ مشک اوسکی ہی اور موزی اوسکی وارد ہوتا ہی پانی پر اور کہاتا ہی درخت مین سی یہان تک
ملے اوستی مالک اوسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کیمین ہی ہے کہ فرمایا حضرت نی تعریف کراوسکی ایک برس تک پہر پہچان رکہہ سر بند اوسکا
اور ظرف اوسکا پہر خرچ کر اوسکو پس اگر آیا مالک اوسکا پس ادا کر اوسکو یعنی اگر وہ چیز باقی ہو والا قیمت اوسکی دی ف کہا ابن ملک نی ظرف اور
سر بند پہچان کرنی کو اس لیی فرمایا کہ نا معلوم ہو جہوٹ سچ اوسکا کہ دعوی کری اوسکا شرح السنہ مین کہا ہی کسی اختلاف کیا ہی علمائی اسمین کہ اگر ایک شخص آیا اور
اوسنی پہچانا ظرف اور سر بند اوسکا تو واجب ہی دینا اوسکا یا نہین امام مالک اور احمد تو کہتی ہین واجب ہی دینا اوسکا بغیر گواہ کی اس لیی کہ یہی مقصود ہی
پہچاننی ظرف اور سر بند کیسیلی اور کہا شافعی اور حنیفہ نی کہ جب پہچانی اوسی ظرف اور سر بند اور عدد اور وزن اور واقع ہوا اوسکی نفس مین یہہ کہ سچا ہی
پس جائز ہی اوسکو دینا اوسکا اور جبر کرتا نہین پہنچتا بغیر گواہونکی اس صورت مین پہچان رکہنی کا فائدہ یہہ ہی کہ تا وہ لقطہ اوسکی مال مین اس طرح مل
نجاوی کہ تمیز کر نسکی جبکہ آوی مالک اوسکا اور پہر تعریف کرالم یعنی آگاہ کر لوگونکو اوسکی حالسیلی اوس جگہہ کہ پایا گیا ہی اور بازارونمین اور مسجدونمین اور
اور جگہونمین کہ جہان لوگ جمع ہوتی ہون اور طریقہ تعریف کا یہہ ہے کہ پکاری کہ جسکی کچہہ چیز گئی ہو آوی اور صفت اوسکی ذکر کری اور سال بہر تک
تعریف کرنا قول شافعی اور محمد اور مالک اور احمد کا ہی عمل کیا ہی اونہون نی بظاہر حدیث پر اور صحیح تر نزدیک ابو حنیفہ اور ابو یوسف کی یہہ ہی کہ قید مدت معین کی

نہین ہے اور حدیث مین ذکر سال کا بسبیل اتفاق کی واقع ہوا ہی باعتبار غالب کے اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ اگر گم دس درہم سے کم ہو تعریف کرے کئی چند روز اور اگر دس ہون تو ایک مہینہ تک اور اگر سو یا زیادہ ہون تو ایک برس تک تعریف کری اور یہہ ایک روایت ہی امام حنیفہ سی اور بعضون نے کہا صحیح یہہ ہی کہ ان مقدارون سے لازم ایک سے نہین اور موقوف ہی لقطہ اوٹہانیوالی کی رائی پر پس تعریف کری یہان تک کہ ظن غالب ہو کہ کوئی نہین آئیگا اور نہین طلب کریگا بعد اس مدت کی دلیل انکی حدیث مسلم کی ہی کہ اوسمین مطلق عرفہا آیا ہی بلا قید سنۃ کی اور تعریف کہا تو نہین اور نہین یہان تک ہے کہ خراب ہون اور اگر کچہہ چیز حقیر ہو مانند کہٹملے اور چہلکون انار کی اور خوشہ آنار کی بعد کاٹنی کی تو فائدہ اوٹہاوی ساتہہ اوسکی بدون تعریف کی اور پہنچتا ہی مالک کو لی لینا اوسکا اور اگر پاوی مالک اوسکا تو دیدی اگر گواہ گذاری تو واجب ہے دیدینا اوسکا والا جائز جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا اور اگر نہ آیا مالک تو اپنی کام مین لاوی اس سے معلوم ہوا کہ لقطہ کا بعد تعریف کی مالک ہوجاتا ہی غنی ہو یا فقیر اور مذہب اکثر صحابہ کا اور شافعی کا یہی ہی اور بعضی صحابہ نے کہا کہ غنی تصدق کرے اور وہ مالک نہین ہوتا اور قول ابن عباس اور سفیان ثوری اور ابن المبارک اور حنیفہ کا یہی ہی بعد ازان اگر مالک آوی تو اختیار رکہتا ہی چاہی جاری رکہے تصدق کو اور ثواب اوسکی لیہی ہوگا اور اگر چاہی ضمان یعنی بدلی وسی یا فقیر سی اگر وہ چیز ہلاک ہوجاوی اور جو نسا دونو نہین سی ضمان دے دوسری پر نہ رجوع کری یعنی دعوی دوسرے پر نہین پہنچتا اور اگر وہ چیز موجود ہو تو وہی لی حاصل یہ کہ ضمان اوس صورت مین لینا پہنچتا ہی کہ وہ چیز ہلاک ہوجاوے اور اگر وہ موجود ہو تو وہی لی اور بعضی حواشی شرح وقایہ مین یہہ سی نقل کیا ہی کہ تصدق بعد تعریف کی جائز ہی اور رکہہ چہوڑنا اوسکا غریمت ہی اور وہ واسطی تیری ہے الخ یعنی اگر پکڑی تو نی بکری اور تعریف کیا اوسکو اور نہ پایا اوسکی مالک کو تو جائز ہی تجکو منتفع ہونا اوس سے یا واسطی بہائی تیری کی یعنی اگر تو نی پکڑی اور اوسکا مالک آگیا تو وہ نی لیگا اوسکو یا چہوڑ دیگا تو اوسکو اور پالیگا اوسکو مالک اوسکا تو یہی وہ لیلیگا یا یعنی یہہ ہین کہ تو نہ لیگا تو اور کوئی تیرا بہائی مسلمان لی لیگا اور اگر ان صورتون مین سی ایک بہی نہ پائی جاویگی تو بہیڑیا لیلیگا مقصود آگاہ کرنا ہی اوپر جائز ہونے لینی اور منتفع ہونیکی ساتہہ اوسکی تا ضائع نہوا اور بہیڑیا نہ کہا جاوی اور یہہ حکم عام ہی ہر جانور کی لیہی کہ بغیر چرانیوالیکی ضائع ہوا اور مشک اوسکے لیہی یعنی پیٹ اوسکا بمنزلہ مشک کے ہی کہ اوسمین رطوبت ہوتی ہی کہ کفایت کرتی ہی بہت دنونکو یعنی اونٹ متحمل ہوتا ہی کئی روز کی پیاس کا اور جانور ایسی متحمل نہین ہوسکتی چنانچہ مشہور ہی کہ پندرہ روز تک متحمل ہوسکتا ہی اور مضوری اوسکی یعنی قوی ہین نالوی اوسکی کہ قدرت راہ چلنی کی اور پانی اور گہانس کہانیکی لیہی اور پچنی کی درندون ہی خوب کہانا ہی تشبیہ دی اوسکو ساتہہ اوس مسافر کی کہ سامان سفر کا اپنی ساتہہ رکہتا ہی اور لکہا ہی علمائی کہ ہیچ حکم اونٹ کی ہر حیوان ہی کہ ضائع نہین ہوتا بغیر چرانیوالیکی مانند گہوڑی اور گائین اور گدہی کے اور ساتہہ حدیث کی دلیل پکڑی ہے امام مالک اور شافعی نے ہیچ عدم التقاط یعنی نہ پکڑنا لینی اونٹ اور گائین کو جنگل مین اور اگر پائی جاوین یہہ جانور دیہات مین اور شہرون مین تو جائز ہی التقاط اونکا اور ہماری نزدیک مستحب ہی التقاط اور تعریف سب جانورون کی ہر جگہہ واسطے محافظت مال لوگونکی اور جواب دیا گیا ہی احادیث نزکیسی کہ یہہ حکم اوس زمانی مین تہا بسبب غلبہ اہل صلاح و امانت کے کہ اگر کوئی نہ پکڑتا تو ناتہہ کسی خائن کا اون تک نہ پہنچتا تہا اور ہمارے زمانی مین امن نہین ہے پس انکے پکڑنے مین محافظت ہی مال مالک کا ہے ۱۲ منہ

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اوی ضالۃ فہو ضال ما لم یعرفہا رواہ مسلم

اور روایت ہی اوسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ اوٹہاوی گم ہوئی چیز کو پس گمراہ ہی جبتک کہ تعریف کری اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی چاہیے کہ تعریف کری اوسکو بغیر تعریف کی نرکہے چہوڑی کہ اوسمین خیانت اور گمراہی ہے ۱۲ منہ

وعن عبد الرحمن بن عثمان التیمی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن لقطۃ الحاج رواہ مسلم

اور روایت ہی عبد الرحمن بن عثمان تیمی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا حاجیونکی لقطہ لینی سی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنے حرم مکہ مین نہین حلال ہی مالک ہونا لقطہ کا بعد تعریف کی بلکہ واجب ہی اوٹہانیوالیکو کہ رہنی دی اوسکو یہان تک کہ مالک اوسکا آوی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور ہمارے نزدیک لقطہ حرم اور غیر حرم کا برابر ہی چنانچہ بیان اسکا باب حرم مکہ مین مفصل ہوچکا ہے ۱۲ منہ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی یہہ کہ علی بن ابی طالب رضہ نی پایا ایک دینار یعنی راہ مین سی بطریق لقطہ کی پس لائی اوسکو حضرت علی رضہ فاطمہ رضہ کی پاس پہر پوچہا حضرت علی نی حکم اوسکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ یہہ رزق ہی اللہ کا پس کہایا اوس سی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور کہایا علی اور فاطمہ رضہ نی یعنی اوسکا کچہہ لیکر کہایا پس جبکہ ہوا بعد اسکی آئی ایک عورۃ ڈہونڈتے ہوئی دینار کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای علی دی تو دینار نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** اس سے یہہ نہین معلوم ہوتا کہ حضرت علی رضہ نی بغیر تعریف کی وہ دینار کہایا ہو احتمال ہی کہ تعریف کی ہو پہر کہایا ہو اور حضرت نی جو فقط اوس عورۃ کی کہنی سی دینار اوسکو دلوادیا تو اوسنی علامت اوسکی بیان کی ہوگی یا حضرت کو معلوم ہوگا کہ اوسکی ہی ۴ ع ۴ ح **وعن** الجارود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضالۃ المسلم حرق النار رواہ الدارمی ۴ اور روایت ہی جارود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہوئی چیز مسلمانکی شعلہ ہے اگ کا نقل کی یہہ دارمی نی **ف** یعنی اگر لیوی کوئی لقطہ کو اس ارادہ سی کہ مالک ہونگا اوسکا اور نہ رعایت کرے اوسمین وہ احکام کہ مشروع ہین اوسمین قسم تعریف وغیرہ سی تو وہ لقطہ پہنچاتا ہی اوسکو اگ دوزخ مین ۴ طیبی ۴ **وعن** عیاض بن حمار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وجد لقطۃ فلیشہد ذا عدل او ذوی عدل ولا یکتم ولا یغیب فان وجد صاحبہا فلیردہا علیہ وذکرہا فہو مال اللہ یؤتیہ من یشاء رواہ احمد وابوداود والدارمی ۴ اور روایت ہی عیاض بن حمار سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پاوی لقطہ پس چاہیی کہ گواہ کری صاحب عدل کو یا کہا دو صاحب عدل کو اور نہ چہپاوی لقطہ کو یعنی ساتہہ ترک کری تعریف کی اور نہ غائب کر ڈالی اوسکو یعنی کسی اور مکان مین نہ بہیج دی پہر اگر پاوی اوسکی مالک کو پس پہیر دی لقطہ کو مالک پر اور اگر نہ پایا مالک کو پس وہ مال ہی اللہ کا دیتا ہی وہ مال جسکو چاہتا ہی نقل کی یہہ احمد اور ابوداود اور دارمی نی **ف** گواہ کری کہ یہہ چیز مینی پائی ہی تا ثانی الحال تہمت اور دعوی زیادتی کا نکری اور اسمین یہہ بہی حکمت ہی کہ بغیر گواہ کرنیکی کبہی اپنا نفس طمع کرتا ہی کہ گواہ تو کوئی ہی ہی نہین مالک کو دینا کیا ضرور ہی اور گواہ کرنی سی یہہ طمع نہین ہوتی اور خواہ مخواہ دینا پڑتا ہی اور یہہ بہی اسمین حکمت ہے کہ ساتہہ موت ناکہانی کے وارث اوسکو داخل ترکہ مین نکرین اور یہہ امر گواہ کرنیکا بعضی کہتی ہین کہ بطریق استحباب کے ہی اور بعضی کہتی ہین کہ بطریق وجوب کے ہی اور اسی حدیث مین کہا کہ وہ مال ہی اللہ کا اور اوپر کہ حدیث مین کہا کہ رزق اللہ کا ہی مراد ان دونون لفظونسی حلال ہی یعنی وہ مال حلال ہی منتفع ہوا وس سی کہ خدا نی غیب سے بہیجا اور پہر اگر مالک آوی دی اوسکو جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ۴ ح ۴ ع **وعن** جابر قال رخص لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی العصا والسوط والحبل واشباہہ یلتقطہ الرجل ینتفع بہ رواہ ابوداود اور روایت ہی جابر سی کہ کہا رخصت دی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لاٹہی مین اور کوڑہ مین اور رسی مین اور مانند انکی مین کہ عرف مین انکو قلیل جانتی ہین کہ اوٹہالیوی اوسکو آدمی فائدہ لی اوس سی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی لقطہ اوٹہانیوالا ان چیزون سی منتفع ہو بغیر تعریف کی اگر فقیر ہو اور شرح السنہ مین لکہا ہی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ قلیل مال نہ تعریف کیا جاوی ولیکن اسمین کلام ہی اور حد قلیل کی کیا ہی بعضون نی کہا دس درہم سی کم قلیل ہے اور بعضون نی کہا کہ دینار اور کم دینار سی قلیل ہی بموجب حدیث حضرت علی رضہ کی ۴ ع **وذکر حدیث** المقدام بن معدیکرب الا لا یحل فی باب الاعتصام اور ذکر کی گئی حدیث مقدام بن معدیکرب کی کہ سرا اوسکا یہہ ہے الا لا یحل ہیچ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی

باب الفرائض

باب ہی بیچ بیان فرائض کی **ف** یعنی اس باب مین بیان ہے حصونکا کہ معین ہین قرآنمین یا حدیث مین بیچ میراث کی اور لکہا ہی علمانی کہ متعلق ہوتی ہین ساتہہ متروکہ میت کے چار حق ۔۔۔ اس ترتیب سے کہ اول

تو میت کو تکفین و تجہیز کری یعنی پہلی اوسکو غسل دی پہر کفن دی پہر نماز پڑہو اگر اوسکا مقبری مین لیجاوی اور قبر مین دفن کری اور ان سب چیزونمین کہا جائیگا خرچ کرنی مال کے بیعیبتنگی اور اسراف کی خرچ کرہی بعد اسکی اگر میت کی ذمی دین ہو تو دین ادا کری بعد اسکی جو مال بچی اوسمین سی تہائی تک وصیت جاری کری اگر وصیت کی ہو پہر بعد اسکی مال کو درمیان وارثونکی بانٹی اسطرح سی کہ پہلی اصحاب فرائض کو دی یعنی جسکا حصہ قرآن یا حدیث مین معین ہی پہر بعد اسکی جو بچی تو میت کی عصبات نسبی کو دی کہ جو کچہہ اصحاب فروض سی بچتا ہی وہ لیتی ہین اور اگر اصحاب فروض وارثون مین ہوتی ہین تو سب ترکہ عصبات نسبی کو پہنچتا ہی اور اگر عصبات نسبی نہون تو جو کچہہ اصحاب فروض سی بچی میت کے آزاد کرنیوالیکو دی اگر میت بردہ آزاد ہو اور اگر آزاد کرنیوالا نہو تو آزاد کرنیوالیکی عصبونکو دی جو عصبہ کہ مرد ہین اور اگر یہہ بہی نہون تو رد ہو اصحاب فروض پر سوائی زوجین کی کہ انپر رد نہین اور رد بہی اسطرح ہے کہ جو کچہہ بچی اصحاب فروض کی حصون معین سی وہ پہر ہر ایک کو بقدر حصہ اوسکی کی دی اور اگر نہ اصحاب فروض ہون اور نہ عصبات نسبی اور نہ سببی ہون تو ذوی الارحام کو دی اور وہ بہی نہون تو مولی موالات کو دی اور صورۃ مولی موالاۃ کی یہہ ہی کہ ایک شخص لاوارثی نی کہا کسی سے کہ تو مولی میرا اور وارث ہونا تو میرا جب مرونگا اور خون بہا دینا تو میری طرفسی اور اوسنی قبول کیا تو یہہ عقد ہماری تردیک درست ہی اور قبول کرنیوالا مولی موالاۃ کہلاتا ہے اور اگر دوسرا شخص لاوارثہ تہا اور اوسنی بہی اسطرح کہا اور اوسنی قبول کیا تو آپسمین ایک دوسرے کا وارث ہوگا اور وہ بہی نہون تو اوسکو دی جسکی نسب کا اقرار کیا میت نی غیر پر یعنی کہا کہ یہہ بیٹا میری یا بیکا ہی اور اوسکا نسب اوسکا ثابت نہو سوای اسکی اقرار کی اور اگر وہ بہی نہو تو جسکی لیی تمام مال کی وصیت کی ہو اوسکو دی اور وہ بہی نہون تو بیت المال مین مال اوسکا کہا جاوی اور اگر بیت المال بہی نہو تو مصرف بیت المال مین صرف کری یعنی فقرا وغیرہ کو دی آو اصحاب فروض بارہ ہین باپ اور دادا اگرچہ اوپر کی درجہ کی ہون اور بہائی اخیافی اور بہای اخیافی وہ ہی کہ مان اوسکی اور اوسکی ایک ہو اور باپ دو اور جورو اور خاوند اور مان اور جدہ یعنی دادی اور نانی اگرچہ اوپر کی درجہ مین ہون اور بیٹی اور پوتی اور بہن سگی اور بہن سوتیلی اور بہن اخیافیہ پس باپکا چہٹا حصہ ہے اگر اوسکی ساتہہ بیٹا یا پوتا میت کا ہو اگرچہ نیچی کی درجہکا ہو اور اگر یہہ نون نہون اور اوسکی ساتہہ ہو بیٹی یا پوتی میت کے اگرچہ نیچی درجہکی ہو تو چہٹا حصہ لیگا اور عصبہ ہوگا اور اگر نہو اولاد میت کے اور میت کی بیٹی کی اگرچہ نیچی کی تو حاصل یہہ کہ پہلی صورتمین باپ فرض ہی اور دوسرے صورتمین صاحب فرض ہی ہے اور عصبہ ہے اور تیسری صورتمین اصحابہ اور دادا ہی صورت نہونی باپ کے تینون احوال مذکورہ مین مانند باپکے ہی اور باپ میت کی ہوتی ہوئی دادا محروم ہے اور بہائی اخیافیہ کا چہٹا حصہ ہی اگر ایک ہو اور اگر دو یا زیادہ ہون تو تہائی حصہ ہی کہ مرد و عورت پر برابر بانٹا جاوی اور یہہ بہائی اور بہن اخیافی ساتہہ اولاد میت کے اور ساتہہ اولاد بیٹی میت کی کی اور ساتہہ باپ دادا میت کی محروم ہین اور خاوند کا چوتہائی حصہ ہی اگر میت کی اولاد ہو اور اگر اولاد نہو تو آدہا ہی اور بیوی کا آٹہوان حصہ ہی ایک بیوی ہو یا زیادہ اگر اولاد میت کی ہو اور اگر اولاد نہو تو چوتہائی ہی اور مان کا چہٹا حصہ ہی اگر اسکی ساتہہ اولاد میت کی ہو یا اولاد میت کی بیٹی کی ہو یا ایک بہائی اور ایک بہن یا دو بہائی یا دو بہن یا زیادہ دو سی ہون عام ہی کہ سگی ہون یا سوتیلی یا اخیافی اور اگر انمین سے کوئی نہو تو تہائی حصہ ہی کل مال مین سی اور جس صورت مین کہ مان کی ساتہہ باپ یا خاوند یا بیوی میت کی ہون تو حصہ خاوند یا بیوی کو دی کہ تہائی مابقی کے وارث ہوے اور اگر اس مسئلہ مین دادا بجاے باپ کی ہو تو حصہ مانکا تہائی سب ترکہ کا ہو کہ دادا اسمین بجای باپ کی نہین اور حصہ جدہ کا ایک ہو باکئی باپ کی طرف کی ہو یا مان کی طرف کی چہٹا حصہ ہی کہ سب برابر لین بشرطیکہ درجی مین برابر ہون اور اگر درجہ مین متفاوت ہون تو دور کی بسبب قرب کی محروم ہوگی اور بسبب جدات یعنی دادیان اور نانیان مانکی ہوئی محروم ہوتی ہین اور اسیطرح جدات پدری ہوتی حدیث کے ساقط ہوتی ہین یعنی ہوئی دادی کی نہین ساقط ہوتی اور بیٹی اگر ایک ہو تو اوسکا حصہ آدہا ہی اور اگر دو یا زیادہ دو سی ہون تو دو تہائی ہین جس صورت مین کہ اوسکی ساتہہ سگا بہائی یا سوتیلا بہائی نہو اور بہائی کی ہوتی ہوئی عصبہ ہوتی ہی پس حصہ اوسکا بہ نسبت بہائی کی حصے آدہا ہوگا اور اگر بیٹی اور بیٹیان میت کی متعدد ہون تو تقسیم اونکی اسیطرح ہی کہ بیٹی کی دو حصی اور بیٹی کا ایک حصہ اور پوتی

اگر ایک ہو تو حصہ اوسکا ہوہی اور اگر دو یا زیادہ ہون دو سی تو دو تہائی اگر میت کی بیٹی یا پوتا نہو اور ایک بیٹی میت کی ہوتی ہوئی پوتی کا چہتا
حصہ ہی اور دو بیٹیون میت کی ہوتی ہوئی پوتی محروم ہوگی مگر کہ پوتی کی ساتہہ پوتا میت کا ہو تو اوس صورت مین باوجود ایک بیٹی یا دو بیٹیون
میت کی وہ پوتی عصبہ ہوگے اگرچہ پوتا پوتیکی درجی سنی نیچی ہو پس حق عصوبت کا سب پوتیکو پہنچیگا اور وہ پوتا نیچی کی درجی کا ساقط ہوگا اور اگر پوتا
برابر کی درجی کا ہوگا تو تقسیم اونکی بطور عصوبت کی ہوگی یعنی پوتیکی دو حصی اور پوتیکا ایک حصہ اور یہہ پوتا سگا بہائی اوس پوتی کا ہوا سوتیلا بہائی
یا چچا کا بیٹا بہائی اور یہہ پوتی میت کی بیٹا ہوتی ہوئی محروم محض ہی بہرحال اور ہیچ صورت نہونی اولاد میت کی اور نہ ہونی اولاد بیٹی میت کی
پڑوتی میت کی قائم مقام پوتیکی ہی سب باتون ذکر کی گئی ہین اور اولاد پوتی کی پوتی کی ہونی سی اور اولاد بیٹی کی بیٹی کی ہونی سی محروم ہین
اور محروم ہوتی ہن بہائی اور بہنین اخیافی بسبب ہونی اولاد میت کی اور میت کی بیٹی کی اولاد کی ہونی سی اگرچہ نیچی کی درجی کی ہون اور
باپ اور دادا کی ہونی سی بہی محروم ہوتی ہین اور سگی بہن ہیچ صورت نہونی بیٹی کی اور نہونی پوتی کی اور نہونی پڑوتی کی سب حال مین
قائم مقام بیٹی کی ہی یعنی ایک کو آدہا اور دو کو یا دو سی زیادہ کو دو تہائی اور بہن سوتیلی بشرط نہونی سگی بہن کی بہی حکم رکہتی ہی اور عصبہ
ہوتی ہی بہن سگی اور سوتیلی ہوتی ہوئی بیٹی میت کی یا پوتی میت کی اگرچہ نیچی کی درجی کی ہون اور اسیطرح سگی بہن سگی بہائی کی ساتہہ عصبہ
ہوتی ہی اور سوتیلی بہائی کی ساتہہ صاحب فرض ہوتی ہی اور بہائی اور بہنین سوتیلی ہوتی ایک بہائی سگی کے ساقط ہوتی ہین اور
حصہ سوتیلی بہن کا ہوتی ہوئی ایک سگی بہن کی چہتا ہی ایک ہو یا زیادہ ایک سی اور دو سگی بہنون کی ہوتی ہوئی سوتیلی بہن ساقط ہوتی
ہی مگر کہ سوتیلی بہن کی ساتہہ بہائی سوتیلا بہی ہو پس ہیچ صورت ہونی ایک بہن یا دو بہنون سگی کی اور ہیچ صورت نہونی سگی بہن کی سوتیلی
بہن ساتہہ بہائی سوتیلی کی عصبہ ہوتی ہی اور حصہ درمیان اونکی بطور عصوبت کی تقسیم ہوتا ہی اور جبکہ سگی بہن ساتہہ بیٹی یا پوتی یا پڑوتی وغیرہ
میت کی عصبہ ہوگی تو بہائی سوتیلا اور بہن سوتیلی محروم ہونگی اور محروم ہوتی ہین بہائی اور بہنین سگی اور سوتیلی بسبب ہونی بیٹی اور پوتی کی اگرچہ نیچی
کی درجی کا ہو اور بسبب ہونی باپ اور دادا کی **مسئلہ** عصبات چار قسم پر ہین اول بیٹا اور پوتا اگرچہ نیچی کی درجی کی ہون دوسرے
باپ اور دادا اگرچہ اوپر کی درجی کی ہون تیسری بہائی سگی اور سوتیلی اور بیٹی اونکی اگرچہ نیچی کی درجی کی ہون چوتہی چچا میت کی اور چچا میت کے
باپ کی اور چچا میت کی دادا کی اور بیٹی اور پوتی ان تینون چچاؤنکی اگرچہ نیچی کے درجی کی ہون اور مقدم انمین ہین بیٹی پہر پوتی اگرچہ نیچی کی درجی
کی ہون پہر باپ پہر دادا اگرچہ اوپر کی درجی کی ہون پہر بہائی پہر بہتیجی اگرچہ نیچی کی درجی کی ہون پہر چچا پہر اولاد اونکی پس جہان کہین کہ ایک
قسم اول مین سی ہوگا تو باقی تین قسمون کی لوگ بالکل محروم ہونگی اور اسیطرح بسبب ہونی ایک کی قسم دوسری مین سی باقی دو قسمون کی لوگ
محروم ہون گی اور بسبب ہونی ایک کی قسم تیسری مین سی چوتہی قسم کی لوگ محروم ہونگی اور ہیچ ہر قسم کی ان قسمون مین سی قریب بعید سی اولی ہی یعنی
بسبب ہونی قریب کی بعید کو کچہہ نہین پہنچتا کا اور سگا سوتیلی سی اولی ہی اور پوتی میت کی چچاؤن کی چچاؤن باپ میت کی سی اولی ہین اور پوتی
باپ کی چچاؤنکی چچاؤن دادا کی سی اولی ہین **مسئلہ** ذوی الارحام چار قسم پر ہین اول اولاد بیٹی کی اور اولاد پوتی کی اور اولاد پڑوتی کی
اگرچہ نیچی کی درجی کی ہون دوسری اجداد فاسد اور جدات فاسدہ اگرچہ اوپر کی درجی کی ہون اور جد فاسد اوسکو کہتی ہین کہ بیچ واسطہ اونکی کی ساتہہ میت کے
عورۃ داخل ہو مانند نانا میت کے اور باپ نانی یا دادی میت کے اور جدہ فاسدہ وہ ہی کہ بیچ واسطہ اونکی کی ساتہہ میت کی جد فاسد آدمی مانند نانا
کی ماں کی اور دادی اور نانی کی باپ کی ماں کی کہ یہہ ذوی الارحام سی ہین اور جد صحیح وہ ہی کہ بیچ واسطہ اونکی کی ساتہہ میت کے
عورت داخل نہو مانند دادا اور پردادا کی اگرچہ اوپر کی درجی کی ہون اور جدہ صحیحہ وہ ہی کہ جد فاسد بیچ واسطہ اونکی کی ساتہہ میت کے نہو

مانند دادی اور پردادی اور نانی اور پرنانی کی اگرچہ اوپر کی درجیکی ہون اور بہنے والفروض سی ہین جیسیکہ اوپر ذکر کی گئین اور تیسری قسم ذوی الارحام سی اولاد سگی بہنونکی اور سوتیلی بہنونکی اور بہنون اخیافیہ کی اور اولاد بھائی اخیافی کی اور بیٹیان سگی بھائی اور سوتیلی بھائی کی ہین چوتھی پہیبان مطلق یعنی سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور چچا اخیافی اور ماموں اور خالا ئین ہین پس اگر ایک قسم اول سی یا اولاد اونکی سی اگرچہ نیچیکی درجیکی ہو موجود ہو تو لوگ تینون قسمون باقی کی سب محروم ہونگی اور بسبب ہونے ایک کی قسم دوسرے سے لوگ قسم تیسری اور چوتھی کی محروم ہونگی اور بسبب ہونے ایک کی قسم تیسرے ہین سی سب لوگ چوتھی قسم کی محروم ہونگی اور قریب بعید سی بیچ سب قسمونکی اولی ہین اور باقی تفصیل اسکی فرائض مین دیکھنی چاہیے **مسئلہ** موانع ارثکی چار ہین یعنی انسی وارث نہین ہوتا ایک تو رق یعنی بردہ ہونا کہ نہ بردیکا وارث ہوتا ہی دوسرے قتل مانع ہی ارث سی وہ قتل کہ جس سی واجب ہوتا ہی قصاص یا کفارہ بیان مجمل اسکا یہہ ہی کہ قتل کی پانچ قسمین ہین چنانچہ بر محل بیان مفصل اونکا ہوگا انشاءاللہ تعالی اونمن سی چار قسمین تو ایسی ہین کہ کسی مین قصاص لازم آتا ہی اور کسیمین کفارہ اور دیتہ پس اون چارون صورتون مین محروم ہوتا ہی قاتل میراث سی ہماری تردیک جبکہ ناحق قتل کری اور اگر اپنی مورثکو از راہ قصاص کے یا حد یا دفع کرنیکی نفس اپنی سی ماری تو اصلا محروم نہین ہوتا اور ایک قسم انمین قتل بالتسبب کہلاتی ہی اوس سی نہ قصاص لازم آتا ہی نہ کفارہ بلکہ دیت لازم آتی ہی پس اوس قتل سی قاتل نہین محروم ہوتا اور قتل بالتسبب یہہ ہے کہ کہودی ایک شخص کو یا رکھی پتھر غیر ملک اپنی مین بلا اذن پس ہلاک ہوجاوی اوس سی انسان اور اسیطرح قاتل اگر لڑکا ہو یا دیوانہ ہو تو نہین محروم ہوتا مقتول کی میراث سی ہماری تردیک اور تیسری اختلاف دو دینونکا مانع ہی ارث سی یعنی نہ مسلمان کافر کا وارث ہوتا ہی اور نہ کافر مسلمانکا اور چوتھی اختلاف دارین ہی یعنی ایک شخص دارالاسلام مین ہو اور ایک شخص دارالحرب مین تو نہ وہ اسکا وارث ہوگا اور نہ یہہ اوسکا اور یہہ حکم کافرونکی لیی ہی اہل اسلام کی لیی نہین اگر اہل اسلام اختلاف دارین رکھتی ہون تو آپسمین ایک دوسرے کا وارث ہوگا

منتقی الطالب ۔ سراجی ۔ شریفی ۔ بسیط ۔ مولانا

الفصل الاول

فصل پہلے

عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انا اولی بالمؤمنین من انفسہم فمن مات وعلیہ دین ولم یترک وفاء فعلی قضاؤہ ومن ترک مالا فلورثتہ وفی روایۃ من ترک دینا او ضیاعا فلیاتنی فانا مولاہ وفی روایۃ من ترک مالا فلورثتہ ومن ترک کلا فالینا متفق علیہ

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا مین نزدیک تر اور لائق تر ہون ساتھہ مسلمانون کی جانون اونکی سی یعنی ہر چیز مین امور دین و دنیا سی شفقت میری اونپر بہت ہی شفقت اونکی سی اپنی جانون پر پس ہونمین لائق تر ساتھہ ادا کرنی قرضون اونکی کی پس جو شخص کہ مرے اور اوسپر ہو دین اور نہ چہوڑ گیا ہو اتنا مال کہ دین اوس سی ادا ہو سکی پس مجھپر ہی ادا کرنا اوسکی دین کا اور جو شخص کہ چہوڑ جاوی مال پس وہ اوسکی وارثونکی لیی ہی یعنی بعد ادا کرنی دین و وصیت اوسکی کی اور ایک روایت مین ہی کہ جو شخص چہوڑ جاوی قرض یا عیال پس آوی میری پاس یعنی وکیل یا وصی اوسکا پس مین ہون کارساز اوسکا یعنی قرض اوسکا ادا کرونگا اور خبرداری کرونگا اوسکی عیال کی اور ایک روایت مین ہی کہ جو شخص چہوڑ جاوی مال پس اوسکی وارثونکی لیی ہی اور جو شخص کہ چہوڑ جاوی چیز بیکار یعنی دین و عیال پس وہ رجوع کرنیوالی ہی طرف میری نقل یہہ بخاری اور مسلم فی ف ابتدا مین عادت شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ تہی کہ اگر کوئی مرتا اور اوسپر ہوتا قرض اور مال چہوڑ نہ گیا ہوتا تو حضرت اوسکی جنازیکی نماز پڑہتے اور اخیر مین جب فراغت ہوئی تو ایسا ٹہیرایا کہ دین اوسکا اپنی ذمی کر لیتے اور نماز پڑہتے چنانچہ یہہ مطلب حدیث ابی ہریرہ کی سی کہ باب الافلاس والانظار کی پہلی فصل مین گذر سنچہا جاتا ہی اور یہہ بات بسبب کمال شفقت و رحمت کی تہی امت پر صلی اللہ علیہ وسلم ۔ ح

وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحقوا الفرائض باہلہا فما بقی فہو لاولی رجل ذکر متفق علیہ

۲ مفصل سرخہ اس جگہ کی بیچ پہلی فصل باب الافلاس والانظار کی بیچ فائدہ صدرت ابی ہریرہ کی ذکر کی گئی ہین ۱۲

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو حصی میراث کی کہ کتاب اللہ مین مغین بن حصی دار و نکو پہر جو کچھہ بچی سو اوہ واسطی اوس شخص کی ہی کہ بہت نزدیک ہو میت کی مرد و نمین سی کی اوسکو عصبہ کہتی ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جنکا حصہ معین ہی کتاب اللہ مین کہ اونکو ذوی الفروض کہتی ہین اول اونکو دوتر کی مین سی پہر جو کچھہ بچی اوسی تو عصبہ نکو اور عصبہ نمین جو قریب تر ہی وہ مقدم ہی پس نہین وارث ہوتا عصبہ بعید عصبہ قریب کی ہوتی اور بیان ذوی الفروض کا اور عصبہ نکا ابتدا باب مین تفصیل سی ہو چکا اور شرح السنہ مین لکہا ہی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ بعضی وارث حاجب یعنی روکنی والی ہوتی ہین بعضونکو اور حجب دو قسم پر ہی حجب نقصان اور حجب حرمان چنانچہ بیان مفصل اسکا فرائض مین ہی اور لفظ ذکر واسطے تاکید کی اور احتراز کرنیکی خنثی سی ہی **وعن** اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرِثُ الْمُسْلِمُ الْکَافِرَ وَلَا الْکَافِرُ الْمُسْلِمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اسامۃ بن زید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین وارث ہوتا مسلمان کافر کا اور نہ کافر مسلمان کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا نووی نی کہ اجماع ہی مسلمانونکا اسپر کہ کافر نہین وارث ہوتا مسلمانکا اور اسمین اختلاف ہی کہ مسلمان کافر کا وارث ہوتا ہی یا نہین جمہور تو کہتی ہین کہ وہ بہی نہین وارث ہوتا اور بعضے صحابہ اور تابعین نی کہا کہ مسلمان کافر کا وارث ہوتا ہی اور امام مالک کا یہی مذہب ہے اور مرتد نہین وارث ہوتا مسلمانکا بالاجماع اور مسلمان مرتد کا وارث ہوتا ہی یا نہین اسمین بہی اختلاف ہے نزدیک امام مالک اور شافعی اور ربیعہ اور ابن ابی لیلی وغیرہم کی مسلمان نہین وارث ہوتا اوسکا اور کہا ابو حنیفہ نی کہ جو کچھہ کمایا ہی اسلام مین پس وہ واسطی وارثون مسلمان اوسکی کی ہی ع **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَوَالِی الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِہِمْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا مولی قوم کا اوس قوم مین سے ہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** مولی سی مراد یہان آزاد کرنیوالا ہے یعنی آزاد کرنیوالا وارث ہوتا ہی غلام آزاد کا اگر اوسکا کوئی عصبہ نسبی نہو بخلاف غلام آزاد کی کہ وہ وارث آزاد کرنیوالیکا نہین ہوتا بعضون نی کہا کہ مولی سی مراد ہی غلام آزاد کیا ہوا یعنی جس قوم نی کسیکو آزاد کیا ہو حکم اوسکا حکم اوس قوم کا سا ہی مثلا بنی ہاشم نی آزاد کیا کسی غلام کو تو وہ بیچ مقدمہ زکوۃ کی حکم بنی ہاشم کا سا رکہتا ہی جسیکہ بنی ہاشم پر زکوۃ حرام ہی اسیطرح بنی ہاشم کی غلام آزاد کیی ہوئی پر بہی زکوۃ حرام ہی ع **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْہُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہانجا قوم کا اونہین مین سی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی بہانجا وارث ہوتا ہی ماموںکا اور ذوی الارحام سی ہی اور نہین وارث ہوتی ذوی الارحام مگر نزدیک امام ابو حنیفہ رح اور احمد رح کی اور ذوی الارحام جب وارث ہوتی ہین کہ نہون میت کی ذوی الفروض اور نہ عصبات اور ذوی الارحام کا بیان ابتدای باب مین تفصیل سی ہو چکا ہی اور دلیل بکری ہی ساتہہ احادیث کی حنفیہ نی اوپر وارث ہونی ذوی الارحام کی ۱ طیبی ۱ ع ۱ ح ۱ **وذکر** حَدِیْثُ عَائِشَۃَ اِنَّمَا الْوَلَاءُ فِیْ بَابِ قَبْلَ بَابِ السَّلَمِ وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ الْبَرَاءِ الْخَالَۃُ بِمَنْزِلَۃِ الْاُمِّ فِیْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِیْرِ وَحَضَانَتِہٖ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اور ذکر کی گئی حدیث عائشہ کی کہ سرا اوسکا انما الولا رہی بیچ باب کی کہ پہلی باب السلم سی ہی اور ذکر کرینگی ہم حدیث براء کی کہ سرا اوسکا یہہ ہے الخالۃ بمنزلۃ الام بیچ باب بلوغ الصغیر حضانتہ کی اگر چاہی کا اللہ تعالی **ف** بمنزلۃ الام یعنی خالہ بمنزلہ ماں کی ہی میراث مین پس اگر جمع ہو خالہ ساتہہ پہپی کی تو دو ثلث پہپی کو ملینگی اور ایک ثلث خالہ کو ۱ ع ۱ **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَتَوَارَثُ اَھْلُ مِلَّتَیْنِ شَتّٰی رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ عَنْ جَابِرٍ روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین وارث ہوتی ہی درمیان دو دین والون مختلف کی نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی اور نقل کیا ترمذی نی جابر سی **ف** یعنی نہ کافر مسلمانکا وارث ہوتا ہی اور نہ مسلمان کافر

کا ۲ ح وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القاتل لا یرث رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قتل کرنیوالا نہین وارث ہوتا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف یعنی جو شخص کہ اپنی مورث کو مار ڈالی تو وہ اوسکا میراث سی محروم ہی اور بیان مفصل اسکا ابواب ہی باب مین گذر چکا ہے ۲ ح وعن بریدۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعل الجدۃ السدس اذا لم تکن دونہا ام رواہ ابوداؤد اور روایت ہی بریدہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ ٹہہرایا واسطی جدہ کی چھٹا حصہ جسوقت کہ نہو حاجب اوسکو مان نقل کی یہہ ابوداؤد نی ف یعنی اگر ان میت کی جیتی ہوگی تو وہ حاجب ہوگی یعنی محروم کریگی جدہ کو حصہ سی اور جدہ سی مراد عام ہی نانی ہو یا دادی ۲ ح مولانا وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استہل الصبی صلی علیہ ویرث رواہ ابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ آواز کری لڑکا نماز پڑہی جاوی اوسپر اور وارث کیا جاوی نقل کی یہہ ابن ماجہ اور دارمی نی ف مراد آواز سی علامت زندگی کی ہی یعنی اگر بچہ پیدا ہونیکی وقت آدہی سی زیادہ نکلا اور اوسمین علامت زندگی کی معلوم ہوئی خواہ آواز کی خواہ سانس لیا ہو خواہ چھینکا خواہ کوئی عضو ہلا اور پہر مرگیا تو اوسپر نماز جنازہ بہی پڑہی اور اوسکو وارث بہی ٹہیراوی اور اوسکا ورثہ بہی بانٹی پس اگر مری آدمی شخص اور وارث اوسکا بیٹ مین ہو تو کہہ چہوڑی جاوی اوسکی میراث اگر زندہ پیدا ہوا وارث ہوگا اور اوس سی اوسکی وارثون کی طرف نقل کریگی میراث اور اگر زندہ پیدا ہوا اور مرگیا ۲ ح وعن کثیر بن عبد اللہ عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مولی القوم منہم وحلیف القوم منہم وابن اخت القوم منہم رواہ الدارمی اور روایت کثیر بن عبد اللہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی عبد اللہ سی اوسنہون نقل کی دادا کثیر کیسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مولی قوم کا اوس قوم مین سی ہی اور حلیف قوم کا اوس قوم مین سی ہی اور بہانجا قوم کا اوس قوم مین سی ہی نقل کی یہہ دارمی نی ف مولی قوم کا الخ بیان اسکا فائدہ حدیث انس کی مین ہوچکا اور حلیف قوم کا الخ عرب مین پہلی عادت تہی کہ آپسمین قسمان قسمین کرتی تہی اسپر کہ خون تیرا خون میرا ہی اور صلح تیری صلح میری ہی اور جنگ تیری جنگ میری ہی اور مین وارث تیرا اور تو وارث میرا بعد ازان یہہ حکم منسوخ ہوا سا تہہ آیۃ مواریث کی اور بہانجا قوم کا الخ بیان اسکا بہی بیچ فائدہ حدیث انس کی گذر چکا ۲ ح وعن المقدام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اولی بکل مؤمن من نفسہ فمن ترک دینا او ضیعۃ فالینا ومن ترک مالا فلورثتہ وانا مولی من لا مولی لہ ارث مالہ وفک عانہ والخال وارث من لا وارث لہ یرث مالہ ویفک عانہ وفی روایۃ وانا وارث من لا وارث لہ اعقل عنہ وارثہ والخال وارث من لا وارث لہ یعقل عنہ ویرثہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی مقدام سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مین اولی تر ہون ساتہہ ہر مومن کے جان اوسکسی پس جو شخص کہ چہوڑ جاوی دین یا ضائع بی یا عیال پس طرف میری ہی ادا کرنا اوسکا اور پرورش کرنا اوسکا اور جو شخص کہ چہوڑ جاوی مال پس واسطی وارثون اوسکی ہی اور جو شخص کہ چہوڑ جاوی حق یا عیال پس طرف میری ہی ادا کرنا اوسکا اور پرورش کرنا اوسکا اور جو شخص کہ چہوڑ جاوی مال پس واسطی وارثون اوسکی ہی اور میں کارساز اوسکا ہون کہ نہین کوئی کارساز اوسکا وارث ہوتا ہون اوسکی مال کا یعنی کہتا ہون اوسکو بیت المال مین سی الا انبیا وارث نہین ہوتی کسیکے اور نہ کوئی اونکا وارث ہوتا ہے اور چہڑاتا ہون مین قیدی اوسکیلیے یعنی اوسپر جو خون بہا دینا لازم آیا تہا اور سبب اوسکے نفس اوسکا مقید و معذب ہے عالم برزخ مین اوسکیطرف سی کہ اوسکو چہڑاتا ہون عذاب سے اور مانون وارث اوس شخص کا ہی کہ نہین کوئی وارث اوسکا یعنی مانون کہ ذوی الارحام سی ہی وارث ہوتا ہی اوسکا کہ جسکی ذوی الفروض اور عصبی نہین ہوتی وارث ہوتا ہی اوسکی مال کا اور چہڑاتا ہی قیدی اوسکیلیے اور ایک روایت مین ہی کہ مین وارث ہون اوسکا کہ نہین وارث اوسکا خون بہا ادا کرتا ہون اوسکی طرف سی اور وارث ہوتا ہون اوسکا اور مانون وارث ہی اوسکا کہ نہین کوئی وارث اوسکا خون بہا پہرتا ہی اوسکی طرف سی اور وارث ہوتا ہی اوسکا نقل کی یہہ ابوداؤد نی ۲ ح وعن واثلۃ بن الاسقع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحوز المرأۃ ثلث مواریث عتیقہا ولقیطہا وولدہا الذی لاعنت عنہ رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ اور روایت واثلہ بن اسقع سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لیتی ہی عورت تین شخصون کی میراث اپنی آزاد کیی ہوئی

اور اپنی پائی ہوی کی اور بچی اپنی کی کہ لعان ہوا وس سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی ف میراث آزاد کی ہونی کی یعنی ایک عورت بردہ آزاد کری اور وہ بردہ مرجاوی اور اوس بردیکا کوئی عصبہ نسبی ہووی نہین تو وہ عورۃ وارث اوسکی ہوتی ہی مانند مزکی اور پالی ہونی کی یعنی ایک عورۃ نی بچارا ہ میز پڑا ہوا پایا اور پالا اوسکو اوسکی عورۃ وارث ہوتی ہی بعد مزیکی اور یہہ مذہب اسحق بن راہویہ کا ہی اور علما کا مذہب یہہ ہی کہ نہین ولا ہی واسطی ملتقط کی یعنی بچی کو راہ میز اوٹھا نیوالا نہین وارث ہوتا اسلیئی خاص کیا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی والکو واسطی آزاد کرنی والیکی ساتھہ قول اپنی کی الولاء لاولا العتاقۃ پس شاید کہ حدیث منسوخ ہی اونکی نزدیک اور قاضی نی کہا کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ مال اوسکا بیت المال کی لیی ہی اور یہہ عورۃ اولی اور احق ہی بہ نسبت اور مسلمانونکی ساتھہ اسکی کہ صرف کری جاوی اوسپر وہ مال کہ چھوڑا ہی لڑکی نی اور لعان اوسکو کہتی ہین کہ مرد اپنی بیوی کو تہمت زنا کی کری یا انکار کری بچی پیدا ہوی کا کہ یہہ میرا نہین اور آپسمین ایک دوسرکو لعنت کری چنانچہ بیان مفصل اسکا باللعانین ہوگا انشاء اللہ تعالی پس جس بچی کی پیدا ہونیمین لعان ہوئی اوس بچیکا نسب باپ سے ثابت نہین ہوتا اور نہ آپسمین ایک دوسرکا وارث ہوتا ہی اسلیئی کہ توارث بسبب نسب کے ہوتا ہی اور وہ منتفی ہوا اور نسب اوسکا ماں سی ثابت ہی پس آپسمین وارث بہی ہوتی ہین اور یہی حکم ولد الزنا کا ہی ش ع وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما رجل عاہر بحرۃ او امۃ فالولد ولد زنا لا یرث ولا یورث رواہ ابو داود والترمذی اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کری اپنی باپ سی یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کری اپنی دادا سی یہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ زنا کری ساتھہ عورۃ آزاد کی یا لونڈیکی پس فرزند کہ پیدا ہوا اوس سے ولد الزنا ہوتا ہی وارث ہوتا نہی وہ اور میراث لیجاتی ہی اوس سے نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی لڑکا نہین وارث ہوتا زنا کرنیوالیکا اور نہ اوسکی اقربا کا اسلیئی کہ وراثت بسبب نسب کے ہوتی ہی اور نسب نہین ہی اسکا اور درمیان زنا کرنیوالیکی اور نہ زنا کرنیوالا وارث ہوتا ہی اوس لڑکیکا اور نہ اقربا زنا کرنیوالیکی بخلاف مان کی کہ وہ اوس لڑکی وارث ہوتی ہی اور لڑکا اوسکا ع وعن عائشۃ ان مولی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مات وترک بنتا ولم یدع جمیعا ولا ولدا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطوا میراثہ رجلا من اہل قریتہ رواہ ابو داود والترمذی اور روایت ہی عائشہ سے کہ غلام آزاد کیا ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا مرگیا اور چھوڑ گیا کچھہ مال اور نہ چھوڑا کوئی وارث اور نہ فرزند پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو میراث اسکی ایک شخص کو اوسکی بستی والونمین سی نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی نی ف چونکہ اوسنی کوئی وارث چھوڑا نہین مال اوسکا واسطی بیت المال کی تہا اور مصرف بیت المال کی فقرا وغیرہ ہین پس آنحضرت نی اوسکی بستی والیکو دینا مناسب جانا بسبب محتاج ہونی اونکی کی اور حضرت کو ولا یعنی وراثت اوسکی اسلیئی نہ پہنچی کہ نہ انبیا وارث کیسیکی ہوتی ہین اور نہ کوئی اونکا وارث ہوتا ہی ع وعن بریدۃ قال مات رجل من خزاعۃ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمیراثہ فقال التمسوا لہ وارثا او ذا رحم فلم یجدوا لہ وارثا ولا ذا رحم فقال رسول اللہ صلی اللہ وسلم اعطوہ الکبر من خزاعۃ رواہ ابو داود وفی روایۃ قال انظروا اکبر رجل من خزاعۃ اور روایت ہی بریدہ سے کہ کہا مرگیا ایک شخص خزاعہ مین سے کہ نام اوسکا ایک قبیلہ کا ہی پس لائی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس میراث اوسکی پس فرمایا کہ تلاش کرو واسطی اوسکی وارث کو یعنی ذوی الفروض یا عصبات سے یا ذی رحم کو پس نہ پایا اوسکا وارث اور نہ ذی رحم پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دو میراث اوسکی بڑیکو خزاعہ مین سے نقل کی یہہ ابو داود نی اور ایک روایت ابو داود کی مین یون ہی کہ فرمایا حضرت نی دیکھو بڑی شخص کو خزاعہ مین سے یعنی اور دو اوسکو یہہ ف اوسکی یہی تاویل وہی ہی جو اوپر کی حدیث مین گذری کہ اوسکا داخل بیت المال کی ہونا حضرت کی مناسب یون جانا کہ ایک شخص بڑیکو اونمین سے دیکھی نظر اوسکی کہ وہ یہی مصرف بیت المال کی اور باعتبار رسم قبیلہ ہونیکی اور بڑا پیکی احق ہی ع وعن علی قال انکم تقرءون ہذہ الآیۃ من بعد وصیۃ توصون بہا او دین وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی بالدین قبل الوصیۃ وان اعیان بنی الام یتوارثون دون بنی العلات الرجل یرث اخاہ لابیہ وامہ دون اخیہ لابیہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وفی روایۃ الدارمی قال الاخوۃ من الام یتوارثون دون بنی العلات الی آخرہ اور روایت ہی حضرت علی رض سے کہ کہا تحقیق تم پڑہتی ہو اوس آیۃ کو من بعد وصیۃ توصون بہا او دین اور تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قضا کیا ہی ساتھہ ادا کرنی دین کی پہلی وصیت کی اور حکم کیا حضرت نی کہ حقیقی بہائی وارث ہوتی ہین نہ سوتیلی یعنی باوجود ہونی حقیقی بہائیون کی سوتیلون کو نہین پہنچتا آدمی وارث ہوتا ہی اپنی سگی بہائی کا نہ سوتیلی بہائیکا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور روایت دارمی کی مین یون ہی

اکہ فرمایا حضرت علی نی کہ بہائی کہ مان مین بہی شریک ہون یعنی مان اور باپ مین شریک ہون یعنی سگی بہائی وارث ہوتی ہین نہ بہائی کہ فقط باپ مین شریک
ہون یعنی سوتیلی تا آخر حدیث کہ مذکور ہوئی **ف** پڑہتی ہو اس آیت کو الخ حاصل آیہ کا یہہ ہی کہ میراث بعد جاری کرنی وصیت کی ہی کہ
کی اور بعد ادا کرنی دین میت کی ہی اور مراد حضرت علی کی یہہ ہی کہ تم اس آیہ کو پڑہتی ہو یا معنی یہی اسکی سمجہتی ہو بیان اسکا یہہ ہی کہ آیہ کریمہ مین
وصیت دین پر مقدم واقع ہوئی ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ادائی دین کو مقدم رکہا اجرار وصیت پر پس یہ گمان نہ کرین لوگ کہ
آیہ کی اور فعل آنحضرت کی منافات ہی بلکہ جانین کہ دین مقدم ہی حکم مین اگرچہ موخر ہی ذکر مین اور وصیت کو مقدم ذکر مین اسلیی کیا کہ وصیت
پر جاری کرنا وصیت کا شاق ہی اوسکو سہل نہ جانین بلکہ اوسکی اجرا مین اہتمام خوب طرح کرین اور آدمی وارث ہوتا ہی الخ یہہ تفسیر اوتاکیا
پہلی کلام کی ہی ۲ ح ۲ ع **وعن** جابر قال جاءت امرأة سعد بن الربیع بابنتیہا من سعد بن الربیع الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ھاتان ابنتا سعد بن الربیع قتل ابوھما معک یوم احد شہیدا وان
عمہما اخذ مالہما ولم یدع لہما مالا ولا تنکحان الا ولہما مال قال یقضی اللہ فی ذلک فنزلت آیۃ المیراث فبعث
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی عمہما فقال اعط ابنتی سعد الثلثین واعط امہما الثمن وما بقی فھو لک رواہ احمد والترمذی
وابوداود وابن ماجۃ قال الترمذی ھذا حدیث حسن غریب

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا لائی عورت سعد بن ربیع کی اپنی دونون بیٹیون کو کہ سعد بن ربیع تہین پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا
یا رسول اللہ یہہ دونون بیٹیان سعد بن ربیع کی ہین مارا گیا باپ انکا آپکی ساتہہ دن احد کی شہید اور تحقیق چچا انکی نی لیا مال انکا یعنی جو مال کہ انکو
پہنچا سعد کی بہائی نی لیا بحسب رسم جاہلیت کی کہ عورتونکو محروم کرتی ہین میراث سی اور نہ چہوڑا انکی لیی مال اور نکاح نہین کی جاتین یہہ مگر کہ ہو واسطے
انکی مال فرمایا حضرت نی حکم کریگا اللہ تعالی بیچ مقدمہ انکی یعنی صبر کرا وحی آوی انکی مقدمہ مین پس اوتری آیہ میراث کی یعنی یوصیکم اللہ فی اولادکم الخ پس
بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بلاوو انکی چچا کی پاس اور فرمایا کہ دی سعد کی دونو بیٹیونکو دو تہائی اور دی لڑکیونکی ماتا کو آٹہوان حصہ اور جو کچہہ بچ رہی پس
تیری ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** یعنی مال کی چوبیس حصی کر کر یون تقسیم کر

مسئلہ
میت بنت بنت ابن عم
زوجہ
وعن ہزیل بن شرحبیل قال سئل ابو موسی عن ابنۃ وبنت ابن واخت فقال للبنت النصف
وللاخت النصف وائت ابن مسعود فسیتابعنی فسئل ابن مسعود واخبر بقول ابی موسی فقال لقد ضللت اذا وما انا من المھتدین اقضی فیھا بما قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم للبنت النصف ولابنۃ الابن السدس تکملۃ
الثلثین وما بقی فللاخت فاتینا ابا موسی فاخبرناہ بقول ابن مسعود فقال لا تسألونی ما دام ھذا الحبر فیکم رواہ البخاری

اور روایت ہی ہزیل بیٹی شرحبیل کی سی کہ کہا سوال کیی گئی ابوموسی اس مسئلہ سی کہ ایک بیٹی ہو اور ایک پوتی اور ایک بہن یعنی ایک شخص مری یہہ یہہ وارث چہوڑ
کر تو اوسکی میراث کیونکر بٹی پس جواب دیا ابوموسی نی کہ بیٹی کو آدہا اور بہن کو آدہا یعنی پوتی کو محروم کیا اور کہا ابوموسی نی پوچہنی والیکو کہ جا عبداللہ بن مسعود
کی پاس یعنی اور پوچہہ اوس سی بہی یہہ مسئلہ پس موافقت کریگا میری یعنی یہی جواب دیگا پس سوال کیی گئی ابن مسعود اور خبر دیی گئی ساتہہ جواب ابو
موسی کی پس کہا ابن مسعود نی کہ تحقیق مین گمراہ ہون اسوقت یعنی اگر ایسا فتوی دون تو گمراہ ہون اور نہ ہون مین راہ پانیوالونسی حکم کرونگا مین اس
مسئلہ مین موافق اوسکی کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ وہ یہہ ہی بیٹی کو آدہا اور پوتی کو چہٹا حصہ واسطی پورا کرنی دو تہائی کی یعنی حق دو
بیٹیونکا یا زیادہ کا دوسی دو تہائی تہا جب ایک بیٹی نی پایا تو چہٹا حصہ پوتی کو دیکر دو تہائی پورا کردین اور جو باقی رہی پس واسطی بہن کی ہی یعنی جو

اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا ہم مسئلہ جدہ کی ساتھہ یعنی اوسکی کی یہہ بات کہ وہ یعنی جدہ کہ ذکر کی گئی مسئلہ مین اول جدہ نہی کہ دیوایا تہا اوسکو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی چہٹا حصہ ساتھہ بیٹی اوسکی کی اور بیٹا اوسکا زندہ تہا نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی فی اور ترمذی فی ضعیف کہا ہی اس حدیث کو ف
یعنی ایک شخص مرا دادی اور باپ چہوڑکر حضرت فی دادی کو چہٹا حصہ دلوایا باوجود اوسکی بیٹی ہونیکی کہ باپ تہا میت کا اور مذہب علما کا یہہ ہی کہ باوجود
ہونی باپ میت کی اوس میت کی داد یکو کچہہ نہین پہنچتا یعنی دادی پوتی کی مال سی محروم ہی ساتھہ اپنی بیٹی کی کہ باپ ہی میت کا اور اس حدیث پر علما
فی عمل اسلیی نہین کیا کہ یہہ حدیث ضعیف ہی لائق دلیل پکڑنیکی نہین دلیل پکڑنیکی لیی حدیث صحیح چاہیی یا یہہ کہ حضرت نے جدہ کو اس صورۃ مین برعا
یعنی ازراہ احسان کی دلوایا نہ بطریق میراث کے ومولانا وعن الضحاک بن سفیان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب
الیہ ان ورث امرأۃ اشیم الضبابی من دیۃ زوجہا رواہ الترمذی وابوداود وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح
اور روایت ہی ضحاک بن سفیان سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی لکہا طرف اوسکی یہہ کہ وارث گردان یعنی میراث دی اشیم ضبابی کی عورت کو حو
بہا خاوند اوسکی سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود فی اور کہا ترمذی فی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی ف اشیم ضبابی حضرت کی حیات مین ماری گئی خطا اور
شرح السنہ مین لکہا ہی کہ اسحدیث مین دلیل ہی اسپر کہ دیت واجب ہوتی ہی واسطی مقتول کی اول پہر انتقال کرتی الہی اوس سے طرف وارثون مقتول کی مانند
تمام املاک اوسکی کی اور یہی قول ہی اکثر اہل علم کا انتہی اور آیا ہی کہ امیر المومنین حضرت عمر رض فرماتی تہی کہ وارث نہین ہوتی ہی عورت خاوند کی دیت سی
پس بیان کی اونکی آگی ضحاک فی یہہ حدیث ۱۲ طیبی ۱۲ ح وعن تمیم الداری قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما السنۃ
فی الرجل من اہل الشرک یسلم علی ید رجل من المسلمین فقال ہو اولی الناس بمحیاہ ومماتہ رواہ الترمذی
وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی تمیم داری سی کہ کہا پوچہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کیا حکم ہی شرع کا بیچ مشرک کی کہ اسلام لایا
ہاتہہ پر ایک شخص مسلمانکی یعنی وہ مسلمان مولی اس نو مسلم کا ہوتا ہی یا نہین پس فرمایا وہ شخص یعنی جسکی ہاتہہ پر مسلمان ہوا ہی لائق تر سی ساتہہ زندگی
اوسکی کی اور مرنی اوسکی کی یعنی مولی اوسکا ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی فی ف تمیم داری مشہور صحابی ہین اول نصرانی تہی پہر مسلمان
ہوئی نوین سال ہجرہ مین اور وہ شب بیدار رہتی رات کو ایک رکعت مین ختم قرآن کرتی تہی اور کبہی ایک آیہ صبح تک بار بار پڑہتی رہتی اور ایک رات
ناغہ ہوگئی اونسی تہجد اوسکی کفارہ مین برس روز تک نہ سوئی اور مسجد مین چراغ اول اونہون ہین نی روشن کیا تہا اور موالی آپسمین وارث ایک دوسرے کے
ہوتی تہی ابتداء اسلام مین پہر منسوخ ہوا اور بعضون فی کہا مراد یہہ ہی کہ وہ لائق تر ہی ساتہہ مدد کرنی اوسکی کی زندگیمین اور ساتہہ نماز پڑہنی کی
اوسپر بعد مرنی اوسکی کی ۱۲ طیبی ۱۲ وعن ابن عباس ان رجلا مات ولم یدع وارثا الا غلاما کان اعتقہ فقال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ہل لہ احد قالوا لا الا غلام لہ کان اعتقہ فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم میراثہ لہ رواہ ابوداود والترمذی وابن ماجۃ
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ ایک شخص مر گیا اور نہ چہوڑا کوئی وارث مگر ایک غلام کہ آزاد کیا تہا اوسکو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ آیا ہی واسطی اوسکا
کوئی وارث عرض کیا صحابہ نی کہ نہین کوئی وارث مگر ایک غلام کہ آزاد کیا تہا اوسکو پس دلوائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی میراث اوس میت کی اوس غلام آزاد
کو نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور ابن ماجہ فی ف یہہ دلوانا میراث کا ازراہ تبرع یعنی احسان کی تہا جیسا کہ گذرا حضرت عائشہ کی حدیث مین کہ دو میراث
اوسکی ایک شخص کو اوسکی بستی والونمین سی بیان مفصل اسکا وہان گذر چکا ہی اور کہا شریح اور طاؤس فی بحسب ظاہر اسحدیث کی کہ غلام آزاد وارث ہوتا ہی
اپنی آزاد کرنیوالیکا جیسا کہ وارث ہوتا ہی آزاد کرنیوالا غلام آزاد کا ۱۲ ح وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال لیرث الولاء من یرث المال رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث اسنادہ لیس بالقوی

اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی نقل کی اپنی دادا سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا وارث ہوتا ہی ولا کا جو وارث ہوتا ہی مال کا نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث اسناد اسکی نہین قوی **ف** ولا کہتی ہین غلام آزاد کی مال کو یعنی مثلاً بعد مرنی باپ کی مرا غلام آزاد کیا ہوا باپ کا یا باپ کی غلام آزاد کا آزاد کیا ہوا تو وارث ہوگا اوسکا بیٹا اوسکی مال کا اور یہہ مخصوص ہی ساتھہ عصبہ کی یعنی جو عصبہ بنفسہ کہ وارث ہوتا ہی مال میت کا وہ وارث ہوتا ہی ولا غلام آزاد کا پس نہین وارث ہوتی ولا کی بیٹی میت کی اگرچہ وارث ہوتی ہی مال کی اسلیے بیٹی عصبہ نہین ہی عصبہ بنفسہ ہی ہوتی ہین نہ عورتین حاصل یہہ کہ عورۃ وارث ولا کی نہین ہوتی مگر جبکہ عورت خود کسی غلام کو آزاد کری یا اوسکا آزاد کیا ہوا کسیکو آزاد کری تو اونکی ولا کی وارث ہوتی ہی ۱۲ ط ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ **ان** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **قال** ما کان من میراث قسم فی الجاھلیۃ فھو علی قسمۃ الجاھلیۃ وما کان من میراث ادرکہ الاسلام فھو علی قسمۃ الاسلام رواہ ابن ماجۃ روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو میراث کہ بانٹی گئی جاہلیت مین پس وہ اوپر بانٹی جاہلیت کی ہی اور جو میراث کہ پایا اوسکو اسلام نی پس وہ اوپر بانٹی اسلام کی ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** یعنی جو میراث کہ ایام جاہلیت مین بٹی اگر کسیکو زیادہ پہنچ گیا واپس کرنا اوسکو نہین پہنچتا اور اگر کسیکو کم پہنچا اوسکو دعوی باقی کی لی نی کا نہین پہنچتا اور اگر بعد اسلام لانیکی بانٹی جاوی گی تو بحسب حکم اسلام بانٹی جاویگی ۱۲ **وعن** محمد بن ابی بکر بن حزم انہ سمع اباہ کثیرا یقول کان عمر بن الخطاب یقول عجبا للعمۃ تورث ولا تترث رواہ مالک اور روایت ہی محمد بن ابی بکر بن حزم سی یہہ کہ اوسنی سنا اپنی باپ سی کہ اکثر کہتی تہی کہ تہی حضرت عمر بن الخطاب فرماتی کہ تعجب ہی واسطی پہپی کی کہ وارث ہوتا ہی اوسکا بہتیجا اور نہین وارث ہوتی وہ بہتیجی کی نقل کی یہہ مالک نی **ف** یہہ تعجب ازراہ قیاس وعقل کی ہی اور جبکہ دیکھی طرف بجا آوری حکم کی اور طرف اسکی کہ حکمت اوسکی اللہ تعالی ہی جانتا ہی تو کچھہ عجب نہین اور حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ اگر پہپی مرجاوی کسی شخص کی تو وہ وارث ہوتا ہی اوسکا اور اگر وہ شخص مرجاوی تو پہپی اوسکی وارث نہین ہوتی اور یہہ مبنی ہی اوپر نہ وارث ہونی ذوی الارحام کی والا پہپیان ذوی الارحام سی ہین وارث ہوتی ہین نزدیک انکی وارث کرتی ہین ذوی الارحام کو بحسب تفصیل کی کہ مذکور ہی علم فرائض مین ۱۲ طیبی ۱۲ ح **وعن** عمر قال تعلموا الفرائض وعلموہ وتعلموا الطلاق وعلموہ فانہ من دینکم رواہ الدارمی روایت ہی عمر رضی سی فرمایا سیکھو احکام فرائض کی اور زیادہ کیا ابن مسعود نی یہہ کہ سیکھو احکام طلاق اور حج کرو کہا حضرت عمر اور ابن مسعود نی اسلیے کہ یہہ علم ضروریات دین تمہارا سی ہی نقل کی یہہ دارمی نی **باب الوصایا** باب مین بیان وصیتونکی **ف** وصایا جمع وصیت کی ہی جیسے خطایا جمع خطیئہ کی اور وصیت اسکو کہتی ہین کہ کوئی شخص تمکو یعنی کسیکو حکم کرجاوی کہ میری مرنیکی بعد یون کرنا اور کبھی استعمال کیجاتی ہی وصیت بمعنی نصیحت کی اور وصیت کرنی صلاحی ظواہر کی نزدیک واجب ہی اور اونکی نزدیک مستحب ہی نہ واجب اور پہلی نازل ہونی میراث کی وصیت واجب ہی جب میراث واجب ہوئی تو واجب ہونا وصیت کا منسوخ ہوا چنانچہ ہیلی وصیت وارث کی لیتی درست نہین اور لکہا ہی علمانی کہ جسپر قرض کسیکا آتا ہو یا امانت رکہی ہو تو لازم ہی اوسکو کہ وصیت اوسکی ادا کی کرجاوی اور لکہکر اوسپر گواہیان کرجاوی ۱۲ **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما حق امرئ مسلم لہ شیء یوصی فیہ یبیت لیلتین اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہین لائق مرد مسلمانکو کہ واسطی اوسکی ایک چیز ہو کہ صلاحیت وصیت کے رکہتی ہو قبیلہ مال اور معاملہ سی تہہ لوگونکی گذارتی دو راتین مگر کہ وصیت اوسکی لکہی ہوا اوسکی پاس نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جو کوئی کسیکا حق رکہتا ہو اپنی ذمہ یا کچھہ معاملہ ہو لوگونسی تو چاہیی کہ دو راتین گذرنی پاوین مگر کہ اوسکی پاس وصیت نامہ لکہا رہی اور مراد دو شب سی زمانہ قلیل ہی اور گئی ہین علما ظواہر طرف واجب ہونی وصیت کی بحسب اسحدیث کی اور نہین دلالت اسمین وجوب پر لیکن اگر ہو کسی پر امانت ہو کسیکی تو لازم ہی وصیت کرنی اوسکی اور مستحب ہی جلدی کرنی وصیت اور لازم ہی کہ اوس وصیت کو لکہکر دو گواہیان وصیت نامہ پر کروادی ۱۲ ح

وعن سعد بن ابی وقاص قال مرضت عام الفتح مرضا اشفیت علی الموت فاتانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعودنی فقلت یا رسول اللہ ان لی مالا کثیرا ولیس یرثنی الا ابنتی افاوصی بمالی کلہ قال لا قلت فثلثہ مالی قال لا قلت فالشطر قال لا قلت فالثلث قال الثلث والثلث کثیر انک ان تذر ورثتک اغنیاء خیر من ان تذرہم عالۃ یتکففون الناس وانک لن تنفق نفقۃ تبتغی بہا وجہ اللہ الا اجرت بہا حتی اللقمۃ ترفعہا الی فی امرأتک متفق علیہ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا بیمار ہوا میں اوس سال کہ فتح ہوا مکہ ایسا بیمار کہ پہنچا میں کنارہ موت پر پس آئی میری پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو پس کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق واسطی میری مال ہی بہت اور نہیں وارث میرا کوئی مگر بیٹی میری کیا پس وصیت کرون میں ساتہہ تمام مال اپنی کی فرمایا کہ نہیں کہا میں نے پس دو تہائی مال اپنی کی وصیت کرون میں فرمایا کہ نہیں کہا میں نے پس آدہی مال کی وصیت کرون فرمایا کہ نہیں کہا میں نے پس تہائی کی وصیت کرون میں فرمایا کہ تہائی کی کر اور تہائی بہی بہت ہی تحقیق تو یہ کہ چہوڑ کر جاوی اپنی وارثون کو غنی بہتر ہی اس سے کہ چہوڑ جاوی اونکو مفلس سوال مین کہ پہیلاوین گے لوگونکی انگنی کی لیی اور تحقیق تو ہرگز نہ خرچ کریگا کوئی مال کہ طلب کری تو ساتہہ اوس خرچ کرنی کی رضامندی اللہ تعالی کی مگر کہ ثواب پاجاویگا تو بسبب اوسکی یہانتک کہ لقمہ اوٹہاوے تو اوسکو طرف منہ بیوی اپنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم فی ف نہیں وارث میرا کوئی الخ یعنی ذوی الفروض مین سی یا ایسی وارثون مین سی کہ خوف اونکی ضائع ہونیکا ہو کوئی وارث میرا نہین سوای بیٹی کی یہہ تاویل اسلیی کے کہ وارث اونکی بہت عصبات تہی اور احادیث مین دلیل ہی اسپر کہ مباح ہی جمع کرنا مال کا اور عدل کری وارثونکی حق مین اور اتفاق ہی سب علما کا اسپر کہ جس میت کا کوئی وارث ہو تو نہین جاری ہوتی وصیت اوسکی تہائی مال سی زیادہ مین مگر جبکہ وارث جائز رکہین وصیت کو تو جاری ہوگی اگرچہ ساری مال کی جائز رکہین اور جس میت کا کوئی وارث نہو تو بہی سب جمہور علما کا تو بہی ہی کہ زیادہ تہائی سی بہی نہین جاری ہوتی کی اور جائز رکہا ہی اسکو ابو حنیفہ اور علما اونکی نے اور احمق نی وجہ اخری ایک روایت مین اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہی نے اتیدار و نسی سلوک کرنیکی اور شفقت کرنیکی وارثون پر اور یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ قرابتیونسی سلوک کرنا افضل ہے غیرونکی دینی سی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ مال خرچ کرنی سی غرض عیال پر ثواب پاجاتا ہی جبکہ ارادہ کری اللہ تعالی کی رضامندی کا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ مباح مین اگر ارادہ کری رضامندی اللہ تعالی کا تو وہ طاعت ہوجاتی ہی ہیوی کہ حظ دنیوی ہی اور نوالہ اسکی منہ مین دینا وقت خوشی کی عادۃ سے اور وہ بہت دور ہی طاعت سے اور امور آخرۃ سی اور باوجود اسکی حضرت نی خبر دی کہ اگر نوالہ دینی مین ارادہ رضامندی اللہ تعالی کا ہو تو اوسمین بہی ثواب ملتا ہی پس غیر اس حالت مین بطریق اولی ثواب ملیگا ۱۲ طیبی

الفصل الثانی

عن سعد بن ابی وقاص قال عادنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام حجۃ الوداع من وجع اشتد بی فقلت بلغ بی ما تری وانا ذو مال ولا یرثنی الا ابنۃ لی واحدۃ افاتصدق بثلثی مالی قال لا قلت فالشطر قال لا قلت الثلث قال الثلث والثلث کثیر انک ان تذر ورثتک اغنیاء خیر من ان تذرہم عالۃ یتکففون الناس فی ایدیہم وانک لن تنفق نفقۃ تبتغی بہا وجہ اللہ الا اجرت بہا حتی ما تجعل فی فی امرأتک رواہ البخاری اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا بیمار ہوا میں اوس سال حجۃ الوداع مین سی اوس بیماری کہ سخت ہوا مجہہ پر پس کہا میں نے اوسکو کہ پہنچا ہی بیماری مجہہ کو جو کچہہ تو دیکہتا ہی اور میں صاحب مال ہون اور نہین وارث میرا مگر ایک بیٹی میری پس کیا صدقہ کرون میں ساتہہ دو تہائی مال اپنی کی فرمایا کہ نہین کہا میں نے پس ساتہہ آدہی کے فرمایا کہ نہین کہا میں نے پس ساتہہ تہائی کی فرمایا کہ تہائی بہی بہت ہی تحقیق تو یہ کہ چہوڑ کر جاوی اپنی وارثونک

حق کو حق اوسکا پس نہین وصیت واسطی وارث کی نقل کی بیہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی اور زیادہ کیا ترمذی نی کہ فرزند واسطی صاحب فراش کی ہی اور واسطی زنا کرنی والیکی محرومی ہی اور حساب اونکا اللہ پر ہی اور روایت کی گئی ہی ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین وصیت واسطی وارث کی مگر یہہ کہ چاہین وارث یہہ حدیث منقطع ہی یہہ لفظ مصابیح کی ہین اور بیچ روایت دار قطنی کی یہہ الفاظ ہین کہ فرمایا حضرت نی نہین جائز ہوتے وصیت واسطی وارث کی مگر یہہ کہ چاہین وارث **ف** اللہ تعالی نی دیا ہی یعنی وارثونکی یعنی اللہ تعالی نی حصہ معین فرما دیا ہی صاحب فرض ہو یا عصبہ پس وارث کو حاجت وصیت کی نہین اگر میت وصیت کریہی جاوی کسی وارث کی لیی کہ اور وارثونسی حصہ زیادہ دلایا جاوی تو شرعا اوسکا اعتبار نہین مگر سب وارث کہ بالغ ہون اور وہ ایک وارث کی لیی زیادہ اوسکی حصہ سی دین بموجب وصیت میت کی تو مضائقہ نہین اور پہلی اور ترنی میراث کی وصیت اقربا کی لیی فرض نہی پہر بحسب آیہ میراث کی اوتری تو فرض ہونا وصیت کا منسوخ ہوا اور فراش عورت کو اسلیی کہا کہ پڑتی ہی نیچی اپنی خاوند کی مانند فرش کی اور مراد فرش سی یہان صاحب فرش ہی یعنی کوئی شخص کسی عورت سی زنا کری اور اوس سی بچی پیدا ہو تو منسوب ہوتا ہی طرف صاحب فراش کی خواہ خاوند ہو خواہ سید یعنی مالک اوسکا باصحبت کرنیوالا ساتھہ شبہہ کی اور زانی کی لیی پتھر ہی یعنی وہ محروم ہی کہ نسب لڑکیکا اوس سی ثابت نہین ہونیکا اور میراث اسکی اسکو نہین پہنچیگی یا مراد پتھر سے سنگسار کرنا ہی اور حساب اونکا اللہ پر ہی کہ ہر ایک کو موافق کرتوت اوسکی کی جزا دیگا اس عبارت کو دوسری معنی سی بہت مناسبت ہی یعنی ہم زنا کرنیوالونکی حد قائم کرتی ہین اور حساب اونکا خدا تعالی پر ہی چاہی مواخذہ کری اور اگر چاہی بخشدی اور احتمال ہی کہ یہہ مراد ہو اس سی کہ جو کوئی اور گناہ کری ورنہ قائم ہو اوسپر حد پس حساب اوسکا اوپر ہی اگر چاہی بخشدی اوسکو اور چاہی عذاب کری ۱۲ طیبی **وعن** ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الرجل لیعمل والمرأۃ بطاعۃ اللہ ستین سنۃ ثم یحضرھما الموت فیضاران فی الوصیۃ فتجب لھما النار ثم قرأ ابو ہریرۃ من بعد وصیۃ یوصی بھا او دین غیر مضار الی قولہ وذلک الفوز العظیم رواہ احمد والترمذی وابو داود وابن ماجۃ اور روایت ابی ہریرہ سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق مرد اور عورۃ البتہ بندگی کرتی ہین اللہ تعالی کی ساٹھہ برس پہر آتی ہی اونکو موت یعنی علامت موت کی پس ضرر پہنچاتے ہین وصیت کرنی مین پس واجب ہوتی ہی اونکی لیی دوزخ پہر پڑہی ابو ہریرہ نی یہہ آیہ میراث لین پیچھی وصیت سی کہ وصیت کیا جاوی ساٹھہ اوسکی یا پیچھی دین کی درحالیکہ نہ ضرر پہنچانیوالا ہو تا آخر یہہ آیہ تیار قول ہمارا اوپر یہہ ہے مراد پانی پڑی نقل کی بیہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** ضرر پہنچاتی ہین یعنی وارثونکو بسبب وصیت کرنیکی واسطی اجنبی کی زیادہ تہائی سی یا سپرد کر دیتی ہین تمام مال اپنا ایک وارث کو تاکہ نہ پہنچے اور وارث کو کچھہ مال اونکی سی پس یہہ مکر و ہی اور اللہ کی حکم سی پھرا ہوا اسکی سبب سی لائق عذاب دوزخ کی ہوتی ہین پہر ابو ہریرہ نی واسطی تائید اسحدیث کی اور بیان کرنی اوسکی کی بیہہ آیہ پڑہی من بعد وصیۃ الخ کہ اوس سی بہی معلوم ہوتا ہی کہ وصیت کرنی مین ضرر نہ پہنچاوین بسبب وصیت کرنیکی زیادہ تہائی سی ۱۲ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات علی وصیۃ مات علی سبیل وسنۃ ومات علی تقی وشہادۃ ومات مغفورا لہ رواہ ابن ماجۃ روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مرا وصیت پر یعنی وقت مرنیکی وصیت کی کچھہ مال دینی کی فقرا کو مراطریق مستقیم پر اور طریقہ پسندیدہ اور حرکت نیکو پر اور شہادت پر یعنی داخل متقیون اور شہیدون مین ہوا اور مرا اسحالت مین کہ بخشش کی گئی اوسکی لیی نقل کی بیہہ ابن ماجہ نی **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان العاص بن وائل اوصی ان یعتق عنہ مائۃ رقبۃ فاعتق ابنہ ہشام خمسین رقبۃ فاراد ابنہ عمرو ان یعتق عنہ الخمسین الباقیۃ فقال حتی اسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان ابی اوصی ان یعتق عنہ مائۃ رقبۃ وان ہشاما اعتق عنہ خمسین ویقیت علیہ خمسون رقبۃ افاعتق عنہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان مسلما فاعتقتم عنہ او تصدقتم عنہ او حججتم عنہ بلغہ ذلک

رواہ ابوداود اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی شعیب نے اور شعیب نے نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبد اللہ سی یہہ کہ عاص بن وائل نی وصیت کی یہہ کہ آزاد کی جاوین میری طرف سی سو بردی پس آزاد کیی اوسکی بیٹی ہشام نی پچاس بردی پہر ارادہ کیا بیٹی اوسکی عمرو نی یہہ کہ آزاد کری اوسکی طرف سی پچاس بردی باقی یعنی سو مین سی جو باقی رہی تہی پہر کہا عمرو نی یعنی اپنی دلمین کہ نہین آزاد کرینگا مین یہانتک کہ پوچہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی یہہ کہ اوسکی طرف سی آزاد کرنا بردہ نکارہ اور مفید ہی یا نہین پس آیا عمرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق باپ میری نی یعنی عاص نی وصیت کی تہی یہہ کہ آزاد کیی جاوین اوسکی طرف سی سو بردی اور تحقیق ہشام نی کہ بہائی میرا ہی آزاد کیی اوسکی طرف سی پچاس بردی اور باقی رہی ہی میری یعنی مجبر یا عاص پر یعنی بموجب وصیت کی پچاس بردی کیا پس بردے آزاد کرون مین اوسکی طرف سی یعنی پچاس باقی کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ وہ اگر مسلمان ہوتا اور آزاد کرتی تم اوسکی طرف سی یا صدقہ دیتی اوسکی طرف سی یا حج کرتی اوسکی طرف سی پہنچتا اوسکو یہہ نقل کی یہہ ابوداود نی ف حاصل یہہ کہ وہ اگر مسلمان ہوتا اور آزاد کرتی تم اوسکی طرف سی یا صدقہ دیتی اوسکی طرف سی یا حج کرتی اوسکی طرف سی پہنچتا اوسکو یہہ نقل کی یہہ ابوداود نی ف حاصل یہہ کہ عاص بن وائل نی بایاز نہ اسلام کا لیکن مسلمان نہین ہوا اور اوسکی دو بیٹی تہی ہشام بن عاص اور عمرو بن عاص یہہ دونون مسلمان ہوئی تہی اور صحابین سی تہی رضی اللہ عنہم اور حاصل حضرت کی جواب کا یہہ ہی کہ اگر عاص مسلمان ہوتا تو عبادات مذکورہ کا ثواب اوسکو پہنچتا چونکہ وہ مسلمان تہا نہین اوسکو کچہہ ثواب اوسکا نہ پہنچا پس احادیث سی معلوم ہوا کہ صدقہ وغیرہ مفید نہین کافر کی لیی اور اوسکو چہٹکارا عذاب سی بسبب اسکی نہین ہوتا اور مسلمان کے لیی مفید ہی ح ع وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قطع میراث وارثہ قطع اللہ میراثہ من الجنۃ یوم القیمۃ رواہ ابن ماجۃ وروی البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کاٹی میراث اپنی وارث کی کاٹیگا اللہ تعالی میراث اوسکی بہشت سی دن قیامت کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ابی ہریرہ سی ف یعنی اللہ تعالی نی جو مومنو نسی وعدہ فرمایا ہی وارث ہونی بہشت کا اس آیہ مین یرثون الفردوس پس جو کوئی اپنی وارث کو محروم کریگا میراث سی اللہ تعالی اوسکون بہشت کی بہشت کی وراثت سی محروم رکہی گا یعنی بہشت مین نہین داخل کریگا اول دہلہ مین نجات پائی ہوؤنکی ساتہہ ح

کتاب النکاح

کتاب ہی بیچ بیان نکاح کی ف نکاح کی معنی ہین ملنا اور جمع ہونا اور اطلاق نکاح کا صحبت کرنی پر اور عقد پر بہی آیا ہی کہ انہین بہی جمع ہونا پایا جاتا ہی اور حنفیہ کی نزدیک نکاح کرنا واجب ہی وقت توقان کی یعنی غلبہ شہوۃ کی اور اگر یقین ہو کہ بغیر نکاح کی زنا مین گرفتار ہوجاؤنگا تو فرض ہی اور یہہ واجب اور فرض اوس صورت مین ہی کہ مالک ہو مہر اور نفقہ کا اور اگر مالک نہو مہر و نفقہ کا تو گناہ نہین ہی ترک کرنا اوسکا اور سنت موکدہ ہی حالت اعتدال مین یعنی قدرۃ رکہتا ہو وطی کی اور مہر اور نفقہ دینی کی پس گنہگار ہوتا ہی ساتہہ ترک کرنی نکاح کی اور ثواب دیا جاتا ہی اگر نیت کری بچنی کی زنا سی اور بچی ہونیکی اور کوئی عبادت ایسی نہین ہی کہ مشروع ہو حضرت آدم کی وقت سی اب تک اور پہر جنت مین بہی باقی رہی سوای نکاح اور ایمان کی اور نکاح مکروہ ہی وقت خوف ظلم کی یعنی اگر خوف ہو اسکا کہ مزاج میرا برابر ہی بیوی پر زیادتی کرونگا اور خبرگیری اوسکی نہین کرسکنی گا تو مکروہ ہی اور اگر یقین ہو ظلم کرنیکا تو حرام ہی نکاح کرنا اور مستحب ہے اعلان کرنا نکاح کا اور پڑہنا خطبہ کا پہلی نکاح کی اور ہونا نکاح کا مسجد مین اور دن جمعہ کی اور مستحب ہے کہ نکاح باندہی والا آدمی ہو اور گواہ عادل ہون اور دیکہہ لی بیوی کو پہلی نکاح کی اور مستحب ہے کہ ہو بیوی کم عمر مین بہ نسبت خاوند کی اور حسب مین اور عزت مین اور مال مین اور زیادہ ہو خاوند سی خلق مین اور دین مین اور جمال مین اور ورع مین اور منعقد ہوتا ہی نکاح ساتہہ ایجاب و قبول کی کہ دو نو ساتہہ لفظ ماضی کی ہو دونو سی جیسے عورت کہی کہ نفس اپنا تیری بیوی گرمین دیا اور مرد کہی قبول کیا یا مرد کہی کہ مینی تجہی نکاح کیا اور عورت کہی قبول کیا یا ایجاب و قبول مین سی ایکسا ساتہہ لفظ ماضی کی ہو جیسی عورۃ کہی کہ نکاح کر تجہی اور مرد کہی نکاح کیا مینی یا عکس اسکی اور اگر کہی مرد کہ دیا تو نی نفس اپنا یا قبول کیا تو نی اور عورت کہی دیا یا قبول کیا بغیر لفظ مینی کی تو بہی درست ہی اور اگر کہی آگی گواہونکی کہ ہم جورو خاوند ہین تو نہین نکاح ہوتا اور نکاح منعقد ہوتا ہی ساتہہ لفظ نکاح اور ترجمہ کر

اور اون الفاظ کی کہ موضوع ہین واسطے تملیک عین کی فی الحال مانند بیع و تہبر اور ہبہ اور صدقہ و تملیک کے نہ مانند اجارہ اور اعارہ اور اباحہ
اور وصیت کی اور شرط ہی نکاح کی یہہ کہ سنے ہر ایک عاقدین مین سی لفظ دوسرے کا اور گواہ ہون دو مرد آزاد یا ایک مرد آزاد اور دو آزاد عورتین
اور ہون دونون گواہ مکلف مسلمان اور سنین دونو گواہ معا لفظ عاقدین کی پس نہین صحیح ہونیکا نکاح اگر دونو گواہ سنین متفرق اور جائز ہی ہونا
دونو گواہ ہونکا فاسق یا حد لگائی گئی قذف مین یا دونو اندہی ہون یا دونو بہری ہون عاقدین کی یا دونو بہری ہون ایک کی اون دونون مین سے
اور اگر ایک نی کسیکو حکم کیا کہ میری چھوٹی بیٹی کا نکاح ایک شخص سے کردی پس اوسنے نکاح کیا اوسکا سامنی ایک مرد کی اور باپ اوسکی کی تو جائز ہوگا اور
باپکے پیٹہ پیچہی سوا دو گواہون کی درست نہین شرح درمختار ملتقی الابحر ف فوائد نکاح کے پانچ ہین کم ہونا شہوت کا اور بند و بست ہونا گہر کا اور
کثرت کنبہ کی اور مجاہدہ نفس کا بسبب خبر گیری کرنی بیوی اور عیال کی اور پیدا ہونا فرزند صالح کا اور آفات نکاح کی چھ ہین عاجز ہونا طلب حلال سے
اور فراخی کرنی حرام مین اور قصور ہونا ادا حقوق عورتونکی مین اور صبر کرنا عورت کی بد اخلاقی پر اور اوسہا نا ایذا کا عورت سی اور باز رہنا بسبب
بیوی اور اولاد کی حقوق اللہ تعالی کی سی پس اگر نہ موجود ہون فوائد اور جمع ہون آفات تو مجرد رہنا افضل ہی اور اگر مقابل ہون دونون
امر یعنی فوائد و آفات برابر ہون جس چیز سی دین کی باتونمین زیادتی ہو اوسکو ترجیح دیجاوی مثلا نکاح کی سی شہوت کم ہوتی ہی اور نکاح کرنی مین
خلل دینی یہہ ہے کہ صبر نہین ہوسکتی کا عورت کی بد اخلاقی پر تو ترجیح نکاح کو ہی اسلیے کہ نکاح نکریگا تو زنا مین گرفتار ہوگا اور خصلتین پسندیدہ منکوحہ
مین آٹھہ ہین دین اور خلق نیک اور حسن اور کمی مہر کی اور ہونا اولاد کا اور باکرہ ہونا اور صاحب نسب ہونا اور یہہ کہ نہو بہت قریب اس سے یہہ خصلتین
احیاء العلوم سی نقل کی گئی ہین مولانا عبد العزیز رح الفضل الاول مسئلہ ہی عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیہ
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای گروہ جوانونکی جو کوئی طاقت رکہی تم مین سے اسباب جماع کی یعنی نفقہ اور مہر کے پس
چاہیے کی نکاح کری پس تحقیق نکاح کرنا بہت ڈہانکتا ہی نظر کو کہ اجنبی عورت پر نظر نہین پڑتی اور بہت محفوظ رکہتا ہی شرم کو یعنی حرام کاری سی اور جو شخص کہ طاقت رکہی
اسباب جماع کی پس اوسکو چاہیے روزہ رکہنا اوسکی لیے خصی کرنا ہی یعنی جسنے طی کو ٹہنڈی سی شہوت جاتی رہتی ہی ایسی ہی کہتی ہی بجاتی رہتی ہی نقل کی ہہ
بخاری اور مسلم نے ف آدمی بعد بالغ ہونیکی جوان کہلاتا ہی حد جوانی کی امام شافعی کے نزدیک تیس برس کے عمر تک ہے اور امام اعظم کی نزدیک پچاس برس کے عمر تک نکاح وعن ثم
بن ابی وقاص قال رد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی عثمان بن مظعون التبتل ولو اذن لہ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا رد کیا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون پر نکاح کی ترک کرنیکو اور اگر اذن دیتی اوسکو البتہ خصی ہوتے ہم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف تبتل کی معنی ہین القطاع کرنا عورتونسی اور ترک کرنا نکاح کا اور تبتل نصاری
کی ان اچہا تہا پس عثمان بن مظعون صحابی نے جو تبتل کی اجازت چاہی حضرت نے منع فرمایا یا کہ بہت نہوتا اور ہمیشہ جہاد ہوتا ہی اوپر سعد بن ابی وقاص رضی نے کہا کہ اگر عثمان کو حضرت
اجازت تبتل کی دیتی تو ہم سب اپنے کو خصی کر ڈالتی تا احتیاج طرف عورتون کے نہ پڑتی کہا طیبی نے کہ حق ظاہر یہہ تہا کہ کہا جاتا اگر حضرت اذن دیتی عثمان کو تو ہم بہی تبتل کرتی
پس یہہ نہ کہا اور کہا کہ ہم خصی ہوتی یہہ مبالغہ کہا یعنی اگر حضرت نے اوکو اذن دیتی تو ہم مبالغہ کرتی تبتل مین یہان تک کہ خصی ہو جاتی اور نہین ارادہ کیا سا تہہ اسکی حقیقۃ خصی ہونا
اسلیے کہ وہ غیر جائز ہی اور نووی نی کہا کہ سعد نے یہہ کہا بگمان اسکی کہ جائز ہی خصی ہونا اور یہہ گمان اونکا موقوف واقع کی نہ تہا اسلیے کہ خصی ہونا آدمی کی لیی حرام ہی جیسا ہو یا بڑا ہو اور اسیطرح خصی کرنا ہر حیوان غیر ماکول کا حرام ہے اور جو جانور کہایا جاتا ہی اوسکا خصے کرنا درست ہے چھوٹی عمر مین اور حرام ہی بڑی عمر مین اور امام شافعی
کے نزدیک بغیر نکاح کی رہنا افضل ہی ع ملا علی رح فی مرقات مین دلیل شافعی کی نقل کر کر نقل کی ہین بہت سی دلیلین
امام ابو حنیفہ کی کہ اونکی نزدیک نکاح کرنا ہی افضل ہی اور نووی شافعی نی تو جانور کے خصے کرنے مین

یہہ بتفصیل لکھی ہی جو ذکر کی گئی اور درمختار اور ہدایہ مین بہوت تفصیل مذکور کی لکھا ہی کہ خصی کرنا چارپاؤنکا جائز ہی **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تنکح المرأۃ لاربع لمالھا ولحسبھا ولجمالھا ولدینھا فاظفر بذات الدین ترتبت یداک متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نکاح کیجاتی ہی عورت بسبب چار چیزون کی بسبب مال اوسکی کی اور بسبب حسب اوسکی کے اور بسبب جمال اوسکی کی اور بسبب دین اوسکی کی پس مطلب یاب ہوساتھہ دین اوسکی خاک آلودہ ہون دونون ہاتھہ تیری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم **ف** اوسکی کی یعنی بسبب بزرگی اور شرف کی اوسکی ذات مین اور اوسکی قوم مین یعنی لوگ طالب اسکی ہوتی ہین کہ عورت ہو قوم اشراف سی کیونکہ بسبب حسب فرزندونکی اوس سی شرف حاصل ہو اور حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ عادۃ لوگونکی یہہ ہی کہ عورتونکی نکاح کرنی مین رغبت کرتی ہین بسبب چار چیزون ذکر کی گئی پس دیندار کو لائق یہہ ہی کہ عورت دیندار کا طالب ہو اور خاک آلودہ ہون الخ یعنی خوار و ہلاک ہو جیسا یہہ بددعا ہی لیکن یہان دعای بد منظور نہین ہی بلکہ مراد رغبت دلانی ہی اوپر کوشش کرنیکی بیچ طلب کرنی عورۃ دیندار کی ؛ ح ؛ ع **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا متاع وخیر متاع الدنیا المرأۃ الصالحۃ رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دنیا تمام متاع ہے اور بہتر متاع دنیا کی عورت نیکبخت ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** متاع ہی یعنی دیتا فائدہ اوٹہانا قلیل ہی اور نفع ہی جاتا رہنی والا غقریب اور بہتر متاع دنیا کی یعنی بہتر اوسچیز کی کہ فائدہ اوٹہاتی ہین ساتھہ اوسکی دنیا مین عورت نیکبخت ہی اسلیی کہ مددگار ہوتی ہی امور آخرۃ پر ؛ ع **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر نساء رکبن الابل صالح نساء قریش احناہ علی ولد فی صغرہ وارعاہ علی زوج فی ذات یدہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین عورتونکی کہ سوار ہوتی ہین اونٹون پر نیکبخت عورتین قریش کی ہین بہت شفیق ہوتی ہین جنس عورتونسی اولاد پر بیچہوٹی عمر اونکی کی اور بہت حفاظت کرتی ہین جنس عورتونسی خاوند پر بیچ مال اوسکی کی اونکے قبضہ مین ہونا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** سوار ہوتی ہین الخ مراد عورتین عرب کی ہین کہ اکثر عادت اونٹ کی سواری رکہتی ہین پس گویا کہ فرمایا بہترین عورتین عرب کی نیکبخت عورتین قریش کی ہین ؛ ح ؛ ع **وعن** اسامۃ بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ترکت بعدی فتنۃ اضر علی الرجال من النساء متفق علیہ اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین چہوڑا مینی بیچہی اپنی کوئی فتنہ کہ زیادہ ضرر کرتا ہو مردونکو عورتونسی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسلیی کہ طبیعتین مردونکی اکثر خواہش کرتی ہین طرف عورتونکی پس پڑتی ہین حرام مین اور سعی کرتی ہین قتال اور عداوت مین بسبب عورتونکی اور ادنی درجہ یہہ ہی کہ رغبت دلاتی ہین عورتین مردونکو دنیا مین اور دنیا سی زیادہ اور کونسی چیز مضر ہی کہ اوسکی حق مین فرمایا ہی حضرت نی حب الدنیا راس کل خطیئۃ اور یہہ جو فرمایا کہ نہیں چہوڑی مینی اس سی معلوم ہوا کہ ظہور عورتونکی فتنہ کا بعد حضرت کی بہت ہوا حضرت کی زمانہ مین ایسا نہا اسلیی کہ اوسوقت مین غلبہ حق کا نہا اور بعد حضرت کی غلبہ باطل کا ہوا ؛ ع **وعن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا حلوۃ خضرۃ وان اللہ مستخلفکم فیھا فینظر کیف تعملون فاتقوا الدنیا واتقوا النساء فان اول فتنۃ بنی اسرائیل کانت فی النساء رواہ مسلم اور روایت سی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دنیا شیرین سبز ہی اور تحقیق اللہ خلیفہ کرنیوالا ہی تمکو دنیا مین پس دیکہتا ہی کہ کسطرح عمل کرتی ہو پس بچو دنیا سی اور بچو عورتونسی پس تحقیق اول فتنہ بنی اسرائیل کا نہا بسبب عورتونکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** دنیا شیرین الخ یعنی جیسی شیرینی مرغوب الطبع ہی اور سبز چیز آنکہون مین اچہی معلوم ہوتی ہی ایسی ہی دنیا دلون مین پیاری ہی اور آنکہون مین اچہی معلوم ہوتی ہی اور اللہ خلیفہ کرنیوالا ہی الخ یعنی تمکو خلیفہ کیا ہی دنیا مین یعنی تم سبز رو کیلئے ہو بچ تصرف کرنیکی دنیا مین اور حقیقۃ مین دنیا ملک اللہ تعالی کی ہی پس دیکہتا ہی اللہ تعالی کہ کیونکر تم تصرف کرتی ہو یا معنی اسکی یہہ ہین کہ اللہ تعالی نی کیا ہی تمکو خلیفہ

اون لوگونکا کہنا پہلی مسی پس باتمکو جو کچھہ اونکی پاس تمہارا پس دیکھتا ہی کیونکہ عبرۃ پکڑتی ہو ساتھہ حال اونکی کی اور کیونکر تدبیر کرتی ہوا ونکی مال مین اور بچو دنیا سی یعنے دنیا کی مال و جاہ پر فریفتہ نہو وکہ وہ فانا ہونیوالی ہی اور اوسکی حلال پر حساب ہی اور اوسکی حرام پر عذاب اور ڈرو عورتونسی یعنی عجوبہ تونکی میل کرو منع چیزونکی طرف اور اول فتنہ بنی اسرائیل کا انخ منقول ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام کی وقت مین ایک شخص بلعم بن باعور نامی مستجاب الدعوات تہا اور اسم اعظم اوسکو یاد تہا جبکہ حضرت موسی علیہ السلام بقصد جنگ جبارونکی ولایت شام مین بیچ زمین بنی کنعان کی اوتری تو قوم بلعم کی پاس آئی اور کہا کہ موسی علیہ السلام بہت سا لشکر لیکر ہماری نکالنے اور قتل کرنیکی لیی آئی ہین ہماری لیی دعا کرو کہ میہا نسی پہر جاوین بلعم نی کہا کہ مین جو کچھہ جانتا ہون تم نہین جانتی پیغمبر خدا پر اور مومنونپر کیونکر بد دعا کرون اور اگر مین دعای بد کرون تو دنیا اور آخرۃ میری دونون جاتی ہین اونکی قوم نی بہت الحاح و تکرار کی بلعم نی کہا کہ مین استخارہ کرتا ہون اللہ تعالی سی کہ یہون کیا حکم ہوتا ہی اور وہ بغیر استخارہ کی کوئی کام نہ کرتا تہا جبکہ استخارہ کیا تو خواب مین دیکہا کہ پیغمبر اور مومنونپر بد دعا مت کر بلعم نی اپنی قوم کی آگی یہہ خواب ظاہر کیا قوم اوسکی اوسکی لیی تحفہ لائی اور بہت الحاح اور تکرار اور تضرع اور زاری کی یہانتک کہ اوسکو فریفتہ ڈالا اور بلعم بقصد بد دعا کی اپنی گدہی پر سوار ہوکر متوجہ ہوا طرف پہاڑ حسبان کی کہ فریب لشکر موسی کی تہا راہ مین کئی بار اوسکا گدہا زمین پر گرا اور وہ بہت مار کر اوسکو ہانکتا تہا آخر الامر گدہا ساتھہ حکم الہی کی بولا کہ وای ای بلعم نہین دیکہتا ہی تو کہ کہان جاتا ہی اور ملایکہ میری آگی آن کر مجکو پہیرتی ہین بلعم نی گدہی کو چہوڑکر پیادہ پا ہوکر پہاڑ پر چڑہا اور دعا کی جو کلمہ پر اکہ بنی اسرائیل کی حق مین زبانسی نکالنی کا ارادہ کرتا تہا قدرۃ الہی سے بجائی بنی اسرائیل کی نام قوم بلعم کا زبانسی نکلتا تہا قوم نی کہا کہ ہمپر بد دعا کرتی ہو بلعم نی کہا کہ حق تعالی مجسی کہواتا ہی یہہ بغیر ارادہ میرکی بعد ازان زبان بلعم کی منہ سی نکل کر سینہ پر آپڑی اور کہا کہ دنیا اور آخرۃ میری دونون برباد کیونکر ایکہ حیلہ کرنا چاہیی کہ اپنی عورتونکو آراستہ کرکر کچھہ چیزین اونکی ہاتہہ مین دیکر بہیجو بنی اسرائیل کی لشکر مین اون چیزونکی بیچنی کی حیلہ سی اور اونکو کہدو کہ اگر کوئی شخص بنی اسرائیل مین سی کسیکو تم مین سی بلاوی تو انکار نکرنا اگر ایک شخص بہی اونمین سی زنا مین مبتلا ہوگا تو تمہاری سر ہوجاویگی قوم بلعم نی ایسا ہی کیا جبکہ عورتین اونکی لشکر بنی اسرائیل مین آئین تو ایک عورۃ تہی کہ نام اوسکا کستی بنت صور تہا وہ گذری آگی ایک سردار بنی اسرائیل کی کہ زمزم بن شلوم اوسکا نام تہا وہ اوس عورۃ کو دیکہکر فریفتہ اوسکی جمال کا ہوا اور ہاتہہ اوسکا پکڑکر حضرت موسی علیہ السلام کی پاس لیگیا اور کہا کہ اسکو مجبر حرام کہتی ہو حضرت موسی علیہ السلام نی فرمایا ہرگز اسکی پاس نجانا زمزم نی کہا اس امر مین مطیع تمہارا نہین ہونیکا اور اوس عورۃ کو خیمہ مین لیجاکر اوسی سی زنا کیا حق تعالی نی اوسکی شامت سی بالشکر بنی اسرائیل پر بہیجی ایکساعت مین ستر ہزار آدمی ہلاک ہوگئی فحاص بن العزار ہارون کا کہ مرد قوی اور دارو غہ حضرت موسی کا تہا اس امر سی خبردار ہوکر برچہا اپنا لیکر زمزم کی خیمہ مین آیا اور زمزم کو اور اوس عورت کو مار ڈالا اور کہا الہی ہمکو بسبب معصیت اس شخص کی ہلاک کرتا ہی تو اوسی وقت وبا دفع ہوگئی پس یہہ جو حدیث مین فرمایا کہ اول فتنہ بنی اسرائیل کا بسبب عورتونکی تہا وہ یہہ تہا جو مذکور ہوا شارح بحر العلوم **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشوم فی المرأۃ والدار والفرس متفق علیہ وفی روایۃ الشوم فی ثلثۃ فی المرأۃ والمسکن والدابۃ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نحوست عورت مین اور گہر مین اور گہوڑے مین ہوتی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین یون ہی کہ نحوست تین چیزون مین ہوتی ہی عورت مین اور مکان مین اور جانور مین **ف** شوم ضد ہی یمن کی یعنی بی برکتی کر اوسکو نحوست بہی کہتی ہین ہوتی ہی ان تین چیزون مین اور مراد نحوست سی کیا ہی بعضونے کہا کہ نحوست گہر کی یہہ ہی کہ تنگ ہو اور ہمسائی بری ہون اور نحوست عورت کی یہہ ہی کہ بہت مہر ہو اوسکا اور بد خلق ہو اور زبان دراز ہو اور بانجہ ہو اور نحوست گہوڑے کی یہہ ہی کہ شوخ ہو اور مٹہا ہو بقدم اوسکا اور نہ جہاد کیا جاوی اوسپر اور بعضون نی کہا کہ مراد نحوست ہونی سی اینمین یہہ ہی کہ اگر ہوتی نحوست کسی چیز مین تو ان تین چیزون مین ہوتی پس معلوم ہوا کہ نحوست کسی چیز مین نہین ہی یہہ تین چیزین قابل نحوست کی تہین جیسی اور حدیث مین فرمایا کہ اگر کوئی چیز ٹرہ جاتی تقدیر سی تو عین تہی یعنی تو کس اور بعضون نے کہا یہہ تعلیم ہی حضرت کی طرفسی امت کو کہ جسکی لیی گہر ہو کہ مکروہ جانے تہور رہنا اوسکا یا عورۃ ہو کہ ناگوار ہو اوسکو صحبت اوسکی یا گہوڑا ہو کہ اچہا نہ معلوم ہوتا ہو اوسکو

توجہ اکری اپنی سی کہ اوس گہر سی او تہہ جاوی اور طلاق دیدی اوس عورت کو اور بیچ ڈالی گہوڑیکو پس نہین ہی یہہ قبیلہ طیرہ منہی عنہا سی یعنے شگون
بد اسا جو منع ہی یہہ اس قبیلہ سی نہین حاصل یہہ کہ لوگون مین جو مشہور ہی کہ یہہ مکان نامبارک ہوا یا قدم اس گہوڑی کا یا عورۃ کا نامبارک ہوا وہ یہان مراد
نہین ہے ع ✤ مولانا وعن جابر قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ فلما قفلنا کنا قریبا من المدینۃ
قلت یا رسول اللہ انی حدیث عہد بعرس قال تزوجت قلت نعم قال بکر ام ثیب قلت بل ثیب قال فہلا بکرا
تلاعبہا وتلاعبک وتضاحکہا وتضاحکک فلما قدمنا ذہبنا لندخل فقال امہلوا حتی ندخل لیلا ای عشاء لکی تمتشط الشعثۃ وتستحد
اور روایت ہے جابر سی کہ کہا تہی ہم ساتہہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جہاد مین پس جبکہ پہری ہم ہوئی ہم نزدیک مدینہ کی کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق مین نیا بیاہا ہوا ہون یعنی اگر حکم ہو تو مین آگی جاؤن
گہر مین فرمایا حضرت نی نکاح کیا ہی تو نی کہا مینی ہان فرمایا کواری ہی وہ یا خاوند کر چکی ہوئی ہی کہا مینی کواری نہین ہے بلکہ خاوند کر چکی ہوئی ہی فرمایا
کیون نہ نکاح کیا تو نی کواری سی کہ کہیلتا تو اوس سی اور کہیلتی وہ تجہی پس جب آئی ہم یعنی مدینہ مین ارادہ کیا ہمنی کہ داخل ہون ہم اپنی گہر مین فرمایا حضرت نے
ٹہہر جاؤ تاکہ داخل ہوین ہم رات کو یعنی وقت شام کی تا کنگہی کرے عورت پراگندہ بالون والی اور بال زیر ناف کی لی لی وہ عورۃ کہ غائب تہا
خاوند اوسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہیلتا تو رائج یعنی کمال الفت اور بی تکلفی ہوتی ہی کہ جو عورت خاوند کر چکی ہی اوسکا
دل کہی متعلق ہوتا ہی ساتہہ پہلی خاوند کی اور تکلف کرتی ہی صحبت اور مخالطت مین اگر نہین پاتی ہی دوسری خاوند کو مانند اول کی بخلاف
کواری کی کہ اوسمین یہہ باتین نہین ہوتین اور آخر حدیث کا حاصل یہہ ہے کہ ٹہیری رہو تا دنکو عورتین بنا واور سنگار کر لین اور مستعد تہاری صحبت
کرنیکی لیی ہون اگر کہا جاوی کہ اور حدیث مین منع فرمایا ہی کہ سفر سی آوی تو راتکو گہر مین نہ جاوی اور اسمین فرمایا رات کو جاوین جواب اسکا یہہ ہے کہ منع اوسکو تہی
ہی کہ بغیر خبر کیی یکایک گہر مین چلا جاوی اور اگر خبر ہو جاوی جیسیکہ انکی آنی مین تہا تو منع نہین ✤ ح الفصل الثانی فصل دوسری عن
ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلثۃ حق علی اللہ عونہم المکاتب الذی یرید الاداء والناکح الذی
یرید العفاف والمجاہد فی سبیل اللہ رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا تین شخص ہین کہ لازم ہی اللہ تعالے پر مدد اونکی یعنی بمقتضای وعدی اسکی کی ایک تو مکاتب وہ جو ارادہ کرتا ہی ادا کرنی بدل کتابت کا اور
دوسری وہ نکاح کرنیوالا جو ارادہ رکہتا ہو بچنی کا زنا سی اور تیسری جہاد کرنیوالا خدا کی راہ مین نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے
ف مکاتب اوس غلام کو کہتی ہین کہ مالک اوسکا کہدی کہ اسقدر روپی تو مجہی کما دیگا تو آزاد ہی اور وہ جو روپیا اوس سے لینا مقرر کیا
اوسکو بدل کتابت کہتی ہین وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خطب الیکم من ترضون دینہ وخلقہ فزوجوہ ان لا تفعلوہ تکن فتنۃ فی الارض وفساد عریض رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پیغام
بہیجے نکاح کا طرف تہاری وہ شخص کہ راضی ہو تم دین اوسکی سی اور خلق اوسکی سی پس نکاح کرو اوس سے اگر نہ کروگی تم نکاح تو ہوگا فتنہ زمین مین
اور فساد بڑا نقل کی یہہ ترمذی نی ف یہہ خطاب ہے اولیاء عورتونکو کہ جب پیغام نکاح کا بہیجی اور طلب نکاح کی کری تہاری بیٹی یا بہن
یا مانند انکی سی کوئی شخص دیندار اور اچہی خلق کا تو اوس سے نکاح کردو اوسکا اور اگر ایسی شخص سے نکاح نکروگی بلکہ نظر کروگی مال وجاہ پر جیسیکہ
عادۃ دنیا داروں کی ہی تو اکثر عورتین رہین گی بغیر خاوند کی اور اکثر مرد بغیر بیویونکی پس بہت ہوگا زنا اور لاحق ہوگی عار اور غیرۃ اولیاء
کو پس ہلاک کرین گی اوسکو کہ عار دلاویگا اونکو پس واقع ہوگا فتنہ اور جنگ وجدل اور کہا طیبی نے کہ اس حدیث مین دلیل ہی واسطی امام
مالک کی کہ وہ کہتی ہین کہ رعایت کرین کفاءت مین مگر دین کے فقط اور مذہب جمہور کا یہہ ہے کہ رعایت کرین چار چیز ونکی دین اور حریۃ اور نسب

صنعتہ کی پس نہ نکاح کیا جاوی مسلمان عورۃ کا کافرسی اور نہ نیکبخت کا فاسق سی اور نہ حرہ کا غلام سی اور نہ مشہورۃ النسب کا گم نام سی اور نہ سوداگر اور اجہی حرفی والیکی بیٹی کا اوس سے کہ حرفہ اوسکا حرام یا مکروہ ہو پہر اگر راضی ہو عورت اور ولی اوسکا ساتہہ نکاح کرنیکی غیر کفو سی تو صحیح ہو جائیگا نکاح ؛ ع وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَاِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْاُمَمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے معقل بن یسار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کرو اوس عورۃ سی کہ دوست رکہی خاوند کو اور بہت جنی والی ہو اسلیی کہ تحقیق مین فخر کرونگا بسبب بہایت تمہاریکی اور امتون پر نقل کیے بہہ ابوداود اور نسائی فی ف دو قیدین کی گئین اسلیی لگائین کہ اگر عورۃ بہت جنی والی خاوند کو دوست نہ رکہتی ہو تو خاوند کو اوس سی رغبت نہین ہوتی اور دوست رکہنی والی اگر بہت جنتی نہو تو حاصل نہین ہوتا مطلوب کہ وہ کثرۃ امت کی ہی بسبب بہت ہونی بچونکی اور بہہ دونون صفتین اکثر کو اربونمین کہ اسکی قرابت مین ہون پائی جاتی ہین اسلیی کہ طبیعتین اقربا کی ایک کی دوسیرمین سرایت کرتی ہین اور عادت اور خوین ایک دوسرے مین شریک ہوتا ہی اور احادیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہے نکاح کرنا عورت بہت محبت والی اور جنی والی سی اور بہت ہونا اولاد کا بہتر ہی اسلیی کہ حاصل ہوتا ہی اس سے مقصود حضرت کا کہ وہ فخر کرنا ہی بسبب کثرۃ امت کی اور احتمال ہی کہ مراد نکاح کرنیسی ساتہہ انکی یہہ ہے کہ ضمین بہہ صفتین پائی جاوین ثابت رہو اونکی نکاح پر واللہ اعلم ؛ ع طیبی وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَالِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْاَبْكَارِ فَاِنَّهُنَّ اَعْذَبُ اَفْوَاهًا وَاَنْتَقُ اَرْحَامًا وَاَرْضٰى بِالْيَسِيْرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عبد الرحمن بن سالم بن عتبہ بن عویم بن ساعدہ الانصاری کی سی نقل کی اپنے باپ سے یعنی سالم سی نقل کی دادا عبد الرحمن کیسی یعنی عتبہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم ہی تمکو نکاح کرنا ساتہہ کواریونکی اسلیی کہ وہ شیرین ہوتی ہین ازروی منہ کی یعنی خوش کلام ہوتی ہین اور بدزبان اور فحش گو نہین ہوتین اور بہت بچے جنتی ہین اور بہت راضی ہوتی ہین ساتہہ تہوڑیکی یعنی تہوڑے مال سی دینی اور جماع کرنیسی راضی رہتی ہین نقل کی یہہ ابن ماجہ نے بطریق ارسال کی ف کواری عورۃ کا رحم لطفہ اکثر قبول کرلیتا ہی اسلیی کہ حرارۃ اونکی رحم مین بہت ہوتی ہی لیکن اسبابکو تاثیر نہین ہوتی بدون حکم الہی کی اور تہوڑیسی مال وغیرہ پر راضی رہتی ہین اسلیی اور خاوند کا کچہہ دیکہا نہین ہوتا ہی کہ زیادہ طلبی کرین ؛ ع اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تُرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مِثْلُ النِّكَاحِ رواہ ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین دیکہی تونی یعنی ای سنی والی وہ چیز کہ زیادہ کری محبت کو وسطی دو محبت کرنیوالونکی مانند نکاح کے ف یعنی جیسکہ درمیان خاوند اور بیوی کی بسبب نکاح کی محبت ہو جاتی ہی بغیر علاقہ قرابت کی اسکی برابر کسیکو نہین دیکہا ؛ مولانا وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَلْقَى اللّٰهَ طَاهِرًا مُطَهَّرًا فَلْيَتَزَوَّجِ الْحَرَائِرَ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ارادہ کری یہہ کہ ملاقات کری اللہ سی پاک یعنی نجاست زنا سی اور پاکیزہ کیا گیا پس چاہیکہ نکاح کری آزاد بیبیون پاک و پاکیزہ ہوتی ہین نسبت لونڈیون کی پس اسلیی کہ لونڈیون کی پاکیزگی انکی بسبب صحبت اور مخالطت انکی کی اور آزاد بیبیان ادب سیکہتی ہین اولاد کو اور لونڈیان نہین یہہ بات نہین ہوتی وہ خود ذلیل و آوارہ ہوتی ہین اور یہہ بات باعتبار اکثر کی ہی ؛ ع طیبی وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ يَقُوْلُ مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَى اللّٰهِ خَيْرًا لَهٗ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ اِنْ اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ وَاِنْ نَظَرَ اِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَاِنْ اَقْسَمَ عَلَيْهَا اَبَرَّتْهُ وَاِنْ غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِيْ نَفْسِهَا وَمَالِهٖ ؛ اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نہین حاصل کیا مومن نے بعد تقوی خدا تعالی کی کوئی چیز بہتر واسطی اپنی بیوی نیکبخت و خوبصورت سی ایسی بیوی کہ اگر حکم کری اوسکو فرمانبرداری کری اوسکی اور اگر دیکہی طرف اوسکی خوش کری اوسکو اور اگر قسم دی اوسکو پورا کری اوسکو اور اگر غائب ہو خاوند اوس سی خیرخواہی کری اوسکی بیچ نفس اپنی کی کہ نگاہ رکہی زنا اور فسق سی اور خیرخواہی کری بیچ مال خاوند کی کہ ضائع نکری اور خیانت نکری اوسمین نقل کیا ابن ماجہ نی یہہ تینون حدیثین ف تقوی کہتے ہین احکام الہی کے ؛

ف روی ابن ماجۃ ہذہ الاحادیث الثلاثۃ

بجالانیکو اور بچنی کو منہیات سی اور فرمان برداری کری یعنی اوسپر مین کہ نہین گناہ ہی اور مین اسلئے کہ وارد ہوا ہی کہ نہین طاعت چاہیی مخلوق کی بیچ معصیت خالق کی
اور خوش کری اوسکو ساتہہ خوبصورتی اور خوش شیرینی اپنی کی اور اگر قسم دی اوسکو بیچ ایک امر کی کہ وہ عورۃ اوسکی کرنی یا نکرنی کو مکروہ جانتی ہو اور یہہ چاہتا
ہو اوسکی کرنی یا نکرنیکو وہ بسکی قسم کو پورا کرنی یعنی بحسب مرضی اور قسم دینی اوسکی کی اوسکو کری ۴ یا ترک کری ۴ ع **وعن** انس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا تزوج العبد فقد استکمل نصف الدین فلیتق اللہ فی النصف الباقی اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی جسوقت کہ نکاح کریا بندی نی پس تحقیق پورا کیا آدہا دین کو پاپس چاہیی کہ تقوی کری اللہ سی بیچ آدہی باقی کی **ف** یعنی اکثر فساد دین مین بسبب
ستر اور پیٹ کی ہوتا ہی پس جب بسبب نکاح کی فساد ستر کیسی خلاصی پائی چاہیی کہ بیچ دفع کرنی فساد پیٹ کی تقوی کری تا اسلوبی دین کی پوری حاصل ہو
ح ✦ **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اعظم النکاح برکۃ ایسرہ مؤونۃ رواہما البیہقی فی شعب
الایمان اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بڑی برکت والا نکاح وہ ہی کہ آسان ہو محنت مین نقل کین یہہ دو
حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** مراد آسان ہونی محنت سی یہہ ہی کہ بیوی کا مہر کم ہو اور وہ روٹی کپڑا بہت نہ مانگی بلکہ جو کچہہ دی اوسپر راضی ہی ع

باب النظر الی المخطوبۃ وبیان العورات

اب ہی ہیچ بیان نظر کرنی کی طرف مخطوبہ کی یعنی جس سی پیغام نکاح
کا دیا ہو اور بیچ بیان اوسکی کہ واجب ہی یا نہی اوسکا یعنی ذکر پردی اور ستر کا ہی **ف** جائز ہی کہنا مخطوبہ کو پہلی نکاح کرنی سی نزدیک ہماری اور
امام شافعی اور امام احمد اور اور اکثر علماء کی خواہ مخطوبہ باذن ولی کی ہو زنی اور امام مالک کی نزدیک جائز نہی دیکہنا مخطوبہ کو ساتہہ اذن اوسکی کی اور ایک روایت مین
اوسی ممنوع ہی دیکہنا مطلق اور اگر بہیجی ایسی عورت کو کہ ماہر اور امین ہو تو بہتر ہی ✦ ح **الفصل الاول** فصل پہلے **عن** ابی ہریرۃ قال
جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی تزوجت امرأۃ من الانصار قال فانظر الیہا فان فی اعین الانصار شیئا رواہ مسلم
روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ مین ارادہ رکہتا ہون نکاح کرنی ایک عورت کا انصار مین سی فرمایا دیکہلی تو طرف
اوسکی اسواسطی کہ انصار کی یعنی بعض انصار کی آنکہون مین کچہہ خلل ہوتا ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کچہہ خلل ہوتا ہی کہ نفرت کرتی ہی اوس سی طبیعت اور کہا
نووی نی یعنی کبری یا کرنجی ہوتی ہین آنکہین انکی اور اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی ذکر کردینا عیب کا واسطی خیرخواہی کی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ مستحب ہی دیکہنا عورۃ
پہلے بہیجی پیغام نکاح کی اور اگر ممکن ہو دیکہنا تو مستحب یہہ ہی کہ بہیجی ایک عورت کو وہ دیکہکر حال اوسکا بیان کری اس سی اور مباح ہی اسکو دیکہنا اوسکی منہ اور ہتیلیونکا
فقط اسلیی کہ وہ اسکی حق مین ستر نہین انتہی **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تباشر المرأۃ المرأۃ فتنعتہا لزوجہا کانہ
ینظر الیہا متفق علیہ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بدن نہ لگاوی عورۃ عورۃ سی نکا کر کہ پہر بیان
کری اوس عورۃ کا حال پروبرو خاوند اپنی کی گویا کہ دیکہتا ہی خاوند اوس عورت کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی عورت بدن نکا کر لگاوی عورۃ دوسری
اور پہر خاوند سی اوسکی بدنکی نرمی وغیرہ کا حال بیان کری اس سی منع فرمایا اسلیی کہ خاوند کا دل پہر پہر ہوگا اور اس سی فتنہ برپا ہوگا ✦ **وعن**
ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینظر الرجل الی عورۃ الرجل ولا المرأۃ الی عورۃ المرأۃ ولا یفضی الرجل
الی الرجل فی ثوب واحد ولا تفضی المرأۃ الی المرأۃ فی ثوب واحد رواہ مسلم اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ دیکہی مرد طرف ستر مرد کی اور نہ دیکہی عورت طرف ستر عورت کی اور نہ جمع ہو مرد ساتہہ مرد کی ننگی ہو کر ایک کپڑی مین اور نہ جمع ہو عورت
ساتہہ عورت کی ننگی ہو کر ایک کپڑے مین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ستر مرد کا زیاف سی گہٹنو نکی نیچی نمک ہی اس ستر کو دیکہنا بی ضرورۃ درست نہین نہ مرد کو
نہ عورت کو مگر اوسکی بی بی یا لونڈی کو دیکہنا اوسکا درست ہی اور سوائی اسکی مرد کا باقی بدن دیکہنا جائز ہی مرد کو بہی اور عورۃ کو بہی بشرطیکہ عورتین مین ہو شہوۃ سے

اور اگر امن مین نہو بالکل نہ دیکھی اور اسیطرح ستر عورت کا ہیج حق عورت کی زیر ناف سی زانو تک ہی یعنی عورت کو یہی عورت کا یہہ ستر دیکھنا درست نہین اور ستر عورۃ بہ نسبت مراد جنبی کی سارا بدن ہی مگر چہرہ اور دونو ہاتہہ اور دونو قدم بموجب ایک روایت کی پس دیکھنا ان اعضا کا جائز ہی اگر امن ہو شہوت سے اور اگر امن نہو شہوت سے تو نہین جائز مگر گواہ کو وقت ادای شہادت اور حاکم کو وقت حکم کی دیکھنا ان اعضا کا بہرحال جائز ہی اور نہین جائز ہی چھونا انکا اگرچہ امن ہو شہوۃ سی اگر ہو عورت جوان اور اگر بڑہیا ہو کہ خواہش اوسپر نہین آتی یا مرد بڈہا ہو کہ امن رکہتا ہو اپنی نفس پر اور اوسکی نفس پر تو جائز ہی چھونا ان اعضاء کا اور اپنی بیوی اور لونڈی کا کہ جسپر تمتع سی حلال ہی صحبت کرنی تمام بدن دیکھنا درست ہی اور ستر عورۃ کا بہ نسبت محرم کی نامحرم ستر مرد کی ہی اور پیٹہ اور پیٹ پس اسکو دیکھنا اور چھونا اسکا درست نہین اگرچہ امن ہو شہوۃ سی اور پنڈلی اور بازو اور سینہ اور چہرہ اور سر ستر نہین بہ نسبت محرم کی پس دیکھنا انکو درست ہی اگر امن ہو شہوۃ سی اور اسیطرح مس کرنا بہی ان اعضاء کا اسکو جائز ہی اگر امن ہو شہوۃ سی اور ستر غیر کی لونڈی کا بہی مانند ستر محرمہ کی ہی پس اسکی دیکھنی اور مس کرنیکا حکم مانند حکم دیکھنی اور مس کرنی محرمہ کی ہی اور مرد خوبصورت کا دیکھنا ساتہہ شہوہ کی حرام ہی اور جائز ہی دیکھنا اور ہاتہہ لگانا عورۃ کو باوجود خوف شہوۃ کی وقت ارادہ خریدنی یا نکاح کرنی کی اور غلام سی پردہ کرنا اوسکی مالکہ یعنی بیوی کو مانند پردہ کرنی کی اجنبی سے ہی اور خوجہ اور ہیجڑہ مانند مرد کی ہی اور دیکھنا عورت بیگانہ کو حرام ہی خواہ بشہوۃ ہو یا بی شہوۃ اور جمع ہو مرد انج جمع ہو نامرد کا مرد کی ساتہہ ایک کپڑہ مین ننگی ہو کر اور جمع ہونا عورۃ کا ساتہہ عورۃ کی ننگی ہو کر اگرچہ بسبب عادت کی محل آفت نہین لیکن باوجود اسکی حرام ہی اور مکروہ ع ملتقی مولانا **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبیتن رجل عند امرأۃ ثیب الا ان یکون ناکحا او ذا محرم رواہ مسلم۔ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبردار ہو کہ نہ شب گذاری مرد نزدیک عورت ثیب کے مگر یہہ ہو نکاح کرنیوالا یعنی خاوند یا محرم نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مراد رات گذارنی سی یہان خلوت کرنی ہی تنہا ایک مکان مین مرد و عورت ثیب جمع نہون رات ہو یا دن اور ثیب کہتی ہین اوس عورت کو کہ خاوند کر چکی ہو اور یہان مراد ثیب سی عورۃ جوان ہی اور محرم سی مراد وہ ہی کہ جس سی نکاح حرام ہی ہمیشہ کو اگرچہ بسبب علاقہ رضاع کی ہو ع ح **وعن** عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم والدخول علی النساء فقال رجل یا رسول اللہ ارایت الحمو قال الحمو الموت متفق علیہ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بچو تم داخل ہونسی عورتون پر یعنی اجنبی عورتون پر بطریق تخلیہ کے یا جسکہ ننگی کہلی بیٹہی ہون پس کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ خبر دو مجکو داخل ہونی حمو کیسی عورتون پر فرمایا کہ حمو موت ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حمو کہتی ہین خاوند کی قرابتی کو سوا باپ اور بیٹی خاوند کی اور حمو موت ہی یعنی داخل ہونا اوسکا مانند موت کی ہلاک کرنیوالا ہی یعنی فتنہ اوس سی بہت برپا ہوتا ہی بسبب اسکی کہ لوگ اوسکو سہل جانتی ہین اور وہ بہت داخل ہوتی ہین اور خلا ملا رہتی ہین اور قادر ہونا انکو آسان ہوتا ہی بسبب مخالطت کی اور یہہ کلمہ عرب مین مقام خوف دلانی مین بولتی ہین جیسی کہتی ہین شیر مرگ ہی اور سلطان اگ ہی یعنی قرب انکا مانند موت اور اگ کی ہی یعنی پس چاہیی کہ بچے موت سی ع **وعن** جابر ان ام سلمۃ استاذنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الحجامۃ فامر ابا طیبۃ ان یحجمہا قال حسبت انہ کان اخاہا من الرضاعۃ او غلاما لم یحتلم رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ ام سلمہ نی پروانگی مانگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی سینگی کچوانی کی پس حکم کیا ابو طیبہ کو یہہ سینگی کہنچی ام سلمہ کی کہا جابر نی کہ گمان کرتا ہون مین یہہ کہ ابو طیبہ بہائی تہی ام سلمہ کی دودہ شریک یا لڑکی تہی نابالغ نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کہنا جابر کا کہ گمان کرتا ہون مین انہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ ام سلمہ کو حاجت سینگی کہنچوانی کی ضروری نہ تہی والا وقت ضرورت کی اجنبی کو بہی جائز ہی یہہ کہ سینگی کہنچی اور فصد کہولی اور اور علاج کی لیکن دیکہی طرف تمام بدن عورت کی ع طیبی **وعن** جویریۃ بن عبد اللہ قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ نَظْرَۃِ الْفُجَاۃِ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِیْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ سی کہ کہا پوچھا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حکم نظر ناگہان کا کہ یکایک عورۃ بیگانی پر پڑی پس حکم کیا مجکو پہیر کہ پہیروں مین نظر اپنی نقل کی پہ مسلم فی ف یعنی نظر کہ ناگہان جایڑی معذور ہی لیکن پہر دیکہنا رہی بلکہ جلد ایسی نظر پہیر لی اور پہر دوبارہ نہ دیکہی اسلیی کہ پہلی نظر جبکہ نہو قصد امعاف ہی پہر اگر دیکہتا رہی گنہ گار ہوتا ہی واجب ہی کہ فی الفور نظر پہیر لے چنانچہ

اسمین وارد ہوا ہی قول اللہ تعالی کا قل للمومنین یغضوا من ابصارہم اور کسی غرض کی لیی مانند نکاح وغیرہ کی دیکہنا جائز ہی اور اگر کسی عورت کی زخم ہویا فصد کہلوای یا کچہہ اور ضرورۃ ہو دیکہنا یکی تو بدن بقدر ضرورت کی دیکہا وی اور باقی بدن کپڑیسی جہالی ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَرْاَۃَ تُقْبِلُ فِیْ صُوْرَۃِ شَیْطَانٍ وَتُدْبِرُ فِیْ صُوْرَۃِ شَیْطَانٍ فَاِذَا اَحَدُکُمْ اَعْجَبَتْہُ الْمَرْاَۃُ فَوَقَعَتْ

فِیْ قَلْبِہٖ فَلْیَعْمِدْ اِلٰی اَہْلِہٖ فَلْیُوَاقِعْہَا فَاِنَّ ذٰلِکَ یَرُدُّ مَا فِیْ نَفْسِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق عورت آتی ہی صورۃ شیطان کی اور جاتی ہی بہ صورۃ شیطان کی جسوقت کہ دیکہا تم مین سے کسیکو تم مین سے خوش لگی ایک عورۃ پس آوی محبت اوسکی بہ دل اوسکی کی پس چاہیی کہ قصد کری طرف عورۃ اپنی کی پس صحبت

کری اوس سی پس تحقیق یہہ یعنی جماع کرنا دور کریگا اوسچیز کو کہ اوسکی دل مین ہی یعنی خواہش اوسکی نقل کی یہہ مسلم ف شابہہ دی عورت کو شیطان کو

اور اس سی یہہ بہی معلوم ہوا کہ نہین مضائقہ ہی اسطی مرد کی یہہ کہ بلاوی بیوی اپنی کو جماع کرنیکی لیی نکو اگر ہو بیوی مشغول ایسی کام مین کہ ممکن ہو رکنا

اوسکا اسلیی کہ کبہی غالب ہوتی ہی مرد پر شہوۃ پس حضر کرتی ہی شہوۃ بسبب تاخیر کرنی جماع کی اوسکی بدن مین یا دلمین ع اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسرا

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اَحَدُکُمُ الْمَرْاَۃَ فَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی مَا یَدْعُوْہُ اِلٰی نِکَاحِہَا فَلْیَفْعَلْ

رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب چاہی ایک تمہارا کہ پیغام نکاح کا بہیجی طرف ایک عورۃ کی پس اگر کر سکی یہہ نظر کری طرف

اوسچیز کی یعنی اعضا اوسکی کی کہ باعث ہوا وسکو طرف نکاح اوسکی کہ وہ مسہ اور رباتہہ مین پس چاہیی کہ کری نقل کی یہہ داود فی ف دیکہہ لینا مخطوبہ کو پہلی

بہیجے پیغام نکاح کی مستحب ہی اسلیی کہ مرغوب الطبع ہوگی تو بعد نکاح کی اوسکی سبب سی زناسی بچا رہیگا اور یہی مقصود اصلی نکاح سی ہی اور یہہ جو وارد ہوا ہی

کہ نکاح نہ کیجاوی عورت بسبب جمال اوسکی کی تو اس سی یہہ غرض نہین ہی کہ رعایت جمال کی نکری بلکہ غرض یہہ ہی کہ رعایت نری جمال کی باوجود فساد دین

کی نکری ع وَعَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ قَالَ خَطَبْتُ امْرَاَۃً فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہَلْ نَظَرْتَ اِلَیْہَا قُلْتُ لَا

قَالَ فَانْظُرْ اِلَیْہَا فَاِنَّہٗ اَحْرٰی اَنْ یُّؤْدَمَ بَیْنَکُمَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہ کہا ارادہ کیا مینی نکنی کی ایک عورۃ

سی پس کہا اوسطی میری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا دیکہا تو نی طرف اوس عورۃ کی کہا مینی نہین فرمایا پس دیکہہ تو طرف اوسکی پس تحقیق وہ لائق تر ہی ساتہہ اسکی الفت ڈالی جاوی درمیان تمہاری نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف یعنی بعد

دیکہنی کی جو نکاح کریگا تو محبت و الفت ہوگی آپسمین اسلیی کہ جب نکاح بعد دیکہنی کی ہوتا ہی تو ندامت نہین ہوتی غالبا ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ امْرَاَۃً فَاَعْجَبَتْہُ فَاَتٰی سَوْدَۃَ وَہِیَ تَصْنَعُ طِیْبًا وَعِنْدَہٗ نِسَاءٌ فَاَخْلٰی بِہَا فَقَضٰی حَاجَتَہٗ

ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا مَرَّ رَجُلٌ رَاٰی امْرَاَۃً تُعْجِبُہٗ فَلْیَقُمْ اِلٰی اَہْلِہٖ فَاِنَّ مَعَہَا مِثْلَ الَّذِیْ مَعَہَا رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا دیکہا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نی ایک عورۃ کو پس خوش لگی وہ حضرت کو پس آئی حضرت سودہ کی پاس کہ بی بی تہین حضرت کی اوس حال مین کہ وہ بنا رہے تہین

خوشبوئی اسحال مین کہ انکی پاس تہین عورتین پس خلوۃ کردی عورتون نی حضرت کی لیی یعنی باہر چلی آئین اوسجگہہ سے پس پوری کی حضرت نی حاجت

اپنی یعنی صحبت کی بی بی سودہ سی پھر فرمایا حضرت نی جو مرد کہ دیکھی کسی عورۃ کو کہ خوش لگی اوسکو پس چاہیی کہ آوی طرف بیوی اپنی کی یعنی اور صحبت کری تاکہ منقطع ہو شہوۃ اوسکی اور جاتا رہی وسوسہ اوسکا اسلیی کہ تحقیق ساتھہ بیوی اوسکی کی ہی مانند اوسچیز کی کہ ساتھہ اوس عورت کی ہی یعنی شرمگاہ ہی مانند شرمگاہ اوسکی نقل کی یہہ دارمی نی ف خوش لگنا اوس عورۃ کا حضرتؐ کو بمقتضای طبیعت کی تہا اور یہہ پہلی نظر مین تہا کہ اوسکا مضائقہ نہین ۱۲ ح وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَإِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطٰنُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن مسعودؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ عورۃ ستر ہی پس جبکہ نکلتی ہی یعنی اپنی پردہ سی اچہا کر دیکہاتا ہی اوسکو شیطان مرد ونکی نظر مین نقل کی یہہ ترمذی نی ف عورت ستر ہی یعنی پردہ مین رہنا چاہیی عورۃ کو جیسی ستر کو پردہ مین کہتی ہین اور لوگونکی سامنی ہونا اوسکو برا ہی جیسی کہولنا ستر کا برا ہی ۱۲ ح وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ لَكَ الْأُولٰى وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی علی کی ای علی نہ دال نظر پیچہی نظر کی یعنی ایکبار کہ نظر ناگہان جا پڑی عورۃ اجنبیہ دوبارہ پہر نہ دیکہہ اوسکو اسلیی کہ جائز ہی واسطی تیری پہلی نظر یعنی جبکہ بغیر قصد کی ہو اور جائز نہین تیرہی لیی نظر دوسری نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور دارمی نی وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا زَوَّجَ أَحَدُكُمْ عَبْدَهٗ أَمَتَهٗ فَلَا يَنْظُرَنَّ إِلَى عَوْرَةٍ مَا دُوْنَ السُّرَّةِ وَفَوْقَ الرُّكْبَةِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی عمرو بن شعیبؓ سی کہ نقل کی نبی باپ سی اوسنی نقل کی اپنی دادا سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرمایا جسوقت نکاح کردی ایک تمہارا اپنی غلام کا اپنی لونڈی سی پس نہ دیکہی طرف ستر لونڈی کی یعنی اسلیی کی وہ حرام ہوگئی اوپر اوسکی ایک روایت مین ہی کہ پس نہ دیکہی طرف اوسچیز کی کہ نیچی ناف کی اور اوپر زانو کی ہی نقل کی یہہ ابوداود نی ف اپنی غلام کی ساتھہ نکاح کردینی کا جب یہہ حکم ہوا تو غیر اپنی غلام کی ساتھہ نکاح کرنی مین بطریق اولی یہہ حکم ہوگا اور اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ اپنی لونڈی کو بیاہ دی تو حرام ہی دیکہنا اوسکی تنہ بدن کا کہ درمیان ناف اور زانو کی ہی اور مذہب امام اعظم رح کا یہہ ہی کہ جب اپنی لونڈی بیاہ دی تو وہ آقا کی حق مین مانند اجنبی کی لونڈی کی ہوگئی اور بیان اوسکی ستر کا ابی سعید کی حدیث کی فائدہ مین ہوچکا اور امام شافعی کی نزدیک ستر اوسکا مانند ستر مرد کی ہی دلیلین ہر ایک کی فقہ کی بڑی کتابونمین موجود ہین مولانا ۱۲ ح وَعَنْ جَرْهَدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی جرہد سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کیا نہین جانا تو نی کہ تحقیق ران ستر ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی ف کتاب اسد الغابہ مین لکہا ہی کہ گذری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جرہد پر مسجد مین اور ران اونکی کہلی ہوئی تہی پس فرمایا حضرت نی کہ ڈہانک ران اپنی کہ ران ستر ہی اور اسمین حجت ہی اوپر کہ جو کہتی ہین ران ستر نہین اور یہہ ایک روایت ہی امام مالک اور امام احمد سی ۱۲ ح وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا عَلِيُّ لَا تُبْرِزْ فَخِذَكَ وَلَا تَنْظُرْ إِلٰى فَخِذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی حضرت علی رضی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی علی کی ای علی نہ کہول اپنی ران کو اور نہ دیکہہ طرف زندی کی ران کی اور نہ مردی کی ران کی نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی ف اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ زندہ اور مردہ برابر ہین پہر حکم ستر کی ۱۲ ح وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَعْمَرٍ وَفَخِذَاهُ مَكْشُوْفَتَانِ فَقَالَ يَا مَعْمَرُ غَطِّ فَخِذَيْكَ فَإِنَّ الْفَخِذَيْنِ عَوْرَةٌ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی محمد بن جحش سی کہ کہا گذری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم معمر پر اسحالمین کہ دونون رانین اوسکی کہلی ہوئی تہین فرمایا اوسی معمر ڈہانک اپنی رانون کو اسلیی کہ تحقیق رانین ستر ہین نقل کی یہہ شرح السنہ مین ۱۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ وَالتَّعَرِّيَ فَإِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَا يُفَارِقُكُمْ إِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَحِيْنَ يُفْضِي الرَّجُلُ إِلٰى أَهْلِهٖ

الی اھلہ فاستحیوھم وا کرموھم رواہ الترمذی ؒ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچو تم تنکی ہو سو یعنی اگرچہ تمہارا ہوا سلیکی تحقیق ساتھ تمہارے وہ ہین کہ نہین جدی ہوتی تمسی یعنی عرشتی نگہبانی کرنیوالی اور کرام کاتبین گمروف پانخانی کی اور اوسوقت کہ صحبت کرسی ہووی اپنی سی پس حیا کرا اونسی اور تعظیم کرو اونکی نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی ستر ڈہکار کہو اور اچھی کام کرتی ہو اور بری اور لغویات باتونسی بچی رہو کہ یہہ چیزین باعث حیا اور تعظیم اور تکریم اونکی ہین اور کہا ابن ملک نی کہ احدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ نہین جائز ہی کہونا ستر کا بغیر ضرورۃ کی مانند مجامعت اور رفع حاجت وغیرہ تلک کی ۔ ع وعن ام سلمۃ انھا کانت عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومیمونۃ اذ اقبل ابن ام مکتوم فدخل علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجبا منہ فقلت یا رسول اللہ الیس ھو اعمی لا یبصرنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افعمیا وان انتما الستما تبصرانہ رواہ احمد والترمذی وابو داود اور روایت ہی ام سلمہ سی یہہ کہ وہ اور میمونہ نہین پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ ناگہان آئی ابن ام مکتوم کہ صحابی تہی نابینا پہر آئی وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اون دونون بیبیونکو کہ پردہ کرو اس سی ام سلمہ کہتی ہین پس کہا مینی یا رسول اللہ کیا نہین وہ اندا کہ نہین دیکہتا ہمکو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا پس اندہی ہو تم دونو کیا نہین دیکہتین تم دونو یعنی اگر وہ اندا ہی تو تم دونو تو اندہی ہین نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نی ف احدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ جیسی دیکہنا مرد کو عورۃ کا حرام ہی ویسہی دیکہنا عورۃ کو مرد کی لیکن لکہا ہی علمانی کہ یہہ محمول ورع اور تقوی پر ہی اور صحیح یہہ ہی کہ جائز ہی عورۃ کو دیکہنا مرد کا اور پر نا کی اور بیچ زالونکی اسلیے کہ حضرت عائشہ سی منقول ہی کہ مین دیکہتی ہی حبشیونکو اس حالمین کہ وہ نیزہ بازی کر رہی تہی اور یہہ دیکہنا سنہ نو ہجریہ مین تہا اون ایام مین حضرت عائشہ سولہ برس کی تہین اور حکم پردہ کا نکا آچکا تہا پس اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی عورتونکو دیکہنا مرد کا سوای ستر مذکور کی اور یہہ اوس صورت مین ہی کہ امن مین ہو شہوۃ سی والا بالکل نہ دیکہی مرد کو ۔ ع وعن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احفظ عورتک الا من زوجتک او ما ملکت یمینک قلت یا رسول اللہ افرایت اذا کان الرجل خالیا قال فاللہ احق ان یستحیی منہ رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہی بہز بن حکیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی حکیم سی اور حکیم نی نقل کی بہز کی دادا سی یعنی معاویہ بن حیدہ سی کہ کہا اوسنی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ڈہانک تو ستر اپنی کو مگر اپنی بی بی سی یا لونڈی سی کہا مینی یا رسول اللہ خبر دو مجکو جسوقت کہ ہو آدمی تنہا وہان سی ہے ڈہانکی پس فرمایا اللہ تعالی لائق تر ہی کہ شرم کیجاوی اوس سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی ف یعنی اگرچہ وہان کوئی نہو لیکن حق تعالی دیکہتا ہی اس سی معلوم ہوا کہ واجب ہی ستر کا چہپانا خلوت مین بہی مگر بضرورت کہولنا جائز ہی اور یہہ جو اوپر کہا مگر اپنی بی بی سی الخ اس سی معلوم ہوا کہ ملک اور نکاح مباح کردیتی ہین نظر کرنیکو طرف ستر کی جانبین سی ۔ ع وعن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یخلون رجل بامراۃ الا کان ثالثہما الشیطان رواہ الترمذی ؒ اور روایت ہی عمر رض سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ نہین خلوت مین جمع ہوتا کوئی مرد ساتھہ عورت اجنبیہ کی مگر ہوتا ہی تیسرا اونکا شیطان نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی شیطان اون دونونکی ساتھہ ہوتا ہی جوش مین لاتا ہی اونکی شہوتکو یہانتک کہ ڈالتا ہی دونونکو زنا مین ۔ ع وعن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخلن علی المغیبات فان الشیطان یجری من احدکم مجری الدم قلنا ومنک یا رسول اللہ قال ومنی ولکن اللہ اعانی علیہ فاسلم رواہ الترمذی اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہ داخل ہو اون عورتونپر کہ اونکی خاوند غائب ہین اسلیے کہ شیطان جاری ہوتا ہی ہر ایک تمہاری مگہہ جاری ہونی خون کی یعنی تصرف اور وسواس اوسکا سرایت کرتا ہی تمام رگ و پوست آدمی کی مین کہا

ہمنی اور آپ مین بہی جاری ہوتا ہی رسول اسمر فرمایا اور مجہہ مین بہی جاری ہوتا ہی ولیکن اسمدنی مدد کی ہی میری شیطان پر پس سلامت رہتا ہون اتنل کی پہ نہ دی ہے

ف جن عورتون پر کہ خاوند اونکی غائب ہون خاص اونکو ایلیئے ذکر کیا کہ وہ مشاق جماع کی بہت ہوتی ہین خوف فتنہ کا وان زیادہ ہی اور لفظ مجری الدم کا ترجمہ شیخ رح نی تو یہی کیا ہی جو مولانا زادا سمر شرفانی کیا اور ملا علی رح نی یہہ کیا ہی مانند جاری ہونی خون کی درمیان تمہارے لاسطرح کہ نہین دیکہتی ہوتم یعنی شیطان مسلط ہی تمپر اسطرح کہ تم نہین دیکہتی جیسی خون تمہاری بدن مین جاری ہوتا ہی اور تم نہین دیکہتی تو دونو عبارتونکا ایک ہی ہی اور لفظ اسلم ساتہہ صیغہ ماضی اور مضارع متکلم کی آیا ہی اور دونو ترجمہ مین صحیح ہین مضارع کا ترجمہ تو مذکور ہوا اور ماضی کا ترجمہ یہہ ہی کہ مسلمان ہوگیا میرا شیطان ح ع ع **وعن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی فاطمۃ بعبد قد وھبہ لھا وعلی فاطمۃ ثوب اذا قنعت بہ راسھا لم یبلغ رجلیھا واذا غطت بہ رجلیھا لم یبلغ راسھا فلما رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تلقی قال انہ لیس علیک بأس انما ھو ابوک وغلامک رواہ ابو داود

اور روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلی اسمر علیہ وسلم آئی حضرت فاطمہ کی پاس اسحالمین کہ اونکی پاس غلام تہا کہ بخشا تہا غلام حضرت نی فاطمہ کو اور حضرت فاطمہ کہ تہا یہ چھوٹا جسوقت کہ ڈہانکتین اوس سی ہر اپنا تو نہ پہنچتا اونکی پاؤن تک اور جسوقت کہ ڈہانکتین ساتہہ اوسکی پاؤن اپنی نہ پہنچتا اونکی سر تک پس جب دیکہا رسول خدا صلی اسمر علیہ وسلم نی اوس مشقت کو کہ پاتی ہین فاطمہ یعنی بدن ڈہکنی مین بسبب چہوٹی ہونی چادر کی فرمایا تحقیق نہین ہی تجہپر مضائقہ سوای اسکی نہین کہ وہ یعنی جس سے تو حیا کرتی ہی باپ تیرا ہی اور غلام تیرا نقل کی یہہ ابو داود نی

ف اسحدیث سی امام شافعی نی دلیل پکڑی ہی کہ عورۃ کا غلام محرم اوسکا ہی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک غلام مانند اجنبی کی ہی جائز نہین اوسکو نظر کرنی طرف مولی اپنی کی مگر اوسقدر کہ اجنبی کو جائز ہی اور اسحدیث کا وہ یہہ جواب دیتی ہین کہ اس سے یہہ بات کہ تم کہتی ہو نہین ثابت ہوتی شاید کہ وہ غلام غیر بالغ ہووے ع

الفصل الثالث

فصل تیسرے **عن** ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان عندھا وفی البیت مخنث وقال لعبد اللہ بن ابی امیۃ اخی ام سلمۃ یا عبد اللہ ان فتح اللہ لکم غدا الطائف فانی ادلک علی ابنۃ غیلان فانھا تقبل باربع وتدبر بثمان فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخلن ھؤلاء علیکم متفق علیہ

ام سلمہ سی یہہ کہ نبی صلی اسمر علیہ وسلم تہی اونکی پاس اور گہر مین ایک مخنث تہا پس کہا اوسنی واسطی عبد اسمر بن ابی امیہ کی کہ بہائی تہا ام سلمہ کا ای عبد اسمر اگر فتح کیا اسمر نی واسطے تمہاری کل کو طائف پس تحقیق مین تجکو غیلان کی بیٹی کو پس تحقیق وہ آتی ہی ساتہہ چار کی اور جاتی ہی ساتہہ آٹہہ کی پس فرمایا نبی صلی اسمر علیہ وسلم نی کہ نہ داخل ہوا کرین تمپر یہہ مخنث نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

ف مخنث ساتہہ زیر نون اور ساتہہ زبر نون کی ہی اور زیر فصیحتر ہی اور زبر مشہورتر اور مخنث اوسکو کہتی ہین کہ مشابہ ہو ساتہہ عورتونکی اخلاق مین اور کلام مین اور حرکات اور سکنات مین جسکو یہان زنانا اور زنخا کہتی ہین اور یہہ مشابہ ہونا کبہی تو خلقی ہوتا ہی پس وہ برا اور باعث گناہ نہین اور کبہی یہہ مشابہ ہونا بتکلف ہوتا ہی یہہ برا ہی اور موجب لعن حدیث شریف مین آیا ہی کہ لعنت کری اسمر اون عورتون کو کہ مشابہ ہوتی ہین مردونکی اور لعنت کری اسمر اون مردونکو کہ مشابہ ہوتی ہین عورتون کی اور پہلی جو مخنث امہات المومنین یعنی حضرت کی بیبیونکی پاس آتا تہا بسبب یہہ تہا کہ وہ گمان کرتی تہین کہ اسکو حاجت اور رغبت عورتونکی طرف نہین اور قسم غیر اولی الاربہ سی ہی کہ جو قرآن مجید مین مذکور ہی کہ اوس سے عورتین پردہ وچیز نہین پس جب حضرت نی کلام اوسکا سنا تو معلوم کیا کہ یہہ اولی الاربہ سی ہی منع فرمایا کہ یہہ مخنث عورتونکی پاس آیا کرین اور حکم حضرت کا بہی یہی ہے اور اس مخنث کی کلام مین جو مذکور ہوا کہ آتی ہی ساتہہ چار کی الخ مراد اس سی بیان کرنا اوس عورت کی فربہی کا ہی کہ فربہ کی پیٹ مین چار شکن پڑتی ہین پس جب آتی ہی تو وہ معلوم ہوتی ہین اور جب پیٹہہ پہیرتی ہی تو اون شکنونکی سری دونو پہلوؤنکیطرف سی معلوم ہوتی ہین چار ایکطرفی اور چار ایکطرفی پس یہہ جو کہا کہ جاتی ہی ساتہہ آٹہہ کی مراد اوس سی یہی ہے کہ جب پیٹہہ پہیرتی ہی تو وہ آٹہہ شکن کی سری مین پیٹ کی شکنون کی معلوم ہوتی ہین حاصل کلام یہہ کہ وہ بڑی فربہی اور رعب مین فربہ عورۃ کی طرف بہت میلان ہوتا ہی مردونکو اسلیئے اوس مخنث نی بیان اوسکی فربہی کا کیا اور نام اوس عورت کا بادیہ تہا بنتی غیلان کی اور نام اوس مخنث کا ہیت تہا

یا ماطع ۱۲ ش وعن المسور بن مخرمة قال حملت حجرا ثقيلا فبينا انا امشي سقط عني ثوبي فلم أستطع اخذه فرآني رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لي خذ عليك ثوبك ولا تمشوا عراة رواه مسلم اور روایت مسور بن مخرمہ سی کہا اوٹھایا مینی ایک بھاری پتھر پس اوسوقت مین چلتا تہا اگر امیری بدن سی کپڑا جدا ہوا یعنی اور ستر میرا کہل گیا پس نہ پکڑ سکا مین اوسکو پس دیکہا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی ننگی پس فرمایا مجکو ل اپنی اوپر کپڑا اپنا اور نہ چلا کرو تم ننگی یعنی یہہ عام خطاب کیا سبکو نقل کی یہہ مسلم نی وعن عائشة قالت ما نظرت او ما رأيت فرجه رسول الله صلى الله عليه وسلم قط رواه ابن ماجة اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہین نظر کی مینی یا کہا نہین دیکہا مینی ستر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کبہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف یا کہا الخ یہہ راوی کو شک ہوا کہ حضرت عائشہ نی لفظ ما نظرت کہا یا لفظ ما رایت معنی دونون کی ایک ہی ہین اور اور روایت مین آیا ہی کہ حضرت عائشہ نی کہا کہ نہ حضرت نی میرا ستر دیکہا اور نہ مینی حضرت کا اس سی معلوم ہوا کہ ادب یہہ ہے کہ مرد و عورة آپسمین ایک دوسرا کا ستر نہ دیکہین ۱۲ ش وعن ابي امامة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من مسلم ينظر الى محاسن امرأة اول نظرة ثم يغض بصره الا احدث الله له عبادة يجد حلاوتها رواه احمد اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین کوئی مسلمان کہ نظر جاوے اوسکی طرف حسن ایک عورة کی پہلی بار یعنی بلا قصد پہر پہیر لی اوس سی نگاہ اپنی مگر کہ پیدا کریگا اللہ تعالی واسطی اوسکی ایک عبادت کہ پاویگا مزا اوسکا نقل کی یہہ احمد نی ف پاویگا مزا اوسکا یعنی اپنی دل مین بسبب فرمانبرداری امر رب اپنی کی یہہ مزا بدلہ اوس تلخی کا ہی کہ صبر مین کینجی ۱۲ ش وعن الحسن مرسلا قال بلغني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعن الله الناظر والمنظور اليه رواه البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہی حسن بصری سی بطریق ارسال کی کہ کہا پہنچی مجکو یعنی صحابہ سی یہہ حدیث کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ لعنت کرے اللہ دیکہنی والے کو اور اوسکو کہ دیکہا گیا طرف اوسکی یعنی بغیر عذر و بغیر اضطرار کی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف یعنی لعنت کری اللہ اوسکو کہ جو نظر کری قصد اوسچیز کیطرف کہ نہین جائز نظر کرنی طرف اوسکی خواہ وہ عورة اجنبی ہو تو سر کسیکا یا اور کچہہ اور لعنت کری اوسکو کہ جسکی طرف دیکہا گیا یعنی جس صورت مین کہ اوس نی بغیر عذر و بغیر اضطرار کی قصد اوسکا یا ۱۲ ش باب الولي في النكاح واستئذان المرأة باب ہی ولی کا نکاح مین اور پروانگی مانگنی عورة کا مقدمہ نکاح مین ف ولی کہتی ہین کارساز کو کہ کام کسیکا ذمہ اپنی لی اور یہان مراد وہ ہی کہ متولی امر نکاح کا ہی یعنی جسکو اختیار ہی عقد نکاح کرنیکا اور اس باب مین حدیثین وارد ہوئی ہین اس مضمون کی کہ نکاح مین اذن ہونا ولی کا اور طلب کرنا اذن کا عورت سی ضرور ہی اور ولایت نکاح مین عصبات کو ہی اور پرورش تربیت میراث کی کہ بیان مفصل اوسکا باب الفرائض مین ہو چکا ہی اور اگر عصبات نہون تو ولایت مان کو ہی پہر دادی کو اور قیاس مین عکس اسکی ہی پہر ولایت بیٹی کو ہی پہر پوتی کو پہر نواسی کو پہر پوتی کی بیٹی کو پہر نواسی کی بیٹی کو پہر سگی بہن کو پہر سوتیلی بہن کو پہر مانکی اولاد کو برابر ہی کہ مرد ہون یا عورة پہر انکی اولاد کو پہر دادی الارحام کو اسطرح کہ اول پہنپیو نکو ولایت ہی پہر انکو نکو پہر خالاؤن کو پہر چچاؤنکی بیٹیونکو اور اسی ترتیب سے انکی اولاد کو پہر موالات کو پہر سلطان کو پہر قاضی کو اگر اوسکی فرمان مین ہو ولایت نکاح کی پہر قاضی کی نائبونکو اگر ہو قاضی کی اجازت نائب کرنی کی اور نہین تو نہین اور حریت اور عقل اور بلوغ اور اسلام ولایت مین شرط ہی پس نہین ہی ولایت غلام کو اور نہ چہوٹی کو اور نہ دیوانہ کو اور نہ کافر کو مسلمانپر اور اسیطرح مسلمان کو بہی کافر پر ولایت نہین ہی مگر ساتہہ سبب عام کی جیسیکہ ہو مسلمان آقا لونڈی کافرہ کا یا بادشاہ ہو یا نائب ہو ۱۲ ش در مختار الفصل الاول مصل ہے عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تنكح الايم حتى تستأمر ولا تنكح البكر حتى تستأذن قالوا يا رسول الله وكيف اذنها قال ان تسكت متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ نکاح کیجاوی عورة شوہر دیدہ بالغہ یہان تک کہ طلب کیا جاوی امر اوسکا اور نہ نکاح کیجاوی عورة کواری یعنی کواری بالغہ یہان تک کہ طلب اذن کیجاوی کہا صحابہ نی یا رسول اللہ

کتاب الفرائض مصل ہے

باب الولی فی النکاح ہے

کسطرح ہی اذن اوسکا یعنی باکرہ کا حالانکہ وہ بڑی حیادار کہتی ہی فرمایا کہ چپکی رہی یعنی اگرچہ چپکی رہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ایم کہتی ہین اور سر عورۃ کو کہ خاوند نہ رکہتی ہو خواہ باکرہ ہو یا ثیب یعنی خاوند کیا ہوا ہو مرگیا یا طلاق دی اوسنی اور یہان ایم سی مراد ثیب بالغہ ہی اور ثیب کی نکاح مین طلب کرنا امر کا کہا اور باکرہ کی نکاح مین طلب کرنا اذن کا اسلیے کہ ثیب امر کرتی ہی اور اشارہ کرتی ہی سر ہلا اور شرم نہین کرتی اسمین بخلاف باکرہ کی کہ وہ شرم رکہتی ہی امر کرتی اور اشارہ کرتی نہین بلکہ اذن دیتی ہی اور راضی ہوتی ہی اگرچہ ساتہہ سکوت کی ہو اور ظاہر اسحدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ جائز نہین نکاح بغیر امر اور اذن عورۃ کی ولیکن فقہا کو یہان تفصیل ہی کہ سب عورتین چار قسم پر ہین اول ثیب بالغہ پس اوسمین اتفاق کہتی ہین علما کہ جائز نہین نکاح کرنا اوسکا بغیر اذن اوسکی کی بشرطیکہ عاقلہ ہو یعنی دیوانی نہو اگر دیوانی ہوگی تو ولی کی اجازت سی ہوجائیگا اور دوسری باکرہ صغیرہ اور اسمین بہی اتفاق ہی علما کا کہ حاجت اوسکی اذنکی نہین ولی بغیر اوسکی اذنکی نکاح اونکا کردی سکتا ہی تیسری ثیب صغیرہ اونکا بہی نکاح بغیر اوسکی اذن کی جائز ہی حنفیہ کی نزدیک شافعیہ کی چوتہی باکرہ بالغہ اوسکا نکاح ہمارے نزدیک جائز نہین بغیر اوسکی اذن کی اور امام شافعی کی نزدیک جائز ہی پس مدار ولایت کا حنفیہ کی نزدیک صغر پر ہی باکرہ ہو یا ثیب اور شافعیہ کی نزدیک مدار بکارت پر ہی صغیرہ ہو یا کبیرہ پس یہہ حدیث محمول ہے ہمارے نزدیک بالغہ پر خواہ ثیب ہو یا باکرہ اور قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ولا تنکح البکر حتی تستاذن حجت ہی شافعی پر ع ش ح وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الایم احق بنفسہا من ولیہا والبکر تستاذن فی نفسہا واذنہا صماتہا وفی روایۃ قال الثیب احق بنفسہا من ولیہا والبکر تستامر واذنہا سکوتہا وفی روایۃ قال الثیب احق بنفسہا من ولیہا والبکر یستاذنہا ابوہا فی نفسہا واذنہا صماتہا رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورۃ شوہر دیدہ یعنی شوہر دیدہ بالغہ عاقلہ لائق تر ہی ساتہہ نفس اپنی کی اپنی ولی سی اور لڑکی کواری یعنی بالغہ طلب اذنکی کیجاوی بیچ ذات اپنی کی یعنی بدا تہا اور اذن اوسکا چپ رہنا ہی یعنی احتیاج نہین ہی اذن صریح کی بلکہ کفایت کرتا ہی سکوت اوسکا بسبب کثرہ حیا اوسکی کی اور ایک روایت مین ہی فرمایا عورۃ شوہر دیدہ لائق تر ہی ساتہہ نفس اپنی کی ولی اپنی سے اور لڑکی کواری طلب اذن کی کیجاوی اور اذن اوسکا ہی چپ رہنا اوسکا ہی اور ایک روایت مین یون ہی کہ فرمایا عورۃ شوہر دیدہ لائق تر ہی ساتہہ نفس اپنی کی ولی اپنی سی اور عورۃ کواری طلب اذن کری اوس سی باپ اوسکا بیچ نکاح کرنی اوسکی کی اور اذن اوسکا چپ رہنا اوسکا نقل کی یہہ مسلم نے ف لائق تر ہی الخ یعنی لائق تر ہی ساتہہ راضی ہونی کی یہان تک کہ نکاح کیجاوی مگر یہہ کہ اذن دی زبان سی بخلاف باکرہ کی اور باقی شرح اسکی اوپر کی حدیث مین ذکر ہو چکی ہی اور یہہ سب روایتین آپسمین قریب المعانی ہین ع ش ح وعن خنساء بنت خذام ان اباہا زوجہا وہی ثیب فکرہت ذلک فاتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ فرد نکاحہ رواہ البخاری وفی روایۃ ابن ماجۃ نکاح ابیہا اور روایت ابن ماجہ کی یون ہی کہ باپ اوسکی نی نکاح کردیا اوسکا اسحالمین کہ وہ شوہر دیدہ تہی یعنی اور اذن نہ چاہا اوس سی اور وہ تہی بالغہ پس مکروہ جانا اوسنی اوس عقد کو پہر آنی رسوا خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس پہیر دیا نکاح اوسکا یعنی نکاح کرنا باپ کا نقل کی یہہ بخاری نی اور بیچ روایت ابن ماجہ کی یون ہی کہ رد کیا نکاح کیا ہوا باپ اوسکی کا وعن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تزوجہا وہی بنت سبع سنین ورفت الیہ وہی بنت تسع سنین ولعبہا معہا ومات عنہا وہی بنت ثمانی عشرۃ رواہ مسلم اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کیا اونسی اسحالمین کہ سات برس کی تہین اور بہیجی گئین وہ حضرت کی گہر مین اسحالمین کہ وہ نو برس کی تہین اور کہیلتی کودتی تہی اونکی ساتہہ اور وفات ہوئی آنحضرت کی اور جدی ہوی عائشہ سی اسحالمین کہ عائشہ تہین اٹہارہ برس کی نقل کی یہہ مسلم نی ف سات برس تہین کہا تو یہی نی کہ اور اکثر روایتون مین آیا ہی کہ چھہ برس کی تہین تطبیق ان

روایتون مین یون بھی ہی کہ حضرت عائشہ کچھ اوپر چھ برس کی تھین پس اون روایتون مین سے اختصار کیا چھ پر اور کسر کو حذف کر دیا اور اس روایت مین کسر کو یعنی اوس سال کو بھی کہ لگی تھین اپنے سن مین یعنی ساتوین برس مین شمار کر لیا اور بسبب اس حدیث کی اجماع ہی مسلمانونکا اسپر کہ جائز ہی باپ اور دادا کو نکاح کر دینا باکرہ صغیرہ کا اور نہین اختیار ہی اوسکو بعد بالغ ہونیکی اوس نکاح کی فسخ کرنیکا مگر نزدیک بعضی عراقیون کے اور سوای باپ اور دادا کی اور اولیا کو نہین جائز ہی نکاح کر دینا اوسکا نزدیک شافعی اور مالک کی اور کہا ابو حنیفہ اور اوزاعی اور اورون نی کہ جائز ہی اور اولیا کو بھی نکاح کر دینا اوسکا لیکن اوسکو اختیار ہی بعد بالغ ہونیکی اور ابو یوسف نی کہا کہ اس صورت مین بھی اوسکو اختیار نہین ہی اور مراد کہلو نونسی گڑیا ہین اور اور حدیث مین آیا ہی کہ حضرت نی دیکھا انکو اور انکار نکیا اوپر یعنی بُرا نہ جانا انکو پس اس سی یہہ معلوم ہوا کہ جائز ہی بنانا گڑیونکا اور مباح ہی لڑکیون کو کھیلنا گڑیون سی اور لکھا ہی علمانی کہ سبب اسکا یہہ ہی کہ لڑکیان گڑیون کی کھیلنی سی سیکھتی ہین تربیت اولاد کی اور سینا پرونا اور درستی کرنی گھر کی اور احتمال یہہ بھی ہی کہ ہو یہہ قصہ ابتدا ہجرۃ مین پہلی حرام ہونی تصویر کی اور بعضون نے کہا کہ اون گڑیون کی صورتین نہ بنی ہوئی نہین جیسی تصویرین ہوتی ہین کہ جو حرام ہین بلکہ یونہین چیتھڑون و تہڑون کی بنالین تہین ۞ ع ۞ طیبی ۞ ح ۞ **اَلْفَصْلُ الثَّانِی** فصل دوسری **عَنْ** اَبِی مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہی ابی موسی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ نہین نکاح بغیر ولی کے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** یعنی نہین ہوتا نکاح بغیر اذن ولی کی ہماری نزدیک یہہ غیر بالغہ اور غیر عاقلہ کی حق مین ہی یعنی نکاح صغیرہ اور دیوانی کا نہین ہوتا بغیر اذن ولی کی اور امام شافعی اور امام احمد نی ظاہر اس حدیث پر عمل کیا ہی وہ کہتی ہین کہ نہین ہوتا نکاح مگر ساتھہ عقد کرنی ولی کی اور نہین ہوتا نکاح ساتھہ عبارت عورتونکی پر ابر ہی کہ عورۃ اصیلہ ہو یا وکیلہ اور کہا سیوطی نی کہ حمل کیا ہی اسکو جمہور نی اوپر نفی صحت کی اور ابو حنیفہ نی اوپر نفی کمال کی ۞ ع **وَعَنْ** عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا اِمْرَاَۃٍ نَکَحَتْ نَفْسَہَا بِغَیْرِ اِذْنِ وَلِیِّہَا فَنِکَاحُہَا بَاطِلٌ فَنِکَاحُہَا بَاطِلٌ فَنِکَاحُہَا بَاطِلٌ فَاِنْ دَخَلَ بِہَا فَلَہَا الْمَہْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِہَا فَاِنِ اشْتَجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِیُّ مَنْ لَا وَلِیَّ لَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو عورۃ کہ نکاح کری اپنا بی اذن ولی اپنی کی پس نکاح اوسکا باطل ہی پس نکاح اوسکا باطل ہی پس نکاح اوسکا باطل ہی پہر اگر صحبت کی ساتھہ اوس عورۃ کی پس واسطی اوسکی ہی مہر بسبب اوپر ہیچنے کی کہ فائدہ اوٹھایا شرمگاہ اوسکی سی پہر اگر اختلاف کرین ولی پس بادشاہ ولی ہی اوسکا کہ نہین اوسکا کوئی ولی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** پس نکاح اوسکا باطل ہی تین بار فرمایا تاکید اور مبالغہ کی نیسی اور یہہ حدیث اور مانند اسکی معارض ہین احادیث کی الایم حق بنفسہا من لیہا اسلیی حنفیہ اسمین تاویل کرتی ہین کہ مراد یہہ ہی کہ جو عورۃ غیر کفو سی نکاح کری بغیر اذن ولی کی یا لڑکی یا لونڈی یا مکاتبہ نکاح کرین بغیر اذن ولی کی تو نکاح اونکا باطل ہی اور احادیث کی اوپر کی حدیث کی صحت مین کلام ہی اور حاصل اخیر جملہ حدیث کا یہہ ہی کہ اولیا نی جب منع کیا نکاح کرنی سی تو وہ کالعدم ہوئی پس ہوگا بادشاہ ولی اوسکا والا نہین ہی ولایت بادشاہ کو ولی کی ہوتے ۞ ع ۞ ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَغَایَا اللَّاتِی یُنْکِحْنَ اَنْفُسَہُنَّ بِغَیْرِ بَیِّنَۃٍ وَالْاَصَحُّ اَنَّہٗ مَوْقُوْفٌ عَلَی ابْنِ عَبَّاسٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا زنا کرنیوالی ہین وہ عورتین کہ نکاح کرتی ہین اپنا بی شاہدون کی اور صحیح تر یہہ ہی کہ یہہ حدیث موقوف ہی ابن عباس پر یعنی قول ابن عباس کا ہی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ نکاح بغیر گواہونکی فہین ہوتا اور یہی مذہب ہی امامونکا اور یہی منقول ہی صحابہ اور تابعین سی ۞ ح ۞ **وَعَنْ** اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ لِلْوَلِیِّ مَعَ الثَّیِّبِ اَمْرٌ وَالْبِکْرُ تُسْتَاْمَرُ فِیْ نَفْسِہَا فَاِنْ صَمَتَتْ فَقَدْ اَذِنَتْ وَاِنْ اَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَیْہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَاہُ الدَّارِمِیُّ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عورت کواری بالغہ پوچھی جاوہی بیچ نکاح اپنی کی پہر اگر جب ہی پس وہی ہی اذن اوسکا اور اگر انکار کیا پس نہین جبر اوسپر نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی اور نقل کی دارمی نی ابی موسی سی **وعن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما عبد تزوج بغیر اذن سیدہ فھو عاھر رواہ الترمذی وابوداود والدارمی اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو غلام کہ نکاح کری بغیر اذن مالک اپنی کی پس وہ زانی ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور دارمی نی **ف** یعنی نکاح مملوک کا بغیر اذن مالک کی صحیح نہین پس اگر صحبت کریگا اوس نکاح کی بعد حرام ہوگی اور وہ زنا کار ہوگا اور یہی ہی مذہب امام شافعی اور امام احمد کا کہ نکاح غلام کا بغیر اذن آقا کی نہین جائز اور نہین ہوتا ہی عقد صحیح ساتھہ اجازت دینی کی بعد اسکی اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک نکاح ہوجاتا ہی لیکن ناقذ یعنی صحیح ہونا اوسکا موقوف ہی اذن آقا پر جب وہ اذن دیگا تو نافذ ہوجائیگا مانند نکاح فضولی کی ۱۲ ع **الفصل الثالث** من ترسے

عن ابن عباس قال ان جاریۃ بکرا اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ان اباھا زوجھا وھی کارھۃ فخیرھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ ابوداود روایت ہی ابن عباس سی کہا تحقیق ایک لڑکی کواری یعنی اور نہی وہ بالغہ آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس ذکر کیا یہہ باپ اوسکی نی نکاح کر دیا اوسکا اور وہ نہی ناراض پس اختیار دیا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** اختیار دیا کہ چاہ نکاح رکھہ چاہ فسخ کر ڈال اس سی معلوم ہوا کہ نہین جبر کرنا پہنچتا ولی کو بالغہ پر اگرچہ باکرہ ہو اور یہی مذہب ہی امام ابوحنیفہ رح کا ع

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزوج المرأۃ المرأۃ ولا تزوج المرأۃ نفسھا فان الزانیۃ ھی التی تزوج نفسھا رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ نکاح کری عورت کسی عورت کا اور نہ نکاح کری عورت اپنا اسلیی کہ تحقیق زناکر نیوالی وہ ہی کہ نکاح کرتی ہی اپنا آپ نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** نہ نکاح کری عورۃ الخ یہہ نہی تنزیہی ہی ہماری نزدیک اسلیی کہ مستحب یہہ ہی کہ نکاح کری عورت کا ولی اوسکا اور جسکا کوئی ولی نہین تو قاضی اوسکا ولی ہی اور نہ نکاح کری عورۃ کسی سی اپنا ہماری نزدیک مراد یہہ ہی کہ بغیر گواہونکی یا غیر کفو سی نکاح نکری اور امام شافعی کی نزدیک مراد یہہ ہی کہ عورۃ اپنا نکاح بغیر ولی کی نہ کری اسلیی کہ زناکر نیوالی وہ ہی کہ نکاح کرتی ہی اپنا یعنی بغیر گواہونکی ہماری نزدیک اور بغیر ولی کی شافعی کی نزدیک یعنی عقد کرنیکی ولایت عورۃ کو اپنی عقد کرنیکی یا غیر کی عقد کرنیکی نہین ہی یعنی عبارت عورتونکی سی نکاح صحیح نہین ہوتا نزدیک امام شافعی کی ۱۲ ع مولانا

وعن ابی سعید وابن عباس قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ولد لہ ولد فلیحسن اسمہ وادبہ فاذا بلغ فلیزوجہ فان بلغ ولم یزوجہ فاصاب اثما فانما اثمہ علی ابیہ اور روایت ہی ابی سعید اور ابن عباس سی کہا دونون نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پیدا کیا جاوی واسطی اوسکی لڑکا پس چاہیی کہ اچہا رکہی نام اوسکا اور ادب نیک سکہاوی اوسکو یعنی تعلیم کری اوسکو آداب احکام شریعت و معیشت کی کہ دنیا اور آخرت مین مفید ہون پہر جب بالغ ہو پس چاہیی کہ نکاح کردی اوسکا پس اگر بالغ ہو لڑکا یعنی اور رہو وہ فقیر اور نہ نکاح کری اوسکا یعنی باپ اور رہو وہ قادر نکاح کردینی پر پہر پہنچی لڑکا گناہ کو یعنی زنا کری یا مقدمات زنا کی پس سوای اسکی نہین کہ گناہ اوسکا اوپر باپ اوسکی کی ہی **ف** اسلیی کہ اسمین قصور کیا اوسنی اور سبب ہوا گناہ کا اور یہہ محمول ہی زجر و تہدید پر واسطی مبالغہ اور تاکید کی اور فرزند کی حکم مین لونڈی و غلام بہی ہین ۱۲ ع

وعن عمر بن الخطاب وانس بن مالک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی التوراۃ مکتوب من بلغت ابنتہ اثنتی عشرۃ سنۃ ولم یزوجھا فاصابت اثما فاثم ذلک علیہ رواھما البیھقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عمر بن الخطاب اور انس بن مالک سی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تورات مین لکہا ہوا ہی کہ جو شخص کہ پہنچی بیٹی اوسکی بارہ برس کو اور نہ نکاح کری وہ اوسکا

یعنی اوجود پانی کنوکی بہر بیچی وہ نیچی گناہ کو یعنی زنا وغیرہ کو بس گناہ اوسکا اوپر باپ اوسکی کی ہی نقل کین ہیہ دونون حدیثین بیہقی فی شعب الایمان مین

باب اعلان النکاح والخطبۃ والشرط

اہی ہی بیچ بیان آشکارا کرنی نکاح کی اوبیان خطبہ نکاح کی اوبیچ بیان شرط نکاح کی

ف آشکارا کرنا نکاح کا مستحب ہے اور آیا ہی کہ آشکارا کرو نکاح کو اگرچہ ساتھہ دف بجانیکی ہو اور دف بجانی مین علمانے اختلاف کیا ہی بعضون نی تو کہا ہی کروہ حرام ہی یا مکروہ مطلقا اور بعضونکی نزدیک مباح ہی مطلقا اور صحیح یہہ ہی کہ مباح ہی بعض اوقات مین جیسے عید مین اور وقت آنی مسافر کی اور وقت نکاح کی اور سوای انکی حرام ہی اور خطبہ ساتھہ پیش نح کی اور زیرخ کی دونو طرح صحت کو پہنچیا ہے

علمانی زیرسی جو خطبہ ہی اوسکی معنی ہین پیغام نکاح کا پہنچانا اور پیش سی یعنی خطبہ کی کہ نکاح مین پڑہتی ہین اور ظاہر یہہ ہے کہ یہان پیش سی ہے اور قاموس مین لکہا ہی کہ خطبہ کہتی ہین کلام منثور مسجع کو کہ مشتمل ہو حمد اور ثنا اور درود اور وعظ و نصیحت کو اور خطبہ پڑہنا سنت ہی نکاح مین اور نزدیک امام شافعی کی ہر عقد مین سنت ہی مانند بیع اور شرا اور سوامی انکی کی اوسمراد شرط سی وہ شرطین ہین کہ ذکر کیجاوین نکاح مین فاسد یا صحیح ۞ ح

ف یہہ معنی خطبہ کی جو نقل کی گئی بموجب مذہب شافعی کی ہین اور امام ابوحنیفہ رح کی نزدیک خطبہ نام مطلق ذکر کا ہی اگرچہ ایک تسبیح ہو یا تحمید ہو یا مانند انکی اور صاحبین کی نزدیک خطبہ ذکر طویل کو کہتی ہین اور ادنی درجہ اوسکا بقدر تشہد کی ہی کذا فی الدر المختار اور نہین مضائقہ نری راگ کا اور بجانی دف کا نکاح مین اور شادی مین اور اسیطرحسی نہین مضائقہ نری گانی اور بجانی دفکا عیدین مین محققونکی نزدیک اور ذکر کیا شیخ الاسلام فی کہ یہہ سب مکروہ ہین ہمارہی علمارکی نزدیک یعنی حضرت امام اعظم رح اور امام ابو یوسف اور امام محمد کی اور نہین جائز سنانری راگ کا بہی عورۃ اجنبیہ سے اور نزدیک

اور جس راگ مین ذکر ہو شراب کا یا عورتون یا امردون کی خط و خال وغیرہ کا یا ذکر ہو کلمات کفر کا وہ حرام ہی یعنی نری راگ مین بہی اگر یہہ باتین ہون تو وہ حرام ہوجاتا ہی اور نکاح کی بعضونمین سی ہی ظاہر کرنا جونکا اور مزامیر کا اور کہیل کی چیزونکا اور ظاہر کرنا کہیل کہیلنی والونکا یعنی تہلیون وغیرہ اور ڈہانکنا گہر کی دیوارونکا ساتھہ کپڑونکی واسطی زینت کی اور سواری کرنی گہوڑونکی اور پہرنا شہر مین بغیر حاجت کی فرمایا اللہ تعالی نی نہو وتم مانند اون بوگون کی کہ نکلی اپنی گہرونسی اتراتی ہوئی اور واسطی دکہلانی لوگونکی اور نہین درست یہہ کہ ہو بیچ نکلنی براتون کی گانیوالی اور گانی والیان پس تحقیق یہہ ہی بہت بیحیائی یا ہو ساتھہ دولہ کی ڈہول اور باجا اور ضائع کرنا مال کا ساتھہ جلانی باروت کی اور کاغذ کی یعنی آتش بازی اور یہہ کہ ہو بیچ اوسکی جلوہ روبرو مردون کی پس تحقیق یہہ سب حرام ہی اور اسیطرحسی ظاہر کرنی چیزین مردونکی نکاح کی مجلس مین اور بٹہانا دولہ کا مسند ریشمی پر اور مانپنا ڈور لکیسا ساتھہ پگڑی دولہ کی یا قدر دولہ کی پہروینا اوسکو ساحر کی تئین تاکہ سحر کری واسطی محبت خاوند جورو کی اوپینا سونی چاندی کی باسنو نمین اور بہت تعریف کرنی خاوند کی قرابتیون اور جورو کی قرابتیونکی اور باتین بیان کرنی کہ محض جہوٹی ہین فرمایا اللہ تعالی نی چاہتی ہین یہہ کہ تعریف کیجاوین ساتھہ اوسچیز کی کہ نہین کی اور اسیطرحسی حرام ہی پہناؤ دولہ کو حریر یا زعفرانی رنگ یا کسنبا یہہ شادی اور غیر شادی دونو نمین حرام ہین اور اسیطرحسی حرام ہی اندرنی پگڑی کا دولہ کی سر سے اور کہدینا اوسکا دولہن کے سر پر اور اسیطرحسی پہناؤ دولہ کا دولہن کے گردسات بار اور چلی آنا عورتون اجنبیکا دولہ کی سامنی اور باتین کرنین اوسکی اور ہاتہہ لگانا اوسکی ناک کان کو اور ذکر کرنا بیحیائی کی باتون کا اور دہوانا انگوٹہامرد کا ساتھہ دودہ کی عورۃ سی اور کہلانا سکر اور پلانا دودہ کا دولہ کو اور کہنا نبات کا دولہن کے بدپنسر اور کہنا دولہ کو کہ اوٹہالی اپنی موہنہ سی اور گہیر لینا دولہ اور دولہن کو عورتونکا وقت خلوت کی یہہ باتین بدعت ہے نکاح مین حرام ہین واجب اور ضرور ہی بچنا انسی اسیطرح سی لکہا ہی بیچ بعضی بستانون تصنیف کی ہوئی قاضی ضیاالدین سنامی کی رحمت کری اونکو اللہ اور حضرت سیدنا آدم بنوری رح نی اپنی کتاب مین کتاب علم الہدی سی نقل کیا ہی کہ نکاح مین کتنی چیزین کفر ہین اور کتنی چیزین ایسی ہین کہ خوف کفر ہی انمین اور بعضے چیزین بدعت ہین پس جو کوئی وہ رسوم بجالاوے علاقہ زوجیت کا درمیانمین سے اوٹہہ جاتا ہی اور وہ نکاح اہل اسلام کا ساتھہ نہین ہوتا اور جو فرزند کہ پیدا ہوتا ہی نسب

اوسکا ثابت نہین ہوتا کیونکہ حرام کا ہوتا ہی ایک تو یہہ کہ ایک قوم مین رسم ہی کہ تہوڑ یعنی سرسون اور اسپند دانہ وغیرہ اور ہلدی اور انگوٹہی لوہی کے کپڑے مین باندہ کر دولہ دولہن کے ہاتہہ مین باندہ دیتی ہین اور اوسکو اہل ہند کنگنہ کہتی ہین یہہ کفر صریح ہی کہ نیوتا لانا اور راضی ہونی والا اس عمل کا کافر ہوتا ہی اور دوسرا یہہ رسم ہی کہ مٹکی تہلیا پر پہول باندہتی ہین اور صندل پین کر انپر لکاتی ہین یہہ رسم گبروںکی ہی اور تیسرا یہہ رسم ہی کہ جلوہ دیتی ہین دولہن کو کہ اوسمین طرح طرح کی فضیحتیان اور رسوائیان ہین تیسرا یہہ رسم ہی کہ دولہ کی سر پر ماں اور بہن یا اور عورتین انچل قرالتی ہین اور دولہن کے سر پر دستار رکہتی ہین دونون ملعون ہوتی ہین اسلیے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی لعنت خدا کی اوس مرد پر کہ مشابہ ہو ساتہہ عورتونکی اور لعنت خدا کی ہی اوس عورۃ پر کہ مشابہ ہو ساتہہ مردونکی اور تیسرا یہہ رسم ہی کہ انگوٹہا دولہن کا ساتہہ دودہ اور پانی کی دہوتی ہین اور دولہ کو پلاتی ہین یہہ بہی گبروںکی رسمونمین سے ہی اور خوف ہی اسمین کفر کا اور اور یہہ رسم ہی کہ ڈیلیان منصر یکی عورۃ کی بدیر رکہتی ہین اور مرد اوسکو اپنی منوہنہ سی اوٹہاتا ہی جسکو یہان نبات چینا کہتی ہین ان افعال سی فاسق ہوتا ہی اور یہہ گبروںکی رسمونمین سی ہی اور مشابہ ساتہہ چارپایونکی ہوتی ہی اور تیسرا یہہ رسم ہی کہ وقت جلوہ کی نازلاتی ہین اور مشاطہ دولہ کو تخت پر بہاکر اعضا اوسکی بلکہ شرمگاہ اوسکی بانٹتی ہی اور عورتین دیکہتی ہین اور ہنستی ہین ان افعال سی سب لعنت کیی جاتی ہین اور اور یہہ رسم ہی کہ گالیان دیتی ہین بہاتک کہ حقارۃ مسجد ومحراب وشملہ کی اون گالیونمین ہوتی ہی اور حقارۃ ان چیزونکی کفر ہی اور تیسرا یہہ رسم ہی کہ دولہ گرد دولہن کی سات بار پہرتا ہی یہہ رسوم کفار سی ہی اور خوف کفر کا اسمین اور اور یہہ رسم ہی کہ شرمگاہ عورۃ کی شربت سی دہوتی ہین اور عورۃ اسمین پیشاب بہی کر دیتی ہی اور مرد کو وہ پلاتی ہین اسمین بہی خوف کفر کا ہی اور اور یہہ رسم ہی کہ کاجل مرد کی لگاتی ہین یہہ بالاتفاق مکروہ ہی اور یہہ رسم ہی کہ گاتی ہین یا دف اور رباب اور شہنا وغیرہ اور تالیان بجاتی ہین اور رنڈیان کا ناچ کرتی ہین یہہ چیزین بہی سب بالاتفاق حرام ہین اور اگر کہین کہ یہہ ایک راہ اور مذہب ہی کافر ہوتی ہین اور اور یہہ رسم ہی کہ دولہ کی ہونی بندانہتی ہین یہہ بہی بالاتفاق حرام ہی اور یہہ رسم ہی کہ کاغذ کی جہاڑ اور پہول اور اور چیزین بناتی ہین یہہ بہت برا ہی اسلیے کہ کاغذ کو قرطاس کہتی ہین اور قرطاس نام اللہ عزوجل کا ہی پس بنانیوالی اوسکی اور راضی ہونیوالی اوسکی دونو گرفتار عذاب قیامت ہوتی ہین اور اور یہہ رسم ہی کہ پہول اور تمامی کی پنہی دولہ سر پر باندہتی ہین یہہ بدعت ہی بعضون نی لکہا ہی کہ یہہ گبروںکی رسمونمین سے ہی اور اور یہہ رسم ہی کہ دولہ کی گلی مین ہلس جاندیکا اور بعضی لباس عورتونکا پہناتی ہین یہہ بدعت سیہ ہین **الفصل الاول** فسل پہلی عَنِ الرُّبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ جَاءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حِیْنَ بُنِیَ عَلَیَّ فَجَلَسَ عَلٰی فِرَاشِیْ کَمَجْلِسِکَ مِنِّیْ فَجَعَلَتْ جُوَیْرِیَاتٌ لَنَا یَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَیَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِہِنَّ یَوْمَ بَدْرٍ اِذْ قَالَتْ اِحْدٰہُنَّ وَفِیْنَا نَبِیٌّ یَعْلَمُ مَا فِیْ غَدٍ فَقَالَ دَعِیْ ہٰذِہٖ وَقُوْلِیْ بِالَّذِیْ کُنْتِ تَقُوْلِیْنَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی ربیع بنتی معوذ بنتی عفرا کی سی کہ کہا آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس داخل ہوئی یعنی ہماری گہر مین اوسوقت کہ لائی گئی مین خاوند کی گہر مین پہر بیٹہی میری بچہونی پر مانند بیٹہنی تیرکی بہ نسبت میری یعنی جیسی تو میری بچہونی پر بیٹہا ہی اسیطرح حضرت بیٹہی یہہ خطاب کیا اوسکیطرف کہ جسنی روایت کی حدیث اوسنی کہ وہ خالد بن ذکوان ہین پس شروع کیا جہوکر یون نی کہ تہین ہماری قوم مین بجا دف کا اور بیان کیا خوبیون اور شجاعت اونیکا کہ ماری گئی تہی ہماری باپونمین سے دن بدر کی ناگہان کہا ایک نی اون جہوکر یونمین سے اور بیچ ہماری نبی ہین کہ جانتی ہین اوسچیز کو کہ ہونیوالی ہی کل کو پس فرمایا حضرت نی کہ چہوڑ دی اسکو اور کہہ وہ چیز کہ تہی کہتی تقل کی یہہ بخاری نی **ف** عفرا نام ہی معوذ کی ماں کا اور معوذ شہید اربدر سی ہین اور کشندہ ابوجہل لعین کی اور مراد جہوکر یونسی بیٹیان انصار کی ہین کہ حد شہوۃ کو نہ پہنچی تہین نہ لونڈیان اور کہا اکمل الدین نی کہ اسمین دلیل ہی اوپر جائز ہونی دف کی وقت نکاح اور زفاف کی اعلان کی لیی اور لاحق کیا ہی نکاح کے ساتہہ بعضے علما نی خفتہ کرنے کو اور عیدین کو اور سفر سی آنیکو اور جمیع احباب کو خوشی کی لیی یعنی اسمین بہی جائز ہی مانند نکاح کی اور دف سی مراد دف ہ

بغیر حیاج کی ہی اور حیاج دار مکروہ ہی بالاتفاق اور کہہ وہ چیز کہ نہی کرتی یعنی کرشہادت بدر کا کہ کرتین تہین وہی کرواوسکو منع حضرت نے اسلیے کیا کہ اوسی نسبت علم غیب کے حضرت کی طرف کی حضرت کو یہہ بات ناگوار معلوم ہوئی اسلیے کہ غیب کوئی نہین جانتا سوائے اللہ کی مگر ان جو کہہ اللہ تعالی چاہتا ہی وہ معلوم کروادیتا ہی اپنی رسولونکو غیبکے باتونمین سی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ جارہی ہی پڑہنا شعر ونکا کہ نہو اونمین فحش اور جھوٹ ۞ ع ۞

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُفِّئَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ کہا لائی گئی بعد بیاہ کی ایک عورت طرف ایک شخص کے کہ تہا انصار مین سے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہین تمنی ساتہہ تمہاری کہیل یعنی بجاا ودف کا اور گانا کہ اسمین گناہ نہو پس تحقیق انصار خوش لگتا ہی اونکو گانا نقل کے یہہ بخاری نی وَعَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَوَّالٍ وَبَنَى بِي فِي شَوَّالٍ فَأَيُّ نِسَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَحْظَى عِنْدَهُ مِنِّي رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نکاح کیا مجسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ مہینی شوال کی اور گہر مین لائی مجکو بیچ مہینی شوال کی یعنی تین برس کی بعد پس کون عورتون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی بہت نصیبہ ور نزدیک حضرت کی مجسی نقل یہہ مسلم نی

ف اس سی معلوم ہوا کہ یہہ جو جہلا شوال کے مہینی مین نکاح کرنیکو نحس جانتی ہین یہہ عقیدہ باطل ہی بلکہ مستحب ہے اسمین نکاح کرنا اور زفاف کرنا جیسی یہان کی جہلا کا عقیدہ ہی ایسا ہی اہل جاہلیت کا تہا چنانچہ حضرت عائشہ نی اونہین کا عقیدہ رد کرنی کی لیی کلام مذکور فرمایا ۞ ع ۞ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لائق ترین شرطون کی کہ وفا کروتم اونکو وہ شرط ہی کی حلال کین تمنی ساتہہ اوسکی شرمگاہ اور نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی

ف مراد شرط سی مہر ہی یا تمام حقوق ہیویکی یعنی مہر سپیون کی ادا کرو اور خرچ دو کہانی پینی کی لیی اور مکان دو رہنی کی لیی اور اچہی طرح گذران کرو اونسی انکو شرط اسلیی کہا کہ چونکہ خاوند نی التزام کیا ہی ان چیزونکا اپنی پر گویا کہ شرط کی ہی ۞ ع ۞ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ پیغام بہیجی مرد نکاح کا اوپر پیغام اپنی بہائی مسلمانکی تاکہ نکاح کردی وہ یا چہوڑدی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

ف یہہ پیغام بہیجنا منع اس صورت مین ہی کہ جب دونون راضی ہوگئی ہون اور مہر ہی مقرر ہوگیا ہو لیکن اگر دوسرا نکاح اوس عورت سی بغیر اذن اول کی کریگا تو صحیح ہوگا نکاح لیکن گنہ گار ہوگا ۞ ع ۞ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا وَلْتَنْكِحْ فَإِنَّ لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ سوال کری عورت یعنی کسی شخص سی طلاق دینی بہن اپنی کی یعنی دینی بہن کی تاکہ خالی کری پیالہ بہن اپنی کا یعنی سمیٹ لیوی حق اوسکا اپنی لیی اور تاکہ نکاح کریی اوسسی خاوند سی پس تحقیق واسطی اوسکی ہی جو مقدر کیا گیا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

ف یعنی مثلا ایک شخص ایک عورت نکاح مین رکہتا ہی اور ایک عورت سی نکاح کیا چاہتا ہی وہ عورت کہتی ہی کہ اپنی ہیو کو طلاق دیدی یا دو عورتین ایک شخص کی نکاح مین ہین ایک چاہتی ہی کہ دوسری کو طلاق دیدی خاوند اس سی منع فرمایا اسلیی کہ اپنی اپنی تقدیر ساتہہ ہی کیون اسکی خارج ہوتی ہی اور تاکہ نکاح کری یہہ ترجمہ باعتبار معنی اول کہی اور باعتبار معنی دوسری کی یہہ ترجمہ ہوگا کہ تاکہ نکاح کری سوکن اور خاوندسی ۞ ع ۞ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ الْآخَرُ ابْنَتَهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ لَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی شغار سی اور شغار یہہ ہی کہ نکاح کردی آدمی اپنی بیٹی کا یعنی مثلا کسی شخص سی اس شرط پر کہ

نکاح کردی اس سی وہ دوسرا بیٹی بانی کا اور نہو آپسمین کچھ مہر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم فی اور بیچ ایک روایت مسلم کے یون ہی کہ فرمایا حضرت نی نہین نکاح
شغار اسلام مین ف شغار اسکو کہتی ہین کہ کوئی اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح کری کسی سی ہاین شرط کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح اس سی کردی اور نہ ہو دونو نکاح
مہر بدل کرنا آپسمین مہر ہو اسطرح کا نکاح ایام جاہلیت مین کیا کرتی تہی اسلام مین منع کیا گیا اس سی اور اسطرح کا نکاح امام اعظم کی نزدیک ہو جاتا ہی اور لازم
آتا ہی مہر مثل دینا لیکن جایز ہی نہین کرنا اور امام شافعی کی نزدیک یہہ نکاح ہوتا ہی نہین اور دلیلین طرفین کی فقہ مین مذکور ہین ۞ ع وَعَنْ عَلِيٍّ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَنْسِيَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت علی رضہ سی
یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا متعہ عورتونکی سی دن خیبر کی اور منع کیا کہانی گوشت گدہون کی سی گہرون مین رہتی ہین نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی ف متعہ اسکو کہتی ہین کہ عورت سی نکاح کری اسطرح کہ فائدہ اوتہاونگا تجسی اتنی دنون تک مثلاً مہینا بہر کہ عوض اتنی روپون کی
پس یہہ ابتدائے اسلام مین درست تہا بعد ازان حرام ہوا اور تحقیق یہہ ہی کہ حلال ہونا اور حرام ہونا متعہ کا دوبارہ واقع ہوا اور پہلی حلال تہا پیش از خیبر کیہ
پہر حرام ہوا دن خیبر کی پہر مباح ہوا روز فتح مکہ کی بعد ازان حرام ہوا ابد الآباد کو اور نسخ ہونا اوسکا احادیث صحیحہ سی ثابت ہی اور ذکر کیا گیا ہی پہر حدیث ابن
عمر کی کہ متعہ کی اجازت ابتدای اسلام مین تہی اوسکی لیکی مضطر ہو طرف اوسکی مانند مردار اور مانند اسکی کی پہر اجماع ہوا صحابہ کا اسپر کہ جب ہو نکاح متعہ کا حکم کیا
جاوی ساتہہ باطل ہونی اوسکی کی اور اجماع ہی سب علما کا اسکی حرام ہونی پر نہین خلاف کیا ہی اسمین کسی نی مگر ایک دو رافضیون نی اور ابن عباس سی جو مشہور ہی کہ
وہ اسکی اباحت کی قائل تہی ثابت ہوا ہی رجوع کرنا اونکا اس سی اور ہدایہ مین جو امام مالک سی جواز متعہ کا نقل کیا ہی ابن ہمام نی لکہا ہی کہ نسبت کرنے
اسکی طرف مالک کی غلط ہی اور نووی نی شرح مسلم مین اس مسئلہ کو بہت طویل لکہا ہی اور یہی گدہی جو گہر مین رہتی ہین اونکی گوشت کہانی منع فرمایا
وہ حرام ہی اور جنگل کی گدہی کا گوشت کہانا درست ہی جسکو گورخر کہتی ہین ع وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ اَوْطَاسٍ فِي الْمُتْعَةِ ثَلٰثًا ثُمَّ نَهٰى عَنْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سی کہا اجازت دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
سال جنگ اوطاس کی متعہ مین تین دن پہر منع کیا اوس سی نقل کی یہہ مسلم نی ف اوطاس نام ایک جنگل کا ہی متعلقات ہوازن سی کہ تقسیم کی اوسمین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی غنیمت ہوازن کی اور یہہ بعد از فتح مکہ کی ہی متصل اوس سی ہاین اعتبار اس اجازت کو نسبت کیا طرف دن فتح مکہ کی جیسا کہ لکہا یہہ
کی حدیث کی فائدہ مین ذکر کیا گیا ہ الْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلٰوةِ وَالتَّشَهُّدُ فِي الْحَاجَةِ قَالَ التَّشَهُّدُ فِي الصَّلٰوةِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَالتَّشَهُّدُ فِي الْحَاجَةِ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ يَّهْدِهِ
اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَيَقْرَاُ ثَلٰثَ اٰيَاتٍ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ
رَقِيْبًا يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ جَامِعِ التِّرْمِذِيِّ فَسَّرَ الْاٰيَاتِ الثَّلٰثَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَزَادَ
ابْنُ مَاجَةَ بَعْدَ قَوْلِهٖ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَبَعْدَ قَوْلِهٖ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا وَالدَّارِمِيُّ بَعْدَ قَوْلِهٖ عَظِيْمًا
اَلَّا يُكَلِّمُ بِحَاجَتِهٖ وَرَوٰى فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِيْ خُطْبَةِ الْحَاجَةِ مِنَ النِّكَاحِ وَغَيْرِهٖ ۞

روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا سکھلائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تشہد پڑہنی نماز مین اور تشہد پڑہنی حاجت مین کہا عبد اللہ بن مسعود نی تشہد نماز مین یہہ ہے عبادتین زبان کی واسطے اللہ کی ہین اور جسمانی عبادتین ہی اور عبادتین مالی ہی واسطے اللہ کی ہین سلام ہی تجہپر ای نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی سلام ہی ہمپر اور اوپر نیکبخت بندون اللہ کی گواہی دیتا ہونمین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہونمین یہہ کہ محمد بندی اللہ کی ہین اور رسول اللہ کی اور تشہد حاجت مین یہہ ہی کہ سب تعریف واسطی اللہ کی ہہ چاہتی ہین ہم اوس سے اور بخشش چاہتی ہین ہم اوس سی اور پناہ مانگتی ہین ہم اوس سی اور ایمان لاتی ہین ہم اوسپر اور توکل کرتی ہین ہم اوپر اور گواہی دیتی ہین ہم ساتہہ اللہ کی برائیون نفسون اپنی کی سی جسکو ہدایت کری اللہ یعنی توفیق دی ہدایت کی پس نہین کوئی گمراہ کرنیوالا اوسکو یعنی نہ شیطان اور نہ نفس اور نہ اور کوئی اور جسکو گمراہ کری اللہ پس نہین کوئی ہدایت کرنیوالا اوسکو اور گواہی دیتا ہونمین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہونمین یہہ کہ محمد بندی اللہ کی ہین اور رسول اوسکی اور پڑہتی حضرت یہہ تین آیتین ایک آیت یہہ ہی ای لوگو جو ایمان لائی ڈرو اللہ سی جسطرح حق ڈرنی اوسکی اور نہ مرو مگر حال یہہ کہ تم مسلمان ہو اور دوسری آیت یہہ ہے ای وہ لوگو کہ ایمان لائی ڈرو اللہ سی ایسا اللہ کہ مانگتی ہو تم آپسمین بوسیلہ نام پاک اوسکی یعنی کہتی ہو مانگتی ہین جسمی یہہ چیز واسطی اللہ کی اور ڈرو توڑنی ناتی کی سی تحقیق اللہ ہی تمپر نگہبان اور تیسری آیت یہہ ہی ای لوگو کہ ایمان لائی ہو ڈرو اللہ سے اور کہو بات مضبوط درست کریگا واسطی تمہاری عمل تمہاری یعنی قبول کریگا نیکیان تمہاری اور بخشیگا واسطی تمہاری گناہ تمہاری اور جو کوئی فرمانبردای کری اللہ کی اور رسول اوسکی کے پس تحقیق مطلب یاب ہوا مطلب یاب ہونا بڑا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور جامع ترمذی مین یہہ عبارۃ ذکر کی گئی ہی کہ بیان کیا ان تینون آیتون کو سفیان ثوری نی اور زیادہ کیا ابن ماجہ نی بعد کہنی ان الحمد للہ کی لفظ نحمدہ کا اور زیادہ کیا بعد کہنی من شرور انفسنا کی و من سیئات اعمالنا کو اور زیادہ کی دارمی نی بعد کہنی عظیما کی یہہ عبارت پہر کلام کری ساتہہ حاجت اپنی کی یعنی ذکر عقد کا کری اور روایت کی شرح السنہ مین ابن مسعود سے بیچ خطبہ حاجت کی کہ نکاح ہی اور سوای اوسکی یعنی بیان کرنی حاجت کی لیی عبارۃ من النکاح وغیرہ بڑہادی ہی ف تشہد کی معنی ہین ظاہر کرنا گواہی ایمان کا اور زین العرب نے کہا کہ مراد تشہد سی یہان ایک عبارۃ ہی کہ اوسمین تعریف اللہ تعالی کی اور دونون کلمہ شہادت کی ہون اور تشہد پڑہنی حاجت مین یعنی خطبہ پڑہنا نکاح وغیرہ مین اور نزدیک امام شافعی کے خطبہ سنت ہی تمام عقودین اور دوسرا آیہ مین جو لفظ یا ایہا الذین آمنو کا ساتہہ شجرۃ کی نسخہ مین ہے شاید ابن مسعود کی مصحف مین بسیط ہوگا والا اس مصحف مجید مین واتقوا اللہ الذی ہی بدون یا ایہا الذین آمنو کی اور یہہ آیۃ ابتدا سورہ نسا مین ہے اور حسن حصین سے سمجہا جاتا ہی کہ ابو داود نی یہہ بہی زیادہ کیا ہی بعد لفظ ورسولہ کی ارسلہ بالحق بشیرا ونذیرا بین یدی الساعۃ من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن یعصہما فلا یضر الا نفسہ ولا یضر اللہ شیئا اور جو نکاح مذہبی پڑہی اول یہہ خطبہ پڑہی بعد ازان ایجاب وقبول کروای جسطرح کہ ابتدای کتاب النکاح مین ذکر کیا گیا ہ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ خُطْبَۃٍ لَیْسَ فِیْہَا تَشَہُّدٌ فَہِیَ کَالْیَدِ الْجَذْمَاءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو خطبہ یعنی نکاح کہ نہوا وسمین تشہد یعنی حمد وثنا اللہ کی پس وہ مانند ہاتہہ کٹی ہوئی کی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے ف یعنی جیسی ہاتہہ کٹا ہوا بیفائدہ ہی کہ ہاتہہ والیکو اوسسے کچہہ فائدہ نہین اسیطرح سی نکاح بغیر خطبہ کی بیفائدہ ہی کہ خالی ہی خیر وبرکت سی ع ملا علی قاری نی لفظ خطبہ کا ساتہہ زیخ کی ضبط کیا ہی اور معنی اوسکی لکہی ہین ترویج یعنی نکاح کرنا اور مولانا زاد اللہ شرفا نی فرمایا کہ ہمنی اپنی استاد دنسی ساتہہ یہش نہی کی سنا ہی اور ایسا ہی سمجہا جاتا ہی کلام حضرت شیخ رح کی سی وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَا یُبْدَءُ فِیْہِ بِالْحَمْدِ لِلّٰہِ فَہُوَ اَقْطَعُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کام صاحب شان اعتبار کا کہ نہ شروع کیا جاوی اوسمین ساتہہ حمد خدا کی پس وہ کام بی برکت ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْلِنُوْا ہٰذَا النِّکَاحَ

(الجملہ)

وَاجْعَلُوْهُ فِی الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوْا عَلَیْهِ بِالدُّفُوْفِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ظاہر کیا کرو تم اس نکاح کو اور کیا کرو اسکو مسجدون مین اور بجایا کرو دف نکاح کی رف نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے ف ظاہر کرو یعنی ساتھہ گواہونکی پس امر واسطی وجوب کی ہوگا یا ظاہر کرو ساتھہ شہرت دینی کی پس امر استحباب کیلی ہوگا اور مستحب ہے نکاح کرنا مسجدون مین اور واسطے ہونا نکاح کا دن جمعہ کی اور نکاح کرنی سی مسجد مین اور دن جمعہ کی برکت حاصل ہوتی ہی ع وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ الْجُمَحِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصْلُ مَا بَیْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الصَّوْتُ وَالدُّفُّ فِی النِّکَاحِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی محمد بن حاطب جمحی کی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا فرق درمیان حلال اور حرام کی آواز کرنی اور دف بجانا نکاح مین ہی ف مراد آواز کرنی سی گانا ہی یا ذکر کرنا اور مشہور کرنا نکاح کا لوگون مین اور غرض احادیث سی یہہ نہین کہ بغیر آواز اور دف کی نکاح ہوتا ہی نہین بلکہ یہہ ہی کہ نکاح دو گواہونکی سامنی بہی ہوجاتا ہی بلکہ مراد احادیث سی رغبت دلانی ہی طرف ظاہر کرنی نکاح کی اور مشہور کرنی اوسکی اور حد مشہور کرنیکی اس سی معلوم ہوتی ہی کہ جس مکان مین نکاح ہو دوسری مکانین ظاہر ہوجاوے دائرہ بجانی اور آواز کرنی سی معلوم ہوجاتا ہی اور یہہ حد نہین ہی ظاہر کرنیکی کہ محلونمین اور شہرونمین معلوم ہو ساتھہ بجانی نوبت اور رباجونکی ع مولانا بن الشروح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَتْ عِنْدِیْ جَارِیَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ زَوَّجْتُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا عَائِشَةُ اَلَا تُغَنِّیْنَ فَاِنَّ هٰذَا الْحَیَّ مِنَ الْاَنْصَارِ یُحِبُّوْنَ الْغِنَاءَ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِیْحِهٖ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا ہی نزدیک میری ایک لڑکی انصار مین سی کہ نکاح کردیا مینی اوسکا یعنی کسی سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوی عائشہ کیا نہین گاتی کہ اوسکو کہتی ہی تو اسلیی کہ تحقیق یہہ قوم انصار کی دوست رکہتی ہی گانیکو نقل کی یہہ ابن حبان نی بیچ کتاب صحیح اپنی کی ف لڑکی حضرت عائشہ کی پاس یا تو انکی قرابتیونمین کی تہی جیسکہ آگی کی حدیث مین ہے یا یتیمہ تہی کہ پرورش کی تہی انہون نی اور اصل کتاب مشکوۃ مین بعد لفظ رواہ کی سفیدی چہوٹی ہوئی ہی اسطی کہ مولف کو نام کتاب کا نہین معلوم ہوا اور عالمون نی اوسکی بیچی حاشیہ پر یہہ عبارۃ لکہدی ہی ابن حبان فی صحیحہ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَنْکَحَتْ عَائِشَةُ ذَاتَ قَرَابَةٍ لَهَا مِنَ الْاَنْصَارِ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَهْدَیْتُمُ الْفَتَاةَ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَرْسَلْتُمْ مَعَهَا مَنْ یُغَنِّیْ قَالَ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاَنْصَارَ قَوْمٌ فِیْهِمْ غَزَلٌ فَلَوْ بَعَثْتُمْ مَعَهَا مَنْ یَقُوْلُ اَتَیْنَاکُمْ اَتَیْنَاکُمْ فَحَیَّانَا وَحَیَّاکُمْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا نکاح کردیا حضرت عائشہ نی ایک عورۃ کا اپنی قرابتیون مین سی کہ تہی انصار مین سی پس آئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا بہیجا تمنی لڑکیکو کہ بیاہی گئی خاوند کی پاس کہا گہر کی لوگون نی کہ ہان فرمایا کیا بہیجا تمنی ساتھہ اوسکی اوسکو کہ گاوی کہا عائشہ نی کہ نہین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق انصار ایک قوم ہی کہ اونمین میل ہی طرف کا نیکی پس کاشکی بہیجتے تم ساتھہ اوسکی اوس شخص کو کہ کہتا آئی ہم تمہارے پاس آئی ہم تمہاری پاس پس اللہ تعالی باقی اور سلامت رکہی ہمکو اور باقی اور سلامت رکہی تمکو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف اور بعد اسکی ہی ولولا الحفظۃ السمراء لم نسمن عذاراکم یعنی اگر نہوتی گیہون سرخ نہ موٹی ہوتین بیٹیان کواری تمہاری اور بعضون نی کہا کہ بعد اوسکی یہہ ہے ولولا البجوۃ السنوداء لما کنا بواد کم یعنی اور اگر نہوتین کہجورین سیاہ نہ رہتی ہم بیچ مکانون تمہاری یعنی بہوکونکی ماری کہین نکل جاتی یہہ گیتا ہی کہ عرب مین شادیونمین گاتی ہین ع مولانا وَعَنْ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا امْرَاَةٍ زَوَّجَهَا وَلِیَّانِ فَهِیَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا وَمَنْ بَاعَ بَیْعًا مِنْ رَجُلَیْنِ فَهُوَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی سمرہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو عورت کہ نکاح کردین اوسکا دو ولی پس وہ عورت واسطی اول کی ہی اون دونون مین سے اور جو کوئی بیچی بیچنا دو آدمیونکی ایک ہی چیز بیچی گئی واسطی پہلی کی ہی اون دونون مین سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور دارمی نی ف نکاح کردین دو ولی

یعنی دو شخصون سی اسطرح کہ پہلی ایک ہی ایک شخص سی کیا بعد اوسکی دوسری ہی کسی اور سی کیا تو وہ عورۃ واسطی اول کی ہی یعنی جس سی کہ پہلی ولی نی نکاح کردیا وہ اوسیکے بیوی ہوگئی اور یہہ حکم اوس صورتین ہی کہ دو ولی ایک درجہ کی ہون اور اگر ایک درجہ کی نہون تو ولی اقرب یعنی جو قرابت قریبہ رکھتا ہی وہ مقدم ہوگا دور کی ناتی والی پر اور اگر دو ولی برابر کی درجہ کی نکاح باندہین معا یعنی ایکہ ہی وقت مین ایک ولی ایک سی نکاح باندہے اور دوسرا ولی ایک اور سی باندہ دی تو وہ نکاح باطل ہی بالاتفاق ۵ ح ✣ ع الفصل الثالث فصل سیرے عن ابن مسعود قال کنا نغزو مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس معنا نساء فقلنا الا نختصی فنہانا عن ذلک ثم رخص لنا ان نستمتع فکان احدنا یتزوج المرأۃ بالثوب الی اجل ثم قرأ عبد اللہ یا ایہا الذین امنوا لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم متفق علیہ

روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا ہی ہم جہاد کرتی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حالانکہ نہین ساتہہ ہماری عورتین یعنی بیبیان اور لونڈیان اور ہم خواہش اونکی رکہتی ہی پس کہا ہمنی کیا نہ خوجا ہوین ہم یعنی تاکہ چہٹکارا پاوین ہم شہوۃ نفس اور وسوسہ شیطان کی سی پس منع کیا ہمکو حضرت نی خوجا ہونے سے پہر رخصت دی ہمکو متعہ کرنی کی پس ہتا ایک ہمارا کہ نکاح کرتا ہتا عورۃ بدلی کپڑی کی ایک مدت تک یعنی متعہ کرتا ہتا پہر پڑہی عبد اللہ بن مسعود نی یہہ آیۃ ای وہ لوگو کہ ایمان لائی ہو نہ حرام جانو پاکیزہ چیزونکو اون چیزونسی کہ حلال کی ہین اللہ تعالی نی واسطی تمہاری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

ف احدیث سی کہ رخصت متعہ کی معلوم ہوتی ہی تو یہہ رخصت ابتدائی اسلام مین تہی پہہی منسوخ ہوئی چنانچہ اگلی حدیث سی معلوم ہوتا ہی اور اس سی پہلی حدیثین گذرین کہ اونسی منسوخ ہونا متعہ کا معلوم ہوا اور ابن مسعود نی کہ آیۃ مذکورہ پڑہی اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ معتقد تہی مباح ہونی متعہ کی مانند ابن عباس کی لیکن ابن عباس کا پہرنا اس اعتقاد سی بسبب کہنی سعید بن جبیر کے ثابت ہوا ہی چنانچہ آگی آویگا بیان اوسکا اور ابن مسعود بہی شاید کہ پہر ہون اس اعتقاد سی بعد اسکی یا اسی اعتقاد پر رہی ہون بسبب نہ پہنچنی نص کی اونکو یعنی حکم صریح کا اونکو نہ پہنچا ہو وعن ابن عباس قال انما کانت المتعۃ فی اول الاسلام کان الرجل یقدم البلدۃ لیس لہا معرفۃ فیتزوج المرأۃ بقدر ما یری انہ یقیم فتحفظ لہ متاعہ وتصلح لہ شیئہ حتی اذا نزلت الآیۃ الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم قال ابن عباس فکل فرج سواہما فہو حرام رواہ الترمذی

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا ہتا متعہ مگر اول اسلام مین تہا مرد کہ آتا ایک شہر مین کہ نہوتی واسطی اوسکی اوس شہر مین شناسائی یعنی لوگونسی کہ پہچانتا ہی اوسکو کوئی پس نکاح کرتا ایک عورت سی مقدار اوس مدت کی کہ جانتا کہ ٹہرونگا اس شہر مین پس نگہبانی کرتی وہ عورۃ واسطی اوسکی اسباب اوسکی کی اور پکاتی واسطی اوسکی کہانا اوسکا یہانتک کہ اوتری یہہ آیۃ مگر اوپر بیبیون اپنی کی یا اوپر لونڈیون اپنی کی کہا ابن عباس نے جو شرمگاہ ہی سوا ان دونون کے یعنی بی بی اور لونڈی کی شرمگاہ کی سوا پس وہ حرام ہی نقل کی یہہ ترمذی نی

ف حاصل آیۃ کا یہہ ہی کہ جو نگاہ رکہتی ہین اپنی ستر ونکو سوای اپنی بیبیون اور اپنی لونڈیونسی وہ ملامت نہین کی گئی ہین اور جو کوئی سوای اسکی ڈہونڈی وہ تجاوز کرنیوالی ہین یعنی حلال سی طرف حرام کی کہا طیبی نی کہ مراد ابن عباس کی یہہ ہی کہ اللہ تعالی نی وصف کیا اونکا ساتہہ اسکی کہ وہ محافظت کرتی ہین سترون اپنی کی سب عورتون کی شرمگاہون سی مگر اپنی بیبیون اور لونڈیونسی نہین محافظت کرتی یعنی اونسی صحبت کرتی ہین اور متعہ کی عورۃ بیوی نہین ہوتی ہی واسطی نہ ہونی توارث کی یعنی میراث کی آپسمین اجماعا اگر بیوی ہوتی تو توارث جاری ہوتا اور نہ وہ مملوکہ ہی بلکہ وہ اجرت کو دینی والی ہی نفس اپنی کی تہوڑے چندروز کو پس نہین داخل ہی وہ بیچ کی کے اور کہا امام فخر الدین رازی نی اپنی تفسیر مین کہ متعہ کی عورۃ نہین ہی بیوی اوسکی پس وہ جسکے یہہ کہ نہ حلال ہو وہ اور تعجب ہے شیعہ سے کہ عمل کرتی ہین قول ابن عباس کے پہ اور ترک کرتی ہین حضرت علی رضی کی مذہب کو کہ صحیح مسلم مین ہی کہ حضرت علی نی سنا ابن عباس کو کہ متعہ کو جائز کہتی ہین پس فرمایا حضرت علی نی کہ نہ کہہ اسطرح ای ابن عباس اسلیے کہ میں سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ منع کیا متعہ سی دن خیبر کی اور پلی ہوی گدہونکی گوشت سی ✣ ع

وعن عامر بن سعد قال دخلت علی قرظۃ بن کعب وابی مسعود الانصاری فی عرس واذا جواری یغنین فقلت ای صاحبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واھل بدر یفعل ھذا عندکم فقالا اجلس ان شئت فاسمع معنا وان شئت فاذھب فانہ قد رخص لنا فی اللھو عند العرس رواہ النسائی اور روایت ہی عامر بن سعد سی کہ کہا داخل ہوا میں اوپر قرظہ بن کعب کے اور ابو مسعود انصاری کی بیچ ایک شادی کی پس ناگہان کتنی ایک چھوکریان گاتی تہین پس کہا میں نے صحابیو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اہل بدر کی کیا جاتا ہی یہہ نزدیک تمہاری یعنی گانا جہوکریون کا پس کہا دونو صحابیون نی بیشہہ تو اگر چاہی تو پس سن ساتہہ ہمارے اگر چاہی تو پس چلا جا پس تحقیق رخصت دی گئی ہی واسطی ہمارے بیچ گانیکی وقت شادی کی نقل کی یہہ نسائی نی ف اس سی معلوم ہوتا ہی کہ اوس زمانہ مین بہی مشہور حرمت اور کراہت آگ کی تہی اور تخصیص عید یا نکاح اور مانند انکی کی بعضونکو معلوم تہی اور بعضون کو نہین معلوم تہی واللہ اعلم ۲ ح ۲ باب المحرمات باب ہی بیان اون عورتونکی کہ حرام ہین مرد پر ف جو عورتین کہ حرام ہین مرد پر تفصیل اونکی فتاوی عالمگیری مین خوب لکہی ہی ترجمہ اوسکا لکہا جاتا ہی کہ اونکی نو قسمین ہین اول تو وہ ہین کہ جو حرام ہین بسبب کی وہ تین ہین اور بیٹیان اور بہنین اور پہپیان اور خالائین اور بہتیجیان اور بہانجیان پس انسی نکاح بہی حرام ہی اور صحبت کرنی ہی اور وہ چیزین کہ باعث صحبت ہین یعنی مساس وغیرہ بیشہ کو اور وہ اروسی مراد اوسکی مانن ہی اور دادی اور نانی اگرچہ اوپر کی درجہ کی ہون اور بیٹیونسی مراد بیٹی اوسکی اور پوتی اور نواسی اگرچہ نیچی کی درجہ مین ہون اور بہنین تین طرح کی ہین سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور اسیطرح بہتیجیان اور بہانجیان اگرچہ نیچی کی درجہ کی ہون اور پہپیان بہی تین طرح کی ہین سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور اسیطرح اسکی باپکے بہپیان اور دادونکی پہپیان اور اسکی ماں کی پہپیان اور دادیون کی اور نانیون کے پہپیان اگرچہ اوپر کی درجہ مین ہون رہا یہہ کہ پہپی کی پہپی اسکو دیگہین کے اگر پہپی قریب کی سگی یا سوتیلی ہی اوسکی وہ پہپی ہی تو حرام ہی اور اگر قریب کے اخیافی ہی تو اسکی پہپی نہین حرام اور خالائین بہی کئی ہین سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور باپونکی خالائین اور مادون کی خالائین اور خالا کی خالا کو دیکہینگے اگر قریب خالا سگی یا اخیافی ہی اوسکی وہ خالا ہی تو حرام ہی اور اگر قریب کے خالا سوتیلی ہی تو اوسکی خالا نہین حرام اور دوسری قسم وہ ہین کہ حرام ہین بسبب جہرتہ کی یعنی سسرال کی علاقہ سی انکی چار فرقی ہین اول ساسین اور دویا ساسین اور تنیا ساسین اگرچہ اوپر کی درجہ مین ہون اور دوسری بیٹیان بیویونکی اور بیٹیان بیویکی اولاد کی اگرچہ نیچی کی درجہ مین ہون بشرطیکہ صحبت کیے ہو بیویونسی برابر ہی کہ ہو بیٹی اسکی پرورش مین رہی ہو اور ہماری عمانی نہین قائم کیا ہی خلوت کو مقام صحبت کی پس حرام ہوتی ہی بیٹیون کی اور پوتی ہو اور پوت ہو اور نواس ہو اگرچہ نیچی کی درجہ مین ہو صحبت کی ہو اونسی بیٹی وغیرہ فی بانہ کی ہو اور نہین حرام ہوتی ہی بیوی لی مالک کی اور جونہی بیویان باپ اور دادا اور نانا کی اگرچہ اوپر کی درجہ مین ہون بس یہہ حرام ہین ہمیشہ کو نکاح بہی انسی حرام ہی اور صحبت کرنی ہی اور ثابت ہوتی ہی حرمت مصاہرۃ کی یعنی سسرال بسبب نکاح صحیح کی نہ فاسد کی پس اگر نکاح کیا فاسد ایک عورت سی تو نہین حرام ہوتی ہی اوسپر ماں اوسکی نری عقد سی بلکہ بسبب بیٹے کی حرام ہوتی ہی اور ثابت ہوتی ہی حرمت مصاہرۃ کی بسبب صحبت کرنیکی حلال ہو صحبت یا شبہ سی ہو یا زنا کی ہو پس جنسی زنا کیا ساتہہ ایک عورت کی حرام ہوئی اوسپر ماں اوسکی اگرچہ اوپر کی درجہ کی ہو اور حرام ہوئی بیٹی اوسکی اگرچہ نیچی درجہ کی ہو اور اسیطرح حرام ہوتی ہی وہ عورت کہ جس سی زنا کیا زنا کرنیوالیکی باپ دونپر اگرچہ اوپر کی درجہ مین ہون اور اسکی بیٹونپر اگرچہ نیچی کی درجہ مین ہون اور اگر صحبت کیے ایک عورت سی پس آگا پیچہا اوسکا ایک ہو گیا تو نہین حرام ہوتی اوسپر ماں اوسکی اسلیے کہ یقین نہین ہی صحبت فرج مین ہوئی مگر جبکہ حمل رہ جاوی اوسکو اور معلوم ہو کہ اوسیکا ہی اور جیسیکہ ثابت ہوتی ہی یہہ حرمت بسبب لمس کی ثابت ہوتی ہی بسبب چہونی اور بوسہ لینی کی اور نظر کرنیکی طرف فرج کی ساتہہ شہوۃ کی برابر ہی کہ ہو چہونا وغیرہ ساتہہ نکاح کی یا ملک کی یا فجور کی نزدیک ہمارے اور لکہا علما ہمارے نی کہ شبہ اور غیر شبہ اسمین برابر ہی اور مباشرۃ شہوۃ سی بمنزلہ بوسہ لینی کی ہی اور اسیطرح گلی لگانا اور اسیطرح اگر گانا اوسکو ساتہہ شہوۃ کی اور اگر دیکہا ایک عورۃ نی طرف ستر مرد کی یا چہوا مرد کو ساتہہ شہوۃ کی

یا بوسہ لیا اوسکا ساتھہ شہوۃ کی متعلق ہوئی ساتھہ اوسکی حرمت مصاہرۃ کی اور نہین ثابت ہوتی حرمت مصاہرۃ کی ساتھہ نظر کرنیکی طرف اعضاء کے اگر ساتھہ شہوۃ کی اور نہ ساتھہ چھونی تمام اعضاء کی مگر شہوۃ سی بلا خلاف اور معتبر نظر کرنی طرف فرج داخل کی ہی لکھا ہے علمائی کہ اگر دیکھا مرد نی طرف فرج عورتکی استحالین کہ وہ کھڑی ہی تو نہین ثابت ہوتی حرمت مصاہرۃ کی اسلیئے کہ طرف فرج داخل کی نظر نہین پڑتی بلکہ پڑتی ہی نظر طرف فرج داخل کی جبکہ بیٹھی ہو تکیہ لگائی ہوئی اور اگر دیکھی طرف فرج عورۃ کی ساتھہ شہوتکی بار یک پردیکی بیچ سے یا شیشی کی بیچ سے کہ معلوم ہوتی ہو اعضاء سے فرج اوسکی تو ثابت ہوتی ہی حرمت مصاہرۃ کی اور اگر دیکھا آئینہ مین پس دیکھی فرج عورۃ کی اور نظر کی شہوۃ سی تو نہین حرام ہوتی او سپر ان اوسکی اور بیٹی اوسکی اسلیئے کہ نہین دیکھی انسی فرج اوسکی بلکہ دیکھا عکس اوسکی فرج کا اور اگر ہو عورۃ کنارہ حوض پر یا پل پر اور دیکھی مرد پانی مین پس دیکھی شہوۃ سی فرج عورت کی نہین ثابت ہوتی ہی حرمت اور اگر ہو عورۃ پانی مین پس دیکھی مرد فرج عورۃ کی اور نظر کری شہوۃ سی تو ثابت ہوتی ہی حرمت پہر بیچ ثابت ہونی حرمت کی ساتھہ چھونیکی نہین ہے فرق اسمین کہ چھوئی قصداً یا بھول کر یا از راہ جبر کی یا از راہ خطا کی یا سوتی مین پس اگر جگانی لگی اپنی بیوی کو جماع کرنیکی لیئے پہر بیچ جاوی ساتھہ اوسکا طرف بیٹی اپنی کی کر اوس سے ہو پس جگی لی اوسکی ساتھہ شہوۃ کی بگمان اسکی کہ یہ مان اوسکی ہی اور وہ بیوی شہادۃً تو حرام ہوتی ہی اوسپر ان اوسکی ہمیشہ کو اگر چھوئی بال عورۃ کی ساتھہ شہوۃ کی و دال کہ متصل ہین ساتھہ سر کی ثابت ہوتی ہی حرمت اور اگر نکی ہوئی بالونکو چھوئی تو نہین ثابت ہوتی حرمت اور ناطقی فی مطلق چھونیکو باعث حرمت لکھا ہی بغیر اس تفصیل کی اور اگر چھوئی ناخن عورت کی ساتھہ شہوۃ کی تو ثابت ہوتی ہے حرمت پہر چھونا جو واجب کرتا ہی حرمت مصاہرۃ کو وہ چھونا ہی کہ نہو درمیان مرد و عورۃ کی کپڑا اور جبکہ کپڑا درمیان دونون کی ہو تو اگر کپڑا ایسا صفت ہو کہ نہ پاوے چھونیوالا حرارت چھوئی گئی کی تو نہین ثابت ہوتی ہی حرمت مصاہرۃ کی اگرچہ کہڑا ہو جاوی ستر مرد بسبب اسکی اور اگر کپڑا باریک ہو اسطرح کا کہ پہنچی حرارت چھوئی گئی کی چھونیوالا کی ہاتھہ کو تو ثابت ہوتی ہی اور اسیطرح ثابت ہوتی ہی حرمت اگر چھوئی موزے کی نیچے کی جانب مگر ہو جبکہ چمڑا مگا ہوا اوسکو کہ نہ پاوے نرمی قدم کی تو اوسکی چھونیسی حرمت نہین ثابت ہوتی اگر بوسہ لیوی مرد عورۃ کا اس حالمین کہ درمیانمین دونکی کپڑا ہو پس اگر باوی ہتھیلک دانتونکی یا ہتھیلک ہو تونکی تو وہ بوسہ لینا اور چھونا ہوا اور مدات کرنی چھونی پر نہین ہے شرط واسطی ثابت ہونی حرمت کی یہانتک کہا گیا ہی اگر پہیلا وی کوئی ہاتھہ اپنا طرف بیوی کی ساتھہ شہوۃ کی اور پڑ جاوی ہاتھہ اوسکا اوسکی بیٹی کی ناک پر پس زیادہ ہو شہوۃ اوسکی تو حرام ہوتی ہی اوسپر بیوی اوسکی اگرچہ اوٹھا لیوی ہاتھہ اوسیوقت اور شرط کیا گیا سی یہ کہ ہو عورۃ مشتہاۃ اور فتوی اسپر ہے کہ عورۃ نو برس کے مشتہاۃ ہی کم اسسے پس اگر جماع کری صغیرہ غیر مشتہاۃ کے تو نہین ثابت ہوتی حرمت اور اگر بوڑہی ہو جاوی عورۃ یہانتک کہ حد مشتہاۃ نکل جاوی تو باعث حرمت ہوتے ہی اسلیئے وہ داخل ہو چکی ہی تحت حرمت کے پس نہین نکلتی بسبب بڑہاپی کی اور صغیرہ ایسی ہے نہین اور اسیطرح شرط کی گئی ہی شہوۃ ذکر مین یہانتک کہ اگر جماع کری چار برس کا لڑکا مثلاً اپنی باپ کے بیوی تو نہین ثابت ہوتی بسبب اسکے حرمت مصاہرۃ کی اور جماع کرنا ایسی لڑکیکا کہ جماع کر سکتا ہی مانند اوسکی بمنزلہ جماع کرنی بالغ کی ہی اس باب مین لکھا ہی علمائی کہ لڑکا کہ جماع کر سکتا ہی مانند اوسکی وہ ہے کہ جماع کر سکی اور خواہش کری عورۃ کی اور حیا کری عورت مثل اوسکی سی اور شہوۃ معتبر ہے وقت چھونی اور نظر کرنیکی اور یہانتک کہ اگر پائی جاوین یہہ دو نو چیزین بغیر شہوۃ کی اور پہر شہوت ہو بعد چھوڑ دینی کی تو نہین متعلق ہوتی بسبب اسکی حرمت اور حد شہوۃ کی مرد مین یہہ ہی کہ کہڑا ہو ستر اوسکا یا زیادہ کہڑا ہو یعنی تندی ہو اگر پہلی سی کہڑا تہا و ہو الصحیح و علیہ الفتوے پس جبکا کہڑا ہوا ستر پس طلب کیا بیوی اپنی کو اور داخل کیا ستر کو درمیان دونون رانون بیٹی اپنی کی پس نہین حرام ہوتی اوسپر مان اوسکی جبتک کہ نہ زیادہ کہڑا ہوا اور یہہ حد شہوت کی جب ہی کہ ہو وہ جوان قادر جماع پر اور اگر ہو بڈہا یا نامرد تو اوسکی حد شہوۃ کی یہہ ہی کہ حرکت کری دل اوسکا ساتھہ خواہش کرنیکی اگر نہو حرکت کرنیوالا پہلی اسکی اور اگر تہا حرکت کرنیوالا پہلی سے تو زیادہ ہو خواہش اور حد عورتون کی شہوت اور ستر کٹنی ہوئی رونکی شہوت کی یہہ ہی کہ خواہش ہو دلمین اور لذت حاصل ہو ساتھہ چھونی وغیرہ کی اگر نہ تہی خواہش وغیرہ پہلی سی اور اگر نہی پہلی سی تو زیادہ ہوا اور ہونا شہوۃ کا ایک کو دونون مین سی کفایت کرتا ہی حرمت مین اور چھونی وغیرہ سی جو حرمت ثابت ہوتی ہی شرط اوسمین یہہ ہی کہ نہ منزل ہو یہان تک کہ اگر منزل ہوا وقت چھونی کی یا دیکھنی کی تو نہین ثابت ہوگی ساتھہ اوسکی

حرمت مصاہرۃ کی وعلیہ الفتوی اسلیے کہ ظاہر ہوا ساتھہ منزل ہونی کی کہ یہہ چھونا باعث نہین ہوا ہی جماع کا اور اگر دیکھی متعمد عورۃ کی نہین ثابت ہوتی ساتھہ اوسکی حرمت مصاہرۃ کی اور اسیطرح اگر بدفعلی کری عورۃ کی بچپی سی نہین ثابت ہوتی ساتھہ اسکی حرمت وہوالاصح وعلیہ الفتوی اور اگر جماع کری مردہ سے نہین ثابت ہوتی ساتھہ اوسکی حرمت اور اگر اقرار کیا ساتھہ حرمت مصاہرۃ کی اعتبار کیا جاویگا اوسکا اور تفریق کروادی جاویگی درمیان میان بیوی کے اور اسیطرح اگر نسبت کری اوسکو طرف ماقبل نکاح کی یعنی اگر کہی اپنی بیوی سی کہ جماع کیا تہا مینی تیری مان سی پہلی نکاح تیرسی کی تو اعتبار کیا جاوی گا اوسکا اور تفریق کروادیجاوی گی دونونمین ولیکن نہین تصدیق کیا جاویگا حق مہر مین یہانتک کہ واجب ہوگا مہر معین اور مداومت کرنی اس اقرار پر نہین ہے شرط یہانتک کہ اگر رجوع کری اس سے اور کہی جہوٹ کہا تہا مینی تو قاصی نہ سچ جانی اسکو ولیکن اگر جہوٹا ہوگا اپنی اقرار مین تو عنداللہ نہین حرام ہونیکی بیوی اوسکی اوسپر اور اگر کہی آدمی ایک عورت کو کہ یہہ مان میری ہی دودہ پلائی پہر ارادہ کری نکاح کرنیکا اوس سی بعد اسکی اور کہی کہ خطا کی مینی اسمین تو اوسکو جائز ہی نکاح کرنا اوس سے استحساناً اور اگر بوسہ لیا ایک عورۃ کا پہر کہا کہ نہین تہا یہہ شہوۃ سی یا چہوا اوسکو یا نظر کی طرف فرج اوسکی کی اور پہر کہا کہ نہین تہا یہہ شہوۃ سی تو بوسہ لینی مین فتوی دیا جاوی ساتھہ ثابت ہونی حرمت کی جب تک کہ ظاہر ہو کہ اوسنی بوسہ لیا بغیر شہوۃ کی اور چھونی اور نظر کرنی مین طرف فرج کی نہین فتوی دیا جاوے ساتھہ حرمت مگر کہ ظاہر ہو یہہ کہ اوسنی کی ہین یہہ چیزین ساتھہ شہوۃ کی اسلیے کہ اصل بوسہ لینی مین شہوۃ ہی بخلاف چھونی اور نظر کرنیکی اور یہہ جب ہی کہ چہوا ہو غیر فرج کو اور اگر فرج کو چہوا تہا تو نہ سچ جانا جاوی کہنا اوسکا اور اگر پکڑی چہاتی عورت کی اور کہا کہ نہ تہا یہہ شہوت سے تو نہ سچ جانا جاوے اور اسیطرح اگر سوار ہوا ساتھہ عورۃ کی جانور پر تو نہ سچ جانا جاوی بخلاف اسکی کہ چڑہا غور تکی پیٹھہ پر اور گذرا ساتھہ اوسکی پانی سی یعنی اوس صورتمین سچ جانین اسکی کہ ہر کو اور قبول کیجاوی گواہی اوپر اقرار کرنیکی ساتھہ چھونی کی اور بوسہ لینی کی ساتھہ شہوۃ کی اور قبول کیجاوی گواہی اوپر نفس چھونی اور بوسہ لینی کی ساتھہ شہوۃ کی اسلیے کہ شہوۃ ایسی چیز ہی کہ معلوم ہوجاتی ہی فی الجملہ یا تو ساتھہ حرکت کرنی عضو کی اوس شخص سی کہ حرکت کرتا ہی عضو اوسکا یا ساتھہ اور علامتون کی اوس شخص سے کہ نہین حرکت کرتا عضو اوسکا اور کہا قاضی علی سعدی نی کہ ایک نشئی والی نی بدن لگایا اپنا ساتھہ بدن بیٹی اپنی کی اور بوسہ لیا اوسکا اور قصد جماع کا کیا پس کہا اوسکی بیٹی نی کہ مین بیٹی تیری ہون پہر چہوڑ دیا اوسنی اوسکو تو حرام ہوجاتی ہی ماں اوسکی اور کہا گیا ایک شخص سے کہ کیا کیا تو نی اپنی ساس سے کہا اوسنی کہ جماع کیا مینے اوس سے ثابت ہوتی ہی حرمت مصاہرۃ کی اگرچہ دونون نی ازراہ ہنسی کی کہا تہا پس بعد اسکی اگر وہ کہی گا کہ مینی جہوٹ کہا تہا تو نہین سچ جانا جاویگا کہنا اوسکا اور ایک شخص کے ملک مین لونڈی تہی پس کہا اوسنی کہ صحبت کے مینی اس سے تو نہین حلال وہ اوسکی بیٹی کو اور اگر کسی اور کی لونڈی تہی اور اوسنی کہا کہ مینی صحبت کے اس سے تو جائز ہی اوسکی بیٹی کو کہ جہٹلاوے اوسکو اور صحبت کرے ہی اوس سے اگر حرام کیا چاہی لونڈی میراث باپ اپنی کی کو تو جائز ہے اوسکو صحبت کرنی اوس سے یہانتک کہ جانے کہ باپ نی صحبت کے ایک شخص نی نکاح کیا ایک عورۃ سی اس شرط پر کہ وہ باکرہ ہی پہر جب ارادہ کیا صحبت کرنی کا اوس سی پایا اوسکو غیر باکرہ پس کہا اوسنی کہ کسنی تو را کہ تیری باپ نی اگر تصدیق کیا اوسکو خاوند نی جدی ہوئی وہ اوسنی اور نہین ہے مہر واسطی اوسکی اور اگر جہٹلایا اوسکو پس وہ بیوی اوسکی ہی اگر دعوی کیا ایک عورۃ نی یہہ کہ چھونا خاوند کی بیٹی کا تہا شہوۃ سی تو نہ سچ جانا جاوی کہنا اوسکا اور اعتبار ہوگا خاوند کی بیٹی کی قول کا ایک شخص نے بوسہ لیا اپنی باپ کی بیوی کا ساتھہ شہوۃ کی یا بوسہ لیا باپ نی اپنی بیٹی کی بیوی کا ساتھہ شہوۃ کی اور بیوی حیز کی گئی ہی اور انکار کیا خاوند نی ہونی اوسکی کا ساتھہ شہوت کی تو قول خاوند کا معتبر ہوگا اور اگر تصدیق کریگا خاوند اوسکی واقع ہوگی فرقت اور واجب ہوگا مہر خاوند پر اور بہرلی خاوند مہر اوس سی کہ کی یہہ حرکت اگر قصد کیا تہا اسمیں فعل کی کرنیوالی نی فساد کا اور اگر نہین قصد کیا فساد کا تو نہ لی اور صحبت کرنی مین مہر لی اگرچہ قصد کیا تہا ساتھہ صحبت کرنیکی فساد کا اسلیے کہ اس صورت مین واجب ہوتی حد اور حد اور مال نہین جمع ہوتی نکاح کیا ایک شخص نی کسی کی لونڈی سی پہر لونڈی نی بوسہ لیا اپنی خاوند کی بیٹی کا پہلی دخول کی ساتھہ اسکی پس دعوی کیا خاوند نی کہ اوسنی بوسہ

لیا شہوۃ سی اور چھٹلایا اوسکو لونڈی کی مالک نی تو وہ جدی ہو جاویگی اپنی خاوند سی بسبب کہنی خاوند کی کہ اسنی بوسہ لیا شہوۃ سی اور لازم ہوگا خاوند پر ادا مہر بسبب چھٹلانی مالک کی اوسکو اور نہین قبول کیا جاویگا قول لونڈی کا اسمین اگر کہا اوسنی کہ بوسہ لیا مینی اوسکا ساتھہ شہوۃ کی اور اگر بکرا ایک عورۃ نی سترداماد لڑائی مین اوسکا کہا یہہ بغیر شہوۃ کی تو سچ جانا جاویگا کہنا اوسکا اور نکاح نہین جاتا رہتا بسبب حرمت مصاہرۃ کی اور دودہ پلانی کی بلکہ فاسد ہو جاتا سی بہانتک کہ اگر صحبت کی اوس سی خاوند نی پہلی تفریق کی ازراہ اشتباہ کی یا بغیر اشتباہ کی تو نہین واجب ہوتی اوسپر حد اور اگر بکارہ ہے ایک عورۃ سی یا چھوا اوسکو وغیرذلک پھر توبہ کی تو ہوگا محرم اوسکی بیٹی کی پس اسلیی کہ حرام ہوا اوسپر نکاح کرنا اوسکی بیٹی سی ہمیشہ کو اور یہہ پہل ہی اسپر کہ محرمیت ثابت ہوتی ہی ساتھہ جماع حرام کی اور ساتھہ اسیچیز کی کہ ثابت ہوتی ہی اون سی حرمت مصاہرۃ کی نہین مضائقہ اسکا کہ نکاح کری مرد ایک عورۃ سی اور نکاح کری اوسکا بیٹا اوسی عورت کی بیٹی سی یا اوسکی مان سی اگر لپٹا اپنی ستر کو کپڑے مین اور جماع کیا عورۃ سی اگر بہا کپڑا ایسا کہ نہین منع کرتا بہا پہنچنی حرارۃ کو طرف ستر اوسکی کی تو حلال ہوگی عورۃ خاوند اول پر اور اگر کپڑا ایسا ہا کہ بسبب اوسکی حرارۃ نہین پہنچتی تھی تو نہین حلال ہوگی اور تیسری قسم وہ ہی کہ حرام ہین بسبب دودہ پینی کی جو عورتین کہ حرام ہوتی ہین بسبب قرابۃ اور صہریۃ کی حرام ہوتی ہین بسبب علاقہ دودہ کی چنانچہ بیان مفصل اسکا آگی آتا ہی اور ہووے دودہ پینا اور بہت پینا جب ہو عمر شیرخوارگی مین تو متعلق ہوتی ہی ساتھہ اوسکی حرمت کی اور تھوڑی کی حد یہہ ہی کہ معلوم ہو پیٹ مین پہنچ جانا اوسکا اور عمر شیرخوارگی کی امام ابوحنیفہ کی نزدیک تیس مہینی ہین اور صاحبین کی نزدیک دو برس اگر دودہ پینا موقوف کیا اوسکی تحمر شیرخوارگی کی اندر پہر یا بعد اوسکی عمر شیرخوارگی کی ہی ہین تو وہ بہی دودہ پینا ہوا اسلیی کہ پایا گیا دودہ پلانا کی مدت مین اور جب تمام ہو چکی عمر شیرخوارگی کی تو نہین متعلق ہوتی حرمت بساتھہ دودہ بیٹی کی اور اجماع ہی علما کا اسپر کہ مدت شیرخوارگی کی بیچ مستحق ہونی اجرۃ دودہ پلانیکی اندازہ کی گئی ہی ساتھہ دو برس کی بہانتک کہ اگر مانگی مطلقہ لڑکی کی باپ سی بعد دو برس کی اجرۃ دودہ پلانیکی اور باپ انکار کری اوسکی دینی کا تو جبر کرنا نہین آتا اوسپر اور دو برس مین جبر کیا جاویگا اور یہہ حرمۃ جیسیکہ ثابت ہوتی ہی مان رضاعی یعنی دودہ پلانیوالیکی جانب مین ویسیہی ثابت ہوتی ہی باپ رضاعی کی جانب مین اور باپ رضاعی وہ ہی کہ دودہ اوترا بسبب صحبت کرنی اوسکی کی یعنی خاوند دودہ پلانی والی کا حرام ہین رضیع پر مان باپ رضاعی اوسکی اور اصول اونکی اور فروع اونکی خواہ نسبے ہون خواہ رضاعی بہانتک کہ مان رضاعی نی اگر بچہ جنا اوسکی باپ رضاعی سی یا غیر اوسکی سی پہلی اس دودہ پلانیکی یا بعد اسکی یا دودہ پلایا کسیکے لڑکیکو یا بچہ ہوا باپ رضاعی کی غیر مان رضاعی اوسکی سی پہلی اس دودہ پلانی کی یا بعد اوسکی پس سب بہائی اور بہن ہین رضیع کی اور اولاد اونکی بہتیجی اور بہانجی اوسکی ہونگی اور بہائی رضاعی باپکا چچا اوسکا ہوگا اور بہن اوسکی پہپی اوسکی اور بہائی مان رضاعی کا ماموں اوسکا اور بہن اوسکی خالہ اوسکی اور اسیطرح دادا اور دادی اور نانی رضاعی ہین اور ثابت ہوتی ہی حرمت مصاہرۃ کی دودہ پینی مین بہانتک کہ بیوی رضاعی باپ کی حرام ہی رضیع پر اور بیوی رضیع کی حرام ہی اوسکی باپ رضاعی پر اور اسی پر قیاس کر اور نکو مگر دو مسئلون مین ایک تو یہہ کہ نہین جائز مرد کو یہہ کہ نکاح کری اپنی نسبی بیٹی کی بہن سے اور دودہ کی علاقہ مین یہہ درست ہی اسلیی کہ اگر نسبی بیٹی کی بہن اگر اس سی ہوگی تو بیٹی اوسکی ہوگی اور اگر اس سی نہو کی تو بیسہ اسکی ہوگی اور دودہ کی علاقہ مین یہہ باتین نہین ہوتین بہانتک کہ اگر نسب مین بہی ایک بات ان دونون باتونمین سی نہین پائی جاویگی تو نکاح درست ہوگا مثلاً ایک لونڈی تھی دو شریکونمین اوسنی بچا جنا اور دونون شریکون نی دعوی کیا اوسکا بہانتک کہ ثابت ہوا نسب دونون سی اور ہر ایک شریک کی ایک ایک بیٹی ہی اور عورت سی تو جائز نہی ہر ایک شریک کو یہہ کہ نکاح کری دوسری کی بیٹی سی اسلیی کہ اون باتونمین سی ایک بہی نہ پائی گئی اگرچہ ہوا ہر ایک شریک نکاح کرنیوالا اپنی نسبی بیٹی یا بہن سے اور دوسرا مسئلہ یہہ ہی کہ نہیں جائز مرد کو یہہ کہ نکاح کری اپنی نسبی بہائی کی مان سی اور یہہ جائز ہی دودہ کی علاقہ مین اسلیی کہ نسب مین اگر دونون بہائی ہونگی اسیطرح تو مان بہائی کی اوسکی بہی مان ہوگی اور اگر دونون سوتیلی بہائی ہونگی تو مان بہائی کی اوسکی باپ کی بیوی ہوگی اور یہہ باتین دودہ کی علاقہ مین نہین

ہونگین اور حلال ہوتی ہی بہن جورو شریک بہائیکی جیسیکہ حلال ہوتی ہی نسب مین متلاً زید کا سوتیلا بہائی عمرو ہی اور عمرو کی ایک بہن ہی اخیافی یعنی اوسکی باپ کی نطفہ سی نہین ہی کسی اور سی ہی اور مان دونون کی ایک ہی تو اوس سی حلال ہی نکاح کرنا عمر کی سوتیلی بہائی کو کہ زید ہی اور حلال ہی مان دودہ شریک بہائی کی اور حلال ہی مان چچا اور پھپی اور ماموں اور خالہ رضاعی کی اور جائز ہی نکاح کرنا ساتھہ مان پوتی رضاعی اپنی کی اور ساتھہ دادی اور نانی فرزند رضاعی کی اور جائز ہی نکاح کرنا فرزند رضاعی کی پھپی سی اور اوسکی بہن کی مان سی اور اوسکی بہانجی سی اور اوسکی پھپی کی بیٹی سی اور اسیطرح عورکو جائز ہی نکاح کرنا ساتھہ باپ پوتی رضاعی اپنی کی اور ساتھہ بہائی بیٹی رضاعی اپنی کی اور ساتھہ باپ پوتی رضاعی اپنی کی اور ساتھہ دادا اور ماموں فرزند رضاعی اپنی کی اور نہین جائز یہہ نسب سی جب طلاق دی مرد ایک عورکو اور وہ دودہ والی ہو پھر وہ نکاح کری اور خاوند سی بعد گذرنی عدت کی اور صحبت کری اوس سی خاوند دوسرا تو اجماع ہی علما کا اسپر کہ جب وہ جنی گی بچہ دوسرےسی تو دودہ دوسریکا ہوگا اور منقطع ہوگا دودہ اول کا اور اگر نہ حاملہ ہوگی دوسری سی تو دودہ اول کا ہوگا اور اگر حاملہ ہوئی دوسری سی ولیکن بچہ نہوا تو کہا ابو حنیفہ رح نی کہ دودہ ہوگا اول کا یہانتک جنی دوسرےسی ایک شخص نی نکاح کیا ایک عورت سی اور نہ جنی اوس سی کبھی پھر اوترا اوسکی دودہ اور پلایا اوسنی ایک لڑکیکو تو ہوگا وہ دودہ عمر تک نہ اوسکی خاوندکا یہانتک کہ نہین جانتا کہ ہوگی اوس لڑکی پر اولاد اوس شخص کے کہ غیر اس عورت سی ہوگی ایک شخص نی زنا کیا ایک عورت سے پس جنی اوس سے اور دودہ پلایا ایک لڑکیکو تو نہین جائز اوس زانی کو اور اوسکی باپ دادون کو اور اوسکی اولاد کو نکاح کرنا لڑکی سی اور جائز ہی زانی کی چچا کو اور اوسکی ماموںکو نکاح کرنا اوس لڑکی سی مانند اوس لڑکی کی کہ زنا سی اور اگر جماع کیا ایک عورت سی ساتھہ شبہہ کی اور حاملہ ہوئی وہ اوس سی پھر دودہ پلایا اوسنی ایک لڑکی کو تو وہ بیٹا ہی رضاعی جماع کرنیوالیکا اور اسے قیاس پر جہان کہ ثابت ہوگا نسب لڑکیکا جماع کرنیوالی سی ثابت ہوگا اوس سی علاقہ دودہ کا اور جہان کہین کہ نہین ثابت ہوگا نسب لڑکیکا جماع کرنیوالی سی ثابت ہوگا دودہ مان کی طرفسی ایک شخص نی نکاح کیا ایک عورۃ سی پھر جنی اوس سی بچہ اور دودہ پلایا اپنی لڑکی کو پھر خشک ہوگیا دودہ اوسکا پھر اوترا دودہ اوسکی بعد اوسکی پس پلایا اوسنی ایک لڑکی کو تو جائز ہی اس لڑکی کو نکاح کرنا اوس شخص کی اولاد سی کہ غیر اس دودہ پلانی والے سی ہو ایک باکرہ عورۃ نی نکاح نہ کیا تہا اور اسکی اوترآیا دودہ پس پلایا اوسنی دودہ ایک لڑکیکو تو ہوئی وہ مان رضاعی اوس لڑکیکی اور ثابت ہونگی تمام احکام دودہ کی درمیان اون دونون کی یہانتک کہ اگر نکاح کریگی وہ باکرہ کسی مرد سی پھر طلاق دیدیگا وہ اوسکا پہلی صحبت کرنیکی اوس سے تو جائز ہوگا اوسکو نکاح کرنا اوس لڑکی سی اور اگر طلاق دیگا اوسکو بعد صحبت کرنیکی تو نہین جائز ہوگا اوسکو نکاح کرنا اوس لڑکیسی اور اگر ایک لڑکی نہ پہنچی ہی نو برس کی عمر کو اور اوترآیا اوسکی دودہ پھر پلایا اوسنی دودہ ایک لڑکیکو تو نہین متعلق ہوتی بسبب اوسکی حرمت اور حرمت جب متعلق ہوتی ہی کہ اوتری نو برس کی عمر مین یا زیادہ اور اسیطرح اگر اوترآیا کرہ عورۃ کی چہاتیو مین پانی زرد تو نہین ثابت ہوتی اوسکی پلانی سی حرمت اگر ایک عورۃ نی چہاتی دی بچہ کی منہ مین اور معلوم نہوا اوسکو چوسنا دودہ کا تو نہین حکم دیا جاویگا حرمت کا بسبب شک کی لیکن ازراہ احتیاط کی ثابت ہوگی حرمت گیا پانی بچہ کی منہ مین پانی زرد چہاتی سی ثابت ہوگی حرمت دودہ پینی کی اسلیی کہ وہ دودہ ہی کہ بدل گیا ہی رنگ اوسکا اگر اوترا ایک مرد کی دودہ پس پلایا اوسنی ایک بچہ کو تو نہین ثابت ہوگی حرمت بسبب اوسکی دودہ پینی کی اور دودہ عورت زندہ اور مرد یکا برابر ہی اس حرمت مین اور اگر دو لڑکی ایک جانور کا دودہ پیوین تو نہین ثابت ہوتی بسبب اسکی حرمت اور دودہ پینا دار الاسلام مین اور دار الحرب مین برابر ہی یہانتک کہ اگر دودہ پلایا گیا دار الحرب مین اور اسلام لائی وہ یا نکلی طرف دار الاسلام کی ثابت ہونگی احکام دودہ پینی کی آپسمین اور جیسیکہ ثابت ہوتی ہی حرمت ساتھہ دودہ پینی کی چہاتی سی ثابت ہوتی ہی ساتھہ دودہ ڈالدینی کی منہ مین اور ناک مین نچوڑنیکی اور نہین ثابت ہوتی حرمت ساتھہ دودہ ڈالنی کی کانو نہین اور حقنہ مین اور سعوط ذکر مین اور مقعد مین اور زخم دماغ مین اور پیٹ کی زخم مین اگرچہ پہنچ جاوی دماغ مین اور پیٹ مین

یہہ ظاہر الروایت ہی اور امام محمد کی نزدیک ہتنہ سی بہی ثابت ہو جاتی ہی اور اگر مل جاوی دودہ کہانی مین پس اگر آگ پر رکہا گیا کہانا اور پک گیا یہانتک کہ متغیر ہوگیا دودہ پس نہین حرام ہوتا برابر ہی کہ ہو دودہ غالب یا مغلوب اور اگر آگ پر نہ رکہا گیا تو اگر ہوگا طعام غالب نہین ثابت ہونیکی اوس سی بہی حرمت اور اگر دودہ غالب ہوگا تو بہی نہین ثابت ہوگی حرمت امام ابوحنیفہ کی نزدیک اسلیے کہ جب پتلی چیز مثلی ایک بستہ چیز مین ہوگئی پتلی تابع اوس بستہ کی پس نکل گئی اوس سی کہ ہو مشروب یعنی پینی کی لائق نرہی یہانتک کہ کہانی کہ لائق ہی طعامی اگر ہوگا کہانا تہوڑا اور باقی رہی دودہ لائق پینی کی ثابت ہوتی ہی بسبب اسکی حرمت دودہ کی اور اگر مل گیا دودہ آدمی کا ساتہہ دودہ بکری کی اور دودہ آدمی کا غالب ہی ثابت ہوگئی حرمت اور اسیطرح اگر بہگوئی عورۃ نی روٹی اپنی دودہ مین اور خذ کیا روٹی نی دودہ کو یا گہولی ستو اپنی دودہ مین اگر پیا جاوی گا اوسمین مزا دودہ کا تو ثابت ہوگی حرمت یہہ جب ہی کہ کہاوی طعام لقمہ پس اگر گہونٹ گہونٹ پیوی ثابت ہوگی حرمت اور اگر ملا دودہ عورت کا ساتہہ پانی یا دوا کی یا دودہ جانور کی پس اعتبار غالب کا ہی اور اسیطرح اگر مل دودہ ہر پتلی چیز مین اور بستہ مین تو اعتبار غالب کا ہی اور تفسیر غلبہ کی یہہ ہی کہ معلوم ہو اوس سی مزا اوسکا اور بو اوسکی اور رنگ اوسکا یا ایک چیز ان چیزون مین سی اور اگر برابر ہو دودہ اور دوسری چیز تو واجب ہی ثابت ہونا حرمت کا اسلیے کہ دودہ مغلوب نہوا اور اگر مل دودہ دو عورتون کا تو متعلق ہوتی ہی حرمت ساتہہ اغلب اونکی کی نزدیک امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف کی اور کہا محمد رح نی کہ متعلق ہوتی ہی حرمت ساتہہ دونون کی بہر کیف اور یہہ ایک روایت ابوحنیفہ سی بہی ہی اور یہی روایت ظاہر تر اور بہت احتیاط کی ہی اگر دو نو عورتون کی دودہ برابر ہون تو متعلق ہوتی ہی حرمت ساتہہ دونو کی اجماعا اور اگر کیا جاوی دودہ چہاچہ یا دہی یا چگا یا پنیر یا مانند اسکی کی اور کہاوی اوسکو لڑکا تو نہین ثابت ہوتی حرمت اسلیے کہ اسکو دودہ پینا نہین کہتی اور ایک لڑکی کو دودہ پلایا کسی عورۃ نی کا نون والیونمین سی لیکن معلوم نہین کہ کس نے پلایا پہر نکاح کیا اوس سی ایک مرد نی اوس کا نون والیونمین سی تو درست ہی اور واجب ہی عورتون پر یہہ کہ نہ دودہ پلایا کرین ہرلڑکیکو بغیر ضرورۃ کی اور اگر کرین یہہ تو یاد رکہین یا کہہ کہین اور نہین فرق حرام ہونی مین درمیان دودہ پلانی بالفعل کی اور پرانی کی اگر ایک شخص نے نکاح کیا ایک لڑکی شیر خوارہ سی پہر آئی ماں خاوند کی نسبی یا رضاعی یا پہر ہاپسکی یا بیٹی اوسکی اور دودہ پلایا اوس لڑکیکو تو وہ حرام ہوگئی اوسپر اور واجب ہوا اوسطی اوسکی خاوند پر آدہا مہر اور خاوند پر لیوی مہر مرضعہ سی اگر قصد کیا تہا اسنی فساد کا اور اگر قصد نہین کیا تہا فساد کا تو نہ لیوی اور اگر نکاح کیا دو چہوٹی لڑکیون نے دودہ پیتی ہوئونسی پہر آئی ایک جنبیہ عورت اور دودہ پلایا اون دونون کو معا یا اگی پیچی حرام ہوئین دونون اوسپر اور جائز ہی اسکو نکاح کرنا ایک سی اون دونو نمین سی جس سی چاہی اور اگر ہون تین اور دودہ پلاوی اونکو معا حرام ہونگی اوسپر تینون اور جائز ہی اسکو نکاح کرنا ایک سی اونمین سی جس سی چاہی اور اگر دودہ پلاوی اون تینونکو اگی پیچی تو حرام ہونگی اوسپر دو پہلی اور ہوگی تیسری بیوی اوسکی اور اسیطرح اگر دو کو دودہ پلایا معا پہر تیسریکو حرام ہوئین دونون اور تیسری بیوی اوسکی ہی اور اگر دودہ پلایا پہلی کو پہر دو کو معا حرام ہوئین تینون اور واجب ہوگا خاوند پر واسطی ہر ایک کی اونمین سی آدہا مہر اور ہر لیوی مہر مرضعہ سے اگر قصد کیا تہا اوسنی فساد کا اور اگر چار لڑکیان نکاح مین تہین اور اونکو دودہ پلایا معا اگی پیچی فاسد ہوا نکاح سبکا اور اسیطرح اگر دودہ پلایا ایک کو پہر تین کو معا حرام ہوئین چلدون اور اگر دو دو پلایا تین کو اونمین سی معا پہر دودہ پلایا چوتہی کو نہین حرام ہوی چوتہی اور اگر نکاح کیا ایک شخص نے ایک چہوٹی لڑکی سے اور ایک بڑی سی پہر دودہ پلایا بڑی نی چہوٹی کو حرام ہوئین دونون خاوند پر پہر اگر نہین صحبت کی تہی بڑی سی نہین مہر دینا آویگا اوسکو اور چہوٹی کو آدہا مہر دینا آویگا اور پہر لیوے خاوند آدہا مہر بڑی سی اگر ارادہ کیا تہا اوسنی فساد کا اور اگر نہین ارادہ کیا تہا فساد کا تو نہین لینا آویگا اوس سی کچہہ اگرچہ جانتی تہی بڑی یہہ کہ چہوٹی بیوی اوسکی ہی اور دودہ پلانا ثابت ہوتا ہی ساتہہ ایک امر کی دو امرد نمین سی ایک تو اقرار سی اور دوسری گواہی سی اور نہین قبول کیجاتی گواہی دودہ کی مقدمین مگر دو مردون یا ایک مرد اور دو عورتون کی کہ عادل ہون اور نہین ہوتی فرقت مگر ساتہہ تفریق قاضی کی اور جبکہ گواہی دین دودہ پینی کی دو مرد عادل یا ایک مرد اور دو عورتین اور تفریق کردی قاضی نی میان میان بیوی کی پس اگر ہو تفریق پہلی صحبت کرنیکی عورتسی تو نہین ہے واسطی عورتکی کچہہ اور اگر ہو بعد صحبت کرنیکی تو واجب ہوگا

جوکہ کم ہو مہر معین اور مہر مثل مین سی اور نہین واجب ہوگا نفقہ اور جگہہ ہنی کی اور اگر گواہی دین دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتین بعد نکاح کی سامنی بیوی کی نہین لائق ہے بیوی کو رہنا پاس خاوند کی اسلیے کہ یہہ گواہی اگر قائم ہوتی نزدیک قاضی کی تو ثابت ہوجاتا دودہ پینا پس اسیطرح جبکہ قائم ہوتی نزدیک عورت کی اور اگر ایک خبر دی اوسکی دلمین آوی کہ یہہ سچا ہی تو اولی ہی پرہیز کرنا واجب نہین بائی جاوی خبر دینی پہلی عقد کی یا پیچھی عقد کی اور اگر نکاح کیا ایک خورتسی پس کہا ایک اور عورۃ فی کہ مینی تم دونو نکو دودہ پلایا ہی تو اسکی چار صورتین ہین اگر سچ مانا کہنا اوس عورۃ کا میان بیوی فی تو فاسد ہوا نکاح اور نہین مہر واسطی بیوی کی اگر صحبت نہین کی ہی اوس نے اگرچہ پیا دونون فی اوسکو تو نکاح قائم ہی لیکن اگر وہ خبر دینی والی عادلہ ہی تو اولی یہہ ہے کہ چھوڑدی اوسکو اور جب چھوڑدی تو اولی یہہ ہے کہ دیوی اوسکو آدہا مہر اگر موجل ہے پہلی صحبت کرنیکی اور اس عورۃ کو افضل یہہ ہے کہ نہ لی اوس سے کچھہ اور اگر ہو یہہ بعد صحبت کرنیکی تو افضل خاوند کو یہہ ہے کہ دیوی اوسکو پورا مہر اور نفقہ اور جگہہ ہنی کی اور عورۃ کو افضل یہہ ہے کہ لیوی جوکہ کم ہو مہر مثل اور مہر معین مین سی اور نہ لیوی نفقہ اور جگہہ ہنی کی اور اگر اوسکو طلاق نہین دی ہی تو جائز ہی اوسکو رہنا پاس خاوند کی اور اسیطرح اگر اوسنے چھوڑ دیا اوسکو اگر گواہی دین دو عورتین یا ایک مرد اور ایک عورۃ یا دو مرد غیر عادل یا ایک مرد اور دو عورتین غیر عادل اور اگر سچ مانا کہنا اونکا مردنی اور جہٹلایا اوسکو عورۃ فی تو فاسد ہو نکاح اور مہر دینا آویگا اور اگر سچ مانا عورۃ فی کہنا اوسکا اور جہٹلایا اوسکو مردنی تو نکاح قائم ہی لیکن لازم ہی عورۃ کو کہ قسم دی خاوند کو اور تفریق کیجاوی اگر انکار کری خاوند قسم سی اور اگر نکاح کیا ایک عورۃ سی پہر کیا بعد نکاح کی کہ یہہ بہن میری ہی رضاعی یا مانند اسکی کہا پہر کہا کہ وہم ہوا تہا مجکو جو کہا مینی اسطرح نہین ہے نہ تفریق کیجاوی درمیان انکی ازراہ استحسان کی اور اگر ثابت رہا اس کہنی پر اور کہا کہ حق ہی جو کہا تہا مینی تفریق کیجاوی درمیان اونکی اور اگر مکر جاوی بعد اوسکی تو نہین نفع دیگا اوسکو مکرنا اوسکا اور اگر عورۃ فی تصدیق کی مرد کی تو نہین مہر واسطی اوس عورت کی اور اگر جہٹلایا عورۃ فی اوسکو تو عورت کو آدہا مہر دینا آویگا اور اگر صحبت کی ہی اوس نے تو اوسکو دینا آویگا تمام مہر اور نفقہ اور جگہہ ہنی کی اگر جہٹلایا یا ہنا عورۃ فی اوسکو اور اگر تصدیق کی ہی عورۃ فی اوسکی تو اوسکو دینا آویگا جوکہ کم ہو مہر معین اور مہر مثل مین سی اور نہین واسطی اوسکی نفقہ اور جگہہ ہنی کی اور اگر اقرار کیا خاوند فی اسکا پہلی نکاح کی پس کہا کہ یہہ بہن یا مان میری ہی رضاعی پہر کہا کہ وہم ہوا تہا مجکو یا چوک گیا مین تو جائز ہی مرد کو نکاح کرنا اوس عورت سی اور اگر کہا کہ حق ہی جو کہ کہا تہا مینی نہین جائز نکاح کرنا اوس سے اور اگر کری نکاح تو تفریق کیجاوی میان بیوی اگر مکر گیا اقرار سی اور گواہی دی دو شخصون نے اقرار کی تو تفریق کیجاوی میان بیوی مین اور اگر اقرار کیا عورۃ فی کہ یہہ باپ میرا ہی رضاعی یا بہائی میرا ہی رضاعی یا بہتیجا میرا ہی رضاعی اور رانکار کیا مردنی پہر جہٹلایا عورۃ فی اپنی تئین اور کہا چوک گئی مین پہر نکاح کیا مردنی اوس سے تو نکاح جائز ہوا اور اسیطرح جائز ہی اگر نکاح کیا اوس عورۃ سی پہلی اس سی کہ وہ جہٹلادی اپنی تئین اور اگر کہا عورۃ فی ایک مرد کو کہ یہہ بیٹا میرا ہی رضاعی اور اصرار کیا عورۃ فی اسپر جائز ہی مرد کو نکاح کرنا اوس سے اور اگر اقرار کیا مردنی نسب کا پس کہا کہ یہہ بہن ہی میری نسبی یا مان میری ہی یا بیٹی میری ہی اور نہین واسطی عورت کی نسب معروف اور صلاحیت رکہتا ہی مرد اسکی کہ ہو وہ عورۃ مان یا بیٹی اوسکی تو وہ مرد پوچہا جاوی دوبارہ پس اگر کہا اوسنے کہ وہم ہوا تہا مجکو یا چوک گیا مین یا غلطی کی مینی تو نکاح دونو نکا بدستور رہیگا ازراہ استحسان کی اور اگر کہا مردنی کہ اقرار وہی ہی جو کہ کیا تہا مینی تو تفریق کیجاوے درمیان دونو نکی اور اگر مرد ایسا ہو کہ مثل اس عورۃ کی نہین پیدا ہوسکتی واسطی مثل اوسکی تو نہین ثابت ہوگا نسب اور نہ تفریق کیجاوی مرد عورتین اور اگر کہا مردنی واسطی عورۃ اپنی کی کہ یہہ بیٹی میری ہی نسبی اور ثابت رہا اوس کہنی پر اور واسطی عورۃ کی نسب معروف ہی تو نہین تفریق کیجاوی گی درمیان اونکی اور اسیطرح اگر کہا مردنی کہ یہہ مان میری ہی اور واسطی اوسکی مان معروف ہی اور ثابت رہا وہ اسپر نہ تفریق کیجاوی درمیان اونکی اور جو تہی قسم وہ عورتین ہین کہ حرام ہین ساتہہ جمع کرنی کی اور جمع کرنا دو قسم پر ہی جمع کرنا اجنبی عورتون کا اور جمع کرنا محرمونکا جمع کرنی اجنبیات کا بیان تو یہہ ہے کہ نہین درست مرد کو یہہ جمع کری زیادہ چار عورتون سی اور نہین جائز غلام کو یہہ کہ نکاح کری زیادہ دو عورتون سی اور جائز ہی مرد آزاد کو یہہ کہ حرم کری جتنی لونڈیونکو چاہی اگرچہ بہت ہون اور غلام کو نہین جائز ہی حرم کرنا اگرچہ اذن دی مالک اوسکا اور مرد آزاد کو جائز ہی نکاح کرنا چار عورتون سی آزاد ہون وہ یا لونڈیان ہون یا ملی جلی اور غلام کو جائز ہی نکاح کرنا دو عورتون سی آزاد ہون یا لونڈیان ہون یا ملی جلی اور

اگر نکاح کری حرآزاد پانچ عورتون سی آگی پیچھی جائز ہوگا نکاح چار پہلی کا اور نہین جائز ہوگا نکاح پانچوین کا اور اگر نکاح کری پانچ سی ایک عقد مین فاسد
ہوگا نکاح سبکا اور اسیطرح غلام جبکہ نکاح کری تین سی اور اگر نکاح کری حربی پانچ سی پھر مسلمان ہووین میان بیویان تو اگر نکاح کیا تہا انسی
آگی پیچھی جائز ہوگا نکاح چار پہلی کا اور تفریق کیجاویگی درمیان اسکی اور درمیان پانچوین کی اور اگر نکاح کیا اونسی اکہٹی تفریق کیجاوی درمیان
اوسکی اور درمیان سبکی اور جبکہ نکاح کیا ایک سی پھر چار سے جائز ہوگا نکاح ایک کا نہ اور دونکا اور اگر نکاح کیا ایک عورت نی دو خاوندونسی ایک
عقد مین پس اگر نہین واسطی ایک کی اونمین سی چار ہیویان تو جائز ہوا نکاح دو سرنکا اور بیان جمع کرنی محرمون کا پہلے ہے کہ نہ جمع کیجاوین دو بہنین
ساتہہ نکاح کی اور نہ صحبت کرنیکی ساتہہ ملک یمین کی برابر ہی کہ ہون دو بہنین نسبی یا رضاعی اور قاعدہ کلیہ اسمین یہہ ہی کہ جو دو عورتین ایسی
ہون کہ اگر ایک کو انمین سی مرد فرض کرین تو نہ جائز ہو نکاح درمیان اونکی بسبب دودہ پینی کی یا نسب کی تو اون عورتون کا جمع کرنا نہین
جائز پس نہین جائز جمع کرنا ایک عورت کا اور اوسکی پھوپی کا نسبی ہو یہہی یا رضاعی اور اسیطرح نہین جائز جمع کرنا ایک عورۃ کا اور اوسکی خالہ کا
اور مانند انکیکا اور جائز ہی جمع کرنا ایک عورت کا اور اوسکی خاوند کی بیٹی کا اسلیی کہ اگر عورت کو مرد فرض کرین تو حلال ہوگی اوسکی لیی بیٹی
اوسکی خاوند کی بخلاف عکس کے یعنی اگر بیٹی کو مرد فرض کرین تو اوسکی لیی نہین حلال ہوگی بیوی اوسکی باپ کی اور اسیطرح جائز ہی جمع کرنا ایک عورۃ
کا اور اوسکی لونڈی کا بشرطیکہ لونڈی سی پہلی نکاح کیا ہو پس اگر نکاح کری دو بہنون سی ایک عقد مین تفریق کیجاوی درمیان اونکی اور درمیان
مرد کی پھر اگر ہو تفریق پہلی دخول کی تو نہین دینا آدھا کو اونمین سی اگر ہو تفریق بعد دخول کی تو واجب ہوگا پورا ایک کی لیی اونمین سی جو کہ کم ہو مہر مثل اور
مہر معین مین سی اور اگر نکاح کیا دو بہنونسی دو عقدونمین تو نکاح پچھلی کا فاسد ہی اور واجب ہی خاوند پر یہہ کہ الگ ہو جاوی اوس سی اور اگر
قاضی کو اسکا علم ہو تو وہ تفریق کروا دی انمین پس اگر تفریق کری اس سی پہلی صحبت کرنیکی تو نہین ثابت ہوتی کوئی چیز احکام مین سی اور اگر
تفریق کری اس سی بعد صحبت کرنیکی تو اوسکی لیی مہر ہی اور واجب ہوگا جو کہ کم ہو مہر معین اور مہر مثل مین سی اور لازم ہوگی اوسپر عدۃ
اور ثابت ہوگا نسب اور الگ رہی مرد اپنی بیوی سی یہانتک کہ تمام ہو عدۃ اسکی بہن کی اگر نکاح کیا دو بہنونسی دو عقد دنمین اور معلوم نہین
کہ کس سی پہلی کیا تو حکم کیا جاوی خاوند کو اسکی بیان کرنیکا پس جو کچھہ بیان کری موافق اوسکی حکم کیا جاوی اور اگر بیان نہ کیا تو قاضی نفر تو
کرے درمیان خاوند کی اور اون دونون کی اور اون دونون کی لیی آدہا مہر ہی جبکہ ہو مہر اون دو نونکا برابر اور ہو مہر معین عقد مین اور ہو طلاق
پہلی دخول کی اور اگر ہون دونون مہر مختلف تو حکم کیا جاوی واسطی ہر ایک کی اون دونون مین سی ساتہہ چوتہائی مہر اوسکی کی اور اگر ہو
مہر معین عقد مین تو واجب ہوگا ایک جوڑہ واسطی دونون کی بدلی آدہی مہر کی اور اگر ہو فرقت بعد دخول کی تو واجب ہوگا واسطی ہر ایک کی مہر کا
کہا ابو جعفر ہندوانی نی کہ صورت مسئلہ کی یہہ ہی کہ جب دعوی کری ہر ایک بیوی پہلی نکاح بندہنی کی اور گواہ ہووین نہین اونکی لیی تو حکم
کیا جاوی واسطی دونون کی آدہی مہر کا اور اگر کہوین کہ نہین جانتی ہم کہ کسکا عقد پہلی ہوا تو حکم کیا جاوی کچھہ یہانتک کہ صلح کرین دونون
اور صورۃ صلح کرنیکی یہہ ہی کہ کہوین دونون بیویان آگی قاضی کی کہ واسطی ہماری خاوند پر مہر ہی اور یہہ حق ہم دونون سی باہر نہین
ہی پس صلح کرتی ہین ہم اوپر لینی آدہی مہر کی تو حکم کری قاضی اور اگر گواہ گذرانی ہر ایک بی بی اوپر پہلی نکاح ہونیکی تو خاوند پر آدہا مہر لازم ہوگا
درمیان دونون کی بالاتفاق اور یہہ سب احکام کہ ذکر کیی گئی درمیان دو بہنون کی ثابت ہین درمیان ہر عورت کی کہ نہین جائز جمع کرنا اوسکا
محرمونمین سی اگر ارادہ کری خاوند نکاح کرنیکا ایک سی اون دونمین سی بعد تفریق کی تو جائز ہی اوسکی لیی یہہ اگر ہو تفریق پہلی صحبت کرنیکی
اور اگر ہو بعد صحبت کرنیکی تو نہین جائز اوسکو یہہ یہانتک کہ گذر جاوی عدۃ دونون کی اونمین اگر ہو چکی عدۃ ایک کی اون دونون مین سی نہ دوسری

کی تو جائز ہی خاوند کو نکاح کرنا اوس عورت سی کہ عدۃ مین ہی نہ دوسرے سی جب تک کہ نہ ہو چکی عدۃ اوسکی کہ عدۃ مین ہی اور اگر صحبت کی ایک سے
اون دو نو نہین سی تو جائز ہی خاوند کو نکاح کرنا اوس سی تیسرے سی جب تک کہ نہو چکی عدۃ اوسکی کہ جس سے صحبت کی تہی اور اگر ہو چکی عدۃ اوسکی
تو جائز ہی خاوند کو یہہ کہ نکاح کری جس سی چاہی اون دو نو نہین سی اور نہین جائز جمع کرنا دو بہنون کا از روئی فائدہ او ٹہانیکی جیسکہ نہین جائز
جمع کرنا اوسکا از روی نکاح کرنیکی پس جبکہ مالک ہووی دو بہنو نکا تو جائز ہی اوسکو فائدہ او ٹہانا ایک سی اون دو نو نہین سی پس جبکہ فائدہ
او ٹہانا وی ایک سی تو نہین جائز اوسکو فائدہ او ٹہانا دوسری سی بعد اسکی یہانتک کہ حرام کری اوسکو اپنی پر اور اسیطرح اگر خریدی ایک لونڈی اور
صحبت کی اوس سی پہر خریدی بہن اوسکی تو جائز ہوگا اوسکو یہہ کہ صحبت کری پہلی سی اور نہین جائز ہوگا یہہ کہ صحبت کری دوسری جب تک کہ
نہ حرام کری پہلی کو اپنی پر اور حرام کرنا اوسکو یا تو ہونا ہی ساتہہ نکاح کردینی کی کسی سی یا ساتہہ نکالدینی کی اپنی ملک سی یا تو ساتہہ آزاد کردینی کے
یا ہبہ کردینی کی یا بیچ ڈالنی کی یا سر دیدینی کی یا مکاتب کردینی کی اور آزاد کرنا بعض کا مانند آزاد کرنی کل کی ہی اور اسیطرح ملک کردینا بعض کا
مانند ملک کردینی کل کی ہی اور اگر کہا کہ وہ مجہ پر حرام ہی تو نہین حلال ہوتی واسطی اوسکی دوسری مانند حیض اور نفاس اور احرام اور صیام کے
اور اگر صحبت کی دو بہنو نسی کہ اوسکی ملک مین ہین تو نہین جائز اوسکو صحبت کرنی ایک سی اون دو نون مین سی یہانتک کہ حرام کری دوسری کو
جسطرح کہ کہا ہمنی اور اگر بیچا ایک کو اون دو نو نہین سی یا نکاح کریا یا ہبہ کردیا۔ پہر پہیری کئی وہ طرف اوسکی بسبب عیب کے یا رجوع کی ہبہ مین یا طلاق
دی منکوحہ کو خاوند اوسکی نی اور ہو چکی عدۃ اوسکی نہ صحبت کری ایک سی اون دو نو نہین سی یہانتک کہ حرام کری دوسری کو اپنی پر اور اگر
نکاح کیا ایک لونڈی پس نہ صحبت کی اوس سی یہانتک کہ خریدا اوسکی بہن کو تو نہین جائز اوسکو فائدہ او ٹہانا خرید کی ہونی سی اسلیے کہ ذاش
ثابت ہوتا ہی واسطی اوسکی ساتہہ بغیر نکاح کی پس اگر صحبت کی اوس سی کہ خریدا تہا اوسکو پہر جمع کرنیوالا دو نو نکو فراش مین پس اگر نکاح کیا اپنی
لونڈی کی بہن سے ایسی لونڈی کی صحبت کی تہی پس سے صحیح ہوا نکاح اور جبکہ جائز ہوا نکاح و صحبت کری لونڈی ایسی اگرچہ نہ صحبت کی منکوحہ سی اور نہ صحبت کری منکوحہ سے مگر جبکہ
حرام کری لونڈی کو اپنی پر ساتہہ کسی سبب کے اسباب مذکورہ سی تو ہو موقوف صحبت کری منکوحہ سی اور صحبت کری منکوحہ سی اگر نہ صحبت کی تہی
لونڈی سی اور اگر نکاح فاسد کیا اپنی لونڈی کی بہن سی تو نہین حرام ہونیکی اوسپر لونڈی اوسکی کہ صحبت کرتا تہا اوس سی مگر جبکہ صحبت کریگا منکوحہ
سی تو اسوقت حرام ہوگی لونڈی کہ صحبت کرتا تہا اوس سی دو بہنون نی کہا ایک مرد سی کہ نکاح کیا ہمنی اپنا تجہی بدلی اتنی مہر کی اور نکلی دو نون
کلام اون دو نو نسی معا پس قبول کیا مرد نی نکاح ایک کا اون دو نو نہین سی تو وہ نکاح جائز ہوا اور اگر ابتدا کی خاوند نی پس کہا کہ نکاح کیا مینی تم دو نو
سی ہر ایک سی بدلی ہزار درہم کی پس کہا ایک نی کہ راضی ہوئی مین اور نکار کیا دوسری نی تو نکاح دو نون کی باطل ہوئی کہا امام محمد نی کہ ایک
مرد نی وکیل کیا ایک شخص کو اسپر کہ نکاح کری اوسکا ایک عورت سی اور وکیل کیا ایک اور شخص کو اسپر پس نکاح کیا اوسکا ہر ایک نی اون دو نو
مین سی ایک ایک عورت سی بغیر اذن اون عورتون کی اور وہ دو نون بہنین تہین رضاعی اور نکلی دو نون کلام معا پس دو نون نکاح باطل ہوئی
اور اسیطرح اگر ہوا ایک دو نو نکا خواں ساتہہ رضا عورت کی یا ہوئی دو نو نکاح ساتہہ رضا دو نو نکی نکاح کیا دو بہنو نسی اور ایک اون دو نو نہین سے
عدۃ مین تہی کسیکی یا منکوحہ تہی کسیکی صحیح ہوگا نکاح خانہ کا اور نہین صحیح نکاح کرنا بہن بیوی اپنی کی سی احوالین کہ بیوی عدۃ من ہو برابر ہی کہ عدۃ طلاق رجعی کی ہو
یا بائن کی یا مین طلاقون کی یا نکاح فاسد کی یا شبہ کی اور جیسکہ نہین جائز نکاح کرنا بیوی کی بہن سی بیوی کی عدت مین اسیطرح نہین جائز نکاح کرنا کسی محرم سے کہ
نہین جائز جمع کرنا اون دو نو نکا اور اسیطرح نہین حلال نکاح کرنا چار سی سوای اسکی اور اگر آزاد کری اپنی ام ولد کو تو نہین حلال اوسکو نکاح کرنا اوسکی
بہن سے یہانتک کہ ہو چکی عدۃ اوسکی اور حلال ہین چار سوای اوسکی امام اعظم رح کی نزدیک اور صاحبین کی نزدیک حلال ہی بہن بہی اگر کہا خاوند نی کہ جبر دی

تہی مجکو بیوی نی کہ ہوچکی عدۃ پر اگر ہوسکی یہہ ایسی مدت مدتین کہ نہین تمام ہوسکتی ہیچ مثال اسکی کی عدۃ تو نہ قبول کیا جاوی قول خاوند کا اور نہ قول ہیوکا اگر زید نے تہی اوسنی مکرمہہ کہ بیان کری بیوی اوسکو ساتہہ اوسچیز کی کہ محتمل ہی وہ چیز گذرنی عدۃ کہ مانند اسقاط حمل کی کہ بچہ اوسمین پورا ہوگیا ہو اور اگر ہو یہہ ایسی مدت مین کہ تمام ہوسکی ہیچ مثل اوسکی کی عدۃ اگر تصدیق کی عورۃ نی اوسکی یا چپ رہی یا غائب تہی پس جائز ہی خاوند کو نکاح کرنا اور دوسری یا بہن اوسکی سے اگر چاہے بہہ اور اسیطرح اگر جہٹلاوی عورۃ اوسکو ہماری علما کی نزدیک اور مرتدہ جبکہ چل جاوی دار الحرب مین تو جائز ہی اوسکی خاوند کو نکاح کرنا اوسکی بہن سے یہانتک تمام ہو عدۃ اوسکی کی جیسیکہ بعد مرنی اوسکی کی یہہ جائز نہین پہر اگر وہ آوی مسلمان ہوکر بعد نکاح کرنیکی اوسکی بہن سی نہین فاسد ہونیکا نکاح بہن کا اور اگر پہلی نکاح کرنیکی اوسکی بہن سے آدمی تو بہی نہین فاسد ہوتا نزدیک ابی حنیفہ رح کی اور نزدیک صاحبین کی نہین جائز اوسکو نکاح کرنا اوسکی بہن سے اور نہین جائز جمع کرنا اون دو عورتون کا کہ ہر ایک اون دونون مین سی بہی ہو دوسری کی اور نہین جائز جمع کرنا اون عورتون کا کہ ہر ایک اونمین سی خالہ ہو دوسری کی اور صورت اوسکی یہہ ہی کہ نکاح کرین دو شخص اسطرح کہ وہ ایکی انسی نکاح کری اور وہ اوسکی مان سی اور ان دونون کی ہان پیدا ہو دین بیٹیان تو وہ بیٹیان آپسمین ایک دوسری کی بہنی ہونگی اور اگر نکاح کرین دو شخص اسطرح کہ وہ اوسکی بیٹی سی نکاح کری اور وہ اوسکی بیٹی سی اور اونکی ہان پیدا ہو دین بیٹیان تو وہ بیٹیان آپسمین ایک دوسری کی خالہ ہونگی اور اگر نکاح کرین دو شخص نے ایک عورۃ سی کہ ملی ہوئی ہی ساتہہ محرمہ کی اور صورت اوسکی یہہ ہی کہ نکاح کیا دو عورتون سی کہ ایک اون دونونمین سی ایسی تہی کہ نہین حلال تہا اوس سے نکاح بسبب اسکی کہ محرمہ تہی یا خاوند والی تہی یا بت پرست تہی اور دوسری ایسی تہی کہ حلال تہا نکاح اوس سے تو صحیح ہوگا نکاح اوسکا کہ حلال تہی اور باطل ہوگا نکاح دوسریکا اور مہر معین سارا اوسکی لیی ہوگا کہ جائز ہوا نکاح اوس سے اور یہہ نزدیک ابو حنیفہ رح کی ہی اور اگر صحبت کی اوس سے کہ حلال نہین تہی تو اوسکو مہر مثل دینا آویگا جستقدر کہ ہو اور مہر معین سارا اوسکی لیی ہوگا کہ حلال تہی اور پانچوین قسم لونڈیان ہین کہ نکاح کی جاوین آزاد عورتون پر یا ساتہہ اونکی نہین جائز نکاح کرنا لونڈیسی آزاد عورۃ پر اور نہ ساتہہ اوسکی اور ویسا ہی حال مدبرہ اور ام ولد کا ہی اور اگر جمع کیا لونڈی اور آزاد عورۃ کو ایک عقد مین تو صحیح ہوگا نکاح آزاد کا و باطل ہوگا نکاح لونڈیکا اور یہہ جب ہے کہ صحیح ہو نکاح آزاد عورۃ کا تنہا پس اگر نہ صحیح ہوگا تو ملانا اوسکا بہی ساتہہ لونڈی کی نہین موجب ہوگا بطلان نکاح لونڈے کا اور اگر نکاح کیا لونڈیسی پہر آزاد سی تو صحیح ہوا نکاح دونونکا اور اگر نکاح کیا لونڈیسی آزاد عورہ پر کہ ہو وہ عدۃ مین طلاق بائن کی یا تین طلاقون کی تو نہین جائز ہوگا نکاح نزدیک ابو حنیفہ رح کی اور نزدیک صاحبین کے جائز ہوگا اور اگر آزاد عدۃ تین تہی طلاق رجعی کی تو نہین جائز ہوگا بالاتفاق اور اگر نکاح کیا لونڈیسی آزاد عورتسی اور آزاد عورۃ عدۃ مین تہے نکاح فاسد کی یا وطی بشبہہ کے تو جائز ہوگا نکاح لونڈیکا اور اگر نکاح کیا ایک شخص نے آزاد عورتسی ہیچ عدۃ لونڈیکی کہ وہ عدۃ تہی طلاق رجعی کی پہر رجوع کی لونڈیسی تو جائز ہی ایک غلام فی نکاح کیا آزاد عورۃ سی اور صحبت کی اوس سے بغیر اذن مالک اپنی کی پہر نکاح کیا لونڈیسی بغیر اذن مالک اپنی کی پہر اجازت دی مالکنے دونون کی نکاح کی تو جائز ہوگا نکاح آزاد کا نہ لونڈیکا اور اگر نکاح کیا ایک لونڈیسی بغیر اذن مالک اوسکی کی اور صحبت نہین کی اوس سے پہر نکاح کیا آزاد عورۃ سی پہر اجازت دی مالک فی تو نہ جائز ہوا نکاح لونڈی کا اور اگر نکاح کیا لونڈیسی بغیر اذن اوسکی مالک کی پہر نکاح کیا لونڈیکی بیٹی سے اور وہ آزاد پہر اجازت دی مالک نی لونڈیکی نکاح کی تو جائز ہوا نکاح اوسکی بیٹی کا نہ اوسکا ایک شخص کے بیٹی ہی بالغہ اور لونڈی ہی بالغہ پس کہا اوسنی ایک شخص سے کہ تجکو میں نے دونونکا نکاح کردیا بدلی اتنی مہر کی اور قبول کیا خاوند نی نکاح لونڈیکا تو ہوگا باطل پہر اگر قبول کیا بعد اسکی نکاح آزاد کا تو جائز ہوگا اور جائز ہی نکاح کرنا لونڈیسی مسلمان ہو یا کتابی ہو اگرچہ قادر ہو آزاد کی نکاح کرنی پر لیکن اگر قدرت رکہتا ہو آزاد کی نکاح کی تو لونڈیسی نکاح کرنا مکروہ ہی اور اگر نکاح کیا چار لونڈیونسی اور پانچ آزاد عورتونسی ایک عقد مین تو صحیح ہوگا نکاح لونڈیونکا اور چوتہی قسم وہ عورتین حرام ہین کہ متعلق ہی ساتہہ اونکی حق غیر کا نہین جائز مرد کو نکاح کرنا کسیکے بیوی یا اوس سے کہ عدۃ مین ہو خواہ عدۃ طلاق کی ہو یا وفاۃ کی یا نکاح فاسد کی کہ صحبت واقع ہوئی اوسمین یا عدۃ ہو شبہہ نکاح کی اگر نکاح کیا منکوحہ غیر سی ازراہ انجانی کی پہر صحبت کی اوس سے واجب ہوگی عدۃ

اور اگر جانتا تھا کہ وہ منکوحہ غیر کی ہی نہیں اجب ہوگی عدہ یہانتک کہ نہیں حرام ہوگی خاوند پر صحبت کرنی اوسی اور جائز ہی صحبت عدہ کی لیی نکاح کرنا اوسی سے اوس صورتمین ہی کہ نہو وان کوئی مانع سوی عدہ کی + اور جائز ہی نکاح کرنا اوس عورت سی کہ حاملہ ہو زنا سی لیکن صحبت اوسکی جو چیزین کہ باعث ہین بسی حرام مثلاً عمری اوسی یہانتک کہ جنی نا اور اگر نکاح کیا ایک عورت سی اوس شخص نے کہ زنا کیا تھا اوسی اوسی اور ظاہر ہوا تھا اوسکو حمل پس نکاح جائز ہوا اور صحبت ہی کرنی اوسکو درست ہی اور مستحق ہوتی ہی عورت نفقہ کی ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سی پھر عورت کا حمل گرایا اور بچہ ایسا نکلا کہ اوسکی خلقت ظاہر نہی پس اگر وہ حمل گرا بعد نکاح کے چار مہینی مین یا زیادہ اتنی تو جائز ہوا نکاح اور اگر چار مہینی سی کم مین گرا تو نہ جائز ہوا اس لیے کہ خلقت بچہ کی نہین ظاہر ہوئی مگر ایک سو بیس روز مین اور حاملہ ثابت النسب سے نہین جائز نکاح اجماعاً اور ابو حنیفہ رح سی روایت ہی کہ اگر ہو حمل حربی سی جیسی کوئی عورت ہجرت کر کر آوی دار الحرب سے یا بند یمین آوی تو جائز ہی نکاح اوسی لیکن صحبت نکری اوسی یہانتک کہ وہ جنی نقل کے ہی یہ روایت ابو یوسف رح نی اور اس روایت پر اعتماد کیا طحاوی اور امام محمد رح نی روایت کیا ہی کہ نہین جائز نکاح اوسی اسپر اعتماد کیا ہی کرخی نی اور یہ صحیحتر اور قابل اعتماد کی ہی ایک شخص نے نکاح کر دیا اپنی ام ولد کا کسیسے اسحال مین کہ وہ حاملہ تہی اوسی سی نکاح اوسکا باطل ہوا اور اگر حاملہ نتہی تو صحیح ہوا نکاح اوسکا ایک شخص نی صحبت کیے اپنی لونڈی سی پھر نکاح کیا جائز ہوا نکاح کر دینا کہ اسکی مالک کو مستحب ہے کہ پھر اکروادی اوسی واسطی محافظت نطفہ اپنی کی اور جب جائز ہوا نکاح تو جائز ہی اوسی اوسکی خاوند کو صحبت کرنی اوسی پہلی استبرا کی نزدیک ابو حنیفہ اور ابو یوسف کی اور کہا امام محمد رح نی کہ نہین دوست کہتا مین یہ کہ صحبت کرے ہی اوسی یہانتک کہ استبرا کرے اوسی اور کہا فقیہ ابو اللیث نی کہ قول محمد رح کا قریب تر ہی طرف احتیاط کے اور اسپر عمل کرتی ہین ہم اور یہ خلاف اوس صورتمین ہی کہ نکاح کیا اوسکی مالک نی پہلی استبرا کی پس اگر استبرا کیا تھا اوسی پہلی نکاح کرنی اوسکیے تو جائز ہوگی صحبت کرنے خاوند کو بغیر استبرا کی اتفاقاً اور اگر دیکھا ایک عورت کو زنا کرتی ہوئی پھر نکاح کیا اوسی حلال ہوگی صحبت کرنی اوسی پہلی استبرا اوسکیے نزدیک ابو حنیفہ اور ابو یوسف رح کے اور کہا امام محمد رح نی کہ نہین دوست کہتا مین اوسکی لیی یہ کہ صحبت کرے ہی اوسی جبتک کہ نہ استبرا کری + باب نے اگر نکاح کیا اپنی بیٹی کی لونڈی سی جائز ہوا ہمارے نزدیک اور جائز ہی نکاح کرنا بندی سی غیر بندی پکڑ تو لیکو اگر وہ بندی مین آئی ہی تنہا بدون خاوند کی اور نکالی گئی طرف دار الاسلام کی اور نہین عدہ اوسپر اور سیکے جو عورت ہجرت کر کر آوی جائز ہوگا نکاح اوسکا اور نہین عدہ اوسپر نزدیک ابی حنیفہ رح کی اور صاحبین کے نزدیک اوسپر عدہ ہی اور نہین جائز نکاح اوسکا اور نہین خلاف اسمین کہ نہین واجب صحبت کرنے نی اوسی پہلی استبرا کی ساتھ ایک حیض کی اور سات نوعتم حرام ہین عورتین بسبب شرک کی نہین جائز نکاح کرنا مجوسیات سی اور بت پرستونسی اور بربریات مین اسمین آزاد اور لونڈیان اونکی اور داخل ہین بت پرستون مین یہودی والیان سبرج کی اور ستارونکی اور صورتون کی کہ اپنا جاتی ہین اونکی معطلہ اور زنادقہ اور باطنیہ اور باحیہ اور ہر ایسی مذہب والی کہ اعتقاد اوسکا سبب ہو کفر کا اور صحبت کرے ہی اپنی لونڈی شرکہ مجوسیہ سے اور جائز ہی مسلمان کو نکاح کرنا کتابیہ حربیہ اور ذمیہ سی آزاد ہو یا لونڈی ہو اور اولی یہ ہے کہ نکاح کرے ذمیہ نہ کہا جاوے جانور ذبح کیا ہوا اونکا مگر بضرورت پھر جبکہ نکاح کرے مسلمان کتابیہ سی تو پہنچتا ہی اوسکو منع کرنا کتابیہ کو نکلنی سی طرف عبادہ خانونکی کے اور پینی شراب کیسی اوسکی گھر مین اور نہ جبر کرے ہی اوسکو غسل پر بعد حیض و نفاس اور چاہیے کہ اور اگر نکاح کیا مسلمان نے کتابیہ حربیہ سی دار الحرب مین جائز ہوا نکال لیکن مکروہ ہی پس اگر نکلا ساتھ اوسکی طرف دار الاسلام کی نکاح باقی رہا اور اگر نکلیا یا مسلمان دار الحرب سے اور آوسکو وہین چھوڑا یا واقع ہوئی فرقت بسبب تباین دارین کے اور جو شخص کہ معتقد ہو دین آسمانی کا اور اوسکی واسطی کتاب آسمانی ہو مانند صحیفون ابراہیم اور شیث علیہ السلام کی زبور داؤد کی پس وہ اہل کتاب ہی پس جائز ہی نکاح کرنا اوسی اور کہا نا اونکی جانور ذبح کیی ہوئی کو اور جسکی ان باپ مین سی ایک کتابی ہو اور دوسرا مجوسی تو حکم اوسکا حکم اہل کتاب کا سا ہی + اور نکاح کیا مسلمان نے کتابیہ سی پھر وہ مجوسیہ ہو گئی تو حرام ہو گئی وہ اسپر اور فسخ ہوا نکاح اوسکا اور اگر نکاح کیا ہے دو بہنون سے پھر وہ نصرانیہ ہو گئی سنے نکاح کیا پھر وہ یہودیہ ہو گئی نہین فاسد ہوتا نکاح اوسکا اور اصل اسمین یہ ہے کہ ایک میان بیوی مین سی جب ایسا ہو جاوی کہ نکاح کیا جاوی تو نہ جائز ہو تو نکاح باطل ہوتا ہی پھر جبکہ فاسد ہوا نکاح بسبب مجوسی ہونیکی اگر ہوا فساد عدہ کی جانب سی تو ہو جاتا ہے

دینا آتا ہی اور نہ متعہ اگر موپہلی صحبت کرنیکی وس سے اور اگر بعد صحبت کرنیکی قسم ہوا سارا مہر دینا آویگا اور اگر ہوا فسا د جانب مرد کیسی تو اگر ہوا پہلی صحبت کرنیکی پس وسکو آدھا مہر دینا آویگا اگر تہا مہر معین نہین تہا تو واجب ہوگا متعہ اور اگر ہوا فسا د بعد صحبت کرنیکی تو واجب ہوگا مہر سارا اور نہین جائز ہی مرتد کو نکاح کرنا مرتد سی اور نہ مسلمہ سی اور نہ کافرہ اصلیہ سی ہ اور اسیطرح نہین جائز نکاح مرتدہ کا ساتہہ کسیکی ہ اور نہین جائز نکاح مسلمہ کا مشترک سی مرتد کو نکاح کرنا مرتد سی اور نہ مسلمہ سی اور نہ کافرہ اصلیہ سی ہ اور اسیطرح نہین جائز نکاح مرتدہ کا ساتہہ کسیکی ہ اور نہین جائز نکاح مسلمہ کا مشترک سی اور نہ کتابی سی ہ اور حلال ہی عورت بت پرست اور مجوسیہ ہر کافر کی بیی مگر مرتد کی بیی نہین جائز اور جائز ہی نکاح ذمیونکا بعض کا بعض سے اگرچہ مختلف ہون دین اور نہ کتابی سی ہ اور حلال ہی عورت بت پرست اور مجوسیہ ہر کافر کی بیی مگر مرتد کی بیی نہین جائز اور جائز ہی نکاح ذمیونکا بعض کا بعض سے اگرچہ مختلف ہون دین ونکی ہ اور جائز ہی نکاح کتابیہ کا مسلمہ پر اور مسلمہ کا کتابیہ پر اور یہہ دونون نوبت مقرر کرنمین برابر ہین ہ اور نہین قسم حرام ہین عورتین بسبب ملک کے نہین جائز عورت کو نکاح کرنا اپنی غلام سی اور نہ اوس غلام سی کہ مشترک ہو درمیان اوسکی اور درمیان غیر و سکیکی اور باطل ہوگا نکاح اگر آجا وی ملک مین نکاح پر اسطرح کہ مالک ہوجائے عورت کو نکاح کرنا اپنی غلام سی اور نہ اوس غلام سی کہ مشترک ہو درمیان اوسکی اور درمیان غیر و سکیکی اور باطل ہوگا نکاح اگر آجا وی ملک مین نکاح پر اسطرح کہ مالک ہوجائے بیان بیوین سے ایک و سمیکا یا بعض اوسیکا ہ اگر نکاح کری مرد اپنی لونڈیسی یا اوس لونڈیسی کہ مالک ہو بعض اوسکیکا تو نہین ہوتا یہہ نکاح ہ لکہا ہی علمانی کہ اس زمانہ مین دلی یہہ ہی کہ نکاح کر لیا کری اپنی لونڈیسی سلیی کہ شرائط لونڈی گری کی پائی جانا اس زمانہ مین مشکل ہی پس اگر ہوگی حرہ تو ہوگی صحبت حلال بسبب نکاح کی ہ اور اگر خرید امرد ازادی اپنی بیو یکو ساتہہ شرط خیار کی نہین باطل ہوگا نکاح اوسکا نزدیک ابو حنیفہ کی ہ اور نوین قسم حرام ہین عورتین بسبب طلاق تو کہ نہین حلال مرد کو نکاح کرنا اوس عورۃ ازادی کی ساتہہ کہ تین طلاقین دی ہون اوسکو پہلی صحبت کرنی دوسرے خاوند کی ہ اور نہین حلال نکاح کرنا اوس لونڈیسی کہ اوسکو دو طلاقین دین ہون اور جیسکہ نہین جائز ہی اوسکو نکاح کرنا اوس سے نہین درست اوسکو صحبت کرنی اوس سے ساتہہ ملک یمین کے ہ اور اگر نکاح کیا لونڈیسی بہرہ دو طلاقین دین اوسکو بہرخریدا اوسکو ازاد کیا اوسکو نہین حلال مرد کو نکاح کرنا اوس سے یہانتک کہ نکاح کری غیر اوسکا اور صحبت کری اوس سے اور طلاق دی اوسکو اور ہوچکی عدۃ اوسکی **مسائل متفرقہ** نکاح متعہ کا باطل ہی نہین مفید حلت کو اور نہین واقع ہوگی اوسپر طلاق اور نہ ایلا اور نہ ظہار اور نہ وارث ہوتی ہین آپسمین ہ اور نکاح متعہ یہہ ہی کہ کہی مرد اوس عورۃ کو کہ خالی ہو موانع سی تمتع یعنی فائدہ اوہا سے کا ساتہہ تیری مدۃ دس روز تک مثلاً یا کہی چند روز یا کہی تمتع یعنی بہرہ مند کر مجکو نفس اپنی سی چند روز یا دس روز یا زیادہ ذکر کری دونونکا عوض اتنی مال کی ہ اور نکاح موقت بہی باطل ہی اور نہین ہی فرق درمیان مدۃ دراز کی اور کم مدۃ کی اور نہ درمیان مدۃ معلومہ کی اور مجہولہ کی ہ اور اگر ذکر کرین دونون ایسی مدۃ کہ یقین ہی ہوتی ہے تک دونون نہین جیتے کی مثلاً ہزار برس کی قید لگاوین تو ہوجاویگا نکاح اور باطل ہوگی شرط جیسکہ اگر نکاح کرنا اوس سے قائم ہونی قیامت تک یا نکلنی دجال تک یا اوترنی عیسیٰ تک ہ اور اگر نکاح کیا ایک عورۃ سی مطلق اور اوسکی نیت مین یہہ ہی کہ رہونگا اوسکی ساتہہ ایک مدۃ تک کہ نیت مین ہی تو نکاح صحیح ہوا ہ اور اگر نکاح کیا ایک عورتسی اس شرط پر کہ طلاق دیدونگا اوسکو بعد ایک مہینی کی پس یہہ جائز ہی ہ اور نہین مضائقہ ساتہہ نکاح کرنی نہاریات کی اور دو یہہ ہی کہ نکاح کرے ایک عورتسی اس شرط پر کہ بیٹہونگا ساتہہ تیری دنکو نہ رات کو ہ اور جائز ہی مرد و عورۃ احرام باندہی ہوؤنکو نکاح کرنا حالت احرام مین اور ایسی ہی جائز ہی ولی محرم کو نکاح کر دینا اوس عورۃ کا کہ یہہ ولی ہی اوسکا اور جو عورۃ کہ دعوی کری ایک مرد پر اپنی نکاح کا اور گذاری گواہ پس کر دی اوسکو قاضی بیوی اوسکی اور واپس دین اوسنی نکاح کیا تہا تو نہین مضائقہ اوسکو یہہ کہ رہوی ساتہہ مرد کی اور اگر عورۃ طلب کری مرد سی کرنا جماع کا جماع کری اوس سے اور یہہ نزدیک ابو حنیفہ رح کی ہی اور یہہ قول ابو یوسف رح کا ہی ہی ابتدا مین اور ابو یوسف کی قول آخر مین اور یہی ہی قول محمد رح کا نہین جائز اوسکو صحبت کرنی اوس سے پس کیجاویگی قضا بحکم قاضی کی اسلیی شرط کیا گیا ہی یہہ کہ ہو عورۃ محل النشار کی یہان تک کہ اگر ہو عورۃ خاوند والی یا غیر کی عدۃ مین یا اسنی اوسکو تین طلاقین دی ہون تو نہین جاری ہونگی قضا قاضی کی اور شرط کیا گیا ہی حاضر ہونا گواہونکا وقت قضا کی اگر شک کی نزدیک اور اگر مرد دعوی کری عورۃ پر نکاح کا تو اوسکا ہی حکم ایسا ہی اور اسیطرح اگر حکم کری قاضی طلاق کا ساتہہ گواہی جہوٹی کی باوجود جانی عورۃ کی تو حلال ہوگا عورۃ کو نکاح کرنا اوسی بعد عدۃ کی اور حلال ہوگا نکاح کرنا گواہ کو اوس سے اور حرام ہوگی عورۃ خاوند اول پر اور نزدیک ابی یوسف کی نہ حلال ہوگا نکاح کرنا اول

کی لیی ورنہ دوسیر کی لیی ورنزدیک صحیح حلال ہوگا نکاح اول کی لیی جب تک کہ نہ صحبت کریگا اوس سے دوسرا پس جبکہ صحبت کریگا اوس سے دوسرا حرام ہوئی کی اول پر واسطے واجب ہونے عدہ کے بہادر اور اوسکی لیی نہیں حلال ہوگا نکاح کہی تو خوشی کیا ایک مرد نی ایک عورت پر نکاح کا اور انکار کیا عورۃ نی پس صلم کی مرد نی عورت سی سور وپونپر مثلاً باین شرط کہ اقرار کرے عورۃ نکاح کا پہر اقرار کیا عورۃ نی پس یہہ مال لازم ہوگا اور یہہ اقرار بمنزلہ انشاء نکاح کی ہوگا پس اگر یہہ اقرار روبرو گواہونکی صحیح ہوگا نکاح اور جائز ہوگا عورۃ کو رہنا ساتہہ خاوند اپنی کی عند اللہ بہی اور اگر نہوا اقرار روبرو گواہونگی نہیں منعقد ہونیکا نکاح اور نہیں جائز ہوگا عورۃ کو رہنا ساتہہ خاوند اپنی کی ہو الصحیح للہ الحمد تمام ہوا بیان محرمات کا فتاوی عالم گیری سی **الفصل الاول** فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُجْمَعُ بَیْنَ الْمَرْاَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَیْنَ الْمَرْاَةِ وَخَالَتِهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جمع کیا جاوی درمیان عورتکی اور پہوپی اوسکیے اور نہ جمع کیا جاوی درمیان عورۃ کی وخالہ اوسکیے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف پہوپی اور خالہ سی عام پہوپی اور خالہ مراد ہین خواہ حقیقی ہون خواہ مجازی یعنی اوپر کی درجہ کی جیسی دادا کی بہن اور نانی کی بہن مثلاً بیطرح سی اور اوپر کی درجہ کی اور تخصیص پہوپی اور خالہ کی اتفاقی ہی اسلیی کہ اونہین کا حال پوچہا ہوگا اوسکی جواب مین یہہ فرمایا والا جمع کرنا اور بعضی عورتونکا بہی حرام ہی چنانچہ بیان اسکا قریب ہی فائدہ مین ہوچکا ع ع ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا یَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام ہوتی ہی سبب دودہ پینی کی وہ چیز کہ حرام ہوتی ہی جنی سی نقل کی یہہ بخاری نے ف یعنی دودہ کی پینی سی حرام ہوتی ہین جو کہ بسبب نسب کے حرام ہوتی ہین مگر کتنی ایک مسائل استثناء کیی گئی ہین اس سی یعنی کئی ایک صورتونمین فرق ہے درمیان نسب کی اور علاقہ دودہ کی چنانچہ بیان مفصل اسکا بڑی فائدہ مین ہوچکا اور کہا نووی نے کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ علاقہ دودہ سی حرام ہوتا ہی نکاح اور حلال ہوتی ہی نظر اور خلوۃ اور مسافرۃ لیکن نہین ترتب ہوتی اوسپر تمام احکام نسب کے پس نہین وارث ہوتی دونون انمین اور نہین واجب ہوتا کسپر ان دونونمین سی نفقہ دوسریکا اور نہین ازاد ہوتا اوسپر ساتہہ ملک کی اور نہین قطع ہوتا دودہ پلانی والیسی قصاص ساتہہ مار ڈالنی دودہ پینی والیکی پر دودہ دونون مانند اجنبیون کی ہین ان احکام مین ع ع وَعَنْهَا قَالَتْ جَاءَ عَلِیٌّ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَاسْتَاْذَنَ عَلَیَّ فَاَبَیْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ حَتّٰی اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ عَمُّكِ فَاْذَنِیْ لَهٗ قَالَتْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِی الْمَرْاَةُ وَلَمْ یُرْضِعْنِی الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ عَمُّكِ فَلْیَلِجْ عَلَیْكِ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا ضُرِبَ عَلَیْنَا الْحِجَابُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہا ایا چچا میرا انام اوسکا افلح بہائی ابوالقعیس کے کہ وہ نگہ تہی حضرت عائشہ کی اور دودہ پلایا مجکو عورۃ نی یعنی حاصل ہوا ہی دودہ پلانا مجکو عورۃ نی کی یعنی نہ جانب مرد کیسی پس گویا کہ گمان کیا تہا حضرت عائشہ نی کہ دودہ پلانا عورۃ کا نہین سرایت کرتا طرف مردونکی اوسپر حضرت نے فرمایا کہ چچا تیرا ہی شوق سی تیرے پاس آوی اسی معلوم ہوا کہ جیسی حرمت دودہ پینی کی دودہ پلانیوالی کی جانب مین ثابت ہوتی ہی ویسی ہی اوسکی خاوند کی جانب مین ہوتی ہی ع ع وَعَنْ عَلِیٍّ اَنَّهٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لَكَ فِیْ بِنْتِ عَمِّكَ حَمْزَةَ فَاِنَّهَا اَجْمَلُ فَتَاةٍ فِیْ قُرَیْشٍ فَقَالَ لَهٗ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ حَمْزَةَ اَخِیْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَاَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حضرت علی

سی کہا وہ نوفل نے کہا یا رسول اللہ کیا ہی خواہش تو یہ ہے بیچ بیٹی چچا اپنی کی کہ حمزہ ہین پس تحقیق وہ خوبصورت ہی جوان عورتون قریش کہین ہین پس فرمایا حضرت نے حضرت علی کو کہ کیا نہین جانتا تو کہ تحقیق حمزہ بھائی میرا ہی دودہ شریک اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے حرام کی بسبب دودہ پینی کی وہ چیز کہ حرام کی بسبب نسب کی نقل کی ہہ مسلم نے ف حضرت حمزہ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دودہ شریک بھائی یون ہوئی کہ ثویبہ لونڈی تہی ابولہب کی وہنی ول دودہ حضرت حمزہ کو پلایا اور بعد چار برس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پلایا اور ثویبہ نے جب خبر دی حضرت کی پیدا ہونیکی ابولہب کو تو ابولہب نے خوشی پیدا ہوئی ہتہیلی کہین سر لونڈی ثویبہ کو آزاد کردیا بسبب اسی خوشی کی کہ بیٹی ابولہب کو پیر کی دن مذابین تخفیف ہوتی ہی اسلیے کہ تولد حضرت کا پیر کی دن ہوا تہا اور دودہ حضرت کو چار عورتون نے پلایا حضرت کی والدہ نے اور خلیسہ نے اور ثویبہ نے اور ام ایمن نے کہ حضرت کی باپ کی لونڈی تہین ۞ ع ۞ مولانا ۞ وَعَنْ اُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ اِنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الرَّضْعَۃُ اَوِ الرَّضْعَتَانِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَائِشَۃَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّۃُ وَالْمَصَّتَانِ وَفِیْ اُخْرٰی لَا تُحَرِّمُ الْاِمْلَاجَۃُ وَالْاِمْلَاجَتَانِ اور روایت ہی ام فضل سی کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین حرام کرتا یعنی نکاح کو ایکبار دودہ پی لینا یا دو بار دودہ پی لینا یعنی ایکبار چوسنا اور دو بار چوسنا جیسا کہ کہا اور ہیچ روایت عائشہ کی یون ہی کہ فرمایا حضرت نے نہین حرام کرتا ایکبار چوسنا اور دو بار چوسنا اور روایت ام الفضل سی یون آئی ہی کہ فرمایا حضرت نے نہین حرام کرتا ایکبار داخل کرنا چھاتی کا یا دو بار داخل کرنا ہہ روایتین ہین مسلم کی ف ظاہر ان روایات سی سمجھا جاتا ہی کہ دو بار دودہ چوسنی سی نکاح نہین حرام ہوتا تین بار یا زیادہ چوسی تو حرام ہوتا ہی اور بعضی علمانی عمل ہی اسپر کیا اور ہماری نزدیک اور اکثر اہل علم کی نزدیک یہہ ہی کہ برابر ہی قلیل اور کثیر دودہ کا بشرطیکہ ہیچ مدت دودہ پینی کی یعنی کہ دو برس ہین اکثر دونکی نزدیک اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک اڑہائی برس اور دلیل انکی یہہ ہی کہ آیہ کلام اللہ کی وَاُمَّہٰتُکُمُ اللّٰاتِیْ اَرْضَعْنَکُمْ مطلق وارد ہوئی ہی یحرم من الرضاعۃ ما یحرم من الولادۃ اور امام شافعی نے کہا کہ پانچ بار سی کم چوسی تو حرام نہین ہوتا انکی دلیل حدیث ما بعد کی ہی ۞ ع ۞ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ فِیْمَا اُنْزِلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُوْمَاتٍ یُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُوْمَاتٍ فَتُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھِیَ فِیْمَا یُقْرَاُ مِنَ الْقُرْاٰنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہا بیچ اوسچیز کے کہ اوتاری گئی قرآنمین یہہ کلام کہ دس بار دودہ پینا کہ یقیناً معلوم ہو وجود اوسکا حرام کرتا ہی پہر منسوخ ہوا یہہ حکم ساتہہ پانچ بار دودہ پینی کی کہ معلوم ہو یعنی بعد اوسکی یہہ حکم اوترا کہ پینا پانچ بار کا کہ معلوم ہو حرام کرتا ہی اسی پہلا حکم منسوخ ہوا پہر وفات کیئی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حال آنکہ یہہ آیتہ پڑہی جاتی تہی قرآنمین نقل کی ہہ مسلم نے ف پہلی حکم ہی تہا کہ دس بار دودہ پینی تو حرام ہو پہر یہہ حکم منسوخ ہوا اور تلاوت ہی منسوخ ہوئی اور حکم ہوا کہ پانچ بار پینا حرام کرتا ہی پہر یہہ رہا قرآنمین حضرت عائشہ کی قراءۃ مین اور منسوخ ہوا پڑہنا اسکا اور صحابہ کی نزدیک اور امام شافعی کی نزدیک حکم اسکا باقی ہی اور تلاوت منسوخ ہے اور امام اعظم اور اور علماء کی نزدیک حکم ہی اسکا منسوخ ہوا ساتہہ آیتہ واُمہاتکم اللاتی ارضعنکم کی کہ مطلق وارد ہوئی ہی ۞ مولانا ۞ وَعَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْھَا وَعِنْدَھَا رَجُلٌ فَکَاَنَّہٗ کَرِہَ ذٰلِکَ فَقَالَتْ اِنَّہٗ اَخِیْ فَقَالَ اُنْظُرْنَ مَنْ اِخْوَانُکُنَّ فَاِنَّمَا الرَّضَاعَۃُ مِنَ الْمَجَاعَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئی اونکی پاس اور نزدیک اونکی تہا ایک شخص ہتہا پس گویا کہ مکروہ جانا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہا حضرت عائشہ نے کہ تحقیق یہہ شخص بھائی ہی میرا دودہ شریک فرمایا حضرت نے دیکہو یعنی سوچو اور پہچانو کہ کون سے بھائی تہارا پس سوا اسکی نہین کہ معتبر شرع مین دودہ پینا وقت بہوک کی ہی نقل کی ہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی دودہ پینا شرع مین وہ معتبر ہی کہ قائم مقام طعام کی ہو اور بہوک کو دفع کرتی اور یہہ بات خورد سالی مین ہوتی ہی پہلی تمام ہونی دو برس کی اکثر دونکی نزدیک اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک پہلی تمام ہونی اڑہائی برس کے اس مین بچہ طعام سی سیر نہین ہوتا سوای دودہ کی حاصل یہہ کہ حرمت دودہ پینی کی بڑی عمر مین نہین ثابت ہوتی اور وہ شخص کہ حضرت عائشہ کی پاس بیٹہا تہا اور اوسکو اونہون نے دودہ شریک بھائی

ف ہمارے نزدیک حدیث کی ہی کہ معتبر کرنا طلاق کتاب کی کو اور دلیل انکی حدیث حضرت عائشہ کی کہ دودہ ہی مطلق وارد ہوئی ہی

کہا اوسنی بڑی عمر مین دودہ پیا تہا اور کہتی ہین کہ مذہب عائشہ کا یہہ تہا کہ حرمت دودہ مینی کی بڑی عمر مین بہی حاصل ہو جاتی ہی ۱۲ ح ۱۲ وعن عقبة بن الحارث انه تزوج ابنة لابی اهاب بن عزیز فاتت امراة فقالت قد ارضعت عقبة والتی تزوج بها فقال لها عقبة ما اعلم انک ارضعتنی ولا اخبرتنی فارسل الی ابی اهاب فسالهم فقالوا ما علمنا ارضعت صاحبنا فرکب الی النبی صلی الله علیه وسلم بالمدینة فساله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم کیف وقد قیل ففارقها عقبة ونکحت زوجا غیره رواه البخاری اور روایت ہی عقبہ بیٹی حارث کیسی یہہ کہ اوسنی نکاح کیا بیٹی ابو اہاب بیٹی عزیز کیسی پہر آئی ایک عورة اور کہا کہ تحقیق دودہ پلایا مینی عقبہ کو اور اس عورت کو کہ نکاح کیا عقبہ نی اوس سے یعنی پس وہ عورة دودہ شریک بہن ہوئی عقبہ کی اور نکاح اونکا باطل ہوا پس کہا اوسکو عقبہ نی کہ نہین جانتا مین کہ تحقیق تو نی دودہ پلایا ہو مجکو اور نہ خبر دی تو نی مجکو یعنی پہلی ہی سے پس بہیجا عقبہ نی ایک شخص کو طرف لوگون ابی اہاب کی پس پوچہا اونسی کہ تمہاری لڑکی کو دودہ پلایا ہی اس عورة نی پس کہا اونہون نی نہین جانتی ہم کہ دودہ پلایا ہو اس عورة نی ہماری لڑکی کو پس سوار ہو کر چلی عقبہ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ رہتی مدینہ مین اور پوچہا حضرت سی حکم اس نکاح کا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کسطرح نکاح مین کہیگا اسکو احالانکہ تحقیق کہا گیا ہی کہ دودہ شریک بہن تیری ہی پس جدا کر دیا اوس عورة کو عقبہ نی اور نکاح کیا اوس عورة نی اور خاوند سی سوا اسکی نقل کی یہہ بخاری نی ف اس حدیث سی دلیل پکڑی ہی امام احمد نی کہ ایک عورة کی گواہی دودہ کی مقدمہ مین قبول ہی اور امام اعظم اور اکثر علما کی نزدیک ثبوت دودہ پلانیکا دو مردون یا ایک مرد اور دو عورتون عادل سی ہوتا ہی اور جواب اس حدیث کا وہ یہہ دیتی ہین کہ حضرت نی بنا بر احتیاط کی اور تقوی کی فرمایا کہ جمع رہنا ان دونو نکا مناسب نہین ۱۲ ح وعن ابی سعید الخدری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم حنین بعث جیشا الی اوطاس فلقوا عدوا فقاتلوهم فظهروا علیهم واصابوا لهم سبایا فکان ناس من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم تحرجوا من غشیانهن من اجل ازواجهن من المشرکین فانزل الله فی ذلک والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم ای فهن لکم حلال اذا انقضت عدتهن رواه مسلم اور روایت ہی ابی سعید سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن حنین کی بہیجا ایک لشکر طرف اوطاس کی کہ نام ہی ایک جگہہ کا نزدیک طائف کی پس ملی دشمنون سی لڑی دشمنون سی پس غالب آئی ہمنون پر اور پائی ہمنی اپنی بندی پس گویا کہ بعضی آدمیون نی صحابیون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیسی پرہیز کیا صحبت کرنی اون لونڈیون سی بسبب ہونی خاوندون اونکی کہ مشرک تہی پس اتاری اللہ تعالی نی اس مقدمہ مین یہہ آیة اور حرام کی گئی ہین تمپر عورتین خاوندوالیان مگر وہ عورتین کہ مالک ہوئی ہین تم تمہاری یعنی وہ لونڈیان کہ دار الحرب سی پکڑ لائی ہو اور ایمین اور اونکی خاوند دار الحرب مین موجود ہین پس یہہ لونڈیان اسطی تمہاری حلال ہین جسوقت کہ گذر جاوی عدة اونکی نقل کی یہہ مسلم نی ف عورة جو کسیکی نکاح مین ہو اوس سے اور کسیکو نکاح کرنا اور اپنی تصرف مین لانا درست نہین مگر کافرونکی مبیان کہ بندی مین پکڑی آوین اور خاوند اونکی دار الحرب مین موجود ہون تو اونکو اپنی تصرف مین لانا درست ہی جبکہ عدة اونکی گذر جاوی اور در عدة سی استبرا ہی یعنی اگر حاملہ ہو تو بچہ جن لی اور اگر حاملہ نہو تو ایک حیض گذر جاوی اگر حیض آتا ہو اوسکو والا ایک مہینا گذر جاوی پہر کہا طیبی نی کہ گئی ہین ابن عباس طرف اسکی کہ لونڈی خاوندوالی جبکہ بیچی جاوی تو ٹوٹ جاتا ہی نکاح اوسکا اور حلال ہوتی ہی حول لینی والیکو صحبت کرنی اوسکی بعد استبرا کی بسبب عام ہونی اس آیة کی اور در سبب علما کہتی ہین کہ نکاح اوسکا نہین ٹوٹتا ہی اور آیة خاص بندیکی حقمین نازل ہوئی ہی ۱۲ ع

الفصل الثانی

فصل دوسری وعن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی ان تنکح المراة علی عمتها او العمة علی بنت اخیها والمراة علی خالتها او الخالة علی بنت اختها لا تنکح الصغری علی الکبری ولا الکبری علی الصغری رواه الترمذی وابوداود والدارمی والنسائی وروایته الی قوله بنت اختها روایت ہی ابو ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا اس سے کہ نکاح کیجاوی عورة اوپر پہوپی اپنی کی یا بہتیجی اپنی کی اور منع فرمایا اس سے کہ

نکاح کیجاوی عورۃ اپنی خالہ پر یا خالا اپنی بھانجی پر نہ نکاح کیجاوی چھوٹی ناتی والی بڑی ناتیوالی پر اور نہ بڑی ناتی والی چھوٹی ناتی والی پر نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود
اور دارمی اور نسائی نی اور روایت نسائی کی حفظہ بنت اخہتا کہ ف نہ نکاح کی جاوی چھوٹی ناتی والی الزیہہ تاکید ہی پہلی حکم کی اور مراد چھوٹی ناتیوالی سے
بھتیجے اور بھانجی ہین اور مراد بڑی ناتی والی سی پہپی اور خالہ حاصل یہہ کہ خالہ کو بھانجی اور بھانجی کو خالہ پر اور بھتیجی کو پہپی پر اور پہپی کو بھتیجی پر جمع کرنا نکاح مین
درست نہین لیکن بعد طلاق دینی ایک کی انہین سے اور بعد گذرنی اوسکی عدۃ کی یا بعد مرنی اوسکی کی دوسریسی نکاح کرنا درست ہی شرح مولانا وعن البراء بن
عازب قال مر بی خالی ابو بردۃ بن نیار ومعہ لواء فقلت این تذہب فقال بعثنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی رجل تزوج امراۃ ابیہ
من بعدہ ابی اسحاق رواہ الترمذی وابو داود وفی روایۃ لہ وللنسائی وابن ماجۃ والدارمی فامرنی ان اضرب عنقہ واخذ مالہ وفی ہذہ الروایۃ فاعفی عنہ
عازب سے کہ کہا گذرا مجپر ماموں میرا ابو بردہ بن نیار اور تہا ساتہہ اوسکی نشان پس کہا مینی کہان جاتی ہو پس کہا بہیجا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم طرف ایک شخص کے کہ
نکاح کیا ہی اوسنی اپنی باپ کے بیوی سی الا اونمین حضرت کی پاس سر اوسکا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود وغی اور ایک روایت ابوداود کی مین اور نسائی اور ابن ماجہ
دارمی کی روایت مین یون آیا ہی کہ پس حکم کیا مجکو حضرت نی یہہ کہ ارونمین گردن اوسکی اور لی اونمین مال اوسکا اور اس روایت مین کہا چہا میرے بدلے ماموں میرے

ف پس اختلاف ہوا کہ ابو بردہ بن نیار ماموں ہی براء بن عازب کا یا چچا اوسکا اور تہا نشان ساتہہ اوسکی علامت کی لیے تا لوگ معلوم کرین کہ حضرت کا
بہیجا ہوا جانا ہی کام ذکر کیی گئی کی لیے اور کہا طیبی نے کہ حضرت نی جسکی گردن مارنیکا حکم کیا وہ اعتقاد کرتا تہا حلال ہونی نکاح کا باپکی بی بی کے ساتہہ جیسکہ اعتقاد تہا
اہل جاہلیت کا پس جو کوئی کہ اعتقاد کری حلال ہونی ایک چیز حرام کا وہ کافر ہوتا ہی اور جائز ہوتا ہی قتل کرنا اوسکا اور اوسکی مال کا ع وعن ام سلمۃ قالت
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحرم من الرضاع الا ما فتق الامعاء فی الثدی وکان قبل الفطام رواہ الترمذی ورواہ ایضا النسائی
سلم نی نہین حرام کرتی دودہ پینی سی کوئی قسم اوسکی مگر دودہ قسم کہ کہولی انتڑیونکو پہاڑ ڈالتا ہی چہاتیکی اور ہووی پہلی وقت دودہ چہڑانی دودہ کی نقل کی یہہ ترمذی نے ف
کہولی انتڑیونکو یعنی لڑکیکی انتڑیونکو مانند طعام کی اور واقع ہوا وسمین جگہ غذا کی اور یہہ نہین ہوتا مگر بیچ عمر شیر خوارگی کی کہ دو برس یا اڑہائی برس ہین مراد یہہ ہی کہ
حرمت بسبب دودہ پینی کی بڑی عمر مین یعنی بعد دو برس یا اڑہائی برس کی عمر کی ثابت نہین ہوتی بلکہ چہوٹی عمر مین یعنی دو برس یا اڑہائی برس کی عمر تک پیوی تو
ہوتی ہی اور یہہ جو کہا کہ بیچ پینی چہاتیکی مقصود اوسسے بیان کرنا واقع کا اور صورت دودہ پلانی کا ہی کہ چہاتی سی دودہ پلایا کرتی ہین والا شرط نہین ہے بیچ ثابت
ہونی حرمت دودہ پینی کی کہ چہاتیونسی دودہ پیوی یعنی برابر ہی کہ چہاتیسی دودہ پلاوی یا کسی چیز مین لیکر پلاوی مانند چمچہ وغیرہ کی حرمت ہر طرح ثابت ہوجاتی
ہی اور پہلی وقت چہاتانی دودہ کی یعنی شرع مین جو وقت چہاتانی کا مقرر ہی اوسسے پہلی ہو یہہ جملہ تاکید ہی بیان اوپر کی کلام کا اور فقہ مین لکہا ہی کہ نہین اعتبار
ہی دودہ چہاتیکا پہلی وقت معین کے یہانتک کہ اگر دودہ چہڑاوی بچہ کا پہلی وقت معین کے اور پہر دودہ پلاوی اوس مدت مین تو ثابت ہوتی ہی حرمت اور دودہ
پلانا بعد مدت معین کے درست نہین اسلیی کہ دودہ جزو آدمی کا ہی اور نفع اوٹہانا جزو آدمی کی سی بغیر ضرورۃ کی حرام ہی اور ضرورۃ اب رفع ہوگئی اور بنا بر اسیکی نہین جائز
بطور دوا کی استعمال کرنا آدمی کی دودہ کا اور اہل طب نے ثابت کیا ہی کہ بتی کا دودہ فائدہ کرتا ہی آنکہہ کو اور مشائخ نی اسمین اختلاف کیا ہی بعضون نی تو کہا کہ نہین جائز
ہی اور بعضون نے کہا جائز ہی جبکہ ظن غالب ہو کہ اسسے رمد جاتا رہی گا ع در مختار وعن حجاج بن حجاج الاسلمی عن ابیہ انہ قال یا رسول اللہ ما
یذہب عنی مذمۃ الرضاع فقال غرۃ عبد او امۃ رواہ الترمذی وابو داود والنسائی والدارمی اور روایت ہی حجاج بتی حجاج اسکی سی کہ نقل کی اوسنی اپنی
باپ سے تحقیق وہ کہا یا رسول اللہ سر کیا چیز دور کرتی ہی مجہ جو قصہ کو پس فرمایا مملوک یعنی برادہ غلام ہو یا لونڈی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور دارمی نی

ف یعنی پوچہی والی نی پوچہا کہ کونسی چیز ہی کہ اوسکی ادا کرنی سی حق دودہ پلانیوالیکا ادا ہو حضرت نی فرمایا کہ برادہ دینی سی دودہ پلانیوالیکو حق اوسکی دودہ پلانیکا ادا ہوتا ہی
چونکہ دودہ پلانیوالی خدمت کرتی ہی دودہ پینی والیکی اوسکی بدلی مین اوسکو بہی خادم دیجیی تا خدمت کرے اوسکی ع وعن ابی الطفیل الغنوی قال کنت

جالسا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ اقبلت امراۃ فبسط النبی صلی اللہ علیہ وسلم ردائہ حتی قعدت علیہ فلما ذھبت قیل ھذہ ارضعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی طفیل غنوسی کہ کہا تہا مین بیٹہا ہوا ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ آگہان آئی ایک عورۃ یعنی حضرت حلیمہ بن بچہادی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی چادر اپنی یعنی اونکی تعظیم اور خوش کرنیکی لیی یہانتک کہ بیٹہہ گئی وہ چادر پر پس جب چلی گئی وہ کسیسے جگہہ یعنے اور تعجب کیا لوگون نی بسبب تعظیم کرنی اوسکی کی اور بیٹہہ جانی اوسکی کی چادر مبارک پر کہا گیا کہ اس عورۃ نی دودہ پلایا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نقل کیہ ابوداود نی **وعن** ابن عمر ان غیلان بن سلمۃ الثقفی اسلم ولہ عشر نسوۃ فی الجاھلیۃ اسلمن معہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم امسک اربعا وفارق سائرھن رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ غیلان بن سلمہ ثقفی مسلمان ہوا اس حالمین کہ اوس پاس تہین دس عورتین جاہلیت مین اور عورتین بہی مسلمان ہوئین ساتہہ اوسکی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی رکہہ تو چار عورتونکو یعنی اپنی نکاح مین اور جدا کر تو باقیونکو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ نکاح کافر و نکاح صحیح ہی یہانتک کہ جب مسلمان ہون تو حکم نہ کیا جاوین ساتہہ تجدید نکاح کی مگر جبکہ انکی نکاح مین ایسی عورتین ہون کہ جائز نہین ہی جمع کرنا اونکا نکاح مین اور یہہ بہی معلوم ہوا اس سے کہ نہین جائز ابتدا نکاح کرنا زیادہ چار عورتون سی اور یہہ بہی اس سے معلوم ہوا کہ اسلام ایک کافر دو عورۃ تین سے موجب تفرق کا نہین مانند مرتد ہونیکی جیسکہ مذہب حنفیہ کا ہی ع ع **وعن** نوفل بن معاویۃ قال اسلمت وتحتی خمس نسوۃ فسالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال فارق واحدۃ وامسک اربعا فعمدت الی اقدمھن صحبۃ عندی عاقر منذ ستین سنۃ ففارقتھا رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی نوفل بن معاویہ کی سی کہ کہا مسلمان ہوا مین اور تہین نکاح مین میرے پانچ عورتین پس پوچہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی حکم اونکا پس فرمایا چہوڑ دی ایک کو اور رکہہ چار کو پس قصد کیا مینی طرف پہلی نکاحی پانچ کی کہ سب سے پہلی تہی صحبت مین نزدیک میری ساتہہ برس سے پس جدا کر دیا مینی اوسکو نقل کی یہہ شرح السنہ مین **وعن** الضحاک بن فیروز الدیلمی عن ابیہ قال قلت یا رسول اللہ انی اسلمت وتحتی اختان فقال اختر ایتھما شئت رواہ الترمذی وابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہی ضحاک بن فیروز دیلمی کیسے کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی فیروز نی کہ کہا مینی یارسول اللہ تحقیق مین مسلمان ہوا اور نکاح مین میرے بہنین ہین فرمایا اختیار کر لی ان دونونمین سے ایک کو جسکو چاہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** کہا مظہر نی کہ مذہب شافعی اور مالک اور احمد کیمین یہہ ہے کہ اگر اسلام لاوی ایک شخص اور اوسکی نکاح مین دو بہنین ہون کون وہ بہی اسلام لائی ہون ساتہہ اوسکی تو جائز ہی اوسکو کہ اختیار کری ایک کو اون دونونمین سے خواہ پہلی نکاحی کو خواہ دوسرکو اور کہا ابوحنیفہ نی کہ اگر نکاح کیا تہا اون دونونسی ساتہہ تو نہین جائز ہی یہہ کہ اختیار کری ایک کو اون دونونمین سے اور اگر نکاح کیا تہا اون دونونسی اگی پیچہی تو جائز ہی اوسکو کہ اختیار کری اوس عورۃ کو کہ جس سے نکاح اول کیا تہا نہ دوسرکو ع ع **وعن** ابن عباس قال اسلمت امراۃ فتزوجت فجاء زوجھا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی قد اسلمت وعلمت باسلامی فانتزعھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زوجھا الاخر وردھا الی زوجھا الاول وفی روایۃ انہ قال انہا اسلمت متی فردھا علیہ رواہ ابوداود ورووی فی شرح السنۃ ان جماعۃ من النساء ردھن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالنکاح الاول علی ازواجھن عند اجتماع الاسلامین بعد اختلاف الدارین منھن بنت الولید بن مغیرۃ کانت تحت صفوان بن امیۃ فاسلمت یوم الفتح وھرب زوجھا من الاسلام فبعثت الیہ ابن عمھا وھب بن عمیر برداء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امانا لصفوان فلما قدم جعل لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسییر اربعۃ اشھر حتی اسلم فاستقرت عندہ واسلمت ام حکیم بنت الحارث بن ھشام امراۃ عکرمۃ بن ابی جہل یوم الفتح بمکۃ وھرب زوجھا من الاسلام حتی قدم الیمن فارتحلت ام حکیم حتی قدمت علیہ الیمن فدعتہ الی الاسلام فاسلما فثبتا علی نکاحھما رواہ مالک عن ابن شہاب مرسلا اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا مسلمان ہوئی ایک عورۃ پہر نکاح کیا یعنی ایک شخص سے پہر آیا پہلا خاوند اوسکا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یارسول اللہ تحقیق مین مسلمان ہوا تہا اور جانتا تہا اوسنی اسلام میرا

یعنی اور باوجود اسکی نکاح کیا پس نکالا اوس عورت کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دوسری خاوند کی نکاح سی اور حوالہ کیا اوس عورت کو طرف خاوند پہلی اوسکی کی آور
ایک روایت مین یہہ ہی کہ اوسنی پہلی خاوند نی کہا کہ وہ عورت مسلمان ہوئی ساتھہ میری پس حوالہ کی حضرت نی وہ عورت اوسیکو نقل کی یہہ ابوداود نی اور روایت
کی گئی شرح السنہ مین کہ تحقیق کتنی ہی عورتونکو پہر دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بسبب پہلی نکاح کی اونکی خاوندونپر نزدیک جمع ہونی اسلام خاوند اور بی بی کی
پیچہی مختلف ہونی دین کی اور ملک کی اونمین سی یعنی اون عورتونمین سی کہ پہر ادیا اونکو حضرت نی اونکی خاوندونپر بسبب پہلی نکاح کی بیٹی ولید بیٹی مغیرہ کی تہی نکاح
صفوان بیٹی امیہ کی مین پس اسلام لائی وہ دن فتح مکہ کی یعنی خاوند کی پہلی اور بہاگ گیا خاوند اوسکا اسلام لانی سی پس پہیجا حضرت نی طرف اوسکی بیٹی پہوپہا
اوسیکو کہ نام اوسکا موہب بن عمیر تہا ساتھہ چادر شریف اپنی کی رحمت ہو اللہ کی اونپر اور سلام واسطی امان دینی صفوان کی یعنی قتل و تعرض
پس جب آیا صفوان مقرر کیا واسطی اونکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سیر کرنا چار مہینی کا یہانتک کہ مسلمان ہوا صفوان یعنی ہوگیا مسلمان ہونیکی دو مہینی بعد
پس تہیری بیٹی ولید کی کہ بیوی اوسکی تہی اوسکی نکاح مین اور اون عورتونمین سی مسلمان ہوئی ام حکیم بیٹی حارث بیٹی ہشام کی عورۃ عکرمہ بیٹی ابوجہل کے
دن فتح مکہ کی مکہ مین اور بہاگا خاوند اوسکا یعنی عکرمہ اسلام لانی سی یہانتک کہ آیا یمن مین اور چلی ام حکیم یعنی پیچہے طلب خاوند کی ساتھہ حکم حضرت کی یہانتک
کہ آئی خاوند کی پاس یمن مین پس بلایا خاوند کو طرف اسلام کی پس مسلمان ہوا پس رہی دونو اپنی نکاح پر نقل کی یہہ مالک نی ابن شہاب سی بطریق ارسال کی ؂

ف پہیچہی مختلف ہونی دین اور ملک کی کہا مظہر نی کہ یعنی جب اسلام لائی خاوند اور بیوی پہلی اگر نی عدۃ کی تو ثابت رہتا نکاح دونو مین برابر ہی کہ ہوتی
ایک دین پر جیسی دونون کتابی ہوتی بات پرست ہوتی یا ایک اون دونو مین سی ہوتا ایک دین پر اور دوسرا اور دین پر اور برابر ہی کہ ہوتی دونون دارالاسلام
مین یا دارالحرب مین یا ایک اون دونو مین سی ہو تا پیچہ ایکے اون دونو مین اور دوسرا اور مین اور یہی مذہب شافعی اور احمد کا ہی اور کہا ابوحنیفہ نی کہ نہین حاصل
ہوتی فرقت دونو مین مگر بسبب ایک چیز کی تین چیزونمین سی یا تو عدۃ ہو چکی یا عرض کری اسلام جو کہ مسلمان ہو دوسری پر اور وہ نہ قبول کری یا انتقال کری ایک
اون دونو نکا دارالاسلام سی طرف دارالحرب کے یا دارالحرب کے طرف دارالاسلام کے اور برابر ہی اون کی تردد یکہ اسلام لانا پہلی دخول کی اور بعد دخول کی آور
سیر کرنا چار مہینی کا یعنی حکم کیا کہ چار مہینی تک یا امن مین مین پہر تا رہی درمیان مسلمانونکی تا کہ دیکہی خصلت اونکی پس پہرا کیا اونمین چند روز پہر نصیب فرمایا
اسکو اللہ تعالی نی اسلام ؏ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حُرِّمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ ثُمَّ قَرَأَ
حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهٰتُكُمْ الْآيَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا حرام کی گئین نسب سی سات عورتین اور مصاہرت سی سات پہر پڑہی یہہ آیۃ حرام کی گئین تم پر مائین بہاری
آخر آیۃ تک نقل کی یہہ بخاری نی **ف** نسب سی سات عورتین یہہ حرام ہین ماں اور بیٹی اور بہن اور پہپی اور خالہ اور بہتیجی اور بہانجی اور مصاہرت کہتی ہین اور قرابت
اگر بسبب نکاح کی حاصل ہو پس مصاہرۃ کی علاقہ سی چار عورتین تو ہمیشہ کو حرام ہین ماں بیوی کی اور بیوی بیٹی اور پوتی کی اگرچہ نیچی کی درجہ مین ہون اور باپ اور
دادا کی بیوی اگرچہ اوپر کی درجہ مین ہون اور بیٹی اوس بیوی کی کہ صحبت کی ہو اوس سی اور تین عورتین ہین مصاہرت کی علاقہ مین کہ ہمیشہ کو حرام نہین بیوی کی بہن اور
پہپی اور خالہ اور آیۃ مذکورہ سند کی لیی پڑہی کہ اسمین جو عورتین کہ بسبب کی حرام ہین سب مذکور ہین اور علاقہ مصاہرۃ سی جو حرام ہین اکثر اونکی اسمین مذکور ہین
اور ساری آیۃ یون ہی حرمت عليكم امهاتكم وبناتكم واخواتكم وعماتكم وخالاتكم وبنات الاخ وبنات الاخت وامهاتكم اللاتي ارضعنكم واخواتكم من الرضاعة
وامهات نسائكم وربائبكم اللاتي في حجوركم من نسائكم اللاتي دخلتم بهن فان لم تكونوا دخلتم بهن فلا جناح عليكم وحلائل ابنائكم الذين من اصلابكم وان تجمعوا بين الاختين الا ما قد سلف
ان الله كان غفورا رحيما **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا
فَلَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُ ابْنَتِهَا وَإِنْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلْيَنْكِحِ ابْنَتَهَا وَأَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَنْكِحَ أُمَّهَا دَخَلَ بِهَا أَوْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ لَا يَصِحُّ مِنْ قِبَلِ إِسْنَادِهِ وَإِنَّمَا رَوَاهُ ابْنُ لَهِيعَةَ وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ وَهُمَا بِضَعْفَانِ فِي الْحَدِيثِ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اوسنی نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبداللہ سی کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ نکاح کری کسی عورت سی پھر صحبت کری اوس سے پس نہین درست اوسکو نکاح کرنا اوسکی بیٹی سے اور اگر نہین صحبت کیے اوس سے پس جائز ہی نکاح بیٹی اوسکی سی یعنے بعد طلاق دینی اوسکی عورت کو یا بعد فوت اوسکی کی اور جمع کرنا مان اور بیٹی کا درست نہین اور جو شخص کہ نکاح کری کسی عورت سی پس نہین حلال ہی نکاح کرنا مان اوسکی سی صحبت کی ہو اوس عورت سی یا نہ صحبت کی ہو اوس سی نقل کیا یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث نہین صحیح بسبب اسناد کی سو اسکی نہین کہ روایت کیا اسکو ابن لہیعہ نی اور ضعیف ہی بیٹی صباح کی نی عمرو بن شعیب سے اور وہ دونون نسبت طرف ضعف کی کیی جاتی ہین ہیچ نقل کرنی حدیث کی ف بیٹی کی مقدمہ مین جو اسحدیث مین فرمایا یہہ مضمون اس آیہ سی ثابت ہی وربائبکم اللاتی فی حجورکم من نسائکم اللاتی دخلتم بہن فان لم تکونوا دخلتم بہن فلا جناح علیکم اور مارکے مقدمہ مین جو فرمایا بسبب مطلق وارد ہونی اس آیہ کی فرمایا واہہات نسائکم اور بسبب اسناد کی یعنی بسبب راویون کی یہہ صحیح نہین ہی اگرچہ صحیح ہی باعتبار معنونی بسبب مطابق ہونیکی ساتھ آیہ مذکورہ کی ۞ ع باب المباشرۃ باب ہے بیچ بیان صحبت کرنیکی عورتونسی الفصل الاول فصل پہلی عن جابر قال کانت الیہود تقول اذا اتی الرجل امراتہ من دبرہا فی قبلہا کان الولد احول فنزلت نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم متفق علیہ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہی یہود کہتے جسوقت کہ صحبت کری مرد اپنی عورت سی پیچھی کی طرف سی اوسکی اگلی جانب مین ہوتا ہی لڑکا یہینگا پس اوتری یہہ آیہ کہ عورتین تمہاری یعنی ہیوان اور لونڈیان کہیتی ہین تمہاری پس آؤ اپنی کہیتی مین جسطور سی چاہو نقل کیا یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی یہود کہتی تہی کہ اگر آدمی عورت سی صحبت استور سی کری کہ اوسکی پیچھی کہڑا ہو کر یا بیٹھہ کر ستر اپنا اوسکی اگلی ستر مین داخل کری تو اوس جماع سی لڑکا یہینگا پیدا ہوتا ہی پس اوکی اس وہم کی رد کرنی کی لیی یہہ آیہ اوتری کہ تمہارے ہیوان تمہاری کہیتیان ہین یعنی جگہہ پیدا ہونی اولاد تمہارکی ہین جیسی زمین کہیتی پیدا ہونی کی جگہہ ہی اور جگہہ اوکی شرمگاہ ہی نہ مقعد اسلیی کہ مقعد جگہہ پاخانہ کی ہی نہ جگہہ کہیتی کی پس آؤ تم اپنی کہیتی مین جسطرح چاہو کہڑی ہا بیٹھی یا لیٹی یا پیچھی سے آگی کی ستر مین یا آگی کی ستر مین حاصل یہہ کہ جسطرح صحبت کرو درست ہی اور کچھہ مضر نہین بشرطیکہ آگی کی جانب مین ہو اور پیچھی کی ستر مین یعنی احلام کرنا سب دینو مین حرام ہی ع وعنہ قال کنا نعزل والقرآن ینزل متفق علیہ وزاد مسلم فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم ینہنا اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہی ہم عزل کرتی اوسحال مین کہ قرآن اوترتا تہا یعنی حضرت کی زمانہ مین کہ وحی اوترتی تہی ہم عزل کرتی تہی اور نہی آئی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور زیادہ کیا مسلم نی پس پہنچی خبر اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس نہ منع کیا ہمکو ف معنی عزل کی یہہ ہین کہ مرد عورت سی صحبت کری اور جب منزل ہونی لگی تو ستر اپنا عورت کی شرمگاہ مین سی نکال کر باہر منزل ہو کہا ابن ہمام نی کہ عزل جائز ہی نزدیک اکثر علما کی اور مکروہ رکہا ہی اسکو ایک جماعت نی صحابہ وغیرہم سی اور صحیح یہہ ہی کہ جائز ہی اور درمختار مین لکہا ہی کہ جائز ہی عزل کرنا اپنی لونڈیسی بغیر اذن اوسکی کی اور منکوحہ اگر آزاد ہو تو اوسکی اذن سی جائز ہی اور اگر کسیکے لونڈی ہو تو اوسکی مالک کی اجازت سی جائز ہی اور سید نے لکہا ہی کہ جائز رکہا ہی شافعی نی عزل کو لونڈیسی برابر ہی کہ منکوحہ ہو یا مملوکہ اور آزاد عورت سی صحبت کرنی مین عزل کری تو اذن لیلی اوس سے اور کہا نووی نی کہ ہماری نزدیک عزل مکروہ ہی اسلیی کہ سبب ہے قطع نسل کا ع وعنہ قال ان رجلا اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان جاریۃ لی ہی خادمتنا وانا اطوف علیہا واکرہ ان تحمل فقال اعزل عنہا ان شئت فانہ سیاتیہا ما قدر لہا فلبث الرجل ثم اتاہ فقال ان الجاریۃ قد حبلت فقال قد اخبرتک انہ سیاتیہا ما قدر لہا رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تحقیق ایک شخص آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا کہ تحقیق ہمیرے پاس ایک لونڈی ہی کہ وہ خدمت کرتی ہی ہماری اور مین صحبت کرتا ہون اوس سے اور مکروہ جانتا ہون یہہ کہ حاملہ ہو پس فرمایا حضرت نی عزل کر اوس سے اگر چاہی تو پس تحقیق پیدا ہوگی اوس سے وہ چیز کہ مقدر ہی اوسکی اوس شخص نے ایک مدت پہر آیا حضرت کی پاس اور کہا کہ تحقیق لونڈی حاملہ ہو گئی پس فرمایا کہ تحقیق

خبر دی تہی معنی تجلکو تحقیق پیدا ہوگی اوس سے وہ چیز کہ مقدر ہی اوسکی نفی اوسکی نہیں ہی اسمین دلالت ہی اوپر لاحق کرنی اوسکے باوجود
عزل کی انتہی اور ابن ہمام نی کہا کہ اگر عزل کریگا بی اذن یا بغیر اذن اور ظاہر ہو حمل تو یا جائز ہی نفی کرنی اوس حمل کی یا نہین کہا علمائی کہ اگر نہ عود کیا تہا طرف
سورۃ کی یا عود کیا تہا بعد پشاب کرنیکی تو جائز ہی نفی اوس حمل کی اور اگر پشاب نہین کیا تہا پہلی عود کرنیکی تو نہین جائز اسیطرح منقول ہی حضرت علی رض
اسلیی کہ بقیہ منی کا ذکر مین تہا وہ کہ پڑا رحم مین اور اسیطرح کہا ابو حنیفہ نی اوس شخص کے حق مین کہ غسل جنابۃ کیا پہلی پشاب کرنیکی پہر پشاب کیا پہر نکلا منی تو واجب
ہی پہر کہ غسل کرنا ع وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَۃِ بَنِی الْمُصْطَلِقِ
فَاَصَبْنَا سَبْیًا مِنْ سَبْیِ الْعَرَبِ فَاشْتَہَتْہُنَّ النِّسَاءُ وَاشْتَدَّتْ عَلَیْنَا الْعُزْبَۃُ وَاَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَاَرَدْنَا اَنْ نَعْزِلَ وَقُلْنَا نَعْزِلُ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ اَظْہُرِنَا قَبْلَ اَنْ نَسْاَلَہٗ فَسَاَلْنَاہُ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ مَا عَلَیْکُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا مَا مِنْ نَسَمَۃٍ کَاءِنَۃٍ اِلَی الْیَوْمِ اِلَّا وَہِیَ کَاءِنَۃٌ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ابی سعید خدری سے کہا نکلی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیچ غزوی بنی المصطلق کے پس پائی ہمنی بندی عرب کیسی یعنی پکڑ لائی لونڈی
غلام پس رغبت کی ہمنی عورتونکی یعنی صحبت کرنیکی عورتونسی اور سخت مشکل ہوا ہمپر مجرد رہنا اور چاہا ہمنی عزل کرنا یعنی لونڈیونسی بخوف حمل رہنی کے پس ارادہ کیا
ہمنی عزل کرنیکا اور کہا ہمنی یعنی اپنی دلونمین باہم یہ کہ عزل کرین ہم اسحال مین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے ہین پہلی اسسے کہ پوچہین
ہم اونسی کہ آیا جائز ہی یا نہین پہر پوچہا ہمنی اونسی حکم اسکا پس فرمایا نہین نقصان تمکو یہہ کہ نہ کرو عزل کو نہین کوئی جان پیدا ہونیوالی قیامت تک مگر وہ
ہونیوالی ہی لفظ یہہ بخاری اور مسلم نی ف بنی عرب کی سے کہا نووی نی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ عرب پر بہی جاری ہوتا ہی رق یعنی وہ بہی لونڈی
غلام ہو جاتی ہین جبکہ وہ مشرک ہون اسلیی کہ بنی المصطلق قبیلہ ہی خزاعہ مین سے اور وہ عرب ہین اور یہہ مذہب مالک اور شافعی کا ہی اور کہا ابو حنیفہ نی
اور شافعی نی قول قدیم مین کہ نہین جاری ہوتا ہی رق بسبب شرافت اونکی کی اور لفظ ان ان لم تفعلوا مین ساتہہ زبر اور زیر ہمزہ کی ہی کہا نووی نی کہ
معنی اسکی یہہ ہین کہ نہین ہپر ضرر بیچ ترک کرنی عزل کی اسلیی کہ جو نفس کہ مقدر کیا ہی اللہ تعالی نی پیدا کرنا اوسکا پیدا کریگا اوسکو برابر ہی کہ عزل کرو یا
نکرو پس نہین فائدہ ہی تمہاری عزل کرنی مین اور بعضون نی کہا کہ حرف لا ان لا تفعلوا مین زائد ہی اس صورت مین معنی یہہ ہونگی کہ نہین مضائقہ تمکو یہہ کہ
عزل کرو بحسب اسکی جائز ہوا عزل ع وَعَنْہُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ مَا مِنْ کُلِّ الْمَاءِ یَکُوْنُ الْوَلَدُ
وَاِذَا اَرَادَ اللّٰہُ خَلْقَ شَیْءٍ لَمْ یَمْنَعْہُ شَیْءٌ اَوْرَدَہٗ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا پوچہی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم عزل کی کی سی کہ آیا جائز ہی یا نہین پس فرمایا
نہین ہوتا ہر آب منی سی فرزند اور جسوقت کہ ارادہ کرتا ہی اللہ تعالی پیدا کرنی کسی چیز کا تو نہین باز رکہتی اوسکو کوئی چیز نقل کی ہیہ مسلم نی ف اگر کوئی
کہی کہ یہہ جواب مطابق سوال کی کیونکر ہوا تو جواب یہہ ہی کہ معنی سوال کی یہہ ہین کہ لوگون نی اذن مانگا عزل کرنی مین بخوف فرزند ہونیکی پس جواب دی گئی
کہ تم گمان کرتی ہو کہ گرنا آب منی کا سبب ہے پیدا ہش کا اور عزل کرنا سبب ہی نہ پیدا ہونیکا اور ہی اسطرح نہین اسلیی کہ نہین ہوتا فرزند ہر آب منی سی اکثر منی
گرتی ہی اور بچہ اوس سے نہین پیدا ہوتا اور بعض اوقات عزل کرتی ہین اور بچہ پیدا ہو جاتا ہی پس پیدا ہونا بچہ کا موقوف ہی ارادہ اللہ پر نہ گرانی منی پر اور
اسیطرح ہونا بہی موقوف ہی اوسکی ارادہ پر نہ عزل پر لیکن ان عادت اللہ یون جاری ہوئی ہی کہ فرزند نطفہ سی پیدا ہوتا ہی پس ہو سکتا ہی کہ ہیچ صورت عزل کے
بی اختیار کچہہ نطفہ سی رحم مین جا پڑی اور بچہ بن جاوی اور اگر تقدیر الہی مین پیدا ہونا ہی ہی اوسکا تو بغیر نطفہ کی بہی وہ پیدا کر سکتا ہی اور ان حدیثون سے
رخصت عزل کی سمجہی جاتی ہی لیکن اشارہ ہی اسپر کہ مکروہ ہی کرنا اوسکا اور مذہب ہمارا اور اکثر علما کا جو اسمین ہے بیان اوسکا بیچ فائدہ حدیث جابر کی گزر چکا
طیبی ع وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ اَعْزِلُ عَنِ امْرَاَتِیْ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لِمَ تَفْعَلُ ذٰلِکَ فَقَالَ الرَّجُلُ اُشْفِقُ عَلٰی وَلَدِہَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَ ذٰلِکَ ضَارًّا ضَرَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی یہہ کہ ایک شخص آیا طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ میں عزل کرتا ہون عورۃ اپنی سے پس کہا واسطے کیا کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیون کرتا ہی تو یہہ پس کہا اوس شخص نے کہ ڈرتا ہون میں اوپر لڑکی اوسکی کن پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر یہہ ضرر کرتا تو ضرر کرتا فارس اور روم کو نقل کے یہہ مسلم نی ف ڈرتا ہون میں الخ یعنی بیوی لڑکیکو دودہ پلاتی ہی ڈرتا ہون کہ اگر عزل نکرون اوس سی تو حاملہ ہوجائیگی اور در صورت حمل کی دودہ پلانا بچہ کو ضرر کریگا یہہ اوسنی اسلیی کہا کہ اعتقاد قوم کا یہہ تہا کہ جماع کرنا حالت دودہ پلانی مین اور حمل رہ جانا ضرر کرتا ہی بچہ کو کہ دودہ پلاتی ہی صورۃ بسبب فساد دودہ کی اور دودہ بہی حمل کی وقت کم ہوجاتا ہی پس حضرت نی فرمایا کہ اگر یہہ بات ضرر کرنیوالی ہوتی تو ضرر کرتی فارس اور روم کو کہ عادت اونکی ہی اسکی کرنیکی چونکہ اونکو ضرر نہین کرتی معلوم ہوا کہ یہہ مضر نہین پس عزل مت کر بجہۃ خوف حاملہ ہونی خورتکی اور اسمین مبالغہ ہی بچہ نہی کی عزل سی ۱۲ پس ح وَعَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ قَالَتْ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أُنَاسٍ وَهُوَ يَقُوْلُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهٰى عَنِ الْغِيْلَةِ فَنَظَرْتُ فِي الرُّوْمِ وَفَارِسَ فَإِذَا هُمْ يُغِيْلُوْنَ أَوْلَادَهُمْ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَأَلُوْهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الْوَأْدُ الْخَفِيُّ وَهِيَ وَإِذَا الْمَوْءُوْدَةُ سُئِلَتْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جدامہ بنتی وہب کی کہ کہا حاضر ہوئی میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیچ کتنی لوگونکی اسحال مین کہ وہ فرماتی تہی تحقیق قصد کیا میں یہہ کہ منع کرون مین غیلہ سی پہر دیکہا میں بیچ حال روم اور فارس کی کہ وہ غیلہ کرتی ہین اپنی اولاد کو پس نہین ضرر کرتا اونکی اولاد کو یہہ کچہہ پہر پوچہا لوگون نی حضرت سی حکم عزل کرنیکا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ یہہ عزل کرنا زندہ گاڑدینا ہی بچہ کا پوشیدہ اور یہہ خصلت بُری داخل ہی اس آیۃ کریمہ مین اور جسوقت جیتی گاڑی پوچہی جاویگی کے نقل کے یہہ مسلم نے ف غیلہ ساتہہ زیر غین کی کہتی ہین کہ کہتی ہین دودہ پلانی کو حالت حمل مین اور نہایہ مین لکہا ہی کہ غیلہ یہہ ہی کہ جماع کری آدمی اپنی بیوی سی حالت دودہ پلانی مین پس عرب احتراز کرتی تہی غیلہ سی گمان اسکی کہ یہہ ضرر کرتا ہی بچہ کو پس حضرت نی بہی چاہا کہ منع کرین اس سی اسلیی پہر دیکہا فارس اور روم کو کہ وہ یہہ کرتی ہین اور کچہہ ضرر اونکی اولاد کو نہین پہنچتا پس نہ منع کیا اس سی اور وأد کہتی ہین جیسا بچہ گاڑدینی کو عرب جیتی بیٹی کو گاڑدیتی تہی بخوف تنگدستی اور لاحق ہونی عار کی پس حضرت نی فرمایا کہ عزل کرنا وأد پوشیدہ ہی اور یہہ دلیل ہی اونکی کہ نہین جائز رکہتی عزل کو اور جو کہ جائز رکہتی ہین وہ کہتی ہین کہ یہہ منسوخ ہی یا تہدید ہی یا بیان اولی ہی اور مویدہی اونکی یہہ کہ بیٹی حضرت عمر کی پاس حضرت علی اور زبیر اور سعد رضی اللہ تعالی عنہم ایک جماعت مین اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی پہر ذکر کیا آپسمین عزل کا پس کہا صحابہ نی کہ نہین ہی ما موؤدہ یہانتک کہ پڑی جان بچہ مین یعنی بعد پڑنی جانکی اسقاط حمل کری یا آپسے پیدا ہو جیتا جاگتا اور اوسکو گاڑدی تو وہ موؤدہ ہی پس کہا حضرت عمر رضی کہ سچ کہا تمنی عمر دراز کری اللہ تعالی تمہاری اور جب تک بچہ مین جان نہ پڑی اسقاط حمل جائز ہے اور جان پڑتی ہی بچہ مین ایکسو بیس روز مین بعد حمل رہنے کے اور بعضون نے کہا کہ یہہ نہین دلالت کرتی ہی حرمت عزل پر بلکہ دلالت کرتی ہی کراہت پر اسلیی کہ نہین ہے یہہ بیچ حکم وأد حقیقی کی اسوا سطی کہ اسمین ہلاک کرنا جان کا ہوتا ہی بلکہ مشابہ ہی اسکی اسلیی اسکو وأد پوشیدہ فرمایا کہ وہ بیچ ضائع کرنی نطفہ کی کہ مہیا کیا ہی اسکو اللہ تعالی نے فرزند پیدا ہونیکی میں مشابہ ہی ہلاک کرنی فرزند کی اور گاڑدینی اوسکی جیتا اور کہا ابن ہمام کہ صحت کو پہنچا ہی ابن مسعود سے کہ اونہون نے فرمایا کہ عزل موؤدہ صغری ہی اور ابی امامہ سے ہی کہ وہ پوچہی گئے حکم عزل سے پس کہا اونہون نے کہ نہین میں کہ یہہ مسلما گو کرتا ہو یہہ ابن حجر سے ہی کہ حضرت عمر نی مارا عزل کرنی پر بعضی شخصون کو اور حضرت عمر اور حضرت عثمان سی ہی کہ منع کرتی تہی عزل سی انتہی اور ظاہر یہہ ہے کہ نہی محمول ہی تنزیہ پر واللہ ع وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَعْظَمَ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الرَّجُلُ يُفْضِيْ إِلٰى امْرَأَتِهٖ وَتُفْضِيْ إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید رضی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بڑی امانت نزدیک اللہ تعالی کی دن قیامت کی اور بیچ ایک روایت کی تحقیق بدترین لوگون نزدیک خدا کے

باعتبار مرتبہ کی دن قیامت کی وہ شخص ہی کہ پہنچی طرف عورۃ اپنی کی یعنی صحبت کری اوس سی اور پہنچی عورۃ طرف اوسکی پھر ظاہر کری بھید اوسکا نقل کے یہہ مسئلہ

ف تحقیق بڑی امانت ہی نزدیک اللہ کہا طیبی نے بہت بڑی امانت کہ خیانت کرنیسی اوسمین آدمی پوچھا جاویگا دن قیامت کی امانت اوس شخص کی ہی کہ صحبت کری اوسنی

بیوی سی پھر افشا کری بھید اوسکا اور کہا اشرف نی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ بہت بڑی خیانت امانت کی نزدیک اللہ تعالی کی دن قیامت کی خیانت اوس شخص

کی ہی کہ صحبت کری اپنی بیوی سی پھر افشا کری اوسکی بھید کو اور افشا کرنی بھید سی مراد یہہ ہی کہ کہنا پھری لوگونسی جو کچھہ کہ گذرا ہی اوسمین اور اوسکی بیوی مین سی

کوا ام الفعال سی جیسی عادت ہی زنا لونکی یا افشا کری کسی عیب کو اوسکی عیبونمین سی یا ذکر کری اوسکی خوبیونمین سی اوسچیز کو کہ واجب ہے شرعا یا عرفا

چھپانا اوسکا اور کہا ابن ملک نی کہ مراد یہہ ہے کہ افعال واقوال ہر ایک کی خاوند اور بیویمین سی امانت رکھی گئی ہین دوسرے کی پاس پس جو کوئی افشا کری

اون دونونمین سی اوسچیز کو کہ مکروہ رکھی اوسکو دوسرا پس خیانت کی اوسنے اوسکی کہا ایک ادیب نے کہ ارادہ کرتا ہونمین طلاق دینی بیوی اپنی کا لوگونسے

کہا کیون کہا کیونکر ذکر کرونمین مجلس اپنے بیوی کا پھر طلاق دی اوسکو تو لوگون نے کہا کیون طلاق دی تو نی کہا کیونکر ذکر کرونمین عیوب جماع کا پھر کہا بعض لوگون نے کہ یہہ مکروہ ہے جب کہ مترتب

نہو اوسپر کچھہ فائدہ اور جسکا فائدہ مترتب ہو کہ عورۃ دعوی کری خاوند پر خارج ہونیکا وقت جماع کی یا شکوہ کری ہمراہ خاوند کا اپنی سے یا مانند اسکے تو نہین کراہت سے اوسکی ذکر کرنی

مین فرمایا اللہ تعالی نے لا یحب اللہ الجہر بالسوء من القول الا من ظلم ۞ ع ۞ الفصل الثانی فصل دوسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُوْحِیَ

اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِسَاؤُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ الْاٰیَۃَ اَقْبِلْ وَاَدْبِرْ وَاتَّقِ الدُّبُرَ وَالْحَیْضَۃَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ

روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا وحی کی گئی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ عورتین تمہاری کھیتیان ہین واسطی تمہاری پس آؤ تم اپنی کھیتی مین

آخر آیۃ تک اگلی جانب مین اگلی طرفسی اور پچھلی طرفسی اگلی جانب مین اور پرہیز کرو داخل کرنیسی مقعدمین اور حالت حیض مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ

اور دارمی نی ف یعنی وقت حیض کے اگلی جانب مین بھی صحبت نکری کہ حرام ہی اور مقعدمین کبھی نکری یہہ بھی حرام ہی اور لفظ اقبل اور ادبر

تفسیر وبیان ہین فاتوا حرثکم انی کا مولانا ع وَعَنْ خُزَیْمَۃَ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَحْیِیْ مِنَ

الْحَقِّ لَا تَاْتُوا النِّسَاءَ فِیْ اَدْبَارِھِنَّ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی خزیمہ بیٹی ثابت کی سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق

اللہ تعالی حیا نہین کرتا بیان کرنی حق کی سی نہ آؤ تم عورتونکی پاس یعنی بدفعلی نکرو مقعدون اونکی مین نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے

ف حیا کہتی ہین تغیر کو کہ لاحق ہوتا ہی آدمی کو بسبب خوف عیب لگنی کی اور برا کہی جانیکی اور تغیر اللہ تعالی کی ذات مین محال ہی پس یہہ مجاز ہی اسمین سی

کہ وہ مقصود ہی حیا سی یعنی اللہ تعالی نہین چھوڑتا ہی حق کہنی کو اور اوسکی اظہار کو اس بات کو جو مقدمہ ہے مابعد کا کیا اسمین تاکید

اور تنبیہ ہی اوپر نہایت بری اور حرام ہونی اس فعل بد کی یعنی یہہ کلام ایسا ہی کہ مکروہ ہی ذکر کرنا اوسکا اور زبانپر نہ لانا چاہیی اگرچہ

بطریق منع ونہی کی ہو لیکن چارہ نہین ہے ذکر کرنی حکم شرعی سی کہ وہ یہہ ہی نہ بدفعلی کرو عورتونسی اونکی مقعدمین پس عورتونسی

جب منع ہوئی تو مردونسی بطریق اولی منع ہوگی اور کہا طیبی نے کہ ظاہر یہہ تھا کہ فرماتی حضرت مین نہین حیا کرتا حق سی لیکن منسوب کیا

اوسکو طرف اللہ تعالی کی واسطی زیادتی مبالغہ کی انتہی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ بیچہی سے بدفعلی کرنی بیویونسی اور لونڈیونسی حرام ہے

اور جنے جائز رکھا اوسکو بڑی خطا کی اور کہا طیبی نے کہ اگر یہہ حرکت کری اجنبی عورتسے تو حکم اوسکا حکم زنا کا ہی اور اگر اپنی بیویسی یا اپنی

لونڈیسی تو حرام ہی لیکن سنگسار نکیا جاوی اور نہ حد لگایا جاوی لیکن تعذیر دیا جاوی اور کہا نووی نی کہ اگر غلام کری اپنی غلام سی تو وہ

مانند اغلام کرنیکی ہی اجنبی سی اور جس سی کہ فعل بد کری اگر وہ چھوٹا ہووے یا دیوانہ ہو یا مکرہ ہو یعنی زبردستی اوس سی یہہ فعل کیا تو نہین حد ہی

اوسپر اور امام ابو حنیفہ رح کی نزدیک اس فعل بد پر تعذیر ہی موافق حال فاعل ومفعول کی ۞ ع ۞ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلْعُوْنٌ مَنْ اَتٰى اِمْرَاَتَهٗ فِيْ دُبُرِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لعنت کیا گیا ہی وہ شخص کہ آئی اپنی عورت کی پاس پیچھ مقعد اوسکی نقل کی یہہ احمد اور ابوداود نی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِيْ يَاْتِيْ اِمْرَاَتَهٗ فِيْ دُبُرِهَا لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق وہ شخص کہ آوی عورۃ کی پاس مقعد اوسکی مین نہین نظر کرتا اللہ تعالی یعنی نظر رحمت وعنایت کی نہین کرتا طرف اوسکی نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلٍ اَتٰى رَجُلًا اَوِ امْرَاَةً فِي الدُّبُرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین دیکھتا اللہ تعالی یعنی دیکھتا رحمت کا طرف اوس شخص کی کہ آوی مرد کی پاس یا عورۃ کی پاس مقعد مین نقل کی یہہ ترمذی نی **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ سِرًّا فَاِنَّ الْغَيْلَ يُدْرِكُ الْفَارِسَ فَيُدَعْثِرُهٗ عَنْ فَرَسِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی اسماء بنتی یزید کی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہ مارو تم اولاد اپنی کو پوشیدہ پس تحقیق غیل یا لینا سوار کو پس پچھاڑ تا ہی اوسکو گھوڑی اوسکی سی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** نہ مارو اولاد کو پوشیدہ یعنی ساتھہ غیلہ کی اور غیلہ کی معنی اوپر گذر ہم چکی ہین کہ دودہ پلانیکو حالت حمل مین یا صحبت کرنیکو حالت دودہ پلانی مین کہتی ہین یعنی باقی رہتا ہی اثر غیل کا لڑکی مین پیچ فساد مزاج اور ضعف قوی کی تا پہنچنی لڑکی کی حد بلوغ کو پس جب مقابلہ کرتا ہی لڑائی مین توست ہوتا ہی اور گر پڑتا ہی گھوڑی کی پیٹہ سی اور ہوتا ہی مانند قتل کی حاصل یہہ کہ غیلہ نہ کیا کرو کہ یہہ باعث ہلاک لڑکیکا ہی اسحدیث سی معلوم ہوا کہ اثر ہوتا ہی غیلہ کا بچہ مین اور اوپر کی حدیثو سی معلوم ہوا کہ غیلہ کچھہ اثر نہین کرتا کہا طیبی نی کہ نفی کرنی اثر غیل کی اوپر کی حدیثو نمین ہی واسطی باطل کرنی اعتقاد جاہلیہ کی کہ وہ موثر حقیقی اوسکو جانتی ہی اور اثبات اوسکا یہان سلبیہ ہی کہ وہ سبب فی الجملہ ہی اور موثر حقیقی اللہ تعالی ہی انتہی یا یون کہا جاوی کہ یہہ نہی تنزیہی ہی اور قول سابق لقد ہمست الی نہی حمل کیا جاوی تحریم پر پس نہین منافات دونو نمین یا یون کہا جاوی کہ نہی اوترک سے ہے دونو بہ اجتہاد نہین اول نہی کی بحسب متعارف قوم کی بعد ازان چال فارس اور روم کا دیکھکر کہ اونکو غیلہ نہین ضرر کرتا ترک کیا نہی کو جیسا کہ حدیث جدامہ کی دلالت کرتی ہی اسپر واللہ اعلم ح **الْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُعْزَلَ عَنِ الْحُرَّةِ اِلَّا بِاِذْنِهَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہی عمر بن خطاب رضہ سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عزل کرنی حرہ کی سی بدون اذن اوسکی کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** لفظ حر آزاد عورۃ سی صحبت کری تو بدون اذن اوسکی کی عزل نکری واسطی متعلق ہونی حق اوسکی کی یا تو بسبب لذۃ جماع کی حق اوسکا متعلق ہی یا واسطی بچہ کی ورنہ سے سمجھا جاتا ہی کی جائز ہی عزل کرنا آزاد عورۃ کی صحبت نی مین اذن اوسکی کی ورنہ نہی صحبت نہ کرنی مین اذن اوسکی کی جیسا کہ ذہب ابی حنیفہ رح **باب** باب ہی پیچ بیان حدیثو نکی کہ متعلق ہین پہلی باب کی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا فِيْ بَرِيْرَةَ حِيْنَ اَعْتَقَهَا وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا مُخَيَّرُهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی عروہ سی کہ نقل کی حضرت عائشہ سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی نکی بیچ مقدمہ بریرہ کے کہ کہا اوسکو پہر آزاد کرا دو اوسکو اور تہا خاوند بریرہ کا غلام اختیار کیا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس اختیار کیا بریرہ نی اپنی نفس کو اور اگر ہوتا خاوند اوسکا آزاد تو نہ اختیار دیتے اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بریرہ اول لونڈی تہی کہ کتاب البیوع مین گذر چکا ہی پس حضرت نی وقت خریدنی اوسکی کی حضرت عائشہ کو فرمایا کہ خرید اوسکو اوسکی مالکو سی اور آزاد کر پس حضرت عائشہ نی اوسکو لیکر آزاد کیا اور بریرہ کا خاوند غلام تہا حضرت نی اوسکو بعد آزاد ہونی اوسکی کی اختیار دیا کہ چاہ اوسکی نکاح مین رہی اور چاہی فسخ کر نکاح کو اوسکو خیار عتق کہتے ہین

ہین کہ اگر لونڈی کسی کی نکاح مین ہو اور وہ لونڈی آزاد ہو تو اختیار رکہتی ہی چاہی خاوند کی نکاح مین رہی اور چاہی نہی پس اختیار کیا بریرہ نی نفس اپنا اور جدا ہوئی خاوند سی اور اگر ہوتا خاوند اوسکا آزاد الخ ظاہر ایہہ کلام عروہ کا ہی اور یہی قول تینون امامونکا ہی کہ اختیار کہ عورت کو ثابت ہی بعد آزاد ہونی کی اوسصورت مین ہی کہ خاوند اوسکا غلام ہو واسطی دفع عار کی کہ آزاد غلام کی نکاح مین کیونکر ہو اور اگر خاوند اوسکا آزاد ہو تو اوسکو اختیار نہین ہی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک اختیار اوسکو ثابت ہی اگرچہ خاوند آزاد ہوا اور دلیلین انکی حنفہ مین مذکور ہین اور اگر میان بیوی دونون ساتہہ آزاد ہون تو اختیار ثابت نہین سبکی نزدیک اور اگر خاوند آزاد کیا جاوی تو اختیار نہین ہی اوسکو خواہ بیوی اوسکی آزاد ہو یا لونڈی ش ح

وعن ابن عباس قال کان زوج بریرة عبدا اسود یقال له مغیث کانی انظر الیه یطوف خلفها فی سکک المدینة یبکی ودموعه تسیل علی لحیته فقال النبی صلی الله علیه وسلم للعباس یا عباس الا تعجب من حب مغیث بریرة ومن بغض بریرة مغیثا فقال النبی صلی الله علیه وسلم لو راجعتیه فقالت یا رسول الله تامرنی قال انما انا شفع قالت لا حاجة لی فیه رواه البخاری

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تہا خاوند بریرہ کا غلام سیاہ کہا جاتا تہا اوسکو مغیث گویا کہ مین دیکہتا ہون طرف اوسکی پہرتا تہا پیچہی بریرہ کے مدینہ کی کوچون مین روتا اور آنسو اوسکی بہتی اوسکی ڈاڑہی پر پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی عباس کے ای عباس کیا نہین تعجب کرتا تو" چاہنی مغیث کی سی بریرہ کو اور دشمن رکہنی بریرہ کی سی مغیث کو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بریرہ کو کاشکی رجوع کری تو مغیث سی یعنی نکاح کری اوس سی پس عرض کیا بریرہ نی کہ یا رسول اللہ کیا حکم فرماتی ہو مجکو یعنی وجوبا فرمایا سوا اسکی نہین کہ سفارش کرتا ہون یعنی حکم کرتا ہون تجکو استحبابا کہا بریرہ نی نہین حاجت مجکو اسکی رجوع کرنی مین یعنی مجکو اوسکی پاس رہنا منظور نہین نقل کی یہہ بخاری نی **ف** غلام سیاہ یعنی مانند غلام سیاہ کی تہا بدصورتی مین یا اول غلام تہا پہر آزاد کیا گیا پس ہوگیا آزاد پس نہین منافی ہی یہہ اوس روایت کی کہ وہ تہا آزاد اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ امام کو سفارش کرنی رعیت سی اچہی بات ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ قبول کرنا سفارش کا واجب نہین اور اوسکی نہ ماننی پر امام کو مواخذہ بہی نہین پہنچتا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ عداوت بسبب بدخلقی اور بدسلوکی کی جائز ہی ٭ ع **الفصل الثانی** فصل دوسری

عن عائشة انها اراد ت ان تعتق مملوکین لها زوج فسالت النبی صلی الله علیه وسلم فامرها ان تبدا بالرجل قبل المراة رواه ابو داود والنسائی

روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ اونہون نی ارادہ کیا آزاد کرنی دو مملوک اپنی کا کہ آپسمین تہی خاوند بیوی پہر پوچہا عائشہ نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی پس حکم فرمایا حضرت عائشہ کو یہہ کہ آزاد کرین مرد کو پہلی عورت کی نقل کی یہہ ابو داود اور **نسائی** **ف** یعنی تاکہ عورة کو اختیار نہ رہی بیچ نکاح کی یعنی اگر عورة کو پہلی آزاد کرین تو آزاد غلام کی نکاح مین ہوتی اسصورت مین اوسکو اختیار تہا چاہنی نکاح مین رہتی چاہنی نہ رہتی جیسا کہ مذہب تینون امامونکا ہی چنانچہ بیان مفصل اسکا ابہی ہو چکا ہی پس اسلیی فرمایا کہ مرد کو پہلی آزاد کرین تا عورة کو اختیار نہ رہی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ اول مرد کی آزاد کرنیکو اسلیی فرمایا کہ وہ کامل و افضل ہی یا اسلیی فرمایا کہ اکثر بیزار ہوتی ہی عورت اس سی کہ ہو خاوند اوسکا غلام بخلاف عکس کے واللہ اعلم ٭ ع **وعنها** ان بریرة عتقت وهی عند مغیث فخیرها رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال لها ان قربک فلا خیار لک رواه ابو داود

اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ بریرہ آزاد ہوئی استحالمین کہ وہ تہی نکاح مین مغیث کی پس اختیار دیا بریرہ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی نکاح رکہنی نہ رکہنی کا اور فرمایا اوسکو اگر نزدیکی کریگا تجسی یعنی جماع کریگا خاوند تیرا پس نہین اختیار رہنی کا واسطی تیری یعنی واسطی حاصل ہونی رضا کی ساتہہ زوجیت اوسکی کی تقریر یہہ ابو داود و دنی **ف** ہدایہ مین لکہا ہی کہ اگر نکاح کری لونڈی ساتہہ نون مولی اپنی کی یا نکاح کر دی اوسکا مولے اوسکا ساتہہ رضا اوسکے یا بغیر رضا اوسکی کی اور پہر وہ لونڈی آزاد ہو تو اوسکو اختیار ہی نکاح مین رہنی نہ رہنی کا آزاد ہو خاوند اوسکا یا غلام اور اگر لونڈی اپنا نکاح

اپنی آپ کری بغیر اذن مولی کی پھر آزاد کری مولی اوسکو تو نافذ ہوتا ہی یعنی صحیح ہوجاتا ہی نکاح اوسکا اوسکا ساتھہ آزاد کرنی کی اور نہین اختیار ہوتا اوسکو اور تینون امام اسمین مخالف ہین ہماری کہ اگر خاوند اوسکا آزاد ہو تو نہین اختیار اوسکو اور کہا ابن ہمام نی کہ سبب خلاف کا یہہ ہی کہ بریرہ کی خاوند کی حق مین دو روایتین متعارض آئی ہین صحیحین مین ثابت ہوا ہی حدیث عائشہ سی کہ حضرت نی اختیار دیا بریرہ کو اسحالی مین کہ تہا خاوند اوسکا غلام اور صحیحین مین یہہ بہی روایت ہی کہ اوسکا خاوند آزاد تہا جبکہ وہ آزاد کی گئی اور اسیطرح سنن اربعہ مین ہی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی پس اور امامون نی پہلی روایت کو ترجیح دی ہی اور امام ابوحنیفہ نی روایت دوسری کو ع ملا علی قی قول ابن ہمام کا تفصیل سی مرقات مین لکہا ہی بخوف درازی کی خلاصہ اوسکا یہان لکہا گیا **باب الصداق** باب ہی بیان مہر کی **ف۱** ادنی درجہ مہر کا نزدیک امام ابوحنیفہ کی دس درہم ہین اور امام مالک کی نزدیک چوتہا دینار اور امام شافعی اور امام احمد کی نزدیک جو چیز صلاحیت ثمن یعنی مول ہونیکی رکہی ساتھہ اوسکی مہر باندہنا جائز ہی **ف۲** شرح وقایہ سی معلوم ہوتا ہی کہ دس درہم وزن مین سات مثقال مہر ہوتی ہین اور مثقال ساڑہی چار ماشہ کا ہوتا ہی پس دس درہم ساڑہی اکتیس ماشہ مہر ہوئی پس اگر روپیا بارہ ماشہ کا ہو جیسی کلدار سیدہی کل کا اور ڈبل اور پتلی دار تو دس درہم کی دو روپی اور دس آنی ہوئی اور دینار ہوتا ہی دس درہم کا اور مہر حضرت کی سب بیبیونکا سوای ام حبیبہ کے اور مہر حضرت سب بیٹیونکا سوای حضرت فاطمہ کے رضی اللہ تعالی عنہن پانسو درہم کا ہی پس پانسو درہم کی حساب سی کورسی ایکسو کتیس روپی چار آنی ہوئی اگر روپی بارہ ماشہ کی ہون جیسی کلدار سیدہی کل کا یا ڈبل یا پتلی دار اور اگر روپیا ساڑہی گیارہ ماشہ کا ہو جیسی لکہنو وغیرہ کا تو ایک سو چونتیس روپی پندرہ آنی تین پائی اور پندرہ تکڑی پائی کی تیئیس تکڑون مین سی ہوئی اور مہر حضرت ام حبیبہ کا چار ہزار درہم یا چار سو دینار کا تہا جسکی ایک ہزار پچاس روپی ہوئی اگر روپی کلدار سیدہی کل کی یا ڈبل یا پتلی دار ہون اور اگر روپی لکہنو کی ہون تو ایک ہزار پچانوین روپی دس آنہ پانچ پائی اور پانچ جز پائی کی ۲۳ جزون مین سے ہوئی اور مہر حضرت فاطمہ رضہ کا چار سو مثقال چاندی کا ہی جسکی ٹہیڑہ سو روپی ہوئی اگر روپی کل دار سیدہی کل کی یا ڈبل یا پتلی دار ہون اور اگر لکہنو وغیرہ کی ہون تو ایک سو چہین روپی آٹہہ آنی چار پائی اور چار جز پائی کی تیئیس جزون مین سے ہوئی

مہر ازواج مطہرات کا سوای ام حبیبہ کے اور مہر حضرت کی صاحبزادیون کا سوای حضرت فاطمہ رض کے		مہر حضرت ام حبیبہ رضہ کا		مہر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا	
درہم	۵۰۰	درہم	۴۰۰۰	مثقال نقرہ	۴۰۰
ماشہ	۱۵۷۵	یا دینار	۴۰۰		
کلدار و ڈبل و پتلی دار	ماشہ ۱۵	ماشہ	۱۲۶۰۰	کلدار و ڈبل و پتلی دار	ماشہ ۵
لکہنو کے	ماشہ ۱۵ ۳ پائی ۱۵ جزو من ۲۳	کلدار و ڈبل و پتلی دار	الف ماشہ ۵ ۴ پائی ۵ جزو من ۲۳	لکہنو وغیرہ کی	ماشہ ۵ ۴ پائی ۴ جزو من ۲۳
		لکہنو کے	الف ماشہ ۱۰ ۵ پائی ۵ جزو من ۲۳		

روپیا کلدار سیدہی کل کا اور ڈبل اور پتلی دار بوزن ۱۲ ماشہ کا اور لکہنو ۱۱ ماشہ کا اور پائی نام ہی آنہی کا بارہوین حصہ کا اور آنہ ہی سولہوان حصہ روپے کا مولانا رفیع الدین عفی عنہ

الفصل الاول فصل پہلی **عن** سہل بن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءتہ امرأۃ فقالت یا رسول اللہ انی وہبت نفسی لک فقامت طویلا فقام رجل فقال یا رسول اللہ زوجنیہا ان لم تکن لک فیہا حاجۃ فقال ہل عندک من شیء تصدقہا فما عندی الا ازاری ہذا قال ان اعطیتہا ازارک جلست لا ازار لک فالتمس شیئا فقال لا اجد شیئا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل معک من القرآن شیء قال نعم سورۃ کذا وسورۃ کذا فقال قد زوجتکہا بما معک من القرآن وفی روایۃ قال انطلق فقد زوجتکہا فعلمہا من القرآن متفق علیہ وہذا لفظ البخاری

روایت ہی سہل بن سعد سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آئی ایک عورت اور کہا اوسنی یا رسول اللہ

تحقیق بخشی مینی جان اپنی واسطی آئی اور کہڑی رہی دیر تک یعنی اور انحضرت ساکت رہی کچھہ جواب نہیں دیا پس کہڑا ہوا ایک شخص اور کہا یارسول اللہ
نکاح کر دو میرا اس سی یعنی حکم کر دا سکو نکاح کرنی کا مجھسی اگر نہیں ہے آپکو اوسمین کچھہ حاجت پس فرمایا حضرت نی کیا ہی تیری پاس کچھہ چیز کہ مہر دیوی تو
اوسکو کہا اوس شخص نی کہ نہین میری پاس کچھہ مگر تہبند میرا یہہ فرمایا حضرت نی پس ڈہونڈ لا یعنی کوئی چیز اور اگر چہ ہو ایک انگوٹہی لوہی کی پس ڈہونڈا اور نہ
اور نہ پائی کوئی چیز پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا ہی ساتہہ تیری قرآن سی کچھہ یعنی تجکو کچھہ قرآن یاد ہی یا آتا ہی کہا اوس شخص نی کہ ہان
سورۃ فلانی اور سورۃ فلانی پس فرمایا نکاح کردیا مینی تیرا اوس سی بسبب اوسچیز کی کہ ساتہہ تیری ہی قرآن سی اور ایک روایت مین ہی کہ کہا جا پس تحقیق
نکاح کردیا مینی تیرا اوس سی پس سکہلا اوسکو قرآن سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بخشی مینی الخ یہہ حکم تہا کہ اگر کوئی عورت بخشی نفس اپنا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو تو حلال ہی اور مہر نہین واجب حضرت پر اور یہہ اور کو درست نہین حضرت ہی کی خصائص سی تہا چنانچہ آیۃ قرآن کی دلالت
کرتی ہی اسپر وامراۃ مومنۃ ان وہبت نفسہا للنبی ان اراد النبی ان یستنکہا خالصۃ لک من دون المومنین یعنی حلال کی ہمنی تیری لیی صحبت کرنی
اوس مومنہ عورت سی کہ بخشی تیری لیی نفس اپنا اور نہ مانگی مہر اگر چاہی نبی نکاح کرنا اوس سی یہہ خاص تیری لیی ہی نہ اور مومنونکی لیی تفصیل اسکی یہہ ہی کہ امام شافعی کی نزدیک نکاح
ساتہہ لفظ ہبہ کی بغیر مہر کی یہہ خاص حضرت ہی کی لیی تہا اور کی لیی نہین درست اور ہماری نزدیک لفظ ہبہ سی سبکو نکاح کرنا جائز ہی مگر نہ واجب ہو مہر کا
اس صورت مین یہہ خاص حضرت ہی کی لیی تہا اور کی لیی نہین پس سوای حضرت کی اور کو بغیر مہر مثل واجب ہوتا ہی اگر چہ نہ نام لی مہر کا یا نفی کری مہر کی پس ہمارے
نزدیک معنی خالصۃ لک الخ کی اس آیۃ مین یہہ ہین کہ بغیر واجب ہونی مہر کی وہ عورۃ خاص تیری لیی درست ہی اور کی لیی نہین درست اور اگر چہ ہو ایک انگوٹہی لوہی کی اس سے
معلوم ہوا کہ جائز ہی کم مہر باندہنا ساتہہ اوسچیز کی کہ قسم مال سی ہو جبکہ دونون راضی ہون اور یہی مذہب ہے شافعی اور جمہور علما کا اور امام اعظم
اور امام مالک کی نزدیک جو اقل درجہ مہر کا ہی بیان اوسکا اوپر ہو چکا اور دلیل حنفیہ کی یہہ حدیث جابر کی ہی کہ آگاہ ہو نکاح کرین عورتون کا اولیا
پس نہ نکاح کرین وہ مگر ہم کفو سی اور نہین ہی مہر کمتر دس درہم سی نقل کی یہہ دار قطنی اور بیہقی نی اور موید ہی اسکا قول حضرت علی رضہ کا کہ
نہین ہی مہر کمتر دس درہم سی یہہ بہی نقل کی دار قطنی اور بیہقی نی اور اس حدیث سہل کو حمل کیا ہی اونہون نی مہر معجل پر اسلیی کہ عادت تہی
اونکی کہ کچھہ مہر مین سی جلدی دیتی تہی پہلی صحبت کرنیکی یہان تک کہ گئی ہین بعضی علما طرف اسکی کہ نہ صحبت کری ہیوسی یہانتک کہ پہلی کچھہ دی
لی اوسکو چنانچہ ابن عباس اور ابن عمر اور زہری اور قتادہ کا بہی یہی مذہب تہا دلیل انکی یہہ ہی کہ جب حضرت علی نی حضرت فاطمہ سی نکاح
کیا تو چاہا کہ صحبت کرین اونسی پس منع کیا حضرت علی رضہ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہانتک کہ دیوین فاطمہ کو کچھہ پس حضرت علی نی کہا
یارسول اللہ نہین میری پاس کچھہ پس فرمایا حضرت نی دی اوسکو زرہ اپنی پس دی حضرت علی نی اونکو زرہ اپنی پہر صحبت کی اونسی اور یہہ
معلوم ہی ہی کہ مہر حضرت فاطمہ رضہا کا چار سو مثقال چاندی کا تہا پس اونمین سی اسقدر دینی کا حکم کیا اور یہہ دینا اونکی نزدیک واجب ہی اور ہماری
نزدیک مستحب اور کیا ہی تیری ساتہہ قرآنسی کچھہ اس سی ظاہر یہہ ہے کہ تعلیم قرآنکو مہر ٹہرایا اور جائز کہا ہی اسکو بعضی ائمہ مون نی اور ابو حنیفہ کی نزدیک
یہہ نہین جائز وہ کہتی ہین کہ واجب ہے اسصورت مین مہر مثل اور حرف ب یہان مقابلہ کی لیی نہین ہی بلکہ واسطی سببیت کی ہی یعنی نکاح کردیا مینی
بسبب اوسچیز کی کہ ساتہہ تیری قرآن سی ہی اور سبب جمع ہونی تیرا یکا ساتہہ اسکی وجود قرآن کا ہی جیسیکہ آویگا نکاح کرنا ابو طلحہ کا ام سلیم سی اسلام
پر اور سکہلانا اسکو قرآن سی یہہ امر استحباب کی لیی ہی پس نہین دلالت ہی اسمین اسپر کہ تعلیم مہر ہی ش ح وعن ابی سلمۃ قال سالت
عائشۃ کم کان صداق النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان صداقہ لازواجہ ثنتی عشرۃ اوقیۃ ونش قالت اتدری
ما النش قلت لا قالت نصف اوقیۃ فتلک خمسمائۃ درہم رواہ مسلم ونش بالرفع فی شرح السنۃ وفی جمیع الاصول

اور روایت ہی ابی سلمہ سی کہ کہا پوچھا مینی عائشہ سی کہ کتنا تہا مہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمایا حضرت عائشہ نی کہ تہا مہر حضرت کا واسطے بیوبون اونکی کی بارہ اوقیہ اور ایک نش کہا حضرت عائشہ نی کیا جانتا ہی تو کہ کیا ہی نش کہا مینی نہین کہا حضرت عائشہ نی آدہا اوقیہ پس یہہ سب ہوی پانسو درہم نقل کی یہہ مسلم نی اور لفظ نش ساتہہ دو پیشون کی ہی شیخ السنۃ مین اور بیچ سب کتابون اصول کی ف دلیل پکڑی ہی ساتہہ اسحدیث کی شافعیہ نی اسپر کہ مستحب ہے مہر باندہنا پانسو درہم کا اور اگر کوئی کہی کہ مہر ام حبیبہ کا کہ وہ بہی بیوی تہین حضرت کی چار ہزار درہم کا تہا یا چار سو دینار کا تو جواب اسکا اسکی آگی کی حدیث کی فائدہ مین مذکور ہی اور اصول اون کتابونکو کہتی ہین کہ جنمین حدیثین مستدل کی لکہی گئے ہین ؛ ع الفصل الثانی

فصل دوسرے عن عمر بن الخطاب قال الا لا تغالوا صدقة النساء فانها لو كانت مكرمة في الدنيا وتقوى عند الله لكان اولاكم بها نبي الله صلى الله عليه وسلم ما علمت رسول الله صلى الله عليه وسلم نكح شيئا من نسائه ولا انكح شيئا من بناته على اكثر من اثنتي عشرة اوقية رواه احمد والترمذي وابو داود والنسائي وابن ماجة والدارمي ؛ روایت ہی عمر بن الخطاب رضی سی کہ کہا خبردار ہو نہ بہاری مہر باندہنا مہ عورتونکا پس تحقیق بہاری مہر باندہنا اگر تہا سبب بزرگی کا دنیا مین اور موجب تقوی کا نزدیک اللہ تعالی کی تو البتہ لائق تر ہوتی ساتہہ اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین جانتا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نکاح کیا ہو کسی سی عورتون اپنی مین سی اور نہ نکاح کردیا کسیکا بیٹیون اپنی سی زیادہ بارہ اوقیہ سی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف موجب تقوی کا یعنی زیادہ تقوی کا نزدیک اللہ تعالی کے یعنی موجب زیادہ بزرگی کا آخرۃ مین بموجب قول اللہ تعالی کی ان اکرمکم عند اللہ اتقکم اور بارہ اوقیہ کی چار سو اسی درہم ہوتی ہین اور اگلی یک حدیث آتی ہی کہ مہر ام حبیبہ کا چار ہزار درہم کا تہا وہ مستثنی ہے قول عمر رضی کی سی اسلیے کہ انکا استقدر مہر نجاشی بادشاہ حبشہ کی نی باندہا تہا حبشہ مین واسطی تعظیم و تکریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت عائشہ نی اوپر روایت کیا کہ حضرت کی بیویونکا مہر ساڑہی بارہ اوقیہ کا تہا اور اسمین آیا کہ بارہ اوقیہ کا تہا بتطبیق اسمین یہہ ہے کہ حضرت عمر نی محض اوقیہ ذکر کیی اور التفات طرف کسور کی نہ کیا معہذا حضرت عمر نی نفی کی زیادتی کی اپنی علم مین شاید کہ اونکو خبر زیادتی کی کہ عائشہ نی روایت کی نہ پہنچی ہو اور حضرت عمر نی بیان افضل اور اولی کا کیا واللہ اس سی زیادہ کی جائز ہونی مین کلام نہین ؛ ع وعن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من اعطى في صداق امرأته ملء كفيه سويقا او تمرا فقد استحل رواه ابو داود ؛ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسنی دیا بیچ مہر عورۃ اپنی کی بہر دونون ہاتہہ ستو یا کہجور سی یعنی مہر معجل پس تحقیق حلال کیا اوسنی اوس عورتکو نقل کی یہہ ابوداود نی وعن عامر بن ربيعة ان امرأة من بني فزارة تزوجت على نعلين فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم ارضيت من نفسك ومالك بنعلين قالت نعم فاجازه رواه الترمذي ؛ اور روایت ہی عامر بیٹی ربیعہ کی سی یہہ کہ ایک عورۃ نی بنی فزارہ مین سے نکاح کیا اوپر دو جوتیونکی پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا راضی ہوئی تو بدلی نفس اپنی کی باوجود ہونی مال اپنی کی ساتہہ دو جوتیون کی یعنی اپنی نفس کو بدلی ان دو جوتیونکی دیا تو نی اور راضی ہوئی تو ساتہہ اونکی مالدار ہونیکی کہا ہان پس اوسکو اجازت دی اوسکو نقل کیا یہہ ترمذی نی ف یہہ بہی محمول ہی مہر معجل پر واسطی دفع تعارض کی اور ظاہر یہہ ہی کہ جب اس عورۃ نی نکاح کیا بدلی دو جوتیون کی تو صحیح ہوا نکاح اوسکا اور ہوا اوسکو مطالبہ اپنی مہر مثل کا پس جب راضی ہوئی وہ ساتہہ دو جوتیونکی اور ساقط کیا حق اپنا کہ زائد تہا جوتیونپر جائز کہا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور اسکی جائز ہونی مین اختلاف نہین پس یہہ دلیل شافعی وغیرہ کی نہین ہو سکتی اور یہہ حدیث ضعیف ہے ؛ ع وعن علقمة عن ابن مسعود انه سئل عن رجل تزوج امرأة ولم يفرض لها شيئا ولم يدخل بها حتى مات فقال ابن مسعود لها مثل صداق نسائها لا وكس ولا شطط وعليها العدة ولها الميراث فقام معقل بن سنان الاشجعي فقال قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم في بروع بنت واشق امرأة منا مثل ما قضيت ففرح بها ابن مسعود رواه الترمذي وابو داود والنسائي والدارمي

اور روایت ہی علقمہ سی کہ نقل کے ابن مسعود سے یہہ کہ وہ پوچھی گئی حکم ایک شخص کے کہ نکاح کیا ایک عورۃ سی اور نہ معین کیا واسطی او وسکی کچھ مہر اور نہ دخول کیا ساتھہ او وسکی بعد صحبت کے اور نہ خلوہ صحیحہ نہایتک کہ مرگیا پس کہا ابن مسعود نے یعنی بعد ایک مہینی کی اجتہاد کرکر کہ واسطی او س عورۃ کی ہی مانند مہر عورتونکی اوسکی قوم کی ہین یعنے مثل دینا آویگا نہ کم اور نہ زیادہ اور اوسپر عدۃ یعنی وفات کی اور واسطی او وسکی میراث ہی ہے پس کھڑی ہوئی معقل بن سنان اشجعی اور کہا کہ حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حق بروع بنت واشق کے کہ ایک عورت ہی ہم مین سے مانند اسکے حکم کیا تمنی پس خوش ہوئی ساتھہ اس بات کے ابن مسعود نقل کے یہہ ترمذی او ابوداود اور نسائی اور دارمی نے ف عدم دخول کی اور اوسپر ہی عدۃ اور میراث اوسکو پہنچی گی اور امام شافعی کی اسمین دو قول ہین ایک تو موافق قول حضرت علی رضہ کی اور دوسرا موافق قول ابن مسعود کے اور مذہب امام ابوحنیفہ اور احمد رح کا مانند مذہب ابن مسعود کے ہی اور مہر مثل کہتی ہین باپ کے قوم کی مہر کو مانند پھپھون اور بہنون اور چچا کی بیٹیونکی بشرطیکہ مساوی ہون دونون عمر مین اور مال مین اور عقل مین اور دین مین اور بکارۃ مین یا ثیابت مین اور ایک عصر اور ایک شہر مین ہون ۱۲ منتقی

الفصل الثالث

فصل تیسرے

عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ فَمَاتَ بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمْهَرَهَا عَنْهُ اَرْبَعَةَ الَافٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَرْبَعَةَ الَافِ دِرْهَمٍ وَبَعَثَ بِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ شُرَحْبِيْلَ بْنِ حَسَنَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِي رِوَايَةٍ لِّلنَّسَائِيِّ

اور روایت ہی ام حبیبہ سی کہ وہ تھی نکاح مین عبداللہ بن جحش کے پس مر گیا عبداللہ بن جحش کے بیچ زمین حبشہ کے پس نکاح کر دیا اوسکا نجاشی بادشاہ حبشہ کے نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھہ اور مہر مقرر کیا نجاشی نے ام حبیبہ کا حضرت کی طرف سی چار ہزار اور ایک روایت مین چار ہزار درہم یعنی اس روایت مین لفظ درہم کا صحیح مذکور ہی اور پہلی روایت مین نہین اور مراد یہی ہے اور بھیجدیا ام حبیبہ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ساتھہ شرحبیل بن حسنہ کے نقل کیا یہہ ابوداود اور نسائی نے ف شرحبیل کی نسخونمین عبد اللہ بن جحش ہے اور یہہ غلط صواب عبداللہ بن جحش ہے ساتھہ صیغہ تصغیر کی چنانچہ سن آیے داود مین اور یہہ نہین ہے اور یہہ عبید اللہ اسلام لایا تھا اور گیا ہجرۃ کر کر حبشہ کو کیا ام حبیبہ کو ساتھہ لیکر پھر وہان جاکر مرتد ہوگیا کہ نصرانی ہوا اور وہین مرا اور ام حبیبہ اسلام پر ثابت رہین پھر بھیجا حضرت نے عمرو بن امیہ ضمری کو نجاشی کے پاس کہ لقب ہے بادشاہ حبشہ کا اور نام اوسکا اصحمہ تھا کہ پیغام نکاح کا بھیجے ام حبیبہ کو حضرت کی طرف سی پس نجاشی نے ام حبیبہ کا نکاح حضرت سی کیا اور چار سو دینار کا مہر باندھا اور قصہ نکاح کرنیکا یون منقول ہی کہ نجاشی نے بھیجا ام حبیبہ کے پاس اپنی لونڈی کو کہ ابرہہ نام تھا اوسنی جاکر کہا کہ بادشاہ نے یہہ کہا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا ہے مجکو کہ نکاح کردون ترا اوسنی ام حبیبہ نے یہہ سنکر بھیجا آدمی خالد بن سعید کے پاس اور وکیل کیا اوسکو اور دیے ام حبیبہ نے ابرہہ کو دو کڑی اور انگوٹھی چاندی کی اس خوشخبری سنانی کی عوض مین پس جسنام کا وقت ہوا تو حکم کیا نجاشی نے حاضر ہونیکا جعفر بن ابی طالب کو اور اور مسلمانونکو کہ وہان تھی پس وہ حاضر ہوئی اور خطبہ پڑہا نجاشی نے الحمد للہ الملک القدوس السلام المومن المہیمن العزیز الجبار اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ ارسلہ بالہدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون واما بعد پس تحقیق قبول کیا میں نے پیغمبر کو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مہر مقرر کیا میں نے چار سو دینار سونیکی پھر حاضر کین دینارین اگی قوم کی پس کہا خالد بن سعید نے الحمد للہ واستعینہ واستغفرہ واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ ارسلہ بالہدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون واما بعد پس تحقیق قبول کیا میں نے پیغمبر کو کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نکاح کر دیا میں نے ام حبیبہ بنتی ابی سفیان کے پس مبارک کری اللہ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اوٹھائی گئین دینارین طرف خالد بن سعید کی اور اوٹھون نے ان دینارون کو پس کہا خالد نے نجاشی نے بیٹھی رہو سنت انبیا کی یہہ ہے کہ وقت نکاح کے کہانا کہلایا جاتا ہے پھر منگایا کہانا پس کہا یا سبہون نے اور متفرق ہوئی اور یہہ نکاح ساتھہ سات ہجرہ مین ہوا اور خالد بن سعید مذکور ام حبیبہ کے باپ کے چچا کا بیٹا تھا ابوسفیان باپ ام حبیبہ کا وقت نکاح کی مشرک تھا دشمن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بعد ازان مسلمان ہوا ۱۲

عَنْ اَنَسٍ قَالَ تَزَوَّجَ اَبُوْطَلْحَةَ اُمَّ سُلَيْمٍ فَكَانَ صَدَاقُ مَا بَيْنَهُمَا الْاِسْلَامُ اَسْلَمَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ قَبْلَ اَبِيْ طَلْحَةَ فَخَطَبَهَا فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ اَسْلَمْتُ فَاِنْ اَسْلَمْتَ نَكَحْتُكَ فَاَسْلَمَ فَكَانَ صَدَاقُ مَا بَيْنَهُمَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

اور روایت ہی انس سی کہ کہا نکاح کیا ابوطلحہ نے ام سلیم سی پس ہوا مہر اوسمین اسلام لانا مسلمان ہوئی تہی ام سلیم پہلی ابوطلحہ کے پھر پیغام نکاح کا بھیجا ابوطلحہ نے ام سلیم کو پس کہا ام سلیم نے کہ تحقیق مین مسلمان ہوئی ہون اگر مسلمان ہوگا تو نکاح کرونگی مین تجھسی یعنی اور نہین لیتی کسی کی تجھسی مہر پس مسلمان ہوا ابوطلحہ پس ہوا اسلام لانا ابوطلحہ کا مہر

آپسمین قتل کی یہہ نسائی فی ف ام سلیم بنتی ملحان کی مان ہین انس بن مالک کی اول اوسنی نکاح کیا مالک بن نضر نی اوس سی انس پیدا ہوا پہر مارا گیا مالک حالت شرک مین بہر اسلام لائی ام سلیم پس پیغام نکاح کا بہیجا ام سلیم کو ابو طلحہ نی اور ابو طلحہ مشرک تہا ام سلیم نی انکار کیا اور بولا یا ابو طلحہ کو طرف اسلام کی پس اسلام لایا وہ پس کہا ام سلیم نی مہر مین تجہسی نکاح کرتی ہون تجہسی اور نہین لونگی تجہسی مہر سبب اسلام تیری کی پس نکاح کیا ام سلیم سی ابو طلحہ نی اور ہوا اسلام لانا انکا یعنی واقع ہوا نکاح ساتہہ مہر اوسکی کی اور بخشدیا اوسنی مہر ابو طلحہ کو بسبب اسلام لانی اوسکی بموجب وعدی اپنی کی پس گویا کہ اسلام مہر ہوا آپسمین نہ یہہ کہ مہر اسلام تہا علماء حنفیہ تو یون کہتی ہین اور امام محل ظاہر پر کرتی ہین واللہ اعلم ع

بَابُ الْوَلِيمَةِ

باب ہے بیچ بیان ولیمہ کے ف ولیمہ اوس کہانیکو کہتی ہین کہ نکاح مین کہلایا جاتا ہی اور ولیمہ مشتق ہی التیام سی یعنی اجتماع کی چونکہ وقت اجتماع زوجین کے کہلایا جاتا ہی اسلیی اسکو ولیمہ کہتی ہین اور اکثر علما اسپر ہین کہ ولیمہ سنت ہے اور بعضون نی کہا مستحب ہے اور بعضون نے کہا واجب ہے، اور وقت ولیمہ کا بعضون نے کہا بعد خلوت کی ہی اور بعضون نے کہا وقت عقد کی اور بعضون نے کہا وقت عقد کی اور بعد دخول کی بہی اور اختلاف کیا ہی علمانی پہر تکرار اوسکی کی زیادہ دو روز سی ایک جماعت علما نے مکروہ رکہا ہی اسکو اور مستحب کہا ہی اسکو الکیہ نے ایک ہفتہ تک اور مختار رہیہ ہے کہ ہو وہ بقدر حال خاوند کی اور مجمع البحار مین لکہا ہی کہ ضیافت آٹہہ قسم پر ہے، ولیمہ و اسطی نکاح کے اور خرس ساتہہ پیش خ کی واسطی پیدا ہونی لڑکی کی اور اعذار ختنہ کی یعنی اور وکیرہ مکان نئی کی یعنی اور نقیعہ مسافر کی آنی کی یعنی خواہ مسافر تیار کرواوی یا اوسکی لیے کوئی اور تیار کری اور وضیمہ ساتہہ ضاد معجمہ کے مصیبت کے لیی اور عقیقہ واسطی نام رکہنی بچہ کی اور مأدبہ ساتہہ ہمزہ کی اور پیش دال کی اور بار موحدہ کے اوس کہانیکو کہتی ہین کہ تیار کیا جاوی ضیافت کی لیی بی سبب اور یہہ اقسام مستحب ہین مگر ولیمہ کہ بعضون کے تردیک واجب ہے، ع وزین العرب

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی عَلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَۃٍ فَقَالَ مَا ھٰذَا قَالَ اِنِّیْ تَزَوَّجْتُ امْرَاَۃً عَلٰی وَزْنِ نَوَاۃٍ مِّنْ ذَھَبٍ قَالَ بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاۃٍ مُتَّفَقٌ وَّاللَّفْظُ لِلْبُخَارِیِّ ہی انس سی یہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا عبد الرحمن بن عوف پر نشان زرد یکا یعنی اوسکی بدن کو کپڑے کو زعفران لگی ہوئی تہی پس فرمایا کیا ہی یہہ کہا عبد الرحمن نی تحقیق مینی نکاح کیا ایک عورت سی اوپر ہم وزن نواۃ کی سونی سی فرمایا حضرت نی برکت کری اللہ واسطی تیری ولیمہ کر یعنی کہانا پکا کر کہلا لوگون کو اگرچہ ایک بکری ہو نقل کیا یہہ بخاری اور مسلم نی ف کیا ہی یہہ یعنی کیا سبب ہے اسکا اور احتمال ہے کہ مراد ہو ساتہہ اسکی انکار اسلیی کہ حضرت منع کرتی تہی لگانی خلوق کی سی اور خلوق نام ایک خوشبوئی کا ہی کہ زعفران وغیرہ سی بنتی ہی پس جواب دیا اوسنی کہ مینی لگائی نہین ہے بلکہ لگا گئی ہی بسبب مخالطت دوستی کے بغیر قصد کی یا بغیر اطلاع کی اور کہا قاضی نی کہ نواۃ نام ہی پانچ درہمون کا جیسیکہ نش نام ہی بیس درہمونکا اور اوقیہ نام ہی چالیس درہمون کا حاصل یہہ مہر اوسکا پانچ درہم سونی کا باندہا جسکی بوزن سولہ ماشہ ہوئی اور بعضون نی کہا کہ مراد ساتہہ نواۃ کی نواۃ تمر ہی یعنی گٹہلی کہجور کی انتہی اور ظاہر اور متبادر لفظ سی اخیر ہی معنی ہین یعنی بقدر گٹہلی کہجور کی سونی کا مہر باندہا اور ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری ہو اسطرح کی عبارت بیان تقلیل کے لیی ہی آتی ہی اور تکثیر کی لیی بہی آتی ہی اور لکہا ہی علمانے کہ یہان مراد تکثیر ہی یعنی اگرچہ زیادہ بہی خرچ ہو کر اسلیی کہ بکری کا کم ہونا اوس زمانہ مین بعید ہی جیسا کہ حدیثون سی معلوم ہوتا ہی کہ ولیمہ کرتی تہی ساتہہ ستوون کے اور مانند اسکی کی اور عبد الرحمن اوس زمانہ مین غنی بہی تہی ع ع وَعَنْہُ قَالَ مَا اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ نِّسَائِہٖ مَا اَوْلَمَ عَلٰی زَیْنَبَ اَوْلَمَ بِشَاۃٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ عبد الرحمن اوس زمانہ مین غنی بہی تہی ع ع اور روایت ہی انس سے کہ کہا نہین ولیمہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوپر کسی کے اپنی عورتونمین سے اوسقدر کہ ولیمہ کیا زینب کے نکاح مین ولیمہ کیا اونکا ساتہہ بکری کے نقل کیا یہہ بخاری اور مسلم نے ف اس سی معلوم ہوا کہ ولیمہ کرنا ساتہہ بکری کی بہت ہے ع وَعَنْہُ قَالَ اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ بَنٰی بِزَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَاَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَّلَحْمًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا ولیمہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ تصرف مین لائی زینب جحش کے بیٹی کو پس پیٹ بہر دیا لوگونکا روٹی اور گوشت سے نقل کیا یہہ بخاری نے وَعَنْہُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ صَفِیَّۃَ وَتَزَوَّجَھَا وَجَعَلَ عِتْقَھَا صَدَاقَھَا وَاَوْلَمَ عَلَیْھَا بِحَیْسٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آزاد کیا صفیہ کو اور نکاح کیا اوسنی یعنی بعد آزاد کرنیکی اور ٹہہرائی آزادی اوسکی مہر اونکا اور ولیمہ کیا اوسکی نکاح مین ساتہہ حیس کے نقل کیا یہہ بخاری اور مسلم نے ف صفیہ جنگ خیبر مین ہاتہہ لگی تہین اور بیٹی تہین حیی بن اخطب کے اور سردار تہین قریظہ اور نضیر کی اور اختلاف

کیا ہی اہل علم فی اسمین کہ اگر آزاد کری کوئی اپنی لونڈی کو اور نکاح کری اوس سی اور اوسکی آزادی کو مہر اوسکا ٹہیرا وی تو آیا جائز ہی یا نہین پر گہٹی ہی ایک جماعت اصحاب سے صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ابو یعنی علما طرف جواز اسکی کی بموجب ظاہر حدیث کی اور نہین جائز کہا اسکو ایک جماعت نے اور حنفیہ بہی انہین مین ہین اور تاویل کیا ہی انہون نے اس حدیث کو کہ یہہ خواص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی تہا اور کہا نہین درست اور شرح ہدایہ مین لکہا ہی کہ اگر آزاد کری کوئی لونڈی کو اور اوسکی آزادی کو مہر اوسکا ٹہیرا وی کہ یہہ آزاد کیا مینی تجکو اس شرط پر کہ نکاح کریتو مجسی عوض آزادی کی پس قبول کیا اوسنی تو صحیح ہوا آزاد کرنا اور اوسکو اختیار ہی نکاح کرنی مین اوس سے پہر اگر نکاح کیا اوسنے اوس سے پس وسطی اوسکی مہر مثل اوسکا ہی اور حیس نام ایک کہانیکا ہی کہ مثل حلوی کی ہوتا ہی بنتا ہی کہجورون اور اقط اور گہی سے اور اقط اوسکو کہتی ہین کہ دہی کا پانی پیکا کر پنیر کی ٹکیان بنالی تی ہین اور اسکو دودہ بہی کہتی ہین ع وَعَنْهُ قَالَ اَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ خَیْبَرَ وَالْمَدِیْنَةِ ثَلٰثَ لَیَالٍ یُبْنٰی عَلَیْهِ بِصَفِیَّةَ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِیْنَ اِلٰی وَلِیْمَتِهٖ وَمَا کَانَ فِیْهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ وَمَا کَانَ فِیْهَا اِلَّا اَنْ اَمَرَ بِالْاَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَاُلْقِیَ عَلَیْهَا التَّمْرُ وَالْاَقِطُ وَالسَّمْنُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا ٹہیری حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان خیبر اور مدینہ کی تین رات لائی گئین حضرت کی پاس صفیہ یعنی جسنکر تصرف مین آئین پس بلایا مینی مسلمانونکو طرف ولیمہ اونکی کی اور نہ تہی اوسمین روٹی اور نہ گوشت اور نہ تہا اوسمین مگر یہہ کہ حکم کیا حضرت نی ساتہہ بچہانی دسترخوان ٹمڑے پر بچہائی گئی دسترخوان اور ڈالی گئین دسترخوانپر کہجورین اور اقط اور گہی نقل کیے یہہ بخاری نے ف اور پہر حدیث مین جو گذرا لفظ حیس کا اسحدیث مین بیان اوسکا ہی کہ کہجورون اور اقط اور گہی سی بنتا ہی اور معنی اقط کی اوپر کی حدیث کی فایدہ مین ذکر کیی گئی ع وَعَنْ صَفِیَّةَ بِنْتِ شَیْبَةَ قَالَتْ اَوْلَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی بَعْضِ اور روایت ہی صفیہ بیٹی شیبہ کی سی کہ کہا ولیمہ کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بعضی اپنی عورتو نکا ساتہہ دوسیر جو کے نقل کیے یہہ بخاری نے ف شاید کہ وہ عورۃ ام سلمہ تہین ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلَی الْوَلِیْمَةِ فَلْیَاْتِهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ فَلْیُجِبْ عُرْسًا کَانَ اَوْ نَحْوَهٗ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر کی بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت بلایا جاوی ایک تمہارا طرف طعام شادی کی پس چاہیی کہ حاضر ہو اوس طعام شادی کی مین نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کی یون ہی کہ پس چاہیی کہ قبول کری دعوۃ نکاح کی ہو یا مانند اسکی ف مانند اسکی یعنی مثل عقیقہ اور ختنہ کی پس گویا کہ مراد ولیمہ سے ان روایتونمین مطلق طعام شادی ہی اور کہا ہی بعضون نے کہ قبول کرنا دعوۃ نکاح کا واجب ہے پس گنہگار ہوتا ہی نہ قبول کرنیوالا اوسکا بغیر عذر کی بموجب حدیث حضرت کی مَنْ تَرَکَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور بعضون نے کہا مستحب ہے اور یہہ واجب یا مستحب حاضر ہونا ہی اور کہانا اوسکا مستحب ہے اگر روزہ سے نہو اور سوائی نکاح کی دعوۃ کی اور دعوۃ نکاح قبول کرنا مستحب ہے یہہ ذکر کیا ہی طیبی اور ابن ملک نے اور کہا اونہون نے کہ ساقط ہو جاتا ہی وجوب یا استحباب دعوۃ کا کسی عذر سے یا تو کہانا شبہ کا ہو یا تخصیص اغنیا کی ہو اوس دعوۃ مین یا وہان دو شخص ہو کر ایذا یا وی سبب ہوئی اوسکی کی یا نہ لائق ہو ساتہہ اوسکی پہنچا اوسکا یا واسطے دفع شر اوسکی کے دعوۃ اوسکی کیجاوی یا واسطے طمع جاہ اوسکی کی یا دعوۃ اوسکی اسلیی کریں کہ مذکری اونکی باطل پر یا وہان کوئی ممنوع چیز ہو مانند شراب یا ناچ رنگ کے یا سانگ پتلیونکا یا بجانیکی یا فرش حریر کی وغیرذالک انتہی پوشیدہ نہین ہے کہ اس زمانہ کی مجلسین ایسی چیزونسی خالی نہین اگر سب نہین ہوتی ہین تو بعضے اینمین سے اکثر جگہہ یا ہوتی جاتی ہین سے کہا ہی صوفیہ نی کہ حلال ہوئی عزلت بلکہ لائق ہی یہہ کہ کہا جاوی کہ واجب ہوئی عزلت پس جو اختیار کری عزلت یعنی گوشہ نشینی اختیار کری ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلٰی طَعَامٍ فَلْیُجِبْ فَاِنْ شَاءَ طَعِمَ وَاِنْ شَاءَ تَرَکَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ بلایا جاوے ایک تمہارا طرف طعام کی یعنی طعام نکاح کی یا مانند اسکی کی پس چاہیی کہ قبول کری یعنی حاضر ہو پہر اگر چاہی کہانا وی اور اگر چاہی نکہاوے نقل کیے یہہ مسلم نے ف پس سنت یا واجب حاضر ہونا ہی کہانا اور اگر روزہ سی نہو تو مستحب ہے کہانا اور کہا ابن ملک نے کرامر اسمین وجوب کے لیی ہی اور یہہ اوس شخص کے حق مین ہے کہ نہو اوسکو عذر اور جو کہ معذور ہو مثلا راہ دور ہو کہ لاحق ہوگی اوسکو مشقت دہان کے جانی مین پس نہین ہے مضائقہ اوسکی قبول نکرنی مین ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِیْمَةِ یُدْعٰی لَهَا الْاَغْنِیَاءُ وَیُتْرَکُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ

ع نسائیہ ابن ماجہ ابن حبان عن شعیب عن ابیہ عن جدہ رواہ البخاری

ترک الدعوۃ فقد عصی اللہ ورسولہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برا کہانا وہ کہانا نکاح کا ہی کہ بلائی جاتی ہین اوسکی اسطرح اور چھوڑی جاتی ہین فقیر اور جو شخص قبول کری دعوت یعنی بغیر عذر کی پس تحقیق نافرمانی کی اوسنی اللہ کے اور رسول اوسکی کی نقل کیہ بخاری اور مسلم ف برا کہانا ولیمہ کا یعنی برا بھی کہانا نہیں ایک یہہ بھی ہی اسکی بعضی کہانی اس سے بھی زیادہ بری ہین اور یہی مراد شر الناس من اکل وحدہ سی ہی اور مراد یہہ نہین ہی کہ مطلق کہانا نکاح کا برا ہی اسلئے کہ حکم کیا ہی اسکے کرنی کا اور قبول کرنا اور نہ قبول کرنی پر گنہگار ہونا فرمایا بلکہ مراد یہہ ہی کہ جو کہانا نکاح کا ایسا ہو کہ اوسمین اغنیا بلائی جاوین اور فقرا نہ بلائی جاوین تو وہ برا ہی عادت ہی اون لوگون کی اس طعام مین غنی اسہی کو بلاتی ہی اور بہت اچھی اچھی کہانی کہلاتی ہی اور فقیرون بیچارہ ونکی بات بھی نہ پوچھی پس اسطرح کی رسم کو یا منع فرمایا اور دعوۃ کی نہ قبول کرتی مین اللہ تعالے کی نافرمانی یون ہوئی کہ جسنی مخالفت کی امر رسول اللہ کی اوسنی مخالفت کی اللہ تعالی کی امر کی اور جو کہ دعوۃ کی قبول کرنیکو واجب کہتے ہین اونہون نی دلیل پکڑی ہی اس حدیث کی اور جمہورے حمل کیا ہی اسکو اوپر تاکید استحباب کے ع وعن ابی مسعود الانصاری قال کان رجل من الانصار یکنی ابا شعیب کان لہ غلام لحام فقال اصنع لی طعاما یکفی خمسۃ لعلی ادعو النبی صلی اللہ علیہ وسلم خامس خمسۃ فصنع لہ طعیما ثم اتاہ فدعاہ فتبعہم رجل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا شعیب ان رجلا تبعنا فان شئت ادنت لہ وان شئت ترکتہ قال لا بل اذنت لہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی مسعود الانصاری سی کہ کہا ہا ایک شخص انصار مین سے کنیت کیا جاتا ہا ابو شعیب تھا اوسکا غلام بیچتا ہا گوشت پس کہا اوس شخص نی غلام کو تیار کر بموجب کہنی میری کی کہا ہا کہ کفایت کری پانچ آدمیونکو تا کہ بلاؤن مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اسحالمین کہ آنحضرت پانچوین ہون پانچہین سے یعنی ایک یہ پیغمبر خدا ہون اور چار اونکی ساتھہ اور ہون پس تیار کیا غلام نی بموجب کہنی اوسکی کی واسطی حضرت کی تہوڑا سا کہانا پہر آیا وہ شخص آنحضرت کی پاس اور دعوۃ کی حضرت کی یعنی آنحضرت کی چار اصحاب کے پس ساتھہ لگ لیا اونکی ایک شخص پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی وقت پہنچنے کی اوسکی گہر پر کہ ای ابو شعیب بے ساتھہ ہو لیا ہی ہماری ایک شخص پس اگر چاہی تو اذن دی اوسکو آنی کا اور اگر چاہی تو چہوڑ دی اوسکو یعنی دروازی پر یعنی اذن دی آنیکا کہا ابو شعیب نے نہین چہوڑتا مین اوسکو بلکہ اذن دیا مینی اوسکو نقل کیہ بخاری اور مسلم نے

ف اسمین دلیل ہی اسپر کہ نہین جائز ہی کسیکو یہہ آدمی پر خصوصا ایک قوم کی بغیر اذن اونکی کی اور نہین جائز ہی مہمان کو یہہ کہ اذن دی کسیکو آنی کا اپنی ساتھہ مگر ساتھہ اور صریح کر باذن عام کی یا جانی رضامندی ضیافت کرنیوالیکی اور یہہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ نہین جائز ہی کسیکو یہہ جاوی کسی کے گہر مین مگر باذن اوسکی اور یہہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ اگر ضیافت ایک جماعت مخصوص کے کری اور اوسکی ساتھہ کوئی ہو لیوی تو مستحب ہے مہمانکو کہ اوسکی لیی اذن چاہی صاحب خانہ سی اور مستحب ہے صاحب خانہ کو کہ اوسکو منع کری آنی سی مگر کیہہ ہو اوسکی آنی سی مفسدہ کہ ایذا پاوین حاضرین اور اگر پہیری اوسکو تو ساتھہ نرمی کے پہیری اور اگر اوسکو کچہہ کہانی مین سے دیدیوی بشرطیکہ لائق اوسکی ہو تو یہہ اچہا ہی اور شرح سنت مین لکہا ہی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ نہین حلال ہی کہانا ضیافت کا اوسکی لیی کہ نہ بلایا جاوی اور بعضے عالمون نے کہا ہی کہ جب ایک شخص کے آگی کہانا رکہدی اور اوسکی ملک کردی تو وہ مختار ہی چاہی آپ کہاوی اور چاہی اور کو کہلاوی اور چاہی اپنی گہر کو اوٹہا لاوی اور اگر بیٹہی دستر خوان پر تو چاہی کہاوے موافق عرف کی اور نہ اوٹہاوی اوسمین سے کچہہ اور نہ کہلاوی اور کو اوسمین سے اور اچہا جانا ہی بعضی اہل علم نی یہہ کہ دیوین دستر خوان والی بعضے بعضونکو کچہہ کہانی مین سے اور اگر دیوین دستر خوان پر تو نہین جائز ہی یہہ شرح الفصل الثانی فصل دوسرا ع وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اولم علی صفیۃ بسویق وتمر رواہ احمد والترمذی وابو داود وابن ماجہ روایت ہی انس سے کہ کری صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ یعنی کہانا نکاح کا وقت نکاح صفیہ کی ساتھہ ستو اور کہجور کے نقل کیہ یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی ف اوپر کی حدیث مین گذرا کہ ولیمہ صفیہ کا کیا حضرت نی ساتھہ حیس کے اور اسمین آیا کہ ساتھہ ستو اور کہجور کے وجہ تطبیق کی اینمین یہہ ہے کہ دونون چیزین ہون گی ولیمہ مین حیس بہی اور ستو اور کہجور بہی جسنی جو دیکہا سو روایت کیا ع وعن سفینۃ ان رجلا ضاف علی بن ابی طالب فصنع لہ طعاما فقالت فاطمۃ لو دعونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاکل معنا فدعوہ فجاء فوضع یدیہ علی عضادتی الباب فرای القرام فدر فرجع فقالت فاطمۃ فتبعتہ فقلت یا رسول اللہ ما ردک قال انہ لیس لی او لنبی ان یدخل بیتا مزوقا رواہ احمد وابن ماجۃ

اور روایت ہی سفینہ سی یہہ ایک شخص مہمان آیا حضرت علی بن ابی طالب کے پاس پس تیار کیا حضرت علی نے اوسکی لیی کہانا اور کہا فاطمہ نے اگر بلاوین ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کہاوین وہ ہمارے ساتھہ تو بہتر ہی پس بلایا حضرت کو اور آئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور رکہی دونو ناتہہ اپنی اوپر دونون بازوون دروازی کے پس دیکہا پردہ پڑا ہوا ہے کونی گہر کی پس پہر گئی حضرت کہا حضرت فاطمہ نی پس چپی چپی گئی مین حضرت کی اور کہا ہیتی ای رسول خدا کی کیجیز نی پہیرا انکو فرمایا تہین داسطی میری یا واسطی کسی نبی کے یہہ داخل ہو کر پہر زینت کی مین نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف قرام پردہ باریک منقش اور بعضون نی کہا کہ منقش نہا ولیکن ڈہانکا تہا اوس سے دیوار کو مانند چہرہ کہنٹ دولہا دولہن کے اور یہہ عادت متکبرین کی ہی اور حضرت اوسکو دیکہکر پہر گئی آگاہ کرنیکی لیی اسپر کہ یہہ بہتر نہین ہے کہ زینت دنیا کی ہی اور وہ باعث نقصان آخرۃ کی ہی ع وعن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دعی فلم یجب فقد عصی اللہ ورسولہ ومن دخل علی غیر دعوۃ دخل سارقا وخرج مغیرا رواہ ابو داود اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ دعوت کیا جاوی پہر نہ قبول کری پس بیشک نافرمانی کی اللہ اور رسول اوسکی کی اور جو آدمی آیا مجلس کہانی کی مین بن بلائی آیا چور اور نکلا لوٹ کر نقل کی یہہ ابو داود نی ف ایا چور بسبب اسکی کہ آیا بغیر اذن صاحب خانہ کی پس گویا چپکے آیا مانند چور کی پس گہنکا ہوا جیسے گہنکا ہوتا ہے چور بسبب جانی کی کیسکی گہر مین حاصل یہہ حضرت نی اپنی امت کو تعلیم کیی اچہی اخلاق اور منع کیا اونکو بری خصلتون سی کہ نہ قبول کرنا دعوت بلا عذر دلالت کرتا ہی تکبر نفس اور رعونت اور عدم الفت پر اور جانا کیسکی مان بغیر دعوت کی دلالت کرتا ہی حرص نفس اور حاصل کرنی ذلت پر ع وعن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اجتمع الداعیان فاجب اقربہما بابا وان سبق احدہما فاجب الذی سبق رواہ احمد وابو داود اور روایت ہی ایک شخص سے کہ تہا صحابیون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جبوقت اکہٹی ہو جاوین دو دعوت کرنیوالی پس قبول کر دعوۃ اوسکی کہ بہت نزدیک ہو اون دونون مین سی از روی دروازی کی اور اگر پہلی کی ایک نی اون دونون مین سی پس قبول کر دعوت اوسکی جسنے پہلی کی نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی ف ظاہر ایہہ اوس صورت مین ہے کہ جمع نہین کر سکتا ہی یعنی دونونکی دعوۃ نہین کہا سکتا ہی بسبب ایک ہی وقت ہونیکی مانند اسکی اور جمع کر سکتا ہی تو دونون کی دعوۃ قبول کری اور یہہ حکم تو ہمسایہ کا ہی اور اگر اہل شہر دعوۃ کرین تو مان ترجیح اوجہت سے ہوگی مثل معرفت اور صلاح اور اور حقوق کی یعنی اگر اہل شہر مین سی سوائے ہمسایہ کی دو آدمی اسکی دعوۃ کرین تو اوسکی دعوۃ قبول کری کہ جو جان پہچان ہو یا نیکبخت ہو وغیر ذالک اور اسحدیث سی معلوم ہوا کہ جو طالب علم یا فتوی پوچہنی والا عالم کی پاس پہلی آوی تو سبق اور فتوی پہلی آنیوالیکو پڑہاوی اور دیوی ع وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعام اول یوم حق وطعام یوم الثانی سنۃ وطعام یوم الثالث سمعۃ ومن سمع سمع اللہ بہ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہانا پہلی دن کا حق ہی اور کہانا دوسری دن کا سنت ہے اور کہانا تیسری دن کا سنانا ہے اور جو کوئی سناوے سناویگا اللہ اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی ف حق ہی یعنی نکاح مین پہلی دن کہانا کہلانا اور قبول کرنا اوسکا واجب ہے یا سنت موکدہ ہی بخلاف علما کی اور دوسرے دن کا کہانا سنت ہے اور تیسری نکا اسلیی ہوتا ہی کہ نا لوگ سنین اور تعریف کرین اور جو کوئی سناوی یعنی مشہور کری اپنی تئین ساتہہ سخاوت کی فخر کی لیی مشہور کری گا اوسکو اللہ تعالی میدان محشر مین کہ ہنی سنانی اور دکہانی کی لیی دیا تہا یہہ جہوٹا اور مغفری ہی پس سوا ہو گا لوگو مین کہا طیبی نی کہ جب اللہ تعالی بندیکو کچہ نعمت دی تو لازم ہی اوسکو کہ شکر ادا کری اور مستحب ہے یہہ دوسری دن ولیمہ پورا کرنی نقصان کے اول روز مین واقع ہوا ہو اسلیی کہ سنت کامل کرتی ہی واجب کے اور تیسری دن انہی اور آمین دصیر جہی مالکیہ پر کہ وہ کہتی ہین مستحب ہے ولیمہ کرنا سات دن تک ع وعن عکرمۃ عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یولم علی شیء من نسائہ ما اولم علی زینب ان یولم بشاۃ رواہ البخاری وابو داود وقال یحیی السنۃ والصحیح انہ عن عکرمۃ مرسلا اور روایت ہے عکرمہ سی کہ نقل کی ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا کہانی طعام و مخصوص فخر کرنیوالونکیسے اسپین نقل کی یہہ ابو داود نی اور کہا یحیی نی اسنے کہ صحیح یہہ ہے کہ عکرمہ نی نقل کی نبی صلی اللہ

علیہ وسلم سی بطریق ارسال کے ف یعنی صحیح یہہ ہی کہ لفظ عن ابن عباس اسکی سند مین نہین اور متبارین وہ شخص کہ آپسمین مقابلہ کرین طعام مین اور چاہین کہ ایک دوسرے
صندیہ بہت پکاوی کہانا تا غالب آوی دوسری پر یعنی اگر فخر اور ستائے اور دکہانی کی لیی پکاوین اور دعوۃ کرین دعوۃ اونکی قبول نکری اور کہانا اونکا نکہاوے
اگلی بزرگ دعوۃ فخر کی نہ قبول کرتی تہی ح **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتباریان لا یجابان ان لا یوکل طعامہما
قال الامام احمد یعنی المتعارضین اضافۃ فخرا ورئاء روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو شخص کہ کہانا ازراہ فخر و مقابلہ کی تیار
کرین اونکی دعوۃ قبول نہ کیجاوی اور کہانا اونکا نہ کہایا جاوی کہا امام احمد نی یعنی پچ تفسیر متباریان کی مراد حضرت کے متبارین سی یہہ ہے کہ دو شخص طریق
مقابلہ کی ضیافت کرین ازراہ فخر اور ریا کی **وعن** عمران بن حصین قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اجابۃ طعام الفسقۃ روایت ہے عمران بن
حصین سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قبول کرنی دعوۃ فاسقین سے ف فاسق سی مراد مطلق فاسق ہے کسیطرح کا ہو اور سبب اسکے منع کا یہہ ہے
کہ اکثر فاسق احتیاط نہین کرتی ہین کہانی مین اور کہانی ہین حرام اور فاسق کبہی ظالم بہی ہوتا ہے اور کہانا ظالم کا کہ مال لوگون کا ازراہ ظلم کی لیتا ہی بالتقاضا
حرام ہے اور یہہ بہی ہی کی فاسق کی دعوت قبول کرنیمین خوش کرنا اوسکا اور تکریم اوسکی لازم آتی ہی ح **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا دخل احدکم علی اخیہ المسلم فلیاکل من طعامہ ولا یسال ویشرب من شرابہ ولا یسال روی الاحادیث الثلثۃ البیہقی فی شعب الایمان
وقال ہذا ان صح فان الظاہر ان المسلم لا یطعمہ ولا یسقیہما ہو حرام عندہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جو وقت کہ آوی
ایک تمہارا بہائی مسلمان کی پاس پس چاہیی کہ کہاوی کہانی اوسکی مین سی اور نہ پوچہی یعنی حال طعام کا کہ کیسا ہی اور کہان سے آیا ہی اور پیوے پانی اوسکا اور نہ پوچہی اوسکا
کہ کیسے ہے اور کہان سی آیا ہی روایت کین تینون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا بیہقی نی یہہ حدیث یعنی اخیر کی اگر صحیح ہو تو وجہ اوسکی یہہ ہے کہ ظاہر حال مسلمان کا یہہ ہے
کہ نہین کہلاتا مسلمانکو اور نہین پلاتا اوسکو مگر وہ کہ حلال ہوتا ہے نزدیک اوسکی ف مسلمانسی مراد مسلمان کامل ہی یعنی غیر فاسق پس اوسکی کہانیکا حال نہ پوچہی بسبب گمانکے
کی اور پوچہنے سے اوسکو ایذا ہوویگی مگر ہان جبکہ معلوم ہو کہ کہانا اوسکا وجہ حرام سی ہی تو نہ کہاوے اور اگر ایک شخص کا کہانا اکثر حرام کا ہے تو بہی نہ کہاوے ع **باب القسم** باب ہے
بیچ بیان حکم تقسیم کے ف یعنی اس باب مین بیان ہے نوبت مقرر کرنیکا بیویونکی لیی یعنی بیویونکی پاس باری باری سی رات کو اور نوبت مقرر کرنی واجب ہے دو بیویونکی لیی او
اور زیادہ کی لیی اور ایک کی نوبت مین دوسریکی گہر مین رات کو رہنا جائز نہین اور نہ جمع کرنا دو عورتونکا ایک رات مین جائز ہی مگر باذن اور ارادی اونکی کی جائز ہی اور صحبت کرنا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیویونسی ایک رات مین پہلی واجب ہونے نوبت کے تہا یا اونکی اذن سے تہا اور مذہب حنفیہ یہہ ہے کہ نوبت مقرر کرنی حضرت پر واجب نہی لیکن حضرت نے
ازراہ کرم و تفضل کے نوبت مقرر کر رکہی ہی واللہ اعلم اور نہین ہی حق عورت کی لیی ہر نوبت کی حالت سفر مین خاوند جس بیوی کو چاہی اوسکو ساتہ لیجاوے اور اولی یہہ ہے کہ قرعہ ڈالے درمیان
بیویونکے جسکا نام قرعہ مین نکلی اوسکو ساتہ لیجاوے اور اصل نوبت مقیم کی حق مین رات ہی اور دن تابع ہی رات کا اور ایک شخص رات کو کسی کام مین مشغول رہتا ہو مثلاً چوکیدار وغیرہ
تو اوسکی حق مین اصل دن ہی اور باقی احکام و مسائل نوبت کی فقہ مین مذکور ہین ح ہدایہ ف واجب ہے برابری کرنی رات رہنی مین بیویونکی پاس اور پہنانی اور کہلانی مین اور صحبت
مین نہ جماع کرنی مین اور محبت مین بلکہ یہہ مستحب ہے اور ساقط ہوجاتا ہی حق عورت کا ساتہ ایکبار جماع کرنیکی اور واجب ہے جماع کرنا کبہی کبہی تاکہ نہ ترک کری جماع بقدر مدۃ
ایلا کی مگر ساتہ رضای عورت کی اور اگر ضرر کری بیوی کو کثرت جماع کی تو نہین جائز ہی صحبت کرنی زیادہ قدر طاقت اوسکیسی اور رہے ہر ایک بیوی کی پاس ایک رات اور ایک دن لیکن لازم
برابری کرنی رات سے نہین یہانتک کہ اگر آوی ایک بیوی کی پاس بعد عشا کے اور دوسریکے پاس بعد عشا کی تو ترک کرنی قسم یعنے نوبت اور نہ جماع کری بیوی سے غیر نوبت اوسکے اور اسیطرح رجعی بیوی کی پاس
رات کو غیر نوبت اوسکیمین واسطے عیادۃ اوسکی کی اور اگر مرض شدید ہو تو نہین مضی لقصہ کہ رہی اوسکے پاس یہانتک کہ شفا پائی وہ یا مرجاوے اور یہہ اصل ستہ مین سی ہی کہ نہاوی کی بیوی کے مخمور اور اگر خاوند اپنی کی
مین چار ہون تو لاوے ہر ایک کے اوسکی نوبت مین من و مختارہ **الفصل الاول** فصل پہلے **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبض عن تسع نسوۃ وکان یقسم
عن ست منہن وکان یفی عن سودۃ بیومہا وہبتہا روایت ہی ابن عباس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گیے یونہی چہوڑ کر اور تقسیم کرتی تہی وہ نو مین سے واسطے آپکی نفل کے یہہ بہی آیا ہے اور مسلم نے ف یعنے بیویان جنکو ترک کیے اگرچہ تو زیادہ تہین لیکن
وقت وفات کے نو موجود تہین عائشہ حفصہ ام حبیبہ سودہ ام سلمہ صفیہ میمونہ زینب بنت جحش جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن تین سے آہٹ کی لیی تو نوبت مقرر تہی اور ایک کے لیی یعنے سودہ کے لیی نوبت تہی اپنی اور انہون نے

اپنی نوبت حضرت عائشہ کو بخشدی تھی انکی نوبت مین حضرت حضرت عائشہ کی پاس رہتی تھی جیساکہ حدیث آئندہ مین مذکور ہی ۲ ح وعن عائشۃ ان سودۃ لما کبرت قالت یارسول اللہ قد جعلت یومی منک لعائشۃ فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقسم لعائشۃ یومین یومہا ویوم سودۃ متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ سودہ جبکہ بوڑہی ہوگین تو کہا یارسول اللہ تحقیق کردا مینی اپنا دن یعنی اپنی نوبت کہ آپ کہ کرتی تھی واسطی عائشہ کی پس تھے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نوبت کرتی واسطی عائشہ کی دو دن ایک دن تو اونکی نوبت کا اور ایک دن حضرت سودہ کی نوبت کا نقل کے یہہ بخاری و مسلم نے ف نکاح سودہ کا مکہ مین ہوا تہا بعد خدیجہ کی اور پہلے کی لکہا ہی فقہانی کہ اگر بخشی ایک بیوی نوبت اپنی اپنی سوکن کو تو جائز ہی بشرطیکہ نہو یہہ ساتہ دینی رشوہ کی خاوند کی طرف سی اور جائز ہی واسطی عورۃ بخشی والی نوبت کے کہہ جو رجوع کری جب چاہی ۲ ح ع وعنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یسأل فی مرضہ الذی مات فیہ این انا غدا این انا غدا یرید یوم عائشۃ فاذن لہ ازواجہ یکون حیث شاء فکان فی بیت عائشۃ حتی مات عندہا رواہ البخاری اور روایت ہی عائشہ رضہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پوچہتے تہے اپنی بیماری مین کہ کہان ہونگا مین کل کہان ہونگا مین پرسوں یعنی روز دیگر یعنی یہہ پوچہتے تہے ارادہ کرتی تہی دن نوبت عائشہ کا یعنے بسبب پیار کی جسکے اونکی پس اذن مانگا حضرت کو اونکی بیویون نے کہ رہین جہان چاہین اور تہی حضرت پیچہر حضرت عائشہ کی یہانتک کہ وفات ہوئی اونکی پاس نقل کے یہہ بخاری نے ف ارادہ کرتی تہی یہہ تفسیر ہی پہلی قول کی پس تہا پوچہنا اذن چاہنیکی لیی ہیویون سی اذن دین حضرت کو حضرت عائشہ کی پاس رہنی کا اور دلالت کرتا ہی اسپر یہہ جملہ پس اذن دی ۱۲ الخ ۲ ح ع وعنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد سفرا اقرع بین نسائہ فایتہن خرج سہمہا خرج بہا معہ متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتی سفر کا قرعہ ڈالتی درمیان بیویون اپنی کی پس جس کسیکا اونمین سے نکلتا حصہ لیجاتی اوسکو ساتہہ اپنی سفر مین نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نے وعن ابی قلابۃ عن انس قال من السنۃ اذا تزوج الرجل البکر علی الثیب اقام عندہا سبعا وقسم واذا تزوج الثیب اقام عندہا ثلاثا ثم قسم قال ابو قلابۃ ولو شئت لقلت ان انسا رفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ اور روایت ہی ابی قلابہ کی نقل کے انس سے کہ کہا سنت سے ہی جسوقت کہ نکاح کری مرد عورۃ باکرہ ثیب پر رہی باکرہ کی پاس سات رات پہر تقسیم کری یعنی نوبت درمیان نئی اور پرانی کی اور جسوقت کہ نکاح کری ثیب سے رہی اوسکی پاس تین رات پہر تقسیم کری کہا ابی قلابہ اگر چاہتا مین کہتا مین کہ انس نے پہنچائی ہی یہہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف باکرہ سی ثیب پر الخ باکرہ کہتی ہین کواری عورۃ کو اور ثیب کہتی ہین اوس عورۃ کو کہ خاوند کر چکی ہو اور امام شافعی نے اس حدیث پر عمل کیا ہی وہ کہتی ہین کہ اگر ایک شخص کے نکاح مین کئی عورتین ہون یا ایک عورۃ ہو پہر نکاح کری ایک اور عورۃ سی اگر وہ عورۃ باکرہ ہی تو اوسکی پاس سات رات رہی اور اگر ثیب ہو تو اوسکی پاس تین رات رہی پہر تقسیم برابر کیا کری اور امام اعظم کی نزدیک باکرہ اور ثیب اولی اور پرانی تقسیم مین برابر ہین اونہون نے عمل کیا ہی دو حدیثون پر کہ دوسری فصل مین آتی ہین کہ وہ مطلق ہین اور اسحدیث کی معنی اونکی نزدیک یہہ ہین کہ باکرہ کی پاس سات رات رہی اور اور نکی پاس بہی سات سات رات رہی اور ثیب کے پاس تین رات رہی اور اور نکی پاس بہی تین تین رات رہی اور ابو قلابہ کے قول کی یہہ معنی ہین کہ اگر مین چاہتا تو مرفوع کہتا اسحدیث کو اسلیی کہ کہنا صحابی کا کہ سنت سے ہی یہ حکم مرفوع کی ہی اور معنی حدیث مرفوع کی ابتدا کتاب مین لکہی گئی ہین ۱۲ منہ ۲ ح وعن ابی بکر بن عبد الرحمن ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین تزوج ام سلمۃ واصبح عندہ قال لہا لیس بک علی اہلک ہوان ان شئت سبعت عندک وسبعت عندہن وان شئت ثلثت عندک ودرت رواہ مسلم وفی روایۃ انہ قال لہا ان شئت ثلثت عندک ودرت رواہ مسلم اور بروایت مسلم ابی بکر بیٹی عبد الرحمن کسیسے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نکاح کیا ام سلمہ سی اور صبح کی ام سلمہ نے حضرت کی پاس فرمایا اونکو کہ نہین ہے بسبب تیری اوپر اہل تیری کی ذلت اگر چاہی تو سات رات رہون مین تیری پاس اور سات رات رہون اوپر سب بیویون کی پاس اور اگر چاہی تو تین رات رہون تیری پاس اور دورہ کرون مین کہا ام سلمہ فی تین تین رہی میری پاس اور ایک سات مین ہی کہ حضرت فی فرمایا واسطی ام سلمہ کی نزدیک باکرہ کی رہنا سات رات اور ثیبہ کی پاس تین رات نقل کے یہہ مسلم نے ف نہین ہے بسبب تیری الخ یعنی جو تین رات تمہاری پاس ہونگا تو تمہارے کنبی قبیلہ کو اس سبب سے حقارت نہین لاحق ہوگی اسلیی کہ یہہ بسبب بے رغبتی کے تمہاری صحبت سے نہین ہے بلکہ اس سبب سے ہی حکم شرع

اسیطرح پر ہی اور یہہ تمہید عذر کی ہی ہچ اقتصار کی تین رات رہنی پر اور اگر چاہی تو سات رات تیری پاس رہون جیسکہ حکم تاکردہ کا ہی لیکن سات سات رات رہون
اور سب بیونکی پاس اور اگر چاہی تو تین رات تیری پاس رہون جیسکہ حکم شب کا ہی اور دورہ کرون مین یعنی تین تین رات اوپر ونکی پاس رہون ش ح ح

الفصل الثانی فصل دوسری **عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یقسم بین نسائه فیعدل ویقول اللهم هذا قسمی فیما املک فلا تلمنی فیما تملک ولا املک رواه الترمذی وابوداود والنسائی وابن ماجة والدارمی** اور روایت ہی عائشہ سی یہکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہی تقسیم کرتی درمیان بیولون اپنی کی یعنی نوبت مقرر کرتی از راہ تفضل کی اور بعضون نی کہا از راہ وجوب کے اور عدل کرتی یعنی برابری کرتی درمیان اونکی راتکی رہنی مین اور کہتی یعنی معہذا یا الہی یہہ تقسیم کرنا میرا بچ اوسیکی ہی کہ مالک ہونمین پس نہ ملامت کر مجکو بچ اوسیکی کہ مالک ہی تو اور نہین مالک مین نقل کے یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** یعنی نوبت مقرر کرنی کا اور دینی نفقہ کا مین مالک ہون اسمین برابری کرتا ہون اور دلکی محبت کا مین نہین مالک تو مالک ہی اسمین برابر نہین کرسکتا کسی سے زیادہ محبت کسی سے کم پس معلوم ہوا کہ برابری رات کی رہنی مین اور نفقی مین چاہئی محبت مین اور صحبت کرنی مین اور بوسی لینی مین ش ح **وعن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا کانت عند الرجل امراتان فلم یعدل بینهما جاء یوم القیامة وشقه ساقط رواه الترمذی وابوداود والنسائی وابن ماجة والدارمی** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جسوقت کہ ہون نزدیک ایک شخص کے دو بیویان یعنی مثلاً بہنہ انصاف کری درمیان اونکی آوی گا دن قیامت کی اسحالت سے کہ آدہا ٹہرا اوسکا گرا ہوا ہوگا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** یہہ سزاوار ہی عورتونکی والی انصاف کرنی پر نہین موقوف ہی اگر تین ہونگی یا چار اور اونمین انصاف نکریگا تو بہی یہی سزا ہوگی اوسکی پس واجب ہے برابری کرنی نوبت مین باعتبار رات کی رہنی کے نہ صحبت کرنیکی اور باکرہ اور ثیبہ اور نئی اور پرانی اور مسلمان اور کتابیہ اسمین برابر ہین اور لونڈی اور مکاتبہ اور مدبرہ اور ام ولد کی لیی نوبت آدہی ہے بہ نسبت عورة آزاد کی یعنی اگر اسکی نکح مین لونڈی وغیرہ کیسکی ہی اور عورة آزاد بہی ہی تو لونڈی وغیرہ کی پاس ایک رات رہی اور عورة آزاد پاس دو راتین اور حرم کی لیی نوبت نہین ش ح ملتقی مولانا **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن عطاء قال حضرنا مع ابن عباس جنازة میمونة بسرف فقال هذه زوجة رسول الله صلی الله علیه وسلم فاذا رفعتم نعشها فلا تزعزعوها ولا تزلزلوها وارفقوا بها فانه کان عند رسول الله صلی الله علیه وسلم تسع نسوة کان یقسم منهن لثمان ولا یقسم لواحدة قال عطاء التی کان رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یقسم لها بلغنا انها صفیة وکان اخرهن موتا مات بالمدینة متفق علیه وقال رزین قال غیر عطاء هی سودة وهو اصح وهبت یومها لعائشة حین اراد رسول الله صلی الله علیه وسلم طلاقها فقالت له امسکنی وقد وهبت یومی لعائشة لعلی ان اکون من نسائک فی الجنة** روایت ہی عطا بن رباح تابعی سی کہ کہا حاضر ہوے ہم ساتہہ ابن عباس کی میمونہ کی جنازہ پر مقام سرف مین پس کہا ابن عباس نی یہہ بین بی بی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جسوقت کہ اوٹہاؤ تم جنازہ انکا پس بہت ہلاؤ اوسکو اور نہ جنبش دو اوسکو اور اٹہاؤ اوسکو سہج سی اور تعظیم کرو اوسکی اسلیی کہ تحقیق تہین نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نو عورتین تہی حضرت تقسیم کرتی یعنی نوبت کرتی تہی اونمین سے واسطی آپنہ کی اور نہین تقسیم کرتی تہی واسطی اوسکی اور پہنچی ہی ہمکو خبر یہہ کہ وہ تہین صفیہ اور تہین سودہ آخر سب عورتون کی مری مین کہ مری تہین مدینہ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور کہا رزین نی کہ ائمہ حدیث سی ہی کہ کہا غیر عطا نی کہ وہ عورة کہ نہ تقسیم کرتی تہی اوسکی لیی سودہ تہین اور یہی بہت صحیح ہی کہ بخشدیا تہا انہون نی دن اپنا یعنی نوبت کا واسطی عائشہ کی جسوقت کہ ارادہ کیا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نی اوکی طلاق کا بس کہا اونہون نی واسطی حضرت کی کہ رہنی دو مجکو اپنی نکاح مین اور تحقیق بخشدیا مینی ون اپنا واسطی عائشہ کے
اسمید اسکی کہ ہون مین تمہاری بیبیون سی بہشت مین ف حضرت میمونہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون مین سی ہین اور خالہ ہین ابن عباس کے اور
صرف نام ایک جگہہ کا ہی کہ ایک منزل ہی مکہ سی کہ قبر حضرت میمونہ کی وہین ہے اور نکاح اور زفاف ہے اوسکا وہین ہوا تہا اور انتقال بہی وہین ہوا اور راس لیے یہ
تعلیل ہے نہی کی یعنی نہ ہلاؤ اس لیے کہ یہ اوہین جہان سی کہ حضرت نی نوبت مقرر کر رکہی تہی اوسکی اور کہا خطابی نی کہ یہ کہنا کہ وہ عورۃ کہ نہین تقسیم کرتی ہے
حضرت اوسکیلیے صفیہ تہین وہم ہی کہ کسی اوی سی واقع ہوا ہی بلکہ وہ سوے ہے تہین اور تہین صفیہ آخر سب عورتون کی مرنی مین اگے جانا چاہی کہ انتقال ہوا صفیہ کا رمضان
کی مہینی مین سنہ پچاس ہجری مین اور بعضون نی کہا سنہ باون یا پچپن مین پیچ زمانہ معاویہ کی اور دفن کی گئین بقیع مین اور مرین میمونہ سنہ اکیاون مین اور بعضون نی
کہا سنہ چہاسٹہ مین اور بعضون نی کہا سنہ ترسٹہ مین اور حضرت عائشہ مرین سنہ ستاون مین اور بعضون نی کہا سنہ اٹہاون مین اور مرین سودہ سن چون مین
اور حفصہ سنہ پچاس مین اور ام سلمہ ونسٹہ مین اور ام حبیبہ سنہ چوالیس مین اور زینب بنت جحش سنہ بیس مین اور جویریہ سنہ پچاس مین کذا ذکرہ صاحب المواہب اور
حضرت خدیجہ کا انتقال پہلے ہوا ہجرۃ کی اور زینب بنت خزیمہ کا بہی انتقال حضرت کی سامنی ہوا پس جب یہ معلوم ہوا تو حضرت صفیہ کا مرنا سب بیبیون کی بعد غیر صحیح
ہی اور اگر ضمیر لفظ کانت کی سیمونہ کی طرف پہیرین تو نہین مناسب ہے یا اس قول کے مانند بالمدینۃ اس لیے کہ وہ مرین ہین سرف مین پس نہین خالی ہی کلام
اشکال سی اللہ اعلم بالحال ع باب عشرۃ النساء وما لکل واحدۃ من الحقوق یہ باب ہے بیچ بیان اون حدیثون کے
کہ وارد ہوئی ہین بیچ صحبت اور اختلاط کی ساتہہ عورتون کے اور بیچ بیان حقوق ہر ایک عورۃ کی ف ہر ایک عورۃ جو کہا گویا باعتبار ارادہ
کرنی اقسام عورتون کی کہا یعنی باکرہ اور ثیبہ اور خوش خلق اور بدخلق اور غنیہ اور فقیرہ اور مانند انکے والاظاہر یہ تہا کہ یون کہتی بیچ بیان حقوق عورتون کے

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استوصوا بالنساء خیرا فانہن
خلقن من ضلع وان اعوج شیء فی الضلع اعلاہ فان ذہبت تقیمہ کسرتہ وان ترکتہ لم یزل اعوج فاستوصوا بالنساء
متفق علیہ روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قبول کرو وصیت بیچ حق عورتونکی بہلائی کی اس لیے کہ تحقیق
عورتین پیدا کی گئی ہین پسلے سی کہ وہ ٹیڑہی ہی اور تحقیق بہت ٹیڑہی ہی چیز پسلی مین اوپر کی پسلی ہی پس اگر ارادہ کریتو کہ سیدا کری پسلی کو توڑ دی گا
اوسکو اور اگر چہوڑی تو پسلی کو اپنی حال پر ہمیشہ رہیگی ٹیڑہی پس قبول کرو وصیت بیچ حق عورتونکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یعنے حضرت حوا کہ
اصل اور اول سب عورتونکی ہین حضرت آدم کی اوپر کی پسلی مین سی پیدا ہوئین کہ وہ بہت ٹیڑہی ہوتی ہی پس جسکی اصل مین ٹیڑہاپن ہی کوئی اوسکو مستقیم
نہین کرسکتا اور ٹیڑہی پسلی کا حال یہ ہے کہ اگر تو سیدہا کیا چاہے تو ٹوٹ جاوی گی اور اگر تو اوسکو چہوڑی بحال خود تو ہمیشہ ٹیڑہی ہی رہی گی اسیطرح حال عورتونکا ہی کہ انکی اصل خلقت مین کجی اعمال اور اخلاق مین ہے اگر چاہین مرد کہ راست و درست کرین انکو تو نہین کرسکین گی کہ مراد ساتہہ اوسکی طلاق ہی جیسا کہ حدیث آئندہ مین آتا ہی پس ممکن نہین ہے فائدہ اوٹہانا ساتہہ عورتونکی مگر ساتہہ چہوڑنی انکے کیونکہ ٹیڑہاپن جبتک
کہ اوس حد پر نہی مین گناہ نہ لازم آوی اور اگر گناہ لازم آدی تو نغافل مناسب نہین حاصل یہ کہ معاملہ انسی اچہی طرح رکہو اور صبر کرو اوسکی ٹیڑہاپن پر اور
یہ توقع اوٹہاؤ کہ سب باتونمین تمہاری مرضی موافق کام کرینگے ع وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المرأۃ خلقت
من ضلع لن تستقیم لک علی طریقۃ فان استمتعت بہا استمتعت بہا وبہا عوج وان ذہبت تقیمہا کسرتہا
وکسرہا طلاقہا رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق عورۃ یعنی اصل اور زمانہ مین حضرت
حوا پیدا کی گئی پسلی سی یعنی حضرت آدم کی پسلی سی ہرگز نہین سیدہی ہوگی واسطی تیرا اوپر ایک طریقہ کی پس اگر چاہی تو کہ فائدہ اوٹہاوی تو اسکا ساتہہ اوسکی فائدہ

اوٹہا ئے تو وہ ساتہہ اوسکی اسحالت مین کیجیو ہوا وسین کیجیو اور اگر چاہی تو سیدہا کرنا اوسکا توڑیگا تو اوسکو اور توڑنا اوسکا طلاق دینا اوسکا انتقل کیا مسلم فی ف ہرگز نہین سیدہے ہوگی واسطی تیری اور ایک راہ کی یعنے ہمیشہ ایک حالت مستقیمہ پر نہین ہی گی بلکہ حالتین بدلتی جاوین گے شکر سی طرف ناشکری کی اور اطاعت سی طرف نافرمانی کے اور قناعت سی طرف طمع کی وغیر ذلک ع ✣ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یفرک مؤمن مؤمنۃ ان کرہ منہا خلقا رضی منہا اٰخر رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بغض رکہی مرد مسلمان عورۃ مسلمان سے اگر ناخوش رہیگی گا اوسکی ایک فعل وخو کو تو خوش رہیگی گا اوسکی فعل وخوی دوسرے کو نقل کیا مسلم نی ف اس لیے کہ آدمی کی تمام اخلاق وافعال برے نہین ہوتی اگر بعضے بری ہوتی ہین تو بعضے اور اچہی بہی ہوتی ہین پس نظر اوسکی افعال واخلاق نیک پر کرنی چاہیے اور راضی ہونا چاہیے اور اوسکی افعال واخلاق بد پر صبر کرنی مقصود ترغیب دلانی اور مبالغہ ہی پیچ خوش گذرانی کی ساتہہ عورتونکی اور صبر کرنیکی اونکی ایذا پر اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ یا ربی عیب نہین انکا تہہ لگتا پس اگر کوئی شخص بے عیب بی ڈہونڈی تو رہیگا بدون یار کی اور نہین خالی ہوتا ہے انسان خصوصا مومن بعضی اچہی خصلت سی پس لائق ہی کہ رعایت اوسکی کری اور چشم پوشی کری سوائے اوسکے ع ✣ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا بنو اسرائیل لم یخنز اللحم ولولا حواء لم تخن انثی زوجہا الدہر متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر نہوتی بنی اسرائیل نہ سڑتا گوشت اور اگر نہ ہوتی حوا نہ خیانت کرتی کوئی عورۃ اپنی خاوند کی کبہی نقل کیا یہ بخاری ومسلم نی ف حضرت موسی علیہ السلام کی وقت مین بنی اسرائیل پر جنگل مین من وسلوا اوترتا تہا اللہ تعالی کی طرف سی اور حکم تہا بقدر ضرورت لینی اور ذخیرہ نکرنی وہ نہایت حرص سی ذخیرہ کرنی لگی یہانتک کہ سڑجاتا پس وہ سڑنا گوشت کا سزا تہی اونکی فعل بد کی یعنی ذخیرہ کرنی کی سبب جو حرص اور توکل کرنی کی خدا تعالی پر ذخیرہ کرتی تہی بعد ازان سڑنا گوشت کا مقرر ہوا ہمیشہ کو پس فرمایا حضرت نی اگر بنی اسرائیل نہ جمع کرتی گوشت کو سڑتا نہ کرتا اور خیانت کی معنی ہین ناراستی یعنی کجی حضرت حوا کی یہ تہی کہ رغبت دلائی حضرت آدم علیہ السلام کو کہانے درخت معلوم کی برخلاف امر اللہ تعالے کی پس فرمایا کہ کجی حضرت حوا سی سرزد ہوئی اگر وہ یہ کجی نہ کرتین تو کوئی عورۃ اپنی خاوند سی کجی نکرتی ح ✣ وعن عبد اللہ بن زمعۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجلد احدکم امرأتہ جلد العبد ثم یجامعہا فی اٰخر الیوم وفی روایۃ یفعل احدکم فیجلد امرأتہ جلد العبد فلعلہ یضاجعہا فی اٰخر یومہ ثم وعظہم فی ضحکہم من الضرطۃ فقال لم یضحک احدکم مما یفعل متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن زمعہ سی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ ماری ایک تمہارا بیوی اپنی کو مانند غلام کا یعنے بہت پہر صحبت کری گا اوسی اخر دن مین اور ایک روایت مین ہی قصد کرتا ہی ایک تمہارا پس مارتا ہی عورۃ اپنی کو مانند غلام کا پس شاید کہ وہ ہنجوا ہو اوسی پیچ اخر دن مارنی کی پہر نصیحت فرمائی حضرت نی صحابہ کو پیچ ہنسی اونکی کی سبب نکلنی پرہیز فرمایا کیون ہنستا ہی ایک تمہارا اوسچیز سی کہ آپ ہی کرتا ہی نقل کی یہ بخاری ومسلم نی ف پہر صحبت کریگا یعنے کیا مناسب ہے کہ جسکی ساتہہ ایسا معاملہ ہوا وسی ایسا سلوک کری اگرچہ بیوی کو نافرمانی پر کیون نہ مارنا یا ہے نہ کہ ایسا اسی پر معلوم ہوا کہ ساتہہ ہو یکی اتفاق وسلوک سی ہی اور کیون ہنستا ہی الخ یعنی ہنسنا ایسا نہین معلوم ہوتا ہی مگر امر عجیب پر کہ نہ پایا جاتا ہو عادۃ پس جب ایک چیز اپنی ہی مین موجود ہو تو غیر سی سرزد ہونے پر تو کیون ہنسی اوسی معلوم ہوا کہ اگر کسی سی گونہ سرزد ہو تو تغافل کری تاکہ اوسکو رنج نہو چنانچہ حاتم اصم کا حال لکہا ہی کہ یہ بہرے نہ تہی ایک بار ایک عورۃ کوئی مسئلہ پوچہنی کو آئی انکی پاس اور انثنا پوچہنی مین اوسی گو سرزد ہوا اونہون نی اوسکی رفع خجالت کے لیی اوسی کہا کہ پکار کر کہہ پس وہ خوش ہوئی اوسی جانا کہ یہ بہری ہین پہر اونہون نی اوس بات کی پورا کرنی کی لیی اپنی کو بہرا بنا رکہا خطیبی نے کہ استحسین ہی اسپر کہ لائق ہی مرعاقل کو کہ جب ارادہ کری بہائی مسلمان کی عیب گیری کا تو اول اپنی نفس مین تامل کری کہ ایا مجہمین عیب یا مانند اسکی پایا جاتا ہے

تہمین پس اگر بنی کو وہی پاک نہ پاوے تو باز رہنا اوسکی عیب گیری سی بہتر ہی کیا خوب کہنی کہا ہی کہ دیکھتا ہو نمین اکثر لوگون کو کہ دیکھتی ہین عیب اوروں کا
اور انہی ہی بن بنی ہیون سی ع وعن عائشة قالت كنت العب بالبنات عند النبي صلى الله عليه وسلم وكان لي
صواحب يلعبن معي فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل يقمعن منه فيسربهن الي فيلعبن
معي متفق عليه اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ کہا تہی مین کہیلتی ساتہہ گڑیون کی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تہین میرے ہمجولیان
کہیلتے ساتہہ میری اور تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت تشریف لاتی جب جاتی ہمجولیان میری حضرت سے یعنی بسبب شرم کی پس حضرت بہیجتے اونکو
طرف میری پس کہیلتی ساتہہ میری نقل کی یہ بخاری اور مسلم ف اس بن بیان خوش گذرانی کا ساتہہ بیوی اور حکم لڑکیون کے کہیلنے کا گڑیون سی باب النوی مین
گذر چکا ع وعنها قالت والله لقد رايت النبي صلى الله عليه وسلم يقوم على باب حجرتي والحبشة يلعبون بالحراب
في المسجد ورسول الله صلى الله عليه وسلم يسترني برداءه لانظر الى لعبهم بين اذنيه وعاتقه ثم يقوم من اجلي
حتى اكون انا التي انصرف فاقدروا قدر الجارية الحديثة السن الحريصة على اللهو متفق عليه
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا قسم ہی اللہ کی تحقیق دیکہا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہڑی ہوئی اوپر دروازی حجری میرے کی اور حبشی کہیلتی ہین
ساتہہ برچہیون کے مسجد مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پردہ کر رہی تہی میرا ساتہہ چادر اپنی کی تاکہ دیکہون طرف کہیل اونکی کی درمیان کانون اور مونڈہے
حضرت کیسی بہر کڑی رہی دہلی خاطر میرے کی یہانتک ہوئی مین وہ کہ بہری مین آپ یعنی آنحضرت اسقدر ٹہیری ہی کہ جبتک مین نہ بہری اور پیش کیا آپ
نہ بہری پس اندازہ کرو زمانہ سی مقدار کہڑی رہنی لڑکی کی کہ صغیر السن حریص کہیل پر ہو یعنی خیال کرو کہ لڑکیان خورد سال کسقدر حریص ہوتی ہین
کہیل دیکہنی پر اوسقدر کہڑی رہی مین اور حضرت بہی میری خاطر کہڑی رہی حاصل یہ کہ حضرت دیر تک تماشا دیکہا یا کیی نفل کے یہ بخاری اور مسلم نی ف
مسجد مین یعنی رجمہ مسجد مین کہ وہ ایک چبوترا تہا متصل مسجد کی بانفس مسجد مین اس لیے کہ کہیلنا اونکا بیچیونسی سامان جہاد کے تہا پس ہوا وہ عبادۃ مانند
تیراندازی کی اور نظر کرنی اونکی طرف ظاہر ہی کہ یہ تہا پہلی نزول حجاب کے کذا ذکرہ النووی اور اس سے حضرت کی خوش اخلاقی اور خوش گذرانی اور محبت
و عنایت حضرت عائشہ پر معلوم ہوے ع وعنها قالت قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اني لاعلم اذا كنت عني راضية
واذا كنت علي غضبى فقلت من اين تعرف ذلك فقال اذا كنت عني راضية فانك تقولين لا ورب محمد واذا كنت على
غضبى قلت لا ورب ابرهيم قالت قلت اجل والله يا رسول الله ما اهجر الا اسمك
متفق عليه اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مین البتہ جانتا ہون جسوقت کہ ہوتی ہی تو مجہی خوش
اور جسوقت کہ ہوتی ہی تو مجہپر خفا لیکن سبب کسے امر دنیوی کی جیسکہ میان عورتون مین خفگی ہوتی ہی پس کہا مینے کا ہی سی پہچانتی ہو یہ فرمایا جسوقت کہ تو
تو مجہی راضی پس تحقیق تو کہتی ہے نہین ہے اس طرح قسم ہی پروردگار محمد کی اور جسوقت کہ ہوتی ہی تو مجہپر خفا کہتی ہے نہین ہے اس طرح قسم ہی پروردگار
ابراہیم کی یعنی نام میرا نہین لیتے اور پروردگار ابراہیم کہتی کہا حضرت عائشہ نی کہا مینے کہ ہان یعنی اسیطرح ہی قسم ہی اللہ کی اے رسول خدا کی نہین چہوڑتی
مین نام تمہارا لیکن کے بخاری اور مسلم نی ف یعنے حالت غضب مین کہ مسلوب العقل ہوتی ہون نہین ترک کرتی مگر نام تمہارا اور دل میرا مستغرق ہوتا ہی تمہاری
محبت مین ع وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دعى الرجل امرأته الى فراشه فابت فبات
غضبان لعنتها الملئكة حتى تصبح متفق عليه وفي رواية لهما قال والذي نفسي بيده ما من رجل يدعو امرأته
الى فراشه فتأبى عليه الا كان الذي في السماء ساخطا عليها حتى يرضى عنها اور روایت ہی ابہریرہ سے کہ کہا

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ بلاوی کوئی مرد اپنی عورۃ کو طرف بچھونی اپنی کی پس انکار کرے اور گذاری خاوند رات غصی مین لعنت کرتی ہین فرشتی عورۃ کو صبح تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت بخاری و مسلم کی مین یون ہی کہ فرمایا حضرت نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میرے ہاتھ یعنی قبضہ تصرف اوسکی کی ہی نہین کوئی شخص کہ بلاوی اپنی عورۃ کو طرف بچھونی اپنی کی پھر انکار کری اوسپر مگر ہوتا ہی وہ کہ آسمان مین ہی خفا اوسپر یہان تک کہ راضی ہو خاوند اوسکا اوسی ف انکار کری یعنی بغیر عذر شرعی کی اور بعضون نی کہا کہ حیض عذر نہین ہی انکار کرنی مین اس لیی کہ خاوند کو جائز ہی فائدہ اوٹھانا اوسی ساتھہ اوسپیر کی کہ اوپر ازار کی ہی نزدیک سے ای شرم گاہ کی اور بدن سے فائدہ اوٹھانا جائز ہی اور صبح تک یہ باعتبار غالب کے فرمایا کہ اکثر ایسا معاملہ رات کو ہوتا ہی اگر دنکو ہیطرح انکار کری گی تو شام تک یہی حال ہوگا اور وہ کہ آسمان مین ہی یعنی حکم اوسکا آسمان مین ہی یا وہ کہ معبود اہل آسمان مین یعنی اللہ تعالے اور اللہ تعالی معبود اسمان مین ہی اور زمین مین بھی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی وھو الذی فی السماء الہ وفی الارض الہ پس حاجت قید مین فقط معبود آسمان کا کہا اس لیے کہ اکتفا کیا ساتھہ ذکر کرنی اشرف کی اور احتمال ہی کہ مراد اسی فرشتی ہون اور اسحدیث سی معلوم ہوا کہ خفگی خاوند کے باعث ہی پروردگار کی خفگی کی اور جب قضا شہوۃ کی خفگی کا یہ حال ہو تو اگر خفگی امرد مین ہو تو کیا حال ہوگا ۔ ع وَعَنْ اَسْمَاءَ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ ضَرَّۃً فَھَلْ عَلَیَّ جُنَاحٌ اِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِیْ غَیْرَ الَّذِیْ یُعْطِیْنِیْ فَقَالَ الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ یُعْطَ کَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اسماء سی کہ ایک عورت نی کہا یا رسول اللہ تحقیق میری ہی ایک سوکن پس کیا ہی مجھپر گناہ اگر اظہار کرون مین اپنی خاوند کی طرفسی یعنی سوکن کی غیر اوسچیز کا کہ دیتا ہی مجکو یعنی جو کچھہ دیتا ہی اوسنی یا وہ اظہار کرون سوکن کی جلانی کی لیی کہ دیکھہ تجھنی یا وہ مجکو دیتا ہی پس فرمایا حضرت نی کہ اظہار کرنیوالا ساتھہ اوسچیز کی کہ نہین دیا گیا مانند پہنی والی دو کپڑون جھوٹ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف دو کپڑونسی مراد چادر اور تہبند ہین اور جھوٹی کپڑی پہنی والیسی مراد وہ شخص ہی کہ کپڑی عاریۃ یا امانت کے پہنی اور ہطرح دکھاوی کہ گویا اوسکی ہی ہین یا وہ شخص مراد ہی کہ لباس زاہدون اور صالحون کا پہنی اور واقع مین ایسا نہین اور بعضون نی کہا کہ اوسکی ساتھہ تشبیہ دی کہ پیراہن پہنی اور لگاوی اوسمین آستین اور نیچی آستینون کی تا لوگ جانین کہ دو پیرہن پہنی ہین اور بعضون نی کہا کہ عرب مین ایک شخص تھا کہ دو کپڑی نفیس پہنتا تا اوسکو عزت و شرف ہوا اور جھوٹی گواہی دی تو کوئی جھوٹا نجانی اوسکی ساتھہ تشبیہ دی اوسکو ۔ ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اٰلٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِہٖ شَھْرًا وَکَانَتِ انْفَکَّتْ رِجْلُہٗ فَاَقَامَ فِیْ مَشْرُبَۃٍ تِسْعًا وَعِشْرِیْنَ لَیْلَۃً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اٰلَیْتَ شَھْرًا فَقَالَ اِنَّ الشَّھْرَ تِسْعًا وَعِشْرِیْنَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا ایلار کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی بیبیونسی ایک مہینی کا اور وہی کہ موج آئی تھی حضرت کے پاوں مین پھر رہی بالاخانہ مین انس ابن پیراوتری پس عرض کیا لوگون نی کہ ای رسول خدا کی ایلا کیا تمنی ایک مہینی اور مہینا تیس دن کا ہوتا ہی پس بیس دن کی بعد کیون اوترا آئے پھر فرمایا حضرت نی کہ تحقیق مہینا ہوتا ہی انتیس دن کا بھی نقل کے یہ بخاری نی ف ایلا لغت مین کہتی ہین قسم کہانی کو اور شرع مین ایلار اسکو کہتی ہین کہ قسم کہاوی کہ مین بیبی کی پاس چار مہینی یا زیادہ جاونگا نہین جانیکا یعنی صحبت نہین کرنی کا پس اگر قسم پوری کری تو طلاق بائن پڑجاتی ہی اور اگر قسم توڑ ڈالی تو ساقط ہوجاتا ہی ایلار اور لازم آتا ہی کفارہ یا جزا اور اگر لونڈی کسی کی اسکی نکاح مین ہو اوسی ایلار کری تو ادنی مدت اوسکی دو مہینی ہین پس اگر ان مدتون سی کم کی قسم کہاوی تو وہ ایلار شرعی نہین ہی پس اسحدیث مین ایلار لغوی مراد ہی یعنی قسم کہانی کی تیس مہینا بھر تک بیبیکی پاس نہین جانی کا اور سبب اسکا یہ تھا کہ بیبیان حضرت کی کچھہ نفقہ زیادہ مانگتی تھین حضرت نی قسم کہائی کہ مین انکی پاس مہینی تک نہین جاونگا اور انہین دنون مین حضرت کی پای مبارک مین چوٹ آگئی تھی بسبب گر پڑنی کی کھوڑی پر سی پس حضرت بالاخانہ پر رہی اونتیس دن بعد اوان

اور تری شاید کہ وہ مہینا اونتیس دن کا تہا ایسی اونتیس دنہر اکتفا کیا ع وعن جابر قال دخل ابوبکر یستاذن علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجد الناس جلوسا ببابہ لم یؤذن لاحد منہم قال فاذن لابی بکر فدخل ثم اقبل عمر فاستاذن فاذن لہ فوجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم جالسا حولہ نساؤہ واجما ساکتا قال فقال لاقولن شیئا اضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ لو رایت بنت خارجۃ سالتنی النفقۃ فقمت الیہا فوجات عنقہا فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال ہن حولی کما ترای یسالننی النفقۃ فقام ابوبکر الی عائشۃ یجاء عنقہا وقام عمر الی حفصۃ یجاء عنقہا کلاہما یقول تسالین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لیس عندہ فقلن واللہ لا نسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا ابدا لیس عندہ ثم اعتزلہن شہرا او تسعا وعشرین ثم نزلت ہذہ الایۃ یا ایہا النبی قل لازواجک حتی بلغ للمحسنات منکن اجرا عظیما قال فبدا بعائشۃ فقال یا عائشۃ انی ارید ان اعرض علیک امرا احب ان لا تعجلی فیہ حتی تستشیری ابویک قالت وما ہو یا رسول اللہ فتلا علیہا الایۃ قالت افیک یا رسول اللہ استشیر ابوی بل اختار اللہ ورسولہ والدار الاخرۃ واسالک ان لا تخبر امراۃ من نسائک بالذی قلت قال لا تسالنی امراۃ منہن الا اخبرتہا ان اللہ لم یبعثنی معنتا ولا متعنتا ولکن بعثنی معلما میسرا رواہ مسلم

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا ائی ابوبکر درحالیکہ طلب پروانگی کی کرتی تہی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی آپکی پاس انکی پس پایا ابوبکر نی لوگون کو بیٹہا حضرت کی دروازہی پر کہ پروانگی دی گئی کسیکو اونہین سے داخل ہونی کی کہا جابر نے پس پروانگی ہوئی واسطی ابوبکر صدیق کے پس داخل ہوئی پہر آئی حضرت عمر اور پروانگی طلب کے پس پروانگی دی گئی اونکو پس پایا عمر نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹہے احال مین کہ گرد حضرت کی تہین عورتین اون کی اور حضرت تہی غمگین خاموش کہا جابر نی یعنی کہ کہا حضرت عمر نی یعنی اپنی دل مین البتہ کہون مین کچہہ کہنا دون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس کہا عمر نی یا رسول اللہ اگر دیکہو تم خارجہ کی بیٹی کو کہ ہوی اونکی تہی طلب کی مجہسی خرچ روٹی پانی کا یعنی زیادہ عادت سی تو کہڑا ہوا دونین طرف اوسکی اور کوٹون اوسکی گردن پس ہنسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا یہ عورتین کہ گرد میری بیٹہی ہین جیسا کہ دیکہتا ہی تو طلب کرتی ہین مجہسی خرچ یعنی زیادہ عادت سی پس کہڑی ہوئی ابوبکر طرف عائشہ کی کوٹنی لگی کردن عائشہ کی اور کہڑی ہوئی عمر طرف حفصہ کی کوٹنی لگی کردن حفصہ کی حضرت ابوبکر اور عمر دونون نی کہا کہ طلب کرتی ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی وہ چیز کو کہ نہین حضرت پاس پس کہا عورتون نی قسم ہی خدا کی نہین مانگینگے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کچہہ کبہی کہ نہو اونکی پاس پہر الگ ہوئی حضرت ہون سی ایک مہینا یا اونتیس دن یعنی بنا بر قسم کی اور یہ شک راوی ہی پہر اوتری یہہ آیۃ اے نبی کہہ اپنی عورتون سی یہانتک کہ پہنچی اس لفظ تک للمحسنات منکن اجرا عظیما کہا جابر نی پس شروع کیا حضرت نی کہنا اس بات کا حضرت عائشہ رضی سی یعنی اس لیی کہ وہ بہت عقلمند اور افضل تہین سب بیبیون مین پس فرمایا اے عائشہ تحقیق مین ارادہ کرتا ہون یہ کہ بیان کرون روبرو تیری ایک بات کہ چاہتا ہون کہ نہ جلدی کری تو اوسمین یعنے اوسکی جواب مین ابہی یعنی یہانتک کہ مشورہ کری تو مان باپ اپنی سی کہا عائشہ نی کیا ہی وہ اے رسول خدا کی پس پڑہی حضرت نی بر عائشہ کی آیۃ مذکورہ کہا عائشہ کیا تمہاری مقدمہ مین اے رسول خدا کی مشورہ کرون اپنے مان باپ سی یعنی مشورہ اوس امر مین کرتی ہین کہ اوسمین کچہہ تردد ہوتا ہی اور مجہی اوسمین کچہہ تردد نہین بلکہ اختیار کیا مینی اللہ کو اور رسول اوسکیکو اور گہر اخرۃ کو اور سوال کرتی ہو تمہین آپ سے

یہ کہ نہ جبر دو کسے عورۃ کو اپنی عورتون مین سی ساتھہ اوسیخیر کی کہ کہا مینی فرمایا حضرتؐ نی نہین پوچھی گی مجسی کوئی عورۃ اونمین سے مگر کہ خبر دونگا مین اوسکو تحقیق اللہ تعالی نی نہین بہیجا مجکو کسیکے رنج دینی کو اور نہ خواہ مخواہ کسیکے تکلیف دینی کو ولیکن بہیجا ہی مجکو احکام دین بسکہانیکو اور آسانی کرنی کو نقل کے یہ مسلم نی **ف** بابا عمر نی الخ شاید کہ یہ قصہ پردی کی حکم ہونی سی پہلی کا ہی اور ہنساؤن الخ یعنی کوئی بات خوش طبعی کی کہون تا حضرتؐ کا ملال رفع ہوا اور خوش ہون اسی معلوم ہوا کہ مستحب ہے آدمی کو کہ جب اپنی دوست کو غمگین دیکہی تو ایسی بات اوسکی آگی کہی کہ وہ ہنسے اور خوش ہوا ور مشغول ہوا وسمین چنانچہ آیا ہی کہ جب حضرتؐ اپنی کسی صحابیکو غمگین دیکہتی تو خوش کرتی اوسکو ساتھہ خوش طبعی کی اور آیۃ مذکورہ ساری یون ہی یا ایہا النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوۃ الدنیا وزینتہا فتعالین امتعکن واسرحکن سراحا جمیلا وان کنتن تردن اللہ ورسولہ والدار الاخرۃ فان اللہ اعد للمحسنات منکن اجرا عظیما حاصل آیۃ کا یہی کہ کہدی ای محمدؐ اپنی بیویون کو کہ مین نی تو اختیار کیا ہی فقر دنیا مین پس اگر تم نہ راضی ہو میری فقر پر تو خبر دو مجکو اور آؤ میرے پاس فائدہ مند کرون تمکو اور رخصت کرون تمکو رخصت کرنا اچہی طرح اور اگر راضی ہو گی میری فقر پر اور ارادہ کرو گی رضامندی خدا اور رسول کا اور ملنی جنت کا تو تمکو اللہ تعالے عوض اس مشقت کی ثواب دیگا بڑا اور مشورہ کرینوالی حضرتؐ نی یہ پس یہی فرمایا کہ عائشہ صغیر سن تہین بہاوا یا قضا سن کی دنیا اختیار کرین اور اخرۃ نہ اختیار کرین اور راضی ہون مجسی جدا ہونی پر تو اونکو بہی ضرر پہنچیگا اور اونکی مان باپ کو بہی اور اگر اپنی تابع پوچہین گے تو وہ وہی صلاح دین گی جو اونکی حق مین بہتر ہو سگے اور حضرت عائشہ نی جو انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منع کیا کہ جو کچہہ مینی جواب دیا ہی اسکی خبر اور کسی بیوی کو نہ کیجیگا سبب وسکا یہہ تہا کہ شاید کہی بیوی دنیا کو اختیار کری اور حضرتؐ کی نکاح سی نکل جاوے اور یہ بات اونہون نی بسبب نہایت محبت کے حضرتؐ سی اور غیرت کرنی کی سو کنون پر کہی پس حضرتؐ نی فرمایا کہ یہ مجسی نہین ہونی کا جو کوئی پوچہی گی مین کہونگا کہ اسمین بہلا اونکا ہی اگر مین نکہون تو بی شفقتی ثابت ہوتی ہی مجکو اللہ نی کسیکی رنج اور تکلیف دینی کی لیی نہین بہیجا ہی بلکہ مجکو تعلیم خلائق اور آسان کرنی امور اونکی سیے بہیجا ہی ع ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللَّتِي وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَتَهَبُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ قُلْتُ مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عائشہ رضی کہ کہا ہی مین عیب کرتی اون عورتونپر کہ بخشین نفس اپنی واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہتی مین کیا بخشتی ہی عورۃ نفس اپنا پس جب اوتاری اللہ تعالی نی یہ آیۃ کہ الگ کر تو جسکو چاہی اون مین سی اور ٹہکانا دی اپنی طرف جسکو چاہی اور جسکو طلب کرے تو اون عورتونمین سی کہ الگ کیا تو تی پس نہین گناہ تجہپر کہتی ہین عائشہ کہ کہا مینی نہین دیکہتی مین پروردگار تیری کو مگر کہ جلدی کرتا ہی بیچ رضا و خواہش تیری کی نقل کے یہ بخاری اور مسلم نی **ف** حضرت عائشہ اس لیی عیب کرتی تہین کہ یہہ کرنا عورتونکا اپنی نفس کو والالت کرتا ہی اپنی حرص پر اور قلۃ حیا پر اور واقع مین یہ بات ایسی تہی کہ حضرتؐ کو اپنا نفس ہبہ کرتی تہین ہی طامع اونکی اور کہتی مین یعنی ازراہ انکار کی کہ ایا بخشتی ہی عورۃ نفس اپنا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ ایا نہین حیا کرتی عورۃ اسی کہ بخشی نفس اپنا مرد کو اور الگ کرتو الخ یعنی ترک کر دیتو ساتھہ سلامتی جسکا چاہی تو اونمین سی اور ٹہکانا دی یعنی ساتھہ سلامتی جسکو چاہی تو یا طلاق دی تو جسکو چاہی اور نکاح مین کہہ جسکو چاہے یا معنی آیۃ کی یہ ہین کہ ترک کر تو نکاح کرنا جتنی چاہی تو عورتون امت اپنی کیسی اور نکاح کر جتنی چاہی تو کہا تو نے نی صحیحتر یہ ہی کہ یہ ناسخ ہی اس آیۃ کے لایحل لک النساء من بعد اس لیی کہ صحیحتر یہ ہے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات نہین ہوئی یہانتک کہ مباح کی گئین انکی لیی عورتین سوای

بیویون کی تنگیے اور کہا بعضون نی کہ مشہور تر قولون کا یہ ہی کہ یہ آیت حضرت کی بیویونکی نوبت کی مقدمہ مین اوتری ہی کہ پہلی حضرت پر نوبت نہیں آتی
بیویونکی پسی واجب تھی بجب یہ اوتری تو ساقط ہوئی حضرت سی نوبت اوحضرت کو اختیار ہوا کہ جسکی بابن چاہین ہین اور جسکو طلاق دی تو اور اوذکر کیو
اپنی ساتھہ سلاتیکا اون عورتون مین سی کہ الک کیا تو نی نوبت سی پس نہین گناہ تجھپر پس مباح کیا اللہ تعالی نی حضرت کی پسی واسطی بزرگی ذاتی کی کہ سب
مرد و پر ترک کرنا نوبت کا واسطی بیویون اونکے کہ جسکو چاہین غیر نوبت مین ساتھہ سلاوین اور جسکو چاہین روز نوبت مین نہ سلاوین اور نہین بیکہنی ہین
الخر یعنی نہین گمان کرتی ہین پروردگار تیرے کو مگر جلدی پہنچاتا ہی اوپیغمبر کو کہ خواہش کرتا ہی تو اور کہا تو نی کہ یعنی تخفیف کرتا ہی تجھسی اور فراخی کرتا ہی
تجھپر امورین اور اپسی اختیار دیا تمکو انتہی پہر ہمیشہ کرنیوالی نفس اپنی کو واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعضون نی کہا کہ ہمیشہ نہین اور بعضون نی کہا ام شریک
اور بعضون نی کہا زینب بنت خزیمہ اور بعضون نی کہا خولہ بنت حکیم اور اسحدیث سی یہ ظاہر ہوتا ہی کہ یہ واقع ہوا ایک جماعت عورتون کیساتھ ع
وَحَدِیْثُ جَابِرٍ اِتَّقُوا اللّٰہَ فِی النِّسَاءِ ذُکِرَ فِیْ قِصَّۃِ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ اور حدیث جابر کی اتقوا اللہ فی النساء ذکر کی گئی ہی
قصہ حجۃ الوداع کی **الْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّہَا کَانَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ**
قَالَتْ فَسَابَقْتُہٗ فَسَبَقْتُہٗ عَلٰی رِجْلِیْ فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُہٗ فَسَبَقَنِیْ قَالَ ھٰذِہٖ بِتِلْکَ السَّبْقَۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ
روایت ہی عائشہ سی یہ کہ وہ تہین ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سفر مین کہا عائشہ نی پس دوڑی مین ساتھہ حضرت کی اپنی پانو پر پس دوڑ گئی
مین حضرت سی پس جب موٹی ہوئی مین دوڑی مین حضرت کی ساتھہ پس بڑہ گئی حضرت مجسی فرمایا یہ بڑہ جانا بدلے اوس بڑہ جانی کی ہی یعنی پہلی کہ تو
مجھسے بڑہ گئی تہی نقل کی یہ ابو داود نی **ف** اپنی پانون پر یعنی سواری پر اور کہا طیبی نی کہ اس کلمہ سی تاکید منظور ہی جیسی کہتے ہین کہ لکہا مینی اپنی ہاتھہ سے
اور دیکہا مینی اپنی انکہون سی اور اسمین بیان ہی حضرت کی حسن خلق اور مہربانی کرنیکا بیویون پر تاکہ پیروی کی جاوی حضرت کی اور کہا قاضی خان
نی کہ جائز ہی سباق چار چیزون مین اونٹ مین اور گہوڑی مین اور تیراندازی مین اور پیادہ پا چلنی مین اور جائز ہی جبکہ ہو بدل ایک جانب سی اس طرح
کہ کبہی اگر بڑہ جاوے تو میری لیی اسقدر ہو اور اگر تو بڑہ جاوی مجسی تو نہین ہی کچھہ تیری لیی اور اگر شرط کرین بدل کی جانبین سی تو یہ حرام ہی
اس لیے کہ یہ جوا ہی مگر یہ کہ جب داخل کرین دونو ایک محلل کو یعنی حلال کرنیوالی کو درمیان اپنی پس کبہی ہر ایک اگر بڑہ جاوی تو مجسی تو وہ بھی تیرے
اسقدر ہی اور اگر بڑہ جاون مین تجسی تو میری لیی اسقدر ہی اور اگر بڑہ جاوی تیسرا تو نہین ہی کچھہ اوسکی لیی پس یہ جائز ہی اور حلال اور مراد جائز
ہونی سی یہ ہی کہ وہ مال حلال طیب ہے نہ کہ استحقاق رکہتا ہی اوسکا اس لیے کہ اسکی مستحق نہین ہوتا اور امرا جو دوڑنے والون سی کہدیتی ہین
کہ جو تم مین سی آگی نکل جاوی اوسکی لیی اسقدر ہی پس جائز ہی اور جائز ہی دوڑنا ان چارون چیزون مین اس لیی کہ وارد ہوئی ہین انمین احادیث
اور سوای انکی اور کسی چیز مین کوئی حدیث ثابت نہین ع **وَعَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ**
لِاَھْلِہٖ وَاَنَا خَیْرُکُمْ لِاَھْلِیْ وَاِذَا مَاتَ صَاحِبُکُمْ فَدَعُوْہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِلٰی قَوْلِہٖ لِاَھْلِیْ اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین تمہارا بہترین تمہارا ہی واسطے
اہل اپنی کی اور مین بہترین تمہارا ہون واسطی اہل اپنی کی اوجسوقت کہ مرجاوی صاحب تمہارا پس چہوڑ دو اوسکو نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے
اور نقل کی یہ ابن ماجہ نی ابن عباس سی لفظ لاہلی تک **ف** اول جملہ حدیث کی منعی ہی کہ تم مین بہتر نزدیک خلق خدا کی وہ ہی کہ جو اپنی اہل کے
ساتھہ بھلائی اور سلوک کرتا رہی اسلیے کہ یہ بات دلالت کرتی ہی اوسکی خوش اخلاقی پر اور اہل سی مراد مبان بیوی اور اقربا اور خادم ہین اور
صاحب تمہارا یعنی کوئی شخص تم مین سی مرجاوی تو چہوڑ دو ذکر کرنا برائیون اوسکا مراد یہ ہی کہ مردون کی عیب مکرو جیسکہ اور روایت مین آیا ہی

کہ یاد کرو موتے اپنی کو ساتھ بھلائی کی اور بعضونے کہا کہ مراد یہ ہی کہ جب کوئی مرجاوی تو چھوڑ دو محبت اوسکی اور رونا اوسپر اور تعلق ساتھ اوسکی اور بعضون نی کہا کہ صاحب سے مراد حضرت نی اپنی ذات مبارک رکھی ہی یعنی جب مین انتقال کرون تو اسف و تحیر مجھپر نکرو کہ اللہ کارساز تمہارا ہے اور بعضون نی کہا کہ یہ معنی ہین اسکی کہ جب مین مرون تو چھوڑ دو مجکو اور نہ ایذا دو مجکو بسبب ایذا دینی کی اہل تیرے کو اور صحابہ میرے کو اور متبع شریعت میرے یعنے علما اور اولیا کو ۞ ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْاَةُ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَاَحْصَنَتْ فَرْجَهَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَهَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ رَوَاهُ اَبُوْنُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ عورۃ جسوقت پڑہی پانچون نمازین یعنی اوقات طہارت اپنے مین اور روزی رکھی ماہ رمضان کی یعنی ادا اور قضا اور نگاہ رکھی شرمگاہ اپنی کو یعنی باز رکھی نفس اپنی کو فواحش سی اور فرمان بردار کری اپنے خاوند کی یعنی ہر چیز مین کہ فرمان برداری کرنی چاہیی اسکو چاہیی کہ داخل ہو جس دروازی بہشت کی سی چاہی نقل یہ ابونعیم نی حلیۃ الابرار مین ۞ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ اٰمِرُ اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر حکم کرتا مین کسیکو یہ کہ سجدہ کری واسطی کسیکی تو البتہ حکم کرتا عورت کو کہ سجدہ کری اپنی خاوند کو نقل کی یہ ترمذی نی ف یعنی سجدہ کرنا کسیکو درست نہین سوای رب معبود کی اگر درست ہوتا کسیکو سجدہ کرنا تو ہو یکو کہتا کہ اپنی خاوند کو سجدہ کری اس لیی کہ حقوق خاوند کی بہت ہین بیوی پر اور وہ عاجز ہی ادا کرنی شکر حقوق اوسکی سی اور اسمین نہایت مبالغہ ہی پس واجب ہونی اطاعت خاوند کی بیوی پر ۞ ع وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا اِمْرَاَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ام سلمہ رضہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو عورت کہ مری اس حال مین کہ خاوند اوسکا اوسسی راضی ہو داخل ہو گی جنت مین نقل کی یہ ترمذی نی ف جو خاوند کہ عالم اور متقی ہو اوسکی رضامندی یکا یہ ثواب ہی نہ فاسق جاہل کے رضامندی کا ۞ ع وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهٖ فَلْتَاْتِهٖ وَاِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّوْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی طلق بن علی رضہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت کوئی شخص بلاوی اپنی ہر یکو اپنی حاجت کی لیی یعنی جماع کرنی کی لیی پس چاہیی کہ حاضر ہو اگرچہ ہو تنور پر نقل کی یہ ترمذی نی ف یعنی اگرچہ مشغول ہو شغل ضروری مین اور احتمال ضائع ہونی مال کا ہو جیسکہ روٹی تنور مین پکاتی ہو اور خاوند بلاوی صحبت کرنیکی لیی تو اطاعت اوسکی کری ع وَعَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُؤْذِي امْرَاَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا اِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهٗ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ لَا تُؤْذِيْهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ فَاِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيْلٌ يُوْشِكُ اَنْ يُّفَارِقَكِ اِلَيْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی معاذ سی کہ نقل کرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین ایذا دیتی عورۃ اپنی خاوند کو دنیا مین مگر کہتی ہی بیوی اوسکی حور بڑی آنکھون والی نہ ایذا دی اسکو ماری تجکو اللہ یعنی دور کری تجکو اپنی رحمت و جنت سی کب سوای اسکی نہین کہ وہ نزدیک تیری مہمان ہی قریب ہی کہ وہ جدا ہو یگا تجسی اور آویگا طرف ہماری یعنی بہشت مین نقل کی یہ ترمذی نی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہے ف اور ایک روایت مین آیا ہی لعن الملائکۃ لعاصیۃ الزوج ان دونون حدیثون مین دلالت ہی اسپر کہ ملا اعلی یعنی آسمان کے رہنی والی مطلع ہوتی ہین اوپر اعمال اہل دنیا کی ۞ ع وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ

عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا حَقُّ زَوْجَۃِ اَحَدِنَا عَلَیْہِ قَالَ اَنْ تُطْعِمَھَا اِذَا طَعِمْتَ وَتَکْسُوَھَا اِذَا اکْتَسَیْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْہَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَھْجُرْ اِلَّا فِی الْبَیْتِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ

اور روایت ہے حکیم بن معاویہ قشیری سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ کیا حق ہی بیوی ایک ہمارکا اوسکی خاوند پر فرمایا یہ کہ کھلاوی تو اوسکو جسوقت کہ کہاوی تو اور پہناوی اوسکو جسوقت کہ پہنی تو اور نہ مار مونہہ پر اور نہ کہہ برا اور نہ کہہ برا کری تجکو اللہ اور نہ جدائی کر اوسی مگر کہر مین نقل کی یہ احمد اور ابوداود اور ابن ماجہ نی ف نہ مار مونہہ پر اس لیی کہ وہ سب اعضا مین افضل ہی اور اسی سمجھا جاتا ہی کہ اگر سوای مونہہ کی اور جگہہ ماری برتقدیر ظاہر ہونی فاحشہ کی یا ترک کرنی فرائض کی یا وسطی مصلحت تادیب کے تو جائز ہو اور مونہہ پر مارنا منع ہے بہرحال الوفا وی قاضی خانمین لکہا ہی کہ خاوند کو جائز ہی یہ کہ ماری عورت کو چار باتون پر ایک تو ترک کرنی زینت پر جبکہ چاہی خاوند زینت کرانا اوسکا اور دوسری جبکہ خاوند ارادہ کری صحبت کربی کا اور وہ نہ مانی باوجود نہونی عذر شرعی کی اور تیسری ترک کرنی نماز پر اور نہ نہانا جنابت سی اور حیض سی بغیر ترک صلوۃ کی ہی یعنی اپیرہی ماری اور چوتہی نکلنی پر گہر سی بغیر اذن خاوند کی اور نہ جدائی الخ یعنی اگرچہ مصلحت ہو اوسکی جدائی مین تو جدائی نکر مگر بچیونی مین اور گہر مین رات کو نہ رہ بموجب قول اللہ تعالی کی واللّٰاتی تخافون نشوزہن فعظوہن واہجروہن فی المضاجع واضربوہن ع ح وَعَنْ لَقِیْطِ بْنِ صَبِرَۃَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ امْرَاَۃً فِیْ لِسَانِھَا شَیْءٌ یَعْنِی الْبَذَاءَ قَالَ طَلِّقْھَا قُلْتُ اِنَّ لِیْ مِنْھَا وَلَدًا وَلَھَا صُحْبَۃٌ قَالَ فَمُرْھَا یَقُوْلُ عِظْھَا فَاِنْ یَکُ فِیْھَا خَیْرٌ فَسَتَفْعَلُ وَلَا تَضْرِبْ ظَعِیْنَتَکَ ضَرْبَکَ اُمَیَّتَکَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی لقیط بن صبرہ سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق میری ایک عورت ہی کہ اوسکی زبان مین ہی کچہہ یعنی زبان دراز ہی اور فحش بکتی ہی فرمایا طلاق دی اوسکو یعنی اگر اوسکی ایذا پر صبر نہین کرسکتا ہی تو طلاق دیدے یہ امر اباحۃ کی لیی ہی کہا مینی تحقیق واسطی میرے اوسی اولاد ہی اور واسطی اوسکی صحبت ہی یعنی موافقت قدیمی فرمایا پس امر کر اوسکو مراد اسی سی یہ ہی کہ نصیحت کر اوسکو یعنی خوش خلقی کی پس اگر ہوگی اوسمین کچہہ بہلائی قبول کری گی نصیحت اور نہ مار اپنی بی بی کو مارنا لونڈیکا سا نقل کے یہ ابوداود نی ف لفظ یقول کلام راوی کیسی ہے کہ ساتہہ اوسکی مراد حضرت کی بیان کی ہی کہ لفظ مربا سی مراد حضرت کی یہ ہی کہ نصیحت کر اوسکو اور اخیر جملہ حدیث مین کچہہ اشارہ ہی طرف اسکی کہ اگر نصیحت نہ مانی تو مار کچہہ تہوڑا سا ع وَعَنْ اِیَاسِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَضْرِبُوْا اِمَاءَ اللّٰہِ فَجَاءَ عُمَرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَئِرْنَ النِّسَاءُ عَلٰی اَزْوَاجِھِنَّ فَرَخَّصَ فِیْ ضَرْبِھِنَّ فَاَطَافَ بِاٰلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِسَاءٌ کَثِیْرٌ یَشْکُوْنَ اَزْوَاجَھُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ طَافَ بِاٰلِ مُحَمَّدٍ نِسَاءٌ کَثِیْرٌ یَشْکُوْنَ اَزْوَاجَھُنَّ لَیْسَ اُولٰئِکَ بِخِیَارِکُمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ایاس بن عبداللہ سی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ مارو خدا کی لونڈیون کو یعنی اپنی بیویونکو پس آئی عمر رضی اللہ عنہ پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عرض کیا کہ زیر ہوگئین عورتین اپنی خاوند و نہر یعنی بسبب اوسکی منع کرنی کی مارنی سی پس رخصت دی حضرت نی اوسکی مارنیکی پہر جمع ہوئین بہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویون کی پاس بہت سی عورتین احوال مین کہ شکوہ کرتی تہین اپنی خاوندونکا یعنی بسبب مارنی اونیکی اونکو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق جمع ہوئین محمد کی بیویونکی پاس بہت سی عورتین شکایت کرتی ہین اپنی خاوندون کی نہین یہ لوگ بہتر تم مین نقل کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف نہین یہ لوگ یعنی جو کہ مارتی ہین اپنی عورتونکو بہت یا مطلق بہتر تم مین بلکہ بہتر وہ ہین کہ نہین مارتی ہین اونکو اور تحمل کرتی ہین اونکی ایذا

یا بکہ

یا کچھ تھوڑا سا مارتی ہین از راہ ادب کے اور نہین مارتی اونکو بہت کہ باعث اونکی شکایت کا ہو شرح السنہ مین لکھا ہی کہ اسی یہ سمجھا جاتا ہی کہ مارنا عورتونکا بسبب منع کرنی حقوق نکاح کی مباح ہی مگر جایز ہی یہ کہ بہت نہ ماری اور حکیم بن معاویہ سی جو حدیث گذری اوسکی فائدہ مین جو آیۃ لکھی گئی اوسی معلوم ہوتا ہی کہ ماری عورتونکو از راہ تادیب کے اور اسی حدیث سی منع معلوم ہوتا ہی مارنا وجہ تطبیق کی انمین یہ ہی کہ احتمال ہی کہ حضرت صلعم نی منع کیا ہو عورتونکی مارنیسی پہلی اوترنی آیۃ مذکورہ کی پہر جبکہ دلیر ہوگئین عورتین اذن دیا حضرت نی اونکی مارنی کا اور اوتری یہ موافق حضرت کی حکم کی پہر جبکہ مبالغہ کیا لوگون نے مارنی مین بمجرد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مارنا اگرچہ مباح ہوا اونکی بدخلقی کی شکایت پر لیکن تحمل و صبر کرنا اونکی بدخلقی پر اور نہ مارنا افضل و خوب ہی اور یہ یعنی امام شافعی سی نقل کیی گئی ہین ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَاَةً عَلٰی زَوْجِهَا اَوْ عَبْدًا عَلٰی سَیِّدِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہماری تابعداارون مین سے وہ شخص کہ بدراہ کری کسی عورۃ کو اوسکی خاوند پر یا غلام کو اوسکی مالک پر نقل کی یہ ابوداود نی ف یعنی ہماری تابعداارون سی نہین ہی وہ کہ کسی عورۃ کا دل برا کردی اوسکی خاوند کی طرف سے اس طرح کہ ذکر کری اوسکی آگی برائی اوسکی خاوند کی یا خوبیان اجنبی کی اور بہکاوی کی زیادہ طلبی کر اپنی خاوند سی اور اوسکی خدمت مین تقصیر کر یا غلام کو بہکاوی کہ تو بہاگ جا یا مالک کی خدمت مین کوتاہی کیا کر اور اوسکی حکم مین ہی بہکانا خاوند کو بیوی کی طرف سی اور بہکانا لونڈی کو اوسکی مالک کی طرف سی اور مالک کو بہکانا لونڈی غلام کی طرف سی ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَکْمَلِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَاَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق کامل ترین مومنین کا ایمان مین وہ ہی کہ بہت اچھا ہو خلق مین اور بہت مہربان ہو اپنی اہل و عیال پر نقل کی یہ ترمذی نی ف اس لیی کہ کمال ایمان باعث ہوتا ہی خوش اخلاقی کا اور احسان کرنیکا تمام خلائق پر خصوصًا اپنی اہل و عیال پر ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِیَارُکُمْ خِیَارُکُمْ لِنِسَائِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اِلٰی قَوْلِهٖ خُلُقًا اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کاملترین مومنون کا ایمانمین وہ ہی کہ بہت اچھا ہو اونمین از راہ خلق کی یعنی تمام خلائق کی ساتھہ خوش خلقی کری اور بہتر تمہاری وہ ہین کہ بہتر ہون واسطی عورتون اپنی کی یعنی اس لیے کہ وہ قابل رحم کی ہین بسبب ضعف و عجز کی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہی اور نقل کی یہ ابوداود نی لفظ خلقًا تک وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اَوْ حُنَیْنٍ وَفِیْ سَهْوَتِهَا سِتْرٌ فَهَبَّتْ رِیْحٌ فَكَشَفَتْ نَاحِیَةَ السِّتْرِ عَنْ بَنَاتٍ لِعَائِشَةَ لُعَبٍ فَقَالَ مَا هٰذَا یَا عَائِشَةُ قَالَتْ بَنَاتِیْ وَرَاٰی بَیْنَهُنَّ فَرَسًا لَهٗ جَنَاحَانِ مِنْ رِقَاعٍ فَقَالَ مَا هٰذَا الَّذِیْ اَرٰی وَسْطَهُنَّ قَالَتْ فَرَسٌ قَالَ وَمَا هٰذَا الَّذِیْ عَلَیْهِ قَالَتْ جَنَاحَانِ قَالَ فَرَسٌ لَهٗ جَنَاحَانِ قَالَتْ اَمَا سَمِعْتَ اَنَّ لِسُلَیْمَانَ خَیْلًا لَهَا اَجْنِحَةٌ قَالَتْ فَضَحِكَ حَتّٰی رَاَیْتُ نَوَاجِذَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ کہا تشریف لائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سی یا حنین سی اور عائشہ کی گہر کی طاقچہ نشین مین پردہ پڑا ہوا تہا پس چلی ہوا اور کہول دیا کونا پردی کا گڑیون پر کی کہ تہین عائشہ کی کہیلنی کی پس فرمایا حضرت نی کہ کیا ہی یہ ای عائشہ کہا عائشہ نی یہ گڑیان ہین میری اور دیکہا حضرت نی درمیان گڑیون ایک گہوڑا کہ اوسکی ہین دو پر کپڑی کی یا کاغذ کی پہر فرمایا حضرت نے

کیا ہی یہ چیز کہ دیکھتا ہون مین درمیان گڑیون کی کہا عائشہ نی یہ گہوڑا ہی فرمایا حضرت نی بطریق تعجب کے کہ گہوڑا ہی اوسکی دو پرین کہا
عائشہ نی کیا نہین سنا آپ نی کہ واسطی سلیمان کی گہوڑی تہی کہ اونکی پر تہی کہا عائشہ نی پس ہنسی حضرت یہانتک کہ دیکہین مینی کچلیان تبسم کی
نقل کے یہ ابو داود نی ف تبوک نام ایک جگہہ کا ہی متعلقات شام سی اور غزوہ تبوک سنہ ۹ نوہجری مین ہوا اور یا حنین یہ شکستہ وی ہی حنین
نام ایک جگہہ کا ہی کہ چند منزل ہی مکہ سی غزوہ حنین کا سنہ ۸ ہجری مین ہوا جن ایام مین کہ مکہ فتح ہوا اور حکم لڑکینو نکی کہیلنی کا گڑیون سی باب
الولی مین گذر چکا **الفصل الثالث** فصل تیسری **عَنْ** قَیْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَتَیْتُ الْحِیْرَۃَ فَرَاَیْتُہُمْ یَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ
لَہُمْ فَقُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ اَنْ یُّسْجَدَ لَہٗ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنِّیْ اَتَیْتُ الْحِیْرَۃَ
فَرَاَیْتُہُمْ یَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَّہُمْ فَاَنْتَ اَحَقُّ اَنْ یُّسْجَدَ لَکَ فَقَالَ اَرَاَیْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِیْ اَکُنْتَ تَسْجُدُ لَہٗ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوْا
لَوْ کُنْتُ اٰمِرُ اَحَدًا اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْنِّسَاءَ اَنْ یَّسْجُدْنَ لِاَزْوَاجِہِنَّ لِمَا جَعَلَ
اللّٰہُ لَہُمْ عَلَیْہِنَّ مِنْ حَقٍّ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

روایت ہی قیس بن سعد سی کہ کہا ایا مین حیرہ مین کہ نام ہی ایک شہر کا کوفی کی پاس پس دیکہا مین نی وہانکی لوگون کو کہ سجدہ کرتی ہین
واسطی سردار اپنی کی پس کہا مینی بیشک اپنی دل مین کہ البتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لائق ترہین ساتہہ اسکی سجدہ کیا جاوی اونکو پہر آیا مین رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا مینی کہ تحقیق مین گیا تہا حیرہ مین پس دیکہا مینی وہان کی لوگون کو کہ سجدہ کرتی ہین اپنی سردار کو پس آپ لائق
ترہین ساتہہ اسکی کہ سجدہ کیا جاوی واسطی آپکی پس فرمایا حضرت نی مجکو کہ خبر دی مجکو اگر گذری تو میری قبر پر کیا سجدہ کری تو قبر کو پس کہا
مینی نہین پس فرمایا مکرو اگر مین حکم کرتا کسیکو کہ سجدہ کری واسطی کسیکی تو حکم کرتا عورتون کو کہ سجدہ کرین اپنی خاوندونکو سبب اسکی کہ مقرر کیا
اللہ نی مردونکا عورتون پر حق نقل کے یہ ابو داود نی اور نقل کی یہ احمد نی معاذ بن جبل سی ف فرمایا مکرو یعنی حالت حیات مین اسیطرح
نہ سجدہ کرو کہ فرمایا اللہ تعالی نی لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقہن ان کنتم ایاہ تعبدون ✣ ع **وَعَنْ** عُمَرَ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُسْاَلُ الرَّجُلُ فِیْمَا ضَرَبَ امْرَاَتَہٗ عَلَیْہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی عمر رضہ
سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین سوال کیا جاتا مرد بیچ اوسکہیر کی کہ مارا اپنی عورۃ کو اوسچیز پر نقل کی یہ ابو داود نی ابن ماجہ نی
ف نہین سوال کیا جاتا مرد یعنی کچہہ گناہ نہین لازم آتا اپنی بیوی کی مارنی سی کہ باز پرس ہو دنیا و اخرۃ مین بشرطیکہ رعایت کری شرائط مارنی
کی اور حد سی نہ تجاوز کری اوضمیر مجرور یعنی لفظ علیہ مین جو ہی پہرتی ہی طرف حرف مائی کہ مراد اوسی نشوز ہی جو کہ اس آیہ مین ایا ہی واللاتی
تخافون نشوزہن الخ پس حاصل معنی اس جملہ کی یون ہون گی کہ گنہگار نہین ہوتا اپنی بیوی کی مارنی سی فرمانی پر ✣ ع **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ
الْخُدْرِیِّ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَۃٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَہٗ فَقَالَتْ زَوْجِیْ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ یَضْرِبُنِیْ اِذَا
صَلَّیْتُ وَیُفْطِرُنِیْ اِذَا صُمْتُ وَلَا یُصَلِّی الْفَجْرَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ وَصَفْوَانُ عِنْدَہٗ قَالَ فَسَاَلَہٗ عَمَّا قَالَتْ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اَمَّا قَوْلُہَا یَضْرِبُنِیْ اِذَا صَلَّیْتُ فَاِنَّہَا تَقْرَاُ بِسُوْرَتَیْنِ وَقَدْ نَہَیْتُہَا قَالَ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَتْ سُوْرَۃً وَّاحِدَۃً
لَکَفَتِ النَّاسَ قَالَ وَاَمَّا قَوْلُہَا یُفْطِرُنِیْ اِذَا صُمْتُ فَاِنَّہَا تَنْطَلِقُ تَصُوْمُ وَاَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَلَا اَصْبِرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ لَا تَصُوْمُ امْرَاَۃٌ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِہَا وَاَمَّا قَوْلُہَا اِنِّیْ لَا اُصَلِّیْ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِنَّا اَہْلُ بَیْتٍ قَدْ عُرِفَ لَنَا ذَاکَ لَا نَکَادُ
نَسْتَیْقِظُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ فَاِذَا اسْتَیْقَظْتَ یَا صَفْوَانُ فَصَلِّ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ

اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا ائی ایک عورت پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسحال مین
کہ ہم پاس حضرت کی ستھے پس کہا اوس عورت نی کہ خاوند میرا صفوان بن معطل مارتا ہی مجکو جبکہ نماز پڑہتے
ہون اور افطار کروا دیتا ہی مجکو جب روزہ رکہتی ہون اور نہین نماز پڑہتا وہ فجر کی یہانتک کہ نکلتا ہی سورج یعنی حقیقۃ یا قریب نکلنی کی ہوتا ہی
کہا راوی نی اور صفوان نہا پاس حضرت کی کہا راوی نی پس پوچہا حضرت نی صفوان سی وسیچیز سی کہ کہا عورۃ اوسکی نی پس کہا صفوان نی
اسی رسول خدا کی کہنا اوسکا مارتا ہی مجکو جسوقت نماز پڑہتی ہون مین پس تحقیق وہ پڑہتی ہی دو سورتین یعنی دراز ایک رکعت مین یا دو رکعتون مین
حالانکہ مین منع کیا ہی اسکو یعنی قرارۃ دراز پڑہنی سی کہا راوی نی پس فرمایا واسطی تصدیق اوسکی کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہوتی قرارۃ
ایک سورۃ یعنی بعد فاتحہ کی تو البتہ کفایت کرتی لوگونکو کہا صفوان نی اور کہنا اوس عورۃ کا کہ افطار کروا دیتا ہی مجکو جب روزہ رکہتی ہون
پس تحقیق یہ روزی رکہتی چلی جاتی ہی یعنی ہمیشہ رکہتی ہی نفل روزی اور مین مرد جوان ہون نہین صبر کر سکتا یعنی جماع کرنی وتکی سی اور رات کو کام مین
مشغول رہتا ہون جیسا کہ آگی مذکور ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ روزہ رکہی کوئی عورۃ یعنی نفل روزی مگر باذن خاوند
اپنی کی اور کہنا اوس عورۃ کا کہ مین نماز نہین پڑہتا یہانتک کہ نکلتا ہی سورج پس سبب اسکا یہ ہی کہ ہم کام والی ہین یعنی بڑی رات تک کہیتون
اور باغون کو پانی دیتی ہین سونا میسر نہین ہوتا تحقیق پہچانی گئی ہی واسطی ہماری یہ یعنی عادت ہماری قوم کی کہ ایسیہی پڑہی ہی کہ نہین جاگتی ہم جسے
جبکہ سوتی ہین اخیر رات مین یہان تک کہ نکلتا ہی سورج یعنی حقیقۃ یا قریب نکلنی کی ہوتا ہی فرمایا حضرت نی پس جسوقت کہ جاگی تو ادا صفوان پس پڑہ
نماز نفل کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نی ف صفوان جوپانی دیتا نہا زراعت و باغات مین بڑی رات تک ہین پڑکر سو رہتا نہا اور وہان کوئی
جگانیوالا نہا نہین پس وہ معذور نہا واللہ اعلم ۱۲ ع وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ نَفَرٍ مِّنَ
الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ فَجَاءَ بَعِيْرٌ فَسَجَدَ لَهٗ فَقَالَ اَصْحَابُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَسْجُدُ لَكَ الْبَهَائِمُ وَالشَّجَرُ فَنَحْنُ اَحَقُّ اَنْ نَّسْجُدَ
لَكَ فَقَالَ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَاَكْرِمُوْا اَخَاكُمْ وَلَوْ كُنْتُ اٰمِرُ اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَلَوْ اَمَرَهَا
اَنْ تَنْقُلَ مِنْ جَبَلٍ اَصْفَرَ اِلٰى جَبَلٍ اَسْوَدَ وَمِنْ جَبَلٍ اَسْوَدَ اِلٰى جَبَلٍ اَبْيَضَ كَانَ يَنْبَغِيْ لَهَا اَنْ تَفْعَلَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ
اور روایت ہی عائشہ رضی سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی ساتہہ ایک جماعت کی مہاجرین اور انصارین سی پس آیا ایک اونٹ اور سجدہ
کیا حضرت کو پس عرض کیا حضرت کی یارون نی ای رسول خدا کی سجدہ کرتی ہین آپکو جانورانی اور درخت یعنی باوجود نا سمجہی اور نہ مکلف ہونی کے
ساتہہ تعظیم آپکی پس ہم لائق تر ہین یعنی اونسی یہ کہ سجدہ کرین آپ کو پس فرمایا عبادت کرو اپنی رب کو اور تعظیم کرو اپنی بہائی کی یعنی میری اور
اگر مین حکم کرتا کسیکو یہ کہ سجدہ کری کسیکو تو البتہ حکم کرتا عورۃ کو یہ کہ سجدہ کری اپنی خاوند کو اور اگر حکم کری خاوند اوسکو یہ کہ لیجاوی پتہر پہاڑ
زرد کی طرف پہاڑ سیاہ کی اور پہاڑ سیاہ کی طرف پہاڑ سفید کی تو لائق ہی اوس عورۃ کو کہ بجالاوی حکم اوسکا نقل کی یہ احمد نی ف عبادت کرو الخ
اسمین اشارہ ہی طرف اس آیۃ کی ما کان لبشر ان یؤتیہ اللہ الکتاب والحکم والنبوۃ ثم یقول للناس کونوا عبادا لی من دون اللہ ولکن کونوا ربانیین
اور سجدہ کرنا اونٹ کا بطریق خرق عادۃ کی تہا کہ واقع ہوا تہا حکم بسبب سخر کرنی اللہ تعالی کی اور حضرت کو اللہ تعالی کی فعل مین دخل تہا
نہین اور اونٹ معذور نہا اس لیے کہ حکم کیا گیا تہا پروردگار کی طرف سی مانند حکم کرنی اللہ تعالی کی فرشتون کو یہ کہ سجدہ کرین آدم علیہ کو واللہ
سبحانہ اعلم اور تعظیم کرو الخ یعنی میرے محبت دلمین رکہو اور اطاعت کرو بغیر ظاہر و باطن مین اور پہاڑ زرد سی الخ بیچ ذکر کرنی رنگ پہاڑون کے
منظور مبالغہ ہی بیچ دور ہونی ان پہاڑون کی ایک دوسری سی اس لیی کہ پائی نہین جاتی ہین اس طرح کی پہاڑ پاس ایک دوسرے کی کہ اگر پہاڑ ایک دوسرے

دوسری بہادری اور خاوند حکم کری کہ اسپر سبی نہیں اوسپر لیجاتو مانی کہنا اوسکا غرض یہہ ہی کہ اگر حکم کری ایسا مشکل اپنی عورۃ پر تو بہی لائق ہی کہ حکم بجالاوے اوسکا ع وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ لا تقبل لہم صلوۃ ولا تصعد لہم حسنۃ العبد الابق حتی یرجع الی مولیہ فیضع یدیہ فی ایدیہم والمرأۃ الساخط علیہا زوجہا والسکران حتی یصحو رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین شخص ہین کہ نہین قبول کیجاتی واسطی اونکی کوئی نماز یعنی کامل قبول نہین ہوتی اور نہین چڑہتی واسطی اونکی نیکی یعنی طرف اللہ تعالی کی ایک غلام بہاگا ہوا یہانتک کہ پہر آوی طرف مالکون اپنی کی پس رکہی ہاتہہ اپنی ہاتہہ اونکی یعنی اطاعت کری اونکی اور دوسری وہ عورۃ کہ خفا ہوا اوسپر خاوند اوسکا اور تیسری نشی والا یہانتک کہ ہوشیمین آوی نقل کی یہہ بیہقی فی شعب الایمان میں

ف مالکون جمع جو کہا کو یا اشارہ ہی طرف مالک کے اور اولاد اوسکی کی اونسے بہی وفاداری کری اور بعد لفظ زوجہا کی ایک روایت مین حتی یرضی عنہا بہی آیا ہی یعنی جس عورت کا خاوند اوس سی خفا ہوا اوسکی نماز نہین قبول ہوتی اور عمل نہین چڑہتی یہانتک کہ راضی ہو خاوند اوسکا اوس سی اور اس روایت مین یہہ لفظ نہین ذکر کیا اسلیی کہ ظاہر ہی اور مراد یہہ ہی کہ یہانتک کہ راضی ہو یا طلاق دی اوسکو ع وعن ابی ہریرۃ قال قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای النساء خیر قال التی تسرہ اذا نظر وتطیعہ اذا امر ولا تخالفہ فی نفسہا ولا مالہا بما یکرہ رواہ النسائی والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا عرض کیا گیا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کونسی عورت بہتر ہی فرمایا وہ عورۃ کہ خوش کری اپنی خاوند کو جسوقت کہ دیکہی خاوند طرف اوسکی اور بجالاوی حکم اوسکا جسوقت کہ کچہہ فرماوی یعنی بشرطیکہ خلاف شرع نہو اور نہ خلاف کری اوسکا بیچ ذات اپنی کی اور نہ بیچ مال اپنی کی ساتہہ اسطرح کی کہ ناخوش رکہی مرد اوسکو نقل کی یہہ نسائی اور بیہقی فی شعب الایمان مین ف جسوقت کہ دیکہی یعنی اوسکی خوش اخلاقی دیکہکر خاوند اوسکا خوش ہوا اور اگر صورت وسیرۃ دونو اچہی ہون تو نور علی نور اور سرور علی سرور ہی اور نہ خلاف کری بیچ مال اپنی کی الخ یعنی جو مال حقیقت مین اوسکا ہو اوسکو بہی خلاف مرضی خاوند کی نہ خرچ کری اور یا مال اوسکی سی مراد مال مجازی ہے یعنی مال ہی اوسکی خاوند کا لیکن ہی اوسکی قبضہ تصرف مین اوسمین خیانت نکری اور خاند کی خلاف مرضی نہ خرچ کری اوسکو ع مولانا

وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اربع من اعطیہن فقد اعطی خیر الدنیا والاخرۃ قلب شاکر ولسان ذاکر وبدن علی البلاء صابر وزوجۃ لا تبغیہ خونا فی نفسہا ولا مالہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرما چار چیزین ہین جو شخص دیا گیا وہ چار چیزین پس تحقیق دیا گیا بہلائی دنیا اور آخرت کی دل شکر کرنیوالا یعنی اللہ تعالی کا اوسکی نعمتون پر اور زبان یاد کرنیوالی یعنی اللہ تعالی کو حالت خوشی نا خوشی مین اور بدن بلاون پر صبر کرنیوالا اور عورت کہ نہ ڈہونڈی واسطی خاوند کی خیانت بیچ ذات اپنی کی اور نہ بیچ مال خاوند کی نقل کی یہہ بیہقی فی شعب الایمان مین

باب الخلع والطلاق باب ہی بیچ بیان خلع اور طلاق کی ف خلع ساتہہ پیش خ کی اسم ہے خلع سی کہ ساتہہ زبر خ کی ہی بمعنی نکالنی ایک چیز کی اور اکثر استعمال اسکا آتا ہی بیچ اوتارنی پہننی ہوئی چیز کی بدن سے مانند کپڑی اور موزی وغیرہ کی اور خلع شرع مین کہتی ہین مال کی لینی کو عورۃ سی مقابلہ ملک نکاح کی ساتہہ لفظ خلع کی اور لکہا ہے مظہر نے کہ اختلاف کیا گیا ہی اسمین کہ اگر کہی مرد کہ خلع کیا مینی تجشی عوض اتنی مال کی اور کہی بوی قبول کیا مینی اور حاصل ہوا وی فرقہ درمیان میان بوی کی تو آیا وہ طلاق ہی یا فسخ ہی پس مذہب ابو حنیفہ اور مالک کا اور صحیح تر قول شافعی کا یہہ ہی کہ وہ طلاق بائن ہی اور مذہب امام احمد کا اور ایک قول شافعی کا یہہ ہی کہ وہ فسخ ہی اور مکروہ ہی خاوند کو لینا کسی چیز کا یعنی بدلی خلع

کی اگر زیادتی اوسکی طرف سی ہوا ور اگر عورت نافرمانی کرتی ہو تو کمڑہ ہی خاوند کو لینا زیادہ اوس چیز سے کہ دی ہی اوسکو یعنی اوسکا مہر جو دیا ہی زیادہ اوس سی نہلی ہل خلع اور طلاق کی معنی نعمتہ مین کہونی اور چھوڑنی کی ہین اور شرع مین چھوڑنا مرد کا عورت کو قید نکاح سے

ج ع ؛ متنی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلے **عَنِ** ابن عباس **اَنَّ** امراۃ ثابت بن قیس **اَتَتِ** النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یارسول اللہ ثابت بن قیس ما اعتب علیہ فی خلق ولا دین ولکنی اکرہ الکفر فی الاسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اترددین علیہ حدیقتہ قالت نعم فارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقبل الحدیقۃ وطلقہا تطلیقۃ رواہ البخاری

اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ عورت ثابت بن قیس کی آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا ای رسول خدا کی ثابت بن قیس پر نہین غصہ ہوتی مین اور نہین عیب نکالتی اوسکی خلق مین اور نہ دین مین ولیکن مین ناخوش جانتی ہون کفر کو اسلام مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا پہیر دیگی تو اوسپر باغ اوسکا یعنی وہ باغ کہ مہر مین دیا تہا تجکو کہا اوسنی کہ ہان فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ثابت کو کہ لیلی تو باغ اپنا اور طلاق دی اوسکو ایک طلاق نقل کی یہہ بخاری نی **ف** نہین غصی ہوتی الخ یعنی جدائی اوسکی مین اوس لیی نہین چاہتی کہ وہ بد خلق ہی اور اوسکی دین مین کچہہ نقصان ہی ولیکن مکروہ رکہتی ہون کفر کو یعنی کفران نعمت کو یا گناہ کو یعنی مجہمین اور اوسمین محبت نہین ہی اور بالطبع مجکو برا معلوم ہوتا ہی پس ڈرتی ہون کہ مجہسی نسبت اوسکی کوئی چیز واقع ہو خلاف حکم اسلام کی یعنی نافرمانی وغیرہ کہتی ہین کہ ثابت بن قیس رض بہت بدصورت اور ثہگنی تہی اور اسکی بیوی کہ حبیبہ یا جمیلہ نام تہا اون کا نہایت خوب صورت تہین اس لیی وہ اونکو بری معلوم ہوتی تہی پس بموجب انکی عرض کرنیکی حضرت نی ثابت کو مصلحۃ حکم ایک طلاق دینی کا کیا اس سے معلوم ہوا کہ اولی ہی طلاق دینی والیکو کہ ایک طلاق دی تاکہ اگر رجوع کرنا منظور ہو تو رجوع کرلی اور یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ خلع طلاق ہی نہ فسخ اور صاحب ہدایہ نی ایک حدیث بہی نقل کی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی الخلع تطلیقۃ بائنۃ ؛ ع ح

وَعَنْ عبد اللہ بن عمر **اَنَّہٗ** طلق امراۃ لہ وہی حائض فذکر عمر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتغیظ فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال لیراجعہا ثم یمسکہا حتی تطہر ثم تحیض فتطہر فان بدا لہ ان یطلقہا فلیطلقہا طاہرا قبل ان یمسہا فتلک العدۃ التی امر اللہ ان تطلق لہا النساء وفی روایۃ مرہ فلیراجعہا ثم لیطلقہا طاہرا او حاملا متفق علیہ

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی یہہ کہ اونہون نی طلاق دی اپنی بیوی کو حالت حیض مین پس ذکر کیا یہہ حضرت عمر نی روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس غصی ہوئی بسبب اس کام کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہہ فرمایا کہ رجوع کری عبد اللہ ساتہہ اوس عورت کی یعنی کہی مثلاً کہ پہیر لیا مینی اوسکو طرف نکاح اپنی کی تاکہ تدارک کرے اس گناہ کا پہیر کہی اوس عورت کو اپنی پاس یہان تک کہ پاک ہو وہ پہیر حائضہ ہو اور پاک ہو حیض دوسری سی پہیر اگر چاہی طلاق دینا اوسکا طلاق دی اوسکو حالت پاکی مین پہلی اسکی کہ صحبت کری اوس سی پس یہہ ہی وہ عدۃ کہ حکم فرمایا اللہ تعالی نی کہ طلاق دیجاوین وقت اوس عدت کے عورتین اور ایک روایت مین اسطرح سی ہے کہ فرمایا حضرت نی عمر کو کہ حکم کر عبد اللہ کو کہ رجوع کری ساتہہ اوسکی پہیر طلاق دی اوسکو پاکی کی حالت مین یعنی اگر حیض ہوا ہو اوسکو یا حالت حمل مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** غصہ ہوئی الخ اس مین دلیل ہی اوپر حرام ہونی طلاق کی حالت حیض مین اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ غصی ہوتے بغیر حرام ہونیکی اور سبب اسکی حرام ہونیکا یہہ ہے کہ مبادا طلاق بسبب کراہت طبع کی دی ہو نہ واسطے مصلحت کے

کہ دیکھی ہی اوسمین اور حالت طہر مین یہ احتمال نہین ہوتا اور باوجود حرام ہونی کی اگر طلاق دی تو پڑجاتی ہی اسی لیی حضرت نے فرمایا کہ رجوع کرساتھہ اوسکی رجوع کرنا بعد طلاق کی ہوتا ہی اور لکھا ہی علمانی کہ فائدہ تاخیر کا دوسری طہر تک کیا ہی پہلی طہر مین کیون نہ طلاق دی اسکی کئی وجہین لکھی ہین ایک یہ کہ تا رجوع کرنا غرض طلاق کی لیی نہو پس چاہیے کہ رہنی دی ایک مدت تک کہ حلال ہی اوسمین طلاق دوسری یہ کہ یہ سزا ہی اوسکی فعل کی یعنی طلاق دینی کی حالت حیض مین تیسری یہ کہ طہر اول ساتھہ حیض کی کہ طلاق دی ہی اوسمین بیچ حکم ایک چیز کی ہی پس اگر طلاق اول طہر مین دے تو گویا حیض ہی مین دی اوران وجہونسی معلوم ہوتا ہی کہ باز رہنا طلاق سی دوسری طہر تک واجب نہین بلکہ اولی ہی واللہ اعلم پہر جانا چاہیی کہ طلاق کی تین قسمین ہین احسن اور حسن اور حسن کو سنی بہی کہتی ہین اور بدعی احسن تو یہ ہی کہ ایک طلاق دی اوس طہر مین کہ جماع نہ کیا ہو اوسمین اور جھوڑے اوسکو یہانتک کہ گذر جاوی عدۃ اوسکی اور حسن یہ ہی کہ تین طلاقین دی تین طہرونمین کہ نہ جماع کیا ہو اونمین اگر ہو وہ عورۃ مدخول بہا اور غیر مدخول بہا کی لیی ایک طلاق حسن ہی اگرچہ حیض نہین ہوا اور آئسہ اور صغیرہ اور حاملہ کی طلاق سنی یہ ہی کہ ہر مہینی مین ایک طلاق دیجاوے اور جائز ہی اوکو طلاق دینی بالاجماع کی بہی بعی کہتی ہین تین طلاقین دی ہی ایک دفعہ یا ایک طہر مین کہ نہ رجعت ہو اوسمین اگر ہو مدخول بہا یا طلاق دی اوس طہر مین کہ جماع کیا ہو اوسمین اور اسیطرح طلاق دینی اوسکو حیض مین یعنی یہہی بدعی ہی اور واجب ہے رجوع کرنا ساتھہ اوسکی صحیحتر روایت مین اگر ہو وہ مدخول بہا اور بعضون نی کہا کہ مستحب ہے رجوع کرنا پس جب پاک ہو یہر حائضہ ہو یہر پاک ہو تو طلاق دی اوسکو اگر چاہی اور ایک تقسیم طلاق کی یہ ہی کہ طلاق رجعی ہی اور بائن ہی طلاق رجعی تو یہ ہی کہ کہی ایک بار یا دو بار انت طالق یا طلقتک یا مانند انکیکی پس اسطرحکی طلاق دینی سی ایام عدۃ مین بغیر نکاح کی رجوع کرلینا جائز ہی یعنی اگر کہی کہ رجوع کی یعنی تجسی یا ہاتھہ لگائی یا مساس یا جماع کری تو رجوع اسی ہوجاتی ہی حاجت نکاح جدید کی نہین اور طلاق بائن پڑتی ہی ساتھہ الفاظ کنایات کی سوای تین الفاظ کی کہ وہ فقہ مین مذکور ہین پس طلاق بائن سی عورۃ نکاح مین سی نکل جاتی ہی جبتک کہ پہر نکاح نکری نکاح مین نہین آتی اور ایک تقسیم طلاق یہ ہی کہ طلاق منفظہ ہی اور مخففہ منفظہ تو یہ ہی کہ تین طلاقین ایکبارگی دی یا بتفریق اس طلاق سی نکاح کرنا درست نہین ہوتا جبتک کہ بعد اسکی عدۃ کی اور خاوند سی نکاح نکری اور وہ صحبت نکری اور طلاق ندی اور عدۃ نہ گذر لی اوسکی اور طلاق مخففہ مقابلہ مین اوسکی ایک یا دو مین اور واقع ہوتی ہی طلاق ہر خاوند عاقل بالغ کی اگرچہ کسیکے جبر کرنے سے دی یا نشہ مین دی یا گونگا ہو کہ ساتھہ اشارہ معہودہ کی دی اونہین واقع ہوتی طلاق لڑکیکی اور دیوانی کی اور سوتی کی اور مالک کی اپنی غلام کی بیوی پر اور اعتبار طلاق مین عورۃ کا ہی پس طلاق از اد عورۃ کی تین ہین اگرچہ غلام نے نکاح مین ہو اور طلاق لونڈی کی دو ہین اگرچہ مرد ازاد کی نکاح مین ہو ۞ ح ع ملتقی مولانا **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَلَمْ يَعُدَّ ذٰلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا** متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ رضی کی کہ مختار کیا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی پس اختیار کیا ہمنی اللہ اور رسول اوسکیکو پس نہ شمار کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اسکو ہمپر کچھہ یعنی اقسام طلاق سی نہ ایک نہ تین نہ بائن نہ رجعی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف مختار کیا ہمکو اگر دنیا اور زینت دنیا کی چاہتی ہو تو آؤ تا فائدہ دیکر تمکو چھوڑ دون اور اگر خدا اور رسول خدا کو اور دار آخرۃ کو چاہتی ہو تو تمہاری لیی اللہ کی پاس ثواب عظیم ہے اور اسحدیث سی معلوم ہوا کہ اگر خاوند کہی اپنی بیوی کو کہ اختیار کر اپنی نفس کو یا مجکو اور اختیار کری وہ خاوند کو تو نہین واقع ہوتی طلاق کسی طرحکی اور یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کا اور اگر اپنی نفس کو اختیار کری تو واقع ہوتی ہے طلاق رجعی نزدیک شافعی و احمد رح کی اور طلاق بائن نزدیک امام ابوحنیفہ رح کی اور تین طلاقین دیدیک مالک رح کی اور منقول ہی بعضی صحابہ اور حضرت امیر المومنین علی رضی سی کہ واقع ہوتی ہی ایک طلاق رجعی بمجرد اختیار دینی خاوند کی بیوی کو اگر چہ اختیار کری

وہ خاوند کو اور زید بن ثابت کی نزدیک ایک طلاق بائن واقع ہوتی ہی پس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رد کیا اونکی قول کو ساتھ بیان کرنی اسحدیث کے
ح وعن ابن عباس قال فی الحرام یکفر لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ متفق علیہ
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا بیچ حرام کرنیکی کفارہ دینی البتہ تحقیق ہی تمکو اسمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اچھی نقل کی بخاری
اور مسلم فی ف یعنی اگر کوئی حرام کریگی ایک چیز کو اپنی پر خواہ بیوی کو خواہ اور کسی چیز کو تو اوسپر لازم آتا ہی کفارہ قسم کا اور وہ چیز حرام نہین ہوتی
اور یہ مذہب ابن عباس کا ہی اور ہمارا مذہب بھی یہی ہی کہ اگر حرام کری کسی چیز کو اپنی پر اگرچہ وہ چیز حرام ہو یا ملک غیر کی جیسکہ کہی شراب مجھپر حرام ہے
یا مال فلانی کا مجھپر حرام ہی تو یہ قسم ہی اگر نہ ارادہ کری خبر دینی کا پس جبکہ اوسکو کھا دیگا اوسکو یا خرچ کریگا تو کفارہ قسم کا لازم آویگا اوسپر اور اگر
تصدیق کر دیگا یا بہ کریگا تو حانث یعنی توڑنی والا قسم کا نہین ہوتی گا پھر ابن عباس نے اپنی مذہب کے تقویت کی لیی یہ آیۃ پڑہی لقد کان
لکم الخ یعنی حضرت کے پیروی کرنی تمکو خوب ہی حضرت نی جب حرام کیا تہا شہد اپنی پر تو حکم کفارہ دینی کا نازل ہوا اس آیۃ مین یا ایہا النبی لم تحرم
ما احل اللہ لک الایۃ چنانچہ بیان اسکا حدیث آیندہ مین ہی پس لازم کرو تم متابعت حضرت کے اور اگر کہی جلال حلال مجھپر حرام ہین یا کہی جو حلال
خدا کی مجھپر حرام ہین تو فتوی اسپر ہی کہ اس کہنی سی طلاق پڑ جاتی ہی اوسکی بیوی پر بغیر نیت طلاق کی اور اگر کہی بیوی کو کہ تو مجھپر حرام ہی تو ہوتا ہی ایلاء
اگر نیت کری حرام کرنیکی یا نہ نیت کری کچھ اور ظہار ہوتا ہی اگر نیت کری ظہار کی اور ہدر ہی یعنی لغو ہی اس کہنی سی کچھ نہین ہوتا اگر نیت کری
جھوٹ کی اور یہ عند اللہ ہی اور حاکم کی نزدیک ایلا ہی ہوگا اور اس کہنی سی طلاق بائن پڑتی ہی اگر نیت کری طلاق کی اور اگر نہ طلاقون کی نیت
کری تو نہین طلاقین پڑتی ہین اور فتوی اسپر ہی کہ طلاق بائن پڑتی ہی اگرچہ نہ نیت کری طلاق کی ۔ ح درمختار وعن عائشۃ ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کان یمکث عند زینب بنت جحش ویشرب عندہا عسلا فتواصیت انا وحفصۃ ان ایتنا
دخل علیہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلتقل انی اجد منک ریح مغافیر اکلت مغافیر فدخل علی احدہما فقالت
لہ ذلک فقال لا بل شربت عسلا عند زینب بنت جحش فلن اعود لہ وقد حلفت لا تخبری بذلک
احدا یبتغی مرضات ازواجہ فنزلت یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک تبتغی مرضات ازواجک
الآیۃ متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ رضی سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی توقف فرماتی نزدیک زینب بیٹی جحش کی بیوی تہین
حضرت کی اور پیتی نزدیک اونکی شہد پس ٹہہرایا ہم نے میں اور حفصہ نی کہ جس کسی کی پاس ہم مین سی تشریف لاوین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس البتہ
کہی کہ تحقیق مین پاتی ہون تم مین سی بو مغافیر کی کیا کہایا ہی آپنی مغافیر پھر تشریف لائی حضرت ایک کی پاس اون مین سی یعنی عائشہ کی پاس حفصہ
کی پاس اوسی کو یاد نہین ہا کہ کسکے پاس آئی پس کہا ایک نی اونمین سی واسطی حضرت کی یہ پس فرمایا حضرت نی کچھ مضائقہ نہین بیا ہی میں شہد نزدیک
زینب بیٹی جحش کی پس ہرگز نہین پھر نہین پیونگا شہد اور تحقیق مین نی قسم کہائی ہی اوسکی نہ خبر کرنا ساتھ اسکی کسیکو یعنی تاکہ نہ شکستہ خاطر ہون زینب
بسبب یا زینب حضرت کی شہد پیونی اونکی سی چاہتی تہی حضرت یعنی بسبب حرام کرنی شہد کی خوشی اپنی بیویونکی یعنی بعضی بیونکے بسبب اوسکی یہ آیۃ اترے
نبی کیون حرام کرتا ہی وہ چیز کو کہ حلال کی اللہ نی واسطی تیری چاہتا ہی تو خوشی اپنی بیویونکی آخر آیۃ تک نقل کرے یہ بخاری اور مسلم فی ف توقف فرمانے
اسنے یہ اسکی روز نوبت کا ذکر نہین ہے بلکہ مراد یہ ہی کہ جب دورہ کرتی حضرت اپنی بیون پر اور آتی زینب رضی کی پاس تو ٹہیر جاتی اور مغافیر ایک
درخت کی ہیوتا ہی کہ مشابہ گوند کی ہوتا ہی اور بو اوسکی بری ہوتی ہی اور ایک گونہ مشابہ بوی شہد کی ہوتی ہی اور حاصل حدیث
کا یہ ہی کہ حضرت کو شہد مرغوب تہا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب پاس تشریف لیجاتی دورہ مین تو وہ شہد ملایا کرتی تہین اوسکے سبب

حضرت نفی ہی مسیر تی تھی یہ بات حضرت عائشہ کو ناگوار گذری اور انہون نی حضرت حفصہ سی کہ وہ یہی بیوی حضرت کی نہین اور حضرت عائشہ سی تفاق کہنی ہین مشورہ کر کر کلام مذکور حضرت سی عرض کرنا ٹہیرایا کہ تا حضرت شہد پینا اور انکی باس نہیر نا موقوف کرین چنانچہ ایسا ہی ہوا جیسا کہ ذکیا گیا ۔ ح **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن ثوبان** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما امراۃ سالت زوجہا طلاقا فی غیر ما باس فحرام علیہا رائحۃ الجنۃ رواہ احمد والترمذی وابو داؤد وابن ماجۃ والدارمی ۔ روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو عورت کہ مانگی اپنی خاوند سی طلاق بلا ضرورۃ پس حرام ہی اوسپر بو جنت کی یعنی جبکہ مقربون اور محبوبون کو بو جنت کی موقف پہنچی کی تو یہ محروم رہین کی اوسی نقل کی یہ احمد و ترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ و دارمی نی **وعن ابن عمر** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابغض الحلال الی اللہ الطلاق رواہ ابو داؤد ۔ اور روایت ہی ابن عمر سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ مبغوض ترین مباح ہین طرف اللہ کی طلاق ہی نقل کی یہ ابو داود نی **ف** یعنی اگرچہ طلاق حلال و مباح ہی لیکن خدا تعالی کی نزدیک مبغوض و مکروہ ہی بہت چیزین ایسی مباح ہین اور ہین مکروہ جیسکہ ادا کرنا نماز فرض کا گہر مین بغیر عذر کی اور پڑہنا نماز کا غصب کے زمین مین مباح ہی یعنی فرض ادا ہو جاتا ہی لیکن مکروہ ہی ۔ ح **وعن علی** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا طلاق قبل نکاح ولا عتاق الا بعد ملک ولا وصال فی صیام ولا یتم بعد احتلام ولا رضاع بعد فطام ولا صمت یوم الی اللیل رواہ فی شرح السنۃ ۔ اور روایت ہی حضرت علی رضہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین طلاق پہلی نکاح سی اور نہیر ازاد کرنا غلام کا مگر پیچہی مالک ہونی کی اور نہین جائز طی کی وزی کہنی یعنی پی درپی روزے رکہتی چلی جانا کہ رات کو افطار نکری جائز نہین اور حضر کہ یہ جائز تہا اوسکی خصائص سی تہا اور نہین یتیم ہوتا بعد بالغ ہونیکی یعنی بعد بالغ ہونیکی یتیم نہین کہلاتی کا اور نہین ہی شیر خوارگی بعد مدت دو دہہ ڈانی کے یعنے دو دہہ ڈانی کی مدت دو برس یا اڑہائی برس ہین اوسکی بعد دودہ پلادی تو حرمت نکاح کی کہ بسبب دودہ پینی کی ہوتی ہی وہ نہین ہوتی اور نہین جائز ثواب چپ رہنا دن کو رات تک نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** نہین طلاق الخ یعنی پہلی نکاح کی طلاق دی تو وہ طلاق نہین پڑتی اس لیے کہ طلاق فرع نکاح کی ہی بغیر نکاح کی کیونکر ہو اور اسیطرح بر دیگر پہلی مالک ہونی کی ازاد کرنا تو نہین ازاد ہوتا یہ حدیث دلیل ہی امام شافعی اور احمد کی اور مذہب ہمارا یہ ہی کہ جب اضافہ کری طلاق کو طرف سبب ملک کی تو درست ہی جیسکہ اجنبی عورۃ کو کہی اگر نکاح کرون مین تجسی تو تجہی طلاق ہے یا کہی کہ جس عورۃ سی مین نکاح کرون اوسکو طلاق ہی پس واقع ہوتی ہی طلاق وقت نکاح کرنیکی اور اسیطرح اگر ازاد کرونگا فلانے کری طرف ملک کی جیسکہ کہی اگر مالک ہون مین اس غلام کا یا جس غلام کا تو وہ آزاد ہی پس بعد ملک مین آنی اسیکے وہ ازاد ہو جاتا ہی پس حدیث ہماری نزدیک محمول ہی نفی تنجیز پر یعنی وقت کہنی کی طلاق نہین پڑتی ہی پس نفی تعلیق کی نہوئی اور چپ رہنا بعضے اگلی امتون مین عبادۃ تہا اور شریعت مین یہ درست نہین اور کچہہ ثواب اسی نہین حاصل ہوتا مگر ہان برخی اور لایعنی کلام کرنیسی ہر وقت چپ رہنا ضرور و بہتر ہی ۔ ح **وعن عمرو بن شعیب** عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر لابن آدم فیما لا یملک ولا عتق فی ما لا یملک ولا طلاق فیما لا یملک رواہ الترمذی وزاد ابو داؤد ولا بیع الا فیما یملک ۔ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنے شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین صحیح ہوتی نذر واسطی ابن آدم کی اوسچیز مین کہ نہین مالک اور نہین ازاد کرنا اوسچیز مین

کہ نہین مالک اور نہین طلاق اوسپر ہین کہ نہین مالک نقل کی یہ ترمذی نی اور زیادہ کیا ابوداود نی اور نہین ہیچیا مگر اوسپر ہین کہ مالک ہے یعنے اوسکی عقد کا اصالۃً یا وکالۃً یا ولایۃً ف نہین صحیح ہوتی نذر الخ یعنی اگر کہی واسطی اللہ کی ہی مجبور یہ کہ ازاد کرون بن اس غلام کو حالانکہ وہ غلام وقت نذر کرنی کی اوسکی ملک مین نہین ہی تو نہین صحیح ہونیکی نذر اور اگر مالک ہوگا اوس غلام کا بعد اسکی تو وہ ازاد نہین ہونیکا اور بیان طلاق اور ازاد کرنیکا اوپر کی حدیث مین گذر چکا ✤ ع وَعَنْ رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ سُهَيْمَةَ الْبَتَّةَ فَأَخْبَرَ بِذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَاللهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللهِ مَا أَرَدْتَ إِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رُكَانَةُ وَاللهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً فَرَدَّهَا إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ فِي زَمَانِ عُمَرَ وَالثَّالِثَةَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ إِلَّا أَنَّهُمْ لَمْ يَذْكُرُوا الثَّانِيَةَ وَالثَّالِثَةَ اور روایت ہی رکانہ بٹی عبد یزید کیسی کہ اوسنی طلاق دی اپنی عورۃ کو کہ نام اوسکا سہیمہ طلاق بتہ پس خبر دی رکانہ نی ساتھہ اسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کہا قسم ہی خدا کی نہین ارادہ کیا مینی مگر ایک طلاق کا پس پوچہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی خدا کی نہین ارادہ کیا تو نی مگر ایک کا پس کہا رکانہ نی قسم ہی خدا کی نہین ارادہ کیا مینی مگر ایک کا پس پہیروائی وہ عورۃ طرف اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر دوسری طلاق دی رکانہ نی اوسکو بیچ عہد حضرت عمرؓ کی اور تیسری طلاق دی بیچ عہد حضرت عثمان کی نقل کی یہ ابوداود اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی مگر ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی نہین ذکر کیا دوسری اور تیسری کا ف طلاق بتہ یعنی کہا انت طالق البتۃ بتہ سی ہی بمعنی قطع کی یعنی یہ طلاق ایسی ہی کہ لگا و نہین رکہتی بالجملہ نکاح سی نکال دیتی ہی عورۃ کو اور پہروائی الخ یعنی حکم کیا ساتھہ رجعت کی یعنی پہر لائی گئی نکاح مین ساتھہ اس قول کی راجعتہا الی نکاحی یہ معنی بموجب مذہب شافعی کی ہین کہ طلاق بائن اونکی نزدیک ایک طلاق رجعی ہوتی ہی اور اگر نیت کری ساتھہ اسکی دو کے یا تین کی تو موافق نیت کے ہوتے ہی اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک ہوتی ہی ساتھہ اس لفظ کی ایک طلاق بائن برابر ہی کہ نیت کری ایک کی یا دو کی یا کچھہ نہ نیت کری اور اگر نیت کری تین کی تو تین پڑتی ہین پس اونکی نزدیک لفظ ردہا کی معنی یہ ہین کہ پہروایا اوسکو ساتھہ نکاح جدید کی ✤ ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تین چیزین ہین کہ قصد کرنا اونکا بہی قصد ہی اور ہنسی کی راہ سی کہنا بہی قصد ہی نکاح کرنا اور طلاق دینا اور رجعت نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث حسن غریب ہے ف معنی جد کی ہین کوشش کرنی ایک کام مین اور یہان مراد یہی کہ لفظ جن معنونکی لیئے وضع کیا گیا ہی وہی معنی مراد رکہی جیسکہ نکحت یا طلقت کہی اور معنی اوسکی مراد رکہی اور ہزل یہی کہ وہ لفظ کہی اور معنی اوسکی مراد نہ رکہی پس یہ تین چیزین ایسی ہین کہ معنی اونکی مراد رکہی یا نہ رکہی واقع ہوجاتی ہین پس اگر ہنسی ہنسی مین درمیان مرد و عورت کی ایجاب قبول ہوجاوی روبرو دو شاہدونکی تو بہی نکاح ہوجاتا ہی اسیطرح سی طلاق ہنسی مین دینی سی پڑجاتی ہی و اسیطرح سی بعد طلاق رجعی کی رجوع کرنی ہنسی سی رجوع ثابت ہوجاتی ہی بخلاف اور چیزون کی مانند بیع و شراء وغیرہ کی کہ وہ ہنسی سی نہین لازم ہوجاتین ✤ ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا طَلَاقَ وَلَا عِتَاقَ فِي إِغْلَاقٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ قِيلَ مَعْنَى الْإِغْلَاقِ الْإِكْرَاهُ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہتا تہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہے

دلالت کرتی ہی یہ حدیث اسپر کہ اعتبار طلاق اور عدۃ مین عورۃ کا ہی نہ مرد کا پس اگر عورۃ آزاد ہوگی تو طلاقین اوسکی تین ہونگی اور عدۃ اوسکی تین حیض اگرچہ غلام کی نکاح مین ہو اور اگر لونڈی ہو تو طلاقین اوسکی دو ہونگی اور عدۃ اوسکی دو حیض اگرچہ خاوند ازاد ہو وہو مذہب امام ابوحنیفہؒ کا بنی بہی ہی اور امام شافعی کی نزدیک طلاق و عدۃ مین اعتبار عورۃ کا ہی اگر مرد آزاد ہوگا تو اوسکی بیوی کی طلاقین تین ہونگی اور عدۃ تین حیض اگرچہ بیوی اوسکی لونڈی ہو اور اگر مرد غلام ہوگا تو طلاقین اوسکی دو ہونگی اور عدۃ اوسکی دو حیض اگرچہ بیوی آزاد ہو اور دلالت کرتی ہے اسپر کہ عدۃ ساتھہ حیض کی ہی نہ طہر کی جیسکہ مذہب جماعۃ راہی اور دلالت کرتی ہی اسپر کہ مراد قول اللہ تعالی کی سی ثلاثۃ قروء تین حیض ہین تین طہر ع

ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال المنتزعات والمختلعات هن المنافقات رواه النسائی اور روایت ابی ہریرہ سی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا عورتین نافرمانی کرنی والین اپنی خاوندونسی اوخلع طلب کرنیوالین وہ ہین منافق نقل کی یہ نسائی نی **ف** یعنی جو عورتین کہ طلب کرتی ہین خلع اور طلاق اپنی خاوندونسی بلاسبب وہ منافق ہین یعنی عاصی ہین باطن مین اور مطیع ہین ظاہر مین ع **وعن** نافع عن مولاة لصفیة بنت ابی عبید انها اختلعت من زوجها بکل شیء لها فلم ینکر ذلک عبد الله بن عمر رواه مالک اور روایت ہی نافع سی کہ روایت کی ایک عورۃ آزاد کی ہوئے صفیہ بنت ابی عبید سی یہ کہ صفیہ نی خلع کیا اپنی خاوندسی یعنی ابن عمر سی بدلی ہر چیز کی کہ تہی اوسکی پاس پس نہ انکار کیا اسکا عبداللہ بن عمر نی نقل کیے یہ مالک نی **ف** انکار نہ کیا اسکا بسبب جائز ہونی خلع کی اگرچہ اس طرح مکروہ ہی ع **وعن** محمود بن لبید قال اخبر رسول الله صلی الله علیه وسلم عن رجل طلق امراته ثلث تطلیقات جمیعا فقام غضبان ثم قال ایلعب بکتاب الله عز وجل وانا بین اظهرکم حتی قام رجل فقال یا رسول الله الا اقتله رواه النسائی اور روایت ہی محمود بن لبید سی سے کہ کہا خبر دی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال ایک شخص کیسی کہ طلاق دی اپنی بی بی کو تین طلاقین اکہٹی پس کہڑی ہوئی حضرت غصی مین پہر فرمایا کیا کہیلا جاتا ہی ساتھہ کتاب اللہ عزوجل کی حالانکہ مین درمیان تمہاری ہون یہان تک کہ کہڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ کیا نہ قتل کرون مین اوسکو نقل کی یہ نسائی نے **ف** کہیلا جاتا ہی یعنی استہزا کیا جاتا ہی ساتھہ کتاب اللہ کی اور مراد کتاب اللہ سی یہ قول اللہ تعالی کا الطلاق مرتان تا ولا تتخذوا ایات الله هزوا یعنی طلاق شرعی طلاق دینی ہی بعد طلاق کی متفرق نہ اکہٹی اور امام ابوحنیفہؒ کی نزدیک تین طلاقین اکہٹی دینی حرام و بدعت ہین چنانچہ اسحدیث سی بہی معلوم ہوتا ہی کہ تین طلاقین اکہٹی دینی حرام ہین اس لیی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہین خفا ہوتی تہی مگر ساتھہ کرتی گناہ کی اور امام شافعیؒ کی نزدیک تین طلاقین اکہٹی دینی خلاف اولی ہی اور فائدہ متفرق طلاقین دینے مین یہ ہی کہ شاید بعد طلاق کی اللہ تعالی خاوند کی دل کو مائل کردی بیوی کی طرف اور وہ رجوع کرلی اور خلاف کیا ہی علمانی اوس شخص کے حق مین کہ کہی اپنی بیوی کو انت طالق ثلثا پس کہا مالک اور شافعی اور ابوحنیفہ اور احمد اور جمہور علمانی کہ تین طلاقین پڑتی ہین اوی کہا طاؤس اور بعضی اہل ظاہر نی کہ ایک طلاق پڑتی ہی اور کیا نہ قتل کرون مین اس لیی کہ کہیلنا ساتھہ کتاب خدا کی کفر ہی یہ اسنی اس لیی کہا کہ نہ معلوم کیا کہ مراد انحضرت کی زجر و توبیخ ہی اور حقیقت کلام کی مراد نہین ع **وعن** مالک بلغه ان رجلا قال لعبد الله بن عباس انی طلقت امراتی مائة تطلیقة فماذا ترى علی فقال ابن عباس طلقت منک بثلاث وسبع وتسعون اتخذت ایات الله هزوا رواه فی الموطا اور روایت ہی مالک سی پہنچی اوسکو یہ بات کہ ایک شخص نی کہا عبداللہ بن عباس کی روبرو کہ تحقیق مینی طلاق دی اپنی بیوی کو سو طلاقین پس کیا دیکہتی ہو مجہپر یعنی کیا حکم دیتی ہو طلاق ہوئے یا نہ ہوئے پس کہا ابن عباس نی کہ بعد

ہوئی وہ عورۃ تجسی ساتھہ تین طلاقونکی اور سانوی طلاقین کہ باقی رہین سو مین سی پکڑا تونی ساتھہ اونکی اللہ تعالی کی آیتونکو ٹھٹا نقل کے یہ موطا مین ف اسمین اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی الطلاق مرتان تا ولا تتخذوا ایات اللہ ہزوا اور بیان اسکا اوپر کی حدیث مین گذر چکا ✣ ح وعن معاذ بن جبل قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معاذ ما خلق اللہ شیئا علی وجہ الارض احب الیہ من العتاق ولا خلق اللہ شیئا علی وجہ الارض ابغض الیہ من الطلاق رواہ الدارقطنی اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا فرمایا واسطی میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای معاذ نہین پیدا کی اللہ تعالی نی کوئی چیز یعنی موجود کے روی زمین پر یعنی مستحبات مین سی کہ بہت پیاری ہو طرف اوسکی ازاد کرنی سی اور نہین پیدا کی اللہ تعالی نی کوئی چیز روی زمین پر یعنی حلال چیزون مین سی کہ بہت بری ہو طرف اوسکی طلاق دینی سی نقل کی یہ دارقطنی نی ف بردیکا ازاد کرنا اس لیی بہت پیارا ہی اللہ کی نزدیک کہ بسبب اوسکی خلاصی ہوتی ہی بندگی مخلوق کیسی شغل اوسکی ہی اور فارغ ہوتا ہی عبادت مولا کی لیی وربب اوسکی خلاصی ہوتی ہی اوسکی مالک کو آگ دوزخ کی سی اور طلاق دینی وہ بری اللہ کی نزدیک کہ بغیر حاجت کی اور بدون ضرورت کی ہو کہا ابن ہمام نی کبھی ہوتی ہی طلاق دینی مستحب یعنی اوس عورتکو کہ نماز نہ پڑہتی ہو اور بدکار ہو اور فتاوی قاضی خان مین ہی کہ کسیکی بیوی نماز نہ پڑہتی ہو تو لایق ہی اسکو یہ کہ طلاق دے اوسکو اگرچہ نہو اوسکی پاس مال کہ ادا کرے مہر اوسکا اور منقول ابو حفص بخاری سی ہی کہ کہا اونہون نی اگر ملی بندہ اللہ تعالی سی کہ مہر ہویگا اوسکی گردن پر ہو تو محبوب تر ہی طرف میرے اسی کہ صحبت کری ایسی بیوی سی کہ نہ نماز پڑہتی ہو اور اسحدیث مین دلالت ہی اسپر کہ نکاح افضل ہی گوشہ نشینی سی عبادۃ کی لیی ✣ ع

باب المطلقۃ ثلثا باب ہی بیچ بیان اوس عورۃ کی کہ تین طلاقین دی گئی ف یعنی اس باب مین حکم ہی اوس عورۃ کا کہ جسکو تین طلاقین دی گیئر کہ وہ نہین حلال ہوتی پہلی خاوند کی لیی بغیر جماع کرنی دوسرے خاوند کی اور بعضی نسخون مین بعد لفظ ثلثا کی عباد بہی ہی دفیہ ذکر الظہار والایلاء یعنی اس باب مین ذکر ظہار اور ایلا کا بہی ہی اور معنی ظہار اور ایلا کی اور کچھہ مسائل انکی آگی مذکور ہونگے انشاء اللہ تعالی ✣ ح **الفصل الاول** فصل پہلے عن عائشۃ قالت جاءت امراۃ رفاعۃ القرظی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انی کنت عند رفاعۃ فطلقنی فبت طلاقی فتزوجت بعدہ عبد الرحمن بن الزبیر وما معہ الا مثل ہدبۃ الثوب فقال اتریدین ان ترجعی الی رفاعۃ فقالت نعم قال لا حتی تذوقی عسیلتہ ویذوق عسیلتک متفق علیہ روایت ہی حضرت عائشہ رضہ سی کہ کہا آئی عورت رفاعہ قرظی کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا تحقیق مین ہی نزدیک رفاعہ کی یعنی اوسکی نکاح مین پس طلاق دی مجکو پس تین طلاقین دین مجکو اور نکاح کیا مین بعد اوسکی رفاعہ کی عبد الرحمن بن زبیر سی اور نہین ساتھہ اوسکی یعنی ستر اوسکا مگر مانند پہندنی کپڑے کی یعنی عبد الرحمن نامرد ہی پس فرمایا حضرت نی کیا ارادہ رکہتی ہی تو پہر جانیکا طرف رفاعہ کی کہا کہ ہان فرمایا حضرت نی نہ رجوع کر طرف اوسکی یہان تک چکہی تو مزا اوسکا اور چکہی وہ مزا تیرا نکل کے بیچ اور مسلم نی ف یہان زبیر ساتھہ زبر زکی اور ب کی زیر کی ہی اور سوای اسکی سب جگہہ ساتھہ پیش زکی اور ب کی زبر کی ہی اور یہان تک کہ چکہی تو مزا اوسکا الخ یعنی جب تک کہ دوسرا خاوند صحبت نکری پہلی خاوند سی نکاح کرنا حلال نہین اور یہ حدیث مشہور ہی دلالت کرتی ہی اسپر کہ بیچ حلال ہونی عورت کی پہلی خاوند کی لیی فقط ہونا نکاح کا کافی نہین بلکہ ضرور ہی ہونا صحبت کا اور صحبت کرنی مین فقط دخول کافی ہی انزال شرط نہین ✣ ع **الفصل الثانی** فصل دوسری عن عبد اللہ بن مسعود قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المحلل والمحلل لہ رواہ الدارمی ورواہ ابن ماجۃ عن

عَلِیٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہ کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی محلل کو اور محلل لہ کو نقل کی یہ دارمی نی اور نسل کی یہ ابن ماجہ نی حضرت علی اور ابن عباس اور ابن عامر سی راضی ہوا اللہ اون سی ف محلل وہ ہی کہ جسنے نکاح کیا کسیکے عورۃ سی کہ اوسکو تین طلاقین دی گئین نہین بقصد یا بشرط اسکی کہ طلاق دی اوسکو بعد صحبت کرنیکی تا حلال ہوجاوے طلاق دینی والے کو نکاح کرنا اوسی اور محلل لہ خاوند اول ہے پس ان دونو کو لعنت کی اور اس حدیث سی یہ معلوم نہین ہوتا کہ عقد باطل ہوتا ہی بلکہ معلوم ہوتا ہی کہ صحیح ہوتا ہی اسلیے کہ انکو نکاح کرنیوالیکو محلل کہا اور محلل جبہی ہوتا ہی کہ عقد صحیح ہو عقد فاسد سی محلل نہین ہوتا اور شنسے نی کہا کہ محلل کو کہ خاوند دوسرا لعنت ملتی ہی کی کہ اوسنی نکاح کیا بقصد فراق کی نکاح شروع ہوا ہی دوام کی لیی پس جبتک حکم بکرنی سکے ہوا جیسکہ ایک حدیث مین آیا ہی اور محلل کہ کو یعنی پہلی خاوند کو لعن اس لیے کہ وہ باعث ہوا اس نکاح کا اور مراد ظاہر کرنا دونو کی خباثت کا ہی کہ طبیعت سلیم نفرت کرتی ہی اس فعل قبیح سی نہ حقیقت لعن کی انتہی اور ہدایہ وغیرہ سی معلوم ہوتا ہی کہ اگر شرط ہو حلال کرنیکی زبانی اس طرح کہ کہی محلل اوس عورۃ طلاق دی ہوئی کو کہ نکاح کرتا ہون مین تجھی اس لیی کہ حلال کردون تجکو تیری خاوند طلاق دینی والیکی لیی یا کہی عورۃ کہ نکاح کرتی ہون مین تجھی اس لیی کہ حلال ہوؤن مین اپنی خاوند کی لیی تو یہ مکروہ تحریمی ہی اور اگر زبانسی نہ کہین اور نیت سی یہ بات ہو تو محلل ماخوذ اور مستحق لعنت کا نہین ہوتا اس لیی کہ اوسکو اصلاح منظور ہی اور کہا ابن ہمام نی اگر نکاح کیا اوس عورۃ نی کہ تین طلاقین دی گئی ہے غیر کفو سی بغیر اذن ولی کی اور صحبت کی اوسنی تو وہ عورۃ اول خاوند کی لیی حلال نہین ہوتی فتوی اسپر ہی ۱۲ ع وَعَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ قَالَ اَدْرَکْتُ بِضْعَۃَ عَشَرَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّھُمْ یَقُوْلُوْنَ یُوْقَفُ الْمُوْلِیْ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی سلیمان بن یسار سی کہ کہا پایا مینے دس اور کتنی ایک صحابیون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کو کہ سب کہتی ہی کہ ٹہرایا جاوی ایلا کرنیوالا نقل کی یہ شرح السنہ مین ف ایلا یہ ہی کہ مرد قسم کہاوی کہ مین اپنی عورت سی صحبت نہین کرنیکا چار مہینی یا زیادہ اس سی پس اگر صحبت نکی اور گذر گئی چار مہینی نہین پڑتی طلاق بمجرد گذر جانی چار مہینی کی نزدیک اکثر صحابہ کی بلکہ ایلا کرنی والی کو ٹہیرائی یا تو رجوع کری اپنی عورۃ سی اور کفارہ دی اپنی قسم کا اور یا طلاق دی یہی مذہب امام مالک اور شافعی اور احمد کا ہی اور کہا امام شافعی نی کہ اگر وہ نہ طلاق دی تو حاکم اوسکو ایک طلاق دی اور امام اعظم رح کی نزدیک یہ ہی کہ اگر صحبت کی چار مہینی کی اندر تو لازم آتا ہی کفارہ قسم کا اور ساقط ہوجاتا ہی ایلا اور اگر صحبت نہ کی اور چار مہینی گذر گئی تو اوسپر ایک طلاق بائن پڑتی ہی اور اور مسائل ایلا کے فقہ مین دیکہنی چاہئین ۱۲ ح س وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ اَنَّ سُلَیْمَانَ بْنَ صَخْرٍ وَیُقَالُ لَہٗ سَلَمَۃُ بْنُ صَخْرٍ الْبَیَاضِیُّ جَعَلَ اِمْرَاَتَہٗ عَلَیْہِ کَظَھْرِ اُمِّہٖ حَتّٰی یَقْضِیَ رَمَضَانَ فَلَمَّا مَضٰی نِصْفٌ مِنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَیْھَا لَیْلًا فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْتِقْ رَقَبَۃً قَالَ لَا اَجِدُھَا قَالَ فَصُمْ شَھْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ قَالَ لَا اَسْتَطِیْعُ قَالَ اَطْعِمْ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا قَالَ لَا اَجِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِفَرْوَۃَ بْنِ عَمْرٍو اَعْطِہٖ ذٰلِکَ الْعَرَقَ وَھُوَ مِکْتَلٌ یَاْخُذُ خَمْسَۃَ عَشَرَ صَاعًا اَوْ سِتَّۃَ عَشَرَ صَاعًا لِیُطْعِمَ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ صَخْرٍ نَحْوَہٗ قَالَ کُنْتُ امْرَاً اُصِیْبُ مِنَ النِّسَاءِ مَا لَا یُصِیْبُ غَیْرِیْ وَفِیْ رِوَایَتِھِمَا اَعْنِیْ اَبَا دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیَّ فَاَطْعِمْ وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ بَیْنَ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا اور روایت سی ابی سلمہ ہی یہ کہ سلیمان

ابن صخر نی اور کہا جاتا ہا اوسکو سلمۃ بن صخر یاضی گردانا اپنی عورۃ کو اپنی پر مانند پیٹہ مان اپنی کی یعنی کہا کہ تو مجھپر مانند پیٹہ مان میری کی ہی کہ اسکو ظہار کہتی ہین پہانتک کہ گذری رمضان یعنی حرام کیا اوسکو اپنی پر گذرنی ماہ رمضان تک پس جبکہ گذر آوا مہینا رمضان کا گر اسلمان اوسپر ایک یات یعنی صحبت کی اوسی پہر آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور ذکر کیا یہ روبرو حضرت کی پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ازاد کر ایک وہ کہا سلمان نی نہین یا تا ہین اوسکو یعنے مجکو اوسکا مقدور نہین فرمایا پس روزی رکھہ دو مہینی کی پی درپی کہا نہین طاقت رکھتا ہین یعنی اللہ تعالی نی فرمایا ہی کہ روزی رکھی دو مہینی کی پہلی جماع کرنیسی اور دو مہینی تک رک نہین سکتا بسبب شدۃ شہوت کی فرمایا کہلا ساٹھہ مسکینون کو کہا نہین پا تا ہین یعنی طعام ساٹھہ مسکینونکا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہطی فروۃ بن عمر صحابی کی کہ دی اوسکو ذوعرق کہجورونکا کہ کوئی لاٹہا اور عرق ایک ٹہیلا ہوتا ہی کہجورکے پتونکا کہ سماتی ہین اوسمین کہجورین پندرہ چوسیری یا سولہ چوسیری تا کہ کہلا وے ساٹھہ مسکینونکو نقل کی یہ ترمذی نی اور نقل کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نی سلیمان بن یسار سی کہ اوسنی نقل کی سلمۃ بن صخر سی مانند اسکے کہا تہا مین ایک شخص کہ پہنچتا تہا عورتونکو اسقدر کہ نہین پہنچتا غیر میرا یعنی قوۃ جماع کی بہت رکھتا تہا اس سبب سے نہ رک سکا صحبت کرنی سے اور بیچ روایتان دونونکی یعنی ابو داود اور دارمی کی نین آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی پس کہلا ایک وسق کہجور کا ساٹھہ مسکینونکو ف ظہار اسکو کہتی ہین کہ تشبیہ دی اپنی بیوی کو یا اوسکی اوس عضو کو کہ تعبیر کیجاتی ہی کل ساتھہ اوس عضو کی تشبیہ دی اوسکی جز شائع کو ساتھہ اوس عضو محرم کی کہ حرام ہی اوسکو دیکھنا اوسکا جیسی کہی بیوی کو کہ تو مجھپر حرام مانند پیٹہ مان میری کی ہی یا سر تیرا اور مانند اوسکے یا نصف تیرا یا مانند اوسکی کی مانند پیٹہ یا پیٹ مان میری کی ہی یا مانند ران مان میری کی یا مانند پیٹہ بہن میری کی یا یہی میری کی یا مانند انکی مین سطرح کہنی سے حرام ہوجاتی ہی صحبت کرنی بیوی سی اور اسباب صحبت کی یعنی مساس وغیرہ یہانتک کہ کفارہ دی پس اگر صحبت کری اوسی پہلی کفارہ دینی کی تو نہین لازم آتا اوسپر کچھہ سوای استغفار کی اوپہلی کفارہ کی اور پہر صحبت نکری اوسنی یہانتک کہ کفارہ دے اور ظہار بیوی سی ہوتا ہی نہ لونڈی سی اور باقی مسائل اوسکی فقہ مین دیکہنی چاہیین اور یہانتک کہ گذری رمضان کہا طیبی نی کہ اسمین دلیل ہی اوپر صحیح ہونی ظہار موقت کی اور کہا قاضی خان نی کہ اگر ظہار موقت کری تو ہوجاتا ہی ظہار کرنی والا فی الحال اور جبکہ گذر جاوی وہ وقت تو باطل ہوجاتا ہی ظہار اور کہا ابن ہمام نی کہ اگر ظہار کری اور استثنا کری دن جمعہ کو مثلا تو نہین جائز اور اگر ظہار کری ایک دن یا ایک مہینی کا تو صحیح ہی قید لگانی اسکی اور نہین باقی رہتا ظہار بعد گذرنی مدت کی اور کہلا ساٹھہ مسکینونکو یعنی پیٹ بہر کر دونون وقت یا ہر ایک کو بقدر فطرہ کی یا قیمت اوسکی دی پہلی صحبت کرنیسی مانند آزاد کرنے بردیکی اور رکہنی روزی کی اور تا کہ کہلا وی ساٹھہ مسکینونکو ظاہر اسحدیث سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ نہین واجب ہے ایک ایک صاع یعنے چار چار سیر دینا ہر مسکین کو اور فقہ کی کتابون مین لکہا ہی کہ کہجورین دی تو ایک ایک صاع دی مانند قطرہ کی پس معنی اسکی یہ ہین کہ استعانت کری ساتھہ اسکی یعنی اسمین اپنی پاس سی ملا کر ساٹھہ کو کہلا وی پس یہ اسی نہین لازم آتا کہ سبکو اسمین سے کہلا وی اس لیی کہ اسکی بعد کی روایت مین آیا کہ کہلا ایک وسق اور وسق ساٹھہ صاع کا ہوتا ہی پس ہر مسکین کو ایک ایک صاع آیا ع وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ قَالَ كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی سلیمان بن یسار سی کہ نقل کی سلمۃ بن صخر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ حق ظہار کرنی والیکی کہ صحبت کری پہلی کفارہ دینی سی فرمایا کفارہ ایک ہی آتا ہی نقل کی یہ ترمذی سے اور ابن ماجہ ف اکثر علماء کا یہی مذہب ہے اور بعضون نی کہا ہی کہ اگر صحبت کری کفارہ مسی پہلی تو واجب تی ہین اوسپر دو کفاری اور جو

کوئی اپنی کئی بیویونکو کہی کہ تم مجیہر مانند پیٹھ مان میری ہو تو ہوتا ہی ظہار کرنی والا اون سب سے بلا خلاف اور خلاف بیچ تعدد کفارہ کی ہی سیر ہماری نزدیک اور امام شافعی کی نزدیک واجب ہوتی ہین کئی کفاری یعنی اونمین سی جسکی ساتھہ صحبت کا ارادہ کریگا واجب ہوگا اوسپر پہلی اسکی ادا کرنا کفاری کا اور یہی کہا حسن اور زہری اور ثوری وغیرہم نی اور کہا مالک اور احمد نی کہ ایک کفارہ لازم آتا ہی ع الفصل الثالث فصل تیسری عن عکرمۃ عن ابن عباس ان رجلا ظاہر من امراتہ فغشیہا قبل ان یکفر فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فقال ما حملک علی ذلک قال یا رسول اللہ رایت بیاض خلخالہا فی القمر فلم املک نفسی ان وقعت علیہا فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامرہ ان لا یقربہا حتی یکفر رواہ ابن ماجۃ وروی الترمذی نحوہ وقال ہذا حدیث حسن صحیح غریب وروی ابو داود والنسائی نحوہ مسندا ومرسلا وقال النسائی المرسل اولی بالصواب من المسند

روایت ہی عکرمہ سی کہ نقل کی ابن عباس سی یہ کہ ایک شخص نی ظہار کیا اپنی عورت سی پہر صحبت کی اوسی پہلی کفارہ دینی سی پہر آیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور ذکر کیا یہ روبرو حضرت کی پس فرمایا حضرت نی کونسی چیز باعث ہوئی تجکو اسپر عرض کیا اوسنی یا رسول اللہ دیکہی میںنی سفیدی پازیب اوسکی چاندنی مین پس نہ روک سکا مین نفس اپنی کو صحبت کرنی اوسکیسی پس ہنسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حکم کیا اوسکو یہ کہ نہ صحبت کری اوسی پہر یہانتک کہ کفارہ دے نقل کی اسکو ابن ماجہ نی اور نقل کی ترمذی نے مانند اسکی یعنی معنی اسکی اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی اور نقل کی ابو داود اور نسائی نی مانند اسکی مسندا و مرسل اور کہا نسائی نی مرسل نزدیک تر ہی ساتھہ صحت کے مسند سی باب یہ باب ہی متعلق پہلی باب کی الفصل الاول فصل پہلے عن معاویۃ بن الحکم قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ ان جاریۃ کانت لی ترعی غنما لی فجئتہا وقد فقدت شاۃ من الغنم فسالتہا عنہا فقالت اکلہا الذئب فاسفت علیہا وکنت من بنی ادم فلطمت وجہہا وعلی رقبۃ افاعتقہا فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم این اللہ فقالت فی السماء فقال من انا فقالت انت رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتقہا رواہ مالک وفی روایۃ مسلم قال کانت لی جاریۃ ترعی غنما لی قبل احد والجوانیۃ فاطلعت ذات یوم فاذا الذئب قد ذہب بشاۃ من غنمہا وانا رجل من بنی ادم اسف کما یاسفون لکن صککتہا صکۃ فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعظم ذلک علی فقلت یا رسول اللہ افلا اعتقہا فقال ائتنی بہا فاتیتہ بہا فقال لہا این اللہ قالت فی السماء قال من انا قالت انت رسول اللہ قال اعتقہا فانہا مؤمنۃ

روایت ہی معاویہ بن الحکم سی کہ کہا آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق ایک لونڈی میری چراتی تہی بکریان میری پس آیا مین اوسکی پاس اس حال مین کہ نہ پائی مینی ایک بکری ریوڑ مین سی پس پوچہا مینی اوسی حال بکریکا کہ کیا ہوئی پس کہا اوسنی کہا گیا اوسکو بہیڑیا پس غصہ ہوا مین اوسپر اور میں مین سی کہ بحکم بشریت کی غصہ ہوتی ہین پس مارا مینی طمانچہ اوسکی منہ پر اور واجب ہے مجہپر آزاد کرنا بردی کا یعنی بسبب ظہار کی یا قسم کی یا کسی اور سبب سے کیا آزاد کردون مین اوسکو یعنی تاکہ وہ کفارہ بہی ادا ہو جاوی میری ذمہ سے

اور سبب پارنی طبانچہ کی کہ پشیانی اور شرمندگی رکہتا ہون اوسنی ہی خلاصی پاؤن پس فرمایا اوس لونڈی سی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہان ہی اللہ پس کہا اوسنی آسمان مین ہی پہر فرمایا حضرت نی مین کون ہون پس کہا اوسنی تم ہو رسول خدا کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ازاد کرا اسکو نقل کی یہ مالک نی اور مسلم کی روایت مین یون ہی کہ کہا معاویہ نی تہی میری لونڈی چراتی تہی ریوڑ میرا جانب پہاڑ احد کی اور جوانیہ کی کہ نام ایک جگہہ کا ہی قریب احد کی پس دیکہا مینی ایکدن ریوڑ پس ناکہان بہیڑیا لی گیا تہا ایک بکری میرے ریوڑ مین سی اور مین ہون مرد اولاد آدم مین سی غصہ ہوتا ہون جیسی غصی ہوتی ہین اولاد آدم کی یعنی ارادہ کیا مینی کہ مارون اوسکو بہت جیسکہ مقتضا غصہ کا ہی لیکن مارا مینی اوسکو ایک طمانچہ پہر آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی اوزبان کیا مینے روبرو حضرت کی یہ ماجرا پس بڑا جانا یہ امر مجہپر اور فرمایا کہ تونی بڑا گناہ کیا پس کہا مینی یارسول اللہ کیا نہ ازاد کرون مین اوسکو پس فرمایا بلالا میری پاس اوسکو پس لایا مین حضرت نی پاس اوسکو پس فرمایا اوسکو کہان ہے اللہ کہا اوسنے آسمان مین فرمایا کون ہون کہا اوسنی تم ہو رسول خدا کی فرمایا ازاد کرا اسکو اس لیی کہ یہ مسلمان ہی ف کہان ہی اللہ نہین ارادکیا حضرت نے اتنی سوال کرنا مکان سی اس لیی کہ اللہ تعالی پاک ہی مکان اور زمان سی بلکہ مراد حضرت کی یہ تہی کہ کہان ہی جگہہ امر اوسکی اور جگہہ ظاہر ہونی بادشاہت اور قدرۃ اوسکی اور اسطرح سوال حضرت نی اس لیی کیا کہ اوسوقت مین کفار عرب بتونکو معبود جانتی تہی اور جہلا سوای اونکی اور کسیکو معبود نجانتی تہی پس حضرت نے چاہا کہ معلوم کرین کہ آیا وہ موحدہ ہی یا مشرکہ ہی حاصل یہ کہ مراد حضرت کی اتنی نفی معبودون مین کی تہی کہ وہ بہت ہین نہ ثابت کرنا آسمان کو جگہہ واسطی اللہ تعالی کی جب اوسنی جواب مذکور دیا تو معلوم کیا حضرت نے کہ وہ موحدہ ہی اور مسلم کی روایت مین جو کہا کیا نہ آزاد کرون مین اوسکو اگر کوئی کہی کہ دونون روایتون مین تطبیق کیونکر ہو کہ اوپر کے روایت مین تو کہا کہ واجب ہے مجہپر آزاد کرنا بردی کا کسی سبب سی کیا ازاد کرد ونمین اوسکو تاکہ وہ کفارہ بہی ادا ہو جاوے اور پشیانی کہ اوسکی مارنی کی سبب سے حاصل ہوئی وہ بہی دفع ہو اور اس روایت سی معلوم ہوا کہ فقط سبب اس مارنی کی آزاد کرنا چاہا جواب اسکا یہ ہی کہ پہلے روایت مین تو صریح آگیا کہ مجہپر آزاد کرنا بردی کا ہی کسی سبب سے اور اس مارنیکی سبب سے آزاد کرنا مجکو ضرور پڑا آیا کفایت کریگا مجکو ازاد کرنا بردیکا وسطی دونون امرونکی اور روایت دوسرے مطلق ہی محتمل دونون امرونکو پس مطلق محمول ہی مقید پر یعنی یہان بہی وہی مراد ہی کہ آیا کفایت کریگا مجکو آزاد کرنا بردیکا وسطی دونون امرونکی اور مراد مصنف کی اسحدیث کی لانی سی اس باب مین یہ ہی کہ کفارہ ظہار مین بردہ مومن آزاد کرنا چاہیی مذہب شافعی یہی ہی اور حنفیہ نی حمل کیا ہی اسکو افضلیت پر اور باقی تحقیق اسکی فقہ کی بڑے کتابون مین دیکہنی چاہیی پہر بیان کفارہ کا بموجب مذہب حنفیہ کی یہ ہی کہ اول تو آزاد کرنا بردیکا لازم ہوتا ہی اور جائز ہی اسمین بردہ مسلمان اور کافر اور مرد اور عورۃ اور چہوٹا اور بڑا اور کانا اور بہرا ایسا بہرا کہ جب پکارا جاوی تو سن لی اور ایک ہاتہہ کٹا ہوا اور ایک پانون کٹا ہوا جانب مخالف سی یعنی متلاد اہنا ہاتہہ کٹا ہو تو پانون بانیان کٹا ہوا اور جائز ہی مکاتب کہ نہ ادا کیا ہو کچہہ اور نہین جائز ہی اندہا اور ایسا بہرا کہ نہ سنی اصلا اور گونگا اور دونو ہاتہہ کٹا ہوا یا دونو انکو ٹہنی دونون پاؤنکی کٹی ہون یا دونو پانون کٹی ہون یا ہاتہہ اور پانون ایک ہی طرف کی کٹی ہون اور نہین جائز ہی مجنون مطبق یعنی ہمیشہ دیوانہ ہی رہتا ہو اور نہین جائز مدبر اور ام ولد اور مکاتب کہ کچہہ بدل کتابت مین سی ادا کیا ہو اور باقی تفصیل اسکی فقہ مین دیکہنی چاہیی اور اگر بردہ نہ ملی تو روزی رکہی دو مہینہ کی پی در پی کہ ہوا دن مہینون مین رمضان اور نہ وہ دن کہ جن مین روزی رکہنی منع ہین یعنی ایام تشریق اور عیدین پس اگر صحبت کی بیوی سی ان دنون

مہینون مین رات کو قصداً یا ذکو بھول کر تو از سر نو روزی رکھنے شروع کرے اور اگر افطار کری بعذر یا بلا عذر تو بھی از سر نو رکھی اور اگر روزے نرکھ سکی تو دیوی وہ یا نائب اوسکا ساٹھہ مسکینونکو ہر مسکین کو مانند فطرہ کی یعنی دو دو سیر گیہون یا چار چار سیر جو یا کھجورین یا قیمت انکی اور صحیح ہی دینا سیر بھر گیہون کا ساٹھہ دو سیر جو یا کھجورون کی اور صحیح ہی اباحت کفارات مین اور فدیہ مین نہ صدقات واجبہ مین اور اباحت اسکو کہتی ہین کہ کھانا پکا کر روبرو فقیر کی رکھدی جسقدر وہ چاہی کھالی پس یہ کفارات اور فدیہ مین جائز ہی اور صدقات واجبہ مین مانند زکوۃ وغیرہ کی بدون تملک کر دینی کی نہین جائز پس اگر پیٹ بھر کر کھلا دی دنکو اور رات کو یا دن ہی کو کھلا دی دو روز تک یا رات ہی کو کھلا دی دو راتین تو جائز ہی اگرچہ تھوڑی سی کہانی مین اونکا پیٹ بھر جاوی اور ضرور ہی سالن ساٹھہ جو کی روٹیونکی نہ ساٹھہ گیہون کی روٹیونکی اور اگر کھلا دی ایک فقیر کو ساٹھہ روز تک تو جائز ہی اور اگر دیوی ایک کو طعام ساٹھہ کا ایک ہی دن تو نہین درست اور اس صورتمین ایک ہی دنکا ادا ہوگا اور اگر صحبت کری بیوسی درمیان مین کھلانیکی تو پھر از سر نو کھلانا نہ شروع کری اور اگر دو ظہارونکی کفاری مین ساٹھہ فقیرونکو مثلاً گیہون دی ہر فقیر کو ایک ایک صاع تو نہین صحیح ہی اگر دیگا تو ایک ظہار کا کفارہ ادا ہوگا اور اگر کفارہ ظہار اور کفارہ افطار رمضان بسطرح دی تو دونو کفارے ادا ہو جائین گی اور باقی تفصیل اسکی فقہ مین دیکھنی چاہئی ع

ملتقے **بَابُ اللِّعَانِ** لعان اور ملاعنت کی معنی ہین ایک دوسرے کو لعنت کرنا اور شرع مین لعان اوسکو کہتی ہین کہ جب مرد اپنی عورتکو تہمت زنا کی کری اور عورت اوسکی انکار کری کہی کہ تو مجیر تہمت کرتا ہی تو قاضی کی پاس جاوی اور قاضی اوسکی خاوند کو بلا دی پس خاوند اگر چار گواہ موسنی ثابت کر دی تو قاضی حد قائم کری اسکی بیوی پر اور اگر گواہ موسنی ثابت نکری تو قاضی حکم کری کہ اول مرد چار بار گواہی دی اس طرح کہ گواہی دیتا ہون مین ساٹھہ اللہ کی کہ بیشک مین سچون مین سی ہون جو کچھ اوسچیز کی کہ نسبت کیے اسکو زنا کی اور اشارہ کرے طرف عورۃ کی ہر بار پھر کہی عورت چار بار گواہی دیتی ہون مین ساٹھہ اللہ کی کہ یہ جھوٹا ہی جو کچھ اوسچیز کی کہ نسبت کیے مجکو زنا کی اور پانچوین بار کہی کہ غضب خدا کا اوسپر یعنی عورت پر اگر ہو یہ مرد سچا جو کچھ اوسچیز کی کہ نسبت کیے مجکو زنا کی اور اشارہ کری طرف مرد کی ہر بار جب ملاعنت کے مرد عورت نی تو تفریق کرے قاضی درمیان اونکی اور ہوتی ہی یہ طلاق بائن اور حرام ہوتی ہی عورۃ ہمیشہ کو مگر جسوقت جھٹلاوے خاوند اپنی تئین تو حد لگائی جاوی اوسکو اور نکاح کرنا اوسی درست ہو جاویگا اور امام ابو یوسف کی نزدیک ہمیشہ کو حرام ہوگئی اگرچہ خاوند اپنی تئین جھٹلاوی

ملتقے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اِنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهٗ فَتَقْتُلُوْنَهٗ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ فِيْكَ وَفِيْ صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَاْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَاَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْا فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَسْحَمَ اَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيْمَ الْاَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَلَا اَحْسِبُ عُوَيْمِرًا اِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اُحَيْمِرَ كَاَنَّهٗ وَحَرَةٌ فَلَا اَحْسِبُ عُوَيْمِرًا اِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهٖ عَلَى النَّعْتِ الَّذِيْ نَعَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَصْدِيْقِ عُوَيْمِرٍ فَكَانَ بَعْدُ يُنْسَبُ اِلٰى اُمِّهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی سہل بن سعد ساعدی سی کہ کہا تحقیق عویمر عجلانی صحابی نی کہا یا رسول اللہ خبر دو مجکو حکم اوس شخص کی بابت کہ پاوی ساٹھہ عورۃ

اپنی کی ایک شخص اجنبی کو یعنی اور یقین کری کہ اسنی زنا کیا ہی اوسکی عورۃ سی کیا قتل کرے اوسکو یعنی جائز ہی قتل اوسکا پس قتل کریگی وارث مقتول
کی اس قاتل کو یا کیا کرے یعنی آیا صبر کری عاجز یا کچھہ اور کری پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق وحی اوتاری گئی بیچ قضیہ
تیری اور عورۃ تیری پس جا اور بلا لا عورۃ اپنی کو کہا سہل نے پس لعان کی دونون نی یعنی میان بیوی نی مسجد مین اور مین تہا ساتہہ اور لوگون
نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جب فارغ ہوی دونون لعان سی کہا عویمر نی جہوٹ بولا مین اوسپر یا رسول اللہ اگر رکہون مین
اوسکو بطلاق دی اوسکو تین بار پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہو اگر لاوی یہ عورت بچی کو یعنی جو اسکی حمل مین ہی سیاہ رنگ اور
بہت کالی ہون آنکہین اوسکی اور بڑی ہون کولی اور پہرا ہوا ہو گوشت دونون پنڈلیون مین پس نہین گمان کرونگا مین عویمر کو مگر یہ کہ سچ کہا
اوسنی اسپر یعنی جس شخص کی طرف نسبت زنا کی کی تہی وہ ایسا ہی تہا پس اگر بچہ اسطرحکا پیدا ہوگا تو معلوم ہوگا کہ اوسکی نطفہ سی ہی اور اگر لالی
بچہ سرخ رنگ گویا کہ بامنی کی رنگ کا پس نہین گمان کرونگا عویمر کو مگر کہ جہوٹ بولا اوسپر یعنی عویمر سرخ رنگ تہا اگر بچہ سرخ رنگ ہوا تو عویمر ہی کا ہوگا پس
معلوم ہوگا کہ جہوٹا ہی بہتان کیا بیوی پر پس لائی بچہ کو اوس صفت پر کہ بیان کیا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سچی کری عویمر کی یعنی اوس
زانی کی صورت کا جنا پس تہا لڑکا بیچہی اسکی نسبت کیا جاتا تہا طرف مان اپنی کی یعنی بموجب فرمانی حضرت کی الولد للفراش وللعاہر الحجر نقل کی یہ
بخاری اور مسلم نی ف کیا قتل کری اوسکو علمانی اختلاف کیا ہی بیچ حکم اوس شخص کی کہ مار ڈالا ایک شخص کو کہ پایا اوسکو اپنی بیوی کے
ساتہہ زنا کرتی ہوئی جمہور اسپر ہین کہ قتل کیا جاوی اوسکو مگر یہ کہ چار گواہ گذرانی زنا پر یا اقرار کرین اسپر وارث قتیل کے تو نہ قتل کیا جاوے
لیکن اللہ کا گنہ گار نہین اگر سچا ہوگا اور وحی اوتاری گئی الخ یعنی یہ آیتین اوترین والذین یرمون ازواجہم ولم یکن لہم شہداء الا انفسہم آخر آیات
تک کہا بعضون نی کہ اوترین یہ آیتین بیچ ماہ شعبان کے سنہ نو ہجر ہمین اور کہا ابن ملک نی کہ ظاہر اسحدیث سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ آیۃ لعان
کی اوتری عویمر کی حق مین اور اول لعان اسلام مین یہی ہوا اور بعضی عالمون نی کہا کہ آیۃ لعان کی اوتری ہلال بن امیہ کی حق مین اور اول
جو لعان کیا اسلام مین اپنی کیا چنانچہ حدیث ابن عباس کی کہ آگی آتی ہی اوسی ایسا ہی معلوم ہوتا ہی پس اس صورتمین یعنی اس قول کی کہ وحی اوتاری
گئی بیچ قضیہ تیری کی الخ یہ ہونیگی کہ تیری سی قضیہ مین یہ آیۃ اوتری اور بعضون نی کہا احتمال ہی کہ دونون کی مقدمہ مین اوتری ہووے
شاید کہ سوال کیا ہو دونون نی بیچ دو وقتون متغائر کی پس اوتری ہو دونونکی حق مین اور سبقت کی ہو ہلال نی بیچ لعن کی اور جہوٹ
بولا مین اسپر الخ یہ کلام تمہید ہی اسکی بین طلاق دینی کی یعنے اگر رکہون مین اس عورۃ کو اپنی نکاح مین اور طلاق ندون اسکو تو لازم آتا ہی
مجہپر جہوٹ بیچ نسبت کرنیکی اوسکو ساتہہ زنا کی اس لیی کہ رکہنا میرا اسکو نکاح مین دلالت کرتا ہی اسپر کہ گویا مینی جہوٹ کہا وہ پاک ہی زنا سی

ع ح وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاعن بین رجل وامراتہ فانتفی من ولدہا ففرق
بینہما والحق الولد بالمراۃ متفق علیہ وفی حدیثہ لہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعظہ
وذکرہ واخبرہ ان عذاب الدنیا اہون من عذاب الاخرۃ ثم دعاہا فوعظہا وذکرہا واخبرہا ان عذاب
الدنیا اہون من عذاب الاخرۃ اور روایت ہی ابن عمر سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا لعان کا درمیان ایک شخص کے
اور بیوی اوسکی کی پس دور ہوا وہ شخص فرزند اوس عورۃ کیسی یعنی ملاعنت کی سبب سے نسب لڑکیکا اوس شخص سی جاتا رہا اور جدائی کی حضرت نی
درمیان مرد و عورۃ کی اور ملا دیا لڑکیکو ساتہہ عورۃ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ حدیث ابن عمر کی کہ بخاری و مسلم مین ہی یہ ہی کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نصیحت کی اوس شخص کو اور یاد دلایا اوسکو عذاب آخرۃ کا یعنے جہوٹ نہ کہی اور اقرار نہ کری عورت پر

اور خبر دی اوسکو کہ عذاب دنیا کا سہل ہے عذاب آخرت کی سی پھر بلایا عورت کو اور نصیحت کے اوسکو اور یاد دلایا اوسکو عذاب آخرت کا اور خبر دی اوسکو یہ کہ عذاب دنیا کا سہل تر ہی عذاب آخرۃ کی سی **ف** جدائی کی سے یعنے حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جدائی کا درمیان میان بیوی کی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ فرقہ درمیان بیوی کی بسبب تفریق حاکم کی ہوتی ہی نہ نفس لعان سی اور یہی مذہب ہے ابیحنیفہ کا اور دلیل انکی یہ ہی کہ فرقہ اگر واقع ہوتی نفس لعان سی تو تین طلاقین کیون دیجاتین جیسکہ اوپر کی حدیث مین مذکور ہوئین اور عذاب دنیا مراد عذاب دنیا سی قائم کرنا حد کا ہی کہ مرد نی عورتکو بہتان کیا زنا کا اور بخوف حد لگنی کی ساتھہ جھوٹی گواہیونکی اثبات اوسکا کری یا عورت نی زنا کیا اور بخوف قائم کرنی حد کی اقرار اوسکا نہ کری اور ملاعنت کرین سپر حضرت نی فرمایا کہ عذاب دنیا آسان ہی بہ نسبت عذاب آخرت کی بخوف یہان کی عذاب کی خلاف حق نکرو سچ سچ کہدو اور یہانکا عذاب سہل اختیار کرو تا وہان کی عذاب شدید سی بچو ۴ ع وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُتَلَاعِنَیْنِ حِسَابُکُمَا عَلَی اللّٰهِ اَحَدُکُمَا کَاذِبٌ لَا سَبِیْلَ لَکَ عَلَیْهَا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالِیْ قَالَ لَا مَالَ لَکَ اِنْ کُنْتَ صَدَقْتَ عَلَیْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَاِنْ کُنْتَ کَذَبْتَ عَلَیْهَا فَذَاکَ اَبْعَدُ وَاَبْعَدُ لَکَ مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دو طی مرد و عورۃ لعان کرنیوالون کی کہ حساب تمہارا اللہ پر ہی ایک تم دونون مین سی جھوٹا ہی یعنی نفس الامر مین اور ہم حکم کرتی ہین بحسب ظاہر کی نہین راہ دو طی تیری اسپر یعنی نہین جائز تجکو یہ کہ رہی تو ساتھہ اس عورت کی بلکہ یہ تجبر ہمیشہ کو حرام ہوئی عرض کیا یا رسول اللہ مال میرا یعنی دیا ہوا مہر میرا کیا جاتا رہیگا فرمایا نہین مال اوسطی تیری یعنی پھیر لینا مہر کا تجکو نہین پہنچتا اس لیے کہ دو حال سی خالی نہین اگر سچ بولتا ہی تو اوسپر بسبب وہ مال بدلی شرمگاہ اوسکے ہی کہ حلال کی تو نی اور اگر تو جھوٹ بولتا ہی اور پھیر لینا مہر کا اوسی سی بہت دور ہی رہی دو طی تیری یعنی جب حالت صدق مین نہ پہنچا تو حالت کذب مین بطریق اولی نہ پہنچا چاہیئے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** حساب یعنے محاسبہ تمہارا اور تحقیق امر تمہارکی اور جزا دینی اسپر اللہ ہی اور بدلی شرمگاہ اوسکے الخ اسمین دلیل ہی اسپر کہ لعان کرنیوالا نہ پھیر لے اگر دخول کیا ہی ساتھہ اوس عورتکی اور اسپر اتفاق ہی علما کا اور اگر دخول نکیا ہو ساتھہ اوسکی تو کہا ابوحنیفہ اور شافعی اور مالک نی کہ اوسکی نیی ادا مہر ہی ۴ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَیَّةَ قَذَفَ امْرَاَتَهٗ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِیْکِ بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْبَیِّنَةَ اَوْ حَدٌّ فِیْ ظَهْرِکَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا رَاٰی اَحَدُنَا عَلٰی امْرَاَتِهٖ رَجُلًا یَنْطَلِقُ یَلْتَمِسُ الْبَیِّنَةَ فَجَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْبَیِّنَةَ وَاِلَّا حَدٌّ فِیْ ظَهْرِکَ فَقَالَ هِلَالٌ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ اِنِّیْ لَصَادِقٌ فَلَیُنْزِلَنَّ اللّٰهُ مَا یُبَرِّئُ ظَهْرِیْ مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ جِبْرَئِیْلُ وَاَنْزَلَ عَلَیْهِ وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ فَقَرَاَ حَتّٰی بَلَغَ اِنْ کَانَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ فَجَاءَ هِلَالٌ فَشَهِدَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَکُمَا کَاذِبٌ فَهَلْ مِنْکُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا کَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ وَقَفُوْهَا وَقَالُوْا اِنَّهَا مُوْجِبَةٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَکَّاَتْ وَنَکَصَتْ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهَا تَرْجِعُ ثُمَّ قَالَتْ لَا اَفْضَحُ قَوْمِیْ سَائِرَ الْیَوْمِ فَمَضَتْ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبْصِرُوْهَا فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَکْحَلَ الْعَیْنَیْنِ سَابِغَ الْاَلْیَتَیْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَیْنِ فَهُوَ لِشَرِیْکِ بْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَتْ بِهٖ کَذٰلِکَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا مَضٰی مِنْ کِتَابِ اللّٰهِ لَکَانَ لِیْ وَلَهَا شَاْنٌ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سی یہ کہ ہلال بن امیہ نی تہمت زنا کی کی اپنی عورۃ کو روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھہ شریک بن سحماء صحابی کے

یعنے کہا کہ اسنی زنا کیا اس شخص کی بیوی سی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی ہلال سی کہ گواہ لا یا حد ماری جاویگی تہمت کے تیری پیٹہ پر پس عرض کیا ہلال نی یا رسول اللہ جسوقت کہ دیکھی ایک ہما اپنی عورت پر کسی شخص کو کیا جاوی کہ ڈھونڈی گواہ یعنی ایسی وقت مین کہان ایسی فرصت ہی کہ گواہ کری کسیکو اور یہ کیا جلد ہی گواہ کرنیکی پس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہی گواہ قائم کرو گرنہ حد لگی گی تیری پیٹہ پر پس کہا ہلال نی قسم ہی اوس ذات کے کہ بہیجا آپکو ساتہہ حق کی تحقیق مین بیچا ہون مین البتہ اوتاریگا اللہ ایسا حکم کہ پاک کری پیٹہ میری یکو حد تہمت سی پس اوتری جبرئیل اور اوتارین حضرت یہ آیتین اور وہ لوگ کہ تہمت کرتی ہین اپنی بیبیون پر پس پڑہین یعنی اسکی بعد کی آیتین یہانتک کہ پہنچی انکان من الصادقین تک پس آیا ہلال اور گواہی دی یعنے لعان کیا کہ اوسمین پانچ گواہیان ہین جیسا کہ بیان مفصل اسکا اوپر ہوچکا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہی کہ بیشبہ اللہ تعالی جانتا ہی کہ ایک تم ہین سی جہوٹا ہی پس آیا ہی تم مین سی کوئی توبہ کرنیوالا پہر کڑی ہوئی عورۃ ہلال کی اور لعان کیا پس جب پہنچی نزدیک پانچوین گواہی کی روکا اوسکو یعنی صحابہ نے اور کہا تحقیق یہ پانچوین گواہی واجب کرنیوالی ہی یعنی تفریق کو درمیان تمہارے یا واجب کرنیوالی ہی یعنی عذاب کو اگر جہوٹ بولی کی کہا ابن عباس نے پس ٹہہر گئی وہ عورۃ اور ہٹی یعنی تردد کیا کہ اوسکی حال سی معلوم ہوتا تہا کہ پانچوین گواہی نہین دیگی یہان تک گمان کیا ہمنے کہ وہ پہر جاویگی اپنی کہنی سی پہر کہا اونے عورۃ نی کہ نہین فضیحت کرتی مین اپنی قوم کو ساری عمر یعنی بسبب اعراض کرنیکی لعان سے اور رجوع کرنیکی طرف تصدیق خاوند کی پہر گذری یعنی پانچوین گواہی بہی دی اور پورا کیا لعان کو اور حضرت نی حکم تفریق کا کیا اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہتے ہو اس عورۃ کو پس اگر لائی لڑکا سرمہ گین آنکہون کا بہاری سرینونکا موتی پنڈلیونکا پس وہ شریک بن سحماء کا ہی کہ وہ بہی ایسا ہی تہا پس لائی وہ عورۃ لڑکا اسطرح کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر نہوتا حکم کہ گذرا کتاب اللہ سی کہ حد و تعزیر متلاعنین کے لیے نہین ہے تو البتہ ہوتا واسطے میرے اور واسطے اوس عورۃ کی ایک کام یعنے دیکہتی کہ کسطرح تنبیہ کرتا اوسکو بسبب مشابہ ہونی بچہ کی ساتہہ زانی کی تاکہ عبرۃ ہوتے دیکہنی والونکو نقل کی یہ بخاری نی ف اسحدیث سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ اول لعان اسلام مین یہ ہوا اور اسمین آیۃ مذکورہ اوتری اور تحقیق اسکی بیچ فائدہ حدیث سہل کی گذر چکی اور بیشبہ جانتا ہی انج ظاہر تر یہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یہ قول بعد فارغ ہونی اون دونون کے لعان سی اور مراد یہ ہی کہ لازم ہی جہوٹی کو توبہ کرنی اور بعضون نی کہا کہ حضرت نی یہ قول کہا پہلی لعان کی واسطی ڈرانی اون دونون کے لعان سی اور احادیث مین دلالت ہی اسپر کہ حاکم کو منظنہ اور علامتون اور قرائن پر نہ التفات کرنی چاہیی اور حکم کری ساتہہ ظاہر اوسچیز کی کہ مقتضے ہون اوسکو دلیلین ش ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ وَجَدْتُ مَعَ اَهْلِیْ رَجُلًا لَمْ اَمَسَّهٗ حَتّٰی اٰتِیَ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ كَلَّا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنْ كُنْتُ لَاُعَاجِلُهٗ بِالسَّیْفِ قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوْا اِلٰی مَا یَقُوْلُ سَیِّدُكُمْ اِنَّهٗ لَغَیُوْرٌ وَاَنَا اَغْیَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْیَرُ مِنِّیْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا کہا سعد بن عبادہ نے اگر پاؤن مین ساتہہ اپنے عورۃ کے کسیکو نہ ماروں اوس شخص کو یعنے نہ ماروں اور نہ قتل کروں اوسکو یہانتک کہ لاؤن مین چار گواہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تمان کہا سعد نی یون نہین قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا ہی آپ کو ساتہہ حق کی تحقیق مین البتہ جلدی سے ماروں اوسکو ساتہہ تلوار کی پہلی اسکی کہ شاہد لاؤن فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سنو طرف اوسچیز کی کہ کہتا ہی سردار تمہارا یعنی سعد تحقیق وہ البتہ غیرۃ مند ہی اور مین زیادہ غیرۃ مند ہون اوسی اور اللہ زیادہ غیرۃ مند ہی مجہسی نفسل کی یہ مسلم نی ف سعد نے جو کلام مذکور کہا تو

یہ کہکر حضرتؐ کی قول کو رد نہیں کیا اور مخالفت حضرتؐ کی حکم کی اونکو منظور نہیں تھی بلکہ اونہون نی یہ خبر دی خال نفس اپنی کی کہ میرا حال تو یہ ہے اور غیرۃ و غضب میرا اس مرتبہ کو پہنچا ہی اور حکم شرع یہ ہی مین کیا کرون اسلیے حضرتؐ نی فرمایا کہ بسنو طرف اوسچیز کی کہ کہتا ہی سردار تمہارا مقصود آنحضرتؐ کو اس کلام سی تعریف کرنی اونکی اس صفت کی ہی اور اشارہ ہی اسپر کہ یہ صفات بزرگون اور عادات سردارون سی ہے اگرچہ حکم شرع مین اور ہی حاصل یہ کہ حضرتؐ نی سعد کا عذر بیان فرمایا کہ یہ کلام بغیبت کی اوسی صادر ہوا پس اسی تقریر اور اثبات اونکی کلام کا منظور نہیں ہی اور کہا منظر نی کہ جواب یا سعد کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تہا طبع اسکی کہ اجازت ہو قتل کرنی کی نہ ازراہ رد کرنی قول حضرتؐ کی پس جب حضرتؐ نے انکار کیا اسکا تو اونہون نی سکوت کیا اور غیرت کہتی ہین تغیر حالت کو کہ پیدا ہوا دمی مین وقت دیکھنی ایک چیز ناگوار کی اپنی اہل مین اور یہ بہ نسبت اللہ تعالے کی محال ہی پس اللہ تعالی کی غیرتناک ہونیکی معنی یہ ہین کہ وہ منع فرمانی والا ہی بندونکو گناہون سی تا جناب قرب اوسکیے دور نہ پڑین ۔ ع ح وَعَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفِحٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ وَاللّٰهِ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ أَغْيَرُ مِنِّي وَمِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ بَعَثَ الْمُنْذِرِينَ وَالْمُبَشِّرِينَ وَلَا أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَمِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ وَعَدَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی مغیرہ سی کہ کہا سعد بن عبادہ نی اگر دیکھون مین کسی شخصکو ساتھ بیوی اپنی کی البتہ مارون مین اوسکو ساتھہ تلوار کی نہ ساتھہ جانب پشت تلوار کی بلکہ جانب تیز سی پس پہنچی یہ خبر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا اپنے صحابہ سی کیا تعجب کرتی ہو تم کمال غیرۃ سعد کیسی قسم ہی خدا کی البتہ مین زیادہ غیرۃ مند ہون اوسی اور اللہ بہت غیرت مند ہی مجھسی اور سبب غیرۃ اللہ تعالی کی حرام کیی اللہ نی گناہ جو ظاہر ہین اونمین سی اور جو پوشیدہ ہین اور نہین کوئی کہ بہت محبوب ہو اوسکو عذر کرنا اللہ تعالی اسلیے بھیجا ڈرانیوالونکو اور خوشخبری دینیوالونکو یعنی انبیاؤنکو اور نہین کوئی کہ بہت محبوب ہو اوسکو تعریف کرنی اللہ تعالی سی اور سبب اسکے وعدہ کیا اللہ تعالی نی بہشت کا نقل کیے یہ بخاری اور مسلم نی ف اور سبب غیبۃ اللہ تعالی کی الخ یہ تفسیر ہے غیرت اللہ کی بمعنی اسکی کہ منع کیا لوگون کو حرام چیزون سی اور مرتب کیا اونپر عذاب پس اسلیے کہ غیرت اصل مین یہ ہی کہ مکروہ رکھی اور غصی ہووی آدمی اوس سی کہ تصرف کریگی کوئی اوسکی ملک مین اور مشہور معنی غیرت کی یہ ہین کہ غصہ ہووی آدمی اوسپر کہ کریگی اوسکی بیوی سی فعل بد یا دیکھی اوسکی ہو یکو پس اللہ کی غیرۃ بمعنی غصہ ہووی اوسپر کہ کریگی گناہ اور کہا نووی نی کہ عذر یہان بمعنی اعذار کی ہی یعنی ازالہ عذر یعنی جیسا اللہ تعالے عذر کی کرنیکو دوست رکھتا ہی ایسا اور کوئی نہین رکھتا اسلیے اللہ تعالے نی پیغمبرونکو بھیجا تا بندونکو عذر نرہی جیسیکہ قرآن مجید مین فرمایا لئلا یکون علی اللہ حجۃ بعد الرسل اور اللہ کی برابر تعریف کرنی کسیکو محبوب نہین اسلیے اوسنی تعریف کی اپنی نفس کی اور اپنی دوستونکی اور اسلیے وعدہ کیا اللہ تعالی نے جنت کا اوسکی لیی کہ تعریف کریگی اوسکی اور اطاعت کریگی اوسکی ۔ ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَغَارُ وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللّٰهِ أَنْ لَا يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اللہ تبارک و تعالے غیرت مند ہی اور تحقیق مومن غیرت مند ہے یعنی غیرت صفت اللہ کی ہی کہ بندہ مومن بہی وہ صفت رکھتا ہی اور مقتضا غیرت اللہ تعالی کا یہ ہی کہ نہ کریگی مومن اوسچیز کو کہ حرام کی اللہ تعالے نی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ امْرَاَتِيْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ وَاِنِّيْ اَنْكَرْتُهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيْهَا مِنْ اَوْرَقَ قَالَ اِنَّ فِيْهَا لَوُرْقًا قَالَ فَاَنّٰى تُرٰى ذٰلِكَ جَاءَهَا قَالَ عِرْقٌ نَزَعَهَا قَالَ فَلَعَلَّ هٰذَا عِرْقٌ نَزَعَهُ وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِي الْاِنْتِفَاءِ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ ایک اعرابی آیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا کہ تحقیق عورت میری جنی ہی ایک لڑکے کا کالا اور تحقیق میںنے انکار کیا اوسکا یعنی میںنے کہا کہ میرا نہین سبب ہونی اوسکے ہم رنگ میرے پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آیا ہین واسطی تیرے کچھہ اونٹ کہا ہان فرمایا کیا ہین رنگ اونکی کہا سرخ فرمایا کیا ہی اون مین کوئی اونٹ خاکستری رنگ کا کہا تحقیق ہین خاکستری البتہ ہین رنگ کے فرمایا کہان سی گمان رکہتا ہی تو کہ یہ آیا اونہین یعنی کہان سی آیا اون مین یہ رنگ حالانکہ ما باپ اونکی نہین ہین اس رنگ کی کہا کوئی رگ ہی کہ کہینچ لیا اونکو یعنی اونکی اصل مین اس رنگ کا کوئی اونٹ ہوگا یہ ہی اوسکی مشابہ ہوئی فرمایا پس شاید کہ یہ لڑکا کالا بسبب رگ کی ہوا کہ کہینچ لیا اوسکو اور مشابہ کیا اپنی یعنی اسکی بہی اصل مین کوئی کالا ہوگا یہ مشابہ اوسکی ہوا اور رخصت دی آنحضرت نی اوس اعرابی کو بیچ تقی کرنی لڑکے کی اپنی سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم ف کہا طیبی نی کہ اسحدیث سی یہ معلوم ہوا کہ منع ہی نری علامتون ضعیفہ سی نفی کرنا لڑکی کا اپنی سے یعنے یہ کہنا کہ میرا نہین ہی بلکہ ضرور ہی اسمین پایا جانا دلیل قوی کا جیسکہ بیوی سی صحبت نکی تہی اور بچہ پیدا ہوا یا صحبت کی اور بعد صحبت کرنی کی چہہ مہینی سی پہلی بچہ پیدا ہوا تو اوسکو نفی کرنا جائز ہی ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلٰى اَخِيْهِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ مِنِّيْ فَاقْبِضْهُ اِلَيْكَ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ اَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ اِنَّهُ ابْنُ اَخِيْ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِيْ فَتَسَاوَقَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَخِيْ كَانَ عَهِدَ اِلَيَّ فِيْهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِيْ وَابْنُ وَلِيْدَةِ اَبِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ اِحْتَجِبِيْ مِنْهُ لِمَا رَاٰى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ فَمَا رَاٰهَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ هُوَ اَخُوْكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ اَبِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا تہا عتبہ بن ابی وقاص وصیت کرتا ہو اوسنی طرف بہائی اپنی سعد بن ابی وقاص کی یہ کہ بیٹا لونڈی زمعہ کا مجسی ہی پس لے لینا اوسکو طرف اپنی پس جبکہ ہوا سال فتح مکہ کا لیا اوسکو سعد نی اور کہا کہ تحقیق یہ بہتیجا میرا ہی اور کہا عبد بن زمعہ نی بہائی میرا ہی گئی دونون پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا سعد نی یا رسول اللہ تحقیق بہائی میرا نی وصیت کی تہی مجکو بیچ حق اس لڑکی کی کہ تو لینا اوسکو اور کہا عبد بن زمعہ نی کہ بہائی میرا ہی اور بیٹا ہی میرے باپ کی لونڈی کا پیدا کیا گیا ہی اوسکی فرش پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ وہ واسطی تیری ہی ای عبد بن زمعہ لڑکا واسطی صاحب بچھونی کی ہی اور واسطی زانی کی ہی محرومی یعنی میراث و نسب سے باستکساری پہر فرمایا حضرت نی واسطی سودہ بیٹی زمعہ کی پردہ کر تو اوسی سبب سے کچھہ دیکھی مشابہت اوسکی ساتھہ عتبہ کے پس نہ دیکھا اوس لڑکی نی سودہ کو یہان تک کہ ملاقات کی اللہ سی یعنی مر گیا اور ایک روایت مین یون ہی کہ فرمایا حضرت نی کہ وہ بہائی تیرا ہی ای عبید بن زمعہ بسبب اسکی کہ وہ پیدا کیا گیا ہی اوپر بچھونی باپ اوسکے متفق علیہ یہ بخاری اور مسلم ف عتبہ کا فرمرا اور اوسنی دندان مبارک حضرت کا شہید کیا تہا جنگ احد مین اور زمعہ باپ حضرت سودہ کی کہ ہوی تہین حضرت کی پس عتبہ نی کو زنا کیا زمعہ کی لونڈی سی اور اوس سی بچہ پیدا ہوا پس گمان کیا عتبہ نی کہ نسب

ولد الزنا کا ثابت ہوتا ہی زانی سی جبکہ دعوی کری وہ جیسکہ معلوم ہوا ہی ایام جاہلیت مین پس وصیت کی اوسنی مرتی وقت اپنی بہائی سعد کو
کہ وہ لڑکا مجھسی ہوا ہی تو اوسکو لیکر پرورش کر تا پس سال فتح مکہ مین سعد نی اوس لڑکی کو بحسب وصیت بہائی اپنی کی لیا اور کہا کہ یہ بہتیجا میرا ہی
اور عبد بن زمعہ کی نی کہا کہ یہ بہائی میرا ہی اس لیی کہ میری باپ نی اپنی لونڈی سی جنایا غرض کہ یہ قصہ حضرت کی آگی جاکر عرض کیا حضرت
نی فرمایا کہ ای عبد بن زمعہ وہ لڑکا تیرہی لیی ہے اور تیرا بہائی ہی اس لیی کہ لڑکا واسطی صاحب بچھونی کی ہی ہوتی اور معنی اس جملہ کی بالوضا
کو بہی فصل مین بیچ فائدہ حدیث ابی امامہ کی تفصیل سی ذکر کیی گئی ہین اور پردہ کرنا اسی الخ یعنی اگرچہ وہ بحکم شرع بہائی تیرا ہوا اور مشابہت
اور قیافہ کو شرع مین اعتبار نہین لیکن چونکہ وہ لڑکا مشابہ عتبہ کے ہی تو ورع اور احتیاط مقتضی اسکی ہی کہ تو سامنی اوسکی نہوا کر اور بسبب اسکے کہ وہ
پیدا کیا گیا الخ یہ کلام راوی کا ہی یعنی حضرت نی یہ حکم واسطی عبد بن زمعہ کی بسبب اسکی کیا کہ وہ لڑکا پیدا ہوا اور پر بچھونی باپ کیسکے

ع ح وَعَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مَسْرُوْرٌ فَقَالَ اَيْ عَائِشَةُ اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ مُجَزِّزًا
الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ فَلَمَّا رَاٰى اُسَامَةَ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيْفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُوْسَهُمَا وَبَدَتْ
اَقْدَامُهُمَا فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ کہا داخل ہوئی مجہپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن اسحالت مین کہ وہ خوش تہی پس فرمایا ای عائشہ
کیا نہین جانا تونی یہ کہ مجزز مدلجی آیا یعنے مسجد مین پس جب دیکہا اسامہ اور زید کو اسحال مین کہ اوڑہی ہوئی تہی وہ دونو چادر اور
ڈہانکی ہوئی تہی سر اپنا اور ظاہر تہی قدم اونکی پس کہا مجزز نی کہ تحقیق یہ قدم بعض اونکا بعض سی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم ف یعنی ان دونون
باون والون مین نسبت پدری اور پسری کی ہی حاصل کلام کا یہ ہی کہ زید بن حارثہ کہ متبنی تہی آنحضرت کی گوری اور خوبصورت تہی
اور اسامہ بیٹا اونکا کالا تہا وہ ہم رنگ اپنی مانکی تہا کہ وہ لونڈی تہی کالی اور نام اوسکا ام ایمن تہا پس منافق اسامہ کے نسب مین طعن
کرتی تہی کہ ایسی باپ کا ایسا بیٹا کیونکر ہو پس جب مجزز مدلجی قیافہ شناش نی کہ یگانہ روزگار تہا اور آدمی کی صورت سی صفات و احوال
اوسکی معلوم کر لیتا تہا دیکہا اور حکم کیا کہ عقل یون چاہتی ہی کہ یہ دونون باپ اور بیٹی ہون تو حضرت خوش ہوئی اس لیی کہ عرب کے نزدیک
قول قیافہ شناس کا معتبر تہا سند سی ثابت ہوا نسب اسامہ کا ساتہہ زید کی اور اتنی یہ نہین لازم آتا کہ قول قیافہ شناس کا معتبر ہو احکام شرع مین
اور اثبات نسب مین اور یہ مذہب ہمارا ہی اور تینون امام معتبر کہتی ہین قول قیافہ شناس کا حتی کہ اگر لونڈی مشترک درمیان دو شریکون
کی بچہ جنی اور دونون دعوی نسب کا کرین تو اونکی نزدیک رجوع سا تہہ قول قیافہ شناس کی کرین اور ہماری نزدیک وہ بچہ دونون کا
ہوگا حکم شرع مین اگرچہ واقع مین ایک کا ہوا اور وہ لونڈی ام ولد دونونکی ہوگی ع ح وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَاَبِيْ بَكْرَةَ
قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص اور ابی بکرہ سی کہ کہا دونون نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ تبدیل کری اپنی تئین
طرف غیر باپ اپنی کی حال آنکہ وہ جانتا ہو کہ یہ میرا باپ نہین پس بہشت اوسپر حرام ہی متفق علیہ یہ بخاری اور مسلم نی ف حرام ہی یعنی
اگر اعتقاد کری حلال ہونی اوسکی کا یا حرام ہی پہلی اسکی کہ عذاب دیا جاوی بقدر اس گناہ کی یا محمول ہی زجر پر یعنی ازراہ تنبیہ اور
روکنی کی اسی طرح فرمایا ع ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَائِكُمْ
فَمَنْ رَغِبَ عَنْ اَبِيْهِ فَقَدْ كَفَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی

نہ اعراض کرو اپنی باپون سی یعنی ساتھہ ترک کرنی نسبت کی طرف اونکی پس جس شخص نی اعراض کیا اپنی باپ سی پس تحقیق کفران نعمت کیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم ف ایام جاہلیت مین اپنی باپون سی اعراض کرنی اور اونکو اپنا باپ ٹہہراتی پس منع فرمایا حضرت نی اوسی نسبت کرنا اپنی تئین طرف غیر باپ کی جان بوجہ کر حرام ہی پس جسنی اعتقاد کیا مباح ہونی اسکیکا وہ کافر ہوا واسطی مخالفت اجماع کی اور جسنی نہ اعتقاد کیا مباح ہونی اسکیکا پس معنی کفر کی دو ہین ایک تو یہ کہ مشابہت کی اوسنی ساتھہ فعل کفار کی اور دوسرے کہ کفران نعمت کیا ع

وَذُكِرَ حَدِيثُ عَائِشَةَ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ فِي بَابِ صَلٰوةِ الْخُسُوفِ — اور تحقیق ذکر کی گئی حدیث عائشہ کی ما من احد اغیر من اللہ باب صلوۃ الخسوف مین

الْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسرے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الْمُلَاعَنَةِ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَدْخَلَتْ عَلٰى قَوْمٍ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللهِ فِي شَيْءٍ وَلَنْ يُدْخِلَهَا اللهُ جَنَّتَهُ وَأَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهُ وَهُوَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ احْتَجَبَ اللهُ مِنْهُ وَفَضَحَهُ عَلٰى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ فِي الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ اونہون نی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جب اوتری آیہ لعان کی جو عورت کہ داخل کرے ایک قوم پر اوسکو کہ نہین اون مین سی یعنی عورت نی زنا کر کر بچہ جنا اور لگا دیا اپنی خاوند کی طرف پس نہین وہ عورت داخل بیچ کسی چیز کی کہ قابل اعتماد کی ہو دین خدا سی اور رحمت اوسکیسی اور ہرگز نہ داخل کریگا اوسکو اللہ تعالے اپنی بہشت مین یعنی ساتھہ مقربون اور نیکون کی اور جو شخص کہ انکار کری اپنی بیٹی کا یعنی اوسکی بیوی نی بچہ جنا اور وہ کہتا ہی کہ میرا نہین حرامی ہی حال آنکہ وہ دیکھتا ہی طرف اوسکی یعنی جانتا ہی کہ یہ میرا بیٹا ہی پردہ کریگا اللہ تعالے اوسی یعنی اوسکو خدا کا دیدار نہو گا اور رسوا کریگا اوسکو روبرو خلائق کی اگلی پچھلون مین یعنی روز محشر کی میدان قیامت مین کہ تمام خلائق اگلے پچھلے وہان موجود ہونگی اون مین اوسکو رسوا کریگا نقل کی یہ ابو داود اور نسائی اور دارمی نی ف حاصل یہ کہ نہ عورت کو چاہیی کہ بدکاری کری اور حرام کی بچہ کو اپنے خاوند کی طرف نسبت کری اور نہ مرد کو چاہیی کہ دیدہ و دانستہ اپنی بچہ کا انکار کری اور عورت پر تہمت زنا کی رکہی ✣ ح

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي لَا تَرُدُّ يَدَ لَامِسٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلِّقْهَا فَقَالَ إِنِّي أُحِبُّهَا قَالَ فَأَمْسِكْهَا إِذَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ النَّسَائِيُّ رَفَعَهُ أَحَدُ الرُّوَاةِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَحَدُهُمْ لَمْ يَرْفَعْهُ قَالَ وَهٰذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِثَابِتٍ — اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ تحقیق واسطی میری ایک عورت ہی کہ نہین پہیرتی جہونی ہاتہہ کی ہاتہہ کو یعنی جو کوئی اوسی بدکاری کا ارادہ کرتا ہی اوسی انکار نہین کرتی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ طلاق دیدی اوسکو پہر کہا اوسنی کہ مین محبت رکہتا ہون اوسی فرمایا نگہبانی کر اوسکی اسوقت نقل کی یہ ابو داود اور نسائی نی اور کہا نسائی نی کہ پہنچایا اوسکو ایک نی راویون مین سی ابن عباس تک اور وصل کیا ہی اسکو اور ایک نی راویون مین سی نہین پہنچایا اسکو اور وصل نہین کیا کہا نسائی نی کہ یہ حدیث نہین ثابت ہی یعنی وصل اسکا بلکہ منقطع ہی ف نگہبانی کر اوسکی تا کہ نہ کری بدکاری اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ طلاق دینا ایسی عورت کا اولی ہی اس پیسی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مقدم کیا طلاق دینی کو محافظت کرنی پر پس اگر نہ آسان ہو طلاق دینا اوسکا بسبب اسکی کہ محبت رکہتا ہی اوسی واسطی اسکی کہ اوسی فرزند ہی کہ شاق ہی مفارقت فرزند کی مانگو یا ہی عورۃ کا دین اسپر اور نہین ادا کر سکتا ہی اوسکو تو اس صورت مین جائز ہی

کہ نہ طلاق دی اوسکو ولیکن شرط اسکی کہ منع کری اوسکو بدکاری سی پس اگر نہ منع کرسکی اوسکو بدکاری سی تو گنہگار رہوگا بسبب طلاق دینی اوسکیکے ۔ ع وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی ان کل مستلحق استلحق بعد ابیہ الذی یدعی لہ ادعاہ ورثتہ فقضی ان من کان من امۃ یملکہا یوم اصابہا فقد لحق بمن استلحقہ ولیس لہ مما قسم قبلہ من المیراث شیء وما ادرک من میراث لم یقسم فلہ نصیبہ ولا یلحق اذا کان ابوہ الذی یدعی لہ انکرہ فان کان من امۃ لم یملکہا او من حرۃ عاہر بہا فانہ لا یلحق ولا یرث وان کان الذی یدعی لہ ہو الذی ادعاہ فہو ولد زنیۃ من حرۃ کان او امۃ رواہ ابوداؤد ۔ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی دادا اپنی سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا یعنی ارادہ کیا حکم فرمانیکا یہ کہ جو فرزند کہ لاحق کیا گیا بعد مرنی باپ اوسکیکے وہ باپ کہ نسبت کیا گیا یہ فرزند طرف اوسکی دعوی کیا اوسکا وارثون باپ اوسکی نی یعنی ایک شخص مرا بعد اوسکی مرنی کی اوسکی وارثون نی ایک لڑکیکو کہا کہ یہ بیٹا اوسکا ہی تا کہ وارث کرینہ تانند اپنی پس حکم فرمایا حضرت نی یہ کہ جو فرزند ہووی ایسی لونڈ پسی کہ مالک تہا اوسکا باپ فرزند کا اوسدن کہ صحبت کی تہی اوسی یعنی یہ جماع وجہ حلال پر واقع ہوا پس تحقیق مل گیا نسب مین ساتہہ اوس شخص کی کہ ملایا اوسکو یعنی جن وارثون نی ملایا تہا اونکی ساتہہ مل گیا اور وارث ہوتا ہی اونکی حق مین اگر سبہون نی ملایا تہا سبہون کی حق مین وارث ہوتا ہی اور شریک ہوتا ہی اور اگر بعضون نی ملایا تو اون بعض ہی کی حق مین وارث ہوتا ہی اور نہین واسطی اوسکی کچہ حصہ اوس میراث مین سی کہ تقسیم کی گئی پہلی ملانیکی اور وہ چیز کہ بائی اوسنی میراث سی کہ نہین تقسیم کی گئی پس واسطی اوس لڑکی لاحق کیی گئی کی حصہ اوسکا ہی اور نہین لاحق ہوتا وہ لڑکا جبکہ ہووی باپ اوسکا کہ نسبت کیا جاتا ہی طرف اوسکی انکار کرتا تہا اوسکا یعنی اپنی زندگی مین اگر اوسنی انکار کیا تہا تو بعد اوسکی مرنی کی وارثون کی ملانی سی نہین ملنی کا اور وارث نہین ہونیکا پس اگر ہوا اوس لونڈی سی کہ نہین مالک تہا اوسکا اوس روز کہ صحبت کی تہی اوسی بلکہ غیر کی لونڈی سی زنا کیا تہا اوسی پیدا ہوا یا پیدا ہوا حرہ سی کہ زنا کیا تہا اوسی پس تحقیق وہ لڑکا نہین لاحق ہوگا باپ کی ساتہہ اور نہ وارث ہوگا اگرچہ ہووہ شخص کہ نسبت کیا جاتا ہی طرف اوسکی خود دعوی کیا اوسنی اوسکا پس وہ بچہ زنا کا ہی حرہ سی ہو یا لونڈی سی نقل کی یہ ابوداود نی ف اگرچہ ہووہ شخص لیخ یہ تاکید ہی پہلی حکم کی کہ جائز نہین لاحق کرنا بیچ صورت زنا کی یعنی درصورت ہونی ولد زنا کی اگر زانی آپ دعوی کری حالت حیات مین تو وارث نہین ہوتا چہ جائی انکہ وارث اوسکو لاحق کرین اور کہا خطابی نی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ احکام ابتدای اسلام مین فرمائی تہی کہ ایک شخص جب مرا تو لاحق کیا ساتہہ اوسکی وارثون اوسکینی ایک لڑکیکو پس جسکے طرف کہ نسبت کیا گیا لڑکا اگر اوسنی انکار کیا تہا حالت حیات مین کہ یہ میرا نہین ہی تو نہین لاحق ہوگا وہ لڑکا ساتہہ اوسکی اور نہ وارث ہوگا اوسکا اور اگر اوسنی انکار نہین کیا تہا اور ہوا اوسکی لونڈی سی تو لاحق ہوگا ساتہہ اوسکی اور وارث ہوگا اوسکا لیکن اوسکی اوس مال کا کہ نہین تقسیم کیا گیا ہنوز اور نہین وارث ہوگا اوسکی اوس مال کا کہ بٹ کیا پہلی لاحق کرنی اوسکیکی اور اگر غیر کے لونڈی سی ہوگا جیسی بیٹا زمعہ کی لونڈیکا بیان اوسکا اوپر ہو چکا یا ہوگا ازاد عورت سی کہ زنا کیا تہا اوسی تو نہین لاحق ہوتیکا ساتہہ اوسکی اور نہین وارث ہوئیگا اوسکا بلکہ اگر صحبت کرنیوالا خود لاحق کرنا چاہی گا تو بہی نہین لاحق ہوئیکا اس لیی کہ زنا سی نسب نہین ثابت ہوتا ۔ ع وعن جابر بن عتیک ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من الغیرۃ

مَا يُحِبُّ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ فَاَمَّا الَّتِيْ يُحِبُّهَا اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّيْبَةِ وَاَمَّا الَّتِيْ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِيْ غَيْرِ رِيْبَةٍ وَاِنَّ مِنَ الْخُيَلَاءِ مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا يُحِبُّ اللّٰهُ فَاَمَّا الْخُيَلَاءُ الَّتِيْ يُحِبُّ اللّٰهُ فَاخْتِيَالُ الرَّجُلِ عِنْدَ الْقِتَالِ وَاخْتِيَالُهُ عِنْدَ الصَّدَقَةِ وَاَمَّا الَّتِيْ يُبْغِضُ اللّٰهُ فَاخْتِيَالُهُ فِي الْفَخْرِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الْبَغْيِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی جابر بن عتیک سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بعضی غیرۃ یعنی اپنی اہل پر وہ ہی کہ دوست رکہتا ہی اوسکو اللہ اور بعضی غیرۃ وہ ہی کہ مکروہ رکہتا ہی اوسکو اللہ پس وہ غیرت کہ دوست رکہتا ہی اوسکو اللہ وہ غیرت ہی کہ ہو مقام شک و شبہ مین یعنی جیسی بیوی یا لونڈی اوسکی بکا لونگی اگی آتی ہی یا بیگانی اوس پاس آتی ہن اور نہتی ہیز اوس سی اور مانند اسکی اور وہ غیرۃ کہ مکروہ رکہتا ہی اوسکو اللہ پس غیرۃ کرنی غیر مقام شک و شبہ مین ہی یعنی جنیکہ اسکی خاطر مین بدگمانی گذری بغیر قرینہ اور سبب کے اور تحقیق بعضا تکبر وہ ہی کہ مکروہ رکہتا ہی اوسکو اللہ تعالے اور بعضا تکبر وہ ہی کہ دوست رکہتا ہی اوسکو اللہ پس وہ تکبر کہ دوست رکہتا ہی اوسکو اللہ تکبر کرنا آدمی کا وقت لڑائی کی یعنی جہاد مین جب کفار سی مقابلہ ہو تو خوب اکڑی واسطی اظہار قوت اپنی کی اور حقیر جان نی اونکی اور اپنی شجاعت بیان کری اور تکبر کرنا اوسکا نزدیک سخاوت دینی کے یعنی وقت دینی کی خوشی دل سی اور بی پروائی سی دی اور بہت دینی کو تہوڑا جانی اور وہ تکبر کہ مکروہ رکہتا اوسکو اللہ پس تکبر کرنا اوسکا بیچ فخر کرنیکی یعنی نسب مین اور ایک روایت مین بجائی فی الفخر کی فی البغی آیا ہی یعنی تکبر کرنا ظلم مین یعنی تکبر کرنا بغیر حق کی اور اسکی بہت سی قسمین ہن بفضل کی یہ احمد اور ابو داود اور نسائی نی **ف** تکبر کرنا فخر نسب مین یہ ہی کہ کہی مین اشرف ہون نسب مین اور بزرگ ہن باپ دادا میری حال آنکہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم اور ایک نسخہ مین فی الفقر ہی بدلی فی الفخر کی یعنی تکبر کرنا اوسکا حالت فقر مین یہ بدتر ہی اوس تکبر سی کہ حالت غنا مین ہو اور یہ تکبر کرنا حالت فقر مین یہ اجب ہے کہ ہو **عَنْ عَمْرِو** بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فُلَانًا ابْنِيْ عَاهَرْتُ بِاُمِّهٖ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا دِعْوَةَ فِي الْاِسْلَامِ ذَهَبَ اَمْرُ الْجَاهِلِيَّةِ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا کہڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ تحقیق فلانا بیٹا میرا ہی زنا کیا تہا مینی اوسکی مان سی زمانی جاہلیت مین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین دعوی کرنا اسلام مین گئی بات جاہلیت کی یعنی اوس زمانی مین جو بچہ زنا سی پیدا ہوتا تہا اوسکا دعوی زانی کرتا تہا اوسی نسب ثابت ہوتا تہا اور اسلام مین یہ نہین درست بچہ واسطی صاحب فراش کی ہی اور زناکرنیوالیکی لیی ہی محرومی یا سنگساری نقل کی یہ ابو داود نی **ف** صاحب فراش یعنی عورۃ کسیکی نکاح مین ہو یا ملک مین اور اوسکی بچہ پیدا ہو زنا سی تو نسب اوسکا اوسکی خاوند یا ملک سی ثابت ہوگا اور اگر نکاح و ملک نہو تو بچہ مان ہی کی طرف منسوب ہوگا ۱۲ مولانا علی **وَعَنْهُ** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مِنَ النِّسَاءِ لَا مُلَاعَنَةَ بَيْنَهُنَّ النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُوْدِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْحُرَّةُ تَحْتَ الْمَمْلُوْكِ وَالْمَمْلُوْكَةُ تَحْتَ الْحُرِّ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عمرو سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا چار قسم کی عورتین ہین کہ نہین لعان درمیان اونکی یعنی اون مین اور اونکی خاوندون مین ایک تو عورت نصرانیہ کہ مسلمان کی نکاح مین ہو اور دوسری عورۃ یہودیہ کہ مسلمان کے نکاح مین ہو اور تیسری عورت آزاد کہ غلام کی نکاح مین ہو اور چوتہی لونڈی کہ آزاد کی نکاح مین ہو نقل کی یہ ابن ماجہ **ف** یعنی اگر کسی مسلمان کے نکاح مین عورت نصرانیہ یا یہودیہ ہو اور خاوند اوسکا اوسکو تہمت کری زنا کی اور وہ انکار کری تو اس صورۃ مین لعان

نہین آتا اور اسیطرح اگر عورت آزاد ہو غلام کی نکاح مین یا لونڈی ہو آزاد کی نکاح مین اونمین بھی لعان نہین اور اصل اس مسئلہ مین یہہ ہے کہ لعان کو اہی ہی سب ضرور ہی کہ مرد و عورت دونون اہل شہادہ سی ہون اور ملوکہ کافر اہل شہادہ ہین نہین اسلیئے انمین لعان نہین ۱۲ مولانا **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر رجلا حین امر الملاعنین ان یبتدا عنان یضع یدہ عند الخامسۃ علی فیہ وقال انہا موجبۃ رواہ النسائی اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ایک شخص کو اوسوقت کہ حکم فرمایا دو لعان کرنیوالو کو لعان کرنیکا یہہ کہ رکہدی اوتہہ اپنا نزدیک پانچوین گواہی کی اوسکی منہ پر اور فرمایا تحقیق پانچوین گواہی واجب کرنیوالی ہی نقل کی یہہ نسائی نی **ف** یعنی دو مرد دو عورۃ کہ ارادہ لعان رکہتی تہی اونکو حضرت نی جب لعان کرنیکا حکم فرمایا تو اوسوقت ایک شخص کو فرمادیا کہ جب پانچوین گواہی کی نوبت پہنچے تو اوسکی منہ پر ہاتہہ رکہدینا تا وہ پانچوین گواہی دیکر لعان کو پورا نکردی ظاہر اسیہ ملتقین ہے اوسکو کہ ہاتہہ رکہنی سی باز رہی گا اس کہنی سی ۴ ع **وعن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج من عندہا لیلا قالت فغرت علیہ فجاء فرای ما اصنع فقال مالک یا عائشۃ اغرت فقلت وما لی لا یغار مثلی علی مثلک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد جاءک شیطانک قالت یا رسول اللہ امعی شیطان قال نعم قلت معکل یا رسول اللہ قال نعم ولکن اعانی اللہ علیہ حتی اسلم رواہ مسلم اور روایت ہی عائشہ رضہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلی اونکی پاس سے ایک رات یعنی شعبان کی پندرہوین شب کو جیسا کہ احادیث مین آیا ہی کہا عائشہ نی پس غیرۃ کی مینی حضرت پر پہر آئی حضرت اور دیکہا اوسیچیز کو کہ کرتی تہی مین پس فرمایا کیا ہی تیری اسطی عائشہ کیا غیرت کی تو نی پس کہا مینی کیا ہی اسطی میری کہ نہ غیرت کری مجہہ جیسی تم جیسی پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ تحقیق آیا تیری پاس شیطان تیرا یعنی شیطانی تجکو وسواس مین ڈالا کہا حضرت عائشہ نی یا رسول اللہ کیا میری ساتہہ شیطان ہے فرمایا کہ ہان کہا مینی اور اونکی ساتہہ بہی ہی یا رسول اللہ فرمایا کہ ہان ولیکن مدد دی ہی اللہ نی مجکو اوسپر یہانتک کہ سالم رہتا ہون مین یعنی اوسکی وسوسہ سی یا وہ مسلمان ہوگیا ہی نقل کے یہہ مسلم **ف** غیرت کی مینی حضرت پر کہ اور بیویون کی پاس نجاوین اور متغیر ہو احوال مین اور گہبرا کر حضرت کی پیچہی بہچی گئی اور حضرت کو جنت البقیع مین پایا کہ استغفار اموات مین مشغول ہین پس جب حضرت وہانسی چلنے لگی تو مین دوڑکر آگی چلی آئی اور بسبب دوڑنیکی میرا دم چڑہ گیا پس دیکہا حضرت نی اوسچیز کو کہ کرتی تہی مین یعنی دم چڑہا ہوا اور گہبراہٹ میری دیکہی اور مجہہ جیسی الم انعیز آپ مجہسی کمال محبت رکہتی ہین اور سوکنین میری بہت ہین اور آپ متصف ہہ جمال و کمال ظاہر و باطن ہین پس مین کیونکر نہ آپ پر رشک لیجاؤن ع

باب العدۃ باب ہے بیچ بیان عدۃ کی **ف** عدۃ کی معنی لغۃ مین ہین گنتی کے اور شرع مین عدۃ کہتی ہین عورتکی ٹہیرنی کو بعد مرنے خاوند کی یا بعد زوال نکاح کی کہ اوسمین صحبت یا خلوت واقع ہوئی ہو یا بعد زوال اوسچیز کی کہ مشابہ نکاح کی ہی ایام مقررۃ تک یعنی اگر آزاد عورۃ کو خاوند نی طلاق دی یا فسخ نکاح ہوا اور اوسکو حیض آتا ہی تو تین حیض تک ٹہیرنی ہی کہ کسی سی نکاح نکری اور ایسیہی جس عورۃ سی صحبت سا یہہ شبہہ کی واقع ہو یا ساتہہ نکاح فاسد کی مانند نکاح موقت وغیرکے اور تفریق کی گئی یا مرگیا مرد یعنی بغیر تفریق کی اور ام ولد جبکہ آزاد کیجاوی یا مرجاوی مولے اوسکا تو اونکی بہی عدۃ تین حیض ہین بشرطیکہ آتی حیض کے اور نہین گنتی مین آویگا وہ حیض کہ طلاق دی گئی اوسمین اور اگر حیض نہ آتا ہو بسبب صغر سن کے یا بانجہ ہونیکی یا بڑہاپی کی تو عدۃ اوسکی تین مہینی ہین اور اگر خاوند مرجاوی تو عدۃ اوسکی چار مہینی اور دس دن ہین اور اگر لونڈی کو طلاق دی خاوند اور حیض آتا ہو اوسکو تو عدۃ اوسکی دو حیض ہین اور لونڈی کو حیض نہ آتا ہو تو ڈیڑہ مہینا اور خاوند اوسکا مرجاوی تو دو مہینی اور پانچ دن ہین اور حاملہ عورۃ کی عدۃ جنی تک ہے مطلقا یعنی خاوند نی طلاق دی ہو یا مرگیا ہو عورت آزاد ہو یا لونڈی ہو جب جنی کی عدۃ سی نکل آویگی اگرچہ بعد طلاق وغیرہ کی تہوڑیسی دیر مین جنی اور باقی مسائل عدۃ کی فقہ مین دیکہنی چاہین ۱۲ ع **ملتقی** **الفصل الاول** فصل پہلے

عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ فَاطِمَۃَ بِنْتِ قَیْسٍ اَنَّ اَبَا عَمْرِو بْنِ حَفْصٍ طَلَّقَهَا اَلْبَتَّۃَ وَهُوَ غَائِبٌ فَاَرْسَلَ اِلَیْهَا وَکِیْلُهُ الشَّعِیْرَ فَسَخِطَتْهُ
فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا لَکِ عَلَیْنَا مِنْ شَیْءٍ فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَتْ ذٰلِکَ لَهٗ فَقَالَ لَیْسَ لَکِ نَفَقَۃٌ فَاَمَرَهَا اَنْ
تَعْتَدَّ فِیْ بَیْتِ اُمِّ شَرِیْکٍ ثُمَّ قَالَ تِلْکِ امْرَاَۃٌ یَغْشَاهَا اَصْحَابِیْ اِعْتَدِّیْ عِنْدَ ابْنِ اُمِّ مَکْتُوْمٍ فَاِنَّهٗ رَجُلٌ اَعْمٰی تَضَعِیْنَ ثِیَابَکِ
فَاِذَا حَلَلْتِ فَاٰذِنِیْنِیْ قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَکَرْتُ لَهٗ اَنَّ مُعَاوِیَۃَ بْنَ اَبِیْ سُفْیَانَ وَاَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِیْ فَقَالَ اَمَّا اَبُو الْجَهْمِ فَلَا یَضَعُ
عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهٖ وَاَمَّا مُعَاوِیَۃُ فَصُعْلُوْکٌ لَا مَالَ لَهٗ اِنْکِحِیْ اُسَامَۃَ بْنَ زَیْدٍ فَکَرِهْتُهٗ ثُمَّ قَالَ اِنْکِحِیْ اُسَامَۃَ فَنَکَحْتُهٗ فَجَعَلَ اللّٰهُ فِیْهِ خَیْرًا
وَاغْتَبَطْتُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْهَا قَالَ فَاَمَّا اَبُوْ جَهْمٍ فَرَجُلٌ ضَرَّابٌ لِلنِّسَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَنَّ زَوْجَهَا
طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَاَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا نَفَقَۃَ لَکِ اِلَّا اَنْ تَکُوْنِیْ حَامِلًا

بروایت ہی ابی سلمہ سی کہ نقل کی فاطمہ بنت قیس سی یہہ کہ ابو عمرو بن حفص نی تین طلاقین دین فاطمہ بنت قیس کو کہ بیوی تہی اوسکی اور ابو عمرو تہا غائب یعنی نہ تہا
یکسی زبانی یہہ بہیجا طلاق دی پس بہیجی طرف فاطمہ کے وکیل ابو عمرو کی نی جو یعنی نفقہ کی لیی پس کم جانا فاطمہ نی اون جوؤن کو اور ناراض ہوئی اونسی پس کہا
وکیل نی قسم اللہ کی کہ نہین ترا ہمپر کچہہ حق یعنی اسلیی کہ تجکو تین طلاقین دین ہین اور تین طلاقون والیکی لیی نفقہ کا حکم ہی نہین پس یہہ جو ہی بطریق سلوک و احسان
دلی ہین ہمنی تجکو بہرآئی فاطمہ پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ذکر کیا یہہ ماجرا حضرت سی پس فرمایا حضرت نی نہین تیرا واسطے تیری کچہہ نفقہ اور حکم فرمایا
فاطمہ کو یہہ کہ عدہ بیٹہی تجکو بہرام شریک کی بہر فرمایا حضرت نی کہ وہ یعنی ام شریک ایک عورۃ ہی کہ آمد و رفت رکہتی ہین اوسکی گہر مین میری یعنی جو کہ اوسکی اقربا اور اوسکی اولاد
مین ہین وہ اوس پاس آتی جاتی ہین پس اوسکا گہر لائق عدہ بیٹہنی کی نہین عدہ بیٹہنی کی نابینا نزدیک ابن ام مکتوم کی اسلیی کہ تحقیق وہ شخص ہی اندہا کہ کپڑی اپنی پس تحقیق
کہ خلال ہو تو یعنی نکلی عدہ سی خبر کرنا مجکو یعنی تاکہ فکر کرون تیری نکاح کی کہا فاطمہ نی پس جبکہ حلال ہوئی مین ذکر کیا یعنی حضرت کی روبرو کہ معاویہ بن ابی سفیان
اور ابو جہم نی پیغام نکاح کا بہیجا ہی مجہسی پس فرمایا حضرت نی ابو جہم نہین رکہتا لاٹہی اپنی کندہی اپنی سی اور معاویہ پس مفلس ہی نہین مال اوسکی اوسکی نکاح کر اسامۃ
بن زید سی پس کہا فاطمہ نی کہ ناخوش جانا یعنی اوسکو پہر فرمایا حضرت نی کہ نکاح کر اسامہ سی پس نکاح کیا یعنی اوسی سی پس گردانی اللہ نی اوسمین یعنی اونسی نکاح مین
اور اسامہ کی صحبت مین بہلائی اور رشک کی گئی مین یعنی مجہہ مین اور اسامہ مین کمال موافقت آئی کہ لوگ مجہپر رشک لیجاتی تہی اور ایک روایت مین فاطمہ سی
یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی ابو جہم مرد ہی بہت مارنیوالا عورتون کو نقل کی یہہ مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہی کہ فاطمہ کے خاوند نی تین طلاقین
دین نہین اوسکو پس آئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس فرمایا حضرت نی نہین نفقہ واسطی تیری مگر یہہ کہ ہو تو حاملہ ف رکہیگی تو اوسکا یعنی احتیاج پر کہا
وہان نہین ہوگی اسلیی کہ وہ اندہا ہی اور اوسکی گہر مین کوئی آتا نہین یا معنی یہہ ہین کہ کہدی یعنی نہین کپڑی زینت کی عدتمین یا یہہ کنایہ ہی اس سی کہ نہین
جائز نکلنا ایام عدہ مین اور کہا نووی نی کہ دلیل پکڑی بعضے لوگون نی ساتہہ استحدیث کی اسپر کہ جائز ہی عورۃ کو دیکہنا طرف مرد اجنبی کے اگر مرد نہ دیکہے
اوسکو اور یہہ دلیل اونکی ضعیف ہی اور صحیح وہ ہی جسپر جمہور ہین کہ حرام ہی عورۃ کو دیکہنا مرد اجنبی کا جیسیکہ مرد کو حرام ہی دیکہنا عورۃ اجنبیہ کا بموجب فرمانے
اللہ تعالی کی قل للمومنین یغضوا آخر آیۃ تک اور قل للمومنات یغضضن من ابصارہن آخر آیۃ تک اور بموجب حدیث ام سلمہ کے فعمیاوان انتما اور استحدیث
فاطمہ کے سی بہی یہہ نہین معلوم ہوتا کہ حضرت نی جائز کردیا اوسکی لیی دیکہنا ابن ام مکتوم کا بلکہ مقصود یہہ تہا کہ تو امن مین ہی گی ابن ام مکتوم کی پاس کہ کوئی
تجکو دیکہتی کا نہین اور ممانعت دیکہنی اجنبی کے اوسکو خود معلوم تہی کتاب اسمین وہ کا ہی کو دیکہتی ہوگی ابن ام مکتوم کو انتہی اور حنفیہ کی نزدیک جائز ہی
عورۃ کو دیکہنا مرد اجنبی کا سوائی زیر ناف سی زیر زانو تک اگر امن مین ہو شہوۃ سی والا تمام بدن دیکہنا حرام ہی اور ابو جہم نہین رکہتا لاٹہی الخ یعنی زیادہ
خوبی کہ مارتا ہی عورتون کو اس سی معلوم ہوا کہ جسکو عیب معلوم ہو مرد کا یا عورت کا تو وقت منگنی کی بیان کردی اوسکو تا ضرر و مشقت مین نہ پڑین اور ناخوش جانا

یعنی اوسکو یعنی اسامہ کو اسلیے کہ وہ حضرت کی غلام کا بیٹا تہا سیاہ رنگ اور یہہ فاطمہ قریشی تہین اور خوبصورت لیکن از بسکہ اسامہ محبوب و مقرب تہی حضرت کی انکی خاطر سے نکر کی اور فاطمہ نی بموجب حکم حضرت کے نکاح کیا اوس سی اسی سبب سے جیہ نی آرام پایا: دس سی اور جس عورۃ غیر حاملہ کو طلاق بائن دی ہو اوسکی نفقہ اور سکنی مین ائمہ عدت تک اختلاف کیا ہی علمائی کہا حضرت عمر رضہ نی اور امام ابو حنیفہ نی اور اور بعضے علمائی کہ اوسکی لیی نفقہ اور سکنی ہی سکنی تو اس آیۃ سی ثابت کیا ہی اسکنوہن من حیث سکنتم من وجدکم اور نفقہ اسلیی ہی کہ وہ در کی ہوئی ہی اوسکی سبب سے اور فرمایا حضرت عمر نی کہ نہین چہوڑینگی ہم اپنی رب کے کتاب کو اور اپنی نبی کی سنت کو بسبب کہنی ایک عورۃ کی یعنی اس فاطمہ کی شاید کہ وہ بہول گئی ہو یا اشتباہ ہوا ہو اوسکو سنا ہی مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی اسکی لیی سکنی اور نفقہ ہی اور کہا ابن ملک نے کہ ہوا یہہ امر رد بر وصحابہ کے یعنی پس یہہ بنبر اجماع کی ہو اور امام احمد نی کہا کہ نہ اسکی لیی سکنی ہی اور نہ نفقہ بموجب الحدیث کی اور کہا مالک اور شافعی اور اور بعضی علمائی کہ اوسکی لیی سکنی ہی بموجب قول اللہ تعالی کی اسکنوہن الخ اور نفقہ نہین مگر یہہ کہ ہو حاملہ بموجب الحدیث کی ۱۲ ع وعن عائشۃ قالت ان فاطمۃ کانت فی مکان وحش فخیف علی ناحیتہا فلذلک رخص لہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم تعنی فی النقلۃ وفی روایۃ قالت ما لفاطمۃ الا تتقی اللہ تعنی فی قولہا لا سکنی ولا نفقۃ رواہ البخاری اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تحقیق فاطمہ بنت قیس تحقیق مکان ویران کی پس خوف کیا گیا اوسپر پس اسلیی رخصت دی اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی پہرنے اوٹہنے آنیکی مکان رہنی اپنی کی سی پہر وقت عدۃ کی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت عائشہ نی کہ کیا ہی فاطمہ کو کہ نہین ڈرتی اللہ سے مراد رکہتی تہین حضرت عائشہ یہہ کہنی اوسکی کی کہ نہین ہے اسکی اور نہ نفقہ ہی نقل کیے یہہ بخاری نے ف تہی پہر مکان ویران کی الخ یعنی جس مکان مین فاطمہ رہتی تہین اوسمین بسبب ویرانہ کی خوف تہا جور وغیرہ کا اسلیی حضرت نی وہان سی اوٹہنے آنیکا حکم کیا پہر مکان ابن ام مکتوم کی غرض انکی اس بیان سے یہہ تہی کہ وہ جو عدۃ بیٹہین پہر غیر گہر خاوند اپنی کی تو اوس سے کوئی یہہ نہ سمجہی کہ تین طلاقون والی عورت کی لیی سکنی نہین ہے اور جہان چاہی وہان عدۃ بیٹہے بلکہ سبب یہہ تہا جو ذکر کیا اور دوسری روایت کا مطلب یہہ ہے کہ فاطمہ بنت قیس نقل کرتی تہین پیغمبر خدا سے کہ جو عورت طلاق بائن کی عدۃ مین ہو اوسکی لیے نہ سکنی ہی اور نہ نفقہ ہی اسپر حضرت عائشہ انکار کرتی تہین اور فرماتی تہین خدا سی نہین ڈرتی کہ نقل کرتی ہی پیغمبر خدا سی کہ نہین ہے اسکی اور نہ نفقہ اسطرح سی حضرت نی نہ فرمایا ہو کا حضرت عائشہ کا یہی مذہب اسمین مثل مذہب حضرت عمر کی تہا جو کہ اوپر ذکر کیا گیا اور یہہ بہی موید ہی مذہب امام ابو حنیفہ کا کہ طلاق بائن والیکی لیی سکنی بہی ہے اور نفقہ بہی ۱۲ ع وعن سعید بن المسیب قال انما نقلت فاطمۃ لطول لسانہا علی احمائہا رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی سعید بن المسیب سے کہ کہا سوا اسکی نہین کہ اوٹہائی گئی تہی فاطمہ یعنی عدت مین اپنی خاوند کی گہر سی سبب زبان درازی اپنی کی اوپر خاوند کی قرابتیون پر نقل کے یہہ شرح السنہ مین ف یہہ دوسرا سبب ہے فاطمہ کے اوٹہنی کا سوا ویرانہ کی کہ اوپر ذکر کیا گیا ۱۲ ع وعن جابر قال طلقت خالتی ثلاثا فارادت ان تجد نخلہا فزجرہا رجل ان تخرج فاتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال بلی فجدی نخلک فانک عسی ان تصدقی او تفعلی معروفا رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سے کہ کہا تین طلاقین دی گئی خالہ میری یعنی اور عدۃ مین بیٹہی پس ارادہ کیا یہہ کہ جاوی واسطی کاٹنی میوہ کہجور کی درخت کی پس منع کیا اوسکو ایک شخص نی نکلنی سی پس آئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی اور یہہ احوال بیان کیا پس فرمایا حضرت نی کہ ہان نکل اور کاٹ میوہ درخت کہجور اپنی کا پس تحقیق شاید کہ صدقہ دی تو یا کرے تو احسان نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی اگر پہنچی گا مال تیرا قدر نصاب کو دیگی تو زکوۃ اوسکی الا احسان کریگی کہ تصدق کریگی ہمسایون وغیرہ پر بطور نفل کی اور بطریق تحفہ کی بہیجے گی لوگونکو اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر تصدق نکرتی تو نہ جائز ہوتا اوسکو نکلنا اور کہا نووی نی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ عورۃ کو عدۃ طلاق بائن کی مین جائز ہی نکلنا اپنی حاجت کی لیی اور مذہب امام ابو حنیفہ کا بیچ فائدہ حدیث ام عطیہ کی بیان ہوگا ۱۲ مولانا وعن المسور بن مخرمۃ ان سبیعۃ الاسلمیۃ نفست بعد وفات

زوجها لیالی جاءت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاستاذنته ان تنکح فاذن لها فنکحت رواہ البخاری اور روایت ہی مسور بن مخرمہ سی یہہ کہ سبیعہ اسلمیہ جنی پچیس مرنی خاوند اپنی کی کتنی دنون بعد پہر آئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور پروانگی طلب کے حضرت سی نکاح کرنی کی پس اذن دیا حضرت نی اوسکو پس نکاح کیا اوسنی نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی سبیعہ حاملہ تہی جب اوسکا خاوند مرا پہر جنی وہ بعد چند روز کی پس حضرت نی اوسکو اذن دیا نکاح کرنیکا اور خاوند سی بالکہا ہی علمانی اگر جنی عورۃ بعد وفات خاوند کی یا بعد طلاق دینی کی تو عدت سی نکل آتی ہی اور جائز ہوتا ہی اوسکو نکاح کرنا اور خاوند سی اگرچہ جنی بعد طلاق وغیرہ کی تہوڑیسی دیر مین ع وعن ام سلمۃ قالت جاءت امراۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان ابنتی توفی عنها زوجها وقد اشتکت عینها افنکحلها فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرتین کل ذلک یقول لا انتم قال انما هی اربعۃ اشهر وعشر وقد کانت احداکن فی الجاهلیۃ ترمی بالبعرۃ علی راس الحول متفق علیہ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہنا آئی ایک عورۃ پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میری بیٹی کا مر گیا خاوند اور تحقیق دکہتی ہین آنکہین اوسکی کیا سرمہ لگاوین اوسکی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ دوبار پوچہا یا تین بار ہر بار فرماتی تہی نہ پہر فرمایا سوا اسکی نہین کہ عدت چار مہینی اور دس دن ہی اور تحقیق تہی ایک تمہاری جاہلیت مین پہینکتی مینگنیان برس روز پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم فی ف اسمین دلیل ہے امام احمد کی لیی کہ اونکی نزدیک نہین جائز سرمہ لگانا ساتہہ اثمد کی اوس عورت کو کہ مرجاوی خاوند اوسکا نہ آنکہہ دوکہنی مین نہ بغیر آنکہہ دو کہنی کے اور ہماری نزدیک اور امام مالک کی نزدیک جائز ہی سرمہ لگانا آنکہہ دو کہنی مین اور کہا شافعی نے کہ سرمہ لگاوی رات کو آنکہہ دو کہنی مین اور پونچہہ ڈالی اوسی دن کو اور کہا بعض علما ہماری فی شارحین سے کہ احتمال ہی کہ اوس عورۃ فی ارادہ زینت کا کیا ہوا اور بہانہ کیا ہوا آنکہہ دو کہنی کا پس حضرت کو معلوم ہوا اپنی منع کیا اوسکو اور اخیر حدیث کا مطلب یہہ ہے کہ جاہلیت مین رسم تہی کہ جس عورتکا خاوند مرجاوتا تو وہ ایک گہر تنگ مین بیٹہی رہتی اور بری کپڑی مانند ٹاٹ و کمبل کی پہنتی اور زینت کی چیز اور خوشبوئی لگانی چہوڑ دیتی برس روز تک پہر لاتی اوسکی پاس گدہا یا بکری یا کوئی پرندہ اور وہ رگڑتی ساتہہ اوسکی شرمگاہ اپنی اور نکلتی گہر سی اور دیجاتین اوسکی ہاتہہ مین چند مینگنیان پس پہینکتی مینگنیونکو اور نکلتی ساتہہ اوسکی عدۃ مین سے پس الحدیث مین اشارہ اوسیکی طرف فرمایا کہ مدۃ عدۃ کی اسلام مین تہوڑی ہی یعنی چار مہینی اور دس روز اور اتنی تنگی نہین اور آگی یہہ یہہ خرابیان اور دشواریان تہین پس باوجود اسکی یہہ اضطراب کیون ہے ع وعن ام حبیبۃ وزینب بنت جحش عن رسول اللہ صلی اللہ قال لا یحل لامراۃ تؤمن باللہ والیوم الاخر ان تحد علی میت فوق ثلث لیال الا علی زوج اربعۃ اشهر وعشرا متفق علیہ اور روایت ہی ام حبیبہ اور زینب بنت جحش سے کہ نقل کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہین درست کسی عورۃ کو کہ ایمان رکہتی ہو ساتہہ اللہ کے اور دن آخرۃ کی یہہ کہ سوگ رکہی کسی مردہ پر زیادہ تین روز سی مگر اپنی خاوند پر چار مہینی اور دس دن سوگ رکہنا چاہیی نقل کے یہہ بخاری اور مسلم فی ف سوگ رکہی یعنی ترک کری زینت کو اور خوشبو لگانیکو اور چار مہینی الخ ابتدا مدت خاوند کی موت سے ہی اور حضرت علی رضہ کی نزدیک ابتدا مدت سی وقت جاننی عورۃ کی سی موت خاوند کو یہانتک کہ اگر مرگیا خاوند سفر مین اور نہ پہنچی خبر عورت کو یہانتک کہ گذر گئی چار مہینی دس روز تمام ہوئی عدۃ نزدیک جمہور کے اور نزدیک علی رضہ کی نہین تمام ہوتی یہانتک کہ گذرین چار مہینی اور دس دن وقت جاننی اوسکی ہی ع وعن ام عطیۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تحد امراۃ علی میت فوق ثلث الا علی زوج اربعۃ اشهر وعشرا ولا تلبس ثوبا مصبوغا الا ثوب عصب ولا تکتحل ولا تمس طیبا الا اذا طهرت نبذۃ من قسط او اظفار متفق علیہ وزاد ابوداود ولا تختضب اور روایت ہی ام عطیہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ سوگ رکہی کوئی عورۃ کسی مردہ پر زیادہ

تین دن سی گمر خاوند پر چار مہینے دس دن اور نہ پہنی یعنی عدۃ مین کپڑا رنگین مگر کپڑا عصب کا اور نہ سرمہ لگاوی اور نہ خوشبوئی لگاوی مگر جسوقت کہ پاک ہووی حیض سے کپڑا استعمال کرنا قسط کا یا اظفار کا درست ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور زیادہ کیا ابوداود نی اور رنگنی یعنی باونکو اور باتونکو ساتہہ ملیدی ف کپڑا رنگین بعضر کسنبیا یا زعفرانی یا گیروی رنگ کا یعنی جو کہ نہایت شوخ رنگ ہو اور کافی مین لکہا ہی کہ اگر نہ عورۃ کی پاس کپڑا سوای رنگین کے تو نہین مضائقہ پہننی رنگین کا واسطی ضرورۃ ستر عورۃ کی لیکن نہ قصد کیجاوی زینت اور عصب قسم چادر سی ہی کہ سوت کو جمع کر کر باندہ کر رنگتی ہین پہر اوسکو بنتی ہین تو وہ سرخ ایسا ہوتا ہی کہ سفید خط بہی اوسمین پہنتی ہین بسبب اسکی کہ اوسکی سوت کو جو باندہ کر رنگتی ہین تو جہان بندہا ہوتا ہی وہانسی سفید رہتا ہی جیسی باندہنیوین اور نہی معتدہ کی لیی اوس کپڑی سی ہی کہ رنگا جاوی بعد بننی کی کذا قال بعض الشراح من حلمانا والطیبی اور کہا ابن ہمام نی کہ نہ پہنی عورۃ عصب کو ہمارمی نزدیک اور جائز کہا ہی شافعی نی مہین اور موتی عصب کو اور منع کیا ہی مالک نی مہین کو نہ موتی کو اور نہ سرمہ لگاوی کہا ابن ہمام نی مگر عذر ہو تو لگاوی اور اختلاف مذاہب کا جواسمین سے بیچ فائدہ حدیث ام سلمہ کے ذکر ہو چکا اور قسط اور اظفار قسم خوشبو سی ہین کہ عرب مین عورتین بعد پاک ہونی کی حیض سے شرمگاہ مین استعمال کرتی ہین بدبودہ ہونیکی لیی پس استعمال خوشبو سی منع فرمایا مگر دور کرنی بدبو کی لیی حائضہ کو بعد پاک ہونی کی حیض سے اجازت دان وچیز قسطی کی استعمال کرنی کی اور اس حدیث مین دلیل ہی اوپر واجب ہونی سوگ کی اوس عورت کو کہ عدت مین ہو بعد مرنی خاوند کی اور اسپر اجماع ہی سب علما کا اگرچہ اختلاف کیا ہی اونہون نی اسکی تفصیل مین پس گئی ہین شافعی اور جمہور طرف اسکی کہ برابر ہی اسمین مدخول بہا اور غیر مدخول بہا خواہ چھوٹی ہو خواہ بڑی باکرہ ہو یا ثیبہ آزاد ہو یا لونڈی ہو مسلمہ ہو یا کافرہ اور حنفیہ کی نزدیک نہین سوگ ہی سات عورتون پر کافرہ اور مجنونہ اور صغیرہ اور معتدہ عتق پر یعنی اوس ام ولد پر کہ آزاد کر دی اوسکو مولی اوسکا یا مرجاوی مولی ام ولد کو چھوڑ کر اور نہین عدۃ اوس عورت پر کہ عدت مین ہو نکاح فاسد کی یا وطی بشبہ کے یا طلاق رجعی کی اور عورت کو سوگ رکہنا تین دن سی زیادہ کسی قرابتی کی مرجانیکی بعد حلال نہین سوای خاوند کی کہ اوسکی مرنی کی بعد چار مہینے اور دس دن تک سوگ رکہنا واجب ہی اور سوای خاوند کی اور قرابتیون کی مرنیکی بعد سوگ رکہنا تین دن تک مباح ہی واجب نہین اور بعد تین دن کی مباح بہی نہین پس اگر خاوند تین دن کی سوگ کو بہی منع کری تو پہنچتا ہی اوسکو اسلیکی زینت کرنا حق خاوند کا ہی کہ اگر خاوند ارادہ کرے کہ بیوی زینت کری اور وہ نہ کہنا مانی تو خاوند کی تئین مارنا بیوی کا جائز ہی پس سوگ رکہنی مین اوسکا حق فوت ہوتا ہی ۞ ع ۞ در مختار ف سوگ کری جو عورت کہ عدت مین ہو طلاق بائن کی اور موت کی اگر ہو مکلفہ مسلمہ سیاہتہ ترک کرنی زینت کی اور پہننی زعفرانی اور کسنبی کی اور ترک کرنی استعمال خوشبو اور تیل اور سرمہ اور مہندی کی مگر بسبب عذر کی جائز ہی استعمال کرنا اونکا اور نہ سوگ کری وہ عورت کہ عدت مین ہو آزادی کی اور نکاح فاسد کی اور نہ بہیجا جاوی پیغام نکاح کا معتدہ کو اور نہین مضائقہ ہی کنایہ کرنی نکاح کا اوس سے کہ وفات کے عدۃ مین ہو نہ اوس سے کہ طلاق کی عدۃ مین ہو اور نہ نکلی معتدہ طلاق اپنی گہر سی اصلا اور معتدہ موت نکلی دن کو اور کچہہ رات مین اور رات کو نہی غیر مکان اپنی مین اور لونڈی نکلی حاجت مولی کی لیی اور عدت بیٹہی معتدہ اوس مکانمین کہ رہتی ہو اوسمین وقت فرقت کی اور موت کی مگر یہہ کہ نکالی جاوی جبرا یا خوف کری اپنی مال کا یا گر پڑنی مکان کا یا نہ قادر ہو اوسکی کرایہ پر تو ان صورتون مین اور مکانمین عدہ بیٹہنا جائز ہی اور نہین مضائقہ ہی یہہ کہ سناتہہ رہین میان بیوی ایک مکانمین اگرچہ ہو طلاق بائن کی عدۃ مین بشرطیکہ ہو درمیان دونون کی پردہ مگر یہہ خاوند ہو فاسق تو باوجود پردی کی بہی اکہٹی نہ رہین پس اگر ہو خاوند فاسق یا گہر تنگ ہو تو نکلی عورت اور اولی ہی نکلنا خاوند کا اور اگر مقرر کرین مرد و عورت درمیان اپنی ایک عورت ثقہ کو کہ قادر ہو حال ہونی پر تو خوب ہے اور اگر طلاق بائن دی خاوند عورت کو یا مرجاوی سفر مین اور درمیان عورت کی اور درمیان شہر اوسکی کی کم ہو مدت سفر سی یعنی تین روز سی کم ہو تو پہر آوی اپنی شہر مین اور اگر اوسمین اور اوسکی شہر مین

مدت سفر ہو اور درمیان مقصد لهو سکی کی یعنی جہان جاتی تہی کم ہو تو وہان چلی جاوی اور اگر دونون طرف مدت سفر ہو تو اختیار رکہتی ہی جاہے
اودہر جاوی چاہی وطن کا ہر آوی اوسکی ساتہہ ولی ہو یا نہو اور بہر آنا خوب ہے اگر عدت بیٹہی خاوند کی گہر مین ولیکن اگر ہو یہہ کسے شہر مین تو نہ نکلی اوسے
جب تک کہ عدت بیٹہہ لی پہر نکلی اگر ہو اوسکی ایسی محرم اور کہا صاحبین نے کہ اگر ہو عورت کی ساتہہ محرم تو جائز ہی اوسکو نکلنا پہلی عدت کی سے ہے
منتقی الابحر و درمختار **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن** روایت ہی **زینب** زینب **بنت کعب** کعب کے سی یہہ کہ **ان الفریعة** فریعہ **بنت مالک بن سنان** وہی
اخت ابی سعید الخدری بہن ابی سعید خدری کی **اخبرتها** خبر دی اوسکو یعنی زینب کو یہہ فریعہ کی **انها جاءت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم** حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس **تسأله** اس حال مین کہ پوچہتی تہی حضرت سی یہہ کہ **ان ترجع الی اهلها فی بنی خدرة** پہر جاوی طرف کنبہ اپنی کی کہ قبیلہ بنی خدرہ مین تہی اسواسطی کہ **فان زوجها خرج فی طلب اعبد له** خاوند اوسکا نکلا تہا واسطی ڈہونڈنی غلامون اپنی کی کہ بہاگ گئی تہی پس مار ڈالا غلامون نی اوسکو یعنی اور مجکو عدة سیٹہانا چاہی کہا فریعہ نی پس پوچہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ
فقتلوه فقالت سلم سی یہہ کہ پہر جاؤن طرف کنبی اپنی کی اسواسطی کہ میری خاوندنی نہین چہوڑا مجکو مکانین کہ مالک ہو وہ اوسکا یعنی جس مکانین رہتی ہون
فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم وہ اوسکی ملک نہین اور نہ نفقہ ہی میری پاس پس کہا فریعہ نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہان چلی جا اپنی کنبہ مین پس ٹہہری مین یہانتک
فامر بی فدعیت کہ جب پہنچی مین صحن مین یا مسجد نبوی مین بلایا مجکو حضرت نی اور فرمایا ٹہیری رہو اپنی گہر مین یعنی جس گہر مین خاوند کی مرنی کی خبر آئی ہی اگرچہ وہ
له فقال خاوند کی ملک نہین یہان تک کہ پہنچی کتاب اپنی مدت تک یعنی عدة پوری ہو جاوی کہا فریعہ نی پس عدة بیٹہی مین اوس گہر مین چار مہینی اور
اکثت فیه اربعة اشهر وعشرا دس دن نقل کے یہہ مالک اور ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ معتدہ کو اوٹہہ جانا ایک
اخرجه مالک والترمذی وابو داود والنسائی وابن ماجة والدارمی مکان سی دوسری مکان مین درست نہین بلا ضرورة اور شرح السنہ مین لکہا ہی کہ اختلاف کیا ہی علمانی سکنی مین معتدہ وفات کی لیی اور
وروایت امام شافعی کی اسمین دو قول ہین صحیح تو یہہ ہی کہ اوسکی لیی سکنی ہی اور یہی مذہب ہے عمر اور عثمان اور عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن
ام سلمة عمر رضا کا اور کہا اونہون نے کہ اذن دینا حضرت کا فریعہ کو اول ہو گیا منسوخ ساتہہ قول حضرت کی ٹہیری رہ الخ اور دوسرا قول شافعی کا
یہہ ہے کہ نہین سکنی اوسکی لیی بلکہ عدة بیٹہی جہان چاہی اور یہی قول ہی علی اور ابن عباس اور عائشہ رضا کا اسلیی کہ حضرت نی اذن دیا فریعہ
کو نقل مکان کرنیکا اور پہر جو ٹہہری رہنی کو وہین فرمایا یہہ لمر استحباب کے لیی ہی ۞ ع ۞ اور مذہب امام اعظم کا پہر دوسرے فائدہ باب النفقات
کی تفصیل سی ذکر کیا جاوی گا انشاء اللہ تعالی **وعن** روایت ہی **ام سلمة** ام سلمہ **قالت** کہا **دخل علی رسول الله صلی الله علیه وسلم حین توفی ابو سلمة**
وقد جعلت علی صبرا فقال ما هذا یا ام سلمة قلت انما هو صبر لیس فیه طیب فقال انه یشب الوجه فلا تجعلیه الا باللیل وتنزعیه
بالنهار ولا تمتشطی بالطیب ولا بالحناء فانه خضاب قلت بای شیء امتشط یا رسول الله قال بالسدر تغلفین به راسک رواه ابو داود والنسائی اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ بیوی ہین حضرت
کی کہا آئی میری پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوسوقت کہ وفات کی گئی ابو سلمہ یعنی اونکی خاوند کہ پہلی حضرت کی تہی اسحال مین کہ لگایا
تہا مینی اپنی مونہہ پر ایلوا پس فرمایا حضرت نی کیا ہی یہہ یعنی یہہ کیا لگایا ہی تو نی عدت مین ای ام سلمہ کہا مینی نہین ہے یہہ مگر ایلوا نہین اسمین

خوشبو کہ ممنوع ہی سوگ مین پس فرمایا حضرت نے کہ تحقیق یہہ جوان کرتا ہی چہرہ کو یعنی اس سی چہرہ چمکنی لگتا ہی اور رنگ چہرہ کا اچھا ہو جاتا ہی پس لگا اسکو مگر رات کو یعنی سلیے کہ یہہ بعید تری قصد زینت سے اور چھٹا ذال) سکو دن کو اور نہ کنگہی کر ساتھہ خوشبوئی کی یعنی نہ کر کنگہی خوشبو لودہ اور نہ کنگہی کر ساتھہ مہندی کی اسلیے کہ مہندی بھی ہی یعنی سرخ رنگ ہوتا ہی اوسکا اور وہ سوگ مین ممنوع ہی اور مہندی مین خوشبو بہی ہوتی ہی کہا مینی ساتھہ کس چیز کے کنگہی کرون مین یا رسول اللہ فرمایا کنگہی کر ساتھہ بیر کی پتون کی خلاف کرتے ساتھہ اوسکی اپنی کو یعنی بہت ڈال وہ بالو پر تری کہ ڈھانپ لے تیری بالون کو جیسا کہ خلاف ڈھانپ لیتا ہی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی ف اجماع علما کا اسپر کہ نہ لگاوی عورت سوگ والی تیل خوشبو کا اور اختلاف کیا غیر خوشبودار مین مانند تیل بلون اور زیت وغیرہ کی پس ہماری نزدیک اور شافعی کی نزدیک بہی نہ لگاوی مگر بضرورۃ اسلیے کہ انسی بہی زینت حاصل ہوتی ہی اور جائز رکہا ہی انکو دونون امامون نی اور علما ر ظاہر نی ع وعنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المتوفی عنہا زوجہا لا تلبس المعصفر من الثیاب ولا الممشقۃ ولا الحلی ولا تختضب ولا تکتحل رواہ ابوداود والنسائی

اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو عورت کہ مرجاوی خاوند اوسکا نہ پہنی کپڑا کسنبا اور نہ لگا ہو اگیرو کا اور نہ پہنی زیور اور نہ رنگی ہاتھہ یا نون مہندی سی اور نہ سرمہ لگاوی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی ف نہین مضائقہ ہی ساتھہ پہنی سیاہ اور خاکستری رنگ کے اور کسنبی پر ائی کی کہ خوشبو نہ آتی ہو اوسمین کذا فی الدرا ر وہدایہ مین لکہا ہی کہ جائز ہی عورت مذکورہ کو پہننا ریشمی کپڑی کا بسبب عذر کی مانند کہجلی اور جوون اور بیماری کی ع الفصل الثالث فصل تیسری عن سلیمان بن یسار ان الاحوص ہلک بالشام حین ذہبت امراتہ فی الدم من الحیضۃ الثالثۃ وقد کان طلقہا فکتب معاویۃ بن ابی سفیان الی زید بن ثابت یسالہ عن ذلک فکتب الیہ زید انہا اذا دخلت فی الدم من الحیضۃ الثالثۃ فقد برئت منہ وبرئ منہا لا یرثہا ولا ترثہ رواہ مالک

اور روایت ہی سلیمان بن یسار سی یہہ کہ احوص مر گیا تہا شام مین اوسوقت کہ داخل ہوئی عورت اوسکی بیچ خون تیسری حیض کے اور تحقیق طلاق دی تہی اوسکو احوص نی یعنی پہلی مرتبہ کی پس لکہا معاویہ بن ابی سفیان نی طرف زید بن ثابت کی پوچہتی تہی زید سی یہہ مسئلہ پس لکہا طرف معاویہ کی زید نی یہہ تحقیق وہ عورۃ جسوقت کہ داخل ہوئی بیچ خون کی تیسری حیض سی پس تحقیق وہ الگ ہو گئی احوص سے اور الگ ہوا وہ اوس سے نہ وارث ہوا احوص اوسکا اور نہ وارث ہو وہ احوص کے نقل کی یہہ مالک نی ف طلاق دی تہی الخ اور عدۃ بیٹہی تہی وہ ساتھہ تین حیضون کی جیسا کہ حکم عدۃ طلاق کا ہی اور اب کہ خاوند مر گیا عدۃ موت ساتھہ چار مہینے اور دس دن کی بیٹہنی چاہیی پس ہمسئلہ معاویہ نے زید سی پوچہہ بہیجا کہ آیا اس صورت مین عورت وارث خاوند کی ہوگی یا نہین زید نی جواب لکہا معاویہ کو کہ اس عورت کو جبکہ تیسرا حیض شروع ہوا بمجرد دیکہنی خون تیسری حیض کی الگ ہو گئی اور خلاص ہوئی قید مرد کی سی اور وہ مرد الگ ہوا اوس سے یعنی عدت طلاق تمام ہوئی باعتبار کذنی اکثر عدت کی باشروع ہونی تیسرے حیض کی اور عدت وفات ساقط ہوئی وارث نہین ہوگا وہ مرد اوس عورۃ کا اگر زندہ ہوتا اور عورت مرجاتی اور وارث نہین ہوگی وہ عورت اوس مرد کی اگر مرد مرا جیسیکہ صورت مذکورہ مین ہے اور اسحدیث مین مقصود سوال کرنا میراث سی تہا اس صورۃ مین اور احتمال ہی سوال عدت سے ہو کہ عدۃ طلاق کیہنچی یا عدۃ وفات کذا ذکر الشیخ اور ملا علی رح نے لکہا ہی کہ کہا طیبی نے کہ اس سے صریحا معلوم ہوتا ہی کہ مراد قروء ثلثہ سی بیچ قول اللہ تعالی کی والمطلقات تیر بصن بانفسہن ثلثۃ قروء طہر ہی کہتا ہو مین کہ یہہ مذہب صحابی کا ہی حال آنکہ نقل کیا گیا ہی انسی خلاف اسکی بہی اور یہہ نہین معلوم ہوا کہ معاویہ نے عمل کیا انکی قول پر یا نہین کیا اور ہماری نزدیک مراد قروء سی حیض ہین چنانچہ خلفائی راشدین کا اور اکثر صحابہ کا بہی یہی قول ہی اور تیرہ صحابیون سے منقول ہی کہ وہ کہتی تہی کہ آدمی احق ہی اپنی بیوی کا یہانتک کہ نہاوی تیسری حیض سے پس اس سے بہی یہی معلوم ہوا کہ مراد قروء حیض ہین اور اور بہت سے دلیلین اپنی مذہب کے

لکھی ہین طاعلی رح فی مرقاۃ مین وعن سعید بن المسیب قال قال عمر بن الخطاب ایما امرأۃ طلقت فحاضت حیضۃ او حیضتین ثم رفعتہا حیضتہا کانہا تنتظر تسعۃ اشہر فان بان بہا حمل فذلک والا اعتدت بعد التسعۃ الاشہر ثلثۃ اشہر ثم حلت رواہ مالک اور روایت ہی سعید بن مسیب سے کہ کہا فرمایا عمر بن خطاب رض نی کہ جو عورۃ طلاق دی گئی پہر آیا اوسکو ایک حیض یا دو حیض پہر موقوف ہو گیا حیض اوسکا پس تحقیق انتظار کری وہ عورت نو مہینے پہر اگر ظاہر ہوا اوسکو حمل پس حکم اوسکا ظاہر ہی کہ جب نو کی عدۃ تمام ہوگی اور اگر نہ ظاہر ہوا حمل عدۃ کہینچی بعد نو مہینہ کی تین مہینے پہر حلال ہو یعنی عدۃ سی نکلی نقل کے یہہ مالک نے **باب الاستبراء** باب ہے بیچ بیان استبرا کی **ف** استبرا شرع مین کہتی ہین طلب پاکی کرنی رحم لونڈی کو حمل سی جو کوئی مالک ہو لونڈی کا سبب خریدنی کی یا وصیت کے یا ہبہ کی یا ارث کی حرام ہی اوسپر صحبت کرنی اوس سی اور لوازمات صحبت کی مانند مساس کرنی اور بوسہ لینی وغیرہ کی یہانتک کہ استبرا کری ساتہہ دیکہنی حیض کی اگر حیض آتا ہوا وسکو یا ساتہہ گذرنی ایک مہینی کی اگر حیض نہ آتا ہو یا ساتہہ حتی کی اگر حاملہ ہو اور استبرا بہر حال کری اگرچہ باکرہ ہو لونڈی یا عورت سے خریدی ہوئی یا محرم سے یا مال لڑکی کی سی ہو اگرچہ قیاس یہہ چاہتا تہا کہ ان صورتون مین استبرا واجب نہوا سلیے کہ حکمت استبرا مین یہہ ہی کہ معلوم ہو جاوی پاک ہونا رحم کا نطفہ غیر کی سی تا اختلاط اوسکی نطفہ کا غیر کی نطفہ کی ساتہہ نہوا اور ان صورتون مین احتمال نطفہ غیر کا ہی نہین لیکن قیاس کو ترک کیا بسبب نص کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوطاس کے بردون کے حق مین فرمایا کہ آگاہ ہو صحبت نہ کیجاوی حاملہ یہانتک جنی اور غیر حاملہ یہانتک کہ دیکہی حیض کو اور یہہ ضرور ہی کہ انمین عورتین باکرہ اور مانند اونکی کی ہون کے **شرح الفصل الاول** فصل پہلی عن ابی الدرداء قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بامرأۃ بحش فسال عنہا فقالوا امۃ فلان قال ایلم بہا قالوا نعم قال لقد ہممت ان العنہ لعنا یدخل معہ فی قبرہ کیف یستخدمہ وہو لا یحل لہ ام کیف یورثہ وہو لا یحل لہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابو درداء سی کہ کہا گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت پر کہ قریب ہی جنی کی پس پوچہا احوال اوسکا یعنی کہ یہہ آزاد ہی یا لونڈی ہی پس کہا صحابہ نی کہ لونڈی ہی فلانی کی فرمایا کہ کیا صحبت کرتا ہی وہ اوس سے عرض کیا صحابہ نی کہ ہان فرمایا کہ تحقیق قصد کیا ہا مین کہ لعنت کرون مین اوسکو ایسی لعنت کہ داخل ہو ساتہہ اوسکی قبر مین کسطرح خدمت کو کہی گا فرزند اپنی کی تئین حال آنکہ خدمت کو کہنا فرزند کی تئین اور غلام کرنا اوسکی تئین حلال نہین اوسکو یا کسطرح سے وارث گردانی گا فرزند غیر کو حال آنکہ وارث کرنا فرزند غیر کی تئین حلال نہین اوسکو نقل کے یہہ مسلم نی **ف** داخل ہو الخ یعنی وہ ہمیشہ رہی کرا ثر اوسکا اوسکی مرنی کی بعد تک باقی رہی اور حضرت نے قصد لعنت کرنیکا پہر اسلیے کیا کہ جب اوسنی صحبت کے اپنی ایسی لونڈی کی مالک ہوا اوسکا حالت حمل مین ہوا ترک کرنیوالا استبرا کا حال آنکہ وہ فرض ہی اوسپر بعد ازان اشارہ کیا طرف سبب لعن کے یعنی ترک کرنی استبرا کی ساتہہ اس فعل ال انہی کی کہ کسطرح خدمت کو کہی گا الخ حاصل اسکا یہہ ہے کہ جب صحبت کری گا لونڈی سی بغیر استبرا کی اور پیدا ہوگا اوس سے فرزند ایسی زمانی مین کہ احتمال رہی کہ اوسکی خاوند سے ہو جیسکہ چہ مہینی مین جنی پس اگر اقرار کری گا یہہ صحبت کرنیوالا ساتہہ نسب اوسکی کی تو وارث ہوگا وہ اوسکا پس لازم آویگا وارث کرنا فرزند غیر کا اور یہہ حرام ہی پس مستحق ہوگا لعنت کا اور احتمال رہی کہ اس صحبت کرنی والی سی ہو پس اگر اقرار نکریگا اوسکی نسب کا غلام رہی گا اور لازم آویگی خدمت لینی فرزند سی اور قطع ہونا نسب کا اور یہہ بہی حرام ہی پس مستحق ہوگا لعنت کا پس ضرور ہی استبرا واسطی تحقیق حال کے **ح شرح الفصل الثانی** فصل دوسری عن ابی سعید الخدری رفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی سبایا اوطاس لا توطا حامل حتی تضع ولا غیر ذات حمل حتی تحیض حیضۃ رواہ احمد وابو داود والدارمی روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ پہنچایا اوسکو طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرمایا ہیچ حق بندی پکڑی ہوئی اوطاس کے کہ نہ صحبت کیجاوی کوئی عورت حاملہ یہانتک کہ جنی اور نہ صحبت کیجاوی بن حمل والی بہی یہانتک کہ آچکے ایک حیض نقل کی یہہ احمد اور ابو داود اور دارمی نے **ف** اور اگر حیض نہ آتا ہو اوسکو بسبب صغر سن کے یا بڑی عمر کے

تو استبرا کری ساتھہ ایک مہینی کی اور یہہ قسم نہ ذکر کی گئی بسبب قلیل الوجود اور نادر ہونی اسکی کی اور اگر مالک ہووی لونڈیکا حالت حیض مین تو نہ شمار کری اس حیض کو یہانتک کہ استبرا کری ساتھہ اور حیض پوری کی اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ حادث ہونا ملک کا لونڈیمین موجب آتا ہی استبرا کو اور یہہ مذہب اربعہ ائمہ کا ہی اور ہماری تردیک اگر دونون میان بیوی معابندی کر کر لائی جاوین تو باقی رہتا ہی نکاح اونکا ع **وَعَنْ** رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ لَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْقِيَ مَاءَهُ زَرْعَ غَيْرِهِ يَعْنِي إِتْيَانَ الْحُبَالَى وَلَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَقَعَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ السَّبْيِ حَتَّى يَسْتَبْرِئَهَا وَلَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَبِيعَ مَغْنَمًا حَتَّى يُقْسَمَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ إِلَى قَوْلِهِ زَرْعَ غَيْرِهِ

اور روایت ہی رویفع بیٹی ثابت انصاری کے سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن حنین کے کہ نہین درست واسطی کسی شخص کے کہ ایمان لایا ہو ساتھہ اللہ کے اور دن قیامت کے یہہ کہ پلاوی اپنا پانی یعنی نطفہ اپنا کہیتی غیر اپنی کی مین یعنی صحبت کرنی عورت حمل والی سی کہ حمل غیر اوسکی کا ہو نہین درست اور نہین درست واسطی اوس شخص کے کہ ایمان لایا ساتھہ اللہ کی اور دن آخرۃ کی یہہ کہ صحبت کری عورت بندی پکڑی ہوئی سی یہانتک کہ استبرا کری اوسکو یعنی ساتھہ ایک حیض کے یا ایک مہینی گذرنی کی اور نہین درست واسطی اوس شخص کے کہ ایمان رکہتا ہو ساتھہ اللہ کی اور دن آخرۃ کی یہ کہ بیچی غنیمت کے چیز کو یہانتک بٹ نہ لی یعنی تصرف وخیانت نکری غنیمت مین نقل کے یہہ ابوداود نے اور نقل کے ترمذی نے قول زرع غیرہ تک

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِاسْتِبْرَاءِ الْإِمَاءِ بِحَيْضَةٍ إِنْ كَانَتْ مِمَّنْ تَحِيضُ وَثَلَاثَةِ أَشْهُرٍ إِنْ كَانَتْ مِمَّنْ لَا تَحِيضُ وَيَنْهَى عَنْ سَقْيِ مَاءِ الْغَيْرِ روایت ہی مالک سی کہ کہا پہنچا مجکو یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تہی ساتھہ پاک کرنی لونڈیون کی ساتھہ ایک حیض کے اگر ہو حیض والی اور ساتھہ تین مہینی کی اگر ہون عورتون سے کہ نہین حیض والیان اور منع کیا پانی پلانی غیر کی سی **ف** یعنی داخل کرنی نطفہ اپنی سے اوپر نطفہ غیر کی یعنی جو کہ حمل رکہتی ہو کسیکا اوس سے صحبت نکری اور مذہب جمہور کا یہہ ٹہیرا ہی کہ اگر لونڈی کو حیض آتا ہو تو استبرا حاصل ہوتا ہی ساتھہ ایک مہینی کی اور بعضونکا بسبب الحدیث کی یہہ مذہب ہے کہ ساتھہ تین مہینی کی حاصل ہوتا ہی ع

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا وُهِبَتِ الْوَلِيدَةُ الَّتِي تُوطَأُ أَوْ بِيعَتْ أَوْ أُعْتِقَتْ فَلْتَسْتَبْرِئْ رَحِمَهَا بِحَيْضَةٍ وَلَا تَسْتَبْرِئُ الْعَذْرَاءُ رَوَاهُمَا رَزِينٌ اور روایت ہی ابن عمر کی یہہ کہ اونہون نے کہا جسوقت کہ بخشش کیجاوی لونڈی کی صحبت کیجاتی تہی یا بیچی جاوی یا آزاد کیجاوی پس چاہیی کہ پاک کری رحم اپنی کو ساتھہ ایک حیض کے اور نہ پاک کری کواری نقل کین یہہ دونون حدیثین رزین نے **ف** اسحدیث پر ابن شریح نے عمل کیا ہی کہ وہ کہتی ہین واجب نہین استبرا باکرہ کی لیی اور جمہور کہتی ہین کہ اوسکی لیی بہی استبرا ہی بسبب عام ہونی حدیث بندیون اوطاس کے جیسیکہ اوپر کہا گیا اور کہا صاحب ہدایہ نے کہ جب مرجاوی مولی ام ولد کا یا آزاد کردی اوسکو تو عدۃ اوسکی تین حیض ہین اور اگر حیض نہ آتا ہو تو تین مہینی کہا ابن ہمام نے یعنی اگر حاملہ نہوا ور نہ کسیکی نکاح مین ہو اور نہ کسیکی عدۃ مین ہو پس اگر ہو کی حاملہ تو عدۃ اوسکی ساتھہ جنی کی ہوگی اور اگر کسیکے نکاح مین یا کسیکی عدۃ مین ہوگی تو نہین واجب ہوگی اوسپر عدۃ مولی کی بسبب نہ ظاہر ہونے فراش کی مولی سی اور یہہ ہماری تردیک ہی اور امام شافعی کے تردیک عدۃ ام ولد کی ایک حیض ہے اور یہی قول امام مالک اور امام محمد کا ہی ع

بَابُ النَّفَقَاتِ وَحَقِّ الْمَمْلُوكِ باب ہے بیان نفقون کے اور لونڈی غلام کی حق کی

ف نفقات جمع نفقہ کی ہی اور نفقہ نام ہی اوسچیز کا کہ خرچ کیجاوی اور جمع اوسکی باعتبار انواع اوسکیکی ہی جیسیکہ نفقہ بیوی کا اور اولاد کا اور والدین اور اقارب کا مثلا اور ظاہر یہہ ہے کہ یہان نفقہ عام مراد ہی واجب اور غیر واجب اور مراد لونڈی غلام کی حق سی کہلانا اوپر بہنا

اونکا ہی اور نہ تکلیف زنی اوس کام کی کہ بہ طاقت رکھین اوسکی جیسیکہ سمجھا جاتا ہی حدیثون سے ف ۲ واجب ہے نفقہ اور لباس اور مکان ہنوکا
بیوی کی لیی اوسکی خاوند اگرچہ چھوٹا ہو اور بیوی مسلمان ہو یا کافرہ ہو بڑی ہو یا چھوٹی کہ صحبت کیجاوی بشرطیکہ سپرد کردیا ہو بیوی نے خاوند کو
نفس اپنا پھر مکان خاوند کی یا نہ سپرد کیا ہو بسبب حق اپنی کے یا بسبب طلب کرنی خاوند کی اور مقرر کیا جاوی نفقہ ہر مہینی کا اور سپرد کردیا جاوی بیوی کو
اور مقرر کیا جاوی لباس ہر چھ مہینی کا اور مقرر کیا جاوی نفقہ اور لباس اوسقدر کہ کفایت کری عدۃ کو بغیر اسراف اور تنگی کی اور معتبر ہی اسمین حالت
میان بیوی کی پس اگر دونون تونگر ہین تو نفقہ تونگرونکا سا واجب ہوگا اور اگر دونون محتاج ہون تو نفقہ محتاجونکا سا واجب ہوگا اور اگر بیوی محتاج
اور خاوند تونگر یا خاوند محتاج بیوی تونگر تو ہین اوسکی چاہیی یعنی تونگری سی کم اور فقیری سی یادہ اور بعضون نے کہا کہ اعتبار خاوند ہی کی حال کا ہی فقط اور اگر
اختلاف ہو میان بیوی مین بیچ تنگدستی اور وسعت کے تو قول خاوند کا معتبر ہوگا اور گواہ معتبر ہونگی بیوی کی اور معین کری خاوند نفقہ بیوی کی ایک خادم کا اگر تونگر
ہو اور اگر مفلس ہو تو نہین لازم اوسپر نفقہ خادم کا صحیح روایت مین اور اگر معین کیا گیا نفقہ حالت افلاس خاوند کی مین پھر وہ تونگر ہوگیا پس جبکہ گذرا کیا ہوسے
نی اوس سے تو پورا کردی اوسکی لیی نفقہ تونگری کا اور اگر تونگری کی حالت مین مقرر ہوا اور پھر مفلس ہوگیا تو نفقہ مفلسونکا سا لازم ہوگا اور نہین نفقہ
واسطے بیوی نافرمان کی کہ نکل جاوی خاوند کی گھر سی ناحق اور نہ اوسکی لیی ہی کہ قید کی گئی ہو عوض دین کی یا بیمار ہو کہ نہ بہیجی گئی ہو بعد بیاہ کی خاوند کی گھر
یا کسی نے غصب کیا ہو اوسکو یا ایسی چھوٹی ہو کہ نہ صحبت کیجاتی ہو اوس سے یا حج کو گئی ہو بغیر خاوند کی اور اگرچہ گئی ہو خاوند کی ساتھہ تو اوسکی لیی نفقہ حضر کا نہی سفر کا
کرایہ سوار یکا اور اگر بیمار ہوئی خاوند کی گھر تو اوسکی لیی نفقہ ہی اور اگر بیمار ہوئی اپنی گھر مین نہ بہیجے گئی بیمار بعد نکاح کی تو نہین نفقہ اوسکے لیے
اور خاوند پر لازم ہی یہہ کہ رکہی ہو بیوی کو ایک مکان مین کہ خالی ہو اہل اوسکی سی اگرچہ بیٹا اوسکا ہو کسی اور سی اور خالی ہو اہل بیوی کی سی اور
کفایت کرتا ہی عورت کو ایک الگ حجرہ گہر مین سی جبکہ ہو اوسمین اسباب بند کرنیکا یعنی کواڑ وغیرہ اور خاوند کو پہنچتا ہی کہ منع کری بیوی کی لوگونکو اگرچہ بیٹا
اوسکا ہو کسی اور سی داخل ہونی سی بیوی کی پاس نظر کرنی سی طرف بیوی کی اور کلام کرنی سی ساتھہ بیوی کی جب چاہین وہ اور صحیح یہہ ہے کہ خاوند نہ
منع کری بیوی کو جانی سی اپنی ماں باپ کے پاس اور آنی ماں باپ کی سی بیوی کی پاس ہر ہفتہ مین ایک بار اور سوای ماں باپ کے اور قرابتی محارم کے
آنی جانی سی نہ منع کری ہر برس دن مین ایکبار اور واجب ہے نفقہ اور سکنی واسطی اوس عورت کی کہ عدۃ مین ہو طلاق رجعی کی یا بائن کے اور
اوسکی لیی کہ جدی ہو بغیر معصیت کی مانند خیار عتق کی اور بالغ ہونیکی اور تفریق کی بسبب نہونی کفویت کی اور نہین نفقہ اور سکنی واسطے
اوس عورۃ کی کہ عدۃ مین ہو موت کی اور نہ اوسکی لیی کہ جدی ہو بسبب گناہ کی مانند مرتد ہو جانی کی اور بوسہ لینی خاوند کی بیٹی کی اور اگر مرتد
ہو جاوی وہ عورت کہ تین طلاقین دی گئی ہو ساقط ہو جاتا ہی نفقہ اوسکا نہ اگر صحبت کرو اسے خاوند کی بیٹی سی اور نفقہ لڑکی فقیر کا
باپ پر واجب ہے اگرچہ فقیر ہو اور نہ جبر کیجاوی ماں اوسکی دودہ پلانی پر مگر جبکہ معین ہو ماں یعنی اور کا دودہ نہ پیوی بچہ یا اور دودہ پلانی والے
سوا ان کی نہ ملی تو اوس صورت مین ماں پر جبر کیا جاوی اور باپ دودہ پلانی والی نوکر رکہی اور دہ ماں پاس رہکر دودہ پلاوی اور اگر باپ
نوکر رکہی لڑکی کی ماں کو تا کہ دودہ پلاوی بچہ کو اسحال مین کہ وہ بیوی اوسکی ہو یا اوسکی عدت مین ہو طلاق رجعی سے تو نہین جائز اور عدۃ مین طلاق
بائن کے ہو تو دو روایتین ہین اسمین یعنی بعضون نے کہا جائز اور بعضون نے کہا نہین جائز اور بعد عدۃ کی جائز ہی بلکہ وہ احق ہی اگر نہ طلب کری زیادہ
بہ نسبت غیر کی اور اگر نوکر رکہی اوسکو اسحال مین کہ وہ بیوی اوسکی ہی واسطی دودہ پلانی بیٹی اپنی کی کہ غیر اوسکی سی ہو تو صحیح ہی اور نفقہ بیٹی فقیر بالغہ
کا اور نفقہ بیٹی فقیر جاندہ یعنی اپاہج کا باپ پر واجب ہے فتوی اسی پر ہی اور بعضون نے کہا کہ دوتہائی باپ پر ہے اور ایک تہائی ماں پر
اور نفقہ اصول کا یعنی باپ اور ماں اور دادا دادی اور نانا نانی کا اگرچہ اوپر کی درجہ مین ہون اگر وہ محتاج ہون تو اولاد پر واجب ہے بشرطیکہ اولاد

تونگر ہو اسطرح کی کہ صدقہ لینا اونکو حرام ہو پس بیٹا اور بیٹی پر برابر واجب ہے اور معتبر ہی اسمین قرب وجزئیۃ نہ ارث پس اگر ہو کسیکی بیٹی اور پوتہ تو نفقہ بیٹی پر ہی باوجود اسکی کہ ارث دونونکو پہنچتی ہی اور اگر ہو نواسہ اور بھائی تو نفقہ اوسکا نواسی پر ہی باوجود اسکی کہ کل ارث اوسکی بھائی کو پہنچتی ہے اور واجب ہے تونگر پر نفقہ ہر ذی رحم محرم اوسیکا اگر ہو ذی رحم فقیر چھوٹا یا عورت یا جامانده یعنی اپاہج یا اندہا یا خوب تنگ جانتا ہو کسب پیدا دانی کی یا بسبب ہونے اوسکی کی خادم ذا نیو نمین سی یا طالب علم ہو اور جبر کیا جاوی وہ نفقہ پر اور یہہ نفقہ واجب ہوتا ہی بقدر میراث کی یہانتک کہ اگر ہون اوسکی بہنین متفرقات تو نفقہ اسکا اونپر واجب ہوگا اخماسا جیسیکہ وہ وارث ہوتی ہین اسکی اور معتبر ہے اسمین اہلیۃ ارث کی نہ حقیقت ارث کی پس نفقہ اوس شخص کا کہ اوسکا مامون بہی ہے اور چچا کا بیٹا بہی ہی مامو نپر لازم ہوتا ہی اور نفقہ باپ کی بیوی کا اوسکی بیٹی پر ہی اور نفقہ بہو کا سسر پر ہی اگر ہو بیٹا چھوٹا یا اپاہج اور نہین واجب ہے نفقہ کسیکا فقیر پر مگر بیوی کا اور اولاد کا اور نہین واجب ہے نفقہ سا تہہ اختلاف دین کی مگر واسطی بیوی اور قرابۃ ولاد کی ہی یعنی ان باپ اگرچہ اوپر کی درجہ مین ہون اور بیٹا بیٹی اگرچہ نیچی کی درجہ مین ہون اونکا نفقہ باوجود اختلاف دین کی بہی واجب ہے اور جائز ہی باپ کو بیچنا اسباب بیٹی اپنی کا اپنی نفقہ کی لیی اور نہین جائز بیچنا عقار یعنی زمین و باغات وغیرہ اوسیکا اور نہین جائز بیچنا اسباب کا واسطی دین اپنی کی کہ بیٹی پر آتا ہو سوائی نفقہ کی اور نہین جائز مان کو بیچنا بیٹی کی مال کا اپنی نفقہ کی لیی اور صاحبین کے نزدیک باپ کو بہی نہین جائز اور مالک پر واجب ہے نفقہ غلام کا پہر اگر انکار کری مالک نفقہ کا تو کسب کرین غلام اور خرچ کرین اپنی پر اور اگر نہو اونکی لیی تو جبر کیا جاوی مالک اونکے بیچنے پر اور جانورونکی نفقہ مین حکم کیا جاوی دیانۃ ملتقی الفصل الاول وصل پہلی عن عائشۃ ان ہند بنت عتبۃ قالت یا رسول اللہ ان ابا سفیان رجل شحیح ولیس یعطینی ما یکفینی وولدی الا ما اخذت منہ وہو لا یعلم فقال خذی ما یکفیک وولدک بالمعروف متفق علیہ روایت ہی عائشہ سی یہہ ہند بیٹی عتبہ کی نی کہا یا رسول اللہ تحقیق ابوسفیان یعنی خاوند اوسکا مرد بخیل و حریص ہے نہین دیتا مجکو اسقدر کہ کفایت کری مجکو اور میری اولاد کو کر اوس سے ہی لیکن کفایت کرتا ہے مجکو دیا ہوا اوسکا اور وہ چیز کہ لونمین مال اوسکی سی اسحال مین کہ وہ نجانی یعنی لیلون اور اوسکو خبر نکرون پس فرمایا لی اوسقدر کہ کفایت کری تجکو اور تیری اولاد کو بموجب شرع کی یعنی اوسط کی درجہ کا نفقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اس سے معلوم ہوا کہ نفقہ بقدر حاجت کی واجب ہے اور سب علما کا اجماع ہی اسپر اور کہا نووی نی کہ احدیث مین بہت سے فوائد ہین ایک تو یہہ کہ نفقہ بیوی کا اور چھوٹی اولاد محتاج کا واجب ہے اور دوسرا یہہ کہ نفقہ بقدر حاجت کے ہو اور یہہ کہ جائز ہی ستا کلام اجنبی عورۃ کا وقت فتوی دینی اور حکم دینی کی اور تیسرا یہہ کہ جائز ہی کر کرنا السنا نکا اسطرح کہ ناگوار ہو اوسکو جبکہ ہو فتوی طلب کرنی کی لیی اور چوتھا یہہ کہ جسکا کچھہ حق کسی پر ہو اور وہ دیتا نہو تو جائز ہے اوسکو لینا مال اوسکی مین سے بقدر حق اپنی کی بغیر اذن اوسکی کی اور پانچوان یہہ کہ عورۃ کو بہی دخل ہی ہے کفالۃ اولاد اپنی کی اور خرچ کرنیکی اونپر اونکے باپ کے مال مین سے اور چھٹا یہہ کہ جائز ہی بیو کیو نکلنا اپنی گہر سے اپنی حاجت کی لیی جبکہ اذن دی خاوند یا جانی رضا خاوند کی ساتہہ اوسکی اور ساتوان یہہ قاضی کو پہنچتا ہی یہہ کہ حکم دی ساتہہ علم اپنی کی اسیلیی کہ حضرت نی گواہ اوس سے طلب کیی اور اپنی علم پر حکم دیا ع وعن جابر بن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعطی اللہ احدکم خیرا فلیبدا بنفسہ واہل بیتہ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ دیوی اللہ تعالی ایک تمہاری کو مال پس چاہیی کہ اول اپنی پر خرچ کری اور اپنی گہر کی لوگونپر یعنی بیوی بچونپر نقل کی یہہ مسلم نی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للمملوک طعامہ وکسوتہ ولا یکلف من العمل الا ما یطیق رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ واسطی بردیلی یعنی اوسکی مالک پر روٹی کپڑا اوسکا ہی اور نہ تکلیف دیا جاوی کام سی مگر اوسقدر کہ طاقت رکہی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی واجب ہے مالک پر کہ اپنی بردیلی

روٹی بقدر حاجت اوسکی کی اور موافق عرف شہر اپنی کی دی یعنی جیسی سم ہو اوس شہر مین اکثر یردون کی روٹی کپڑا دینی کی موافق اوسکی یہہ بھی دی اور تکلیف دیا جاوی یعنی نہ حکم کیا جاوی کام کرنی کا مگر اوسقدر کہ طاقت رکھی یعنی مداومت کرنی کی اوسپر نہ ہو سکہ طاقت رکھی کرنی کی ایک دن یا دو دن یا مانند اوکی کی اور پھر عاجز ہو جاوی حاصل یہہ کہ ایسا کام کرنیکو نہ کہی کہ اوسکی بدن کو ضرر ظاہر پہنچی خیال تو کری کہ مالک حقیقی بندون کو تکلیف نہین دیتا مگر بقدر طاقت اونکی کی پس بندونکو بھی کہ مالک مجازی ہین چاہیی کہ اپنی مملوکونپر کہ مانند اونکی اور ہم جنس اونکی ہین یہی طریقہ جاری رکھین اور ابن عباس سے حدیث مرفوع منقول ہی کہ بردی کی یہی مالک پر تین امر ہین جلدی کری اوسپر نماز اوسکی مین اور اوسکو کہانا کہاتی مین سے اور پیٹ بھر دی اوسکا خوب طرح ع ح **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخوانکم جعلھم اللہ تحت ایدیکم فمن جعل اللہ اخاہ تحت یدیہ فلیطعمہ مما یاکل ولیلبسہ مما یلبس ولا یکلف من العمل ما یغلبہ فان کلفہ ما یغلبہ فلیعنہ علیہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بردے تمہارے بھائی تمہاری ہین اور مانند تمہاری یعنی بسبب دین کے اور خلقت کی کیا ہی اونکو اللہ تعالی نی زیر دست یعنی زیر حکم تمہارا استحقاق کے لیے پس جو شخص کری اللہ تعالی بھائی اوسکی کو زیر دست اوسکا پس چاہیی کہ کہلاوی اوسکو اوسچیز سی کہ آپ کہاوی اور پہناوی اونسکو اوسچیز سی کہ آپ پہنی اور نہ تکلیف دی اوس کام کی کہ ہو سکی اوس سے پھر اگر تکلیف دی اوسکو اوسکام کی کہ نہین ہو سکتا اوس تو چاہیی کہ مدد کری اوسکی اوسکام پر تفق کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہا نووی نی کہ امر ساتھہ کہلانی اور پہنانی مملوک کے اوسچیز سی کہ کہاتا اور پہنتا ہی مالک محمول ہی استحباب پر اور نفقہ واجب مملوک کا مالک پر موافق عرف شہرون اور اشخاص کے ہی برابری کہ ہو جنس کہانی اور لباس مالک کے سی بالکل اوس سے یا زیادہ اوس سے یہانتک کہ اگر تنگی کری مالک اپنی نفس پر اسطرح کی تنگی کہ خارج ہو عادت ہم جنسون اوسکی سی خواہ از راہ زہد کی تنگی کری یا از راہ بخل کے تو نہین درست اوسکو ایسی تنگی کرنی اپنی مملوک پر اور مدد کری اوسکی یعنی آپ یا اور سی مدد کروادی بعضی بزرگونسی منقول ہی کہ لونڈیونکی چکی پیسنی مین مدد کرتی تہی اور شریک ہوتی تہی اونکی ع ح **وعن** عبد اللہ بن عمر رجاءہ قہرمان لہ فقال لہ اعطیت الرقیق قوتہم قال لا قال فانطلق فاعطھم فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کفی بالرجل اثما ان یحبس عمن یملک قوتہ وفی روایۃ کفی بالمرء اثما ان یضیع من یقوت رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ آیا اونکی پاس مختار اونکا پس کہا عبد اللہ نی اوسکو یا تو نی غلام لونڈیونکو قوت اونکا کہا اوسنی کہ نہین کہا عبد اللہ نی پس جا اور دی اونکو یعنی قوت اونکا پس تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کفایت کرتا ہی آدمی کو گناہ ہونے مین یہہ کہ ضائع کری قوت اوسکا کہ لازم ہی اوسپر قوت اوسکا یعنی اہل و عیال لونڈی غلام نفل کے یہہ مسلم **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صنع لاحدکم خادمہ طعامہ ثم جاءہ بہ وقد ولی حرہ ودخانہ فلیقعدہ معہ فلیاکل فان کان الطعام مشفوھا قلیلا فلیضع فی یدہ اکلۃ او اکلتین رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ تیار کری اوسطی ایک تمہارے کی خادم اوسکا کہانا اوسکا پھر لاوی اوسکی پاس کہانا حال آنکہ اوہ تہائی ہی اوس گرمی اور دہوان اوسکا پس چاہیی کہ بٹہاوی اوسکو اپنی ساتھہ اور کہاوی پس اگر ہو کہانا مشفوہ یعنی کہانیوالی اوسکی بہت ہون حال آنکہ ہو وہ تہوڑا پس چاہیی کہ رکہدی اوسکی ہاتھہ مین اوس سے ایک لقمہ یا دو لقمہ نفل کے یہہ مسلم ف کہا وی یعنی کہانا ساتھہ اوسکی عار نکری اوس سے جیسیکہ عادۃ متکبرون کی ہی اسلیی کہ وہ بہائی اوسکے اور بہتر بہی آیا ہی کہ افضل طعام وہ ہی کہ بہت پڑین دہین تہا اور یہہ امر استحباب کے لیی ہی ع ح **وعن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهٖ وَاَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ فَلَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق غلام جسوقت کہ خیر خواہی کرتا ہی اپنی مالک کی اور اچھی کرتا ہی بندگی اللہ کی پس اوسکی لیی ہی ثواب اوسکا دوہرا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ایک ثواب تو بسبب خدمت مالک کی ہوتا ہی اور ایک بسبب عبادت خدا کی اس سے معلوم ہوا کہ خیر خواہی مالک کی بھی عبادت ہی کہ اسپر ثواب ملتا ہی اور حقیقت مین وہ بھی عبادت خدا کی ہی کہ اوسکی فرمانی سی کرتا ہی جیسی خدمت اور فرمان برداری ماں باپ کے اور بعضی تاویل کرتی ہین کہ اوسکی لیی ہر عمل مین دوہرا ثواب ہی ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَا لِلْمَمْلُوْكِ اَنْ يَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ بَعْدَ اَنْ اَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَطَاعَةَ سَيِّدِهٖ نِعْمَا لَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا ہی واسطی مملوک کی یہہ کہ وفات دی اوسکو اللہ سا تہہ اچھی کرنی عبادۃ پروردگار اپنی کی اور فرمان برداری مالک اپنی کی یعنی اچھا ہی مملوک کی لیی یہہ کہ مرنی اللہ تعالی کی اچھی طرح عبادۃ کرنی ہن اور مالک کی اچھی طرح فرمان برداری کرنی مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةٌ وَفِیْ رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَفِیْ رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ مِنْ مَوَالِيْهِ فَقَدْ كَفَرَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جریر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بھاگتا ہی غلام نہین قبول کیجاتی واسطی اوسکی کوئی نماز اور ایک روایت مین جریر سی یون ہی کہ فرمایا حضرت نے جو غلام کہ بھاگا بری ہوا اوس سے ذمہ اور ایک روایت مین جریر سے یون ہی کہ جو غلام کہ بھاگا اپنی مالکونسی پس تحقیق کافر ہوا یہانتک کہ پھر آوی طرف اونکی نقل کی یہہ مسلم نے ف ذمہ یعنی ذمہ اسلام کا اور عہد وامان ہوسکا یعنی جب بھاگا طرف شہرون کفار کی اور مرتد ہوگیا تو الگ ہوگیا اوس سی عہد اسلام کا اور جائز ہوا قتل اوسکا اور اگر بھاگا طرف کسی شہر اہل اسلام کی بغیر مرتد ہونیکی تو نہین جائز قتل اوسکا اور یہہ حدیث اوسکی حق مین محمول ہوگی تہدید و مبالغہ پر ہیچ جائز ہونی مارنی اوسکی کی اور کافر ہوا یعنے اگر حلال جانا بھاگنی کو یا معنی یہہ ہین کہ قریب کفر کی ہوا یا خوف ہے اوپر کفر کا یا عمل کیا کافرونکا سا یا کفران کیا اپنی مالک کا ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهٗ وَهُوَ بَرِیْءٌ مِمَّا قَالَ جُلِدَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ كَمَا قَالَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتے تھے جو کوئی تہمت زنا کی کری اپنی بردی پر اور وہ ہو پاک اوسچیز سے کہ کہا ماری جاویگی کوڑی مالک کو دن قیامت کی مگر یہہ کہ ہو غلام جیسیکہ کہا مالک نے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف دن قیامت کے یعنی اگرچہ دنیا مین بسبب بہتان زنا کرنی کی مملوک کو حد نہین ماراجاوی گا لیکن آخرت مین روبرو لوگونکی اوسکی یہہ فضیحت ہوگی کہ کوڑی لگین گے اوسکو اور مگر یہہ ہو غلام الخ یعنی اگر واقع مین وہ ایسا تھا جیسے مالک نے کہا تو اوسصورۃ مین مالک پر کوڑی نہین پڑینگی پس افسوس ہے اوپر جو اپنی لونڈی غلام کو گالیان دیتی ہین اور وہانکی ایسی عذاب سے نہین ڈرتی ح ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَهٗ حَدًّا لَمْ يَاْتِهٖ اَوْ لَطَمَهٗ فَاِنَّ كَفَّارَتَهٗ اَنْ يُعْتِقَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے تھے جو شخص مارے اپنی غلام کو حد کہ نہین کام کیا حد کا یعنی بی گناہ ماری نہ ازراہ تادیب کے یا طمانچہ ماری اوسکو پس تحقیق کفارہ اوسکا یہہ ہے کہ آزاد کری اوسکو نقل کے یہہ مسلم نے ف طمانچہ مارنا ہر کسیکو حرام ہے ح وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ كُنْتُ اَضْرِبُ غُلَامًا لِیْ فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِیْ صَوْتًا اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ لَلّٰهُ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ فَقَالَ اَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ اَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سے کہ کہا تہا مین مارتا اپنی غلام کو پس سنے مینی اپنی پیچھی سے آواز خبردار ہو ابی مسعود البتہ اللہ تعالی زیادہ قادر ہی تجہپر تجہسی غلام پر یعنی جیسی تو قدرت رکہتا ہی غلام پر ہمسے

زیادہ تر اللہ تعالیٰ قادر ہی تجھپر پس وہ کہا میں نے بیچی اپنی پس ناگہان وہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے پس کہا میں نے یا رسول اللہ یہہ آزاد ہی للہ پس فرمایا آگاہ ہو اگر نہ آزاد کرتا تو تو البتہ جلاتی تجکو آگ دوزخ کی یا فرمایا لگتی تجکو آگ نقل کی یہہ مسلم فی ف لگتی آگ اگر مارا تو نے اوسکو ازراہ ظلم کی اور معاف نہ کرتا وہ قصور تیرا کہا نووی نے کہ اسمین رغبت دلائی ہی اوپر نرمی کرنی کی مملوک پر اور آزاد کرنا غلام کا عوض مارنی کی واجب نہین مستحب ہے یا مید اسکی کہ کفارہ ہو اوس گناہ کا ۞ ع الفصل الثانی فصل دوسرے عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان لی مالا وان والدی یحتاج الی مالی فقال انت ومالک لوالدک ان اولادکم من اطیب کسبکم کلوا من کسب اولادکم رواہ ابوداود والنسائی وابن ماجۃ روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ اونی نقل کی اپنی باپ سے اوسنی اپنی دادا سی یہہ ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ تحقیق میری پاس مال ہی اور تحقیق باپ میرا محتاج ہی طرف مال میری کی فرمایا تو اور مال تیرا واسطی باپ تیری کی ہی اسواسطی کہ اولاد تمہاری تہترین کمائی تمہاری سی ہی کہا کھاؤ کمائی اولاد اپنی کی سو نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی ف تو اور مال تیرا الخ یعنی واجب ہے تجھپر خرچ کری مال باپ پر اور دفع کری حاجت اوسکی اور جائز نہی اوسکو کہ تصرف کری تیری مال مین اور احدیث مین دلیل ہی اوپر واجب ہونی نفقہ باپ کے بیٹی پر اور باپ اگرچہ چراوی بیٹی کی مال مین سے یا صحبت کری اوسکی لونڈی سی تو نہین حد آتی اوپر بسبب یہہ ملک کے اور اولاد تمہاری الخ یعنی اولاد تمہاری تمہاری کمائیون مین حلال تر اور افضل کمائی ہی پس جو کچھہ کماوی اولاد تمہاری وہ حلال ہی تمہاری لیی اور اولاد کو کمائی باپ کے اسلیی کہا کہ حاصل ہوتی ہی بسبب جود باپ کے اور فعل وسعی اوسکی کی ۞ ع وعنہ عن ابیہ عن جدہ ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی فقیر لیس لی شی ولی یتیم فقال کل من مال یتیمک غیر مسرف ولا مبادر ولا متاثل رواہ ابوداود والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اوسنی اپنی دادا سی کہا یا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا کہ تحقیق مین ہون فقیر نہین میرے پاس کچھہ اور میری پرورش مین ہی ایک یتیم یعنی آیا اوسکی مال مین سے کہا روں پس فرمایا کھا اپنی یتیم کی مال مین سے اسحال مین کہ نہ اسراف کرنیوالا ہو یعنی زیادہ حاجت سی نہ خرچ کر اور نہ جلدی کرنیوالا اور نہ جمع کرنیوالا مال کا نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف نہ جلدی کرنیوالا یعنی بیچ لینی کی مال اوسکی مین سی پہلی اسکی کہ محتاج ہو طرف اوسکی بخوف اسکی کہ بالغ ہوگا لڑکا تو چھین لیگا مال اوسکا اوس سے معلوم ہوا کہ یتیم کی پرورش کرنیوالیکو جائز ہی کہ کھاوی مال یتیم کی مین سے اگر فقیر ہو اور غنی کو نہین درست اور فقیر ہی بقدر حاجت کی کھاوی نہ بہ اسراف اور یہہ مضمون قرآن شریف سے بھی ثابت ہوتا ہی ۞ ع وعن ام سلمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول فی مرضہ الصلوٰۃ وما ملکت ایمانکم رواہ البیہقی فی شعب الایمان وروی احمد وابوداود عن علی نحوہ اور روایت ہی ام سلمہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تھا کہتے فرماتے اپنی مرض الموت مین کہ لازم پکڑو نماز کو اور اوسکو جو اونکا مالک ہوئے ہو تمہارے یعنے لونڈی غلام نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور نقل کی احمد اور ابوداود نی حضرت علی سی مانند اسکی ف لازم پکڑو نماز کو اور محافظت کرو نماز کی یعنی ہمیشہ پڑہا کرو نماز اور حقوق اوسکی خوب طرح ادا کیا کرو اور حق لونڈی غلام کا یہہ ہے کہ کھلاوی اور پہناوی اونکو اور ناحق ماری نہین اور برا کہی اور اسطرح جانور ونکا بھی حق ادا کری لکھا ہی علمانی کہ خصومت ذمی کے اور جانور کی دن قیامت کے اشد ہوگی خصومت مسلمان کی سی ۞ ع وعن ابی بکر الصدیق عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل الجنۃ سیئ الملکۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی بکر صدیق رضا سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین داخل ہوگا بہشت مین یعنی ابتدا ر نجات پائی ہوونگی ساتھہ برائی کرنیوالا اپنی مملوک سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی وعن رافع بن مکیث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حسن الملکۃ یمن وسوء الخلق شوم رواہ ابوداود ولم ار فی غیر المصابیح ما زاد علیہ فیہ من قولہ والصدقۃ

تَمْنَعُ مِيتَةُ السُّوءِ وَالْبِرُّ زِيَادَةً فِي الْعُمُرِ اور روایت ہی رافع بن عمیث سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نیکی اور خوش خلقی کرنی مملوکونسی باعث برکت ہی اور بدخلقی مملوکونسی کرنی سبب بری برکتی کی نقل کی یہہ ابوداود نی اور کہا مشکوۃ کی مصنف نی اور نہین دیکہی مینی غیر مصابیح مین وہ چیز کہ زیادتی کی صاحب مصابیح نی اس حدیث پر مصابیح مین یعنی یہہ قول اوسکا اور صدقہ دینا بازرکہتا ہی بری طرحکی مرنیکو اور نیکی کرنی سبب باقی کی ہی عمر مین ف نیکی اور خوش خلقی کرنی الخ یعنی اکثر یہہ ہوتا ہی کہ جب مالک بھلے اور خوش خلقی کرتا ہی مملوک کی ساتہہ تو وہ تابعدار اور خیرخواہ ہوتی ہین اوسکی اور بہت سے محنت کرتی ہین اوسکی کام مین پس یہہ چیزین باعث ہین برکت کے ہوتی ہین اور بدخلقی باعث بغض اور نفرۃ کی ہوتی ہی پس ہلاک و تباہ کرتی ہین جان و مال اور بری طرحکی مرنیسی مراد مرگ مفاجات سے یا مرنا ساتہہ غفلت کے توحید و باچیت ہی اور مرگ مفاجات بری اسلیے ہی کہ یکایک آجاتی ہی آدمی توبہ نہین کرسکتا اور نیکی کرنی یعنی احسان کرنا خلق پر یا طاعت کرنی خالق کی اور زیادتی عمر مین یا تو حقیقۃ ہوتی ہی کہ معلق کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی کہ عمر فلانی کی اتنی برس کے اگر نیکی یعنی طاعت اللہ تعالی کی اچھطرح کریگا یا خلق سے اچھطرح سلوک کریگا تو اتنی برس زیادہ ہوجائیگی اوسکی عمر مین پس جب نیکی کرتا ہی تو بڑہ جاتی ہی عمر استقدر اور زیادتی معنوی مراد ہی کہ برکت و خیر حاصل ہوتی ہی عمر مین یا اوسکی مرنیکی بعد لوگ بہلائی سی یاد کرینگی پس یہہ زیادتی ہی عمر مین حکما اور کہا مرگ نی کہ سمجہا جاتا ہے کلام شیخ جزری کی سی کہ یہہ حدیث جسطرح کہ مصابیح مین ہی روایت کیا ہی اسکو احمد فی تتمۃ اللسر اعلم انتہی پس اعتراض صاحب مشکوۃ کا صاحب مصابیح پر غیر صحیح ہی ۲ ع وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ خَادِمَهُ فَذَكَرَ اللّٰهَ فَارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ لَكِنْ عِنْدَهُ فَلْيُمْسِكْ بَدَلَ فَارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب ماری ایک تمہارا اپنی خادم کو یعنی مثلا پس یاد کری وہ اللہ کو یعنی کہی مثلا کہ خدا کی واسطی معاف کر مجکو پس اوٹہاو تم ہاتہہ اپنی یعنی مارنی سی نقل کے یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین لیکن نزدیک بیہقی کی لفظ فلیمسک ہے بدلی فارفعوا ایدیکم کی کہ مطلب دونون لفظونکا ایک ہے ہی ف اوٹہاو تم الخ کہا طیبی نی کہ یہہ اوس صورت مین ہی کہ مارتا ہو اب سکہانیکی لیی اور اگر حد مارتا ہو تو نہ اوٹہاوی ہاتہہ ۲ ع وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی ایوب سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی جو شخص کہ جدائی ڈالی درمیان ماں اور بیٹی کی اوسکی جدائی ڈالی گا اللہ درمیان اوسکی اور درمیان محبوبون اوسکی کی دن قیامت کے نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی ف جدائی ڈالی یعنی ساتہہ بیچنی کی اور بیچے اور سوا انکی کی یعنی مثلا ماں کو بیچی اور چہوٹی بیٹی کو رہنی دی یا چہوٹی بیٹی کو بیچی اور ماں کو رہنی دی یا ایک کو کسی کے ہاتہہ بیچی دوسریکو کسیکی ہاتہہ پس جو کوئی جدائی ڈالی گا اونمین تو جدائی ڈالی گا اللہ تعالی اوسمین اور اوسکی محبوبونمین یعنی اولاد اور ماں باپ وغیرہا مین دن قیامت کے اوس موقف مین کہ جمع ہونگی اوسمین احباب اور شفاعت کریگا ایک دوسری کی رب الارباب سی اور لکہا ہی علمانی کہ خاص ماں اور بیٹی کو جو ذکر کیا التفاتا ذکر کیا یہہ حکم سی جدا کرنی ہر چہوٹی بردیکا اوسکی ذی رحم محرم سی خواہ ماں ہو یا باپ یا دادا یا دادی یا بہن یا بہائی یا سوای انکی کی اور چہوٹی کی قید سی نکل گیا مثلا بڑی بیٹی کو اوسکی ماں سی جدا کرنا مکروہ نہین اور جائز رکہا ہی حنفیہ نی جدائی ڈالنی کو درمیان دو چہوٹی بہائیونکی اور اگر ہو ایک اون دونون مین سی چہوٹا تو نہین جائز اور اختلاف کیا ہی علمانی حد بڑی ہونی مین کہ بڑا کتنی عمر مین کہلاتا ہی امام شافعی کی نزدیک تو سات برس یا آٹہہ برس کا بڑا کہلاتا ہی اور ہماری نزدیک جب بالغ ہو اور اسطرح کا بیچنا مکروہ ہی امام ابو حنیفہ اور محمد رح کی نزدیک اور امام ابو یوسف کی نزدیک اگر قرابت ولادت کی ہو تو جائز نہین بیچنا تفریق اور ایک روایت اونسی یہہ ہے کہ جائز نہین کل مین ۲ ع ۲ ع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ وَهَبَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامَيْنِ أَخَوَيْنِ فَبِعْتُ أَحَدَهُمَا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ مَا

فَعَلَ غُلَامُكَ بِكَذَا وَكَذَا فَقَالَ رُدَّهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی علی رضی سی کہ کہا بخشی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو غلام کہ بہائی ہوتو الیمن پس بچا مینی ایک کو یعنین سی پس فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای علی کیا ہوا غلام تیرا یعنی غائب پس خبر دی مینی حضرت کو یعنی اوسکی بیچ ڈالنی کی پس فرمایا بہیر لی اوسکو بہیر لی اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف بہیر لی یعنی فسخ کر بیع کو اور لی لی اوسکو تا جدائی دو بہائیو نمین نہ واقع ہو اور لفظ بہیر لی دو بار تاکید کو فرمایا اشارہ ہی اسمین طرف اسکی کہ یہہ امر وجوب کے لیی ہی اور بیع مکروہ تحریمی ہی اور احادیث سی معلوم ہوا کہ یہہ حکم مخصوص ساتھہ ان بیتوں ہی کی لیی ہنین ہے ۱۲ ح وَعَنْهُ اَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ جَارِيَةٍ وَوَلَدِهَا فَنَهَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَرَدَّ الْبَيْعَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَمُنْقَطِعًا اور روایت ہی حضرت علی رضی سی یہہ کہ اونہون نی جدائی کی درمیان ایک لونڈی کی اور بیٹی اوسکی کی یعنی ایک کو دونون مین سی بیچا اور ایک کو نہ بیچا پس منع فرمایا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اس سی پس فسخ کیا اونہون نی بیع کو نقل کی یہہ ابوداود نی بطریق انقطاع ف امام ابو یوسف نی دلیل پکڑی ہی ساتھہ ان دونون حدیثون کی اوپر نہ جائز ہونی بیع انکی کی ۱۲ ح وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ يَسَّرَ اللّٰهُ حِسَابَهٗ وَاَدْخَلَهُ جَنَّتَهٗ رِفْقٌ بِالضَّعِيْفِ وَشَفَقَةٌ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَاِحْسَانٌ اِلَى الْمَمْلُوْكِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا تین چیزین ہین جس شخص مین ہون وہ آسان کرتا ہی اللہ تعالی مرنی اوسکی کو اور داخل کریگا اوسکو بہشت اپنی مین وہ تین چیزین یہہ ہین نرمی کرنی ساتھہ ضعیف کی اور شفقت کرنی ماں باپ پر اور احسان کرنا طرف مملوک کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی ف ضعیف ازراہ جسم کی ہو یا حال کی یا عقل کی اور احسان کرنا یعنی جو کچھہ واجب ہے مالک پر اوسسے زیادہ سلوک کرنا ۱۲ ح وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَبَ لِعَلِيٍّ غُلَامًا فَقَالَ لَا تَضْرِبْهُ فَاِنِّيْ نُهِيْتُ عَنْ ضَرْبِ اَهْلِ الصَّلٰوةِ وَقَدْ رَاَيْتُهٗ يُصَلِّيْ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَفِي الْمُجْتَبٰى لِلدَّارَقُطْنِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّيْنَ اور روایت ہی ابی امامہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بخشا واسطی علی کی ایک غلام اور فرمایا کہ نہ مارنا اسکو یعنی بی حکم شرعی اوسکی کہ مین منع کیا گیا ہون یعنی میری رب نی منع کیا ہی مارنی نمازیون کی سی اور دیکھا ہی مینی اوسکو نماز پڑہتی یہہ یعنی جو کہ مذکور ہی مشکوۃ مین لفظ مصابیح کی ہین اور کتاب مجتبی مین کہ تصنیف دارقطنی کی ہی یہہ ہی کہ عمر بن الخطاب رضی نی کہا کہ منع کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مارنی نمازیون کی سی ف نہی مارنی نمازیون کی سی واسطے شرافت و بزرگی انکی کی ہی نزدیک خدا کی اور واسطی رعایت اکرام و توقیر اونکی کی نزدیک لوگون کی اور کہا طیبی رح نی کہ جب اللہ تعالی نی منع کیا نمازیو کو مارنی سی نیا مین تو امید ہی اوسکی لطف و کرم سی کہ رسوا نہین کریگا اونکو آخرت مین ساتھہ عذاب کے انشاء اللہ تعالی ۱۲ ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ نَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ فَسَكَتَ ثُمَّ اَعَادَ عَلَيْهِ الْكَلَامَ فَصَمَتَ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ قَالَ اعْفُوْا عَنْهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اور روایت ہی عبداللہ بن عمر رضی سی کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ کتنی بار درگذر کرین ہم تقصیرات خادم یعنی نوکر غلام اپنی کی سی پس چپکی رہی حضرت یعنی کچھہ جواب نہ دیا پھر عرض کیا حضرت سی کلام مذکور پس چپ ہی پھر جب تیسری بار پوچھا تو فرمایا معاف کرو اوس سے ہر روز ستر بار نقل کی یہہ ابوداود نی اور نقل کی یہہ ترمذی نی عبداللہ بن عمرو سی ف ستر بار مراد اس سی کثرت ہی نہ یہہ عدد خاص جیسا کہ متعارف ہے اس عدد مین اور چپ رہنا حضرت کا جواب سوال اوسکی سی بسبب کاکت اس سوال کی تہا کہ عفو مستحب اوپر اجہا ہی مطلقا مقید ساتھہ عدد معین کے نہین اور یہہ ہے ہو سکتا ہی کہ خاموشی واسطی انتظار وحی کی ہو ۱۲ ح وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَاءَمَكُمْ مِنْ مَمْلُوْكِيْكُمْ فَاَطْعِمُوْهُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ وَاكْسُوْهُ مِمَّا تَكْتَسُوْنَ وَمَنْ لَا يُلَائِمُكُمْ مِنْهُمْ فَبِيْعُوْهُ وَلَا تُعَذِّبُوْا خَلْقَ اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی کہ ملائمت اور موافقت اور اطاعت کرے تمہاری لونڈی غلامون تمہارے کی یعنی موافق مزاج تمہاری کی ہو اور خدمت کری تمہاری جیسیکہ چاہتی ہو پس کہلاؤ اوسکو اوسمین سے کہ جو آپ کہاتی ہو اور پہناؤ اوسکو اوسمین سے کہ جو آپ پہنتی ہو یعنی جب وہ تمکو راضی کرین تو تم بہی راضی کرو اونکو اور جو کہ نہ موافق ہو تمہاری لونڈی غلامونمین سے پس بیچ ڈالو اوسکو اور نہ عذاب دو مخلوق خدا کو نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی **وعن** سهل بن الحنظلية قال مر رسول الله صلى الله عليه وسلم ببعير قد لحق ظهره ببطنه فقال اتقوا الله في هذه البهائم المعجمة فاركبوها صالحة واتركوها صالحة رواه ابو داود

اور روایت ہی سہل بن حنظلیہ سی کہ کہا گذری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ پر کہ تحقیق لگ گئی تہی پیٹہہ اوسکی پیٹ اوسکی سی یعنی بسبب شدت بہوک پیاس اور کثرت سواری کی پس فرمایا ڈرو اللہ تعالی سی بیچ حق ان چارپایون بی زبان کی پس سوار ہو اونپر اوسحال مین کہ قوی اور قابل سواری کی ہون اور چہوڑ دو اونکو اوسحال مین کہ اچہی ہون اور تہکی نہون نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** ان چارپایون بی زبان کی الخ یعنی بول نہین سکتی ہین کہ حال اپنے بہوک و پیاس وغیرہ کا مالک سی کہہ سین اور اسمین دلیل ہی اوپر واجب ہونی خوراک و آب کی اور سوار ہو واقع مقصود اوس سی رغبت دلانی ہی طرف خبرگیری انکی کی دانی گہانس سی تاقوی اور لائق سواری کی ہون اور چہوڑ دو اونکو پہلی تہکنی کی اور دانہ گہانس دو تا فربہ ہون اور سواری کیجاوی اون پر بعد اوسکی **ع** **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابن عباس قال لما نزل قوله تعالى ولا تقربوا مال اليتيم الا بالتي هي احسن وقوله تعالى ان الذين يأكلون اموال اليتامى ظلما الآية انطلق من كان عنده يتيم فعزل طعامه من طعامه وشرابه من شرابه فاذا فضل من طعام اليتيم وشرابه شيء حبس له حتى يأكله او يفسد فاشتد ذلك عليهم فذكروا ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فانزل الله تعالى ويسئلونك عن اليتامى قل اصلاح لهم خير وان تخالطوهم فاخوانكم فخلطوا طعامهم بطعامهم وشرابهم بشرابهم رواه ابو داود والنسائي

روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا جب اوتارا قول اللہ تعالی کا اور نہ نزدیک ہو مال یتیم کی مگر ساتہہ اوس خصلت و حالت کی کہ وہ نیک تر ہی یعنی بدیانت و امانت اور اوتارا قول اللہ تعالی کا تحقیق وہ لوگ کہ کہاتی ہین مال یتیمونکا از راہ ظلم کی آخر آیہ تک شروع کیا اون لوگون نی کہ تہی نزدیک اونکی یتیم یعنی پرورش کرتی تہی یتیمون کی پس الگ کر دیا کہانا اونکا کہانی اپنی سی اور پینا اونکا پینی اپنی سی پس جب بچ رہتا کہانی یتیم کی سی اور پینی اوسکی سی کچہہ کہہ چہوڑتی واسطی اوسکی یہانتک کہ کہاتا اوسکو یتیم پہر یا بگڑ جاتا پس دشوار ہوا یہہ یتیم کی پالنی والون پر پہر ذکیا اونہون نے یہہ یعنی دشوار ہونا امر مذکور کا روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس اوتاری اللہ تعالی نی یہہ آیہ اور پوچہتی ہین تجہسی حال یتیمونکی سی کہہ درستی کرنی یعنی ساتہہ جدا رکہنی مال کی واسطی یتیمونکی بہتر ہی یعنی ملا دینی سی اور اگر ملالو اونکی مال کو اپنی مال مین پس بہائی تمہاری ہین یعنی اور بہائی کا مال اگر بہائی کی مال مین مل جاوی اور ایکے مال مین سے دوسرے کی مال مین کچہہ چلا جاوی مضائقہ نہین پس ملا دیا پرورش کرنیوالون نی کہانا اونکا ساتہہ کہانی اپنی کی اور پینا اونکا ساتہہ پینی اپنی کی نقل کے یہہ ابو داود اور نسائی نی **ف** بعد لفظ ظلما کی باقی آیہ یون ہی انما یاکلون فی بطونہم نارا و سیصلون سعیرا اور بعد لفظ فاخوانکم کی باقی آیہ یون ہی واللہ یعلم المفسد من المصلح و لو شاء اللہ لاعنتکم حاصل یہہ لوگون پر دشوار رہتا اپنی مال کو جدا رکہنا یتیمونکی مال اسی صاحب کے اجازت دے مال کی کہلائی اور اشارہ فرمایا واللہ یعلم المفسد الخ مین طرف اسکی کہ مال ملا رو لیکن خیر خواہ یتیمون کی رہو و غافریب کر کر اونکی مال خراب کرو اللہ جانتا ہی بگاڑنیوالی اور سنوارنیوالیکو منقول ہی کہ امام محمد کا ایک شاگرد مر گیا اونہون نی اوسکی کتاب بیچ کر اوسکی تجہیز و تکفین مین خرچ کی لوگون نی وصی کہا کہ اوسنی اسکی وصیت تو کی ہی نہین تہی کیون تمنی ایسا کیا اونہون یہی آیہ پڑہی واللہ یعلم المفسد من المصلح **ع** **وعن** ابي موسى قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم من فرق بين الوالدة وولدها وبين الاخ

بین اخیہ رواہ ابن ماجۃ والدارقطنی اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو کہ جدائی ڈالی درمیان باپ اور اوسکی بیٹی کی اور درمیان دو بہائیونکی نقل کی بہہ ابن ماجہ اور دارقطنی نی ف مراد جدائی ڈالنی سی ہے بہہ ڈالنا یا بخشدینا ایک کو دونونمین سی بشرطیکہ چہوٹا ہو بیٹا یا ایک بہائی چہوٹا ہو اور احتمال ہی کہ یہہ مراد ہو کہ ایک کو دوسریکی طرف سے باتین لگاکر اپسمین جنگی اور جدائی ڈالدی ۞ مولانا

وعن عبد اللہ بن مسعود قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی بالسبی اعطی اہل البیت جمیعا کراہیۃ ان یفرق بینہم رواہ ابن ماجۃ

اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب لائی جاتی بندی قیدی ایک پہاریکو سارا گہر کا گہر یعنی بندیمین ایک گہر کی جتنی ہوتی وہ سبکی سب ایکیکو ہم مین سی دیتی اسطی کہ وہ رکہنی اسکی کہ جدائی ڈالین درمیان اونکی نقل کی بہہ ابن ماجہ نی

وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا انبئکم بشراکم الذی یاکل وحدہ ویجلد عبدہ ویمنع رفدہ رواہ رزین

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ برونکی تم مین سی یعنی معلوم کروا وون تمکو کہ برا فریق تم مین کون ہی وہ فریق ہی کہ اکہاوی تنہا اور ماری اپنی غلام کو یعنی ناحق اور بندی بخشش اپنی نقل کی یہہ رزین نی ف یعنی بندی کیسکو کہیہ حاصل یہہ کہ بری لوگ وہ ہین کہ بدخلق وبخیل ہون اور جامع صغیر مین روایت کی ابن عساکر نی معاویہ سی کہ کیا نہ خبردون مین تمکو ساتہہ بری کی لوگونمین وہ وہ ہی کہ اکہاوی تنہا اور بندی بخشش اپنی اور سفر کری تنہا اور ماری اپنی غلام کو کیا نہ خبردون مین تمکو ساتہہ بری کی اس سی وہ وہ ہی کہ بغض رکہی لوگونسی اور بغض رکہین لوگ اوس سی کیا نہ خبردونمین تمکو ساتہہ بری کی اس سی وہ وہ ہی کہ ڈرین لوگ اوسکی برائی سی اور نہ امید رکہین اوسکی بہلائی کی کیا نہ خبردون مین تمکو ساتہہ بری کی اس سی وہ وہ ہی کہ نہ بچی آخرۃ اپنی غیری دنیا کی لیی کیا نہ خبردونمین تمکو ساتہہ بری کی اس سی وہ وہ ہی کہ اکہاوی دنیا کو بوسیلہ دین کے ۞ ع

وعن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ سیئ الملکۃ قالوا یا رسول اللہ الیس اخبرتنا ان ہذہ الامۃ اکثر الامم مملوکین ویتامی قال نعم کما تکرمون تکرمون اولادکم واطعمون مما تاکلون قالوا افرایت ان نفعنا انفسنا الدنیا فقال فرس تربطہ تقاتل علیہ فی سبیل اللہ ومملوک یکفیک فاذا صلی فہو اخوک رواہ ابن ماجۃ

اور روایت ہی ابی بکر صدیق رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا بہشت مین برائی کرنیوالا اپنی غلام لونڈی سی کہا صحابہ نی یا رسول اللہ کیا نہین خبر دی آپنی ہمکو یہہ کہ یہہ امت آپکی بہت سی اکثر امتونسی باعتبار لونڈی غلام اور یتیمون کی یعنی باوجود اس کثرت کی شکل مر سبہو خوش خلقی کرنی اور بدخلقی نکرنی فرمایا ہان یعنی البتہ بہت سی باعتبار لونڈی غلام کی اور حسن خلق باوجود اس کثرت کی شکل ہی لیکن اگر تم چاہتی ہو داخل ہونا جنت مین تو احسان کرو اپر اور طرح تابدلہ بدخلقی کا ہو کہ وہ یہہ ہی پس عزیز رکہو اونکو مانند عزیز رکہنی اولاد اپنی کی یعنی رحم کیا کرو اونپر پس نہ کہو ایسی کام کو کہ اونسی نہو سکی اور ظلم زیادتی نکرو اونپر اور کہلاؤ اونکو اوسیطرہ سی کہ کہاتی ہو تم کہا صحابہ نی پس کونسی چیز نفع کرتی ہی ہمکو دنیا مین فرمایا ایک گہوڑا کہ باندہ رکہی تو اوسکو لڑا کری تو اوسپر اسکی راہ مین اور ایک مملوک کہ کفایت کری تجکو یعنی تیری امور دنیا کی سرانجام کری تا امور آخرۃ کی بافراغ ادا ہون پس جب نماز پڑہی مملوک پس وہ بہائی تیرا یعنی مسلمان بہائی ہی یا مانند بہائی تیری کی ہی پس ایسا سلوک کر اوس سی جیسا بہائی سی کرنا ہی نقل کی بہہ ابن ماجہ نی ف بہہ جو فرمایا کہ اس امت مین لونڈی غلام اور یتیم بہت ہونگی سبب اسکا یہہ ہے کہ اس امت مین جہاد بہت ہوگا بندی بہت سے پکڑی آوینگی اور لڑکو نکی باپ شہید ہونگی وہ یتیم رہ جاوینگی ۞ مولانا

باب بلوغ الصغیر وحضانتہ فی الصغر

باب ہی بیچ بیان بالغ ہونی چہوٹی لڑکی کی اور بیچ بیان پرورش اوسکی کی صغر سن مین ف یعنی اسمین بیان ہی اسکا کہ علامت اور حد لڑکی اور لڑکیکے بالغ ہونیکی کیا ہی اور بیان ہے اسکا کہ کیکی پرورش کرنیکا حق کسکو پہنچتا ہی جانا چاہیی کہ بالغ ہونا لڑکی کا ہوتا ہی ساتہہ احتلام ہونیکی اور حمل رکہوانیکی اور منزل ہونیکی اور بالغ ہونا لڑکی کا ہوتا ہی ساتہہ احتلام کے اور حیض آنیکی اور حمل رہ جانیکی پہر اگر یہہ چیزین پائی جاوین تو جب پندرہ برس کا ہوگا لڑکا یا لڑکی تو بالغ کہلاوینگی فتوی اسی پر ہی اور ادنی مدت بالغ

ہوں کی مرد کی پوری بارہ برس اور عورت کی پوری نو برس ہیں پھر اگر قریب بالغ ہونیکی ہوں دونوں اور کہیں کہ بالغ ہوئی ہم تو تصدیق کیجائے دونوں کی اور رہیں دونوں مانند بالغ کی ہیں حکم میں اور حق لڑکی کی پرورش کریگا اوسکی ماں کی پس ہنی غیر جبر کرنی کی اوسپر طلاق دی گئی ہو یا نہ طلاق دی گئی ہو پھر اوسکی نانی کی پھر اگرچہ اوپر کے درجہ میں ہو پھر اوسکی دادی کی پھر اوسکی بہن کی پھر اخیافی بہن کی پھر پوتیلی بہن کی پھر اوسکی خالہ کی اسیطرح پھر اوسکی بھتیجی کی اسیطرح اور بہنا سب اولی ہیں بہتجیوں سے اور بہتجیاں اولی ہیں پھپھو سے اور شرط ہی اسمیں آزاد ہونا اونکا پس نہیں ہی حق اسمیں لونڈی کی پھر اور ام ولد کی پھر اور قیاس مانند سلسلے کے ہی یہانتک کہ سمجھنی لگی لڑکا دین کو اور جو کہ نکاح کری لڑکی کی غیر محرم سے ساقط ہو جاتا ہی حق اوسکا اور محرم سے کری تو نہیں ساقط ہوتا جیسی ماں نکاح کری لڑکی کی چچا سے اور عود کرتا ہی حق بسبب زائل ہونی اس نکاح کی کہ ساقط ہوا تہا بسبب اوسکی حق اور رہوی لڑکا تردیک ذکر کی گئی عورتوں کی یہانتک کہ کہانی ہنی لگے اور کپڑی ہنی اور استنجا کری آپ اور اندازہ کیا گیا ہی اسکا ساتہہ نو برس یا سات برس کی پہر زبردستی لی پھپھو اوسکو باپ لڑکی کی ماں اور نانی پاس ہی یہانتک کہ حائضہ ہو اور نزدیک محمد کی یہانتک کہ خواہش ہو اوسکو طرف مرد کی جیسیکہ غیر ماں اور نانی اور دادی کی پاس ہنی میں شرط ہی بہہ اور فتوی اسی پہ سی بسبب فساد زمانیکی پھر اگر عورة نہو تو حق پرورش ہی عصبات کو بحسب ترتیب کی کہ مذکور ہی میراث میں لیکن مذہب اوسی لڑکی عصبہ غیر محرم کو مانند مولی عتاقہ کی اور چچا بیٹی کی اور مذہب اوسی فاسق بی پروا کو ۞ مولانا عبد العزیز رح ۞ ملتقی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابن عمر قال عرضت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام احد وانا ابن اربع عشرة سنة فردنی ثم عرضت علیہ عام الخندق وانا ابن خمس عشرة سنة فاجازنی فقال عمر بن عبد العزیز ہذا فرق ما بین المقاتلة والذریة متفق علیہ روایت ہی ابن عمر رضی سی کہ کہا روبرو کیا گیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی جہاد میں جانی کی پہلی سال جنگ احد کی کہ سنہ تین میں ہوئی استحال میں کہ تہا میں چودہ برس کا پس رد کی گئی مجکو یعنی جہاد میں بسبب صغر کی پہر روبرو کیا گیا میں حضرت کی سال جنگ خندق کی استحال میں کہ میں پندرہ برس کا تہا پس اجازت دی مجکو یعنی جہاد میں جانیکی اسلیے کہ پندرہ برس حد بلوغ ہیں پس کہا عمر بن عبد العزیز نے کہ یہہ عمر فرق کرنیوالی ہی درمیان لڑنی والونکی اور لڑکونکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** عمر بن عبد العزیز فی جب یہہ حدیث سنی تو کلام مذکور فرمایا مراد اونکی یہہ ہے کہ جب پہنچی لڑکا پندرہ برس کو تو داخل ہو بیچ جماعت مجاہدین کے اور لکہا جاوی نام اوسکا دفتر میں اور جواز عمر کو نہ پہنچی وہ شمار کیا جاوی لڑکو میں اور اس سے معلوم ہوا کہ حد بالغ ہونیکی پندرہ برس ہیں ۞ ع ۞ ح ۞ **وعن** البراء بن عازب قال صالح النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الحدیبیة علی ثلثة اشیاء علی ان من اتاہ من المشرکین ردہ الیہم ومن اتاہم من المسلمین لم یردوہ وعلی ان یدخلہا من قابل ویقیم بہا ثلثة ایام فلما دخلہا ومضی الاجل اتوا علیا فقالوا لہ مر صاحبک فلیخرج فقد مضی الاجل فخرج فتبعتہ ابنة حمزة تنادی یا عم یا عم فتناولہا علی فاخذ بیدہا فاختصم فیہا علی وزید وجعفر فقال علی انا اخذتہا وہی بنت عمی وقال جعفر بنت عمی وخالتہا تحتی وقال زید بنت اخی فقضی بہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم لخالتہا وقال الخالة بمنزلة الام وقال لعلی انت منی وانا منک وقال لجعفر اشبہت خلقی وخلقی وقال لزید انت اخونا ومولانا متفق علیہ اور روایت ہی براء بن عازب سی کہا صلح کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دن حدیبیہ کی تین چیزون پر اسپر کہ جو آوی حضرت کی پاس مشرکونمیں سی پہیر دین اوسکو اونکی طرف اور جو آوی مشرکونکی پاس مسلمانونمیں سی پہیر دین مشرک اوسکو اور صلح کی اسپر کہ آوین حضرت مکہ میں اگلی سال یعنی مہینہ سی اور قضا کرین عمرہ اپنا اور ٹہیرین وہیں تین دن یعنی طاعت استراحت کی پس جب داخل ہوئی حضرت مکہ میں یعنی سال آیندہ اور ہو چکی مدت معینہ یعنی تین روز ارادہ کیا نکلنی کا حضرت نے یعنی کہ سی پاس گئے اونکے پیچہی بیٹی حمزہ کی پکارتی ہوئی اے چچا میرے اے چچا میرے پس لیا اوسکا علی رضی نے کیا پکڑنی اوسکی کا حضرت علی رضی نے پس پکڑ لیا ہاتہہ اوسکا پس جہگڑی پہر پرورش کی بیٹی حمزہ کی علی اور زید اور جعفر پس کہا حضرت علی رضی نے میں پہلی لیا اسکو اور وہ بیٹی میری چچا کی یعنی پس میں حق ہون اوسکا اور کہا حضرت جعفر نے کہ یہہ بیٹی ہی میرے چچا کی اور خالہ اسکی میری نکاح میں ہی اور کہا زید نے بہتیجی میری ہے

پس حکم فرمایا ساتھ یعنی بیٹی حمزہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی خالہ اوسکی کی کہ جعفر کی نکاح مین تہین اور فرمایا کہ خالہ بمنزلہ مان کی ہی اور فرمایا واسطی حضرت علی کی کہ تو مجھسی ہے اور مین تجھسی ہون یعنی مجھہ مین اور تم مین کمال اختلاط ہے اور فرمایا واسطی جعفر کی کہ مشابہ ہی تو پیدایش میری مین اور خلق میری مین اور فرمایا زید کو کہ تو بھائی ہمارا ہی اور محب ہمارا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حدیبیہ نام ہی ایک جگہہ کا قریب مکہ کی جدہ کی طرف نو کوس یا دس کوس پس حضرت بنیت عمرہ کی مکہ کو تشریف لی چلی تہی جب حدیبیہ مین پہنچی تو مشرکون نی مکہ مین خبر آنی دیا اور صلح اسطرح ہوئی جیسیکہ ذکر کی گئی اور بیان مفصل اسکا باب جہاد مین ہوگا انشاء اللہ تعالی اور حضرت حمزہ چچا تہی حضرت کی اور دودہ شریک بہائی ہی تہی کہ حضرت اور حضرت حمزہ نی ثویبہ ابو لہب کی لونڈی کا دودہ پیا تہا اسلیی حضرت حمزہ کی بیٹی نی حضرت کو چچا کہا اور حضرت جعفر بہائی تہی حضرت علی کی دس برس بڑی تہی حمزہ مین اور زید مین ثابت غلام آزاد اور متبنی تہی حضرت کی اور حضرت نی حضرت حمزہ اور زید مین بہائی چارہ کروایا تہا مانند اور صحابہ کی اسلیی یدنی حضرت حمزہ کی بیٹی کو بہتیجی کہا پس یہہ سب صاحب جہگڑی آپسمین کہ ہر ایک چاہتا تہا پرورش کرنا حضرت حمزہ کی بیٹی کا پس حضرت نی اونکی پرورش کرنیکی لیی خالہ کو حکم فرمایا اور ان تینون صاحبونکی تسلی اور خوش کرنیکی لیی کلمات مذکورہ فرمائی تا آزردہ نہون ؛ ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عبد اللہ بن عمرو ان امراۃ قالت یا رسول اللہ ان ابنی ھذا کان بطنی لہ وعاء وثدی لہ سقاء وحجری لہ حواء وان اباہ طلقنی واراد ان ینزعہ منی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت احق بہ مالم تنکحی رواہ احمد وابو داود

روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اوسنی اپنی باپ سی یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبد اللہ بن عمرو سی یہہ ایک عورۃ نی کہا یا رسول اللہ تحقیق بیٹا میرا یہہ تہا پیٹ میرا واسطی اوسکی باسن یعنی مدت تک پیٹ مین رہا اور تہی چہاتی میری واسطی اوسکی مشک یعنے مدت تک اوسنے دودہ پیتا رہا اور گود میری اوسکو لیی رہی ہی گہیری ہوئی یعنی مدت تک گود مین پلا اور تحقیق باپ اوسکی نی طلاق دی مجکو اور ارادہ رکہتا ہی جہین لے نی اوسکیتا مجھسی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تو لائق تری ساتہہ پرورش کرنی اوسکی کی جب تک کہ نہ نکاح کری تو کسی سے نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی **ف** کہا طیبی نی کہ شاید یہہ لڑکا سن تمیز کو نہ پہنچا ہوگا اسلیی مان کو حکم کیا اوسکی پرورش کرنیکا اور حدیث مابعد مین جو لڑکی کو اختیار دیا تہا وہ سن تمیز کو پہنچ چکا تہا اور جب تک کہ نہ نکاح کرے تو الخ یہہ حدیث مطلق ہی اور علمانی مقید کیا ہی ساتہہ نکاح کرنی غیر محرم کے یعنی لڑکی کی غیر محرم سی اگر مان وغیرہ نکاح کرلی تو پہر اوسکو حق پرورش نہین رہتا اور اگر محرم سی کری جیسی لڑکی کی کی چچا سی تو اوسکو حق پرورش رہتا ہی بسبب قیام شفقت کی ؛ ح ؛ **وعن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر غلاما بین ابیہ وامہ رواہ الترمذی ؛ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اختیار دیا لڑکی کو درمیان اوسکی باپ کے اور مان اوسکی کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی اختیار دیا کہ چاہی باپ پاس رہ اور چاہہ مان پاس اور یہہ لڑکا سن بلوغ کو پہنچ گیا تہا اسلیی اوسکو اختیار دیا اور یہہ حضانت کی قبیلہ سی نہ تہا اور پہلی حدیث مین جو ذکر لڑکی کا گذرا وہ صغیر سن تہا اور تمیز نہ رکہتا تہا اور وہ حضانت کی قبیلہ سی تہا پس مقدم کیا مان کو حضانت مین اور حضانت مین لڑکی کو اختیار نہین ہمارے نزدیک اور امام شافعی کے نزدیک ہی ؛ ح ؛

وعنہ قال جاءت امراۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ان زوجی یرید ان یذھب بابنی وقد سقانی ونفعنی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھذا ابوک وھذہ امک فخذ بید ایھما شئت فاخذ بید امہ فانطلقت بہ رواہ ابو داود والنسائی والدارمی ؛ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا آئی ایک عورۃ پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ خاوند میرا ارادہ رکہتا ہی کہ لی جاوی بیٹی میری مجکو اور حال یہہ ہے کہ پلایا مجکو اور نفع دیا ہی مجکو یعنی اس عمر کو پہنچا ہی کہ منتفع ہوتی ہون اوسکی خدمت سی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ یہہ باپ تیرا ہی اور یہہ مان تیری ہی پس پکڑ لی ہاتہہ ان دونون مین سے جسکا چاہی پس پکڑا ہاتہہ مان اپنی کا پس لیگئی

اوسکو نقل کی ہیہ ابو داود اور نسائی اور دارمی نے **الفصل الثالث** وفصل تیسری **عن** ہلال بن اسامۃ عن ابی میمونۃ سلیمان مولی لاہل المدینۃ قال بینما انا جالس مع ابی ہریرۃ جاءتہ امراۃ فاربسیۃ معہا ابن لہا وقد طلقہا زوجہا فادعیاہ فرطنت لہ تقول یا اباہریرۃ زوجی یرید ان یذہب بابنی فقال ابوہریرۃ استہما علیہ فرطن لہما یذلک فجاء زوجہا وقال من یحاقنی فی ابنی فقال ابوہریرۃ اللہم انی لا اقول ہذا الا انی کنت قاعدا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتتہ امراۃ فقالت یا رسول اللہ ان زوجی یرید ان یذہب بابنی وقد نفعنی وسقانی من بیر ابی عنبۃ وعند النسائی من عذب الماء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استہما علیہ فقال زوجہا من یحاقنی فی ولدی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا ابوک وہذہ امک فخذ بید ایہما شئت فاخذ بید امہ رواہ ابوداود والنسائی والدارمی

روایت ہی ہلال بن اسامہ سی کہ نقل کی ابی میمونہ سی کہ نام اوسکا سلیمان آزاد کیا ہوا اسکا مدینہ والونمین سی تہا کہا اوسوقت مین تہا ہوا تہا ساتہہ ابوہریرہ کی اونکی پاس ایک عورۃ فارس کی ہنسی والی اوسکی ساتہہ تہا بیتا اوسکا حال آنکہ طلاق دی تہی اوسکو اوسکی خاوند نی پس دعوی کیا خاوند نی اوس لڑکیکا پس ہاتہین لیں اوس عورۃ نی فارسی مین ابوہریرہ کہتی تہی ای ابوہریرہ خاوند میرا ارادہ رکہتا ہی یہہ کہ لیجاوی میری بیٹی کو پس کہا ابوہریرہ نی قرعہ ڈالو اسپر فارسی مین کلام کیا ابوہریرہ نی اوس عورۃ سی ساتہہ اس مطلب کے پہر آیا خاوند اوسکا اور کہا کون جہگڑتا ہی مجہسی ہیچ مقدمہ بیٹی میری کی پس کہا ابوہریرہ نی یا الٰہی تحقیق مین نہین کہتا یہہ یعنی اپنی طرفسی مگر کہ تحقیق تہا مین بیتہا پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس آئی حضرت کی پاس ایک عورت اور کہا یا رسول اللہ تحقیق خاوند میرا ارادہ رکہتا ہی یہہ کہ لیجاوی بیٹی میری کو حال آنکہ نفع دیتا ہی وہ مجکو اور پلاتا ہی مجکو پانی ابوعنبہ کی کنوین سی اور کتاب نسائی مین یون ہی کہ پلاتا ہی مجکو میٹہا پانی کہ باہر شہر کی دور ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قرعہ ڈالو اسپر پس کہا خاوند اوسکی نی کون ہی جہگڑتا ہی مجہسی میری لڑکی کی مقدمہ مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اوس لڑکی کو کہ یہہ ہی باپ تیرا اور یہہ ہی ماں تیری پس پکڑلی ہاتہہ اون دونونمین سی جسکا چاہی پس پکڑا اوسنی ہاتہہ اپنی ماں کا نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی اور دارمی نی **ف** ابوہریرہ نی جو فارسی مین کلام کیا اس سی معلوم ہوا کہ بعضے صحابہ بسبب اختلاط عجمیون کی کچہہ زبان اونکی سیکہہ گئی تہی اور یہہ لڑکا بہی بالغ تہا اور بالغ کو اختیار ہی چاہی الگ ہی چاہی ماں باپ کے پاس پس اوسکو حضرت نی اختیار دیا اوسنی ماں کی پاس رہنا اختیار کیا اور دلیل اوسکی بالغ ہونی پر یہہ ہی کہ انتہا دور سی پانی لاتا تہا اور غیر بالغ نادان ہوتا ہی اوسکو کنوی پر جانی سی منع کیا کرتی ہین اکثر کہ خوف ہوتا ہی اوسکی گر پڑنیکا واللہ اعلم ع

کتاب العتق

کتاب ہی بیچ بیان آزاد کرنی غلام کے

ف شرط آزاد کرنیکی یہہ ہی کہ آزاد کرنیوالا آزاد اور بالغ اور عاقل اور مالک ہو اور آزاد کرنا غلام کا مستحب ہے اور کبہی ہوتا ہی گناہ جیسکہ جب ظن غالب ہو اوسکو کہ آزاد کرونگا اوسکو تو دار الحرب مین چلا جاویگا یا مرتد ہو جاویگا یا خوف ہو چوری اور قصاص کی کا اور کبہی ہوتا ہی آزاد کرنا واجب کفارہ کی اور کبہی ہوتا ہی مباح مانند آزاد کرنیکی زید کی خاطر سی یا زید کی ثواب پہنچانی کی لیی اور عبادۃ وہ آزاد کرنا ہوتا ہی کہ ہو خالصا للہ ع

الفصل الاول فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعتق رقبۃ مسلمۃ اعتق اللہ بکل عضو منہ عضوا من النار حتی فرجہ بفرجہ متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آزاد کریگا بندہ مسلمان آزاد کریگا اللہ یعنی نجات دیگا بدلی ہر عضو بردی کی عضو آزاد کرنیوالی کو آگ دوزخ سی یہانتک کہ ستر اوسکی بدلے ستر اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بردہ مسلمان قید اسلام کی اسلیی لگائی کہ ثواب اوسکا زیادہ ہو اور ستر کو خاص اسلیی ذکر کیا کہ وہ جگہ زنا کی ہی کہ وہ اکبر کبائر ہی

بعد شرک کی پس فرمایا کہو اوسکو بہی اللہ تعالی نجات دیتا ہی اور بعضی عالمون نی لکہا ہی کہ اس سی سمجہا جاتا ہی کہ غلام جو آزاد کری تو چاہیی کہ خصی یا ستر
کرتا ہوا نہو اور عورۃ عورۃ کو آزاد کری اور مرد مرد کو پس یہہ اول ہی ع **وعن** ابی ذر قال سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای العمل افضل
قال ایمان باللہ وجہاد فی سبیلہ قال قلت فای الرقاب افضل قال اغلاھا ثمنا وانفسھا عند اھلھا قلت فان لم افعل
قال تعین صانعا او تصنع لاخرق قلت فان لم افعل قال تدع الناس من الشر فانھا صدقۃ تصدق بھا علی نفسک متفق علیہ
اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا پوچہا میںی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کونسا عمل بہتر ہی فرمایا ایمان لانا ساتہہ اللہ کی اور جہاد کرنا اوسکی راہ مین
کہا ابو ذر نی کہ کہا میںی کونسا بردہ آزاد کرنا بہتر ہی فرمایا وہ کہ مہنگا ہو مول مین اور بہت پیارا ہو نزدیک مالک اوسکی کی کہا میںی اگر کر سکون مین یعنی ازراہ عجز
ازراہ کسل فرمایا مدد کر کام کرنیوالی کی یا بنا دی مے اوسطی اوسکی کہ نہین بنا جانتا کہا میںی پس اگر نہ کر سکونمین فرمایا چہوڑ تو لوگون کو برائی سی پس تحقیق یہہ خصلت
خیر ہی کہ خیر کرتا ہی تو ساتہہ اوسکی اپنی نفس پر نفل کی یہہ بخاری اور مسلم فی **ف** ایمان کا بہتر ہونا تو ظاہر ہی کہ بغیر اوسکی کوئی عمل مقبول
ہی نہین اور جہاد بہتر ہی باعتبار اسکی کہ سبب ہی تقویت دین اور غلبہ مسلمانونکا اور نماز و روزہ افضل ہی اور وجوہ کر یا مراد جہاد سی مطلق مشقت
اوٹہانی ہی کہ شامل ہی اوس جہاد کو بہی اور طاعات کو بہی یعنی نفس پر مشقت اوٹہاوی ساتہہ کرنی مامورات کی اور بچنی منہیات کی کہ اوسکو جہاد
اکبر فرمایا ہی پس حاصل جواب کا یہہ ہوگا کہ بہترین اعمال ہی ایمان لانا اور عمل کرنا بمقتضای اوسکی جیسکہ فرمایا قل آمنت باللہ ثم استقم اور مدد
کام کرنیوالیکی مراد کام سی یہان وہ چیز ہی کہ آدمی کی سبب معاش کی ہو داخل ہی اسمین حرفہ اور تجارۃ یعنی مدد کر اوس کام کرنیوالیکی کہ نہ کافی
ہو کسب اوسکا اوسکی عیال کو یا ضعیف و عاجز ہو کام کرنی مین اور یا بنا دی الخ یعنی کار و پیشہ اوسکی لیی کار و پیشہ نہین سکتا اور چہوڑ تو الخ یعنی سیکو برائی
پہنچانا یہہ برائی پہنچانی ہی خیر کرنی ہی خصوصا وقت قدرت کی ہدی پر **ص** مراز خیر تو امید نیست شر مرسان ۱۲ اور ظاہر عبارت یون تہا کہ فرماتی یہہ
بہی خیر ہی کہ خیر کرتا ہی تو ساتہہ اوسکی لوگونپر لیکن چونکہ خیر کرنی لوگونسی حقیقت مین خیر کرنی اپنی پر ہی کہ فائدہ اوسکا اوسیکو پہنچتا ہی اسطرح فرمایا کہ خیر
کرتا ہی ساتہہ اوسکی اپنی نفس پر ۱۲ ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** البراء بن عازب قال جاء اعرابی الی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقال علمنی عملا یدخلنی الجنۃ قال لئن کنت اقصرت الخطبۃ لقد اعرضت المسئلۃ اعتق النسمۃ
وفک الرقبۃ قال اولیسا واحدا قال لا عتق النسمۃ ان تفرد بعتقھا وفک الرقبۃ ان تعین فی ثمنھا والمنحۃ الوکوف والفیء علی
ذی الرحم الظالم فان لم تطق ذلک فاطعم الجائع واسق الظمآن وامر بالمعروف وانہ عن المنکر فان لم تطق ذلک فکف لسانک
الا من خیر رواہ البیہقی فی شعب الایمان روایت ہی براء بن عازب سی کہ کہا آیا ایک گنوا پس نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی اور کہا سکہلا میںی مجکو کوئی عمل کہ داخل کری بہشت مین یعنی ابتدا نجات پا ئی ہو ونکی ساتہہ فرمایا اگر کوتاہی کی تو فی بیان کرنی مین تحقیق
پہیلا و کیا تو نی سوال کو یعنی اگرچہ کلام مختصر کیا و لیکن سوال اور طلب بڑی لمبی چوڑی کی یعنی بڑی بات پوچہی کہ وہ داخل ہونا بہشت کا ہی بعد از ان تعلیم
کیا اوسکو وہ عمل آزاد کر جان کو یعنی بردی کو اور خلاص کر ذی کو کہا اعرابی نی کیا نہین دونون ایک یعنی آزاد کرنا جان کا اور خلاص کرنا بردی کا
کیا ایک نہین فرمایا نہین آزاد کرنا جانکا یہہ ہی کہ تنہا اور مستقل ہو وی تو ساتہہ آزاد کرنی اوسکی کی اور خلاص کرنا بردی کا یہہ ہی کہ مدد کری تو اوسکی
موالی مین اور دی منحہ شیر دار اور مہربانی اور احسان کرنا تیدار ظالم پر کہ تجہہ ظلم کرتا ہو پس اگر نہ کر سکی تو یہ پس کہلا کچہہ بہوکی کو اور پلا پیاسیکو اور حکم کر
ساتہہ اچہی چیز کی اور منع کر بری چیز سی پہر اگر نہ کر سکی تو یہہ پس بند کر اپنی زبان کو یعنی سب چیز و نسی سوا بہلائی کی نقل کی یہہ بیہقی فی شعب الایمان
مین **ف** فرمایا نہین الخ حاصل یہ کہ آزاد کرنا جان کا یہہ ہی کہ تو خود اپنی بردی کو آزاد کری اور خلاص کرنا بردی کا یہہ ہی کہ اوسکی بردی کی آزاد ہونے

مین سعی کری کہ مدد کری اوسکی مول دینی مین یعنی ایک غلام کو اوسکی مالک فی لکہدیا کہ جب تو اتنی روپی مجکو ادا کردی گا تو آزاد ہی اوس غلام کو کہتی ہین مکاتب اوس غلام کو پیسا دینا تا کہ اپنی مالک کو ادا کری یہہ ہی سعی کرنی اور کی بردی کی آزاد ہونی مین اور منحہ سی مراد ہی اونٹنی یا بکری کہ محتاج کو دیتی ہین تا کہ اوسکی دودہ پشم سی منتفع ہو اور رکوف کہتی ہین بہت دودہ والی کو پس بند کر تو زبان اپنی الخ اور مانند اسکی ہی یہہ حدیث من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیصمت اور مراد بہلائی سی وہ چیز ہی کہ جسمین ثواب ہو پس اسصورت مین مباح بہلائی نہین اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد بہلائی سی یہان وہ چیز ہی کہ مقابل ہی برائی کی پس اسصورت مین بہلائی شامل ہی مباح کو بہی والا نہین مستقیم ہوگا حصر ش ع ✦ مولانا **وعن** عمرو بن عبسۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من بنی مسجدا لیذکر اللہ فیہ بنی لہ بیت فی الجنۃ ومن اعتق نفسا مسلمۃ کانت فدیتہ من جہنم ومن شاب شیبۃ فی سبیل اللہ کانت لہ نورا یوم القیمۃ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی عمرو بن عبسہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ بناوی مسجد یعنی چہوٹی یا بڑی تا کہ ذکر کیا جاوی اللہ کا اوسمین یعنی نہ نام ونمود کی لیی بنایا جاتا ہی اوسکی لیی محل بر ابہشت مین اور جو شخص کہ آزاد کری ایک نفس مسلمان کو ہوگا وہ نفس بدلہ اوسکا آگ دوزخ سی یعنی سبب خلاصی اوسکی کا آگ دوزخ سی اور جو شخص کہ بوڑہا ہو بوڑہا ہونا اللہ کی راہ مین یعنی جہاد مین یا حج مین یا طلب علم مین یا اسلام مین جیسیکہ ایک روایت مین ہی ہوگا وہ بڑہاپا اوسکی لیی نور روز قیامت کی یعنی نجات پاویگا بسبب اوسکی تاریکیون اوسدن کی سی نقل کی یہہ صاحب مصابیح فی شرح السنہ مین ف یعنی ساتہہ اسناد اپنی کی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ مشکوۃ کی مصنف فی نہین پائی یہہ حدیث سوای شرح السنہ کی اور حدیث کی کتابون مین ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** الغریف بن الدیلمی قال اتینا واثلۃ بن الاسقع فقلنا حدثنا حدیثا لیس فیہ زیادۃ ولا نقصان فغضب وقال ان احدکم لیقرأ ومصحفہ معلق فی بیتہ فیزید وینقص فقلنا انما اردنا حدیثا سمعتہ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صاحب لنا اوجب یعنی النار بالقتل فقال اعتقوا عنہ یعتق اللہ بکل عضو منہ عضوا من النار رواہ ابو داود روایت ہی غریف بیٹی دیلمی کی سی کہ کہا آیا مین واثلہ بیٹی اسقع کی پاس اور کہا مینی کہ بیان کر مجکو ایک حدیث کہ نہو اوسمین زیادتی اور نہ کمی پس غصہ ہوئی واثلہ اور کہا کہ تحقیق ایک تمہارا پڑہتا ہی قرآن یعنی شب و روز حال آنکہ قرآن اوسکا لٹکا ہوا ہوتا ہی اوسکی گہر مین یعنی جب شبہ واقع ہو کہین تو دیکہہ بہی سکتا ہی اوسمین اور باوجود اسکی زیادتی کمی ہو جاتی ہی یعنی پڑہنی مین ازراہ سہو اور غلطی کی پس ہونا کمی زیادتی کا ضرور ہی کہ واقع ہوتی ہی باوجود ضبط و تکرار کی پس کہا ہمنے سوای اسکی نہین کہ ارادہ کیا تہا ہمنی حدیث کا کہ سنا ہو تمنی اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی پس کہا واثلہ نی کہ آئی ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیچ مقدمہ ایک یار اپنی کی کہ واجب کیا تہا اپنی نفس پر یعنی آگ دوزخ کی کو بسبب قتل کرنی کی یعنی اپنی تئین یا کسی اور کو عمدا پس فرمایا حضرت نی آزاد کرو اوسکی طرفسی یعنی غلام آزاد کریگا اللہ بدلی ہر عضو اوس قاتل کا آگ سی نقل کی یہہ ابو داود نی ف غصہ ہوئی واثلہ الخ واللہ رضا یہہ سمجہی تہے کہ مراد غریف کی یہہ ہی کہ الفاظ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعینہ روایت کرین اوسپر وہ غصہ ہوئی اور کلام مذکور کہا پس غریف نی کہا کہ مراد ہماری یہہ ہی کہ روایت کر و حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ معنی اوسکی متغیر نہون اگرچہ الفاظ مین کچہہ کمی زیادتی ہو جائی اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی روایت کرنا حدیث کا ساتہہ معنون کی گو کہ الفاظ مین تفاوت ہو ع **وعن** سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصدقۃ الشفاعۃ یہا تفک الرقبۃ رواہ الیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی سمرہ بیٹی جندب کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین صدقہ کا سفارش کرنی ہی کہ بسبب اوسکی خلاص کیا جاوی گردن نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف یعنی کسی کی غلام کو آزاد کروا دینا سفارش کر کر یا کوئی اپنی غلام کو قتل کیا چاہتا ہو یا مارتا ہو واوسکو

بچا دینا اور چھڑا دینا سفارش کرکے بہترین صدقہ کا ہی ع **باب اعتاق العبد المشترک وشری القریب والعتق فی المرض**
ہی بیچ بیان اوکے غلام مشترک کی اور خریدکرنی قرابتی کی اور آزاد کرنی کی بیماری کی حالت مین ف آزاد کرنی غلام مشترک کی یعنی اگر ایک غلام مشترک ہو دو
آدمیونمین مثلاً اور ایک شریک حصہ اپنا آزاد کردی تو دوسرا کیا کری اور اختلاف ہوا ہی اسمین درمیان ابو حنیفہ اور صاحبین کے کہ آزاد کرنا متجزی ہوتا ہی یا نہین
آدھا آزاد ہوا اور آدھا غلام رہی یا نہین امام ابو حنیفہ تو کہتی ہین کہ متجزی ہوتا ہی اور صاحبین کہتی ہین کہ متجزی نہین ہوتا اور متفرع ہوتی ہین اس اختلاف پر احکام
مذکور ہونگی آگی اور خریدکرنی قرابتی کی کہ قرابتی بجز خریدکرنی کی آزاد ہوجاتا ہی بغیر اسکی کہ یہہ آزاد کری لیکن اختلاف اسمین ہے کہ مراد قرابتی سی کون ہے
بیان اسکا بھی آگی آوی گا اور آزاد کرنیکی بیماری مین کہ بیمار مین آزاد کری تو حکم اوسکا کیا ہی اسکا بیان بھی آگی ہوگا ع **الفصل الاول**
فصل پہلی **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعتق شرکا لہ فی عبد وکان لہ مال یبلغ ثمن العبد
قوم العبد علیہ قیمۃ عدل فاعطی شرکاءہ حصصھم وعتق علیہ العبد والا فقد عتق منہ ما عتق متفق علیہ
روایت ہی ابن عمر رضی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آزاد کری حصہ اپنا غلام مین اور ہو واسطی آزاد کرنیوالی کی مال کہ پہنچا ہو
غلام کو یعنی قیمت باقی اوسکی کو قیمت کیا جاوی غلام یعنی باقی غلام اوسپر قیمت انصاف کی یعنی برابر بغیر کمی زیادتی کی پس دی جاوین اوسکی شریکون کو
حصی اونکی اور آزاد ہوا سپر غلام اور اگر نہین مال اوسکی پاس پس تحقیق آزاد ہوا اوس سی جو کہ آزاد ہوا یعنی اور حصی شریکون کی مملوک ہین نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی ف ظاہر اسحدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ اگر معتق غنی ہو تو حصہ پہیردی شریک کا اور آزاد ہوجاویگا غلام اوسپر اور اگر معتق مفلس
ہو تو جسقدر آزاد ہوا آزاد ہی اور جو کچھہ آزاد ہوا غلام ہی اور آزادی اور بندگی متجزی ہوتی ہین اور تکلیف نہ دیا جاوی شریک ساتھہ آزاد کرنی حصی
اپنی کی اور استسعا نکیا جاوی غلام اور یہہ مذہب امام شافعی کا ہی اور مذہب امام اعظم کا باوجودیکہ قائل ہین وہ ساتھہ تجزی آزادی اور بندگی
کی یہہ ہی کہ اگر معتق غنی ہو تو حصہ شریک کا پہیردی یا استسعا کری شریک غلام سی یا آزاد کردی غلام کو اور اگر مفلس ہو تو حصہ شریک کا نہین پہیرنا آتا
لیکن شریک یا استسعا کرنی یا آزاد کردی اور ولا رد دونون کی لی ہی اور صاحبین کہتی ہین کہ حالت تونگری مین معتق حصہ پہیردی شریک کا اور حالت
مفلسی مین استسعا کری شریک غلام سی اور ولا معتق کی لی ہوتا ہی بسبب نہ متجزی ہونی آزادی کی اور معنی استسعا کی یہہ ہین کہ غلام تکلیف دیا جاوے
ساتھہ کمانی مال کی اور حاصل کرنی قیمت کی شریک کی لی اور بعضون نی کہا کہ خدمت کری غلام شریک کی بقدر اوسپر کی کہ اوسکی ملک ہے اوسمین ج
وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعتق شقصا فی عبد اعتق کلہ ان کان لہ مال فان لم یکن لہ
مال استسعی العبد غیر مشقوق علیہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ جو شخص کہ آزاد کری حصہ اپنا غلام مین آزاد
کیا گیا کل اوسکا یعنی معتق پر اگر ہو واسطی اوسکی مال یعنی اسقدر کہ پہنچی قیمت باقی غلام کی کو پس حصہ پہیردیگا اوسکا پس اگر نہو واسطی اوسکی مال اسعی کروایا جاوے
غلام یعنی بیچ خریدنی اوسکی کہ آزاد ہوئی اسحالہ یعنی کہ نہ مشقت ڈالی جاوی اوسپر یعنی نہ تکلیف دیا جاوی ساتھہ اوسکی کہ دشوار ہو اوسپر نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی ف صاحبین کا عمل اسپر ہے **وعن** عمران بن حصین ان رجلا اعتق ستۃ مملوکین لہ عند موتہ لم یکن لہ
مال غیرھم فدعا بھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجزاھم ثلاثۃ اثلاثا ثم اقرع بینھم فاعتق اثنین وارق اربعۃ وقال لہ قولا شدیدا
رواہ مسلم وروی النسائی عنہ وذکر لقد ھممت ان لا اصلی علیہ بدل وقال لہ قولا شدیدا وفی روایۃ ابی داود قال لو شھدتہ
قبل ان یدفن لم یدفن فی مقابر المسلمین اور روایت ہی عمران بن حصین سی یہہ کہ ایک شخص نی آزاد کیی چھہ غلام اپنی وقت مرنی اپنی کی نہ تہا واسطے
اوسکی مال سوا ان اون غلامون کی پہر بلایا اون غلامون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور حصی کیی اونکی تین پہر قرعہ ڈالا درمیان اونکی پس آزاد

کیمی دوا در غلام رکھی چار اور فرمایا آزاد کرنیوالیکی حق مین کلام سخت یعنی عتاب کا نقل کی یہہ مسلم فی اور نقل کی یہہ نسائی فی عمران سی اور ذکر کیا اس عبارۃ کو کہ البتہ تحقیق قصد کیا تہا میں یہہ کہ نہ پڑہونمین نماز جنازہ اوسپر بجائی اس عبارت کی وقال لہ قولا شدیدا اور بیچ روایت ابی داود کی یون ہی کہ فرمایا حضرت نی یعنی واسطی تہدید وتنبیہ کی کہ اگر حاضر ہوتا مین اوسکی جنازہ پر پہلی دفن کی تو نہ دفن کیا جاتا مسلمانونکی مقبری مین **ف** آزاد کیی دوالخ یعنی حکم کیا کہ دو انمین آزاد ہین اور چار غلام ہین اور اس سی معلوم ہوا کہ آزاد کرنا مرض الموت مین جاری ہوتا ہی تہائی مال مین بسبب متعلق ہونی حق وارثون کی ساتھ مال اوسکی کی اور اسیطرح وصیت اور تصدق اور ہبہ اور مانند انکی کی جاری ہوتی ہین تہائی مال مین اور کہا زین العرب نی کہ یہہ حکم حضرت نی اسلیی کیا کہ اکثر غلام انکی زنگی ہوتی تہی اور وہ مساوی ہوتی تہی قیمت مین کہا نووی نی کہ کہا ابو حنیفہ نخعی کہ آزاد ہوگا ہر ایک سے تہائی حصہ اور سعی کروایا جاوی باقی مین اور حضرت نی اوس شخص پر جو غصہ فرمایا بسبب مکروہ جاننی اس فعل اوسکی کہ کرسو اسطی سب غلامونکو آزاد کیا اور رعایت وارثون کی نکی اسلیی جاری کیا اوسکو تہائی سی بسبب شفقت ورحم کی یتیمون پر اور اس سی معلوم ہوا کہ میت کو فعل نامشروع وظلم پر بد کہہ سکتی ہین اور یہہ جو وارد ہوا ہی اذکروا موتاکم بالخیر یہ غیر اس صورت کی ہی ع ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجزی ولد والدہ الا ان یجدہ مملوکا فیشتریہ فیعتقہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین بدلا اوتار سکتا کوئی لڑکا اپنی باپ کی احسان کا اسطرح سی کہ پاوی اوسکو غلام پس خرید کری اوسکو اور آزاد کردی اوسکو نقل کی یہہ مسلم فی **ف** ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ باپ بجز وخریدنی کی آزاد نہین ہوتا جب آزاد کری تو آزاد ہوتا ہی اصحاب ظواہر کا یہی مذہب ہی اور جمہور یہہ ہین کہ بمجرد ملک مین آنی کی آزاد ہوجاتا ہی اور حدیث کہ اول دوسرے فصل مین آتی ہی صریح ہی اسمین اور احادیث کی یہی یہی معنی ہین کہا مظہری کہ **فا** فیعتقہ مین سببیۃ کی لیی ہی یعنی آزاد کری اوسکو بسبب خریدنی اوسکے پس نہین احتیاج ہی بعد خریدنی کی اس کہنی کی کہ آزاد کیا یعنی بلکہ آزاد ہوجاتا ہی ساتہہ نفس خریدنی کی ع ع **وعن** جابر ان رجلا من الانصار دبر مملوکا لم یکن لہ مال غیرہ فبلغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال من یشتریہ منی فاشتراہ نعیم بن النحام بثمان مائۃ درہم متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم فاشتراہ نعیم بن عبد اللہ العدوی بثمان مائۃ درہم فجاء بہا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدفعہا الیہ ثم قال ابدء بنفسک فتصدق علیہا فان فضل شیء فلاہلک فان فضل عن اہلک شیء فلذی قرابتک فان فضل عن ذی قرابتک شیء فہکذا وہکذا یقول فبین یدیک وعن یمینک وعن شمالک اور روایت ہی جابر سے یہہ ایک شخص نی انصار مین سے مدبر کیا غلام کو اور نہ تہا اوسکا پاس مال سوا اوس غلام کے پس پہنچی یہہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا کون شخص ہے کہ خریدی اوسکو مجہ پس خریدا اوسکو نعیم بن نحام نی بدلی آٹہہ سو درہم کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین یون ہی پس خریدا اوسکو نعیم بن عبد اللہ عدوی نی آٹہہ سو درہم کو پس لایا نعیم آٹہہ سو درہم روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس دیی حضرت نی وہ درہم اوس شخص کو پہر فرمایا خرچ پہلی اپنی جان پر پس ثواب حاصل کر بسبب اوسکی پہر اگر بچ رہی کچہہ پس خرچ کر اپنی اہل وعیال پر پس اگر بچ رہی اہل وعیال تیری سی کچہہ پس اسطی ناقی دارون تیری کی ہی پہر اگر بچ رہی ناقی دارون تیری سی کچہہ پس اسطرح اور اسطرح کہتا ہی راوی یعنی تفسیر کرتا ہی اسطرح اور اسطرح کی خرچ کر آگے اپنی اور دائین اپنی اور بائین اپنی یعنی سردے سامنو کو آگی اور دائین اور بائین تیری جمع ہون **ف** مدبر اوسی کہتی ہین کہ کوئی شخص اپنی غلام کو کہی کہ بعد مرنی میری کی یہہ آزاد ہی پس ایسی غلام کا بیچنا امام شافعی اور امام احمد کی نزدیک جائز ہی بنا بر ظاہر احادیث کی اور امام اعظم رح فرماتی ہین کہ مدبر دو طرح کا ہوتا ہی ایک مدبر مطلق اور دوسرا مدبر مقید مدبر مطلق وہ غلام ہی کہ کہی مالک اوسکا کہ بعد مرنی میری یہہ آزاد ہی اور مدبر مقید وہ غلام ہی کہ کہی مالک اوسکا کہ اس بیمار یمین اگر مین مر گیا تو یہہ آزاد ہی پس مدبر مطلق کا حکم یہہ ہے کہ نہین جائز مالک کو نکالنا اوسکا اپنی ملک سی مگر ساتہہ آزاد کرنی کی یعنی نہ بیچنا اوسکا درست ہے اور نہ ہبہ کرنا لیکن آزاد کرنا اوسکا درست ہے اور جائز ہی خدمت کروانی اوس سی اور

اور لونڈی ہو تو جائز ہی اوس سی صحبت کرنی مالک کو اور نکاح کر دینا اوسکا بغیر رضا اوسکی کے اور جب مالک مرجاوی تو وہ آزاد ہو جاتا ہی مالک کی تہائی مال مین سے
اور اگر نہ نکل سکی تہائی مین سی تو بحساب تہائی کی آزاد ہوگا اور مدبر مقید کا بیچنا درست ہی اور اگر بانجھ جاوی شرط یعنی وہ مرجاوی اوسے مرض مین تو وہ آزاد
ہو جاتا ہی مانند آزاد ہونی مدبر مطلق کی پس اس حدیث مین وہ یہہ تاویل کرتی ہین کہ اس مدبر کو کہ حضرت نی بیچا وہ مدبر مقید ہوگا اور سب نسخون مین ابن
نحام ہی لکھا ہی علمانی کہ یہہ غلط ہی اور صواب فاشتراہ النحام ہی اسلیی کہ مشتری یعنیم ہی اور وہی نحام ہی یہہ نام اوسکا اسلیی ہوا کہ فرمایا تہا حضرت نی کہ داخل
ہوا مین جنت مین پس سنی مینی اوسنی نحمہ یعنیم کی اور نحمہ کہتی ہین آواز کو ۔ مولانا متقی وع **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن الحسین** عن
سمرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ملک ذا رحم محرم فھو حر رواہ الترمذی و ابو داود و ابن ماجۃ روایت ہی حسن بصری سی کہ نقل کے
سمرہ سی کہ نقل کی سمرہ نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو شخص کہ مالک ہو ذی رحم یعنی ناتی دار محرم کا یعنی بسبب خریدنی کی یا ہبہ کے یا ارث کی پس وہ آزاد ہی
نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** مثلاً باپ نے بیٹی کو مول لیا کہ کیسی ملک مین تہا یا بیٹی نی باپ کو مول لیا یا بہائی نی بہائی کو مول لیا بمجرد
مول لی نی کی آزاد ہو جاتا ہی اور ذی رحم وہ ہی کہ قرابت ولادت کی رکہی کہ بوساطت رحم کی ہی اور یہہ شامل ہی بیٹی کو اور باپ کو اور بہائی کو اور چچا کو اور
بہتیجے کو اور سوا انکی کو اور محرم وہ کہ نکاح اوس سی جائز نہو پس چچا کا بیٹا اور مانند اوسکی کی نکل گئی اس قید سی اور کہا نووی نی کہ اختلاف کیا ہی علمانی
بیچ آزاد ہونی اوسکی جبکہ ملک مین آوین پس کہا اہل ظاہر نی کہ نہین آزاد ہوتا کوئی انمین سی بمجرد ملک مین آنی کی بلکہ ضرور ہی آزاد کرنا اور دلیل پکڑی
ہی اونہون نی ساتھہ حدیث ابی ہریرہ کی کہ اوپر گذری اور جمہور علما کہتی ہین کہ حاصل ہوتی ہی آزادی اصول مین اگرچہ اوپر کی درجہ کی ہون اور
فروع مین اگرچہ نیچی کی درجہ کی ہون بمجرد ملک کے اور اختلاف کیا ہی سوا انکی مین پس کہا شافعی نی اور علما اونکی نی کہ نہین آزاد ہوتی سوا انکی ساتھہ
ملک کے اور کہا مالک نے کہ آزاد ہو جاتی ہین بہائی بہی اور ایک روایت اونسی ہی کہ آزاد ہوتی ہین سب ذوی الارحام محرم اور تیسری روایت اونسی مانند
مذہب شافعی کی ہی اور کہا ابو حنیفہ نی کہ آزاد ہو جاتی ہین سب ذوی الارحام محرم ۔ مولانا و ح وع **وعن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال اذا ولدت امۃ الرجل منہ فھی معتقۃ عن دبر منہ او بعدہ رواہ الدارقطنی اور روایت ہی ابن عباس رضی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سی فرمایا جسوقت کہ جنی لونڈی کسی مرد کی اوس مرد سی یعنی مالک اپنی سی پس وہ لونڈی آزاد ہو جاوی گی پیچہی مرنی اوسکی کی یا فرمایا بعد مرنی اوسکی
کی نقل کی یہہ دارمی نی **ف** یعنی جس لونڈی کی اولاد اوسکی مالک سی ہوئی بعد مرنی مالک کی وہ آزاد ہو جاتی ہی اور اوسکی زندگی مین آزاد
نہین ہوتی لیکن اوسکو بیچ بہی نہین سکتا اور نہ بخش سکتا ہی اور اسپر اجماع ہی علما کا اور جو روایت کہ برخلاف اسکی آئی ہی منسوخ ہی اور تفصیل اسکی
حدیث آیندہ مین آویگی ۔ مولانا ح **وعن** جابر قال کنا نعزل امہات اولاد علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ابی بکر فلما کان عمر
لہانا عنہ فانتہینا رواہ ابو داود اور روایت ہی جابر سی کہ کہا ہمین ہمنی مائین لڑکون کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین اور حضرت
ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وقت مین پہر جبکہ خلیفہ ہوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ منع کیا ہمکو پیچنی اونکی سی پس باز رہی ہم نقل کے یہہ ابو داود نی **ف** لڑکو نکی لونڈی سی دین لونڈیان کہ اپنی مالکون سے
بچی حنین اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ جب حضرت کی عہد مین اور حضرت ابو بکر رضی کی عہد مین اونکو بیچتی تہی تو حضرت عمر نی کیون
منع کیا جواب اسکا یہہ ہی احتمال ہی کہ منسوخ ہونا اسکا حضرت کی زمانہ مین عوام کو نہ پہنچا ہوگا اور حضرت کو اونکی بیچنی کی خبر نہ پہنچی ہوگی پس
بیچنا اونکا دلیل نہین ہو سکتا دلیل جب ہوتا کہ حضرت کو معلوم ہوتا اور خضرت جائز رکہتی اوسکو اور احتمال یہہ بہی ہی کہ بیچنا اونکا حضرت
کی زمانہ مین ہو پہلی نسخ ہونی اوسکی کی اور حضرت ابو بکر رضی بہی بسبب کم ہونی مدت خلافت کی اور مشغول ہونی کی مہمات مین اوسپر مطلع نہوئی
بعد ازان منع کیا حضرت عمر نی اوس سی بسبب اسکی کہ پہنچی تہی اونکو نہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے ع ح **وعن** ابن عمر قال

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهٗ مَالٌ فَمَالُ الْعَبْدِ لَهٗ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ السَّيِّدُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آزاد کری غلام کو اور غلام کی پاس ہو مال پس مال غلام کا اوسکی مالک کی
لیی ہی مگر یہہ کہ شرط کری مالک نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی ف غلام مالک مال کا تو ہوتا ہی نہین اوسکا مال کیا ہوگا مراد یہہ ہی کہ مالک کی
اذن سی جو اوسنی کسب و تجارت کی ہی اور اوسنی مال حاصل ہوا وہ ملک مالک کی ہی اسلیی کہ غلام اور جو کچہہ کہ اوسکی پاس ہی ملک مولی کی ہی
یعنی یہہ گمان نکری کہ مال کہ غلام کی پاس ہی اور وہ آزاد ہوا اور مستحق مالکیت کا ہوا اوسکی ملک ہو پس فرمایا کہ مال ملک مالک کی ہی اور غلام اوس سے
بہرہ نہین مگر یہہ کہ کہدی مالک وقت آزاد کرنی کی کہ مال ملک غلام کی ہی پس مال تصدق اور یہہ ہوگا مالک کی طرف سی غلام کی لیی بعد از آزاد ہونیکی ح
وَعَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ شِقْصًا مِنْ غُلَامٍ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيْسَ لِلّٰهِ شَرِيْكٌ
فَاَجَازَ عِتْقَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی الملیح سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یہہ کہ ایک شخص نی آزاد کیا ایک حصہ غلام مین سے پس ذکر کیا گیا یہہ روبرو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا نہین واسطی خدا کی کوئی شریک پس اجازت دی حضرت نی آزاد ہونی اوسکی کی یعنی حکم کیا ساتہہ آزاد ہونی ساری غلام کی
نقل کی یہہ ابوداود و نی ف یعنی جو کام کہ خدا کی لیی کرین اور جنس عبادت سی ہوا وسمین اپنا حصہ شریک نہ کرنا چاہیی پس آزاد کرنا بعض غلام کا اور
بردہ رکہنا بعض اوسکا مناسب نہین اور آزاد ہونی الخ یہہ بظاہر دلالت کرتا ہی اوپر نہ متجزی ہونی اعتاق کی اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک معنی اوسکی یہہ
ہین کہ حکم کیا اور رغبت دلائی حضرت نی ساتہہ آزاد کرنی ساری غلام کی ح وَعَنْ سَفِيْنَةَ قَالَ كُنْتُ مَمْلُوْكًا لِاُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ اُعْتِقُكَ
وَاَشْتَرِطُ عَلَيْكَ اَنْ تَخْدُمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِشْتَ فَقُلْتُ اِنْ لَّمْ تَشْتَرِطِيْ عَلَيَّ مَا فَارَقْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِشْتُ فَاَعْتَقَتْنِيْ وَاشْتَرَطَتْ عَلَيَّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی سفینہ سی کہ کہا تہا مین ملک مین ام سلمہ کی یعنی ابتدا مین پس کہا ام سلمہ نی کہ ازاد کرتی ہون تجکو یعنی ارادہ کرتی ہون تیری آزاد کرنیکا
اور شرط لگاتی ہون تجہہ پر یہہ کہ خدمت کری تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جب تک کہ زندہ رہی پس کہا میںنی اگر نہ شرط کرتی تو مجہہ پر تو بہی نہ جدا
ہوتا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی جب تک کہ جیتا رہتا مین یعنی تیری شرط کرنی کی کیا حاجت ہے مین آپ حضرت کی خدمت کرنی سعادت جانتا ہون
پس آزاد کیا ام سلمہ نی مجکو اور شرط لگادی مجہپر خدمت حضرت کی نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی ف سفینہ غلام آزاد تہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی اور بعضون نی کہا غلام آزاد تہی حضرت ام سلمہ کی کہ بیوی تہین حضرت کی اونہون نی آزاد کیا شرط مذکور لگاکر اور سفینہ لقب تہا اونکا
اور نام اونکا تہا مہران یارون یار باج اور سفینہ حضرت کی اور حضرت کی یارون کی خدمت کرتی تہی اور غزاوت مین بوجہ لوگون کی اپنی پیٹہہ پر اوٹہاتی
تہی اسی سبب سے سفینہ لقب انکا ہوا کہ معنی کشتی کی ہی یعنی جیسی کشتی بوجہ اوٹہاتی ہی ویسی ہی یہہ بہی بوجہہ اوٹہاتی تہی ایکبار یہہ ایک لشکر مین تہی جنگل
مین راہ بہول گئی ایک شیر پیدا ہوا اور انکی آگی آیا سفینہ نی کہا یا ابا الحارث مین سفینہ ہون مولی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس شیر چالو سی انکی
کرنی لگا اور آگی انکی ہو لیا تا بمنزل اونکو پہنچا دیا ع ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مُكَاتَبَتِهٖ دِرْهَمٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نی نقل کی
اپنی دادا سی اور اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ مکاتب غلام ہی جب تک کہ باقی رہی بدل کتابت اوسکی سی ایک درہم یعنی مثلاً نقل کی یہہ ابوداود
نی ف مکاتب اوس غلام کو کہتی ہین کہ مالک اوسکو لکہدی کہ اسقدر روپیا جب تو ادا کریگا تو آزاد ہی پس فرمایا کہ جب تک ایک درہم اوسپر باقی رہی گے
غلام ہی جب سب روپیا بی باق کریگا تب آزاد ہوگا یہہ نہین ہے کہ بحساب روپون کی کہ پہنچائی مین بعض اوسکا آزاد ہو جاتا ہے ح

وعن ام سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان عند احداكن مكاتب فكان عنده ما يؤدي فلتحتجب منه رواه الترمذي وابو داود

حاجة اور روایت ہے ام سلمہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی عورتون سی جسوقت کہ ہو تردیک مکاتب ایک تمہاری کی اسقدر روپیا کہ تمام بدل کتابت دی سکی پس چاہیی کہ پردہ کری اوس سی یعنی ایک تمہاری کردہ مالکہ اسکی ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی ف یعنی اگرچہ مکاتب سے جب تک کہ تمام بدل کتابت نہین ادا کیا ہی غلام اور محرم ہی پردہ کرنا اوس سی لازم نہین ولیکن اگر اسقدر مال رکہتا ہی کہ بدل کتابت ادا کر سکتا ہی تو اوس سی پردہ کرنا چاہیی ازراہ تورع اور احتیاط کی اسلیی کہ جب قدرت رکہتا ہی ادا کی تو گویا بالفعل ادا کر چکا اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ خاص حضرت نی اپنی بیویون کی لیی فرمایا اسلیی کہ پردہ اونکا بڑا تہا بہ نسبت اور عورتون کی فرمایا اللہ تعالی نی لستن کاحد من النساء یعنی نہین تم مانند اور عورتون کی ش ع وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من كاتب عبده على مائة اوقية فاداها الى عشرة اواق او قال عشرة دنانير ثم عجز فهو رقيق رواه الترمذي وابو داود وابن ماجة

اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کرتا ہی اپنی باپ سی یعنی شعیب سے اور شعیب نی نقل کی اپنی دادا سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جس شخص نی کہ مکاتب کیا اپنی غلام کو سو اوقیہ پر پس ادا کی اوسنی سب مگر دس اوقیہ نہ ادا کیی یا کہا دس دینار نہ ادا کیی یعنی بجای دس اوقیہ کی کہا دس دینار یہہ شک راوی ہی پہر عاجز ہو گیا ادا باقی سی پس وہ مکاتب غلام ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی ف کہا ابن ملک نی کہ یہہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ عاجز ہونا مکاتب کا ادا کرنی بعض بدل کتابت کی سی مانند عاجز ہونی اوسکی کی ہی کل سی پس پہنچتا ہی مالک کو فسخ کرنا کتابت اوسیکا پس ہو جاویگا غلام جیسا کہ تہا اور دلالت کرتا ہی مفہوم قول فہو رقیق کا اسپر کہ جو کچہہ ادا کیا اوسنی اپنی مالک کو وہ اوسکی مالک ہی کا ہی ع وعن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا اصاب المكاتب حدا او ميراثا ورث بحساب ما عتق منه رواه ابو داود والترمذي وفي رواية له قال يؤدي المكاتب بحصة ما ادى دية حر وما بقي دية عبد وضعفه

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جسوقت کہ مستحق ہو مکاتب دیت کا یا میراث کا وارث ہوتا ہی مقدار اوسیخیر کی کہ آزاد ہوا اوس سی نقل کیے یہہ ابوداود اور ترمذی نی اور ایک روایت ترمذی کی مین یون ہی کہ فرمایا حضرت نی دیت دیا جاوی مکاتب ساتہہ حصہ اوسیخیر کی کہ ادا کیا ہی بدل کتابت سی آزاد کی اور مابقی دیت غلام کی اور ضعیف کہا اسکو ترمذی نی ف مستحق ہو مکاتب الخ معنی اسکی یہہ ہین کہ جب ثابت ہو مکاتب کی لیی دیت یا میراث تو ثابت ہوگی واسطی موافق اوسیخیر کی کہ آزاد ہوا اوس سی جسکی اگر ادا کیا آدہا بدل کتابت پہر مر گیا باپ اوسکا الحال مین کہ وہ آزاد تہا اور کوئی اور وارث اوسنی چہوڑا نہین سوا بیٹی مکاتب کے تو وارث ہوگی بیٹا مکاتب اوسکی آدہی مال کا یا آدہا بدل کتابت مکاتب نی ادا کیا تہا کہ اوسکو کسنی نی مار ڈالا تو قاتل ادا کری آدہی دیت آزاد کی اوسکی وارثون کو اور اوسکی مالک کو آدہی دیت غلام کی کہ آدہی قیمت اوسکی ہی مثلا کتابت کی تہی ہزار درہم پر اور قیمت اوسکی سو درہم ہی پس ادا کین اوسنی پانسو درہم بعد ازان وہ مارا گیا تو غلام کی وارثون کی لیی دی پانسو درہم کہ آدہی دیت آزاد کی ہی اور اوسکی مالک کو پچاس درہم دی کہ آدہی قیمت اوسکی ہی اور اسحدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ مکاتب آزاد ہی بمقدار اوسیخیر کی کہ ادا کی بدل کتابت سی اور اسپر عمل کیا ہی تخعی نی فقط اور کسی نی اسپر عمل نہین کیا اور یہہ حدیث باوجود ضعیف ہونی کی معارض ہی ساتہہ دونون حدیثون صحیحہ کی کہ عمرو بن شعیب سے اوپر گذریں کہ اوسی معلوم ہوا کہ وہ غلام ہی جب تک باقی ہی اوسپر کچہہ بہی ش ع الفصل الثالث فصل تیسری عن عبد الرحمن بن ابي عمرة الانصاري ان امة اراد ت ان تعتق فاخرت ذلك الى ان تضع فماتت قال عبد الرحمن فقلت للقاسم بن محمد ينفعها ان اعتق عنها فقال القاسم اتى سعد بن عبادة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان امي هلكت فهل ينفعها ان اعتق عنها فقال رسول الله صلى روایت ہی عبد الرحمن بن ابی عمرہ انصاری

سی یہہ کہ اوسکی مان نی ارادہ کیا بردہ آزاد کرنیکا پہر دیر لگائی آزاد کرنی مین صبح تک پس مرگئی کہا عبد الرحمن نے پس کہا مینی قاسم بن محمد کو کہ کیا نفع کریگا میری مان کو یہہ کہ آزاد کرو مین اوسکی طرف سی پس کہا قاسم نی کہ آئی سعد بن عبادہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا کہ تحقیق مان میری مر گئی یعنی یکایک جیسیکہ ایک روایت مین آیا ہی پس کیا نفع کریگا اوسکو یہہ کہ آزاد کرو مین بردہ اوسکی طرف سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہان نفع کریگا نقل کی یہہ مالک نی **ف** قاسم پوتی ہین حضرت ابو بکر رضی کی سات فقہا جو مدینہ منورہ مین مشہور تہی اونمین سے ایک یہہ بہی ہین اور ہان نفع کریگا یعنی ثواب اوسکا اوسکو پہنچیگا اتفاق ہی علمار کا کہ عبادۃ مالی کا ثواب میت کو پہنچتا ہی اور عبادۃ بدنی کی ثواب پہنچنی مین اختلاف ہی اور صحیح یہہ ہے کہ اوسکا بہی ثواب پہنچتا ہی ہاے **وعن** یحیی بن سعید قال توفی عبد الرحمن بن ابی بکر فی نومہ فاعتقتہ عائشۃ عنہ اختہ رقابا کثیرۃ ردادہ مالک اور روایت ہی یحیی بن سعید سی کہ کہا وفات کیی گئی عبد الرحمن بن ابی بکر وقت سونی کی کہ سوتی تہی اوسمین یعنے ناگہان مرگئی پس آزاد کیی بہت سے بردی اونکی طرف سی حضرت عائشہ رضی کہ بہن اونکی تہین نقل کی یہہ مالک نی **ف** سبب بردی آزاد کرنی کا یا تو یہہ تہا کہ اوپر بردی آزاد کرنی تہی فرصت وصیت کی نپائی پس حضرت عائشہ رضی اونکی طرف سی آزاد کیی اور یا یہہ کہ ناگہانی موت مین ایک طرح کا نقصان ہی حضرت عائشہ غمگین ہوئین اور بہت سی بردی آزاد کیی تدارک اوس نقصان کا ہو ہاے **وعن** عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اشتری عبدا فلم یشترط مالہ فلا شی لہ رواہ الدراوردی اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نی خریدا غلام اور نہ شرط کیا مال اوسکا یعنی جو اوسکی ساتہہ تہا پس نہین حق اوسمین مول لینے والی کا یعنی اسلیی کہ مال جو اوسکی ساتہہ ہی وہ ملک مالک کی ہی نقل کی یہہ دارمی نی

باب الایمان والنذور

باب ہی بیچ بیان قسمون اور نذرون کی **ف** قسم کی تین قسمین ہین ایک تو کہلاتی ہی غموس اور وہ یہہ ہی کہ قسم کہاوی امر گذشتہ پر یا حال پر جہوٹ قصداً جیسیکہ کہی قسم ہی مینے یہہ کام کیا تہا یا نہ کیا تہا یا کہا کہ زید کی مجہپر ہزار درہم ہین یا نہین اور واقع مین وہ کہنا اوسکا جہوٹ ہو اور حکم اوس قسم کا یہہ ہی کہ گنہگار ہوتا ہی اوسکا کہانیوالا اور نہین کفارہ آتا اوسمین مگر یہہ کہ توبہ کری اور دوسری لغو وہ یہہ ہی کہ قسم کہاوی امر ماضی پر یا حال پر اوس حال مین کہ وہ گمان کری کہ وہ امر اسطرح ہے جسطرح کہ کہا اور ہو وہ امر خلاف اوسکی مثلاکہی واللہ کیا مینی اسطرح حال آنکہ نہ کیا تہا وہ امر اور وہ گمان کرتا ہی کہ کیا ہی یا دیکہا ایک شخص کو دور سے پس کہا واللہ کہ یہہ زید ہی پس گمان کیا اوسکو زید حال آنکہ وہ عمر تہا اور حکم اوسکا یہہ ہی کہ امید ہی کہ نہین ماخوذ ہوگا اس قسم کا کہانیوالا اور تیسری ہے منعقدہ اور وہ یہہ ہے کہ قسم کہاوی ایک کام کی کرنی پر یا نکرنی پر زمانہ آیندہ مین اور حکم اوسکا یہہ ہے کہ کفارہ واجب ہوتا ہی اگر خلاف قسم کی کری اور منعقدہ مین بعضی قسمین ایسی ہوتی ہین کہ واجب ہوتا ہی پورا کرنا اونکا جیسی کہ قسم کہاوی کرنی فرائض پر یا ترک کرنی گناہ پر مثلاکہی قسم ہی اللہ کی مین ظہر کی نماز پڑہونگا یا نماز کا چہوڑ دونگا تو ایسی قسم کا پورا کرنا واجب ہوتا ہی اور اوسمین بعضی قسمین ایسی ہین کہ توڑنا اونکا واجب ہوتا ہی جیسیکہ قسم کہاوی کرنی گناہ پر یا ترک کرنی فرائض پر تو اوسکا توڑ ڈالنا واجب ہوتا ہی اور اوسمین بعضی قسمین ایسی ہوتی ہین کہ بہتر ہوتا ہی توڑنا اونکا جیسیکہ قسم کہاوی کہ مین کسی مسلمان سے ترک ملاقات کرونگا اور مانند اسکی کی اور سوا اونکی اور قسمونکا پورا کرنا افضل ہی واسطی محافظت قسم کی اور برابر ہی واجب ہونی کفارہ مین قصداً قسم کہانیوالا اور بہول کر قسم کہانیوالا اور وہ کہ زبردستی کیا جاوی قسم کہانی مین یا قسم کی توڑنی مین اور کفارہ قسم کا یہہ ہے کہ بردہ آزاد کری یا کہانا کہلاوی دس مسکینون کو مانند آزاد کرنی بردہ ظہار کی اور کہلانی اوسکی کی یا لباس دی دس مسکینون کو برابر ایک کو اسطرح کا کپڑا اوی کہ ڈہانک لی اکثر بدن کو صحیح یہی ہے پس نہین کفایت کرتا دینا ازار کا پہر اگر عاجز ہو ایک اونکی سی یعنی تینون چیزون مین سی ایک بہی نکر سکی وقت ادا کرنی کفارہ کی تو تین روز رکہی پی درپے اور نہین جائز ہی کفارہ دینا پہلی توڑ ڈالنی قسم کی اور نہین کفارہ ہی بیچ قسم کافر کی اگرچہ قسم توڑی حالت اسلام مین اور نہین صحیح ہی قسم لڑکی کی اور روا نہ ہے

اور سوتی کی اور حروف قسم کی یہہ ہین و ب ت جیسکہ کہی واللہ یا باللہ یا تاللہ اور کبھی یہہ حروف مقدر ہوتی ہین یعنی لفظون مین نہین ہوتی جالیسی اضعا
یعنی وہہ فعلہ اور قسم ہوتی ہی ساتھہ لفظ اللہ کی یا ساتھہ کسی نام کی نامون اوسکی سی مانند رحمن اور رحیم اور غیر ذالک کے اور نہین احتیاج ہی نیت کے
مگر اون نامون مین احتیاج نیت کی ہی کہ وہ سوا اللہ تعالی کی اور کی بہی نام ہوتی ہین مانند علیم اور حکیم کی یا قسم ہوتی ہی ساتھہ ایسی صفت کے
صفات اللہ تعالی کی سی کہ قسم کہائی جاتی ہو ساتھہ اوسکی عرفا مانند عزت اللہ اور جلال اللہ اور کبریا اللہ اور عظمت اللہ اور قدرت اللہ کے
نہ ساتھہ اوس صفت کی کہ نہین قسم کہائی جاتی ساتھہ اوسکی عرفا مانند رحمت اور علم اور رضا اور غضب اور عذاب اللہ تعالی کی اور نہین جائز ہے
قسم کہانی غیر اللہ کی مانند باپ اور دادا اور قرآن اور انبیا اور ملائکہ اور کعبہ اور نماز اور روزہ اور حرم اور زمزم اور تمام شرائع کی اور مانند انکی کے
اور لعمر اللہ قسم ہی اور اسیطرح قسم ہی یہہ سوگند خدا اور سوگند کہاتا ہون خدا کی اور اسیطرح عہد اللہ اور میثاق اللہ اور قسم کہاتا ہون اور حلف کرتا
ہون اور اشہد اگرچہ نکہی لفظ اللہ کا اور اسیطرح قسم ہی یہہ کہنا مجھپر نذر ہی یا یمین ہے یا عہد ہی اگرچہ نہ اضافت کری طرف اللہ کی اور اسیطرح قسم ہی یہہ کہنا
کہ اگر کرون یہہ کام تو وہ شخص کافر ہی یا یہودی ہی یا نصرانی ہی یا بری ہی اللہ تعالی سی اور نہین ہوتا ہی انمین کا فر ساتھہ خلاف قسم ہونیکی برابر ہے
کہ قسم کہائی زمانہ گذشتہ کی یا زمانہ آیندہ کی اگر ہو جانتا کہ یہہ قسم ہی اور اگر ہو نزدیک اوسکی یہہ کہ یہہ کفر ہی ہو جائیگا بسبب اوسکی کا فرد اسطی اضی ہونے
اوسکی کی ساتھہ کفر کی اور نہین ہے قسم یہہ کہنا کہ اگر کرے وہ شخص یہہ کام تو اوسپر غضب اللہ کا ہی یا لعنت اوسکی ہی یا وہ شخص زانی ہی یا چوری ہی یا
شراب پینی والا ہی یا کہانیوالا سیاح کا ہی اور اسیطرح یہہ کہنا حقا یا وحق اللہ نہین قسم لیکن اسمین خلاف کیا ہی ابو یوسف نی اور نہین ہے یہہ قسم کہ
کہاؤنگا ساتھہ خدا کی یا ساتھہ طلاق بیوی کی اور جو کوئی حرام کری اپنی ملک کو حرام نہین ہوتی لیکن اگر مباح کرلی گا اوسکو تو اوسپر کفارہ
آویگا مثلا کہ یہہ روٹی مینی حرام کی اپنی پر تو وہ حرام نہین ہوتی لیکن جب کہاویگا تو کفارہ قسم کا دینا آویگا اور یہہ کہنا کہ سب حلال مجھپر حرام ہین
واقع ہوتا ہی کہانی اور مینی پر اور فتوی اسپر ہی کہ طلاق ہو جاتی ہی اوسکی بیوی پر اس کہنی سی بغیر نیت کی اور اسیکی مانند ہی یہہ کہنا کہ حلال اوسپر
حرام ہی اور یہہ کہنا کہ جو کچھہ دائین ہاتھہ مین لون اوسپر حرام ہی اور جو کوئی ملا وی ساتھہ قسم کی لفظ انشاء اللہ کا تو نہین حنث اوسپر یعنی قسم ہوئے
اوسکی توڑنی سی کفارہ نہین دینا آتا کذا فی الملتقی الابحر اور نذر اوسکو کہتی ہین کہ واجب کری اپنی نفس پر اوسچیز کو کہ نہین واجب لکہا ہی بعضی علمانی کہ اجماع
کیا ہی مسلمانون نی اسپر کہ صحیح ہی مانند نذر کا اور واجب ہی پورا کرنا اوسکا اور اسکا اگر ہو نذر طاعت اور اگر نذر ہو گناہ نہین منعقد ہوتی نذر اوسکی نزدیک شافعی
اور جمہور علما کی اور کہا امام ابو حنیفہ اور امام احمد نی کہ لازم آویگا اوسپر کفارہ قسم کا بموجب فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لا نذر فی معصیۃ وکفارتہ
کفارۃ یمین کذا فی المرقات اور ملتقی مین لکہا ہی کہ جسنی نذر کی مطلق یا معلق ساتھہ ایسی شرط کی کہ ارادہ کرتا ہی ہونی اوسیکا جیسی کہی ان شفی اللہ
مریضی اور پائی جاوی شرط لازم ہی پورا کرنا اوسکا اور اگر معلق کری نذر کو ساتھہ ایسی شرط کی کہ نہ ارادہ کری ہونی اوسیکا تو اختیار رکہتا ہی جا
کفارہ قسم کا دی اور چاہی پورا کری اوسکو مثلا کہا تہا کہ اگر زنا کرون تو بردہ آزاد کرون پس چاہی کفارہ قسم کا دی اور چاہی بردہ آزاد
کری انتہی اور مسائل نذر کی فتاوی عالمگیری مین مفصل مذکور ہین جسکو تفصیل اوسکی دیکہنی منظور ہو اوسمین سے دیکہی اب ایک بات بڑی فائدہ کی
لکہی جاتی ہی کہ جاننا اوسکا ہر ایک کو پر ضرور ہی وہ یہہ ہی کہ نذر یعنی منت ماننی کسی کے سوا اللہ کی جائز نہین نبی کی نہ فرشتہ کی نہ ولی کی نہ اور کسے
کی چنانچہ مولانا محمد اسحق صاحب زاد اللہ شرفہا فی مائۃ مسائل مین اونچاسوین سوال کا جواب کتابون معتبرہ سی لکہا ہی از بسکہ کثیر المنفعت اور
مشتمل ہی اثبات حرمت نذر لغیر اللہ کو وہ سب یہان نقل کیا جاتا ہی کہ نذر کرنی اسطرح کہ اگر حاجت میری خدا تعالی برلاوی تو فلانی ولی کی مزار پر
اسقدر نقد اور جنس طعام کی ہوئی سی پہنچاؤنگا مین درست نہین اسلیی کہ بیچ نذر کرنی خدا تعالی کی کسی ایک شخص مین اگر مستحق ہون تو نذر صحیح ہوتی ہی والا نہین

صحیح ہوتی ایک یہہ کہ جو چیز کہ اپنی ذمہ پر نذر کرتا ہی شرعاً جنس اوسکی سی واجب ہو پس اسلیے اگر کوئی نذر کری مریض کی عیادۃ کرنیکی نذر نہین صحیح ہوتی
اسلیے کہ اوسکی جنس سے شرعاً واجب نہین دوسری یہہ کہ جو چیز نذر کری قسم عبادت مقصودہ سی ہو نہ وسیلہ عبادت دوسری کا جیسی وضو وغیرہ
کہ نذر اسکی بھی صحیح نہین ہوتی تیسری یہہ کہ فی الحال یا ثانی الحال وہ چیز واجب اوسپر نہو جیسی نماز پنجگانہ چوتھی یہہ کہ جو چیز نذر کری وہ گناہ
نہو چنانچہ یہہ شرطین فتاوی عالمگیری مین لکھی ہین پس اس سی معلوم ہوا کہ اسطرح نذر کرنی کہ فلانی ولی کی مزار پر اسقدر نقد یا کھانا پکا کر پہنچاونگا
صحیح نہین اسلیے کہ پہنچانا نقد وطعام کا کسی جگہہ عبادت نہین لیکن ہان اگر اسطرح کہیگا کہ اگر حاجت میری خدا تعالی برلاویگا تو فلانی ولی کی مزار
کی خدام فقرا کو کہلا رونگا نذر صحیح ہوگی اور پورا کرنا اوسکا لازم ہوگا لیکن تخصیص کرنی خدام فقرا مزار ولی کی بیچ وفا نذر کی لازم نہین جس فقیر کو دیگا
نذر ادا ہو جائیگی اور اگر اسطرح کہی کہ اگر حاجت میری برآویگی تو واسطی فلانی ولی کی یا بنام فلانی ولی کی اسقدر طعام یا اسقدر نقد ہی پس

اسطرح نذر کرنی باطل ہی بالاجماع اور کھانا اوس طعام کا حرام ہی چنانچہ بحر الرائق مین لکھا ہے

وَاَمَّا النَّذْرُ الَّذِیْ یَنْذُرُہٗ اَکْثَرُ الْعَوَامِ عَلٰی مَا ھُوَ مُشَاھَدٌ کَاَنْ یَکُوْنَ لِاِنْسَانٍ غَائِبٌ اَوْ مَرِیْضٌ اَوْ لَہٗ حَاجَۃٌ
اور نذر جو مانتی ہین　　اکثر عوام اسطرح پر کر دیکھی جاتی ہی جیسیکہ ہو واسطی آدمی کی غائب یا بیمار　　یا اوسکو ہو حاجت
ضَرُوْرِیَّۃٌ فَیَاْتِیْ فِیْ بَعْضِ مَزَارَاتِ الصُّلَحَاءِ فَیَجْعَلُ سَتْرَہٗ عَلٰی رَاْسِہٖ وَیَقُوْلُ یَا سَیِّدِیْ فُلَانٌ اِنْ رَدَّ غَائِبِیْ اَوْ عُوْفِیَ
ضروری　　پس آوی بعضی مزارات　　صلحا مین پھر کروانی پردہ اوسکا اپنی سر پر اور کہی ای سید میری فلانی اگر آوی غائب میرا یا عافیت یا جاوے
مَرِیْضِیْ اَوْ قُضِیَتْ حَاجَتِیْ فَلَکَ مِنَ الذَّھَبِ کَذَا وَمِنَ الْفِضَّۃِ کَذَا اَوْ مِنَ الطَّعَامِ کَذَا اَوْ مِنَ الْمَاءِ کَذَا اَوْ مِنَ الشَّمْعِ کَذَا اَوْ مِنَ الزَّیْتِ
بیمار میرا یا روا ہو حاجت میری پس واسطی تیری سونا اسقدر یا چاندی اسقدر　　یا طعام اسقدر یا پانی اسقدر　　یا شمع اسقدر　　یا زیت
کَذَا فَھٰذَا النَّذْرُ بَاطِلٌ بِالْاِجْمَاعِ لِوُجُوْہٍ مِنْھَا اَنَّہٗ نَذْرٌ لِمَخْلُوْقٍ وَالنَّذْرُ لِلْمَخْلُوْقِ لَا یَجُوْزُ لِاَنَّہٗ عِبَادَۃٌ وَالْعِبَادَۃُ لَا تَکُوْنُ
اسقدر پس یہہ نذر　　باطل ہی بالاجماع کئی سبب سے ایک تو یہہ کہ نذر مخلوق کی ہی اور نذر مخلوق کی جائز نہین اسلیے کہ نذر عبادۃ ہی اور عبادۃ نہین ہوتی
لِمَخْلُوْقٍ وَمِنْھَا اَنَّ الْمَنْذُوْرَ لَہٗ مَیِّتٌ وَالْمَیِّتُ لَا یَمْلِکُ وَمِنْھَا اِنْ ظَنَّ اَنَّ الْمَیِّتَ یَتَصَرَّفُ فِی الْاُمُوْرِ دُوْنَ اللّٰہِ فَاعْتِقَادُہٗ
واسطی مخلوق کی اور دوسرا سبب یہہ کہ جسکی نذر مانی ہی وہ میت ہے اور میت مالک ہوتا نہین اور تیسرا سبب یہہ ہے کہ اگر گمان کیا کہ میت تصرف کرتا ہی امور مین سوا اللہ تعالی کی تو اعتقاد کرنا اوسکا
بِہٖ بِذٰلِکَ کُفْرٌ اِلَّا اَنْ یُّقَالَ یَا اَللّٰہُ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ اِنْ شَفَیْتَ مَرِیْضِیْ اَوْ رَدَدْتَ غَائِبِیْ اَوْ قَضَیْتَ حَاجَتِیْ
میت کے حق مین سو اسکا یہہ کفر ہی یا الہی کچھہ نہین بتی مگر یہہ کہا جاوی ای المعنی نذر مانی تیری کہ اگر شفا دیگا تو بیمار میری کو یا پھیری گا تو غائب میری کو یا روا کریگا تو حاجت میری
اَنْ اُطْعِمَ الْفُقَرَاءَ الَّذِیْنَ بِبَابِ السَّیِّدَۃِ نَفِیْسَۃَ اَوِ الْفُقَرَاءَ الَّذِیْنَ بِبَابِ الْاِمَامِ الشَّافِعِیِّ اَوِ الْاِمَامِ اَبِی اللَّیْثِ اَوِ اشْتَرِیَ
کھلاؤنگا مین اون فقیرونکو کہ دروازہ پر بی بی نفیسہ کی ہین یا کھلاونگا ان فقیرونکو کہ دروازہ پر ہین امام شافعی کی یا امام ابی اللیث کی یا خریدونگا مین
حَصِیْرًا لِمَسَاجِدِھِمْ اَوْ زَیْتًا لِوُقُوْدِھَا اَوْ دَرَاھِمَ لِمَنْ یَقُوْمُ بِشَعَائِرِھَا اِلٰی غَیْرِ ذٰلِکَ مِمَّا یَکُوْنُ فِیْہِ النَّفْعُ لِلْفُقَرَاءِ فَاللَّذْرُ
بوریہی اونکی مسجدونکی لیی یا تیل وہان کی روشنی کے لیی یا درہمین دونگا اونکی مسجدونکی شعائر قائم کرنیوالونکو اور سوا اسکی اوچیز سے کہ ہو اوسمین نفع واسطی فقرا کی پس نذر
لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَذِکْرُ الشَّیْخِ اِنَّمَا ھُوَ لِبَیَانِ مَحَلِّ تَصَرُّفِ النَّاذِرِ لِمُسْتَحِقِّیْہِ الْقَائِطِیْنَ بِرِبَاطِہٖ اَوْ مَسْجِدِہٖ اَوْ جَامِعِہٖ
واسطی اللہ عزوجل کی ہی اور ذکر کرنا شیخ کا نہین ہے مگر واسطی بیان جگہہ خرچ کرنی نذر کی واسطی مستحقین نذر کی کہ رہنی والی ہین شیخ کی خانقاہ مین یا مسجد مین یا جامع مسجد
فَیَجُوْزُ بِھٰذَا الْاِعْتِبَارِ اِذْ مَصْرِفُ النَّاذِرِ الْفُقَرَاءُ وَقَدْ وُجِدَ الْمَصْرِفُ وَلَا یَجُوْزُ اَنْ یُّصْرَفَ ذٰلِکَ لِغَنِیٍّ غَیْرِ مُحْتَاجٍ

پس جائز ہی ہمین اعتبار اسوا سطے کہ جگہہ خرچ کرنی نذر کے فقرا ہین　　اور تحقیق پائی گئی جگہہ خرچ کرنی کے اور نہین جائز یہ کہ خرچ کری یہہ واسطی تونگر　　غیر محتاج کے

وَلَا لِشَرِيفِ النَّسَبِ لِأَنَّهُ لَا يَحِلُّ لَهُ الْأَخْذُ مَا لَمْ يَكُنْ مُحْتَاجًا وَلَا لِذِي نَسَبٍ لِأَجْلِ نَسَبِهِ مَا لَمْ يَكُنْ فَقِيرًا وَلَا لِذِي عِلْمٍ

اور نہ واسطی شریف النسب کے اسلیے کہ نہیں حلال واسطی اوسکی لینا اسکا جب تک کہ نہ ہو محتاج اور نہ واسطی صاحب نسب کے بسبب اوسکی کے جب تک کہ نہو فقیر اور نہ واسطی صاحب

لِأَجْلِ عِلْمِهِ مَا لَمْ يَكُنْ فَقِيرًا وَلَمْ يَثْبُتْ فِي الشَّرْعِ جَوَازُ التَّصَرُّفِ لِلْأَغْنِيَاءِ لِلْإِجْمَاعِ عَلَى حُرْمَةِ النَّذْرِ لِلْمَخْلُوقِ وَلَا يَنْعَقِدُ

بسبب علم اوسکی کے جب تک کہ نہ ہو فقیر اور نہیں ثابت ہوا شرع مین جائز ہونا تصرف کا اغنیا کی لیی واسطی اجماع کی اوپر حرام ہونی نذر کی مخلوق کی اور نہیں منعقد

وَلَا يَشْتَغِلُ الذِّمَّةَ بِهِ وَإِنَّهُ حَرَامٌ بَلْ سُحْتٌ فَلَا يَجُوزُ لِخَادِمِ الشَّيْخِ أَخْذُهُ وَلَا أَكْلُهُ وَلَا التَّصَرُّفُ فِيهِ بِوَجْهٍ

اور نہیں مشغول ہوتا ذمہ ساتھہ اوسکی اور تحقیق وہ حرام ہی بلکہ سحت پس نہیں جائز خادم شیخ کو لینا اوسکا اور نہ کہانا اوسکا اور نہ تصرف کرنا اوسمین کسی طرح

مِنَ الْوُجُوهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فَقِيرًا وَلَهُ عِيَالٌ فُقَرَاءُ عَاجِزُونَ عَنِ الْكَسْبِ وَهُمْ مُضْطَرُّونَ فَيَأْخُذُونَهُ

مگر یہہ کہ ہو خادم فقیر اور واسطی اوسکی عیال اطفال ہون فقیر عاجز کسب سے اور وہ ہون بیقرار بہوک کی ماری پس لیوے اوسکو

عَلَى سَبِيلِ الصَّدَقَةِ الْمُبْتَدَأَةِ وَأَخْذُهُ أَيْضًا مَكْرُوهٌ مَا لَمْ يَقْصُدْ بِهِ النَّاذِرُ التَّقَرُّبَ إِلَى اللهِ تَعَالَى وَصَرْفَهُ

برسبیل صدقہ نئی کی اور ایضا اوسکا بھی مکروہ ہے جب تک کہ نہ قصد کرے نذر ماننی والا تردیکی حاصل کرنی طرف اسر تعالی کے اور خرچ کرنا اوسکا

إِلَى الْفُقَرَاءِ وَيَقْطَعُ النَّظَرَ عَنْ نَذْرِ الشَّيْخِ فَإِذَا عَلِمْتَ هٰذَا فَمَا يُؤْخَذُ مِنَ الدَّرَاهِمِ وَالشَّمْعِ وَالزَّيْتِ وَغَيْرِهَا وَيُنْقَلُ

طرف فقیرون کی اور قطع نظر کرے نذر شیخ کی سی پس جب جانا تو نے یہہ تو جو کچھہ کہ لیا جاتا ہی درہمون اور شمع اور تیل وغیرہ سے اور نقل کیا جاتا ہے

إِلَى ضَرَائِحِ الْأَوْلِيَاءِ تَقَرُّبًا إِلَيْهِمْ فَحَرَامٌ بِإِجْمَاعِ الْمُسْلِمِينَ مَا لَمْ يَقْصُدْ بِأَيْدِيهَا الْفُقَرَاءَ لِأَحْيَاءٍ فَهُوَ كَوَاحِدٍ انتهى وَاللهُ فِي عَوْنِ اللهِ

طرف قبرون اولیا کی ازراہ تردیکے حاصل کرنی کی پس حرام ہی ساتھہ اجماع مسلمانون کی جب تک کہ نہ قصد کرین خرچ کرنا انکا فقرا پر نذر دینے پر اتفاق ہی علمار کا اسپر تمام ہوا

تمام ہوا کلام مولانا صاحب کا اب جواب ایک سوال کا کہ اسی باب مین مولوی رشید الدین خان مرحوم نے لکھا ہی وہ یہی بہت مفید ہی مع سوال کے

لکھا جاتا ہی **سوال** طعام کہ نذر و نیاز بزرگون کی مقرر کرتی ہین کرنا اور کہانا اوسکا درست ہی یا نہین اور درست ہی تو کسطرح درست ہی اور بعضے

نذر بشرط برآمد کار کی اور بعضی بلا شرط کرتی ہین اسمین کچھہ فرق ہی یا نہین **جواب** ہیچ نذر و نیاز کی کہ لوگ بنام بزرگون کی دیتی ہین فرق ہے

نذر تو شرع مین عبارت ہی واجب کرنی ایک چیز غیر واجب کی سی اوپر نفس اپنی کی چنانچہ جامع الرموز مین لکھا ہی النذر ایجاب علی النفس مما لیس

علیہا بالقبول اور امام رازی فی تفسیر کبیر مین ہیچ تفسیر کریمہ اوندر تم من نذر کی فرمایا ہی النذر ما الزمہ الانسان علی نفسہ انتہی تفسیر مختصر نذر کی تو

یہہ ہی اور تفصیل اوسکی کتب فقہ اور اصول فقہ مین ہی اور نیاز لفظ فارسی ہی اوسکی کتنی ہی معنی ہین از انجملہ ایک معنی اوسکی ہین تحفہ درویشان کذا

فی البرہان القاطع اور جب معنی دونون لفظون کی دریافت ہوی تو اب حکم شرعی ان دونونکا سنا چاہیی پس جانا چاہیی کہ نذر غیر خدا کے

لیی جائز نہین اور اگر کوئی نذر غیر خدا کی مانی تو منعقد نہین ہوتی اور لینا اور کہانا اوسکا بموجب روایات فقہ کی ناروا ہی یہہ ہی حکم نذر لغیر اللہ

کا آمدم بربیان نیاز بزرگان پس چونکہ ابھی معلوم ہو چکا کہ لفظ نیاز کی معنی تحفہ درویشان ہین اور وہ بر وصلہ ہی پس اگر کوئی کسی بزرگ زندہ کو

کچھہ بطریق نیاز یعنی بر وصلہ اور تحفہ کی دیوی تو وہ نیاز جائز اور اوس بزرگ کو کہانا اوسچیز کا جائز ہی اسطرح اگر نیاز کسی بزرگ مردہ کی کری یعنی

فاتحہ اور پہنچانی ثواب اوسچیز کی اوسکو یہی یہہ نیاز جائز اور ہیچ کہانی اوسچیز کی تفصیل ہی اور وہ یہہ ہی کہ اگر دینی والی نیاز کی نی بزرگون مردہ کو

پہنچانا ثواب صدقہ مالکی کا اوسکو ارادہ کیا ہی تو کہانا اوسچیز کا اغنیار کو جائز نہین اور اگر پہنچانا ثواب اباحت مالکی کا واسطی عام مومنون کی ارادہ

کیا ہی تو کہانا اوسکا ہر ہوی کو جائز ہی غنی ہو یا فقیر اور حاصل یہہ کہ جو کچھہ کہ لوگ نذر بزرگون کی ازراہ نزدیکی حاصل کرنی کی اون سے یا اوپر برآنی

ایک کام کی معلق کرکر کرتی ہین بموجب روایت مرقومۃ الصدر کی وہ نذر ناجائز اور کہانا اوسکا ناروا ہی اور جو کچھہ کہ نیاز اونکی نہ بطور نزدیکی حاصل کرنے کے
اونسی اور نہ معلق ساتھہ کسی کام کی کرتی ہین بلکہ اول و پیچھے کو از راہ نزدیکی حاصل کرنی کی اللہ تعالی سی مینتی ہین اور ثواب اوسکا بزرگ کو بخشتی ہین کہانا اوسکا
اغنیا کو درصورتیکہ نیت پہنچانی ثواب صدقہ ماکولی کی کسی بزرگ کو ہو جائز نہین اور درصورتیکہ نیت اوسکی پہنچانی ثواب اباحت ماکولی کی کسی بزرگ
کو ہو کہانا اوسکا اغنیا اور فقرا کو جائز ہی اور اس تفصیل سی معلوم ہوا کہ نیاز بزرگون کی محض بطور پہنچانی ثواب کی اونکو جائز ہی اور ساتھہ نیت نزدیکی
حاصل کرنی کی اوسی جائز نہین اور جائز نہین ہے واجب کرنا ایک چیز کا اونکی لیی اپنی نفس پر خواہ وہ واجب کرنا مطلق ساتھہ ایک کام کی ہو اور خواہ بدون
اوسکی اسلیی کہ یہہ نذر ہی اور نذر سوائی خدا کی کسی کے لیی روا نہین پس واضح ہوا کہ واجب کرنا ایک چیز کا واسطی غیر خدا کی اپنی نفس پر خواہ معلق ساتھہ کسی کام کے
ہو خواہ بدون اوسکی یہہ واجب کرنا دونون طرح جائز نہین اور نیاز بزرگون کی کہ واجب کرنا ایک چیز کا اوسین اپنی نفس پر واسطی اوس بزرگ کی ہو جائز
ہی بلکہ مستحسن اور اوسکی کہانی مین جو تفصیل ہی اوپر ذکر کی گیی انتہی اور دلیل الضالین مین لکہا ہی کہ نذر نہین ہوتی مگر واسطی اللہ سبحانہ کی پس جسنی نذر
کی واسطی کسی نبی کی انبیا رحم مین سی یا کسی ولی کی اولیا رضا مین بہی نہین لازم آتا اوسپر کچھہ پہر اگر دیوی وہ چیز کسی کو آدمیون مین سے اسی نیت پر تو نہین
جائز ہی لینا اوسکا اور اگر ہو وہ طعام نہین حلال کہانا اوسکا اور اگر ہو جانور ذبح کیا ہوا پس وہ مردار ہی اور اگر کہا وین وہ بسم اللہ کرکر کہا وین سبب
اور اگر نذر کری اللہ تعالی کی پہر کہا وین لوگ اور بخشین ثواب اوسکا کسی آدمی کو تو یہہ جائز ہی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن**
ابن عمر قال اکثر ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحلف لا ومقلب القلوب رواہ البخاری
روایت ہی ابن عمر رضہ سی کہ کہا اکثر تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم قسم کہاتی یون نہین قسم ہی پہیرنیوالی دلون کی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** دلالت کرتی ہی
یہہ حدیث اوپر کہ جائز ہی قسم کہانی ساتھہ صفات اللہ تعالی کی ع **وعنہ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان
اللہ ینہاکم ان تحلفوا بآبائکم من کان حالفا فلیحلف باللہ او لیصمت متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر رضہ سی یہہ کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی منع فرماتا ہی تمکو اس سے کہ قسم کہاو تم اپنی باپون کی جو شخص ہو قسم کہانیوالا پس چاہیی کہ قسم کہاوی اللہ
کی یعنی ساتھہ نامون اور صفتون اوسکی کی یا چپ رہے نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** باپ کی قسم سی منع کرنا بطریق مثال کی ہی اور مراد
یہہ ہی کہ سوا اللہ تعالی کی اور کی قسم نہ کہایا کرو اور خاص باپ کو ذکر اسلیی کیا کہ عادہ ہی لوگون کی کہ باپ کی قسم بہت کہایا کرتی ہین اور
سوا اللہ تعالی کی اور کی قسم کہانی سی اسلیی منع کیا کہ قسم مختص ہے ساتھہ ذات باری تعالی کی بسبب کمال عظمت اوسکی کی پس نہ مشابہ کیا جاوے
ساتھہ اوسکی غیر اوسکا آیا ہی ابن عباس سے کہ قسم کہارون مین اللہ تعالی کی سو بار پہر توڑ ڈالون اوسکو بہتر ہی اس سے کہ قسم کہارون مین غیر اللہ کی پہر پورا کرون
اوسکو اور اللہ سبحانہ کو سزاوار ہی یہہ کہ قسم کہاوی جسکی چاہی اپنی مخلوقات مین واسطی آگاہ کرنی کی اپنی بزرگی پر پہر اگر کہا جاوی کہ یہہ حدیث مخالف ہے
اس قول حضرت کی افلح وابیہ یعنی اس سی ثابت ہوا کہ حضرت نی باپ کی قسم کہائی ہی تو جواب اسکا یہہ ہی کہ یہ قطع ہوا پہلی اور ردہونی نہی کی یا بسبب
عادہ کی بغیر قصد کی زبان سی نکل گیا ہو ع **وعن** عبد الرحمن بن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ لا تحلفوا
بالطواغی ولا بآبائکم رواہ مسلم اور روایت ہی عبد الرحمن بن سمرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ قسم کہاو بتون کے
اور نہ اپنی باپون کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ایام جاہلیت مین لوگ بتون کی اور اپنی باپون کی اکثر قسم کہایا کرتی تہی بعد اسلام لانی کی حضرت نی منع کیا
اس سی تاکہ ہوشیار رہین اور بسبب عادت قدیم کی انکی زبان پر وہ قسمین جاری نہون ع **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ و
سلم قال من حلف فقال فی حلفہ باللات والعزی فلیقل لا الہ الا اللہ ومن قال لصاحبہ تعال اقامرک فلیتصدق متفق علیہ

اور روایت ہی ابی ہریرہ کی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو شخص کہ قسم کہاوی اور کہی اپنی قسم مین کہ قسم کہاتا ہون لات وعزی کی کہ نام ہون بتون کے ہین پس چاہیی کہ کہی لا الٰہ الا اللہ اور جس شخص نے کہا واسطی یار اپنی کی آؤ جوا کھیلین ہم تجھسی پس چاہیی کہ تصدق کری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم فی الٰہی لا الٰہ الا اللہ یعنی توبہ کری طرف اللہ تعالی کی اور اسکی دو معنی ہین ایک تو یہہ کہ اگر جاری ہون نام لات وعزی کی کسی تو مسلم کی زبان پر از راہ سہو کے بسبب عادۃ سابق کی تو وہ کہی لا الٰہ الا اللہ از راہ کفارہ اون الفاظ کی اسلیی کہ فرمایا ہی اللہ تعالی فی قولہ ان الحسنات یذہبن السیات پس یہہ توبہ ہوگی غفلت سے اور دوسری یہہ کہ جاری ہون نام لات وعزی کی زبان پر بقصد تعظیم اونکی کی تو یہہ کفر و مرتد ہونا صریح ہی پس کہی لا الٰہ الا اللہ واسطی تجدید ایمان کی پس یہہ توبہ معصیت سے ہوگی اور تصدق کری یعنی کچھہ اپنی مال مین سے صدقہ تا کفارہ اوس کہنیکا ہوا اور بعضون نی کہا کہ صدقہ اوس مال کو کہ ارادہ رکھتا ہی جوا کھیلنی کا ساتھہ اسکی اور یمین و لیل ہی اوپر کہ جو کوئی بلاوی کسیکو طرف کھیل کی تو کفارہ اوسکا تصدق ہی پس کیا ہی حال اوسکا کہ جو کھیلی ؛ ع

وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى مِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَلَيْسَ عَلٰى ابْنِ اٰدَمَ نَذْرٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهٖ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهٖ وَمَنِ ادَّعٰى دَعْوٰى كَاذِبَةً لِيَتَكَثَّرَ بِهَا لَمْ يَزِدْهُ اللّٰهُ اِلَّا قِلَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ثابت بن ضحاک سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ قسم کہاوی کسی دین پر کہ سوا اسلام کی ہی جھوٹی پس وہ ہوا ہی جیسا کہا اور نہین لازم ہوتی ابن آدم پر نذر سی چیز مین کہ نہین مالک اور جو شخص کہ مار ڈالی اپنی تئین ساتھہ کسی چیز کی یعنی چھری وغیرہ سی دنیا مین عذاب کیا جاویگا ساتھہ اوسیکی دن قیامت کی یعنی مثلا چھری سی مارا تھا تو قیامت کو چھری اوسکی ہاتھہ مین دین گی اور وہ ماریگا اپنی تئین اوس سے ہمیشہ جب تک کہ چاہیگا اللہ تعالی اور جو شخص کہ لعنت کری کسی مسلمان کو پس وہ مانند قتل کرنی اوسکی کی ہی یعنی اصل گناہ مین اور جو شخص کہ تہمت کری کسی مرد مسلمان کو ساتھہ کفر کی پس وہ مانند قتل اوسکی کی ہی یعنی اسلیی کہ تہمت کرنی ساتھہ کفر کی اسباب قتل سی ہی پس ہوگی تہمت کرنی ساتھہ کفر کی مانند قتل کی اور جو شخص کہ کری دعوی جھوٹا تا کہ حاصل ہو بسبب اوسکی مال بہت نہین زیادہ کرتا اوسکو اللہ مگر کمی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم فی کسی دین پر الخ جیسکہ کہے اگر مین یہہ کام کرون تو یہودی ہون یا نصرانی ہون یا بیزار ہون دین اسلام سی یا پیغمبر سی یا قرآن سی اور جھوٹ آمین یہہ ہی کہ مثلا یہہ کری اوس کام کو اسلیی کہ قسم واسطی منع کرنیکی فعل سی ہوتی ہی کہ نکری پس سچ تو اوسکا یہہ ہی کہ نکری وہ کام اور اگر کری تو جھوٹا ہوگا پس جھوٹا ہوگا تو ویسا ہی ہوگا کہ جو کہا ہی یعنی یہودی اور نصرانی اور بیزار دین اسلام سی ظاہر احدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اسطرح کی قسم کہانیوالا کافر ہو جاتا ہی بمجرد قسم کہانی کی یا بعد قسم توڑنی کی بسبب اسقاط کرنی حرمت اسلام کی اور راضی ہونی کی ساتھہ کفر کی اور شاید کہ مراد ساتھہ اسکی تہدید اور مبالغہ ہی وعید مین نہ حکم اسکا کہ ہو جاتا ہی یہودی وغیرہ پس گویا کہ فرمایا کہ وہ مستحق عذاب کا ہوتا ہی مانند یہود وغیرہ کی اور نظیر اسکی یہہ قول حضرت کا ہی من ترک الصلوۃ فقد کفر اگر بہی یہی معنی ہین کہ تارک نماز مستحق ہوتا ہی عذاب کافر کا پہر اسطرح کا کلام عرف شرع مین قسم ہوتا ہی اور لازم آتا ہی کفارہ ساتھہ توڑنی قسم کی یا نہین پس مذہب ابی حنیفہ رح اور بعضی علما کا تو یہہ ہے کہ یہہ قسم ہی اور واجب آتا ہی کفارہ ساتھہ توڑنی اسکی کی اور دلیل انکی ہدایہ وغیرہ مین لکہی ہی اور مالک اور شافعی نی کہا کہ یہہ قسم نہین ہے اور نہ لازم آتا ہی کفارہ آمین لیکن کہنی والا اوسکا گنہگار ہوتا ہی سچا ہو آمین یا جھوٹا اور در المختار مین لکہا ہی کہ صحیح یہہ ہے کہ اسطرح کا قسم کہانیوالا کافر نہین ہوتا مگر برابر ہی کہ متعلق کری اوسکو ساتھہ زمانہ گذری ہوئی کی یا زمانہ آیندہ کی اگر ہو اوسکی اعتقاد مین یہہ قسم اور اگر ہی وہ جاہل اور اوسکی اعتقاد مین یہہ ہے کہ کافر ہو جاتا ہی جھوٹی قسم کہانیوالا زمانہ گذشتہ کی ساتھہ مباشرۃ شرط کی زمانہ آیندہ مین تو کافر ہو جاتا ہی دونون صورتون مین واسطی راضی ہونی اوسکی کی ساتھہ کفر کی انتہی اور نہین لازم ہوتی ابن آدم پر الخ جیسی کہ کہی اگر شفا پاوی بیمار میرا تو فلانا غلام آزاد کرون اور وہ غلام

اوسکی ملک مین ہی نہین تو لازم نہین ہوتا پورا کرنا اوس نذر کا اگرچہ داخل ہوا وسکی ملک مین بعد اسکی بخلاف اسکی کہ معلق کری آزادی کو ساتھہ ملک کے کہی اگر خریدون مین یا مالک ہون اوسکا تو وہ آزاد ہی پس اسصورت مین آزاد ہو جاویگا غلام بعد خریدنی کی اور ملک مین آنی کی اور تاکہ حاصل ہو بسبب اوسکی مال بہت یہہ اشارہ ہی طرف علت دعوی کی باعتبار اکثر کی اور قید نہین ہے کہ جزا مترتب نہو اوسپر بغیر قصد تکثیر کی اور یہی بات جاری ہوتی ہی بیچ دعوی کرنی احوال اور فضائل وکمالات کی بقصد تکثیر جاہ و مرتبہ کی نزدیک لوگون کی جیسیکہ بعضی تشبہ اور متصنع طریقت کی کرتی ہین اعاذنا اللہ من ذلک ۱۲ غ ح **وعن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی واللہ ان شاء اللہ لا احلف علی یمین فاری غیرھا خیرا منہا الا کفرت عن یمینی وأتیت الذی ھو خیر متفق علیہ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مین قسم خدا کی اگر چاہی اللہ نہ قسم کہاؤنگا کسی چیز پر پھر دیکھون مین خلاف اوسکا بہتر اوس سی مگر کہ کفارہ دون مین قسم اپنی سی اور کرون مین وہ چیز کہ وہ بہتر ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حاصل یہہ کہ اگر قسم کہاؤن مین ایک کام پر کہ نہ کرون گا اوسکو حال آنکہ کرنا اوسکا بہتر ہو تو قسم توڑ ڈالون گا اور کرونگا اوس کام کو اور کفارہ قسم کا دونگا اور مثال اسکی آگی مذکور ہوگی ۱۲ ح **وعن** عبد الرحمن بن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عبد الرحمن بن سمرۃ لا تسال الامارۃ فانک ان اوتیتہا عن مسئلۃ وکلت الیہا وان اوتیتہا عن غیر مسئلۃ اعنت علیہا واذا حلفت علی یمین فرایت غیرھا خیرا منہا فکفر عن یمینک وات الذی ھو خیر وفی روایۃ فات الذی ھو خیر وکفر عن یمینک متفق علیہ اور روایت ہی عبد الرحمن بن سمرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اے عبد الرحمن نہ مانگ تو سرداری کہ کہین کا تجھی حاکم کرین پس تحقیق تو اگر دیا جاوی گا سرداری مانگنی سی تو سونپا جاویگا طرف اوسکی اور اگر دیا جاویگا سردار بن مانگی مدد دیا جاویگا اوسپر اور جسوقت قسم کہاوی تو کسی چیز پر پھر دیکھی تو خلاف اوسکا بہتر اوس سی پس کفارہ دی قسم اپنی کا اور کر تو وہ چیز کہ وہ بہتر ہی اور ایک روایت مین یون ہی کہ کر تو وہ چیز کہ وہ بہتر ہی اور کفارہ دی قسم اپنی کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نہ مانگ سرداری الخ یعنی سرداری امر دشوار ہی نہین اوا کرسکتی حق اوسکا مگر بعضی آدمی پس نہ مانگ اوسکو حرص نفس سے اسلیی کہ اگر تو مانگی گا اوسکو تو سپرد کیا جاویگا طرف اوسکی اور نہین مدد کرینگا تیری اللہ اوس سرداری پر اور اسصورت مین تمام شر و فساد برپا ہونگی اور اگر دیا جاوی گا سرداری بن مانگی تو مدد کریگا اللہ تیری اوسپر پس اسصورت مین درستی تیری سب امور کی ہوگی اور کر تو وہ چیز کہ وہ بہتر ہی یعنی اگر قسم کہاوی گناہ پر مثلا کہی کہ نماز نہین پڑہنیکا یا فلانیکو مارڈالون گا یا اپنی باپ سی کلام نہین کرنیکا تو واجب ہی کہ قسم کو توڑ ڈال اور کفارہ دی قسم کا اور اگر قسم کہاوی ایک چیز پر کہ خلاف اوسکا اولی ہو اوس سے جیسی قسم کہاوی کہ مین اپنی بیوی سی صحبت نہین کرنیکا ایک مہینی یا مانند اسکی کی تو توڑ ڈالنا اوسکا افضل ہی اور باقی اقسام اسکی ابتدائی باب مین ذکر ہو چکی ہین اور پہلی اور دوسری روایت مین فرق یہہ ہی کہ پہلی روایت سی سمجھا جاتا ہی کہ کفارہ پہلی ہی قسم توڑنیسی اور دوسری روایت سی سمجھا جاتا ہی کہ کفارہ بعد قسم توڑنی کی دی اور تینون امام جائز کہتی ہین دینا کفارہ کا پہلی قسم توڑنی سی لیکن شافعی یہہ کہتی ہین کہ اگر کفارہ ادا کری ساتھہ روزی کے پہلی قسم توڑنی کی نہین جائز اور اگر غلام آزاد کری یا کہانا کہلاوی یا لباس دی پہلی قسم توڑنی کی تو جائز ہی اور امام اعظم کی نزدیک پہلی قسم توڑنی سی مطلق کفارہ دینا نہین جائز وہ کہتی ہین کہ جن حدیثون مین کہ تقدیم کفارہ کی سمجھی جاتی ہی اونمین او مطلق جمع کی لیی ہے ۱۲ ح **وعن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من حلف علی یمین فرای خیرا منہا فلیکفر عن یمینہ ولیفعل رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو کوئی قسم کہاوی کسی چیز پر پھر دیکھی یعنی خلاف اوسکا بہتر اوس سے تو چاہیی کہ کفارہ دی اپنی قسم کا اور کری یعنی خلاف اسکا نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لان یلج احدکم

بِيَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ آثَمُ لَهُ عِنْدَ اللهِ مِنْ أَنْ يُعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِي افْتَرَضَ اللهُ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اللہ کی البتہ اصرار کرنا یعنی ہٹ کرنا ایک تمہارا یکا اپنی قسم پر در مقدمہ اہل اپنی کی گناہ مین ڈالنی والا زیادہ ہی اوسکو نزدیک اللہ کی قسم توڑنی اور کفارہ دینی اوسکی سی جو کہ فرض کیا اللہ نے اوپر نقل کیے بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اگرچہ قسم توڑنی مین بھی باعتبار ظاہر کی ہتک حرمت نام خدا تعالی کی ہی اور بیچ گمان قسم کہانیوالی کی ہی اسمین گناہ ہی لیکن بیچ اصرار قسم کی کہ لازم کری فوت ہونی حق اہل وعیال کو گناہ زیادہ ہی حاصل مضمون اس حدیث کا بھی مانند مضمون پہلی حدیثون کی ہی کہ بر تقدیر ہونی بھلائی کی خلاف قسم مین قسم کا توڑنا اور کفارہ کا دینا لازم ہی ۱۲ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينُكَ عَلَى مَا يُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم تیری واقع ہوتی ہی اوپر ہر چیز کہ سچا جانی تجکو صاحب تیرا یعنی قسم دینی والا نقل کیے بیہقی مسلم نے **ف** یعنی معتبر بیچ سچ ہونی قسم کی نیت اوس شخص کے ہی کہ قسم دی تجکو اور ارادہ کری وہ اور معتبر نہین اوسمین نیت قسم کہانیوالی کی اور توریہ اور تاویل اوسکی اور یہہ صورت مین ہی کہ قسم دینی والا صاحب حق ہو کہ باطل ہوتا ہو حق اوسکا بسبب توریہ کی جیسی کہ بیچ صورت قسم دینی قاضی اور نائب اوسکی کی مدعی علیہ کو اور اگر ایسا نہو یا کوئی قسم دینی والا نہو تو مضائقہ نہین ہی توریہ مین خصوصا کہ اوسمین نفع کیسکا ہو مانند کہنی خلیل الرحمن علیہ السلام کی سارہ کو کہ یہہ بہن میری ہی براہ ارادہ بہن اسلام کی تا باتہہ اوس ظالم کی سی اوسکو خلاص کرین ۱۲ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَمِينُ عَلَى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہوتی ہی اوپر نیت قسم دینی والی کی نقل کی یہہ مسلم نے **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ لَا وَاللهِ وَبَلَى وَاللهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ لَفْظُ الْمَصَابِيحِ وَقَالَ رَفَعَهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَائِشَةَ اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا اوتاری گئی یہہ آیہ نہین پکڑتا تمکو اللہ ساتھہ لغو کی بیچ قسمون تمہاری کی بیچ حق کہنی آدمی کی لا واللہ وبلی واللہ نقل کی یہہ بخاری نے اور شرح السنہ مین روایت کی گئی ہی یہہ ساتھہ لفظ مصابیح کی اور کہا شرح السنہ مین کہ پہنچائی ہی یہہ حدیث بعضے راویون نی حضرت عائشہ سی حضرت تک **ف** یعنی عادت عرب ہی کہ آپسکی کلام کرنی مین اکثر کہتی ہین لا واللہ یعنی قسم ہی اللہ کی نہین یہہ کام نہین کیا اور قسم ہی اللہ کی نہین یہہ کام کیا ہی اور اسکی کہنی مین ارادہ قسم کا نہین کہتی بلکہ بقصد تاکید کلام کی اسطرح انکی زبان پر جاری ہوا کرتا ہی پس اسسے قسم نہین منعقد ہوتی اور اسکو قسم لغو کہتی ہین لغو کی معنی ہین لغت مین کلام بیہودہ کہنا امام شافعی نی اسپر عمل کیا ہی کہ انکی نزدیک قسم لغو وہ ہی کہ صادر ہو بلا قصد زمانہ ماضی کی یا مستقبل کے اور ہماری نزدیک قسم لغو وہ ہی کہ قسم کہاوی ایک چیز پر گمان اسکی کہ وہ حق ہی اور واقع مین ایسا ہو نہین چنانچہ بیان مفصل اسکا ابتدا باب مین ہو چکا ہی ۱۲

الْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسری **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ وَلَا بِأُمَّهَاتِكُمْ وَلَا بِالْأَنْدَادِ وَلَا تَحْلِفُوا بِاللهِ إِلَّا وَأَنْتُمْ صَادِقُونَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ قسم کہاو تم اپنی باپون کی اور نہ اپنی ماؤن کی اور نہ بتون کی اور نہ قسم کہاو تم اللہ کی مگر اسحال مین کہ ہو تم سچی یعنی زمانہ گذشتہ مین یا آیندہ مین نقل کیے یہہ ابوداود اور نسائی نے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللهِ فَقَدْ أَشْرَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر رضی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جسنی قسم کہائی غیر اللہ کے پس تحقیق شرک کیا اوسنی نقل کیے یہہ ترمذی نے **ف** یعنی قسم کہائی غیر اللہ کی اسحال مین کہ اعتقاد رکہتا ہی اوسکی تعظیم کا اوسنی کیا شرک جلی یا خفی اسلیے کی اوسنی شریک کیا اوسکو ساتھہ اللہ تعالی کے بیچ تعظیم کی کہ مخصوص تہی ساتھہ اوسکی اور یہہ جو یہان رسم ہے کہ از راہ محبت اور عزیز ہونی کسی کے اوسکی قسم کہاتی ہین مانند قسم کہانی بیٹی کی یا اوسکی سر جان

اس میں بھی خالی گناہ سی نہیں اگرچہ شرک ہو اور اگر قسم نکل گئی زبانسی یا بلا قصد بحسب عادۃ کی مانند واہی کی تو شرک و گناہ نہیں ۱۲ منہ ۔ وعن بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِالْاَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ فِيْ

اور روایت ہی بریدہ ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ قسم کہاوی امانت کی پس نہیں وہ ہم مین سے نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نے

ف یعنی جسنی قسم کہائی مذہبی امانت کی بغیر اضافت کرنی کی طرف اللہ تعالی کی پس وہ ہماری تابعین سے نہیں ہے اسلیئے کہ یہہ اہل کتاب کے عادات سی ہی اور قسم بغیر اللہ کی ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد یہی حضرت نی امانت سی فرائض یعنی قسم کہاوے تم نماز اور حج اور مانندائی کی اور بہر تقدیر نہیں کفارہ ہی اس قسم مین اسکے نزدیک اور اگر قسم کہاوی امانت اللہ کی تو اکثرون کی نزدیک آمین ہی کفارہ نہین اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک یہہ قسم ہی واجب ہوتا ہی کفارہ اس قسم کے توڑنی سی اسلیئے کہ یہہ اللہ تعالی کی صفات سی ہی اسواسطے کہ امین اسماء الہی سی ہی یا مراد امانت اللہ سی کلمہ توحید ہی ۱۲ منہ ۔ وعنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْءٌ مِنَ الْاِسْلَامِ فَاِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَاِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَرْجِعَ اِلَى الْاِسْلَامِ سَالِمًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی بریدہ کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کہی مین بی زار ہون اسلام سی یعنی اگر کہیا ہو مینی ایسا یا نہ کیا ہو مینی ایسا پس اگر ہو جھوٹا پس وہ ایسا ہی جیسا اوسنی کہا اور اگر ہی سچا پس ہرگز نہ پہریگا طرف اسلام کی ثابت نقل یہہ ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی ف یعنی اگر کوئی قسم کہاوی اسطرح کہ اگر مینی یہہ کام کیا ہو تو مین اسلام سی بی زار ہون پس اگر وہ شخص اسمین جھوٹ کہتا ہی یعنی واقع مین وہ بات کی نہی پس ہوگیا وہ اسلام سی بی زار اسمین مبالغہ سے بیچ منع کرنی کی اس قول سی اور اگر وہ سچا ہی یعنی واقع مین اوسنی نہین کیے تہی وہ بات تو اسصورت مین بہی خالی گناہ سی نہین کہ ایسی قسم کہانی مسلمان کو سچا ہی ۱۲ مولانا وعن اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اجْتَهَدَ فِي الْيَمِيْنِ قَالَ لَا وَالَّذِيْ نَفْسُ اَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت مبالغہ کرتی قسم کہانی مین فرماتی نہین قسم ہی اوسی ذات کی کہ جان ابوالقاسم کی اوسکی ہاتہہ مین ہی نقل کی یہہ ابوداود نی ف نہین یعنی نہین ایسی چیز کی کہ ذکر کی گئی تاکہ شامل ہو قسم نفی و اثبات کو اور ابوالقاسم کنیت شریف حضرت کی ہی اور اس عبارت مین تاکید و مبالغہ اس سبب سے ہی کہ یہہ عبارت دلالت کرتی ہی اوپر کمال قدرت اللہ تعالی کی اور مسخر ہونی نفس مبارک حضرت کی ۱۲ منہ ۔ وعن اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَتْ يَمِيْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَلَفَ لَا وَاسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ کی کہ کہا قسم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جسوقت کہ قسم کہاتی لا واستغفر اللہ نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی ف قسم کہانی اس عبارۃ کا بسبب مشابہت قسم کی ہی اسلیئے کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ بخشش چاہتا ہون اللہ سی اگر ہوا مر برخلاف اسکی چونکہ یہہ کہنا مضبوط کر دیتا ہی کلام و مطلب کو بیچ حکم قسم کی ہی ۱۲ وعن ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلَا حِنْثَ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَذَكَرَ التِّرْمِذِيُّ جَمَاعَةً وَقَفُوْهُ عَلٰى ابْنِ عُمَرَ اور روایت ابن عمر رضی سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ قسم کہاوی کسی چیز پر اور کہی انشاء اللہ تعالی یعنی متصل قسم سی پس نہین ہے حنث اوسپر نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور ذکر کیا ترمذی نی ایک جماعت کو کہ ٹہہرائی ہی اونہون نی.

یہہ حدیث ابن عمر پر ف حنث کی معنی ہین گناہ اور خلاف کرنا قسم کا یعنی اگر متصل قسم کی انشاء اللہ کہی تو وہ قسم نہین ہوتی تا حنث اوسپر ہو حاصل یہہ کہ نہ وہ قسم ہوتی ہی اور نہ اوسکی توڑنی سی کفارہ لازم آتا ہی اور اسیطرح انشاء اللہ متصل کہنا اسکا معتقد ہونی تمام حقود کی سی یہی ہی مذہب اکثر علماء کا اور مذہب امام ابوحنیفہ کا اور ابن عباس کے نزدیک کہنی انشاء اللہ منفصل کا بھی حکم ہی اور حد متصل ہونی کی یہہ ہے کہ اور کلام مین مشغول نہو جسکا بعد

قسم کی اور کلام مین مشغول ہوا اور پہر انشاء اللہ کہا تو متصل نہوا وہ منفصل ہی اور بعضون نے حد اتصال کی اور اور بہی کچہہ بیان کیے ہی جو جابجا مرقات مین دیکہہ لے **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن** روایت ہی ابی الاحوص عوف بن مالک سے **عن ابیہ** یعنی اپنے باپ یعنی مالک سے **قال** کہا **قلت** مینے **یا رسول اللہ** یارسول اللہ خبر دیجیے مجکو **ارایت** حال **ابن عم لی** چچا کی بیٹی میری کے **اتیہ** آتا ہو مینے اوسکی پاس **اسالہ** مانگتا ہون اوسسے یعنی کچہہ مال **فلا یعطینی** پس نہین دیتا وہ مجکو اور نہین سلوک کرتا مجہسی **پہر** محتاج ہوتا ہی وہ **فمر** طرف میری اور آتا ہی میری پاس اور مانگتا ہی مجہسی تحقیق قسم کہائی مینی کہہ دونگا مین اوسسے یعنی کچہہ مال نہین دیتا وہ مجکو اور نہین سلوک کرتا مجہسی پہر محتاج ہوتا ہی وہ طرف میری اور آتا ہی میری پاس اور مانگتا ہی مجہسی تحقیق قسم کہائی مینی کہہ دونگا مین اوسکو یعنی کچہہ اور نہ سلوک کرونگا اوسسے یعنی اوسکی جزا عمل اوسکی کی کہ آپنے نہین دیتا اور مجسی مانگتا ہی پس حکم فرمایا مجکو یہہ کہ کرون مین وہ چیز کہ وہ بہتر ہی یعنی اوسکو دون یہی اور سلوک کرون اوسسے اور کفارہ دون اپنی قسم کا نقل کے یہہ نسائی اور ابن ماجہ کی روایت مین یون ہی کہ کہا مالک نے کہ کہا مینی یارسول اللہ آتا ہی میری پاس یتیم چچا کا پس قسم کہاتا ہون مین یہہ کہ نہ دونگا مین اوسکو اور نہ سلوک کرونگا مین اوسسے فرمایا کہ کفارہ دے قسم اپنی کا یعنی بعد توڑنے قسم کے **باب فی النذور** باب ہے بیچ بیان نذرون کی **ف** پہلی باب مین مصنف حدیثین قسمون اور نذرون کی لایا ہی اور اس باب مین حدیثین فقط نذرون ہی کی لایا ہی اور لفظ نذر کا جمع باعتبار اقسام نذور کے لایا **الفصل الاول** فصل پہلی **عن ابی ہریرۃ** روایت ہی ابی ہریرہ اور ابن عمر رضی سے کہا دونون نے کہ **قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے **لا تنذروا** نہ نذر مانون تم اسلیے کہ **فان النذر لا یغنی** نذر کرنی تقدیر سے کچہہ چیز نکو اور سوائی اسکی نہین کہ **من القدر** نکالا جاتا ہی بسبب نذر کی **شیئا** کچہہ مال **وانما یستخرج** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی سخی دیتا ہی خدا کی نام پر بہ اختیار خود بلا واسطہ نذر کی اور بخیل کا یہہ کام ہی کہ کہتا ہی اگر خدا مجکو یہہ چیز دیگا تو اوسکی نام پر اتقدر دونگا اسحدیث سی بعضون نے دلیل پکڑی ہی کہ نذر ماننی بالکل مکروہ ہی کہا قاضی نے کہ عادۃ لوگون کی یہہ ہے کہ متعلق کرتی ہین نذر کو اوپر حاصل ہونے منافع کی اور دور ہونی ضرورون کی پس منع کیا حضرت نے اوسسے اسلیے کہ یہہ کام بخیلون کا ہی اسواسطے کہ سخی جب ارادہ کرتا ہی نزدیکی حاصل کرنیکا اللہ تعالی سی تو جلدی کرتا ہی دسمین اور کرتا ہی اوسکو فی الحال اور بخیل کا دل نہین چاہتا کہ اپنے سے کسیکو دی مگر مقابلہ مین غرض کی دیتا ہی کہ اول وہ حاصل ہو یا متعلق کرتا ہی اوس دینی کو اوپر حاصل ہونی نفع اور دفع ضرر کی اور یہہ تقدیر کو رد کرتا نہین ولیکن نذر کبہی موافق ہو جاتی ہی تقدیر کی پس نکالتی ہی بخیل سے اوسچیز کو کہ نہین ارادہ کرتا تہا نکالنی اوسکی کا اور بعضون نے کہا کہ غرض منع کرنی نذر کی سی یہہ ہے کہ نذر کر کے سستے نکیا کرین اوسکی ادا کرنی مین کیونکہ جب نذر کی تو لازم ہوا اوسکی ذمہ ادا کرنا اوسکا اور بعضون نے کہا کہ مراد یہہ ہے کہ ساتہہ اس گمان کی نذر نہ مانین کہ جو اللہ تعالی نے مقدر نہین کیا وہ نذر سی ہو جاوے بلکہ پس حقیقت مین نہی نذر سی ہاین غرض سے نہ مطلق نذر سی شرح ع **وعن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من نذر ان یطیع اللہ فلیطعہ ومن نذر ان یعصیہ فلا یعصہ** رواہ البخاری اور روایت ہی عائشہ رضی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ نذر کرے یہہ اطاعت کرے اللہ کی پس چاہیے کہ اطاعت کرے اوسکی اور جو شخص کہ نذر کرے اللہ کی گناہ کرنی کی پس گناہ کرے اوسکا نقل کیا یہہ بخاری نے **وعن عمران ابن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا وفاء لنذر فی معصیۃ ولا فیما لا یملک العبد** رواہ مسلم **وفی روایۃ لا نذر فی معصیۃ اللہ** اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین جائز پورا کرنا نذر کا گناہ مین اور نہین پورا کرنا نذر کا اوس چیز کی کہ نہین مالک ہوتا بندہ نقل کی یہہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہی کہ نہین جائز پورا کرنا نذر کا بیچ گناہ اللہ تعالی کے **ف** نہین جائز الخ یعنے اگر نذر مانی گناہ کرنے کی تو نہین جائز ہی پورا کرنا اوسکا اور نہین لازم آتا کفارہ اور یہی قول ہی مالک اور شافعی کا اور حنفیہ کی نزدیک اوسمین کفارہ قسم کا لازم آتا ہی اور نہین مالک

ہوتا یعنی مثلاً کوئی کہی خیر کی غلام کو یا کسی اور چیز کو کہ یہ اپنی پر اسکو خدا کی راہ مین آزاد کرنا یا دینا تو اوسکی فرد لازم نہین ہوتا بسبب صحیح ہونے نذر کی ۔ طیبی و مولانا **وعن عقبة بن عامر** عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال کفارة النذر کفارة الیمین رواه مسلم اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا کفارہ نذر کا کفارہ قسم کا ہی نقل کے یہہ مسلم فی **ف** یعنی جو کوئی مطلق نذر مانی کہی کہ مجھپر نذر ہی اور نام نہلی کسی چیز کا تو اوسپر کفارہ قسم کا ہی اور اگر نیت کری روزون کی بغیر عدد کی لازم ہوتی ہین اوسپر تین روزی اور اگر نیت کری صدقہ کی تو کھلانا دس مسکینون کا مانند فطرہ کی لازم ہوتا ہی ۱۲ ع ورالمختار **وعن ابن عباس** قال بینا النبی صلی الله علیه وسلم یخطب اذا هو برجل قائم فسأل عنه فقالوا ابو اسرائیل نذر ان یقوم ولا یقعد ولا یستظل ولا یتکلم ویصوم فقال النبی صلی الله علیه وسلم مروه فلیتکلم ولیستظل ولیقعد ولیتم صومه رواه البخاری اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا اوسوقت کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرماتی تہی ناگہان دیکہا ایک شخص کہڑی ہوئی کو پس پوچہا نام و احوال اوسکا پس کہا لوگون نی کہ نام اسکا ابو اسرائیل ہی نذر مانی ہی اسنی یہہ کہ کہڑا رہی اور نہ بیٹہی اور نہ سایہ مین آوی اور نہ بولی یعنی مطلقاً اور روزہ رکہی یعنی ہمیشہ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہو اوس سی کہ بولی اور سایہ مین آوی اور بیٹہی اور پورا کری روزہ اپنا نقل کی یہہ بخاری نی **ف** پورا کری روزہ اور ہمیشہ رکہتا رہی روزی اسلیی کہ نذر مانی طاعت کی لازم ہی اور رکہنا روزونکا ہمیشہ اچہا ہی اوسکی لیے کہ قدرت رکہی اوسکی اور استثنا کیی جاتی ہین اس سی پانچ روزی جو رکہنی منع ہین شرعاً اور عرفاً اور اگر نیت کری اون پانچ دنون کی بہی تو واجب ہی اوپر افطار کرنا اونکا اور لازم آویگا کفارہ بسبب افطار کرنی اونکی کی ہماری نزدیک اور حضرت نی اوسکو بولنی کا اسلیی حکم کیا کہ بولنا کبہی واجب ہوتا ہی مانند قرأة کی یعنی نمازین اور جواب دینی سلام کی پس ترک کرنا اوسکا گناہ ہی اور نہ بیٹہنا اور سایہ مین نہ آنا طاقت بشری سی باہر تہا اسلیی بیٹہنی اور سایہ مین آنیکا حکم کیا ۱۲ ع **وعن انس** ان النبی صلی الله علیه وسلم رأی شیخا یهادی بین ابنیه فقال ما بال هذا قالوا نذر ان یمشی قال ان الله عن تعذیب هذا لغنی وامره ان یرکب متفق علیه وفی روایة لمسلم عن ابی هریرة قال ارکب ایها الشیخ فان الله غنی عنک وعن نذرک اور روایت ہی انس سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا ایک بوڑہی کو کہ راہ چلتا ہی درمیان دو بیٹون اپنی کی یعنی تکیہ کیی ہوئی اوپر بسبب ضعف کے پس فرمایا حضرت نی کہ کیا حال ہی اسکا عرض کیا صحابہ نی کہ نذر مانی ہی اس شخص نی یہہ کہ پیادہ پا جاوے یعنی بیت اللہ کو فرمایا حضرت نی کہ تحقیق اللہ تعالی عذاب کرنی اسکی سے اپنی جان پر البتہ بی پرواہی اور حکم کیا اوسکو سوار ہونیکا نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین ابو ہریرہ سی یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی سوار ہو جا ای بڈہی اسلیی کہ اللہ تعالی بی پرواہی تجہسی اور تیری نذر سی **ف** سوار ہونیکا حکم کیا حضرت نی اوسکو بسبب عاجز ہونی اوسکی کی پیادہ پا چلنی سے کہا ابن ملک نی کہ عمل کیا ہی ظاہر اسحدیث پر امام شافعی نی کہ سوار ہونی سی کچہہ لازم نہین آتا اور کہا ابو حنیفہ نی کہ لازم آتا ہی اوسپر جانور ذبح کرنا اسلیی کہ داخل کیا اوسنی نقصان بعد التزام کی اور یہی ایک قول شافعی کا ہی دو قولون مین سی اور کہا مظہر نی کہ اختلاف کیا ہی علما نی اوس شخص کے حق مین کہ نذر مانی یہہ کہ پیادہ پا چلونگا طرف بیت اللہ کی پس کہا شافعی نی کہ پیادہ پا جاوی اگر طاقت رکہتا ہی پیادہ پا چلنی کی اور اگر عاجز ہو جانور ذبح کری اور سوار ہو لی اور کہا ابو حنیفہ نی کہ سوار ہوا اور جانور ذبح کری برابر ہی کہ طاقت رکہتا ہو پیادہ پا چلنی کے یا نہ طاقت رکہتا ہو آتا ہی اور کہا علما ہماری نی کہ اگر کوئی کہی کہ مجھپر ہی پیادہ پا چلنا طرف بیت اللہ کی تو واجب ہوتا ہی اوسپر حج یا عمرہ جو چاہی اور بیان موقوف اوسپر ہی اور کہی کہ مجھپر ہی پیادہ پا چلنا طرف حرم کے یا طرف مسجد الحرام کی نہین آتا اوسپر کچہہ نزدیک ابی حنیفہ کی اور صاحبین کے نزدیک لازم ہی اوسپر حج یا عمرہ اور اگر کہی کہ مجھپر ہی جانا طرف بیت اللہ کے

کی تو نہین صحیح بالاجماع اور جو شخص کہ نذر مانی حج کرنا پیادہ پا تو واجب ہے اوپر اسکے کہ سی پیادہ پا چلی اور سوار نہو یہانتک کہ کری طواف الزیارۃ اور اگر نذر مانی عمرہ کرنا پیادہ پا تو نہ سوار ہو یہانتک کہ سر منڈاوی پھر اگر سوار ہوا تمام راہ مین یا آدہی راہ سی زیادہ مین بعذر یا بلا عذر تو لازم آویگا جانور ذبح کرنا اور اگر سوار ہوا آدہی راہ سی کم مین تو تصدق کری بقدر اوسکی بکری کی قیمت مین سے ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهٗ فَاَفْتَاهُ اَنْ يَقْضِيَهٗ عَنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ سعد بن عبادہ نی فتوی پوچہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ مقدمہ نذر کی کہ تہی اونکی مان پر اور رہ مرگئی پہلی ادا کرنی اوسکی کی پس فتوی دیا حضرت نی سعد کو یہہ کہ ادا کری نذر کو اوسکی طرف سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اختلاف کیا ہی علمانے بیچ نذر سعد کی مان کی بعضون نی تو کہا ہی کہ نذر مطلق مانی تہی اور بعضون نی کہا رونہ نذر مانا تہا اور بعضون نی کہا غلام آزاد کرنا اور بعضون نے کہا صدقہ اور ظاہر یہہ ہے کہ تہی نذر مالی یا نذر مبہم اور مؤید ہی اسکی یہہ روایت دارقطنی کی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پلا اوسکی طرف سے پانی اور مذہب جمہور کا یہہ ہے کہ نہین لازم ہی وارث پر ادا کرنا نذر واجب کا کہ میت پر ہو جیسکہ ہو نذر غیر مالی اور اگر مالی ہو اور ترکہ میت نے چہوڑا ہو تو بہی لازم نہین ہے وارثون پر ادا کرنا اوسکا ولیکن مستحب ہے اور علما اظہار کہتی ہین بموجب احدیث کی کہ لازم ہی اور دلیل ہماری یہہ ہے کہ وارث نی نذر لازم نہین کی ہے کہ اوپر ادا کرنا اوسکا لازم ہو اور احدیث سعد کا جواب یہہ ہے کہ احتمال ہی کہ اوسکی مان نی ترکہ چہوڑا ہوا اوسمین سے اوسنی ادا کیا ہو یا تبرع ہو سعد کی طرف سی اور احدیث مین دلالت وجوب پر ہی نہین ع ح وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَاِنِّيْ اُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا طَرَفٌ مِنْ حَدِيْثٍ مُطَوَّلٍ اور روایت ہی کعب بن مالک سی کہ کہا کہا مینی یارسول اللہ تحقیق تمام و کمال توبہ میری سی یہہ ہی کہ الگ ہو جاؤن مین سارے مال اپنی سی اور تصدق کرونمین اوسکو طرف اللہ کی اور طرف رسول اوسکی کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رکہہ تو کچہہ مال اپنا پس وہ بہتر ہی تیری لیی کہا مینی پس تحقیق رکہتا ہون مین حصہ اپنا جو کہ خیبر مین ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور یہہ ٹکڑا ہی حدیث دراز کا ف جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کو تشریف لی گئی تو کعب بن مالک اور مرارۃ بن ربیع اور ہلال بن اُمیہ حضرت کی ساتہہ نہ گئی جب حضرت تشریف لائی تو خفا ہوئی اوپر اور لوگون کو منع فرمایا کہ کوئی اونسی کلام نہ کیا کری یہہ بہت تنگ ہوئی اور دعا وزاری اور توبہ جناب غفار سی کیا کرتی بعد چندی کی توبہ اونکی قبول ہوئی اور اونکی حق مین یہہ آیہ اوتری وعلی الثلاثۃ الذین خلفوا الایہ پس جب مالک نی جناب رسالت مآب علیہ الف الف صلوٰۃ سی عرض کیا کہ مین اس شکرانہ مین اوپر کمال کی توبہ اپنی کی لیی چاہتا ہون کہ سب مال اللہ دیدون حضرت نی فرمایا کہ کچہہ مال رہنی دی ظاہر یہہ ہے کہ وہ تہائی مال کہنی کو فرمایا ہو اور حضرت نی یہہ حکم اسلیی کیا کہ مبادا انکو حاجت ہو کچہہ اور صبر نکر سکین اور حضرت ابوبکر نی جو سارا مال اللہ دیدیا اور حضرت نی منع نہ کیا سبب یہہ تہا کہ وہ صابر اور راضی برضا مولی تہی اور یہہ حدیث شاید مصنف اس باب مین اسلیی لایا کہ یہہ مشابہ نذر کی تہا اسمین کہ کعب نے واجب کی اپنی نفس پر وہ چیز کہ نہ واجب تہی بسبب حادث ہونی ایک امر کی ع ح اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہی عائشہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین جائز نذر کرنا نذر کا گناہ مین اور کفارہ اوسکا کفارہ قسم کا ہی نقل کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نی ف یہہ حدیث دلیل ہے امام اعظم رح کی کہ اوسکا بہی یہی ہے اور محبت ہی امام شافعی پر ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّهٖ

فَکَفَّارَتُہٗ کَفَّارَۃُ یَمِیْنٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِیْ مَعْصِیَۃٍ فَکَفَّارَتُہٗ کَفَّارَۃُ یَمِیْنٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَا یُطِیْقُہٗ فَکَفَّارَتُہٗ کَفَّارَۃُ یَمِیْنٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا اَطَاقَہٗ فَلْیَفِ بِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَوَقَفَہٗ بَعْضٌ عَلَی ابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ مانی نذر غیر معین یعنی جیسی کہی کہ خدا کی لیی بچھڑ نذر سی اور تعین نکری اوسبچھڑ نذر کی گئی کو کہ روزہ ہی یا صدقہ ہی مثلاً اوسکا کفارہ اوسکا کفارہ قسم کا ہی اور جو شخص نی نذر گناہ مین تو کفارہ اوسکا کفارہ قسم کا ہی اور جو شخص نی یعنی نذر کہ طاقت رکھے اوسکی پورا کرنیکی یعنی مثلاً نذر نی پہاڑ کے اوٹھانیکی یا پیادہ چلیکی طرف بیت اللہ کے اور مانند انکی کی پس کفارہ اوسکا کفارہ قسم کا ہی اور جو شخص کہ مانی ایسی نذر کہ طاقت رکھی اوسکی پس چاہیی کہ پورا کری اوسکو نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی اور موقوف کیا اسکو بعضون نی ابن عباس پر وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاکِ قَالَ نَذَرَ رَجُلٌ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّنْحَرَ اِبِلًا بِبُوَانَۃَ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ کَانَ فِیْھَا وَثَنٌ مِّنْ اَوْثَانِ الْجَاھِلِیَّۃِ یُعْبَدُ قَالُوْا لَا قَالَ فَھَلْ کَانَ فِیْھَا عِیْدٌ مِّنْ اَعْیَادِھِمْ قَالُوْا لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْفِ بِنَذْرِکَ فَاِنَّہٗ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِیْ مَعْصِیَۃِ اللّٰہِ وَلَا فِیْمَا لَا یَمْلِکُ ابْنُ اٰدَمَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی ثابت بن ضحاک سی کہ کہا نذر مانی ایک شخص نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین یہہ کہ ذبح کری اونٹ بوانہ مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی اسفل مکہ مین پس آیا وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور خبر دی حضرت کو یعنی اپنی نذر کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی صحابہ سی کیا ہا اوسمین کوئی بت جاہلیت کی سی کہ پوجا جاتا ہا کہا صحابہ نی کہ نہین فرمایا پس کیا ہا اوسمین کوئی عید یعنی کفار کی سی کہا کہ نہین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی متوجہ ہو کر طرف اوس شخص کی کہ پوری کر نذر اپنی اسلیی کہ تحقیق نہین جائز پورا کرنا اوسطی نذر کی کہ گناہ مین ہو اور نہین لازم ہوتی ہی نذر اوسچیز مین کہ نہین مالک بیٹا آدم کا نقل کی یہہ ابوداود نی ف کوئی عید الخ یعنی وہان کوئی میلہ اوسکا ہوتا ہا کہ وہان جاکر سیر و تماشے مین مشغول ہوتی ہی ان باتون کی پوچہنی سی غرض یہہ ہی کہ مشابہت کفار کی ساتھہ نہو ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ امْرَاَۃً قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ نَذَرْتُ اَنْ اَضْرِبَ عَلٰی رَاْسِکَ بِالدُّفِّ قَالَ اَوْفِیْ بِنَذْرِکِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَزَادَ رَزِیْنٌ قَالَتْ وَنَذَرْتُ اَنْ اَذْبَحَ بِمَکَانِ کَذَا وَکَذَا مَکَانٌ یُذْبَحُ فِیْہِ اَھْلُ الْجَاھِلِیَّۃِ فَقَالَ ھَلْ کَانَ بِذٰلِکَ الْمَکَانِ وَثَنٌ مِّنْ اَوْثَانِ الْجَاھِلِیَّۃِ یُعْبَدُ قَالَتْ لَا قَالَ ھَلْ کَانَ فِیْہِ عِیْدٌ مِّنْ اَعْیَادِھِمْ قَالَتْ لَا قَالَ اَوْفِیْ بِنَذْرِکِ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبداللہ بن عمر سی یہہ کہ ایک عورت نی کہا یا رسول اللہ تحقیق مینی نذر مانی ہی یہہ کہ بجاؤن مین دف آپکی سر پر یعنی روبرو آپکی وقت آنی آپکی کی جہاد سی فرمایا پوری کر لی اپنی نذر نقل کی یہہ ابوداود نی اور زیادہ کیا رزین نی کہ کہا اوس عورۃ نی اور نذر مانی ہی مینی یہہ کہ ذبح کرون مین بیچ مکان فلانی اور فلانی کی وہ مکان کہ ذبح کرتی تہی اوسمین جاہلیت کی لوگ پس فرمایا کیا تہا اوس مکان مین کوئی بت جاہلیت کی بتون مین سی کہ پوجا جاتا تہا کہا اوس عورۃ نی کہ نہین فرمایا کیا تہا اوسمین کوئی میلہ میلون انکی سی کہا اوسنی کہ نہین فرمایا پوری کر تو اپنی نذر ف اس سی معلوم ہوا کہ بجانا دف کا مباح ہی اور جو کہتی ہین کہ نذر کرنی خاص طاعت کی چیز چاہیی وہ کہتی ہین کہ بجانا دف کا اگرچہ طاعت نہین مباح ہی لیکن چونکہ اوس نی نذر مانی تہی کہ حضرت تشریف لاوین گی خیر و عافیت سی تو مین دف بجاؤنگی بجانا اوسکا جملہ طاعات سے ہوا ح وَعَنْ اَبِیْ لُبَابَۃَ اَنَّہٗ قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِیْ اَنْ اَھْجُرَ دَارَ قَوْمِیَ الَّتِیْ اَصَبْتُ فِیْھَا الذَّنْبَ وَاَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِیْ کُلِّہٖ صَدَقَۃً قَالَ یُجْزِءُ عَنْکَ الثُّلُثُ رَوَاہُ رَزِیْنٌ اور روایت ہی ابی لبابہ سی یہہ کہ اونہون نی کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تحقیق تمام و کمال توبہ میری سی یہہ ہی کہ چہوڑ دون مین گہر قوم اپنی کا وہ جو پہنچا مین اوسمین گناہ کو اور یہہ کہ الگ ہو جاؤن مین ساری مال اپنی سی واسطی تصدق کرنی کی فرمایا حضرت نی کفایت کرتا ہی تجہسی تہائی مال دینا نقل کی یہہ رزین نی ف چہوڑ دون مین گہر الخ کہا ابولبابہ نی یہہ واسطے

بہانتی کی اس تکیہ سی کہ غالب ہوا اوسپر شیطان کہ گناہ کروادیا اوسین اور گرا کریا اونکا تہا بسبب محبت بنی قریظہ کی اسلی کہ عیال و اموال ابولبابہ کے
تہی انکی قبستہ مین اور قصہ ابولبابہ کا یہہ ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کو کہ ایک قبیلہ ہی یہود سی محاصرہ کیا تو اونہون نی حضرت سے
عرض کروا بہیجا کہ ابولبابہ صحابی کو ہماری پاس بہیج دیجی تا اونسی ہم مشورت کرین اپنی مقدمہ مین پس آنحضرت نی بہیجا پس عرض اونکی کی ابولبابہ کو اونکی
پاس بہیجا جب اونہون نی ابولبابہ کو دیکہا تو مرد و عورۃ اور چہوٹی اور بڑی اونکی ابولبابہ کی آگی رو ئی اور زاری کی حتی کہ ابولبابہ کو اوپر رحم آیا پہر
اونہون نی ابولبابہ سی کہا کہ ای ابولبابہ خبردی ہمکو کہ اگر اوترین گی ہم حکم محمد پر تو کیا کرین گی وہ ساتہہ ہماری ابولبابہ نی اپنی ہاتہہ سی اشارہ کیا
اپنی حلق پر یعنی ذبح کرینگی تمکو ابولبابہ کہتی ہین کہ یہہ بات مینی کہی اور منہوز قدم وہانسی مینی نہ اوتہایا تہا کہ متنبہ اور نادم ہوا کہ تونی خیانت کی
خدا اور رسول خدا کی اور یہہ آیۃ اوتری اونکی حق مین یا ایہا الذین آمنوا لاتخونوا اللہ والرسول وتخونوا اماناتکم بعد ازان گئی ابولبابہ مسجد مین اور باندہا
اپنی تین ستون مسجد سی اور کہا کہ نہین جیکہنی کا مین اپانی یہانتک کہ توبہ کرون مین اور اللہ قبول کری تو بیری وقت نماز کی اونکی بیٹی آئی اور کہولدیتی
جب وہ نماز پہرلی تی تو پہر باندہ لیتی اور جب لوگ آتی اونکی کہولنی کی لیی تو وہ راضی نہوتی اور کہتی کہ جب تک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجکو
آن کرنہ کہولین کی مین یہانسی نہین جانیکا پس سات دن وہ وہین بندہی رہی یہانتک کی ناری بہوک اور پیاس کے غش کہا کر گر پڑی پہر توبہ قبول کی اللہ نے
اونکی پس کہا گیا اونکو کہ اللہ نی توبہ قبول کی تمہاری کہولدو اپنی تئین اونہون نی کہا کہ واللہ مین اپنی تئین نہین کہولنی کا یہانتک کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کہولین مجکو پس تشریف لائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کہولا اونکو اپنی دست مبارک سی پہر اونہون نی عرض کیا کہ مین اپنی
توبہ اپنی اسین دیکہتا ہون کہ اپنی ساری مال سی نکلیا دون تصدق کرنی کی لیی حضرت نی فرمایا تمام مال دینی کی حاجت نہین تہائی مال کافی ہی اور
حدیث مین جواب قوم کی گہر چہوڑ دینی کا نہ ذکر کیا گیا ظاہر اوسکو حضرت نی روا رکہا ہو کہ وہ قسم طاعت سے تہا ع ح **وعن** جابر بن عبد
اللہ ان رجلا قام یوم الفتح فقال یا رسول اللہ انی نذرت للہ عز وجل ان فتح اللہ علیک مکۃ ان اصلی فی بیت المقدس رکعتین
فقال صل ہہنا ثم اعاد علیہ فقال صل ہہنا ثم اعاد علیہ فقال شانک اذا رواہ ابوداود والدارمی اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سی یہہ کہ ایک شخص کہڑا
ہوا دن فتح مکہ کی اور کہا یا رسول اللہ تحقیق مینی نذر مانی ہی واسطی اللہ عزوجل کی کہ اگر فتح کریگا اللہ تمپر مکہ یہہ کہ نماز پڑہونگا مین بیت المقدس مین دو رکعت
فرمایا حضرت نی نماز پڑہو اسجگہہ یعنی مسجد الحرام مین اسلیی کہ یہہ افضل ہی باوجود ہونی اسکی کی سہل تر پہر دوبارہ وہی بات پوچہی اوسنی حضرت سی پس
فرمایا حضرت نی نماز پڑہو اس جگہہ پہر بارہ وہی بات پوچہی حضرت سی پس فرمایا حضرت نی مختار ہی تو اسوقت یعنی اگر انکار کرتا ہی تو یہان کی نماز پڑہنی سے
تو تو جان اختیار رکہتا ہی کہ جو کچہہ نذر مانی ہی تونی یعنی بیت المقدس مین پڑہنی کی نقل کی یہہ ابوداود اور دارمی نی **ف** شرح السنہ مین لکہا ہی کہ
اگر نذر کری نماز پڑہنی مسجد نبوی مین تو نکلتا ہی نذر اپنی سی اگر پڑہی مسجد الحرام مین اور نہین نکلتا اگر پڑہی مسجد اقصی یعنی بیت المقدس مین اور اگر
نذر کری نماز پڑہنی مسجد اقصی مین پہر پڑہی مسجد الحرام مین یا مسجد نبوی مین تو نکلیا تا ہی نذر سی اور کہا علما ہماری نی کہ ہماری مذہب مین یہہ ہی
کہ جو کوئی نذر کری نماز پڑہنی ایک مکان مین پہر نماز پڑہی اور مکان مین کہ وہ کم ہو اوسی سے تو جائز ہی ہ ع **وعن** ابن عباس ان اخت عقبۃ
بن عامر نذرت ان تحج ماشیۃ فلم تطق ذلک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لغنی عن مشی اختک فلترکب
ولتہد بدنۃ رواہ ابوداود والدارمی وفی روایۃ لابی داود فامرہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ترکب وتہدی ہدیا وفی روایۃ
لہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یصنع بشقاء اختک شیئا فلتحج راکبۃ ولتکفر یمینہا
اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ بہن عقبہ بن عامر کی نی نذر مانی یہہ کہ حج کری پیادہ اور تحقیق وہ طاقت رکہتی ہی نہین اسکی پس فرمایا نبی صلی اللہ

علیہ وسلم فی کہ بیشک اللہ تعالی بی پرواہی پیادہ چلنی بہن تیری کی سی پس چاہیی کہ سوار ہو یعنی جبکہ پیادہ پا نہ چل سکی اور ذبح کری بدنہ یعنی اونٹ یا گاؤ مین ہماری نزدیک اور اونٹ نزدیک شافعی کی نقل کی یہہ ابو داود اور دارمی فی اور بیہقی ایک اور روایت ابی داود کی یون آیا ہی کہ پس حکم کیا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ سوار ہو اور ذبح کر ہدی اور ایک اور روایت ابو داود کی مین یون ہی کہ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ تحقیق اللہ تعالی نہین دیتا ساتہہ مشقت بہن تیری کی کچہہ یعنی اسطرح کی مشقت کہ پہنچے مین کچہہ تواب نہین ہوتا پس چاہیی کہ حج کری سوار یعنی اگر نہ چل سکی پیادہ اور کفارہ دینی اپنی قسم کا ف ہدی کہتی ہین اوس جانور کو کہ حرم مین بہیجا جاوی ذبح کرنی کی لیی اور ادنی درجہ اوسکا بکری ہی اور اعلا اوسکا بدنہ یعنی اونٹ یا گاؤ مین اور حکم ساتہہ بدنی کی واسطی استحباب کے ہی کہا قاضی فی کہ جبکہ تہا پیادہ پا چلنا جو مین قبیل طاعات سے واجب ہوا ساتہہ نذر کی اور لاحق ہوا ساتہہ تمام ایسی اعمال کی کہ نہین جائز ہی ترک اونکا مگر اوسکی لیی کہ عاجز ہوا اور متعلق ہوتا ہی ساتہہ ترک اوسکی کی فدیہ اور اختلاف کیا گیا ہی واجب مین کہ کیا واجب ہوتا ہی پس کہا حضرت علی رضی فی کہ واجب ہوتا ہی بدنہ بحسب الاحادیث کی اور کہا بعضون کہ واجب آتی ہی بکری جیسی بیچ تجاوز کرنی کی میقات سے اور حل کیا ہی اونہون فی امر کرنیکو ساتہہ بیشکی استحباب پر اور یہی قول مالک کا اور ظاہر تو قول شافعی کا ہی اور کفارہ دی اپنی قسم کا یعنی توڑی قسم کا اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد کفارہ سے کفارہ جنایت کا ہی کہ وہ ہدی ہی یا روزہ کہ قایم مقام ہدی کی ہی جو کہ آگی مذکور ہی تاکہ مطابق ہو جاوی یہہ اور روایت کی بہ کفارہ قسم کا ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اُخْتٍ لَهٗ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ مُرُوْهَا فَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَرْكَبْ وَلْتَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن مالک سی یہہ کہ عقبہ بن عامر فی پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی حال اپنی بہن کا کہ نذر مانی تہی یہہ کہ حج کری پیادہ ننگی پانو تنگی سر پس فرمایا حضرت نی کہ حکم کرو اوسکو کہ سر ڈہانپی اور سوار ہو اور چاہیی کہ روزی رکہی تین دن نقل کے یہہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی فی ف سر ڈہانکنی کا اسلیی حکم کیا کہ کہلا رکہنا سر عورت کو گناہی اسلیی کہ عورت کا سر اور بال اوسکی ستر ہین اور حکم سواری کا اسلیی کیا کہ عاجز تہی پیادہ چلنی سی اور مشقت اوتہاتی تہی اوسمین اور روزی رکہی الخ یعنی وقت عاجز ہونی کی ہدی سی کہ اس سے پہلی حدیث مین کہ گذری ہدی کی روزی رکہی یا اسلیی روزونکو فرمایا کہ کفارہ قسم کا ہین کئی قسمین جو کفارہ کی ہین انمین سے ایک یہہ بہی ہین پس اگر عاجز ہو اور قسمون کفارہ کی سے تو تین روزی رکہی اور تین دن یعنی پی در پی اگر ہون کفارہ قسم کا والا اسطرح چاہی ع وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ اَنَّ اَخَوَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ بَيْنَهُمَا مِيْرَاثٌ فَسَاَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ الْقِسْمَةَ فَقَالَ اِنْ عُدْتَ تَسْاَلُنِي الْقِسْمَةَ فَكُلُّ مَالِي فِي رِتَاجِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اِنَّ الْكَعْبَةَ لَغَنِيَّةٌ عَنْ مَالِكَ كَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ وَكَلِّمْ اَخَاكَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَمِيْنَ عَلَيْكَ وَلَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ الرَّبِّ وَلَا فِي قَطِيْعَةِ الرَّحِمِ وَلَا فِيْمَا لَا يَمْلِكُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی سعید بن المسیب سے یہہ کہ دو بہائی انصار مین سے تہی اونکی درمیان مین میراث یعنی اون دونون کو میراث کسی کے پہنچی تہی کہ بانٹنی چاہیی پس طلب کیا ایک بہائی فی اون دونون مین سی اپنی دوسری بہائی سی بانٹنا میراث کا پس کہا اوس دوسری بہائی فی کہ اگر پہر طلب کریگا تو مجہسے بانٹنا میراث کا تو سارا مال میرا صرف کیا جاویگا کعبہ مین پس کہا اوسکو حضرت عمر فی کہ تحقیق کعبہ بی پرواہی تیری مال سی یعنی حاجت نہین کہتا وہ کہ مال اپنا نذر اوسکی کری اور یہہ امر واجب و ضروری نہین کفارہ دی اپنی قسم کا اور بول اپنی بہائی سی یعنی اگر پہر طلب کری تجہی بانٹنا میراث کا جواب اوسکی سوال کا دی اور تقسیم کر میراث کو پس تحقیق مینی سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہین واجب تجہہ یعنی مثل تیری پر لازم کرنا اس قسم کا یعنی بلکہ کفارہ دینا چاہیی تجکو اور نہین نذر بیچ گناہ پروردگار کی یعنی نہین پورا کرنا چاہیی اس نذر کو اور نذر بیچ کاٹنی ناتی کی اور نذر بیچ اچیز کی کہ نہین مالک اوسکا

نقل کے یہہ ابو داود وغیرہ ف سنہ تاج کہتی ہین بڑی دروازی کو اور یہان تاج کعبہ سی نفس کعبہ مراد ہی دروازہ کعبہ کا ح الفصل الثالث
فصل تیسری عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ النَّذْرُ نَذْرَانِ فَمَنْ كَانَ نَذَرَ
فِيْ طَاعَةِ فَذٰلِكَ لِلّٰهِ فِيْهِ الْوَفَاءُ وَمَنْ كَانَ نَذَرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ فَذٰلِكَ لِلشَّيْطٰنِ وَلَا وَفَاءَ فِيْهِ وَيُكَفِّرُ مَا يُكَفِّرُ الْيَمِيْنَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ
روایت ہی عمران بن حصین کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی کہ نذر کرنی دو طرح ہی پس جو شخص کہ نذر کری طاعت مین یعنی بیچ
بندگی اللہ کی پس یہہ واسطی اللہ کی ہی اسطرح کی نذر مین پورا کرنا چاہیی یعنی وجہ سے پورا کرنا اوسکا اور جو شخص کہ نذر کری گناہ مین پس یہہ نذر واسطی شیطان
کی ہی نہ پورا کرنا چاہیی اس نذر کو اور کفارہ دی اوسکا جو کہ کفارہ دیتا ہی قسم کا نفس کے یہہ نسائی نے وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ اِنَّ رَجُلًا
نَذَرَ اَنْ يَنْحَرَ نَفْسَهٗ اِنْ نَجَّاهُ اللّٰهُ مِنْ عَدُوِّهٖ فَسَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهٗ سَلْ مَسْرُوْقًا فَسَأَلَهٗ فَقَالَ
لَهٗ لَا تَنْحَرْ نَفْسَكَ فَاِنَّكَ اِنْ كُنْتَ مُؤْمِنًا قَتَلْتَ نَفْسًا مُؤْمِنَةً وَاِنْ كُنْتَ كَافِرًا تَعَجَّلْتَ اِلَى النَّارِ وَاشْتَرِ كَبْشًا فَاذْبَحْهُ لِلْمَسَاكِيْنِ
فَاِنَّ اِسْحٰقَ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَيْرٌ مِنْكَ وَقَدْ ذَبَحَ كَبْشًا فَاَخْبَرَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ هٰكَذَا كُنْتُ اَرَدْتُ اَنْ اُفْتِيَكَ رَوَاهُ رَزِيْنٌ
اور روایت ہی محمد بن منتشر سی کہ کہا تحقیق ایک شخص نے نذر مانی یہہ کہ ذبح کری اپنی تئین اگر نجات دی اوسکو اللہ دشمن اوسکی سی پس پوچہا ابن عباس سی یعنی حکم
اس مسئلہ کا پس کہا اوسکو پوچہہ مسروق سی پس پوچہا اوس سی پس کہا مسروق نی اوسکو کہ نہ ذبح کر تو اپنی کو اسلیی کہ تحقیق تو اگر ہی مسلمان قتل کیا تو نی جان
مسلمان کو اور اگر ہی تو کافر جلدی کی تو نی طرف دوزخ کی اور خرید کر تو دنبہ اور ذبح کر اوسکو واسطی مسکینون کی کیونکہ حضرت اسحٰق علیہ السلام بہتر تہی تجہ سی اور
بدلہ دیی گئی وہ ساتہہ ایک دنبہ کی پس خبر دی اوس شخص نی یعنی مسروق کی فتوی کی ابن عباس کو پس کہا ابن عباس نی اسیطرح سی تہا مین ارادہ رکہتا کہ
فتوی دون تجکو نقل کی یہہ رزین نی ف اگر نجات دی الخ اس شخص کو دشمن کی ہاتہہ مرنا شدید اور فضیحت ناک معلوم ہوتا تہا پس سنے اوسنے کہا کہ خداوندا
اصل موت مجہپر سخت نہین مین باختیار خود جان اپنی تجکو سونپتا ہون لیکن مرنا دشمن کی ہاتہہ مجہپر شاق ہی اگر نجات دیگا تو مجکو اوسکی ہاتہہ سی تو مارونگا
مین اپنی تئین تیری لیی اوسکہ اوسنی نہ جانا کہ قتل نفس اپنی ہاتہہ شدید اور حرام ہی اور مسروق ابن اجدع کبار تابعین اور بڑی علماء و فقہا سی تہی اسلام
لائی تہی پہلی وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ابن عباس نی اس مسئلہ کی پوچہنی کو مسروق سی اسلیی کہا کہ مسروق نی تحصیل علم خلفاء اربعہ
اور عائشہ صدیقہ سی کیا تہا اور یہہ امر بسبب نہایت احتیاط اور دیانت اور صبر ابن عباس کی تہا پس اوسنی جب مسروق سی یہہ مسئلہ پوچہا تو
اونہون نی منع کیا کہ اپنی تئین ذبح نکر اسلیی کہ تو اگر اسکی نزدیک مسلمان ہی اور اپنی تئین ماریگا تو ماریگا نفس مسلمان کو اور اوپر قتل کرنی نفس مومن کے
وعید ساتہہ ہمیشہ رہنی کی دوزخ مین وارد ہوا ہی اس آیہ مین ولا تقتلوا انفسکم و من قتل مومنا متعمدا الخ اور اگر تو کافر ہی تو شتابی کریگا طرف آگ دوزخ
کی بہر تقدیر مارنا اپنی تئین نامشروع و نامعقول ہی اور یہہ جو کہا کہ بدلہ دیی گئی اسحٰق ساتہہ دنبہ کی تو یہہ مبنی ہی اوپر قول بعضون کی کہ حضرت ابراہیم
علیہ السلام نی جو خواب مین دیکہا کہ مین اپنی بیٹی کو ذبح کرتا ہون تو وہ اسحٰق تہی اور قول مشہور اور مختار یہہ ہی کہ وہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام تہی اور جلال الدین
سیوطی نی لکہا ہی کہ حضرت اسحٰق کی حق مین یہہ کہنا تحریف اہل کتاب کی سی ہی واللہ اعلم کذا ذکر الشیخ رح اور در مختار مین ہی کہ اگر نذر کی ایک شخص
نی یہہ کہ ذبح کری اپنی بیٹی کو پس اسپر ہی ذبح کرنا بکری کا واسطی قصہ خلیل علیہ السلام کی اور یہی کہا ہی اسکو ابو یوسف اور شافعی نی اور یہی ہی نذر اگر تو
ساتہہ ذبح کرنی نفس اپنی کے یا غلام اپنی کے اور واجب ہی امام محمد کی نزدیک بکری اور اگر نذر کری ساتہہ ذبح کرنی باپ اپنی کی یا دادا اپنی کی یا مان اپنی کے
تو یہی ہی اجماعا کتاب القصاص کتاب ہے بیچ بیان قصاص کی ف قص اور قصص کے معنی ہین کسی کے پیچہی جانا چونکہ ولی مقتول جب
بدلہ تاہی قاتل کا تا سی اوسکو بدلی ہین مقتول کی اسلیی اسکو قصاص کہتی ہین اور مقاصات کی معنی مساوات کی ہی ہین قصاص لینی سی برابر ہو جاتی ہین مینے

اور قاتل یا قاتل اور مقتول اسلیے کہ کیا جاتا ہی قاتل سبی مثل اوسچیز کی کہ کیا قاتل نی مقتول سی ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** جعبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل دم امرئ مسلم یشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ الا باحدی ثلث النفس بالنفس والثیب الزانی والمارق لدینہ التارک للجماعۃ متفق علیہ روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین روا خون کرنا انسان مسلمان کا کہ گواہی دیتا ہو اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق مین رسول اللہ کا مگر بسبب ایک بات کی تین مین سی ایک تو قتل کرنا عمداً کہ مارا جاوی نفس بدلی نفس کی یعنی قصاص لینا اور یہہ حق ولی مقتول کا ہی اوطرح کہ شرع مین مقرر ہی اور دوسری زنا ہی کی سنگسار کیا جاوی زانی بیاہا ہو یعنی اور ہو وہ مکلف اور مسلمان اور آزاد اور تیسری نکلنا دین اپنی سی چھوڑ دینی والا جماعت کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** گواہی دیتا ہو اح یعنی گواہی دیتا ہو الوہیت خدا تعالی کی اور میری رسالت کی یہہ تاکید اور بیان ہی اسلام کا اور اشارۃ ہی اسپر کہ کہنا شہادتین کا کافی ہی بیچ نا روا ہونی کرنی خون کی اور حاصل حدیث کا یہہ ہے کہ مسلمان کا خون کرنا روا نہین مگر بسبب ایک چیز کی تین چیزون مین سی یا تو ازا کیسکو ناحق یعنے جو کوئی کیسکو ناحق قتل کری اوسکا قتل کرنا روا ہی اور یا زنا کرنا اگر بیاہا ہوا مکلف مسلمان آزاد زنا کری تو اوسکو سنگسار کرنا روا ہی اور نکلنا دین اپنی سی یعنے جو کوئی مرتد ہو جاوی اوسکو بہی قتل کرنا روا ہی اور چھوڑ دینی والا ح یہہ صفت موکدہ ہی مارق کی یعنی جو کہ چھوڑ دی جماعت مسلمانون کی اور الگ ہو جاوے اونسی بسبب مرتد ہونی کی کہ وہ چھوڑ دینا اسلام کا ہی از روی قول کی یا فعل کی یا اعتقاد کی تو واجب ہے قتل کرنا اوسکا اگر نہ توبہ کری اور اوسکو مسلمان کہنا مجازاً ہی باعتبار حالت پہلی کی اور حنفیہ کی نزدیک اگر عورۃ مرتد ہو جاوی تو اوسکو نہ قتل کرین ح **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن یزال المؤمن فی فسحۃ من دینہ مالم یصب دما حراما رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمر رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہتا ہی مومن بیچ کشادگی اور فراغت کی دین اپنی سی جب تک کہ نہین پہنچا خون حرام کو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی جب تک کیسکا خون ناحق نہین کیا تو امید رحمت اللہ تعالی کی اور بخشش کی مین بیچ وسعت کی ہی اور جب اسنی خون ناحق کیا تو تنگی ہوئی اسپر اور داخل ہوا اونکی زمرہ مین کہ ناامید ہین رحمت اللہ تعالی کی سی ح **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول ما یقضی بین الناس یوم القیمۃ فی الدماء متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اول حکم کرنا اللہ تعالی کا درمیان لوگون کی حکم کرنا خونون مین ہوگا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی بندون کی حقوق مین جو حکم کیا جاوی گا تو اول حکم در مقدمہ خون ہی کی کیا جاویگا اور اللہ تعالی کی حقوق مین جو سوال کیا جاویگا تو اول در مقدمہ نماز کی سوال کیا جاویگا اور ظاہر یہہ ہے کہ منہیات مین جو حکم کیا جاویگا تو اول در مقدمہ خون کی حکم کیا جاویگا اور مامورات کا جو سوال کیا جاویگا تو اول نماز کا سوال کیا جاویگا ح **وعن** المقداد بن الاسود انہ قال یا رسول اللہ ارایت ان لقیت رجلا من الکفار فاقتتلنا فضرب احدی یدی بالسیف فقطعہا ثم لاذ منی بشجرۃ فقال اسلمت للہ وفی روایۃ فلما اہویت لاقتلہ قال لا الہ الا اللہ اقتلہ بعد ان قالہا قال لا تقتلہ فقال یا رسول اللہ انہ قطع احدی یدی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقتلہ فان قتلتہ فانہ بمنزلتک قبل ان تقتلہ وانک بمنزلتہ قبل ان یقول کلمتہ التی قال متفق علیہ اور روایت ہی مقداد بن اسود سی یہہ کہ اوسنی کہا یا رسول اللہ خبر دیجئی مجکو اگر مین ملاقات کرون ایک شخص کافر سی پس لڑین ہم آپسمین پس ماری کافر ایک ہاتہہ پر میری دونون ہاتہہ سے تلوار اور کاٹ ڈالی اوس ہاتہہ کو پھر پناہ پکڑی کافر مجہسی ساتہہ ایک درخت کی اور کہی مسلمان ہوا مین واسطی اللہ کی اور ایک روایت مین اونہی کہ جب قصد کیا مینی کہ قتل کرون مین اوسکو کہا لا الہ الا اللہ کیا مارڈالون مین اوسکو بعد کہنی کلمہ کے فرمایا نہ قتل کر اوسکو پس کہا مقداد نی یا رسول اللہ تحقیق اوسنی کاٹ ڈالا ہے

ایک اتہیہ میرس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قتل کرا وسکو پس اگر قتل کریگا تو اوسکو پس تحقیق وہ بیچ مرتبہ تیری کی ہی پہلی اوسکی کہ قتل کریتو اوسکو اور تحقیق تو ہو ویگا بیچ مرتبہ اوسکی کی پہلی کہنی کلمہ اوسکی کی کہ کہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی جیسا تو معصوم الدم تہا پہلی مارنی اوسکی کی اب وہ ہوگیا معصوم الدم بسبب اسلام لانی کی اور تو ہوا غیر معصوم الدم بسبب مارنی اوسکی کی جیسا وہ تہا پہلی کہنی کی یعنی پہلی کہنی کلمہ کی اوسکا مارڈالنا درست تہا بسبب کفر کی اور اب تیرا مارڈالنا درست ہوا بسبب قتل کرنی اوسکی کی مولا

وعن اسامۃ بن زید قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی اناس من جہینۃ فاتیت علی رجل منہم فذہبت اطعنہ فقال لا الہ الا اللہ فطعنتہ فقتلتہ فجئت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ فقال اقتلتہ وقد شہد ان لا الہ الا اللہ قلت یا رسول اللہ انما فعل ذلک تعوذا قال فہلا شققت عن قلبہ متفق علیہ وفی روایۃ لجندب بن عبد اللہ البجلی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کیف تصنع بلا الہ الا اللہ اذا جاءت یوم القیمۃ قالہ مرارا رواہ مسلم

اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہ کہا بہیجا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف لوگون جہینہ کی یعنی لڑنیکی لیی اونسی اور جہینہ نام ہی ایک قبیلہ کا پس آیا مین ایک شخص کی پاس اوسکو مین سی اور ارادہ کیا مینی یہہ کہ مارونمین اوسکو نیزہ پس کہا اوسنی لا الہ الا اللہ اور مار امینی اوسکو نیزہ پس مارڈالا مینی اوسکو پہر آیا مین پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خبر دی مینی آپکو پس فرمایا کیا قتل کیا تو نی اوسکو حال آنکہ پڑہا اوسنی کلمہ لا الہ الا اللہ کہا مینی یا رسول اللہ سوا اسکی نہین کہ کہا اوسنی یہہ واسطی بچانیکی قتل سی فرمایا پس کیون نہ چیرا تو نی دل اوسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ روایت جندب بن عبد اللہ بجلی کی یہہ ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کیا کریگا اور کیا جواب دیگا تو کلمہ لا الہ الا اللہ کو جسوقت کہ آویگا یہہ کلمہ جہگڑتا ہوا ون قیامت کی کہنی والیکی طرف سی فرمایا حسرت نی یہہ کئی بار یعنی واسطی خوف دلانی کی نقل کی یہہ مسلم نی ف کیون نہ چیرا تو نی دل اوسکا اور نہ دریافت کیا تو نی حال دل اوسیکا تا جانتا کہ اوسنی بسبب امان جان اپنی کی کہا ہی یا بطریق اخلاص وصدق کی اور یہہ چیرنا دل کا اور جاننا حقیقت باطن اوسکی کا ممکن نہ تہا پس چاہیی تہا حکم ظاہر پر کرنا یعنی اوسکو حکم مومن ہونی کا دیتا اور اسامہ نی گمان کیا کہ ایمان لانا ایسی حالت مین نہین نفع دیتا پس حضرت نی بیان فرمایا کہ تمکو خطا ہوئی اجتہاد مین اور مجتہد خطا اجتہادی مین معذور ہوتا ہی ایسی اسامہ پر دیت نہ لازم ہوئی اور حضرت اسامہ پر خفا اسلیی ہوئی کہ لازم تہا تمکو توقف کرنا تا معلوم ہوتا حال اوسکا ع

وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل معاہدا لم یرح رائحۃ الجنۃ وان ریحہا توجد من مسیرۃ اربعین خریفا رواہ البخاری

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ قتل کریگا عہد والی کو نہ پاویگا بو بہشت کی اور تحقیق بو بہشت کی آتی ہی چالیس برس کی راہ سی نقل کی یہہ بخاری نی ف عہد والی سی مراد ہی وہ کافر کہ عہد کیا ہو ساتہہ امام کی اوپر ترک کرنی لڑائی کی ذمی ہو یا غیر ذمی اور چالیس برس کی راہ سی اور ایک روایت مین ستر برس آئی ہین اور ایک روایت مین سو برس اور موطا مین پانسو برس اور فردوس مین ہزار برس اور یہہ تفاوت بسبب اختلاف اشخاص اور اعمال اور تفاوت درجات کی ہی کہ بعضون کو ہزار برس کی مسافت سی آوی گی وہ بو اور بعضون کو پانسو برس کی مسافت سے وغیر ذلک اور احتمال ہی کہ مراد ان سب سے طول مسافت ہی نہ تحدید اوسکی اور مراد نہ پانی بو بہشت کے سی یہہ ہی کہ اول جو مقرب اور صالحین بو بہشت کے پاوین گی یہہ اوسوقت محروم رہیگا نہ یہہ کہ ہمیشہ محروم رہیگا اور بعضون نی کہا کہ مراد اس سے تغلیظ وتہدید ہی ع

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تردی من جبل فقتل نفسہ فہو فی نار جہنم یتردی فیہا خالدا مخلدا فیہا ابدا ومن تحسی سما فقتل نفسہ فسمہ فی یدہ یتحساہ فی نار جہنم خالدا مخلدا فیہا ابدا ومن قتل نفسہ بحدیدۃ فحدیدتہ فی یدہ یتوجاہا فی بطنہ فی نار جہنم خالدا مخلدا فیہا ابدا متفق علیہ

اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے گرایا اپنی تئین پہاڑ سی اور مارڈالا اپنی جان کو بسبب اسکے پس وہ ہیچ آگ دوزخ کی ہی گرتا رہیگا اوسمین ہمیشہ ہمیشہ رکھا گیا اوسمین کبھی نہ نکلیگا اور جسنے پیا زہر اور ماری جان اپنی پس زہر اوسکا اوسکی ہاتھ مین ہوگا پیویگا اوسکو دوزخ کی آگ مین ہمیشہ ہمیشہ رکھا گیا اوسمین کبھی نہ نکلی گا اور جسنے مارڈالی جان اپنی ساتھہ تیر چیز کی یعنی چھری وغیرہ سی پس تیر چیز اوسکی اوسکی ہاتھہ مین ہووی گی ہووگی گا اوسکو اپنی پیٹ مین ہیچ آگ دوزخ کی ہمیشہ ہمیشہ رکھا گیا اوسمین کبھی نہ نکلیگا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ہمیشہ الخ لفظ مخلدا اور ابدا تاکید ہین لفظ خالدا کی اور حاصل یہہ کہ جو کوئی اپنی تئین کسی چیز سی مارڈالی گا وہ اوسیچیز سی عذاب پاجاویگا ہمیشہ اور مراد ہمیشہ سی کہ جبتلک جان کران چیزون کو کرین گی وہ ہمیشہ دوزخ مین رہین گی یا مراد ہمیشہ رہنی سی رہنا ہی مدہ دراز تک ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی یخنق نفسہ یخنقہا فی النار والذی یطعنہا یطعنہا فی النار رواہ البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ گلا گھونٹی اپنا اور مارڈالی اپنی تئین گلا گھونٹی گا اپنا دوزخ مین اور وہ شخص کہ نیزہ ماری اپنی تئین نیزہ ماریگا اپنی تئین آگ مین نقل کی یہہ بخاری نے ع **وعن** جندب بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فیمن کان قبلکم رجل بہ جرح فجزع فاخذ سکینا فحز بہا یدہ فما رقا الدم حتی مات قال اللہ تعالی بادرنی عبدی بنفسہ حرمت علیہ الجنۃ متفق علیہ اور روایت ہی جندب بن عبد اللہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تہا بیچ اون لوگون کی کہ تہی پہلی تمسی ایک شخص اوسکی لگا تہا زخم پس بی صبری کی اوسنی اور لی ایک چھری اور کاٹ ڈالا ساتھہ چھری کی اپنا ہاتھہ یعنی جو زخمی تہا پس نہ تہنبا خون یہانتک کہ مرگیا فرمایا اللہ تعالی نے جلدی کی مجہسی بندی میری نے ساتھہ ہلاک کرنی نفس اپنی کی پس حرام کی مینی اوسپر بہشت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہہ محمول ہی مستحل پر یعنی اپنی ہلاک کرنیکو حلال جانا اوسنی اسلیے حرام ہوا داخل ہونا بہشت کا اوسپر یا یہہ مراد ہی کہ حرام ہوا اوسپر داخل ہونا بہشت کا اول ساتھہ صالحین کے یہانتک کہ چکہی سزا اپنی کردار بد کی او قیل تفکر شرع مین حرام ہی اور گناہ کبیرہ اور حقیقت مین تصرف کرنا ملک غیر مین ہی کیونکہ بندہ کا ظاہر و باطن ملک پروردگار ہی اسکو کیا یارا کہ اوسکی ملک مین تصرف کری اور اپنی کو ہلاک کری ع **وعن** جابر ان طفیل بن عمرو الدوسی لما ہاجر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی المدینۃ ہاجر الیہ وہاجر معہ رجل من قومہ فمرض فجزع فاخذ مشاقص لہ فقطع بہا براجمہ فشخبت یداہ حتی مات فرآہ الطفیل بن عمرو فی منامہ وہیئتہ حسنۃ ورآہ مغطیا یدیہ فقال لہ ما صنع بک ربک فقال غفر لی بہجرتی الی نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال مالی اراک مغطیا یدیک قال قیل لی لن نصلح منک ما افسدت فقصہا الطفیل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم ولیدیہ فاغفر رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ جب ہجرت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف مدینہ کی تو ہجرت کی طفیل بن عمرو دوسی طرف حضرت کی اور ہجرت کی ساتھہ طفیل کے ایک شخص نے اونکی قوم مین سی پس مریض ہوا وہ شخص اور بی صبری کی پس لین اپنی پیکانین تیرون کی اور کاٹ ڈالی ساتھہ ایک پیکانی جوڑ اپنی اونگلیون کی پس جاری ہوا خون دونون ہاتون اوسکی سی یہانتک کہ مرگیا پس دیکھا اوسکو طفیل بن عمرو نے اپنی خواب مین بحالت مین کہ ہیئت اوسکی اچہی ہی اور دیکہا اوسکو اسحال مین کہ ڈہانکی ہوئی ہی دونون ہاتہ اپنی پس کہا طفیل نے اوسکو کہ کیا معاملہ کیا ساتہہ تیری رب تیری نے پس کہا اوسنی کہ بخشدیا مجکو رب میری نے بسبب ہجرت کرنی میری کی طرف نبی اوسکی کی رحمت ہو اللہ کی اوپر اوسکے سلام بہیجر کہا طفیل نے کیا ہی واسطی میری کہ دیکہتا ہون تجکو ڈہانکی ہوئی دونون ہاتہہ اپنی کہا اوس شخص نے کہ کہا گیا واسطی میری یعنے اللہ تعالی نے فرمایا کہ ہرگز نہ درست کرینگی ہم تجہسی اوسچیز کو کہ خراب کی تو نے پس بیان کیا اس خواب کو طفیل نے روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الہی اوسکو اور دونون ہاتون اوسکیکو بخشدی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ

بہ برکت ہجرت کرنی کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حاصل ہوتی تھی رحمت و مغفرت الہی اور اگر ہجرت کرنیوالا مبتلا ہوتا کسی گناہ مین بخشا جاتا تھا بسبب اعتبار حضرت کی اور صحیح حدیثون سی ثابت ہوا ہی کہ زیارت کرنی حضرت کی قبر شریف کی بعد از وفات حضرت کی مانند زیارت کرنی ہمیشہ زندگی مین فرض مین نہین جیسا کہ مذہب اہل سنت و جماعت کا ہی ۞ ح **وعن** ابی شریح الکعبی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ثم انتم یا خزاعۃ قد قتلتم ھذا القتیل من ھذیل وانا واللہ عاقلہ من قتل بعدہ قتیلا فاھلہ بین خیرتین ان احبوا فقتلوا وان احبوا اخذوا العقل رواہ الترمذی والشافعی وفی شرح السنۃ باسنادہ وصرح بانہ لیس فی الصحیحین عن ابی شریح وقال واخرجاہ من روایۃ ابی ھریرۃ یعنی بمعناہ اور روایت ہی ابی شریح کعبی سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا پھر تم اے خزاعہ تحقیق قتل کیا تمنی اوس قتیل کو قبیلہ ہذیل سی اور مین قسم ہی خدا کی خونبہا دینی والا ہون اوسکا جو شخص کہ قتل کریگا بعد اوسکی کیسکو پس وارث اوسکی مختار ہین درمیان دو امرون کی اگر چاہین مار ڈالین قتل کرنیوالی کو اور اگر چاہین بھر لین اوس سی خون بھا قتل کی یہہ ترمذی اور شافعی نی اور شرح السنہ مین ساتھہ اسناد شافعی کی مذکور ہی اور صریح بیان کیا ہی بغوی شرح السنہ کی مصنف نی کہ یہہ حدیث نہین ہی بخاری اور مسلم مین ابی شریح سی اور کہا بغوی نی مگر روایت کیا ہی بخاری اور مسلم نی اسحدیث کو ابی ہریرہ سی یعنی ساتھہ معنی اسکی کی **ف** یعنی صحیحین مین معنی اس حدیث کی ہین اور الفاظ اسکی اصلا نہین نہ شریح سی اور نہ ابی ہریرہ سی یہہ اعتراض ہی بغوی پر کہ پہلی فصل مین حدیثین صحیحین کی لاتا ہی اور یہہ صحیحین مین ہی نہین چنانچہ خود بغوی نی کہا ہی کہ یہہ صحیحین مین نہین اور ابتدا حدیث مین جو فرمایا کہ پھر تم اے خزاعہ نی مارا تھا اون ایام مین ایک شخص کو ہذیل مین سی بدلی مین اپنی ایک قتیل کی کہ ایام جاہلیت مین مارا گیا تھا پس ادا کیا حضرت نی خون بھا اوسکا واسطی دفع فتنہ کی درمیان دو قبیلون کی جیسی کہ فرمایا اور مین قسم ہی اللہ کی الخ بعد اسکی بیان کیا حضرت نی قاعدہ شرع کا اس باب مین جو شخص کہ قتل کریگا الخ اسحدیث مین دلیل ہی اسپر کہ اختیار قتیل کے وارثون کو ہی چاہین قصاص لین اور چاہین دیت لین اور یہہ مذہب ہی شافعی اور احمد کا اور امام ابو حنیفہ اور مالک کی نزدیک ثابت نہین ہوتی دیت مگر ساتھہ رضا قاتل کی اور امام شافعی کا بہی یک قول ہی پر انکی نزدیک دلیل اسحدیث کی یہہ ہی کہ وارث قتیل کا اختیار رکھتی ہین چاہین قصاص لین اور چاہین دیت لین اگر دی جاوی دیت اونکو ع ح **وعن** انس ان یھودیا رض راس جاریۃ بین حجرین فقیل لھا من فعل بک ھذا افلان افلان حتی سمی الیھودی فاومات برأسھا فجی بالیھودی فاعترف فامر بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض راسہ بالحجارۃ متفق علیہ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ ایک یہودی نی کچلا سر ایک لڑکی کا درمیان دو پتھرون کی یعنی ایک پتھر سر کی نیچی رکھا اور ایک اوپر سی مارا کہا پس کہا گیا لڑکی سی کہ کسنی کیا ساتھہ تیری یہہ کیا فلانی نی کیا فلانی نی یعنی جن جن پر گمان تہا اونکا نام لیا یہانتک کہ نام لیا گیا اوس یہودی کا پس اشارہ کیا لڑکی نی ساتھہ سر اپنی کی کہ ہان اوسنی کیا یہہ پھر حاضر کیا گیا یعنی پس اقرار کیا اوسنی کہ مینی یہہ کیا ہی پس حکم کیا بسبب اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھہ کچلنی سر یہودی کی پس کچلا گیا سر اوسکا ساتھہ پتھرون کی نقل کیا یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ساتھہ پتھرون کی ظاہر یہہ ہی کہ درمیان پتھرون کی سر کچلا ہوا مانند اوس لڑکی کی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ قتل کیا جاوی مرد بدلی عورت کی جیسی کہ قتل کیجاتی ہی عورت بدلی مرد کی اور یہی قول ہی اکثر اہل علم کا اور تینون امامون کا اور امام ابو حنیفہ نزدیک قصاص نہین آتا اوسمین اور دلیل اونکی اور حدیثین ہین کہ وارد ہوئی ہین اسمین اور قتل یہودی کا بطریق سیاست کی تہا ح **وعنہ** قال کسرت الربیع وھی عمۃ انس بن مالک ثنیۃ جاریۃ من الانصار فاتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامر بالقصاص

۱۴ دلیل ہی اسپر کہ قتل کیا جاوی مرد بدلی عورت کی جیسی کہ قتل کیجاتی ہی عورت بدلی مرد کی اور یہی قول ہی اکثر اہل علم کا اور تینون امامون کا اور امام ابو حنیفہ نزدیک قصاص نہین آتا اوسمین اور دلیل اونکی اور حدیثین ہین کہ وارد ہوئی ہین اسمین اور قتل یہودی کا بطریق سیاست کی تہا ح

فقال انس بن النضر عم انس بن مالک والله لا تکسر ثنیتها یا رسول الله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا انس کتاب الله القصاص فرضی القوم وقبلوا الارش فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان من عباد الله من لو اقسم علی الله لابره متفق علیه

اور روایت ہی انس سی کہ کھا توڑی ربیع نی کہ وہ پھوپی ہین انس بن مالک کے دانت ایک لڑکی کی انصار مین سے پس کئی قرابتی اوس لڑکی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس حکم فرمایا حضرت نی ساتھہ بدلی کی کہ ربیع کی بھی دانت توڑی جاوین پس کھا انس بن نضر چچا انس بن مالک کے نی یون نہین قسم ہی خدا کی توڑے جاوین کی دانت اوسکی ای رسول خدا کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای انس حکم اللہ کا بدلہ لینا ہی پس رضامند ہوی قوم اور قبول کی دیت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بعضی بندگان خدا وہ ہین کہ اگر قسم کہا بیٹھین اللہ پر تو البتہ پورا کری اللہ اونکی قسم کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** مالک کے باپکا نام نضر ہی اور ربیع بیٹی تہین نضر کی اور مالک باپ انس کا اور انس چچا انس بیٹی تہی نضر کی پس یہہ دونون بہائی ہوئی ربیع کی اور انس بن نضر نی جو کھا قسم ہی اللہ کی الخ تو یہہ اونہون نی ازراہ رد اور انکار کرنی حکم حضرت کی نہین کھا بلکہ کہا یہہ ازراہ قوت اور امید کی فضل اللہ تعالے سی کہ راضی کر دیگا اوسکی مدعیون کو اور ڈال دیگا اونکی دل مین یہہ کہ معاف کرین گی قصاص اوس سی چنانچہ اسی لیی حضرت نی کلام مذکور انکی حق مین فرمایا جیسکہ راضی ہوئی مدعی اوسکی دیت لینی پر اور حکم اللہ کا بدلہ لینا ہی یہہ اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی نی کتبنا علیہم فیہا ان النفس بالنفس والسن بالسن اور پورا کری الخ یعنی سچ کری اوسکی قسم کو اور سچا کری اوسکو نہ حانث مقصود اس کلام سی تعریف کرنی انس بن نضر کی ہی کہ وہ ایسا شخص ہی کہا نووی نی کہ اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ جائز ہی قسم کہانی اوپر خیر مین کہ گمان کری آدمی اوسکی واقع ہونیکا اور جائز ہی تعریف کرنی اوسکی کہ نہ خوف ہو فتنہ کا اوپر سبب تعریف کرنی کی اور مستحب ہی عفو کرنا قصاص سی ۱۲ ع ۱۲ ح **وعن** ابی جحیفۃ قال سالت علیا ھل عندکم شیء لیس فی القرآن فقال والذی فلق الحبۃ وبرء النسمۃ ما عندنا الا ما فی القرآن الا فہما یعطی رجل فی کتابہ وما فی الصحیفۃ قلت وما فی الصحیفۃ قال العقل وفکاک الاسیر وان لا یقتل مسلم بکافر رواہ البخاری

اور روایت ہی ابی جحیفہ سی کہ کھا پوچہا مین حضرت علی رضہ سی کہ کیا تمہاری پاس کوئی چیز سوا قرآن کی پس کھا حضرت علی نی قسم ہی اوس ذات کی کہ پیدا کیا اناج اور پیدا کی جان نہین میری پاس مگر وہ چیز کہ قرآن مین ہے مگر سمجہہ کر دیا جاتا ہے کوئی شخص اللہ تعالی کی کتاب مین اور ہماری پاس ہی وہ چیز کہ کاغذ مین لکہی ہوئی ہی کھا مینی کیا ہی کاغذ مین لکہی ہوئے فرمایا حضرت علی نی کہ خون بہا اور قدر اور حکم اوسکا اور چہٹانا قیدی کا یعنی ثواب اوسکا لکہا تہا اور یہہ کہ نہ مارا جاوی مسلمان بدلی کافر کی یعنی سوا ذمی کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** مگر سمجہہ الخ یعنی اللہ نی مجکو سمجہہ دی ہی کہ استنباط کرتا ہون اوس سی معانی قرآن کی اور دریافت کرتا ہون اوس سی اشارات اور علوم پوشیدہ اور اسرار باطنہ کہ معلوم ہوتی ہین علماء راسخین اور عارفان ارباب یقین کو حاصل یہہ کہ سمجہہ مجکو عطا ہوئی ہی کہ اوس سی مسائل وغیرہ نکالتا ہون قرآن مین سی اور ابن عباس سی منقول ہی کہ تمام علوم قرآن مین ہین لیکن قاصر ہین اس سی فہم لوگون کی اور وہ چیز کہ کاغذ مین الخ یعنے ایک کاغذ پر کچہہ احکام خون بہا کی وغیرذلک لکہکر بیچ غلاف شمشیر کی رکہی تہی اور لکہا ہی علمانی کہ اوس کاغذ مین سوا ان تین چیزون ذکر کی گئی کی اور بہی بہت احکام تہی لیکن یہان بیان اونکا نہین کیا اسلیی کہ مقصود اس باب مین ذکر کرنا خون بہا اور قصاص کا ہی اور چہوڑ ماتحت کی مناسبت کے ہی بسبب ہونی اوسکی کی قریب قبل کی اور نہ مارا جاوی مسلمان بدلی کافر کی مذہب بہت صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور تینون اماموں کا یہی ہی کہ نہ مارا جاوی مسلمان بدلی کافر کی کافر خواہ ذمی ہو خواہ حربی اور مذہب امام ابو حنیفہ اور اکثر علما کا یہہ ہی کہ مارا جاوی مسلمان بدلی کافر ذمی کی اور دلیل انکی اور حدیث ہی چنانچہ وہ مرقات مین مذکور ہی اور سوال مذکور ابو جحیفہ نی اسلیی کیا کہ شیعہ کہتی تہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی خاص اپنی اہل بیت کو خصوصا حضرت علی کو کچہہ اسرار علوم وحی کی بتائی ہین کہ نہین ذکر کیی وہ غیرون کی سی یا اسلیی پوچہا کہ حضرت علی کی زمانہ مین حضرت علی کی برابر

علم اور تحقیق کسی مین نہین پائی جاتی تھی پس قسم کہائی حضرت علی رضی کہ یہہ بات نہین ہی یعنی حضرت نی نہین خاص کیا ہی مجکو ساتھہ تبلیغ وارشاد کی
سوائی اور لوگون کی میری پاس نہین ہی مسوا قرآن کی اور اس کا غذ لکہی ہوئی کی اور یہ واقع ہوا ہی تفاوت سمجہ کی جہت سے اور بسبب استعداد استنباط
کی پس جو کوئی دیا گیا سمجہہ اور ادراک اور سوجہہ معانی قرآن مین کہولی گئی اوپر ابواب علوم کی شرح ذکر حدیث ابن مسعود رضی لا تقتل نفس
ظلما فی کتاب العلم اور ذکر کی گئی حدیث ابن مسعود کے نہ ماری جاوی کوئی جان ازراہ ظلم کی کتاب العلم مین **الفصل الثانی** فصل دوسرا **عن**
عبد اللہ بن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لزوال الدنیا اہون علی اللہ من قتل رجل مسلم رواہ الترمذی
والنسائی ووقفہ بعضہم وہو اصح رواہ ابن ماجۃ عن البراء بن عازب روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا البتہ جاتا رہنا
دنیا کا بہت سہل ہی نزدیک اللہ کی قتل کرنی مرد مسلمان کی سی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی اور موقوف بیان کیا ہی اسکو بعضی راویون نی
اور وہ صحیح تر ہی یعنی موقوف ہونا نقل کی یہہ ابن ماجہ نی براء بن عازب سے یعنی نہ عبد اللہ سی **ف** اللہ تعالی فی زمین آسمان وغیرہ دنیا کی خرابی
مسلمانون کی بسبب اکی ہین تا عبادت کرین اوران چیزون کو دیکہکر اللہ تعالی کی قدرت پر یقین کرین پس جسنی قتل کیا مسلمان کو کہ دنیا
اوسکی لیی پیدا ہوئی ہی اوسنی گویا فنا کیا دنیا کو چنانچہ اوسکی طرف اشارہ ہی اس آیت مین من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا
یعنی جسنی قتل کی جان بغیر جان کی یا بغیر فساد کی زمین مین پس گویا کہ قتل کیا سب لوگون کو ع **وعن** ابی سعید و ابی ہریرۃ عن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لو ان اہل السماء والارض اشترکوا فی دم مؤمن لکبہم اللہ فی النار رواہ الترمذی وقال ہذا
حدیث غریب اور روایت ہی ابی سعید اور ابی ہریرہ سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا کہ اگر تحقیق آسمان والی اور زمین
والی شریک ہون بیچ خون کرنی ایک مرد مسلمان کی تو البتہ اوندہا ڈالیگا اونکو اللہ دوزخ مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** بعض
شارحین نی لکہا ہی کہ لفظ اکبہم لازمی ہی اور کبہم متعدی پس کسی راوی کو سہو ہو گیا ہی کہ کبہم کو اکبہم نقل کیا لیکن ملا علی قاری نی لکہا ہی کہ لفظ
اکبہ قاموس مین لازم اور متعدی دونو طرح نقل کیا گیا ہی پس نسبت خطا کی طرف بعض اہل لغت کی بلکہ سبکی اولی اور احوط ہی نسبت کرنی خطا کی
طرف راویون ثقہ اور عادلون کی پس تحقیق اس مقام کی یہہ ہی اور جامع صغیر مین لکبہم اللہ عزوجل فی النار آیا ہی واللہ اعلم بالصواب **وعن**
ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یجیء المقتول بالقاتل یوم القیمۃ ناصیتہ ورأسہ بیدہ واوداجہ تشخب دما یقول
یا رب قتلنی حتی یدنیہ من العرش رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلے
اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا لاویگا مقتول قاتل کو دن قیامت کے اس حال مین کہ پیشانی قاتل کی اور سر اوسکا مقتول کی ہاتہہ مین ہوگا اور رگین اوسکی بہتی ہونگی
خون سی کہیگا اے پروردگار میری قتل کیا ہی مجکو یعنی اس شخص نے پس فریاد رسی کریگی میری یہانتک نزدیک لیجاویگا مقتول قاتل کو عرش کی نقل کی یہہ ترمذی
اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** یہہ کنایہ ہی اس سی کہ مقتول اپنا پورا حق طلب کریگا اور کنایہ ہی بیچ راضی کرونی اللہ تعالی کی اوسکو ساتھہ عدل اپنی کے ع
وعن ابی امامۃ بن سہل بن حنیف ان عثمان بن عفان اشرف یوم الدار فقال انشدکم باللہ تعلمون ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال لا یحل دم امرئ مسلم الا باحدی ثلاث زنی بعد احصان او کفر بعد اسلام او قتل نفس بغیر حق فقتل بہا
فواللہ ما زنیت فی جاہلیۃ ولا اسلام ولا ارتددت منذ بایعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا قتلت
النفس التی حرم اللہ فبم تقتلونی رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ وللدارمی لفظ الحدیث
اور روایت ہی ابی امامہ بیٹی سہل بن حنیف کی سی یہہ کہ عثمان بن عفان رضی چڑہی مکان بلند پر دن دار کی اور کہا قسم دیتا ہون تمکو اللہ کی ایا جانتی ہو تم یہہ کہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین حلال ہوتی ہی خون پر یری شخص مسلمان کی مگر سبب ایک بات کی تین باتون مین سی زنا کرنا بیہی بیاہی نکاح کرنی کی یا کفر کرنا بیہی اسلام کی یا جان مارنی ناحق پس مارا جاویگا بدلی اوسکی مین پس قسم ہی خدا کی نہین زنا کیا مینی جاہلیت مین اور نہ اسلام مین اور نہ مرتد ہوا مین جب سے کہ بیعت کی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی اور نہ قتل کیا مینی کسی جان کو کہ حرام کیا اللہ تعالی نی قتل کرنا اوسکا پس کس سبب سے قتل کرتی ہو تم مجکو نقل کے یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور واسطی دارمی کی ہین لفظ حدیث کی ف دن دار کی دار کہتی ہین گہر کو یعنی جن دو نو نمین کہ بلوائیون نی حضرت عثمان رضہ کو گہیرا اونکی گہر مین اون دو نون کو کہتی ہین یوم الدار پس اونھین دو نو نمین حضرت عثمان نے اوپر گہر کی چڑہ کر کلام مذکور کو فرمایا اور زنا کرنا الخ یعنی زنا کری محصن ہو کر تو اوسکو سنگسار کرنا آتا ہی اور محصن اوسکو کہتی ہین کہ حر مسلمان مکلف جماع کری عورت سی ساتہہ نکاح صحیح کی اور لفظ حدیث کی یعنی لایحل دم امرء مسلم الخ مین قصہ عثمان رضہ کا یعنی اشرف یوم الدار الخ ؛ مولانا روح وعن ابی الدرداء عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال المؤمن معتقا صالحا مالم یصب دما حراما فاذا اصاب دما حراما بلح رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی درداء سی کہ نقل کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا ہمیشہ رہتا ہی مسلمان جلدی کرنیوالا طرف نیکی کی اور کرنیوالا حقوق اللہ تعالی کی اور حقوق بندون اوسکی کے جب تک کہ نہ پہنچی خون حرام کو پس جب پہنچا خون حرام کو تہک جاتا ہی نقل کی ابوداود نی ف یعنی مؤمن ہمیشہ توفیق دیا جاتا ہی کرنی بہلائیون کی اور جلدی کرنیکی طرف بہلائیون کی جب تک کہ خون ناحق نہین کرتا جب خون ناحق کرتا ہی تو باز رہتا ہی حاصل کرنی بہلائیون کی سی بسبب شومی اس گناہ کی پس قتل کرنی کی خاصیت ہی کہ دل سیاہ ہو جاتا ہی قاتل کا اور توفیق خیر سی محروم رہتا ہی اگرچہ حال سب گناہونکا یہی ہی لیکن یہہ شدید ہی بہ نسبت اور گناہون کی ؛ ع ح وعنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل ذنب عسی اللہ ان یغفرہ الا من مات مشرکا او من یقتل مؤمنا متعمدا رواہ ابوداود رواہ النسائی عن معاویۃ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا ہر گناہ ہی امید ہی اللہ تعالی سی یہہ بخشدی اوسکو مگر گناہ اوس شخص کا کہ مری مشرک یا گناہ اوس شخص کا کہ قتل کری کسی مسلمان کو جان کر نقل کے یہہ ابوداود نی اور نقل کے یہہ نسائی نی معاویہ سے ف ظاہر اسحدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ گناہ قتل کا بہی نہین بخشا جاتا مانند شرک کی لیکن مذہب اہل سنت جماعت کا یہہ ہے کہ گناہ قتل کا بخشا جاویگا بعد عذاب شدید ہونی کی مدت دراز تک اور دلیل اونکی یہہ آیۃ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء اور احدیث سی جو نہ بخشا جانا اوسکا سمجہا جاتا ہے یہہ محمول ہی تشدید و تغلیظ پر یا یہہ مراد ہی کہ قتل کری مومن کو حلال جانکر تو وہ نہین بخشا جاویگا یا متعمدا کی یہہ معنی ہین کہ قصد کری قتل کرنی مومن کا بسبب ہونی اوسکی کی مومن ؛ ع وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقام الحدود فی المساجد ولا یقاد بالولد الوالد رواہ الترمذی والدارمی اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ قائم کیجاوین حدین مسجدون مین اور نہ قصاص لیا جاوی بدلی اولاد کی باپ سے یعنی بلکہ دیت آویگی باپ پر نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی ف حدین مانند حد زنا اور چوری اور مانند انکی کی مسجدونمین نہ ماری جاوین اور قصاص بہی داخل اس حکم مین ہی کہ وہ بہی مسجدونمین نہ لیا جاوی اسلیی کہ مسجدین نہین ہین مگر واسطی نماز فرض اور توابع اوسکی کی کہ نقل نمازین ہین اور ذکر اور پڑہنا پڑہانا علوم دینیہ کا اور نہ قصاص لیا جاوی الخ اتفاق ہی امامون کا اسپر کہ بیٹا اگر مان کو یا باپ کو مار ڈالی تو اوسکو قتل کیجی اور اسمین اختلاف ہی کہ باپ بیٹی کو مار ڈالی امام ابوحنیفہ اور امام شافعی اور احمد رح تو کہتی ہین کہ باپ نہ قتل کیا جاوی اور امام مالک کہتی ہین کہ اگر ذبح کری باپ بیٹی کو تو قتل کیا جاوی اور اگر تلوار سی مار ڈالی تو نہ قتل کیا جاوی اور مان مانند باپ کے ہی فرزند اور دادی اور نانی مانند مان باپ کے ہین ؛ ع ح وعن ابی رمثۃ قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع ابی فقال من ھذا الذی معک قال ابنی اشھد بہ قال اما انہ لا یجنی علیک ولا تجنی علیہ رواہ ابوداود والنسائی وزاد فی شرح السنۃ فی اولہ قال دخلت

مَعَانِی عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَاٰی اَبِی الَّذِیْ یَظْہَرُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْنِیْ اُعَالِجُ الَّذِیْ یَظْہَرُ
فَاِنِّیْ طَبِیْبٌ فَقَالَ اَنْتَ رَفِیْقٌ وَاللّٰہُ الطَّبِیْبُ اور روایت ہی ابی رمثہ سی کہ کہا آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ و
سلم کی پاس اپنی باپ کیساتھ پس فرمایا کون ہی یہہ تیری ساتھ کہا کہ یہہ بیٹا میرا ہی گواہ رہو ساتھہ اسکی فرمایا خبردار رہ کہ یہہ نہین گناہ کریگا تجپر اور نہ تو
گناہ کریگا اسپر نسل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی اور زیادہ کیا صاحب مصابیح نی شرح السنہ مین بیچ اول الحدیث کی اس عبارت کو کہ کہا ابو رمثہ نی کہ
باپ میری نی کہ چھوڑ دو مجکو یعنی اذن دو مجکو علاج کرونمین اوسپر کہ تمہاری پشت مین ہی پس تحقیق مین طبیب ہون پس فرمایا حضرت نی کہ تو رفیق ہی اور
اللہ طبیب ہے ف گواہ رہو ساتھہ اسکی یعنی گواہ رہ کہ یہہ بیٹا صلبی میرا ہی مقصود اس گواہ کرنی سی یہہ تھا کہ اگر مجسی کچھہ گناہ مانند قتل وغیرہ کی ہوجاوے
تو مواخذہ اس سی کیا جاوی بسبب اسم جاہلیت کے کہ باپ بیٹون مین سی جو کوئی گناہ کرتا تو ایک کا مواخذہ دوسرے ہوتا اسی سبب سے حضرت نی فرمایا کہ یہہ نہین
گناہ کریگا تجپر الخ یعنی اگر تیری بیٹی نی کچھہ گناہ کی بات کی تو تجکو پکڑا اور تجسی پرسش نہین ہوگی کی دنیا و آخرت مین اور اسیطرح سی تجسی کوئی گناہ ہوا تو تیرا
بیٹا نہین پکڑا جاویگا دنیا و آخرت مین حاصل یہہ کہ جاہلیت مین جو رسم تھی کہ باپ بیٹون مین سی جو کوئی گناہ کرتا تھا تو ایک کا مواخذہ دوسرے ہوتا
تھا وہ بات اب موقوف ہوئی اور مین طبیب ہون الخ چونکہ اس کلام مین دعوی کرنا طب و دانائی کا تھا حضرت کو جہالت اور بی تمیزی اوسکی خوش
نہ آئی اعتراض کیا اسپر کہ تو رفیق ہی یعنی نرمی و مہربانی کرتا ہی مریض پر علاج کرنی مین اور نگاہ رکھتا ہی اوسکو اوپر سی کہ ظاہر ضرر کری اوسکو نہ کہ شفا
دیتا ہی تو اوسکو حقیقت مین اور خدا طبیب ہے یعنی وہی جانتا ہی حقیقت مرض اور دوا کی اور نہین کوئی شفا دی سکتا سوا ارادہ واحد کی کہ موصوف
ہی ساتھہ بقا کی ۞ مولانا ۞ ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ سُرَاقَۃَ بْنِ مَالِکٍ قَالَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقِیْدُ الْاَبَ مِنِ ابْنِہٖ وَلَا یُقِیْدُ الْاِبْنَ مِنْ اَبِیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَضَعَّفَہٗ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے انہون نی نقل
کی اپنی دادا سی اوسنی نقل کی سراقہ بن مالک سے کہ کہا حاضر ہوا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس قصاص لیتی تہی باپ کا بیٹی اوسکی سے
اور نہ قصاص لیتی تہی بیٹی کا باپ اوسکی سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور ضعیف کیا اسکو ف یعنی اگر بیٹا باپ کو مارڈالتا بیٹی کو اوسکی قصاص
مین مارڈالی اور اگر باپ بیٹی کو مارتا قصاص نہ لیتی بلکہ خون بہا لیتی ۞ ح وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَنْ قَتَلَ عَبْدَہٗ قَتَلْنَاہُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَہٗ جَدَعْنَاہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَزَادَ النَّسَائِیُّ فِیْ رِوَایَۃٍ اُخْرٰی وَمَنْ خَصٰی عَبْدَہٗ خَصَیْنَاہُ
اور روایت ہی حسن بصری سی کہ نقل کی سمرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ قتل کری اپنی غلام کو قتل کرینگی ہم اوسکو اور جو شخص کاٹے
اعضا یعنی ناک کان یا ہاتھہ پانو وغیرہ تو اعضا کاٹینگی ہم اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور زیادہ کیا نسائی نی اور روایت
مین کہ جو کوئی خوجہ کری اپنی غلام کو خوجہ کرینگی ہم اوسکو ف جو شخص کہ قتل کری اپنی غلام کو الخ یہہ بطریق زجر و تشدید کی فرمایا تا باز آوین لوگ اپنی غلام کے
مارڈالنی سی جیسی کہ جو تہی یا پانچوین بار شراب پینی والی کی حق مین حضرت نی فرمایا کہ مارڈالو اوسکو حالانکہ غلام حضرت نے اوسکو جبکہ لایا گیا وہ حضرت کی پاس اور بعضون نے کہا کہ مراد حدیث
وہ غلام ہی کہ آزاد کیا گیا اور اوسکو غلام باعتبار حال سابق کی کہا اور بعضون نی کہا کہ یہہ منسوخ ہے اس آیۃ سی الحر بالحر و العبد بالعبد الخ اور مذہب
حنفیہ کا اسمین یہہ ہے کہ آزاد قتل کیا جاوی بسبب قتل کرنی غلام غیر کی نہ اپنی غلام کی اور تینون امام کہتی ہین کہ نہ قتل کیا جاوی آزاد بدلی غلام کی اگرچہ ہو
غلام غیر کا بسبب قول اللہ تعالی کی الحر بالحر آخر تک اور ابراہیم نخعی اور سفیان ثوری کہتی ہین کہ آزاد قتل کیا جاوی بدلی غلام کی اگرچہ اپنا غلام ہو
اور جو شخص کاٹی اعضا الخ شرح السنہ مین لکہا ہی کہ گئی ہین سب اہل علم طرف اسکی کہ اعضا آزاد کی نہ کاٹی جاوین بدلی اعضا غلام کی پس ثابت ہوا

اس اتفاق سی کہ یہہ حدیث محمول زجر و منع پر ہی یا منسوخ ہی ش ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا دُفِعَ اِلٰى اَوْلِيَاءِ الْمَقْتُوْلِ فَاِنْ شَاءُوْا قَتَلُوْا وَاِنْ شَاءُوْا اَخَذُوا الدِّيَةَ وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ حِقَّةً وَثَلٰثُوْنَ جَذَعَةً وَاَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً وَمَا صَالَحُوْا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اوسنی اپنی دادا سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ قتل کری جان بوجہ کر حوالہ کیا جاوی طرف وارثون مقتول کی پس اگر چاہین مار ڈالین اور اگر چاہین لیوین دیت یعنی خون بہا اور دیت یہہ ہی تیس اونٹنیان کہ چوتھی برس مین لگی ہون اور تیس اونٹنیان کہ پانچوین برس مین لگی ہون اور چالیس اونٹنیان حاملہ اور جس چیز پر صلح کرین پس وہ واسطی اونکی ہی یعنی اصل دیت کہ حق مقتول کی وارثونکا ہی یہہ ہے جو ذکر کی گئی اور اگر صلح کرین وارث اس سی کم پر وہی واجب ہوگا نقل کے یہہ ترمذی نی ف امام شافعی اور امام محمد کا یہی مذہب ہے دیت مین اور امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف کی نزدیک سو اونٹ چار قسم کی ہین پچیس بنت مخاض پچیس بنت لبون پچیس حقہ پچیس جذعہ اور دلیل اونکی حدیث سائب بن یزید کی ہی کہ حکم کیا حضرت نی ساتھہ سو اونٹون چار قسم کی اور یہہ حدیث کہ دلیل شافعی کی ہی غیر ثابت ہی بسبب اختلاف رجال اسناد کی صحابہ کی دیت مین ش ع وَعَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَيَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ اَقْصَاهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ اَلَا لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت ہی علی رضی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا مسلمان آپسمین برابر ہین قصاص اپنی مین اور دیت مین اور سعی کرتا ہی ساتھہ ذمہ اور عہد اونکی کی ادنی اونکا اور رد کرتا ہی اوپر جو بہت دور ہوا اونسی اور مسلمان حکم ایک ہاتھہ کا رکھتی ہین یعنی مدد کرنی اور اتفاق رکھنی اور اختلاف نکرنی مین اور پرادن لوگون کی کہ سوا اونکی ہین یعنی کافر یعنی جیسی کہ پنج اجزا ایک ہاتھہ کی خلاف و جدائی نہین ہی ہلنی مین اور پکڑنی مین ایسا ہی مسلمانون کو چاہیی کہ آپسمین ایک دوسری کی مدد کرتا رہی وقت مقابلہ کی کفار سی خبردار ہو کہ نہ مارا جاوی مسلمان بدلی کافر کی اور نہ مارا جاوی عہد والا یعنی ذمی بیچ عہد اپنی کی نقل کیا یہہ ابوداود اور نسائی نی اور نقل کی ابن ماجہ نی ابن عباس سی ف مسلمان برابر ہین الخ یعنی کچھہ فرق نہین درمیان رذالی اور اشراف کی اور چھوٹی اور بڑی کی اور عالم اور جاہل کی اور مرد اور عورت کی ان مقدمات مین یعنی قصاص اور دیت کی لیکن نبی مین سب برابر ہین جو دیت سید کی ہی وہی دیت جلاہی کی ہی اور اگر سید جلاہے کو مار ڈالی جلاہی کی بدلی سید کو مار ڈالی اسطرح باقیون کو سمجھہ لے بخلاف رسم جاہلیت کے کہ اوسوقت مین اگر اشراف رذالی کو مار ڈالتا تو اوسکو قصاص مین نہ مارتی بلکہ اوسکی بدلی چند آدمی اوسکی قبیلہ مین سی کہ کم رویت ہوتی اونکو مار ڈالتی اور سعی کرتا ہی الخ یعنی اگر ایک ادنی مسلمان نی مانند عورت یا غلام کی کسی کافر کو امن دیا تو چاہیی کہ اوسکو سب مسلمان امن دین اور اوس عہد کو نہ توڑین اور رد کرتا ہی الخ اس عبارت کی دو معنی ہین ایک یہہ کہ کسی مسلمان نے اگرچہ دور ہو کافرون کی ملک سے جسوقت کہ کسی کافر کو امن دیا نہین پہنچتا کسی مسلمان کو کہ نزدیک ہو اوس سی توڑنا اوسکا اور دوسری یہہ کہ جسوقت داخل ہو لشکر کافرون کی ملک مین اور امام بہیجی ایک فوج اوس لشکر مین سی کسی طرف پہر لاوین غنیمت مار کر تو وہ فقط اونہین کا حق نہین ہی بلکہ ساری لشکر کو بانٹین اور عہد والا بیچ عہد اپنی کی یعنی جب تک کہ ذمی ہی اور کوئی چیز منافی ذمی ہونیکی نہین کرتا اوسکو نہ ماری پس معلوم ہوا کہ قتل کرنا ذمی کا جائز نہین ہی پس اگر اوسکو کوئی مسلمان قتل کری تو اوس مسلمان کو اوسکی قصاص مین مارنا چاہیی جیسا کہ مذہب امام ابوحنیفہ کا ہی پس یہہ جو فرمایا کہ نہ مارا جاوی مسلمان بدلی کافر کی مراد کافر سی حربی ہی نہ ذمی حاصل یہہ کہ امام اعظم کی نزدیک حربی کی بدلی مسلمان کو نہ ماری اور ذمی کے بدلی ماری اور امام شافعی کی نزدیک مسلمان بدلی کسی کافر کی نہ مارا جاوی نہ حربی کی بدلی نہ ذمی کی بدلی ۱۲ مولانا من الشروح وَعَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ سَمِعَتْ اُذُنَايَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اُصِيْبَ بِدَمٍ اَوْ خَبْلٍ وَالْخَبْلُ الْجِرَاحُ هُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ اِحْدٰى ثَلٰثٍ

فَاِنْ اَرَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ بَيْنَ اَنْ يَّقْتُصَّ اَوْ يَعْفُوَا وَيَاْخُذَ الْعَقْلَ فَاِنْ اَخَذَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ عَدَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهُ النَّارُ خَالِدًا مُخَلَّدًا اَبَدًا رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہی ابی شریح خزاعی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ مصیبت زدہ ہو ساتہہ خون کی یعنی قتل نفس کی یا زخم کی یعنی جسکا مورث ناحق مارا جاوی یا کوئی عضو اوسکا کٹ جاوی پس وہ یعنی وارث مختار ہی ہو ایک تین چیزون مین سی پس اگر چاہی چوتھی چیز یعنی تین سے زائد پس پکڑ واہتہہ اوسکا یعنی منع کرو اوس سی بیان اون تین چیزونکا یہہ ہے بدلی یا معاف کری یا لیوی دیت پس اگر لی اون چیزون مین سی کوئی چیز پہر زیادتی کی نہ چہوڑی اوسکی یعنی مثلاً معاف کیا بعد ازان طلب کیے دیت یا قصاص پس واسطی اوسکی ہی آگ ہمیشہ رہنی والا ہوگا اومین ہمیشہ رکہا گیا کبہی نہین نکلنی کا نقل کی یہہ دارمی نی ف تاکید بعد تاکید کی واسطی زجر اور وعید شدید کی اور بیان ہمیشہ رہنی کا پہلی فصل مین بیچ فائدہ حدیث ابی ہریرہ کی ہو چکا ع وَعَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِيْ عِمِّيَّةٍ فِيْ رَمْيٍ يَكُوْنُ بَيْنَهُمْ بِالْحِجَارَةِ اَوْ جَلْدٍ بِالسِّيَاطِ اَوْ ضَرْبٍ بِعَصًا فَهُوَ خَطَاٌ وَعَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَاِ وَمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌ وَمَنْ حَالَ دُوْنَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَغَضَبُهُ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی طاؤس سی کہ نقل کی ابن عباس سی اونہون نی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ مارا جاوی بیچ اندہ ہند کی یعنی اسحال مین کہ مشتبہ ہوا مر اوسکا اور معلوم نہو قاتل اور نہ حال قاتل کا بیچ پتہراو کی کہ ہووی درمیان انکی ساتہہ پتہرون کی یا مار اجاوی ساتہہ مارنی کوڑون کی یا ساتہہ مارنی لکڑیون کی پس یہہ قتل بیچ حکم قتل خطا کی ہی یعنی نہ گناہ ہونی مین اور دیت اوسکی دیت خطا کی ہی اور جو شخص کہ مارا گیا جان بوجہ کر پس وہ قتل موجب قصاص کا ہی اور جو شخص کہ حائل ہو درمیان قصاص لینی کی پس لعنت ہی اوسپر لعنت اللہ کی اور غضب اوسکا نہ قبول کیا جاوی گا اوس سی نفل اور نہ فرض نفل کے یہہ ابوداؤد اور نسائی نی ف ساتہہ پتہرون کی یعنی آپسمین لڑتی ہون اور پتہر مارتی ہون ناگاہ ایک پتہر کسی کے جا لگا اور مر گیا مقصود یہہ کہ ساتہہ پتہر کی مارا گیا بلکہ قید لگانی پتہر کی بہی اتفاقی ہی اور مراد یہہ ہی کہ قتل ساتہہ مثقل کی موجب دیت کا ہی نہ قصاص کا اور دیت اوسکی دیت خطا کی ہی اور فقہا اسکو شبہ عمد کہتی ہین اسلیے کہ قتل کرنا ساتہہ غیر تیز چیز کی اگرچہ وہ چیز ایسی ہو کہ حاصل ہوتا ہو اوس سی قتل غالبا شبہ عمد ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کی اور نزدیک صاحبین اور شافعی کی شبہ عمد وہ ہی کہ قصد قتل کا کری ساتہہ ایسی چیز کی کہ نہ حاصل ہوتا ہو اوس سی قتل غالبا اور جو چیز ایسی ہو کہ حاصل ہوتا ہو اوس سی قتل غالبا وہ جملہ عمد سی ہی پس پتہر اور عصا رکہ حدیث مین مذکور ہین نزدیک ابی حنیفہ کی مطلق ہین یعنی ہلکی ہون یا بہاری اور نزدیک صاحبین اور شافعی کی محمول ہین ہلکی پر حاصل یہہ کہ بیچ قتل کے ساتہہ مثقل کی امام ابوحنیفہ کی نزدیک قصاص نہین اور صاحبین اور شافعی کی نزدیک یہہ تفصیل ہی کہ ذکر کی گئی اور جو شخص کہ حائل ہو الخ یعنی مقتول کی وارثون کو قصاص لینی دی تو اوسپر لعنت ہے الخ یہہ اور مابعد اسکی جو جملہ ہی مراد انسی زجر شدید اور تہدید و وعید ہی ۔ ح ع ف قتل کی پانچ قسمین ہین عمد اور شبہ عمد اور خطا اور جاری مجری خطا اور قتل بسبب قتل عمد یہہ ہی کہ ماری ساتہہ ایسی چیز کی کہ جدا کر دی اعضا کو خواہ وہ قسم ہتیار سی ہو یا تیز چیز ہو قسم پتہر یا لکڑی یا کہپانچ یا شعلہ آگ سی اور صاحبین کی نزدیک قتل عمد وہ ہی کہ ماری ایسی چیز سی کہ قتل کیا جاتا ہو اوس سی غالبا اور اس قتل سی گنہگار ہوتا ہی آدمی اور لازم آتا ہی قصاص فقط مگر یہہ عفو کیا جاوی یا راضی ہون وارث دیت پر اور نہین کفارہ ہی اسمین اور شبہ عمد یہہ ہے کہ ماری قصدا ساتہہ غیر چیزون کی کہ گئین کے اور اس قتل سی گنہگار ہوتا ہی آدمی اور دیت مغلظہ عاقلہ پر لازم آتی ہی نہ قصاص اور اسمین بیچ جان مارنی ہی کم مین قصاص لازم آتا ہی یعنی اگر قطع عضو اس سبب سے ہوا تو عوض اوسکی اوسکا عضو کاٹا جاویگا اور قتل خطا کی دو قسمین ہین ایک تو خطا قصد مین تجویز ہی وہ یہہ ہے کہ ایک شخص کو تیر مارنی کا گمان کر کر اور تہا وہ معلمان اور دوسرے خطا فعل مین ہوتی ہی وہ یہہ ہے کہ تیر مارتا تہا نشانہ پر اور وہ لگ گیا ایک آدمی کو اور جاری مجری خطا کی یہہ ہے کہ ایک شخص سوتا ہو یا پڑا کسی پر اور مار ڈالا اوسکو اون مین کفارہ لازم آتا ہی دیت عاقلہ پر اور موجب گناہ کا ہوتا ہے عقاب ترک عزیمت کے اور قتل بسبب یہہ ہے کہ ایک شخص نے

ف ۱ قولہ فہو خطا الخ یعنی اگر ایک شخص نے دوسرے کو مارا لاٹھی سے یا کوڑے سے یا پتہر سے اور مر گیا تو یہ قتل خطا کا ہی اور اسکی دیت دیت خطا کی ہی

ف ۲ قولہ شبہ عمد الخ یعنی اگر ایک شخص نے دوسرے کو مارا ایسی چیز سے کہ عادۃً اوسسے قتل نہین ہوتا جیسے لاٹھی یا کوڑا یا پتہر تو یہ قتل شبہ عمد کا ہی اور اسکی دیت مغلظہ ہی

ف ۳ قولہ حضرت امام ابوحنیفہ الخ یعنی حضرت امام ابوحنیفہ کی نزدیک قتل کی پانچ قسمین ہین عمد اور شبہ عمد اور خطا اور جاری مجری خطا اور قتل بسبب قتل عمد اور صاحبین کی نزدیک تین قسمین ہین عمد اور شبہ عمد اور خطا اور جاری مجری خطا اور قتل بسبب قتل عمد کی عبارت ہی ہے اور صاحبین کی نزدیک قتل کی تین قسمین ہین عمد اور شبہ عمد اور خطا اور جاری مجری خطا اور قتل بسبب قتل عمد کی عبارت ہی ہے

کنوا کھودا یا رکہا ایک شہر غیر کی ملک مین بغیر اذن اوسکی کی اور اوس سی ہلاک ہوگیا کوئی آدمی یعنی کنوی مین گر کر مرگیا یا ٹھوکر لگی اوس شہر کی اور مرگیا ہے
اس سی دیت آتی ہی عاقلہ پر نہ کفارہ اور چار قسمون پہلی قتل کی سی قاتل محروم ہوتا ہی میراث سی مقتول کی اور پانچوین قسم قتل کی سی محروم نہین ہوتا ؛
ملتقے و ہدایہ **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا اعفی من قتل بعد اخذ الدیۃ رواہ ابو داود
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ چہوڑونگا مین اوس شخص کو یعنی بلکہ قصاص لونگا اوس سی کہ قتل کرے پیچہی لینے
دیت کی نقل کی یہہ ابو داود و نسائی **وعن** ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من رجل یصاب شیء فی جسدہ
فتصدق بہ الا رفعہ اللہ بہ درجۃ وحط عنہ خطیئۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی درداسی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی
کہ فرماتی تہی نہین کوئی شخص کہ زخمی کیا گیا کچہہ بدن اپنی کی پہر معاف کیا زخمی کرنیوالی یعنی عدلانہ لیا اور بخشدیا اوسکو اور صبر کیا القدر الہی پر مگر کہ بلند
کرتا ہی اوسکا اللہ سبب اوسکی ایک درجہ اور دور کرتا ہی اوس سی ایک گناہ نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **الفصل الثالث** مسل تیسری **عن**
سعید بن المسیب ان عمر بن الخطاب قتل نفرا خمسۃ او سبعۃ برجل واحد قتلوہ قتل غیلۃ وقال عمر لو تمالا علیہ اہل صنعاء لقتلتہم
جمیعا رواہ مالک وروی البخاری عن ابن عمر نحوہ اور روایت ہی سعید بن مسیب سی یہہ کہ عمر بن خطاب نی قتل کیا ایک جماعت کو کہ پانچ تہی یا سات تہی بدلی قتل کرنی
ایک شخص کے کہ قتل کیا تہا اسینی اوسکو قتل خفیہ فریب کیا اور فرمایا حضرت عمر نی اگر حملہ کرتی اوسپر اور مدد کرتی صنعا والی تو البتہ قتل کرتا مین ان سب کو نقل کے یہہ مالک نی
اور نقل کی بخاری نی ابن عمر سی مانند اسکی **ف** صنعا نام ایک شہر کا ہی شہرون یمن کی سی اور خاص صنعا کو ذکر اسلیی کیا کہ یا تو وہ قتل کرنیوالون
کی رہنی والی تہی یا یہہ مثل ہی نزدیک عرب کے کثرت مین اور احادیث مین دلیل ہی اوسپر کہ اگر ایک شخص کے قتل کرنی مین کئی آدمی شریک ہون تو سبکو قتل کرنا
چاہیی شرح **وعن** جندب قال حدثنی فلان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یجیء المقتول بقاتلہ یوم القیمۃ فیقول سل
ھذا فیما قتلنی فیقول قتلتہ علی ملک فلان قال جندب فلقیتہا رواہ النسائی اور روایت ہی جندب سی کہ کہا حدیث کی مجکو فلانی نی یعنی ایک صحابی نی کہ نام اوسکا لیا یا ایسا
لیکن راوی بہول گیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ لاویگا قتل کیا گیا اپنی قاتل کو دن قیامت کی اور کہیگا یعنی اللہ تعالی سی کہ پوچہہ اس سی کہ کس سبب سے
قتل کیا مجکو پس وہ کہیگا کہ قتل کیا مینی اسکو فلانی شخص کے سلطنت مین کہا جندب نی کہ پس ملا مین تو اس سی نقل کے یہہ نسائی نی **ف** قتل کیا مینی اسکو الخ
اگر کوئی کہی کہ یہہ جواب مطابق سوال کی کسطرح ہوا اسلیی کہ اوسنی پوچہا تہا سبب قتل کا جواب یہہ کہ مراد اس قول سی کہ فلانی کی سلطنت مین قتل کیا یہہ ہے
کہ فلانی بادشاہ کی عہد مین بسبب مدد اوسکی کی مینی اسکو قتل کیا یہہ معنی اسصورت مین ہونگی کہ ہو لفظ ملک کا ساتہہ پیش میم کی روایت مین اور اگر ساتہہ زیر
میم کی ہی تو معنی یہہ ہین کہ قتل کیا مینی اسکو بیچ جہگڑی کی کہ درمیان میری اور درمیان اوسکی تہا اوپر ملک فلانی شخص کے کہ زید ہی مثلا اور مراد اس سے
بیان واقع ہی اور بیچ تو اس سی یعنی قتل کرنی سی باہر کرمد کرنی سی باجہگڑنی سی کہ باعث ہی قتل کا اور کہا طیبی نی کہ جندب نصیحت کرتا تہا ایک بادشاہ
کو تاکہ مدد نکرے کسی ظالم کی ؛ ع ح **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعان علی قتل مؤمن شطر کلمۃ
لقی اللہ مکتوب بین عینیہ آیس من رحمۃ اللہ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مدد کرے اوپر قتل کرنی مومن کے
ساتہہ آدہی کلمہ کے یعنی مثلا قتل پورا نہ کہا اق کہا ملاقات کریگا اللہ تعالی سی اسحال مین کہ لکہا ہوگا درمیان دونو آنکہون اوسکی کی یہہ ناامید اللہ کے
رحمت سے نقل کے یہہ ابن ماجہ نی **ف** ناامید ہی الخ یہہ کنایہ ہی کفر سی ہوجب قول اللہ تعالی کی لا ییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون اور معنی اسکے
یہہ ہین کہ فضیحت ہوگا خلائق کی روبرو ساتہہ اس نشانی مذکورہ کی اور یہہ مبنی ہی تغلیظ پر یا محمول ہی حلال جانی پر **وعن** ابن عمر عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا امسک الرجل الرجل وقتلہ الآخر یقتل الذی قتل ویحبس الذی امسک رواہ الدارقطنی

اور روایت ہی ابن عمر رضی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت کہ پکڑی کوئی شخص کسیکو اور قتل کری اوسکو اور شخص تو قتل کیا جاوی وہ شخص کہ جسنی قتل کیا اور قید کیا جاوی وہ شخص کہ جسنی پکڑا نقل کی یہہ دارقطنی نی **ف** جیسی اگر پکڑی ایک شخص ایک عورۃ کو اور زنا کری اوس سی دوسرا تو حد نہین ہی پکڑنیوالی پر اسیطرح قصاص نہین ہی پکڑنیوالی پر بلکہ قید ہی بطریق تعزیر کی اور مقدار قید کی موقوف ہی رائی حاکم پر جسقدر مناسب جانی قید کرے پس بعض شارحین نی تو یہہ لکہا ہی لیکن معلوم کیا چاہیی کہ یہہ مدد کرنی ہی قتل پر اور بیچ مدد کرنی کی قتل پر بسبب اور احادیث کی قصاص ہی پس یہہ حدیث منسوخ ہوگئی واللہ اعلم اور کہا شمنی نی کہ ملتقی مین ہی کہ اگر ڈالدیوی ایک شخص کسیکو آگی شیر کی یا اور درندی کی اور وہ مار ڈالی اوسکو تو ڈانی والی پر نہ قصاص ہی اور نہ دیت ولیکن تعزیر دیا جاوی اور مارا جاوی مارنا درد دہندہ اور قید کیا جاوی یہان تک کہ توبہ کری ط ح ۔ ع +

باب الدیات

باب ہی بیچ بیان دیتون کی **ف** دیات جمع دیت کی ہی دیت اوس مال کو کہتی ہین کہ دیا جاتا ہی بدلی قتل کرنی نفس کی یا ناقص کرنی کسی کے اعضا کی اور لفظ جمع یعنی دیات باعتبار انواع دیت کی لائی کہ دیت نفس کی ہی اور دیت اعضا کی اور دیت دو طرح کی ہوتی ہی مغلظہ اور مخففہ مغلظہ تو یہہ ہی کہ سو اونٹنیان ہون چار طرح کی پچیس بنت مخاض اور پچیس بنت لبون اور پچیس حقہ اور پچیس جذعہ یہہ امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کی نزدیک ہی اور امام محمد اور امام شافعی کی نزدیک تیس حقہ اور تیس جذعہ اور چالیس ثنیہ کہ سب حاملہ ہون اور یہہ دیت بیچ قتل شبہ عمد کی دینی آتی ہی اور دیت مخففہ یہہ ہی کہ اگر سونی کی قسم سی دی تو ہزار دینار دی اور چاندی کی قسم سی دی تو دس ہزار درہم دی اور اونٹ دی تو پانچ طرح کی دی یعنی ابن مخاض اور بنت مخاض اور بیس بنت لبون اور بیس حقہ اور بیس جذعہ اور یہہ دیت لازم آتی ہی قتل خطا مین اور جاری مجری خطا مین اور قتل بسبب مین ط ح و ملتقی **الفصل الاول** مصنف بھلے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْاِبْهَامَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا دیت اسکی اور اسکی برابر ہی یعنی اشارہ کیا حضرت نی طرف چہنگلیا اور انگوٹہی کی جیسا کہ بیان کیا راوی نی یعنی چہنگلیا کی اور انگوٹہی کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** جانا چاہیی کہ بیچ کاٹنی تمام انگلیون دونون ہاتہہ کی یا دونو پانو کی تمام دیت لازم آتی ہی بسبب فوت کرنی جنس منفعت کی پس بیچ کاٹنی ہر انگلی کی دسوان حصہ دیت کا لازم آتا ہی کہ وہ دس اونٹ ہین پس فرمایا کہ دیت چہنگلیا کی اور انگوٹہی کی برابر ہی اگرچہ انگوٹہی کی دو جوڑ ہین اور چہنگلیا کی تین اسلیی کہ دونون برابر ہین اصل منفعت مین پس زیادتی و نقصان کا اعتبار نہین جیسی دائین اور بائین مین فرق نہین اور جبکہ ہر انگلی مین دسوان حصہ کل دیت کا ہوا تو ہر بند انگلی کمین بحساب اسکی ہی پس ہر بند انگلی مین تہا دسوین حصہ کا ہی اور بیچ بند انگوٹہی کی آدہا دسوین حصہ کا اسلیی کہ اوسکی دو بند ہین اور اور انگلیون کی تین تین بند ط ح **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنِيْنِ امْرَاَةٍ مِنْ بَنِيْ لِحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ ثُمَّ اِنَّ الْمَرْاَةَ الَّتِيْ قُضِيَ عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنَّ مِيْرَاثَهَا لِبَنِيْهَا وَزَوْجِهَا وَاَنَّ الْعَقْلَ عَلٰى عَصَبَتِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ بچی پیٹ ایک عورۃ کی بنی لحیان مین سی کہ گر پڑا مردہ ہو کر ساتہہ غرۃ کی یعنی اوس عورۃ کی عاقلہ پر اور مراد غرۃ سی غلام یا لونڈی ہے پہر تحقیق وہ عورۃ کہ حکم کیا گیا تہا اوسپر یعنی اوسکی عاقلہ پر ساتہہ غرۃ کی مر گئی پس حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ میراث اوسکی اوسکی بیٹون کی لیی اور اوسکی خاوند کی لیی اور حکم فرمایا کہ دیت اوسکی عصبون پر ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی دو عورتین آپسمین لڑین پس ایک نی اونچی سے پتہر مارا دوسری عورۃ کو کہ وہ حاملہ تہی وہ پتہر اوسکی پیٹ پر لگا اور بچہ مر کر پیٹ مین سی نکل پڑا پس حکم فرمایا آنحضرت نی ساتہہ غرہ کی اوس عورت مارنی والی کی عاقلہ پر اور اگر زندہ نکلتا بچہ پیٹ سی پہر از ان مر تو قع مادیت اگر بھی کی سی دینی واجب آتی اور غرہ کی کئی معنی ہین از انجملہ غلام اور لونڈی پر یہی اطلاق کرتی ہین اور فقہا کی نزدیک مراد غرہ سی بیستوان حصہ دیت کا ہی یعنی پانسو درہم اور اوسکی عصبون پر ہی کہ مراد عاقلہ سی عصبی ہین

یعنی دیت عاقلہ پر ہی اور وہ وارث نہین ہوتی اور دیت سی ارث لازم نہین آتی وارث اور لوگ ہین اور تخصیص ہیٹون کی اور خاوند کی اس سبب سے ہووی کے
کہ وارث بہی ہونگی واقع مین و الاظہر یہہ ہے کہ میراث وارثون کی لیہی ہو جو کہ ہون جیسا کہ حدیث آیندہ مین ہی فورتہا ولدہا مین معہم ح **وعنہ** قال اقتتلت
امراتان من ھذیل فرمت احدٰھما الاخرٰی بحجر فقتلتہا وما فی بطنہا فقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دیۃ
جنینہا غرۃ عبد او ولیدۃ وقضی بدیۃ المراۃ علی عاقلتہا ورثہا ولدہا ومن معہم متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ کہا
لڑین دو عورتین قوم ہذیل مین سی پس مارا ایک نے اونمین سی دوسری کو ساتہہ پتہر کی پس جان سی مارڈالا اوسکو اور بچہ کو کہ اوسکی پیٹ مین تہا پس حکم کیا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ تحقیق دیت بچہ اوسکی کی کہ بیچ پیٹ اوسکی کی مراغرہ ہی غلام یا لونڈی اور حکم کیا ساتہہ دیت عورت کی کہ قتل کی گئی اوپر قوم اوس عورت کے
کہ قتل کیا اوسنے اور وارث کیا دیت اوسکی کا اولاد اوسکی کو اور اونکو کہ ساتہہ اولاد کی تہی یعنی اور وارث نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ظاہر یہہ ہے کہ پہلی
حدیث مین قضیہ اور عورۃ کا ہی اور اسمین اور کا پہلی حدیث مین قتل کرنیوالی مرگئی اور مقضوٰ بہ بیان کرنا حال مرفات اوسکی کا اور حکم اوسکی کا تہا اور اس حدیث
مین عورۃ مجنیہ بچہ سمیت مرگئی اور حکم اوسکا ذکر کیا گیا اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر کہ قتل کرنا ساتہہ پتہر کی موجب دیت کا ہی نہ قصاص کا اور قبیلہ عمد سے
نہین بلکہ شبہ عمد ہی جیسی کہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہی اور اور حمل کرتی ہین جہوٹی پتہر پر ح **وعن** المغیرۃ بن شعبۃ ان امراتین کانتا ضرتین
فرمت احدٰھما الاخرٰی بحجر او عمود فسطاط فالقت جنینہا فقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجنین غرۃ عبد او
امۃ وجعلہ علی عصبۃ المراۃ ھذہ روایۃ الترمذی وفی روایۃ لمسلم قال ضربت امراۃ ضرتہا بعمود فسطاط وھی حبلی فقتلتہا
قال واحد ٰھما لحیانیۃ قال فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیۃ المقتولۃ علی عصبۃ القاتلۃ وغرۃ لما فی بطنہا
اور روایت ہی مغیرۃ بن شعبہ سی یہہ کہ دو عورتین تہین آپسمین سوکنین پس مارا ایک نی اون دونون مین سی دوسری کو ساتہہ پتہر کی یا چوب خیمہ کے پس گرا دیا
اوسکی پیٹ کی بچہ کو پس حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ بچہ کی غرہ غلام یا لونڈی اور حکم کیا اور واجب کیا اوسکو اوپر عصبہ یعنی عاقلہ عورت
مارنی والی کی یہہ روایت ترمذی کی ہی یعنی یہہ اعتراض ہی صاحب مصابیح پر کہ اس حدیث کو صحاح مین لایا اور بیچ روایت مسلم کی یون ہی کہ کہا مغیرہ نے
کہ مارا ایک عورت نی اپنی سوکن کو ساتہہ چوب خیمہ کی اور وہ تہی حاملہ پس مارڈالا اوس عورت نی اپنی سوکن حاملہ کو یعنی اور بچہ بہی مرگیا کہا مغیرہ نی اور ایک
اونمین سی تہی لحیان مین کی کہ لحیان ایک بطن ہی قبیلہ ہذیل سی کہا پس مقرر کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیت عورت قتل کی گئی کی اوپر عاقلہ عورت
مارڈالنی والی کی اور غرہ واسطی اوسبچہ کی کہ بیچ پیٹ اوسکی کی تہی یعنی بچہ کی دیت یہہ تہرائی **ف** یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر مذہب امام ابو حنیفہ
کی اسلیے کہ چوب خیمہ سی واقع ہوتا ہی قتل عادۃً اور شافعیہ کہتی ہین کہ یہہ محمول ہی اوپر چوب اور پتہر چہوٹی کی کہ قصد نہین کیا جاتا ہی اونسی قتل غالبا
ح **الفصل الثانی** فصل دوسرا **عن** عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان دیۃ الخطاء شبہ العمد
ما کان بالسوط والعصا مائۃ من الابل منہا اربعون فی بطونہا اولادہا رواہ النسائی وابن ماجۃ والدارمی ورواہ ابو داود عنہ
وعن ابن عمر وفی شرح السنۃ لفظ المصابیح عن ابن عمر روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا خبردار ہو کہ تحقیق
دیت قتل خطا کی کہ شبہ عمد ہی کہ ساتہہ کوڑی اور عصا کی ہو سو اونٹ ہین اونمین چالیس ایسی ہون کہ لنکی پیٹون مین بچی لنکی ہون نقل کی یہہ نسائی اور ابن ماجہ
اور دارمی نی اور نقل کی ابو داود نی ابن عمرو سی اور ابن عمر سی اور شرح السنہ مین لفظ مصابیح کی ہین ابن عمر سی **ف** لفظ مصابیح کی یہہ ہین الا ان قتیل
العمد الخطاء بالسوط او العصا مائۃ منہا اربعون خلفۃ فی بطونہا اولادہا اور گویا کہ مراد ساتہہ قتل عمد خطاء کی قتل خطاء شبہ عمد ہی جاتا ہے
کہ قتل عمد ہی یا شبہ عمد یا خطاء محض مراد ساتہہ عمد کی یہہ ہے کہ قصداً قتل کری ساتہہ ایسی چیز کی کہ جدا کر دی اور شبہ عمد یہہ ہے کہ قتل کری قصداً ساتہہ

غیر چیز ذکر کی گئی کی خواہ واقع ہوتا ہو اوس سی قتل غالبًا یا نہ ہوتا ہو اور قتل خطا یہہ ہی کہ چوک کر قتل کری چنانچہ بیان مفصل انکا اوپر گذر چکا ہی اور یہہ نزدیک امام ابو حنیفہ کی ہی اور وہ حمل کرتی ہین عصار کو مطلق عصار پر خفیف ہو یا ثقیل اور اور کہتی ہین کہ قتل ساتھہ بہاری چیز کی کہ واقع ہوتا ہو ساتھہ اوسکی قتل غالبًا قبیلہ عمد سی ہی اور وہ حمل کرتی ہین عصار کو خفیف پر کہ واقع نہوتا ہو ساتھہ اوسکی قتل غالبًا اور بعضی روایات مین مغلظہ واقع ہوا ہے اور تغلیظ بیچ شبہ عمد کی نزدیک ابن مسعود اور ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور احمد کی یہہ ہے کہ واجب ہون چار طرح کی اونٹ چنانچہ بیان انکا ابتدا باب مین ہو چکا ہی اور نزدیک شافعی اور محمد کی یہہ ہے کہ تین طرح کی اونٹ مون چنانچہ بیان انکا بھی ابتدا باب مین ہو چکا ہی اور خطا محض مین دیت مغلظہ نہین ہوتی ہی اور واجب ہوتی ہین اسمین پانچ طرح کی اونٹ کہ اوپر ذکر ہو چکی ہین اور یہہ بالاتفاق ہی اور یہہ حدیث دلیل شافعی اور محمد کی ہی اور ہم کہتی ہین کہ یہہ حدیث معارض نہی اوس حدیث کی کہ روایت کی گئی ابن مسعود اور سایب بن یزید سی پس عمل کیا ہمنی ساتھہ متیقن کے ۔ ش **وَعَنْ** اَبِی بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلٰی اَهْلِ الْیَمَنِ وَکَانَ فِیْ کِتَابِهٖ اَنَّ مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا فَاِنَّهٗ قَوَدٌ بِیَدِهٖ اِلَّا اَنْ یَرْضٰی اَوْلِیَاءُ الْمَقْتُوْلِ وَفِیْهِ اَنَّ الرَّجُلَ یُقْتَلُ بِالْمَرْاَةِ وَفِیْهِ فِی النَّفْسِ الدِّیَةُ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ عَلٰی اَهْلِ الذَّهَبِ اَلْفُ دِیْنَارٍ وَفِیْ اَنْفِ اِذَا اُوْعِبَ جَدْعُهُ الدِّیَةُ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَفِی اللِّسَانِ الدِّیَةُ وَفِی الشَّفَتَیْنِ الدِّیَةُ وَفِی الْبَیْضَتَیْنِ الدِّیَةُ وَفِی الصُّلْبِ الدِّیَةُ وَفِی الْعَیْنَیْنِ الدِّیَةُ وَفِی الرِّجْلِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّیَةِ وَفِی الْمَاْمُوْمَةِ ثُلُثُ الدِّیَةِ وَفِی الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّیَةِ وَفِی الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الْاِبِلِ وَفِیْ کُلِّ اِصْبَعٍ مِّنْ اَصَابِعِ الْیَدِ وَالرِّجْلِ عَشْرٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَفِی السِّنِّ خَمْسٌ مِّنَ الْاِبِلِ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَفِیْ رِوَایَةِ مَالِكٍ وَفِی الْعَیْنِ خَمْسُوْنَ وَفِی الْیَدِ خَمْسُوْنَ وَفِی الرِّجْلِ خَمْسُوْنَ وَفِی الْمُوْضِحَةِ خَمْسٌ

اور روایت ہی ابی بکر بیٹی محمد بیٹی عمرو بیٹی حزم کی سی کہ نقل کی اپنی باپ سے اور اوسکی باپ نی نقل کی اوسکی دادا سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نامہ لکھا طرف یمن والونکی اور تہا بیچ نامہ حضرت کی یہہ کہ جو شخص مارڈالی بی تقصیر کسی مسلمان کو مارڈالنا یعنی عمدا بس تحقیق وہ قصاص ہاتھہ اپنی کا ہی یعنی قتل کیا جاوی بدلی فعل اور تقصیر کی کہ ساتھہ ہاتھہ اپنی کی مگر یہہ کہ راضی ہو جاوین وارث مقتول کی یعنی ساتھہ لینی دیت کی یا معاف کر دین تو نہ قتل کیا جاوی اور اوس نامی مین یہہ بہی تہا کہ قتل کیا جاوی مرد بدلی عورت کی اور اسمین یہہ ہے تہا کہ بیچ مارڈالنی جان کی دیت ہی سو اونٹ یعنی جسکے پاس اونٹ ہون سو اونٹ دی بحسب تفصیل مذکور کی اور اوپر سونا رکہنی والون کی ہزار دینار اور بیچ ناک کے جسوقت کہ پوری کاٹی جاوی دیت ہی سو اونٹ اور بیچ دانتون کی کہ سب توڑی جاوین دیت پوری ہی اور بیچ ہونٹون کی کہ کاٹی جاوین پوری دیت ہی اور بیچ دونون خصیون کی کہ کاٹے جاوین دیت ہی اور بیچ کاٹنی آلت کی دیت ہی اور بیچ توڑنی پیٹہ کی ہڈی کی دیت ہی اور بیچ پہوڑنی دونون آنکہون کی دیت ہے اور بیچ کاٹنی ایک پانو کی آدہی دیت ہی اور بیچ زخم پہنچنی پوست مغز سر کی تہائی دیت ہی اور بیچ زخم پیٹ کی تہائی دیت ہی اور بیچ زخم کی کہ ہڈی سرک گئی ہو پندرہ اونٹ ہین اور بیچ ہر انگلی کی اونگلیون ہاتھہ اور پانو کی سی دس اونٹ ہین اور بیچ ہر دانت کی پانچ پانچ اونٹ ہین نقل کی یہہ نسائی اور دارمی نی اور بیچ روایت مالک کے یہہ ہی اور بیچ ایک آنکہہ کے پچاس اونٹ ہین اور بیچ ایک ہاتھہ کی پچاس اور بیچ ایک پانو کی پچاس اور بیچ زخم کی کہ ہڈی کہل گئی ہو پانچ اونٹ ہین **ف** بیچ مارڈالنی جان کی دیت ہی یعنی قتل عمد مین جبکہ قصاص سی درگذر کرین وارث مقتول کی اور راضی ہون دیت لینی پر تو دیت قتل خطا اور شبہ عمد مین دیت ہی اور سونی والون پر ہزار دینار ہین اور چاندی والون پر دس ہزار درہم ہین اور اسکو ذکر کرنیکا بسبب اکتفا کرنی کی ساتھہ قیاس کی مراد یہہ ہے کہ اونٹ والون سی واقع مین بحسب اتفاق کی اونٹ لین اور زر دار دونسی زر نہ یہہ کہ واجب ہو کہ غیر اوسکا مقبول و محسوب نہو جاوی اور اختلاف کیا ہی علماء نی بیچ دراہم مخمز کی یا لیی جاوین دیات مین یا نہین پس کہا ابو حنیفہ اور احمد نی کہ جائز ہی لینا اونکا دیات مین باوجود ہونی اونٹون کی اور کہا

شافعی نی کہ نہ عدول کری اونٹون سی جیکے پائی جاوین اونٹ مگر برضا طرفین اور بیچ پہوڑنی دونون آنکہون کی الخ اصل بیچ باقطع اعضا کی یہہ ہے کہ اکر زائل کری تمام وکمال جنس منفعت کو یا زائل کری تمام جمال کو کہ مقصود ہے واجب ہوتی ہی تمام دیت کہ ایک وجہ کر بیچ حکم تلف کی نفس کے ہی پس ملحق ہی ساتھہ تلف کرنی نفس کے بسبب تعظیم آدمی کی اور اصل اسکی حکم کرنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھہ تمام دیت کے بیچ زبان اور ناک اور پیدا ہوتی ہین اس اصل فروع بہت اور حکم کیا حضرت عثمانی ساتھہ چار دیتون کی بیچ ایک ضرر کی کہ زائل کیا عقل اور سمع اور بصر اور کلام کو اور اسیطرح اگر ڈار ہی کسیکی کوئی مونڈہ ڈالی اور وہ پھر نہ نکلی تو دیت آتی ہی اسیکی فوت کرنیوالا جمال کا ہوا اور اسیطرح سر کی بالون مین کذا فی الہدایہ ❊ ع ح **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْمَوَاضِحِ خَمْسًا خَمْسًا مِنَ الْاِبِلِ فِى الْاَسْنَانِ خَمْسًا خَمْسًا مِنَ الْاِبِلِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِىُّ وَالدَّارِمِىُّ وَرَوَى التِّرْمِذِىُّ وَابْنُ مَاجَةَ الْفَصْلَ الْاَوَّلَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اور اوسنی اپنی دادا سی کہ کہا حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ زخمون کی کہ کہل جاوی ہڈی پانچ پانچ اونٹ ہین اور بیچ دانتون کی پانچ پانچ اونٹ ہین یعنی ہر دانت مین پانچ پانچ اونٹ نقل کے یہہ ابو داود اور نسائی اور دارمی نی اور روایت کیا ترمذی اور ابن ماجہ نی پہلا جملہ یعنی جسمین ذکر زخمونکا ہی **ف** اگر کوئی کہی کہ جب بیچ تمام دانتون کی دیت پوری آتی ہی تو ایک دانت مین پانچ اونٹ کیونکر آوین کی دانت تیس ہوتی ہین یا اٹھائیس جواب یہہ کہ یہہ تقدیرات بحکم شارع ہین عقل کو اسمین دخل نہین لیکن ہان بعضے اقسام مین جیسی کہ ساری دیت دونون آنکہون مین اور آدہی دیت ایک آنکہہ مین ہے مثلاً وجہ معقول بہی معلوم کر سکتی ہین اور اصل وہی حکم شارع ہی ہ ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَابِعَ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءً رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِىُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا مقرر کین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی انگلیان دونون ہاتون اور دونون پانون کی برابر نقل کے یہہ ابو داود اور ترمذی نے **ف** یہانتک کہ انگوٹہا اور چہنگلیا اگرچہ ہین دونون مختلف جوڑ و نمن جیسی کہ پہلی گذراع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَصَابِعُ سَوَاءٌ وَالْاَسْنَانُ سَوَاءٌ اَلثَّنِيَّةُ وَالضِّرْسُ سَوَاءٌ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَاءٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اونگلیان برابر ہین اور دانت برابر ہین یعنی دیت مین اگرچہ بعضی بڑی ہین بعضون سی جیسی اگلی دانت اور ڈاڑہین برابر ہین یعنی دیت مین اگرچہ ڈاڑہین بڑی ہین اگلی دانتون سی یہہ اور یہہ یعنی چہنگلیا اور انگوٹہا برابر ہین نقل کے یہہ ابو داود نی **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ ثُمَّ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَا حِلْفَ فِى الْاِسْلَامِ وَمَا كَانَ مِنْ حِلْفٍ فِى الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنَّ الْاِسْلَامَ لَا يَزِيْدُهٗ اِلَّا شِدَّةً الْمُؤْمِنُوْنَ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ يُجِيْرُ عَلَيْهِمْ اَدْنَاهُمْ وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ اَقْصَاهُمْ وَيَرُدُّ سَرَايَاهُمْ عَلٰى قَعَدَتِهِمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِىْ عَهْدِهٖ فِىْ عَقْلِهٖ وَفِىْ رِوَايَةٍ فِىْ قَوَدٍ دِيَةُ الْكَافِرِ نِصْفُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا يُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ اِلَّا فِىْ دُوْرِهِمْ وَفِىْ رِوَايَةٍ قَالَ دِيَةُ الْمُعَاهِدِ نِصْفُ دِيَةِ الْحُرِّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کے اپنی باپ سے یعنے شعیب سے اور شعیب نے نقل کے اپنی دادا سی کہا خطبہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سال فتح مکہ کی پہر فرمایا یعنی بعد خطبہ کی کہ مشتمل تہا حمد و ثنا پر ای لوگون تحقیق نہین ہی پیدا کرنا عہد اور قسم کا اسلام مین اور وہ عہد اور قسم کہ تہی جاہلیت مین پس تحقیق اسلام نہین زیادہ کرتا اوسکو مگر مضبوطی مسلمان حکم ایک ہاتہہ کا رکہتی ہین یعنی اتفاق کار خیر مین اون لوگون پر کہ سوا اونکی ہین یعنی کافر پناہ دیتا ہی ہر ادنی اونکا اور پہرتا ہی اونپر جو بہت دور ہی اونسی اور پہرتی ہین لشکر انکی تہہی رہنی والو پر نہ قتل کیا جاوی مومن بدلی کافر کی یعنی کافر حربی کی اور نزدیک شافعی کی اگرچہ ذمی ہو اور دیت کافر کی یعنی ذمی کی آدہی دیت مسلمان کی ہی نہین ہی کہنچوا منگانا زکوۃ کی مواشی کو اور نہ الگ جاہر رہنا مواشی والون کو اور نہ لی جاوی زکوۃ اونکی مگر اونہین کی گہر و نہین ہے اور ایک روایت مین کہا دیت عہد والی کی آدہی دیت حر کی ہی نقل کے یہہ ابو داود نی **ف** نہین ہے پیدا کرنا قسم کا الخ اصل مین حلف کی معنی ہین عقد کرنا اور عہد باندہنا اہل جاہلیت آپسمین عہد کرتی تہی کہ ایک دوسرا کا وارث ہو اور ایک دوسرا کی مدد

کری لڑائی مین اور فتنہ انگیزی مین اور ادائی ضمانت واجبہ مین وغیر ذلک پس منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کی عہد کرنیسے اسلام مین ساتھہ قول اپنی کی لا حلف فی الاسلام اور ایک عہد کرتی تہی جاہلیت مین مظلوم کی مدد کرنی پر اور ناتی داروں کی سلوک کرنی پر اور محافظت حقیق پر اس کو ثابت و جائز رکہا ساتھہ قول اپنی کی ما کان من حلف الخ اور پہرتی ہین لشکر اونکی الخ یہہ تفسیر کلام سابق کی ہی اور شرح احدیث کی بیچ فائدہ حدیث حضرت علی رض کی دورے فصل کتاب القصاص کے مین گذر چکی اور نہ قتل کیا جاوی مومن الخ بیان اسکا بہی اسی حدیث کی فائدہ مین گیذرا اور دیت کافر کی آدہی دیت مسلمان کی ہی امام مالک نے اسپر عمل کیا ہی اور نزدیک شافعی کی اور ایک روایت مین امام احمد سی دیت اوسکی تہائی دیت مسلمان کی ہی اور ہمارے نزدیک دیت ذمی کی مانند دیت مسلمان کی ہی اور ہدایہ مین ایک حدیث نقل کی ہی کہ دیت ہر ذی عہد کی بیچ عہد اوسکی کی ہزار دینار ہین اور کہا کہ اسیطرح حکم کیا ابوبکر اور عمر اور عثمان رض نے اور جب زمانہ معاویہ کا ہوا تو آدہی کردی اور حضرت علی رض سی روایت کیا کہ کہانہ دیا ذمیون نے جزیہ کو مگر اسلیے کی ہووین خون اونکی مانند خونون ہمارے کے اور اموال اونکی مانند اموال ہمارے کی اور کہا جو کچہہ برخلاف اسکی صحیح نہین ہی روایت کیا ہی معارض ان آثار مشہورہ کی نہین ہوسکتا اور نہین ہی کچہہ امتناع الخ مراد جب سے یہہ ہی کہ زکوۃ لینی و الا کہ زکوۃ لینی کو جاوی مواشی والون کی گہر دنسی بہت دور اوتری اور اونکو اپنی پاس بلوا بہیجی اور صدقات لیوی اور جسنت یہہ سوا لینی والی زکوۃ لینی والی سی دور تر جار ہوین اور طالب حاضر کرنا انکا زکوۃ لینی والی پر شاق ہووی پس ان دونون باتونسی منع فرمایا اسلیے کی پہلی بات مین مشقت مواشی والون کو لاحق ہوتی ہی اور دوسری بات مین لینی زکوۃ کی کو اور بیان مفصل اسکا کتاب الزکوۃ مین ہوچکا ہی اور نہ یجاوے زکوۃ الخ یہہ تفسیر اور تاکید پہلی کلام کی ہی ۱۲ رح رح **وعن** خشف بن مالك عن ابن مسعود قال قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم في دية الخطاء عشرين بنت مخاض وعشرين ابن مخاض ذكور وعشرين بنت لبون وعشرين جذعة وعشرين حقة رواه الترمذي وابو داود والنسائي والصحيح انه موقوف على ابن مسعود وخشف مجهول لا يعرف الا بهذا الحديث وروى في شرح السنة ان النبي صلى الله عليه وسلم وفي قتيل خيبر بمائة من ابل الصدقة وليس في اسنان ابل الصدقة ابن مخاض انما فيها ابن لبون

اور روایت ہی خشف بن مالک سے کہ نقل کی ابن مسعود سے کہ کہا حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ دیت خطا کی بیس اونٹنیان کہ دوسرے برس مین لگے ہون اور بیس اونٹ کہ دوسرے برس مین لگے ہون اور بیس اونٹنیان کہ تیسرے برس مین لگے ہون اور بیس اونٹنیان کہ پانچوین برس مین لگے ہون اور بیس اونٹنیان کہ چوتہی برس مین لگی ہون نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے اور صحیح یہہ کہ یہہ موقوف ہی ابن مسعود پر یعنی اونکا قول ہی اور خشف مجہول ہی نہین پہچانا جاتا مگر ساتھہ اسحدیث کی اور روایت کیا بغوی نے شرح السنہ مین یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت دی اوس شخص کے کہ مارا گیا تہا خیبر مین ساتھہ سو اونٹونکی اونٹون زکوۃ کی مین سے حالانکہ تہی درمیان اونٹون زکوۃ کی اونٹ برس ونکا سوا اسکی نہین کہ ابن لبون ہے دو برس کے اونٹ **ف** بیچ دیت خطا کی الخ اس سے معلوم ہوا کہ دیت خطا کی اخماس ہے یعنی پانچ طرح کی اونٹ دینی آتی ہین اور یہی مذہب ہے اکثر اہل علم کا لیکن اختلاف اونکی تقسیم مین ہے مذہب حنفیہ مین تو اسیطرح پر ہی جا ہین کہ جو حدیث مین مذکور ہوا اور امام شافعی کے نزدیک بیس ابن لبون جگہہ ابن مخاض کے ہین اور یہہ حدیث حجت ہے اونپر اور اسحدیث مین جو کلام کیا گیا اسکی خوب جواب دیبی مین ملا علی رح نی جو جا ہی اونکی شرح مین دیکہہ لی خلاصہ جواب کا یہہ کہ حضرت نی جو دیت دی تہی بطور احسان کی تہی نہ بطور حکم کی اور روایت کیا بغوی نی الخ اسمین رد ہی حدیث سابق پر کہ اوسمین اثبات ابن مخاض کا ہی اور اسپر عمل کیا ہی شافعی نے اسکا جواب بہی ملا علی رح نی خوب لکہا ہی ۱۲ رح **وعن** عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال كانت قيمة الدية على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ثمان مائة دينار او ثمانية الاف درهم ودية اهل الكتاب يومئذ النصف من دية المسلمين قال فكان كذلك حتى استخلف عمر فقام خطيبا فقال ان الابل قد غلت فقرضها عمر على اهل الذهب الف دينار وعلى اهل الورق اثني عشر الفا وعلى اهل البقر مائتي بقرة وعلى اهل الشاء الفي شاة وعلى اهل الحلل مائتي حلة قال وترك دية اهل الذمة لم يرفعها في ارفع من الدية رواه ابو داود

اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اور اوسنی نقل کی اپنی دادا سی کہ کہا تہی قیمت دیت کی یعنی قیمت اونٹون دیت کی کہ سو ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین آٹہہ سو دینار یا آٹہہ ہزار درہم اور دیت اہل کتاب کی اون دونون مین تہی آدہی دیت مسلمان کی کہا اوسکی دادا نی بس تہا حکم اسیطرحسی بہانتک کہ خلیفہ کیے عمر اوکہڑی ہوئی حضرت عمر خطبہ فرمانی پس کہا تحقیق اونٹ مہنگی ہوگئی کہا راوی نی پس فرض کیا حضرت عمر نی اوپر دارندسونے کہنی والونکی ہزار دینار اور اوپر دوتہمند سوا رکہنی والونکی بارہ ہزار درہم اور گائین والون پر دوسو گائین اور بکری والون پر دو ہزار بکریان اور جوڑی والون پر یعنی جوکپڑی کی جوڑون کی سوداگری کرتی تہی دوسو جوڑی کہا راوی کرنیوالی نی اور چہوڑی عمرنی دیت ذمیون کی یعنی اوسحال پر کہ تہی حضرت کی زمانہ مین یعنی چار ہزار درہم نہین زیادہ کیا اوسکو اون دیتون مین کہ زیادہ کی نقل کیے یہہ ابوداود نی **ف** آٹہہ ہزار درہم کہا بعضون نی کہ دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ اصل دیت مین اونٹ ہین اور یہہ اونٹ مختلف ہوتی ہین بحسب اختلاف قیمت کے جیسی کہ مذہب شافعی کا ہی قول جدید مین اور کہا ابن مالک نی کہ جوڑی سی مراد تہمند اور چادر ہی جسطرح کی کپڑی کی ہین اور نہین زیادہ کیا الخ کہا طیبی نی یعنی جنکہ ہو قیمت دیتہ مسلمان کی باران ہزار درہم کہ اوپر رہی دیت ذمی کی جیسی کہ تہی یعنی چار ہزار درہم ہوی دیت ذمی کی مانند تہائی دیت مسلمان کی مطلقا انتہی پس اسسے دلیل پکڑی ہی امام شافعی اور اور بعضون نی کہ موافق انکی ہین کہ دیت ذمی کی تہائی دیت مسلمان کی ہی اور ہماری نزدیک دیت ذمی کی مانند دیت مسلمان کی ہے اور کہا شعبی نے کہ دیت سونیکی ہزار دینار ہین اور دیت چاندی کی دس ہزار درہم اور اونٹون کی سو اونٹ اور امام شافعی کی نزدیک چاندی کی بارہ ہزار درہم ع

وعن ابن عباس رض سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ حضرت نی ٹہہرائی دیت بارہ ہزار درہم نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور دارمی نے

وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقوم دیۃ الخطاء علی اہل القری اربعمائۃ دینار او عدلہا من الورق ویقومہا علی ثمان الابل فاذا غلت رفع فی قیمہا واذا ہاجت رخص نقص من قیمتہا وبلغت علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مابین اربعمائۃ دینار الی ثمانمائۃ دینار او عدلہا من الورق ثمانیۃ آلاف درہم قال وقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اہل البقر مائتی بقرۃ وعلی اہل الشاء الفی شاۃ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العقل میراث بین ورثۃ القتیل وقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عقل المرأۃ بین عصبتہا ولا یرث القاتل شیئا رواہ ابوداود والنسائی اور روایت سی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اوراوسنی اپنی دادا سے کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹہہراتی دیت خطا کی بستیون والون پر چار سو دینار یا برابر اونکی یعنی قیمت مین چاندی مین سی یعنی چار ہزار درہم اور قیمت ٹہہراتی دیت خطا کی اوپر مول اونٹون کی پس جسوقت مہنگی ہوتی اونٹ تو زیادہ کرتی بیچ قیمت دیت کی اور جسوقت ہلکی ہوتی ارزانی اونٹون کی قیمت مین کم کرتی قیمت دیت سی اور پہنچی دیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین مابین چار سو دینار کی آٹہہ سو دینار تک اور برابر انکی چاندی بہی آٹہہ ہزار درہم کہا راوی نی اور حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی گائین والون پر دوسو گائین اور بکریون والون پر دو ہزار بکریان اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق دیت میراث ہوتی ہی درمیان وارثون مقتول کی کی اور حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق دیت عورۃ کی بانٹی گئی ہی درمیان عصبون اوسکی کے اور نہین وارث ہوتا قاتل مورث کا کسی چیز کا یعنی نہ دیت کا اور نہ اوسکسی چیز کا نقل کیے یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** آٹہہ ہزار درہم کہا طیبی نے کہ یہہ دلالت کرتی ہی اسپر کہ اصل دیت مین اونٹ ہین پس اگر نہ ملین واجب ہی قیمت اونکی جسقدر کہ ہو جیسی کہ کہا شافعی نی قول جدید مین اور دیت عورت کی الخ یعنی ایک عورت نے زخمیانت کی اور مار ا اسیسکو تو اداکرین دیت اوسکی عصبات اوسکی کہ مدد کرین اوسکی تہی جیسی کہ حکم مرد کی دیت کا ہی یعنی عورت غلام کی مانند نہین ہے کہ متعلق ہوتی ہی دیت اوسکی ساتہہ رقبہ یعنی ذات اوسکی کی نہ ساتہہ عصبہ اوسکی کی شرح

وعنہ عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال عقل شبہ العمد مغلظ مثل عقل العمد لا یقتل صاحبہ رواہ ابوداود اور بروایت ہی عمرو سی کہ نقل کی اپنی باپ سے اوسنی اپنی دادا سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دیت شبہ عمد کی

سخت ہے مانند دیت عمد کی اور نہ مازاجاوی صاحب شبہ عمد کا نقل کے یہہ ابوداود نی ف صاحب الخ یعنی جسنی کہ قتل کیا بطریق شبہ عمد کی اوسکو قصاص مین قتل نہ کیجی یہہ کلام فرمایا واسطی دفع توہم جائز ہونی قصاص کے شبہ عمد مین یعنی اگر کوئی یہہ توہم کری کہ جب یہہ مشابہ عمد کی ہوا تو چاہیی کہ حکم اسکا حکم عمد کا سا ہو تو اس توہم کی دفع کی یسی اسطرح فرمایا اور بیان قتل عمد اور شبہ عمد کا اوپر ہو چکا ہی ح وَعَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ السَّادَّةِ لِمَكَانِهَا بِثُلُثِ الدِّيَةِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عمرو سی کہ نقل کی اپنی باپ سے اوسنی اپنی دادا سی کہ کہا حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ مقدمہ آنکھ کے کہ ٹھہری ہو اپنی جگہہ اور جاتی رہی ہو اور دشنی اوسکی ساتھہ تہائی دیت کی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی ف یعنی کسیکی آنکھہ زخمی ہوئی کہ بینائی اوسکی جاتی رہی لیکن اپنی جگہہ سے نہ نکلی اور بیچ جمال مونہہ اوسکی کی خلل نہ پڑا اور پہلی گذر چکا کہ دونو آنکھونکی تلف ہونی مین تمام دیت ہے کہ سو اونٹ ہین اور ایک آنکھہ کے تلف ہونی مین پچاس اونٹ ہین اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ بیچ تلف ہونی آنکھہ کے اسطرح تہائی دیت ہے اور بعضی علما کا مذہب یہی ہی اور اکثر علما نی واجب کہا ہی اسصورت مین حکومت عدل کی اسلیی کہ منفعت بالکل نہین جاتی رہی پس بیچ حکم اوس دیت کے ہوئی کہ سیاہ ہو گیا مارے سی اور معنی حکومت کے یہہ ہین کہ اگر وہ زخمی غلام ہوتا تو کسقدر کم ہوتا بسبب اس زخم کی اوسکی قیمت مین سے پس واجب ہوگا اوسکی دیت مین سے اسقدر اور احادیث کی ہی اوپر معنی حکومت کی حمل کیا ہی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ یہان ساتھہ تہائی دیت کی حکم فرمایا بطریق حکومت کی نہ کہ بطریق قاعدہ کلیہ کے اور کلام تورپشتی کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ بیچ صحت احادیث کی کلام ہی واللہ اعلم وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ أَوْ فَرَسٍ أَوْ بَغْلٍ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَخَالِدٌ الْوَاسِطِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَلَمْ يَذْكُرْ أَوْ فَرَسٍ أَوْ بَغْلٍ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی محمد بن عمرو سی کی نقل کے ابی سلمہ سے اور اوسنی ابوہریرہ سے کہ کہا حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ بچی کی کہ پیٹ مین مر گیا ساتھہ غرہ کی کہ غلام یا لونڈی یا گھوڑا یا خچر نقل کے یہہ ابوداود نی اور کہا روایت کی یہہ حدیث حماد بن سلمہ نے اور خالد واسطی نی محمد بن عمرو سی اور نہین نی کر کیا ہر ایک نے دونو مین سے لفظ او فرس او بغل کا یعنی یہہ زیادتی نہین نی کر کی پس ہوئی یہہ زیادتی شاذہ اور حدیث ضعیف نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی ف کہا نووی نی کہ غرہ نزدیک سب کے کہتی ہین بہت نفیس چیز کو اور اطلاق کیا گیا ہی اسکا اسچیز پر انسان کی اسلیی کہ اللہ تعالی نی پیدا کیا ہی انسان کو احسن تقویم مین اور کہا بعضون نی کہ ذکر فرس اور بغل کا وہم ہی راوی سی اسلیی کہ غرہ نہین اطلاق کیا جاتا ہی مگر انسان مملوک صورت پر ع ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اوسنی اپنی دادا سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ طبیب ٹہیرا وی اپنی تئین بیتکلف حال آنکہ نہین جانی گئی اوس سے طب یعنی مشہور نہین ہی ساتھہ طب کے اور مہارت نہین رکہتا اوسمین پس مر گیا کوئی اوسکی علاج سی پس وہ ضامن ہی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی ف یعنی جو شخص کہ علم طب کا نہ رکہتا ہو اور اوسکی قوم سے احد واقف نہو پہر کسیکا علاج کری اور علاج عام ہی کہ آپ اپنی ہاتھہ سی کری مانند کہولنی فصد وغیرکی یا ساتھہ تجویز کرنی نسخہ کی کری اور وہ مریض اسسے تلف ہو جاوی تو وہ ضامن ہی یعنی اوسکی دیت اوسکی عاقلہ پر لازم آتی ہی سب علما کی نزدیک اور نہین لازم آتا قصاص اوپر بسبب اذن اور رضائی مریض کے ساتھہ اوسکی ع ح وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ غُلَامًا لِأُنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ أُذُنَ غُلَامٍ لِأُنَاسٍ أَغْنِيَاءَ فَأَتَى أَهْلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّا أُنَاسٌ فُقَرَاءُ فَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْهِمْ شَيْئًا رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عمران بن حصین سے یہہ کہ ایک لڑکی فقیرون کی نی کان کاٹ ڈالا ایک لڑکی دولتمند کی کا پس آئی ماتی دار اوس لڑکی کان کاٹنی والی کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور عرض کیا کہ ہم ہین محتاج پس نہ مقرر کی حضرت نی اوپر کوئی چیز نقل کی یہہ ابوداود نی ف اسلیی کہ عاقلہ اوسکی بہی محتاج اور

جنایت لڑکی کی عاقلہ پر ہوتی ہی اسلیے کہ وہ جنایت خطا ہی کیونکہ نہین صادر ہوئی انہیں صحیح جنایہ اسلیے نہین قصاص لیا جاتا لڑکی سی قتل مین اور فقرا نہین متحمل ہوتی دیت کی اور ظاہر یہہ ہی کہ کاشی والا کان کا بتا لڑکا آزاد اسلیے کہ اگر ہوتا غلام تو متعلق ہوتی جنایت اوسکی ساتھہ رقبہ یعنی ذات اوسکی اور فقیر مالک اوسکا نہ دفع کرتا اوسکو کذا ذکرہ ابن المنذر وغیرہ من علمائنا شرح **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن علی انہ قال دیۃ شبہ العمد اثلاثا** ثلث وثلثون حقۃ وثلث وثلثون جذعۃ واربع وثلثون ثنیۃ الی بازل عامہا کلہا خلفات وفی روایۃ قال فی الخطاء ارباعا خمس وعشرون حقۃ وخمس وعشرون جذعۃ وخمس وعشرون بنات لبون وخمس وعشرون بنات مخاض رواہ ابوداود روایت ہی علی رضی سی یہہ کہ اونہون نی فرمایا کہ دیت شبہ عمد کی مین تین طرحکی اونٹ دینی آتی ہین تینتیس اونتنیان اسطرح کی کہ چوتھی برس مین لگے ہون اور تینتیس اونتنیان اسطرح کی کہ پانچوین برس مین لگے ہون اور پچوتیس اونتنیان کہ چھٹی برس مین لگے ہون آٹہہ برس تک نوین برس مین لگے ہون اور سب ہون حاملہ اور ایک روایت مین حضرت علی رضی سی یون آیا ہی کہ کہا بیچ قتل خطا کی چار قسم کی اونتنیان دینی آتی ہین پچیس تین تین برس کی اور پچیس چار چار برس کی اور پچیس دو دو برس کی اور پچیس ایک ایک برس کی نقل کی یہہ ابوداود اودنی **وعن مجاہد** قال قضی عمر فی شبہ العمد ثلاثین حقۃ وثلثین جذعۃ واربعین خلفۃ مابین ثنیۃ الی بازل عامہا رواہ ابوداود اور روایت ہی مجاہد سی کہ کہا حکم فرمایا حضرت عمر رضی نی بیچ قتل شبہ عمد کی تیس اونتنیان تین تین برس کی اور تیس چار چار برس کی اور چالیس اونتنیان حاملہ مابین پانچ برس پورے کی آوراٹہہ برس پوری کی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یہہ موافق مذہب شافعی کی ہی **وعن** سعید بن المسیب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی فی الجنین یقتل فی بطن امہ بغرۃ عبد او ولیدۃ فقال الذی قضی علیہ کیف اغرم من لا شرب ولا اکل ولا نطق ولا استہل ومثل ذلک یطل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ہذا من اخوان الکہان رواہ مالک والنسائی مرسلا ورواہ ابوداود عنہ عن ابی ہریرۃ متصلا اور روایت ہی سعید بن مسیب سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا بیچ لڑکی کی کہ مارا جاوی اپنی ماں کی پیٹ مین ساتھہ غرہ کی غلام ہو یا لونڈی پس کہا اوس شخص نی کہ حکم کیا گیا تہا اوسپر کہ کسطرح تاوان بہرون مین اوس شخص کا کہ نہ پی اوسنی کوئی چیز اور نہ کہائی اور نہ بولا اور نہ چلایا اور مانند اس قتل کے ساقط کیا جاتا ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سوا اسکی نہین کہ یہہ کاہنون کی بہائیون مین سی ہی نقل کی یہہ مالک اور نسائی نی مرسل یعنی ساتھہ حذف صحابی کی اور نقل کی یہہ ابوداود نی سعید سی اور اوسنی نقل کی ابی ہریرہ سی بطریق اتصال کی **ف** کاہن اوسکو کہتی ہین کہ خبر غیب کے بتاتا ہی اور حضرت نی اوسکو کاہن کا بہائی اسلیے فرمایا کہ وہ بہی اپنی جہوٹی باتون کو ساتھہ عبارت مسجع اور مقفی کی بیان کرتی ہین لوگون کی فریفتہ کرنی کی لیے اور مطلق عبارت مسجع اور مقفی مذموم نہین ہی اسلیے کہ حضرت مسجع اکثر بولی ہین جیسی کہ اس عبارت مین ہی اللہم انی اعوذ بک من علم لا ینفع ومن قلب لا یخشع الخ بلکہ عبارت مسجع وہ مذموم ہی کہ جو بتکلف ہو اور غرض اوس سی رواج دینا باطل کا ہو جیسی کہ اس شخص نی کیا اور کہا شعر نی کہ جو کوئی ماری عورت کی پیٹ پر اور اوسکی پیٹ سی بچہ نکل پڑی مردہ تو واجب ہوتا ہی غرہ یعنی پانسو درہم مارنی والی کی عاقلہ پر اور ہمنی تفسیر غرہ کی پانسو درہم اسلیئی کی کہ اکثر روایتون مین آئی ہی اور جیتا بچہ پیٹ مین سی نکلی اور پہر مرجاوی تو پوری دیت آتی ہی شرح

باب ما لا یضمن من الجنایات

باب ہی بیچ بیان اون چیزون کی کہ نہین تاوان دیا جاتا ہی اونمین بسبب قصور کے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العجماء جرحہا جبار والمعدن جبار والبیر جبار متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چارپائی زخم کردینا اونکا معاف ہی اور کان بہی معاف ہی اور کوین مین کوئی گر کر مری معاف ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** چارپائی الخ یعنی جانورکی مونہہ سی یا دم سی یا پاؤن سی کوئی شخص مرجاوی یا کوئی چیز ضائع ہوجاوی تو اوسکا بدلہ کچہہ نہین بشرطیکہ اوسکی

ساتھہ کوئی آدمیون مین سے نہو اور اگر اونکی ساتھہ ہی ہانکنی والا یا کھینچنے والا یا اوسپر سوار ہی اور اوس جانور سی کوئی چیز ضائع ہوئی اوسکی ساتھہ والی پر تاوان دیسا آتا ہی ایک
امام اعظم رح کی اور امام شافعی کے تردیک اگر دن مین کوئی چیز اوس سی ضایع ہوگئی تو اوسکی مالک کو کچھہ دیسا نہین آتا اور اگر رات کو کوئی چیز تلف ہوگئی تو اوسکی مالک پر تاوان
آتا ہی اسواسطی کہ رات کو نگہبانی مالک جانور پر لازم ہے اور دن کو محافظت کرنی چیزون اور باغون کی اونکی مالکون پر لازم ہی اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ ہانکنی والا
تاوان دی اوسچیز کا کہ تلف ہو جانور کی ہاتھہ سے یا پانون سی اوپر کھینچنی والا تاوان دی اوسچیز کا کہ تلف ہو ساتھہ ہاتھہ کی نہ ساتھہ پانو کی اور سوار تاوان دی اوسچیز کا
کہ تلف ہو ساتھہ ہاتھہ یا پانون یا سر جانور کی اور اگر سوار اور ہانکنی والا یا سوار اور کھینچنی والا دونون ساتھہ ہون تو تاوان دونو پر آتا ہی اور کان بھی معاف ہی یعنی اگر
کوئی کان مین جاوی یا اوسکی اوپر کھڑا ہوا اور کان گر پڑی اور وہ ہلاک ہو جاوی تو نہین آتا تاوان اوسپر کہ کہودی ہی کان یا کسیکو کان کی کہودنے
کی یعنی مزدوری کو لگایا تہا اور کان اوسپر گر پڑا اور ہلاک ہو گیا نہین ہی تاوان صاحب کان پر اور یہہ وجہ مخصوص ساتھہ کان ہی کی نہین اور اجارون مین
بہی جاری ہی اور وجہ اول موافق ہی ساتھہ اوسچیز کی کہ بیچ معنی قول ابی بیز جیر کے کہا یعنی کسی نی کہ کنوا کہودا اپنی زمین مین یا زمین مباح مین اور اوسمین کوئی گر کر
مرگیا تو تاوان نہین ہی اوپر کہودنی والی کنوین کی شرح وَعَنْ يَعْلَى ابْنِ اُمَيَّةَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ
الْعُسْرَةِ وَكَانَ لِيْ اَجِيْرٌ فَقَاتَلَ اِنْسَانًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا يَدَ الْاٰخَرِ فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوْضُ يَدَهٗ مِنْ فِي الْعَاضِّ فَاَنْدَرَ ثَنِيَّتَهٗ فَسَقَطَتْ فَاَنْطَلَقَ اِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَ ثَنِيَّتَهٗ وَقَالَ اَيَدَعُ يَدَهٗ فِيْ فِيْكَ تَقْضِمُهَا كَالْفَحْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی یعلی بن امیہ سی کہ کہا جہاد کیا مینی ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لشکر تنگی کی مین یعنی غزوہ تبوک مین اور تہا میرا ایک نوکر پس لڑا وہ ایک آدمی سے
پس کاٹ کہایا ایک نی اون دونون مین سی ہاتھہ دوسری کا پس نکالا اوس شخص نی کہ کاٹا گیا تہا ہاتھہ اوسکا کاٹنی والی کی مونہہ سی پس گرا دی دانت اوسکی
پس چڑہ پڑی پس گیا وہ کہ جسکی دانت گری تہی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی تاوا اوسکی دیوین اور حکم فرما دین اوسکی حق مین پس معاف کیا حضرت نے
بدلہ اوسکی دانتون کا اور فرمایا کیا چہوڑ دیتا ہاتھہ اپنا تیری مونہہ مین کہ چباتا تو اوسکو مانند چبانی اونٹ کی نفل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یہہ اشارہ طرف
سبب ساقط کرنی بدلہ کی کہ وہ معذور ہی اپنی ہاتھہ بچانی کی لیی مونہہ مین سی ہاتھہ کہینچا اور شرح السنہ مین ہی کہ اسیطرح اگر ارادہ کری کوئی مرد کسی عورت سی بدکاری
کا پس دفع کری وہ اوسکو اپنی نفس سی پس مار ڈالی تو نہین لازم آتی عورت پر کچھہ چنانچہ حضرت عمر رض کی پاس ایک قضیہ آیا کہ ایک لڑکی لکڑیان کاٹ رہی تہی
پس بیچہا کیا اوسکا ایک شخص نی اور ارادہ کیا بدکاری کا اوس سی پس اوس لڑکی نی ایک پتہر مارا اوسکو اور مار ڈالا اوسکو پس کہا حضرت عمر نی کہ یہہ قتل کیا
ہوا اللہ کا ہی قسم ہی اللہ کی کہ نہین دیت دلوائی جاویگی کبہی اور یہی قول شافعی کا ہی اور اسیطرح جو شخص کہ قصد کری کسی کے مال لینی کا اور خون ریزی کا
اور اوسکی اہل کا پس اوسکو جائز ہی دفع کرنا قصد کرنیوالی کا اور قتل کرنیوالی کا اور لایق ہی یہہ کہ دفع کری رسیان رسیان مین پس اگر نہ باز رہی سوائی قتال کرنی
اور قتل کری اوسکو تو خون اوسکا ساقط ہی ۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ
قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ قتل کیا
جاوی واسطی مال اپنی کی پس وہ شہید ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی مال کی حفاظت کر رہا تہا اور کسی نی مار ڈالا اور ایسا ہی حال اہل کی محافظت
مین ماری جانی کا ہی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ جَاءَ رَجُلٌ يُرِيْدُ اَخْذَ مَالِيْ قَالَ فَلَا تُعْطِهٖ مَالَكَ
قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قَاتَلَنِيْ قَالَ قَاتِلْهُ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قَتَلَنِيْ قَالَ فَاَنْتَ شَهِيْدٌ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قَتَلْتُهٗ قَالَ هُوَ فِي النَّارِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا آیا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ خبر دو مجکو اوسکی کہ اگر آوی ایک شخص ارادہ رکہتا ہو لینی مال میرا یعنی
یعنی دون مین اوسکو یا نہ دون فرمایا پس نہ دی تو اوسکو مال اپنا کہا اوسنی خبر دیجی مجکو اوسکی کہ اگر لڑی مجسی یعنی تو کیا کرون فرمایا کہ لڑ تو اوس سی کہا اوسنی

خبر دیجیو مجکو اسکی کہ اگر مار ڈالی مجکو فرمایا پس تو شہید ہی کہا اوسنی خبر دیجیو مجکو اسکی کہ اگر مین مار ڈالون اوسکو یعنی تو اوسکا کیا حال ہی فرمایا کہ وہ دوزخ مین ہے نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی نہین کہہ سکتے ہین اور احادیث مین دلیل ہی اسپر کہ دفع کرنا قاتل کا اور ہلاک کرنا اوسکا دفع مین مباح ہی ۱۲ **وعنہ** انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لو اطلع فی بیتک احد ولم تاذن لہ فخذفتہ بحصاۃ ففقات عینہ ما کان علیک من جناح متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ اونہون نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی اگر جہانکی تیری گہر مین کوئی یعنی دروازہ بند ہو اور اوسکی دراز مین سی جہانکی احوال مین کہ نہین پروانگی دی ہی تو نی اوسکو یعنی گہر مین آنی کی پس ماری تو اوسکو ساتہہ کنکری کی پس پہوڑی تو انکہہ اوسکی نہین تجہپر گناہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ظاہر الحدیث پر عمل کیا ہی شافعی نی اوس سی ضمان ساقط کیا اوس سی ضمان انکہہ کا اور کہا ابو حنیفہ نی کہ اوسپر ضمان ہی اور حدیث محمول ہی مبالغہ اور زجر شدید پر واللہ اعلم ۱۲ **وعن** سہل بن سعد ان رجلا اطلع فی جحر فی باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدرٰی یحک بہ راسہ فقال لو اعلم انک تنظرنی لطعنت بہ فی عینک انما جعل الاستیذان من اجل البصر متفق علیہ اور روایت ہی سہل بن سعد سی یہہ کہ ایک شخص نی جہانکا بیچ سوراخ دروازہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پشت خار تہا کہ کہجلاتی تہی اوس سی سر اپنا پس فرمایا اگر جانتا مین یعنی یقینا کہ تو دیکہتا ہی مجکو یعنی قصدا البتہ چبہو تا مین اسکو تیری انکہہ مین نہین مقرر کی گئی ہی شرع مین پروانگی مانگنی یعنی وقت آنی کی بیچ گہر بیگانہ کی مگر واسطی بچنی کی نظر کرنی سی طرف غیر محرم کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پس نظر کرنی بغیر اذن کی مانند داخل ہونی بغیر اذن کی ہی ۱۲ **وعن** عبد اللہ بن مغفل انہ رای رجلا یخذف فقال لا تخذف فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الخذف وقال انہ لا یصاد بہ صید ولا ینکاء بہ عدو ولکنہا قد تکسر السن وتفقاء العین متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سی یہہ کہ دیکہا اونہون نی ایک شخص کو کہ پہینکتا تہا کنکر ساتہہ انکو ٹہی اور اونکلی شہادت کی پس کہا اونہون نی کہ نہ پہینکتا کنکر اسلیے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا ہی اسطرحکی کنکر پہینکنی سی اور فرمایا کہ تحقیق نہین شکار کیا جاتا ہی ساتہہ اسکی شکار اور نہ زخمی کیا جاتا ہی ساتہہ اسکی دشمن یعنی دشمنان دین سی یعنی نہ اسمین فائدہ دنیا کا ہی نہ دین کا محض لہو لعب ہی اور باوجود اسکی لوگون کو ضرر بہی اس سی پہنچتا ہی جیسی کہ فرمایا ولیکن یہ پہینکنا توڑ ڈالتا ہی دانت کو اور پہوڑ دیتا ہی انکہہ کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا ابن ملک نی کہ منع کیا حضرت نی اس سی اسلیے کہ مصلحت نہین ہی اسمین اور خوف ہی فساد کا اور یہی حکم ہی ہر چیز کا کہ اوسمین یہہ بات پائی جاتی ہی ۱۲ **وعن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مر احدکم فی مسجدنا او فی سوقنا ومعہ نبل فلیمسک علی نصالہا ان یصیب احدا من المسلمین منہا بشیء متفق علیہ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ گذرے ایک تمہارا بیچ مسجد ہمارے کی یا بیچ بازار ہمارے کی اور ساتہہ اوسکی ہون تیر پس چاہیی کہ بند کری یعنی ہاتہہ رکہہ لے اوپر انکی پیکانون پر اسلیے کہ نہ لگی کسیکو مسلمانون مین سی اونسی کچہہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بیچ مسجد ہمارے کی الخ یعنی مسلمانون کی مسجدون اور بازارون مین اور جتنی جگہین مسلمانون کے جمع ہونی کی ہین اونہین کی حکم مین ہین اور مانند تیرون کی اور لوہیکی ہتیار وغیرہ ہین کہ اونکو بہی مجمع مین اسطرح استعمال نکری کہ لوگون کو ایذا ہو ۱۲ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یشیر احدکم علی اخیہ بالسلاح فانہ لا یدری لعل الشیطان ینزع فی یدہ فیقع فی حفرۃ من النار متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ اشارہ کری ایک تمہارا اوپر بہائی اپنی کی ساتہہ ہتیار کی اسلیے کی تحقیق وہ نہین جانتا شاید کہ شیطان کہینچ لی ہتیار کو اوسکی ہاتہہ سی یعنی جاکے

اوسکی پس جابڑی بیچ گرہی آگ کی نقل کی بہ مسلم اور بخاری نے ف یعنی شیطان ہاتھہ اوسکی سی ہتیار لگوادی کسی بہائی مسلمان کو اور اوسکی سبب سے مستحق دوزخ کا ہوجاوے وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اشار الی اخیہ بحدیدۃ فان الملئکۃ تلعنہ حتی یضعہا وان کان اخاہ لابیہ وامہ رواہ البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ اشارہ کری طرف بہائی اپنی کی ساتھہ لوہی کی پس تحقیق فرشتی لعنت کرتی ہین اوسکو یہانتک کہ رکہدی اوسکو اگرچہ ہو اشارہ کرنیوالا بہائی اوسکا حقیقی نقل کی بہ بخاری نے ف یعنی سگا بہائی بہائی کی قتل کرنی کا قصد نہین کرتا ہی اکثر پس یہہ اشارہ کرنا ازراہ ہنسی کی ہوگا اور باوجو اسکی لعنت ہوتی ہی اوپر مقصود مبالغہ ہی بچ نہی کی اوس سے ع وعن ابن عمر وابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من حمل علینا السلاح فلیس منا رواہ البخاری ومن غشنا فلیس منا رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عمر اور ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ اوٹہاوی ہمپر ہتیار یعنی اگرچہ ازراہ ہنسی کی کہینچے ہتیار پس نہین ہم سے یعنے نہین ہمارے طریقہ پر نقل کی یہہ بخاری نے اور زیادہ کیا مسلم نے اور جو شخص کہ فریب دیوے ہمکو یعنی ملونی اوسکی عیب مبیع کا مثلا پس نہین ہم مین سے وعن سلمۃ بن الاکوع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سل علینا السیف فلیس منا رواہ مسلم اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کہینچی ہمپر تلوار یعنی اگرچہ نہ قصد کری کسی کے قتل کرنیکا پس نہین ہم مین سے نقل کی یہہ مسلم نے وعن ہشام بن عروۃ عن ابیہ ان ہشام بن حکیم مر بالشام علی اناس من الانباط وقد اقیموا فی الشمس وصب علی رءوسہم الزیت فقال ما ہذا قیل یعذبون فی الخراج فقال ہشام اشہد لسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ یعذب الذین یعذبون الناس فی الدنیا رواہ مسلم اور روایت ہی ہشام بن عروہ سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یہہ ہشام بن حکیم گذرا شام مین اوپر کتنی آدمیون کے قوم نبطیون مین سے اسحال مین کہ تحقیق وہ کہڑی کیی گئی تہی دہوپ مین اور ڈالا گیا تہا اوٹکی سر پر تیل گرم کرکر پس کہا ہشام بن حکیم نے کیا ہی یہہ یعنے کیا سبب ہے اس امر کا کہا گیا کہ عذاب کیی جاتی ہین یہہ بسبب خراج کی کہ مال واجبی نہین دیتی ہین پس کہا ہشام نی گواہی دیتا ہون مین کہ البتہ سنا ہی مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی ہی کہ تحقیق اللہ تعالی عذاب کریگا اون لوگونکو کہ عذاب کرتی ہین لوگون کو دنیا مین نقل کی یہہ مسلم نی ف عذاب کرتی ہین یعنی ناحق اور ساتہہ ہیچ کی کہ عذاب کرنا حلال ہی اللہ تعالی ساتہہ اوسکی عقبی مین مانند کرم تیل ڈالنی وغیرکی ع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک ان طالت بک مدۃ ان ترای قوما فی ایدیہم مثل اذناب البقر یغدون فی غضب اللہ ویروحون فی سخط اللہ وفی روایۃ یروحون فی لعنۃ اللہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قریب ہی اگر دراز ہووی تیری مدت عمر یہہ کہ دیکہی تو ایک گروہ کو کہ اوٹکی ہاتہ مین ہونگی مانند دمون گایون کی یعنی کوڑی صبح کرینگی بیچ غضب الہی کی اور شام کرینگی بیچ نہایت ناخوشی الہی کی یعنی ہمیشہ الہی کی غضب مین رہتی ہین اور ایک روایت مین ہی کہ شام کرینگی بیچ لعنت الہی کے نقل کی یہہ مسلم نی ف مراد اوہ لوگ ہین کہ ظالمونکی دروازہ پر موجود رہتی ہین اور مارتے ہین اور دکہی دیتی ہین لوگونکو اور برا کہتی ہین اور حکم کرتون کت کہنوں کا کہ مینہ نکا کہنوں کا وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنفان من اہل النار لم ارہما قوم معہم سیاط کاذناب البقر یضربون بہا الناس ونساء کاسیات عاریات ممیلات مائلات رءوسہن کاسنمۃ البخت المائلۃ لا یدخلن الجنۃ ولا یجدن ریحہا وان ریحہا لتوجد من مسیرۃ کذا وکذا اور روایت ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو گروہ ہین دوزخیون سے نہین دیکہا مین نی وونکو یعنی بلکہ نہ دیکہونگا مین نی وونکو ایک وہ مین سے وہ ہین کہ اونکی پاس کوڑی ہونگی مانند دمون گایونکی یعنی ناحق ساتہہ اون کوڑون کے لوگون کو اور دوسری قسم عورتین ہین ننگی ہوئی کپڑی ظاہر مین اور ننگی ہین حقیقت مین اور میل کرنوالیان اور میل کرنوالیان اونکی مانند کوہان اونٹون بختی کی ملتی ہوئی نہین داخل ہونگی بہشت مین اور نہین پاوینگی بو اوسکی حالانکہ بو جنت کی پائی جاتی ہی مسافت اتنی اور اتنی سے یعنی بہت دور سے مثلا سو برس کی راہ سی نقل کی یہہ مسلم نے ف پہنی ہوئی الخ یعنی ہمین کپڑی پہنتی ہین کہ بدن اونکی اونمین سے معلوم ہوتے ہین پس اگرچہ ظاہر مین پہنی ہوئے ہین لیکن حقیقت مین ننگی ہین

کچھ بدن ڈھانکتی ہیں اور کچھ کھلا رکھتی ہیں جیسی کہ دوپٹہ پر ڈال لیتی ہیں اور سینہ اور پشت کر جگہ شہوت کی ہیں برہنہ رکھتی ہیں یا پہنتی ہیں وہ سا مہین لباس جس سے بدن چھپا نہ رہے کما فی الحدیث الآخر یعنی ایسی سج دھج بناتی ہیں کہ لوگوں کو اپنی طرف مائل کرتی ہیں اور مائل کرنیوالیاں یعنی آپ رغبت کرتی ہیں مردوں کی طرف یا میلان کی یہ معنی ہیں کہ اور خیال سر پر سی و تاز دلتی ہیں یا دیکھیں لوگ مونہہ انکی اور مائلات یعنی لٹک چال چلتی ہیں تا دل لوگوں کی فریفتہ کریں اور بھی کئی معنے انکی لکھی ہیں شروح میں اور سر انکی الخ یعنی چوٹیوں کو سر پر باندھ لیتی ہیں یعنی جوڑا ہوتا ہے انکی سر پر کہ اونٹ کی ڈھلان کو ان اونٹوں بختی کی ہیں کہ مائل ہوتی ہیں وہ کوہان بسبب کثرۃ گوشت کے معمول عورتوں کا نہیں ہے اور وہ قسم مردوں کی ہے اور بعضے کی عورتیں ہیچ زمان طہارت نسوان حضرت کی اصلاً نہیں پس خبر انکی دینی قبیلہ معجزات سے ہے اور نہیں داخل ہونگی جنت میں اور نہ پاوینگی بو جنت کی اوسوقت کہ داخل ہونگی اور میں اور پاوینگی بو اوسکی عورتیں پارسا اور پرہیزگار نہ ہیں کبھی نہیں داخل ہونگی یا یہ محمول ہی حلال جانتی ہیں اوسکو اور بعضے زجر و تغلیظ پر ہی محمول کرتے ہیں

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قاتل احدکم فلیجتنب الوجہ فان اللہ خلق آدم علی صورتہ متفق علیہ اور روایت ابی ہریرہ کی ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبوقت کہ مارے ایک تمہارا یعنی کسیکو پس چاہیے کہ بچاوے مونہہ کو اسکی بچاوے مونہہ کو اسکی تحقیق اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آدم کو اوپر صورت اپنی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اوپر صورت اپنی کی یعنی صفات اپنی کی اور کیا اوسکو مظہر صفات جلالیہ و جمالیہ اپنی کا یا پیدا کیا آدم کو اوپر صورت خاصہ کے کہ اختراع کیا اوسکو اور پیدا کیا اور اضافت واسطی تشریف و تکریم کی جیسی کہ نفخت فیہ من روحی ہیں اور بعضوں نے کہا کہ ضمیر عاید طرف آدم کی ہی یعنی پیدا کیا اسکو اوپر صورت کے کہ مخصوص ساتھ آدم کی ہی ممتاز تمام مخلوقات سے مشتمل اوپر خصائص و کرامات کے پس محامل معنی کا یہ ہوگا کہ حق تعالیٰ نے آدم کو اشرف سب مخلوقات میں کیا اور مونہہ اوسکا اشرف اعضا اوسکے اور محل ظہور صورت و کمال اوسکے ہی پس پرہیز کرنا چاہیے اوسکی مونہہ پر مارنے سے اور لکھا ہے حلمی نے اکرام احباب کے لیے۔ ح **الفصل الثانی** فصل دوم

عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کشف سترا فادخل بصرہ فی البیت قبل ان یؤذن لہ فرای عورۃ اہلہ فقد اتی حدا لا یحل لہ ان یاتیہ ولو انہ حین ادخل بصرہ فاستقبلہ رجل ففقأ عینہ ما عیرت علیہ وان مر الرجل علی باب لیس لہ غیر معلوق فذاخطیئۃ علیہ یا خطیئۃ علی اہل البیت رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص کہ کھولی پردہ اور داخل کری اپنی نگاہ گھر میں پہلے اس سے کہ اذن پاوے اوسکو یعنی پردہ کھولنے کا اور داخل ہونیکا پس دیکھی بال اوسکی کو پس تحقیق آیا ایک حد کو یعنی کی ایک چیز کہ واجب ہی حد کو یعنی تعزیر کو نہیں درست اوسکو اوسکا یعنی آنیوالی اذن اور دیکھنا پردہ کھول کر اور اگر تحقیق داخل کی اوسنے اپنی نگاہ اور سامنے گیا اوسکی کوئی شخص گھر والوں میں سے پس پھوڑ ڈالی انکھ اوسکی نہیں سر زنش کرونگا میں اوسپر اور نہ میں لازم کرونگا اوسپر کچھ اور اگر گذری مرد دروازے پر کہ نہیں پردہ اوسکی لیے احوال میں کہ بند نہیں کیا گیا ہی دہلیز پس جا پڑی نظر اوسکی گھر والوں پر پس میں اوسپر گناہ اوسکی نہیں کہ گناہ گھر کی لوگوں پر ہی کہ کیوں دروازہ نہ بند کیا اور پردہ نہ ڈالا اوسپر نقل کے یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** نہیں درست اوسکو الخ یہ استیناف ہی متضمن واسطی علت کی یعنی یہ جملہ اجملہ ہی اوسمیں معنی علت کی ہیں اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوسپر کہ واجب ہے بند رکھنا دروازے کا یا ڈالی رکھنا پردہ کا دروازے پر ع **وعن** جابر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یتعاطی السیف مسلولا رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہی جابر سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پکڑی تلوار کی ننگی کر کر نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** ننگی تلوار کی پکڑنی سی منع فرمایا واسطی خوف اوسکی کہ گر پڑی ہاتھ سے خطا رایکو نی ع **وعن** الحسن عن سمرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یقد السیر بین اصبعین رواہ ابو داود اور روایت ہے حسن سے کہ نقل کی سمرہ سے کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ چیرا جاوے تسمہ میان و تلوار کی نقل کے یہ ابو داود نے **ف** سبب منع فرمانیکا اس سے یہ ہی کہ زخمی ہو جاویں انگلیاں اور ران دونوں حدیثوں سے نہی تنزیہی اور شفقت کی ہی ع **وعن** سعید بن زید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل دون دینہ فھو شھید ومن قتل دون دمہ فھو شھید ومن قتل دون مالہ فھو شھید ومن قتل دون اھلہ فھو شھید رواہ الترمذی وابو داود والنسا

اور روایت ہی سعید بن زید سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ مارا جاوے واسطی محافظت دین اپنی کے پس وہ شہید ہے اور جو شخص کہ مارا جاوے واسطی محافظت جان اپنی کے پس وہ بھی شہید ہی اور جو شخص کہ مارا جاوے واسطی محافظت مال اپنی کی پس وہ بھی شہید ہے نقل کے یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی فی **ف** واسطی محافظت دین اپنی کی یعنی کوئی کافر یا مبتدع اوسکی دین کے حقارت کرتا ہی اور اوسنے اوسکا مقابلہ کیا اور مارا گیا اور اگر علماء اسپر ہیں کہ اگر کوئی شخص قصد کرے کسی کی مال لینی کا یا مار ڈالنی اوسکا یا تعرض کرے اوسکی اہل و عیال پر تو پہنچتا ہے اوسکو کہ دفع کرے اوسکی قصد کرنیوالی کو بموجب طریقہ سہل اور اجہی کی پہر اگر وہ باز نہ آوے بغیر قتل و قتال کی اور یہہ مار ڈالے اوسکو تو نہیں لازم آویگا اسپر کچھ اور اگر یہہ مارا جاویگا تو شہید ہوگا ح **وعن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یجہنم سبعۃ ابواب یمنہا لمن سل السیف علی امتی او قال علی امۃ محمد رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابن عمر سے کی نقل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا دوزخ کے سات دروازے ہیں ایک دروازہ انمیں سے اوسشخص کے لیے کہ نیچی تروار اوپر امت میری کے یعنی ناحق یا فرمایا اوپر امت محمد کی نقل کے یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **وحدیث ابی ہریرۃ الرجل جبار ذکر فی باب الغصب حدیث ابی ہریرہ کہ سر اوسکا یہہ الرجل جبار ذکر کی گئی باب الغصب میں**

باب القسامۃ

باب اس بیان قسامت کے **ف** قسامت سات یہہ برقاف کے بمعنی قسم کی ہی سو کند کہانا اور شرع میں قسامت اسکو کہتی ہیں کہ محلہ میں ایک شخص قتل کیا گیا یا پایا اور اوسکا قاتل کرنیوالا معلوم نہیں ہر محلہ کی لوگوں سے پچاس آدمی قسم کہاویں کہ ہمنی نہیں مارا ہی اوسکو اور نہ ہم مارنیوالیکو جانتی ہیں پس یہہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہی حدیث مشہور کے **البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر** جیسی دلالت کرتی ہی اسپر اور آئندہ تیسری فصل میں رافع بن خدیج سہل اور زید شافعی اور احمد کی اگر ہو درمیان اہل محلہ کی وقتیل کی عداوت یا ظاہر ہو کوئی علامت اور ظن غالب ہے اسکا کہ انہوں نے مارا ہی جیسی کہ پایا گیا اونکی محلہ میں تو سو کند دیجاوی اولیا مقتول کو کہ وہ قسم کہاویں کہ قسم ہی ہمنی مارا ہی اور اگر وہ انکار کریں سو کند دیجاوی اونکو کہ اتہام کیی گئی ہیں قتل کے جیسی کہ دلالت کرتی ہی اسپر حدیث اول رافع بن خدیج کی اور واجب نہیں ہوتا قسامت میں قصاص اگر چہ دعوی قتل عمد کا ہو بلکہ واجب ہوتی ہے خواہ قتل عمد کا دعوی کرے یا خطا کا اور امام مالک کہتی ہیں کہ اگر دعوی قتل عمد کا ہو تو حکم ساتھ قصاص کے کرنا چاہیے اور قول قدیم شافعی کا بھی یہی ہی اور تمام مسائل قسامت کے اور دلائل اوسکی مذکور ہیں کتب فقہ میں اور قسامت احکام جاہلیت سے تہی اور حضرت نے یہہ اوسکو مسلم کہا اور حکم کیا ساتھ اوسکی درمیان جماعت کے انصار کے کہ دعوی قتل کا کیا اوپر یہود خیبر کے ح **الفصل الاول وفصل پہلی عن رافع بن خدیج وسہل بن ابی حثمۃ انہما حدثا ان عبد اللہ بن سہل ومحیصۃ بن مسعود اتیا خیبر فتفرقا فی النخل فقتل عبد اللہ بن سہل فجاء عبد الرحمن ابن سہل وحویصۃ ومحیصۃ ابنا مسعود الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فتکلم فی امر صاحبہم فبدأ عبد الرحمن وکان اصغر القوم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کبر الکبر قال یحیی بن سعید یعنی لیلی الکلام الاکبر فتکلموا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم استحقوا قتیلکم او قال صاحبکم بایمان خمسین منکم فقالوا یا رسول اللہ امر لم نرہ فکیف نحلف علی ما لم نعلم فقال فتبرئکم یہود فی ایمان خمسین منہم فقالوا یا رسول اللہ قوم کفار فعقلہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قبلہ فی رایہ تحلفون خمسین یمینا وتستحقون قاتلکم او صاحبکم وفی لفظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** روایت ہی رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ سے یہہ دونوں حدیث کی یہہ عبد اللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود آئی دونو خیبر میں اور جدا ہی ہوگئی کھجور کی درختوں میں یعنی ایک ایک طرف جاوے اور ایک سمت سیر کرتی ہوئی پس ناگہی عبد اللہ بن سہل پہر آئی عبد الرحمن بن سہل یعنی بہائی مقتول کا اور حویصہ اور محیصہ بیٹی مسعود کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کلام کیا اونہوں نے بیچ یار اپنی کی کہ قتل کیا گیا ہی پس شروع کیا یعنی کلام کرنی میں عبد الرحمن نے کہ بہائی تہا مقتول کا اور تہا وہ چھوٹا تینوں میں پس کہا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑائی رکھہ بڑی کی یعنی بموجب بڑائی کے اوسکو کلام کرنی میں کہا یحیی بن سعید نے کہ راویوں اسی حدیث کے سمجھی ہی مراد کہتی تہی حضرت سے کہ متولی ہو کلام کرنیکا بڑا پس کلام کیا اونہوں نے یعنی اونکی بڑی نے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے **استحقوا قتیلکم او قال صاحبکم بایمان خمسین منکم فقالوا یا رسول اللہ امر لم نرہ فکیف نحلف علی ما لم نعلم فقال فتبرئکم یہود فی ایمان خمسین منہم فقالوا یا رسول اللہ قوم کفار فعقلہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قبلہ فی رایہ تحلفون خمسین یمینا وتستحقون قاتلکم او صاحبکم وفی لفظہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** مستحق ہو دیت بالقصاص قتیل اپنی کی یا فرمایا یعنی بجائی قتیل اپنی کی یار اپنی کی ساتھ قسموں پچاس مردوں کے تم میں سے عرض کیا اونہوں نے یا رسول اللہ یہہ ایک چیز کہ نہیں دیکہا ہم نے اوسکو یعنی نہیں جانتی کہ کسنی مارا ہی اوسکو فرمایا حضرت نے پس پاک کرینگی تمکو یعنی اس گمان سے یہود پچاس قسموں کے یعنی وہ قسم کہا جاوینگی کہ ہمنی نہیں مارا ہی اوسکو اور رفع تہمت کرینگی اپنی سے کہا اونہوں نے یا رسول اللہ وہ قوم کافر ہیں یعنی انکی قسموں کا کیا اعتبار ہے پس مدد دیا یعنے دیت دیا اوسنے مقتول کی کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے یعنی دفع فتنہ کی واسطے ایک

روایت ہین ہے اگر کہا روتم پچاس قسمین لو مستحق ہو دیت قاتل اپنی کی یا فرمایا صاحب اپنی کی پس دیت دی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پاس سے سو اونٹ نقل کی ہیہقی اور مسلم نے ف متولی ہو اسکے امین دلیل ہی اسپر کہ بڑا لایق ترہی ساتھہ اکرام کی اور ابتدا کرنی کلام کی اور جائز ہی وکالت حدود مین اور جائز ہی وکالت حاضر کی اسکی ولی غیون کے عبد الرحمن بن سہل تہی کہ بہائی ہین قتیل کے اور حویصہ اور محیصہ اوسکی چچا کی بیٹی ہین اور اس سے بہتر بھی معلوم ہوا کہ قسامہ مین پہلی قسم فی مدعی پر آتی ہی اور ہماری نزدیک ابتدا کیجاوی قسم فی میز ساتھہ مدعی علیہ کے ع وھذا الباب خالف عن القیاس الثانی اور یہہ باب خالی ہی فصل دوسری سے الفصل الثالث فصل میسر عن رافع بن خدیج قال اصبح رجل من الانصار مقتولا بخیبر فانطلق اولیاؤہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکروا ذلک لہ فقال لکم شاھدان یشھدان علی قاتل صاحبکم قالوا یا رسول اللہ لم یکن ثم احد من المسلمین وانما ھم یھود وقد یجترءون علی اعظم من ھذا قال فاختاروا منھم خمسین فاستحلفوھم فابوا فوداہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عندہ رواہ ابو داود روایت ہی رافع بن خدیج سی کہ کہا ہو گیا ایک شخص انصار مین سے یعنی عبد اللہ بن سہل تو صبح خیبر کے پس گئی وارث اوسکی یعنی بیٹا اوسکا اور دو نو بیٹی چچا اوسکی کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور ذکر کیا یہہ امر اوسکا اور بر وحضرت کی پس فرمایا حضرت نے کیا تمہاری پاس ہین دو شاہد کہ شاہدی دین اوپر قتل کرنیوالی یار تمہاری یکی کہا وارثون نے یا رسول اللہ نہا اوسجا گہ کوئی مسلمان نہین ہے اور نہین ہین وہ مگر یہود یعنی مشہور ہے تہہ ظلم اور فساد اور قتل و حیلہ گری کے اور تحقیق دلیری کہتی ہین وہ اس سے بہت بڑی کام سو پہر یعنی قتل کرنی انبیا پر اور تحریف کلام اللہ پر اور نہ مانی احکام خدا پر فرمایا حضرت نی پس اختیار کرو تم اوزمین سے پچاس شخص منکو کہ قسم لین اوسی پس انکار کیا وارثون مقتول کے نی یعنی قسم لینی یہود کی سی پس دیت دی اوس مقتول کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی پاس سے نقل کے یہہ ابو داود نے ف کہا ملا علی قاری نے کہ ظاہر اس حدیث کا صریح ہی پہ دلیل ہونے مذہب ہماری کی و بعد اسکی اختلاف مذاہب کا اور دلیلین اپنی مذہب کے خوب بیان کی ہین باب قتل اھل الردۃ والسعاۃ بالفساد باب سے پہ بیان قتل کرنی مرتد وکی و راون لوگون کے کہ سعی کرتی ہین فساد کرنی مین ف مرتد اوسکو کہتی ہین کہ جو اسلام سی پہر جاوی و مسلمان جب اسلام سی پہر جاوی عیاذا باللہ منہ عرض کیا جاوی اوپر اسلام اور اگر اوسکو شبہ ہو تو دور کیا جاوی شبہ اوس سے اور عرض اسلام اور دور کرنا شک کا واجب نہین بلکہ مستحب ہے اسلیے کہ دعوۃ اسلام کی پہنچ چکی ہی اوسکو احتیاج دعوۃ جدید کی نہین اور مستحب ہے کہ حبس کرین اوسکو تین روز اگر مسلمان ہو تو بہتر ہے والا قتل کرین اور بعضون نے کہا کہ اگر وہ مہلت طلب کرے مہلت دین الا حاجت نہین اور امام شافعی کی نزدیک واجب ہے کہ مہلت دے اوسکو امام تین روز اور ظاہر اس قول اللہ تعالی کی سی اقتلوا المشرکین اور حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی من بدل دینہ فاقتلوہ معلوم ہوتا ہے کہ مہلت دینی واجب نہین اور سعی کرتی ہین فساد کرنی مین مراد اوسی یہان قطاع الطریق ہین یعنی قزاق جیسی کہ فرمایا انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادا ان یقتلوا الخ ف فتاوی عالمگیری مین مسائل مرتد کی ایک باب مین خوب تفصیل سی لکہی ہین ترجمہ اوسکا سو اوسکا چند مسائل ناد رالوجود کی لکہا جاتا ہی تا بہائی مسلمانون کے کام آوی کہ جاننا ان مسائل کا بہت ضروری ہی باب بیان احکام مرتدون کے مرتد عرف مین کہتی ہین پہر جانی والی کو دین اسلام سی اور رکن مرتد ہونیکا جاری کرنا کلمہ کفر کا ہی نہ پہر بعد وجود ایمان کی اور شرط صحت اسکی کی عقل ہے پس نہین صحیح پہر مرتد ہونا مجنون کا اور نہ لڑکی بی عقل کا اور جو شخص کہ جنون اوسکا جاتا رہتا ہو پس اگر مرتد ہو وہ حالت جنون مین نہین صحیح اور اگر مرتد ہو حالت افاقت مین صحیح ہی اوسیطرح نہین صحیح مرتد ہونا مغمی علیہ کا کہ جاتی رہی ہو عقل اوسکی اور بالغ ہونا نہین شرط ہی واسطے صحت اسکی کے اوسیطرح مرد ہونا نہین شرط ہی اسکی صحت کے اگلا اور شرط صحت اسکے اوکی رغبت ہے پس نہین صحیح پہر مرتد ہونا اوسکا کہ زبردستی کیا جاوی مرتد ہونی پر اور لڑکا عقل والا وہ ہے کہ سمجہتا ہی اوسکو کہ اسلام سبب نجات کا ہی اور نہ سمجہتی ہی اوسکو کہ اسلام سبب نجات کا ہی اور مثلہی اوسکے بڑے مین اور بعضون نی اندازہ کیا ہی اسکا یہہ کہ پہنچی سات برس کی عمر کو اور جسکو ہو بیماری برسام کی یا کہلایا جاوے کچہہ پس جاتی رہی عقل اوسکی اور بدیان بکنی لگی پہر مرتد ہو جاوے تو نہین ثابت ہوتا یہہ کہ مرتد ہونا اور اوسیطرح اگر پہر مجنون یا اوسسے یا مغلوب العقل کی صنع کا ہو پس نہین ہی مرتد اور مرتد پر عرض اسلام اور دفع شبہ کیا جاوی چنانچہ بیان اوسکا اوسکے پیر فائدہ مین ہو چکا اور مسلمان ہونا اوسکا یہہ ہے کہ پڑہی کلمہ شہادۃ کا اور بیزار ہو سب دینون سے سوا دین اسلام کی اور اگر بیزار ہو اوس دین سے کہ انتقال کیا ہی طرف اوسکی کافی ہی اگر تو دیکہ مرتدنی اور رجوع کے اسلام کی پہر رجوع کی طرف کفر کی یہانتک کہ کیا یہہ تین بار اور پہر بار طلب کے امام سی تاخیر دی اوسکو تین دن پہر اگر عود کری طرف کفر کی چوتہی بار پہر طلب کی تاخیر نہ تا خیر دی اوسکو امام پس اگر اسلام لاوی قبیحا والا قتل کری اور جیکہ مرتد ہو لڑکا عقل والا پس مرتد ہونا اوسکا معتبر ہی نزدیک ابی حنیفہ اور محمد رح جبر کیا جاوی اسلام لانی پر

او قتل کیا جاوی اور اسیطرح جبکہ مرتد ہوا ہو اگر قریب بالغ ہونیکی ہی ورنہ قتل کیجاوی عورۃ مرتدہ بلکہ قید کیجاوی یہانتک کہ مسلمان ہوا ور ما راجاوی اوسکو ہر تین دن میں اسطی مبالغہ کے
پھر لائی اسلام کی اور اگر مار ڈالی اوسکو کوئی تو نہیں واجب ہوگا اوسپر کچھ اوسطی شبہ کے اور لونڈی مرتدہ پر جبر کرکے مالک وسکا کہ اپنی گھر میں قید کری اوسکو اور سونپی جاوی اوسی طرف اوسکی راجو
یعنی رہنی خدمت اپنی کی اوس سے اور نہ صحبت کری اوس سی مالک اوسکا اور لڑکی حاقلہ مانند بالغ کی ہی اور خنثی مشکل مانند عورت کی ہی اور نہ بندی کیجاوی حرہ مرتدہ جبکہ
کہ دار الاسلام میں ہی پس اگر لاحق ہووے دار الحرب میں لونڈی کیجاوی جب بندی میں پکڑی آوی اور امام ابو حنیفہ رح سی لونادر میں ہی کہ بندی کیجاوی دار الاسلام میں بھی کہا
بعضوں نی اگر فتوی دیا جاوی ساتھہ اس روایت کی تو نہیں مضائقہ سی بیچ حق اوس عورت کی کہ ہو خاوند والی اور لائق ہی کہ درخواست اوسکی لونڈی کرنیکی کری خاوند
امام سی یا ہبہ کری اوسکو امام خاوندکی تئیں جبکہ ہو خاوند مصرف پس مالک ہو جاویگا اور اوسوقت متولی ہوگا خاوند قید کرنی اور مارنی اوسیکا اسلام پر جسوقت کہ انکار
کری مرتد مرتد ہونی کا اور اقرار کری توحید کا اور معرفت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور دین اسلام کا پس یہ اوسکی طرف سے توبہ ہے اور زائل ہو جاتی ہی ملک مدبری کا اوسکی سی بسبب مرتد ہو جانے
اوسکی کی زائل ہونا موقوف ہے پس اگر اسلام لاوی خود کر باقی ہی ملک اوسکی اور اگر مر جاوی یا قتل کیا جاوی حالت ردہ پر وارث ہونگی کسب اسلام اوسکی کی اوسکی وارث مسلمان
بعد ادا کرنی دین اسلام اوسکی کی اور کسب ردہ اوسکی کافی ہوگا بعد ادا کرنی دین ردہ اوسکی کی اور یہہ نزدیک ابی حنیفہ کی ہی اور صاحبین کے نزدیک نہیں زائل ہوتی ملک مدبر
کی پھر مختلف ہوئی ہین روایتین ابی حنیفہ سی اوسکی حق مین کہ وارث ہو مرتد کا روایت کیا امام محمد نی امام ابو حنیفہ سی یہہ کہ معتبر یہی ہونا اوسکا وارث نزدیک موت مرتد کے
یا قتل ہونی اوسکی یا حکم ہونی کی ساتھہ لاحق ہونی اوسکی دار الحرب مین اور یہہ صحیح ہی اور وارث ہوتی ہی اوسکی مسلمان بیوی اوسکی جبکہ مری یا قتل کیا جاوے یا حکم
ہوا اوسپر ساتھہ لاحق ہونی کی احوال مین کہ وہ عدہ مین ہی اسلیی کہ مرتد ہوا بہاگنی والا بسبب ردہ کی اسلیی کہ ردہ بمنزلہ مرض کی ہی اور مرتدہ کا نہیں وارث ہوتا ہی خاوند اوسکا
مگر یہہ کہ ہو مرتدہ بیمار پس وارث ہوگا اوسکا خاوند اوسکا اور وارث ہونگی اوسکی اقربا ساری مال اوسکی کی یہانتک جو مال کمایا گیا ہی حالت ردہ اوسکی مین اگر لاحق ہوا کوئی دار الحرب مین مرتد
ہو کر یا حکم کیا حاکم کی ساتھہ لاحق ہونی اوسکی کی آزاد ہو جاویگا غلام مدبر اوسکا اور امہات اولاد اوسکی اور فی الحال ذمی آویگی دیون موجلہ اوسکی اور نقل ہوگا وہ مال اوسکا کہ ہا
حالت اسلام مین طرف مسلمان وارثون اوسکی کی باتفاق تینون علماء ہمارے کی اور جو کچھہ وصیت کے تھی مرتدی حالت اسلام مین پس وہ مذکور ہی ظاہر روایت یعنی مبسوط وغیرہ مین کہ وہ
باطل ہی مطلقا بغیر فرق کرنیکی درمیان اوسکی کہ وہ قریب ہو یا غیر قریب اور بغیر ذکر کرنی خلاف کی مرتد جب تک چلتا پھرتا ہو دار الاسلام مین پس قاضی حکم کری کچھہ ان احکام سے
تصرف مرتد کا اوسکی ردت مین چار طرح پر سے ایک تو وہ ہی کہ نافذ ہوتا ہی سبکی نزدیک بند قبول کرنی ہبہ کے اور ام ولد کرنیکی اور جسنے لونڈی اوسکی بچہ اور وہ دعوی کری نسب کا تو ثابت ہوگا
نسب لڑکی کا اوس سے اور وارث ہوگا وہ لڑکا ساتھہ وارثون اوسکی کی اور ہوویگی لونڈی ام ولد اوسکی اور نافذ ہوگی اوس سے تسلیم شفعہ کی اور حجر اور بردہ غلام مأذون اپنی کی اور دوسرا
تصرف وہ ہی کہ باطل ہی بالاتفاق مانند نکاح کی نہین جائز اوسکو یہہ کہ نکاح کری کسی مسلمان عورۃ سے اور نہ مرتدہ سی اور نہ ذمیہ سے نہ حرہ سے اور نہ مملوک سے اور حرام ذبح کیا ہوا اوسکا اور
اوسکا ساتھہ کتی کی اور باز کی اور تیر کی اور تیسرا التصرف وہ ہی کہ موقوف ہوتا ہی نزدیک سبکی وہ شرکت مفاوضہ ہی پس جب شرکت مفاوضہ کری مرتد کسی مسلمان سے تو وہ موقوف ہے
اگر مسلمان ہو مرتد نافذ ہو جاتی ہی شرکت مفاوضہ اور اگر مر جاوی وہ یا قتل کیا جاوی ردہ پر یا لاحق ہو دار الحرب مین اور حکم کر دیوی قاضی ساتھہ لاحق ہونی اوسکی کی تو باطل ہو جاتی ہی شرکت
مفاوضہ اور ہو جاتی ہی شرکت مفاوضہ شرکت عنان کے سر سی نزدیک صاحبین کے اور نزدیک ابی حنیفہ کی نہین باطل ہوتے اصلا جو تہا التصرف وہ ہے کہ خلاف کیا ہی علمانی نے ہیسے موقوف
ہونی اوسکی کی وکیل سے اور شراء اور اجارہ اور آزاد کرنا اور مدبر کرنا اور کتابۃ اور وصیت اور قبض دیون نزدیک ابی حنیفہ کی یہہ تصرفات موقوف ہوتی ہین اگر اسلام لاوی قبل ہونے
ہین اور اگر مر جاوی یا قتل کیا جاوے یا حکم کری قاضی ساتھہ لاحق ہونے اوسکی کی دار الحرب مین باطل ہو جاتے ہین اور تصرف مکاتب کا ہیسے ردت اوسکی کی نافذ ہی سبکی نزدیک اور اگر بیچی آدمی اپنی غلام مدبر
یا اپنی لونڈی مرتدہ کو تو بیع جائز ہی مرتد جسپر آوی تائب ہو کر طرف دار الاسلام کی اگر ہو پہر آنہ اوسکا پہلی حکم کرنی قاضی کے ساتھہ لاحق ہونی اوسکی کی باطل ہو جاتا ہی حکم مرتد ہونیکا
بیچ مال اوسکی کی پس ہو جاتا ہی گویا کہ وہ ہمیشہ مسلمان رہا اور نہین آزاد ہوتے کوئی امہات اولاد اور مدبر اوسکی سی اور اگر ہو پہر آنا بعد حکم کرنی قاضی کے تو جو چیز پاوے بیچ ہاتھہ وارثون
اپنی کی لی لیوی اوسکو اور جو چیز کہ نکال ڈالین وارث اپنی ملک سے ساتھہ بیع یا ہبہ یا اعتاق وغیرہ کی تو اوسپر دعوی نہین پہنچتا اوسکو اور نہ بدلہ لینا آتا ہی وارث سی بسبب محکم کہ

تہا اسلام اوسکا بیعیت مان بالغ ہونے کے جب بالغ ہوا مرتد ہو کر پس قیاس تو یہہ چاہتا ہی کہ قتل کیا جاوی لیکن از راہ استحسان کے نہ قتل کیا جاوی ایسا ہی حال اوسکا ہی مسلمان ہوا جیوتی تمیز میں پہر بالغ ہوا مرتد ہو کر جو زبردستی اسلام لایا تہا اگر وہ تمیز ہو جاوی تو نہ قتل کیا جاوی از راہ استحسان کے اور ان صورتوں میں جبر کیا جاوے اسلام پر اور اگر مار ڈالا اوسکو پہلی ہی مسلمانی ہونے کی تو نہیں لازم آویگا اوسپر کچہ اور تفصیل دار الاسلام میں حکم کیا جاوی ساتہہ اسلام اوسکی کے اور اگر بالغ ہو حالت کفر میں جبر کیا جاوے اسلام پر تو لیکن قتل نہ کیا جاوے موجبات کفر یعنی جن باتوں سے آدمی کافر ہو جاتا ہی وے کئی قسم پر ہیں بعضی تو ایسی ہیں کہ متعلق ہیں ساتہہ ایمان اسلام کے جبکہ کہی آدمی نہیں جانتا میں کہ آیا صحیح ہی ایمان میرا یا نہیں پس یہہ خطا عظیم ہی مگر جبکہ ارادہ کری اوس سے نفی شک کا تو نہیں خطا جسنی شک کیا اپنی ایمان میں اور کہا کہ میں مومن ہوں انشاء اللہ پس وہ کافر ہی مگر جبکہ تاویل کری پس کہی نہیں جاتا میں کہ نکلونگا دنیا سے میں مومن پس نہیں کافر ہو سکتا جیسے کہا کہ قرآن مخلوق ہے یا کہا کہ ایمان مخلوق ہے وہ کافر ہی اور جسنی اعتقاد کیا کہ ایمان و کفر ایک ہے ہی پس وہ کافر ہی اور جو کہ راضی ہوا ساتہہ ایمان کے پس وہ کافر ہی جو کوئی راضی ہوا ساتہہ کفر انس اپنی کی پس کافر ہوا اور جو کوئی راضی ہوا ساتہہ کفر غیر اپنی کی تو اوسمیں اختلاف کیا ہی مشایخ رح نی اور فتوی اسپر ہی کہ اگر راضی ہوا ساتہہ کفر غیر اپنی کی تا کہ مذاہب میں رہی وہ ہمیشہ کو تو نہیں کافر ہوتا اور اگر راضی ہوا ساتہہ کفر اوسکی کی تا کہ کہی اللہ کی حق میں وہ چیز کہ نہیں لائق ساتہہ صفات اوسکی کی تو کافر ہوتا ہی جسنی کہا کہ نہیں جانتا میں صفت اسلام کے پس وہ کافر ہی اور ذکر کیا شمس الائمہ حلوائی نی اس مسئلہ کو اور مبالغہ کیا ہی اسمیں پس کہا کہ یہہ شخص ایسا ہے کہ نہ اسکی پی دین ہے اور نہ نماز اور نہ روزہ اور نہ طہارت اور نہ نکاح اور اولاد اوسکی اولاد زنا کی ہے ایک مسلمان نی نکاح کیا ایک نصرانیہ صغیرہ سے اور اوسکی مان باپ بہی نصرانی ہیں اور بڑی ہوئی وہ اس حال میں کہ نہیں جانتی کسی دین کو ادیان میں سے یعنی نہیں پہچانتی دین کو دلسی اور نہ بیان کر سکتی ہی اوسکو زبانسی اور وہ دیوانی بہی نہیں ہے تو وہ جدے ہو جاتی اپنی خاوندسی اور اسیطرح صغیرہ مسلمہ جب بالغ ہو حالت عقل میں اور وہ نہ جانتی ہو اسلام کو دلسی اور نہ بیان کر سکتی ہو اور وہ دیوانی ہو نہیں تو جدی ہو جاتی ہی اپنی خاوندسی پوچہا گیا ایک عورت سے کہ تو توحید جانتی ہی اوسنی کہا کہ نہیں پس اگر مراد اسے یہہ ہی کہ میں نہیں یاد کر سکتی وہ تو حید کہ کہتی ہیں لڑکی مکتب میں تو نہیں ضرر کرتا اوسکو اور اگر ارادہ کیا اوسنی یہہ کہ میں نہیں پہچانتی وحدانیۃ اللہ تعالی کی تو نہیں ہے وہ مومنہ اور نہیں صحیح نکاح اوسکا جو کوئی مرا اس حالت میں کہ نہیں پہچانتا تہا کہ میرا کوئی خالق ہی اور نزدیک اللہ عزوجل کی کوئی اور یہی گہر ہی سوا اس گہر کی اور ظلم حرام ہی تو وہ نہیں تہا مومن ایک شخص گناہ کرتا ہی اور کہتا ہی مسلمان استہزا کرنی چاہیی کافر ہوتا ہی ایک شخص نی کہا کسی سے کہ میں مسلمان ہوں پس اوسنی کہا کہ لعنت تجہہ اور تیری مسلمانی پر کافر ہوتا ہے ایک نصرانی اسلام لایا پہر مر گیا باپ اوسکا پس کہا اوسنی کہ میں نہ مسلمان ہوتا اسوقت تک یہانتک کہ لیتا میں مال باپ کا کافر ہوتا ہے ایک نصرانی آیا ایک مسلمان کی پاس اور کہا کہ عرض کر مجہپر اسلام تا کہ مسلمان ہو و نہیں نزدیک تیری پس کہا اوسنی کہ جا تو طرف فلانی عالم کی یہانتک کہ عرض کری تجہپر اسلام پس مسلمان ہو و میتو نزدیک اوسکی اسکہنی میں اختلاف کیا ہی علمانے کہا ابو جعفر فقیہ کہ کافر نہیں ہوتا ایک کافر مسلمان ہوا پس کہا اوسکو ایک شخص نے کہ تجکو کیا معلوم ہوا تہا اپنی دین سے کافر ہوتا ہی کہنی والا اور بعضی موجبات کفر وہ ہیں کہ متعلق ہیں ساتہہ ذات اللہ تعالی کی اور صفات اوسکی کی وغیرہ ذلک کافر ہوتا ہی آدمی جبکہ وصف کری اللہ تعالی کا ساتہہ اوسچیز کی کہ نہیں لائق ساتہہ اوسکی یا ٹہٹہا کری ساتہہ کسی نام کی یا مون اوسکی سی یا ساتہہ امر کے او امر اوسکی سی یا انکار کری عدہ اور وعید اوسکا یا ٹہہرا وی اوسکا کسیکو شریک یا فرزند یا بیوی یا نسبت کری اوسکو طرف جہل کے یا عجز کی یا نقصان کی اور کافر ہوتا ہی اسمیں کہنی سے کہ جانتا ہی یہہ کہ کری اللہ تعالی ایک فعل کہ نہ حکمت ہو اوسمیں اور کافر ہوتا ہی اگر اعتقاد کری یہہ کہ اللہ تعالی راضی ہوتا ہی ساتہہ کفر کی اگر کہی اگر حکم کری مجکو اللہ تعالی اس بات کا تو نہ کرونگا میں کافر ہوتا ہی جو کچہ کہ قرآن میں آیا ہی یا اور وجہ سے اوسطی اللہ تعالی کی اور نہیں وہ جارحہ ایا جائز ہی اطلاق ان اشیاء کا ساتہہ فارسی کی کہا بعض مشایخ رح اللہ نے کہ جائز ہی جبکہ نہ اعتقاد کری اعتصار کا اور کہا اکثر علمانے کہ نہیں صحیح وعلیہ الاعتماد اگر کہا کہ فلانا میری آنکہہ میں مانند ہو دجال کے ہی یعنے آنکہہ اللہ تعالی کی کافر ہوتا ہی اور اوسپر جمہور مشایخ ہیں اور کہا بعضوں نے کہ اگر مراد کہی ساتہہ اوسکی برائی فعل اوسکی کی نہیں کافر ہوتا اگر مراد ایک انسان پس کہا دوسرے نی کہ وہ خدا کو چاہتی تہا کافر ہوتا ہی جبکہ کہا واسطی دشمنی نے اوسکی سے ساتہہ تیری بحکم خدا کا کرتا ہوں پس کہا دشمن اوسکی نی کہ میں حکم خدا کا نہیں جانتا ہوں یا کہا کہ جگہ حکم نہیں چلتا یا کہا اسجگہ حکم نہیں یا کہا خدا حاکم کی کے لیئے نہیں لائق یا کہا اسجگہ دیو ہی حکم کریگا پس یہہ سب کفر ہی اوجہی گئی حاکم عبد الرحمن حال اوس شخص کے سی کہ کہا اوسنی ساتہہ رسم کی کار کرتا ہوں ساتہہ حکم کی نہیں یا یہہ کفر ہی کہا اگر ہی مراد اوسکی فساد حق کا اور ترک شرع کا اور اتباع رسم کی نہ رد کرنا حکم کا نہیں کافر ہوتا اگر کہا واسطی ایک شخص کے کہ نہیں بیمار ہوتا ہی یہہ شخص سے بہولا ہوا اللہ تعالی

کا کہا کہ یہہ اونہیں ہی کہ بہول گیا اونکو اللہ تعالی پس یہہ کفر ہی اگر کہا کہ خدا تیرا زبان سی پس ہمین آمین کیونکر پس اوگیگا کافر ہوتا ہی اگر کہا اپنی ہوس کی تو زیادہ پیارے ہی فقیر

اللہ تعالی سی کافر ہوتا ہی اگر کہا کہ واسطی فلانی کی قضا بندہ پہنچی پس یہہ خطاء عظیم ہی کافر ہوتا ہی ساتھہ ثابت کرنی مکان کی واسطی اللہ تعالی کی پس اگر کہا کہ خدا سے کوئی مکان خالی

نہیں کافر ہوتا ہی اگر کہا اللہ تعالی آسمان مین ہی سے اگر قصد کیے ساتھہ اوسکی حکایت اوپچرنی کی آئی ہی اور یہہ خطا ہی خبر نہیں کافر ہوتا ہی اور اگر ارادہ کیا ساتھہ اوسکی مکان کا کافر ہوتا ہی اور اگر نہو واسطی اوسکی کہ یہہ نہیں کافر ہوتا

نزدیک اکثر کی وہو الاصح وعلیہ الفتوی کافر ہوتا ہی اس کہنی سے کہ اللہ تعالی بیٹھا انصاف کی لیی یا اکھڑا ہوا انصاف کی لیی بمنزلہ صیف کرنی اوسکی کی اللہ تعالی کو ساتھہ فوق و تحت کے اگر کہا کہ میری لیی آسمان پر خدا ہی اور زمین پر فلانا کافر ہوتا ہی جسوقت کہ کہا خدا نیچی دیکھتا ہی آسمان سے یا کہا دیکھتا ہی یا کہا عرش پر سے پس یہہ کفر ہی نزدیک اکثر

علماء کے مگر یہہ کہی عربی مین بطلع اور اگر کہا کہ خدا اوپر عرش سی جانتا ہی پس یہہ نہین کفر اور اگر کہا زیر عرش سی جانتا ہی پس یہہ کفر ہی حسی نسبت کیا اللہ تعالی کو طرف ظلم کی

پس کافر ہوا ایک شخص نے کہا یا رب یہہ ظلم مت پسند کر کہا بعضے عالمون نے کہ وہ کافر ہوتا ہی اگر کہا کہ اگر انصاف کریگا اللہ عزوجل دن قیامت کی تو انصاف پاوگا تجکی کافر ہوتا ہی

اور اگر کہی لفظ جسوقت کا جگہ اگر کی نہین کافر ہوتا اگر کہی کہ اگر حکم کریگا اللہ تعالی دن قیامت کے ساتھہ حق اور عدل کی تو لوگا مین تجھی حق اپنا پس یہہ کفر ہی اگر کہا جسوقت اگر ظلم

کرتا ہی ایک ظالم ای رب اس سے یہہ ظلم مت قبول کر اگر تو قبول کریگا مین نہین قبول کرتا پس یہہ کفر ہی گویا کہ اوسنی کہا اگر راضی ہوا تو پس مین نہین راضی ہونیکا ایک شخص نے کہا

یا خدا روزی مجیر فراخ کر یا سوداگری مجیر جاری کر مجیر ظلم مت کر کہا ابو نصر دبوسی رح نی کہ کافر ہوتا ہی ساتھہ اللہ کی ایک شخص نے کہا کسیکو کہ جھوٹ مت کہہ پس کہا اوسنی کہ جھوٹ

کہن لیی ہی کہنی ہے کی لیی تو ہی کافر ہوا فی الحال اگر کہا گیا ایک شخص کو کہ طلب کر رضا اللہ تعالی کی پس کہا اوسنی کہ مجکو نہین چاہیی یا کہا گیا اگر خدا مجکو بہشت مین داخل کری غلام

کرون یا کہا گیا کہ نہ نافرمانی کر اللہ کی اسلیی اللہ تعالی داخل کریگا تجکو آگ مین پس کہا کہ مین دوزخ سی نہین اندیشہ کرتا یا کہا گیا کہ مت کہا بہت اسلیی کہ اللہ نہین دوست کہیگا تجکو پس کہا کہ

کہا تا ہون چاہی دوست رکہی چاہی دشمن کافر ہوتا ہی ساتھہ ان سب کے اور اسطرح اگر کہا گیا اوسکو کہ بہت مت ہنس یا بہت مت سو پس کہا کہا، ونگا اور اتنا سوونگا اور اتنا

ہنسونگا کہ آپ چاہون کافر ہوتا ہی ایک شخص نے کہا کسیکو کہ گناہ مت کر اسلیی کہ عذاب اگا بہت ہے پس کہا اوسنی کہ مین عذاب ساتھہ ایک ساتھہ کی اوٹھا لونگا کافر ہوتا ہی اور اگر کہا گیا کسیکو کہ مان

باپ کو ست پاپس کہا کہ نہین انکا بچہ حق نہین کافر ہوتا ہی اگین گنگا ہوتا ہی ایک شخص نے کہا ابلیس کو کرامی ہی میرا بنانا جو کچھہ فرمائی تو کرونگا مین اور سب باپ ستارون مین اور جو کچھہ فرمائی تو نذر دونگا

کافر ہوتا ہی اگر کہا کہ اگر خدا دو تو جہان بنا تا تو حق اپنا تجسی لیتا مین کافر ہوتا ہی ایک شخص نے کہی ایک بات جھوٹی پس سنی ایک شخص نے اور کہا کہ خدا میرا اس جھوٹ تیری کو سچ کری

یا کہا خدا ساتھہ اس جھوٹ تیری کی برکت کری کہا بعضے علمانی کہ یہہ قریب کفر کی ہی ایک شخص جھوٹ بولا پس کہا کسی نے برکت دا اللہ تیری جھوٹ مین کافر ہوتا ہی ایک شخص نے

کہا کسیکو کہ فلانا ساتھہ تیری سیدا نہین چلتا ہی پس کہا اوسنی کہ خدا تعالی ہی ساتھہ اوسکی سیدا نچلی کافر ہوتا ہی کہا ایک نے کہ خدا زکو دوست رکہتا ہی مجکو نہین دوست رکہتا ہی اگر قصد کیا

ساتھہ اس کلام کی نسبت کرنا نجل کا طرف اللہ تعالی کی تو کافر ہوتا ہی اور نہ ری اس کہنی مین کہ دوست رکہتا ہی سو نہین کافر ہوتا اگر کہا انشاء اللہ تعالی یہہ کلام تو پس کہا کہ مین بغیر انشاء اللہ

کی یہہ کلام کرونگا کافر ہوتا ہی کہا مظلوم فی کہ یہہ ساتھہ تقدیر اللہ تعالی کی پس کہا ظالم فی کرتا ہون بغیر تقدیر اللہ سبحانہ کے کافر ہوا اگر کہا ای خدا رحمت اپنی مجسی دریغ نہ کر پس

کفر ہی جبکہ دراز ہوا قصد درمیان خاوند بیوی کی پس کہا خاوند نی اپنی بیوی کو کہ ڈر تو اللہ تعالی سی اور تقوی کر اوس سے پس کہا عورۃ نی اوسکی جواب مین کہ نہین ڈرتی مین اللہ سی پس اگر

خاوند نی عتاب کیا تہا اوسکو معصیت ظاہرہ پر اور ڈرا تہا اوسکو اللہ تعالی سی اور جواب کو اوسنی نی یا اس ڈرانی پر تو ہوتی ہی عورۃ اوسکی مرتدہ اور جدی ہو جاتی ہی خاوند سی اور

اگر تہی وہ چیز کہ عتاب کیا اوسکو اوپر اسکی نہین خوف کیا جاتا اللہ تعالی سی نہین کافر ہوتی مگر یہہ ارادہ کری ساتھہ اوسکی استخفاف تو جدی ہو جاتی ہی خاوند سی ایک شخص نے ارادہ کیا

یہہ کہ ہماری کسیکو پس دیکھا اوسکو اوسنی کہ کیا نہین ڈرتا تو اللہ تعالی سی پس دیکھا اوسنی کہ نہین پس اس سے کافر نہین ہوتا اسلیی کہ پہنچتا ہی اوسکو کہ کہی تقوی اوپچرنی سے کہ کرتا ہون مین اور

اگر دیکہا کسیکو گناہ مین اور کہا اوسکو کسی نے کیا نہین ڈرتا تو اللہ سے پس دیکھا اوسنی نہین ہو جاتا ہی کافر اسلیی کہ نہین ممکن سے احسان و ایل اور اسطرح کہا گیا ایک شخص کو کیا نہین ڈرتا تو اللہ سے

پس دیکھا اوسنی حالت غضب مین نہین ہو جاتا ہی کافر اگر حکم خدا کو یا شریعت پیغمبر کو نہ پسند کری جیسی کہ کوئی کہی اوسکو کہ خدا فی چار پیوان حلال کی ہین کہی مین اس حکم کو نہین پسند

کرتا پس یہہ کفر ہی جو کوئی کہی خدا ئی عزوجل ہو اور کوئی چیز نہو پس کافر ہوتا ہی اگر کہی خدا فی میری حق مین تمام بہلائی کی ہی بدی جسی سے کافر ہوتا ہی کہا کیا ایک شخص کو کہ بار

ساتھہ بیوی کی بس آیا تو پس کہا کہ خدا ساتھہ عورتون کی بس نہین آتا مین کیونکر بس آؤنگا کافر ہوتا ہی اگر کہا خدا سی دیکھتا ہون اور تجسی یا خدا سی امید رکھتا ہون اور تجسی پس تیسرے ہی اور اگر کہا کہ خدا سی دیکھتا ہون اور سب تجکو جانتا ہون پس یہہ اچھا ہی بلکہ کسی دشمن نے قسم کہا تا ہون اللہ کی پس کھا قسم طلب کرنی والی فی کہ نہین چاہتا مین قسم اللہ کی بلکہ چاہتا ہون قسم ساتھہ طلاق کی یا عتاق کی پس کافر ہوا بعضے علما کی نزدیک اور اکثر کی نزدیک نہین ہوا الاصح اگر کہا کسی کہ خدا جانتا ہی کہ ہمیشہ تجکو ساتھہ دعا کی یاد رکھتا ہون پس اختلاف کیا ہی مشایخ فی اوسکی کفر مین اگر کہا کہ من خدایم بشریق منہی کے یعنی خود آیم پس کافر ہوا ایک شخص نے کہا اپنی بیوی سے کہ تجکو حق ہمسایہ نہین چاہی اوسنی کہا کہ نہین پس کہا خاوندی کہ تجکو حق خاوند کا نہین چاہی اوسنی کہا کہ نہین چاہی اوسنی کہا کہ نہین پس کافر ہوئی وہ عورۃ ایک شخص نے کہا اپنی بیماری مین اور تنگی معاش مین باری جانتا مین کہ خدا تعالی فی تجکو کیون پیدا کیا ہی جبکہ لذتون دنیا سی تجکو کچھہ نہین ہے پس کہا بعضون نے کہ نہین کافر ہوتا ہی ولیکن یہہ کلام خطا عظیم ہی ایک شخص نے کہا کہ اللہ عذاب دیگا تجکو ساتھہ برائیون تیری کی پس کہا اوسنی کہ خدا کو تبہا یا ہی تونی کہ تا خدا وہی کری کہ جو تو کہی کافر ہوتا ہی ایک نے کہا کہ خدا کیا کرسکتا ہی کچھہ اور نہین کرسکتا سوائی دوزخ کی پس کافر ہوا ایک شخص نے دیکھا ایک حیوان قبیح کو پس کہا کہ خدا کا کوئی پیش کار یعنی کارپرداز نہین ہے کہ ایسا پیدا کیا کافر ہوا ایک شخص فقیر نی کہا بندہ فقیر مین کہ فلانا بی بندہ ہی ساتھہ اتنی نعمتون کی اور مین ہی بندہ ہون اتنا بخون مین مارے یہہ عدل ہی کافر ہوا ایک شخص نے کہا کسیکو کہ خدا سی ڈر پس کہا اوسنی خدا کہان ہی کافر ہوا اور اسطرح اگر کہا کہ پیغمبر گورمین نہین ہین یا کہا کہ علم خدا کا قدیم نہین ہے یا کہا کہ معدوم نہین معلوم ہی اللہ کو کافر ہوتا ہی کافر ہوتا ہی ساتھہ داخل کرنی کاف کی بیچ آخر لفظ اللہ کی وقت پکارنی اوسکی کہ نام اوسکا عبد اللہ ہی اگر ہی پکارنی والا عالم اور کافر ہوتا ہی ساتھہ تصغیر خالق کی عمداً اگر ہی عالم اگر کہا کسیکو کہ خدایا تیری دلپر بخشش کری میری دلپر نہین اگر مراد رکھی اوسنی اس سے استغفار رحمت سے کافر ہوا اور اگر مراد اوس سے یہہ رکھی کہ میرا دل ثابت ساتھہ اثبات اللہ تعالی کی نہ مضطرب نہین کافر ہوتا اگر کہا کہ قسم خدا کی اور قسم خاک پارون تیری کی کافر ہوا اور اگر کہا قسم ہی خدا کی اور قسم جان اور سر تیری کی تو اسمین اختلاف ہی اور بعضی موجبات کفر کی وہ ہین کہ متعلق ہین ساتھہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی جنسی نہ اقرار کیا بعضے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کا یا ندراضی ہوا ساتھہ کسی سنت کے سنتون مرسلین کے سی پس کافر ہوا یوجہی گئی ابن مقاتل حال اوس شخص کے سی انکار کیا نبوۃ خضر اور ذی القرنین کا کہا کہ جو شخص ایسا ہو نہ جمع ہوئی ہو امت اوسکی نبوۃ پر نہین خبر کرتا ہی اوسکی نبوۃ کا انکار کرنا اور اگر کہا کہ اگر ہوتا فلانا نبی تو ایمان لاتا مین اوسپر کافر ہوا جعفر سی ہے کہ اگر کہا کہ ایمان لایا مین سب انبیا اوسکی پر اور نہین جانتا مین کہ آدم نبی ہی یا نہین کافر ہوتا یوجہی گئی جعفر حال اوس شخص کے سی نسبت کرنی طی فلانبیا کی فوجش کو مانند عزم کرنی اوسکی کی نہ پاروں مانند اوسکی کے جیسا کہ کہتی ہین حشویہ حضرت یوسف علیہ السلام کی حق مین کہا کافر ہوتا ہی اسلیی کہ یہہ برا کہنا ہی اوسکو اور استخفاف ہے اوسکا کہا ابو ذر نی جنسی کہا کہ کل معصیت کفر ہی اور کہا باوجود اسکی کہ انبیاء علیہم السلام نی نافرمانی کی پس کافر ہوا اسلیی کہ اوسنی برا کہا اور اگر کہا کہ نہین نافرمانی کی پس کافر ہوا اسلیی کہ اوسنی برا کہا اور اگر کہا کہ نہین نافرمانی کی حالت نبوۃ مین اور نہ بعد اوسکی کافر ہوا اسلیی کہ اوسنی رد کیا نصوص کو سنا مینی بعضے علما کی جب بچا آدمی یہہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخر الانبیا ہین علیہم علی سبیل السلام پس نہین مسلمان جنسی ارادہ کیا اپنی ل سی بعض نبی کا کافر ہوا اور اسطرح جنسی کہا اگر ہوتا نبی راضی نہوتا مین ساتھہ اوسکی اور اگر کہا کہ فلانا پیغمبر ہوتا تو مین ساتھہ اوسکی گرویدہ ہوتا پس اگر ارادہ کیا ساتھہ اوسکی یہہ کہ اگر فلانا رسول اللہ کا ہوتا تو نہ ایمان لاتا مین اوسپر کافر ہوا جیسی کافر ہوتا ہی اس کہنی سے کہ اگر حکم کرتا اللہ مجکو ساتھہ ایک امر کی نہ کرتا مین اگر کہا کہ اگر ہوتا جو کچھہ کہا انبیا نی صدق و عدل نجات پاتی ہم کافر ہوا اگر کہا کہ مین رسول اللہ کا ہون یا کہا فارسی مین کہ من پیغمبرم ارادہ کیا ساتھہ اوسکی کہ مین پہونچانیوالا ہون کافر ہوتا ہی اور جسوقت اوسنی یہہ بات کہی اور کسی نے اوس سے معجزہ طلب کیا کہا بعضون نی کہ کافر ہوتا ہی اور متاخرین نے کہا اگر غرض طالب کی عاجز کرنا اور ذلیل کرنا اوسکا ہی تو نہین کافر ہوتا اور اگر کہا آنحضرت صلعم کی بال کو چوہے کا سا بال تو کافر ہوتا ہی نزدیک بعضے کی اور نزدیک اور مورخون کی نہین ہوتا مگر جبکہ کہی بطریق اہانت کی جنسی کہا کہ مین نہین جانتا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انسان تہی یا جن کافر ہوا اگر کہا کہ اگر فلانا پیغمبر ہے حق اپنا اوس سے لون گا نہین ہوتا کافر اگر کہا کہ محمد در و دیشک بود یا کہا کہ کپڑا پیغمبر کا بودار اور میلا کچیلا تہا یا کہا کہ حضرت کی ناخن بڑہ رہی تہی تو بعضون نی کہا کہ کافر ہوتا ہی مطلقا اور بعضون نے کہا

کہ جب کلمہ فرد ہوتا ہی کہی بہ بطریق استہزا کے اگر برا کہا ایک شخص کو کہ نام اوسکا محمد یا احمد ہی یا کنیت اوسکی ابو القاسم ہی اور کہا اوسکو یا ابن الزانیۃ پس اگر تہا وہ ذکر کرنیوالا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کافر ہوتا ہی اگر کہا کہ جو گناہ کبیرہ ہی مگر گناہ انبیا صغیرہ ہین نہین کافر ہوتا ہی جنسی کہا کہ ہر کام قصد کرنا گناہ کبیرہ ہی اور فاعل اوسکا فاسق ہی اوکہا ساتہہ اسکی کہ معاصی انبیا کی تہی قصد اپس کافر ہوا سلیی کہ اوسنی برا کہا اونکو اور اگر کہا کہ معاصی انبیا کی نہین تہی قصد اپس نہین کفر اسقدر جسوقت کہ برا کہی شیخین کو اور لعنت کرے اونکو عیاذا باللہ منہ پس وہ کافر ہی اور اگر فضیلت دیتا ہو حضرت علی رضہ کو اوپر ابو بکر رضہ کی نہین ہوتا کافر مگر یہہ کہ وہ مبتدع ہی اور متعزل بہی مبتدع ہی مگر جبکہ کہی کہ دیدار خدا کا محال ہی تو اوسوقت کافر ہوتا ہی اگر بہتان لگایا زنا کا حضرت عائشہ رضہ کو کافر ہوا ساتہہ اسکے اور اگر بہتان لگایا اور بیویون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کو نہین کافر ہوتا اور مستحق لعنت کا ہوتا ہی اگر کہا کہ عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ عنہم نہین تہی اصحاب نہین کافر ہوتا اور مستحق لعنت کا ہوتا ہی جنسی انکار کیا امامت ابی بکر رضہ کا پس وہ کافر ہی بعض کی نزدیک اور بعض کے نزدیک مبتدع ہی کافر نہین اور صحیح یہہ ہی کہ وہ کافر ہی اور اسیطرح جنسی انکار کیا خلافت عمر رضہ کا وہ بہی کافر ہی بحسب قول صحیح کی اور لازم ہی کافر کہنا انکا بسبب کافر کہنی عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور عائشہ رضہ کی اور واجب ہے کافر کہنا تمام زیدیہ کا بسبب اسکی کہ متنظر ہین وہ اوسکی کہ نبی عجم سی آویگا کہ نسخ کریگا دین نبی ہمارے کا اور سبب ہمارے کا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین عیاذا باللہ من ہذا القول آور واجب ہے کافر کہنا روافض کا بسبب اسکی کہ کہتی ہین کہ رجوع کرینگی اموات طرف دنیا کی اور بسبب کہنی تناسخ ارواح کی اور انتقال روح کی طرف ائمہ کی اور نکلینگے امام باطن اور معطل ہین امر و نہی یہانتک کہ نکلی امام باطن اور جبرائیل علیہ السلام فی غلطی کی وحی لانی مین طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ علی بن ابی طالب رضہ کی اور یہہ قوم خارج ہین ملت اسلام سی اور احکام انکی احکام مرتدین کی ہین جبکہ جبر کیا گیا ایک آدمی اسپر کہ برا کہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پس یہہ تین طرح پر ہی ایک یہہ کہ کہی نہین خطرہ گذرا میری دل مین کہ برا کہا اور سوا اسکی نہین کہ برا کہا یعنی محمد کو جیسی کی طلب کیا اونہون نی مجہسی اور مین راضی نہین تہا ساتہہ اسکی پس اسمین کافر نہین ہوتا اور ہوا جیسی کہ جبر کیا جاتا اسپر کہ بولی کلمہ کفر کا پس بولا اور دل اوسکا مطمئن تہا ساتہہ ایمان کی اور دوسری طرح یہہ ہے کہ کہی خطرہ گذرا میری دل مین ایک شخص کا نصاری سی کہ نام اوسکا محمد ہی پس ارادہ کیا یعنی ساتہہ برا کہنی کے وہ نصرانی پس اسمین بہی کافر نہین ہوتا اور تیسری طرح یہہ ہے کہ کہی خطرہ گذرا میری دل مین ایک شخص کا نصاری سے کہ نام اوسکا محمد ہی پس نہ برا کہا یعنی اوس نصرانی کو اور برا کہا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پس اسمین کافر ہوتا ہی قضا مین بہی اور عند اللہ بہی جنسی کہا کہ مجنون تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کافر ہوا اور جنسی کہا کہ بیہوش ہوگئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ کافر ہوا اگر کہا ایک شخص نے کہ اگر نہ کہاتی آدم کیہون تو نہ ہوتی ہم اشقیا کافر ہوا جنسی انکار کیا متواتر کا پس کافر ہوا اور جنسی انکار کیا مشہور کا کافر ہوا بعضون کی نزدیک اور صحیح یہہ ہے کہ گمراہ ہوتا ہی کافر نہین ہوتا اور جنسی انکار کیا خبر واحد کا نہین کافر ہوتا منکر اوسکا مگر کہنکار ہوتا ہے بسبب قبول کرنی کی جبکہ آرزو کری ایک شخص اوسکی کسی نبی کی انبیا مین سے کہ نہوتا وہ نبی کہا علمانی کہ اگر مراد اوسکی اس کہنی سی یہہ ہے کہ اگر نبی نہوتی تو نہ ہوتا خارج حکمت سے نہین کافر ہوتا اور اگر ارادہ کیا استخفاف و عداوۃ کا ہوا کافر اگر کہا ایک شخص نی کسی سے کہ تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتی تہی اوسکو مثلا کہا کہ حضرت کدو کو دوست رکہتی تہی پس کہا سنی والی نی کہ مین نہین دوست رکہتا ہون اوسکو پس یہہ کفر ہی اور اسیطرح روایت کیا گیا ہی ابو یوسف رح سی بہی اور بعضی متاخرین نے کہا کہ اگر یہہ بطریق اہانت کی کہا تو کفر ہی اور بدون اسکی کفر نہین ایک شخص نے کسی سے کہا کہ آدم علیہ السلام فی بنایا کپڑا پس ہم سب جولاہے بچی ہین پس یہہ کفر ہی ایک شخص نے کہا کسی کو جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا نا کہاتی تہی تو جات لیتی تہی اپنی تینون انگلیان پس کہا اوس شخص نے کہ یہہ بی ادبی ہی پس یہہ کفر ہی جب کہ کہا گیا عجب رسم زمانہ مین کہ طعام کہاتی ہین اور ہاتہہ نہین دہوتی اگر یہہ ازراہ حقارت سنت کے کہا کافر ہوتا ہی اور اگر کہا یہہ کیا رسم موجہین بست کرنی مین اور دستار بچی گلے کے لانی بطریق طعن کے سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین کافر ہوا ایک شخص نے کچہہ کلام کیا پس کہا اوسکو دوسرے نی کہ جہوٹ کہتا ہی اگر سب پیغمبر ہی لازم آتا ہی اوسکو کفر اور اسیطرح اگر کہا کہ کلام اوسکا نہین ما نو نکا مین اگر سب پیغمبر ہی یا کہا اگر سب مرسل ہی یا سب فرشتہ مقربے گران جان سے کافر ہوا فی الحال ایک شخص نے ارادہ کیا یہہ ماری نی غلام کو پس کہا اوسکو ایک شخص نے کہ نہ مار اوسکو پس کہا اوسنی اگر محمد صلے نے کہین کہ مت مار تو نہین چہوڑون مین یا کہا کہ اگر آسمان سے آواز آوی کہ مت مار تو بہی مارونگی لازم آتا ہی اوسکو کفر ایک شخص نے پڑہی

حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثونمین سی پس کہا ایک شخص نے بمہ روخلیشبہا خواند پس اگر نسبت کیا اوسکو طرف قاری کی نہ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تو دیکھی اگر تہی حدیث کہ تعلق رکہتی تہی ساتہہ دین کی اور احکام شرع کی کافر ہوتا ہی اور اگر حدیث ایسی تہی کہ تعلق ساتہہ دین کی نہین رکہتی تہی نہین کافر ہوتا اور حمل کیا جاویگا قول اوسکا اسپر کہ مراد اوسکی یہہ تہی کہ پڑہنا اسکی غیر کا دلی ہی ایک شخص نے کہا بحرمت جو ایک عربی کہ مراد رکہتا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کافر ہوا ایک شخص نے کہا پیغمبر وقتی بود کہ پیغمبر بود و قتیکہ بود نبود یا کہا کہ مین نہین جانتا یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر مین مومن ہین یا کافر کافر ہوتا ہی ایک شخص نے کہا اپنی بیوی سی کہ خلاف مت کہہ پس کہا عورۃ نے کہ پیغمبرون نی بہی خلاف کہا ہی یہہ کلمہ کفر کا ہی توبہ کری اور نکاح تازہ کری جیکہ کہا کسی سے کہ دیکہنا میرا نجکو مانند ملک الموت کے ہی پس یہہ خطا عظیم ہی اور اسکی کہنی والی کی کفر مین اختلاف کیا مشایخ نی بعضون نی کہا کافر ہوتا ہی اور اکثرون نی کہا نہین کافر ہوتا ہی اور خانیہ مین ہی کہ بعضون نے کہا کہ اگر کہا یہہ کلمہ بسبب عداوت ملک الموت کے تو ہوتا ہی کافر اور اگر کہا بسبب کراہت موت کی نہین کافر ہوتا اور اگر کہا کہ منہ فلانی کا دشمن رکہتا ہون مانند ملک الموت کی اکثر مشایخ اسپر ہین کہ وہ کافر ہوتا ہی اگر کہی نہین سنتا ہین کہ واحد فلانی کی اگرچہ جبرئیل میکائیل ہون کافر ہوتا ہی ایک شخص نے عیب کیا ایک فرشتہ کو فرشتونمین سے کافر ہوا اگر کہی مین فرشتہ ہون نہین کافر ہوتا اور اگر کہی مین نبی ہون کافر ہوتا ہی ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورۃ سی اسحال مین کہ نہین حاضر تہی گواہ کہا کہ خدا اور رسول کو گواہ کیا مینی یا کہا خدا کو اور فرشتونکو گواہ کیا مینی کافر ہوا اور اگر کہا کہ فرشتہ دست راست کو اور فرشتہ دست چپ کو گواہ کیا مینی نہین کافر ہوتا اور بعضی موجبات کفر کی وہ ہین کہ متعلق ہین ساتہہ قرآن کی جسنی کہا کہ قرآن مخلوق ہے پس وہ کافر ہوا جسوقت انکار کیا ایک آیۃ قرآن کا یا ٹہٹا کیا ساتہہ ایک آیۃ قرآن کی یا عیب کیا کافر ہوا جسوقت کہ پڑہی قرآن اوپر بیجا نی دف کی اور ڈنڈونکی پس کافر ہوا ایک شخص پڑہتا ہی قرآن پس ایک شخص نے کہا کہ یہہ کیا بانگ طوفان ہی پس یہہ کفر ہی اگر کہا کہ پڑہا مینی قرآن بہت پس عفو کیا گیا گناہ سی کافر ہوتا ہی جسنی کہا کسی سے کہ قل ہو اللہ پڑہ پوست باز کردی یا کہا کہ الم نشرح را گریبان گرفتہ یا کہا اوس شخص کو کہ پڑہتا ہی پس کو نزدیک بیمار کی کہ یٰسین در دہان مردہ منہ یا کہا کسی سے ای کوتاہ تراز انا اعطیناک یا کہا اوس شخص سے کہ پڑہتا ہے قرآن اور نہین یاد آتا ایک کلمہ التفت الساق بالساق یا بہر ایبا لر اور لایا اوسکو اور کہا کا ساد اہا یا کہا فکانت سرابا بطریق مزاح کی یا کہا نزدیک ناپنی اور تولنی غلہ کی واذا کالوہم وزنوہم یخسرون بطریق مزاح کی یا کہا کسی سے کہ دستار الم نشرح بستہ یعنی ظاہر کیا تو فی علم یا جمع ہوئی ایک جگہہ کی رہنی والی اور کہا فجمعنا ہم جمعا یا کہا واحشرنا ہم فلم نغادر منہم احدا یا کہا کسی سے کہ کیونکر پڑہتا ہی تو والنازعات ترعا ساتہہ نبر دن کی یا پیش نون کی اور ارادہ کیا ساتہہ اوسکی طرز یا کہا واسطی ایک شخص کنجی کے کہ برا کہتا ہو نہین نجکو اسلیکی اللہ تعالی فی فرمایا ہی کلابل ران یا بلیا یا گیا طرف نماز یا جماعت کی پس کہا کہ مین نماز پڑہتا ہون تنہا اللہ تعالی فی فرمایا ہی ان الصلوۃ تنہا کافر ہوتا ہی ان سب صورتون مین اور جیکہ کہا کسی سے گہر ایسا پاک کیا ہی تو فی جیسی والسمار والطارق بعضون نے کہا کافر ہوتا ہی اور کہا امام ابوبکر بن اسحق رح نی اگر ہی کہنی الاجاہل تو نہین کافر ہوتا اور اگر عالم ہے تو کافر ہوتا ہی اور جسوقت کہ کہا قاعا صفصفا ہو گیا ہی پس یہہ مخاطرہ عظیمہ ہے اور جسوقت کہ دیگ مین کچہ لگا رہا اور کہا والباقیات الصالحات پس یہہ بہی مخاطرہ عظیمہ ہے اور جسوقت کہ کہا قرآن عجمی ہے کافر ہوا اور اگر کہا کہ قرآن مین ایک کلمہ عجمی ہے پس بیچ حکم اوسکی کی تامل ہی اگر کہا گیا کہ کیون نہین پڑہتا ہی تو قرآن پس بیزار ہوا مین قرآن سی کافر ہوا اگر ایک شخص ایک سورت قرآن کی یاد رکہتا ہی اور اس صورت کو بہت پڑہتا وہ اور کسی نے اوسکو کہا کہ اس سورت کو زبون پڑہتا ہی تو کافر ہوتا ہی ایک شخص نے نظم کیا قرآن کو فارسی مین قتل کیا جاوی اسلیکی وہ کافر ہی اور بعضی موجبات کفر کی وہ ہین کہ متعلق ہین ساتہہ نماز اور روزہ اور زکوۃ کی اگر کہا ایک بیمار کو کہ نماز پڑہ پس کہا اوسنی واللہ نہین نماز پڑہونگا مین کبہی اور نہ نماز پڑہی یہانتک مرگیا کافر ہوتا ہی اور کہتا آدمی کا کہ نہین نماز پڑہتا مین محتمل ہی چار وجہونکو ایک تو یہہ کہ مین نماز نہین پڑہتا اسلیکی پڑہ چکا ہون اور دوسرے کہ نہین نماز پڑہتا تیری حکم سی اسلیکی تحقیق حکم کیا ہی مجکو ساتہہ نماز کی اوسنی کہ وہ بہت سی تجسی اور تمیزی کہ نہین نماز پڑہتا مین باعتبار فرض کے یا کہ نہ پس یہہ تین وجہین تو نہین کفر اور چوتہی یہہ کہ نہین نماز پڑہتا مین اسلیکی کہ نہین وجوب تعظیم نماز کا اوسنی نہین حکم کیا گیا مینی ساتہہ اوسکی پس اس سے کافر ہوتا ہی اور اگر مطلق کہا کہ نہین نماز پڑہتا مین نہین کافر ہوتا و اسطی احتمال ان وجوہ کی جب کہا گیا کسیکو کہ نماز پڑہ پس کہا اوسنی کہ نہین پڑہوا سو کہ نماز پڑہی اور کفار ہے

پرورد از کری یا کہا دیر ہوئی کہ بیگار نہین کی معنی یا کہا کون طاقت رکہی کہ یہہ کار بسر لیجا دی یا کہا خردمند در کاری نبا یدکہ بسر تواند برد یا کہا کہ لوگ میری ہی وسطی کی نماز پڑہی کوئی حاجت میری روا نہ ہوئی اور یہہ بطریق استخفاف وتنفر کی کہی کافر ہوتا ہی اگر کہی کہ ایک فاسق نماز نیکو کہ آرد مسلمانی دیکہہ اور اشارہ کری طرف مجلس فسق کی کافر ہوتا ہی جسوقت کہ کہی خوش کام ہی بی نمازی پس یہہ کفر ہی جسوقت کہ کہی کوئی کسیکو کہ نماز پڑہ تا کہ پادی تو حلاوت طاعت کی تا کہی نماری ہین نماز بخوان تا علاوۃ نماز بیابی پس کہا اوس شخص نے جواب مین او سکی تو بکن کہ حلاوت بی نمازی ہیچی کافر ہوتا ہی جسوقت کہا گیا غلام کو کہ نماز پڑہ پس کہا کہ نہین نماز پڑہتا مین آسلیکی کہ آقا مولی ہی کو ہوگا کافر ہوتا ہی کہا گیا ایک شخص کو کہ نماز پڑہ پس کہا کہ الصدقی ناقص کیا مال میری مین سے پس مین ناقص کرتا ہون او سکی حق سے پس یہہ کفر ہی یا ایک شخص نماز پڑہتا ہی رمضان مین اور پہر نہین پڑہتا اور کہتا ہی کہ این خود بسیار است یا کہتا ہی کہ زیادہ می آید اسلیے کہ ہر نماز رمضان کی برابر ستر نمازونکی ہی کافر ہوتا ہی نماز پڑہی طرف غیر قبلہ کی معتمد اپس موافق پڑہی اس قبلہ کی کہا ابو حنیفہ رح فی کہ وہ کافر ہی اور اسپر عمل کیا فقیہ ابو اللیث فی اور اسیطرح اگر نماز پڑہی بغیر طہارت کی یا نماز پڑہی ساتہہ کپڑی نجس کے اور اگر نماز پڑہی بغیر وضو کی قصدا کافر ہوتا ہی تحری کی اور واقع ہوی تحری اسکی ایک جہت پر پہر چھوڑدی او سنی وہ جہت اور نماز پڑہی طرف اور جہت کی روایت کیا گیا ہی ابو حنیفہ رح سی کہ خوف رکہتا ہون مین اوپر کفر کا واسطی اعراض او سکی کی قبلہ سی اور اختلاف کیا ہی مشایخ رح نے فی او سکی کفر مین کہا شمس الائمہ حلوائی فی کہ ظاہر مذہب یہہ ہی کہ او سنی جب نماز پڑہی طرف غیر قبلہ کی بطریق استہزا او استخفاف کی کافر ہوتا ہی اور اگر مبتلا ہوا انسان اسمین بسبب ضرورت کی اگر نماز پڑہتا ہتا ساتہہ قوم کی پس حدث کر دیا اور حیا کی یہہ کہ ظاہر کری او رچہپایا او سکو اور نماز پڑہی اوسیطرح یا تہا فریب دشمن کے پس اکہڑا ہوا اور نماز پڑہی غیر طہارت کی بعض مشایخ رح فی کہ نہین ہوتا کافر اسلیکہ استہزا کرنی والا نہین ہی اور جو کوئی مبتلا ہوساتہہ اسکی بسبب سرورۃ کی یا حیا کی لایق ہی یہہ کہ نہ قصد کری ساتہہ قیام نماز اور نہ پڑہی کچہہ او رجب جہکاوی پیشہ نہ قصد کری رکوع کا اور نہ تسبیح پڑہی تا کہ نہ ہوی کافر بالاجماع اور جب نماز پڑہی نجس کپڑی پر تو کہا بعضے علمانی کہ نہین ہوتا ہی کافر کہا نماز فرض ہی لیکن رکوع او سجود او سکا نہین فرض نہین کافر ہوتا اسلیکہ وہ تاویل کریگا اور اگر انکار کیا فرضیت رکوع وسجود کا مطلق کافر ہوتا ہی بیان کیا گیا کہ کری دوسرے سجدے کی فرضیت کا تو بہی کافر ہوتا ہی بسبب کری او سکی اجماع وتواتر کو اگر کہا کہ اگر کعبہ قبلہ نہوتا اور بیت المقدس قبلہ ہوتا تو مین نماز کعبے کی طرف پڑہتا اور بیت المقدس کی طرف نہ پڑہتا یا کہا اگر فلانا قبلہ ہو تو مونہہ طرف او سکی نکرونگا مین یا کہا اگر فلانی جانب کعبہ ہو مونہہ طرف او سکی نکرون مین یا کہا کہ قبلی دو ہین یعنے کعبہ اور بیت المقدس کا کافر ہوا کہا ابراہیم بن یوسف نے اگر نماز پڑہی ریا نہین ثواب او سکی لیی اور اوپر گناہ ہی اور بعضون نے کہا کافر ہوتا ہے اور بعضون نے کہا کہ نہ ثواب ہے او سکی لیی اور نہ گناہ وہ مانند او سکی ہی نہین نماز پڑہی یک شخص آیا مشرکین کے پاس اور ترک کی ایک نماز یا دو نمازین پس اگر ہوا یہہ فعل بسبب تعظیم او نکی کی کافر ہوا اور نہین اوپر قضا نماز کی اور اگر کیا یہہ فعل بسبب فسق کی نہ کافر ہوا اور قضا کری نماز ترک کی ہوئی ایک شخص مسلمان ہوا دار الاسلام مین پہر بعد ایک مہینے کی پوچہا گیا یا پنجون نمازون سی پس کہا کہ نہین جانتا مین کہ وہ فرض ہین مجہہ پر کافر ہوا اگر یہہ رہتا ہو پیچ نو مسلمانونکی ایک شخص نے کہا موذن کو وقت اذان دینے کی کہ جہوٹ کہا تو نی کافر ہوا ایک شخص نے اذان دی پس کہا ایک شخص نے یہہ بانگ غوغا ہی کافر ہوا اگر کہا یہہ بطریق انکار کی اگر سنی اذان پس کہا یہہ آواز کہنہی کی ہی کافر ہوا کہا گیا ایک شخص کو کہ ادا کر زکوۃ او سنی کہا کہ نہین ادا کرتا مین کافر ہوتا ہی بعضون نے کہا مطلقا اور بعضون نے کہا کہ اموال باطنہ مین نہین کافر ہوتا اور اموال ظاہرہ مین کافر ہوتا ہی اور لایق ہی یہہ کہ ہو مسلمان کو یہ کلمہ جواب ان قولونکی کہ کذری نماز مین کذا فی الفصول العمادیۃ اگر کہا کاشکی رمضان نہ ہوتا فرض او سکی کفر مین اختلاف کیا ہی مشایخ نے فی او صواب یہہ ہی کہ یہہ او سکی نیت پر موقوف ہی اگر اس نیت سی کہا کہ حقوق او سکی مجہسی نہین ادا ہو سکتی کی نہ کافر ہوا اگر کہا وقت آتی ہینی رمضان کی کہ آیا وہ مہینا ہماری یا کہا آیا مہمان ہماری کافر ہوا جسوقت کہا وقت داخل ہونی رجب کے بعد اسکی خرابی مین پڑینگی اگر کہا یہہ راہ ستارہ

مہینون بزرگ کی کافر ہوا اور اگر ارادہ کیا ساتھہ اوسکی رنج نفس اپنی کا نہ کافر ہوا اور لایق ہی یہہ کہ ہو جواب اسپلی مسئلہ کا یہی اسیطرح ایک شخص نے کہا روزہ ماہ رمضان جلدی جاوی پس بعضون نے کہا کہ وہ کافر ہوتا ہی اور کہا بعضون نے نہین کافر ہوتا اور اگر کہا چند ازین روزہ کہ مراد ل بگرفت پس یہہ کفر ہی اور اگر کہا کہ ان طاعات کو اللہ نی کیا ہی عذاب ہمارے لیی اگر تاویل کی اسکی نہین کافر ہوتا اور اسیطرح اگر کہا کہ اگر نہ فرض کرتا اللہ ان طاعات کو تو ہوتا بہتر ہمارے لیی نہین کافر ہوتا اگر تاویل کری اسکی اگر کہی کہ نماز مجھی سزاوار نہین یا حلال سزاوار نہین یا نماز کس لیی پڑہون بیوی بچی تو رکہتا ہی نہین یا کہی نماز کو طاق پر رکہا مینی کافر ہوتا ہی ان سب صورتون مین

**اور بعضی واجبات کفر کی وہ ہین کہ متعلق ہین ساتھہ علم اور علما کی جنکی بغض رکھا کسی عالم سی بغیر سبب ظاہر کی خوف ہی اوسپر کفر کا جسوقت کہ کہا واسطی صلح کروانی والی کی کہ دیدا اوسکا نزدیک سے میر ایسا ہے کہ جیسی دیدار سور کا خوف ہی اوسپر کفر کا اور خوف ہی اوسپر کفر کا جبکہ برا الہی کسے عالم کو یا فقیہ کو بغیر سبب کے اور کافر ہوتا ہی اس سنی سی عالم کو کہ ذکر احمد کا یا مقعد عالم تیری کی مراد رکہتا ہو علم سی علم دین کا ایک جاہل فی کہا جو کہ علم سیکہتے ہین دین استانین ہین کہ سیکہتی ہین یا کہا یا ہی جو کچہہ کہ کہتی ہین یا کہا ترو یر یعنی فریب ہے یا کہا ہین علم حیلہ کا منکر ہون یہہ سب کفر ہی ایک شخص بیٹہی ایک جگہہ اونچی پر اور پوچہین لوگ اوس سے مسائل بطریق استہزا کی پہر اوسکو ساتہہ تکیون کی اور وہ ہنستی جاوین کافر ہوتی ہین سب اوسے اسیطرح اگر نہ بیٹہی جگہہ بلند پر ایک شخص پہر امجلس علم سی پس کہا اوسکو ایک اور شخص نے کہ گفتنیت سی ایا یو کافر ہوتا ہی اور اسیطرح اگر کہا کہ مجکو مجلس علم سی کیا کام یا کہا کون شخص قادر ہی اوپر اوسچیز کی کہ کہتی ہین عالم کافر ہوتا ہی اگر کہی علم کو ہیچ کاسہ کیسے نہین کہتی یا کہی علم کو کیا کرونین مجکو چاندی چاہیی جسپین کافر ہوتا ہی اگر کہی کہ مجکو اتنی مشغولی زن و فرزند کی ہی مجلس علم مین نہین پہنچتا مین پس اسمین مخاطرہ عظیمہ ہے اگر ارادہ کری ساتہہ اوسکی سہل جاننی علم کا جسوقت کہ فقیہ ذکر کرتا ہو کچہہ علم سی یا روایت کرتا ہو کوئی حدیث صحیح پس کہا دوسرے نی یہہ کچہہ نہین زردی یا کہا یہہ کلام کس کام آوی مرم چاہیی کہ آج حشمت درم کو ہی علم کس کام آتا ہی پس یہہ کفر ہی اگر کہا کہ فساد کرنا بہتر ہی دانشمندی کرنی سی پس یہہ کفر ہی ایک عورۃ نی کہا العنت ہو اوپر خاوند دانشمندی کا فرہوئی ایک شخص نے کہا فعل دانشمندونکا وہی ہی اور فعل کافرونکا وہی کافر ہوا کہا بعضون نے کہ یہہ جب ہے کہ ارادہ کیی جاوین ساتہہ اوسکی تمام افعال پس ہوگا تسویہ درمیان حق و باطل کی ایک شخص جیگر نے ایک فقیہ سے کسی امر مین اور بیان کی فقیہ نی اوسکی لیی ایک وجہ شرعی پس کہا اوس جیگر ٹینوالی نی یہہ دانشمندی مت کر کہ پیش نہین چلینی کے خوف ہی اوپر کفر کا اگر کہا فقیہ کو ای دانشمند کہ یا کہا ای علو یک نہین کافر ہوتا اگر ارادہ مین ہو اوسکی استخفاف دین کا منقول ہی کہ ایک فقیہ نی رکہی کتاب اپنی کسی دوکان مین اور چلا گیا پہر گذرا اوس دکان پر پس کہا دکان دار نی کہ بسولہ فراموش کیا تو نی پس کہا فقیہ نی کہ میری کتاب ہے تیری دکان پر بسولہ نہین پس دکان دار نے کہا کہ بڑی ساتہہ بسولہ کی لکڑی کاٹتا ہی اور تم ساتہہ کتاب کے حلق لوگون کی پس کہا وہ کیا فقیہ نی اوسکا شیخ امام ابی بکر محمد بن فضل سے پس حکم کیا اونہون نے ساتہہ قتل کرنی اوس شخص کے ایک شخص غصہ کرتا ہی اپنی ہوی پر اور کہتا ہی اوسکو کہ طاعت اللہ کی کر اور منع کرتا ہے اوسکو گناہ سی پس کہا بیوی نی کہ مین خدا کو اور علم کو کیا جانون اپنی کو دوزخ مین کہا ہی مینی کافر ہوئی ایک شخص سے کہا گیا کہ طالب علم چلتی ہین اوپر بازوون ملائکہ کی پس کہا اوسنی کہ یہہ جہوٹ ہی کافر ہوا ایک شخص نے کہا کہ قیاس ابی حنیفہ کا حق نہین کافر ہوا ایک شخص نے کہا کاسر اثر ہذہ خیر من العلم کافر ہوا اور اگر کہا خیر من اللہ نہ کافر ہوا ایک شخص نے کہا اپنی شمس سے کہ چل میری ساتہہ طرف شرع کی اور کہا شمس نے کہ پیادہ لاتا چلون بے جیرکی نہین جاتا کافر ہوا اسلیی کہ مقابلہ شرع کا اور اگر کہا میری ساتہہ قاضی کی پاس چل اور باقی مسئلہ بدستور نہین کافر ہوتا اور اگر کہا کہ ساتہہ میری شریعت اور یہہ چیلی مفید نہین یا کہا پیش نہ چلینگے یا کہا میری لیی حلوا کہجور کا ہے شریعت کو کیا کرون پس یہہ سب کفر ہی اور اگر کہا اوسوقت کہ چاندی لی تہی تو نی شریعت اور قاضی کہان تہا کافر ہوا اور علما رستاخرین سے بعضون نے کہا اگر مراد رکہا ساتہہ اوسکی قاضی شہر کا نہین کافر ہوتا اگر کہا کسی سے کہ حکم شرع انحالت مین یہہ ہے پس کہا اوسنی کہ مین سم پر کام کرتا ہون نہ شرع پر کافر ہوتا ہی نزدیک بعض مشایخ کے ایک شخص نے کہا اپنی بیوی سی کہ کیا کہتی ہی تو کیا ہی حکم شرع کا پس ڈکار لی اوسنی بلند آواز سی اور کہا اینک شیخ راپس کافر ہوئی اور جدی ہوئی اپنی خاوند سی ایک شخص پر پیش کیا اوسکی دشمن نے فتوی ائمہ کا پس رد کیا اوسنی اوسکو اور کہا پچہ بار نامہ فتوی آوردہ کہا بعضون نی کہ کافر ہوتا ہی اسلیی کہ اوسنی رد کیا حکم شرع کو اور اسیطرح اگر کہا کہ لیکن فتوی تم اوپر یا زمین پر اور کہا یہہ کیا شرع ہی کافر ہوا ایک شخص نے فتوی پوچہا ایک عالم سی اپنی بیوی کی طلاق کا پس فتوی دیا اوسنی کہ طلاق پڑ گئی پس کہا فتوی والی نے

کہ تین طلاق ملاق کو کیا جلانون ان بچون کی جاہیی کہ میری گہر مین ہو کافر ہوا جسوقت کہ آیا ایک دو جہگڑ نیوالونمین سے طرف دوسری کی فتوی ائمہ کا پس کہا اوسنی کہ نہین جیسی کہ فتوی یا دونون فی یا کہا نہین عمل کرتی ہم اوپر ہوگی اوپر تعزیر اور بعضی موجبات کفر کی وہ ہین کہ متعلق ہین ساتہہ حلال و حرام کی اور کلام فاسقون اور فاجرون سے وغیر ذلک جیسی اعتقاد کیا حرام کو حلال یا حلال کو حرام کا فر ہوا لیکن اگر کہا حرام کو حلال اوسطی ترجیح متاع کی یا باعتبار جہل کے نہین ہوتا کفر اور یہہ جب ہے کہ ہو حرام یعنیہ اور وہ اعتقاد کرتا ہو اوسکو حلال یہانتک کہ ہو کافر اور جیسکہ ہو حرام لغیرہ پس نہین کفر اور بیچ اوسیکی کہ ہوتی ہی حرام یعنیہ کا فر جب ہوتا ہی کہ ہو حرمت ثابت ساتہہ دلیل قطعی کی اور جیسکہ ہو حرمت ساتہہ اخبار احاد کی نہین کفر ہوتا کہا گیا ایک شخص سے کہ ایک حلال محبوب ہی طرف تیری یا دو حرام کہا جو نسا دو نومین جلد پہنچی خوف ہی اوپر کفر کا اور اسیطرح جیسکہ کہا مال حرام چاہیی خواہ حلال خواہ حرام اور اگر کہا کہ جب تک حرام یا دو نومین گرد حلال کی نہ پہرون مین نہین کافر ہوتا اگر سردی فقیر کو کپہڑا مال حرام مین سے اور امید رکہی ثواب کی کافر ہوتا ہی اور اگر جانی فقیر اوسکو پہر دعا دی اوسکو اور آمین کہی فی نبی والا پس کافر ہوا کہا گیا ایک شخص سے کہ کہا حلال سی پس کہا اوس شخص نے کہ حرام بہت پیارا ہی میری تردیک کافر ہوا اور اگر کہا اوسکی جواب مین کہ اس جہان مین ایک حلال خوار لاتا اوسکو سجدہ کرون مین کافر ہوا کہا کسی سے کہ کہا حلال کہا اوسنی کہ محکو حرام چاہیی کافر ہوا ایک فاسق کی لڑکی فی شراب سے پہرائی اقرار اوسکی اور شاہد کین دو سہ درہین کافر ہوئی وہ دا اور اگر شاہد نہ کین ولیکن کہا اونہون فی مبارک ہو تو بہی کافر ہوئی اگر کہا کہ حرمت شراب کی نہین ثابت ہوتی قرآن سی کافر ہوا ایک شخص نے کہا کہ ثابت ہوتی ہی حرمت اور باوجود اوسکی تو پیتا ہی شراب کیون نہین توبہ کرتا تو کہا کسی از شیرہا در تکمیہ بدہنین کافر ہوتا اسلیی کہ یہہ استفہام ہی یا استسویہ ہے اور میا شراب اور دود کی محبت مین اگر حلال جانی صحبت کی فی اپنی بیوی سی حالت حیض مین کافر ہوا اور اسیطرح اگر حلال جانا غلام کرنا اپنی بیوی سی اور نوادر مین ہی امام محمد سے کہ نہین کافر ہوتا ذوقسلون مین ہو الصحیح ایک شخص نے پی شراب پہر کہا کہ شادی اوسکو ہی ساتہہ شادی ہماری کی شادی ہی اور کم و کاست اوسکو ہی ساتہہ شادی ہماری کی شاد نہین ہوتا ہی کافر جسوقت کہ شروع کیا فساد مین اور کہا اپنی یارون سے بیائیدتا بکی خوش بریم کافر ہوتا ہی اور اسیطرح اگر مشغول ہوا ساتہہ پینی شراب کے اور کہا مسلمانے آشکارا کرتا ہو نہین یا کہا مسلمانی آشکارا ہوئی کافر ہوتا ہی کہا ایک شخص نے فاسقونمین سے اگر اس شراب مین سے تہوڑی سی کر پڑی جبرئیل علیہ السلام ساتہہ پر اپنی کی اوشہادے اسکو کافر ہوتا ہی کہا گیا ایک فاسق کو کہ تو سبحہ کرتا ہی ہر زمان احمال مین کہ ایذا دیتا ہی تو اللہ کو اور خلق اللہ کو کہا خوب کرتا ہون مین کافر ہوا کہا اوسنی گناہ نکی کہ یہہ ایک اوہ مذہب ہے کی کافر ہوتا ہی کذا فی المحیط اور تخمینس ناطقی مین ہے کہ صحیح تر یہہ ہے کہ نہین کافر ہوتا وہ ایک شخص مرتکب ہوا ایک صغیرہ گناہ کا پس کہا گیا اوسکو کہ توبہ کر اسسی پس کہا مینی کیا کیا ہی تا توبہ کرنی چاہیی کافر ہوا جسنی کہا یا طعام حرام اور کہا وقت کہانی کی بسم اللہ نقل کیا امام معروف بالمستملی فی کہ وہ کافر ہوتا ہی اور اگر کہا وقت فراغ کی الحمد للہ کہا بعض متاخرین فی کہ نہین کافر ہوتا اور اتفاق ہی اسپر کہ اگر فراغ لیوی اور بسم اللہ کہی اور پیوی کافر ہوگا اور ایسہی بوقت مباشرت زنا کی یا بوقت قمار کی کعبتین بے اور کہے بسم اللہ کافر ہوا اگر دو شخص جہگڑین پس کہے ایک ان دونومین کا لاحول ولا قوۃ الا باللہ پس کہا لاحول بجا نہین یا کہا لاحول کو کیا کرو نمین یا کہا لاحول نہین کفایت کرتی کہ یہ کہے یا کہا لاحول را بکاسلہ مذر شرید نتوان کرد یا کہا لاحول بجائی نان سود ندارد کافر ہوتا ہی ان سب صورتون مین اسیطرح جسوقت کہ کہی وقت تسبیح و تہلیل کے اور اسیطرح جسوقت کہ کہی سبحان اللہ پس کہی دوسرا سبحان اللہ کی تو رونق لی گیا یا کہا پوست باز کردی پس یہہ کفر ہی جسوقت کہ کہا کسیکو کہ لا الہ الا اللہ پس کہا کہ نہین کہتا مین پس کہا بعض مشایخ فی کہ یہہ کفر ہی اور بعضون فی کہا کہ اگر مراد کہی ساتہہ اسکی کہ یہہ مین نہین کہتا تیری حکم سی نہین کافر ہوتا اور کہا بعضون فی کہ کافر ہوتا ہی مطلقا اور اگر کہا کہ گفتن این کلمہ چہ بر سر آوردی تا من گویم کافر ہوتا ہی ایک بادشاہ جہینکا پس کہا وسطی اوسکی کسیسے یرحمک اللہ پس کہا کسی اور شخص نی یرحمک اللہ کہنی والی کو کہ نہ کہہ بادشاہ کی لیی اسطرح کافر ہوتا ہی یہہ کہنی والا اور بعضی موجبات کفر وہ ہین کہ متعلق ہین ساتہہ ان قیامت کے اور اوسمین ہے جسنی انکار کیا قیامت کا یا جنت کا یا دوزخ کا یا میزان کا یا صراط کا یا نامہ اعمال کا کافر ہوتا ہی اور اگر انکار کیا بعث کا پس اسیطرح ہے ایک شخص نے کہا کہ نہین جانتا مین کہ یہود و نصاری جب اوتہائی جاوینگی قیامت کو یا عذاب دیی جاوین کی ساتہہ آگ کی کافر ہوتا ہی مرکا کافر ہوتا ہی ساتہہ انکار رویت اللہ تعالی کی بعد دخول جنت کی اور ساتہہ انکار عذاب قبر کی اور ساتہہ انکار حشر بنی آدم کی نہ غیر انکی کے اور نہ ساتہہ کہنی اسکی کی کہ ثواب و عذاب نہی جاوی گی روح فقط ایک شخص نے کہا کسیکو کہ گناہ مت کر کہ جہان دوسرا ہے پس کہا اوسنی کہ اوس جہان سنی کسنی خبر دی کافر ہوا

ایک شخص کا قرض آنا ہی کسی پر پس کہا اگر ندی گا تو قیامت کو تو نگا پس کہا قیامت پر می تا بد اگر کہا از راہ حقارت دن قیامت کے کافر ہوا ایک شخص نے ظلم کیا کسی پر پس کہا ظلم فی آخر قیامت ہست پس کہا ظالم فی فلان خر بقیامت اندر کافر ہوتا ہی ایک شخص نے کہا اپنی قرضدار سی کہ دی دراہم میری دنیا مین سلیی کہ نہین دراہم مین قیامت کو پس کہا دس اور مجکو دی اور اوس جہان مین لی لینا یا دیدونگا کافر ہوتا ہی اگر کہا کہ مجکو ساتھہ محشر کی کیا کام یا کہا نہین دُر نا مین قیامت کے کافر ہوتا ہی کہا اپنی دشمن تو نگا مین تجسی حق اپنا محشر مین پس کہا دشمن اوسکی نی کہ تو اوس اینہوسی مین مجکو کہان پاویگا پس اختلاف کیا ہی مشایخ نی اوسکی کفر مین اور مذکور ہی فتاوی ابو اللیث مین کہ نہین کافر ہوتا اگر کہا تمام خوبیان اس جہان مین جتا ہین اوس جہان مین جو کچھہ ہو سو ہو کافر ہوتا ہی کہا گیا ایک شخص سے جو ورنیا کو اوسکی آخرۃ کی نہا مین ہین چھوڑتا نقد کو بدلی نسیہ کے کافر ہوا کہا جو کوئی اس جہان مین بے خرد ہوا اوس جہا نمین مانند کیدیدہ کی ہوگا کہا شیخ امام ابو بکر محمد بن الفضل رح نے کہ یہہ طنز ہی اور تمسخر ساتھہ امر آخرۃ کی پس باعث ہوتا ہے کفر کہنی والی کا اگر کہا ساتھہ تیری دوزخ مین جاونگا لیکن اندر نہین آتی کافر ہوا اگر کہا قیامت مین جب تک کچھہ رضوان کی لیی نہ لیجا ویگا در وازہ بہشت کا نہین کہولیگا کافر ہوا ایک شخص نے کہا واسطی امر بالمعروف کرنیوالی کی کہ کیا سخو غا آیا اگر کہا یہہ بطریق رد و انکار کی خوف ہی اوپر کفر کا ایک شخص نی کہا کسی سے کہ فلانی کی گہر مین جا اور اوسکو امر معروف کر پس کہا اوس شخص نے کہ میرا اوسنی کیا کیا ہی یا کہا کہ مجکو اوسنے کیا وجہ آزار کی ہی یا کہا مینی عافیت اختیار کی ہی مجکو اس فضولی سی کیا کام پس یہہ سب الفاظ کفر کی ہین اگر کہا واسطی صاحب تغریت کی ہر چہ از جان وی بکاست بر جان تو زیادہ باد خوف ہی کہنی والی پر کفر کا یا کہا زیادہ کناد پس یہہ خطا اور جہل ہی اور اسیطرح از جان فلان بکاست و بجان تو بیوست اور اگر کہا وی مرد و جان تو سپرد کافر ہوتا ہی ایک شخص اجہا ہوا اپنی بیماری سی پس کہا ایک اور شخص نے فلان خربار فرستاد پس یہہ کفر ہی ایک شخص بیمار ہوا اور سخت ہوئی بیماری اوسکی اور طویل ہوئی بیماری پس کہا مریض نے اگر جا ہی تو ماری تو مجکو مسلمان اور اگر جا ہے تو ماری تو مجکو کافر ہوتا ہی کفر کرنیوالا ساتھہ اسکی مرتد دین اپنی سی اور اسیطرح ایک شخص مبتلا ہوا طرح بطرح کی مصیبتون مین پس کہا لیا تو نی مال میرا اور لیا تو نی فرزند میرا اور لیا تو نی ایسا اور ایسا پس کیا کرا ہی تو اور کیا باقی رہا کہ نہ کیا تو نی اور مانند ان الفاظ کی کہی پس کافر ہوا **اور بعضی موجبات کفر کی وہ ہین** متعلق ہین ساتھہ تلقین کفر کی اور حکم کرنی کی ساتھہ مرتد ہونی کی اور سکھانی ارتداد کی اور مشابہت کرنی کی ساتھہ کفار کی اور اقرار کرنی کی اقرار صریح یا ہو کنایہ سکھایا ایک شخص نے ایک شخص کو کلمہ کفر کا پس ہوتا ہی وہ کافر اگرچہ ہو بطریق لعب کے اور اسیطرح جبکہ حکم کری ایک شخص کسی عورۃ کو یہہ کہ مرتد ہو جا وی اور جدی ہو وی اپنی خاوند سے ہوتا ہی وہ کافر اسیطرح روایت کیا گیا ہی ابی یوسف رح سی اور امام ابی حنیفہ رح سی منقول ہی کہ جسنی حکم کیا ایک شخص کو کافر ہونیکا ہوتا ہی حکم کرنیوالا کافر خواہ کافر ہوا مامور یا نہ کافر ہوا کہا ابو اللیث فی جسوقت کہ سکھایا ایک شخص نے کسیکو کلمہ کفر کا ہوتا ہی کافر جسوقت کہ سکھایا جسکو حکم کیا اوسکو اور حکم کیا اوسکو ساتھہ مرتد ہونی کی اور اسیطرح جسنی سکھایا عورۃ کو کلمہ کفر کا ہوتا ہی وہ کافر جبکہ حکم کری عورۃ کو مرتد ہونیکا کہا امام محمد رح نے جسوقت کہ جبر کیا گیا ایک آدمی پر کہ بولی کلمہ کفر کا ساتھہ خوف تلف کرنی کی یا مانند اسکی کی پس بولا وہ کلمہ کفر کا لیکن کسی طرح پر بھی ایک تو یہہ کہ بولا کلمہ کفر کا اور دل اوسکا مطمئن ہے ساتھہ ایمان کی اور نہ خطرہ آیا اوسکی دل مین کچھہ سوا اوسچیز کے کہ جبر کیا گیا اوسپر بولنی کفر سی پس اسصورت مین نہ حکم کیا جاوی ساتھہ کفر اوسکی کی نہ قضاء اور نہ عند اللہ اور دوسری طرح یہہ ہے کہ کہی خطرہ آیا میری دل مین یہہ کہ خبر دون مین کفر سی بیچ ماضی کی جھوٹ پس ارادہ کیا مینی کفر مستقبل کا واسطی قبول کرنی کلام انکی کی اور اسطرح مین حکم کیا جاویگا ساتھہ کفر اوسکی کی قضاء رہا تک کہ جدائی کرنیوالی قاضی آسمین اور اوسکی بیوی مین اور تیسری طرح یہہ ہے کہ کہی خطرہ گذرا تہا میری دل مین یہہ کہ خبر دون مین کفر سی ماضی مین جھوٹ مگر یہہ کہ مینی نہین ارادہ کیا اسکا یعنی خبر دینی کا کفر سی ماضی مین جھوٹ بالکہ ارادہ کیا مینی کفر مستقبل کا واسطی قبول کرنی کلام انکی کی اور اسطرح مین کافر ہوتا ہی قضاء مین بہی اور عند اللہ بہی اور جسوقت کہ جبر کیا گیا یہہ کہ نماز پڑہی طرف اس صلیب کے پہر نماز پڑہی پس وہ تین طرح پر ہی اگر کہا کہ نہین خطرہ گذرا تہا میری دل مین کچھہ اور نماز پڑہی تہی مینی طرف صلیب کے ازراہ جبر کے پس اسصورت مین نہین کافر ہوتا ہی قضاء اور نہ عند اللہ اور اگر کہا کہ خطرہ گذرا تہا میری دل مین یہہ کہ نماز پڑہونگا واسطی اللہ کی نہ واسطی صلیب کے پس اسصورت مین بہی کافر نہین ہوتا نہ قضاء اور نہ عند اللہ اور اگر کہا کہ خطرہ گذرا تہا میری دل مین یہہ کہ نماز پڑہونگا واسطی اللہ کی پہر ترک کیا مینی نے اوسکو اور نماز پڑہی مینی صلیب کے لیی پس اسصورت مین

کافر ہوتا ہی قضاً ہی اور عند اللہ بہی اگر کہا گیا ایک مسلمان کو کہ سجدہ کر بادشاہ کی تئین والا مارڈالین گے ہم تجکو پس افضل یہہ ہے کہ نہ سجدہ کری جسوقت کہ بولا کلمہ کفر کا قصداً لیکن وہ اعتقاد کفر کا نہین رکہتا ہی تو کہا بعض علما ہماری نی کہ نہین کافر ہوتا اور صحیح یہہ ہے کہ وہ کافر ہوجاتا ہی جو شخص کہ بولا کلمہ کفر کا استحال مین کہ وہ نہین جانتا تہا کہ یہہ کلمہ کفر کا ہی مگر یہہ کہ بولا تہا وہ اپنی اختیار سی کافر ہوگیا نزدیک اکثر علما کی اور معذور نہین ہوتا بسبب جہل کی بیہودہ گو اور نہٹہا کرنیوالا جب بولی کفر از راہ استخفاف کی وہنسی اور خوشطبعی کے ہوتا ہی کفر بسکی نزدیک اگرچہ اعتقاد ہو اوسکا خلاف اوسکی جاری ہوا ایک کی زبان پر کلمہ کفر کا چوک کر اسطرح کہ ارادہ کرتا تہا یہہ کہ بولی ایسا لفظ کہ نہین کفر پس جاری ہوا اوسکی زبان پر کلمہ کفر کا چوک کر نہین ہوتا ہی یہہ کفر بسکی نزدیک کافر ہوتا ہی بسبب کہنی ٹوپی مجوس کے اپنی سر پر بجہ روایت صحیح کی مگر بسبب ضرورۃ سردی گرمی کے کہ یہ تو نہین کافر ہوتا اور کافر ہوتا ہی بسبب باندہنی زنار کی مگر جبکہ کری از راہ فریب دینی کی لڑائی کفار کی مین اور خبر دینی کی واسطی مسلمانون کی اور بسبب اس کہنی کی کہ مجوسیہ بہتر ہین اوسیکہ بیچ سی کہ ہم اوسمین ہین یعنی افعال اوسکی بہتر ہین ہماری افعال سی اور بسبب اس کہنی کی کہ نصرانیہ بہتر ہی مجوسیہ سی نہ اس کہنی سی کہ مجوسیہ بری ہی نصرانیہ سی اور کافر ہوتا ہی بسبب اس کہنی کی کہ نصرانیہ بہتر ہی یہودیہ سی اور بسبب اس کہنی کی کہ کرنیوالا کفر کا بہتر ہی اوسیکہ سی کہ تو کرتا ہی بعضون کی نزدیک مطلق اس کہنی سی کافر ہوتا ہی اور مقید کیا ہی اسکو فقیہ ابو اللیث نی ساتہہ اسکی کہ قصد کری ایسا جانا کفر کا نہ برا جاننا معاملہ اسکیساتہہ اور کافر ہوتا ہی بسبب لگنے کی طرف نوروز مجوس کی واسطی موافقت اوسکی کی ساتہہ انکی بیچ اوسچیز کی کہ کرتی ہین وہ اوس دن مین اور بسبب خریدنی کی دن نوروز کی ایسی چیز کہ نہین خریدتا تہا اوسکو پہلی اوسکی واسطی تعظیم نوروز کی نہ واسطی کہانی اوسچیز کی اور بسبب تحفہ بہیجنی کی اوس دن واسطی مشرکونکی اگرچہ انذا بہیجی واسطی تعظیم اوسدن کی نہ بسبب قبول کرنی دعوۃ مجوسی کی وقت مونڈن ہونی فرزند اوسکی کی اور کافر ہوتا ہی بسبب اچہا جاننی امر کفار کی اتفاقا یہانتک کہ اگر کوئی کہی کہ نہ بولنا وقت کہانا کہانی کی مجوس کی ہان اچہا ہی یا نہ ساتہہ سلانا بیوی کا حالت حیض مین مجوس کی ہان اچہا ہی پس وہ کافر ہی ایک شخص نی ذبح کیا بسبب وجاہت کسی شخص کے بیچ وقت خلعت کی یا ایسی اخروٹ اور مانند انکی کی یہہ کفر ہی اور جانور ذبح کیا ہوا مردار ہے کہ نہ کہایا جاوی اگر ذبح کیجائی گا مین یا اونٹ بیچ جگہہ تقرب لغیر اللہ کی بسبب کی نی حاجیون کی یا غازیون کی کہا ایک جماعت فی علما سی کہ یہہ کفر ہی اور جو جانور کہ نامزد کیا گیا اور شہرہ دیا گیا تقرب اور تعظیم کی لیی بنام غیر خدا تعالی کی وہ حرام ہی جیسی کہ عوام جاہل مین دستور ہی کہ یہہ بکرا شیخ سدو کا یا یہہ گای سید احمد کبیر کی یا یہہ بکرا توپ کا یا یہہ مرغا مدار صاحب کا یا جانور ذبح کرنا قبرون بزرگون کی پاس یا کنارہ دریا کی یا بطریق بہوگ کی ساتہہ نام جنون کی پس کرنیوالا انکا مرتد کافر ہی اور یہہ ذبیحہ مردار اور حرام ہی اگرچہ وقت ذبح کی نام خدا تعالی بسم اللہ کہکر ذبح کیا ہو تو بہی حرام ہی اسواسطی کہ پہلی سی یہہ جانور غیر خدا کی نام پر مشہور ہوچکا پہر وقت ذبح کرنیکی اوسپر بنام خدا کا کچہ فائدہ نہین دیتا جیسی شہاب و نظائر اور تنویر الابصار اور درمختار اور منح الغفار اور فتاوی عالمگیری اور مطالب المومنین وغیرہ مین مذکور ہی بلکہ درمختار مین شرح وہبانیہ اور ذخیرہ سی نقل کیا ہی کہ کرنیوالا اس فعل کا جمہور علما کی نزدیک کافر ہی اور مطالب المومنین مین لکہا ہی ابو حفص کبیر ابو علی دقاق اور عبد اللہ کاتب اور عبد الواحد اور ابو الحسن نوری وغیرہ فی کہ علما رنامدار اور مجتہد روزگار تہی فتوی اسپر دیا ہی کہ ذبح کرنیوالا اسکا کافر ہی اور بیچیلا اوسکا حرام ہی اور تفسیر نیشاپوری مین ذکر کیا ہی ساری علما کا اتفاق رکہتی ہین اسپر کہ جو مسلمان فی ذبح کیا ذبیحہ اور قصد کیا تقرب اور تعظیم اوسمین سوا خدا کی تو وہ شخص مرتد ہوا اور ذبیحہ اوسکا ذبیحہ مرتد کا سا ہے اور حدیث صحیح مین وارد ہی ہی کہ ملعون ہی وہ شخص کہ جو ذبح کری واسطی تقرب چاہنی غیر خدا کی جیسی کہ مشکوۃ شریف وغیرہ مین مذکور ہی اور تفسیر عزیزی مین بیچ تفسیر والہا لم الخ کی مولانا شاہ عبد العزیز محدث رح فی لکہا ہی کہ وہ جانور کہ جو شہرہ دیا گیا سوائی نام اللہ کی خوک سی بدتر اور مردار ہی ہر چوکوئی اس مسئلہ کو خوب تحقیق کیا چاہی تو تفسیر عزیزی مولانا موصوف مرحوم کی مین دیکہی تسلی ہوجائیگی اس مقام مین مسلمان منصف کو اسقدر کافی ہی اور دل کا مالک اللہ اور وہی ہادی ایک عورت فی باندہی اپنی کمر پر رسی اور کہا یہہ زنار ہی کافر ہی ایک شخص فی کہا کہ کافری کرنی بہتر ہی خیانت کرنی سی اکثر علما اسپر ہین کہ کافر ہوتا ہی اور اسپر فتوی دیا ہی ابو القاسم صفار رح فی ایک شخص فی مارا عورۃ کو پس کہا عورت فی کہ نہین ہی تو مسلمان پس کہا مردفی ہان مین نہین مسلمان نہین ہوتا ہی کافر اس سی اور بعضی علما ہمارے سے منقول ہی کہ ایک شخص کو کہا گیا کہ آیا نہین ہی تو مسلمان اوسنی کہا کہ نہین ہوتا ہی نہہ کفر ایک عورۃ فی کہا اپنی خاوند سی کہ نہین ہی تجکو حمیتہ اور نہ دین اسلام کہ

راضی ہوتا ہی تو ساتھہ خلوۃ میری کی اجنبیون ساتھہ پس کہا خاوندنی کہ نہین مجکو حمیت اور نہ دین اسلام پس کہا گیا کہ وہ کافر ہوتا ہی ایک شخص نی کہا اپنی بیوی سے یا کافرہ یا یہودیہ یا مجوسیہ پس کہا عورت نی ایسیہی ہون مین یا کہا ایسیہی ہونگی طلاق دیدی مجکو یا کہا اگر ایسی ہوتی تو تیری ساتھہ نرہتی یا کہا اگر ایسی نہوتی تو تیری ساتھہ صحبت نرکہتی یا کہا تو مجکو نرکہتا کافر ہوئی اور اگر کہا کہ اگر مین ایسیہی ہون تو مجکو مت رکہنہین کافر ہوتی اور اگر کہا عورت نی اپنی خاوندسی یا کافر یا یہودی یا مجوسی ہے رکہا خاوندنی ایسا ہی ہون مین مجہے باہر آیا کہا اگر ایسا نہوتا تو تجکو نرکہتا پس کافر ہوا اور اگر کہا کہ اگر ایسا ہون مین میرے ساتھہ نرہ صحیح یہہ ہے کہ نہین کافر ہوتا اور اگر کہا ایک راہ چلتے نیم باسن مباش پس ظاہر تر یہہ ہی کہ کافر ہوتا ہی اور اگر کہا اجنبی کو یا کافر یا یہودی پس کہا اوسنی ایسا ہی ہون میرے ساتھہ صحبت نرکہہ یا کہا اگر ایسا نہوتا تو تیری ساتھہ صحبت نرکہتا آخر اوپنجر تک ذکر کی ہمنی الفاظ پس اسکا حکم بہی مانند حکم خاوند بیوی کی ہی ایک شخص نے ارادہ کیا ایک کام کرنیکا پس کہا اوسکو بیوی یا اوسکی نی اگر یہہ کام کری تو کافر ہو پس کیا وہ کام خاوندنی اور نہ التفات کی طرف عورت کی نہین کافر ہوتا اور اگر کہا اپنی بیوی کو یا کافرہ پس کہا عورۃ نی مین نہین بلکہ تو ہی یا کہا عورت نی اپنی خاوند کو یا کافر پس کہا خاوندنی بلکہ تو ہی نہین واقع ہوتی درمیان اوپکی فرقت اگر کہا مسلمان اجنبی کو یا کافر یا اجنبی عورت کو کہا یا کافرہ اور نہ کہا مخاطب بے کچہہ یا کہا اپنی عورت سے یا کافرہ اور نہ کہا عورۃ نے کچہہ یا کہا عورۃ نی اپنی خاوند کو یا کافر اور نہ کہا خاوندنی کچہہ بہی فقیہ ابوبکر اعمش بلخی کہتی کہ کافر ہے اوسکا کہنی والا اوکہا سوا اوسکے جماعہ مشائخ بلخ نی کہ نہین کافر ہوتا اور مختار و اسطی فتوی کی بیچ جنس ان مسائل کی یہہ ہے کہ اسطرح کا کہنی والا اگر ارادہ کرتا ہی برا کہنا اور نہین اعتقاد کرتا اوسکو کافر نہین کافر ہوتا اور اگر اعتقاد کرتا ہے اوسکو کافر پر خطاب کرتا ہی اوسکو ساتھہ اسکی بنا بر اعتقاد اپنی کی کہ یہہ کافر ہی کافر ہوتا ہی ایک عورت نی کہا اپنی بچہ کو ای مغ بچہ یا ای کافر بچہ یا ای جہود بچہ کہا اکثر علماء نی کہ نہین ہوتا یہہ کفر اور بعضون نی کہا کہ کفر ہی اور اگر کہی مرد نی یہہ الفاظ اپنی بچہ کو اختلاف کیا ہی علماء نی اسمین بہی اور صحیح تر یہہ ہی کہ وہ نہین کافر ہوتا اگر نہ ارادہ کری ساتھہ اوسکی کفر نفس اپنی کا اور اگر کہا اپنی جانور کو ای کافر خداوند نہین کافر ہوتا بالاتفاق اور جسوقت کہ کہی اوسکی غیر اپنی کی یا کافر یا یہودی یا مجوسی اور وہ کہی لبیک کا فر ہوتا ہی اور اسیطرح جسوقت کہ کہی آری بچنین گیر کافر ہوتا ہی اور اگر کہا تو نی خود اور نہ کہا کچہہ اور سکوت کیا نہین کافر ہوتا کہا کسی سے بیم بود کہ کافر شدمی یا کہا ڈرامین یہہ کہ کافر ہو جاؤن نہین کافر ہوتا اگر کہا کہ اتنا ستایا تو نی کہ کافر ہو تا چاہتا مینی کافر ہوا ایک شخص نے کہا یہہ زمانہ مسلمانی اختیار کرنیکا نہین زمانہ کافری کا ہی کہا بعضون نی کہ کافر ہوا اور کہا صاحب محیطی کہ یہہ نہین ہی صواب میری نزدیک ایک مسلمان اور مجوسی ایک جگہہ مین تہی پس پکارا ایک شخص نے مجوسی کو کہ یا مجوسی پس جواب دیا اوسکو مسلمان نی اگر تہی دونون ایک کام مین اوس پکارنیوالی کی اور گمان کیا مسلمان نی کہ وہ پکارتا ہی مجکو بسبب اوسکے کام کی نہین لازم آویگا اوسکو کفر اور اگر نہین تہی دونون ایک کام مین خوف ہی اوپر کفر کا ایک مسلمان نی کہا انا ملحد یعنی مین ملحد ہون کافر ہوا اگر کہا کہ نہین جانتا تہا مین کہ یہہ کفر ہی نہین معذور ہوگا بسبب اسکے ایک شخص بولا ایک کلمہ کہ گمان کیا قوم نی کہ وہ کفر ہی اور نہین تہا وہ کفر حقیقت مین پس کہا گیا اوسکو کہ کافر ہوا تو اوسنی طلاق ہوئی تیری بیوی پر پس کہا اوسنی کافر شدہ گیر و زن طلاق شدہ گیر کافر ہوتا ہی اور جدی ہو جاتی ہی اوس سی بیوی اوسکی ایک شخص نے کہا کہ مین فرعون ہون یا ابلیس ہون پس وہ کافر ہو جاتا ہی ایک شخص نی نصیحت کے ایک فاسق کو اور بلایا اوسکو طرف توبہ کی پس کہا اوسنی اوسکو ازپس اینہمہ کالہ مغان بر سر نہم کافر ہوتا ہے کہا ایک عورت نی اپنی خاوندسی کہ کافر ہو بہتر ہی تیری ساتھہ ہونی سی کافر ہوی عورت ایک عورت نی کہا کافر ام اگر چنین کا کنم کہا شیخ امام ابوبکر محمد بن الفضل رح نے کہ کافر ہوئی وہ عورت اور جدی ہوتی ہی اپنی خاوندسی فی الحال اور کہا قاضی امام علی السغدی نی کہ یہہ تعلیق و یمین ہی کفر نہین اگر کہا ایک عورت نی اپنی خاوندسی کہ اگر ظلم کریگا تو مجہہ پر بعد اسکی یا کہا اگر نہ خریدیگا تو میری ایسی چیز تو کافر ہو جاؤنگی مین کافر ہوئی فی الحال ایک شخص نے کہا کہ تہا مین مجوسی مگر یہہ کہ مسلمان ہو گیا مین بطریق تمثیل کی اور نہ اعتقاد کیا اوسکا حکم کیا جاوی ساتھہ کفر اوسکی کی جسوقت کہ سجدہ کیا واسطی ایک آدمی کی سجدہ تحیۃ کا نہین کافر ہوتا اگر کہا ایک مسلمانکو کہ خدائے عزوجل مسلمانی تجسی لیوی اور کہا دوسری آمین کافر ہوئی دونون ایک شخص نے ایذا دی ایک شخص کو پس کہا اوسنی کہ مین مسلمان ہون مجکو مت ستا پس کہا ایذا دینی والے نی کہ چاہہ مسلمان رہ چاہہ کافر کافر ہوتا ہی اور اسیطرح اگر کہا کافر باشی مراجعہ زبان لازم آتا ہی اوسکو کفر ایک کافر مسلمان ہوا اور دین اوسکو لوگون نی چنین پس کہا ایک مسلمان

فی کا شکی وہ شخص کا فر ہوتا نا مسلمان ہوتا اور لوگ اوسکو کچھہ دیتی یا آرزو کی اسکی دل مین پس کا فر ہوا ایک شخص نے آرزو کی یہہ کہ نہ حرام کرتا اللہ شراب کو نہین کا فر ہوتا اور اگر آرزو کی یہہ کہ نہ حرام کرتا اللہ ظلم کو اور زنا کو اور قتل نفس کو ناحق پس کا فر ہوا اسلیے کہ یہہ چیزین کسی وقت مین نہین حلال تہین پس پہلی صورت مین آرزو کی اوسچیز کی کہ نہین محال اور دوسری صورت مین آرزو کی اوسچیز کی کہ وہ محال ہی اور اسپر مبنی ہی یہہ کہ اگر آرزو کری کہ نہ ہوتی مناکحۃ درمیان بھائی اور بہن کی حرام نہین کا فر ہوتا اسلیے کہ آرزو کی اوسچیز کی کہ نہین محال اسلیے کہ وہ حلال تہا ابتدا مین پس حاصل یہہ کہ جو چیز کہ تہی حلال ایک زمانہ مین پہر ہوگئی حرام اور آرزو کی یہہ کہ نہوتی حرام نہین کا فر ہوتا ایک مسلمان نی دیکہا ایک نصرانیہ فربہ کو پس آرزو کی یہہ کہ ہوتا وہ شخص نصرانی تاکہ نکاح کرتا اوس سی کا فر ہوا ایک شخص نے کہا کسی سے کہ میری حق پر مدد کر پس کہا اوسنے کہ حق پر ہر کوئی مدد کرتا ہی مین تیری ناحق پر مدد کرونگا کا فر ہوتا ہی کہا کہ پیدا کیا مین نی اس درخت کو اس کہتی سی کا فر نہین ہوتا اسلیے کہ ارادہ کیا جاتا ہی ساتہہ پیدا کرنیکی اسمقام مین عادۃ بونا درخت کا یہانتک کہ اگر ارادہ کری حقیقت پیدا کرنی کی کا فر ہوتا ہی کہا جب تک فلانا بر جا ہی یا کہا جب تک کہ میرے ہاتہہ مین زمین بر جا ہین مجکو روزی کہنہ آدمی کہا بعضے مشایخ ہمارے نی کہ کا فر ہوتا ہی اور بعضون نی کہا کہ خوف ہی کفر کا کہا درویشے بدبختی ہی پس یہہ خطا عظیم ہی دیکہا دائرہ گرد چاند کی کہا کہ مینہ برسیگا اسحال مین کہ دعوی کرتا ہی علم غیب کا اس کہنے سی کا فر ہوتا ہی کہا نجومی نی کہ تیری بیوی حاملہ اور اوسنی اعتقاد کیا اوسکی کہنی پر کا فر ہوا اگر چلایا الو پس کہا مر جاوگا بیمار یا کہا بار گران ہوویگا یا بولا عقیق پس پہر آیا سفر سی اختلاف کیا سی مشایخ نی اوسکے کفر مین ایک شخص نی کہا قول ممنوع پس کہا اوسکو ایک اور شخص نی کیا کرتا ہی تو لازم آیا تجہپر کفر کہا کیا کرو مین اوسوقت کہ لازم آیا مجکو کفر کا کافر ہوتا ہی پرہتا ہے ایک شخص نے ہی مقام ضاد کی اور اصحاب الجنۃ کی جگہہ اصحاب النار کی نہین جائز امامت اوسکے اور اگر قصد آپڑہا کا فر ہوتا ہی خوف ہی کفر کا اوسپر کہ کہتا ہی قسم ہی نہی کا میری کی اور زندگانی تیری کی اور مانند اسکی کی جبکہ کہی کہ رزق اللہ کی طرف سے ہی ولیکن بندہ سی خبیث چاہتا ہی پس کہا بعضون نی کہ یہہ مشرک ہی ایک شخص نے کہا کہ مین بری ہون ثواب و عذاب سے پس تحقیق کہا کیا کہ وہ کا فر ہوتا ہی اگر کہا کہ جو کچھہ فلانا کہیگا کرونگا مین اگرچہ سب کفر کہی کا فر ہوا ایک شخص نے کہا کہ مین مسلمانی سی بی زار ہون پس کہا گیا کہ تحقیق کا فر ہوتا ہی منقول ہی کہ بیچ زمانہ مامون خلیفہ کی پونہچا گیا ایک فقیہ حال اوس شخص کی سی کہ قتل کیا ایک جلاہہ کو کہ کیا واجب ہے اسپر پس کہا تعازیت واجب ہے پس حکم کیا مامون نی ساتہہ مارنی فقیہ کی یہانتک کہ مر گیا اور کہا کہ یہہ آتہرا ہی ساتہہ شرع کی اور آتہرا ساتہہ احکام شرع کی کفر ہی اگر کہی ایک فقیر کو مدثر اسحال مین کہ وہ سیاہ کملی والا ہی پس یہہ کفر ہی جنسی کہا سلطان زمانی ہمارے کو عادل کا فر ہوا ساتہہ اللہ کی کذا قال الامام علم الہدی ابو منصور الماتریدی رح اور بعضون نی کہا کہ نہین کا فر ہوتا اگر کہا ایک ظالم کو ای خدای کا فر ہوتا ہی اور کہا ای بار خدای اکثر مشایخ اسپر ہین کہ وہ نہین کا فر ہوتا وہو المختار پونہچی گئی صفا حال ان خطیبون کی سی کہ خطبہ پڑہتی ہین منبرون پر دن جمعہ کے اور کہتی ہین القاب سلاطین العباد الاعظم شہنشاہ الاعظم مالک رقاب الامم سلطان ارض اللہ مالک بلاد اللہ معین خلیفۃ اللہ آیا جائز ہی علی الاطلاق و التحقیق یا نہین کہا نہین اسلیے کہ بعض الفاظ اسکی کفر ہین اور بعضی معصیۃ اور کذب لفظ شہنشاہ خصائص اسما اللہ کی سی ہی بدون وصف اعظم کی اور نہین جائز وصف کرنا بندونکو ساتہہ اسکی اور مالک رقاب الامم پس یہہ کذب محض ہی اور سلطان ارض اللہ اور مانند اسکی کی پس یہہ کذب محض ہی کہا امام ابو منصور رح نی کہ اگر کوئی زمین بوس کری کسی کے آگے اوسکی یا جہکاوی سر اپنا نہین کا فر ہوتا اسلیے کہ وہ ارادہ کرتا ہی تعظیم اوسکیکا نہ عبادت اوسکیکا اور کہا سوا اسکی اور مشایخ رح ہماری نی کہ اگر سجدہ کری کوئی ان جابر و نکمیں وہ کبیرہ ہی کبائر سی اہا کا فر ہوتا سی یا نہین کہا بعضی عالمون نی کہ کا فر ہوتا ہی مطلقا اور کہا اکثر انکی نی کہ یہہ کہی جہون پر ہی اگر ارادہ کیا ساتہہ اوسکی عبادت کی کا فر ہوتا ہی اور اگر ارادہ کیا ساتہہ اسکی تحیۃ کا نہ کا فر ہوا اور سجدہ حرام ہی یہہ اوسپر اور اگر نہوا اوسکی لیی کچھہ ارادہ کا فر ہوتا ہی نزدیک اکثر اہل علم کی اور جو مسلمانون کا قریب ہے سجدہ کے مگر یہہ وہ خفیف ترہی کہنی خرسانہ اور پیشانی کی ہنسی مین پر کا فر ہوتا ہے ساتہہ اعتقاد کرنی اسکی کہ خراج ملک سلطان ہی اور اگر کوئی کسی سے بدی کری اور وہ کہی کہ مین یہہ بدی تیری طرف سے جانتا ہون حکم خدا سی کا فر ہوتا ہی اگر کوئی بوقت پہننی خلعت بادشاہ کی اور بوقت مبارکباد کی واسطے پہننی خلعت کے اور رضا اوسکی کی فرمانی کریگا کا فر ہوگا اور یہہ قربانی مردار ہو

اور کہا اوسکا رواہنو کا یہہ جو ہماری زمانہ مین شائع ہوا ہی اور اکثر عورتین مسلمان اسمین مبتلا ہین کہ وقت نکلنی چیچک کے اوسکی نام کی ایک صورت مقرر کی ہی اور اوسکو پوجتی ہین اور شعار لڑکونکی اوس سے چاہتی ہین اور اعتقاد کرتی ہین کہ یہہ تیہر اس لڑکی کو شفا دیتا ہی وہ عورتین ساتھہ اس فعل اعتقاد کی کافر ہوتی ہین اور خاوندانکی کہ اس فعل پر رضامند ہین وہ بھی کافر ہوتی ہین اور دوسری اسی جنس سی یہہ کہ پانی کی کنارہ پر جاتی ہین اور پانی کو پوجتی ہین اور ساتھہ نیت پانی کی کہ رکہتی ہین بکری کنارہ پانی پر ذبح کرتی ہین یہہ پوجنی والی پانی کی اور ذبح کرنیوالی بکری کی کافر ہوتی ہین اور بکری مردار ہوتی ہی کہا اوسکا رواہنین اور ایسطرح جو گہر ہین صورتین شائع ہین جیسی کہ معمول پوجنی گہر وندکا ہی اور اوسکو پوجتی ہین اور وقت پوجنی لڑکی کی ساتھہ شنگرف کی نقش کرتی ہین اور تیل ڈالتی ہین اور اوسکو بنام ایک بت کی کر اوسکو پہوانے کہی ہین پوجتی ہین اور مانند اسکی کی جو کچہہ کہ کرتی ہین بسبب اسکے کافر ہوتی ہین اور اپنی خاوندسی جدا ہوتی ہین اگر کہی کہ اس زمانہ مین جیتک خیانت کرواور جہوٹ نہ بولون دین نہین کذرتا اور یا کہی کہ جب تک خرید و فروخت مین جہوٹ نہ بولیگا تو روٹی کہانیکو نہ ملی گی اور یا کیسا کو کہی کہ کیون خیانت کرتا ہی تو اوہ یا کیون جہوٹ بولتا ہی تو اور وہ کہی کہ اس سے چارہ نہین ان الفاظ سی کافر ہوتا ہی اگر کسی کو کوئی کہی کہ جہوٹ نہ بول پس وہ کہی کہ یہہ سخن راست تر ہی کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سی کافر ہوتا ہی اگر کوئی غصہ ہوا اور دوسرا کہی کافری بہتر ہی اسکام سی کافر ہوا اور اگر کوئی ایک بات ممنوع کہی اور دوسرا کہی کیا کہتا ہی تو تہمیر کفر لازم آتا ہی وہ کہی کیا کریگا تو اگر مجہیر کفر لازم آویگا کافر ہوگا جسکی دل مین خطرہ گذرا و پیچر کا کہ باعث کفر ہی اگر بولا اوسکو اسحال مین کہ وہ براجانتا ہی اوسکو پس یہہ محض ایمان ہی اور جسوقت کہ قصد کیا کفر کا اگرچہ بعد سو برسکے ہوگو فرمجاتا ہی فی الحال ایک شخص کفر بولا اپنی زبانسی بخوشی اور دل اوسکا ثابت ہی ایمان پر ہوگا کافر اور نہین ہوگا مومن عند اللہ جو کلمہ ایسا ہو کہ اوسکی کفر ہونی مین اختلاف ہو تو کہنی والا اوسکا حکم کیا جاوی ساتھہ تجدید نکاح کی اور توبہ کی اور رجوع کرنی کی اوس سی بطریق احتیاط کی اور جو الفاظ کہ چوک کر ہون اور نہ باعث ہون کفر کی پس بولنی والا انکا مومن ہی علی حالہ اور نہ حکم کیا جاوی ساتھہ تجدید نکاح کی اور رجوع کی اس سے جسوقت کہ ہون مسئلہ مین کئی وجہین باعث کفر کی اور ایک وجہ منع کرتی ہو کفر کو تو مفتی پر لازم ہی کہ میل کری طرف اوس وجہ کی اگر جسوقت کہ تصریح کری ساتھہ ارادہ کی کہ ثابت کری کفر کو تو نہین نفع دیگی اوسکو تاویل اوسوقت کذا فی البحر الرائق پہر اگر ہو نیت کہنی والی کی وہ وجہ کہ منع کری کافر ہونی کو پس وہ مسلمان ہی اور اگر ہو نیت اوسکی وہ وجہ کہ باعث ہو تکفیر کی نہین نفع دیگا اوسکو فتوی مفتی کا اور حکم کیا جاوی ساتھہ توبہ اور رجوع کی اس سے اور ساتھہ تجدید نکاح کی اپنی ہو سی کذا فی المحیط لایق ہی مسلمانکو بڑا کری اس چیز کو صبح و شام اسلیے کہ یہہ پیچی کی اس ورطہ کی بسبب عدم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ دعا یہہ اللھم انی اعوذ بک من ان اشرک بک شیئا وانا اعلم واستغفرک لما لا اعلم کذا فی الخلاصۃ تمت

الحمد تمام ہوئی موجبات کفر کی فتاوی عالمگیری سے

الفصل الاول فصل پہلے

عن عکرمۃ قال اتی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بزنادقۃ فاحرقہم فبلغ ذلک ابن عباس فقال لو کنت انا لم احرقہم لنہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تعذبوا بعذاب اللہ ولقتلتہم لقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بدل دینہ فاقتلوہ رواہ البخاری

روایت ہی عکرمہ سی کہ کہا لائی گئی حضرت علی رضی کی پاس زندیق پس جلا دیا اونکو پس پہنچی یہہ خبر ابن عباس کو پس کہا اگر ہوتا مین جلاتا مین اونکو واسطی منع فرمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ نہ عذاب کرو ساتھہ عذاب خدا کی کہ جلانا ہی اور البتہ قتل کرتا مین اونکو بموجب فرمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جو شخص بدل ڈالی دین اپنا پس مارڈالو اوسکو نقل کی یہہ بخاری نے

ف زندیق اصل مین کہتی ہین ایک قوم مجوس کو کہ تابع ہین کتاب زندکی کہ زردشت مجوس نے بنائی ہی اور اب زندیق کہتی ہین ہر ملحد فی الدین کو اور یہان مراد زندیق قوسنی مرتد ہین اور بعضون نے کہا کہ یہہ قوم تہی عبد اللہ ابن سبا کی یارونہین سے کہ ظاہر کیا تہا اونہون نے اسلام کو واسطی طلب فتنہ کی اور گمراہ کرنی امت کے اور دعوی خدائی کا کیا تہا پیچ حق حضرت علی رضی کی پس پکڑا حضرت علی رضی نے اونکو اور طلب توبہ کی پس توبہ نہ کی اونہون نے کہدوایا حضرت علی نے اونکی لیی کڑہا اور جلوائی اوسمین آگ اور حکم کیا اونکی قتل مینی کا اوسیمین اور آیا ہی کہ جب قتل ابن عباس کا حضرت علی رضی کو پہنچا تو کہا اونہون نے کہ سچ کہا ابن عباس نے پس اس سے معلوم ہوا کہ یہہ امر حضرت علی نے ساتھہ اجتہاد کی کیا تہا بسبب یکمینی مصلحت کے کہ یہہ اوسکی مثل مازرہین ایسے حرکت سے

وعن عبد اللہ بن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان النار لا یعذب بہا الا اللہ رواہ البخاری

اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق آگ نہین عذاب کرتا ساتھہ اوسکی مگر اللہ تعالی یعنی نچاہیی عذاب کرنا ساتھہ آگ کے کیسکو سوا اللہ تعالی کی نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول سیخرج قوم فی آخر الزمان احداث الاسنان سفہاء الاحلام یقولون من خیر قول البریۃ لا یجاوز ایمانہم حناجرہم یمرقون من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ فایکما لقیتموہم فاقتلوہم فان فی قتلہم اجرا لمن قتلہم یوم القیمۃ متفق علیہ

اور روایت ہی علی رضی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی قریب ہی کہ نکلی گے ایک قوم آخر زمانی مین نوجوان ہلکی عقلون کی کہینگی بہترین قول خلق کی سی نجاوز کریگا ایمان اونکا یعنی نماز اونکی چیز گردن اونکی سی یعنی قبول نہین ہونی کی نکل جاوین گی دین سی یعنی اطاعت امام سی جیسا نکلجاتا ہی تیر شکار سی پس جہان ملوم انسی پس قتل کرو اونکو پس تحقیق اونکی قتل مین ثواب ہی دن قیامت کی واسطی اوس شخص کے کہ قتل کری اونکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بہترین قول خلق کی سی یعنی نقل کرینگی بہترین قول کہ کلام کرتی ہی ساتھہ اوسکی خلایق مراد اس سی قرآن عظیم ہی اور جانا چاہیی کہ مشکوۃ کی نسخونمین تومن خیر قول البریۃ ہی ساتھہ تقدیم لفظ خیر کی لفظ القول پر اور معنی اسکی ذکر کیی گئی اور مصابیح مین من قول خیر البریۃ ہی یعنی نقل کرینگی قول بہترین خلق کا کہ مراد اوس سی حدیثین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین اور اول مناسب تر ہی بسبب اسکی کہ واقع ہوا ہی احادیث مین بیچ شان خوارج کی کہ قرآن پڑہینگی اور تمسک کرینگی ساتھہ اوسکی اور تاویلین باطل کرینگی اور جیسا نکلجاتا ہے الخ یعنی جیسی کہ تیر شکار مین سی نکلجاتا ہی اور آلودہ نہین ہوتا خون مین بسبب جلدی پیٹھہ کر نکلجانیکی اسیطرح وہ اطاعت امام سی نکل جاوینگی اور طیبی نی کہا کہ مراد یہہ ہی کہ داخل ہونا اونکا دین مین اور نکلجانا اونکا اوس سی اور نہ ٹہہری رہنا دین کی کسی بات پر مانند اوس تیر کی ہی کہ داخل ہوا شکار مین پہر نکل گیا اوس سی اور نہ لگا اوسکو شکار مین سی کچہہ اور یہہ بیان ہی اون خوارج کا کہ نہین اطاعت کرتی امام کی اور لڑتی ہین ساتھہ لوگونکی تلوار سی اور اول ظہور اونکا حضرت علی رضی کی عہد مین ہوا یہانتک کہ قتل کیا اونہون نی بہتونکو اونمین سی کہا خطابی نی کہ اجماع ہی علماء مسلمین کا اسپر کہ خوارج باوجود گمراہی کی مسلمانونکی فرقونمین سی ہین اور جائز نہی نکاح کرنا اونسی اور کہنا جانورون ذبح کیی ہوئی اونکی کا اور قبول کرنا گواہی اونکی کا اور حضرت علی رضی سی لوگون نی پوچہا کہ ایا وہ کافر ہین اونہون نی فرمایا کہ کفر سی بہاگی ہین وہ یعنی پس کافر کیونکر کہین ہم اونکو پہر کہا گیا کہ یا وہ منافق ہین اونہون نی فرمایا کہ منافق نہین یاد کرتی ہین اللہ کو مگر تہوڑا سا اور خوارج یاد کرتی ہین اللہ کو صبح و شام کہا گیا کہ کون ہین وہ فرمایا کہ ایک قوم ہی کہ پہنچا اونکو فتنہ پس اندہی اور بہری ہوگئی انتہی اور مذہب خوارج کا یہہ ہی کہ بندہ بسبب کرنی گناہ کبیرہ کی بلکہ صغیرہ کی بہی کافر ہوتا ہی ع

وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون امتی فرقتین فیخرج من بینہما مارقۃ یلی قتلہم اولاہم بالحق رواہ مسلم

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہوگی امت میری دو فرقی پس نکلگی درمیان اونکی سی ایک جماعت نکلنی والی والی ہوگا اونکی مارڈالنی کا جو بہت نزدیک ہوگا ساتھہ حق کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مراد دو فرقون سی ایک فرقہ حضرت علی کا اور ایک فرقہ معاویہ کا اور ایک فرقہ نکلا ان دونون کی درمیان سی اونکو خارجی کہتی ہی اونکی مارنی اور دفع کرنی کی طرف متوجہ ہوئی حضرت علی کہ بہت نزدیک تہی ساتھہ حق کی ۱۲ مولانا من الشروح **وعن** جریر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع لا ترجعن بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض متفق علیہ

اور روایت ہی جریر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حجۃ الوداع مین نہ پہر جاؤ تم بیچہی میری کافر ہوکر کہ ماری بعض تمہارا گردن بعضی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ماری بعض تمہارا الخ یہہ استیناف ہی یعنی جدا جملہ ہی کہ وارد ہوا ہی بیان نہی کی لیی گویا پوچہی والی نی پوچہا کہ کیونکر پہر جاتا ہے کافر ہوکر پس کہا گیا کہ ماری بعض تمہارا گردن بعض کی مراد یہہ ہی کہ یہہ فعل کافرونکا سا ہی یا یہہ قریب کردیتا ہی اور پہنچا دیتا ہی طرف کفر کی ع **وعن** ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا التقی المسلمان حمل احدہما علی اخیہ السلاح فہما فی جرف جہنم فاذا قتل احدہما صاحبہ دخلاہا جمیعا وفی روایۃ عنہ قال اذا التقی المسلمان بسیفیہما فالقاتل والمقتول فی النار قلت ہذا القاتل فما بال المقتول قال انہ کان حریصا علی قتل صاحبہ متفق علیہ

اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جسوقت کہ ملین دو مسلمان استحال مین کہ اوتہاوی یعنی پہنچی ایکی اوپر تلوار اپنی بہائی پر تلوار پس وہ دونون بیچ کناری دوزخ کی ہین پس جسوقت کہ قتل کری ایکی ان دونون مین اپنی یارکو داخل ہونگی دونون دوزخ مین آخنی اور بیچ ایک روایت کی ابی بکرہ سی یون ہی کہ فرمایا حضرت نی جسوقت کہ ملین دو مسلمان ساتہہ تلوارون اپنی کی پس قاتل اور مقتول دونون آگ مین ہونگی کہا مینی یہہ حکم بیچ حال قاتل کی ظاہر ہی یعنی اسلیکہ وہ ظالم ہی پس کیا حال ہی مقتول کا یعنی وہ تو مظلوم ہی کیونکر داخل ہوگا وہ دوزخ مین فرمایا وہ تہا حرص رکہنی والا اوپر قتل کرنی صاحب اپنی کی نقل کے یہہ بخاری اور مسلم فی ف داخل ہونگی دوزخ مین آخنی لکہا ہی علمارنی کہ یہہ اسصورت مین ہی کہ ایک بہی اون دونون مین سی حق پر نہو اور اگر ایک حق پر ہوگا تو داخل آگ مین وہی ہوگا کہ باطل پر ہی اور یہہ بہی اسصورت مین ہی کہ صادر نہو قتل اشتباہ اور التباس اور تاویل سی اور حرص رکہنی والا لیکن کہا ابن ملکنے کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ بیچ حرص کرنی کی فعل حرام پر مواخذہ ہوتا ہی اور قصد دونون کا نہا کہ قتل کرین اگر قصد دفع کرنیکا نفس اپنی سی ہوتا تو مواخذہ نہوتا اسلیی کہ وہ مشروع ہی ح وعن انس قال قدم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم نفر من عکل فاسلموا فاجتووا المدینۃ فامرہم ان یاتوا ابل الصدقۃ فیشربوا من ابوالہا والبانہا ففعلوا فصحوا فارتدوا وقتلوا رعاتہا واستاقوا الابل فبعث فی اثارہم فاتی بہم فقطع ایدیہم وارجلہم وسمل اعینہم ثم لم یحسمہم حتی ماتوا وفی روایۃ فسمر اعینہم وفی روایۃ امر بمسامیر فاحمیت فکحلہم بہا وطرحہم بالحرۃ یستسقون فما یسقون حتی ماتوا متفق علیہ اور روایہ ہی انس سی کہ کہا آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس تئیں ایک شخص قبیلہ عکل سی پس مسلمان ہوئے پس موافق پایا اونہون نے ہوا مدینہ کو یعنی وہانکی ہوا موافق نہ آئی اونکو اور بیمار ہوگئی کہ پہول گئی پیٹ اونکی اور زرد ہوگئی رنگ پس حکم فرمایا حضرت نی اونکو کہ جارہین زکوۃ کی اونٹونکی کہ باہر رہتی ہی شہر سی اور پیوین پیشاب اونکی اور دودہ اونکی پس کیا اونہون نی یعنی جوکہ ذکر کیا گیا پس تندرست ہوئی پہر مرتد ہوئی اور قتل کیا اونہون نی نوکر چرانیوالونکو اور ہانک لی گئی اونٹ پس بہیجی حضرت نی اونکی پیچہی یعنی کتنی ایک سوار پس لائی گئی وہ پس کاٹی ہاتہہ اونکی اور پاؤن اونکی یعنی حکم فرمایا اونکی کاٹنی کا اور پہوڑین آنکہین اونکی پہر نہ تل دی اونکی ہاتہہ پاؤن یعنی جیسی کہ بعد کاٹنی اعضا کی تل دیتی ہین خون بند کرنی کی لیی یہانتک کہ مرگئی وہ اور ایک روایت مین یون ہی کہ میخین گرم کرکر اونکی آنکہونمین دین اور ایک روایت مین ہی کہ حکم فرمایا حضرت نی ساتہہ گرم کرنی میخونکی پس گرم کی گئین پہر پہیرین میخین اونکی آنکہونمین اور ڈالدیا اونکو سنگستان مدینہ مین پانی مانگتی تہی پس نہ پانی دیی جاتی تہی یہانتک کہ مرگئی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم فی ف پیوین پیشاب اونکی الخ عمل کیا ہی اسحدیث پر امام محمد نی کہ پیشاب اون جانورون کا کہ کہائی جاتی ہین پاک ہی اور یہی ہی قول مالک کا اور احمد کا اور نزدیک ابی حنیفہ اور ابی یوسف کی نجس ہی اور تاویل اسحدیث اونکی نزدیک یہہ ہی کہ آنحضرت نی معلوم کی شفا اونکی اوس سی ساتہہ وحی کی پہر امام ابوحنیفہ حلال نہین رکہتی ہین اوسکی ہینی کو واسطی دوا کی اور سوا اسکی اسلیی کہ متیقن نہین ہی شفا اسمین اور نزدیک ابی یوسف کی حلال ہی دوا کی لیی اور کہا ابن ملک نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی باوجود منع کرنی مثلہ سے اسطرح کا عذاب اونکو یا تو بطریق قصاص کی کیا کہ اونہون فی یہی چرواہونسی ایسا ہی معاملہ کیا تہا یا اسلیی کیا کہ جرم اون مفسدونکا بڑا تہا اسلیی کہ مرتد ہوئی اور خون کیی اور قطاع الطریق کی اور مال لی گئی اور امام کو پہنچتا ہی کہ کیی طرح عذاب کری مثل ایسی معاملہ مین بقصد زجر و سیاست کی اور کہا نووی فی کہ اختلاف کیا ہی علمانی اس حدیث کی معنونمین بعضون فی تو کہا کہ تہا یہہ پہلی نازل ہوئی آیۃ حدود کی اور آیۃ محاربہ کے ساتہہ قضا تونکی اور پہلی منع کرنی کی مثلہ سی پس یہہ منسوخ ہی اور بعضون فی کہا کہ یہہ منسوخ نہین ہی اور اسمین اوتری آیۃ محاربہ کی اور کیا یہہ حضرت نی ازراہ قصاص کی اور پانی جو ندیا اونکو بعضون فی تو کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم اسکا کیا تہا بلکہ لوگون نی ازخود کیا اور اجماع ہی اسپر کہ جسپر قتل واجب ہوا گر وہ پانی مانگی تو منع کرا جاہیی ح

الفصل الثانی

عن عمران بن حصین قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحثنا علی الصدقۃ وینہانا عن المثلۃ رواہ ابوداؤد ورواہ النسائی عن انس

روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتی ہمکو صدقہ دینی پر اور منع کرتی ہمکو مثلہ سی نقل کی یہہ ابوداؤد اور نسائی فی انس سے

اور روایت ہی عبد
ت ڈالنا ناک یا کان یا تیرا اور اعضا کا اور نہی مثلہ سی بعضون نے کہا کہ تحریم کی ہے اور بعضون نے کہا تاسر کے لیے اور قول اول صحیح تر ہی اور حضرت نی جو اس قوم کو مثلہ کیا بطریق قصاص
کیکو سوا اللہ تعالیٰ
عبد الرحمن ابن عبد اللہ عن ابیہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فانطلق لحاجتہ فرأینا حمرۃ معہا فرخان
فاخذنا فرخیہا فجاءت الحمرۃ فجعلت تفرش فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال من فجع ھذہ بولدھا ردوا ولدھا الیھا ورأی قریۃ
عمل قد حرقناھا فقال من حرق ھذہ فقلنا نحن قال انہ لا ینبغی ان یعذب بالنار الا رب النار رواہ ابو داؤد اور روایت سے عبد الرحمن مینی عبد اللہ سے کہ کہا ہم نے ساتھ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سفر مین پس چلے آنحضرت قضاء حاجت کے لیے پس دیکھی ہمنی حمرہ کہ اوسکی ساتھہ دو بچی تہی پس پکڑ لیی ہمنی بچی اوسکی پس آئی حمرہ بیتابانی لگی پر اپنی اور لگی لگے
زمین سی پھر تشریف لائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کس نی غم مین ڈالا ہی اسکو بسبب پکڑنی بچون اسکی کی پھیر دو تم بچون اسکی کو طرف اسکی اور دیکھا حضرت نے
گھر چیونٹیون کا کہ تحقیق جلایا تہا چیونٹیون اوسکی کو فرمایا کس شخص نی جلایا ہی یہہ پس کہا ہمنی کہ ہمنی جلایا ہی پس فرمایا تحقیق نہین لایق یہہ کہ عذاب کری ساتھہ آگ کے
مگر پروردگار آگ کا نقل کی یہہ ابو داود نی ف حمرہ ساتھہ پیش ح اور تشدید میم مفتوحہ کی اور کبھی ساتھہ تخفیف میم کی بھی آتا ہی نام ہی ایک جانور پرندہ کا
کہ سرخ اوپر چھوٹا ہوتا ہی مانند چڑیا کی آور نہین لایق الخ یعنی جلانا کام خداوند تعالیٰ کا ہی اور کونہ چاہیی اسکا کرنا اگر عذاب ہی اور اگر ابتدا کری چیونٹی ساتھہ ایذا دینی
اور کاٹنی کی تو مار ڈالی والا نے اور جلانی نجاوین گہر چیونٹیون کی اور مکروہ ہی ڈالنا چیونٹیون کا پانی مین اور اگر ایک چیونٹی کاٹی تو اوسکو ماری اور نکو ڈالی
ساتھہ نہ ماری ح وعن ابی سعید الخدری وانس بن مالک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سیکون فی امتی اختلاف وفرقۃ قوم
یحسنون القیل ویسیئون الفعل یقرؤن القرآن لا یجاوز تراقیہم یمرقون من الدین مروق السہم من الرمیۃ لا یرجعون حتی یرتد
السہم علی فوقہ ہم شر الخلق والخلیقۃ طوبی لمن قتلہم وقتلوہ یدعون الی کتاب اللہ ولیسوا منہ فی شیء من قاتلہم
کان اولی باللہ منہم قالوا یا رسول اللہ ما سیماہم قال التحلیق رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابی سعید خدری اور انس بن مالک
کی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا قریب ہی کہ ہوگا میری امت مین اختلاف اور فرقت ایک گروہ اچھا کہینگے اور برا کرینگی پڑہینگی قرآن نہین پڑہیگا جنہ
گردنون اونکی سی یعنی قبول نہین ہونی کا نکل جاوینگی دین سی یعنی اطاعت امام سی مانند نکلجانی تیر کی نشکار سی نہ پھرینگی طرف دین کی یہانتک کہ پھری
اوپر سوفار اپنی کی وہ بدترین آدمیون اور جانورون کی ہین خوشحالی ہی واسطی اوس شخص کی کہ قتل کری اونکو اور قتل کرین وہ اوسکو یعنی اسلیے کی پہلی سو مرین
غازی ہین اور دوسری صورت مین شہید وہ بلاوینگی لوگونکو طرف کتاب اللہ کی یعنی ظاہر کتاب اللہ کی اور چھوڑنی کی سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور
احادیث اونکی کو کہ واضح کرنیوالی ہین کتاب اللہ کی اور نہین وہ ہم مین سی یعنی مسلمانون مین سی بیچ کسی چیز کی جو شخص کہ قتل کری اونکو ہوگا وہ بہت نزدیک
اللہ کی اون مین سے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا ہی علامت اونکی فرمایا سر منڈانا نقل کی یہہ ابو داود نی ف ہوگا میری امت مین اختلاف الخ یعنی اہل اختلاف
وفرقت ہونگی اور قول قوم یحسنون الخ بدل آوس سی اور واضح کرنیوالا ہی اوسکو یعنی اہل اختلاف اسطرح ہونگی کہ باتین اچھی کہینگی اور افعال بری کرینگی اور قول
یقرؤن القرآن استیناف یعنی جملہ علیحدہ بیان یا بدل ہی بموجب مذہب شاطبی کی یا مراد ساتھہ اوسکی نفس اختلاف ہی یعنی قریب ہے کہ پیدا ہوگا اونمین اختلاف اور
تفریق پس متفرق ہونگی دو فرقی ایک فرقہ حق پر ہوگا اور ایک باطل پر کہا طیبی نے کہ موید ہی اس تاویل کا قول صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلی فصل مین تکون امتی فرقتین
فتخرج من بینہما مارقۃ یلی قتلہم اولہم بالحق پس لفظ قوم ہی موصوف ساتھہ مابعد کی اور خبر اوسکی قول یقرؤن القرآن ہی اور وہ بیان ہی واسطی ایک فرقہ کی
دو فرقونمین سے اور ترک کیا گیا دوسرا فرقہ واسطی ظہور کی انتہی آور نہین پڑہیگا الخ یعنی نہین تجاوز کریگا اثر قراءۃ انکی کا مخارج حروف سی اور آوازون سے اونکی نہین
پہنچیگا طرف دلونکی اور اعتقاد کی پس نہین اعتقاد کرینگی اون چیزونکا کہ قرآن مین لازم ہی اعتقاد کرنا اونکا اور نہ عمل کرینگی اون چیزون پر قرآن مین عمل کرنیکی
زبان یا معنی یہہ ہین کہ اونکی قراءۃ کو نہین بلند کریگا اللہ تعالیٰ اور نہین قبول کریگا اوسکو پس گویا کہ قراءۃ اونکی نہین تجاوز کریگی اونکی حلقون سے اور پھری تیر اوپر سوفار اپنے

الخ یعنی اوپر جگہہ سوفار اپنی کی آوی اور یہہ تعلیق بالمحال ہی کہ جیسی یہہ ناتیر کا اوپر سوفار کی محال ہی ایسیہی یہہ ناوکا طرف دین کی محالی ہی مانند قول سبحانہ تعالی حتی یلج الجمل فی سم الخیاط اور یہہ تاکید ومبالغہ ہی بیچ نہ ممکن ہونی رجوع کی طرف دین کی بسبب جہالت اور ضلالت اور گمان فاسد اپنی کی کہ ہم حق اور ہدایت پر ہین اور سر منڈانا شاید یہہ اسلیی فرمایا کہ سر منڈانا اوس زمانہ مین عرب مین متعارف تہا بلکہ اکثر سر مین بال رکہا ہی کرتی تہی نہ یہہ کہ بسبب برائی سر منڈانیکے اسطرح فرمایا اسلیی کہ سر منڈانا شعار خدا اور نسک اسکی سی اور خصلت بندگان صالح اوسکی کی ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد تحلیق سی تہانا قوم کا حلقہ حلقہ ہی بطریق تکلف کے ہوگا واللہ اعلم ع خ **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل دم امرئ مسلم یشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ الا باحدی ثلث ثیب زانی بعد احصان فانہ یرجم ورجل خرج محاربا للہ ورسولہ فانہ یقتل او یصلب او ینفی من الارض او یقتل نفسا فیقتل بہا رواہ ابوداود اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین حلال خون شخص مسلمان کا کہ گواہی دیتا ہوا وسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد رسول اللہ کی ہین مگر بسبب ایک خصلت کے تین خصلتون مین سی ایک زنا کرنا بعد محصن ہونی کی پس تحقیق وہ سنگسار کیا جاوی اور دوسرا نکلنا اوس شخص کا کہ نکلی یعنی مسلمانون پر اسحال مین کہ ہو لڑنیوالا ساتہہ اللہ کی اور رسول اوسکی کی یعنی قصداً کرنیوالا باغی پس تحقیق وہ قتل کیا جاوی یا سولے دیا جاوی یا قید کیا جاوی اور تیسری قتل نفس سے کہ قتل کری کسی جان کو پس قتل کیا جاوی بدلی اوسکی نقل کی یہہ ابوداود وفی **ف** بعد محصن بجوی کہ عبارت ہی ہونی زانی کی سی حر مسلم مکلف کہ صحبت کے ہوساتہہ نکاح صحیح کی اور تحقیق وہ قتل کیا جاوے یعنی اگر مارا کسیکو بغیر لینی مال کی یا سولے دیا جاوے یعنی اگر قتل بہی کیا ہوا وسنی اور مال بہی لیا ہو پہر امام مالک کے نزدیک نذہ کو سولی دی تاکہ مرجاوی اور امام شافعی کے نزدیک سولے دیا جاوے وعبرت کی لیی او ینفی من الارض کی معنی امام شافعی کی نزدیک یہہ ہین کہ نکالا جاوی ایک شہر سی طرف دوسرے شہر کی اور کسی جگہہ پنہچوڑین کہ قرار پاوی اور آرام پاوی اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک معنی اسکی یہہ ہین کہ قید کیا جاوی اور یہہ اوس صورت مین ہے کہ ڈرایا ہوا وسنی راہ گیرونکو اور مارا نہوا اور مال نہ لیا ہوا اور یہہ حدیث نکالی گئی ہی اس آیہ سی انما جزاؤ الذین یحاربون اللہ ورسولہ اور ظاہر یہہ تہا کہ یون کہا جاتا او یقطع یدہ ورجلہ من خلاف پہلی اس قول کی او ینفوا من الارض تاکہ ہوجاتی حدیث مطابق آیہ کی پوری اور شاید کہ حذف کرنا اوسکا واقع ہوا راوی سی ازراہ نسیان کے یا اختصار کی واللہ اعلم اور لفظ او آیہ اور حدیث مین تفصیل کی لیی ہے جیسی کہ لفظ یعنی کر اشارہ کیا گیا طرف اوسکی اور بعضون نے کہا کہ او تخیر کی لیی ہی کہ امام کو اختیار ہی اون سزاونمین سے جو مناسب جانے قصاص کو دی بغیر تفصیل مذکور کی ح ح **وعن** ابن ابی لیلی قال حدثنا اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم انہم کانوا یسیرون مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنام رجل منہم فانطلق بعضہم الی حبل معہ فاخذہ ففزع فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لمسلم ان یروع مسلما رواہ ابوداود اور روایت ہی ابن ابی لیلی سی کہا حدیث کی ہمکو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نی کہ تحقیق وہ تہی رات کو چلتی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس سویا ایک شخص اونمین سے پس چلا بعض اونمین سے طرف رسی کی کہ پاس سونیوالی کی تہی پس پکڑی اوس بعض نے وہ رسی پس ڈرا وہ سونیوالا یعنی اور حضرت نے دیکہا اوسکو یا سنا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین حلال ہی کسی مسلمانکو یہہ کہ ڈراوی کسی مسلمانکو نقل کی یہہ ابوداود وعن ابی الدرداء عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اخذ ارضا بجزیتہا فقد استقال ہجرتہ ومن نزع صغار کافر من عنقہ فجعلہ فی عنقہ فقد تقلد الاسلام رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی درداء سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ لیوی زمین ساتہہ جزیہ اوسکی کے پس تحقیق کہ توڑی ہجرۃ اپنی اور جو کوئی نکالی ذلت کافر کی اوسکی گردن سے اور ڈالی اوسکو اپنی گردن مین پس تحقیق ڈالا اوسنی اسلام کو پیچہی پٹہیہ اپنی کی نقل کی یہہ ابوداود وفی **ف** جو شخص کہ لیوی زمین الخ یعنی جس شخص نے خرید کی زمین خراجی لازم ہوتا ہی اوسکو خراج کہ وہ جزیہ تہا ذمی پر اوسکی زمین مین پس گویا نکلا ہجرت سے کہ تہی طرف اسلام کی اور کافر کی ذلت اپنی گردن مین ڈالی اور جو کوئی نکالی الخ یہہ بیان سے کلام سابق کا یعنے جو کوئی جزیہ کافر کا اپنی ذمہ لی پس گویا کہ بدل کیا اوسنی اسلام کو ساتہہ کفر کی اسلیی کہ اوسنی بہرا کیا

غزۃ اسلام کو ساتھہ ذلت کفر کی اور کہا خطابی نی کہ معنی جزیہ کی یہان خراج ہین یعنی مسلمان نے جب خریدی زمین خراجی کافر سی وہ خراج نہین ساقط ہوتا ہی اوس سے اور یہی ہے ابو حنیفہ رح کا ع **وعن** جریر بن عبد اللہ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ الی خثعم فاعتصم ناس منہم بالسجود فاسرع فیہم القتل فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامرلہم بنصف العقل وقال انا بری من کل مسلم مقیم بین اظہر المشرکین قالوا یا رسول اللہ لم قال لا تتراءی نارا ہما رواہ ابو داود

اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ سی کہا ہی بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک لشکر طرف قبیلہ خثعم کی پس پناہ ڈہونڈی کتنی ایک لوگون نی اونمین سے ساتھہ نماز پڑہنی کے یعنی تہی وہ مسلمان جب لشکر کو دیکہا جلد سی سجدی مین گری بقصد اظہار علامت اسلام کی پس جلدی کیا گیا اونمین قتل یعنی مار ڈالا اونکو لشکر نی اور اعتبار نکیا اونکی سجدی کا پس پہنچی یہہ خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس حکم کیا واسطی اونکی ساتھہ آدہی دیت کی اور فرمایا مین بیزار ہون اوس مسلمان سی کہ رہتا اختیار کری درمیان مشرکون کے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کسواسطی آپ بیزار ہین فرمایا چاہیی کہ نہ دیکہین آپسمین آگ دونونکی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** حضرت نی پوری دیت کا اونکی لیی حکم کیا اور آدہی دیت کا کیا بعد علم کی ساتھہ اسلام اونکی کی اسلیی کہ اونہون نی مدد کی اوپر قتل نفس اپنی کی ساتھہ رہنی کی کفار مین جیسی کی اشارہ کیا واسطے اس قول کی کہ مین بیزار ہون الخ اور نہ دیکہین آپسمین آگ دونون کی یعنی مسلمان اور کافر ایک دوسری اتنی دور رہی کہ اگر آگ جلائی جاوی تو آگ کافر نکی مسلمانونکو نظر نہ آوی اور آگ مسلمانونکی کافرونکو نظر نہ آوی اور اسمین علت ہی حضرت کے بیزار ہونیکی اون مسلمانونسے کہ مقیم ہون درمیان کافرونکی ح **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقتل قتیل الا ولی الامر قیدا لقتل لا یقتل مؤمن رواہ ابو داود

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ایمان منع کرتا ہی قتل کرنی ناگہان کو نہ قتل کری مومن ہی ناگہان مومن نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی ایمان منع کرتا ہی صاحب اپنی کو قتل کرنی کسی کے سنی ناگہان جاہل یہکہ مومن کو نہ چاہیی کہ قتل کری کسیکو بی تحقیق حال اوسکی کی کہ مومن ہی یا کافر اور کافر سے بہی عہد و امان مین سے ہی حکم کہتا ہی لیکن اگر مفسد غدار ہو کہ درپی ایذا مسلمانونکی اور فتنہ انگیزی کی تو یہہ امر آخر ہی جیسی کہ کعب بن اشرف یہودی کو ناگہان مارا اور علاوہ اسکی فعل آنحضرت کا بوجی تہا اسپر قیاس کرنا چاہیی اور ظاہر تر یہہ ہے کہ اوسکا اور مانند اوسکی کا قتل کرنا بہی نہی ہے تا قتل ناگہان سے ع **وعن** جریر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا بق العبد الی الشرک فقد حل دمہ رواہ ابو داود

اور روایت ہی جریر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ بہاگے غلام طرف شرک کی پس حلال ہوا خون اوسکا نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** طرف شرک کے یعنی دار الحرب کے اور حلال ہوا خون اوسکا یعنی اوسکی قتل پر کچہہ نہین آنیکا بسبب مخالفت مشرکونکی اور نزدیک کرنی دار الاسلام کی اور اگر مرتد ہو جاوی اوجہاوے اوسکی بطریق اولی حلال ہوگا خون اوسکا ع **وعن** علی ان یہودیۃ کانت تشتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتقع فیہ فخنقہا رجل حتی ماتت فابطل النبی صلی اللہ علیہ وسلم دمہا رواہ ابو داود

اور روایت ہی علی سے کہ ایک عورت یہودیہ برا کہتی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور عیب و طعن کرتی تہی حضرت مین پس گلا گہونٹا اوسکا ایک شخص نے یہانتک کہ مر گئی پس معاف فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی خون اوسکا نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** اسمین دلیل ہی اسپر کہ ذمی جب برا کہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تو توڑ دیتا ہی عہد و ذمہ کو پس وہ حربی ہی مباح الدم جیسا کہ مذہب شافعی ہی اور نزدیک حنفیہ کے نہین توڑتا ہی بسبب اسکے عہد اوسکا چنانچہ یہہ مسئلہ فقہ کی کتابونمین بیچ آخر کتاب الجزیہ کے مذکور ہی ع **وعن** جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حد الساحر ضربۃ بالسیف رواہ الترمذی

اور روایت ہی جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حد جادو کی قتل کرنا ساتھہ تلوار کی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** جمع علما کا اسپر کہ کرنا جادو کا حرام ہی اور بہت اختلاف کیا ہی علمارنی بیچ مسئلہ جادو کی کہا امام شافعی نی کہ قتل کیا جاوے ساحر اگر جادو موجب کفر ہوا اور وہ توبہ نکری اور امام مالک اور اور بعضی علمانی کہا کہ ساحر کافر ہی اور سحر کفر ہی اور سیکہنا اور سکہانا اوسکا بہی کفر ہی اور ساحر قتل کیا جاوی اور طلب توبہ کی نہ کیجاوی اوسسے برابر ہی کہ سحر کیا مسلمان نے یا ذمی نے اور کہا حنفیہ نے کہ اگر اعتقاد کیا کہ شیطان کرتا ہی اوسکی لیی جو چاہتا ہی پس وہ کافر ہی اور اگر اعتقاد کیا کہ سحر مجرد خیال ہی نہین کافر ہوتا بلکہ فاسق ہی اور سیکہنا اوسکا حرام اور طحطاوی حاشیہ درمختار کیمین لکہا ہی کہ سحر تین قسم پر ہی فرض ہی اور حرام اور جائز پس جسسیکہی سحر و سلطے اور دساحر اہل حرب کے

تو وہ فرض ہی اور جب سیکھی اوسکو اگر تفریق ڈالی میان بیوی مین تو وہ حرام ہی اور اگر سیکھی تاکہ محبت ہو میان بیوی مین تو جائز ہی کذا بخط بعض الفضلاء انتہی اور احتلام اور سیکھنا اور سیکھانا کہانہ اور نجوم اور رمل اور علم شعبدہ کا بھی اور عوض لینا اوپر حرام ہی ۶ **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن** اسامۃ بن شریک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما رجل خرج یفرق بین امتی فاضربوا عنقہ رواہ النسائی ۹ روایت ہی اسامہ بن شریک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خروج کریگا امام پر اسحال مین کہ تفریق ڈالی درمیان امت میری کی پس مارو گردن اوسکی نقل کی اسکو نسائی نی **ف** جو امام پر خروج کریگا اول اوسکو منع کرنا چاہیی اور اگر شبہ کرتا ہووے کریگا اور پھر اگر پھیکار گزرے پڑی مارڈالی جیسی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ساتھہ خوارج کی کیا ح **وعن** شریک بن شہاب قال کنت امشی انا الفی رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسالہ عن الخوارج فلقیت ابا برزۃ فی یوم عید فی بقر من اصحابہ فقلت لہ ھل سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذکر الخوارج قال نعم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باذنی ورایتہ بعینی ای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمال فقسمہ فاعطی من عن یمینہ ومن عن شمالہ ولم یعط من وراءہ شیئا فقام رجل من وراءہ فقال یا محمد ما عدلت فی القسمۃ رجل اسود مطموم الشعر علیہ ثوبان ابیضان تغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غضبا شدیدا وقال واللہ لا تجدون بعدی رجلا ھو اعدل منی ثم قال یخرج فی اخر الزمان قوم کان ھذا منھم یقرءون القرآن لا یجاوز تراقیھم یمرقون من الاسلام کما یمرق السھم من الرمیۃ سیماھم التحلیق لا یزالون یخرجون حتی یخرج اخرھم مع المسیح الدجال فاذا لقیتموھم فھم شر الخلق والخلیقۃ رواہ النسائی ۹ اور روایت ہی شریک بن شہاب سے کہ کہا تھا مین آرزو رکھتا تھا کہ ملاقات کرون مین کسی شخص سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیون مین سی کہ پوچھون مین اوس سے حال خارجیون کا یعنی اب جو خارجی پیدا ہوئی ہین آیا خبر دی تھی حضرت نی اوکی احوال ہی پس ملا مین ابو برزہ سی بیچ دن عید کی بیچ جماعت کی یارون اوکی سی پس کہا مین اوسکو اوکی کیا سنا تو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ذکر کرتی خارجیون کا کہا کہ ہان سنا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اپنی کانون سی اور دیکھا مین حضرت کو ساتھہ آنکھون اپنی کے کہ لائی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مال پس بانٹا اوسکو اور دیا داہنون شخصون کو تہی دائین طرف حضرت کے اور جو بائین طرف اور نہ دیا اونکو کہ جو پیچھے تھے حضرت کے پھر پس کھڑا ہوا ایک شخص پیچھے سے حضرت کے سی اور کہا اے محمد نہ انصاف کیا تو نی بانٹنی مین وہ شخص تہا کالا منڈی ہوئی بالونکا اوسپر تہی دو کپڑی سپید پس غصہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غصہ سخت اور فرمایا قسم ہی خدا کی نہ پاروگی بعد میری کسی شخص کو کہ وہ بہت انصاف کرنیوالا ہو جیسی پھر فرمایا بانکلینگے آخر زمانہ مین ایک قوم گویا کہ یہ شخص اونہین مین سی یعنی اونکی جماعت سی اور اونکی طریقہ پر پڑہینگی قرآن نہین پہنچیگا چیگرون اونکی سی نکل جاوینگی اسلام سی یعنی کامل اسلام سی بسبب نکل جانیکی اطاعت امام سی جیسی نکل جاتا ہی تیر شکار سی علامت اونکی سر منڈانا ہوگا ہمیشہ رہینگی خروج کرتی یہانتک کہ نکلیگا آخر اونکا مسیح دجال کی ساتھہ پس جسوقت کہ ملو تم اونسی قتل کرو انکو وہ بدترین ہین آدمیون اور جانورونکی نقل کی نسائی نی **وعن** ابی غالب ای ابو امامۃ رؤسا منصوبۃ علی درج دمشق فقال ابو امامۃ کلاب النار شر قتلی تحت ادیم السماء خیر قتلی من قتلوہ ثم قرأ یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ الایۃ قال لا ادری امامۃ انت سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لو لم اسمعہ الا مرۃ او مرتین او ثلاثا حتی عد سبعا ما حدثتکموہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث حسن اور روایت ہی ابی غالب سے کہ دیکھی ابو امامہ نے سر یعنی خارجیون کی نصب کیے گئی یعنی پڑی ہوئی یا سولی دی گئی اوپر راہ دمشق کے پس کہا ابو امامہ نی یہہ کتی ہین دوزخ کی بدترین مقتولون کی نیچی رومی آسمان کی بہترین مقتولونکا وہ ہی کہ جسکو انہون نی قتل کیا پڑہی یہہ آیۃ اوسدن کہ سفید ہونگے کتنی موہنہ اور سیاہ

ہونگی کتنی مونہہ آخر آیتہ تک کہا ابو غالب نے ابو امامہ کو کہ تو نے سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی یہہ کلام کہا ابو امامہ نے اگر نہ سنا ہوتا میں اوسکو مگر ایکبار یا دو بار یا تین بار یہانتک کہ گنا سات بار نہ حدیث کرتا میں تمہاری روبرو یہہ حدیث نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن ہے ف آخر آیتہ تک کہ یہہ ہی فاما الذین اسودت وجوہہم اکفرتم بعد ایمانکم فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون اور لکھا ہی علمائی کہ وہ مرتد تہی اور بعضون نے کہا اہل بدعت تھے اور ابو امامہ سے کہ خارجی تہی اور ایکبار یا دو بار الخ یعنی اگر نہ سنتا میں اوسکو مکرر بجہ کثرۃ نہ حدیث کرتا ح **کتاب الحدود** کتاب ہے بیچ بیان حدون کی ف حد اصل میں بمعنے منع کی ہی اور بمعنی حائل کی درمیان دو چیزونکی یہہ بھی آئی ہی حدود شرعی کو حدود اسلیے کہتی ہین کہ منع کرتی ہین آدمی کو واقع ہونیسی گناہونمین اور حدود اللہ بمعنی محارم کی بھی آئی ہین جیسی کہ اللہ تعالی کی قول مین تلک حدود اللہ فلا تقربوہا اور بمعنی مقدرات شرعی کی بھی آئی ہین جیسی تین طلاقون کا مقرر ہونا اور مانند اوسکی جیسی کہ فرمایا ملک حدود اللہ فلا تعتدوہا اور محارم اور مقدارات مین بھی منع ہی نزدیک ہونی اونکی سی اور تجاوز کرنی اونکی سی اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ حد شریعت مین عقوبت ہے کہ تقدیر کی گئی واسطے حق خدا کی تا انکہ قصاص کو حد نہین کہتی ہین اسلیے کہ حق بندہ کا ہی اور تعزیر کو بھی بسبب عدم تقدیر و تعین کی حد نہین کہتے ح **الفصل الاول** فصل پہلے **عن** ابی ہریرۃ وزید بن خالد ان رجلین اختصما الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال احدہما اقض بیننا بکتاب اللہ وقال الاخر وہو افقہہما اجل یا رسول اللہ فاقض بیننا بکتاب اللہ واذن لی ان اتکلم قال تکلم قال ان ابنی کان عسیفا علی ہذا فزنی بامراتہ فاخبروانی ان علی ابنی الرجم فافتدیت منہ بمائۃ شاۃ وبجاریۃ لی ثم انی سالت اہل العلم فاخبروانی ان علی ابنی جلد مائۃ وتغریب عام وانما الرجم علی امراتہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما والذی نفسی بیدہ لاقضین بینکما بکتاب اللہ امّا غنمک وجاریتک فردٌّ علیک واما ابنک فعلیہ جلد مائۃ وتغریب عام واما انت یا انیس فاغد علی امراۃ ہذا فان اعترفت فارجمہا فاعترفت فرجمہا متفق علیہ

روایت ہی ابی ہریرہ اور زید بن خالد سی یہہ کہ تحقیق دو شخص جھگڑتی آئی پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ایک نے اون دونونمین سی کہ حکم کرو درمیان ہماری ساتھہ کتاب اللہ کی اور کہا دوسری نی کہ ہان یا رسول اللہ پس حکم کرو درمیان ہماری ساتھہ کتاب اللہ کی اور پروانگی دیجی مجکو کہ کلام کرونمین کو صورت قضیہ کی کیا ہی فرمایا کہ کلام کر کہا اوس شخص نے کہ تحقیق تہا بیٹا میرا مزدور اس شخص کے ہان پس زنا کیا اوسکی عورت سے پس خبر دی مجکو لوگون نی یہہ کہ اوپر بیٹی میرے سنگسار ہی پس بدلہ دیا میں اوسکی طرف سی سو بکریان اور ایک لونڈی اپنی یعنی اوسکی سنگسار ہونیکی بدلے یہہ دین پھر تحقیق میں نے پوچھا عالمونسی پس خبر دی اونہون نی مجکو یہہ کہ اوپر بیٹی میری کی سو دری ہین اور برس روز کا نکالدینا یعنی بسبب محصن ہونی اوسکی کی اور سوا اسکی نہین کہ سنگسار اسکی عورۃ پر ہی یعنی اسلیے کہ وہ محصنہ نہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبردار ہو قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی یعنی قبضہ قدرت اوسکی مین البتہ حکم کرونگا میں درمیان تمہاری ساتھہ کتاب اللہ کی ای پر بکریان تیری اور لونڈی تیری پس پہر آونگی تیری پاس اور بیٹی تیری پر سو دری ہین اور برس دن کا نکالدینا یعنی بر تقدیر ثابت ہونی زنا کی اوسکی اقرار سی یا چار گواہ سی پس خطاب کیا حضرت نی انیس کو کہ ای انیس جا اوسکی عورت پاس اگر اقرار کریگی زنا کا پس سنگسار کر اوسکو پس اقرار کیا اوس عورت نی پس سنگسار کیا انیس نی اوس عورت کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ساتھہ کتاب اللہ کی مراد کتاب خدا سی حکم خدا ہی اسلیے کہ قرآن مین رجم نہین ہے اور احتمال ہی کہ مراد ساتھہ اوسکی قرآن ہو اور ہو یہہ پہلی منسوخ ہونی آیۃ رجم کی لفظا اور برس دن نکالدینا الخ یہہ نزدیک امام شافعی کی حدمین داخل ہے اور ہماری علما عمل کرتی ہین اس امر کو مصلحت پر اور کہتی ہین کہ نہین ہی برس دن نکالدینا بطریق حد کی بلکہ بطریق مصلحت کے کہ اگر مناسب جانی امام سیاست کی پس تو کری اور بعضون نے کہا کہ یہہ حکم ابتدا اسلام مین تہا پہر منسوخ ہوا ساتھہ قول اللہ تعالی کی الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منہما مائۃ جلدۃ اور اقرار کیا الخ ظاہر الحدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ ایک اقرار کفایت کرتا ہی حد زنا مین جیسا کہ مذہب شافعی ہی اور حنفیہ کہتی ہین کہ چاہیی یہہ کہ اقرار کری چار بار چار مجلسون مین

پس وہ احادیث مین مراد اقرار سی وہ اقرار لیتی ہین کہ مقرر و معتبر ہی باسباب مین اور احادیث سی صراحۃ بھی ثابت ہوا ہی کہ ضرور ہی ہونا چاہا اقرار کا خ ع

وعن زید بن خالد قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یامر فیمن زنی ولم یحصن بجلد مائۃ وتغریب عام رواہ البخاری

اور روایت ہی زید بن خالد سی کہ کہا سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ حکم فرماتی تہی بیچ حق اوس شخص کی کہ زنا کیا ہوا ور نہ ہو محصن سو دری مارنی کا اور برس بھر نکالنی کا نقل کی یہہ بخاری نی **ف** محصن وہ ہی کہ ہو عاقل اور بالغ مسلمان کہ وطی کی ہو ساتھہ نکاح صحیح کی اور دری سر اور مونہہ اور ستر پر نہ ماری ع

وعن عمر قال ان اللہ بعث محمدا بالحق وانزل علیہ الکتاب فکان مما انزل اللہ تعالی ایۃ الرجم رجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجمنا بعدہ والرجم فی کتاب اللہ حق علی من زنی اذا احصن من الرجال والنساء اذا قامت البینۃ او کان الحبل او الاعتراف متفق علیہ

اور روایت ہی عمر سی کہ کہا تحقیق اللہ تعالی نی بہیجا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھہ حق کے اور نازل کی اوپر کتاب پس تہی اوسچیز سی کہ نازل کی اللہ نی ایۃ رجم کی رجم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور رجم کیا ہمنی بعد حضرت کی اور رجم بیچ کتاب اللہ کی ثابت ہی اوس شخص پر کہ زنا کری جسوقت کہ ہو محصن مردون سی یا عورتون سی جسوقت کہ ثابت ہو شاہدون سی یا ہوی حمل یا ہوا اقرار نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** رجم کی معنی ہین سنگسار کرنا اور ایۃ رجم کی اول قرآن مین تہی بعد ازان تلاوۃ اوسکی منسوخ ہوئی اور حکم باقی رہا وہ ایۃ یہہ ہی الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموہا البتہ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم اور معنی محصن کے اوپر کی حدیث کی فائدی مین معلوم ہو چکی اور یا ہو حمل یعنی بیمار خاوندوالی عورت کو اور اقرار اور گواہونکا حکم ثابت ہی اور حکم حمل کا منسوخ ہی ع

وعن عبادۃ بن الصامت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خذوا عنی خذوا عنی قد جعل اللہ لہن سبیلا البکر بالبکر جلد مائۃ وتغریب عام والثیب بالثیب جلد مائۃ والرجم رواہ مسلم

اور روایت ہی عبادۃ بن صامت سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا لو مجھسی لو مجھسی یعنی یہہ حکم بیچ مقدمہ زنا زانیہ کی کہ تحقیق مقرر کی اللہ نی واسطی عورتون کی راہ غیر محصن مرد کہ زنا کری ساتھہ عورت غیر محصنہ کی سو دری مارنی چاہین اور نکالدینا وطن سی برس روز تلک اور محصن مرد کہ زنا کری محصن عورۃ سی سو کو دری مارنی چاہین اور سنگسار کرنا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مقرر کی اللہ نی راہ بیچ حق محصن اور غیر محصن کے اور یہہ اس آیۃ کا ہی واللاتی یاتین الفاحشۃ او یجعل اللہ لہن سبیلا کہا تو رپشتی نی کہ یہہ فرمایا حضرت نی اوسوقت کہ مشروع ہوئی حد زانی اور زانیہ کی یہی اور راہ سی مراد یہان حد ہی اسلیی کہ حد اوسوقت ہمنی مشروع اور تہا حکم اوسمین جو کچھہ کہ ذکر کیا گیا کتاب اللہ مین واللاتی یاتین الفاحشۃ من نسائکم فاستشہدوا علیہن اربعۃ منکم فان شہدوا فامسکوہن فی البیوت حتی یتوفہن الموت او یجعل اللہ لہن سبیلا حاصل یہہ کہ اللہ جل شانہ نی اس آیۃ مین فرمایا تہا کہ زنا والی عورتون کو بعد گذرنی گواہونکی گہر دبنمین قید رکہو یہانتک کہ مرین یا اللہ اونکی لیی کچھہ راہ یعنی حد مقرر فرماوے پس حضرت نی احادیث مین فرمایا کہ اللہ تعالی نی یہہ راہ یعنی حد اونکی لیی مقرر فرمائی ہی جو کہ بیان کی اور احادیث سی معلوم ہوا کہ محصن کو سو دری ہی ماری اور سنگسار بھی کری اسپر عمل کیا ہی علماء ظواہر نی اور بعضی صحابہ اور تابعین نی اور جمہور اسپر ہین کہ دری مارنی منسوخ ہین اوس سی کہ اوسپر سنگسار بھی اسیی کہ حضرت نی ماعز کو سنگسار کیا اور دری مارنی کا حکم نکیا اور اسیطرح بیچ حدیث عورۃ غامدیہ کی کہ آگی آویگی اور بیچ حدیث انیس کی کہ گذری ع

وعن عبد اللہ بن عمر ان الیہود جاؤا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکروا لہ ان رجلا منہم وامرأۃ زنیا فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تجدون فی التوراۃ فی شان الرجم قالوا نفضحہم ویجلدون قال عبد اللہ بن سلام کذبتم ان فیہا الرجم فاتوا بالتوراۃ فنشروہا فوضع احدہم یدہ علی ایۃ الرجم فقرأ ما قبلہا وما بعدہا فقال عبد اللہ بن سلام ارفع یدک فرفع یدہ فاذا فیہا ایۃ الرجم فقالوا صدق یا محمد فیہا ایۃ الرجم فامر بہما النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرجما وفی روایۃ قال ارفع یدک فرفع یدہ فاذا ایۃ الرجم تلوح فقال یا محمد ان فیہا ایۃ الرجم ولکنا ننکہا تمر بیننا فامر بہما فرجما متفق علیہ

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی یہہ کہ یہودی یعنی ایک جماعت اونمین سی آئی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ذکر کیا اونہون نی روبرو حضرت کے

بہہ کہ ایک مرد نی اوینمن سی اور ایک عورۃ نی زنا کیا یعنی اور تہی وہ دونون محصن پس فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا پاتی ہو تم توریۃ مین بیچ متعدد رجم کی کہا یہودیون نی فضیحت کرتی ہین ہم زناکر فیوالونکو اور دری ماری جاتی ہین وہ کہا عبد اللہ بن سلام نی جھوٹ بولتی ہو تم تحقیق توریۃ مین بہی رجم ہی پس لاؤ توریۃ پس کہولا اوسکو اور رکہدیا ایک نی اونمن سی ہاتہہ اپنا رجم کی آیۃ پر یعنی چہپایا ہاتہہ کی بیچی اور پڑہ گیا اوسکی پہلی سی اور اوسکی بیچی سے پس کہا عبد اللہ بن سلام نی اوٹہا ہاتہہ اپنا پہر اوٹہایا ہاتہہ پس ناگہان اوسمین تہی آیۃ رجم کی پس کہا یہودیون نی کہ سچ کہا عبد اللہ نی اے محمد اسمین ہی آیۃ رجم کی پہر حکم فرمایا اون دونون کی سنگسار کرنیکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پس سنگسار کیی گئی دونون اور ایک روایت مین ہی کہ کہا عبد اللہ نی اوٹہالی ہاتہہ اپنا پس اوٹہالیا ہاتہہ اپنا پس ناگہان آیہ رجم کے ظاہر تہی پہر کہا ہاتہہ رکہنی والی نی اے محمد تحقیق توریۃ مین ہی آیۃ رجم کی ولیکن ہم چہپاتی ہین اوسکو آپسمین پس حکم فرمایا حضرت نی اون دونونکی سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیی گئی نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** فضیحت کرتی ہین ہم الخ یعنی نہین پاتی ہین ہم توریۃ مین حکم رجم کا بلکہ پاتی ہین ہم یہہ کہ فضیحت کرین اونکو یعنی تعزیر دین اونکو اور دری ماری جاوین اور عبد اللہ بن سلام علماء یہود مسلمان ہوگئے تہی مسلمان ہوگئی تہی اور ایک روایت مین ہی کہ ہاتہہ رکہنی والا آیۃ رجم پر عبد اللہ بن صوریا یہودی تہا اور اگر کوئی کہی رجم مین محصن ہونا شرط ہی اور محصن ہونی مین اسلام شرط ہی پس آنحضرت نی یہود کو کہ مسلمان نہی کیون حکم رجم کا کیا جواب اسکا ہے کہ یہہ حکم یہود کا ساتہہ حکم توریۃ کی تہا اور محصن ہونا اونکی دین مین شرط تہا اور آنحضرت عمل کرتی تہی توریۃ پر پہلی اور ترنی حکم قرآن کی اور جب نازل ہوا حکم قرآن کا منسوخ ہوا حکم توریۃ کا اور امام شافعی نی اور ایک روایت مین ابو یوسف نی یہی اسپر عمل کیا ہی بیچ نہ شرط ہونی اسلام کی محصن ہونی مین اور اگر کہا جاوی کہ حضرت نی کیونکر سنگسار کیا اونکو کہنی یہود کے دسی سیلی کہ نہین اعتبار اونکی گواہی کا کہتی ہین ہم کہ ظاہر یہہ ہے کہ اون دونون نی اقرار کیا ہو کا زنا کا یا گواہی دی ہو گی اوسکے چار مسلمانون نی ع ح **وعن** ابی ہریرۃ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل وھو فی المسجد فناداہ یا رسول اللہ انی زنیت فاعرض عنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فتنحی لشق وجہہ الذی اعرض قبلہ فقال انی زنیت فاعرض عنہ فلما شہد اربع شہادات دعاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ایک جنون قال لا فقال احصنت قال نعم یا رسول اللہ قال اذہبوا بہ فارجموہ قال ابن شہاب فاخبرنی من سمع جابر بن عبد اللہ یقول فرجمناہ بالمدینۃ فلما اذلقتہ الحجارۃ ہرب حتی ادرکناہ بالحرۃ فرجمناہ حتی مات متفق علیہ وفی روایۃ للبخاری عن جابر بعد قولہ قال نعم فامر بہ فرجم بالمصلی فلما اذلقتہ الحجارۃ فر فادرک فرجم حتی مات فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم خیرا وصلی علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک شخص اسحال مین کہ وہ تہی مسجد مین پس پکارا حضرت کو یا رسول اللہ تحقیق مینی زنا کیا پس موڑ بہیر لیا اوس سی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پس آیا وہ طرف اوس جانب موڑنہ بہیرا حضرت کی کہ موڑنہ بہیرا اوس جانب یعنی جدہر حضرت نی موڑنہ بہیرا تہا اور ہر جا کہ بہیرا سامنی چہری مبارک حضرت کی اور کہا کہ تحقیق مینی زنا کیا پہر موڑنہ بہیر لیا حضرت نی اوس سی پس جب اقرار کیا اوسنی چار بار بلایا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور فرمایا کہ کیا تجکو سودا ہی کہا کہ نہین پس فرمایا کہ کیا محصن ہے تو کہا ہان یا رسول اللہ فرمایا لیجاؤ اوسکو اور سنگسار کرو اوسکو کہا ابن شہاب نے پس خبر دی مجکو اوس شخص نے کہ سنا تہا جابر بن عبد اللہ سی کہتی تہی پس سنگسار کیا ہمنی اوسکو مدینہ مین پس جبکہ پہنچی اوسکو پتہر پہاگا یہانتک کہ پایا ہمنی اوسکو سنگستانمین پس سنگسار کیا ہمنی اوسکو یہانتک کہ مر گیا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت بخاری کی جابر سی بعد قول اوسکی کی کہا کہ ہان یون آیا ہی پس حکم کیا حضرت نی اوسکی سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا گیا عیدگاہ مین پس جب پتہر پہاگا اوسکو پہر پایا گیا اور سنگسار کیا گیا یہانتک کہ مر گیا پس فرمایا واسطے اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہلائی یعنی ثنا کی اوسپر بعد مرنی اوسکی کی اور نماز پڑہی اوسپر اور یاد عا کی اوسکی لیی **ف** اقرار کیا چار بار یعنی چار مجلسون مین بشرط غائب ہونی اوسکی کی ہر بار مین اور دلیل پکڑی ہی ابو حنیفہ رح نے ساتہہ نی اوسکی کی چارون طرف سی اوسپر کہ شرط ہی یہہ کہ اقرار کری چار بار چار مجلسون مین اور کہا تجکو سودا ہے کہ افشائی گناہ کری اور اپنی قباحت

باعث ہوا ہی توبہ کرنی چاہیی اور کہا نووی نی کہ یہہ حضرت نے فرمایا واسطی تحقیق کرنی حال اوسکی کی اسلیی کہ غالب یہہ ہے کہ انسان نہین اصرار کرتا اور پر اقرار اوسکی باعث ہو اوسکی ہلاکت کی معہذا اوسکی لیی اوہی سی طرف ساقط کرنی گناہ کی ساتہہ توبہ کی اور یہہ مبالغہ ہی بیچ تحقیق حال مسلمانون کی اور بچانی جان اوسکی کی اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکی کہ اقرار مجنون کا باطل ہی اور حد نہین جاری ہوتین پر اور کہا محصن سے توانے کہا نووی نی کہ اسمین اشارہ ہی اسپر کہ امام پر ہی یہہ کہ پوچہے پہلوی شروط رجم کی یعنی محصن ہونا وغیرہ برابر ہی کہ ثابت ہو ساتہہ اقرار کی یا گواہونکی اور اسمین کنایہ ہے ساتہہ عفو کرنیکی حذر ناسی جبکہ رجوع کری اقرار سی اور بہاگا کہا ابن ہمام نی کہ مار جاوی مرد کو تمام حدود مین اور تعزیر مین کہڑا کرکر پہ نشانا کر اور مار جاوے عورت کو بٹہا کر اور اگر عورت کی لیی گڑہا کہود جاوی سنگسار کرنی مین تو جائز ہی کہ ستر اوسمین زیادہ ہی اوسکی لیی جیسی کہ حضرت صلعم نی ہی غامدیہ کی لیی کہندوا دیا تہا اوپر یا ہمنی اوسکو سنگستان مین الخ پس جبکہ بہاگی کوئی سنگسار کرتی ہین پس اگر ہوا اقرار کرنیوالا زنا کا تو نہ پیچہا کیا جاوی اوسکا اور چہوڑ دیا جاوی اور اگر گواہی دی گئی تہی اوسپر زنا کی تو پیچہا کیا جاوی اور سنگسار کیا جاوی یہانتک کہ مر جاوی اسلیی کہ بہاگنا اوسکا ظاہر ا رجوع ہی اور رجوع کرنا اوسکا عمل کرنا ہی اوسکی اقرار مین نہ بیچ رجوع کواہون کی اور کہا نووی نی کہ لکہا ہی علمانی کہ مراد ساتہہ مصلی کی جگہہ نماز جنازہ کی ہی اور مؤید ہی اوسکی ایک روایت سے اور کہا بخاری وغیرہ نی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ جگہہ نماز جنازون اور عیدونکی جب نہ مقرر کیجاوے مسجدونمین ثابت ہوتا ہے اوسکی لیی حکم مسجد کا سلیکی اگر اونکی لیی حکم مسجد کا کیا جاتا تو منسوخ کیا جاتا اوسمین واسطے آلودہ ہونے اوسکی کے خونمین اور کہا ابن ہمام نی کہ نہ قایم کیجاوے وہان اور تعزیر مسجدمین اسپر اجماع ہی فقہا کا بسبب الحدیث کی انہ علیہ السلام قال جنبوا مساجدکم صبیانکم و مجانینکم ورفع اصواتکم وشراءکم وبیعکم واقامۃ حدودکم وجمرواتی جمعکم وضعوا علی ابوابہا المطاہر ح **وعن** ابن عباس قال لما اتی ماعز بن مالک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ لعلک قبلت او غمزت او نظرت قال لا یا رسول اللہ قال انکہا لا یکنی قال فعند ذلک امر برجمہ رواہ البخاری

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا جبکہ آیا ماعز بن مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی مسجد مین اور کہا کہ زنا کیا ہی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی اوسکی شاید کہ تو نی بوسہ لیا ہوگا یا ہاتہہ لگایا ہوگا یا دیکہا ہوگا یعنی مقدمات زنا مین سی کچہہ کیا ہوا اور اوسکو زنا کہتا ہو کہا کہ نہین یا رسول اللہ فرمایا کیا جماع کیا تو نی اوس سی کنایہ نہین کی یعنی راوی نی کہا کہ صریحا پوچہا حضرت نی کہ جماع کیا تو نی کنایہ نہین کیا کہا ماعز نی کہ ہان جماع کیا مین نی پس اوسوقت حضرت نی حکم فرمایا اوسکی سنگسار کرنیکا **وعن** بریدۃ قال جاء ماعز بن مالک الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ طہرنی فقال ویحک ارجع فاستغفر اللہ وتب الیہ قال فرجع غیر بعید ثم جاء فقال یا رسول اللہ طہرنی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل ذلک حتی اذا کانت الرابعۃ قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیم اطہرک قال من الزنا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایہ مجنون فاخبر انہ لیس بمجنون فقال اشرب خمرا فقام رجل فاستنکہہ فلم یجد منہ ریح خمر فقال اذنیت فقال نعم فامر بہ فرجم فلبثوا یومین او ثلثۃ ثم جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال استغفروا لماعز بن مالک لقد تاب توبۃ لو قسمت بین امۃ لوسعتہم ثم جاءتہ امرأۃ من غامد من الازد فقالت یا رسول اللہ طہرنی فقال ویحک ارجعی فاستغفر اللہ وتوبی الیہ فقالت ترید ان تردنی کما رددت ماعز بن مالک انہا حبلی من الزنی فقال انت قالت نعم قال لہا حتی تضعی ما فی بطنک قال فکفلہا رجل من الانصار حتی وضعت فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال قد وضعت الغامدیۃ فقال اذا لا نرجمہا وندع ولدہا صغیرا لیس لہ من یرضعہ فقام رجل من الانصار فقال الی رضاعہ یا نبی اللہ قال فرجمہا وفی روایۃ انہ قال لہا اذہبی حتی تلدی فلما ولدت قال اذہبی فارضعیہ حتی تفطمیہ فلما فطمتہ اتتہ بالصبی فی یدہ کسرۃ خبز فقالت ہذا یا نبی اللہ قد فطمتہ وقد اکل الطعام فدفع الصبی الی رجل من المسلمین ثم امر بہا فحفر لہا الی صدرہا وامر الناس فرجموہا فیقبل خالد بن الولید بحجر فرمی راسہا فتنضح الدم علی وجہ خالد فسبہا فقال النبی

صلی اللہ علیہ وسلم مہلا یا خالد فوالذی نفسی بیدہ لقد تابت توبۃ لو تابہا صاحب مکس لغفر لہ ثم امر بہا فصلی علیہا ودفنت رواہ مسلم

اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا آیا ماعز بن مالک پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ پاک کرو مجکو یعنی ہو سبب پاک کرنی میری کی گناہ سی بسبب جاری کرنی حد کی مجپر پس فرمایا وای تجکو پھر جا یعنی اسمقام سی یا اسکلام سی اور استغفار کر اللہ سی یعنی ساتھہ زبان کی اور رجوع کر طرف اوسکی یعنی ساتھہ دل کی کہا راوی نی کہ پھرا اور گیا وہ تھوڑیسی دور اور کہا یا رسول اللہ پاک کرو مجکو پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مانند اوسکی یعنی وائی تجکو آخر تک یہانتک کہ جب ہوئی چوتھی بار یعنی اور پھرا اور گیا وہ تھوڑیسی دور اور کہا یا رسول اللہ پاک کرو مجکو پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مانند اوسکی یعنی وائی تجکو آخر تک یہانتک کہ جب ہوئی چوتھی بار یعنی اور کہا اوسنی پاک کرو مجکو فرمایا واسطی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پیچ کس چیز کی اور کس سبب سی پاک کرو نمین تجکو کہا کہ زنا سی یعنی زنا کی گناہ سی بسبب قایم کرنی حد کی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی صحابہ سی کہ کیا اسکو جنون ہی پس خبر دی گئی حضرت یعنی صحابہ نے خبر دی حضرت کو کہ نہین اوسکو جنون پھر فرمایا حضرت نی کہ کیا نی اسنی شراب پس کھڑا ہوا ایک شخص اور سونگھی اوسنی بو اوسکی مونہہ کے یعنی تاکہ معلوم ہو کہ اوسنی شراب پی ہی یا نہین پس نہ پائی اوس سی بو شراب کے پھر فرمایا حضرت نے کہ کیا زنا کیا ہی تو نی کہا کہ ہان پس حکم کیا حضرت نی اوسکی سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا گیا پس درنگ کے لوگون نی دو روز یا تین روز یعنی دو تین روز گذر گئی اوسکی سنگسار کرنی پر اور کچھہ مذکور نہوا اوسکا پھر آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ استغفار کرو تم واسطی ماعز بن مالک کے یعنی طلب کرو اوسکی لیی زیادتی مغفرت اور ترقی درجات کے تحقیق توبہ کی ماعز نی ایسی توبہ کہ اگر تقسیم کیجاوی یعنی ثواب اوسکا درمیان امت کے البتہ کفایت کری اونکو پھر آئی حضرت کی پاس ایک عورت قبیلہ غامد سی کہ وہ ہی قبیلہ ازدسی یعنی ازد ابوحی ہی یعنی بڑا قبیلہ پس کہا یا رسول اللہ پاک کرو مجکو پس فرمایا وائی ہی تجکو پھر جا پس استغفار کر اللہ سی اور رجوع کر طرف اوسکی پس کہا اوس عورت نے کہ چاہتی ہو تم یہہ کہ پھیرو مجکو جیسا کہ پھیرا ماعز بن مالک کو یعنی اول مرتبہ مین تحقیق وہ حاملہ ہے زنا سی لیے مین حاملہ ہونی سے انکار نہین کر سکتی بعد اقرار کی بسبب ظہور حمل کے بخلاف ماعز کی پس فرمایا حضرت نی کہ تو یعنی تو حاملہ ہی زنا سی یہہ ایک طرح کا ظاہر کرا تغافل کا اور پھیرا اوسکا اوس اقرار سی کہا اوسنی ہان فرمایا حضرت نی واسطی اوسکی یہانتک یعنے صبر کریہانتک کہ جنی تو اوسپیچر کو کہ تیری پیٹ مین ہی کہا راوی نی پس ذمہ لیا اوسکی خبر گیری کا ایک شخص نے انصار مین سے یعنی اوسکی جنی تک کا یہانتک کہ جنی پھر آیا وہ شخص یعنی بعد ایک مدت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور عرض کیا جنی ہی غامدیہ یعنی وہ عورت کہ قوم بنو غامد سی ہی پس فرمایا حضرت نی اونہی نہین ہم سنگسار کرینگی ہم اوسکو اور چھوڑدین اوسکی بچی کو چھوٹا کہ نہین واسطی اوسکی وہ شخص کہ دودہ پلاوی اوسکو یعنی اگر اوسکو ابہی سنگسار کرین تو بچہ اوسکا چھوٹا ہی اور کوئی خبر گیران اوسکا ہی نہین ہلاک ہو جائیگا پس کھڑا ہوا ایک اور شخص انصار مین سے اور کہا کہ میری طرف ہی دودہ پلانا اوس لڑکی کا ای نبی اللہ کی کہا راوی نی پس سنگسار کیا حضرت نی اوسکو یعنی حکم کیا اوسکی سنگسار کرنیکا پس سنگسار کی گئی اور ایک روایت مین یون ہی کہ فرمایا حضرت نی اوس عورت کو جا تو یہانتک کہ جنی تو پھر جب فرمایا حضرت نی کہ جا پس دودہ پلا اوسکو یہانتک کہ دودہ چھڑاوی تو اوسکا پس جب دودہ چھڑایا اوسکا لائی حضرت کی پاس لڑکی کو اوسحال مین کہ اوسکی ہاتھہ مین ہا ٹکڑا روٹی کا اور کہا یہہ لڑکا ہی ای نبی اللہ کی تحقیق دودہ چھڑایا مینی اوسکا اور تحقیق کہانی لگا ہی کہانا پس سپرد کیا حضرت نی اوس لڑکی کو طرف ایک شخص کی مسلمانون مین سی پس حکم کیا حضرت نی واسطی اوسکی کہ گڑہا کھودا جاوی پس کھودا گیا واسطی اوسکی گڑہا اوسکی سینہ تک اور حکم کیا لوگونکو اوسکی سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا اوسکو پس متوجہ ہوئی خالد بن ولید ساتھہ ایک پتھر کی پہنیکا ساتھہ اوسکی سر پر پس پڑا خون خالد کی مونہہ پر پس برا کہا خالد نی اوسکو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہا ارے خالد یعنی وہ بخشی گئی برا نہ کہہ اوسکو پس قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھہ مین ہی تحقیق توبہ کی اوس عورت نی ایسی توبہ کہ اگر توبہ کری اسطرح کی توبہ محصول لینی والا تو بخشش کیجاوی اوسکی پس حکم کیا حضرت نی یعنی لوگونکو اوسکی اوپر نماز پڑہنی کا پس نماز پڑہی گئی اوسپر اور دفن کی گئی نقل کی ہے مسلم نے **ف** توبہ کی ماعز نی ایسی توبہ کی یعنی ایسی توبہ کی کہ لازم کرتی ہی ایسی مغفرت و رحمت کو کہ ڈہانپ لیوین ایک جماعت کثیرہ کو خلق سی اور اقامت حد کو توبہ کہا اسلیی کہ حاصل ہوتی ہی اوسسی طہارت گناہ اوسنی جیسی کہ حاصل ہوتی ہی طہارت بسبب توبہ کی اور یہانتک کہ جنی تو کہا ابن ملک نے کہ اس سی یہہ معلوم ہوا کہ حاملہ پر حد نہ قایم کیجاوی جب تک کہ نہ جنی تاکہ نہ لازم آوی ہلاک کرنا بی گناہ کا اور ابہی نہین سنگسار کرینگی ہم اسخ اس سی معلوم ہوا کہ ولد زنا مستحق عذاب ہلاک کا نہین اسلیی کہ وہ اسمین بی گناہ ہی اور دودہ چھڑایا مینی الخ

اس سی معلوم ہوا کہ حاملہ کی سنگسار کرنی مین تاخیر کیجاوی یہانتک کہ بی پرواہوا وس سی لڑکا اوسکا جیکہ نہ پایا جاوی کوئی پرورش کرنیوالا اوسکا اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہ کا اور کہا نووی نی کہ روایت دوسری مخالف ہے پہلی روایت کی اسلیی کہ دوسری صریح معلوم ہوتا ہی کہ سنگسار کرنا اوسکا تہا بعد بچی کی دودہ چہڑانی اور کہانی لگنی روٹی کی اور پہلی روایت سے ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہی کہ سنگسار کرنا اوسکا بعد جنی کی تہا پس واجب ہوئی تاویل پہلی روایت کی واسطی صراحۃ دوسری روایت کے ناکرہ دونون متفق ہوجاوین اسلیی کہ دونون مین ایک ہی قضیہ ہین اور دونون روایتین صحیح ہین پس تاویل یہہ ہے کہ پہلی روایت مین جو ہی کہ کہڑا ہوا ایک شخص انصار مین سے اور کہا کہ طرف میری ہی دودہ پلانا اوسکا کہا اوسنی یہہ بعد دودہ چہڑانی کی اور ارادہ کیا دودہ پلانی کی مشکفل ہونا اور پرورش کرنا بچہ کا اور دودہ پلانا کہا اوسکو مجازا اور محصول لینی والا الخ اس سی معلوم ہوا کہ یہہ جو چوکیون پر محصول لیتی ہین یہہ بڑا گناہ ہی بسبب ظلم لینی لوگونکی ازراہ ظلم کی اور لفظ فصلی نزدیک تمام راویون مسلم کی ساتہہ زبر صاد اور لام کی ہی یعنی ساتہہ صیغہ معروف کی اور یہہ روایت دلالت کرتی ہی کہ آنحضرت نی آپ نماز پڑہی اوسکی اور نزدیک طبری کی اور بیچ روایت ابن ابی شیبہ اور ابی داود کے ساتہہ پیش صاد اور زیر لام کی ہی یعنی ساتہہ صیغہ مجہول کی یعنی نماز پڑہی اوسپر لوگون نی اور حضرت نی نہین پڑہی اور بیچ ایک روایت کی ابی داود سی صریح آیا ہی کہ لم یصل علیہا یعنی نہ نماز پڑہی حضرت نی بلکہ حکم کیا لوگونکو کہ پڑہین اور اسی سبب سی اختلاف کیا ہی ائمہ نی بیچ نماز پڑہنی کی اوسپر کہ سنگسار کیا گیا پس مکروہ جانا ہی اوسکو امام مالک نی اور کہا امام احمد نی کہ نہ پڑہین امام اور اہل فضل اور امام ابو حنیفہ اور امام شافعی وغیرہما کہتی ہین کہ نماز پڑہی جاوی اوسپر اور اونپر کہ اہل لا الہ الا اللہ ہین اہل قبلہ اگرچہ فاسق اور محدود ہون اور ایکسا روایت مین امام احمد سی بہی اسیطرح آیا ہی اور کہا قاضی عیاض نی کہ لفظ فصلی ساتہہ زبر صاد اور لام کی ہی نزدیک تمام اویون صحیح مسلم کی اور نزدیک طبری کی ساتہہ پیش صاد کی اور اسیطرح ابن ابی شیبہ و ابی داود نی روایت کیا ہی اور اسیطرح نقل کیا ہی نووی نی پس لائق ہی یہہ کہ ٹہیرایا جاوے لفظ فصلی ساتہہ صیغہ معروف کی اصل اور ہو مراد ساتہہ قول اوسکی کی ثم امر بہا یہہ کہ حکم کیا ساتہہ تجہیز اوسکی کی یعنی نہلانی اور حاضر کرنی اوسکی کی اور مؤید ہی اسکے یہہ عبارت کہ مسلم کی ہی روایت مین امر بہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرجمت ثم صلی علیہا فقال لہ عمر تصلی علیہ یا نبی اللہ وقد زنت اور روایت صریح ہی اسمین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہی اوسپر اور ابو داود کی روایت مین ہی ثم امرہم ان یصلوا علیہا اور یہہ روایت نہین منافی ہی پہلی روایت کی پس حمل کیجاوی اوپر جمع کی درمیان دونون کہا قاضی عیاض نی کہ نہ ذکر کیا مسلم نی نماز پڑہنا آنحضرت کا ماعز پر اور بخاری نی ذکر کیا ہی اوسکو انہی اور نہین شک اثبات مقدم ہی نفی پر اور ہونی صاحب نسخون معتمدہ مشکوۃ کی جنب لکہا کہ روایات مختلف ہین اسمین کہ حضرت نی نماز پڑہی اوس عورت پر یا نہین پڑہی اختیار کیا ضبط کرنا لفظ صلی کا ساتہہ صیغہ مجہول کی تاکہ مشتمل ہو دونون احتمالونکو لیکن چہ معنی وہ موہم ہی پس اولی ہی متابعہ جمہور کی اور موافقہ نقل مشہور کی اور احادیث مین دلیل ہی اسپر کہ حد دور کرتی ہی اوس گناہ کو کہ جسکی لیی حد لگتی ہی ح ع وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا زَنَتْ اَمَۃُ اَحَدِکُمْ فَتَبَیَّنَ زِنَاہَا فَلْیَجْلِدْہَا الْحَدَّ وَلَا یُثَرِّبْ عَلَیْہَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَلْیَجْلِدْہَا الْحَدَّ وَلَا یُثَرِّبْ ثُمَّ اِنْ زَنَتْ الثَّالِثَۃَ فَتَبَیَّنَ زِنَاہَا فَلْیَبِعْہَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی جسوقت کہ زنا کری لونڈی ایک تمہاری کی اور ظاہر ہوتا اوسکا پس مارے اوسکو حد اور نہ عار دلاوی اوسپر پہر اگر زنا کری پس مارے اوسکو حد اور نہ عار دلاوی پہر اگر زنا کری تیسری بار اور ظاہر ہو زنا اوسکا پس چاہیی کہ بیچ ڈالی اوسکو اگرچہ بدلے بالون کے سی کی یعنی بدلے حقیر چیز کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ماری اوسکو حد یعنی پچاس درے کہ لونڈی غلام کی حد آدہی ہی بہ نسبت آزاد کی اور لونڈی غلام پر سنگسار نہین ہے اور دلیل پکڑی ہی امام شافعی نی ساتہہ اسحدیث کی اوسپر کہ مالک کو پہنچتا ہی کہ حد قائم کری اپنی مملوک پر اور ہماری علما کی نزدیک یہہ جائز نہین اونہون نی حمل کیا ہی اوسکی سبب پر یعنی مالک سبب واسطہ ہوا اوسکی حد کا کہ حاکم کی پاس لیجاوی تا وہ حد مارے اور نہ عار دلاوی یعنی بعد مار نی کی عار نہ دلاوی اوسکو اسلیی کہ حد کفارہ اوسکی گناہ کی ہوئی پہر کیون عار دلاوی اور یہہ حکم خاص لونڈی ہی کی لیی نہین آزاد کا بہی یہی حکم ہی ولیکن چونکہ لونڈیان محل توبیخ و سرزنش کی ہین خاص اوسکو ذکر کیا اور بیچ ڈالی اوسکو یعنی بعد قائم کرنی حد کی یا پہلی اوسکی اور ظاہر ہی اوسکی اور کہا نووی نی کہ اسحدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ ترک کرنی مخالطت فساق کی اور اہل معاصی کے اور بیچ ڈالنا

اسطرح کی لونڈی کا مستحب ہے اور کہا اہل ظاہر نے کہ واجب ہے ف وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَقِيمُوا عَلَى أَرِقَّائِكُمُ الْحَدَّ مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ فَإِنَّ أَمَةً لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنَتْ فَأَمَرَنِي أَنْ أَجْلِدَهَا فَإِذَا هِيَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشِيتُ إِنْ أَنَا جَلَدْتُهَا أَنْ أَقْتُلَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ إِنْ أَنَا جَلَدْتُهَا أَنْ أَقْتُلَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ أَبِي دَاوُدَ قَالَ دَعْهَا حَتّٰى يَنْقَطِعَ دَمُهَا ثُمَّ أَقِمْ عَلَيْهَا الْحَدَّ وَأَقِيمُوا الْحُدُودَ عَلٰى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ

اور روایت ہی علی رضہ سی کہ کہا ای لوگون یعنی ای مومنون جاری کرو اپنی غلام لونڈیون پر حد یعنی اگر زنا کرین تو بچاس دری مارو اوسپر کہ محصن ہوا ونمین سے یعنی بیاہ ہوا ہوا اور اوسپر کہ نہ محصن ہو پس تحقیق ایک لونڈی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نی زنا کیا تہا پس فرمایا مجکو کہ مارو نمین حد اوسکو پس ناگہان وہ قریب جنی ہونی تہی پس ڈرا مین کہ اگر مارتا ہون اوسکو بچاس دری تو مرجاتی ہی وہ اوس سی پہر ذکر کیا مینی یہہ واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا کہ اچہا کیا تو نی نفاس کے یہہ مسلم نی اور ہی روایت ابی داود کی یہہ ہے کہ فرمایا حضرت نی چہوڑدی اوسکو یہانتک کہ موقوف ہو خون اوسکا پہر جاری کر اوسپر حد اور جاری کیا کر وحدین اپنی برون ف احادیث سی یہہ معلوم ہوا کہ مارنا دروکا تاخیر کیا جاوی نفاس والی عورت سے یہانتک کہ نکلی وہ نفاس سے اسلیی کہ نفاس ایک طرح کا مرض ہی پس تاخیر و بجاوی اچہی ہونی تا کہ کہا ابن ہمام نی کہ اگر زنا کری مریض اور حد اوسکی رجم ہو بسبب اسکی کہ محصن ہو تو رجم کیا جاوی اور اگر ہو حد اوسکی دری مارنی تو نہ دری مارا جاوی یہانتک کہ اچہا ہو پس اگر رہے ایسے بیماری کہ نہ امید ہو جانی اوسکی کی مانند سل کی یا ہو ناقص و ضعیف الخلقۃ تو تردیک ہماری اور تردیک شافعی کی مارا جاوی ساتہہ پڑی ٹہنی کہجور کی کہ اوسمین سو ٹہنیان چہوٹی ہون پس ماری اوسکو ایکبار اور ضرور ہی پہنچا ہر تنکی کا اوسکی بدن پر اور اسی لیی کہا گیا ہی کہ ضرور ہی اسصورت مین یہہ کہ ہو ٹہنی پہلی ہوی اور واسطے خوف تلف کی نہ قایم کیجاوی حد بہت جاڑی مین اور بہت گرمی مین بلکہ تاخیر و بجاوی زمانہ اعتدال تک ع الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسرا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ مَاعِزُ الْأَسْلَمِيُّ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَنٰى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنْ شِقِّهِ الْآخَرِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَنٰى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنْ شِقِّهِ الْآخَرِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ قَدْ زَنٰى فَأَقَرَّ بِهِ فِي الرَّابِعَةِ فَأَخْرَجَهُ إِلَى الْحَرَّةِ فَرُجِمَ بِالْحِجَارَةِ فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَرَّ يَشْتَدُّ حَتّٰى مَرَّ بِرَجُلٍ مَعَهُ لَحْيُ جَمَلٍ فَضَرَبَهُ بِهِ وَضَرَبَهُ النَّاسُ حَتّٰى مَاتَ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَرَّ حِينَ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ وَمَسَّ الْمَوْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رِوَايَةٍ هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ لَعَلَّهُ أَنْ يَتُوبَ فَيَتُوبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا آیا ماعز اسلمی پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ تحقیق اوسنی یعنی مینی زنا کیا پس موہنہ پہیر لیا حضرت نی اوس سی پہر آیا دوسری جانب سی یعنی بعد غائب ہونی کی مجلس سی اور کہا کہ تحقیق اوس شخص نی زنا کیا پس موہنہ پہیر لیا حضرت نی اوس سی پہر آیا اور طرف سی اور کہا یا رسول اللہ تحقیق اوس شخص نی زنا کیا پس حکم کیا حضرت نی اوسکی سنگسار کرنیکا چوتہی بار مین پس نکالا گیا وہ طرف سنگستان مدینہ کی پس مارا گیا ساتہہ پتہرونکی پس جب پایے اوسنی ایذا پتہرونکی لگنی کی بہاگا دوڑتا ہوا یہانتک کہ گذرا ایک شخص پر کہ تہا پاس اوسکی تکڑا اونٹ کا پس مارا اوسکو ساتہہ اوس کلی کی اور مارا اوسکو لوگون نی یعنی اور چہوڑا نہ یہانتک کہ مرگیا پس ذکر کیا صحابہ نی یہہ روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تحقیق وہ بہاگا جسوقت کہ پائی اوسنی ایذا پتہرونکی لگنی کی اور ایذا موت کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیون نہ چہوڑ دیا تمنی اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور ایک روایت مین ہی کہ کیون نہ چہوڑ دیا تمنی اوسکو شاید کہ وہ توبہ کرتا اللہ توبہ اوسکی ف قبول کرتا اللہ یعنی رجوع کرتا وہ فعل اپنی سی پس رجوع کرتا اللہ اوسپر ساتہہ قبول کرنی توبہ اوسکی کی اور انہین دلیل ہی اسپر کہ اوار کرنیوالا زنا کا اپنی نفس پر اگر کہی کہ نہین زنا کیا مینی یا جہوٹ بولا مینی یا رجوع کی مینی ساقط ہو جاتی ہی اوسسی حد پس اگر رجوع کری حد قایم کرنیکی درمیانمین تو ساقط ہو جاوی گی باقی اور بعضون نی کہا کہ نہین ساقط ہوتی حد ش ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ أَحَقٌّ مَا بَلَغَنِي

عنك

عَنْكَ قَالَ وَمَا بَلَغَنِكَ عَنِّي قَالَ بَلَغَنِي أَنَّكَ قَدْ وَقَعْتَ بِجَارِيَةِ آلِ فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ماعز بن مالک سی کہ کیا سچ ہی وہ چیز کہ پہنچی ہی مجکو تیری طرف سے کہا ماعز نی کہ کیا چیز پہنچی ہی آپکو میری طرف سی فرمایا کہ پہنچی ہی یہہ کہ تو نی زنا کیا ہی فلانی کی لونڈی سی کہا کہ ہان پس اقرار کیا اوسنی چار بار یعنی چار مجلسون مین پس حکم کیا اوسکی سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا گیا نقل کی یہہ مسلم نی

ف اس قول مین اعتراض ہی صاحب مصابیح پر کہ اسحدیث کو پہلی فصل مین لانا چاہیی تہا اور اسحدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تہا حال زنا کرنی ماعز کا پہر اقرار کروایا اوس سی اور حدیثین دلالت کرتی ہین اسکی خلاف پر جواب یہہ کہ اسحدیث مین اختصار کیا اور اصل رجم روایت کی بغیر ذکر کرنی قصہ کی اور شاید کہ انحضرت نی اقرار کروایا ماعز سی بعد سنی خبر زنا اوسکی کی بعد ازان اعراض کیا اور موہنہ پہیر اجسی کہ احادیث مین تفصیل سی مذکور ہی پس نہین منافات ح وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مَاعِزًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَرَّ عِنْدَهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَ بِرَجْمِهِ وَقَالَ لِهَزَّالٍ لَوْ سَتَرْتَهُ بِثَوْبِكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ قَالَ ابْنُ الْمُنْذِرِ إِنَّ هَزَّالًا أَمَرَ مَاعِزًا أَنْ يَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُخْبِرَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہی یزید بن نعیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سے یہہ کہ ماعز آیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور اقرار کیا روبرو حضرت کی چار بار یعنی زنا کا چار مجلسون مین پس حکم فرمایا حضرت نی ساتہہ سنگسار کرنی اوسکیکے یعنی پس سنگسار کیا گیا اور فرمایا حضرت نی ہزال کو کہ اگر ڈہانکتا تو ماعز کو ساتہہ کپڑی اپنی کی یعنی ظاہر نکرتا قصہ زنا اوسکی کا تو ہوتا بہتر تیری لیی کہا ابن منذر نی کہ ہزال نی اسحدیث کا یہہ کہ تحقیق ہزال نی کہا تہا ماعز سی یہہ کہ حاضر ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور خبر کرادے اوسکو حقیقت حال کی نقل کی یہہ ابو داود نی

ف ہزال کی ایک لونڈی تہی فاطمہ نامی کہ آزاد کیا تہا اوسکو پس صحبت کی ماعز نی اوس سی پس مطلع ہوا اوسپر ہزال اور اشارہ کیا ماعز کو ساتہہ جانیکی حضرت کی پاس اور اقرار کرنیکی ساتہہ زنا کی پس حضرت نی ہزال کو فرمایا کہ اگر ڈہانکتا تو الخ ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَافَوُا الْحُدُودَ فِيمَا بَيْنَكُمْ فَمَا بَلَغَنِي مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اوسنی اپنی دادا سی یعنی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ معاف اور محکور و تم یعنی معاف کری بعض تمہارا بعضی سی حدون کو درمیان اپنی یعنی پہلی اسکی کہ پہنچی مجہتک یہہ چیز کہ پہنچی مجکو حد سی اور ثابت ہوئی پس تحقیق واجب ہوئی یعنی فرض ہوا قایم کرنا اوسکا نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی

ف عفو کرو الخ یہہ خطاب ہی غیر ائمہ کو یعنی چاہیی کہ حدود یعنی موجبات حدود کو عفو کرو اور حاکم کی ہان نہ لیجاوے قضیہ اوسکا اور جب حاکم کی ہان پہنچی تو اوسکو عفو کرنا جائز نہین جیسی کہ فرمایا کہ جو چیز پہنچی مجکو الخ اور اسمین دلیل ہی اوسپر کہ امام کو نہین جائز عفو کرنا اللہ کی حدونکا جبکہ پہنچی امر طرف حاکم کی اور مطلق ہونا اسحدیث کا دلالت کرتا ہی اوسپر کہ نہین چاہیی مالک کو یہہ کہ جاری کری حد اپنی مملوک پر یا لیجاوی امر اوسکا طرف حاکم کی بلکہ معاف کری اوس سے اسلیئے کہ یہہ داخل ہی اس امر کی تحت مین اور یہہ استحباب کیلیی ہی ح وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقِيلُوا ذَوِي الْهَيْئَاتِ عَثَرَاتِهِمْ إِلَّا الْحُدُودَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا معاف کرو خطائین عزت والونکی اونکی مگر حدین نقل کی یہہ ابو داود نی

ف یعنی چوک کرنا کہان گناہ مین گرفتار ہو جاوین معاف کرو اونکو اور ظاہر مین رسوا نکرو دفعتہ خواہ حقوق اللہ کی ہون خواہ بندونکی لیکن حدود شرع یعنی جو چیزین کہ باعث حدود ہون خواہ حقوق اللہ کی ہون خواہ حقوق بندونکی اونسی درگذر کرنا نہ چاہیی اور یہہ خطاب حاکمون کو ہی اور بعضون نی کہا کہ ہی اورونکو بہی اور یہہ امر استحباب کیلیی ہی ح وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْرَءُوا الْحُدُودَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنْ كَانَ لَهُ مَخْرَجٌ فَخَلُّوا سَبِيلَهُ فَإِنَّ الْإِمَامَ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعُقُوبَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ قَدْ رُوِيَ عَنْهَا وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهُوَ أَصَحُّ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دفع کرو حدون کو مسلمانون سی جب تک کہ ہو سکی پس اگر ہو واسطی مسلمان کی کچہہ خلاصی کی پس چہوڑ دو راہ اوسکی پس تحقیق امام خطا کرنا اوسکا معاف کرنی مین بہتر ہی خطا کرنی اوسکی سی سزا دیجانی مین نقل کی یہہ

ترمذی نی اور کہا کہ تحقیق روایت کی گئی ہی یہہ حدیث عائشہ سی کہ یہہ قول اونکا ہی اور نہین رفع کی گئی ہی انحضرت تک اور یہی صحیح تر ہی **ف** یعنی یہہ حدیث موقوف ہی عائشہ پر اور سند موقوف کی صحیح تر ہی سند مرفوع کی سی اور یہہ خطاب حاکمون کو ہی کہ جب تک ہو سکی حدون کو دفع کرین مسلمانون سی اور تلقین کرنی عذرونکی کہ دیوانہ ہوگیا ہی تو یا شراب پی ہی تو نی یا بوسہ لیا ہی اما ہتہ لگایا ہی جیسکہ واقع ہوا حضرت سی اور اسطی ماعز وغیرہ کی تلقین کرنا عذرونکا بہر مبالغہ کیا سا تہہ قول اپنی کی پس تحقیق امام خطا کرا اوسکا الخ **وعن** وائل بن حجر قال استکرهت امرأة على عهد النبي صلى الله عليه وسلم فدرأ عنها الحد وأقامه على الذي أصابها ولم يذكر أنه جعل لها مهرا رواه الترمذي ۔ اور روایت ہی وائل بن حجر سی کہ کہا اکراہ کی گئی ایک عورة یعنی ایک شخص نی زبردستی اوس سی زنا کیا زمانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین پس دفع کی اوس سی حد اور جاری کی اوسپر حد زنا کیا اوس سی اور نہ ذکر کیا اوسنی یہہ کہ حضرت نی ٹہیرایا اوس عورة کی لیے مہر یعنی نا کرنیوالی پر نقل کیے یہہ ترمذی نی **ف** راوی کی ذکر نکرنی سی یہہ نہین لازم آتا کہ مہر واجب نہو اسلیے کہ ثابت ہوا ہی واجب ہونا اوسکا اور احادیث سی اور مراد مہر سی یہان حضر ہی اور سفر کہتی ہین کا بن حجت حرام اور صحیت شبہ کو اور زوہ ایک مقدار ہی کہ اگر اجرت لینی صحبت حرام پر جائز ہوتی تو وہ مقدار واجب ہوتی اور برسبب ہین اور فتاوی عالمگیری مین معنی عقر کی یہہ لکہی ہین کہ عقر کہتی ہین کہ مہر مثل کو **وعنه** أن امرأة خرجت على عهد النبي صلى الله عليه وسلم تريد الصلوة فتلقاها رجل فتجللها فقضى حاجته منها فصاحت وانطلق ومرت عصابة من المهاجرين فقالت إن ذلك الرجل فعل بي كذا وكذا فانطلق الرجل فأتوا به رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالها اذهبي فقد غفر الله لك فقال للرجل الذي وقع عليها الجموه ورجموه وقال لقد تاب توبة لو تابها أهل المدينة لقبل منهم رواه الترمذي وأبو داود ۔ اور روایت ہی وائل سی کہ تحقیق ایک عورة نکلی زمانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین ارادہ نماز پس ملا اوسی ایک شخص اور ڈہانکا اوسکو یعنی اپنی اوپر پیسی اور پورا کی حاجت اپنی یعنی صحبت کی اوس سی پس چلائی وہ اور چلا گیا وہ شخص اور گذری ایک جماعت مہاجرین کی پس کہا عورة نی کہ تحقیق اوس شخص نی کیسا سا تہہ میری ایسا اور ایسا یعنی ڈہانکا اور صحبت کی پس پکڑا لوگون نی اوس شخص کو اور لی آئی اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا واسطی اوس عورة کی جا تحقیق بخشدیا اللہ نی تجکو یعنی سبب کرامت اور بے رضائی تیری کی اور فرمایا واسطی اوس شخص کے کہ فعل بد کیا تہا اوس سی سنگسار کرو اوسکو یعنی اوسنی اور فرمایا کیلئے نا کا پس حکم کیا اوسکی سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا لوگون نی اوسکو بسبب محصن ہونے اوسکی کی اور فرمایا کہ تحقیق توبہ کی یعنی بسبب اجرا حد کی ایسی توبہ کہ اگر کرتی اوسکو یعنی مثل توبہ اوسکی کی اہل مدینہ البتہ قبول کیجاتی اوسنی نقل کیے یہہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** یعنی اگر تقسیم کیجاتی وہ توبہ اہل مدینہ پر قبول کیجاتی اوسنی اور کفایت کرتی اونکو یعنی اگرچہ اول مین توبہ اوسکی کی اہل مدینہ سی

اور جسکی اسپی ہونی کی توقع نہو تو اسطرح ماری کہ جسطرح حدیث مین مذکور ہوا چنانچہ بیان اسکا اوپر ہو چکا ہی ع وعن عکرمۃ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وجدتموہ یعمل عمل قوم لوط فاقتلوا الفاعل والمفعول بہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ

اور بروایت ہی عکرمہ سے کہ نقل کی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ پاؤ یعنی جانو کہ کرتا ہی عمل قوم لوط کا یعنی اغلام پس مارڈالو فاعل و مفعول کو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف شرح السنہ مین ہی کہ اختلاف کیا ہی علمانی بیچ حد اغلامی کی پس ظاہر تر دو قولون شافعی کا اور قول صاحبین کا یہہ ہے کہ حد فاعل حد زنا کی ہی اگر ہو محصن سنگسار کیا جاوی اور اگر محصن نہو تو سو درہی مارا جاوی اور سال بہر تک نکال دیا جاوی مرد ہو یا عورۃ اور کہی ہی ایک قوم طرف اسکی کہ اغلامی سنگسار کیا جاوی محصن ہو یا غیر محصن اور یہی کہا مالک و احمد نی اور دوسرا قول شافعی کا یہہ ہے کہ قتل کیی جاوین فاعل و مفعول جیسی کہ ظاہر احدیث سی معلوم ہوتا ہی اور کہا ہی بعضون نے بیچ کیفیت قتل کرنی اون دونون کی کہ گرادیا جاوی مکان اون دونون پر اور بعضون نی کہا کہ پہنیکدی اونکو پہاڑ پر سی جیسیکہ کیا گیا ساتھہ قوم لوط کی اور نزدیک ابی حنیفہ کی حد نہین ہے لوطت مین بلکہ تعزیر ہی جسطرح اور جسقدر کہ امام مصلحت دیکہی بہنچاوی اور نقل کیا ہی کمال پاشا نی شرح صغیر مین کہ یہہ امر سپرد ہی طرف امام کی اگر چاہی تو قتل کری اوسکو اگر عادۃ پکری ہو فاعل نی اوسکی اور اگر چاہی ماری اوسکو اور چاہی قید کری اوسکو ح ع وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتی بہیمۃ فاقتلوہ واقتلوھا معہ قیل لابن عباس ما شان البہیمۃ قال ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک شیئا ولکن اراہ کرہ ان یوکل لحمہا او ینتفع بہا وقد فعل بہا ذلک رواہ الترمذی وابوداود وابن ماجۃ

اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی فعل بدکری جانور سی پس قتل کرو اوس شخص کو اور اوس جانور کو ساتھہ اوسکی کہا گیا واسطی ابن عباس کے کہ کیا حال ہی اوس جانور کا یعنی نہ وہ عقل رکہتا ہی اور نہ اوسپر تکلیف ہی پس وہ کیون قتل کیا جاوی کہا ابن عباس نے کہ نہین سنا میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مین کچہہ یعنی علت و حکمت ولیکن گمان کرتا ہون حضرت کو کہ مکروہ جانا اپنی یہہ کہ کہایا جاوی گوشت اوسکا یا نفع لیا جاوے ساتھہ اوسکی یعنی ساتھہ دودہ اور پشم اور جنے اوسکی وغیر ذلک حال آنکہ کیا گیا ہی ساتھہ اوس جانور کے یہہ فعل بد یعنے اوس جانور سے کہ یہہ فعل بد کیا گیا نفع لینا مکروہ ہے پس لازم آیا کہ قتل کیا جاوے نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے

ف قتل کرو اوس شخص کو یعنی مارو اوسکو مارنا سخت اور اوس جانور کو ساتھہ اوسکی کہا بعضون نے کہ حکمت اوس جانور کی مارڈالنی مین یہہ ہے کہ تا نہ پیدا ہو اوسسے حیوان بصورت انسان کی یا نہ لاحق ہوا وسکی صاحب کو رسوائی دنیا مین بسبب باقی رہنی اوسکی کو اور شرح مظہر مین ہے کہ چاردن امام منتظر رہین اسپر کہ جو کوئی فعل بد کری جانور سی تعزیر دیا جاوی اور قتل نکیا جاوی اور حدیث محمول ہی زجر و تشدید پر یا جانور بعضون نے تو کہا کہ اگر وہ کہایا جاتا ہی تو قتل کیا جاوی اور اگر کہایا نہین جاتا ہی تو دودہ اسمین قتل بسبب ظاہر حدیث کی اور عدم قتل واسطی نہی کی فیح کرنی حیوان کی سی مگر واسطی کہانی اوسکی کی ع ح وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اخوف ما اخاف علی امتی عمل قوم لوط رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق سخت خوف اوسپر کہ ڈرتا ہون مین اپنی امت پر عمل کرنا قوم لوط کا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یعنی ڈرتا ہون مین کہی سب سے زیادہ تر اوس امر مین پڑین یا یہہ فعل نہایت قبیح ہی اور حرمت اوسکی سخت ہے ڈرتا ہون مین کہ اوسمین پڑین اور عذاب اوسکا دیکہین ح وعن ابن عباس ان رجلا من بنی بکر بن لیث اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاقر انہ زنی بامراۃ اربع مرات فجلدہ مائۃ وکان بکرا ثم سالہ البینۃ علی المراۃ فقالت کذب واللہ یا رسول اللہ فجلد حد الفریۃ رواہ ابوداود

اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ تحقیق ایک شخص نے بکر بن لیث مین سے آیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور اقرار کیا کہ اوسنی یعنی مینی زنا کیا ہی ساتھہ ایک عورۃ کے چار بار یعنے چار مجلسون مین پس ماری اوسکو درہی اور تہا شخص غیر محصن یعنے کوارا پہر طلب کیے حضرت نے اوس سے گواہ اوپر زنا کی اوس عورت کے پس کہا عورت نے کہ جہوٹ بولتا ہی یہہ قسم اللہ کے یا رسول اللہ پس ماری حضرت نی حد تہمت کے نقل کی یہہ ابوداود نے ف طلب کیے گواہ یعنی بعد اوسکی اقرار سی حد ماری اور یہہ امر متضمن تہا قذف اوس عورۃ کو طلب کیے اوس مرد سے گواہ عورۃ پر کہ اوسنی زنا کیا ہی جب مرد عاجز ہوا گواہ گذرانی سی تو اوس عورت نے کہا کہ یہہ جہوٹا ہی کہ مجکو نسبت زنا کی کرتا ہی مین پاک ہون اوس سے قسم خدا کی پس اوسکو حد ماری کہ وہ اسی درہی ہین مح ع

وعن عائشة قالت لما نزل عذري قام النبي صلى الله عليه وسلم على المنبر فذكر ذلك فلما نزل من المنبر أمر بالرجلين والمرأة فضربوا حد بهم رواه أبو داود اور روایت ہے عائشہ سے کہا کہ جبکہ اوتارا عذر میرا یعنی آیتیں میری عفت اور پاکی میں خطبہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر پس ذکر کیا اوسکا پس جبکہ اوترے منبر سے حکم کیا دونوں مردوں کو اور ایک عورت کے پس مارے گئے بموجب حد نقل کے یہ ابوداود نے ف حضرت عائشہ پر بعضی لوگوں نے بہتان زنا کا کیا تھا عیاذا باللہ اور حضرت کی بریٔ للہ میں کہ پیچھے تحقیق کی ہم نے اوسکی حوالہ کیا اوسکو اللہ نے اور رسول نے اوسکے اور خصوصیت کی اوسکی ساتھ اوسکے اور ایک عورت کے پس مارے گئے بموجب حد قذف کے اور یہ حد قذف کی تھی اوس زمانہ میں جبکہ آیتیں اوسکی پاکی اور عصمت میں نازل ہوئیں چنانچہ وہ سورہ نور میں ہیں تب حضرت نے منبر پر کھڑے ہو کر بیان اوسکا کیا اور بعد ازاں منبر سے اوترکر حد قذف کی تھی اوس زمانہ میں جبکہ اوس نے حکم کیا دو مرد کی لیکن وہ تھے اور حسان بن ثابت تھے اور ایک عورت کی لیکن اوسکا نام حمنہ بنت جحش تھا یہ اس امر میں بہت فتنہ پرداز تھی اوسکو سزا دی ف

الفصل الثالث

فنسترسر عن نافع ان صفية بنت ابي عبيد اخبرته ان عبدا من رقيق الامارة وقع على وليدة من الخمس فاستكرهها حتى افتضها فجلده عمر وحلق رأسه وحرمه من وجه ما استكرهها رواه البخاري اور روایت ہے نافع سے کہ صفیہ بیٹی ابی عبید کی خبر دی اوسکو کہ ایک غلام نے غلامان امارت اور خلافت کے حصہ جماعت کا کیا ایک لونڈی سے خمس غنیمت کے پس زبردستی جماع کیا اوس سے یہانتک کہ زائل کارت اوسکی کا پس مارے اوس غلام کو یعنی پچاس حضرت عمر نے اور منڈوا دی اوسکی سر اوس لونڈی کو بسبب اوسکے کہ زبردستی صحبت کے ہوئی اوس غلام نے اوس لونڈی سے نقل کے یہ بخاری نے وعن يزيد بن نعيم بن هزال عن أبيه قال كان ماعز بن مالك يتيما في حجر أبي فأصاب جارية من الحي فقال له إئت رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخبره بما صنعت لعله يستغفر لك وإنما يريد بذلك رجاء أن يكون له مخرجا فأتاه فقال يا رسول الله إني زنيت فأقم علي كتاب الله فأعرض عنه فعاد فقال يا رسول الله إني زنيت فأقم علي كتاب الله حتى قالها أربع مرات فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنك قد قلتها أربع مرات فبمن قال بفلانة قال هل ضاجعتها قال نعم قال هل باشرتها قال نعم قال هل جامعتها قال نعم قال فأمر به أن يرجم فأخرج به إلى الحرة فلما رجم فوجد مس الحجارة فجزع فخرج يشتد فلقيه عبد الله بن أنيس وقد عجز أصحابه فنزع له بوظيف بعير فرماه به فقتله ثم أتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال هلا تركتموه لعله أن يتوب فيتوب الله عليه رواه ابوداود اور روایت ہے یزید بن نعیم بن ہزال سے کہ نقل کے اوسنے اپنی باپ سے یعنی نعیم سے کہا تھا ماعز بن مالک یتیم پرورش یافتہ میرے یعنی ہزال کے پس حجر میں کیا ماعز نے ایک لونڈی قبیلہ سے پس کہا اوسکو باپ میرے نے کہ جا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور خبر دے اوسکو ساتھ اوسکے کہ کی ہے تو نے شاید کہ حضرت استغفار کریں تیری لیے اور نہیں ارادہ کرتا تھا باپ میرا ساتھ اوسکے کہنے کی مگر امید اوسکے کہ ہووے استغفار اوسکی لیے خلاصی کی گناہ سے یعنی غرض اوسکی یہ تھی کہ وہ حضرت کے پاس جاوے اور حضرت حکم اوسکی سنگسار کرنیکا کریں جسکے کہ تو ہم کیا بعضوں نے پس آیا ماعز حضرت کے پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے زنا کیا پس جاری کر دو مجھپر حکم اللہ کا پس مع آخر یہ پھیر لیا حضرت نے اوس سے پس پھیرا آپکو وہ یعنے بعد عاجز ہونے کے اوسکے اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے زنا کیا پس جاری کرو مجھپر حکم اللہ کا یہانتک کہ اوسنے چار بار یعنے چار مجلسوں میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق کہی تو نے یہہ بات چار بار یعنی چار بار تیرے اقرار کرنے سے ثابت ہو تجھپر پس کس ساتھ زنا کیا تو نے کہا ساتھ فلانی عورت کے کہ نام اوسکا لیا فرمایا کیا صحبت کی ہے تو ساتھ اوسکی یعنی مجامعہ کیا اوسنے کہا ہاں فرمایا کیا اوسکی بدن سے بدن لگایا تو نے کہا ہاں فرمایا کیا جماع کیا تو نے اوسسے کہا ہاں کہا راوی نے پس حکم کیا اوسکو سنگسار کرنیکا پس نکالا گیا اوسکو طرف سنگستان کی پس جبکہ سنگسار کیا گیا پس پائی اوسنے ایذا پھر بھاگی یعنی صبر نکیا پس نکلا دوڑتا ہوا یعنی اوس جگہ سے کہ سنگسار کیا جاتا تھا پس ملے اوسکو عبد اللہ بن انیس اس حال میں کہ تھک گئے تھے یار اوسکے یا یار ماعز کی جو کہ سنگسار کرتے تھے پس اوتھائی عبد اللہ نے اوسکی ایک ہڈی اونٹ کی یا نوکی اور مارا ماعز کو ساتھ اوس ہڈی کے پس ڈالا اوسکو پھر آیا عبد اللہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور ذکر کیا اوسکو روبرو حضرت کے پس فرمایا حضرت نے کیوں نہ چھوڑ دیا تم نے اوسکو شاید کہ وہ رجوع کرتا اپنی اقرار سے پس قبول کرتا اللہ توبہ اوسکی اور درگذرتا اوس سے گناہ اوسکا بغیر سنگسار کرنے اوسکی کے نقل کے یہ ابوداود نے ف نکالا گیا اوسکو طرف سنگستان کی کہا ابن ہمام نے کہ حدیث صحیح میں ہے کہ سنگسار کیا ہمنے اوسکو یعنی ماعز کو مصلی میں اور مسلم اور ابوداود میں ہے کہ لی گئی ہم اوسکو طرف بقیع غرقد کی اور میں اسلیے کہ مراد مصلی جنازہ کی ہے پس متفق ہوئیں دونوں حدیثیں یہ کہ ترمذی میں جو یہہ آیا ہی حکم کیا گیا اوسکو جو ہی نکالا گیا طرف سنگستان کی اور سنگسار کیا گیا ساتھ پتھر کی اوسکی تاویل یہہ ہے کہ اوسکا پیچھا کیا گیا جسوقت کہ یہانتک کہ نکالا گیا طرف سنگستان کی والا یہہ غلط ہے اسلیے کہ صحاح اور حسان میں ہے کہ جبکہ وہ گیا بھاگ کر طرف سنگستان کی تو یہہ کہہ کر پھیرا گیا اوسکو طرف سنگستان کی اسلیے کہ سنگسار کرنیکی لیے یا توجیہ یہہ کہ مصلے ہو طرف سنگستان کی پس کسے راوی نے ذکر کیا سنگستان کا اور کسے راوی نے

مصلے وغیرہ کا پس اسمین تطبیق دونون حدیثونکی ہوگئی ع وعن عمرو بن العاص قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما
من قوم یظھر فیھم الزنا الا اخذوا بالسنۃ ومامن قوم یظھر فیھم الرشا الا اخذوا بالرعب رواہ احمد
اور روایت ہی عمرو بن العاص سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھے نہین کوئی قوم کہ ظاہر ہووے نہین زنا مگر کہ پکڑی جاتی ہین ساتھہ قحط کی اور نہین کوئی
قوم کہ ظاہر ہووے نہین رشوت مگر کہ پکڑی جاتی ہین ساتھہ رعب کی نقل کی یہہ احمد نی ف رشوت اوس مال کو کہتی ہین کہ دیا جاوی بشرطیکہ اوسکی مدد کری اوسکی مہم مین اور
بعضون نی یہہ قید لگائی ہی کہ اوس مہم مین ایسی مشقت نہو کہ اسقدر مال عرف مین اجرت دیتی ہون اوسپر جیسی کہ ایک بات بادشاہ کی آگی کہدینی اور سعی اوسمین کرنی اور
اگر بغیر شرط کی ہو تو بھی رشوت نہین اور رشوت سی خوف اسلیی ہوتا ہی کہ حاکم جاری کرتا ہی حکم اپنا ادنی اولعلی پر جبکہ پاک ہوتا ہی رشوۃ سی اور جبکہ آلودہ ہوتا ہے
رشوۃ مین خوفناک رہتا ہی ع وعن ابن عباس وابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ملعون من عمل عمل
قوم لوط رواہ رزین وفی روایۃ لہ عن ابن عباس ان علیا احرقھما وابابکر ھدم علیھما حائطا اور بروایت ہی ابن عباس اور ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ملعون ہی وہ شخص کہ کری کام قوم لوط کا یعنی غلام نقل کی یہہ رزین نی اور ایک روایت رزین کی مین ابن عباس سی یہہ ہی کہ حضرت علی نے
جلادیا فاعل ومفعول کو یعنی حکم کیا اونکی جلادینی کا اور حضرت ابوبکر نی گرادی اونپر دیوار یعنی حکم کیا دیوار کر اوینی کا اونپر ف اور جامع صغیر مین ہی کہ ملعون ہی وہ
شخص کہ برا کہی اپنی باپ کو اور ملعون ہی وہ شخص کہ برا کہی اپنی مان کو اور ملعون ہی وہ شخص کہ ذبح کری جانور کو واسطی غیر اللہ کی اور ملعون ہی وہ شخص کہ متغیر
کری سرحد زمین کو اور ملعون ہی وہ شخص کہ بدفعلی کری جانور سی اور ملعون ہی وہ شخص کہ کری عمل قوم لوط کا نقل کی یہہ احمد نی ساتھہ سند حسن کے ابن عباس سے ع
وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ینظر اللہ عز وجل الی رجل اتی رجلا او امرأۃ فی دبرھا رواہ الترمذی
وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نظر رحمت نہین کرتا اللہ عزوجل طرف اوس شخص کے کہ فعل کری کسی مرد
یا عورۃ سی اوسکی مقعد مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے وعنہ انہ قال من اتی بھیمۃ فلا حد علیہ رواہ الترمذی
وابوداود وقال الترمذی عن سفیان الثوری انہ قال وھذا اصح من الحدیث الاول وھو من اتی بھیمۃ فاقتلوہ والعمل علی ھذا عند اھل العلم
اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ اونہون نی کہا جو شخص کہ بدفعلی کری چارپائی سی پس نہین حد اوسپر یعنی ولیکن تعزیر ہی روایت کی یہہ ترمذی نی اور ابوداود نے
اور کہا ترمذی نی سفیان ثوری سی کہ تحقیق اونہون نی کہا اور یہہ حدیث صحیح تر ہی پہلی حدیث سی یعنی جو کہ ابن عباس سے دوسرے فصل مین گذری اور وہ پہلی حدیث
یہہ ہی کہ جو شخص بدفعلی کری چارپائی سی پس مارڈالو اوسکو اور عمل اوسپر ترکیک اہل علم کی یعنی اوسپر حد نہین ف اونہون نی کہا یعنی بطریق
مرفوع کی والا نہون کہ یہہ معنی قول ثوری کی وھذا اصح ع وعن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقیموا
حدود اللہ فی القریب والبعید ولا تاخذکم فی اللہ لومۃ لائم رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی عبادۃ بن صامت سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی جاری کیا کرون حدین اللہ کی نزدیک اور دور پر اور نہ پکڑی اور نہ مانع ہو تمکو بیچ جاری کرنی حکم اللہ کی ملامت ملامت کرنیوالی کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نے
ف نزدیک اور دور پر یعنی نزدیک کی ناتی والی پر اور دور کی ناتی والی پر یا نزدیک سے مراد ہی ضعیف کہ نزدیک ہے پہنچنا اوس تک اور آسان ہی حکم کرنا اوسپر اور دور سے
مراد ہی قوی کہ دور ہی پہنچنا اوس تک اور دشوار ہی قائم کرنا حد کا اوسپر اور روسے معنی النسب ہین اسلیی کہ مراد یہہ ہے کہ قائم کرو حدا اللہ کی ہر ایک پر ع وعن
ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اقامۃ حد من حدود اللہ خیر من مطر اربعین لیلۃ فی بلاد اللہ رواہ ابن ماجۃ ورواہ
النسائی عن ابی ھریرۃ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جاری کرنا ایک حد کا حدون اللہ کے سی بہتر ہی برسنی مہینہ چالیس راتون
کی سی بیچ تمام شہرون خدا کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور نقل کی نسائی نی ابی ہریرہ سے ف یہہ اسلیی ہی کہ بیچ قائم کرنی حدونکی منع کرنا ہی خلق کو معاصی سے اور

سبب سے واسطی کہلتی دروازون آسمان کی یعنی سبب سے نزول برکات کا اور ہیچ عفو کرنی کی اسکو دسی اور سختی کی اوسکین فتاری ہی اونکی یہی معاصی ہین اور یہہ سبب ہے
اونکی گرفتار ہونیکا قحط سالی مین اور سبب سے ہلاک کرنی خلق کا جیسی کہ وارد ہوا ہی کہ جہاری مرجاتا ہی ماری وبالی کی بسبب گناہ بنی آدم کی یعنی اللہ تعالی نہین بہیجتا
بسبب نحوست گناہ اونکی اور جہاری نام ایک جانور کا ہی اور خاص اوسکو اسلیی ذکر کیا کہ وہ دور دور سی اپنا قوت لی آتا ہی **باب قطع السرقۃ**
باب ہے بیچ بیان ہاتہہ کاٹنی چور کی **ف** کہا طیبی نے لفظ قطع السرقۃ مین اضافت ظرف مفعول کی بحذف مضاف کی ہی ای قطع اہل السرقۃ اور سرقہ ساتہہ فتح سین کے
اور کسری ری کی شرح مین اسکو کہتی ہین کہ لیوی مکلف خفیہ مال محرز سی کہ نہ ملک ہوا وسکی اوسین اور نہ شبہ ملک اور مراد محرز سی یہہ ہی کہ مال ایسی جگہہ مکہ کوئی اوسکو نہ لی سکے
خواہ مکان حفاظت مین ہو خواہ اوسکی پاس کوئی نگہبان ہو جاگتا یا سوتا ہوا اور مراد شبہ ملک سے مال ذی رحم محرم کا کسی جو کوئی مال ذی رحم محرم کا چرا ویگا تو اوسکو
چوری نہین کہتی کی اور اوسکو ہاتہہ کاٹنا نہین آتا اور نصاب سرقہ کی ہماری نزدیک دس درہم ہین کہ اونسی کم مین ہاتہہ کاٹنا نہین آتا اور نزدیک شافعی کی چوتہائی
دینار سونی کی اور تین درہم چاندی کی یا قیمتی تین درہم کی ہو کوئی چیز اور دلیل اونکی وہ حدیثین ہین کہ واقع ہوا ہی اونمین کاٹنا ہات کا چوتہائی دینار کے
چرانی مین اور چوتہائی دینار اوسوقت مین تین درہم کا تہا اور دینار بارہ درہم کا اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ دلیل ہماری یہہ ہے کہ عمل کرنا اکثر پر اس باب مین اولے
ہی بسبب حیلہ کرنی کی حدود مین اسلیی کہ نقل پیغمبر علیہ السلام خیانت کا ہی اور روایت ہی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی لا قطع الا فی دینار او عشرۃ دراہم اور اصل
اس باب مین یہہ ہی کہ کاٹنا ہاتہہ کا بیچ زمانہ انحضرت کی سپر قیمت مین تہا پس شافعیہ تو کہتی ہین کہ قیمت سپر کی تین درہم تہی اور شمنی نی کہا قیمت سپر کی اوس زمانہ مین
دس درہم تہی روایت کی یہہ ابن ابی شیبہ نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص اور کافہ مین نقل ہی کہ قیمت سپر کی کہ ہاتہہ کاٹا گیا اوسکی چرانی پر حضرت کی زمانہ مین دس
درہم ہی ای واللہ اعلم **ح** **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقطع ید السارق الا بربع دینار
فصاعدا **متفق علیہ** روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا کی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہ کاٹا جاوی ہاتہہ چور کا مگر بسبب چرانی چوتہائی دینار کی یا زیادہ کے نقل کے بہہ بخاری
اور مسلم نے **ف** احدیث پر عمل کیا ہی امام شافعی نی کہ چوتہائی دینار سی کم مین ہاتہہ نہ کاٹا جاوی اور ملا علی قاری نی یہان خوب تفصیل سی لکہی ہین اقوال علماء کی اور دلیلین اونکے
مذہب کے **وعن** ابن عمر قال قطع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ید سارق فی مجن ثمنہ ثلثۃ دراہم **متفق علیہ**
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا کاٹا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتہہ چور کا یعنی دایان ہاتہہ بند دست سے بیچ چرانی ایک سپر کی کہ قیمت اوسکی تین درہم تہی نقل کے
بہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا شمنی نے کہ یہہ معارض ہی اوس روایت کی کہ نقل کے ابن ابی شیبہ نی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا تہی قیمت سپر کے
دس درہم اور اسیطرح ابن عباس سے اور عمرو بن شعیب سے بہی منقول ہی اور شیخ ابن الہمام نی بہی ابن عمر اور ابن عباس سے ایسا ہی نقل کیا کہ قیمت ڈہال کی دس درہم
تہی اور اسیطرح سی عینی نی بیچ حاشیہ ہدایہ کی لکہا ہی اسلیی حنفیہ نی دس درہم پر ہاتہہ کاٹنا لکہا ہے اور احادیث کا وہ یہہ جواب دیتی ہین کہ یہہ ابن عمر نی اپنی اے
واجتہاد سی کہا یہہ خلاصہ ہی کلام حضرت شیخ عبد الحق اور ملا علی قاری کا اور جسکو زیادہ تحقیق اس مقام کی دیکہنی منظور ہو اونکی شرحون مین دیکہلے **وعن**
ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعن اللہ السارق یسرق البیضۃ فتقطع یدہ ویسرق الحبل فتقطع یدہ
متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا لعنت کری اللہ چور کو کہ چراتا ہی بیضہ پس کاٹا جاتا ہی ہاتہہ اوسکا اور چراتا
ہے رسی پس کاٹا جاتا ہی ہاتہہ اوسکا نقل کے بہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا نووی نی کہ اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی لعنت کرنی گنہگار ونکو بلا تعین اور ایسا
کلام اللہ سے معلوم ہوتا ہی الا لعنۃ اللہ علی الظالمین اور شخص معین کو لعنت کرنی نہین جائز انتہی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر کاٹنی ہاتہہ کے بیچ کم کی چوتہائی دینار
یا تین درہم سی پس مشکل پڑی سب ایمہ پر پس جواب دیتی ہین کہ مراد بیضہ سی یہان آہن ہے کہ اوسکو خود کہتی ہین کہ غازی سر پر پہنتی ہین اور مراد رسی سی رسی
کی ہی کہ بڑی قیمتی ہوتی ہی اور بعضون نی کہا کہ اندی اور رسی کی چرانی مین ہاتہہ کاٹنا ابتدا اسلام مین تہا پہر منسوخ ہوا اور بعضون نے کہا کہ مراد یہہ ہے کہ چوری کے

عادت اوسکو اسطرح ہو جاتی ہی کہ حقیر چیز چرانی بڑی چیز چرانی لگتا ہی اور ہانکتا ہی اور بعضوں نے کہا کہ حضرت نے اشارۃ کیطرف عادۃ امراء و سلاطین کے کہ وہ اسطرح کیا کرتی ہین بطریق سیاست کے نہ بطریق حد شرعی کی واللہ اعلم ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** رافع بن خدیج عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا قطع فی ثمر ولا کثر رواہ مالک والترمذی وابو داود والنسائی والدارمی وابن ماجۃ

روایت ہی رافع بن خدیج سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا حضرت نے نہین ہاتھہ کاٹا آتا پھل چرانی میوہ کی کہ درخت پر لگا ہوا اور نہ پھل چرانی کاہی خشہ کھجور کے نقل کے یہہ مالک اور ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نی **ف** امام ابو حنیفہ فی اس حدیث پر عمل کیا ہی کہ وہ کہتی ہین نہین ہاتھہ کاٹا آتا پھل چرانے کسی میوہ تر و تازہ کی برابر ہی کہ محرز ہو یا غیر محرز اور اسیطرح میوہ خشک کہ درخت پر ہو اور زراعت کہ خرمن مین کاٹ کر جمع کیا ہو اور اسپر قیاس کیا ہی گوشت اور دودھ اور اور ایسی چیزون کو کہ جلدی خراب متغیر ہو جاوین اور اور ون نی واجب کیا ہی ہاتھہ کاٹنی کو ان سب چیزون مین اگر ہون محرز اور ہمارے قول ہی مالک اور شافعی کا اور جو چیزین حقیر مباح ہین دار الاسلام مین مانند لکڑی گھاس نرسل مچھلی پرندہ شکار ہرتال چونا وغیرہ کی نزدیک امام اعظم کی بسبب چوری انکی کی ہاتھہ کاٹا نہین آتا ع **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ سئل عن الثمر المعلق قال من سرق منہ شیئا بعد ان یؤویہ الجرین فبلغ ثمن المجن فعلیہ القطع رواہ ابو داود والنسائی اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کرتے اپنی باپ سے اور اوسنی اپنی دادا عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ حضرت پوچھی گئی میوہ لٹکی ہوئی درخت کی سی فرمایا جو شخص کہ چرا وی اوسمین سی کچھہ پھر اسکی کہ جگہہ پھری اوسکو خرمن پس پہنچی ڈھال کی مول کو پس اوسکی قسمہ پر ہی ہاتھہ کاٹنا نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی **ف** مقصود یہہ ہی کہ ہاتھہ کاٹنا نہین آتا پھل میوی کی کہ لٹکتا ہو درخت پر اسلیی کہ محرز نہین ہی اور جب کاٹا گیا درخت سی اور خرمن مین ڈالا گیا خشک ہونی کی پھر تو اوسمین ہاتھہ کاٹنا جاوی بسبب محرز ہونی کی یہہ حدیث دلیل ہی جمہور کے سوا حنفیہ کی کیونکہ جب تلک خشک نہین ہوا میوہ اور اوس سے چرایا تو ہاتھہ کاٹنا نہین آتا نزدیک امام اعظم کی اور تقیید بلوغ ثمن مجن یا وبہ الجرین کی خشک ہونی کی صورت مین ہی موافق عادۃ عرب کے جیسی کہ تمر مین قطع نہین ہی چنانچہ بیان اسکا اوپر کی حدیث کی فائدہ مین ہو چکا پس حنفیہ اسکا یہہ جواب دیتی ہین کہ یہہ حدیث معارضہ کی گئی ہی ساتھہ احادیث مطلق کی لا قطع فی ثمر ولا کثر اور یہہ بھی فرمایا لا قطع فی الطعام یعنی نہین ہاتھہ کاٹنا آطعام مین کہ جمع ہو کھانیکی لیی اگیہو نہین اور شکر مین ہاتھہ کاٹنا آتا ہی بالاتفاق اور اور بہت بڑی تقریر ملا علی رح نی لکھی ہی مرقات مین جو چاہی وہانسی دیکھہ لی ع **وعن** عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حسین المکی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا قطع فی ثمر معلق ولا فی حریسۃ جبل فاذا اواہ المراح او الجرین فالقطع فیما بلغ ثمن المجن رواہ مالک

اور روایت ہی عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حسین مکی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین کاٹنا آتا ہاتھہ کا پھل میوی لگی ہوئی درخت کی اور نہ چرا جانور چرنی والی پہاڑ کی پس جسوقت کہ ٹھکانا دی جانور کو ہی کو جگہہ بندہنی جانورون کی اور جگہہ دی میوی کو خرمن پس ہاتھہ کاٹنا ہی اوسقدر مین کہ پہنچی قیمت ڈھال کو نقل کے یہہ مالک نے **ف** کہا طیبی نے کہ لفظ حریسہ بمعنی مفعول کی ہی یعنی محروسہ جبل اور محروسہ جبل اوس جانور کو کہتی ہین کہ چرتا ہو پہاڑ مین اور اوسکی کوئی حفاظت کرتا ہو پس اوسکی چرانی مین ہاتھہ کاٹنا اسلیی نہین کہ تا کہ محرز نہین ح **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی المنتہب قطع ومن انتہب نہبۃ مشہورۃ فلیس منا رواہ ابو داود اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی لوٹنی والی پر کاٹنا ہاتھہ کا اور جو شخص لوٹی لوٹنا مشہور یعنی آشکارا کہ لوگ دیکھتی ہون پس نہین وہ ہم مین سی یعنی ہماری طریقہ پر نقل کے یہہ ابو داود نی **ف** لوٹنی والا اوسکو کہتی ہین کہ لوٹی مال کسیکا لوگون کی سامنی زبردستی پس اگرچہ بدتر ہی چوری پوشیدہ یعنی سی لیکن اوسکا ہاتھہ نہین کاٹا آتا بسبب نہ اطلاق ہونی کی اوسپر چور کا اسلیی کہ چور وہ ہی کہ خفیہ لے ع **وعنہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس علی خائن ولا منتہب ولا مختلس قطع رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ

والدارمی وروی فی شرح السنة ان صفوان بن امیة قدم المدینة فنام فی المسجد وتوسد ردائه فجاء سارق واخذ ردائه
فاخذه صفوان فجاء به الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فامر ان تقطع یده فقال صفوان انی لم ارد هذا هو علیه صدقة فقال
رسول الله صلی الله علیه وسلم فهلا قبل ان تاتینی به وروی نحوه ابن ماجة عن عبد الله بن صفوان عن ابیه والدارمی عن ابن عباس

اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین اوپر خائن کے اور نہ لوٹنی والی کی اور نہ اوچکی کی ہاتھہ کاٹنا نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ
اور دارمی نی اور روایت کی صاحب مصابیح نی شرح السنہ مین یہہ کہ صفوان بن امیہ آئی مدینہ مین پس سوگئی مسجد مین اور سر کی نیچی رکہی اپنی چادر پس آیا چور اور لی اوسکی
چادر پس پکڑا اوسکو صفوان نی اوسکو آیا اوسکو پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس حکم فرمایا حضرت نی ہاتھہ کاٹنی اوسکی کا بعد اقرار کرنی اوسکی کی ساتھہ
چور کی یا ثابت ہونی اوسکی کی بساتھہ گواہون کی پس کہا صفوان نی کہ تحقیق مینی نہین ارادہ کیا تہا اوسکا یعنی اوسکی لانی سی مجکو یہہ نہین منظور تہا کہ آپ ہاتھہ کاٹی اوسکا
حکم کیجی وہ چادر اسپر صدقہ ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیون نہ تصدق کیا تو نی اوسکو نہ بخشا تو نی پہلی اسکی کہ لاوی تو اوسکو میرے پاس اور روایت
مانند اسکی ابن ماجہ نی عبد اللہ بن صفوان سی کہ نقل کی اپنی باپ سے اور دارمی نی ابن عباس سے ف خائن اوسکو کہتی ہین کہ کوئی چیز بطریق عاریت یا امانت کی اوسکو
دیجاوی اور وہ لی لیوی اوسکو سے اور دعوی کرے اوسکی ضائع ہونیکا یا منکر ہوجاوی کہ مجکو دیہی نہین پس خائن کا ہاتھہ کاٹنا اسلیی نہین آتا کہ قصور ہی حرز مین
یعنے حفاظت کامل نہین چنانچہ ہدایہ مین بیان اسکا مفصل مذکور ہی اور لوٹنی والی اور اوچکی کا اسلیی نہین ہاتھہ کاٹنا آتا کہ خفیہ نہین لیتی مال غیر کا
چنانچہ اوپر بیان اسکا مفصلا ہوچکا ہی کہا ابن ہمام نی کہ یہی مذہب ہے چارون امامونکا اور سر کی نیچی رکہی چادر ہدایہ مین لکہا ہی کہ صحیح تر یہہ ہی کہ کہنا
ایک چیز کا نیچی سر کی حرز ہی اور کیون نہ تصدق کیا تو نی الخ یعنی پہلی تو نی کیون نہ معاف کیا اور حق اپنا نہ چہوڑ دیا اور اب میری پاس قضیہ اسکا لایا اور مینے
حکم ہاتھہ کاٹنی کا کیا پس ہاتھہ کاٹنا اوسکا واجب ہوا پس نہین حق ہی وہ اسطی تیری اوسمین بلکہ یہہ حق اللہ کا ہی تیری معاف کرنی سی معاف نہین ہوسکتا
اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ عفو جائز ہی پہلی اسکی کہ پہنچایا جاوی قضیہ اوسکا طرف حاکم کی کذا ذکر الطیبی وابن الملک اور کہا ابن ہمام نی کہ جب حکم کیا جاوی کسی شخص
پر ہاتھہ کاٹنی کا بسبب چوری کی پہر ہبہ کردی وہ چیز چور کو مالک اوسکو سونپ دی اوسچیز کو طرف اوسکی یا بیچ ڈالی اوسکو اوسکی ہاتھہ تو نہ ہاتھہ کاٹا جاوی اور کہا
زفر اور شافعی اور احمد نی کہ کاٹا جاوی اور یہی ایک روایت ہے ابی یوسف سی اور موید ہی اوسکی حدیث صفوان کی اور جواب انکا یہہ کہ یہہ حدیث ایک واقعہ عین
تو اسیطرح ہی کہ جیسی ذکر کی گئی اور حاکم وغیرہ کی روایت مین کچہہ زیادہ آئی ہی پس ہوا اس زیادتی مین اضطراب اور اضطراب موجب ضعف کا ہی ۱۲ منہ

وعن بسر بن ارطاة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا تقطع الایدی فی الغزو رواه الترمذی والدارمی وابو داود و
النسائی وروی ابو داود والنسائی الا تقطع الایدی فی السفر بذلک الغزو

اور روایت ہی بسر بن ارطاۃ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی کہ نہ کاٹی جاوین ہاتھہ غزوہ مین نقل
کی یہہ ترمذی اور دارمی اور ابو داود اور نسائی نی مگر ابو داود اور نسائی نی کہا سفر مین بدل غزوہ کی ف غزوہ مین کہا ابن مالک نی کہ یعنی نہ کاٹا جاوی ہاتھہ چور کا جہاد مین حکم
لشکر دار الحرب مین اور نہو امام اونمین اور کارپرداز ہو انکا امیر لشکر کا اور اسیطرح اور حدود بہی نہ قائم کیجاوین اور اسپر عمل کیا ہی بعضی فقہا نی بسبب احتمال اسکے کہ فتنہ
مین پڑجاوی وہ ساتھہ لاحق ہونی طرف دار الحرب کے اور بسبب خوف واقع ہونی تفرقہ اور سستی کی مجاہدون مین اور طیبی نی کہا کہ یہہ مذہب ابی حنیفہ کا ہی اور بعضون
کہا کہ مراد ہاتھہ نہ کاٹنی سی غزوہ مین یہہ ہی کہ اگر چوری کری غنیمت کے مال مین سی پہلی تقسیم ہونیکی تو ہاتھہ نہ کاٹی اسلیی کہ اوسکا اوسمین حق ہی اور کہا طیبی نی کہ سفر جو کہ
کیا گیا ہی دوسری روایت مین مطلق حمل کیا جاوے مقید پر یعنی سفر جہاد پر ۱۲ **وعن** ابی سلمة عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال فی السارق ان سرق فاقطعوا یده ثم ان سرق فاقطعوا رجله ثم ان سرق فاقطعوا یده ثم ان سرق فاقطعوا رجله رواه فی
شرح السنة

اور روایت ہی ابی سلمہ سی کہ نقل کی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا چور کی حق مین اگر چوری کا تو ہاتھہ اوسکا یعنی داہنا ہاتھہ اوسکا یعنی داہنا ہاتھہ کاٹو پہر اگر

کاٹو پانون اوسکا یعنی بایان پہر اگر چراوی پس کاٹو ہاتہہ اوسکا یعنی بایان پہر پھر چراوی پس کاٹو پاؤن اوسکا یعنی دایان نقل کی یہہ صاحب مصابیح فی شرح السنہ مین ف پہلی دایان ہاتہہ کاٹنا پہر بایان پانون یہہ تو سبکے نزدیک ہے اور بعد اوسکی بایان ہاتہہ اور دایان پانون کاٹنی مین تیسری اور چوتہی بار اختلاف کیا ہی علمانی امام شافعی تو کہتی ہین کہ کاٹی جاوے اسحدیث کی اور ہماری نزدیک اگر چوری کری تیسری بار تو نہ کاٹا جاوے بلکہ قید کیا جاوے بلکہ قید خانی مین یہانتک کہ مرجاوی یا توبہ کری اور دلیل ہماری یہہ ہے کہ اجماع ہوا صحابہ کا اسپر اور یہہ حدیث ابو مسلم کی محمول ہی تہدید و سیاست پر اور طحاوی نے اسطرح پر طعن کیا ہی اسحدیث پر کہ مینی بہت آثار و قضایا صحابہ کو تلاش کیا مگر کچہہ اثر اور اصل اسحدیث کی نپایا اور بہت سی حفاظ حدیث سی ہلامین وہ سب اسحدیث سی انکار رکہتی تہی جیسکہ عینی اور عنایہ ہدایہ مین مذکور ہی اور کہا ابن ہمام نی کہ پانون تخنی سی کاٹا جاوی نزدیک اکثر اہل علم کے ع وعن جابر قال جی بسارق الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اقطعوہ فقطع ثم جی بہ الثانیۃ فقال اقطعوہ فقطع ثم جی بہ الثالثۃ فقال اقطعوہ فقطع ثم جی بہ الرابعۃ فقال اقطعوہ فقطع فاتی بہ الخامسۃ فقال اقتلوہ فانطلقنا بہ فقتلناہ ثم اجترزناہ فالقیناہ فی بئر ورمینا علیہ الحجارۃ رواہ ابو داود والنسائی وروی فی شرح السنۃ فی قطع السارق عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقطعوہ ثم احسموہ اور روایت ہی جابر کی کہا لایا گیا ایک چور پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتہہ اوسکا کاٹا گیا پہر لایا گیا چور دوسری بار پس کاٹا گیا پاؤن اوسکا دایان پس کاٹا گیا پہر لایا گیا چور تیسری بار پس فرمایا کاٹو یعنی بایان ہاتہہ اوسکا پس کاٹا گیا پہر لایا گیا چوتہی بار پس فرمایا کاٹو یعنی دایان پانون اوسکا پہر کاٹا گیا پہر لایا گیا پانچوین بار پس فرمایا مارڈالو اوسکو پس لیگئی ہم اوسکو اور مارڈالا اوسکو پہر کہینچا ہمنی اوسکو اور ڈالدیا کوئین مین اور پتہر ہی ہمنی اوپر پتہر نقل کیا ابو داود اور نسائی اور نقل کے بغوی نی شرح السنہ مین پہر کاٹنی ہاتہہ چور کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہہ کہ کاٹو تم ہاتہہ اوسکا پہر تلدو اوسکو ف یعنی تاکہ خون بند ہو جاوی اور کہا خطابی نی کہ نہین جانتا مین کسی فقیہ کو کہ مباح رکہا ہو مارڈالنا چور کا اگرچہ مکرر چوری کوی اور کہا کہ یہہ حدیث منسوخ ہے ساتہہ حدیث لا یحل دم امرء مسلم الا باحدی ثلث کی اور بعضون نی کہا کہ قتل اس چور کا بطریق سیاست کے تہا امام کو پہنچتا ہے اگر اجتہاد کری ہم تعذیر مفسد کی اور حبسطرح چاہی سزا دی اور بعضون نی کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانتہ مرتد ہونا اوسکا پس مباح کیا خون اوسکا اور حکم کیا ساتہہ قتل اوسکی کی اور بعضون نی کہا اولی یہہ ہے کہ حمل کیا جاوی اسپر کہ وہ حلال جانتہ والا چور کا تہا اور ضرر دیتا ان تاویلات سے والا اگر مسلمان ہوتا تو کہینچ کر ڈالنا اوسکا کوئی مین مباح نہوتا واللہ اعلم ح وعن فضالۃ بن عبید قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسارق فقطعت یدہ ثم امر بہا فعلقت فی عنقہ رواہ الترمذی وابو داود والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہی فضالہ بن عبید سے کہ کہا لایا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک چور پس کاٹا گیا ہاتہہ اوسکا یعنی حضرت کی حکم سی پہر حکم فرمایا واسطی ہاتہہ اوسکی کے کہ لٹکایا جاوے اوسکی گردن مین پس لٹکایا گیا اوسکی گردن مین یعنی تا عبرت ہووے اور دنکو نقل کے یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نی ف کہا ابن ہمام نی کہ منقول ہی امام شافعی اور احمد سی کہ سنت ہی ہاتہہ لٹکانا چور کا گلی مین اور ہماری نزدیک یہہ موقوف ہی امام پر اگر مناسب جانی تو لٹکاوی اور سنت نہین اسلیئے کہ نہین ثابت ہوا ہی حضرت سے کہ جسکا ہاتہہ کاٹا ہو اوسکی گلی مین لٹکایا ہووے ع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سرق المملوک فبعہ ولو بنش رواہ ابو داود والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ چرا وی غلام پس بیچہ ڈال اوسکو اگرچہ بہ نش کے ہو نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نی ف نش ساتہہ زیر نون اور تشدید شین معجمہ کے نصف اوقیہ یعنی بیس درہم کو کہتی ہین اور مراد یہہ ہے کہ بیچ ڈال اوسکو اگرچہ تہوڑے مول کو بھی اسلیئے کہ وہ عیب والا ہی اور مالک اور شافعی اور احمد اور اکثر اہل علم کی نزدیک اگر غلام چوری کری تو ہاتہہ اوسکا کاٹا جاوی بہگوڑا ہو یا غیر بہگوڑا اور حنیفہ کی نزدیک اگر چراوی ایک خاوند بیوی مین سے مال دوسری کا یا غلام مال مالک اپنی کی مین سے یا بیوی مالک اوسکی کی یا خاوند مالکہ اوسکی کا تو نہ کاٹا جاوی ہاتہہ اوسکا واسطے اذن کے داخل ہونی مین عادۃ پس خلل پڑا حرز مین ع الفصل الثالث فصل تیسری عن عائشۃ قالت اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسارق فقطعہ فقالوا ما کنا نرٰک تبلغ بہ ہذا قال لو کانت فاطمۃ لقطعتہا رواہ النسائی روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا لایا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک چور پس حکم کیا ہاتہہ کاٹنی اوسکی کا پس عرض کیا صحابہ نی کہ نہ تہی ہم گمان کرتی آپکے کہ حکم فرماوگی اس چور کی لیی ہاتہہ کاٹنی کا یعنی بلکہ گمان کرتی تہی ہم

ہم کر رحم کروگی اوپر ظاہر اوہ جو محل شفقت تہا مثل قرابتی اور مانند اوسکی کی اسلیے حضرت نی فرمایا اگر ہوتی فاطمہ البتہ کاٹتا مین ہاتہہ اوسکا نقل کے ہیہ نسائی نی ف ہم کر حاصل حضرت کی جواب کا یہ کہ یہہ حق اللہ تعالی کا ہی واسطے ہی مجرد چاری کرنا اوسکا اسمین چشم پوشی نہین کرسکتا اگر بالفرض یہہ فعل میری پارچ جگر سی صادر ہوتا تو اوسکا بہی ہاتہہ کاٹتا ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بِغُلَامٍ لَهُ فَقَالَ اقْطَعْ يَدَهُ فَإِنَّهُ سَرَقَ مِرْآةً لِامْرَأَتِي فَقَالَ عُمَرُ لَأَقْطَعَنَّ عَلَيْهِ وَهُوَ خَادِمُكُمْ أَخَذَ مَتَاعَكُمْ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا لایا ایک شخص پاس حضرت عمر رض کی غلام اپنا اور کہا کہ کاٹو تم ہاتہہ اسکا اسلیے کہ اوسنی چرایا ہی آئینہ میری عورت کا پس کہا حضرت عمر نی نہین ہاتہہ کاٹتا اسپر یہہ ہی خدمت گار تمہارا نی چیز تمہاری نقل کی یہہ مالک نی ف گویا کہ حضرت عمر رض نی اشارہ کیا ساتہہ اسکی علت نہ کاٹنی کی اور وہ وجود ذن کا ہی ساتہہ اسکی تمہارنی پاس پس احراز نہ ہوا اور یہی مذہب ہمارا اور امام احمد کا بخلاف اور اہل علم کی ح وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ يَكُونُ الْبَيْتُ فِيهِ بِالْوَصِيفِ يَعْنِي الْقَبْرَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ قَالَ حَمَّادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ تُقْطَعُ يَدُ النَّبَّاشِ لِأَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْمَيِّتِ بَيْتَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ای ابوذر کہا مینی حاضر ہون یا رسول اللہ اور فرمان بردار ہون فرمایئی کیا فرماتے ہین آپ فرمایا کیا کریگا تو جسوقت کہ پہنچی گی لوگون کو موت یعنی وبا یعنی بہاگی گا تو موت سی یا صبر کری گا ہو گا گہر یعنی قبر اوسوقت مین بدلی خادم کی سے یعنے اتنی کثرت سی موت ہوگی اوسوقت کہ جگہہ قبر کی خریدی جاوی گی ساتہہ قیمت غلام کی کہا مینی اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جانتی ہین یعنی مین نہین جانتا کہ حال میرا کیا ہوگا اوسوقت مین صبر کرونگا یا بہاگ جاونگا فرمایا لازم ہی تجہہ صبر کرنا کہا حماد بن ابی سلیمان نی کہ کاٹا جاوی ہاتہہ کفن چور کا اسواسطی کہ داخل ہوا ہی میت پر اوسکی گہر مین نقل کی یہہ ابوداؤد نی ف یعنی الخضرت نی قبر کو بیت کہا پس قبر حرز ہوئی جیسیکہ گہر ہوتا ہی اگرچہ گہر سی چراوی تو ہاتہہ کاٹتا ہی پس اسیطرح بیچ چرانی کفن کی قبر سی ہاتہہ کاٹا جاوی پس یہہ جو دلیل پکڑی حماد نی اسکا جواب یہہ ہی کہ یہہ ضرور نہین کہ جس جگہہ پر اطلاق بیت کا ہو وہ حرز بہی ہو کیا نہین دیکھتا ہی تو کہ اگر کوئی چراوی کچہہ ایسی بیت سی کہ نہ ہو اوسکی پاس دروازہ بند یا نگہبان تو نہین کاٹا جاتا ہاتہہ بلا خلاف کہا بن ہمام نی کہ نہین ہاتہہ کاٹا جاتا کفن چور کا نزدیک ابی حنیفہ اور محمد کی اور کہا ابو یوسف اور تینون امامون نی کہ اوسکا ہاتہہ کاٹا جاتا ہی اور باقی تحقیق اس مقام کی مرقاۃ مین دیکہنی چاہیی ح **بَابُ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُودِ** باب ہی بیچ بیان سفارش کرنی کی بیچ حدون کی ف یعنی امام سی درخواست کری کہ درگذر کری قایم کرنی حد کی سی ح **الْفَصْلُ الْأَوَّلُ** فصل پہلے عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللَّهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَتْ كَانَتِ امْرَأَةٌ مَخْزُومِيَّةٌ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا فَأَتَى أَهْلُهَا أُسَامَةَ فَكَلَّمُوهُ فَكَلَّمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ مَا تَقَدَّمَ روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ قریش کو یعنی صحابہ کو کہ قریش سی ہی فکر مین ذالاحتمال عورت مخزومیہ کے نی کہ چوری کی ہی یعنی اور وہ اسباب عاریۃ لیکر منکر ہی ہو جاتی ہی اور حضرت نی اوسکی ہاتہہ کاٹنی کا حکم کیا ہا پس کہا آپسمین کہ کون کلام یعنی سفارش کری اوسکی مقدمہ مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا کہ

نہین جرت کرتا کہنی کی حضرت سی مگر اسامۃ بن زید کہ پیاری ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی پس کلام کیا اونہون نی اسامۃ سی پھر کلام کیا انحضرت سے اسامۃ نی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سفارش کرتا ہی تو پیچ حد کی اللہ کی حد وسی پھر کھڑی ہوئی حضرت اور خطبہ فرمایا پھر فرمایا یعنی اثنای خطبہ مین یا بعد حمد و ثنا کی کہ نہین ہلاک کیا اون لوگون کو کہ تہی پہلی تمسی مگر اسی کہ وہ تہی جبوقت چراتا در میان اونکی کوئی شریف یعنی قوی چہوڑ دیتی اوسکو یعنی بغیر قایم کرتی حد کی اوسپر اور جبوقت چراتا اونمین کوئی غریب جاری کرتی اوسپر حد اور قسم ہی اللہ کی اگر تحقیق فاطمہ بیٹی محمد کی چراوی تو البتہ کاٹتون مین ہاتہہ اوسکا تل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہی کہ کہا حضرت عائشہ نی کہ تہی ایک عورت مخزومیہ بعاریۃ لیتی اسباب لوگون سی اور منکر ہوجاتی تہی پس حکم فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ کاٹنی ہاتہہ اوسکی کی پس آئی لوگ اوس عورت کی اسامہ کی پاس اور کلام کیا اسامہ سے پھر کلام کیا اسامہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی بیچ متعلق اوس عورت کی پھر ذکر کی مسلم نی یا روایت کرنی والی نی عائشہ سی حدیث مانند اوسکی کہ گذری ف مخزومیہ منسوب ہے طرف بنی مخزوم کی کہ وہ بڑا قبیلہ ہی قریش مین سی اور منکر ہوجاتی اگر کہا جاوی کہ بسبب انکار کی ہاتہہ کاٹنا نہین آیا ہی جواب اسکا یہہ کہ ذکر انکار کا واسطی مغلوا کروانی حال اوس عورت کی ہی کہ یہہ حال رکہتی تہی اور کاٹنا ہاتہہ کا بسبب چوری اوسکی کی تہا جیسی کہ حدیث متفق علیہ مین اوپر گذری پس تقدیر یہہ ہے افقرت کہا جمہور نے کہ نہین ہاتہہ کاٹنا آتا اوسکا کہ مکر جاوی عاریۃ کی چیز لیکر اور کہا احمد اور اسحق نی کہ واجب ہے ہاتہہ کاٹنا اوسمین ہی اور اجماع علما کا اسپر کہ حرام ہے سفارش کرنی حدین بعد پہنچنی قضیہ اوسکی کی پاس امام کی بسبب حدیث کی اور اجماع ہی اسپر کہ حرام ہی سفارش کروانی اوسمین اور پہلی پہنچنی قضیہ کے پاس امام کی اجازت دی ہی سفارش کی اکثر علمانی جبکہ نہو وہ شخص کہ سفارش کیجاوی اوسکی صاحب شر اور ایذا دینی والا لوگونکو اور نہو وہ گناہ کہ واجب ہے اونمین تعذیر جائز ہی سفارش کرنی اور سفارش کروانی اونمین برابر ہی کہ پہنچا قضیہ امام پاس یا نہ پہنچا اسلیی کہ یہہ سفارش آسان ہی بلکہ مستحب ہے اگر نہو وہ جسکے سفارش کیجاوی ایذا دینی والا ع

الفصل الثانی

فصل دوسرے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُوْنَ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ فَقَدْ ضَادَّ اللّٰهَ وَمَنْ خَاصَمَ فِيْ بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُهُ لَمْ يَزَلْ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْزِعَ وَمَنْ قَالَ فِيْ مُؤْمِنٍ مَا لَيْسَ فِيْهِ أَسْكَنَهُ اللّٰهُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبَيْهَقِيِّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ مَنْ أَعَانَ عَلٰى خُصُوْمَةٍ لَا يَدْرِيْ أَحَقٌّ أَمْ بَاطِلٌ فَهُوَ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْزِعَ روایت ہی عبد اللہ بن عمر رضہ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی جو شخص کہ حائل ہو سفارش اوسکی نزدیک حد کی حدون اللہ کی سی یعنی منع کری بسبب سفارش اپنی کی حد کو پس تحقیق ضد کی اوسنی اللہ سی یعنی مخالفت کی امر اوسکی کی اسلیی کہ امر اوسکا قایم کرتا ہی حدونکا اور جو شخص کہ جہگڑا کرے کسی سے بیچ باطل کے یعنی ناحق حال آنکہ جانتا ہی اوسکو باطل ہی ہے شبہ ہتا ہے بیچ غضب اللہ کی یہانتک کہ باز آوی اوس سے اور جس شخص نے کہا بیچ حق مومن کی وہ کہ نہین اوسمین یعنی عیب و نقصان کہیگا اوسکو اللہ تعالی بیچ کیچڑ سیب اہل دوزخ کی یہانتک کہ نکلے وہ بیچ سی کہا ہی یعنی اوس گناہ سی ساتہہ توبہ کی یا پاک ہووی اور برآوی اوس سے ساتہہ بولا ہے جبتکی عذاب کے کہ مستحق اوسکا ہوا ہے نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نے اور بیچ روایت بیہقی کی شعب الایمان مین یہہ ہی کہ جو کوئی مدد کری ایک جہگڑی پر کہ نہین جانتا کہ حق ہے یا باطل پس وہ بیچ غضب اللہ کی ہی یہانتک کہ باز آوی

وَعَنْ أَبِيْ أُمَيَّةَ الْمَخْزُوْمِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلِصٍّ قَدِ اعْتَرَفَ اعْتِرَافًا وَلَمْ يُوْجَدْ مَعَهُ مَتَاعٌ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا إِخَالُكَ سَرَقْتَ قَالَ بَلٰى فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَعْتَرِفُ فَأَمَرَ بِهِ فَقُطِعَ وَجِيْءَ بِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَتُبْ إِلَيْهِ فَقَالَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ ثَلَاثًا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ هٰكَذَا وَجَدْتُ فِيْ الْأُصُوْلِ الْأَرْبَعَةِ وَجَامِعِ الْأُصُوْلِ وَشُعَبِ الْإِيْمَانِ وَمَعَالِمِ السُّنَنِ عَنْ أَبِيْ أُمَيَّةَ اور روایت ہی ابی امیہ مخزومی سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس لایا گیا ایک چور تحقیق اقرار کیا چوری کا اقرار صریح اور نہ پائی گئی اوسکی ساتہہ کوئی چیز یعنی جو چوری

مال مین سے پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین گمان کرتا مین تجکو چرایا ہوگا یا اوسنے کہا ہان چرایا ہی پس پھر کہا انحضرت نے بیشک چرایا ہی پس تین بار اقرار کرنا تہا وہ کہ مینے چرایا ہی پس حکم کیا انحضرت نے واسطے اوسکی ساتھہ کاٹنے اوسکی ہاتھہ کے پس کاٹا گیا ہاتھہ اور لایا گیا وہ چور یعنی بعد ہاتھہ کاٹنے کی حضرت کے پاس پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش طلب کر اللہ سے یعنی ساتھہ بانگی اور رجوع کر طرف اوسکی یعنی ساتھہ توبہ کی پس کہا چور نے بخشش مانگتا ہون اللہ سے اور رجوع کرتا ہون طرف اوسکی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار یا الٰہی قبول کر توبہ اوسکی نقل کی ہے ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی اسیطرح جسطرح یا مینے پہلے اصول چہارگانہ کہ عبارت چارون سنن مذکورہ سے ہی اور جامع الاصول مین اور شعب الایمان مین کر بیہقی کی ہی اور معالم السنن مین کہ خطابی کی ہی ابی امیہ سبی یعنی بہ بیان سبی ہکذا کا یعنی صاحب کشف کہتا ہی کہ اون سب کتابون مذکورہ مین ابی امیہ ہے اور بیچ نسخون مصابیح کی عن ابی رشتہ سا ساتھہ ری مکسورہ کی اور ث تین نقطہ والی کی بدلی ہمزہ کی اور ی کے ف کہا شیخ ابن حجر عسقلانی نے کہ یہہ غلط ہی اگرچہ ابو رمثہ بہی صحابی ہی لیکن یہہ حدیث اوس سے نہین ہے اور یہہ جو فرمایا حضرت نے کہ نہین گمان کرتا مین الخ مقصود حضرت کا اس سے یہہ تہا کہ وہ رجوع کری اپنی اقرار سے اور ساقط ہو جاوی حد اوس سے جیسے حد زنا مین کرتی تہی اور یہہ ایک قول شافعی کا ہی دو قولون مین سے اور ہماری نزدیک اور اور امامون کی نزدیک یہہ مخصوص ساتھہ حد زنا کی ہی حضرت نے جو چور کو استغفار کا حکم کیا یہہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ حد نہین ہے پاک کرنیوالی بالکل بلکہ وہ پاک کرنیوالی ہی اصل گناہ کو پس نہین ہے حد ازالہ سپرد دوبارہ پروردگار کے جانب سے ع

باب حد الخمر

باب ہے بیان حد شراب کے ف پینا شراب کا حرام ہی ساتھہ کتاب و سنت کے اور اجماع کی اور حد شراب پینے کی اسی کوڑی ہین نزدیک جمہور ائمہ کی اور یہی مذہب ہمارا اور مذہب شافعی کا اور ایک قوم کا مذہب یہہ ہے کہ چالیس کوڑی ہین ح ف جو کوئی پیوی شراب اگرچہ ایک قطرہ ہو پھر پکڑا جاوی اور بو اوسکی موجود ہو یا لاوین لوگ اوسکو استحالہ کین وہ نشی مین ہو اگرچہ نشا نہ ہو بسبب پینے نبیذ کی ہو اور گواہی دین اوس پینے کی دو شخص یا وہ اقرار کری اوسکا ایک بار اور نزدیک ابو یوسف کے دو بار اور معلوم ہو پینا اوسکا بخوشی تو حد مار جاوے جبکہ ہوش مین ہو اور بالغ ہو اور آزاد ہو کوڑی آزاد کی یعنی اور چالیس غلام کی یعنی متفرق اوسکی بدن پر جیسے کسی زنا مین رتی ہین اور اقرار کیا اوسنے یا گواہی دی دو شخصون نے اوسپر بعد جاتے رہنے بو اوسکی کی تو حد مار جاوے اور نہ حد مار جاوی وہ شخص کہ پائی جاوے اوس سے بو شراب کے باقی کری شراب یا اقرار کری پھر پھر جاوے اقرار سے یا اقرار کری حالت نشے مین اور نشا موجب جسکے کا وہ کہ نہ امتیاز کری مرد عورت مین اور آسمان اور زمین اور صاحبین کے نزدیک یہہ ہے کہ نہ دیان اور وے انسانی ہاتین کہنی لگی اور فتوی اسپر ہے متفق

الفصل الاول

فصل پہلی

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فِی الْخَمْرِ بِالْجَرِیْدِ وَالنِّعَالِ وَجَلَدَ اَبُوْبَکْرٍ اَرْبَعِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَضْرِبُ فِی الْخَمْرِ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِیْدِ اَرْبَعِیْنَ روایت ہی انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مارا یعنی حکم کیا مارنیکا پیچہ حد شراب پینے کی ساتھہ سنٹیون کہجور کے اور پاپوشون کی اور ماری ابوبکر رضی چالیس کوڑی نقل کی ہے بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین انس سے ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مارتی حد شراب مین ساتھہ جوتیون کی سنٹی کی کہجور کے چالیس ف پہلی روایت مین جلد بغیر تعین عدد کی آئی پس وہ مجمل ہے مبین ہے اوسکی روایت دوسرے کر عدد اوسکی چالیس تہی یہ حدیث ہے عمل کیا ہے امام شافعی نے اور امام ابوحنیفہ کی دلیل اور حدیثین ہین کہ اونمین سے آئی ہین چنانچہ وہ روایتین مرقاۃ مین مذکور ہین ع

وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ کَانَ یُؤْتٰی بِالشَّارِبِ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِمْرَۃٍ اَبِیْ بَکْرٍ وَصَدْرًا مِّنْ خِلَافَۃِ عُمَرَ فَنَقُوْمُ عَلَیْہِ بِاَیْدِیْنَا وَنِعَالِنَا وَاَرْدِیَتِنَا حَتّٰی کَانَ اٰخِرُ اِمْرَۃِ عُمَرَ فَجَلَدَ اَرْبَعِیْنَ حَتّٰی اِذَا عَتَوْا وَفَسَقُوْا جَلَدَ ثَمَانِیْنَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی سائب بن یزید سے کہ کہا تہا لایا جاتا مینے الاشراب کا پیچہ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور پیچہ خلافت ابی بکر رضا اور ابتدا خلافت عمر رضا کی پس کہڑی ہوتی ہم اوسپر مارتی ساتھہ ہاتون اپنی کی اور جوتیون اپنی کی اور چادرون اپنی کی یہانتک کہ ہوئی آخر خلافت حضرت عمر کی پس ماری تہی چالیس کوڑی یہانتک کہ جب کسی شراب پینے والی اور نکل گئی حد اعتدال سے ماری حضرت عمر نے اسی کوڑی تعمل کے یہہ بخاری نے ف اور چادرون اپنی کے شاید کہ وہ لپیٹے ہونگی چادرون کو بطور کوڑے کی اور اوسنی مارتی ہونگی ورمیان دو اوسی کے یہہ ہے کہ اوسوقت مین حد بغیر تعین عدد کی تہی اور ظاہر یہہ ہے کہ مقرر کیا تہا حضرت نے کہ حکم تہی چالیس کوڑی اوسکی یہانتک کہ ہوئی آخر خلافت انکو اور اسی کوڑی حضرت عمر نے بطور سیاست کے ماری اور اجماع ہوا صحابہ کا اسپر نہین جائز کسی کو مخالفت معہذا بتجاوز حد سے دن بدن زیادہ ہے اور منقول ہے حضرت علی سے کہ کسی کو نہین ماری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی چالیس کوڑی اور کامل کیا اوسکو عمر نے کوڑا اوسی سے اور اب اجماع اسی پر ہے ع

الفصل الثانی

فصل دوسری

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ مَّنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْہُ فَاِنْ عَادَ فِی الرَّابِعَۃِ فَاقْتُلُوْہُ قَالَ ثُمَّ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِکَ بِرَجُلٍ قَدْ

اُخْرٰی لَهُمَا وَلِلنَّسَائِیِّ وَابْنِ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیِّ عَنْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ ابْنُ عُمَرَ وَمُعَاوِیَةَ وَاَبُوْهُرَیْرَةَ وَالشَّرِیْدِ اِلٰی قَوْلِهٖ فَاقْتُلُوْهُ وَابْنِ ہی جابر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ پیوی شراب پس مار دو اسکو دری پس اگر عود کری اور پیوی چوتھی بار پس قتل کرو اسکو کہا جابر نی پہر لایا گیا پاس حضرت کی بعد اسکے حدیث کی ایک شخص کہ تحقیق پی تہی شراب پہر چوتھی بار کی پس مارا اوسکو اور نہ قتل کیا اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی یہہ ابو داود نی قبیصہ بن ذویب سی اور پہر اور روایت ترمذی اور ابو داود کی اور پہر اور روایت نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی کی ایک جماعت اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ انمین سی ابن عمر اور معاویہ اور ابو ہریرہ اور شرید رض ہین قول انکی فاقتلوہ تک ہین یعنی انکی روایت مین ثم ائی الخ نہین ہی **ف** پس قتل کرو مراد یہہ ہی کہ بہت مارو یا امر بسبیل زجر اور تہدید اور سیاست کی تہا اور بعضون نے کہا یہہ حکم ابتداء اسلام مین تہا پہر منسوخ ہوا اور پس قتل کیا اوسکو اس سی معلوم ہوا کہ حکم قتل کرنیکا بر سبیل زجر اور تہدید اور سیاست کی تہا یا منسوخ ہوا ساتہہ اسحدیث کی اور نقل کیا نووی نے ترمذی سی کہ کہا نہین ہی میری کتاب مین کوئی حدیث کہ اجماع کیا ہوا ہست نے اوپر ترک کرنی عمل کی اسپر مگر حدیث جمع صلوتین کی بغیر خوف اور مینہ کی اور حدیث قتل کرنی شراب پینی والیکی چوتھی بار مین ۞ ح ۞ **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَزْهَرِ قَالَ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اُتِیَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَقَالَ لِلنَّاسِ اضْرِبُوْهُ فَمِنَّا مَنْ ضَرَبَهٗ بِالنَّعَالِ وَمِنَّا مَنْ ضَرَبَهٗ بِالْعَصَا وَمِنَّا مَنْ ضَرَبَهٗ بِالْمِیْتَخَةِ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ یَعْنِی الْجَرِیْدَةَ الرَّطْبَةَ ثُمَّ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُرَابًا مِنَ الْاَرْضِ فَرَمٰی بِهٖ فِیْ وَجْهِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عبد الرحمن بن ازہر سی کہ کہا گویا کہ مین دیکہتا ہون طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسوقت کہ لایا گیا ایک شخص وبرد حضرت کی کہ پی تہی شراب پس فرمایا آدمیونکو کہ مارو اوسکو انمین سی بعضون نے مارا اوسکو ساتہہ جوتیون کی اور بعضون نے مارا اوسکو ساتہہ سنٹیون کہجور کی کہا ابن وہب نے کہ راوی حدیث کا ہی مراد کہتی تہی عبد الرحمن ساتہہ متیخہ کی سنٹی ہری کہجور کی پہر لی حضرت نی مٹی زمین مین سی پس پہینکا اوسکو اوسکی منہہ پر نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** مٹی پہینکی اوسکی حقارت کی لیی کہ مرتکب ایسی فعل شنیع کا ہوا ۞ ع ۞ **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ اضْرِبُوْهُ فَمِنَّا الضَّارِبُ بِیَدِهٖ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهٖ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهٖ ثُمَّ قَالَ بَكِّتُوْهُ فَاَقْبَلُوْا عَلَیْهِ یَقُوْلُوْنَ مَا اتَّقَیْتَ اللّٰهَ مَا خَشِیْتَ اللّٰهَ وَمَا اسْتَحْیَیْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اَخْزَاكَ اللّٰهُ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا لَا تُعِیْنُوْا عَلَیْهِ الشَّیْطٰنَ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ کی کہ تحقیق لایا گیا نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک شخص کہ پی تہی شراب پس فرمایا حضرت نے کہ مارو اسکو پس بعضی ہم مین سی مارتی تہی اوسکو اپنی ہاتہہ سی اور بعضی ساتہہ کپڑی اپنی کی یعنی بل دیکر اور بعضی ساتہہ پاپوش اپنی کی پہر فرمایا بکتوہ یعنی سرزنش کرو اور عار دلاؤ اسکو زبان سی پس متوجہ ہوئی لوگ اوسپر کہنی لگی نہ پرہیز کیا تو نی اللہ کی مخالفت سی اور نہ ڈرا تو خدا کی عذاب سی حیا کی تو نی رسول اللہ سی یعنی ترک متابعت انکی سی یا سامنی آنی انکیسی پہر کہا بعضی لوگون نی کہ رسوا کری تجکو اللہ یعنی آخرتمین یا دنیا اور آخرۃ مین فرمایا نہ کہو تم اسطرحسی مدد دو اسپر شیطان کو ولیکن کہو یا الٰہی بخش تو اسکو یعنی مٹا دی گناہ اسکی اور رحم کر اسپر یعنی ساتہہ توفیق طاعت کی یا بخش اسکو دنیا مین اور رحم کر اسپر حقیقی مین نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** زبانسی جو تنبیہ کرنیکو حضرت نی فرمایا تو ظاہر ایہہ امر استحباب کی لیی ہی بخلاف اول کی کہ وہ ایجاب کی لیی ہی اور نہ مدد دو اسپر الخ یعنی اسطرحکی دعا کر کر اسلیی کہ جب سوا کریگا اسکو حسن تو غالب ہیگا اوسپر شیطان اسلیی کہ جب سنی کا دعا تو نا امید ہوگا اللہ کی رحمت سی اور منہمک ہیگا گناہون مین اور باعث ہوگا اسکو غضب اللہ پر پس اگر دعا سب لوگ رد دا وسکی ہیگا نہین لیکن کہو یعنی

اول یہ اب رہیہ ظاہر ہی اسلیی کہ مطلوب اول مین عار دلانی ہی اور وہ غیر مناسب ہی ساتھہ قول انکیکی اللہم اغفر لہ + ع : **وعن** ابن عباس قال اتی رجل شکس فلقی یمیل فی الفج فانطلق الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما حاذی دار العباس انقلت فدخل علی العباس فالتزمہ فاخبر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فضحک وقال اقعلہا وکررہا ثلثا رواہ ابو داود اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا پی شراب ایک شخص نے پس مست ہوا پہر ملاقات کیا گیا اسحال مین کہ جھومتا چلتا تہا راہ مین یعنی جیسیکہ عادت شراب خوارونکی ہوتی ہی پس پکڑا گیا اوسکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جب برابر پہنچا عباس کی گہر کی چہت گیا اور گیا حضرت عباس کے پاس اور چمٹگیا اوسی یعنی واسطی سفارش اور پناہ چاہنی کی پس ذکر کی گئی یہہ بات روبرو حضرت کی پس ہنسی اور فرمایا ایا کیا اوس شخص نے یہہ اور نہ حکم فرمایا حضرت نی اوسکی حق مین کچہہ نقل کی یہہ ابو داود نے ف یعنی نہ حد مارنیکا حکم فرمایا اور نہ تعزیر دینی کا اسلیی کہ پینا شراب کا اوسکی اقرار سی اور گواہی دلون کی سی ثابت نہوا اور راوی جھومتی چالینی سی ثابت ہونا سکر کا کہ باعث حد ہو لازم نہین تا + ح + **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عمیر ابن سعید النخعی قال سمعت علی بن ابیطالب یقول ما کنت لاقیم علی احد حدا فیموت فاجد فی نفسی منہ شیئا الا صاحب الخمر فانہ لو مات وودیتہ وذلک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یسنہ متفق علیہ اور یہ عمیر بن سعید نخعی سی کہ کہا سنا مینی علی بن ابیطالب سی کہتی تہی کہ نہین مین کہ جاری کرونگا کسیپر حد مرجاوی وہ یعنی بسبب حد مارنیکی پس پاؤنمین اپنی دل مین اوسکی مرنی سی کچہہ یعنی غم اسلیی کہ بحکم شرع ہی اور وہ جگہہ رحم و شفقت کی ہی نہین مگر پینوالا شراب کا پس تحقیق وہ اگر مرجاوی یعنی بسبب مارنی کوڑونکی زیادہ چالیس سے تو دیت اوسکی بہروگا مین اور یہہ اس سبب سی ہی کہ پیغمبر خدا نی نہین مقرر کی حد اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی معین نہین کردی ہی حد شراب کی کہ اتنی ہین کوڑی مارنی چاہیین اگرچہ بعضی حدیثونمین جالیس مانند چالیس کے واقع ہوئی ہین چونکہ مین اسلیی مارون اور وہ مرجاوی تو ڈرتا ہون کہ شاید زیادتی نسبت میری ثابت ہو پس اس جہت سے دیت دونگا اور اجماع ہی علما کا اوپر اسکی کہ جسپر حد واجب ہے اور حد لگی اور وہ مرجاوی تو دیت اوسکی دینی نہین آتی اور حضرت علی سی یہہ بات بنا بر احتیاط کی تہی اگرچہ فرمایا وقت مشورہ کے حضرت عمر سی کہ اسی دری مجبور ہین نزدیک میرے + ح + **وعن** ثور بن زید الدیلی قال ان عمر استشار فی حد الخمر فقال لہ علی ارای ان تجلدہ ثمانین جلدۃ فانہ اذا شرب سکر واذا سکر ہذی واذا ہذی افتری فجلد عمر فی حد الخمر ثمانین رواہ مالک اور روایت ہی ثور بن زید دیلمی سی کہ کہا تحقیق حضرت عمر نی مشورہ کیا یعنی صحابہ سی بیچ تعین حد شراب پس کہا واسطی اونکی حضرت علی نی کہ رای میری یہہ ہی کہ مارو اوسکو اسی دری اسلیی کہ تحقیق جسوقت پیتا ہی شراب مست ہو جاتا ہی اور جسوقت مست ہوتا ہی ہذیان بکتا ہی اور جسوقت کہ ہذیان بکتا ہی بہتان لیتا ہی پس حکم کیا حضرت عمر نی بیچ مارنی حد شراب کی اسی دری نقل کی یہہ مالک نے ف بہتان لیتا ہی یعنی افترا کرتا ہی محصنات سے ساتھہ زنا کی پس نشہ باعث قذف کا ہوتا ہی اور حد قذف کی اسی دری ہین اور حکم باعتبار اغلب کی ہی پس حضرت عمر نی اسی دری ماری حد شراب مین حضرت علی کی کہنی سی اور اجماع کیا صحابہ نی اسپر + ح + **باب ما یدعی علی الحدود** باب ہی اوسچیز کا کہ دعا بد کیجاوی اوسپر کہ حد مارا جاوی ف جیسیکہ ایک شخص نے حضرت کی سامنی شراب پینی والی کو کہا اخزاک اللہ اور حضرت نی منع فرمایا کہ یون نہ کہو اوسپر خفرت اور رحمت چاہو + ح + **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عمر بن الخطاب ان رجلا اسمہ عبد اللہ یلقب حمارا کان یضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد جلدہ فی الشراب فاتی بہ یوما فامر بہ فجلد فقال رجل من القوم اللہم العنہ ما اکثر ما یؤتی بہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تلعنوہ فواللہ ما علمت انہ یحب اللہ ورسولہ رواہ البخاری روایت ہی حضرت عمر سی کہ ایک شخص نام اوسکا تہا عبد اللہ لقب کیا جاتا تہا حمار یعنی گدہا بسبب بیوقوفی کی منسوب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ہنسی

حضرت کہ حد ماری تہی اسکو یعنی ایکبار بسبب پینی شراب کی پس لایا گیا وہ ایک اور دن پس حکم کیا واسطے اوسکی درّی مارنیکا پس درّی ماری گیا پس کہا ایک
شخص نے قوم مین سی یا الٰہی لعنت کر اسکو کیا بہت لایا جاتا ہی اسکو یعنی بسبب پینی شراب کی پس فرمایا حضرت نی نہ لعنت کرو اسکو قسم ہی اللہ کی
وہ چیز کہ جانتا ہو مین یہہ ہے کہ وہ دوست کہتا ہی اللہ اور رسول اوسکیکو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** احدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ نہین جائز ہی لعنت کرنی
کسی گنہگار کو بالخصوص اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ محبت اللہ و رسول کی سبب ہی قرب الہی کی پس نہین جائز ہی لعنت کرنی محبت اللہ اور رسول کو اسلیے کہ
لعنت کی معنی ہین دور کرنا رحمت الہی سی ۔ ع ۔ **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ اضْرِبُوهُ
فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ أَخْزَاكَ اللّٰهُ قَالَ لَا تَقُولُوا هٰكَذَا
لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا لایا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک شخص کہ پی
تہی شراب پس فرمایا مارو اسکو پس بعضی ہم مین سی مارنی والی تہی ساتہہ ہاتہہ اپنی کی اور بعضی ہم مین سی مارنیوالی تہی ساتہہ یا جوتون اپنی کی اور بعضی ہم مین سی
والی تہی ساتہہ کپڑی اپنی کی پس جب پہرا وہ شخص کہا بعضون نی کہ رسوا کری تجکو اللہ فرمایا نہ کہو اسطرح تہی مدد لاؤ اسپر شیطان کی نقل کی یہہ بخاری نی

الفصل الثانی فصل دوسری

عن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ الْأَسْلَمِيُّ إِلَى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدَ
عَلَى نَفْسِهِ أَنَّهُ أَصَابَ امْرَأَةً حَرَامًا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ فَأَقْبَلَ فِي الْخَامِسَةِ فَقَالَ أَنِكْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ حَتّٰى
غَابَ ذٰلِكَ مِنْكَ فِي ذٰلِكَ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ كَمَا يَغِيبُ الْمِرْوَدُ فِي الْمُكْحُلَةِ وَالرِّشَاءُ فِي الْبِئْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا
الزِّنَا قَالَ نَعَمْ أَتَيْتُ مِنْهَا حَرَامًا مَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ حَلَالًا قَالَ فَمَا تُرِيدُ بِهٰذَا الْقَوْلِ قَالَ أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي
فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَسَمِعَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِهِ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ انْظُرْ إِلَى هٰذَا الَّذِي
سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَلَمْ تَدَعْهُ نَفْسُهُ حَتّٰى رُجِمَ رَجْمَ الْكَلْبِ فَسَكَتَ عَنْهُمَا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً حَتّٰى مَرَّ بِجِيفَةِ حِمَارٍ شَائِلٍ
بِرِجْلِهِ فَقَالَ أَيْنَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَقَالَا نَحْنُ ذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ انْزِلَا فَكُلَا مِنْ جِيفَةِ هٰذَا الْحِمَارِ فَقَالَا يَا نَبِيَّ
اللّٰهِ مَنْ يَأْكُلُ مِنْ هٰذَا قَالَ فَمَا نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ أَخِيكُمَا آنِفًا أَشَدُّ مِنْ أَكْلٍ مِنْهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ
الْآنَ لَفِي أَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَنْغَمِسُ فِيهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابہریرہ سی کہ کہا آیا ماعز اسلمی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور
گواہی دی یعنی اقرار کیا نفس اپنی پر یہہ کہ جماع کیا ایک عورت سی بطریق زنا کی چار بار یعنی اقرار کیا اسکا چار بار یعنی چار مجلسون مین ہر بار منہہ پہیرتے تہی حضرت
اوس سی یعنی واسطے ساقط ہونی حد کی پس متوجہ ہوئی پانچوین بار مین فرمایا کیا صحبت کی تو نی اوس سی کہا کہ ہان فرمایا صحبت کی تو نی یہانتک کہ غائب ہوا
وہ یعنی عضو مخصوص تیرا بیچ اوسکی یعنی بیچ عضو مخصوص عورت کی کہا اوسنی کہ ہان فرمایا جیسی غائب ہوجاتی ہی سلائی سرمہ دانی مین اور رسی کوئی مین
کہا کہ ہان فرمایا کیا جانتا ہی تو کہ کیا ہی زنا کہا کہ ہان کیا مینی اوس عورت سی بروجہ حرام وہ کہ کرتا ہی مرد اپنی بیوی سی حلال فرمایا کیا ارادہ رکہتا ہی ساتہہ
اسکہنے کی کہا کہ ارادہ رکہتا ہون مین یہہ کہ پاک کردو تم مجکو گناہ مذکور سی بسبب قائم کرنی حد کی پس حکم فرمایا حضرت نی پس سنگسار کیا گیا پہر سنا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی دو شخصونکو اپنی یار و مین سی کہتا ہی ایک اینمین سی واسطے یار اپنی کی کہ دیکہا طرف اس شخص کے کہ پردہ پوشی کی تہی اللہ نی اوسکی
نی یہانتک کہ سنگسار کیا گیا مانند سنگسار کرنی کتی کی پس چپ ہی حضرت دونونکی طرف سی اور کچہہ نہ فرمایا پہر چلی ایک ساعت یہانتک کہ گذری پاس ایک مری ہوئی
گدہی پر کہ اوٹھائی ہوئی تہا پاؤن اپنا یعنی بسبب بہت پہولجانیکی پس فرمایا حضرت نی کہان ہی فلانا اور فلانا یعنی پوچہا اون شخصونکو کہ حقارت ماعز کی
تہی بسبب سنگسار ہونیکی پس کہا دو شخصونی کہ ہم ہین وہ دونون یا رسول اللہ پس فرمایا اوترو اور کہاؤ گوشت مردار اس گدہی سی پس عرض کیا اون دونون نی

ای پیغمبر خدا کون کھانا ہی اس سے یعنی یہ لائق کھانیکی نہین ہمکو کیون فرماتی ہین اپ اسکی کھانیکو فرمایا جو کچھ کہ ابرو بزی کی منی بھائی اپنی کی ابرو
سخت تر ہی کھانی اگلدی ہی کسی قسم ہی وسی ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھہ مین ہی تحقیق وہ اب لبتہ پہنچ نہرون بہشت کی ہی خوطی مارتا اومین نقل کر
یہ ابو داود وعَنْ خُرَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصَابَ ذَنْبًا أُقِيمَ عَلَيْهِ حَدُّ ذٰلِكَ الذَّنْبِ
فَهُوَ كَفَّارَتُهُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی خزیمہ بن ثابت سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پہونچی ایک گناہ کو کہ موجب ہے حد کا
اور قائم کیجاوی اوسپر حد اوس گناہ کی یعنی مثلاً زنا کیا اور قائم کیگئی اوسپر حد یا چوری کی اور ہاتھہ کٹا پس وہ حد کفارہ اور مٹانیوالی اوس گناہ کی ہی نقل کی یہ شرح سنہ مین
وَعَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَصَابَ حَدًّا فَعُجِّلَ عُقُوبَتُهُ فِي الدُّنْيَا فَاللّٰهُ أَعْدَلُ مِنْ أَنْ يُثَنِّيَ عَلَى
عَبْدِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الْآخِرَةِ وَمَنْ أَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَفَى عَنْهُ فَاللّٰهُ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَعُودَ فِي شَيْءٍ
قَدْ عَفَا عَنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی حضرت علی سی کہ نقل
کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا جو شخص کہ پہونچی حد کو یعنی گناہ کو کہ اوسپر حد معین ہی پس جلدی دی گئی سزا اوسکی دنیا مین یعنی حد یا تعزیر ماری گئی اوسپر اوس سزا
نہین یا جاویگا آخرت مین اسلیے کہ اللہ تعالی عادل تر ہی اسی کہ دوبارہ وی سزا اپنی بندیکو آخرت مین اور جو شخص کہ پہنچا حد کو اور ڈھانکا اوسکو اللہ نی اوسپر اور معاف
کیا اوس سے پس اللہ تعالی کریم تر ہی اس سے کہ دوبارہ کری مواخذہ بیچ ایک چیز کی کہ معاف کیا ہو اوس سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث
غریب ہی ف ڈھانکا اسکو اللہ نی اوسپر اسطرح کہ توبہ کی اوسنی گناہ سی اور جمہور اسپر ہین کہ پردہ پوشی کرنی بندیکی ہی نفس پر اور توبہ کرنی اوسکی اسسے اول اسکے
ظاہر کرنی اسکیسی ۔ ع ۔ بَابُ التَّعْزِيرِ باب ہی بیچ بیان تعزیر کی ف تعزیر کہتی ہین ادب دینی کو کم حد سی اور اصل اسکی عزر ہی یعنی منع اور رد
کی چونکہ تعزیر باز رکہتی ہی اس فعل کی پھر کرنی سی کہ جسپر تعزیر دیا گیا اسلیے یہ نام اسکا رکھا گیا ۔ ع ۔ اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی عَنْ
أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشَرَةِ جَلَدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہی ابی بردہ بن نیار سی کہ نقل کی ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہ مارجاویگا اوپر کوڑے سی زیادہ دس کوڑونسی مگر بیچ حد کی حدون اللہ کیسی نقل کی یہ
بخاری اور مسلم نی ف ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ تعزیر مین زیادہ دس کوڑونسی مارنی اور علما نی لکہا ہی کہ یہہ حدیث منسوخ ہی جانا چاہیی کہ علما
نی اسباب مین اختلاف کیا ہی امام ابو حنیفہ اور امام محمد کی نزدیک کمتر تعزیر اونتالیس درے ہین اور نزدیک ابو یوسف کی پچہتر درے اور اقل اوسکی تین درے ہین بالاتفاق اور
بالاتفاق ہی اسپر کہ تعزیر حد حد کو نہ پہونچی لیکن سخت تر حدسی ہو ۔ ح ۔ اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جسوقت کہ مارے ایک تمہارا
پس چاہیی کہ بچاوی منہہ کو نقل کی یہ ابو داود وغیرہ نی ف خواہ حد ماری یا تعزیر یا ادب کی لیی ماری منہہ پر نہ ماری ۔ ح ۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ يَا يَهُودِيُّ فَاضْرِبُوهُ عِشْرِينَ وَإِذَا قَالَ يَا مُخَنَّثُ فَاضْرِبُوهُ عِشْرِينَ
وَمَنْ وَقَعَ عَلَى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جسوقت کہی ایک شخص دوسری شخص کو یعنی مسلمانکو ای یہودی پس مارو اوسکو بیس کوڑی اور جسوقت کہی ای مخنث پس مارو اوسکو
بیس کوڑی اور جو شخص زنا کری محرم سی پس مار ڈالو اوسکو نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی ف مخنث اوسکو کہتی ہین جسکے کلام و اعضا مین
نرمی ہو اور مشابہ عورتون کی حرکات و سکنات مین ہو جسکو زنخا اور زنانا کہتی ہین اور تعزیر دیا جاوی وہ شخص کہ بہنانا کری مسلمانکو یا کافر کو یا بہتان
کری مسلمان کو اوسکی زنا کی یا اون الفاظ ای فاسق ای فاجر ای کافر ای خبیث ای پس ای منافق ای لوطی ای یہودی ای وہ شخص کہ کہیلتا ہی ساتھہ لڑکون کی

ای سود خوار ای یوشا ای مخنث ای مأبون ای فحبہ بچہ ای سیہ ئے عورۃ بدکار کی ای مذیق ای قرطبان ای ماوی الزوانی او المصوص ای حرام زادی ور تعزیر دیا جاوی ساتھہ ان الفاظ کی ای گدہی ای کتی ای ہندرای نوکی ای سور ای بیل ای سانڈ ای بہیڑیا ای حجام ای بیٹی حجام کی اور باپ وسکا حجام ہو نہین اور ای ولد الحرام ای عیار ای ناکس ای منکوس ای مسخرہ ای ٹھٹی باز ای ابلہ ای دیوث ای حجامی جانی ہی علمانی تعزیر ہسکی جبکہ ہو مخاطب اشراف اور پہنچتا ہے خاوند کو یعنی کہ تعزیر دی اپنی بیوی کو بسبب ترک کرنی زینت کی اور بسبب نہ کہنا ماننی کی جبکہ بلاوی وہ اوسکو طرف بچھونی اپنی کی یعنی صحبت کے لیی اور بسبب ترک کرنی نماز کی اور ترک کرنی غسل جنابت کی اور بسبب نکل جانیکی اوسکی گہر سی اور جو شخص نہ تاکری محرم سی الخ عمل کیا ہی ساتھہ ظاہر الحدیث کی امام احمد فی اور جمہور کی نزدیک یعنی زجر و تشدید کی لیی ہی اور بعضون نے کہا کہ یعنی معمول ہی اوپر حلال اور سبک جاننی کی والا حکم اوسکا اور زناؤ نکا سا ہی سنگسار نے اگر محصن ہو اور درے ہین اگر غیر محصن ہو ۔ح ۔ وملتقی وع وَعَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَجَدْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ غَلَّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاحْرِقُوْا مَتَاعَہٗ وَاضْرِبُوْہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی حضرت عمر رضی کی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ پاؤ تم ایک شخص کو کہ خیانت کی اوسنی بیچ راہ خدا کی یعنی غنیمت کی مال مین سی پہلی تقسیم ہونیکی چرا لیا پس جلاؤ اوسباب اوسکا اور مارو اوسکو نقل کی یعنی ترمذی اور ابوداود نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی ف جلاؤ اوسباب علمانی اختلاف کیا ہی اسمین بعضون نے منع کیا ہی جلانی اسباب کیسی اور کہتی ہین کہ یہہ حکم ابتداء اسلام مین تھا پھر منسوخ ہوا یا محمول ہی تغلیظ و تشدید پر اور حمل کیا ہی امام احمد فی اسکی ظاہر پر اور کہا کہ جلایا جاوی اسباب سوای مصحف مجید اور ہتیار اور حیوانکی اور مارو بطریق تعزیر کی اور پہلی معلوم ہی ہو چکا ہی کہ اسکوت مین ہاتھہ کاٹنا نہین آتا ۔ح ۔ بَابُ بَیَانِ الْخَمْرِ وَوَعِیْدِ شَارِبِہَا باب ہی بیچ بیان خمر کی اور وعید پینی والی اوسکی ف یعنی اسباب مین بیان ہی حقیقت خمر کا کہ خمر کس چیز کا نام ہی اور بیان ہی اسمین وعید یعنی دڑکی پینی والی اسکیکا قاموس مین لکہا ہی کہ خمر ایچیز کو کہتی ہین کہ مستی لاوے اور ہو وہ شیرۂ انگور کی یا عام ہی کہ شیرۂ انگور کی ہو یا سوای اسکیکے اور کہا کہ عموم صحیح تر ہی اسلیکی خمر مدینہ مین حرام ہوئی اور مدینہ مین خمر انگور کی تہی نہین بلکہ کھجور کی تہی اور وجہ تسمیہ خمر کی یہہ ہی کہ خمر لغت مین بمعنی ڈانکنی اور خلط کی ہی اور خمر ڈانپ لیتی ہی عقل کو اور خلط و خبط کر دیتی ہی اسکو یہہ مضمون قاموس مین ہی اور جاننا چاہیی کہ چیزین نشہ لانیوالی کئی طرح پر ہین ایک قسم شراب کی یہہ کہ شیرۂ انگور کا ہی جسوقت جوش لایا اور گاڑہا ہوا اور کف لانا شرط نہین بنابر مذہب مختار کی اسکو خمر ہی کہتی ہین عربی مین دوسری قسم کہ شیرۂ انگور کا قدری پکایا جاوی نام اوسکا باذق ہی اور فارسی مین اسکو بادہ کہتی ہین اور جو قدر چوتہائی کی پکایا گیا ہو اوسکو طلا کہتی ہین تیسری قسم نقیع التمر اسکو سکر بہی کہتی ہین یعنی شربت خرما کا جبکہ گاڑہا ہو جاوی اور کف لاوی چوتہی قسم شراب کے نقیع الزبیب یعنی شربت منقی یا کشمش وغیرہ کا جسوقت جوش مارے اور جہاگ لاوی پس یہہ تینون قسمین اخیر شراب کے جب جوش نہ کھاوین اور گاڑہی ہون تو حرام ہین بالاتفاق کیونکہ اسحالت مین ان چیزون مین نشہ ہوتا ہی اور جو یہہ صفت مذکورہ نہ پائی جاوی تو حرام نہین جیسی شربت خرما وغیرہ چار پہر یا آٹھہ پہر کا ہوا اور متغیر نہ ہو تو پینا درست ہی اور چار چیزین پینی کی اور ہین کہ حلال ہی پینا اونکا اسکوت مین کہ قدری پکائی جاوین اور نشہ نہ لاوین اور جسنے لاوین یعنی یہہ ہی قسمین حرام ہین اور بدون پکانی کی دیر تک ہی اور کف لاوی تو بہی پینا اوسکا حرام ہی ایک نہین سی نبیذ تمر یعنی شربت شبینہ خرما کا کہ قدری پکایا جاوی اگرچہ کچہہ گاڑہا ہو دوسری تو اوسکا پینا جائز ہی دوسری قسم خلیط یعنی خرما اور منقی کو کہ قدری جوش دیکر شربت نکالین تیسری قسم نبیذ شہد اور گیہون اور جو جوار باجرہ وغیرہ کہ پکاوین چوتہی قسم مثلث عنبی یعنی پانی انگور کا پکایا جاوی یہانتک کہ دو حصہ خشک ہو جاوی اور ایک حصہ باقی رہی پھر یہہ چارون قسمین آخر کی بنابر تقویت پانی کی عبادت پر نہ واسطی لہو اور شہوت کے نزدیک امام اعظم کی حلال ہی اور نزدیک امام محمد کی واسطی قوت عبادت کی بہی پینا اونکا حرام ہی اور از راہ شہوت کی بالاتفاق حرام ہی مگر فتوی اہل تحقیق کا اوپر قول امام محمد کی ہی جیسیکہ ترجمہ عبارت

یمینی شرح کنز کا شامل حدیث شریف کو بھی نقل کیا جاتا ہی کھا امام محمد اور امام مالک اور شافعی اور احمد نی کہ جو چیز بہت نشہ لاوی اور مست کردی پس تھوڑی بھی وہ حرام ہی کیسطرح کا نشہ ہو بموجب فرمانی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جو چیز نشہ کری شراب ہی اور ساری چیزین نشہ کی حرام ہین نقل کیا اسکو ابن ماجہ اور دار قطنی نی اور صحیح کیا اسحدیث کو اور فتوی امام محمد کی قول پر ہی انتہی پس جو چیز نشہ لاوی وہ شراب ہی اور حرام خواہ انگور سی بنی خواہ کھجور یا منقی یا شہد خواہ گیہون جو یا باجرا یا جوار یا عرق درخت کا چنانچہ تاڑی وغیرہ یا کوئی قسم کھاس ہو جیسے بھنگ وغیرہ تھوڑی ہو یا بہت حرام ہی اور حالت نشہ مین جو طلاق کہی بی بی اپنی کو تو طلاق واقع ہوجاتی ہی برابر ہی کہ شراب ہو یا نبیذ ہو وغیر ذلک اور یہ مذہب مفتی بہ کی اور مذہب امام محمد اور مالک اور شافعی اور احمد بن حنبل اور محدثین کا یہہ ہی کہ ہر چیز نشہ کی حرام ہی تھوڑی ہو یا بہت ہر چند امام اعظم کی نزدیک نجس حرام وہ شراب ہے کہ جو جوش مارے اور گاڑہی ہو کر جھاگ لاوی باقی اور چیزین سوای اسکی بدون نشہ لانی کی حرام نہین لیکن احتیاط والی محققین کے نزدیک امام محمد کی قول پر فتوی ہی جیسیکہ نہایہ اور عینی اور زیلعی اور درمختار اور شہاب دخطائر اور فتاوی عالمگیری اور فتاوی حامدیہ اور شرح مواہب الرحمن مین مذکور ہی اور شرح وہبانیہ وغیرہ مین امام اعظم سی بھی موافق قول امام محمد کی روایت نقل کی ہی پس اسحالت مین سب مجتہد ونکا اتفاق ہوا چنانچہ مولانا عبد العلی لکھنوی نی تازی اور نان پاؤ کی حرمت پر جواب استفتا مین اس مطلب کو خوب صاف بیان کیا ہی اور تیس چالیس علما حنفی اور شافعی نی اوسپر مہرین کیے ہین جو چاہی اوسمین دیکھی اور بھنگ اور جو گھاس کہ نشہ لاوی اور کھانا افیونکا حرام ہی اسواسطی کہ عقل کو تباہ کرتی ہین اور بازار کہتی ہین کہ اسدا اور نماز سی اور کھا علما نی کہ جو کوئی بھنگ وغیرہ کو حلال جانی زندیق بدعتی ہی اور فقیہ نجم الدین اہل سمرقند نی اوسکو کافر کھا اور قتل کرنا اوسکا مباح جانا ہی اور اسیطرح استعمال تمباکو کا حرام ہی جیسیکہ درمختار مین لکھا ہی اور مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی قدس اللہ سرہ نی حقہ کو مکروہ تحریمی اور پر قول صحیح کی کھا جو چاہی اونکی رسالہ مین دیکھی اور ظاہر یہی ہی کیونکہ حقہ پینیوالے کی منہ سی بوی بدا نند بوی اہل دل سی بیزار کی آتی ہی اور واسطی مشابہت دوزخیونکی کہ دہوان اونکی منہ سی نکلی گا اور طبیعت سلیم اوسکو مکروہ جانتی ہی اور سواسطی کہ اسکی پینی سی بدن مین کمال سستی آتی ہی اور بعضونکو بیہوشی آتی ہی یہہ مفتر مین داخل ہی اور جو مفتر یعنی سستی لانیوالی ہی وہ حرام جیسی امام احمد وغیرہ نی اسحدیث کو نقل کیا ہی اور صاحب صراح وصحاح نی معنی مفتر کی سستی لانیوالا لکھا ہی اور امام ابو القاسم حسین بن محمد بن مفضل راغب نی بیچ کتاب مفردات الفاظ قران کی بیچ معنی فتور اور فتور کی یون لکھا ہی کہ سکونت بعد حدت کی اور نرمی بعد شدۃ کی اور ضعف بعد قوۃ کی پس بیچ معنی حقہ پینیوالی مین ظاہر ہین صاحب تجربہ اہل انصاف اسکو خوب جانتی ہین اور جسنی کھا کہ معنی مفتر مین بدنگا گرم ہوجانا بھی شرط ہی پس وہ معنی شاذ ہین خلاف اکثر اہل لغت کی یا اوس سے اندر کی گرمی مراد ہی بہر حال مرضی حق سی دور ہی اسواسطی کہ حقہ رافع سنت مسواک ہی کیونکہ مسواک دہن کو بوی بد سی پاک کرتی ہی اور حقہ خلاف اسکی اور حدیث مسواک کی صحاح وغیرہ مین مذکور ہی السواک مطہرۃ للفم ومرضات للرب منصف کو اسقدر کافی ہی اور اسی مضمون مین ابو اسحق گجراتی نی دو رسالہ صغیر اور کبیر لکھی ہین **الفصل الاول** فصل پہلی **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَیْنِ الشَّجَرَتَیْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا شراب بنتی ہی ان دو درختون سی کھجور اور انگور سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی اکثر شراب ان درختون سی ہوتی ہی نہ یہہ کہ حصر ہی کہ انہین دو سی ہو غیر انکیسی نہو بموجب فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کل مسکر خمر اور یہہ عام ہی **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ عَلٰی مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ نَزَلَ تَحْرِیْمُ الْخَمْرِ وَهِیَ مِنْ خَمْسَةِ اَشْیَاءَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِیْرِ وَالْعَسَلِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ** اور روایت ہی ابن عمر رضی سی کہ کھا خطبہ فرمایا حضرت عمر رضی نی اوپر منبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا تحقیق نازل ہوئی تحریم خمر کی اور خمر بنتی ہی پانچ چیزون سی انگور کھجور گیہون جو شہد سی اور شراب وہی کہ ڈھانک لی عقل کو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** کھا علما نی کہ یہہ اشارہ ہی ساتھہ اسکی شراب

خسران پانچ چیز وں مین نہین ہی خیرانکی سی بہی ہوتی ہی اگر دہانک نہی والی ہو عقل کی ۱۲ ح ۱۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ حِیْنَ حُرِّمَتْ وَمَا نَجِدُ خَمْرَ الْاَعْنَابِ اِلَّا قَلِیْلًا وَعَامَّةُ خَمْرِنَا الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تحقیق حرام کی گئی شراب اوسوقت کہ حرام کی گئی اور نہین پاتی تہی ہم شراب انگور وں کی مگر کم اور اکثر شراب ہماری کہجوریں اور کہجور خشک کی تہی نقل کی یہہ بخاری نی ف اول اوج درخت خرما مین ظاہر ہوتا ہی طلع کہلاتا ہی بعد ازان خلال بعد ازان بلح ساتھہ بر ابر رل کی بعد ازان بسر بعد ازان طب بعد ازان تمر ۱۲ ح ۱۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ وَهُوَ نَبِیْذُ الْعَسَلِ فَقَالَ کُلُّ شَرَابٍ اَسْکَرَ فَهُوَ حَرَامٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا سوال کیی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بتع سی اور وہ ہی نبیذ شہد کی فرمایا جو چیز پینی کی نشہ کری پس وہ حرام ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بتع ساتھہ زیر ب کی اور جزم ت کی ورساتھہ ز بر ت کی بہی آیا ہی اور نبیذ شہد کی کہ شہد کو ایک یا سن مین ڈال کہی تا تیزی پیدا کرے مانند نبیذ کہجور کی اور حاصل حضرت کی کلام کا یہہ ہی کہ اگر نبیذ شہد بہی نشہ کری حرام ہی اور یہی حکم نبیذ تمر کا ہی اور کہتی ہین کہ خمر اہل یمن کی بہی بتع ہی ۱۲ ح ۱۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُّ مُسْکِرٍ خَمْرٌ وَکُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِی الدُّنْیَا فَمَاتَ وَهُوَ یُدْمِنُهَا لَمْ یَتُبْ لَمْ یَشْرَبْهَا فِی الْاٰخِرَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو چیز نشہ کرنیوالی ہی شراب ہی اور جو چیز نشہ کرنیوالی ہی حرام ہی یعنی تہوڑی یا بہت اور جو پیوگا شراب دنیا مین پہر مریگا استحال مین کہ ہمیشہ پیتا تہا کہ توبہ نکی اوس سی نہ پیوگا شراب آخرت مین نقل کی یہہ مسلم نی ف نہ پیوگا الخ یعنی اگر حلال جانتا تہا اسکو یا مراد ساتھہ اسکی زجر و منع شدید ہی یا مراد یہہ ہی کہ نہین پیوگا اوسکو آخرت مین ساتھہ اگلی کی نجاۃ پائی اور پہلی داخل ہوئی جنت مین واللہ اعلم ۱۲ ح ۱۲ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنَ الْیَمَنِ فَسَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابٍ یَشْرَبُوْنَهُ بِاَرْضِهِمْ مِنَ الذُّرَةِ یُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوَ مُسْکِرٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ اِنَّ عَلَی اللّٰهِ عَهْدًا لِمَنْ یَشْرَبُ الْمُسْکِرَ اَنْ یَسْقِیَهُ مِنْ طِیْنَةِ الْخَبَالِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا طِیْنَةُ الْخَبَالِ قَالَ عَرَقُ اَهْلِ النَّارِ اَوْ عُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ ایک شخص آیا یمن سی اور پوچہا حضرت سی احوال شراب کا کہ پیتی ہی یمن کی ملک مین چینی کی کہا جاتا تہا اوسکو مزر پس فرمایا آنحضرت نی کیا نشہ لاتی ہی وہ کہا اوسنی ہان فرمایا حضرت نی ہر چیز نشہ لانیوالی حرام ہی تحقیق اللہ پر عہد ہی واسطی اوس شخص کی کہ پیوی نشہ کی چیز یہہ کہ پلاویگا اوسکو طینۃ الخبال عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ کیا ہی طینۃ الخبال فرمایا خبال پسینہ ہی دوزخیونکا یا فرمایا خبال پیپ لہو کہ بہتا ہی دوزخیونکی زخمونسی نقل کی یہہ مسلم نی ف خبال کی معنی یہہ ذکر کیی گئی و طینۃ کی معنی مین تلہٹ کذا لفہم من ترجمۃ الشیخ ۱۲ مولانا وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ خَلِیْطِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَعَنْ خَلِیْطِ الزَّبِیْبِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِیْطِ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ وَقَالَ انْتَبِذُوْا کُلَّ وَاحِدٍ عَلٰی حِدَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی قتادہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نمنع فرمایا ملانی خشک کہجور اور کچی کہجور کیسی یعنی خشک و کچی کہجو کو ملاکر نبیذ کرنی سی اور منع فرمایا ملانی انگور خشک اور کہجور خشک کیسی اور ملانی کچی کہجوا ور تر کہجور کیسی اور فرمایا نبیذ ڈالو ہر ایک کو جدا جدا نقل کی یہہ مسلم نی ف ان دونو نکو ملاکر بہگونی سی جو منع فرمایا اور جدا جدا کی بہگونیکو جائز کہا حکمت اسمین یہہ ہے کہ الگ رہتے کرتی ہی تغیر طرف ایک جنس کے دو جنسو نمین سی اور فاسد کر دیتی ہی وہ دوسرے کو اور ظاہر اور تمیز نہین ہوتی پس پینا پڑیگا حرام کو اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کی پینا نبیذ کا کہ اوسمین دو چیزین ہون حرام ہی اگرچہ نشہ کرنیوالی نہو عمل کیا ہی اونہون نے ظاہر اسحدیث پر اور نزدیک جمہور کی جب حرام ہی کہ نشہ کرنی والی ہو ۱۲ ح ۱۲ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ تُتَّخَذُ خَلًّا فَقَالَ لَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچہی گئی شراب سی کہ بنائی جاوی سرکہ یعنی ساتھہ ڈالنی نمک یا پیاز وغیرہ کی کہ آیا وہ سرکہ حلال ہی یا نہین پس فرمایا نہین حلال

انقل کی بیضہ سلمانی ف ہماری نزدیک اگر شراب سرکہ ہوجاوی تو حلال ہی خواہ بسبب ڈالنی کسی چیز کی اوسمین ہو یا بغیر ڈالنی کی کہ بسبب بہت ملنے
اگر ربانی کی یا کہنی کی آفتاب مین مثلاً اور امام شافعی کی نزدیک بیضہ ہی کہ اگر کوئی چیز ڈال کر اسمین سرکہ بنائی جاوی تو نہین پاک ہوتی ہی کبھی اور اگر آفتاب
مین رہنی سی مثلاً سرکہ ہوجاوی تو دو قول ہین صحیح تر ان دونو مین یہہ ہے کہ پاک ہوجاتی ہی اور دلیل ہماری مطلق فرمانا حضرت کا ہی نعم الادام الخل اور
بسبب بچانی رہنی وصف مفسد کی اور ثابت ہونی صفت صلاح کی مباح ہوا اور یہہ تہی حضرت نی اسلیے کہی تہی کہ ابتدا مین لوگ عادت رکہتی تہی شراب پینے
کی اور جس چیز کی عادت ہوتی ہی وسکی طرف میلان طبع ہوتی ہی پس خوف کیا حضرت نی مداخلت شیطان کی سی کہ مبادا اسکو وسیلہ کرین شراب پینے کا
اور بعد گذرنی زمانی دراز کی خوف اسکا نرہا پس حرام نہوا اور صاحب ہدایہ نی ایک روایت نقل کی ہی خیر خلکم خل خمر کم واللہ علم اور بیہقی نی بیچ کتاب معرفہ اپنی
کی جابر سی مرفوع احادیث کو نقل کیا ہی ۱۲ ۳ ۴ وَعَنْ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ اَنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَيْدٍ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
الْخَمْرِ فَنَهَاهُ فَقَالَ اِنَّمَا اَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ اِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰكِنَّهُ دَاءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی وائل حضرمی سی کہ طارق
بن سویدی پوچھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پینی شراب کی سی پس منع فرمایا حضرت نی اوسکو پس کہا طارق نی کہ سوای اسکی نہین کہ استعمال کرتی ہین
ہم شراب کو دوا کی پس فرمایا حضرت نی نہین وہ دوا ولیکن وہ ہی بیماری نقل کی بیضہ مسلم نی ف اکثر علماء نی منع کیا ہی دوا کرنیکو ساتھ شراب
کی اور بعضون نی کہا کہ اگر متعین ہو علاج کرنا ساتھ اسکی بحکم طبیبون حاذق کی تو مباح ہی اور اگر لقمہ حلق مین اٹک جاوی اور خوف ہو ہلاک کا اور پانی اور
مانند اسکے کہ اوسنی لقمہ حلق سی اوتری پاوی نہین تو مباح ہی پی لینا اوسکا بقدر اوترنی لقمہ کی بالاتفاق اور بعضی علماء نی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی و
منافع للناس لکہا ہی کہ نہین ہے مراد ساتھ نفع کی شفا اور صحت بدن بلکہ مراد نشاط طبع ہی اور بدن کو ضرر ہی ہی انجام مین اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ
خدا تعالی نی نہین کہی ہی شفا حرام مین ۱۲ ح اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ
لَهٗ صَلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ
اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَقَاهُ
مِنْ نَهْرِ الْخَبَالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو
روایت ہی عبداللہ بن عمر سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پیتا ہی شراب یعنی اور توبہ نہین کرتا نہین قبول کرتا اللہ تعالی اوسکی نماز
چالیس دن پس اگر توبہ خالص کے قبول کرتا ہی اللہ توبہ اوسکی پس اگر اوسنی پھر پی شراب پس نہین قبول کرتا اللہ اوسکی نماز چالیس روز پس اگر توبہ کی توبہ قبول کرتا ہی
اللہ تعالی اوسکی پس اگر پھر پی اوسنی شراب نہین قبول کرتا اللہ تعالی نماز اوسکی چالیس روز پس اگر توبہ کرتا ہی توبہ قبول کرتا ہی اللہ تعالی اوسکی پس اگر پھر
پیتا ہی شراب چوتہی بار نہین قبول کرتا ہی اللہ تعالی نماز اوسکی چالیس روز پس اگر توبہ کرتا ہی نہین قبول کرتا اللہ تعالی توبہ اوسکی اور پلاویگا اوسکو نہر سے خون
دوزخیونکی سی نقل کی بیضہ ترمذی نی اور روایت کیا اسکو نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی عبداللہ بن عمرو سی ف نہین قبول کرتا اللہ نماز اوسکی
یعنے ثواب نہین ملتا اوسکو نماز کا اگرچہ ساقط ہوجاتا ہی مطالبہ فرض وقعتکا مگر خاص نماز کو اسلیے کہ کیا کہ جب نماز باوجود ہونی افضل عبادات بدنیہ کے
قبول نہوئی تو اور عبادتین بطریق اولی مقبول نہونگی اور قید چالیس دن کی شاید کہ اسلیے لگائی کہ باقی رہتا ہی اثر شراب کا اوسکی باطن مین مقدار اس دن کی
اور جانا چاہیے کہ حکم ساتھ نہ قبول ہونی توبہ کی جو تہی بار مین بسبب زجر و تشدید کی ہی والا وارد ہوا ہی کہ نہ اصرار کیا اوسنی کہ استغفار کی اگرچہ عود
کریگا دنمین ستر بار یا مراد یہہ ہی کہ بسبب شومی ارتکاب اس ام الخبائث کی توفیق توبہ حقیقی کی نہین پاتا ہی اور اصرار کرنیوالا اسپر مرتا ہی ۱۲

ع ح ۲ وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجہ

اور روایت ہے جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو چیز کہ نشہ لاوی بہت اوسکا تھوڑا اوسکا بھی حرام ہی نقل کی یہہ ترمذی و ابو داود اور ابن ماجہ نی

ف اسلیے کی عادت و طبیعت بشری اسپر واقع ہوتی ہی کہ تھوڑا اوسکا پہنچاتا ہی بہت کو پس اجب ہوا پہ پہنچ کرنا اوسی ح وعن عائشۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما اسکر منہ الفرق فملء الکف منہ حرام رواہ احمد والترمذی وابو داود اور روایت ہی عائشہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو چیز نشہ لاوی بقدر فرق کی یعنی آٹھ سیر کی پس بھرا ہوا چلو دسمین سی حرام ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی

اور ابو داود نی ف یعنے جسکا بہت حرام ہی اوسکا تھوڑا بھی حرام ہی جیسیکہ اوپر کی حدیث مین گذرا ح وعن النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من الحنطۃ خمرا ومن الشعیر خمرا ومن التمر خمرا ومن الزبیب خمرا ومن العسل خمرا رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجہ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق گیہون سی بھی شراب ہوتی ہی اور جو سی بھی شراب ہوتی ہی اور کھجور سی بھی شراب ہوتی ہی اور انگور سی بھی شراب ہوتی ہی اور شہد سی بھی شراب ہوتی ہی نقل کی یہہ ترمذی و ابو داود اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی ف لکہا ہی علمانی کہ مقصود حصر نہین ہی کہ انہین چیزونسی شراب بنتی ہی بلکہ خاص ان چیزونکو اسلیئے ذکر کیا کہ اکثر شراب ان چیزونکی بنتی ہی اور یہہ دلیل ہی اوپر نہ خاص ہونی خمر کی ساتھہ پانی انگور کی اور ابن ملک نی کہا کہ انکو خمر کہنا مجاز اہی بسبب زائل کرنی انکی عقل کو ح ع وعن ابی سعید الخدری قال کان عندنا خمر ليتيم فلما نزلت المائدۃ سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنہ وقلت انہ ليتيم فقال اهرق قلت رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا ہمی ہماری پاس شراب ایک یتیم کی یعنی ایک یتیم ہماری گہر مین رہتا تہا کہ ہم پرورش کرتی تہی اوسکو اور وہ اموال کہتا تہا ازانجملہ شراب بہی تہی اور اوس زمانی مین شراب مباح تہی پس جب اوتری سورہ مائدہ یعنی آیہ تحریم خمر کی کہ اوسمین ہے یاایہا الذین آمنوا انما الخمر والمیسر الانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان آخر آیہ تک پوچہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حال شراب یتیم کا اور کہا مینی کہ وہ یتیم کی ہی یعنی اور مال یتیم کا ضایع کرنا انہین چاہیی پس کیا حکم ہی فرمایا پہینک دے اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی پہلے غیر مقوم ہی حلال نہین نفع لینا اوسکی اور حکم ہی ہمکو اوسکی اہانت کا ح ع وعن انس عن ابی طلحۃ انہ قال یا نبی اللہ انی اشتریت خمرا لایتام فی حجری قال اهرق الخمر واکسر الدنان رواہ الترمذی وضعفہ وفی روایۃ ابی داود انہ سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ایتام ورثوا خمرا قال اهرقها قال افلا اجعلها خلا قال لا اور روایت ہی انس سی کہ نقل کی ابو طلحہ سی کہ کہا اسی نبی اللہ کی تحقیق خریدی ہی مینی شراب واسطی یتیمونکی کہ ہیچ پرورش میری ہین فرمایا پہینک دی شراب اور توڑ ڈال ہاسن شراب کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور ضعیف کیا اسحدیث کو اور ہیچ روایت ابو داود کی یہہ ہی کہ ابو طلحہ نی پوچہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حال یتیمونکا کہ وارث ہوئی ہین شراب کی فرمایا پہینک دی اوسکو کہا کیا نہ بنا ؤنمین اوسکو سرکہ فرمایا نہین ف یعنی خریدنا شراب کا پہلی حرام ہونی اسکیلی ہوا اور پوچہنا اسکی حکم کا بعد حرام ہونیکی کہ ایا رہنی دونی یتیم پہینک دونی اور شراب کی پاس توڑنی کا اسلیی حکم فرمایا کہ نجاست اسمین سرایت کرگئی ہی اور پاک کرنا اوسکا ممکن نہ تہا یا واسطی مبالغہ منع کرنیکی سی فرمایا اور سرکہ بنانی کو بہی منع فرمایا ازراہ زجر و تنبیہ کی یا نہی تنزیہی ہی ح ع الفصل الثالث فصل تیسرے عن ام سلمۃ قالت نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کل مسکر ومفتر رواہ ابو داود اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہر نشہ کرنیوالی چیز سی اور مفتر سی نقل کی یہہ ابو داود نی ف نہایہ مین لکہا ہی کہ مفتر اوسچیز کو کہتی ہین کہ جب پیوی اوسکو تو گرم ہوجاوے

بدن یعنی گرمی قلب اور دماغ میں سرایت کر جاوی اور بادی و سمین فتور یعنی ضعف و درماندگی افتر الرجل کہا جاتا ہی وسوقت کہ ضعیف ہو جاوی
بلکہ اوسکی ذہن منکر ہو جاوی گوشہ چشم اوسکی اور دلیل پکڑی گئی ہی ساتھ اوسکی اور پرچہ مت بیچ اور اور مغیرات و مفترو کی وَعَنْ دَيْلَمَ الْحِمْيَرِيِّ
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا بِأَرْضٍ بَارِدَةٍ وَنُعَالِجُ فِيْهَا عَمَلًا شَدِيْدًا وَإِنَّا نَتَّخِذُ شَرَابًا مِنْ هٰذَا الْقَمْحِ نَتَقَوَّى بِهٖ
عَلٰى أَعْمَالِنَا وَعَلٰى بَرْدِ بِلَادِنَا قَالَ هَلْ يُسْكِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاجْتَنِبُوْهُ قُلْتُ إِنَّ النَّاسَ غَيْرُ تَارِكِيْهِ قَالَ إِنْ لَّمْ يَتْرُكُوْهُ
قَاتِلُوْهُمْ رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی دیلم حمیری سی کہ کہا کہا میں یارسول اللہ ہم ہین سرد ملک ہین اور ساتھہ زور و قوۃ کی کرتی ہین ہم آوسمین کا سخت
کہ بدون قوۃ بدن کی اوسکو نہین کر سکتی اور ہم بناتی ہین شراب اس گیہون سی قوۃ حاصل کرتی ہین ہم ساتھہ اوسکی اوپر کام اوں اپنی کی اور قوۃ پاتی ہین
اور غالب آتی ہین اوپر سردی شہروں اپنی کی فرمایا کیا نشہ لاتی ہی وہ شراب کہا ہینی کہ ہان فرمایا پس بچو اوس سی کہا ہمنی کہ تحقیق لوگ نہین چہوڑتے
والی اوسکو فرمایا اگر نہ چہوڑین اوسکو یعنی اور حلال جانین اوسکی ہینی کو تو لڑو اونسی نقل کی ہی ابوداود نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَالْكُوْبَةِ وَالْغُبَيْرَاءِ وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو
سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا ہینی شراب کی سی اور کہیلنی جوی کی سی اور کوبہ سی اور غبیراء سی اور فرمایا جو چیز کہ نشی کی ہی حرام ہی نقل
کی ہی ابوداود نی ف قاموس مین لکہا ہی کہ کوبہ کہتی ہین نرد اور شطرنج اور چہوٹی طبل یعنی نقارہ اور بربط کو اور یہہ سب منوع ہین جو چیزان مین
سی یہان مراد کہین صحیح ہی اور غبیراء ایک قسم شراب کی ہی کہ چینی سی بنتی ہی حبشی بنایا کرتی ہین ۔ ح وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ وَلَا مَنَّانٌ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ وَلَا وَلَدُ زِنْيَةٍ بَدَلَ قَتَّاتٍ
اور روایت ہی عبدالدین عمرو سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہ داخل ہوگا بہشت مین یعنی ساتھہ نجات پائی ہوؤن کی کہ پہلی داخل
ہونگی نافرمانی کرتیوالا باپ کی یعنی بلاوجہ شرعی اور نہ جواری اور نہ احسان کہنی والا فقرا پر صدقہ دیکر اور نہ ہمیشہ پینی والا شراب کی نقل کی یہہ
دارمی نی اور ایک روایت دارمی کی مین یوں آیا ہی کہ نہ داخل ہوگا بہشت مین ولد الزنا بجای جوار یکی ف جو اپنی عرف زبانی ہماری کی ہر دو کہیل
ہی کہ شرط کیجاوی اوسمین غالبا یہہ کہ لیوی جیتنی والا ہارنیوالی سی کچہہ مانند نرد اور شطرنج اور مانند ایکی اور کہا طیبی نی کہ منان وہی کہ نہ دیوی کچہہ مگر کہ
احسان کہی اوسپر اور احتمال یہہ بہی ہی کہ منان من سی ہی بمعنی قطع کی یعنی کاٹنی والا ناتی کا اور نہ داخل ہوگا بہشت مین ولد الزنا حدیث ولد الزنا
لایدخل الجنۃ نہ صحیح ہی اور نہ موضوع بلکہ ضعیف ہی اور باحتمال صحت حدیث کی تاویل کی گئی ہی اس طرح کہ اکثر اولاد زنا بغیر باپ مربی کی اور بسبب بدوضع
مان کی خراب ہوتی ہی اور بدیست ظاہر و باطن کی پاتی نہین پس بسبب اعمال اپنی کی گرفتار عذاب مین ہوتی ہی اور بسبب واقع ہونی نطفہ کی محل
حرام مین ساتھہ وجہ حرام کی البتہ خبث مولود مین داخل ہوتا ہی جیسیکہ مال قمار اور ربوا مین لاحق ہوتا ہی یا مراد تشدید و تہدید ہی نی پر کہ سبب بد اثر
اوسکیکا ہی اور بعضون نی تاویل کی ہی کہ مراد ولد الزنا سی وہ شخص ہی کہ مواظبت کرتا ہی زنا پر جیسیکہ شجاعون کو بنو الحرب کہتی ہین اور اولاد مسلمانون
بنو الاسلام و اولاد الزنا کو کوئی گناہ نہین کہتا کہ عذاب دیا جاوی اوسپر ۱۲ س ۔ ح ۔ مولانا رفیع الدین رحم وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى بَعَثَنِيْ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ وَهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ وَأَمَرَنِيْ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ مَحْقَ الْمَعَازِفِ
وَالْمَزَامِيْرِ وَالْأَوْثَانِ وَالصُّلُبِ وَأَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَحَلَفَ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ بِعِزَّتِهٖ لَا يَشْرَبُ عَبْدٌ مِّنْ عَبِيْدِيْ جُرْعَةً مِّنْ
خَمْرٍ إِلَّا سَقَيْتُهٗ مِنَ الصَّدِيْدِ مِثْلَهَا وَلَا يَتْرُكُهَا مِنْ مَّخَافَتِيْ إِلَّا سَقَيْتُهٗ مِنْ حِيَاضِ
الْقُدُسِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی بہیجا مجکو سبب

رحمت واسطے تمام عالم کی اور سبب ہنمائی واسطے عالم کی اور حکم کیا مجکو میری رب عزت والی اور بزرگی والی نی ساتھہ مٹانی باجون اور مزامیر کی اور بتون اور صلیبون کی اور تمام رسومات وعادات جاہلیت کی یعنی حالت کفر کی اور قسم کہائی میری رب عزت والی اور بزرگی والی نی ساتھہ عزت اپنی کی کہ نہ پیویگا کوئی بندہ میری بندونمین سی ایک گھونٹ شراب کا مگر کہ پلاؤنگا مین اوسکو پیپ دوزخیونکی سی مقدار اوسکی اور نہ چھوڑیگا اوسکو بسبب ڈیسے میری مگر کہ پلاؤنگا مین اوسکو یعنی شراب طہور حوضون پاک سی یعنی بہشت کی حوضون سی نقل کی بیہقی احمد نی ف ساتھہ مٹانی باجون کی یعنی ڈہول اور ڈہولکی اور نقارہ اور تاشہ اور طبلہ اور طنبور اور سارنگی اور ستار اور مانند انکیکی اور مزامیر کی یعنی شہنائی اور مرچنگ اور بانسری اور مانند انکیکی اور حدیث دلالت کرتی ہی اوپر حرام ہونی باجون کی اور مزامیر کی اسلیے کہ یہہ چیزین قدیم سی رسوم وعادات اہل فسق وبطالت کیسی ہین اور فقہا نے لکہا ہی کہ راگ ساتھہ باجون اور مزامیر کی حرام ہی اور ساتھہ نرمی آواز کی مکروہ ہی اور اجنبی عورتون سی سننا سخت حرام ہی اور صلیبونکی شکل صلیبی یہہ ہی کہ ایک خط خط دوسرے کو قطع کری باین طریق + اور یہہ شکل اوسکی ہی کہ صلیب پر کہینچا تہا اوسکو نصارا بنی اور نصارا اس شکل کو کہ صلیب پر کہینچے عیسی علیہ السلام کی ہی بگمان انکیکی سب چیزونمین کہتی ہین واسطے یاد داشت غم اور حسرت کی اوپر قضیہ حضرت عیسی ع کی اپل سکی بہتا بود کرنیکا حکم کیا اور تمام رسوم جاہلیت کی مانند نوحہ کرنیکی اور فخر کرنی کی ساتھہ حسب کے اور طعن کرنیکی نسب مین وغیر فلک ۱۲ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ قَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُّ وَالدَّيُّوْثُ الَّذِيْ يُقِرُّ فِيْ اَهْلِهِ الْخُبْثَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابن عمر کی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تین شخص ہین کہ حرام کی اللہ نی اوپر بہشت یعنی نجات پائی ہونکی ساتھہ داخل ہونا بہشت مین اونپر حرام کیا ایک ہمیشہ پینی والا شراب کا اور دوسرا نافرمانی کرنیوالا ماباپ کی اور تیسرا دیوث وہ کہ تجویز کری اپنی اہل وعیال مین ناپاکی کو نقل کی بیہقی احمد اور نسائی نی ف اہل وعیال مین یعنی اپنی بیوی یا لونڈی یا قرابتی کی حق مین تجویز کری ناپاکی کو یعنی زنا یا مقدمات زنا کو مانند بوس کنار وغیرہ کی اور انہین کی حکم مین ہین تمام گناہ مانند پینی شراب کی اور ترک کرنی غسل جنابت کی اور مانند انکیکی یعنی اگر مثلا بیوی کو شراب پیتی دیکہتا ہی دیکہتی کہ کرتی غسل جنابت کو اور منع نہ کرتی تو وہ بہی دیوث ہی کہا طیبی نی کہ دیوث وہ ہی کہ معلوم کی اپنی اہل مین چیز بری اور نہ غیرت کری اوپر اور نہ منع کری اونکو اوس سی ۱۲ ع وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَقَاطِعُ الرَّحِمِ وَمُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تین شخص نہین داخل ہونگی بہشت مین ہمیشہ شراب پینی والا اور توڑنیوالا ناتی کا اور یقین کرنیوالا سحر کا نقل کی بیہقی احمد نی ف یقین کرنیوالا یعنی جو کہ سحر کو موثر بالذات جانی اسکا یہہ حال ہی والا یقین کرنا سحر کا بمعنی ثبوت تاثیر اوسکی اور واقع ہونی اسکی ساتھہ پیدائش وحکم خدا تعالی کی صحیح ہی کہ وارد ہوا ہی السحر حق ۱۲ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ اِنْ مَاتَ لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى كَعَابِدِ وَثَنٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ وَقَالَ ذَكَرَ الْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيْخِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ پینی والا شراب کا اگر مرجاوی ملاقات کریگا اللہ سی مانند پوجنی والی بت کی نقل کی بیہقی احمد نی اور نقل کی ابن ماجہ نی ابوہریرہ سی اور بیہقی نی بیچ کتاب شعب الایمان کی محمد بن عبید اللہ سی اوسنی اپنی باپ سی اور کہا بیہقی نی کہ ذکر کی بخاری نی یعنی یہہ حدیث اپنی تاریخ مین محمد بن عبید اللہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی ۱۲ ع وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَا اُبَالِيْ شَرِبْتُ الْخَمْرَ اَوْ عَبَدْتُ هٰذِهِ السَّارِيَةَ دُوْنَ اللّٰهِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ وہ کہتی کہ نہین پرواکرتا مین کہ پیون مین شراب

یا پوجو نہیں اس سنو کو سوای اللہ کی نقل کی یہہ نسائی نے **ف** اس سنو کو لایخ یعنی شہر کو کہ بت شہر کی ہوتی ہیں اور مقصود یہہ ہی کہ پینا شہراب

کا اور پوجنا بت کا میری نزدیک ایک حکم رکھتا ہی ۱۲ ح **کِتَابُ الْاِمَارَۃِ وَالْقَضَاءِ** کتاب ہی بیچ بیان سرداری اور

قضا کی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ**

اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَمَنْ یُّطِعِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ یَّعْصِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ عَصَانِیْ وَاِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ

یُّقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِهٖ وَیُتَّقٰی بِهٖ فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَعَدَلَ فَاِنَّ لَهٗ بِذٰلِكَ اَجْرًا وَاِنْ قَالَ بِغَیْرِهٖ فَاِنَّ عَلَیْهِ مِنْهُ

مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ فرمان برداری کری میری پس تحقیق

فرمان برداری کی اوسنی اللہ کی اور جسنی نافرمانی کی میری پس نافرمانی کی اللہ کی اور جسنی کہ اطاعت کی امیر کی پس اطاعت کی میری اور جسنی نافرمانی کی

امیر کی پس تحقیق نافرمانی کی میری اور سوای اسکی نہین کہ امام یعنی خلیفہ یا امیر اوسکا بمنزلہ سپر کی ہی قتال کیا جاتا ہی پیچہی اسکی سی اور بچاؤ کیا جاتا ہی

بسبب اوسکی یعنی آفات وبلیات سی پس اگر حکم کری ساتھہ تقوی اللہ کی اور انصاف کری پس تحقیق واسطی اوس امیر کی بسبب اوسکی ثواب ہی اور اگر حکم کرے

ساتھہ غیر اسکی پس اوسپر ہی بسبب اوس کام کی گناہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ اُمِّ الْحُصَیْنِ** قالت قال رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم **اِنْ اُمِّرَ عَلَیْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ یَقُوْدُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِیْعُوْا** رواہ مسلم اور روایت ہی

ام حصین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر امیر کیا جاوی تمپر غلام نکٹا کنکٹا حاکم کری تمکو موافق حکم اللہ کی پس سنو حکم اوسکا اور فرمان

برداری کرو اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ذکر غلام کا مبالغہ کی لیی ہی ۱۲ تنبیہ قول آنحضرت کی کہ جو کوئی بنادی مجدا اگرچہ مانند کہونسلی چڑیا کی ہو مسجد ہرگز

مانند گہونسلی چڑیا کی نہین ہوتی ہی ولیکن مقصود مبالغہ ہی یا مراد نائب سلطان وخلیفہ اکبر ہی والا غلام امیر وامام نہین ہوتا اور اسیطرح تمام احادیث مین اور

نکٹا اور کنکٹا ہونا تاکید کی لیی کہا یعنی غلام حقیر وخوار ۱۲ ح **وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ** قال **اسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا**

وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَیْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِیٌّ كَاَنَّ رَاْسَهٗ زَبِیْبَةٌ رواہ البخاری اور روایت ہی انس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا

سنو یعنی کلام حاکم کا اور اطاعت کرو یعنی امر ونہی اوسکی جب تک کہ نہ مخالفت ہو امر اللہ کی اور رسول اسکی کی اگرچہ عامل کیا جاوی تمپر غلام حبشی گویا کہ سر

اوسکا انگور ہی یعنی مانند انگور کی ہی چہوٹا پنی مین اور سیاہی مین نقل کی یہہ بخاری نی **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم **اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَی الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِیْمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ یُؤْمَرْ بِمَعْصِیَةٍ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِیَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ**

مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سننا اور فرمان برداری کرنی واجب ہی اوپر مرد مسلمان کی بیچ اوسکے

کو خوش لگے اور ناخوش لگے جب تک کہ نہ حکم کیا جاوی ساتھہ گناہ کی پس جسوقت کہ حکم کیا جاوی ساتھہ گناہ کی تو نہین ہی سننا اور نہ فرمان برداری کرنی نقل کی یہہ بخاری

اور مسلم نی **ف** یعنی سننا کلام حاکم کا اور فرمان برداری کرنی اوسکی واجب ہی ہر مسلمان پر برابر ہی کہ حکم کری ساتھہ وبیچہ کی کہ موافق طبع اوسکی ہووے

نہ موافق ہو بشرطیکہ نہ حکم کری اوسکو ساتھہ گناہ کی پس اگر حکم کری ساتھہ گناہ کی تو نہین جائز ہی فرمان برداری اوسکی ولیکن نہین جائز ہی اوسکو لڑنا امام سی ۱۲

وَعَنْ عَلِیٍّ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **لَا طَاعَةَ فِیْ مَعْصِیَةٍ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِی الْمَعْرُوْفِ** متفق علیہ

اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی فرمان برداری کرنی یعنی کسیکی نہ امام کی اور نہ باپ وغیرہ کی گناہ مین

سوائی اسکی نہین کہ فرمان برداری کرنی بیچ امر نیک کی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ** قال **بَایَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ**

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِی الْعُسْرِ وَالْیُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَعَلٰی اَثَرَةٍ عَلَیْنَا وَعَلٰی اَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ

اَھْلَہٗ وَعَلٰی اَنْ نَقُوْلَ بِالْحَقِّ اَیْنَمَا کُنَّا لَا نَخَافُ فِی اللّٰہِ لَوْمَۃَ لَائِمٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَعَلٰی اَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ
اَھْلَہٗ اِلَّا اَنْ تَرَوْا کُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ فِیْہِ بُرْھَانٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی کہ کہا بیعت کی ہمنی یعنی عہد کیا ہمنی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی اوپر سنی اور فرمان برداری کرنیکی بیچ تنگی اور آسانی کی اور وقت خوشی اور ناخوشی کی اور اسپر کہ ترجیح دیوین ہمپر اور اسپر کہ نہ نکالین
ہم امر کو اہل اوسکیسی اور اسپر کہ کہین ہم حق جہان ہون ہم نہ ڈرین ہم بیچ مقدار اللہ کی یعنی امر دین مین اور کلام حق مین ملامت ملامت کرنیوالی کیسی امر
ایک روایت مین یون ہی کہ عہد کیا ہمنی اسپر کہ نہ نکالہ الین ہم امر کو اہل اوسکی سی یعنی فرمایا انحضرت نی کہ نہ نکالہ الوامر کو اہل اوسکی سی مگر جسپر کہ دیکھو تم کفر
صریح کہ نزدیک تمہاری اللہ کیطرف سی اوس امر مین دلیل ہو یعنی آیۃ قرآن اور سنت رسول سی کہ احتمال تاویل کی نرکہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف**
ترجیح دیوین ہمپر یعنی عہد کیا ہمنی کہ صبر کرینگی ہم اسپر کہ ترجیح دیجاویگی ہمپر یعنی جماعۃ انصار پر جیسیکہ اور روایت مین آیا ہی کہ انحضرت نی انصار سی فرمایا
تہا کہ بعد میری اثرۃ ہوگا پس صبر کرنا تم اوسپر یعنی ترجیح اور تفضیل دی جاوین گی تمپر بعضی بخشش و انعام اور حکومت مین چنانچہ یہہ حال واقع ہوا بیچ عہد
امراء کی بعد خلفاء راشدین کی پس صبر کیا انصار نے اوسپر اور اسپر کہ نہ نکالین ہم امر کو اہل اوسکی سی یعنی نہ طلب کرین ہم امارۃ اور نہ معزول کرین ہم امیر کو اپنی سی اور نہ لڑین
ہم اوس سے اور اخر جملہ کی معنی یہہ ہین کہ اگر کفر صریح دیکھو امام سی تو جائز ہی معزول کردینا اوسکا بلکہ واجب ہی فرمان برداری کرنی اوسکی اور امام معزول
نہین ہوجاتا فسق و فجور سی امام ابو حنیفہ کی نزدیک اور امام شافعی کی نزدیک معزول ہوجاتا ہی اور اسیطرح ہر قاضی اور امیر اور اصل مسئلہ یہہ ہی کہ فاسق
نہین ہی اہل ولایۃ سی نزدیک شافعی کی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک فاسق اہل ولایۃ سی ہی یہانتک کہ صحیح ہی اوسکی باپ فاسق کی نکاح کردینا اپنی چھوٹی
بیٹی کا + ح + ع **وعن** ابن عمر قال کنا اذا بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ یقول لنا فیما
استطعتم متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا ہی ہم جسوقت بیعت کرتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اوپر سنی اور فرمان برداری کرنی کی
فرماتی واسطی ہماری بیچ اوسچیز کی کہ طاقت رکہو تم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یا تو یہہ رخصت ہی حضرت کی طرف سی یعنی جسقدر فرمان برداری
ہوسکی اوسقدر کرو یا تاکید و تشدید ہی یعنی جتنی فرمان برداری کرسکو قصور نہ کرو + ع + ح **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من کرہ من امیرہ شیئا فلیصبر فانہ لیس احد یفارق الجماعۃ شبرا فیموت
الا مات میتۃ جاھلیۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ دیکھی اپنی سردار
سی کوئی چیز کہ ناخوش کہی اوسکو یعنی شرعا یا طبعا پس چاہیی کہ صبر کری یعنی اوسپر پس تحقیق نہین کوئی کہ جدا ہو جماعت سی ایک بالشت پس مری
یعنی ایسی حال پر بغیر توبہ کی مگر کہ مریگا اسطرح کا مرنا کہ مرتی ہین اوسپر اہل جاہلیت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جو کوئی نکل گیا اطاعت امام سی اور
جدا ہوا جماعت مسلمین سی اور مخالفت کی اجماع کی اور مرا اسحال پر پس مرا اس میتہ پر کہ مرتی ہین اوسپر اہل جاہلیت کہ دین سی خبر نہین رکہتی تہی اسلیی کہ وہ طاعت
امیر کی نہین کرتی تہی اور نہ پیروی کرتی تہی ہدایت امام کی بلکہ وہ بیزار رہتی تہی اوس سی اور نہین اجماع کرتی تہی کسی چیز پر اور نہین اتفاق کرتی تہی
ایک ای پر + ع **وعن** ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من خرج من الطاعۃ وفارق الجماعۃ فمات
مات میتۃ جاھلیۃ ومن قاتل تحت رایۃ عمیۃ یغضب لعصبۃ او ینصر عصبیۃ او یدعو لعصبیۃ فقتل فقتلۃ
جاھلیۃ ومن خرج علی امتی یضرب برھا وفاجرھا ولا یتحاش من مؤمنھا ولا یفی
لذی عھد عھدہ فلیس منی ولست منہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ
سی کہ کہا سنا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ نکلی امام کی اطاعت سی اور جدا ہو جماعت اسلام سی پہر مری سو پہر مرتا ہی مرنا جاہلیت کا

اور جو شخص کہ اوسی نیچی نشان اندھا دھند کی یعنی نیچی نشان ایک امر کی کہ نہ ظاہر ہو حق و یا باطل ہونا اوسکا اسحال مین کہ غصہ ہوتا ہی واسطی تعصب کی یعنی واسطی مدد کرنی قوم کی ظلم پر نہ واسطی اعلاء کلمۃ اللہ کی اور اظہار دین اوسکی یا بلاتا ہی یعنی لوگونکو واسطی تعصب کے یعنی نہ واسطی خدا کی یا مدد کرتا ہی کسیکی واسطی تعصب کے پس مارا گیا یعنی اسحال مین پس مرنا اوسکا بطور مرنی جاہلیت کی ہی اور جو کوئی نکلی امت میری پر یعنی امت اجابت پر ساتھہ تروار اپنی کی مارتا ہی نیک کو امت میری سی اور نہین پروا کرتا مسلمان امت میری کیسی یعنی نہین وا کرتا ساتھہ اسچیز کی کہ کرتا ہی وہ سی اور نہین تا عذاب وبال اوسکی سی اور نہین پورا کرتا عہد والی سی عہد اوسکا پس نہین وہ میری امت سی یا میری طریقی پر اور نہین مین اوس سی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا نُنَابِذُهُمْ عِنْدَ ذٰلِكَ قَالَ لَا مَا أَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلَاةَ لَا مَا أَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلَاةَ أَلَا مَنْ وُلِّيَ عَلَيْهِ وَالٍ فَرَآهُ يَأْتِي شَيْئًا مِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَلْيَكْرَهْ مَا يَأْتِي مِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا يَنْزِعَنَّ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عوف بن مالک اشجعی سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا بہتر ین حاکمون تمہاری کی وہ ہین کہ دوست کہو تم اونکو اور دوست کہین وہ تم کو یعنی عدل کرین بیچ تمہارے اس سبب سی محبت ہوا بیچ تمہارے اور دعا کرو تم اونپر اور دعا کرین وہ تمپر اور بدترین حاکمون تمہاری کی وہ ہین کہ بغض رکھو تم اونسی اور بغض رکھین وہ تمسی اور لعنت کرو تم اونکو اور لعنت کرین وہ تمکو کہا عوف نی کہ کہا ہمنی یعنی صحابہ نی ای رسول خدا کی کیا نہ پہینک دین ہم عہد اونکا یعنی کیا نہ معزول کردین ہم اونکو اور تم اونکو اور لعنت کرین وہ تمکو کہا عوف نی کہ کہا ہمنی یعنی صحابہ نی ای رسول خدا کی کیا نہ پہینک دین ہم عہد اونکا یعنی کیا نہ معزول کردین ہم اونکو اور نہ تورڈالین علیہ السلام نی یعنی نہ توڑین ہم عہد اونکا اسحال کی فرمایا نہین جب تک کہ قائم کرین تم مین نماز نہین جب تک کہ قائم کرین تم مین نماز خبردار ہو جو شخص کہ حاکم کیا جاوی اوسپر کوئی حاکم پس دیکھی اوسکو کہ کرتا ہی ایک چیز گناہ خدا کی سی اپنی چاہی مکروہ کہی اوسچیز کو کہ کرتا ہی گناہ خدا کی سی اور نہ کھینچی ہاتھہ فرمان برداری سی نقل کی یہہ مسلم نے وَقٰتٰ جب تک کہ اس سی سمجھا جاتا ہی کہ ترک کرنا نماز کا حاکمونکو موجب نقض عہد اور ترک کرنی اطاعت اونکی ہا مانند کفر کی اسلیے کہ نماز ستون دین کا ہی اور فرق کرنیوالی ہی درمیان ایمان و کفر کی بخلاف اور گناہونکی کہ وہ ایسی نہین اور اسمین تشدید و تہدید عظیم ہی اوپر ترک کرنی نماز کی وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ تَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوا أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا لَا مَا صَلَّوْا أَيْ مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ وَأَنْكَرَ بِقَلْبِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہونگی تمپر امیر کہ ہونگی بعضی فعال اونکی اچہی اور بعضی بری پس جسنی انکار کیا یعنی جو کوئی قادر ہوا اسپر کہ بیان کردی اوسکی تمپر کہ یہہ فعل تیرا برا ہی اور کہدیا پس تحقیق پاک ہوا یعنی نفاق سی اور سلامت ہی اور جسنی کراہت کیا یعنی جو کوئی نہ قادر ہوا زبان سی کہنی پر ولیکن کراہت کی دل سی پس تحقیق سالم رہا یعنی مشارکت سی گناہ اور وبال مین لیکن جو کوئی راضی ہوا یعنی ساتھہ فعل اونکی نسی اور پیروی کی یعنی اونکی کرنی برابر نہین پس شریک ہوا ساتھہ اونکی گناہ اور وبال مین کہا صحابہ نی کیا پس لڑین ہم اونسی یعنی اوسوقت فرمایا نہین جب تک کہ نماز پڑہین بیچ تمہارے یعنی جس شخص نی مکروہ جانا ساتھہ دل اپنی کی اور انکار کیا ساتھہ دل اپنی کی نقل کی یہہ مسلم نے وَقٰ یعنی جس شخص نی الخ یہہ تفسیر کی راوی نی اس قول کی ومن کرہ قد سلم کی ذکر الشیخ رح اور ملا علی قاری کہا کہ تفسیر ہی فمن انکر ومن کرہ کی کہ مذکور ہین دونون جملی حدیث مین وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً وَأُمُورًا تُنْكِرُونَهَا قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَدُّوا إِلَيْهِمْ حُقُوقَهُمْ وَسَلُوا اللّٰهَ حُقُوقَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق تم دیکھوگی بیچی میری ترجیح دینی کو اور کتنی چیزین کہ بری

جلد اول

جانونگی تم عرض کیا صحابہ نی کیا حکم فرماتی ہو تم ہمکو یا رسول اللہ یعنی اوسوقت فرمایا ادا کرو تم طرف اونکی حق اونکا اور مانگو اللہ سی حق اپنا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی تم اپنی طرف سی حق حاکمونکی ادا کرو یعنی اطاعت اونکی کرو اور مدگار رہو اور اگر وہ تمہاری حق مین قصور کرین صبر کرو اور جناب حق مین التجا کرو کہ جزا انکو دیگا **وعن** وائل بن حجر قال سال سلمۃ بن یزید الجعفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا نبی اللہ ارایت ان قامت علینا امراء یسئلونا حقھم ویمنعونا حقنا فما تامرنا قال اسمعوا واطیعوا فانما علیھم ما حملوا وعلیکم ما حملتم رواہ مسلم اور روایت ہی وائل بن حجر سی کہ کہا پوچہا سلمۃ بن یزید جعفی نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس کہا ای نبی اللہ کی خبر دیجیی مجکو کہ کیا فرماتی ہین آپ ہمکو اگر مسلط ہون ہمپر امرا ہمانگین ہمسی حق اپنا یعنی اطاعت خدا مین اور ہم دین ہمکو حق ہمارا یعنی عدل کرین اور نہ علمیت دین فرمایا سنو یعنی کلام اونکا ظاہر مین اور فرمان برداری کرو یعنی باطن مین یا سنو بات اونکی اور اطاعت کرو فعل مین پس سوا ملی سکی نہین اونپر ہی وہ چیز کہ اوٹہائی گئی یعنی تکلیف دی گئی قبیلہ عدل اور دینی حق رعیت سی اور تمپر ہی وہ چیز کہ اوٹہائی گئی یعنی اطاعت کرنی اور صبر کرنا بلاؤن پر نقل کی یہہ مسلم نی **ف** حاصل یہہ کہ واجب ہی ہر ایک پر وہ چیز کہ تکلیف دیا گیا پس بڑہی حلاپنی سی **ع** **وعن** عبد اللہ بن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من خلع یدا من طاعۃ لقی اللہ یوم القیمۃ ولا حجۃ لہ ومن مات ولیس فی عنقہ بیعۃ مات میتۃ جاھلیۃ رواہ مسلم اور روایت عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی جو شخص کہ نکالی ہاتہہ امام کی تابعداری سی ملاقات کریگا اللہ تعالی سی ان قیامت کی اوسحالت مین کہ نہین ہوگی دلیل واسطی اوسکی یعنی دلیل ایمان کی اور جو کوئی مری اسحالمین کہ نہین اوسکی گردن مین بیعت امام کی یعنی اطاعت امام برحق کی دین مین مریگا مرنا جاہلیت کا سا نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء فیکثرون قالوا فما تامرنا قال فوا ببیعۃ الاول فالاول اعطوھم حقھم فان اللہ سائلھم عما استرعاھم متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کہا تہی بنی اسرائیل کی ادب سکہلاتی تہی اونکو انبیا جبکہ مرتی ایک نبی جا اوسکی نشین ہوتی اونکی اور نبی اور تحقیق حال یہہ ہی کہ نہین آنیوالا کوئی نبی پیچہے میرے اور ہونگی بعد میری امیر اور بہت ہونگی عرض کیا صحابہ نی پس کیا حکم فرماتی ہو ہمکو یعنی جبکہ بہت ہونگی امیر بعد آپکی اور واقع ہوگا انمین تنازع آپسمین پس کیا فرماتی ہو ہمکو کرنیکو اوسوقت فرمایا پوری کرو بیعت پہلی کی پہر پہلی کی یعنی اتباع پہلی خلیفہ کا کیجیی اگر مدعی ہو دوسرا اتباع نہ کیجیی اور دو اونکو حق اونکا پس تحقیق اللہ تعالی پوچہیگا اونسی وچیز سی کہ طلب چرانیکی کی ہی اونسی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پوری کرو امر یعنی وفا کرو بیعت خلیفہ اول کی پہر بیعت اس خلیفہ کی کہ بعد اوسکی ہو اور وہ اول نسبت اوسکی ہی کہ بعد اوسکی ہی یعنی خلیفہ بعد از خلیفہ کی ہونگی تم ہی بیعت ہر ایک سی ترتیب سی کرنا اور وفا کرنا مقصود یہہ ہی کہ بیعت اول کی لینی ہی جیسیکہ حدیث آیندہ مین آتا ہی اور قوال اعطوھم حقھم ہانند بدل کی ہی جملہ فوا ببیعۃ الاول سی اور قول فان اللہ سائلھم تعلیل ہی واسطی امر کی ساتھہ دینی حق انکیطرف اور آپسمین اختصار ہی یعنی پس دو اونکو حق اونکا اگرچہ نہ دیوین وہ تمکو حق تمہارا اور پیچہیز سی الخ یعنی پوچہیگا حق رعایا سی پس حق تمہارا ہی اونسی پوچہیگا **ع** **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بویع لخلیفتین فاقتلوا الاخر منھما رواہ مسلم اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ بیعت کیجاوی واسطی دو خلیفونکی پس قتل کرو اوسکو کہ اخیر ہی انمین سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی اوسوقت کہ اوسکی بیعت ہوئی طرف امر خدا کی یا امر اجماعی اسلیکی وہ باغی ہی اور بعضون نی کہا مراد قتل سی باطل کرنا بیعت اوسکیکا ہی اور سست کرنا اوسکا **ع** **وعن** عرفجۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول

إِنَّهُ سَيَكُونُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُفَرِّقَ أَمْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَهِيَ جَمِيعٌ فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عرفجہ سی کہ کہا سنا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی قریب ہی کہ ہونگی شر و فساد پس جو شخص کہ ارادہ کری جدائی ڈالنی کا امر اس امت میں اور حال میں کہ امت ہوا کہٹی پس مار واوسکو ساتھہ تلوار کی کسی شدت نقل کی ہیہ مسلم نی ف یعنی انواع انواع کی فتنہ و فساد ہونگی واسطی طلب امارۃ کی ہر جہتہ سی اور امام وہی ہوگا کہ جسکی لیی اول منعقد ہوگی ہوگی بیعت اور کسی شدت یعنی اگرچہ بڑا شراف اور بڑا عالم ہو اور سردار ترجانو اوسکو ساتھہ امامت کی لیکن چونکہ باعث شر او فساد او تفریق امت کا ہی لائق قتل کی ہی بشرطیکہ اول لائق امامت کی ہو ع ح ف قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَتَاكُمْ وَأَمْرُكُمْ جَمِيعٌ عَلَى رَجُلٍ وَاحِدٍ يُرِيدُ أَنْ يَشُقَّ عَصَاكُمْ أَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ فَاقْتُلُوهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عرفجہ سی کہ کہا سنا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص آوی تمہاری پاس یعنی ساتھہ دعوی خروج کی خلیفہ وقت پر اسحال میں کہ امر تمہارا اکہٹا ہو ایک شخص پر اور ایک خلیفہ پر در حالیکہ ارادہ کری یہہ کہ چیری لاٹھی تمہاری کو یا جدائی ڈالی جماعت تمہاری میں نقل کی ہیہ مسلم نی ف یا چیری لاٹھی تمہاری یہہ کنایہ ہی جدائی ڈالنی سی لوگونکی میں یا لوگونکی جمع ہونیکو ایک مرتبہ بمنزلہ لاٹھی کی رکھا اور جدائی ڈالنی کو مانند پہاڑنی اوسکیکی اور یا جدائی ڈالی اخ ظاہر اہیہ شک راوی ہی اور احتمال ہی کہ اول کو حمل کریں اوپر جدائی ڈالنی کی امر دنیا میں اور دوسرکو احکام دین میں ہ ح وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِعْهُ إِنِ اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا عُنُقَ الْآخَرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی بیعت کی امام سی پس دیا اوسکو صفقہ ہاتھہ اپنی کا اور میوہ دل اپنی کا یعنی خلوص دل سی اتباع اوسکا قبول کیا پس چاہیی کہ اطاعت اوسکی کری اگر کر سکی یعنی جسقدر کر سکی پس اگر آوی دوسرا کہ دعوی امامت کا کری اور خروج کری امام اول پر پس مار و گردن اوس دوسرکی نقل کی ہیہ مسلم نی وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد الرحمن بن سمرہ سی کہ کہا فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ مانگ سردار کو پس تحقیق تو اگر دیا گیا سرداری بسبب مانگنی کی تو سونپا جاویگا تو طرف اوسکی اور اگر دیا گیا تو سرداری بغیر سوال کے مدد دیا جاویگا تو اللہ کیطرف سی اوس سرداری پر نقل کی ہیہ بخاری اور مسلم نی ف سونپا جاویگا طرف اوسکی تا سر انجام کری امارت کا اور یا رت امر شوار ہی کہ سر انجام نہ حاصل کر سکتا اوسکو کوئی بغیر مدد الہی کی اور اگر بغیر مانگی ملیگی تو اللہ تعالی مددگار تیرا رہیگا اور توفیق بخشیگا عدالت و اہتمام اوسکی پر ہ ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَسَتَكُونُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا تحقیق تم حرص کروگی اوپر سرداری کی اور ہوگی وہ سرداری یعنی حرص کی موجب پشیمانی کی دن قیامت کی پس اچھی ہی دودھ پلانیوالی سرداری اور بری ہی دودھ چھڑانی والی سرداری نقل کی ہیہ بخاری نی ف مشابہت دی اوائل سردار کو ساتھہ دودھ پلانیوالی عورۃ کی اور انقطاع سردار کو ساتھہ دودھ چھڑانیوالیکی یعنی سرداری جسوقت آتی ہی بہت اچھی لگتی ہی مانند دودھ پلانیوالیکی اور جسوقت جاتی ہی یعنی بسبب موت کی یا تغیر ہونی اوس شخص کی یا تغیر ہونی اوس شخص کے یری لگتی ہی مانند دودھ چھڑانیوالیکی پس نہیں لائق ہی واسطی عاقل کے یہہ دریغ ہو لذتونکی کہ پیچھی آوینگی اوسکی حسرتین ہ ع وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي قَالَ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِي ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ ضَعِيفٌ وَإِنَّهَا أَمَانَةٌ وَإِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا

بِحَقِّهَا وَأَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ فِيهَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ لَهُ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيفًا وَإِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي لَا تَأَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا کہا میں نے یارسول اللہ کیا نہین عامل کرتی مجکو کہا ابو ذر نی کہ مارا حضرت نی اپنا ہاتھ میری مونڈہی پر یعنی ازراہ لطف وشفقت کی پھر فرمایا ای ابو ذر تو ضعیف ہی اور یہہ سرداری امانت ہی یعنی خدا کیطرفسی کہ حق بندونکا ساتھہ اوسکی متعلق ہی پس خیانت نہ کرنی چاہیی اوسمین اور تحقیق وہ سرداری ہوگی دن قیامت کی سبب رسوائی اور پشیمانی کی لیکن جس شخص نے لیا اوسکو ساتھہ حق اوسکیکی اور ادا کیا اوس حق کو کہ اوسپر ہی اوس سرداریمین یعنی جسنی عدل اور احسان کیا اوسکی لیی سرداری باعث رسوائی اور وبال کی نہین ہوگی اوسپر اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت نی ابو ذر کو ای ابو ذر تحقیق مین دیکھتا ہون تجکو ضعیف کہ بوجھہ اوسکا نہین اوٹھا سکی گا تو اور تحقیق دوست رکھتا ہون تیرے واسطی تیری واسطے وہی چیز کو کہ دوست رکھتا ہون میں واسطی نفس اپنی کی نہ امیر ہو تو دو شخصون پر بھی اور نہ سرانجام کار یوان یتیم کا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** دوست رکھتا ہون میں الخ یعنی اگرچہ تامین ضعیف ہا نند تیرے نی اوٹھانا میں اس بوجھہ حاکمی کو ولیکن اللہ تعالی نی قوۃ دی مجکو پہر تحمل یا مجکو اور اگر نہ تحمل دیتا وہ مجکو نہ اوٹھانا میں اس بوجھہ کو اور کہا نووی نی کہ یہہ حدیث اصل عظیم ہی ہیچ پرہیز کرنیکی سرداری خصوصًا جو کہ ضعیف ہو ادای حقوق اسکیلیے ۱۲ **وعن** ابی موسی قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا ورجلان من بنی عمی فقال احدھما یا رسول اللہ امرنا علی بعض ما ولاک اللہ وقال الاخر مثل ذلک فقال انا واللہ لا نولی علی ھذا العمل احدا سالہ ولا احدا حرص علیہ وفی روایۃ قال لا نستعمل علی عملنا من ارادہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا داخل ہوا مین حضرت کی پاس اور دو شخص بیٹی چچا میری کی پس کہا ایکنی اونمین سی یا رسول اللہ امیر کرو مجکو اوپر بعضی کاموں اوجسکو ہونکی کہ والی کیا ہی تمکو اللہ نی اور کہا دوسرے نی ہی مانند اسکی پس فرمایا حضرت نی تحقیق ہم قسم ہی خدا کی نہین والی کرتی اوپر اسکام کی یعنی کاردین اور شریعت کی اوس کسیکو کہ مانگی ہمسی الایت کو اور نہ اوس کسیکو کہ حرص کری اوسپر اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت نی نہین عامل کرتی ہم اوپر کام اپنی کی اوسکو کہ ارادہ رکھی اوسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** عادت شریف حضرت کی تہی کہ جو کوئی کوئے خدمت طلب کرتا اور درخواست کہتا اوسکی اوسکو وہ کام نہ دیتی اسلیی کہ یہہ بات دلالت کرتی ہی محبت جاہ پر کہ باعث خرابی اوسکیکی ہی آخر مین ۱۲ **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجدون من خیر الناس اشدھم کراھیۃ لھذا الامر حتی یقع فیہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پاؤگی تم بہترین آدمیون مین سخت اونکا ازروی کراہت کی واسطی اس امر کی یہانتک کہ پڑی اوسمین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جو کوئی بہت مکروہ رکھی اختیار امانت کو اوسکو بہترین لوگون کا جانو یہانتک کہ پڑی اوسمین یعنی پس ہوگی بعد اوسکی ندامت جیسیکہ اوپر گذرا روایت مین اور طیبی نی کہا کہ پاؤگی ایسی شخص کو بہترین لوگونکا یہانتک کہ پڑی اوسمین پس اوسوقت نہین ہوگا بہترین لوگونکا بلکہ بدترین اونکا ۱۲ **وعن** عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ فالامام الذی علی الناس راع وھو مسئول عن رعیتہ والرجل راع علی اھل بیتہ وھو مسئول عن رعیتہ والمراۃ راعیۃ علی بیت زوجھا وولدہ وھی مسئولۃ عنھم وعبد الرجل راع علی مال سیدہ وھو مسئول عنہ الا فکلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبردار ہو سب تمہاری نگہبان اپنی رعیت کی ہین اور تم سب سوال کیی جاؤگی اپنی رعیت سی پس امام جو حاکم ہو لوگونپر نگہبان ہی اور وہ پوچھا جاویگا احوال رعیت اپنی کی اور مرد نگہبان ہی اوپر گھر والون اپنی کی اور عورۃ نگہبان ہی اوپر گھر خاوند اپنی اور فرزندون اوسکیکی اور وہ سوال کیجاویگی حق اونکی سی اور غلام مرد کا نگہبان

ہی اور پرسان حال کرا اپنی کی اور وہ سوال کیا جاویگا اوس سے خبردار ہو پس تم سب سوال کیے جاؤگے رعیت اپنی سی نقل کی ہے بخاری اور مسلم نی ف لکھا ہی علماء نی کہ ہر شخص نگہبان ہی اوپر اعضاء وجوارح اپنی کی ہی اور وہ پوچھا جاویگا احوال اوسکی سی کہ کہان استعمال کیا تھا اوسکو نکو اور کس طرح استعمال کیا اور حدیث مین اسکو نہ ذکر کیا اسلیے کہ ظاہر ہی ۔ ح وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ وَالٍ يَلِي رَعِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی معقل بن یسار سی کھا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمائی تھین کوئی سرداری لینی والا کہ سرداری کری رعیت پر سو مری اسحال مین کہ خائن ہو یا ظالم ہو انپر مگر کہ حرام کرد گا اللہ اوپر اوسکو بہشت کو نقل کی ہے بخاری اور مسلم نی ف یعنی حرام کریگا داخل ہونا بہشت کا ساتھہ نجات پانیوالونکی یا ہیہ محمول ہی مستحل پر یعنی جو حلال جانی خیانت وظلم کو اوسکا یہہ حال ہی یا ازراہ زجر کی فرمایا ۔ ع وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً فَلَمْ يَحُطْهَا بِنَصِيحَةٍ إِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی معقل بن یسار سی کہ کھا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی نہین کوئی بندہ کہ نگہبانی کروائی اللہ اوس سی رعیت کی یعنی امام ونگہبان کری اوسکی رعیت کی اوسنی رعیت کی ساتھہ خیرخواہی کی مگر کہ نہ پاوی گا بو بہشت کی نقل کی ہے بخاری اور مسلم نی ف یعنی نہین بو پاویگا ساتھہ بو پانیوالونکی قیامت مین حال انکہ بو اوسکی پاوی جاویگی مسافت پانسو برسکی راہ سی یا نہین بو پاویگا ساتھہ نجات پانیوالونکی یا نخصین یا ہیگا بو مطلق اگر کفر پر مریگا یا حلال جانتا ہوگا ظلم کو ۔ ع وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائذ بن عمرو سی کہ کھا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمائی بدترین سردار ونگا ظالم ہی نقل کی ہے مسلم نی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کھا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الہی جو شخص کہ والی ومتصرف کیا گیا کام امت میرا پس کسی چیز کا پہر مشقت ڈالی اوسپر اور جو شخص کہ والی کیا گیا کام امت میرا پس کسی چیز کا پہر نرمی کی ساتھہ اونکی پس نرمی کر تو ساتھہ اوسکی نقل کی ہے مسلم نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ عَنْ يَمِينِ الرَّحْمٰنِ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَا وَلُوا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو بن العاص سی کہ کھا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق امراء عادل نزدیک خدا کی نور کی منبرونپر ہونگی طرف داہنی ہاتھہ رحمن کی اور دونون ہاتھہ اوسکی داہنی ہین وہ لوگ کہ انصاف کرتے ہین بیچ احکام اپنی کی اور اہل اپنی کی اور جو بیچہ کی کہ والی ہین نقل کی ہے مسلم نی ف طرف داہنی ہاتھہ اچھا کنایہ ہی بڑی قدر ومرتبہ ہونی اونکی سی نزدیک اللہ تعالی کی اسلیے کہ جو کوئی عظیم القدر ہوتا ہی داہنی طرف کہڑا ہوتا ہی اور بیٹھتا ہی اور دونون ہاتھہ اوسکی داہنی ہین یہہ دفع توہم کی لیی فرمایا کہ کوئی یہہ نہ سمجھی کہ داہنا مقابل بائین کی ہی اسلیے کہ بائین ہاتھہ مین ضعف ونقصان ہوتا ہی اور اللہ تعالی پاک ہی اوسسے اور اطلاق ہاتھہ کا اللہ تعالی پر متشابہات سی ہی کہ اللہ تعالی ہی جانتا ہی کہ مراد اوس سے کیا ہی اور مراد قوۃ وغلبہ ہی اور بیچ حکم اپنی کی یعنی جو کہ متعلق ہی ساتھہ خلافت وامارۃ کی اور اہل اپنی کی یعنی انصاف کرتی ہین اپنی اہل کی حقوق مین کہ واجب ہی اونپر اور اوسچیز کی کہ والی ہین یعنی انصاف کرتی ہین اوسچیز مین کہ انکو ولایت سے اونکی جیسے بیچ ورش یتیم کی یا مال وقف کی خبرگیری کرنی وغیر ذالک اور کہا اہل حق نے کہ آدمی کو چاہیی کہ عدل کری اپنی نفس پہی کہ نہ ضائع کری وقت کو بیچ اوسچیز کی کہ حکم کیا ہی اللہ تعالی نی ساتھہ اوسکی بلکہ فرمان برداری کری او امر الہی کی اور باز رہی نواہی اوسکی سی علی الدوام جیسیکہ طریقہ ہی اولیاء کرام متقدمین کا یا غالبا جیسیکہ عادۃ ہی مومنین صالحین کی ۔ ع وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيفَةٍ إِلَّا كَانَتْ لَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین بہیجا اللہ نی کوئی نبی اور نہین خلیفہ کیا کوئی خلیفہ مگر کہ ہوتی ہین اوسکی دو طرح کی بطانہ یعنی دوست جیسی ہوی ایک رفیق جیسا ہوا تو حکم کرتا ہی اوسکو ساتھہ نیکی کی اور رغبت دلاتا ہی اوسکو اور سپرد اور ایک رفیق جیسا ہوا حکم کرتا ہی اوسکو ساتھہ برائی کی اور رغبت دلاتا ہی اوسکو ساتھہ برائی کی اور بچایا گیا گناہ سی وہی کہ بچایا اوسکو اللہ نی نقل کی ہے بخاری نی ف مراد دوست جیسی سی فرشتہ اور شیطان ہے کہ دونون آدمی کی باطن مین رہتی ہین کہ اول حکم ساتھہ خیر کی کرتا ہی اور دوسرا ساتھہ برائی کی اور بچایا گیا گناہ سی الخ یہہ اشارہ ہی ساتھہ حال انبیاء کی صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین اور بعضی خلفاء کی ہی کہ محفوظ رکہتا ہی اونکو اللہ تعالی شر شیطان سی یا مراد دوست سی زیر و شیر ہین مشابہ بطانہ یعنی استر کی کہ نہین جدی ہوتے صحبت اوسکی سی اور نہ کہ نہین خالی کوئی نبی اور خلیفہ مصاحب رہنی دو شخصون مختلف سی یا دو جماعتون سی کہ آپسمین مخالف ہوتی ہین ای مین جیسا کہ دیکہا جاتا ہی ہمنشینون بادشاہون اور امراء کی اور اللہ جسکو چاہتا ہی انمین سی بچاتا ہی کہ کلام پر بیکا نہین قبول کرتا ۔ ع وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ الْأَمِيرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا قیس بن سعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم ی بمنزلہ کوتوال کی نسبت امیر کی نقل کی ہے بخاری نی ف یعنی حضرت کی سامنی حاضر رہتی تہی واسطی جاری کرنی احکام کی جیسی کوتوال امیرونکی یہان اسبات پر مقرر ہین ۔ ع وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَّكُوا عَلَيْهِمْ بِنْتَ كِسْرَى قَالَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمُ امْرَأَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا جب پہونچی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ خبر کہ فارسیون نی بادشاہ کیا اپنی اوپر کسری کی بیٹی کو فرمایا ہرگز نہ فلاح پاوینگی وہ قوم کہ والی و حاکم کیا اپنی کام کا یعنی اپنی ملک کی کام کا عورۃ کو نقل کی یہہ بخاری نی ف اوس سی معلوم ہوا کہ عورۃ قابل ولایت سرداری کی نہین ۔ ع الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسرا عَنِ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمُرُكُمْ بِخَمْسٍ بِالْجَمَاعَةِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قِيدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ إِلَّا أَنْ يُرَاجِعَ وَمَنْ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ مِنْ جُثَا جَهَنَّمَ وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ روایت ہی حارث اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کرتا ہون مین تمکو ساتھہ پانچ چیزونکی ایک تو اتباع کرنی جماعت مسلمین کی یعنی قول اور عمل مین اور اعتقاد مین اور دوسری سنی اور حکم بجالانی امراء اور علماء کی یعنی جو حکم کہ موافق شرع کی ہو اور تیسری ساتھہ ہجرہ کرنیکی اور چوتہی جہاد کرنیکی اللہ کی راہ مین اور تحقیق جو شخص نکلا سب مسلمانونکی راہ سی برابر ایک بالشت کی تحقیق نکالی اوسنی رشتی اسلام کی گردن اپنی سی مگر یہہ کہ پہر آوی اور جس شخص نی کہ پکارا پکارنا جاہلیت کا سا پس وہ شخص جماعت دوزخیونکی سی ہی اگرچہ روزہ رکہی اور نماز پڑہی اور کہی کہ مین مسلمان ہون نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی ف ہجرہ کرنیکی مراد ہجرہ سی ہی جانا دار الکفر سی طرف دار الاسلام کی اور دار البدعۃ سی طرف دار السنۃ کی اور معصیت سی طرف توبہ کی بموجب فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی المہاجر من ہجر ما نہی اللہ عنہ اور جہاد الخ یعنی لڑنا کافرونسی اسطی ترقی اسلام کی اور مارنا نفس کو ساتھہ ہاتہ رکہنی اسکیکی خواہشون اوسکی سی کہ دشمنی نفس کی ساتھہ آدمی کی قوی تر ہی اور بہت ضرر کرنیوالی ہی دشمنی کافرون کی سی ساتھہ اسکی اور جو شخص کہ نکلا ثم یعنی جو شخص جدا ہوا چیز سی کہ اوسپر جماعت ہی ساتھہ ترک کرنی سنت کی اور اتباع بدعت کی اور نہ کرنی اطاعت امام کی اگرچہ تہوڑی سی ہو پس تحقیق نکالی رشتی اسلام کی یعنی توڑا عہد اسلام کا اور ذمہ اوسکا مگر یہہ کہ رجوع کرنی اس فعل بد سی اور جس شخص نے کہ پکارا الخ یعنی جسنی بلایا اور باعث ہوا لوگونکو اوپر عادات اور طرق جاہلیت کی اور بعضون نی کہا کہ مراد پکارنا ہی کہ رسم تہی ایام جاہلیت مین

اگر جب دشمن کسی شخص پر غالب آئی فریاد کرنا ساتھ آواز بلند کی یا آل فلان یا آل فلان اسپر وہ لوگ اسکی مدد کی لیئے آئین اگر وہ ظالم ہوتا وہ یا مظلوم ۱۲ ح **وعنہ** زیاد بن کسیب عدوی سی کہا تھا میں ساتھ ابی بکرہ کی نیچے منبر ابن عامر کی سو وہ خطبہ کہتی تھی اور پہنی اون پر کپڑی باریک پس کہا ابو بلال نی کہ دیکھو اسمیر ہمارے کو پہنتا ہی کپڑی فاسقونکی سی کہا ابو بکرہ نی چپ رہو سنا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ جو شخص اہانت کریگا بادشاہ کی کہ اللہ کیطرف سی ہوزمین مین خوار و سبک کریگا اوسکو اللہ تقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** پہنتا ہی کپڑی انکو احتمال ہی کہ وہ کپڑی حرام ہونگی قسم حریر سی اور ابی بکرہ نی زیاد کو طعن کرنی سی اسلیئے منع کیا کہ وہ نصیحت باعث فضیحت و فتنہ کی ہوتی و احتمال یہہ بہی ہی کہ ریشمی نہون لیکن چونکہ پہننا باریک کپڑونکا داب چین اتو نکا ہی زیادہ تکا انسبت کیا اوسکو طوف فسق کی چنانچہ کہا ای بعضون نے من رق ثوبہ رق دینہ باریک کپڑا دین اپنی کو ۱۲ ح **وعن** النواس بن سمعان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین تابعداری کسی مخلوق کی ہیچ گناہ خالق کی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین ۱۲ **ف** یعنی اگر مخلوق حکم کریگی ساتھہ گناہ کی اگرچہ امیر ہو اطاعت اوسکی نہ کرنی چاہیئی اور اگر اکراہ یعنی جبر کریگی تو اسصورت مین گناہ نہین ۱۲ ح **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مامن امیر عشرۃ الا یوتی یوم القیمۃ مغلولا حتی یفک عنہ العدل او یوبقہ الجور رواہ الدارمی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی امیر دس شخصونکا بہی مگر کہ لایا جاویگا دن قیامت کی طوق کیا ہوا یہانتک کہ چہڑا دیگا اور جدا کریگا اوسسے طوق کو عدل کہ اوسنی کیا ہی یا یہہ ہلاک کریگی اوسکو ظلم تقل کی یہہ دارمی نی **ف** یعنی حاکم کو اکیسا رہانیدہ کردگار رب العزت مین لاوینگی خواہ عادل ہو یا ظالم اور بعد تحقیق کی اگر عادل ہوگا نجاۃ پاویگا اور اگر ظالم ہوگا تو ہلاک ہوگا ۱۲ ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویل للامراء ویل للعرفاء ویل للامناء لیتمنین اقوام یوم القیمۃ ان نواصیہم معلقۃ بالثریا یتجلجلون بین السماء والارض وانہم لم یکونوا عملا رواہ فی شرح السنۃ ورواہ احمد وفی روایتہ ان ذوائبہم کانت معلقۃ بالثریا یتذبذبون بین السماء والارض ولم یکونوا عملوا علی شیء اور روایت ہی ابی ہریرہ کی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وای ہی یعنی مصیبت ہی واسطی سردارونکی و مصیبت ہی واسطی چودہریونکی و مصیبت ہی واسطی امینونکی اور البتہ آرزو کرینگی قومین دن قیامت کی کہ بال انکی پیشانیونکی لگائی جاتی یعنی دنیا مین بیچ ثریا کی اسحال مین کہ ہلتین میان آسمان و زمین کی اور آرزو کرینگی کہ نہ والی ہوتی کسی عمل کی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین اور روایت کی یہہ احمد نی اور انکی روایت مین یہہ ہی کہ آرزو کرینگی کہ کاشکی چوٹیان انکی لگائی گئی ہوتین ثریا بلند پر درمیان آسمان و زمین کے اور نہ کہی گئی ہوتی عامل کسی چیز پر **ف** لفظ ویل کی معنی ہین غم اور ہلاک و مشقت بسبب عذاب کی اور بعضون نی کہا ویل ایک ٹالہ ہی دوزخ مین اردہوا ہے کہ ویل نالہ ہی دوزخ مین کہ گرتا چلا جاویگا اوسمین کافر چالیس برس واوسکی تہ تک نہین پہونچیگا اور امینونکی یعنی جنکو کہ امین کیا ہی حاکمون نی صدقات پر اور خراج یعنی پر اور تمام اموال مسلمین پر یا سوای حاکم کی کسینی اپنی مال کا امانت دار کیا ہی اور ثریا کہتی ہین کہنکی ستارونکو کہ روشنی اونمین کم ہوتی ہی اور لگانا پیشانی کی بالونکا مثل ہی واسطی ذلت اور خواری کی اور معنی اسکی یہہ ہین کہ جب یہ کمبین گی خواری اور بیکی اور عذاب دن قیامت کی بدلی عزت و ریاست

اور ترفع کی کہ لوگونپر رکھتی تھی دنیا مین تو آرزو کرینگی کہ کاشکی حاصل ہوتی انکو یہہ عزت اور ریاست اور رفعت لوگونپر بلکہ ہوتی ذلیل اور مناھتہ بالون سر کر لٹکائی جاتی اونچی جگہہ مین اور بیٹھی رہتی تا دیکھتی اونکو تمام لوگ اور مشاہدہ کرتی اونکی ذلت اور خواری بدل اوس ریاست کی اور عزت اور رفعت کی غرض یہہ ہی کہ جب کچھہ خدمت ریاست ہو تو عدل کریں اور انصاف کہ حاکم عادل کی لیی بہت ثواب آیا ہی اور ظلم اور حق تلفی نہ کری کہ ظالمون اور حق تلف کرنیوالونکا یہہ حال ہوگا جو حدیث مین مذکور ہوا اور وجہ افسوس کی امیرون وغیرہ پر یہہ ہی کہ یہہ اعمال محل لغزش اور میل کرنیکی طرف باطل کی ہین اور عدالت اور استقامت انمین مشکل و متعذر ہی مگر جسکی حفظ الہی اور توفیق اوسکی مددگار ہو ۱۲ ح **وَعَنْ** غَالِبٍ الْقَطَّانِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَرَافَةَ حَقٌّ وَلَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ عُرَفَاءَ وَلٰکِنَّ الْعُرَفَاءَ فِی النَّارِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی غالب قطان سی کہ نقل کی اوسنی ایک شخص سی اوسنی نقل کی اپنی باپ سی اوسنی نقل کی اپنی دادا سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق چودہراہت حق ہی اور ضرور ہی واسطی لوگونکی چودہریونسی لیکن چودہری ہین بیچ دوزخی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** حق ہی یعنی ایک امر ہی لائق ہی یہہ کہ ہو ثابت بسبب پڑنی حاجت کی طرف اوسکی لیکن چودہری یعنی اکثر چودہری دوزخمین ہونگی بسبب نہ عایت کرنی عدالت کی اور صدق و انصاف کی چودہراہت مین اور بیچ خطر اور ورطہ ہلاک و عذابکی ہین بسبب ادا ہونی شرائط اوسیکی پس لائق ہی عاقل کو کہ ہوشیار رہی اوسمین اور حذر کری اوس ستی کہ نہ پڑی فتنہ مین کہ باعث ہو عذاب دوزخ کا ۱۲ ع **وَعَنْ** کَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُعِیْذُكَ بِاللّٰهِ مِنْ اِمَارَةِ السُّفَهَاءِ قَالَ وَمَا ذَاكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اُمَرَاءُ سَیَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ مَنْ دَخَلَ عَلَیْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰی ظُلْمِهِمْ فَلَیْسُوْا مِنِّیْ وَلَسْتُ مِنْهُمْ وَلَنْ یَرِدُوْا عَلَیَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ یَدْخُلْ عَلَیْهِمْ وَلَمْ یُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ یُعِنْهُمْ عَلٰی ظُلْمِهِمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُمْ وَاُولٰٓئِكَ یَرِدُوْنَ عَلَیَّ الْحَوْضَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی کعب بن عجرہ سی کہ کہا فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پناہ مین بتاہون تجکو اللہ کی سرداری احمقونکی سی یعنی عمل اونکیسی جانی سی پاس اونکی کہا کعب نی کیا ہی یہہ یا رسول اللہ یعنی یہہ سرداری کیسی ہوگی اور کیونکر ہوگی اور کون لوگ ہین وہ فرمایا امرا ہونگی پیچھی میری یعنی میرا حمق اور جہوٹی اور ظالم ہونگی پیچھی میری جو شخص کہ جاوی اونپر اور سچا کری اونکی جہوٹ کو اور مدد کری اونکی یعنی ساتہہ قول و فعل کی اونکی ظلم پر پس نہین وہ مجسے اور نہ مین اوسی یعنی نہین وہ دوست کہتا مین بلکہ بیزار ہون اور نہ آوینگی میری پاس حوض پر اور جو شخص کہ نہ گیا اونکی پاس اور نہ سچا کیا اونکو ساتہہ جہوٹ اونکیکی اور نہ مدد کری اونکی اونکی ظلم پر پس وہ لوگ مجسی ہین اور مین اوسی ہون اور وہ لوگ آوینگی میری حوض پر نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی **ف** نہ آوینگی میری پاس حوض پر یعنی حوض کوثر پر باجت مین اور سمین وعید سخت ہی ساتہہ نفی ایمان کی ۱۲ ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَكَنَ الْبَادِیَةَ جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّیْدَ غَفَلَ وَمَنْ اَتَی السُّلْطَانَ افْتُتِنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِاَبِیْ دَاوٗدَ مَنْ لَزِمَ السُّلْطَانَ افْتُتِنَ وَمَا ازْدَادَ عَبْدٌ مِنَ السُّلْطَانِ دُنُوًّا اِلَّا ازْدَادَ مِنَ اللّٰهِ بُعْدًا اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو شخص کہ رہتا ہی جنگل مین جاہل ہوتا ہی اور جو شخص پیچہے پڑا رہتا ہی شکار کی غافل ہوتا ہی اور جو شخص آتا ہی بادشاہ پاس فتنی مین ڈالا جاتا ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی نی اور بیچ روایت ابوداود کی یون ہی کہ جو شخص ملازم رہتا ہی بادشاہ کا یعنی بہت اوسکی خدمت مین رہتا ہی فتنہ مین پڑتا ہی اور نہین زیادہ کرتا کوئی بادشاہ سی قرب مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ تعالی سی دوری **ف** گا نو نہین رہنی سی سخت دل اور جاہل ہوتا ہی بسبب بہم پہونچنی صحبت علما اور صلحا کی اور جو کوئی ہمیشہ شکار کرتا رہتا ہی ازراہ لہو اور جو شیکی غافل ہوتا ہی طاعت اور عبادت سی اور لزوم جماعت اور جمعہ سی اور بعید ہوتا ہی نرمی و شفقت سی یہہ تنبیہ ہی اوسکو کہ عادت کی ہی اوسکی اور غرق

ہی اوسمین بغیر ضرورت حاصل کرنی قوت حلال کی والا بعضی صحابہ نی شکار کیا ہی اور مباح اور حلال ہونیمین اوسکی شبہ نہین اور لکھا ہی علمانی کہ آنحضرت نی سباع تفیس اپنی شکار نہین کیا ہی اور کسیکو اوس سی منع بھی نہین کیا اور جو کوئی گیا بادشاہ کی دروازی پر بغیر ضرورۃ وحاجت کی وہ فتنہ مین پڑا سلیئی کہ اگر موافقت کریگا اوسکی اوسمین کہ وہ کرتا ہی خلاف شرع خطر ہی اوسکی دین مین اور اگر مخالفت کریگا اوسکی خطر دنیا کا ہی آور کھا منظر نی جو کوئی گیا سلطان پاس اور امنت کی اوس سی پڑا فتنہ مین اور جسنی ملامت نکی اور نصیحت کی اوسکو اور امر بالمعروف کیا اور منع کیا اوسکو بری باتونسی ہوگا جانا اور سکا پاس اوسکی افضل جہاد سی آور روایت کی ویلمی نی مسند فردوس مین حضرت علی رض سی بطریق مرفوع کی من ازدا دعلما ولم یزدد فی الدنیا زہدا لم یزدد من اللہ الا بعدا ع ح

وعن المقدام بن معدیکرب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرب علی منکبیہ ثم قال افلحت یا قدیم ان مت ولم تکن امیرا او کاتبا ولا عریفا رواہ ابو داود اور روایت ہی مقدام بن معدیکرب سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مارہی یعنی آہستہ اپنی اوپر مونڈہی مقدام کی پھر فرمایا فلاح پائی تونی ای قدیم اگر مری تو اور نہو تو امیر اور نہ منشی اور نہ جود ہری نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ گمنامی احت ہی اور شہرت آفت ہی ع

وعن عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ صاحب مکس یعنی الذی یعشر الناس رواہ احمد وابو داود والدارمی اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا بہشت مین صاحب مکس کا مراد کہتی ہی حضرت صاحب مکس سی وہ شخص کہ لیتا ہی محصول لوگونسی خلاف شرع نقل کی یہہ احمد اور ابوداود اور دارمی نی

وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احب الناس الی اللہ یوم القیمۃ واقربہم منہ مجلسا امام عادل وان ابغض الناس الی اللہ یوم القیمۃ واشدہم عذابا وفی روایۃ وابعدہم منہ مجلسا امام جائر رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق محبوب ترین لوگونکا طرف اللہ کی دن قیامت کی اور بہت قریب اونکا اوس سی از روی مجلس کے یعنی مرتبہ کی امام عادل ہی اور تحقیق بہت دشمن کہا گیا اور گونمین طرف اللہ کی دن قیامت کی اور سخت ترین اونکا عذاب کی از روی عذاب کی اور ایک روایت مین بعید ترین اونکا اللہ سی امام ظالم ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی

وعن قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الجہاد من قال کلمۃ حق عند سلطان جائر رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجۃ ورواہ احمد والنسائی عن طارق بن شہاب اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہترین جہاد اوسکا ہی کہ کہی بات حق نزدیک بادشاہ ظالم کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی اور نقل کی یہہ احمد اور نسائی نی طارق بن شہاب سی **ف** یہہ بہترین جہاد اسلیئی ہی کہ جو جہاد کرتا ہی دشمن سی ہوتا ہی وہ متردد درمیان خوف ورجا کی یہہ نہین جانتا کہ یہہ غالب ہونگا یا وہ اور یہہ شخص اختیار مین ہی بادشاہ کی پس جب یہہ کہیگا حق اور بالمعروف کریگا اوسکو پس قریب ہوگا تلف کی پس نہوگا یہہ افضل انواع جہاد کا بسبب غلبہ خوف کی یا یہہ اسلیئی افضل ہی کہ ظلم سلطان کا سرایت کرتا ہی تمام اون لوگونمین تحت سیاست اوسکی ہیں اور وہ جم غفیر ہین پس جب یہہ منع کریگا اوسکو ظلم سی پہونچاویگا نفع طرف خلق کثیر کی بخلاف قتل کافر کی اور کہا شیخ ابو حامد نی احیا مین کہ امر بالمعروف سلطانکا یہہ ہی کہ وہ دور کری اوسکو اور معلوم کروادی اوسکو اور منع کرنا اسکا تہ قہر کی نہین پہونچتا ہی کسیکو رعیت مین سی اسلیئی کہ یہہ باعث شر وفتنہ کا ہوگا مانند یہہ کہ کلام سخت کہنا مانند کہنی ظالم یا مرلن بخلاف الحد کی اور مانند اونکی پس جب اگر یا عث اسکا ہو کہ پہونچیگا شر اوسکا طرف غیر اوسکی تو نہین جائز اور نہین خوف کہتا ہی مگر اپنی جان ہی پر تو یہہ جائز ہی بلکہ مستحب اسلیئی عادۃ تہی سلف کی کہ انکار صریح کرتی تہی بغیر خوف ہلاک کی اسلیئی کہ وہ جانتی تہی کہ یہہ جہاد شہادت کا ہی ع

وعن عائشۃ قالت

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد اللہ بالامیر خیرا جعل لہ وزیر صدق ان نسی ذکرہ وان ذکر اعانہ واذا اراد بہ غیر ذلک جعل لہ وزیر سوء ان نسی لم یذکرہ وان ذکر لم یعنہ رواہ ابوداود والنسائی

اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت ارادہ کرتا ہی اللہ ساتہہ امیر کی بہلائیکا یعنی یہہ کہ ہووہ اچہا دنیا اور عقبی مین گردانتا ہی واسطی اوسکی وزیر سچا اگر بہول جاتا ہی امیر یعنی حکم اللہ کا یاد دلادیتا اوزیر اوسکو اور اگر یاد رکہتا ہی مدد کرتا ہی اوسکی اور اگر ارادہ کرتا ہی ساتہہ امیر کے غیر بہلائی کا یعنی برائیکا گردانتا ہی واسطی اوسکی وزیر برا اگر بہول جاتا ہی امیر خدا کو نصیحت یاد دلاتا اوسکو اور اگر یاد رکہتا ہی تو نصیحت مین مدد کرتا اوسکی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی

وعن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الامیر اذا ابتغی الریبۃ فی الناس افسدہم رواہ ابوداود

اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ سردار جسوقت ڈہونڈتا ہی شک کی بات آدمیونمین خراب کرتا ہی اونکو نقل کی یہہ ابوداود نی

ف یعنی اگر ساتہہ شک وشبہ کی تہمت کریگا اوربدگمانی لیجاویگا اوراونکو اوسپر مواخذہ کریگا تو موجب خرابی احوال اونکیگا اور باعث زیادہ تباہی کا ہوتا ہی مقصود منع کرنا ہی طلب کرنی عیوب اور تجسس احوال لوگونکی سی اور امر ہی ساتہہ انکی عیوب اور عفو کرنا ہی اونکیلیے ۱۲ ح

وعن معاویۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انک اذا اتبعت عورات الناس افسدتہم رواہ البیہقی فی شعب الایمان

اور روایت ہی معاویہ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق تو جسوقت پیچہا کریگا لوگونکے عیب کا یعنی جہپی ہوئی عیبونکا خراب کریگا تو اونکو نقل کی یہہ بیہقی شعب الایمان مین

وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف انتم وائمۃ من بعدی یستاثرون بہذا الفیء قلت اما واللذی بعثک بالحق لاضعن سیفی علی عاتقی ثم لاضربن بہ حتی القاک قال اولا ادلک علی خیر من ذلک تصبر حتی تلقانی رواہ ابوداود

اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کسطرح کروگی تم ساتہہ سردارونکی پیچہی میری یعنی آیا صبر کروگی یا قتال کروگی وسحالت مین کہ اختیار کرینگے وہ اس فی کو کہا مینی خبردار ہو قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا ہی تجکو ساتہہ حق کی رکہونگا مین تلوار اوپر کندہی اپنی کی پہر مارونگا مین ساتہہ اوسکی یہانتک کہ ملاقات کرون مین تجسی یعنی مرونمین یا پہونچونمین پاس آپکی بسبب شہادۃ کی فرمایا کیا نہ بتلاؤنمین تجکو بہتر اس سی یعنی تلوار مارنی سی صبر کر تو یہانتک کہ ملاقات کریتو مجسی یعنی صبر کرنا اور خاموش رہنا کہ یہہ بہتر ہی شمشیر زنیسی اور مناسب ہی ساتہہ حال ترک وتجرید کی نقل کی یہہ ابوداود نی

ف اختیار کرینگے ائمہ یعنی اپنی تصرف مین لاوینگے اور اوسکی مستحقونکو نہین دینگی اور فی اوس مال کو کہتی ہین کہ لیا جاوی کفار سی بغیر قتال کی مانند خراج اور جزیہ کی اور جو مال لیا جاتا ہی کفار سی ساتہہ قتال کی اوسکو غنیمت کہتی ہین اور حکم فی کا یہہ ہی کہ سب مسلمان اوسمین شریک ہوتی ہین اور خمس نہین لیتی اور غنیمت مین سی خمس لیتی ہین اور لکہا ہی علمانی کہ مراد اسحدیث سی شامل ہونا ظلم کا ہی بیت المال مین اور نہ دینا حقوق مسلمانونکا ۱۲ ح

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عائشۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اکرموا من السابقون الی ظل اللہ عز وجل یوم القیمۃ قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال الذین اذا اعطوا الحق قبلوہ واذا سئلوا بذلوہ وحکموا للناس کحکمہم لانفسہم

روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا جانتی ہو کہ کون سبقت کرنیوالی ہین طرف سایہ اللہ عزوجل کی دن قیامت کی یعنی طرف سایہ عرش اوسکی یا سایہ عنایت وکرم اوسکی کہا صحابہ نی کہ اللہ ورسول اوسکا داناتر ہی فرمایا سبقت کرنیوالی وہ لوگ ہین کہ جب پی جاتی ہین حق قبول کرتی ہین یعنی امام عادل کہ جب نصیحت کرتا ہی اونکو کوئی ساتہہ کلمہ حق کی ہچ عدل کرنیکی درمیان رعیت کی قبول کرتی ہین اوسکو اور جب سوال کیی جاتی ہین اوسی حق کو یعنی طلب کیا جاتا ہی اونسی حق خرچ کرتی ہین اوسکو اور دریغ نہین کرتی ہین اور حکم کرتی ہین اوسطی لوگونکو

مانند حکم کرنی اونکیلئے اوسطی اونون اپنی کی یعنی جو کچھ اپنی لیہی چاہتی ہین اور روکنی لیہی ہی چاہتی ہین یہہ کہ آپ شہوۃ رانی کرین اور لوگونپر سختی گیری کرین **وعن** جابر بن سمرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ثلث اخاف علی امتی الاستسقاء بالانواء وحیف السلطان وتکذیب بالقدر اور روایت ہی جابر بن سمرۃ کی کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمائی کہ تین چیزین ہین کہ ڈرتا ہون میں اپنی امت پر کہ مبادا انکو کر گیرائی مین پڑین مینہ مانگنا ساتھہ منازل چاند کی اور ظلم کرنا بادشاہ کا اور جھٹلانا تقدیر کا **ف** انواء جمع نوء بالفتح کی ہی اصل مین معنی اسکی کہری ہونی اور پڑنیکی دونون آئی ہین اور اب ام منازل چاند کا ہی اور چاند کی ہنائیس لین مین کہ ہر شب ایک منزل مین ہنتا ہی اور معنی کہری ہونے اور پڑنیکی کے بمعنی طلوع وغروب کی ہی اسمین ظاہر مین وعرب نسبت کرتی تہی مینہ کو ساتھہ اون منازل کی کہتی تہی کہ مینہ برسا اگہی ہم بسبب فلانی منزل کی اور حدیث مین اوسے نہی وارد ہوئی ہی اور اطلاق لفظ کفر کا اوسپر کیا ہی بسبب ارشاد حقیقت توحید کی اور دفع وہم دلانی شرک کی اور جھٹلانا تقدیر الہی کا یہہ کہ تقدیر نہین ہی جو کچھہ کہ ہی ساتھہ فعل اور پیدا کرنی بندونکی ہی جیسیکہ مذہب قدریہ کا ہی **وعن** ابی ذر قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستۃ ایام یا اباذر اعقل ما یقال لک بعد فلما کان الیوم السابع قال اوصیک بتقوی اللہ فی سر امرک وعلانیتہ واذا اسأت فاحسن ولا تسألن احدا شیئا وان سقط سوطک ولا تقبض امانۃ ولا تقض بین اثنین اور روایت ہی ابی ذر کی کہ کہا کہی اوسطی میری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چھہ دن تک یہہ بات سمجھہ تو ای ابوذر او سچیر کو کہی جاوی اوسطی تیری سچائی اسکی یعنی چھہ روز تک حضرت نی تنبیہ کی کہ مین ایک بات کہونگا اوسکو خوب سمجھنا اور یاد رکہنا اور عمل کرنا اور سپر جب ہوا ساتوان دن فرمایا وصیت کرتا ہون مین تجکو ساتھہ ہر ہیر گاری اللہ کی ہیچ پاتن اور ظاہر کی اور جسوقت کہ برائی کر بیٹو پس نیکی کر یعنی اسلیئے کہ نیکی مٹا دیتی ہی برائی کو یا جب برائی کر بیٹو کسی سی نیکی کر ساتھہ اوسکی اور نہ مانگ کسی سی یعنی مخلوق مین سی کچھہ اگرچہ گر گیا تیرا اور نہ لی امانت کسیکی اور نہ حکم کر درمیان دو شخصونکی **ف** اور نہ لی امانت الخ یعنی امانت کسیکی نہ لی بلا ضرورۃ واسطی خوف خیانت کی یا واسطی ہونے اسیکی مظنہ تہمت کا خ **وعن** ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ما من رجل یلی امر عشرۃ فما فوق ذلک الا اتاہ اللہ عز وجل مغلولا یوم القیمۃ یدہ الی عنقہ فکہ برہ او اوبقہ اثمہ اولہا ملامۃ واوسطہا ندامۃ واخرہا خزی یوم القیمۃ اور روایت ہی ابی امامہ کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی نہین کوئی شخص کہ سردار ہوکام دس شخصونکا یا زیادہ کا اوسسے مگر حاضر کریگا اوسکو اللہ عزوجل طوق پڑا ہوا دن قیامت کی ہاتہہ اوسکا چمٹا ہوا ہوگا طرف گردن اوسکی یا اوسکو نیکی اوسکی یعنی عدل و احسان اوسکا یا ہلاک کریگا اوسکو گناہ اوسکا یعنی ظلم و غیرہ اول سردار کی ملامت ہی اور بیچ مین اوسکی پشیمانی ہی اور آخر اوسکی رسوائی ہی دن قیامت کی **ف** ملامت ہی کہ ہر طرف سی نشانہ تیر ملامت کا ہوتا ہی لوگ طعن کرتی ہین کہ ایسا کیا اور ویسا کیا اور درمیان مین اوسکی پشیمانی ہی کہ کہتا ہی کیون اختیار کیا مینی اور بلا اور محنت مین پڑا اور آخر رسوائی ہی دنیا مین ساتھہ خواری اور شرمساری معزولی کی اور آخرت مین ساتھہ گرفتار عذاب کی اور خاص قیامت کو اسلیئے کر کیا کہ وہ اشد ہی خ **وعن** معاویۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معاویۃ ان ولیت امرا فاتق اللہ واعدل قال فما زلت اظن انی مبتلی بعمل لقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی ابتلیت اور روایت ہی معاویہ کی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اے معاویہ اگر سردار کیا جاوی تو کسکی کام کا پس ڈر اللہ سی اور انصاف کرنا کہا معاویہ نی پس ہمیشہ ہامین گمان کرتا کہ مین گرفتار کیا جاؤن گا ساتھہ کسی کام کی بسبب فرمانی حضرت کی یہانتک کہ گرفتار کیا گیا مین یعنی سرداری میری قسمت مین ہوئی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعوذوا باللہ من رأس السبعین وامارۃ الصبیان رواہ الاحادیث الستۃ احمد وروی البیہقی حدیث معاویۃ فی دلائل النبوۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پناہ پکڑو ساتھہ اللہ کی برائی سر ستر برس کی

سی اور سرداری لڑکون کیسی نقل کمین چہیون حدیثین احمدنی اور روایت کی ہیتی نی حدیث معاویہ کی دلائل النبوۃ مین ف ظاہر یہہ ہی کہ مراد ستر برس اول سال ہجرہ سی ہی شامل ہوا مارت یزید بن معاویہ کو کہ سر ہٹھون ہمال کی ہوا یعنی بعد وفات حضرت کی اور مراد لڑکونسی اولاد مروان کی ہی ۔ ح وَعَنْ يَحْيَى بْنِ هَاشِمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا تَكُونُونَ كَذٰلِكَ يُؤَمَّرُ عَلَيْكُمْ اور روایت ہی یحیی بن ہاشم سی کہ نقل کی یونس بن اسحق سی کہ نقل کی اوسنی اپنی باپ سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جیسیکہ ہوگی تم ویسی ہی سردار کیی جاوینگی تمپر ف یعنی جیسی تمہاری عمل ہونگی ویسی ہی تمپر عامل ہونگی اگر عمل اچہی کروگی اچہی عامل ہونگی اور بری عمل کروگی بری عامل ہون گی ۔ ح ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ السُّلْطَانَ ظِلُّ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ يَأْوِي إِلَيْهِ كُلُّ مَظْلُومٍ مِنْ عِبَادِهِ فَإِذَا عَدَلَ كَانَ لَهُ الْأَجْرُ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الشُّكْرُ وَإِذَا جَارَ وَلَمْ يَعْدِلْ كَانَ عَلَيْهِ الْإِصْرُ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الصَّبْرُ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بادشاہ سایہ خدا کا ہی زمین مین ٹہکانا پکڑتا ہی طرف اوسکی ہر مظلوم بندون اوسکی سی پس جسوقت کہ عدل کرتا ہی ہوتا ہی اسطی اوسکی ثواب واجب ہوتا ہی رعیت پر شکر اور جب ظلم کرتا ہی ہوتا ہی اوسپر گناہ اور لازم ہی رعیت پر صبر کرنا ف سایہ اللہ کا ہی اخ اسلیی کہ دفع کرتا ہی وہ ایذا کو لوگونسی جیسا کہ دفع کرتا ہی سایہ ایذا آفتاب کی گرمی کی اور کبہی کنایہ کیا جاتا ہی سایہ سایہ کی محافظت و حمایت سی کذا فی النہایۃ اور کہا طیبی نی کہ ظل اللہ تشبیہ ہی اور جملہ یاوی الیہ اخ سبیل وسکا ہی یعنی جیسیکہ لوگ آرام پاتی ہین پہنچ ٹہنڈک سایہ کی گرمی آفتاب کی سی اسیطرح آرام پاتی ہین ٹہنڈک عدل اوسکیمین گرمی ظلم سی اور اضافت ظل کی طرف اللہ کی بزرگی کی لیی ہی مانند بیت اللہ کی اور اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ سایہ مانند اور سایونکی نہین ہی بلکہ وہ ذی شان اور خصوصیت کہتا ہی ساتھہ اللہ کی اسلیی کہ گردانا گیا ہی وہ خلیفہ اللہ کا زمین مین کہ پہیلاتا ہی اوسکی عدل و احسان کو اوسکی بندونمین وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَفْضَلَ عِبَادِ اللّٰهِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِمَامٌ عَادِلٌ رَفِيقٌ وَإِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِمَامٌ جَائِرٌ خَرِقٌ اور روایت ہی حضرت عمر بن خطاب سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہترین بندگان خدا کیسی نزدیک اللہ کی باعتبار مرتبہ کی دن قیامت کی امام عادل نرمی کرنی والا اور تحقیق بدترین لوگونکا نزدیک اللہ کی باعتبار مرتبہ کی دن قیامت کی امام ظالم سختی کرنیوالا ہی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَظَرَ إِلَى أَخِيهِ نَظْرَةً يُخِيفُهُ أَخَافَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَى الْأَحَادِيثَ الْأَرْبَعَةَ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ فِي حَدِيثِ يَحْيَى هٰذَا مُنْقَطِعٌ وَرِوَايَتُهُ ضَعِيفٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر وی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ دیکہی طرف مسلمان بہائی اپنی کی دیکہنا کہ ڈراوی اوسکو ڈراویگا اوسکو اللہ دن قیامت کی روایت کیین چارون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا پہر حدیث یحیی کی یعنی اوسکی حق مین کہ یہہ منقطع ہی اور روایت یحیی کی ضعیف ہی ف لانا الحدیث کا اس باب مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ زی ڈرانی سی مستحق عذاب کا ہوتا ہی دن قیامت کی چہ جای ظلم کرنا ۔ ع وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَقُولُ أَنَا اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا مَالِكُ الْمُلُوكِ وَمَلِكُ الْمُلُوكِ قُلُوبُ الْمُلُوكِ فِي يَدِي وَإِنَّ الْعِبَادَ إِذَا أَطَاعُونِي حَوَّلْتُ قُلُوبَ مُلُوكِهِمْ عَلَيْهِمْ بِالرَّحْمَةِ وَالرَّأْفَةِ وَإِنَّ الْعِبَادَ إِذَا عَصَوْنِي حَوَّلْتُ قُلُوبَهُمْ بِالسَّخْطَةِ وَالنِّقْمَةِ فَسَامُوهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ فَلَا تَشْغَلُوا أَنْفُسَكُمْ بِالدُّعَاءِ عَلَى الْمُلُوكِ وَلٰكِنِ اشْغَلُوا أَنْفُسَكُمْ بِالذِّكْرِ وَالتَّضَرُّعِ كَيْ أَكْفِيَكُمْ مُلُوكَكُمْ رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ اور روایت ہی ابی درداسی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہی یعنی حدیث قدسی مین کہ مین اللہ ہون نہین کوئی معبود مگر مین مالک ہون بادشاہونکا اور بادشاہونکا بادشاہ دل بادشاہونکی میری ہاتہہ مین ہین اور تحقیق بندی یعنی اکثر بندی جسوقت کہ فرمان

برداری کرین میرے پہیرو مومنون دلون بادشاہون انکیکو یعنی ظالمون کی دلونکو ونپر ساتھہ رحمت وشفقت کی اور تحقیق بندی جسوقت کہ نافرمانی کرین میری پہیرونگا
مین بادشاہونکی دلونکو یعنی عادل بادشاہونکی دلونکو ساتھہ خفگی اور عذاب کی پس پہونچاوینگی یعنی بادشاہونکی بری عذاب پس مشغول کرو تم اپنی نفسونکو ساتھہ بددعاء
کرنیکی بادشاہونپر ولیکن مشغول کرو اپنی نفسونکو ساتھہ ذکر کی یعنی ذکر میری کی اور زاری اور خواری کی درگاہ میری مین تاکہ کفایت کرونمین شر بادشاہون تمہاریکو اور
بازرکہون اونکو تمسی نقل کی یہہ ابونعیم نی کتاب حلیۃ الاولیا مین **باب ما علی الولاۃ من التیسیر** باب ہی ہیچ بیان اوپنیر
کی کہ حاکمون پر ہی آسانی کرنیسی **ف** اوپر کی باب مین کہا تہا کہ رعیت کو فرمان برداری کرنی چاہیے حاکمونکی اور اس باب مین بیان ہی سکا کہ حاکمونکو ہی شفقت
ومہربانی کرنی چاہیے رعیت پر **الفصل الاول** وفصل پہلی **عن ابی موسی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ**
وسلم اذا بعث احدا من اصحابہ فی بعض امرہ قال بشروا ولا تنفروا ویسروا ولا تعسروا متفق علیہ
روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت ارادہ کرتی پہیجنیکا کسیکو اپنی اصحاب مین سی ہیچ بعضی کام اپنی کی یعنی حاکم کرکر کسیکام پر فرماتی بشارت
دو یعنی لوگونکو ساتھہ اجر وثواب کی طاعات پر اور نہ ڈراؤ یعنی لوگونکو بہت ڈراؤ عذاب سی اسی یہانتک کہ کردو اونکو ناامید رحمت خدا سی بسبب گناہون
اونکی اور آسانی کرو یعنی لوگونپر کوہ وغیرہ بہ نرمی لواور دشواری مین نہ ڈالو یعنی لوگونکو بسبب لینی زکوۃ وغیرہ کی زیادہ قدر واجب سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن**
انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشروا ولا تعسروا وسکنوا ولا تنفروا متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہ کہا
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آسانی کرو اور نہ مشکل کرو اور تسکین دو یعنی ساتھہ بشارت دینی کی اور نہ نفرت لاؤ یعنی ساتھہ بہت ڈرانی کی یا ساتھہ تکلیف دینی کی امور
دشوار پر کہ موجب ہون انکار کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن ابی بردۃ قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم جدہ ابا موسی**
ومعاذا الی الیمن فقال یسرا ولا تعسرا وبشرا ولا تنفرا وتطاوعا ولا تختلفا متفق علیہ
اور روایت ہی ابی بردہ سی کہ کہا بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دادا اوسیکو کہ ابوموسی اشعری ہی اور معاذ کو طرف یمن کی اور فرمایا آسانی کرو اور نہ مشکل
کرو اور بشارت دو اور نہ نفرت دلاؤ اور آپسمین باتفاق کام کرو اور نہ اختلاف کرو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** صواب یہہ ہی کہ مولف کہتا عن ابن ابی بردۃ
ساتھہ زیادتی لفظ ابن کی اسلیے کہ ابوبردہ بیٹا ابوموسی اشعری کا ہی پوتا اور روایت کرتی ہین اوس سی بیٹی اوسکی عبداللہ اور یوسف اور سعید اور بلال اور نہیہ حدیث
سعید بن ابی بردہ سی ہی جیسیکہ صحیح بخاری مین ہی کہا سعید بن ابی بردہ نی کہ سنا مینی اپنی باپ کو یعنی ابوبردہ کو کہ کہا بہیجا آنحضرت نی باپ میری کو یعنی
ابوموسی اشعری کو اور معاذ کو طرف یمن کی **وعن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الغادر ینصب لہ لواء یوم**
القیمۃ فیقال ھذہ غدرۃ فلان بن فلان متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق عہد توڑنیوالا کہڑا کیا
جاویگا واسطی اوسکی یعنی واسطی فضیحت کرنی اوسکی کی نشان ان قیامت کی اور کہا جاویگا کہ یہہ نشان علامت عہد شکنی فلانی بیٹی فلانیکی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم
نے **وعن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لکل غادر لواء یوم القیمۃ یعرف بہ متفق علیہ**
اور روایت ہی انس سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا واسطی ہر عہد توڑنیوالیکی نشان ہوگا دن قیامت کی کہ پہچانا جاویگا بسبب اوسکی نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی **وعن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لکل غادر لواء عند استہ یوم القیمۃ وفی روایۃ**
لکل غادر لواء یوم القیمۃ یرفع لہ بقدر غدرتہ الا ولا غادر اعظم غدرا من امیر عامۃ رواہ مسلم
اور روایت ہی ابوسعید سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا واسطی ہر عہد توڑنیوالیکی نشان ہوگا نزدیک مقعد اوسکی دن قیامت کی یعنی واسطی
فضیحت وتشہیر کی لیی وبیچ ایک روایت کی یون ہی کہ واسطی ہر عہد توڑنیوالیکی نشان ہوگا دن قیامت کی بلند کیا جاویگا واسطی اوسکی بقدر غدر اوسکیکی

یعنی جسقدر عہدشکنی اوسکی زیادہ ہوگی عظمت نیزہ اوسکیکی ہی بلند تر و مشہور ہوگی خبردار ہو کہیں کوئی عہد توڑنیوالا بہت بڑا عہد توڑنی مین سردار عام سی نقل کی

یہہ مسلم نی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن عمرو بن مرة انه قال لمعاویة سمعت رسول الله صلی الله علیه**
وسلم یقول من ولاه الله شیئا من امر المسلمین فاحتجب دون حاجتهم وخلتهم وفقرهم احتجب الله دون حاجته
وخلته وفقره فجعل معاویة رجلا علی حوائج الناس رواه ابوداود والترمذی وفی روایة له ولاحمد اغلق الله
ابواب السماء دون خلته وحاجته ومسکنته روایت ہی عمرو بن مرہ سی کہ کہا مینی معاویہ کی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سی فرماتی جو شخص کو سردار کیا اوسکو اللہ نی کسی چیز کا کام مسلمانونکی سی اپس مین وہ مین ہانر دیک حاجت اور مطلب اونکی یعنی نبر لایا حاجت اونکی پردی مین ہیگا اللہ نزدیک
حاجت اور مطلب اور محتاجگی اوسکیکی یعنی دور رکہیگا اوسکو مطلوب اوسکی سی اور قبول نہین کریگا دعا اوسکی پس مقرر کیا معاویہ نی ایک شخص کو اوپر واکرنی حاجتون لوگونکی
نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی نی اور ہیج ایک روایت ترمذی اور احمد کی بند کریگا اللہ دروازہ ای سمانکی نزدیک حاجت اور مطلب اور محتاجگی اوسکیکی **الفصل الثالث**
فصل تیسری **عن ابی السماخ الازدی عن ابن عم له من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم انه اتی معاویة فدخل علیه فقال**
سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من ولی من امر الناس شیئا ثم اغلق بابه دون المسلمین
او المظلوم او ذی الحاجة اغلق الله دونه ابواب رحمته عند حاجته
وفقره افقر ما یکون الیه روایت ہی ابی سماخ ازدی سی کہ روایت کی اپنی چچا کی بیٹی سی کہ تہا صحابی حضرت کا یہہ کہ وہ آیا معاویہ کی پاس پس پس
داخل ہوا اوپر اور کہا سنا ہی مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ والی کیا گیا کام لوگونکی سی کسی چیز پر پہر بند کیا دروازہ اپنا اور پر مسلمانونکی یا مظلوم کی
یا صاحب حاجت کی یعنی اپنی پاس آنی دیا اوسکو وقت احتیاج کی یا حاجت والی نکی اوسکی بند کریگا اللہ اوپر اوسکی دروازی رحمت اپنی کی نزدیک حاجت اور محتاجگی
اوسکیکی یعنی طرف اللہ کی امر دنیا مین یا عقبی مین یا طرف مخلوق کی دنیا مین ہیج اوس وقت کی کہ بہت محتاج ہوگا طرف اوسکی **وعن عمر بن الخطاب**
انه کان اذا بعث عماله شرط علیهم ان لا تترکبوا برذونا ولا تاکلوا نقیا ولا تلبسوا رقیقا ولا تغلقوا ابوابکم دون حوائج
الناس فان فعلتم شیئا من ذلک فقد حلت بکم العقوبة ثم یشیعهم رواهما البیهقی فی شعب الایمان
اور روایت ہی حضرت عمر بن خطاب سی یہہ کہ تحقیق وہ تہی جسوقت کہ بہیجتی اپنی عاملونکو شرط کرتی اوپر یہہ کہ نہ سوار ہونا ترکی گہوڑی پر اور نہ کہانا میدہ اور نہ
پہننا پتلا باریک اور نہ بند کر رکہنا اپنی دروازی لوگونکی حاجتونکی وقت پس اگر کروگی تم کچہہ اسمین سی پس تحقیق اوترآویگی تم پر سزا یعنی دنیا اور عقبی مین پہر پہنچانی
جاتی حضرت عمر اونکو نقل کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** جو علت نہی کی سوار ہونی گہوڑی ترکی کی سی تکبر اور اترانا ہی تو نہی سوار ہونی
گہوڑی عربی کیسی بطریق اولی ہوگی کہا طیبی نی کہ نہی سوار ہونی گہوڑی ترکی سی نہی تکبر سی ہی اور نہی کہانی میدہ سی اوپہننی باریک کپڑی کیسی نہی چین کرنی اور
اسراف سی ہی اور منع کرنا بند کرنی دروازی کیسی منع کرنا حاجت والی نہ کرنی مسلمانون کیسی ہی ع **باب العمل فی القضاء**
والخوف منه باب ہی عمل کرنی کا قضا مین کہ کیونکر کرنا چاہیی یعنی موافق کتاب و سنت اور اجتہاد کی عمل کری اور ہیج بیان ڈرنی کی قضا سی ❊
الفصل الاول فصل پہلی **عن ابی بکرة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا یقضین حکم**
بین اثنین وهو غضبان متفق علیه روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نہ حکم کریگا کوئی حکم کرنیوالا درمیان دو شخصونکی حالانکہ
وہ غضب مین ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا مظہر نی اسلیی کہ غضب مانع ہوگا اجتہاد و فکر سی اسطرح بہت گرمی اور بہت سردی اور بہوک اور
پیاس مین اور بیمار یمین نہ حکم کری پس اگر حکم کریگا ان احوال مین تو جاری ہوگا حکم اوسکا ساتہہ کراہت کی ع **وعن عبد الله بن عمرو وابی هریرة**

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا حَکَمَ الْحَاکِمُ فَاجْتَھَدَ وَاَصَابَ فَلَہٗ اَجْرَانِ وَاِذَا حَکَمَ فَاجْتَھَدَ وَاَخْطَاَ فَلَہٗ اَجْرٌ
واحد متفق علیہ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو کی اور ابوہریرہ کی کہ دونوں نی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ قصد حکم کا کری حاکم پس اجتہاد
کری اور صواب کری یعنی واقع ہو حکم اوسکا موافق حکم خدا کی پس واسطی اوسکی ہی دوہر اثواب یعنی ثواب اجتہاد کا اور ثواب پہونچنی کا حق پر اور جسوقت کہ حکم کیا اور
اجتہاد کیا پہر خطا کی پس واسطی اوسکی ہی ایک ثواب نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یہہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ مجتہد کبہی خطا کرتا ہی اور کبہی صواب اور ہر تقدیر ثواب
پاتا ہی کذا قال الشیخ محی اور ملا علی رح نی لکہا ہی کہ مذہب ابوحنیفہ کا یہہ اوسپر کی کہ نہ پایا جاوی بیان اوسکا نصوص مین یعنی کتاب اور سنت اور اجماع مین اور نہ
ممکن ہو اوسکو مگر قیاس نی ہوگا مانند ذکاۃ اور تحری کرنیوالی قبلہ کی پس مصیب ہیگا اگرچہ خطا کری ✤ اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسرا عَنْ
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ جُعِلَ قَاضِیًا بَیْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَیْرِ سِکِّیْنٍ رَوَاہُ
اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت ہی ابی ہریرہ کی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کیا گیا قاضی درمیان لوگونکی پس
تحقیق ذبح کیا گیا بغیر چہری کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی ف مراد ذبح سی غیر متعارف ہی کہ مراد ہی ہلاک دین سی ہلاک بدنسی یعنی کہ
مبتلا ہوا ساتہہ رنج دائم اور درد بی دوا اور بیماری صفت کی اور رنج ہوتا ہی رنج ایک ساعت کا ہی اور یہہ رنج عمر بھر کا ہے بلکہ حسرت اوسکی قیامت تک باقی ہی ✤ ع
وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَغَی الْقَضَاءَ وَسَاَلَ وُکِلَ اِلٰی نَفْسِہٖ وَمَنْ اُکْرِہَ عَلَیْہِ
اَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیْہِ مَلَکًا یُسَدِّدُہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ طلب کری یعنی اپنی دلمین منصب قضا کا اور سوال کری یعنی بادشاہ سی کہ قاضی کری اوسکو سونپا جاتا ہی وہ طرف
نفس اوسکی یعنی توفیق اور مدد اللہ کی اوسکی ساتہہ نہین ہوتی اور جو شخص کہ زبردستی کیا گیا قضا دینی پر اوتارتا ہی اللہ اوسپر فرشتہ کہ راست درست کہتا ہی گفتار
وکردار اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی ✤ وَعَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْقُضَاۃُ
ثَلٰثَۃٌ وَاحِدٌ فِی الْجَنَّۃِ وَاثْنَانِ فِی النَّارِ فَاَمَّا الَّذِیْ فِی الْجَنَّۃِ فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضٰی بِہٖ وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَارَ فِی الْحُکْمِ
فَھُوَ فِی النَّارِ وَرَجُلٌ قَضٰی لِلنَّاسِ عَلٰی جَھْلٍ فَھُوَ فِی النَّارِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ
اور روایت ہی بریدہ کی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قاضی تین طرحکی ہوتی ہین ایک بہشت مین اور دو دوزخ مین پس وہ شخص ہی
کہ پہچانا اوسنی حق کو یعنی جانا کہ حق اس جانب مین ہی پس حکم کیا ساتہہ حق کی اور جس شخص نی کہ پہچانا حق کو اور ظلم کیا حکم مین یعنی دیدہ ودانستہ حق کو پامال کیا
پس وہ دوزخ مین ہی اور جس شخص نی کہ حکم کیا لوگونمین بنا بر جہل اور نہ پہچانی حق کی پس وہ بہی دوزخ مین ہی یعنی بسبب تقصیر کی پہچ دریافت کرنی حق کی نقل کی
یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ قَضَاءَ الْمُسْلِمِیْنَ
حَتّٰی یَنَالَہٗ ثُمَّ غَلَبَ عَدْلُہٗ جَوْرَہٗ فَلَہُ الْجَنَّۃُ وَمَنْ غَلَبَ جَوْرُہٗ عَدْلَہٗ فَلَہُ النَّارُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہی ابی ہریرہ کی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نی طلب کیے قضا مسلمانونکی یہانتک کہ پہونچا اوسکو پہر غالب آیا عدل اوسکا ظلم پر
پس واسطی اوسکی بہشت ہی اور وہ شخص کہ غالب ہوا ظلم اوسکا عدل پر پس واسطی اوسکی دوزخ ہی نقل کی یہہ ابوداود نی ف ظاہر یہہ ہی کہ مراد غلبہ عدل اور ظلم کیسہ
یہہ ہی کہ زیادہ ہوا ایک دوسری پر اور وہ دوسرا بہی وجود رکہتا ہو اسلیے کہ حکم غالب کی لیی ہی ولیکن کہا ہی علمانی کہ مراد دونون حالتونمین یہہ ہی کہ ایک ایسا
ہو کہ بالغ ہو دوسرا یعنی عدل قوۃ پکڑی اسطرح کہ ظلم وجود مین آوی اور ظلم قوی ہو اسطرح کہ عدل ظہور نہ کری کذا قال النووی ✤ ح وَعَنْ مُعَاذِ
بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَہٗ اِلَی الْیَمَنِ قَالَ کَیْفَ تَقْضِیْ اِذَا عَرَضَ لَکَ قَضَاءٌ قَالَ اَقْضِیْ

بِكِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ قَالَ اجْتَهِدُ بِرَأْيِي وَلَا آلُو قَالَ فَضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَدْرِهِ وَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللّٰهِ لِمَا يَرْضَى بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی معاذ بن جبل ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ بھیجا معاذ کو طرف یمن کی یعنی قاضی اور حاکم کر کر فرمایا یعنی استحان کی لیی کسطرح حکم کریگا تو جسوقت کہ پیش آویگا واسطی تیری کوئی قصہ کھا حکم کرو نگا یمن بموجب کتاب اللہ کی فرمایا اگر نہ پاوے یعنی صریحہ کتاب اللہ مین کھا پس حکم کرونگا مین بموجب سنت رسول خدا کی فرمایا پس اگر نہ پاوے یعنی سنت رسول خدا کی کھا اجتہاد کرونگا مین اپنی عقل سی اور نہ قصور کرونگا مین یعنی اجتہاد مین وطلب صواب مین کھا معاذ نی یا روایت کرنیوالی نی معاذ سی پس مارا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتھہ اوپر سینی معاذ کی یعنی ثابت ہونی کی لیی وواسطی حاصل ہونی زیادتی علم کی در فرمایا بتعریف ہی واسطی اوس خدا کی کہ توفیق دی رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطیچیز کی کہ راضی اور خوش ہی ساتھہ اوسکی رسول اوسکا نقل کی یعنی ترمذی اور ابوداود اور دارمی نی **ف** اجتہاد کرونگا مین یعنی طلب کرونگا حکم اوس قصہ کا ساتھہ قیاس کرنی کی اون مسائل پر کہ آوی ہی اونمین نص اور حکم کرونگا اوسمین مانند اوس مسئلہ کی کہ آئی ہی اوسمین نص بسبب مشابہت اونکی کھا مظہر نی کہ یعنی جب پاوینگا مین مشابہت درمیان اوس مسئلہ کی کہ پیش آویگا اور درمیان اوس مسئلہ کی کہ آئی ہی اوسمین نص کتاب ہی یا سنت سے حکم کرونگا مین اوسمین بموجب حکم اوسکی جیسی آئی ہی نص حرام ہونی ربوا کی گیہون مین اور نخعین آئی ہی نص یوزمین قیاس کیا شافعی نی تربوز کو گیہون پر اسلیی کہ پائی درمیان اونکی علت مطعومیۃ کی اور قیاس کیا امام ابوحنیفہ نی چونیکو گیہون پر اسلیی کہ پائی دونو مین علت کیلی ہونیکی اور احادیث مین دلیل ہی اوپر مشروع ہونی قیاس واجتہاد کی برخلاف اصحاب ظواہر کی کہ منکر قیاس کے ہین ۴ ح **وَعَنْ عَلِيٍّ** قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ قَاضِيًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تُرْسِلُنِي وَأَنَا حَدِيثُ السِّنِّ وَلَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ سَيَهْدِي قَلْبَكَ وَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ إِذَا تَقَاضَى إِلَيْكَ رَجُلَانِ فَلَا تَقْضِ لِلْأَوَّلِ حَتَّى تَسْمَعَ كَلَامَ الْآخَرِ فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يَتَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ قَالَ فَمَا شَكَكْتُ فِي قَضَاءٍ بَعْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ کھا بھیجا مجکو یعنی ارادہ بھیجنی کا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف یمن کی قاضی کر کر کھا مینی بھیجتی ہو تم مجکو اور ہونمین نوجوان یعنی اور نوجوان کم تجربہ کار ہوتا ہی اور نہین علم مجکو یعنی کامل ساتھہ کیفیت قضاء کی پس فرمایا تحقیق اللہ تعالی ہدایت کریگا دل تیرا یعنی ساتھہ سمجھنی کی اور ثابت کہیگا زبان تیرا کو یعنی ساتھہ حکم حق کرنیکی پہر تعلیم کی آنحضرت نی کیفیت قضاء کی جسوقت کہ لاوین تیری پاس قضیہ دو شخص پس حکم کر تو واسطی پہلی کی کہ وہ مدعی ہی یہانتک کہ سنی تو کلام دوسرے کا پس تحقیق یہہ لائق تر ہی ساتھہ اسکی کہ ظاہر ہوگا واسطی تیری حکم کا حضرت علی رض نی پس شک کیا مینی ہیچ کسی حکم کرنیکی بعد اسکی یعنی بعد دعا اور تعلیم حضرت کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی ۴ **وَسَنَذْكُرُ** حَدِيثَ أُمِّ سَلَمَةَ إِنَّمَا أَقْضِي بَيْنَكُمْ بِرَأْيِي فِي بَابِ الْأَقْضِيَةِ وَالشَّهَادَاتِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى اور قریب ہی کہ ذکر کرینگی ہم حدیث ام سلمہ کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی انما اقضی بینکم برائی ہیچ باب قضیہ اور شہادات کے اگر چاہی گا اللہ تعالی **الْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ حَاكِمٍ يَحْكُمُ بَيْنَ النَّاسِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَلَكٌ آخِذٌ بِقَفَاهُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَإِنْ قَالَ أَلْقِهِ أَلْقَاهُ فِي مَهْوَاةٍ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہ کھا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی حاکم کہ حکم کرتا ہی درمیان لوگونکی مگر کہ آویگا دن قیامت کی یعنی درگاہ عزت مین سحال مین کہ فرشتہ پکڑی ہوئی ہوگا گدی اوسکی پہر اوپہاویگا فرشتہ سر اپنا طرف آسمان کی پس اگر کہیگا خدا تعالی ڈالدی اوسکو یعنی ہیچ دوزخ کی ڈالدیگا اوسکو ہیچ گڑہی چالیس برس کی نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ اور بیہقی نے

شعب الایمان میں ف اوٹھاویگا سر اپنا یعنی منتظر ہوگا حکم اللہ تعالیٰ کا کہ کیا حکم کری جیسیکہ عادت ہی تابعداروں بادشاہ کی کہ کھڑا کرتی ہین گنہگار کو آگی
بادشاہ کی اور نگاہ کرتی ہین جانب بادشاہ کی اور بادشاہ مکان عالی مین ہوتا ہی اور انتظار کرتی ہین کہ کیا حکم ہووی اور مراد جالیسن برس سی مبالغہ رنج
گہراو گرمیی کی ہی نہ تعین اور تحدید ساتھہ اس مدت کی اور یہہ حال حاکم ظالم کا ہوگا اور حاکم عادل کی لیی حکم ہوگا کہ اوٹھاوین اوسکو طرف بہشت کی جیسیکہ بیچ حدیث
ابی امامہ کی کتاب الامارۃ وقضا مین گذرا ۱۲ ح وعن عائشۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیاتین علی القاضی العدل یوم القیمۃ یتمنی
انہ لم یقض بین اثنین فی تمرۃ قط رواہ احمد اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی
فرمایا اویگا اوپر قاضی نصف کی زیانہ دن قیامت کی آرزو کریگا وہ اسمین کہ کاشکی نہ حکم کیا ہوتا درمیان دو شخصونکی بیچ ایک کہجور کی ہرگز کہ شی قلیل اور حقیر ہی
چہ جای قاضی ظالم اوسہ جای حکم بیچ شی بہت کی نقل کی یہہ احمد نی وعن عبد اللہ بن ابی اوفی قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان اللہ مع القاضی مالم یجر فاذا جار تخلی عنہ ولزمہ الشیطان رواہ الترمذی وابن ماجۃ
وفی روایتہ فاذا جار وکلہ الی نفسہ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالیٰ ساتھہ
قاضی کی ہی یعنی توفیق اور تائید اوسکی ساتھہ قاضی کی ہوتی ہی جب تک کہ نہین ظلم کرتا پس جسوقت کہ ظلم کرتا ہی الگ ہوجاتا ہی اوس سی اللہ تعالیٰ اور ہمیشہ
رہتا ہی ساتھہ اوسکی شیطان نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور بیچ ایک روایت ابن ماجہ کی یون ہی کہ پس جب ظلم کرتا ہی قاضی سو پناہتا ہی اوسکو طرف نفس اوسکیکی
وعن سعید بن المسیب ان مسلما ویہودیا اختصما الی عمر فرای الحق للیہودی فقضی لہ عمر بہ فقال
لہ الیہودی واللہ لقد قضیت بالحق فضربہ عمر بالدرۃ وقال وما یدریک فقال الیہودی واللہ انا نجد فی
التوراۃ انہ لیس قاض یقضی بالحق الا کان عن یمینہ ملک وعن شمالہ ملک یسددانہ
ویوفقانہ للحق مادام مع الحق فاذا ترک الحق عرجا وترکاہ رواہ مالک اور روایت ہی سعید بن مسیب سی کہ ایک مسلمان اور
ایک یہودی جہگڑتی آئی طرف حضرت عمر کی پس دیکہا حق واسطی یہودی کی پس حکم کیا واسطی اوسکی حضرت عمر نی ساتھہ اس حق کی پس کہا واسطی عمر کی یہودی نی قسم ہی اللہ کی
تحقیق حکم کیا تہنی ساتھہ حق کی یا ساتھہ تائید و توفیق خدا کی پس مارا حضرت عمر نی ایک درہ اوفرمایا کس چیز نی معلوم کروایا تجکو کہ حکم ساتھہ حق کی کیا کہا یہودی
نی قسم ہی خدا کی تحقیق ہم پاتی ہین توریۃ مین یہہ کہ نہین کوئی قاضی کہ حکم کری ساتھہ حق کی مگر ہوتا ہی داہنی اوسکی فرشتہ اور بائین اوسکی فرشتہ کہ مضبوط کرتی ہین دونون
فرشتی اوسکو اور توفیق دیتی ہین اوسکو واسطی حق کی جب تک کہ ہوتا ہی قاضی حق پر پس جسوقت چہوڑتا ہی قاضی حق کو چڑہ جاتی ہین دونون اور چہوڑ دیتی ہین اوسکو نقل کی
یہہ مالک نی ف اگر کوئی کہی کہ کیون مارا حضرت عمر نی اوسکو حالانکہ وہ مستحق اسکا نہین تہا اسلیی تصدیق کی تہی اوسنی اوسکی اور کہنیکو مطابق ہوا جواب ہووی کا واللہ
اعلم بخدا ساتھہ قول حضرت عمر کی وما یدریک جواب یہہ مارنا حضرت عمر کا بطریق نرمی اور خوش طبعی کی تہا نہ بطریق قہر و غصہ کے اور تطبیق جواب کے یہہ ہی کہ حضرت عمر
اگر مسل کرتی حق سی حکم کرتی واسطی مسلمان کی ہووے پس نہوتے راست و درست حق پر پس جبکہ حکم کیا واسطی اوسکی مسلمانہ معلوم ہوتی مضبوطی اوسکی حق پر اور نہ میل کرنا اوسکا
حق سی ۱۲ ع وعن ابن موہب ان عثمان بن عفان قال لابن عمر اقض بین الناس قال اوتعافینی یا امیر
المؤمنین قال وما تکرہ من ذلک وقد کان ابوک یقضی قال لانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول من کان قاضیا فقضی بالعدل فیا لحری ان ینقلب منہ کفافا فما راجعہ بعد ذلک رواہ
الترمذی وفی روایۃ لہ عن نافع ان ابن عمر قال لعثمان یا امیر المؤمنین لا اقضی بین رجلین قال
فان اباک کان یقضی فقال ان ابی لو اشکل علیہ شیء سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولو اشکل علی

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْءٌ سَأَلَ جِبْرَئِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَاٰتِیْ لَا اَحَدٌ مَنْ اَسْأَلُہٗ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ عَاذَ بِاللّٰہِ فَقَدْ عَاذَ بِعَظِیْمٍ وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ مَنْ عَاذَ بِاللّٰہِ فَاَعِیْذُوْہُ وَاِنِّیْ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اَنْ تَجْعَلَنِیْ قَاضِیًا فَاَعْفَاہُ وَقَالَ عُثْمَانُ لَا تُخْبِرْ اَحَدًا اور روایت ہی ابن موہب سی کہ عثمان بن عفان نی کہا واسطی ابن عمر کی کہ تاضی ہو درمیان لوگونکی کہا ابن عمر نی معاف کرو مجکو ای امیر المومنین اس کام سی کہا حضرت عثمان نی کیون مکروہ رکہتی ہو اسکو اور تحقیق تہی باپ تمہاری حکم کرتی یعنی غیر زمانہ خلافت مین بہی کہا ابن عمر نی تحقیق مینی سنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ ہو قاضی پس حکم کری ساتھہ انصاف کی پس لائق ہی یہہ کہ پہری اور نکلی اوس سی برابر کہ نہ فائدہ دی اور نہ نقصان اور نہ ثواب پاوی اور نہ عذاب پس سن گفتگو کی حضرت عثمان نی اوسی سچ اسکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور سچ روایت رزین کی نافع سی یہہ ہی کہ ابن عمر نی کہا واسطی عثمان کی ای امیر المومنین نہین حکم کرو نگا مین درمیان دو شخصونکی بغیر چہ چاہی زیادہ مین کہا حضرت عثمان نی تحقیق باپ تمہاری تہی حکم کرتی کہا ابن عمر نی کہ تحقیق باپ میری اگر مشکل ہوتی اوپر کوئی چیز پوچہہ یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور اگر مشکل ہوتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی چیز پوچہتی جبرئیل سی اور تحقیق مین نہین پاتا اوس شخص کو کہ پوچہون اوس سی اور سنا ہی مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے جو پناہ مانگی ساتہہ اللہ کے پس تحقیق پناہ مانگی ساتہہ بڑی ذات کی اور سنا مینی حضرت سی فرماتی جو شخص کہ پناہ مانگی ساتہہ اللہ کی پس پناہ دو اوسکو اور تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ اللہ کی اسی کہ مقرر کرو مجکو قاضی پس معاف کیا حضرت عثمان نی ابن عمر کو اور کہا کہ نہ خبر دینا تو کسیکو یعنی قضا کی نہ قبول کرنیکی تا اور بہی قبول نکرے اور یہہ کارخانہ بعطل ہی

بَابُ رِزْقِ الْوُلَاۃِ وَھَدَایَاھُمْ

باب ہی بیچ بیان رزق والیونکی اور ہدیونکی اور دینکی

ف یعنی اسمین بیان ہی سکا کہ حاکمونکی لیی کیا مقرر کیا جاوی بیت المال مین سی اور بیان ہی سکا ہی کہ اگر کوئی بطریق تحفہ کی حاکم کی لیی کچہہ لاوی تو کیا حکم ہی اوسکا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اُعْطِیْکُمْ وَلَا اَمْنَعُکُمْ اَنَا قَاسِمٌ اَضَعُ حَیْثُ اُمِرْتُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین دیتا مین تمکو اور نہین منع کرتا تمسی مین ہون بانٹنی والا رکہتا ہون جس جگہہ حکم کیا گیا ہون مین نقل کی یہہ بخاری نی **ف** جبکہ تقسیم کیا حضرت نی مال تو کلام مذکور فرمایا تا کہ نہ واقع ہو صحابہ کے دلونمین کچہہ بسبب کمی یا دی کی تقسیم مین پہر اعطیکم الخ کا حاصل یہہ ہی کہ نہین دیتا مین کسیکو تم مین سی کچہہ بسبب خواہش نفس اپنی کی طرف اوسکی اور نہین منع کرتا مین اوسکو بسبب متوجہ ہونی دل اپنی کی اوپر بلکہ یہہ سب بسبب امر اللہ تعالی کی ہی اور یہی معنی اس قول کی ہین انا قاسم الخ یعنی مین بانٹنی والا ہون کہتا ہون ہر چیز کو یعنی نہین بتاتا اور دیتا ہون اوس جگہہ کہ حکم کیا گیا ہون ع

وَعَنْ خَوْلَۃَ الْاَنْصَارِیَّۃِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ رِجَالًا یَتَخَوَّضُوْنَ فِیْ مَالِ اللّٰہِ بِغَیْرِ حَقٍّ فَلَھُمُ النَّارُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی خولہ انصاریہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق کتنی آدمی کہ تصرف کرتی ہین مال خدا مین ناحق یعنی تصرف کرتی ہین بیت المال مین اور زکوۃ اور غنیمت مین بغیر اذن امام کی اور لینی ہین زیادہ اجرت اور حق اپنی سی پس اسطی اونکی آگ ہی اون قیامت کی نقل کی یہہ بخاری نی

وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ لَمَّا اسْتُخْلِفَ اَبُوْبَکْرٍ قَالَ لَقَدْ عَلِمَ قَوْمِیْ اَنَّ حِرْفَتِیْ لَمْ تَکُنْ تَعْجِزُ عَنْ مُؤْنَۃِ اَھْلِیْ وَشُغِلْتُ بِاَمْرِ الْمُسْلِمِیْنَ فَسَیَاْکُلُ اٰلُ اَبِیْ بَکْرٍ مِنْ ھٰذَا الْمَالِ وَیَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِیْنَ فِیْہِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی سی کہ جب خلیفہ کیی گئی ابوبکر صدیق تو کہا تحقیق جانتی ہی میری قوم یعنی مسلمان کہ کسب میرا نہین قصور کرتا خرچ اہل میرا سی یعنی مین اپنا کسب کرتا تہا کہ کفایت کرتا تہا قوت عیال میرا کو اور مین مشغول کیا گیا اب ساتہہ کام مسلمانونکی پس کہاوینگی اہل عیال ابوبکر کی اس مال مین سی یعنی بیت المال مین سی اور کام وپیشہ کریگا ابوبکر واسطی مسلمانونکی اس مال مین یعنی ساتہہ حاصل کرنی اوسکی اور مجاز فی صرف کرنی اوسکی بیچ مصارف اور حوائج مسلمانونکی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی حضرت ابوبکر صدیق بیچتی تہی کپڑا بازار مین جب خلیفہ ہوا

تو صحابہ کو خبر کرو کہ میں مشغول ہوں مسلمانوں کے کام میں حرفہ نہیں کر سکتا بقدر خرچ اپنی کی بیت المال میں سے لی لیا کرونگا اور حضرت عمر رضہ تجارت کرتی تھی غلہ کی اور حضرت عثمان تجارت کرتی تھی کپڑوں اور کپڑے کی اور حضرت عباس عطاری کرتی تھی اور لکھا ہے علماء نے کہ بہترین انواع تجارت کی تجارت کپڑے کی ہے بعد ازاں عطر کی اور حدیث میں یا ہے کہ اگر تجارت کرے بہشتی تو تجارت کرتی کپڑے کی اور اگر تجارت کرتی دوزخی تو تجارت کرتی صرف میں یعنی سونے اور چاندی میں ۔ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** بریدۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من استعملناہ علی عمل فرزقناہ رزقا فما اخذ بعد ذلک فھو غلول رواہ ابوداود روایت ہے بریدہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جس شخص کو کہ عامل کیا ہم نے کسی کام پر اور دیا ہم نے اوسکو رزق یعنی اجرت اوس عمل کی کہ مقرر کی پس جو چیز کہ لیگا بعد اسکی یعنی زیادہ اپنی اجرت سے پس وہ خیانت ہے غنیمت میں نقل کی ہے ابوداود نے **وعن** عمر قال عملت علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتمانینی رواہ ابوداود اور روایت ہے حضرت عمر رضہ سے کہ کہا ہوا میں عامل بہ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس دیا مجکو محنتانہ میری عمل کا نقل کی ہے ابوداود نے **وعن** معاذ قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن فلما سرت ارسل فی اثری فرددت فقال اتدری لم بعثت الیک لا تصیبن شیئا بغیر اذنی فانہ غلول ومن یغلل یات بما غل یوم القیمۃ لھذا دعوتک فامض لعملک رواہ الترمذی اور روایت ہے معاذ سے کہ کہا بھیجا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف یمن کے جب چلا میں یعنی تھوڑا سا بھیجی میری یعنی کسیکو بلانی کی لیے پس پھر آیا میں طرف حضرت کی پس فرمایا کیا جانتا ہے تو کہ کسواسطے بھیجا تھا میں طرف تیری بھیجا تھا اسلیے کہ کہو نہ لیں تجکو کہ نہ لی تو کچھ بی اذن میری پس تحقیق وہ خیانت ہے اور جو شخص کہ خیانت کریگا لاویگا خیانت کی چیز دن قیامت کی اسی کہنی کی لیے بلایا تھا میں تجکو پس جا کام اپنی پر نقل کی ہے ترمذی نے **وعن** المستورد بن شداد قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کان لنا عاملا فلیکتسب زوجۃ فان لم یکن لہ خادم فلیکتسب خادما فان لم یکن لہ مسکن فلیکتسب مسکنا وفی روایۃ من اتخذ غیر ذلک فھو غال رواہ ابوداود اور روایت ہے مستورد بن شداد سے کہا سنا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ ہووے ہمارا عامل پس چاہیے کہ حاصل کرلے ایک بی بی یعنی نکاح کرلے یعنی اگر بیوی نہووے پس اگر نہووے اوسکی لیے کوئی خادم یعنی غلام لونڈی پس چاہیے کہ خرید لے خادم پس اگر نہووے اوسکی لیے گھر پس چاہیے کہ حاصل کرے ایک مکان اور ایک روایت میں ہے جو شخص کہ لیوے سوای اوسکی پس وہ خیانت کرنیوالا ہے نقل کی ہے ابوداود نے **ف** یعنی حلال ہے عامل کو کہ لیوے بیت المال میں سے اوسکی تصرف میں ہے بقدر مہر بیوی کی اور نفقہ اور لباس اوسکی بقدر حاجت بغیر اسراف کی اور بقدر قیمت خادم اور مکان کی بقدر ضرورت کی پس اگر لیوے زیادہ قدر حاجت ضروری سے تو وہ حرام ہے اسپر اور ظاہر یہ ہے کہ یہ حکم اوسصورت میں ہے کہ معین نہیں کی گئی ہے اوسکی لیے اجرت اور گنجایش رکھتا ہے اوسکی بیت المال ۔ واللہ اعلم ۔ ح **وعن** عدی بن عمیرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ایھا الناس من عمل منکم لنا علی عمل فکتمنا منہ مخیطا فما فوقہ فھو غال یاتی بہ یوم القیمۃ فقام رجل من الانصار فقال یا رسول اللہ اقبل عنی عملک قال ومالک قال سمعتک تقول کذا وکذا قال وانا اقول ذلک من استعملناہ علی عمل فلیات بقلیلہ وکثیرہ فما اوتی منہ اخذہ وما نھی عنہ انتھی رواہ مسلم وابوداود واللفظ لہ اور روایت ہے عدی بن عمیرہ سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو جو شخص کہ عامل کیا جاوے تم میں سے اوسکی ہماری اوپر کسی عمل کی پھر چھپاوے ہم سے اصل اوس عمل سے ایک سوئی یا زیادہ اوس سے یعنی قلت میں یا کثرت میں یا چھوٹائی میں یا بڑائی میں پس وہ خیانت کرنیوالا ہے ویگا اوسکو یعنی خیانت کی ہوئی چیز کو دن قیامت کی پس کھڑا ہوا ایک شخص انصار میں سے اور کہا یا رسول اللہ لیلو مجھسے عمل اپنا کہا کیا ہے یہ یعنی کیوں کہتا ہے تو

یہہ کہا سنا مینی اگیکو کہ فرماتی ہوا ایسا اور ایسا یعنی ہیچ وعید کی عمل پر اور وہ خالی نہین ہی لغزش سی فرمایا مین کہتا ہون یہہ یعنی پسند ہون اس بات پر پہرتا نہین اسی جو کوئی کرسکی عمل قبول کری اور جو کوئی نہ کرسکی نہ قبول کری جسکو کہ عامل کیا ہمنی کسی کام پر پس چاہیی کہ لاوی بہوڑا حاصل وسکا اور بہت حاصل اوسکا پس جو کچہہ کہ دیا جاوی اوسمین سی کہ اجرت اوسکی ہی لی اوسکو اور جو کچہہ کہ بازر کہا جاوی اوس سی بازر ہی نقل کی یہہ مسلم اور ابو داود دی اور لفظ ابو داود کی ہین ۞ **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ ثَوْبَانَ وَزَادَ وَالرَّائِشَ يَعْنِي الَّذِيْ يَمْشِيْ بَيْنَهُمَا اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا لعنت کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی رشوت دینی والیکو اور رشوت لینی والیکو نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی اور نقل کی یہہ ترمذی نی عبد اللہ بن عمر سی اور ابی ہریرہ سی اور نقل کی یہہ احمد اور بیہقی نی شعب الایمان مین ثوبان سی اور زیادہ کیا بیہقی نی یہہ کہ لعنت کی آنحضرت نی رائش کو یعنی جو کہ واسطہ ہو درمیان شوت لینی والی اور رشوت دینی والیکی **ف** رشوت ساتہہ پیش اور زیر دینے کی اوس مال کو کہتی ہین کہ دیا جاوی واسطی باطل کرنی حق کی اور ثابت کرنی باطل کی اگر واسطی ثابت کرنی حق کی اور دفع کرنی ظلم کی نفس اپنی سی دیوی تو کچہہ مضائقہ نہین لیسکا ۞ ح ع **وعن** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِ احْتَمِعْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ وَثِيَابَكَ ثُمَّ ائْتِنِيْ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ يَا عَمْرُو اِنِّيْ اَرْسَلْتُ اِلَيْكَ لِاَبْعَثَكَ فِيْ وَجْهٍ يُسَلِّمُكَ اللّٰهُ وَيُغْنِمُكَ وَاَرْغَبُ لَكَ رَغْبَةً مِنَ الْمَالِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كَانَتْ هِجْرَتِيْ لِلْمَالِ وَمَا كَانَتْ اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ قَالَ نِعِمَّا بِالْمَالِ الصَّالِحِ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى اَحْمَدُ نَحْوَهٗ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ اور روایت ہی عمرو بن عاص سی کہ کہا بہیجا مجکو سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہوی مجکو یہہ کہ جمع کر تو اپنی اوپر ہتیار اپنی اور کپڑی اپنی یعنی تیاری سفر کی کر پہر آ تو میری پاس کہا عمرو نی پس آیا مین آنحضرت کی پاس یعنی تیار ہو کر اسحالت مین کہ حضرت وضو کرتی تہی فرمایا ای عمرو تحقیق بہیجا مینی طرف تیری اور بلایا تجکو تاکہ بہیجون مین تجکو ایک طرف مین کہ سلامت رکہی تجکو اللہ اور غنیمت دیوی تجکو اور دونمین تجکو نکڑا مال سی یعنی کچہہ مال پس کہا مینی یا رسول اللہ نہی ہجرت میری یعنی ایمان اور چہوڑنا وطن کا واسطی مال کی نہی ہجرت میری مگر واسطی اللہ کی اور رسول اوسکیکی فرمایا اچہی چیز ہی مال اچہا واسطی مرد نیک بخت کی روایت کی یہہ شرح السنہ مین اور روایت کی احمد نی مانند مکی اور بیچ روایت احمد کی یون ہی کہ فرمایا اچہا ہی مال نیک واسطی مرد نیک کی **ف** نہی ہجرت میری الخ یعنی ایمان میرا خالصا للہ تہا اور ہجرت عمرو بن العاص کی حبشہ سی نہی مدینہ کو ہمراہ خالد بن ولید کی پانچوین سال ہجری مین اور مال اچہا وہ ہی کہ وجہ حلال سی کمایا گیا ہو اور خرچ کیا جاوی اچہی جگہون مین اور مرد نیک وہ ہی کہ رعایت کرے حقوق خدا تعالی کی اور حقوق بندونکی ۞ ح ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَفَعَ لِاَحَدٍ شَفَاعَةً فَاَهْدٰى لَهٗ هَدِيَّةً عَلَيْهَا فَقَبِلَهَا فَقَدْ اَتٰى بَابًا عَظِيْمًا مِنْ اَبْوَابِ الرِّبَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی امامہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ سفارش کری کسیکی سفارش کرنا یعنی بادشاہ یا امیر وغیرہ سی پہر بہیجی وہ اوسکی لیی تحفہ عوض اس سفارش کی پس قبول کری وہ اوس تحفہ کو پس تحقیق آیا وہ ایک دروازہ بڑی مین دروازون سود کی سی نقل کی یہہ ابو داود دی **ف** یہہ رشوت ہی اسکو سود فرمایا بالسبب ہونے اسکیکی خالی عوض سی ۞ ح **باب الاقضیۃ والشہادات** باب ہی بیچ بیان قضیون کی اور گواہیونکی **ف** قضایا اس واردات کو کہتی ہین کہ لیجاوی جاوی پاس حاکم کی تا حکم کری اوسمین اور گواہی خبر دینی حق غیر کی ہی دوسری پر ۞ ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
وَفِي شَرْحِهِ لِلنَّوَوِيِّ اَنَّهٗ قَالَ وَجَاءَ فِي رِوَايَةِ الْبَيْهَقِيِّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَصَحِيحٍ زِيَادَةٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا لٰكِنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى
الْمُدَّعِي وَالْيَمِينَ عَلٰى مَنْ اَنْكَرَ روایت ہی ابن عباس سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا اگر دی جاوین آدمی یعنی مدعا اپنا قسم مال وخون سی بسبب دعوے
کرنی اپنی کی یعنی بیجرد دعوی کی بغیر گواہ مدعی کی یا تصدیق مدعا علیہ کی البتہ دعوی کرین لوگ خونون آدمیونکا اور مالونکا لیکن قسم ہی اوپر مدعا علیہ کی نقل کی یہہ
مسلم نی اوپیچ شرح مسلم اور نووی کی یہہ ہی کہا اور آئی ہی بیچ روایت بیہقی کی ساتہہ اسناد حسن کے یا صحیح کے زیادتی یعنی پہلی روایت پر ابن عباس سی بطریق مرفوع
کی یہہ کہ لیکن شاہد اوپر مدعی کی اور قسم اوپر اوس شخص کے کہ انکار کری ف اوپر مدعا علیہ کے یعنی جو کہ منکر ہوا گر طلب کری مدعی قسم دینی اوسکی اور اس روایت مین طلب
کرنا بینہ کا مدعی سی مذکور نہین گویا وہ امر ثابت ومقرر ہی شرع مین اور گویا کہا گیا کہ مدعی پر بینہ ہی اور اگر بینہ نہو سو کند ہی مدعا علیہ پر جیسیکہ دوسرے روایت مین
کہ ابن عباس سے ہی آیا ہے ع وعن ابن مسعود قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينِ صَبْرٍ وَهُوَ فِيهَا
فَاجِرٌ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى تَصْدِيقَ ذٰلِكَ اِنَّ الَّذِينَ
يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی
ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ قسم کہاوی کسی چیز پر بند ہو کر یعنی مجلس حاکم کی مین محبوس ہو کر اور وہ ہو قسم کہانی مین جہوٹا کہ لیوی
بسبب قسم کی مال ایک شخص مسلمانکا ملاقات کریگا اللہ تعالی سی دن قیامت کی اور وہ اوسپر ہوگا غصی پس نازل کی اللہ تعالی نی واسطی سچ کرنی اس حکم کی یہہ
آیہ بتحقیق لوگ کہ خریدتی ہین ساتہہ عہد اللہ کی اور قسمون اپنی کی مول تہوڑا آخر آیہ تک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف صبر الخ صبر کے معنے ہین جلس اور لازوم اور
مراد یمین صبر سی یہہ ہی کہ جبر کری سلطان ایک شخص کو یہانتک کہ قسم کہاوی ساتہہ اوسکی اور وہ لازم ہی واسطی صاحب اپنی کی جہتہ حکم حاکم کی اور علی بمعنی ب
کی ہی اور مراد محلوف علیہ ہی یا اسلیی یمین صبر کہا کہ حکم موقوف ومحبوس ہی اسپر اور بعضون نی کہا یمین صبر وہ ہی کہ قسم کہانیوالا اوسکا دیدہ ودانستہ جہوٹ
کہتا ہی اور قصد تلف کرنی مال مسلمان کا کرتا ہی اسی جہتہ سی فرمایا وہو فیہا فاجر الخ ع وعن ابی امامۃ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهٖ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ وَاِنْ كَانَ
شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَاِنْ كَانَ قَضِيبًا مِنْ اَرَاكٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
جو شخص کہ لیوی حق شخص مسلمان کا ساتہہ قسم اپنی کی تحقیق واجب کی اللہ نی واسطی اوسکی آگ اور حرام کی اوسپر بہشت پس کہا واسطی اونکی ایک شخص نی اور اگرچہ ہو حق چیز حقیر
یا رسول اللہ فرمایا اگرچہ ہو ٹکڑا درخت پیلو سی یعنی مسواک کی نقل کی یہہ مسلم نی ف واجب کے اللہ نی الخ اسکی تاویل دو طرح کی گئی ہی ایک تو یہہ کہ یہہ محمول ہی اسکی جلال
جاننی والی پر جبکہ مرجاوی اوسپر اور دوسری یہہ کہ وہ مستحق آگ کا ہی اور جائز ہی عفو کرنا اوس سی اور حرام ہی اوسپر داخل ہونا جنت کا اول مرحلہ مین ساتہہ
نجات پاوی ہونگی اور ذمی بہی مسلمان کی حکم مین داخل ہی ع وعن ام سلمۃ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ
وَاِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ اِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَكُونَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِيَ لَهٗ عَلٰى نَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ شَيْئًا
مِنْ حَقِّ اَخِيهِ فَلَا يَاْخُذْهُ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ام سلمہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
فرمایا سوا اسکی نہین کہ مین آدمی ہون اور تحقیق تم جہگڑتی آتی ہو طرف میری اور شاید کہ بعض تمہارا ہووی خوب تقریر کرنیوالا ساتہہ دلیل اپنی کی بعض سی پس
حکم کرتا ہونگا مین واسطی اوسکی اوپر مانند اوسچیز کی کہ سنتا ہون مین اوس سی پس وہ شخص کہ حکم کرون مین واسطی اوسکی ساتہہ کسی چیز کی حق بہائی اوسکی سی پس لیوی اوسکو پس
سوائی اسکی نہین کہ حکم کرتا ہونگا مین واسطی اوسکی ایک ٹکڑا آگ سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف مین آدمی ہون یہہ اشارہ ہی اسپر کہ سہو اور نسیان بعید نہین

ہی آدمی سی اور وضع بشری مقتضی ہی اسکی کہ نہ ادراک کریگی امور کو سوا ہی ظاہر کے یعنی مین آدمی ہون عارض ہوتے ہین مجھپر احکام وعوارض بشری و بواقی
چھوڑی گئی ہین مجھمین احکام جبلت کی سوا ہی اسچیز کی کہ تائید کیا جاتا ہون ساتھہ وحی کی اور تعلیم کیا جاتا ہون جانب حق سبحانہ سی حاصل یہہ مین بحسب ظاہر کی حکم کرتا ہون
بموجب تقریر مدعی کی پس اگر اوسکا حق نہ تہا اور اوسکی چرب بانی سی مین سمجھا کہ حق اوسکا ہی اور اوسکو دلوادیا تو وہ اوسکو اپنی حق مین حلال نجانی بلکہ یہہ جانی کہ ٹکڑا
آگ کا مجھی ملا ہی پہ سہیر کری اوس سے ۴ ع ح **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ
الْخَصِمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بتحقیق مبغوض ترین مردو نکا طرف اللہ کی بہت ناحق جھگڑنیوالا
ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِيَمِيْنٍ وَشَاهِدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا ساتھہ قسم کی اور ایک شاہد کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی اگر مدعی کی پاس ایک شاہد ہو تو مدعی
بدلی ایک شاہد کی قسم لی یحییٰ اور یہی مذہب ہی تینون ائمہ کا اور امام ابو حنیفہ کہتی ہین کہ جائز نہین حکم کرنا ساتھہ شاہد اور قسم کی بلکہ ضرور ہی ہون دو گواہ ہونکا جیسیکہ قرآن
مجید سی ثابت ہوتا ہی اور جائز نہین نسخ کرنا کتاب کا ساتھہ خبر واحد کی کہ احتمال ہی کہ مراد ساتھہ خبر کی یہہ ہو کہ آنحضرت نی حکم کیا ساتھہ قسم کہانی مدعا علیہ کی بعد قائم
کرنی مدعی کی ایک شاہد کو اور عاجز ہونی اوسکی تمام مدت سی یعنی اعتبار نکیا وجود ایک شاہد کا اور طعن کیا کہ یہہ خلاف اموال مین ہی اور اگر دعوی غیر اموال مین ہو تو
قبول نہ کیا جاوی شاہد اور قسم بالاتفاق ۴ ح **وعن** عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ
اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا غَلَبَنِيْ عَلٰى اَرْضٍ لِيْ فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ اَرْضِيْ وَفِيْ يَدِيْ
لَيْسَ لَهُ فِيْهَا حَقٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِيِّ اَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَلَكَ يَمِيْنُهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ
الرَّجُلَ فَاجِرٌ لَا يُبَالِيْ عَلٰى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ اِلَّا ذٰلِكَ فَانْطَلَقَ لِيَحْلِفَ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَدْبَرَ لَئِنْ حَلَفَ عَلٰى مَالِهٖ لِيَاْكُلَهُ ظُلْمًا لَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ
وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی علقمہ بن وائل سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ آیا ایک شخص حضرموت سی کہ ایک شہر ہی یمن سی اور ایک
شخص کندہ یمن سی کی قبیلہ ہی یمن سی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی جھگڑتی ہوئی اور کہا حضرمی نی یا رسول اللہ تحقیق اسنی غلبہ کیا مجھپر اوپر زمین میری کی
یعنی غصب کر لیا ہی اوسکو مجھسی پس کہا کندی نی وہ زمین میری ہی اور بیچ ہاتھہ یعنی قبضہ میری ہی نہین واسطی اوسکی زمین مین حق پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی واسطی حضرمی کی کیا تیری پاس اوپر شاہد کہا کہ نہین فرمایا پس واسطی تیری ہی قسم اوسکی یعنی مدعی علیہ کی کہا حضرمی نی یا رسول اللہ یہہ شخص فاجر ہی نہین پروا
کرتا اوپر اوسچیز کی کہ قسم کہاوی اوپر سچ ہو یا جھوٹ اور نہین پرہیز کرتا کسی چیز سی فرمایا نہین واسطی تیری اوس سے مگر یہہ یعنی قسم پس چلا یعنی کندی تا کہ قسم کہاوی پر
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جب پیٹہ پھیری اوسنی اگر قسم کہاویگا یہہ اوپر مال اوسکی ناحق ظلم کی البتہ ملاقات کریگا اللہ تعالی سی سحالیکہ
کہ وہ اوس سے بیزار ہوگا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پس چلا شاید کہ یہہ چلنا یا عتبار اوسکی تہا کہ جیسی شافعیہ کی ہان وضو کرتا ہی قسم کہانیوالا اور وقت خاص مین قسم کہاتا ہی
جیسی بعد عصر روز جمعہ کی کذا قال السید اور کہا نووی نی کہ اسمین کئی مسئلہ ہین ایک تو یہہ کہ قبضہ والا اولی ہی اس اجنبی سی کہ دعوی کری اسپر اور دوسرا یہہ کہ
مدعی علیہ پر قسم لازم ہی جبکہ نہ اقرار کری وہ اور تیسرا یہہ کہ قسم مدعی علیہ فاجر کی قبول کیجاوی ہند قسم عادل کی اور ساقط ہو جاتا ہی اوس سے مطالبہ بسبب قسم کی
ع **وعن** اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ ادَّعٰى مَا لَيْسَ لَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا وَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ
مِنَ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ انہون نی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ دعوی کری اوسچیز کا کہ نہین اوسکی لیی پس نہین
وہ ہم مین سی یعنی جنتیون مین سی اور چاہیی کہ طلب کری ٹھکانا اپنا آگ مین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کہا بعضون نی کہ یہہ امر بمعنی خبر کی ہی ۴ ع **وعن**

زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ الشُّہَدَاءِ الَّذِیْ یَاْتِیْ بِشَہَادَتِہٖ قَبْلَ اَنْ یَّسْاَلَہَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی زید بن خالد سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا میں خبر دونمین تمکو ساتھہ بہترین گواہونکی بہترین گواہ ہونمین وہ ہی کہ دیوی گواہی اپنی پہلی سوال کیی جانیکی گواہی سی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی گواہی دی اور اظہار حق کری پہلی سی کہ اوس سی پوچھیں کہ تو گواہی ہی اور ایک اور حدیث وارد ہوئی ہی پہ نہ مستاوس قوم کی کہ گواہی دین بغیر طلب کی یہلی ہماری نزدیک یہہ ہی کہ گواہی دیوی مگر بعد از طلب نی گواہی کی اوس سی اور بعد طلب کرنی گواہی کی دینا گواہی کا واجب ہی اور چھپانا گواہی کا حدود مین افضل ہی اور ذکر کی ہین یہ حدیث خیر الشہداء کی دو تاویلین ایک تو یہہ کہ یہہ محمول ہی اوسپر کہ یہہ گواہی ہی کسیکی حق کا اور مدعی نہین ہین بنا کہ یہہ گواہی پس خبر کردی اوسکو کہ مین گواہ ہون تیرا اس قضیہ مین اور دوسری تاویل یہہ ہی کہ یہہ ہی حقوق خدا تعالی کی ہی مانند زکوۃ اور کفارون اور دیکہنی چاند کی اور وقف اور وصیتونکی اور مانند انکیکہ پس واجب ہی آگاہ کردینا حاکم کو ساتھہ ان چیزونکی اور کبھی یہہ تاویل کرتی ہین کہ یہہ محمول ہی اوپر مبالغہ اور جلدی کرنیکی ادا شہادات مین بعد از طلب کیجانیکی اور مذمت گواہی دینی کی پہلی طلب کیی نی گواہی کی محمول ہی غیر اسکی پر ۔ وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر الناس قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یجیء قوم تسبق شہادۃ احدہم یمینہ ویمینہ شہادتہ متفق علیہ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین لوگونکی قرن میرا ہی یعنی صحابہ پہر وہ لوگ کہ متصل ہین انکی یعنی تابعین پہر وہ لوگ کہ متصل انکی ہین یعنی تبع تابعین پہر آویگی ایک قوم کہ سبقت کرگی گواہی ایک انکیکی قسم اوسکی سی اور قسم اوسکی گواہی اوسکی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یہہ کنایہ ہی حرص نیلی اوپر گواہی اور قسم کی پس کبھی مقدم کرتا ہی اوسکو اوسپر اور کبھی اوسکو اسپر بامتثیل ہی اوسطی سرعت شہادت اور قسم کی تا بحدیکہ نہین جانتا ہی کہ ساتھہ کسکی اون دونونمین سی ابتداء کری بسبب پروا کرنی اوسکیکی ساتھہ دین کے اور نہ احتیاط کرنیکی ایمان اور بعضونے کہا یہہ عبارت ہی کثرت شہادت جہوٹی اور قسم فاجرہ کی یا معنے یہہ ہین کہ کبھی ترویج دیتا ہی اپنی گواہیکو ساتھہ قسم کی کہ کہتا ہی واللہ مین گواہ سچا ہون اور کبھی قسم کو رواج دیتا ہی ساتھہ گواہی کی کہ کہتا ہی لوگ گواہ ہین اوپر راستی قسم میری ۔ وعن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عرض علی قوم الیمین فاسرعوا فامر ان یسہم بینہم فی الیمین ایہم یحلف رواہ البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پیش کیا ایک قوم پر قسم کو یعنی فرمایا کہ قسم کہاؤ کہ یہہ دعوی حق نہین پس جلدی کی اوس قوم نی یعنی قسم کہانی مین پس حکم فرمایا یہہ کہ قرعہ ڈالا جاوی درمیان اونکی پس کہاوی قسم کی کہ کونسا انمین سی قسم کہاوی نقل کی یہہ بخاری نی ف ظاہر عبارۃ سی یہہ سمجہا جاتا ہی کہ ایک شخص نی دعوی کیا ایک جماعت پر پس منکر ہوئی وہ جماعت پس حضرت نے اس جماعت کو حکم قسم کہانیکا فرمایا پس جلدی کی اس جماعت نی قسم کہانی مین پس قسم ندی حضرت نی جماعت کو بلکہ فرمایا کہ قرعہ ڈالین اور قسم کہاوی وہ کہ جسکی نام پر قرعہ نکلی ولیکن شارحین اس مسئلہ کی یہہ صورت لکہی ہی کہ دو آدمیون نی دعوی کیا ایک چیز کا کہ میری شخص ہی اس ہی اور نہین ہین اون دونون شخصون پاس گواہ یا دونون گواہ کہتی ہین اور وہ نہ میرا شخص کہتا ہی کہ میرا نہین جانتا کہ کسکی ہی یہہ چیز پس اسصورت مین حکم اون دونون مدعیونکا یہہ ہی کہ قرعہ ڈالا جاوی انمین پس جسکی نام پر قرعہ نکلی اون دونونمین سی وہ قسم دیا جاوی اور حکم کیا جاوی واسطی اوسکی ساتھہ اوسچیز کی اور یہہ قسم دینی شاید کہ اس جہتہ سی ہی کہ ہر ایک انمین سے منکر ہی حق دوسریکا اور حضرت علی رض کی نزدیک اسیطرح ہی اور شافعی کہتی ہین کہ چھوڑی جاوی وہ چیز اور کہی تیسری شخص پاس اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک تقسیم کیجاوی اون دونون مدعیونمین آدہون آدہ اور بعضونے کہا کہ کہا احمد نی اور شافعی نی ہیچ کہا تو لکہی وقولونمین سی مانند قول حضرت علی رض کی اور دوسرا قول اونکا مانند قول ابو حنیفہ کی ہی اور حدیث ام سلمہ کی کہ آتی ہی وہ موید ہی مذہب ابو حنیفہ اور تابعین انکیکی واللہ اعلم ۱۲ ح

الفصل الثانی

فصل دوسرا ۔ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال البینۃ علی المدعی والیمین علی المدعی علیہ رواہ الترمذی

اور روایت ہی معمر بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی نقل کی اپنی دادا سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا شاہد دعوی ہی اور قسم مدعی علیہ پر یعنی وہ اگر منکر ہو اور طلب کری مدعی قسم دینی نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** اُمِّ سَلَمَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی رَجُلَیْنِ اخْتَصَمَا اِلَیْہِ فِی مَوَارِیْثَ لَمْ تَکُنْ لَھُمَا بَیِّنَۃٌ اِلَّا دَعْوٰھُمَا فَقَالَ مَنْ قَضَیْتُ لَہٗ بِشَیْءٍ مِنْ حَقِّ اَخِیْہِ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَہٗ قِطْعَۃً مِّنَ النَّارِ فَکُلَّ الرَّجُلَیْنِ کُلُّ وَاحِدٍ مِنْھُمَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حَقِّیْ لِھٰذَا لِصَاحِبِیْ فَقَالَ لَا وَلٰکِنِ اذْھَبَا فَاقْتَسِمَا وَتَوَخَّیَا الْحَقَّ ثُمَّ اسْتَھِمَا ثُمَّ لِیُحْلِلْ کُلُّ وَاحِدٍ مِنْکُمَا صَاحِبَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ اِنَّمَا اَقْضِیْ بَیْنَکُمَا بِرَاْیِیْ فِیْمَا لَمْ یُنْزَلْ عَلَیَّ فِیْہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ نقل کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی ہی مقدمہ دو شخصونکی کہ جھگڑتی آئی پاس حضرتکی ہی مقدمہ میراث کی یعنی ایک نی دعوی کیا ایک چیز کا کہا کہ یہہ میری ہی کہ ارث مین پہونچی ہی مجکو اور دوسری نی ہی ایسا ہی کہا ایسی ہی وہ دونون کہ نہ تہی انکی پاس گواہ مگر دعوی انکا یعنی نزاد دعوی ہی تہا بغیر گواہونکی پس فرمایا جس شخص کے واسطی حکم کرونمین ساتہہ کسی چیز کی حق بہالی اوسکی سی یعنی حق اوسکا ہو اور گواہ ہوتی گذرانی یا قسم جھوٹی کہا دی اور مین حکم ساتہہ اوسکی کرون پس سوائی اسکی نہین کہ حکم کرتا ہون مین واسطی اوسکی ایک ٹکڑا آگ سی پس کہا دونون شخصون نی ہر ایک نی اونمین سی یا رسول اللہ یہہ حق میرا واسطی یار میری ہی یعنی چہوڑا مینی دعوی کرنا اوسکا فرمایا کہ نہین یعنی نہین متصور ہی یہہ سلیی کہ نہین ممکن ہی یہہ کہ ہو ایک چیز دو شخصونکی بالاستقلال ولیکن جاؤ تم بانٹ لو یعنی آدہون آدہ اور طلب کرو حق کو یعنی عدل کرو بانٹنی مین اور کرو متنازع فیہ کو آدہون آدہ پہر قرعہ ڈالو یعنی واسطی تعین دونون حصون کے اگر واقع ہو تنازع تم دونون مین تا کہ ظاہر ہو کہ کونسا دونون حصونکا واقع ہو ہیچ حصہ ہر ایک کی تم دونون مین سی اور لیوی ہر ایک تم مین سی اوس چیز کو کہ معین کری قرعہ اوسکو پس چاہیی کہ حلال کری ہر ایک تم مین سی یا اپنی کو یعنی بخش کر حلال کر دی حق اپنی کو دوسرے کی طرف گیا ہی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی حکم نہین کرتا ہون مین سیان تم دونون کی مگر ساتہہ عقل واجتہاد اپنی کی ہیچ اوس چیز کی کہ نہین نازل کی گئی ہی وحی مجہپر اسمین نقل کی یہہ ابوداودنی **وعن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ رَجُلَیْنِ تَدَاعَیَا دَابَّۃً وَاَقَامَ کُلُّ وَاحِدٍ مِنْھُمَا الْبَیِّنَۃَ اَنَّھَا دَابَّتُہٗ نَتَجَھَا فَقَضٰی بِھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلَّذِیْ فِیْ یَدِہٖ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی جابر بن عبداللہ سی کہ دو شخصونی دعوی کیا ایک جانور کا پس قائم کی ہر ایک نی اونمین سی شاہد اوسپر کہ یہہ جانور جانور اوسکا یعنی میرا ہی کہ جنا ہی اوسکو یعنی چہوڑا ہی اوسپر نر اور جنا ہی اوسکو اور تدبیر جنی اوسکی کی ہی پس حکم فرمایا ساتہہ جانور کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی اوس شخص کے کہ ہیچ ہا تہہ اوسپکی تہا نقل کی یہہ شرح السنہ مین **ف** کہا بعضونی کہ دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اوسپر کہ گواہ قبضہ والی کی مقدم ہین اور گواہون غیر اوسپکی مطلقاً اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ ہیچ صورت جنی کی ہی شرح السنہ مین لکہا ہی کہ کہا علمانی جب دعوی کیا دو شخصونی ایک جانور کا یا کسی چیز کا اور وہ ہیچ قبضہ ایک کی ہی اون دونومین سی پس وہ واسطی قابض کے ہی اور قسم دیا جاوی وہ اوسپر مگر یہہ کہ قائم کرے دوسرا گواہ تو حکم کیا جاوی واسطی اوسکی ساتہہ ہیچ کی پس قائم کری ہر ایک نی اون دونومین سی گواہ ترجیح لی جاوینگی گواہ قابض کے اور گئی ہین حنفیہ طرف اسکی کہ گواہ قابض کے نہ سنی جاوین اور وہ چیز واسطی خارج یعنی غیر قابض کے ہی مگر ہیچ دعوی جنی کی جبکہ دعوی کری ہر ایک کہ یہہ جانور ملک اوسکی ہی جنا یا ہی اوسکو اور قائم کری گواہ اوسپر دعوی اپنی کی تو حکم کیا جاوی ساتہہ اوسکی واسطی قابض کی اور اگر ہو چیز دونونکی قبضہ مین اور دعوی کرین دونون تو قسم دیجاوین دونون اور بانٹی جاوی وہ چیز درمیان دونونکی بحکم قبضہ کی اور اسیطرح اگر قائم کری ہر ایک گواہ ع **وعن** اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ اَنَّ رَجُلَیْنِ ادَّعَیَا بَعِیْرًا عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ کُلُّ وَاحِدٍ مِنْھُمَا شَاھِدَیْنِ فَقَسَمَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَھُمَا نِصْفَیْنِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَتِہٖ لَہٗ وَلِلنَّسَائِیِّ وَابْنِ مَاجَۃَ اَنَّ رَجُلَیْنِ ادَّعَیَا بَعِیْرًا لَیْسَتْ لِوَاحِدٍ مِنْھُمَا بَیِّنَۃٌ فَجَعَلَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَھُمَا اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ دو شخصون نی دعوی کیا ایک اونٹ کا بیچ زمانہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر قائم کی ہر ایک

شخص نے اون دونونمین سی دو دو گواہ یعنی موافق دعوی اپنی کی پس بانٹا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی درمیان اون دونونکی آدھونآدھون نقل کی یہہ ابوداود و ترمذی
و بیچ ایک روایت ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ کی یہہ ہی کہ دو شخصون نی دعوی کیا اونٹ کا کہ نہ تہی اونمین سی کسیکی پاس شاہد پس دانا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نی درمیان اون دونونکی ف آدھونآدھون کہا خطابی نی کہ شاید اونٹ دونونکی قبضہ مین ہوگا کہنا ہونمین یعنی ملا علی کہتی ہین یا تیسریکی قبضہ مین ہو کہ وہ نہ
جھگڑتا ہوا اون دونون سی ورنہ تہی کسیکی پاس انمین جائز ہی یہہ کہ ہو قضیہ متعدد اور جائز ہی یہہ کہ ہو متحد مگر یہہ کہ دو گواہیان جب متعارض ہون ہین ساقط ہوتے ہین پس ہوے
وہ دونونکی نداونکی کہ نہین گواہ واسطی اونکی پس معنی یہہ ہین کہ نہین واسطی ایک کی اون دونونمین سی گواہ کہ مرجح یعنی غالب ہون دوسرونپر اور درمیان اون دونونکی
کہا ابن ملک نی کہ یہہ دلالت کرتی ہی اسپر کہ اگر دعوی کرین دو شخص ایک چیزکا اور نہ گواہ ہون اونمین سی کسیکی پاس واسطی ہر ایک کی اونمین سی گواہ ہون اور ہووے
چیز دونونکی قبضہ مین یا نہو ہیچ قبضہ ایک کی اون دونونمین ہی آدھون آدھون کیجاوی وہ چیز درمیان اون دونونکی ع وعن ابی ہریرۃ ان
رجلین اختصما فی دابۃ ولیس لہما بینۃ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم استہما علی الیمین رواہ ابوداود وابن ماجۃ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ دو شخص جھگڑی ہیچ ایک جانور کی نہ تہی اون دونون پاس شاہد فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی قرعہ ڈالو اوپر قسم کہانی کی نقل کی
ابوداود اور ابن ماجہ نی ف یہہ مثل اوسکی ہی کہ گذرا حدیث ابی ہریرہ مین ہیچ آخر فصل اول کی ع وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال لرجل حلفہ احلف باللہ الذی لا الہ الا ہو مالہ عندک شیء یعنی للمدعی رواہ ابوداود اور روایت ہی ابن
عباس سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی ایک شخص کے کہ قسم دی اوسکو یعنی ارادہ کیا قسم دینی کا قسم کہا تو ساتہہ اوس اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر وہ کہ نہین
واسطی اوسکی یعنی واسطی مدعی کی نزدیک تیری کچہہ نقل کی یہہ ابوداود نی وعن الاشعث بن قیس قال کان بینی وبین رجل من الیہود ارض
فجحدنی فقدمتہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال الک بینۃ قلت لا قال لیہودی احلف قلت یا رسول اللہ اذا
یحلف یذہب بمالی فانزل اللہ تعالی ان الذین یشترون بعہد اللہ وایمانہم ثمنا قلیلا الایۃ رواہ
ابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہی اشعث بن قیس سی کہ کہا تہی درمیان میری اور درمیان ایک شخص کے یہود یونمین سی ایک زمین مشترک پس انکار کیا
اوس یہودی نی مجہی پر لے گیا مین اوسکو پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا حضرت نی تیری شاہد کہا مین نی نہین فرمایا واسطی یہود یکی قسم کہا تو کہا مینی
یا رسول اللہ سو وقت قسم کہاویگا اور لیجاویگا مال میرا پس انزل اللہ تعالی نی یہہ آیہ یعنی ہیچ مثل اس قصہ کی جیسیکہ گذرا حدیث ابن مسعود کیمین تحقیق وہ لوگ کہ خریدتی
ہین یعنی بدلتی ہین بسبب تہہ عہد اللہ کی اور قسمون اپنی کی مول تہوڑا آخر آیہ تک نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی ف ای آیہ یون ہی اولئک لا خلاق لہم
فی الآخرۃ ولا یکلمہم اللہ یوم القیامۃ ولا ینظر الیہم ولا یزکیہم ولہم عذاب الیم اور مراد حضرت کی یہہ ہی کہ شریعت مین ہیچ اسصورتکی قسم ہی ہی ولیکن جو کوئی
جہوٹی قسم کہاوی گا وبال اوسکا اوسکی گردن پر ہوگا اور حصہ نہین ہوگا اوسکی لیی آخر تمین جیسیکہ منطوق کلام مجید کا ہی ع وعنہ ان رجلا
من کندۃ ورجلا من حضرموت اختصما الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ارض من الیمن فقال الحضرمی یا رسول اللہ
ان ارضی اغتصبنیہا ابو ہذا وہی فی یدہ قال ہل لک بینۃ قال لا ولکن احلفہ واللہ ما یعلم انہا ارضی
اغتصبنیہا ابوہ فتہیأ الکندی لیمین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقتطع احد مالا بیمین
الا لقی اللہ وہو اجذم فقال الکندی ہی ارضہ رواہ ابوداود اور روایت ہی اشعث سی
یہہ کہ ایک شخص قوم کندہ سی اور ایک شخص حضرموت سی جہگڑتی ہوئی آئی حضرت کی پاس ہیچ مقدمہ ایک زمین کی یمن سی پس کہا حضرمی نی یا رسول اللہ تحقیق
زمین میری چہین لی ہی مجہسی اسکی باپ نی اور وہ زمین ہی ہیچ ہاتہہ اسکیکی یعنی اب فرمایا یعنی حضرت نی حضرمی کو کیا ہی واسطی تیری شاہد کہا کہ نہین لیکن قسم

کہلاوینگا میں اسکو اسطرح قسم سی اللہ کی نہین جانتا وہ کہ یہہ میں میری ہی جہین لیا ہی اسکو مجسی باپ اسکی نی پس تحا رہوا گندی اسطی قسم کہانیکی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین لینا کوئی مال بدلی قسم کی مگر کہ ملافات کریگا اللہ سی حالت مین کہ اوسکہ اوپہ کتا ہوا ہوگا یا بی برکت یا بی دلیل ہوگا پس کہا کندی نی کہ وہ زمین اسکی ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اُنَیْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَکْبَرِ الْکَبَائِرِ الشِّرْکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَالْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ وَمَا حَلَفَ حَالِفٌ بِاللّٰہِ یَمِیْنَ صَبْرٍ فَاَدْخَلَ فِیْہَا مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوْضَۃٍ اِلَّا اُجْعِلَتْ نُکْتَۃً فِیْ قَلْبِہٖ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی عبداللہ بن انیس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہت بڑا گناہ بڑی گناہونمین شرک کرنا ہی ساتھہ خدا کی اور نافرمانی ماباپ کی اور قسم جہوٹی کہانی اور نہین قسم کہانی کسی قسم کہانیوالی نی ساتھہ اللہ کی قسم صبر پس داخل کیا اوس قسم مین مانند بازو مچھر کی یعنی تہوڑا سا جہوٹ اور خیانت مگر کہ گردانا جاتا ہی ایک نکتہ ہیچ دل اوسکی قیامت تک یعنی اور وبال اوسکا اوس عالم مین ظاہر ہوگا نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** یمین غموس کہتی ہین بدو وانستہ جہوٹی قسم کہانی کو ایک گذشتہ پر اور اسپر ہمارے مذہب مین کفارہ نہین ہی بجز توبہ و استغفار کی اور یمین عجلہ واقع ہوتی ہی ساتھہ اگ کی چنانچہ اسی سبب سی اسکو غموس کہتے ہین کہ غوطہ دیدیتی ہی قسم کہانیوالی کو آگ دوزخ مین غموس کہتے ہین غوطہ دینی کو اور قضیہ یمین غموس واقع ہوتی ہی ساتھہ اسکی مال لوگونکی یعنی ہین سی قبیل سی ہی اور قسم صبر کے تفسیر پہلی فصل مین گذر چکی ہی و حاصل اوسکا ساتھہ معنی غموس کے راجع ہوتا ہی اور قیامت تک یعنی اثر اس نکتہ کا کہ قبیلہ ریں سی ہی باقی رہتا ہی قیامت تک پہر مترتب ہوگا اوسپر وبال اوسکا اور عذاب و پرسش کیا حال ہی جبکہ ہو جہوٹ محض اور ذکر کین حضرت نی تین چیزین اور خاص کیا اخیر کو انہین سی ساتھہ وعید کے تاکہ جانا جاوی کہ یہہ بہاری انہین انہین سی ہی اور داخل ہی اکبر کبائر مین یہہ فرمایا بخوف اسکی کہ لوگ حقیر نجانین اوسکو بگمان اسکی کہ یہہ کبائر سی نہین ہی تساہل کی اور مانند اسکی لاحق کرینمین قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ہیچ حدیث خریم بن فاتک کی عدالت شہادہ اور بالا شراک بالدراع **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحْلِفُ اَحَدٌ عِنْدَ مِنْبَرِیْ ھٰذَا عَلٰی یَمِیْنٍ اٰثِمَۃٍ وَلَوْ عَلٰی سِوَاکٍ اَخْضَرَ اِلَّا تَبَوَّاَ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ اَوْ وَجَبَتْ لَہُ النَّارُ رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قسم کہاتا کوئی نزدیک منبر میرے کی کہ یہہ ہی اور قسم جہوٹ کی اگرچہ قسم کہاوی اور پر مسواک سبز کی مگر کہ تیار کرتا ہی جگہہ بیٹہنی اپنی کی آگ مین فرمایا کہ واجب ہوتی ہی اوسکی لیی گی نقل کی یہہ مالک و ابوداود و ابن ماجہ نی **ف** منبر کی پاس قسم کہانیکی قید لگائی اسلیی کہ وہ جگہہ بزرگ ہی وہان جہوٹی قسم کہانی بہت بڑا گناہ ہی والا مطلق جہوٹی قسم کہانی موجب غضب الہی کی ہی جہان کہاوی اور پر مسواک اسلیی کہی کہ وہ بہت حقیر چیز ہی بعد خشک ہونیکی قدر و قیمت پیدا کرتی ہی ع

وعن خُرَیْمِ بْنِ فَاتِکٍ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃَ الصُّبْحِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ عُدِلَتْ شَھَادَۃُ الزُّوْرِ بِالْاِشْرَاکِ بِاللّٰہِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَرَاَ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَاءَ لِلّٰہِ غَیْرَ مُشْرِکِیْنَ بِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ عَنْ اَیْمَنَ ابْنِ خُرَیْمٍ اِلَّا اَنَّ ابْنَ مَاجَۃَ لَمْ یَذْکُرِ الْقِرَاءَۃَ۔ اور روایت ہی خریم بن فاتک سی کہ کہا نماز پڑہی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی صبح کی پس جبکہ فارغ ہوئی کہڑی ہوئی کہڑا ہونا پہر تین بار فرمایا کہ برابر کی گئی جہوٹی گواہی ساتھہ شرک کرنیکی ساتھہ اللہ کی پہر پڑہی یہہ آیہ یعنی واسطی سند کی پس بچو پلیدی سی کہ پرستش بتونکی ہی اور بچو کلام جہوٹ سی کہ شامل ہی جہوٹی گواہی کو درحالیکہ رجوع کرنیوالی ہو باطل سی طرف حق کی نہ شریک کرنیوالی ساتھہ خدا کی نقل کی یہہ ابوداود و ابن ماجہ نی اور نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی ایمن بن خریم سی مگر ابن ماجہ نی نہین ذکر کیا پڑہنا آیہ مذکورہ کا **ف** برابر کی گئی الخ یعنی شرک کرنا اور جہوٹی گواہی دینی گناہ مین برابر ہین اسلیی کہ شرک جہوٹ بولنا اللہ پر ہی ساتھہ تحقیر کی کہ نہین جائز اور گواہی

جھوٹی جھوٹ بولنا بندی پر ہی ساتھہ اور چیز کی کہ نہین جائز اور دونون چیزین نہین پائی جاتین حقیقت مین ۱۲ **وعن** عائشۃ قالت قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجوز شہادۃ خائن ولا خائنۃ ولا مجلود حدا ولا ذی غمر علی اخیہ ولا ظنین فی ولاء
ولا قرابۃ ولا القانع مع اہل البیت رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب ویزید بن زیاد
الدمشقی الراوی منکر الحدیث اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین جائز گواہی مرد خیانت
کرنیوالی اور عورۃ خیانت کرنیوالکی اور نہ اوس شخص کے کہ حد ماری گئی ہو اوسکو تہمت کی اور نہ دشمن کے اوپر بہائی اوسکی یعنی مسلمان پر اور نہ اوس شخص کی کہ متہم ہو ولا
کی اور نہ اوسکی کہ متہم ہو قرابت مین اور نہ اوسکی کہ قناعت کرنیوالا ہو ساتھہ ایک گہر والونکی نقل کی بیہقی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی اور یزید بن زیاد دمشقی
روایت کرنیوالا حدیث کا منکر الحدیث ہی **ف** مرد خیانت الخ مراد خیانت سی خیانت بیچ امانت لوگونکی ہی یعنی جو کہ مشہور ہی ساتھہ خیانت کی اور ظاہر ہوئی اوس
سی خیانت مکر والا خیانت امر مخفی ہی کہ مطلع نہین ہوتا اوسپر کوئی سوای اللہ تعالی کی اور بعضی کہتی ہین کہ مراد ساتھہ خیانت کی یہان فسق ہی مطلقا کہ خیانت
ہی احکام شرع مین کہ امانت ہی خدا اور رسول کی اور ذکر زنا کا بعد اسکی حدیث آئندہ مین قبیل تخصیص بعد تعمیم سی ہی اور یہہ تو جیہ اولی ہی والا باقی رہتا ہی ذکر تہمت
سی فسقونکا کہ بالغ ہین قبول شہادت سی تخصیص خیانت کی کیا ہی اور فسق ارتکاب کبیرہ کا اور اصرار صغیرہ کا ہی اور حد ماری گئی ہو تہمت کی یعنی جو کوئی تہمت
زنا کا لگاوی کسیکو اور بسبب اوسکی حد لگی اوسکو تو اوسکی گواہی کبہی نہین بیجا وی اگرچہ وہ توبہ کری اور یہی مذہب ہی امام ابو حنیفہ کا اور اوسکا مونکی نزدیک
بعد توبہ کی جائز ہی اور نہ دشمن کے الخ یعنی نہ قبول کیجاوی گواہی دشمن کی دشمن پر برابر ہی کہ بہائی اوسکا نسبی ہو یا اجنبی اور نہ اوسکی کہ متہم ہو ولا مین یعنی ایک
شخص نی اوسکیا ہو اسکی ہی اور نسبت کرتا ہی اپنی کو طرف خیر آزاد کرنیوالی اپنی کی کہتا ہی کہ مین آزاد کیا ہوا فلانی کا ہون حالانکہ وہ اوس کہنی مین جھوٹا ہی اور
مشہور ہی ساتھہ اوسکی کہ لوگ متہم رکہتی ہین اوس قول مین اوسکو ساتھہ جھوٹ کی اور تکذیب کرتی ہین اوسکو پس شہادۃ اسکی مقبول نہین اسلیی کہ فاسق ہی و بسبب اس کہنی کی
کیونکہ جھوٹ بولنا ولا مین بسبب قطع کرنی ولا کی آزاد کرنی والی سی اور دعوی کرنا اوسکا غیر آزاد کرنیوالی کی لیی کبیرہ ہی اور وعید اور تشدید اوسمین مثل آزاد اور اسی
ہی حکم قرابت مین ہی اسطرح کہ دعوی کری ساتھہ جھوٹ کی کہ مین بیٹا فلانی کا یا بہائی فلانیکا ہون و تکذیب کرین اوسکو لوگ اوس دعوی مین اور متہم اور منسوب ہو ساتھہ اوسکی
اسلیی کہ یہہ بہی فسق ہی بیچ دعوی کرنی نسب کی ساتھہ غیر باپ کی لعنت وارد ہوئی ہی اور نہ اوسکی کہ قناعت کرنیوالا ہو الخ وہ سائل ہی کہ قناعت کرنیوالا ہو ساتھہ
ادنی قوت کی اور مراد یہان وہ شخص ہی کہ ہو سکی نفقہ مین تابند خادم اور تابع کی نہین قبول کیجاویگی گواہی اوسکی واسطی مخدوم اور متبوع کی اسلیی کہ وہ کہینچتا ہی
نفع طرف نفس اپنی کی بسبب گواہی دینی اپنی کی اوسکی لیی اسلیی کہ جو کچہہ حاصل ہوگا مال مشہود لہ سی عود کریگا نفع اوسکا طرف شاہد کی اسلیی کہ وہ کہاتا ہی نفقہ اوسکی سی
پس ہیچ حاکم گواہی باپ و بیٹی اور میان اور بیوی کی ہی یعنی باپ بیٹی کی فائدہ کی لیی گواہی دی یا بیٹا باپ کی فائدہ کی لیی یا بیوی خاوند کی یا خاوند بیوی کی فائدہ
کی لیی گواہی دی تو نہین درست اسلیی کہ بسبب گواہی دینی اپنی کی فائدہ اپنی نفس کی طرف کہینچتے ہین اور گواہی بہائی کی بہائی کی لیی قبول کیجاویگی اور منکر الحدیث ہی
یعنی منکر ہی حدیث اوسکی شرح نخبہ مین لکہا ہی کہ جسکو غلطی فاحش ہو یا بہت ہو غفلت اوسکی یا ظاہر ہو فسق اوسکا بحدیث اوسکی منکر ہی ۱۲ ع ۱۲ ح ۱۲

وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تجوز شہادۃ خائن ولا خائنۃ
ولا زان ولا زانیۃ ولا ذی غمر علی اخیہ ورد شہادۃ القانع لاہل البیت رواہ ابو داود اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے
کہ نقل کی اپنی باپ سی اور اوسکی باپ نی اپنی دادا سی اور اوسنی نقل کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین جائز گواہی خیانت کرنیوالی مرد اور خیانت کرنی
والی عورۃ کی اور نہین جائز گواہی مرد زناکار اور عورۃ زناکار کی اور نہ دشمن کی دشمن پر اور رد کی حضرت نی گواہی خیانت کرنیوالونکی ساتھہ ایک گہر والونکی واسطی
اونکی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** شرح الحدیث کی ہیچ فائدہ اوپر کی حدیث کی ذکر ہو چکی **وعن** ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم قال لا یجوز شہادۃ بدوی علی صاحب قریۃ رواہ ابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ کی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین جائز گواہی جنگلی کی اوپر رہنی والی بستی کی نقل کی یہہ ابوداود اور دنی ف جنگلی کی گواہی اسلیی نہین جائز ہی کہ وہ نہین جانتا ہی احکام شریعت کی اور کیفیت ادای شہادت کی اور غالب ہوتا ہی نسیان اوسپر پس اگر جانتا ہو کیفیت تحمل شہادت کی اور کیفیت ادای شہادۃ کی بغیر زیادہ ونقصان کی اور ہووہ عادل اہل شہادت سی تو جائز ہی شہادۃ اوسکی اور امام مالک نی عمل کیا ہی ساتھہ ظاہر اسحدیث کی یعنی بموجب اسکی جائز نہین رکہتی ہین گواہی جنگلی کے شہری پر اور اکثر ائمہ کی نزدیک جائز ہی شہادت جنگلی عادل کی اوپر شہری کی اور لایجوز کو یعنی لاتحسن کہتی ہین اور نہ جائز ہونیکو مقید ساتھہ پائی جانی صفات مذکورہ کی کہتی ہین ۱۲ ع **وعن** عوف بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی بین رجلین فقال المقضی علیہ لما ادبر حسبی اللہ ونعم الوکیل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی یلوم علی العجز ولکن علیک بالکیس فاذا غلبک امر فقل حسبی اللہ ونعم الوکیل رواہ ابوداود اور روایت ہی عوف بن مالک سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا درمیان دو شخصونکی یعنی حکم کیا ایک کی لیی دوسرے پر پس کہا اوسنی کہ جسپر حکم کیا تہا جبکہ پیٹہ پہیری یعنی مجلس شریف سی چلا کفایت کرتا ہی مجکو اللہ اور اچہا ہی کارساز پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اللہ تعالی ملامت کرتا ہی نادانی پر ولیکن لازم ہی تجہپر ہوشیاری پس جسوقت کہ غلبہ کری تجہپر کوئی چیز پس کہہ کفایت ہی مجکو اللہ اور اچہا ہی کارساز نقل کی یہہ ابوداود دنی ف کفایت کرتا ہی مجکو الخ اشارۃ کی اوسنی ساتھہ اسکی کہ مدعی نی ناحق مال لیا مجسے پس راہ غم وحسرت کی یہہ کلمہ کہا اور ملامت کرتا ہی نادانی پر یعنی تقصیر وغفلت کرنی کاروبار مین اور لازم ہی تجہپر الخ یعنی لازم ہی حتیاط وہشیاری سباب مین حاصل یہہ کہ اللہ تعالی نہین راضی ہوتا ساتھہ تقصیر کی ولیکن باعث ہی خبرداری ہشیاری پر پس ہو تو عاجز اور کہنی والا جسی اللہ بلکہ ہووانا خبردار وہشیار اور شاید کہ جسپر حکم کیا حضرت نی تہا اوسپر دین پس ادا کردیا اوسنی پس غصہ کیا اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور بتقصیر کی گواہ کرنہین اور کہا طیبی نی کہ یعنی لائق تہا تجکو یہہ کہ ہشیاری کرتا اپنی معاملہ مین اور نہ قصور کرتا اوسمین مثل قائم کرنی گواہونکی درمانند اسکیکی باین سبب جب حاضر ہوتا تو حکم کی لیی تو قادر ہوتا دفع پر اور جبکہ عاجز ہوا تو اوسسے کہتا ہی حسبی اللہ کہا جاتا ہی حسبی اللہ جبکہ نہ میسر ہووے طرف حصول امر کی اور مبالغہ کیا جاوے حتیاط مین پس جبکہ میسر ہوا وسکو واسطے طرف حصول امر کی تو ہوتا ہی معذور اوسمین پس کہے اوسوقت حسبی اللہ ونعم الوکیل ۱۲ ع **وعن** بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حبس رجلا فی تہمۃ رواہ ابوداود وزاد الترمذی والنسائی ثم خلی عنہ اور روایت ہی بہز بن حکیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی نقل کی اوسکی دادا سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی قید کیا ایک شخص کو تہمت مین نقل کی یہہ ابوداود دنی اور زیادہ کیا ترمذی اور نسائی نی یہہ کہ پہر چہوڑ دیا حضرت نی اوسکو ف تہمت مین کہ دعوی کیا تہا کسینی اوسپر قرض کا یا کسی گناہ کا پس قید کیا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی تاکہ معلوم ہو صدق دعوی مدعی کا ساتھہ گواہونکی پہر جبکہ قائم نہوئی اوسپر گواہ چہوڑ دیا حضرت نی اوسکو اور یہہ دلیل ہی اسپر کہ قید کرنا احکام شرع سی ہی ۱۲ ع

الفصل الثالث

عن عبد اللہ بن الزبیر قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الخصمین یقعدان بین یدی الحاکم رواہ احمد وابوداود روایت ہی عبد اللہ بن زبیر سی کہ کہا حکم فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ مدعی اور مدعی علیہ بیٹہین پیش بروحاکم کی نقل کی یہہ احمد اور ابوداود دنی ف کہا طیبی نی کہ نہین ہی قاضی پر کوئی امر دشوار تر اور ترساک زیادہ برابری کرنی سی درمیان مدعی اور مدعی علیہ کی ۱۲ ع

کتاب الجہاد

کتاب ہی بیچ بیان جہاد کی ف جہاد لغۃ مین کہتی ہین مشقت کو اور شرع مین جہاد کہتی ہین خرچ کرنی طاقت کو بیچ لڑائی کفار کی ساتھہ جان کی یا مدد کرنیکی ساتھہ مال کی یا عقل کی یا بڑہانی بہیڑ کی یا سوای اسکیکی اور جہاد کرنا کافروں کی فرض کفایہ ہی اگر نہ ہو نفیر عام اور اگر نفیر عام ہوا بطرح کہ ہجوم کریں کفار ایک شہر پر مسلمانونکی شہر وغیرہ سے تو ہوتا ہی جہاد کرنا فرض عین برابر ہی کہ ہو نفیر کرنیوالا عادل یا فاسق پس اجب ہوتا ہی اوپر تمام اوس شہر والونکی

نقیر اور ایسی ہی اونپر کہ جو قریب ہین اوسکی اگر نہ کفایت کرین ہنی والی اوس شہر کی یا کسل کرین اور کرنہ گا رہون اور اسیطرح واجب ہوتا ہی اوپر تمام اہل اسلام کی مشرق ومغرب تک مانند تجہیز وتکفین میت کے اور نماز جنازہ کی کہ واجب ہی دل میت کی اہل محلہ پر پس اگر عاجز ہون واوسکی کرنی سی تو واجب ہی اوسکی شہر والونپر اور جہاد دریا کا افضل ہی جہاد جنگل کسی ع الفصل الاول فصل پہلی عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من امن بالله ورسوله واقام الصلوة وصام رمضان كان حقا على الله ان يدخله الجنة جاهد في سبيل الله او جلس في ارضه التي ولد فيها قالوا افلا ننبش الناس قال ان في الجنة مائة درجة اعدها الله للمجاهدين في سبيل الله ما بين الدرجتين كما بين السماء والارض فاذا سالتم الله فسلوه الفردوس فانه اوسط الجنة واعلى الجنة وفوقه عرش الرحمن ومنه تفجر انهار الجنة رواه البخاري ۔ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ایمان لایا ساتہہ اللہ کی اور رسول اوسکی یعنی اوسا تہہ وہیچیز کی کہ آئی اللہ اور رسول کی پاس سے یعنی شریعت اوپر پانچ کی نماز اور روزی کہی رمضان کے ہی لازم اللہ پر یعنی ازراہ فضل کی بسبب وعدی کی کہ داخل کریگی اوسی بہشت مین یعنی پہلی ہی ساتہہ نجات پائی ہوونگی والا ایمان کافی ہی مطلق دخول کی لیی جہاد کرنی ہیچ راہ اللہ کی یا بیٹہنا ہی ہیچ وطن اپنی کی کہ پیدا کیا گیا اوسمین یعنی نہ جہاد کریی اور نہ ہجرت کریی کہا صحابہ نی کیا نہ خوش خبری دین ہم لوگونکو فرمایا بیشک بہشت مین سو درجے ہین تیار کیا اونکو اللہ نی واسطی جہاد کرنیوالونکی ہیچ راہ اللہ کی درمیان دو درجونکی ایسا فرق ہی جیسا درمیان آسمان وزمین کی پس جسوقت کہ مانگو تم اللہ سی یعنی جہاد پر درجہ عالی پس مانگو اللہ سی فردوس پس بیشک فردوس اوسط بہشت ہی یعنی افضل اور فراخ تر بہشتون کی ہی اور بلند تر بہشتونکی ہی اور اوپر اوسکی عرش رحمان ہی یعنی پس وہ جہت بہشت کی ہی اور فردوس مین بہتی ہین نہرین یعنی اصول چار نہرونکو کہ پانی اور دودہ اور شراب اور شہد کی ہین نقل کی یہہ بخاری نی ف اسمین فی کہ نماز وروزی کی کیا اور حج وزکوۃ کا نہ کیا اسمین یہہ تنبیہ ہی اوپر عظم شان انکی اور بسبب واجب ہونی انکی سب مسلمانونپر بخلاف حج وزکوۃ کی کہ سب واجب نہین مگر اوسپر کہ صاحب مال ہو اور استطاعت کہتا ہو اور بیٹہا رہی انمین یہہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ یہہ حدیث فرمائی حضرت نی دن فتح مکہ کی اسلیی کہ ہجرت پہلی سکی فرض تہی ہر موسن کے لیی ع وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل المجاهد في سبيل الله كمثل الصائم القائم القانت بايات الله لا يفتر من صيام ولا صلوة حتى يرجع المجاهد في سبيل الله متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مثل مجاہد فی سبیل اللہ کی مانند مثل روزہ دار قیام کرنیوالی کی یعنی ساتہہ نماز وطاعت وعبادۃ کی پڑہنی والی کی خدا کی آیاتونکو نہین تہکتا روزہ سی اور نہ نماز سی یعنی نہین تہکتا عبادۃ سی یہانتک کہ پہیرے جہاد کرنیوالا پیچہے راہ اللہ کی طرف گہر کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اگرچہ مجاہد کو سوتی ہوتی ہی بعض اوقات مین بسبب سونی اور کہانی اور مانند انکی لیکن اوسکو حکم مین ہی کہ سوتے نہین کہنا عبادۃ سی اصلا اور لکہا جاتا ہی ثواب اوسکو ہمیشہ ہر جنبش مرام پر ع وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انتدب الله لمن خرج في سبيله لا يخرجه الا ايمان بي وتصديق برسلي ان ارجعه بما نال من اجر او غنيمة او ادخله الجنة متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ضامن ہوا اللہ واسطی اوس شخص کے کہ نکلا پیچہے راہ اللہ کے یعنی جہاد کی لیی نہین نکالا اوسکو مگر ایمان لانی نی ساتہہ میری وتصدیق کرنی نی میری رسولونکو یعنی واسطی خدا اور طلب رضا اوسکی نکالا نہ واسطی طلب دنیا اور دکہانی اور ستانی کی یہہ کہ پہیر دونگا اوسکو ساتہہ وہیچیز کی کہ پایا ہی ثواب آخرۃ سی فقط یعنی بغیر غنیمت کی یا غنیمت سی یعنی ساتہہ ثواب کی یا داخل کرونگا اوسکو بہشت مین یعنی ساتہہ سابقونکی بغیر حساب عذاب کی یا داخل کرونگا بعد موت کی پہلی وقیامت کی یعنی جیسیکہ فرمایا ہی احیاء عند ربہم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لولا ان رجالا لا

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا تَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُ اَنْ اُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيَا ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْيَا ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْيَا ثُمَّ اُقْتَلَ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی خدا کی اگر نہوتا دشوار اوپر امت کا کہ کتنی ایک آدمی مسلمانونکی لیے فقر خوش نہین ہونیکی نفسونکی کہ پیچھی ہین اور جدا ہون مجسی اور نہین پاتا ہون مین سواری کہ سوار کرونمین اونکو اور سپر نہین پیچھی رہتا مین کسی لشکر سی کہ جہاد کرتا ہی راہ اللہ کی قسم ہی اللہ کی البتہ دوست رکھتا ہون مین یہہ کہ مارا جاؤن مین پھر راہ اللہ کی پھر زندہ کیا جاؤن مین پھر مارا جاؤن مین پھر زندہ کیا جاؤن مین پھر مارا جاؤن مین یعنی دوست کہتا ہون کہ ہر بار زندہ کیا جاؤن اور مارا جاؤن تا ہر بار ثواب جدید پاؤن نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی مین کہ ہمراہ ہر لشکر و ہر فوج کی جنگ کافرونمین نہین جاتا موجب اسکا یہہ ہی کہ اگر ہمراہ ہر فوج کی جنگ کو جاتا تو لابد بعضی مسلمان پیچھی رہ جاتی اور جدا ہوتی مجسے بسبب بے سواری اور بی سامانی کی اور مین اسقدر سواریان کہانسے لاؤن کہ اونکو سپرد کرکر ہمراہ لیجاؤن اور مسلمان بسبب پیچھی رہنی کی جنگ سی اور جدا ہونیکی مجسی خوش نہین ہوتی ہین اور حسرت کہاتی ہین اور سپر اور شکستہ دل ہوتی ہین و گرنہ مجکو محبت جہاد کی اسقدر ہی کہ دوست رکھتا ہون نہین کہ مکرر مارا جاؤن اور جیون ہ ح **وعن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا متفق علیہ اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چوکیداری کرنی ایک دن کی بیچ راہ اللہ کی بہتر ہی دنیا سی اور اوسچیز سی کہ دنیا پر ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ایک نسخہ مین بدلی ما علیہا کی مافیہا ہی یعنی چوکیداری مذکور بہتر ہی اوس مال سی کہ خرچ کیا جاوے بیچ راہ اللہ کی یا جزا اوسکی بہتر ہی دنیا سی اور اوسچیز سی کہ دنیا مین ہی ہ ع **وعن** انس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک صبح کو جانا بیچ راہ خدا کی یا ایک شام کو جانا بہتر ہی دنیا سی اور اوسچیز سی کہ دنیا مین ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی اسکی فضیلت و ثواب بہتر ہی تمام نعمتونسی کہ دنیا کیسی سیسی کہ نعمتین دنیا کی فانی ہین اور نعمتین آخرہ کی باقی ہ ع **وعن** سلمان الفارسی قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهٖ وَاِنْ مَاتَ جَرٰى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُ وَاُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ وَاَمِنَ الْفَتَّانَ رواہ مسلم اور روایت ہی سلمان فارسی سی کہ کہا سنا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی چوکیداری کرنی ایک دن اور رات کی جہاد مین بہتر ہی روزی ایک مہینی کی سی و شب بیداری اوسکی سی اور اگر مر جاوی وہ چوکیدار جاری ہوتا ہی اوسپر ثواب عمل وسیکا کہ تہا عمل کرتا یعنی ہمیشہ پہنچتا رہتا ہی ثواب اوسکی عمل کا کہ کرتا تہا زندگی مین اور جاری کیجاتا ہی اوسپر رزق اوسکا یعنی طعام و شراب بہشت کیسی اور امن مین رہتا ہی فتنہ مین الٹی والی سی قبر شہ عذاب قبر کا ہی یا دجال یا شیطان نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** اَبِيْ عَبْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَمَسُّهُ النَّارُ رواہ البخاری اور روایت ہی ابی عبس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین گرد آلودہ ہوتی دونون قدم کسی بندہ کی بیچ راہ اللہ کی یعنی جہاد مین پھر پہنچی اوسکو آگ نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یہہ کنایہ ہی سعی سی راہ جہاد مین اور اسمین مبالغہ ہی کہ جب گرد آلودہ ہوتا قدم سعی کار راہ جہاد مین ورکر نیوالا آگ دوزخ کا ہوا تو نفس جہاد کا کیا کچھہ ثواب ہوگا ح **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَقَاتِلُهٗ فِي النَّارِ اَبَدًا رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین جمع ہوتا کافر اور مارنیوالا اوسکا آگ دوزخ مین کبہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** احدیث مین بشارت خاص اوسکی لیی ہی کہ جہاد مین کسی کافر کو ماری وہ ہرگز دوزخ مین جاوی کا اور حقیقت مین یہہ بیان فضیلت جہاد کا ہی سلیی جو کوئی جہاد کریگا غالب ہی کہ کسی کافر کو ماریگا اور جو کوئی کہ جہاد کریگا اور سعی و سعین کریگا اور قتل نہ کریگا کسی

جزا ہی بہشت ہی پ ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خیر معاش الناس لہم رجل ممسک
عنان فرسہ فی سبیل اللہ یطیر علی متنہ کلما سمع ہیعۃ او فزعۃ طار علیہ یبتغی القتل والموت مظانہ
او رجل فی غنیمۃ فی رأس شعفۃ من ہذہ الشعف وبطن واد من ہذہ الاودیۃ یقیم الصلوۃ ویؤتی
الزکوۃ ویعبد ربہ حتی یاتیہ الیقین لیس من الناس الا فی خیر رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین ندکانی لوگونکی واسطی فنکی زندگانی اوس شخص کی ہی کہ پکڑے ہوا ہی باگ گھوڑی اپنی کی بیچ راہ خدا کی جلدی چلتا ہی اوپر پشت
گھوڑی کی جبکہ سنتا ہی آواز ڈر کی یا فریاد رسی چاہنی دوڑتا ہی سوار ہوکر گھوڑی پر یعنی طرف اوس آواز و فریاد رسی کی ڈہونڈتا پہرتا ہی ماری جانا اور مرنا جانبہ گمان
موتکی یعنی ڈرتا نہین ہی مرنی سی اور بہاگتا نہین اوس سی بلکہ ڈہونڈتا پہرتا ہی اوسکو یا زندگانی اوس شخص کی کہ کتنی ایک بکریونمین رہتا ہی بیچ چوٹی پہاڑ
کی ان پہاڑونمین سی یا رہتا ہی بیچ ایک لہ کی ان نالونمین سی قائم رکہتا ہی نماز کو اور دیتا ہی زکوۃ یعنی اگر وہ بکریان حد نصاب کو پہنچتی ہین اور بندگی کرتا ہی پروردگار
اپنی کی یہانتک کہ آوی اوسکو موت نہین ہی لوگونسی مگر بیچ بہلائی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مگر بیچ بہلائی کی کہ نگاہ رکہتا ہی لوگونکو اپنی شر سی اور نگاہ رکہتا ہی اپنی تہین
اونسی اور ساتہہ اونکی خیر مین شریک ہی نہ برائی مین حاصل معنی اسحدیث کی رغبت دلاتا ہی اوپر جہاد کرنی دشمنان دین کی اور مجاہدہ نفس و شیطان کی و اعراض ستیفا
لذات و شہوات سی اور تنبیہ ہی اوسپر کہ اگر مخالطت کہی لوگونسی بیچ تائید دین اور تقویت شریعت کی تو کہی والا گوشہ کری اور کہا نووی نی کہ اسحدیث مین دلیل ہی
اونکی ایکی فضیلت دیتی ہین گوشہ گزینی کو مخالطت پر اور اوسمین خلاف مشہور ہی کہ شافعی اور اکثر علما تو کہتی ہین کہ اختلاط افضل ہی بشرطیکہ امید سلامتی کی فتنونسی اور
مذہب ایک جماعت زہاد کا یہہ ہی کہ گوشہ گزینی افضل ہی و دلیل پکڑی ہی وانہون نی ساتہہ اسحدیث کی اور جواب دیا ہی جہونی کہ یہہ مجہول ہی اوپر زمانہ فتنونکی
یا اوس شخص کے حق مین ہی کہ سلامت رہیگا اوس سے اور نہ صبر کریگا وہ لوگونکی ایذا پر اور تہی انبیا صلوات اللہ علیہم اور اکثر صحابہ و تابعین اور علما اور زہاد اختلاط کرنی والے
اور حاصل کرتی تہی منافع اختلاط کی مثل نماز جمعہ اور جماعت اور نماز جنازہ اور عیادۃ مریض اور مانند اونکی پ ح **وعن** زید بن خالد ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من جہز غازیا فی سبیل اللہ فقد غزا ومن خلف غازیا فی اہلہ فقد غزا متفق
علیہ اور روایت ہی زید بن خالد سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسنی کہ سامان درست کردیا جہاد کرنیوالیکا بیچ راہ اللہ کی پس تحقیق جہاد کیا اوسنی
یعنی حکم جہاد کرنیوالیکا رکہتا ہی اور شریک ہی بیچ ثواب جہاد کی اور جو کوئی کہ خلیفہ ہو غازیکا بیچ اہل اوسکی یعنی خدمت گذار رہی و نگہبانی کرتا ہی پس تحقیق جہاد کیا اوسنی تحقیق کر
یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرمۃ نساء المجاہدین علی القاعدین کحرمۃ
امہاتہم وما من رجل من القاعدین یخلف رجلا من المجاہدین فی اہلہ فیخونہ فیہم الا وقف لہ یوم
القیمۃ فیاخذ من عملہ ما شاء فما ظنکم رواہ مسلم اور روایت ہی بریدہ سی
کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حرمت عورتون مجاہدین کی اوپر بیٹہنی والونکی یعنی جو کہ گہرونمین بیٹہی ہین و جہاد کو نہین نکلی مانند حرمت ماؤن اونکی
ہی یعنی چاہیی کہ اونکی عورتونمین خیانت نہ کرین اور نظر بدسی نہ دیکہین اور ایسا حرام جانین اونکو کہ گویا مائین اونکی ہین نہین کوئی شخص بیٹہنی والونمین سی کہ خیانت
کری ایک شخص کی مجاہدین مین سی بیچ اہل اوسکی یعنی اوسکی بیوی یا لونڈی یا قرابتیونکی پہر خیانت کری اوسکی اوسکی اہل مین مگر کہڑا کیا جاویگا وہ شخص واسطی
مجاہد کی دن قیامت کی پس لیویگا مجاہد عمل اوسکیسی جو چاہی گا پس کیا ہی گمان تمہارا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی کیا گمان کرتی ہو بیچ رغبت کرنی مجاہد کی
اوسکی نیکیونکی لینی مین اوس مقام مین یعنی نہین باقی رہنی کا نیکیونمین سی کچہہ مگر لیلیویگا اوسکو یا کیا گمان کہتی ہو ساتہہ خدا کی باوجود اس خیانت کی آیا شک
رکہتی ہو اس مجازاۃ مین یا کیا گمان کہتی ہو ساتہہ اوسکی کہ دیا اوسکو اللہ نی یہہ مرتبہ اور مخصوص کیا اوسکو ساتہہ اس فضیلت کے یعنی ضروری کہ اوسکو اور بزرگیاں

بہی ملین کی سواری اسکی ۱۲ ع **وعن** ابی مسعود الانصاری قال جاء رجل بناقۃ مخطومۃ فقال ھذہ فی سبیل اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لک بہا یوم القیمۃ سبع مائۃ ناقۃ کلہا مخطومۃ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سی کہ کہالایا ایک شخص اونٹنی مہار کی ہوئی اور کہا یہہ بیچ راہ خدا کی ہی یعنی لشکری ہی جہاد کی لیی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ واسطی تیری بدل اس اونٹنی کی دن قیامت کی سات سو اونٹنیان ہونگی سب مہار کی ہوئین نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث بعثا الی بنی لحیان من ہذیل فقال لینبعث من کل رجلین احدہما والاجر بینہما رواہ مسلم اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ارادہ بہیجنیکا کیا ایک لشکر کو طرف بنی لحیان کی کہ ایک بطن ہی قبیلہ ہذیل سی فرض یا چاہیی کہ اوہی دو شخصون مین سی ایک اونکا یعنی ہر قبیلہ مین سی آدہی جاوین اور ثواب جہاد کا مشترک ہوگا درمیان دونونکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی جو کہ خبر گیران رہینگے مجاہدونکی گہر والونکی اونکو بہی ثواب مجاہدون کا سا ہوگا ۱۲ ع **وعن** جابر بن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن یبرح ہذا الدین قائما یقاتل علیہ عصابۃ من المسلمین حتی تقوم الساعۃ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ ہیگا یہہ دین قائم لڑتی رہی گی اس دین پر ایک جماعت مسلمانونکی سی یعنی خالی نہین ہیگی روی زمین جہاد سی کہین نہ کہین ہوتا رہیگا یہانتک کہ قائم ہو قیامت نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی قریب ہو قائم ہونیکی کہا طیبی نی کہ جملہ یقاتل مستانفہ ہی بیان ہی واسطی جملہ پہلی کی یعنی یہہ دین ہمیشہ قائم رہیگا بسبب مقاتلہ اوس جماعت کی اور اغلب یہہ ہی کہ اس مانی مین وہ لوگ روم کی ہین نصرہم اللہ وخذل اعدائہم ۱۲ ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یکلم احد فی سبیل اللہ واللہ اعلم بمن یکلم فی سبیلہ الا جاء یوم القیمۃ وکلمہ یدمی اللون لون الدم والریح ریح المسک متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین زخمی کیا جاتا کوئی شخص بیچ راہ اللہ کی اور اللہ خوب جانتا ہی اوسکو زخمی کیا جاتا ہی اوسکی راہ مین مگر کہ آویگا وہ دن قیامت کی اسحال مین کہ اوسکی زخم سی بہتا ہوگا خون ناگہ خون کا ہوگا اور بو مشک کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من احد یدخل الجنۃ یحب ان یرجع الی الدنیا ولہ ما فی الارض من شیء الا الشہید یتمنی ان یرجع الی الدنیا فیقتل عشر مرات لما یری من الکرامۃ متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی کہ داخل ہو بہشت مین دوست رکہی پہر آنا طرف دنیا کی اور ہو اوسکی لیی وہ چیز کہ زمین مین ہی کچہہ مگر شہید آرزو کرتا ہی کہ پہر آوی دنیا مین اور مارا جاوی دس بار یعنی بہت بسبب اوس چیز کی کہ دیکہتا ہی بزرگی اور ثواب شہادت کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** مسروق قال سألنا عبد اللہ بن مسعود عن ہذہ الآیۃ ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم یرزقون الآیۃ قال اما انا قد سألنا عن ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ارواحہم فی جوف طیر خضر لہا قنادیل معلقۃ بالعرش تسرح من الجنۃ حیث شاءت ثم تاوی الی تلک القنادیل فاطلع الیہم ربہم اطلاعۃ فقال ہل تشتہون شیئا قالوا ای شیء نشتہی ونحن نسرح من الجنۃ حیث شئنا ففعل ذلک بہم ثلث مرات فلما رأوا انہم لن یترکوا من ان یسألوا قالوا یا رب نرید ان ترد ارواحنا فی اجسادنا حتی نقتل فی سبیلک مرۃ اخری فلما رأی ان لیس لہم حاجۃ ترکوا رواہ مسلم اور روایت ہی مسروق سی کہ کہا پوچہی ہمنی عبد اللہ بن مسعود سی معنی اس آیۃ کی نہ گمان کرو تم اون لوگونکو کہ ماری گئی ہیچ راہ اللہ کی مردہ بلکہ زندہ ہین نزدیک پروردگار اپنی کی روزی دیی جاتی ہین آخر آیۃ تک کہا تحقیق پوچہی ہمنی معنی اسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس فرمایا

ارواحین انکی بیچ شکم جانورون پرندہ سبز رنگ کی ہین اسطی انکی قندیلین ہین لٹکائی گئی نیچی عرش کی کہ بمنزلہ گہونسلونکی ہین میوہ کہاتی ہین بہشت مین سی
جہان چاہتی ہین پہر لٹکانا پکڑتی ہین طرف انکی قندیلونکی پس جہانکتا ہی طرف انکی پروردگار اونکا جہانکنا فرماتا ہی کیا چاہتی ہو تم کسی چیز کو عرض کرتی ہین
کس چیز کو چاہین ہم اسحالمین کی ہم میوی کہاتی ہین بہشت مین سی جہانسی چاہتی ہین پس کرتا ہی اللہ تعالی یہہ سا تہہ انکی یعنی پوچہتا ہی یہہ تین بار پس جبکہ دیکہتی
ہین کہ نہین چہوڑی جاتی پوچہی سی یعنی جب جانتی ہین کہ مراد پروردگار تعالی کی یہہ ہی کہ کچہہ چاہین عرض کرتی ہین ای پروردگار ہماری چاہتی ہین ہم یہہ کہ پہیر
توجا مین ہماری بیچ بدنون ہمارکی یعنی اور دنیا مین بہیجی تو تاکہ ماری جاوین ہم بیچ راہ تیرکی ایکبار اور پس جبکہ دیکہتا ہی اللہ تعالی کہ نہین اونکو کچہہ حاجت یعنی
حاجت معین اسلیئے کہ مانگی انہون نی وہ چیز کہ خلاف ارادی اللہ کی ہی چہوڑی جاتی ہین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نہین انکو کچہہ حاجت بسبب حاصل ہونے
ثواب عظیم کی پہلی بار مرنا اور دوبارہ ہوگا تو مثل اسکی ہوگا اور اسکی حاجت ہی نہین اسلیئے کہ ثواب شہید کا ایک ہی ہی سو وہ حاصل ہی چہوڑی جاتی ہین
یعنی اللہ تعالی پوچہنا چہوڑ دیتا ہی اگر کہا جاوی کہ اگر دوسری بار بہی مثل پہلی ہی ثواب کی ہو تو کیا فائدہ ہی سوال کرنا اونکا اعادہ ارواح کو بدنو نمین تا ماری
جاوین راہ خدا کی مین دوبارہ جواب اسکا علماء نی یہہ دیا ہی کہ مراد و مقصود اونکا اسکلام سی قائم ہونا ہی ساتہہ موجب شکر کن بیچ مقابلہ نعمت کی کہ انعام کی ہی اللہ تعالی
نی انکو نہ حقیقت سوال اعادہ ارواح کی یا شاید کہ انکی خیال مین آیا ہو کہ دوسری بار بہتر و کامل تر جزا ملیگی پہلی بار سی بسبب قوۃ استعداد و مناسبت کی ولیکن
حق تعالی نی جانا بجریان عادت کی کہ مثل اسکی ہونگی پس جانا کہ حاجت نہین ہی اسکی پس چہوڑ دیا پوچہنا اونسی **تنبیہ** لکہا ہی علماء نی کہ رکہنا ارواح شہدا کا
بیچ بدنون جانورونکی مانند رکہنی جواہر کی ہی صندوقونمین بسبب تکریم و تشریف کی اور بقصد داخل کرنی انکی بہشت مین ساتہہ اسصورتکی نہ متعلق ساتہہ ابدان
کی اور ساتہہ رکہنی ارواح کی بیچ بدنون جانورونکی جگہہ پکڑتی ہین بہشت مین اور پاتی ہین خوشبوئیان اور ہوائین انکی اور دیکہتی ہین انوار وہانکی اور لذت پاتی ہین
اور خوشحال ہوتی ہین ساتہہ اوسکی اور ساتہہ قرب حضرت رحمان کی اور حوار ملائکہ مقربین کی اور یہی مراد ہی اللہ تعالی کی اس آیۃ مین یرزقون فرحین بما اٰتٰھم اللہ
من فضلہ اور اس سے اثبات تناسخ کا نہین ہوتا اسلیئے کہ جو تناسخ کی قائل ہین اونکی نزدیک تناسخ اسکو کہتی ہین کہ رجوع کرتی ارواح بدنمین بیچ اس عالم کی نہ بیچ
آخرۃ کی اسلیئے کہ وہ منکر ہین آخرۃ کی اور حدیث سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ جنت مخلوق موجود ہی جیسا کہ مذہب اہل سنت کا ہی شرح ع **وعن** ابی قتادۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام فیھم فذکرلھم ان الجھاد فی سبیل اللہ والایمان باللہ افضل
الاعمال فقام رجل فقال یا رسول اللہ ارایت ان قتلت فی سبیل اللہ یکفر عنی خطایای فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نعم ان قتلت فی سبیل اللہ وانت صابر محتسب مقبل غیر مدبر ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کیف قلت فقال ارایت ان قتلت فی سبیل اللہ ایکفر عنی خطایای فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نعم وانت صابر محتسب مقبل غیر مدبر الا الدین فان جبرئیل قال لی ذلک رواہ مسلم
اور روایت ہی ابی قتادہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خطبہ فرمایا بیچ صحابہ کی پس ذکر کیا واسطی اونکی یہہ کہ جہاد فی سبیل اللہ اور ایمان ساتہہ اللہ کی
بہتر ہین اعمال کی ہین پس کہڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ خبر دو تم مجکو کہ اگر مارا جاون مین بیچ راہ اللہ کی جہاڑی جاوین گی مجسے گناہ میری پس فرمایا
اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہان اگر مارا جاوی تو بیچ راہ اللہ کی اسحالمین کہ ہو تو صبر کرنیوالا اور طالب ثواب کا متوجہ بیٹہ دینی والا پہر فرمایا کس طرح
کہا تو نی کہا اوسنی کہ خبر دو تم مجکو اگر مارا جاؤن مین بیچ راہ اللہ کی کیا جہاڑی جاوین گی مجسی گناہ میری پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہان
اگر مارا جاوی تو اسحال مین کہ ہو تو صبر کرنیوالا طالب ثواب کا متوجہ بیٹہ پہر نیوالا مگر دین یعنی وہ دین کی نیت اوسکی اور کرنیکی نہو وہ نہین بخشا جاتا پس
تحقیق جبرئیل نی کہا واسطی میری یہہ یعنی تمام کلام مذکور یا مگر دین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** بہترین اعمال ہونا ایمان کا تو ظاہر ہی اور جہاد افضل ہی

باعتبار اعلاء کلمۃ اللہ کی اور بیخ کنی اعداء دین کی اور دینی جان کی اور دہاڑی مشقت کی اور نماز افضل ہی باعتبار مداومت کی اور مشغول ہونیکی عبادات کثیرہ کو اور مگر دین کہا تو پشتے نی کہ مراد دین سی یہان حقوق مسلمانونکی ہین پس حاصل یہہ کہ جہاد سی سب گناہ جھڑتی ہین سوای حقوق آدمیونکی ف ح ع

وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْقَتْلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یُکَفِّرُ کُلَّ شَیْءٍ اِلَّا الدَّیْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو بن العاص سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ ماری جانا بیچ راہ خدا کی جہاڑتا ہی ہر گناہ کو سوای دین کی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی سوای حقوق آدمیونکی اور سیوطی نی لکہا ہی کہ مگر شہداء دریا کی کہ اونکی دین بہی جہاڑی جاتی ہین ف ح

وعن اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَضْحَکُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلٰی رَجُلَیْنِ یَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ یَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ یُقَاتِلُ هٰذَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَیُقْتَلُ ثُمَّ یَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَی الْقَاتِلِ فَیُسْتَشْهَدُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہنستا ہی اللہ تعالی یعنی راضی ہوتا ہی اور متوجہ ہوتا ہی سا تہہ رحمت کی طرف دو شخصونکی کہ قتل کری ایکا ایکا دوسرے کو داخل ہون دونون بہشت مین لڑتا ہی یہہ ایک بیچ راہ خدا کی پس قتل جاتا ہی پس داخل ہوتا ہی بہشت مین پہر توبہ کرتا ہی اللہ قاتل پر یعنی کفر سی توبہ کر اور ایمان لایا پہر شہید کیا جاتا ہی یعنی پس داخل ہوتا ہی بہشت مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

وعن سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰی فِرَاشِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سہل بن حنیف سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مانگتا ہی اللہ تعالی سی شہادت صدق دل سی پہنچاتا ہی اللہ اوسکو ساتہہ مرتبہ شہداء کی اگرچہ مری اپنی بچھونی پر یعنی بسبب صدق نیت کی ثواب شہیدونکا سا پاتا ہی نقل کی یہہ مسلم نی

وعن اَنَسٍ اَنَّ الرُّبَیِّعَ بِنْتَ الْبَرَاءِ وَهِیَ اُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اَلَا تُحَدِّثُنِیْ عَنْ حَارِثَةَ وَکَانَ قُتِلَ یَوْمَ بَدْرٍ اَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَاِنْ کَانَ فِی الْجَنَّةِ صَبَرْتُ وَاِنْ کَانَ غَیْرَ ذٰلِکَ اجْتَهَدْتُ عَلَیْهِ فِی الْبُکَاءِ فَقَالَ یَا اُمَّ حَارِثَةَ اِنَّهَا جِنَانٌ فِی الْجَنَّةِ وَاِنَّ ابْنَکِ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰی رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق ربیع بیٹی براء کی اور وہ ہی مادر حارثہ بیٹی سراقہ کی آئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا ای نبی اللہ کی کیا نہین حدیث فرماتی آپ احوال حارثہ کی سی اور تہا حارثہ شہید ہوا بیچ دن بدر کی لگا تہا اوسکو تیر غرب یعنی پہینکنے والا اوسکا معلوم نہوا اگر ہو بہشت مین صبر کرونگی اور اگر ہوا اور جگہہ کوشش کرونگی روتی رہونگی مین یعنی خوب روؤن جیسیکہ عادت عورتونکی ہی فرمایا ای ام حارثہ تحقیق قصہ یہہ کہ کتنی ہین باغ یعنی درجے ہین بہشت مین اور تحقیق بیٹا تیرا پہنچا فردوس اعلی مین کہ اعلی درجہ ہی نقل کی یہہ بخاری نی

وعنه قَالَ اَنْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰی سَبَقُوا الْمُشْرِکِیْنَ اِلٰی بَدْرٍ وَجَاءَ الْمُشْرِکُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا اِلٰی جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ قَالَ عُمَیْرُ بْنُ الْحُمَامِ بَخٍ بَخٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا یَحْمِلُکَ عَلٰی قَوْلِکَ بَخٍ بَخٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا رَجَاءَ اَنْ اَکُوْنَ مِنْ اَهْلِهَا قَالَ فَاِنَّکَ مِنْ اَهْلِهَا قَالَ فَاَخْرَجَ تَمَرَاتٍ مِنْ قَرَنِهٖ فَجَعَلَ یَاْکُلُ مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ لَئِنْ اَنَا حَیِیْتُ حَتّٰی اٰکُلَ تَمَرَاتِیْ اِنَّهَا لَحَیٰوةٌ طَوِیْلَةٌ قَالَ فَرَمٰی بِمَا کَانَ مَعَهٗ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰی قُتِلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا چلی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابی حضرت کی یعنی مدینہ سی غزوہ بدر کی لیے یہانتک کہ سبقت کی مشرکونہ طرف بدر کی یعنی پہونچی بدر مین پہلی کفار کی اور آئی مشرک یعنی بعد مسلمانونکی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہڑی ہوؤ تم طرف بہشت کی کہ چوڑا اوسکا مانند چوڑا آسمان و زمین کی ہی کہا

عمیر بن تمام انصاری نی خوب خوب پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا باعث ہوا تجکو اوپر کہنی تیریکی خوب خوب کہا عمیر نی قسم ہی اللہ کی یا رسول اللہ ہین
کہا مینی یہہ مگر یا مید اسکی کہ ہوؤن مین اہل بہشت سی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس تحقیق تو ہی اہل بہشت سی ہی پس کہا راوی نی کہ نکالین عمیر نی کتنی
ایک کھجورین ترکش اپنی مین سی اور شروع کیا کھانا اونمین سی پہر کہا کہ اگر زندہ رہا مین یہانتک کہ کہاؤن مین اپنے کھجورین یعنی سب تو تحقیق یہہ زندگی دراز ہی پس
پہینکین کھجورین کہ نہین ساتہہ اوسکی پہر قتال کیا کافرونسی یہانتک کہ شہید ہوئی نقل کی یہہ مسلم نی ف کہڑی ہوکے طرف بہشت کی یعنی طرف عمل کی کہ
سبب داخل ہونی بہشت کا ہی کردہ جہاد ہی اور چورا دا الخ مراد بیان کرنا فراخی جنت کا ہی مشابہت دی ایسی چیز کی ساتہہ کہ بیچ فہم خلق کی کوئی چیز وسیع یا د
اوس سی نہین اور تخصیص چورا دکی نہ طول کی ناکہ معلوم ہو کہ جب چورا دا ایسا ہوا تو طول کا کیا حال ہوگا اور کیا باعث ہوا تجکو الخ گو یا خیال کیا حضرت
نی کہ یہہ کلام صادر ہوا ہی عمیر سی بغیر نیت اور فکر و تامل کی مشابہ ساتہہ قول اوسکی کہ براہ ہزل و مزاح کی چلتا ہی یا بخوف قتل کی کہا پس نفی کیا عمیر نی اوسکو
اپنی سی کہ کہا قسم ہی اللہ کی الخ اور زندگی دراز ہی یعنی اگر سب کھجورون کی کہانیکا انتظار کرون اور جب تک جیتا رہون تو بڑی زندگی ہوئی حاصل یہہ کہ بسبب
شوق حصول شہادت کی زندگانی کو اور تاخیر قتال کو وبال جانا ؛ ح ع **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
مَا تَعُدُّوْنَ الشَّهِیْدَ فِیْکُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِیْدٌ قَالَ اِنَّ شُهَدَاءَ اُمَّتِیْ اِذًا لَقَلِیْلٌ
مَنْ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِیْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِیْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِی الطَّاعُوْنِ فَهُوَ شَهِیْدٌ
وَمَنْ مَاتَ فِی الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِیْدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کسکو گنتی ہو
تم شہید اپنی مین عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ جو شخص کہ مارا جاوی اللہ کی راہ مین پس وہ شہید ہی فرمایا تحقیق شہدا میری امت کے اوسوقت البتہ کم ہونگی
جو شخص مارا جاوی بیچ راہ اللہ کے پس وہ شہید ہی یعنی حقیقی اور جو شخص مری راہ خدا مین یعنی بغیر ماری جانی کی اپنی موت سی مری پس وہ بہی شہید ہی اور
جو شخص کہ مری وبا مین پس وہ بہی شہید ہی اور جو شخص کہ مری مرض پیٹ سی یعنی استسقا یا اسہال وغیرہ سی پس وہ بہی شہید ہی یعنی یہہ بہی ثواب مین اور درجات
مین شریک ہین شہادی حقیقی کی نہ جمیع احکام مین نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ
غَازِیَةٍ اَوْ سَرِیَّةٍ تَغْزُوْ فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ اِلَّا کَانُوْا قَدْ تَعَجَّلُوْا ثُلُثَیْ اُجُوْرِهِمْ وَمَا مِنْ غَازِیَةٍ اَوْ سَرِیَّةٍ تُخْفِقُ وَتُصَابُ اِلَّا
تَمَّ اُجُوْرُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین
کوئی جماعت جہاد کرنیوالی یا لشکر جہاد کرنیوالا کہ غنیمت لوٹ لاوی اور صحیح سالم آوی مگر تحقیق جلدی لی دو تہائی مزدوری اپنی کی اور نہین کوئی
جماعت جہاد کرنیوالی یا لشکر جہاد کرنیوالا کہ غنیمت لاوی اور زخمی کیا جاوی یا مارا جاوی مگر پورا ہوتا ہی ثواب انکا نقل کی یہہ مسلم نی ف لے دو
تہائی مزدوری اپنی کی کہ غنیمت اور سلامت ہی اور باقی رہا ایک تہائی کہ ثواب جہاد کا ہی اور وہ قیامت کی دن پاویگا اور اسی حساب سی جو کوئی سلامت
آیا اور غنیمت لایا ایک تہائی پایا اور دو تہائی باقی رہا اور اخیر جملہ کی یہہ معنی ہین کہ جسنی جہاد کیا پس قتل کیا گیا یا زخمی کیا گیا اور غنیمت ہاتہہ نہ لگی تو ثواب اوسکا
پورا باقی ہی کہ آخرہ مین پاویگا ؛ ح ع **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ یَغْزُ وَلَمْ یُحَدِّثْ
بِهٖ نَفْسَهٗ مَاتَ عَلٰی شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مرا اور جہاد نہ کیا
اور نہ گذرا بیچ دل اوسکی خیال جہاد کا مرا اوپر ایک قسم کی نفاق سی نقل کی یہہ مسلم نی ف اور نہ گذرا الخ یعنی قصد جہاد کا نہ کیا اور نہ کہا کاشکی ہوتا مین
جہاد کرنیوالا پس یہہ شخص مشابہ ہوا منافقین کی کہ جہاد سی روجانی ہین من تشبہ بقوم فہو منہم پس واجب ہی ہر مؤمن پر کہ نیت جہاد کی رکہی اور کہا نووی نی
شرح مسلم مین کہ اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ جو کوئی نیت کری کرنی ایک عبادت کی پہر مرجاوی پہلی کرنی اوسکی تو نہین متوجہ ہوتی اوسپر برائی اسقدر

کہ متوجہ ہوتی ہی اوسپر کہ مرجاوی بغیر نیت کرنی اوسکیکی اور اختلاف کیا ہی علما ہمارہی نی اس شخص کے حق مین کہ قادر ہو نماز پر اول وقت مین پہر تاخیر کری اوسکو بہ نیت پڑہنی اوسکیکی اور مرجاوی یا تاخیر کری حج کو اسیطرح پس کہا بعضون نی کہ گنہ گار ہوتا ہی دونون صورتونمین اور بعضون نی کہا کہ نہین گنہ گار ہوتا دونون صورتونمین اور بعضون نی کہا کہ گنہ گار ہوتا ہی حج مین نماز مین انتہی اور اخیر قول موافق مذہب ہمارہی ہی ۔ ع **وعن** اَبِی مُوسٰی قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِلذِّکْرِ وَالرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِیُرٰی مَکَانُہٗ فَمَنْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَکُوْنَ کَلِمَۃُ اللّٰہِ ھِیَ الْعُلْیَا فَھُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا آیا ایک شخص پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عرض کیا کہ ایک شخص لڑتا ہی واسطی غنیمت ہاتہہ لگنی کی اور ایک شخص لڑتا ہی واسطی ذکر کی یعنی آوازہ اور شہرتکی لیی کہ جیکو سمعۃ کہتی ہین اور ایک شخص لڑتا ہی تاکہ دیکہا جاوی مرتبہ اوسکا یعنی اپنی شجاعت دکہانیکی لیی لوگونکو کہ جیکو ریا کہتی ہین پس کون ہی پیچ راہ خدا کی یعنی مجاہد اللہ کی راہ کا کون ہی فرمایا جو شخص کہ لڑی تاکہ ہو دین اللہ کا بلند پس وہ پیچ راہ اللہ کی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجَعَ مِنْ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ فَدَنَا مِنَ الْمَدِیْنَۃِ فَقَالَ اِنَّ بِالْمَدِیْنَۃِ اَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مَسِیْرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِیًا اِلَّا کَانُوْا مَعَکُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِلَّا شَرِکُوْکُمْ فِی الْاَجْرِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَھُمْ بِالْمَدِیْنَۃِ قَالَ وَھُمْ بِالْمَدِیْنَۃِ حَبَسَھُمُ الْعُذْرُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَرَوَاہُ مُسْلِمٌ عَنْ جَابِرٍ اور روایت ہی انس سی کہ پہری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سی پس نزدیک ہوئی مدینہ سی پس فرمایا بیشک مدینہ مین کتنی ایک اشخاص ہین کہ نہین چلی تم کسی جگہہ اور نہین قطع کیا تمنی کوئی جنگل مگر کہ تہی وہ ساتہہ تمہاری یعنی ساتہہ دل اور ہمت دعا کی اگرچہ بظاہر تمہاری ساتہہ نہ تہی اور ایک روایت مین آیا ہی یعنی بجای لفظ مگر کہ تہی ساتہہ تمہاری یہہ کہ مگر شریک ہین تمہاری ثواب مین عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ اور وہ مدینہ مین ہین یعنی باوجودیکہ مدینہ مین ہین جہاد کی لیی نہین نکلی پس کیونکر ہماری ساتہہ ہین اور ثواب مین شریک ہین فرمایا ہان مدینہ مین ہین یعنی باوجود اسکی شریک ہین ثواب مین اسلیی کہ روکا اونکو عذر نی یعنی بسبب عذر کی تمہاری ساتہہ جہاد مین نہین آئی نقل کی یہہ بخاری نی اور نقل کی یہہ مسلم نی جابر سی **ف** مدینہ مین بیٹہنی والی بسبب جنر کی شریک تہی جہاد کرنیوالونکی ثواب مین یہہ کہ برابر تہی بلکہ جہاد کرنیوالی افضل ہین بحسب قول اللہ تعالی کی فضل اللہ المجاہدین باموالہم وانفسہم علی القاعدین درجۃ ۔ ع **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنَہٗ فِی الْجِھَادِ فَقَالَ اَحَیٌّ وَالِدَاکَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِیْھِمَا فَجَاھِدْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَارْجِعْ اِلٰی وَالِدَیْکَ فَاَحْسِنْ صُحْبَتَھُمَا اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ کہا آیا ایک شخص پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور پروانگی مانگی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی جہاد کرنیکی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آیا زندہ ہین ماباپ تیری کہا ہان فرمایا پس بیچ اونہینکے جہاد کر یعنی اونہین کی خدمت مین کوشش کر کہ حکم جہاد کا رکہتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور روایت مسلم کیمین یون ہی کہ پس پہر جا طرف ماباپ اپنی کی اور اچہی کر صحبت اونکی یعنی خدمت گذاری اور ادای حقوق اونکی اچہی طرح کر **ف** شرح سنہ مین لکہا ہی کہ یہہ جہاد نقل مین ہی کہ نہ نکلی اوسکی لیی مگر باذن الدین کی جبکہ ہون مسلمان اور اگر ہو جہاد فرض تو نہین حاجت اونکی اذنکی اور اگر منع کرین وہ اوسکو تو کہنا نہ مانی اونکا اور نکلی اور اگر باپ کافر ہون تو نکلی بغیر اونکی اذنکی خواہ جہاد فرض ہو یا نفل اور اسیطرح نہ نکلی کسی عبادۃ نفل کی لیی مانند حج اور عمرہ وغیرہ کی اور نہ نفل روزہ رکہی جبکہ ناگوار ہو ماباپ مسلمانکو ایک کو یا دونون ان کی ۔ ع **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَ الْفَتْحِ لَا ھِجْرَۃَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰکِنْ جِھَادٌ وَنِیَّۃٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا دن فتح مکہ کی کہ نہین ہجرۃ بعد فتح مکہ کی ولیکن جہاد اور نیت ہی اور جسوقت کہ بلائی جاؤ تم یعنی جہاد کی لیی پس نکلو یعنی تم سب نکلنا برابر فرض ہونیکی نقل

کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف نہین ہجرۃ الخ یعنی پہلی فتح مکہ کی فرض عین تہی ہجرت کرنی مکہ سی طرف مدینہ کی بلکہ ہر دار الکفر سی واسطے مسلمان ہوتا اسلمی کی اہل دین مدینہ مین کم اور ضعیف تہی پس فرض کی گئی ہجرت تا استعانت کرین اور زائل ہو زور و مشرکین کا اور جبکہ مکہ فتح ہوا تو زائل ہوئی وہ علت اور فرضیت ہجرت کی وہانسی موقوف ہوئی لیکن باقی ہی استحباب ہجرت کا واسطی جہاد کی یا طلب علم کی یا بہاگنی کی دار الکفر سی یا فتنہ سی یا ایسی مین سی کہ چہوڑا جاوی اسمین معروف اور مروح ہو منکر ولیکن جہاد اور نیت یعنی قصد جہاد کا یا اخلاص عمل حاصل یہہ کہ ہجرت یعنی چہوڑنا وطن کا اور جانا مدینہ کو کہ لازم تہا ہر شخص پر منقطع ہوا مگر چہوڑنا وطن کا بسبب جہاد کی یا بسبب نیت صالحہ کی مانند بہاگنی کی دیار کفار سی یا بدعت یا جہل سی یا فتنونسی یا طلب علم کی یہی باقی ہی غیر منسوخ ۱۲ ح ع

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ عَلٰى مَنْ نَاوَاهُمْ حَتّٰى يُقَاتِلَ اٰخِرُهُمُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

روایت ہی عمران بن حصین نی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ ایک جماعت امت میری مین سی لڑتی رہیگی اظہار حق پر غالب اوس شخص پر کہ دشمنی کریگا اونسی یہانتک کہ قتال کریگی آخر امت کی مسیح دجال سی نقل کی یہہ ابو داود نی ف ایک جماعت الخ جیسی اہل روم ہین اس زمانہ مین ذکر کی اللہ اونکی قیامت تک آخر امت یعنی حضرت امام مہدی اور حضرت عیسی ع اور توابع اونکی دجال سی لڑینگی اور قتل کرینگی اوسکو حضرت عیسی ع اور بعد قتل دجال کے جہاد نہین ہونیکا اسلمی کی یاجوج ماجوج پر تو جہاد بسبب عدم قدرۃ کی اوپر نہین ہونیکا اور جب اللہ تعالی اونکو ہلاک کریگا تو نہین باقی رہیگا روی زمین پر کوئی کافر جب تک کہ حضرت عیسی ع زندہ رہین گی زمین مین اور بعد وفات اونکی اور بعد کافر ہونی بعض اشخاص کے بعد حضرت عیسی ع کی مر جاوینگی سب مسلمان سا تہہ ایک ہوا خوشی کی اور باقی رہین گی کافر اسطرح کہ جب قیامت قائم ہوگی تو کوئی اللہ کہنی والا روی زمین پر نہین ہونیکا پس یہہ جو بعض احادیث مین آیا ہی لا تزال طائفۃ من امتی ظاہرین علی الحق حتی تقوم الساعۃ یہہ محمول قرب ساعۃ پر ہے اسلمی کی خروج دجال کا علامات ساعۃ سی ہی ۱۲ ح **وعن** اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُجَهِّزْ غَازِيًا اَوْ يَخْلُفْ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهٖ بِخَيْرٍ اَصَابَهٗ اللّٰهُ بِقَارِعَةٍ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جس شخص نی کہ نہ جہاد کیا اور نہ سامان درست کر دیا کسی مجاہد کا یا نیابت نہ کی کسی غازی کی بیچہ پس ماندون اوسکی ساتہہ خیر کی پہنچاویگا اللہ اوسکو کوئی مصیبت سخت پہلی روز قیامت کی نقل کی یہہ ابو داود نی **وعن** اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَاَلْسِنَتِكُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

اور روایت ہی انس سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جہاد کرو تم مشرکین سی ساتہہ اونکی مالون اپنی کی اور جانون اپنی کی اور زبانون اپنی کی نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی اور دارمی نی ف جہاد کرنا ساتہہ مال و جان کی یہہ ہی کہ خرچ کری مال جہاد مین اور فدا کری جان اپنی اوسمین اور زخمی ہو اور زبان کا جہاد یہہ ہی کہ مذمت کری اونکی ہو نکی اور دین باطل کی اور بد دعا کری اونپر کہ وہ ذلیل ہوا اونکی اور شکست پاوین اور ڈراوی اونکو ساتہہ قتل و قید کرنیکی اور مانند اونکی اور دعا کری مسلمانونکی فتح کی اور غنیمت ساتہہ گنی کی اور رغبت دلاوی لوگونکو جہاد کی ۱۲ ح **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاَصِلُوا الْاَرْحَامَ تَوْرَثُوا الْجِنَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی افشا کرو سلام یعنی سلام کرو اشنا و نا اشنا پر اور کہلاؤ کہانا اور ملو کہو پری کفار کی یعنی جہاد کرو وارث کیی جاؤگی بہشت کی یعنی بہشتین ملینگی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **وعن** فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلٰى عَمَلِهٖ اِلَّا الَّذِيْ مَاتَ مُرَابِطًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ يُنْمٰى لَهٗ عَمَلُهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَيَاْمَنُ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اور روایت ہی فضالہ بن عبید سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا ہر میت ختم کیا جاتا ہی

اور عمل اپنی کی یعنی عمل اوسکا زندگی تک ہی بعد مرنیکی عمل نہیں ہتا یعنی اوسکی لیے ثواب جدید نہیں لکھا جاتا مگر وہ شخص کہ مراد حالت چوکیداری کی ہیچ راہ اللہ کی پس تحقیق شان یہہ ہی کہ بڑہایا جاتا ہی واسطے اوسکی عمل اوسکا قیامت تک اور امن میں رہتا ہی فتنہ قبر سی نقل کی یہہ ترمذی و ابوداود دانی اور نقل کیا اوسکو دارمی نی عقبہ بن عامر سی **ف** بڑہایا جاتا ہی عمل اوسکا یعنی پہنچتا ہی طرف اوسکی ہر لحظہ ثواب جدید اسلیے کی اوسنی خدا کی جان اپنی ہیچ اوسچیز کی کہ سود کرتا ہی نفع اوسکا طرف مسلمین کی کہ وہ احیاء دین کا ہی ساتہہ دفع کرنی دشمنوں اوسکی کہ وہ کفار ہین ؛ ع **وعن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ نُكِبَ نَكْبَةً فَاِنَّهَا تَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَغْزَرِ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ وَرِيْحُهَا الْمِسْكُ وَمَنْ خَرَجَ بِهٖ خُرَاجٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِنَّ عَلَيْهِ طَابَعَ الشُّهَدَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی معاذ بن جبل سی یہہ کہ اونہون نی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ لڑا ہیچ راہ اللہ کی بقدر فواق اونٹنی کی پس تحقیق واجب ہوئی واسطی اوسکی بہشت یعنی ابتدا آا اور جو شخص کہ زخمی کیا گیا زخمی کرنا یعنی ساتہہ ہتیار دشمن کی ہیچ راہ خدا کی یا مصیبت نخم کی پہنچایا گیا غیر دشمن سی مصیبت پہنچانا پس تحقیق وہ زخم آویگا دن قیامت کی مانند اکثر اوسچیز کی کہ پایا جاتا ہی دنیا مین یعنی جیسیکہ وہ زخم بہت تازہ ہی دنیا مین رنگ اوسکا زعفران کا ہوگا اور بو اوسکی مشک کی اور وہ شخص کہ نکلا اوسکی پہوڑا ہیچ راہ اللہ کی پس تحقیق اس پہوڑی پر یا پہوڑی والی پر مہر ہوگی شہیدونکی یعنی علامت شہیدونکی ہوگی تاکہ جانا جاوی کہ اوسنی سعی کی تہی ہیچ ترقی دین کے پس پاویگا جزا مجاہدین کی نقل کی یہہ ترمذی و ابوداود و نسائی نی **ف** معنی فواق کی یہہ ہین کہ درمیان دوہنے اونٹنی کی فرق ہوتا ہی یعنی ایکبار دوہنا اونٹنی کا دوہ لیا بعد ازان ہوڑی دیر مین پہر دوہا اس دیر کا نام کہ درمیان دوہنے دوہنی کی ہوتی ہی فواق ہی اور یہان مراد زمان قلیل ہی ؛ ع **وعن** خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كُتِبَ لَهٗ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی خریم بن فاتک سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ خرچ کری کچہہ خرچ ہیچ راہ خدا کی یعنی جہاد مین لکھا جاتا ہی واسطی اوسکی ثواب سات سو چند نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی **ف** یہہ اوسنے درجہ ہی اور اللہ جسکو چاہتا ہی زیادہ بہی اسے ثواب دیتا ہی ؛ ع **وعن** اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمِنْحَةُ خَادِمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ طَرُوْقَةُ فَحْلٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین صدقون کا سایہ خیمہ کا ہی کردیا جاوے ہیچ راہ اللہ کی یعنی مجاہد کو دی یا حاجی کو یا مانند اوسکی اور دینا خادم کا ہیچ راہ خدا کی یعنی ملک کردی یا عاریۃ دی ہیچ راہ اللہ کی دینا اونٹنی کا ہی جست کری واسپر یعنی اوسی اونٹنی کہ اوس سی کوئی پہنچی ہو کر جست کرنا اوسپر یعنی افضل ہی سب سی کہ ایسی اونٹنی راہ خدا مین دے سوار ہونے کے لیے نقل کے یہہ ترمذی سی ؛ ع **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ عَلٰى عَبْدٍ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ النَّسَائِيُّ فِيْ اُخْرٰى فِيْ مَنْخَرَيْ مُسْلِمٍ اَبَدًا وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ فِيْ جَوْفِ عَبْدٍ اَبَدًا وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِيْمَانُ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ اَبَدًا اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا آگ مین وہ شخص کہ رویا خوف خدا سی یہان تک کہ عود کری دودہ تہنوں نہین اور نہین جمع ہوگا اوپر بندہ کی غبار ہیچ راہ اللہ کی اور دہوان دوزخ کا یعنی جو کوئی غبار آلودہ ہوا وہ خدا مین دہوان دوزخ کا اوسکو نہین پہنچتا یعنی مجاہد دوزخ مین نہین جاتا نقل کے یہہ ترمذی نی اور زیادہ کیا نسائی نی اور روایت مین ہیچ دونون نتہنون مسلمان کے کبہی یعنی غبار اور دہوان دوزخ کا مسلمان کی ناک مین جمع نہوگا اور ایک اور روایت نسائی کی مین ہیچ پیٹ بندہ کی کبہی یعنی غبار اور دہوان جمع ہوگا اور نہین جمع ہوتا بخل اور ایمان یعنی ایمان کامل ہیچ دل بندہ کی کبہی **ف**

یہانتک کہ عود کرے الخ اسکو تعلیق بالمحال کہتے ہین یعنی جیسی دودہ دوہنا ہوا پھر جانا تھنون مین جانا محال ہی ایسی ہی وسکا دوزخ مین جانا محال ہی ✤ ع

وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عینان لا تمسهما النار عین بکت من خشیة الله وعین باتت تحرس فی سبیل الله رواه الترمذی اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو آنکھین ہین کہ نہین لگی کی اونکو آگ ایک وہ آنکھ کہ روئی خوف خدا سی اور دوسری وہ آنکھ کہ رات گذاری نگہبانی کرتی ہوئی بیچ راہ خدا کی یعنی رات کو مجاہدونکی نگہبانی کرتی رہین کفار سی نقل کی یہہ ترمذی

وعن ابی هریرة قال مر رجل من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم بشعب فیه عیینة من ماء عذبة فاعجبته فقال لو اعتزلت الناس فاقمت فی هذا الشعب فذکر ذلک لرسول الله صلی الله علیه وسلم فقال لا تفعل فان مقام احدکم فی سبیل الله افضل من صلوته فی بیته سبعین عاما الا تحبون ان یغفر الله لکم ویدخلکم الجنة اغزوا فی سبیل الله من قاتل فی سبیل الله فواق ناقة وجبت له الجنة رواه الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا گذرا ایک شخص صحابیون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کمین سی بیچ دری پہاڑ کی وسمین تہا ایک چشمہ پانی شیرین کا پرخوش لگا وہ اوسکو اور کہا کاشکی الگ ہوؤن مین لوگونسی اور رہون اس دری پہاڑ کی مین پھر ذکر کی گئی یہہ بات روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا نہ کر تو یہ اسلیی کہ تحقیق ٹہیرنا ایک تمہارا بیچ راہ اللہ کی بہتر ہی نماز اوسکی سی گہر مین ستر برس کیا نہین دوست رکھتی ہو تم کہ بخشی اللہ واسطی تمہاری یعنی پورا بخشنا اور داخل کری تمکو بہشت مین یعنی اول ہی جہاد کرو تم بیچ راہ اللہ کی جو کوئی لڑی بیچ راہ اللہ کے بقدر ٹہیر جانیکی درمیان دو دوہنی اونٹنی کی واجب ہوئی واسطی اوسکی بہشت نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ستر برس مراد اس سے کثرة ہی نہ تحدید پس نہین منافی ہی اس روایت کی کہ فرمایا حضرت نی مقام الرجل فی الصف فی سبیل الله افضل عند الله من عبادة الرجل ستین سنة اور ظاہر اسحدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ بسبب گوشہ گزینی کی لوگونسی اور بسبب عبادت کی کوہستا نمین مغفرة حاصل نہین ہوتی اور جواب اوسکا یہہ دیتی ہین علما کہ جہاد اوس زمانی مین واجب تہا اور ترک کرنا واجب کا ساتہہ نفل کی گناہی کذا قال الطیبی اور ممکن ہی کہ حمل کیا جاوی اوپر مغفرة کامل اور داخل ہونی بہشت کی ہمراہ اولون لوگونکی کہ پہلی داخل ہونگی اور یہہ حدیث دلیل ہی اوپر افضلیت صحبت کی گوشہ گزینی پر خصوصا بیچ زمانی سعادت نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور گوشہ گزینی افضل ہوتی ہی یعنی بعد زمانی حضرت کی وقت خوف فتنہ کی ✤ ع

وعن عثمان عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال رباط یوم فی سبیل الله خیر من الف یوم فیما سواه من المنازل رواه الترمذی والنسائی اور روایت ہی حضرت عثمان سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا چوکیداری کرنی سرحد کفر پر ایک دن کی بیچ راہ اللہ کی بہتر ہی عبادة ہزار روز کی غیر اس چوکیداری کی مراتب سی نقل کی یہہ ترمذی و نسائی نی **ف** مراتب سی خاص کیا گیا ہی وسی مجاہد بیچ معرکہ کی اور ظاہر یہہ حدیث اوسکی حق مین ہی کہ واجب ہی اوسپر چوکیداری اسلیی کہ مشغول ہونا اوسکا غیر اوسکی مین معصیت ہی اگرچہ مسجد مین ہی ہو کذا اوسکو بہی رباط کہا ہی ✤ ع

وعن ابی بصرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال عرض علی اول ثلثة یدخلون الجنة شهید وعفیف متعفف وعبد احسن عبادة الله ونصح لمواليه رواه الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا رو برو لائی گئی میرا اول تین شخص کہ داخل ہونگی بہشت مین ایک تو شہید دوسری بچنی والا حرام سی سوال نکرنیوالا یعنی بچنی والا فسق و فجور سی اور سوال کرنی سی اور تیسرا غلام کہ اچہی کے بندگی اللہ کی اور خیر خواہی کی اپنی مالکون کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** اول تین یعنی تین شخص الخ یعنی تین شخص جنت مین داخل ہونگی اونمین سی یہہ تین پہلی داخل ہونگی لیکن بعد انبیا کی مراد ہین کہ وہ سب سی مقدم ہونگی اور مراد تین تین شخصونسی تین تین جماعتین ہین ✤ ع

وعن عبد الله ابن حبشی ان النبی صلی الله علیه وسلم سئل ای الاعمال افضل قال طول القیام قیل فای الصدقة افضل قال

جُهْدُ الْمُقِلِّ قِيلَ فَأَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قِيلَ فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِينَ بِمَالِهِ
وَنَفْسِهِ قِيلَ فَأَيُّ الْقَتْلِ أَشْرَفُ قَالَ مَنْ أُهْرِيقَ دَمُهُ وَعُقِرَ جَوَادُهُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَفِي رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ لَا شَكَّ فِيهِ وَجِهَادٌ لَا غُلُولَ فِيهِ وَحَجَّةٌ مَبْرُورَةٌ قِيلَ فَأَيُّ
الصَّلٰوةِ أَفْضَلُ قَالَ طُولُ الْقُنُوتِ ثُمَّ اتَّفَقَا فِي الْبَاقِي اور روایت ہی عبداللہ بن حبشی سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھی گئی کہ کونسا عمل علو نمیں
سی یعنی نماز کی عملونسی افضل ہی فرمایا درازقیام کرنا کہا گیا کونسا صدقہ افضل ہی فرمایا کوشش کر نافقیر کا یعنی صدقہ کر فقیر ساتھ کوشش و مشقت کی دیوی ہی وجو
فقر و احتیاج کی کہا گیا کونسی ہجرت بہتر ہی فرمایا ہجرت اوس شخص کی کہ ہجرت کری یعنی چھوڑدی اوسچیز کو کہ حرام کی اللہ نی اوسپر یعنی ہجرت اگرچہ بمعنی نکلنی کی
دارالکفر سی طرف دارالایمان کی ہی ولیکن چھوڑنا حرام چیزونکا افضل ہی اوس سی کہا گیا پھر کونسا جہاد بہتر ہی فرمایا جہاد اوس شخص کا کہ جہاد کری مشرکون
سی ساتھ مال اپنی کی اور جان اپنی کی کہا گیا پھر کس نسا مارا جانا یعنی جہاد مین بزرگتر ہی فرمایا مارا جانا اوس شخص کا کہ گرایا جاوی خون اوسکا اور کونچین کاٹی جاوین گھوڑے
اوسکی یعنی آپ بھی مارا جاوی اور گھوڑا بھی نقل کی بیہقی بوداؤدنی اور نسائی کی روایت مین یہہ ہی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھی گئی کہ کونسا عمل علو نمین
سی افضل ہی کہا وہ ایمان ہی کہ نہو شک اوسمین اور جہاد کہ نہ خیانت ہو اوسمین یعنی غنیمت مین کی حاصل ہو اوسمین اور حج مقبول کہا گیا پس کونسی چیز نماز مین افضل
ہی فرمایا درازی قیام کی بہر متفق ہوئی نسائی اور ابوداؤد و باقی حدیث مین **ف** ساتھ مال اپنی کی اور جان اپنی کی کہ مال اپنی اور غازیونکی سامان جہاد مین
صرف کری اور زخمی ہو اور مارا جاوی اور جانا چاہیی کہ حدیثونمین بیان اور تعین افضل اعمال کا ساتھ اعمال مختلفہ کی آیا ہی اور حاصل جمع کا درمیان حدیثونکی ساتھ
اسکی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ہر مقام مین ساتھ اوسچیز کی کہ مناسب حال سائل کی دیکھا جواب دیا پس جسمین کہ نشان تکبر کا اور درشتی کا دیکھا جواب دیا کہ افضل
اعمال تواضع اور نرم خوئی ہی مانند افشاء سلام اور نرم کرنی کلام کی اور اگر نشان بخل و درشت کا پایا فرمایا کہ افضل اعمال سخاوت ہی مانند کہانا کہلانی کی اور تکاسل
عبادتمین دیکھا تو جواب دیا کہ افضل نماز تہجد کی ہی پس مراد افضل اعمال ہیچ حق سائل کی ہی یا مقصود یہہ ہی کہ جملہ افضل اعمال سی ہی ومثل اس کلام کی اور جگہہ بھی
گذر چکا ہی ✦ ح **وعن** الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ
يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ وَيُرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ وَيُوضَعُ عَلٰى رَأْسِهِ تَاجُ
الْوَقَارِ الْيَاقُوتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَيُزَوَّجُ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ زَوْجَةً مِنَ الْحُورِ الْعِينِ وَيُشَفَّعُ فِي سَبْعِينَ
مِنْ أَقَارِبِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی مقدام بن معدیکرب سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی شہید کی نزدیک خدا کی چھہ خصلتین
ہین بخشش کے جاتی ہی واسطی اوسکی پہلے اول قطرہ خونکی کہ گرتا ہی اور دکہلایا جاتا ہی ٹھکانا اوسکا بہشت مین سی یعنی جان نکلنی کی وقت اور محفوظ
رہنا ہی عذاب قبر سی اور امن مین ہوگا گھبراہٹ بڑی سی یعنی عذاب آگ کی سی اور رکہا جاویگا اوسکی سر پر تاج وقار کا کہ یاقوت اوسمین کا بہتر ہوگا دنیا سی اور
اوسچیز سی کہ دنیا مین ہی اور نکاح مین دیجاوینگی بہتر بی بیان حور عین سی اور شفاعت قبول کیجاویگی پہلے ستر آدمیونکی قرابتیون اوسکی سی نقل کی بیہقی ترمذی نی
وعن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ بِغَيْرِ أَثَرٍ مِنْ جِهَادٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَفِيهِ ثُلْمَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ملاقات کری اللہ تعالی سی بن اثر کی جہاد سی ملاقات کریگا اللہ
سی استحالمیں کہ اوسکی دین مین نقصان ہوگا نقل کی بیہقی ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** بن اثر کی مراد اثر سی علامت ہی یعنی جو کوئی مریگا بغیر علامت کی علامات
جہاد سی کہ زخم ہی یا غبار راہ یا رنج بدن یا خرچ کرنا مال کا یا تیار کردینا اسباب مجاہدونکا وہ مریگا استحال مین کہ اوسکی دین مین خنہ ہوگا اور ہوسکتا ہی کہ یہہ
حدیث محمول ہو اوسپر اوس شخص کے کہ فرض ہوا جہاد اوسپر اور نہ کیا ارادہ تیاری اسباب اوسکا اور کہا طیبی نی کہ جہاد شامل ہی جہاد کفار کو اور جہاد نفس

وشیطا نکو اور موید ہی اسکی حدیث ابی امامہ کی ۞ ح ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہید لا یجد
الم القتل الا کما یجد احدکم الم القرصۃ رواہ الترمذی والنسائی والدارمی وقال الترمذی
ھذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ شہید نہین پاتا دکہہ قتل کا مگر جیسکہ پاتا ہی ایک
تمہارا دکہہ کاٹنی چیونٹی کا نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** کہا طیبی نی کہ یہہ وہ شہید ہی کہ لذت
پاتا ہی ساتہہ دینی جان کی راہ خدا مین اور خوش ہوتا ہی نفس اوسکا ساتہہ اوسکی انتہی اور احتمال ہی کہ مراد یہہ ہو کہ رنج قتل کا شہید کو بہ نسبت لذتون کی کہ پاتا
ہی بعد موت کی نہین ہی مگر بمنزلہ رنج کاٹنی چیونٹی کی پس چاہیی کہ ساتہہ اوسکی راضی اور خوش ہووی ۞ ع **وعن** ابی امامۃ عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال لیس شیء احب الی اللہ من قطرتین واثرین قطرۃ دموع من خشیۃ اللہ وقطرۃ دم یھراق فی سبیل اللہ
واما الاثران فاثر فی سبیل اللہ واثر فی فریضۃ من فرائض اللہ تعالی رواہ الترمذی
وقال ھذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہین کوئی چیز
بہت پیاری طرف اللہ کی دو قطرونسی اور دو نشانونسی ایک قطرہ آنسوونکا بسبب خوف خدا کی اور دوسرا خون کا کہ گرایا جاوی اللہ کی راہ مین اور اما پر دو
نشان پس ایک نشان ہیچ راہ اللہ کی اور دوسرا نشان ہیچ فرض کی فرائض خدا سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** ایک نشان الخ
مانند قدم رکہنی کی یا غبار یا زخم کی جہاد مین یا سیاہی دوات کے طلب علم مین اور نشان ہیچ فرض کے الخ مانند پیٹ جانی ہاتہہ اور پانونکا بسبب ضو کی جاڑی مین
اور گہٹی پیشانیکی بسبب سجدون نماز کی اور جلنی پیشانیکی گرمی مین اور روزہ دار کی سنہکی بو کی اور غبار آلودہ ہونی قدمونکی حج مین ۞ ع **وعن**
عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تترکب البحر الا حاجا او معتمرا او غازیا فی سبیل اللہ فان تحت البحر نارا
وتحت النار بحرا رواہ ابو داود اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ سوار ہو تو دریا مین مگر بارادہ حج یا عمرہ یا جہاد کی ہیچ
راہ خدا کی اسواسطی کہ نیچی دریا کی آگ ہی اور نیچی آگ کی دریا ہی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** نہ سوار ہو دریا مین الخ یعنی عاقل کو چاہیی کہ نہ ڈالی اپنی تئین ہلاکت
وخوف کی جگہونمین مگر واسطی امر دینی کی کہ تقرب حاصل کری ساتہہ اوسکی جناب حق مین اور اسحدیث مین رد ہی اوسکا کہ کہتا ہی دریا غدر ہی واسطی ترک حج کی اور صواب
قول فقیہ ابو اللیث سمرقندی کا ہی کہ جبکہ غالب سلامت ہو تو فرض ہوتا ہی حج والا پس مخیر ہی اور آیۃ ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ محمول ہی اسپر کہ جب نہو سیکچہہ غرض
شرعی اور امر دینی اور اسیلیی کہا بیضاوی نی اسکی تفسیر مین یعنی ساتہہ اسراف کی اور ضائع کرنی وجہ معاش کی یا ساتہہ باز رہنی کی جہاد سی اور مال خرچ کرنی
سی پس یہہ باز رہنا قوۃ دیتا ہی دشمن کو اور مسلط کرنا ہی اونکو اوپر ہلاک کرنی اونکی اور نیچی دریا کی آگ ہی الخ مقصود ڈرانا دریا سی اور بیان کرنا اسکا ہی کہ دریا کو
سفر مین خطر عظیم ہی اسلیی سوار ہونیوالا دریا کا پڑتا ہی بہت سی آفات و ہلاک کی جگہونمین کہ ایک پیچہی دوسریکی پیدا ہوتی ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ محمول ظاہر
پر ہی اسلیی اللہ تعالی قادر ہی ہر چیز پر ۞ ع **وعن** ام حرام عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المائد فی البحر الذی یصیبہ
القیء لہ اجر شہید والغریق لہ اجر شہیدین رواہ ابو داود اور روایت ہی ام حرام سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا سر پر ہونیوالا دریا مین
کہ پہونچی اوسکو قی واسطی اوسکی ثواب شہید کا ہی اور ڈوبنی والا دریا مین اوسکی لیی ثواب شہیدونکا ہی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** ان دو شخصونکو ثواب
شہید کا اوسصورت مین ہی کہ کشتی مین بیٹہا ہو واسطی جہاد کی یا طلب علم یا حج یا مانند اونکی اور تجارت اگر واسطی حاصل کرنی قوت نفس اور نفقہ عیال کی ہو اور
بغیر پہنچی کشتی کی حاصل نہوتی ہی حکم کہتی ہی ۞ ع **وعن** ابی مالک الاشعری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول من فصل فی سبیل اللہ فمات او قتل او وقصہ فرسہ او بعیرہ او لدغتہ ھامۃ او مات علی فراشہ بای حتف

شہادۃ اللہ وان لہ الجنۃ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابی مالک اشعری سی کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمائی جو شخص نکلا بیچہ راہ اللہ کی یعنی جہاد اور مانند اوسکی لیی پس گیا یعنی بسبب تنہی ہونی کی یا مارا گیا یا کچلا اوسکو گھوڑی سی اوسکی نی یا اونٹ اوسکی نی یا کاٹا اوسکو زہریلی جانور نی یعنی سانپ وغیرونی یا مر گیا اپنی بچھونے پر سا تہہ کسی موت کی کہ چاہا اللہ نی پس تحقیق وہ شہید ہی یعنی حقیقی یا حکمی راہ اوسکی لیی بہشت ہی یعنی اول ہی داخل ہوگا اوسمین ساتہہ شہدا اور صالحین کے نقل کی یہہ ابوداود نی **وعن** عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مقتلۃ کغزوۃ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بہرنا جہاد سی مانند جہاد کرنیکی ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی جہاد کرکر جب پہر آتا ہی اپنی گہر کو اور اوسکو بہی ثواب ایسا ہی ہوتا ہی جیسا کہ جہاد کرنیوالی کو ۔ ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للغازی اجرہ وللجاعل اجرہ واجر الغازی رواہ ابوداؤد اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی جہاد کرنیوالی کی اجر اوسکا ہی یعنی ثواب اوسکا کامل خاص کیا گیا ہی ساتہہ اوسکی اور واسطی دینی والی مال کی اجر اوسکا بہی اور جہاد کرنیوالی کا بہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی جو کوئی مال دیتا ہی اور مدد کرتا ہی غازی کی تا وہ جہاد کری تو اوسکو دوہرا ثواب ہوتا ہی ایک ثواب خرچ کرنی مال کا راہ خدا مین اور دوسرا ثواب ہونی اوسکیکا سبب جہاد اوس غازیکا پس مراد ساتہہ جعل کی اسباب تیار کردینا غازیکا ہی اور جائز ہونا اوسکا اور فضیلت اوسکی مستغنی علیہ علما کی ہی اور کہا ابن ملک نی کہ مراد جاعل سی وہ شخص ہے کہ دیوی جعل یعنی اجرۃ کسیکو تا کہ جہاد کری وہ اور یہہ ہماری نزدیک صحیح ہی پس ہوگا ثواب غازیکو سبب کرنی اوسکیکا اور جاعل کو یعنی اجرۃ دینی والی کو دوہرا ثواب ایک ثواب مال دینی کا اور دوسرا ثواب ہونی اوسکیکا سبب جہاد اوس غازی کا اور منع کیا ہی اسکو امام شافعی نی اور کہا کہ واجب ہی پہیر دینا اوس اجرۃ کا اگر لی ہی ۔ ع **وعن** ابی ایوب سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ستفتح علیکم الامصار وستکون جنود مجندۃ یقطع علیکم فیہا بعوث فیکرہ الرجل البعث فیتخلص من قومہ ثم یتصفح القبائل یعرض نفسہ علیہم من اکفیہ بعث کذا الا وذلک الا اجیر الی اخر قطرۃ من دمہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابی ایوب سی کہ سنا اوسنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی فتح کیی جاوینگی تمپر شہر یعنی بڑی بڑی شہر اور ہونگی یعنی پائی جاوینگی اور واقع ہونگی لشکر جمع کیی گئی معین کیی جاوینگی تمپر اون لشکر وغین فوجین پس ناخوش جانیگا ایک شخص بہیجنے امام کیکو اوسکی تین یعنی ہمراہ فوج کی جہاد کی لیی بغیر اجرۃ کی پس نکلی گا اور بہاگی گا اپنی قوم مین سی یعنی تا بچی جہاد سی پہر تلاش کریگا قبیلونکو در حالیکہ پیش کریگا اپنی تئین اونپر کہتا ہوا کون ہی کہ کفایت کرے غین اوسکو لشکر ایسی سی یعنی کون مجکو نوکر رکہی تا محنت لشکر اوس سی اپنی ذمہ لون مقصود یہہ ہی کہ یہہ شخص راضی نہین ہی بغیر اجرۃ کی لد جہاد کری پس حضرت برا ئی اوسکی بیان کرتی ہین خبردار ہو یہہ شخص مزدور ہی آخر قطرہ خون تک یعنی یہہ غازی نہین ہی بلکہ مزدور ہی یہانتک کہ قتل کیا جاوی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** معین کیی جاوینگی الخ یعنی لازم کرینگی امام یہہ کہ بہیجین فوجین ہر قوم مین سی طرف جہاد کی کہا مظہری یعنی جب پہنچیگا اسلام ہر جانب مین تو محتاج ہوگا امام طرف اوسکی کہ بہیجی جانب فوج تا کہ لڑی اون کفار سی کہ قریب اس جانب کی ہین تا کہ نہ غالب ہون کفار اون مسلمانونپر کہ اوس جانب مین ہین ۔ ع **وعن** یعلی بن امیۃ قال اذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالغزو وانا شیخ کبیر لیس لی خادم فالتمست اجیرا یکفینی فوجدت رجلا سمیت لہ ثلثۃ دنانیر فلما حضرت غنیمتہ اردت ان اجری لہ سہمہ فجئت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت لہ فقال ما اجد لہ فی غزوتہ ہذہ فی الدنیا والاخرۃ الا دنانیرہ التی تسمی رواہ ابوداؤد اور روایت ہی یعلی بن امیہ سی کہا خبردار کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی لوگونکو ساتہہ نکلنی کی جہاد کی لیی اور مین تہا بوڑہا بڑا تہا واسطی میری کوئی خادم کہ خدمت کری میری پس تلاش کیا مینی کوئی مزدور کہ کفایت کری مجکو پس پایا مینی ایک شخص کو معین کیی مینی واسطی اوسکی تین دینار پس جب حاضر ہوئی غنیمت

ارادہ کیا یعنی یہہ کہ جہاد کرون مین اور اسکی لیی حصہ اور اسکا یعنی غنیمت مین سی پس آیا مین حضرت کی پاس اور ذکر کیا یعنی واسطی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی یہہ قصیہ پس سر یا حضرت نی نہین یا نا مین یعنی حکم شریعت مین واسطی اوسکی بیچ اس جہاد کی دنیا اور آخرۃ مین مگر دینا اور اسکی وہ کہ معین کیی گئی النقل کی یہہ ابو داود نی **ف** مقصود منع کرنا غنیمت سی اور محروم ہونا ثواب سی ہی اور لکہا ہی علمانی کہ یہہ واسطی اجیر کی حق مین ہی کہ خدمت کی لیی ہو اور جو اجیر جہاد کی لیی ہو اوسکی لیی حصہ معین ہی اگرچہ ثواب نہو نزدیک بعضی علما کی اور شرح السنہ مین لکہا ہی کہ اختلاف کیا ہی علمانی بیچ اوس اجیر کی کہ کام کی لیی مقرر کیا ہو مثلاً حفاظت کرنی جانورونکی لیی اور حاضر ہو وہ جنگ مین آیا اوسکی لیی حصہ ہی یا نہین پس کہا بعضون نی کہ نہین حصہ اوسکی لیی قتال کری یا نہ قتال کری فقط اوسکی اجرۃ عمل ہی کی ہی اور یہہ قول اوزاعی اور اسحٰق کا اور ایک قول شافعی کا ہی دو قولونمین سی اور کہا مالک نی اور احمد نی کہ اوسکی لیی حصہ یا جاوی اگرچہ قتال نہ کری جبکہ ہو ساتہہ لوگونکی وقت قتال کی انتہا اور سو جہا مجکو ایک اور قول کہ جب وقت قتال کری اور نہ شرط کیا جاوی بیچ اجارہ اوسکی کی تو جمع کیا جاوی درمیان اجرۃ اور حصہ کی اور یہہ ظاہر قاعدہ مذہب متقدمین ہمارے کا ہی کہ اجارہ اور اجرۃ دونون جمع ہوتی ہین ؛ ح ع **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلٌ یُرِیْدُ الْجِهَادَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَهُوَ یَبْتَغِیْ عَرَضًا مِّنْ عَرَضِ الدُّنْیَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا اَجْرَ لَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ ایک شخص نی کہا یا رسول اللہ ایک شخص ارادہ رکہتا ہی جہاد کا حال آنکہ وہ چاہتا ہی مال و اسباب مال اسباب دنیا سی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ثواب واسطی اوسکی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** اسلیی کی وہ سنی جہاد اللہ کی لیی نہ کیا بلکہ مقصود مال و متاع دنیا ہی کا تہا اور اگر جہاد اللہ کی لیی کری اور مقصود حاصل ہونا غنیمت کا بہی ہو تو وہ ثواب پاتا ہی لیکن کم اوس سی کہ محض اللہ ہی کی لیی جہاد کری اور مقصود اوسکو غنیمت نہو ؛ ع **وعن** مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْغَزْوُ غَزْوَانِ فَاَمَّا مَنِ ابْتَغَی وَجْهَ اللّٰهِ وَاَطَاعَ الْاِمَامَ وَاَنْفَقَ الْكَرِیْمَةَ وَیَاسَرَ الشَّرِیْكَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ فَاِنَّ نَوْمَهٗ وَنُبْهَهٗ اَجْرٌ كُلُّهٗ وَاَمَّا مَنْ غَزَا فَخْرًا وَّرِیَاءً وَّسُمْعَةً وَّعَصَی الْاِمَامَ وَاَفْسَدَ فِی الْاَرْضِ فَاِنَّهٗ لَمْ یَرْجِعْ بِالْكَفَافِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی معاذ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جہاد دو قسم کا ہی پس جسنی جہاد کیا طلب کرے رضا مولی کی اور اطاعت کی امام کی اور خرچ کیا جان و مال اچہی کو اور معاملہ نیک کیا شریک سی اور بچتا رہا فساد کرنی سی یعنی تجاوز نہ کیا حد شرع سی بیچ مارنی اور لوٹنی اور ویران کرنی اور خیانت کرنیکی پس تحقیق سو رہنا اوسکا اور جاگنا اوسکا موجب اجر و ثواب کا ہی تمام اور جسنی جہاد کیا بطریق فخر اور دکہانی اور سنانی کی یعنی نام کی لیی اور نافرمانی کی امام کی اور فساد کیا زمین مین پس تحقیق نہ پہرا ساتہہ بدل کی یعنی اوسکی گناہ اسطرحکی جہاد سی نہین بخشے جاوینگے اور نہ ثواب ملیگا نقل کی یہہ مالک اور ابو داود اور نسائی نی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْجِهَادِ فَقَالَ یَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اِنْ قَاتَلْتَ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا بَعَثَكَ اللّٰهُ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا وَاِنْ قَاتَلْتَ مُرَائِیًا مُّكَاثِرًا بَعَثَكَ اللّٰهُ مُرَائِیًا مُّكَاثِرًا یَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو عَلٰی اَیِّ حَالٍ قَاتَلْتَ اَوْ قُتِلْتَ بَعَثَكَ اللّٰهُ عَلٰی تِلْكَ الْحَالِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی یہہ کہ اونہون نی کہا یا رسول اللہ خبر دو مجکو جہاد سی یعنی کسطرحکا جہاد موجب ثواب کا ہی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ای عبد اللہ بن عمرو اگر لڑی تو درحالیکہ صبر کرنیوالا اور ثواب چاہنی والا ہو اور بہیگا تجکو اللہ صبر کرنیوالا اور ثواب چاہنی والا یعنی ملا ہوا ساتہہ ان وصفونکی واسطی اوسچیز کی کہ روایت کیا گیا ہی کما تعیشون تموتون وکما تموتون تحشرون اور یا نیوالا ثواب اونیکا اور اگر لڑیگا تو واسطی دکہلانی اور بہتایت کرنیکی یعنی فخر کرنیکی لوگونمین کہ مین زیادہ ہون تسی مال اور لشکر اور اتباع مین اور بہیگا تجکو اللہ دکہلانیوالا اور بہتایت کرنیوالا یعنی کہا جاویگا تیری لیی دن قیامت کی کہ یہہ لڑا تہا واسطی دکہلانی اور فخر کرنی اور حاصل کرنی مال و منال بہت کی ای عبد اللہ بن عمرو اور جس حال

کی کہ لڑیگا تو یا مارا جاویگا اور ٹھاویگا تجکو اللہ اور پر اوس حال کی نقل کی یہہ ابوداود نی **وعن** عقبۃ بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اکرعتم اذا بعثت جلا فکم بعض کاھری ان تجعلوا مکانہ من یکفیکہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی عقبہ بن مالک سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کیا عاجز ہوتم جبوقت بہیجو تمین ایک شخص کو یعنی کرو تمین اوسکو تمہارا میر پس بجالایا حکم میرا یعنی مخالفت کی امر یا نہی میری کی یہہ کہ مقرر کرو جگہہ اوسکی اوس شخص کو کہ کری کام میرا نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** یعنی جبکہ حکم کرو تمین کسیکو یہہ کہ جاوی واسطی ایک کام کی پس نجاوی وہ طرف اوسکی یا نہ بجالاوی اوسکو پس معزول کرو اوسکو اور مقرر کرو جگہہ اوسکی اور امیر بجب امر میری کی اور اسی قیاس پر جبکہ ظلم کری رعیت پر اور نہ ادا کری حقوق اونکی جائز ہی اونکو یہہ کہ معزول کردین اوسکو اور قائم کردین غیر اوسکی کو جگہہ اوسکی ع **وذکر** حدیث فضالۃ والمجاھد من جاھد نفسہ فی کتاب الایمان اور ذکر کی گئی حدیث فضالہ کی کہ سپاہی اوسکا یہہ ہی والمجاہد من جاہد نفسہ پیچھے کتاب الایمان کی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابی امامۃ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سریۃ فمر رجل بغار فیہ شیء من ماء وبقل فحدثت نفسہ بان یقیم فیہ ویتخلی من الدنیا فاستاذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لم ابعث بالیھودیۃ ولا بالنصرانیۃ ولکنی بعثت بالحنیفیۃ السمحۃ والذی نفس محمد بیدہ لغدوۃ او روحۃ فی سبیل اللہ خیر من الدنیا وما فیھا ولمقام احدکم فی الصف خیر من صلوتہ ستین سنۃ رواہ احمد روایت ہی ابی امامہ سی کہا نکلی ہم ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیچھے ایک لشکر کی پس گذرا ایک شخص ایک غار پر کہ اوسمین تہا کچھہ پانی اور ترکاری وسبزہ پس کہا اوسنی اپنی دل مین کہ ٹھہریگا اوسمین اور الگ ہوونیا سی پس اذن مانگا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اسمین پس فرمایا تحقیق مین نہین بہیجا گیا ساتھہ دین یہودیت کی اور نہ ساتھہ دین نصرانیت کی کہ رہبانیت ومشقت کرین اور ترک کرین اختلاط ولذات کو مطلقاً ولیکن بہیجا گیا ہونمین ساتھہ دین حنیفیہ کی کہ اسان ہی یعنی نہین اوسمین حرج اور مشقت زائدہ قسم ہی اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکی ہاتھہ مین ہی البتہ جانا اول روز مین یا آخر روز مین پیچھے راہ خدا کی بہتر ہی دنیا سی اور اوسچیز سی کہ دنیا مین ہی اور البتہ کہڑا ہونا ایک تمہارا یکا پیچھے صف کی یعنی صف قتال مین یا صف جماعت مین بہتر ہی ساٹھہ برس کے نماز اوسکی سی یعنی تنہا نماز سی نقل کی یہہ احمد نی

وعن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غزا فی سبیل اللہ لا یکبوا لا عقالا فلہ ما نوی رواہ النسائی اور روایت ہی عبادۃ بن صامت سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نی کہ جہاد کیا پیچھے راہ اللہ کی اور نہ نیت کی مگر ایک رسی کی پس اوسکی ہی وہ چیز کہ نیت کی نقل کی یہہ نسائی نی **ف** یعنی اگر حاصل ہونا ایک چیز حقیر کا ہی مدنظر جہاد مین کہی تو منافی اخلاص کی ہی واسمین مبالغہ ہی پیچھے قطع کرنی نظر کی غنیمت سی اور رغبت دلانی ہی اخلاص نیت پر بغیر آمیزش غرض دنیویہ کی حاصل یہہ کہ یہہ حد کمال کی ہر والا پہلی گذر ہی چکا ہی کہ جائز ہی ساتھہ قصد کرنی جہاد کی قصد کرنا حصول غنیمت کا ع **وعن** ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من رضی باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا وجبت لہ الجنۃ فعجب لھا ابو سعید فقال اعدھا علی یا رسول اللہ فاعادھا علیہ ثم قال واخری یرفع اللہ بھا العبد مائۃ درجۃ فی الجنۃ ما بین کل درجتین کما بین السماء والارض قال وما ھی یا رسول اللہ قال الجہاد فی سبیل اللہ الجہاد فی سبیل اللہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی سعید کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص راضی ہوساتھہ اللہ کی از روی رب ہونیکی اور ساتھہ اسلام کی از روی دین ہونیکی اور ساتھہ محمد کی رسول ہونی پر واجب ہی واسطی اوسکی بہشت پس عجب کیا بسبب ان کلمات کی ابو سعید نی اور کہا کہ پھر کہی ان کلمات کو مجھپر یا رسول اللہ پس پھر کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نی ان کلمات کو اوپر پھر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک چیز اور ہی کہ بلند کرتا ہی اللہ تعالی بسبب اوسکی بندی کی بیسو درجی بہشت مین ہر مبان
دو دو جونکی ایسی مسافت ہی جیسی درمیان آسمان و زمین کی کہا ابو سعید نی کیا ہی وہ چیز یا رسول اللہ فرمایا وہ جہاد ہی بیچ راہ خدا کی جہاد ہی بیچ راہ
خدا کی جہاد ہی بیچ راہ خدا کی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابواب الجنۃ تحت ظلال
السیوف فقام رجل رث الھیئۃ فقال یا ابا موسی انت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ھذا قال نعم فرجع الی اصحابہ
فقال اقرأ علیکم السلام ثم کسر جفن سیفہ فالقاہ ثم مشی بسیفہ الی العدو فضرب بہ حتی قتل
رواہ مسلم اور روایت ہی ابی موسی کی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق دروازی بہشت کی نیچی سایہ تروارونکی ہین پس کہڑا ہوا
ایک شخص خستہ حال اور کہا ہی ابو موسی تمنی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی یہہ یعنی سنا تمہارا حدیث کو بطریق جزم و یقین کی ہی کہا کہ ہان پس
پہرا وہ شخص ف یارون اپنی کی اور کہا پڑہتا ہون تمپر سلام یعنی سلام رخصت کا پہر توڑا میان تروار اپنی کا پس پہینک دیا اوسکو یعنی بارادہ اوسکی کہ
اب پہر کر نہین آنی کا پہر گیا ساتہہ تروار اپنی کی طرف دشمن کی پس مارا ساتہہ اوسکی یہانتک کہ شہید کیا گیا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** دروازی بہشت کی انج
یعنی ہونا مجاہد کا لڑائی مین اسطرح کہ اوپر اوسکی تروارین کفار کی اوٹہی ہون مین سبب ہی داخل ہونی بہشت کا یہانتک کہ گویا دروازی بہشت کی
موجود ہین ساتہہ اوسکی ۞ ع **وعن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لاصحابہ انہ لما اصیب اخوانکم
یوم احد جعل اللہ ارواحھم فی جوف طیر خضر ترد انھار الجنۃ تاکل من ثمارھا وتاوی الی قنادیل من ذھب معلقۃ
فی ظل العرش فلما وجدوا طیب ماکلھم ومشربھم ومقیلھم قالوا من یبلغ اخواننا عنا انا احیاء فی الجنۃ
لئلا یزھدوا فی الجہاد ولا ینکلوا عند الحرب فقال اللہ تعالی انا ابلغھم عنکم فانزل اللہ تعالی ولا تحسبن
الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء الی اخر الایات رواہ ابو داود اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا وسطی یارون اپنی کی جبکہ شہید کیی گئی بہائی تمہاری دن احد کی گردانین اللہ تعالی روحین اونکی بیچ پیٹون جانورون پرندون
سبز رنگ کی آتی ہین بہشت کی نہرون پر کہاتی ہین میوی اوسکی مین سی اور ٹہکانا پکڑتی ہین طرف قندیلون سونیکی کہ لٹکی ہوئی ہین بیچ سایہ عرش کی پس جب
پائی ان شہیدون نی خوشی کہانی اپنی کی اور پینی اپنی کی اور خوابگاہ اپنی کی کہا کون خبر پہنچاوی بہائیون ہمارے کو ہماری طرفسی یہہ کہ ہم زندہ ہین بہشت مین
تاکہ نہ بی رغبتی کرین ہیچ حاصل کرنی بہشت کی یعنی بلکہ رغبت کرین بیچ حاصل کرنی درجات اوسکی اور سستی نہ کرین وقت لڑائی کی فرمایا اللہ تعالی نی مین پہنچاونگا
خبر اونکو تمہاری طرفسی پس نازل کی اللہ تعالی نی یہہ آیۃ اور نہ گمان کرو اون لوگونکو کہ ماری گئی ہین بیچ راہ اللہ کی مردہ بلکہ وہ زندہ ہین آخر آیات تک ۞
ف اگلی احیاء کی باقی آیتیون ہی عند ربہم یرزقون فرحین بما اتاھم اللہ من فضلہ ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بہم من خلفھم الا خوف علیھم ولا ھم یحزنون
وعن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤمنون فی الدنیا علی ثلثۃ اجزاء الذین امنوا باللہ و
رسولہ ثم لم یرتابوا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ والذی یامنہ الناس علی اموالھم وانفسھم
ثم الذی اذا اشرف علی طمع ترکہ للہ عز وجل رواہ احمد اور روایت ہی ابی سعید خدری سی یہہ کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مومن دنیا مین تین طرحکی ہین ایک وہ کہ ایمان لائی ساتہہ اللہ کی اور رسول اوسکی پہر شک مین نہ پڑی اور جہاد کیا ساتہہ مالون
اپنی کی اور جانون اپنی کی راہ خدا مین یعنی اس جماعت نی باوجود ایمان کامل اور تہذیب نفس کے نفع پہنچایا خلق کو اور پاک کیا اونکو اور یہہ اشرف و اعلی
ہین مرتبہ مین اور دوسرا وہ شخص کہ امن مین ہین اوسسی لوگ اوپر مالون اپنی کی اور نفسون اپنی کی یعنی اگرچہ اوسنی نفع نہ پہنچایا لوگونکو لیکن ضرر بہی نہ پہنچایا

سے اوسکی نہ ڈرہی اور نہ اوسکو غم ۔

اور برائی بھی نکی اور اختلاط کیا اور طمع مین پڑا پھر وہ شخص کہ جسکو وقت جہاد کا ملتا ہی اور پھر طمع کی چھوڑ دیتا ہی اوسکو واسطی اللہ عزوجل کی نقل کی ہی ہجم
نی **ف** یعنی جب اوسکی دل مین آتا ہی کہ طمع کری چھوڑ دیتا ہی طمع کو واسطی خدا کی اور طلب رضا اوسکی اور اس جماعت نی اگرچہ اختلاف کیا ساتھہ لوگونکی
اور نزدیک تہا کہ طمع کری لیکن بچایا اوسکو اللہ تعالی نی اوس سی اور یہہ قسم ادنی ہی دو قسمون پہلی سی اور بعد اسکی اور اقسام ہین کہ مرتبہ اعتبار سی ساقط
ہین ۱۲ ح **وعن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمِیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ مُسْلِمَۃٍ یَقْبِضُہَا رَبُّہَا یُحِبُّ اَنْ
یَّرْجِعَ اِلَیْکُمْ وَاَنَّ لَہَا الدُّنْیَا وَمَا فِیْہَا غَیْرُ الشَّہِیْدِ قَالَ ابْنُ اَبِیْ عَمِیْرَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اُقْتَلَ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ یَّکُوْنَ لِیْ اَہْلُ الْوَبَرِ وَالْمَدَرِ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہی عبدالرحمن بن ابی عمیرہ
سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین کوئی شخص مسلمان کہ قبض روح کری اوسکی پروردگار اوسکا دوست رکہی یہہ کہ پہر آوی طرف تمہاری
اور ہووی واسطی اوسکی دنیا اور جو کچہہ کہ دنیا مین ہی سوای شہید کی یعنی وہ دوست رکہتا ہی کہ پہر آوی دنیا مین اور مارا جای راہ خدا مین بسبب دیکہنی
اوسکی درجات عظیم اور ثواب کو کہا ابن ابی عمیرہ نی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم خدا کی ماری جانا میرا راہ خدا مین یا وہ دوست رکہا گیا ہی
طرف میری اس سی کہ ہون مملوک و محکوم میری خیمہ والی و جو حیلون کی رہنی والی نقل کی یہہ نسائی نی **ف** مراد خیمی والونسی گنوار جنگلی ہین کہ خیمون مین رہتی ہین
اور مراد حویلیونکی رہنی والونسی رہنی والی شہرون گاؤنکی ہین اور مراد تمام دنیا اور رہنی والی دنیا کی ہین ۱۲ ح **وعن** حَسْنَاءَ بِنْتِ مُعَاوِیَۃَ
قَالَتْ حَدَّثَنَا عَمِّیْ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ فِی الْجَنَّۃِ قَالَ النَّبِیُّ فِی الْجَنَّۃِ وَالشَّہِیْدُ فِی الْجَنَّۃِ وَالْمَوْلُوْدُ فِی الْجَنَّۃِ
وَالْوَئِیْدُ فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی حسناء بنت معاویہ کی سی کہ کہا حدیث کی مجکو چچا میری نی کہا چچا نی کہ کہا مین نی واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کون ہوگا بہشت مین
فرمایا حضرت نی نبی ہوگی بہشت مین اور شہید ہوگی بہشت مین اور لڑکی ہوگی بہشت مین اور جیتی گاڑی گئی بہشت مین ہوگی نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف**
مراد شہید سی مومن ہی بموجب قول اللہ تعالی کی اُولٰٓئِکَ ہُمُ الصِّدِّیْقُوْنَ وَالشُّہَدَآءُ عِنْدَ رَبِّہِمْ حاصل ہی یہہ کہ شہید عام ہی اس سی کہ ہو
حقیقۃً یا حکماً اور لڑکا مومن کا ہو یا کافر کا داخل ہوگا بہشت مین اور لڑکی مین داخل ہی کچا بچا ہی اور جیتی گاڑی گئی الخ جیسیکہ عادت کافرون کی تہی کہ جیتی لڑکیون
کو گاڑ دیتی تہی اور بعضی بیٹونکو بہی کاڑ دیتی تہی وقت تکلیف و تنگی کی اور شاید کہ تخصیص ذکر کی ساتھہ ان چار کی باعتبار فضل و شرف کی ہی اوپر دو اول کی اور
بسبب خول جنت کی بغیر کسب و عمل کی بیچ دو اخیر کی ۱۲ ح **وعن** عَلِیٍّ وَاَبِی الدَّرْدَاءِ وَاَبِیْ ہُرَیْرَۃَ وَاَبِیْ اُمَامَۃَ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ
وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اَجْمَعِیْنَ کُلُّہُمْ یُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ اَرْسَلَ نَفَقَۃً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاَقَامَ فِیْ بَیْتِہٖ فَلَہٗ بِکُلِّ دِرْہَمٍ سَبْعُمِائَۃِ دِرْہَمٍ وَمَنْ غَزَا بِنَفْسِہٖ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاَنْفَقَ فِیْ وَجْہِ ذٰلِکَ فَلَہٗ بِکُلِّ دِرْہَمٍ سَبْعُمِائَۃِ اَلْفِ دِرْہَمٍ ثُمَّ تَلَا ہٰذِہِ الْاٰیَۃَ وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ
رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی علی اور ابی درداء اور ابی ہریرہ اور ابی امامہ اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عمرو اور جابر بن عبداللہ اور عمران بن حصین سی
راضی ہو اللہ ان سب سی سب وحدیث کرتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ فرمایا جو شخص کہ بہیجی خرچ بیچ راہ اللہ کی اور آپ ہی اپنی گہر مین بیٹہا
واسطی اوسکی بدلی ہر درہم کی سات سو درہم ہین اور جسنی جہاد کیا بذات اللہ کی راہ مین اور خرچ کیا بیچ جہاد کی پس واسطی اوسکی بدلی ہر درہم کی سات لاکہہ درہم
ہین یعنی بسبب مشقت نفس اور خرچ کی مال کی بہت بڑی ہی حضرت نی یہہ آیت اور اللہ زیادہ کرتا ہی ثواب کو جس کیلی کہ چاہتا ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی +
وعن فَضَالَۃَ بْنِ عُبَیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الشُّہَدَاءُ
اَرْبَعَۃٌ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَیِّدُ الْاِیْمَانِ لَقِیَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰہَ حَتّٰی قُتِلَ فَذٰلِکَ الَّذِیْ یَرْفَعُ النَّاسُ اِلَیْہِ اَعْیُنَہُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

لھکذا ورفع رأسہ حتی سقطت قلنسوتہ فما ادری اقلنسوۃ عمر اراد ام قلنسوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ورجل مؤمن جید الایمان لقی العدو کانما ضرب جلدہ بشوک طلح من الجبن اتاہ سہم غرب فقتلہ فھو فی الدرجۃ الثانیۃ ورجل مؤمن خلط عملا صالحا واخر سیئا لقی العدو فصدق اللہ حتی قتل فذلک فی الدرجۃ الثالثۃ ورجل مؤمن اسرف علی نفسہ لقی العدو فصدق اللہ حتی قتل فذلک فی الدرجۃ الرابعۃ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی فضالہ بن عبید سی کہ کہا سنا مینی عمر بن خطاب سی کہتی تہی سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتا شہید چار طرحکی ہوتی ہین ایک وہ شخص کہ مسلمان ہو کامل الایمان ملاقات کی دشمن سی پس سچ کر دکہلایا اللہ کو یہانتک کہ مارا گیا پس یہہ وہ شخص ہی کہ اوٹہایا گی لوگ طرف اوسکی آنکہین اپنی دن قیامت کی اسطرح یعنی مانند اوٹہانی سر پر کی اسطرح اور اوٹہایا سر اپنا یہانتک کہ گر پڑی ٹوپی اونکی کہا فضالہ کی نیچی کی راوی نی پس نہین جانتا مین کہ آیا ٹوپی حضرت عمر کی یا ٹوپی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی بسبب عالی رتبہ ہونی اوسکی کہ لوگ اسطرح دیکہین گے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور دوسرا شخص مومن جید الایمان کہ ملاقات کی دشمن سی باین صفت کہ گویا چھولی گئی ہین اوسکی جلد مین کانٹی درخت خاردار کی بسبب تاردی کی یعنی یہہ کنایہ ہی کہ ڈری ہوی جانی مالون کیسی بسبب دبلی نی اور کانپنی بدن کی دوسری آیا اوسکو تیر کہ مار نیوالا اوسکا معلوم نہین پس مار ڈالا اوسکو پس یہہ شخص پہر دوسری درجی کی ہی یعنی بہ نسبت پہلی کی اور تیسرا شخص وہ مومن کہ عمل کیی کچہہ اچہی اور کچہہ بری ملاقات کی دشمن سی پس سچ کر دکہایا اللہ تعالی کو یہانتک کہ مارا گیا پس یہہ تیسری درجی کی ہی اور چوتہا شخص وہ مسلمان کہ اسراف کیا اپنی جان پر یعنی بہت کیا گناہ ملاقات کی دشمن سی پس سچ کر دکہلایا اللہ کو یہانتک کہ مارا گیا پس یہہ شخص پہر درجی چوتہی کی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی ف سچا کر دکہایا اللہ کو لفظ صدق ساتہہ تخفیف صاد کی ہی یعنی سچ کیا بسبب شجاعت اپنی کی اوسچیز کو کہ عہد کیا ہی اللہ نی اوسپر اور ایک نسخہ مین ساتہہ تشدید صاد کی ہی یعنی راست گو کیا اللہ کو اوس شخص نے بسبب عمل اور شجاعت اپنی کی پس جہاد کیا اور صبر کیا اور امید رکہی ثواب حق کی اسلیی کہ اللہ تعالی نی تعریف کی مجاہدون کی ساتہہ صبر اور طلب ثواب کی جب یہہ شخص لڑا اور صبر کیا طلب ثواب کی لیی پس گویا کہ تصدیق کی اللہ کی ساتہہ فعل اپنی کی اور حاصل اس تقسیم کا یہہ ہی کہ شہید یا متقی شجاع ہی اور یہہ قسم اول ہی یا متقی غیر شجاع ہی اور یہہ قسم دوسری ہی یا شجاع غیر متقی ہی اور یہہ دو قسم کی ہین ایک وہ کہ کردار اوسکی مخلوط ہین ساتہہ نیک و بدی کی اور فاسق مسرف زیادہ از حد نہین اور یہہ قسم تیسری ہی یا فاسق مسرف ہی پس سب اقسام مین حاصل ہوتی ہی تصدیق اللہ کی سوائے دوسری قسم کی اور اس تقریر سی معلوم ہوا کہ مراد ساتہہ تصدیق حق سبحانہ کی ثابت رہنا اوپر صبر اور طلب ثواب کی ہی کہ وصف کیا ہی اللہ تعالی نی مجاہدون کو ساتہہ اوسکی اور خبر دی اوسی نی تصدیق سچ وعدہ اجر و ثواب کی کہ وہ قسم ثانی سی ہی حاصل ہی اور باوجود اسکی ذکر نہین کی اسمین فافہم ۞ ح وعن عقبۃ بن عبد السلمی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القتلی ثلثۃ مؤمن جاھد بنفسہ ومالہ فی سبیل اللہ فاذا لقی العدو قاتل حتی یقتل قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیہ فذلک الشہید الممتحن فی خیمۃ اللہ تحت عرشہ لا یفضلہ النبیون الا بدرجۃ النبوۃ ومؤمن خلط عملا صالحا واخر سیئا جاھد بنفسہ ومالہ فی سبیل اللہ اذا لقی العدو قاتل حتی یقتل قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیہ مُمَصْمِصَۃٌ محت ذنوبہ وخطایاہ ان السیف محاء للخطایا وادخل من ای ابواب الجنۃ شاء ومنافق جاھد بنفسہ ومالہ فاذا لقی العدو قاتل حتی یقتل فذاک فی النار ان السیف لا یمحو النفاق رواہ اللالکائی اور روایت ہی عقبہ بن عبد سلمی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لوگ کہ ماری جاتی ہین جہاد مین تین طرحکی ہین ایک مومن کامل کہ جہاد کیا ساتہہ جان اپنی کی اور مال اپنی کی پس جبوقت کہ ملا دشمن سی لڑا یہانتک کہ مارا گیا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی

بیچ حق اوس شخص کی کہ یہہ شہید آزمایش کیا کیا یعنی ساتہہ صبر کی جہاد کی مستحق بیچ حق اللہ کی ہوگا بیچی عرش اوسکی یعنی بیچ حضور اور محل قرب اوسکی زیادہ ہونگی اوس نبی سی مگر ساتہہ درجہ نبوۃ کی اور دوسرا شخص وہ مومن ہی کہ عمل کی ملی جلی کچہہ بیچی کچہہ برئی جہاد کیا ساتہہ جان اپنی کی اور مال اپنی کی بیچ راہ اللہ کی جسوقت کہ ملا دشمن سی لڑا یہانتک کہ مارا گیا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ حق اس شخص کی کہ یہہ شہادت باخصلت پاک کرنیوالی ہی کہ مٹاتی ہی گناہوں اوسکی وخطاؤں اوسکو تحقیق تروار بہت مٹانیوالی ہی خطاؤں کو اور داخل کیا جاویگا یہہ شخص جس دروازی بہشت کی سی چاہی اور تیسرا شخص منافق کہ جہاد کیا ساتہہ جان اپنی کی اور مال اپنی کی پس جسوقت کہ ملا دشمن سی لڑا یہانتک کہ مارا گیا پس یہہ شخص بیچ دوزخ کی ہوگا اسواسطی کہ تروار نہین منافق نفاق کو نقل کی یہہ داری نی

وعن ابن عائذ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیچ جنازۃ رجل فلما وضع قال عمر بن الخطاب لا تصل علیہ یا رسول اللہ فانہ رجل فاجر فانتفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الناس فقال ھل راٰہ احد منکم علی عمل الاسلام فقال رجل نعم یا رسول اللہ حرس لیلۃ فی سبیل اللہ فصلی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحثی علیہ التراب وقال اصحابک یظنون انک من اھل النار وانا اشھد انک من اھل الجنۃ وقال یا عمر انک لا تسئل عن اعمال الناس ولکن تسئل عن الفطرۃ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

اور روایت ہی ابن عائذ سی کہ کہا تشریف لی چلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ جنازہ ایک شخص کے یعنی تاکہ نماز پڑہین اوسکی پس جبکہ رکہا گیا جنازہ کہا عمر بن الخطاب نی کہ نہ نماز پڑہو تم اوسپر یا رسول اللہ سلیی کہ تحقیق یہہ شخص تہا فاسق پس التفات کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف لوگونکی اور فرمایا کیا دیکہا تہا اوسکو کسینی تم مین سی اوپر کام اسلام کی یعنی اوپر ایک کام کی کہ دلالت کریی اسلام حقیقی پر پس کہا ایک شخص نی کہ ہان یا رسول اللہ نگہبانی کی تہی اسنی یکرات بیچ راہ خدا کی پس نماز پڑہی اوسپر حضرت نی اور ڈالی اوسپر مٹی یعنی وقت دفن کی اور فرمایا یا تیری گمان کرتی ہین کہ تو دوزخیون مین سی ہی اور مین گواہی دیتا ہون کہ تحقیق تو بہشتیون مین سی ہی اور فرمایا ای عمر تحقیق تو نہ سوال کیا جاویگا لوگونکی عملونسی لیکن پوچہا جاویگا تو دین اسلام سی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین

ف دین اسلام سی یعنی ایسچیز سی کہ دلالت کریی اسلام پر شعار دین سی اور علامات یقین سی مقصود منع کرنا تہا حضرت عمر کو اوسچیز سی کہ جرات کی اوسپر اسلیی کی اعتبار ساتہہ فطرۃ کی اور اعتماد اعتقاد پر ہی اور اللہ بہت رحم والا ہی بندون پر اور حاصل طیبی کی تقریر کا یہہ ہی چاہیی ای عمر کہ خبر نہ کری تو اوسی چاہیی سبب اعمال موتی کی سی بلکہ چاہیی کہ خبر دیوی تو اعمال نیک سی جیسیکہ فرمایا اذکروا موتاکم بالخیر اور مقصود منع کرنا ہی حضرت عمر کو اوسچیز سی کہ جرات کی اوسپر یعنی خبر دینی فسق کی پر اسلیی کہ اعتبار فطرہ یعنی اسلام اور اعتقاد پر ہی اور باوجود اسکی ایک عمل اعمال اسلام سی ہی کیا کہ کفایت کرتا ہی اوسکو ۞ ع ح

باب اعداد الة الجہاد

باب ہی بیچ بیانی اسباب جہاد کی

الفصل الاول

فصل پہلی

عن عقبۃ بن عامر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی المنبر یقول واعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ الا ان القوۃ الرمی الا ان القوۃ الرمی الا ان القوۃ الرمی رواہ مسلم

روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اسحال مین کہ وہ منبر پر تہی فرماتی تہی اور تیار کرو واسطی جنگ کافرونکی وہ چیز کہ کرسکو تم قوۃ سی خبردار ہو تحقیق قوۃ تیراندازی ہی خبردار ہو تحقیق قوۃ تیراندازی ہی خبردار ہو تحقیق قوۃ تیراندازی ہی نقل کی یہہ مسلم نی

ف یعنی کلام اللہ مین جو آیا ہی واعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ مراد قوۃ سی تیراندازی ہی اور بیضاوی وغیرونی کہا کہ قوۃ وہ چیز ہی کہ بسبب اوسکی قوۃ حاصل کریی آدمی لڑائی مین اور حضرت نی مراد قوۃ سی تیراندازی شاید اسلیی کی کہ یہہ اقوی اور اسہل ہی بنسبت اوچیزونکی ۞ ح

وعنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ستفتح علیکم الروم ویکفیکم اللہ فلا یعجز احدکم ان یلھو بسھمہ رواہ مسلم

اور روایت ہی عقبہ سی کہا

کہا سنا یعنی سوا اسکے صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی کہ فتح کیجاویگی تمپر روم اور کفایت کریگا تمکو اللہ یعنی شہر روم کی سی پس مستے کری ایک تمہارا اکیلی سی
ساتہہ تیرن اپنی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی اکثر لڑائی اہل روم کی ساتہہ تیراندازی کی ہی پس چاہیی کہ عادہ کرو تم ساتہہ تیراندازی کی اور سیکہو دسکو تا
قادر ہو اور پہنک اوسکی اور نگاہ رکہی تمکو خدا تعالی لڑائی اوسکی سی یا مراد یہہ ہی کہ ترک نہ کرو تیراندازی کو دامت رکہو اوسپر لیکن فتح کی ہی اور مغرور نہو
ساتہہ اوسکی کہ روم فتح ہوا اب احتیاج اسکی نرہی اسلیی کہ احتیاج تیراندازی کی ہمیشہ ہی اگرچہ ہیچ قتال روم کی حاجت اسکی نرہی بسبب حاصل ہونی فتح
کی اور تیراندازی کی لہو کہایا بعتبار صورت کی اور واسطی رغبت دلانیکی اوسپر اسلیی کہ نفوس کی جبلت مین ہی میل کرنا لہو پر **ع ح** **وعنہ** قال
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ عَلِمَ الرَّمْیَ ثُمَّ تَرَکَہٗ فَلَیْسَ مِنَّا اَوْ قَدْ عَصٰی رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ عُقْبَۃَ
مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی جسنے سیکہی تیراندازی پہر چہوڑ دیا اوسکو پس نہین وہ ہم مین سی یعنی ہماری طریقہ پر یا فرمایا کہ تحقیق نافرمانی کی اوسنی
نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نہین ہم مین سی یعنی نہین قریب ہم سی اور شمار کیا گیا زمرہ ہماری مین اور سیکہہ کر چہوڑ دینا اشد ہی بہ نسبت نہ سیکہنے کی اسلیی کہ وہ
داخل ہوا زمرہ اونکی مین اور یہہ داخل ہوا پہر نکلا گویا اوسنی نقصان دیکہا اسمین اور استہزا کیا ساتہہ اسکی اور یہہ سب اس نسبت بڑیکا کفران ہی کرہ البطیبی
ع **وعن** سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی قَوْمٍ مِنْ اَسْلَمَ یَنْتَضِلُوْنَ بِالسُّوْقِ فَقَالَ
اِرْمُوْا بَنِیْ اِسْمٰعِیْلَ فَاِنَّ اَبَاکُمْ کَانَ رَامِیًا وَاَنَا مَعَ بَنِیْ فُلَانٍ لِاَحَدِ الْفَرِیْقَیْنِ فَاَمْسَکُوْا بِاَیْدِیْہِمْ فَقَالَ مَا لَکُمْ قَالُوْا
وَکَیْفَ نَرْمِیْ وَاَنْتَ مَعَ بَنِیْ فُلَانٍ قَالَ اِرْمُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ کُلِّکُمْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی سلمہ بن الاکوع سی کہ کہا گذر شریف لائی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر بنی اسلم سی اسحال مین کہ تیراندازی کر رہی تہی وہ آپسمین بیچ بازار کی پس فرمایا تیراندازی کرو ای اولاد اسمعیل کی یعنی عرب پس
تحقیق باپ تمہارا یعنی اسمعیل تہی تیرانداز اور مین ساتہہ بنی فلانی کی ہون کہا واسطی ایک کی دو فرقہ مین سی یعنی دو فریق بنی اسلم کی کہ آپسمین تیراندازی
کر رہی تہی اونمین سی ایک فریق کا نام لیکر فرمایا کہ مین انکی ساتہہ ہون پس بندکیی ہاتہہ اپنی فریق ثانی نی یعنی جنکی ساتہہ حضرت تہی اونکی مقابلہ مین جو تہی اونہون
نی ہاتہہ کہینچا تیراندازی سے پس فرمایا حضرت نی کیا ہوا تمکو یعنی کیون موقوف کی تیراندازی عرض کیا اونہون نی کسطرحی تیراندازی کرین ہم اسحال مین کہ
آپ ساتہہ فلانی قوم کی ہین فرمایا تیراندازی کرو اور مین تم سبکی ساتہہ ہون نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** اَنَسٍ قَالَ کَانَ اَبُوْ طَلْحَۃَ یَتَتَرَّسُ
مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِتُرْسٍ وَاحِدٍ وَکَانَ اَبُوْ طَلْحَۃَ حَسَنَ الرَّمْیِ فَکَانَ اِذَا رَمٰی تَشَرَّفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فَیَنْظُرُ اِلٰی مَوْضِعِ نَبْلِہٖ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی ابوطلحہ بچاو کرتی تہی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ ایک
سپر کی اور تہی ابوطلحہ خوب تیرانداز پس تہی ابوطلحہ جب تیر پہینکتی جہانکتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس دیکہتی طرف جگہہ پڑتی تیر اوسکیکی کہ کسکو لگا نقل کی یہہ بخاری نی
وعنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبَرَکَۃُ فِیْ نَوَاصِی الْخَیْلِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی برکت ہیچ پیشانیون گہوڑونکی ہی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** مراد پیشانی سی ذات ہی یعنی گہوڑونمین برکت ہی اسلیی کہ بسبب اونکی حاصل
ہوتا ہی جہاد کرنا اوسمین خیر دنیا اور آخرتکی ہی ع **وعن** جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکْوِیْ
نَاصِیَۃَ فَرَسٍ بِاِصْبَعِہٖ وَھُوَ یَقُوْلُ اَلْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ بِنَوَاصِیْھَا الْخَیْرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ اَلْاَجْرُ وَالْغَنِیْمَۃُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی
جریر بن عبداللہ بجلی سی کہ کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہیچ دیتی بال پیشانی ایک گہوڑیکی کو ساتہہ انگلی اپنی کی اسحال مین کہ فرماتی تہی گہوڑی
بندسی ہی ہیچ پیشانیون اونکی بہلائی روز قیامت تک یعنی اسلیی کہ حاصل ہوتا ہی بسبب اونکی جہاد کرنا اوسمین خیر دنیا اور آخرۃ کی ہی جیسا کہ فرمایا ثواب آخرۃ
کا و غنیمت دنیا کی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

ایمانا باللہ وتصدیقا بوعدہ فان شبعہ وریہ وروثہ وبولہ فی میزانہ یوم القیمۃ رواہ البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی باندی گھوڑا راہ خدا کی بسبب ایمان لانی کی ساتھہ خدا کی یعنی خالصۃ للہ اور واسطی بجالانی امر اوسکی اور بسبب سچ جانی وعدہ اوسکی یعنی ساتھہ ثواب عظیم کی پس تحقیق سیری اور سیرابی اوسکی اور لید اوسکی اور پیشاب اوسکا تولیجاوین گی میزان اعمال اوسکی مین دن قیامت کی نقل کی یہہ بخاری نی ف مراد سیری اور سیرابی سی یہان وہ چیزین ہین کہ جنسی پیٹ بہرتا ہی جانور کا اور سیراب ہوتا ہی یعنی گہانس دانہ پانی وغیرہ پس یہہ چیزین ہی داخل اوسکی اعمال مین ہونگی ثواب ملنی مین اور ثواب نکابہی اوسکی میزان اعمال مین تولا جاویگا ۱۲ ح وعنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکرہ الشکال فی الخیل والشکال ان یکون الفرس فی رجلہ الیمنی بیاض وفی یدہ الیسری او فی یدہ الیمنی ورجلہ الیسری رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ رکہتی شکال کو بیچ گھوڑیکی اور شکال یہہ ہی کہ ہووی گھوڑا اسطرحکا کہ بیچ داہنی پانون اوسکی اور بیچ بائین ہاتہہ اوسکی سفیدی ہو یا بیچ داہنی ہاتہہ اور بائین پانون اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی ف راوی نی تو تفسیر شکال کی اسطرح کی اور شکال نزدیک صاحب قاموس اور تمام اہل لغت کی گھوڑی مین یہہ ہی کہ تین پانون گھوڑی کی سفید ہون اور ایک ہم رنگ تمام بدن کی بالعکس یعنی ایک پانون سفید ہو اور باقی ہمرنگ بدن کی اور شکال اصل مین اوس رسی کو کہتی ہین کہ جسی پانون چارپائی کی باندہتی ہین پس اسطرحکی گھوڑیکو تشبیہ دی ساتہہ اسکی اوسطرحکی گھوڑیکو مکروہ رکہنا ازراہ تفاول کی کہ وہ بصورت شکول کی ہو اور ممکن ہی کہ تجربہ سی معلوم ہوا ہو کہ اس جنس کا گھوڑا اصیل نہوتا ہو اور بعضون نی کہا کہ اگر باوجود اسکی سفیدی پیشانی پر ہو تو دور ہو جاتی ہی کراہت روح وعن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سابق بین الخیل التی اضمرت من الحفیاء وامدہا ثنیۃ الوداع وبینہما ستۃ امیال وسابق بین الخیل التی لم تضمر من الثنیۃ الی مسجد بنی زریق وبینہما میل متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مسابقت کی درمیان اون دو گھوڑون کی کہ اضمار کیی گئی تہی حفیا سی اور انتہا اوس مسابقت کی ثنیۃ الوداع تہا اور درمیان حفیہ اور ثنیۃ الوداع کی فاصلہ ہی چہہ کوس کا اور مسابقت کی درمیان اون گھوڑونکی کہ نہین اضمار کیی گئی تہی ثنیۃ الوداع سی مسجد بنی زریق تک اور درمیان اون دونونکی فاصلہ ہی ایک کوس کا نقل کی یہہ بخاری نی اور مسلم نی ف مسابقت کہتی ہین اسکو کہ دو شخص گھوڑی دوڑاتی ہین کہ دیکہین کون آگی نکل جاوی اور اضمار اسکو کہتی ہین کہ گھوڑیکو خوب گہانس کہلاتی ہین تا قوی وفربہ ہو بعد ازان کم کرتی جاتی ہین گہانس کو اور اوسکی خوراک پر لاٹہراتی ہین اور ایک مکان مین بند کر کر گردنیان ڈالتی ہین کہ وہ گرم ہوتا ہی اور عرق لی آتا ہی اور جب وہ عرق خشک ہوتا ہی تو سبک ہو جاتا ہی گوشت اوسکا اور قوی ہوتا ہی راہ چلنی مین اور حفیا نام ایک موضع کا ہی چند کوس پر مدینہ سی اور ثنیۃ الوداع نام ایک پہاڑ کا ہی کہ اہل مدینہ مسافر کو دہان تک پہچانیکو جاتی تہی ۱۲ ح وعن انس قال کانت ناقۃ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسمی العضباء وکانت لا تسبق فجاء اعرابی علی قعود لہ فسبقہا فاشتد ذلک علی المسلمین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان حقا علی اللہ ان لا یرتفع شیء من الدنیا الا وضعہ رواہ البخاری اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی اونٹنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ نام رکہی جاتی تہی عضبا اور نہین پہچی جہوڑی جاتی تہی یعنی جس اونٹ سی مقابلہ کرتی دوڑنی مین دس سی آگی بڑہ جاتی پس آیا ایک اعرابی اپنی اونٹ پر بیٹہ کر گیا اوسکا اونٹ اس اونٹنی سی پس سخت غم ہوا اوسکا مسلمانونپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق امر ثابت ہی اللہ پر یہہ کہ نہین بلند ہوتی کوئی چیز دنیا سی مگر کہ پست کر دیتا ہی اللہ تعالی اوسکو نقل کی یہہ بخاری نی ف عضبا کہتی ہین پس اونٹنی کو کہ کان اوسکی کٹی یا چری ہون اور یہہ بہی اونٹنی حضرت کی ہی کہ اسکو قصواء بہی کہتی تہی یا یہہ اور تہی اسمین دو قول ہین اور وہ اونٹنی حضرت کی کان کٹی یا کان چری نہ تہی ولیکن خلقتی ہی کان اوسکی چہوٹی تہی اور قصواء اونٹ

جوان کو کہتی ہین کہ نیا سواری مین لگا ہوا ور لائق سواری کی ہوا ہوا ور ادنی اوسکی دو برس ہین چہہ برس تک بعد ازان اوسکو جمل کہتی ہین ۱۲ ع ح

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلٰثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ صَانِعَهٗ يَحْتَسِبُ فِيْ صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهٖ مُنْبَلَهٗ فَارْمُوْا وَارْكَبُوْا وَاَنْ تَرْمُوْا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ تَرْكَبُوْا كُلُّ شَيْءٍ يَلْهُوْ بِهِ الرَّجُلُ بَاطِلٌ اِلَّا رَمْيَهٗ بِقَوْسِهٖ وَنِبَالِهٖ وَتَاْدِيْبَهٗ فَرَسَهٗ وَمُلَاعَبَتَهٗ اَهْلَهٗ فَاِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَ مَا عَلِمَهٗ رَغْبَةً عَنْهُ فَاِنَّهٗ نِعْمَةٌ تَرَكَهَا اَوْ قَالَ كَفَرَهَا روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق اللہ داخل کرتا ہی بسبب ایک تیر کی بعنی تیر پہینکنے کی کفا پر تین شخصونکو بہشت مین ایک بنانی والی اوسکیکو کہ امید رکہی بیچ پیشہ اپنی کی ثواب کی یعنی بنادی بہ نیت اسکی کہ جہاد مین کام آوی اور دوسری تیر پہینکنے والیکو یعنی جہاد مین اور تیسری دینی والی تیر کیکو یعنی بیچ ہاتہہ تیر اندازکی خواہ اپنا تیر دی خواہ اوسکا خواہ پہلی دی یا نشانی پر سی اوٹہا کر پس تیر اندازی کرو اور سواری کرو گہوڑونپر یعنی سیکہو سواری اور تیر اندازی تمہاری بہت پیاری ہی طرف میری سوا رہونی سی جو چیز کہ کہیلی ساتہہ اور آدمی باطل در ناروا ہی مگر تیر اندازی کرنی نشان سی اور ادب سکہانا اپنی گہوڑیکو اور کہیلنا اپنی بیوی سی پس تحقیق یہہ چیزین حق ہین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور زیادہ کیا ابوداود اور دارمی نی یہہ کہ اور جو شخص چہوڑدی تیر اندازی بعد سیکہنی اوسکی بسبب بیزار ہونیکی اوسسی پس تحقیق وہ تیر اندازی ایک نعمت ہی کہ چہوڑدیا اوسکو یا فرمایا کہ کفران کیا اوس نعمت کا **ف** یہہ چیزین حق ہین اور انہین کی حکم مین ہی ہر چیز کہ محمد ہو حق پر خواہ قبیلہ علم سی ہو خواہ عمل سی جبکہ ہوا مور مباحہ سی مانند مسابقت کی پیادہ پا اور گہوڑی اور اونٹ پر وغیر ذالک ۱۲ ع

وعن اَبِيْ نَجِيْحٍ السُّلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَلَغَ بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهٗ دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهٗ عَدْلُ مُحَرَّرٍ وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْاِسْلَامِ كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَوٰى اَبُوْدَاوٗدَ الْفَصْلَ الْاَوَّلَ وَالنَّسَائِيُّ الْاَوَّلَ وَالثَّانِيَ وَالتِّرْمِذِيُّ الثَّانِيَ وَالثَّالِثَ وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَدَلَ فِي الْاِسْلَامِ اور روایت ہی ابی نجیح سلمی سی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی ہی جو شخص کہ پہینکی تیر بیچ راہ اللہ کی یعنی ماری کافر کو پس وہ واسطی اوسکی ایک درجہ بڑا ہی بہشت مین اور جو شخص کہ پہینکی تیر بیچ راہ اللہ کی یعنی لگی کافر کو بانند لگی پس وہ واسطی اوسکی برابر دہ ازاد کرنیکی ہی اور جو شخص کہ بوڑہا ہو بوڑہا ہونا اسلام مین یعنی گاڑہا پا واسطی اوسکی نور دن قیامت کی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور روایت کیا ابوداود نی پہلا جملہ یعنی من بلغ بسہم فی سبیل اللہ اور نسائی نی مجملہ پہلا اور دوسرا کہ دونون بیچ بیان فضیلت تیر کی ہین اور ترمذی نی دوسرا اور تیسرا اور بیچ روایت بیہقی اور ترمذی کی ہی جو شخص کہ بوڑہا ہو بیچ راہ اللہ کی بدلی فی الاسلام کی **ف** بوڑہا ہوا لخ اسی معلوم ہوا کہ منع ہی جنا سفید بالونکا دیکہنا ابوبکر نے آئینہ مین منہ اپنا اور کہا ظہر الشیب ولم ینظر الغیب وما اوری ما فی الغیب اور ضمیر فی روایتہما کی یہہ ہیرنی طرف نسائی اور ترمذی کی صحیح نہین باوجودیکہ دونون قریب ہین مذکور اسلمی کہ نسائی نی تیسرا جملہ نہین روایت کیا ہی پس معنی یہہ ہین کہ بیچ روایت بیہقی اور ترمذی کی لیکن اسمین بہی ایک اشکال لازم آتا ہی کہ روایت بیہقی کی مین جیسیکہ اوپر مذکور ہوا انما ہی فی الاسلام ہی جواب اسکا یہہ کہ معنی اسکی یہہ ہین وفی روایۃ للبیہقی والترمذی یعنی ایک روایت بیہقی اور ترمذی مین یون ہی ۱۲ ع

وعن اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سَبَقَ اِلَّا فِيْ نَصْلٍ اَوْ خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین حلال ہی لینا مال کا ساتہہ مسابقت کی مگر بیچ تیر چلانی کی یا اونٹ دوڑانی مین یا گہوڑی دوڑانی مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی **ف** سبق اوس مال کو کہتی ہین کہ گہڑدوڑ وغیرہ مین شرط کیا جاوی اور ظاہر استحباب

سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ روا نہین لینا مال کا ساتہہ مسابقت کی مگر ان تین چیزونمین اور بعضی فقہا نی لاحق کیا ہی ساتہہ اونکی اون چیزونکو کہ اسباب جہاد ی ہین جیسیکہ گدہا اور خچر ہیچ حکم گہوڑیکی ہین اور فیل ہیچ حکم اونٹ کی ہی اور جو چیز کہ اسباب جہاد سی ہی اونکی مسابقت مین شرط کرنا مال کا واسطی رغبت دلانیکی ہی جہاد مین بخلاف اون چیزونکی کہ اسباب جہاد سی نہین مانند کبوتر بازی وغیرہ کی اوسمین مسابقت اور لینا مال کا اوسپر جائز نہین اور بعضون نی پیادہ پاکی مسابقت کو اور بعضون نی مسابقت کو ساتہہ پتہر پہینکنیکی ہی لاحق کیا ہی بسبب معنی نا اونکی ہیچ معنی تیر کی اور جانا چاہیی کہ ہیچ شرط کرنی مال کی مسابقت مین معنی قمار کی ہین اسلیی کہ اوسمین خطرہ ہی ہیچ ملک کی اور تردد ہی ہیچ فائدہ اور نقصانکی اور یہی معنی ہین قمار کی مگر یہہ کہ مال شرط کیا جاوی امام کی طرف سی یا اور تیسری شخص کی طرف سی کہ وہ کہین جو کوئی بڑہ جاوی مجہ اوسکی اسقدر مال ہی یا مال ایک جانب سی ہو دونونمین سی جیسیکہ کہی اگر بڑہ جاوی تو مجہ تو تیری اسی اسقدر ہی اور اگر بڑہ جاؤنمین میری اسی کچہہ نہین ہی تجہ اور اگر دونون طرف سی ہو جیسیکہ کہی اگر بڑہ جاؤنمین میری اتنیچر اسقدر ہی اور اگر تو بڑہ جاوی تو مجہ تیری اسی اسقدر ہی یہہ جائز نہین اسلیی کہ حقیقت قمار کی ہی مگر بسبب داخل ہونی محلل کی جیسیکہ حدیث آئندہ مین آتا ہی

ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ فَاِنْ كَانَ لَا يُؤْمَنُ اَنْ يَّسْبِقَ فَلَا بَاْسَ بِهٖ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ يَعْنِيْ وَهُوَ لَا يَاْمَنُ اَنْ يَّسْبِقَ فَلَيْسَ بِقِمَارٍ وَمَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَقَدْ اَمِنَ اَنْ يَّسْبِقَ فَهُوَ قِمَارٌ اور روایت ہی ابہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ داخل کری ایک گہوڑا درمیان دو گہوڑون کی پس اگر ہو تیسرا گہوڑا اسطرح کا کہ امن مین کیا جاتا ہی اس سی کہ سبقت کیا جاوی یعنی بلکہ معلوم ہی کہ آگی ہی بڑہ جاوی گا بسبب ہونی اوسکیلی تیز رو پس نہین بہلائے اوسمین اور اگر نہ امن کیا جاوی اسی کہ سبقت کیا جاوی پس نہین مضائقہ ساتہہ اوسکی نقل کی یہہ شرح السنہ مین اور بیچ روایت ابی داود کی کہا جو شخص کہ داخل کری گہوڑا درمیان دو گہوڑون کی یعنی ایسا گہوڑا ہو کہ نہ امن مین ہوا سی کہ سبقت کیا جاوی پس نہین ہی قمار اور جو شخص کہ داخل کری گہوڑی کو درمیان دو گہوڑون کی اور تحقیق امن مین ہی اس سی کہ سبقت کیا جاوی پس وہ قمار ہی **ف** جو شخص کہ داخل کری الخ یہہ صورت تحلیل کی ہی اور محلل وہ ہی کہ لاوی گہوڑی کو درمیان اون دو گہوڑون کی کہ نکلی ہین دوڑنی کی لیی اور شرط جانبین سی کی ہی اور عقد قمار ہوئی ہی پس در لاوی گہوڑا بشرط اسکی کہ اگر گہوڑا میسرا بڑہ گیا لیوینگا دونون سی اور اگر پیچہی رہ گیا نہین اوسپر کچہہ اور یہہ محلل بسبب اسکی ہوا کہ بسبب اوسکی عقد عقد قماری نکلتا ہی کہ پہلی شرط جانبین سی تہی اور اب یک جانب سی پس اگر محلل بڑہ جاوی اون دونون سی لیوی مال مشروط اونسی اور اگر وہ دونون بڑہ جاوین لی وسی نہ دیوی اونکو اور دونونمین جو ایک دوسرے سی بڑہ جاویگا اوسکو لینا جائز ہوگا دوسری سی اور کہا مظہر نی کہ محلل کو چاہیی کہ ایسی گہوڑی پر سوار ہو کہ مانند گہوڑی اون دونون کی ہووی یا قریب اونسی دوڑنی مین پس اگر ہوگا گہوڑا محلل کا تیز رو اسطرحکا کہ وہ جانتا ہی کہ اون دونون کی گہوڑی میری گہوڑیسی نہیں بڑہ سکنی کی نہین جائز بلکہ ہونا نہ ہونا اوسکا برابر ہی اور اگر نہین جانتا ہی یقینا کہ میرا گہوڑا بڑہ جاویگا اون دونونکی گہوڑونسی یا نہین جانتا ہی کہ میرا گہوڑا پیچہی رہ جاویگا تو جائز ہی حاصل یہ کہ اگر محلل کا گہوڑا ایسا ہی کہ احتمال بڑہ جانی اور نہ بڑہ جانی کا رکہتا ہی تو جائز ہی والا نہین جائز ع ح ۞ والدر

وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ زَادَ يَحْيٰى فِيْ حَدِيْثِهٖ فِي الرِّهَانِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مَعَ زِيَادَةٍ فِيْ بَابِ الْغَصْبِ اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی

نہین ہی جلب اے نہ جنب یا وہ کہ یحیی نی بیچ حدیث اپنی کی لفظ فی الرہان کو یعنی کہا لا جلب ولا جنب فی الرہان اور مراد رہان سی ہی مسابقت اور شرط کرنی ہی گہڑدوڑ مین نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی اور نقل کی یہہ ترمذی نی ساتہہ زیادتی بعض الفاظ اور معانیکی بیچ باب غصب کی ف جلب کوہ مین یہہ ہی کہ زکوۃ لینی والا دوراوتری زکوۃ دینی والونسی اور حکم کریا ونکو کہ مواشی یہان میری پاس لی آؤ اور جنب یہہ کہ مال والی اپنی زکوۃ مین یہہ ہی کہ زکوۃ لینی والا دوراوتری زکوۃ دینی والونسی اور حکم کریا ونکو کہ مواشی یہان میری پاس لی آؤ اور جنب یہہ کہ مال والی اپنی موضع سی نی رجا بیٹہین اور زکوۃ لینی والیکو مشقت مین ڈالین تا وہ وہین جاوی پس یہہ دونون مکروہ و ممنوع ہین اور جلب گہڑدوڑ مین یہہ کہ ایک شخص کو یہہ ہی اپنی گہوڑی کی لگا لیوی کہ گہوڑیکو ڈانٹتا رہی تا وہ آگی بڑہ جاوی اور جنب یہہ کہ ایک اور گہوڑا بیچ پہلو گہوڑی اپنی کی رکہی اور جب گہوڑا سوار اسپر تہک جاوی تو اوس گہوڑی پر سوار ہوے یہہ بہی منع ہی ع وعن ابی قتادۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر الخیل الادہم الاقرح الارتم ثم الاقرح المحجل طلق الیمین فان لم یکن ادہم فکمیت علی ہذہ الشیۃ رواہ الترمذی و الدارمی اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بہترین گہوڑونکا گہوڑا سیاہ ہی کہ بیچ پیشانی اوسکیکی ہتوڑی سی سفیدی ہو اور ناک کی طرف سفیدی ہو پہر وہ گہوڑا بہتر ہی کہ جسکی پیشانی پر ہتوڑی سی سفیدی ہو اور رہا تہہ پانون سفید ہون لیکن دایان ہاتہہ سفید نہو اور اگر نہو سیاہ پس کمیت اوپر اسی علامت کی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی ف کمیت اوس گہوڑی کو کہتی ہین کہ دم اور یال اوسکی سیاہ ہو اور باقی سرخ اور اوپر اسی علامت کی یعنی جو کہ سیاہ گہوڑی مین ذکر کی گئی سفیدی پیشانی وغیرہ کی ع وعن ابی وہب الجشمی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بکل کمیت اغر محجل او اشقر اغر محجل او ادہم اغر محجل رواہ ابوداود و النسائی اور روایت ہی ابی وہب جشمی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لازم ہی تمکو گہوڑا کمیت سفید پیشانی اور سفید ہاتہہ پانون کا یا اشقر سفید پیشانی اور سفید ہاتہہ پانونکا یا سیاہ سفید پیشانی اور سفید ہاتہہ پانونکا نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی ف اشقر کہتی ہین گہوڑی سرخ رنگ کو اور فرق کمیت اور اشقر مین یہہ ہی کہ کمیت کی دم اور یال سیاہ ہوتی ہی اور اشقر کی سرخ ع وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمن الخیل فی الشقر رواہ الترمذی و ابوداود اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی برکت گہوڑونکی بیچ گہوڑون سرخ رنگ کی ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی وعن عتبۃ بن عبد السلمی انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تقصوا نواصی الخیل ولا معارفہا ولا اذنابہا فان اذنابہا مذابہا و معارفہا دفاؤہا و نواصیہا معقود فیہا الخیر رواہ ابوداود اور روایت ہی عتبہ بن عبد سلمی سی یہہ کہ اوسنی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نہ کترو بال گہوڑون کی پیشانیونکی اور نہ یالین اونکی اور نہ دمین اونکی اسلیکی دمین اونکی چوریان اونکی ہین کہ اونسی مکہیان اوڑاتی ہین اور یالین اونکی سبب گرم ہونی اونکیکی ہین اور انکی پیشانیونکی بالونمین بندہی ہی بہلائی نقل کی یہہ ابوداود نی وعن ابی وہب الجشمی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارتبطوا الخیل وامسحوا بنواصیہا و اعجازہا و قال اکفالہا و قلدوہا و لا تقلدوہا اوتار رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی وہب جشمی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی باندہ رکہو گہوڑی اور رہا تہہ پہیرا کرو اونکی پیشانیون پر اور اونکی پیٹہونپر یا فرمایا بہ یلی اعجازہا کی اکفالہا معنی ایک ہی ہین اور گنڈہی باندہو اونکی گردنونمین اور نہ باندہو اونکی گردنونمین چلی کمان کی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی ف باندہ رکہو اسکہ یہہ کنایہ ہی فربہ کرنی اوتکی سی جہاد کی لیی اور رہا تہہ پہیرنی سی مقصود صاف کرنا اونکا ہی گرد و غبار ہی اور پہچانا حال فربہی انکیکا ہی اور راستی النفس راحت بہی حاصل ہوتی ہی اونکو اور عادت جاہلیت کی تہی کہ چلی کمان کی گہوڑونکی گردنونمین باندہتی تہی تا نظر لگی اسی منع فرمایا واسطی تنبیہ کرنیکی اسپر کہ یہہ رد تقدیر نہین کرتی یا اسلیی کہ

کلانہیں ہی وکذا فی ح ع **وعن** ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبدا مامورا ما اختصنا دون الناس بشیء الا بثلث امرنا ان نسبغ الوضوء وان لا ناکل الصدقۃ وان لا ننزی حمارا علی فرس رواہ الترمذی والنسائی اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بندی امر کیی گئی نہیں خاص کیا ہمکو سوای لوگونکی ساتہہ کسی چیز کی مگر ساتہہ تین چیزونکی حکم کیا ہمکو یہہ کہ پورا کریں ہم وضو کو اور یہہ کہ نہ کہاویں ہم صدقہ اور یہہ کہ نہ جست کرواویں ہم گدہون کو گہوڑیون پر نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی **ف** امر کیی گئی کہ کرتی ہی جو کچہہ حکم کیی جاتی ہی خدا تعالی کی طرف سی اور حکم نہیں کرتی ہی ساتہہ کسی چیز کی اپنی طرف سی اور اپنی خواہش نفس سی اور مخصوص نہیں کرتی ہی کسیکو ساتہہ کسی چیز کی احکام سی کہ چاہتی ہی کہ اہل بیت کو کہ اخص واقرب ہی جیسیکہ کہا کہ نہیں خاص کیا ہمکو انہ اور نہ جست کرواویں ہم انہ تا پیدا ہو اوس سی خچر اسی منع سیلی کیا کہ لازم آتا ہی قطع نسل کا اور طلب کرنا ادنی چیز کا بدلی اچہی چیز کی سیلی کہ خچر نہیں کام آتا جہاد وغیرہ مین پس یہہ مکروہ ہی اور اگر کہا جاوی کہ خاص کرنا بیچ نہی کی کہانی صدقہ سی تو ظاہر ہی لیکن حکم کرنا ساتہہ پورا کرنی وضو کی اور نہی جست کروانی گہیسکی سی گہوڑی پر شامل ہی سب امت کو خاص ہونا ان کو کیا معنی جواب یہہ کہ مراد لازم اور واجب کرنا ہی نہ کہ اہل بیت ہین یا تاکید اور مبالغہ منظور ہی انکی حق مین اور اسی حدیث مین رد بلیغ ہی شیعہ پر کہ وہ کہتی ہین خاص کیا حضرت نی اپنی اہل بیت کو ساتہہ علوم مخصوصہ کی اور مثل اسکی وہ حدیث ہی کہ اوپر گذری حضرت علی رضی سی جبکہ پوچہی گئی ہل عندکم شیء لیس فی القران فقال والذی فلق الحبۃ وبرأ النسمۃ ما عندنا الا ما فی القران الا فہما یعطی الرجل فی کتابہ وما فی الصحیفۃ الحدیث ؛ ح ع **وعن** علی قال اہدیت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغلۃ فقلت لو حملنا الحمیر علی الخیل فکانت لنا مثل ہذہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یفعل ذلک الذین لا یعلمون رواہ ابوداود والنسائی اور روایت ہی حضرت علی رضی سی کہا ہدیہ بیہجا گیا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خچر پس سوار ہوئی اوسپر پس کہا حضرت علی رضی نی اگر جست کرواویں ہم گدہونکو گہوڑیون پر پس ہون واسطی ہماری مانند ان خچرونکی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کرتی ہین یہہ وہ شخص کہ نہین جانتی ہین نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** نہین جانتی یعنی یہہ کہ چہوڑنا گہوڑی کا گہوڑی پر بہتر ہی اسی واسطی اوسچیز کی کہ ذکر کیی گئی منافع اوسکی یا نہین جانتی احکام شریعت کی اور نہین راہ پاتی طرف اوسچیز کی کہ وہ اول ہی انکی لیی اور اسمین نہی ہی جست کروانی گدہی کی سی گہوڑی پر اور یہہ نہی کراہت کی لیی ہی ؛ ع **وعن** انس قال کانت قبیعۃ سیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فضۃ رواہ الترمذی وابوداود والنسائی والدارمی اور روایت ہی انس سی کہ کہا ہی تو پی قبضہ تلوار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی چاندی سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور دارمی نی **ف** شرح السنہ مین لکہا ہی کہ اسمین دلیل ہی اوسپر کہ جائز ہی زیور تلوار کا ساتہہ تہوڑی سی چاندی کی اور اسیطرح کمر بند سونیکا نہین جائز کسی مین ہی ؛ **وعن** ہود بن عبد اللہ بن سعد عن جدہ مزیدۃ قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفتح وعلی سیفہ ذہب وفضۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ہود بن عبد اللہ بن سعد سی کہ نقل کی دادا اپنی سی کہ مزیدہ ہی کہا آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دن فتح مکہ کی اسحال مین کہ اوسکی تلوار پر تہا سونا اور چاندی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** یہہ حدیث لائق دلیل پکڑنی کی نہین بیچ جائز ہونی استعمال سونی کی ہتیار مین سیلی کی سند اسکی قوی نہین ؛ ع **وعن** السائب بن یزید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان علیہ یوم احد درعان قد ظاہر بینہما رواہ ابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہی سائب بن یزید سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تہین ان احد کی دو زرہین کہ ایک کو دوسری پر پہن لیا تہا نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ جائز ہی مبالغہ کرنا اسباب جہاد مین اور یہہ منافی توکل کی نہین ؛ ع **وعن** ابن

عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ رَايَةُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَاءَ وَلِوَاؤُهُ اَبْيَضُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی
ابن عباس سی کہ کہا تہا جھنڈا نشان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سیاہ اور جھنڈا نشان اونکا سفید نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی وَعَنْ مُوْسٰى
بْنِ عُبَيْدَةَ مَوْلٰى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ بَعَثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ اِلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَسْاَلُهٗ عَنْ رَايَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةً مِنْ نَمِرَةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی موسیٰ بیٹی عبیدہ مولی محمد بن
قاسم کی سی کہ کہا بہیجا مجکو محمد بن قاسم نی طرف براء ابن عازب کی درحالیکہ پوچہتا تہا محمد براء سی نشان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیسی پس کہا براء
نی کہ تہا نشان سیاہ رنگ کا کہ کپڑا اوسکا چوکور تہا قسم نمرہ کی سی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نی ف مراد سیاہ رنگ سی یہہ ہی کہ غالب
رنگ اوسکا سیاہ تہا کہ دور سی سیاہ معلوم ہوتا تہا نہ سیاہ رنگ خالص اسلیے کہ کہا نمرہ سی اور نمرہ اوس کملی کو کہتی ہین کہ اوسمین خط سیاہ اور سفید ہوتی
ہین مشابہت دی اوسکو ساتہہ نمرہ یعنی چیتہ کی ۞ ع ح وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَاؤُهُ اَبْيَضُ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئی مکہ مین یعنی دن فتح
مکہ کی اسحال مین کہ نشان آپکا سفید تہا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ
اَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ النِّسَاءِ مِنَ الْخَيْلِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت ہی انس
سی کہ کہا نہین تہی کوئی چیز محبوب تر طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد عورتونکی گہوڑون سی یعنی جہاد کی یہہ نقل کی یہہ نسائی نی وَعَنْ
عَلِيٍّ قَالَ كَانَتْ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْسٌ عَرَبِيَّةٌ فَرَاٰى رَجُلًا بِيَدِهٖ قَوْسٌ فَارِسِيَّةٌ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الْقِيَهَا
وَعَلَيْكُمْ بِهٰذِهٖ وَاَشْبَاهِهَا وَرِمَاحِ الْقَنَا فَاِنَّهَا يُؤَيِّدُ اللّٰهُ لَكُمْ بِهَا فِي الدِّيْنِ وَيُمَكِّنُ لَكُمْ
فِي الْبِلَادِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی علی رض سی کہ کہا تہی ہیچ اتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کمان عربی پس دیکہا ایک
شخص کو کہ اوسکی ہاتہہ مین تہی کمان فارسی فرمایا کیا ہی یہہ ڈالدی اوسکو اور لازم ہی تمکو اسطرح کی کمان کہنی یعنی عربی اور مانند اسکی یعنی ہیئتہ مین
اور لازم ہی تمکو نیزی کامل پس تحقیق قصہ یہہ ہی کہ مدد کری گا اللہ تمہاری بسبب انکی دین مین اور جہاد گا تمکو شہر و نمین نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف
گویا اون صحابی نی دیکہا کمان فارسی کو قوی تر اور سخت تر پس اختیار کیا اوسکو کمان عربی پر یہہ گمان کیا کہ وہ بہت مددگار ہی لڑائی مین اور فتح ہونی شہرون
کی مین پس ارشاد کیا حضرت نی اوسکو کہ یون نہین ہی کہ جسطرح تو خیال کرتا ہی بلکہ نصرۃ دیتا ہی اللہ تعالی دین مین جسکو چاہتا ہی اور نصرۃ اوسکی طرف
سی اور ساتہہ قوۃ و قدرت اوسکی ہی نہ ساتہہ قوت تمہاری کی اور قوت ساز و سامان تمہاری کی ۞ ع ح بَابُ اٰدَابِ السَّفَرِ
باب ہی ہیچ بیان آداب سفر کی ف خواہ سفر جہاد کا ہو یا حج کا یا سوای انکی کا اور آداب سفر کی بہت ہین بعضی اسطرحکی ہین کہ رعایت اونکی
پہلی سفر سی کرنی چاہیی اور بعضی درمیان سفر کی اور بعضی بعد از رجوع کی چنانچہ کتاب احیاء العلوم مین خوب تفصیل سی بیان کی ہین مرح اَلْفَصْلُ
الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَكَانَ يُحِبُّ
اَنْ يَّخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی کعب بن مالک سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی جمعرات کی دن ہیچ غزوہ تبوک
کی اور تہی حضرت دوست رکہتی یہہ نکلین آن جمعرات کی یعنی سفر جہاد کیلیی نقل کی یہہ بخاری نی ف تبوک نام ایک موضع کا ہی شام مین ایک مہینی کی راہ ہی مدینہ سی اور
غزوہ تبوک سنہ نو مین ہوا اور یہہ آخری غزوہ حضرت کا ہی اور جامع الاصول مین حدیث ابوداود کی کعب بن مالک سی نقل کی ہی کہا کم تہا کہ باہر نکلین حضرت سفر کیلیی مگر
روز پنجشنبہ کی جو وقت جہاد کیلیی جاتی اور پنجشنبہ کی نکلنی مین کیے احتمال ہین ایک تو یہہ کہ یہہ دن مبارک ہی چڑہتی ہین اسمین اعمال بندونکی طرف اللہ تعالی کی

پس چاہا حضرتؐ نی کہ چھڑہا جاوی آج عمل جہاد کہ افضل اعمال ہی اور دوسری یہہ کہ خمیس یعنی لشکر کی ہی پس سمین تفاول ہی ساتہہ اسکی کہ فتح پاوین لشکر کہ اوسکی طرف جاتی ہین واللہ اعلم جو کچہہ کہ موافق سنت نبوی کی ہی سو ہی اور مدار اوپر استخارہ اور تفویض اور توکل کی ہی اور سلف سی اصلا منقول نہین کہ اتباع احکام نجوم اور اختیار ساعت بحکم نجوم کرتی ہون امیر المومنین حضرت علی رضؓ سی منقول ہی کہ کسی نی اونکی پاس کسیکو کہا کہ فلانی روز جا اور فلانی روز نجا فرمایا اگر شمشیر میری ہاتہہ مین ہوتی تو مارتا مین گردن تیری رہتی ہی ہم ہیچ خدمت ابو القاسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ سنا ہمنی نزدیک اونکی کہ ذکر کیا جاتا کہ فلانی روز مسافرت کرنی چاہیی اور فلانی روز نہ کرنی چاہیی اور جو کچہہ کہ قمر در عقرب اور محاق حضرت علیؓ سی روایت کرتی ہین صحت کو نہین پہنچا ۞ ح **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرؓ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر جانین آدمی وبیچر کو کہ تنہا سفر کرنی مین ہی اوسقدر کہ جانتا ہون مین نہ چلی سوار رات کو تنہا نقل کی یہہ بخاری نی **ف** اوبیچر کو یعنی ضرر دینی اور ذو نیوی کو ضرر دینی یہہ ہی کہ بسبب تنہائی کی جماعت نہین میسر ہوتی اور ضرر دنیوی یہہ ہی کہ کوئی غمخوار و مددگار نہین ہوتا اور قید سوار کی اور برات کی اسلیی لگائی کہ سوار کو بہ نسبت پیادہ کی خطر زیادہ ہوتا ہی خصوصا رات کو ۞ ع **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰئِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ساتہہ ہوتی فرشتی اوس قافلہ کی کہ اوسمین کتا ہو یا گہنٹال نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مراد فرشتون سی فرشتی رحمت کی ہین نہ کہ کتبہ اور حفظہ اور مراد کتی سی وہ کتا ہی کہ نگہبانی کی لیی نہو پس کتا رکہنا پاسپانی کی لیی اور محافظت مواشی کی لیی مباح ہی اور جرس اونکو کہتی ہین کہ جانور وغیرہ کی گلی مین باندہا جاتا ہی اور آواز کرتا ہی یعنی گہنٹا اور گہنگرو اور سبب اسکی منع ہونیکا یہہ ہی کہ مشابہ ہاتہہ ناقوس کی ہی اسلیی کہ اون لٹکانی کی چیز ونمین سی ہی کہ منع ہی لٹکانا اونکا بسبب کراہت آواز اونکی اور موید ہی اسکا قول حضرتؐ کا کہ آگی آتا ہی مزامیر الشیطان اور شرح السنہ مین روایت کیا گیا ہی کہ ایک لڑکی حضرت عائشہؓ پاس آئی اوسحال مین کہ اوسکی پاونمین گہنگرو یا جہانجن تہی کہا حضرت عائشہؓ نی کہ نکالو میرے پاس سی تفریق کرنیوالی ملائکہ کی کو اور فرمایا حضرتؐ نی کہ ساتہہ ہر جرسکی شیطان ہی ۞ ع **وَعَنْهُ** أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ گہنٹال مزامیر الشیطان ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مزامیر جمع مزمار کی ہی مزمار کہتی ہین نی کو کہ بجائی جاتی ہی اور مراد ترنمیر کہتی ہین گانیکو ساتہہ نی کی اور مزامیر بلفظ جمع اسلیی فرمایا کہ آواز اوسکو منقطع نہین ہوتی گویا ہر جزو اوسکا مزمار ہی اور مزامیر شیطان اوسکو اسلیی فرمایا کہ وہ باز رکہتا ہی ذکر و فکر سی ۞ ع **وَعَنْ أَبِي بَشِيْرٍ الْأَنْصَارِيِّ** أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا لَا تُبْقِيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيْرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ أَوْ قِلَادَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی بشیر انصاری سی یہہ کہ وہ تہی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ بعضی سفرون اونکی پس بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کسیکو کہ ندا کریں اہل سفر مین اس حکم کو کہ نہ باقی چہوڑا جاوی بیچ گردن کسی اونٹ کی قلادہ چلہ کمان کا یا فرمایا نہ باقی رہی قلادہ مگر کاٹا جاوی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ شک راوی ہی کہ حضرتؐ نی قلادہ من وتر فرمایا یا مطلق قلادہ فرمایا اور اونکی کاٹنی کو اسلیی فرمایا کہ اونمین کہنٹالی باندہتی تہی اور وہ مزامیر شیطان ہین جیسیکہ اوپر گذرا یا اسلیی فرمایا کہ اونمین منکی وغیرہ ڈال کر جانورونکی گلی مین باندہتی تہی بگمان اسکی کہ بسبب اونکی محفوظ رہین گی آفات سی پس منع فرمایا حضرتؐ نی اوس سے کہ بہہ اللہ کی تقدیر کو نہین بہیرتا ۞ ع **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ

فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَقَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَاسْرِعُوا عَلَيْهَا السَّيْرَ وَاِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَاْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ وَفِي رِوَايَةٍ اِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوا بِهَا نِقْيَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ سفر کرو تم ارزانی مین پس دو اونٹو کو حق اونکا زمین سی یعنی گہانس یعنی چھوڑ دیا کرو اونکو ساعت بساعت تاچرین اور تیز چلین اور جب سفر کرو تم قحط سالی مین پس جلدی چلو اونہر یعنی تاخیر نہ کرو راہ مین تا پہنچاوین تمکو منزل مقصود کو پہلی اسکی کہ ضعیف ہون اور جبوقت کہ اوتر و تم رات کو پس بچو راہ سی یعنی رستی پست اوتر و اسواسطی کہ رستی راہین ہین چارپایون کی اور ٹہکانی ہین موذی جانورونکی یعنی سانپ بچھو وغیرہ کی اور ایک روایت مین یون ہی کہ جبوقت سفر کرو تم قحط سالی مین پس شتابی کرو چلنی مین درحالیکہ باقی ہو اونٹونمین گودا اونکا یعنی قوت اونکی بدنکی نقل کی یہہ مسلم نی

وعن اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى رَاحِلَةٍ فَجَعَلَ يَضْرِبُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلُ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ قَالَ فَذَكَرَ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ حَتّٰى رَاَيْنَا اَنَّهُ لَا حَقَّ لِاَحَدٍ مِنَّا فِي فَضْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا اسوقت کہ تہی ایک سفر مین ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگہان آیا حضرت کی پاس ایک شخص اونٹ پر پس شروع کیا کہ پہیرتا تہا اونٹ کو دائین اور بائین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو ساتہہ اوسکی زیادہ سواری پس چاہیی کہ دیوی وہ سواری اوس شخص کو کہ نہین سواری واسطی اوسکی اور جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی زیادہ توشہ پس دی اوس شخص کو کہ نہین توشہ واسطی اوسکی کہا راوی نی پس ذکر کیا حضرت نی اقسام مال کا یعنی فرمایا کہ جسکی پاس ہو فلانا مال اور فلانا مال مانند کپڑی وغیرہ کی زیادہ حاجت سی پس خرچ کری اوسپر کہ جسکی پاس نہو یہانتک کہ جانا ہمنی یہہ کہ نہین حق واسطی کسیکی ہم مین سی بیچ زیادتی مال کی نقل کی یہہ مسلم نی

ف پہیرتا تہا اونٹ کو دائین اور بائین لسبب تہک جانی اوسکیکی یا معنی یہہ ہین کہ پہیرتا تہا آنکہین اپنی اور دیکہتا تہا دائین اور بائین واسطی طلب و بہیجنی کی کہ روا کری حاجت اپنی ساتہہ اوسکی حاصل یہہ کہ وہ عاجز تہا زاد و راحلہ سی حضرت نی رغبت دلائی لوگونکو کہ درماندہ کی خبر گیری کرین ع

وعن اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَاِذَا قَضٰى نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سفر ایک ٹکڑا ہی عذاب کا باز رکہتا ہی ایک تمہارکو نیند اوسکی سی اور کہانی اوسکی سی اور پینی اوسکی سی پس جبوقت کہ پورا کر چکی ایک تمہارا حاجت اپنی سفر اپنی سی پس چاہیی کہ جلدی کری طرف اہل اپنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

ف ایک ٹکڑا ہی یعنی سفر ایک نوع ہی انواع عذاب جہنم سی بموجب قول اللہ تعالی کی ساتہہ صعودا اور سفر کہا لی پینی وغیرہ سی باز رکہتا ہی بسبب عادت پوچیز کی یہہ چیزین نہین میسر ہوتین لی و تخصیص ان چیزونکی بطور مثال کی فرمائی والا سفر مین فوت ہوتی ہین بہت امور دینی اور دنیوی مانند جمعہ اور جماعت اور حقوق اہل اور قرابتیونکی اور مشقت گرمی اور سردی وغیر ذلک کی پیش آتی ہی ع

وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِصِبْيَانِ اَهْلِ بَيْتِهِ وَاِنَّهُ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسُبِقَ بِيَ اِلَيْهِ فَحَمَلَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جِيءَ بِاَحَدِ ابْنَيْ فَاطِمَةَ فَاَرْدَفَهُ خَلْفَهُ قَالَ فَاُدْخِلْنَا الْمَدِينَةَ ثَلٰثَةً عَلٰى دَابَّةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن جعفر سی کہ کہا نبی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبوقت کہ آتی سفر سی استقبال کی جاتی ساتہہ لڑکون اہل بیت اپنی کی یعنی اہل بیت کی لڑکونکو حضرت پاس لیجاتی اور تحقیق حضرت آئی ایک سفر سی پس پیش کیا گیا مین طرف حضرت کی پس اردہا یا اور سوار کیا مجکو آگی اپنی پہر لائی گئی ایک دونون بیٹون فاطمہ کی سی یعنی

حضرت امام حسن و امام حسین پس بیٹھا لیا اونکو بھیجی اپنی پیچھے داخل کیا گئی ہم مدینہ مین تینون ایک جانور پر نقل کی بیہقی نی **وعن** انس انہ اقبل ھو وابو طلحۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومع النبی صلی اللہ علیہ وسلم صفیۃ ردفھا علی الجلف رواہ البخاری اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق انس آئی وہ اور ابو طلحہ یعنی سفر سی مدینی ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اسحال مین کہ ساتھہ حضرت کی تہین صفیہ کہ پیچھی بیٹھایا نہا اونکو اپنی سواری پر نقل کی بیہقی بخاری نی **ف** یہہ قصہ خیبر سی پھرنی کی وقت کا ہی کہ صفیہ غنائم خیبر کی سی تہین کہ پہلی دحیہ کلبی کی ہاتھہ لگی تہین اور اونسی حضرت نی لیا اور آزاد کر کر نکاح کیا اونسی اور اپنی ساتھہ بیٹھا کر سواری پر لائی ؛ ح **وعنہ** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یطرق اھلہ لیلا وکان لا یدخل الا غدوۃ او عشیۃ متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہین آتی تہی اہل اپنی کی پاس رات کو یعنی سفر سی اور نہین داخل ہوتی تہی یعنی گہر مین مگر اول روز یا آخر روز نقل کی بیہقی بخاری و مسلم نی **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا طال احدکم الغیبۃ فلا یطرق اھلہ لیلا متفق علیہ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبوقت کہ دراز ہوا یک تمہاری کو غائب ہونا یعنی سفر مین بہت دن لگین پس آوی اپنی گہر مین رات کو نقل کی بیہقی بخاری و مسلم نی **ف** شرح السنہ مین روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا اونہون نی کہ رات کو آئی گہر مین دو شخص بعد منع کرنی حضرت کی پس ملی یا ہر ایک نی اپنی بیوی کی ساتھہ مرد دیکھو ؛ ع **وعنہ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دخلت لیلا فلا تدخل حتی تستحد المغیبۃ وتمتشط الشعثۃ متفق علیہ اور روایت ہی جابر سی بیہقی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جبوقت کہ داخل ہو تو رات کو یعنی شہر مین پس داخل ہوا اپنی اہل کی پاس یہانتک کہ بال زیر ناف کی لیوی بیوی اور کنگہی کری وہ بیوی کہ پراگندہ ہون بال اوسکی نقل کی بیہقی بخاری و مسلم نی **ف** حاصل یہہ کہ صبر کری تا عورۃ اپنی کو آراستہ اور مستعد صحبت کا کری اور کہا نووی نی کہ یہہ مکروہ ہی واسطی اوسکی کہ دور دراز ہو سفر اوسکا اور جسکا سفر قریب ہو کہ توقع ہو اوسکی آنی کی رات کو تو نہین مضائقہ ہی بموجب قول حضرت کی اذا طال الرجل الغیبۃ اور ایسی ہی جبکہ ہو بڑی لشکر میرا اور مشہور ہوا نا لشکر کا اور جانی بیوی اور گہر والی اوسکی کہ وہ آتا ہی تو نہین مضائقہ ہی رات کی آنی کا اسلیئے کہ مراد مستعد ہونا اوسکا ہی سو حاصل ہی کہنا ہو نہین لیکن ضرور ہی کہٹ کہٹانا دروازی کا اور انتظار کرنا جواب کا ؛ ح **وعن** کعب بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یقدم من سفر الا نھارا فی الضحی فاذا قدم بدأ بالمسجد فصلی فیہ رکعتین ثم جلس فیہ للناس متفق علیہ اور روایت ہی کعب بن مالک کی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ آتی سفر سی مگر دن کو وقت چاشت کی پس جبوقت کہ آتی پہلی جاتی مسجد مین اور پڑہتی اوسمین یعنی پہلی بیٹہنی سی دو رکعتین یعنی تحیۃ المسجد یا صلوۃ چاشت پہر بیٹہتی اوسمین واسطی ملاقات لوگون کی نقل کی بیہقی بخاری و مسلم نی **ف** وقت چاشت کی یہہ باعتبار اکثر کی ہی والا پہلی گذری جسکا ہی کہ نہین آتی تہی مگر اول دن یا آخر روز مین ؛ ح **وعن** جابر قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فلما قدمنا المدینۃ قال لی ادخل المسجد فصل رکعتین رواہ البخاری اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہا مین ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سفر مین پس جب آئی ہم مدینہ مین فرمایا مجکو داخل ہو مسجد مین اور پڑہو اوسمین دو رکعتین نقل کی بیہقی بخاری نی **ف** ثابت ہوا داخل ہونا مسجد مین مسافر کو ساتھہ حدیث حضرت کی فعلاً اور قولاً اور اسمین اشارہ ہی طرف تعظیم شعائر اللہ کی اور اشارہ ہی طرف اسکی کہ مسجد بمنزلہ گہر کی ہی گہرون اللہ کی سی اور جانیوالا اور سکین یا ملاقات کرنیوالا ہی اللہ سبحانہ سی ؛ ع

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** صخر بن وداعۃ الغامدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم بارک لامتی فی بکورھا وکان اذا بعث سریۃ او جیشا بعثھم من اول النھار وکان صخر تاجرا فکان یبعث تجارتہ اول النھار فاثری وکثر مالہ رواہ الترمذی وابو داود والدارمی

روایت ہی صخر بن وداعہ غامدی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الہی برکت دی واسطی امت میری کی بیچ اول روز اونکیکی یعنی اول روز مین طلب علم کرین یا کسب یا سفر وغیر ذلک تو برکت حاصل ہوا وسمین اور تہی حضرت جسوقت بہیجتی لشکر چہوٹا یا بڑا بہیجے اوسکو اول روز اور تہا صخر سوداگر پس بہیجتا تہا مال تجارت اپنی کا اول روز پس مالدار ہوا اور بہت ہوا مال اوسکا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور دارمی نی

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطْوٰى بِاللَّيْلِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لازم پکڑو تم اپنی پر رات کو چلنا اسلیی کہ تحقیق زمین لپیٹی جاتی ہی رات کو نقل کی یہہ ابوداود نی ف یعنی قناعت نکرو دن کی چلنی پر بلکہ کچہہ رات کی بہی چلا کرو اسلیی کہ آسان ہوتا ہی چلنا اور خیال کرتا ہی چلنی والا کہ تہوڑا چلا ہون جالانکہ چلا ہوتا ہی بہت اور یہہ ہوتا ہی بسبب ہونی مشغل کی چلنی سی اور نہ دیکہنی علامات ونشان کی کہ یہہ چیزین بہاج کردیتی ہین چلنی کو بیچ نظر چلنی والی کی اور یہہ مراد نہین ہی کہ دن کو چلو ہی نہین چنانچہ اور حدیثون مین آیا ہی کہ چلا کرو اول روز اور آخر روز مین اور کچہہ رات کو ۔ ح

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلٰثَةُ رَكْبٌ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی اور اوسنی نقل کی اپنی دادا سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ایک سوار ایک شیطان ہی اور دو سوار دو شیطان ہین اور تین سوار تین ہین نقل کی یہہ مالک اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی ف یعنی تین سوار مستحق اسکی ہین کہ اونکو سوار کہین بسبب ہونی اونکیکی محفوظ شیطان سی اور منع کیا ایک سوار اور دو سوار کو سفر کرنی سی اسلیی کہ ایک کی ہونی مین تو جماعت فوت ہوتی ہی اور عند الحاجت کوئی مددگار نہین ہوتا اور بہرا مرین درماندہ ہوتا ہی اور اگر دو ہون تو اونمین سی ایک اگر بیمار ہو یا مرجاوی تو مضطر ہوتا ہی دوسرا اور خوش ہوتا ہی شیطان یا مراد یہہ ہی کہ ساتہہ اونکی شیطان ہی کہ حکم کرتا ہی ساتہہ شر کی اور مبالغۃً انکو نفس شیطان فرمایا پس اس حدیث سی معلوم ہوا کہ سفر مین چاہیی کہ تین آدمی ہون تا جماعت سی نماز پڑہین اور اگر ایک کچہہ کام کو جاوی تو دو باقی رہین اور آپسمین انس پکڑین اور اگر اوسکی آنی مین تاخیر ہو تو ایک اون دونو نمین کا واسطی خبر اور تحقیق حال کے جاوی اور ایک اسباب کی پاس بیٹہا رہی ۔ ع

وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ ثَلٰثَةٌ فِيْ سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوْا أَحَدَهُمْ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ ہووین تین شخص یعنی مثلاً سفر مین پس چاہیی کہ امیر کرین ایک کو اونمین سی یعنی سردار بہیر اونمین افضل کو اونمین سی نقل کی یہہ ابوداود نی ف نمین شخص یعنی جماعت ہو کہ اقل اوسکی تین ہین اور ایسی ہی جبکہ دو ہون اور اکتفا نمین پر اسلیی کیا کہ پہلی گذر چکا ہی کہ دو سوار شیطان ہوتی ہین اور امیر کرنی کو حکم اسلیی کیا کہ اگر نزاع کسی امر مین واقع ہو تو اوسکی طرف رجوع کرین اور امیر کو چاہیی کہ خیر خواہ اور مہربان اور خادم ہو اونکا جیسیکہ وارد ہوا ہی کہ سید القوم خادمہم ۔ ع ح

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الصَّحَابَةِ أَرْبَعَةٌ وَخَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعُمِائَةٍ وَخَيْرُ الْجُيُوْشِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ وَلَنْ يُغْلَبَ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا بہترین مصاحبون اور رفیقون کی چار ہین اور بہترین چہوٹی لشکرون کی چار سو ہین اور بہترین بڑی لشکرون کی چار ہزار ہین اور ہرگز نہین

مغلوب ہوتی باران ہزار بسبب قلت کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی ✣
ف چار ہین چار اسلیی بہتر ہین کہ اگر ایک بیمار ہو اور چاہی کہ وصیت کری کسی رفیق کو تو دو گواہ ہو جاوین اور لکھا ہی علمانے
کہ پانچ بہتر چار سی ہین اور جسقدر زیادہ ہونگی بہتر ہونگی اور حدیث مین اقل مرتبہ کو بیان کیا ہی اور ہرگز نہین مغلوب ہوتی الخ
یعنی باران ہزار مغلوب نہین ہوتی اور اگر مغلوب بہی ہونگی تو بسبب کمی کی نہون گی کہ یہہ عدد کمی سی نکل کیا ہی بلکہ بسبب اور امر کی
مغلوب ہونگی یعنی عجب اور غرور وغیرہ وہ لک سی ✣ ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَتَخَلَّفُ فِي الْمَسِيْرِ فَيُزْجِي الضَّعِيْفَ وَيُرْدِفُ وَيَدْعُوْ لَهُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچہی رہتی چلنی مین یعنی واسطی تواضع اور مدد کرنی کی پس انکی ضعیف کو یعنی
اوسکی سواری کو تاکہ مل جاوی ساتہہ ہمراہیون کی اور پیچہی سوار کر لیتی یعنی اونس ضعیف کو کہ پیادہ پا ہوتا اونپر اور دعا کرتی اونکی
لیی نقل کی یہہ ابوداود ونی وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ كَانَ النَّاسُ اِذَا نَزَلُوْا مَنْزِلًا تَفَرَّقُوْا فِي الشِّعَابِ وَالْاَوْدِيَةِ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِيْ هٰذِهِ الشِّعَابِ وَالْاَوْدِيَةِ
اِنَّمَا ذٰلِكُمْ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَلَمْ يَنْزِلُوْا بَعْدَ ذٰلِكَ مَنْزِلًا
اِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ حَتّٰى يُقَالَ لَوْ بُسِطَ عَلَيْهِمْ ثَوْبٌ لَعَمَّهُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہی ابی ثعلبہ خشنی سی کہ کہا ہی لوگ یعنی صحابہ جب اترتی منزل مین اور اترتی متفرق ہو کر بیچ دری پہاڑون کی اور نالون کی
پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق تفرقہ تمہارا بیچ ان درون کی اور نالونکی نہین یہہ مگر شیطان سی کہ تمکو ایک دوسری
سی جدا کری پس دشمن قدرت پاوین اور آزار پہونچاوین تمکو پس نہ اوترتی لوگ بعد اس فرمانی کی کسی منزل مین مگر ملی ہوئی بعض اون
کی طرف بعض کی یہان تک کہ کہا جاتا تہا اگر پہیلایا جاوی اون پر ایک کپڑا البتہ ڈہانک لی سبکو نقل کی یہہ ابوداود ونی ✣
وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ بَدْرٍ كُلُّ ثَلٰثَةٍ عَلٰى بَعِيْرٍ وَكَانَ اَبُوْ لُبَابَةَ
وَعَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ زَمِيْلَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَتْ اِذَا جَاءَتْ عُقْبَةُ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا نَحْنُ نَمْشِيْ عَنْكَ قَالَ مَا اَنْتُمَا بِاَقْوٰى مِنِّيْ وَمَا اَنَا بِاَغْنٰى
عَنِ الْاَجْرِ مِنْكُمَا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہ کہا ہی ہم
دن جنگ بدر کی ہر تین آدمی ایک اونٹ پر یعنی تین تین آدمیون مین ایک ایک اونٹ تہا کہ باری باری سی سوار ہوتی تہی
اور تہی ابولبابہ اور حضرت علی رض شامل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا عبداللہ نی پس تہا قصہ اسطرح سی جسوقت کہ آتی نوبت اوترنی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتی ابولبابہ اور حضرت علی ہم پیادہ پا چلین گی بدلی آپ کی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین تم دونون
قوی تر مجہسی یعنی دنیا مین اور نہین مین بی پروا زیادہ ثواب سی تم دونون سی یعنی عقبی مین نقل کی یہہ شرح السنہ مین ف اسی معلوم
ہوئی نہایت تواضع حضرت کی اور مہربانی رفیقون پر اور احتیاج طرف اللہ تعالی کی ✣ ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوْا ظُهُوْرَ دَوَابِّكُمْ مَنَابِرَ فَاِنَّ اللّٰهَ اِنَّمَا سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُبَلِّغَكُمْ
اِلٰى بَلَدٍ لَمْ تَكُوْنُوْا بَالِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ وَجَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ

فعلیکم بہا فاقضوا حاجاتکم رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہ پکڑو پشتون جانورون اپنی کو منبر اسلیی کہ تحقیق اللہ تعالی نی سوای اسکی نہین مسخر کیا ہی جانورون کو واسطی تمہاری تاکہ پہنچاوین تمکو طرف اوس شہر کی کہ نہ تہی تم پہنچی والی اوسکو مگر ساتہہ مشقت جانون اپنی کی یعنی مقصود اونسی سواری اور باسانی پہنچنا ہی مقصد کو پس ایذا پہنچانا اوکو روا نہین اور پیدا کیا واسطی تمہاری زمین کو پس دسپر کرو اپنی کام اور حاجتین نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** نہ پکڑو انکو یعنی جانورون کی پشت پر سوار ہوئی نہ کہڑی رہو انمین کرنیکی لیی بلکہ اوتر کر حاجت روائی اپنی کرو اور پہر سوار ہو اور یہہ اوس صورتین ہی کہ حاجت جانور کی اور کوئی غرض صحیح ساتہہ اوسکی متعلق نہو اسلیی کہ ثابت ہوا ہی کہ حضرت خطبہ پڑہتی تہی عرفہ مین اپنی اونٹنی پر اور مشقت جانونکی یعنی مقصود جانورون سی یہہ ہی کہ سوار ہو کر باسانی مقصد کو پہونچی اور زیادہ تکلیف اونکو نہ پہنچاوی اور حاجتین یعنی پیشاب اور گہبرا ہونا اور سوای انکی اور حاجتین نہ مین پرورا کرو نہ جانور پر اور جانور پر سوای سواری کی کہ کسی جگہہ پہنچاوی نکرو ح **وعن** انس قال کنا اذا نزلنا منزلا لا نسبح حتی نحل الرحال رواہ ابوداؤد اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہا ہم جسوقت کہ اوترتی منزل مین پڑہتے نماز نفل یہانتک کہ کہولی جاتی اسباب جانورونکی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** سبحہ اور تسبیح کا اطلاق اکثر نماز نفل پر آتا ہی اور بعضون نی کہا مراد نماز چاشت ہی کہ اوترنی کی وقت وقت اوسکا ہونا ہی حاصل یہہ کہ باوجودیکہ صحابہ کو اہتمام نماز کا بہت تہا لیکن بہ نہایت حال جانورون کی مقدم جانتی تہی ❊

ع ح **وعن** بریدۃ قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمشی اذ جاءہ رجل معہ حمار فقال یا رسول اللہ ارکب وتاخر الرجل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا انت احق بصدر دابتک الا ان تجعلہ لی قال جعلتہ لک فرکب رواہ الترمذی وابوداؤد اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا اوسوقت کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلے تہے ناگہان آیا اونکی پاس ایک شخص ساتہہ اوسکی تہا گدہا یعنی سوار تہا وہ گدہی پر پس کہا اوس شخص نی یا رسول اللہ سوار ہو اور پیچہی سرکا وہ شخص یعنی تاکہ حضرت اگی بیٹہین پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین سوار ہوتا مین اگی تو لائق تر ہی اپنی جانور کی اگلی جانب کا مگر یہہ کہ گردانی تو اوسکو واسطی میری یعنی صریح کہی تو والا پیچہی سرکنا اوسکا تو اسلیی تہا کہا اوسنی کہ گردانا مینی اوسکو واسطی آپکی پس سوار ہوئی حضرت یعنی اگی اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد نی **ف** اسمین نہایت انصاف اور تواضع ہی حضرت کی کہ راضی ہوئی پیچہی بیٹہنی پر اوس شخص کی ❊ ع ح **وعن** سعید بن ابی ہند عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکون ابل للشیطین وبیوت للشیطین فاما ابل الشیطین فقد رایتہا یخرج احدکم بنیاتہ معہ قد اسنمتہا فلا یعلق بعیرا منہا ویمر باخیہ قد انقطع بہ فلا یحملہ واما بیوت الشیطین فلو ارہا کان سعید یقول لا ارہا الا ہذہ الاقفاص التی یستتر الناس بالدیباج رواہ ابوداؤد اور روایت ہی سعید بن ابی ہند سی نقل کی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہوتی ہین اونٹ واسطی شیطانونکی اور ہوتی ہین گہر شیطانون کی لیی پس اپر اونٹ شیطانونکی پس تحقیق دیکہا مینی اونکو نکلتا ہی ایک تمہارا ساتہہ اچہی اونٹنیون کی کہ تحقیق فربہ کیا ہی اونکو پس نہین چڑہتا کسی اونٹ پر یعنی احتیاج نہین کہتا انکی کو تل رہتی ہین اور گذرتا ہی یعنی سفر مین ساتہہ سلمان بہائی اپنی کی اسحالت مین کہ تحقیق تہک گیا ہی وہ جلبنی سی یعنی بسبب ضعف وعجز کی پس نہین سوار کرتا اوسکو اور اپر گہر شیطانون کی پس نہین دیکہا مینی اونکو تہی سعید کہ راوی حدیث کی مین کہتی نہین گمان کرتا مین اون گہرون کو مگر یہہ پنجری کہ ڈانک لی ہین لوگ ساتہہ ریشمی کپڑی کی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** ہوتی ہین اونٹ واسطی شیطانونکی الخ حاصل یہہ کہ یہہ اونٹ واسطی تفاخر اور نام آوری کی کو تل جلتی ہین نہ واسطی رفع احتیاج

اپنی کی اور مسلمانونکی پس چونکہ جانور پیدا کیگئی ہین واسطی نفع اوٹھانی کی ساتھہ سوار ہونی کی اور سوار کرنیکی کیسکو پس جبکہ نہ اپنی کام مین آیا اور نہ سوار
کیا کسی تہکی ہوئی کو اوسپر پس اطاعت کی شیطانکی اور شیطان خوش ہوا اوسی پس گویا کہ وہ شیطانونکی لیی ہین پس اسی معلوم ہوا کہ کوتل گہوڑی کہ یہان امرا
آگی رکہتی ہین منع ہی اور شیطانونکی لیی ہوتی ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ قول فاما اہل الشیطان الخ قول راوی حدیث کا ہی یعنی ابوہریرہ کا اور حدیث
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وہی مجمل سابق ہی یعنی یکون اہل للشیاطین وبیوت للشیاطین اور بعضون نی کہا حدیث تا قول قلم اسا ہی اور مراد گہرون
سی تا قول انباریان اور ہودج ہین کہ اونکو ریشمی کپڑونسی تکلف کر کر بناتی ہین یا وہ گہر کہ جنکو دیوار گیریان ریشمی کپڑی کی بنا کر لگاتی ہین اور ظاہر یہہ ہی کہ بذاتہا
اونسی نہی نہین ہی بلکہ بسبب پوشش کرنی انکیکی ساتہہ حریر کی اور ضائع کرنی مال کی اور تفاخر اور ریا اور اسراف کی ✽ ح خ **وعن** سہل بن معاذ
عن ابیہ قال غزونا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فضیق الناس المنازل وقطعوا الطریق فبعث
نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منادیا ینادی فی الناس ان من ضیق منزلا او قطع طریقا فلا جہاد لہ
رواہ ابوداود اور روایت ہی سہل بن معاذ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا جہاد کیا ہمنی ساتہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پس تنگ کیا لوگون
نی منزلون کو یعنی بعضون نی بلا حاجت یا زیادہ حاجت سی مکان روک لیی بسبب اسکی تنگ کی جگہہ اور دونپر اور قطع کیا اونہون نی راہ کو یعنی بسبب تنگ کی اوسکی
گذر نیوالونپر پس بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پکارنیوالیکو کہ آواز کری لوگونمین یہہ کہ جو شخص کہ تنگ کری منزل کو یا قطع کری راہ کو پس نہین ثواب جہاد اوسکی
لیی یعنی بسبب ضرر پہنچانی کے لوگونکو نقل کی یہہ ابوداود نی **وعن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان احبسن ما دخل
الرجل اہلہ اذا قدم من سفر اول اللیل رواہ ابوداود اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سی فرمایا بہترین وقات داخل ہونی مرد کی اپنی گہر والون پاس جبکہ آوی سفر سی اول شب ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یہہ اسصورت مین ہی
کہ سفر قریب ہوا اور پہلی جو گذرا کہ رات کو نہ آوی وہ سفر دور دراز مین ہی اور نووی نی کہا اگر سفر دور کا ہی ہوا اور خبر گہر مین آنیکی دن سی پہونچ جاوی مضائقہ
نہین رات کی آنیکا اور بعضون نی کہا مراد داخل ہونی سی گہر والون پاس جماع ہی اسلیی کہ مسافر کو شہوت بہت ہوتی ہے جب اول
شب مین صحبت کریگا تو رام سی سوویگا اور حق بیوی کا بہی جلدی ادا ہوگا ✽ ح **الفصل الثالث**
فصل تیسری **عن** ابی قتادۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان فی سفر فعرس بلیل اضطجع علی یمینہ و
اذا عرس قبیل الصبح نصب ذراعہ ووضع راسہ علی کفہ رواہ مسلم روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم جسوقت کہ ہوتی سفر مین پس اوترتی آخر رات کو یعنی پہلی سحر کی یعنی داہنی کروٹ پر اور جسوقت کہ اوترتی کچہہ پہلی صبح سی تو کہڑا کرتے
ساتہہ اپنا یعنی دایان اور رکہتی سر اپنا اپنی ہتیلی پر یعنی تاکہ غالب نہو نیند نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** ابن عباس قال بعث النبی
صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن رواحۃ فی سریۃ فوافق ذلک یوم الجمعۃ فغدا اصحابہ وقال اتخلف واصلی
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم الحقہم فلما صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رآہ فقال ما منعک ان
تغدو مع اصحابک فقال اردت ان اصلی معک ثم الحقہم فقال لو انفقت ما فی الارض جمیعا ما ادرکت فضل
غدوتہم رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا ہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عبد اللہ بن رواحہ کو بیچ ایک چہوٹی لشکر کی
پس موافق ہوا یہہ دن جمعہ کی یعنی اتفاقا روز جمعہ کی حکم کیا تہا جہاد کی جانی کا پس صبح کو گئی یارا اوسکی یعنی لشکر کی لوگ کہ ہمراہ اونکی گئی تہی اور کہا
عبد اللہ نی یعنی اپنی دل مین یا کسی پاس رسی کہ پیچہی رہونگا مین اور نماز پڑہونگا جمعہ کی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر جا ملونگا مین ساتہہ اونکی پس

جب نماز پڑھ چکی عبد اللہ ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دیکھا حضرت نی اونکو پس فرمایا کس چیز نی منع کیا تجکو صبح کی جانی سی ساتھ یاردن اپنی کی پس کہا ارادہ کیا تہا یعنی یہہ کہ نماز پڑہوں مین ساتھ تمہاری پہر جاملونمین اونسی فرمایا اگر خرچ کری تو جو چیز کہ زمین مین ہی سب بہ پاوینگا تو ثواب صبح کو جانی اونکیکا نقل کی پہر ترمذی نی ف اسمین نہایت تاکید اور مبالغہ ہی پہر ثواب جہاد کی اور نماز جمعہ پہلی آنی وقت سی فرض نہین ہوتی ہی اور نکلنا روز جمعہ کی بعد داخل ہونی وقت کی حرام ہی اوسپر کہ جمعہ اوسپر لازم ہی نزدیک جمہور علماء کی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کی روا ہی بسبب ضرورت کی سفر کرنی مین ساتھ فوت ہونی فرصت کی اور مرافقت کی اور مانند اونکیکی لیکن مکروہ ہی کہ باعث اعراض اور تغافل کا ہی طاعت سی اور نزدیک شافعی کی سفر روز جمعہ کی اگرچہ پہلی زوال سی اور وقت صبح کی ہو حرام ہی کذا فی سفر السعادۃ ۔ ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰٓئِكَةُ رُفْقَةً فِیْهَا جَلَسٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ساتھ ہوتی فرشتی اوس قافلہ کی کہ اوسمین ہو چمڑا جھتی کا نقل کی یہہ ابوداود نی ف چینی کی چمڑی پر سوار ہونی اور اور استعمال مین لانی اوسکی سی منع فرمایا ہی اسلیی کہ شان تکبر کی ہی اور لباس عجم کا ہی ۔ ح وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَیِّدُ الْقَوْمِ فِی السَّفَرِ خَادِمُهُمْ فَمَنْ سَبَقَهُمْ بِخِدْمَةٍ لَمْ یَسْبِقُوْهُ بِعَمَلٍ اِلَّا الشَّهَادَةَ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سردار قوم کا سفر مین خادم اونکا ہی پس جو شخص پیش دستی لیگیا اونسی ساتھ خدمت کرنیکی نہین پیش دستی لیجاوینگی اوسی ساتھ عمل کی مگر شہادۃ کی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف یعنی سردار کو چاہیی کی خدمت کری قوم کی اور قائم ہو ساتھ مصالح اونکیکی اور رعایت احوال اونکیکی ظاہر و باطن مین اور بعضون نی کہا مراد یہہ ہی کہ جو کوئی خدمت کری اگرچہ ظاہر مین ادنی اونکا ہو سید اونکا ہی حقیقت مین بسبب کثرت ثواب کی اور یہہ معنی مناسب ہین ساتھ قول حضرت کی فمن سبقهم الخ یعنی کوئی عمل افضل خدمت سی نہین سوا کہ مردان خدمت بجائی رسند مگر لڑنا اللہ کی راہ مین جی کہ مارا جاوی اور فضیلت شہادۃ کی پاوی ۔ ح

بَابُ الْكِتَابِ اِلَی الْكُفَّارِ وَدُعَائِهِمْ اِلَی الْاِسْلَامِ

باب ہی پہر لکہنی نامہ کی طرف کفار کی اور بلانی اونکیکی طرف اسلام کی ف بلانا کفار کا طرف اسلام کی پہلی لڑنیکی واجب ہی اور لڑنا پہلی بلانی کی طرف اسلام کی حرام اگر نہ پہونچی ہو اونکو دعوۃ اور مستحب ہی بلانا اگر پہونچی ہو اونکو دعوۃ اور اگر بلانا ساتھ لکہنی خط کی ہوتا ہی خصوصا بادشاہون اور امیرونکو چنانچہ حضرت نی نامی لکہی ہین کافر بادشاہونکو مانند قیصر اور نجاشی اور کسری کی اور حضرت جب پہنچے حدیبیہ سی تو ارادہ کیا یہہ کہ لکہین نامہ طرف قیصر روم کی پس عرض کیا لوگون نی کہ وہ نہین پڑہتی ہین نامہ کو مگر یہہ کہ ہو مہر کیا گیا پس بنوائی حضرت نی مہر چاندی کی اور کہدوائین اوسپر تین سطرین ایک سطر مین محمد اور دوسری مین رسول اور تیسری مین اللہ اور کی مہر نامہ پر اور دار دہوا ہی کرامۃ الکتاب خمسہ رواہ الطبرانی ۔ ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰی قَیْصَرَ یَدْعُوْهُ اِلَی الْاِسْلَامِ وَبَعَثَ بِكِتَابِهٖ اِلَیْهِ دِحْیَةُ الْكَلْبِیُّ وَاَمَرَهٗ اَنْ یَدْفَعَهٗ اِلٰی عَظِیْمِ بُصْرٰی لِیَدْفَعَهٗ اِلٰی قَیْصَرَ فَاِذَا فِیْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلٰی هِرَقْلَ عَظِیْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَدْعُوْكَ بِدِعَایَةِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ وَاَسْلِمْ یُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَیْنِ وَاِنْ تَوَلَّیْتَ فَعَلَیْكَ اِثْمُ الْاَرِیْسِیِّیْنَ وَیَا اَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ مِنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَقَالَ اِثْمُ الْاَرِیْسِیِّیْنَ وَقَالَ بِدِعَایَةِ الْاِسْلَامِ روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی لکہا طرف قیصر یعنی بادشاہ روم کی درحالیکہ بلاتی تہی اوسکو

طرف اسلام کی اور بھیجا نامہ اپنا طرف اوسکی ساتھہ وحیہ کلبی صحابی کی اور حکم اوسکو کیا یہہ کہ پہنچاوی اوس نامہ کو طرف حاکم بصری کی تاکہ پہنچاوی حاکم بصری اوس نامہ کو طرف قیصر کی پس ناگہان اوس نامہ مین لکہا تہا شروع کرتا ہون مین ساتھہ نام اللہ کی کہ بخشنی والا مہربان ہی یہہ نامہ صادر ہی طرف محمد کیسی کہ بندہ خاص خدا کا اور رسول اوسکا ہی طرف ہرقل کی کہ بڑا صاحب ہی روم کا سلام ہی اوسپر کہ پیروی کری ہدایت کی یعنی ساتھہ اسلام لانیکی اور امور خیر کرنیکی اپیر بھی اسکی پس تحقیق مین بلاتا ہون تجکو ساتھہ بلانی اسلام کی کہ وہ کلمہ شہادۃ کا ہی مسلمان ہو سالم رہیگا تو یعنی ضرر دنیا اور عذاب آخرۃ کیسی اور مسلمان ہوویگا تجکو اللہ ثواب تیرا دوہرا یعنی ایک ثواب بسبب ایمان لانی کی نبی اپنی پر اور ایک ثواب بسبب ایمان لانیکی مجہپر اور اگر منہ پہیریگا تو یعنی قبول اسلام سی پس تجہپر ہوگا گناہ تابعداروں اور رعیت تیریگا یعنی تجہپر ساتھہ گناہ تیرے کی گناہ تابعداروں تیریگا بہی ہوگا بسبب اسکی کہ تابع ہونگی وہ تیری ستمرار کفر مین اور ای اہل کتاب آؤ طرف کلمہ اوردین کی کہ برابر اور مشترک ہی درمیان ہماری اور درمیان تمہاری یعنی نہین مختلف اوسمین رسول اور کتابین وہ کلمہ یہہ ہی کہ نہ بندگی کرین ہم مگر اللہ کی اور نہ شریک کرین ساتھہ اوسکی کسی چیز کو اور نہ پکڑی بعض ہمارا بعض کو رب سوا اللہ کی یعنی جیسیکہ نصاری نی حضرت عیسیٰ کو رب ٹہیرایا پس اگر منہ پہیرین یعنی اہل کتاب قبول اس بات سی پس کہو تم ای مومنون کہ گواہ رہو ای کافرو کہ ہم ہین مسلمان نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یون ہی کہ کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سی کہ رسول ہی خدا کا اور کہا اثم الیریسین بدلی الریسین کی اور کہا بدعایۃ الاسلام بدلی بداعیۃ الاسلام کی ف قیصر بادشاہ روم کو کہتی ہین جیسا کہ بادشاہ فارس کو کسری اور بادشاہ حبشہ کو نجاشی اور بادشاہ ترک کو خاقان اور بادشاہ قبط کو فرعون اور بادشاہ مصر کو عزیز اور بادشاہ حمیر کو تبع ساتھہ پیش ت اور تشدید ب کی اور بادشاہ ہند کو رای کہتی ہین اور نام اس قیصر کا کہ جسکو حضرت نی نامہ لکہا ہرقل تہا اور وحیہ ساتھہ زیر دال کی صحابی تہی حضرت جبرئیل ع اکثر انہین کی صورت مین اوترتی تہی حضرت نی جب انکو ہرقل کی پاس بہیجا تو وہ ایمان لایا اور بہیجا انکا ستہ مین ہوا اور بصری نام ایک شہر کا ہی شام مین اور بسم اللہ الخ کہا ابن ملک نی کہ احدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ آداب خط لکہنی سی یہہ ہی کہ اول بسم اللہ لکہی اور نام مکتوب عنہ کا بہی پہلی لکہی کہتا ہون مین کہ یہہ بات کلام اللہ سی بہی سمجہی جاتی ہی انہ من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بنابر اسکی کہ واو وسطی مطلق جمع کی ہی اور سلام ہی اوسپر الخ حضرت نی ہو سکو خطاب کرکر سلام علیک نکہا اسلیی کہ وہ کافر تہا بلکہ کہا سلام ہی اوسپر کہ پیروی کری ہدایت کی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ جائز ہی ابتدا کرنی ساتھہ سلام کی واسطی غیر اہل اسلام کی کنایۃ ۔ ح ع وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَى كِسْرَى مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ فَدَفَعَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى فَلَمَّا قَرَأَ مَزَّقَهُ قَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہیجا نامہ اپنا طرف کسری کی ساتھہ عبد اللہ بن حذافہ سہمی کی پس حکم کیا اوسکو یہہ کہ پہنچاوی نامہ طرف سردار بحرین کی کہ نام ایک جگہہ کا ہی پس پہنچایا حذافہ نی نامہ سردار بحرین کو پس پہنچایا سردار بحرین نی نامہ کسری کو پس جب پڑہا کسری نی پہاڑ ڈالا اوسکو کہا ابن مسیب نی بددعا کی اوپر یعنی کسری پر اوسکی تابعدارونپر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ پارہ پارہ کیجاوین تمام پارہ پارہ ہونا نقل کی یہہ بخاری نی ف پس پارہ پرویز کو اوسکی بیٹی نی کہ شیرویہ نام تہا اوسکا اور بعد چہہ مہینی کی اوسکا بیٹا بہی مرگیا اور آئی اونکی ان نحوست لعنت بلا آباد کو

وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى كِسْرَى وَإِلَى قَيْصَرَ وَإِلَى النَّجَاشِيِّ وَإِلَى كُلِّ

جبابرۃ یدعوھم الی اللہ ولیس بالنجاشی الذی صلی علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی لکہا نامہ طرف کسری کی اور طرف قیصر کی اور طرف نجاشی کی اور طرف ہر سرکش کی درحالیکہ بلاتی تہی اونکو طرف اللہ کی اور نہین تہا یہہ نجاشی کہ جسکو حضرت نی نامہ لکہا وہ نجاشی کہ نماز پڑہی اوسپر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی وہم ہوا ہی اوسکو کہ کہا یہہ وہ نجاشی ہی کہ جسپر حضرت نی نماز پڑہی مدینہ مین غائبانہ کہ وہ مخلص اور خادم تہا حضرت کا اور انکی اصحاب فقرا کا اور نام اوسکا اصحمہ تہا جب اوسکی خبر موت کی آئی تو حضرت نی فرمایا مر گیا مرد صالح یہانی تمہارا اصحمہ اٹہو اور نماز پڑہو اوسپر اور تہی یہہ دونون مسلمان اور منقول ہی کہ سنہ ۹ مین حضرت نی نامی اطراف کی بادشاہونکو اور بہیجا عمرو بن ضمیرے کو پاس نجاشی کی اور جب لیکہا نجاشی نی نامہ آنحضرت کا تو تخت سی اوتر کر زمین پر بیٹہا اور چہان ٹامی کو اور دونون آنکہون پر رکہا اور حکم کیا ساتہہ پڑہنی نامہ کی اور جب مطلع ہوا اوسکی مضمون پر اسلام لایا اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ اور کہا اگر مین جاسکتا حضرت پاس تو حاضر ہوتا حضرت کی خدمت بابرکت مین اور بہیجا اپنی بیٹی کو تحفی لیکر حضرت کی پاس اور بیٹا اوسکا راہ مین مرا پہر حضرت نی دوسرا نامہ لکہا اوسکو اور وہ دونون نامی موجود ہین اوسکی اولاد مین اب تک تعظیم کرتی ہین اوسکی اور برکت طلب کرتی ہین ساتہہ اوسکی فقد بدع ح

وعن سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا امر امیرا علی جیش او سریۃ اوصاہ فی خاصتہ بتقوی اللہ ومن معہ من المسلمین خیرا ثم قال اغزوا باسم اللہ فی سبیل اللہ قاتلوا من کفر باللہ اغزوا ولا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا واذا لقیت عدوک من المشرکین فادعہم الی ثلث خصال او خلال فایتہن ما اجابوک فاقبل منہم وکف عنہم ثم ادعہم الی الاسلام فان اجابوک فاقبل منہم وکف عنہم ثم ادعہم الی التحول من دارہم الی دار المہاجرین واخبرہم انہم ان فعلوا ذلک فلہم ما للمہاجرین وعلیہم ما علی المہاجرین فان ابوا ان یتحولوا منہا فاخبرہم انہم یکونون کاعراب المسلمین یجری علیہم حکم اللہ الذی یجری علی المؤمنین ولا یکون لہم فی الغنیمۃ والفیء شیء الا ان یجاہدوا مع المسلمین فان ہم ابوا فسلہم الجزیۃ فان ہم اجابوک فاقبل منہم وکف عنہم فان ہم ابوا فاستعن باللہ وقاتلہم واذا حاصرت اہل حصن فارادوک ان تجعل لہم ذمۃ اللہ وذمۃ نبیہ فلا تجعل لہم ذمۃ اللہ ولا ذمۃ نبیہ ولکن اجعل لہم ذمتک وذمۃ اصحابک فانکم ان تخفروا ذممکم وذمم اصحابکم اہون من ان تخفروا ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ واذا حاصرت اہل حصن فارادوک ان تنزلہم علی حکم اللہ فلا تنزلہم علی حکم اللہ ولکن انزلہم علی حکمک فانک لا تدری اتصیب حکم اللہ فیہم ام لا رواہ مسلم اور روایت ہی سلیمان بن بریدہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سردار کرتی کسی امیر کو بڑی لشکر پر یا چہوٹی لشکر پر نصیحت کرتی اوسکو بیچ حق نفس اوسکی ساتہہ تقوی اللہ کی اور نصیحت کرتی امیر کو بیچ حق اون لوگونکی کہ ساتہہ اوسکی ہوتی مسلمانونسی ساتہہ نیکی کی یعنی سلوک اور احسان اور نرمی کرنا اونسی پہر فرماتی حضرت جہاد کرو اور جاؤ جہاد کی لیی ساتہہ نام اللہ کی بیچ راہ خدا کی یعنی واسطی رضامندی اوسکی اور قتل کرو اونکو جو کافر ہوا اللہ کی ساتہہ غدر مت کرو اور نہ خیانت کرو قسمت مین اور نہ عہد توڑو اور نہ مثلہ کرو یعنی اعضا مانند ناک کان وغیرہما کی نہ کاٹو اور نہ مارڈالو لڑکون کو اور جسوقت کہ ملاقات کرسو ای امیر اپنی دشمنون سی مشرکین مین سی پس بلاؤ اونکو طرف تین چیزونکی یا کہا طرف تین خلال کی پس جو چیزان تین چیزونمین سی قبول کرین تجہی اور اختیار کرین مشرک پس قبول کراونسی اور باز رہو اونسی یعنی اوسسی زیادہ تکلیف ندی پہر بلاؤ اونکو طرف اسلام کی پس اگر قبول کیا تجہی پس قبول کراونسی اور باز رہو اونسی پہر بلاؤ اونکو طرف

نقل کی یعنی چلی آئیں اپنی ملک سی یعنی دار الحرب سی طرف ملک مہاجرین کی یعنی دار الاسلام کی اور خبر دی اونکو یہہ کہ اگر کرین وہ یہہ یعنی اپنی ملک سی چلی آوین دار الاسلام مین پس واسطی اونکی ہی وہ چیز کہ واسطی مہاجرین کی ہی اور اونپر ہی وہ چیز کہ مہاجرین پر پس اگر نہ قبول کرین اونکہ آنا ملک سی پس خبر دی اونکو یہہ کہ وہ ہونگی مانند گنوارون مسلمانونکی جاری کیا جاویگا اونپر حکم خدا کا وہ کہ جاری کیا جاتا ہی سب مسلمانونپر یعنی واجب ہوتا نماز اور زکوۃ وغیرہا کا اور قصاص اور دیت اور مانند اونکیکا اور نہ ہوگا واسطی اونکی غنیمت اور فی مین کچھ حصہ مگر یہہ جہاد کرین ساتھہ مسلمانونکی یعنی اور مہاجرون کی لیی بغیر جہاد کی یہی حصہ مقرر ہتا پس یہہ مثل اونکی ہونگی پس اگر وہ قبول نکرین یہہ پس سوال کرا اونسی جزیہ کا پس اگر اونہون نی قبول کیا تجھی پس قبول کر اونسی اور باز رہ اونسی پس اگر وہ نامین پس مدد چاہ اللہ سی اور لڑ اونسی اور جسوقت گھیری تو ایک قلعہ والونکو یا بستی والونکو یعنی کفار کو پس چاہین تجھی یہہ کہ دی تو واسطی اونکی ذمہ اللہ کا اور ذمہ نبی اوسکیکا پس نہ دی تو اونکو ذمہ اللہ کا اور ذمہ نبی اوسکیکا ولیکن دی تو اونکو اپنا ذمہ اور ذمہ اپنی یارونکا اسلیی کہ تحقیق تم اگر توڑوا اپنا ذمہ اور ذمہ اپنی یارونکا سہل تر ہی اس سی کہ توڑوا ذمہ اللہ کا اور ذمہ رسول اوسکیکا اور اگر گھیرو ایک قلعہ والونکو یا چاہین تجھی یہہ کہ نکالی تو اونکو اوپر حکم اللہ کے پس نکال اونکو اوپر حکم اللہ کی ولیکن نکال تو اونکو اپنی حکم پر اسلیی کہ تحقیق تو نہین جانتا ہی کہ پہنچیگا تو حکم اللہ کو اونمین یا نہین یعنی کیا جانتا ہی تو کہ وہ حکم کہ اونکی نکالنی کا کیا ہی تو ای صواب ہی نزدیک خدا کی اور موافق حکم اوسکیکی ہی یا نہین شاید کہ چوک گیا ہو تو جیسیکہ حکم مجتہد کا ہی بخطی و یصیب نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پہلی جو لفظ ثم اوہم کا فرمایا بیان ہوسکا یہہ کہ جب پہچانا تو نی چیزون مذکورہ کو بطریق اجمال کی پس جان حکم اونکا بطریق تفصیل کی پس بلا اونکو پہلی طرف اسلام کی کہا نووی نی کہ سب صحیح مسلم کی نسخون مین ثم اوہم ہی ہی اور کہا قاضی عیاض نی کہ صواب روایت اوہم کی ہی بدون لفظ ثم کی چنانچہ کتاب ابی عبید اور سنن ابی داود وغیرہما مین ہی بغیر لفظ ثم کی ہی اسلیی کہ یہہ تفسیر تین خصال کے ہی نہ غیر اون کا اور کہا مازری نی کہ ثم یہان زائد ہی وارد ہوا ہی واسطی اقتصار کلام کی اور یہہ یہان پہلی چیز کا ہی تین چیزون مین سی اور لفظ مع المسلمین تک اسیکا تتمہ ہی اور دوسری چیز مقرر کرنا جزیہ کا اور تیسری لڑنا ہی اور حضرت نی جو ہجرت کا حکم کیا کہا بعضون نی کہ ہجرت ارکان اسلام سی تہی پہلی فتح مکہ کی اور وہ چیز کہ واسطی مہاجرون کی یعنی ثواب اور مستحق ہونا مال فی کا اور یہہ استحقاق تہا حضرت کی زمانی مین اسلیی کہ مال فی خرچ کیا جاتا تہا مہاجرین پر وقت نکلنی سی طرف جہاد کی جسوقت کہ حکم کیا اونکو امام نی برابر ہی کہ ہون کافی وہ لوگ کہ مقابل دشمن کی ہین ہم نہین بخلاف غیر مہاجرین کی کہ نہین تہا واجب اونپر نکلنا طرف جہاد کی اگر ہون مقابل دشمن کی وہ لوگ کہ کفایت کرین اور یہی معنے ہین اس قول حضرت شیخ کی علیہم علی المہاجرین یعنی جہاد اور مانند اعراب مسلمانونکی کہ رہتی ہین جنگل مین ندار الکفر مین یا در غنیمت اور فی کی ایک ہی صنف ہین کہ اوس مال کو کہتی ہین کہ کفار سی ہاتہہ لگی اور بعضون نی فرق کیا ہی کہ غنیمت وہ مال کہ جنگ و مشقت سی ہاتہہ لگی اور فی وہ کہ بغیر جنگ و مشقت کی ہاتہہ آوی اور ذمہ یعنی عہد و امان اور اگر توڑوا اپنا ذمہ الخ معنی اسکی یہہ ہین کہ اگر توڑا اونہون نی عہد اللہ کا اور رسول اوسکیکا نہین جانی گا تو کہ کیا کری ساتہہ اونکی یہانتک کہ اذن دیا جاوی تجکو ساتہہ وحی کی اور مانند اوسکیکی انکی حق مین اور یہہ متعذر ہی تجھپر بسبب دور رہونی تیری کی جگہہ اور تری وحی کی سی بخلاف اسکی کہ جب توڑین وہ عہد تیرا تو تو جب واقع ہوگا انکو کری گا ساتہہ انکی قتل کرنی انکی سی یا مقرر کرنی جزیہ سی یا بندی کرنی انکی سی وغیر ذالک بحسب مصلحت کے دیکہہ لیگا تو اونکی حق مین ۔ ح ع **وعن** عبد اللہ بن ابی اوفی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض ایامہ التی لقی فیہا العدو انتظر حتی مالت الشمس ثم قام فی الناس فقال یا ایہا الناس لا تتمنوا لقاء العدو واسالوا اللہ العافیۃ فاذا لقیتموہم فاصبروا واعلموا ان الجنۃ تحت ظلال السیوف ثم قال اللہم منزل الکتاب ومجری السحاب وہازم الاحزاب اہزمہم وانصرنا علیہم متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی یہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ بعضے دنون اپنی کی وہ دن کہ ملاقات کی اوس مین دشمن سی یعنی جہاد مین انتظار کیا یعنی نہ لڑی اون سی یہانتک

کہ دہلا آفتاب پہر کٹھی ہوئی لوگون مین یعنی خطبہ فرمایا پس فرمایا ای آدمیو نہ آرزو کرو دشمنون کی ملنی کی یعنی نہ چاہو کہ کافرون سی قتال واقع ہو اسلیئے کہ اوسمین طلب کرنا بلا کا ہی اور پہر منع ہی اور مانگو اللہ سی عافیت پس جبوقت کہ ملو تم یعنی دشمنون سی پس صبر کرو اور جانو یہہ کہ بہشت نیچی سایہ تروارون کی ہی یعنی قریب ہی پہر دعا کی یا الٰہی اوتارنیوالی کتاب کی اور چلانیوالی ابر کی اور شکست دینی والی جماعت کافرون کی شکست دی اونکو اور مدد دی ہمکو کافرون پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ڈہلا آفتاب حکمت اوس وقت کی انتظار مین یہہ تہی کہ دہ وقت چلنی ہواؤن اور نشاط نفسونکا ہی اور یہی وقت نماز و دعا کا اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ اوسوقت مین کہولی جاتی ہین دروازی آسمان کی اور اعمال اوٹہائی جاتی ہین محل قبولیت مین پس امید ہوتی ہی اوسمین نزول انوار فتح و نصرت کی پس چونکہ جہاد افضل اعمالی ہی چاہا کہ اسوقت مین واقع ہو + ح وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا غَزَا بِنَا قَوْمًا لَمْ یَکُنْ یَغْزُو بِنَا حَتّٰی یُصْبِحَ وَیَنْظُرَ اِلَیْہِمْ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا کَفَّ عَنْہُمْ وَاِنْ لَمْ یَسْمَعْ اَذَانًا اَغَارَ عَلَیْہِمْ قَالَ فَخَرَجْنَا اِلٰی خَیْبَرَ فَاَتَیْنَاہَا لَیْلًا فَلَمَّا اَصْبَحَ وَلَمْ یَسْمَعْ اَذَانًا رَکِبَ وَرَکِبْتُ خَلْفَ اَبِیْ طَلْحَۃَ وَاِنَّ قَدَمِیْ لَتَمَسُّ قَدَمَ نَبِیِّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجُوْا اِلَیْنَا بِمَکَاتِلِہِمْ وَمَسَاحِیِہِمْ فَلَمَّا رَاَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَاللّٰہِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِیْسُ فَلَجَئُوْا اِلَی الْحِصْنِ فَلَمَّا رَاٰہُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ خَرِبَتْ خَیْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَۃِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی جبوقت کہ جہاد کرتی ساتہہ ہماری کسی قوم سی یعنی حضرت جہاد کرتی کسی قوم سی اور ہم حاضر ہوتی حضرت کی خدمت مین نہ تہی کہ جہاد کرین ساتہہ ہماری یہانتک کہ صبح کرتی اور دیکہتی طرف اونکی پس اگر سنتی اذان بازرہتی اونسی اور اگر نہ سنتی اذان تو غارت کرتی اون کو کہا انس نی پس نکلی ہم طرف خیبر کی پس پہونچی ہم طرف اون کی رات کو پس جب صبح کی اور نہ سنی اذان سوار ہوئی اور سوار ہوا مین پیچہی ابو طلحہ کی اور تحقیق قدم میری البتہ لگتی تہی قدم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی یعنی بسبب سکی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سواری پاس تہی ہماری سواری کی کہا انس نی پس نکلی خیبر والی طرف ہماری ساتہہ تہیلون اور ٹوکرون اپنی کی یعنی ساتہہ اسباب زراعت کی زراعت کی لیی پیچہر ہماری آنیسی جب دیکہا اونہون نی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا آئی محمد قسم ہی اللہ کی آئی محمد اور لشکر پس پناہ پکڑی طرف قلعہ کی پس جب دیکہا اونکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بہاگتی فرمایا یعنی ازراہ تفاول کی ساتہہ شکست پانی اونکی یقینی اللہ بڑا ہی اللہ بڑا ہی خراب ہوا خیبر تحقیق ہم یعنی مسلمین یا جماعت انبیا جبوقت کہ اوترتی ہین ہم میدان ایک قوم کی پس بری ہوئی صبح اوس قوم کی کہ ڈرائی گئی ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اور دیکہتی طرف اونکی یعنی تامل کرتی اونکی حال مین اور استدلال کرتی اونکی عقائد پر ساتہہ افعال اونکی اگرچہ معلوم ہوتا کہ یہہ شہر کفار کا ہی لیکن پہر بہی تامل کرتی واسطی احتمال اسکی کہ شاید مسلمان ہون اوسمین پس اگر اذان سنتی تو نہ لوٹتی اور اگر نہ سنتی تو لوٹتی بسبب علامت کفر کی اسلیئے کہ ترک کرنا اذان کا اوسوقت مین مسلمانون سی متصور نہ تہا کہا خطابی نی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ اذان شعار اسلام سی ہی اور نہین جائز ترک کرنا اوسکا اگر ایک شہر کی لوگ متفق ہون ترک کرنی اذان پر تو واجب ہی امام پر قتال کرنا اونسی اسیطرح فقہای حنفیہ نی لکہا ہی اور تحقیق ہم الخ یہہ جملہ مستانفہ ہی بیان واسطی سبب خرابے

خبر کی اور ڈرا لی گئی ہین یعنی کفار یعنی برسی ہی صبح اونکی بسبب نازل ہونی عذاب اللہ کے ساتھہ قتل کی اور غارت کرنی کی اور یہہ نکالا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اس آیۃ سی افبعذابنا یستعجلون فاذا نزل بساحتہم فساء صباح المنذرین کہا نووی نی کہ اسحدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی تکبیر کہنا وقت ملنی کی دشمن سی اور جائز ہی استثہا وساتہہ قران کی بیچ مثل ایسی حال کی بیچ امور محققہ کی اور اسیکی مثل ہی جو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی وقت فتح مکہ کی کہا جاء الحق وزہق الباطل کہا علماء نی کہ مکروہ ہی اتنی جو کہ ہو بطریق ضرب المثل کی محاورات مین اور کلام لغویین واسطی تعظیم کتاب اللہ تعالی کی کہتا ہون مین بلکہ تصریح کی ہی بعضی علماء ہمارہی نی ساتہہ اسکی کہ کفر ہی رکہنا کلام اللہ تعالی کا جگہہ کلام اپنی کی اسطرح کہ خطاب کری ایک شخص کو کہ نام اوسکا یحیی ہو وقت دینی کتاب کی ساتہہ اس آیۃ کی یا یحیی خذ الکتاب بقوۃ اور اسیطرح کہنا بسم اللہ کا جگہہ کہا کی اور داخل ہو کی اور مانند اونکی اور قول صلی اللہ علیہ وسلم کا جاء الحق وزہق الباطل نہین ہی قبیلہ استشہاد سی بلکہ قبیلہ امتثال سی ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وقل جاء الحق وزہق الباطل اور اسیطرح کہنا رب زدنی علما کا بموجب وقل رب زدنی علما کی اور مانند اونکی بجالانا حکم الہی کا ہی پس یہہ مستحب ہی ۱۲ ح ۴ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ شَهِدْتُ الْقِتَالَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اِذَا لَمْ يُقَاتِلْ اَوَّلَ النَّهَارِ اِنْتَظَرَ حَتّٰى تَهُبَّ الْاَرْوَاحُ وَتَحْضُرَ الصَّلٰوةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور بروایت ہی نعمان بن مقرن سی کہ کہا حاضر ہوا مین قتال مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس تہی جسوقت کہ نہ قتال کرتی اول دن انتظار کرتی یہانتک کہ چلتین بادین اور آتا وقت نماز کا یعنی ظہر کا نقل کی یہہ بخاری نی ف اس حدیث سی معلوم ہوا کہ قتال وقت نماز ظہر کی اوس صورت مین تہا کہ اول روز مین قتال واقع ہوتا غالبا احوال مختلف تہا کبہی اول روز مین اور کبہی دوپہر ۱۲ دہلی ۴ ح اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اِذَا لَمْ يُقَاتِلْ اَوَّلَ النَّهَارِ اِنْتَظَرَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ وَيَنْزِلَ النَّصْرُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہی نعمان بن مقرن سی کہ کہا حاضر ہوا مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ نہ لڑتی اول روز مین انتظار کرتی یہان تک کہ ڈہلتا آفتاب اور چلتین بادین اور نازل ہوتی نصرت یعنی ہوا فتح کی یا حاصل ہونا فتح کا ببرکت دعا مسلمین کی یہہ نماز کی مجاہدین کی لیی نقل کی یہہ ابوداود نی وَعَنْ قَتَادَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ اَمْسَكَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتْ قَاتَلَ فَاِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ اَمْسَكَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَاتَلَ حَتَّى الْعَصْرِ ثُمَّ اَمْسَكَ حَتّٰى يُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ يُقَاتِلُ قَالَ قَتَادَةُ كَانَ يُقَالُ عِنْدَ ذٰلِكَ تَهِيْجُ رِيَاحُ النَّصْرِ وَيَدْعُوا الْمُؤْمِنُوْنَ لِجُيُوْشِهِمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی قتادہ سی کہ نقل کی نعمان بن مقرن سی کہ کہا جہاد کیا مینی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ظاہر ہوتی فجر ٹہہرتی یعنی باز رہتی شروع کرنی جہاد کی سی یہانتک کہ نکلتا آفتاب یعنی اور فارغ ہوتی نماز صبح سی پہر جسوقت کہ نکلتا آفتاب لڑتی پہر جسوقت دوپہر ہوتی یعنے دوپہر شرعی کہ وہ وقت چاشت ہی قریب دوپہر کے

ظہیر تی یہانتک کہ دہلتی دوپہر یعنی دوپہر غرفی پس جسوقت کہ دہلتی دوپہر یعنی اور نماز پڑہ چکتی لڑتی عصر تک پہر پہیر تی یہانتک کہ نماز پڑہتی عصر
کی پہر لڑتی کہا جاتا تھا دونی تہا کہا جاتا یعنی صحابہ کہتی تہی پیچہ حکمت اس فعل کی کہ اس جہت سی تہا کہ نزدیک ان اوقات کی چلتی ہین بادین نصرت کی اور
دعا کرتی ہین مسلمان اسطی لشکر دان اپنی کی بیچ نماز اپنی کی یعنی بعد نماز کی یا درمیان نماز مین جیسیکہ بیچ پڑہنی قنوت کی حدیثین آئین ہین نقل کی ہے
ترمذی نی **وعن** عِصَامِ الْمُزَنِيِّ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَقَالَ اِذَا رَاَيْتُمْ مَسْجِدًا اَوْ سَمِعْتُمْ
مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوْا اَحَدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عصام مزنی سی کہ کہا
بہیجا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ ایک چہوٹی لشکر کی اور فرمایا جسوقت دیکہو تم مسجد یا سنو تم کسی موذن کو اذان کہتی پس قتل کرو کسیکو نقل کی ہے
ترمذی اور ابوداود نی **ف** یعنی جبکہ پاؤ تم کوئی علامت قتل یا قولی شعار اسلام سی پس قتل کرو کسیکو یعنی یہانتک کہ تمیز کرو مومن کو کافر سی ۔۔۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ كَتَبَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ اِلٰى اَهْلِ فَارِسَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ اِلٰى رُسْتُمَ وَمِهْرَانَ فِيْ مَلَإِ فَارِسَ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّا نَدْعُوْكُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ
اَبَيْتُمْ فَاَعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّاَنْتُمْ صَاغِرُوْنَ فَاِنْ اَبَيْتُمْ فَاِنَّ مَعِيْ قَوْمًا يُحِبُّوْنَ الْقَتْلَ فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ كَمَا يُحِبُّ فَارِسُ الْخَمْرَ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى رَوَاهُ فِيْ
شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہی ابی وائل سی کہ کہا لکہا خالد بن ولید نی طرف اہل فارس کی یعنی سردارون انکی بہیہ نامہ بسم اللہ الرحمن
الرحیم بہیہ نامہ خالد بن ولید کی طرف سی ہی طرف رستم اور مہران کی کہ داخل ہین بیچ جماعت فارس کی سلام اوسپر کہ پیروی کری ہدایت کی اوپر بعد از
سلام کی جانون تمہی ہم بلاتی ہین تمکو طرف اسلام کی یعنی مسلمان ہو پس اگر نہ قبول کرو تم اسلام پس ادا کرو جزیہ اپنی ہاتہہ سی ذلیل ہو کر پس اگر انکار کرو تم یعنی
جزیہ سی پس ہلاک و پشیمان ہوگی اسلیی کہ تحقیق ساتہہ میری ایک قوم ہی کہ دوست کہتی ہین قتل کرنیکو یا مارینجانیکو راہ خدا مین جیسیکہ دوست رکہتی ہین اہل
فارس شراب کو یعنی مست و بیہوش ہوتے ہین قتال مین یا خوش ہوتی ہین اور لذت پاتی ہین اوسمین اور سلام ہی اوسپر کہ پیروی کری ہدایت کی نقل کی
یہہ شرح السنہ مین **بَابُ الْقِتَالِ فِي الْجِهَادِ** باب ہی لڑنیکا جہاد مین **ف** یعنی احسین وہ حدیثین ہین کہ رغبت دلائی
ہی حضرت نی انمین جہاد کی اور بیان کیا ہی ثواب جہاد کا نوع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فَاَيْنَ اَنَا قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَاَلْقٰى تَمَرَاتٍ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ
قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی جابر سی کہ کہا کہا ایک شخص نی واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دن جنگ احد کی خبر
دو تم اگر مین مارا جاؤن یعنی شہید ہون پس کہان ہونگا مین یعنی بہشت مین یا دوزخ مین فرمایا بہشت مین پس پہینک دیا وسنی کہجورین کہ تہین اوسکی ہاتہہ
مین یعنی واسطی جلدی حاصل ہونی شہادہ کی اور داخل ہونی کی بہشت مین پہر لڑا یہانتک کہ مارا گیا نقل کی ہے بخاری اور مسلم نی **وعن** كَعْبِ بْنِ
مَالِكٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ غَزْوَةً اِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا حَتّٰى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ
يَعْنِيْ غَزْوَةَ تَبُوْكَ غَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرٍّ شَدِيْدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيْدًا وَمَفَازًا وَعَدُوًّا
كَثِيْرًا فَجَلّٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ اَمْرَهُمْ لِيَتَاَهَّبُوْا اُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَاَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِيْ يُرِيْدُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی کعب بن مالک سی کہ کہا نہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ کرتی کسی غزوی
یعنی جہاد کا مگر توریہ کرتی ساتہہ غیر اوسکی یہانتک کہ ہوا یہہ غزوہ یعنی غزوہ تبوک غزوہ کیا تبوک کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سخت گرمی سخت کی اور

متوجہ ہوی سفر دور دراز کو اور جنگلون بی آب وگیاہ کو اور بہت سی دشمنون کو پس کہول کر کہدیا حضرتؐ بی مسلمانون کو احوال اس غزو یکا تا درستی کرین سامان جہاد اپنی کی پس خبر دی حضرتؐ بی صحابہ کو ساتہہ زاد وروش اپنی کی کہ ارادہ رکہتی تہی نقل کی یہہ بخاری بی **ف** توریہ کی معنی ہین چہپانا ایک خبر کا اور اظہار کرنا خبر دوسرکا یعنی اگر حضرتؐ چاہتی کہ ایک جگہہ جہاد کو جائین تو لوگون مین ایسا مشہور کر دیتی کہ اور جگہہ جاوین گی اور یہہ اسلیی تہا کہ دشمن غافل رہین یہہ قسم خدعہ سی تہا جیسا کہ آیا ہی الحرب خدعۃ اور یہہ توریہ بطریق تعریض و کنایہ کی تہا نہ ساتہہ قول صریح کی جیسیکہ ایک جگہہ کی جہاد کا ارادہ کرتی تو احوال اور جگہہ کا اور کیفیت اسکی راہ کی پوچہتی اور خیمہ اوس طرف لگاتی صریحاً کہتی تہی کہ مین فلانی جگہہ جاتا ہون تا جہوٹ نہ لازم آوی یہان تک کہ ہوا یہہ جہاد کہ جہاد تبوک ہی اشارہ طرف اوس جہاد کی کیا کہ معلوم و معروف تہا بہ نسبت کعب بن مالک کی اور کعب و سمین حضرتؐ کی ساتہہ نہ گئی تہی مدینہ ہی مین رہ گئی تہی چنانچہ قصہ اسکا مشہور اور مذکور ہی قرآن مجید مین یعنی وہ جہاد کہ بیچ بلا و محنت کی پڑا تہا اوسمین اور دور دراز آسلیی کہا کہ تبوک درمیان مدینہ اور شام کی ہی چودہ منزل مدینہ سی اور یہہ اخیر غزوہ حضرتؐ کی غزوون مین ہی تہا کہ ۹ سنہ مین ہوا اور بڑی بڑی تکلیفین صحابہ بی وہان اوٹہائین ✤ ح **وعن** جابرٍ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحرب خدعۃ متفق علیہ اور روایت ہی جابر کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لڑائی فریب ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی مکر و فریب کرنا لڑائی مین زیادہ مفید ہوتا ہی بہت لڑنی سی اور فریب اسطرح دی کہ میدان جنگ سی ہٹ جاوی یا غنیم غافل ہوا در خیال کری کہ جنگ سی پہر گیا پہر یکایک حملہ کری پس اسطرح اور مانند اسکی فریب کری اور صریح جہوٹ نہ بولی اور لفظ خدعہ ساتہہ زبر اور پیش خ اور جزم دال کی ہی اور زبر افصح ہی یعنی حرب تمام ہوتی ہی ساتہہ ایک فریب کے اور ساتہہ زبر خ کی بہی آیا ہی یعنی نوعی از فریب اور ساتہہ پیش خ اور زبر دال کی یعنی جنگ بہت فریب دینی والی ہی یعنی آدمی کی خیال مین کچہہ کچہہ ڈالتی ہی پہر جب جنگ کرتا ہی تو امر خلاف اوسکی ظاہر ہوتا ہی جیسیکہ ضحکۃ اور لعبۃ کہتی ہین اوسکو کہ بہت ہنستا ہی اور بہت کہیلتا ہی اور اتفاق ہی علما کا اسپر کہ جائز ہی فریب کرنا ساتہہ کفار کی لڑائی مین مگر جس صورت مین کہ اوسمین نقض عہد و امان ہو تو نہ کری ✤ ح ع **وعن** انسٍ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغزو بأم سلیمٍ ونسوۃٍ من الانصار معہ اذا غزا یسقین الماء ویداوین الجرحی رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جہاد مین لیجاتی ام سلیم کو اور کتنی عورتون کو انصار مین سی ساتہہ اپنی جسوقت کہ جہاد کرتی حضرتؐ یعنی مع صحابہ کی پانی پلاتین یہہ عورتین یعنی غازیون کو اور دوا کرتین زخمیونکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اسحدیث سی معلوم ہوا کہ جہاد مین لیجانا بیبیونکا واسطی مصلحت پانی پلانی کی اور دوا کرنی کی جائز ہی اور اگر واسطی مصلحت مباشرۃ و صحبت کی لی جاوین تو لونڈیان بہتر ہین نہ آزاد ع ح **وعن** ام عطیۃ قالت غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبع غزوات اخلفہم فی رحالہم فاصنع لہم الطعام واداوی الجرحی واقوم علی المرضی رواہ مسلم اور روایت ہی ام عطیہ سی کہ کہا غزوی کی مینی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ سات غزوی پیچہی رہتی تہی مین انکی ڈیرون مین پس تیار کرتی تہی مین واسطی اونکی کہانا اور دوا کرتی مین زخمیونکی اور خبر گیری کرتی تہی مین بیمارونکی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** عبد اللہ بن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قتل النساء والصبیان متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قتل کرنی عورتونکی اور لڑکونکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ہدایہ مین لکہا ہی کہ نہ قتل کیجاوی عورت اور نہ لڑکا اور نہ جاماندہ اور نہ اندہا اور نہ شیخ فانی لیکن لڑکا اور دیوانہ قتل کیی جاوین حالت قتال اپنی مین اور عورۃ بلکہ قتل کیجاوی اگرچہ نہ قتال کری اور اسیطرح لڑکا بادشاہ اسلیی کہ بادشاہ کی قتل مین شوکت انکی ٹوٹتی ہی ✤ ع ح **وعن** الصعب بن جثامۃ قال سئل

قال الزہری وکان النساء یقتلن یومئذ بتاویل القرآن وقولہ تعالی وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین

حدیث الصعب بن جثامۃ اخرجہ الشیخان

علی الترجیح

انفس ۱۲

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَھْلِ الدِّیَارِ یُبَیَّتُوْنَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ فَیُصَابُ مِنْ نِسَائِھِمْ وَذَرَارِیِّھِمْ قَالَ ھُمْ مِنْھُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ ھُمْ مِنْ اٰبَائِھِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی صعب بن جثامہ سی کہ کہا یو چھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اہل دار سی یعنی کافرون سی کہ رہتی ہین شہرونمین شب خون کیی جاوین پس مارے جاوین عورتین اونکی اور اولاد اونکی فرمایا کہ وہ بہی اونہین مین سی ہین اور ایک روایت مین ہی کہ وہ تابع ہین اپنی باپلون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم ف یعنی عورت کو اور لڑکون کو جہاد مین قصد قتل نہ کیجیی اگر شب خون کی حالت مین ماری جاوین تو کچھہ مضائقہ نہین کہ یہہ بہی کافرین ماننڈ بڑی مردون کی حکم قتل مین بسبب امتیاز ہونی انکیی بڑی مردون لڑنی والی سی ۱۲ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَطَعَ نَخْلَ بَنِی النَّضِیْرِ وَحَرَّقَ وَلَھَا یَقُوْلُ حَسَّانٌ وَھَانَ عَلٰی سَرَاۃِ بَنِیْ لُؤَیٍّ حَرِیْقٌ بِالْبُوَیْرَۃِ مُسْتَطِیْرٌ ۔ وَفِیْ ذٰلِکَ نَزَلَتْ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّیْنَۃٍ اَوْ تَرَکْتُمُوْھَا قَآئِمَۃً عَلٰی اُصُوْلِھَا فَبِاِذْنِ اللّٰہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا کاٹنی درخت کھجورون بنی نضیر کی کا اور جلانی اونکی کا حکم فرمایا اور اوسکی حق مین کہا ہی حسان نی شعر اور اسان ہوا اوپر سردارون بنی لؤی کی جلانا بویرہ کا پہیلا ہوا اور اوسمین یہہ آیۃ اوتری جو کچھہ کہ کاٹا تمنی درخت کھجور سی یا چہوڑا تمنی اوسکو کہڑا ہوا اوسکی جڑون پر یعنی نہ کاٹا پس ساتھہ حکم اللہ کے ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بنی نضیر نام ایک قبیلہ کا ہی قبائل یہود سی جب اونہون نی توڑا عہد اور قصد کیا حضرت کی قتل کرنیکا تو نازل ہوئی وحی ساتھہ اوسچیز کی کہ قصد کیا اونہون نی پس جلاوطن کیی گئی طرف خیبر کی اور جلالی گئین کھجورین اونکی اور خراب کیی گئی گہراونکی اور حسان بن ثابت صحابی انصاری ہین شاعر حضرت کی اور لؤی ساتھہ پیش لام اور زبر ہمزہ اور تشدید سی کی اولاد نضر بن کنانہ سی ہی کہ حضرت کی اجداد سی ہین اور مراد بنی لؤی سی اشراف قریش ہین یعنی اصحاب حضرت کی اور بویرہ نام ایک جگہہ کا ہی کہ جہان کھجورین بنی نضیر کی تہین اور روایت کیا گیا ہی کہ جب حضرت نی حکم کیا بنی نضیر کی کھجورون کی کاٹنی کا تو اونہون نی کہا یا محمد آپ منع فرماتی تہی فساد کرنی سی زمین مین پس یہہ کھجورین کیون کاٹتین اور جلاتین پس آیۃ مذکورہ اوتری تو اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی کاٹنا اور جلانا درختون کفار کا ۱۲ ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَوْنٍ اَنَّ نَافِعًا کَتَبَ اِلَیْہِ یُخْبِرُہٗ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَہٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَغَارَ عَلٰی بَنِی الْمُصْطَلِقِ غَارِّیْنَ فِیْ نَعَمِھِمْ بِالْمُرَیْسِیْعِ فَقَتَلَ الْمُقَاتِلَۃَ وَسَبَی الذُّرِّیَّۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبداللہ بن عون سی یہہ کہ نافع نی لکہا طرف ابن عون کی درحالیکہ خبر دیتا تہا نافع اوسکو یہہ کہ ابن عمر نی خبر دی اوسکو یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی لوٹا بنی مصطلق کو اسحال مین کہ غافل تہی وہ اپنی مواشی مین بیچ مکان مریسیع کی پس قتل کیا اونکی لڑنیوالون کو اور بندی پکڑلائی عورتون اور لڑکون کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بنی مصطلق بطن ہی خزاعہ مین سی اور مریسیع نام ایک جگہہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی دہان پانی تہا بنی مصطلق کا اور لڑنی والون سی مراد ہین وہ شخص کہ لیاقت رکہتی تہی لڑنی کی یعنی مرد عاقل و بالغ اور ذریت سی مراد ہین عورتین اور لڑکی اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہے قتل کرنا کفار کا اور لی لینا اونکی اموال کا حالت غفلت مین ۱۲ ع وَعَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا یَوْمَ بَدْرٍ حِیْنَ صَفَفْنَا لِقُرَیْشٍ

وَصُفُّوا لَنَا إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالنَّبْلِ وَفِي رِوَايَةٍ إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَارْمُوهُمْ وَاسْتَبْقُوا نَبْلَكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی اسید سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہمکو دن جنگ بدر کی جسوقت کہ صف باندہی ہمنی واسطی لڑنی قریش کی اور صف باندہی قریش نی واسطی لڑنی ہماری کی جسوقت کہ نزدیک پہونچین وہ تمہاری یعنی ایسی کہ تیر پہونچ سکی اون تک پس مارو اونکو تیر اور بیچ ایک روایت بخاری کی ہی جسوقت کہ نزدیک پہونچین وہ تمہاری پس تیر مارو اونکو اور باقی رکہو تیر یعنی سب تیر نہ خرچ کرڈالو کچہہ باقی بہی رکہو تا وہ غالب نہون تمپر بسبب نہ ہونی تمہاری کی نقل کی یہہ بخاری نے وَحَدِيثُ سَعْدٍ هَلْ تُنْصَرُونَ وَسَنَذْكُرُ فِي بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ وَحَدِيثُ الْبَرَاءِ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا فِي بَابِ الْمُعْجِزَاتِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى اور حدیث سعد کی کہ سرا اوسکا ہل تنصرون الخ ہی ذکر کرین گی ہم بیچ باب فضل الفقراء کی اور حدیث براء کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رہطا بیچ باب المعجزات کی اگر چاہی گا اللہ تعالی

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَبَّانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدْرٍ لَيْلًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی عبدالرحمن بن عوف سی کہ کہا تعبیہ کیا ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بدر مین ایک رات نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** تعبیہ کیا یعنی مہیا کیا لڑائی کی لیی ساتہہ پہنانی ہتیارون کی اور برابر کین صفین اور قائم کیا ہر ایک کو ہم مین سی اوس جگہہ کہ مناسب تہی اوسکی لیی رات کو تادن کو اسیطرح کہڑی رہین ع وَعَنِ الْمُهَلَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ بَيَّتَكُمُ الْعَدُوُّ فَلْيَكُنْ شِعَارُكُمْ حم لَا يُنْصَرُونَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی مہلب سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یعنی غزوہ خندق مین اگر شبخون کرین تمپر دشمن پس چاہیی کہ ہووی علامت تمہاری لفظ حم لاینصرون نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** علامت اکثر پہچانا جاوی کہ مسلمان کون ہی اور کافرکون اور یہہ قرار دادسپاہیون کا ہی کہ ایک بولی اپنی مین مقرر کرلیتی ہین تا علامت ہو اور اشتباہ نہو کہ کس جانب کا ہی خصوصا وقت شبخون کی کہ اشتباہ اوسمین اکثر ہوتا ہی حاصل یہہ کہ اپنی لوگون کو کہدیتی ہین کہ جب ہم پوچہین کون تو یہہ بولی بولنا اسطرحکی بولی کو زبان انگریزی مین پاسورڈ کہتی ہین اور معنی اسکی یہہ ہین ای اوتارنیوالی حم کی مدد نہیں جاوین کافر ع وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ شِعَارُ الْمُهَاجِرِينَ عَبْدَ اللهِ وَشِعَارُ الْأَنْصَارِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہ کہا تہی علامت مہاجرین کی عبداللہ اور علامت انصار کی عبدالرحمن یعنی کسی اور غزوی مین نقل کی یہہ ابوداود نی وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ أَبِي بَكْرٍ زَمَنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيَّتْنَاهُمْ نَقْتُلُهُمْ وَكَانَ شِعَارُنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ أَمِتْ أَمِتْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سی کہ کہا جہاد کیا ہمنی ساتہہ ابوبکر صدیق رض کی زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مین پس شب خون کیا ہمنی کفار پر درحالیکہ قتل کرتی تہی ہم اونکو اور تہی علامت ہماری اوس رات یعنی پہچان اپنی لوگون کے کلمہ امت امت یعنی مارا ہی خدا تعالے دشمنون کو نقل کی یہہ ابوداود نی

وعن قیس بن عباد قال کان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکرھون الصوت عند القتال رواہ ابو داود

اور روایت ہی قیس بن عیادی کہ کہا تہی صحابہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مکروہ رکہتی آواز کو وقت لڑنیکی یعنی سوای ذکر اللہ کے نقل کی یہہ ابو داود نی

ف عادۃ ہی لڑنیوالونکی کہ وقت لڑائیکی آواز بلند کرتی ہین یعنی شجاعت وغیرہ اپنی بیان کرتی ہین تا رعب ہو کفار پر پس صحابہ اس بات کی کچہہ

حقیقت نہ جانتی تہی اسلیئے کہ اسمین قرب الہی نہین بلکہ بلند کرتی تہی اپنی آواز زیادہ تہہ ذکر اللہ کی کہ اسمین مطلب یابی دنیا اور آخرۃ کی ہی ۔ ح وعن

سمرۃ بن جندب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اقتلوا شیوخ المشرکین واستحیوا شرخھم ای صبیانھم رواہ الترمذی

وابو داود اور روایت ہی سمرۃ بن جندب سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا قتل کرو مشرکون کی بڑی عمر والی اور زندہ رکہو چھوٹی

عمر والی یعنی لڑکی اونکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی ف مراد بڑی عمر والونسی یا توجوان ہین مقابل لڑکونکی یا وہ بڈہی کہ قوی اور قادر ہون لڑنے

پر اور شیخ فانی کو مارنا درست نہین مگر جبکہ صاحب رای اور تدبیر ہو لڑائی مین ۔ ح وعن عروۃ قال حدثنی اسامۃ ان رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کان عھد الیہ قال الغرعلی ابنا صباحا وحرق رواہ ابو داود اور روایت ہی عروہ سی کہ کہا حدیث کی مجکو اسامہ نی

یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تاکید کی طرف اوسکی یعنی جبکہ امیر کرکر بہیجا اوسکو فرمایا غارت کر تو اونپر وقت صبح کی اور جلا دی یعنی کہیتیان اور درخت اور

گہر اونکی نقل کی یہہ ابو داود نی ف ابنا نام ایک جگہہ کا ہی شام مین اور اسی معلوم ہوا کہ غارت کرنا اور جلانا شہرون کفار کا جائز ہی ۔ ح وعن

ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر اذا اکثبوکم فارموھم ولا تسلوا السیوف حتی یغشوکم

رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی اسید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن بدر کی جسوقت کہ قریب آوین تمہارے

کفار پس تیر مارو اونکو اور مت سونتو تلوارین یہانتک کہ قریب پہونچین وہ تمہاری نقل کی یہہ ابو داود نی وعن رباح بن الربیع قال کنا مع

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ فرای الناس مجتمعین علی شیء فبعث رجلا فقال انظر علی ما اجتمع ھؤلاء فجاء فقال

علی امرأۃ قتیل فقال ما کانت ھذہ لتقاتل وعلی المقدمۃ خالد بن الولید فبعث رجلا فقال قل لخالد لا تقتلن امرأۃ ولا

عسیفا رواہ ابو داود اور روایت ہی رباح بن ربیع سی کہ کہا تہی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک غزوہ مین پس

دیکہا لوگونکو کہ جمع ہورہی ہین ایک چیز پر پس بہیجا حضرت نی ایک شخص کو اور فرمایا دیکہہ کس چیز پر جمع ہورہی ہین یہہ پس آیا وہ شخص اور کہا جمع ہورہی

ہین ایک عورۃ پر کہ ماری گئی ہی پس فرمایا نہ تہی یہہ لڑتی یعنی پس کیون مارا اسکو اور تہی اگلی فوج پر خالد بن ولید پس بہیجا حضرت نی ایک شخص کو اور

کہا کہدی واسطی خالد کی کہ نہ مار کسی عورۃ کو اور نہ مزدور کو نقل کی یہہ ابو داود نی ف مراد مزدور سی وہ مزدور ہی کہ لڑتا نہو بلکہ خدمت کی لیی ہو ۔

ع ح وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انطلقوا باسم اللہ وباللہ وعلی ملۃ رسول اللہ لا تقتلوا شیخا

فانیا ولا طفلا صغیرا ولا امرأۃ ولا تغلوا وضموا غنائمکم واصلحوا واحسنوا فان اللہ یحب المحسنین رواہ ابو داود

اور روایت ہی انس سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یعنی مجاہدونکو وقت بہیجنے کی جہاد کی لیی روانہ ہو ساتہہ نام خدا کی اور ساتہہ توفیق

وتائید خدا کی اور اوپر دین رسول خدا کی نہ مارنا تم نہایت بوڑہیکو اور نہ چہوٹی لڑکیکو اور نہ عورتونکو اور خیانت نکرنا تم غنیمت مین اور جمع کرنا تم مال

غنیمت کا اور صلح کرو تم اسمین ساتہہ ترک تنازع کی یا کفار سی اگر مصلحت دیکہو یا سنوارو امور اپنی اور نیکی کرو یعنی اسمین اسلیئے کہ خدا تعالی دوست رکہتا ہی

نیکی کرنیوالونکو نقل کی یہہ ابو داود نی ف نہایت بوڑہیکو یعنی مگر جبکہ ہو رائیوالا یا صاحب رای و تدبیر تو اسصورت مین اوسکو بہی مارو اور ظاہر

یہہ ہی کہ لفظ صغیر بدل ہی یا بیان ہی لفظ طفلا کا یعنی لڑکا کہ حد بلوغ کو نہ پہنچا ہوا اور استثنا کیا گیا ہی اسی وجہ لڑکا کہ ہو بادشاہ یا لڑنیوالا اور نہ

عورۃ کو یعنی جبکہ نہو وہ لڑنیوالی اور نہو ملکہ اور نہ صاحب رای لڑائی مین ۔ ع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ تَقَدَّمَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَتَبِعَهُ ابْنُهُ وَأَخُوهُ فَنَادَى مَنْ يُبَارِزُ فَانْتَدَبَ لَهُ شَبَابٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ مَنْ أَنْتُمْ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيكُمْ إِنَّمَا أَرَدْنَا بَنِي عَمِّنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ يَا حَمْزَةُ قُمْ يَا عَلِيُّ قُمْ يَا عُبَيْدَةُ بْنَ الْحَارِثِ فَأَقْبَلَ حَمْزَةُ إِلَى عُتْبَةَ وَأَقْبَلْتُ إِلَى شَيْبَةَ وَاخْتَلَفَ بَيْنَ عُبَيْدَةَ وَالْوَلِيدِ ضَرْبَتَانِ فَأَثْخَنَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ ثُمَّ مِلْنَا عَلَى الْوَلِيدِ فَقَتَلْنَاهُ وَاحْتَمَلْنَا عُبَيْدَةَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ کہا جب ہوا دن جنگ بدر کا اگی بڑہا یعنی لڑنیکی لیی کفار مین سی عتبہ بن ربیعہ اوپیچھی آیا اوسکی بیٹا اوسکا یعنی ولید اور بہائی اوسکا یعنی شیبہ بن ربیعہ پس آواز دی عتبہ نی کون ہی کہ نکلی میدان مین لڑنیکی لیی پس جواب دیا عتبہ کو کئی ایک جوانون نی انصار مین سی یعنی نکلی میدان مین صف مین سی لڑنیکی لیی ساتھہ عتبہ اور ہمراہیون اسیکی پس کہا عتبہ نی کون ہو تم پس خبر دی اون جوانون نی اوسکو کہ ہم انصار ہین پس کہا عتبہ نی نہین حاجت ہمکو بیچ تمہاری یعنی تمسی لڑنیکا ارادہ نہین کہتی ہین سوای اسکی نہین کہ ارادہ کرتی ہین ہم اولاد چچا اپنی کا کہ قریش اور مہاجرین ہین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہڑا ہو تو ای حمزہ کہڑا ہو تو ای علی کہڑا ہو تو ای عبیدہ بیٹی حارث کی پس متوجہ ہوئی حمزہ طرف عتبہ کی یعنی لڑنیکی لیی اور مارا اوسکو اور متوجہ ہوا مین یعنی حضرت علی طرف شیبہ کی یعنی اوقتل کیا مینی اوسکو اور جاری ہوئین درمیان عبیدہ اور ولید کی دو ضربین پس زخمی اور سست کیا ایک نی اون دونو نین سی مقابل والی اپنی کو پہر حملہ کیا ہمنی ولید پر پس قتل کیا ہمنی اوسکو اور اوٹہا لائی ہم عبیدہ کو یعنی معرکہ مین سی نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً فَأَتَيْنَا الْمَدِينَةَ فَاخْتَفَيْنَا بِهَا وَقُلْنَا هَلَكْنَا ثُمَّ أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ نَحْنُ الْفَرَّارُونَ قَالَ بَلْ أَنْتُمُ الْعَكَّارُونَ وَأَنَا فِئَتُكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ نَحْوَهُ وَقَالَ لَا بَلْ أَنْتُمُ الْعَكَّارُونَ قَالَ فَدَنَوْنَا فَقَبَّلْنَا يَدَهُ فَقَالَ أَنَا فِئَةُ الْمُسْلِمِينَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا بہیجا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ ایک لشکر کی پس بہاگی لوگ بہاگنا پس آئی ہم مدینہ مین پس چہپے ہی اوسمین یعنی بسبب حیا کی اور کہا ہمنی یعنی اپنی دل مین یا آپسمین ہلاک ہوئی ہم یعنی گنہ گار ہوئی بسبب بہاگنی کی دشمنو نسی پہر آئی ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا ہمنی یا رسول اللہ ہم ہین بہاگنی والی فرمایا حضرت نی یعنی واسطی دفع خیال انکیکی بلکہ تم حملہ پر حملہ کرنیوالی ہو اور مین جماعت تمہاری ہون نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیچ روایت ابی داود کی مانند اسیکی ہی اور فرمایا نہین بلکہ تم حملہ پر حملہ کرنیوالی ہو کہا ابن عمر نی پس نزدیک ہوئی ہم اور بوسہ لیا ہمنی ہاتہہ اونکیکا اور فرمایا حضرت نی مین جماعت مسلمانونکی ہون ف حملہ پر حملہ کرنیوالی ہو عکر کی معنی ہین میل کرنا اور پہر آنا لڑائی مین یعنی اگر بہاگو لڑائی مین سی بہ نیت اسکی کہ مدد لیکر پہر لڑائی مین آو نیگی گناہ نہین اور جماعت مسلمانونکی ہون یعنی مددگار و ناصر تمہارا ہون ذات شریف اپنی کو تنہا بمنزلہ جماعت کی کیا بسبب عظمت و برکت کی جیسیکہ قرآن مجید مین آیا ہی اِنَّ اِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ كَانَ يَسْتَفْتِحُ وَحَدِيثَ أَبِي الدَّرْدَاءِ ابْغُونِي فِي ضُعَفَائِكُمْ فِي بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى اور ذکر کرینگی ہم حدیث امیہ بن عبد اللہ کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی وکان یستفتح اور حدیث ابی درداء کی سرا اوسکا ابغونی فی ضعفاءکم ہی بیچ باب فضل فقراء کی اگر چاہی گا اللہ تعالی

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ ثَوْبَانَ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصَبَ الْمَنْجَنِيقَ عَلَى أَهْلِ الطَّائِفِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا روایت ہی ثوبان بن یزید سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہڑا کیا گو پیا اوپر اہل طائف

اکی نقل کی یہہ ترمذی نی بطریق ارسال کی ف سنجنیق ایک آلہ ہی کہ پہینکی جاتی ہین ساتہہ اوسکی پتہر ۔ ح **بَابُ حُكْمِ الْأُسَرَاءِ** باب ہی بیچ بیان حکم قیدیون کی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ قَوْمٍ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فِی السَّلَاسِلِ وَفِیْ رِوَایَةٍ یُقَادُوْنَ اِلَی الْجَنَّةِ بِالسَّلَاسِلِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ** روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تعجب کیا اللہ نی یعنی راضی ہوا اوس قوم سی کہ داخل ہوتی ہین بہشت مین بیچ زنجیرون کی اور ایک روایت مین یون ہی کہ کہینچی جاتی ہین طرف جنت کی ساتہہ زنجیرون کی نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی کفار زبردستی پکڑی جاتی ہین اور زنجیر و بیڑیون مین قید کر کر دار الاسلام مین داخل کیی جاتی ہین اللہ تعالا اونکو ایمان نصیب فرماتا ہی پس داخل ہون گی جنت مین یعنی ایمان اونکا سبب ہوا دخول جنت کا ۔ ح **وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَیْنٌ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ وَهُوَ فِیْ سَفَرٍ فَجَلَسَ عِنْدَ اَصْحَابِهٖ یَتَحَدَّثُ ثُمَّ انْفَتَلَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اطْلُبُوْهُ وَاقْتُلُوْهُ فَقَتَلْتُهٗ فَنَفَلَنِیْ سَلَبَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ** اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سی کہ آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک جاسوس مشرکین سی احوال مین کہ حضرت تہی بیچ سفر کی پس بیٹہا وہ حضرت کی یارون کی پاس باتین کرتا تہا پہر پہرا وہ پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ڈہونڈو اوسکو اور قتل کرو اوسکو پس قتل کیا مینی اوسکو پس دیا حضرت نی مجکو اسباب اوسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَوَازِنَ فَبَیْنَا نَحْنُ نَتَضَحَّی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلٰی جَمَلٍ اَحْمَرَ فَاَنَاخَهٗ وَجَعَلَ یَنْظُرُ فِیْنَا ضَعْفَةٌ وَرِقَّةٌ مِنَ الظَّهْرِ وَبَعْضُنَا مُشَاةٌ اِذْ خَرَجَ یَشْتَدُّ فَاَتٰی جَمَلَهٗ فَاَثَارَهٗ فَاشْتَدَّ بِهِ الْجَمَلُ وَخَرَجْتُ اَسْتَدُّ حَتّٰی اَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ فَاَنَخْتُهٗ ثُمَّ اخْتَرَطْتُ سَیْفِیْ فَضَرَبْتُ رَاْسَ الرَّجُلِ ثُمَّ جِئْتُ بِالْجَمَلِ اَقُوْدُهٗ عَلَیْهِ رَحْلُهٗ وَسِلَاحُهٗ فَاسْتَقْبَلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ قَالُوا ابْنُ الْاَكْوَعِ قَالَ لَهٗ سَلَبُهٗ اَجْمَعُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ** اور روایت ہی سلمہ سی کہا جہاد کیا ہمنی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوازن پر کہ نام ایک قبیلہ کا ہی قیس سی پس وسوقت مین کہ ہم طعام چاشت کا کہاتی تہی ساتہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگاہ آیا ایک شخص سوار اوپر اونٹ سرخ کی پس بٹہایا اوسکو اور شروع کیا دیکہنا اور حال آنکہ ہم مین تہی سستی یعنی بسبب بے غری اور پیادہ پائی کی اوسکی سواری یعنی دیکہا کہ ہم مین سواریان کم ہین و بعضی ہماری پیادہ پا تہی ناگہان نکلا وہ یعنی ہماری درمیان مین ہی دوڑتا پس آیا وہ اپنی اونٹ کی پاس پس کہڑا کیا اوسکو یعنی بعد سوار ہونی اوسپر پس دوڑایا اوسکو اونٹ نی اور نکلا مین دوڑتا ہوا یعنی پیچہے اوسکی یہانتک کہ پکڑی مینی مہار اونٹ کی اور بٹہایا مینی اوسکو پہر نگی کی مینی ذبح کیا اونٹ اور ماری اوسکی سر پہر لایا مین اونٹ کو کہینچتا ہوا احوال مین کہ اوسپر تہا اسباب اوسکا اور ہتیار اوسکی پس سامنی آئی میری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگ پس فرمایا کس شخص نی قتل کیا اس شخص کو کہا صحابہ نی کہ سلمہ بن اکوع نی مارا فرمایا واسطی اوسکی ہی اسباب اوسکا سب نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ بَنُوْ قُرَیْظَةَ عَلٰی حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ عَلٰی حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِكُمْ فَجَاءَ فَجَلَسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰی حُكْمِكَ قَالَ فَاِنِّیْ اَحْكُمُ اَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَاَنْ تُسْبَی الذُّرِّیَّةُ قَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ فِیْهِمْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ وَفِیْ رِوَایَةٍ بِحُكْمِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ** اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا جبکہ نکلی بنو قریظہ اوپر حکم سعد بن معاذ کی بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لیجر

کسی شخص کو واسطے بلانی سعد کی پس اُنی اسعد بن معاذ سوار ایک گدہی پر پس جب نزدیک پہونچی سعد فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہڑی ہوؤ تم طرف سردار اپنی کی پہرآئی سعد اور بیٹھی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق یہہ لوگ یعنی بنو قریظہ نکلی ہین اوپر حکم تمہاری کی کہا سعد نی پس تحقیق مین حکم کرتا ہون یہہ کہ ماریجاوین لڑنیوالی یعنی جو کہ قابل لڑنی کی ہین اور یہہ کہ بندی کیی جاوین لڑکی اور عورتین فرمایا تحقیق حکم کیا تو نی بیچرا اونکی ساتھہ حکم بادشاہ کی یعنی ایسا حکم کیا تو نی کہ اللہ تعالی راضی ہوا بسبب اوسکی اور ایک روایت مین ہی ساتھہ حکم اللہ تعالی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف سعد بن معاذ کہا صحابہ اور مشاہیر انصار سی ہین اور سردار اوسکی اور بنی قریظہ کہ ایک جماعت ہین یہود کی حلفا اونکے اور عہد و امان اونکی مین تہی پس جب آنحضرت نی بنو قریظہ کو بعد غزوہ احزاب کی سنہ پانچ مین پچیس روز تک محاصرہ کیا تو وہ ساتھہ عہد سعد بن معاذ کی اوتری یعنی کہا کہ جو کچھہ سعد حکم کرین ہم اختیار کرین گی اونہون نی خیال کیا تہا کہ ہم اونکی عہد و امان مین ہین رعایت ہماری حال کی کرین گے اور ہماری خلاصی مین کوشش کرین گی پس جب اوتری تو حضرت نی سعد کو بلوایا جیسیکہ نذکور ہوا اور کہڑی ہوئی تم الخ کہا نووی نی کہ اسی معلوم ہوا کہ اہل فضل کی تعظیم و توقیر کری اور کہڑا ہوجاوی وقت آنی اونسکیی اور حجت پکڑی ہی ساتھہ اسکی جمہور نی اور بعضون نی کہا کہ نہین تہا یہہ امر کہڑی ہونی کا تعظیم کی لیی بلکہ بسبب اسکی تہا کہ سعد بن معاذ بیمار تہی بسبب اسکی کہ زخم تیر کا اونکی ران مین تہا کہ غزوہ خندق مین تیر لگا تہا اور طاقت اوتنی کی سواری پر سی نرکہتی تہی پس فرمایا لوگون کو کہ جاؤ اور مدد اونکی کرو اوتنی مین ۱۲ ع وعن ابی ہریرۃ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیلا قبل نجد فجاءت برجل من بنی حنیفۃ یقال لہ ثمامۃ بن اثال سید اہل الیمامۃ فربطوہ بساریۃ من سواری المسجد فخرج الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما عندک یا ثمامۃ فقال عندی یا محمد خیر ان تقتل تقتل ذا دم وان تنعم تنعم علی شاکر وان کنت تریید المال فسل تعط منہ ما شئت فترکہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی کان الغد فقال ما عندک یا ثمامۃ فقال عندی ما قلت لک ان تنعم تنعم علی شاکر وان تقتل تقتل ذا دم وان کنت تریید المال فسل تعط منہ ما شئت فترکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی کان بعد الغد فقال لہ ما عندک یا ثمامۃ فقال عندی ما قلت لک ان تنعم تنعم علی شاکر وان تقتل تقتل ذا دم وان کنت تریید المال فسل تعط منہ ما شئت

اور روایت ابی ہریرہ کی کہا بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک لشکر طرف نجد کی پس پکڑلائی لشکر کی لوگ ایک شخص کو بنی حنیفہ مین سی کہ نام ایک قبیلہ کا ہی کہا جاتا ہا اوسکو ثمامہ بیٹا اثال کا سردار اہل یمامہ کا کہ نام ہی شہر کا پس باندہ دیا اوسکو ایک ستون سی ستونون مسجد نبوی کیسی پس نکلی طرف اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا ہی نزدیک تیری ای ثمامہ یعنی کیا ہی حال تیرا خبر دی یا کیا ہی گمان تیرا مجہہ پر کہ کیا معاملہ کرونگا ساتھہ تیری پس کہا نزدیک میرے ای محمد خیر و خوبی ہی یا نزدیک میرے بہت مال ہی اگر قتل کروگی تم یعنی مجکو قتل کروگی خون والی کو یعنی اوسکو کہ مستحق قتل ہی پس اسمین قرار ہی اپنی تقصیم کا یا مراد یہہ ہی کہ اوسکو مارو گی کہ خون اوسکا ساقط نہین بلکہ قوم میری بدلہ لی گی پس اسمین دعوی ہی اپنی ریاست و شرافت کا اور اگر انعام کروگی انعام کروگی اوپر قدردان کی یعنی سلوک اور اوسکا بدلہ میری طرف سی ہوگا اور اگر ہو تم چاہتی مال پس مانگو دیی جاؤگی مال سی جسقدر چاہو پس چہوڑ دیا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اوسی حال پر یہانتک کہ ہوا اگلا دن پس فرمایا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا ہی نزدیک تیری ای ثمامہ پس کہا نزدیک میرے وہی چیز ہی کہ کہی مین واسطے آپکی اگر بخشش کروگی بخشش کروگی قدردان پر اور اگر قتل کروگی قتل کروگی خون والی کو اور اگر چاہتی ہو مال پس مانگو دیی جاؤگی مال جسقدر چاہو پس چہوڑ دیا اوسکو اسی حال پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہانتک کہ ہوا اگلی سی اگلا دن یعنی تیسرا دن پس فرمایا اوسکو کیا ہی نزدیک تیری ای ثمامہ پس کہا نزدیک میرے وہی چیز ہی کہ کہی مین واسطے آپکی اگر بخشش کروگی بخشش کروگی قدردان پر اور اگر قتل کروگی قتل کروگی خون والی کو اور اگر چاہتی ہو مال پس مانگو دیی جاؤگی مال سی جسقدر چاہو

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطلقوا ثمامۃ فانطلق الی نخل قریب من المسجد فاغتسل ثم دخل المسجد فقال اشہد ان لا الہ الا اللہ وشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ یا محمد واللہ ما کان علی وجہ الارض وجہ ابغض الی من وجہک فقد اصبح وجہک احب الوجوہ کلہا الی واللہ ما کان من دین ابغض الی من دینک فاصبح دینک احب الدین الی واللہ ما کان من بلد ابغض الی من بلدک فاصبح بلدک احب البلاد کلہا الی وان خیلک اخذتنی وانا ارید العمرۃ فماذا ترٰی فبشرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامرہ ان یعتمر فلما قدم مکۃ قال لہ قائل اصبوت فقال لا ولکنی اسلمت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا واللہ لا یاتیکم من الیمامۃ حبۃ حنطۃ حتی یاذن فیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم واختصرہ البخاری ۔ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ چھوڑ دو ثمامہ کو پس گیا ثمامہ طرف درختون کھجور کی کہ نزدیک تھی مسجد کی پس نہایا پھر آیا مسجد مین اور کہا گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود سوای اللہ کی اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ محمد بندی اوسکی ہین اور رسول اوسکی ای محمد قسم ہی خدا کی نہا روی زمین پر کوئی منہ یعنی ذات کہ نہایت مبغوض ہو طرف میری منہ آپکی سی پس تحقیق ہو گیا یعنی اب منہ تمہارا محبوب ترساری مونہونسی طرف میری قسم ہی خدا کی نہا کوئی دین مبغوض تر طرف میری دین آپکیسی پس ہو گیا دین آپکا محبوب ترساری دینونکا طرف میری قسم ہی اللہ کی نہا کوئی شہر مبغوض تر میری طرف شہر آپکیسی پس ہو گیا شہر آپکا محبوب ترین ساری شہرونکا طرف میری اور تحقیق آپکی لشکر نی پکڑ لیا مجکو اسحال مین کہ مین ارادہ رکہتا ہتا عمرہ کا پس کیا حکم فرماتی ہو پس بشارت دی اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی ساتہہ اوسکی کہ تحقیق شرافت بسبب اسلام کی حاصل ہوئی اور ساری گناہ پہلی تیری بخشی گئی اور فرمایا اوسکو عمرہ کر تیکو پس جب یا ثمامہ مکہ مین کہا اوسکو کہنی والی نی بیدین ہو گیا تو پس کہا ثمامہ نی نہین ولیکن مین اسلام لایا ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بیدین نہین ہوا مین قسم ہی اللہ کی نہین پہنچیگا تمکو شہر یمامہ سی ایک انہ گیہون مگا یہانتک کہ اذن دیوے اوسمین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہہ مسلم نی اور مختصر بیان کیا اسکو بخاری نی وعن جبیر بن مطعم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی اسارٰی بدر لو کان المطعم بن عدی حیا ثم کلمنی فی ہؤلاء النتنی لترکتہم لہ رواہ البخاری ۔ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بیچ حق قیدیون بدر کی کہ اگر ہوتا مطعم بن عدی زندہ پہر سفارش کرتا مجسپہ بیچ حق ان قیدیون ناپاک کی تو البتہ چہوڑ دیتا مین اونکو واسطی اوسکی نقل کی یہہ بخاری نی ۔

ف جبیر نی یہہ حدیث حالت کفر مین حضرت سی سنی اور بعد اسلام لانی کی بیان کی اور اوسکا باپ مطعم بیٹا عدی بن نوفل بن عبد مناف کا ہی پس حضرت کا قرابتی ہم جدی ہی اور اوسکا ایک احسان تہا حضرت پر کہ جب حضرت طائف سی پہرے تو اوسنی دفع کیا مشرکونکو حضرت سی اسلیی حضرت نے کلام مذکور واسطی تالیف ورغیب جبیر کی اسلام پر فرمایا ۔ ح وعن انس ان ثمانین رجلا من اہل مکۃ ہبطوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جبل التنعیم متسلحین یریدون غرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ فاخذہم سلما فاستحیاہم وفی روایۃ فاعتقہم فانزل اللہ تعالی وہو الذی کف ایدیہم عنکم وایدیکم عنہم ببطن مکۃ رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی یہہ اسّی آدمی مکہ کی اترآئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یعنی سال حدیبیہ مین جبل تنعیم سی ہتیار باندہی ہوئی ارادہ کرتی تہی وہ کہ غافل پاوین اور آزار پہنچاوین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت کی صحابہ کو پس پکڑ لیا انکو حضرت نی مطیع وخوار پس زندہ چہوڑ دیا اونکو اور ایک روایت مین ہی کہ آزاد کر دیا اونکو پس نازل کی اللہ تعالی نی یہہ آیۃ اور وہ اللہ ایسا ہی کہ بند رکہا ہاتہہ اونکا تمسی اور بند رکہا ہاتہہ اونسی مکہ مین اور نواح اوسکی مین نقل کی یہہ مسلم نی وعن قتادۃ قال ذکر لنا انس بن مالک عن ابی طلحۃ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم امر یوم بدر باربعة وعشرین رجلا من صنادید قریش فقذفوا فی طوی من اطواء بدر خبیث مخبث وکان اذا ظهر علی قوم اقام بالعرصة ثلث لیال فلما کان ببدر الیوم الثالث امر براحلته فشد علیها رحلها ثم مشی واتبعه اصحابه حتی قام علی شفة الرکی فجعل ینادیهم باسمائهم واسماء آبائهم یا فلان بن فلان ویا فلان بن فلان ایسرکم انکم اطعتم الله ورسوله فانا قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا فهل وجدتم ما وعد ربکم حقا فقال عمر یا رسول الله ما تکلم من اجساد ارواح لها قال النبی صلی الله علیه وسلم والذی نفس محمد بیده ما انتم باسمع لما اقول منهم وفی روایة ما انتم باسمع منهم ولکن لا یجیبون متفق علیه وزاد البخاری قال قتادة احیاهم الله حتی اسمعهم قوله توبیخا وتصغیرا ونقمة وحسرة وندما اور روایت ہی قتادہ سی کہ کہا ذکر کیا واسطی ہماری انس بن مالک نی ابی طلحہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا دن جنگ بدر کی ساتھہ چوبیس شخصونکی سردارون کفار قریش سی پس ڈالی گئی وہ بیچ ایک کنوین کی کنوون بدر کی سی کہ وہ ناپاک و ناپاک کرنیوالا تہا اور تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت غالب آتی کسی قوم پر تو ٹہیرتی اوس میدان مین یعنی میدان جنگ مین تین رات پس جبکہ ہوا بدر مین تیسرا دن تو حکم کیا حضرت نی ساتھہ باندہنی کجاوی کی اوپر اونٹ سواری اپنی کی پس باندہا گیا اوسپر کجاوہ اوسکا پہر چلی حضرت اور ساتھہ اونکی اصحاب اونکی یہانتک کہ کہڑی ہوئی اوپر کناری کنوین کی پہر شروع کیا پکارنا اونکا ساتھہ نامون اونکی اور نامون باپون اونکی ای فلانی بیٹی فلانیکی اور اے فلانے بیٹی فلانیکی آیا خوش تجہکو یہہ اطاعت کرتی تم اللہ کی اور رسول اوسکی پس تحقیق ہمنی پائی وہ چیز کہ وعدہ کیا تہا ہمسی پروردگار ہماری نی حق یعنی ثابت کہ وہ غالب ہونا ہمارا ہی تمپر پس آیا پائی تمنی وہ چیز کہ وعدہ کیا تہا رب تمہاری نی حق یعنی تمہاری عذاب کا اور یہہ استفہام توبیخ ہی پس کہا حضرت عمر نی یا رسول اللہ کیا کلام کرتی ہو اون بدنونسی کہ نہین ارواح واسطی اونکی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکی ہاتہہ مین ہی نہین تم زیادہ سنتی والی واسطی اوسکے کی کہ کہتا ہون مین ونسی اور بیچ ایک روایت کی ہی کہ نہین تم زیادہ سنتی والی اونسی ولیکن وہ جواب نہین دیتی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور زیادہ کیا بخاری نی کہ کہا قتادہ نی کہ زندہ کیا اونکو اللہ تعالی نی یہانتک کہ سنایا اونکو قول حضرت کا واسطی سرزنش کی اور واسطی ذلت کی اور واسطی عذاب کے اور واسطی افسوس کے اور واسطی پشیمانی کی ف احدیث سی حضرت شیخ عبد الحق وغیرہ نی سماع اموات کی ثابت کیا ہی اور اکثر علماء حنفیہ نی انکار اسکا کیا ہی اور جواب اسکی کئی طرح پر دیا ہین جو چاہی فقہ کی کتابون مین مثل فتح القدیر وغیرہ کی دیکہہ لی ۱۲ مولف وعن مروان والمسور بن مخرمة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قام حین جاءه وفد هوازن مسلمین فسألوه ان یرد الیهم اموالهم وسبیهم فقال فاختاروا احدی الطائفتین اما السبی واما المال قالوا فانا نختار سبینا فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم فاثنی علی الله بما هو اهله ثم قال اما بعد فان اخوانکم قد جاءونا تائبین وانی قد رأیت ان ارد الیهم سبیهم فمن احب منکم ان یطیب ذلک فلیفعل ومن احب منکم ان یکون علی حظه حتی نعطیه ایاه من اول ما یفیء الله علینا فلیفعل فقال الناس قد طیبنا ذلک یا رسول الله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا لا ندری من اذن منکم ممن لم یأذن فارجعوا حتی یرفع الینا عرفاؤکم امرکم فرجع الناس فکلمهم عرفاؤهم ثم رجعوا الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخبروه انهم قد طیبوا واذنوا رواه البخاری اور روایت ہی مروان اور مسور بن مخرمہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہڑی ہوی یعنی خطبہ بیان فرمایا جسوقت کہ آئی حضرتکی پاس قوم ہوازن کی مسلمان ہوکر پس سوال کیا اونہون نی حضرت سی یہہ کہ پہیر دین طرف اونکی مال اونکی اور بندی اونکی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اختیار کرو ایک دو چیز وعین سی

یا بندی یا مال کہا ہوازن نی پس تحقیق اختیار کی ہمنی بندی اپنی پس خطبہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس تعریف کی اللہ کی ساتھہ وہ سچیز
کی کہ لائق اوسکی ہی پھر فرمایا امابعد اسکی یعنی حمد وثنا کی پس تحقیق بھائی تمہاری یعنی دینی بھائی یا نسبی کی ہوازن ہین ائی توبہ کر کر یعنی شرک وگناہ سی
اور تحقیق ہمنی مناسب دیکہا کہ پھیر دون طرف اونکی بندی اونکی پس جو شخص چاہی تم مین سی یہہ کہ بخوشی پھیر دی بندی اپنی چاہیی کہ کری اور جو چاہی تم مین
سی کہہ ہو یعنی ہمیشہ ہی اوپر نصیبی اپنی کی یہانتک کہ دین ہم اوسکو عوض اوسکا اول اوسچیز سی کہ انعام کری اللہ اوپر ہماری غنیمت مین سی پس چاہیی کہ کرے
یعنی جسکو منظور ہو کہ اپنی حصی کی بندی ندی بغیر عوض کی بیان کری پس کہا لوگون نی یعنی بعضون نی یا سبہون نے بغیر تمیز کی کہ تحقیق خوش ہوی ہم ساتھہ
اوسکی یعنی پھیر دینی بندیکی یا رسول اللہ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق ہم نہین جانتی ہین کہ کون راضی ہوا تم مین سی اور نہین جدا کر سکتی اوسکو
اوسی کہ نہین راضی ہوا پس پھر جاؤ یہانتک کہ لاوین طرف ہماری سردار تمہاری امر تمہارا یعنی بہ تفصیل پس پھر گئی لوگ پس کلام کیا اونسی سردارون اونکی نی
پھر پھر کر ائی لوگ حضرت کی پاس اور خبر دی حضرت کو کہ تحقیق وہ راضی ہوئے اور اذن دیا یعنی پھیرنے بندی کا نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ہوازن نام ایک قبیلہ کا
ہی ائی وہ حضرت کے پاس مسلمان ہوکر بعد اوسکی کہ لوٹا گیا مال اونکا اور بندی کی گئی اولاد اونکی اور تقسیم کی گئی صحابہ مین اور غزوہ ہوازن کہ اوسکو غزوہ حنین
بھی کہتی ہین واقع ہوا بعد فتح مکہ کی اور غنیمت اوسمین بہت ہاتہہ لگی اور حضرت نی اذن چاہا صحابہ سی ہیچ پھیرنی بندیکی اسلیکی اموال اونکی اور
بندی اونکی ہوگئی انہی ملک مجاہدین کے پس نہین جائز رہنا پھیرنا اونکی ملک کا بغیر اذن اونکیکی ۔ ح ع **وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ** قَالَ
كَانَ ثَقِيفٌ حَلِيفًا لِبَنِي عُقَيْلٍ فَأَسَرَتْ ثَقِيفٌ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسَرَ
أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ فَأَوْثَقُوهُ فَطَرَحُوهُ فِي الْحَرَّةِ فَمَرَّ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فِيمَ أُخِذْتَ فَقَالَ بِجَرِيرَةِ حُلَفَائِكُمْ ثَقِيفٍ فَتَرَكَهُ وَمَضَى فَنَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَرَحِمَهُ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ إِنِّي مُسْلِمٌ فَقَالَ لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ فَقَالَ فَفَدَاهُ بِرَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ أَسَرَتْهُمَا ثَقِيفُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا تہی ثقیف ہم قسم ہی بنی عقیل کی پس قید کیی ثقیف نی
دو شخص صحاب حضرت کی سی اور قید کیا اصحاب حضرت کی نی ایک شخص کو بنی عقیل مین سی پس مضبوط باندہا صحابہ نی اوسکو اور ڈالا اوسکو سنگستانمین
پس گذری اوسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس پکارا قیدی نی ای محمدای محمد کس سبب سی پکڑا گیا ہو تم فرمایا بسبب تقصیر ہم قسمون اپنی کی کہ ثقیف ہین یعنی
اونہون نی دو مسلمانونکو قید کیا تہا تجکو اونکی بدلی مین قید کیا پس چہوڑا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسی جگہہ اور تشریف لی گئی پھر پکارا اوسنی حضرت
کو ای محمدای محمد پس رحم کہایا اوسپر حضرت نی اور پھر پس فرمایا کیا حال ہی تیرا کہا اوسنی تحقیق مین مسلمان ہون پس فرمایا اگر کہتا تو اس کلمہ کو اوسحالت مین کہ تو مالک
ہوتا اپنی امر کا یعنی حالت اختیار مین بطریق رغبت کی پہلی قید ہونیکی کہتا تو جہٹکارا پاتا تو پورا جہٹکارا پانا یعنی دنیا مین جہٹکارا پانا قید سی اور عقبی مین دوزخ سی
کہا راوی نی پس چہوڑ دیا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بدلی اون دو شخصون کی کہ قید کیا تہا اونکو ثقیف نی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ثقیف نام قبیلہ
کا ہی ہوازن مین سی وہ حلیف یعنی ہم قسم تہی بنی عقیل کی کہ یہہ بہی ایک قبیلہ ہی اور عرب مین قبائل آپسمین ہم قسم وہم عہد ہوتی تہی کہ نیک وبد مین ایک دوسیکا
شریک ہوا کری جب زمانہ اسلام کا آیا تو جو قسامی جاہلیت کی موافق حق کی تہی ثابت رہی اور جو خلاف حق کی تہی موقوف کی گئی اور حکم ہوا کہ حلف اسلام کی
ہی کافی ہی اور قید کیا الخ یعنی بدلی مین اون دو صحابہ ونکی کہ قید کیا تہا اونکو ثقیف نی عادت یون تہی کہ حلیف کو بسبب جرم حلیف کی گرفتار کرتی تہی اور
حضرت نی بہی موافق عادت اونکیکی یہہ فعل کیا اور ظاہرا مصلحت اسمین تہی اور خرد وساتہہ زبرج کی نام ایک مین کا ہی ظاہر مدینہ مین کہ اوسمین پتہر سیاہ
ہین اور مین مسلمان ہون گویا خبر دی اسلام سابق سی پس معلوم ہوا کہ کافر جو قید ہو اور دعوی کری کہ مین مسلمان ہون تو قبول نہ کیا جاوے

قول دیکا مگر ساتھہ گواہی کی اور احتمال رکہتا ہی کہ مراد یہہ ہو کہ میں اب مسلمان ہو گیا اور حضرت نی اسلی اسکا قبول کیا کہ جانا کہ یہہ از روی نفاق کی یا بطریق اضطرار کی کہنا ہی اسلیے حضرت نے اسکو دار الحرب میں جانی دیا جانا کہ یہہ جہوٹا ہی پس یہہ خصائص حضرت کی سی ہی ؛ ح ع ✣

الفصل الثانی فصل دوسری **عن عائشة** قالت لما بعث اهل مكة في فداء اسراهم بعثت زينب في فداء ابي العاص بمال وبعثت فيه بقلادة لها كانت عند خديجة ادخلتها بها على ابي العاص فلما راها رسول الله صلى الله عليه وسلم رق لها رقة شديدة وقال ان رايتم ان تطلقوا لها اسيرها وترددوا عليها الذي لها ففعلوا نعم وكان النبي صلى الله عليه وسلم اخذ عليه ان يخلي سبيل زينب اليه وبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم زيد بن حارثة ورجلا من الانصار فقال كونا ببطن ياجج حتى تمر بكما زينب فتصحبا حتى تاتيا بها رواه احمد وابو داود ؛ روایت ہی عائشہ سی کہ کہا جب بہیجا اہل مکہ نی بیچ بدلی قیدیون اپنی کی یعنی جبکہ غالب ہوئی اونپر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دن بدر کی پس قتل کیا بعضون کو اور قید کیا بعضون کو اور طلب کیا اوسنے لالا اہل مکہ نی لوگونکو بہیجا مال لیکر واسطی چہڑانی قیدیون اپنی کی پس اوسوقت بہیجا زینب نی بیچ بدلی ابی العاص کے کچہہ مال اور بہیجا اوسمیں نی یک ہار اپنا کہ تہا یعنی اول نزدیک خدیجہ کی داخل کیا تہا زینب کو ساتہہ اوسکی ابی العاص کی یعنی اونکی جہیز میں دیا تہا پس جب دیکہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس ہار کو رقت کی واسطی زینب کی رقت سخت یعنے دل اونکا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بسبب غربت و تنہائی زینب کی اور یاد آئی مصاحبت خدیجہ کی اسلیے کہ وہ ہار اونکی گلی میں رہتا تہا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی صحابہ کو اگر مناسب جانو تم یہہ کہ چہوڑ دو تم واسطی زینب کی قیدی اوسکا کہ ابو العاص ہی اور پہیر دو زینب کو وہ چیز کہ وہ واسطی اوسکی ہی یعنے مال کہ بدلی میں ابو العاص کی بہیجا ہی تو کرو تم پس عرض کیا صحابہ نی کہ ہان یعنی مال پہیر دیتی ہیں ہم اور ابو العاص کو چہوڑ دیتی ہیں اور تہی حضرت کہ عہد لیا ابو العاص سے یعنی وقت چہوڑنی اونکیلی یہہ کہ چہوڑ دی راہ زینب کی طرف نبی یعنی حضرت کی پاس مدینہ میں زینب کو آنی دی مانع نہو اور بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی زید بن حارثہ کو اور ایک شخص کو انصار میں سی اور فرمایا تہیرو تم دونو بیچ بطن یاجج کی یہانتک آوین تمہاری پاس زینب پس ساتہہ ہنا تم اونکی یہانتک لاؤ اونکو نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی ✣ حضرت زینب بی بی حضرت کی تہیں سب سی بڑی اور ابو العاص بن ربیع بن عبد العزی بن عبد شمس بن عبد مناف بہانجی تہی حضرت خدیجہ کی اور خاوند حضرت زینب کی وہ بہی بدر میں قید ہوئی تہی اور حضرت خدیجہ بیوی حضرت کی تہیں سب لاد حضرت کی اونہیں سی ہوئی سوای حضرت ابراہیم کی کہ ماریہ سی تہی اور حضرت نی زینب کا ابو العاص کا فر کی نکاح میں تہیں تو سبب یہہ تہا کہ اوسوقت تک نکاح ہونا عورۃ مسلمان کا مرد کافر کا جائز تہا اور حضرت نی جو دو شخصونکو بہیجا زینب کی لانی کی لیی باوجودیکہ محرم شرعی تہی تو یہہ مخصوص اسی مقام میں تہا بسبب امن کی بلحاظ صاحبزادی ہونی حضرت کی اور عورت کو نامحرم کی ساتہہ سفر کرنا جائز نہیں اور بطن یاجج نام ایک جگہہ کا ہی قریب مکہ کی آٹہہ کوس اور لفظ یاجج کو صاحب قاموس نی ساتہہ یای تحتانیہ اور زیر پہلی جیم کی لکہا ہی اور ساتہہ نون اور جیم اور حای مہملہ کی یہی علماء نی ضبط کیا ہی چنانچہ بیچ اکثر نسخون مشکوۃ اور مصابیح کی اسیطرح ہی اور حضرت زینب جب ہجرۃ کر کر مدینہ سی مکہ کو آئین تو ابو العاص مکہ میں ہی بن کفر پر اور بعد ازاں اتفاق پڑا اونکو سفر شام کا تجارت کی لیی جب دیکہا مدینہ کی پہونچی تو مسلمان نی چاہا کہ اوسی حال میں یہہ خبر حضرت زینب کو پہونچی وہ حضرت پاس حاضر ہوئین اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا نہیں ہی عہد و پیمان مسلمانون کی ایک یعنی جب ایک مسلمان نے کافر کو امان دی تو سب کو چاہیی کہ امان بن فرمایا حضرت نے کہ ہان ایک ہی کہا حضرت زینب نی کہ گواہ رہیو ای رسول خدا کی کہ میں امان دی ابو العاص کو صحابہ نی جب یہہ حال دیکہا تو بغیر تیار کی ابو العاص کی پاس گئی اور کہا ای ابو العاص تو شریف قریش سی ہی و پیغمبر کی چچا کا بیٹا ہی مسلمان ہو جاتا یہہ بات تیرے ہی سی ہی ابو العاص نے کہا یہہ جو تم کہتی ہو بری بات ہے حاشا میں اپنی اسلام کو سا

مال اموال کی پلید کرون پسر ابو العاص مکہ کو گئی اور اموال لوگونکی سپرد اونکو کیی اور کہا ای اہل مکہ اموال بہارتکو پہنچ چکی اونہون نی کہا پہنچ چکی کہا
گواہ رہو کہ مین مسلمان ہون اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد رسول اللہ بعد ازان ہجرت کر کر مدینہ کو آئی حضرتؐ نی زینب کو سپرد انکی کیا سانہہ نکاح
جدید کی یا قدیم کی اسمین اختلاف ہی اور انحضرتؐ ابو العاص سی محبت کہتی تہی اور بہت راضی تہی اونسی اور شہید ہوئی وہ دن بامہ کی حضرت ابوبکرؓ
کی خلافت مین ۔ ش ع وعنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اسر اہل بدر قتل عقبۃ ابن ابی معیط والنضر بن
الحارث رواہ من علی ابی عزۃ الجمحی رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی عائشہ رضؓ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب قید کیا اہل بدر کو قتل کیا
عقبہ بن ابی معیط کو اور نضر بن حارث کو اور منت رکہی ابی عزہ جمحی پر نقل کی یہہ شرح سنہ مین ف امام کو اختیار ہی کہ کافر قیدی اگر مسلمان نہون
تو چاہی قتل کری اونکو اور چاہی غلام کر کر رکہی اور چاہی چہوڑ دی اونکو آزاد کر کر واسطی ذمہ مسلمانونکی اور منت رکہی یعنی چہوڑ دینا بغیر عوض کی یہہ منسوخ
ہی ۔ ع وعن ابن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اراد قتل عقبۃ بن ابی معیط قال من للصبیۃ قال النار
رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابن مسعود سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب ارادہ کیا مارڈالنی عقبہ بن ابی معیط کا کہا کون پالی گا لڑکونکو فرمایا آگ
نقل کی یہہ ابو داؤد نی ف یہہ عبارت ہی ضائع ہونی سی یعنی اگر صلاحیت کہتی آگ اسکی کہ ہوتی مددگار و غمخوار تو وہ ہوتی ۔ ع وعن
علی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان جبرئیل ہبط علیہ فقال لہ خیرہم یعنی اصحابک فی اساری بدر القتل
او الفداء علی ان یقتل منہم قابلا مثلہم قالوا الفداء ویقتل منا رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی علی رضؓ سی کہ نقل کی پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ جبرئیل اوتری حضرتؐ پر پس کہا واسطی اونکی اختیار دی اونکو یعنی اپنی یارونکو بیچ قیدیون غزوہ بدر کی کہ قتل کرین قیدیون
کو یا بدلہ لین یعنی مال لیکر چہوڑ دین اونکو اس شرط پر کہ ماری جاوین صحابہ مین سی سال آئندہ مانند اونکی یعنی گنتی مین کہ ستر تہی عرض کیا صحابہ نی اختیار کیا
ہمنی بدلہ لینا اور یہہ کہ ماری جاوین ہم مین سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی ف دن جنگ بدر کی ستر کفار قریش ماری گئی اور
ستر بندی کر کر لائی گئی حضرتؐ کی پاس حضرتؐ نی مشورہ کیا اونکی معہ مین ابوبکرؓ سی کہ کیا کیا چاہی انکو ماری یا فدیہ لیکر چہوڑ دیجی ابوبکرؓ نی کہا کہ
جیتا پھری انکو ماری نہین بلکہ امید کہ خدا تعالی توبہ نصیب کری انکو اور توفیق اسلام کی دی اور لیجی اونسی فدیہ تا قوت پکڑین بسبب اسکی صحابہ آپکی اور حضرت
عمرؓ نی کہا گردن ماری انکی کہ یہہ سب پیشوا کفر کی ہین اور خدا تعالی نی تمکو بی نیاز کیا ہی مال لینی سی پس مختار کیا حضرتؐ نی صحابہ کو کہ ایک چیز
دو چیزونمین سی اختیار کرو قتل یا فدا لیکن فدا باین شرط کہ ماری جاوین ستر آدمی سال آئندہ تم مین سی اور فتح کافرونکی ہوگی اونہون نی یہہ اختیار
کیا پس اسیطرح واقع ہوا کہ سال آئندہ غزوہ احد مین ستر تن مسلمانونسی شہید ہوئی کہ حمزہ بن عبد المطلب و مصعب بن عمیر بہی اونہین مین تہی یہہ
حاضر ہوئی حضرت عمرؓ حضرتؐ کی پاس پس کیا کہ انحضرتؐ اور حضرت ابوبکرؓ رو رہی ہین کہا اونہون نی کیون روتی ہین آپ فرمائی تا مین
بہی روؤن پس فرمایا حضرتؐ نی کہ روتا ہون تیری یارون پر کہ فدا اختیار کیا اور ظاہر کیا گیا مجہپر عذاب و نکا نزدیک اس درخت سی اشارہ کیا
ایک درخت کی طرف کہ نزدیک تہا اور روایت کیا گیا ہی کہ فرمایا حضرتؐ نی اگر بہیجا جاتا عذاب نجات پاتا اوس سی مگر عمر اور سعد بن معاذ کہ وہ بہی
اس مشورہ مین شریک حضرت عمر کی تہی اور صحابہ نی یہہ بات اختیار کی بسبب نہایت رغبت اور حرص کی بیچ اسلام قیدیون بدر کی کہ شاید وہ مسلمان ہون
اور بسبب رغبت شہادت کی سال آئندہ مین اور بسبب ترحم کی اقربا پر اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ جب وہ اختیار دی گئی اور ایک
ایک چیز دو چیزونمین سی تو عتاب انپر کیون ہوا اختیار ہونا منافی اسکی ہی جواب یہہ کہ یہہ اختیار دینا بطریق امتحان کی تہا کہ دیکہین پسند یدہ حق
اختیار کرتی ہین یا اوسیکو کہ دل اونکا چاہتا ہی پس جبکہ اپنی خواہش کی چیز اختیار کی تو عتاب کیی گئی اوسپر اور تو پرسشی نی بعید جانا ہی حدیث

تخییر کو بسبب ہونی اسکی مخالف اوسچیز کی کہ ظاہر قران ہی اور ترمذی نی بہی اوسپر حکم غرابت کا کیا ہی اور طیبی نی کہا کہ حکم کرنا ساتھہ غرابت کی موجب طعن نہین اسلیے کہ غریب کبہی صحیح بہی ہوتی ہی ۔ ع ح وَعَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي سَبْيِ قُرَيْظَةَ عُرِضْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانُوا يَنْظُرُونَ فَمَنْ أَنْبَتَ الشَّعْرَ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ لَمْ يُقْتَلْ فَكَشَفُوا عَانَتِي فَوَجَدُوهَا لَمْ تُنْبِتْ فَجَعَلُونِي فِي السَّبْيِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عطیہ قرظی سی کہ کہا ہمین بیچ بندی قریظہ کی روبرو لایا گیا ہمین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نہی دیکہتی صحابہ یعنی زیر ناف کہول کر لوگونکو کہ بندی ہمین آئی تہی پس جس کیسکی جمی ہوئی بال یعنی زیر ناف کی وہ شخص مارا جاتا اسلیے کہ علامت بلوغ کی ہی پس گنا جاتا قتال کرنیوالونسی اور جسکی نہ جمی ہوتی نہ مارا جاتا یعنی اسلیے کہ وہ ذریت سی ہی پس کہولی زیر ناف میری پس پایا اوسکو کہ نہ جمی تہی بال پس ٹہیرایا مجکو بندی ہمین نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف کہا تورپشتی نی کہ گردانا گیا جنابا لونکا علامت بلوغ کی بنا بر ضرورت کی اسلیے کہ اگر پوچہی جاتی احتلام سی یا سن بلوغ سی تو سچ نہ کہتی بخوف ہلاک کی ۔ ع ۔

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجَ عَبْدَانِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ الصُّلْحِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ مَوَالِيهِمْ قَالُوا يَا مُحَمَّدُ وَاللّٰهِ مَا خَرَجُوا إِلَيْكَ رَغْبَةً فِي دِينِكَ وَإِنَّمَا خَرَجُوا هَرَبًا مِنَ الرِّقِّ فَقَالَ نَاسٌ صَدَقُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ رُدَّهُمْ إِلَيْهِمْ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَا أَرَاكُمْ تَنْتَهُونَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ حَتَّى يَبْعَثَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ عَلَى هٰذَا وَأَبَى أَنْ يَرُدَّهُمْ وَقَالَ هُمْ عُتَقَاءُ اللّٰهِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ۔ اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ کہا نکلی کتنی ایک غلام طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی دن حدیبیہ کی پہلی صلح سی پس لکہا طرف حضرت کی غلاموں نکی مالکون نی کہا ای محمد قسم اللہ کی نہین نکلی یہہ طرف تمہاری رغبت کرتی کر بیچ دین تمہاری کی اور سوای اسکی نہین کہ نکلی ہین بہاگ کر غلامی سی یعنی واسطی خلاص ہونیکی غلامی سی پس کہا کتنی لوگون نی یعنی صحابہ ہمین سی کہ سچ کہا انکی مالکون نی یا رسول اللہ پہیر دیجیے اونکو طرف اونکی پس غصہ ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ نہین دیکہتا ہمین تمکو کہ باز آؤ ای گروہ قریش یعنی نا فرمانی اور حکم نفس سے یہانتک کہ بہیجیگا اللہ تمپر اوس شخص کو کہ ماری گردن تمہاری اس حکم پر یعنی اوپر پہیرنی اون غلاموں کی اور لاجی کرنی اونکی اور انکار کرنی اونکی واسطے حکم اسلام کی آور قبول نہ کیا پہیرانو اونکا اور فرمایا یہہ ہین آزاد کیی ہوئی خدا تعالی کی نقل کی یہہ ابوداود نی ف حضرت غصہ اسلیے ہوئی کہ اون لوگون نی معارضہ کیا حکم شرع کا اونکی حق ہمین بیجا تہہ گمان اپنی کی اور گواہی دی اونکی مالکون کی دعوی کی اور حکم شرع اونکی حق ہمین یہہ تہا کہ وہ ہوئی تہی بسبب نکلنی کی دار الحرب سی معصوم اور آزاد بمجرد اسلام کی نہین جائز تہا پہیرنا اونکا پس تہی مدد کرنی اونکی مالکونکی زیادتی پر ۔ ع ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا أَسْلَمْنَا فَجَعَلُوا يَقُولُونَ صَبَأْنَا صَبَأْنَا فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ وَيَأْسِرُ وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمٌ أَمَرَ خَالِدٌ أَنْ يَقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي أَسِيرَهُ حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَاهُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی خالد بن ولید کو طرف بنی جذیمہ کی کہ نام ایک قبیلہ کا ہی پس بلایا خالد نی اونکو طرف اسلام کی پس اچہی طرح نکہہ سکی بسبب اضطراب کی کہ اسلام لائی ہم یعنی نکہہ سکی کلمہ اسلام کا کماحقہ پس شروع کیا کہ کہنی تبھی صبانا یعنی نکلی دین اپنی سی طرف

دین اسلام کی پس شروع کیا خالد نی قتل کرنا یعنی بعضون کا اور بندی کرنا یعنی اور دونکا اور حوالہ کیا طرف ہر شخص کی ہم مین سی قیدی اوسکا یعنی باقی رہا قیدی ہر ایک کا ہم مین سی اوسکی ہاتہہ مین یہانتک کہ جب ہے ایک دن حکم کیا خالد نی کہ قتل کری ہر شخص ہم مین سی قیدی اپنی کو پس کہا میں یعنی ابن عمر نی قسم اللہ کی نہین قتل کرونگا مین قیدی اپنی کو اور نہ قتل کریگا کوئی شخص میری رفیقون مین سی اپنی قیدی کو یہانتک کہ آئی ہم پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ذکر کیا ہمنی یہہ قصہ حضرت صلعم سی پس اوبٹہایا حضرت نی دونون ہاتہہ اپنی اور کہا یا الٰہی تحقیق مین ظاہر کرتا ہون بیزاری اور بیرضائی اپنی طرف تیری ویچہ کرکی خالد نی دوبار فرمایا حضرت نی یہہ کلام نقل کی یہہ بخاری نی ف یہانتک کہ جب ہوا اخر یہان یہہ مضمون محذوف ہی کردی اہکو قیدی ہماری اور حکم کیا ہمکو ساتہہ محافظت اونکی کی اوسدن تک کہ حکم کرین ہمکو ساتہہ قتل کرنی اونکی پس جبکہ ہنوا وہ دن حکم کیا ہمکو ساتہہ قتل کرنی اونکی اور یہانتک کہ آئی ہم اخر یہان ہی یہہ محذوف ہی کہ نہ قتل کریگا کوئی شخص قیدی اپنی کو بلکہ محفوظ رکہی گا اوسکو یہانتک کہ آوین ہم پاس حضرت کی پس محفوظ رکہی ہمنی یہانتک کہ آئی ہم اور کہا خطابی نی کہ حضرت نی کلام مذکور سعد کی حق مین اسلمی فرمایا کہ خالد نی تاول و احتیاط نکی تا ظاہر ہو مراد اونکی کہ صبا تا سی کیا مراد کہی ہین اور یہہ کلمہ احتمال اختیار کرنی دین اسلام کی بہی رکہتا ہی لیکن چونکہ صریح اسلمنا سی عدول کیا قبول نہ کیا خالد نی قول اون کا اور حمل کیا بد دین ہونی پر ۔ ع ح

بَابُ الْاَمَانِ

باب ہی بیچ بیان امن دینی کی

الْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَتْ ذَهَبْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهٗ یَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهٗ تَسْتُرُهٗ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ قَامَ فَصَلّٰی ثَمَانِیَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِیْ ثَوْبٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ اُمِّیْ عَلِیٌّ اَنَّهٗ قَاتِلٌ رَجُلًا اَجَرْتُهٗ فُلَانُ بْنُ هُبَیْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ یَا اُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ اُمُّ هَانِئٍ وَذٰلِكَ ضُحًی مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلتِّرْمِذِیِّ قَالَتْ اَجَرْتُ رَجُلَیْنِ مِنْ اَحْمَائِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَّنَّا مَنْ اَمَّنْتِ　روایت ہی ام ہانی بیٹی ابی طالب کی سی کہ کہا گئی مین طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سال فتح مکہ کی پس پایا مینی اونکو نہاتی اسحال مین کہ حضرت فاطمہ بیٹی حضرت کی پردہ کیی ہوئی تہین حضرت کا ساتہہ کپڑی کی پس سلام کیا مینی پس فرمایا کون ہی یہہ کہا مینی ام ہانی بیٹی ابی طالب کی پس فرمایا خوشوقتی ہی ام ہانی کو پس جبکہ فارغ ہوئی اپنی غسل سی کہڑی ہوئی پس نماز پڑہی آٹہہ رکعت یعنی چاشت کی لپیٹی ہوئی ایک کپڑی مین پہر فارغ ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز سی پس کہا مینی یا رسول اللہ کہا بیٹی ماں علی نی میری کہ علی ہین یہہ کہ وہ قتل کرنیوالی ہین اوس شخص کو کہ پناہ دی مینی اوسکو کہ فلانا بیٹا ہبیرہ کا ہی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق پناہ دی ہمنی اوسکو کہ پناہ دی تونی ای ام ہانی کہا ام ہانی نی اور یہہ وقت تہا وقت چاشت کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ روایت ترمذی کی یون ہی کہ کہا ام ہانی نی پناہ دی مینی دو شخصونکو کہ نانی دار تہی میری خاوند کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق امان دی ہمنی اوسکو کہ امان دی تونی ف ہبیرہ ام ہانی کی خاوند کا نام ہی کہ بعد از سلام ام ہانی کی اوسی تفریق واقع ہوئی اور یہہ شخص ہبیرہ کی اولاد مین سی تہا ام ہانی نی اوسکو امان دی اور حضرت علی اوسکی امان کو قبول کرنی تہی اور چاہتی تہی کہ اوسکو مار ڈالین پس ام ہانی نی حضرت کی پاس حاضر ہو کر حقیقت حال عرض کی اور ترمذی کی حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ حضرت ام ہانی کی گہر مین نہاتی تہی اور ظاہر اسحدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ حضرت اپنی مکان مین نہا رہی تہی یا حضرت فاطمہ نی کی گہر مین پس تطبیق انمین یون ہی چاہی کہ تقدیر یہہ ہی کہ پایا مینی اونکو نہاتی اپنی گہر مین یا حمل کی چادر مین تعدد واقعہ پر واللہ اعلم ح ح ح

الفصل الثانی فصل دوسری **عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان المرأة لتأخذ** للقوم یعنی تجیر علی المسلمین رواہ الترمذی روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق عورة البتہ لیتی ہی واسطی قوم کی یعنی پناہ دیتی ہی مسلمانون تنقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی اگر مسلمان عورة امان دی ایک قوم کو کافرونمین سی تو لازم ہی سب مسلمانون کو کہ امان دین اوسکو اور توڑین نہین اوسکو ۔ ح **وعن عمرو بن الحمق قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من امن رجلا علی نفسه فقتله اعطی لواء الغدر یوم القیمة** رواہ فی شرح السنة اور روایت ہی عمرو بن حمق سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی جو کوئی امن دی کسی شخص کو اوسکی جان پر پھر مار ڈالی اوسکو دیا جاویگا نشان بدعہدے کا دن قیامت کی نقل کی یہہ شرح السنہ مین **ف** یہہ کنایہ ہی فضیحت کرنی اوسکی سی روبرو خلائق کی اور حدیثونمین آیا ہی کہ روز قیامت کی عہد شکن کو ایک نشان دیا جاویگا کہ پہچانا جاویگا اوسکی ۔ ح **وعن سلیم بن عامر قال کان بین معاویة وبین الروم عهد وکان یسیر نحو بلادهم حتی اذا انقضی العهد اغار علیهم فجاء رجل علی فرس او برذون وهو یقول الله اکبر الله اکبر وفاء لا غدر فنظروا فاذا هو عمرو بن عبسة فسأله معاویة عن ذلک فقال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من کان بینه وبین قوم عهد فلا یحلن عهدا ولا یشدنه حتی یمضی امده او ینبذ الیهم علی سواء قال فرجع معاویة بالناس** رواہ الترمذی وابوداؤد اور روایت ہی سلیم بن عامر سی کہ کہا تہا درمیان معاویہ کی اور درمیان رومیون کی عہد صلح کہ ایک وقت معلوم تک لڑین نہین اور تہی معاویہ سیر کرتی تہی طرف شہرون اونکی تاکہ جسوقت پورا ہو عہد اور گذری وہ وقت کہ عہد اوسوقت تک کا کیا تہا غارت کرین اوپر یعنی یکایک اوپر جا پڑین اور لوٹین اور اگر اپنی مکان مین بیٹہی رہتی اور اوسوقت جاتی تو وہ خبردار ہو جاتی پس آیا ایک شخص سوار گہوڑی عربی پر یا ترکی پر اسحال مین کہ وہ کہتا تہا اللہ اکبر اللہ اکبر وفا ہو نہ غدر یعنی واجب ہی کہ تم وفای عہد کرو نہ عہد شکنی یعنی تم کہ پہرتی ہو ایام صلح مین دشمنون کی شہرون کی طرف داخل غدر کی ہی نہ وفا پس دیکہا لوگون نی پس ناگہان وہ تہا عمرو بن عبسہ صحابی پس پوچہا اوسی معاویہ نی اسبات کو یعنی یہہ کہ پہرنا ہمارا یہان کیون غدر ہی پس کہا عمرو نی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی جو شخص کہ ہو درمیان اوسکی اور درمیان کسی قوم کی عہد پس توڑی عہد کو اور نہ باندہی اوسکو یہانتک کہ گذری مدت عہد کی یا توڑی عہد طرف اونکی اوپر برابری کی یعنی آگاہ کردی اونکو اور کہدی کہ صلح کہ ہم مین اور تم مین نہی اب نرہی اب ہم اور تم برابر ہین کہا سلیم بن عامر راوی نی پس پہری معاویہ ساتہہ لوگون کے نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد نی **ف** نہ باندہی عہد یعنی متغیر نکری عہد کو کیسطرح تمام اس کلام سی مراد ہی نہ تغیر کرنا عہد کا والا شد عہد کہ یعنی باندہی اور محکم کرنیکی ہی محمود ہی ح **وعن ابی رافع قال بعثنی قریش الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم القی فی قلبی الاسلام فقلت یا رسول الله انی والله لا ارجع الیهم ابدا قال انی لا اخیس بالعهد ولا احبس البرد ولکن ارجع فان کان فی نفسک الذی فی نفسک الان فارجع قال فذهبت ثم اتیت النبی صلی الله علیه وسلم فاسلمت** رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابی رافع سی کہ کہا بہیجا مجکو قریش نے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی صلح حدیبیہ مین جبکہ دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈالا گیا میری دلمین اسلام پس کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق مین قسم خدا کی نہین پہر کر جاؤن گا طرف اونکی کہبی فرمایا تحقیق مین نہین توڑتا عہد اور نہین قید کرتا قاصد اونکو لیکن پہر جا تو پس اگر رہی تیری دلمین وہ چیز کہ

تیری دل مین ہی اب پس پہر یا کہا ابو رافع نی پس گیا مین پہر آیا مین حضرتؐ کی پاس اور مسلمان ہوا مین یعنی اظہار اسلام کیا نقل کی یہہ ابو داود نی
ف حضرتؐ نی اوسکو روکا اسلیی نہین کہ جواب موافق مدعا انکیکی دی آدمی اور پہر یا یعنی طرف ہماری کفار کی پاس سی پہر اسلام لا یعنی اپہی اظہار
اسلام کرنا ع وَعَنْ نُعَيْمِ بْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلَيْنِ جَاءَا مِنْ عِنْدِ مُسَيْلِمَةَ اَمَا
وَاللّٰهِ لَوْلَا اَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ اَعْنَاقَكُمَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی نعیم بن مسعود سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
دو شخصونکو کہ آئی تہی مسیلمہ کی پاس سی خبردار ہوؤ قسم ہی خدا کی اگر نہوتی شریعت یہہ کہ ایلچی نہین ماری جاتی ہین البتہ مارتا مین گردنین تمہاری نقل
کی یہہ احمد اور ابو داود نی ف مسیلمہ کذاب نی دعوی نبوۃ کا کیا تہا اور نام اون دونون شخصون کی نیوالونکا عبد اللہ بن نواحہ اور ابن اثال تہا اور
اونہون نی حضرتؐ کی سامنی آکر کہا نشہد ان مسیلمۃ رسول اللہ اسلیی حضرتؐ نی خفا ہوکر کلام نہ کور فرمایا ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ
اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ اَوْفُوْا بِحِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُهٗ يَعْنِي الْاِسْلَامُ
اِلَّا شِدَّةً وَلَا تُحْدِثُوْا حِلْفًا فِي الْاِسْلَامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مِنْ طَرِيْقِ حُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ
عَنْ عَمْرٍو وَقَالَ حَسَنٌ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنہون نی نقل کی اپنی دادا سی یہہ کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اپنی خطبہ مین پورا کرو جاہلیت کی قسم کو پس تحقیق وہ نہین زیادہ کرتا اوسکو یعنی اسلام زیادہ نہین کرتا اوس قسم مین مگر قوۃ کو
یعنی اسلام مین وفای عہد و سوگند زیادہ تر ہی منافاۃ ساتہہ اسکی نہین رکہتا اور نہ پیدا کرو قسم کو بیچ اسلام کی نقل کی یہہ ترمذی نی طریق حسین بن ذکوان
کیسی عمرو سی اور کہا یہہ حسن ہی ف پورا کرو جاہلیت کی قسم کو یعنی عہد و قسمین کہ زمانہ جاہلیت مین اوپر مدد کرنی اوسکی ہون پورا کرو بموجب قول
اللہ تعالی کی اوفوا بالعقود اور مراد وہ عہد و قسمین ہین کہ زیان نرکہین بن مین جیسیکہ اللہ تعالی نی فرمایا وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی
الاثم والعدوان حاصل یہہ کہ جو قسمین اور عہد ایام جاہلیت مین فتنون اور قتال پر واقع ہوئین منع کیا گیا ہی پورا کرنا اونکا اسلام مین بموجب قول
آنحضرتؐ کی لا حلف فی الاسلام اور جو کہ ہون جاہلیت مین اوپر نصرۃ مظلوم اور صلہ ارحام کی اور مانند انکیکی پس اسلام مقوی اور موید اونکا ہی بموجب
استحدیث حضرتؐ کی ایما حلف کان فی الجاہلیت لم یزدہ الاسلام الا شدۃ اور نہ پیدا کرو الخ اسلیی کہ اسلام کافی ہی بیچ واجب ہونی مدد کرنی باہمدگر
کی اور کہا طیبی نی کہ تنکیر لفظ حلفا مین محتمل دو وجہونکو ہی ایک تو یہہ کہ جنس کی لیی ہو یعنی کوئی قسم نہ پیدا کرو اور دوسری یہہ کہ نوع کی لیی ہو کہتا ہو نہین
کرخاہر وجہ دوسری ہی ہی اور موید ہی اسکو قول مظہر کا یعنی اگر قسم کہالی ہو تمنی جاہلیت مین یہہ کہ مدد کری بعض تمہارا بعض کی پس جب مسلمان
ہوؤ پورا کرو بشرطیکہ مدد حق پر ہو ولیکن پیدا کرو قسم اسلام مین یہہ کہ وارث ہو بعض تمہارا بعض کا ۱۲ ح ع وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَلِيٍّ الْمُسْلِمُوْنَ
تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ فِيْ كِتَابِ الْقِصَاصِ اور ذکر کی گئی حدیث حضرت علی رضؓ کی کہ ابتداء اوسکی یہہ ہی المسلمون تتکافا دماہم ہیچ کتاب
قصاص کی الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ ابْنُ النَّوَّاحَةِ وَابْنُ اٰثَالٍ رَسُوْلَا مُسَيْلِمَةَ
اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمَا اَتَشْهَدَانِ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَا نَشْهَدُ اَنَّ مُسَيْلِمَةَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لَوْ كُنْتُ قَاتِلًا رَسُوْلًا لَقَتَلْتُكُمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَمَضَتِ السُّنَّةُ
اَنَّ الرُّسُلَ لَا يُقْتَلُ رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا آیا بیٹا نواحہ کا اور بیٹا اثال کا کہ ایلچی تہی مسیلمہ کذاب کی
پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا واسطی اون دونونکی آیا گواہی دیتی ہو تم کہ تحقیق مین رسول خدا کا ہون کہا اون دونون نی کہ گواہی دیتی ہین
ہم کہ مسیلمہ رسول خدا کا ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ایمان لایا مین ساتہہ اللہ کی اور رسول اوسکی اگر ہوتا مین قتل کرنیوالا ایلچیون

گو البتہ قتل کرنا مین تم دونونکو کہا عبد اللہ بن مسعود نی کہ جاری ہوئی سنت یہہ کہ ایلچی نہ مارا جاوی یعنی اگرچہ ناسزا اور سخت کہی اور مستحق قتل ہو لیکن
کی یہہ احمد نی ف ایلچیون نی جو جواب یا تو گویا انکار کیا حضرت کی رسالت کا اور اقرار کیا مسیلمہ کی تابعدار ہونیکا اور یہہ حضرت نی جو فرمایا ہانت
باللہ اخ تو اسمین نہایت تواضع اور طلب حق اور حلم اور نہ جلدی کرنا ساتھہ عذاب الہی کیلئے ہی اور اسمین مزہبی ساتھہ انکار نبوۃ اوس لعین کی اور تکذیب دعوے
اوسکی ٭ ع باب قسمۃ الغنائم والغلول فیہا باب ہی یہہ بیان تقسیم کرنی غنیمتونکی اور خیانت کرنیکی
مال غنیمت مین ف غنیمت اوس مال کو کہتی کہ کفار سی حاصل ہوا ساتھہ قتال کی اور بغیر قتال کی جو حاصل ہوا اوسکو فیی کہتی ہین ٭ ع الفصل
الاول فصل پہلی عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فلم تحل الغنائم لاحد من قبلنا ذلک
بان اللہ رای ضعفنا وعجزنا فطیبہا لنا متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا پس نہین
حلال ہوی غنیمت واسطی کسیکی پہلی ہمسی یہہ بسبب اسکی کہ اللہ تعالی نی دیکہا ضعیف ہونا ہمارا اور عاجز ہونا ہمارا پس حلال کیا اوس غنیمت کو واسطے
ہمارے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہا طیبی نی کہ حرف ف کلمہ فلم تحل مین عاطفہ ہی کہ عطف کیا ہی اوسکا کلام پر پہلی اسی ہی پس یہہ تتمہ
ہی کلام سابق کا جیسیکہ تیسری فصل مین ابی ہریرہ سی مذکور ہی اور اگلی امتونمین یہہ معمول تہا کہ جب جہاد کرتی تو جمع کرتی غنیمت کو پس اگر اوترتی
اگ آسمان سی اور جلا دیتی اوسکو تو جانتی کہ جہاد اونکا مقبول ہوا اور نہین تو نہین ٭ ع وعن ابی قتادۃ قال خرجنا مع النبی صلی اللہ
علیہ وسلم عام حنین فلما التقینا کانت للمسلمین جولۃ فرایت رجلا من المشرکین قد علا رجلا من المسلمین فضربتہ من
ورائہ علی حبل عاتقہ بالسیف فقطعت الدرع واقبل علی فضمنی ضمۃ وجدت منہا ریح الموت ثم ادرکہ الموت فارسلنی
فلحقت عمر بن الخطاب فقلت ما بال الناس فقال امر اللہ ثم رجعوا وجلس النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال من قتل
قتیلا لہ علیہ بینۃ فلہ سلبہ فقلت من یشہد لی ثم جلست فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ فقلت من یشہد
لی ثم جلست ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ فقمت فقال مالک یا ابا قتادۃ فاخبرتہ فقال رجل
صدق وسلبہ عندی فارضہ منی فقال ابو بکر لاہا اللہ اذا لا یعمد الی اسد من اسد اللہ یقاتل عن اللہ ورسولہ
فیعطیک سلبہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدق فاعطہ فاعطانیہ فابتعت بہ مخرفا فی
بنی سلمۃ فانہ لاول مال تاثلتہ فی الاسلام متفق علیہ اور روایت ہی
ابی قتادہ سی کہ کہا نکلی ہم ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سال غزوہ حنین کی مین کہ بعد فتح مکہ کی واقع ہوا پس جبکہ ملی ہم یعنی جماعت مسلمانونکی ساتھہ
کافرونکی لڑنیکی لیی ہوئی مسلمانونکو صورت شکست کی پس دیکہا مینی ایک شخص کو مشرکین مین سی کہ تحقیق غالب ہوا ایک شخص پر مسلمانونمین سی پس مارا
مینی اوسکو پیچہی اوسکی سی اوپر رگ گردن اوسکی ساتھہ تلوار کی پس کاٹی مینی زرہ اور متوجہ ہوا وہ مشرک مجہپر پس بہینچا مجکو بہینچنا کہ پالی مینی اوس سی بو
موتکی یعنی قریب بمرگ ہونیکے پایا اوسکو موت نی پس چہوڑ دیا مجکو پہر ملا مین عمر بن خطاب سی پس کہا مینی کیا حال ہی لوگونکا کہ بہاگتی ہین پس کہا حکم ہی
اللہ کا یعنی یہہ قضا و قدر الہی سی ہوا ہی پہر پہری مسلمان یعنی بعد شکست کی لشکر کی لیی اور پہیر ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا جو شخص قتل کری کسیکو
یعنی کافرونمین سی واسطی اوسکی ہو قتل کرنی پر شاہد یعنی اگرچہ ایک ہی ہو پس واسطی اوسکی ہی اسباب اوسکا پس کہا مینی یعنی اپنی دل مین کون شخص گواہی
دیگا واسطی میری کہ مینی اوس مشرک کو مارا ہی پہر بیٹہا مین پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مانند اس قول پہلی کی یعنی جو شخص قتل کری الخ پس کہا
مینی کون گواہی دیگا واسطی میری پہر بیٹہہ گیا مین پہر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مانند اوسکی پس کہڑا ہوا مین پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے کہا ہی واسطی تیری ای ابو قتادہ یعنی کہتا ہوتا ہی اور یہ سچا ہی تو مانند صاحب غرض اور طالب حاجت کی پس خبر دی مجھ حضرت
کو کہ یعنی فلانی مشرک کو مارا ہی پس کہا ایک شخص نی سچ کہتا ہی ابو قتادہ اور اسباب اوس مشرک کا میری پاس ہی پس راضی کردو اوسکو مجھی یعنی دیجیو
اوسکو عوض اوس اسباب کی تاکہ ہو یہہ میرے ملی یا راضی کردیجیو اوسکو ساتھہ مصالحت کے آپسین پس کہا ابو بکر رضی نہ دیون چاہیی قسم خدا کی اسوقت
نہ قصد کرین گی بیشہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف شیر کی شیرون خدا کی سی کہ ابو قتادہ ہی کی لڑتا ہی اللہ اور رسول کی خوشی کی لیی پہر دیوین تجکو اسباب
اوسکا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس شخص کو کہ سچ کہا ابو بکر نی پس دی ابو قتادہ کو اسباب اوس مشرک کا پس یا اوس شخص نے مجکو اسباب
اوسکا پس خرید یا مین ساتھہ اوسکی ایک باغ کہ تہا بیچ قبیلہ بنی سلمہ کی پس تحقیق وہ البتہ پہلا مال تہا کہ جمع کیا مینی اوسکو اسلام مین نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی **ف** اس غزوہ مین مسلمانون کو تہوڑی سی شکست ہوئی تہی اور حضرت بجای خود قائم تہی خنجر سفید پر سوار اور عباس بن عبد المطلب
اور ابو سفیان بن الحارث باگ پکڑی ہوی روکتی تہی حضرت کو اور حضرت ارادہ کرتی تہی حملہ کرنیکی لیی اور فرماتی تہی انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب

ح **وعن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسہم للرجل ولفرسہ ثلثۃ اسہم سہما لہ وسہمین
لفرسہ متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمر سی یہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ دی واسطی اوسکی دی کے اور واسطی اوسکے گہوڑے اوسکی تین حصی ایک حصہ اوسکا اور دو حصے گہوڑی اوسکی نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسپر عمل اکثر ائمہ کا ہی اور بعضون کی نزدیک سوار کی دو حصی ہین اور مذہب امام اعظم کا بہی یہی ہی اسلیی کہ حضرت نی سوار کو دو حصی
دیی چنانچہ فصل دوسر مین وہ حدیث آویگی اور اسیطرح روایت کیا گیا ہی حضرت علی اور ابی موسی اشعری رضی سی اور ہدایہ مین ابن عباس
سی اور ابن عمر رضی سی بہی روایت کیا ہی اور کہا کہ جب روایت ابن عمر سی مختلف آئی تو ترجیح دی گئی روایت غیر اوسکی ✣ ح ✣

وعن یزید بن ہرمز قال کتب نجدۃ الحروری الی ابن عباس یسالہ عن العبد والمراۃ یحضران المغنم ہل یقسم لہما
فقال لیزید اکتب الیہ انہ لیس لہما سہم الا ان یحذیا وفی روایۃ کتب الیہ ابن عباس انک کتبت تسالنی ہل کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغزو بالنساء وہل کان یضرب لہن بسہم فقد کان
یغزو بہن فیداوین المرضی ویحذین من الغنیمۃ واما السہم فلم یضرب لہن
بسہم رواہ مسلم اور روایت ہی یزید بن ہرمز سی کہ کہا لکہا نجدہ حروری نی طرف ابن عباس کی درحالیکہ پوچہتی تہی ابن عباس
سی حال غلام اور عورۃ کی سی کہ حاضر ہون غنیمت مین ایا تقسیم کیا جاوی واسطی اون دونون کی پس کہا ابن عباس نے یزید کو یہہ کہ لکہہ
تو طرف بندہ کی یہہ کہ نہین واسطی اون دونو کی حصہ معین مگر یہہ کہ دیی جاوین وہ کچہہ اور بیچ ایک روایت کی ہی کہ لکہا طرف اوسکی ابن عباس
نی کہ تحقیق تو نی لکہا تہا درحالیکہ پوچہتا تہا مجہی کیا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کرتی ساتھہ عورتونکی اور کیا تہی مقرر کرتی واسطی اونکی حصہ
پس تحقیق تہی حضرت جہاد کرتی ساتھہ اونکی کہ دوا کرتین بیمارونکی اور دی جاتین مجہہ غنیمت مین سی ولیکن حصہ نہین مقرر کیا گیا واسطی اونکی نقل
کی یہہ مسلم نی **ف** نجدہ نام سردار خوارج کا ہی اور حروری منسوب ہی ساتھہ حروراء بالمد کی اور قصر کی کہ نام ایک گانو نکا ہی نواح کوفہ سی کہ اول
اجتماع خوارج کا وہین ہوا تہا اور اسپر عمل ہی اکثر اہل علم کا کہ غلام اور لڑکی اور عورتین دیی جاوین کچہہ غنیمت مین سی یعنی حصہ سے کم اور حصہ پورا
نہ مقرر کیا جاوی اونکی لیی اور یہی مذہب ہمارا ہی اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ غلام کو دینا اوس صورت مین ہی کہ قتال کری اور عورتکو اوس صورت
مین دوا کری بیمارونکی ✣ ح **وعن** سلمۃ بن الاکوع قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بظہرہ مع رباح غلام رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وانا معہ فلما اصبحنا اذا عبد الرحمن الفزاری قد اغار علی ظہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فَقُمْتُ عَلٰی اٰکَمَةٍ فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدِیْنَةَ فَنَادَیْتُ ثَلٰثًا یَا صَبَاحَاہ ثُمَّ خَرَجْتُ فِیْ اٰثَارِ الْقَوْمِ اَرْمِیْهِمْ بِالنَّبْلِ وَاَرْتَجِزُ اَقُوْلُ اَنَا ابْنُ الْاَکْوَعِ وَالْیَوْمُ یَوْمُ الرُّضَّعِ فَمَا زِلْتُ اَرْمِیْهِمْ وَاَعْقِرُ بِهِمْ حَتّٰی مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ بَعِیْرٍ مِنْ ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا خَلَّفْتُهٗ وَرَاءَ ظَهْرِیْ ثُمَّ اتَّبَعْتُهُمْ اَرْمِیْهِمْ حَتّٰی اَلْقَوْا اَکْثَرَ مِنْ ثَلٰثِیْنَ بُرْدَةً وَثَلٰثِیْنَ رُمْحًا یَسْتَخِفُّوْنَ وَلَا یَطْرَحُوْنَ شَیْئًا اِلَّا جَعَلْتُ عَلَیْهِ اٰرَامًا مِنَ الْحِجَارَةِ یَعْرِفُهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰی رَاَیْتُ فَوَارِسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَحِقَ اَبُوْ قَتَادَةَ فَارِسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَتَلَهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ خَیْرُ فُرْسَانِنَا الْیَوْمَ اَبُوْ قَتَادَةَ وَخَیْرُ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ قَالَ ثُمَّ اَعْطَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَیْنِ سَهْمَ الْفَارِسِ وَسَهْمَ الرَّاجِلِ فَجَمَعَهُمَا اِلَیَّ جَمِیْعًا ثُمَّ اَرْدَفَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهٗ عَلَی الْعَضْبَاءِ رَاجِعِیْنَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سلمۃ بن اکوع سی کہ کہا بھیجی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اونٹ سواری اپنی کی ساتھہ رباح کی کہ غلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا اور مین تہا ساتھہ رباح کی پس جبکہ صبح کی ہمنی ناگہان عبدالرحمن فراری نی کہ کافر نامی تہا لوٹا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹونکو پس کہڑا ہوا مین اوپر ایک ٹیلہ کی اور سامنی کیا مینی منہ طرف مدینہ کی اور پکارا مین تین بار یا صباحاہ یعنی خبردار رہو دشمن نزدیک ہی پہر نکلا مین پیچہی اوس قوم کی اور مارتا تہا اونکو ساتھہ تیر کی اور رجز پڑہتا تہا مین کہتا مین مین ہون بیٹا اکوع کا اور آجکا دن دن ہی ہلاک ہونی بروں کا یعنی ہلاک ہونی ہماری کافروں کا بری ہو پس ہمیشہ رہا مین پہینکتا تیر دنکو اور کونچین کاٹتا تہا مین سواریون اونکی یہانتک کہ نہیں چہوڑا کیا اللہ نی کوئی اونٹ اونٹون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی مگر کہ ڈالا مینی اوسکو پس پشت اپنی پہر پیچہی لگا مین اونکی درحالیکہ تیر مارتا تہا اونکو یہانتک کہ ڈالدین اونہون زیادہ تیس سی چادرین اور تیس نیزی ہلکی ہوتی تہی یعنی تاہلکی ہون اور جلد بہاگین اور نہین ڈالتی تہی وہ کسی چیز کو مگر کہ رکہتا تہا مین اوسپر نشانی پتہر کی تاکہ پہچانین اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور یارانکی یعنی اگر پیچہی سی آوین یہانتک کہ دیکہا مینی سوارون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیکو اور ملی ابوقتادہ کو اونکو سوار پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہتی تہی ساتھہ عبدالرحمن کے لیے جسنے اونٹ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیے تہے پس قتل کیا ابوقتادہ نی عبدالرحمن کو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہترین سوارون ہمارے آجکی دن ابوقتادہ ہی اور بہترین پیادون ہمارے سلمۃ بن اکوع ہی کہا سلمۃ نی پہر بی مجکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی دو حصی ایک حصہ سوار کا اور ایک حصہ پیادہ کا پس جمع کیا دونون حصونکو واسطی میری کہڑا پہر بٹہا لیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پیچہی اپنی اونٹنی پر کہ نام اوسکا عضبا تہا درحالیکہ پہرنیوالی تہی طرف مدینہ کی نقل کی پہر مسلم نی **ف** رضع جمع راضع کی ہی جیسیکہ رکع جمع راکع کی اور راضع لئیم کو کہتی ہین اور آرام ساتھہ مدرف اول کی جمع ارم کی جیسی اعناب جمع عنب کے بمعنے علامت و نشانہ کی کہ جنگلونمین واسطی راہ کی یاد دلینہ کی قائم کرتی ہین اور عادت عرب کے تہی کہ جب راہ مین کوئی چیز پاتی اور اپنی ساتھہ نہ لیجا سکتی تو پتہر اوسپر رکہدیتی تا وقت پہرنیکی پہچان لین آخر حصہ سوار کا کہ وہ تین حصی ہین یا دو حصی بسبب اختلاف مذکور کی اور حصہ پیادہ کا یعنے دیا مجکو حصہ سوار کا ساتھہ حصی پیادہ کی بسبب اسکی کہ بڑی مہتمم اس غزوہ کی سلمہ تہی اور امام کو روا ہی کہ دیوی زیادہ حصہ سی اوسکو کہ بڑی سعی اور تردد جہاد مین کی ہوتا لوگونکو زیادہ رغبت ہو بیچ سعی کرنیکی جہاد مین ۱۲ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ یَبْعَثُ مِنَ السَّرَایَا لِاَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوٰی قِسْمَةِ عَامَّةِ الْجَیْشِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابن عمر رضی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی حصہ زائد دیتی بعض اون شخصونکو کہ بہیجتے تہی لشکرون مین سی واسطی نفسون

انکیلئے خاص سوای تقسیم کرنی عام لشکر کی یعنی حضرت صلعم غازیونکو کچھہ حصہ زائد دیتی تہی غنیمت مین سی واسطی رغبت دلانی کی قتال مین بقل کی ہے بخاری اور مسلم نی وعنہ قال نفلنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفلا سوی نصیبنا من الخمس فاصابنی شارف و الشارف المسن الکبیر متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا زیادہ دیا ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حصہ سوای حصہ ہماری کی خمس مین سی پس پہنچی مجکو ایک اونٹنی اور شارف کہتی ہین اونٹنی بوڑہی بڑی کو بقل کی ہے بخاری اور مسلم نی وعنہ قال ذہب فرس لہ فاخذہا العدو فظہر علیہم المسلمون فرد علیہ فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی روایۃ ابق عبد لہ فلحق بالروم فظہر علیہم المسلمون فرد علیہ خالد بن الولید بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا بہاگ گیا گہوڑا اون کا پس پکڑا اوسکو دشمنون نی یعنی کافرون نی پہر غالب ہوئی کافرون پر مسلمان پس پہیر دیا گیا وہ گہوڑا ابن عمر کو یعنی اور غنیمت مین داخل نہین کیا گیا بیچ زمانی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ایک روایت مین ہی کہ بہاگ گیا غلام عبداللہ کا اور جا ملا روم مین پس غالب آئی اونپر مسلمان پس پہیر دیا عبداللہ پر یعنی غلام کو خالد بن ولید نی اور یہہ بعد زمانہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تہا حجت ہوا اللہ کی اونپر اور سلام بقل کی ہے بخاری نی ف کہا ابن ملک نی اسی معلوم ہوا کہ کافر اگر مسلمانکی غلام بہاگی ہوئی کو پکڑ لین تو مالک نہین ہوتی واجب ہی پہیر دینا اوسکا اوسکی مالک کو پہلی قسمت کی اور بعد اوسکی اور یہی قول ہمارا ہی اور کہا ابن ہمام نی کہ اگر بہاگ جاوے غلام مسلمان یا ذمی کا اور وہ ہو مسلمان اور داخل ہو دار الحرب مین اور کفار پکڑ لین اوسکو تو نہین مالک ہوتی اوسکی وہ نزدیک ابی حنیفہ کی اور صاحبین نی کہا کہ مالک ہو جاتی ہین وہ اوسکی اور یہی کہا مالک اور احمد نی لیکن اگر مرتد ہو کر بہاگا اور اونہون نی پکڑ لیا تو مالک ہوتی ہین اوسکی اتفاقا اور اسیطرح اگر اونٹ بہاگ کر چلا گیا اور اونہون نی پکڑ لیا تو مالک ہو جاتی ہین اوسکی ۞ ع وعن جبیر بن مطعم قال مشیت انا وعثمان بن عفان الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا اعطیت بنی المطلب من خمس خیبر وترکتنا ونحن بمنزلۃ واحدۃ منک فقال انما بنو ہاشم وبنو المطلب شیء واحد قال جبیر ولم یقسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم لبنی عبد شمس وبنی نوفل شیئا رواہ البخاری اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہ کہا چلا مین اور عثمان بن عفان طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ہمنی کہ دیا آپ نی بنی مطلب کو خمس خیبر مین سی اور چہوڑ دیا ہمکو اور ہم ایک مرتبہ مین ہین بہ نسبت آپ کی پس فرمایا سوای اسکی نہین کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہین کہا جبیر نی اور نہین تقسیم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی بنی عبد شمس کی کہ عثمان وغیرہ تہی اور واسطی بنی نوفل کی کہ جبیر وغیرہ تہی کچھہ بقل کی ہے بخاری نی ف اور ہم یعنی ہین اور عثمان اور بنی مطلب بیچ ایک مرتبہ کی ہین بہ نسبت آپ کی اسلیے کہ ہم سب اولاد عبد مناف کی ہین اور یہہ بولون ہی کہ ہاشم اور مطلب اور نوفل اور عبد شمس سب بیٹی عبد مناف کی ہین اور عبد مناف جو تہی جد ہماری اور آپ کی ہین اسطرح کہ جبیر بن مطعم بن عدی بن نوفل بن عبد مناف اور عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف اور محمد بن عبداللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف تہی اور ایک ہین یعنی مانند شی واحد کی ہین بسبب اسکی کہ تہی وہ موافق اور محب آپسمین اور مددگار پس تہی درمیان انکی مخالفت جاہلیت مین اور نہ اسلام مین تفصیل اوسکی یہہ کہ بنی عبد شمس اور بنی نوفل نی بسبب مخالفت اور عداوت آپسکی عہد باندہا تہا کہ ساتہہ بنی ہاشم کی مناکحت اور بیع و شرا نکرین یہانتک کہ سپرد کرین وہ تمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تین پس وسوقت مین بنی مطلب بنی ہاشم کی ساتہہ متحد و موافق تہی اور نہین تقسیم کیا انکو یعنی اسلیے کہ نہ تہی درمیان اونکی اور درمیان بنی ہاشم کی موافقت بلکہ مخالفت ظاہر اتہی پس اسلیے محروم کیا اونکو خمس خمس سی باوجودیکہ ذوی القربی سی تہی ۞ ع ح وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما قریۃ اتیتموہا واقمتم فیہا فسہمکم فیہا وایما

قَرْيَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو بستی کہ جاؤ تم اوسمین اور ٹہیرو بیچ اوسکی پس حصہ تمہارا بیچ اوسکی ہی اور جس بستی نی کہ نافرمانی کی اللہ اور رسول اوسکیکی پس تحقیق پانچوان حصہ اوسکا واسطی اللہ اور رسول اوسکیکی ہی پہر وہ واسطی تمہاری نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ٹہیرو بیچ اوسکی یعنی بغیر قتال کی کہ خالی کردیا اوس بستی کو رہنی والون اوسکینی اور صلح کی ساتہہ تمہاری کہ اوسکو فیئ کہتی ہین اور حصہ تمہارا ہی یعنی وہ خاص تمہاری ہی لیی نہین ہی بلکہ مشترک ہی درمیان تمہاری اور درمیان اونکی کہ نہین نکلی ہین تم مین سی لشکر مسلمانون سی اسلیی کی مثل اس مال کی ہوتا ہی فیئ اور فیئ نہین خاص ہی واسطی نکلنی والونکی لڑنیکی لیی اور جس بستی نی نافرمانی کی اللہ اور رسول کی اور لیا تہنی اوسکو ساتہہ جنگ اور قہر اور غلبہ کی اور پہر وہ یعنی بقیہ اموال اوسکا واسطی تمہارے ہی کہا ابن ملک نی یعنی یہہ مال ہنڈوگا غنیمت لیا جاویگا اوس سی پانچوان حصہ واسطی اللہ اور رسول اوسکیکی اور تقسیم کیا جاویگا باقی اوس سی عساسی یہہ معلوم ہوا کہ مال فیئ مین سی خمس نکالا جاویگا اور کہا شافعی نی کہ خمس نکالا جاویگا اوسمین بہی مانند مال غنیمت کی پس یہہ حدیث حجت ہی اوپر اور کہا بعضی علماء ہمارے نی شارحین مین سی کہ مراد ساتہہ قسم پہلی کی وہ ہی کہ فتح کیا اوسکو لشکر نی بحال مین کہ انحضرت صلعم نہین تہی پس وہ لشکر کی لیی ہی اور مراد دوسری قسم سی وہ ہی کہ انحضرت صلعم اونمین تہی پس لیتی تہی خمس اور باقی اونکی لیی تہا ع ح **وَعَنْ حَوْلَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ** قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُوْنَ فِيْ مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی خولہ انصاریہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تحقیق بعضی اشخاص تصرف کرتی ہین بیچ مال خدا کی یعنی غنیمت مین اور فیئ مین اور زکوۃ مین ناحق یعنی بغیر استحقاق کی پس واسطی اونکی آگ ہی دن قیامت کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** آگ ہی یعنی ہمیشہ کو اگر حلال جانین اوسکو والا جس مذہب تک چاہیگا اللہ تعالی ع **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ** قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَذَكَرَ الْغُلُوْلَ فَعَظَّمَهٗ وَعَظَّمَ اَمْرَهٗ ثُمَّ قَالَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ بَعِيْرٌ لَهٗ رُغَاءٌ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ فَرَسٌ لَهٗ حَمْحَمَةٌ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ صَامِتٌ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَهُوَ اَتَمُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا خطبہ فرمایا درمیان ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک روز پس ذکر کیا خیانت کرنی کا غنیمت مین پس بڑا گناہ بتلایا اوسکا اور بڑا بیان کیا امر اوسکا پہر فرمایا کہ نہ پاؤنمین ایک تمہارے کو اس حال مین کہ آوی دن قیامت کی اس حال سی کہ ہو اوسکی گردن پر اونٹ کہ واسطی اوسکی آواز ہو یعنی جو کوئی غنیمت مین سی اونٹ خیانت کریگا قیامت کو وہ اوسپر آواز کرتا ہوا آویگا کہیگا وہ شخص ای رسول خدا کی فریاد رسی کر و میری یعنی شفاعت کرو میری پس کہونگا مین نہین مالک ہو نمین واسطی تمہری کسی چیز کا یعنی نہین دفع کرسکتا مین تجسی عذاب اللہ کا تحقیق پہنچادی مینی تجکو شریعت سے نہ پاؤنمین تم مین سی کسیکو کہ آوی دن قیامت کی اس حال سی کہ اوسکی گردن پر گہوڑا ہو واسطی اوسکی ہو آواز پس کہیگا ای رسول خدا کی فریاد رسی کر و میری پس کہونگا مین نہین مالک ہون واسطی تمہری کسی چیز کا تحقیق پہنچادی مینے

تجکو شریعت نہ پاؤنگین کیسکو تم مین سی کہ آدمی دن قیامت کی اوسکی گردن پر ہو بکری واسطی اوسکی ہوا واز کہی یارسول اللہ فریاد رسی کرو میری پس کہونگا
پر ہو کوئی شخص جسنے خیانت کی ہو یعنی بردہ کہ غنیمت کے بندلونگین سی خیانت کیا ہو کہ واسطی اوسکی ہوا واز پس کہی یارسول اللہ فریاد رسی کرو میری پس کہونگا
مین نہین مالک مین واسطی تیری کسی چیز کا تحقیق پہنچادی مینی تجکو شریعت پاؤنگین کیسکو تم مین سی کہ آدمی دن قیامت کی احوالت سی کہ اوسکی گردن پر
گھوڑی ہلتی ہون یعنی کپڑی کہ غنیمت مین سی خیانت کرلیی ہون یا کپڑی کہ لیی ہون بغیر حق کی یا پہنی ہون کپڑی بغیر استحقاق کی مانند کپڑون جو قیصر
جہلاد کی پس کہی یارسول اللہ فریاد رسی کرو میری پس کہونگا مین نہین مالک مین واسطی تیری کسی چیز کا تحقیق پہنچا چکا مین تجکو نہ پاؤنگین ایک تمہارکو
کہ آدمی دن قیامت کی اوسکی گردن پر ہو سونا چاندی پس کہی یارسول اللہ فریاد رسی کرو میری پس کہونگا مین نہین مالک مین واسطی تیری کسی چیز کا
تحقیق پہنچا چکا مین تجکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی یعنی معنی اور یہہ لفظ مسلم کی ہین اور یہہ لفظ پوری ہین یعنی مسلم کی بہ نسبت الفاظ بخاری کی +

وَعَنْهُ قَالَ اَهْدٰی رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غُلَامًا یُقَالُ لَہٗ مِدْعَمٌ فَبَیْنَمَا مِدْعَمٌ یَحُطُّ رَحْلًا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَہٗ سَہْمٌ عَائِرٌ فَقَتَلَہٗ فَقَالَ النَّاسُ ھَنِیْئًا لَہُ الْجَنَّۃُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلَّا وَالَّذِیْ نَفْسُ
بِیَدِہٖ اِنَّ الشَّمْلَۃَ الَّتِیْ اَخَذَھَا یَوْمَ خَیْبَرَ مِنَ الْغَنَائِمِ لَمْ تُصِبْھَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَیْہِ نَارًا فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِکَ النَّاسُ
جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاکٍ اَوْ شِرَاکَیْنِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شِرَاکٌ مِنْ نَارٍ اَوْ شِرَاکَانِ
مِنْ نَارٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تحفہ بہیجا کسی شخص نی واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک غلام کہ کہا
جاتا تہا اوسکو مدعم پس اتارتا تہا کجاوہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ناگہان پہنچا اوسکو تیر کہ پہینکنی والا اوسکا معلوم نہا پس قتل کیا اوس تیر نی
مدعم کو پس کہا لوگون نی مبارک ہو واسطی مدعم کی بہشت یعنی اسلیی کہ شہید ہوا حضرت کی خدمت مین پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نون نہین
قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی تحقیق وہ چادر کہ لی نہی مدعم نی دن خیبر کے غنیمت مین سی کہ نہ پہونچی نہی اوس چادر کو تقسیم
یعنے لیا تہا اوسکو قبل تقسیم کی البتہ شعلہ مارتی ہوگی چادر مدعم پر آگ ہو کر پس جبکہ سنا یہہ یعنی وعید شدید لوگون نی یعنی اونہون نی کہ سہل جانا تہا
امر خیانت کو غنیمت مین اور گمان کیا تہا کہ حقیر چیزون پر مواخذہ نہین ہونیکا لایا ایک شخص ایک تسمہ یا دو تسمی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس
فرمایا یہہ ایک تسمہ ہی آگ سی یا دو تسمی ہین آگ سی یعنی خیانت کرنی اونمین موجب عذاب آگ دوزخ ہی اگرچہ تہوڑی چیز ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم
نی ف اسمین وعید شدید ہی ہیچ حق اوس شخص کی کہ کہا وی اوس مال مین سی کہ متعلق ہون ساتہہ اوسکی حقوق مسلمانون کی مانند مال اوقاف
کی اور بیت المال کی اسلیی کہ پہیرنا حقوق بہتون کا مشکل ہی + وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ کَانَ عَلٰی ثَقَلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ رَجُلٌ یُقَالُ لَہٗ کِرْکِرَۃُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُوَ فِی النَّارِ فَذَھَبُوْا یَنْظُرُوْنَ فَوَجَدُوْا
عَبَاءَۃً قَدْ غَلَّھَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا تہا دار وغہ یعنی بعضی غزوہ مین اور پراسباب حضرت کی ایک شخص کہ کہا جاتا
تہا اوسکو کرکرہ پس مرگیا وہ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ وہ بیچ دوزخ کی ہی پس شروع کیا لوگون نی دیکہنا پس نی ایک کملی کہ تحقیق خیانت کیا
تہا اوسکو غنیمت مین سی نقل کی یہہ بخاری نی ف کہا طیبی نی کہ لفظ فذہبوا مین ف طفہی ہی کہ عطف ہی محذوف پر یعنی سنا اونہون نی یہہ حضرت سی اور چلا ناگہ
یہہ وعید بسبب خیانت کی ہی کہ غنیمت مین کی ہی پس شروع کیا دیکہنا الخ + وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کُنَّا نُصِیْبُ فِیْ مَغَازِیْنَا الْعَسَلَ
وَالْعِنَبَ فَنَاْکُلُہٗ وَلَا نَرْفَعُہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہا ہم پہنچتی ہیچ غزوہ اپنی کی شہد اور انگور کو پس کہاتی ہم اوسکو اور نہ

اوٹھالی اوسکو نقل کی یہہ بخاری نی ف اوٹھالی اور نہ لیجائی حضرت کی پاس تقسیم کی یعنی آنحضرت روا رکھتی اوسکو اور اتفاق رکھتی ہین علماء اوپر اسکی کہ جائز ہی غازیونکو کہانا طعام غنیمت مین سی پہلی تقسیم کی بقدر حاجت کی جب تک کہ دار الحرب مین ہین ۞ ع وعن عبد الله بن مغفل قال اصبت جرابا من شحم يوم خيبر فالتزمته فقلت لا اعطي اليوم احدا من هذا شيئا فالتفت فاذا رسول الله صلى الله عليه وسلم يتبسم الي متفق عليه اور روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سی کہ کہا پہونچا مین ایک تہیلی کو کہ بہری ہوئی تہی چربی سی دن خیبر کی پس اوٹھایا مینی اوسکو اور چمٹایا اپنی سی اور کہا مینی یعنی اپنی دل مین یا زبان سی نہ دونگا آجکی دن کسیکو اسمین سی کچہہ پس پہر کر دیکہا مینی پس ناگہان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تبسم فرماتی تہی طرف میری یعنی اس فعل میری سی تعجب کی یہہ بخاری اور مسلم نی وذکر حدیث ابی هريرة ما اعطيكم في باب رزق الولاة اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی ما اعطیکم ہیچ باب رزق ولاۃ کی یعنی اور مصالح دالینی یہان ذکر کی ہی الفصل الثاني فصل دوسری عن ابي امامة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الله فضلني على الانبياء او قال فضل امتي على الامم واحل لنا الغنائم رواه الترمذي روایت ہی ابی امامہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا بتحقیق اللہ تعالی نی بزرگی دی مجکو انبیا پر یا فرمایا بزرگی دی امت میر کو اور امتونپر اور حلال کین ہماری لیی غنیمتین نقل کی یہہ ترمذی نی ف جملہ اخیر بیان ہی بزرگی کا یا مراد یہہ ہی کہ اور بزرگیان ہمی دین اور یہہ بزرگی ہمی دی کہ حلال کین غنیمتین ۞ ح وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم حنين يعني يوم مرئ من قتل كافرا فله سلبه فقتل ابو طلحة يومئذ عشرين رجلا واخذ اسلابهم رواه الدارمي اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسدن یعنی دن حنین کی جو شخص کہ ماری کسی کافر کو پس اوسکی لیی ہی اسباب اوسکا پس قتل کیا ابو طلحہ نی اوسدن بیس شخصونکو اور لیی اسباب اونکی نقل کی یہہ دارمی نی وعن عوف بن مالك الاشجعي وخالد بن الوليد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى في السلب للقاتل ولم يخمس السلب رواه ابو داود اور روایت ہی عوف اور خالد بن ولید سی یہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا بیچ اسباب مقتول کی کہ واسطے قتل کرنیوالی کی لیی ہی اور نہ خمس نکالا اوس اسباب مین سی یعنی جیسیکہ غنیمت مین سی نکالتی تہی نقل کی یہہ ابو داود نی وعن عبد الله بن مسعود قال نفلني رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم بدر سيف ابي جهل وكان قتله رواه ابو داود اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا حصہ سی زیادہ دی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن بدر کی تروار ابو جہل کی اور تہی ابن مسعود کہ قتل کیا تہا ابو جہل کو نقل کی یہہ ابو داود نی ف ابو جہل کو دو انصاریون نی مارا تہا اور ابن مسعود ہی شریک تہی اونکی قتل کرنیمین پر سرا اوسکا کاٹا تہا اسی سبب سی تمشیر کہ اوسکی اسباب مین تہی ابن مسعود کو عطا فرمائی اور تفصیل سی یہہ قصہ تیسری فصل مین مذکور ہو چکا ۞ ع وعن عمير مولى ابي اللحم قال شهدت خيبر مع سادتي فكلموا في رسول الله صلى الله عليه وسلم وكلموه اني مملوك فامر لي فقلدت سيفا فاذا انا اجره فامر لي بشيء من خرثي المتاع وعرضت عليه رقية كنت ارقي بها المجانين فامرني فطرح بعضها وحبس بعضها رواه الترمذي وابو داود الا ان روايته انتهت عند قوله المتاع اور روایت ہی عمیر غلام ابی اللحم کیسی کہ کہا حاضر ہوا مین غزوہ خیبر مین ساتہہ مالکون اپنی کی پس کلام کیا مالکون نی میری مقدمہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور کلام کیا اونہون نی حضرت سی یعنی معلوم کروایا حضرت کو کہ یہہ مین مملوک ہون پس حکم کیا مجکو کہ اوٹھاؤن ہتیار اور رہون ساتہہ مجاہدون کی پس پہنا گیا مین تلوار یعنی ایک تلوار مین گردنمین لٹکا دی پس ناگہان مین کہینچتا تہا اوسکو یعنی زمین پر بسبب صغر سن کی یا کوتہ قدی کے

پس حکم کیا انحضرت نے میری لیعنی وقت تقسیم کرنی غنیمت کے ساتھہ تھوڑی سی چیز کی غنیمت مین سی اور بیان کیا بیٹی حضرت کی رد بدو ایک
مشترکہ تہا مین پڑہتا اوسکو دیوانون پر پس حکم کیا مجکو ساتھہ موقوف کرنی بعضی مشترکی اور رہنے دینی بعضی مشترکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے
مگر تحقیق روایت ابوداود کی تمام ہوئی نزدیک المتاع کی ف کلام کیا میری مقدمہ مین یعنی میری تعریف کی یا عرض کیا کہ اوسکو جہاد کی لیی لیجلیمز
یا خدمت کی لیی اور ظاہر بعضی کلمات مشترکی اچہی ہونگی اور بعضی قبیح پس حکم کیا ساتھہ ترک کرنی قبیح کی اور رہنے دینی اچہونکی ش وعن مجمع بن جارية
قال قسمت خيبر على اهل الحديبية فقسمها رسول الله صلى الله عليه وسلم ثمانية عشر سهما وكان الجيش الفا وخمس مائة
فيهم ثلثمائة فارس فاعطى الفارس سهمين الراجل سهما رواه ابوداود وقال حديث ابن عمر اصح والعمل عليه
واتى الوهم في حديث مجمع انه قال ثلثمائة فارس وانما
كانوا مائتي فارس اور روایت ہی مجمع بن جاریہ سی کہ کہا بانٹی گئی خیبر یعنی غنیمت اور زمین اوسکی اوپر اہل حدیبیہ کی پس تقسیم فرمایا اوسکو
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اٹہارہ حصی اور تہا لشکر ایک ہزار اور پانسو آدمیون کا اونمین تین سو سوار تہی پس لی سوار کو دو حصی اور پیادہ کو ایک حصہ
نقل کی یہہ ابوداود نی اور کہا حدیث ابن عمر کی صحیح تر ہی اور عمل اکثر ائمہ کا اوسپر ہی اور آیا اور واقع ہوا وہم بیچ حدیث مجمع کی کہ اوسنی کہا تین سو سوار اور
نہ تہی وہ مگر دو سو سوار ف ساتھہ احادیث مجمع کی دلیل پکڑی ہی اونہون نی کہ سوار کو تین حصی دیتی ہین جیسکہ مذہب امام ابوحنیفہ کا ہی اسلیی کہ جب
تین سو سوار دون مین ہر سو کو دو دو حصی دی تو چہہ حصی گئی اور بارہ حصی باقی رہی پس ہر سو پیادونکو ایک ایک حصہ دیا اور جو کہتی ہین کہ سوار دنکی لیی تین تین
حصے ہین حساب درست نہین بیٹہتا اسلیی کہ حصی سوار دنکی اس تقدیر پر نو ہوتی ہین اور حصی پیادونکی بارہ پس سب حصی اکیس ہوتی ہین اور ابن عباس اور
ابن عمر کی بہی مثل حدیث مجمع کی روایت کی ہی لیکن وہ کہتی ہین کہ حدیث ابن عمر کی کہ ناطق ہی ساتھہ اسکی کہ سوار کی تین حصی ہین قوی تر اور ثابت
تر ہی واللہ اعلم اور حنفیہ جو انکی حدیث پر عمل نہین کرتی ہین وجہ اوسکی اوپر مذکور ہو چکی ہی اور ہیچ عدد اہل حدیبیہ کی روایات مختلفہ آئی ہین ایک روایت مین
چودہ سو اور سوار دو سو ش والثلث في الرجعة رواه ابوداود وعن حبيب بن مسلمة الفهري قال شهدت النبي صلى الله عليه وسلم نفل الربع في البداءة
زیادہ دیا چوتہائی ہیچ ابتدا جہاد کی اور تہائی ہیچ وقت پہرنی کی جہاد سی نقل کی یہہ ابوداود نی ف یعنے اگر اوسنی ایک جماعت لشکر مین سی ہیچ ابتدا
غزوہ کی اور مشغول ہوئی ہیچ جنگ دشمنونکی پہلی پہنچی لشکر کیسی دیتی حضرت اوسکو چوتہائی مال غنیمت مین سی اور شریک کرتی اونکو ساتھہ تمام لشکر کی ہیچ تین
ربع باقی کی اور جب پہرتا لشکر جہاد سی اور ایک جماعت اونمین سی ہیچ جنگ دشمنونکی مشغول ہوتی تو دیتی اونکو تہائی مال غنیمت مین سی اور باقی مین اونکو
ساتھہ تمام لشکر کی شریک کرتی اسلیی کہ تردد اونکا جنگ مین اور مشقت اور خطر وقت پہرنی کی زیادہ ہی کیونکہ ابتدا مین لشکر آتا ہی اور رد کرتا ہی بخلاف پہرنے
کی کہ سب پہرتی ہین وسوقت مین جنگ کرنی مشکل تر و سخت تر ہی اور حصہ سی زیادہ دینا بسبب مشقت وسعی کی ہی قال مین ش وعنه ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ينفل الربع بعد الخمس والثلث بعد الخمس اذا قفل رواه ابوداود
اور روایت ہی حبیب سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی حصی زیادہ دیتی چوتہائی بیچہی خمس نکالنی کی یعنی ابتدا جہاد مین اور زیادہ دیتی تہائی ہیچہی
خمس نکالنی کی جسوقت کہ پہرتی جہاد سی نقل کی یہہ ابوداود نی ف اوپنکو حدیث مین جو ذکر کیا زیادہ دینا چوتہائی کا ابتدای جہاد مین اور تہائیکا وقت
پہرنیکی تو یہہ نہین کیا کہ پہلی خمس نکالنی کی دیتی تہی یا بعد اوسکی اور یہان بیان کر دیا کہ اول خمس نکالتی اور بعد ازان چوتہائی یا تہائی دیتی اور پہر تقسیم کرتی ش
ح وعن ابي الجويرية الجرمي قال اصبت بارض الروم جرة حمراء فيها دنانير في امرة معاوية وعلينا

رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ یُقَالُ لَہٗ مَعْنُ بْنُ یَزِیْدَ فَاَتَیْتُہٗ بِہَا فَقَسَمَہَا بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاَعْطَانِیْ مِنْہَا مِثْلَ مَا اَعْطٰی رَجُلًا مِنْہُمْ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا نَفْلَ اِلَّا بَعْدَ الْخُمُسِ لَاَعْطَیْتُکَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی الجوریہ جرمی سی کہ کہا پائی ہمنی زمین روم مین ایک ٹہلیا سرخ کراوسمین دینارین تہین پہر زمانی خلافت معاویہ کی اور تہا ہمپر حاکم ایک شخص صحابیون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیسی بنی سلیم سی کہا جاتا تہا اوسکو معن بن یزید پس لایا مین اوسکی پاس ٹہلیا پس بانٹا اوسنی اون دینارونکو درمیان مسلمانونکی یعنی مجاہدونکی اور دیا مجکو اوسمین سی مانند اوسچیز کی کہ دیا ایک شخص کو اونمین سی یعنی برابر اسکی دیا مجکو زیادہ نہ دیا پہر کہا اگر نہ سنا ہوتا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہین حصہ زیادہ دینا مگر بیچہی خمس کے البتہ دیتا مین تجکو یعنی زیادہ اور روا نسی نفل کی یہہ ابوداود نی ف یعنے حضرت نی فرمایا کہ نفل یعنی زیادہ حصہ سی دینا بعد خمس کی ہوتا ہی پس اوس مال مین ہوکہ اوس مال مین خمس ہے اور خمس اوس مال مین ہوتا ہی کہ بقہر وغلبہ کافرونسی لین کراوسکو غنیمت کہتی ہین اور وہان قتال ہو اور یہہ مال فیٔ ہی اور اوسمین خمس ہی نہین پس نفل بہی نہین ہوگا ۞ ح وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَدِمْنَا فَوَافَقْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ افْتَتَحَ خَیْبَرَ فَاَسْہَمَ لَنَا اَوْ قَالَ فَاَعْطَانَا مِنْہَا وَمَا قَسَمَ لِاَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَیْبَرَ مِنْہَا شَیْئًا اِلَّا لِمَنْ شَہِدَ مَعَہٗ اِلَّا اَصْحَابَ سَفِیْنَتِنَا جَعْفَرًا وَاَصْحَابَہٗ اَسْہَمَ لَہُمْ مَعَہُمْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابو موسی اشعری سی کہ کہا آئی ہم یعنی حبشہ سی اور پایا ہمنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسوقت کہ فتح کیا خیبر کو پس حصہ دیا واسطی ہمارے یا کہا پس دیا ہمکو غنیمت خیبر مین سی اور نہین تقسیم کیا واسطی کیسکی کہ غائب تہا فتح خیبر سی اومین سی کچہہ مگر واسطی اوس شخص کی کہ حاضر تہا ساتہہ اونکی مگر ہماری کشتی والونکو جعفر کو اور یارون اونکیکو جسی دیا کشتی والونکو ساتہہ اونکی کہ حاضر تہی نفل کی یہہ ابوداود نی ف ابو موسی رضہ یمن سی مکہ مین آئی اور اسلام لائی پہر ہجرہ کرکر حبشہ کو گئی اور جعفر بن ابی طالب اور اور صحابہ بہی وہان ہجرہ کرکر گئی تہی جب اونہون نے خبر حضرت کی ہجرہ کی سنی تو کشتی مین بیٹہہ کر سب روانہ مدینہ کو ہوئی اور حضرت کی خدمت مین پہنچی جبکہ فتح کیا خیبر کو اور بعضی کہتی ہین کہ حصہ دینا اونکو اس سبب سے تہا کہ آنا اونکا پہلی جمع کرنی غنیمت کی تہا اگرچہ بعد از قتال کی تہا اور یہہ تاویل اونکی ہی کہ قائل ہین ساتہہ اوسکی کہ جو کوئی حاضر ہوا وسوقت مین شریک ہوتا ہی جیسیکہ ایک قول شافعی کا ہی اور اور جو قائل اسکی نہین ہین کہتی ہین کہ یہہ دینا ساتہہ رضا غازیونکی تہا اور یہہ قول ظاہر تر ہی ۞ ح وَعَنْ یَزِیْدَ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُوُفِّیَ یَوْمَ خَیْبَرَ فَذَکَرُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ فَتَغَیَّرَتْ وُجُوْہُ النَّاسِ لِذٰلِکَ فَقَالَ اِنَّ صَاحِبَکُمْ غَلَّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَفَتَّشْنَا مَتَاعَہٗ فَوَجَدْنَا خَرَزًا مِنْ خَرَزِ یَہُوْدَ لَا یُسَاوِیْ دِرْہَمَیْنِ رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی یزید بن خالد سی یہہ کہ ایک شخص اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسی وفات کیا گیا دن فتح خیبر کی پس ذکر کی صحابہ نی واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی خبر مرنی اوسکی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہو اپنی یار پر یعنی مین نہین نماز پڑہتی کا اسکی جنازہ کی پس متغیر ہوئی چہرے لوگونکی بسبب اسکی یعنی بسبب نماز نہ پڑہنی حضرت کی کہ کیا سبب ہی اسکا پس فرمایا کہ تحقیق یار تمہاری نی خیانت کی چیز راہ اللہ کی یعنی مال غنیمت مین سی پس تلاش کیا ہمنی اسباب اوسکا پس پائین ہمنی پوتہین پوتہون ہود کیسی کہ نہ برابر تہین دو درہمونکی یعنی قیمت اونکی دو درہمونسی کم تہی نفل کی یہہ مالک اور ابوداود اور نسائی نی ۞

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَ غَنِیْمَۃً اَمَرَ بِلَالًا فَنَادٰی فِی النَّاسِ فَیَجِیْئُوْنَ بِغَنَائِمِہِمْ فَیُخَمِّسُہٗ وَیَقْسِمُہٗ فَجَاءَ رَجُلٌ یَوْمًا بَعْدَ ذٰلِکَ بِزِمَامٍ مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا فِیْمَا

کُنَّا اَصَبْنَاہُ مِنَ الْغَنِیْمَۃِ قَالَ اَسَمِعْتَ بِلَالًا نَادٰی ثَلَاثًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا مَنَعَکَ اَنْ تَجِیْءَ بِہٖ فَاعْتَذَرَ قَالَ کُنْ اَنْتَ تَجِیْءُ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَلَنْ اَقْبَلَہٗ عَنْکَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عبد الدین عمرو سی کہ کہا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت پہونچی غنیمت کو یعنی اور ارادہ کرتی اوسکی جمع کرنی اور تقسیم کرنی کا حکم فرماتی بلال کو یعنی ندا کرنی کا پس ندا کرتی بلال لوگونمین پس لائی لوگ غنیمتین اپنی یعنی جس پاس لوٹ کا مال ہوتا وہ لاتا پس پانچوان حصہ اوسمین سی نکالتی اور تقسیم کرتی اوسکو یعنی مال غنیمت کو درمیان مجاہدین سی پس لایا ایک شخص ایک دن بعد اوسکی یعنی بعد نکالنی پانچوین حصی کی ایک مہار بالونکی پس کہا اوسنی یا رسول اللہ یہہ چیز اوسچیز کی ہی کہ پہونچی ہمکو ہم اوسکو غنیمت مین سی فرمایا کیا سنا ہا تونی بلال کو پکارتی ہوئی تین بار کہا کہ ہان یعنی سنا ہا پس فرمایا پس کیچیز نی منع کیا تجکو اسی کہ لاتا تو اوسکو بیعذر کیا اوسنی یعنی کچھ بیچ دیکر لانی کی فرمایا رہ تو یعنی اسیطرح لاوی گا تو اسکو دن قیامت کی پس ہرگز نہ قبول کرونگا مین اسکو تجھی نقل کی یہہ ابو داود دنی ف حضرت نی وہ مہار اوسی اسلیے نہ قبول کی کہ اوسمین سب مجاہدونکا حق تہا اور وہ متفرق ہوگئی تہی مشکل تہا ہر ایک کا حصہ پہنچانا اوسمین سی ۳ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ حَرَّقُوْا مَتَاعَ الْغَالِّ وَضَرَبُوْہُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایہ سی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی شعیب سی اور شعیب نی نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبد اللہ بن عمرو سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی نی اور عمر رضی نی جلا دیا اسباب خیانت کرنیوالیکا غنیمت مین سی اور مارا اوسکو نقل کی یہہ ابو داود دنی ف مارا اوسکو از راہ تعزیر کی اور بعضی اہل علم نی مانند امام احمد بن حنبل وغیرہ کی عمل کیا ہی ظاہر حدیث پر کہ وہ کہتی ہین اسباب اوسکا جلا دیجی سوا رحیوان اور مصحف مجید کی اور اوسچیز کی کہ خیانت کی ہی اسلیے کہ حق مجاہدونکا ہی اور تینون امام کہتی ہین کہ اسباب جلائی ولیکن تعزیر پہنچائی اور حمل کیا ہی اس حدیث کو زجر و وعید پر ۲ع وَعَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ یَکْتُمْ غُلَّا فَاِنَّہٗ مِثْلُہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی سمرۃ بن جندب سی کہ کہا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی جو شخص کہ چہپاوی خیانت کرنیوالیکی مال غنیمت مین یعنی امیر سی اظہار اوسکا نکری کہ فلانی نی خیانت کی ہی پس تحقیق وہ مانند خیانت کرنیوالیکی ہی یعنی گناہ مین نقل کی یہہ ابو داود دنی وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ شِرَی الْمَغَانِمِ حَتّٰی تُقْسَمَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خرید کرنی غنیمت کی سی پہلی اس سی کہ تقسیم کیجاوین یعنی بسبب عدم ملکیت کے نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی اَنْ تُبَاعَ السِّہَامُ حَتّٰی تُقْسَمَ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ منع کیا یہہ کہ بیچی جاوین حصی یہانتک کہ تقسیم کیی جاوین نقل کی یہہ داری نی ف یعنی اگر کوئی بیچی حصہ اپنا پہلی تقسیم کی تو جائز نہین بسبب عدم ملک کی نزدیک اوسکی کہ موقوف کہنا ہی ملک کو قسمت مین اور بسبب جہل تعین مبیع کی اور صفت اسکیکی مالک سی پہلی تقسیم کی ۲ع وَعَنْ خَوْلَۃَ بِنْتِ قَیْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ ہٰذَا الْمَالَ خَضِرَۃٌ حُلْوَۃٌ فَمَنْ اَصَابَہٗ بِحَقِّہٖ بُوْرِکَ لَہٗ فِیْہِ وَرُبَّ مُتَخَوَّضٍ فِیْمَا شَاءَتْ بِہٖ نَفْسُہٗ مِنْ مَالِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ لَیْسَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا النَّارُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی خولہ بیٹی قیس کی سی کہ کہا سنا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تحقیق یہہ مال سبز ہی شیرین یعنی نظر مین اچہا معلوم ہوتا ہی اور دل مین پیارا پس جو شخص پہنچی اوسکو ساتہہ حق اوسکیکی یعنی بوجہ حلال برکت دی جاتی ہی اوسکی لیی وسمین اور بہت سی تصرف کرنیوالی بیچ اوسچیز کی کہ چاہی اوسکو نفس اوسکا مال اللہ کیسی اور رسول اوسکی سی یعنی غنیمت کہ قسمت اوسکی بیچ حکم خدا اور رسول کی ہی نہین واسطی اوسکی دن قیامت کی مگر آگ نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَنَفَّلَ سَیْفَہٗ ذَا الْفَقَارِ یَوْمَ بَدْرٍ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَہْ وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ وَہُوَ الَّذِیْ رَاٰی فِیْہِ الرُّؤْیَا یَوْمَ اُحُدٍ

اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حصہ سی زیادہ لی تلوار اپنی کہ نام اوسکا ذوالفقار تہا دن بدر کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور زیادہ کیا ترمذی نی اور وہ تلوار وہ ہی کہ دیکہا تہا حضرت نی خواب مین پیچہ اوسکی دن احد کی ف حصہ سی زیادہ لی یعنی پسند کر کر زیادہ حصہ سی لی غنیمت مین سی کہ یہہ باب اور کسکو سوای حضرت کی جائز نہی اور ذوالفقار ملک تہی منبہ بن حجاج کی کہ قتل کیا گیا وہ غزوہ بدر مین پس زیادہ حصہ سی لیا حضرت نی اوسکو اور کہتی ہین لڑائیون مین وہ پاس ہی حضرت کی نہ اور تلوارین حضرت کی اور قاموس مین لکہا ہی کہ وہ ملک تہی عاص بن منبہ کی کہ دن بدر کی وہ کافر مارا گیا پہر حضرت نی بخشی وہ تلوار حضرت علی کو اور ذوالفقار اوسکو اسلیی کہتی ہین کہ فقار کہتی ہین استخوان پشت کو اور اوس تلوار کی پشت مین مہری تہی مشابہ اوسکی اور خواب یہہ تہا کہ آنحضرت نی ہلایا ذوالفقار کو پس ٹوٹ گئی وہ درمیان مین سے پہر ملائی دوسری بار پس ہوگئی بہتر اوسچیز سی کہ تہی پس تعبیر ہوئی اوسکی ساتہہ شکست کی کہ روز احد کی واقع ہوئی اور آخر فتح ہوئی ۱۲ ح وَعَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَرْكَبْ دَابَّةً مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى اِذَا اَعْجَفَهَا رَدَّهَا فِيْهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَلْبَسْ ثَوْبًا مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى اِذَا اَخْلَقَهُ رَدَّهُ فِيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

اور روایت ہی رویفع بن ثابت سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتہہ اللہ کی اور دن آخرت کی پس نہ سوار ہو کسی جانور پر غنیمت مسلمین مین سی یعنی غنیمت مشترکہ مین سی بغیر ضرورت کی یہانتک کہ جسوقت دبلا کردی اوسکو پہیر اوسکو غنیمت مین اور جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتہہ اللہ کی اور دن پچہلی کی پس نہ پہنی کپڑا غنیمت مسلمین مین سی یعنی بلا ضرورت یہانتک کہ جسوقت پرانا کردی اوسکو پہیر دی اوسکو غنیمت مین نقل کی یہہ ابوداؤد نی ف اور اسی یہہ سمجہا گیا کہ جس صورت مین سوار ہونا باعث دبلاپی کا نہو تو نہین مضائقہ سوار ہونی کا لیکن یہہ مراد نہین بلکہ بطریق عادت کی فرمایا کہ سوار ہونا یا عث دبلاپی کا ہوتا ہی ۱۲ ح وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الْمَجَالِدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ قُلْتُ هَلْ كُنْتُمْ تُخَمِّسُوْنَ الطَّعَامَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصَبْنَا طَعَامًا يَوْمَ خَيْبَرَ وَكَانَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ فَيَاْخُذُ مِنْهُ مِقْدَارَ مَا يَكْفِيْهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

اور روایت ہی محمد بن ابی المجالد سی کہ نقل کی عبداللہ بن ابی اوفی سی کہ کہا کہا مینی کیا تہی تم پانچوان حصہ نکالتی طعام کا پیچہ زمانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا ہوچتی ہم طعام کو دن خیبر کی اور رہتا ایک شخص آتا پس لیتا طعام سی مقدار اوسچیز کی کہ کفایت کرتا اوسکو پہیر پہر جاتا نقل کی یہہ ابوداؤد نی ف پانچوان حصہ نکالتی تہی الخ یعنی نکالتی تہی خمس دسمین سی یا جو کچہہ کہ جنس طعام سی ہی خارج تہا تقسیم سی کہ جو کوئی چاہتا تہا اوسمین تصرف کرتا تہا اور جواب کا مطلب یہہ ہی کہ طعام سی خمس نہ لینا چاہیی ولیکن چاہیی کہ زیادہ بہی قدر کفایت سی لے ۱۲ ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ جَيْشًا غَنِمُوْا فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا وَعَسَلًا فَمَ يُؤْخَذْ مِنْهُمُ الْخُمُسُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ ایک لشکر غنیمت لایا پیچہ زمانی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طعام اور شہد پس لیا گیا اوسی پانچوان حصہ یعنی پیچہ اوسچیز کی کہ کہایا اوسی نقل کی یہہ ابوداؤد نی وَعَنِ الْقَاسِمِ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا نَاْكُلُ الْجُزُوْرَ فِي الْغَزْوِ وَلَا نَقْسِمُهُ حَتّٰى اِذَا كُنَّا لَنَرْجِعُ اِلٰى رِحَالِنَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهُ مَمْلُوْءَةً رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی قاسم مولی عبدالرحمن کی نقل کی بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تہی ہم کہاتی اونٹ جہاد مین یعنی عندالاحتیاج اونٹ ذبح کرتی اور کہاتی اور نہ تقسیم کرتی ہم اوسکو یہان تک کہ جسوقت ہوتی ہم البتہ پہرنی والی طرف ڈیرون اپنی کی یعنی سفر مین اسحال مین کہ خورجیان ہماری گوشت اونٹ کی سی بہری ہوئی ہوتین نقل کی یہہ ابوداؤد نی ف کہا ابن ہمام نی کہ جب مسلمان نکلین دارالحرب سی نہین جائز یہہ کہ گہاس دانہ کہلاوین

غنیمت مین سی اور نہ کہاوین اوسی اسلیی کہ ضرورۃ رفع ہوئی اور اباحت کہ تہی دار الحرب مین باعتبار ضرورۃ کی تہی اور جسکی ساتھہ زائد ہو طعام یا کہانس دانہ
وہیروی اوسکو طرف غنیمت کی جبکہ نہ تقسیم ہوئی ہو دار الحرب مین اگرچہ نفع اوتہایا ع وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
كَانَ يَقُوْلُ اُدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ وَاِيَّاكُمْ وَالْغُلُوْلَ فَاِنَّهٗ عَارٌ عَلٰى اَهْلِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ
وَرَوَاهُ النَّسَائِیُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اور روایت ہی عبادۃ بن صامت سی یہہ کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی کہتی ادا کرو تاگا اور سوئی یعنی مال غنیمت مین سی اسقدر بہی نہ چہپا رکہو اور بچو تم خیانت کرنی سی یعنی غنیمت مین یا مطلق اسلیی کہ تحقیق خیانت
کرنا عار ہوگا خیانت کرنیوالونپر دن قیامت کی نقل کی یہہ دارمی نی اور نقل کی نسائی نی عمرو بن شعیب سی اوسنی اپنی باپ سی اوسنی اپنی دادا سی
وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ دَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعِيْرٍ فَاَخَذَ وَبَرَةً مِنْ سَنَامِهٖ
ثُمَّ قَالَ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَيْسَ لِیْ مِنْ هٰذَا الْفَیْءِ شَیْءٌ وَّلَا هٰذَا وَرَفَعَ اِصْبَعَهٗ اِلَّا الْخُمُسَ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ عَلَيْكُمْ فَاَدُّوا
الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ فَقَامَ رَجُلٌ فِیْ يَدِهٖ كُبَّةٌ مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ اَخَذْتُ هٰذِهٖ لِاُصْلِحَ بِهَا بَرْدَعَةً فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ
اَمَّا مَا كَانَ لِیْ وَلِبَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكَ فَقَالَ اَمَّا اِذْ بَلَغَتْ مَا اَرٰی فَلَا اَرَبَ لِیْ فِيْهَا وَنَبَذَهَا
رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی نقل کی اپنی دادا سی کہا نزدیک ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم لیک
اونٹ کی پس لے پشم اوسکی اوسکی کوہان مین سی پہر فرمایا اسی لوگو تحقیق شان یہہ ہی کہ نہین واسطی میری اس مال فی مین سی کچہہ اور نہ یہہ یعنی پشم مذکور اور اونٹہا
اونٹ کی پس لے پشم اوسکی اوسکی کوہان مین سی پہر فرمایا اسی لوگو تحقیق شان یہہ ہی کہ نہین واسطی میری اس مال فی مین سی کچہہ اور نہ یہہ یعنی پشم مذکور اور اونٹہا
اور بکلی اپنی یعنی جبل اور بکلی پشم لی تہی اوسکو اوٹہایا لوگونکی دکہانیکی لیی مگر خمس اور خمس بہی تمہین پر خرچ کیجاتی ہی یعنی تمہاری مصالح مین قسم ہیتیار اور گہوڑی
وغیرذالک سی پس اوٹہا کر تاگی اور سوئی کو پس کہڑا ہوا ایک شخص کہ اوسکی ہاتہہ مین ایک ٹکڑا اونٹہا بالونکی رسی کا پس کہا کہ لیا تہا مینی اوسکو تاکہ درست کرون مین پالان کی اپنی کجاوہ کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپر جو چیز کہ ہو واسطی میری اور واسطی اولاد عبد المطلب کی پس وہ واسطی تیری ہی یعنی جو چیز کہ
میری اور اونکی حصہ کی ہے معاف کیا ہمنی اوسکو تیری لیی اور جو مجہہ کو اور مجاہدون کی حصہ کا ہی اوسکو بخشوانا اونسی چاہیی پس کہا اوس شخص نی جسوقت
کہ پہونچی یہہ بہنسی اس جلد کو یعنی کناہ کو دیکہتا ہون مین پس نہین حاجت مجکو اوسمین اور پہینک دیا اوس سوئی کو نقل کی یہہ ابوداود نی وَعَنْ عَمْرِو بْنِ
عَبَسَةَ قَالَ صَلَّیْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی بَعِيْرٍ مِنَ الْمَغْنَمِ فَلَمَّا سَلَّمَ اَخَذَ وَبَرَةً مِنْ جَنْبِ الْبَعِيْرِ ثُمَّ
قَالَ وَلَا يَحِلُّ لِیْ مِنْ غَنَائِمِكُمْ مِثْلُ هٰذَا اِلَّا الْخُمُسَ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ فِيْكُمْ رَوَاهُ
اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عمرو بن عبسہ سی کہ کہا نماز پڑہوائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف ایک اونٹ کی کہ تہا غنیمت مین کا یعنی اوسکو
ستر و کیا پس جبکہ سلام پہیرا لی پشم اونٹ کی پہلو سی پہر فرمایا نہین حلال ہی واسطی میری تمہاری غنیمتونمین سی مانند اسکی مگر پانچوان حصہ اور پانچوان حصہ بہی خرچ
کیا جاتا ہی بیچ حاجتون تمہاری کی نقل کی یہہ ابوداود نی ف پہلو سی یعنی کونکی ایک جانب ہی پس ہوگا قصہ سنجدیا اوسکی پہلو سی پس ہوگا قضیہ متعدد
ع وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ لَمَّا قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ سَهْمَ ذَوِی الْقُرْبٰی بَيْنَ بَنِیْ هَاشِمٍ وَبَنِی
الْمُطَّلِبِ اَتَيْتُهٗ اَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ هٰٓؤُلَاءِ اِخْوَانُنَا مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ لَا نُنْكِرُ فَضْلَهُمْ لِمَكَانِكَ الَّذِیْ
وَضَعَكَ اللّٰہُ مِنْهُمْ اَرَاَيْتَ اِخْوَانَنَا مِنْ بَنِی الْمُطَّلِبِ اَعْطَيْتَهُمْ وَتَرَكْتَنَا وَاِنَّمَا قَرَابَتُنَا وَقَرَابَتُهُمْ وَاحِدَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَیْءٌ وَّاحِدٌ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ
وَفِیْ رِوَايَةِ اَبِیْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیِّ نَحْوُهٗ وَفِيْهِ اَنَا وَبَنُو الْمُطَّلِبِ لَا نُفْتَرِقُ

فِی جَاهِلِیَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ شَیْءٌ وَاحِدٌ وَشَبَّكَ بَیْنَ أَصَابِعِهِ

اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہ کہا جب تقسیم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خمسہ ذوی القربی کا کہ قران مجید مین حصہ اونکا خمس آیا ہی درمیان بنی ہاشم اور بنی المطلب کے حاضر ہوا مین حضرت کی پاس و عثمان بن عفان پس کہا اے رسول اللہ یہہ بھائی ہماری بنی ہاشم مین سے نہین ہین انکار کرتی ہم بزرگی اونکیکا بسبب ہونی آپکیکی کہ پیدا کیا آپکو اللہ تعالی نی بنی ہاشم مین یعنی پس و فضیلت ہمسی ہوئی بسبب ہونی اونکیکی قریب آپ سی بہ نسبت ہماری سیلی کہ جد آپکی اور جد اونکی ایک ہین کہ وہ ہاشم ہین اگرچہ جد ہماری اور جد اونکی بھی ایک ہین یعنی عبد مناف خبر دیجیی ہمکو سبب اسکیکی دیا بھائیون ہمارکو کہ بنی مطلب ہین اور چھوڑا آپنی ہمکو یعنی خمس مین جو ذوی القربی کا حصہ ہی اوسمین سی آپ نی ہمکو ندیا اور سوا اسکی نہین کہ قرابت ہماری یعنی بنی نوفل کی کہ جبیر اونمین سی تہی اور بنی عبد شمس کی کہ عثمان اونمین سی تہی اور قرابت اونکی یعنی بنی عبد المطلب کی ایک ہی یعنی اسلیکی بابت کی ہی بھائی ہاتھ کی ہین اور باپ ہمارے بھی اسیطرح پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سوا اسکی نہین کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہین اسطرحسی اور داخل کیا اونگلیان ایک ہاتھہ کی دوسری ہاتھہ کی اونگلیونمین نقل کی یہہ شافعی نی اور بیہقی روایت ابو داود اور نسائی کی مانند اسکی ہی اور اوسمین یون ہی کہ بنی اور بنی مطلب کی نہین جدا ہوتی جاہلیت مین اور اسلام مین اور سوا اسکی نہین کہ ہم اور وہ ایک چیز ہین اور داخل کیا ایک ہاتھہ کی اونگلیان دوسری ہاتھہ کی اونگلیونمین ۞ **الْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ** قَالَ إِنِّی لَوَاقِفٌ فِی الصَّفِّ یَوْمَ بَدْرٍ فَنَظَرْتُ عَنْ یَمِینِی وَشِمَالِی فَإِذَا أَنَا بِغُلَامَیْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِیثَةٍ أَسْنَانُهُمَا فَتَمَنَّیْتُ أَنْ أَكُونَ بَیْنَ أَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِی أَحَدُهُمَا فَقَالَ أَیْ عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ قُلْتُ نَعَمْ فَمَا حَاجَتُكَ إِلَیْهِ یَا ابْنَ أَخِی قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ یَسُبُّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهِ لَئِنْ رَأَیْتُهُ لَا یُفَارِقُ سَوَادِی سَوَادَهُ حَتَّی یَمُوتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا قَالَ فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ قَالَ وَغَمَزَنِی الْآخَرُ فَقَالَ لِی مِثْلَهَا فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلَی أَبِی جَهْلٍ یَجُولُ فِی النَّاسِ فَقُلْتُ أَلَا تَرَیَانِ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِی تَسْأَلَانِی عَنْهُ قَالَ فَابْتَدَرَاهُ بِسَیْفَیْهِمَا فَضَرَبَاهُ حَتَّی قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا إِلَی رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ أَیُّكُمَا قَتَلَهُ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُهُ فَقَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَیْفَیْكُمَا فَقَالَا لَا فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِلَی السَّیْفَیْنِ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهُ وَقَضَی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِسَلَبِهِ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَالرَّجُلَانِ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سی کہا تحقیق مین البتہ کہڑا ہوا صف جنگ مین دن جنگ بدر کی پس دیکہا مینی دائین اپنی اور بائین اپنی پس نا گہان مین تہا درمیان دو لڑکون انصار کی کہ نوعمر تہی پس آرزو کی مینی یہہ کہ ہوتا مین درمیان دو شخصون قوی تر اور دبیز سینہ ترکی ان دونون جوانون سی یعنی حقیر جانا اونکو شجاعت مین کہ یہہ نوجوان اور ناآزمودہ کار ہین مبادا بہاگ جاوین اور مجکو بہی معیوب کرین پس چوکا مجکو ایک نی اون دونونمین سی اور کہا اے چچا میری آیا پہچانتا ہی تو ابو جہل کو کہ کونسا ہی اور کہان ہی کہا مینی کہ ہان جانتا ہون پس کیا ہی غرض تجکو طرف اوسکی اے بھتیجی میری کہا خبر دیا گیا ہون مین یہہ کہ تحقیق وہ برا کہتا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھہ مین ہی البتہ اگر دیکہون مین اوسکو نزدیک جدا ہوگا تن میرا تن اوسکیسی یہانتک کہ مری بہت جلد باز ہم مین سی یعنی جسکی موت پہلی آئی ہوگی وہ پہلی مری گا مین یا وہ کہا عبد الرحمن نی تعجب کیا مینی بسبب اس کہنی اوسکیکی کہ بڑی ہمت و شجاعت اور محبت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رکہتی ہین کہا عبد الرحمن نی اور چوکا مجکو دوسری نی اور کہا درسطی میری مانند اوسکی یعنی مانند بات پہلی کی پس درنگ کی مینی کہ دیکہا مینی طرف ابو جہل کی کہ پہرتا ہی لوگونمین یعنی کفار مین پس کہا مینی اون دونون لڑکونکو کیا نہین دیکہتی تم اوس شخص کو کہ پوچہتی تہی مجہسی حال اوسکا یعنی دیکہو ابو جہل یہی ہی کہا عبد الرحمن نی پس جلدی کی

بلاد ہم شہرت ۱۲ — اسلام اور ہجرت ۱۲ — بنی نضر ۱۲ — بنی ہاشم ۱۲ — بنی عبد شمس ۱۲ — بنی نوفل ۱۲ — بنی مطلب ۱۲ — بنی عبد المطلب

دونون لڑکون نی ابوجہل کی طرف ساتھہ تلوارون اپنی کی پس مارا اوسکو یہانتک کہ قتل کیا اوسکو پھر پھری دونون طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خبر دی آپکو یعنی اس معاملہ سی پس فرمایا کونسی نی تم دونون مین سی قتل کیا اوسکو پس کہا ہر ایک نی اون دونون مین سی کہ مینی قتل کیا اوسکو پس فرمایا کیا پونچھہ ڈالین ہین تمنی اپنی تلوارین پس کہا کہ نہین پس دیکہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف دونون تلوارون کی پس فرمایا تم دونون نی قتل کیا اوسکو اور حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھہ اسباب ابوجہل کی واسطی معاذ بن عمرو بن جموح کی اور وہ دونون شخص یعنی قتل کرنیوالی ابوجہل کی معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفرا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اور صحیح بخاری مین کہا معوذ بن عفرا ساتھہ واو مکسورہ مشددہ کی اور حدیث آئندہ مین آویگا کہ مارا ابوجہل کو دو بیٹون عفرا کی نی اور اس سی معلوم ہوتا ہی کہ ایک تہا بیٹا عفرا کا توجیہ اوسکی یہہ ہی کہ دونون ایک مان سی تہی کہ نام اوسکا عفرا تہا اور باپ دونونکی مختلف پس ایک یعنی عمرو کی باپکا نام جموح ہی اور باپ دوسریکا اور تہا پس ایک نسبت کیا گیا باپ کی طرف اور دوسرا مان کی طرف اور قسطلانی نی لکہا ہی کہ دوسرا یعنی معاذ بیٹا حارث کا ہی اور اس مقام مین دو شبہ اور وارد ہوتی ہین ایک تو یہہ کہ حضرت نی فرمایا کہ تم دونون نی مارا ہی پس وجہ تخصیص ایک کی ساتھہ دینی اسباب کی کیا ہی جواب یہہ کہ شاید دونون شریک ہوئے ہون مارنی مین ولیکن جنبی سست کیا اور چلنی پہرنی وغیرہ سی باز رکہا وہ ایک ہوا اور دوسری نی بہی آنکر زخم پہنچایا ہوا اور مستحق اسباب کا وہی ہوا کہ جسنی سست کیا اور چلنی پہرنی سی باز رکہا اور فرمانا حضرت کا کہ تم دونون نی قتل کیا ہی واسطی خوش کرنی دوسریکی تہا اور شبہ دوسرا ہیچ فصل دوسرکی حدیث ابن مسعود کی مین گذرا کہ حضرت نی تفتیش کی مجکو شمشیر ابوجہل کی اور یہہ بہی آیا ہی کہ ابن مسعود نی مارا ابوجہل کو پس وجہ اوسکی کیا ہی جواب یہہ کہ ابن مسعود نی پائی ابوجہل مین رمق پس کاٹا سر اوسکا پس دی حضرت نی ایک چیز اسباب مین سی کہ وہ شمشیر تہی و بعضی یارون مالک کی سی نقل کیا گیا ہی کہ امام مخیر ہی اسباب مین جو چاہی سو کری اور جسکو چاہی دیوی اور اس قول مین چہکارا ہی دونون اشکال سی ✻ ح وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ يَنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰى بَرَدَ قَالَ فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ فَقَالَ أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ فَلَوْ غَيْرُ أَكَّارٍ قَتَلَنِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن بدر کی کون شخص ہی کہ دیکہی واسطی ہماری کہ کیا کیا ابوجہل نی یعنی کیا ہی حال اوسکا مارا گیا یا جیتا ہی پس گئی ابن مسعود پس پایا ابوجہل کو کہ مارا تہا اوسکو دو بیٹون عفرا کی نی یہانتک کہ ٹہنڈا ہوا یعنی قریب المرگ ہوا کہا انس نی پس پکڑی ابن مسعود نی داڑہی ابوجہل کی اور کہا تو ابوجہل ہی پس کہا ابوجہل نی کیا تو زیادہ ہی اوس شخص سی کہ قتل کیا تمنی اوسکو یعنی زیادہ اوس شخص سی کوئی نہین ہی کہ قتل کیا تمنی اوسکو یعنی مجہکو زیادہ قریش مین کوئی بڑی درجہ کا نہین ہی اور ایک روایت مین ہی کہ کہا اگر غیر میذارمارتی مجکو تو بہت بہتر ہوتا قتل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی عار نہین ہی مجہپر بیچ قتل کرنی تمہاری کی مجکو سوای اسکی کہ مارنی والی میری زراعت کرنیوالی ہین پس اگر غیر اونکی قتل کرتی مجکو تو خوب تہا میری نزدیک شمار کیا ابوجہل نی ساتھہ اسکی طرف بیٹون عفرا کی کہ جنہون نی قتل کیا تہا اوسکو اور وہ دونون انصار مین سی تہی اور انصار صاحب کہیتون اور کہجورون کی تہی ح وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَأَنَا جَالِسٌ فَتَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ رَجُلًا هُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُسْلِمًا فَذَكَرَ ذٰلِكَ سَعْدٌ ثَلٰثًا وَأَجَابَهُ بِمِثْلِ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ أَنْ يَكُبَّ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ

لہما قال الزہری فذری ان الاسلام الکلمۃ والایمان العمل الصالح اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہ کہا دیا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی کچھ مال ایک جماعت کو اسحال مین کہ مین بیٹھا ہوا تہا پس چہوڑا یعنی ندیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ وہ بہتر تہا اون
مین طرف میری یعنی دین مین پس کہڑا ہوا مین اور کہا مینی یعنی حضرت سی کیا ہی واسطی فلانی کی یعنی کیا سبب ہی کہ آپنی اوسکو کچھ ندیا قسم ہی خدا کی تحقیق
مین گمان کرتا ہون اوسکو مومن صادق پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بلکہ کہہ جانتا ہون مین اوسکو مسلمان کہا سعد نی اس کلام کو تین بار اور جواب دیا
حضرت نی اوسکو ساتہہ مانند اوسکلام اول کی پہر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین دیتا ہون یک شخص کو اور حال آنکہ غیر اوسکا بہت پیارا ہوتا ہی
نزدیک میری اوس شخص سی بخوف اسکی کہ ڈالا جاوی وہ شخص دوزخ مین اپنی منہ کی بل نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی
مین یون آیا ہی کہ کہا زہری نی پس جانتا ہون مین اور اعتقاد کرتا ہون کہ اسلام کلمہ یعنی کلمہ شہادت کا ہی اور ایمان عمل صالح یعنی جو کہ شامل ہی عمل قلبی
کو کہ وہ تصدیق ہی ف بلکہ کہہ جانتا ہو نمین اوسکو مسلمان یعنی ایمان حقیقی کہ تہ دل و نہ صدق باطن سی ہو مرتبہ اعلی ہی نی اطلاع اوسپر مگر تہین
لیکن اسلام کہ عبارت انقیاد و اطاعت ظاہری متیقن ہی پس کہہ کہ مین جانتا ہون اوسکو مسلمان مقصود آنحضرت کا مواخذہ اور اعتراض تہا سعد
پر کہ سامنی حضرت کی حجت لائی اسپر کہ وہ شخص مستحق مال کا ہی اور مستبعد جانا اوسکی ندینی کو اور دعوی کیا ایمان حقیقی اوس شخص کا اور بخوف اسکی
الخ یعنی مال کی دینی سی لازم نہین آتی محبت و تفضیل اور لازم نہین ہی کہ عطا بحسب فضائل دینیہ کی ہو بلکہ دیا جاتا ہی کبہی بسبب ضعف ایمان اور تالیف
قلب کی تاکہ نہو وہ اور کفر مین نہ پڑی پس سابقہ نکرہیچ سوال کرنیکی ساتہہ دینی اوسکیکی سند پکڑکر ساتہہ ہونی اوسکیکی مومن کامل الایمان پا آنکہ یقین کرنا
ساتہہ ہونی اوسکیکی ممکن نہین اور اسلام کلمہ ہی الخ پوشیدہ نرہی کہ ظاہر یہہ تہا کہ کہتی اسلام عمل صالح اور انقیاد احکام ہی اور ایمان تصدیق ہی لیکن آنگاہ
کہ تہا متعلق ساتہہ کلمہ اسلام کی و اقرار کافی تہا ہیچ حکم کرنیکی ساتہہ اسلام ظاہر کی اور اعمال صالح خبر دیتی ہین ایمان پر اور صادر ہوتی ہین بسبب تصدیق قلبی
کی اور کمال ایمان کی اکتفا کیا ہیچ یعنی اسلام کی ساتہہ کلمہ کی اور تفسیر کیا ایمان کو ساتہہ عمل صالح کی ۔ فافہم ۔ ح وعن ابن عمر ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قام یعنی یوم بدر فقال ان عثمان انطلق فی حاجۃ اللہ وحاجۃ رسولہ وانی ابایع لہ فضرب لہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسہم وکم یضرب لاحد غاب غیرہ رواہ ابو داود اور روایت ہی ابن عمر کی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کہڑی ہوئی خطبہ کے لیی یعنی دن بدر کے اور فرمایا کہ تحقیق عثمان گیا ہی ہیچ کام اللہ کی اور کام رسول خدا کی اور تحقیق مین بیعت کرتا ہون واسطی
اوسکی پس معین کیا واسطی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حصہ یعنی غنیمت مین سی اور نہین معین کیا واسطی کسیکی غائب تہا بدر سی سوای حضرت عثمان
کی نقل کی یہہ ابو داود نی ف جب حضرت بدر مین پہونچی تو بیمار تہین حضرت رقیہ بیبی حضرت کی کہ بیوی تہین حضرت عثمان کی پس حضرت نی حضرت
عثمان کو واسطی بیمارداری حضرت رقیہ کی مدینہ کو روانہ کیا اور جبکہ غنیمت کا مال بانٹنی لگی تو فرمایا کہ وہ خدا اور رسول کی کام کی لی گیا ہی اور مین آپ اوسکی
طرف سی بیعت کرتا ہون پس حضرت نی بانیان ہاتہہ اپنا اور پردائین ہاتہہ اپنی کی مارا اور کہا یہہ ہاتہہ عثمان کا ہی اور حصہ اونکی لی نکالا غنیمت مین سے

وعن رافع بن خدیج قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجعل فی قسم المغانم عشرا من الشاء ببعیر رواہ النسائی
اور روایت ہی رافع بن خدیج سی کہا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹہیرانی ہیچ تقسیم کرنی غنیمت کی دس بکریون کو برابر ایک اونٹ کی نقل کی یہہ نسائی نی وعن ابی ہریرۃ
قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم غزی نبی من الانبیاء فقال لقومہ لا یتبعنی رجل ملک بضع امراۃ وہو یرید ان
یبنی بہا ولما یبن بہا ولا احد بنی بیوتا ولم یرفع سقوفہا ولا رجل اشتری غنما او خلفات وہو ینتظر ولادہا فغزا فدنا
من القریۃ صلوۃ العصر او قریبا من ذلک فقال للشمس انک مامورۃ وانا مامور

اللّٰھُمَّ احْبِسْھَا عَلَیْنَا فَحُبِسَتْ حَتّٰی فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ فَجَاءَتْ یَعْنِی النَّارَ لِتَاْکُلَھَا فَلَمْ تَطْعَمْھَا فَقَالَ اِنَّ فِیْکُمْ غُلُوْلًا فَلْیُبَایِعْنِیْ مِنْ کُلِّ قَبِیْلَۃٍ رَجُلٌ فَلَزِقَتْ یَدُ رَجُلٍ بِیَدِہٖ فَقَالَ فِیْکُمُ الْغُلُوْلُ فَجَاءُوْا بِاِبْرَاسٍ مِثْلِ رَاْسِ بَقَرَۃٍ مِنَ الذَّھَبِ فَوَضَعُوْھَا فَجَاءَتِ النَّارُ فَاَکَلَتْھَا زَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ قَبْلَنَا ثُمَّ اَحَلَّ اللّٰہُ لَنَا الْغَنَائِمَ رَاٰی ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَاَحَلَّھَا لَنَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قصد کیا جہاد کا ایک نبی نی انبیاء مین سی یعنی یوشع بن نون نی پس کہا اپنی قوم کو کہ نہ ساتھہ ہو میری وہ شخص کہ نکاح کیا ہی ایک عورۃ سی اور وہ چاہتا ہی کہ لاوی عورتکو اپنی گھر مین اور صحبت کری اوسی اور ابتک نہین لایا اوسکو اور نہ ساتھہ ہو میری وہ شخص کہ بنایا ہی گھر اور نہین پائی چھت اوسکی اور نہ ساتھہ ہو میری وہ شخص کہ خریدی ہین بکریان گابہن یا اونٹنیان حمل الیان اور منتظر ہو حبنی اونکیکا پھر نکلی وہ نبی جہاد کی لیی پس دیکھا پہنچی اوس بستی کی کہ ارادہ جہاد کا کہتی ہو اوسمین وقت نماز عصر کی یعنی آخر وقت مین یا قریب نماز عصر کی یعنی قریب خیر وقت عصر کی پس کہا نبی نی واسطی آفتاب کی کہ تحقیق تو محکم کیا گیا ہی یعنی ساتھہ چلنی کی اورمین ہی حکم کیا گیا ہون ساتھہ فتح کرنی اس بستی کی ای اللہ ٹہیرا اوسکو ہمپر پس ٹہیرایا گیا آفتاب یہانتک کہ فتح دی اللہ اوس نبی کو پس جمع کیا مال غنیمت کا پس آئی یعنی آگ تاکہ کہا وی مال غنیمت کا پس کہا یا اوسکو پس فرمایا نبی نی کہ تحقیق تمہاری اندر واقع ہوئی ہی خیانت مال غنیمت مین پس چاہیی کہ بیعت کری ہر قبیلہ مین سی ایک شخص پس چپک گیا ہاتھہ ایک شخص کا ساتھہ ہاتھہ نبی کی پس کہا کہ درمیان تمہاری ہی خیانت پس لائی وہ ایک سر سونیکا مانند سر بیل کی پس رکھدیا اوسکو پس آئی آگ اور کہا لیا اوسکو اور زیادہ کیا راوی نی ایک روایت مین اس عبارت کو کہ پس حلال نہی غنیمت واسطی کسیکی پہلی ہمسی پھر حلال کی ہمنی واسطی ہماری غنیمت کیا ضعف ہمارا اور عجز ہمارا پس حلال کی غنیمت واسطی ہماری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم ف اون نبی علیہ السلام نی اون لوگونکو اپنی ساتھہ چلنی سی جہاد کی لیی منع اسلیی کیا کہ دل کو جو تعلق کہین ہوتا ہی توسط ہوتا ہی پس فوت ہوتی ہی مصلحت اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ امور مہمہ مین فارغ ہونا چاہیی تعلقات سی تا بخوبی سرانجام پاوی اور ٹہیرایا گیا آفتاب مواہب لدنیہ مین آیا ہی کہ حدیث صحیح مین آیا ہی کہ نہین ٹہیرایا گیا آفتاب کسیکی لیی سوای یوشع بن نون کی پس یہہ دلالت کرتی ہی کہ یہہ خصائص حضرت یوشع علیہ السلام کیسی حال آنکہ ٹہیرایا گیا ہی حضرت کیلیی ہی پس ممکن ہی تطبیق انمین اسطرح کہ مراد حضر تکی یہہ ہی کہ نہین ٹہیرایا گیا کسی پیغمبر کی لیی غیر میری مگر یوشع بن نون کی لیی انتہی اور احتمال ہی کہ یہہ قول پہلی ٹہیرنی آفتاب کی ہو حضرت کی لیی اور حضرت کی لیی روکا گیا ہی آفتاب دو بار ایک تو دن خندق کی جبکہ مشغول کیا کفار نی نماز عصری یہانتک کہ غروب ہوا آفتاب پس پہیرا اوسکو اللہ تعالی نی حضرت کی لیی یہانتک کہ نماز عصر پڑہی اور دوسری بار شب معراج کی دوسری دن چنانچہ مواہب مین مفصل مذکور ہی اور ایک دفعہ بحکم حضرت کی حضرت علی کی لیی پہیرا کر حضرت انکی زانون پر لیٹی تہی پس وہ حال مین وحی آئی اور حضرت علی سر مبارک حضرت کا نہ اوٹہا سکی اور عصر کی نماز اونکی فوت ہوگئی پہر حضرت نی دعا کی اونکی لیی اور آفتاب پہرایا یہہ بہی مواہب مین مفصل مذکور ہی لیکن بعضی علماء نی اسمین کلام بہی کیا ہی اور آئی آگ اخر اگلی امتونمین حکم الہی یون تہا کہ غنیمت جنگل مین کہدیتے تہی اور آگ آسمان سی آتی اور اوسکو جلا دیتی اوپر علامت قبولیت کی تہی ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُمَرُ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ خَیْبَرَ اَقْبَلَ نَفَرٌ مِنْ صَحَابَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا فُلَانٌ شَہِیْدٌ وَفُلَانٌ شَہِیْدٌ حَتّٰی مَرُّوْا عَلٰی رَجُلٍ فَقَالُوْا فُلَانٌ شَہِیْدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلَّا اِنِّیْ رَاَیْتُہٗ فِی النَّارِ فِیْ بُرْدَۃٍ غَلَّھَا اَوْ عَبَاءَۃٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِذْھَبْ فَنَادِ فِی النَّاسِ اَنَّہٗ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ ثَلٰثًا قَالَ فَخَرَجْتُ فَنَادَیْتُ اَلَا اِنَّہٗ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ ثَلٰثًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا حدیث کی ہمکو عمر نی جبکہ ہوا دن خیبر کا آئی کئی شخص صحابیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیسی اور کہا یعنی بعضون نی اونمین سی کہ فلانا شہید ہی فلانا شہید ہی یعنی نام اون لوگونکی لیتی تہی کہ شہید ہوئی تہی اوسدن یہانتک کہ گذری

ہی امام شافعی کی کہ اونکی نزدیک غنی اور فقیر برابر ہین جزیہ مین بسبب مطلق ہونی حدیث کی اور حنفیہ کی نزدیک غنی پر ہر سال مین اٹھتالیس درہم ہین
کہ ہر مہینے مین چار درہم دی اور اوسط کی دینی والی پر چوبیس درہم ہین کہ ہر مہینے مین دو درہم دی اور اوس فقیر پر کہ کسب کرتا ہی بارہ درہم ہین
کہ ہر مہینے مین ایک درہم دی ورنہ ابن لکہا ہی کہ مذہب ہمارا منقول ہی عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ عنہم سے اور انکا کسینی مہاجرین و انصار مین
سی اور احدیث مین ایک ایک دینار جو یعنی ہر ایک سی روایت کی گئی محمول ہی اسپر کہ یہہ بطریق صلح کی تہا اسلیے کہ یمن نہین فتح کیا گیا تہا عنوۃ
یعنے لڑکر بلکہ از راہ صلح کی پس واقع ہوئی صلح اوسپر یا یہہ کہ اہل یمن فقیر تہی پس مقرر کیا اونپر جو کچہہ کہ مقرر تہا فقراء پر ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْلُحُ قِبْلَتَانِ فِي أَرْضٍ وَاحِدَةٍ وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ جِزْيَةٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین لائق دو قبلی ایک زمین مین اور نہین مسلمان پر جزیہ نقل کی یہہ احمد اور
ترمذی اور ابو داود نی ف نہین لائق آخر یعنی دو دین ایک زمین مین بطریق مساوات کی نہ چاہیین یعنی مسلمان کو نچاہی کہ اختیار کری رہنا دار الحرب
مین درمیان کافرونکی اور ذلیل ہوتا اونمین اونکا فرونکو دار الاسلام مین بغیر جزیہ کی نرہنی دی اور باوجود قبول جزیہ کی یہہ اونکو سزا دینا فی دی
کہ اظہار رسوم کفر کرین کہ ان دونون صورتونمین کفر اور دین اسلام مساوی ہوتی ہین اور یہہ چاہیی نہین بلکہ چاہیی کہ مسلمان قوت اور عزت
سی ہون اور کافر ضعیف و ذلیل اور بعضون نی کہا کہ اسحدیث مین اشارہ ہی طرف جلاوطن کرنی یہود و نصاری کی جزیرہ عرب سی تا اوسمین دو قبلے
نہون باعتبار اسکی کہ اہل کتاب دو اہل قبلہ ہین اور ہر ایک کا ایک قبلہ ہی غیر قبلہ اہل اسلام کی اور نہین مسلمان پر جزیہ مراد یہہ ہی کہ ایک فی جزیہ دیا
کرتا تہا اور اب مسلمان ہوگیا پہلی ادای جزیہ کی تو مطالبہ نہ کیا جاویگی اوسی اسلیے کہ وہ مسلمان ہی اور مسلمان پر جزیہ ہی نہین ع ح وَعَنْ
أَنَسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى أُكَيْدِرِ دُومَةَ فَأَخَذُوهُ فَأَتَوْا بِهِ فَحَقَنَ لَهُ دَمَهُ وَصَالَحَهُ
عَلَى الْجِزْيَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ د اور روایت ہی انس سی کہ کہا بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خالد بن ولید کو طرف اکیدر دومہ کی پس پکڑا اوسکو
خالد نی اور اونکی ہمراہیون نی اور لی آئی اوسکو حضرت کی پاس پس معاف کیا واسطی اوسکی خون اونکا اور صلح کی اوسی جزیہ پر نقل
کی یہہ ابو داود نی ف اکیدر ساتہہ پیش ہمزہ اور زبر کاف اور جزمی اور زبر دال کی بادشاہ تہا دومہ کا اور دومہ ساتہہ پیش
اور زبر دال کی اور جزم واو کی نام ہی ایک شہر کا شہرون شام کی سی نزدیک تبوک کی اور اکیدر نصرانی تہا اوسکی لیی حضرت نی
حکم دیا تہا کہ مارنا نہین یونہین میری پاس لی آنا پس جب آیا تو جزیہ مقرر ہوا اوسپر بعد ازان وہ مسلمان کامل ہوا ع ح وَعَنْ حَرْبِ
بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي أُمِّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الْعُشُورُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى
وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عُشُورٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ د اور روایت ہی حرب بن عبید اللہ سی کہ نقل کی اپنی جدی یعنی اپنی
نانای اوسنی نقل کی باپ اپنی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا سوای اسکی نہین کہ عشر یعنی دسوان حصہ اوپر یہود و نصاری کی اور نہین
مسلمانونپر دسوان حصہ یعنی بلکہ چالیسوان حصہ ہی نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی ف مراد دسوان حصہ مال تجارۃ کا ہی دسوان
حصہ اسلیے کہ مسلمانون پر دسوان حصہ صدقات کا ہی ہیچ حاصل زمین اونکی اور خطابی نی کہا کہ یہود و نصاری پر جو کچہہ
صلح کی گئی ہی اونسی اوسپر وقت عقد ذمہ کی اور شرط کی گئی ہی اونپر اور اگر صلح نہین کی گئی ہی کسی چیز پر
وَسَلَّمَ يَا ابْنَ الْحَمْقَاءِ لَا يَأْخُذُ الْعُشُورَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ ثَلَاثًا ش قول شافعی کا ہی انتہی اور ہماری نزدیک یہہ ہی کہ اگر وہ لیتی ہون ہم سی دسوان حصہ وقت داخل ہونی ہماری
علیہ وسلم کیسی اور کہا یعنی بعضون نی اگر وہ لینگی تو لینگی ہم بہی اونسی اوسوقت کہ آوینگی وہ شہرون ہماری مین اور اگر وہ نہ لیتی ہونگی ہمسی

تو ہم ہی نہین لین گی اونسی ۔ ح وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا نَمُرُّ بِقَوْمٍ فَلَا يُضَيِّفُوْنَنَا فَمَا تَرَى فِيْهِ فَقَالَ لَهُمْ إِنْ يُضَيِّفُوْكُمْ فَاقْبَلُوْا وَإِنْ لَمْ يُضَيِّفُوْكُمْ فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضِّيَافَةِ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ لَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَبَوْا إِلَّا أَنْ تَأْخُذُوْا كُرْهًا فَخُذُوْا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا مینی یارسول اللہ تحقیق ہم یعنی مسلمان گذرتی ہین ایک قوم پر یعنی وقت نکلنی کی جہاد کی لیی پس نہ وہ مہمانی کرتی ہین ہماری اور نہ وہ دیتی ہین وہ چیز کہ واسطی ہماری ہی اونپر حق سی یعنی حق اسلام کہ وہ خبر گیری کرنی اور مدد کرنی ہی ساتھہ دینی قرض اور مانند اوسکی اور نہ ہم لیتی ہین اونسی یعنی زبردستی پس حاصل ہوتا ہی ہمکو بسبب اوسکی اضطرار و ضرر عظیم پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اِن اگر انکار کرین وہ یعنی ضیافت کرنی سی اور بیچنے سی نقد یا قرض مگر یہہ کہ لو تم زبردستی پس لو یعنی زبردستی ف یہہ لوگ ذمی تہی اور شرط کی گئی تہی اونسی کہ جو مسلمان جہاد کی لیی جاتا ہوا گذرے اونکی ہان سی اوسکی ضیافت کرین پس مسلمان جو جہاد کی لیی نکلتی اور وہان پہنچی تو وہ ضیافت کرتی اور بیچتی غلہ وغیرہ اونکی ہاتہہ اونہون نی تنگ ہوکر یہہ حال حضرت سی عرض کیا اوسپر حضرت نی یہہ حکم دیا اور جس صورت مین کہ شرط نہوا اونپر اور اوترنی والا غیر مضطر ہو تو نہین جائز لینا اونکی مال کا بغیر اونکی خوشی کی ۔ ح **الْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ أَسْلَمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ضَرَبَ الْجِزْيَةَ عَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَرْبَعَةَ دَنَانِيْرَ وَعَلَى أَهْلِ الْوَرِقِ أَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا مَعَ ذٰلِكَ أَرْزَاقُ الْمُسْلِمِيْنَ وَضِيَافَةُ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ رَوَاهُ مَالِكٌ روایت ہی اسلم سی یہہ کہ عمر بن الخطاب نی معین کیا جزیہ سونی والون پر یعنی جنکی ہان سونا بہت ہو چار دینار اور چاندی والون پر چالیس درہم باوجود اسکی کہ مقرر کیا رزق مسلمانونکا اور مہمانی تین دن کی نقل کی یہہ مالک نی ف اور مہمانی الخ یہہ عطف تفسیری ہی اور شرح السنہ مین کہا ہی کہ جائز ہی یہہ کہ صلح کری اہل ذمہ سی اوپر زیادہ کی ایک دینار سی اور شرط کی جاوی اونپر ضیافت اونکی کہ گذرین اونپر مسلمان باوجود اصل جزیہ کے ۔ ح **بَابُ الصُّلْحِ** باب ہی بیچ بیان صلح کی ف صلح اسم ہی صلاح اور صلوح سی ضد فساد کی بمعنی تباہی کی اور آنحضرت نی صلح کی کفار مکہ سی چہٹی سال ہجری مین اوپر ترک کرنی لڑائی کی دس برس تک اور جب تین سال گذری تو کافرون نی عہد توڑ ڈالا بسبب مدد کرنی بنی بکر کی اوپر لڑائی خزاعہ کی کہ حلیف تہی حضرت کی اور قصہ اسکا مذکور ہی سیر کی کتابونمین ۔ ح **الْفَصْلُ الْأَوَّلُ** فصل پہلی عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا أَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَ وَأَحْرَمَ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ وَسَارَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِيْ يُهْبَطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكَتْ رَاحِلَتُهُ فَقَالَ النَّاسُ حَلْ حَلْ خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيْلِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَا يَسْأَلُوْنِيْ خُطَّةً يُعَظِّمُوْنَ فِيْهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ فَعَدَلَ عَنْهُمْ حَتّٰى نَزَلَ بِأَقْصَى الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى ثَمَدٍ قَلِيْلِ الْمَاءِ يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا فَلَمْ يُلْبِثْهُ النَّاسُ حَتّٰى نَزَحُوْهُ وَشُكِيَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَطَشُ فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوْهُ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ مَا زَالَ يَجِيْشُ لَهُمْ بِالرِّيِّ حَتّٰى صَدَرُوْا عَنْهُ روایت ہی مسور بن مخرمہ و مروان بن حکم سی کہا دونون نی کہ نکلی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سال حدیبیہ کی بیچ دس اور کتی سو کے اصحاب اپنی سی جب ذوالحلیفہ پر کہ نام ایک جگہہ کا ہی پہنچے قلادہ باندہا ہدی کے اور شعار کیا اور احرام باندہا ذوالحلیفہ سی عمرہ کی لیی چلی یہانتک کہ جب پہنچی ثنیہ پر کہ اوسمارجاتی ہین مکہ والون اوسطرفسی بیٹہہ گئی سواری حضرت کے اونٹنی حضرت کے پس کہا لوگون نی حل حل کہ

اونٹ کی اوہانی کی لیی یہہ کلمہ بولتی ہین اسکی قصواانی اڑکی نام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا تہا پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہین اسکی قصواانی اور نہین عادت اوسکو اڑنی کی ولیکن روکا اوسکو روکنی والی ہاتی کی نے یعنی اللہ تعالی نے کہ ہاتی ابرہہ کو کہ وسطی ڈہانی کعبہ معظمہ
کی لایا تہا روکا تہا اسیطرح قصوا کو روکا تا واقع نہوا لڑائی اور خون ریزی حرم مین پہلی وقت اسکیسی پہر فرمایا قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی
دست قدرت مین ہی نہ طلب کرینگی قریش مجہسی کوئی بات کہ اوسمین ہو تعظیم اللہ تعالی کی حرم کی مگر دونگا اونکو وہ یعنی اس صلح مین جو کچہہ قریش مجہسی ہاتکی
تعظیم کی بات طلب کرینگی قبول کرونگا پہر اوٹہایا اونٹنی کو پس اوٹہی وہ پہر کیسو ہوئی اونسی یعنی راہ اہل مکہ کیسی اور متوجہ ہوئی اور طرف یہانتک کہ اوتری
بیچ نہایت جانب حدیبیہ کی ایک جگہہ پر کہ تہوڑا سا تہا پانی اوسمین یعنی ایک گڑہی مین تہوڑا سا پانی تہا اوسپر اوتری یعنی پانی کو آدمی تہوڑا تہوڑا
پیچ نہایت جانب حدیبیہ کی ایک جگہہ پر کہ تہوڑا سا تہا پانی اوسمین یعنی ایک گڑہی مین تہوڑا سا پانی تہا اوسپر اوتری یعنی پانی کو آدمی تہوڑا تہوڑا
پس ذرنگ کی لوگون نی یہانتک کہ کہینچ ڈالا اوسن پانیکو یعنی نچہوڑا پانیکو کہ ذرنگ کری اور تہیری بلکہ سب کہینچ ڈالا اور شکایتکی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی پیاسکی پس نکالا حضرت نی ایک تیر اپنی ترکشمین سی پہر حکم فرمایا صحابہ کو یہہ کہ رکہدین تیر کو پانی مین پس قسم ہی خدا کی ہمیشہ جوش مارتا رہا پانی واسطے
اونکی ساتہہ سیرابی کی یعنی ساتہہ پانی کی کہ سیراب کری اونکو یہانتک کہ پہری پانی سی یعنی پہری اور ہنوز پانی باقی تہا ف حدیبیہ نام ایک موضع
کا ہی قریب مکہ کی کہ اکثر اوسکا حرم مین ہی ہاور دہ نو کوس ہی مکہ سی بیچ دس اور کتنی سو کی الخ بضع کہتی ہین مابین تین سی نو تک کو اور یہان ہیم لائی
تعین نکیا اسلیی کہ روایتین اونکی گنتی مین مختلف آئی ہین بعضی روایتون مین چودہ سو اور بعضی مین پندرہ سو اور بعضی مین ایک ہزار و چار سو یا زیادہ
اور یہہ عبارت غریب ہی اسلیی کہ ظاہر یہہ تہا کہ کہتی ایک ہزار چار سو یا ایک ہزار یا نسو وغیر ذالک و تطبیق ان روایات مین یون دی گئی ہی کہ پہلی حضرت
ساتہہ چار سو صحابیون کی نکلی بعد ازان نوبت بنوبت امد ہوتی گئی پس جسنی کہ اول دیکہا ایک ہزار و چار سو دیکہی بعد ازان در فوج آئی اونکو نہ دیکہا اور جسنی دیکہا
پندرہ سو روایت کیا اور جسنی تحقیق و تعین نکی کہا ہزار و چار سو یا زیادہ ۞ ح فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيُّ فِي نَفَرٍ مِنْ
خُزَاعَةَ ثُمَّ أَتَاهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْ قَالَ إِذْ جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اكْتُبْ هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَاللَّهِ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ مَا صَدَدْنَاكَ عَنِ الْبَيْتِ
وَلَا قَاتَلْنَاكَ وَلَكِنِ اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ إِنِّي لَرَسُولُ اللَّهِ وَإِنْ كَذَّبْتُمُونِي
اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَعَلَى أَنَّهُ لَا يَأْتِيكَ مِنَّا رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ عَلَيْنَا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ
قَضِيَّةِ الْكِتَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ قُومُوا فَانْحَرُوا ثُمَّ احْلِقُوا ثُمَّ جَاءَ نِسْوَةٌ مُؤْمِنَاتٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ
تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ الْآيَةَ فَنَهَاهُمُ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ يَرُدُّوهُنَّ وَأَمَرَهُمْ أَنْ
يَرُدُّوا صَدَاقَهُمْ پس اسوقت مین کہ صحابہ اسیطرح تہی ناگہان آیا یعنی واسطی صلح کی بدیل بن ورقا خزاعی بیچ ایک جماعت کی خزاعہ
پہر آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس عروہ بن مسعود اور بیان کی بخاری نی حدیث یہانتک کہا اوسوقت کہ آیا سہیل بن عمرو کہ وکیل تہا بنی عامر بن لوی
صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی حضرت علی کو لکہہ تو یہہ وہ چیز ہی کہ صلح کی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی پس کہا سہیل نی قسم ہی خدا کی اگر ہم جانتی کہ تم رسول اللہ
ہو تو منع کرتی ہم تمکو خانہ کعبہ سی اور نہ لڑتی ہم تمسی ولیکن لکہہ محمد بن عبد اللہ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی خدا کی تحقیق مین البتہ رسول اللہ ہون نی اور
اگر جہوٹا جانتی ہو تم مجکو لکہہ اسی محمد بن عبد اللہ پس کہا سہیل نی اور اسپر کہ نہ آوی تمہاری پاس ہم مین سی کوئی شخص اگرچہ ہو تمہاری دین پر مگر پہیر دو اوسکو
ہمپر یعنی پس قبول کیا یہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور یہان بہی حدیث مین اختصار ہوا ہی یا یہہ اور روایت ہی بخاری ہی کہ اوسمین اسقدر مذکور ہی
پس جبکہ فارغ ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت علی رض لکہنی صلح نامہ کیسی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی صحابہ کو کہڑی ہو اور

ذبح کرو یعنی جانور ہدی کی پھر سر منڈاؤ پھر احرام کھولو ایک عورتین مسلمان ہوکر پس نازل کی اللہ تعالیٰ نی یہہ آیت ای لوگو جو ایمان لائے ہو جبوقت کہ آویں تمہارے پاس عورتین مسلمان ہجرت کرکر آخر آیۃ تک پس منع کیا مسلمانونکو اللہ تعالیٰ نی یہہ کہ پھیر دیں انکو اور حکم کیا مسلمانون کو یہہ کہ پھیر دین مہر ف سر منڈاؤ پھیر حکم احصار کا ہی پس دیک شافعی کی فوج کیجاوی ہدی اگرچہ حرم مین نہو اسلیے کہ حدیبیہ زمین حل سی ہی نہ حرم سی اور ہماری نزدیک حرم مین ذبح کرنا شرط ہی اور اوسکا وہہ جواب دیتی ہین کہ بعض حدیبیہ حرم مین ہی اور بعض حل مین اور مولف نی یہان یہی اختصار کیا ہی چنانچہ یہہ بات صحیح بخاری مین دیکھنی سی معلوم ہوتی ہی اور پھیر دین مہر یعنی اگر خاوند کافر عورتون مسلمان کی پیچھے طلب اوسکی آوین اور مہر وہ دی چکی ہون تو مہر اونکا پھیر دیا جاوی اور تفسیر مدارک وغیرہ سی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ حکم پھیر دینی مہر کا اور طلب کرنی کا اوسوقت مین ہوا تہا پھر منسوخ ہوا اور صلح مردونکی پھیر دینی پر ہوئی تہی جب عورتین ائین تو اللہ تعالیٰ نی حکم بھیجا کہ صلح مردونکا پھیرنا قرار پایا تہا نہ عورتون کا پس عورتون کو بعد امتحان کی نہ پھیرنا چاہیی ✤ ح ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَجَاءَهُ أَبُو بَصِيرٍ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَهُوَ مُسْلِمٌ فَأَرْسَلُوا فِي طَلَبِهِ رَجُلَيْنِ فَدَفَعَهُ إِلَى الرَّجُلَيْنِ فَخَرَجَا بِهِ حَتَّى إِذَا بَلَغَا ذَا الْحُلَيْفَةِ نَزَلُوا يَأْكُلُونَ مِنْ تَمْرٍ لَهُمْ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ لِأَحَدِ الرَّجُلَيْنِ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَى سَيْفَكَ هَذَا يَا فُلَانُ جَيِّدًا فَاسْتَلَّهُ الْآخَرُ وَقَالَ أَجَلْ وَاللَّهِ إِنِّي لَجَيِّدٌ لَقَدْ جَرَّبْتُ بِهِ ثُمَّ جَرَّبْتُ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْهِ فَأَمْكَنَهُ مِنْهُ فَضَرَبَهُ حَتَّى بَرَدَ وَفَرَّ الْآخَرُ حَتَّى أَتَى الْمَدِينَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْدُو فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَى هَذَا ذُعْرًا فَقَالَ قُتِلَ وَاللَّهِ صَاحِبِي وَإِنِّي لَمَقْتُولٌ فَجَاءَ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلُ أُمِّهِ مِسْعَرُ حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَهُ أَحَدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ عَرَفَ أَنَّهُ سَيَرُدُّهُ إِلَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى سِيفَ الْبَحْرِ قَالَ وَانْفَلَتَ أَبُو جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلٍ فَلَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ فَجَعَلَ لَا يَخْرُجُ مِنْ قُرَيْشٍ رَجُلٌ قَدْ أَسْلَمَ إِلَّا لَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ حَتَّى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عِصَابَةٌ فَوَاللَّهِ مَا يَسْمَعُونَ بِعِيرٍ خَرَجَتْ لِقُرَيْشٍ إِلَى الشَّامِ إِلَّا اعْتَرَضُوا لَهَا فَقَتَلُوهُمْ وَأَخَذُوا أَمْوَالَهُمْ فَأَرْسَلَتْ قُرَيْشٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُنَاشِدُهُ اللَّهَ وَالرَّحِمَ لَمَا أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ فَمَنْ أَتَاهُ فَهُوَ آمِنٌ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ رواہ البخاری

پھیر پھری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم طرف مدینہ کی پس آئی حضرت کی پاس ابوبصیر کہ ایک شخص قریش مین سی تہا اور وہ تہی مسلمان پس بہیجی کفار قریش نی اوسکی تلاش مین دو شخص پس حوالہ کیا حضرت نی ابوبصیر کو اون شخصونکی یعنی بموجب عہد کی پس نکلی وہ ابوبصیر کو لیکر یہانتک کہ جب پہنچی وہ ذوالحلیفہ مین اور تری اسحال مین کہ کہاتی تہی کہجور ین اپنی پس کہا ابوبصیر نی واسطی ایک شخص کی اون دونون مین سی قسم خدا کی تحقیق مین گمان کرتا ہون یہہ تلوار تیری ای فلانی اچہی دیکہتا مجکو تا دیکہوں مین طرف اوسکی پس قدرت دی اوس شخص نی ابوبصیر کو اوپر دیکہنی تلوار کی پس مارا ابوبصیر نی اوسکو یہانتک کہ ٹہنڈا ہوگیا وہ یعنی مرگیا اور یہاگ گیا دوسرا شخص یہانتک کہ آیا مدینہ مین اور داخل ہوا مسجد مین دوڑتا ہوا یعنی بخوف قتل کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہکر اسنی تحقیق دیکہا اسنی خوف پس کہا اوس شخص نی کہ مارا گیا قسم خدا کی ساتہی میرا اور تحقیق مین بہی مارا جاتا ہون یعنی ڈرتا ہون قتل سی یا قریب ہوا مین اوسکی کہ قتل کری وہ مجکو پہر آیا ابوبصیر پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وای مان اسکیکو یہہ ابوبصیر گرم کرنیوالا لڑائی کا ہی اگر ہوتا واسطی اسکی کوئی مددگار تو مدد کرتا اوسکی پس جب سنی ابوبصیر نی یہہ بات معلوم کیا کہ آنحضرت پھیر دینگی اوسکو طرف کافرون کی پس نکلا ابوبصیر مدینہ سی یہانتک کہ آیا کنارہ دریا کی کہا راوی نی اور یہاگ آیا ابوجندل بن سہیل کافرونکی پاس سی اور ملا ابوبصیر کی ساتہہ پس نہ یہہ حال کہ نہ نکلتا تہا قریش سی کوئی شخص کہ اسلام لایا تہا مگر کہ ملتا تہا ساتہہ ابوبصیر کی یہانتک کہ جمع ہوئی قریش سی ایک جماعت کثیر پس قسم ہی خدا کی نہ سنتی تہی وہ کسی قافلہ کو قریش کی کہ نکلا طرف شام کی مگر کہ پیچہا کرتی اوسکا اور قتل کرتی اوسکو اور لیتی مال اوسکا پس بہیجا قریش نی کسیکو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسحال مین کہ قسم دیتی تہی حضرت کو اللہ کی اور حق قرابت کی کہ اون مین اور حضرت مین تہی کہ نکرین کچہہ مگر یہہ کہ بہیجین کسیکو طرف ابوبصیر کی اور یارون اوسکی کہ آویں مدینہ مین اور تعرض

لیکر مین قافلہ ہمارے کو پس جب کہلا بھیجین حضرت ونکو یہہ اور وہ چلی آوین انکی پاس پس جو کوئی آدی حضرت کی پاس مکہ سی ہم مین سی مسلمان ہوکر پس
اوہ امن مین ہی اور نہ پہیرین اوسکو ہماری طرف یعنی پشیمان ہوئی قریش اس شرط سی اور کہا کہ ابو بصیر کو منع کرین ہم اس شرط سی باز آئی پس پہیجا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کسیکو طرف ابو بصیر کے اور یارون وسکی یعنی اور منع کیا تعرض سی اور اپنی پاس بلا پہیجا نقل کی یہہ بخاری نی ف اگر ہوتا
واسطی وسکی الخ اسکی ایک معنی تو وہ ہین جو مذکور ہوئی اور دوسری معنی وسکی یہہ ہین کہ کا شکی کوئی ہوتا اور معلوم کرواتا اوسکو کہ نہ آوی سیرے پاس
تا پہیرندون اور سونپ ندون اوسکو اونکی تئین اور یہہ معنی اسب ہین ساتھہ سیاق حدیث کی اور جب سنی ابو بصیر نے الخ ابو بصیر نے معلوم کیا یہہ حضرت کی اس
قول سی مسمر حرب لوگان لہ احد اسلیکی یہہ شعر ہی اسپر کہ حضرت بہکا دینگی اوسکو اور نہ مدد کرین گی اور ابو جندل بیٹا سہیل کا ہی وہ سہیل کہ صلح کی
لیی یا تھا اور ابو جندل اسلام لایا تھا کہ مین اور کہا تھا اوسکو اوسکی باپ نے قید مین پہلی والی تو وہ بہاگ کر حدیبیہ مین آیا تھا اوسکو حضرت نی پہیر دیا تھا بہت سی تکرار کی اور التماس دی تئی اوسکو پہیر دوبارہ وہ بہاگ کر ابو بصیر کی ساتھہ ملا ش ح وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَالَحَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى ثَلٰثَةِ اَشْيَاءَ عَلٰى اَنَّ مَنْ اَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ رَدَّهُ اِلَيْهِمْ وَمَنْ اَتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
لَمْ يَرُدُّوْهُ وَعَلٰى اَنْ يَدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَيُقِيْمَ بِهَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَلَا يَدْخُلُهَا اِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ وَالسَّيْفِ فِي الْقِرَابِ وَنَحْوَهُ
فَجَاءَهُ اَبُوْ جَنْدَلٍ يَحْجُلُ فِي قُيُوْدِهٖ فَرَدَّهُ اِلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی براء ابن عازب سی کہ کہا صلح
کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مشرکین سی دن حدیبیہ کی تین چیز پر کہ جو آوی حضرت کی پاس مشرکونمین سی یعنی مسلمان ہوکر پہیر دین اونکو طرف مشرکون
کی اور جو آوی مشرکونکی پاس مسلمانون مین سی نہ پہیر دین اوسکو اور اسپر کہ داخل ہون حضرت مکہ مین سال آیندہ اور ٹہہرین وہان تین دن یعنی اور اس
سال مین نہ آوین اور یہہ کہ نہ داخل ہون مکہ مین مگر اسحال مین کہ تہیلی مین ڈالی ہوئی ہون ہتیار اور تلوار اور کمان اور مانند اسکی پس آیا ابو جندل
اسحال مین کہ چلتا تھا بیڑیون مین پس پہیر دیا حضرت نی اوسکو طرف مشرکون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف جلبان کہتی ہین چمڑی کی تہیلی کو کہ
اوسمین ہتیار وغیرہ رکہکر زین سی باندہ لیتی ہین اور یہان مراد یہہ ہی کہ ہتیار میانون وغیرہ مین ہون ننگی کہلی لیکر بصورت غلبہ اور قہر اور مستعد
لڑائی کی نہ آوین اور ابو جندل بن سہیل اسلام لائی تھی ہی مین اونکو مشرکون نی قید کر رکہا تھا جس ایام مین کہ صلح حدیبیہ ہوئی وہ حضرت کی پاس بہاگ کر
آئی حضرت نی بسبب قید اونکو حوالی مشرکین کے کر دیا یہہ فرماکر کہ صبر کرای ابو جندل اور امیدوار ثواب کی ہو اللہ تعالی تیری لیی اور ضعیفونکی لیی خوشی
اور خلاصی دیگا اور لکہا ہی علماء نی کہ قبول کرنا حضرت کا ان شرطونکا تھا بسبب ضعف حال مسلمانون کے اور عاجز ہونی اونکی مقابلہ کفار سی یا بسبب احرام
اور حرم اور عدم اذن کی اور بہت سی مصلحت کی لیی تھا اور انجام کار کو فائدے اوسکی بہت سے ظاہر ہوئی کہ مکہ فتح ہوا اور وہانکی لوگ مسلمان ہوئے اور ظاہر
ہوا دین حق اور حقیقت مین یہہ فرمان برداری امر رب کی اور اظہار کمال عبودیت کا ہی ش ح وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَطُوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مَنْ جَاءَنَا مِنْكُمْ لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكُمْ وَمَنْ جَاءَكُمْ مِنَّا
رَدَدْتُمُوْهُ عَلَيْنَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَكْتُبُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ اِنَّهٗ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا اِلَيْهِمْ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ وَمَنْ جَاءَنَا
مِنْهُمْ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ لَهٗ فَرَجًا وَمَخْرَجًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ قریش نی صلح کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس شرطین کین حضر صلی
اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ جو شخص آوی ہماری پاس تم مین سی پہیرین اوسکو تم پہیر دو اور جو آوی تمہاری پاس ہم مین سی پہیر دو اوسکو ہم پہیر دین عرض کیا صحابہ
نی یعنی مستبعد جان کر یا رسول اللہ کیا لکہہ دین ہم یہہ فرمایا کہ ہان تحقیق شان یہہ ہی کہ جو شخص جاوی گا ہم مین سی طرف اونکی پس دور کیا ہوگا اوسکو
اللہ نی یعنی اپنی رحمت سی اسلیی کہ مرتد ہوگا اور جو آوی گا ہماری پاس اونمین سی قریب ہی کہ گردانی گا اللہ واسطی اوسکی کشادگی اور خلاصی نقل کی

یہہ مسلم نی وعن عائشۃ قالت فی بیعۃ النساء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یمتحنہن بھذہ الآیۃ یا ایھا النبی اذا جاءک المؤمنات یبایعنک فمن اقر بھذا الشرط منھن قال لھا قد بایعتک کلاما یکلمھا بہ واللہ ما مست یدہ ید امراۃ قط فی المبایعۃ متفق علیہ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا بیچ بیعت کرنی عورتون کی تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی امتحان کرتی عورتونکا یعنی جو عورتین مکہ سی آتین اور اظہار ایمان کرتین ساتہہ اس آیۃ کی ای نبی جبوقت آوین تیری پاس عورتین ایمان والیان بیعت کرین تجہی پس جو اقرار کرتی ساتہہ اس شرط کی اونمین سی فرماتی واسطی اوسکی تحقیق بیعت کی مینی تجہی درآن حالیکہ کلام کرنی والی تہی کلام کرتی عورت سی ساتہہ اس کلام کی قسم ہی خدا کی نہین ہاتہہ لگا حضرت کا کسی عورت کی ہاتہہ سی کبہی بیچ بیعت کرنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ساتہہ اس آیۃ کی مضمون تمام اس آیۃ کا یہہ ہی کہ بیعت کرین مومن عورتین ان سب شرطونپر کہ شریک نکرین ساتہہ خدا کی کسی چیز کو اور چوری نہ کرین اور زنا نکرین اور اپنی اولاد کو نہ مارڈالین جیسیکہ عادت تہی کہ بیٹیونکو مارڈالتی تہی اور بہتان نکرین اور عصیان نکرین اور یہہ آیۃ تفسیر ہی اس آیۃ کی کہ اوپر گذری یا ایہا الذین آمنوا اذا جاءکم المومنات الخ اور اخیر جملہ کا حاصل یہہ ہی کہ بیعت اگرچہ ہاتہہ سی ہوتی ہی لیکن عورتون سی زبانی ہی ہوتی تہی کہ بیعت قبول کی مینی تیری اور بعضی مشائخ کہ عورتونکو اسطرح مرید کرتی ہین کہ ہاتہہ پانی مین ڈالتی ہین اور عورۃ ہی ہاتہہ پانی مین ڈالتی ہی اور بعضی ایک انچل کپڑی کا پکڑتی ہین اور ایک انچل عورت پکڑتی ہی حاجت اس تکلف کی نہین کفایت کرنا سنت پر افضل و احسن ہی اور یہہ حدیث بیعت کرنیکی باب الصلح مین سلیمی لائی کہ قضیہ صلح حدیبیہ مین بیعت ہی واقع ہوئی تہی کہ اوسکو بیعت الرضوان کہتی ہین جیسیکہ آیۃ کریمہ لقد رضی اللہ عن المومنین الخ مین ذکر اوسکا ہی باین تقریب حدیث بیعت عورتونکی اگرچہ حدیبیہ مین نہ تہی یہان ذکر کی ✣ ح الفصل الثانی فصل دوسری عن المسور ومروان انہم اصطلحوا علی وضع الحرب عشر سنین یامن فیہن الناس وعلی ان بیننا مکفوفۃ وانہ لا اسلال ولا اغلال رواہ ابوداود روایت ہی مسور اور مروان سی یہہ کہ صلح کی قریش نی اور موقوف کرنی لڑائی کی دس برس تک امن مین ہین اونمین لوگ اور اسپر کہ درمیان ہماری جاملانی بند ہو اور یہہ کہ نہو چوری چہپی ہوئی اور نہ خیانت نقل کی یہہ ابوداود نی ✣ ف جاملہ دانی بند ہو مراد یہہ ہی کہ درمیان ہماری سینی پاک مکر اور کینہ اور فساد اور فریب سی اور کہنی والی وفا اور صلح کی ہوں اور مراد اخیر جملہ سی یہہ ہی کہ نہ لیوی بعضا ہمارا مال بعضی کا نہ پوشیدہ اور نہ آشکارا ✣ ح وعن صفوان بن سلیم عن عدۃ من ابناء اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اباءہم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا من ظلم معاہدا او انتقصہ او کلفہ فوق طاقتہ او اخذ منہ شیئا بغیر طیب نفس فانا حجیجہ یوم القیمۃ رواہ ابوداود اور روایت ہی صفوان بن سلیم سی کہ نقل کی کتنی ایک بیٹون اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیسی کہ اونہون نی نقل کی اپنی باپونسی اونہون نی نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا خبردار ہو جس شخص نی ظلم کیا عہد کرنیوالی پر یعنی ذمی پر یا منتقص کری حق اوسکی یا تکلیف دی اوسکو زیادہ طاقت اوسکی یعنی جزیہ لی زیادہ طاقت اوسکی سی اگر ذمی ہو اور زیادہ لی عشر مال تجارت سی اگرچہ مسلمان ہو کہ واسطی تجارت کی آیا ہو یا لیوی اور سی کچہہ بغیر خوشی اوسکی پس مین جہگڑون گا اوسی دن قیامت کی نقل کی یہہ ابوداود نی وعن امیمۃ بنت رقیقۃ قالت بایعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نسوۃ فقال لنا فیما استطعتن واطقتن قلت اللہ ورسولہ ارحم بنا من انفسنا قلت یا رسول اللہ بایعنا نعنی صافحنا قال انما قولی لمائۃ امراۃ کقولی لامراۃ واحدۃ رواہ ✣ ✣ اور روایت ہی امیمہ بیٹی رقیقہ کی سی کہا بیعت کی مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی درمیان کتنی عورتون کی کہ اونہون نی کہ ہی بیعت کی پس فرمایا اسکو واسطی ہماری کہ بیعت کی مینی تمکو اوسی عورتو بیچ اوسچیز کی کہ استطاعت

رکھو تم اور طاقت کہو تم یعنی حضرت نی ازراہ شفقت کی مقید کیا بیعت کو ساتھہ اطاعت کی کہا مینی اللہ اور رسول اسکا بہت رحم کرنیوالے ہین ہم حق ہمارے
کی ہمسی اپنی نفسون پر کہا مینی یارسول اللہ بیعت کرو ہمسی مراد رکھتی تہی بیعت سی یہہ کہ مصافحہ کیجی ہمسی یعنی وقت بیعت کی ہاتھہ ہمارا اپنی ہاتھہ مین پکڑو
فرمایا سوا اسکی نہین کہنا میرا واسطی سو عورتونکی مانند کہنی میری کی ہی واسطی ایک عورت کی یعنی فقط کہدینا بیعت مین کفایت کرتا ہی حاجت ہاتھہ پکڑنیکی
نہین اور حاجت تخصیص ہر عورت کی ہی نہین ہی جدا جدا ایک ہے قول کافی ہی سبکی لیی نقل کی یہہ **ف** اصل کتاب مین لفظ واو کے بعد سفید چھوڑی ہوئی ہی
لیکن حاشیہ مین بعض شارحون نی لکہدیا ہی رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ ومالک فی الموطا کلہم من حدیث محمد بن المنکدر انتہی سمع من اسمہ الحدیث وقال
الترمذی حدیث حسن صحیح لا یعرف الا من حدیث ابن ابی المنکدر ۱۲ ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن البراء بن عازب قال اعتمر**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذی القعدۃ فابی اہل مکۃ ان یدعوہ یدخل مکۃ حتی قاضاہم علی ان یدخل یعنی من العام المقبل
یقیم بہا ثلثۃ ایام فلما کتبوا الکتاب کتبوا ہذا ما قاضی علیہ محمد رسول اللہ فقالوا لا نقر بہا فلو نعلم انک رسول اللہ ما منعناک ولکن
انت محمد بن عبد اللہ فقال انا رسول اللہ وانا محمد بن عبد اللہ ثم قال لعلی بن ابی طالب امح رسول اللہ قال لا واللہ لا امحوک
ابدا فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولیس یحسن یکتب فکتب ہذا ما قاضی علیہ محمد بن عبد اللہ لا یدخل مکۃ بالسلاح
الا السیف فی القراب لا یخرج من اہلہا باحد ان ارادہ ان یتبعہ وان لا یمنع من اصحابہ احدا ان ارادہ ان یقیم بہا فلما دخلہا
ومضی الاجل اتوا علیا فقالوا قل لصاحبک اخرج عنا فقد مضی الاجل فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ

روایت ہی براء بن عازب سی کہ کہا عمری کی لیی چلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ذی القعدہ کی یعنی سنہ چھہ ہجری مین پس انکار کیا اہل مکہ نی یہہ کہ چھوڑین
حضرت کو کہ داخل ہون مکہ مین یعنی حضرت کو مکہ مین نہ آنی دیا یہانتک کہ صلح کی حضرت نی اہل مکہ سی اسپر کہ داخل ہون یعنی سال آئندہ مین ٹہیرین تین
دن پس جب لکہا صلح نامہ لکہا صحابی نی نام شریف حضرت کا اسطرح یہہ وہ چیز ہی کہ صلح کی اسپر محمد رسول اللہ نی کہا مشرکون نی نہین اقرار کرتی ہم تمہارے
رسالت تمہاری کی پس اگر جانتی ہم کہ تم رسول اللہ ہو نہ منع کرتی ہم تم یعنی مکہ کی آنی سی ولیکن تم محمد بن عبد اللہ ہو یعنی اسیطرح لکہو پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ مین ہون رسول اللہ اور مین ہون محمد بن عبد اللہ یعنی دونون صفتین لازم ہین آپسمین نہین جدا ہوتین برابر ہی کہ دونونکی کہی جاوین یا ایک پر فرمایا
علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ کو کہ مٹاؤ لفظ رسول اللہ کو کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نی قسم ہی اللہ کی نہین مٹاؤنگا مین نام تمہارا کبہی پس لیا حضرت نی یعنی صلح نامہ یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ
کی ہاتہہ سی حال انکہ نہین لکہنا جانتی تہی پس لکہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ وہ چیز ہی کہ صلح کی اسپر محمد بن عبد اللہ ہی نہ داخل ہو مکہ مین ساتہہ ہتیار ونکی
مگر اسطرحسی کہ تلوار مین ہون غلافون مین اور یہہ کہ نہ نکالی کسی کی لوگونمین سی کوئی اگر ارادہ کری کوئی حضرت کی ساتہہ جانی کا یعنی بعد داخل ہونی کی جو مکہ سی
نکلین تو کسی کو اونمین سی لیکر نہ نکلین اور یہہ کہ نہ منع کرین اپنی یارونمین سی کسیکو اگر ارادہ کری ٹہیرنی کا مکہ مین پس جبکہ داخل ہوئی حضرت مکہ مین یعنی سال
آیندہ، ورگذر گئی مدت یعنی ٹہیرنی کی کہ تین دن قرار پائی تہی آئی کفار قریش حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پاس اور کہا کہ کہو واسطی صاحب اپنی کی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو کہ نکلو ہماری شہری پس تحقیق گذر گئی مدت پس نکلی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سی نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی **ف** حضرت علی رضی اللہ عنہ نی جو عذر کیا گویا وہ
سمجہے کہ امر ایجاب کے لیی نہین ہی والا مخالفت نکرتی اور حقیقت مین مخالفت نہین تہی بلکہ عین موافقت ہی کہ بسبب نہایت محبت کی کہا اور اختلاف واقع
ہوا ہی علماء مین بیچ لکہنی آنحضرت کی کہ بعضی تو کہتی ہین کہ ہرگز نہ لکہا اور نہ لکہہ سکتی تہی بسبب اسکی کہ اللہ تعالی نی انکو اُمّی فرمایا ہی اور اُمّی وہی ہوتا ہی کہ
نہ پڑہ سکی اور نہ لکہہ سکی اور بعضون نی کہا کہ لکہا حضرت نی بعد ازان کہ ثابت ہوئی حجت نبوۃ پر اور منقطع ہوا شبہہ اور ظاہر ہوا حدیث کا حجت اونکی ہی اور
منکر اسکی تاویل کرتی ہین کہ مراد کتابت سی امر ساتہہ کتابت کی ہی اور یہہ مجاز مشہور ہی اہل زبان مین جیسیکہ کہتی ہین بنا کیا امیر نے شہر یعنی حکم کیا

ساتھہ بنا کرنی کی نہ یہہ کہ امیر اپنی ہاتھہ سی بنا کرتا ہی ❊ ح **بَابُ اِخْرَاجِ الْيَهُوْدِ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ**

باب ہی پہچ بیان نکالدینی یہود کی جزیرہ عرب سی **ف** جزیرہ اوس مین کو کہتی ہین کہ احاطہ کیا ہوا وسکو دریا نی اور جزیرہ عرب وہ ہی کہ احاطہ کیا ہی اوسکو دریای ہندا ور دریای شام اور دجلہ اور فرات نی یا عدن سی اطراف شام تک طول مین اور جدہ سی ریف عراق تک عرض مین کذا فی القاموس

❊ ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ** قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِی الْمَسْجِدِ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوْا اِلٰی يَهُوْدَ فَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰی جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُوْدَ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا اِعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَاِنِّیْ اُرِيْدُ اَنْ اُجْلِيَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهٖ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا اوسوقت کہ تہی ہم مسجد مین نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی گہبری پس فرمایا چلو طرف یہود کی پس نکلی ہم ساتھہ حضرت کی یہانتک کہ آئی ہم مدرسہ یہود کی مین پس کہڑی ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا ای گروہ یہود مسلمان ہوتا سلامت رہیوگے آفات دنیا اور آخرۃ کی سی جانو کہ تحقیق زمین خدا کی لیی ہی یعنی وہ خالق اور مالک وسکا ہی اور واسطی رسول وسکی ہی یعنی بہ نیابت اور خلافت اور تحقیق میرا ارادہ کرتا ہون یہہ کہ جلاوطن کرون تمکو اس زمین مین سی یعنی جزیرہ عرب سی پس جو شخص کہ پاوی تم مین سی مال اپنی سی کوئی چیز یعنی متکل ہوئی جانا اوسکا مانند زمین وغیرہ کی پس چاہیی کہ بیچ ڈالی اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ عُمَرُ خَطِيْبًا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَامَلَ يَهُوْدَ خَيْبَرَ عَلٰی اَمْوَالِهِمْ وَقَالَ نُقِرُّكُمْ مَا اَقَرَّكُمُ اللّٰهُ وَقَدْ رَاَيْتُ اِجْلَاءَهُمْ فَلَمَّا اجْمَعَ عُمَرُ عَلٰی ذٰلِكَ اَتَاهُ اَحَدُ بَنِیْ اَبِی الْحُقَيْقِ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَتُخْرِجُنَا وَقَدْ اَقَرَّنَا مُحَمَّدٌ وَعَامَلَنَا عَلَی الْاَمْوَالِ فَقَالَ عُمَرُ اَظَنَنْتَ اَنِّیْ نَسِيْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكَ اِذَا اُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ تَغْدُوْ بِكَ قَلُوْصُكَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ فَقَالَ هٰذِهٖ كَانَتْ هُزَيْلَةً مِنْ اَبِی الْقَاسِمِ فَقَالَ كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ فَاَجْلَاهُمْ عُمَرُ وَاَعْطَاهُمْ قِيْمَةَ مَا كَانَ لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ مَالًا وَاِبِلًا وَعُرُوْضًا مِنْ اَقْتَابٍ وَحِبَالٍ وَغَيْرِ ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا کہڑی ہوئی حضرت عمر خطبہ فرمانیکو پس کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی کہ معاملہ کیا تہا یہود خیبر سی اونکی مالونپر یعنی اونکو خیبر مین رہنی دیا کہجورین درزراعت وغیرہ اونکی اونہین کے طور پر رکہین اور اونکی محاصل مین سی آدہون آدہون پیداوار کی اور جزیہ مقرر کیا اونپر اور فرمایا تہا کہ ہمیشہ اونمین گی ہم تمکو جب تک کہ ہمیشہ اوندی تمکو اللہ یعنی نہ حکم کری ہمکو ساتھہ نکالنی تمہاری کی اور تحقیق دیکہا مینی مناسب جلاوطن کرنا اونکا پس جب قصد کیا حضرت عمر نی اوسکا یعنی جلاوطن کرنی کا آیا اونکی پاس یک شخص قبیلہ بنی ابی الحقیق مین سی پس کہا ای امیر المومنین کیا نکالتی ہو تم ہمکو حال آنکہ تحقیق ٹہیرایا تہا ہمکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور معاملہ کیا تہا ہمسی لونپر پس کہا حضرت عمر نی کیا گمان کرتی تو کہ تحقیق مین بہول گیا فرمانا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تجی فرمایا تہا کہ کیا حال ہوگا تیرا اور کیا کریگا تو جسوقت کہ نکالا جاویگا تو خیبر سی اسحال مین کہ دوڑی جاتی ہوگی ساتھہ تیری اونٹنی تیری رات کو پیچہی رات کی یعنی ایک وقت مین جہ آدمی گا کہ راتون رات یہان سی نکل جاوی گا پس کہا ابن ابی الحقیق نی کہ یہہ کلمہ تہا از راہ ہنسی کی ابو القاسم سی کہ کنیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی پس فرمایا حضرت عمر نی کہ جہوٹا ہی تو ای دشمن خدا کی یہہ حضرت نی ہنسی سی نہین فرمایا تہا بلکہ خبر غیب کی دی تہی از راہ معجزہ کی پہر جلاوطن کیا یہود کو حضرت عمر نی اور دی اونکو قیمت اوسچیز کی کہ تہی واسطی اونکی میوہ سی یعنی کہجورین وغیرہ قیمت اونکی مال دیا اور اونٹ اور اسباب یعنی پالان اور رسیان وغیر ذالک نقل کی یہہ بخاری نی **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصٰی بِثَلٰثَةٍ قَالَ اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ اُجِيْزُهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ اَوْ قَالَ فَاَنْسِيْتُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وصیت فرمائی یعنی وقت وفات کی ساتھہ تین چیزون کی فرمایا نکالدینا مشرکون کو

جزیرہ عرب سی یعنی مکہ مدینہ سی اور سلوک کیا کرنا تم ایلچیون سی مانند اوسچیز کی کہ تہامین سلوک کرتا اونسی یعنی جب تک وہ رہین دینا اونکو وہ چیز کہ محتاج ہون
وہ اوسکی کہا راوی نی اور سکوت کیا ابن عباس نی تیسری چیز سی یا کہا ابن عباس نی پہلا یا گیا مین اسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا قاضی عیاض نی
احتمال ہی کہ تیسری چیز یہہ قول ہو حضرت عمر کا لا اخذ و اقبری و ثنا یعید اور ذکر کیا اسکو مالک نی موطا مین ع **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَاُخْرِجَنَّ الْیَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰی مِنْ جَزِیْرَةِ الْعَرَبِ حَتّٰی لَاَدَعَ
فِیْهَا اِلَّا مُسْلِمًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَئِنْ عِشْتُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَاُخْرِجَنَّ الْیَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰی مِنْ جَزِیْرَةِ الْعَرَبِ اور روایت کیا جابر بن عبد اللہ کہا خبر دی مجکو عمر بن خطاب
نی یہہ اونہون نی سنا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہے البتہ نکالونگا مین یہود و نصاری کو جزیرہ عرب سی یہانتک کہ نچہوڑونگا مین مگر مسلمان کو نقل کی یہہ
مسلم نی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا اگر جیتا رہا مین انشاء اللہ البتہ نکالونگا مین یہود و نصاری کو جزیرہ عرب سی **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری
لَیْسَ فِیْهِ اِلَّا حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا یَکُوْنُ قِبْلَتَانِ وَقَدْ مَرَّ فِیْ بَابِ الْجِزْیَةِ نہین فصل دوسری مصابیح کی مین حدیث
ابن عباس کی کہ سوا اوسکا یہہ ہی لا یکون قبلتان اللہ تحقیق گذر چکی یہہ حدیث باب الجزیہ مین بسبب تکرار کی نہین ذکر کی پس یہہ اعتراض و اعتذار ہی **اَلْفَصْلُ**
الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَجْلَی الْیَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰی مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلٰی اَهْلِ خَیْبَرَ اَرَادَ اَنْ یُّخْرِجَ الْیَهُوْدَ مِنْهَا وَکَانَتِ الْاَرْضُ لَمَّا ظَهَرَ عَلَیْهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُسْلِمِیْنَ فَسَاَلَ الْیَهُوْدُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّقِرَّهُمْ عَلٰی اَنْ یَّکْفُوا الْعَمَلَ وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نُقِرُّکُمْ عَلٰی ذٰلِكَ مَا شِئْنَا فَاَقَرُّوْا حَتّٰی
اَجْلَاهُمْ عُمَرُ فِیْ اِمَارَتِهٖ اِلٰی تَیْمَاءَ وَاَرِیْحَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ عمر بن الخطاب نی جلاوطن کیا یہود و نصاری
کو زمین حجازی یعنی جزیرہ عرب سی اور تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب غالب ہوئی اہل خیبر پر ارادہ کیا یہہ کہ نکالین یہود یونکو خیبر سی اور تہی زمین یعنی
جو زمین یہو جب غلبہ کیا گیا اوسپر واسطی اللہ کی اور رسول اوسکی اور واسطی مسلمانون کی پس سوال کیا یہود نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ چہوڑدین
اونکو یعنی اونکی زمینون مین اس شرط پر کہ کیا کرین کام یعنی درختونکو پانی دیا کرین اور واسطی اونکی ہو آدہا میوہ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ ٹہیراوینگی ہم اسپر جبتک کہ چاہین پس ٹہیرائی گئی یہانتک کہ جلاوطن کیا اونکو حضرت عمر نی اپنی خلافت مین طرف تیما اور اریحا کی نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نی **بَابُ الْفَیْءِ** باب ہی بیچ بیان فئ کی **ف** فئ اوس مال کو کہتی ہین کہ کفار سی ہاتہہ لگی بغیر لڑائی کی اور حکم اوسکا
یہہ ہی کہ وہ سب مسلمانونکی لیی ہی اوسمین خمس اور قسمت نہین اور اختیار اوسکا حضرت کو تہا جسکو چاہین دین جسکو چاہین کم اور جسکو
چاہین زیادہ اور جو مال غلبہ سی ہاتہہ لگی اوسکو غنیمت کہتی ہین اوسکا حکم یہہ ہی کہ پانچوان حصہ نکالکر باقی مجاہدین مین تقسیم کردین پیادہ کو اکہرا اور
سوار کو دوہرا ح مولانا **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ اللّٰهَ
قَدْ خَصَّ رَسُوْلَهٗ فِیْ هٰذَا الْفَیْءِ بِشَیْءٍ لَمْ یُعْطِهٖ اَحَدًا غَیْرَهٗ ثُمَّ قَرَءَ مَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ اِلٰی قَوْلِهٖ قَدِیْرٌ فَکَانَتْ هٰذِهٖ
خَالِصَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُنْفِقُ عَلٰی اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ ثُمَّ یَاْخُذُ مَا بَقِیَ فَیَجْعَلُ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ
عَلَیْهِ اور روایت کی مالک بن اوس بن حدثان سی کہ کہا فرمایا حضرت عمر رضی نی یہہ کہ اللہ تعالی نی خاص کیا اپنی رسول کو پیچہے مال کی ساتہہ ایک چیز کی کہ نہین دی
وہ چیز کسیکو سوای حضرت کی پہر پڑہی یہہ آیہ جو چیز دی اللہ نی اپنی رسول کو اونمین سی لفظ قدیر تک پڑہی پس تہا یہہ مال خالص اسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی خرچ کرتی تہی اپنی گہر کی لوگو برس خرچ برس و ذکا اوس مال مین سی پہر لیتی مابقی کو پس گردانتی اوسکو بیچ جگہہ گردانی مال اللہ کی یعنی صرف کرتی اوسکو

مصالح مسلمین میں درویشی تہی جسکو چاہتی تہی محتاج و مساکین مین سی نقل کی ہی بخاری و مسلم نے **ف** آیۃ ما افاء اللہ الخ سورہ حشر مین ہی مرجعہ ساری آیۃ کا یون ہی کہ جو کچھ اللہ تعالی نے اپنی رسول کو دیا اور خاص ونکی لیی مقرر کیا نہین دوڑی تہی اوسپر گہوڑی اور اونٹ یعنی مشقت نہین کہینچ تنی قتال کرنہین اوسپر بلکہ پیادہ پاگئی تم ولیکن اللہ تعالی مسلط کرتا ہی اپنی رسولونکو جسپر کہ چاہتا ہی اور اللہ ہر چیز پر قادر ہی مراد یہہ ہی کہ اللہ تعالی نے جو آنحضرت کو اموال بنی نضیر کا مالک کیا وہ مال اسطرح کا ہی کہ حاصل نہین کیا ہی تنی اوسکو بقتال و غلبہ اسلیی کہ کافرون ونکی دوکوشش مینہ سی سب پیادہ پاگئی سواری آنحضرت کی پہر مسلط کیا اللہ تعالی نے حضرت کو اوسپر اور اونکی اموال پر جیسیکہ عادت خدا تعالی کی ہی کہ مسلط فرماتا ہی اپنی رسولونکو اعدای دین پر پس مال اوسکا سپرد حضرت کی ہی جسکو چاہین دین و جہان چاہین خرچ کرین نازل ہوی یہہ آیۃ اوسوقت کہ طلب صحابہ کی قسمت کو کہ ان نے اسپر پس مال کنارہ کا کہ اوسکو فی الحال مین تقسیم نہین کیا جاتا مانند تقسیم غنائم کی اور سپرد تہا طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آتا ہی احادیث مین جو کچھ آپ حضرت عمل فرماتی تہی اوسمین مذہب ہمارا تہا اوسمین یہہ ہی و نقل کیا اوسمین طیبی نے مذہب شافعی اسطرح سی کہ حضرت کی لیی فی امین چار خمس اون پانچون حصہ خمس کا تہا پس تہی حضرت کی لیی کہ جس حصی پنجمین حصون مین سی اور چار باقی ذوی القربی اور یتیمون و مسکینون و ابن سبیل کی لیی و تفسیر معالم مین لکہا ہی کہ اختلاف کیا ہی اہل علم نے بیچ مصرف فی کی بعد آنحضرت کی پس کہا ایک قوم نے کہ وہ ائمہ کی لیی ہی بعد حضرت کی اور امام شافعی کی اسمین دو قول ہین ایک تہا یہہ کہ وہ مقاتلین کی لیی ہی اور دوسرا یہہ کہ واسطی مصالح مسلمین کے ہی اور خرچ برس ونکا اگر کیا جاوی کہ حدیث مین آیا ہی کہ ذخیرہ نہین کرتی تہی آنحضرت کوئی چیز کل کی لیی پس نفقہ ایک سال کا کیونکر رکہتی تہی جواب یہہ کہ نفی ذخیرہ کرنی کی اپنی نفس کے لیی ہی اور یہہ عیال کی لیی تہا اور آنحضرت اپنی بیبیونکی لیی نفقہ ایک سال کا دیتی تہی کبہی کبہی اور کہا نووی نے کہ اسسی معلوم ہوا کہ جائز ہی ذخیرہ کرنا ایک برس کا اور یہہ منافی توکل کی نہین ۱۲ ع

وَعَنْهُ عن عمر قال کانت اموال بنی النضیر مما افاء اللہ علی رسولہ مما لم یوجف المسلمون علیہ بخیل ولا رکاب فکانت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاصۃ ینفق علی اہلہ نفقۃ سنۃ ثم یجعل ما بقی فی السلاح والکراع عدۃ فی سبیل اللہ متفق علیہ اور روایت ہی مالک سی کہ نقل کی حضرت عمر سی کہ کہا تہا اموال بنی نضیر کا اوسمسی کہ عطا فرمایا تہا اللہ تعالی نے اپنی رسول پر کہ نہین دوڑائی تہی مسلمانون نی اوسپر گہوڑی اور نہ اونٹ پس ہوا واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ مال خاص خرچ کرتی تہی اپنی اہل پر خرچ برس ونکا پہر خرچ کرتی مابقی کو بیچ ہتیار ونکی اور چارپایونکی سبب سامان کرنی کی اوخدا مین یعنی جہاد کی لیی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **الفصل الثانی** فصل دوسرا **عَنْ** عوف بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اتاہ الفیء قسمہ فی یومہ فاعطی الاہل حظین واعطی الاعزب حظا فدعیت فاعطانی حظین وکان لی اہل ثم دعی بعدی عمار بن یاسر فاعطی حظا واحدا رواہ ابو داود روایت ہی عوف بن مالک سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت کہ آتا اونکی پاس مال فی یا غنی اوسکو اوسیدن پس بیبی بیوی والیکو دو حصی اور بیبی مجرد کو ایک حصہ پس بلایا گیا مین پس بیبی مجکو دو حصی اور تہی میری بیوی پہر بلایا گیا عمار بن یاسر کہ بیوی نہ رکہتا تہا پس دیا گیا ایک حصہ نقل کی یہہ ابو داود نی **وَعَنِ** ابن عمر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول ما جاءہ شیء بدأ بالحرائر رواہ ابو داود اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا دیکہا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو شروع کرتی ہی اول وقت آنی فی کی ساتہہ آزادونکی پس نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی اول فی مین سی آزادونکی گیونکہ وہ بی بہکتے اور بی سہارے ہوتی ہین و بعضون نی کہا کہ مراد آزادونکی گیونسی مکاتب ہین اور بعضون نی کہا مراد مشغول ہین لطاعۃ اللہ مین ۱۲ ع **وَعَنْ** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی بطبیۃ فیہا

خرز وقسمہا للحرۃ والامۃ قالت عائشۃ کان ابی یقسم للحر والعبد رواہ ابو داؤد اور روایت ہی
عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لائی گئی آپہلا اوسمین تہی گنیمتی لپر نٹا اوسکو واسطی بیبیونکی اور لونڈیونکی کہا حضرت عائشہ نی تہی باپ میرے یعنی حضرت
ابوبکر رض تقسیم کرتی واسطی آزاد وغلام کی نقل کی یہہ بوداود ف پس معلوم ہوا کہ گنیمتی مخصوص ساتہہ عورتون کی نہ تہی ولیکن حضرت نی تخصیص کے تہی
ح وعن مالک بن اوس بن الحدثان قال ذکر عمر بن الخطاب یوما الفیٔ فقال ما انا احق بہذا الفیٔ منکم
وما احد منا باحق بہ من احد الا انا علی منازلنا من کتاب اللہ عز وجل وقسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فالرجل وقدمہ
والرجل وبلاؤہ والرجل وعیالہ والرجل وحاجتہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہی مالک بن اوس بن حدثان سی کہ کہا ذکر کیا عمر بن خطاب
نی ایک دن فی کا اور کہا نہین ہم لائق ترساتہہ اس فی کی کسی اور نہین کوئی ہم مین سی لائق ترساتہہ اس فی کی کسی سی لیکن ہم اوپر مراتب اپنی کی ہین کتاب اللہ
عزوجل سنی وتقسیم کرنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیسی پس شخص اور قدیم ہونا اوسکا اور شخص اور شجاعت ومشقت وسہی اوسکی اور شخص اور عیال اوسکی اور شخص اور حاجت
اوسکی نقل کی یہہ بوداود ف نہین ہم لائق تر اسخ یہہ بات حضرت عمر نی رفع توہم کی لیی فرمائی کہ توہم جانا تہا کہ وہ خلیفہ آنحضرت کی تہی لائق ترہون ساتہہ
اوسکی جیسیکہ آنحضرت تہی اوسکی نفی کی کہ مین بہی احق اسکا نہین ہون بعد ازان نفی کی احقیت کی علی العموم کہ نہین کوئی ہم مین سی لائق ترساتہہ اسکی کسی
سے لیکن ہم اوپر مراتب اپنی کی ہین کہ بیان کیا گیا ہی کتاب اللہ سی مانند قول اللہ تعالی کی للفقراء المہاجرین تین آیتون تک اور قول اللہ تعالی
کی والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار آخر آیۃ تک وغیرہما اور آیتین کی دلالت کرتی ہین اوپر تفاوت مراتب مسلمین کے اور تقسیم کرنی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کیسی یہہ عطف کیا گیا ہی کتاب اللہ پر یعنی تفاوت مراتب ہی موافق تقسیم حضرت کی کہ رعایۃ کرتی تہی اصحاب بدر کی اور اصحاب بیعت الرضوان کی
اور اہل وعیال والیکی اور مانند اونکیکی جیسیکہ تفصیل کیا اوسکو ساتہہ قول اپنی کی شخص اور قدیم ہونا الخ یعنی تقسیم کرنی فی کیمین لحاظ قدامت کا اور شجاعت کا
اور مشقت کا اور اہل وعیال ہونی کا اور حاجت کا چاہیی جیسی احتیاج ہو جس شخص کو اوسکی موافق اوسکو دیجیی ۔ ح ع وعنہ قال قرأ عمر
بن الخطاب انما الصدقات للفقراء والمساکین حتی بلغ علیم حکیم فقال ہذہ لہؤلاء ثم قرأ واعلموا انما غنمتم من شیء فان
للہ خمسہ وللرسول حتی بلغ وابن السبیل ثم قال ہذہ لہؤلاء ثم قرأ ما افاء اللہ علی رسولہ من اہل القری حتی بلغ للفقراء و
الذین جاؤا من بعدہم ثم قال ہذہ استوعبت المسلمین عامۃ فلئن عشت فلیاتین
الراعی وہو بسرو حمیر نصیبہ منہا لم یعرق فیہا جبینہ رواہ فی شرح
السنۃ اور روایت ہی مالک سی کہ کہا پڑہی حضرت عمر بن خطاب نی یہہ آیۃ کہ بیچ بیان مصارف زکوۃ کی ہی سوای اسکی نہین کہ صدقہ
یعنی زکوۃ واسطی فقیرون اور مسکینونکی ہی یہانتک کہ پہونچی علیم حکیم تک اور کہا یہہ یعنی زکوۃ واسطی اون لوگونکی ہی یعنی اون اشخاص کی کہ ذکر کیی گئی اس آیۃ مین
پہر پڑہی یہہ آیۃ کہ بیچ بیان تقسیم غنائم کی ہی جانو کہ تحقیق وہ چیز کہ غنیمت پاوین لی ہی تمنی کچہہ پس تحقیق واسطی اللہ کی پانچوان حصہ اوسکا اور واسطی رسول
کی یہانتک کہ پہونچی لفظ وابن السبیل تک پہر کہا کہ یہہ یعنی مال خمس کا واسطی ذوی القربی وغیرہ کی ہی پہر پڑہی یہہ آیۃ کہ بیچ بیان حکم فی کی ہی جو چیز کہ دی
اللہ نی اپنی رسول کو بستیون مین سی یہانتک کہ پہونچی اس آیۃ تک واسطی فقیرون کی اور اون لوگونکی کہ آئی اونکی پیچہی پہر کہا کہ اس آیۃ نی پورا کیا مسلمانون
کو سبکو پس اگر زندہ رہا مین پس البتہ پہونچیگا چرواہی کو اسحال مین کہ وہ ہوگا سر حمیر مین کہ نام ہی ایک موضع کا حصہ اوسکا اموال فی سی نہ پسینا لاوے
گی اوسمین پیشانی اوسکی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین ف ایک نسخہ مین یون ہی ثم قرا والذین جاؤا پس تقدیر یہہ ہوگی یہانتک کہ پہونچی للفقراء دو آیتون
تک کو پہر پڑہی آیۃ والذین جاؤا من بعدہم اور اس آیۃ نی پورا کیا الخ یعنی اس آیۃ مین سب مسلمانون کو دینا مذکور ہی بخلاف پہلی دونون آیتونکی کہ ایک

خاص ہی اہل کوفہ کی لیی اور دوسری اہل خمس کی لیی اور رای حضرت عمرؓ کی یہہ تہی کہ فی مین سی خمس نکالی جیسیکہ غنیمت مین سی نکالتی ہین ولیکن تمام مصالح مسلمانون کی لیی ہی اور مقرر کیا گیا ہی اونکی لیی او پر تفاوت درجات کی جیسیکہ مذکور ہوا اکثر ائمہ اہل فتوی اسیطرف گئی ہین سوای امام شافعی کی جیسیکہ گذرا اور رعایت تفاوت درجات مسلمین کا ہی مذہب حضرت عمر کا ہی اور حضرت ابوبکرؓ برابر ہی بانٹتی تہی رعایت نکرتی تہی سبقت وغیرہ کی اور فرماتی تہی کہ اونہون نی عمل کیا ہی خدا کی لیی اجر اونکا اللہ پر ہی اور ساتہہ تفصیل کی اموال مین دخل نہین اور حضرت عمرؓ زیادہ دیتی تہی حضرت عائشہؓ کو بہ نسبت حفصہؓ کے اور اسامہ بن زید کو بہ نسبت ابن عمر کی اور جمیر نام ایک شہر کا ہی یمن سی اور سرو نام ایک موضع کا ہی متعلقات حمیر سی اور حاصل اس جملہ کا یہہ ہی کہ حضرت عمر فرماتی ہین کہ اگر زندہ رہا مین اور شہر کثرت سی فتح ہوئی اور مال فی کی بہت ہاتہہ لگی تو مسلمانون کو اوسمین سی پہونچی گا اگرچہ دور کی شہرون اور مواضع مین بستی ہون گی اور محنت اور مشقت اوسکی حاصل کرنی مین کی ہوگی ف ع **وعنہ** قال کان فیما احتج بہ عمر ان قال کانت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث صفایا بنو النضیر وخیبر وفدک فاما بنو النضیر فکانت حبسا لنوائبہ واما فدک فکانت حبسا لابناء السبیل واما خیبر فجزاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ اجزاء جزءین بین المسلمین وجزءا نفقۃ لاہلہ فما فضل عن نفقۃ اہلہ جعلہ بین فقراء المہاجرین رواہ ابو داود اور روایت ہی مالک سی کہ کہا تہا بچہ اوسچیز کی کہ حجت پکڑی ساتہہ اوسکی حضرت عمرؓ نی یہہ کہا حضرت عمرؓ نی تہی واسطی حضرت کی تین صفایا بنو نضیر اور خیبر اور فدک پس بنو نضیر یعنی مال کہ حاصل ہوتا تہا اونکی زمین سی تہا محبوس یعنی مقرر واسطی حاجات حضرت کی یعنی واسطی ضیافت مہمانونکی و وہیلیا رو سواری مجاہدونکی وغیر ذلک اور حاصل فدک تہا محبوس واسطی مسافرونکی کہ مال اپنی پاس رکہتی تہی اگرچہ وطن مین مال ہوتا اور خیبر تقسیم کیا تہا اوسکو حضرتؐ نی تین حصے دو حصی درمیان مسلمانون کی اور ایک حصہ واسطی خرچ اہل عیال اپنی کی پس جو کچہہ بچتا خرچ اہل اونکی سی گردانتی اوسکو درمیان فقراء مہاجرین کی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** حجت پکڑی یعنی جب حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ جہگڑتی ہوئی آئی حضرت عمرؓ کی پاس در مقدمہ فدک کی تو حضرت عمرؓ نی دلیل پکڑی ساتہہ اوسکی کہ کہا حضرت عمرؓ نی الخ اور تہا یہہ روبرو صحابہ کی پس انکار کیا کسینی اونپر بعد ازان حضرت عمرؓ نی اون دو صحابیونکو دیا فدک یعنی اونکو عامل کیا کہ بطور حضرتؐ کی صرف کرتی ہین اوسکو اور صفایا جمع صفیہ کی ہی صفیہ اوسکو کہتی ہین کہ چہانٹ لی امام اپنی لیی غنیمت مین سی کوئی چیز پہلی تقسیم ہونی غنیمت کی اور یہہ بات خاص حضرتؐ ہی کی لیی ہی کہ خمس کی ساتہہ اور بہی کچہہ لی لین جو چاہین لونڈی یا غلام یا تروار یا گہوڑا وغیر ذلک اور یہہ بعد حضرتؐ کی اور کسی امام کی لیی درست نہین اور بنو نضیر یعنی زمین اونکی کہ بعد جلاوطن کرنی اونکیکی ہاتہہ لگی اور فدک نام ایک قریہ کا ہی قریات خیبر سی اور تہی حضرتؐ کی لیی آدہی زمین اوسکی کہ صلح کی اہل اوسکی سی آدہی زمین اوسکی پرسو وہی خاص حضرتؐ کی لیی تہا اور خیبر کو اوپر طرح مذکور کی اوسکی تقسیم کیا کہ خیبر کی گانون بہت تہی بعضی بقہر فتح کیی گئی تہی اونمین سی حضرت خمس خمس لی لی تہی اور بعضی بصلح فتح کیی گئی تہی بغیر قتال کی وہ فی تہی خاص حضرتؐ کی لیی تقسیم کرتی تہی اوسکو جہان مناسب جانتی تہی اپنی حوائج مین اور اپنی اہل پر اور مصالح مسلمین پر جس مقتضی ہوئی قسمت و برابری اوسکو کہ ہو تمام اوسکا درمیان حضرتؐ کی اور لشکر مسلمین کی تین حصی

الفصل الثالث فصل تیسری عن المغیرۃ

ع قال ان عمر بن عبد العزیز جمع بنی مروان حین استخلف فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانت لہ فدک فکان ینفق منہا ویعود منہا علی صغیر بنی ہاشم ویزوج منہا ایمہم وان فاطمۃ سالتہ ان یجعلہا لہا فابی فکانت کذلک فی حیوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی مضی لسبیلہ فلما ان ولی ابو بکر عمل فیہا بما عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حیوتہ حتی مضی لسبیلہ فلما ان ولی عمر بن الخطاب

عَمِلَ فِيهَا بِمِثْلِ مَا عَمِلَ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ ثُمَّ أَقْطَعَهَا مَرْوَانُ ثُمَّ صَارَتْ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَرَأَيْتُ أَمْرًا مَنَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ لَيْسَ لَكِ بِحَقٍّ وَإِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي رَدَدْتُهَا عَلَى مَا كَانَتْ يَعْنِي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی مغیرہ سی کہ کہا تحقیق عمر بن عبدالعزیز بن مروان بن حکم نی جمع کیا مروان کی بیٹون کو اوسوقت کہ خلیفہ کیا گیا پس کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہا واسطی اونکی فدک پس تہی خرچ کرتی اموال وسکی سی یعنی اہل وعیال اور فقرا و مساکین پر اور احسان کرتی تہی اوسمین سی اوپر چہوٹی لڑکون بنی ہاشم کی اور نکاح کرتی تہی اوسی عورتون بی غو بہر کا اور مرد بی زن کا اور تحقیق حضرت فاطمہ نی سوال کیا تہا حضرت ہی یہہ کہ دیوین فدک کو واسطی اونکی پس نہ یا پس ہا اسیطرح سی ہیچ زندگی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہانتک کہ وفات ہوئی حضرت کی پس جبکہ خلیفہ کیی گئی ابوبکر صدیق کیہا ہیچ وسکی موافق اوسیچیز کی کہ کیا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی زندگی مین یعنی خرچ کرتی تہی حضرت کی اہل وعیال پر اور بنی ہاشم پر اور نکاح مذکورین جیسیکہ حضرت کرتی تہی پس جبکہ خلیفہ کیی گئی حضرت عمر بن الخطاب کیا موافق اوسیچیز کی کہ کیا تہا دونون صاحبون نے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی نی یہانتک کہ وفات ہوئی حضرت عمر کی بہی پہر جاگیر کیا اوسکو مروان نی یعنی اپنی لیی اور اپنی توابع کی لیی ہیچ خلافت حضرت عثمان کی یا اپنی بادشاہت مین پہر ہوا عمر بن عبدالعزیز بن مروان کی لیی پس دیکہی مینی ایک چیز کہ نہین دیا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فاطمہ رض کو نہین دیا اوسطی میری سزاوار اور تحقیق مین گواہ کرتا ہون تمکو اسپر کہ تحقیق مینی پہیر دیا اوسکو اوسطرح پر کہ تہا یعنی آنحضرت کی زمانی مینی اور ابوبکر صدیق اور عمر فاروق کی زمانی مین نقل کی یہہ بو داود نی ف جانا چاہیی کہ ہیچ قصہ اموال بنی نضیر اور فدک و خیبر کی کہ املاک خالصہ آنحضرت کی سی تہی اور باقی رہی بعد حضرت کی اور واقع ہوا جو کچہہ کہ واقع ہوا کلام طویل اور قصہ اسکا غریب ہی مناسب یہہ ہی کہ کچہہ اوسی نقل کرین کہ کتب صحاح مین سی بسبب شہرت اسکلام کی اور جاری ہونی اوسکی زبان خاص و عام پر اور واقع ہونی کچی کی ہیچ افہام کہ رودن کی پس صحیح بخاری مین منقول ہی مالک بن اوس بن حدثان سی کہ ایک روز حضرت عمر بن خطاب نی مجکو اپنی پاس بلایا مین بیٹہا تہا اونکی پاس کہ اونکا خادم یرفا نام آیا اور کہا کہ عثمان بن عفان اور عبدالرحمن بن عوف اور زبیر بن العوام اور سعد بن ابی وقاص رض دروازی پر بیٹہی ہوئی اذن چاہتی ہین آنکی لیی کہا آنی دی پس داخل ہوی پہر تہوڑی دیر کی بعد یرفا آیا اور کہا کہ عباس و علی رض اذن چاہتی ہین حکم ہو تو آنی دین کہا آنی دی جب داخل ہوی تو عباس نے کہا یا امیر المومنین حکم کر درمیان ہماری اور انکی اور یہہ جہگڑتی ہین ہیچ اوس اموال کی کہ فی کیا تہا اللہ تعالی نی اپنی رسول پر اموال بنی نضیر سی پس بد کہا وکیا آپسمین علی اور عباس نی پس کہا اون لوگون نی کہ بیٹہی تہی یا امیر المومنین حکم کر درمیان ان دونون کی اور خلاصی دو انکی دوسری سی پس کہا حضرت عمر نی صبر اور سہولت کرو قسم دیتا ہون مین تمکو اوس خدا کی کہ اوسکی حکم سی قائم ہین آسمان و زمین آیا جانتی ہو تم کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین چہوڑتی ہین ہم یعنی گروہ انبیاء میراث جو کچہہ کہ ہم چہوڑتی ہین صدقہ ہی کہا اون صحابہ نی کہ بیٹہی تہی ہان فرمایا ہی بلاشبہہ پہر متوجہ ہوی حضرت عمر حضرت علی اور حضرت عباس رض پر اور کہا کہ تم دیتا ہو تمین تمکو خدا کی آیا نہین جانتی ہو تم کہ آنحضرت نی یہہ فرمایا تہا کہا علی و عباس نے ہان فرمایا ہی کہا عمر نی پس خبر دیتا ہون مین تمکو اس امر سی کہ پروردگار تعالی نی مخصوص کیا اپنی رسول کو اوس فی مین سی تہا اور سیچیز کی کہ ندی کسیکو سوای اونکی پہر پڑہی یہہ آیۃ ما افاء اللہ علی رسولہ ساری آیۃ پس تہا یہہ اموال خاص آنحضرت کی لیی پہر قسم خدا کی جسم نہ کیا اس اموال کو تمہاری پاس اور ایثار نہ کیا ساتہہ اوسکی تمپر اور تحقیق دیا تمکو وہ مال اور قسمت کیا درمیان تمہاری یہانتک کہ باقی رہتا اوس مال سی پس تہی آنحضرت کہ خرچ کرتی اوپر اہل وعیال اپنی کی اوس مال مین سی پہر لیتی اور صرف کرتی اوسکو مصارف خیر اور مصالح مسلمین مین پس عمل کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی حیات تک پہر بعد حضرت کی وفات کی ابوبکر رضی نی کہا کہ مین خلیفہ رسول خدا کا ہون پس لیا اوسکو ابوبکر رض نی اور عمل کیا اوسطرح کہ عمل کرتی تہی آنحضرت پہر متوجہ ہوی حضرت عمر علی اور عباس رض پر اور کہا کہ اوسوقت مین برائی سی یاد کرتی تہی تم ابوبکر رض کو اور کہتی

تہی کہ ابوبکرؓ اس عمل مین خطا پر ہی اور ایسا نہ تہا کہ جو تم کہتی تہی اور خدا جانتا ہی کہ ابوبکرؓ اسکام مین صادق تہی اور نیکوکار اور راہ راست پر اور تابع حق کی تہی پہر وفات دی اونکو خدا نی پس کہا مینی کہ مین خلیفہ اور ولی رسول خدا اور ابوبکر کا ہون پس لیا مینی اوس مال کو دو سال اپنی امارت مین اور عمل کیا مینی اوسمین اوسطرح کہ عمل کیا تہا آنحضرتؐ نی اور ابوبکرؓ نی اور خدا جانتا ہی کہ مین اس قول مین صادق ہون و راس امر مین نیک کار اور راہ راست پر اور پیرو حق ہون پہر بعد از دو سال کی آئی تم دونون میری پاس اور سخن تم دونونکا ایک ہی تہا پس کہا مینی تمکو کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی ہم ارث نہین چہوڑتے ہین جو کچہہ کہ چہوڑتی ہین صدقہ ہی پس جب میری عقل مین آیا کہ سپرد کرون مین اوس مال کو تمہاری تئین پس کہا مینی اگر چاہتی ہو تم سپرد کرون مین تمکو باین شرط کہ لازم کرو اپنی پر یہہ کہ عمل کرو اوسمین اسطرح کہ عمل کیا اوسمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابوبکرؓ نی اور میں جسیکہ خلیفہ ہوا مین دگرنہ کلام نکرو مجہسی اس باب مین پس کہا تمنی کہ سونپو ہمکو اسی شرط پر پس سپرد کیا مینی تمکو آیا التماس کرتی ہو تم اور چاہتی ہو مجہسی کہ حکم کرون برخلاف اوسکی پس قسم اوس خدا کی کہ اوسکی اذن سے برپا ہی آسمان و زمین حکم نہین کرنیکا مین غیر اوسکی جب تک کہ برپا ہو قیامت پس اگر عاجز ہو تم اوس کارسی اور تسی نہین ہو سکتا پہیر دو مجکو کفایت کرو مین تمکو اوسی اور مشقت کہینچون کہا زہری نی کہ راوی حدیث کا ہی پس خبر دی مینی الحدیث کی عروہ بن زبیر کو پس کہا عروہ نی کہ سچ کہا مالک بن اوس نے مینی سنا ہی حضرت عائشہ سی کہ کہتی تہین بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون نی عثمان کو ابوبکرؓ کی پاس واسطی طلب کرنی میراث کی اوسچیز سی کہ فی کیا تہا اللہ تعالی نی اپنی رسول پر صلی اللہ علیہ وسلم پس دی کیا مینی اون بیبیون پر اور رہا مینی کہ نہین ڈرتی ہو تم خدا سی کیا نہین جانتی ہو تم کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی میراث نہین چہوڑتی ہین ہم جو کچہہ کہ چہوڑتی ہین صدقہ ہی نہین کہاتی آل محمدؐ اس مال سی پس بیشک آئین عورتین آنحضرتؐ کی طلب کرنی میراث اپنی در رجوع کی ساتہہ ہیچز کی کہ خبر دی مینی اونکو کہا عروہ نی تہا یہہ صدقہ حضرت علی کی ہاتہہ مین منع کیا حضرت علی نی عباس کو اوسی در غلبہ کیا اوپر بعد ازان حضرت حسن بن علی کی ہاتہہ مین تہا بعد ازان حضرت حسین کی پاس بعد ازان علی بن حسین اور حسن بن حسن کی پاس کہ یہہ دونو نوبت رکہتی تہی اوسکو بعد ازان زید بن حسن رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کی پاس ہا اور یہہ صدقہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ساتہہ اسی کی یہہ حدیث بخاری کا مختصر ہی اور یہہ حدیث کتاب المغازی مین ہیچ قصہ مین تصغیر کی ہی اور کتاب الخمس مین بہی مانند اسکی آیا ہی ساتہہ تفاوت بعضی الفاظ کی اور یہہ بہی بخاری مین ہی حضرت عائشہ سی کہ فاطمہ اور عباس آئی حضرت ابوبکرؓ کی پاس سوال مین کہ طلب کرتی تہی میراث زمین فدک سی اور حصہ خیبر سی پس کہا ابوبکرؓ نی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے تہی میراث نہین چہوڑتی ہین ہم جو کچہہ چہوڑین ہم صدقہ ہی کہاتی ہی آل محمدؐ اس مال مین سی قسم خدا کی قرابت رسول خدا کی محبوب تر ہی نزدیک میری کہ صلہ کرو مین ساتہہ اوسکی اور نگاہ رکہو مین حق اوسکا اسی کہ صلہ کرو مین قرابت اپنی کو اور جامع الاصول مین حدیث مذکور کو روایت بخاری اور مسلم اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی سی لایا ہی اور کہا کہ ابوداود نی کہ طلب اور سوال عباس اور علیؓ کی حضرت عمرؓ سی یہہ تہی کہ اس مال کو درمیان اونکی آدہون آدہا بانٹ دیں اور سونپین یہہ کہ جانتی تہی قول آنحضرتؐ کا کہ ہم میراث نہین چہوڑتی ہین وہ نہ طلب کرتی تہی مگر صواب کو پس حضرت عمرؓ نی کہا کہ مین نام تقسیم کا اوسپر نہین رکہتا ہون چہوڑتا ہون اوسکو بحال خود جیسیکہ ہی اور لایا ہی بخاری کتاب الخمس مین عروہ بن زبیر سی کہ عائشہؓ نی خبر دی اونکو کہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی طلب کیا ابوبکر صدیق سی بعد وفات آنحضرتؐ کی کہ دیوین اونکو میراث اونکی وہ چیز سی کہ چہوڑا ہی اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسچیز سی کہ فی کیا خدا تعالی نی اونپر پس کہا ابوبکرؓ نی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی لا نورث ما ترکنا وہ صدقہ پس خفا ہوئین فاطمہؓ اور ہجران کیا ابوبکر سی پس ہمیشہ نہین ہجران کرتے یہان تک وفات پائی اور زندگانی حضرت فاطمہ کی بعد حضرتؐ کی چہہ مہینی تہی اور کہا حضرت عائشہ نی تہین فاطمہ کہ سوال کرتی تہین ابوبکرؓ سی حصہ اپنا اوسچیز سی کہ چہوڑا آنحضرتؐ نی خیبر اور فدک سی اور صدقہ اونکا کہ مدینہ مین تہا پس انکار کیا ابوبکر نی اور کہا کہ نہین مین چہوڑتا نیوالا کسی چیز کو اوسچیز سی کہ عمل کرتی تہی ساتہہ اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عمل کرتا ہو مین جو کچہہ کہ عمل کرتی تہی اوسمین آنحضرتؐ اور مین ڈرتا ہون کہ اگر ترک کرون کسی

چیز کو امر آنحضرت سی میل کرونگا حق سی پس صدقہ ایگا کہ مدینہ مین تہا سپرد کیا اوسکو عمر نی علی اور عباس رض کو اور خیبر اور فدک حضرت عمر نی اپنی پاس رکہا اور کہا کہ یہہ صدقہ رسول خدا کا ہی تہی یہہ واسطی حقوق حضرت کی کہ پیش آتی تہی اور سپرد کیا اونکو اوسکو کہ والی امر تہا پس واب تک اسی حال پر ہین اور اور روایت مین حضرت ابوبکر رض کی جواب مین آیا ہی کہ بعد نقل کرنی حدیث لا نورث ما ترکنا وہ صدقۃ کی فرمایا یہہ اول سپرے ما تہہ مین ہی پس جب مرونگا تو اوسکی ما تہہ مین ہوگا کہ ولی امر ہو بعد میری اور مانند اوکی اور بہت سی روایتین آئی ہین صحاح ستہ مین طرق متعددہ سی اور یہہ انسی ظاہر ہوتا ہی کہ حدیث لا نورث ما ترکنا وہ صدقۃ اور ہونا اموال آنحضرت کا مشترک درمیان مسلمانون کی اور مصالح اونکی اور تفویض امر اوسکیکا والی کی متفق علیہ ہی درمیان صحابہ کی حتی کہ حضرت علی اور حضرت عباس کی اور مخصوص ساتہہ ابوبکر رض کی نہین رضی اللہ عنہم اجمعین ولیکن اشکال یہان یہہ وارد ہوتا ہی کہ اگر دینا اس اموال کا علی اور عباس رض کو صواب تہا تو کیون ندیا حضرت عمر نی اونکو پہلی بار اور اگر صواب نہتا تو کیون دیا آخر کو جواب یہہ کہ ندیا پہلی اسطرح پر کہ طلب کرتی تہی وہ یعنی ملک کر دینا اور دیا آخر کو بر وجہ تصرف و تولیۃ کی جیسیکہ آنحضرت تصرف کرتی تہی کہا خطابی نی کہ یہہ قضیہ شکل ہی اسلیی کہ علی اور عباس نے جب لیا یہہ صدقہ حضرت عمر سی شرط مذکور پر اور اونہون نی اعتراف بہی کیا کہ آنحضرت کی میراث نہین اور بزرگون مہاجرین کی نی اوسکی گواہی دی پہر کیون خصومت کی وجہ اوسکی یہہ ہی کہ شرکت تولیۃ مین اونپر شاق آئی اور طلب کی قسمت تا ہر کوئی اپنی حصہ مین مستقل ہو ساتہہ تدبیر و تصرف کی پس تقسیم کی حضرت عمر نی نہ جاری ہوا و سپرد نام ملک کا اسلیی کہ قسمت املاک مین ہوتی ہی اور ساتہہ دراز ہونی زمانی کی گمان ہوتا ہی ملک کا کذا قالوا اور مشکل تر اوسی قضیہ فاطمہ رض ہرا کا ہی اسلیی کہ اگر کہین ہم کہ حضرت فاطمہ رض جاہل تہین ساتہہ اس سنت کی تو بعید ہی اور اگر کہین کہ شاید اتفاق نہ پڑا ہوا اونکو اسحدیث کی سنی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی تو یہہ اشکال آتا ہی کہ بعد سنی حدیث کی ابوبکر سی اور گواہی دینی صحابہ کی ساتہہ اوسکی کیون نہ قبول کی اور غصہ ہوئین اور اگر غصہ ہوئین اور اگر سنی حدیث کیسی تہا تو کیون باز نہ آئین غضب سی حتی کہ اتنا طول کہینچا اور تا زندگی مہاجرت کی ابوبکر رض سی جواب اسکا کرمانی نی بیچ شرح بخاری کی یہہ لکہا ہی کہ اپر غضب فاطمہ رض کا ایک امر تہا کہ حاصل ہوا بمقتضای بشریت کی اور جاتا رہا بعد اوسکی اور مراد ہجران سی انقباض اور کوفت طبیعت ہی ملاقات سی نہ کہ ان محرم یعنی ترک سلام اور مانند اوسکیکی انتہی اور بعضی روایات مین آیا ہی کہ جب واقع ہوا درمیان ابوبکر رض اور فاطمہ رض کی جو کچہہ کہ واقع ہوا تو گئی ابوبکر رض فاطمہ کی پاس اور کہڑی ہوئی اونکی دروازی پر گرمی آفتاب مین اور عذر خواہی کی اونسی اور کہا کہ قسم خدا کی قرابت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب تر ہی نزدیک میری قرابت اپنی سی ولیکن مین کیا کرون کہ سنا ہی مین اسحدیث کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور صحابہ کو گواہ مین اسپر پس راضی ہوئین فاطمہ رض اور نقل کیی جاتی ہین اس قصہ مین اقوال و اباطیل کہ نہین لایق اعتماد اونپر واللہ اعلم بحقیقۃ الحال یہہ تقریر ترجمہ حضرت شیخ رحمہ اللہ کیسی لکہی گئی ہی بطور اختصار کی جسکو مفصل دیکہنا منظور ہو اس مقام کا مجمد مذکور مین دیکہی واللہ الہادی والموفق ✣

کتاب الصید والذبائح

باب ہی بیچ بیان شکار اور جانورون فرج کیی گئی کی ف شکار کرنا حلال ہی غیر حرم مین واسطی غیر محرم کی اور شکار کی مباح ہونے پر وارد ہوئی ہی کتاب و سنت اور منعقد ہوا ہی اسپر اجماع امت اور بیچ رسالہ ابن ابی زید کی کہ امام مالک کی مذہب مین ہی لکہا ہی کہ مکروہ ہی شکار کرنا لہو و لعب کی لیی اور لی قصد لہو و لعب کی مباح ہی اور ثابت نہین ہوا ہی کہ حضرت نی بذات شریف خود کیا ہو ولیکن تقریر اوسکی کی ہی ✣ ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عَنْ** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَإِنْ أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَأَدْرَكْتَهُ حَيًّا فَاذْبَحْهُ وَإِنْ أَدْرَكْتَهُ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ وَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ فَإِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ وَقَدْ قَتَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهُمَا قَتَلَ وَإِذَا رَمَيْتَ

بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَإِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِيهِ إِلَّا أَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ إِنْ شِئْتَ وَإِنْ وَجَدْتَهُ غَرِيقًا فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ روایت ہی عدی بن حاتم سی کہ کہا میں واسطی تیری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبوقت کہ چھوڑی تو اپنی کتی کو یعنی ارادہ کری تو چھوڑنی کتی معلم کا شکار کی لیی پس ذکر کر نام اللہ کا پس اگر پکڑ رکھا کتی نی شکار کو واسطی تیری اور پایا تو نی اوسکو زندہ پس ذبح کر اوسکو یعنی پس اگر نہ ذبح کریگا اوسکو قصدا حرام ہوگا اسلیی کہ وہ مردار ہی اور اگر پایا تو نی شکار کو کہ مار ڈالا اوسکو کتی نی اور نہ کہایا اوسمین سی پس کہا اوسکو اور اگر کہایا پس نہ کہا پس سوا می اسکی نہین کہ بندر کہا کتی نی اس شکار کو اپنی لیی اور اگر پایا دیتو ساتھہ کتی اپنی کی کتا غیر کا اور حال انکہ تحقیق مار ڈالا یعنی ایک نی اونمین سی پس نہ کہا اسلیی کہ تحقیق تو نہین جانتا کہ کسنی اون دونون مین سی مارا اوسکو یعنی اگر دوسری کتی نی مارا ہو شاید کہ وہ معلم نہو یا اوسکی چھوڑنی مین بسم اللہ نکی ہو اور جبوقت بھیجی تو تیر اپنا پس ذکر کر تو نام اللہ کا پس اگر غائب ہا شکار سخی ایکدن پس پایا تو نی اوسمین کچھہ نشان سوا می بنشان تیر اپنی کی پس کہا تو اگر چاہی اور اگر پایا دی تو اوسکو بغرق پانی مین یعنی اگرچہ نشان تیر کا رکھتا ہو پس نہ کہا یعنی بسبب احتمال اسکی کہ پانی سی مرا ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ذکر کر نام خدا کا یعنی جیسیکہ وقت ذبح کی ذکر کرتی ہین اسلیی کہ چھوڑنا کتی کا بمنزلہ چلانی چھری کی ہی پس ضرور ہی کہنا بسم اللہ کا اوسوقت اور اگر ترک کری بسم اللہ بھول کر حلال ہی اور اگر ترک کیا اوسکو قصدا وقت چھوڑنی کتی کی یہہ ڈانٹا کتی کو اور وہ ٹھیرا رہا اور بسم اللہ کہی بعد ٹھیرنی کی اور پکڑا اوسنی شکار کو اور مار ڈالا نہین حلال کذا فی فتاوی قاضی خان اور چھوڑنا کتی کا طرف شکار کی مسلمان یا کتابی سی شرط ہی اور اگر کتا بطور خود جا وی اور زخمی کری تو حلال نہین اور اسیطرح اگر وقت چھوڑنی کی بسم اللہ نکہی مگر یہہ کہ زندہ پا وی اور ذبح کری تو وہ داخل شکار کی نہین اور بندر کہا الخ اسلیی کہ یہہ علامت عدم تعلیم کی ہی اور شکار کہ حلال ہی معلم کتی کا حلال ہی اور علامت تعلیم کی ذی ناب یعنی کتی وغیرہ مین یہہ ہی کہ تین بار شکار کو پکڑ پکڑ کر چھوڑ دی کہا وی نہین اور ذی مخلب یعنی پنجہ گیر مین یہہ ہی کہ پھر پا وی جبکہ بلایا جا وی بعد چھوڑنی کی پس اگر باز وغیرہ شکار مین سی کہا لیوی تو اوسکا شکار کا کہانا درست ہی اور اگر کتا وغیرہ کہا لیوی تو نکہایا جا وی اور اگر بعد تین بار چھوڑ دینی کی ایک بار بھی کہا وی تو وہ غیر معلم ہی یہانتک کہ دو بار معلم ہو جیسا کہ احادیث سی معلوم ہوا اور کتا غیر کا یعنی کتا کہ نہ چھوڑا ہوا اوسکو کسینی یا چھوڑا ہو بغیر بسم اللہ کی قصدا یا چھوڑا ہوا اوسکو اوسنی کہ نہین حلال فتح کیا ہوا اوسکا مانند مجوسی کے اور اگر غائب ہا الخ کہا علماء ہماری نی کہ شرط ہی حلال ہونی کی ساتھہ پھینکنی تیر کی کہنا بسم اللہ کا اور پہنچنا زخم کا اور یہہ کہ نہ بیٹھہ رہی شکار کی ڈھونڈھ نی سی اگر غائب ہو شکار اسحال مین کہ تیر اوسکی لگا ہوا ہو اسلیی کہ روایت کیا ہی ابن ابی شیبہ نی اپنی کتاب مصنف مین اور طبرانی نی اپنی معجم مین بی بی زینب سی اونہون نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی نقل کیا پھر مقدمہ شکار کی کہ جھپ گیا شکاری سی فرمایا العلم ہوتم الارض قتلتہ اور روایت کی عبد الرزاق نی مانند اسکی عائشہ سی بطریق مرفوع کی اور احادیث سی معلوم ہوا کہ جو کوئی چھوڑی کتا شکار پر پھر مار ڈالی وہ اوسکو تو وہ حلال ہی اور اسیطرح تمام جوارح معلم یعنی چیتا اور باز اور مانند اونکی اور شرط یہہ ہی کہ ہو جارحہ معلم اور نہین حلال ہی مارا ہوا غیر معلم کا ۔ وعنہ ع قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ قَالَ كُلْ مَا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَإِنْ قَتَلْنَ قُلْتُ إِنَّا نَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ قَالَ كُلْ مَا خَزَقَ وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَهُ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ فَلَا تَأْكُلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ اور روایت ہی عدی سی کہ کہا کہا میں یا رسول اللہ تحقیق ہم چھوڑنی ہین کتی سدہی ہو نکو فرمایا کہا اوسچیز کو کہ پکڑ رکھین کتی تیری لیی کہا میں اور اگرچہ مار ڈالین فرمایا اور اگرچہ مار ڈالین کہا میں تحقیق ہم پھینکتی ہین تیر ہن پر ونکو فرمایا کہا اوسچیز کو کہ زخمی کردی یعنی جس شکار مین وہ تیر سیدہا جا لگی بہال کی طرف سی اور مار ڈالی اوسکو کہالی اور وہ چیز کہ پہونچی ساتھہ چوڑان اپنی کی یعنی لگی اسطرح کہ زخمی نکری شکار کو پس قتل کری اوسکو پس تحقیق وہ وقیذ ہی پس مت کہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف معراض کہتی ہین اوس تیر کو کہ پر نہین ہوتا اوسمین اور چوڑا جاتا ہی اور لگتا نہی چوڑا اور موقوذہ جانور ہی کہ مارا جا وی ساتھہ غیر تیز چیز کی لکڑی ہو یا پتھر یا اور کچھہ اور اتفاق

رکھتی ہین علماء اسپر کہ جب شکار کری ساتھہ مجراض کی پس قتل کری شکار کو ساتھہ تیزی اپنی کی تو حلال ہی اور اگر قتل کری اوسکو ساتھہ چوڑاو اپنی کی
تو نہین حلال اور کہا علمائی کہ نہین حلال ہی وہ شکار کہ ماری اوسکو ساتھہ بندقہ کی یعنی گولی اور غلہ کی بسبب جسیٹ معراض کی اور معراض کی چوڑا
لگنی سی اسلیی نہین حلال ہوتا کہ ضرور ہی اوسمین زخمی کرنا تاکہ تحقق ہون معنی ذبح کی اور چوڑا و معراض کا نہین زخمی کرتا اور اسلیی اگر قتل کری اوسکو
بندقہ ثقیلہ تیز تو حرام ہوتا ہی شکار اسلیی کہ بندقہ توڑتا ہی ہڈی کو اور زخمی نہین کرتا پس ہوتا ہی مانند معراض کی لیکن اگر ہو بندقہ ہلکا تیز تو نہین حرام
کرتا بسبب تحقق موت کی ساتھہ زخم کی اور اگر پہینگی شکار پر چھری یا تلوار اگر لگی اوسکی تیزی کی رخ سی کہا یا جاوی والا نہین اور اگر ماری شکار کی پتھر تو اگر
ہو پتھر بھاری نہ کہا یا جاوی اگرچہ زخمی کری بسبب احتمال اسکی کہ اوسنی قتل کیا ہو ساتھہ ثقل اپنی کی اور اگر پتھر ہلکا ہو اور ہو اوسمین تیزی اور زخمی کردی
وہ تو کہا یا جاوی بسبب یقین موت کی ساتھہ زخم کی اور اصل اسمین یہہ ہی کہ اگر موت حاصل ہو بسبب زخم کی ساتھہ یقین کی تو کہا یا جاوی اور اگر حاصل
ہو ساتھہ ثقل کی یا شک ہو اوسمین تو نہ کہا یا جاوی وجوبا یا احتیاطا ۔ ع وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ
اَهْلِ الْکِتٰبِ اَفَنَاْکُلُ فِیْ اٰنِیَتِهِمْ وَبِاَرْضِ صَیْدٍ اَصِیْدُ بِقَوْسِیْ وَبِکَلْبِیَ الَّذِیْ لَیْسَ بِمُعَلَّمٍ وَبِکَلْبِیَ الْمُعَلَّمِ فَمَا یَصْلُحُ لِیْ قَالَ اَمَّا مَا
ذَکَرْتَ مِنْ اٰنِیَةِ اَهْلِ الْکِتٰبِ فَاِنْ وَجَدْتُمْ غَیْرَهَا فَلَا تَاْکُلُوْا فِیْهَا وَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا فَاغْسِلُوْهَا وَکُلُوْا فِیْهَا وَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ
فَذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَکُلْ وَمَا صِدْتَ بِکَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَکُلْ وَمَا صِدْتَ
بِکَلْبِكَ غَیْرِ مُعَلَّمٍ فَاَدْرَکْتَ ذَکَاتَهٗ فَکُلْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اور روایت ہی ابی ثعلبہ خشنی سی کہ کہا کہا میں یا نبی اللہ تحقیق ہم ہین بیچ زمین قوم اہل کتاب کی آیا پس کہا وین ہم بیچ باسنون اونکی اور ہم بیچ زمین شکار کی ہین یعنی
فیان شکار بہت ہی شکار کرتا ہون مین ساتھہ کمان اپنی کی یعنی تیر سی اور ساتھہ کتی اپنی کی کہ نہین ہی سدہا ہوا اور ساتھہ کتی اپنی کی کہ سدہا ہوا ہی پس
کیا درست ہی واسطی میری فرمایا اپیروہ چیز کہ ذکر کیا تو نی باسنون اہل کتاب کیسی پس اگر پاوو تم سوا اون باسنون کی پس کہا وُ اونکی باسنو نمین اور اگر نہ
پاوُ اونکی باسنو نکی پس ہو وُ اونکو اور کہا وُ اونمین اور وہ چیز کہ شکار کری تو نی ساتھہ کمان اپنی کی پس ذکر کیا تو نے نام اللہ کا یعنی اول تیر مارنی مین پس کہا
اور وہ جانور کہ شکار کیا تو نی ساتھہ کتی سدہی ہوئی اپنی کی پس ذکر کیا تو نی نام اللہ کا یعنی وقت چھوڑنی اوسکی پس کہا اور جو شکار کیا تو نی ساتھہ
کتی غیر سدہی اپنی کی پس پا یا تو نی ذبح کرنا اوسکا یعنی زندہ پایا اور ذبح کیا پس کہا اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف نہ کہا وُ اونکی باسنون مین
یعنی واسطی احتیاط کی بموجب قول آنحضرت کی دع ما یریبک الی ما لا یریبک اور احتراز فرمایا استعمال ظروف اونکی سی کہ مستعمل ہین اونکی کہا تو نہین اگرچہ
بعد دہونیکی ہو اور نفرت کرنی کر مخالطت اونکی سی بطریق مبالغہ کی اور یہہ تقوی ہی اور مابعد اسکی حکم فتوی کا ہی اور دہو وا و نکو یہہ امر وجوب کی
لیی ہی جبکہ ہو ظن غالب اونکی نجاست پر اور امر استحباب کی لیی ہی جبکہ ہو خلاف اوسکی اور کہا ابن ملک نی کہ حکم کیا آنحضرت نی ساتھہ دہونی ظروف
کفار کی بیچ اون باسنو نکی کہ یقین ہو اونکی نجاست کا اور یتقن نہو تو کراہت تنزیہی ہی اور نقل کیا برماوی نی کہ ظاہر احدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ
اگر اور ظروف سوای اونکی ظروف کی پائی جاوین تو اونکی ظروف مین دہو کر بھی نہ کہا وی ولیکن فقہا نی لکہا ہی کہ جائز ہی استعمال اونکی ظروف
کا بعد دہونی کی بلا کراہت خواہ پائی جاوین اور ظروف یا نہ پائی جاوین پس حمل کی جاوی کراہت حدیث مین اسپر کہ مراد وہ ظروف ہین کہ پکاتے
ہین اونمین گوشت سور کا اور بیتی ہین اونمین شراب اور مقرر ہی نجاست کی لیی پس یہہ مکروہ ہین واسطی گہنا دنی ہونی اونکی بہر چند کہ دہوئی جاوین
اور مراد فقہا کی وہ ظروف ہین کہ مستعمل نہین ہین غالبا نجاسات مین ذکر کیا ہی اسکو ابو داود نی اپنی سنن مین ۔ ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَمَیْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَاَدْرَکْتَهٗ فَکُلْ مَا لَمْ یُنْتِنْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی ثعلبہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ بھیجتی کہ تو تیر اپنا پس غائب ہو تجھی یعنی شکار پھر پاوے تو شکار یعنی اور نہ پاوی تو اوسمین مگر اثر تیر اپنی کا پس کہا جب تک کہ متغیر ہو نقل کی یہہ مسلم نی ف لکہا ہی علما ہماری نی کہ یہہ بطریق استحباب کی ہی والا کر کتا گوشت کا موجب حرمت اوسکیکا نہین ہی ایک روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت نی گوشت بو کیا ہوا کہایا ہی اور کہا نووی نی کہ نہی کہانی گوشت بدبو دار کی محمول ہی تنزیہ پر نہ تحریم پر اور اسیطرح اور کہانی بدبو دار مگر یہہ کہ خوف ہو اوسمین ضرر کا :ع وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الَّذِي يُدْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ثعلبہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا بیچ حق اوس شخص کی کہ پاوی شکار اپنی کو بعد تین دن کی پس کہا اوسکو جب تک کہ نہ بو کری نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ هُنَا أَقْوَامًا حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِشِرْكٍ يَأْتُونَنَا بِلُحْمَانٍ لَا نَدْرِي أَيَذْكُرُونَ اسْمَ اللهِ عَلَيْهَا أَمْ لَا قَالَ اذْكُرُوا أَنْتُمُ اسْمَ اللهِ وَكُلُوا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ تحقیق یہان کتنی قوم ہین کہ قریب ہی زمانہ اونکا ساتہہ شرک کی یعنی نومسلم ہین اور ہنوز احکام اسلام کی تمام وکمال نہین سیکہی ہین لاتی ہین ہماری پاس گوشت نہین جانتی ہین ہم آیا ذکر کرتی ہین اوپر نام خدا کا یا نہین فرمایا ذکر کرو تم نام اللہ کا اور کہا ناقل کی یہہ بخاری نی ف معنی حدیث کی یہہ نہین ہین کہ بسم اللہ کہنا تمہارا اب قائم مقام ہوتا ہی بسم اللہ کہنی ذبح کرنیوالی کی بلکہ بیان فرمایا کہ بسم اللہ کہنا مستحب ہی وقت کہانی کی اور تم جو نہین جانتے ہو ذکر کرنا بسم اللہ کا وقت ذبح کی صحیح ہی کہانا اوسکا جبکہ ہو ذبح کرنیوالا اون لوگون مین سی کہ صحیح ہی کہانا ذبح کی ہوئی اونکیکا بسبب حمل کرنے حال مسلمان کی صلاح پر اور گمان نیک کرنی کی اوپر ۞ ع وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ سُئِلَ عَلِيٌّ هَلْ خَصَّكُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ فَقَالَ مَا خَصَّنَا بِشَيْءٍ لَمْ يَعُمَّ بِهِ النَّاسَ إِلَّا مَا فِي قِرَابِ سَيْفِي هَذَا فَأَخْرَجَ صَحِيفَةً فِيهَا لَعَنَ اللهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللهِ وَلَعَنَ اللهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْأَرْضِ وَفِي رِوَايَةٍ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ وَلَعَنَ اللهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی الطفیل سی کہ کہا پوچہی گئی حضرت علی رض کہ آیا مخصوص و ممتاز کیا ہی تمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ کسی چیز کی یعنی احکام کی کہ اور دنکو وہ نفرمائی ہون پس فرمایا حضرت علی رض نی کہ نہین خاص کیا ہمکو ساتہہ کسی چیز کی ایسی چیز کہ نہ عام کیا ہو ساتہہ اوسکی لوگونکو لیکن وہ چیز کہ ہیچ اس غلاف تروار میرے کی یعنی نہین جانتا مین کہ آیا وہ خاص ہین ساتہہ ہماری یا عام ہین سبکی لیی ہی پس نکالا حضرت علی نی ایک کاغذ کہ اوسمین ہی یہہ احکام کہ لعنت کری اللہ اوس شخص کو کہ ذبح کری جانور سوای نام اللہ کی اور لعنت کری اللہ اوس شخص کو کہ چراوی نشان زمین کا اور ایک روایت مین ہی جو شخص کہ تغیر تبدیل کری علامت زمین کی اور لعنت کری اللہ اوس شخص کو کہ لعنت کری اپنی باپ کو اور لعنت کری اللہ اوس شخص کو کہ ٹہکانا دی بدعتی کو نقل کی یہہ مسلم نی ف نشان زمین کا یعنی پہر وغیرہ حد کا کہ جدا ہوتی ہین اوسی حدود یعنی تغلب سی زمین ہمسایہ کی و بالینا چاہتا ہی اور لعنت کری اپنی باپ کو صریحا یا کسیکی باپ کو لعنت کری وہ اسکی باپ کو لعنت کری چونکہ یہہ سبب ہوا لعنت کا گویا کہ اسینی لعنت کی آدمی ٹہکانا دی بدعتی کو اور حمایت کری بدعتی کی کہ دین مین کچہہ بات نکالی کہ اصل مین نہ تہی اور خلاف سنت اور تغیر کرنی والی سنت کی ہی ۞ ع وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ قَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكَ عَنْهُ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشِ وَأَصَبْنَا نَهْبَ إِبِلٍ وَغَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهَذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوا بِهِ هَكَذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی رافع بن خدیج سی کہ کہا کہا میں نی یارسول اللہ تحقیق ہمین ملنی والا ہون دشمنون سی یعنی کفار سی کل کو اور نہین ساتھہ ہماری چھریان یعنی شاید کہ
چھریان ساتھہ نہون کیا پس ذبح کرون ساتھہ کپچ کی فرمایا جو چیز کہ بہادی خون کو اور ذکر کیا جاوی نام اللہ کا اوسپر پس کہانا یعنی جائز ہی کہانا اوسکا جانور
کی کہ ذبح کیا جاوی ایسی چیز سی کہ بہادی خون کو خواہ لوہا ہو یا اور کچھہ اور اسپر اتفاق ہی علماء کا سوای دانت اور ناخن کی اور بیان کرونگا ہمین تحقیق
حال ہر ایک کا ابپر ذانت پس ہڈی ہی اور ابپر ناخن پس چھریان ہین حبشیونکی اور پہونچی ہم لوٹ اونٹون اور بکریون کی پس بہاگا اونمین سی ایک اونٹ
پس مارا اوسکو ایک شخص نی تیر پس بند کیا اوسکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق واسطی اون اونٹونکی ہین درمیان اونکی بہاگنی والی
اور نفرت کہانی والی ہین لوگونسی مانند بہاگنی والی اور نفرت رکھنی والونکی جنگلی جانورون مین سی پس جسوقت کہ غالب ہون تمپر اون اونٹونمین سی
کوئی اونٹ پس کرو ساتھہ اوسکی اسیطرح نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف پس ہڈی ہی اور ہڈی سی ذبح روا نہین اور شیخ ابن صلاح نی کہا کہ نہین
جانتا ہین بعد از بحث اور تفتیش کی واسطی منع ہونی ذبح کی ساتھہ ہڈی کی معنی کہ عقل ہین آوین اور اسیطرح کہا شیخ عبد السلام نی اور حدیث ہین اسی
قدر فرمایا ہی کہ دانت سی جائز نہین اسلیی کہ ہڈی ہی اور نووی نی کہا کہ علت اوسکی یہہ ہی کہ ہڈی نجس ہوجاتی ہی خون سی جسوقت کہ ذبح کیا جاوی
ساتھہ اوسکی جانور اور ہڈیکی نجس کرنی سی نہی واقع ہوئی ہی اسلیی کہ خوراک جنات کی ہی اور ابپر ناخن الخ یعنی ناخن سی ذبح کرنی مین تشبیہ ہی ساتھہ
حبشیونکی اس فعل شنیع مین کہ مخصوص ہی ساتھہ اونکی اور حبشی کا فرہین نصاری اور بحکم ہی ساتھہ مخالفت کرنی اونکیکی اور جانا چاہیی کہ منع کرنا ذبح کرنی
سی ساتھہ دانت اور ناخن کی مطلق ہی تینون اماموں کی نزدیک اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک جائز نہین اون دانتون اور ناخنون سی کہ بجای خود
ہون منہ اور ساتھہ مین اور جائز ہی اون دانتون اور ناخونسی کہ اوکھڑی ہون اور مضائقہ نہین ہی اوس ذبح کی کہانی کا لیکن یہہ ذبح مکروہ ہی اور
شاخ بھی بھی حکم رکھتا ہی دلیل اور اماموں کی مطلق ہونا حدیث مذکور کا ہی اور دلیل ہماری قول آنحضرت کا ہی کہ فرمایا کہ انہر الدم بما شئت اور افراد واو
اور یہہ حدیث رافع کی محمول ہی بغیر اکہاری پر اسلیی کہ حبشی اسیطرح کرتی تہی اور کرو ساتھہ اوسکی اسیطرح معنی یہہ ہین کہ اگر بہاگی جانور گہر کا پالا ہوا
قسم اونٹ اور گائین اور بکری وغیرہ سی تو وہ مانند شکار وحشی کی ہی پھر حکم ذبح کی پس تمام اجزاء اوسکی جای ذبح کی ہین اور شاید کہ تخصیص اونٹ کی اسلیی
ہی کہ توحش اسمین بہت ہوتا ہی اور ایسا ہی حکم اسصورت مین ہی کہ اونٹ وغیرہ کنوی اور مانند اوسکی مین گر پڑی پس ذبح دو قسم پر ہی اختیاری
اور اضطراری اختیاری ساتھہ جراحت کی ہی درمیان لبہ اور ثغرہ نحر کے اور کاٹنی رگون کی یا ساتھہ نحر کی یعنی نیزہ وغیرہ مارنی کی سینہ مین اور اضطراری
ساتھہ زخمی کرنی کی ہی جس جگہہ ہو ۞ ح ع وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ لَهُ غَنَمٌ تَرْعَى بِسَلْعٍ فَأَبْصَرَتْ جَارِيَةٌ لَنَا بِشَاةٍ
مِنْ غَنَمِنَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی کعب بن مالک سی یہہ کہ تہا واسطی اونکی ریوڑ چرتا تہا سلع پر کہ نام ہی پہاڑ کا مدینہ مین پس دیکہی ایک لونڈی ہماری بکری ریوڑ مین کہ مرتی
ہی پس توڑا ایک ٹکڑا پتہر کا پس ذبح کی بکری ساتھہ ٹکڑی پتہر کی پھر پوچہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی کعب نی یہہ کہ حلال ہی کہانا اسکا یا نہین
پس حکم فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کعب کو ساتھہ کہانی اوسکیکی نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَ
وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی شداد بن اوس سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سی فرمایا تحقیق اللہ تعالی نی لازم کیا احسان کرنا ہر چیز پر حتی کہ قتل کرنی مین پس درفیج کرنی مین پس جسوقت کہ قتل کرو تم یعنی کسیکو قصاص مین یا حد
مین پس اچہی طرح قتل کرو یعنی ایذا نہو قتل کرنی مین تلوار تیز ہو اور جلدی قتل کرو اور جسوقت کہ ذبح کرو کسی جانور کو پس اچہی طرح ذبح کرو اور چاہیی

کہ تیز کری ایک تمہارا چھری اپنی کو اور ارام دی جانور مذبوح کو تقل کی یہہ مسلم نی ف ارام دی اخر یعنی چھوڑ دی اوسکو تا مر جا دی تی سرد سو
جا دی اور پر کا جملہ در یہہ بیان ہی احسان کرنی کا فرج مین کہ تیز چھری سی جلدی فرج کری اور بعد فرج کی ٹھنڈا ہو جا نی دی کہا ہی علما ہمارے
نی کہ مکروہ ہی پوست کہینچنا جانور کا پہلی ٹھنڈی ہونیکی و مستحب ہی یہہ کہ نہ تیز کری چھری سامنی ذبیحہ کی اور نہ فرج کری ایک کو سامنی دوسری
کی اور پانون کہینچ کر نہ لیجا دی فرج کی جگہہ وسکو کہ ارادہ اوسکی فرج کا رکہتا ہی ۞ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى اَنْ تُصْبَرَ بَهِيْمَةٌ اَوْ غَيْرُهَا لِلْقَتْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی
کہ منع فرماتی تہی استی کہ نشانا ٹہیرایا جا دی چار پایہ یا غیر اوسکا واسطی قتل کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف جیسی یہان چور رنگ کاٹتی ہین یکبرے
وغیرہ کی یا کسی جانور جیتی پر تیر وغیر وسی نشانہ لگاتی ہین اسی منع فرمایا یا یہہ معنی ہین کہ منع فرمایا اسی کہ بند کیا جا دی جانور غیر دانی پانی کی یہان تک
کہ مر جا دی ۞ ع وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی لعنت کی اوس شخص کو کہ ٹہیرا وی نشانہ اوسچیز کو کہ اوسمین روح ہو نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی ۞ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوْا شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ پکڑو نشانہ اوسچیز کو کہ اوسمین روح ہو نقل کی یہہ مسلم نی ف یہہ نہی تحریم کر
لیی ہی بموجب قول حضرت کی لعن اللہ من فعل ہذا اور اسمین عذاب دینا حیوان کا اور ضائع کرنا مال کا ۞ ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی مارنی سی منہ پر یعنی آدمی کی یا جانور کی منہ پر طمانچہ یا کوڑا وغیرہ نہ ماری اور منع فرمایا داغ دینی سی منہ پر نقل کی یہہ مسلم نی ۞ ع وَعَنْهُ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ وَقَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهٖ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِيْ وَسَمَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی
جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سامنی گذرا ایک گدہا اسحال مین کہ تحقیق داغ دیا گیا تہا اوسکی منہ پر فرمایا لعنت کری اللہ اوس شخص کو کہ داغا ہی
اسکو نقل کی یہہ مسلم نی ف اگر کہا جا وی کہ لعنت کی حضرت نی داغنی والی کو حال آنکہ منع کیا گیا ہی لعنت کرنی مسلمان کیسی جواب یہہ کہ احتمال
ہی کہ داغنی والا مسلمان نہو یا ہو اہل نفاق سی اور احتمال ہی یہہ بد دعا نہو بلکہ اخبار بالغیب ہو کہ وہ مستحق اسکا ہوا اور جانا چاہیی کہ داغنا منہ پر منع ہر
بالاجماع خواہ آدمی ہو خواہ اور حیوانات لیکن جانور زکوۃ وجزیہ کو داغنا سوای منہ کی بعضون نی مستحب کہا ہی اور جائز ہی غیر اوسکی لیی اور مقصود
تمیز وتعین ہی اور آدمی کی داغنی مین اخبار وآثار قولا اور فعلا مختلف آئی ہین بعضی اقوال دلالت کرتی ہین اسپر کہ اچہا نہین اور بعضی اوپر مدح
ترک کی اور بعضی اوپر نہی کی اور فعل دلالت کرتا ہی جواز پر آیا ہی کہ آنحضرت نی بہیجا ایک طبیب کو ابی بن کعب پاس پس قصد کی اوسنی اور داغا
اور جب زخمی ہوئی سعد بن معاذ اذن دیا آنحضرت نی اونکو داغ دینی کا اور جب ورم ہوا اور داغ دیا اور داغا جابر کو اور سعد بن ابی زرارہ کو اور لکہا ہی
علما نی کہ نہی محمول ہی اسپر کہ بہ اختیار ہو بی ضرورت اور احتیاج کی ساتہہ اوسکی اور اگر ضرورۃ ہو جائز ہی کذا ذکر کرنی سفر السعادۃ اور لکہا ہی علما نی کہ
داغنا اسباب وہمیہ سی ہی کہ کرنا اوسکا قادح ہی توکل مین بخلاف اور علاجون کی کہ اسباب ظنیہ سے ہین اور اگر ظن غالب یہان بہی حاصل ہو جائے
ہو اور مختار یہہ ہی کہ مکروہ تحریمی ہی مگر وقت حصول ظن غالب کی ساتہہ قول طبیب حاذق کی کہ کہی منحصر ہی علاج داغنی مین اور بعضون نی کہا کہ
نہی اس سبب سی ہی کہ عرب اعتقاد رکہتی تہی کہ یہہ نافع ہی قطعا پس نہی کی تا پہیر ورطہ شرک خفی کی نہ پڑین اور باقی کلام شرح سفر السعادۃ مین ہی ۞ ع
وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ عَرَدْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ لِيُحَنِّكَهٗ فَوَافَيْتُهٗ

فِي يَدِهِ الْمِيسَمُ يَسِمُ إِبِلَ الْقَدْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا لیگیا مین صبح کو پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبد اللہ بن ابی طلحہ کو تا کہ چبا کھجور اوسکی تا لو کو لگا دین اون یا اپنی حضرت کو اس حالت مین کہ اونکی ا تہہ مین تہا آگ داغ دیتی تہی اونٹ کو نشان کی اوسنکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف عبد اللہ بن ابی طلحہ بہائی تہی انس کی مانکی طرف سی اور ابو طلحہ خاوند تہی اونکی مانکی اور کھجور چبا کر بچہ کی تا لو کو لگانی سنت ہی اور یہہ داغنا سوای منہ کی تہا اور نہی خاص منہ پر داغنی سی ہی یا بلا ضرورۃ ۞ ع وَعَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي حَرْبٍ لَهُ تُسَمُّ شَيْئًا حَسِبْتُهُ قَالَ فِي أُذُنِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ہشام بن زید سی کہ نقل کی انس سی کہا گیا مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اسحال مین کہ وہ تہی بیچ جگہہ بند ہنی جانور ونکی پس دیکہا مینی حضرت کو کہ داغتی ہین کسی عضو بکریون وغیرہ کو کہا ہشام نی کہ گمان کرتا ہون مین انس کو کہ کہا بیچ کانون اونکی یعنی بکریون وغیرہ کی کان دانتی تہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اسی معلوم ہوا کہ کان داخل منہ کی نہین اسلیی کہ منہ پر داغنی سی تو منع ہی فرمایا ہی پہر کان کا سیکو داغنی اگر داخل ہوتی منہ کی ۞ ع الْفَصْلُ الثَّانِي دوسری فصل وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ أَحَدَنَا أَصَابَ صَيْدًا وَلَيْسَ مَعَهُ سِكِّينٌ أَيَذْبَحُ بِالْمَرْوَةِ أَوْ شَقَّةِ الْعَصَا فَقَالَ أَمْرِرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہی عدی بن حاتم سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ خبر دو مجکو کہ ایک ہمارا پہنچا شکار کو اسحال مین کہ نہ تہی ساتہہ اوسکی چہری کیا ذبح کری ساتہہ کنل پہر کی یا مکڑی لکڑی کی پس فرمایا بہا تو خون کو ساتہہ جس چیز کی کہ چاہی تو اور یاد کر تو نام اللہ کا نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی وَعَنْ أَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَمَا تَكُونُ الذَّكَاةُ إِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ فَقَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِي فَخِذِهَا لَأَجْزَأَ عَنْكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا ذَكَاةُ الْمُتَرَدِّي وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا فِي الضَّرُورَةِ اور روایت ہی ابی العشراء سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یہہ کہ اونہون نی کہا یا رسول اللہ کیا نہین ہوتا ذبح یعنی ذبح شرعی مگر بیچ حلق اور سر سینہ کی پس فرمایا اگر زخم لگا دی تو شکار کی ران مین البتہ کفایت کری گا تجہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ابو داود نی کہ یہہ ذبح کرنا اوس جانور کا ہی کہ گرا ہو کوئی مین یعنی یہہ حکم بیچ ذبح اضطراری کی ہی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حالت ضرورۃ مین ہی ف یہہ تفسیر اعم ہی تفسیر ابو داود کی سی واسطی شامل ہونی اوسیکی اونٹ بہاگی ہوئی کو بہی وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَّمْتَ مِنْ كَلْبٍ أَوْ بَازٍ ثُمَّ أَرْسَلْتَهُ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلْنَ قَالَ إِذَا قَتَلْنَهُ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَمْسَكْنَهُ عَلَيْكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عدی بن حاتم سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسکو سکہلایا تو نی کتا ہو یا باز پہر چہوڑا تو نی اوسکو یعنی ایک کو اور دونون مین سی شکار پر اور ذکر کیا نام اللہ کا پس کہا اوس جانور کو کہ پکڑ کر کہا تجہہ پر کہا مینی اگرچہ مار ڈالا اوسنی فرمایا جسوقت کہ مار ڈالا کتی یا باز نی شکار کو اور نہ کہایا اوسمین سی کچہہ پس اوسکی انہین کہ پکڑ کر کہا ہی اوسکو تجہہ پر نقل کی یہہ ابو داود نی وَعَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَرْمِي الصَّيْدَ فَأَجِدُ فِيهِ مِنَ الْغَدِ سَهْمِي قَالَ إِذَا عَلِمْتَ أَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ وَلَمْ تَرَ فِيهِ أَثَرَ سَبُعٍ فَكُلْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عدی سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ پہینکتا ہون مین تیر شکار پر پہر پاتا ہون مین اوسمین اگلی دن تیر اپنا فرمایا جسوقت کہ جانی تو یہہ کہ تیر تیرہی قتل کیا اوسکو اور نہ دیکہی اوسمین نشان کسی درندی کا پس کہا یعنی اگر نشان درندی کا پاوے تو مت کہا اور اسیطرح اگر اثر کسی اور کی تیر کا پاوی تو بہی مت کہا نقل کی یہہ ابو داود نی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نُهِينَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوسِيِّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع کی گئی ہم

کہانی شکار کتی مجوس کی سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی جو شکار کری مجوسی اپنی کتی سی یا مسلمانکی کتی سی حلال نہین کہانا اوسکا مگر زندہ پا وی اور ذبح کرلی اوسکو اور اگر مسلمان مجوسی کی کتی سی شکار کری تو حلال ہی اور اگر مسلمان و مجوسی دونون کتی کی چھوڑنی مین یا تیر کی لگانی مین شریک ہون اور مارین شکار کو تو حلال نہین اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ جس کا فرکا ذبح کیا ہوا نہین حلال وہ اگر کتی وغیرہ سی شکار کری تو وہ بہی نہین درست ح

وعن ابی ثعلبۃ الخشنی قال قلت یا رسول اللہ انا اھل سفر نمر بالیھود والنصاری والمجوس فلا یحل غیر انیتھم قال فان لم تجدوا غیرھا فاغسلوھا بالماء ثم کلوا فیھا واشربوا رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ثعلبہ خشنی سی کہ کہا کہا مینی یارسول اللہ تحقیق ہم ہین اہل سفر گذرتی ہین یہود اور نصاری اور مجوس پر پس نہین پاتی ہم سوای باسن اونکیکی فرمایا پس اگر نہ پاؤ تم سوای باسن اونکیکی پس دھو اونکی باسنونکو ساتھہ پانی کی پہر کہاؤ اونمین اور پیو نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** قبیصۃ بن ھلب عن ابیہ قال سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن طعام النصاری وفی روایۃ سالہ رجل فقال ان من الطعام طعاما اتحرج منہ فقال لا یتخلجن فی صدرک شیء ضارعت فیہ النصرانیۃ رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہی قبیصہ بن ہلب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا پوچہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی طعام نصاری کیسی کہ کہا مین یا نہین اور ایک روایت مین یون ہی کہ پوچہا حضرت سی ایک شخص نے پس کہا اوس شخص نے کہ تحقیق کہاتا ہون مین کہانا ہی یعنی کہانا یہود و نصاری کا کہ پرہیز کرتا ہون مین اوسی پس فرمایا حضرت نی کہ نہ آوی بیچ سینہ تیرہ کی کچہہ یعنی شک و شبہ مشابہ ہوا تو بیچ اسکی نصرانیۃ کی تئین نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** یعنی مشابہ ہوا تو بسبب اسکی اہل ملۃ نصرانیۃ کی تئین کہ وہ پرہیز کرتی ہین جبکہ واقع ہوتا ہی اونکی دل مین کہ یہہ حرام ہی یا مکروہ اور یہہ بیچ یعنی تعلیل کی ہی اور معنی یہہ ہین کہ نہ پرہیز کر اور بی دلیل شک و شبہ مین مت پڑ اور پر ملت حنفیہ سہل کی عمل ظاہر پر کر اگر پرہیز کریگا تو مشابہ ہوگا نصرانیۃ کی اسلیے کہ یہہ داب نصاری کی سی اور تخصیص نصرانیۃ کی اس سبب سی کی کہ سائل عدی بن حاتم تہی اور وہ نصرانی تہی پہلی اسلام کی ✤ ع **وعن** ابی الدرداء قالی نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الجثمۃ وھی التی تصبر بالنبل رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہانی مجثمہ کیسی اور مجثمہ وہ جانور ہی کہ کہڑا کیا جاوی اور مانند نشانی کی ٹہیرا کر تیر سی مارین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یہہ تفسیر مجثمہ کے کسی راوی نی کی ہی اور نہی اسی اسلیے کہ یہہ قتل ذبح نہین ہی پس فعل منع ہی اور اوس جانور کا کہانا حرام ہی ✤ ع مولانا **وعن** العرباض بن ساریۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی یوم خیبر عن کل ذی ناب من السباع وعن کل ذی مخلب من الطیر وعن لحوم الحمر الاھلیۃ وعن الخلیسۃ وان توطأ الحبالی حتی یضعن ما فی بطونھن قال محمد بن یحیی سئل ابو عاصم عن الخلیسۃ فقال الذئب او السبع یدرکہ الرجل فیاخذ منہ فموت فی یدہ قبل ان یذکیھا رواہ الترمذی اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دن خیبر کی کہانی ہر کچلی والی کی سی درندونمین سی یعنی جو حیوان کہ پہاڑتا ہو کچلی سی مانند شیر اور بہیڑیی اور چیتی اور ریچہہ اور بندر اور سور اور مانند انکیکی اور منع فرمایا کہانی ہر پنجہ والی کی سی پرندونمین سی یعنی جو کہ شکار کرتا ہی پنجہ سی مانند باز اور چرغ اور مانند انکیکی اور منع فرمایا کہانی گوشت گدہون گہر کی پالی ہوون کی سی یعنی لعدا وسکی کہ حلال تہا کہانا اوسکا اور منع فرمایا مجثمہ سی اور منع فرمایا کہانی اوس جانور کیسی کہ چہین لیا جاوی درندی سی اور مرجاوی پہلی ذبح کرنیکی اور منع فرمایا صحبت کرنی نو بیاہی پکڑی ہوئین جہاد کی سی اوسحالت مین کہ ہون حاملہ یہانتک کہ جنین وہ چیز کہ بیچ پیٹ اونکیکی ہی کہا محمد بن یحیی نی کہ پوچہی گئی ابو عاصم یعنی شیخ

اوسکی معنون مجثمہ کی سی پس کہا یہہ کہ ٹہیرایا جاوی پرندہ یا اور یعنی چرندہ پہر تیر سی مارا جاوی اور پوچہی گئی ابو عاصم معنون خلیہ کیسی پس کہا بہیڑ لی
یا اور کسی درندی نی پکڑ لیا ہو کسی جانور کو اور مار دی اوسکو کوئی پس چہین لیوی اوسی اوس جانور کو پہر مرجاوی اوسکی ماتہہ مین پہلی ذبح کرنی
اوسکی سی نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** ابن عباس و ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن شریطۃ الشیطان
زاد ابن عیسی ہی التی یقطع منہا الجلد ولا تفری الاوداج ثم تترک حتی تموت رواہ ابو داود و د
اور روایت ہی ابن عباس اور ابی ہریرہ سی یہہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا شریطہ شیطان سی زیادہ کیا ابن عیسی نی بیان اوسکا کہ وہ
یہہ کہ جانور دور کیا جاوی اوسی پہڑا اور نہ کاٹی جاوین رگین گردن کی پہر چہوڑ دیا جاوی یہانتک کہ مرجاوی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف**
اہل جاہلیت کا سنتی تہی تہوڑا سا پوست جانور کی حلق کا اور چہوڑ دیتی تہی اوسکو یہانتک کہ وہ مرجاتا تہا اور اوسکو شریطہ اس سبب سی کہا کہ
شرط یعنی نشتر مارنی کی ہی ماخوذ ہی شرط حجام سی یا شرط یعنی علامت کی ہی اور اسکو اضافت طرف شیطان کی اسلیی کی کہ وہ باعث اس عمل بد او
راضی ساتہہ اوسکی ہی ✣ ح **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ذکوۃ الجنین ذکوۃ امہ رواہ ابو داود و د
الدارمی و رواہ الترمذی عن ابی سعید اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ذبح کرنا بچہ کا کہ مان کی پیٹ
مین ہی ذبح کرنا مان اوسکیکا ہی نقل کی یہہ ابو داود اور دارمی نی اور نقل کی ترمذی نی ابی سعید سی **ف** یعنی ذبح ہونا مانکا کافی ہی واسطی
حلال ہونی پیٹا کی بچہ کی پس اگر بکری ذبح کی گئی اور اوسکی پیٹ مین بچہ مرگیا حلال ہی کہانا اوسکا تینون اماموںکا یہی مذہب ہی لیکن امام شافعی
کی نزدیک حلال ہی خواہ بال نکلی ہون یا نہین اور امام مالک کی نزدیک اگر تمام ہو خلقت اوسکی اور نکلی ہون بال اوسکی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک
حلال نہین ہی کہانا اوسکا مگر یہہ کہ نکلی زندہ اور ذبح کیا جاوی اور قول فراور حسن بن زیاد کا بہی یہی ہی اور دلیل اونکی یہہ ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ جب
گر پڑی شکار پانی مین نہ کہانا چاہیی اوسکو باحتمال اسکی کہ شاید پانی سی مرا ہو پس حرام کیا کہانیکو وقت وقوع شک کی بیچ سبب نکلنی جانکی اور یہہ موجود
ہی اس بچہ مین معلوم نہین کہ وہ بسبب ذبح کرنی مانکی مرا ہی یا دم گہٹ کر اور اگر بچہ زندہ نکلی واجب ہی ذبح کرنا اوسکا بالاتفاق اور بیچ صحت احادیث
کی کلام ہی نزدیک امام صاحب کے واللہ اعلم ✣ ح **وعن** ابی سعید الخدری قال قلنا یا رسول اللہ ننحر الناقۃ وندبح البقرۃ والشا
فنجد فی بطنہا الجنین انلقیہ ام ناکلہ قال کلوہ ان شئتم فان ذکوتہ ذکوۃ امہ رواہ ابو داود و د
وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا کہا ہمنی یا رسول اللہ نحر کرتی ہین ہم اونٹنی کو اور ذبح کرتی ہین ہم گائین اور بکر بکریان پس
پاتی ہین ہم اوسکی پیٹ مین بچہ یعنی مردہ کیا پہینک دین اوسکو یا کہاوین اوسکو فرمایا کہاؤ اوسکو اگر چاہو پس تحقیق ذبح کرنا اوسکا ذبح کرنا مان
اوسکیکا ہی نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** یا نحر نیزہ مارنا اونٹ کی سینہ مین اور یہہ سنت ہی اونٹ مین اگرچہ ذبح بہی جائز ہی اور ذبح
کاٹنا حلق کی رگونکا یہہ بکری وغیرہ مین سنت ہی ✣ ح **وعن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال من قتل عصفورا فما فوقہا بغیر حقہا سالہ اللہ عن قتلہ قیل یا رسول اللہ وما حقہا
قال ان یذبحہا فیاکلہا ولا یقطع راسہا فیرمی بہا رواہ احمد والنسائی والدارمی اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی یہہ کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ قتل کری چڑیا کو پس اوسچیز کو کہ زیادہ ہوا اوسی بڑی ہوتی یا چہوٹی ہوتی مین بغیر حق اوسکیکی کہ وہ
منتفع ہوتا ہی ساتہہ کہانی اوسکیکی سوال کریگا اوسی اللہ قتل کرنی اوسکی سی یعنی عتاب و عذاب کریگا اوسپر دن قیامت کی کہا گیا یا رسول اللہ
اور کیا ہی حق اوسکا فرمایا یہہ کہ ذبح کری اوسکو یعنی نہ ماری اوسکو اور طرح اور کہاوی اوسکو اور نہ کاٹی سر اوسکا اور پہینک دی اوسکو نقل

کی یہہ احمد اور نسائی اور دارمی نی **ف** کہا وی اوسکو یعنی منتفع ہو ساتہہ اوسکی اور نہ پہینک دی اوسکو پس ضایع کری اوسکو کہا ابن ملک نی کہ اسی سلئے ہوا کہ مکروہ ہی ذبح کرنا حیوان کا واسطے غیر کہانی کی انتہی اور اشبہ یہہ ہی کہ یہہ کراہت تحریمی ہی اور اسلیے منع فرمایا آنحضرت نی قتل کرنی اون حیوانات کی کہی نہیں کی جاتی ہین جیسکہ آگی آتا ہی کہا طیبی نی کہ حق اوسکا حیاۃ ہی منتفع ہونی سی ساتہہ اوسکی جیسکہ کاٹنا سر کا اور پہینک دینا اوسکا عبارۃ ہی ضایع کرنی حق اوسکی سی پس ہوگا قول حضرت کا ولا تقطع راسہا قیری یہا مانند تاکید کی واسطی سابق کی ع **وعن** ابی واقد اللیثی قال قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وہم یجبون اسنمۃ الابل ویقطعون الیات الغنم فقال ما یقطع من البہیمۃ وہی حیۃ فہی میتۃ ولا تؤکل رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہی ابی واقد لیثی سی کہ کہا آئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین اسحال مین کہ مدینہ والی کاٹ لیا کرتی تہی کوہان اونٹونکی اور کاٹ لیتی تہی چکتیان دنبونکی یعنی کہا نیکی لیی پس فرمایا حضرت نی کہ جو چیز کاٹی جاوی جانور سی اسحال مین کہ وہ ہو زندہ پس وہ چیز مردار ہی نہ کہائی جاوی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نی **ف** یعنی جو عضو جانور زندہ سی کاٹ لیا ہو پس وہ مردار ہی اوسکا کہانا درست نہین ع ✣ مولانا **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عطاء بن یسار عن رجل من بنی حارثۃ انہ کان یرعی لقحۃ بشعب من شعاب احد فرای بہا الموت فلم یجد ما ینحرہا بہ فاخذ وتدا فوجأ بہ فی لبتہا حتی اہراق دمہا ثم اخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامرہ باکلہا رواہ ابو داود ومالک وفی روایۃ قال فذکیہا بشظاظ روایت ہی عطا ابن یسار سی کہ نقل کی ایک شخص سی کہ تہا قبیلہ بنی حارثہ سی یہہ کہ وہ تہا چراتا اونٹنی کو کہ قریب تہی یہا نی کی بیچ درہی کی درون پہاڑ احد کی سی پس دیکہا ادسمین اثر موت کا یعنی اونٹنی مرنی لگی پس نہ پایا اوسنی کوئی چیز کہ نحر کری اوسکو ساتہہ اوسکی پس لیا ایک میخ اور جہبو دی میخ یعنی تیز طرف سی اوسکی سینہ کی اوپر یہانتک کہ بہا دیا خون پہر خبر دی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی اس ماجری کی پس حکم کیا اوسکو ساتہہ کہانی اوسکی نقل کی یہہ ابو داود اور مالک نی اور ایک روایت مین یون ہی کہ کہا پس ذبح کیا اوسکو ساتہہ لکڑی تیز کی **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من دابۃ فی البحر الا وقد ذکاہا اللہ لبنی آدم رواہ الدارقطنی اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی جانور دریا مین مگر کہ ذبح کیا ہی اوسکو خدا نی واسطی بنی آدم کی نقل کی یہہ دارقطنی نی **ف** یعنی حلال ہی بغیر ذبح کی اور شکار کرنا اور نکالنا اوسکا دریا سی حکم ذبح کا رکہتا ہی ظاہر احدیث ہی سی معلوم ہوتا ہی کہ سب جانور دریا کی حلال ہین خواہ آپ مرجاوین خواہ شکار کری اور انمین سی اوپر حلال ہونی مچہلی کی اتفاق ہی سب علما کا اور اور جانورون مین اختلاف ہی کہا امام ابو حنیفہ نی کہ نہین حلال سوای مچہلی کی اور جو مچہلی پانی مین بغیر آفت سردی وگرمی کی مرکر پانی کی اوپر آجاوی وہ حرام ہی اور سردی یا گرمی سی مری تو حلال ہی ✣ ح **باب ذکر الکلب** باب ہی بیچ بیان کتی کی **ف** یعنی اس باب مین حکم کتون کا مذکور ہی کونسا پالنا جائز ہی اور کونسا نہین جائز اور کسکا مارنا جائز ہی اور کسکا نہین جائز ✣ ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقتنی کلبا الا کلب ماشیۃ او ضاری نقص من عملہ کل یوم قیراطان متفق علیہ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پالی کتا سوای کتی مواشی کی یا شکاری کی کم کیا جاتا ہی ثواب عمل اوسکی سی ہر روز دو قیراط نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** قیراط آدہی دانگ کو کہتی ہین اور مراد یہان مقدار معلوم ہی نزد نیکی اللہ تعالے کی اور اختلاف کیا ہی علمانی بیچ سبب نقصان ثواب عمل کی بسبب پالنی کتی کی بعضون نی تو کہا کہ بسبب داخل ہونی ملائکہ رحمت کی ہی گہر مین اور بعضون نی کہا کہ بسبب بدا پہونچانی کی لوگونکو اور بعضون نی کہا بسبب اسکی کہ باسنونمین مند ڈالتی ہین وقت غفلت کی اور نہین دہوتی اونکو لوگ ح ۴

وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اتخذ کلبا الا کلب ماشیة او صید او زرع
انتقص من اجره کل یوم قیراط متفق علیه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کی پالی کتا
سوای کتی مواشی کی یا شکار کی یا کھیتی کی کم ہوتا ہی ثواب اوسکی سی ہر روز موافق قیراط کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یہہ بہی مثل حدیث سابق کی ہر
لیکن بیان کتا کھیتی کا زیادہ کیا یعنی جو کہ واسطی محافظت زراعت کی پالی اور نقصان ثواب سی مقدار قیراط کی کہاں و بیان مقدار دو قیراط کی اور یہہ تفاوت
یا تو بسبب اختلاف انواع کتونکی ہی کہ بعضی اونمین بہت ایذا پہنچانی ہین اونسی نقصان بقدر دو قیراط کی ہوتا ہی اور بعضی کمتر ہین ایذا پہنچانی مین اونسی بقدر
ایک قیراط کی ہوتا ہی اور یا باختیار مکانونکی کہ بعضی مکانونمین کتی کی پالنی سی نقصان بقدر دو قیراط کی عمل سی ہوتا ہی مانند کی مدینہ کی بسبب بزرگی اوسکی
اور بغیر اونکی مین بقدر ایک قیراط کی یا دو قیراط شہرونمین اور قریونمین اور ایک قیراط جنگلونمین یا بسبب اختلاف زمانونکی کہ پہلی سا تہہ نقصان ایک قیراط کی
حکم کیا اور جب مخالطت سا تہہ کتونکی اور الفت سا تہہ اونکی زیادہ ہوئی زجر و تشدید زیادہ ہوئی اور حکم سا تہہ نقصان دو قیراط کی کیا ط ح وعن جابر
قال امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم بقتل الکلاب حتی ان المرأة تقدم من البادیة بکلبها فنقتله ثم نهی رسول
الله صلی الله علیه وسلم عن قتلها وقال علیکم بالاسود البهیم ذی النقطتین فانه شیطان رواه مسلم
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا حکم کیا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ قتل کرنی کتونکی یعنی کتی مدینہ کی یہانتک کہ عورة آتی تہی جنگل سی ساتہہ کتی اپنی کی
اوسکی کتی کو بہی قتل کرتی تہی ہم پہر منع فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی قتل کرنی اونکی سی اور فرمایا لازم ہی تمہر قتل کرنا کتی سیاہ خالص و نقطون والی
کا کہ وہ شیطان ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف کہا ہی علماء نی کہ حکم کرنا ساتہہ قتل کرنی کتونکی مخصوص تہا ساتہہ مدینہ مطہرہ کی کہ جگہہ اوترنی وحی اور ملائکہ کی
تہی پس سزاوار ہی پاک کرنا اوسکا کتون سی کہ مانع ہین دخول ملائکہ سی و تخصیص عورت کی بسبب اسکی ہی کہ جو عورتین جنگل مین رہتی تہین اونکو احتیاج کتون
کی بہت ہوتی تہی یا قید عورة کی اتفاقی ہی واللہ اعلم اور دو نقطون والی کا یعنی جسکی آنکہون پر دو نقطی سفید ہوتی ہین اور شیطان اوسکو کہا بسبب شدت
خبث اوسکی اور بہت ایذا پہنچانی کی بسبب اسکی کہ بدتر ہوتا ہی نگہبانی کرنی مین اور دور تر ہوتا ہی شکار کرنی سی حتی کہ امام احمد اور اسحق رحمہ نی کہا کہ نہین حلال
ہی شکار کتی سیاہ کا اسلیے کہ وہ شیطان ہی اور کہا نووی نی کہ اتفاق رکہتی ہین علماء اوپر قتل کرنی کتی عقور یعنی کٹکہنی کی اگرچہ سیاہ نہو اور اختلاف رکہتی
ہین اوس کتی مین کہ نہین ضرر اوسمین کہا امام حرمین نی کہ حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ قتل کرنی سب کتونکی پہر نسخ کیا گیا یہہ اوسکی کتی سیاہ یک رنگ کی
پہر ٹہیری شرع اوپر نہی کی قتل کرنی تمام اون کتون کی سی کہ نہین ضرر اونمین یہانتک کہ کتا سیاہ یک رنگ ہی انتہی مع ح وعن ابن عمر ان
النبی صلی الله علیه وسلم امر بقتل الکلاب الا کلب صید او کلب غنم او ماشیة متفق علیه اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ساتہہ قتل کرنی کتونکی یعنی تمام کتونکی یا کتون مدینہ کی اور یہہ ظاہر تر ہی سوائی کتی شکاری کی یا کتی بکریونکی یا مواشی کی نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یا کتی مواشی کی یہہ تعمیم بعد تخصیص ہی پس اسصورت مین اور تنویع کی لیی ہوگا جیسکہ اوسکی پہلی ہی بالفظ او شک راوی
لیی ہی کہ لفظ غنم کہا یا ماشیة واللہ اعلم ط ع الفصل الثانی فصل دوسری عن عبد الله بن مغفل عن النبی صلی
الله علیه وسلم قال لولا ان الکلاب امة من الامم لامرت بقتلها کلها فاقتلوا منها کل اسود بهیم رواه ابو داود
والدارمی وزاد الترمذی والنسائی وما من اهل بیت یرتبطون کلبا الا نقص من عملهم کل یوم قیراط
الا کلب صید او کلب حرث او کلب غنم روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سی کہ نقل کی خبر
صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا اگر نہوتی یہہ بات کہ کتی ایک جماعت ہین جماعتون مین سی تو البتہ حکم کرتا مین ساتہہ قتل کرنی اون سبکی پس قتل کرو اونمین سی ہر کتی

سیاہ خالص کے تین نقل کی یہہ ابو داود اور دارمی نی اور زیادہ کی ترمذی اور نسائی نی یہہ عبارۃ اور نہین کوئی گہر والی کہ بالین کتی کو مگر کہ کم کیا جاتا ہی ثواب عمل اونکی سی ہر روز ایک حصہ معین مگر کتا شکاری یا کتا کھیتی کا یا کتا ریوڑ کا ف ایک جماعت ہین الخ بموجب قول اللہ تعالی کی وما من دابۃ فی الارض ولا طائر یطیر بجناحیہ الا امم امثالکم اور فاقتلوا جواب ہی شرط محذوف کا گویا کہ فرمایا کہ پس جب نہوئی راہ طرف قتل سبکی بسبب کور کی تو پس قتل کرو الخ حاصل یہہ کہ حضرت نی مکروہ رکہا فنا کرنا ایک جماعت کا جماعتون مخلوق خدا تعالی کی سی اسلیی کہ نہین کوئی خلق خدا کی مگر کہ اوسمین ایک طرح کی حکمت ہی اور مصلحت پس جب نہوئی اونکی مارنی کی طرف راہ تو پس قتل کرو بدون اونکیکو کہ وہ سیاہ یک تنگ ہین اور باقی رکہو ما سوای اونکیکو تا کہ منتفع ہو وتم بسبب اونکی نگہبانی مین ✣ ح

وعن ابن عباس قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن التحريش بين البهائم رواه الترمذي وابو داود

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لڑائی سی درمیان چارپایونکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی ف یعنی سیڈ ہوں اور ہاتیون اور بیلون اور سوا انکی اور چارپایونکو لڑاوی نہین اور جانور پرندونکا بہی یہی حکم ہی یعنی مرغ اور بٹیر اور شیر وغیرہ ذلک بہی لڑانی منع ہین اور جب جانورونکا لڑانا منع ہوا تو آدمیونکا لڑانا بطریق اولی منع ہوگا اور یہہ بہت ہی بعض بلادمین ✣ ح

باب ما یحل اکلہ وما یحرم

باب ہی یہہ بیان اوسچیز کی کہ حلال ہی کہانا اوسکا اور باب اوسچیز کا کہ حرام ہی کہانا اوسکا ف جانا چاہیی وہ چیز کہ ثابت ہوئی ہر حرمت اوسکی کتاب اللہ سی وہ میتہ ہی اور دم مسفوح (مردار خون جاری) اور گوشت سور کا اور جو جانور کہ ذبح کیا گیا بنام غیر خدا تعالی کی چنانچہ آیۃ قل لا اجد فیما اوحی الی محرما ✣ اثبات اسکا کرتی ہی بعد ازان الی بادہ کیا سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور چیزونکو مانند ذی ناب اور ذی مخلب اور گدہون گہر کی پلی ہوؤن کے اور سوائے انکیکی پس بعضی تو متفق علیہ ہین بسبب قطعیت احادیث کی اور بعضی مختلف فیہ ہین درمیان ائمہ کی بسبب اختلاف احادیث کی اور پیدا ہوا ہی اختلاف اسم آیۃ سی ویحل لہم الطیبات ویحرم علیہم الخبائث اور ساتہہ اسکی دلیل پکڑی ہی ہماری علمانی اوپر حرام ہونے جانورون پانی کی سوای مچہلی کی اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ امام مالک اور ایک جماعت اہل علم سی گئی ہین طرف مطلق حلال ہونی تمام جانورون دریائی کی اور استثنا کیا ہی بعضون نی سور اور کتی اور انسان پانی کیکو اور امام شافعی کی نزدیک مطلق دریا کی جانور حلال ہین بدلیل قول اللہ تعالی کی واحل لکم صید البحر اور قول حضرت کی ہیچ شان دریا کی ہوا الطہور ماؤہ والحل میتتہ اور ہماری لیی دلیل ہی قول اللہ تعالی کا ویحرم علیہم الخبائث اسلیی کہ سوای مچہلی کی جو جانور ہی دریا کا خبیث ہی اور مراد خبیث سی وہ چیز ہی کہ بلید جانی اوسکو طبیعت سلیم ضد طبیعت کے اور سوای مچہلی کی جو چیز کہ ہی طبیعت سلیم اوسکو خبیث جانتی ہی ✣ ح

الفصل الاول

عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل ذي ناب من السباع فاكله حرام رواه مسلم

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو جانور صاحب کچلی کا ہی درندون سی یعنی جو دانت سی شکار کری مانند شیر اور بہیڑیا وغیرہ کی پس کہانا اوسکا حرام ہی نقل کی یہہ مسلم نی

وعن ابن عباس قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن كل ذي ناب من السباع وكل ذي مخلب من الطير رواه مسلم

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہانی ہر کچلی والی کی سی درندونمین سی اور کہانی ہر چنگل گیر کیسی پرندونمین سی یعنی جو کہ پنجہ سی شکار کری مانند باز وغیرہ کی نقل کی یہہ مسلم نی ✣

وعن ابی ثعلبة قال حرم رسول الله صلى الله عليه وسلم لحوم الحمر الاهلية متفق عليه

اور روایت ہی ابی ثعلبہ سی کہ کہا حرام فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی گوشت گدہی گہر کی پلی ہوؤن کی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف گدہی وحشی کو اونکو گورخر کہتی ہین حلال ہین بالاتفاق ✣ ح

وعن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى يوم خيبر عن لحوم الحمر الاهلية واذن في لحوم الخيل متفق عليه

اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا دن خیبر کی کہانی گوشت گدہون گہر

کی پلی ہوؤن کی سی اور اذن فرمایا بیچ کہانی گوشت گھوڑوں کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ائمہ اتفاق کہتی ہین اوپر اباحت گوشت گھوڑیکی
سوای امام ابوحنیفہ اور امام مالک کی کہ وہ قائل ہین کراہت تحریمی یا تنزیہی کی یہہ حضرت شیخ نی لکہا ہی اور بعد اسکی بہت سی روایتین کراہت کی امام
صاحب سی نقل کی ہین لیکن کفایت المنتہی سی نقل کیا ہی کہ بعضون نی کہا ہی کہ امام ابوحنیفہ نی رجوع کی ہی قول حرمت گوشت گھوڑیکی سی تین دن پہلے
وفات اپنی سی اور اسی پر فتوی ہی انتہی اور درمختار مین لکہا ہی کہ گوشت گھوڑیکا حلال نہین ہی امام صاحب کی نزدیک اور صاحبین اور شافعی
کی نزدیک حلال ہی اور کہا بعضون نی کہ امام ابوحنیفہ نی رجوع کی ہی حرمت اوسکی سی تین دن پہلی مرنی کی وعلیہ الفتوی عمادیہ انتہی اور میری اوستاد
بزرگوار جناب مولانا محمد اسحق صاحب ادام اللہ شرفہا بہی اسی روایت پر فتوی دیتی ہین وعن ابی قتادۃ انہ رای حمارا وحشیا فعقرہ فقال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل معکم من لحمہ شیء قال معنا رجلہ فاخذھا فاکلھا متفق علیہ اور روایت ہی ابی قتادہ سی یہہ کہ
اونہون نے دیکہا گورخر پس قتل کیا اوسکو یعنی پوچہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی جواز کہانی اوسکی سی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا ہی ساتہہ تمہاری گوشت
اوسکی سی کچہہ کہا ابوقتادہ نی کہ ساتہہ ہماری ہی پاؤن اوسکا پس لیا حضرت نی اوسکو اور کہایا اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن انس قال
انفجنا ارنبا بمر الظہران فاخذتہا فاتیت بہا ابا طلحۃ فذبحہا وبعث الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بورکہا
وفخذیہا فقبلہ متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہ کہا بہگایا ہمنی یعنی شکار کرنی لیی خرگوش کو مرالظہران مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی
درمیان حرمین کی قریب مکہ کی پس پکڑ لیا اوسکو مینی پہر لایا مین اوسکو اوطلحہ کی پاس پس ذبح کیا اوسکو اور بہیجا پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کولہا اوسکا اور
دونون رانین اوسکی پس قبول کیا حضرت نی اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی اگر کہانا اوسکا درست نہوتا تو نہ قبول فرماتی اوسکو اور نہ فرماتی
اوسکی پس قبول کرنی سی معلوم ہوا کہ وہ حلال ہی اور بیچ کتاب الرحمۃ فی اختلاف الائمہ کی لکہا ہی کہ خرگوش حلال ہی بالاتفاق وعن ابن عمر
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الضب لست اکلہ ولا احرمہ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پٹرا گوہ نہ کہانا ہون مین اوسکو اور نہ حرام کرتا ہون مین اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف پٹرا گوہ کی سات سو برس کی عمر ہوتی
ہی اور پانی نہین پیتی بلکہ کفایت کرتی ساتہہ ہوا کی اور چالیس زمین ایک قطرہ پیشاب کرتی ہی اور دانت نہین تو نیتی اوسکی اور کہا ہی بعضون نے
کہ نہ کہانا اوسکو بسبب کراہت طبع کی نہ اور نہ حرام کرنا اسلیئے کہ نہی کیگئی ہی حضرت کو اوسکی حق مین مجہہ تک اب تک وراتی ہی وہ حدیث کہ دلالت کرتی ہی اوسکی حرمت پر
بموجب اسحدیث کی امام ابوحنیفہ کی نزدیک حرام ہی کہانا اوسکا اور امام احمد اور شافعی کی نزدیک مضائقہ نہین اوسکی کہانیکا بموجب اسحدیث کی ❊
ح ۶ وعن ابن عباس ان خالد بن الولید اخبرہ انہ دخل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی میمونۃ وھی خالتہ
وخالۃ ابن عباس فوجد عندھا ضبا محنوذا فقدمت الضب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یدہ عن الضب فقال خالد احرام الضب یا رسول اللہ قال لا ولکن لم یکن بارض قومی فاجدنی اعافہ
قال خالد فاجتررتہ فاکلتہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینظر الی متفق علیہ
اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ خالد بن ولید نی خبر دی اونکو یہہ کہ وہ داخل ہوئی ساتہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی میمونہ پر اور میمونہ خالہ تہین خالد
کی اور خالہ تہین ابن عباس کی پس پائی خالد نی یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نزدیک میمونہ کی گوہ بہنی ہوئی پس آگی کیا میمونہ نی گوہ کو روبرو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی پس اوٹہا لیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتہہ اپنا گوہ سی پس کہا خالد نی کیا حرام ہی گوہ یا رسول اللہ فرمایا کہ نہین ولیکن نہین ہوتی بیچ زمین قوم
میری کی پس پاتا ہون مین اپنی تئین کراہت کرتا ہون مین اوسی یعنی طبعی کراہت ہی بجکو اوسی کہا خالد نی پس کہینچ لیا مینی اوسکو اور کہایا اوسکو اور کہا یا اوسکو اسحال مین کہ

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتی نہی طرف میری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نہی گورکی کہانی سی جو گئی آتی ہی یہہ قصہ اوسکی پہلی کاہی پس یہہ حدیث منسوخ ہوگی واللہ اعلم ۔ ع **وعن** ابی موسیٰ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل لحم الدجاج متفق علیہ اور روایت ہی ابی موسیٰ سی کہ کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاتی گوشت مرغ کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابن ابی اوفی قال غزونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبع غزوات کنا ناکل معہ الجراد متفق علیہ اور روایت ہی ابن ابی اوفی سی کہ کہا جہاد کیی ہمنی ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سات جہاد نہی ہم کہاتی ساتہہ حضرت کی ٹڈی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** لفظ معہ نہین ہی مسلم مین لی اور نہ ترمذی مین اور خالی مین اکثر روایتین اس یادلی سی اور جسنی کہ زیادہ کیا ہی یہہ معنی مراد رکہی ہین کہ ہم کہاتی تہی اور ہمراہ حضرت کی تہی اور آنحضرت انکار نہین کرتی تہی ہمپر نہ یہہ کہ آنحضرت اور وہ ساتہہ کہاتی تہی اور یہہ تاویل اگرچہ خلاف ظاہر کہی ولیکن ثابت ہوہی کہ آنحضرت نی نہین کہائی ٹڈی اور فرمایا کہ نہ مین کہاتا ہون اور نہ حرام کرتا ہون ۔ ع **وعن** جابر قال غزت جیش الخبط وامر ابو عبیدۃ فجعنا جوعا شدیدا فالقی البحر حوتا میتا لم نر مثلہ یقال لہ العنبر فاکلنا منہ نصف شہر فاخذ ابو عبیدۃ عظما من عظامہ فمر الراکب تحتہ فلما قدمنا ذکرنا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کلوا رزقا اخرجہ اللہ الیکم واطعمونا ان کان معکم قال فارسلنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہ فاکلہ متفق علیہ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا جہاد کیا مینی ساتہہ لشکر خبط کی اور امیر کہی گئی تہی ابو عبیدہ پس کہچہ ہوئی ہم سخت بہوکی ہونا پس پہینکی دریا نی ایک مچہلی مری ہوئی یعنی کنارہ دریا پر نہین نی کبہی ہمنی مانند اوسکی بڑائی مین کہا جاتا تہا اوس قسم کی مچہلی کو عنبر پس کہایا ہمنی اوسمین سی آدہی مہینی تک پہر لی ابو عبیدہ نی ایک ہڈی اوسکی ہڈیونمین سی یعنی پہلو کی ہڈی کہڑی کی پس گذر گیا اونٹ کا سوار اوسکی نیچی سی پس جب آئی ہم اوس جہاد سی یعنی مدینہ مین ذکر کیا ہمنی رسول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قصہ اوسکا پس فرمایا کہاؤ رزق کو کہ نکالا اوسکو اللہ نی طرف تمہاری یعنی خوب کیا تمنی کہ کہایا اگر باقی رہا ہو اوسی کچہہ کہاؤ یا اگر اس جنس سی اور رزق پاؤ کہاؤ تم اور کہلاؤ ہمکو اگر ہو ساتہہ تمہاری یعنی اگر کچہہ باقی رہا ہو اوسمین سی تمہاری پاس ہمکو بہی کہلاؤ یہہ دونکی دل خوش کرنی کی لیی اور تاکید حلال ہونی اوسکی لیی فرمایا کہ یہہ نہ جانین کہ بسبب اضطرار کی حلال تہی کہا جابرنی پس بہیجا ہمنی طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسمین سی پس کہایا حضرت نی اوسمین سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** خبط ساتہہ زبر خ وب کی اور ساتہہ جزم ب کی ہوتی یا ہی یعنی بڑی درختونکی کہ جہاڑی جاتی ہین لاٹہی سی اور یہہ نام اس غزوہ کا اسلیی کہا گیا کہ بسبب اضطرار کی بڑی درختونکی کہاتی تہی یہانتک کہ زخمی ہوگئی تہی منہ اور ہونٹہ اور مانند ہونٹہ اونٹونکی ہوگئی تہی اور یہہ جہاد سنہ ۸ مین پہلی صلح حدیبیہ سی ہوا تہا اور قاموس مین لکہا ہی کہ عنبر جو خوشبو ہی یہہ گوبر ہی ایک جانور دریائی کا یا ایک چشمہ سی نکلتا ہی کنارہ دریا مین ہی اور عنبر نام مچہلی دریائی کا بہی ہی کہ اوسکی پوست کی سپر بنتی ہی اور آدہی مہینی اور بعضی روایت مین ایک مہینا آیا ہی اور بعضی مین آیا ہی کہ کہایا اوسی لشکر نی اٹہارہ دن تطبیق ان روایات مین یون دیجاوی کہ آدہی مہینی تک تو سارا لشکر کہاتا تہا اور بعد ازان اٹہارہ دن تک بعضی آدمی لشکر مین سی اور بعضی ساری مہینی تک کہاتی رہی واللہ اعلم بالصواب ۔ ع **وعن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا وقع الذباب فی اناء احدکم فلیغمسہ کلہ ثم لیطرحہ فان فی احد جناحیہ شفاء وفی الاخر داء رواہ البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ گر پڑی مکہی ہیچہ پاسن کی ایک تمہارے کی یعنی پاسن پانی کا ہو یا کہانی کا پس چاہیی کہ غوطہ دی اوسکو سارے کو پہر نکالڈالی اوسکو اوسطی کہ ہیچہ ایک اوسکے دونون پروٹمین سی شفا ہی اور دوسرے مین ہی بیماری نقل کی یہہ بخاری نی **ف** دوسری فصل مین یہہ نہی یاد دہ آیا ہی کہ مکہی بیمار کے پر کو پہلی ڈالتی ہی پس غوطہ دی تا بازو دوا کا

بہنی ولی اور دفع بیماری کرے اور ضرر نہ پہونچے ۱۲ ح **وعن** میمونۃ ان فارۃ وقعت فی سمن فماتت فسئل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عنھا فقال القوھا وما حولھا وکلوہ رواہ البخاری اور روایت ہی میمونہ سی یہہ کہ ایک چوہا
گر پڑا گھی مین اور مر گیا پس پوچھی گئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی حال سی پس فرمایا پھینکدو اوس چوہی کو اور گھی کو جو گرد پیش اوسکیکو اور کہاؤ اوس گھی کو نقل کی
یہہ بخاری نی **ف** یعنی باقی گھیکو کہاؤ یہہ جمی ہوئی گھیکا حکم ہی اور پتلا گھی سارا نجس ہوجاتا ہی اور نہین جائز کہانا اوسکا اتفاقا اور بیچنا اوسکا روا نہین
اکثر امامونکی نزدیک اور جائز کہا ہی اوسکو امام ابو حنیفہ نی اور اختلاف کیا ہی بیچکر نفع اوٹھانی کی اوستی بعضون نی کہا جائز نہین نفع اوٹھانا اوستی اور
بعضون کی نزدیک جائز ہی ساتھہ جلانی اوسکیکی چراغ مین اور ملنی کی کشتیون پر اور مانند اسکیکی پر اور یہہ قول امام ابو حنیفہ کا ہی اور اظہر قول شافعی کا
دو قولونمین سی ولیکن مکروہ ہی اور امام مالک اور امام احمدی دو روایتین ہین اور ایک روایت امام مالک سی یہہ ہی کہ جائز نہین جلانا اوسکا چراغ مسجد مین
ح ع **وعن** ابن عمر انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اقتلوا الحیات واقتلوا ذا الطفیتین والابتر فانھما
یطمسان البصر ویستسقطان الحبل قال عبد اللہ فبینا انا اطارد حیۃ اقتلھا نادانی ابو لبابۃ لا تقتلھا
فقلت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتل الحیات فقال انہ نھی بعد ذلک عن
ذوات البیوت وھن العوامر متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ اونہون نی سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی قتل کرو سانپونکو اور قتل کرو
اوس سانپ کو کہ جسکی پشت پر دو خط ہون سیاہ اور قتل کرو اوس سانپ کو کہ نام اوسکا ابتر ہی پس تحقیق یہہ دونون قسم کی سانپ اندہا کردیتی ہین بینائی کو یعنی
بمجرد دیکھنی انکیکی آدمی اندہا ہوجاتا ہی بسبب خاصیت زہر کی کہ انمین کہی ہی اور گرادیتی ہین حمل یعنی عورۃ حاملہ جو اوسکو دیکہی تو حمل اوسکا گر پڑی بسبب
خوف کی یا بسبب خاصیت زہر کی کہا عبد اللہ بن عمر نی کہ اوسوقت مین حملہ کرتا تہا ایک سانپ پر کہ مارڈالون اوسکو پکارا مجکو ابو لبابہ انصاری صحابی نی
کہ مت مار اسکو پس کہا مینی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ہی ساتھہ قتل کرنی تمام سانپونکی پس کہا ابو لبابہ نی کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
منع فرمایا ہی بعد حکم کرنی کی مارنی گہر کی رہنی والی سانپون سی اور رہنے مین آباد کرنی والی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** آباد کرنیوالی گہرونکو کہ ہمیشہ گہر
مین رہتی ہین یہہ نام اونکا رکہا گیا بسبب بڑی عمر ہونی اونکیکی جنکو یہہ ہوتا ہی کہا کہتی ہین کذا فی النہایۃ اور تورپشتی نی کہا کہ آباد کرنیوالی گہر کی جن ہین گہر مین رہنی
والی اور روایت کیا طبرانی نی ابن عباس سی مرفوعا اقتلوا الحیۃ والعقرب وان کنتم فی الصلوۃ اور روایت کیا ابو داود اور نسائی نی ابن مسعود سی اور
طبرانی نی جریر سی اور سی عثمان بن ابی العاص سی مرفوعا اقتلوا الحیات کلھن فمن خاف ثارھن فلیس منی اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ احادیث مطلقہ محمول
ہین سوای گہر کی رہنی والی سانپون پر بسبب حدیث گذشتہ اور آئندہ کی ۱۲ ع **وعن** ابی السائب قال دخلنا علی ابی سعید الخدری
فبینما نحن جلوس اذ سمعنا تحت سریرہ حرکۃ فنظرنا فاذا فیہ حیۃ فوثبت لاقتلھا وابو سعید یصلی فاشار الی
ان اجلس فجلست فلما انصرف اشار الی بیت فی الدار فقال اترٰی ھذا البیت فقلت نعم فقال کان فیہ فتی منا
حدیث عھد بعرس قال فخرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الخندق فکان ذلک الفتی یستاذن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بانصاف النھار فیرجع الی اھلہ فاستاذنہ یوما فقال لہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم خذ علیک سلاحک فانی اخشی علیک قریظۃ فاخذ الرجل سلاحہ ثم رجع فاذا امرأتہ
بین البابین قائمۃ فاھوی الیھا بالرمح لیطعنھا بہ واصابتہ غیرۃ فقالت لہ اکفف علیک رمحک
وادخل البیت حتی تنظر ما الذی اخرجنی فدخل فاذا بحیۃ عظیمۃ منطویۃ علی الفراش فاھوی الیھا بالرمح

فَانْتَظَمَهَا بِهِ ثُمَّ خَرَّ مَيِّتًا فَرَكَزَهُ فِي الْأَرْضِ فَاضْطَرَبَتْ عَلَيْهِ فَمَا يُدْرِي أَيُّهُمَا كَانَ أَسْرَعَ مَوْتًا الْحَيَّةُ أَمِ الْفَتَى قَالَ فَجِئْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ وَقُلْنَا ادْعُ اللَّهَ يُحْيِيهِ لَنَا فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِصَاحِبِكُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ بِهَذِهِ الْبُيُوتِ عَوَامِرَ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَحَرِّجُوا عَلَيْهَا ثَلَاثًا فَإِنْ ذَهَبَ وَإِلَّا فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّهُ كَافِرٌ وَقَالَ لَهُمْ اذْهَبُوا فَادْفِنُوا صَاحِبَكُمْ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ جِنًّا قَدْ أَسْلَمُوا فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَآذِنُوهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سائب سی کہ ہا داخل ہوئی ہم ابو سعید خدری کی پاس پس وسوقت کہ ہم تہی بیٹھی ہوئی کہ ناگہان سنی ہمنی نیچی تخت اونیکی ایک حرکت پس دیکہا ہمنی پس ناگہان وسمین تہا ایک سانپ پس کہڑا ہوا مین تا قتل کروں وسکو اور ابو سعید نماز پڑہتی تہی پس اوں اشارہ کیا طرف میری یہہ کہ بیٹہہ جا پس بیٹہہ گیا مین پس جبکہ فارغ ہوئی ابو سعید نماز سی اشارہ کیا طرف ایک حجری کی کہ گہر مین تہا پس کہا کیا دیکہا تو نی اس حجر یکو پس کہا مینی کہ ہان پس کہا ابو سعید نی کہ تہا اس حجر مین ایک نوجوان ہم مین سی نیا بیاہا ہوا کہا ابو سعید نی پس نکلی ہم یعنے مع اوس نوجوان کے ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف خندق کی اور تہا وہ نوجوان پروانگی مانگتا تحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی وقت دوپہر کی یعنی گہر مین جانیکی بسبب محبت دلہن کے پہر آتا تہا طرف اہل اپنی کی یعنی اور رات کو گہر مین رہتا صبح کو پہر آن شریک ہونا پس وے وانگی مانگی اوسنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی ایک دن پس فرمایا اوسکو حضرت نی لی اپنی اوپر ہتیار اپنی پس تحقیق مین ڈرتا ہوں اوپر تیری شر بنی قریظہ سی کہ وہ ایک قبیلہ ہی یہود مین سی اس غزوہ مین قریش کی ساتہہ ہو کر لڑنیکو آئی تہی پس لی اوس شخص نے ہتیار اپنی پہر جو رجوع کی یعنی طرف اہل اپنی کی پس ناگہان بیوی اوسکی درمیان دونون دروازون کی کہڑی تہی یعنی اندر اور باہر کی دروازیکی درمیان مین پس قصد کیا جوان نی طرف اوس عورہ کی ساتہہ نیزہ کی تا کہ مارے اوسکو ساتہہ اوس نیزہ کی اور حال یہہ کہ پہونچی تہی اوسکو غیرت بسبب باہر آکہڑی ہونی کی پس کہا عورت نی واسطے اوسکی بند رکہہ تو اوپر اپنی نیزہ اپنی کو اور داخل ہو گہر مین یہانتک کہ دیکہی تو کہ کیچیز نی نکالا ہی مجکو پس گیا اندر وہ جوان پس ناگہان دیکہا کہ ایک سانپ بڑا کنڈلی سنڈلی ماری پڑا ہی بچہونی پر پس قصد کیا جوان نی طرف اوسکی ساتہہ نیزہ کی پس پرو لیا اوسکو ساتہہ نیزہ کی پہر نکلا اندر سی اور گاڑ دیا نیزہ کو بیچ صحن گہر کی پس تڑپا سانپ اسحال مین کہ حملہ کیا اوس جوانپر پس معلوم کیا گیا کہ کونسا اون دونو نمین سی تہا جلد مرنی مین سانپ یا نوجوان یعنی ساتہہ مری دونون اسطرح کہ معلوم نہوا کون پہلی مرا کہا ابو سعید نی پس آئی ہم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور ذکر کیا ہمنی یہہ ماجرا اور پر حضرت کی اور کہا ہمنی کہ دعا کیجیے اللہ تعالی سی کہ زندہ کری اوسکو واسطی ہماری پس فرمایا استغفار کرو واسطی یار اپنی کی پہر فرمایا تحقیق ان کہرون مین آبادکرنی والی ہین یعنی جن ہنی والی ہین مومن اور کافر پس جب دیکہو تم کسیکو اونمین سی یعنی بصورہ سانپ کی پس تنگی پکڑو اوسپر تین بار یا تین روز پس اگر چلا گیا فبہا والا قتل کرو اوسکو اسلیے کہ تحقیق وہ کافر ہی یعنی جنات مین کا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی انصار کو کہ جاؤ اور دفن کرو اپنی یار کو اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مدینہ مین جن ہین یعنی ایک جماعت اونمین سی کہ مسلمان ہو گئی ہین پس جسوقت کہ دیکہو تم اونمین سی کسیکو خبردار کرو اوسکو تین دن پس اگر ظاہر ہو واسطی تمہاری پہچپی اسکی پس قتل کرو اوسکو سوای اسکی نہین کہ وہ شیطان ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف دعا کیجیے انتہ لکہا ہی علمانی کہ روش صحابہ کی یہہ نہی کہ اسطرح کچہہ چاہین حضرت سی گویا کہ اونہون نی گمان کیا کہ یہہ موت جوان کی موت حقیقی نہین ہی بلکہ بیہوشی ہی تاثیر زہر سی اور استغفار کرو یعنے دعا زندہ کرنیکی کیا چاہتی ہو بخشش چاہو اوسکی لیی کہ مفید ہو نہ دعا زندہ کرنیکی کہ وہ براہ خود گیا اور تنگی پکڑو یعنی کہو کہ تو تنگی مین ہی اگر پہر نکلی کا تو ہم مار ڈالینگے اگلی تو جان اور ایک روایت مین ہی کہ فرمائی آنحضرت انشدکم بالعہد الذی اخذ علیکم سلیمان بن داود علیہما السلام لا تؤذونا ولا تتظہروا علینا اور وہ شیطان ہی یعنی پس نہین وہ جن مسلمان بلکہ وہ یا تو جن کافر ہی یا سانپ ہے اور یا اولاد ابلیس سی ہی در شیطان اوسکو کہا واسطی سرکشی اوسکی اور زیادتی اوسکی

ساتھہ گاڈ کرنیکی اور جسکر کش جن اور انس اور جانور مین ہوتا ہی شیطان کہلاتا ہی ف ع وعن ام شریک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتل الوزغ وقال کان ینفخ علی ابراھیم متفق علیہ اور روایت ہی ام شریک سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ساتھہ قتل کرنی گرگٹ کی اور فرمایا کہ تہا وہ پھونکتا اگ حضرت ابراہیم ع پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یہہ بیان اسکی خباثت کا کیا اور یہہ زہریلا اور موذی ہی اور لوگونکی کہانی بہتی مین ضرر اوسکا عظیم ہی تجربہ سی یہہ بات معلوم ہوتی ہی ف ع وعن سعد بن ابی وقاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتل الوزغ وسماہ فویسقا رواہ مسلم اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ساتھہ قتل کرنی گرگٹ کی اور نام رکہا اوسکا فویسق تصغیر فاسق کی ہی یعنی چہوٹا سا فاسق یعنی وہ نظیر فواسق خمسکا ہی کہ جو ماری جاتی ہین حل وحرم مین نی فرق لغۃ مین بمعنی خروج کی ہی اور مراد شرع مین خروج طاعت سی اور طریق حق سی ہی ح وعن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل وزغا فی اول ضربۃ کتبت لہ مائۃ حسنۃ وفی الثانیۃ دون ذلک وفی الثالثۃ دون ذلک رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو کوئی قتل کریگا گرگٹ کو اول چوٹ مین لکہی جاتی ہین اوسکی سو نیکیان اور جو کوئی ماری دوسری چوٹ مین لکہی جاتی ہین نیکیان کم اوسی اور تیسری چوٹ مین مارنی سی کم اوسی نقل کی یہہ مسلم نی ف اسمین رغبت دلائی ہی اور جلدی کرنیکی اوسکی مارنی مین ع وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرصت نملۃ نبیا من الانبیاء فامر بقریۃ النمل فاحرقت فاوحی اللہ تعالی الیہ ان قرصتک نملۃ احرقت امۃ من الامم تسبح متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کاٹا ایک چیونٹی نی ایک نبی کو انبیا مین سی پس حکم کیا ساتھہ جلا چیونٹیونکی کہ جلایا جاوی پس جلایا گیا پس وحی کی اللہ تعالی نی اوس نبی کو یہہ کہ کاٹا تجہکو ایک چیونٹی نی جلادیا تو نی ایک جماعت کو جو تسبیح کرتی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہا بعضون نی کہ معنی یہہ ہین کہ حکم کیا ساتھہ جلانی درخت کی کہ اوسمین چیونٹیان تہین اور سبب اوسکا یہہ ہی کہ روایت کیا گیا ہی کہ اون نبی علیہ السلام نی کہا تہا ای رب عذاب کرتا ہی تو اہل قریہ کو بسبب گناہونکی حالانکہ اونمین مطیع بہی ہوتی ہین پس ارادہ کیا اللہ تعالی نی کہ دکہاوی اونکو عبرۃ اوسمین پس سلط کی اونپر گرمی یہانتک کہ جگہہ پکڑی طرف سایہ ایک درخت کی پہر غالب ہوئی اونپر نیند پس جبکہ وہ سو رہی تو کاٹا اونکو ایک چیونٹی نی پس حکم کیا ساتھہ جلادینی سب چیونٹیونکی یا تو بسبب جاننی کی اوس چیونٹی خاص کو یا واسطی ہونی اوسکی موذی اور جائز ہی قتل کرنا جنس موذی کا ابن عباس سی منقول ہی کہ منع فرمایا آنحضرت نی قتل کرنی ہر جاندار کی سی مگر یہہ کہ ایذا دی کرا ذکر علی اور حضرت شیخ نی لکہا ہی کہ مراد قریہ نمل سی اہل چیونٹیونکا ہی اور وحی کی آخر یہہ عتاب ہی اللہ تعالی کی طرف سی اون پیغمبر خدا پر لکہا ہی علمانی کہ محمول ہی اسپر کہ جائز تہا بیچ شرع اون پیغمبر کی قتل کرنا چیونٹی کا اور جلانا اوسکا اور عتاب اس سبب سی ہوا کہ ایک چیونٹی سی زیادہ کو جلایا لیکن ہماری شریعت مین جائز نہین جلانا حیوان کا اگرچہ جون اور کہٹمل وغیرہ ہو اور مطالب المومنین مین محمد بن سلمہ سی ہی قتل کرنی چیونٹی کی لایا ہی کہ کہا اگر ایذا دی تجکو مار اوسکو اور اگر ایذا ندی مت مار اور کہا فقیہ ابی اللیث نی کہ اسپر فتوی دیتی ہین ہم اور مکروہ ہی ڈالنا چیونٹی کا پانی مین اور جلانی نجاوین گہر چیونٹیونکی بسبب ایک چیونٹی کی کذا فی جامع الفقہ انتہی **الفصل الثانی** فصل دوسری عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وقعت الفارۃ فی السمن فان کان جامدا فالقوھا وما حولھا وان کان مائعا فلا تقربوہ رواہ احمد وابو داود والدارمی ورواہ النسائی عن ابن عباس اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ گر پڑی چوہا گہی مین یعنی اور مر جاوی اوسمین پس اگر ہو گہی جامد ہوا پس پہینکدو چوہے کو اور اوس گہی کو کہ گرد اوسکی ہی یعنی اور کہاؤ باقی گہیکو اور اگر ہو پتلا پس نہ نزدیک نہ ہو اوسکی یعنی نہ کہاؤ اوسکو نقل کی یہہ احمد اور ابو داود اور نسائی اور نقل کی یہہ دارمی

انی ابن عباس وعن سفینۃ قال اکلت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحم الحبار ی رواہ ابو داود اور روایت ہی سفینہ سی کہ کہا کہایا میں ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی گوشت حبار ی کا نقل کی یہہ ابو داود نی ف حبار ی یعنی تغدری وہ جانور ہی کہ مشہور ہی مثل اوسکی سمق مین ع مولانا وعن ابن عمر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الجلالۃ والبانھا رواہ الترمذی وفی روایۃ لابی داود قال نھی عن رکوب الجلالۃ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہانی جلالہ کیسی اور پینی دودہ اوسکی سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور یہ روایت ابو داود کی یون ہی کہ کہا ابن عمر نی کہ منع فرمایا حضرت نی سواری کرنی جلالہ کی سی ف جلالہ وہ جانور ہی کہ حلال ہو کہانا اوسکا اور عادت بڑی ہو اوسکو نجاست کہانیکی تفصیل اوسکی یہہ ہی کہ اگر کہاتا ہو نجاست کبھی کبھی نہین وہ جلالہ اور نہین حرام کہانا اوسکا مانند مرغی کی اور اگر ہو اکثر خوراک اوسکی نجاست یہانتک کہ بدبو آنی لگی اوسکی گوشت اور دودھ مین تو حلال نہین کہانا اوسکا مگر یہہ کہ بند کیا جاوی اور کہلایا جاوی غیر نجاست یہانتک کہ اچھا ہو جاوی گوشت اور دودھ اوسکا تو درست ہوگا دودھ پینا اور گوشت کہانا اوسکا اور یہہ قول امام ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد کا ہی اور امام مالک کی نزدیک بعد ازان دہو یا جاوی گوشت اوسکا بمبالغہ اور فتاوی کبرین لکہا ہی جب تک کہ نہ بند کیا جاوی مرغ مخلاۃ تین روز اور جلالہ دس روز تو نہین حلال کہانا اونکا اور سوار ہونی سی منع فرمایا بسبب گندہ ہونی عرق اوسیکی کہ پیدا ہوتا ہی گوشت اوسکی سی ع وعن عبد الرحمن بن شبل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن اکل لحم الضب رواہ ابو داود اور روایت ہی عبد الرحمن بن شبل سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا کہانی گوشت گوہ کی سی نقل کی یہہ ابو داود نی ف یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر حرام ہونی گوہ کی جیسیکہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہی اور شاید کہ نہی ناسخ اباحت سابق کی ہی ہو ع وعن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن اکل الھرۃ واکل ثمنھا رواہ ابو داود والترمذی اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا کہانی بلی کی سی اور کہانی مول اوسکی سی نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی نی ف کہانا گوشت بلی کا حرام ہی باتفاق اور بیچنا اوسکا اور کہانا اوسکی مول کا حرام نہین ہی بلکہ مکروہ ہی ع وعنہ قال حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی یوم خیبر الحمر الانسیۃ ولحوم البغال وکل ذی ناب من السباع وکل ذی مخلب من الطیر رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی جابر سی کہ کہا حرام فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی دن خیبر کی گوشت گدہون اہلی کا اور گوشت خچرون کا اور ہر کچلی والی کو درندون مین سی اور ہر پنجہ کش کو پرندون مین سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی وعن خالد بن الولید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن اکل لحوم الخیل والبغال والحمیر رواہ ابو داود والنسائی اور روایت ہی خالد بن ولید سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا کہانی گوشت گہوڑی کی سی اور خچرونکی سی اور گدہونکی سی نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی ف کہانی گوشت گہوڑونکی سی یہہ حدیث ضعیف ہی معارض حدیث جابر کی کہ بیچ مباح ہونی گوشت گہوڑی کی پہلی گذری نہین ہو سکتی ع حکم منع ہونی گوشت گہوڑی کا اکثر نزدیک منسوخ ہی ساتھہ احادیث کی کہ پہلی گذری ع مولانا وعنہ قال غزوت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم خیبر فاتت الیھود فشکوا ان الناس قد اسرعوا الی حظائرھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا لا یحل اموال المعاھدین الا بحقھا رواہ ابو داود اور روایت ہی خالد سی کہ کہا جہاد کیا مین ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دن خیبر کی پس آئی یہود اور شکایت کی یہہ کہ تحقیق لوگون نی جلدی کی طرف کھجورون اونکی یعنی ہماری کھجور کی درختون پر سی ہیں تو فرمایا مین اور ہم عہد دین داخل ہین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبردار ہو نہین حلال مال اون شخصونکی کہ جنسی عہد ہی مگر ساتھہ حق اموال کی نقل کی یہہ ابو داود نی ف معاہد

یعنی جس سے جہد بھی اگر وہ ذمی ہی تو حق مال کا ہو سپر جزیہ ہی اور اگر وہ مستامن ہی تو دسواں حصہ تجارۃ کا ہی تو اوسپر عشر ہی ✣ ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ اَلْمَيْتَتَانِ الْحُوْتُ وَالْجَرَادُ وَالدَّمَانِ الْكَبِدُ وَالطِّحَالُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارَ قُطْنِيُّ اور روایت ہی ابن عمر کی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حلال کیگئی واسطے ہمارے دو مردے یعنی مچھلی اور ٹڈی اور دو خون کلیجی اور تلی کہ خون بستہ ہین نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ اور دار قطنی نی **وَعَنْ** اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَلْقَاهُ الْبَحْرُ وَجَزَرَ عَنْهُ الْمَاءُ فَكُلُوْهُ وَمَا مَاتَ فِيْهِ وَطَفَا فَلَا تَاْكُلُوْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ الْاَكْثَرُوْنَ عَلٰى اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلٰى جَابِرٍ اور روایت ہی ابی زبیر کی کہ نقل کی جابر کی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس چیز کو یعنی مچھلی کو پھینک دیا دریا نی کنارے پر یا کہل گیا اوسکی پانی یعنی خشک ہوگیا دریا کا پانی یا سرک گیا پس کھاؤ اوسکو اور جو مچھلی کہ مرجاوی دریا مین اور پانی پر اوپہہ آوی پس مت کھاؤ اوسکو نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی اور کہا محی السنہ نی اکثر اسپر ہین کہ یہہ حدیث موقوف ہی جابر پر یعنی جابر ہی کا قول ہی نہ حدیث حضرت کی **ف** یہہ حدیث دلیل ہی امام ابوحنیفہ کی ہیچ حرام ہونی مچھلی طافی کی اور اسیطرح منقول ہی ایک جماعت صحابہ سی اور مالک اور شافعی کی نزدیک مضائقہ نہین اوسکی کہانیکا بسبب مطلق فرمانی حضرت کی احل لکم المیتتان پس میتہ بحر موصوف ہی ساتھہ حلال ہونی کی اور ہم کہتی ہین کہ میتہ بحر وہ ہی کہ ذالذی اوسکو بحر تاموت مضاف ہو طرف اوسکی نہ وہ کہ خود مری ہوا و سمین بغیر آفت کی ✣ ح **وَعَنْ** سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ اَكْثَرُ جُنُوْدِ اللّٰهِ لَا اٰكُلُهٗ وَلَا اُحَرِّمُهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ ضَعِيْفٌ اور روایت ہی سلمان سی کہا پوچھی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم حال اوسکم ٹڈی کی سی پس فرمایا حضرت نی ٹڈیان اکثر لشکر اللہ کی ہین نہ کہاتا ہون مین اونکو یعنی اسلیی کہ مکروہ رکہتا ہون طبعاً اور نہ حرام کرتا ہون اونکو یعنی اور وہ نہ شرعاً بموجب اسحدیث گذشتہ کی احلت لنا میتتان الخ نقل کی یہہ ابوداود نی اور کہا محی السنہ نی کہ یہہ ضعیف ہی **ف** یعنی اکثر لشکر ہین پرندون مین سی جب غضب ہوتا ہی ایک قوم پر تو بہیجتا ہی اونپر ٹڈیان تاکہ کہا جاویں کہیتی اور درخت اونکی اور پڑی ہی اونمین قحط یہانتک کہ کہاتا ہی بعض اونکا بعض کو پس سب ہلاک ہوجاتی ہین اور ٹڈی کہانی حلال ہی بموجب احادیث کثیرہ کی اور کہا چاروں مامون نی کہ حلال ہی کہانا اوسکا برابر ہی کہ مرجاوی اپنی موت سی یا ساتہہ فرج کرنیکی یا ساتہہ شکار کرنی کی مجوسی شکار کری یا مسلمان کا تاجاوی دستی کچہہ یا نہین ✣ ع **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبِّ الدِّيْكِ وَقَالَ اِنَّهٗ يُؤْذِنُ لِلصَّلٰوةِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی زید بن خالد سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی برا کہنی مرغ کی سی اور فرمایا کہ تحقیق وہ خبردار کرتا ہی نماز کی لیی نقل کی یہہ شرح السنہ مین **ف** مراد نماز تہجد ہی حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت اوٹہتی ہی نماز تہجد کی لیی جسوقت کہ آواز کرتا ہا مرغ اور احتمال ہی کہ مراد نماز صبح ہو کہ اپنی آواز سی آگاہ کرتا ہی کہ وقت نماز صبح کا قریب آپہونچا اور مکرر آواز کرتا ہی تاکید تنبیہ کی لیی اور اسی یہہ معلوم ہوا کہ بعضی اچہی خصلت حیوان مین بہی مانع ہونی ہی اوسکو برا کہنی سی پس مومن کے برا کہنی کا کیا حال ہوگا ✣ ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الدِّيْكَ فَاِنَّهٗ يُوْقِظُ لِلصَّلٰوةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی یہ سی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ برا کہو مرغ کو اسلیی کہ تحقیق وہ جگاتا ہی نماز کی لیی نقل کی یہہ ابوداود نی **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ قَالَ اَبُوْ لَيْلٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ظَهَرَتِ الْحَيَّةُ فِي الْمَسْكَنِ فَقُوْلُوْا لَهَا اِنَّا نَسْاَلُكِ بِعَهْدِ نُوْحٍ وَبِعَهْدِ سُلَيْمٰنَ بْنِ دَاوٗدَ اَنْ لَّا تُؤْذِيْنَا فَاِنْ عَادَتْ فَاقْتُلُوْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عبدالرحمن بن ابی لیلی سی کہ کہا کہا ابولیلی نی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نی جسوقت کہ ظاہر ہوسانپ گہر مین پس گہوڑا سطی وسکی کہ تحقیق ہم سوال کرتی ہین تجھی ساتہہ عہد نوح کی ورساتہہ عہد سلیمان بن داود کی یہہ کہ نہ ایذا دی تو ہمکو پس اگر پھر نکلی پس مار واسکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** عہد لیا تہا حضرت نوح نی جبکہ داخل کیی تہی حیوانات کشتی مین ع

وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَ الْحَدِيثَ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ وَقَالَ مَنْ تَرَكَهُنَّ خَشْيَةَ ثَأْرِهِنَّ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ فِي السُّنَّةِ اور روایت ہی عکرمہ سی کہ نقل کی ابن عباس سی کہا عکرمہ نی نہین جانتا مین نی ابن عباس کو مگر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچائی اونہون نی حدیث کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرمائی تہی ساتہہ قتل کرنی سانپونکی اور فرمائی کہ جو شخص چہوڑدی قتل کرنا انکا واسطی خوف بدلا لینی کی پس نہین وہ ہم مین سی یعنی ہماری طریقہ پر نہین ہی بسبب مارنی موذی کی اور نہ توکل کرنیکی قضا و قدر الہی پر نقل کی یہہ شرح السنہ مین **ف** واسطی خوف بدلا لینی کی یعنی نہ ماری بخوف اسکی کہ مبادا اسکا جوڑا بدلا لیوی اور یہہ کبہی واقع ہوتا ہی کہ ایک نی سانپ کو مارا اوسکی جوڑی نی آنکر کاٹا اور بدلا لیا اگر نر ہی مادہ اوسکی آتی ہی اور اگر مادہ ہی نر آتا ہے اور عادت تہی جاہلیت مین کہ کہا جاتا تہا مت مارو سانپ کو اگر مارو گی تو جوڑا اسکا آکر بدلا لیگا پس منع فرمایا حضرت نی اس قول و اعتقاد سی ۱۲ ع **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَالَمْنَاهُمْ مُنْذُ حَارَبْنَاهُمْ وَمَنْ تَرَكَ شَيْئًا مِنْهُمْ خِيفَةً فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین صلح کی ہمنی سانپونسی جیسیکہ لڑائی کی ہمنی اونسی اور جو شخص کہ چہوڑدی کسی سانپ کو ان سانپونمین سی بسبب خوف کی یعنی بخوف ضرر کی اوسی یا جوڑی اوسکی سی پس نہین ہم مین سی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** اور ایک روایت مین بدلی منذ حاربناہم کی منذ عاہدناہم آیا ہی یعنی نہین صلح کی ہمنی سانپونسی جیسیکہ واقع ہوئی درمیان ہماری اور درمیان اونکی لڑائی اور دشمنی مراد یہہ ہی کہ دشمنی درمیان انسان اور سانپ کی جبلی ہی کہ ہر ایک دوسرے کو مارتا ہی اور کہا بعضون نی کہ مراد وہ عداوت ہی کہ درمیان سانپ اور حضرت آدم علیہ السلام کی ہوئی جیسیکہ روایت کیا گیا ہی کہ ابلیس نی قصد کیا داخل ہونیکا جنت مین پس منع کیا اوسکو دار وغون نی پس داخل کیا اوسکو سانپ نی منہ مین لیکر اور وسوسہ ڈالا اوسنی واسطی آدم و حوا کی یہانتک کہ کہایا اون دونون نی درخت منع کیی گہی سی پس نکالی گئی وہ اوسنی اور فرمایا اللہ تعالی نی اہبطوا بعضکم لبعض عدو خطاب حضرت آدم و حوا اور ابلیس اور سانپ کو کیا اور تہا سانپ خوبصورت پس مسخ کیا گیا پس لائق ہی یہہ کہ ہمیشہ رہی یہہ عداوت اور لائی ضمیر عقلا کی واسطی سانپونکی واسطی اضافت صلح کی طرف اونکی کہ وہ افعال عقلا ہی ہی جیسیکہ اس آیت مین والشمس والقمر رایتہم لی ساجدین والایون کہنا چاہیی تہا ما سالمناہم منذ حاربناہم ۱۲ ع **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ فَمَنْ خَافَ ثَأْرَهُنَّ فَلَيْسَ مِنِّي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قتل کرو سب سانپونکو پس جو شخص کہ خوف کری بدلا لینی کا اوسنی پس نہین وہ مجہسی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** ظاہر حدیث سی معلوم ہوا کہ سب طرحکی سانپ مارنی چاہیین مگر استثنا کیی جاوین اس عموم سی عوام یعنی گہر کی رہنی والی یا مراد قتل ہی بعد اعلام کی جیسیکہ بیچ حدیث ابی سانپ کے گذرا ۱۲ ع **وَعَنِ** الْعَبَّاسِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نُكَنِّسَ زَمْزَمَ فَإِنَّ فِيهَا مِنْ هَذِهِ الْحَيَّانِ يَعْنِي الْحَيَّاتِ الصِّغَارَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِنَّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عباس سی کہ کہا یا رسول اللہم ارادہ کرتی ہین یہہ کہ صاف کرین چاہ زمزم کو پس تحقیق اوسمین مین سانپ یعنی سانپ چہوٹی پس حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ قتل کرنی اونکیکی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یہانتک سب چہوٹی سانپونکی قتل کرنی کا حکم دیا اور ما بعد کی حدیث مین لی ونمین سی ایک قسم کی مارنیکو منع فرمایا سبب یہہ کہ چہاڑنا زمزم کا بغیر مارنی سب کے ممکن نہا مع ہذا ممکن ہی استثنا بعض کا اونمین سی ۱۲ ع **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهَا إِلَّا الْجَانَّ الْأَبْيَضَ الَّذِي كَأَنَّهُ قَضِيبُ فِضَّةٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابن مسعود سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا قتل کرو سب سانپونکو مگر

جان یعنی شک مفید کر گویا وہ چیڑی ہی رہ پلی کی نقل کی یہہ بود اود دی **ف** اوسکی مارنی سی شاید اسلیی منع فرمایا کہ وہ ضرر نہین پہنچاتا **ع وعن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا وقع الذباب فی انا احدکم فامقلوه فان فی احد جناحیه داء وفی الاخر شفاء فانه یتقی بجناحه الذی فیه الداء فلیغمسه کله رواه ابو داود اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ گر پڑی مکھی ہیچ پاسن لی ایک تمہاری کی پس غوطہ دو اوسکو اسلیی کی تحقیق ہیچ ایک باز و اوسکی بیماری ہی اور دوسرے مین شفا ہی پس تحقیق مکھی پہلی والی ہی اپنی اون باز و کو کہ اوسمین بیماری ہی پس چاہی کہ غوطہ دی مکھی سارکو یعنی تاکہ دوا کی باز و سی دفعیہ ہو جاوی اوسکی بیماری کا نقل کی یہہ بود اود دی **وعن** ابی سعید الخدری عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا وقع الذباب فی الطعام فامقلوه فان فی احد جناحیه سما وفی الاخر شفاء فانه یقدم السم ویؤخر الشفاء رواه فی شرح السنة اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جسوقت کہ گری مکھی طعام مین پس غوطہ دو اوسکو اسلیی کی تحقیق ہیچ ایک باز و اوسکی زہر ہی اور دوسرے مین شفا ہی اور تحقیق وہ پہلی والی زہر کی باز و کو اور پیچھے والی ہی شفا کی باز و کو نقل کی یہہ شرح السنہ مین **وعن** ابن عباس قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن قتل اربع من الدواب النملة والنحلة والهدهد والصرد رواه ابو داود والدارمی اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قتل کرنی چار جانورونکی سی چیونٹی اور مکھی شہد کی اور ہدہد اور صرد چڑی نقل کی یہہ بود اود دارمی نی **ف** چیونٹی کی مارنی سی جو منع فرمایا مراد یہہ ہی کہ پہلی کاٹنی کی نہ ماری اور بعد کاٹنی کی مارنا اوسکا جائز ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد اس چیونٹی سی بڑی چیونٹی ہی کہ جسکی پانون دراز ہوتی ہین اسلیی کہ ضرر اوسکی کاٹنی کا کم ہوتا ہی اور شہد کی مکھی سی اسلیی منع فرمایا کہ اوسمین منفعت ہے کہ شہد اور موم پیدا ہوتا ہی اور ہدہد کہتی ہین کہ اوسکو بڑ ہی کو اور صرد ایک جانور ہوتا ہی بڑی سر اور بڑی چونچ کا اور اوسکی بڑی بڑی پر ہوتی ہین اور آدہا سیاہ ہوتا ہی اور آدہا سفید کذا فی النہایہ اور بعضون نی کہا کہ شکار کرتا ہی چڑیونکو اور ان دونون جانورونکی مارنی سی منع فرمایا بسبب حرام ہونے گوشت اونکی اسلیی نہی کی گئی مارنی اوس جانور کی سی کہ کہایا نہ جاتا ہو اور بعضون نی کہا کہ ہدہد مین بدبو ہوتی ہی پس یہ ایچ حکم حلالہ کی اور صرد ہی اور اوسکی دازسی نحوست و فال بدلیتی ہین عرب پس منع فرمایا اوسکی قتل کرنی سی تاکہ نکل جاوی اونکی دلون سی اعتقاد نحوست اوسکیکا **ع ح الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابن عباس قال کان اهل الجاهلیة یاکلون اشیاء ویترکون اشیاء تقذرا فبعث الله نبیه وانزل کتابه واحل حلاله وحرم حرامه فما احل فهو حلال وما حرم فهو حرام وما سکت عنه فهو عفو وتلا قل لا اجد فیما اوحی الی محرما علی طاعم یطعمه الا ان یکون میتة الآیة رواه ابو داود اور روایت ہی ابن عباس سی کہا تھی اہل جاہلیت کی کہا نی کتنی چیزین یعنی بمقتضای خواہش اپنی کی اور چھوڑتی یعنی نہ کہاتی کتنی چیزونکو واسطی نفرت کی پس بھیجا اللہ نی اپنی نبی کو اور نازل کی اپنی کتاب یعنی نبی پر اور اوسکی امت پر اور حلال کیا حلال اپنا اور حرام کیا حرام اپنا یعنی بیان کر دیا کہ یہہ چیز حلال ہی اور یہہ حرام ہی پس جو چیز حلال کی اللہ نی پس وہ حلال ہی یعنی نہ غیر اوسکا اور جو چیز حرام کی پس وہ حرام ہی اور جسی سکوت کیا یعنی بیان نکیا کہ حرام ہی یا حلال پس وہ معاف ہی کہ مواخذہ نہین اوسپر اور پڑہی ابن عباس نی یہہ آیہ کہدی محمد نہین پاتا مین پیچ اوچیز کی کہ وحی کی گئی طرف میری حرام اوپر کہانیوالی کی مگر یہہ کہ ہو طعام مردار یا خون یا خرابہ تک نقل کی یہہ بود اود دی **ف** لفظ حلالہ مصدر قائم مقام مفعول یعنی ظاہر کر اللہ نی یہہ بھیجی نبی کی اور نازل کی اوپر نبی کتاب کی وہ چیز کہ حلال کیا اوسکو اور پڑہی اخر یعنی واسطی رد کرنی فعل اونکیکی کہ کہاتی تھی جو چاہتی اور ترک کرتی وہ چیز کر مکروہ رکھتی گویا کہا گیا کہ حلال وہ چیز ہی کہ حلال کیا اوسکو اللہ نی اور رسول اوسکی نی اور حرام وہ چیز ہی کہ حرام کی اللہ نی اور رسول اوسکی نی نہ یہہ کہ

حلت وحرمت موافق خواہش نفس کے ہی وحی کی گئی یعنی قران مین یا اور چیز مین کہ وحی کی گئی طرف میری مطلق اور اسمین تشبیہ ہی سپر کہ حرام ہونا نہین جانا جاتا مگر ساتھہ وحی کی نہ ساتھہ خواہش نفسانی کی اور بعد لفظ دما کی باقی آیہ یہہ ہی مسفوحا او لحم خنزیر فانہ رجس او فسقا اہل لغیر اللہ بہ اور کتاب اللہ مین یہی چیزین حرام کی گئین اور سوای انکی اور بعضی چیزون کی حرمت ثابت ہوئی ہی سنت سی ولیکن ابن عباس نے آیہ پڑہی اور سنت کی حرام چیزین نہ پڑہین بسبب کثرت وبیکی ۱۲ ح وعن زاہر الاسلمی قال انی لاواقد تحت القدور بلحوم الحمر اذ نادی منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینہاکم عن لحوم الحمر رواہ البخاری اور روایت ہی زاہر اسلمی سی کہ کہا تحقیق مین الیتہ جلاتا ہنڈیا مین کی آگ ساتھہ گوشت گدہون کی ناگہان پکارا پکارنیوالی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتی ہین تمکو کہانی گوشت گدہون کی سی نقل کی یہہ بخاری نی وعن ابی ثعلبۃ الخشنی ان للجن ثلثۃ اصناف صنف لہم اجنحۃ یطیرون فی الہواء وصنف حیات وکلاب وصنف یحلون ویظعنون رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابی ثعلبہ خشنی سی پہنچاتی ہی اسر حدیث کو حضرت تک کہ حضرت نی فرمایا کہ جن تین قسم کی ہین ایک قسم اہن کہ اونکی پر ہین اور اڑتی ہین ہوا پر اور ایک قسم سانپ ہین اور کتی اور ایک قسم ہین اور ترتی منزل مین اور کوچ کرتی ہین نقل کی یہہ شرح السنہ مین

باب العقیقۃ

باب ہی پہر بیان عقیقہ کی ف عقیقہ مشتق ہی عق سی عق کر معنی ہین اصل مین پہاڑنی کی اور یہان نام اون بالون کا ہی کہ لڑکی کی سر پر ہوتی ہین وقت پیدا ہونی کی یہہ نام اسلیی ہوا کہ وہ مونڈی جاتی ہین سا تو یہ اول اور اسی سبب عقیقہ اوس بکریکو بہی کہتی ہین کہ ذبح کی جاتی ہی وقت سر مونڈنی اوسکی اور عقیقہ سنت ہی تینون امامونکی نزدیک اور ایک روایت مین امام احمد سی واجب ہی اور اکثر احادیث سی سنت ہونا اوسکا معلوم ہوتا ہی اور جو شرائط واحکام فرمائی ہین معتبر ہین عقیقہ مین بہی معتبر ہین اور ہمارنی نزدیک عقیقہ سنت نہین اور امام محمد نی اپنی موطا مین لکہا ہی کہ ہمکو ایسا پہونچا ہی کہ عقیقہ رسوم جاہلیت سی تہا اور اول اسلام مین بہی تہا معمول بعد ازان نسخ کیا فرمائی نی ہر فرع کو کہ پہلی اوسکی تہا اور نسخ کیا روزی رمضان کی نی ہر روزی کو کہ پہلی اوسکی تہی اور نسخ کیا غسل جنابت نی ہر غسل کو کہ پہلی اوسکی تہا اور نسخ کیا زکوۃ نی ہر صدقہ کو کہ پہلی اوسکی تہا انتہی ۱۲ ح

الفصل الاول

فصل پہلی عن سلمان بن عامر الضبی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مع الغلام عقیقۃ فاہریقوا عنہ دما وامیطوا عنہ اذی رواہ البخاری روایت ہی سلمان بن عامر ضبی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی ساتہہ پیدا ہوتی لڑکی کی مسنون ہی عقیقہ کرنا اوپر ذبح کرو اوسکی طرف سی جانور اور دور کرو اوسی اذا یعنی بال سر کی اور میل وغیرہ نقل کی یہہ بخاری نی وعن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یؤتی بالصبیان فیبرک علیہم ویحنکہم رواہ مسلم اور روایت ہی عائشہ رضی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس لائی جاتی تہی لڑکی کہ پیدا ہوتی تہی پس دعا ساتہہ برکت کی کرتی تہی وہ یعنی کہتی بارک اللہ علیک اور تحنیک کرتی تہی اونکی نقل کی یہہ مسلم نی ف تحنیک یہہ ہی کہ کہجور یا کچہہ اور میٹہی چیز چبا کر لڑکی کی تالو مین لگادی اور یہہ سنت ہی چاہیی کہ نیکبخت تحنیک کری ح وعن اسماء بنت ابی بکر انہا حملت بعبد اللہ بن الزبیر بمکۃ قالت فولدت بقباء ثم اتیت بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوضعتہ فی حجرہ ثم دعا بتمرۃ فمضغہا ثم تفل فی فیہ فکان اول ما دخل جوفہ ریق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم حنکہ بالتمرۃ ثم دعا لہ وبرک علیہ فکان اول مولود ولد فی الاسلام متفق علیہ اور روایت ہی اسما بنت ابی بکر سی یہہ کہ وہ حاملہ ہوئین ساتہہ عبد اللہ بن زبیر کی مکہ مین کہا اسما نی پس جنی مین قبا مین پہر لائی مین اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس رکہدیا مینی اوسکو حضرت کی گود مین پہر منگوائی حضرت نی کہجور اور چبایا اوسکو پہر آپ ہی الا اوسکی منہ مین یعنی رکہی وہ کہجور مخلوط تہی ساتہہ تہوک کی اوسکی منہ مین پہر لگائی وہ کہجو

اوسکی تالو مین پہر دعا کی واسطے اوسکی اور دعا ساتھہ برکت کی کی اوسپر یعنی کہا بارک اللہ علیک یا عالیہ پس انہی عبداللہ بن زبیر اول مولود کہ پیدا کیی گئی اسلام مین نقل کی بہہ بخاری و مسلم نی ف قبا ساتھہ پیش قاف کی ایک موضع ہی قریب مدینہ مطہرہ کی کہ بعد ہجرت کی حضرت اول وہین اوتری انہی درتین وزوہان ٹہیری اور بنا مسجد کی رکہی کہ اوسکو مسجد قبا کہتی ہین اور اول مولود اہ یعنی اول لڑکا کہ پیدا ہوا بعد ہجرت کی مہاجرین مین عبداللہ بن زبیر تہی والا نعمان بن بشیر انصاری پیدا ہوئی ہین مدینہ مین بعد ہجرت کی پہلی عبداللہ کی ☜ ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** اُمِّ کُرزٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَقِرُّوا الطَّیْرَ عَلٰی مَکِنَاتِہَا قَالَتْ وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِیَۃِ شَاۃٌ وَلَا یَضُرُّکُمْ ذُکْرَانًا کُنَّ اَوْ اِنَاثًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَلِلنَّسَائِیِّ مِنْ قَوْلِہٖ یَقُوْلُ عَنِ الْغُلَامِ اِلٰی اٰخِرِہٖ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ

روایت ہی ام کرز سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی قرار دو تم جانورون پرندونکو اونکی گہونسلون پر کہا ام کرز نی اور سنا مینی حضرت سی کہ فرماتی لڑکیکی طرف سی دو بکریان یعنی عقیقہ مین اور لڑکیکی طرف سی ایک بکری اور نہین ضرر کرتا تمکو نر ہون وہ یا مادہ یعنی یہہ خیال نہ کرو کہ بیٹے کی طرف سی نر چاہیی اور بیٹی کی طرف سی مادہ نقل کی یہہ ابوداود نی اور واسطی ترمذی اور نسائی کی اسی قول راوی سی یقول عن الغلام آخر تک اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث صحیح ہی ف قرار دو تم اخ مکنات ساتھہ زبر میم اور زیر کاف اور زبر کاف اور ایک نسخہ مین ساتھہ پیش کاف کی بمعنی مکانونکی یعنی جانورونکو گہونسلونمین بیٹہی رہنی دو اوڑاؤ نہین اونمین سی اور بعضون نے کہا کہ مکنات ساتھہ زبر میم اور زیر کاف کی اور زبر ہی یا ہی بمعنی بیضہ سو مار کی اور یہان مطلق بیضے مراد ہین یعنی انڈون پر بیٹہی ہون تو اونکو ایذا نہ دو ساتھہ ہلانی گہونسلون اور اوڑانی اونکی یا نہی ہی تطیر اور فال بد مینی سی جیسیکہ عادت عرب کی ہی کہ جب کوئی کسی کام کا ارادہ کرتا تو پرندہ پر آتا اور اوسکو اوڑاتا پس اگر وہ ائین طرف اوڑتا تو اوسکو مبارک جانتا اور اوسکام کی لیی جاتا اور اگر بائین طرف اوڑتا تو اوسکو نحس جانتا اور اوسکام کی لیی نجاتا پس نہی کی گئی اوستی کہ اوسکو تطیر کہتی ہین ☜ ع **وعن الحسن** عَنْ سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْغُلَامُ مُرْتَھَنٌ بِعَقِیْقَتِہٖ یُذْبَحُ عَنْہُ یَوْمَ السَّابِعِ وَیُسَمّٰی وَیُحْلَقُ رَاْسُہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ لٰکِنْ فِیْ رِوَایَتِھِمَا رَھِیْنَۃٌ بَدَلَ مُرْتَھَنٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَحْمَدَ وَاَبِیْ دَاوٗدَ وَیُدْمٰی مَکَانَ وَیُسَمّٰی وَقَالَ اَبُوْدَاوٗدَ وَیُسَمّٰی اَصَحُّ

اور روایت ہی حسن بصری سی کہ نقل کی سمرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لڑکا گرو ہی بسبب اوسکے بدلی عقیقہ اپنی کی ذبح کیا جاوی اوسی ساتوین دن اور نام رکہا جاوی یعنی ساتوین دن اور مونڈا جاوی سر اوسکا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی لیکن ہیچ روایت ابوداود اور نسائی کی لفظ رہینۃ کا ہی بدلی مرتہن کے اور ہیچ ایک روایت احمد اور ابوداود کی لفظ یدمی ہی جگہ ویسمی کی اور کہا ابوداود نی کہ لفظ یسمی کا صحیح تر ہی ف ت لفظ رہینہ مین مبالغہ کی لیی ہی یا بتاویل نفس ہی سا یہہ کہ معنی گرو ہونی لڑکیکی عوض عقیقہ کی کیا ہین باوجودیکہ وہ مکلف نہین ہی تا معذب واخوذ ہو بسبب ک عقیقہ کی امام احمد رحمۃ نی تو یہہ کہا کہ معنی اوسکی یہہ ہین کہ فرزند رہن کیا گیا اور منع کیا گیا ہی شفاعت کرنی سی ہیچ حق والدین کے جب تک کہ عقیقہ نہ کرین اوسکا اور بعضون نی یہہ معنی کہی ہین کہ فرزند رہن کیا گیا اور منع کیا گیا ہی بہلائیونی اور سلامتی آفات سی اور زیادہ نشو نما سی جب تک کہ عقیقہ اوسکا نہ کرین اور زہہ حقیقت مین اجح طرف گرفت والدین کی ہوتا ہی کہ ترک عقیقہ اونہون نی کیا اور بعضون نی کہا کہ گرو ہی ساتہہ آذی اور پلیدی کی اسلیی کہ حدیث مین آیا ہی فامیطوا عنہ الاذی یعنی دور کرو بچہ سی اذی یعنی بال اور میل اور خون وغیرہ اور لفظ یدمی ساتہہ پیش ی اور زبر دال اور تشدید میم مفتوحہ کی ہی بمعنی سی بمعنی خون آلودہ کرنی کی پس ایک روایت مین یدمی جگہ ویسمی کی واقع ہوا ہی اور ابوداود نی کہا کہ لفظ یسمی صحیح ہی اور قتادہ نی تفسیر اوسکی یہہ

کی ہی کہ جبشیج کری بکر یکو تو ہموڑیسی بال وسکی لیکر مقابل گون گردن کی رکہین تا کہ خون آلودہ ہون وہ بال ساتہہ اوس خون کی کہ ذبح کی جگہہ سی نکلی اور لڑکی کی تالو پر کہین تا مانند ایک خط کی روان ہوا وسکی سر پر بعد ازان وسکی سر کو مونڈین اور سر مونڈین در سفر السعادۃ کی مصنف نی کہا کہ تدمیۃ کرین اسلیے کہ یہ می تحریف کسی ادی کی ہی سلیے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عقیقہ حضرت امام حسن اور امام حسین رض کا کیا اور یہہ فعل نہین کیا اور یہہ بہی لکہا ہی کہ یہہ فعل ساتہہ قواعد جاہلیت کے بہت مشابہ ہی جیسیکہ تیسری فصل مین آویگا واللہ علم انتہی اور کہا علما نی کہ روایت ابی داود کی وہم ہی ہمام سی کہ روات حدیث سی ہی اور جو کچہہ کہ آئی ہی تفسیر وسکی قتادہ سی منسوخ ہی اور خطابی نی کہا کیونکر حکم کرین ساتہہ نجس کرنی سر کی اور الودہ کرنی اوسیکی ساتہہ خون ترکی حالانکہ امر فرمایا ہی ساتہہ دور کرنی اذی اور نجاست خشک کی بدلی وسکی سی لیکن آلودہ کرنا سر کا ساتہہ خلوق کی اور زعفران کی بجای خونکی تجویز کیا ہی بعضی علما نی واللہ علم ۴ ع ح وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ عَقَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ بِشَاةٍ وَقَالَ يَا فَاطِمَةُ احْلِقِي رَأْسَهُ وَتَصَدَّقِي بِزِنَةِ شَعْرِهِ فِضَّةً فَوَزَنَّاهُ فَكَانَ وَزْنُهُ دِرْهَمًا أَوْ بَعْضَ دِرْهَمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ــــــ اور روایت ہی محمد بن علی بن حسین ہی یعنی امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام شہید حسین رض سی کہ نقل کی علی بن ابیطالب رض سی کہ کہا عقیقہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت امام حسن کی طرف سی ساتہہ ایک بکری کی اور فرمایا آنحضرت نی اوی فاطمہ مونڈ تو سر اوسکا اور للدو ہموزن بالون اوسیکی چاندی پس وزن کیا ہمنی بالونکو پس تہا وزن بالونکا ایک درہم یا کم درہم سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی اور اسناد اسکی نہین متصل اسواسطی کہ محمد بن علی بن حسین نی نہین پایا علی بن ابیطالب کو ف اس حدیث سی معلوم ہوا کہ عقیقہ لڑکیکا ساتہہ ایک بکری کی ہی ہوتا ہی اور ابو داود نی بہی ابن عباس سی نقل کیا ہی کہ عقیقہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت حسن و حسین رض کی طرف سی ایک ایک دنبہ جیسیکہ حدیث آئندہ مین آتا ہی اور نسائی نی ابن عباس سی دو دو دنبہ روایت کیی ہین اور بریدہ سی مطلق نقل کیا کہ عقیقہ کیا آنحضرت نی حضرت حسن و حسین رض کی طرف سی اور سفر السعادۃ کی مصنف نی کہا کہ حدیث ایک بکری کی صحیح ہی ولیکن حدیث عن الغلام شاتان قوی اور اصح ہی اسلیکی ایک جماعت نی صحابہ مین سی اوسکو روایت کیا ہی اور وجہ دوسری بیچ ترجیح دو بکری کی بیٹی کی طرف سی یہہ ہی کہ قول و فعل سی قوی اور اتم ہی کیونکہ فعل احتمال اختصاص کا رکہتا ہی اور یہہ بہی ہی کہ فعل دلالت کرتا ہی جواز پر اور قول استحباب پر اور ترمذی نی کہا کہ اسباب مین حدیث آئی ہی حضرت علی اور عائشہ اور ام کرز اور بریدہ اور سمرہ اور ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو اور انس اور سلمان بن عامر اور ابن عباس سے کذا قال الشیخ اور ملا علی قاری نی لکہا ہی احتمال ہی کہ ایک بکری حق مین اقل درجہ استحباب کا ایک بکری ہو اور کمال استحباب کا دو اور اسحدیث مین جو ایک مذکور ہوئی تو احتمال ہی کہ یہہ جواز کی لیی ہی بیچہ اکتفا کرنی کی ساتہہ اقل کی یا دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ نہین لازم آتا ذبح کرنی دو بکریونکی سی یہہ کہ ہو ساتوین دن پس ممکن ہی یہہ کہ ذبح کیا ہو حضرت نی اونکی طرف سی ایک دنبہ پیدا ہونی کی دن اور ایک دنبہ ساتوین دن اور بسبب اسکی حاصل ہو جاتی ہی تطبیق روایات مین یا عقیقہ کیا آنحضرت نی ایک دنبہ کو حکم فرمایا حضرت علی کو حضرت فاطمہ کو ساتہہ دوسری دنبہ کی پس نسبت کی آنحضرت کی طرف کہ اونہون نی عقیقہ کیا ساتہہ ایک دنبہ کی حقیقۃ اور ساتہہ دو دنبہ کی مجازا واللہ علم اور مونڈنا تو سر کا یعنی حقیقۃ یا حکم کر کسیکو کہ سر مونڈی اور یہہ امر استحباب کی لیی ہی اور اسیطرح امر وزن کرنی کا بہی استحباب کی لیی ہی ۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ كَبْشًا كَبْشًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ كَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عقیقہ کیا حضرت امام حسن اور امام حسین کی طرف سی ایک ایک دنبہ نقل کی یہہ ابو داود نی اور نزدیک نسائی کی دو دو دنبہ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ

قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَنِ الْعَقِيْقَةِ فَقَالَ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْعُقُوْقَ كَأَنَّهُ كَرِهَ الْاِسْمَ وَقَالَ مَنْ وُلِدَ لَهُ فَأَحَبَّ أَنْ يَنْسُكَ عَنْهُ فَلْيَنْسُكْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَيْنِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةً رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اونہون نی اپنی دادا سی کہ کہا سوال کیی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عقیقے سی پس فرمایا نہین دوست رکہتا اللہ عقوق کو گویا کہ مکروہ رکہا حضرت نی نام عقیقہ کا اور فرمایا جو شخص کہ پیدا کیا جاوی واسطی اوسکی لڑکا پس چاہیی یہہ کہ ذبح کری اوسکی طرف سی پس چاہیی کہ ذبح کری لڑکیکی طرف سی دو بکریان اور لڑکیکی طرف سی ایک بکری نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی ف نہین دوست رکہتا الخ یعنی جو کوئی چاہی یہہ کہ ہو فرزند اوسکا عاق اوسطی اوسکی بڑی عمر مین تو ذبح کری اوسکی طرف سی عقیقہ اوسکی چہوٹی عمر مین اسلیی کہ عقوق والدین کا باعث عقوق فرزند کا ہوتا ہی اور اللہ تعالی دوست نہین رکہتا عقوق کو اور یہہ تمہید ہی اس قول حضرت کی من ولد الخ اور گویا کہ مکروہ رکہا الخ یہہ کلام کسی اوسکا ہی کہ انحضرت نی ناپسند کیا نام رکہنا عقیقہ کا عقیقہ تا کہ نہ گمان ہو کہ وہ مشتق ہی عقوق سی اور دوست رکہا یہہ کہ نام رکہا جاوی بہتر اوسی مانند ذبیحہ اور نسیکہ کی کذا فی النہایہ اور تورپشتی نی کہا کہ یہہ کلام غیر استواری اسلیی کہ آنحضرت نی چند احادیث مین لفظ عقیقہ کا ذکر کیا اگر مکروہ رکہی اس نام کو تو کاہیکو ذکر فرماتی اوسکو لیکن یہہ بات خوب ہی کہ کہا جاوی کہ احتمال ہی یہہ کہ سائل نی گمان کیا یہہ کہ اشتراک عقیقہ کا ساتہہ عقوق کی اشتقاق مین یہہ چاہتا ہی کہ ضعیف ہوا مر عقیقہ کا پس معلوم کروا دیا حضرت نی کہ امر خلاف اوسکی ہی کذا ذکر علی اور کہی احتمال اگر کیجی ہین جو چاہی مرقاۃ مین دیکہہ لی اور حضرت شیخ عبدالحق رح نی صاحب نہایہ کی سی تقریر لکہکر کہا ہی کہ بعضی حدیثونمین جو ذکر عقیقہ کا آیا ہی پہلی اس کراہت سی ہوگا وَعَنْ أَبِيْ رَافِعٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذَّنَ فِيْ أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِيْنَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلٰوةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اور روایت ہی ابی رافع سی کہ کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اذان دی داہنے کان حسن بن علی کی وسوقت کہ جنا اونکو حضرت فاطمہ نی مانند اذان نماز کی نقل کی یہہ ترمذی ورابوداود نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی ف اسی معلوم ہوا کہ اذان دینی لڑکیکی کانمین بعد پیدا ہونی کی سنت ہی ومسند ابویعلی موصلی کیمین حضرت حسین سی بطریق مرفوع منقول ہی کہ جسکی ہان لڑکا پیدا ہو اور وہ اذان دی اوسکی داہنی کانمین وتکبیر کہی بائین کانمین تو نہین ضرر کریگی اوسکو ام الصبیان کذا فی الجامع الصغیر للسیوطی رح اور کہا نووی نی کتاب روضہ مین کہ مستحب ہی یہہ کہ کہی لڑکیکی کانمین نی اعیذہا بکلمات اللہ التامۃ من کل شیطان وہامۃ الخ فصل میرے

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا وُلِدَ لِأَحَدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاةً وَلَطَخَ رَأْسَهُ بِدَمِهَا فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ كُنَّا نَذْبَحُ شَاةً يَوْمَ السَّابِعِ وَنَحْلِقُ رَأْسَهُ وَنُلَطِّخُهُ بِزَعْفَرَانٍ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَرَزِيْنٌ وَنُسَمِّيْهِ روایت ہی بریدہ سی کہ کہا ہم نی جاہلیت کی جسوقت کہ پیدا ہوتا کیسی ہان ہم مین سی لڑکا ذبح کرتا بکری اور لگاتا سر اوسکو خون اوسکا پس جب یا اسلام تہی ہم ذبح کرتی بکری ساتوین دن اور مونڈتی سر اوسکا اور لگاتی اوسکی سر کو زعفران نقل کی یہہ ابوداود نی اور زیادہ کیا رزین نی یہہ کہ اور نام رکہتی ہم یعنی ساتوین دن ف جانا چاہیی کہ بموجب اکثر احادیث کی عقیقہ ساتوین دن ہی اور نزدیک شافعی اور احمد کی اگر ساتوین دن میسر نہو تو چودہوین دن کری اور اگر چودہوین دن نہو تو اکیسوین دن والا اہتمام نہ ہو دن الاہین تیسوین دن وعلی ہذا القیاس وبعضی وا یتونمین آیا ہی کہ آنحضرت نی بعد از ظہور نبوۃ کی عقیقہ اپنا کیا اسلیی کہ معلوم نہتا کہ پیدا ہونیکی دن ہوا نہتا یا نہیں لیکن ہیچ اسناد حدیث کی ضعف ہی ورجال بعدی بہی نہین ہی واللہ اعلم اور نزدیک شافعی کی بدیان عقیقہ کی توڑتی ہین اور نزدیک مالک کی نہین توڑتی اور شافعیہ کی کتابونمین کوہی کہ اگر گوشت عقیقہ کا پکا کر بہیجدی تو بہتر ہی اور اگر شیرین پکا دی تو بہتر ہی بسبب تفاؤل کی ساتہہ حلاوت یعنی اچہی ہونی اخلاق لڑکیکی رح

كِتَابُ الْأَطْعِمَةِ

یہہ کتاب ہی بیچ بیان کہانونکی ف یعنی اسمین قسمین کہانیکی مذکور ہین کہ کیا کیا

حضرت نی کہانی ہین اور کیا کیا نہین کہانی اور احکام و آداب کہانی کی اور پینی کی مذکور ہین + ر الفصل الاول فصل پہلی عن عمر بن ابی سلمۃ قال کنت غلاما فی حجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکانت یدی تطیش فی الصحفۃ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سم اللہ وکل بیمینک وکل مما یلیک متفق علیہ روایت ہی عمر بن ابی سلمہ سی کہ کہا تہا مین لڑکا بیچ پرورش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تہا ہاتہہ میرا جولانی کرتا بیچ رکابی کی یعنی کبہی بمقتضای عادۃ لڑکونکی ہاتہہ رکابی مین ہر طرف ڈالتا تہا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بسم اللہ کہو اور کہا ساتہہ داہنی ہاتہہ اپنی کی اور کہا اوس جانب سی کہ متصل تیری ہی یعنی اپنی آگی سی کہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف گئی ہین جمہور علما طرف اسکی کہ تینون امر اس حدیث مین استحباب کی لیی ہین اور اسی طرح حکم حمد کرنیکا آخر کہانی مین استحباب کی لیی ہی اور بعضون نی کہا کہ امر وائین ہاتہہ سی کہانیکا وجوب کی لیی ہی اور جمہور کی نزدیک یہہ بہی ہی کہ اگر کوئی آدمی کہانی نبیٹہین تو سب بسم اللہ کہین اور بعضے علما کی نزدیک امام شافعی بہی وانہین مین ہین بسم اللہ ایک کی حاجت کو کافی ہی اور بسم اللہ کہنی وقت پینی پانی اور دوا وغیرہ کی مانند بسم اللہ کہنی کی ہی وقت شروع کہانی کی + ع ح وعن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان یستحل الطعام ان لا یذکر اسم اللہ علیہ رواہ مسلم اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق شیطان حلال جانتا ہی کہانیکو بسبب اسکی کہ نہ نام لیا جاوی اللہ کا اوسپر نقل کی یہہ مسلم نی ف حلال جانتا ہی الخ یعنی قادر ہوتا ہی اوسکی کہانی پر یہہ محمول ظاہر پر ہی اور بعضون نی یہہ دلیل کی ہی کہ برکت لیجاتا ہی کہانیکی گویا کہ شیطان کہا گیا اوسکو اور یا یہہ مراد ہی کہ صرف کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی کی غیر مرضی کی جگہہ + ع ح وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الرجل بیتہ فذکر اللہ عند دخولہ وعند طعامہ قال الشیطان لا مبیت لکم ولا عشاء واذا دخل فلم یذکر اللہ عند دخولہ قال الشیطان ادرکتم المبیت واذا لم یذکر اللہ عند طعامہ قال ادرکتم المبیت والعشاء رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ داخل ہو مرد اپنی گہر مین یعنی رہنی کی جگہہ پس یاد کری اللہ کو وقت داخل ہونی اپنی کی اور وقت کہانا کہانی اپنی کی کہتا ہی شیطان یعنی اپنی تابعدارونسی نہین جگہہ اس گہر مین تمکو رہنا کہانا اور جسوقت کہ داخل ہو یعنی مرد گہر مین پس یاد کری اللہ کو وقت داخل ہونی گہر کی کہتا ہی شیطان یعنی اپنی تابعدارونسی پالی تمنی جگہہ اور جسنے یاد کری مرد اللہ کو وقت کہانی اپنی کی کہتا ہی شیطان یالی تمنی جگہہ اور کہانا نقل کی یہہ مسلم نی وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل احدکم فلیاکل بیمینہ واذا شرب فلیشرب بیمینہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ کہاوی ایک تمہارا پس چاہیی کہ کہاوی ساتہہ داہنی ہاتہہ اپنی کی اور جسوقت کہ پیوی پس چاہیی کہ پیوی ساتہہ داہنی ہاتہہ اپنی کی یعنی باسن پانے وغیرہ کا داہنی ہاتہہ سی پکڑی نقل کی یہہ مسلم نی + ف ظاہر امر اسمین وجوب کی لیی ہی جیسیکہ گئی ہین طرف اسکی بعضی علما اور موید ہی اسکی حدیث صحیح مسلم کی کہ آنحضرت نی دیکہا ایک شخص کو کہاتی بائین ہاتہہ سی پس فرمایا کہ کہا اپنی داہنی ہاتہہ سی کہا اوسنی کہ نہین طاقت رکہتا مین فرمایا پس طاقت رکہیو تو پس اوٹہا سکا وہ ہاتہہ طرف منہ اپنی کی بعد اسکی اور طبرانی نی روایت کی ہی کہ آنحضرت نی دیکہا سلمہ کو کہاتی بائین ہاتہہ سی پس دعا کی حضرت نی اوسپر پس ہو نچا اوسکو طاعون پس مر گئی وہ اور جمہور نی حمل کیا ہی اسکو زجر و سیاست پر + ع وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یاکلن احدکم بشمالہ ولیشرب بہا فان الشیطان یاکل بشمالہ ویشرب بہا رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ کہاوی ایک تمہارا ساتہہ بائین ہاتہہ اپنی کی اور نہ پیوی ساتہہ بائین ہاتہہ اپنی کی اسلیی کہ شیطان کہاتا ہی ساتہہ بائین ہاتہہ اپنی کی اور پیتا ہی ساتہہ بائین ہاتہہ اپنی کی نقل کی یہہ مسلم نی ف کہا تو پشتہ

فی کہ معنی یہہ ہین کہ شیطان بر انگیختہ کرتا ہی اپنی دوستونکو اوس کام پر اور کہا طیبی نے کہ حدیث محمول ہی ظاہر اپنی پر اور حسن بن سفیان نے روایت کی ہی اپنی مسند
مین باسنہ حسن کے ابو ہریرہ سی کہ جب کہا وی ایک تمہارا تو چاہیی کہ کہاوی اپنی دو اینی ہاتہہ سی پیوے دائین ہاتہہ سی اور لیوی دائین ہاتہہ سی اور دیوی دائین ہاتہہ سی اسلیی کہ شیطان
کہاتا ہی بائین ہاتہہ سی اور پیتا ہی بائین ہاتہہ سی اور دیتا ہی بائین ہاتہہ سی اور لیتا ہی بائین ہاتہہ سی ع وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ بِثَلٰثَةِ اَصَابِعَ وَيَلْعَقُ يَدَهٗ قَبْلَ اَنْ يَمْسَحَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی کعب بن مالک سی
کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہاتی ساتہہ تین انگلیونکی یعنی ساتہہ انگوٹہی اور اوسکی شہادۃ اور بیچ کی انگلی کی اور چاٹتی تہی ہاتہہ اپنا یعنی بعد فارغ ہونیکے
کہانی سی پہلی پونچہتی سی یعنی ساتہہ رومال وغیرہ کی نقل کی یہہ مسلم نی ف کہا نووی نے کہ تین انگلیونسی کہانا سنت ہی پس ملاوی ساتہہ اونکی چوتہی اور پانچوین
کو مگر وہ سطی ضرورۃ کی اور ساتہہ اپنا یعنی انگلیان اور پہلی بیچ کی انگلیکو چاٹنی پہرا وسکی یا سکی انگلی کو پہرا نگوٹہی کی اور طبرانی نی روایت کیا ہی عامر
بن سعید سی اسطرح کہ تہی حضرت کہانی ساتہہ تین انگلیونکی اور استعانت کرنی ساتہہ چوتہی انگلی کی اور بیچ حدیث مرسل کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کہاتی تہی ساتہہ پانچ انگلیونکی اور شاید کہ یہہ محمول ہی پتلی چیز کی کہانی پر یا یہہ کہ کبہی اسطرح کہاتی ہون بیان جواز کی لیی اور اکثر اوقات عادۃ تین
ہی انگلیونسی کہانی کی تہی اور بعضی روایت مین بعد لفظ یمسحہا کی لفظ یلعقہا کی بہی یا ہی اور یہہ بہی زیادہ کیا ہی ثم یغسلہا یعنی ہاتہہ چاٹتی پہر دہوتی اوسکو
ع ح وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِلَعْقِ الْاَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ وَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ اَيَّةِ الْبَرَكَةِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ساتہہ چاٹنی انگلیونکی اور رکابی کی اور فرمایا کہ تحقیق تم نہین جانتی کہ بیچ
کس انگلی یا نوالی کی ہی برکت نقل کی یہہ مسلم نی ف حرف واو والصحفۃ تین مطلق جمع کی لیی ہی پس رکابی وغیرہ پہلی چاٹی جاوی پہر انگلی اور لفظ انہ
ساتہہ تانیث کی ہی اور ترجمہ اوسکا لکہا گیا ہی اور بعضی نسخون مین یہ ساتہہ ضمیر کی ہی یعنی بیچ کس کہانیکی برکت ہی آیا اوس کہانی مین کہ کہایا ہی
یا اوسمین کہ چاٹا ہی اور سو یہ ہی اسکی حدیث آئندہ فانہ لا یدری فی ای طعامہ الی آخرہ اور یہان سی معلوم ہوتا ہی کہ سنت چاٹنا انگلیونکا ہی اور اوہانا
اوسچیز کا کہ لگا ہی انگلیو نمین داخل کرنا انگلیونکا منہ مین بمبالغہ ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا
اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهٗ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
جسوقت کہ کہاوی ایک تمہارا پس پونچہی ہاتہہ اپنا یعنی کسی چیز سی یہانتک کہ چاٹ لی انگلیان ہاتہہ کی یا چٹوا وی اونکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف
چٹواوی یعنی کسی اور سی اون لوگونمین سی کہ گہن آوی اونکو مانند بیوی اور لونڈی اور لڑکون اور خادم کی اسلیی کہ اونکو لذت حاصل ہوتی ہی اسی اور اونہین
کی حکم مین شامل کر دہین اور وہ لوگ تبرک جانین اوسکو ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ
الشَّيْطٰنَ يَحْضُرُ اَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَاْنِهٖ حَتّٰى يَحْضُرَهٗ عِنْدَ طَعَامِهٖ فَاِذَا سَقَطَتْ مِنْ اَحَدِكُمُ اللُّقْمَةُ
فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ اَذًى ثُمَّ لِيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ فَاِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهٗ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ فِيْ اَيِّ
طَعَامِهٖ يَكُوْنُ الْبَرَكَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا سنا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتے تہے یہہ کہ شیطان حاضر ہوتا ہی
ایک تمہارا کی پاس نزدیک ہر چیز کی کام اوی اوسکی سی یہانتک کہ حاضر ہوتا ہی نزدیک طعام اوسکی پس جسوقت کہ گری ایک تمہاری لقمہ پس چاہیی دور کری
اوسچیز کو کہ لگی ہی اوس لقمہ کو مٹی وغیرہ سی پہر چاہیی کہ کہاوی اوسکو اور نہ چہوڑ دی اوسکو واسطی شیطان کی پہر جبکہ فارغ ہو کہانا سی پس چاہیی کہ چاٹ لی
انگلیان اپنی پس نہین جانتا کہ بیچ کونسی طعام اوسکی ہی برکت نقل کی یہہ مسلم نی ف دور کری اخ اور اگر نجاست پر پڑی تو دہو ڈالی اوسکو
اگر ممکن ہو والا کہلا دی اوسکو کتی بلی وغیرہ کو اور چہوڑنا اوسکا شیطان کی لیی یا تو محمول ہی حقیقت پر کہ وہ کہاتا ہی یا کنایہ ہی ضائع کرنی لقمہ کی سی اور

حقیر جانتی اوسکیلیے وہ متخلق ہوتی سی ساتھہ اخلاق متکبرون کے کہ اوسکی اونہا کر کہا جاتی کونگ جانتی ہین اور یہہ اعمال شیطان سی ہین اور یہہ واسطی تاکید دفع تکبر اور حاصل کرنی تواضع کی فرمایا پھر جبکہ فارغ ہوا الخ ح **وَعَنْ** اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا اٰکُلُ مُتَّکِئًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی جحیفہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کہاتا مین تکیہ لگاکر نقل کی یہہ بخاری نی + **ف** کہا سفر السعادت کی مصنف نی کہ تکیہ کرنا تین قسم پر ہی ایک تو یہہ کہ پہلو زمین پر رکہی اور دوسری یہہ کہ چار زانو بیٹہی اور تیسری یہہ کہ ایک ہاتہہ زمین پر ٹیک کر بیٹہی اور دوسری ہاتہہ سی کہانا کہاوی اور یہہ تینون قسمین مذموم ہین انہتی اور بعضون نی چوتہی قسم یہہ بیان کی ہی کہ تکیہ یا دیوار یا مانند اوسکیسی بیٹہکر لگاکر بیٹہی اور سنت یہہ ہی کہانہین کہ جبک کر اور متوجہ ہوکر طرف کہانی کی بیٹہی اور تفسیر کیا ہی اکثرون نی تکیہ کرنیکو ساتہہ جبک کر بیٹہنی کی ایک جانب کو دوجانبون مین سی اسلیے کہ اسطرح کہانا ضرر کرتا ہی کہ کہانا رگون وغیرہ مین سہولت سی نہین پہنچتا اور گوارا نہین ہوتا اور سیوطی نی کتاب عمل الیوم واللیلہ مین لکہا ہی کہ نہ کہاوی تکیہ لگاکر اور نہ متکی ہل پر کر اور نہ کہڑا ہوکر بلکہ بیٹہی دوزانو یا بصورت اقعا یعنی چوتڑ ٹیک کر اور دونو زانو کہڑی کر کر جیسی کتا بیٹہتا ہی یا دونو زانون پر بیٹہی یعنی اوکڑو یا دانیان زانون کہڑا کر کہی اور بیٹہی بائین زانو پر ح **وَعَنْ** قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَکَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی خِوَانٍ وَلَا فِیْ سُکُرُّجَۃٍ وَلَا خُبِزَ لَہٗ مُرَقَّقٌ قِیْلَ لِقَتَادَۃَ عَلٰی مَا یَاْکُلُوْنَ قَالَ عَلَی السُّفَرِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی قتادہ سی کہ نقل کی انس سی کہ کہا نہین کہایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی خوان پر اور نہ تشتری مین اور نہ پکائی گئی حضرت کی لیی چپاتی کہا کیا واسطی قتادہ کی کہ کسچیز پر کہاتی تہی کہا دستر خوانون پر نقل کی یہہ بخاری نی **ف** خوان پر جیسیکہ خوان پر کہانا طریقہ چین والون اور متکبرون کا ہی تاہیکہ نہ پڑی کہانی کی لیی اور سکرجہ ساتہہ پیش سین کے اور کاف اور رای مشدد مضمومہ کی ہی اور بعضون نی زیر کا اصوب جانا ہی یعنی طشتری یا پیالے کی کہ چٹنی یا اچار وغیرہ اوسمین رکہتی ہین دستر خوان پر تاوسی رغبت کہانی کی طرف ہو اور کہانا ہضم کری پس خبر دی کہ حضرت کی دستر خوان پر وہ نہوتی تہین جیسیکہ فراغت والون اور چین والون اور متکبرونکی دستر خوانون پر ہوتی ہین اور نہین پکائی گئی الخ یعنی نہ پکائی گئی حضرت کی لیی چپاتی اور نہ کہایا اوسکو ہرگز خواہ پکائین اونکی لیی جیسیکہ اور حدیث مین آیا ہی کہ نہین کہائی حضرت نی چپاتی کذا قیل اور چونکہ بیچ نفی کرنی کہانی کی خوان پر جگہ سوال کی تہی کہ پہر کہانا کاہی پر رکہکر کہاتی تہی بجای خوان کی کوئی اور چیز ہوتی تہی یا نہین بخلاف کہانیکی طشتری وغیرہ مین کہ منفی مطلق ہی پس کہا گیا قتادہ سی الخ اور کسچیز پر کہاتی تہی یعنی صحابہ کہ پیرو حضرت کی سنت کی تہی اور سوال کرنا اونکی احوال سی حقیقت مین سوال کرنا حضرت کی احوال سی تہا یا یہہ کہ ضمیر یاکلون کی حضرت اور صحابہ کی طرف پہیرین اور اخیر حدیث سی معلوم ہوا کہ دستر خوان پر کہانا کہانا سنت ہی اور خوان پر بدعت لیکن جایز ہی اگر یہ ثبت تکبر نہو + ۶۲ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ مَا اَعْلَمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَغِیْفًا مُرَقَّقًا حَتّٰی لَحِقَ بِاللّٰہِ وَلَا رَاٰی شَاۃً سَمِیْطًا بِعَیْنِہٖ قَطُّ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا نہین جانتا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ دیکہی ہو روٹی پتلی یعنی چپاتی یہانتک کہ ملاقات کی اللہ تعالی سی یعنی وفات ہوئی آپکی اور نہین دیکہی بکری دم پخت کی ہوئی ساتہہ آنکہون اپنی کی کبہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** سمیطا اوس بکری کو کہتی ہین کہ بہونی جاتی ہی چمڑی سمیت بعد اوزکرنی بالونکی ساتہہ پانی گرم کی اور یہہ عادات چین والون سی ہی اسلیے خاص اوسکو بیان کیا اور لفظ بعینہ تاکید کی لیی ہی جیسیکہ کہتی ہین کتبہ بیدہ ومشی برجلہ + ح **وَعَنْ** سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّقِیَّ مِنْ حِیْنِ ابْتَعَثَہُ اللّٰہُ حَتّٰی قَبَضَہُ اللّٰہُ وَقَالَ مَا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُنْخُلًا مِنْ حِیْنِ ابْتَعَثَہُ اللّٰہُ حَتّٰی قَبَضَہُ اللّٰہُ قِیْلَ کَیْفَ کُنْتُمْ تَاْکُلُوْنَ الشَّعِیْرَ غَیْرَ مَنْخُوْلٍ قَالَ کُنَّا نَطْحَنُہٗ وَنَنْفُخُہٗ فَیَطِیْرُ مَا طَارَ وَمَا بَقِیَ ثَرَّبْنَاہُ فَاَکَلْنَاہُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ کہا نہین دیکہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی میدہ اوسوقت سی کہ بہیجا اونکو اللہ نی رسول کر کر یہانتک

کہ قبض روح اوسکی اسد تعالی نی اور کہا سہل نی کہ نہین دیکہی آنحضرت صلی اسد علیہ وسلم نی چہلنی اوسوقت سی کہ بہیجا اونکو اسد نی یہانتک کہ وفات کی اونکی اسد
نی کہا گیا یعنی سہل سی کہ کس طرح تہی تم کہاتی جو یعنی روٹی اوسکی بن چہنی کہا سہل نی تہی ہم پیسی جو کو اور پہونکتی اوسکو پس اوسکو پس اوسچاتی وہ چیز کہ اوبرجاتی یعنی
بہوسی اوسکی اور وہ چیز کہ باقی رہتی ترکرتی ہم اوسکو یعنی پانی مین گوندہ لیتی اور پکاتی اوسکی روٹی پہر کہاتی ہم اوسکو نقل کی یہہ بخاری نی ف بہیجا
اونکو اسد نی کہا عسقلانی نی کہ گمان کرتا ہونمین یہہ کہ سہل نی احتراز کیا ساتہہ اس کہنی کی اوسوقت سی کہ تہا پہلی رسالت کی اسلیی کہ نشریف لی کبی تہی آنحضرت
اول یام مین دربار جانب شام کی تجارت کی لیی دربحیرا راہب کی ضیافت کہائی اور اور لوگ وہان کی فراغت والی تہی ظاہر یہہ ہی کہ آنحضرت نی اونکی پاس
دیکہی ہو اور بعد ظہور نبوت کی تنگی معاش مشہور ہی اوسوقت مین کیا مذکور رہتا ایسی چیز ونکا اور اسحدیث مین بیان ہی آنحضرت کی ترک تکلف کا اور نہ اہتمام
کرنی طعام کا پس نہین متوجہ رہتی طرف اوسکی مگر اہل حماقت و اہل غفلت ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ مَا عَابَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ اِنِ اشْتَهَاهُ اَكَلَهُ وَاِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا نہین عیب کیا آنحضرت
صلی اسد علیہ وسلم نی کسی طعام کو کبہی اگر رغبت ہوئی اوسکی کہالی اوسکو اور اگر ناخوش جانتی چہوڑدیتی اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْهُ اَنَّ
رَجُلًا كَانَ یَاْكُلُ اَكْلًا كَثِیْرًا فَاَسْلَمَ وَكَانَ یَاْكُلُ قَلِیْلًا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ یَاْكُلُ
فِیْ مِعًا وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ یَاْكُلُ فِیْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَرَوٰی مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی وَابْنِ عُمَرَ الْمُسْنَدَ
مِنْهُ فَقَطْ وَفِیْ اُخْرٰی لَهُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهُ ضَیْفٌ وَهُوَ كَافِرٌ فَاَمَرَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اُخْرٰی فَشَرِبَهُ ثُمَّ اُخْرٰی فَشَرِبَهُ حَتّٰی شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ
شِیَاهٍ ثُمَّ اِنَّهُ اَصْبَحَ فَاَسْلَمَ فَاَمَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اَمَرَ بِاُخْرٰی فَلَمْ
یَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ یَشْرَبُ فِیْ مِعًا وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ یَشْرَبُ فِیْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ ایک شخص رہتا کہاتا بہت پہر مسلمان ہوا اور کہالی لگا کم پس کر کیا گیا یہہ دیر و حضرت صلی اسد علیہ وسلم کی فرمایا
تحقیق مومن کہاتا ہی ایک انتڑی مین اور کافر کہاتا ہی سات انتڑیون مین نقل کی یہہ بخاری نی اور روایت کی مسلم نی ابی موسی اور ابن عمر سی مسند اسحدیث
سی فقط یعنی جو کچہہ کہ اسناد کیا گیا ہی اسحدیث سی طرف آنحضرت کی کہ وہ قول آنحضرت صلی اسد علیہ وسلم کا ہی ان المومن یاکل الخ یعنی مسلم کی روایت مین
یہہ قصہ مذکور نہین ہوا کہ ایک شخص رہتا کہاتا الخ بلکہ فقط قول مذکور حضرت صلی اسد علیہ وسلم ہی کا ذکر کیا گیا ہی ربیع اور روایت مسلم کی ابی ہریرہ
سی یا ہی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اسد علیہ وسلم کی پاس آیا ایک مہمان اور وہ تہا کافر پس حکم فرمایا پیغمبر خدا صلی اسد علیہ وسلم نی ساتہہ دوہنی ایک بکری کی پس دوہی
گئی وہ بکری پس پیا دوس شخص نی دودہ دوہا ہوا اوسکا پہر فرمایا حضرت صلی اسد علیہ وسلم نی ساتہہ دوہنی ایک اور بکری کی پس پیا اوسکو یہانتک کہ پیا دودہ
سات بکریون کا پہر بتحقیق اوس مہمان نی صبح کی پس اسلام لایا پہر حکم فرمایا واسطی اوسکی پیغمبر خدا صلی اسد علیہ وسلم نی ساتہہ دوہنی ایک بکری کی پس دوہی گئی پس پیا دودہ
اوسکا پہر فرمایا ساتہہ دوہنی ایک اور بکری کی پس نہ پی اوسکا سارا دودہ اوسکا پس مایا پیغمبر خدا صلی اسد علیہ وسلم نی کہ مومن پیتا ہی ایک انتڑی مین اور کافر پیتا
ہی سات انتڑیون مین ف کہتی ہین کہ آدمی کی پیٹ مین سات انتڑیان ہوتی ہین اور یہان مراد ایک انتڑی اور سات انتڑیون سی قلت حرص اور کثرت حرص
ہی یعنی مسلمان حرص کم کرتا ہی کہانیکی اور کافر حرص زیادہ کرتا ہی اور یہہ باعتبار اکثر و اغلب کے ہی یا مراد ہی ایک شخص خاص کہ حالت اسلام مین کم کہانی لگا
اور حالت کفر مین زیادہ کہانا تہا یا مراد مومن کامل الایمان ہی کہ بسبب کثت ذکر الہی کی اور نور و معرفت ایمان کی سیر ہوتا ہی رغبت و اہتمام کہانی کی طرف
اوسکو بہت نہین ہوتا بخلاف کافر کی اور حقیقت مین تنبیہ ہی اسپر کہ مومن کی شان سی یہہ ہی کہ لازم کری صبر و قناعت کو اور زہد و ریاضت کو

اور اکتشاکری حد ضرورۃ پر اور خالی رکھی معدہ کو کہ باعث نورانیت دل اور صفائی باطن اور شب بیداری وغیر ذلک کا ہی آیا ہی کہ ایک فقیر ابن عمر رضہ کے پاس کیا اور طعام بہت کہایا فرمایا کہ بار دگر اسکو میری پاس نہ لانا علت اوسکی یہہ لکہی ہی علمانی کہ وہ مشابہ کفار کی ہوا اس صفت مین اور جو کوئی مشابہت کافرونکی ساتہہ رکہی صحبت اوسکی ساتہہ نہ رکہنی چاہیی اور ہمیشہ کم کہانا نزدیک عقلا اور صاحبان ہمت اور اہل معنی کی محمود ہی اور خلاف اوسکا مذموم ہان بہوک کہ حد افراط کو پہونچی اور سبب ضعف بدن اور اختلال قوی جسمانی کی ہو اور کارسی باز رکہی ممنوع اور منافی طریقہ حکمت کی ہی + ح ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلٰثَةِ وَطَعَامُ الثَّلٰثَةِ كَافِي الْاَرْبَعَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ رضہ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طعام دو کا کفایت کرتا ہی تین کو اور طعام تین کا کفایت کرتا ہی چار کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی جو طعام کہ سیر کردی دو کو کفایت کرتا ہی تین کو بطور قناعت نکی اور قوت دیتا ہی اوسکو طاعت پر اور دور کرتا ہی ضعف کو اونسی نہ یہہ کہ سیر کردیتا ہی تین کو اور اسیطرح جملہ مابعد کو سمجہنا اور غرض یہہ ہی کہ آدمی کو چاہیی کہ قناعت کری پیٹ بہرنے سی کم پر اور صرف کری زائد کو طرف اور محتاج کی + ح ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی کہانا ایک کا کفایت کرتا ہی دو کو اور طعام دو کا کفایت کرتا ہی چار کو اور طعام چار کا کفایت کرتا ہی آٹہہ کو نقل کی یہہ مسلم نی ف اسمین بہی وہی دلیل ہی کہ جو اوپر کی حدیث مین مذکور ہوئی لیکن اوپر کی حدیث مین بحساب ثلث و ربع کی فرمایا اور اس حدیث مین بطریق تضاعف کی یہہ اختلاف بسبب تفاوت احوال و اشخاص کی ہی آیا ہی کہ حضرت عمر رضی فرمایا ایک دفعہ قحط سالی مین کہ قصد کیا مینی کہ ہمجولی و پڑوسیونکی مثل عدد اونکی یعنی تا اونکی طعام مین شریک ہون اسلیی کہ آدمی ہلاک نہین ہوتا ہی آدہا پیٹ کہانی مین بہر تقدیر یہان غیبت لانی ہی و پر خبر گیری کرنی غربا کی و رعایت کرنیکی قدر کفایت پر + ح ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ التَّلْبِيْنَةُ مُجَمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيْضِ تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی تلبینہ راحت دیتا ہی بیمار کی دل کو دور کرتا ہی بعض غم کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف تلبینہ بنایا جاتا ہی آٹی اور دودہی کہ مثل حریرے کی ہوتا ہی اور کبھی اوسمین شہد بہی ڈالتی ہین سفید ہوتا ہی مانند دودہ کی اسلیی اوسکو تلبینہ کہتی ہین مشتق لبن سی + ح ع وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ خَيَّاطًا دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ فَذَهَبْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَّبَ خُبْزَ شَعِيْرٍ وَمَرَقًا فِيْهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيْدٌ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ يَوْمِئِذٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ ایک درزی نی بلایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطی کہانی کی کہ تیار کیا تہا اوسکو یعنی دعوت کی اوسکی پس گیا مین ساتہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس حاضر کی روٹی جو کی اور شوربا کہ اوسمین بہا کدو اور گوشت خشک پس دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تلاش کرتی تہی کدو کنارون پیالہ کی سی پس ہمیشہ مین دوست رکہتا ہون کدو پہیی و سدن کی یعنی بسبب محبت کہنی حضرت کی اوسی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف انس جو ساتہہ حضرت کی گئی یا تو اونکی بہی دعوت کی ہوگی یا بسبب اسکی کہ خادم حضرت کی تہی بمنزلہ حضرت کی گئی ضمنا عرفی جانکر اور اسحدیث سی معلوم ہوا کہ جائز ہی دراز کرنا ہاتہہ کا جوانب پیالہ مین اگر مختلف ہو طعام اور ناخوش نہ رکہی مصاحب اور یہہ بہی اسی معلوم ہوا کہ قبول کری دعوت محتاجون و اہل حرفہ کی و رغبت کری و سچیز پر کہ آگی لاوین و رکہلاوی خادم کو ساتہہ اپنی اور مسنون ہی محبت کدو کی و اسیطرح مسنون ہی محبت ہر اوسچیز کی کہ دوست رکہتی ہی اوسکو حضرت + ح ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ

مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ فَدُعِيَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَأَلْقَاهَا وَالسِّكِّيْنَ الَّتِي يَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عمرو بن امیہ سی یہہ کہ اونہون نی دیکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کاٹتی تہی گوشت شانہ بکری کہی کی تہا اپنی ہاتہہ مین پہر بلائی گئی طرف نماز کی پس ڈالدیا شانہ کو اور اوس چہری کو کہ کاٹتی تہی گوشت ساتہہ اوسکی پہر کہڑی ہوی اور نماز پڑہی اور وضو نکیا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف

معلوم ہوا اسحدیث سی کہ جائز ہی کاٹنا گوشت کا چہری سی اور یہہ وقت احتیاج کی ہی اور اگر گوشت گلا ہوا ہو کہ احتیاج کاٹنی کی نر کہتا ہو تو مکروہ ہی کاٹنا اوسکا چہری سی اور اوسکو تکلفات عجمیونکی سی گنا ہی جیسیکہ دوسری فصل مین آویگا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ اجابت کریگی داعی حق کی اور حاضر ہووی نماز مین اگرچہ طعام حاضر ہو اور یہہ بصورت مین ہی کہ نہو خوف ضائع ہونی طعام کا اور نہو احتیاج شدید اوسکی طرف اور نہ خوف ہو نہ پانی طعام کا بعد اسکی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ پکی ہوی چیز کی کہانی سی وضو کرنا لازم نہین آتا ۱۲ ح

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتی میٹہی چیز اور شہد کو نقل کی یہہ بخاری نی ف حلوا اسا تہہ اور قصر کی اطلاق کیا جاتا ہی اوسچیز پر کہ بنی میٹہا سی اور چکنائی سی کذا فی مجمع البحار اور بعضون نی کہا کہ مطلق میٹہی چیز کو حلوا کہتی ہین پس اسصورت مین لفظ والعسل تخصیص بعد تعمیم کی ہوگا اور کہا خطابی نی کہ محبت حلوا کی حضرت کو بسبب کثرت خواہش نفس کی نہی بلکہ بسبب حضرت کی سامنی آنا تو امطرح رغبت سی تناول فرمائی کہ معلوم ہوتا کہ حضرت کو مرغوب ہی ۱۲ ح

وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ اَهْلَهُ اُدْمٌ فَقَالُوْا مَا عِنْدَنَا اِلَّا خَلٌّ فَدَعَا بِهِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ بِهِ وَيَقُوْلُ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مانگا اپنی گہر کی لوگون سی لاون پس کہا اونہون نی کہ نہین نزدیک ہماری مگر سرکہ پس منگوایا اوسکو اور شروع کیا کہانا روٹی کا ساتہہ اوسکی اور فرمائی یہی اچہا لاون ہی سرکہ اچہا لاون ہی سرکہ نقل کی یہہ مسلم نی ف مکرر فرمایا واسطی مبالغہ کرنی کی بیچ تعریف سرکہ کی اور اسی سی یہہ معلوم ہوا کہ میانہ روی کرنی کہانی مین اور باز رکہنا نفس کو لذائذ سی اچہی ات ہی اور یہہ بہی سی معلوم ہوا کہ اگر کوئی قسم کہاوی کہ مین روٹی لاون سی نہین کہانی گا اور پہر کہاوی سرکہ سی تو حانث ہوگا اور حدیث مین آیا ہی کہ سرکہ لاوے انبیا گا ہی صلوات اللہ علیہم اجمعین اور منافع سرکہ کی کتب طب مین بہت لکہی ہین ۱۲ ح

وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ مِنَ الْمَنِّ الَّذِيْ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ

اور روایت ہی سعید بن زید سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہنبے من سی ہی اور پانی اوسکا شفا ہی واسطی آنکہ کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یون ہی کہ کہنبی دوس من سی ہی کہ نازل کی اللہ تعالی نی اوپر موسی علیہ السلام کی ف

کاہ ساتہہ بر کاف اور جزم میم اور زبر ہمزہ کی اور پر وزن رحمت کی ہی وہ ایک چیز سفید ہوتی ہی مانند چربی کی کہ اوسکو شحم الارض بہی کہتے ہین اور یہان اوسکو کہنبی کہتی ہین اور وہ حلال ہی اگرچہ مکروہ جانین اوسکو یہان الی بسبب عدم عادت کی پس فرمایا حضرت نی کہ وہ جملہ من سی ہی کہ قوم موسی علیہ السلام پر اتری تہی جیسیکہ قران مجید مین فرمایا وانزلنا علیکم المن والسلوی اور جملہ من سی جو اوسکو فرمایا تو مراد مشابہت دینی ہی اوسکو ساتہہ اوسکی یعنی جیسیکہ من بی محنت و کلفت آسمان سی اوترتی تہی یہہ بہی بی مشقت زمین سی نکلتی ہی یا منفعت مین مشابہ اوسکی ہی والا من بنی اسرائیل ایک چیز تہی مثل ترنجبین کی کہ آسمان سی اوترتی تہی اور یہہ ویسی ہی نہین اور پانی اوسکا شفا ہی آنکہہ کی لیی کہا بعضون نی کہ جس صورت مین کہ مخلوط ہو ساتہہ اور دوا ونکی اور بعضون نی کہا مفرد اور یہہ ظاہر ہی بسبب مطلق حدیث کی اور بیان مفصل اسکا کتاب الطب الرقی مین آویگا انشاء اللہ تعالی ۱۲ ح

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُفْعِيًا يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عبد اللہ بن

جعفر سے کہ کہا دیکھا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاتی کھجور تازی سے ساتھ ککڑی کی تقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنے دونو تکو ملا کر منہ مین کہا لیتی اور نوش فرماتی اسلیئے کہ کھجور مین حرارۃ ہوتی ہی اور ککڑی مین برودۃ دونون ملکر معتدل ہوجاوین اور اعتدال اصل کبیر ہی دواؤن مرکبہ مین کہ معتدل چیز باعث تعدیل مزاج کی ہوتی ہی اور بہت نفع بخشتی ہی اور اسی حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی کہانا دو طعام کا اور وسعت کرنی کہانو تمین اور خلاف نہین ہی علماء مین بیچ جواز اوسکیلی اور بعضی علما اسی جو کراہت اسکی منقول ہی تو محمول ہی اوپر عادۃ کرنی توسع اور تنعم کی اور کثرت کی اوسکیلی بغیر مصلحت دینیہ کی کذا قال الطیبی ع ح

وعن جابر قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمر الظہران نجنی الکباث فقال علیکم بالاسود منہ فانہ اطیب فقیل اکنت ترعی الغنم قال نعم وھل من نبی الا رعاھا متفق علیہ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہی ہم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ مر الظہران کی کہ نام ایک جگہہ کا ہی قریب مکہ کی چنتی تہی پہل پختہ پیلو کی درخت کی پس فرمایا قصد کرو یعنی ساہ پہل کا اسی کیونکہ وہ اچہا ہوتا ہی یعنی لذیذ و فائدہ مند ہوتا ہی پس کہا گیا کہ کیا آپنی چرائی ہین بکریان فرمایا ہان نہین کوئی نبی مگر کہ چرائی ہین اونسی بکریان

نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا گیا نہ چونکہ پیلو خوراک جنگلیون اور چرانی والی بکریون کی ہی اور وہ اوسکا اچہا ہونا خوب جانتی ہین لوگون نی سوال مذکور کیا اور نہین کوئی نبی الا مراد یہہ ہی کہ نہین کہا اللہ تعالی نی منصب نبوۃ کا دنیا داروں اور بادشاہون اور متکبرون مین بلکہ چرانیوالی بکریون اور اہل فقر اور متواضعون مین اہل حرفہ سی جیسیکہ روایت کیا گیا ہی کہ حضرت ایوب علیہ السلام خیاط تہی اور حضرت زکریا علیہ السلام بڑہی اور حضرت موسی علیہ السلام بکریان چراتی تہی حضرت شعیب کی یا جرت اور حکمت اسمین یہہ تہی کہ غذای حلال کہاوین اور عمل صالح کرین یہہ بیچ چرانی بکریون کی یہہ فائدہ اور زیادہ تہا کہ تنہائی لوگون سی اور خلوت ساتہہ اللہ تعالی کی حاصل ہوتی تہی اور طور رعایا پروریکا اور شفقت غربا اور ضعفا پر سیکہتی تہی چنانچہ آیا ہی کہ اللہ تعالی نی وحی حضرت موسی علی نبینا و علیہ الصلوات والسلام کو کہ ای موسی تو جانتا ہی کہ میں تجکو کیون نبوۃ دی ہی حضرت موسی نی عرض کیا کہ پروردگار تو ہی خوب جانتا ہی اسکو فرمایا یاد کر اوسدن کو کہ تو چراتا تہا بکریان وادی ایمن مین پس بہاگی ایک بکری اور تو دوڑا پیچہی اوسکی اور رنج و تعب کو پہنچا تو نی اوسمین درجب تو پہنچا اوسر بکری کی پاس تو نی نہ اوسکو مارا اور نہ غصہ کیا اوسپر بلکہ شفقت کی اور کہا کہ رنج مین ڈالا تو نی ای بی چاری بنی تسلین ہی اور تجکو ہی پس جب ہمنی دیکہی وہ رحمی اور رحمت و شفقت تجہی اوس حیوان پر تو رحمت کی ہمنی تجپر کہ نبوۃ دی اور برگزیدہ کیا ع ح

وعن انس قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقعیا یاکل تمرا وفی روایۃ یاکل منہ اکلا ذریعا رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی کہ کہا دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹہی ہوئی اوپر پہیلیان اپنا کی کہاتی کہجورین اور ایک روایت مین ہی کہ کہاتی تہی کہجورون سی کہانا جلد نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مراد اقعا سی یہانہ یہہ ہی کہ کولی زمین پر بیٹہی اور زانو کہڑی کیی اور جلد سلیی کہاتی تہی کہ کوئی کام اہم درپیش ہوگا جلد جلد کہاتی تہی تا اوسی فارغ ہوکر اوسکام مین مشغول ہون ح

وعن ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقرن الرجل بین التمر بین حتی یستاذن اصحابہ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اسی کہ جمع کری آدمی درمیان دو کہجورون کی یعنی دو دو اکہٹی کہاوی یہانتک کہ اذن طلب کرے ہی ساتہہ والونسی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا سیوطی نی کہ یہہ حکم بیچ وقت فقر اور تنگی معاش کی تہا اور بعد از حصول غنا اور وسعت حال کی منسوخ ہوا ساتہہ اسحدیث کی منع کرتا ہی مین تجکو جمع کرنی کہجورون کی سی وجہ فراخ کیا اللہ تعالی نی تمپر رزق کو تو جمع کرو یعنی اگر جمع کرو تو حرام و مکروہ نہین اور جواب یہہ ہی کہ اگر ساتہہ والی شریک ہون خرچ کرنی مین اور راضی نہون مگر ساتہہ کہانیکی بقدر خرچ کرنیکی تو حرام ہی تجاوز کرنا اوسسی اوپر بیچ غیر صورت کی اور بیچ نگہداشت طریقہ مروت کا باقی ہی مگر ساتہہ صریح اذن کی یا دلالت اذن کی پس نہی سابق شامل دونون صورتو تکو ہوگی اور اباحت و استثناء بیچ غیر صورت شرکت کے ہی ع ح

وعن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یجوع اھل بیت عندھم التمر وفی روایۃ

قال یا عائشۃ بیت لا تمر فیہ جیاع اھلہ او قال اھلہ قالھا مرتین او ثلثا رواہ مسلم اور روایت ہی عائشہ سی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین ہی وہ گہر کی لوگ کہ اونکی پاس کھجورین ہون اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا ای عائشہ وہ گہر کہ نہو کھجور اوسمین بہوکے ہین اہل اوسکی فرمایا اسکو دو بار یا تین بار نقل کی بیہقی بسند صحیح ف کہا بعضون نی کہ مراد اہل سی اہل مدینہ ہین اور وہ لوگ کہ قوت اونکا کھجور ہی اور کہا نووی نی کہ اوسمین بیان ہی فضیلت کھجور کا اور جواز ذخیرہ کرنیکا گہر والون کی لیی اور رغبت لانی اسپر وبہ ح وعن سعد قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من تصبح بسبع تمرات عجوۃ لم یضرہ ذلک الیوم سم ولا سحر متفق علیہ اور روایت ہی سعد سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی کہ جو شخص کہاوے وقت صبح کی یعنی پہلی کہانی کسی چیز کی سات کھجورین کہ اونکو عجوہ کہتی ہین نہین ضرر کرتا اوسکو اوسدن زہر اور نہ سحر نقل کی بیہقی بخاری اور مسلم نی ف عجوہ ایک قسم کھجورون مدینہ کیسی ہی کہ مائل بسیاہی ہوتی ہین اور افضل قسم ہی مدینہ کی کھجورونمین اور کہتی ہین کہ اصل اوسکی بوٹی ہوئی حضرت کی ہی اور مراد اوس سی ہر قاتل ہی کہ مشہور ہی یا شامل ہر سانپ اور بچھو اور مانند اونکیکو اور خاصیت مذکورہ اس کھجورمین ساتھہ پیدا پیش الہی کی ہی جیسیکہ اور نباتات مین خاصیت رکہی ہی اور حضرت کو یہہ بات وحی سی معلوم ہوئی ہوگی یا حضرت کی دعا کی برکت سی یہہ خاصیت ہی اوسمین اور وجہ تخصیص عدد سات کی سوا شارع کی کسیکو معلوم نہین اور علم اوسکا توقیفی ہی یعنی موقوف ہی اوپر سنی کی حضرت سی مثل عدد رکعات وغیرہ کی وبہ ح وعن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی عجوۃ العالیۃ شفاء او انہا تریاق اول البکرۃ رواہ مسلم اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق بیچ عجوہ عالیہ کے شفا ہی او تحقیق وہ خاصیت تریاق کی رکہتی ہی یعنی بیچ زہر وغیرہ کی اول وزمین یعنی نہار منہ کہانا اوسکا نقل کی بیہقی بسند صحیح ف عالیہ نام ایک جگہہ کا ہی مدینہ مطہرہ مین جانب مسجد قبا کی اور نواح و دیہات اوس نواح کو عالیہ کہتی ہین کہ زمین بجد اس جانب مین ہی اور جانب دوسری کو کہ اوسکی مقابلہ مین ہی سافلہ کہتی ہین اور تہامہ وس جانب مین ہی اور ادنی عالیہ کا کوس سے اور اعلی اوسکا آٹہہ کوس مدینہ سی ہی اور شفاء ہی یعنی شفاء زائد ہی بنسبہ اور جاہی کی عجوہ کی یا تشکیک ہی واسطی اطلاق سابق کی اور ترياق ساتھہ پیراویش کے دوا مرکب ہی مشہور کہ نافع ہوتی ہی ہر وغیرہ کو وبہ ح وعنہا قالت کان یاتی علینا الشہر ما نوقد فیہ نارا انما ہو التمر والماء الا ان یوتی باللحیم متفق علیہ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا گذرتا تہا ہمپر مہینا کہ نہ جلاتی تہی ہم اوسمین آگ یعنی وسطی پکانی کی نہ تہا قوت ہمارا مگر کھجور او پانی مگر یہہ کہ لایا جاتا کچہہ تہوڑا گوشت نقل کی بیہقی بخاری اور مسلم نی ف مگر یہہ الخ یعنی غذا ہماری کھجور و پانی تہا مگر یہہ کہ بہیجتا کوئی گوشت تو وہ کہانی یا معنی یہہ ہین کہ آگ نہ جلاتی تہی ہم اور نہ پکانی تہی کچہہ مگر کہ کچہہ گوشت کہ کہین سی ہم پہنچتا تو اوسکی پکانی آگ جلاتی وبہ ح وعنہا قالت ما شبع آل محمد یومین من خبز بر الا واحدہما تمر متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہین پیٹ بہرا گہر کی آل محمد حضرت کی یعنی دو دن گیہون کی روٹی سی مگر کہ ایک اون دو نومین سی ہوتی تہی کھجور نقل کی بیہقی بخاری اور مسلم نی ف یعنی دو دن متصل گیہون کی روٹی نہین کہاتی تہی قید گیہون کی روٹی کی جو لگائی شاید جو کی روٹی ہم بہوکہی ہوتی وبہ ح وعنہا قالت توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما شبعنا من الاسودین متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا وفات کیی گیی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہین پیٹ بہرا ہمنی دو سیاہ چیز یعنی کھجور او پانی سی نقل کی بیہقی بخاری اور مسلم نی ف ایک سیاہ چیز کھجور ہی او پانیکو سیاہ کہا بسبب مجاورت اور مشارکت کی اور اسطرح کلام عرب مین بہت آتا ہی جیسیکہ بولتی ہین بولین اور قمرین اور اسکو تغلیب کہتی ہین اور ذکر کرنا پانی کا بطریق تبعیت کی اور طفیل کی ہی اور مقصود کھجور ہی او الا پانی سی سیری مطلوب نہین ہوتی اور پانی مین کمی تہی اور اسی معلوم ہوا کہ قوت انکا کھجور ہی بطریق سیری کی نہ تہا وبہ ح وعن النعمان بن بشیر قال لستم فی طعام وشراب ما شئتم لقد رایت نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم وما یجد من الدقل ما یملا بطنہ رواہ مسلم

اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا کیا نہین تم چین کر تیوالی بیچ کہانی اور پینی کی کہ وسعت کرے ہوا وسمین جو چاہتی اور جیطرح چاہتی ہوا لیکن تحقیق دیکہا مینی تمہاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسحالت مین کہ نہین پاتی تہی کارہ کہجور اسقدر کہ بھردی پیٹ اونکیکو تنکل کی یہہ مسلم نی **ف** کیا نہین تم یہہ خطاب کیا تابعین کو یا صحابہ کو بعد حضرت کی اور نبی تمہاری ضافہ اونکی طرف الزام کی لیی ہی جبکہ نہ اختیار کیا اونہون نی طریقہ حضرت کا بیچ اعراض کرنی کی دنیا سی اور لذتون اوسکیلی در حدیث اول مین بیان کیا کہ بعض ایام گذرتی تہی کہ کہانا اونکا سوای کہجورونکی نہتا اور دوسری حدیث مین کہا کہ وہ بہی بطریق سیر کی نہ تہا بعد ازان کہتی ہین کہ اچہی کہجورونسی نہتا بلکہ ناکارہ سی کہ سوای فقرا کی کوئی نہ کہاوی چونکہ آنحضرت نی اختیار کیا تہا فقر اور تجرید کو اللہ تعالی نی اوسی مقام مین قائم رکہا اور حقیقت مین وہ بسبب قلت اور تنگی کی نہ تہا بلکہ بسبب سخاوت اور ایثار اور زہد اور تقوی اور قناعت اور تعلیم اور تربیت امت کر تہا الخ ح **وعن** ابی ایوب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی بطعام اکل منہ وبعث بفضلہ الی فاتہ یعنی الی یوما بقصعۃ لم یاکل منہا لان فیہا ثوما فسالتہ احرام ہو قال لا ولکن اکرہہ من اجل ریحہ قال فانی اکرہ ما کرہت رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ایوب سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ لایا جاتا اونکی پاس کہانا کہانی اوسی اوپر بہیجتے بچا ہوا کہانا میرے پاس واسطے تحقیق اونہون نی بہیجا میری پاس ایک وزپیالہ بڑا کہ کہانا تہا اوسمین سی اسلیی کہ تہا اوسمین لہسن پوچہا مینی حضرت سی کہ کیا حرام ہی لہسن یعنی آپ پر والا اگر مطلق حرام ہوتا تو اونکی پاس کیون بہیجتی فرمایا کہ نہین ولیکن مکروہ رکہتا ہون نہین اوسکو بسبب بو اوسکیکی کہا ابو ایوب نی پس تحقیق مین بہی مکروہ رکہتا ہون اوسچیز کو کہ مکروہ رکہی آپنی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** حضرت جو ہجرت کر کر مکہ سی مدینہ مین رونق افزا ہوئی تو اول بو ایوب انصاری ہی کی مکان اوتری تہی اور شاید کہ یہہ خانہ کہچی ہوئی کہانی بہیجنی کا اونہین نو تکا ہی اور مکروہ رکہتا ہون الخ یہان عیب ناطعام کا نہین ہی بلکہ بیان ہی نفر کا حضور مسجد سی اور خطاب ملائکہ سی اور کہا نووی نی کہ اسمین تصریح ہی ساتہہ اباحت لہسن کی ولیکن مکروہ ہی اوسکی لیی کہ ارادہ کرے حاضر ہونی جماعت کا اور لاحق ہی ساتہہ اوسکی ہر چیز بد بو کی اور آنحضرت ترک کرتی تہی لہسن کو ہمیشہ اسلیی کہ وہ متوقع رہتی تہی آنی وحی کی ہر ساعت اور اختلاف کیا ہی علمانی بیچ لہسن اور پیاز اور گندنی کی آنحضرت کی حق مین پس کیا بعض علما ہمارے نی کہ حرام نہین یہہ چیزین اور صحیح تر یہہ ہی اونکی نزدیک یہہ مکروہ تنزیہی ہین اور حدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی واسطی کہانی والی اور پینی والی کی یہہ کہ باقی چہوڑی اوسچیز سی کہ کہاتا ہی اور پیتا ہی اور تقسیم کری اوسکو محتاج ہمسایونکو اور مکروہ رکہی آپنے اسمین اشارہ ہی طرف کمال متابعت کی یا ارادہ رکہتی ہون حاضر ہونی جماعت کا الخ ح **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل ثوما او بصلا فلیعتزلنا او قال فلیعتزل مسجدنا او لیقعد فی بیتہ وان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی بقدر فیہ خضرات من بقول فوجد لہا ریحا فقال قربوہا الی بعض اصحابہ وقال کل فانی اناجی من لا تناجی متفق علیہ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو کوئی کہاوی لہسن یا پیاز یعنی کچی پس چاہی کہ یکسو ہی ہمسے یعنی نہ حاضر ہو مجلسون ہمارے مین یا فرمایا پس چاہی کہ یکسو ہی مسجد ہمارے یا فرمایا بیٹہے ہی اپنی گہر مین اور تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آگی لائی گئی ایک ہانڈی کہ اوسمین تہا ہیرلی قسم ترکاریون کے سی یعنی لہسن پیاز اور گندنا وغیرہ پس پائی اوسمین بو فرمایا یعنی بعض خدام سی کہ لیجاؤ اوسکو یعنی فلانی شخص کی پاس اور اشارہ کیا طرف ایک شخص کی اپنی اصحاب مین سی کہ حاضر تہا اور فرمایا یعنی اوس شخص کی طرف التفات کر کر کہ کہا مین نہین کہاتا اسلیی کہ مین سرگوشی کرتا ہون اوس شخص کی کہ نہیں سرگوشی کرتا تو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** مسجد ہماری مین ظاہر لفظ مفرد سی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ حکم مسجد نبوی کی لیی ہی اور صیغہ متکلم مع الغیر کا واسطی تعظیم کی ہی لیکن چونکہ مشترک ہی علت حکم اور مساجد کا بلکہ تمام مجالس خیر کا مثل مجلس ذکر اور درس اور مصاحبت بزرگون اور علما کی ایسا ہی ہوگا اور احتمال ہی کہ مراد جنس ہو اور بعضی روایات مین مساجدنا بہی آیا ہی وہ صریح ہی سب مساجد کی لیی اور لیقعد مین لفظ او اگر شک راوی کا ہی تو مراد یہہ ہی کہ آنحضرت نی فلیعتزلنا

فرمایا یا فلیعتزل مسجدنا فرمایا یا من اکل ثوما او بصلا فلیقعد فی بیتہ یعنی چاہیی کہ گھر مین اپنی بیٹھی اور کسیکی ساتھہ صحبت نرکھی کیا مسجد مین کیا غیر مسجد مین اور احتمال ہی کہ ادشک ادی کا نہو بلکہ تنویع و تقسیم کی لیی ہو اور متعلق ساتھہ لفظ ثانی کی یعنی فلیعتزل مسجدنا کی ہو اور معنی یہہ ہون کہ جسکہ کہانی اونکیطی مسجد مین نا مکروہ ہی کہ وہان حضور ملائکہ اور رسول اور صحابہ کرام کا ہی لیکن عوام لوگونسی صحبت کہنی مباح ہی یا یہہ بہی نکریی اور گھر کی گوشہ مین بیٹھی اور مطلق صحبت ترک کریی یہہ اولی تر ہی اور اوس شخص سی احتراز یعنی حضرت جبرئیل اور اور فرشتونسی اور معنی یہہ ہین کہ مین کلام کرتا ہون اونسی اور تو نہین کلام کرتا اونسی تو جائز ہی اسطی تیری وہ چیز کہ نہین جائز واسطی میری اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ آدمی کو چاہیی کہ رعایت حال مصاحب اپنی کی اور خوشی اوسکی کریی طرح

وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كِيلُوا طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی مقدام بن معدیکرب سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا کیل کرو یعنی ناپ تول کیا کرو اپنی طعام کو برکت دیجاویگی واسطی تمہارے اوسمین نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی جو چیز کہ پیمانہ مین ماپی ہی قسم غلہ سی اوسکو وقت قرض دینی لینی کی اور بیچنی اور مول لینی کی اور بخشنی کی لیی تول کر دیا لیا کرو تا اندازہ اوسکا معلوم ہو اور افراط و تفریط سی بچو اور بحکم شارع کی اوسکو بیچ زیادتی خیر و برکت کی خاصیت ہی خصوصا جبکہ رعایت کریی سنت کی و قصد کریی بجا اوری حکم آنحضرت کا کذا ذکر الشیخ رح اور ملا علی قاری نی مثل اسکی تقریر مظہر کی نقل کر کر لکہا ہی کہ اگر تو کہی کیونکر تطبیق ہو اسحدیث مین اور اوسحدیث مین کہ روایت کی گیی ہی حضرت عائشہ رضی سی کہ اونہون نی کہا انتقال ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اسحال مین کہ نہین تہا میری پاس کچہہ کہ کہا دی اوسکو جاندار سوای ہمور لیسی جو ون کی کہ بخاری مین ہی پس مین اوسمین سی ایک مدہ تک کہاتی رہی پہر مینی اوسکو کیل کیا پس جاتی رہی برکت اوسکی جواب اسکا یہہ ہی کہ ماپنا وقت بیع و شرا کی مامور بہ ہی واسطی قاعدہ عدل کی اور اوسمین خیر و برکت ہوتی ہی اور وقت خرچ کرنیکی احصار و ضبط ہی اور وہ منہی عنہ ہی فرمایا حضرت نی خرچ کرای بلال اور مت ڈر رکہہ صاحب عرش سی کمی کر نیکا

وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رُفِعَ مَائِدَتُهُ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت نی ابی امامہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ اوٹہایا جاتا دسترخوان اونکا یعنی کہانا کہا چکتی فرماتی محمد ہی واسطی اللہ کی حمد بہت پاکیزہ یعنی خالی ریا و سنا نی سی برکت کی گیی اوسمین یعنی حمد یا برکت کہ ہمیشہ ہو منقطع نہو نہ کفایت کی گیی اور نہ متروک اور نہ بی پروائی ہو اوسی ای رب ہمارے نقل کی یہہ بخاری نی ف غیر مکفی الخ کو کیی طرح پر علمارنی تصحیح کیا ہی و معنی اوسکی بیان کیی ہین اگر سب تقریر بیان کیجاوی تو طول ہوتا ہے مجمل اوسکا یہہ ہی کہ لفظ غیر اور ربنا کو مرفوع پڑہا ہی و منصوب یا ایک کو منصوب یا دوسرے کو مرفوع اور حاصل معنی یہہ کہ یہہ یا تو صفات و احوال حمد کی ہین یعنی حمد کہ کفایت نیکجاوی اوسی اور نہ متروک ہی اور نہ استغنا ہو اوسی بلکہ لازم ہو بطریق دوام کی بسبب مبتلے تر ہونی نعمتونکی یا صفات طعام کی ہین کہ اوسی ہی کفایت اور ترک اور استغنا نہین یا صفات پروردگار تعالی کی ہین کہ ساتہہ کسی چیز کی اوسی کفایت نہین کر سکتا اور وہ کافی ہی سب سی اور ترک کرنا طلب قرب اوسیکا اور استغنا فضل اوسکی سی نہین کر سکتی ملاح

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَاْكُلَ الْاَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی راضی ہوتا ہی بندی سی بسبب اسکی کہ کہاوی لقمہ اور حمد کریی اوسکی اوسپر یا پیوی یک یار پینا پس حمد کریی اوسکی اوسپر نقل کی یہہ مسلم نی ف اکلہ ساتہہ زبر ہمزہ کی ہی یعنی ایکبار کہانا یہان تک کہ سیر ہوا اور روایت کیا گیا ہی ساتہہ پیش ہمزہ کی ہی یعنی لقمہ کے مع

وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَيْ عَائِشَةَ وَاَبِي هُرَيْرَةَ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا فِي بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

اور ذکر کرینگی ہم دو حدیثین عائشہ کی اور ابی ہریرہ کی کہ ابتدا اونکی یہہ ہی ما شبع ال محمد و خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا پیچ باب فضل فقرا کی اگر چاہا اللہ

اللہ تعالیٰ یعنی مصابیح مین یہہ دونون حدیثین کتاب الاطعمہ مین کورہین اور مینی وہان ذکر کی مین ۱۲ **الفصل الثانی** فصل دوسرے

عن ابی ایوب قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقرب طعام فلما رفع طعاما کان اعظم برکۃ منہ اول ما اکلنا ولکا اقل برکۃ فی اخرہ فقلنا یا رسول اللہ کیف ھذا قال انا ذکرنا اسم اللہ حین اکلنا ثم قعد من اکل ولم یسم اللہ فاکل معہ الشیطان رواہ فی شرح السنۃ روایت ہی ابی ایوب سی کہ کہا ہمی ہم نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نزدیک کیا گیا کہانا پس دیکہا مینی کوئی کہانا کہ زیادہ تر ہو برکت مین اول وس کہانی سی جو ہم ابتدای وقت کہانی ہماری اور نہ دیکہا مینی کمتر برکت مین جو آخر وقت کہانی اوسکیکی کہا ہمنی یا رسول اللہ کیونکر تہا حال یہ کہانی کا کہ اول مین ویسی برکت پاکہتا تہا اور آخر مین ایسا بڑی برکت ہوا فرمایا بتحقیق ذکر کیا تہا ہمنی نام اللہ کا اوسوقت کہ کہانا شروع کیا تہا ہمنی پہر بیٹہا آخر مین وہ شخص کہ کہایا اور نہ نام لیا نداکا پس کہایا ساتہہ اوسکی شیطان لی یعنی بسبب اسکے کہ نہ نام خدا کی پس اس سبب سے یہہ بی برکتی آخر مین ہوئی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین **ف** ذکر کیا تہا ہمنی نام اللہ کا اسمین اشارہ ہی اسپر کہ سنت بسم اللہ کہنی کی حاصل ہوتی ہی ساتہہ بسم اللہ کہنی کی لیکن یا وذی الرحمن الرحیم کی افضل ہی اور مستحب ہی بسم اللہ کہنی یہانتک کہ جنبی اور حائض اور نفسا کی لیی ہی اگر نہ قصد کرین ساتہہ اوسکی تلاوت کا والا احرام ہی اور نہین مستحب ہی جو کہانی مکروہ وحرام کی بلکہ اگر بسم اللہ کہی شراب پینی پر تو کافر ہوتا ہی اور کہانا شیطان کا محمول ہی حقیقت پر نزدیک جمہور علما اگلی بجہلوتکی اور بعضی علما کا قول جو اوپر نقل کیا گیا کہ بسم اللہ ایک کی جماعت مین سی کافی ہی اور ہر ایک کو بسم اللہ کہنہ شرط نہین یہہ حدیث حجت ہی انپر ۱۲ ح **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل احدکم فنسی ان یذکر اللہ علی طعامہ فلیقل بسم اللہ اولہ واخرہ رواہ الترمذی اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ کہاوی ایک تمہارا پس بہول جاوی نام لینا اللہ کا اپنی کہانی پر یعنی ابتدا مین اور یاد آوی درمیان مین پس چاہی کہ کہی بسم اللہ اولہ واخرہ نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود دنی **ف** نام لینا اللہ کا اخر اسی معلوم ہوا کہ مطلق ذکر اللہ کا کافی ہی ابتدای کہانی مین ولیکن بسم اللہ افضل ہی ومحیط ہین کہ اگرچہی لا الہ الا اللہ یا الحمد للہ یا اشہدان لا الہ الا اللہ ابتدای وضو مین تو ہوتا ہی واکر نیوالا سنت کا اور اسیطرح کہانیمین اور اگر ستم کہنی بہول جاوی ابتدای وضو مین پہر کہی درمیان وضو مین تو نہین حاصل ہوتی سنت بخلاف کہانی کی ۱۲ ح **وعن** امیۃ بن مخشی قال کان رجل یاکل فلم یسم حتی لم یبق من طعامہ الا لقمۃ فلما رفعھا الی فیہ قال بسم اللہ اولہ واخرہ فضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال ما زال الشیطان یاکل معہ فلما ذکر اسم اللہ استقاء ما فی بطنہ رواہ ابو داود اور روایت ہی امیہ بن مخشی سی کہ کہا تہا ایک شخص کہانا پس نہ نام لیا اللہ کا یہانتک کہ نہ باقی رہا اوسکی طعام مین سی مگر ایک لقمہ پس جب اوہایا اوس لقمہ کو طرف منہ اپنی کی کہا بسم اللہ اولہ واخرہ پس ہنسی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہر فرمایا ہمیشہ شیطان کہاتا تہا ساتہہ اوسکی پس جب نام لیا اللہ کا نکالڈالی وہ چیز کہ بیچ پیٹ اوسکیکی تہی نقل کی یہہ ابو داود دنی **ف** یہہ قی کرنی محمول ہی حقیقت پر یا مراد یہہ ہی کہ برکت جہاتی رہی تہی بسم اللہ کی اوسکو پہیر دیا گویا کہ وہ اوسکی پیٹ مین امانت تہی پس جبکہ بسم اللہ کہی پہر اوی طرف طعام کی ۱۲ ع **وعن** ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ من طعامہ قال الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا مسلمین رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی سعید خدری کیی کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ فارغ ہوتی طعام اپنی سی کہتی سب تعریف واسطی اوس اللہ کی کہ کہلایا ہمکو اور پلایا ہمکو اور کیا ہمکو مسلمان نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطاعم الشاکر کالصائم الصابر رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجۃ والدارمی عن سنان بن سنۃ عن ابیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا

فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نا کہا کر شکر کرنیوالا مانند روزہ دار صبر کرنیوالے کی ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی ابن ماجہ اور دارمی نے سنان بن سنہ سی کہ نقل کی اپنے باپ سی ف ادنی درجہ شکر کا یہ ہی کہ بسم اللہ کہی جب کہانا شروع کری اور حمد کری جب فارغ ہوا ور ادنی درجہ صبر کا یہ ہی کہ باز رکھے اپنی نفس کو مفسدات صوم سی اور مانند روزہ دار الخ یہہ تشبیہ اصل ثواب مین ہی کہ دونون اصل ثواب مین شریک ہین یہہ کہ تشبیہ ہی مقدار مین یہہ ایسا ہی جیسی کہا جاتا ہی زید کمر و معنی اسکی یہہ ہین کہ زید مشابہ عمرو کی ہی بعض خصلتو نمین یہہ کہ ہم مثل ہی سب خصلتو نمین اور اسمین اشعار ہی اسپر کہ فقیر صابر افضل ہی غنی شاکر سی اسلیی کہ مشبہ بالقوی ہوتا ہی مشبہ سی ہ ع وعن ابی ایوب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل او شرب قال الحمد للہ الذی اطعم وسقی وسوغہ وجعل لہ مخرجا رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی ایوب سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کہاتی او پیتی کہتی سب تعریف ہی واسطی اللہ کی کہ جسنی کہلایا اور پلایا اور سہولت حلق سی اوتارا اوسکو اور کی واسطی اوسکی راہ نکلنی کی نقل کی یہہ ابو داود نی وعن سلمان قال قرأت فی التوراۃ ان برکۃ الطعام الوضوء بعدہ فذکرت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برکۃ الطعام الوضوء قبلہ والوضوء بعدہ رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہی سلمان سی کہ کہا پڑہا مینی تورات مین یعنی پہلی اسلام لانی کی یہہ کہ تحقیق سبب برکت کہانیکا وضو کرنا ہی بعد اوسکی پس ذکر کیا مینی یعنی یہہ مضمون تورات کا روبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی برکت کہانیکی وضو ہی پہلی اوسکی اور وضو پیچہی اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی ف مراد وضو سی پہلی کہانیکی دہونا ہاتہونکا ہی اور بعد کہانی کی دہونا دونون ہاتون اور منہ کا ہی اور برکت طعام کی بسبب پہلی وضو کی یہہ ہی کہ اوسکی سبب سی کہانی مین یاد ہوتی ہی اور بعد کہانیکی وضو سی برکت یہہ ہی کہ اوسکی سبب سی سکون ہوتا ہی نفس کو اور سبب ہوتا ہی وہ طاعات اور تقویہ کا عبادات مین اور اخلاق پسندیدہ مین اور افعال حسنہ مین ہ ع وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج من الخلاء فقدم الیہ طعام فقالوا الا نأتیک بوضوء قال انما امرت بالوضوء اذا قمت الی الصلوۃ رواہ الترمذی وابو داود والنسائی ورواہ ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلی پاخانہ سی پس آگی لایا گیا اونکی کہانا پس کہا بعضے صحابہ نی کیا نہ لاوین ہم تمہاری واسطی پانی وضو کا فرمایا سوای اسکی نہین کہ حکم کیا گیا ہون مین یعنی بطریق وجوب کی ساتہہ وضو کی یعنی بعد حدث کی جسوقت کہ کہڑا ہوون مین طرف نماز کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نی یعنی ابن عباس سی اور نقل کی ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سی ف جسوقت کہ کہڑا ہوون مین الخ یعنی ارادہ کرون مین کہڑا ہونیکا واسطی نماز کی اور یہہ باعتبار اغلب کے ہی والا واجب ہی وضو وقت ارادہ تلاوت کی اور چہونی مصحف مجید کی اور حالت طواف کی اور گویا کہ سمجہی آنحضرت کہ صحابہ نے اعتقاد کیا کہ وضو شرعی پہلی کہانیکی واجب ہی پس نفی کی آنحضرت نی خوب طرح کہ لا الی حرف حصر کا اور یہہ منافی نہین ہی جواز وضو کو بلکہ استحباب وضو کو پس ادو وضو سی وضو نماز ہی نہ وضو طعام اور یہہ ظاہر ہی اور سیاق حدیث بہی اسپر دلالت کرتا ہی اور اگر مراد وضو سی پہیچ جملہ الا نانیک بوضوء وضو طعام کہیں اور پہیچ جملہ انما امرت بالوضوء وضو نماز تو یہہ بہی ہو سکتا ہی اور چونکہ دہونا ہاتونکا اول کہانیکی سنن اور آداب سی ہی نہ واجب تک کیا اوسکو تعلیم جواز کی لیی اور حاصل معنونکا یہہ ہوگا کہ یہہ وضو یعنی دہونا ہاتونکا اول کہانیکی کہ تم مجہی خواستہ کرتی ہو واجب اور مامور بہ نہین اگر نکرون تو ضرر نہین کہتا ہان یہان وضو ایک اور ہی کہ وہ وضو نماز ہی اور وہ واجب ہی ہ ع وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ اتی بقصعۃ من ثرید فقال کلوا من جوانبہا ولا تاکلوا من وسطہا فان البرکۃ تنزل فی وسطہا رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح وفی روایۃ ابی داود قال اذا اکل احدکم فلا یاکل من اعلی الصحفۃ ولکن یاکل من اسفلہا

فَاِنَّ الْبَرَکَةَ تَنْزِلُ مِنْ اَعْلَاهَا اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ لایا گیا روبرو حضرت کی پیالہ ثرید کا پس فرمایا کہ کھاؤ کناروں اسکی سی اور نہ کھاؤ درمیان اسکی سی اسلیے کہ برکت اوترتی ہی اسکی درمیان مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی اور بیچ روایت ابی داود کی آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی جسوقت کہ کھادی ایک تمہارا کھانا پس کھاؤ پیالہ کی اوپرسی اور لیکن کھاؤ اوسکی نیچے سی اسلیے کہ برکت اوترتی ہی اوپر اوسکی سی ف ثرید اوسکو کہتی ہین کہ ٹکڑی روٹی کی توڑکر شوربی مین ڈبوی اور کناروں اوسکی سی بسمین مقابلہ جمع کا ساتھ جمع کی ہی یعنی کھاؤ ہی ایک شخص جانب اوسکی سی اور برکت اوترتی ہی اوسکی درمیان مین اسلیے کہ درمیان افضل جگہہ ہی پس لایق ترہی ساتھہ اوترنی خیر و برکت کی اور جب طعام درمیان کا محل برکت ہوا تو باقی رکہتا اوسکا آخر کھانی تک مناسب ہی اسطی بقاء برکت کی طعام مین اور دفناکرنا اوسکا خوب نہین اور اوپر اوسکی سی ظاہر یہہ ہی کہ مراد اوپر سی درمیان ہی دیہچی سی مراد ہی کنارہ یعنی اپنی آگی سی کھاؤ ہی ۱۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ مُتَّکِئًا قَطُّ وَلَا یَطَاُ عَقِبَهٗ رَجُلَانِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سی کہ کہا نہین دیکہی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہانی ہوی تکیہ لگاکر کبہی اور نہ چلتی پیچہی حضرت کی دو آدمی نقل کی یہہ ابوداود نی ف تحقیق تکیہ لگانی کی اوپر ہوچکی ہی اور دوآدمی چہ جائیکہ زیادہ دو سی یعنی حضرت اسلیے تہا تواضع کے صحابہ کی بڑہ کر نہ چلتی تہی جیسیکہ روٴسا و شاہون اور متکبرونکی ہی بلکہ درمیان مین چلتی تہی یا پیچہی اونکی جیسیکہ اور حدیث مین آیا ہی ویسوق اصحابہ آور دو کی قید سی معلوم ہوا کہ کبہی ایک آدمی مانند انس وغیرہ کی پیچہی حضرت کی ہوتا تہا بنا بر ضرورۃ کی اور یہہ منافی تواضع کی نہین ۱۲ ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزٍ وَلَحْمٍ وَهُوَ فِی الْمَسْجِدِ فَاَکَلْنَا مَعَهٗ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی وَصَلَّیْنَا مَعَهٗ وَلَمْ نَزِدْ عَلٰی اَنْ مَسَحْنَا اَیْدِیَنَا بِالْحَصْبَاءِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عبداللہ بن حارث بن جزء سی کہ کہا لائی گئی روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روٹی اور گوشت اسحالت مین کہ حضرت تہی مسجد مین پس کہایا حضرت نی اور کہایا ہمنی ساتہہ اونکی پہر کہڑی ہوئی پس نماز پڑہی ہمنی اور نماز پڑہی ہمنی ساتہہ اونکی اور نہ زیادہ کیا ہمنی اسپر کہ پونچہہ ڈالی ہمنی ہاتہہ اپنے ساتہہ کنکریونکی کہ مسجد مین نہین نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف یعنی بعد کہانیکی پانی سی ہاتہہ نہ دہوئی ہمنی یا تو اس سبب سی کہ اوسمین چکنائی نہ تہی یا بسبب تعجیل نماز کی یا بسبب تکلف کی اور عمل کرنیکی رخصت پر غیر واجب مین یا حیا ناکہ وہ بہی محبوب الہی ہی مانند عمل کرنیکی غربت پر اکثر اوقات مین احیاء العلوم مین بعضی صحابہ سی نقل کیا ہی کہ کہا اونہون نی تہی رومال ہماری بعد کہانیکی یا ٹہنی یا پانون ہمارے کی یعنی کہا کرتا ہہ ایرویسی پونچہہ لیتی تہی جیسی رومال سی پونچہتی ہین اور ظاہر یہہ ہی کہ لفظ لم نزد اور سحنا ساتہہ صیغہ متکلم مع الغیر کی شامل آنحضرت اور صحابہ کو ہی سکو واللہ اعلم اور اسحدیث سی معلوم ہوا کہ طعام کہانا مسجد مین جائز ہی اور یہہ اکثر حدیثون مین آیا ہی خصوصا کہانا کہجور اور مانند اونکیکا اور لکہا ہی علماء نی کہ جائز نہونا اوسکا مقید ہی ساتہہ اوسکی کہ آلودہ نہو ساتہہ اوسکی مسجد والاحرام و مکروہ ہی اور کتب فقہ مین کوریہی کہ غیر معتکف مسجد مین کہاوی پیوی نہین اور نہ سودی اور نہ خرید و فروخت کری کہ مکروہ ہی مگر کہ ساتہہ ہو کہ سوا مسجد کی ٹہکانا کہین نہ کہتا ہو اور کہا ہی علماء نی کہ آدمی کو چاہیی کہ وقت داخل ہونی مسجد کی نیت اعتکاف کی کرلیا کری تا یہہ چیزین مباح ہوویں اور ثواب پاوی کذا قال الشیخ رح اور ملا علی رح نی تحت قول اکل و اکلنا معہ کی لکہا ہی کہ شاید حضرت معتکف ہونگی یا مہمانونکی ساتہہ کہایا ہو یا کیا یہہ بیان جواز کی لیی کہ وہ مباح ہی اگرنہ آلودہ ہو مسجد سی ۱۲ ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَیْهِ الذِّرَاعُ وَکَانَتْ تُعْجِبُهٗ فَنَهَسَ مِنْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا لایا گیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس گوشت پس اوٹہا کر دیا گیا حضرت کو دست اور تہا دست خوش آتا حضرت کو پس دانتونسی نوچ کر کہایا اوسمین سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف اسطرح کہانا حضرت کا بسبب بے تکلفی اور تواضع کی تہا پس مستحب ہوا اسطرح کہانا اور طیبی نی کہا کہ دوست رکہنا حضرت کا گوشت دست کو

اس سبب سے تاکہ گوشت خوب سی و جلد ہضم ہوتا ہی و زیادہ لذیذ ہوتا ہی یا اسلیے کہ دودھ ہوتا ہی نجاست کی جگہونسی اور شمایل ترمذی مین حضرت عائشہ سی نقل
کیا ہی کہ کہا تہا گوشت دست کا محبوب حضرت کو ولیکن چونکہ وہ گوشت نہ پاتی تہی مگر بعد ایک مدت کی اور گوشت دست کا جلد گلجاتا ہی پسند کرتی تہی اوسکو
اور روایت مین آیا ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ لذیذ ترین و خوشترین گوشتونکی گوشت پشت کا ہی ح **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا تقطعوا اللحم بالسکین فانہ من صنع الاعاجم وانہسوہ فانہ اہنأ وامرأ رواہ ابوداود والبیہقی
فی شعب الایمان وقالا لبس بقوی اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ کاٹو گوشت کو ساتہہ چہری کی یعنی چہری
سی کاٹ کر یہ کہا ہوا سواسطی کہ یہہ فعل عجمیونکا اور دانتونسی نوچ کر کہاؤ اوسکو سواسطی کہ دانتونسی کہانا لذیذ تر اور خوب گوارا ہی نقل کی یہہ ابوداود نی اور بیہقی نی
شعب الایمان مین اور کہا دونون نی کہ یہہ حدیث نہین قوی یعنی باعتبار سند کی بلکہ ضعیف ہی **ف** عجمی کہتی ہین سوای عرب کو اور یہان اہل فارس
مراد ہین کہ وہان کی لوگ زرا زرا تکہ کی چہریونسی کاٹ کر کہاتی ہین اور کبہی حضرت سی بہی چہریسی کاٹ کر کہانا ثابت ہوا ہی پس تطبیق یہہ ہی کہ اگر گوشت نرم
و پختہ ہو دانتونسی کہاوی چہریسی کاٹ کر نہ کہاوی اور اگر سخت ہو جائز ہی چہریسی کاٹ کر کہانا اور نہی اسمین تنزیہی ہی ح **وعن** ام المنذر قالت
دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ علی ولنا دوال معلقۃ فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل
وعلی معہ یاکل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی مہ یا علی فانک ناقہ قالت فجعلت لہم سلقا وشعیرا
فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا علی من ہذا فاصب فانہ اوفق لک رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ام المنذر انصاریہ سی کہ کہا آئی میری
پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ساتہہ اونکی بہی حضرت علی اور ہماری خوشی کہجور کی لٹکی ہوئی تہی پس شروع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہانا اوسمین
سی اور حضرت علی بہی حضرت کی ساتہہ کہانی لگی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی علی کی باز رہو اوسکی کہانی سی ای علی اسواسطی کہ تو نقاہت کہایا
یعنی ابہی بیمارسی اوٹہی ہوا و نقیہ ہو پرہیز ضرور ہی کہا ام منذر نی کہ پس تیار کیی مینی اونکی لیی یعنی حضرت کی لیی اور اونکی ہمراہیونکی لیی چقندر اور جو پس فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی ای علی اسمین سی کہا اسلیی کہ بتحقیق یہہ بہت موافق ہی واسطی تیری نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** اسحدیث سی یہہ
معلوم ہوا کہ پرہیز کرنا بیمار کو اور نقیہ کو ضرور ہی بلکہ کہا بعض اطبا نی کہ نقیہ کو پرہیز کرنا بہت نفع دیتا ہی و تندرست کو پرہیز کرنا مضر ہی ح **وعن**
انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعجبہ الثفل رواہ الترمذی والبیہقی فی شعب الایمان
اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خوش لگتا تہا اونکو نچی کا کہانا یعنی تہ دیگی نقل کی یہہ ترمذی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ح
ف طریقہ آنحضرت کا تہا کہ اور کی حاجتونکو اپنی حاجت پر مقدم رکہتی تہی پس پہلی اوپر کا کہانا اہل و عیال کو اور مہمانونکو اور محتاجونکو بانٹ دیتی تہی
اور جو بچتا نچیکا کہانا وہ اپنی لیی رکہتی بسبب عایت کرنی طریق تواضع اور صبر کی اور اسمین وہی کثرا غنیا متکبرین پر کہ عار کرتی ہین نچی کی کہانی سی
اور پسند کرتی ہین اوسکو ح **وعن** نبیشۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل فی قصعۃ فلحسہا
استغفرت لہ القصعۃ رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ والدارمی وقال الترمذی ہذا حدیث غریب
اور روایت ہی نبیشہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہاوی پیالہ مین پہر چاٹی اوسکو استغفار کرتا ہی واسطی اوسکی پیالہ نقل
کی یہہ احمد اور ترمذی و ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** ظاہر یہہ ہی کہ پیالہ حقیقت مین استغفار کرتا ہی اور
کہا ہی علمانی کہ چاٹنی سی تواضع اور بری ہونا ہی تکبر سی اور وہ سبب مغفرت کناہون کا ہی و اضافت استغفار کی پیالہ کی طرف اسلیی ہی
کہ وہ سبب ہوا استغفار کا ح **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بات وفی یدہ غمر لم یغسلہ

فَاَصَابَهٗ فَلَا یَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ رات گذاری اسحال مین کہ اوسکی ہاتھہ مین ہو چکنائی کہ نہ دھویا اوسکو پس پہونچی اوسکو کوئی چیز یعنی ایذا دینی والون جانورون سین سی کہ طعام کی بو پر اور چکنائی پر آتی ہین پس ملامت کری وہ مگر اپنی تئین یعنی چکنی ہاتون سو کر آپ سبب اوس ایذا کا ہوا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ اَحَبُّ الطَّعَامِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الثَّرِیْدُ مِنَ الْخُبْزِ وَالثَّرِیْدُ مِنَ الْحَیْسِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تہا محبوب تر ین طعام کا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ثرید روٹی سی اور ثرید حیس سی نقل کی یہہ ابوداود نی ف ثرید روٹی سی یعنی ٹکڑی روٹی کی شوربی مین بہیگی ہوئی اور حیس اوس طعام کو کہتی ہین کہ خرما اور روغن اور آٹی یا قروت سی بنا ہین مانند مالیدہ کی اور وَعَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُوا الزَّیْتَ وَادَّهِنُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُبٰرَکَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی اسید انصاری سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہاؤ زیت کو کہ نام روغن زیتون کا ہی اور بدن کو ملو اوسکو اسلیی کہ یہہ روغن نکلتا ہی درخت سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف درخت بابرکت سنی کہ نام اوسکا زیتون ہی اوسمین خیر اور برکت اور منافع بہت ہوتی ہین اور شجرہ مبارکہ ہیچ آیۃ النور السموات والارض آخر آیہ تک مین مذکور ہی یہی درخت مراد ہی کہ بہتیرین اوسکا زمین شام مین ہوتا ہی اور سورہ والتین والزیتون مین اوسکی قسم کہائی ہی اللہ تعالی نی اور عرب خصوصا اہل شام شہرین اوسکو کہاتی ہین اور تلخ کو چراغ مین جلاتی ہین اور بدن پر ملنی سی بدنکو بہت منفعت ہوتی ہی اور وَعَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعِنْدَکِ شَیْءٌ قُلْتُ لَا اِلَّا خُبْزٌ یَابِسٌ وَخَلٌّ فَقَالَ هَاتِیْ مَا اَقْفَرَ بَیْتٌ مِنْ اُدْمٍ فِیْهِ خَلٌّ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ام ہانی سی کہ کہا آئی میری پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا تیری پاس ہی کچہہ یعنی کہانا کہا مینی نہین کچہہ کہا نا مگر روٹی خشک اور سرکہ پس فرمایا لی آنہین خالی گہرون سی وہ گہر کہ اوسمین سرکہ ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی ف حضرت نی طلب کیا ام ہانی سی طعام مذکور اوسکی خوشی خاطر کی لیی اور واسطی آگاہ کرنیکی اوپر قناعت کرنیکی ادنی قوت پر کہ حاضر ہی اور وَعَنْ یُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ کِسْرَةً مِنْ خُبْزِ الشَّعِیْرِ فَوَضَعَ عَلَیْهَا تَمْرَةً فَقَالَ هٰذِهٖ اِدَامُ هٰذِهٖ وَاَکَلَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی یوسف بن عبداللہ بن سلام سی کہ کہا دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ لیا ٹکڑا جو کی روٹی کا پہر رکہی اوسپر کہجور اور فرمایا یہہ کہجور سالون ہی اس روٹی کی ٹکڑی کا نقل کی یہہ ابوداود نی وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ مَرِضْتُ مَرَضًا اَتَانِیْ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُنِیْ فَوَضَعَ یَدَهٗ بَیْنَ ثَدْیَیَّ حَتّٰی وَجَدْتُ بَرْدَهَا عَلٰی فُؤَادِیْ وَقَالَ اِنَّکَ رَجُلٌ مَفْئُوْدٌ وَاْتِ الْحَارِثَ بْنَ کَلَدَةَ اَخَا ثَقِیْفٍ فَاِنَّهٗ رَجُلٌ یَتَطَبَّبُ فَلْیَاْخُذْ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِیْنَةِ فَلْیَجَأْهُنَّ بِنَوَاهُنَّ ثُمَّ لِیَلُدَّکَ بِهِنَّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہ کہا بیمار ہوا مین بیمار ہونا شدید آئی میری پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کرنی میری پس کہا ہاتہہ پنا درمیان دونون چہاتیون میری کی یعنی میری سینہ پر یہانتک کہ پائی مینی سردی دست مبارک کی اپنی دل پر اور فرمایا کہ تحقیق تو ایک شخص ہی کہ درد دل کہتا ہی جا حارث بن کلدہ کی پاس قبیلہ ثقیف مین کا ہی اسلیی کہ وہ شخص طبابت کرتا ہی پس جاہی کہ لیوی وہ سات کہجورین عجوہ مدینہ سی کہ افضل اقسام کہجور سی ہی پس جاہی کہ کوٹی اونکو گہٹلیون سمیت پہر چاہی کہ رکہی اونکو تیری منہ مین نقل کی یہہ ابوداود نی ف اگر کوئی کہی کہ کیا حکمت ہی کہ حکم فرمایا حضرت نی اوسکو طبیب کی پاس جانیکا اور آپ بیان علاج کا کیا اور بیچ بیان علاج کی دوا کی بنانیکو حوالے

تکیم کی کیا جواب دسکا یہہ ہی کہ اول آپنی حوالہ طبیب کا کیا تا وہ کچھہ علاج کری اور پہر جبکہ علاج آسان یا دآیا کہ اوسمین نفع جلد ہی از راہ شفقت کی بیان فرمایا اور تجویز کرہ طبیب اوسکو علاج دور دراز مین دقت آنی اور چونکہ بنانا اوسکا اور کیفیت استعمال اوسکی طبیب کو آسان تر ہتی اوسکی حوالہ فرمایا اور لکھا ہی علمانی کہ احادیث مین دلیل ہی اوپر رجوع کرنا اور مشاورت کرنی طبیب کا فرض جانہ ہی اسلیی کہ ابن حارث بن کلدہ ابتداء اسلام مین مرا ہی اور اسلام لانا اوسکا ثابت نہین ہوا اھ ح وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْکُلُ الْبِطِّیْخَ بِالرُّطَبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَزَادَ اَبُوْدَاوٗدَ وَیَقُوْلُ یَکْسِرُ حَرَّ هٰذَا بِبَرْدِ هٰذَا وَبَرْدُ هٰذَا بِحَرِّ هٰذَا وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی کہاتی خربوزہ ساتہہ کہجور ون تازہ کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور زیادہ کیا ابوداود نی یہہ کہ فرماتی حضرت تو دی جاتی ہی گرمی اسکی یعنی کہجور کی ساتہہ سردی اوسکی یعنی خربزہ کی اور سردی خربزہ کی ساتہہ گرمی کہجور کی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی ف کہا طیبی نے کہ شاید مراد خربزہ سی خربزہ کچا ہی کہ وہ بارد رطب ہوتا ہی والا پختہ گرم ہی لیکن باوجود اسکی بہ نسبت کہجور کی سرد ہی اور کہا جمہور نی کہ مراد طبیخ سی تربوز ہی کہ وہ سرد ہوتا ہی اھ ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ عَتِیْقٍ فَجَعَلَ یُفَلِّیْهِ وَیُخْرِجُ السُّوْسَ مِنْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی انس سی کہ کہا لائی آنحضرت کی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہجور کہنہ کہ اوسمین کیڑی پڑی ہوئی تہی پس شروع کیا حضرت نی کہ چیرتی تہی اوسکو اور نکالتی تہی کیڑی اوسمین سی نقل کی یہہ ابوداود نی ف اور روایت کی طبرانی نی ساتہہ اسناد حسن کی ابن عمر سی بطریق مرفوع کی کہ منع فرمایا حضرت نی چیرنی کہجور کیسی پس نہی محمول ہی کہجور نہی پر واسطی دفع وسوسہ کی باکرنا اوسکا محمول ہی بیان جواز پر اور نہی تنزیہ پر ہی اور کہا طیبی نی کہ احادیث مین دلیل ہی اوسپر کہ طعام نجس نہین ہوتا کیڑی پڑنی سی انتہی اور مطالب المومنین مین لکہا ہی کہ اگر کیڑا پنیر مین یا سیب مین پڑا ہو تو حلال ہی اسلیی کہ احتراز اوسی ممکن نہین ولیکن جب جدا کیا تو حکم اوسکا حکم مکہی اور بہڑ اور پشہ اور ہر اوس جانور کا ہی کہ خون بہتا نہین رکہتا کہ کہانا اونکا حرام ہی اور اگر پانی اور کہانی مین پڑجاوین تو پلید نہین ہوتا اھ ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِجُبْنَةٍ فِیْ تَبُوْكَ فَدَعَا بِالسِّکِّیْنِ فَسَمّٰی وَقَطَعَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا لایا گیا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ٹکڑا پنیر کا بیچ غزوہ تبوک کی پس منگوائی چہری اور بسم اللہ کہی اور کاٹا اوسکو نقل کی یہہ ابوداود نی ف یہہ مثل بسم اللہ کہنی کی ہی اول طعام مین اول فرج مین جیسکہ بعضی عوام الناس کدو کو کرتی ہین اور کہا مظہر نی کہ اسمین دلیل ہی اوپر طہارت چستہ کی اسلیی کہ اگر وہ نجس ہوتا تو پنیر بہی نجس ہوتا کیونکہ پنیر نہین بنتا بدون اوسکے ح ح وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّمْنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ فَقَالَ الْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ فِیْ کِتَابِهٖ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِیْ کِتَابِهٖ وَمَا سَکَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَمَوْقُوْفٌ عَلَی الْاَصَحِّ اور روایت ہی سلمان سی کہ کہا پوچہی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی اور پنیر سی اور پوستین سی یا گورخر سی پس فرمایا حلال وہ چیز ہی کہ حلال کی اللہ نی اپنی کتاب مین یعنی بیان کیا حلال ہونا اوسکا اپنی کتاب مین اور حرام وہ چیز ہی کہ حرام کی اللہ نی اپنی کتاب مین اور جس چیز سی کہ سکوت فرمایا یعنی نہ حلال کہی نہ حرام پس وہ اوس قسم سی ہی کہ معاف کیا اوسے یعنی استعمال کرنی اوسکی سی اور مباح کیا کہانا اوسکا نقل کی یہہ ابن ماجہ اور ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی اور صحیح تر یہہ ہی کہ یہہ حدیث موقوف ہی ف یعنی ان تین چیزون کا حکم پوچہا کہ یا حلال ہین یہہ یا حرام ایک تو گہی کو پوچہا ظاہرا ابتداء اسلام مین شبہ پڑا ہوگا اوسکی حلال ہونی مین بعضی آدمیونکو اسلیی پوچہا دوسری پنیر کو پوچہا کہ وہ جگہہ مشتباہ اور سوال کی ہی کہ چشمہ سی بنتا ہی اور تیسری پوچہا فراء کو کہ ساتہہ زیر ف اور الف ممدودہ کی ہی اور اکثر شراح نی اس لفظ کو کہا ہی جمع فرا کی کہ ساتہہ زبر ف اور الف مقصورہ کی ہی یعنی گورخر کی اور بعضون نی جمع فرو کی کہا یعنی پوستین کی

چنانچہ بیہقی مذی اس حدیث کو باب اللباس میں لایا ہی اور راسی سوال کیا واسطی حذر کرنیکی فعل اہل کفر سی کہ پوستین جلد مردار کا بناتی تہی بغیر دباغت کی اور اپنی کتاب میں یعنی یا تو صریح بیان کیا یا مجمل ساتھہ قول اپنی کی وما آتٰکم الرسول فخذوہ وما نہٰکم عنہ فانتہوا تاکہ نہ اشکال لازم آوی ساتھہ اکثر اشیا کی کہ ثابت ہوا ہی حرام ہونا اونکا ساتھہ حدیث کی ونہین وہ صریح کتاب اللہ مین اور اخیر جملہ حدیث کا دلیل ہی اسپر کہ اصل اشیا ہمین اباحت ہی اور موقوف ہی یعنی قول سلمان کا ہی نہ حدیث آنحضرت کی موقوف قول وفعل صحابہ کو کہتی ہین جیسیکہ مرفوع قول فعل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ۴ ح ع **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَدِدْتُ اَنَّ عِنْدِیْ خُبْزَۃً بَیْضَاءَ مِنْ بُرَّۃٍ سَمْرَاءَ مُلَبَّقَۃً بِسَمْنٍ وَلَبَنٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَالْتَحَذَہٗ فَجَاءَ بِہٖ فَقَالَ فِیْ اَیِّ شَیْءٍ کَانَ ھٰذَا قَالَ فِیْ عُکَّۃِ ضَبٍّ قَالَ ارْفَعْہُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ ھٰذَا حَدِیْثٌ مُنْکَرٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دوست کہتا ہون مین یہہ کہ نزدیک میری دو ہوسفید گیہون کی تر کی گئی ہو ساتھہ گھی دودھ کی پس اکٹھا ہوا ایک شخص قوم مین سی اور تیار کی روٹی مذکور پھر لایا اوسکو پس فرمایا کس بات سی تیار کی اوسکا کہا گوہ کی چربی کی کپی مین تہا فرمایا اوٹھا لو اوسکو میری آگی سی نقل کی پہلے ابوداود اور ابن ماجہ نی اور کہا ابوداود نی کہ یہہ حدیث منکر ہی **ق** حضرت نی اوسکی اوٹھانیکا حکم کیا بسبب تنفر طبع کی گوہ سی اسلیی کہ نہتی وہ بیچ زمین قوم آنحضرت کیکی جیسیکہ دلالت کرتی ہی حدیث خالد کی نہ واسطی نجاست جلد اوسیکی والا حکم کردیتی اوسکو پہینکدینی کا اور منع فرماتی اوسکی کہانی سی کذا قال الطیبی اور طلب کرنا روٹی کا اور آرزو اسطرح کرنی بجہت خواہش نفس کے مخالف سادت شریفہ کی تہی اسلیی ابوداود نی اوسکو منکر کہا ہی کذا قال الطیبی اور درصورت صحت اسحدیث کی توجیہ اسکی ممکن ہی کہ کیا یہہ حضرت نی واسطی بیان جواز کی ۴ ح

وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْلِ الثُّوْمِ اِلَّا مَطْبُوْخًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی علی رض سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہانی اسکی سی مگر پکایا ہوا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ق** پکنی سی بو جاتی رہتی ہی اور ایسا ہی حکم ہی پیاز اور مانند اوسیکا اور نہی اسمین تنزیہی ہی ۴ ح

وَعَنْ اَبِیْ زِیَادٍ قَالَ سُئِلَتْ عَائِشَۃُ عَنِ الْبَصَلِ فَقَالَتْ اِنَّ اٰخِرَ طَعَامٍ اَکَلَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ فِیْہِ بَصَلٌ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی زیاد سی کہ کہا پوچہی گئین حضرت عائشہ رض کہانی پیاز کی سی یعنی پکی ہوئی پیاز کا حکم پوچہا کہ آیا حلال ہی یا حرام ہی پس کہا کہ تحقیق آخر کہانا کہ کہایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ کہانا تہا کہ اوسمین پیاز تہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ق** یعنی پکی ہوئی پیاز تہی تفصیل اوسکی یہہ ہی اور حدیثو نمین آیا ہی کہ آنحضرت نی پیاز لہسن نہین کہایا مگر حدیث حضرت عائشہ مین آیا ہی کہ بیچ طعام کی کہایا ہی اور امت کو بہی اسی منع فرمایا پس بعضی کہتی ہین کہ تہی خام کی کہانی سی ہی نہ پختہ کی اور صحیح تر یہہ ہی کہ نہی خام سی ہی تنزیہی ہی نہ تحریمی اور حرام نہین آنحضرت پر اور نہ امت پر اور طحاوی بیچ شرح آثار کی حدیثین دلالت کرنی والی اوپر اباحت کہانی پیاز اور لہسن گندنی اور مانند انکیکی لایا ہی پختہ ہونیسی یا خام اوسکی لیی کہ کہاوی اور اپنی گہر مین بیٹہی اور جب تک بو باقی ہو مسجد مین نہ آوی کہ یہہ مکروہ ہی اور کہا مختار ہماری نزدیک یہی ہی اور قول ابی حنیفہ اور ابی یوسف اور محمد کا بہی یہی ہی اور کہا ابن ملک نی کہ کہانا آنحضرت کا آخر مین اس طعام کو کہ اوسمین پیاز تہی واسطی تعلیم جواز کی تہا اور تاکہ معلوم ہو کہ کراہت تنزیہی ہی نہ تحریمی واللہ اعلم ۴ ح ع

وَعَنِ ابْنَیْ بُسْرٍ السُّلَمِیَّیْنِ قَالَا دَخَلَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَدَّمْنَا زُبْدًا وَتَمْرًا وَکَانَ یُحِبُّ الزُّبْدَ وَالتَّمْرَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی دو بیٹون بسر کی سی کہ سلمی تہی کہا دونون نی کہ تشریف لائی ہماری پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس آگی لائی ہم حضرت کی مسکہ اور کہجور یعنی اور کہایا حضرت نی اوسکو اور تہی حضرت دوست کہتی مسکہ اور کہجور کو نقل کی یہہ ابوداود نی

وَعَنْ عِکْرَاشِ بْنِ ذُؤَیْبٍ قَالَ اُتِیْنَا بِجَفْنَۃٍ کَثِیْرَۃِ الثَّرِیْدِ وَالْوَدَرُ فَخَبَطْتُ بِیَدِیْ فِیْ نَوَاحِیْھَا وَاَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى يَدِيَ الْيُمْنٰى ثُمَّ قَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَإِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ ثُمَّ أُتِينَا بِطَبَقٍ فِيهِ أَلْوَانُ التَّمْرِ فَجَعَلْتُ آكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَجَالَتْ يَدُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّبَقِ فَقَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَإِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ ثُمَّ أُتِينَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِبَلَلِ كَفَّيْهِ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ وَقَالَ يَا عِكْرَاشُ هٰذَا الْوُضُوءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عکراش بن ذویب سی کہ کہا لایا گیا ہماری آگی بڑا پیالہ کہ بہت تہا اوسمین ثرید اور بوٹیان پس دوڑا میں ہاتہہ اپنا پیالہ کی ہر جانب سی اور کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آگی اپنی سی پس پکڑ لیا ساتہہ بائین ہاتہہ اپنی کی داہنا ہاتہہ میرا پہر فرمایا ای عکراش کہا ایک جگہہ سی یعنی اپنی آگی سی کیونکہ یہہ ایک قسم کا کہانا ہی پہر لایا گیا ہماری آگی ایک طباق کہ اوسمین کہجورین تہین رنگ رنگ کی پس شروع کیا میں کہانا اپنی آگی سی اور جولانی ہاتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فی طباق مین یعنی ہر جانب مین یعنی ہر جانب سی کہاتی تہی بسبب میل طبیعت کی اور واسطی اسلیی کہ یہہ ایک رنگ نہین پہر لایا گیا ہماری پاس پانی پس دہویی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دونون ہاتہہ اپنی اور ملی ترادت اپنی ہاتہہ کی اپنی موہنہ پر اور ہاتون پر کہنیون تک اور اپنی سر پر اور فرمایا ای عکراش یہہ وضو ہی اوس کہانی سی کہ متغیر کیا اوسکو آگ نی یعنی یہہ وضو عرفی بسبب ترک طعام کی ہو کر بچایا گیا آگ سی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ایک قسم کا کہانا ہی اور ہر جانب مین یکسان ہاتہہ ہر طرف دوڑانا سوای حرص و طمع کی نہین ہی یعنی اگر طعام کئی طرح کا ہوتا یا ہوتا ایک ہی طعام لیکن ہر جانب مین علیحدہ علیحدہ رنگ کا بمقتضای میل طبیعت کے ہر جانب سی کہانی جبکہ کہانا ایک ہی ہو اور ایک رنگ کا ہو ہر جانب مین ہاتہہ دوڑانا معیوب مکروہ ہی اور جہان سی چاہی تو ظاہر یہہ ہی کہ بیچ کی جگہہ مستثنی ہی اوسی کی کہ وہ جگہہ وسطی برکت کی ہی اور احتمال یہہ بہی ہی کہ نہ کہانا بیچ مین سی مخصوص ہو ساتہہ کہانی ایک رنگ کی اور یہہ بہی کہ رنگ نہین کہا ابن ملک نی کہ اسی سمجہا گیا کہ اگر میوہ ہی ایک رنگ ہو تو ہاتہہ ہر جانب مین دوڑانا نہ چاہیی مانند طعام کی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ طعام اگر کئی رنگ کا ہو تو جائز ہی کہ جدہر سی چاہی کہاوی ۲۶

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ أَهْلُهُ الْوَتَكُ أَمَرَ بِالْحَسَاءِ فَصُنِعَ ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَحَسَوْا مِنْهُ وَكَانَ يَقُولُ إِنَّهُ لَيَرْتُو فُؤَادَ الْحَزِينِ وَيَسْرُو عَنْ فُؤَادِ السَّقِيمِ كَمَا تَسْرُو إِحْدَاكُنَّ الْوَسَخَ بِالْمَاءِ عَنْ وَجْهِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ پہنچتی اہل بیت اونکیکو تپ مرگی یا حزن کی پس تیار کیا جاتا بہر حکم کرتی اونکو پس پیتی اوسمین سی اور کہی فرمائی تحقیق حساہ البتہ قوہ دیتا ہی دل غمگین کو اور دور کرتا ہی دل بیمار سی غم کو جیسیکہ دور کرتی ہی ایک تمہاری یعنی جماعت عورتونکی میل کو ساتہہ پانی کی منہ اپنی سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہی ف حساء ایک طعام ہی کہ تیار کیا جاتا ہی آٹی اور پانی اور روغن سی اور کہی شیر یعنی بہی اوسمین قرص ال لیتی ہین اور اہل مکہ اسی حریرہ بہی کہتی ہین اور تلبینہ بہی کہ جو فصل اول مین ذکر کیا گیا اور حضرت نی خطاب کیا عورتونکو اسلیی کہ مبالغہ کرتی ہین در بیچ چہٹانی میل کی اور پاک کرنی منہ کی یا جسوقت کہ فرمایا عورتین حاضر تہین بدح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَفِيهَا شِفَاءٌ أَوْ إِنَّهَا تِرْيَاقٌ أَوَّلَ الدَّسَمِ وَالْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عجوہ کہ افضل قسم ہی کہجور کی جنت سی ہی اور اوسمین شفا ہی ہر ی اور کہنبی من سی ہی اور پانی اوسکا شفا ہی واسطی آنکہہ کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف جنت سی ہی یعنی اصل عجوہ کی بہشت سی آئی ہی یا عجوہ بہشت مین ہوگی یا ایسی سود مند اور راحت بخش ہی کہ گویا بہشت سی ہی اور اظہر اور صحیح

معنی اول ہین اور باقی حدیث کا بیان فصل اول مین ہو چکا ہی ۱۲ ح **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن المغیرۃ بن شعبۃ** قال ضفت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فامر بجنب فشوی ثم اخذ الشفرۃ فجعل یحز لی بھا منہ فجاء بلال یؤذنہ بالصلوۃ فالقی الشفرۃ فقال مالہ ترب یداہ قال وکان شاربہ وفاء فقال لی اقصہ لک علی سواک او اقصہ علی سواک رواہ الترمذی ۱۲ روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہ کہا مہمان ہوا مین ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک رات یعنی مین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مہمان ہوئی ایک شخص کی ان پس اوس شخص نی ایک بکری ذبح کی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھہ بہونتی پہلو اوسکیکی پس بہونا گیا پہر لی آنحضرت نی چھری اور کاٹنی لگی میری لیی ساتھہ چھری کی اوس پہلو مین سی پس آی بلال خبر دینی آنحضرت کو نماز کی پس ڈال دی چھری اور فرمایا یعنی بطریق تعجب کی کہ کیا ہوا بلال کو خاک آلودہ ہون دونون ہاتھہ اوسکی کہا مغیرہ نی اور تہین لیین اوسکی بڑہی ہوئین پس فرمایا مجکو کہ کترون مین لیین تیری تیری لیی مسواک پر یا فرمایا کہ تر لیین مسواک پر نقل کی ہی ترمذی نی **ف** خاک آلودہ ہوں الخ یہہ کنایہ ہی خواری اور فقیری اور یہہ بد دعا ہی کہ عرب بولا کرتی ہین وقت ملامت کرنی کی سیکو اور مراد ساتھہ اسکی حقیقت وقوع اس امر کی نہین ہوتی بلکہ یون ہین بطریق عادت کی بولا کرتی ہین اور مراد نری ملامت اور سرزنش کہتی ہین اور گویا کہ آنحضرت کو ناگوار ہوا آگاہ کرنا بلال کا ساتھہ نماز کی وقت مشغول ہونیکی طعام مین حالانکہ وقت بہت تہا اور احتمال یہہ بہی ہی کہ فرمایا آنحضرت نی برعایت حال ضیافت کرنیوالی کی اور تہین لیین اوسکی الخ معنی اس عبارت کی کئی طرح بیان کیی گیی ہین ایک تو یہہ کہ ضمیر شاربہ کی پہیرتی ہی طرف مغیرہ کی کہ راوی حدیث کا ہی اور ظاہر یہہ تہا کہ کہتا وکان شاربی ساتھہ ضمیر متکلم کی یہہ نہ کہا اور شاربہ کہا ساتھہ ضمیر غائب کی یہہ التفات کلام مین ہی کہ اسکو بیچ اصطلاح اہل معانی کی تجرید والتفات کہتی ہین پس اور یہہ ہی کہ تہین لیین میری دراز اور مسواک پر یعنی مسواک لبونکی نیچی سر کہکر لبونکو چہر سی کاٹ ڈالون اور یا فرمایا الخ یہہ شک راوی ہی یعنی یا کہا کہ کاٹ ڈال لیین اپنی مسواک پر سر کہکر یعنی انہین کو حکم کیا کہ کاٹ ڈالین لیین اور نہ فرمایا کہ مین کاٹون اور دوسری توجیہ یہہ ہی کہ ضمیر شاربہ کی حضرت کی طرف پہری یعنی مغیرہ کہتی ہین کہ تہین لیین آنحضرت کی دراز پس فرمایا مجکو کہ کترونمین انکو تیری لیی یعنی تیری تبرک کی لیی کہ تا وہ بال کہ جدا ہون تیری پاس بطریق تبرک کی رہین یا اونکو کہا کہ کوتاہ کر بال لبون میری کی ۱۲ ح **وعن حذیفۃ** قال کنا اذا حضرنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم طعاما لم نضع ایدینا حتی یبدء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیضع یدہ وانا حضرنا معہ مرۃ طعاما فجاءت جاریۃ کانہا تدفع فذہبت لتضع یدہا فی الطعام فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہا ثم جاء اعرابی کانما یدفع فاخذ بیدہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان یستحل الطعام ان لا یذکر اسم اللہ علیہ وانہ جاء بھذہ الجاریۃ یستحل بہا فاخذت بیدہا فجاء بھذا الاعرابی یستحل بہ فاخذت بیدہ والذی نفسی بیدہ ان یدہ فی یدی مع یدہا ثم ذکر اسم اللہ واکل رواہ مسلم اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا ہی ہم جسوقت کہ حاضر ہوتی ہم ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی کہانی پر تو نہ کہتی ہم ہاتھہ اپنی یعنی کہانی مین ہاتھہ نہ ڈالتی یہانتک کہ شروع کرتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہتی ہاتھہ اپنا یعنی بعد ازان ہم ہاتھہ ڈالتی اور شتابی نکرتی اور تحقیق ہم حاضر ہوئی ساتھہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یکبار ایک کہانی پر پس آئی ایک لڑکی گویا کہ وہ دہکیلی جاتی ہی یعنی گویا کوئی اوسکو دہکا دیتا ہی کہانی پر یعنی نہایت بہوک سی بی اختیار کہانی پر گر پڑی پس چاہا کہ رکہی ہاتھہ اپنا کہانی مین یعنی لقمہ لیینی نام خدا کی پس پکڑ لیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتھہ اوسکا پہر آیا ایک گنوار گویا دہکیلا جاتا ہی یعنی وسنی بہی چاہا کہ ہاتھہ ڈالی کہانی مین پس پکڑ لیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتھہ اوسکا بہی پہر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق شیطان حلال کرتا ہی کہانا اپنی لیی درحالیکہ حاضر ہوتا ہی اوسکی کہانی پر بسبب نہ لینی نام خدا کی کہانی پر اور

تحقیق شیطان لایا اس لڑکیکو اور باعث ہوا اسکی آنی پر تا کہ حلال کری طعام اپنی لیسبب کہانی اس لڑکیکی بغیر کہنی بسم اللہ کی اور پکڑلیا بیمنی ہاتھہ اسکا پہر لایا
شیطان اور مسل اعرابی کو تا حلال کری کہانیکو بسبب اوسکی پس پکڑلیا بیمنی ہاتھہ اوسکا بہی قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی دست قدرت مین ہی
تحقیق ہاتھہ شیطان کا میرے ہاتھہ مین ہے ساتھہ ہاتھہ اس لڑکیکی زیادہ کیا حذیفہ نی یا مسلم نی ایک روایت مین کہ ذکر کیا آنحضرت نی تام خدا کا اور کہا یا کہانا نقل کی یہہ مسلم نی ف
ف ایک روایت مین بجای مع یدہا آیا ہی یعنی ساتھہ ہاتھہ لڑکی اور اعرابی کی اور یہہ ظاہر ہی در روایت یہا کی مخصوص ساتھہ لڑکیکی ہی اور
یہہ منافات نہین رکہتا کہ ہاتھہ اعرابی کا بہی ہو اسلیے کہ اول فرمایا ہی ہی کہ ہاتھہ اعرابی کا بہی پکڑا بیمنی چونکہ لڑکی اول آنی تہی اور اول ہاتھہ اوسکا پکڑا تہا خاص
اوسیکو ذکر کیا ۱۲ ح وعن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اراد ان یشتری غلاما فالقی ابین یدیہ تمرا فاکل الغلام
فاکثر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کثرۃ الاکل سوم وانا لا یحب ان یربہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور در روایت ہی
عائشہ رض سی یہہ کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ارادہ کیا یہہ کہ خریدین غلام پس ڈالین آگی اوسکی کہجورین پس کہانین غلام نی بہت کہجورین پس فرمایا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ بہت کہانا سبب بی علامت بی برکتی کی ہی اور حکم کیا ساتھہ نہیہ دینی اوسکی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین وعن
انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدوا ادامکم الملح رواہ ابن ماجۃ اور در روایت ہی انس بن مالک سی کہا فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین لاون تمہارے نمک ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف اسواسطی کہ بہت ہی محنت مین اور قریب ہی طرف قناعت کی
اسی سبب سی قناعت کی ہی سید اکثر عارفین نی پس نہین منافی ہی اوسکی قول آنحضرت کا سیدا الادام فی الدنیا والاخرۃ اللحم ۱۲ ح وعنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضع الطعام فاخلعوا نعالکم فانہ اروح لاقدامکم اور در روایت ہے انس
سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ رکہا جاوی کہانا یعنی رو برو پس نکالدو لوگ پاپوشین اپنی اسلیے کہ نکالڈالنا پاپوشونکا بہت راحت
بخشنی والا ہی واسطی قدمون تمہارے کی وعن اسماء بنت ابی بکر انہا کانت اذا اتیت بثرید امرت بہ فغطی حتی تذہب
فورۃ دخانہ وتقول انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ہو اعظم البرکۃ رواہما
الدارمی اور روایت ہی اسماء بیٹی ابی بکر کیسی یہہ کہ وہ تہین جسوقت کہ لایا جاتا ثرید نزدیک اوسکی حکم کرین اوسکی ڈہانکدینی کا پس ڈہانکا جاتا یہانتک
کہ جاوی جوش اور غلبہ دہوین اوسکیا یعنی شدت گرمی کی موقوف ہوجاتی اور فرماتین کہ تحقیق سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جاتا رہتا
گرمی کا کہانی مین سی موجب کثرت برکت کا ہی نقل کی یہہ دونون حدیثین دارمی نی ف ذکر ثرید کا اتفاقی ہی بسبب اسکی کہ اکثر کہانا اوسکا ثرید تہا اور
کہانیکا بہی یہی حکم ہی در جامع صغیر مین یہہ روایت نقل کی ہی ابردوا بالطعام فان الحار لا برکۃ فیہ اور در روایت کی بیہقی نی مرسل نہی عن الطعام الحار حتی
یبرد ۱۲ ح وعن بنیشۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکل فی قصعۃ ثم لحسہا تقول لہ القصعۃ
اعتقک اللہ من النار کما اعتقتنی من الشیطان رواہ رزین اور در روایت ہی نبیشہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
جو شخص کہاوی پیالہ مین پہر چاٹ لی اوسکو کہتا ہی واسطی اوسکی پیالہ کیعنی زبان حال سی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ کہتا ہی زبان حال سی کہ آزاد کری تجکو اللہ
آگ دوزخ سی جیسیکہ آزاد کیا تو نی مجکو شیطان سی یعنی کہانی اوسکی سی باخوش ہونی اوسکی سی نقل کی یہہ رزین نی ف اور ترمذی اور احمد اور ابن ماجہ
اور دارمی کی روایت مین آیا ہی استغفرت القصعۃ اور در روایت کیا طبرانی نی عرباض سی من لعق الصحفۃ ولعق اصابعہ شبعہ اللہ فی الدنیا والاخرۃ
ع باب الضیافۃ باب ہی بیچ بیان فضیلت ضیافت اور آداب اوسکی اور آداب مہمان اور مہمانی کرنیوالی کی ف
ضیافت مہمان ہوا اضاف مہمانی کی ضیف مہمان مضیف میزبان اور مختار جمہور کی نزدیک یہہ ہی کہ رعایت حق ضیافت کی مکارم اخلاق اور

مستحبات سی ہی چنانچہ اکثر حدیثین دلالت کرتی ہین سپر اور بعضون کی نزدیک مہمانی ایک روز کی واجب ہی اور بعد اوسکی مستحب اور ضیافت تین قسم پر ہی چنانچہ بیان اوسکا باب الولیمہ کی ابتدا مین ہی ہلہ ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیکرم ضیفہ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلا یؤذ جارہ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیقل خیرا او لیصمت وفی روایۃ بدل الجار ومن کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیصل رحمہ متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ایمان کہتا ہو ساتھہ اللہ کی اور دن قیامت کی پس چاہیی کہ اکرام کری مہمان اپنی کا اور جو شخص کہ ایمان کہتا ہو ساتھہ اللہ کی اور روز آخرۃ کی پس ایذا دی اپنی ہمسایہ کو اور جو شخص کہ ایمان کہتا ہو ساتھہ اللہ کی اور روز آخرۃ کی پس چاہیی کہ کہی بہلی بات یا چپ رہی اور ایک روایت مین یعنی بخاری کی بدلی جار کی یعنی بدلا اوس جملہ کی کہ اوسمین ذکر جار کا ہی یہہ آیا ہی جو شخص کہ ایمان کہتا ہو ساتھہ اللہ کی اور دن آخرۃ کی پس چاہیی کہ ملایی رحم ناتی اپنی کو یعنی احسان کری ناتی دارون پر بقدر کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ایمان کہتا ہوا کہ نہین ہی مراد موقوف ہونا ایمان کا الی فعال پر بلکہ یہہ مبالغہ ہی پچ بجالانی ان فعال کی جیسیکہ کہتی ہین بیٹی کو رغبت دلانی کی اطاعت پر کہ اگر تو میرا بیٹا ہی تو اطاعت کر میری یا یہہ مراد ہی کہ جو ہو کامل الایمان یہہ فعال کری اور اکرام مہمان کا یہہ ہی کہ کشادہ پیشانی ہو اور کلام نرم کری دسی اور تین روز تک کہانا کہلاوی پہلی روز بحسب مقدور اپنی کی کچھہ تکلف سی کہلاوی بغیر ضایع کرنی حقوق کی اور باقی مین جو حاضر ہو بلا تکلف تا کہ گران نہو دو تونپر اور بعد تین ون کی صدقہ ہی چاہی کہلاوی چاہی نہ کہلاوی اور نہ ایذا دی ہمسایہ کو یعنی ادنی درجہ اوسکا یہہ ہی کہ ایذا نہ پہنچاوی اوسکو والا شیخین کی روایت مین آیا ہی فلیکرم جارہ اور اور روایت شیخین کیمین آیا ہی فلیحسن الی جارہ یعنی اعانت کری اوسکی اوسچیز مین کہ محتاج ہو اوسکا اور دفع کری دسی برائی کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ایا جانتے ہو تم کہ کیا ہی حق ہمسایہ کا اگر مدد چاہی تجسی مدد کر اوسکی اور اگر قرض مانگی تجسی قرض دی اوسکو اور اگر محتاج ہو کچھہ دی اوسکو اور اگر بیمار ہو عیادت کر اوسکی اور اگر مری اوسکی جنازہ کی ساتھہ جا اور اگر اوسکو خوشی حاصل ہو مبارک بادی دی اوسکو اور اگر مصیبت پہنچی تعزیت کر اوسکی یعنی تسلی دی اوراوسکی مکانکی پاس اونچا مکان بنا کر اوسکی ہوا رکی مگر یا ذان اوسکی اور اگر خریدی تو میوہ تو بطریق تحفہ کی بہیج اوسکی لیی اور اگر نہ کری یہہ تو لی آ اوسکو گہر مین پوشیدہ اور نہ لیکر نکلی اوسکو فرزند تیرا تا کہ نہ رنجیدہ ہو بسبب اوسکی فرزند اوسکا اور ستا یذا دی اوسکو ساتھہ دہوین ہانڈی اپنی کی مگر یہہ کہ کچھہ دہوین سی اوسکو بہی دی کیا جانتی ہو تم کہ کیا ہی حق ہمسایہ کا قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھہ مین ہی نہین ہی پہنچا نتا ہی حق ہمسایہ کا مگر وہ شخص کہ رحم کرتا ہی اللہ تعالی اوسپر روایت کی یہہ غزالی نی اربعین مین اور چاہیی کہ کہی بہلی بات الخ یعنی جب ارادہ کری کلام کرنیکا پس اگر ہو کلام خیر کہ ثواب یا جا دی اوسپر واجب ہو یا مستحب پس چاہیی کہ کلام کری ساتھہ اوسکی اور اگر نہ ظاہر ہو اوسکو بہلائی اوسکی برابر ہی کہ ظاہر ہو کہ وہ حرام ہی یا مکروہ ہی یا مباح ہی پس باز رہی اوسی پس کلام مباح کو ترک کری بخوف اسکی کہ منجر ہو طرف حرام کی اور ملائی رکہنی ناتی کو اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ کاٹنی والا ناتی کا گویا کہ نہین ایمان لایا اللہ پر اور دن آخرۃ پر بسبب ڈرنی اوسکی شدت عذاب سی کہ ہوتا ہی ناتی کی کاٹنی پر ہلہ ع **وعن** ابی شریح الکعبی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیکرم ضیفہ جائزتہ یوم ولیلۃ والضیافۃ ثلثۃ ایام فما بعد ذلک فھو صدقۃ ولا یحل لہ ان یثوی عندہ حتی یحرجہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی شریح کعبی سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ ایمان کہتا ہو ساتھہ اللہ کی اور دن آخرۃ کی پس چاہیی کہ تعظیم کری مہمان اپنی کی زمانہ تکلف و احسان کرنیکا ساتھہ مہمان کی ایک دن اور ایک رات ہی اور زمانہ مہمانداری کا تین دن ہی بعد ازان جو کچھہ کہ دیوی پس وہ خیرات ہی اور نہین درست ہی مہمان کو یہہ کہ ٹہیری نزدیک مہمانی

کرنیوالی کی یعنی بعد تین دن کی بغیر استدعا کے اور سکی کی یہانتک کہ تنگی مین ڈالی اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف نہایہ جزری مین ہی معنون
حدیث کی لکھا ہی کہ تین روز مہمانی کرنا اول روز مین تکلف کری جو ہو سکی اور روز دوسری اور تیسری ہین آگی لاوی مہمانکی جو کچھہ کہ حاضر ہو بی تکلف
بعد ازان اسقدر دیوی کہ بسبب اوسکی قطع مسافت ایک رات دن کی کر سکی اور یہہ ہی مراد ساتھہ جائزہ کی اور معنی جائزہ کی ہین بخشش و تحفہ اور لطف
اور مراد یہان وہ چیز ہی کہ قوت ایک دن کا ہو اور بسبب اوسکی منزل کو پہنچ جاوی اور بعد جائزہ کی جو کچھہ دین صدقہ اور خیر زائد و احسان ہی پس ہاین
معنی جائزہ متاخر ہوگا ضیافت سی اور زائد ہوگا اوسپر اور احتمال ہی کہ یہہ جائزہ بیان عطا اور لطف کا ہو کہ روز اول مین کرتی ہین اور داخل ہو تیسرے
دن مین کذا قال الشیخ رح اور ابو داود کی عبارت سی بہی ایسا ہی معلوم ہوتا ہی کہ جائزہ اکرام مہمانکا ہی اول روز فرمایا میری استادیگانہ آفاق مولانا
اسحق نی کہ ہم بہی جائزہ کی معنی اسیطرح جانتی ہین اور نہین درست الخ لکھا ہی علمانی کہ اگر مسافر بسبب کسی عذر کی اور مرض کی زیادہ تین سی
ٹہیرے تو اپنی پاس سی کہا دینی صاحب خانہ کو تنگ نکری ہو ح **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اِنَّكَ
تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَا يَقْرُوْنَنَا فَمَا تَرٰى فَقَالَ لَنَا اِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَاَمَرُوْا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوْا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلُوْا
فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ لَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا کہا مینی واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی تحقیق آپ بہیجتی ہین ہمکو یعنی جہاد کی لیی یا اور کام کی لیی پس اترتی ہین ہم ایک قوم پر کہ نہین مہمانی کرتی وہ ہماری پس کیا حکم فرماتی ہو
یعنے آیا مہمانی بزور لین یا نہین پس فرمایا واسطی ہماری کہ اگر اترو تم کسی قوم پر پس دیوین وہ تمکو وہ چیز کہ لائق ہی واسطی مہمان کی پس قبول کرو سو
اگر نکرین یہہ یعنی مہمان کا حق تو لین پس لو اوسی حق مہمانو نکا کہ لائق ہی واسطی مہمانو نکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ظاہر احدیث کا دلالت کرتا ہی
وجوب ضیافت پر کہ اگر نہ دین تو بزور لی لوی اور یہان حجت ہی ایک جماعت کو علما مین سی کہ ضیافت کو حق واجب جانتی ہین اور جمہور علما احدیث
کو تاویل کرتی ہین کسی وجہ سی ایک تو یہہ کہ یہہ محمول ہی اوپر صورت مخمصہ اور اضطرار کی اور بی شک اسصورت مین ضیافت واجب ہوگی اور اگر نہ کرین لینا اوسکا
بجبر جائز ہوگا دوسری یہہ کہ یہہ حکم اول اسلام مین تہا کہ خبر گیری فقرا و محتاجونکی واجب تہی وسوقت مین جب وسعت ہوی مسلمانونکو تو یہہ حکم منسوخ ہوا
تیسری یہہ کہ یہہ بہی صورت اترنی کی اہل ذمہ پر تہا کہ بیچ عقد ذمہ کی شرط کی گئی تہی کہ اگر مسلمان اونکی ہان اترین ضیافت کرین اونکی واجب تہی ضیافت
بحسب عقد ذمہ کی چوتہی یہہ کہ یہہ محمول ہی اسپر کہ اگر بطریق معاوضہ اور بدلی کی ندیوین اور مہمانونکی پاس وہ چیز ہی نہین اور مہمان مضطر ہین تو بزور خرید
کر لین ہ ح **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْ لَيْلَةٍ فَاِذَا هُوَ بِاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ
فَقَالَ مَا اَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوْتِكُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَا الْجُوْعُ قَالَ وَاَنَا وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ لَاَخْرَجَنِيَ الَّذِيْ اَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوْتِكُمَا
قُوْمُوْا فَقَامُوْا مَعَهٗ فَاَتٰى رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاِذَا هُوَ لَيْسَ فِيْ بَيْتِهٖ فَلَمَّا رَاَتْهُ الْمَرْاَةُ قَالَتْ مَرْحَبًا وَاَهْلًا فَقَالَ لَهَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ فُلَانٌ قَالَتْ ذَهَبَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ الْمَاءِ اِذْ جَاءَ الْاَنْصَارِيُّ فَنَظَرَ اِلٰى رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا اَحَدٌ الْيَوْمَ اَكْرَمَ اَضْيَافًا مِنِّيْ قَالَ فَانْطَلَقَ فَجَاءَهُمْ بِعِذْقٍ
فِيْهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطَبٌ فَقَالَ كُلُوْا مِنْ هٰذِهٖ وَاَخَذَ الْمُدْيَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكَ وَالْحَلُوْبَ فَذَبَحَ
لَهُمْ فَاَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذٰلِكَ الْعِذْقِ وَشَرِبُوْا فَلَمَّا اَنْ شَبِعُوْا وَرَوَوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ بَكْرٍ
وَعُمَرَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا
حَتّٰى اَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيْمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا نکلی پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہ وسلم ایک دن یا ایک رات یعنی گہر سی پس نا گہان ملی ابو بکر اور عمر سی پس فرمایا کہ کسچیز نی نکالا تمکو تمہاری گہر ونسی اسوقت یعنی کونسی چیز باعث ہوئی نکلنہ کی اسوقت باوجودیکہ اسوقت مین عادت نہ تہی نکلنی کی کہا بہوک نی نکالا ہمکو یعنی شدت بہوک سی نکل آئی ہین فرمایا اور مجکو بہی قسم ہی اوسذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی البتہ نکالا اوسچیز نی کہ نکالا تمکو یعنی بہوک نی اوٹہوپس وہی وہ ساتہہ حضرت کی پس آئی حضرت یک شخص کی ہان انصار مین سی کہ نام اوسکا ابوالہیثم تہا پس نا گہان وہ شخص تہا اپنی گہر مین پس جب دیکہا حضرت کو اوسکی عورت نی کہا مرحبا یعنی خوشوقت آئی اور اہل مین آئی یعنی اپنی لوگون مین آئی پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہان ہی فلانا یعنی خاوند تیرا کہا اوسنی کہ گیا ہی تامیٹہا پانی لاوی ہماری لیی ناگہان آیا وہ شخص پس دیکہا طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دونون یارون اوسکی یعنی حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رض کی پہر کہا اوسنی الحمد للہ نہین کوئی آج کی اس بزرگتر یا عتبار مہمانونکی مجہی یعنی میری مہمان آجکی دن بزرگتر ہین اور ونکی مہمانونسی کہا رادی نی پس گیا وہ شخص یعنی لی گیا اوسکو اپنی باغ مین اور بچہا دیا اوسکو اونکی لیی پہر گیا اپنی کہجور کے درخت پاس اور لایا اونکی پاس خوشہ کہجورونکا اوسمین کہجورین نیم پختہ یہی تہین اور خشک یہی اور تر و تازہ یہی پس کہا اوسنی کہا وا اسمین سی اور لی اوسنی چہری یعنی بکری ذبح کرنیکی لیی پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ذبح تو دودہ والی سی یعنی بکری دودہ دیتی ہوئی نہ ذبح کر پس ذبح کی اوسنی واسطی آنحضرت کی اور یارون اونکی یکبری پس پکی وہ بکری اور کہایا اوسمین سی اور اوس خوشہ مین سی اور پیا پانی پس جبکہ پیٹ بہرا کہانی سی اور پانی سی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی ابی بکر و عمر رض کی قسم ہی اوسذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی البتہ پوچہی جاؤگی تم اس نعمت سی دن قیامت کی نکالا تمکو تمہاری گہرونسی بہوک نی پہر نہ پہری تم یہانتک کہ پہونچی تمکو یہ نعمت نقل کی ہے مسلم نی **ف** بہوک نی نکالا اسی معلوم ہوا کہ جائز ہی اظہار الم و محنت کا احباب سی درصورتیکہ بطریق شکوہ اور عدم رضا اور اظہار جزع کی نہو اور بہوک جب دیکہی اور مانع ہو نشاط عبادۃ اور کمال تلذذ سی ساتہہ عبادۃ کی اور باعث ہو مشغولی خاطر کی تو نکلنا اور علاج اوسکی دفع کا کرنا ساتہہ کسی سبب کی اسباب مباحہ سی اور سعی کرنی اوسکی دفع مین جائز بلکہ لازم ہوتے ہی اور جانا بہی نزدیک دوستونکی اور طلب کرنا طعام کا اوسنی وقت تیقن کی ساتہہ قبول کرنی اونکی بی تکلف اوسوقت مین مباح ہوتا ہی بلکہ باعث ازدیاد محبت کا ہی اور آیا ہی کہ جب صحابہ بہوکی ہوتی تہی حضرت پاس حاضر ہوتی اور دیکہتی جمال باکمال کو رنج بہوک وغیرہ جاتا رہتا اور ساتہہ نورانیت شہود کی سیر ہوتی اور اوٹہو خطاب کیا ساتہہ صیغہ جمع کی یا تو مجازا یعنی دیا اکثر کو حکم کل کا یا اقل جمع دو مین اور اس حدیث سی یہہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہی سننا کلام عورۃ اجنبیہ کا اور کلام کرنا اوسی بنا پر ضرورۃ کی اور اذن دینا اوسکا مہمان کو بیچ داخل ہونی گہر زوج کی درصورتیکہ امن ہو آفت سی و تیقن ہو اوسکا کہ شاذ و نادر اضی ہوگا اوسکی آنی سی اور کہا الحمد للہ اسی معلوم ہوا کہ مستحب ہے شکر کرنا وقت ظہور نعمت کی اور مستحب ہی اظہار خوشی کا روبرو مہمان کی اور یہہ بہی اسی معلوم ہوا کہ مستحب ہی کہانی سی پہلی لانا میوہ کا اگی مہمان کی اور جلدی سی لی آنا اوسچیز کا کہ موجود ہو اور پیٹ بہرا لخ کہا نووی نی کہ اسی معلوم ہوا کہ پیٹ بہر کر کہانا حضرت کی زمانہ مین بہی تہا اور روا ہی اور اسکی کراہت مین جو کچہہ آیا ہی تو وہ محمول ہی اسپر کہ عادت اور مداومت نکری اوسپر کہ موجب سنگدلی اور فراموشی کا ہی حال محتاجون سی اور پوچہی جاؤگی لخ یہہ سوال بعضونکی حق مین بطریق توبیخ و سرزنش کی ہوگا اور بعضون سی واسطی احسان جتانی اور اظہار نعمت و کرامت کی بہر تقدیر ہر نعمت پر سوال و پرسش ہوگی کہ ادا حق شکر اوسکیکا کیا یا نہین نسال اللہ العافیۃ ح ع

وَذِكْرُ حَدِيثِ أَبِي مَسْعُودٍ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَابِ الْوَلِيمَةِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی مسعود انصاری کہ اول مین اوسکی یہہ لفظ ہی کان جل من الانصار باب ولیمہ مین کہ کتاب النکاح مین گذرا

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّمَا مُسْلِمٍ ضَافَ قَوْمًا فَأَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُومًا فَكَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ نَصْرُهُ حَتَّى يَأْخُذَ لَهُ بِقِرَاهُ مِنْ مَالِهِ وَزَرْعِهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَأَيُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَلَمْ يَقْرُوهُ

كَانَ لَهُ اَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ روایت ہی مقدام بن معدیکرب سی کہ سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو مسلمان مہمان ہوا کسی کے مان پس صبح کی مہمان نی محروم یعنی رات کو مہمانی اوسکی نہ کی ہوگا حق اوپر ہر مسلمان کی مدد کرنی اوسکیکا یہانتک کہ لیوی واسطی اوسکی مثل مہمانی اوسکیکو یعنی مقدار سیری اور کفایت مہمان کی مال اور زراعت اوسکی سی یعنی جسکی مان مہمان ہوا ہی نقل کی یہہ دارمی و ابوداود دنی اوپیچ اور روایت ابوداود کی یون ہی جو شخص کہ مہمان ہوا ایک قوم کی مان اور نہ مہمانی کی اونہون نی اوسکی پہنچتا ہی مہمانکو یہہ کہ بچہا کری و لیوی اموال اونکی سی مقدار مہمانی اپنی کی ف ظاہرا اسحدیث سی یہی وجوب ضیافت کا معلوم ہوتا ہی تاویل اور توجیہ اسکی یہی دہی ہے کہ مذکور ہوئی بیچ حدیث عقبہ بن عامر کی ملح وَعَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ الْجُشَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ فَلَمْ يَقْرِنِيْ وَلَمْ يُضَيِّفْنِيْ ثُمَّ مَرَّ بِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ اَفَاَقْرِيْهِ اَمْ اَجْزِيْهِ قَالَ بَلِ اقْرِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی الاحوص جشمی سی کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی مالک بن نضلہ سی کہ صحابی ہی کہا کہا میتی یا رسول اللہ خبر دو تم کہ اگر گذرونمین کسی شخص پر پس مہمانی کری میری اور نہ اوا کری حق ضیافت میرے کا پھر گذری وہ شخص مجپر بعد اسکی کیا مہمانی کرونمین اوسکی یا بدلہ لونمین اوسی یعنی مین ہی ہی معاملہ کرون جو اوسنکیلی فرمایا بلکہ مہمانی کراوسکی و ایہ کہ یہہ مذہبی ف یعنی برائی کی بدلہ مین برائی نہ کرنی چاہیی بلکہ نیکی کرنی چاہیی ؎ بدی را بدی سہل باشد جزا ؎ اگر مردی احسن الی من اساء ح وَعَنْ اَنَسٍ وَغَيْرِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَاْذَنَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَالَ سَعْدٌ وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَلَمْ يُسْمِعِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَلَّمَ ثَلَاثًا وَرَدَّ عَلَيْهِ سَعْدٌ ثَلٰثًا وَلَمْ يُسْمِعْهُ فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتْبَعَهُ سَعْدٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ مَا سَلَّمْتَ تَسْلِيْمَةً اِلَّا هِيَ بِاُذُنِيْ وَلَقَدْ رَدَدْتُ عَلَيْكَ وَلَمْ اُسْمِعْكَ اَحْبَبْتُ اَنْ اَسْتَكْثِرَ مِنْ سَلَامِكَ وَمِنَ الْبَرَكَةِ ثُمَّ دَخَلُوا الْبَيْتَ فَقَرَّبَ لَهُ زَبِيْبًا فَاَكَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ اَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَاَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی انس سی یا غیر اونکی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اذن چاہا داخلی آنی کی اوپر سعد بن عبادہ کی پس کہا سلام ہی تمپر اور رحمت اللہ کی یعنی آون مین گہر مین پس کہا سعد نی اور اوپر تمہاری بھی سلام اور رحمت خدا کی اور نہ سنایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی یہہ جواب یہانتک سلام کیا حضرت نی تین بار اور جواب دیا سعد نی اونکو تین بار اور نہ سنایا اونکو یعنی یہہ جواب سلام کا پکار کر ندیا کہ حضرت سنتی پس پھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف گہر اپنی کی و پیچھی پیچھی حضرت کی آنی سعد اور کہا یا رسول اللہ قربان ہو باپ میرا اور مان میری تمہاری نہین سلام کیا آپ نی کسی بار مگر کہ وہ تمہاری بیچ دونون کانون میری یعنی مین سنتا تہا اور تحقیق جواب دیا مین تمکو ولیکن نہ سنایا مین آپ کو دوست کہا مین یہہ کہ بہت حاصل کرونمین سلام تمہاری اور برکت یعنی بسبب سلام و کلام آپکی کی پھر آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سعد اور جو کہ ساتہہ حضرت کی سعد کی گہر مین پس حاضر کی سعد نی آگی حضرت کی انگور خشک پس کہا نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس جب فارغ ہوئی کہا کہا دین کہانا تمہارا نیک اور استغفار کریں تمہاری لیی فرشتی اور افطار کریں نزدیک تمہاری روزہ دار نقل کی یہہ شرح السنہ مین ف یہہ دعا کی آنحضرت نی اونکی حق مین ملح وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ وَمَثَلُ الْاِيْمَانِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِيْ اٰخِيَّتِهٖ يَجُوْلُ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى اٰخِيَّتِهٖ وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ يَسْهُوْ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَى الْاِيْمَانِ فَاَطْعِمُوْا طَعَامَكُمُ الْاَتْقِيَاءَ وَاَوْلُوْا مَعْرُوْفَكُمُ الْمُؤْمِنِيْنَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا مثال مومن کی اور مثال ایمانکی مانند مثل گہوڑیکی ہی بیچ رسی اپنی کی چولانی کرتا ہی پھر پھر پاتا ہی طرف رسی اپنی کی اور تحقیق مومن غفلت کرتا ہی پھر پھر پلٹتا ہی طرف ایمان کی پس کہلاؤ اپنا کہانا متقیونکو اور دو عطا اپنی سب مسلمانونکو نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان

ہین اور ابو نعیم نی کتاب حلیہ مین ق آخیہ کہتی ہین اوس لکڑیکو کہ دونون سری اوسکی دیوار مین مضبوط گاڑ دیتی ہین اور اوسمین سی سی گھوڑی وغیرہ
کو باندہ دیتی ہین اور اوسکی پاس گہانس وغیرہ ڈال دیتی ہین پس فرمایا کہ حال مومن کا بہ نسبت ارتباط ایمانی کی حال اوس کہونٹیکا سا ہی کہ آخیہ سی بندہا ہوا
ادہر اودہر جولانی کرتا ہی پہر اپنی آخیہ کی پاس آکہڑا ہوتا ہی یعنی ایسی ہی مومن بحکم جبلت طبعی کی کبہی گرفتار گناہ مین ہو جاتا ہی لیکن آخر کو نادم ہوتا ہی
اور استغفار کرتا ہی اور تدارک عبادت فوت ہوئی کا کرکر کمال ایمان کا حاصل کرتا ہی اور یہی مراد ہی اس عبارت سی کہ مومن غفلت کرتا ہی اخیر اور سپر
کہلاوے الخ یہہ جزا شرط محذوف کی آئی یعنی جب حکم ایمان کا حکم آخیہ کا ہوا تو پس قوی کروان چیزونکو کہ وسائل ہین درمیان تمہاری اور درمیان ایمان
کی کہ عمدہ اوسکا کہانا کہلاتا ہی اور تخصیص اوسکی متعلقونکی لیی اسلیی کی کہ وہ کہا کر عبادۃ کرینگی اوسکا ثواب تمکو بہی ہوگا اور دعا کرینگی تمہاری حق مین قبول
ہوگی پس تخصیص اتقیا کی ساتہہ کہانا کہلانی کی اس سبب سی ہی اور مطلق احسان و اعانت سب مومن کی کرنی چاہیی جیسیکہ فرمایا دو عطا اپنی الخ ع
وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْعَةٌ يَحْمِلُهَا اَرْبَعَةُ رِجَالٍ يُقَالُ لَهَا الْغَرَّاءُ
فَلَمَّا اَضْحَوْا وَسَجَدُوا الضُّحٰى اُتِيَ بِتِلْكَ الْقَصْعَةِ وَقَدْ ثُرِّدَ فِيْهَا فَالْتَفُّوْا عَلَيْهَا فَلَمَّا كَثُرُوْا جَثَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ مَا هٰذِهِ الْجِلْسَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَنِيْ عَبْدًا كَرِيْمًا وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا عَنِيْدًا
ثُمَّ قَالَ كُلُوْا مِنْ جَوَانِبِهَا وَدَعُوْا ذِرْوَتَهَا يُبَارَكْ فِيْهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن بسر سی کہ کہا تہا واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کہٹرا
اوہتاتی تہی اوسکو چار شخص یعنی جب کہانا اوسمین ڈالا جاتا تو ایسا بہاری ہو جاتا کہ چار آدمی اوہتاتی یا بسبب بڑا ہونیکی خالی ہی ایسا بہاری تہا کہا جاتا
تہا اوسکو غرا پس جب وقت چاشت کا ہوتا اور پڑہتی نماز چاشت کی لایا جاتا وہ کہٹرا اور تیار کیا جاتا ثرید اوسمین پس جمع ہوتے بیٹہتی گرد اوسکی لوگ پس جب
بہت ہو جاتی لوگ کہٹنو پر بیٹہتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بسبب تنگی جگہہ کی پس کہا ایک گنوار نی کیا ہی یہہ بیٹہنا یعنی لائق آپکی رتبہ کی نہین پس فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی گردانا مجکو بندہ تواضع کرنیوالا یعنی اور اسطرح بیٹہنا اقرب ہی طرف تواضع کی اور نہین گردانا مجکو
سرکش ضدی پہر فرمایا کہاؤ اوسکی کنار دنسی اور چہوڑ دو اوسکی بلندی یعنی بیچ کا کہانا برکت دیجاوی گی اوسمین نقل کی یہہ بو داود نی ق غرا کی
معنی ہین روشن یہہ نام اوسکا اسلیی کہا گیا کہ بسبب بڑی ہونیکی ظاہر و کشادہ تہا اور برکت دیجاویگی یعنی اسطرح کہانا سبب ہی کثرۃ برکت کا ہوتا ہی
بخلاف اسکی کہ جب کہایا جاوی درمیان مین سی تو برکت منقطع ہو جاتی ہی اسفل اوسکی سی ملا ح ع وَعَنْ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ
اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَاْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ قَالَ فَلَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُوْنَ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَاجْتَمِعُوْا
عَلٰى طَعَامِكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی وحشی بن حرب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی
اوہنون نی نقل کی وحشی کی دادا سی یہہ اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا یا رسول اللہ ہم کہاتی ہین یعنی بہت اور پیٹ نہین بہرتا یعنی اور ہم ارادہ کرتی
ہین قناعت کیا اور قوۃ کا طاعت پر فرمایا شاید کہ تم جدا جدا کہاتی ہو عرض کیا اوہنون نی کہ ہان فرمایا پس جمع ہوا کرو تم اپنی طعام پر اور یاد کیا کرو نام
اللہ کا برکت دیجاوی تمہاری لیی اوسمین نقل کی یہہ بو داود نی ق وحشی کی دادا کا نام ہی وحشی بن حرب تہا وہ قاتل تہا سید الشہداء حمزہ بن عبد المطلب
چچا آنحضرت کی کہ روز احد کی اونکو قتل کیا تہا جب وہ کافر تہا پہر اسلام لایا بعد غزوہ طایف کی اور مسیلمہ کذاب کو قتل کیا اوسنی اور جمع ہونا طعام پر اور ذکر
کرنا نام خدا تعالی کا ہر ایک باعث برکت ہی اور اگر دونون جمع ہون برکت زیادہ ہوگی و باعث زیادتی ذکر کا ہوگا اور یہہ جو اللہ تعالی نی فرمایا ہی لیس علیکم
جناح ان تاکلوا جمیعا او اشتاتا محمول ہی رخصت پر یا واسطی دفع حرج اوس شخص کی فرمایا کہ ہوا کیلا ملا ح
الفصل الثالث
فصل تیسری
عَنْ اَبِيْ عَسِيْبٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلًا فَمَرَّ بِيْ فَدَعَانِيْ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِ

ثُمَّ مَرَّ بِأَبِي بَكْرٍ فَدَعَاهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ ثُمَّ مَرَّ بِعُمَرَ فَدَعَاهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَانْطَلَقَ حَتَّى دَخَلَ حَائِطًا لِبَعْضِ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لِصَاحِبِ الْحَائِطِ أَطْعِمْنَا بُسْرًا فَجَاءَ بِعِذْقٍ فَوَضَعَهُ فَأَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ بَارِدٍ فَشَرِبَ فَقَالَ لَتُسْأَلُنَّ عَنْ هَذَا النَّعِيمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَأَخَذَ عُمَرُ الْعِذْقَ فَضَرَبَ بِهِ الْأَرْضَ حَتَّى تَنَاثَرَ الْبُسْرُ قِبَلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَمَسْئُولُونَ عَنْ هَذَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَانْعَمْ إِلَّا مِنْ ثَلَاثِ خِرَقٍ لَفَّ بِهَا الرَّجُلُ عَوْرَتَهُ أَوْ كِسْرَةٍ سَدَّ بِهَا جَوْعَتَهُ أَوْ حُجْرَةٍ يَدْخُلُ فِيهَا مِنَ الْحَرِّ وَالْقُرِّ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ روایت ہی ابی عسیب سے کہ کہا نکلی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات گہر سی پس گذری مجھ پر پس بلایا مجکو پس نکلا مین طرف اونکی پھر گذری ابی بکر صدیق پر پس بلایا اونکو پس نکلی وہ طرف حضرت کی پھر گذری عمر پر پس بلایا اونکو پس نکلی وہ طرف اونکی پھر چلی آنحضرت یہانتک کہ آئی ایک باغ مین کہ تہا بعض انصار کا پس کہا باغ والی کو کہلا ہمکو کچھ پس لا یا وہ خوشہ کچھوروں کا اور رکہا اوسکو پس کہایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور اونکی صحابہ نی پھر منگوایا پانی ٹہنڈا پس پیا یعنی آنحضرت نی اور صحابہ نی پھر فرمایا کہ البتہ سوال کیی جاؤگی تم اس نعمت سی ان قیامت کی کہا راوی نی پس لیا حضرت عمر نی خوشہ خرما اور مارا اوسکو زمین پر یہانتک بکہر گین کچھوارین کچی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر کہا یا رسول اللہ تحقیق ہم البتہ سوال کیی جاوینگی اسی دن قیامت کی فرمایا ہان یعنی پوچہی جاؤگی ہر نعمت قلیل و کثیر سی مگر تین چیزون سی سوال نہوگا ایک کپڑا کہ ڈہانکی ساتہہ اوسکی آدمی ستر اپنا یا ٹکڑا روٹی کا کہ بند کری ساتہہ اوسکی بہوک اپنی کو یا سوراخ کہ داخل ہوا وسمین ہوا سی گرمی اور سردی کی نقل کی یہہ احمد اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف بعض انصار کا احتمال ہی کہ ہو وہ ابوالہیثم اور قضیہ ہو متعدد اور یہہ بہی احتمال ہی کہ کوئی اور ہو انصار مین سی اور مارا اوسکو الخ یہہ واقع ہوا حضرت عمر سی بسبب کمال خوف و ہیبت الٰہی کی بیچ سوال ہونیکی امور جزئیہ و رکلیہ سی اور لفظ حجر ساتہہ پیش ح مہملہ کی ہی بمعنی حجرہ کی اور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتہہ پیش جیم کی ہی بمعنی سوراخ کی یعنی چہوٹا سا مکان ہو مانند سوراخ چوہی کی کہ تکلیف داخل ہوا وسمین بسبب گرمی و سردی کی ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وُضِعَتِ الْمَائِدَةُ فَلَا يَقُومُ رَجُلٌ حَتَّى تُرْفَعَ الْمَائِدَةُ وَلَا يَرْفَعُ يَدَهُ وَإِنْ شَبِعَ حَتَّى يَفْرُغَ الْقَوْمُ وَلْيَعْذِرْ فَإِنَّ ذَلِكَ يُخْجِلُ جَلِيسَهُ فَيَقْبِضُ يَدَهُ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ لَهُ فِي الطَّعَامِ حَاجَةٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ بچہایا جاوی دسترخوان پس نہ اوٹہہ کہڑا ہو کوئی شخص یہانتک کہ اوٹہایا جاوی دسترخوان اور نہ اوٹہاوی ہاتہہ اپنا اگرچہ پیٹ بہر گیا ہو یہانتک کہ فارغ ہو قوم اور چاہیی کہ اگر عذر کری یعنی اگر اوٹہہ کہڑا ہو یا ہاتہہ کہانی سی کہینچی پہلی ہاتہہ کہینچی قوم کی تو چاہیی کہ عذر اپنا ظاہر کری اسلیی کہ شرمندہ کرتا ہی ہمنشین اوسکو پس سمیٹ لیگا وہ ہاتہہ اپنا اور شاید کہ ہو واسطی اوسکی کہانیکی خواہش نقل کی یہہ ابن ماجہ اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف اسی نکالا ہی علمانی کہ ہاتہہ کہانی سی نہ کہینچی پہلی ہمراہیونکی اگر وہ بعد ہاتہہ کہینچے اوسکی ملاحظہ اور شرم کرین کہانیمین اور اگر کم خور ہو تو ہوڑا ہو ڑا کہاوی تا آخر تک موافقت مہمانونکی کرسکی ع وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ إِذَا أَكَلَ مَعَ قَوْمٍ كَانَ آخِرَهُمْ أَكْلًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مُرْسَلًا اور روایت ہی امام جعفر صادق بن محمد رض سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی امام محمد باقر رض سی کہ کہا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کہاتی ساتہہ لوگونکی ہوتی آخر سبکی از روی کہانیکی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین یعنی مرسل چنانچہ لفظ مرسل کا اصول معتمدہ اور نسخ صحیحہ مین ہی ف امام محمد باقر رض نا بعی ہین سماع ہی اونکو اپنی والد بزرگوار امام زین العابدین اور جابر بن عبداللہ سی پس یہہ حدیث مرسل ہی اور آخر سبکی الخ یعنی آخر تک کہاتی ہی حضرت اور ہاتہہ پہلی نہ کہینچی ہی قوم سی یا اول مین کہاتی یا کم کہاتی اور آخر مین کہاتی تا لوگ شرمندہ نہون اور ہاتہہ کہانیسی کہینچین ✽ ح ع وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ نُعْرَضُ عَلَيْنَا فَقُلْنَا لَا نَشْتَهِيهِ فَقَالَ لَا تَجْتَمِعُ جُوعًا وَكَذِبًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی اسماء بیٹی یزید کیسی کہ کہا لایا گیا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طعام پس وبر دلایا گیا ہماری طعام پس کہا ہمنی نہین رغبت کہتی ہم اسکی یعنی واقع مین بہوکی تہی لیکن بسبب عادت کی اسطرح کہدیا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ جمع کرو بہوک اور جہوٹ کو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** یعنی بہوکی ہو اور تکلف جہوٹ کہتی ہو کہ ہم بہوکی نہین پس وضع حاصل کرتی ہو ایک دنیا کا کہ رنج بہوک کا ہی اور دوسرا دین کا کہ گناہ جہوٹ کا ہی ۱۲ ع ح **وَعَنْ عُمَرَ** بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا فَإِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عمر بن الخطاب ہی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہاؤ اکہٹی ہو کر اور مت کہاؤ جدا جدا اسلیی کہ برکت ہوتی ہی ساتہہ جماعت کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ ضَيْفِهِ إِلَى بَابِ الدَّارِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سنت سی ہی یہہ کہ نکلی آدمی ساتہہ مہمان اپنی کی دروازہ گہر تک یعنی واسطی اکرام مہمانی کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ابو ہریرہ سی اور ابن عباس سی اور کہا بیہقی نی کہ اسکی سند مین ضعف ہی **ف** سنت سی ہی یعنی زادہ قدیم اور فطرۃ سلیمہ سی ہی یہہ بات یا میری سنت اور طریقہ سی ہی اور ضعف ہی لیکن قوۃ حاصل ہی بسبب تعدد اسناد کی معہذا فضائل اعمال مین حدیث ضعیف بہی مقبول ہی ۱۲ ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْرُ أَسْرَعُ إِلَى الْبَيْتِ الَّذِي يُؤْكَلُ فِيهِ مِنَ الشَّفْرَةِ إِلَى سَنَامِ الْبَعِيرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خیر یعنی روزی اور برکت اور بہلائی زیادہ سرایت کرتی ہی طرف اوس گہر کی کہ کہایا جاوی اوسمین طعام چہریسی طرف کوہان اونٹ کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** کوہان اونٹ کا پہلی سب عضا اسی کا تہکتی ہین اور رکہا جاتی ہین بسبب زیادہ لذیذ ہونی اوسکی پس فرمایا کہ جیسی کوہان پہچتی ہی جلد پہچتی ہی اوستی زیادہ جلد خبر پہونچتی ہی اوس گہر مین کہ جسمین کہ انا کہلایا جاتا ہی مہمانو کو ۱۲ ح **بَابٌ** یہہ باب ہی متعلق پہلی باب کی **ف** اور بعضی نسخی مین ہی باب فی اکل المضطر ۱۲ ح **هٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الْأَوَّلِ** اور یہہ باب خالی ہی فصل اول سی **ف** اور بعضی نسخہ مین لفظ والثانی کا بہی واقع ہوا ہی بعد لفظ الاول کی اسلیی کہ اس باب مین فصل ثالث بہی نہین لیکن نسخہ اول صحیح تر ہی وجہ اسکی یہہ ہی کہ مصنف کو بحال مصابیح کی ہی کہ فصل اول اس باب مین نہین کہتی اور لانا تیسری فصل کا مصنف کی اختیار مین ہی و فصل اول کا ہی احتیاج اوسکی بیان کی نہین کہتا اور یہہ بہی ہی کہ مصنف عادت اوسکی بیان کی نہین کہتا جیسیکہ باب تعظیمہ الاوانی کہ آگی آویگا فصل تیسری نہین کہتا اور نہ کہا کہ یہہ باب خالی ہی فصل تیسری سی ۱۲ ح **الْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **عَنِ** الْفُجَيْعِ الْعَامِرِيِّ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَحِلُّ لَنَا مِنَ الْمَيْتَةِ قَالَ مَا طَعَامُكُمْ قُلْنَا نَغْتَبِقُ وَنَصْطَبِحُ قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ فَسَّرَهُ لِي عُقْبَةُ قَدَحٌ غُدْوَةً وَقَدَحٌ عَشِيَّةً قَالَ ذَاكَ وَأَبِي الْجُوعُ فَأَحَلَّ لَهُمُ الْمَيْتَةَ عَلَى هٰذِهِ الْحَالِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہی فجیع عامری سی کہ آیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا کیا حال ہی واسطی ہماری مردار سی فرمایا کیا ہی غذا طعام تمہارا کہا ہمنی شام کو ایک پیالہ پیتی ہین دودہ کا اور صبح کو پیتی ہین ایک پیالہ کہا ابو نعیم نی کہ راوی اس حدیث کا ہی بیان کیا واسطی میری عقبہ نی کہ شیخ ہی ابو نعیم کا ایک پیالہ دودہ کا صبح کو اور ایک پیالہ دودہ کا شام کو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اسقدر طعام کہ مذکور ہوا قسم ہی باپ اپنی کی موجب بہوک کا ہی پس حلال کیا واسطی اونکی مردار اس حالت مین نقل کی یہہ بودا دودی **ف** کیا حال ہی اس منصود او سکا سوال کرنا حالت اضطرار سی

ہی کہ اوسمین مردار اور جو کچھہ کہ حرام ہی کہانا اوسکا حلال ہوجاتا ہی یعنی حد اضطرار کی کیا ہی اور بہوک کسقدر ہو کہ جسمین حرام مباح ہوا گرچہ ظاہر عبارت یہہ ہی کہ کیا چیز اور کس مقدار حلال ہی ہماری لیی مراد نہین ہی اور نہ جواب اسکا ہی بلکہ مقصود وہ ہی کہ جو اول مذکور ہوا اور یہہ لفظ ابوداود کی ہین اور کتاب طبرانی وغیرہ مین یون آیا ہی ما یحل لنا المیتۃ ساتہہ پیش ی کی یعنی کونسی حالت ہی کہ حلال کرتی ہی ہماری لیی مردار کی کہانیکو اور یہہ عبارت ظاہر تر ہی بیچ دلالت مقصود کی کذا قال النووی اور کیا ہی مقدار طعام تمہارے کی یعنی کسقدر طعام پاتی ہو یہان کرونا حال تمہاری بہوک کا معلوم ہو کہ سر حد اضطرار کو پہونچتی ہی یا نہین گویا کہ مخاطب جماعت کو کیا اگرچہ سائل وہی فجیع عامری تہا نا حکم عام ہوا و فجیع جواب مین ہی صیغہ جمع کا لایا کہ کہا کہا ہمنی بیچ جواب اس سوال کی اور صبوح ساتہہ زبر کی کہتی ہین صبح کی کہانی پینی کو اور غبوق ساتہہ زبر کی کہتی ہین شام کی کہانی پینی کو اور یہان تفسیر کے ساتہہ پینی پیالہ دودہ کی جیسیکہ کہا ابو نعیم فی الخ پس یہہ تفسیر راوی کی ساتہہ سماع کی ہو یا واقع ہوئی ہو اور روایتو نمین حاصل یہہ کہ یہہ تفسیر راوی کی معتبر ہی اور قسم باپ اپنی کی الخ یہہ قسم کہانی حضرت نبی پہلی منع ہونی سی یعنی حکم غیر اللہ کی قسم کہانیکا پیچہی نازل ہوا ہوا و یا بی قصد حضرت کی زبان سی سبب عادت کی نکل گئی ہو اور اسحالت مین یعنی مردار کو کیا حلال اسحالت مین کہ ایک پیالہ دودہ کا صبح کو اور ایک پیالہ دودہ کا شام کو پاتی ہی گویا فرمایا کہ یہہ کیا کفایت کرتا ہوگا جماعت مین تم سنبہو کی رہتی ہوگی یہہ حالت اضطرار کی ہی کہ مردار اوسمین حلال ہوتا ہی لاح وَعَنْ اَبِی وَاقِدٍ اللَّیْثِیِّ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا نَکُوْنُ بِاَرْضٍ فَتُصِیْبُنَا بِہَا الْمَخْمَصَۃُ فَمَتٰی یَحِلُّ لَنَا الْمَیْتَۃُ قَالَ مَا لَمْ تَصْطَبِحُوْا اَوْ تَغْتَبِقُوْا اَوْ تَحْتَفِئُوْا بِہَا بَقْلًا فَشَأْنُکُمْ بِہَا مَعْنَاہُ اِذَا لَمْ تَجِدُوْا صَبُوْحًا اَوْ غَبُوْقًا وَلَمْ تَجِدُوْا بَقْلَۃً تَأْکُلُوْنَہَا حَلَّتْ لَکُمُ الْمَیْتَۃُ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی واقد لیثی سی یہہ کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ تحقیق ہم ہوتی ہین ایک زمین مین یعنی کبہی ایک ایسی جگہ مین پہونچتی ہین کہ کچھہ کہانیکی قسم سی نہین پاتی ہین پس پہونچتی ہی ہمکو اوس زمین مین حالت مخمصہ کی یعنی بہوک کی پس کب حلال ہوتا ہی ہماری لیی مردار فرمایا جسوقت تک صبح کو نہ پاؤ یا شام کو نہ پاؤ یعنی قسم کہانی پینی کی چیز سی یا نہ پاؤ اوس زمین مین قسم ترکاری سی یعنی کچھہ تمکو میسر نہو پس حال تمہارا ساتہہ مردار کی ہی یعنی کہاؤ مردار اب اوی حاصل معنی حدیث کی بیان کرتا ہی کہ معنی حدیث کی یہہ ہین جسوقت کہ نہاؤ تم کہانی پینی کی چیز نہ روز اور نہ شب مین اور اسی طرح نہ پاؤ ترکاری اور مانند اسکی قسم کہانس اور پتون درختون کی سی کہ کہاؤ اور ساتہہ اوسکی سد رمق کرو حلال ہی واسطی تمہاری مردار نقل کی یہہ ارمی فی قا جانا چاہیی کہ ان دونون حدیثون مین ظاہر مین تعارض ہی اسلیی کہ پہلی حدیث مین باوجود قدرت کی دودہ پینی پر صبح کو اور شام کو اثبات بہوک کا و مخمصہ کا کیا اور کہانا مردار کا مباح کیا اور دوسری حدیث مین شرط کیا نہ پانا کہانی پینی کا صبح شام کو بلکہ اسی پر زیادہ تنگی کی کہ وقت پانی کہانس پتونکی بہی بہوک متحقق نہین ہوتی اور مردار مباح نہین ہوتا اور بسبب اختلاف ان دونون حدیثون کی اختلاف ہوا درمیان علماء مذہبکے مذہب امام ابو حنیفہ رح کا یہہ ہی کہ حلال نہین کہانا مردار کی مگر بیچ حالت خوف و ہلاک کی واسطی سد رمق کی اور اسی قدر کہ سد رمق کرے یعنی جان بچ رہی اور ایک قول امام شافعی کا بہی ایسا ہی ہی اور یہہ تنگ ہی اور ساتہہ احتیاط و تقوی کی نزدیکتر اور مذہب امام مالک و احمد کا اور ایک قول امام شافعی رح کا یہہ ہی کہ جب اس مقدار پاوی کہ جس سے سیر ہو جاوے اور حاجت نفس کے منقضی ہو حلال ہی کہانا مردار کا یہانتک کہ رواکرے حاجت اپنی نفس کے یعنی قوت ہو اور سیری حاصل ہو جاوی اور اس قول مین دائرہ سایلہ کا اور رخصت کا وسیع ہی حاصل یہہ کہ معتبر نزدیک امام ابو حنیفہ رح کی سد رمق ہی اور نزدیک اور امامونکی حاصل کرنا قوت کا اور دلیل اونکی حدیث اول ہی اور باوجود ایک پیالہ دودہ کی روز زمین اور ایک پیالہ کی رات مین کہ بی شک شبہہ سد رمق اور اقامت نفس اوسی حاصل ہو جاتی ہی اگرچہ سیری حاصل نہو کہانا مردار کا حلال کیا پس معلوم ہو کہ حد اضطرار کی کہ بسبب اوسکی مردار مباح ہونا حاصل ہوتا سیری کا ہی اور کہانا مردار کا بقدر قوت کی درست ہی اور دلیل امام ابو حنیفہ رح

کی دوسری حدیث ہی جیسکہ تقریر کی ہیتی اور یہہ جواب دیتی ہین حدیث اول کا اور تطبیق دیتی ہین دونون حدیثونمین اسطرح کہ ایک پیالہ دودہ کا جمع کو پینا اور ایک شام کو کہ حدیث اول مین آیا ہی بسبیل اشتراک کی تہا قوم مین واسطی ہر ایک کی جدا جدا چنانچہ صیغہ جمع کا طعامکم مین دلالت کرتا ہی اسپر اور سوال جمع عامری کا اپنی ہی نفس کے لیئے تہا بلکہ جانب قوم سی تہا کہ اونکی طرف سی تکرر سوال کیا اور اسلیئے کہا مالیل لنا اور اسمین شبہہ نہین کہ ہونا پیالہ کا جماعت کثیر مین کفایت نہین کرتا سد رمق کی لیئے اور ہر گز ذرہ بہی بہوک کو نہین دفع کرتا مالی گر ہر ایک کی لیئے ایک پیالہ ہو کفایت کریگی گذا قال التورپشتی رح **باب الاشربۃ** یہہ باب ہی ہیچ پیان پینی کی چیزونکی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتنفس فی الشراب ثلثا متفق علیہ وزاد مسلم فی روایۃ ویقول انہ اروی وابرء وامرء روایت ہی انس سی کہ کہا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دم لیتی درمیان پانی پینی کی تین بار نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور زیادہ کیا مسلم نی ایک روایت مین اور فرمایا حضرت نی اسطرح پینا یعنی کئی دفع کر کر خوب سیراب کرتا ہی اور دفع کرتا ہی پیاس کو اور بہت شحت بخشتا ہی بدن کو اور خوب ہضم ہوتا ہی اور بہت سبک جاتا ہی معدی مین **ف** دم لیتی یعنی تین دم مین پیتی اور یہہ باعتبار اکثر کی ہی سلیئے بعضی روایتون مین دو دم مین ہی پینا آیا ہی حضرت کا اور تین دم یاد دو دم مین جو پیتی تو ہر بار پیالہ منہ سی جدا کر لیتی تہا **وعن** ابن عباس قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشرب من فی السقاء متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پینی سی مشک کی دہانہ سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** علت نہی کی یہہ ہی کہ پانی کپڑونپر گرتا ہی اور دفعۃ پینا معدہ کو مضر ہوتا ہی اور بطور مسنون نہین پیا جاتا تہا **وعن** ابی سعید الخدری قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اختناث الاسقیۃ وزاد فی روایۃ واختناثہا ان یقلب رأسہا ثم یشرب منہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منہ موڑنی مشک کی یعنی منہ موڑ کر پینی سی اور روایت کیا راوی نی ایک روایت مین یہہ کہ منہ موڑنا مشککا یہہ کہ اولٹی سر اوسکا یہہ روایت ہی بخاری اور مسلم نی **ف** ایک اور روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت نی مشک کی دہانہ سی پیا ہی چنانچہ وہ حدیث دوسری فصل مین آویگی وجہ جواز اسکا معلوم ہوتا ہی پس بعضون نی کہا کہ نہی بڑی مشک مین ہی کہ فراخ ہوتا ہی دہانہ اوسکا اور پینا آنحضرت کا محمول ہی چہوٹی مشک اور بعضون نی کہا منع دوام اور عادت کرنی سی ہی تا دہانہ مشک مین رفتہ بدبو نہ آنی لگی اور اگر گاہی ہی ہو ممنوع نہین یا اباحت درصورت ضرورت واحتیاج کی ہی اور نہی درصورت عدم احتیاج وضرورت کی تا مبادا مشک مین کوئی موذی جانور ہو جیسکہ ایک روایت مین آیا ہی کہ ایک شخص نی پانی مشک کی دہانہ سی پیا اوسکی اندر سی کیسانپ نکلا یا یہ نہی تنزیہ اباحت کی ہی واللہ اعلم **وعن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ نہی ان یشرب الرجل قائما رواہ مسلم اور روایت ہی انس کی نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ منع فرمایا ہی ہوا دمی کہڑی کی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یشربن احدکم قائما فمن نسی فلیستقیئ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ کی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہرگز کوئی تم مین سی کہڑا ہو کر پس جو کوئی بہولی سی کہڑا ہو کر پیوی پس چاہیئی کہ قی کر ڈالی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یہہ مراد استحباب کے لیئی ہی پس مستحب ہی کہڑی ہو کر پینی والی کی لیئی قی کر ڈالنا اوسکا بموجب احدیث صحیحہ صریحہ کی اور کہا قاضی نی کہ یہہ نہی قبیلہ تادیب ارشاد سی ہی طرف ادب کی نہ یہہ کہ نہی تحریمی ہی کہ معارض ہو اوسکی وہ کہ روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت نی کیا خلاف اسکی یک بار یا دو بار **وعن** ابن عباس قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بدلو من ماء زمزم فشرب وہو قائم متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا لایا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک ڈول زمزم کی پانی کا پس پیا اسحال مین کہ تہی کہڑی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** علی انہ صلی الظہر ثم قعد

فِي حَوَائِجِ النَّاسِ فِي رَحْبَةِ الْكُوفَةِ حَتَّى حَضَرَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ ثُمَّ اُتِيَ بِمَاءٍ فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَذَكَرَ رَأْسَهُ وَرِجْلَيْهِ ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ اِنَّ نَاسًا يَكْرَهُونَ الشُّرْبَ قَائِمًا وَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی حضرت علی رضی سے یہہ کہ اونہون نی نماز پڑہی ظہر کی پہر بیٹہی واسطی فیصلہ کرنی جہگڑی لوگون کی بیچ چبوترہ کوفہ کی یہانتک کہ آیا وقت نماز عصر کا پہر لایا گیا پانی پس پیا یعنی پہلی وضو سی دفع پیاس کی لیی اور سر ہویا منہ اپنا اور ہاتہہ اپنی اور ذکر کیا راوی نی سر اپنا اور پانون اپنی پہر کہڑی ہوئی حضرت علی اور پیا پانی بچا ہوا اپنی وضو کا اسحالت مین کہ وہ کہڑی تہی پہر کہا کہ تحقیق بعضی لوگ مکروہ کہتی ہین پینا کہڑی ہوکر یعنی جانتی ہین کہ ہر پینا کہڑی ہوکر مکروہ ہی اور تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا مانند اوسچیز کی کہ کیا یعنی نقل کی یہہ بخاری نی ف ذکر کیا راوی نی اخیر یعنی بیچ کا راوی بہول گیا اوسچیز کو کہ ذکر کیا اوپر کی راوی نی بیچ مقدمہ سر اور پانون کی ذکر کیا یعنی نقل کی یہہ بخاری نی ف ذکر کیا راوی نی اخیر یعنی بیچ کا راوی بہول گیا اوسچیز کو کہ ذکر کیا اوپر کی راوی نی بیچ مقدمہ سر اور پانون کی ذکر کیا الطیبی حاصل یہہ کہ بیچ کا راوی بہول گیا تفصیل قول اوپر کی راوی کی کہ یا اسنی کہا مسح کیا حضرت علی نی سر کو اور دہویا پانون اپنی کو چنانچہ ظاہر ہی ہی کہ مسح کیا سر اور پانون اپنی کو جیسا کہ روایت کیا گیا ہی اسنی ایک روایت مین اور مراد ساتہہ مسح پانونکی دہونا خفیف ہی یا موزی پہنی ہوئی تہی اونپر مسح کیا اور اسحالت مین اخیر یہہ تاکید ہی تا نوہم نکرین کہ بعد کہڑی ہونی کی بیٹہہ کر پیا ہو بلکہ اوسیطرح کہڑی ہوئی پانی وضو کا پیا اور جانا چاہی کہ حدیث نمین نہی آئی کہڑی ہوکر پانی پینی سی و فعل آنحضرت کا اور صحابہ کبار خلاف اسکی ثابت ہوا موا ہیے نیہ مین جبیر بن مطعم سی آیا ہی کہ کہا اونہون نی دیکہا مین ابوبکر صدیق کو کہ پیتی تہی پانی کہڑی ہوکر اور امام مالک نی کہا کہ پہنچا مجکو کہ حضرت عمر اور حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم پیتی تہی پانی کہڑی ہوئی پس رفع تعارض مین یون کہا جاوی کی نہی واسطی تنزیہ کے ہی یا یون کہا جاوی کی نہی واسطی حالت مین کہ عادت پکڑین لوگ کہڑی ہوئی کی اور فعل حضرت کا واسطی بیان جواز کی تہا اور سوای اسکی پانی زمزم کا اور بچا ہوا وضو کا مستثنی ہی نہی سی بلکہ اونکو کہڑی ہوکر پینا مستحب ہے اسلیی بعضی روایات فقہیہ مین آیا ہی کہ پانی زمزم کا اور پانی وضو کا کہڑی ہوکر پیوین اور پانی مدح ح وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ فَسَلَّمَ فَرَدَّ الرَّجُلُ وَهُوَ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ وَاِلَّا كَرَعْنَا فَقَالَ عِنْدِي مَاءٌ بَاتَ فِي شَنٍّ فَانْطَلَقَ اِلَى الْعَرِيشِ فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ مَاءً ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَعَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئی ایک شخص انصار مین سی یعنی ابوالہیثم مذکور پر اور ساتہہ حضرت کے تہی ایک یارا ونکی یعنی ابوبکر صدیق پہر سلام علیک کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس جواب دیا اوس شخص نی اور وہ پانی دے رہا تہا باغ مین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہو تیری پاس پانی باسی پرانی مشک مین یعنی لاتا پیوین ہم اوسکو اور اگر نہو تیری پاس ایسا پانی تو ندی یا نہر سی پی لینگے منہ لگاکر پس کہا اوس شخص نی کہ میری پاس ہی پانی باسی مشک مین پس گیا وہ طرف چہپر کی کہ تہا باغ مین پس ڈالا پیالہ مین پانی پہر دودہ دوہا اوس پانی پر بکری گہر کی پلی ہوئی کا پس پیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر لایا وہ ایک اور پیالہ پہلا سا پس پیا اوس شخص نی کہ آیا تہا ساتہہ حضرت کی نقل کی یہہ بخاری نی ف کرعنا کی معنی ہین پی لینگی کرع سی اور کرع کہتی ہین اوس جگہ کو کہ جہان جمع ہو پانی مینہ کا یا چہوٹی سی نہر کو کہتی ہین یعنی پی لینگے نہر سی بغیر ہاتہہ اور پاس کے یعنی منہ لگاکر اور بعضون نی کہا کہ کرع کہتی ہین پینی پانیکو ساتہہ منہ کی بغیر پاس لینی ہاتہہ کی جیسیکہ پیتی ہین چارپایی کہ اکارع اپنی یعنی پانون پانی مین داخل کرتی ہین کہا سیوطی نی کہ وارد ہوئی ابہی نہی کرع سی بیچ حدیث ابن ماجہ کی پس وہ نہی تنزیہی ہی اور یہہ پینا بیان جواز کی لیی تہا ع وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي يَشْرَبُ فِي اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اِنَّ الَّذِي يَاْكُلُ وَيَشْرَبُ فِي اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ اور روایت ہی
ام سلمہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ پیتا ہی باسن چاندی کہین کوئی چیز پینی کی سوا اسکی نہین کہ ہلا دیگا یہہ پینا اوسکی پیٹ مین
اگ دوزخ کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اوپر ہیچ ایک روایت مسلم کی یہہ ہی کہ تحقیق وہ شخص کہ کہاوی اور پیوی ہیچ باسن چاندی اور سونی کی یعنی اوسکا
حال یہی یہی ہوتا ہی ف اجماع ہی سبب ماموکا اسپر کہ حرام ہی مرد کو اور عورۃ کو کہانا اور پینا چاندی اور سونی کی باسن مین اور اسیطرح حرام
ہی اور استعمال مین لانا اونکو مانند وضو اور کنگھی اونکی باسن مین اور عطر لگانی کی اونمین سی اور حقہ پینی کی اونمین سی غیر فلکال اور اگر چاندی کی باسن مین کوئی چیز
ہو تو اوسکو نکال کر کسی اور باسن غیرہ مین کہہ لی پھر کہاوی اور پیوی اور اگر تیل یا عطر وغیرہ ہو تو ہاتھہ سی نکال کر ہاتھ مین ہتیلی پر رکھی پھر دائین ہاتھہ سی
لگاوی اور اگر چاندی کی برتن ہی سی ہتیلی پر ڈالا اور ہتیلی مین سی ملا تو یہہ درست نہین لی اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ پانی پینا باسن مفضض مین جائز ہی قنکہ
سنہ لگانی کی جگہہ چاندی نہو اور اسیطرح باسن مذہب سونے اور چاندی کی مین اسلیی کہ ضباب پیالہ پر استواری کی لیی ہوتا ہی نہ واسطی زینت کی ع
وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوْا
فِي اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَاْكُلُوْا فِي صِحَافِهَا فَاِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نہ پہنو ریشمی کپڑا اور نہ دیباج کہ ایک قسم ہی ریشمی کپڑا کی اور نہ پیو کوئی چیز
پینی کی باسن سونی اور چاندی کی مین اور نہ کہاوی پیالون سونی اور چاندی کی اسلیی کہ یہہ چیزین واسطی کافرونکی ہین دنیا مین اور یہہ واسطی
تمہاری ہین آخرت مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف نہ پہنو ریشمی الخ مستثنی ہی اسی بقدر چار انگشت کی کپڑی کی کناری مین یعنی چار انگشت کی
چوڑی سنجاف ریشمی الخ اور غیرہ مین لگانی جائز ہی اور جس کپڑی کی تانی مین ریشم ہو اور بانی مین سوت تو جائز ہی پہنا اوسکا اور اگر سوت تانی مین ہو اور
ریشم بانی مین تو نہین جائز مگر لڑائی مین اسطرح کا کپڑا جائز ہی اور مباح ہی ریشمی کپڑا بیماری خارش مین اور کثرت جوؤنمین ع
وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ حُلِبَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ دَاجِنٌ وَشِيْبَ لَبَنُهَا بِمَاءٍ مِنَ الْبِئْرِ الَّتِي فِي دَارِ اَنَسٍ فَاَعْطَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ وَعَلٰى يَسَارِهٖ اَبُوْبَكْرٍ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ عُمَرُ اَعْطِ اَبَا بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ فَاَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ الَّذِي عَلٰى يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ الْاَيْمَنَ فَالْاَيْمَنَ وَفِي رِوَايَةٍ اَلَا تَيْمَنُوْنَ اَلَا فَيَامِنُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہا دودہ دوہا گیا واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بکری گہر
کی پلی ہوئی کا اور ملایا گیا دودہ اوسکا ساتھہ پانی کوئی کہ تہا انس کی گہر مین پس دیا گیا آنحضرت کو وہ پیالہ دودہ کا پس پیا آنحضرت نی کچھہ دودہ اوسمین
سی اور بائین طرف آنحضرت کی بیٹہی ہوئی تہی ابوبکر صدیق اور دائین طرف حضرت کی بیٹہا ہوا تہا ایک گنوار پس کہا حضرت عمر نی کہ دیجی ابوبکر کو
یا رسول اللہ یعنی دودہ بچا ہوا پس دیا آنحضرت نی اوس گنوار کو کہ تہا دائین طرف حضرت کی پھر فرمایا کہ مقدم ہی دایان پھر دایان اور ایک روایت مین ہی
دہنی طرف کی احق ہین دہنی طرف کی احق ہین خبردار ہو پس دہنی طرف والون کو دیا کرو یعنی جب جانا تمنی کہ دائین طرف کی احق ہین تو تم بہی دہنی طرف
والونکی رعایت کیا کرو کہ ابتدا اونہین سی کیا کرو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اوسکے گہر مین ظاہر یہہ تہا کہ کہتی ہماری گہر مین بہا ولیکن یہہ
تفنن عبارت ہی اور اوسکو علم عربیت مین وضع منظم موضع مضمر کہتی ہین اور دودہ بکری ہی اوسکے گہر مین تہی کہ آنحضرت وہان تشریف لی گیی تہی
اور دونون لفظ ایمن ساتھہ پیش نون کی ہین یعنی مقدم ہی دایان پھر دایان یعنی اول اوسکو دیا جاوی کہ دائین طرف ہو پھر اوسکو کہ اوسکی بہلو مین ہو
اوسیطرف اسی ترتیب سی دیتا جاوی تا آخر نوبت اوسکی پہنچی کہ بائین طرف ہی اور ایک نسخہ مین ساتھہ زبر نون کی ہی دونون لفظون مین یعنی

دوسرے میں دائین کو پھر دائین کو اور مونہہ ہی پیش کی روایت دوسری الایمنون فالایمنون اور اسی معلوم ہوا کہ مستحب ہے رعایت کرنی دائین طرف کی کسی چیز کی دینی میں اگرچہ دائین طرف والا کم رتبہ ہو بہ نسبت بائین طرف والی کی اسلیے کہ مقدم کیا حضرت نی اعرابی کو ابوبکر سے پر بسبب داہنی طرف ہونی اوسکیکی اور اسمین دلیل ہی اوپر کمال عدل اور حق شناسی حضرت کی کہ باوجود فضل اور قرب حضرت ابوبکر کی اور شفاعت حضرت عمر کی رعایت اعرابی کی حق کی ترک نکی اور حضرت عمر نی جو عرض کیا یا دولانیکی لیئے عرض کیا کہ شاید حضرت کو یاد نہ ہو ہونا ابوبکر کا ۱۲ ح ع **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ اَصْغَرُ الْقَوْمِ وَالْاَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ يَا غُلَامُ اَتَاْذَنُ اَنْ اُعْطِيَهُ الْاَشْيَاخَ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِاُوْثِرَ بِفَضْلِي مِنْكَ اَحَدًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی سعد سی کہ کہا لایا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک پیالہ یعنی دودہ کا پانی کا پس پیا اوسمین سی اور دائین طرف حضرت کی تہا ایک لڑکا سب سے چھوٹا یعنی ابن عباس اور بوڑہی بیٹھی تہی بائین طرف حضرت کی پس فرمایا حضرت نی اسی لڑکی تو اذن دیتا ہی یہہ کہ دوں میں ان بوڑہیونکو پس کہا اوس لڑکی نی کہ نہیں ہونگا میں ترجیح دیتا اپنی پر کسیکو ساتہہ دینی تیری ہوئی آپکیکی یا رسول اللہ پس دیا آنحضرت نی بجا ہوا اوس لڑکیکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسحدیث سی یہی معلوم ہوا کہ اول اور احق ساتہہ ابتدا کرنی کی دایان ہی اگرچہ چھوٹا اور حقیر ہو اور اگر مصلحت ہو اذن طلب کری بائین طرف والی سی اگر وہ اذن دی تو بائین طرف والیکو دی رہیہہ کہ حضرت نی یہان اذن طلب کیا ابن عباس سے اور اعرابی سی کہ اوپر کی حدیث مین مذکور ہی اذن طلب کیا سبب یہہ تہا کہ ابن عباس کی قرابتی تہی وہ بوڑہی قریش مین سی گمان تہا کہ ابن عباس کو ناگوار نہین ہوگا نیکا اونکا دینا اور اونکی تالیف قلوب ہوگی اور محبت و اخلاص ابوبکر کا راسخ ہوگا اور اعرابی سی اگر اذن چاہتی تو شاید وہ متوحش ہوتا اسلیکی نیا اسلام لایا ہوا تہا پس تالیف قلوب اوسکیکی نہ اذن چاہنی مین دیکہی اور فقہا اتفاق کہتی ہین اسپر کہ ایثار طاعات مین جائز نہین پس فقہا تو یہہ کہتے ہین اور ظاہر یہہ ہی کہ اگر ایثار واجبات مین ہو تو حرام ہی اور اگر فضائل و مستحبات مین ہو تو مکروہ ہی مثلاً ایک شخص پانی وضو کا رکہتا تہا اوسکو ایثار کیا یعنی کسیکو دیدیا اور آپ تیمم سی نماز پڑہی یا کپڑا کہ جسکی ستر ڈانکنا کسی اور کو دیدیا اور آپ ننگی پڑہی وانہین حرام ہی اور اگر صف اول مین قریب امام کی بیٹہا تہا اپنی جگہ اور کو دی اور آپ پچہلی صف مین آکر نماز پڑہی تو یہہ ایسا نہین مگر وہ ہی اور امور دنیویہ مین ایثار محمود ہی اور بعض صوفیہ سی جو طاعات مین ایثار منقول ہی غالباً وہ بسبب غلبہ حال کی ہوا واللہ اعلم ۱۲ ح **وَحَدِيْثُ** اَبِيْ قَتَادَةَ سَنَذْكُرُهُ فِيْ بَابِ الْمُعْجِزَاتِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور حدیث ابی قتادہ کی ذکر کرینگی ہم باب معجزات مین انشاء اللہ تعالی

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَاْكُلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَمْشِيْ وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی ہم کہاتی تہی زمانہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسحال مین کہ ہم چلتی تہی اور پیتی تہی اوسحال مین کہ کہڑی ہوتی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **ف** کہا علماء نی کہ کہانا چلتی مین اور پینا کہڑی ہوئی اصل جواز رکہتا ہی اور مختار اور اولی یہہ ہی کہ کہانا چلتی مین اور سوا خلاف ادب کی ہی اور اسیطرح پینا کہڑی ہوئی جیسکہ گذرا ۱۲ ح **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی نقل کی اپنی دادا سی کہا دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پیتی تہی کہڑی ہوکر اور بیٹہی ہوئی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** کہڑی ہوکر یعنی ایکبار یا دو بار بیان جواز کی لیی یا بنا بر ضرورت کی اور بیٹہی ہوئی تمام اوقاتین ۱۲ ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّنْتَفَسَ فِي الْاِنَاءِ اَوْ يُنْفَخَ فِيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ

ابن عباس سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ دم لیا جاوی پان مین یعنی پیالہ وغیرہ مین وقت پینی پانیکی یا پھونک مارے جاوی اوسمین نقل کر یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** اسی منع اسلیی فرمایا کہ تا آپ ہن پانی مین نہ گر پڑی اور دوسرا کراہت نہ کری اور کبھی منہ ساتھہ بدبو کی متغیر ہوتا ہی مبادا پانیکو بدبودار کردی اور اسلیی کہ دم لینا پانی مین چار پایونکا فعل ہی کہا بعضون نی کہ اگر ہو پھونکنا ٹھنڈا کرنیکی لیئی صبر کری یہانتک کہ ٹھنڈا ہو پھونکی نہین اور اگر پانی مین تنکا وغیرہ پڑا ہو تو تنکی سی نکالی نہ اونگلی سی نکالی اوپر پھونک سی اسلیی کہ نفرت کرتی ہی طبیعت اسی امر ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تشربوا واحدا کشرب البعیر ولکن اشربوا مثنی وثلث وسموا اذا انتم شربتم واحمدوا اذا انتم رفعتم رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ پیو تم پانی ایک دم مین جیسی اونٹ پیتی ہی اوسکی دم مین لیکن پیو دو دم مین اور تین دم مین اور بسم اللہ کہو جسوقت کہ تم پانی پینی لگو اور حمد کرو جسوقت کہ تم سر کاوو پاس کر اپنی منہ سی یعنی ہر بار مین یا آخر مین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ادنی درجہ دو دم مونمین پینا ہی کہ مشابہت اونٹ سی نکل جاوی ولیکن تین دم مون مین پینا بہتر اور گوارا تر ہی جیسیکہ اوپر گذرا اور عادت شریف بہی یہی تہی اکثر اوقات اور حمد کرو انچہ احیاء العلوم مین لکہا ہی کہ اول دم مین کہی الحمد للہ اور دوسری دم مین رب العالمین نی یاد کری اور تیسری دم مین الرحمن الرحیم اور یہہ دعا بہی منقول ہی الحمد للہ الذی جعلہ عذبا فراتا برحمتہ ولم یجعلہ ملحا اجاجا بذنوبنا ۱۲ ح

وعن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن النفخ فی الشراب فقال رجل القذاۃ اراہا فی الاناء قال اہرقہا قال فانی لا اروی من نفس واحد قال فاتبن القدح عن فیک ثم تنفس رواہ الترمذی والدارمی اور روایت ہی ابی سعید خدری سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا پھونک مارنی سی پانی مین پس کہا ایک شخص نی کہ تنکی و نکی پڑی ہوئی دیکہتا ہون مین پانی مین یعنی پس کیا کرون اگر پھونک مارون تو وہ کیونکر نکلین فرمایا پہینک دی تو اوسکو یعنی ہوا سا پانی پہینک دی تا وہ سب نکل جاوین اور چونکہ وہ شخص نہی پھونکنی کیسیتی پانی مین نہی دم لینی کی بہی سمجہا اور اسی لازم آیا کہ پانی پینی مین دم نہ لی ایک اسی دم مین پوری کہا اونکی تحقیق مین نہین سیراب ہوتا ایک دم مین پینی سی فرمایا پس جب اکر پیالہ منہ اپنی سی پہر دم لی یعنی باہر پاس کے پہر پی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی

وعنہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشرب من ثلمۃ القدح وان ینفخ فی الشراب رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پانی پینی سی سوراخ پیالہ سی اور منع فرمایا پھونک مارنی سی پانی مین نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** سوراخ سی مراد جگہ ٹوٹی ہوئی پاس کی ہی اور منع اسی اسلیی فرمایا کہ ہونٹ نسی گرفتا اوسکی اچہی طرح نہین ہوتی اور پانی بدلی اور کپڑون پر گرتا ہی اور پاس کی دہونی مین وہ جگہ اچہی طرح صاف نہین ہوتی مٹی وغیرہ لگی رہتی ہی اور یہہ جو ذکر کیا گیا اسی معلوم ہوا کہ مراد سوراخ سی ٹوٹی ہاتہہ کی نہین ہی بلکہ جگہ ٹوٹی ہوئی اوسکی مراد ہی ۱۲ ح

وعن کبشۃ قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فشرب من فی قربۃ معلقۃ قائما فقمت الی فیہا فقطعتہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث حسن غریب صحیح اور روایت ہی کبشہ سی کہ نام ہی ایک صحابیہ کا کہا آئی میری پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس پیا پانی منہ مشک لٹکی ہوئی کی سی کہڑی ہوئی پس کہڑی ہوئے مین طرف منہ مشک کی اپس کاٹ لیا مین اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب صحیح ہی **ف** یعنی جسقدر منہ مشک کا دہن مبارک لگا تہا اوتنا چمڑا کاٹ لیا وسطی تبرک کی یا وسطی ادب کی کہ منہ کسیکا اوسکو نہ لگی جیسیکہ حدیث ام سلیم کی مین پیچہے مثل اسکے مصورت صریح آیا ہی کہ کہا کاٹا مین دہانہ مشک کا تا کوئی اور پیے مین آنحضرت کی اس جگہہ سی نہ پیوی ۱۲ ح

وعن الزہری عن عروۃ عن عائشۃ قالت کان احب الشراب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحلو البارد رواہ الترمذی وقال والصحیح ما روی

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا اور روایت ہی زہری کی کہ نقل کی عروہ سے اونہون نے نقل کی حضرت عائشہ رضی سی کہا تھی محبوب تین پینی کی چیزون مین طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی میٹھی چیز ٹھنڈی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ صحیح وہ روایت ہی کہ روایت کی گئی زہری سی کہ نقل کی حضرت سی بطریق ارسال کی ف میٹھی چیز پینی کی عام ہی خواہ پانی میٹھا ہو خواہ دودہ میٹھا خواہ شہد وغیرہ کا شربت اسی حاصل ہو جاتی ہی تطبیق احدیث مین اور حدیث ابن عباس مین کان احب الشراب الیہ اللبن اور احدیث مین کان احب الشراب الیہ العسل اور صحیح وہ روایت ہی الخ یعنی احدیث کو زہری نی دو طریق سی روایت کیا ہی ایک تو مسند کہ عن الزہری عن عروۃ عن عائشہ اور دوسری مرسل کہ اوسمین ذکر حضرت عائشہ کا نہین اور ظاہر عبارت سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ ذکر عروہ کا بھی نہین اور زہری بھی تابعی ہی لیکن تابعی صغیر اور رجال اوس سناد کی کہ بطریق ارسال کی ہی قوی تر اور ضابط تر ہین بخلاف اسناد متصل کی کہ بعضی رجال اوسکی ضعیف ہین ۱۲ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ وَاِذَا سُقِيَ لَبَنًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ فَاِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِئُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ اِلَّا اللَّبَنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ کہا وی یک تمہارا طعام پس چاہیی کہ کہی یا الٰہی برکت دی واسطی ہماری بیچ اسطعام کی اور کہلا ہمکو بہتر اسی اور جسوقت کہ پلایا جاوی یک تمہارا دودہ پس چاہیی کہ کہی یا الٰہی برکت دی واسطی ہماری اوس دودہ مین اور زیادہ پہنچا ہمکو اسی یعنی اور نہ کہی پہنچا بہتر اسی اسلیی کہ دودہ سی بہتر کوئی چیز نہین ہاین وجہ کہ نہین ہی کوئی چیز کہ کفایت کری بدلی کہانی اور پینی کی سوای دودہ کی کہ سیر ہی کر دیتا ہی اور سیراب بھی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی ۱۲

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَعْذَبُ لَهُ الْمَاءُ مِنَ السُّقْيَا قِيْلَ هِيَ عَيْنٌ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْمَدِيْنَةِ يَوْمَانِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم لایا جاتا تھا واسطی اونکی میٹھا پانی سقیا سی کہا بعضون نی کہ سقیا ایک چشمہ ہی کہ درمیان اوسکی اور درمیان مدینہ کی فرق دو منزل کا ہی نقل کی یہہ ابو داود نی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ فِيْ اِنَاءِ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ اَوْ اِنَاءٍ فِيْهِ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ فَاِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ پیوی پیچ باسن سونی کی یا چاندی کی یا اوس باسن مین کہ اوسمین ہو کچھہ سونی چاندی سی پس سوای اوسکی نہین کہ ہلاوے یہہ پینا اوسکی پیٹ مین آگ دوزخ کی نقل کی یہہ دارقطنی نی ف اسمین ہو کچھہ الخ یعنی میخین وغیرہ لگی ہون سونی یا چاندی کی اور طیبی نی نووی سی نقل کیا ہی کہ اگر میخین چھوٹی ہون بقدر حاجت حرام و مکروہ نہین اور اگر بہت اور جوڑی ہون حرام ہین اور مذہب امام ابو حنیفہ مین جس باسن مین میخین وغیرہ چاندی سونے کی لگی ہون اوسمین پانی پینا جائز ہی بشرطیکہ منہ کی جگہ چاندی سونا نہو چنانچہ بیان مفصل اسکا اوپر ہو چکا ہی انکی دلیل اور حد ہیں ہو ونگی ۱۲ ع

بَابُ التَّقِيْعِ وَالْاَنْبِذَةِ باب ہی پیچ بیان تقیع اور نبیذون کی

ف حضرت کی پینی کی چیزون مین سے ایک تقیع ہی اور ایک نبیذ تقیع یہہ ہی کہ انگور یا کھجورین پانی مین ڈالدی بغیر پکانی کی تا اوسکی شیرینی پانی مین آجاوی یعنی شربت بن جاوی وہ نہایت لذیذ ہوتا ہی اور نافع بدن کا تقیع خراب ہیچ ہضم طعام کی نافع ہوتا ہی اور تقیع انگور ہیچ دفع فضول حرارت کی اور نبیذ بھی اسیطرح بنتا ہی لیکن اوسکو ہنی دیتی ہین تا تیزی اور کچھہ تغیر بھی ظاہر ہو نہ تغیر فاحش کہ حد نشہ کو پہونچی اور اسلیی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو بعد تین روز کی تناول فرماتی تھی جیسیکہ آگی آویگا اور یہہ بھی نافع ہی بدن کو پیچ زیادتی قوۃ اور حفظ صحت کی اور اگر حد نشہ کو پہونچی حرام ہی اور نبیذ سوای انگور اور کھجور کی اور چیزونکی بھی بنتی ہی جیسیکہ نہایہ مین لکھا ہی کہ نبیذ بنتی ہی کھجور سی بھی اور انگور سی اور شہد سی بھی اور گیہون سی بھی اور جو سی بھی وغیرذلک چنانچہ اسلیی مصنف نبذہ ساتھہ صیغہ جمع کی لایا تا دلالت کری اوپر تعدد انواع اوسکی ۱۲ ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِيْ هٰذَا الشَّرَابَ كُلَّهُ الْعَسَلَ وَالنَّبِيْذَ وَالْمَاءَ وَاللَّبَنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی انس سی کہ کہا البتہ تحقیق پلایا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھہ اس پیالہ اپنی کی میں اپنی کی چیزین ساری شہد و نبیذ اور پانی اور دودہ نقل کی یہہ مسلم نی ف پیالہ آنحضرت کا اس کے پاس تہا آیا ہی کہ اوس پیالہ کو قصر بن انس نی میراث انس سی آٹھہ لاکھہ درم کو خریدا اور بخاری نی وہ پیالہ بصرہ مین دیکہا اور اوسمین پیالہ ہی طلا اوسکی ۔ ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سِقَاءٍ يُوْكَأُ اَعْلَاهُ وَلَهُ عَزْلَاءُ نَنْبِذُهُ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهُ عِشَاءً وَنَنْبِذُهُ عِشَاءً فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی ہم نبیذ بناتی واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مشک مین کہ بندکیجاتی تہی اوپر کی جانب اوسکی اور واسطی اوسکی تہا دہانہ نیچی ہی کہجور وغیرہ ڈالتی تہی ہم مشک مین صبح کو پس پیتی حضرت اوسکو رات کو اور ڈالتی ہم رات کو پس پیتی حضرت اوسکو صبح کو نقل کی یہہ مسلم نی ف عزلا اکہتی ہین توشہ دان کی دہانہ کو اور یہان مراد یہہ ہی کہ اوس مشک مین دہانہ نیچی کی جانب مین ہو تہا جیسی بکہال مین ہوتا ہی یعنی سر مشک باندہتی تہی نیچی کی دہانہ مین سی نکال کر پیتی تہی اور اسطرح نبیذ بنانی غالبا ہوای گرم مین ہوتی ہوگی کہ احتمال تغیر کا اوسمین جلد ہوتا ہی ورنہ کہی زیادہ ایک شب و روز سی حتی کہ تین رات دن تک بہگو رکہنا آیا ہی وہ جاریکی ہوا مین ہوگا ۔ ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْبَذُ لَهُ اَوَّلَ اللَّيْلِ فَيَشْرَبُهُ اِذَا اَصْبَحَ يَوْمَهُ ذٰلِكَ وَاللَّيْلَةَ الَّتِيْ تَجِيْءُ وَالْغَدَ وَاللَّيْلَةَ الْاُخْرٰى وَالْغَدَ اِلَى الْعَصْرِ فَاِنْ بَقِيَ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ اَوْ اَمَرَ بِهٖ فَصُبَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ نبیذ ڈالی جاتی تہی واسطی اونکی اول شب پس پیتی تہی اوسکو جسوقت کہ صبح کرتی اور دن اور اوس رات کہ آتی اور اگلی دن اور دوسری رات اور اوسی اگلی دن عصر تک پس اگر باقی رہتی کچہہ بلاتی اوسکو خادم کو یا حکم فرماتی پہینک دینی کا پس پہینکی جاتی نقل کی یہہ مسلم نی ف حضرت جو نہ پیتی اور خادم کو پلا دیتی سبب یہہ تہا کہ تل چہٹ وہ جاتی تہی نہ یہہ کہ حدیثہ کو پہونچتی تہی اور اوسکی پہینکنی کا حکم کرتی اگر پہونچتی حدیثہ کو پس اوسکو تنزیع کی لیی ہوتی شک کی لیی اور کہا مظہری نی کہ دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اوپر کہ جائز ہی ملک کو یہہ کہ کہا دی آپ اوپر کہانا اور اپنی مملوک کو کہلا دی نیچکا کہانا ۔ ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ يُنْبَذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سِقَاءٍ فَاِذَا لَمْ يَجِدُوْا سِقَاءً يُنْبَذُ لَهٗ فِيْ تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا نبیذ ڈالی جاتی واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مشک مین پس جسوقت نہ پاتے مشک بنائی جاتی نبیذ حضرت کی لیی پتہر کی باسن مین نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ وَاَمَرَ اَنْ يُّنْبَذَ فِيْ اَسْقِيَةِ الْاَدَمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا نبیذ ڈالنی سی پیچ باسن کدو کی اور لاکہی باسن کی اور روغن ارال کی اور لکڑی کی باسن کے اور حکم فرمایا یہہ کہ نبیذ ڈالی جاوی پیچ مشک چمڑی کی نقل کی یہہ مسلم نی ف ان ظروف مین نبیذ بنانی سی ابتدای اسلام مین منع فرمایا تہا بخوف اسکی کہ نشہ جلدی لی آوی اور نہ معلوم ہو حال اوسکا پس جب گذرا زمانہ دراز اور معلوم اور مشہور ہوئی حرمت نشہ کی مباح ہوئی نبیذ بنانی ہر باسن مین جیسا کہ حدیث آئندہ مین آتا ہی اور زیادہ تحقیق اوسکی کتاب الایمان مین گذر چکی ہی ۔ ح وَعَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوْفِ فَاِنَّ ظَرْفًا لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهٗ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْاَشْرِبَةِ اِلَّا فِيْ ظُرُوْفِ الْاَدَمِ فَاشْرَبُوْا فِيْ كُلِّ وِعَاءٍ غَيْرَ اَنْ لَّا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی بریدہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ منع کیا تہا میں تمکو نبیذ ڈالنی سی ظروف مذکورہ مین یعنی اور گمان کیا تہا تمنی کہ حلال و حرمت دائر ظروف پر ہی دیگر نہین ہی اسلیی کہ کوئی ظرف حلال نہین کرتا ہی و نہ حرام کرتا ہی و نہ حرام نہین کرتا اوپر کو کہ حرام ہی و حکم یہہ ہی کہ جو چیز نشہ لاوی حرام ہی یعنی جس ظرف مین پیویں اور جو چیز نشہ نکری حلال ہی جس ظرف مین کہ ہو اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی منع

کیا تھا میں تمکو پینی کی چیزون سی یعنی ظروف مذکورہ مین مگر بیچ ظروف چمڑی کی یعنی اور اب نسخ کیا میں اس حکم کو اور مباح کیا میں پینا سب ظرف مین پر ہو
ہر ظرف مین لیکن نہ ہو جیز نشہ لانیوالیکو نقل کی یہہ مسلم نی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن ابی مالک الاشعری انہ سمع رسول**
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیشربن ناس من امتی الخمر یسمونہا بغیر اسمہا رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ
روایت ہی ابی مالک اشعری سی یہہ کہ او نہون نی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی الیتہ ہوین گی بعضی لوگ میری امت مین سی شراب کو نام رکہینگے اوس
شراب کا ساتہہ غیر نام اوسکیکی نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی **ق** یعنی بہانہ اور حیلہ کرینگی بیچ پینی شراب کی ساتہہ نامون نبیذ و شربتون مباحہ کی جیسیکہ
ماء العسل اور مانند اوسکیکی اور گمان کرینگی کہ یہہ حرام نہین ہی اسلیی کہ نہ انگور کی ہی اور نہ کہجور کی اور یہہ مفید نہین ہوگا اونکو اوسکی اباحت مین اسلیی کہ حکم یہہ ہی کہ
ہر نشہ کرنیوالی چیز حرام ہی کسی چیز سی بنی ہو کذا قال الشراح اور ظاہر عبارت یہہ ہی کہ شراب پیوین گی ولیکن اوسکا ایک نام اپنی طرف سی کہہ لینگے اور شراب
نہین کہینگے تا لوگ نہ جانین کہ شراب پیتے ہین اور یہہ نام رکہنا کچہہ فائدہ نہین دیگا اونکو معتبر سمجہے نہ اسم ہر **الفصل الثالث** فصل تیسری
عن عبد اللہ بن ابی اوفی قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نبیذ الجر الاخضر قلت اشربہ فی الابیض قال لا رواہ
البخاری روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نبیذ ہٹلیا سبز کسی کہا میں کیا پیوین ہم ہٹلیا سفید مین فرمایا
نہ نقل کی یہہ بخاری نی **ق** ہٹلیا سبزی کو نام اوسکا ختم ہی اور چونکہ عبد اللہ بن ابی اوفی قید سبزی اباحت نبیذ ہٹلیا غیر سبز کی سمجہی اونہون نی کہا کہ
پیوین ہم ہٹلیا سفید مین حضرت نی فرمایا سفید مین بہی یعنی ذکر سبز کا اتفاقی ہی اور سبب اسکے کہ اکثر ہٹلیان کہ اونمین نبیذ بناتی تہی اوس زمانی مین سبز ہوتے
تہین ولیکن حکم سبز سفید کا ایک ہی ہی اور یہہ بہی منسوخ ہی جیسیکہ اوپر ذکر کیا گیا ہر **باب تغطیۃ الاوانی وغیرہا**
یہہ باب ہی بیچ بیان ڈہانکنی باسنونکی اور غیر باسنونکی **ق** یعنی اس باب مین وہ حدیثین ہین کہ وارد ہوئی ہین بیچ مقدمہ ڈہانکنی باسنونکی رات کو وقت
سونی کی اور ایک نسخہ صحیحہ مین لفظ وغیرہا کا زیادہ آیا ہی یعنی یہہ باب ہی بیچ بیان ڈہکنی باسنونکی اور سوای باسنونکی جیسیکہ بند کرنا دروازی کا اور بجہانا چراغون
کا اور سوای اسکیکا ہر **الفصل الاول** فصل پہلی **عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا**
کان جنح اللیل او امسیتم فکفوا صبیانکم فان الشیطان ینتشر حینئذ فاذا ذہب ساعۃ من اللیل فخلوہم
واعلقوا الابواب واذکروا اسم اللہ فان الشیطان لا یفتح بابا مغلقا واوکوا قربکم واذکروا اسم اللہ وخمروا انیتکم واذکروا اسم
اللہ ولو ان تعرضوا علیہ شیئا واطفؤا مصابیحکم متفق علیہ وفی روایۃ للبخاری قال خمروا الآنیۃ واوکوا الاسقیۃ واجیفوا
الابواب واکفتوا صبیانکم عند المساء فان للجن انتشارا وخطفۃ واطفؤا المصابیح عند الرقاد فان الفویسقۃ ربما اجرت
الفتیلۃ فاحرقت اہل البیت وفی روایۃ لمسلم قال غطوا الاناء واوکوا السقاء واغلقوا الابواب واطفؤا السراج فان الشیطان لا یحل
سقاء ولا یفتح بابا ولا یکشف اناء فان لم یجد احدکم الا ان یعرض علی اناۂ عودا ویذکر اسم اللہ فلیفعل فان الفویسقۃ تضرم
علی اہل البیت بیتہم وفی روایۃ لہ قال لا ترسلوا فواشیکم وصبیانکم اذا غابت الشمس حتی تذہب فحمۃ العشاء فان الشیطان
یبعث اذا غابت الشمس حتی تذہب فحمۃ العشاء وفی روایۃ لہ قال غطوا الاناء واوکوا السقاء فان فی السنۃ لیلۃ ینزل فیہا
وباء لا یمر باناء لیس علیہ غطاء او سقاء لیس علیہ وکاء الا نزل فیہ من ذلک الوباء روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی جسوقت کہ ہو اول شبی فرمایا شام کرو تم پس بند رکہو تم اپنی لڑکونکو یعنی نکلنی گہر کیسی اور بہیڑی کو نکون کی سی اسلیی کہ شیطان یعنی جن بہیلتے ہین اوسوقت اوسمین
جسوقت کہ گذری ایک ساعت رات سی پس واہی کہ چہوڑ دو اونکو اور بند کرو دروازونکو اور ذکر کرو نام اللہ کا یعنی وقت بند کرنی دروازی کی اسلیی کہ شیطان

نہین کہولتا دروازی بند کی ہوئی کو یعنی ساتھہ ذکر خدا کے اگرچہ جن و شیطان کو قدرت ہی کہ دروازون اور دیوارون مین پیٹھہ جاوین لیکن بسبب ذکر خدا کی مجال پیٹھنی کی نہین کہتی اور باندہ دو دہانے اپنی مشکونکی یعنی جسمین پانی ہوتا کہ اونمین کوئی کیڑا پتنگا وغیرہ نہ گر پڑی اور ذکر کرو نام خدا کا یعنی وقت باندہنی دہانی کی اور ڈھانک دو اپنی باسن اور یاد کرو نام اللہ کا یعنی وقت ڈھانکنی کی اگرچہ عرض مین کہو باسن پر کوئی چیز یعنی اگرچہ صورت ڈھانکنی کی اسقدر ہو کہ لکڑی وغیرہ چوڑا و پر باسن کے رکہدو تو خیر یہہ بہی کافی ہی رفع کراہت اور تہوتی ضرر مین کہ ہوتا ہی بدون ڈھانکی مثل تصرف کرنی شیاطین کے اور مانند اوسکی کے اور بچہا دو اپنی چراغونکو یعنی سونی وقت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم کی یعنی یہہ الفاظ مشترک ہین درمیان بخاری اور مسلم کی اور جدا جدا ہر ایک کی روایت مین یہہ مضمون ساتھہ الفاظ مختلفہ کی ہی آیا ہی جیسیکہ کہا اور ایک روایت بخاری کی مین یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی ڈھانکو باسنونکو اور بند کرو منہ مشکونکا اور بند کرو دروازی اور اپنی پاس بیٹہار کہو اپنی لڑکونکو شام کی وقت یعنی ادہر اودہر جانی نہ دو اسلیی کہ تحقیق واسطی جونکی نہی پہیلنا اور اوچک لینا اور بچہا دو چراغونکو نزدیک سونی کی اسلیی کہ تحقیق چوہا اکثر یا بعضی وقت کہینچ لیجاتا ہی بتیکو بس جلا دیتا ہی گہر کی لوگونکو اور ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی ڈھانکو باسن اور بند کرو مشک کو اور بند کرو دروازونکو اور گل کرو چراغونکو اسلیی کہ تحقیق شیطان نہین کہولتا مشک کو اور نہین کہولتا دروازی کو اور نہین کہولتا باسن کو یعنی بسبب لینی نام خدا کی پس اگر نہ پاوی ایک تہمارا یعنی کوئی چیز ڈھانکنی کو مگر اسیقدر کہ عرض مین کہی باسن پر لکڑی اور یاد کری نام اللہ کا اوس پر یعنی وقت کہنی لکڑی کی پس چاہیی کہ کری اسلیی کہ تحقیق چوہا بہڑکا دیتا ہی اوپر گہر کی لوگونکی گہر اونکا اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہی کہ فرمایا حضرت نی نہ چہوڑو دہانی مواشی کو اور نہ اپنی لڑکونکو جسوقت کہ غائب ہوے آفتاب یہانتک کہ جاتی رہی اول تاریکی رات کی یعنی کچہہ رات جاتی رہی اسلیی کہ تحقیق شیطان پراگندہ کیی جاتی ہین جسوقت کہ غروب ہوتا ہی آفتاب یہانتک کہ جاتا رہی اول وقت رات کا اور مسلم کی ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی ڈھانکو باسن کو اور بند کرو مشک کو اسلیی کہ تحقیق سال بہر مین ایک رات ہی کہ اوترتی ہی اوسمین وبا نہین گذرتی وہ وبا کسی باسن پر کہ نہواوسپر ڈھکنا یا مشک پر کہ نہواوسپر سر بند مگر کہ اوترتی ہی اوسمین اوس وبا سے ق بعد روایت متفق علیہ کی جو بخاری کی روایت مین لفظ عند المساکا آیا ہی احتمال کہتا ہی کہ متعلق ہو ساتھہ سب افعال کی پس مراد وقت ممتد ہوگا ابتدا شام سی وقت عشا تک وقت بند کرنی دروازی اور ڈھانکنی باسن کا ہی اور اگر متعلق ہو ساتھہ کفتوا کی جیسیکہ دلالت کرتا ہی سیاق حدیث کا اسپر اسب ہی اور حاصل معنونکا یہہ ہوگا کہ رات مین یہہ سب کام کرو لڑکونکو اول شب مین نکلنی ندو کہ وقت پہیلنی جنات کا ہی اور جب ایک ساعت گذری تو چہوڑ دو لڑکونکو اور کرو یہہ کام ذکر کیی گیی اور اس توجیہ سی موافق ہو جاتی ہی یہہ روایت ساتھہ لفظ متفق علیہ کے اوراوچک لینا لڑکونکو اور یہہ بات ہوتی ہی اگرچہ قلیل لو قوع ہی یا مراد ہی لیجانا ہوش و عقل کا اور کہیل مین مصروف کرنا لڑکیکی تنہائی اور جن و شیاطین ایک ہین جنات ہین جمع فاسق و سرکش ہین اور نہین شیطان کہتی ہین کذا ذکر البعض اور کہا قرطبی نی کہ تمام اوامر اسباب کے قبیلہ ارشاد سی ہین طرف مصلحت کے اور احتمال ہی کہ ہون واسطی استجاب کی اور فحمہ کہتی ہین اول تاریکی کو کہ درمیان مغرب اور عشا کی ہوتی ہی اور جو تاریکی کہ درمیان صبح اور عشا کی ہوتی ہی اوسکو عسعسہ کہتی ہین واللیل اذا عسعس اشارت اسیکی طرف ہی اور کہا نووی نی کہ اسمین بہت انواع خیر اور آداب جامعہ مذکور ہین اور فضائل غنین یہہ ہی کہ نام لینا اللہ تعالی کا ہر حرکت و سکون مین تاکہ حاصل ہو سلامتی آفات دنیویہ اور اخرویہ سی ہا

ح ع وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ أَبُو حُمَيْدٍ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنَ النَّقِيعِ بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآخَرُ تَصُولُ أَنْ تُعْرَضَ عَلَيْهِ عُودًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا لایا ابو حمید کہ ایک شخص ہنی انصار مین سی نقیع سی کہ نام ہی ایک جگہ کا لایا باسن بہرا ہوا دودہ کی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی کہلا ہوا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیون نہ ڈھانکا تو نی اسکو اگرچہ ڈھانکنا اتنا ہی ہوتا ہی کہ عرض مین کہہ لیتا اوسپر ایک لکڑی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر کی کہ نقل کی ہی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا

نہ چھوڑو تم آگ کو گھر و نہیں یعنی اوس آگ کو کہ خوف ہو جلنی کا اوسکی جسوقت کہ سوتی لگو تو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف آگ شامل ہی چراغ اور غیر چراغ
کو لیکن قندیلون لٹکی ہوئی سی اگر خوف جلنی کا ہو تو نہین مضائقہ ہی اونکی کہنی کا اور اس نہی مین داخل نہین واسطی انتفاء علت کی کذا قال النووی کہتا ہی بندہ
ضعیف کہ اگر آگ بہی گھر مین اسطرح رکہین کہ خوف جلنی کا اوسکی نہو جیسکہ جاڑی مین بقصد شب بیداری کی یا کسی مصلحت کی گھر مین اب کہتی ہین سیدہی
کر اسی قیاس منوع نہو واللہ ح وعن ابی موسی قال احترق بیت بالمدینۃ علی اہلہ من اللیل فحدثت بشانہ النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال ان ہذہ النار انما ہی عدو لکم فاذا نمتم فاطفؤہا عنکم متفق علیہ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا
جلگیا ایک گہر مدینہ مین رات کو گر پڑا گہر والون پر ایک رات پس نقل کیا گیا حال اوسکا روبرو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا کہ تحقیق یہہ آگ سوا ہی اوسکی نہین کہ
وہ دشمن ہی واسطی تمہاری کہ جلا دیتا ہی جان و مال کو پس جسوقت کہ سوؤ لگو تم پس بجہا دو اوسکو اور دور کرو ضرر اوسکا اپنی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
الفصل الثانی فصل دوسری عن جابر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا سمعتم نباح
الکلاب ونہیق الحمیر من اللیل فتعوذوا باللہ من الشیطن الرجیم فانہن یرین ما لا ترون واقلوا الخروج اذا ہدأت
الارجل فان اللہ عز وجل یبث من خلقہ فی لیلۃ ما یشاء واجیفوا الابواب واذکروا اسم اللہ فان الشیطن لا یفتح
بابا اذا جیف بذکر اسم اللہ علیہ وغطوا الجرار واوکوا القرب رواہ فی شرح السنۃ راوی ہی جابر کہ کہا نبی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا
جسوقت کہ سنو تم آواز کتون کی اور آواز گدہون کی رات کو پس پناہ مانگو ساتہہ اللہ کی شیطان اندی ہوئی سی اسلی کہ تحقیق کتی اور گدہی دیکہتی ہین اون چیز کو کہ نہین دیکہتی تم اور
شیطانکو روکو دروازون کو اور ذکر کرو نام اللہ کا اوپر اسلی کہ شیطان نہین کہولتا دروازہ کو جسوقت کہ بند کیا جاوی اور ذکر کیا جاوی نام اللہ کا اوپر اور ڈانکدو برتن
یعنی جنمین پانی ہو اور اولٹا کر رکہو یا سنو تو یعنی جسوقت کہ خالی ہون اور باندہ دو مسنہ مشکون کی نقل کی یہہ حدیث محی السنہ نی شرح السنہ مین وعن ابن عباس
قال جاءت فارۃ تجر الفتیلۃ فالقتہا بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الخمرۃ التی کان قاعدا علیہا فاحرقت
منہا مثل موضع الدرہم فقال اذا نمتم فاطفؤا سرجکم فان الشیطن یدل مثل ہذہ علی ہذہ فیحرق رواہ ابوداود
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا آیا ایک چوہا اسحال مین کہ کہینچ لایا ایک بتی اوس دی ہوئی روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس بوریہ
پر کہ بیٹہی تہی حضرت اوسپر پس جلا دیا اوسمین سی بقدر درہم کی پس فرمایا حضرت نی جسوقت کہ سوؤ تم پس گل کرو چراغ اسلی کہ تحقیق شیطان اوہ کہتا ہی مثل اس
چوہی موذی کو اس فعل پر پس جلا دیتا ہی شیطان اور باعث ہوتا ہی تمہاری جلنی پر باین حیلہ نقل کی یہہ ابوداود نی ف اسباب مین تیسری فصل مصنف
نہین لکہے اور نہ کہا کہ یہہ باب خالی ہی فصل تیسری سی اور وجہ اوسکی بیان نکرنی کی اوپر ذکر کی گئی ہی ح کتاب اللباس کتاب ہی
بیچ بیان لباس کے ف لباس مصدر ہی بمعنی ملبوس کے جیسکہ کتاب بمعنی مکتوب کی اور ماضی اور مضارع اسکی باب علم یعلم سی آتی ہین اور مصدر اسکا لیس بہی
آیا ہی شاذ یہہ پیش لام کی اور لیس ساتہہ بر لام کے بمعنی التباس و خلط کی ہی اور وہ باب ضرب یضرب سی آیا ہی ح الفصل الاول
فصل پہلی عن انس قال کان احب الثیاب الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یلبسہا الحبرۃ متفق علیہ
روایت ہی انس سی کہ کہا تہی حبرہ محبوب ترین کپڑونکی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جو پہنتی تہی یعنی زیادہ واسطی اور مصلحتونکی قسم دینی اور بچہانی اور سوای
اوسکی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف حبرہ ساتہہ بر بکے اور پر وزن عنبہ کی ایک قسم افضل ہی چادرون مین کے سی کہ اوسپر خطوط سرخ ہوتے ہین

اوکبھی سبز اور سوت کی بنی جاتی ہی لکہا ہی علمارنی کہ اسی سبب سی حضرت اوسکو دوست رکہتی تہی اور بعضون نی کہا دوست رکہتی تہی اوسکو سبب ہونی اوسکی کی سبز کہ سبز کپڑا اہل جنت کی کپڑونمین سی ہی اور وارد ہوا ہی انہ کان احب الالوان الیہ الخضرۃ رواہ الطبرانی فی الاوسط وابن السنی وابونعیم فی الطب اور بعضون نی کہا کہ دوست رکہتی تہی اوسکو بسبب اسکی کہ خطوط سرخ ہوتی تہی آدمی اور وہ میل خورہ ہوتا ہی ع وعن المغیرۃ بن شعبۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لبس جبۃ رومیۃ ضیقۃ الکمین متفق علیہ اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی ہیہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہنا جبہ رومی تنگ استینونکا نقل کی ہیہ بخاری اور مسلم نی ف ایک اور روایت مین آیا ہی کہ استینین ایسی تنگ نہین کہ جب وضو کرنی لگی تو استینین چڑہ نہ سکین استینونکی نیچی سی ہاتہہ نکالی وہونی کی لی اور ہیہہ ہی آیا ہی کہ یہہ ہاجر اسفر کا ہی اور کہا بعضون نی کہ اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہین تنگ آستین بنانی سفر مین نہ حضر مین اسلیے کہ آستین صحابہ رضی اللہ عنہم کی فراخ تہین اور کہا ابن حجر نی کہ قول ائمہ کا آسمین ہیہ ہی کہ اقسام مذعات مذمومہ سی ہی فراخ کرنا استینونکا انتہی اور ممکن ہی ہیہ کہ حمل کیا جاوی قول ائمہ کا اوپر فراخی مفرط یعنی زائد از حد کی اور صحابہ سی جو منقول ہی وہ محمول ہی فراخی غیر مفرط پر اسلیے کہا ہی منتقی مین کہ وہ کتاب ہمارے کہی سی ہی مستحب ہی فراخی آستین کی بقدر ایک بالشت کی ع وعن ابی بردۃ قالت اخرجت الینا عائشۃ کساء ملبدا وازارا غلیظا فقالت قبض روح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذین متفق علیہ اور روایت ہی ابی بردہ سی کہ کہا نکالی طرف ہماری حضرت عائشہ رضی ایک چادر پیوند کی ہوی اور ایک تہبند موٹا اور کہا قبض کی گئی روح مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دو کپڑون مین نقل کی ہیہ بخاری اور مسلم نی ف حضرت نی جو دعا کی تہی اللہم احینی مسکینا وامتنی مسکینا ہیہ اوسکا اثر تہا اور احادیث سی معلوم ہوتی ہی رغبتی حضرت کی دنیا اور دینا کی رزق وبرق سی پس لازم ہی امت کو کہ پیروی کرین حضرت کی ہر خصلت کی ع وعن عائشۃ قالت کان فراش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا مما علیہ ادما حشوہ لیف متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ کہا تہا بچونا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ سوتی تہی وسپر چمڑہ کا بہرا ہوا اوسکی اندر پوست کہجور کا یعنی روئی کی جگہہ نقل کی ہیہ بخاری اور مسلم نی ف اور شمایل ترمذی مین آیا ہی حضرت حفصہ سی کہ تہا بچونا حضرت کا ٹاٹ کا ع وعنہا قالت کان وساد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی یتکیء علیہ من ادم حشوہ لیف متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ کہا تہا تکیہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تکیہ کرتی اوسپر چمڑہ کا بہرا ہوا اوسکا پوست خرما تہا نقل کی ہیہ مسلم نی ف تکیہ کرنی یعنی تکیہ لگا کر بیٹہتی یا سوتی وقت سر کی نیچی کرتی اسی معلوم ہوا کہ مستحب ہی بنانا بچونی کا اور تکیہ کا واسطی سونی اور آرام کی لیکن بطریق اسراف اور اہانک کی تنعم مین نہوا اور آنحضرت دوست رکہتی تہی تکیہ کو اور تکیہ کرتی تہی وسپر اور فرمایا کہ اگر خوشبو اور تکیہ کوئی دی تو رد نہ کری اور ان احادیث سی اور مانند انکی سی معلوم ہوا کہ طریقہ آنحضرت کا ہیہ تہا کہ زہد کرتی تہی دنیا مین اور اعراض کرتی تہی متاع اور لذات دنیا سی اور لباس بہی موٹا اور پہٹا پرانا پہنتی اور آیا ہی کہ لباس جیسا میسر ہوتا پہنتی اور تکلف نکرتی اور کبہی بیان جواز کی لیی کپڑا نفیس وقیمتی بہی پہنا ہی لیکن فی الغور کسکو بخشدیا اور قید رکہنی نفیس کپڑے کی اور عادت پکڑنی اوسکی اور تکلف کرنا اسمین خلاف سنت ہی اگرچہ اصل باحث رکہتا ہی اور اگر کپڑا موٹا اور حقیر بسبب بخل اور سخت کی یا واسطی اظہار زہد کی یا طمع اور سوال کے لوگونسی بطریق ریا وسمعہ کی پہنی ہیچ ہی بلکہ اکثر اہل خیر ودیانت نی بقصد ستر حال وعفت اور اظہار غنا کی کپڑے نفیس پہن کر اپنی تئین چشم اغیار سی چہپایا ہی اور حاصل کلام یہہ کہ اگر بطور اسراف وتکبر کی ہو تو ہین مضائقہ وسکا اور میانہ روی ہر جگہہ محمود ہی ع وعنہا قالت بینا نحن جلوس فی بیتنا فی حر الظہیرۃ قال قائل لابی بکر ھذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقبلا متقنعا رواہ البخاری اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ کہا اوسوقت کہ تہی ہم بیٹہی ہوئی اپنی گہر مین بیچ گرمی دوپہر کی کہا کہنی والی نی واسطی ابوبکر صدیق کی ہیہ ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آنی والی ڈہانکی ہوئی سر اپنا چادر کی کونی سی نقل کی ہیہ بخاری نی ف ڈہانکنا سر کا تہا واسطی گرمی وہوپ کی یا اس واسطے

کرنہ پہچانی حضرتؐ کو کوئی اور یہہ حدیث ایک حکم ہی حدیث ہجرۃ کا کہ بعد از فتحیہ بیعت العقبہ کی آنحضرتؐ منتظر تہی حکم ہجرۃ کی مکہ سی اور حضرت ابوبکر رضہ التماس رفاقت
کی اس سفر مین حضرت سی کہتی تہی اور آنحضرتؐ فرماتی تہی کہ اگر حکم ہجرۃ کا ہوگا تو ایسا ہی ہوگا ناگاہ حکم ہجرۃ کا ہوا پس آنحضرتؐ دوپہر کو حضرت ابوبکر کی گہر مین رونق
افزا ہوئی اور خبر دی کہ حکم ہجرۃ کا پہنچا اور حکم ہوا کہ نکلون مین اور تو رفیق ہوگا پس رات کو کہڑکی کی راہ سی کر پیچھے دیوار گہر ابوبکر رضہ کی تہی طرف جبل ثور کی کہ پہنچے جانب
اسفل مکہ کی ہی نکلی اور غار ثور مین داخل ہوئی الی اخر القصہ ملخ وعن جابرؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ فراش للرجل
وفراش لامراتہ والثالث للضیف والرابع للشیطان رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا انکو ایک بچھونا
واسطی مرد کی اور دوسرا بچھونا واسطی عورت وسکی اور تیسرا واسطی مہمانکی اور چوتہا واسطی شیطانکی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی آدمی کی لیی تین بچھونی چاہئیں
اگر سیر ہون یا کہ اپنی لیی اور دوسرا اپنی بیوی کی لیی کہ شاید کسی وقت بسبب مرض کی یا کسی اور عذر کی تنہا سونا اولی ہی اور موافق
تر ساتہہ سنت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات کی ساتہہ سویا کرتی تہی اور تیسرا مہمانکی لیی کہ آدمی تو رات کو اور سپر سوتی یہہ تین بچھونی کافی
ہین اور زیادہ انسی اسراف ہی جیسیکہ فرمایا کہ چوتہا اگر ہو تو شیطانکی لیی نسبت شیطانکی طرف اس سبب سی کی کہ چونکہ زیادہ قدر حاجت سی ہی اور محل مفاخرت
ہی مذموم ہی اور ہر مذموم منسوب وسکی طرف ہی یا اسلیی شیطانکی طرف نسبت کیا چونکہ زائد ہی حاجت سی اور سپر شیطان لات گذارتا ہی لیکن اگر کسیکی عادت
کرم اور سخاوت کی ہو اور مہمان وسکی ہان بہت آتی ہون تو ظاہر یہہ ہی کہ کثرت فرش اسباب کی مذموم نہو مذموم وہ ہی کہ واسطی مفاخرت و تکبر کی ہو ملخ
وعن ابی ہریرۃؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ینظر اللہ یوم القیمۃ الی من جر ازارہ بطرا متفق
علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہین دیکہگی اللہ تعالی دن قیامت کی یعنی نظر رحمت سی طرف اوس
شخص کی کہ دراز کری یعنی ٹخنی سی نیچی کری اپنی ازار اپنی ازراہ تکبر و اترانی کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف تکبر کی قید سی معلوم ہوا کہ اگر بغیر تکبر کے
ازار دراز کری تو حرام نہین ولیکن مکروہ ہی ساتہہ کراہت تنزیہی کی اور اگر بسبب کسی عذر کی دراز کری مانند سردی یا بیماری کی تو مکروہ بہی نہین ملخ
وعن ابن عمرؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من جر ثوبہ خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیمۃ متفق علیہ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کی دراز کری کپڑا اپنا یہانتک کہ گہسٹتا جاوی ازراہ تکبر کی نہین دیکہی گا اللہ تعالی
طرف وسکی دن قیامت کی یعنی نظر رحمت و عنایت سی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف کپڑا عام ہی خواہ تہبند ہو یا جامہ یا کرتہ یا انگرکہا یا قبا یا فرغل
یا دوپٹہ یہہ سب منع مین داخل ہین ملخ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینما رجل یجر ازارہ من
الخیلاء خسف بہ فہو یتجلجل فی الارض الی یوم القیمۃ رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ ایک شخص
گہسیٹتا تہا ازار اپنی ازراہ تکبر کی دہسایا گیا زمین مین پس وہ چلا جاتا ہی زمین مین قیامت تک نقل کی یہہ بخاری نی ف احتمال ہی کہ یہہ شخص کوئی
اس امت سی ہو کہ حضرت نی خبر دی کہ کسی وقت مین یہہ ہوگا اور تعبیر کیا اسکو ساتہہ ماضی کی بسبب تحقق وقوع اوسکی اور احتمال یہہ بہی ہی کہ یہہ شخص اگلی
امتونمین سی ہو کہ اسحال مین گرفتار ہوا اور یہہ قول صحیحتر ہی اسلیی احدیث کو بخاری بیچ ذکر بنی اسرائیل کی لایا ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد اسی قارون
ہی ملخ وعن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اسفل من الکعبین من الازار فی النار رواہ البخاری
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو چیز نیچی ہو ٹخنی سی ازقسم ازار کی وہ آگ مین ہی نقل کی یہہ بخاری نی ف وہ آگ مین
ہی یعنی ٹخنی سی نیچی جتنی ٹکڑہ قدم پر ازار لٹکتی ہی وہ آگ دوزخ مین ڈالا جاویگا اور بعضون نی کہا معنی یہہ ہین کہ یہہ فعل مذموم ہی اور افعال اہل دوزخ سی
ہی اور ذکر دوزخ کا اکثر بیچ حق ازار کی آیا ہی اور وعید شدید اوسمین آئی ہی حتی کہ ایک شخص نیچے پائنچی والا نماز پڑہتا تہا اوسکو حضرتؐ نی ساتہہ عادۃ

وضو اور نماز کی حکم فرمایا چنانچہ یہہ روایت دائل کتاب مین ہی کو رہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ شعیا تکی پندبروین شب مین سب بخشی جاتی ہین مگر عاق اور مدمن خمر اور سبل ازار نہین بخشی جاتی اور تحقیق یہہ ہی کہ درازی سب کپڑون مین جاری ہی یعنی جو کپڑا کہ زیادہ قدر حاجت اور سنت سی ہو درازی ممنوع ہی اور تخصیص ازار کی بسبب کثرت وقوع اسکیکی ہی کہ لباس اکثر لوگونکی عہد نبوت مین چادر وازار تہی وفصل دوسری مین ابن عمر رض سی آیا ہی کہ انحضرت نے فرمایا الاسبال فی الازار والقمیص والعمامۃ من جر منہا شیئا خیلاء الحدیث اور حدیث اول مین یہی ابن عمر سی کہ پہلی حدیث سی گذری مطلق کپڑا واقع ہوا اور درازی ممنوع الازار مین اور قمیص یعنی عمامہ مین جو تخصیص کہ درازی کی کسی حدیث مین آئی ہی وہ بسبب اکثر ہونیکی ہی سنیت یعنی اولویت ازار مین نصف پنڈلی تک ہی اور ازار انحضرت کی ایسی ہی تہی اور خصت تخنونکی اوپر تک ہی اور حکم دامن قبا و پیراہن کا بھی یہی ہی اور سنت آستینون مین بند دست تک ہی اور اسبال عمامہ مین سات ہتہ چھوڑنی شملہ کی ہنی یا دہ عادۃ سی عرض مین اور طول مین اور تہائیے وسکی نصف پشت تک ہی اور زیادہ اسی بدعت اور داخل درازی ممنوع کی ہی اور یہہ فراخی اور درازی کہ بعضی شہرون عرب کے مین متعارف ہوئی ہی خلاف سنت ہی اور جو درازی کہ بطریق تکبر کی ہی حرام ہی اور جو کہ بطریق عرف وعادت کی شایع ہو مکروہ ہی اور درازی عورتونکی لیی بھی حرام ہی لیکن جائز ہی بقدر ایک بالشت کی یا دو بالشت کی زیادہ پر نسبت مردونکی بلکہ مستحب ہی بقصد ستر کی کذا فی حدیث ام سلمہ رح تنبیہ کہتا ہی مولف اس کتاب کا کہ اسوقت اس عاجز کی خیال مین آیا کہ تو جو ہر حدیث مین ترجمہ کرتا ہی اس عبارت کا مثلا عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد اتمام ترجمہ حدیث کی اس عبارت کا ترجمہ لکھا ہی رواہ الترمذی مثلا اسی کتاب بہت دراز ہوئی جاتی ہی اور ان عبارتونکا ترجمہ بارہا گذر چکا ہی پس اکتفا کر نفس حدیث کی ترجمہ پر اور باقی کا ترجمہ چھوڑ دی کہ جو ذرہ بھی شعور رکہتا ہوگا وہ آپ سمجھ لیگا لیکن ہان جہان عبارت مشکل اور نئی وضع کی ہو اوسکا ترجمہ کرتا ہون چنانچہ حضرت شیخ عبدالحق رح نی بھی ایسا ہی کیا ہی اور مولانا اسحق صاحب کیے مترجم اسکی ہین وہون نی بھی اسیطرح لکہوایا تہا اول نسخہ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهٖ اَوْ يَمْشِيَ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ وَاَنْ يَّشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ اَوْ يَحْتَبِيَ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ کہاوی آدمی بائین ہاتہہ سی یا چلی ایک پانو پوش مین اور یہہ کہ لپیٹی بدن پر کپڑا کہ ہاتہہ بہی اندر آجاوین یا گوٹہ مار کر بیٹہی ایک کپڑی مین اسحالت مین کہ کہولی ہوی ہو ستر اپنا فانہی بائین ہاتہہ سی کہانی کی تنزیہی ہی اور بعضون نی کہا تحریمی ہی اور ایک جوتی سی چلنی مین بدہیئتی اور خلاف وقار ہی اور اگر جوتا بلند ہوگا تو باعث لغزش قدم اور گر پڑنیکا زمین پر ہوگا اور لپیٹی بدن پر کپڑا یعنی چادر وغیرہ اسطرح اوڑہی کہ تمام بدن ڈہک جاوی کہ ہاتہہ بہی اندر رہی ہین اور کوئی طرف کپڑیکی اوٹہاوی نہین کہ ہاتہہ وسی نکال سکی اور نہی اسکی اسلیی ہی کہ اسطرح حکا اور نہی دلالا ہو جاتا ہی مانند طوق پہنانیکی اور اسطرح کی اوڑہنی کو عرب مین صما کہتی ہین اسلیی کہ بند کر دیتا ہی منافذ کو جیسیکہ صخرہ صماکہتی ہین پتہر سخت کو کہ اوسمین ہا ریدگی وشکاف بالکل نہو اور اسی ہمام نی شرح ہدایہ مین لکہا ہی کہ مکروہ ہی اشتمال صماء نماز مین اور وہ یہہ ہی کہ لپیٹ لیوی ساہتہ ایک کپڑی کی سراپا اور تمام بدن اپنا اور نچہوڑ ہر جگہ ہاتہہ کی نکلنی کی اور امام محمد کی نزدیک شرط ہی یہہ کہ ازار نہ بہنی ہو اور اوسکی نزدیک یہہ شرط نہین اور نووی نی شرح مسلم مین لکہا ہی کہ فقہا اشتمال صماء اوسکو کہتی ہین کہ لپیٹ لیوی بدن پر ایک کپڑا کہ اوسکی ساہتہ دوسرا کپڑا نہو یہہ ایک جانب اوسکی اوٹہا کر کندہی پر رکہہ لیوی اور یہہ حرام ہی بسبب اسکی کہ کہلجاتا ہی بعض ستر انہی اور حاصل یہہ کہ اگر متحقق ہو اوسی کہلنا ستر کا تو وہ حرام ہی اور اگر احتمال ہو کہلنی ستر کا تو مکروہ ہی اور گوٹہ مار کر بیٹہنا اسکو کہتی ہین کہ دونون چوتڑون پر بیٹہی اور پنڈلیان کہڑی کر لی اور دونون ہاتہہ پیٹہ پر لپیٹ لیوی یا کپڑا لپیٹہ اور دونون پنڈلیون پر لپیٹ لی پس اسطرح بیٹہنا اس صورت مین منع ہی کہ فقط چادر ہی اوسکی پاس ہو کہ اگر لپیٹی گا تو ستر کہل جاویگا والا جائز ہی بلکہ مستحب ہی بغیر حالت صلوۃ مین کہ انحضرت کعبہ کی سامنی گوٹہ مار کر ساہتہ چادر کی اور ساہتہ ہاتہہ کی بہی بیٹہی تہی اور اگر چادر وسیع ہو اسی کہ اوسکی لپیٹی سی ستر نہ کہلی جائز ہی اور ح وَعَنْ عُمَرَ وَاَنَسٍ

وابن الزبیر و ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من لبس الحریر فی الدنیا لم یلبسہ فی الاخرۃ متفق علیہ اور روایت ہی عمر اور انس اور ابن الزبیر اور ابی امامۃ سی اونہون نی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جس شخص نی پہنا ریشم یعنی غیر مشروع دنیا مین نہین پہنی گا اوسکو آخرت مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یہہ محمول ہی حلال جاننی والی پر یا زجر و تہدید پر یا ایک مدت پہلی داخل ہونی جنت کی اسلیی کہ اہل جنت کا لباس جنت مین حریر ہوگا اور کہا حافظ سیوطی نی کہ تاویل اسکی اکثر وںکی نزدیک یہہ ہی کہ نہین داخل ہوگا جنت مین ساتہہ سابقین فائزین کی اور موید ہی اسکی وہ روایت کہ نقل کی ہی احمد نی جو یہہ سی من لبس الحریر فی الدنیا البسہ اللہ یوم القیمۃ ثوبا من نار ع وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یلبس الحریر فی الدنیا من لا خلاق لہ فی الاخرۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سوای اسکی نہین کہ پہنتا ہی ریشم دنیا مین وہ شخص کہ نہین حصہ واسطی اوسکی آخرت مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی نہین حصہ واسطی اوسکی اعتقاد آخرۃ سی یا نہین ہے حصہ پہنی حریر کی سی آخرۃ مین جیسکہ اوپر کی حدیث مین فرمایا لم یلبسہ فی الاخرۃ پس ہوگا کنایہ داخل ہونی سی جنت مین بموجب قول اللہ تعالی کی ولباسہم فیہا حریر پس اسصورت مین کافر کی حق مین تو ظاہر ہی اور مومن کی حق مین بطریق تغلیظ کی ہی یا یہہ کہ نہین داخل ہوگا ابتدا یا نہین داخل ہوگا بغیر اسکی کہ عذاب دیا جاوی گا ساتہہ کپڑی آگ کی بدلہ اوسکی ساتہہ ع وعن حذیفۃ قال نہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نشرب فی انیۃ الفضۃ والذہب وان ناکل فیہا وعن لبس الحریر الدیباج وان نجلس علیہ متفق علیہ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا اونسی منع کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ پیین ہم پیچ باسن چاندی اور سونی کی اور یہہ کہ کہاوین ہم اوسمین اور منع کیا پہننی حریر اور دیبا کی سی کہ ایک قسم ہی ریشمی کپڑی کی اور یہہ کہ بیٹہین ہم اوسپر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بیان استعمال کرنی ظروف وغیرہ چاندی سونیکا اور حریر کا اوپر ہو چکا ہی اور فقاوی قاضیخان مین لکہا ہی کہ جیسی استعمال حریر کا بالغ کو حرام ہی ایسی ہی حرام ہی پہنا اوسکا لڑکونکو اور گناہ ہوتا ہی پہنانی والی کو اور کہا امام ابو حنیفہ رح نی کہ نہین مضائقہ ہی حریر کی بچہانی کا اور سونی کا اوپر اور اسیطرح اگر لگی ہو پردی حریر کی ہون تو نہین مضائقہ اور کہا امام ابو یوسف اور امام محمد نی کہ یہہ سب مکروہ ہین اور حاصل یہہ کہ نہی احادیث کی محمول ہے تحریم پر نزدیک صاحبین کی اور نزدیک امام صاحب کی تنزیہہ پر جیسکا اشارہ کیا طرف اسکی ساتہہ قول لاباس کی اسلیی کہ پرہیزگار وہ شخص ہی کہ چوہردی لاباس بہ کو بخوف اسکی کہ ہو اوسمین باس اور یہی معنی ہین اسحدیث مشہور کی دع ما یریبک الی لا یریبک پس ابو حنیفہ کو نہین حاصل ہوئی دلیل قطعی اوپر ہونی اس شے تحریمی اور نصوص تحریم پہنی حریر کی نہین مشتمل اسکو اسلیی کہ یہہ بھی پر نہین اطلاق کیا جاتا ہی پہنا پس اسلیی حکم کیا ساتہہ تنزیہہ کی ع وعن علی قال اہدیت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلۃ سیراء فبعثت بہا الی فلبستہا فعرفت الغضب فی وجہہ فقال انی لم ابعث بہا الیک لتلبسہا انما بعثت بہا الیک لتشققہا خمرا بین النساء متفق علیہ اور روایت ہی علی رضہ سی کہ کہا بہیجا گیا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جوڑا ایسی تہبند اور چادر ریشمی خط دار پس بہیجا اوسکو طرف میری پس پہنا مینی اوسکو پس پہچانا مینی غصہ پہچہرہ مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا کہ تحقیق مینی نہین بہیجا تہا اوسکو طرف تیری تا کہ پہنی تو اوسکو سوای اسکی نہین بہیجا تہا مینی اوسکو طرف تیری تا کہ پہاڑ کرا اوسکو اور پہنیان کر کر تقسیم کردی درمیان عورتون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف پہنا حضرت علی نی یہہ سمجہکر کہ حضرت نی پہنی کی لیی بہیجا ہی اگر نہ جایز ہوتا پہنا اوسکا تو حضرت بہیجتی اور حضرت اسلیی غصہ ہوی کہ اکثر یا کل اسمین ریشم تہا یا اسلیی خفا ہوئی کہ کیون نہ سوچی وہ کہ یہہ لباس مقصود نہین ہے یعنی اگرچہ ریشم اسمین اسقدر نہا کہ جایز تہا پہننا اوسکا لیکن انکی شان سی بعید تہا پہنا اوسکا ع وعن انہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن لبس الحریر الا ہکذا ورفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصبعیہ الوسطی والسبابۃ وضمہما متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم انہ خطب بالجابیۃ فقال نہی

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ اِلَّا مَوْضِعَ اِصْبَعَیْنِ اَوْ ثَلٰثٍ اَوْ اَرْبَعٍ ۞ اور روایت ہی عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا ریشم کی بہتی سی مگر اسقدر یعنی بقدر دو انگشت کی دراز ہمائین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی دونون انگلیان اپنی بیچ کی اور شہادۃ کی اور ملایا اون دونونکو یعنی اسقدر حریر اگر لیاس مین ہو مباح ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اوپر ایک روایت مسلم کی یہہ ہی کہ خطبہ فرمایا حضرت عمر نی بیچ جابیہ کی کہ نام ہی ایک شہر کا شام مین پس کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہنی ریشم کی سی مگر بقدر دو انگشت یا تین انگشت یا چار انگشت کی ف پہلی روایت سی مباح ہونا حریر کا مقدار دو انگشت کی معلوم ہوا اور دوسری روایت سی معلوم ہوا کہ چار انگشت تک جائز ہی اوپر ہی مذہب سے جمہور علما کا ۱۲ منہ **وعن** اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا اَخْرَجَتْ جُبَّۃَ طَیَالِسَۃٍ کِسْرَوَانِیَّۃٍ لَھَا لِبْنَۃُ دِیْبَاجٍ وَفَرْجَیْھَا مَکْفُوْفَیْنِ بِالدِّیْبَاجِ وَقَالَتْ ھٰذِہٖ جُبَّۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَتْ عِنْدَ عَائِشَۃَ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُھَا وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَلْبَسُھَا وَنَحْنُ نَغْسِلُھَا لِلْمَرْضٰی نَسْتَشْفِیْ بِھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اسما بیبی ابوبکر رضی کیسی یہہ اونہون نی نکالا جبہ طیلسان کا کسرانی اسمین ٹکڑا ریشمی لگا ہوا تھا گریبان پر یعنی بطور سنجاف کی اور دیکھین مین دونون کشادگیان اوسکی لگی ہوئین ساتہہ ریشمی کپڑے کی اور کہا اسما نی کہ یہہ ہی جبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تہا نزدیک عائشہ رض کی پس جبکہ وفات کی گئین حضرت عائشہ لیا مین اوسکو یعنی مجکو پہنچا وہ میراث مین س

صلی اللہ علیہ وسلم نی دو کپڑی کسنبے رنگی ہوئی پس فرمایا کہ تحقیق یہہ کفار کی کپڑ دنی ہین کہ نہین تمیز کرتی وہ حلال وحرام مین اور نہین فرق کرتی ہین لباس مردونی اور عورتون کیمین پس پہن تو اونکو اور ایک روایت مین ہی کہ کہا عبداللہ نی کہا مینی دہو ڈالون مین اونکو فرمایا حضرت صلعم نی بلکہ جلادی اونکو نقل کی ہمہ مسلم نی **ف** لکہا ہی شارحین نی کہ مراد آنحضرت کی جلانی سی مبالغہ ہی بیچ نکالنی اوسکیکی ملک سی بیع کی یا ہبہ کی غرضکہ جس طرح ہو اپنی سی جدا کرنا چاہیے اور حکم دہونی کا اس سبب سے نکیا کہ کپڑا کسنیا اگرچہ مرد ونکو حرام ومکروہ ہی ولیکن عورتونکی لیی مکروہ نہین پس اوسکی ہونی مین ضایع کرنا مال کا پس یا تو اپنی عورتونکو دیدی یا بیچ ڈالی یا اور عورتونکو دیدیوی کہ وہ اسی فائدہ اوہ اوہ اوٹہاوین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ عبداللہ بن عمر نظر ظاہر امر کی کی گئی اور اونکو کپڑونکو جلادیا جیب دوسری دن حضرت پاس حاضر ہوئی حقیقت حال سی خبر دی فرمایا کیون نہ پہنایا تو اون کپڑونکو اپنی عورتونکو اسلیی کہ روا ہی پہننا اوسکا عورتونکو اور بتحقیق اس روایت کی حمل کیا ہی شارحین نی جلانیکو اوپر خلاف ظاہر کی اور یہہ جو بعضون نی کہا ہی کہ امر جلانیکا مبالغہ ہی بیچ کہودینی اشرا اوسکیکی ہمہ خلاف روایت ودرایت کی ہی **تنبیہ** بیچ پہننی کسنبی کی علما کو اختلاف ہی بعضی اوسکو مطلق حرام جانتی ہین اور بعضی مباح اور بعضی کہتی ہین کہ اگر بعد بننی کی رنگا ہو حرام ہی اور اگر بعد رنگنی کی بنا ہو مباح ہی اور بعضی کہتی ہین کہ اگر بوا وسکی زائل ہوئی ہو مباح ہی والا حرام اور بعضی کہتی ہین کہ پہننا اسکا مجالس مین مکروہ ہی اور اگر گہر مین پہنی درست ہی اور مختار مذہب حنفی مین کراہت تحریمی ہی اور نماز مین مکروہ اور بیچ رنگ سرخ کی سوای کسنبی کی ہی اختلاف ہی اور شیخ قاسم حنفی نی کہ بڑی علما متاخرین مصری ہین اور استاد قسطلانی کی ہین فتوی دیا ہی کہ حرمت بسبب رنگ کی ہی پس سرخ حرام ومکروہ ہی واللہ اعلم ط ح ✣

وسنذکر حدیث عائشۃ خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات غداۃ فی مناقب اہل البیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ذکر کرینگی ہم حدیث حضرت عائشہ رضی کی کہ سرا وسکا یہہ ہی خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات غداۃ بیچ مناقب اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ام سلمۃ قالت کان احب الثیاب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القمیص رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا تہا بہت محبوب کپڑون مین طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیراہن نقل کی یہہ ترمذی ورابوداود نی **ف** اسلیی کہ ساری اعضا خوب ڈہکی ہین اور سبک ہوتا ہی بدن پر اور پہننی والا اوسکا بہت متواضع ہوتا ہی اور جو چیز محبوب مرغوب حضرت کی نزدیک ہوگی البتہ اوسمین سرا ر اور انوار ہونگی کہ غیر اوسکی مین نہونگی جیسیکہ حکم تمام مستحبات کا ہی ط ح **وعن** اسماء بنت یزید قالت کان کم قمیص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الرسغ رواہ الترمذی وابوداود وقال الترمذی ھذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی اسما بیٹی یزید کیسی کہا ہی آستین کرتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہنچی تک نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** بعضی روایتون مین سر انگشت تک ہی آستین حضرت کی آئی ہی اور آیا ہی کہ کرتا حضرت کا تخنی سی اونچا تہا ط ح **وعن** ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لبس قمیصا بدا بمیامینہ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ پہنتی قمیص شروع کرتی ساتہہ دہنی طرف قمیص کے نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** میامن جمع میمنہ کی ہی بمعنی جانب یمین کی اور لفظ جمع کا لانا اس سبب سے ہی کہ جانب یمین یعنی دہنی قمیص کے شامل آستین کو ہی اور اوسپیر کو کہ اوسمین ہی نیچے تک یعنی گلی وغیرہ کو ط ح **وعن** ابی سعید الخدری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ازرۃ المؤمن الی انصاف ساقیہ لا جناح علیہ فیما بینہ وبین الکعبین ما اسفل من ذلک ففی النار قال ذلک ثلث مرات ولا ینظر اللہ یوم القیمۃ الی من جر ازارہ بطرا رواہ ابوداود وابن ماجہ ✣ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی حالت پسندیدہ بیچ تہبند باندہنی مومن کے آدہی پنڈلیون تک ہی یعنی اول تو یہہ ہی اور

نہین گناہ مومن کا ہل پر پہنچی ہیہ تہبند کے درمیان دہی پنڈلیون اور درمیان ٹخنون کی اور جو چیز کہ ہو نیچی اسکی پس ہیہ آگ کی ہی کہا ہیہ تین بار اور نہین دیکہی گی اللہ تعالے دن قیامت کی طرف اوس شخص کی کہ دراز کری ہیہ تہبند اپنا مازی تکبر کی نقل کی ہیہ ابو داود اور ابن ماجہ نی **وعن** سالم عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الاسبال فی الازار والقمیص والعمامۃ من جر منہا شیئا خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیمۃ رواہ ابو داود والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہی سالم سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی عبد اللہ بن عمر سی اونہون نی نقل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا دراز ی پیچ تہبند کی اور پیرہن کی اور پگڑ کی ہی جو شخص کہ لٹکا کہینچی انمین سی کچہہ ازراہ تکبر کی نہین نظر کریگا اللہ طرف اوسکی دن قیامت کی نقل کی ہیہ ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی دراز ی کہ حرام و مکروہ ہی فقط ازار ہی مین نہین جیسیکہ مشہور ہی بلکہ پیرہن و عمامہ مین بہی ہوتی ہی چنانچہ بیان ہر ایک کی دراز ی کا پیچ شرح حدیث ابی ہریرہ کی پہلی فصل مین ہو چکا ہی ✦ ح **وعن** ابی کبشۃ قال کان کہمس اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطحار رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث منکر اور روایت ہی ابی کبشہ سی کہ کہا اوسنی تہین ٹوپیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیون کی سرسی لگی ہوئین بلند نقل کی ہیہ ترمذی نی اور کہا ہیہ حدیث منکر ہی **ف** کہا اکثر شارحین نی کہمس کہ کی ہی ساتہہ پیش کاف کی جیسی قباب جمع قبہ کی اور کمہ کہتی ہین ٹوپی مدور کو کذا فی القاموس اور یطحار کی ہی ساتہہ پیش ب کی اور جزم ط کی جمع بطحا کی ہی بمعنی زمین مستوی سنگستانی کی یعنی تہین ٹوپیان اونکی مدور اور بیطو لگی ہوئی سرسی نہ دراز و بلندگی ہوئے اوپر ہوا کے اطرف کو اور بعضون نی کہا کہمس جمع کم کی ہی بمعنی آستین کی جیسی قفاف ساتہہ زیر قاف کی جمع قف مضموم القاف کی ہی بمعنی زمین بلند کی اور بطحا کی معنی اسصورت مین فراخ و کشادہ گی ہونکی سہلی کہ زمین بطحا کشادہ ہی ہوتی ہی یعنی آستین اونکی نہین تہین وہی یا ہندی بلکہ تہین چوڑی مقدار بالشت کی ✦ ح **وعن** ام سلمۃ قالت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین ذکر الازار فالمرأۃ یا رسول اللہ قال ترخی شبرا فقالت اذا تنکشف عنہا قال فذراعا لا تزید علیہ رواہ مالک وابو داود والنسائی وابن ماجۃ وفی روایۃ الترمذی والنسائی عن ابن عمر فقالت اذا تنکشف اقدامہن قال فیرخین ذراعا لا یزدن علیہ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا اوسنی واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسوقت کہ بیان کیا آپنی حکم ازار کا کہ دراز کرنی چاہیی پس کیا کام کری عورت اور کیا ہی حکم اوسکی ازار کا یعنی اگر دراز تو کہلنا ستر کا لازم آتا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی لٹکاوی اور دراز کری عورتین ازار اپنی ایک بالشت یعنی آدہی پنڈلیون سی اور بعضون نی کہا ٹخنون سی پس کہا ام سلمہ نی اوسوقت کہلا رہی گا اوسی یعنی اگر بالشت بہر ازار زیادہ رکہی گی تو یہی احتمال کہلنی ستر کا ہی بسبب دراز ی پنڈلی اوسکی کی مثلا فرمایا اگر کہلا رہی ستر اوسکا اب بہی دراز کری ایک گز یعنی گز شرعی اور معنی یہ ہین کہ دراز کری بقدر ایک بالشت یا ایک گز کی کہ پہونچی یہ مقدار زمین تک تاکہ قدم ڈہکی رہین پہر مبالغہ کیا بیچ نہی کی زیادتی سی ساتہہ قول اپنی کی کہ زیادہ کری عورۃ ایک گز پر نقل کی ہیہ مالک و ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور بیچ ایک روایت ترمذی اور نسائی کی ابن عمر سی یون آیا ہی پس کہا ام سلمہ نی اوسوقت کہلی رہین گی قدم اونکی فرمایا پس لٹکاوین ہاتہہ پیر نہ زیادہ کرین پیر اوپر ایک روایت کے **وعن** معاویۃ بن قرۃ عن ابیہ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی رہط من مزینۃ فبایعہ وان ثوبہ لمطلق الازرار فادخلت یدی فی جیب قمیصہ فمسست الخاتم رواہ ابو داود اور روایت ہی معاویہ بن قرہ سی اوسنی نقل کی اپنی باپ سی کہا اوسنی کہ آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ساتہہ ایک جماعت کی قوم مزینہ سی یعنی واسطی بیعت اسلام کی پس بیعت کی اونہون نی حضرت سی اسحال مین کہ حضرت بیٹہی ہوئی تہی گہنڈیان کہلی ہوئی پس داخل کیا مینی ہاتہہ اپنا بیچ گریبان قمیص حضرت کی پس مس کیا تہہ پیر مینی مہر نبوۃ پر نقل کی ہیہ ابو داود نی **ف** گریبان آنحضرت کی پیراہن کا سینہ مبارک پر تہا چنانچہ بہت حدیثین دلالت کرتی ہین اوسپر اور شیخ جلال الدین سیوطی نی کہا کہ بعضی لوگ کہ اونکو علم سنت کا نہین گمان کرتی ہین کہ رہنا گریبان پیرہن کا سینہ پر بدعت ہی یہ قول اونکا باطل ہی ✦ ح **وعن** سمرۃ ان النبی صلی اللہ

علیہ وسلم قال البسوا البیاض فانہا اطہر واطیب وکفنوا فیہا موتاکم رواہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہی سمرہ کی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہنو کپڑی سفید سلیکی تحقیق وہ بہت پاک ہین اور بہت پاکیزہ اور خوشتر ہوتی ہین اور کفن دو سفید ہی مردوں کو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف بہت پاک ہوتی ہین بسبب اسکی کہ بہت دہوتی جاتی ہین بسبب جلدی میلی ہونی کی بخلاف کپڑی رنگین کے کہ میل خورد ہوتا ہی اور اس سبب سی نہین ہویا جاتا ہی مگر بعد دیر کی اور بہت پاکیزہ ہوتا ہی بسبب ملنی کی اور رنگونمین اور خوشتر ہی بسبب میلان طبع سلیم کی طرف وسکی اور جہان کہ ضرورۃ ہوتی ہی جیسیکہ اختیار کیا ہی بعض صوفیہ نی کپڑ دنیلہ وغیرہ بسبب قلۃ محنت دہونی اوسکی پس وہ خارج ہی ماخن فیہ سی پہر جانا چاہیی کہ سفید کپڑا افضل ہی کفن مین بسلیی کہ میت رو برو ہوتا ہی ملائکہ کی جیسیکہ پہننا اوسکا افضل ہی واسطی وسکی کہ حاضر ہو محافل مین یا مانند داخل ہونیکی مسجد مین واسطی جمعہ اور جماعت کی اور ملاقات علما کی اور بزرگونکی لیکن عید مین بعضون نی کہا کہ افضل ہی وہ کپڑا کہ قیمتی زیادہ ہو بنظر کرنی کی طرف اظہار مزید نعمت کی اور موید ہی اسکی وہ روایت کہ آنحضرت رو ہتی تہی چادر سرخ یعنی سرخ خطونکی عیدین مین اور جمعہ مین یہ ع

وعن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعتم سدل عمامتہ بین کتفیہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت پگڑی باندہتی شملہ چہوڑتی پگڑی اپنی کا درمیان مونڈہون اپنی کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی

وعن عبد الرحمن بن عوف قال عممنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسدلہا بین یدی ومن خلفی رواہ ابوداود اور روایت ہی عبد الرحمن بیٹی عوف کی سی کہ کہا پگڑی بندہوائی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس شملہ لٹکا دیا آگی میری اور پیچہی میری نقل کی یہہ ابوداود نی ف یعنی دونون طرف شملہ چہوڑا سینہ پر اور پیٹہہ پر جانا چاہیی کہ باندہنا عمامہ کا سنت ہی اور بہت حدیثین اوسکی فضیلت مین آئی ہین اور آیا ہی کہ دو رکعتین عمامہ سی بہتر ہین ستر رکعتون بلا عمامہ سی اور جانا چاہیی کہ چہوڑنا شملہ کا عمامہ مین افضل ہی لیکن ایسی نہین آنحضرت کبہی شملہ چہوڑتی تہی اور کبہی چہوڑتی اور کبہی گردن سی نیچا ہوتا اور کبہی ایک سرا دستار کا دہنی مونڈہ پر لیتی اور چہوڑ دوسرا اور شملہ آنحضرت کا اکثر یہہ بیچہی ہوتا تہا اور کبہی بائین طرف اور کبہی شملہ ہوتی درمیان دو مونڈہونکی اور چہوڑنا شملہ کا بائین طرف بدعت ہی کذا قیل اور ادنی مقدار شملہ کی چار انگشت ہی اور اکثر تا نہ پہر اور دراز ہی اوسکی زیادہ اسی بدعت ہی اور داخل اسبال اسراف ممنوع کی اور اگر بطریق تکبر کی ہو حرام ہی والا مکروہ وخلاف سنت اور لکہا ہی محدثین نی کہ تخصیص چہوڑنی شملہ کی بوقت نماز کی یہی موافق سنت کی نہین اور صواب یہہ ہی کہ چہوڑنا شملہ کا مستحب ہی اور سنن ہدی وامسی مقابلہ سنن ہدی کی اور اوسکی ترک مین گناہ وبرائی نہین اگرچہ اپنی فعل مین ثواب وفضیلت ہی اور بعضون نی جو سنت موکدہ کہا ہی خلاف تحقیق کی ہی اور کنز مین کہا مستحب ہی پہننا سیاہ کا اور چہوڑنا شملہ کا درمیان مونڈہونکی وبکذا فی غیر ومن کتب الحنفیۃ ع

وعن رکانۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فرق ما بیننا وبین المشرکین العمائم علی القلانس رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب واسنادہ لیس بالقائم اور روایت ہی رکانہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا فرق درمیان ہماری اور درمیان مشرکین کی پگڑی باندہنی ہی ٹوپیون پر نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی اور اسناد اسکی نہین درست ف احادیث کو ابوداود نی بہی روایت کیا ہی اور سکوت کیا اسپر اور شاید کہ اسناد اسکی درست ہویا حاصل ہو درستی بسبب دو نون کی اور عبارت حدیث کے دو احتمال کہتی ہی ایک تو یہہ کہ ہم دستار باندہتی ہین ٹوپی پر اور مشرک دستار باندہتی ہین بغیر ٹوپی کی اور دوسرا احتمال یہہ کہ ہم دستار باندہتی ہین ٹوپی پر اور وہ ٹوپی ہی فقط پہنتی ہین بغیر عمامہ کی اور لکہا ہی شارحین نی کہ مراد معنی اول اسکی ہی دستار باندہنی مشرکونکی یہ بیقین معلوم ہی اور پہننا نری ٹوپی کا غیر واقع ہے ع

وعن ابی موسی الاشعری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال احل الذہب والحریر لاناث امتی وحرم علی ذکورہا رواہ الترمذی والنسائی وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح

اور روایت ہی ابی موسیٰ اشعری سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا حلال کیا گیا سونا اور ریشم واسطی عورتونکی میری امت سی اور حرام کیا گیا اوپر مردون امت میری کی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی ف لفظ مرد شامل ہی لڑکونکو بھی لیکن ازبسکہ وہ مکلف نہین ہین حرام ہی پہنانا پہنانیوالونپر اور مراد سونی سی یورسونیکا ہی الاظروف سونی کی اور چاندی کی حرام ہین مردون اور عورتونپر اور سطرح زیور چاندی کا مختص ہی ساتھہ عورتونکی مگر جسقدر کہ مستثنی ہی مردونکی لیی قسم نگوٹھی وغیرہ سی ۱۲ ح وعن ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استجد ثوبا سماہ باسمہ عمامۃ او قمیصا او ردآء ثم یقول اللھم لک الحمد کما کسوتنیہ اسالک خیرہ وخیر ما صنع لہ واعوذ بک من شرہ وشر ما صنع لہ رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب پہنتی کپڑا نیا نام لیتی اوسکا ساتھہ نام اوسکی پگڑی یا کرتا یا چادر پہر کہتی یا الٰہی تیری ہر لیی حمد ہی اوپر پہنانی تیرکی مجکو اس قمیص کی تہلیل یا الٰہی مانگتا ہون تجسی بہلائی اس کپڑی کی کہ خیریت سی بدن پر رہی اور کوئی آفت اسکو نہ پہونچی اور مانگتا ہون تجسی بہلائی اوسچیز کی کہ بنایا گیا ہی یہہ کپڑا اوسکی لیی یعنی اسکو پہن کر طاعت تیری کرون اور پناہ مانگتا ہون تجسی ساتھہ تیری برائی اوسکی سی اور برائی اوس چیز کی سی کہ بنایا گیا ہی یہہ واسطی اوسکی یعنی اسکو پہن کر گناہ نہ کرون نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ف پہنتی نیا کپڑا ابن حبان اور خطیب اور بغوی نی روایت کیا ہی کہ جب آنحضرت ارادہ کرتی نیا کپڑا پہننی کا تو پہنتی اوسکو دن جمعہ کی اور پگڑی یا کرتا الخ یعنی نام لیتی اوسکا برابر ہی کہ ہوتا کپڑا پگڑی یا کرتا یا چادر یا اور کپڑا اور مقصود تعمیم ہی اور تخصیص بطریق تمثیل کی ہی اور نام اسطرح لیتی کہ کہتی رزقنی اللہ او اعطانی او کسانی ہذا العمامۃ او القمیص او الردآء یا کہتی ہذا قمیص او رداء او عمامۃ اور اول ظاہر تر ہی ۱۲ ح وعن معاذ بن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل طعاما ثم قال الحمد للہ الذی اطعمنی ھذا الطعام ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ رواہ الترمذی وزاد ابوداود ومن لبس ثوبا فقال الحمد للہ الذی کسانی ھذا ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ۱۲ ما تاخر اور روایت ہی معاذ بن انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہا وی طعام پہر کہی سب تعریف ہی واسطی اوس اللہ کی کہ کہلایا مجکو یہہ کہانا اور پہنچایا مجکو یہہ کہانا بغیر حیلہ اور بغیر قوۃ کی کہ میری جانب سی ہو بخشی جاتی ہین واسطی اوسکی جو کچھہ کہ پہلی کی ہین گناہ یعنی صغیرہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور زیادہ کیا ابوداود نی جو شخص کہ پہنی کپڑا پس کہی سب تعریف ہی واسطی اوس اللہ کی کہ پہنایا مجکو یہہ کپڑا اور دیا مجکو یہہ بغیر حیلہ اور قوۃ کی میری جانب سی بخشی جاتی ہین واسطی اوسکی اگلی پچھلی گناہ ۱۲ وعن عائشۃ قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ ان اردت اللحوق بی فلیکفک من الدنیا کزاد الراکب وایاک ومجالسۃ الاغنیاء ولا تستخلقی ثوبا حتی ترقعیہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث صالح بن حسان وقال محمد بن اسمعیل صالح بن حسان منکر الحدیث اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای عائشہ اگر چاہتی ہی تو ملنا ساتھہ میری یعنی اتصال و پیوستگی چاہتی ہی ساتھہ میری دنیا اور آخرت مین پس چاہیی کہ کفایت کری تجکو دنیا سی مانند توشہ سوار کی اور بچتی رہو ہم نشینی دولت مندونکی سی اور نہ پرانا گن کپڑی کو اور نہ پہلینگی اوسکو بسبب کہنگی کی یہانتک کہ پیوند کری تو اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتی ہم اسکو مگر حدیث صالح بن حسان کی سی اور کہا محمد بن اسمعیل نی یعنی بخاری نی کہ صالح بن حسان منکر الحدیث ہی یعنی حدیث اوسکی منکر ہی ف مانند توشہ سوار کی رغبت دلائی حضرت نی اوپر قناعت کرنیکی تہوڑی سی چیز دنیا کی پر اور تخصیص سوار کی شاید اسلیی ہو کہ وہ تیز چلتا ہی منزل پر جلد پہنچتا ہی پس اوسکو تہوڑا سا توشہ کافی ہی بخلاف پیادہ کی کہ سفر مین دیر لگتی ہی اوسکو پس اوسکو توشہ بہت لینا پڑتا ہی اور بچتی رہو اخیر اسلیی کہ ہم نشینی اونکی باعث ہوتی ہی محبت شہوات و لہوات کی

اسلیئے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ولا تمدن عینیک الخ اور ایک روایت میں آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے بچہ ہمنشینی موتی کی سی کہا گیا کہ وہ کون ہین یا رسول اللہ فرمایا اغنیا
اور پیوند کری تو پہر پہنی اوسکو ایکبار اسمین عیب لاتی اور پر کفایت کرتی کی کپڑی حقیر پر چنانچہ حضرت عمر سی منقول ہی کہ ایام خلافت مین ایک روز خطبہ پڑہتی تہی
باران پیوند کا تہبند باندہی ہوئی ۱۲ ع **وعن** ابی امامۃ ایاس بن ثعلبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تسمعون
الا تسمعون ان البذاذۃ من الایمان ان البذاذۃ من الایمان رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ نام اوسکا ایاس بن
ثعلبہ ہی کہ کہا اوسنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہین سنتی تم کیا نہین سنتی تم یعنی سنو کہ تحقیق کہنگی کپڑونکی اور ترک کرنا زینت دنیا کا اخلاق ایمان
سی ہی تحقیق کہنگی کپڑونکی اور ترک کرنا زینت دنیا کا اخلاق ایمان سی ہی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی تواضع لباس مین اور بچنا زینت دنیا سی اخلاق اہل ایمان
سی ہی کہ ایمان لانا آخرۃ پر اوزہد پینتوں آخرۃ کی پر باعث اسکا ہوا ہی ۱۲ ع **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من لبس ثوب شہرۃ فی الدنیا البسہ اللہ ثوب مذلۃ یوم القیمۃ رواہ الترمذی واحمد وابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پہنی کپڑا شہرت کا دنیا مین پہناویگا اوسکو اللہ تعالیٰ کپڑا ذلت کا دن قیامت کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور احمد اور ابو داود
اور ابن ماجہ نی **ف** کپڑا شہرت کا الخ یعنی کپڑا جو کوئی پہنی نفس لقصد اظہار عزت و تکبر کی کہ بسبب اوسکی اپنی تئین لوگونمین معزز و مشہور کرنا چاہی اوسکو اللہ تعالیٰ
پہناویگا کپڑا ذلیل اور پراکہ ساتہہ اوسکی ذلیل اور خوار کریگا اوسکو دن قیامت کی اور اسی یہہ سمجہا گیا کہ جو کوئی اختیار کریگا کپڑا ذلت و تواضع کا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی
کی لیئے دنیا مین پہناویگا اوسکو اللہ تعالیٰ کپڑا عزت کا عقبی مین اور بعضون نی کہا کہ مراد شہرت کی کپڑی سی کپڑے حرام ہین کہ مباح نہین پہناوینگا اور بعضون نی کہا
کہ وہ کپڑا مراد ہی کہ بقصد تکبر کی اور خوار کہنی فقرا کی اور دل شکستہ کرنی اونکی پہنی اور بعضون نی کہا کہ وہ کپڑا مراد ہی کہ بقصد مسخرگی اور ہنسانی کی پہنی یا بقصد اظہار
زہد و پارسائی کی پہنی اور بعضون نی کہا تاویل کیا ہی کپڑی کو ساتہہ نفس اعمال کی کہ عمل کری از راہ ریا کی اور اپنی تئین ساتہہ اوسکی مشہور کری اور اسمین شک نہین کہ
وجہ اول ظاہر ہی اور موافق تر ساتہہ سیاق حدیث کی ۱۲ ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تشبہ بقوم فہو منہم
رواہ احمد وابو داود اور روایت ہی اوسی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہ مشابہت کری ساتہہ کسی قوم کی پس وہ اونمین سی ہی
نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی **ف** یعنی جو کوئی مشابہ کری اپنی تئین ساتہہ کفار کی مثلاً لباس وغیرہ مین یا ساتہہ فساق و فجار کی یا ساتہہ اہل تصوف و صلحا کی پس
وہ اونمین سی ہی یعنی گناہ و خیر اونکی سی لکہی جاتی ہین یہہ کلمہ جامع ہی بہت سی باتونکو یعنی مشابہت عام ہی خواہ اخلاق مین ہو یا افعال مین ہو یا لباس مین
ہو یا کہانی مین ہو یا پینی مین ہو یا رہنی سہنی مین یا بولنی مین یا مکان بنانی مین و غیر ذلک ۱۲ ع **وعن** سوید بن وہب عن رجل من ابناء اصحاب النبی
صلی اللہ علیہ وسلم عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک لبس ثوب جمال وہو یقدر علیہ وفی روایۃ تواضعا
کساہ اللہ حلۃ الکرامۃ فمن زوجہ للہ تتوجہ اللہ تاج الملک رواہ ابو داود وروی الترمذی منہ عن معاذ
بن انس حدیث اللباس اور روایت ہی سوید بن وہب سی کہ نقل کی ایک شخص سی کہ تہا اولاد اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہ نقل کی اوسنی
اپنی باپ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ چہوڑدی کپڑا زیب و زینت کا پہنا اسحال مین کہ قادر ہوا اوسپر اور ایک روایت مین لفظ تواضعا کا
زیادہ آیا ہی یعنی چہوڑدی کپڑا زیب و زینت کا پہنا بسبب ہدا اور تواضع اور کسر نفسی کی پہناویگا اوسکو اللہ تعالیٰ جوڑا بزرگی کا یعنی بہشت کا جوڑا اوسکو
دیگا کہ باعث رفعت و بزرگی کا ہوگا یا بزرگی اوسکو عطا فرماویگا دنیا اور آخرت مین بحکم من تواضع للہ رفعہ اللہ کی اور جو کوئی نکاح کری واسطی خدا کی پہناویگا
اوسکو اللہ تاج بادشاہت کا نقل کی یہہ ابو داود نی اور نقل کی ترمذی نی جملہ احدیث سی حدیث لباس معاذ بن انس سی **ف** قادر ہوا اوسپر یعنی اور
کپڑی کی پہنی پر اور ترک کیا ہوا للہ کی ذری یا امید ملنی مرتبہ آخرۃ کی یا واسطی حقیر جاننی زینت دنیا کی اور نکاح کری واسطی خدا کی یعنی نکاح کری کسی

ایسی سورت کہ وہ نہ اوسکی برابر ہو کفویت میں اور نہ ہیئت میں اور نہ غنا میں محض اللہ کی رضا کی لیئے واسطے محفوظ رکھنی نفس کے فتنہ سے اور محافظت دین کے
کی اور طلب نسل کی ہو اور تاج بادشاہت کا یعنی بہشت میں تاج و بادشاہت عطا فرماویگا اوسکو یا یہہ کنایہ ہی تو قیر اوسکی سی دنیا اور آخرۃ میں اور
حدیث لباس کے کہ ہامن ترک لباس جمال الخ نہ حدیث تزوج کی یعنی من تزوج للہ الخ ہدیہ ح **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یحب ان یری اثر نعمتہ علی عبدہ رواہ الترمذی ۔

اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی وسی نقل کی اپنی باپ سی وسی اپنی دادا سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا
ہی یہہ کہ دیکھا یا جاوی اثر نعمت اوسکیکا اوپر بندی اوسکیکی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی جب دیوی اللہ تعالی بندیکو نعمت تو ظاہر کرنی اوسکو یعنی
کپڑی پہنی لایق حال اپنی کی بغیر مبالغہ اور اسراف کی بقصد اظہار نعمت و شکر گذاری اوسکیکی اور نا محتاج واسطی طلب کوتہ دست صدقات کی اوسکی طرف رجوع
کرنیکو بقصد تکبر اور ایذا کی اسی معلوم ہوا کہ جیسا نا نعمت کا روا نہیں اور گویا موجب کفران نعمت کا ہی اور اسیطرح جو نعمت کہ اللہ تعالی بندی کو دیوی مثل
علم و فضل کی چاہیی کہ ظاہر کری اوسکو تا لوگ فائدہ اوٹہاویں اوسی اگر کوئی کہی اوپر کی حدیث میں رغبت لانی ترک زینت پر اور اسمیں رغبت لانی زینت
کرنی پر پس دفع تعارض ایمین کیونکر ہو جواب یہہ کہ رغبت لانی ترک زینت پر تا کہ نہ اعراض کری اوسی وقت حاجت کی اور نہ تکلف کری اوسطی کپڑون میں تکلف کی
جیسیکہ دیکہی جاتی ہی عادت لوگونکی یہانتک کہ علماء و صوفیہ میں ہی پس جو شخص کہ کپڑی ترک زینت کو عادت باوجود قدرت کی نئی کپڑی پر اور نظافت
پر پس نہیں ایسا اسلیی کہ یہہ خست و ناداری ہی **وعن** جابر قال اتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرا فرای رجلا شعثا
قد تفرق شعرہ فقال ما کان یجد ہذا ما یسکن بہ راسہ ورای رجلا علیہ ثیاب وسخۃ فقال ما کان یجد ہذا
ما یغسل بہ ثوبہ رواہ احمد والنسائی ۔ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آئی ہماری پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ملاقات
کو پس دیکہا ایک شخص پراگندہ بال کو کہ پراگندہ ہی بال اوسکی سر کی پس فرمایا کیا نہیں پاتا یہہ شخص اوسچیز کو کہ سمیٹی سر اپنی کی اور درست کری ساتہہ اوسکی بال سر اپنی کی اور دیکہا
ایک اور شخص کو کہ میلی اوسکی بدن پر کپڑی میلی پس فرمایا کیا نہیں پاتا یہہ شخص اوسچیز کو کہ دہوئی ساتہہ اوسکی کپڑی اپنی نقل کی یہہ احمد اور نسائی نی **ف** یعنی صابون
وغیرہ یا پانی اور اسی معلوم ہوا کہ اصلاح بدن اور ستہرائی کپڑون کی نزدیک آنحضرت کی محبوب ہی اور خلاف اوسکا مکروہ اور یہہ جو آیا ہی کہ لا تبذذوا من الایمان
تو مراد بذاذہ سی قناعت کرنی ہی کپڑی موٹی جہوٹی پر پس نہیں منافی ہی وہ نظافت کی کہ جسکی حق میں آیا ہی انہا من الدین اور نہیں مستلزم ہی بذاذہ ذلت
کو نزدیک اہل یقین کی واللہ علم ہدیہ **وعن** ابی الاحوص عن ابیہ قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی ثوب دون
فقال الک مال قلت نعم قال من ای المال قلت من کل المال قد اعطانی اللہ من الابل والبقر والغنم والخیل و
الرقیق قال فاذا اتاک اللہ مالا فلیر اثر نعمۃ اللہ علیک وکرامتہ رواہ النسائی ۔ وفی شرح
السنۃ بلفظ المصابیح اور روایت ہی ابی الاحوص سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اسحال میں
کہ میری بدن پر تہی کپڑی نکارہ پس فرمایا مجکو کیا ہی تیری پاس مال کہا میں کہا ہان فرمایا کس قسم کا مال ہی کہا میں ہر قسم کا مال ہی تحقیق دیا ہی مجکو اللہ تعالی نی
اونٹ گائین بکری گہوڑا غلام فرمایا پس جبکہ دیا ہی تجکو اللہ نی مال پس چاہیی کہ دیکہا جاوی تجپر اثر نعمت اللہ کا اور اثر بزرگ کرنی اوسکیکا تجکو نقل کی یہہ نسائی
نی اور شرح السنہ میں روایت کی ہی ساتہہ الفاظ نکی کہ مصابیح میں کہ ہیں یعنی عبارت مختلف ہی اور مضمون دونونکا ایک ہی **ف** یعنی پہن کپڑا اچہا تا کہ جانیں
لوگ کہ تونگر ہی اور اللہ نی دی ہیں تجکو نعمتیں اور شرح السنہ میں لکہا ہی کہ یہہ بات حاصل ہوتی ہی بیچ پہننی کپڑی اچہی اور ستہری اور نئی کی بقدر مقدور کی بغیر
اسکی کہ مبالغہ کری نفاستہ میں اور بار یکی پہننی میں اور اوپر تلی پہننی میں اور منقول ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آپ مسح فرماتی تھی شہر تین سی باریک کپڑی

سی و منوی سی اور زم سی اور سخت سی اور دراز سی اور کوتاہ سی ولیکن بین بین ہوا سکی کذا ذکر علی اور حضرت شیخ رح نی لکھا ہی کہ کھنگی کپڑی کی محمود ہی اور اقعال ایمان سی ہی بشرطیکہ بقصد اختیار فقر و زہد کی دنیا مین ہی اور تواضع اور انکسار کی ہو اور اگر بسبب بخل و سخت کی ہو باوجود قدرت کی تو قبیح و مذموم ہی ++

وعن عبد اللہ بن عمر قال مر رجل وعلیہ ثوبان احمران فسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یرد علیہ رواہ الترمذی وابو داؤد اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا گذرا ایک شخص اسحال مین کہ اوسپر تہی دو کپڑی سرخ پس سلام علیک کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی پس جواب یا آپنی اوسکو سلام کا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** یہہ حدیث صریح دلالت کرتی ہی اوسپر کہ سرخ کپڑا پہنا مرد کو حرام ہی اور دلالت کرتی ہی اوسپر کہ جو شخص مکتسب ہو ممنوع چیز کا وقت سلام کرنی کی مستحق جواب دینی اور اکرام کرنیکا نہین ہوتا اور بیہتر ابریشمی کپڑی پر ہی مکروہ ہی تنذیہی کی نزدیک صاحبین ائمہ ثلثہ کی اور امام اعظم رح کی نزدیک جائز ہی اور اسکا لحاف پہی اوڑہنا مکروہ ہی لیکن تکیہ کرنا حریر پر اور سونا اوسپر جائز ہی نزدیک امام ابی حنیفہ کی اور مکروہ ہی نزدیک صاحبین کی ++ ع ح **وعن** عمران بن حصین ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ارکب الارجوان ولا البس المعصفر ولا القمیص المکفف بالحریر وقال الا وطیب الرجال ریح لا لون لہ وطیب النساء لون لا ریح لہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہین سوار ہوتا مین زین پوش ارغوانی پر یعنی سرخ پر اور نہین پہنتا مین کسنبا اور نہین پہنتا مین ہیرا ہن کہ سجاف لگا ہو ریشمی اور فرمایا خبردار ہو اور خوشبوئی کہ مرد لگاوین چاہیی کہ بو رکہتی ہو نہ رنگ یعنی مانند گلاب و عطر وغیرہ کی اور زینت لائم نہ آوی اور خوشبوئی عورتون کی چاہیی کہ رنگ کہتی ہو نہ بو یعنی مانند زعفران و مہندی ہی اور مانند انکیکی تا بو باہر نہ پہونچی اور سبب فتنہ اور ابتلا مردونکی ہو نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** ارجوان ساتہہ پیش ہمزہ اور جیم کی اور بیچ مین انکی ی ساکن ہی بمعنی زین پوش ریشمی سرخ کی اور معنی یہہ ہین کہ نہین سوار ہوتا مین اوس جانور پر کہ اوسکی زین پر ارجوان ہو کذا قالہ البعض الشراح من علمائنا اور نہایہ مین لکھا ہی کہ ارجوان معرب ارغوان کا ہی وہ ایک درخت ہی کہ اوسمین سرخ پہول لگتی ہین اور جو رنگ مشابہ اوسکی ہوتا ہی اوسکو بہی ارجوان کہتی ہین اور بعضون نی کہا کہ ارجوان ایک رنگ سرخ ہی اور قاموس مین کہا کہ ارجوان سرخ کو کہتی ہین کہتا ہون مین کہ ظاہر یہہ ہی کہ مراد ارجوان حدیث مین سرخ ہی برابر ہی کہ ریشمی ہو یا غیر ریشمی اور اسمین بڑا مبالغہ ہی پیچ پر پہیر کر زین کی سرخ کی پہنی سی سلیی کہ سوار ہونی پر باوجود یکہ اطلاق پہنی کا نہین آتا اوسی بچتی تہی تو پہنی سی الطریق اولی بچتی ہونگی اور نہین پہنتا مین پیراہن اخ یعنی جسمین سجاف زیادہ ہو چار انگشت سی اور نہین پہنتا یا حمل کیا جاوی ورع اور تقوی پر اور رنگ کہتی ہو نہ بو اخ نہین جائز ہی عورت کو ایسی چیز لگانی کہ بوئی خوش کہتی ہو وقت تکلم کی اپنی گہر سی اور جائز ہی جبکہ نہ تکلین اخ حدیث خیر ہی بمعنی امر کی اور معنی یہہ ہین کہ ہو خوشبو مردون کی بدون رنگ کے اور خوشبو عورتونکی رنگ ہو نہ بو اور شمایل مین ہی آیا ہی کہ طیب مردونکی وہ چیز ہی کہ ظاہر ہو بو اوسکی اور پوشیدہ ہو رنگ اوسکا اور طیب عورتونکی رنگ ظاہر اور بو پوشیدہ اور ظاہر ایہان ہی ہی مراد ہی سلیی کہ طیب بغیر بو کی نہوگی پس اثبات بو اوسکی لیی بیفائدہ ہوا اور نفی اوسکی اوسی غیر صحیح ++ ع ح **وعن** ابی ریحانۃ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عشر عن الوشر والواشم والنتف وعن مکامعۃ الرجل الرجل بغیر شعار وعن مکامعۃ المرأۃ المرأۃ بغیر شعار وان یجعل الرجل فی اسفل ثیابہ حریرا مثل الاعاجم ویجعل علی منکبیہ حریرا مثل الاعاجم وعن النہبی عن رکوب النمور وعن لبوس الخاتم الا لذی سلطان رواہ ابو داؤد والنسائی اور روایت ہی ابی ریحانہ سی کہ منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دس چیز سی دانتونکی تیز کرنی سی اور گودنی سی اور بال اکہاڑنی سی اور بیخواب ہونی مرد کی سی ساتہہ مرد کی بدون حائل ہونی کپڑی کی اور بیخواب ہونی عورت کی ساتہہ عورت کی بدون حائل ہونی کپڑی کی اور منع کیا اسی کہ لگاوی مرد نیچی کپڑیکی ریشم یعنی استر ریشم کا مانند عجمیونکی یا لگاوی مونڈہو نہ پر ریشمی کپڑا مانند عجمیونکی اور منع کیا لوٹنی پر اور سوار ہونی سی اوپر زین جلتی کی چمڑہ کی اور منع کیا بیتی چہاپ کی سی مگر واسطی صاحب حکومت کی نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی **ف** دانتونکی تیز کرنی

سی عرب مین عورتین پڑہیان اونٹونکی سری تیار کیا کرتے ہین اور بار یک مشابہ جوانونکی ساتہہ ہوان سی حضرت نی منع فرمایا اور گودنی سی یعنی سوئی سی بدن گودکر نیل یا سرمہ بہرنی ہین سی بہی منع فرمایا اور بال وکہاڑنی سی یعنی سفید بال اڑہی اور سر کی چوٹی یا اوکہاڑنی بال اڑہی اور بہوکی اسطی زینت کی یا سوتین جو بال چہری پر سی اوکہاڑین یعنی پیشانی کی بال چوٹی اسی بہی حضرت نی منع فرمایا اور سبب منع کا ان چیزون سی یہہ ہی کہ لازم آتی ہی تغیر خلقت الہی کی اور ارتجاب ہوتا ہی تکلف مذموم کا اگرچہ عورتونکو زینت حلال ہی لیکن ان تکلفات سی منع فرمایا اور بعضون نی بالونکی اوکہیڑنیکو ساتہہ اوکہیڑنی بالون سر اور داڑہی کے وقت مصیبت کی تفسیر کیا ہی اور منجواب ہونے مرد کی سی اخر یعنی دونون ایک پگڑی مین ننگی سوویں اور ظاہر اطلاق ہی اور احتمال یہہ بہی ہی کہ ہونہی مقید ساتہہ سحال کی کہ ہون جب دونون ستر ڈہکی ہوئی اور ایسی ہی دونون احتمال عورتونکی حق مین ہین اگر خوف فتنہ اور فساد کا ہو خود ظاہر ہی اور بغیر اسکی بہی خالی ترک ادب اور بی حیائی سی نہین اور استر ریشم کا الخ یعنی ریشمی کپڑا پہنا حرام ہی مردونکو خواہ ابرہ ہو ریشمی خواہ استر روایت صحیح یہی ہی اور موندہو نہ ریشمی کپڑی سی مراد علم حریر ہی یا دہ چار انگشت سی اور ہوسکتا ہی کہ مراد ڈالنا کپڑی حریر کا ہو مانند دوپٹی کی کندہی پر بطریق تکبر کی اور چوتی کی چمڑی پر سوار ہونی سی سلیمی سنم فرمایا کہ مشابہت متکبرین کی ساتہہ ہوتی ہی اور بعضی مشایخ نی لکہا ہی کہ بیٹہنا اوپر چمڑی چارپایون اور درندونکی موجب وحشت اور تفرقہ وقت کا ہی اور اسطی صاحب حکومت کے مانند بادشاہ اور قاضی اور امیر وغیرہ کی یعنی پہنا چہا پگا بغیر احتیاج کی محض زینت کی لیی مکروہ تنزیہی ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ منسوخ ہی بدلیل اسکی کہ صحابہ پہنتے تہی حضرت کے عصر مین اور خلفا کی وقت مین اور کوئی انکار نہین کرتا تہا ۱۲ ع **وعن** علی رض قال نهانی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن خاتم الذهب وعن لبس القسی والمیاثر رواه الترمذی وابو داود والنسائی وابن ماجة وفی روایة لابی داود وقال نهی عن المیاثر الارجوان اور روایت ہی علی رضی سی کہ کہا منع کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہنی چہاپ سونیکی سی اور پہنی قسی کی سی اور استعمال میاثر کی سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور بیچ ایک روایت ابو داود کی یون ہی کہ کہا حضرت علی نی کہ منع فرمایا آنحضرت نی میاثر ارغوانی سی یعنی سرخ سی **ف** سونیکی چہاپ پہنی چارون علما کی نزدیک حرام ہی وبعضی صحابہ سی مانند طلحہ اور سعد اور صہیب کے جو پہنا اسکا منقول ہی پہلی نہی سی ہوگا اور قسی ساتہہ زیر قاف اور تشدید سین بکسورہ کی نسبت ہی طرف قس کی کہ نام ہی ایک شہر کا شہرون مصر کیسی ہان کے کپڑیکو قسی کہتی ہین کہا بعض شراح نی کہ وہ ایک قسم کپڑیکی ہی کہ اوسمین خطوط ریشمی ہوتی ہین انتہی پس نہی تنزیہی کی لیی ہوگی بنا بر ورع کی اور کہا ابن ملک نی کہ نہی اوسی جب ہی کہ ہو ریشمی یعنی کل ریشمی ہو یا نا اوسکا ریشمی ہو پس نہی تحریم کی لیی ہوگی اور کہا طیبی نی کہ وہ کپڑا کتان کا ہوتا ہے ملا ہوا ساتہہ ریشم کی ومیاثر ساتہہ بر سم جمع میثر کے وہ میثر ہی ساتہہ ریشم زین پوش سرخ کو کہتی ہین اور وہ اکثر ریشمی ہوتا ہی اور نہی بہی وسصورت مین ہی کہ ریشمی ہو کذا ذکرہ بعض الشراح من علمائنا اور احتمال ہی یہہ کہ ہونہی اور مصور تمین بہی کہ سوتی ہو اور مصور تمین نہی تنزیہی ہوگی بسبب ترفہ اور تنعم کی اور مشابہت کی ساتہہ متکبران عجم کی ۱۲ ع **وعن** معاویة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا ترکبوا الخز ولا النمار رواه ابو داود والنسائی اور روایت ہی معاویہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ سوار ہو تم اوپر زین پوش خز کی اور نہ سوار ہو اوپر زین پوش چیتی کی چمڑیکی نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی **ف** خز زمانہ سابق مین نام ایک کپڑیکا تہا کہ بنا جاتا تہا صوف اور ریشم سی اور وہ مباح تہا اور صحابہ اور تابعین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نی اوسکو پہنا ہی پس نہی اوسی لعلت تشبہ کی ساتہہ عجمیونکی ہوگی بطریق تکبر کی اوسکو زین پر ڈالتی تہی اور اگر مراد خز سی وہ ہو کہ اب معروف نہی کہ تمام ریشم کا ہوتا ہی وہ حرام ہی مطلقا اور اسی معنی پر محمول ہی اسحدیث مین کہ آخر زمانہ مین لیگ ایک قوم پیدا ہوگی کہ حلال جانینگے خز اور حریر کو اور لکہا ہی علمانی کہ یہہ قسم زمان نبوت مین نہی تہی پس خبر دینی اوسکی ساتہہ غیب کی معجزہ آپکا ہی کذا قال الشیخ رح اور ملا علی قاری نی لکہا ہی کہ بعض شراح نی علمار ہماری سی لکہا ہی کہ مراد خز سی وہ کپڑا ہی کہ تمام یا اکثر اوسمین ریشم ہو **وعن** البراء بن عازب ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن المیثرة الحمراء رواه فی شرح السنة اور روایت ہی براء ابن عازب سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا زین پوش سرخ سی نقل کی یہہ بغوی نی

ترجمہ سنین وعن ابی رمثۃ التیمی قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ ثوبان اخضران وله شعر قد علاہ
الشیب وشیبہ احمر رواہ الترمذی وفی روایۃ لابی داود وھو ذو وفرۃ وبھا ردع من حناء
اور روایت ہی ابی رمثہ تیمی سی کہ کہا آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسحال مین کہ حضرت پر دو کپڑی سبز تہی اور حضرت کی بال تہی بہوت سی یعنی سر اور داڑہی
مین کہ غالب آیا تہا اونپر انہ یعنی سفیدی اور ریسہ یا اونکا سرخ تہا نقل کی یہہ ترمذی نی اور ابوداود کی روایت مین یون ہی کہ حضرت صاحب فرہ تہی اور
اور بالون ترتما مہندی کا ف سبز تہی یعنی نرمی سبز تہی یا خطوط سبز تہی وغیرہ اور بیچ عدد بالون سفید حضرت کے کئی روایتین آئی ہین انس کہتی ہین کہ نگی بیچ
بیچ سر اور داڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مگر جو دو بال سفید اور ابن عمر رضی آیا ہی کہ بہت یا بالکل آنحضرت کے قریب ہین بالون سفید کی تہا اور ایک روایت مین سترہ بیس آئی
ہین اور ردفہ ساتہہ زہری داود جزم نسائی دن یا لونکو کہتی ہین کہ کانونکی لو دن تک ہون اور بہت یا بالکل سرخ تہا یعنی وہ چند بال خضاب کی ہوئی تہی مہندی کی
ہین اور دفرہ ساتہہ زہری داود جزم نسائی دن یا لونکو کہتی ہین کہ کانونکی لو دن تک ہون اور بہت یا بالکل سرخ تہا یعنی وہ چند بال خضاب کی ہوئی تہی مہندی کی
اور مجبون نی کہا کہ مراد سرخی بہت یا لی سی یہہ ہی سفید خالص نہی بلکہ مائل بسرخی تہی جیسکہ معمول ہی کہ ابتدای بڑہاپی مین ایسا ہی ہوتی ہین پیر سفید
اور اختلاف ہی درمیان محدثین اور فقہا کی کہ آنحضرت نی خضاب کیا ہی یا نہین اکثر محدثین اسپر ہین کہ نہین کیا اور بہت یا بالکل حد خضاب کو نہین پہونچا جیسکہ
حدیث مین آیا ہی اور ایسا حال تہا اگر کسیل سر مین آئی تو سفید بال جیسے جاتی والا معلوم ہوتی رہتی اور فقہا بجملہ ہین اسکی اثبات مین اور حدیث ہی یہہ سمجہا جاتا ہی کہ انہون
چند بالون سفید کو خضاب کرتی تہی اور احتمال یہہ بہی ہی کہ قصدا انکو خضاب کرتی تہی بلکہ آنحضرت کبہی بہی اوصاف کرنیکی اور موئی سر مبارک
بسبب تیل یا ہی اور ایسا حال تہا اگر کسیل سر مین آئی تو سفید بال جیسے جاتی والا معلوم ہوتی رہتی اور فقہا بجملہ ہین اسکی اثبات مین اور حدیث ہی یہہ سمجہا جاتا ہی کہ انہین
چند بالون سفید کو خضاب کرتی تہی اور احتمال یہہ بہی ہی کہ قصدا انکو خضاب کرتی تہی بلکہ آنحضرت کبہی بہی اوصاف کرنیکی اور موئی سر مبارک
بسبب تیل یا ہی اور ایسا حال تہا اگر کسیل سر مین آئی تو سفید بال جیسے جاتی والا معلوم ہوتی رہتی اور فقہا بجملہ ہین اسکی اثبات مین اور حدیث ہی یہہ سمجہا جاتا ہی کہ انہین
چند بالون سفید کو خضاب کرتی تہی اور احتمال یہہ بہی ہی کہ قصدا انکو خضاب کرتی تہی بلکہ آنحضرت کبہی بہی اوصاف کرنیکی اور موئی سر مبارک
بسبب تیل یا ہی اور ایسا حال تہا اگر کسیل سر مین آئی تو سفید بال جیسے جاتی والا معلوم ہوتی رہتی اور فقہا بجملہ ہین اسکی اثبات مین اور حدیث ہی یہہ سمجہا جاتا ہی کہ انہین
چند بالون سفید کو خضاب کرتی تہی اور احتمال یہہ بہی ہی کہ قصدا انکو خضاب کرتی تہی بلکہ آنحضرت کبہی بہی اوصاف کرنیکی اور موئی سر مبارک
خود سیاہ تہا بسبب تیل کے نگین ہو جاتی تہی اور یہہ جو ایک حدیث مین آیا ہی کہ موی مبارک انس کی پاس تہا کبہی خضاب کیا ہوا کہتی ہین کہ وہ نہ خضاب تہا کہ آنحضرت نی کیا تہا بلکہ انس
بسبب بہ اور تبرک کی اسکو خوشبو مین کہتی تہی وہ مشابہ خضاب کی معلوم ہوتا تہا یا انس نے آپ اسکو خضاب کیا تہا واللہ تعالی اعلم اور یہہ جو بعضی روایتون مین آیا ہی کہ آنحضرت خضاب کی تہی کبہی سرخ اور کبہی زرد مراد یہہ ہی کہ ہوتی تہی آخر ہی شریف کو ساتہہ مہندی اور زعفران کی واسطے بال کی صاف کرنیکی اور موئی سر مبارک
وعندی یجب فضل قول من یشعر بہ فضلہ یہم رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی مدینہ منورہ مین تشریف لائی تکیہ کیی ہوئی ساتہہ
پر اور حضرت پر کپڑا تہا قطر کا کہ بشوریدی کی ڈالا تہا اور اسکو پسند نکرتے دیکہا صحابہ کو نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین ف قطر ایک قسم ہی چادر کی کہ اوسمین خط ہوتے
ہین سرخ اور کچہہ کبودی ہوتی ہی اور بعضون نی کہا کہ قطر ایک بستی ہی ضلع بحرین مین وہانکا بنا ہوا کپڑا اور یہہ کہ مرض موت کا ہی اور یہہ آخری غزا تہی کہ ابوبکر شریک ہوا ہت
کر رہی تہی پس آنحضرت حجرہ شریف سی نکلی اور ابوبکر رضی کی پہلو مین بیٹہی اور امامت کی چنانچہ تفصیل سی بیان اسکا باب الامامۃ مین ہی ش وعن عائشۃ
قالت کان علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثوبان قطریان غلیظان وکان اذا قعد فعرق تقلا علیہ فقدم بزر من
الشام لفلان الیہودی فقلت لو بعثت الیہ فاشتریت منہ ثوبین الی المیسرۃ فارسل الیہ فقال قد علمت ما تریدین
اما تریدین ان تذہب بمالی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذب قد علم انی من اتقاہم واداہم للامانۃ رواہ الترمذی
والنسائی اور روایت ہی عائشہ سی کہا کہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دو کپڑی قطری موٹی اور تہی حضرت جب پسینہ آتی یعنی بہت اور پسینا آتا آپ کو تو ہماری
ہو جاتی وہ کپڑی اونکی بدن مبارک پر یعنی اور مشقت کینجیتی اتی پس آیا کپڑا شام سی اوسکی فلانی یہودی کی کہ نام اوسکا وہان کو نہوا پس کہا میں اگر بہیجتی طرف اس یہودی
کی اسکو خریدنی میں اوسی دو کپڑی کو بوعدہ فراغت یعنی اس وعدہ پر کہ پیسے تجہہ آویگا تو موال وسکا ادا کردین گی تو مناسب تا ایدانہ کہینچی ان کپڑون سی پس بہیجا حضرت
نی اسکو طرف اوس یہودی کی یعنی کپڑا خرید کرنیکی لیی بوعدہ مذکور پس طلب کیا اوسنی اوسی کپڑا البتہ مذکور پس کہا یہودی نی کہ تحقیق مین جانتا ہون ابوبکر کو ارادہ
کرتی ہو تم سو ہی اسکی نہین کہ ارادہ کرتی ہو تم یہہ کہ لیجاؤ تم مال میرا یعنی کپڑا وعدہ پر اور موال نہ دو اور بظاہر خطاب اوسکو کیا کہ خریدنی کیا تہا اور حقیقت مین

خطاب آنحضرت کو تبا پس جب وہ شخص پھر کر آیا اور جواب دوس یہودی کا عرض کیا تو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جھوٹ کہا اوس یہودی نی یعنی اور وہ آپ بھی جانتا ہی کہ جھوٹ کہتا ہی اسلیے کہ تحقیق جانتا ہی یعنی توریت سی کہ مین سب لوگونسی متقی زیادہ ہوں اور خوب ادا کرنیوالا ہوں اور مین امانت کو نقل کی یہہ ترمذی و نسائی نی **ف** احدیث سی معلوم ہوا کہ آنحضرت نی کپڑا موٹا پہنا اور مزاج شریف کو وسعی ایذا ہوئی اور وسطی ترفہ اور استراحت کی قصد خریدنی اچھی کپڑا کا بطریق قرض کی کیا اور شفاوت اوس یہودی کی بھی معلوم ہوئی کہ کس مرتبہ مین ہی ۞ ح **وعن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال رانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی ثوب مصبوغ بعصفر مورد فقال ما ھذا فعرفت ما کرہ فانطلقت فاحرقتہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما صنعت بثوبک قلت احرقتہ قال فلا کسوتہ بعض اھلک فانہ لا بأس بہ للنساء رواہ ابو داود اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی کہ کہا دیکھا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اسحال مین کہ مجہہ پر تبا کپڑا رنگا ہوا سرخ گلابی سے رنگا ہوا کیا ہی یہہ پہنا پانی مینی کراہت آنحضرت کی یعنی اس کپڑی کی پہنی سی پس گیا مین اور جلا دیا مینی اوس کپڑے کو پس فرمایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا کیا تو نی ساتھہ کپڑے پانی کی کہا جلا دیا مینی اوس کپڑے کی فرمایا کیون نہ پہنایا تو نی اوسکو اپنی بعضی عورتونکو اسلیے کی تحقیق نہین مضائقہ ہی ساتھہ پہنی اس کپڑے کی عورتونکو نقل کی یہہ ابو داود دنی **ف** اسی معلوم ہوا کہ سرخ کے رنگ کا کپڑا پہنا حرام ہی مرد کو **وعن** ھلال بن عامر عن ابیہ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب علی بغلۃ وعلیہ برد احمر وعلی امامہ یعذر عنہ رواہ ابو داود اور روایت ہی ہلال بن عامر سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا دیکھا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ خطبہ فرماتی تہی خچر پر اسحال مین کہ اوپر تہی چادر سرخ یعنی سرخ خطونکی اور حضرت علی اگی گہڑی ہوئی تہی حضرت کی بیان کرتی جاتی تہی حضرت کی کلام رد بدل لوگونکی نقل کی یہہ ابو داود دنی **ف** بسبب کثرت خلایق کی آواز مبارک حضرت کی دور والونکو نہ پہنچتی تہی حضرت علی آواز بلند سی کلام مبارک سمجہائی جاتی تہی ۞ ح **وعن** عائشۃ قالت صنعت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم بردۃ سوداء فلبسہا فلما عرق فیہا قذفہا رواہ ابو داود اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تیار کی گئی واسطی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر سیاہ پس پہنا اوسکو پس جب پسینا آیا اوسمین بائی اوسمین یوصوف کی پس پہینک دیا اوسکو یعنی بسبب لطافت مزاج شریف کی نقل کی یہہ ابو داود دنی **وعن** جابر قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو محتبی بشملۃ قد وقع ھدبھا علی قدمیہ رواہ ابو داود اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اسحال مین کہ حضرت بیٹہی ہوئی تہی گوٹ ماری ہوئی ساتھہ چادر کی کہ پڑی تہی پہندنی اوسکی حضرت کی قدمونپر نقل کی یہہ ابو داود دنی **ف** گوٹ ماری ہوئے اسطرح کی بیٹہنی کو کہتی ہین کہ سرین مین پر ٹیک کر دونون کہنی کہڑی کر دیتی ہین اور دونون ہاتہہ یا کوئی کپڑا گرد کہٹنی کی لپیٹ کر بیٹہتی ہین ہمارے کی لیی ۞ ح **وعن** دحیۃ بن خلیفۃ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقباطی فاعطانی منھا قبطیۃ فقال اصدعھا صدعین فاقطع احدھما فقمیصا واعط الاخر امراتک تختمر بہ فلما ادبر قال وامر امراتک ان تجعل تحتہ ثوبا لا یصف رواہ ابو داود اور روایت ہی دحیہ بن خلیفہ سی کہ کہا لائی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کپڑی قباطی پس دیا اوسمین سی مجکو ایک قبطی اور فرمایا پہاڑ اسکو دو ٹکڑی پس بنا ایک کا اوسمین سی پیرہن اور دوسرا ٹکڑا اپنی عورت کو کہ اوڑہنی بنا دی پس جب پیٹہ پہیری دحیہ نی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور حکم کر اپنی عورۃ کو یہہ کہ لگائی نیچے اوسکی ایک کپڑا تا ظاہر نہو بال و بدن اوسکی یعنی بسبب باریک ہونی اوسکی نقل کی یہہ ابو داود دنی **ف** قباطی جمع قبطیہ کی ہی وہ ایک قسم کپڑے کی ہی مصر کی کپڑے مین سی کہ باریک اور سفید ہوتا ہی ۞ ح **وعن** ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیہا وھی تختمر فقال لیۃ لا لیتین رواہ ابو داود اور روایت ہی ام سلمہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئی اونکی پاس اسحال مین کہ وہ اوڑہنی اوڑہی ہوئی تہین پس فرمایا ایک پیچ دی سر پر نہ دو پیچ نقل کی یہہ ابو داود دنی **ف** یعنی سر پر اوڑہنی کی نیچے ایک پیچ دی نہ دو پیچ تا اسراف و شباہت مردونکی ساتھہ نہو کذا قال الطیبی و ظاہر یہہ ہی کہ مراد سر پر کپڑا لپیٹنا ہو عادت ہی بی

عورتونکی کہ سر کو کپڑی سی ڈھانکتی ہین مانند عصابہ کی یعنی جیسی یہان بچائین کسابہ باندہتی ہین پس حضرت نے منع فرمایا کہ ایک پیچ کافی ہی زیادہ نہ لپیٹی تا اسراف اور مشابہت نہو ساتہہ عامہ مردونکی اور اسحدیث سی معلوم ہوا کہ عورتونکو مردونکا سا لباس پہنا اور مشابہت کرنی اونکی ساتہہ درست نہین جیسیکہ عکس سکا نہین درست ہرچ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابن عمر قال مررت برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی ازاری استرخاء فقال یا عبد اللہ ارفع ازارک فرفعتہ ثم قال زد فزدت فما زلت اتحراہا بعد فقال بعض القوم الی این فقال الی انصاف الساقین رواہ مسلم روایت ہی ابن عمر سی کہا کہ گذرا مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسحال مین کہ چچ تہبند میری کہا لٹکنا پس فرمایا ای عبد اللہ بلند کر تو تہبند اپنی کو پس بلند کیا مین اسکو بہر فرمایا اور اوٹہا پس اور اوٹہایا مینی پس ہمیشہ کوشش قصد کرتا ہو مین اسکام کو کہ اوٹہانا لٹکنا پس فرمایا ای عبد اللہ بلند کر تو تہبند اپنی کو پس بلند کیا مینی اسکو بہر فرمایا اور اوٹہا پس اور اوٹہایا مینی پس ہمیشہ کوشش قصد کرتا ہو مین اسکام کو کہ اوٹہانا تہبند کا ہی بعد حکم کرنی حضرت مین کی پس کہا بعضی لوگون نی کہ کہان تک اوٹہاتی ہو تم کہا آدہی پنڈلیون تک نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اخیر کہا کی ضمیر فعلہ کیطرف پہر تہبند کا ہی بعد حکم کرنی حضرت مین کی پس کہا بعضی لوگون نی کہ کہان تک اوٹہاتی ہو تم کہا آدہی پنڈلیون تک نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اخیر کہا کی ضمیر فعلہ کیطرف پہر تہبند کا ہی جنانچہ ترجمہ اسکی موافق ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ ضمیر پہر تہبند ہی طرف رفعہ خیرہ کی یعنی ہمیشہ کوشش کرتا ہون اوپر کرنے ہو بلندی ازار میری کی موافق اندازہ آخر بار کی پہر **وعنہ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من جر ثوبہ خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیمۃ فقال ابو بکر یا رسول اللہ ازاری یسترخی الا ان اتعاہدہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انک لست ممن یفعلہ خیلاء رواہ البخاری اور روایت ہی وسی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو کوئی دراز کری کپڑا اپنا ازراہ تکبر کی نظر رحمت نہین کریگا اللہ طرف وسکی دن قیامت کی پس کہا ابو بکر نی یا رسول اللہ ازار میری لٹکیاتی ہی یعنی آپ سے بغیر اختیار میری کبہی نیچی ہی تہنی اور قدم تک مگر یہہ کہ ہر وقت خبر گیری کرتا ہون یعنی اور اکثر مجہی خبر گیری ہو سکتی ہی نہین بسبب بانع شرعی یا عرفی کی پس کہا تحقیق تو اون لوگونمین سی نہین ہی کہ ازار لٹکاتی ہین ازراہ تکبر کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی لٹکانا اوسکا بغیر قصد کی نہین ضرر کرتا خصوصا اوس شخص کو کہ نہو عادت اوسکی تکبر کی ولیکن فضل متابعت ہی ہی اسی معلوم ہوا کہ سبب حرمت کا ازار کی لٹکانی مین تکبر ہی ہرچ **وعن** عکرمۃ قال رایت ابن عباس یاخذ ثوبہ فیضم حاشیۃ ازارہ من مقدم علی ظہر قدمہ ویرفع من مؤخرہ قلت لم تاخذ ہذہ الازرۃ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاخذ رواہ ابو داؤد اور روایت ہی عکرمہ سی کہ کہا دیکہا مینی ابن عباس کو کہ تہبند باندہتی ہی پس کہتی کنارہ تہبند اپنی کا اگلی کی جانب اوسکی سی پشت قدم اپنی پر اور اوٹہاتی ہی پچہلی اوسکیسی کہا مینی یعنی ابن عباس کو کیون تہبند باندہتی ہو تم اسطرح یعنی کبہی کبہی کہا ابن عباس نی کہ دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تہبند باندہتی تہی اسطرح یعنی کبہی کبہی نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** اسی معلوم ہوا کہ اوٹہانا کہنا ازار کا بیچہی ہی کافی ہی عدم اسبال مین ۞ ہرچ **وعن** عبادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالعمائم فانہا سیماء الملائکۃ وارخوہا خلف ظہورکم رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عبادہ وسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لازم رکہو تم پگڑیان باندہنی اسلیکی پگڑیان علامت ہین فرشتونکی یعنی روز بدر کی آئی تہی ستا رباندہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی بمدد کم ربکم بخمسۃ الاف من الملائکۃ مسومین اور چہوڑو شملے پیچہی پشت اپنی کی یعنی اسلیکی کہ ملائکہ بہی آئی تہی اس ہیئت سی ۞ **وعن** عائشۃ ان اسماء بنت ابی بکر دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہا ثیاب رقاق فاعرض عنہا وقال یا اسماء ان المرأۃ اذا بلغت المحیض لم تصلح ان یری منہا الا ہذا وہذا واشار الی وجہہ وکفیہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ تحقیق اسما بیٹی ابی بکر کی آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اسحال مین کہ اوپر تہی کپڑی باریک پس منہ پہیر لیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسسی اور فرمایا کہ ای اسما تحقیق عورت جسوقت کہ پہنچی بایام حیض کو یعنی بالغ ہو ہرگز نہین درست یہہ کہ دیکہا جاوی اوسی کوئی عضو مگر یہہ اور یہہ اور اشارہ کیا طرف منہ اپنی کی اور ہاتون اپنی کی نقل کی یہہ

ابو داود ونی ف یہہ ستر عورۃ ہی عورۃ کی لمبی اور حجاب یہہ ہی کہ گہری ہا ہر نہ نکلی رو بر دلوگونکی اگرچہ بدن نمی کی ہو اور یہہ خواص از واج مطہرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی ہی اور اسحدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ جیبن عورۃ کا باریک کپڑی مین سی معلوم ہوتا ہو تو حکم پر ستہ کا رکہنا ہی ۱۲ ح وعن ابی مطر قال ان علیا اشتری ثوبا بثلثۃ دراہم فلما لبسہ قال الحمد للہ الذی رزقنی من الریاش ما اتجمل بہ فی الناس فاواری بہ عورتی ثم قال ہکذا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول رواہ احمد اور روایت ہی ابی مطر سی کہ کہا تحقیق حضرت علی نی خریدا ایک کپڑا تین درہم کو پس جب پہنا اوسکو کہا سب تعریف ہی اوسطی اللہ کی کہ جسنی نصیب کیا مجکو کپڑون زینت کی سی وہ چیز کہ زینت کرتی ہین ہم ساتہہ اوسکی لوگونمین اور چہپاتی ہین ساتہہ اوسکی ستر اپنا پہر کہا حضرت علی نی کہ اسیطرح سی سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتی تہی یہہ یعنی بعد پہنی کپڑی کی نقل کی یہہ احمد نی وعن ابی امامۃ قال لبس عمر بن الخطاب ثوبا جدیدا فقال الحمد للہ الذی کسانی ما اواری بہ عورتی واتجمل بہ فی حیاتی ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من لبس ثوبا جدیدا فقال الحمد للہ الذی کسانی ما اواری بہ عورتی واتجمل بہ فی حیاتی ثم عمد الی الثوب الذی اخلق فتصدق بہ کان فی کنف اللہ وفی حفظ اللہ وفی ستر اللہ حیا ومیتا رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب

اور روایت ہی ابی امامہ سی کہا اوسنی کہ پہنا حضرت عمر بن خطاب نی کپڑا اپنا پہر کہا سب تعریف ہی اوسطی اللہ کی کہ جسنی پہنایا مجکو وہ کپڑا کہ چہپاتا ہونمین ساتہہ اوسکی ستر اپنا اور زینت کرتا ہونمین ساتہہ اوسکی پہر زندگانی اپنی کی پہر کہا حضرت عمر نی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ پہنی کپڑا نیا پہر کہی سب تعریف ہی اوسطی اللہ کی کہ جسنی پہنایا مجکو وہ کپڑا کہ چہپاتا ہونمین ساتہہ اوسکی ستر اپنا اور زینت کرتا ہونمین ساتہہ اوسکی پہر زندگانی اپنی کی پہر قصد کری اوس کپڑی کا کہ پرانا ہی اللہ دی اوسکو ہوگا بیچ پناہ اللہ کی اور بیچ محافظت خدا کی اور بیچ پردہ عفو ومغفرت اللہ کی جیتی اور مری یعنی دنیا اور آخرۃ مین نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی وعن علقمۃ بن ابی علقمۃ عن امہ قالت دخلت حفصۃ بنت عبد الرحمن علی عائشۃ وعلیہا خمار رقیق فشققتہ عائشۃ وکستہا خمارا کثیفا رواہ مالک اور روایت ہی علقمہ بن ابی علقمہ سی وہ نقل کی اپنی ماں سی کہ کہا آئی حفصہ بیٹی عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق کی پاس عائشہ کی اسحال مین کہ اوپر اوسکی باریک تہی پس پہاڑی وہ اوڑہنی حضرت عائشہ نی اور پہنائی اوسکو اوڑہنی موٹی نقل کی یہہ مالک نی ف حفصہ بہتیجی تہین حضرت عائشہ کی وہ باریک اوڑہنی اوڑہی ہوئی دیکہہ کر خفا ہونمین اور واسطی تادیب کی اونکی اوڑہنی کی دو ٹکڑی کر ڈالی اور اوسکی بدل موٹی اوڑہنی اوڑہادی ۱۲ ح وعن عبد الواحد بن ایمن عن ابیہ قال دخلت علی عائشۃ وعلیہا درع قطری ثمن خمسۃ دراہم فقالت ارفع بصرک الی جاریتی انظر الیہا فانہا تزہی ان تلبسہ بالبیت وقد کان لی منہا درع علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما کانت امراۃ تقین بالمدینۃ الا ارسلت الی تستعیرہ رواہ البخاری اور روایت ہی عبد الواحد بیٹی ایمن کی سی وہ نقل کی اپنی باپ سی کہا کہ گیا مین حضرت عائشہ کی پاس اور اوپر تہا کرتا قطری یعنی مصر کا پانچ درہم کی قیمت کا پس کہا حضرت عائشہ نی اوٹہاؤ نگاہ اپنی طرف لونڈی میری کی دیکہہ طرف اوسکی پس تحقیق یہہ نہ کرتی ہی اور نہین راضی ہوتی یہہ کہ پہنی اوس کپڑی کی سی گہر مین یعنی جہ چاہی انکا اسکو پہن کر باہر نکلی اور تحقیق تہا واسطی میری اسطرح کی کپڑونمین سی ایک کرتا زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی میں پس نہ تہی کوئی عورۃ کہ زینت کی جاتی مدینہ مین واسطی بیاہ کی یا اور شادی کی کہ بہیجتی طرف میری کہ اوسکو عاریت مانگنی اوس کرتی کو نقل کی یہہ بخاری نی

ف حضرت عائشہ رضی بیان کیا حال فقر اور تنگی اور زہد اپنی کا آنحضرت کی زمانہ مین ۱۲ ح وعن جابر قال لبس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما قباء دیباج اہدی لہ ثم اوشک ان نزعہ فارسل بہ الی عمر فقیل قد اوشک ما انتزعتہ یا رسول اللہ فقال نہانی عنہ

جبرئیل فجاء عمر یبکی فقال یا رسول اللہ کرھت امرا واعطیتنیہ فما لی فقال انی لم اعطکہ تلبسہ انما اعطیتکہ تبیعہ فباعہ بالفی درھم رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا پہنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک دن قبا ابریشمی کہ تحفہ بھیجی گئی تہی واسطی حضرت کی پہر جلد پسر اوتار ڈالی وہ قبا یدن مبارک سی اور بھیجا اوسکو طرف عمر رضہ کی پس کہا صحابہ نی کہ تحقیق جلدی واقع ہوا اوتارنا آپکا اس قبا کو یا رسول اللہ پس فرمایا کہ منع کیا مجکو اوسکی پہنی سی جبرئیل نی پس آئی حضرت عمر روتی ہوئی یعنی یہہ قصہ سنکر اور کہا یا رسول اللہ نا خوش جانا آپنی ایک چیز کو یعنی اس قبا کی پہنی کو اور دی مجکو یعنی تاکہ پہنوں اوسکو پر کیا حال ہوگا میرا پس فرمایا کہ تحقیق میں نہیں دی تجکو کہ پہنی تو اوسکو سوائی اوسکی نہیں کہ دی میں تجکو وہ نا کہ بیچی تو اوسکو پس بیچی وہ حضرت عمر نی بدلی دو ہزار درہم کی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** ابن عباس قال انما نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الثوب المصمت من الحریر فاما العلم وسدی الثوب فلا بأس بہ رواہ ابو داود اور روایت ہی ابن عباس سی کہا کہ سوائی اوسکی نہیں کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہنی وہ کپڑی کی سی کہ تمام ابریشم ہو پس اما علم یعنی بطور دھاری کی کہ ابریشم کی ہو بقدر چار انگشت کی اور تانا کپڑی کا کہ ریشم کا ہو پس نہیں مضائقہ اوسکا نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** جس کپڑہ میں تانا اور بانا ریشم کا ہو حرام ہی پہنا اوسکا اور صاحبین کے نزدیک لڑائی میں مباح ہی اور جس میں تانا ریشم کا ہو اور بانا سوت وغیرہ کا مشروع ہی بالاتفاق اور عکس اوسکا ہی مکروہ ہی مگر لڑائی میں پس صاحبین کے نزدیک ابریشمی ہی مباح ہی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک وہ کہ بانا حریر کا ہو اور تانا سوت وغیرہ کا اور جس میں تانا حریر کا ہو اور بانا اوس چیز کا وہ مباح ہی مطلقا ۱۲ **وعن** ابی رجاء قال خرج علینا عمران بن حصین وعلیہ مطرف من خز فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من انعم اللہ علیہ نعمۃ فان اللہ یحب ان یری اثر نعمتہ علی عبدہ رواہ احمد اور روایت ہی ابی رجا سی کہا کہ نکلی ہمپر عمران بن حصین اس حال میں کہ اوڑہے تہا مطرف خز کا اور کہا عمران نی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جسکو دیوی اللہ تعالی نعمت پس اللہ تعالی دوست رکہتا ہی یہہ کہ دیکہا جاوی اثر نعمت اوسکیکا اوپر بندی اوسکیکی نقل کی یہہ احمد نی **ف** مطرف ایک کپڑا ہوتا ہی کہ دونوں طرف اوسکی کنارہ ہوتا ہی اور قاموس میں کہا کہ مطرف اوپر وزن مکرم کی چادر خز کی مربع دھاریدار پس لفظ خز کا تاکید کی لیی ہوگا اور خز کہتی ہیں اوس کپڑہ کو کہ ابریشم کا ہوتا ہی اور بعضوں نی کہا کہ وہ کپڑا بنا جاتا ہی ریشم وصوف سی وہ مباح ہی یہاں وہی مراد ہی ۱۲ **وعن** ابن عباس قال کل ما شئت والبس ما شئت ما اخطاتک اثنتان سرف ومخیلۃ رواہ البخاری فی ترجمۃ باب اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا جو چیز کہ چاہی تو یعنی مباحات میں سی اور پہن جو چیز کہ چاہی تو جب تک نہ پہنچیں تجکو دو چیزیں اسراف اور تکبر یعنی مکروہ ہونا توسع کا طعام ولباس میں بعلت اسراف وتکبر کی ہی اور جبکہ نہوں تو مباح ہی نقل کی یہہ بخاری نی بیچ ترجمہ باب کی **ف** اور اس سی روایت ہی بطریق مرفوع کی ان من السرف ان تاکل کل اشتہیت وقیاس سپر یہہ ہی کہ اسراف سی ہی یہہ کہ پہنی تو جس چیز کو دل چاہی ۱۲ **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلوا واشربوا وتصدقوا والبسوا ما لم یخالط اسراف ولا مخیلۃ رواہ احمد والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی اوسنی نقل کی اپنی باپ سی اوسنی اپنی دادا سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہاؤ اور پیو یعنی بقدر حاجت کی اور صدقہ دو یعنی جو کچہہ کہ زیادہ ہو تمسی اور پہنو جب تک کہ نہو اسراف اور نہ تکبر نقل کی یہہ احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نی **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احسن ما زرتم اللہ فی وجوھکم وفی مساجدکم البیاض رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہترین کپڑا کہ ملاقات کرو تم اللہ تعالی سی اوس میں بیچہ قبروں اپنی کی اور مسجدوں اپنی کی سفید کپڑا ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** مسجد بیت اللہ ہی وہاں عبادۃ کی لیی گیا تو گویا اللہ تعالی سی ملاقات کی لیی گیا پس وہاں سفید کپڑا پہن کر جانا بہتر ہی اور بعد مرنیکی ملاقات کرتا ہی اللہ تعالی سی پس سفید کفن بہتر ہی ۱۲

باب الخاتم

باب ہی بیچ بیان پہننی چہاپ کی یعنی اور مانند اوسکی کی قسم زیور سی

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابن عمر قال اتخذ النبی

النبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتماً من ذھب فی روایۃ وجعلہ فی یدہ الیمنی ثم القاہ ثم اتخذ خاتماً من ورق نقش فیہ محمد رسول اللہ وقال لا ینقشن احد علی نقش خاتمی ھذا وکان اذا لبسہ جعل فصہ مما یلی بطن کفہ متفق علیہ ۔ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا اوسنی بنوائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی چہاپ سونی کی اور ایک روایت مین یہہ زیادہ آیا ہی اور پہنا اوسکو بیچ داہنی ہاتہہ اپنی کی پہر پہینک دیا اوسکو پہر بنوائی چہاپ چاندی کی کہودا گیا اوسمین محمد رسول اللہ اور فرمایا کہ نہ کہودی کوئی مانند نقش چہاپ میرکی کہ یہہ ہی اور تہی حضرت جب پہنتی چہاپ کرنی نگینہ اوسکا اپنی ہتیلی کی طرف نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف سونی کی یعنی پہلی حرام ہوئی سونیکی مرد نپر کہا امام محمد نی موطا مین کہ نہین جائز مرد کو یہہ کہ چہاپ پہنی سونیکی یا لوہی کی یا کانسی وغیرہ کی اور نہ چہاپ پہنی مگر چاندی کی اور عورتونکو جائز ہی انگوٹھی وغیرہ سونیکی پہنی لیکہ علمانی لکہا ہی کہ انگوٹھی چاندی کی عورتونکو پہنی مکروہ ہی اسلیی کہ یہہ پہنا دامردونکا ہی اور عورتونکو تشبہ ساتہہ مردونکی مکروہ ہی پس اگر عورتہ چاندی کی انگوٹھی پہنی تو متغیر کرلی اوسکی رنگ کو ساتہہ ملمعہ غیرہ کی اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ معتبر اسمین حلقہ ہی نگینہ اور پہینکدی یعنی بعد اوسکی ترنی وحی کی بیچ حرمت اسکی اور سیوطی نی لکہا ہی کہ وارد ہوئی ہین حدیثین بیچ پہنی چہاپ کی داہنی ہاتہہ مین اور بائین ہاتہہ مین پہنی کی بہی حدیثین آئی ہین اور عمل اسپر ہی اور اول منسوخ ہی اور ابن عدی وغیرہ نی ابن عمر سی روایت کیا ہی کہ حضرت داہنی ہاتہہ مین چہاپ پہنتی تہی پہر بائین مین پہنی لگی اور صاحب سفر السعادۃ نی لکہا ہی کہ اسمین روایتین مختلف آئی ہین بعضی روایتون مین ہی کہ داہنی ہاتہہ مین پہنتی تہی اور بعضی مین یہہ کہ بائین مین پہنتی تہی اور سب حدیثین صحیح ہین اور ظاہر یہہ ہی کہ کبہی داہنی ہاتہہ مین پہنتی تہی اور کبہی بائین مین اور امام نووی نی کہا کہ اجماع ہی اوپر جائز ہونی پہنی چہاپ کی داہنی ہاتہہ مین اور بائین ہاتہہ مین اور ہمارے مذہب مین داہنی ہاتہہ مین پہنا ہی اسلیی کہ وہ اشرف ہی پس احق ہی ساتہہ زینت واکرام کی اور حضرت نی جو لوگونکو دیکہا کہ حریص ہین میری اتباع پر مبادا امثل نقش مہر میرکی کہودین پس اسی منع فرمایا اور منع اسلیی فرمایا کہ حضرت وہ مہر خطون پر کرکر بادشاہون وغیرہ کی بہیجتی تہی پس اگر کوئی اور بہی اوسطرح کہودی تو مفسد واقع ہوگا اور کہا قاضی خان نی کہ مہر چاندی کی مباح ہی اسکی لیی محتاج ہو مہر کرنیکا مانند قاضی وغیرہ کی اور جبکہ حاجت نہو تو ترک اوسکا افضل ہی اور جبکہ چہاپ پہنی تو لایق ہی یہہ کہ ہو نگینہ ہتیلی کی طرف بائین ہاتہہ کی ۱۲ ح وعن علی رض قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لبس القسی والمعصفر وعن تختم الذھب وعن قراءۃ القرآن فی الرکوع رواہ مسلم اور روایت ہی علی رض سی کہ کہا منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہنی قسی کیسی اور کسینی کیسی اور پہنی انگوٹھی سونیکی سی یعنی مردونکو اور منع فرمایا پڑہنی قران کی سی رکوع مین نقل کی یہہ مسلم نی ف تحقیق لفظ قسی کی بیچ حدیث حضرت علی کی دوسری فصل کتاب اللباس کہین گذر چکی اور نہی پڑہنی قران کی سی رکوع مین اسکی دو معنی ہین ایک تو یہہ کہ منع فرمایا اسی کہ بجای تسبیح کی رکوع مین قران پڑہی اور اسیطرح سجدہ مین اور دوسری یہہ کہ منع فرمایا اسی کہ اضطراب کری اور بغیر تمام کرنی قراءۃ کی رکوع مین چلا جاوی کہ بعض قراءۃ رکوع مین واقع ہو ۱۲ ح وعن عبد اللہ بن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای خاتماً من ذھب فی ید رجل فنزعہ فطرحہ فقال یعمد احدکم الی جمرۃ من نار فیجعلھا فی یدہ فقیل للرجل بعد ما ذھب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذ خاتمک انتفع بہ قال لا واللہ لا اخذہ ابداً وقد طرحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہی انگشتری سونی کی بیچ ہاتہہ ایک شخص کے پس نکال لی آنحضرت نی انگشتری اوسکی ہاتہہ سی اور پہینکدی یا اوسکو پہر فرمایا کہ قصد کرتا ہی ایک تمہارا طرف انگارہ کی آگ دوزخ کی پس پہنتا ہی اوسکو اپنی ہاتہہ مین یعنی سونیکی پہنی ہی آگ دوزخ سی ہاتہہ جلایا جاویگا پس کہا گیا اوس شخص کو بعد تشریف لیجانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوٹہا لی انگشتری اپنی اور فائدہ اوٹہانو ساتہہ اوسکی یعنی بیچ ڈال یا دینا کسی عورتہ کو کہا اوس شخص نی نہ قسم خدا کی نہین لونگا مین اوسکو کبہی حال آنکہ تحقیق پہینکدیا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نقل کی یہہ مسلم نی ف

اسی معلوم ہوا کہ جو کوئی قادر ہو خلاف شرع چیز کو ہاتھ سی بگاڑی جیسیکہ فرمایا حضرت نی اذا رای احدکم منکرا فلیغیرہ بیدہ الخ ع وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ یَّکْتُبَ اِلٰی کِسْرٰی وَقَیْصَرَ وَالنَّجَاشِیِّ فَقِیْلَ اِنَّھُمْ لَا یَقْبَلُوْنَ اِلَّا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا حَلْقَۃَ فِضَّۃٍ نُقِشَ فِیْہِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّلْبُخَارِیِّ کَانَ نَقْشُ خَاتَمِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا حَلْقَۃَ فِضَّۃٍ نُقِشَ فِیْہِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّلْبُخَارِیِّ کَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلٰثَۃَ اَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُوْلُ سَطْرٌ وَاللّٰہُ سَطْرٌ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ارادہ کیا لکھنی خط کا طرف کسری بادشاہ فارس کی اور قیصر بادشاہ روم کی اور نجاشی بادشاہ حبشہ کی پس عرض کیا گیا یہ کہ بادشاہ نہین قبول کرتی بغیر مہر کی پس بنوائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی انگشتری چاندی کی حلقہ کی نقش کیا گیا اوسمین محمد رسول اللہ نقل کی یہہ مسلم نی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ تہا نقش انگشتری کا تین سطر یعنی محمد ایک سطر یعنی نیچی کی سطر مین اسم مبارک تہا اور رسول ایک سطر مین یعنی بیچ کی اور اللہ ایک سطر یعنی اوپر کی سطر مین اسم پاک تہا

ف اسمین ذکر نگینہ کا نہ کیا بسبب اسکی کہ حلقہ پہنا جاتا ہی ہاتہہ مین اور محل استعاذہ نہی کر کیا اوسکو واسطی بیان جواز کی اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ نگینہ بہی حبشی تہا اور بعضی مین آیا ہی کہ حبشی تہا چنانچہ بیان اسکا آوی گا اور شیخ محی الدین نووی نی کہا کہ سطر اول اللہ اور سطر دوسری رسول اور سطر تیسری محمد یا عین ہیئت کا تہا اور بعضی حواشی مین یہہ ہیئت لکہی ہی محمد رسول اللہ واللہ اعلم اور مہر آنحضرت کی بعد آنحضرت کی ابوبکر رض کی ہاتہہ مین تہی اور بعد اونکی عمر فاروق کی ہاتہہ مین اور بعد اونکی حضرت عثمان کی ہاتہہ مین تہی اور اخیر خلافت اونکی مین ہاتہہ سی گر پڑی اور ہر چند ڈہونڈہی نہ ملی اور لکہا ہی علماء نی کہ باعث پریشانی اور فتنہ اور اختلاف کا کہ اونکی عہد مین تہا اور بعد اونکی ہوا گم ہونا اوس مہر کا تہا کہ اوسمین ایک برکت تہی کہ باعث انتظام والتیام کی تہی جیسیکہ مہر حضرت سلیمان کی مین واللہ اعلم ح وَعَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ خَاتَمُہٗ مِنْ فِضَّۃٍ وَکَانَ فَصُّہٗ مِنْہُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی اوسی انس سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی انگوٹہی اونکی چاندی کی اور تہا نگینہ انگوٹہی کا بہی چاندی کا نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّۃٍ فِیْ یَمِیْنِہٖ فِیْہِ فَصُّ حَبَشِیٍّ کَانَ یَجْعَلُ فَصَّہٗ مِمَّا یَلِیْ کَفَّہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اوسی انس سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہنی انگشتری چاندی کی بیچ داہنی ہاتہہ اپنی کی اوسمین نگینہ تہا حبشی تہر حضرت کرتی نگینہ انگشتری کا اوس جانب کہ متصل ہتیلی کی ہی یعنی اندر کی جانب کرتی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف حبشی یعنی منسوب بحبشہ باین معنی کہ عقیق کا تہا سلیمی کہ کان اسکی یمن اور حبشہ مین ہی ہا اوقسم کا نگینہ تہا کہ حبشہ مین ہوتا ہی یا سیاہ تہا برنگ حبشیون کی یا حبشہ مین اسکو بنایا تہا یا بنانی والا اوسکا حبشی تہا اور یہہ منافات نہین رکہتا ہی تہا ہونی اوسکی چاندی سی اور بر تقدیر معنی اول کی حمل اوپر تعدد انگوٹہیونکی کرنا چاہیی ع وَعَنْہُ قَالَ کَانَ خَاتَمُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ھٰذِہٖ وَاَشَارَ اِلَی الْخِنْصَرِ مِنْ یَّدِہِ الْیُسْرٰی رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی انس سی کہ کہا ہی انگشتری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسمین اور اشارہ کیا انس نی طرف چہنگلیا بائین ہاتہہ کی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَھَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَخَتَّمَ فِیْ اِصْبَعَیَّ ھٰذِہٖ اَوْ ھٰذِہٖ قَالَ فَاَوْمٰی اِلَی الْوُسْطٰی وَالَّتِیْ تَلِیْھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ کہا کہا حضرت علی نی منع فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ پہنون مین بیچ اس دو انگلی اپنی کی یا اسمین کہا راوی نی پس اشارہ کیا حضرت نی طرف بیچ کی انگلی کی اور اوس دو انگلی کی کہ متصل ہی اوسکی یعنی انگلی شہادت کے نقل کی یہہ مسلم نی ف انگوٹہی اور چہنگلیا کی پاس کے انگلی مین پہننا انگوٹہی کا ثابت نہین ہوا نہ حضرت سی اور نہ صحابہ سی اور نہ تابعین رض سی پس ثابت ہوا استحباب پہننی انگوٹہی کا چہنگلیا مین اور سطر طرف میل کیا ہی شافعیون اور حنفیون نی اور یہہ مردونکی حق مین ہی اور عورتونکو جائز ہی کہ پہنین سب انگلیون مین اور نووی نی کہا کہ مکروہ تنزیہی ہی مرد کو پہننا چہلا بیچ کی انگلی مین اور شہادت کی انگلی مین ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسرا

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَخَتَّمُ

فِی یَمِیْنِہٖ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ عَنْ عَلِیٍّ روایت ہی عبداللہ بن جعفری کہ کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مہر پہنتی داہنی ہاتھ اپنی مین نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور نقل کی ابوداود اور نسائی نی حضرت علی سی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخَتَّمُ فِی یَسَارِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی بیٹی عمر کیسی کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہنتی انگشتری اپنی بائین ہاتھ مین نقل کی یہہ ابوداود نی وَعَنْ عَلِیٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخَذَ حَرِیْرًا فَجَعَلَہٗ فِی یَمِیْنِہٖ فَاَخَذَ ذَھَبًا فَجَعَلَہٗ فِی شِمَالِہٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّ ھٰذَیْنِ حَرَامٌ عَلٰی ذُکُوْرِ اُمَّتِیْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی حضرت علی سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لیا ریشمی کپڑا پس کہا اوسکو اپنی داہنی ہاتھہ مین اور لیا سونا پس کہا اوسکو اپنی بائین ہاتھہ مین پھر فرمایا کہ تحقیق یہہ دونون حرام ہین اوپر مردون امت میری کی نقل کی یہہ احمد اور ابوداود اور نسائی نی وَعَنْ مُعَاوِیَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ رُکُوْبِ النُّمُوْرِ وَعَنْ لُبْسِ الذَّھَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی معاویہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا سوار ہونی سی اوپر چمڑی چیتی کی اور منع فرمایا پہنی سونیکی سی یعنی مردونکو مگر بہت کم نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یہہ باحث تھوڑی سی سونیکی بھی منسوخ ہوئی مولانا نی ظاہر اجواز تھوڑی سی سونیکا حنفیہ کی نزدیک محمول ہی اسپر کہ ملمع سونیکا کرنا یا منبح سونیکی نگینہ مین لگانی یا سنہری کام بطور دھاریونکی یا انجاف کی کپڑون پر کرنا کہ یہہ جائز ہین انکی نزدیک ۱۲ مولف وَعَنْ بُرَیْدَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ عَلَیْہِ خَاتَمٌ مِّنْ شَبَہٍ مَالِیْ اَجِدُ مِنْکَ رِیْحَ الْاَصْنَامِ فَطَرَحَہٗ ثُمَّ جَاءَ وَعَلَیْہِ خَاتَمٌ مِّنْ حَدِیْدٍ فَقَالَ مَالِیْ اَرٰی عَلَیْکَ حِلْیَۃَ اَھْلِ النَّارِ فَطَرَحَہٗ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ اَتَّخِذُہٗ قَالَ مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّہٗ مِثْقَالًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ قَالَ فِی السُّنَّۃِ وَقَدْ صَحَّ عَنْ سَھْلِ ابْنِ سَعْدٍ فِی الصَّدَاقِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ اِلْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِیْدٍ اور روایت بریدہ سی ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی ایک شخص کی کہ پہنی ہوئی تہا انگشتری پیتل کی کیا ہی واسطی میری کہ پاتا ہون مین تجھی بو بیٹونکی یعنی یہ سلیی فرمایا کہ بت پیتل کی بناتی تہی پس پھینک دیا اوسکو اپنی اوسکو پھر آیا وہ شخص اسحال مین کہ پہنی ہوئی تہا انگشتری لوہیکی پس فرمایا حضرت نی کیا ہی واسطی میری کہ دیکہتا ہون تجھپر زیور دوزخیونکا پس پھینک دیا اوسکو پھر عرض کیا کہ یا رسول اللہ کسچیز کی بناؤن مین انگشتری فرمایا چاندی کی اور نہ پورا کر اوسکو مثقال پھر نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی کہا محمی السنہ نی کہ تحقیق صحیح کو پہنچا ہی اور حدیث صحیح مین آیا ہی سہل بن سعدی پھر مقدمہ مہر کی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی ایک شخص کی کہ ارادہ کرتا تہا نکاح کا کہ تلاش کر یعنی مال واسطی مہر بیوی کی اگرچہ ہو انگشتری لوہیکی **ف** زیور دوزخیونکا یعنی بعضی کافر دنیا مین اسکا پہنتی ہین یا دوزخیون کفار کو طوق و زنجیر لوہیکی کی پہنائی جائین گی اور نہ پورا کر اسکو انچ یہہ نہی ورع اور اولویت کی لیی ہی کہ اولی یہہ کہی ہو انگشتری کم مثقال سی اسلیکی اصل سونی اور چاندی مین کراہت ہی اور پس قلیل ضرورت سی زیادہ پنچا ہی اسلیی پہنا دو انگشتری لوہیکا اور زیادہ اسی مکروہ ہی لیکن بنانا انگشتریون متعدد کا مکروہ نہین ہی اگر نوبت بنوبت پہنی اور کہا قاضیخان نی مکروہ ہی پہنا لوہی پیتل کی انگوٹھی وغیرہ کا اور کہا محی السنہ کا مطلب یہہ ہے کہ حضرت نی جو فرمایا کہ تلاش کر مال اگرچہ انگشتری لوہیکی ہو اسی معلوم ہوا کہ نہی تحریم کی لیی نہین ہی یعنی اگر نہی تحریم کی لیی ہوتی تو حضرت کیا سیکو لوہیکی انگوٹھی تلاش کرواتی اور کہا ہی علماء نی کہ یہہ مبالغہ ہی بیچ خرچ کرنی مال کی واسطی مہر کی اگرچہ تھوڑی سی چیز ہو مانند اس قول آدمی کی ہی کہ دی مجکو اگرچہ ایک مٹھی خاک کی ہو اور لوہیکی انگوٹھی کی پہنی سی اگرچہ منع فرمایا لیکن باوجود اسکی اشیاء متقوم سی ہا ہر نہین اور احتمال ہی کہ نہی لوہیکی انگوٹھی کی پہنی سی بعد حدیث سہل کی ہو سلیی کہ حدیث سہل کی تہی پہلی استقرار سنن و تحکام شرائع کی اور حدیث بریدہ کی بعد اسکی پس وہ حدیث منسوخ ہوگی اور حدیث سہل کی بیچ پہلی فصل باب المہر کی گذری ہی ۱۲ ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکْرَہُ عَشْرَ خِلَالٍ الصُّفْرَۃَ یَعْنِی الْخَلُوْقَ وَتَغْیِیْرَ الشَّیْبِ وَجَرَّ الْاِزَارِ وَالتَّخَتُّمَ بِالذَّھَبِ وَالتَبَرُّجَ بِالزِّیْنَۃِ لِغَیْرِ مَحَلِّھَا وَالضَّرْبَ

بِالْكِعَابِ وَالنَّرْدِ إِلَّا بِالْمُعَوَّذَاتِ وَعَقْدُ التَّمَائِمِ وَعَزْلُ الْمَاءِ لِغَيْرِ مَحَلِّهِ وَفَسَادُ الصَّبِيِّ غَيْرُ مُحَرِّمِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکروہ رکہی دس چیزین زردی یعنی استعمال کرنا خلوق کا اور نکروہ رکہتے تغیر کرنا بڑہاپی کا اور لگانا تہبند کو کہینچتی چلنا یعنی ٹخنونسی نیچی لٹکانا اور پہنا سونیکی انگوٹہی کا یعنی مردونکو اور ظاہر کرنا عورۃ کا زینت کو بی محل غیر کہیلنا ساتہہ نردونکے اور نکروہ رکہتی ہی منتر کو سوای معوذات کی اور باندہنا منکوں اور کوڑیون کا اور عورۃ کی ستر سی باہر گرانا منی کا بی محل اور فساد کرنا لڑکیکا درحالیکہ نہ حکم کرتی ہی حرام ہونی اوسکیکا نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی ف خلوق ایک خوشبو ہی مرکب زعفران وغیرہ سی بنتی ہی اور یہہ نہی خاص مردونکی لیی ہی اور عورتونکو لگانا اوسکا درست ہی اور بعضی حدیثین اسکی اباحت مین وارد ہوئی ہین اور بعضی نہی کی بہت ہین اور ظاہر یہہ ہی کہ وہ ناسخ اباحت کی ہین اور مردونکو اوسکا استعمال سی اسلیی منع فرمایا کہ وہ عورتونکی خوشبوئی ہی اور تغیر کرنا بڑہاپی کا خواہ ساتہہ کہاٹنی سفید بالونکی ہو خواہ ساتہہ خضاب سیاہ کی بخلاف خضاب ہندیکی کہ وہ جائز ہی بالاتفاق لبیدی اور ہوئی احادیث کی اسمین اور سفید بالونکی کہاٹنی مین مختار ہمارے نزدیک مین حرمت و کراہت ہی اور ظاہر کرنا عورۃ کا اپنی زینت و خوبی کا بغیر محل اپنی کی محل ساتہہ زیرح کی ہی یعنی موضع حل کی یعنی وہ جگہ کہ حلال ہی عورۃ کو اظہار زینت کا وہان کہ وہ زوج اوسکا ہی اور محارم مثل باپ بہائی وغیرہ کی جیسیکہ اللہ تعالی نی فرمایا ولا یبدین زینتہن الا لبعولتہن او اٰبائہن الایہ اور لفظ محل ساتہہ زبرح کی بی پڑہا ہی حلول ہی اور کعاب ساتہہ زیر کاف کی جمع کعب کے ہی یعنی مہرون نردونکی کہ ساتہہ اونکی کہیلتی ہین اور مانند قرعہ کی ہینکتی ہین اور مراد نہی ہی کہیلنی سی ساتہہ نرد کی اور وہ حرام ہی نزدیک اکثر علماء صحابہ وغیرہم کی اور شطرنج کہیلنی بی نکروہ تحریمی ہی ہماری نزدیک اور رقی جمع رقیہ کی ہی یعنی افسون کرنیکی اور معوذات یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور انہین کی حکم مین ہین عائنین منقول حدیث سی اور تعوذ ساتہہ اسماء الہی کی اور بعضون کی نزدیک مراد معوذات سے وہ آیات قرانی ہین کہ مشتمل ہین اوپر معنی استعاذہ کی خواہ یہہ سورتین ہون خواہ غیر انکی حاصل یہہ کہ رقیہ کرنا ساتہہ قران اور اسماء اللہ تعالی کی جائز ہی اور ساتہہ غیر اوسکیکی حرام ہی خصوصا ساتہہ الفاظ کی کہ معانی اونکی معلوم نہون کہ وہان خوف کفر کا ہی اور تمائم جمع تمیمہ کی ہی یعنی منکوں اور ہڈیونکی کہ دہاتی دفع نظر کی لڑکونکی گلی مین ڈالتی ہی ایام جاہلیت مین اور دین اسلام مین اسی ممانعت آئی اور بعضون نی کہا کہ تمائم سی مطلق منتر جاہلیت کی مراد ہین اور آیات قرانی اور دعائین اور اسماء الہی لکہکر گلی مین ڈالنی جائز ہین جیسیکہ حدیث عبداللہ بن عمرو کیسی حسن حصین مین مذکور ہی معلوم ہوتا ہی اور نکروہ رکہتی ہی گرانی منی کو باہر عورت کی ستر سی قبل نزال کی بخوف حمل کی غیر محل غزل مین کہ وہ عورۃ حرہ ہی بغیر اوسکی رضا کی باہر گرانا منی کا جائز نہین بخلاف لونڈیکی کہ وہ محل غزل ہی غزل وسی مکروہ نہین اور نکروہ رکہتی ہی فساد لڑکیکو مراد ہی اسی صحبت کرنی اوس عورۃ سی کہ دودہ پلاتی ہو بچہ کو پس حاملہ ہو جاتی ہی وہ اور بسبب اوسکی دودہ اوسکا فاسد یعنی خراب ہو جاتا ہی اور لڑکیکو خلل کرتا ہی کہ ضعف وغیرہ لاحق سو جاتا ہی اور مجامعت عورۃ کو حالت دودہ پلانی مین غیل کہتی ہین ساتہہ زبر غین کی اور ذکر اوسکا باب المباشرت مین ہو چکا ہی اور درحالیکہ نہ حکم کرتی ہی حرام ہونی اوسکیکا یعنی نکروہ رکہتی ہی فساد لڑکیکو اور جماع عورۃ کو حالت دودہ پلانی مین لیکن حرام نہین کرتی ہی اوسکو اسلیی کہ وطی عورۃ منکوحہ کی حلال ہی و بمجرد احتمال حمل کی کہ متضمن فساد مذکور کا ہی حرام نہین ہوتی بدع ح **وَعَنِ** الزُّبَيْرِ أَنَّ مُوسَى

لَهُ ذَهَبَتْ بِابْنَةِ الزُّبَيْرِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَفِي رِجْلِهَا آجَرَاسٌ فَقَطَعَهَا عُمَرُ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَعَ كُلِّ جَرَسٍ شَيْطَانٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابن زبیر سی یہہ کہ لونڈی زاد کی ہوئی اونکی لیگئی زبیر کی بیٹی کو طرف عمر بن الخطاب کے اور لڑکیکی پاؤنمین گھنگرو تہی پس کاٹ ڈالا اونکو حضرت عمر رضی اور کہا کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی ساتہہ ہر جرس کے شیطان ہی نقل کی یہہ ابوداود نی ف یعنی مزین کرتا ہی اوسکو شیطان نزدیک اہل اوسکیکی اور وارد مزمار شیطان ہی جیسیکہ ایک حدیث مین آیا ہی اجرس مزامیر الشیطان بدع ح **وَعَنْ** بُنَانَةَ مَوْلَاةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَيَّانَ الْأَنْصَارِيِّ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ إِذْ دَخَلَتْ عَلَيْهَا

بجاریۃ وعلیھا جدل یصرصر فقالت لا تدخلنھا علی الا ان تقطعن جدلا جدلھا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ جرس رواہ ابوداود اور روایت ہی بنانہ سی کہ لونڈی زاد کی ہوئی عبدالرحمن بن حیان انصاری کی ہی کہ تہی وہ نزدیک حضرت عائشہ کی نا گاہ لائی گئی حضرت عائشہ کی پاس ایک لڑکی چھوٹی اور وہ پہنی ہوئی تہی گھنگرو آواز کرتی تہی وہ پس کہا حضرت عائشہ نی یعنی اوس عورۃ کو کہ لڑکیکو لائی تہی نہ لاوی اس لڑکیکو میری گہر یہہ کہ کاٹ ڈالی گھنگرو اسکی اسلیکی سنا ہی ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نہیں داخل ہوتی فرشتی اوس گہر مین یعنی رحمت کی کہ اوسمین گھنٹا ہوتا ہی نقل کی ہیہ ابوداود دنی **وعن** عبدالرحمن بن طرفۃ ان جدہ عرفجۃ بن اسعد قطع انفہ یوم الکلاب فاتخذ انفا من ورق فانتن علیہ فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یتخذ انفا من ذھب رواہ الترمذی وابوداود والنسائی اور روایت ہی عبدالرحمن بن طرفہ سی ہیہ کہ دادا اوسکا عرفجہ بن اسعد کاٹی گئی ناک وسکی دن کلاب کی پس بنائی اوسنی ناک چاندی کی پس بو بو ہوئی وہ ناک وسپر پس حکم کیا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ بناوی ناک سونیکی نقل کی ہیہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی **ف** کلاب نام ایک جگہ کا ہی کہ وہان لڑائی واقع ہوئی تہی عرفجہ کی ناک وہان کٹ گئی تہی ولسبب ہی حدیث کی مباح رکہا ہی علمانی سونیکی ناک کا بنوانا اور اسیطرح باندہنا دانتوکا چاندیکو تارون سی لیکن امام محمد کی نزدیک جائز ہی سونیکی تارون سی **ف** ع **وعن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من احب ان یحلق حبیبہ حلقۃ من نار فلیحلقہ حلقۃ من ذھب ومن احب ان یطوق حبیبہ طوقا من نار فلیطوقہ طوقا من ذھب ومن احب ان یسور حبیبہ سوارا من نار فلیسورہ سوارا من ذھب ولکن علیکم بالفضۃ فالعبوا بھا رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ دوست رکہی ہیہ کہ پہناوی اپنی دوست کو یعنی اپنی بی بی یا اولاد یا غیر انکیکو حلقہ آگ کا یعنی کان مین یا ناک مین پس چاہیی کہ پہناوی اوسکو حلقہ سونی کا یعنی سونیکی حلقہ پہنانی کی بنزا یہہ ہی کہ پہنایا جاویگا اوسکو حلقہ آگ کا اور جو شخص دوست رکہی ہیہ کہ پہناوی اپنی دوست کی گردن مین طوق آگ کا پس چاہیی کہ پہناوی اوسکی گلی مین طوق سونیکا اور جو شخص چاہی یہہ کہ پہناوی اپنی دوست کو کڑا آگ کا پس چاہیی کہ پہناوی اوسکو کڑا سونیکا ولیکن لازم ہی تمہیر استعمال چاندیکا پس تصرف کرو ساتہہ اوسکی نقل کی ہیہ ابوداود دنی **ف** فالعبوا بہا یعنی لہو ولعب کرو ساتہہ چاندیکی اور بناؤ زیور اوسکا اسمین اشارہ ہی اسپر کہ زیب وزینت اور زیور دنیا داخل ہی لہو ولعب مین اگرچہ مباح ہو یا جب ساتہہ عورتون یوردار کی لعب بازی کرین تو گویا یہہ لہو ولعب ساتہہ زیور کی ہی ورکہا ابن ملک نی کہ لعب کرنا ساتہہ ایک شی کی تصرف کرنا ہی اسمین جسطرح کہ چاہی یعنی کرو چاندی سج جس قسم کی چاہو تم اقسام زیور مین سی اسطی عورتونکی نہ مردونکی سوای مہر اور زیور تلوار اور ہتیارون لڑائی کی ہیہ ع **وعن** اسماء بنت یزید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما امراۃ تقلدت قلادۃ من ذھب قلدت فی عنقھا مثلھا من النار یوم القیمۃ وایما امراۃ جعلت فی اذنھا خرصا من ذھب جعل اللہ فی اذنھا مثلہ من النار یوم القیمۃ رواہ ابوداود والنسائی اور روایت ہی اسما بیبی یزید کی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو عورۃ کہ پہنی ہار سونیکا پہنایا جاویگا اوسکی گردن مین مثلہ اوسکی آگ سی دن قیامت کی اور جو عورۃ ڈالی اپنی کانمین بالی یا بالا سونیکا ڈالیگا اللہ تعالی اوسکی کانمین مثلہ اوسکی آگ سی دن قیامت کی نقل کی ہیہ ابوداود دنی **وعن** اخت لحذیفۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا معشر النساء اما لکن فی الفضۃ ما تحلین بہ اما انہ لیس منکن امراۃ تحلی ذھبا تظھرہ الا عذبت بہ رواہ ابوداود والنسائی اور روایت ہی بہن سی حذیفہ کی ہیہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای جماعت عورتونکی کیا نہین ہی تمہارے لیے بیچ چاندی کی وہ چیز کہ زیور بناؤ تم ساتہہ اوسکی یعنی کافی ہی کہ زیور چاندیکا بناؤ خبردار ہو تحقیق نہین تم مین سی کوئی عورۃ کہ زیور بناوی سونیکا کہ ظاہر کریگی اوسکو یعنی بی جگہ مگر عذاب کی جاویگی بسبب اوسکی نقل کی ہیہ ابوداود دنسائی نی **ف** ان حدیثونسی معلوم ہوا کہ عورۃ کو بہی سونا خالص پہنا منع ہی اور سبب ہی

وعید کا اور چاندی پہنی مباح ہی حال آنکہ عورتونکو دونون مباح ہین پس ان حدیثونکی علما نی کئی توجیہ بیان کی ہین بعضون نی کہا کہ اول یہی حکم تہا پچھی منسوخ ہوا ساتہہ اسی حدیث کی کہ روایت کی گئی حضرت علی سی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حریر اور سونا حرام ہی اوپر مردون امت میری کی یعنی سمجہا گیا احکدیث سی کہ عورتونکو سونا اور حریر پہنا حرام نہین ہی اور بعضون نی کہا کہ وعید ان حدیثون مین کہ مذکور ہی مراد اسی سہ ہی کہ جو زکوۃ نہ ادا کری اوسکی حق مین یہہ وعید ہی اور بعضون نی کہا وعید اوس عورۃ کی حق مین ہی کہ سونا پہن کر اجنبی مرد کی روبرو ظاہر کری پس ح **الفصل الثالث** فصل تیسری

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْنَعُ اَهْلَ الْحَلْيِ وَالْحَرِيْرِ وَيَقُوْلُ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَحَرِيْرَهَا فَلَا تَلْبَسُوْهَا فِي الدُّنْيَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتی تہی زیور والون اور حریر والون کو یعنی پہنی انکیلی اور فرماتی کہ اگر تم دوست رکہتی ہو زیور جنت کو اور حریر جنت کو پس پہنو انکو دنیا مین نقل کی یہہ نسائی نی **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا فَلَبِسَهُ قَالَ شَغَلَنِيْ هٰذَا عَنْكُمْ مُنْذُ الْيَوْمِ اِلَيْهِ نَظْرَةً وَاِلَيْكُمْ نَظْرَةً ثُمَّ اَلْقَاهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بنوائی ایک انگشتری پس پہنا اوسکو فرمایا مشغول کیا مجکو اسنی تسی آجکی دن طرف اوسکی دیکہنا ایک دفعہ اور طرف تمہاری دیکہنا ایک دفعہ پس پہینک دیا اوسکو نقل کی یہہ نسائی نی **ف** ظاہر یہہ ہی کہ یہہ انگشتری سونیکی تہی مولانا **وَعَنْ** مَالِكٍ قَالَ اَنَا اَكْرَهُ اَنْ يُلْبَسَ الْغِلْمَانُ شَيْئًا مِنَ الذَّهَبِ لِاَنَّهُ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ فَاَنَا اَكْرَهُ لِلرِّجَالِ الْكَبِيْرِ مِنْهُمْ وَالصَّغِيْرِ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا **ف** اور روایت ہی مالک سی کہ کہا مین مکروہ رکہتا ہون یہہ کہ پہنائی جاوین لڑکی کچہہ بہی سونی سی سوا سلی کہ پہنچا ہی مجکو یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا استعمال کرنی انگشتری سونیکی سی یعنی جب انگشتری منع ہوئی تو اور چیز بطریق اولی منع ہوگی پس مین مکروہ رکہتا ہون اوسکی مردونکی بڑی ہوئی نہین سی یا چہوٹی نقل کی یہہ مالک نی موطا مین **ف** سونی سی اور سیطرح چاندی بہی نہین درست مگر مہر جاتی ہی اور حریر بہی انہین کے حکم مین ہی ملخ **بَابُ النِّعَالِ** باب ہی بیچ بیان پاپوشونکی **ف** نعال جمع نعل کی ہی اور نعل اوسکو کہتی ہین کہ بچایا جاوی پاؤن اسبب اوسکی زمین سی اور وہ ساتہہ عرف ہر قوم کی مختلف ہی اور مراد یہان بیان کرنا آنحضرت کی پاپوش کی صفات کا ہی کہ متعارف دیار عرب کے ہی اور وہ بہی کئی اقسام کی ہوتی ہی چنانچہ یہلی ساتہہ صیغہ جمع کی لایا ملخ **الفصل الاول** فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِيْ لَيْسَ فِيْهَا شَعَرٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پہنتی تہی ایسی پاپوش کہ نہ تہی اوسمین بال نقل کی یہہ بخاری نی **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ اِنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تحقیق پاپوش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی اسطی اوسکی دو تسمی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** قبال ساتہہ زیر قاف کی پاپوش کی تسمہ کو کہتی ہین کہ دو انگلیونکی بیچ مین کر کے پہنا جاتا ہی پس آنحضرت کی پاپوش مین دو تسمی تہی ایک تسمہ تو ہوتا تہا درمیان انگوٹہی کی اور اوس انگلی کی کہ پاس اوسکی ہی اور ایک تسمہ ہوتا تہا درمیان بیچ کی انگلی کی اور اوس انگلی کی کہ متصل اوسکی ہی کہ اوسکو بنصر کہتی ہین زبان عربی مین اور یہہ پاپوش عرب مین مثل چپل کی ہوتی ہی کہ جسکو یہان پہنکر مسجد مین جاتی ہین ملخ **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ غَزَاهَا يَقُوْلُ اسْتَكْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک غزوی مین کہ غزوہ کیا اوسکو یعنی وقت نکلنی کی ایک جہاد کی لیی یہہ فرمایا بہت لی لو تم پاپوشین سو اسطی کہ مرد ہمیشہ مانند سوار کی ہی جب تک کہ پاپوش پہنی رہتا ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی یہہ مانند سوار کی ہی بیچ جلد چلنی کی اور سلامتی پاؤن کی آفات سی اور اسمین تعلیم ہی سیر کہ اسباب سفر کہ حاجت پڑی ساتہہ اوسکی ساتہہ رکہی ملخ **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْقَطَعَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ

بِالْيُمْنٰى وَاِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ لِتَكُنِ الْيُمْنٰى اَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَاٰخِرَهُمَا تُنْزَعُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبوقت کہ پہنے ایک تمہارا پاپوش پس چاہیے کہ شروع کرے ساتھ داہنی پانون کی یعنی اول دایان پانون ٹالی جوتی مین اور جبوقت کہ اوتارے پس چاہیے کہ شروع کرے ساتھ بائین طرف کی یعنی اول بایان پانون نکالی جوتی سی چاہیے کہ ہو دایان پانون پہلی پہنی مین اور آخر ہو اوتارنی مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ضابطہ اسمین یہ ہے کہ جو امر فضیلت کہنا ہی ابتدای ساتھ دائین کی اوسمین مستحب ہی اور جو کہ ایسا نہین ہی اوسمین ابتدا ساتھ بائین کی پس پہنا جوتیکا وسیلہ ہی مدخول مسجد اور اور اعمال خیر کا بخلاف اوتارنی کی اور مسجد مین جاوی تو پہلی دایان پانون کہی اور نکلتی ہوئی پہلی بایان نکالی اور پاخانہ مین جاوی تو بایان پانون پہلی کہی اور نکلی تو دایان پہلی نکالی ۔ح دائین پانو نکو بزرگی ہی بہ نسبت بائین کی پس اکرام اوسکا ہی اور اکرام اوسکا یہہ ہی کہ جوتہ پہنی تو پہلی داہنی اور نکالتی ہوئی پہلی بائین اوسکو نکالی تا زیادہ رہی جوتی مین اور یہہ باعث ہی اوسکی عزت و حرمت کا اسیطرح مسجد وغیرہ کی جانی اور نکلنی مین سمجھہ لے مولانا ۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْشِيْ اَحَدُكُمْ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُحْفِهِمَا جَمِيْعًا اَوْ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ چلی ایک تمہارا ایک پاپوش مین چاہیے کہ نگا کری دونون پانو نکو یا پاپوش پہنی دونون مین یعنی پانون مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی پہنی تو دونو نمین پہنی اور اوتاری تو دونون سی اوتاری ایک پانو نمین پہنا اور ایک نگا رہنا مکروہ تنزیہی ہی اسلیے کہ خلاف ادب و مروت کی ہی اور سبب لغزش پانو نکا ہی خصوصا جبکہ پاپوش بلند ہو اور زمین ناہموار ہو اور لاحق کیا ہی بعضی علما نے ساتھ اسکی ایک ہاتھہ کی نکالنی کو آستین سی یعنی یہہ بھی ایسا ہی ہی کہ ایک ہاتھہ آستین مین رہی اور ایک آستین نکال کر کندھی پر ڈالی اور ایسی ہی ایک پانو نمین جوتا پہنا اور ایک نین موزہ ۔ح ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتّٰى يُصْلِحَ شِسْعَهٗ وَلَا يَمْشِ فِيْ خُفٍّ وَاحِدٍ وَلَا يَاْكُلْ بِشِمَالِهٖ وَلَا يَحْتَبِيْ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا يَلْتَحِفِ الصَّمَّاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جبوقت ٹوٹ جاوی تسمہ کسیکی پاپوش کا پس چلی ایک پاپوش مین تا تک درست کری تسمہ اوسکا اور نہ چلی ایک موزہ مین اور نہ کہا دی بائین ہاتھہ سی اور نہ گوٹ ماری ساتھہ ایک کپڑے کی یعنی جبکہ نہو اوسکی ستر پر کچھہ اوس کپڑی مین سی اور نہ اوڑھی کپڑا کسیکو اس طرح کی لپٹا ہوا ہو تمام بدن پر کہ ہاتھہ بھی نا ملے لپٹے جاوین اور ہاتھہ کی نکالنی سی ستر نظر آوی نقل کی یہہ مسلم نے الْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ مُثَنًّى شِرَاكُهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو قبال یعنی تسمی اوگلیو نمین پہنی جاتی مین دوہری تہی تسمی انکی یعنی تا چہین نہین اور استوار ہون نقل کی یہہ ترمذی نے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ پاپوش پہنی آدمی کہڑی ہو کر نقل کی یہہ ابوداود نے اور نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ابی ہریرہ سی ف یہہ وصورتمین ہی کہ کہڑی ہو کر پہنی مین مشقت ہو یعنی ایسا جوتہ ہو کہ بی پہنی اور باندہنی تسمہ کی ہاتھہ کا محتاج ہو نہ مطلق جوتہ تین ۔ح ★ ★

وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا مَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهَا مَشَتْ بِنَعْلٍ وَاحِدَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ اور روایت ہی قاسم بن محمد ہی اوسی نقل کی حضرت عائشہ رضی سی کہ کہا بعضی وقت چلی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک پاپوش مین اور ایک روایت مین یون ہی کہ تحقیق حضرت عائشہ چلین ایک پاپوش مین نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ صحیح تر ہی یعنی ازراہ اسناد کی یا معنوی کی ف جن حدیثونمین کہ نہی آئی ہی ایک پانو نمین جوتہ پہن کر چلنی سی یہہ حدیث مخالف اونکی ہی اسحدیث کی صحت مین کلام کیا ہی علما نے اور لکہا ہی کہ بر تقدیر صحت کی یہہ حال نادر تہا اور صحن گہر مین تہا نہ باہر یا واسطی ضرورت کی یا واسطی بیان جواز کی تا نجانین کہ حرام ہی اور اسی معلوم ہوا کہ جو چیز ہمیشہ مکروہ تنزیہی ہی شارع سی کرنا اوسکا واسطے

بیان اہل جواز کی آیا ہی اور وہ فعل نسبت شارع کی مکروہ نہین ہوتا اسلیے کہ بیان جواز واجب ہے اسپر چنانچہ بیچ مقدمہ کہری ہوکر پانی پینی آنحضرت کی یہہ نکتہ لکھا ہی سو اسب
لدنیہ مین ۱۲ ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى يُسْرَاهُ وَيَضَعَ سَاقَهُ الْيُمْنَى بِجَنْبِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تحقیق سنت سی ہی جسوقت کہ بیٹھی آدمی یہہ کہ ڈالی پاؤں اپنی اور کہڑی ونکو اپنی پہلو کی طرف نقل کی یہہ ابوداود ونی ف یعنی جوتی
سمیت بیٹھی بلکہ اوتار کر بیٹھی کہ ادب وسمین ہی اور کہڑی وسکو باین پہلو کی طرف واسطی تعظیم داہنی طرف کی درسامنی ہی نرکہی واسطی تعظیم قبلہ کی اور پنڈلی کہڑی واسطی خوف
چور ونکی ۱۲ ح وَعَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ
فَلَبِسَهُمَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا اور روایت ہی ابن بریدہ سی کہ نقل
کی اپنی باپ سی یہہ کہ نجاشی نی بطور تحفہ کی بیجی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو موزی سیاہ سادی یعنی غیر منقش پس پہنا حضرت نی انکو یعنی اظہارہ سی نقل کی یہہ ابن ماجہ
نی اور روایت کی ترمذی نی ابی بریدہ سی بہہ اضافت باب کی طرف بریدہ کی اور اوسنی اپنی باپ سی اور زیادہ کی یہہ عبارت کہ پہر وضو کیا آنحضرت نی اور مسح
کیا اونپر ف نجاشی لقب ہی بادشاہ حبشہ کا اور حضرت نی موزی پہنی بدون پوچہنی اور تفتیش کرنی اس بات کی کہ یہہ چمڑا دباغت دیا ہوا ہی یا نہین مردار کا ہی یا
مذبوح کا ان چیزون کی کچہہ تفتیش نکی اوسیل کیا ظاہر حال پر اور اسی حکم معلوم ہوا کوری کپڑیکا اور بوریہ نکا اور شطرنجی اور فرش فروش اور سوای انکی اور چیزونکا بہی
اگر ظاہر مین نجاست نہو حکم طہارت کا ہی ۱۲ مولانا مس الشروح بَابُ التَّرَجُّلِ یہہ باب ہی بیچ بیان کنگہی کرنیکی ف ترجل کہتی ہین عربی مین
کنگہی کرنیکو عام ہی کہ سر مین ہو یا ڈاڑہی مین لیکن اکثر استعمال ترجل کا سر کی کنگہی کرنیمین ہوتا ہی اور تسریح کا ڈاڑہی مین ۱۲ ح الْفَصْلُ الْأَوَّلُ
فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہی عائشہ سی کہا ہی مین کنگہی کرتی سر مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مین اسحال مین کہ مین حائضہ ہوتی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اسی معلوم ہوا
کہ بدن حائضہ کا پاک ہی اور مخالطت ساتہہ اسکی جائز ہی ۱۲ ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ
الْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَنَتْفُ الْإِبِطِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی فطرہ پانچ چیزین ہین ختنہ کرنا اور استعمال کرنا لوہیکا یعنی بال زیر ناف کی لینی اور لبین لینی اور ترشوانا ناخونونکا اور اوکہیڑنا بغلونکی بالونکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم
ف فطرہ الخ یعنی یہہ پانچ چیزین سب انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کی شریعت مین سنت ہین اور یہہ حدیث فطرہ کی پہر ابتدا کتاب کے باب السواک مین گذر چکی ہی
اور وہان اوس چیزین فطرہ سی کہی ہین اور یہان پانچ بیان کین اور دونون جگہ مقصود حصر نہین ہی بلکہ مراد ہی کہ دس چیزین جملہ فطرہ سی ہین اور یہان دو نہین سی
پانچ بیان کین اور یہان مفصل نکا وہان ہو چکا ہی فانظرہ ۱۲ ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ
أَوْفِرُوا اللُّحَى وَاحْفُوا الشَّوَارِبَ وَفِي رِوَايَةٍ أَنْهِكُوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا اللُّحَى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مخالفت کرو مشرکونکی یعنی وہ بڑہاتی ہین مونچہین اور پست کرتی ہین ڈاڑہیان تم مخالفت اونکی کرو کہ بڑہاؤ ڈاڑہیان
اور پست کرو لبین اور ایک روایت مین ہی خوب پست کرو لبین اور چہوڑ دو ڈاڑہیان نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ وُقِّتَ لَنَا فِي قَصِّ
الشَّارِبِ وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ وَنَتْفِ الْإِبِطِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ أَنْ لَا نَتْرُكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی
انس سی کہ کہا معین کیا گیا واسطی ہماری پہر کترواني لبون کی اور ترشوانی ناخونونکی اور دور کرنی بال بغلونکی اور مونڈنی بال زیر ناف کی یہہ کہ نہ چہوڑین ہم زیادہ چالیس
دن سی نقل کی یہہ مسلم نی ف کہا ابن ملک نی کہ آیا ہی بعضی روایت مین ابی عمر سی کہ حضرت ترشواتی تہی ناخون اور لبین اپنی ہر جمعہ مین اور مونڈتی بال زیر ناف کو
بیس دن مین اور اوکہیڑتی بال بغلونکی چالیس دن مین اور وقتیہ مین لکہا ہی کہ افضل یہہ ہی کہ ترشوادی ناخون اپنی اور کتروادی لبین اور بال زیر ناف کی مونڈی اور ستہرا

کرے اپنی بدنکو ساتھ نہانیکی ہر ہفتہ مین ایکبار پس اگر نہ کرے یہہ تو ہر پندرہ دنمین اور نہین ہی سزاوار ترک اوسکیلئی زیادہ چالیس دنسے پس ہفتہ افضل ہی اور پندرہ درمیانہ اوسطہ ہی اور چالیس دن بعد اور نہین عذر چالیس دنسے زیادہ مین مستحق ہونا ہی وعید کا ہماری نزدیک انتہی کہا منظہری کہ ابی عمر اور ابی عبد اللہ الاغر سی منقول ہی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کترنی لبون اور ناخون اپنی ہر جمعہ مین پہلی ہی کہ تکلین طرف نماز جمعہ کی اور کہا بعضون نے کہ مونڈتی ہی بال زیر ناف کو اکہتے ہی تہی بال لغلون کو چالیس دنمین اور بعضون نے کہا ہر مہینہ مین انتہی اور یہ اسدل الاقوال ہی ۔ ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی لَا یَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق یہود و نصاری نہین خضاب کرتی ہین پس مخالفت کرو اونکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی تم خضاب کیا کرو اور مراد خضاب سے خضاب غیر سیاہی ہی اور خضاب سیاہ حرام ہی اور کلام اسمین آگے آویگا اور صحابہ وغیرہم خضاب سرخ مہندیکا کرتی تہی اور کبہی زرد بہی کرتی تہی اور بیچ خضاب مہندی کی حدیثین وارد ہوئی ہین اور لکہا ہی علمانی کہ خضاب مہندیکا موسنونکی علامتونسی ہی اور سب علما کی نزدیک جائز ہی اور بعضی فقہانی اسکو مستحب کہا ہی مردونکی لیی اور عورتونکی لیی اور اوسکی فضیلت مین حدیثین بہی آئی ہین کہ نزدیک محدثین کی مطعون ہی اور منسوب بضعف ہین اور مجمع البحار مین لکہا ہی کہ ام سلمہ خضاب کی اوسکی لیی ہی کہ بال اوسکی سفید محض ہون مانند یالون ابی قحافہ کی کہ حدیث آئندہ مذکور ہین اوسکی لیی کہ کڑیڑی ہون بال اوسکی اور یہہ بہی لکہا ہی کہ سلف اختلاف کہتی ہین بیچ کرنی خضاب کی بسبب اختلاف احوال کی اور بعضون نے کہا یہہ موقوف ہی عادت شہرون پر سلیی کہ کلنا عادت شہر والون سی موجب شہرت کا ہی اور مکروہ ہی اور بعضون نی کہا کہ جسکا بڑہا پا پاکیزہ اور نورانی اور خوشنما ہو اور زیبا بہ نسبت خضاب کیے نیکی تو اوسکو کرنا خضاب بکالنی اولی اور احسن ہی اور جسکا بڑہا پا بدنما ہو اوسکو خضاب کرنا اور چہپانا عیب بکالنی اولی ہی ۔ ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اُتِیَ بِاَبِیْ قُحَافَةَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّةَ وَرَاْسُهٗ وَلِحْیَتُهٗ کَالثَّغَامَةِ بَیَاضًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَیِّرُوْا هٰذَا بِشَیْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا لائی گئی ابو قحافہ یعنی باپ ابو بکر صدیق کی دن فتح مکہ کی اور اوسی روز مسلمان ہوئی اور سر اونکا اور ڈاڑہی اونکی مانند ثغامہ کی تہی سفیدی مین پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی تغیر کرو اونکی سفیدی کو ساتھ کسی چیز کی اور بچو رنگ سیاہی سی یعنی خضاب سیاہ کرنا نقل کی یہہ مسلم نی ف ثغامہ نام ایک گہاس کا ہی کہ سفید ہوتی ہین شگوفی اور پہل اوسکی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر کہ خضاب سیاہ مکروہ و حرام ہی اور مطالب المومنین مین لکہا ہی کہ بعضی علمانی کہا ہی کہ خضاب سیاہ اگر غازی کو اسطی ہیبت کی بیچ نظر دشمنون دین کی کرے تو درست ہی اور جو کہ واسطی زینت نفس کی اور دوستداری عورتونکی کرے مکروہ ہی نزدیک اکثر مشائخ کی اور صحت کو پہنچا ہی کہ امیر المومنین ابو بکر نے خضاب کرنی تہی ساتھ مہندی اور وسمہ کی ولیکن رنگ اوسکا سیاہ نہین ہوتا بلکہ سرخ مائل بہ سیاہی اور اوپر بعضی صحابہ سی جواز مین نقل کیا گیا ہی اوپر یہہ باب خضاب سیاہ کی وعید شدید آئی ہی چنانچہ دوسری فصل مین آتا ہی تحصیل یہہ کہ خضاب مہندیکا بالاتفاق جائز ہی اور سیاہ مین مختار حرمت و کراہت ہی ۔ ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْکِتَابِ فِیْمَا لَمْ یُؤْمَرْ فِیْهِ وَکَانَ اَهْلُ الْکِتَابِ یَسْدُلُوْنَ اَشْعَارَهُمْ وَکَانَ الْمُشْرِکُوْنَ یَفْرُقُوْنَ رُءُوْسَهُمْ فَسَدَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَاصِیَتَهٗ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہا کہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتی موافقت اہل کتاب کی بیچ اوسچیز کی کہ نہین حکم کیا گیا اوسمین اور تہی اہل کتاب چہوڑتی اپنی بالونکو یعنی بہ ونگ نکالنی کی یون ہین پڑی رہتی تہی بال اور تہی مشرک نگ نکالتی اپنی سرمین پس چہوڑتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بال اپنی پیشانی کی بطور اہل کتاب کی پہر نگ نکالتی گئی پیچہی اسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف سدل چہوڑنا سر کی بالونکا کر دوسر کی اور جمع نکرنا جوانب اونکیکو اور فرق یہہ کہ سدل مین بال ایک طرف جمع کرلی اور ادہی ایک طرف اور قاموس مین کہا کہ فرق راہ درمیان بالون سر کے یعنی نگ اور حضرت جب الی مدینہ مین تشریف لائی تو سدل کرنی تہی بال پیشانی کو بسبب موافقت اہل کتاب کی کہ عادت اونکی سدل کی تہی اور سدل اگرچہ چہوڑنا بالونکا ہی گر دوسر کی اور تخصیص ساتہہ پیشانی کی نہین ولیکن متبادر سدل کا فرق سی پیشانی مین ظاہر ہوتا ہی اس سبب سی تخصیص کیا اوطیبی نی کہا کہ مراد سدل سی یہان چہوڑنا بالونکا ہی پیشانی پر اور

اسحدیث سی معلوم ہوا کہ عادت شریفہ اول مین صدل کی تہی بعدازان فرق قرار پایا پس بعضی کہتی ہین کہ سدل منسوخ ہی اسلیکی رجوع طرف فرق کی وحی سی تہی
اسلیکی آنحضرت ماموربتہی ساتہہ موافقت اہل کتاب کی وہچیزین کہ مامور نہوی تہی وسمین پس مخالفت اونکی بہی بسبب وحی دائمی کی ہوا ور اسحدیث سی دلیل پکڑی ہی بعضی صوفیہ نی یہہ کہ شرع انبیا سابق کی شرع ہماری ہی جبتک کہ ماموربہ نہووین ہم ساتہہ خلاف اوسکیکی لیکن وہچیزین کہ تبدیل وتغیر اونکی معلوم نہوا وظاہر عبارت یحب موافقتہم اسپر
دلالت کرتا ہی کہ آنحضرت مخیر تہی وسمین اور اگر شریعت ہوتا تو واجب لازم ہوتا اور بعضی حدیثونمین آیا ہی کہ اگر مفرق ہوتی بال حضرت کی تو مانگ نکالتی والا چہوڑدیتی
انکو بحال خود یعنی تکلف نکرتی سدل وفرق مین اور بحال خود کہتی اونکو پس سدل وفرق دونون جائز ہین لیکن فرق افضل ہی واللہ اعلم ۱۲ ح **وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ**
ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ الْقَزَعِ قِيْلَ لِنَافِعٍ مَا الْقَزَعُ قَالَ يُحْلَقُ بَعْضُ رَأْسِ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكُ بَعْضٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِبَعْضِهِمْ بِالتَّفْسِيْرِ بِالْحَدِيْثِ اور روایت ہی نافع سی اوسنی نقل کی ابن عمری کہا ابن عمر نی سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منع فرماتی قزع
سی کہا گیا واسطی نافع کی کہ کیا ہی قزع کہا مونڈا جاوی کچہہ سر لڑکیکا اور چہوڑا جاوی کچہہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ملایا بعضی راویون نی تفسیر کو ساتہہ حدیث کی یعنی منع
قزع کی حضرت ہی نی بیان فرمائی **ف** مونڈا جاوی کچہہ سر الخ کہا نووی نی کہ قزع کہتی ہین مونڈنی بعض سر کو مطلق اور یہی صحیحتر ہی اسلیی کہ یہہ معنی راوی نی بیان
کیی ہین اور ظاہر کی مخالف ہین نہین پس واجب ہوا عمل اسپر اور تخصیص لڑکیکی بسبب جاری ہونی عادت کی ہی والا مکروہ ہی لڑکیکو بہی اور بڑیکو بہی چنانچہ اسلیی روایات
فقہیہ مین مطلق لائی ہین اور کراہت بسبب مشابہت کفار کی اور یہ ہیئتی کی ہی ہدایہ ح ۱۲ قزع کی معنی جو راوی نی بیان کیی اور نووی نی اوسکو صحیحتر کہا داخل ہین اوسمین
تہی اور بیر بالی وزلفین اور چوٹیان کاٹا یخی ۱۲ مولف **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى صَبِيًّا قَدْ حُلِقَ بَعْضُ رَأْسِهٖ**
وَتُرِكَ بَعْضُهٗ فَنَهَاهُمْ عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ اِحْلِقُوْا كُلَّهٗ اَوِ اتْرُكُوْا كُلَّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمری کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا ایک لڑکیکو کہ تحقیق مونڈا گیا
تہا بعض سر اوسکا اور چہوڑا گیا تہا بعض سر اوسکا پس منع فرمایا لڑکیکی پرورش کرنیوالونکو اوسی اور فرمایا کہ مونڈو تمام سر یا چہوڑو تمام سر نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اسمین اشارہ
ہی طرف اسکی کہ سر منڈانا سوای حج وعمری کی جائز ہی ومرد اختیار رکہتا ہی سر منڈانیکا اور سر مین بال رکہنی کا لیکن افضل یہہ ہی کہ نہ منڈاوی سر سوای حج وعمرہ کی
جیسیکہ معمول تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا سوای حضرت علیؓ کی جیسیکا ابتدا کتاب مین پیر باب الجنایۃ کی بیان ہوا سکا گذرا ۱۲ ع
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَقَالَ اَخْرِجُوْهُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا لعنت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مخنثونکو مردونمین سی ولعنت کی اون عورتونکو کہ مشابہ ہوتی ہین ساتہہ مردونکی
اور فرمایا کہ نکالو مخنثونکو اپنی گہرونسی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** مخنث اوس کو کہتی ہین کہ تشبہ کرتی ساتہہ عورتونکی لباس مین اور باتہہ پانون نگین کرنیمین ساتہہ
مہندی کی اور آواز مین اور کلام کرنیمین اور حرکات وسکنات مین اور مخنث کی معنی لغت مین نرمی اور شکستگی کی ہین اور مخنث ساتہہ زبر نون مشددہ اور زیر سکیکی ہی اور
اول مشہورتر ہی اور مخنث دو طرحکی ہوتی ہین ایک تو خلقی کہ اصل خلقت اور جبلت مین ہی اور وضع واخلاق عورتونکی واقع ہوا اور دوسرا یہہ کہ بتکلف اپنی تئین
مشابہ عورتونکی کرتا ہی ولعنت اوسند مخلص اوسکی حق مین ہی اول کی کہ وہ معذور ہی اور لعنت کی اون عورتونکو کہ مشابہ کرتی ہین اپنی کو ساتہہ مردونکی وضع مین
اور لباس مین اور اور امورمین اور بیچ شرعۃ الاسلام کی لکہا ہی کہ مہندی لگانی سنت ہی عورتونکو اور مکروہ ہی مردونکو بغیر عذر کی بسبب مشابہت کی ساتہہ
عورتونکی انتہی اور اسی یہہ ہی سمجہا گیا کہ عورۃ کو یہی بالکل خالی رہنا مہندیسی مکروہ ہی بسبب مشابہت کی ساتہہ مردونکی ہدایہ ح **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ**
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی اوسی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی لعنت کی اللہ نی یا لعنت کری مردون مشابہت کرنیوالونکو ساتہہ عورتونکی اور عورتون مشابہت
کرنیوالیونکو ساتہہ مردونکی نقل کی یہہ بخاری نی **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ**

وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا نبی صلعم نے کہ لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اوس عورت کو کہ ملاوے بال اپنی ساتھہ بالون اور عورة کی یعنی درازی کی لیی اور لعنت کی اوس عورت کو کہ ملاوے بال اپنی بالونکی ساتھہ عورت کی بالونکی اور لعنت کی گودنیوالی کو اور گدوانی والیکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہا نووی نی کہ حدیثون سی صریح معلوم ہوتا ہی کہ حرام ہی ملانا بالونکا مطلق اور یہی ظاہر ہی مختار ہی اور بخاری علماء کی تفصیل میان کی ہی کہ اگر ملاوے بال آدمی کی تو حرام ہی بلا خلاف اسلیے کہ حرام ہی نفع اوٹھانا آدمی کی بالونسی اور تمام اجزاء اوسکے سی بسبب بزرگی اوسکی اور سوای آدمی کی جانورکی یا کپڑے بال ہون تو اوسکا یہہ حکم ہی کہ اگر بنو عورة کا خاوند اور نہ سید یعنی مالک تو اوسکو ملانا بالونکا بی حرام ہی اور اگر ہو خاوند یا سید تو اوسکی تین صورتین ہین اور صحیح اونمین سی یہہ ہی کہ اگر ملاوے ساتھہ اذن خاوند کی یا سید کی تو جائز ہی اور کہا مالک اور طبری اور اور اکثر علماء نی کہ ملانا ہر چیز کا بالونمین ممنوع ہی خواہ بال ہون یا صوف یا چیتھڑے یا سوای اونکی اور دلیل پکڑی ہی او نہون نی ساتھہ حدیثون کی اور کہا لیث نی کہ نہی مختص ہی ساتھہ بالونکی پس نہین مضائقہ ہی ساتھہ ملانی صوف وغیرہ کی اور یا ندھنا بالونکا ساتھہ ڈوڑی سرخ کی کہ مشابہت ساتھہ بالونکی نرکھین جائز ہی بلا کراہت کذا فی مجمع البحار اور گودنا یہہ کہ سوئیان یا مانند اونکی کی جلد مین چبھوئی جاتی ہین یہان تک کہ خون بہنی لگتا ہی پھر اوسمین سرمہ یا نیل بھر دیتی ہین اور کہا نووی نی کہ گودنا اور گدوانا حرام ہی فاعل و مفعول پھر اور وہ جگہ کہ گودی جاتی ہی نجس ہو جاتی ہی پس اگر ممکن ہو ازالہ اوسکا ساتھہ علاج کی تو واجب ہی ازالہ اوسکا اور اگر نہ ممکن ہو بغیر حرج کی تو پس اگر خوف ہو دیتی تلف کا یا فوت ہونی عضو کا یا منفعت اوسکی کا یا خوف ہو عیب فاحش کا عضو ظاہر مین تو نہین واجب ازالہ اوسکا جبکہ توبہ کی نہین باقی رہیگا اوسپر گناہ اور اگر خوف ہو کسی چیز کا اونمین سی تو لازم ہی ازالہ اوسکا اور گنہگار ہوگا ہر بسبب تاخیر اوسکی ۱۲ ح ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ اِنَّهُ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ فَقَالَ مَالِيْ لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ هُوَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَتْ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ قَالَ لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيْهِ لَقَدْ وَجَدْتِيْهِ اَمَا قَرَأْتِ مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَاِنَّهُ قَدْ نَهٰى عَنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا لعنت کی اللہ تعالیٰ نی گودنیوالیونکو اور گدوانیوالیونکو اور اون عورتونکو کہ چہوانیں اپنی بال منہ پر سی اور لعنت کی سوہن کروانیوالیونکو اور انتوپنیوالی سی کہ تغیر کرنیوالین ہین اللہ کی پیدایش کو پس آئی ابن مسعود پاس ایک عورة اور کہا کہ تحقیق شان یہہ ہی کہ پہونچی مجکو یہہ بات کہ تم لعنت کرتی ہو یعنی عورتونکو ایسی اور ایسی پس کہا ابن مسعود نی کہ کیا ہی مجکو کہ لعنت نکرون اوسکو کہ لعنت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور اوسکو کہ وہ ملعون ہو ہیچ کتاب اللہ کی پس کہا اوس عورة نی کہ تحقیق پڑہا مین اوسچیز کو کہ درمیان دو دفتیونکی ہی یعنی پڑہا مین سارا قران پس پایا مین اوسمین جو کچھہ ہو یعنی صریحا کہا ابن مسعود نی اگر پڑہتی تو اوسکو یعنی تامل سی اور سمجھہ کر تو البتہ پاتی تو اوس حکم کو کیا نہین پڑہی تو نی یہہ آیہ کہ جو دین تمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس لیوا اوسکو اور عمل کرو اوپر اور جس چیز سی کہ منع کرین تمکو پس باز رہو یعنی اوسی کہا اوس عورة نی کہ ہان یہہ آیہ تو پڑہی ہی مین کہا ابن مسعود نی پس تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا ہی اسی نقل کو یہہ بخاری اور مسلم نی ف چہوانے اور بال اپنے یہہ مکروہ ہی مگر کرڈالے ہی بالونمین عورة کی تو اوسکا منڈوانا مکروہ نہین بلکہ مستحب ہی اور جس والیکو نا مصمصہ کہتی ہین اوس روایت مین فی کرانیکا نہین فصل ثانی مین ہی اور سوہن کروانیوالیونکو الخ یعنی بتکلف فربہ اور فرق کروانی ہین دانتونمین کی عرب کی نزدیک فرق ہوتا ہی انتونمین پسندیدہ ہی اور اکثر چہوٹی عمر کی عورتونکی دانت ایسی ہوتی ہین اور جب جوان ہوتی ہین اور دانت بڑی ہوتی ہین اور یہہ فرق نہین ہتا تو بتکلف بنواتی ہین اور بسطلی ظہا حسن اور جوانی کی اور مشابہت کی ساتھہ جوانونکی اور لفظ المغیرات صفتہ ہی عورتون کی کہ کی کہ کی یعنی یہہ عورتین کہ وہ ایسی ہین کہ تغیر کرتی ہین پیدایش اللہ تعالیٰ کی کو اور لفظ خلق اللہ مفعول ہے مغیرات کا اور جملہ مانند تعلیل کی ہی بسطلی وجوب لعنت کی اور علت ہی حرمت مثلہ اور مندانی دار ہی وغیرہ کی بھی ہی ہی اور اسی یہہ لازم نہین تا کہ ہر تغیر حرام ہو اسلیے کہ یہہ علت مستقل نہین ہی علت حرمت کی نہی شارع کی ہی اور حکمت انہی مین یہہ ہی پس حاصل یہہ ہوا کہ شارع نی بعض تغیرات کو مباح کیا ہی اور

بعضی کو حرام اور عورۃ مذکورہ کی کلام کی یہ معنی ہین کہ خبر دی گئی ہو نہین یہہ کہ ہم خبر دیتی ہو لعنت خدا سی یا لعنت کرتی ہو اپنی طرف سی عورتون مذکورہ پر حال آنکہ نہین ہے لعنت انکی مذکور کتاب اللہ مین اور نہین جائز ہی لعنت کرنی اوسکو نہ لعنت کرنی اوسپر اللہ پس جب ابن مسعود دلیل لائی حدیث و قران سی اور ہیچ وجود حدیث کی شبہ نہ تہا وجود اوسکا قران مین بیشبہ ہر مستبعد معلوم ہوا اوسکو اور اخیر جملہ حدیث کی یہہ معنی ہین کہ جب بندے مامور ہوی ساتھہ باز رہنی اوسچیز کی کہ منع کیا اونکو رسول نی اور منع کیا رسول نی اونکو اشیا مذکورہ سی حدیث وغیرہ مین تو ہوئی تمام منہیات اونکی ذکر کی گئی قران مین اور کہا طیبی نی کہ اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ لعنت کرنی آنحضرت کی واشمات وغیرہ کو مانند لعنت کرنی اللہ تعالی کی ہی پس واجب ہے یہہ کہ عمل کیا جاوی اوسپر ح ع **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَیْنُ حَقٌّ وَنَهٰی عَنِ الْوَشْمِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تاثیر نظر یعنی ٹوک کی حق ہی اور منع کیا گودنی سی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** حق ہی یعنی ثابت ہی کہ اللہ تعالی نی خاصیت کہی ہی اسمین کہ تاثیر کرتی ہی آدمی و غیر آدمی مین مانند سحر کی ح **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُلَبِّدًا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تحقیق دیکہا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ملبد نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی اپنی سر کی بالونکو گوندی سی جما دیا ہتا تا جوین نہ پڑین اور غبار سی محفوظ رہین اور اسطرح حالت احرام مین اکثر کرتی ہین غرض مذکور کی لیی پس یہہ بیان حالت احرام کا ہی یا کسی اور سفر کا ح **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت انس سی کہ کہا منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اسسی کہ زعفران ملی بدن کو یا کپڑے کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسلیی کہ یہہ عادت عورتونکی سی ہی اور بعضی صحابہ سی جو منقول ہی استعمال خلوق کا کہ نام خوشبوی مرکب کا ہی زعفران و غیرہ سی و محمول ہی نہی سی پہلی پر ح **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُطَیِّبُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاَطْیَبِ مَا یَجِدُ حَتّٰی اَجِدَ بَیَاضَ الطِّیْبِ فِیْ رَاْسِهٖ وَلِحْیَتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہا ہتی مین خوشبو لگاتی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھہ بہترین خوشبو کی کہ پاتی مین یہانتک کہ پاتی مین چمک خوشبو کی حضرت کی سر مین اور داڑہی مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسحدیث پر اشکال وارد کرتی ہین ساتھہ اسحدیث کی کہ خوشبو مرد کی وہ چیز ہی کہ پوشیدہ ہو رنگ اوسکا اور راسی معلوم ہوا کہ رنگ ہوتا ہتا حضرت کی خوشبو مین جب تب چمک ہوتی تہی اوسکی جواب یہہ کہ مراد رنگ سی اوسحدیث مین وہ رنگ ہی کہ اوسکی خوبصورتی زینت و جمال ہو مانند سرخ و زرد رنگ کی اور جو رنگ ایسا نہو جیسی رنگ مشک و عنبر کا جائز ہی کذا قال الطیبی اور راسی معلوم ہوا کہ مثل صندل کی ہر جائز ہی ح **وَعَنْ** نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْوَةٍ غَیْرَ مُطَرَّاةٍ وَبِكَافُوْرٍ یَطْرَحُهٗ مَعَ الْاَلْوَةِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ یَسْتَجْمِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی نافع سی کہا کہ تہا ابن عمر جسوقت کہ دہونی لیتی خوشبو کی دہونی لیتی اگر کی بغیر ملونی مشک وغیرہ کی یعنی کہنی زی اگر کی دہونی لیتی اور کبہی ہونی لیتی کافور کی کہ ڈالتی اوسکو ساتھہ اگر کی پہر کہا ابن عمر نی کہ اسیطرح کی ہوتی لیتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی کبہی زی اگر کی اور کبہی کافور اوسکی ساتھہ ملا کر نقل کی یہہ مسلم نی

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُصُّ اَوْ یَاْخُذُ مِنْ شَارِبِهٖ وَكَانَ اِبْرٰهِیْمُ خَلِیْلُ الرَّحْمٰنِ یَفْعَلُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا ہتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کترتی یا لیتی لیں اپنی اور تہی ابراہیم دوست خدا کی کرتی یہہ یعنی وہ بہی لیں کترتی ہتی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی کترنا لبونکا سنت قدیم ہی کہ حضرت ابراہیم کرتی ہی اور انبیا علیہم السلام بہی کرتی ہتی چنانچہ پیچہ شرح لفظ فطرۃ کی بیان اوسکا اوپر ہو چکا ہی پس تخصیص حضرت ابراہیم کی بسبب تعظیم انکی ہوا ابتدا اس شریعت کی حضرت ابراہیم سی ہی جیسکہ فصل تیسری مین ایک حدیث آتی ہی کہ وہ دلالت کرتی ہی اسپر ح **وَعَنْ** زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ یَاْخُذْ مِنْ شَارِبِهٖ فَلَیْسَ مِنَّا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص نہ لیوی لبین اپنی پس نہین ہم مین سی نقل کی

یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی نی ف یعنی ہماری سنت وطریقہ پر نہیں ہے اور ظاہر یہہ ہی کہ معنی یہہ ہین اسکی کہ نہین کامل ترین اہل طریقہ ہمارے سی یا یہہ تہدید ہی واسطے تارک سنت کی یا ڈر دلایا اوسکو مرتی پر پیغمبر اس ملت کی مدح ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهٖ مِنْ عَرْضِهَا وَطُوْلِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اوسنی نقل کی اپنے باپ سی اوسنی اپنی دادا سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی لیتی ڈاڑہی اپنی سی عرض مین سی اور طول مین سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف یعنی ڈاڑہی کو ہر طرف سی درست وبرابر کرتی تہی بال بڑہی ہوئی کترکر اور یہہ منافی نہین ہی ساتھہ اعفاء اور توفیر ڈاڑہی کی کہ حدیث مین امر ساتھہ اوسکی وقع ہوا ہی اسلیی کہ نہی کوتاہ کرنی ڈاڑہی سی ہی مانند عجمیون کی اور لینا بالوین کا طول مین سی واسطی برابر کرنی اور اصلاح کی منافی اسکی نہین اسلیی منقول ہی آنحضرت سی کہ وہ لیتی تہی ڈاڑہی کی طول وعرض مین سی اور کہا ابن ملک نی کہ برابر کرنا ڈاڑہی کی بالون کا سنت ہی اور احیا مین کہا ہی اختلاف کیا ہی علماء نی ڈاڑہی کی دراز کرنیمین پس بعضون نے تو کہا کہ اگر مٹھی مین پکڑی مرد ڈاڑہی کو اور مٹھی کی نیچی سی کترواڈالی تو نہین مبالغہ اسکا چنانچہ کہا ہی یہہ ابن عمر نی اور ایک جماعت نی تابعین مین سی اور اچہا جانا اسکو شعبی اور ابن سیرین نی اور مکروہ جانا اوسکو حسن اور قتادہ نی اور تو بیع اونکی نی اور کہا چہوڑنا اوسکا اچہا ہی بوجب قول آنحضرت کی اعفوا اللحی انتہی ع وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عَلَيْهِ خَلُوْقًا فَقَالَ لَكَ امْرَاَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی یعلی بن مرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہی یعلی پر خلوق کہ نام ایک خوشبوی مرکب کا ہی زعفران وغیرہ ہی پس فرمایا کیا تیری لی بیوی ہی کہا نہین فرمایا پس ہوڈال اوسکو پہر دہوا اوسکو پہر دہوا اوسکو پہر استعمال کرنا اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی ف کیا تیری لی بیوی سے بیوی کے بمعنی سی سوال اسلیی کیا کہ اگر بیوی ہوا اور اوسنی خلوق ملی ہوا اور اوسکی بدن یا کپڑی سی مرد کی بدن یا کپڑی کو پہنچی تو معذور ہی اگر قصداً آپ استعمال کری معذور نہوگا اور رد انہین اور رد ہونا چاہیی اوسکو جیسیکہ اوسکو فرمایا وجہ سوال کی یہی بیان کی ہی شارحین نے نہ یہہ کہ اگر واسطی خاطر عورۃ کی ملی معذور ہی جیسیکہ ظاہر حدیث سی فہم جاتا ہی اور ہوڈال اخ یعنی تین بار دہو حکم کیا تین بار دہونیکا واسطی مبالغہ کی اور ظاہر یہہ ہی کہ اسلیی تین بار دہونیکو فرمایا کہ رنگ وسکا نہین جو مٹتا بغیر تین بار کی ع وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةَ رَجُلٍ فِيْ جَسَدِهٖ شَيْءٌ مِّنْ خَلُوْقٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قبول کرتا اللہ تعالی نماز اوس شخص کی کہ ہو اوسکو بدن مین کچہہ خلوق سی نقل کی یہہ ابو داود نی ف کہا سیدی نی کہ مراد نفی نوافل کا ملہ کی ہی واسطی مشابہت کی ساتھہ عورتونکی اور کہا ابن ملک نی کراہت مین تہدید وزجر ہی استعمال خلوق سی ع وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى اَهْلِيْ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ تَشَقَّقَتْ بِدَايَ فَخَلَّقُوْنِيْ بِزَعْفَرَانٍ فَغَدَوْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْ هٰذَا عَنْكَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عمار بن یاسر سی کہ کہا آیا مین گہر کی لوگون پاس سفر سی احال مین کہ پہٹ گئی تہی دونون ہاتہہ میری پس لیپ کیا گہر والون نی میری ہاتون پر خوشبو زعفران ملی ہوئی کا پس آیا مین صبح کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس سلام کیا مین حضرت کو پس نہ جواب دیا مجکو اور فرمایا جا اور دہو ڈال اسکو اپنی بدن سی نقل کی یہہ ابو داود نی ف ظاہر یہہ ہی کہ بسبب معلوم ہونی عذر اونکی تہی یا نہ پسند آیا حضرت کو نکلنا انکا ساتہہ اس خوشبو کی ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طِيْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيْحُهٗ وَخَفِيَ لَوْنُهٗ وَطِيْبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهٗ وَخَفِيَ رِيْحُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خوشبوی مرد کی وہ ہی کہ ظاہر ہو بو اوسکی اور پوشیدہ ہو رنگ اوسکا یعنی مانند مشک وعنبر اور عطر وغیرہ کی اور خوشبوی عورۃ کی وہ ہی کہ ظاہر ہو رنگ اوسکا اور پوشیدہ ہو بو اوسکی یعنی مانند مہندی اور زعفران وغیرہ کی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی ف اور پر معلوم ہو چکا ہی کہ مراد وہ رنگ ہی کہ اوسمین زینت وجمال ہو مانند سرخ وزرد کی اور لکہا ہی

علمارانی کہ یہہ وسعورہ کی حق مین ہی کہ گہر سی ہو نکلی اور اگر اپنی خاوند کی پاس استعمال کری خوشبو تو جسطرحکی ہو روا ہی ✤ ح **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا** رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی انس سی کہ تھا واسطی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سکہ کہ نام ایک خوشبوئی مرکب کا ہی خوشبوئی لگاتی تہی وسعین سی نقل کی یہہ ابوداود نی **وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ دُهْنَ رَأْسِهِ وَتَسْرِيحَ لِحْيَتِهِ وَيُكْثِرُ الْقِنَاعَ كَأَنَّ ثَوْبَهُ ثَوْبُ زَيَّاتٍ** رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم استعمال کرتی تیل اپنی سر مبارک پر اور بہت کرتی کنگہی اپنی ڈاڑہی کو اور بہت کہتی تہی کپڑا اسپر گویا وہ کپڑا حضرت کا کپڑا ہا تیلی کا نقل کی یہہ شرح السنہ مین ف بہت کرتی تہی کنگہی اخر اور روایت مین یا ہی کہ حضرت نی ہر روز کی کنگہی کرنی سی منع فرمایا وہ نہی تنزیہی ہی تحریمی اور کثرت کنگہی سی یہہ نہین لازم آتا کہ ہر روز کرتی تہی بلکہ کثرت کبہی صادق آتی ہی وسچیز پر کبہی بجہ حاجت کی کری اور کرنا کنگہی کا سنت ہی لیکن یہہ جو بعد ہر وضو کی کیا کرتی ہین سی کی کچھ اصل صحیح سنت مین نہین اور مراد قناع سی وہ کپڑا ہی کہ ڈالتی تہی سر مبارک پر بعد لگانی تیل کی تا عمامہ میلا نہو پس وہ کپڑا تیل سی مانند کپڑی تیلی کی ہو جاتا تہا نہ یہہ کہ اور کپڑی حضرت کی تیلی کی سی ہوتی تہی اسلیی کہ یہہ معنی نظافت سی کہ حضرت کی مزاج مبارک مین تہی بعید ہین اور آنحضرت دوست رکہتی تہی کپڑی سفید کو ✤ ح **وَعَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا بِسُكَّةٍ قَدَّمَةٍ وَلَهُ أَرْبَعُ غَدَائِرَ** رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ام ہانی سی کی کہا ام ہانی نی آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوپر ہماری مکہ مین یا یک فصہ یعنی بروز فتح مکہ کی اور آنحضرت کی چار کیسو تہی گندہی ہوئی کہ دو دائین طرف تہی اور دو بائین طرف نقل کی یہہ احمد اور ابوداود اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِذَا فَرَقَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ صَدَعْتُ فِرْقَهُ عَنْ يَافُوخِهِ وَأَرْسَلْتُ نَاصِيَتَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ** رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا جسوقت کہ مانگ نکالتی مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سر مبارک کی بالونمین چیرتی مین مانگ انکی تالو پر سی اور چہوڑتی مین بال حضرت کی پیشانی کی درمیان دونون انکہون انکہون کی نقل کی یہہ ابوداود نی ف چیرتی مین مانگ اخر یا فوخ کہتی ہین سر کی بیچ کو یعنی اوس جگہ کو کہ لڑکیان سر لیکی رہتی ہی یعنی تالو اور معنی اس جملہ کی یہہ ہین کہ ایک طرف مانگ کی ہوتی تہی نزدیک تالو کی اور طرف دوسرے نزدیک پیشانی کی محاذی ہا ہین دونون انکہون کی جیسیکہ کہا اور چہوڑتی مین اخر یعنی کرتی مین مانگ کو اوسطرف کو کہ جانب پیشانی کی ہین محاذی ہا ہین دونون انکہون کی اس طرح کہ ہوتی تہی آدہی بال ناصیہ کی دائین طرف مانگ کی اور آدہی بائین طرف اسیطرح بیان کیی ہین معنی احدیث کی طیبی نی ✤ ح **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غِبًّا** رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عبداللہ بن مغفل سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کنگہی کرنی سی مگر ایک روز درمیان دی کر نقل کی یہہ ترمذی نی ف کہا قاضی نی کہ غب یہہ کہ کری ایک دن اور ترک کری ایک دن اور مراد نہی سی مواظبت و اہتمام کرنیسی اسلیی کہ اسمین مبالغہ اور تکلف ہی نیت کرنیمین اور لفظ غبا لغات مین جیسیکہ وارد ہوا ہے طرق کثیرہ سی غبا تزور وحیا یعنی انکی ہر ہفتہ مین اور لفظ غب آیا ہین کہ روز درمیان اور اسیطرح عیادت مریض مین اور گوشت کہانا ہین اور نہی ہر روز کی کنگہی کرنیسی شامل ہی سر اور ڈاڑہی کو پس یعنی لوگ جو بعد ہر وضو کی کنگہی کرتی ہین موافق سنت کے نہین اور احیا مین جو نقل کیا ہی آنحضرت سی ہر روز دو بار ڈاڑہی مین کنگہی کرتی تہی حدیث کی سند نہین پائی گئی اور سوای امام غزالی کی احیا مین کسی اور نی نہین ذکر کی اور احیا مین یعنی حدیث نی ثابت نہین کہ نقل عن الشیخ ولی الدین العراقی پس ظاہر یہہ ہی کہ نہی ہر روز کی کنگہی کرنیکی مخصوص ساتہہ مرد نہ ہو نہ عورتونکی اسلیی اونکو تجمل و زینت مکروہ نہین اور بعضون نی کہا کہ نہی شامل ہی سبکو غایت یہہ کہ عورتونکو اخف ہو اسلیی کہ باب تزین انکی لیی بہت وسیع ہی اور یہہ تقدیر کراہت تنزیہی ہی تحریمی نہ ح **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَلَى أَرَاكَ شَعِثًا قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَانَا عَنْ كَثِيرٍ مِنَ الْإِرْفَاهِ قَالَ مَالِي لَا أَرَى عَلَيْكَ حِذَاءً قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا**

اَنْ تَحْتَفِیَ اَحْیَانًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عبدالحمید بن بہرام سے کہ کہا ایک شخص نے واسطے فضالہ بن عبید کے کیا ہی واسطے سیری کر دیکھنا بالوں تمکو پراگندہ بال نیر ننگھی کیی کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہی منع کرتی ہمکو بہت چیزوں عیش کی ہا تو نہی کہ کثرت ننگھی کی اور تیل کی پھر اوس شخص نے فضالہ کو کہا ہی ہمکو کہ نہیں دیکھتا تیری پاپوش کہا فضالہ نے کہ تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتی ہمکو بہ کہ ننگے پاؤں پھرا کریں کبھی کبھی نقل کی یہہ ابوداؤد نے **ف** یعنی واسطے تواضع اور کسر نفس اور ریاضت اور قادر ہونیکی اپر وقت اضطرار کی اور اسی معلوم ہوا کہ اگرچہ تیل لگانی اور کنگھی کرنی اور اوسکو اچھا جاننی تہمیں اور ساتھہ اوسکی حکم فرماتی اور رغبت دلاتی ہی لیکن بعضی زاہدوں اور اہل ریاضت کو اوپر خلاف اوسکی بچی کہتی ہی اور تقریر فرماتی بلکہ امر کرتی اور حاصل یہ کہ کراہت بیچ افراط کی اور مبالغہ کی تنعم اور ترفہ میں اور منہمک ہونی میں بیچ تیل لگانی اور کنگھی کرنیکی اور تزئین کی ہی جیسیکہ عادت بیغیروں اور اہل تنعم اور اترافہ کی ہی اور امر ہی ساتھہ رعایت توسط اور میانہ روی کی اسمیں ترک طہارت اور نظافت اور خوش ہیئتی کی اسلیی کہ نظافت دین سی ہی جیسیکہ حدیث آئندہ میں فرمایا ہاں **وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ** رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ لَہٗ شَعْرٌ فَلْیُکْرِمْہُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ہوں اوسطی اوسکی بال پر چاہی کہ اچھی طرح رکہی اوسکو یعنی دہویا کیا کرے اوسکی اور تیل لگایا کرے اوسکی اور کنگھی کیا کرے اوسکی اور متفرق نہ رکہی اوسکو اسلیی کہ ستھرائی اور خوش ہیئتی محبوب ہی نقل کی یہہ ابوداود نے **وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا غَیَّرْتُمْ بِہِ الشَّیْبَ الْحِنَّاءُ وَالْکَتَمُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ** اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہترین اوسچیز کی کہ تغیر کریں ساتھہ اوسکی بڑہاپا مہندی اور وسمہ ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے **ف** کتم ساتھہ برکاف اور تا مخففہ کی اور بعضوں نے ساتھہ تشدید تا کی بہی کہا ہی کہ نام ایک گہاس مشہور کا ہی کہ ملائی جاتی ہی ساتھہ وسمہ کی اور رنگی جاتی ہیں اوسی سے اور بعضوں نے کہا کہ کتم ہی وسمہ ہی یہہ مراد حدیث سے کیا ہی خضاب ساتھہ مجموع مہندی اور کتم کی مراد ہی یا ساتھہ ہر ایک کی نہایہ میں لکہا ہی کہ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مراد استعمال کتم کا ہی تنہا بغیر مہندی کی اسلیی کہ مہندی جب ملائی جاتی ہی ساتھہ کتم کی تو خضاب سیاہ ہوتا ہی اور نہی خضاب سیاہ سی صحت کو پہونچ چکی ہی اور کہا کہ شاید حدیث یا لحنا اور الکتم ہی ساتھہ لفظ او کی واسطی تخییر کی لیکن روایتیں تعدد طرق سی ساتھہ واو کی آئی ہیں ساتھہ او کی انتہی اور شاید کہ واو بمعنی او کی ہو واللہ اعلم اور بعضی حواشی میں لکہا ہی کہ خضاب نے سی مہندی کا سرخ ہوتا ہی اور نہ کتم کا بلکہ اوسکی کلام سی سمجہا جاتا ہی کہ خضاب نے سی کتم کا سیاہ خالص ہوتا ہی اور کتم کو کہ مہندی میں ملا کر کری تو سرخ ہوتا ہی مائل بسیاہی کی نہ سیاہی خالص سیر مراد خضاب ساتھہ مجموع مہندی اور کتم کی ہونا قلیل در حدیث ابن عباس کے کہ بعد حدیث ابن عمر کی آتی ہی دسی ظاہر بلکہ صریح یہی بات معلوم ہوتی ہی واللہ اعلم اذا قال الخ اور ملا علی نے لکہا ہی کہ ظاہر یہہ ہی کہ خلط مختلف ہوتا ہی اگر غالب ہو کتم یا برابر ہو مہندی اور کتم تو خضاب سیاہ ہوتا ہی اور اگر مہندی غالب ہو سرخ ہوتا ہی **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ قَوْمٌ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ یَخْضِبُوْنَ بِھٰذَا السَّوَادِ کَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا یَجِدُوْنَ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سی وسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا ہوگی ایک قوم اخیر زمانہ میں کہ خضاب کرینگی ساتھہ اوس سیاہی کی مانند پوٹوں کبوتر کی کہ جیسی بعضی کبوتر کا پوٹا سیاہ خالص ہوتا ہی پاوینگی بو جنت کی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نے **ف** ساتھہ اوس سیاہی کی یعنی نری سیاہی کی تاکہ کل جاوی سیاہ مائل بسرخی مانند کتم اور مہندی کی اور نہ پاوینگی بو جنت کی یہہ بالفعل ہی پیچھے زجر و تہدید کی خضاب سیاہ پر یا محمول ہی حلال جاننی والی پر اور بعضی حواشی میں لکہا ہی کہ اگرچہ داخل ہونگی بہشت میں لیکن اوسکی بو سی محظوظ و بہرہ مند نہیں ہونیکی اور بعضی کہتی ہیں کہ بو کی خوش کہ بہشت سی موقف میں آویگی اور مسلمان اوسی محظوظ و مسرور ہونگی یہہ خضاب کرنیوالی سی محروم ہونگی اور اسی معلوم ہوا کہ خضاب سیاہ حرام ہی ملا ح **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِیَّۃَ وَیُصَفِّرُ لِحْیَتَہٗ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ یَفْعَلُ ذٰلِکَ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھی پہنتی پاپوش چمڑی باعث کی ہوئی اور بیں بالوں کی اور زرد رنگتی ڈاڑہی اپنی

کوساتھہ ورس کے کہ نام ایک گھاس زرد کا ہی ہیچہ شہر یمن کے اور رنگتی ساتھہ زعفران کی اور رہتی ابن عمر کرتی یہہ یعنی جو ذکر کیا گیا یعنی پہنچی جوتی مذکور اور کرتی خضاب مذکور نقل کی یہہ نسائی نی **ف** اسی خضاب کرنا حضرت کا معلوم ہوا اور حدیث انس کی کتاب اللباس مین گذری معلوم ہوا کہ حضرت نی خضاب نہین کیا وجہ تطبیق اونکی وہان ذکر کی گئی ہی **وعن** ابن عباس قال مر علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل قد خضب بالحناء فقال ما احسن هذا فال فمر اخر قد خضب بالحناء والکتم فقال هذا احسن من هذا ثم مر اخر قد خضب بالصفرة فقال هذا احسن من هذا کله رواہ ابوداود اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا گذرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک شخص کی خضاب کیا ہتا اوسنی ساتھہ مہندی کی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا خوب ہی یہہ کہا راوی نی پس گذرا ایک اور شخص کہ خضاب کیا ہتا اوسنی ساتھہ مہندی اور وسمہ کی یعنی زا سیاہ نہ ہتا وہ پس فرمایا حضرت نی یہہ بہت اچھا ہی پہلی سی پھر گذرا ایک اور شخص کہ خضاب کیی ہوئی ہتا ساتھہ زردی کی پس فرمایا یہہ بہت خوب ہے ان سب سی نقل کی یہہ ابوداود نی **وعن** ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیروا الشیب ولا تشبهوا بالیهود رواہ الترمذی ورواہ النسائی عن ابن عمر والزبیر اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تغیر کرو بڑہاپی کو یعنی خضاب سی اور نہ مشابہت کرو ساتھہ یہود کی کہ وہ خضاب نہین کرتی نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی یہہ نسائی نی ابن عمر اور زبیر سی اور بعضی نسخون مین ابن زبیر ہی **ف** احتمال ہی کہ یہہ حکم خاص اہل جہاد کی لیی ہو واسطی اظہار قوت اور خوف دلانی دشمنونکی ع **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنتفوا الشیب فانه نور المسلم من شاب شیبة فی الاسلام کتب اللہ له بها حسنة وکفر عنه بها خطیئة ورفعه بها درجة رواہ ابوداود اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ اوسنی نقل کی اپنی باپ سی اوسنی اپنی دادا سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ چنو سفید بالونکو سلیی کہ تحقیق بڑہاپا سبب نورانیت کا ہی مسلمانونکو جو شخص کہ بوڑہا ہو بوڑہا ہونا یعنی ایک بال سفید ہو مسلمانی مین لکہتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی بسبب اوسکی ایک نیکی اور درکرتا ہی اوسی بسبب اوسکی ایک خطا اور بلند کرتا ہی اوسکا بسبب اوسکی ایک درجہ نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** بڑہاپا سبب نورانیت کا ہی سلیی کہ بڑہاپا وقار ہی جیسیکہ تیسری فصل مین آتا ہی کہ اول جو بوڑہی ہوئی بنی آدم مین ابراہیم علیہ السلام تہی پس جب انہون نی بڑہاپا دیکہا ڈاڑہی مین تو کہا کیا ہی یہہ ہی پس میری جواب آیا کہ یہہ وقار ہی عرض کیا کہ خداوندا زیادہ کر وقار میرا اور وقار لاتا ہی آدمی کو فسق و معاصی سی اور باعث ہوتا ہی توبہ اور طاعات کا اور یہہ سبب نور کا ہوتا ہی کہ دور کرتا ہوگا آگی مومن کی ظلمات حشر مین جیسیکہ مذکور ہوئی آیہ مین یسعی نورہم بین ایدیہم وبایمانہم پس باین توجیہ نور سی مراد نور روز قیامت کا ہوا جیسیکہ ایک حدیث مین تصریح آیا ہی اور اگر مراد نورانیت سی جمال صورت اور صفائی باطن اور سیرت نیک ہو کہ بوڑہے ہونکو اس عالم مین حاصل ہوتی ہین بعید نہ ہوا اور بسبب اس حدیث کی مکروہ ہی چننا سفید بال کا نزدیک اکثر علماء کی ع **وعن** کعب بن مرة عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من شاب شیبة فی الاسلام کانت له نورا یوم القیمة رواہ الترمذی والنسائی اور روایت ہی کعب بن مرہ سی اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ بوڑہا ہو بوڑہی ہونیکر اسلام مین ہوتا ہی بوڑہا ہونا اوسکا واسطی اوسکی نور دن قیامت کی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی **ف** یہان ایک سوال و اشکال وارد ہوتا ہی کہ جب بڑہاپا سبب نورانیت کا ہی دنیا و آخرت مین تو اوسکا چہپانا اور تغیر کرنا خضاب سی کیون مشروع ہوا جواب یہہ کہ مشروعیت خضاب کی بسبب اظہار مصلحت دینی کی ہی کہ وہ اظہار قوت کا ہی آگی دشمنونکی تا وہ ضعیف نجانین اور دلیر نہون پہر اگر کوئی کہی کہ اوکہیڑنا بالونکا اس مصلحت کے لیی کیون جائز نہوا اوسکا جواب یہہ ہی کہ بال حینی مین اوکہیڑنا سفید بالونکا جڑسی ہوتا ہی اور آخر کو باعث بیہیتی کا ہوتا ہی بخلاف خضاب کی کہ زیادتی ایک صف کی ہی اسپر پس فرق ہوا اسمعیل اور اوسمین ط ح **وعن** عائشة قالت کنت اغتسل انا ورسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من اناء واحد وکان له شعر فوق الجمة ودون الوفرة رواہ الترمذی اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک پاسن سی یعنی دہرا ہوتا تہا درمیان مین میری اور حضرت کی اور تہی حضرت

کی بال اور پر جمہ کی اونچی فرہ ہی نقل کی یہہ ترمذی نی ف سکے بالونکی تین نام ہین ایک تو جمہ ساتہہ بیش جیم اور تشدید میم کی اور دوسری فرہ ساتہہ زبر واو اور جزم ف کی
اور تیسری لمہ ساتہہ زیر لام اور تشدید میم کی پس جمہ بال کندہون تک اور فرہ لودن تک اور لمہ بین بین کانون اور کندہی کی یعنی کانون سی نیچی اور کندہی سی اوپر پس کہی ہین
حضرت عائشہ کہ بال حضرت کی اوسوقت مین اوپر جمہ سی اونچی و فرہ ہی یعنی لوسی نیچی اور کندہ ہونسی اونچی ہی کہ جنکو لمہ کہتی ہین اور کبہی جمہ بمعنی مطلق بالونکی تا ہی جیسی شمائل
مین آیا ہی تفسیر ہمہ شحمۃ اذنیہ ۲ ح وَعَنِ ابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ خُرَيْمٌ الْأَسَدِيُّ لَوْلَا طُولُ جُمَّتِهِ وَإِسْبَالُ إِزَارِهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ خُرَيْمًا فَأَخَذَ شَفْرَةً فَقَطَعَ بِهَا جُمَّتَهُ
إِلَى أُذُنَيْهِ وَرَفَعَ إِزَارَهُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابن حنظلیہ سی کہ ایک شخص ہی صحابیون مین سی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اچہا شخص ہی خریم اسدی اگر نہوتی لمبی بال اوسکی اور درازی تہبند اوسکی پس یہہ خبر خریم کو پس لی اوسنی چہری پس
کاٹ ڈالی ساتہہ اوسکی بال اپنی کانون تک اور بلند کیا تہبند اپنا آدہی پنڈلی تک نقل کی یہہ ابوداود نی ف خریم اسدی ہی حضرت کی صحابی انہی قبیلہ بنی اسد سی حضرت
نی اونکی حق مین کلام مذکور فرمایا اور درازی بالونکی اگرچہ مذموم و مکروہ نہین لیکن شاید کہ آنحضرت نی اونمین بسبب درازی بالونکی تجبر معلوم کیا ہوگا اس سبب سی شکایت
فرمائی اور اسی معلوم ہوا کہ اگر بہالی المسلمان مین کوئی بات خلاف شرع ہو اور اوسکا ذکر غائبانہ کری تو جائز ہی جبکہ یہہ جانی کہ وہ سنی گا تو باز رہی گا اوسی پس وَعَنْ
أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ لِي ذُؤَابَةٌ فَقَالَتْ لِي أُمِّي لَا أَجُزُّهَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُدُّهَا وَيَأْخُذُ بِهَا رَوَاهُ
أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی واسطی میری گیسو پس کہا واسطی میری ماں میری نی نہین کانون کی مین اونکو تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہینچی اونکو
اور پکڑتی اونکو نقل کی یہہ ابوداود نی ف یعنی ازراہ پیار کی پس بسبب تبرک و تیمن کی ماں اونکی کترتی نہ تہین اور کراہت دراز گی بالونکی کہ مذکور ہوئی سبب کو رسی تہی یہہ
منافی اسکی نہین ۲ ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْهَلَ آلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَالَ لَا تَبْكُوا
عَلَى أَخِي بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ ادْعُوا إِلَيَّ بَنِيَّ أَخِي فَجِيءَ بِنَا كَأَنَّا أَفْرُخٌ فَقَالَ ادْعُوا إِلَيَّ الْحَلَّاقَ فَأَمَرَهُ فَحَلَقَ رُءُوسَنَا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَ
النَّسَائِيُّ اور روایت ہی عبداللہ بن جعفر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مہلت دی واسطے آل جعفر طیار کو یعنی بعد پہونچی خبر شہادت جعفر کی تین دن تک یعنی
چوتہی کہا اوکو کہ روتی تہی اور ماتم کرتی تہی جعفر پر اور نہ آئی حضرت اونکی پاس پہر آئی اونکی پاس یعنی اونکی تسلی کی لیی اور فرمایا مت رو ڈاوپر بہالی میری کی بعد آجکی دن کی
پہر فرمایا بلاؤ میری پاس میری بہتیجونکو یعنی عبداللہ اور عون و محمد کو بیٹی جعفر کی ہین پس لائی گئی ہم گویا کہ ہم چوزی تہی پہر فرمایا بلاؤ واسطی میری نائی کو پس حکم کیا اوسکو
سر مونڈنی کا پس مونڈی سر ہماری نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی ف جعفر بیٹی ہین ابوطالب کے اور بہائی حضرت علی کی پس حضرت علی کی بیچہیری بہالی ہوئی اور مہلت دی
تین دن کی یا وہ رونا اور غم رکہنا میت پر اور تعزیت کرنی نہ چاہیی اور حضرت نی اون لڑکونکی سر مونڈنیکا حکم کیا باوجودیکہ رکہنا بالونکا افضل ہی سوای بعد فراغ حج
یا عمری کی اسلیکی اونکی ماں اسماء بنت عمیس مشغول مصیبت مین ہین کنگہی کرنی اور دہونا وغیرہ بالونکا اونسی نہین ہونیکا جوئین وغیرہ پڑجاوینگی بالونمین ۲ ح وَعَنْ
أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَخْتِنُ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْهِكِي فَإِنَّ ذٰلِكَ
أَحْظَى لِلْمَرْأَةِ وَأَحَبُّ إِلَى الْبَعْلِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ هٰذَا الْحَدِيثُ ضَعِيفٌ وَرَاوِيهِ مَجْهُولٌ اور روایت ہی ام عطیہ انصاری سی کہ
تحقیق ایک عورت ختنہ کرتی تہی مدینہ مین یعنی عورتونکا پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ مبالغہ کر تو پیچ کاٹنی چہڑی کی اسلیی کہ نہ مبالغہ کرنا اوسمین
بہت لذت دیتا ہی عورت کو اور محبوب تر ہی یعنی لذیذ تر ہی طرف خاوند کی یعنی اگر پیچ کاٹنی اس موضع کی مبالغہ کری تو نہ خاوند لذت پاتا ہی اور نہ بیوی نقل کی یہہ
ابوداود نی اور کہا یہہ حدیث ضعیف ہی اور راوی اسکی مجہول ہین ف احتمال ہی کہ مراد راوی سی جنس راوی ہین یعنی سب راوی چنانچہ موید ہین اسکی یہہ الفاظ

جو ایک نسخہ صحیحہ میں ابی ہین روایۃ مجہولۃ اور احتمال نہیں ہی کہ مراد یہہ ہو کہ احد روایۃ مجہول چنانچہ موید اسکی یہہ الفاظ ہین جو ایک نسخہ میں ابی ہین فی روایۃ مجہولۃ
لیکن روایت کیا ہی اسکو طبرانی نی ساتہہ سند صحیح کی اور حاکم نی اپنی مستدرک مین ضحاک بن قیس سے اور اوسکی لفظ یہہ ہین خضبی و لا تہکی فانہ النضر للزوجۃ و احظی عند الزوج

ح وعن کریمۃ بن ہمام ان امراۃ سالت عائشۃ عن خضاب الحناء فقالت لا باس ولکنی اکرھہ کان حبیبی
یکرہ ریحہ رواہ ابو داود والنسائی اور روایت ہی کریمہ بیٹی ہمام کی سی کہ تحقیق ایک عورۃ نی پوچہا عائشہ سی حکم خضاب کرنی مہندی کا
یعنی سر مین پس کہا عائشہ نی کچہہ مضائقہ نہیں ولیکن مین نا خوش کہتی ہون اوسکو جسی دوست میری یعنی آنحضرت مکروہ کہتی تہی بو اوسکی نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی

نی ف ظاہر یہہ ہی کہ مکروہ رکہنا حضرت کا خضاب مہندی کو خاص انہون تہا اسلیی کہ اگلی کی حدیث مین آتا ہی کہ بیعت لی حضرت نی ہندی سبب خالی ہونی ہاتون اوسکی
مہندی سی ح وعن عائشۃ ان ہندا بنت عتبۃ قالت یا نبی اللہ بایعنی فقال لا ابایعک حتی تغیری کفیک فکانما
کفا سبع رواہ ابو داود اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق ہند بیٹی عتبہ کہی کہا ای نبی اللہ کی بیعت لو مجہی پس فرمایا نہین بیعت لیتا ہون
تجہی یعنی ساتہہ بان کی یہانتک کہ تغیر کری تو دونون ہاتون اپنی کو یعنی مہندی لگاوی تو پس گویا کہ دونون ہاتہہ درندی کی ہین نقل کی یہہ ابو داود و دنی

ف ہند بنت عتبہ بیوی ہین ابو سفیان کی اور ما معاویہ کی دن فتح مکہ کی اسلام لائین تہین اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ بیعت غیر دن فتح مکہ کی ہی اور اسی معلوم ہوا کہ عورتون کو
مہندی لگانی ہاتون مین مستحب ہی اور ترک اوسکا مکروہ اور کراہت بسبب مشابہت مردونکی ہی ح وعنہا قالت ومت امراۃ من وراء ستر بیدہا
کتاب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدہ وقال ما ادری ایدرجل او ید امراۃ قالت بل امراۃ
قال لو کنت امراۃ لغیرت اظفارک یعنی بالحناء رواہ ابو داود والنسائی
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا اشارہ کیا ایک عورۃ نی پس وہ سی کہ اوسکی ہاتہہ مین ایک خط بہیجا ہاتہہ کہ کسی نی ہیچا ہاتہہ طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہینچ لیا حضرت نی
ہاتہہ اپنا یعنی نہ لیا وہ خط پس فرمایا آنحضرت نی کہ نہین جانتا مین کہ آیا ہاتہہ مرد کا ہی یا ہاتہہ عورۃ کا کہا اوس عورۃ نی بلکہ ہاتہہ عورۃ کا ہی فرمایا حضرت نی اگر ہوتی تو عورۃ
یعنی رعایت کرنیوالی شعار عورتونکی البتہ تغیر کرتی ناخنہا اپنی یعنی ساتہہ مہندی کی نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی ف اسمین تاکید ہی استحباب مہندی لگانیکی عورتون
کو اور کمال تعلیم آداب کی ہی ح وعن ابن عباس قال لعنت الواصلۃ والمستوصلۃ والنامصۃ والمتنمصۃ والواشمۃ والمستوشمۃ
من غیر داء رواہ ابو داود اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا لعنت کی گئی ملانیوالی اور ملوانیوالی یعنی بالونکا چیلا ڈالنی والی اور ڈلوانیوالی اور چہرہ
اور چہونیوالی یعنی بالونکو اور گودنی والی اور گدوانی والی بغیر بیماری کی نقل کی یہہ ابو داود و دنی ف شرح الفاظ کی پہلی فصل مین ذکر ہو چکی ہی اور بغیر بیماری کی
یعنی اگر حاجت گودنی کی ہو جائز ہی اگرچہ باقی رہین نشان ح وعن ابی ہریرۃ قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرجل یلبس
لبسۃ المراۃ والمراۃ تلبس لبسۃ الرجل رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا لعنت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس شخص کو کہ پہنے
پہناوا عورۃ کا سا اور لعنت کی اوس عورۃ کو کہ پہنی پہناوا مرد کا سا نقل کی یہہ ابو داود و دنی وعن ابن ابی ملیکۃ قال قیل لعائشۃ ان امراۃ تلبس
النعل قالت لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرجلۃ من النساء رواہ ابو داود اور روایت ہی ابن ابی ملیکہ سی کہا اوسی کہا گیا واسطی
عائشہ کی کہ تحقیق ایک عورۃ پہنتی ہی پاپوش مردونکی سی کہا حضرت عائشہ نی کہ لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس عورۃ کو کہ مشابہت کری ساتہہ مردونکی
نقل کی یہہ ابو داود و دنی ف یعنی لباس مین اور کلام مین اور عورۃ کو مشابہت کرنی ساتہہ مردونکی عقل مین اور علم مین خبر مذموم ہی چنانچہ آیا ہی کہ کانت عائشہ
رجلۃ الرای یعنی عقل اونکی مانند عقل مردونکی تہی ح وعن ثوبان قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر کان آخر عہدہ
بالانسان من اہلہ فاطمۃ وآول من یدخل علیہا فاطمۃ فقدم من غزاۃ وقد علقت مسحا

اوستراً علی بابہا رحلت الحسن والحسین قلبین من فضۃ فقدم فلم یدخل فظننت ان ما منعہ ان یدخل ما رای فہتکت الستر وفککت القلبین عن الصبیین وقطعتہ منہما فانطلقا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبکیان فاخذہ منہما فقال یا ثوبان اذہب بہذا الی آل فلان ان ہؤلاء اہل بیتی اکرہ ان یاکلوا طیباتہم فی حیاتہم الدنیا یا ثوبان اشتر لفاطمۃ قلادۃ من عصب وسوارین من عاج رواہ احمد وابو داود اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبوقت سفر کرتی ہونا آخر عہدا وکا یعنی کلام اور وصیت وسکا آونکا ساتہہ لوگونکی اہل اونکی سی عہد حضرت فاطمۃ کا یعنی مسکو رخصت کرکر اور رسیکے فارغ ہوکر حضرت فاطمہ کی پاس تشریف لاتی اور جو کچہہ کہنا ہوتا اونسی کہتی اور جو کچہہ وصیت کرتی ہوتی اونکو کرتی اور رخصت کرتی اور تہین اول اونکہ کہ آتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکی پاس وقت اینکی سفر سی فاطمہ یعنی سفر سی آتی تو اول اونکی پاس آتی پس آتی آنحضرت ایک جہادی اور حال آنکہ لٹکایا تہا حضرت فاطمہ نی ٹاٹ یا پردہ اپنی دروازہ پر یعنی زینت کیلیا سیلیی کہ اگر پردی کی لیی ہوتا تو حضرت کو ناگوار نہوتا اور پہنائی تہی حضرت حسن اور حسین کو دو کڑی چاندی کی یعنی ہر ایک صاحبزادو کو ایک ایک کڑا پہنایا تہا یا دو دو پس تشریف لائی آنحضرت اور نہ داخل ہوئی یعنی حضرت فاطمہ کی گہر میں پس گمان کیا حضرت فاطمہ نی یہہ کہ اونہیں منع کیا حضرت کو داخل ہونی سی وہ ہی کہ دیکہا یعنی لٹکانا پردیکا اور پہنانا کڑو نکا حضرت حسن و حسین کو پس پہاڑا لاحضرت فاطمہ نے پردہ اور اوتاریی دونوں کڑی دونوں صاحبزادو نکی ہاتہہ سی اور توڑ ڈالا ہر ایک کڑیکو ان دونوں کی ہاتہہ سی پس گئی دونوں صاحبزادی حضرت کی پاس روتی ہوئی پس لیا حضرت نی زیور کو اون دونوں سی اور فرمایا ای ثوبان لیجا اس زیور کو طرف آل فلان کی یعنی اپنی قرابتیونکا کہ محتاج تہی نام لیا اسلیکی یہہ اہل بیت میری ہین مکروہ رکہتا ہون میں یہہ کہ کہاوین لذات اپنی پیچ زندگانی اپنی کی دنیا مین یعنی لذات حاصل کرین اچہی طعامون سی اور پہنین لباس نفیس کو یا کہانا طیبات کا کنایہ ہی لذت حاصل کرنی سی اور تہین کرنی سی بلکہ اختیار کرتا ہون میں انکی لیی فقر و ریاضت کہ ہون میں جی انکی بلند اور نہون مشابہ اونکو نکی کہ جنکی حق میں اللہ تعالی نی فرمایا ہی اذہبتم طیباتکم فی حیوتکم الدنیا اور چونکہ آنحضرت نی شکستہ دلی حضرت فاطمہ کی تصور کی بنظر شفقت و محبت کی فرمایا ای ثوبان خرید کر واسطی فاطمہ کے ایک عصب کا کہ دانت ہوتا ہی کا جانور دریائی کا اوسکا ہار بناتی ہین اور خرید کر واسطی ہاتی دانت کی یعنی دونوں صاحبزادونکی لیی نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی

وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اکتحلوا بالاثمد فانہ یجلو البصر وینبت الشعر وزعم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت لہ مکحلۃ یکتحل منہا کل لیلۃ ثلثۃ فی ہذہ وثلثۃ فی ہذہ رواہ الترمذی

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا سرمہ لگاؤ ساتہہ سرمی اصفہانی کی یعنی مداومت کرو اوسکی پس تحقیق وہ روشن کرتا ہی بینائی کو اور اوگاتا ہی بالونکو یعنی بلکونکو کہ باعث زینت اور علامت صحت انکہونکی ہین اور کہا ابن عباس نی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جو سرمہ دانی سرمہ لگاتی تہی اوسی ہر شب مین تین بار یعنی پی در پی اس آنکہہ مین یعنی دائین مین اور تین بار یعنی پی در پی اس مین یعنی بائین مین نقل کی یہہ ترمذی نی

و کہا بعضون نی کہ اثمد ایسی سرمہ کو کہتی ہین اور اظہر یہہ ہی کہ اثمد ایک قسم خاص سرمہ کی ہی اور بعضون نی کہا کہ وہ سرمہ اصفہانی ہی کہ خشک کرتا ہی نسو کو اور نہ نموتا کو اور قوی کرتا ہی آنکہون کی مینڈہونکو خصوصا بدہونکو اور ازالہ کرتا ہی رطوبت کو اور ایک روایت مین آیا ہی باثمد المروح اور وہ سرمہ ہی کہ ملایا جاوی اوسمین مشک نالش رہر شب مین یعنی پہلی سونی کی جیسیکہ ایک روایت مین آیا ہی عند النوم اور حکمت اوسوقت کی لگانی مین یہہ ہی کہ انجہونین رہتا ہی اور طبقات آنکہہ مین سرایت خوب طرح کرتا ہی یرع

وعنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکتحل قبل ان ینام بالاثمد ثلثا فی کل عین قال وقال ان خیر ما تداویتم بہ اللدود والسعوط والحجامۃ والمشی وخیر ما تکتحلتم بہ الاثمد فانہ یجلو البصر وینبت الشعر ان خیر ما تکتحلون فیہ یوم سبع عشرۃ ویوم تسع عشرۃ ویوم احدی او عشرین وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیث عرج بہ مر علی ملأ من الملئکۃ الا قالوا علیک بالحجامۃ رواہ الترمذی

وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ہے وسی سے کہ کہا ہمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سرمہ لگاتی پہلی سونیکی ساتھ سرمہ اصفہانی کی تین تین دفعہ ہر آنکھ مین کہا ابن عباس نے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہترین چیز کہ دوا کرو تم ساتھ اوسکی یہہ چار چیزین ہین لدود اور سعوط اور حجامت اور مشی اور بہترین چیز کہ سرمہ لگاؤ تم ساتھ اوسکی سرمہ اصفہانی ہی پس تحقیق وہ روشن کرتا ہی بینائی کو اور جماتا ہی بالونکو اور تحقیق بہترین تو نگا کہ بہری ہوئی سینگی کیچواڑا اور مسلمان مین سترویں اور انیسویں اور اکیسویں ہین اور تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب معراج ہوئی نہین گذری وہ کسی جماعت پر فرشتون سی مگر کہ کہا اونہون نی حضرت کو کہ لازم ہی تمکو بہری ہوئی سینگی کیچواڑا نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی ف لدود ساتھ زبر لام کی کہتی ہین اوس دوا کو کہ ٹیکائی جاوی بیمار کی منہ مین یا چہہ کی طرف سی اور سعوط اوس دوا کو کہتی ہین کہ ٹیکائی جاوی ناک مین اور حجامت کہتی ہین بہری ہوئی سینگی کہ پہنچی کو اور مشی ساتھ زبر میم اور زیر شین اور تشدید ی کی بروزن فعیل کی دوا اسہل کو کہتی ہین مشتق مشی سی ہی بمعنی چلنی کی چونکہ دوا می مہل سی بار بار چلنا ہوتا ہی دست کی لیی اسلیی سکو مشی کہتی ہین اور خون بلکہ تمام رطوبات اول مہینی سی آوہی ہینی تک یا دانی اور غلبہ دہ جوش مین ہوتا ہی اور اخیر مہینی مین ہیچ نقصان اور سردی اور عدم جوشی کی ہوتا ہی پس ایام اوسط مہینہ کی مناسب ہین ساتھ اعتدال کی خصوصا یہہ تین مذکورہ اور تفصیل احکام حجامت کی کتاب الطب والرقی مین دیگی انشاء اللہ تعالی ۱۲ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ عَنْ دُخُوْلِ الْحَمَّامَاتِ ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ اَنْ یَّدْخُلُوْا بِالْمَیَازِرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا مردون اور عورتونکو داخل ہونی حمامونکی سی پہر رخصت دی مردونکو داخل ہونے کی ساتھ تہبندونکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی ف کہا منذری نی کہ اجازت دی حضرت نی عورتونکو حمام مین جانی کی اسلیی تمام اعضاء اونکی ستر ہین اور نکلنا اونکا نہین جانیسی مگر وقت ضرورت کی کہ مثلا بیمار ہو تو داخل ہو علاج کی لیی یا منقطع ہو نفاس تو داخل ہو طہارت کی لیی یا جنبی اور حائضہ ہو بہت اور قادر نہو نہین پانیکی گرم کرنی پر اور ڈر ہو ضرر کا استعمال کرنی پانی ٹہنڈیکی سی اور نہین جائز مرد ونکو جانا حمام مین بغیر تہبند کی کہ کہٹی تک ہوا نہی اور نہین بیچ شیدہ ہی کہ نہ ظاہر ہوا کلام ہی حکم فرق کا درمیان مردون اور عورتونکی بیچ نہی کی اسلیی کہ عورتین ساتھ عورتونکی یا مانند مردونکی ہین ساتھ مردونکی بغیر فرق کی اور شاید کہ وجہ یہہ منع کرنی عورتونکی داخل ہونے حمام کی سی یہہ ہی کہ اکثر حیا نہین کرتی ہین بعض انکی بعض سی اور ستر کو ولدیتی ہین اور دیکھتی ہین بعض انکی بعض کو حتی کہ اجنبیونسی بہی پردہ نہین کرتین چہ جائی قاب سحر کہ مان بیٹی سی اور مانند اوسکی سی تو بالکل پردہ کرتی ہین نہین حتی کہ گہر مین چہ جائی حمام مین اور وہ تہبند باندہتی ہین مگر نادر لپر گیں یا آنحضرت نی دیکھا تو نبودہ سی حال لنگا پس بند کیا انسی یہہ دروازہ واللہ اعلم بالصواب ۱۲ وَعَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ قَالَ قَدِمَ عَلٰی عَائِشَةَ نِسْوَةٌ مِّنْ اَهْلِ حِمْصَ فَقَالَ مِمَّنْ اَیْنَ اَنْتُنَّ قُلْنَ مِنَ الشَّامِ قَالَتْ فَلَعَلَّكُنَّ مِنَ الْكُوْرَةِ الَّتِیْ تَدْخُلُ نِسَاؤُهَا الْحَمَّامَاتِ قُلْنَ بَلٰی قَالَتْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَخْلَعُ امْرَاَةٌ ثِیَابَهَا فِیْ غَیْرِ بَیْتِ زَوْجِهَا اِلَّا هَتَكَتْ سِتْرَ مَا بَیْنَهَا وَبَیْنَ رَبِّهَا وَفِیْ رِوَایَةٍ فِیْ غَیْرِ بَیْتِهَا اِلَّا هَتَكَتْ سِتْرَهَا فِیْمَا بَیْنَهَا وَبَیْنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی الملیح سی کہ کہا اوسنی آنمین حضرت عائشہ نی کہ پاس کنی ایک عورتین اہل حمص سی کہ ایک شہری شام مین پس کہا حضرت عائشہ نی کہ کہانکی ہو تم کہا اون عورتون نی کہ شام کی فرمایا حضرت عائشہ نی کہ شاید تم اوس بستی کی ہو کہ داخل ہوتی ہین عورتین اوسکی حمامونمین کہا اونہون نی کہ ہان فرمایا حضرت عائشہ نی پس تحقیق سنا ہی مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نہین اتارتی کوئی عورت کپڑے اپنی بیچ غیر گہر خاوند اپنی کی مگر کہ پہاڑا اوسنی پردہ درمیان اپنی اور درمیان پروردگار اپنی کی اور بیچ ایک روایت کی بیچ غیر گہر اپنی کی مگر پہاڑا اوسنی پردہ اپنا بیچ اوسچیز کی کہ درمیان اوسکی ہی اور درمیان اللہ کی کہ عزت والا اور بزرگی والا ہی یعنی اس روایت مین بجای فی غیر بیت زوجہا الخ فی غیر بیتہا الخ ہی نقل کی یہہ ترمذی و ابوداود نی ف وسلیی کہ سورہ حکم کی گئی ہی ساتھ پردہ کرنیکی اور محافظت کی اوسی کو دیکہنی سکو اجنبی یہانتک کہ نہین لایق ہی اسلی اوسکی یہہ کہ کہولی ستر اپنا خلوت مین بہی مگر نزدیک حاوند اپنی کی پس جسوقت کہ کہولی اعضاء آپ حمام مین بغیر ضرورت کی پس پہاڑا وہ پردہ کہ حکم کیا ہی اوسکا اوسکو اللہ تعالی نی اوسکا اور کہا طیبی نے

کہ ہم سلیمی ہی کہ اسد تعالی نی نازل کیا ہی لباس تاکہ ڈھانکی ساتھہ اوسکی ستر اپنا اور لباس تقوی کا ہی پس اگر نہ تقوی کیا اللہ تعالی سی اور کہولا ستر اپنا پہاڑا پردہ کہ درمیان اوسکی اور درمیان اللہ تعالی کی ہی ۔ ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتُفْتَحُ لَكُمْ اَرْضُ الْعَجَمِ وَسَتَجِدُوْنَ فِيْهَا بُيُوْتًا يُقَالُ لَهَا الْحَمَّامَاتُ فَلَا يَدْخُلَنَّهَا الرِّجَالُ اِلَّا بِالْاُزُرِ وَامْنَعُوْهَا النِّسَاءَ اِلَّا مَرِيْضَةً اَوْ نُفَسَاءَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا فتح کیجاویگی واسطی تمہاری زمین عجم کی اور پاویگی تم اوسمین گہر کہ کہا جاویگا واسطی اونکی حمام پس داخل ہوا کرو نہین مرد بدون تہبند کی اور منع کرو اونمین داخل ہونی سی عورتونکو مگر بیمار ہو یا نفاس والی ہو نفاس کی سیلہ بود اور دنی ۔ ف اور منع کرو اخیر یعنی عورتونکو منع کرو مطلقا خواہ تہبند باندہین ہون خواہ بن تہبند کی اسلیکہ عورتین سر سی تا نون تک ستر ہی اور مردونکو ناف سی کر تا کنی سی تین کر ناف سی زانون تک ہی باندہنا تہبند کا کافی ہی مگر جبکہ بیمار ہون عورتین تو واسطی علاج کی داخل ہون یعنی تنہا یا تہبند باندہ کر یا جنبی تو واسطی غسل کی داخل ہون یا بسبب کسی اور عذر کی اور بغیر عذر کی عورتونکو حمام مین جانا جائز نہین ۔ ح ع وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ بِغَيْرِ اِزَارٍ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَدْخُلْ حَلِيْلَتُهُ الْحَمَّامَ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَجْلِسْ عَلٰى مَائِدَةٍ تُدَارُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتہہ اللہ کی اور روز آخرۃ کی پس داخل ہو حمام مین بغیر تہبند کی اور جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتہہ اللہ کے اور روز آخرۃ کی پس داخل کری اپنی عورۃ کو حمام مین اور جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتہہ اللہ کی اور روز آخرۃ کی بیٹہی اوس دسترخوان پر کہ دور کیجاتی ہو اوسپر شراب نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی ف نہ داخل کری اخیر یعنی اذن نہی اپنی بیوی کو تا مام مین جانی کا اور اسکی حکم نہین ہی مالک و بیٹی اور بہن وغیرہا کہ جو اسکی تحت حکم ہون اور مکروہ ہی مرد کو یہہ کہ دیوی اوسکو اجرۃ حمام کی اسلیکہ حمام کی اسلیکہ مکروہ ہو اور جانا حضرت کا حمام مین ہیچ بعض کتابون فقہ کی لکہا ہی ولیکن اہل حدیث کی نزدیک صحیح نہین ہی اور جو حدیث کہ وارد ہوئی ہی اوسمین منسوب بوضع ہی اور صحیح یہہ ہی کہ آنحضرت ہرگز حمام مین نہین گئی بلکہ حمام کو دیکہا ہی نہین ہی اور مکہ معظمہ مین جو حمام النبی مشہور ہی شاید کہ جس جگہ آنحضرت نی ایکبار غسل کیا ہوگا وہان حمام بنا دیا ہی اور احتمال ہی کہ نام اوسکا حمام النبی اس سبب سی زبان پر ہو کہ حضرت کی پیدایش کی جگہ کی جانب اور نواحی اس جگہ کی واقع ہی واللہ اعلم لیکن وہ حمام کا حدیثون مین واقع ہوا ہی جیسیکہ مذکور ہوا اور نہ بیٹہی اخیر یعنی نہ حاضر ہو اوس جگہ کہ دور شراب ہوتا ہو وہان یعنی پیتی ہون اوسکو شراب خوار پس اگر یہہ نہی بیوی تو بہی اجب ہی اوسپر منع کرنا اونکا اوتنی اور جبکہ یہہ بیٹہا اور نہ منع کیا اونکو اور نہ اعراض کیا اوسسی اور نہ غصی ہوا اور نہ پر نہین ہوگا مومن کامل ۔ ح ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِيْ رَاْسِهٖ فَعَلْتُ قَالَ وَلَمْ يَخْتَضِبْ وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ وَقَدِ اخْتَضَبَ اَبُوْبَكْرٍ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ وَاخْتَضَبَ عُمَرُ بِالْحِنَّاءِ بَحْتًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ثابت سی کہا کہ پوچہی گئی انس بن مالک خضاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی یعنی کرتی نہ کرتی اوسکی سی پس کہا انس نی کہ اگر چاہتا مین کہ شمار کرون مین بال سفید کہ اونکی سر مبارک مین تہی شمار کرتا مین یعنی آنحضرت صلعم چند بال سفید رکہتی تہی خضاب کیون کرتی اور اسلیکی کہا سر یحا کہ نہین خضاب کیا آنحضرت نی زیادہ کیا انس نی یا ثابت نی انس سی ایک روایت مین اس عبارت کو کہ تحقیق خضاب کیا ابوبکر رضی نی ساتہہ مہندی اور وسمہ کی اور خضاب کیا عمر رضی نی ساتہہ نری مہندی کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف نہین خضاب کیا یعنی سر مبارک مین پس نہین منافی ہی یہہ خضاب کرنی ڈاڑہی کی کہ جو روایت کیا گیا سابق اور آگی ابن عمر سی اور کلام ہیچ خضاب کرنی مہندی اور وسمہ کی اور نری مہندی کی در یہہ مذکور ہو چکا ہی ۔ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهٗ بِالصُّفْرَةِ حَتّٰى يَمْتَلِئَ ثِيَابُهٗ مِنَ الصُّفْرَةِ فَقِيْلَ لَهٗ لِمَ تُصَبِّغُ بِالصُّفْرَةِ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَبِّغُ بِهَا وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْهَا وَقَدْ كَانَ يُصَبِّغُ بِهَا ثِيَابَهٗ كُلَّهَا حَتّٰى عِمَامَتَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ وہ تہی رنگتی اپنی ڈاڑہی ساتہہ زرد ی یہانتک کہ بہر جاتی کپڑی اونکی زردی سی پس کہا گیا واسطی

اونکی کہ کیون رنگتی ہو زردی سی کہا تحقیق دیکہا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ رنگتی تہی ساتہہ زردی کی یعنی ڈاڑہی اونہ تہی کوئی چیز محبوب تر طرف حضرت کی زردی سی یعنی خضاب ازہی میں اور تحقیق تہی حضرت رنگتی ساتہہ زردی کی کپڑی اپنی سیہانتک کہ پکڑی ہی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** ساتہہ زردی کی یعنی ورس سی یعنی خضاب ازہی میں اور تحقیق تہی حضرت رنگتی ساتہہ زردی کی کپڑی اپنی سیہانتک کہ پکڑی ہی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** ساتہہ زردی کی یعنی ورس کی کہ نام ایک گہاس کا ہی مشابہہ عفران کی اور کبہی اوسمیں عفران بہی ملائی جاتی تہی اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد ابن عمر کی یہہ ہی کہ رنگتی تہی حضرت اوسی ڈاڑہی کو جیسیکہ اوپر ذکر کیا گیا اور سیوطی نی کہا کہ بعضون نی کہا کہ مراد حدیث میں رنگنا بالوں کا ہی اور بعضون نی کہا کہ رنگنا کپڑون کا مراد ہی کہا سیوطی نی کہ یہہ شبہہ ہی سایلی کی کہ نہیں نقل کیا گیا کہ حضرت نی بال رنگی ہون کہتا ہوں میں کہ ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت نی انکار کیا اسپر کہ یہہ سنہ اور رعفرانی پس کیونکر حمل کیا جاوی اسپر اور صحیح وہ ہی کہ جو صاحب بنایہ نی ذکر کیا کہ مختار یہہ ہی کہ حضرت نی بال رنگی کبہی اور اکثر ترک کیا پس خبر دی ہر ایک نی اوسچیز کی کہ دیکہی اور اوسمیں وہ سچا ہی اور رہا دلیل مانند متعین کی ہی واسطی التطبیق دینی کی درمیان حدیثونکی انتہی اور یہہ نہایت مدعا ہی اور رنگنی کپڑی اخر یعنی زرد ہو جاتی تہی بسبب اثر اس زردی کی نہ یہہ کہ رنگتی تہی اونکو ساتہہ وسکی پہر پہنتی تہی اسلیئے کہ نہی آئی ہی رد کپڑیکی پہننی سی واللہ اعلم ۔ ح **وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَاَخْرَجَتْ اِلَيْنَا شَعَرًا مِّنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوْبًا** رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عثمان بن عبد اللہ بن موہب سے کہ کہا گیا میں اوسکے پاس پس نکالا اوہنون نی طرف ہماری ایک بال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگین سی رنگین نقل کی یہہ بخاری نی **ف** رنگین کہا میرک نی کہ زیادہ کیا ابن ماجہ نی اور احمد نی ساتہہ مہندی اور وسمہ کی ورنقل کی یہہ بخاری نی اور اسیطرح ترمذی نی نقل کی ہی شمائل میں انس سی کہ کہا دیکہا میں انس سی کہ بال آنحضرت کا رنگین اور انس سی یہہ بہی گذرا ہی کہ آنحضرت نی خضاب نہیں کیا شاید کہ مراد انکی ساتہہ نفی کی اکثر احوال آنحضرت کا ہی اور ساتہہ اثبات کی اقل احوال اور جائز ہی یہہ کہ حمل کیا جاوی ایک دن دونونکا حقیقت پر اور دوسرا مجاز پر یعنی بال کا رنگ متغیر تہا بسبب کہنی مہندی کی سر پر واسطی دفع درد سر کی یا بسبب کثرۃ خوشبوئی کی اسکو رنگین کہا اور ظاہر تر تردید میری یہہ ہی کہ نفی خضاب کی محمول ہی وہ خضاب سر کی بسبب بڈہاپی کی اور اثبات یعنی کرنا اوسکا اوپر بال بعض ڈاڑہی کی بسبب سفیدی کی واللہ اعلم پہر دیکہی میں روایت بخاری کی کہ کہا تہا پاس ام سلمہ کی بال آنحضرت کی ڈاڑہی کا کہ اوسمیں اثر مہندی اور وسمہ کا تہا پس حمل کیجاوی اسپر وہ روایت کہ وارد ہوئی ہی مطلق جیسیکہ شمائل میں ہی کہ ابوہریرہ سوال کی گیی کہ آیا خضاب کیا تہا آنحضرت نی کہا ہان ۔ ح **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُمَّتٍ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ** بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوْا يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ فَاَمَرَ بِهٖ فَنُفِيَ اِلَى النَّقِيْعِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَقْتُلُهٗ فَقَالَ اِنِّيْ نُهِيْتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّيْنَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا لایا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک مخنث کہ تحقیق رنگی تہی دونو ہاتہہ پاونون اپنی ساتہہ مہندی کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا حال ہی اسکا عرض کیا صحابہ نی کہ مشابہت کرتا ہی یہہ ساتہہ عورتونکی یعنی قول فعل میں پس حکم کیا آنحضرت نی اوسکی نکالدینی کا پس نکالا گیا وہ طرف نقیع کی کہ نام ایک جگہ کا ہی قریب مدینہ کی پس کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیا نہ قتل کریں ہم اوسکو یعنی اگر فرماتی تو مار ڈالیں اوسکو کہ باعث فسق وفساد کا ہی پس فرمایا حضرت نی کہ تحقیق میں منع کیا گیا ہوں قتل کرنی نمازیونکی سی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** ظاہر اسمیں کہ تا یہ ہی اسلام سی اور بموجب اس قول کی کہ مسلمان اگر نماز پڑہی تو واجب القتل ہی محمول اوپر ظاہر کی ہی ۔ ح **وَعَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ** لَمَّا فَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ جَعَلَ اَهْلُ مَكَّةَ يَاْتُوْنَهٗ بِصِبْيَانِهِمْ فَيَدْعُوْ لَهُمْ بِالْبَرَكَةِ وَيَمْسَحُ رُءُوْسَهُمْ فَجِيْءَ بِيْ اِلَيْهِ وَاَنَا مُحَلَّقٌ فَلَمْ يَمَسَّنِيْ مِنْ اَجْلِ الْحَلْقِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ولید بن عقبہ سی کہا اوسنی جب فتح کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مکہ تو شروع کیا مکہ والون نی کہ لاتی تہی حضرت کی پاس اپنی لڑکی کی پس دعا مانگتی حضرت واسطی اونکی ساتہہ برکت کی اور ساتہہ پہیرنی اونکی سر پر یعنی ازراہ شفقت کے پس لایا گیا میں بہی حضرت کی پاس اور میں تہا آلودہ ساتہہ خلوق کی کہ نام ایک خوشبوئی کا ہی کہ مرکب ہوتی ہی ساتہہ زعفران وغیرہ کی پس ہاتہہ نہ لگایا حضرت نی مجکو بسبب آلودگی خلوق کی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** خلوق خوشبوئی عورتونکی ہی پس اوسکی لگانی سی لازم آتی ہی مشابہت ساتہہ عورتونکی اور یہہ منع ہی مردون کو ۔ ح

وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّہٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِیْ جُمَّۃً اَفَارَجِّلُھَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَاَکْرِمْھَا قَالَ فَکَانَ اَبُوْ قَتَادَۃَ رُبَّمَا دَھَنَھَا فِی الْیَوْمِ مَرَّتَیْنِ مِنْ اَجْلِ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَاَکْرِمْھَا رَوَاہُ مَالِکٌ اور روایت ہی ابی قتادہ کی کہ کہا واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تحقیق واسطی میری ہین بال مونڈھون تک یا پس کنگھی کرون مین انکو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہان اور تعظیم کرو انکی یعنی ساتھہ تیل لگانی وغیرہ کی کہا راوی نی پس تھی ابو قتادہ کہ اکثر تیل لگاتی تھی بالونکو ایکدن مین دو بار بسبب قول پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ ہان اور تعظیم کرو انکی نقل کی یہہ مالک نی موطا مین ف ناممکن ہونا مبالغہ کا بیچ تیل لگانی اور کنگھی کرنیکی بسبب انہماک تنزہ اور تکلف کے ہی لیکن بہ ملاحظہ امر اور اہتمام کی ساتھہ بجا آوری حکم کی محمود ہوا جیسی دیدہ بانی کرنا انس کے مانگیسوئونکو بسبب کہینچنی اور پکڑنی آنحضرت کی جیسکہ گذرا ۱۲ ع وَعَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ حَسَّانٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ فَحَدَّثَتْنِیْ اُخْتِیْ الْمُغِیْرَۃُ قَالَتْ وَاَنْتَ یَوْمَئِذٍ غُلَامٌ وَلَکَ قَرْنَانِ اَوْ قُصَّتَانِ فَمَسَحَ رَاْسَکَ وَبَرَّکَ عَلَیْکَ وَقَالَ احْلِقُوْا ھٰذَیْنِ اَوْ قُصُّوْھُمَا فَاِنَّ ھٰذَا زِیُّ الْیَھُوْدِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی حجاج بن حسان سی کہ کہا داخل ہوئی ہم یعنی مین اور اہل میری پاس انس بن مالک کی پس حدیث کی مجکو بہن میری نی کہ نام اوسکا مغیرہ ہی یعنی مین یاد رکہتا ہون کہ لوگونکی ساتھہ انس کی پاس گیا مین لیکن کیفیت دخول کی اور تفصیل احوال کی یاد نہین رکہتا ہون مین پس بہن میری نی بیان کیا کہ کہا اور تو اوسدن لڑکا تہا اور تہی تیری دو گیسو گندہی ہوئی یا کہا تہی قصتان پس کہا تہہ پہیرا انس نی تیری سر پر اور دعا برکت کی تیری لیی اور فرمایا کہ منڈا ڈالو ان دونو نکو یا کترا ڈالو ان دونو نکو اسلیی کہ یہی شکل ہیئت ہی یہود کی نقل کی یہہ ابو داود نی ف یا کہا تہی قصتان یعنی راوی کو شک ہوا ہی کہ لفظ قرنان کہا یا قصتان اور قصہ ساتھہ پیش قاف اور صاد مہملہ کی کہتی ہین دو بالونکو کہ سر کی آگی کی جانب ہوتے ہین ۱۲ ع وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَۃُ رَاْسَھَا رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہی علی سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اسی کہ منڈا وی عورۃ سر اپنا نقل کی یہہ نسائی نی ف عورۃ کو سر کی بال بمنزلہ ڈاڑہی کی ہین مرد کی لیی پس دکو ڈاڑہی اور اوسکو سر منڈانا حرام ہی ۱۲ ع وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ ثَائِرُ الرَّاْسِ وَاللِّحْیَۃِ فَاَشَارَ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ کَاَنَّہٗ یَاْمُرُہٗ بِاِصْلَاحِ شَعْرِہٖ وَلِحْیَتِہٖ فَفَعَلَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَیْسَ ھٰذَا خَیْرًا مِنْ اَنْ یَّاْتِیَ اَحَدُکُمْ وَھُوَ ثَائِرُ الرَّاْسِ کَاَنَّہٗ شَیْطَانٌ رَوَاہُ مَالِکٌ اور روایت ہی عطا ابن یسار سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین پس آیا ایک شخص پراگندہ بال سر کی اور ڈاڑہی کی پس اشارہ کیا طرف اوسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھہ ہاتھہ اپنی کی یعنی اسطرح اشارہ کیا دست مبارک سی اپنی ڈاڑہی اور سر مبارک پر کہ اوسی سمجہا جاتا تہا کہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتی ہین اوسکو ساتھہ سنوارنی بالون اوسکی اور ڈاڑہی اوسکی پس سنوارا اوسنی بالونکو پہر آیا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا نہین یہہ بہتر اسی کہ آوی ایک تمہارا اسحالت مین کہ پراگندہ ہون بال اوسکی سر کی گویا کہ وہ شیطان ہی یعنی جن بدہیئت و پراگندہ بال ہی نقل کی یہہ مالک نی وَعَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ سَمِعَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ طَیِّبٌ یُحِبُّ الطَّیِّبَ نَظِیْفٌ یُحِبُّ النَّظَافَۃَ کَرِیْمٌ یُحِبُّ الْکَرَمَ جَوَادٌ یُحِبُّ الْجُوْدَ فَنَظِّفُوْا اَرَاہُ قَالَ اَفْنِیَتَکُمْ وَلَا تَشَبَّھُوْا بِالْیَھُوْدِ قَالَ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِمُھَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ فَقَالَ حَدَّثَتْنِیْہِ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا اَنَّکَ تَقُوْلُ اَفْنِیَتَکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن سیب تابعی سی کہ سنی گئی وہ کہ کہتی تہی تحقیق اللہ تعالیٰ پاک ہی دوست کہتا ہی پاکیزہ اور نہایت ستہرا ہی دوست کہتا ہی ستہرائی کو کرم کرنیوالا ہی دوست کہتا ہی کرم کو بخشش والا ہی دوست کہتا ہی بخشش کو پس صاف رکہو کہا راوی نی کہ گمان کرتا ہون مین ابن سیب کہ کہا اپنی صحنونکو اور نہ مشابہت کرو ساتھہ یہودیونکی کہ صحن گہرون کی کوڑی کرکٹ سی پاک خراب کہتی ہین کہا روایت کرنیوالی نی ابن سیب سی کہ پہر ذکر کیا مین یہہ قول ابن المسیب کا

مہاجر بن مسمار تابعی کی اتی کہا اونہون نی کہ حدیث کی نی مجکو یہہ بیمار بن سعد تابعی نی اپنی باپ سی یعنی سعد بن ابی وقاص صحابی سی کہ نقل کی نی صلی اللہ علیہ وسلم سی مانند قول ابن المسیب کے مگر ابن قتادہ کہ کہا مہاجر نی ستہری کہ کو صحن اپنی گہرون کی یعنی اونکی روایت مین لفظ فینتکم صریح مذکور ہی گمان کرو اوسمین دخل نہین جیسیکہ پیچہ روایت ابن المسیب کے بہانقل کی یہہ ترمذی نی **ف** پاک ہی یعنی نقصانون اور عیبون سی اور لفظ طیب پیچہ جملہ یحب الطیب کے ساتہہ یہہ طی کی ہی یعنی دوست کہتا ہی خوش حالی اور خوش مقالی کو یا بوئی خوش کو یعنی دوست کہتا ہی اوسکی استعمال کو اپنی بندونسی اور راضی ہوتا ہی اونسی ساتہہ اس فعل کی اور ایک نسخہ مین لفظ طیبا ساتہہ ضبط کی اور زیری مشدّدہ کی ہی اور مراد اسی وہ شخص ہی کہ وصف کیا جاوی ساتہہ طیبات کی یعنی اچہی عقیدون اور اقوال اور افعال اور اخلاق اور احوال کی اور نظافہ کی فی م۔ اظہارہ ظاہری اور باطنی اور کہا طیبی نی کہ ستہرا رکہنا صحن گہر کا کنایہ ہی کرم وجود سی اسلیے کہ جب صحن گہر کا ستہرا ہوتا ہی تو لوگونکو اور مہمانونکو رغبت اوترنیکی اوسمین بہت ہوتی ہی ۱۲ ع **وَعَنْ** یحیی بن سعید **اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ یَقُوْلُ کَانَ اِبْرٰهِیْمُ خَلِیْلُ الرَّحْمٰنِ اَوَّلَ النَّاسِ** ضَیَّفَ الضَّیْفَ وَاَوَّلَ النَّاسِ اخْتَتَنَ وَاَوَّلَ النَّاسِ قَصَّ شَارِبَهٗ وَاَوَّلَ النَّاسِ رَاٰی الشَّیْبَ فَقَالَ یَا رَبِّ مَا هٰذَا قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَقَارٌ یَا اِبْرٰهِیْمُ قَالَ رَبِّ زِدْنِیْ وَقَارًا رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت یحیی بن سعید کی کہ یحیی بن سعید نی سنا سعید بن مسیب سی کہی کہ تہی حضرت ابراہیم ع دوست رحمن کے اول آدمیونکی کہ مہمانی کی مہمانی کی یعنی رسم مہمانی کی اول انہی شروع ہوئی اول لوگونکی کہ ختنہ کیا اور اول لوگونکی کہ کترین لبین اپنی اور اول لوگونکی کہ دیکہا بڑہاپا یعنی سفید بال پس کہا ای پروردگار میری کیا ہی یہہ فرمایا پروردگار بزرگ و برتر نی کہ یہہ وقار ہی یعنی یہہ بڑہاپا باعث حلم و بوجہہ وقار کا ہی کہ سبکی لہو و لعب سی اور ارتکاب معاصی سی باز رکہتا ہی ای ابراہیم کہا حضرت ابراہیم نی کہ ای پروردگار میری زیادہ کر مجکو موجب وقار کو کہ بڑہاپا ہی نقل کی مالک نی **ف** اور ذکر کیا سیوطی نی پیچہ حاشیہ موطا کی اور چیزین جو اول حضرت ابراہیم سی شروع ہوئین ناخن لینی مانگ نکالنی اور ستر الینا پاجامہ پہنا خضاب کرنا ساتہہ مہندی اور رسمہ کا خطبہ پڑہنا منبر پر جہاد کرنا راہ خدا مین مرتب کرنا لشکر کو جنگ مین میمنہ اور میسرہ اور مقدمہ اور قلب مقابلہ کرنا ساتہہ لوگونکی اور شدید تیار کرنا ۱۲ ع

بَابُ التَّصَاوِیْرِ

باب ہی پیچ بیان تصویرونکی **ف** تصاویر جمع ہی تصویر کی یعنی صورت بنانیکی اور مراد یہان صورتین جاندارونکی ہین کہ کڑہی ہوون پردون وغیرہ پر

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَیْتًا فِیْهِ كَلْبٌ وَّلَا تَصَاوِیْرُ** مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ابی طلحہ سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین داخل ہوتی فرشتی اوس گہر مین کہ ہو اوسمین کتا اور نہ اوس گہر مین کہ ہون اوسمین تصویرین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا ہی سلامانی کہ مراد وہ کتا ہی اور صورت ہین کہ حرام ہی کہنا اونکا اور جو کہ ایسی نہین ہین جیسی کتا پالین شکار کی لیی یا واسطی محافظت زراعت اور مواشی کی یا صورتین کہ خوار و پامال ہون بچہونون وغیرہ مین ہونا اونکا مانع دخول ملائکہ سی نہین اور یہہ حکم استعمال صورتونکا ہی اور بنانا صورۃ جاندار کا مطلق حرام ہی خواہ بچہونی پر ہو یا درہم پر یا اور چیز پر اور بنانا صورۃ جاندار کا اشد حرام ہی اور کبیرہ گناہ اور صورت درختون اور پہاڑ اور سوای اونکے اور بےجان جاندار کی نہین حرام اور بعضون نی کہا کہ یہہ حکم عام ہی یعنی کتا اور صورت جاندار کی گہر مین مانع دخول ملائکہ سی ہین مطلق اگرچہ اون صورتونمین ہون کہ کہنا اونکا حرام ہو اور مراد فرشتون سی غیر اعمال الکہنی والی ہین اور غیر محافظت کرنیوالی کہ جدی نہین ہوتی آدمی سی کسی حال مین ۱۲ ع **وَعَنِ** ابن عباس **عَنْ مَیْمُوْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصْبَحَ یَوْمًا وَاجِمًا وَقَالَ اِنَّ جِبْرَئِیْلَ كَانَ وَعَدَنِیْ اَنْ یَّلْقَانِیَ اللَّیْلَةَ فَلَمْ یَلْقَنِیْ اَمَا وَاللّٰهِ مَا اَخْلَفَنِیْ ثُمَّ وَقَعَ فِیْ نَفْسِهٖ جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ فُسْطَاطٍ لَهٗ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ ثُمَّ اَخَذَ بِیَدِهٖ مَآءً فَنَضَحَ** مَكَانَهٗ فَلَمَّا اَمْسٰی لَقِیَهٗ جِبْرَئِیْلُ فَقَالَ لَقَدْ كُنْتَ وَعَدْتَنِیْ اَنْ تَلْقَانِیَ الْبَارِحَةَ قَالَ اَجَلْ وَلٰكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَیْتًا فِیْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةُ فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَئِذٍ فَاَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتّٰی اَنَّهٗ یَاْمُرُ بِقَتْلِ كَلْبِ الْحَائِطِ الصَّغِیْرِ وَیَتْرُكُ كَلْبَ الْحَائِطِ الْكَبِیْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سی وہی نقل کی میمونہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ

وعلیہ وسلم نی صبح کی ایک وز غمگین وخاموش اور فرمایا یعنی بیچہ بیان سبب غمگینی کی حضرت میمونہ سی کسی اور بیوی نی یا اپنی دلمین یا بطریق تعجب وتحیر کی فرمایا تحقیق جبرئیل نی وعدہ کیا تہا مجہی ملاقات کرنیکا اجکی رات پس ملاقات کی مجہی خبر دار ہو قسم خدا کی نہین خلاف وعدہ کیا جبرئیل نی مجہی کبہی یعنی پہلی اسکی پہر آیا بیچہ ول حضرت کی کتی کا بچہ کہ پڑا تہا بیچ خیمہ حضرت کی دل مین آیا کہ جبرئیل بسبب اس بچہ کتی کی نہین آئی پس حکم کیا حضرت نی اوس کتی کی بچہ کی نکالنی کا پس نکالا گیا وہ پہر لیا حضرت نی اپنی ہاتہہ مین پانی پس چہڑکا پانی اوسکی بیٹہنی کی جگہ پس جبکہ شام ہوئی ملی حضرت سی جبرئیل پس فرمایا حضرت نی کہ تحقیق تمنی وعدہ کیا تہا مجہی ملنی شب گذشتہ کا کہا کہ ہان لیکن ہم نہین داخل ہوتے اوس گہر مین کہ ہو اوسمین کتا یا صورت پس صبح کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسدن پس حکم فرمایا ساتہہ قتل کرنی کتون کی یہانتک کہ حکم کیا ساتہہ مارنی کتی بارخ چہوٹی کی کہ اوسمین چندان احتیاج محافظت کی نہین ہوتی اور چہوڑ دیا بڑی باغونکی کتو نکو کہ اونمین احتیاج محافظت کے بہت ہوتی ہی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَکُنْ یَتْرُکُ فِیْ بَیْتِہٖ شَیْئًا فِیْہِ تَصَالِیْبُ اِلَّا نَقَضَہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ چہوڑتی تہی اپنی گہر مین کسی چیز کو کہ جسمین تصویرین ہون مگر توڑ ڈالتی تہی اوسکو نقل کی یہہ بخاری نی ف تصالیب جمع تصلیب کے ہی یعنی بنانی صورت صلیب کے یعنی سولی کی کہ جسکو نصاری پوجتی ہین بگمان اسکی کہ حضرت عیسی کو یہود نی سولی پر کہینچا تہا یہہ شکل اوسکی ہی کہ وہ اسطرح کی ہوتی ہی + اور یہان مراد تصالیب سے مطلق تصویرین ہین ۱۲ ع وَعَنْہَا اَنَّہَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَۃً فِیْہَا تَصَاوِیْرُ فَلَمَّا رَاٰہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَی الْبَابِ فَلَمْ یَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِیْ وَجْہِہِ الْکَرَاہِیَۃَ قَالَتْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتُوْبُ اِلَی اللّٰہِ وَاِلٰی رَسُوْلِہٖ مَاذَا اَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ ھٰذِہِ النُّمْرُقَۃِ قَالَتْ قُلْتُ اشْتَرَیْتُھَا لَکَ لِتَقْعُدَ عَلَیْھَا وَتَوَسَّدَھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْحَابَ ھٰذِہِ الصُّوَرِ یُعَذَّبُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَیُقَالُ لَھُمْ اَحْیُوْا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ اِنَّ الْبَیْتَ الَّذِیْ فِیْہِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اوسی عائشہ سی کہ تحقیق اوسنی خریدا ایک تکیہ کہ اوسمین تصویرین تہین پس جبکہ دیکہا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ٹہیری ہی دروازی پر نہ آئی گہر مین پس پہچانی حضرت عائشہ نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چہرہ مبارک مین ناخوشی یعنی بسبب اس تکیہ تصویردار کی کہا عائشہ نی پس کیا مین یارسول اللہ پہرتی ہون مین مخالفت سی طرف رضا اللہ اور رسول اوسکی کی کیا گناہ کیا مینی کہ آپ گہر مین نہین آتی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا حال ہی اس تکیہ کا اور کہا سنی لی نی تو اوسکو کہا عائشہ نی کہ کہا مینی خریدا مینی اسکو آپکی لیئی تاکہ بیٹہیی آپ اوسپر یعنی کبہی اور تکیہ لگائی اوسپر یعنی کبہی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق صورت بنانی والی عذاب کیی جاوینگی دن قیامت کی اور کہا جاویگا اونکو کہ زندہ کرو اوسچیز کو کہ بنایا تسنے اور فرمایا کہ تحقیق وہ گہر کہ اوسمین صورت ہے نہین داخل ہوتی اوسمین فرشتی یعنی اور اسیطرح نہین داخل ہوتی اوسمین انبیا اور اولیا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْہَا اَنَّہَا کَانَتْ قَدِ اتَّخَذَتْ عَلٰی سَہْوَۃٍ لَّھَا سِتْرًا فِیْہِ تَمَاثِیْلُ فَھَتَکَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَتْ مِنْہُ مُرْفَقَتَیْنِ فَکَانَتَا فِی الْبَیْتِ یَجْلِسُ عَلَیْھِمَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ تحقیق اونہون نی ڈالا اپنی طاقچہ نشین پر پردہ کہ اوسمین تصویرین تہین پس پہاڑ ڈالا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس بنائی حضرت عائشہ نی اوسکی دو تکیی پس تہی وہ دونون گہر مین بیٹہتی تہی اوپر تکیہ لگا کر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یہہ حدیث ظاہر مین مناقات رکہتی ہی ساتہہ حدیث پہلی کی اسلیئے کہ پہلی حدیث سی معلوم ہوا کہ تصویر تکیہ پر کی ملائکہ ہی دخول ملائکہ سی اگرچہ حرام نہو پس کہنا ان دونون تکیونکا گہر مین کیونکر ہوا جواب اوسکا یہہ ہے کہ یہہ تصویرین حرام یعنی جاندار کی نہ تہین اور یہاڑنا پردہ کا بسبب اسکے ہوا کہ حدیث مابعد مین آتا ہی کہ خدا تعالی نی نہین فرمایا ہی کہ پہاڑ اور مٹی کو کپڑے کی ڈہانکین ہم اور اگر فرضا صورتین حرام ہی تہین تو سرانکی تکیہ کی بی مین کٹ گئی ہتی اور بعضون نی کہا کہ معنی ہتنک کی قطع اور مٹا ڈالنا ان صورتون کا ہی کہ تہین اوسمین ح وَعَنْہَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِیْ غَزَاۃٍ فَاَخَذْتُ نَمَطًا فَسَتَرْتُہُ عَلَی الْبَابِ فَلَمَّا قَدِمَ فَرَاَی النَّمَطَ فَجَذَبَہٗ

حتی هتکه ثم قال ان الله لم یامرنا ان نکسو الحجارة والطین متفق علیه اور روایت ہی عائشہ کی تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی ایک جہاد مین پس لیا مینی ایک کپڑا یعنی بعد تشریف لیجانی حضرت کی پس پردہ کیا یعنی اوسکا دروازی پر پس جب آئی حضرت یعنی سفری پس دیکھا
پردہ بڑا ہوا پس کھینچا اوسکو یہانتک کہ پہاڑ ڈالا اوسکو یہ فرمایا کہ تحقیق اللہ نی نہین حکم کیا ہمکو کہ پہناوین ہم کپڑی پتھر اور مٹی کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف
سر دبڑا ہوا پس کھینچا اوسکو یہانتک کہ پہاڑ ڈالا اوسکو یہ فرمایا کہ تحقیق اللہ نی نہین حکم کیا ہمکو کہ پہناوین ہم کپڑی پتھر اور مٹی کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف
نقطہ ساتھہ زبر نون اور میم کی ایک قسم لطیف ہی فرش کی کہ ریشی باریک بنتے ہی ہین وسیع اور اوسکو ہودج پر بھی ڈالتی ہین اور پردہ بھی اوسکا بناتی ہین اور شاید کہ وہ معرب
نمدکا ہی اور حضرت عائشہ نی شاید کہ لٹکایا تھا اوسکو زینت کی لیی نہ پردہ کی لیی سیلی عتاب ہوا اور پہاڑا اوسکو بعضون نی لکھا ہی کہ اوس نقطہ مین صورتین گھوڑون کی
تھین پس حضرت نے تلف کیا اور محو کیا اون صورتونکو لیکن سیاق حدیث یہہ چاہتا ہی کہ منع کرنا اور پہاڑنا اوسکا بسبب صورتونکی نہ تھا بلکہ بسبب کپڑا بٹے ہانکنی در و دیوار کے
ہتا ساتھہ کپڑی کی جیسیکہ کہا کہ یہ فرمایا الخ اور طیبی نی کہا کہ کراہت تنزیہی ہی نہ تحریمی لیسلیی کہ نہونا امر الہی کا ساتھہ اوسکی دلالت نہی پر نہین کرتا اور حضرت نی جو پہاڑا اور
غصہ کیا بسبب عظم شان اہل بیت کی اور تورع اور تقوی اونکی تہا اور دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ منع کیا جاوی ڈھانکنی دیوار اور غیر دی اور دلالت کرتی ہی
اسپر کہ تغیر کری بری چیز کو یا ہتہ سی اور غصہ کری وقت دیکھنی اوسکی ف ع ح وعنها عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اشد الناس
یوم القیمة الذین یضاهون بخلق الله متفق علیه اور روایت ہی عائشہ سی وسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بہت سخت لوگون مین سی روز
عذاب کی دن قیامت کی وہ لوگ ہونگی کہ مشابہت کرتی ہین ساتھہ پیدایش خدا تعالی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی مشابہت کرتی ہین اونی فعل کو ساتھہ
فعل الہی کی صورة بنانی مین یا تقدیر کلام یہہ ہی کہ بناتی ہین وہ چیز کہ مشابہ ہوتی ہی مخلوق الہی کی یعنی تصویر کہا ابن ملک نی کہ اگر اعتقاد کری اسکا تو وہ کافر ہی
زیادہ کرتا ہی اللہ عذاب اوسکو بسبب زیادتی قبح کفر اوسکی والا پس حدیث محمول ہی تہدید پر ع وعن ابی هریرة قال سمعت رسول الله صلی الله
علیه وسلم یقول قال الله تعالی ومن اظلم ممن ذهب یخلق کخلقی فلیخلقوا ذرة او لیخلقوا حبة او شعیرة متفق علیه
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی فرمایا اللہ تعالی نی اور کون ظالم تر ہی اوس شخص سی کہ پیدا کری مانند پیدا کرنی
میری کی یعنی صورت بناوی مانند صورت بنانی میری کی اور یہہ حقیقت مین پیدا کرنا نہین ہی اوسی موادسی کہ پیدا کیا ہوا خدا کا ہی صورت بناتا ہی اور گمان کرتا ہی کہ
مینی بنایا ہی اگر بیان دعوی پیدا کرنیکا کہین تو لین چاہیی کہ پیدا کرین ایک چیونٹی یا ایک انہ یا جو یعنی یہہ تخصیص بعد تعمیم ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن
عبد الله بن مسعود قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اشد الناس عذابا عند الله المصورون متفق علیه
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی سخت لوگونکی ازروی عذاب کے نزدیک اللہ کے مصورین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم
نی ف یعنی جن لوگون پر کہ عذاب سخت ہوگا منجملہ اونکی یہہ ہی ہین یعنی علما نی لکھا ہی کہ یہہ وعید اوسکی حق مین ہی کہ صورتین بتوکنی بناتی ہین تا عبادت کیی جاوین اور یہہ
شخص کافر ہی پس اگر عذاب سخت ہو دور نہو اور بعضون نی کہا جو بقصد مشابہت کی ساتھہ خدا تعالی کی صورت بناوی وہ یہی کافر ہی اور عذاب اوسپر سخت ہی اور جو کہ
بغیر اس قصد کی بناوی فاسق ہی کافر اور حکم اوسکا حکم مرتکب جملہ معاصی کا ہی اور اتفاق ہی اسپر کہ مراد تصویر حیوانات کی ہی نہ درختون اور مانند انکی اور عرف مین
اطلاق مصور کا اول پر ہوتا ہی اور دوسرے کو نقاش کہتی ہین اور مجاہد نی تصویر درخت باردار کو بہی مکروہ رکہا ہی اور محققین کی نزدیک تمام یہہ باب خالی کراہت سی نہین
اور داخل لہو لعب رہا لایعنی کی ہی ع وعن ابن عباس قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول کل مصور فی النار
یجعل له بکل صورة صورها نفسا فیعذبه فی جهنم قال ابن عباس فان کنت لابد فاعلا فاصنع الشجر
وما لا روح فیه متفق علیه اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اوسنی کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی ہر صورت کھینچنی والا آگ
دوزخ کی ہی پیدا کیا جاوی گا واسطی اوسکی بدلی ہر صورت کی کہ بنایا ہی اوسکو ایک شخص پس عذاب کریگا وہ شخص مصور کو دوزخ مین کہا ابن عباس نے پس اگر ہو تو

ضرور بنانیوالا صورت کا پس بنا صورت درختونکی اور اون چیزونکی کہ نہین روح اونمین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف بیچ صورت بنانی گرتیونکی واسطی اور کپڑونکی یعنی گریان خصت ہی لیکن امام مالک نی مکروہ رکہا ہی خریدنا ایکا مردونکو اور بعضون نی کہا اباحت سکی منسوخ ہی ۱۲ ح وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ يَرَهُ كُلِّفَ اَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيْثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ اَوْ يَفِرُّوْنَ مِنْهُ صُبَّ فِيْ اُذُنَيْهِ الْاٰنُكُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عُذِّبَ وَكُلِّفَ اَنْ يَنْفُخَ فِيْهَا وَلَيْسَ بِنَافِخٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا سنا یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایتا ہی جو شخص کہ دعوی کریگا اوس خواب کا کہ نہین دیکہا یعنی جہوٹ خواب بنا لیوی تکلیف دیا جاویگا یہہ کہ گرہ لگاوی درمیان دو جو کی اور ہرگز نہ کرسکی گا یہہ اور جو شخص کہ کان لگاوی طرف بات ایک قوم کی حال آنکہ وہ قوم اوس شخص کے سنی کو ناخوش رکہتی ہون یا بہاگتی ہون وہ اوسی ڈالا جاویگا اوسکی کانون بیچ شیشہ روز قیامت کی اور جو شخص بناوی کوئی تصویر عذاب کیا جاویگا اور تکلیف دیا جاویگا یہہ کہ پہونکی روح اوسمین اور نہین پہونک سکی گا وہ روح نقل کی یہہ بخاری نی ف ہرگز نہ کرسکی یعنی اوسکو عذاب کرینگی اور رہیگی کہ دو وجود نکو آپسمین جوڑی اور ایک کردی اور جب نہ کرسکی گا تو پہر عذاب کرینگی پس اسیطرح عذاب مین رہیگا اور مناسبت درمیان فعل و سیکہنی کہ جہوٹا خواب بناتا ہی اور درمیان وجودونکی جوڑی اور ایک کردی اور جب نہ کرسکی گا تو پہر عذاب کرینگی پس اسیطرح عذاب مین رہیگا اور مناسبت درمیان فعل و سیکہنی کہ جہوٹا خواب بناتا ہی اور درمیان وجودونکی گرہ دینی کی یہہ ہی کہ جیسی باتین خواب کی جہوٹی جوڑلین دو جو یہی جوڑی اور جہوٹا خواب بنانا اگرچہ ایک قسم جہوٹ کی ہی لیکن شدت عذاب و سپرلس سبب سخت ہی کردہ متعلق ساتہہ عالم غیب کے ہی اور خواب سچا ایک جزہی اجزای نبوت سی اور حکم وحی کا رکہتا ہی پس گویا حق تعالی پر جہوٹ باندہتا ہی اور اسمین شبہ نہین کہ یہہ اشد ہی اقسام جہوٹ مین ۱۲ و بعضون نی کہا کہ یہہ وعید اوس شخص کی حق مین ہی کہ دعوی نبوت یا ولایت کا کری جیسی بعضی مدعی کاذب کرتی ہین یعنی کہا کہ مینی خواب مین دیکہا ہی کہ اللہ تعالی نی مجکو نبی کیا اور خبر دی مجکو کہ فلانا مغفور ہی یا ملعون ہی وغیر ذالک یا حکم کیا مجکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ایسا اور ایسا حال آنکہ نہ دیکہنا ہا کچہہ اور ڈالا جاویگا شیشہ اوسکی کانمین یہہ وعید اوسکی حق مین ہی کہ سنی واسطی جہگڑا خریدی اور فساد پہیلانیکی بخلاف اسکی کہ سنی بات کسیکی اسلیکی منع کریگی و نکو فساد سی یا بچانیکی شرسی ۱۲ ح وَعَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيْرِ فَكَاَنَّمَا صَبَغَ يَدَهٗ فِيْ لَحْمِ خِنْزِيْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی بریدہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ کہیلی ساتہہ نردشیر کی پس گویا کہ رنگا ہاتہہ اپنا پیر گوشت سور اور لہو اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی ف نردشیر نام ایک کہیل کا ہی نکالا ہوا شاپور بن اردشیر بن بابک کا کہ بادشاہون فارس سی ہی اور رنگا ہاتہہ اپنا یعنی داخل کیا ہاتہہ اپنا اونمین از لبسکہ لہو اور گوشت سور کے نجس ہین خاصکر کہولکر کیا نا کہ بہت بیزار ہوا اس کہیل سی اور کہیلنا مطلق نردسی خواہ وجوسا رہو یا تختہ نرد یا اور کچہہ حرام ہی سب علما کی نزدیک

الْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسرے

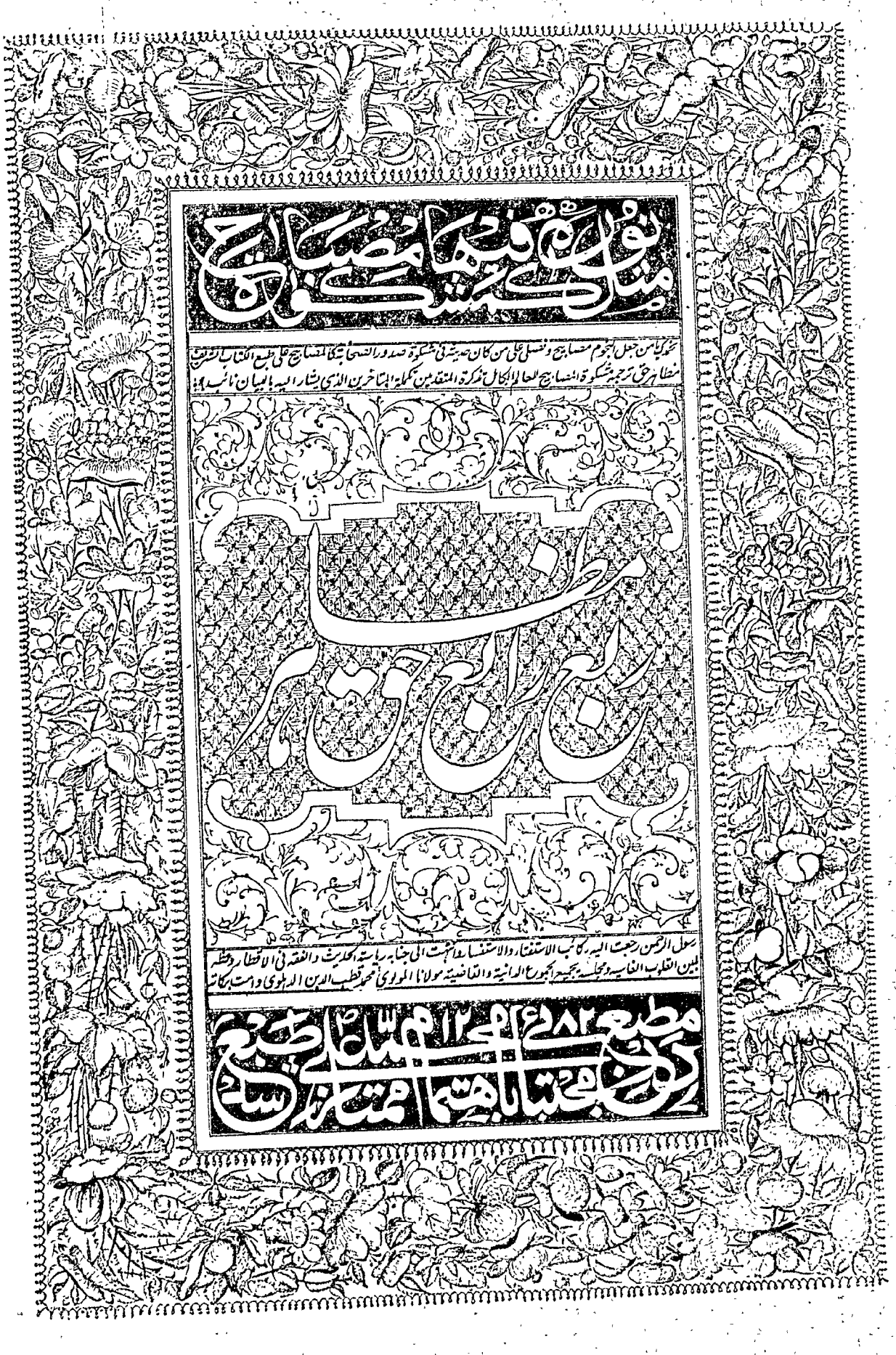
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ اَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ اَكُوْنَ دَخَلْتُ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ عَلَى الْبَابِ تَمَاثِيْلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ فَمُرْ بِرَاْسِ التِّمْثَالِ الَّذِيْ عَلٰى بَابِ الْبَيْتِ فَيُقْطَعُ فَيَصِيْرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعْ فَلْيُجْعَلْ وِسَادَتَيْنِ مَنْبُوْذَتَيْنِ تُوْطَاَنِ وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَلْيُخْرَجْ فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آئی میرپاس جبرئیل علیہ السلام کہا کہ آیا تہا مین آپکی پاس شب گذشتہ پس نہین منع کیا مجکو گہر مین آنی سی کسی چیز نی مگر اسی کہ نہین تہی دروازی پر تصویرین اور رہتا گہر مین کپڑا رنگین منقش کہ اوسکا پردہ بنایا ہاتہا نہین اوسمین تصویرین اور رہتا گہر مین کتا پس حکم کر اوساتہہ کاٹی سر تصویرون کی کہ دروازی پر ہین یعنی دروازی کی پردی پر پس کاٹی جاوین سر اون صورتونکی اور ہو جاوین مانند صورت درخت کی یعنی ہیئت و شکل اون صورتونکی نرہین اور حکم کر دستا کا تا جاوی پردہ پس بنائی جاوین دو تکیہ کی طرح یعنی واسطی بیہنی اوتکیہ کرنیکی روندن مین آدمیون اور حکم کر دستا کا تا جاوی کتا گہر مین سی پس لیا ۱۲ ح مسلم نی یعنی جو کچہہ کہ جبرئیل نی کہا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی ف فتاوی قاضیخان مین لکہا ہی کہ مکروہ ہی یہہ کہ نماز پڑہے اس

ہیں سر ہونے کی صورتی کی یا اوپر سر اور سکی یا دائیں یا بائیں یا اوسکی کپڑی پر تصویریں ہو چھوٹی ہیں دو روایتیں ہیں اور صحیح یہہ ہی کہ مکروہ نہیں ہو چھوٹی پر جبکہ نہ سجدہ کری
ہیں تصویروں پر اور یہہ وہ صورت ہیں ہی کہ ہو صورت بڑی کہ ظاہر ہوں واسطی دیکھنی والوں کی بغیر تکلف کی پس اگر چھوٹی ہوں یا سر اونکا مٹا ہو نہیں مضائقہ ۱۲ ح
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهَا عَيْنَانِ تُبْصِرَانِ وَاُذُنَانِ
تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ يَنْطِقُ يَقُوْلُ اِنِّيْ وُكِّلْتُ بِثَلٰثَةٍ بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ وَكُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَبِالْمُصَوِّرِيْنَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نکلی گی ایک گردن دوزخ مین سی دن قیامت کی لیجو
ایک ٹکڑا اگ کا بصورت گردن دراز کی نکلی گا کہ اوسکی دو آنکھین ہونگی دیکھنی والی اور دو کان ہونگی سنی والی اور زبان بولنی والی ہوگی کہ تحقیق مین متعین کی گئی ہون
واسطی تین شخصون کی یعنی متعین کیا ہی اللہ تعالی نی مجکو اسپر کہ داخل کرون اونکو دوزخ مین اور عذاب کرون اونکو ساتھہ فضیحت کی روبرو لوگونکی واسطی تکبر کرنیوالی عناد
کرنیوالی کی حق سی کہ حق کو قبول نہ کری اور واسطی ہر شخص کی کہ پکاری ساتھہ اللہ کی اور معبود کو اور واسطی تصویر کھینچنی والونکی نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَالْمَيْسِرَ وَالْكُوْبَةَ وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ قِيْلَ الْكُوْبَةُ الطَّبْلُ رَوَاهُ
الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابن عباس سی اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بی شک اللہ تعالی نی حرام کی یعنی آنحضرت کی زبانی شراب
اور جوا اور کوبہ یعنی بجانا اوسکا اور فرمایا جو نشی کی چیز ہی حرام ہی کہا گیا کوبہ طبل ہی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف کوبہ کی معنونمین تین قول ہین علما کی
ڈھول یا ربابہ یا طبل جیسیکہ مصنف نے بعضے راویون حدیث کے سی نقل کیا اور طبل کی دوسرے ہوتی ہین تاشہ ڈھول کی اور ڈھول وغیرہ کی اور یہان طبل سی وہ طبل مراد ہی کہ
ڈھول کے لیی ہوہ طبل غازیونکا ۱۲ ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَالْكُوْبَةِ وَالْغُبَيْرَاءِ وَ
الْغُبَيْرَاءُ شَرَابٌ تَعْمَلُهُ الْحَبَشَةُ مِنَ الذُّرَةِ يُقَالُ لَهُ السُّكْرُكَةُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نی منع فرمایا شراب سی اور جوا سی اور کوبہ سی اور غبیرا سی اور غبیرا ایک قسم شراب کی ہی کہ بناتی ہین اوسکو حبشی جوار سی کہا جاتا ہی اوسکو سکرکہ نقل کی یہہ ابوداؤد
نی ف کہا جاتا ہی الخ یہہ تفسیر ابن عمر کی منقول ہی یا کسی اور یہہ کی راوی کی ۱۲ ح وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہیلی ساتھہ نرد کی پس تحقیق نافرمانی کی اوسنی اللہ کی اور رسول اوسکی نقل کی یہہ احمد اور ابوداؤد نی ف اسلیی کہ نرد سی کہیلنا
قمار ہی حقیقۃً یا صورۃً اور اوپر گذر ہی چکا ہی کہ مطلق نرد سی کہیلنا حرام ہی ۱۲ ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَاٰى رَجُلًا يَتْبَعُ حَمَامَةً فَقَالَ شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شَيْطَانَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ
فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکھا ایک شخص کو کہ پیچھی پڑ رہا ہی کبوتر ونکی کہ کہیل مین اور اوسکے
مین مشغول ہو رہا ہی پس فرمایا کہ یہہ شیطان ہی پیچھی پڑ رہا ہی شیطانکی نقل کی یہہ احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف اس شخص کو شیطان
فرمایا بسبب رہنی اوسکی حق سی اور مشغول ہونی اوسکی لایعنی مین اور کبوتر کو شیطانی اسلیی فرمایا کہ باعث بازی اور لہو ولعب کے ہوئی اور ذکر خدا اور کار دین و
دنیا سی باز رکھا اسی معلوم ہوا کہ کبوتر بازی حرام ہی اور کہا نووی نی کہ پالنا کبوتر ونکا واسطی انڈی بچی لینی کی یا واسطی دل بہلانی کی یا حفظ کی جانی کی جائز ہی بلا
کراہت اور اوڑانا اونکا مکروہ ہی ۱۲ ح الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ قَالَ كُنْتُ
عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اِنِّيْ رَجُلٌ اِنَّمَا مَعِيْشَتِيْ مِنْ صَنْعَةِ يَدَيَّ وَاِنِّيْ اَصْنَعُ
هٰذِهِ التَّصَاوِيْرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا اُحَدِّثُكَ اِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ

مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فَاِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهٗ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيْهَا اَبَدًا فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيْدَةً وَاصْفَرَّ وَجْهُهٗ
فَقَالَ وَيْحَكَ اِنْ اَبَيْتَ اِلَّا اَنْ تَصْنَعَ فَعَلَيْكَ بِهٰذَا الشَّجَرِ وَكُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيْهِ رُوْحٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی
سعید بن ابی الحسن تابعی سی کہ کہا تہا مین پاس ابن عباس کے ناگہان آیا ادنکی پاس ایک شخص اور کہا کہ ای ابن عباس مین ایک شخص ہون کہ نہین زندگانی میری مگر پیشہ تہا
میری سی اور تحقیق مین بناتا ہون یہہ تصویرین یعنی کیا کرون شارع نی اس پیشہ کو حرام کیا اور مین سوای اسکی کوئی پیشہ جانتا نہین یا مجکو بحکم ضرورت یہہ پیشہ جائز ہی یا نہین
پس ابن عباس نے جب یہہ کہا کہ تعلق اسکا ساتہہ اس کام کی سخت ہی اور شاید منع کرتی ہی تجکو بازنہ آوی روایت کی حدیث حضرت کی پس کہا ابن عباس نے نہین حدیث کرتا
مین تجہی مگر وہ چیز کہ سنی مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی جو شخص کہ بناوی صورت پس بی شک اللہ عذاب کریگا اللہی اوسکو یہان
تک کہ پہونکی اوسمین روح اور نہین پہونک سکی گا وہ روح اوسمین ہرگز پس سانس لیا اوس شخص نی سانس جلدی اور زرد ہوا چہرہ اوسکا یعنی بسبب سختی اس وعید کی پس کہا ابن عباس
نی وای ہی تجکو اگر انکار کرتا ہی تو سب پیشون سی مگر یہہ کہ پیشہ کرے تو مصوری کا پس لازم ہی تجپر تصویر کینچنی ان درختونکی اور اوسچیز کی کہ نہین اوسمین روح نقل کی یہہ
بخاری نی **ف** نہین پہونک سکی گا الخ یعنی پس لازم آیا کہ ہوا عذاب اوسکو ہمیشہ اور یہہ مجمول ہی وعید شدید پر یا بر تقدیر حلال جاننی کی اور لفظ ویح بولا جاتا
ہی از راہ رحم کی اوس شخص کی لیی کہ پڑی ہلاکت مین کہ نہ مستحق ہوا اوسکا جیسیکہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ویح عمار تقتلہ الفئۃ الباغیۃ بخلاف لفظ
ویل کی کہ وہ کہا جاتا ہی اوسکی لیی کہ مستحق ہو ہلاکت کا جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ویل للمطففین الخ ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اشْتَكَى النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ بَعْضُ نِسَائِهٖ كَنِيْسَةً يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ وَكَانَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَاُمُّ حَبِيْبَةَ اَتَتَا اَرْضَ الْحَبَشَةِ
فَذَكَرَتَا مِنْ حُسْنِهَا وَتَصَاوِيْرَ فِيْهَا فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ اُولٰئِكَ اِذَا مَاتَ فِيْهِمُ
الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ
اُولٰئِكَ شِرَارُ خَلْقِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا جبکہ بیمار ہوا نبی پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کیا بعضی بیویون حضرت کی نی کنیسہ کا کہ عبادت خانہ یہود و نصاری کو کہتی ہین معرب کنشت نام اس کنیسہ کا ماریہ تہا یعنی حضرت کی بیماری
مین کہ بیویان باتین وسطی شغولی خاطر آپ کی کی کرتی تہین بعضی بیویون نی کہ ام سلمہ اور ام حبیبہ ہین ذکر کنیسہ کا کہ بیچ زمین حبشہ کی دیکہا تہا کیا جیسیکہ کہا
اور تہین ام سلمہ اور ام حبیبہ گیین تہین زمین حبشہ کی ہین یعنی اور وہان لوگ دین نصاری پر تہی پس ذکر کیین اون دونون نی خوبیان کنیسہ کی اور
تصویرین کہ اوسمین تہین پس اونہا یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی سر اپنا اور فرمایا وہ لوگ یعنی اہل حبشہ یا نصاری ہین جبکہ مرتا ہی اوسمین کوئی مرد نیک
بخت بناتی ہین اوسکی قبر پر مسجد پہر بناتی ہین اوپر سر قبر اوسکی مسجد یعنی عبادت خانہ کہ جسکو کنیسہ کہتی ہین پہر تصویرین بناتی ہین اوس مسجد مین یہہ تصویرین
یعنے صلحا کی وہ لوگ بدترین خلق اللہ کی ہین نقل کی ہی بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی بسبب بنانی مسجد کی قبر پر اور کینچنی تصویرون کی اور نماز پڑہنی کی طرف قبر
کی جیسیکہ اور حدیثون مین آیا ہی ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ مَنْ قَتَلَ نَبِيًّا اَوْ قَتَلَهٗ نَبِيٌّ اَوْ قَتَلَ اَحَدَ وَالِدَيْهِ وَالْمُصَوِّرُوْنَ
وَعَالِمٌ لَمْ يَنْتَفِعْ بِعِلْمِهٖ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق سخت ترین
لوگون کا از روی عذاب کی دن قیامت کی وہ ہی کہ قتل کری نبی کو یا قتل کری اوسکو نبی یا قتل کری ایک کو مان باپ اپنی مین سی اور مصور اور عالم کہ نہ
منتفع ہوا ساتہہ علم اپنی کی یعنی موافق علم اپنی کی عمل نہ کیا **ف** یا قتل کری اوسکو نبی یعنی جہاد مین چنانچہ ایک روایت مین صریح آیا ہی اشد غضب اللہ علی رجل
یقتلہ رسول اللہ یعنی سخت غضب اللہ کا اوپر اوس شخص کہ وہ ارادہ رکہتا تہا قتل نبی کا اور فی سبیل اللہ کی قید سی احتراز ہی اوس قتل سی کہ از راہ حد و قصاص کی ہو ع وَعَنْ

تَرَكِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ الشِّطْرَنْجُ هُوَ مِيسِرُ الْأَعَاجِمِ اور روایت ہی علی شہ سی کہ تحقیق وہ کہتی تہی کہ شطرنج جوا ہی عجمیو نکا ف جوا ہی نکا
حقیقۃً یا صورۃً او تشبیہ ساتہہ وانکی منع ہی ۱۲ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ قَالَ لَا يَلْعَبُ
بِالشِّطْرَنْجِ الْأَخَاطِئُ اور روایت ہی ابن شہاب سی کہ تحقیق ابو موسی اشعری نی کہا کہ نہین کہیلتا ساتہہ شطرنج کی مگر خطاکار وَعَنْهُ
أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ لَعِبِ الشِّطْرَنْجِ فَقَالَ هِيَ مِنَ الْبَاطِلِ وَلَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْبَاطِلَ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ
الْأَرْبَعَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی اوسی ابن شہاب سی یہہ کہ وہ پوچہی گیی کہ یعنی شطرنج کیسی پس کہا کہ یہہ کہیلنا ہے باطل مین سی اور
نہین دوست رکہتا اللہ باطل کو نقل کین بیہقی نی چارون حدیثین شعب الایمان مین ف ہدایہ مین لکہا ہی کہ مکروہ تحریمی ہی کہیلنا نرد کا اور شطرنج کا بموجب
فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جو کوئی کہیلی شطرنج یا نرد شیر پس گویا کہ دبویا ہاتہہ اپنا سور کے لہو مین انتہی اور جامع صغیر مین حدیث نقل کی گئی ہی کہ ملعون
ہی وہ شخص کہ کہیلی شطرنج اور دیکہنی والا طرف شطرنج کی مانند کہانیوالی گوشت سور کی ہی اور بعضی کتابون مین جو امام شافعی سی جائز ہونا شطرنج کا ساتہہ
کتنی ایک شرطونکی نقل کیا گیا ہی تو نصاب الاحتساب مین امام غزالی رح سی نقل کیا ہی کہ امام شافعی کی نزدیک بہی یہہ مکروہ ہی پس معلوم ہوا کہ قول جواز کا
امام شافعی سی دل ہوگا پہر رجوع کی اونہون نی اوسی اور در مختار وغیرہ مین لکہا ہی کہ مکروہ ہین سب کہیل ۱۲ مولف وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي دَارَ قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَدُورُهُمْ دَارٌ فُسْقٌ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ
تَأْتِي دَارَ فُلَانٍ وَلَا تَأْتِي دَارَنَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّ فِي دَارِكُمْ كَلْبًا قَالُوا إِنَّ فِي دَارِهِمْ
سِنَّوْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّنَّوْرُ سَبُعٌ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آتی گہر ایک قوم کی انصار مین سی حال آنکہ نزدیک اونکی گہر اور اونکی ہی یعنی وہان بخاتی پس گران
ہوا اونپر آنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اونکی گہر اور نہ آنا انکی گہر پس عرض کیا اونہون نی یا رسول اللہ تشریف لاتی ہو فلانی کی گہر مین
اور نہین تشریف لاتی ہو ہماری گہر یعنی پس کیا تقصیر کی ہی ہمنی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین تمہاری گہر مین
بیلی نہین آتا کہ تمہاری گہر مین کتا ہی کہا اونہون نی کہ تحقیق اونکی گہر مین بلی ہی یعنی اور وہ بہی درندہ ہی
مانند کتی کی پس کیا فرق ہی کتی اور بلی مین پس فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بلی درندہ ہی
نقل کی یہہ دارقطنی نی ف یعنی البتہ بلی درندہ ہی لیکن نجاست اور شیطنت نہین
رکہتی کہ مانع آنی فرشتون کی سی ہو بخلاف کتی کی کہ نجس ہی اور اسمین
شیطنت ہی کہ ضد ساتہہ ملکیت کی رکہتی ہی اور اسیطرح
انبیاء اور بطبیعت ملائکہ کے ہین فقط
الحمد للہ رب العالمین کہ تمام ہوا ربع تمیرا
کتاب مظاہر حق کا وصلی اللہ
علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ
اجمعین
تم


مشکوٰۃ شریف مع مصابیح

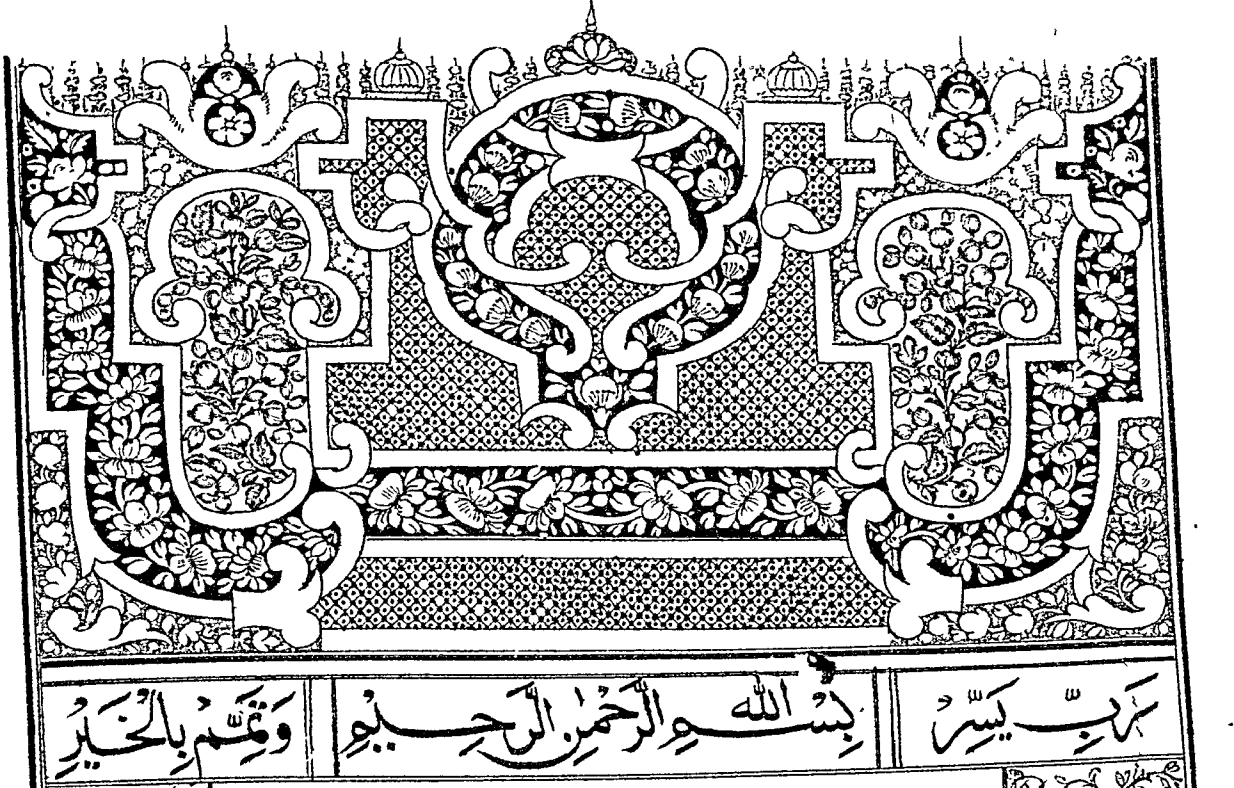
محمود کا من جعل النجوم مصابیح و فضل علی من کان حدیثہ فی مشکوٰۃ صدور الصحابۃ مثل المصابیح علی طبع الکتاب الشریف

مظاہر حق ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح للعالم الکامل ذکرۃ المتقدمین تکملۃ المتاخرین الذی یشار الیہ بالبنان نائب [illegible]

رسول الرحمن رجعت الیہ کواکب الاستفتاء والاستفسار وانتہت الی جنابہ ریاسۃ الحدیث والفقہ فی الاقطار وقطب

[illegible] الثقلین الغاسیہ ومحلہ بجمیع الجموع الدانیۃ والقاصیۃ مولانا المولوی محمد قطب الدین الدہلوی دامت برکاتہ

دہلی مطبع [illegible] ۱۳۱۲ھ



رَبِّ يَسِّرْ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَتَمِّمْ بِالْخَيْرِ

كِتَابُ الطِّبِّ وَالرُّقٰى

یہہ کتاب ہی پچ بیان طب کی اور منتروں کی ف طب ساتھہ زیرط کی مشہور ہی اور کہا سیوطی نی کہ طب بتاثہ اطا ہی یعنی علاج کرنی کی اور طب ساتھہ زیرط کی یعنی سحر بہی آیا ہی اور مطبوب یعنی مسحور کی اور طب جسمانی ہی اور نفسانی جسمانی علاج بدن کا ساتھہ فقط صحت اور دفع مرض کی اور نفسانی علاج نفس کا ساتھہ ازالہ اخلاق ردیہ مہلکہ کی اور دوائین بہی دو قسم کی ہین جسمیطبیعیہ مفردہ یا مرکبہ اور روحانیہ زبانیہ کہ قران ہی اور وہ چیز کہ حکم قرانین ہی اور انحضرت علاج کرتی تہی امت کا ساتھہ طبیعیہ کے بہی اور روحانیہ کی بہی اور رقی جمع رقیہ کی ہی یعنی افسون کی کہ ہندی مین اوسکو منتر کہتی ہین اور رقیہ ساتھہ قران اور اسمار الہی کی جایز ہی بالاتفاق اور ماسوای اسکی اگر کلمات ایسی ہون کہ معلوم نہون معانی اونکی اور مخالف نہون دین شریعت کی وہ بہی جایز ہین والا جایز نہین اور جو کچھہ کہ اہل عزایم اور تکسیر کرتی ہین مثل حفظ ساعات وغیرہ کی مکروہ وحرام ہی نزدیک اہل دیانت اور تقوی کی کذا قال العلماء ؛ ح **الْفَصْلُ الْأَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ؛ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین اوتاری اور نہین پیدا کی اللہ تعالی نی کوئی بیماری مگر کہ اوتاری ہی اور پیدا کی اوسکی لیی شفا یعنی علاج و دوا کہ شفا بخشی اوسی نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَإِذَا أُصِيْبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَأَ بِإِذْنِ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ؛ اور روایت ہی جابر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی ہر بیماری کی دوا ہی پس جسوقت کہ پہنچ جاوی دوا بیماری کو اچہا ہوجاتا ہی ساتہہ حکم اللہ کی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی ساتہہ ارادہ اوسکی یہہ قید اسلیی لگائی تا کہ کوئی یہہ گمان نکری کہ دوا مستقل ہی شفا مین اور تفسیر اسکی روایت حمیدی مین آئی ہی کہ نہین کوئی بیماری مگر کہ اوسکی لیی دوا ہی پس جبکہ بیمار ہوتا ہی کوئی تو بہیجتا ہی اللہ عزوجل ایک فرشتہ کہ اوسکی ساتہہ پردہ ہوتا ہی پس کرتا ہی وہ اوسکو درمیان بیماری اور دوا کی پس جو کچھہ کہ دوا پیتا ہی بیمار نہین رفع ہوتی بیماری پر پہر جبکہ ارادہ کرتا ہی اللہ اوسکی اچہی ہونیکا حکم کرتا ہی فرشتہ کو ساتہہ اوٹہالینی پروی کی پہر پیتا ہی مریض پس نفع دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی بسبب اوسکی انتہی اور آہستہ آہستہ

ہی طرف اسکی کہ دوا کرنی مستحب ہے اور یہی مذہب صحابہ اور اکثر اہل علم کا ہی اور اسمین اشارہ ہی طرف رد اوس شخص کی کہ انکار کرتا ہی دوا کرنی کا اور کہی کہ ہر چیز ساتھہ قضا و قدر کی ہی نہین حاجت دوا کرنی کی اور حجت جمہور کی یہہ حدیثین ہین جو اعتقاد رکھتی ہین وہ یہہ کہ فاعل اللہ تعالی ہی ہی اور دوا کرنی بھی تقدیر الہی سی ہی اور یہہ مانند امر کی ہی ساتھہ دعا کی اور قتال کفار کی باوجودیکہ اجل نہین تاخیر کرتی حاصل یہہ کہ رعایت اسباب کے ساتھہ دوا وغیرہ کی نہین منافی ہی توکل کی جیسیکہ نہین منافی ہی دفع کرنا بھوک کا ساتھہ کھانی کی آنحضرت سید المتوکلین نہی وہ بھی دوا کرتی تھی ۱۲ ع: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّفَاءُ فِيْ ثَلٰثٍ فِيْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ اَوْ كَيَّةٍ بِنَارٍ وَاَنَا اَنْهٰى اُمَّتِيْ عَنِ الْكَيِّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ شفا ہیچ تین چیزون کے ہی ہیچ لگانی سینگی پچھنی کی یا پینی شہد کی یعنی زراشہد ہو یا پانی وغیرہ مین ملا ہو یا ہیچ داغنی کی ساتھہ آگ کی اور مین منع کرتا ہون اپنی امت کو داغنی سی تقل کی یہہ بخاری نی ف مِحْجَم ساتھہ زیر میم اور جزم ح اور زبر جیم کی سینگی کو کہتی ہین اور یہان مراد وہ لوہا ہی کہ جسسی پچھنی دیتی ہین یعنی استرہ اور شرط ساتھہ زبر شین کی پچھنی لگانی تا خون نکلی پس جمہ فی شرط محجم کا یہہ ہوا کہ ہیچ پچھنی لگانی کی استرہ سی اور سفر السعادۃ کی مصنف نی لکھا ہی کہ علمانی کہا کہ احادیث مین اشارہ ہی طرف معالجہ تمام امراض مادی کی اسلیے کہ امراض مادی یا دموی ہین یا صفراوی یا بلغمی یا سوداوی اگر دموی ہین تو علاج اونکا ساتھہ نکالنی خون کی ہی اور اگر باقی تین قسمین ہین تو علاج اونکا ساتھہ اسہال کی ہی پس ساتھہ شہد کی تنبیہ کی مسہلات پر اور ساتھہ داغنی کی اگ سی اشارہ کی اوس حالت پر کہ طبیب معالجہ سی عاجز آوین اسلیے کہ دفع ہوتا ہی داغنی سی خلط باغی کہ منقطع نہین ہوتا مادہ اوسکا مگر داغنی سی چنانچہ اسلیے کہا ہی کہ اخر الدوا الکی انتہی اور نہی داغنی سی باوجود ہونی اسکی علاج اس سبب سے ہی کہ عرب عظیم الشان جانتی تھی اوسکو اور کہتی تھی کہ وہ قطع کردیتا ہی مادہ علت کو یقینا اور اگر داغنی نہین تو سبب ہلاک کا ہوتا ہی اور مشہور تھا درمیان انکی کہ اخر الدوا الکی پس نہی کی اوسنی تا ترک خفی مین گرفتار ہون اور نہی اس سے تنزیہی ہی والا اکر داغی اور امید شفا کی حق سی اسکے تو جائز ہی اور بعضی کہتی ہین کہ نہی داغنی سی ہیچ موضع خطر و تردد کی ہی یعنی جہان کہ داغنی مین خوف ہلاک اور سرایت کا ہی اور جزم نہو فائدی کا اور تفصیل کلام کی یہہ ہی کہ حدیثین ہیچ متعدد داغنی کی مختلف آئی ہین بعضی دلالت جواز پر کرتی ہین اور بعضی نہی چنانچہ یہہ حدیث اور اور حدیثین اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ دوست نہین رکھتا ہون مین داغنی کو اور کہین مروی اور ثنا آئی ہی اوسکی ترک پس ہیچ وجہ تطبیق ان حدیثونکی علمانی لکھا ہی کہ فعل دلالت کرتا ہی اصل جواز پر اور عدم محبت دلالت منع پر نہین کرتی اور مروی اور ثنا اوسکی ترک پر دلالت کرتی ہی اوپر اولویت ترک اوسکیکی اور نہی محمول ہی یہہ کہ داغنا بطریق اختیار کی ہو بلا سبب مرض کی یا ہیچ دفع مرض کی احتیاج اوسکی نہو اور علاج سی مرض دفع ہو سکتا ہو اور محمول ہی اوسپر کہ بیان کیا گیا کہ نہی از ارتکاب اسیکسی سبب واقع ہونی کی ہیچ ورطہ ترک خفی کی ہی اور بعضون نی کہا کہ فرمانا آنحضرت کا داغنی کو بعضی صحابیون کی تین سبب فساد زخم اور قطع عضو کی تھا اور صحت وان یقینی تھے اور حاصل یہہ کہ داغنا اور جلانا عضو کا مکروہ ہی مگر بسبب ضرورت کی اور منحصر ہونی علاج کی اوسمین بقول طبیب حاذق کی جائز ہی واللہ اعلم ۱۲ ع: وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ رُمِيَ اُبَيُّ يَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلٰى اَكْحَلِهٖ فَكَوَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہا کہ تیر لگا ابی بن کعب کے رگ ہفت اندام پر دن احزاب کی کہ اوسکو جنگ خندق بھی کہتی ہین پس داغ دیا اونکو پیغمبر خدا نی یعنی حکم کیا داغنی کا یا اپنی ہاتھہ سی داغنا خون بند ہو جاوی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْهُ قَالَ رُمِيَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِي الْاَكْحَلِ فَحَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ ثُمَّ وَرِمَتْ فَحَسَمَهُ الثَّانِيَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سی کہا تیر لگا سعد بن معاذ کی رگ ہفت اندام مین پس داغ دیا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی ہاتھہ سی ساتھہ پیکان تیر کی پھر سوج کیا ہاتھہ اونکا پس داغا اوسکو دوبارہ نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ طَبِيْبًا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہا کہ بھیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پاس

ابی بن کعب کے ایک طبیب نے پس کاٹی طبیب نے اونکی رگ پھر داغ دیا ابی کو اس رگ پر نقل کی یہہ مسلم فی وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِی الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ کُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ السَّامُ الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشُّوْنِیْزُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ اوسنی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی ہیچ سیاہ دانہ کی شفا ہی ہر بیماری سی سوا سام کی کہا ابن شہاب نے کہ شام موت ہی اور سیاہ دانہ کلونجی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم فی ف کہا طیبی نی کہ اگرچہ حدیث عام ہی کہ کلونجی مین شفا ہی ہر بیماری سی لیکن مخصوص ہی ساتھہ اون امراض کی کہ رطوبت اور بلغم سی پیدا ہوتی ہین اسلیی کہ وہ حار یابس ہی پس دفع کرتی ہی اون امراض کو کہ ضد اسکی ہین اور بعضون نی کہا کہ عموم پر محمول ہی اور داخل ہوتی ہی کلونجی ہر دوا مین ساتھہ ترکیب کے اور کرمانی نی کہا کہ متعین ہی عموم بدلیل استثنا کی اور سفر السعادت کی مصنف نی کہا کہ ایک جماعت اکابر سی ہیچ تمام امراض کی معالجہ ساتھہ کلونجی کی کرتی ہی اور بعضی ہیچ تمام امراض کی شہد استعمال کیا کرتی ہی اور بسبب برکت حسن اعتقاد کی امراض انکی دفع ہوتی ہی وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخِیْ اسْتَطْلَقَ بَطْنُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْقِهٖ عَسَلًا فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ سَقَیْتُهٗ فَلَمْ یَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ لَهٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَاءَ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اسْقِهٖ عَسَلًا فَقَالَ لَقَدْ سَقَیْتُهٗ فَلَمْ یَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ اللّٰهُ وَکَذَبَ بَطْنُ اَخِیْكَ فَسَقَاهُ فَبَرَأَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت سی ابی سعید خدری سی کہا کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اور کہا بھائی میرا پھرتا ہی پیٹ اوسکا یعنی دست پر دست چلی آتی ہین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پلاؤ اوسکو شہد پس پلایا اوسکو پھر آیا وہ اور کہا پلایا تہا مینی اوسکو شہد پس نہ زیادہ کیا اوسکو یعنی شہد نی مگر دست آنی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو تین بار یعنی ہر بار فرماتی ہی کہ پلاؤ اوسکو شہد اور وہ پلاتا اور پیٹ اور زیادہ چلتا پھر وہ آتا اور عرض کرتا کہ شہد پلایا مینی اور پیٹ اور زیادہ چلا پھر آیا چوتھی بار یعنی اور کہا کہ زیادہ ہوا پیٹ چلنا پس فرمایا آنحضرت نی پلایا تو اوسکو شہد پس کہا اوسنی کہ تحقیق مینی پلایا اوسکو پس زیادہ کیا اوسکو شہد نی مگر پیٹ چلنا پھر فرمایا آنحضرت نی کہ سچ کہا اللہ نی اور جھوٹا ہی پیٹ بھائی تیری کا پھر پلایا اوسنی بھائی کو شہد پس اچھا ہو گیا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم فی ف پلایا اوسکو شہد یعنی تر ایا ملا ہوا پانی مین اور حضرت علی نی سی منقول ہی کہ جب بیمار ہو کوئی پس طلاق دی اپنی بیوی سی کہ بھیجہ دیوی اوسکو اپنی مہر مین سی پھر خرید کری اوسکا شہد اور مینہ کی پانی مین ملا کر پیوی پاویگا شفا بابرکت اور سچ کہا اللہ نی یعنی اس آیۃ مین فیہ شفاء للناس یا یہہ کہ وحی ہوئی ہو حضرت کو کہ یہہ شہد پیوی گا تو اسکی پیٹ کو ارام ہوگا وہ مراد ہی اور جھوٹا ہی الخ یعنی خطا کی اوسنی اور شفا نہ قبول کی عرب استعمال کرتی ہین کذب کو جگہہ خطا کی جیسکہ کذب سمعہ جھوٹ کہا کان نی یعنی خطا کی اور نہ پائی حقیقت انجیر کی سنی اور جا چاہیی کہ لوگون کو بیچر حکم فرمانی آنحضرت کی ساتھہ یعنی شہد کی اس مادہ مین توقف و حیرت ہی یعنی شہد مہل اور چلانیوالا پیٹ کا ہی پس حکم کرنا ساتھہ پلانی اوسکی بیچر دفع پیٹ چلنی کی مخالف مذہب اطبا کی ہوا اسلیی کہ ہر بار کہ شہد پلایا پیٹ چلنا زیادہ ہوا پس شاید کہ حصول شفا ببرکت دعا آنحضرت کی اور ظہور معجزہ اونکی ہو بیچر مادہ خاص کی پس اور مواد کو اسپر قیاس نہین کر سکتی اور یہہ بھی اگرچہ ایک روش نیک ہے اہل ایمان کی لیکن بعد تحقیق اور امعان نظر کی ظاہر ہوتا ہی کہ امر ساتھہ پلانی شہد کی اس مادہ مین موافق مذہب طب کے ہی اور دلیل کمال صداقت پر ہی اسلیی کہ اس شخص کا پیٹ چلنا بسبب بضمی اور امتلا رادۂ فاسد کی تہا پس پلانا شہد کا کہ دافع مادہ کا ہی اخراج مادہ کا کتا ہی موافق مذہب طب کے ہی اور صاحب سفر السعادت نی کہا کہ طب نبوی ساتھہ طب اطبا کی نسبت نہین کہتی اسلیی کہ طب نبوی متیقن الفلاح ہے اسلیی کہ صادر ہی وحی الہی سی اور قلب نبوت اور کمال عقل سی اور طب غیر انکی نکالی گئی ہی ظن اور تجربہ ہی کہ مظنہ خطا کا ہی آمین اور جو کوئی کہ ساتھہ طب نبوی کی کہ متقین الفلاح ہی منتفع ہو بایقین جانا چاہیی کہ بفضال ایمان اسکی سی ہی اور جو کوئی اوسکو ساتھہ قبول و صدق اعتقاد

پاک کی عمل مین لاوی البستہ اوسی منتفع ہو جیسیکہ قران کریم کہ شفا رسینون اور دلون کی ہی جو کوئی اوسکو ساتھہ اخلاص و قبول
سکے نہ سیکہی سبب زیادتی مرض اور وبال حال اوسیکا ہوتا ہی اسلیی بعضون نی کذب بیٹا اوسیکو اوپر عدم صدق نیت اور عدم
خلوص اعتقاد اوسیکے حل کیا ہی فافہم و باللہ التوفیق ؛ ع ؛ ح ؛ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِنَّ اَمْثَلَ مَا تَدَاوَیْتُمْ بِہٖ الْحِجَامَۃُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِیُّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے
انس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہتر اوس چیز کا کہ دوا کرو تم ساتھہ اوسکی بہری ہوئی سینگے کچوانا اور ؛
استعمال کرنا قسط بحری یعنی کٹ کا نقل کی بہہ بخاری اور مسلم نی ف قسط مین منافع بہت ہین عورتین نفساء دہونی لیتی
ہین اوسکے اور جاری کرتی ہی حیض و پیشاب رکی ہوئی کو اور دفع کرتی ہی زہرون کی اور تحریک کرتی ہی شہوۃ جماع کو
اور اسکے پینے سی پیٹ کی کیڑی مرجاتی ہین اور چوتھی دن کی تپ کو بہی نفع کرتی ہی اور اسکے لگانی سی چہائیان
اور جہیپ جاتی رہتی ہی اور دہونی اسکی فائدہ کرتی ہی زکام کو اور سحر اور باکو اور سوای انکی منافع اسمین بہت ہین کہ کتب
طب مین مذکور ہین اسلیی اوسکو افضل دواؤن کا فرمایا اور قسط دو قسم کی ہی بحری اور ہندی بحری سفید ہی اور ہندی
سیاہ اور بحری افضل ہی ہندی سی اور گرمی اسمین کم ہوتی ہی ؛ ح ؛ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُعَذِّبُوْا صِبْیَانَکُمْ بِالْغَمْزِ مِنَ الْعُذْرَۃِ وَعَلَیْکُمْ بِالْقُسْطِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے
انس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ عذاب کرو تم اپنی لڑکون کو ساتھہ دبانی کی ہاتھہ سی یا کپڑی سی بیماری
حلق کیکو اور لازم ہی تمکو استعمال کٹ کا نقل کی بہہ بخاری اور مسلم نے ف عذرہ ایک بیماری ہی کہ لڑکون کے حلق
مین پیدا ہوتی ہی جوش خون سی دائیان اسکی دفع کی لیی لڑکی کی نالو کو انگہوٹہی سی دباتی ہین اور اوسمین سی خون سیاہ
نکلتا ہی اسی منع فرمایا اور فرمایا کہ اسکا علاج کٹ سی کرو یعنی اوسکو پانی مین حل کر کر ناک مین ٹپکا دی کہ اوسکو سعوط کہتی ہین
پس وہ پانی عذرہ پر پہنچکر اوسکو دفع کری گا اور کٹ حار یابس ہی اور بعضی طبیب اس بیماری کی علاج کرنی کو ساتھہ
کٹ کی تعجب کرتی ہین اور کہتی ہین کہ کٹ حار ہی اور عذرہ لڑکونکو حرارت سی ہوتا ہی خصوصا نواح حجاز مین کہ حار ہی اور
عطار اوسکا جواب یہہ دیتی ہین کہ مادہ عذرہ کا ایک خون ہی کہ بلغم اوسپر غالب ہوتا ہی پس معالجہ ساتھہ کٹ کی مفید ہوتا ہے
اوسکو اسلیی کہ کٹ مجفف اور مقوی عضو ہی اور کبہی نفع دوا کا بالخاصیت بہی ہوتا ہی یا آنکہ ہوسکتا ہی کہ یہہ معجزات آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کیسی ہو واللہ اعلم ؛ ح ؛ وَعَنْ اُمِّ قَیْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
عَلَامَ تَدْغَرْنَ اَوْلَادَکُنَّ بِہٰذَا الْعِلَاقِ عَلَیْکُنَّ بِہٰذَا الْعُوْدِ الْہِنْدِیِّ فَاِنَّ فِیْہِ سَبْعَۃَ اَشْفِیَۃٍ
مِنْہَا ذَاتُ الْجَنْبِ یُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَۃِ وَیُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ام قیس سی کہ کہا
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیون دباتی ہو حلق اولاد اپنی کی اونگلی سی ساتھہ اسکے دبانی کی بلکہ لازم ہی تمپر استعمال
کرنا عود ہندی کا یعنی کٹ کا اسلیی کہ اسمین سات بیماریون کی شفا ہی ایک اون سات مین سی ذات الجنب ہی سعوط کے
جاوی عذرہ سی یعنی عذرہ کی دفع کی لیی ناک مین ٹپکا ئی جاوی اور لدود کی جاوی یعنی منہ مین یا چہہ کی طرف سی ٹپکائی
جاوی ذات الجنب سے نقل کی بہہ بخاری اور مسلم نی ف تدغرن الخ دغر کہتی ہین حلق کی دبانیکو اونگلے سی بسبب عذرہ کے

کے ہو کر کاٹتا ہی جب پڑتا جاتا ہی اوسپر افسون ساتھہ نامون شیاطین کی تو سیلان کرتا ہی زہر اوسکا بدن انسان سے اور دفع ہو جاتا ہی اوس سی پس اجماع ہی علما امت کا اسپر کہ کمہ وہ ہی افسون کرنا بغیر کتاب اللہ اور اسمار وصفات اسکیکے اور بزرگترین افسونونکا قران عظیم ہی اور افضل سورہ فاتحہ ہی اور معوذتین اور آیت الکرسی اور وہ ایتین کہ مشتمل ہین اوپر معنی پناہ چاہتی کی اور تعویذات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ احادیث صحیحہ سی ثابت ہوتی ہین اور کتب احادیث مین مذکور ہین از انجملہ کتاب سفر السعادۃ مین لایا ہی مصنف اوسکا کہ حدیث مین آیا ہی کہ جس کسیکے نظر اپنی مال پر یا فرزند پر کہ جو اوسکو خوش لگتا ہی پڑی چاہیی کہ کہی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ اور منقول ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سی کہ دیکھا اونہون نی ایک لڑکی خوب صورت کو فرمایا کہ سیاہ کرو گرد ہا ٹھوڑی اسکیکا تا نظر اوسکو نہ لگے اور افسونون مشہورہ سی ایات شفا ہین نقل ہی شیخ امام ابوالقاسم قشیری سی کہ کہا سخت بیمار ہوا بیٹا میرا حتے کہ جان بلب ہوا پس دیکھا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین پس شکایت کی مینی آپ کی جناب مین بیٹے کے بیماری کی فرمایا کہ کہان ہی تو آیات شفا سی پس بیدار ہوا مین اور تلاش کیا مینی قران مین آیات شفا کو پس پائین سیزدہ جگہہ کہ وہ یہہ ہین وشفاء لما فی الصدور و قوم مؤمنین و شفاء لما فی الصدور و یخرج من بطونہا شراب مختلف الوانہ فیہ شفاء للناس و ننزل من القران ما ہو شفاء و رحمۃ للمومنین و اذا مرضت فہو یشفین قل ہو للذین امنوا ہدی و شفاء پس لکہا مینی ان آیات کو اور پانی مین دہو کر پلائین اوسکو پس شفا پائی اوسنی فی الحال گویا بندہ اوسکے بانون سے کہولا گیا کذا فی المواہب اللدنیۃ اور سعد جلبی بیچ حاشیہ بیضاوی کی حکایت ابو سنا و ابوالقاسم قشیری کی لایا ہی اور دیکہنا اللہ تعالی کا خواب مین ذکر کیا ہی اور پڑہنا آیات مذکورہ کا بیمار پر اور لکہنا انکا چینے کی باسن مین اور دہو کر پلانا اوسکا بیمار کو نقل کیا ہی اور شیخ تاج الدین بسکی سی نقل کیا ہی کہ کہا دیکہا مینی بہت مشائخ کو کہ لکہتے تہی ان آیات کو واسطی بیماری کے رایہہ کہ بہہ مذکورات کہ اخبار ایات ہین انہین کو کہی یا تمام ایتین جو کچہہ دیکہا گیا ہی لکہنا انہین اجزا کا ہی واللہ اعلم ۔ وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العین حق و لو کان شیء سابق القدر سبقتہ العین و اذا استغسلتم فاغسلوا رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نظر حق ہی پس اگر ہوتی کوئی چیز پڑہنی والے تقدیر سی تو بڑہ جاتی اوس سی نظر اور جسوقت کہ طلب دہونی کی کیی جاؤ تم پس دہوؤ نقل کی یہہ مسلم نے ف نظر حق ہی یعنی کارکر جانا نظر کا آدمی مین اور ہر چیز مین کہ اچہا جان کر نظر کی ثابت و واقع ہی ساتھہ تقدیر الہی کے اور حق تعالی فی یہہ خاصیت بعضون مین رکہے ہی مانند سحر کی اور اسکو سبب ضرر اور ہلاک اوسچیز کا کیا ہے اور پڑہنے والی یعنی اگر کوئی چیز پیش اسنی لیجاتی اور غلبہ کرتی تقدیر الہی پر تو غلبہ کرتی تقدیر پر اور متغیر کر دیتی اوسکو اور یہہ مبالغہ ہی بسبب شدت تاثیر نظر کی اور سرعت نفوذ اوسکیکے اشیا مین اور طلب دہونی کی کیی جاؤ انچہ عادت تہے لوگون کی کہ نظر لگانی والی کی ناتہہ پاؤن اور ازار کی نیچے سے دہوتی تہی اور وہ پانی ڈالتے تہے اسپر کہ جسکو نظر لگتی تہی اور اوسکو سبب شفا کا جانتی تہی پس آنحضرت نی اسکی رخصت دی اور ادنی فائدہ اسمین یہہ ہے

کہ وہم دفع ہوجاتا ہی اور طور اس دفع ہونی کا فصل دوسری کی اخیر مین آوی گا اور جمہور علما اہل حق اسپر ہین کہ تاثیر نظر کی ثابت ہے نفوس و اموال و غیرہ مین اور بعضی لوگ معتزلہ وغیرہ اسکی منکر ہین جیسی تاثیر دعا و صدقہ کی وہ کہتی ہین کہ جو چیز مقدر مین ہے ہونی والی ہی کسی اور چیز کو دخل نہین اور ہمین اور یہ نہین جانتی کہ تقدیر منافات ساتھہ عالم اسباب کے نہین رکھتی اور تاثیر و سببیت نظر کی اس سبب سے ہی کہ یہہ خاصیت اللہ تعالی نی آمین رکھیدی ہے اور اسکو سبب کیا ہی اور حدیث العین حق دلیل اہل حق کی ہی اور جسنے ع نی خبر دی اسکی تو واجب ہوا اعتقاد اسکا بعد ازان کلام کیا ہی علما نے بیچر کیفیت نظر کی کہ کیونکر گمتی ہی اور ضرر پہنچاتی ہی بعضی نظر لگانی والون سی منقول ہی کہ کہا انھون نی کہ جب ہم دیکھتی ہین کسی چیز کو اچھا جان کر تو ایک حرارت پاتی ہین ہم کہ انکہ سی نکلی اور بعضون نی کہا کہ نظر لگانی والی کی آنکھہ سی قوت سمیہ منبعث ہوتی ہی اور متکیف ہوتی ہے ساتھہ اوس ہوا اور پہنچتی ہی نظر زدہ کو اور باعث ہوتی ہی فساد و ہلاک کی مثل زہر کی کہ فعی سی پہنچتا ہی یعنی بعضی افعی سی ہوتی ہی کہ بیچر دیکھنی کی زہر پہنچتا ہی اور ہلاک کرتا ہی حاصل یہہ کہ مثال تیر کی ایک چیز نظر لگانی والی سی جانب نظر زدہ کی روانہ ہوتی ہی اور اگر کوئی لغم کہ بچاوے اوسکا کرمی درمیان مین نہو تو پہنچتی ہی اور کارگر ہوتی ہے اور اگر کوئی مانع درمیان مین ہو کہ عبارت حرز اور تعویذ اور دعا سی ہی تو نہین پہنچتی اور نہین نفوذ کرتی ہی اور اگر حرز قوی ہو نظر لگانی والی ہی کی طرف پلٹیاتی ہی مانند تیر معکوس کے بر تقدیر سختی سپر کی اور جسیکہ بعضون مین قوت اور خاصیت نظر کی رکھی ہی نفوس کاملہ کو قوت اور تصرف دفع اوسکیکا بھی دیا ہی ع ح

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** اُسامۃَ بنِ شریکٍ قال قالوا یا رسولَ اللہِ أنتداوی قال نعم یا عبادَ اللہِ تداووا فانَّ اللہَ لم یضع داءً إلّا وضع لہ شفاءً غیرَ داءٍ واحدٍ الہرمُ رواہ احمد والترمذی و ابو داود روایت ہی اسامہ ابن شریک سے کہ کہا عرض کیا بعضے صحابہ نی یا رسول اللہ کیا دوا کرین ہم فرمایا کہ ہان ای بندہ اللہ کی دوا کرو اسلیی کہ تحقیق اللہ تعالی نی نہین رکھے ہے کوئی بیماری مگر کہ معین کے اوسکی لیی شفا سوا ایک بیماری کی کہ وہ بڑہاپا ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نی ف ای بندہ اللہ کے یہہ اشارہ ہی اسپر کہ دوا کرنی نہین منافی ہی عبودیۃ و توکل کی لیکن اعتماد و دار بکر و شافی حقیقی اللہ سے ہے کو جانو اور دوا کو فقط سبب شفا نا ع ح

وعن عُقبۃَ بنِ عامرٍ قال قال رسولُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم لا تکرہوا مرضاکم علی الطعام فانَّ اللہَ یطعمہم و یسقیہم رواہ الترمذی و ابن ماجۃ و قال الترمذی ہذا حدیث غریب اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی نہ زبردستی کیا کرو اپنی بیمارون کو کھانا کھلانی پر اسلیی کہ اللہ تعالی کھانا کھلاتا ہی اوکو اور پلاتا ہی اونکو نقل کی یہہ ترمذی و ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہے ف کھانا کھلانی پر یعنی کھلانی پلانی پر اور انھین کے حکم مین ہی دوا اور اخیر حدیث کی یہہ معنی ہین کہ قوت بخشتا ہی اللہ تعالی اور مدد کرتا ہی ساتھہ اوسچیز کی کہ فائدہ دیتی ہی مثل فاکہی کھانی اور پینی کی اور زندہ رہنا اور قوۃ ہونی ساتھہ قدرت الہی کی ہی نہ ساتھہ کھانی پینی کی حاصل یہہ کہ نفس ایسے چیز مین مشغول ہی کہ احتیاج طعام کی نہین رکھتا اور اگر ساتھہ جریان عادت کی کوئی سبب اوسکی بقا کی چاہیی تو طوبات بدن کی کہ حرارت غریزی تحلیل اوسکو کرتی کافی ہی ع ح

وعن انسٍ انَّ النبیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کوی سعدَ بنَ زرارۃَ من الشوکۃ رواہ الترمذی و قال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی انس سے یہہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نی داغ دیا اسعد بن زرارہ کو بسبب بیماری سرخ بادہ کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف داغ دیا یعنی اپنے ہاتھہ سی یا کسیکو حکم کیا داغنی کا اور یہہ نہین معلوم ہوا کہ اس بیماری کی لیی داغ کھان دیا ع ح

وعن زیدِ بنِ ارقم قال امرنا رسولُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم ان نتداوی من ذاتِ الجنبِ بالقسطِ البحریِّ و الزیتِ رواہ الترمذی

اور روایت ہی زید بن ارقم کی کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ دوا کریں ہم بیمار کے ذات الجنب کی ایسی ساتھ قسط بحری کی یعنی کٹ کی اور تیل زیت کی یعنی ساتھ کھانی یا مکالی اوسکی کی یا دونون کی نقل کی بیہقی ترمذی نے **وعنہ** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتعت الزیت والورس من ذات الجنب رواہ الترمذی اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ کہا تھی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیان کرا اور مدد کرکے زیت اور ورس کی واسطی علاج ذات الجنب کے نقل کی بیہقی ترمذی نے **ف** ورس ساتھ ضمہ واو اور جزم رہی کی نام ایک گھانس کا ہی کہ زرد ہوتی ہی مانند زعفران کی اور سے رنگتی ہین اور ظاہر بیہقی ہے کہ علاج ذات الجنب کا ساتھ انکے بطریق الدود کی یعنی پیکانی کی منہ مین ہوگا شرح **وعن** اسماء بنت عمیس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سالہا بما تستمشین قالت بالشبرم قال حار قالت ثم استمشیت بالسنا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو کان شیئا کان فیہ الشفاء من الموت کان فی السنا رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی اسماء بیٹی عمیس کے سی بیہقی کہ نے صلے اللہ علیہ وسلم نی پوچھا انسی کہ ساتھ کس چیز کے جلاب لیتے ہو تم کہا ساتھ شبرم کی فرمایا کہ گرم ورم ہی کہا اسماء نی پھر جلاب لیا مینی ساتھ سنا کی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہوتی کوئی چیز کہ ہوتی وسمین شفا موت سی تو البتہ ہوتی ہیچ سنا کی نقل کی بیہقی ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** شبرم نام ایک گھانس کا ہی کہ دست لاتی ہی اور بعضون نی کہا کہ وہ دانہ ہی جوش دیکر پانی اوسکا پیتی ہین اور لفظ حار حار دونون ساتھ حج مہملہ اور تشدید رہی کی ہین اکثر صحیح نسخون مین اور اصول معتمدہ مین اور بعضون نی دوسرے لفظ کو ساتھ جیم کی ضبط کیا ہی قبیلہ اتباع سی اور اتباع یہ ہی کہ ایک لفظ مہمل بعد لفظ موضوع کی کہ مناسب ہو تا ہی لاتی ہین واسطی مبالغہ کی جیسی چادر اور اوبہر تقدیر معنی یہ ہین کہ شبرم نہایت گرم ہی کہ حار درجہ چہارم مین ہی اور اطبا نی منع کیا ہی اوسکی استعمال سی بسبب یا وہ مسہل ہونے اسکے اور اخیر جملہ مین مبالغہ ہی ہیچ تعریف سنا کی کہ شفا دینی ہی امراض کثیرہ سی اور افضل مکی ہی وہ عجیب دوا ہی کہ اصلا امین خوف ضرر کا ضعیف اور قریب باعتدال ہی اور حار ہی درجہ اول مین اور اسہال کرتی ہی صفرا اور سودا اور بلغم کو اور تقویت بخشتی ہی جرم قلب کی اور جملہ خاصیتون اسکے سے یہ ہی کہ نفع کرتی ہی وسواس سوداوی کو شرح **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ انزل الداء والدواء وجعل لکل داء دواء فتداووا ولا تداووا بحرام رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابی درداء سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی اتاری ہی بیماری اور دوا اور مقرر کی ہی واسطی ہر بیماری کی دوا پس دوا کرو ولیکن نہ دوا کرو ساتھ حرام کی نقل کی بیہقی ابو داؤد نی **ف** ساتھ حرام کی یعنی مثل خمر اور خنزیر اور مانند اسکے کہ جو حرام ہین دوا نکر واو ہیچ بھی کی دوا کرنی سی ساتھ حرام چیزون کے مطلق اور ساتھ شراب کے علی الخصوص حدیثین متعدد آئی ہین ابن مسعود سی روایت ہی کہ خدا تعالی نی نہین رکھے شفا تمہاری اون چیزون مین کہ حرام کے ہین تمہر ورجب طارق جعفی نی سوال کیا آنحضرت سے شراب کے بنانی کا منع فرمایا انکو اور نہین نی کہا کہ دوا کی لیی بناتا ہون فرمایا وہ دوا نہین ہے بلکہ وہ مرض ہے اور فرمایا من تداوی بالخمر فلا شفاہ اللہ اور بعضی روایات فقہیہ مین آیا ہی کہ اگر اطبا رحاذق اتفاق کرین کہ اس بیماری کی سوائے اسکی دوا نہین ہے جائز ہی دوا کرنی ساتھ اسکی لیکن وجود حاذقون کا اور اتفاق انکا اوپر انحصار دوا کی ایک چیز مین متعذر ہی شرح **وعن** ابی ہریرۃ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدواء الخبیث رواہ احمد وابو داؤد والترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی دوا خبیث سی نقل کی بیہقی احمد اور ابو داود اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنے دوا نجس اور حرام کے استعمال سی منع فرمایا یا مراد خبیث سی دوا بدمزہ بدبو ہی کہ طبیعت اوسکے استعمال سی متنفر ہو وہ بھی خوب نہین کہ نفع اوسمین بکثرت ہوتا ہی بسبب قبول کرنی

طبیعت کی اور اس قصہ پر بعض تنزیعی شروح ؛ وعن سلمیٰ خادمۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت ما کان احد یشتکی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجعا فی راسہ الا قال احتجم ولا وجعا فی رجلیہ الا قال اختضب بہما رواہ ابوداود اور روایت ہی سلمہ خادمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ انھیں کوئی شکوہ کرتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیماری کا اپنے سر کے کبھی اس سے پہلے کہ ہوتی کثرہ خون سے مگر فرماتی بھری ہوئی سینگی کھچواؤ اور نہ انھیں شکوہ کرتا درد کا اپنے پاؤں اپنی کی یعنی اوس درد کا کہ بسبب حرارت کی ہوتا مگر فرماتی مہندی لگاؤ اونکو نقل کے یہہ ابوداود دنی ف یہہ حدیث مطلق شامل ہے مردون اور عورتون کو لیکن لائق یہہ ہی کہ اکتفا کری مرد ساتھہ مہندی لگانی کی تنہا دن پر اور پرہیز کری ناخون پر لگانی سی واسطے حرز کرنی کی مشابہت عورتون کیسی حتی الامکان ؛ ع ؛ وعنہا قالت ما کان یکون برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرحۃ ولا نکبۃ الا امرنی ان اضع علیہا الحناء رواہ الترمذی اور روایت ہی سلمی سے کہ کھانہ پہنچتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی زخم تلوار یا چھری یا مانند انکیکا اور نہ زخم پتھر یا کانٹی کا مگر فرماتی مجکو یہہ کہ رکھون اوسپر مہندی نقل کی یہہ ترمذی نی ف اسلیی کہ مہندی کی برودت سی تخفیف ہو جاتی ہی ہیجان حرارہ اور الم زخم کی ؛ ع ؛ وعن ابی کبشۃ الانماری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یحتجم علی ہامتہ وبین کتفیہ وہو یقول من اراق من ہذہ الدماء فلا یضر ان لا یتداوی بشیء رواہ ابوداود وابن ماجہ اور روایت ہی ابی کبشہ نماری سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پچھنے ہوئی سینگی کھچواتی تھی اپنی بیچ مبارک پر اور درمیان دونون مونڈہون اپنی کی اور فرماتی جو شخص کہ نکالی بعض ان خونون میں سی پس نہیں ضرر کرتا اوسکو یہہ کہ نہ دوا کری کچھہ واسطی کسی بیماری کی نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی ف اپنی سر مبارک پر الخ احتمال ہی کہ کبھی سر پر سینگی کھچواتی ہون اور کبھی درمیان مین مونڈہون کی اور احتمال یہہ بھی ہی کہ دونو جای کھچواتی ہون اکھٹی اور خونو مین سی ظاہر یہہ ہی کہ مراد خون ان اعضاء مذکورہ کا ہو یا مطلق خون فاسد ہر عضو کا کہ احتیاج ہو اوسکی نکالنی کی ع ؛ وعن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم علی وذکیہ من وجع کان بہ رواہ ابوداود اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سینگی کھچوائی یعنی پچھنے ہوائے اپنی کولی پر بسبب موچ کی کہ آئی تھی حضرت کی پای مبارک مین نقل کی یہہ ابوداود دنی ف وتی ساتھہ زبر واو اور جزم ث اور ہمزہ کی در واو ضرب کہ پہنچی عضو کو بغیر سکی کہ ٹوٹ جاوی ع ؛ وعن ابن مسعود قال حدثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لیلۃ اسری بہ لقد مر علی ملا من الملائکۃ الا امروہ ان مرامتک بالحجامۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا خبر دی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی خبر دن شب معراج کی یعنی یہہ کہ انھین گذرا اوپر کسے جماعت کے فرشتون مین سی مگر کہ حکم کیا اونھون نی حضرت کو یعنی پہنچایا اونکو حکم الہی کی حکم کرو اپنی امت کو ساتھہ پچھنون کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے ف پچھنون کی فضیلت کا سبب یہہ ہی کہ پچھنی خون کو نواحی جلد سی اخراج کرتی ہین اور سب اطبا قائل ہین اسکی کہ بلاد گرم مین پچھنی افضل ہین فصد سی اسلیی کہ خون انکا رقیق اور پختہ ہوتا ہی اور اوپر سطح بدن کی آجاتا ہی اور پچھنون سی باہر نکلتا ہی نہ فصد سی اور مراد امت سی وہ عرب ہین کہ اوسوقت مین موجود تھی یا مراد امت سی قوم حضرت کی ہی یا مراد امت سی عام ہین کہ جنکو حاجت پڑے خون نکلوانیکی حضرت صلعم کی امت مین سی ع ؛ وعن عبد الرحمن بن عثمان ان طبیبا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ضفدع یجعلہا فی دواء فنہاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن قتلہا رواہ ابوداود اور روایت ہی عبد الرحمن بن عثمان سی یہہ کہ تحقیق ایک طبیب نی پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی واسطے مینڈک کیسی دوا مین کہ درست ہی یا نہین پس منع کیا اوسکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی قتل کرنی

اسکے نقل کی بیہقی ابوداود دنی **ف** قتل کرنی اوسکیسی یعنی اور ڈالنی اوسکی سی دوا مین اور بسبب اسکے حاصل ہوتی ہے مطابقہ درمیان سوال و جواب کے اور بیوند سے
اسکی مروی ہے کہ جامع مین ہے اسی طرح نہی عن قتال الصغار للدواء کہا قاضی نے شاید کہ حضرت نے منع کیا مارنی سیندک کے سی اسلیے کہ تھین مناسب جانی دوا کر
ساتھ اوسکی یا توا وسکی نجاست و حرمت کی لیی کیونکہ تھین جائز ہی دوا کرنی ساتھ حرام چیزون کی باوسطی کراہت طبع کی اور تنفر کی اوسی
یا اسلیی کہ دیکھی حضرت نی اوسمین مضرت زیادہ چیز سی کہ دیکھی طبیب نی اوسمین منفعت نوع ہ **وعن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یحتجم فی الاخدعین والکاهل رواہ ابوداود و زاد الترمذی وابن ماجۃ وکان یحتجم لسبع
عشرۃ وتسع عشرۃ واحدی وعشرین اور روایت ہی انس سے کہ کھاتھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سینگے بھری ہوئی کچھوائی بچھ
دورگون کی کہ دونو طرف گردن کی ہین اور درمیان سونڈھیون کی نقل کی بیہقی ابوداود نی اور زیادہ کی ترمذی اور ابن ماجہ نی بیہقی عبارت
اوسکی حضرت سینگے کچھوائی سترھوین تاریخ اور اونیسوین تاریخ اور اکیسوین تاریخ **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کان یستحب الحجامۃ لسبع عشرۃ وتسع عشرۃ واحدی وعشرین رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابن عباس سے بیہقی کہ
نبی صلے اللہ علیہ وسلم دوست رکھتی تھی پچھنی لینی سترھوین تاریخ اور اونیسوین تاریخ اور اکیسوین تاریخ نقل کی بیہقی بغوی نی شرح السنۃ مین
وعن ابی هریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من احتجم لسبع عشرۃ وتسع عشرۃ واحدی وعشرین کان شفاء من
کل داء رواہ ابوداود اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ بھری ہوئی سینگے کچھوائے
سترھوین اور اونیسوین اور اکیسوین کو ہوتی ہی شفا ہر بیماری سی نقل کی بیہقی ابوداود دنی **وعن** کبشۃ بنت ابی بکرۃ ان
اباها کان ینهی اهله عن الحجامۃ یوم الثلثاء ویزعم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یوم الثلثاء یوم الدم و
فیه ساعۃ لا یرقأ رواہ ابوداود اور روایت ہی کبشہ بیٹے ابی بکرہ کیسی بیہقی کہ بیشک ابی بکرہ کیسی باپ تھی منع کرتی
اپنی گھر کی لوگون کو سینگے کچھوانی سی منگل کی دن اور نقل کرتی نی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی بیہقی کہ دن منگل کا دن خون کا ہی یعنی غلبہ خون کا اسمین ہاک
ساعت ہے کہ تھین تھمتا خون یعنی پس اگر اس روز مین خون لیوی شاید کہ موافق اس ساعت کے پڑی اور ہلاک ہوجاوے تھمنے خون سے نقل کی بیہقی ابوداود دنی
وعن الزهری مرسلا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من احتجم یوم الاربعاء او یوم السبت فاصابه وضح فلا
یلومن الا نفسه رواہ احمد وابوداود وقال قد اسند ولا یصح اور روایت ہی زہری تابعی سی بطریق
ارسال کی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی جو شخص سینگی کچھوائی بدن کی دن یا ہفتہ کی دن پھر پہنچی اوسکو کوڑہ پس نہ ملامت کری مگر نفس
اپنے کو نقل کی بیہقی اور کہا ابوداود دنی کہ تحقیق اسناد کی گئی ہے بیہقی حدیث یعنی متصل ہے باعتبار راویون کی ایک اور اسناد
مین اور صحیح نہین ہے وہ اسناد **ف** لیکن حاصل ہوتی ہی بسبب اسکے قوۃ مرسل کو اور مرسل حجت ہی ہماری نزدیک اور تمام نقاد کی نزدیک
شرح ہ **وعنه** مرسلا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احتجم او اطلی یوم السبت او الاربعاء
فلا یلومن الا نفسه فی الوضح رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے زہری سی بطریق ارسال کے کہا فرمایا پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بھری ہوئی سینگے کچھوائی یا لیپ کری یعنی کسی عضو بدن پر دن ہفتی کی یا بدھ کی پس نہ ملامت کری مگر نفس اپنے کو پہنچی
پہنچی جانی کوڑہ کی نقل کی بیہقی بغوی نی شرح السنۃ مین **وعن** زینب امراۃ عبد اللہ بن مسعود ان عبد اللہ رای فی عنقی
خیطا فقال ما هذا فقلت خیط رقی لی فیه فقالت فاخذته فقطعه ثم قال انتم آل عبد اللہ لاغنیاء عن الشرک

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الرُّقٰى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ فَقُلْتُ لِمَ تَقُوْلُ هٰذَا لَقَدْ كَانَتْ عَيْنِيْ تَقْذِفُ وَكُنْتُ اَخْتَلِفُ اِلٰى فُلَانٍ الْيَهُوْدِيِّ فَاِذَا رَقَاهَا سَكَنَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّمَا ذٰلِكِ عَمَلُ الشَّيْطَانِ كَانَ يَنْخَسُهَا بِيَدِهٖ فَاِذَا رَقَاهَا كَفَّ عَنْهَا اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكِ اَنْ تَقُوْلِيْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہی زینب عورو عبداللہ بن مسعود کیسی کہ تحقیق عبداللہ نی دیکھا میری گردن مین ایک گا پس کہا کیا ہی یہہ پس کہا مینی ناگا ہی یہہ پیر پڑھا گیا ہی واسطی میرے اسمین کہا زینب نے پس لیا عبداللہ نے اوس نا کی کو اور پھینکدی اوسکو اور پھر کہا تم ای اہل عبداللہ کی البتہ بے پرواہو شرک سے سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق منتر اور منکی اور ٹوٹکی شرک ہین پس کہا مینی کسطرح کہتی ہو اوس طرح یعنی اور حکم کرتی ہو مجکو ساتھہ توکل کی اور نہ منتر کرنیکی باوجود یکہ مینی منتر کرتی ہون فائدہ پایا ہی البتہ تحقیق تھی آنکھہ میری نکلی پڑتی پس بسبب دردکی اور مین آدورفت رکھتی تھی طرف فلانی یہودی کی پس جب منتر پڑہ کر دم کیا اوسنی آنکھہ پر آرام پایا آنکھہ نی پس کہا عبداللہ نی نہین ہے یہہ مگر آنکھہ کا اور اچھا ہونا اوسکا بسبب منتر کے کہ کام شیطان کا تھا شیطان چھیڑتا تھا آنکھہ کو اپنی ناخنہ سی پس جب منتر پڑہا گیا باز رہا شیطان آنکھہ سے سو اسکی نہین کہ تجھکو بہتر کہتی تو جیسیکہ کہتی تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کھتی کھودے تو بیماری کو ای پروردگار لوگون کی اور شفا دی تو ہی شفا دینی والا نہین شفا مگر شفا تیری ایسی شفا کہ نہ چھوڑی بیماری کو نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** بے پرواہو شرک سی اور محتاج اسکی نہین کہ ہیچ دفعہ امراض اور منتر تون کی تمسک ساتھہ ان افعال کی کرو کہ منتر کرتی ہین اور متضمن شرک کو ہین جیسی کہ متعارف اس زمانہ مین منتر عہد جاہلیت کی تھی کہ مشتمل تھی مضمون شرک کو کذا قال الشیخ رح اور ملا علی رح نی لکھا ہی کہ مراد شرک سی اعتقاد اسکا ہی کہ یہہ سبب قوی ہی اور اوسکی ایسی کچھہ تاثیر ہی پس یہہ شرک خفی ہی اور اگر اعتقاد کری یہہ کہ وہ موثر ہی پس وہ شرک جلی ہی اور منتر یعنی وہ منتر کہ اسمین نام بت یا شیطان کا یا کلمہ کفر کا یا سوا اسکی وہ چیز ہو کہ نہین جائز ہی شرعاً اور آیین داخل ہی وہ منتر کہ نہ معلوم ہون معنی اوسکی اور تمائم جمع تمیمہ کی ہے یعنی تعویذ کی لڑکی کی گلی مین ڈالا جاوے اور ریبان وہ تعویذ مراد ہی کہ ہون آیین اسما الٰہی اور آیات اور دعائین ماثورہ اور بعضون نی کہا کہ تمیمہ کہتے ہین منکی کو کہ عورتین اولاد کی گلی مین ڈالتی ہین گمان اسکے کہ اس سے نظر نہین لگتی اور تولہ ساتھہ زبر اور زبر واو و لام کی ایک قسم ہی سحر کی کہ دور کرتی ہین یا کہ عذبین واسطی محبت مرد و عورت کی کرتی ہین اور شرک ہین یعنی یہہ سب کام اہل شرک کی ہین اور متضمن شرک خفی یا شرک جلی کو ہین جیسی کہ اوپر ذکر کیا گیا اور کام شیطان کا تھا یعنی یہہ درد جو تیری آنکھہ مین تھا درد حقیقۃً بلکہ شیطان کی ضربات تھا شیطان سی: **وعن** جابر قال سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّشْرَةِ فَقَالَ هِيَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا پوچھی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نشرہ سی پس فرمایا کہ وہ عمل شیطان کا ہی نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** نشرہ ساتھہ پیش نون و سکون شین معجمہ کی ایک قسم ہی افسون کے کہ آسیب زدہ کی لیی کرتی ہین اور قاموس مین ہے کہ نشرہ رقیہ یعنی افسون ہے کہ علاج کیا جاتا ہی ساتھہ اوسکی مجنون و مریض پس حاصل معنی اوسکی رقیہ اور تعویذ ہین پس مراد ساتھہ نشرہ کی کہ اوسکو عمل شیطان کہا و رقیہ ہوگا کہ عمل جاہلیت سے تھی مشتمل اسما ربتون اور شیاطین کیکو و زبان عبرانی مین ہو کہ معلوم نہو معنی اوسکی نہ ساتھہ قرآن اور اسما الٰہی کے **وعن** عبداللہ بن عمر قال سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا اُبَالِيْ مَا اَتَيْتُ اِنْ اَنَا شَرِبْتُ تِرْيَاقًا اَوْ تَعَلَّقْتُ تَمِيْمَةً اَوْ قُلْتُ الشِّعْرَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِيْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عبداللہ بن عمر کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نہین پرواہ کرتا مین ہر عمل سے کہ کرونگا مین اگر پیون مین تریاق یا لٹکاونگا مین گلی مین منکا یا کہونگا مین شعر یعنی تصنیف کرونگا مینتین اپنے طرف سی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** ضمیر

پرواکرتا ہین الخ یعنی اگر ان چیزون مین سی ایک چیز بھی محسی صادر ہو تو مین اون لوگون مین سی ہو ون کہ پروا نھین کرتی ہر چیز کی کرتی ہین اور پرہیز نھین کرتی نامشروع سی مقصود یہہ ہی کہ کرنا ان چیزون کا ہی کام اوس شخص کا ہی کہ بی قید و بی پروا ہو ہیچ کرنی نامشروعات کی اون چیزون کا استعمال حضرت نی اسلیے برا جانا کہ تریاق مین تو گوشت سانپ کا اور شراب پڑتی ہی پس حرام ہی وہ اور اگر ایسا تریاق ہو کہ اوسمین حرام چیزین نہ پڑین مجھے منافقہ نھین اوسکا اور بعضون نے کہا کہ ترک اوسکا بھی ولی ہی عمل کرنی کر ساتھہ لطلاق حدیث کی اور مراد تیمہ سی تیمہ جاہلیت کی ہین یعنی منتر اوننکے کہ رمنکی اور ناخن وغیرہ اور جو کہ ساتھہ قران اور اسمار الھی کے ہون خارج ہین اس حکم سی بلکہ مستحب ہین یا مباح ہے برکت کی اونھین اور کھون مین شعر الخ یعنے قصد کرون عین شعر کھنی کا اور کھون اپنی لیسی یہہ بات حضرت نی بسبب اس قول اللہ تعالی کی فرمائی وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہ اور اگر بی قصد و بی اختیار زبان سی کلام موزون نکلی وہ اور بات ہی واخل کھنی شعر کی اور نہ موموم نھین اسلیے کہ اہل عرف واصطلاح بھی اوسکو داخل شعر کی نھین رکھتی چونکہ حق تعالی نی منحصر کر منزہ و معصوم کیا تھا مطلق شعر کھنی حضرت کی لیی روا نہ رکھی پس یہہ کمال مخصوص ہے ساتھہ حضرت کی اور ہیچ حق غیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شعر مثل و رکلامون کی ہین کی اچھی مضمون کے اچھی ہین اور بری مضمون کے بری ان توجہ باطن کی اوسکی طرف اور ضائع کرنا عمر کا اور تفکر کثیر کہ مانع ہو امور ضروریہ دینی سی مذموم ہی اور کھانا بن ملک نے یعنے کھنا شعر کا اور پینا تریاق کا اور لٹکانا تمائم کا حرام ہین مجرد اور ہیچ حوالہ کی تمائم اور کھنا شعر کا حرام نھین جبکہ نھو اونمین جھوٹ اور ہو مسلمان کی یا کوئی چیز گناہ کی اور اسیطرح وہ تریاق کہ نھو اوسمین کوئی حرام چیز مثل سانپ وغیرہ کی نھین حرام انتھی ف ع ح ۔ وعن المغیرۃ بن شعبۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اکتوی او استرقی فقد برئ من التوکل رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کی داغ لیوی یا منتر پر سہو اوی پس تحقیق بری ہوا توکل سی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی ف یعنے داغ اور منتر اگرچہ مباح ہین وقت حاجت کے ولیکن مقام توکل بالاتر ہی اس سے فرمایا اللہ تعالی نی وعلی اللہ فلیتوکل المومنون ہیچ مبالغہ کرنی مباشرت اسباب کے دلالت ہے اوپر غفلت اوسکے رب الارباب ہے چنانچہ اسلیی کھا ہی امام غزالی نی کہ جو کوئی بند کری دروازہ اپنا ساتھہ دعا قفلون کی با ایک قفل کی پھر کھی ہمسایہ کو ساتھہ حفاظت کے نکلا توکل سی خارج ع ۔ وعن عیسی بن حمزۃ قال دخلت علی عبد اللہ بن عکیم وبہ حمرۃ فقلت الا تعلق تمیمۃ فقال نعوذ باللہ من ذلک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تعلق شیئا وکل الیہ رواہ ابو داود اور روایت ہی عیسی بن حمزہ سی کہ کہا میں عبد اللہ بن عکیم کی پاس سحال مین کہ اونکی بدن پر بیماری سرخی کی تھی پس کہا میں کیون نھین لٹکاتی تم تعویذ پس کہا عبد اللہ نی پناہ مانگتا ہون ہم ساتھہ اللہ کی اس سے فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ لٹکاوی کسی چیز کو سونپا جاتا ہی طرف اوسکی نقل کی یہہ ابو داود نی ف کھا طیبی نی شاید کہ عبد اللہ نی پناہ مانگی ساتھہ اللہ کی لٹکانی تعویذ کی اسلیی وہ تھی متوکلین سے اگرچہ جائز ہی اور دنکو اور کسی چیز کو یعنی لٹکاوی تعویذ اور منکی اور مانند نکے اس اعتقاد سی کہ یہہ چیز بن نفع دیتی ہین اور دفع کرتی ہین ضرر کو اور لفظ وکل ساتھہ پیش واو اور تخفیف کاف مکسور کے ہی بمعنی چھوڑا جاتا ہی اور سپرد کیا جاتا ہی طرف اوسکی یعنی محروم کیا جاتا ہی اعانت و امداد الھی سے اور شفا نھین پاتا ہی اسلیے کہ سب چیزین ہین ماسوا حق کی نہ ضرر کرتی ہین اور نہ نفع دیتی ہین مقصود رغبت دلانی ہی اوپر تفویض و توکل کی ع ح ۔ وعن عمران بن حصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا رقیۃ الا من عین او حمۃ رواہ احمد والترمذی وابو داود ورواہ ابن ماجۃ عن بریدۃ اور روایت ہی عمران بن حصین سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نھین منتر نا مگر کرتا مگر نظر سی یا ڈنک ہر دار سی یعنی بچھو اور مانند اوسکی کی ڈنک سے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نی اور روایت کی یہہ ابن ماجہ نی بریدہ سے ۔ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا رقیۃ الا من عین او حمۃ او دم واو

اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں تاثیر کرتا منتر مگر نظر بری یا ڈنک زہر دار سی یا خونسی نقل کی بیہقی ابوداود نے ف اس حدیث مین لفظ خز نکا زیادہ آیا اور علمائی مراد اس سے خون کمسیر کا رکھا ہی اور اگر عام مراد رکھین کہ جو بیمار یان خون کی سبب سے ہون خواہ بسبب ان ہونی خون کی بسبب فساد خون کی تو بھی جائز معلوم ہوتا ہی واللہ اعلم اور ابوداود کی ایک روایت مین الا فی نفس آیا ہی بجای الا فی عین کے اور کہا علمائی کہ مراد نفس سے نظر ہی اور بجای ہی دوم کی او لفظہ آیا ہی کہ بمعنی کاٹنی کی ہی دانتون سے جیسیکہ سانپ وغیرہ کا کھہ بیماری کو نافع ہی مانند درد سر اور درد دانتون وغیرہ کی جیسیکہ احادیث مین آیا ہی اور صحیح مسلم مین آیا ہی کہ جبرئیل نے پیغمبر خدا کی پاس اسحال مین کہ حضرت بیمار تھی کہا جبرئیل نے بسم اللہ ارقیک من کل داء یؤذیک پس مراد ساتھہ حصر کی احادیث مین مبالغہ ہی اور مراد یہہ ہی کہ منتر ان تین چیزون مین اعلی اور انفع ہی بہ نسبت اور چیزون کی اور شائع اور متعارف ہی درمیان لوگون کی بزخ وعن اسماء بنت عمیس قالت یا رسول اللہ ان ولد جعفر تسرع الیہم العین افنسترقی لہم قال نعم فانہ لو کان شیء سابق القدر لسبقتہ العین رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی اسماء بیٹی عمیس کی سی کہ کہا یا رسول اللہ تحقیق اولاد جعفر طیار کی جلدی پہنچتی ہی ان کی طرف آنکھ یعنی بسبب خوب صورتی اور خوبسیرت ہونی کی تو کیا آیا منتر پڑہوا دین ہم انکی لیی فرمایا ان اسلیکی تحقیق اگر ہوتی کوئی چیز سبقت لیجانی والی قدر کی تو سبقت لیجاتی اوس سے نظر یعنی نظر مرغوب ہے پس جائز ہی منتر پڑہوانا اوسکی لیی نقل کی بیہقی احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف جیسے بعضے نظر بسبب اوخبث طبع کی ضرر پونہچاتی ہی ایسی اوسکی مقابلہ مین نظر عارفون اور واصلون کی نافع ہوتی ہی مانند اکسیر کے کہ کافر کو مومن کر دیتی ہین اور فاسق کو صالح اور جاہل کو عالم بزع وعن الشفاء بنت عبد اللہ قالت دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا عند حفصۃ فقال الا تعلمین ہذہ رقیۃ النملۃ کما علمتیہا الکتابۃ رواہ ابوداؤد اور روایت ہے شفا بیٹی عبد اللہ کی سی کہ کہا داخل ہوی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسحالمین کہ مین تھی نزد یک حفصہ کی پس فرمایا کیا نہین سکھلاتی تو اوکو یعنی حفصہ کو منتر نملہ کا جیسیکہ سکھلایا تو نی اوسکو لکھنا نقل کی بیہقی ابوداود نے ف شفا ساتھہ زیر شین کی بیٹی عبد اللہ بن شمس کے قریشیہ عدویہ ہین نام انکا لیلی ہے اور شفا لقب ہے کہ غالب آیا ہی نام پر اسلام لائین ہیں پہلی ہجرت کی اور تحقیق فاضلہ عاقلہ عورتون مین اور حضرت انکی ہان تشریف لیجاتی اور قیلولہ کرتی اور حضرت کی لیی بچھونا اور ازار رکھا کرتی تھی کہ وقت آرام کرنیکی خدمت مین آوین اور نملہ پھنسیان ہین کہ چھلو پر نکلتی ہین اور نہایت دکھہ دیتی ہین اور زبیار کو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ گویا چیونٹیان چلتی ہین اوسپہ شفا منتر پڑہتی تھین نملہ کی دفع کی لیی کہ جب مسلمان ہوئین اور حضرت مدینہ مین تشریف لائی تو انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین ایام جاہلیت مین منتر نملہ کی کیا کرتی تھی چاہتی ہون کہ آپکی عرض کرون پس عرض کیا اور حضرت نے جائز رکھا اور فرمایا کہ تعلیم کر اسکو حفصہ کے تئین اور بعضی کہتی ہین کہ بیہقی کلام حضرت سی بطور تعریض کے تھا حفصہ کو کہ انھون نی افشار سر حضرت کا کیا تھا چنانچہ وہ قصہ سورہ تحریم مین مذکور ہی اور مراد رقیہ نملہ کی سی چند کلمات ہین کہ مشہور تھی درمیان انکی ابین نام اور عورتین عرب کے اوسکو رقیہ نملہ کہتی تھین رقیہ نملہ حقیقیہ کہ اوسمین کچھہ خرافات تھا اور منع فرمایا تھا اوسسے پس کیونکر حکم فرماتی اوسکی سکھانیکا انکو اور کلمات مشہورہ ہین العرس تنتعل وتختضب وتکتحل وکل شیء تفعل غیر الاعصی الرجل اور حاصل مضمون ان کلمات کا یہہ ہی کہ عورۃ ارا ستہ کرتی ہے اپنی تئین اور سب کچھہ کرتی ہی غیر نافرمانی مرد کی پس آنحضرت نی تعریض کے حفصہ کو اور تادیب کیا اونکو نافرمانی کرنی پر اور افشا سر کرنی پر اور عورتون کو لکھنے کے سکھانی سی ایک حدیث مین آئی ہی کہ فرمایا لا تعلم الکتابۃ اور اس حدیث سی جواز سمجھا گیا پس یہہ حکم پہلی تھی سی ہوگا اور بعضون نے کہا کہ عورتین آنحضرت کی مخصوص تھین ساتھہ بعضی احکام و فضائل کی اور نہی کتابت سے محمول ہی اوپر تمام عورتون کے کہ خوف فتنہ کا وانمین متصور ہی اور یہان نہین اور کہا خطابی نی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ سکھانا کتابت کا عورتون کو مکروہ ہی کہتا ہون مین کہ یہہ جائز ہو اوسوقت کی عورتون کو نہ بعد انکی بسبب فساد

ف لفظ خز نکا ہے ۱۲ منہ

۔ ۔ ۔

فلما نزلت اخذ بهما وترك ما سواهما رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث حسن وروايت ہے ابو سعید خدری سے کہا کہ تھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے جنوں سے اور لوگوں کی بری نظر سے کہا کہ جب اتریں معوذتین حضرت نے پناہ مانگنے اس کے ساتھ ان دونوں سورتوں کے اور چھوڑ دیا ہر سوا ان دونوں کے نقل کیا اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے

وعن عائشة قالت قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم هل دُعِيَ فيكم المُغَرِّبُون قلت وما المُغَرِّبُون قال الذين يشترك فيهم الجن رواه ابو داود اور روایت ہے عائشہ سے کہا فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دکھلائی دیتی ہیں تمہاری اندر مغربون کہا میں نے کہ کون ہیں مغربون فرمایا وہ لوگ ہیں کہ شریک ہوتی ہیں ان میں جن نقل کیا اس کو ابو داود نے **ف** شریک ہوتی ہیں جن یعنی انکی نطفہ میں اور اولاد میں بسبب ترک کرنی ذکر اللہ کی وقت صحبت کرنیکی بیوی سی پس شیطان اپنا ستر اوسکی ستر کی ساتھ ملاتا ہی اور جماع کرتا ہی ساتھ اوسکی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نے وشاركهم في الاموال والاولاد پس واجب ہے انسان کو کہ کرے حسبطرح حدیث میں آیا ہی کہ جب صحبت کرنی لگی بیوی اپنی سی تو کہی بسم اللہ اللھم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا پس جسنے کہا ہی یہہ دعا بالسلم اللہ تو شریک ہوتا ہی شیطان صحبت کرنی میں پس معنی مغربون کے ہیں تجاوز کرنیوالی ذکر خدا سے اور دور رکھنے والی نفس اپنے کو ذکر حق سی وقت جماع کی یاد ورد الٰہی والی فرزند کو جنس اپنے سی اور لانی والی رگ غریب کو نسب میں پس وہ وقت غفلت کا ہوتا ہی ہوشیار رہی تا بچی اس بلاء عظیم سی اور بہ سبب ترک کرنیکی فساد ابنا روزگار کا ظاہر ہی اور بعضون نے کہا کہ مراد مشارکت جن سے اونمیں حکم کرنا اونکا ہی اونکو ساتھ زنا کی اور اچھا کر دکھانا ہی زنا کا اونکو پس پیدا ہوتی ہی اولاد بری

وذكر حديث ابن عباس خير ما تداويتم في باب الترجل اور ذکر کی گئی حدیث ابن عباس کے کہ سرما اوسکا خیر ما تداویتم ہی بیچھے باب ترجل کی

الفصل الثالث

فصل تیسرے

عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المعدة حوض البدن والعروق اليها واردة فاذا صحت المعدة صدرت العروق بالصحة واذا فسدت المعدة صدرت العروق بالسقم رواہ البیہقی فی شعب الایمان روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے معدہ آدمی کا بہ نسبت بدن کی مانند حوض کی ہی بہ نسبت درخت کی اور رگیں جو بیٹے آدمی کی کہ اعضا سی آتے ہیں طرف معدہ کی اور پیوستہ ہیں ساتھ اسکی ایسی ہیں کہ جیسے کوئی پانی بہنی کی لیجی حوض پر اوسے پس جسوقت تندرست ہوتا ہی معدہ پھرتی ہیں رگیں معدہ سی طرف اعضا کی ساتھ رطوبات جیدہ اور غذا صالحہ کی کہ سبب صحت بدن اور قوۃ اوسکی ہی اور جب فاسد ہوتا ہی معدہ پھرتی ہیں رگیں طرف اعضا کی ساتھ رطوبات ردیہ فاسدہ کے کہ سبب بیماری بدن اور ضعف اوسکی ہیں **ف** یعنے حال اوسکا مانند حال حوض کے ہے کہ رگ وریشی درخت کی اوسکی طرف جاکر رطوبات کو جذب کرتی ہیں اگر پانی صاف شیریں ہے تو سبب تازگی اور نشو نمای درخت کا ہوتا ہی اور اگر پانی کدر و شور ہی تو سبب خشکی اور پژمردگی درخت کا ہوتا ہی کذا ذکر الطیبی اور ظاہر حدیث کا یہ ہے کہ حمل کریں اسکو طب نبوی پر کہ افعال آدمی کی اور اقوال اوسکے اداب اوسکے موافق کھانی پینی اوسکی ہوتی ہیں پس اگر داخل ہو حرام پیٹ میں صادر ہوتی ہیں افعال وغیرہ حرام اور اگر داخل ہو فضول نکلتی ہیں افعال غیر فضول بر اصول و فروع سی پس طعام تخم افعال کا اور افعال ثمر کا روئیدگی کی کہ ظاہر ہوتی ہیں اوسی فی الحال جیسیکہ کھا گیا ہی کل انار شیرخ بافیہ اور فرمایا اللہ تعالی نے کلوا من الطیبات واعملوا صالحا اور فرمایا آنحضرت نے من نبت لحمه من سحت فالنار اولی بہ اور اس حدیث میں کلام کیا ہی اور بعضون نے اسکو موضوعات میں گنا ہی اور کہا لا اصل لہ لیکن سبب تعدد طرق اور تقویت اسکیکے ساتھ روایت طبرانی اور بیہقی کی ہی حسن یا ضعیف پس نہیں صحیح ہی بیہ کہ کہا جاوے اسکی حق میں انہ باطل الاصل لہ

وعن علي قال بينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة يصلي فوضع يده على الارض فلدغته عقرب فتناولها رسول الله صلى الله عليه وسلم بنعله فقتلها فلما انصرف قال لعن الله العقرب ما تدع مصليا ولا غيره او نبيا وغيره

ثُمَّ دَعَا بِمِلْحٍ وَمَاءٍ فَجَعَلَهُ فِي إِنَاءٍ ثُمَّ جَعَلَ يَصُبُّهُ عَلَى أَصْبُعِهِ حَيْثُ لَدَغَتْهُ وَيَمُصُّهَا وَيَعُوذُهَا بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ رَوَاهُمَا
الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کھا اوسوقت کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات نماز پڑھتی پس رکھا ہاتھہ
اپنا نماز مین پر پس کا ماحضرت کی انگلی مین بچھونی پس مارا اوسکو حضرت نے ساتھہ پاؤن اپنی کی پس مار ڈالا اوسکو پس جبکہ پھری آنحضرت نے نماز سی فرمایا
کری اسد بچھو کو کہ نہین چھوڑتا نماز کی کو اور نہ غیر نماز کی کو یا فرمایا نبی کو اور نہ غیر نبی کو پھر منگوایا نمک اور پانی اور کیا اوسکو یعنی ہر ایک کو ایک باسن مین
پھر شروع کیا کہ ڈالتی تھی اوسکو یعنی وہ جگہ کو کہ باسن مین تھی اپنی انگلی پر اوس جگہہ کہ کاٹا تھا بچھو نے اور ملتی تھی انگلی کو اور پڑھتی تھی اوسپر قل
اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس نقل کیا ہین دونو حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین **وعن** عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ أَرْسَلَنِي أَهْلِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ
بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ وَكَانَتْ إِذَا أَصَابَ الْإِنْسَانَ عَيْنٌ أَوْ شَيْءٌ بَعَثَتْ إِلَيْهَا مِخْضَبَهَا فَاخْرَجَتْ مِنْ شَعْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تُمْسِكُهُ فِي جُلْجُلٍ مِنْ فِضَّةٍ فَخَضَخَضَتْهُ لَهُ فَشَرِبَ مِنْهُ قَالَ فَاطَّلَعْتُ
فِي الْجُلْجُلِ فَرَأَيْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عثمان بن عبد اللہ بن موہب سے کہ کہا بھیجا مجکو اہل میری نی طرف
ام سلمہ کے ساتھہ پیالی پانی کی اور تھی عادت جسوقت کہ پہنچتی آدمی کو نظر یا کچھہ اور مرض بھیجتا طرف ام سلمہ کی ایک بڑا پیالہ پس نکالتین ام سلمہ بال پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور تھے مین کہتے ہین کہ لوہے کی چاندی کی پس ہلاتین اوسکو اوسکی لپی پس پیتا وہ اوس پانی سی کہا راوی نی پس جھانک کر دیکھا مینی نی مین پس
دیکھے مینی کتنی ایک بال سرخ **ف** کہا طیبی نے کہ استعمال چاندی کا یہان تھا مانند دالنی حریر کی کعبہ پر واسطی تعظیم کے اور بال سرخ خلقی تھی یا بھوکے
تھے بسبب آدبرہا کی یا مہندی مین رنگی ہوئی تھی یا بسبب خوشبوئی کی متغیر ہوگئی تھی نوح **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَاسًا مِنْ
أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ جُدَرِيُّ الْأَرْضِ فَقَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَاءٌ
مِنَ السَّمِّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَأَخَذْتُ ثَلَاثَةَ أَكْمُؤٍ أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا فَعَصَرْتُهُنَّ وَجَعَلْتُ
مَاءَهُنَّ فِي قَارُورَةٍ وَكَحَلْتُ بِهِ جَارِيَةً لِي عَمْشَاءَ فَبَرَأَتْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ ابوہریرہ سے کہتے ہین کہ آدمیون نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سے کہا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کھنبی بیچک ہے زمین کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
کھنبی قسم من سی ہی اور پانی اوسکا شفا ہی واسطی آنکھہ کے اور عجوہ کہ قسم نفیس کھجور کی ہی بہشت سے ہی اور وہ شفا ہی زہر سی کہا ابوہریرہ نی پس لیے
مینے تین کھنبیان یا پانچ یا سات اور نچوڑا مینی انکو یعنی کوٹ کر عرق اونکا نچوڑا اور رکھا مینی اونکا پانی شیشہ مین اور بطور سرمہ کی دیا مینی اوسکو
ایک آبلہ لونڈی چندہی کی آنکھہ مین پس اچھی ہوگئی وہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن ہی **ف** بیچک ہے الخ یعنی جیسی دانہ بیچک
کے فضلات روئیہ مین کہ لڑکون کی پوست سے باہر نکلیا نی ہین ایسی یہہ کھنبی بھی فضلہ زمین کا ہی کہ زمین سے نکلتے ہی یہہ بات صحابہ نی ازراہ مذمت
کھنبی کی کہی پھر آنحضرت نی اسکی تعریف کی اور منفعت اسکے بیان کی کہ کھنبی من سے ہی یعنی جملہ عطا یا سی ہی کہ منت رکھی اللہ تعالی نی اپنی بندون
پر ساتھہ اسکے کہ بی مشقت بونی اور پانی دینی کی زمین سے نکلے اور خوراک کے ہوی اور بعضون نی کہا مشابہت دیے اوس من کے ساتھہ کہ حضرت موسی کی قوم پر اترتے
تھے یعنے جیسے وہ بے مشقت اترتی تھی ویسی یہہ بھی بی مشقت تخم ریزی وغیرہ کی نکلتی ہی اور یہہ ظاہر ہی سلیی کہ ایک روایت مین آیا ہی الکمأۃ من
المن سی الجنۃ اور پانی اسکا الخ کہا نووی نی کہا بعضون نی کہ نرا پانی کھنبی کا شفا ہی و بعضون نی کہا ملا کر ساتھہ کسی دوا کی و بعضون نی کہا اگر
ہو واسطی ٹھنڈک آنکھون کی گرمی کی تو نرا پانی شفا ہی اور اگر ہو غیر اسکی تو ملا کر ساتھہ اور دوا کی اور صحیح بلکہ صواب یہہ ہی کہ نرا پانی شفا ہی مطلق

چنانچہ دیکھا میں بعضی مشائخ زمانہ اپنی تئین کرینہائی بالکل جاتی رہی تھی بجرد و پنی پانی اسکیلی بسبب اعتقاد کرنیکی ساتھہ حدیث کی اور متبرک جانکر اسکیلئے شفا کامل پائی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لعق العسل ثلاث غدوات فی کل شہر لم یصبہ عظیم من البلاء اور روایت ابی الفضل ابہری نے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی چاٹی شہد تین دن ہر مہینی مین صبح کو بعضی پنی اوسکو بڑی بلا **ف** یعنے برکت و قضا صعب شہد سی بلای عظیم دفع ہوتی ہی چہ جاکہ اور کھا صاحب سفر السعادۃ نی کہ انحضرت ہر روز ایک پیالہ مین شہد ساتھہ پانی کی ملاکر گھونٹ گھونٹ نوش کرتی تھی انتہی اور لکھا ہے علامی کہ بجز پینی شہد کے پانی مین ملاکر ایسی حفظ صحت ہے کہ راہ بعضین پانی معرفت اوسکیلی مگر فضلا الحصہ اسلیے کہ پینا شہد کا اور چاٹنا اوسکا نھار مونھہ ازالہ کرتا ہی بلغم کو اور دور ہوتا ہی معدہ کو اور دور کرتا ہی رطوبت اور فضلون کو اور گرم کرتا ہی معدہ کو ساتھہ اعتدال کی اور کھولتا ہی سدون کو ونوح ؛ **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالشفاءین العسل والقرآن رواہما ابن ماجہ والبیہقی فی شعب الایمان وقال والصحیح انہ الاخیر موقوف علی ابن مسعود اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لازم پکڑو دو شفاؤن کو کہ شہد اور قرآن ہین نقل کیا ہین دونو حدیثون ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا بیہقی نی صحیح یہہ ہی کہ حدیث دوسرے یعنے علیکم بالشفاءین حدیث مرفوع نہین ہے بلکہ موقوف ہی ابن مسعود پر یعنی اوسکا قول ہی **ف** شہد مین شفا ہی بحسب اس قول اللہ تعالی کی فیہ شفاء للناس اور قرآن کی حق مین فرمایا ہی ہے شفاء لما فی الصدور لیکن شہد شفا ہی بیماری ظاہر کی اور قرآن بیماری ظاہر و باطن کی چنانچہ اسلیے فرمایا کہ بدی دو شفا دو ؛ **وعن** ابی کبشۃ الانماری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجم علی ہامتہ من الشاۃ المسمومۃ فقال ہم احتجمت یا ابن اخی قال نعم فقال ما من عبد مسلم کذلک فی یا بوحی فذہب حسن الحفظ عنی حتی کنت الفن فاتخذت الکتاب فی الصلوۃ رواہ رزین اور روایت ہی ابو کبشہ انماری سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پچھنی لیی درمیان سر پر بسبب پیا رہی کی کہ ہوئی تھی کھائی ربکری زہر دار کیسی کہا معمر نی کہ روایت اسحدیث سی ہے پس پچھنی لیی مینی بغیر کھائی زہر کی اسیطرح سی درمیان سر پر پس جاتی رہی خوبی حافظہ کی مجھسی یہان تک سکھلایا جاتا تھا مین الحمد نماز مین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ خون نکلوانا سر مین سے بغیر علت زائد کی کہ محتاج کرے خون نکالنی کا باعث ضرر کا حافظہ مین ہی ہرچ ؛ **وعن** نافع قال قال ابن عمر یا نافع ینبغی لی الدم فاتنی بحجام واجعلہ شابا ولا تجعلہ شیخا ولا صبیا قال وقال ابن عمر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الحجامۃ علی الریق امثل ہی تزید فی العقل وتزید فی الحفظ وتزید الحافظ حفظا فمن کان محتجما فیوم الخمیس علی اسم اللہ واحتجموا یوم الجمعۃ ویوم السبت ویوم الاحد واحتجموا یوم الاثنین ویوم الثلثاء واحتجموا یوم الاربعاء فانہ الیوم الذی اصیب بہ ایوب فی البلاء وما یبدو جذام ولا برص الا فی یوم الاربعاء او لیلۃ الاربعاء رواہ ابن ماجہ اور روایت ہی نافع سی کہ کہا ابن عمر نی لی نافع جوش کیا ہی سیرے بدن مین خون نی پس بلا لا میری پاس سینگی والیکو کہ بچھنی لون اور اختیار کر جوان کو اور نہ اختیار کر بوڑہی کو اور نہ لڑکیکو یعنی قوی سینگی اچھی طرح کھچیگا کہا نافع نی اور کہا ابن عمر نی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی بھری ہوئی سینگی کھچوانی نہار مونھہ بہتر ہی اور وہ زیادہ کرتی ہی عقل مین اور زیادہ کرتی ہی حفظ مین یعنی اوسکو کہ حافظہ نہین رکھتا اور زیادہ کرتی ہی حافظ کو حافظہ یعنی کمال حافظہ پس جو شخص کہ ہو سینگی کھچوانیوالا پس کھچوادی دن جمعرات کے اوپر نام اللہ تعالی کی اور بچو سینگے کھچوانی سی دن جمعہ کی اور دن ہفتہ کی اور دن اتوار کی اور سینگی کھچوانی اوپر کی دن دوشنبہ کی دن اور بچو سینگے کھچوانی سی دن بدہ کی اسلیے کہ وہ ایسا دن ہے کہ پہنچی اوسمین ایوب بلا مین اور نہین ظاہر ہوتا جذام اور نہ کوڑہ مگر بیچ دن بدہ کی یا بدہ کی رات **ف**

اسمین ذکر نخشبنیہ کی پچھنی لینی کا حضین آیا جیسیکہ اور روایت مین آیا ہی شاید کہ راوی سی ساقط ہوگیا ہو اور پڑی اسمین ایوب بلا مین ظاہر ہے الہ سبب
پر نیکا بلا مین لینا پچھنون کا تھا بدہ کی دلا ور عشرون فی اوبھی اسباب اسکے ذکر کیی ہین شاید کہ جملہ اول اسباب سے ہو اور لکھا ہی عمار نی کہ حدیث
کبشہ بنت ابوبکرہ سی کہ فصل دوسیر مین گذری معلوم ہوا کہ خون لینا منگل کی دن خوب نہین اور احدیث مین برخلاف اسکی آیا جواب اسکا یہہ کہ بر تقدیر صحت
حدیث کبشہ کی مراد یہان یہہ ہے کہ منگل کہ ستر دین تاریخ واقع ہو جیسیکہ حدیث آیندہ مین آتا ہی اور بگہر دن بدہ کی ظاہر یہہ ہی کہ یہہ حصر باعتبار غالب
اور از راہ مبالغہ کی ہی بزع ح ۲ **وعن** مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَامَةُ يَوْمَ الثُّلٰثَاءِ لِسَبْعَ عَشْرَةَ
مِنَ الشَّهْرِ دَوَاءٌ لِدَاءِ السَّنَةِ رَوَاهُ حَرْبُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْكِرْمَانِيُّ صَاحِبُ اَحْمَدَ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِذٰلِكَ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى وَ
رَوٰى رَزِيْنٌ نَحْوَهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اور روایت سے معقل بن یسار کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بھری ہوئی سینگے کچھوانی منگل کی دن ۲
ستر دین تاریخ مہینی کیسی دوا ہے واسطی بیماری برس روز کی نقل کی ہے حرب بن اسمعیل کرمانی نی کہ مصاحب ہے امام احمد بن حنبل کا اور نہین بسناد
احدیث کی ایسی قوی کہ اوپر اعتماد کرین اسپر حسی ہی منتقی مین کہ تتاب ابن جارود کی ہی اور روایت کی رزین نی مانند اسکی ابی ہریرہ سے **ف**
منگل کی دن پچھنی لینی مین روایتین مختلف آئی ہین پس لائق ہی یہہ کہ پر ہیز کری اس سے جب تک کہ نصوا وسمین اسکے ضرورت واللہ علم ۱۲ **ف**
چونکہ اوپر ذکر منتر وغیرہ کا گذرا مناسب ہے کہ بیان کرنا تفصیل اقسام سحر کا ضرور پڑا اور مولانا عبد العزیز محدث دہلوی رح نی احکام و اقسام سحر کی
تفسیر مین بحسب آیۃ واتبعوا ما تتلو الشیاطین کے خوب تفصیل سی لکھی ہین جملہ اوسکا خلاصہ کر کر لکھا جاتا ہی تا مفید ہو جانا چاہیی کہ حکم سحر کا مختلف ہے
اگر سحر مین کوئی قول یا فعل کہ موجب کفر کا ہو مانند ذکر کرنی نام بتون کی اور ارواح خبیثہ کی ساتھہ ایسی تعظیم کی کہ شایان رب العزت کی ہی مانند سجدہ
کرنی عموم علم اور قدرت اور غیب دانی اور مشکل کشائی کی یا تدبیج لغیر اللہ یا سجدہ لغیر اللہ وغیرذلک واقع ہو بلاشبہ وہ سحر کفر ہی اور کرنیوالا اوسکا مرتد ہوتا
ہے اور اسیطرح جو کوئی کہ اسطرح کا سحر و اسطی کسی مطلب کے کری کر دا وی دیدہ و دانستہ تو وہ بھی کافر ہوتا ہی اور احکام ارتداد کی اوسپر جاری ہونگی اگر مرد
ہے تو اوسکو تین روز تک مہلت دینی چاہیی تا توبہ کری اور اس قول و فعل سی تیرا کری اور بعد تین دنکی اگر توبہ اوس سے درست نہوئی تو اوسکو مار ڈالین
اور پھینک دین اور بیچ مقابر مسلمانون کے اوسکو دفن نکرین اور بطور مسلمانون کی اوسکو تجہیز و تکفین نکرین اور اوسکی پسی فاتحہ اور درود صدقات نہ مین
اور اگر عورت ہی تو اوسکو بھی نزدیک امام شافعی کی بطریق مردون کی بعد از مہلت دینے تین روز کی مار ڈالین اور امام اعظم رح کی نزدیک قید کرین
ہمیشہ کو تا توبہ نصوح کری اور اگر سحر مین کوئی قول یا فعل موجب ارتداد و کفر کا نہو لیکن کرنیوالا اوسکا دعوی کرتا ہی کہ مین اپنی سحر سی کار خدائی کر سکتا
ہون مثلاً آدمیون کی صورتون کو بصورت جانورونکی یا پتھر کو لکڑی یا لکڑی کو پتھر کر سکتا ہون یا کا پیغمبرون کی اور معجزات اونکی کر سکتا ہون
مانند اوڑنیکی ہوا مین یا قطع کرنی مسافت ایک مہینی کی ایک لحظہ مین پس وہ بھی کافر اور مرتد ہوتا ہی بسبب اس دعوے کی نہ بسبب نفس سحر کی اور اگر
کہتا ہی کہ ان اعمال بد مین ایک خاصیت ہی کہ بسبب اوسکے قتل نفس یا بیمار کرنا تندرست کا اور تندرست کرنا بیمار کا اور پہنچانا امن کا اور فاسد کرنا خیال کا کر سکتا ہون
پس یہہ سحر جھوٹ باندہنا اور فسق ہی اور کرنیوالا اسکا کاذب فاسق ہی اگر یہہ اپنے سحر سی نفس معصومہ کو ہلاک کری تو مانند قصاص اور پھانسی دینے
والیکے اسکو مار ڈالین اسلیے کہ سعی کرنیوالا اسکا تھہ فساد کی ہی اور اس باب مین درمیان ساحر اور ساحرہ کی کچھہ فرق نہین یہہ ہے جو کچھہ کہ امام فخر الدین
زاہدی اور اور علمای حنفیہ نے منقح کیا ہی اور ایک روایت مین امام اعظم رح سی یون آیا ہی کہ جو کسیکو معلوم کرین کہ وہ سحر کرتا ہی اور ساتھہ اقرار و بینہ
کے یہہ بات ثابت ہو تو اوسکو مار ڈالنا چاہیی اور طالب توبہ کی اوسی نکرنی چاہیی اور اگر کہی کہ مین سحر کو ترک کرتا ہون اور توبہ کرتا ہون تو اوسکی بات کو قبول
نکرنا چاہیی ہان اگر کہی کہ مین سابق مین سحر کرتا تھا اور ایکمدت سی اس شغل کو ترک کر دیا ہی مینی تو اوسکی قول کو قبول کرین اور اوسکی خون سے

درگذر کرین اور امام شافعی رح کی نزدیک اگر ایک شخص نے سحر کیا اور بہ سبب سحر اوسکی سحر زدہ مر گیا ساحر سے پوچھنا چاہیئے اگر وہ اقرار کرے کہ مینی اوسکو سحر کیا تھا اور یہ سحر اکثر اوقات مار ڈالتا ہی وہ سحر قصاص واجب ہوتا ہی اور اگر کہے مینی اوسکو سحر کیا ہی لیکن یہ سحر یہ نہیں مار ڈالتا ہی اور کبھی نہیں پس یہ قتل شبہ عمد ہوا احکام شبہ عمد کی جاری کرنی چاہیئین اور اگر کہے مینی اوسکو سحر کیا تھا اتفاقاً نام اوسکا ساتھہ نام اوسکی موافق پڑا یا گذرا اسکا بیچ جگہہ سحر کی پڑا اور اسین تاثیر کی پس یہہ قتل خطا ہوا احکام خطا کی سیر جاری ہوتی ہین اور یہان ایک شبہہ ہی کہ اکثر خاطرون پر وارد ہوتا ہے حاصل اوسکا یہہ ہی کہ افعال خارقہ عادت کہ محض قدرت الہی سے صادر ہوتی ہین اکثر اوقات اولیا سے ظہور مین آتے ہین مانند تقلیب اعیان اور تبدیل صورتون کے اور ایسی شے وہ افعال کہ مشابہہ معجزات پیغمبرون کی ہین مانند زندہ کرنی موتی کی اور قطع کرنی مسافت طویلہ کی ایک ساعت مین اور مانند اوسکی اولیا رہی کثیر الوقوع عوام مین اور احوال لکھنی والی ان اولیا رکی اون افعال کو بیچ کرامات و مناقب اون اولیا کی لکھتی ہین اگر نسبت کرنا افعال الہی کا ساتھہ غیر کی کفر ہو تو یہان بھی کفر لازم آوی اور اگر بیشبہ سبب خطا ہری کی کہ وہ غیر رکھتا ہی کفر نہو تو ساحر کی حق مین کیون حکم کفر کا کیا جاوے بلکہ ہیچ حال دعوتیون کی اور عوائم خوانون کی کہ ساتھہ سفلی اور دعوات کی مانند ان عجائبات کی بھت ظاہر کرتی ہین مشابہت تمام ساتھہ ساحرون کے بھم پہنچتی ہی فرق انمین کیا ہی جواب اوسکا یہہ کہ افعال خارقہ عادت خواہ مشابہہ ساتھہ معجزات پیغمبرون کی ہون خواہ اور جنس کے سب اللہ تعالی کی قبضہ قدرت مین ہین اور اوسکی ارادہ اور پیدا کرنیسے صادر ہوتی ہین اور اون افعال مین کہ اولیا رکی ہاتھہ سے صادر ہوتی ہین اور اون افعال مین کہ ساحرون سے صادر ہوتی ہین اس باب مین فرق نہین ہے مگر یہی فرق ہی کہ اولیا رکی اور دعوتی اور عوائم خوان اون افعال کو نسبت غیر خدا کی طرف نہین کرتی بلکہ طرف قدرت اللہ تعالی کی باخواص اسمار الہی کی نسبت کرتی ہین پس شرک نہین لازم آتا اور ساحر اون افعال کو نسبت غیر خدا کی طرف کرتی ہین کہ وہ ارواح خبیثہ اور بیرد خواص منثرون کی اور نام بتون کی ہین اور اسلیئے اون افعال کو اپنی قابو اور حکم مین جانتی ہین اور اون افعال پر اجرت لیتی ہین اور بھیٹہ چاہتی ہین اور نذرین اور قربانیان واسطے اون ارواح خبیثہ اور اون بتون کی درخواست کرتی ہین پس شرک صریح لازم آتا ہی اور موجب کفر کا ہوتا ہی مانند اسکی کہ افعال عادت الہی کو مانند بخشنی فرزند کی اور فراخ کرنی رزق کی اور شفا مرض کے اور مانند اوسکی کو مشرک نسبت ارواح خبیثہ اور بتون کی طرف کرتی ہین اور کافر ہوتی ہین اور موحد تاثیر اسمار الہی سے یا خواص مخلوقات اوسکی کسی دوا مین ہین جانتی ہین یا تاثیر دعاون صلحا بندون اوسکی کہ اوسکی جناب سے درخواست کر کر حاجت روائی کرواتی ہین سمجھتی ہین اور انکی ایمان مین خلل نہین آتا اسیطرح یہہ آدمی کہ یہ نہ جانتا ہو کہ حقیقت سحر کی کیا ہی اور اقسام اوسکی کتنی ہین اور کونسی قسم اوسکی موجب کفر کی ہی اور کونسی موجب فسق کی اور کونسی مباح کہ شریعت مین جائز ہی تفصیل اس مجمل کی طویل ہی مجمل اوسکا یہہ کہ حقیقت سحر کی حاصل کرنا قدرت کا ہی اوپر افعال عجیبہ خارقہ عادت کی بسبب مزاولت اسباب خفیہ کی بغیر توسل کی جناب الہی مین ساتھہ دعا یا بغیر ہی انسمار اللہ تعالی کی اور بغیر نسبت کرنی اون افعال کی طرف قدرت اللہ تعالی کے اور چونکہ اسباب خفیہ عالم مین کتنی طرح کی ہین سحر کی بھی کتنی قسمین ہوئین اور ضبط اون اقسام کا یہہ ہی کہ سبب خفی یا تاثیر روحانیات کی ہی یا تاثیر جسمانیات کے اور روحانیات یا تو روحانیات کلیہ مطلقہ ہین مانند روحانیات کواکب اور افلاک کی اور روحانیات عناصر کی یا روحانیات جزئیہ خاصہ ہین مانند روحانیات امراض اور جن اور شیاطین کے اور جانون کی کہ بنی آدم کی بدنون مین سے نکل گئی ہین کہ اون جانون کو بعد آمد سحر کرنیکی اپنی کام مین بیرکھتی ہین لغتہ ہندی ہین اور جسمانیات یا تو بہ سبب ترکیب و اجتماع کیفیات کی تاثیر عجیب کرتی ہین یا بسبب خواص کے یعنی بمقتضای صور نوعیہ کی بغیر توسط کیفیات کی مانند جذب مقناطیس کے لوہی کو پھر طریق حاصل کرنی مناسبت کا ساتھہ روحانیات کی اور طریق کھینچنے تاثیر اونکیکا یاد کرنا مون اونکیکا ہی اور التجا کرنی طرف انکی ساتھہ شرائط معتبرہ کی یا بنانا صورتون مناسبہ کا

اور کرنا عملون مرغوبہ تو لیکا یا پہنا اوس کلام کا کہ مفردات اوس کلام کی لغیر ملاحظہ ترکیب کے اشارہ کرتی ہین اور عظمت ایک روح کی ارواح مین سے یا اور عظمت ایک فعل عجیب کے اوستی کبھی سرزد ہوا تھا اور زبان خاص و عام کی ساتھہ مدح اور ثنا اوسکی جاری ہوئی تھی پس اقسام سحر نی بنظران شقوق کی تعدد کثیر پیدا کیا لیکن جو کچھہ کہ رائج اور معمول ہی چند قسم ہی ایک قسم اوستی کہ عمدہ اقسام ہی سحر کلدانیین اور سحر بابل ہی کہ حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام واسطی رد و ابطال کرنی عقیدہ اوسکی مبعوث ہوئی تھی اور اصل اس علم کا ماخوذ ہا ردت و ماردت سے کہ اہل بابل وسکو اونسی سیکھہ کر کام مین لاتی تھی اور سحر مین تعمق بہت کیا اور کلدانیین کہ بابل مین سکونت رکھتی تھی بہت اس علم مین مشغول رہتی تھی تواریخ معتبرہ مین لکھا ہی کہ حکما بابل نی عہد نمرود مین شہر بابل مین کہ تختگاہ اوسکا تھا چھہ طلسم بنائی تھی کہ عقول دا وہام بیچ دریافت کرنی کیفیت اونکے حیران تھین اول یہہ کہ ایک بت پیتانی کی بنائی تھی کہ جب کبھی جاسوس یا چور اوس شہر مین آتا تو اوس بت مین سے آواز نکلتی کہ تمام اہل شہر اوس آواز کو سنتے اور جانتے کہ مقصود اسکا کیا ہی اور اون جاسوس اور چور کو پکڑ لیتے دوسرے ایک نقارہ بنایا تھا کہ جسکی کوئی چیز گم ہوتی تو اوس نقارہ پر چوب مارتا اوس نقارہ مین سے آواز نکلتی کہ فلانی چیز فلانی جگہہ ہی اور بعد از تلاش کے اوسیطرح نکلتا تیسرے ایک آئینہ بنایا تھا واسطی معلوم کرنی حال غائب کے کہ صاحب غرض اوس آئینہ مین دیکھتا حال اوسکی غائب کا اوس آئینہ مین نمودار ہو جاتا اور شہر مین یا جنگل مین یا کشتی مین یا پہاڑ مین صورت اوسکی ساتھہ اوس حال کی کہ غائب اوس حال مین ہونا مشاہدہ کرتا اگر بیمار یا صحیح با فقیر یا مالدار یا زخمی یا مقتول ہوتا تو ویسا ہی نمودار ہوتا تھا چوتھی ایک حوض بنایا تھا کہ ہر سال مین ایک روز کنارہ اوس حوض پر جشن مرتب کرتی تھی اور سردار اور اشراف شہر کی حاضر ہوتی تھے اور ہر کوئی جو کچھہ کہ چاہتا اقسام شربتون سے لاتا اور اوس حوض مین ڈالتا اور جب ساقی اوس حوض پر واسطی پلانی لوگون کی کھڑی ہوتی اور حوض مین سے نکالتی تو ہر کسیکی لیوے نکلتا کہ آپکا یا تھا پانچوین ایک نالا نیا یا تھا واسطی فیصلہ قضایا کی کہ اگر دو آدمیون مین تنازع ہوتا کہ یہ میرا اور حق اور باطل معلوم ہوتا تو ہر سر نالاب کے آتی اور نالاب مین جاتی جو کہ حق پر ہوتا پانی نالا کا اوسکی ناف سے نیچا رہتا اور غرق ہوتا اور جو کہ باطل پر ہوتا پانی نالا کا اوسکی سر پر پھر جاتا اور اوسکو ڈبو دیتا اگر یہہ کہ نالبج حق کا ہوتا اور دعوی باطل اپنی سی باز آتا تو اوسوقت نجات پاتا چھٹی نمرود کی ڈیوڑھی پر ایک درخت لگایا تھا کہ اوسکی سایہ کی نیچی دربار کی لوگ بیٹھتی تھی اور جسقدر لوگ بڑھتی جاتی سایہ درخت کا بھی بڑھتا جاتا تا انکہ اگر لاکھہ آدمی ہوتی سایہ بھی اوسیقدر زیادہ ہوتا اور جب اس عدد سی ایک آدمی زیادہ ہوتا تو سایہ مطلق نہ رہتا اور سر آفتاب مین بیٹھی رہ جاتی اور نمرود کا بادشاہ اونکا تھا وہ بھی اسباب مین توغل بہت رکھتا تھا کہتی ہین کہ اس طرح کا سحر مشکل ترین انواع سحر کا ہی و بعد ازانکہ کسیکو پہنچا ظرف حقیقت اوس صناعت کے میسر ہو جو کچھہ چاہی ظاہر کرنی مخالف عادت سے یا منع کرنی موافق عادت سے کر سکتا ہی جیسیکہ معالجہ کرنا اون امراض کا کہ اطبا اوسے عاجز ہون مانند برص و جذام وغیر ذلک کے سبب اوس سے ہو سکتا ہی اسلیے کہ وہ ساتھہ استعانت روحانیات کی تدبیر کرتا ہی اور طبیب ساتھہ استعانت جسمانیات کی جب حضرت ابراہیم پیدا ہوی تو اللہ تعالی نی اونکو ارواح و اجسام دکھائی اور سبکو بدست قدرت قادر مطلق مین مجبور و بی اختیار دیکھا سب سے موہہ اپنا پھیر کر متوجہ طرف ذات واحد حقیقی کی ہوئی جیسیکہ سورہ انعام مین فرمایا وکذلک نری ابراہیم ملکوت السموات والارض ولیکون من الموقنین اور سحر کا کفر صرف اور شرک محض ہی اسلیے کی شرائط اس سحر مین پندرہ مین لکھا ہی کہ اول شرط اسکی یہہ ہی کہ ارواح کو دلون پر مطلع جانی اور ہرگز گمان عجز و جہل کا اونکی حق مین نکری والا وہ ارواح انکا کہنا نہ مانین اور مطلب کو نہ پہنچاوین اور کیفیت دعوت روحانیات کو اکب مین لکھتی ہین کہ ابتدا ساتھہ دعوت قمر کی کرتی ہین باین الفاظ ایہا الملک الکریم والسید الرحیم مرسل الرحمۃ و منزل النعمۃ اور دعوت عطارد مین اسطرح کہتی ہین کل ما حصل لی من السحر فھو منک و کل ما بید قم من الشر منی فھو منک و علی ہذا القیاس ہیچ دعوت اور کواکب کے اور ظاہر ہی کہ یہہ اعتقاد اور یہہ قول منافی اسلام

اور توحید اور ملت حنفی کی ہی اور قسم دوسرے اوس سحری سمجھ کر اجن سے یا طین کا ہی خاصہ اور وہ بسہل الحصول اور کثیر الرواج ہی اور اس سحر کرنی مین بڑی جنون سے مانند بیوانی اور ہنومان اور مانند اونکی التجا اور تضرع اور الحاح کرنی اور نذرین اور قربانیان اونکی بھی گذرانی اور عطریات مناسبہ بیچ جگہون حضور اونکے رکھنین ضرور پڑتی ہین اور کفر صریح لازم آتا ہی اور قسم تسمیری سحر کی پیدا کرنا بیرکا ہی اور اس سحر مین ضرور پڑتا ہی کہ اول وسواس انسان کو کہ قوی القلب و بجثہ مرہو تلاش کرین بعد ازان اوسکے روح کو ساتھہ پڑہنی بعضی الفاظ کی کہ مشتمل اوپر ذکر بڑی شیطانون کی ہوتی ہین اور تعظیم بھت اونکی وسمین بیان ہوتی ہی اونکی طرف کھینچین اور بقوۃ اون الفاظ کی اور رکھنی نذر اور ہدیہ کے اوس روح کو اپنی حکم و قابو مین لاوین بجہ یکہ مانند غلام یا نوکر کی جس چیز کا حکم کرین سر انجام کرین پس بعضہ عمل بھی لازم آوے الا کفر کا ہی یا قریب سر حد کفر کی پہنچانا ہی اور غالبا اس طرح کی ارواح کہ ساتھہ مددگاری امور شہوانیہ و غضبیہ کے متوجہ ہون بضعین ہوتین مگر جنس خبیث سی مانند ہنود یا فساق کی پس مخالطت خباثت کے بھے اس عمل مین لازم آتی ہی اور قسم چوتھی فاسد کرنا تخیل کا ہی کہ بتوسط بعضے ارواح جنون کے یا خیال ایک شخص کی تصرف کرین نا اوسکو جو کچھہ موجود نہین ہے نظر آوی یا صورتون بالکہ متخیلہ اپنی ہی بڑی یا حرکات غیر واقع کو واقع جانے اور اس قسم کو نظر بندی اور خیال بندی کہتی ہین اور بیچ قصہ ساحرون فرعون کی بیچارہ بخیل الیہ من سحرہم انھا تسعی کی اسیطرح کا سحر سمجھا جاتا ہی اور اس طرح کا سحر اگر بیچ مقابلہ معجزہ کی وسطی دخل کرنی دلالت اوسکی نبوۃ پر کیا جاوے یا بیچ مقابلہ اولیا کی وسطی معارضہ اونکی عمل مین لاوین حرام و کبیرہ ہی اور اسیطرح اگر بسبب اس خیال بندی کی کسیکو دغا دیوین اور اوسکو آبرو اور مال مین خیانت کرین کبیرہ ہوتا ہی اور اسطرح کا سحر بمفسہ کفر نہین لیکن جبوقت کہ تصرف کسی شخص کے خیال مین کرتی ہین بالتجا کرنی ارواح جنون سے یا ذکر کرنا نام بڑی جنون کا ضرور پڑتا ہی اگر وہ التجا اور ذکر ساتھہ تعظیم بھت کی ہو کفر لازم آوی گا اور قسم پانچوین سحر وہم والون کا ہی کہ بھلی ہنود مین رواج بھت رکھتا تھا اور انکا نام و نشان بھی وسکا موجود نہین اور اوسکو تعلیق الوہم بھی کہتی ہین اور طریقہ وسکا یون ہی کہ صورت واقعہ مطلوبہ کو تصور کر پیش نظر رکھہ کر وہم کو ساتھہ حاصل کرنی اوسکی متعلق کرنی ہین اور شرائط اس تعلیق کی کہ تقلیل غذا اور گوشہ نشینی لوگون سے اور غیر ہما ہین عمل مین لاتی ہین تا وہ مطلوب حاصل ہو اور حکم اس قسم کا یہ ہے کہ اگر کوئی غرض مباح ساتھہ وسکی قصد کرین مانند جدائی ڈالنی کی درمیان دو زناکارون کی یا ہلاک کرنی کسی ظالم و کافر کی مباح ہی اور اگر کوئی غرض ممنوع ساتھہ وسکی قصد کرین مانند جدائی ڈالنی کی درمیان میان بیوی کی یا ہلاک کرنی معصوم کی حرام ہی اور قسم چھٹی سحر کی تنجیم ہی یعنی بسبب خواص اشیا کی ایک فعل عجیب صادر کرین اور وہ خواص ہر کسیکو معلوم نہو مانند اسکی کہ جب چاہین کہ اونگلیون سے آگ روشن کرین تو تھوڑا سا نورہ کا بلی سرکہ مین ترکر کر تھوڑا سا کف دریا اوسمین ملاوین اور اونگلی پر ملین اور رال اوس مقام پر ڈالین پس اگر مجلس مین کہ شمع یا چراغ اوسمین جلتا ہو اوس انگلی کو آگ چراغ کی لیجاوین وہ انگلی روشن ہو جاویگی اور جلنی کی نہلین اور قسم ساتوین سحر کی حیل ہین کہ ساتھہ استعانت الات عجیبۃ الصنع کی امور غریبہ حادث کرین اور بنانا اون آلات کا اکثر موقوف ہوتا ہی اوپر تعلق کی ریاضیات مین مثل حیل ساحران فرعون کی اور مثل آلات ساعات شناسی کے کہ فرنگی بناتی ہین اور قسم آٹھوین سحر کی شعبدہ بازی اور دست چالاکی ہی کہ مرد و عورت بھت یعنی یہان تک عمل مین لاتی ہین وسطی متعجب ہونی لوگون کی اور بسبب اخفی اسطرح کی سحر مین حرکات خفیہ و ترتیب اوسباب مثال کا ساتھہ سرعت کے ہی اور یہ تینون قسمین سحر کی نہ کفر مین اور نہ حرام مگر یہ کہ ساتھہ اوسکی کوئی غرض فاسد قصد کرین تو اس قصد سی حرمت ثابت ہوگی یہان جانا چاہیے کہ اکثر اقسام سحر کو اذکیا امت مصطفویہ نے علی صاحبہا الصلوۃ والتحیہ اصلاح کر کر اور کفر و شرک کو اوسمین دور کر کر استعمال کیا ہے پس اصلاح قسم اول کی دعوت علوی ہی کہ ملائکہ علوی کو ساتھہ اوسکی تسخیر کرتی ہین لیکن باستعانت اسمار عظام الٰہی اور آیات فرقانی کی اور اصلاح قسم دوسرے کی غرائم اور دعوت سفلی ہین کہ موکلات زمین کو اور جنون کو تسخیر کرتی ہین لیکن باستعانت اسمار و آیات کے بغیر اینرش کفر و شرک کی یا تعظیم غیر اللہ کی بلکہ ساتھہ حرکت موسیٰ اور استمداد کی اور اصلاح

قسم تسخیر کے حاصل کرنا ربط کا ساتھہ ارواح طیبہ صلحا اور اولیا کی ہی کہ اکثر اوسی مشرب عمل مین لاتی ہین اور اپنی حوائج مین اور خلق کی حوائج مین ساتھہ اسکے منتفع ہوتی ہین اور بیچ طریق حاصل کرنی اسکی بھی طہارت اور تلاوت اور بھیجنا ثواب صدقات کا واسطی اون ارواح کی منظور رکھتی ہین اور اصلاح پانچوین قسم کی عقد ہمت ہی کہ مشائخ کبار اور اولیا ابرار اسی واسطی حل مشکلات کی عمل مین آتا ہی اور وہ تعلیق وہم تکیف ساتھہ کیفیت عظمی کی ہی کہ بسبب استغراق کی بیچ ملاحظہ ایک اسم کی اسمار الہی سی میسر ہوتا ہی اور اصلاح قسم چھٹی کی تعمق ہی بیچ خواص آیات اور اسمار اور ارقام اور اعداد انکی اور ترکیب بعض کے ساتھہ بعض کی جیسکہ بیچ کتابون تعویذات اور خواص اسمار اور سورتون قرآن کی ساتھہ قیود و شروط کے اور بیچ کتابون تکسیر کے مفصل اور مشروح ہی حاصل یہہ کہ وجہہ قبح سحر کی یہی ہی کہ منجر ساتھہ کفر اور شرک اور اعتقاد تاثیر ستارون اور ارواح مدبرہ یا ارواح خبیثہ شیاطین کے ہو اور موقوف ہو اوپر التجا کی طرف غیر خدا کی اور منہمک رہے کی بیچ کیفی اسباب کے ساتھہ اس طرح کی کہ دیکھی قدرت مسبب کے سے غافل کری اور جب یہہ وجہہ قبح کی بالکل دور ہو جاوی تو یہی مدار حل و حرمت کا اوپر اغراض و مقصود کی ہی اگر مقصد خیر ہی تو سحر اوسکی یہی ہر سر اور اگر شر ہی تو شر ہی **فائدہ جلیلہ** مولانا مرحوم بیچ تفسیر یتعلمون ما یضرہم الخ کی لکھتے ہین کہ یہہ بھی اوپر تو غل کرنیکی بیچ سیکھنے اس دو طرح کی سحر کی کہ مذموم و معیوب ہے اکتفا نہین کرتی بلکہ اپنی اوقات کو بیچ حاصل کرنی اون علمون کی بھی کہ موجب اعراض علم شریعت اور وحی الہی سی ہین صرف کرتی ہین **وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ** یعنے سیکھتے ہین اون علمون کو کہ ضرر کرتی ہین اونکو گو کہ اوروں کو ضرر نکرین اور نفع نہین دیتے اونکو گو کہ اور دونکو نفع دین اور عاقل کو چاہیی کہ احتراز کری اوسچیز سی کہ ضرر کری اور نفع ندی یہان جاننا چاہیی کہ علم مذموم نہین ہوتا بلکہ اونکی حق مین مگر بسبب ایک جہت کی تین جہتون مین سے اول یہہ کہ توقع ضرر کی ہو اوس سے اپنی تئین یا اور کو مثل علم سحر اور طلسمات کی اور نجوم بھی آیا ہے سی ہی اسلیی کہ اکثر خلق کو مضر ہی اس سبب سے کہ جب آثار عالم کو بعد از اوضاع ستارون اور افلاک کے ایک طرح پر دیکھتی ہین تو انکی خاطرون مین مستقر ہوتا ہی کہ یہہ بسبب تاثیر فلانی ستارہ اور فلانی برج اور فلانی درجہ کی ہی پس امید حاصل ہونی مطالب کے اور خوف فوت ہونی اونکا جہت ستارہ اور برج سی دلمین جگہہ پکڑتی ہین اور التفات طرف الٰہ ضرر اور نفع کی نہین رہتا اور حجاب عظیم دلپر حائل ہوتا ہی کہ نظر الی اللہ سی مانع آتا ہی دوسری یہہ کہ وہ علم اگرچہ فی نفسہ ضرر نرکھی لیکن یہہ شخص بسبب قصور استعداد اپنی کی دقائق اوس علم کی نہین معلوم کر سکتا اور جبکہ اوسکی دقائق کو نہ پہنچا جہل مرکب مین گرفتار ہوا جیسا تجربہ اسی قبیلی سی ہی بحیث کرنی اسرار الہیہ و احکام شرعیہ سی اور اکثر علوم فلسفیہ اور علم قضا و قدر کا اور مسئلہ جبر و اختیار کا اور توحید وجودی اور شہودی کا اور علم صحابہ کی جھگڑون اور لڑائیون کا کہ فیما بین اون بزرگون کے واقع ہوئی مین وغیر ذلک اور اسیطرح ہی حال علم اشعار کا اور وصف خدو خال کا کہ بیچ حق اجلاف عوام کی کہ اونکی دل بھری ہوئی شہوات سے ہین حکم سم کا رکھتا ہی اور موروث ملکہ تخیل اور مبالغہ کا ہر چیز مین ہوتا ہی میسر یہہ کہ بیچ علمون محمودہ شرعیہ کی تعمق بی جا کری اور افراط تفریط کری مثلاً علم عقائد اور توحید مین فلسفیات کو دخل دیوی اور بیچ علم فقہ کے حیلون اور روایات نادرہ بی اصل کو بیان کری اور علم سلوک مین اشغال جو کہ کو دخل دیوی اور علم دعوت اسمار کی مین قواعد سحر اور طلسم کو ملا دیوی اور بیچ علم قصص انبیا کی جھوٹ بھودا اور روافض کے سنی تا موجب فساد عقائد کا ہو علی ہذا القیاس اور یہہ تمام علوم اکثر خلق کو ضرر کرتی ہین اور نفع کہ ان علوم سی متوقع ہی اونکو نہین پہنچتا اور یہودی اسیطرح کی علم مین مشغوف تھے اور علوم محمودہ سی اعراض کیا تھا **باب الفال والطیرۃ** یہہ باب ہے بیچ بیان فال اور طیرہ کی **ف** فال ساتھہ ہمزہ کے اور اکثر استعمال اوسکا ساتھہ ابدال ہمزہ کی الف سے ہی اور اکثر استعمال فال کا نیکی مین ہے جیسیکہ مثلاً ہمارا وقت تصور اور اندیشہ کرنی اس بات کی کہ صحت پاؤنگا یا نہین سے کہ کوئی کھتا ہی یا سالم یا طالب کسے چیز کا سنی یا واجد اور کبھی فال کا استعمال بدی مین بھی آتا ہی جیسیکہ کھتی ہین فال نیک و

فال بد اور طیرہ ساتھہ زیر ط اور زبری کی مصدر ہی تطیر سی جیسیکہ خیرہ تخیر سی اور سوا ان دو لفظون کی مصدر اس وزن پر نہین آیا ہی اور استعمال طیرہ کا نہین ہوتا ہی مگر فال بد مین اور کبھی طیر بمعنی مطلق فال کی بھی آتا ہی نیک ہو یا بد کذا فی المیل و رفال نیک لینے محمود ہی اور سنت کہ آنحضرت صلعم فال نیک بہت لیا کرتی تھی خصوصًا لوگون کی نامون سی اور جگہون سی اور فال بد لینی مذموم و ممنوع ہی اور اصل تطیر اور وجہ تسمیہ اسکیے یہہ ہے کہ عادۃ عرب کے تھی کہ شگون لیتی تھی باین طریق کہ جب قصد کسی کام کا کرتی یا کسی جگہہ جاتی تو پرندہ جانور کو یا ہرن کو چھیڑا کرتی اگر داہنی طرف بھاگتا اسکو مبارک جانتی اور فال نیک لیتی اور اوس کام کی لینی نکلتی اور اگر بائین طرف جاتا نحس جانتی اور کام سی باز رہتی اور شگون کی انکو بائین طرف سے سنوح کہتی ہین اور داہنی طرف سی نیکو بروح اور سنوح کو مبارک جانتی ہین اور بروح کو نحس اور یہی ہین معنی فال لینی کی ساتھہ سوانح اور بوارح کی کہ عبارات مین واقع ہی اور نکتہ ہیچ روح فال و زدم تطیر کی یہہ ہے کہ امید نیکی کی جناب الٰہی سی اور نیک سوچنی اور امید وار فضل و رحمت اوسکیا ہونا بہر حال بہتر ہی اگرچہ خطا کری اور غلط پڑی اور قطع کرنا امید کا حق ہی اور نا امید ہونا اور بد اندیشی کرنی مذموم ہی عقلا اور شرعًا اور ہو ویگا وہی جو اوسنی چاہا ہی تحقیق معنی فال و طیرہ کے یہہ ہے جو ذکر کی گئی اور مولف اور حدیثین بھی لایا ہی آسمین ہیچ متقدمہ صدق اور نامہ اور مانند انکیے کہ ہیچ حکم تطیر کی ہین

الفصل الاول فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلعم یقول لا طیرۃ وخیرہا الفال قالوا وما الفال قال الکلمۃ الصالحۃ یسمعہا احدکم متفق علیہ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی نہین شگون بد اور بہتر ہین اوسکی فال سے عرض کیا صحابہ نے اور کیا ہے فال فرمایا کہ کلمہ اچھا کہ سنی اوسکو ایک اتھا راوی سی بخاری اور مسلم نے **ف** نہین شگون بد یعنی نہین ہے شگون بد یعنی کو تاثیر و دخل ہیچ حاصل کرنی منفعت کے اور دفع کرنی ضرر کے اور اعتقاد و اعتبار کرنا چاہیی سکا جو کچھہ کہ ہوتا ہی ہووے ہی گا اور شارع نی اسکو سبب اعتبار نہین کیا ہی و بعد ازانکہ نفی کی تطیر کی اور منع فرمایا اوس سے وحی کی فال کی کہ فرمایا بہترین اقسام طیرہ کی فال نیک لینے ہی یہان طیرہ بمعنی مطلق فال لینی کی آیا ولیکن یہان اشکال یہہ ہے کہ اس عبارت سے ایسا سمجھا جاتا ہی کہ فال نیک لینے بہتر ہی اور فال بد بھی اچھی ہی حالانکہ فال بد قطعًا اچھی نہین جواب اسکا یہہ کہ لفظ خیر یہان بمعنی بہتر کے ہے نہ بمعنی بہتر کی جیسیکہ کہتی ہین والاخرۃ خیر والبقی اصحاب الجنۃ خیر ایسا کلام مبنی اوپر زعم و اعتقاد عرب کے ہی کہ طیرہ مین بھی اعتقاد بھی کار کہتی تھے یا مراد یہہ ہے کہ اگر فرضًا ممکن ہوتا کہ طیرہ اچھا ہوتا تو فال بہتر اس سے ہوتی اور کلمہ اچھا کہ سنی اوسکو ایک تمہارا اور تفاول لی اوسی جیسے دنبو کے والا سنے یا داجد اور گمراہ سنی یا راشد

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا عدوی ولا طیرۃ ولا ہامۃ ولا صفر وفر من المجذوم کما تفر من الاسد رواہ البخاری

اور روایت ہی اوسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی لگنا بیماری کا اور نہ شگون بد اور نہ ہامہ اور نہ صفر اور بھاگ تو جذامی سے جیسیکہ بھاگتا ہی تو شیر سے نقل کیا بخاری نی **ف** نہین ہے لگنا بیماری کا یعنی ایک کے بیماری دوسرے کو نہین لگ جاتی اعتقاد جاہلیت کا یہہ تھا کہ جو کوئی پھلو مین بیمار کی بیٹھتا ہی یا ہمراہ اوسکی کھاتا ہی تو سرایت کرتی ہی بیماری اوسکی اوسمین لکھا ہی علماء نی کہ اطبا کی زعم مین یہہ سرایت سات امراض مین ہی جذام اور خارش اور چیچک اور آبلہ کہ بدن پر پڑ جاتی ہین اور گندہ دہنی اور رمد اور امراض وبائیہ پس شارع نی اسکو نفی اور باطل کیا یعنے سرایت کرنا مرض کا اور لگنا اسکا ایک سے دوسرے کو نہین ہوتا بلکہ قادر مطلق نی جیسی اوسکو بیمار کیا اسکو بھی کیا اور بیان شگون بد کا اوپر ہو چکا اور ہامہ ساتھہ تخفیف میم کی اصل مین بمعنی سر کی ہی اور مراد یہان نام ایک جانور کا ہی کہ زعم عرب مین استخوان میت کے سی پیدا ہوتا ہی اور اڑتا ہے اور کہتی تھے عرب کہ باہر نکلتا ہی سر مقتول سی ایک جانور کہ نام اوسکا ہامہ ہی اور ہمیشہ فریاد کرتا ہی کہ پانی دو مجکو پانی دو مجکو یہان تک

کہ اڑجاتا ہی اڑنیوالا اوسکا اور بعضون نی کہا کہ روح اوسکی جانور ہوجاتی ہی اور فریاد کرتی ہی اکینہ اپنا اڑنیوالی پنی سی لیوی اور جب کمینہ لیا جاتا ہی اڑجاتا ہی اور چلا جاتا ہی پس شارع نی اس اعتقاد کو بھی باطل کیا اور حکم کیا کہ یہہ کچھہ نہین اور بعضون نی کہا کہ ہامہ الو ہی جسوقت کہ آبیٹھتا ہے کسیکے گھر پر اور بولتا ہی تو گھر ویران ہوجاتا ہی یا کوئی مرجاتا ہی اسکو باطل کیا کہ یہہ داخل طیرہ کی ہی ورنہ صفر آسمین بہت اقوال آئی ہین بعضون کے نزدیک مراد یہی مہینا ہی کہ بعد محرم کی آتا ہی عوام اوسکو محل نزول بلا اور حوادث و آفات کا جانتی ہین یہہ اعتقاد بھی باطل و بی اصل ہے اور بعضون کے نزدیک صفر ایک سانپ ہے پیٹ مین کہ بزعم عرب کے وقت بھوک کے کاٹتا ہی اور ایذا دیتا ہی اور کہتی تھی کہ الم کہ وقت بھوک کی ہوتا ہی اوسی سی ہوتا ہی اور ایک سے دوسری مین سرایت کرتا ہی اور نووی نی شرح مسلم مین لکھا ہی کہ وہ کیڑی ہین پیٹ مین کہ کاٹتی ہین وقت بھوک کے اور کبھی اوس سے زرد ہوجاتا ہی بدن آدمی کا اور ہلاک ہوتا ہی پس حکم کیا کہ یہہ سب باطل ہی اور باوجود یکہ متحاذر مرض کی نفی کی اور پھر فرمایا بھاگ جذامی سے الخ وجھہ تطبیق انکیلی آخر فصل مین بیان کرین گی انشاء اللہ تعالی بزع ح **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰی وَلَا ھَامَۃَ وَلَا صَفَرَ فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَمَا بَالُ الْاِبِلِ تَکُوْنُ فِی الرَّمْلِ کَاَنَّھَا الظِّبَاءُ فَیَخَالِطُھَا الْبَعِیْرُ الْاَجْرَبُ فَیُجْرِبُھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَعْدَی الْاَوَّلَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی اونھین ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین بیمار ایک کے دوسرے کو لگ جاتی اور نہ ہامہ ہے اور نہ صفر ہی پس کہا ایک اعرابی نی یا رسول اللہ پس کیا حال ہی اونٹون کا کہ ہوتی ہین ریگستان مین گویا کہ وہ ہرن ہین یعنے بیحد تندرستی اور پاکیزگی پوست کی پس ملتا ہی اونمین ایک اونٹ خارشتی پس خارشتی کردیتا ہی اونکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کسنی خارشتی کیا ہی پہلی کو یعنی وہ بھی بتقدیر الہی خارشتی ہوا تھا یہہ بھی بتقدیر الہی ہوئے روایت کی یہہ بخاری نی **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰی وَلَا ھَامَۃَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی نہین بیماری ایک کے دوسری کو لگ جاتی اور نہ ہامہ ہی اور نہ نو ہی اور نہ صفر ہی روایت کیا اسکو مسلم نی **ف** نو ساتھہ زبر نون اور سکون واو کی اور اخر مین ہمزہ ہی بمعنی غروب ہوتی ایک ستارہ کی اور نکلنی اور ستارہ کی عرب گمان کرتی تھی کہ مینھہ اسی سبب سے برستا ہے جیسے ہند کہتی ہین کہ مینھہ برستا ہی فلانی نچھتر سی اور نھایہ مین ہی کہ نو کی جمع انواء ہی بمعنی منازل قمر کی اور وہ اٹھائیس منازل ہین چنانچہ آیہ شریفہ والقمر قدرناہ منازل شارہ انھین کے طرف ہی پس عرب بسبب کرتی تھی نزول باران کو انکی طرف کہ علت مینھہ کی اور موثر حقیقی آنا چاند کا ہی بعضے منازل مین پس شارع نی اوسکو باطل کیا اور فرمایا کہ برسنا مینھہ کا بتقدیر الہی ہی نہ کسی اور سبب سے اور نفی در ابطال اعتقاد تاثیر علت کا ہی اگر سبب جانی باین معنی کہ حق سبحانہ تعالی مینھہ برساتا ہی وسوقت بسبب اٹکلہ یہہ وقت علت ہوا اور قادر ہی کہ پہلی سوقت نہی اور بعد اوسوقت کی بھی برساوے اور اگر چاہی اوسوقت مین بھی نہ برساوی جیسیکہ حکم تمام اسباب عادیہ کا ہی باطل و کفر ٹھہوگا اور امام نووی نی کہا کہ باوجود اسکی بھی کفر ہے اسلیکی شعار کفر سی ہی اور موہم علیت کا انتھی اور ظاہر تر یہہ ہے کہ انہی مطلق ہی واسطے قطع کرنی مادہ اعتقاد فاسد کی اور اسلیے کہ نھین وارد ہوی ہی کوئی حدیث کہ دلالت کری اوپر جواز اسکی اور حاصل معنون کا یہہ ہے کہ نکہو کہ برسائی گئی ہم فلانی نو سی بلکہ کہو کہ برسائی گئی ہم ساتھہ فضل اللہ تعالی کی واللہ اعلم ۔ ح ع **وعن** جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا عَدْوٰی وَلَا صَفَرَ وَلَا غُوْلَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہا سنا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی نہین لگجاتی بیماری کسیکے کسیکو اور نہ صفر ہی اور نہ غول ہے روایت کیا اسکو مسلم نی **ف** غول ساتھہ پیش غین اور سکون واو کی جمع اوسکی غیلان ہی وہ ایک جنس ہے جن و شیاطین سے عرب گمان

کرتی تھی کہ غول جنگلوں مین دکھائی دیتی ہین لوگون کو ساتھہ مختلف طرح بطرح کی صورتون کے اور لوگون کو راہ بھلا دیتی ہین اور ہلاک کرتی ہین پس نفی کیا اسکو شارع نے اور لکھا ہی علمائی کہ مراد نفی ذات غول کی نہین ہے بلکہ نفی ہو جانی اسکی ہی صورتون مختلفہ مین اور ہلاک کرنیکی آدمیون کو یعنی انکو بغیر اذن اللہ تعالے کے اور راہ بھلا دینی اور ہلاک کرنی لوگون کی قدرت نہین ہے شرح **وعن** عمرو بن الشرید عن ابیہ قال کان فی وفد ثقیف رجل مجذوم فارسل الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا قد بایعناک فارجع رواہ مسلم اور روایت ہی عمرو بن شرید سے کہ نقل کی اپنی باپ سے کہ کہا تھا ہیچ جماعت ثقیف کی ایک شخص جذام والا یعنی اور ارادہ کیا اوسنی اسکا آوی آنحضرت کی پاس بیعت کی یہی پس بھیجا آنحضرت نے طرف اوسکی ایک شخص کو یہہ کہتی کی یہی کہ تحقیق ہمنی بیعت کیا تجھسے یعنی زبانی بغیر پکڑنی ہاتھہ کی پس پھر جا اور روایت کی یہہ مسلم نی **ف** احدیث سے اور اوس سے کہ اوپر گذری فر من المجذوم الخ معلوم ہوتا ہی دور رہنا اور پرہیز کرنا صحبت مجذوم سی اور حدیث لاعدوی سی خلاف اسکے پس انکی تطبیق مین علماء کی بہت اقوال آئی ہین شیخ ابن حجر عسقلانی فی شرح نخبہ مین کہا کہ اولی ہیچ وجہہ تطبیق کی یہہ ہے کہ نفی عدوے کی باقی ہی اوپر عموم و اطلاق اپنے کے اور مخالطت ان بیمارون کی اصلا سبب لگنی بیماری کی نہین ولیکن امر بھاگنیکا جذامی حتی باب ذرائع سی ہی تاکوئی وہ طرہ شرک مین نہ پڑے یعنی اگر کسیکو مخالطت جذامی سی کی اور ناگہان تقدیر الہی سی علت جذام مین مبتلا ہو گیا تو اعتقاد کریگا کہ بسبب مخالطت کی ہوا پس حکم کیا ساتھہ بچنی کے تا اوس وہم مین نہ پڑے اور سہیلی انحضرت فی آپنے جذامی کی ساتھہ طعام کھایا بسبب ثبوت حقیقت توکل کی اور عدم توہم کی پس حکم بھاگنیکا اوسکے لیے ہے کہ اپنی نفس مین صدق و یقین پیدا کرے اور بر تقدیر بھی نفی مرض کے وہ طرہ شرک خفی مین پڑے انتہی اور کرمانی فی کہا کہ جذام مستثنی ہی لاعدوے سی اور نودے نے کہا کہ جذام کی یہی ایک بو ہی کہ بیمار کر دیتی ہی اوسکو کہ درانحالیکہ ہو صحبت اور ہم خوری اور ہم بستری پس بھی بات سبب سے ہی عدوے نہین جنسیکہ ضرر کرتا ہی طعام ناخوش اور بو ناخوش اور سب باذن خدا سبحانہ و اللہ اعلم شرح **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتفاءل ولا یتطیر ویعجبہ الاسم الحسن رواہ فی شرح السنۃ روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فال لیتی اور شگون بد نہ لیتی اور دوست رکھتی نام نیک کو یعنی فال لیتی ساتھہ اوسکی نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین **وعن** قطن بن قبیصۃ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العیافۃ والطرق والطیرۃ من الجبت رواہ ابوداود اور روایت ہی قطن بن قبیصہ سی کہ نقل کی اوسنی اپنی باپ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ عیافہ اور طرق اور شگون بد لینا جبت سے ہی روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** عیافہ ساتھہ زیر عین کی اڑنا اور اوڑانا پرندہ کا بطوریکہ ہیچ بیان معنی تطیر کی پہلی فصل مین معلوم ہوا اور فال لیتی اوسا عتبار اسمیہ ساتھہ نام جانورون کی ہی جیسیکہ فال لیجاوی ساتھہ عقاب کے عقاب پرا اور ساتھہ غراب کے غربہ پرا اور ساتھہ ہدہد کی ہدایت پرا اور فرق درمیان عیافہ اور طیرہ کی یہہ ہے کہ طیرہ عام ہی یعنی شگون بد پرندہ سی لیا جاوے یا اور جانور وغیرہ سی اور عیافہ کا استعمال خاص جانور ہی کی آواز وغیرہ سی فال لینے مین آتا ہی اور نہایہ مین ہے کہ عیافہ ڈاننا پرندہ کا اور فال لینی ساتھہ اسمار اور آواز اور گذرنی اوسکی اور طرق ساتھہ زبر طا اور جرم ر کی سنگریزہ مارنا کہ عادت عرب کے عورتون کی تھی کہ وقت فال لینی کی مارتی تھین اور بعضون نی کہا کہ خط ریت مین کھینچنا جیسیکہ عادت رمالون کی ہی اور جبت ساتھہ زیر جیم اور جرم ب کی یعنی سحر و کہانہ کی ہی اور بعضون نی کہا کہ جبت ہیچ چیز ہی کہ عبادت کیجاوی سوا اللہ تعالی کی یعنی یہہ افعال سبب شرک اور اعمال مشرکون کی سی ہین اور اظہر یہہ ہی کہ جبت شیطان ہے یعنی یہہ افعال شیطان ہی ہین شرح **وعن** عبد اللہ بن مسعود عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الطیرۃ شرک قالہ ثلثا وما منا الا ولکن اللہ یذہبہ بالتوکل رواہ ابوداود والترمذی قال سمعت محمد بن اسماعیل یقول کان سلیمان بن حرب یقول فی ہذا

الحدیث وما منا الا ولکن اللہ یذہبہ بالتوکل ہذا عندی وقال ابن مسعود اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی
کہ نقل کی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا شگون بدلینا شرک ہی فرمائی یہہ بات تین بار یعنی مبالغہ تا لوگ بہت بچیں اوس سی اور نہیں ہم
مین سی کوئی مگر یعنی گمرہ ہوگا کبھی اوسکی خاطر مین فال بدسی تردد و خلجان راہ پاتا ہی اوسکو بسبب توکل کی یعنی اگر بحکم بشریت
کے کچھہ شک وہم خاطر مین آوی تو چاہیی کہ توکل خدا پر کری اور اوس کام کو جاوی تابع اوس وہم کا شعوی نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی کی لفظ
ترمذی فی کہ سنا مین بخاری سی کہتی تھی کہ تھا سلیمان بن حرب شیخ بخاری کا ہی لفظ اس حدیث مین کہ ما منا الا ولکن اللہ یذہبہ بالتوکل یہہ کلام نزدیک
میری قول ابن مسعود سی ہی نہ قول آنحضرت کا ف شرک ہی یعنی شگون بدلینا مشرکون کی رسمون مین سی ہی اور موجب شرک خفی کا اور اگر جزماً
اعتقاد کری کہ یون ہی گا وہ شگون بی شک کفر ہی ۔ ش ۔ وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بید مجذوم
فوضعہا معہ فی القصعۃ ثم قال کل ثقۃ باللہ وتوکلا علیہ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پکڑا
ہاتھہ جذام والیکا اور رکھا اوسکو ساتھہ اپنی پیالہ کی اور فرمایا کہا اعتماد کرتا ہون مین ساتھہ اللہ کے اور توکل کرتا ہون اوپر اللہ کی یہہ ابن ماجہ نی ف اسمین
اشارہ ہی اوپر کہ بعد از حصول توکل و یقین کے بھاگنا جذامی سی لازم نہین ۔ ش ۔ وعن سعد بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال لا ہامۃ ولا عدوی ولا طیرۃ وان تکن الطیرۃ فی شیء ففی الدار والفرس والمرأۃ رواہ ابو داود
اور روایت سعد بن مالک سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین ہی ہامہ اور نہین ہی عدوی اور نہین ہی شگون بد اور اگر ہوتا شگون
بد کسی چیز مین تو ہوتا گھر مین اور گھوڑے مین اور عورت مین نقل کیا یہہ ابو داود نی ف حدیثون مین چہ متعدد مرتبہ طیرہ کی مختلف طریقون سی آئی ہین بعضیون سی نفی تاثیر طیرہ کی
اور تھی اعتقاد اوا عتبار اوسکی مطلق سمجھی جاتی ہی اور یہہ بہت ہین اور بعضیون سی ثبوت طیرہ کا عورت مین اور گھوڑی مین اور گھر مین ساتھہ
لفظ جزم کی جیسیکہ ہی حدیث بخاری اور مسلم کی آیا ہی انما الشوم فی ثلث الفرس والمرأۃ والدار اور ایک روایت مین ہی زمین اور خادم اور
فرس کے یا ساتھہ لفظ شرط کی آیا ہی جیسیکہ اس حدیث مین اور مانند اسکیمین اور بعضیون سی انکار ثبوت نحوست کا ان امورمین سمجھا جاتا ہی مانند
تمام امور کی جیسیکہ حدیث ابن ابی ملیکہ کیمین ابن عباس سی آیا ہی اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ اعتقاد نحوست کا ان امورمین ہی اہل جاہلیت
کے تھا جیسیکہ حدیث حضرت عائشہ کیمین آیا ہی وجہ تطبیق کی انمین یہہ ہی کہ تطیر کسی چیز مین نہین ہی اور اگر فرض کیا جاوی ثبوت اوسکا تو یہہ چیز
مظنہ اور محل اوسکی ہین اور جگہہ اوسکی رکھتی ہین کہ انمین ثابت ہو یہہ ایسا ہی جیسا حضرت نی فرمایا لو کان شیء سابق القدر لسبقتہ العین اور اسیطرح
کلام ہی قاضی کا کہ کہا ہی لانا لا طیرہ کی اس شرط مذکور کو دلالت کرتا ہی اوپر کہ نحوست تطیر کی منفی ہی ایسے یعنے اگر نحوست کو وجود و ثبوت ہوتا تو ان
چیزون مین ہوتا کہ قابل رہنے اوسکو لیکن وجود و ثبوت نہین انمین پس لا صلا وجود نہین رکھتی اور بعضون نے کہا کہ نحوست عورۃ مین ناموافقت اوسکے
ہے اور یہہ کہ بچہ نہ ہوتا ہو اوسکی اور اطاعت خاوند کی نکری یا مکروہ بدشکل ہو نزدیک اوسکی اور نحوست گھر مین یہہ ہے کہ تنگ ہو اور ہمسایہ برے ہون
اور ہوا ناموافق ہو اور نحوست گھوڑے مین یہہ ہی کہ دوسرکش ہو اور گران قیمت ہو اور موافق غرض و مصلحت کے نہ ہو اور یہی مراد خادم مین
ہے یا نحوست محمول ہی اوپر کراہت و ناخوشی کی بحسب شرع یا طبع کی پس لفظ شوم و تطیر کی اوپر عموم اور حقیقت کی محمول ہوگی واللہ اعلم ۔ ح
وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعجبہ اذا خرج لحاجۃ ان یسمع یا راشد یا نجیح رواہ الترمذی
اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھی خوش آتا انکو جسوقت کہ نکلتے واسطے کسی کام کی یہہ کہ سنین اے راشد اے نجیح یعنی یہہ فال
نیک ہے ۔ نقل کی یہہ ترمذی نی ۔ وعن بریدۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یتطیر من شیء فاذا بعث عاملا سأل

عَنِ اسْمِهٖ فَاِذَا اَعْجَبَهٗ اسْمُهٗ فَرِحَ بِهٖ وَرُئِیَ بِشْرُ ذٰلِكَ فِیْ وَجْهِهٖ وَاِنْ كَرِهَ اسْمَهٗ رُئِیَ كَرَاهِیَةُ ذٰلِكَ فِیْ وَجْهِهٖ وَاِذَا دَخَلَ قَرْیَةً سَاَلَ عَنِ اسْمِهَا فَاِنْ اَعْجَبَهٗ اسْمُهَا فَرِحَ بِذٰلِكَ وَرُئِیَ بِشْرُ ذٰلِكَ فِیْ وَجْهِهٖ وَاِنْ كَرِهَ اسْمَهَا رُئِیَ كَرَاهِیَةُ ذٰلِكَ فِیْ وَجْهِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ۔ اور روایت ہی بریدہ سی کہ تحقیق نبے صلے اللہ علیہ وسلم تھے کہ نہ شگون بد لیتی تھی کسی چیزسی پھر جسوقت کہ بھیجے لگتے عامل پوچھتی نام اوسکی سی پس جسوقت کہ اچھا لگتا اُنکو نام اوسکا خوش ہوتی ساتھہ اوسکے اور دیکھے جاتی خوشی اوسکی ہیچ چہرہ مبارک اُنکیمی اور اگر مکروہ جانتی نام اوسکا دیکھی جاتی ناخوشی اوسکی ہیچ چہرہ مبارک اُنکیمی یعنی اور بدل دیتے اوس نام کو ساتھہ اچھی نام کی اور جسوقت کہ داخل ہوتی کسی بستی مین پوچھتی نام اوسکیسے پس اگر اچھا لگتا اُنکو نام اوسکا خوش ہوتی ساتھہ اوسکے اور دیکھی جاتی خوشی اوسکی ہیچ چہرہ اُنکیمی اور اگر مکروہ رکھتی نام اوسکا دیکھی جاتی ناخوشی اوسکی ہیچ چہرہ اُنکیمی نقل کی یہہ ابوداود وی **ف** یہہ تطیر نہین ہے اسلیے کہ بسبب اسکے اوس کام سی کا ارادہ رکھتی تھی اوسکا باز نہ آتی تھی لیکن اثر کراہت وقبح اوسکیکا چہرہ مبارک مین ظاہر ہوتا تھا اسلیے کہ بھلائی اور برائی کو تاثیر طبعی ہی ہیچ خوشی و ناخوشی کی قطع نظر کرنیکر تطیر و تفاؤل سی اور کہا ابن ملک نے کہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ سنت ہی یہہ کہ اختیار کری آدمی اپنی فرزند اور خادم کی لیی نام اچھا اسلیی کہ بری نام کبھی موافق ہو جاتی ہین تقدیر کی جیسیکہ اگر نام رکھے کوئی اپنی بیٹی کا خسار پس بعض اوقات جاری ہوتی ہی تقدیر الٰہی ساتھہ اُسکی لاحق ہوا اوس شخص کو یا اوسکی بیٹی کو خسار پس اعتقاد کرتی ہین بعضے لوگ یہہ کہ یہہ بسبب نام اُسکیکے ہی پس نحس جانتی ہین اور احتراز کرتی ہین ہمنشینی اوسکیسے ۔ ع **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا فِیْ دَارٍ كَثُرَ فِیْهَا عَدَدُنَا وَاَمْوَالُنَا فَتَحَوَّلْنَا اِلٰی دَارٍ قَلَّ فِیْهَا عَدَدُنَا وَاَمْوَالُنَا فَقَالَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ذَرُوْهَا ذَمِیْمَةً رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی انس سے کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ تحقیق ہم تھی ایک گھر مین بہت تھے اوسمین عدد ہمارے اور مال ہمارے پس نقل مکان کیا ہمنی طرف ایک اور گھر کی کم ہوگئی اوسمین عدد ہمارے اور مال ہمارے پس فرمایا پیغمبر خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چھوڑ دو اوس گھر کو اسحالمین کہ بُرا ہی نقل کی یہہ ابوداود وی **ف** حضرت نے جو اوس گھر کی چھوڑنیکو فرمایا تو یہہ قبیلہ تطیر کی سی نہین ہے بلکہ بسبب اسکے کہ ہوا اوسکی ناموافق ہوئی اونکو اور کہا خطابی نے کہ گھر چھوڑ دینی کو اونکی تین اسلیی فرمایا کہ اونکی دلون مین یہہ بات جم گئی تھی کہ یہہ نقصان و خرابی بسبب رہنے کی اس مکان مین ہے پس فرمایا کہ اس مکان سے نکلیو تا مادہ وہم کا منقطع ہو جاوے اور بیچ ورطہ شرک خفی کی نہ پڑین ۔ ع **وعن** یَحْیٰی بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَحِیْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَنْ سَمِعَ فَرْوَةَ بْنَ مُسَیْكٍ یَقُوْلُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدَنَا اَرْضٌ یُقَالُ لَهَا اَبْیَنُ وَهِیَ اَرْضُ رِیْفِنَا وَمِیْرَتِنَا وَاِنَّ وَبَاءَهَا شَدِیْدٌ فَقَالَ دَعْهَا عَنْكَ فَاِنَّ مِنَ الْقَرَفِ التَّلَفَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ۔ اور روایت ہی یحیی بن عبد اللہ بن بحیر کی سی کہ کہا خبر دی مجکو اوس شخص نی کہ سنا فروہ بن مسیک کیسی کہ کہتا تھا کہ کہا مینی یا رسول اللہ نزدیک ہماری ایک زمین ہے کہ کہا جاتا ہی اوسکو ابین اور وہ زمین ہے زراعت ہماری کی اور غلہ ہمارے کی یعنی اور شہرون سی وان آکر غلہ جمع ہو جاتا ہی ہمکو کے لیے یا یہان سی اور شہرون کو لوگ لیجاتی ہین اور تحقیق وبا اوسکی سخت ہے پس فرمایا کہ چھوڑ اوسکو داخل ہونی اپنی سی اوسمین اور آمد و رفت کرنیسی طرف اوسکی اسلیی کہ قریب ہونی بیماری اور وبا کیسی پیدا ہوتا ہی تلف و ہلاک نقل کی یہہ ابوداود وی **ف** کہا طیبی نے یہہ قبیلہ عدوی کیسے نہین ہے بلکہ قبیلہ طب اور علاج کیسی ہی اسلیی کہ ہوا صالح اور موافق اعون اشیا رسی ہی اوپر صلاح بدن کی اور فساد ہوا اور عدم موافقت اوسکی سبب بیماری اور ہلاک کی ہی انتہی اور شاید کہ بھاگنے والی وبا سی ساتھہ مضمون اس حدیث کی متمسک کرتی ہونگی کہ اُس شخص نے شکایت وبا سے کی کہ اوس زمین مین ہوتی تھی اور آنحضرت نے فرمایا کہ چھوڑ اوسکو اور باہر نکل ہی زمین سے اسلیی کہ مخالطت ساتھہ مرض و وبا کی باعث

ولایت کی ہوتی ہی لیکن مستحب ہی کہ اسکو ترک کرے جس شے سے نفع کی امید ہو اور ضرر ہوتی ہو اسکی سی اس میں ہی اور اسکو ترک کردینا
اور اسکے ترک کی بنا پر مستحب حال ہی کی ورخوف واقع ہونے کی چیز کو ترک کرنے کی اور اسکو ساتھ تعلق کی وہاں سے رخصت دی ترجیہ کردیا وہاں دفع
ہونے اور بعد از دفع ہونے کے واسطے جا سکے کو جائز رکھا اور کلام اسمین سے اور
وظیفہ بیچ بالی پیش از وقوع کی اجازت واجتناب سے اور بعد از وقوع کی صبر و رضا ہی کرد عا و تسبیح کرنی کہ حکم ساتھ اسکی فرمایا ہی بدلیل ہیں آیت
سے کہ آخر صحیحین غیرہا مین ہی ساتھ منع اوسکی کی تکلفی وہ جاکنی وہ کیسی وبیچ ح اور ترغیب کے صبر و نباب پر آئی ہین اور یہہ حدیث سنن سے
داود مین ہی معارض صحیحین کے صحیح نہین کی نہین ہوسکتی اور کہا جی علانی کہ فردہ بن مسیک سی سوا ایک دو صحابیون کی روایت نہین کی گئی ہین
اور وہ بھی ایک مرد مجہول سی کہ معلوم نہین نام اوسکا اور بیچ یحیی بن عبد الحمید بن بحیر کی بھی اختلاف ہی کہ ثقہ ہی یا نہین حاصل یہہ کہ بڑی شک و
سے جاکنی ممنوع اور معصیت ہی اور اگر خبر ما اعتقاد کری کہ بر تقدیر صبر کی مرجاؤنگا اور اگر نکل جاؤنگا تو نجات پاؤنگا کافر ہوتا ہی اور بغیر اس
اعتقاد کی حاصل اور قیاس اسکا اوپر تکلفی کی گھر کی اندر سی وقت زلزلہ اور کسی آگ کی فاسد ہی بسبب روہوتی نفس کے اوپر خلاف اسکے اور
میسر ہی ہی کہ ہلاک ہی صورت نزدیکی اور گر پڑنی گھر کی اور تکلفی آگ کی گھر مین غالب بلکہ یقینی ہی عادۃً بخلاف مرنیکی وقت تکلفی کی وہاں سی کہ
شکوک و موہوم ہی وقوع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عروۃ بن عامر قال ذکرت الطیرۃ عند
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال احسنہا الفال ولا ترد مسلما فاذا رای احدکم ما یکرہ فلیقل اللہم لا یاتی
بالحسنات الا انت ولا یدفع السیئات الا انت ولا حول ولا قوۃ الا باللہ رواہ ابو داود و مسلک
اور روایت ہی عروۃ بن عامر سی کہ ذکر ہوا شگون بد کا نزد یک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا کہ حسن ترین اونمین سے فال ہی اور نہ روکی شگون
بد مسلمان کو اوس کام سی کہ قصد اوسکا کیا ہی پس جسوقت کہ دیکھی ایک تمہارا اوسچیز کو کہ ناخوش رکھتا ہی یعنی وہ چیز کہ شگون بد اوس سے لیتے
ہین اور خلجان و وسواس پیدا ہوتا ہی پس چاہی کہ کہی یا الہی نہین لاتا نیکیون کو مگر تو اور نہین دور کرتا بدیون کو مگر تو اور نہین ہی چیز برائی
سے اور نہ قوت نیکی پر مگر ساتھ قدرت و توفیق خدا کی نقل کی یہہ ابو داود دی بطریق رسال کی **باب الکہانۃ** باب ہے بیان
بیان کہانہ کی **ف** صراح مین لکھا ہی کہ کاہن فال گو اور کہانت ساتھ زبر کی فال گوئی کرنی اور ساتھ زیر کی حرفہ اوسکا اور طیبی نی لکھا
کہ کاہن وہ کہ خبر دہی حوادث آیندہ کی اور دعوی کری معرفت اسرار اور پوشیدہ چیزون کا عرب مین کہ ہن تھے کہ بعضے اونمین سے دعوی کرتی تھی کہ ہمکو جنات
خبرین دیجاتی ہین اور منقول ہی کہ شیطان چوری سی سنیا تی تھی احکام الہی آسمان پر سی اور کاہنون سے کہہ تی تھی اور وہ اسمین جو کچھہ چاہتی زیادہ
کر کہتی پس قبول کرتی اوسکو عرب جب آنحضرت مبعوث ہوئی تو شیطان آسمان پر جانی سی روکی گئی اور باطل ہوئی کہانۃ اور بعضے مفسدات
اور اسباب اور علامات سی کچھہ معلوم کرتی تھی کہ انکو عراف کہتی تھی وہ مکان چوری کی چیز کا اور گم ہوئی کا بتاوتی تھی جیسی رمال کرتی ہین اور کچھہ
اخلاق کاہن کا عراف اور منجم پر بھی آتی ہی اور یہہ افعال حرام ہین اور زنبیر مال لینا بھی حرام ہی اور لینی والا اور دینی والا دونو گنہگار ہوتی ہین
اور محاسب پیشہ اور ترک اوسکے لازم ہی شرع **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** معاویۃ بن الحکم قال قلت یا
رسول اللہ امورا کنا نصنعہا فی الجاہلیۃ کنا ناتی الکہان قال فلا تاتوا الکہان قال قلت کنا نتطیر قال ذاک شیء
یجدہ احدکم فی نفسہ فلا یصدنکم قال قلت ومنا رجال یخطون قال کان نبی من الانبیاء یخط
فمن وافق خطہ فذاک رواہ مسلم اور روایت ہی معاویہ بن حکم سی کہ کہا کہا نبی یا رسول اللہ کہ ایک چیز ہین ہم تھی ہم کرتے

اونکو جاہلیت مین ایک امر دنین سے یہہ ہی کہ تھی ہم آنی کاہنون کی پاس یعنی اور پوچھتی ایسی چیزین اور کام فرمایا نہ جایا کرو تم کاہنون کی پاس کہ معاویہ نی کہا مینی دوسرے چیز یہہ ہی کہ تھی ہم شگون بد لیتی فرمایا یہہ ایک چیز ہی کہ پاتا ہی اسکو ایک تمھارا ہیچ دل اپنی کی پس نہ باز رکھی تمکو یعنی کسی کام سی یہہ خیال آنا کہا معاویہ نی کہا مینی ایک امر دنین سے یہہ ہی کہ ہم مین کتنی ایک شخص خط کھینچتے ہین فرمایا تھی ایک انبیا مین سے خط کھینچتے یعنے بامر الٰہی یا ساتھہ علم لدنی کی پس جو شخص کی موافق پڑی خطا اوسکا خطا دنین پیغمبر کی پس وہ مباح ہی **ف** مراد نبی سی دانیال ہی اور بعضون نی کہا اولیس علیہا السلام اور مباح نہی والا خطا مراد اس سے نفی ہی یعنی جب علم اوس خط کی کھینچنی کا مفقود و معدوم ہوا تو عمل کرنا بھی اسپر حرام و ممنوع ہوا یعنے یہہ کیا جاتا ہی کہ وہ پیغمبر کسطرح خط کھینچتے تھی نا یہہ بھی ویسا ہی خط کھینچے پس جب معلوم ہوا کہ نا بھی حرام ہوا اور بیان اوسکا باب لا یجوز العمل فی الصلوۃ مین ہو چکا ہی ح **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ أُنَاسٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسُوا بِشَيْءٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ أَحْيَانًا بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًّا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُونَ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ سوال کیا لوگون نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی احوال کاہنون کا کہ بات اونکی سچ اور لائق اعتماد کی ہی یا نہین پس فرمایا اونکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق نہین وہ کچھہ یعنی پس اعتماد و اعتقاد کرو اون کی خبرون پر عرض کیا لوگون نی کہ یا رسول اللہ پس تحقیق وہ بات کرتی ہین اور خبر دیتی ہین کبھی ساتھہ ایک چیز کی کہ ہوتی ہی حق پس فرمایا پیغمبر خدا نی کہ یہہ کلمہ ہی سچ اچک لیتا ہی اوسکو جن پھر ڈالتا ہی اوسکو مرغ کان دوست اپنے کی مانند واز کرنی مرغ کی پہلا تا ہی دوسرے مرغ کو دانہ کی لہی پس ملاتی ہین وہ کاہن اوس کلمہ مین زیادہ سو جھوٹھہ سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** سچ اور ثابت ہی کہ سنا گیا ان ملائکہ سی کہ لیا اونھون نی حق سی بواسطہ وحی کی یا ساتھہ مکاشفہ لوح محفوظ کی وسطی اونکی اور بعضون نی کہا کہ معنی یقرہا کی ڈالنی کی ہین یعنی ڈالتا ہی وہ کلمہ مانند ڈالنی مرغ کی یعنی جلسی وہ منی ڈالتا ہی مرغی سی جفتی کرنیکی وقت اسطرح کہ نہین جانتی اوسکو لوگ پس اسطرح جن ڈالتا ہی اوس کلمہ کو اپنی دوست کی کاہنین اسطرح کہ نہین مطلع ہوتا اوسپر غیر اسکا نوع **وعنها** قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْأَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّيَاطِينُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ فَتُوحِيهِ إِلَى الْكُهَّانِ فَيَكْذِبُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہا کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی تحقیق فرشتی یعنی ایک جماعت اونمین سی اوترتی ہین عنان ہین اور عنان کہتی ہین ابر کو پس ذکر کرتی ہین کامون کا کہ تقدیر کیی گئی آسمان مین پس چوری سی اور پوشیدہ کان رکھتی ہین اوپر شیاطین پس سنتے ہین اوس کام کو کہ تقدیر کیا گیا ہی پس پہنچاتی ہین اوسکو طرف کاہنون کی پس جھوٹ بنا لیتے ہین کاہن ساتھہ اون کلمون کی کہ شیاطین سے سنے ہین سو جھوٹ اپنی طرف سے نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنے اس سبب سے بعضے چیزین موافق واقع کی ہو جاتی ہین لیکن ہرگاہ کہ غالب ہوتا ہی اونمین جھوٹ بند کر دیا شارع نی دروازہ استفتاء کا اونسے اور فرمایا کہ نہین وہ کچھہ نوع **وعن** حفصة قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حفصہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آوی کاہن اور نجومی کی پاس اور پوچھی اوس سے کچھہ یعنے غیب کے باتین نہین قبول کیجاتی واسطی اوسکی نماز چالیس دن کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یہہ نہایت ضرر اور کم بختی اوسکی ہی کہ نماز کہ افضل عبادات اور اشرف اعمال ہی ضائع اور نامقبول ہوئی یا مراد یہہ ہی کہ جب نماز قبول نہوئی

تو اور اعمال بطریق اولی نامقبول ہونگی اور مراد نہ قبول ہونا یہ ہے کہ ثواب نہیں حاصل ہوتا اگرچہ ابراء ذمہ کہ قضا اوس سے واجب تھے حاصل ہی اور حدیث میں اگرچہ رات ہی کا ذکر کیا لیکن تمام روز و شب مراد ہی اسلیے کہ کلام عرب میں اکثر اسطرح آتا ہی کہ روز یا شب فی کرتی ہیں اور دوسرا تابع اوسکا ہوتا ہی نوح **وعن** زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلَى إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ قَالَ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللَّهِ وَرَحْمَتِهِ فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی زید بن خالد جہنی سی کہا نماز پڑہوائی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز صبح کی حدیبیہ میں کہ نام ایک جگہکا ہی پچھی مینہہ برسنی کی کہ تھا رات کو پس جبکہ پھری آنحضرت نماز سی متوجہ ہوئی لوگون کی طرف اور فرمایا کہ آیا جانتی ہو تم کہ کیا فرمایا تمھاری پروردگار نی یعنی اسوقت اشارۃ کی ساتھہ آنی وحی کی عرض کیا صحابہ نی کہ اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتی ہین کہا آنحضرت نی کہ فرمایا اللہ تعالی نی کہ صبح کی بعضی بندون میری نی کہ ایمان لائی ساتھہ میری اور بعضون نی کفر کیا پس جس شخص نی کہا کہ مینہہ برسائی گئی ہم ساتھہ فضل اللہ کی اور رحمت اوسکی پس یہہ شخص ایمان لایا ساتھہ میری اور کفر کیا ساتھہ ستارون کی اور جس شخص نی کہا کہ مینہہ برسائی گی ہم بسبب غروب ہونی ایک ستارہ کی اور نکلنی ایک ستارہ کی یہہ شخص کافر ہوا ساتھہ میری اور ایمان لایا ساتھہ ستارہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** جو کوئی یہہ اعتقاد کری کہ ستاری فاعل اور مدبر مینہہ برسانی کی ہین مانند اعتقاد اہل جاہلیت کی پس کفر ہی اور جو کوئی یہہ اعتقاد کری کہ مینہہ اللہ کیطرف سی اور فضل اوسکی سی ہے اور ستاری علامت اور مظنہ مینہہ برسنی کی ہین یہہ کفر نہین اور ظاہر تر یہہ ہی کہ یہہ بھی مکروہ تنزیہی ہی ع **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ بَرَكَةٍ إِلَّا أَصْبَحَ فَرِيقٌ مِنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِينَ يُنْزِلُ اللَّهُ الْغَيْثَ فَيَقُولُونَ بِكَوْكَبِ كَذَا وَكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا ہین نازل کرتا اللہ تعالی آسمان سی کوئی برکت مگر کہ ہوتی ہی ایک جماعت آدمیون مین سی ساتھہ اوسکی کفر کرنیوالی اوتارتا ہی اللہ تعالی مینہہ پس کہتی ہین کہ مینہہ برسا بسبب ستاری فلانی اور فلانی کی نقل یہہ مسلم نی **ف** ظاہر یہہ ہی کہ مراد برکت سی مینہہ ہی اور جملہ ینزل الغیث بیان اسکا اور احتمال ہی کہ عام برکت مراد ہو اور ینزل الغیث مثال اور بیان ایک فرد اسکیکا ہو ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُومِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص سیکہتا ہی ایک ٹکڑا علم نجوم سی حاصل کرتا ہی ایک شاخ سحر سی زیادہ کیا حاصل کرنا سحر کا جسقدر کہ زیادہ کیا حاصل کرنا نجوم کا نقل کی یہہ احمد اور ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** اسلیے کہ علم نجوم کو ساتھہ سحر کی بقصد برائی بیان کرنی اسیکی گویا کہ عمل کرنیوالا نجوم پر جملہ ساحرون اور کاہنون سی ہی کہ بری کام کرتی ہین اور خبر غیب کے بتاتی ہین نوح **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ أَوْ أَتَى امْرَأَتَهُ حَائِضًا أَوْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آوی کاہن کے پاس اور سچا جانی اوسکو بیچ اوسچیز کی کہ کہتا ہی یا صحبت کری اپنی بیوی سے حالت حیض مین یا بدفعلی کری اپنی بیوی سی یعنی بیچ مقعد اوسکے پس تحقیق بیزار ہوا اوسچیز سی کہ اوتاری گئی محمد پر یعنی شریعت و قرآن نقل کی یہہ احمد نی

اور ابو داود دنی ف نیز روایت ہوا یعنی کافر ہوا یعنی محمول ہی حلال جاننی پر بالتغلیظ و تشدید یہی اوپر کرنی ان شنائع کی شرع **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن** ابی ہریرۃ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قضی اللہ الامر فی السماء ضربت الملئکۃ باجنحتہا خضعانا لقولہ کانہ سلسلۃ علی صفوان فاذا فزع عن قلوبہم قالوا ماذا قال ربکم قالوا للذی قال الحق وھو العلی الکبیر فسمعہا مسترقو السمع ومسترقو السمع ھکذا بعضہ فوق بعض وصف سفیان بکفہ فحرفہا وبدد بین اصابعہ فیسمع الکلمۃ فیلقیہا الی من تحتہ ثم یلقیہا الاخر الی من تحتہ حتی یلقیہا علی لسان الساحر او الکاہن فربما ادرک الشہاب قبل ان یلقیہا وربما القاہا قبل ان یدرکہ فیکذب معہا مائۃ کذبۃ فیقال الیس قد قال لنا یوم کذا وکذا کذا وکذا فیصدق بتلک الکلمۃ التی سمعت من السماء رواہ البخاری

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ حکم کرتا ہی اللہ تعالی کسی کام کا اسمان مین ماری ہین فرشتی بازو اپنے یعنے ڈرتی اور کانپتی ہین ہیبت اور عظمت حکم الھی سی بسبب خوف قول اور کلام الھی کی گویا اواز کلام الھی کی یعنی ہیچ عدم ظہور اور تفسیر فہم اور استماع اسکے مانند زنجیر کی ہی کہ کھینچے جاوی پتھر صاف پر پس جب دور کیا جاتا ہی ڈر فرشتون کی دلون سے کھلتے ہین یعنی تمام فرشتی کم رتبہ فرشتون مقرب سے کہ کیا حکم کیا پروردگار تمہارے نی کہتے ہین فرشتے مقربے سو کہتے ہین کہ حکم کیا پروردگار نی یا کہتے ہین اون فرشتون پوچھتی والون سے حق ہی یعنی حق ہی جو کچھہ کہ حکم کیا پروردگار نی اور وہ ذات اللہ تعالی کی بلند قدر اور بلند مرتبہ ہے پس سنتی ہین اون باتون کو چوری سی سنتی والی کہ جن و شیاطین ہین اور چوری سی سنتی والی اسطرح ہین کہ بعضی اونکی اوپر بعضون کے ہین اور بیان کیے سفیان نی ہیئت اوسکے ساتھہ ہاتھہ اپنی کی یعنی ساتھہ اونگلیون ہاتھہ کی پس مڑوڑا کیا ہاتھہ کو اور فرق کیا درمیان اونگلیون اپنے کی پس سنتا ہی چوری سی سنتی والا بات کو پھر ڈالتا ہی اوسکو طرف اوسکے کہ نیچے اوسکے ہی پھر ڈالتا ہی اوسکو دوسرا طرف اوسکی کہ نیچی اوسکی ہی یہان تک کے ڈالتا ہی وہ اوس بات کو طرف ساحر یا کاہن کے پس اکثر پاتا ہی چوری سی سنتی والا کو شعلہ پھلی ڈالنی اس بات کے طرف ساحر یا کاہن کے اور اکثر ڈالتا ہی اوس بات کو پہلی پہنچنے شعلے کی پس پھینچتی ہی وہ بات کاہن کو پس جھوٹ بنا لیتا ہی کاہن ساتھہ اوس بات کی سو جھوٹ یعنی اور خبر دیتا ہی لوگون کو ساتھہ اوس بات کے جو اتار جھوٹی باتون کی پس جب جھٹلاتا ہی اوسکو کوئی ساتھہ بعضی جھوٹی باتون اوسکے تو کھا جاتا ہی یعنی کھاتا ہی تصدیق کرنیوالا کاہن کا ساتھہ اوسکی کہ جھٹلاتا ہے اوسکو کیا تھین ہے اور یقین جانتا تو کہ کھاوے ہمارے اور خبر دی ہمکو کاہن نے فلانی فلانی دن ایسی اور ایسی پس تصدیق کیا جاتا ہی کاہن بسبب اوس بات کے کہ سنے گئی آسمان سی اور رہت گو ہوا آسمین یعنی اور وہ سو جھوٹ بعضین منظور کرنی بسبب بگڑا ہی کی کہ اونکی باطن مین ہے جا بسکے ان نجومیون کا حال ہی کہ اگر ایکبار بات اونکی بحسب اتفاق کی سچی ہو گئی تو دنیا دار معتقد اونکی ہو جاتی ہین بسبب محبت دنیا کی اور گمراہی کی کہ اونکی دلون مین ہے نقل کی بعضہ بخاری نی ف ساحر یا کاہن ابن عباس کے حدیث من کہ آگی آتی ہی صریح آیا ہی کہ کاہن سامنے ہے پس ساحر ہے یہان مراد کاہن ہے اس صورت مین اوشک کے لیے ہوگا یا ساحر سی مراد منجم ہی جسکا ایک شعبہ یہ بھی ہے کہ ساحر خبر غیب کے بعضین بتاتا ہی پس لفظ او الکاہن مین تنویع کی لیے ہوگا اور اختلاف کیا کیسے آسمین کہ مرجوم آیا ساتھہ رجم کی یا بغیر آتا ہی یا جل جاتا ہی ساتھہ رجم کی **وعن** ابن عباس قال اخبرنی رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الانصار انہم بینما ہم جلوس لیلۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمی بنجم واستنار فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کنتم تقولون فی الجاہلیۃ اذا رمی بمثل ہذا

وَاللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ کُنَّا نَقُوْلُ وُلِدَ اللَّیْلَۃَ رَجُلٌ عَظِیْمٌ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِیْمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّہَا لَا یُرْمٰی بِہَا لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَیٰوتِہٖ وَلٰکِنْ رَبُّنَا تَبَارَکَ اسْمُہٗ اِذَا قَضٰی اَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَۃُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ اَھْلُ السَّمَآءِ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ حَتّٰی یَبْلُغَ التَّسْبِیْحُ اَھْلَ ھٰذِہِ السَّمَآءِ الدُّنْیَا ثُمَّ قَالَ الَّذِیْنَ یَلُوْنَ حَمَلَۃَ الْعَرْشِ لِحَمَلَۃِ الْعَرْشِ مَاذَا قَالَ رَبُّکُمْ فَیُخْبِرُوْنَھُمْ مَا قَالَ فَیَسْتَخْبِرُ بَعْضُ اَھْلِ السَّمٰوٰتِ بَعْضًا حَتّٰی یَبْلُغَ ھٰذِہِ السَّمَآءَ الدُّنْیَا فَیَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ فَیَقْذِفُوْنَ اِلٰی اَوْلِیَآءِھِمْ وَیُرْمَوْنَ فَمَا جَآءُوْا بِہٖ عَلٰی وَجْھِہٖ فَھُوَ حَقٌّ وَلٰکِنَّھُمْ یَقْرِفُوْنَ فِیْہِ وَیَزِیْدُوْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا خبر دی مجکو ایک شخص نے صحابیون مین سے کہ تھا انصار سی یعنے کہ صحابہ اوسوقت کہ بیٹھی ہوئی تھی ایک رات ساتھہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹوٹا ایک ستارہ اور بہت روشن ہوا پس فرمایا صحابہ کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا کہتے تم کہتے جاہلیت مین جسوقت کہ ٹوٹتا مانند اسکی کہا صحابہ نی کہ اللہ اور رسول اوسکا داناتر ہی ساتھہ حقیقت حال کی تھی ہم کہتے کہ پیدا کیا گیا آجکی رات ایک شخص بڑا اور مرا ایک شخص بڑا یعنی کبھی یون کہتے تھی اور کبھی یون یعنے اسکو علامت ایک امر عظیم کی جانتے تھے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق یہہ شعلہ نہین پھینکا جاتا بسبب موت کسی کی اور نہ بسبب حیات کسیکے لیکن رب ہمارا کہ بابرکت ہی نام اوسکا جسوقت کہ فرماتا ہی ایک حکم تسبیح کرتی ہین فرشتی اوٹھانیوالی عرش کے پھر تسبیح کرتی ہین وہ آسمان والی کہ متصل ہین عرش کے اوٹھانیوالون کے یہان تک پہنچتے ہی آواز تسبیح کی اس آسمان دنیا والون کو پھر کہتی ہین وہ فرشتی کہ متصل اوٹھانیوالون عرش کی ہین واسطے عرش کے اوٹھانیوالون کے کہ کیا کہا پروردگار تمھارے نی پس خبر دیتی ہین وہ اونکو او چیز کی کہ فرمائی پھر خبر پوچھتی ہین بعضی آسمان والی بعضون سی یہان تک پہنچتی ہے خبر اس آسمان دنیا والون کو پس اچک لیتے ہین جن سنی کو یعنی اون خبرون کو چوری سی آتی ہین پھر ڈالتی ہین طرف دوستون اپنے کی یعنے کاہنون کی اوپر پھینکے جاتی ہین طرف اونکی یہہ ستاری یعنی پس بسبب اون ستارون کی پھینکے جانیکا یہہ ہے نہ کہ وہ نجم اعتقاد کرتی ہو پیدائش و موت کا پس وہ چیز کہ لاتی کاہن اوسکو اوپر سطح کی کہ ہی یعنی بغیر تصرف کی رست و درست پس وہ چیز رست ہی لیکن وہ کاہن جھوٹ ملا ملا بتی ہین اوسمین اور زیادہ کرتی ہین یعنی اوس سنے ہوی پر نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** قَتَادَۃَ قَالَ خَلَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی ھٰذِہِ النُّجُوْمَ لِثَلٰثٍ جَعَلَھَا زِیْنَۃً لِلسَّمَآءِ وَرُجُوْمًا لِلشَّیٰطِیْنِ وَعَلَامَاتٍ یُھْتَدٰی بِھَا فَمَنْ تَاَوَّلَ فِیْھَا لِغَیْرِ ذٰلِکَ اَخْطَاَ وَاَضَاعَ نَصِیْبَہٗ وَتَکَلَّفَ مَا لَا یَعْلَمُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ تَعْلِیْقًا وَفِیْ رِوَایَۃِ رَزِیْنٍ وَتَکَلَّفَ مَا لَا یَعْنِیْہِ وَمَا لَا عِلْمَ لَہٗ بِہٖ وَمَا عَجَزَ عَنْ عِلْمِہِ الْاَنْبِیَآءُ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ وَعَنِ الرَّبِیْعِ مِثْلُہٗ وَزَادَ وَاللّٰہِ مَا جَعَلَ اللّٰہُ فِیْ نَجْمٍ حَبَّۃَ اَحَدٍ وَلَا یَرْزُقُہٗ وَلَا مَوْتَہٗ وَاِنَّمَا یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ وَیَتَعَلَّلُوْنَ بِالنُّجُوْمِ ۔ اور روایت سے قتادہ سی کہ کہا پیدا کیا اللہ تعالی نی یہہ ستاری واسطے تین باتون کی ایک بات یہہ کہ پیدا کیا انکو واسطے زینت آسمان کی اور دوسری واسطے مارنی شیطانون کی اور تیسرے نشانی کی کہ راہ پائی جاتی ہی بسبب انکے یعنے بیچ دریا اور جنگل کے پس جسنی کہ بیان کیا انمین بغیر ان تین چیزون کے خطا کی اور ضایع کیا حصہ اپنا اور تکلف کیا اوسچیز مین کہ نہین جاننا یعنی نہین متصور سے علم اوسکا اسلیے کہ خبر ہین آسمان کی نہین جانی جاتی ہین مگر طریق کتاب و سنت سے حال آنکہ اسمین نہین ہے زیادہ اوسچیز سی کہ گذری نقل کی یہہ بخاری نی بلا سند اور بیچ روایت رزین کے یون ہی کہ تکلف کیا اوسچیز کا کہ نہین فائدہ کرتی اوسکو اور تکلف کیا بیچ جاننی اوسچیز کی کہ نہین اوسکو علم ساتھہ اوسکی اور تکلف کیا بیچ جاننی اوسچیز کی کہ عاجز ہوی علم اوسکی سی انبیا اور فرشتی اور روایت ہی ربیع سے مانند اسکی اور زیادہ کیا ربیع نی یہہ کلام کہ قسم سے اللہ کی نہین مقرر کیے اللہ تعالی نی ستاری مین زندگی کسیکی یعنی پیدائش کسیکی اور نہ روزی کسیکی یعنی مال و جاہ اور نہ مرنا کسیکا اور سوا اسکی نہین کہ افترا کرتی ہین کاہن

اسپر جھوٹی اور ٹھیراتی ہین طلوع ہوتی ستارہ کو علت واسطے ایک چیز کی ف ضایع کیا حصہ اپنا یعنے اپنی عمر مین سے اور وہ مشغول ہوتا ہی بیفایدہ
چیز مین کہ نہ فائدہ دیتے ہی دنیا مین اور نہ آخرۃ مین ع یہان ملاحلی اور حضرت شیخ رح نے خوب تفصیل سی لکھا ہی فلینظر ثمہ وعن ابن عباس
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقتبس بابا من علم النجوم لغیر ما ذکر اللہ فقد اقتبس شعبۃ من
السحر المنجم کاھن والکاھن ساحر والساحر کافر رواہ رزین اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص
کہ سیکھے کوئی قسم علم نجوم ہی واسطی غیر اوسچیز کی کہ ذکر کی اللہ نے یعنے قران مین کہ وہ تین چیزین ہین کہ ذکر کی گئین اوپر کی حدیث مین پس تحقیق
سیکھا ایک ٹکڑا سحر سی یعنی اور وہ برا علم ہی کہ بعض اوسکا فسق ہے اور بعض اوسکا کفر اور فرمایا کہ منجم حکم کاہن کا رکھتا ہی کہ ساتھہ خلاستون کی
خبرین غیب کے بتاتا ہی اور کاہن حکم ساحر کا رکھتا ہی کہ ارتکاب اعمال بد کا کرتا ہی اور ساتھہ اوسکی ضرر خلق کو پہنچاتا ہی اور جو کوئی سحر کری اور اعتقاد
اوسکا رکھی کافر ہوتا ہی یعنی پس اسطرح کاہن اور منجم کافر ہین حاصل آنکہ نجوم اور کہانت اور سحر سب ایک جنس سے ہین اور کافرون اور بددینون کے اعمال
سے ہین نعوذ باللہ من ذلک وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو امسک اللہ القطر
عن عبادہ خمس سنین ثم ارسلہ لاصبحت طائفۃ من الناس کافرین یقولون سقینا بنوء المجدح رواہ النسائی
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر بند رکھی اللہ منیحہ اپنے بندون سے پانچ برس یعنی مثلاً پھر برسا وی البتہ ہر
ایک جماعت آدمیون مین سے کہ مقید ہین ساتھہ نجوم کی کفر کرنیوالے کھہرین گی ہم بسبب منزل قمر کی کہ نام اوسکا مجدح ہی نقل کی یہہ نسائی نے
ف مجدح ساتھہ زیر میم اور جزم جیم اور زبر دال کی نزدیک عرب کے منازل قمر سی ہے کہ سبب سے مینھہ کا ہوتا ہی

کتاب الرؤیا

کتاب ہے بیچ بیان خواب کے ف حقیقت خواب کے نزدیک اہل سنت کی پیدا کرنا حق تعالی کا ہی بیچ دل سونیوالے کے علوم اور ادراکات کو جیسیکہ جاگتی
کے دلمین اور اللہ سبحانہ قادر ہی اوپر ہر پیدا کرنے کے باعث اسکی ہی اور نہ مینہ مانع اوس سے اور پیدا کرنا ان ادراکات کا سوتی کی دلمین علامت ہے اور امور پر کہ
پیش آئے ہین نائمی الحال کہ وہ تعبیر اسکے ہی جیسیکہ ابر دلیل ہی وجود مینھہ پر ع الفصل الاول فصل پہلے عن ابی ھریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یبق من النبوۃ الا المبشرات قالوا وما المبشرات قال الرؤیا الصالحۃ
رواہ البخاری وزاد مالک برواۃ عطاء بن یسار یراھا الرجل المسلم او ترٰی لہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین باقی رہا اثر نبوۃ سی کچھہ مگر مبشرات یعنی خواب خوشخبری دینے والی کہا صحابہ نے کیا ہی مبشرات فرمایا خواب اچھے نقل کی ہے
بخاری نے اور زیادہ کیا مالک نے ساتھہ روایت عطاء بن یسار کی اس عبارۃ کو کہ دیکھتا ہی اس خواب کو مرد مسلمان یعنی اپنی لیی یا دیکھا جاوے واسطی
اوسکی یعنی کوئی مرد مسلمان دیکھی واسطی اوسکی ف نہین باقی رہا اثر یعنی وحی منقطع ہو جائیگی بسبب مرنی میرے کی اور نہین باقی رہیگی وہ چیز کہ حاصل
جاوی اوس سے چیز ہونیوالی مگر خواب کہ اسی کچھہ چیزین معلوم ہوا کرینگی اور مبشرات مشتق بشارت سی ہی ساتھہ پیش میم اور زبر شین کے بمعنے خوش خبری کے
اور استعمال بشارت کا اکثر خیر مین ہوتا ہی اور کبھی شر مین بھی اور اکثر اطلاق رویا کا خواب نیک پر آتا ہی اور خواب بد کو حلم کہتی ہین ساتھہ پیش حا کے
لیکن یہہ تخصیص شرعی ہی اور لغت مین بمعنی مطلق خواب کے ہین چنانچہ اس حدیث مین جیسے مراد ہی اور اگر رویا نام خواب نیک کا ہو تو صفت لانی اسکی
صالحہ کی واسطی بیان وایضاح کی ہی یا صالحہ بمعنی صادقہ کی ہو یعنی خواب صحیح مطابق واقع کی اور معنی دل اگرچہ اظہر اور موافق تر ہین ساتھہ معنی
مبشرات کی کہ غالبا یا کلیا بیچ خیر نیک شادی بخش کی مستعمل ہوتا ہی اور اگرچہ آدمین صدق بھی معتبر ہی جیسیکہ طیبے نے کہا ولیکن سیاق حدیث
ناظر بیچ معنے ثانی کی ہی اسلیی کہ ثبوت مین خبر صدق معتبر ہی خواہ مبشر ہو یا منذر اور اس تقدیر پر اطلاق مبشرات کا باعتبار غلبے کے ہی ہو

اور بمعنی مطلق کی کہ مخبرات ہی پس ح **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرؤیا الصالحۃ جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی خواب اچھا ایک ٹکڑا ہی چھیالیس ٹکڑون نبوۃ کسیی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ظاہر ہیہ ہے کہ مراد ساتھہ رویای صالحہ کی یہان صادق ہی اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ جزئیت کا ساتھہ شی کی ہوتا ہی پس جب نبوۃ باقی نہ ہی تو جزو اوسکا کیونکر رہا جواب اسکا یہہ ہے کہ معنے اسکی یہہ ہین کہ رویا ایک جزو ہے اجزاء علم نبوت سے اور علم نبوت باقی ہی اگرچہ نبوت باقی نہین مقصود مدح رویا کی ہی کہ یہہ پرتو ہی نبوت کا اور مانند اسکی اگرچہ دیکھنے والا نبی نہو جیسیکہ اور حدیث مین آیا ہی کہ راہ و روش نیک اور علم اور گرانباری اور میانہ روی نبوت سے ہین اور وجہ تخصیص اس عدد چھیالیس کے اگرچہ علماء نے کچھہ کچھہ لکھے ہے لیکن صحیح یہہ ہے کہ علم اوسکا اور اور چیزون معدود کا مانند رکعات نماز اور تسبیحات وغیرہا کا شارع ہی کو ہی اور اور روایت مین چھیالیس آیا ہی بدلی چھیالیس کے اور ایک مین چھتر اور ایک مین چوبیس وغیر ذالک مراد ان سب سے نہ ہی نہ تحدید ع ح **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رانی فی المنام فقد رانی فان الشیطان لا یتمثل فی صورتی متفق علیہ اور روایت ہی ابوہریرہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جس شخص نے دیکھا مجکو خواب مین پس تحقیق دیکھا مجکو اسواسطی کہ شیطان نہین بنتا ہی میرے صورت مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** تحقیق دیکھا مجکو یعنے گویا کہ دیکھا مجکو علم بیداری مین لیکن نہین مبنی ہوتی ہین اوسپر احکام کہ وہ صحابی ہوجاوے یا عمل کری اوسچیز پر کہ سنی اوسحالت مین اور بعضون نے کہا کہ مراد حضرت کی اپنی زمانہ کی لوگ ہین یعنی میرے وقت کی لوگون مین سی جسنے مجکو خواب مین دیکھا تو توفیق دیگا اوسکو اللہ تعالی میرے دیکھنے کی حالت بیداری مین دنیا مین یا اخرت مین اور بعضون نی کہا کہ یہہ بمعنے اخبار کی ہی یعنی جسنے دیکھا مجکو خواب مین پس خبر دیا اوسکو کہ خواب دیکھا اوسکو حقیقۃً اور سچا ہے نہین ہے اضغاث احلام سی اسلیی کہ شیطان نہین بنتا ہی میرے صورت مین یعنی یہہ مجال نہین شیطان کے کہ کسیکے خواب مین آوی اور اوسکی خیال مین ڈالی کہ مین آنحضرت ہون اور آنحضرت پر یہہ جھوٹ باندہی اور بعضی محققین نے لکھا ہے کہ شیطان بصورت حق تعالی بن سکتا ہی اور جھوٹ باندہ سکتا ہی یعنی دیکھنی والی کو وسواس مین ڈالتا ہی کہ صورت حق تعالی سبحانہ کی ہی لیکن بصورت آنحضرت کی ہرگز نہین بن سکتا اور جھوٹ نہین باندہ سکتا اسلیی کہ آنحضرت مظہر ہدایت کی ہین اور شیطان مظہر ضلالت کا اور درمیان ہدایت اور ضلالت کی ضدیت ہی اور حق تعالی جامع ہے صفات اضلال اور ہدایت کا اور تمام صفات متضادہ کا اور یہہ بھی ہی کہ دعوی الوہیت کا مخلوقات سے صریح البطلان ہے اور محال اشتباہ نہین بخلاف دعوی نبوت کی چنانچہ اسلیی اگر کوئی دعوی الوہیت کا کری تو صدور خارق عادت اوس سے متصور ہی اور اگر دعوی نبوت کا کری تو معجزہ اوسکی ظاہر نہین ہوتا ع ح **وعن** ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رانی فقد رای الحق متفق علیہ اور روایت ہی اوسی نی اوسکے اسناد سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جسنی کہ دیکھا مجکو پس تحقیق دیکھا حق یعنی سچا ہی خواب اوسکا اوسنی مجھی کو دیکھا نہ غیر میرے بکو نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** جاننا چاہیی کہ یہہ حدیث باوجود تعدد طرق اور اختلاف الفاظ کی دلالت کرتی ہین اوسپر کہ جسنی آنحضرت کو خواب مین دیکھا اوسنی مجھی کو دیکھا نہ غیر میرے بکو نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** جاننا چاہیی کہ یہہ حدیث باوجود تعدد طرق اور اختلاف الفاظ کی دلالت کرتی ہین اوسپر کہ جسنی آنحضرت کو خواب مین دیکھا اوسنی مجھی کو دیکھا اور شیطان کو اوسمین دخل نہین اور علمانی اوسکو خصائص حضرت کسیی شمار کیا ہی اور اختلاف کیا ہی علمانی اوسمین بعضون نے توجیہہ کہا کہ محمل ان احادیث کا یہہ ہے کہ کوئی دیکھی آنحضرت کو ساتھہ صورت اور حلیہ مخصوص کے کہ آپ کہتی تھی پھر بعضون نے اوسمین سی توسعہ کیا اور کہا کہ اوس شکل و صورت مین دیکھی کہ مدت عمر شریف مین اوسپر تھی خواہ جوانی مین خواہ کہولت مین یا آخر عمر مین اور بعضون نی دایرہ تنگ کیا اور کہا کہ ضرور ہی کہ اوس صورت پر دیکھی کہ بیچ آخر عمر کی اوس صورت پر اوس عالم سی سدھارے تا آنکہ حدد سفید بالون کا کہ سر مبارک اور محاسن مبارک مین تھے اور نوبت بیس کے پہنچی تھی اعتبار کیا ہی اور محمد بن سیرین کی پاس جب کوئی آکر قصہ خواب مین دیکھنی حضرت کا بیان کرتا تو وہ کہتی کہ بیان کر

ف ظاہر ہیہ ہے کہ مراد ساتھہ رویای صالحہ کی یہان صادق ہی اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ جزئیت کا ساتھہ شی کی ہوتا ہی پس جب نبوۃ باقی نہ ہی تو جزو اوسکا کیونکر رہا جواب اسکا یہہ ہے کہ معنے اسکی یہہ ہین کہ رویا ایک جزو ہے اجزاء علم نبوت سے اور علم نبوت باقی ہی اگرچہ نبوت باقی نہین مقصود مدح رویا کی ہی کہ یہہ پرتو ہی نبوت کا اور مانند اسکی اگرچہ دیکھنے والا نبی نہو جیسیکہ اور حدیث مین آیا ہی کہ راہ و روش نیک اور علم اور گرانباری اور میانہ روی نبوت سے ہین اور وجہ تخصیص اس عدد چھیالیس کے اگرچہ علماء نے کچھہ کچھہ لکھے ہے لیکن صحیح یہہ ہے کہ علم اوسکا اور اور چیزون معدود کا مانند رکعات نماز اور تسبیحات وغیرہا کا شارع ہی کو ہی اور اور روایت مین چھیالیس آیا ہی بدلی چھیالیس کے اور ایک مین چھتر اور ایک مین چوبیس وغیر ذالک مراد ان سب سے نہ ہی نہ تحدید ع ح

ف تحقیق دیکھا مجکو یعنے گویا کہ دیکھا مجکو علم بیداری مین لیکن نہین مبنی ہوتی ہین اوسپر احکام کہ وہ صحابی ہوجاوے یا عمل کری اوسچیز پر کہ سنی اوسحالت مین اور بعضون نے کہا کہ مراد حضرت کی اپنی زمانہ کی لوگ ہین یعنی میرے وقت کی لوگون مین سی جسنی مجکو خواب مین دیکھا تو توفیق دیگا اوسکو اللہ تعالی میرے دیکھنے کی حالت بیداری مین دنیا مین یا اخرت مین اور بعضون نی کہا کہ یہہ بمعنے اخبار کی ہی یعنی جسنے دیکھا مجکو خواب مین پس خبر دیا اوسکو کہ خواب دیکھا اوسکو حقیقۃً اور سچا ہے نہین ہے اضغاث احلام سی اسلیی کہ شیطان نہین بنتا ہی میرے صورت مین یعنی یہہ مجال نہین شیطان کے کہ کسیکے خواب مین آوی اور اوسکی خیال مین ڈالی کہ مین آنحضرت ہون اور آنحضرت پر یہہ جھوٹ باندہی اور بعضی محققین نے لکھا ہے کہ شیطان بصورت حق تعالی بن سکتا ہی اور جھوٹ باندہ سکتا ہی یعنی دیکھنی والی کو وسواس مین ڈالتا ہی کہ صورت حق تعالی سبحانہ کی ہی لیکن بصورت آنحضرت کی ہرگز نہین بن سکتا اور جھوٹ نہین باندہ سکتا اسلیی کہ آنحضرت مظہر ہدایت کی ہین اور شیطان مظہر ضلالت کا اور درمیان ہدایت اور ضلالت کی ضدیت ہی اور حق تعالی جامع ہے صفات اضلال اور ہدایت کا اور تمام صفات متضادہ کا اور یہہ بھی ہی کہ دعوی الوہیت کا مخلوقات سے صریح البطلان ہے اور محال اشتباہ نہین بخلاف دعوی نبوت کی چنانچہ اسلیی اگر کوئی دعوی الوہیت کا کری تو صدور خارق عادت اوس سے متصور ہی اور اگر دعوی نبوت کا کری تو معجزہ اوسکی ظاہر نہین ہوتا

ف جاننا چاہیی کہ یہہ حدیث باوجود تعدد طرق اور اختلاف الفاظ کی دلالت کرتی ہین اوسپر کہ جسنی آنحضرت کو خواب مین دیکھا اوسنی مجھی کو دیکھا نہ غیر میرے بکو نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** جاننا چاہیی کہ یہہ حدیث باوجود تعدد طرق اور اختلاف الفاظ کی دلالت کرتی ہین اوسپر کہ جسنی آنحضرت کو خواب مین دیکھا اوسنی مجھی کو دیکھا اور شیطان کو اوسمین دخل نہین اور علمانی اوسکو خصائص حضرت کسیی شمار کیا ہی اور اختلاف کیا ہی علمانی اوسمین بعضون نے توجیہہ کہا کہ محمل ان احادیث کا یہہ ہے کہ کوئی دیکھی آنحضرت کو ساتھہ صورت اور حلیہ مخصوص کے کہ آپ کہتی تھی پھر بعضون نے اوسمین سی توسعہ کیا اور کہا کہ اوس شکل و صورت مین دیکھی کہ مدت عمر شریف مین اوسپر تھی خواہ جوانی مین خواہ کہولت مین یا آخر عمر مین اور بعضون نی دایرہ تنگ کیا اور کہا کہ ضرور ہی کہ اوس صورت پر دیکھی کہ بیچ آخر عمر کی اوس صورت پر اوس عالم سی سدھارے تا آنکہ حدد سفید بالون کا کہ سر مبارک اور محاسن مبارک مین تھے اور نوبت بیس کے پہنچی تھی اعتبار کیا ہی اور محمد بن سیرین کی پاس جب کوئی آکر قصہ خواب مین دیکھنی حضرت کا بیان کرتا تو وہ کہتی کہ بیان کر

کرکر کس صورت مین دیکھا ہی تو فی اگر ساتھہ حلیہ مخصوص کے بیان کرتا تو وہ لحتی کہ جا تو فی آنحضرت کو نہین دیکھا اور امام نووی نے کہا صحیح یہہ ہے کہ آنحضرت کو حقیقۃً دیکھا جو اوسکو صفت معروفہ پر دیکھا یا اوسکے اوصاف کے مخالف صفات کا موجب اختلاف ذات کا نہین ہوتا اور اختلاف و تفاوت صورتون کا باعتبار کمال و نقصان بیان دیکھنے والی کی ہے جسنے حضرت کو اچھی صورت مین دیکھا بسبب کمال قرب اپنے کی دیکھا اور جسنی برخلاف اوسکی دیکھا بسبب نقصان بون کے دیکھا اور ہر ایک نے بڈھا دیکھا اور ایک نے جوان اور ایک نے راضی اور ایک نے خفا اور ایک نے روتی ہوئی اور ایک نے خوش اور ایک نے ناخوش تمام یہہ مبنی ہی پر اختلاف حال دیکھنے والی کی پس دیکھنا آنحضرت کا گویا کسوٹی ہی معرفت احوال دیکھنے والیکی اور اوسمین ضابطہ مفیدہ ہی سالکون کے لیی کہ اوس سے احوال اپنی باطن کا معلوم کرکر علاج اوسکا کرین اور اسے قیاس پر بعضی ارباب تعبیر نے کہا ہی کہ جو کلام آنحضرت سی خواب مین سنے تو اوسکو سنت قولیہ پر عرض کری اگر موافق ہی تو حق ہی اور اگر مخالف ہو بسبب خلل سامعہ اوسکیطرف ہی پس رویای ذات کریمہ کو نہ دیکھا اور اوسچیز کا کہ دیکھی یا سنی جاتی ہی حق ہی اور حقیقت مین تفاوت اور اختلاف کہی تجہت سے آنحضرت شیخ علی متقی نقل کرتی تھی کہ ایک فقیر فی فقرا مغرب سے آنحضرت کو خواب مین دیکھا کہ اوسکو شراب پینے کی لیی فرماتی ہین اوسنی واسطی رفع اس اشکال کے علما سی استفتا کیا کہ حقیقت حال کی کیا ہی ہر ایک عالم فی محل و تاویل اوسکی بیان کی ایک عالم تھی مدینہ مین نہایت متبع سنت تھے کہ اونکو شیخ محمد بن عراق کہتے تھے جب وہ استفتا اونکی نظر سی گذرا تو اونھون فی فرمایا کہ یون نہین ہے جسطرح اوسنی سنا اوس شخص کی سامعہ مین خلل ہی آنحضرت نے اوسکو فرمایا لا تشرب الخمر اوسنی لا تشرب سنا ۱۲ ح **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رانی فی المنام فسیرانی فی الیقظۃ ولا یتمثل الشیطان بی متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نے دیکھا مجکو خواب مین پس شتاب دیکھیگا مجکو جاگتی مین اور نہین بنتا شیطان میرے صورت مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنے حضرت کے زمانہ مین جو شخص کہ دیکھتا تھا خواب مین حضرت کو اللہ تعالی توفیق دیتا تھا اوسکو کہ جاگتی مین دیکھی اور مسلمان ہو اور یا یہہ مراد ہی کہ آخرۃ مین دیکھیگا جاگتی مین ۱۲ ع **وعن** ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرؤیا الصالحۃ من اللہ والحلم من الشیطان فاذا رای احدکم ما یحب فلا یحدث بہ الا من یحب واذا رای ما یکرہ فلیتعوذ باللہ من شرھا ومن شر الشیطان ولیتفل ثلثا ولا یحدث بھا احدا فانھا لن تضرہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خواب اچھا اللہ طرف سی ہی اور خواب برا شیطان کیطرف سی ہی پس جسوقت دیکھی ایک تمھارا ایسا خواب کہ خوش رکھی اوسکو بیان کری اوسکو مگر اوس شخص کے روبرو کہ دوست رکھتا ہی اوسکو یعنے علما اور صلحا اور اقربا سی اور حمد کری اللہ تعالی کی جسیکیلیے ایک روایت بخاری اور مسلم کی ہین ہے اور جسوقت دیکھی ایسا خواب کہ ناخوش رکھتا ہی پس چاہیی کہ پناہ مانگی ساتھہ اللہ کی برائی اوسکیلیے اور برائی شیطان کیسی اور چاہیی کہ تھکاری تین بار یعنی بقصد دفع کرنی شیطان کی اور نہ بیان کری اوس خواب کو کسیکے روبرو یعنی دوست کی روبرو اور نہ دشمن کے روبرو تاکہ وہ تعبیری ندی بحسب ظاہر صورت اوسکی اور تعبیر جیسی دیتا ہی ویسے واقع ہوتی ہی بتقدیر الہی پس تحقیق وہ خواب نہین ضرر کریگا اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** شیطان کے طرف سے یعنے باعث خوشی اوسکیلیے ہونا اگرچہ پیدا کرنا اور دکھانا دونون کا ساتھہ پیدائش اللہ کے کی ہی حاصل یہہ کہ اچھا خواب بشارت ہی حضرت پروردگار کیطرف سے بندیکی لیی تا باعث حسن ظن کا ہو ساتھہ اللہ تعالی کی اور موجب ہو مزید شکر کا اور خواب ناخوش اور جھوٹا شیطان دکھاتا ہی تا غمگین کرے مسلمان کو اور بدگمان اور سست ہو بیچ سلوک طریق حق کی اور معنی نہ ضرر کرنی کی یہہ ہین کہ اللہ تعالی فی گردانا ہی ان افعال مذکورہ کو سبب سلامتی کا ناخوشی سی جیسیکہ گردانا ہی صدقہ کو سبب بچاؤ مال کا اور دفع بلیات کا ۱۲ ح **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رای احدکم الرؤیا یکرھھا فلیبصق عن یسارہ ثلثا ولیستعذ باللہ من الشیطان ثلثا ولیتحول عن جنبہ الذی کان علیہ رواہ مسلم

اور روایت ہی جابر سی کہ کھا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ دیکھی ایک تھارا خوا ایک کروہ جانی وسکو پس چاہیی کہ تف کری بائین طرف تین بار
اور پناہ مانگی ساتھہ اللہ کی شیطان سے تین بار اور پھری کروٹ اپنی سی کہ تھا اوسپر وقت دیکھی خواب کے نقل کی یہہ مسلم نی ف اسحدیث مین بصاق
ذکر کیا کہ تفل سی زیادہ ہی تفل تھوک موٹہ سی نکالنا اور بصق موٹہ کی اندر سی نکالنا کہ کچھہ حلق سی نکلی اور بصاق وہ تھوک پتلا اور اوسکو براق بھی کہتی
ہین پس تفل بعد بصق کی ہی اور بعد ازان نفث ہی کہ پھونکنا ہی ساتھہ آب لبون کی و بعد اسکی نفخ ہی کہ پھونکنا ہی فقط اور بیچ بعضی روایات مسلم کی فلمنیفث
بھے آیا ہی اور احدیث مین ذکر بائین طرف کا آیا اور پہلی حدیث مین مطلق اور احدیث مین کروٹ سی پھرنا بھی آیا اسلیی کہ اسکو بہت تا نہ ہیچ تغیر حال کی

ح: **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ یَکَدْ یَکْذِبُ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ
وَرُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَمَا کَانَ مِنَ النُّبُوَّةِ فَاِنَّهٗ لَا یَکْذِبُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ
سِیْرِیْنَ وَاَنَا اَقُوْلُ الرُّؤْیَا ثَلٰثٌ حَدِیْثُ النَّفْسِ وَتَخْوِیْفُ الشَّیْطَانِ وَبُشْرٰی مِنَ اللّٰهِ فَمَنْ رَاٰی شَیْئًا یَکْرَهُهٗ فَلَا یَقُصَّهٗ عَلٰی اَحَدٍ وَلْیَقُمْ
فَلْیُصَلِّ قَالَ وَکَانَ یُکْرَهُ الْغُلَّ فِی النَّوْمِ وَیُعْجِبُهُمُ الْقَیْدُ وَیُقَالُ الْقَیْدُ ثَبَاتٌ فِی الدِّیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ قَالَ الْبُخَارِیُّ رَوَاهُ قَتَادَةُ وَیُوْنُسُ وَ
هُشَیْمٌ وَاَبُوْ هِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَقَالَ یُوْنُسُ لَا اَحْسِبُهٗ اِلَّا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْقَیْدِ وَقَالَ مُسْلِمٌ
لَا اَدْرِیْ هُوَ فِی الْحَدِیْثِ اَوْ قَالَهُ ابْنُ سِیْرِیْنَ وَفِیْ رِوَایَةٍ نَحْوُهٗ وَاَدْرَجَ فِی الْحَدِیْثِ قَوْلَهٗ وَاَکْرَهُ الْغُلَّ اِلٰی تَمَامِ الْکَلَامِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کھا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ نزدیک ہوگا زمانہ نہین قریب کے جھوٹا ہو خواب مومن کا اور خواب
مومن کا ایک جزو ہی چھالیس جزو نبوۃ کیسے اور جو چیز کہ ہوا جزو نبوت سے پس تحقیق وہ نہین جھوٹی ہوتی کہا محمد بن سیرین تابعی جلیل القدر نی کہ مین کہتا ہون
اور روایت کرتا ہون مین اول حادیث سی کہ انحضرت نی فرمائین ہین خواب تین طرح کی ہوتی ہین ایک تو خیال نفس کا اور دوسرے ڈرانا شیطان کا اور
تیسرے بشارت اللہ کیطرف سے پس جو شخص دیکھی خواب مین اپنی کہ دیکھی خواب مین اپنی کہ ناخوش کہی پس بیان کری اوسکو اوپر کوئی سے اور چاہیی کہ کھڑا ہو اور نماز
پڑہی یعنی تا بسبب کہ اور نوافل نماز کی تو ہم خیر و شر کا کہ پیدا ہوا ہی جاتا ہی کہا ابن سیرین نی اور کہتی انحضرت کروہ رکھتی طوق دیکھنا خواب مین
اور خوش آتا اونکو دیکھنا قید کا اور کہا جاتا ہی یعنی اہل تعبیر کہتی ہین کہ قید ثابت رہنا دین مین ہی نقل کی یہہ یعنی ساتھہ حدیث کہ مشتمل ہی اوپر مرفوع و
موقوف کی بخاری و مسلم نی لیکن دونو نکو تردد ہی آخر حدیث مین کہا بخاری نی روایت کیا اوسکو یعنی مطلق حدیث کو یا مضمون قید کو قتادہ اور یونس
نی اور ہشیم اور ابو ہلال نی ابن سیرین سے کہ نقل کی اونسی ابی ہریرہ سے اور کہا یونس نی کہ نہین گمان کرتا مین اس روایت ابن سیرین کو ابی ہریرہ سی مگر
پیغمبر خدا سے بیچ مقدمہ قید کی کہ واقع ہوا ہی یعجبہم القید والقید ثبات فی الدین نہ بیچ مقدمہ غل کی کہ کہا کان یکرہ الغل یعنی یہہ حدیث مرفوع ہی نہ موقوف ابی ہریرہ
اور ابن سیرین پر یعنی روایت کیا اوسکو ابن سیرین نی ابی ہریرہ سی اور اونھون نی انحضرت سے بخاری نی تو یون کہا اور کہا مسلم نی راوی ابن سیرین سے
کہ نہین جانتا مین کہ یہہ قول مذکور قید مین بیچ حدیث پیغمبر خدا کی واقع ہوا ہی یا کہا ابن سیرین نی اپنی طرف سے اور ایک روایت مسلم کی مین اسی طرح کی ہی
کیا اور یہہ بھی کہا مسلم نی کہ ادراج کیا یعنی ابن سیرین یا ابو ہریرہ نی حدیث مین اس قول ہی کو کہا واکرہ الغل آخر کلام تک یعنی تمام کلام کہ بیچ غل و قید
کے واقع ہوا ہی سب کلام ابن سیرین یا ابو ہریرہ کا ہی کہ ادراج کیا حدیث مین اور ادراج بیچ اصطلاح محدثین کی لانا راوی کا ہی کلام اپنی کو درمیان
حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بیان کرنی قول بخاری و مسلم کیسی حقیقت حال ضمیر وان قال اور کان یکرہ کی بھی ظاہر ہو جاتی ہی ف
جسوقت کہ نزدیک ہوگا زمانہ الخ شرح اس حدیث کی کئی طرح کی ہی علمائی اول تو کہتے مراد قریب ہونی زمانہ کیسی اخیر زمانہ قریب قیامت کا ہی جیسیکہ
اور حدیث مین صریح آیا ہی کہ اخیر زمانہ مین نزدیک تھین کہ جھوٹے ہوویں خواب مومن کا اور بعضی مشائخ اپنی سی سنائے کہ مراد قریب زمانہ موت کا ہی دوسرے

یعنی کہ مراد قریب زمانہ سے برابر ہونا ستر روز کا ہی اسلیے کہ جس موسم مین راتین برابر ہوتی ہین مزاج تندرست اور معتدل بہت ہوتا ہی خواب بھی راست تر اور
غلط و خلل سے سالم تر ہوتا ہی تیسرے یہہ کہ مراد قریب زمانہ سے دو زمانہ ہی کہ سال مانند مہینے کی گذرینگے اور مہینے مانند ہفتہ کی اور ہفتہ مانند روز کی اور روز مانند ساعت
کے اور کہا ہی علمائی کہ مراد اسسے زمانہ امام مہدی کا ہی کہ اون دونون مین باونکی عدل سے عیش مین ہونگی اور زمانہ عیش کا ہر چند دراز ہو کوتاہ معلوم
ہوتا ہی اور زمانہ غم و محنت کا ہر چند کوتاہ ہو دراز معلوم ہوتا ہی پس ہیچ زمانہ مہدی کی بھی خواب صحیح و درست ہونکی اسلیے کہ وہ زمانہ راستی کا ہوگا اور
حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی بہت راست تر ہی خواب اوسکا بھی بہت راست تر ہی اور چونکہ حدیث سے صحت خواب کے اور روح اوسکی معلوم ہوئی ایک کلام ابن سیرین کا
واسطی بیان اقسام خواب کے ذکر کیا اور اس عبارت مین اشارہ ہی اوپر کہ تمام اقسام خواب کے صحیح اور قابل تعبیر و اعتبار کی ہین بلکہ وہی قسم کہ بشارت اور
اعلام حق کی طرف سے لائق تعبیر وغیرہ کی ہی اور خیال نفس سے جیسیکہ ایک شخص ایک کام یا حرفہ کرتا ہی از بسکہ وہ خیال مین بیٹھہ رہا ہی تو خواب مین دیکھتا ہے
یا عاشق معشوق کی خیال مین ہوتا ہی تو اوسکو خواب مین دیکھتا ہی اور دراما شیطان کا تا غمگین اور مکدر کری اوسکو بسبب شنیدنی کی کہ بنی آدم سی رکھتا ہی
اور وہ فعل شیطان ہی کہ ساتھہ اوسکی آدمی زادی بازی کرتا ہی جیسیکہ دیکھتا ہی کہ میرا سر کٹ گیا ہی اور اسی قبیل سی ہے احتلام ہونا کہ موجب غسل کا
ہوتا ہی اور کبھی سبب فوت ہونی نماز اور تاخیر اوسکی کا ہوتا ہی وغیر ذلک پس یہہ دو قسمین قابل اعتبار تعبیر کے نہین اور تیسرے قسم بشارت دینی اور اعلام
کرنا ہے جانب حق سی بندہ کی لیے تا ساتھہ اوسکے خوش ہووے اور طلب حق مین تازہ ہووے اور حسن ظن اور امیدواری رکھی یہہ قابل تعبیر کے ہی اور زبیان
کری الخ یعنی اسلیے کہ جب یہہ قابل اعتبار و تعبیر کی نہین تو کہنا اوسکا داخل عبث و لایعنی کی ہی اور یہہ بھی ہی کہ جب کہیگا اوسنی والا تعبیر پر کہیگا تو
توہم اور تظیر لازم اویگا اور وسواس مین ڈالیگا اور تعبیر کو خاصیت سے وقوع مین اور شارحون نے بیچ ضمیر قال در کان یکرہ کی چند احتمالات لکھے ہین
ایک تو یہہ کہ ضمیر قال کے ابن سیرین کی طرف پھرتی ہو جیسیکہ ظاہر عبارت کہ پہلی گذری قال محمد بن سیرین ناظر ہی اسمین اور اس تقدیر پر ضمیر ین کان
یکرہ کے پھرتی ہین آنحضرت صلعم کی طرف اور معنی یہہ ہونگی کہ کہا ابن سیرین نے تھے آنحضرت کہ ناخوش رکھتے اوسکو کہ کوئی دیکھی خواب مین کہ طوق اوسکی گردن
مین ڈالا ہے اسلیے کہ یہہ صفت دوزخیون کی ہی جیسیکہ فرمایا اذالاغلال فی اعناقھم اور دوسرا احتمال یہہ ہے کہ ضمیر قال کی ابن سیرین کی طرف پھیرے
اور کان یکرہ کی ابوہریرہ کی طرف کہ ابن سیرین روایت کرتا ہی ابوہریرہ سے یعنی کہا ابن سیرین نے کہ تھی ابوہریرہ ناخوش رکھتے دیکھنی طوق کو خواب مین اور
ابوہریرہ نے آنحضرت سی سنا ہوگا یا اپنی اجتہاد سی کہا اور تیسرا احتمال یہہ ہے کہ ضمیر قال کی پھیرے طرف راوی کی ابن سیرین سی اور کان یکرہ مین ابن سیرین
کے طرف یعنی کہا راوی نے کہ تھی ابن سیرین کہ مکروہ رکھتی طوق کو اور ظاہر یہہ احتمال یکطرح کی ترجیح رکھتا ہی اسلیے کہ ابن سیرین بہت مشہور ہین تعبیر
خواب مین واللہ اعلم اور خوش آتا اوسکو دیکھنا قید کا یعنی بیڑیون کا پاؤن مین اور بصیغہ جمع کی روایت بخاری کی مین آیا ہی پس بسبب احتمال اول
کے ضمیر راجع ہی طرف آنحضرت کی اور صحابہ اونکی اور بسبب احتمال دوسرے کی طرف ابوہریرہ اور اتباع اونکی اور بسبب تیسرے کی طرف ابن سیرین کی اور تعبیر
کہنے والی اہل عصر اونکی یعنی اگر کوئی خواب مین دیکھتا کہ قید اوسکی پاؤن مین ہی تو اوسکو اچھا جانتی تھی کہ علامت باز رہنی کی فتنہ اور معاصی سی اور
ثابت قدم رہنی کی طاعت پر ہی جیسیکہ فرمایا ویقال القید ثبات فی الدین اور یہہ تعبیر بنسبت اہل دین و طاعت کی ہی اور کہا ہی اہل تعبیر نے کہ اگر کوئی
بیمار یا قیدی یا مسافر یا غمگین دیکھے کہ قید پاؤن مین ہی تو تعبیر اسکی ثابت رہنا اسی حال پر ہی کذا قال الطیبی اور اسیطرح تعبیر خواب کے مختلف ہوتی ہی باعتبار
اختلاف دیکھنی والے کی مثلاً اگر تاجر دیکھے خواب مین کہ اسباب کشتے پر رکھہ کر بیٹھا ہی اور ہوا موافق چلتی ہی تو علامت سلامتی کی اور نفع کی تجارت مین سے
اور اگر یہی خواب کوئی سالک مسالک طریقت سی دیکھے تو علامت اتباع شرع شریف کی و پہنچنی کی مقام حقیقت مین ہی وعن جابر قال
جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رایت فی المنام کان راسی قطع قال فضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ اِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِاَحَدِكُمْ فِيْ مَنَامِهٖ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا کہ دیکھا میں خواب میں گویا کہ سر میرا کاٹا گیا ہی کہا جابر نی پس ہنسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ جسوقت کہ کھیلے شیطان ساتھہ ایک تمہارے کی خواب اوسکیمیں پس نہ بیان کری اوسکو دوسرے لوگون کے نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنے یہہ خواب تیرا اضغاث احلام میں سے ہے اور اوس قسم سی ہی کہ شیطان بازی کرتا ہی ساتھہ آدمی کی تا غمگین کری اوسکو ایسی خواب کو چھپانا چاہیی اور طیبی نے کہا کہ اگر حضرت نی وحی سی جانا ہوگا یا دلالت حال سے کہ یہہ خواب اضغاث احلام میں سے اور بازی شیطان سے اگرچہ نزدیک تعبیر کہنی والون کی اوسکی تعبیری مثل زوال النعمت اور مفارقت قوم اور مانند اوسکے ع وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رایت ذات لیلۃ فیما یری النائم کانا فی دار عقبۃ بن رافع فاتینا برطب من رطب ابن طاب فاولت ان الرفعۃ لنا فی الدنیا والعاقبۃ فی الاخرۃ وان دیننا قد طاب رواہ مسلم اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ دیکھا میں ایک رات بیچ اون چیزون کی کہ دیکھتا ہی سونیوالا یعنے خواب میں دیکھتا ہون کہ گویا میں اور صحابہ میرے بیٹھے ہین بیچ گھر عقبہ بن رافع صحابی کی پس لائی گئین ہمیری پاس کھجورین تر کہ انکو رطب بن طاب کہتے ہین پس تعبیر کی میں یہہ کہ سربلندی اور بزرگی واسطے ہمارے ہی دنیا میں اور عاقبت نیک آخرۃ میں یعنی رفعت لفظ رافع سی لی اور عاقبت عقبہ سی اور یہہ کہ دین ہمارا اچھا ہی یعنی یہہ لفظ رطب بن طاب سے لیا نقل کی یہہ مسلم نی ف عادت شریف آنحضرت کی تھی کہ نامون سے بطریق تفاول وتاویل کی معانی لیتے تھے اور یہہ مخصوص ساتھہ تعبیر خواب کے نہ تھا بیداری مین بھی ساتھہ انکی فال لیتی تھی جیسیکہ سفر ہجرت مین کہ مکہ سی مدینہ کو تشریف لیجاتی تھی کہ بریدہ اسلمی کو ساتھہ چند سوارون کی راہ مین دیکھا کہ قریش نی اوسکو واسطی پکڑنی آنحضرت کی تعین کیا تھا اور سو اونٹ دینی کا وعدہ کیا تھا فرمایا کہ تمہارا کام ہے اور نام تیرا کیا ہی اوسنی کہا بریدہ پس حضرت نی ابوبکر سی فرمایا قد برد امرنا یعنی ٹھنڈی ہوئی کام ہماری مین الی آخر الحدیث بخ ؛ وعن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رایت فی المنام انی اھاجر من مکۃ الی ارض بھا نخل فذھب وھلی الی انھا الیمامۃ او ھجر فاذا ھی المدینۃ یثرب ورایت فی رویای ھذہ انی ھززت سیفا فانقطع صدرہ فاذا ھو ما اصیب من المومنین یوم احد ثم ھززتہ اخری فعاد احسن ما کان فاذا ھو ما جاء اللہ بہ من الفتح واجتماع المومنین متفق علیہ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دیکھا میں خواب مین کہ تحقیق مین ہجرت کرتا ہون مکہ سی طرف ایک زمین کی کہ اوسمین کھجورین ہین پس گیا خیال میرا بیچ تعبیر اوسکے طرف اسکی کہ وہ شہر یمامہ ہی یا ہجر ہی پس ناگہان وہ تھا مدینہ کہ نام قدیم اوسکا یثرب ہے اور دیکھا میں اس خواب مین کہ تحقیق ہلاتا ہون مین تلوار پس لوٹ گئی اوپر سی پس ناگہان تعبیر لوٹنی تلوار کی وہ تھی کہ پہنچی بعضی مومنون کو سختی وغم روز جنگ احد کی یعنی زخمی ہوئے بعضے اور بعضے شہید ہوئی پھر ہلایا میں تلوار کو دوسرے بار پس حالت اصلی پر آگئی تلوار اور درست ہوگئی بھتر اوسچیز سی کہ تھی پس ناگہان تعبیر درست ہونی تلوار کی وہ تھی کہ لایا اوسکو خدا تعالی کہ وہ فتح تھی اور جمع ہونا مومنین کا یعنی فتح مکہ یا صلح حدیبیہ کہ وہ سبب ہوئے فتح کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یمامہ نام ایک شہر کا ہی شہرون حجاز کیسی کہ اوسمین کھجورین بہت ہوتی ہین اور ہجر بھی نام شہر کا ہی اور ایام جاہلیت مین مدینہ کا نام یثرب تھا پھر نام رکھا گیا اوسکا مدینہ اور طیبہ اور طابا اور اوس نام سی حضرت نی منع فرمایا اسلیی کہ یثرب مشتق ہی ثرب التحریک سے کہ بمعنے فساد کی ہے اور اس حدیث مین اور اور بعضی حدیثون مین جو حضرت نے یثرب فرمایا تو پہلے نہی کی فرمایا ہوا بیان جواز کی لیی اور نہی تنزیہی ہی یا اسلیے کہ ابتدا ہجرت مین لوگ اس نام کو جانتی نہ تھی جاتا کہ پہچان لین اسلیی جمع کیا درمیان اس نام اور نام شرعی کی اور یہہ احتمال ظاہر تر ہی اور کلام اللہ مین جو آیا ہی یا اہل یثرب لا مقام لکم الخ تو زبانی منافقون کی فرمایا ہی بخ ع ؛ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِخَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَ فِي كَفَّيَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَيَّ فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَأَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ وَيُقَالُ أَحَدُهُمَا مُسَيْلِمَةُ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ وَالْعَنْسِيُّ صَاحِبُ صَنْعَاءَ لَمْ أَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَذَكَرَهَا صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنِ التِّرْمِذِيِّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا نی اوسوقت کہ تھا مین سوتا لایا گیا مین خزانی زمین کے پس رکھی گئی میری ہاتون مین دو کڑی سونیکی پس گران ہوئے مجھپر یعنی ناگوار ہوئی بسبب کراہت یعنی سونی کی پس وحی کی گئی طرف میری یعنی الہام کیا اللہ نے مجھکو سوتی مین یہہ کہ پھونک انکو پس پھونکا مینی اونکو پس اڑگئی وہ پس تعبیر کی اونکی مینی دو جھوٹی کہ مین درمیان اون دونون کی ہون یعنی باعتبار مکان کی ایک تو صاحب صنعا اور دوسرا صاحب یمامہ نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی اور ایک روایت مین یعنے ترمذی کی یون ہے کہ بیچ بیان تعین اون دونو جھوٹون کی فرمایا کہ کہا جاتا ہی ایک انمین سے مسیلمہ ہے صاحب یمامہ اور دوسرا عنسی صاحب صنعا یعنے پائی مینی یہہ روایت صحیحین مین اور ذکر کیا اوسکو صاحب جامع الاصول نی ترمذی سی ف لایا گیا مین الخزینے لاے میرے پاس کنجیان زمین کی خزانون کی اور بعضون نی کہا کہ خزانی حقیقۃً لائی گئی گویا اشارہ ہوا اسکا کہ مالک ہونگی اسکی حضرت اور امت اونکی اور دین و ملت اونکی عالم مین پھیلے گی و رصنعا ایک شہر ہی یمن کے شہرون مین ہی اوسکا سردار تھا اسود عنسی کہ آخر زمانہ آنحضرت کیمین دعوی نبوت کا کیا اور فیروز دیلمی نی بیچ مرض وفات آنحضرت کی اوسکو مارا پس فرمایا آنحضرت نی فاز فیروز اور مسیلمہ کذاب نے بھی دعوی نبوت کا کیا تھا اوسکو وحشی قاتل حمزہ کی نی حضرت صدیق کے خلافت مین مارا اور بیچ وجھہ تعبیر دو کڑون کی ساتھہ دو جھوٹون کی لکھا ہی علماء نی کہ کڑی مشابہ ساتھہ قید ہاتھہ کی ہین اور قید باز رکھتی ہے ہاتھہ کو پکڑنی اور عمل کرنی اور کماحقہ تصرف کرنیسی پس وہ دو کذاب کے معارض امر آنحضرت کی ہوئی تھی مشابہ قید کی ہوئی کہ دست مبارک اونکی مین ہے اور مانع ہی عمل و تصرف سی گویا ہاتھہ اونکا پکڑ رکھا ہی اور نہین چھوڑتی کہ کام کرین اور دیکھنا سونیکی کڑونکا تھا بسبب نہمک کی ہجرت و زینت دنیا کی اور شدت کراہت اور غلظت آن دو کذاب کے واللہ اعلم بالصواب ع ح

وعن أُمِّ الْعَلَاءِ أَنَّهَا أَنْصَارِيَّةٌ بَايَعَتْ رَأَيْتُ لِعُثْمَانَ ابْنِ مَظْعُونٍ فِي النَّوْمِ عَيْنًا تَجْرِي فَقَصَصْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذٰلِكَ عَمَلُهُ يَجْرِي لَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ام العلاء انصاریہ سی کہ کہا دیکھا مینی واسطی عثمان بن مظعون کی خواب مین ایک چشمہ کہ جاری ہی پس بیان کیا مینی اوسکو رو برو حضرت کے پس فرمایا یہہ ثواب عمل اوسکیلیے ہی کہ جاری کیا جاتا ہی واسطی اوسکی نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنے پہنچتا ہی طرف اوسکی ثواب اوسکے عمل صالح کا بعد مرنی اوسکیلیے قیامت تک واسطے کہ تھا وہ مرابط مہاجر اور جو کوئی مرتا ہی مرابط برابر بہتی جاتی ہین اوسکی لیے عمل اوسکی قیامت تک ع

وعن سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ مَنْ رَأٰى مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا قَالَ فَإِنْ رَأٰى أَحَدٌ قَصَّهَا فَيَقُولُ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَسَأَلَنَا يَوْمًا فَقَالَ هَلْ رَأٰى مِنْكُمْ أَحَدٌ رُؤْيَا قُلْنَا لَا قَالَ لٰكِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَأَخَذَا بِيَدَيَّ فَأَخْرَجَانِي إِلَى الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهِ كَلُّوبٌ مِنْ حَدِيدٍ يُدْخِلُهُ فِي شِدْقِهِ فَيَشُقُّهُ حَتّٰى يَبْلُغَ قَفَاهُ ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْآخَرِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَيَلْتَئِمُ شِدْقُهُ هٰذَا فَيَعُودُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ قُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلٰى قَفَاهُ وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰى رَأْسِهِ بِفِهْرٍ أَوْ صَخْرَةٍ يَشْدَخُ بِهِ رَأْسَهُ فَإِذَا ضَرَبَهُ تَدَهْدَهَ الْحَجَرُ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ لِيَأْخُذَهُ فَلَا يَرْجِعُ إِلٰى هٰذَا حَتّٰى يَلْتَئِمَ رَأْسُهُ وَعَادَ رَأْسُهُ كَمَا كَانَ فَعَادَ إِلَيْهِ فَضَرَبَهُ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا

حتی اتینا الی ثقب مثل التنور اعلاہ ضیق واسفلہ واسع تتوقد تحتہ نارفاذا ارتفعت ارتفعوا حتی کاد ان یخرجوا منہا واذا خمدت رجعوا فیہا وفیہ رجال ونساء عراۃ فقلت ما ہذا قالا انطلق فانطلقنا حتی اتینا علی نہر من دم وفیہ رجل قائم علی وسط النہر وعلی شط النہر رجل بین یدیہ حجارۃ فاقبل الرجل الذی فی النہر فاذا اراد ان یخرج رمی الرجل بحجر فی فیہ فرده حیث کان فجعل کلما جاء لیخرج رمی فی فیہ بحجر فیرجع کما کان فقلت ما ہذا قالا انطلق فانطلقنا حتی انتہینا الی روضۃ خضراء فیہا شجرۃ عظیمۃ وفی اصلہا شیخ وصبیان واذا رجل قریب من الشجرۃ بین یدیہ نار یوقدہا فصعدا بی الشجرۃ فادخلانی دارا وسط الشجرۃ لم ار قط احسن منہا فیہا رجال شیوخ وشباب ونساء وصبیان ثم اخرجانی منہا فصعدا بی الشجرۃ فادخلانی فی دار ہی احسن وافضل منہا فیہا شیوخ وشباب فقلت لہما انکما قد طوفتما بی اللیلۃ فاخبراني عما رایت

اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہ کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑہ چکتے یعنی صبح کی متوجہ ہوتے ہمپر ساتھ چہرہ کی اپنی کی اور فرمائی کہ شخص نے دیکھا ہی تم مین سے آجکی رات خواب کہا سمرہ نی پس اگر دیکہا ہوتا کسیکے خواب بیان کرتا اوسکو پس فرماتی پیغمبر ندا جو تعبیر کرا لہام فرمایا اللہ تعالی پس پوچہا حضرت نے ہمسی ایکدن پس فرمایا کیا دیکہا ہی تم مین سے کسی نے خواب عرض کیا ہمنی کہ نہین فرمایا لیکن مینی دیکہا ہی آجکی رات دو شخصون کو کہ آئی میرے پاس پس پکڑی میرا ہاتھہ میرے اور نکالا مجکو طرف زمین پاک کی یعنی شام کی پس ناگہان ایک شخص سیدہا ہوا ہی اور ایک شخص کھڑا ہی ایکی ہاتھہ مین اکڑا ہی لوہیکا داخل کرتا ہی اوسکو ہیچ گلی بیٹہی ہوئی کی اور چیرتا ہی اوسکو یہان تک کہ چیختا ہی چرا اوگدی اوسکی تک پھر کرتا ہی ساتھہ گلی دوسرے اوہیسی مانند پہلی یعنی اتنا کہ لیسے گدی تک چیرتا ہی اور بلجاتا ہی کلا اوسکا ہیہ پھر عود کرتا ہی پس کرتا ہی مانند اسکی یعنی ہر بار کلی چیرتا ہی اور بجلجاتی ہین پہر چیرتا ہی بار دیگر کہی آنحضرت فرماتے ہین کہتا اون دو شخصون نی کہ کیا ہی یہہ کہا اون دونو شخصون نی چلو یعنی پوچہو مت چلی چلو کہا اور عجائب دیکہی ہین تعبیر اوسکی معلوم ہوجائیگی پس چلے ہم یہان تک کہ آئی ہم اوپر ایک شخص کے کہ لیٹا ہوا تہا چت اور ایک شخص کھڑا تہا اوسکی سر پر ایسا پتھر لیی ہوئی کہ جسسے اتہہ پھر جاوی یا فرمایا پڑا پتھر لیی ہوئی لیجاتا ہی ساتھہ اوسکے سر اوسکا پس جسوقت مارتا ہی اوسکو لڈہ جاتا ہی پتھر پس جاتا ہی وہ طرف اوس پتھر کی تا کہ لاوی اوسکو یعنی مارنیکی لیی پس نہین پہر ماطرف اوسکے یہان تک کہ لجاتا ہی سر اوسکا اور ہوجاتا ہی سر اوسکا جیسا کہ تہا پہر عود کرتا ہی طرف اوسکی اور مارتا ہی اوسکو پس کہا مینے کیا ہی یہہ کہا اون دونو شخصون نی چلی چلو پس چلے ہم یہان تک کہ آئی ہم طرف ایک گڑہی کی کہ تہا مانند تنور کی اوپر اوسکا تنگ تہا اور نیچا اوسکا کشادہ جلتی تہی نیچی اوسکے آگ پس جسوقت کہ اوپر اوٹہتی آگ اوپر اوٹہتی آدمی کہ تہے آگ مین یہان تک کہ قریب تہا یہہ کہ باہر نکل پڑین اوتہی پھر جسوقت کہ بست ہوتا تہا شعلہ آگ کا پھر پڑتے اوسمین اور اوس آگ مین تہے کتنے ایک مرد اور کتنی ایک عورتین ننگی پس کہا مینی کیا ہی یہہ کہا اون دونو شخصون نی کہ چلی چلو پس چلے ہم یہان تک کہ آئی ہم ایک نہر پر کہ جہری ہوئی تہی خون سے اوسمین ایک شخص تہا کھڑا بیچون بیچ نہر کی اور نہر کی کنارے پر ایک شخص تہا کہ آگے اوسکی پتھر کہی تہی پس آگیا وہ شخص کہ تہا بیچ مین نہر کی پس جسوقت ارادہ کرتا ہی یہہ کہ نکلے پہینکتا ہی وہ شخص کہ کنارہ پر تہا پتھر بیچ موہنہ اوسکے پس پہیر دیتا ہی اوسکو جس جگہہ تہا پس جب آتا ہی وہ کہ نکلے پہینکتا ہی کنارے والا بیچ موہنہ اوسکی پتھر پس پہرتا ہی اوسی جگہہ جیسا کہ تہا پس کہا مینی کیا ہی یہہ کہا اون دونو نی چلے چلو پس چلی ہم یہان تک کہ پہنچی ہم طرف ایک باغ سبز کی اوسمین تہا ایک درخت بڑا اور اوسکی جڑ مین ایک بوڑہا ہی اور لڑکی اور تا کہان وہان ایک اور شخص ہی نزدیک درخت کی آگی اوسکی آگ ہے کہ جلاتا ہی اوسکو پس لے چڑہی مجکو دونون شخص درخت پر اور داخل کیا مجکو ایک گہر مین کہ تہا بیچ درخت کی نہین دیکہا مینی کبہی بہتر اوس گہر سی اوسمین کتنے مرد مین بڈہے اور جوان اور عورتین اور لڑکی پہر نکالا اون دونون نی مجکو اوس گہر سے

اور بی چڑہی مجکو اوپر درخت کی چڑہ داخل کیا مجکو ایک گہر مین کہ وہ بہت اچھا اور افضل تہا پہلے گہر سی اوسمین تہی مُردہی اور جوان پس کہا مینی واسطی اون
دونون شخصون کی کہ تحقیق تمنی بہت چہرایا مجکو آجکی رات پس خبر دو مجکو اوسچیز سی کہ دیکہی مینی قالا نعم اَمَّا الرَّجُلُ الَّذِیْ رَاَیْتَهٗ یُشَقُّ شِدْقُهٗ
فَکَذَّابٌ یُحَدِّثُ بِالْکِذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتّٰی تَبْلُغَ الْاٰفَاقَ فَیُصْنَعُ بِهٖ مَا تَرٰی اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَالَّذِیْ رَاَیْتَهٗ یُشْدَخُ رَاْسُهٗ
فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّیْلِ وَلَمْ یَعْمَلْ بِمَا فِیْهِ بِالنَّهَارِ یُفْعَلُ بِهٖ مَا رَاَیْتَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَالَّذِیْ رَاَیْتَهٗ
فِی التَّنُّوْرِ فَهُمُ الزُّنَاةُ وَالَّذِیْ رَاَیْتَهٗ فِی النَّهَرِ اٰکِلُ الرِّبَا وَالشَّیْخُ الَّذِیْ رَاَیْتَهٗ فِیْ اَصْلِ الشَّجَرَةِ اِبْرَاهِیْمُ وَالصِّبْیَانُ
حَوْلَهٗ فَاَوْلَادُ النَّاسِ وَالَّذِیْ یُوْقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَالدَّارُ الْاُوْلٰی الَّتِیْ دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ
الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ وَاَنَا جِبْرَئِیْلُ وَهٰذَا مِیْکَائِیْلُ فَارْفَعْ رَاْسَكَ فَرَفَعْتُ
رَاْسِیْ فَاِذَا فَوْقِیْ مِثْلُ السَّحَابِ فِیْ رِوَایَةٍ مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَیْضَاءِ قَالَا ذَاكَ مَنْزِلُكَ قُلْتُ دَعَانِیْ اَدْخُلْ مَنْزِلِیْ
قَالَا اِنَّهٗ بَقِیَ لَكَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَاِذَا اسْتَكْمَلْتَهٗ اَتَیْتَ مَنْزِلَكَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

کہا اون دونون نی کہ ہان خبر دیتی ہین ہم اپر وہ شخص کہ دیکہا تمنی اوسکو کہ چیری جاتی ہین کلی وسکی پس وہ شخص جہوٹا ہی بولتا ہی جہوٹ پس نقل کی
جاتی ہین جہوٹی باتین اوس سے یہان تاکہ پہنچتی ہین باطراف زمین مین پس کیا جاتا ہی ساتھہ اوسکی جو کچہ کہ دیکہا تمنی قیامت تاک اور وہ شخص کہ دیکہا تمنی
اوسکو کہ کچلا جاتا ہی سر اوسکا پس وہ شخص ہی کہ سیکہلایا ہی اوسکو اللہ تعالی نی قرآن یعنی توفیق دی اوسکی سیکہنے کی پس سو رہا اوس سے راتکو اور نہ عمل کیا اوسکو
موافق اوسچیز کی کہ قرآن مین ہی کی جاتی ہی ساتھہ اوسکی وہ چیز کہ دیکہی تمنی قیامت تاک اور وہ کہ دیکہی تمنی تنور مین پس وہ زنا کار ہین اور وہ شخص
کہ دیکہا تمنی اوسکو نہر مین وہ سود خور ہی اور وہ بوڑہا کہ دیکہا تمنی اوسکو بیچ جڑ درخت کی ابراہیم علیہ السلام ہین اور لڑکی گرداونکی پس اولاد ہی آدمیون
کے اور وہ شخص کہ جاتا ہی اگ مالک ہے داروغہ دوزخ کا اور گہر پہلا کہ داخل ہوئی تم اوسمین گہر ہے عامہ مومنین کا یعنی وہ بہشت ہی کہ جسمین تمام
مومنین ہونگی اور یہ گہر پس گہر ہی شہیدون کا اور مین جبرئیل ہون اور یہہ میکائیل ہین اور اوٹھاؤ تم سر اپنا پس اوٹہایا مینی سر اپنا پس ناگہان
اوپر میری مانند ابر کی تہا یعنی نہایت بلندی مین اور ایک روایت مین مانند ابر توبر توسفید کی کہا اون دونون شخصون نی کہ ہی یہہ مکان تمہارا
کہا ہان جہوڑ دو مجکو کہ داخل ہون مین اپنے مکان مین کہا اون دونون شخصون نی کہ تحقیق باقی رہی ہی عمر تمہاری نہین پورا کیا تمنی اوسکو پس
اگر پورا کروگی تم اوسکو داخل ہوگی اپنی مکان مین نقل کی یہہ بخاری نی ف سورہا اوس سی راتکو الخ کہینے نہ پڑہا قرآن راتکو اور دنکو اوسپر
عمل نکیا عمل قرآن پر رات اور دن مین ہے اور تلاوت قرآن کی راتکو ہی عمل کرنا قرآن پر ہی لیکن چونکہ معمول شب مین عمل کرنا ساتھہ تلاوت
اوسکے ہی مخصوص کیا ساتھہ اوسکی وعمل ساتھہ اوامر ونواہی قرآن کی متعلق ساتھہ روز کی رکہا باعتبار غالب کے انتہی تقریر الشیخ رح اور ملا علی رح
نے لکہا ہی باوجود دیکہ بڑی نعمت ملی تہی یعنی علم قرآن پس اوسکی تلاوت سی غافل ہوکر سورہا اور یہہ بعض اوقات باعث بہول جانیکا ہوتا ہی اور وہ
گناہ کبیرہ ہی اور تنہا عمل کرنیوالا اوامر ونواہی قرآن پر باوجود دیکہ مراد نزول قرآن سی عمل ہی چنانچہ اسمیں وارد ہوا ہے کہ جسنی عمل کیا قرآن پر اسپر
گویا کہ ہمیشہ پڑہتا ہی قرآن اگرچہ نہ پڑہی اور جسنی پڑہا قرآن ہمیشہ اور نہ عمل کیا اوسچیز پر کہ اوسمین ہے پس گویا کہ نہ پڑہا کبہی اور کہا طیبی فی سورہا اوسر
سے یعنے اعراض کیا اوسی اور جو اوسسے سوائے بغیر اعراض کی اوس سے بسبب تقصیر کی یا عجز کی پس وہ خارج ہی اس وعید سی انتہی اور شہیدون کا
یعنے مومنین خاص کا کہ وہ انبیا اور اولیا اور علما ہین اسلیے کہ وارد ہوا ہی کہ سیاہی علما کی غالب ہوگی شہدا کی خون پر اور کہا نووی
نے کہ اسمین تنبیہ ہی اوپر استحباب متوجہ ہونی امام کی بعد سلام کی مقتدیون پر اور اوپر استحباب پہنچنی کی خواب سے اور اوپر مبادرۃ بتعبیر

کہنے والی کی طرف تعبیر دسکیگے اول روز مین آکر ذہن پریشان ہو بسبب فکر معاش کی **وذکر** حدیث عبد اللہ بن عمر فی رؤیا
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المدینۃ فی باب حرم المدینۃ اور ذکر کی گئی حدیث عبد اللہ بن عمر کی بیچ بیان خواب کہنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ مین بیچ
باب حرم مدینہ کی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی رزین العقیلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رؤیا المؤمن جزء من ستۃ واربعین جزء من النبوۃ وھی علی رجل طائر مالم یحدث بھا فاذا حدث بھا وقعت
واحسبہ قال لا تحدث الا حبیبا او لبیبا رواہ الترمذی وفی روایۃ ابی داود قال الرؤیا علی رجل طائر مالم تعبر فاذا
عبرت وقعت واحسبہ قال ولا تقص الا علی واد او ذی رأی روایت ہی ابی رزین عقیلی سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ خواب مومن کا ایک جزء ہی چھیالیس جزء نبوت کا کسیسی اور خواب اوپر پانو پرندہ کی ہی جب تک کہ نہین کہتا اوسکو پس جسوقت کہتا ہی
کسیکے روبرو واقع ہوتا ہی اور گمان کرتا ہون مین نی آنحضرت کو کہ فرمایا نہ بیان کرخواب کو روبرو کسیکی مگر روبرو دوست کی یا دانا کی نقل کی یہہ ترمذی
نی اور بیچ روایت ابو داود کی ہی کہ فرمایا آنحضرت نی خواب اوپر پانو پرندہ کی ہی جب تک تعبیر نہین کہی جاتی پس جبکہ تعبیر کہی جاوی واقع
ہوتی ہی اور گمان کرتا ہون مین آنحضرت کو کہ فرمایا اور مت بیان کرخواب کو مگر کہ روبرو دوست کی یا صاحب عقل کی **ف** اوپر پانو پرندہ کی بیشمل
ہے بیچ عدم تقرر شی کی یعنی جو امر کہ قرار نہین پاتا ہی وسکو عرب کہتے ہین علی رجل طائر یعنی جیسی پرندہ اکثر اوقات ٹہیرتا نہین اڑتا رہتا ہی اور حرکت کرتا ہی
اور جو کچھہ اوسکی پانو پر ہوتا ہی وہ بھی نہین ٹہیرتا ہی ویسی ہی یہہ امر بھی ٹہیرتا نہین پس فرماتی ہین کہ خواب جب تک کسی سی کہا نہین ہے اور دلمین پوشیدہ
رکھا ہی اعتبار نہین رکہتا اور واقع نہین ہوتا پس جب خواب کہا کسی سے اور اوسنی تعبیر کہی واقع ہوتا ہی اوسطرح تعبیر کہی پس کہنا چاہیی اور یہہ بر خواب کے صحت
مین ہے کہ اوسکی وقوع سی ڈرتا ہی اور توہم ضرر کا رکہتا ہی جیسکہ اور احادیث سی معلوم ہوتا ہی اور گرسا تہہ دوست کے تامل نیکی پر کری اور تعبیر اچہی
کہیے بخلاف دشمن کے کہ بسبب عداوت کی تعبیر برے کہیگا اور اسیطرح دانا کہ از راہ عقل کی تعبیر اچہی کہیگا بیان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ جب وقوع سب چیزون کا
ساتہہ قضاء و قدر کی ہی تو تاثیر گمان خواب کے بیچ سقوط کی اور تاثیر تعبیر کی وقوع مین کیون ہی جواب یہہ کہ یہہ بہی قضاء و قدر ہی مانند دعا اور صدقہ
اور تمام اسباب کے بس **وعن** عائشۃ قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ورقۃ فقالت لہ خدیجۃ
انہ کان قد صدقک ولکن مات قبل ان تظہر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی رأیتہ فی المنام وعلیہ
ثیاب بیض ولو کان من اہل النار لکان علیہ لباس غیر ذلک رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی
عائشہ رضی سی کہ کہا پوچہی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم حال ورقہ کیسی کہ وہ مومن تہا یا نہین پس کہا روبرو حضرت کی خدیجہ نی کہ وہ تصدیق کرتی تہی آپکی لیکن
مری یہہ ظاہر ہوئی نبوت آپکی پس فرمایا آنحضرت نی کہ دکہلایا گیا ہون میں اوسکو خواب مین اسحال مین کہ اوسپر کپڑے سفید ہین اور اگر ہوتا وہ دوزخیون
مین سے تو ہوتی اوسپر کپڑے اور طرح کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی **ف** ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزی چچا کی بیٹی حضرت خدیجۃ الکبری کی تہی اور
اونہون نی ایام جاہلیت مین دین نصاری کا رکہا تہا اور انجیل کو عربی مین ترجمہ کیا اور عبادت اللہ تعالی کی کرتی اور عبادت بتون کی سی بیزار تہی پر معہم
تہے اور آخر عمر مین اندہی ہو گئی تہی اور قصہ لیجانی حضرت خدیجہ کا آنحضرت کو ابتداء وحی مین اونکی پاس اور بشارت دینی اونکیکا آنحضرت کو ساتہہ صدق
حال کی اور تصدیق کرنا آنحضرت کو مشہور ہی اور کتاب اسد الغابہ مین اونکو صحابہ مین ذکر کیا ہی اور اختلاف علماء کا بیچ اسلام اونکی ذکر کیا ہی اور یہہ حدیث
بلفظہ نقل کی ہی اور احادیث کو حضرت عائشہ نی بطریق سماع کی صحابہ سی روایت کیا ہو اسلیے کہ حضرت عائشہ بیچ حالت حیات حضرت خدیجہ کی آنحضرت
کے خدمت مین تہین اور کہا روبرو حضرت کی خدیجہ نی الخ یعنی پہلی جواب دینی حضرت کی حضرت خدیجہ بر حایت حال اپنی چچا کی بیٹی کی اور نگہداشت

ادب کے ساتھ آنحضرت کی کلام مین بہی کہا کہ اول ناظر بیچ ثبوت ایمان اوسکی ہی کہا اوسنی تصدیق کی آپکی نبوت مین اور کہا کہ یہہ فرشتہ کہ آپنی دیکہا ہے وہی ناموس ہے کہ حضرت موسی اور حضرت عیسی پر اوترتا تہا اور تم پیغمبر خدا کی ہو اگر مین بیچ وقت ظہور وغلبہ تمہاری کی زندہ رہا تو مدد قوی تمہاری کرونگا اور دوسرا کلام دلالت کرتا ہی اوپر تردد ایمان اوسکیکے کہا ولکن ہات قبل ان تظہر الخ آگی آنحضرت فی کلام مذکور قسم کہا ایمان اوسکا ثابت کیا پس یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر ایمان ورقہ کی اور اوسمین کیا جگہہ اختلاف کی ہی کہ حالت نبوۃ آنحضرت کیمین اونہون فی تصدیق کے اگر پہلے نبوۃ کی کرتی تو گنجایش رکہتا تہا ۔ح **وعن** ابن خزیمۃ بن ثابت عن عمہ ابی خزیمۃ انہ رای فیما یری النائم انہ یسجد علی جبہۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فاضطجع لہ وقال صدق رویاک فسجد علی جبہتہ رواہ فی شرح السنۃ

اور روایت ہی ابن خزیمہ بن ثابت سے کہ نقل کی اپنی چچا سی کہ ابی خزیمہ ہی یہہ کہ اونہون فی دیکہا ہی اسحالت مین کہ دیکہتا ہی سوتا ہوا یعنی خواب مین دیکہا کہ سجدہ کیا ہی اوپر پیشانی آنحضرت کی پس عرض کیا یہہ خواب روبرو حضرت کی پس لیٹ گئی حضرت پاس خاطر ابی خزیمہ کے تا سجدہ کرلین اور فرمایا سچ کر خواب اپنا یعنی عمل کر بمقتضای خواب کے پس سجدہ کیا حضرت کی پیشانی پر نقل کی یہہ شرح السنۃ مین **ف** اسحدیث مین دلیل ہی اوپر کہ مستحب ہے عمل کرنا خواب پر بیداری مین اگر جنس طاعت سے ہو جیسیکہ خواب مین دیکہی کہ روزہ رکہا ہی یا نماز ادا کی ہی بالتصدق کیا ہی یا کسی مرد صالح کی زیارت کی ہی وغیر ذلک ۔ع **وسنذکر** حدیث ابی بکرۃ کان میزانا نزل من السماء فی باب مناقب ابی بکر وعمر

اور ذکر کرین گی ہم حدیث ابی بکرہ کی کہ سر اوسکا یہہ ہے کان میزانا نزل من السماء بیچ باب مناقب ابی بکر وعمر کی

الفصل الثالث

فصل تیسرے **عن** سمرۃ بن جندب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مما یکثر ان یقول لاصحابہ ہل رای احد منکم من رؤیا فیقص علیہ من شاء اللہ ان یقص وانہ قال لنا ذات غداۃ انہ اتانی اللیلۃ اتیان وانہما ابتعثانی وانہما قالا لی انطلق وانی انطلقت معہما وذکر مثل الحدیث المذکور فی الفصل الاول وفیہ زیادۃ لیست فی الحدیث المذکور وہی قولہ فاتینا علی روضۃ معتمۃ فیہا من کل نور الربیع واذا بین ظہری الروضۃ رجل طویل لا اکاد اری راسہ طولا فی السماء واذا حول الرجل من اکثر ولدان رایتہم قط قلت لہما ما ہذا ما ہؤلاء قال قالا لی انطلق فانطلقنا فانتہینا الی روضۃ عظیمۃ لم ار روضۃ قط اعظم منہا ولا احسن قال قالا لی ارق فیہا قال فارتقینا فیہا فانتہینا الی مدینۃ مبنیۃ بلبن ذہب ولبن فضۃ فاتینا باب المدینۃ فاستفتحنا ففتح لنا فدخلناہا فتلقانا فیہا رجال شطر من خلقہم کاحسن ما انت راء وشطر منہم کاقبح ما انت راء قال قالا لہم اذہبوا فقعوا فی ذلک النہر قال واذا نہر معترض یجری کان ماءہ المحض فی البیاض فذہبوا فوقعوا فیہ ثم رجعوا الینا قد ذہب ذلک السوء عنہم فصاروا فی احسن صورۃ وذکر فی تفسیر ہذہ الزیادۃ واما الرجل الطویل الذی فی الروضۃ فانہ ابراہیم واما الولدان الذین حولہ فکل مولود مات علی الفطرۃ قال فقال بعض المسلمین یا رسول اللہ واولاد المشرکین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واولاد المشرکین واما القوم الذین کانوا شطر منہم حسن وشطر منہم قبیح فانہم قوم خلطوا عملا صالحا واخر سیئا تجاوز اللہ عنہم رواہ البخاری

اور روایت ہی سمرۃ بن جندب سے کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت فرماتی واسطی اصحاب اپنے کی کہ کیا دیکہا ہی کسی نے تم مین سے خواب یعنی کہا کہ تا روبرو حضرت کے خواب جسکو چاہتا اللہ کہ بیان کرے اور تحقیق فرمایا حضرت نے کہ ایک مدت کہ آئی میرے پاس آجکی رات دو شخص آنیوالی اور تحقیق اون دونون نے اوٹہایا مجکو اور اونہون نے کہا مجکو چلو اور بیچ

تحقیق مین چلا ساتھہ ذکی اور ذکر کیا سمرہ نبی مانند حدیث ذکر کی گئی کی بیچ فصل پہلی کی ساتھہ درازی کی اور اس حدیث مین کچھہ زیادتی ہی کہ نہین ہیچ حدیث
ذکور کی اور وہ زیادتی یہہ ہی کہ فرمایا حضرت نی کہ پس آئے ہم اوپر ایک باغ ازہیری کی یعنی بسبب بہت سبزی کی نہایت ہورہا تھا اوسمین ہر طرح کی شگوفہ ہا
کے تھے اور ناگہان درمیان اوس باغ کی ایک شخص ہین لمبی نہین قریب دیکھون مین سر اونکا بسبب درازی کی جانب آسمان مین اور ناگہان گرداوس شخص کے
اکثر لڑکی ہین کہ نہین دیکھا مینی اونکو ہرگز کہا مینی اون دونون شخصون کو کہ کون ہی یہہ لمبا شخص کون مین یہہ لڑکی فرمایا حضرت نی کہ کہا ان دونو شخصون
نے مجکو چلی چلو پس چلی ہم پہر پہنچی ہم طرف ایک بڑی باغ کی کہ نہین دیکھا مینی کوئی باغ ہرگز بہت بڑا اوس سے اور نہ بہتر اوس سے فرمایا حضرت نی کہ کہا مجھ
دونون نی مجکو کہ چڑہ اوسمین فرمایا پس چڑہی ہم اوس مین پس پہنچی ہم طرف ایک شہر کی کہ بنایا گیا ہی ساتھہ سونیکی اینٹونکی اور ساتھہ چاندی کی اینٹون کے
پس آئے ہم اوس شہر کی دروازی پر دروازی کہلوایا ہمنی پس کہولا گیا واسطی ہمارے پس داخل ہوئی ہم اوسمین پس ملے ہمسی دس شہر مین کتنی ایک شخص کہ تہا آدہا بدن
ہر ایک کا اوسمین سے مانند بہتر اوسچیز کی کہ تو دیکہتی والا ہی اوسکو اور آدہا بدن مانند بدتر اوسچیز کی کہ تو دیکہتی والا ہی اوسکو فرمایا حضرت نی کہ کہا اون دونو
نے اون شخصون کو کہ جاؤ پس گرد اوس نہر مین فرمایا آنحضرت نی اور ناگہان وان ایک نہر تہی عرض مین بہتی گویا کہ پانی اوسکا دودہ خالص سے سفیدی مین
پس گئے وہ اور پڑی اوسمین پہر پہر کر آئی طرف ہمارے اسحال مین کہ تحقیق جاتی رہی تہی وہ برائی اونکی بدن سے پس ہوگئی بیچ بہترین صورۃ کی اور ذکر کیا آنحضرت
نے بیچ تعبیر اوس زیادتی کی ای پر وہ شخص لمبا کہ تہا باغمین پس تحقیق وہ حضرت ابراہیم تہی اور اوسپر وہ لڑکی کہ تہی گرداونکی پس جو لڑکا کہ مرا فطرۃ پر مرا
جو لڑکا کہ جہوٹی عمر مین غیر بالغ مرا وہ حضرت ابراہیم کی پاس تہا ہی کہا راوی نی کہ پس عرض کیا بعضی مسلمانون نے کہ یا رسول اللہ اور لڑکی مشرکون کی پس
فرمایا پیغمبر خدا نی کہ لڑکی مشرکون کے بہی اونکی سپرد ہوتی ہین اور ای پر وہ لوگ کہ تہا آدہا بدن اونکا اچہا اور آدہا بد پس تحقیق وہ وہ لوگ ہین کہ کیی اونہون نے
عمل ملی جلی کچھہ نیک کچھہ بد درگذر کیا اللہ تعالی نی اونسی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** لفظ قط پہلا یہان تاکید مثبت کی واقع ہوا ہے اور نحویون نی اسکو
مخصوص ساتھہ تاکید نفی کی کیا ہی مثل ما رایتہ قطا اور نہین کہتی ہین رایتہ قط لیکن تحقیق یہہ ہی کہ اور حدیثون مین مقام اثبات مین بہی واقع ہوا ہے اور طیبی نی
کہا کہ اصل ترکیب یہہ ہی واذا حوال الرجل ولدان مارات ولدانا قطا اکثر منہم اور شاہد اسکا یہہ قول ہی لم ار وضۃ قط اعظم منہ بزع **وعن** ابن عمر
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اری نفسہ ان یری الرجل یکنیہ ما لم تر یا رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بڑا بہتان بہتانون مین یہہ ہی کہ دکہلاوی آدمی اپنی آنکہون کو وہ چیز کہ نہین دیکہا ہی اونہون نی نقل کی یہہ بخاری
نے **ف** یعنے جہوٹ باندہی آنکہون پر کہ انہون نے دیکہا ہی حالانکہ واقع مین کچھہ نہین دیکہا ہی مقصود کہنا خواب جہوٹا ہی اور بڑا بہتان اسمین اسلیی ہوا کہ
کہ خواب بیچ معنی دیکہنے کی ہی پس گویا خدا تعالی پر افترا کرنا ہی اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ حق تعالی فرشتہ کو بہیجتا ہی کہ خواب کہلاوی نرح **وعن**
ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اصدق الرؤیا بالاسحار رواہ الترمذی والدارمی اور روایت ہی ابی سعید سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سکی فرمایا
بہت سچا خواب بیچ پہر کا ہی نقل کیا یہہ ترمذی اور دارمی نی **ف** اسلیی کہ اکثر اوسوقت خاطر جمعی ہوتی ہی اور وقت نزول ملائکہ اور سعادت اور
قبولیت دعا کا ہی بزع

کتاب الادب

کتاب ہے بیچ بیان اداب کے **ف** ادب کہتی ہین استعمال کرنی
اوس قول فعل کو کہ محمود ہے اور بعضون نی کہا کہ ادب عمل کرنا مکارم اخلاق پر اور بعضون نی کہا کہ قائم رہنا حسنات پر اور اعراض کرنا سیئات سے
اور بعضون نی کہا کہ تعظیم کرنی اوسکی کہ اعلے اوسسے ہی اور نرمی کرنی اوسسے کہ پست اوسسے ہی بزع

باب السلام

باب ہے بیچ بیان سلام کی **ف** سلام اسم ہی تسلیم سی بمعنی سلامت اور برات کی نقائص عیوب سے اور اسم ہے اسمار الہی سی اور معنی السلام علیک کے
یہہ ہین کہ اللہ تعالی مطلع ہی تیری حال پر پس غافل مت ہو یا اسم خدا تعالی کا تجہ پر ہی یعنی اوسکی حفاظت اور نگہبانی مین ہی تو جیسے کہتے ہین اللہ معک

اور اکثر اسپر ہین کہ معنی السلام علیک کے یہہ ہین کہ سلامتی مین ہے تو مجھسے اور مجکو بھی سلامت رکھہ اپنی سی پس مشتق ہی سلم سی کہ بمعنی مصالحہ کی ہی یعنی باہم رہ مجھسی اور با امن رکھہ مجکو اور شر عیت اسکی ابتدا اسلام مین تھی وہطی تمیز مسلمان کے کافر سی تا تعرض نکرین گویا اگاہ کرتا تہا ساتہہ سلام کی بعد ازان جاکر رہی یہہ شرعیت بشرح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ طُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أُولٰئِكَ النَّفَرِ وَهُمْ نَفَرٌ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ جُلُوسٌ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّونَكَ فَإِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَذَهَبَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَزَادُوهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ وَطُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَهُ حَتَّى الْآنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۝ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پیدا کیا اللہ تعالی نی آدم کو اپنی صورۃ پر لنبائی اوسکی ساتہہ گز کی پس جب پیدا کیا اوسکو کہا جا اوالسلام علیک کر اس جماعت پر اور وہ تہی جماعت فرشتون کی بیٹہی ہوئی پس سن کیا جواب دیتے ہین تجکو پس تحقیق وہ جواب ہے تیرا اور جواب اولاد تیری کا پس گئی حضرت آدم اور کہا سلام ہی اوپر تمہاری پس کہا فرشتون نی سلام ہی تجپر اور رحمت اللہ کی کہا پیغمبر خدا نی پس زیادہ کیا فرشتون نی بیچ جواب سلام آدم کی لفظ ورحمۃ اللہ کا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی پس ہر شخص کہ داخل ہوگا بہشت مین اوپر صورت آدم کی ہوگا حال آنکہ لنبائی اوسکی ساتہہ گز کی ہوگی پھر نہ بابین بلندی قد اور حسن وجمال کی کہ آدم رکہتی تہی بہشت مین داخل ہونگی اور دوزخی بدہیئت اور بدصورت پس ہمیشہ پیدائش کم ہوتی رہی یعنی لوگونکی بیچہی آدم کی اب تک کہ اس مقدار کو پہنچی ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پیدا کیا آدم کو اپنی صورۃ پر الخ اختلاف کیا ہی علمانی بیچ معنے اس حدیث کی بعضے تو کہتی ہین کہ یہہ احادیث صفات مین سے ہی پس تاویل اسکیسی باز رہی جیسیکہ بیچ امثال اسکیکے تشابہات سے مذہب سلف یہی ہی اور بعضی تاویل اسکی کرتی ہین اور مشہور اسکی تاویل مین یہہ ہے کہ صورۃ بمعنی صفت کی ہی جیسیکہ کہتی ہین صورۃ مسئلہ کی یہہ ہی اور صورۃ حال یون ہے یعنے پیدا کیا اللہ تعالی نی آدم کو اوپر صفت اپنی کی اور موصوف کیا اوسکو ساتہہ دون صفتون کی کہ پرتو صفات کریمہ وسیکے ہین پس کیا اوسکو حی عالم قادر مرید متکلم سمیع بصیر یا اضافت تشریف کی لیی ہی جیسیکہ روح اللہ اور بیت اللہ یعنی پیدا کیا اوپر صورت جمیل لطیف کی کہ مشتمل ہے اوپر اسرار ولطائف کی کہ ساتہہ قدرت کاملہ کی اپنی پاس سے بخشے اور بعضون نے کہا کہ ضمیر آدم کی طرف پہرتی ہی یعنی پیدا کیا آدم کو ابتدا حال سی استمرار التخلقت کامل الصورت لطول ساتہہ گز کی نہ جیسیکہ اور آدمیون کو کہ اول مین نطفہ پس ازان علقہ پس ازان مضغہ پس ازان جنین بعد ازان طفل بعد ازان صبی بعد ازان تمام مرد ہوتی ہین پس یہہ بیان پیدائش آدم علم کا ہی اور تخصیص بیان طول کی بسبب غیر متعارف ہونی اوسکیکے ہی بخلاف تمام صفات کی اور مقدار عرض کی بقیاس اسکے مجملاً معلوم ہوتی ہی اور زیادہ کیا فرشتون نی الخ یہہ ادب جواب سلام کا اور فضیلت ہے کہ اگر کوئی کہی السلام علیک اوسکی جواب مین کہی وعلیک السلام ورحمۃ اللہ اور اگر سلام مین ورحمۃ اللہ بہی کہی اوسکی جواب مین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہی اور بعضی روایت مین لفظ ومغفرۃ کا بہی زیادہ آیا ہی اور احادیث سی معلوم ہوا کہ جواب مین السلام علیک بہی درست ہی جیسیکہ وعلیک السلام اور دونون عبارتون مین کچھہ تفاوت نہین لیکن جمہور اسپر ہین کہ جواب مین وعلیکم السلام کہنا افضل ہے اور شاید کہ ملائکہ نی بہی ارادہ کیا ہو سلام کرنیکا ابتدا آدم پر جیسیکہ واقع ہوا ہی اکثر لوگونمین لیکن شرط کیا گیا ہی بیچ صحت جواب کے یہہ کہ واقع ہو بعد سلام کی نہ یہہ کہ واقع ہون دونون معا جیسیکہ دلالت کرتی ہی اسپر فاء تعقیب کے اور اس مسئلہ سی اکثر لوگ غافل ہین پس اگر ملین دو شخص ایکدیگر کو السلام علیک کرین ایسمین ایک فعہ تو واجب ہوتا ہی ہر ایک پر جواب اور اخیر جملہ حدیث مین تقدیم وتاخیر ہی یعنی آدم علیہ السلام ساتہہ گز کا قد رکہتی تہی بعد اونکی لوگ کوتاہ ہوتی گئی پھر جب بہشت مین جاوینگے

بلند قد ہو جا دین کی مانند آدم علیہ السلام کی بزرع **وعن** عبد اللہ بن عمرو ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ای الاسلام خیر قال تطعم الطعام وتقرء السلام علی من عرفت ومن لم تعرف متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ
بن عمرو کی یہہ کہ ایک شخص نی پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کونسی خصلت اہل اسلام کی بہتر ہی فرمایا کھلانا طعام کا اور کہنا سلام کا اوپر
آشنا اور بیگانہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** تخصیص ان دو لو صفتون کی مناسب حال سائل کی ہی یعنی بعضی جای کسی عمل کو افضل
فرمایا ہی اور بعضی جای کسیکو تو مناسب حال پوچھنی والیکی ہوتا ہا کہ جسکے طبیعت مین ایک خصلت نیک کے ضد کی طرف میل پاتی اوسکی لیی اوس
خصلت نیک کو افضل فرمانی مثلا ایک کے مزاج مین بخل دیکہا اوسکی لیی کہلانا افضل خصال فرمایا اور لفظ تقرأ ساتہہ پیشت کی مشتق ہی قرار سی
بیٹہنے پر ہوا نی کی اور ساتہہ زبرت کی قرارت سی یعنی پڑہنی کی بہی آیا ہی اور معنی اسکی ظاہر تر ہین اور باوجود اسکی پیش صحیح تر اور فصیح تر ہی لیکن
معنے اسکی خوب ظاہر نہین تو جیہ اسکی یہہ ہے کہ چونکہ سلام کرنیوالا باعث ہوتا ہی مسلم علیہ کو جواب کا گویا پرسوا تا ہی اوسکو سلام کی تلین اور حدیث
سے معلوم ہوا کہ سلام حقوق اسلام سی ہی نہ حق صحبت و آشنائی اور اسیطرح عیادۃ اور مانند اسکیکے جیسیکہ حدیث آیندہ مین آتا ہی بزرع **وعن**
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للمؤمن علی المؤمن ست خصال یعودہ اذا مرض ویشہدہ اذا
مات ویجیبہ اذا دعاہ ویسلم علیہ اذا لقیہ ویشمتہ اذا عطس ویضحک لہ اذا غاب او شہد ولم اجدہ فی الصحیحین
وکذا فی کتاب الحمیدی ولکن ذکرہ صاحب الجامع برواۃ النسائی اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی مسلمان کے مسلمان پر چہہ حق ہین عیادۃ کری اوسکی جب بیمار ہو اور حاضر ہوا اوسکی نماز وغیرہ کی لیی جسوقت کہ مری اور
قبول کری دعوۃ اوسکی جب بلادی اوسکو کہانیکی لیی یعنی اگر کوئی مانع نہو مثل مزاحمیر وغیرہ کی یا ازراہ فخر و ریا کی ہو اور سلام کری اوسپر جسوقت
کہ ملے اوسی اور جواب دی اوسکی چہنک کا جسوقت کہ چہنکے یعنی اگر الحمد للہ کہا ہو بعد چہینکنے کے والا مستحق جواب کا نہین ہوتا اور خیر خواہی کری اوسکی
جسوقت کہ غائب ہو یا حاضر ہو کہا مولف نی کہ نہین پائی یہہ حدیث مین صحیحین مین اور نہ کتاب حمیدی کی مین ولیکن ذکر کیا ہی اسکو جامع الاصول
والی نے ساتہہ روایت نسائی کی **ف** خیر خواہی کری الخ یعنی حاضر و غائب خیر خواہ رہی یہہ نکری کہ جب سامنی آوی تو تملق کری اور غائبانہ بخیبتہ
کری کہ یہہ صفت منافقین کی ہے بزرع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدخلون الجنۃ حتی تؤمنوا ولا
تؤمنوا حتی تحابوا اولا ادلکم علی شیء اذا فعلتموہ تحاببتم افشوا السلام بینکم رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا
فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ داخل ہوگی تم بہشت مین یہان تک کہ ایمان لاو اور نہ ایمان لاوگی یعنی ایمان کامل یعنی ایمان کامل نہین
ہوسکتا یہان تک کہ آپسمین دوستی کرو یعنی لسد اور کہا کیا اوپر بتلاؤن تمکو ایک چیز کہ جسوقت کرو تم اوسکو آپسمین تمہاری دوستی ہو پراگندہ کرو
سلام درمیان اپنے یعنی آشنا و بیگانہ سی سلام علیک کرو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مشکوۃ کی صحیح اور معتمد نسخون مین کہ مشاہد کیا ہی آگر
پڑہی گئی ہین لفظ لا یومنو ساتہہ حذف نون کی ہوا اور حذف نون کا بسبب مجانست اور مقارنت حتی تومنو کی ہی اور بعضی نسخون مین و
لا تومنون نون سی آیا ہی اور وہ موافق قاعدہ کی ہی بزرع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسلم الراکب
علی الماشی والماشی علی القاعد والقلیل علی الکثیر متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
سلام علیک کری سوار پیادہ پا چلنی والی پر اور چلنی والا بیٹہی پر اور تہوڑی بہتون پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** سوار پیادہ پر سلام
علیک کری وسطی تواضع کی بسبب اسکے کہ رفعت دی ہی اللہ نی اوسکو بسبب سواری کی اوسکو فروتنی ہی کرنی چاہیی اور تہوڑی بہتون پر کہ بین واسطے تواضع کی اور اکرام

بہت کی اور کہا نووی نے جبکہ ملی ایک شخص ایک جماعت سے اور ارادہ کری یہہ کہ خاص کری کسی ایک کو کون کو اونمین سے ساتھہ سلام کی تو مکروہ ہی اسلیے کہ قصد سلام سی مانوست و الفت سے اور بیچ تخصیص بعض کے وحشت دلانی ہی باقیون کے اور اکثر یہہ سبب عداوت کا بھی ہوتا ہے اور جبکہ چلتی ہون بازارمین یا شارع عام مین بہت سے لوگ تو وان سلام کرنا بعض پر کفایت کرتا ہی اسلیے کہ اگر سب سلام کرینگا تو بازار رہیگا سب مورسی ۱۲ ع **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يسلم الصغير على الكبير والمار على القاعد والقليل على الكثير رواه البخاري ۱۲ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی سلام کری چھوٹا بڑی پر اور گذرنی والا بیٹھے پر اور تھوڑی بہت پر نقل کی یہہ بخاری نی **ف** لکھا ہے علمارنی کہ یہہ حکم ملاقات کا ہی یعنے جبکہ دو آدمی ملاقات کرین حکم یہہ ہے اور اگر وا بر دہو اور آدمی ایک دوسری پر تو ابتدا ہی سلام وارد ہے بہر حال خواہ چھوٹا ہو یا بڑا کم ہو یا بہت ۱۲ ع **وعن** انس قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر على غلمان فسلم عليهم متفق عليه ۱۲ اور روایت ہی انس سے کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذری لڑکون پر پس سلام کیا اونپر نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ نہایت تواضع اور شفقت ہی حضرت کی اہل عالم پر صلے اللہ علیہ وسلم وجزاہ اللہ عن المسلمین خیرا ۱۲ ع **وعن** ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تبدؤا اليهود ولا النصارى بالسلام واذا لقيتم احدهم في طريق فاضطروه الى اضيقه رواه مسلم ۱۲ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی نہ ابتدا کرو یہود یون اور نصرانیون سے ساتھہ سلام کی اور جبکہ ملو تم ایک انکیسے راہ مین پس تنگ کرو انکو طرف راہ تنگ تر کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ابتدا کرو الخ یعنے اول تم اونسے سلام علیک نکہ وسلیکی کہ ابتدا رسانا سلام کے واسطے اعزاز مسلمین کے ہی اور اعزاز کفار کا جائز نہین اور اسیطرح نہین جائز ہی محبت کرنی دلسے ساتھہ سلام اور مانند اسکیکے موافق فرمودہ خدا تعالی کی کہ لا تجد قوما يؤمنون بالله واليوم الآخر يوادون من حاد الله ورسوله الخ اور اگر وہ سلام علیک کہین اوسکے جواب مین علیک یا علیکم کہی اور لکھا ہی علمارنی کہ بیچ جواب سلام کفار کی کہی ہدا کہ ابتدا رسلام یہود و نصاری پر واسطی ضرورت یا حاجت کی جائز رکھا ہی اور یہی حکم ہی مبتدعون اور فاسقون کا اور اگر سلام علیک کے ایک انجان ہے اور پہر معلوم ہوا کہ وہ ذمی ہے تو مستحب ہے یہہ کہ طلب سلام پہر نے کی کری اوسسے کہ کہی استر حمت سلامک یعنے طلب کرتا ہون مین پہر نے سلام اپنے کی اور تنگ کرو الخ یعنے غلبہ کرو الیسا کہ وہ مکسو ہو جاوے اور تنگ ہو راہ اوپر واسطے اظہار عزت و شوکت اسلام کے اور بعضے حواشی مین لکھا ہی کہ مراد تنگ نسی حکم کرنا ہی مکسو ہونیکا تا بیچ راہ کا چھوٹا رہی مسلمانون کے لیی ۵ ع **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سلم عليكم اليهود فانما يقول احدهم السام عليك فقل وعليك متفق عليه ۱۲ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ سلام کرتی ہین تمسے یہود پس سوا اسکے نہین کہتا ہی ایک انمین سام علیک یعنے موت ہو تم پر پس کہو تو اوسکی جواب مین وعلیک یعنے تجھے پر سو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سلم عليكم اهل الكتاب فقولوا وعليكم متفق عليه ۱۲ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ سلام علیک کہین تمسے اہل کتاب یعنے یہود و نصاری پس کہو اوسکے جواب مین وعلیکم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پہلے حدیث مین لفظ فقل اور وعلیک ساتھہ صیغہ مفرد کی ہی اور اسمین فقولوا اور وعلیکم ساتھہ صیغہ جمع کی اور اور روایتون مین وعلیک اور وعلیکم ساتھہ واو اور بدون واو کی دونو طرح آیا ہے اور کلام مولف مین ساتھہ واو کے ہے اور روایت موطا مین علیک ہے بدون واو کے اور اسیطرح روایت دارقطنی مین علیکم بدون واو کی پس بعضے علمارنے تو کہا ہے کہ مختار یہہ ہے کہ بدون واو کی کہنا مشارکۃ لازم نہ آوی اور بیچ مین کہ کہا اور بعضون نی کہا کہ مضائقہ نہین ساتھہ مشارکت کے اسلیے کہ موت سبکو آنیوالی ہی گویا منے یہہ ہوگا کہ ہم اور تم اوسمین برابر ہین ہم سب مرینگے اور بعضون نی کہا کہ وا وہان مشارکت کی لیی نہین ہے بلکہ استیناف کلام کے لیی ہے اسمعنی پر تمپر یہہ ہوگے وعلیکم المستحق من الذم اور صواب یہہ ہے کہ دونون طرح جائز ہے ساتھہ واو کی ہی اور بدون واو کی ہی بسبب وقع ہونے روایت کے دونو طرح اور کہا نووی نے کہ اتفاق کہتی ہین علما اوپر جواب دینے سلام اہل کتاب ۱۲

کہ لیکن نہ کہا جاوے وعلیکم السلام یعنی نہ علیک السلام کہی اور نہ علیک السلام بلکہ فقط وعلیک وعلیکم کہی اور وعلیکم بھی جب کہ کہے کہ جب وہ کہی ہوں اور جب وہ ایک ہو تو وعلیکم کہی کہ اس میں تعظیم سکی لازم آویگی ۱۲ ح ع وعن عائشۃ قالت استاذن رھط من الیھود علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا السام علیکم فقلت بل علیکم السام واللعنۃ فقال یا عائشۃ ان اللہ رفیق یحب الرفق فی الامر کلہ قلت اولم تسمع ما قالوا قال قد قلت وعلیکم وفی روایۃ علیکم ولم یذکر الواو متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا پروانگی مانگی ایک جماعت نی یہود یون میں سی اوپر آنیکی پاس حضرت سی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا اونہون نی السام علیکم یعنی موت تم پر پس کہا میں بلکہ تمپر موت اور لعنت ہو پس فرمایا حضرت نی ای عائشہ تحقیق اللہ تعالی نرمی کرتا ہی دوست رکھتا ہی نرمیکو ہر ہر کام کی کہا میں نی کیا نہین سنا کہی تو نی اونکو کہا وعلیکم یعنی بدلی سلام کی سام کہا فرمایا حضرت نی کہ تحقیق کہا میں یعنی اونکی جوابمین اور تمپر اور ایک روایت میں تمپر اور نہین ذکر کی واو نقل کی بخاری اور مسلم نی وفی روایۃ للبخاری قالت ان الیھود اتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا السام علیک قال وعلیکم فقالت عائشۃ السام علیکم ولعنکم اللہ وغضب علیکم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مھلا یا عائشۃ علیک بالرفق وایاک والعنف والفحش قالت اولم تسمع ما قالوا قال اولم تسمعی ما قلت رددت علیھم فیستجاب لی فیھم ولا یستجابون لی فیھم وفی روایۃ لمسلم قال لا تکونی فاحشۃ فان اللہ لا یحب الفحش والتفحش اور ایک روایت بخاری کی میں نی یا کہی کہا عائشہ نی تحقیق ہوا آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا موت ہی تمپر فرمایا حضرت نی اور تم ہی پر پس کیا حضرت عائشہ نی جواب یہود یون کی موت ہی تمپر اور لعنت ہی تمپر اللہ کی اور غضب اللہ کا تمپر پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ٹہیری عائشہ اوپر تیری یہی نرمی کرنی اور بچنی ہر سختی اور بیحیائی کی باتون سی کیا حضرت عائشہ نی کیا نہین سنا اپنی اوپر کو کہ کہا یہود یون نی فرمایا پیغمبر خدا نی کیا نہین سنا تو نی اوپر کو کہ کہا اور جواب دیا میں اوپر پس قبول کیجاتی ہی دعا میری اونکی حق مین اور نہین قبول کیجاتی دعا اونکی بیچ حق میری کی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یون ہی کہ فرمایا حضرت نی نہ ہو تو ای عائشہ بیحیا باتین کرنیوالی اسلیے کہ اللہ نہین دوست رکھتا بیحیائی کو اور بیحیائی کو کہ تکلف ہو وعن اسامۃ بن زید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بمجلس فیہ اخلاط من المسلمین والمشرکین عبدۃ الاوثان والیھود فسلم علیھم متفق علیہ اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم گذری ایک مجلس پر کہ اوسمین لوگ تہی ملی جلی مسلمان اور مشرک بت پرست اور یہود پس سلام کیا حضرت نی اونپر یعنی بقصد سلام کی مسلمانون پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہا نووی نی کہ اگر گذری ایک جماعت پر کہ اونمین کئی مسلمان ہون یا ایک مسلمان ہو اور کفار ہون تو سنت یہہ ہی کہ سلام کری اونپر بقصد مسلمانون کی یا مسلمان کی اور لکہا ہی علماء نی کہ اختیار رکہتا ہی چاہی السلام علیکم کہی اور مسلمان مراد رکہی اور چاہی کہے السلام علی من اتبع الہدی اور اگر لکہی خط مشرک کو تو سنت یہہ ہی کہ لکہی جیسیکہ لکہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہرقل کو سلام علی من اتبع الہدی ۱۲ ع ح وعن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم والجلوس بالطرقات فقالوا یا رسول اللہ ما لنا من مجالسنا بد نتحدث فیھا قال فاذا ابیتم الا المجلس فاعطوا الطریق حقہ قالوا وما حق الطریق یا رسول اللہ قال غض البصر وکف الاذی ورد السلام والامر بالمعروف والنھی عن المنکر متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بچو تم بیٹہنی سی راہون مین پس عرض کیا بعضے صحابہ نی کہ یا رسول اللہ نہین واسطی ہمارے مجلسون ہمارے سی راہون مین چارہ یعنی بیٹہنا ضرور ہی باتین کرتی ہین ہم مین یعنی دنیا کی یا آخرت کی مانند مشاورہ اور مذاکرہ

تلون والفضائل رواہ ابو داود اور روایت ہی معاذ بن انس سے کہ نقل کی نے صلے اللہ علیہ وسلم سے فی مسنون ہیئت کی ذکر زیادہ کیا معاذ نے ایک مرتبہ اور کہ پھر آیا ایک اور شخص یعنے چوتھا پس کہا اوسنی سلام تمپر اور رحمۃ اللہ کی اور برکتین اوسکی اور بخشش اوسکی پس فرمایا حضرت نی چالیس نیکیان لکھی گئین اور فرمایا اسی طرحسنی یاد رہو جاتا ہی ثواب یعنے جسقدر سلام کرنیوالا لفظ بڑہاتا جاوی ثواب بڑہتا جاوی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** لکھا ہی علماء نی کہ افضل سلام مین یہہ ہے کہ کہی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ساتھہ ضمیر جمع کی اگرچہ مسلم علیہ ایک ہو اور جواب دینے والا بھی ساتھہ ضمیر جمع کی اور واو کی کہی یعنی وعلیکم السلام اور ادنی سلام السلام علیکم ہی اور اگر السلام علیک یا سلام علیک کہے تو بھی کافی ہی اور جواب مین ادنی وعلیک السلام اور وعلیکم السلام ہی اور اگر بدون واو کی کہی تو بھی کافی ہی اور اتفاق رکہتی ہین علماء اسپر کہ اگر کہین جواب مین علیکم نہین ہوتا جواب اور اگر جواب مین وعلیکم ساتھہ واو کی کہی تو سمین دو وجہین ہین ؛ ح **و**

عن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اولی الناس باللہ من بدأ بالسلام رواہ احمد والترمذی وابو داود اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہت نزدیک آدمیون مین ساتھہ اللہ کی وہ شخص ہے کہ ابتدا کرے ساتھہ سلام کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نی **ف** مراد وہ لوگ ہین کہ ملین راہ مین آپسمین اسلیے کہ اس صورت مین برابر ہین ہیچ حق سلام کی اور اگر ایک بیٹہا ہوا اور دوسرا اوسپر وارد ہو سلام کرنا حق وارد کا ہی بیٹہی پر پس اگر وارد سبقت کرے ساتھہ سلام کی نزدیک تر ہوگا اسلیے کہ اوسنی ادا کیا ہے حق کو کہ لازم تہا اوسکی ذمہ پر اور اگر بیٹہا ہوا ابتدا کریگا فضیلت اوسکی لیی ہوگی اور حضرت عمر رضی سے منقول ہی کہ تین چیزین موجب خلوص محبت بہائی مسلمانکے ہین ایک تو ابتدا بسلام وقت ملاقات کی دوسرے پکارنا ساتھہ اوس نام کی کہ دوست رکہی اوسکو تیسرے جگہہ دینی جب آوے مجلس مین ؛ ح **و**

عن جریر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر علی نسوۃ فسلم علیہن رواہ احمد اور روایت ہی جریر سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذری عورتون پر پس سلام کیا اوپر نقل کی یہہ احمد نی **ف** یہہ مخصوص ہے حضرت کی لیی بسبب امن کے واقع ہونی سی فتنہ مین اور غیر کیلیے مکروہ ہے یہہ کہ سلام کرے عورت اجنبیہ کو مگر یہہ کہ ہو مرد بہا بعید مظنہ فتنہ سی اوس سے سلام علیک جائز ہی ؛ ح **و عن** علی بن ابی طالب قال یجزی عن الجماعۃ اذا مروا ان یسلم احدھم ویجزی عن الجلوس ان یرد احدھم رواہ البیہقی فی شعب الایمان مرفوعا وروی ابو داود وقال رفعہ الحسن بن علی وھو شیخ لابی داود اور روایت ہی علی بن ابیطالب سے کہ کہا البتہ کفایت کرتا ہی جماعت کے طرف سی جسوقت کہ گذرین یہہ کہ سلام علیک کرے ایک اونمین سے اور کفایت کرتا ہی بیٹہنی والون مین یہہ کہ جواب دے ایک اونمین سے نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین بطریق مرفوع کی یعنی قول آنحضرت کا ہی نہ حضرت علی کا اور روایت کیا اسکو ابو داود نی یعنی بطریق موقوف کی اور کہا ابو داود نی یعنی بعد تمام کرنی سند اپنی کی کہ رفع کیا اوسکو حسن بن علی نی اور یہہ حسن بن علی شیخ ہین ابی داود کی یعنی نزدیک امام حسن بن علی کے بن ابیطالب کے حاصل یہہ کہ بیہقی نی اس حدیث کو مرفوع نقل کیا اور ابو داود نی طریق حسن بن علی سی مرفوع نقل کیا اور طریق دوسری سی موقوف **ف** جسوقت گذرین اور ایسی ہے جسوقت کہ داخل ہون بیٹہنیوالون مین ایک جماعت پر یا ایک شخص پر اور حاصل حدیث کا یہہ ہے کہ ابتدا کرنا ساتھہ سلام کی سنت کفایہ ہے اور جواب سلام کا فرض کفایہ اگر جماعت مین سے ایک شخص ہے سلام کریگا یا ایک جواب دیگا ساقط ہو جاویگا بسبب ہر ایک کا کرنا افضل ہی ؛ ع **و عن** عمرو شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس منا من تشبہ بغیرنا لا تشبہوا بالیہود ولا بالنصاری فان تسلیم الیہود الاشارۃ بالاصابع وتسلیم النصاری الاشارۃ بالاکف رواہ الترمذی وقال اسنادہ ضعیف اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے شعیب سے اور اوسنی نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبداللہ بن عمرو سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین ہم مین سی وہ شخص کہ مشابہت کرے ساتھہ غیر ہمارے کی یعنی غیر اہل ملت ہمارے کی مشابہت کرو ساتھہ یہودیون کی اور نہ ساتھہ نصاری کی پس تحقیق سلام کرنا یہودیون کا اشارہ کرنا ہی ساتھہ انگلیون کے

اور سلام کرنا نصاری کا اشارہ کرنا ہی ساتھ ہتھیلیوں کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ اسناد اسکی ضعیف ہی **ف** یعنے نہ مشابہت کرو یہود و نصاریٰ کی بیچ تمام افعال و اقوال کی خصوصاً بیچ ان دو خصلتوں کی اور شاید کہ وہ اکتفا کرتی ہونگی سلام کرنی مین یا جواب یعنی مین یا دونون مین ساتھ اشارون مذکورتین کی بغیر کہنی لفظ سلام کی کہ جو سنت حضرت آدم کی ہی اور اونکی ذریت کی نبیا اور اولیا رسی اور گویا کہ انحضرت کو مکاشفہ ہوا کہ اونکی امت مین سے بعضے لوگ کرین گی اس طرح با مثل اسکی کہ وہ خم کرنا پشت کا ہی یا جھکانا سر کا یا اکتفا کرنا ساتھ لفظ سلام کی فقط اور احادیث کی سند اور بھی ہی کہ وہ ضعیف نہین چنانچہ جامع صغیر مین مذکور ہی ع **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَقِیَ اَحَدُکُمْ اَخَاهُ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْهِ فَاِنْ حَالَتْ بَیْنَهُمَا شَجَرَةٌ اَوْ جِدَارٌ اَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِیَهُ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت ملاقات کری ایک تمہارا اپنی بھائی مسلمان سے پس چاہیی کہ سلام کری اوسپر پس اگر حائل ہو درمیان اون دونون کی درخت یا دیوار یا پتھر یعنی بڑا پہر ملی اوسے پس چاہیے کہ سلام کری اوسپر یعنی دوبارہ نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی اسقدر مفارقت مین سلام مستحب ہوتا ہی جہ جائی زیادہ اور اسمین کمال مبالغہ ہی بیچ استحباب سلام کی اور رعایت آداب کے اور مستثنی ہین اس سے کتنی ایک مقامات کہ جب شباب کرتا ہو یا پاخانہ پہرتا ہو یا جماع کرتا ہو اور مانند انکی تو مکروہ ہوتا ہی سلام کرنا اوسپر اور جواب دینا اوسپر واجب نہین اور جب کوئی سوتا ہو یا اونگتا ہو یا نماز پڑہتا ہو یا اذن دیتا ہو یا حمام مین یا کھلا ہوا اور لوزالا اوسکی مونہہ مین ہو اگر سلام کری اوسکو ایسی قتون مین تو بھی نہین مستحق ہوتا جواب کا اور اسیطرح خطبہ کے وقت نہ سلام کری اور نہ جواب دے اور قران پڑہنی والیکو بھی سلام نکری اور اگر کوئی کری تو اوسکی تعین چاہیی کہ ٹھہر کر جواب دے اور پہر اعوذ پڑہ کر پڑہنا شروع کری شرح ع **وعن** قَتَادَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتُمْ بَیْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰی اَهْلِهٖ وَاِذَا خَرَجْتُمْ فَاوْدِعُوْا اَهْلَهٗ بِسَلَامِکُمْ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مُرْسَلًا اور روایت ہی قتادہ سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب داخل ہو تم گہر مین پس سلام کرو اپنی گہر کی لوگون پر اور جب نکلو تم گہر سی پس رخصت کرو اپنی اہل کو ساتھ سلام کی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین بطریق ارسال کی **ف** اور اگر گہر مین کوئی نہو تو مستحب ہے یہہ کہ کہی السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین تا ملائکہ کو کہ وان ہو دین سلام پہنچی اور ظاہر یہہ ہے کہ ایداع یہان بمعنی تودیع کی ہی وداع سی یعنی رخصت کرو ساتھ سلام کی اور کہا بعضی ہماری علمارنی کہ جواب اس سلام کا مستحب ہے ایسی کہ یہہ دعا اور وداع ہی کذا قال الملا علی رح اور کہا حضرت شیخ رح نی کہ لفظ اودعوا ایداع سی ہی یعنی ودیعۃ رکھو اپنی اہل کی پاس سلام کو یعنی جب سلام کیا تمنی وقت نکلنی کے لوگو یا کہ ودیعت رکھا تمنی سلام کی خیر و برکت کو پاس گہر والون کی اور لوگی اوسکو آخرت مین جیسیکہ کوئی ودیعت اپنی کسیکے پاس رکھتا ہی اور پہر لیلیتا ہی اور طیبی نی کہا کہ تا جوع کرو طرف اونکی اور پہر لو ودیعت اپنی جیسیکہ ودیعتین لیجاتی ہین اسمین تفاضل ہی ساتھ سلامتی کی اور معاودہ کی دوبارہ ؛ **و عن** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا بُنَیَّ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی اَهْلِکَ فَسَلِّمْ یَکُوْنُ بَرَکَةً عَلَیْکَ وَعَلٰی اَهْلِ بَیْتِکَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اے بیٹی میری جسوقت کہ داخل ہو تو اوپر اہل اپنی کی تو سلام کر ہو گا سلام سبب برکت کا تجہ پر اور تیری گہر والون پر نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْکَلَامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ مُنْکَرٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی سلام پہلے کلام کی ہی یعنی اول چاہیی کہ سلام کری پہر کلام اور پہلے سلام کے کلام کرنا خوب نہین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث منکر ہے **وعن** عِمْرَانَ

ابن حصین قال کنا فی الجاهلیة نقول انعم الله بک عینا وانعم صباحا فلما کان الاسلام نهینا عن ذلک رواه ابوداود

اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا ہی ہم جاہلیت مین کہتے تھے یعنی وقت ملاقات کی مبارکباد کرتے اللہ بسبب تیری آنکھون کو اور داخل رہی تو نعمتون مین وقت صبح کی پھر جب ہوا اسلام منع کیے گئے ہم اس کہنے سے نقل کی یہہ ابوداود نے ف لفظ انعم اول صیغہ ماضی کا ہی نعومۃ سے بمعنی نرمی اور نازگی اور خورمی کی اور یہہ عبارت محتمل دو معنی کو ہی ایک تو یہہ کہ بمعنی سبب کے ہی یعنی تازہ اور روشن کرے خدا یتعالی بسبب تیرے آنکھین تیری دوستون کی کہ کنایہ ہی رفاہیت حال مخاطب سے کہ خوش حال ہو تا دوست بسبب دیکھنے اسکے خوش ہون دوسرے یہہ کہ حرف بی زیادہ ہو واسطے تاکید تعدیہ کی یعنی تازہ اور خورم کرے تجکو خدا تعالی یعنی بسبب دیکھنے اوسکے خیر کی کہ دوست رکھتا ہی تو اور چاہتا ہی اور دوسرا لفظ انعم صیغہ امر کا ہی یعنی تر و تازہ اور خوش رہ از روی صباح کی یعنی خوش ہو صباح تیری یا خوش رہ تو وقت صباح مین یہہ ہے کنایہ ہی خوش گذرانی اور فراغ وقت سے اور تخصیص وقت صباح کی بسبب اسکے ہی کہ اکثر غارت اور مکارہ واقع ہوتی ہین وقت صبح کی ہو قی ہین ؛ ح ع ؛ وعن غالب قال اتانا الجلوس ببابِ الحسن البصری اذ جاء رجل فقال حدثنی ابی عن جدی قال بعثنی ابی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ائته فاقرئه السلام قال فاتیته فقلت ابی یقرئک السلام فقال علیک وعلی ابیک السلام رواه ابوداود اور روایت ہی غالب سے کہ کہا ہی ہم بیٹھے ہوئی اوپر دروازہ حسن بصری کی ناگہان آیا ایک شخص اور کہا حدیث کی مجکو باپ میرے نی دادا میرے یسی کہ کہا بھیجا مجکو باپ میرے نی پاس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پس کہا باپ میرے نی جا تو پیغمبر خدا کی پاس اور کہہ انکو سلام کہا دادا میرے نی پس آیا مین آنحضرت کی پاس اور کہا کہ باپ میرا اسلام کہتا ہی آپکو پس فرمایا آنحضرت نی تجپر اور تیری باپ پر سلام نقل کی یہہ ابوداود نے ف احتر شمسی معلوم ہوا کہ کوئی کسی کی طرف سی سلام پہنچاوی تو سنت یہہ ہی کہ پہنچانی والی پر بھی سلام بھیجی اور جسکی طرف سے سلام پہنچایا اوسپر بھی یعنی علیک وعلی فلان السلام یا کہی وعلیک وعلیه السلام چنانچہ نسائی مین بعینیہ الفاظ روایت کیی ہین ؛ ح ؛ ع ؛ وعن ابی العلاء الحضرمی ان العلاء الحضرمی کان عامل رسول الله صلی الله علیه وسلم وکان اذا کتب الیه بدأ بنفسه رواه ابوداود اور روایت ہی ابو العلاء حضرمی سی یہہ کہ علاء حضرمی تہا عامل پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور تہا علاء جسوقت لکہتا طرف پیغمبر خدا کی خط شروع کرتا پہلے اپنی طرف سے نقل کی یہہ ابوداود نے ف ابو العلا کا نام ہی یزید بن عبد اور ایک نسخہ مین مطابق بعضے نسخون مصابیح کی آیا ہی عن ابن العلاء الحضرمی اور حضرمی بنسبت ہی طرف حضرموت کی نام شہر کا ہی اور ہمکی آگی کی عبارت اکثر نسخون مین ان العلاء الحضرمی ہی اور ایک نسخہ مین ان العلاء بن الحضرمی اور تقریب مین لکہا ہی کہ علاء بن حضرمی حلیف بنی امیہ کی تہی صحابی بزرگ عالی ہوئی تہی بحرین کی آنحضرت کی طرف سی اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر نی بہی بدستور اونکو عامل وہان کا رکہا یہان تک وہ مرے اور شروع کرتا الخ یعنے یون لکہتی من العلاء الحضرمی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم السلام علیکم ورحمة الله اور علاء یا تباع آنحضرت کی اسطرح لکہا کرتی تہی کہ آنحضرت بہی لکہتی تہی من محمد رسول الله الی فلان بعد ازان سلام لکہتی اوسپر خاص کر اگر وہ مسلمان ہوتا والا علی العموم لکہتی سلام علی من اتبع الہدی چنانچہ ہر قل کو اسطرح لکہا تہا اور آنحضرت نی معاذ کو انکی بیٹی کی تعزیت مین یون لکہا تہا بسم الله الرحمن الرحیم من محمد رسول الله الی معاذ بن جبل سلام علیک فانی احمد الیک الله الذی لا الہ الا ہو اما بعد الخ اور لانا احدیث کا اس باب مین باعتبار ہونی اسکے ہی متعلق سلام کا جیسیکہ بیان کیا گیا اور اسیطرح تین حدیثین اور کہ متصل اسکی لایا مولف بیچ احوال کتاب کے باعتبار متعلق ہونی اونکے ہی ساتھ

سلام کی کہ کبھی سلام لکھا بھی جاتا ہی اور اسیطرح ہی عادت سولف کی کہ اخیر فصل مین وہ حدیثین لاتا ہی کہ متعلق اور مناسب مقام کی ہوتی ہین ۱۲ ح ع **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کتب احدکم کتابا فلیترب بہ فانہ انجح للحاجۃ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث منکر اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ لکھی ایک تمہارا خط پس چاہیے کہ مٹی پر ڈالدی یا مٹی اوسپر پر برادی اسلیی کہ تحقیق یہہ فعل بہت برلانیوالا ہی واسطی حاجت کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث منکر ہی **ف** یہہ بالخاصیت ہی واسطی حاجت براری کی کہ سوا شارع کی کیسکو وجہ اوسکی معلوم نہین لیکن بعضی ارباب معرفت نی بیچ توجیہ معنے اول کی لکھا ہی کہ ڈالنا خط کا مٹی پر واسطی ساقط کرنی وسیلے کی ہی نظر اعتبار سی اور اعتماد وہی حق جلا وعلا پر بیچ پہنچانی اوسیلے کے مقصد کو اور دوسرے معنوں کو موید ہی یہہ قصہ کہ امام غزالی نی منہاج العابدین مین نقل کیا ہی کہ ایک شخص نے رقعہ لکھا کرایہ کی مکان مین پہر ارادہ کیا کہ مٹے ڈالی اوسپر مکان کی دیوار مین سی پہر یہہ خیال آیا کہ گھر کرایہ کا ہی پہر یہہ خطرہ آیا دلمین کہ کیا مضائقہ ہی اسکا پس مٹے ڈالی خط پر پس سنا اوسنی والف کو کہ کہتا ہی کہ قریب ہے کہ جان لیگا حلال جاننی والا اس مٹی کا اوسچیز کو کہ پاویگا کل کو بسبب طول حسابکی اور یہہ حدیث منکر ہی باعتبار راوی الراوی کے اور طبرانی نی اوسط مین بے ذرداری بطریق مرفوع کی نقل کی ہی اذا کتب احدکم الی انسان فلیبدا بنفسہ واذا کتب فلیترب کتابہ فانہ انجح ح ع **وعن** زید بن ثابت قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبین یدیہ کاتب فسمعتہ یقول ضعوا القلم علی اذنک فانہ اذکر للمملی رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب وفی اسنادہ ضعف اور روایت ہی زید بن ثابت سی کہا داخل ہوا مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور روبرو حضرت کی ایک لکھنی والا بیٹھا تہا پس سنا مینے حضرت کو کہ فرماتی تہی رکھہ قلم کو اپنی کان پر اسلیی کہ تحقیق یہہ بہت یاد دلاتا ہی مطلب کو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور بیچ اسناد اسکی ضعف ہے **ف** یاد دلاتا ہی مطلب کو یعنے عبارت کو واسطی بیان مطالب کے اور یہہ بالخاصیت ہی کہ اسکو شارع ہی جانتا ہی اور طیبی نے کہا کہ قلم حکم زبان کا رکھتا ہی جسیکہ کہا علماء فی القلم احد اللسانین اور زبان ترجمان دل ہی اور رکھنا زبان کا کان پر کہ جگہہ سنے کی ہی موجب نزدیکی کا ساتھہ دل کی ہی تا سنی جو کچھہ کہ ارادہ کرتا ہی یعنی عبارت اور فنون کلام اور نکتہ ہای سخنرانہ کہ بیان مناسبت کا کرتا ہی واللہ علم اور غریب ہی یعنی باعتبار متن کے باسند کی اور ضعیف ہی یعنی بہ نسبت بعض راویون اسکیکی پس حدیث ضعیف ہے اور یہہ منافی صحت کے نہین اور موید ہی اسکی روایت ابن عساکر کی کہ نقل کی ہی انس سے بطریق مرفوع کی اذا کتب فلیضع قلمک علی اذنک فانہ اذکر لک اور جامع صغیر مین ہی روایت ترمذی کی زید بن ثابت سے بطریق مرفوع کی ضع القلم علی اذنک فانہ اذکر للمملی ۱۲ ح ع **وعنہ** قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اتعلم السریانیۃ وفی روایۃ انہ امرنی ان اتعلم کتاب یہود وقال انی ما امن یہود علی کتابی قال فما مر بی نصف شہر حتی تعلمتہ فکان اذا کتبت الی یہود کتبت واذا کتبوا الیہ قرأت لہ کتابہم رواہ الترمذی اور روایت ہی زید بن ثابت سے کہ کہا حکم کیا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ سیکہون مین زبان سریانی اور ایک روایت مین ہے یہہ کہ انحضرت نی حکم کیا مجکو یہہ کہ سیکہون مین خط کتابت یہودیون کی اور فرمایا کہ تحقیق مجکو اطمینان نہین ہوتا یہودی سی اوپر خط کتابت کی کہا زید نی پس نگذرا مجکو آدہا مہینہ یہان تک کہ سیکہا مینی پس جب حضرت جسوقت کہ لکھتی طرف یہود کی لکھتا مین اور جسوقت کہ لکھتی یہود کی طرف حضرت کی تو پڑہتا مین واسطی حضرت کی خط اونکا نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** سریانی زبان یہود کی ہی اور اطمینان نہین ہوتا الخ یعنی ڈرتا ہون کہ اگر یہود سے نامہ کسے یہود کی لیسی لکھواؤن تو کم زیادہ نہ لکھدی اور اونکا نامہ آیا ہوا پڑہواؤن تو کم زیادہ پڑہہ دی اور اس سے معلوم ہوا کہ بنا بر ضرورت کی زبان

کفار کی سیکھنی جائز ہی اور بغیر ضرورت کی سیکھنا اوسکا اچھا نہین اگشتبہ ساتھہ کفار کی لازم آتا ہی اور وہ متبع ہی کہ فرمایا انحضرت نے من تشبہ بقوم فہو منہم بلکہ طیبی نے بلا ضرورت سیکھنے کو حرام لکھا ہی ؛ مولانا وع **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا انتہی احدکم الی مجلس فلیسلم فان بدا لہ ان یجلس فلیجلس ثم اذا قام فلیسلم فلیست الاولی باحق من الاخرۃ رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت کہ پہنچی ایک تمہارا طرف کسی مجلس کے پس چاہیے کہ سلام کری پس اگر دلمین آوے بیٹھنا پس چاہیی کہ بیٹھہ جاوی پہر جسوقت کہ کھڑا ہو واسطی چلنی کی پس چاہیی کہ سلام کری آہلیی کہ نہین سلام کرنا پہلا زیادہ تر دوسرے سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** جسوقت کہ کھڑا ہو یعنی بعد بیٹھنی کے اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد ساتھہ اسکے یہہ ہی کہ جب ارادہ کری چلنی کا اگرچہ بیٹھی اور ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ سلام کرنا سنت ہی وقت چلنی کی بہی جیسکہ سنت ہی وقت ملاقات کی اور ایسی ہی جواب بہی دونو کے واجب ہین اور بعضی محققین نے لکھا ہی کہ سلام چلنی وقت کا اور جواب اوسکا مستحب ہی **وعنہ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا خیر فی جلوس فی الطرقات الا لمن ہدی السبیل ورد التحیۃ وغض البصر واعان علی الحمول رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین بہلائی بیچ بیٹھنی کی راہون پر مگر واسطی اوس شخص کے کہ بتادی راہ یعنی نہ سی کو اور راہ بہولی ہوئی کو اور جواب دی سلام کا اور بند کری نگاہ کو یعنی کہنی حرام چیزون کیسی اور مدد کری اوس شخص کی کہ بوجہہ لادتا ہو نقل کی یہہ شرح السنہ مین **ف** حمولہ ساتھہ پیش حر کی ہی اور ایک نسخہ مین ساتھہ زبر حر کی ہی اور کہا شارحین نے کہ حمولہ ساتھہ زبر حر کی وہ جانور ہی کہ جسپر بوجہہ لادا جاتا ہی مانند گدہی وغیرہ کی اور ساتھہ پیش حر کی بوجہہ کہ لادا جاتا ہی یعنی مدد کری اوس شخص کی کہ اوٹھاتا ہو بوجہہ اپنے جانور کی بیٹھہ پر کہنی کی لیی یا اپنے بیٹھہ پر یا سر پر کہنی کی لیی ؛ وع **وذکر** حدیث ابی جری فی باب فضل الصدقۃ اور ذکر کی گئی حدیث ابی جری کی بیچ باب فضل صدقہ کی **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما خلق اللہ آدم ونفخ فیہ الروح عطس فقال الحمد للہ فحمد اللہ باذنہ فقال لہ ربہ یرحمک اللہ یا آدم اذہب الی اولئک الملئکۃ الی ملا منہم جلوس فقل السلام علیکم فقال السلام علیکم قالوا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ ثم رجع الی ربہ فقال ان ہذہ تحیتک وتحیۃ بنیک بینہم فقال لہ اللہ ویداہ مقبوضتان اختر ایتہما شئت فقال اخترت یمین ربی وکلتا یدی ربی یمین مبارکۃ ثم بسطہا فاذا فیہا آدم وذریتہ فقال ای رب ما ہؤلاء قال ہؤلاء ذریتک فاذا کل انسان مکتوب عمرہ بین عینیہ فاذا فیہم رجل اضوءہم او من اضوءہم فقال یا رب من ہذا قال ہذا ابنک داود وقد کتبت لہ عمرہ اربعین سنۃ قال یا رب زد فی عمرہ قال ذاک الذی کتبت لہ قال ای رب فانی قد جعلت لہ من عمری ستین سنۃ قال انت وذاک قال ثم سکن الجنۃ ما شاء اللہ ثم اہبط منہا وکان آدم یعد لنفسہ فاتاہ ملک الموت قال لہ آدم قد عجلت قد کتب لی الف سنۃ قال بلی ولکنک جعلت لابنک داود ستین سنۃ فجحد فجحدت ذریتہ ونسی فنسیت ذریتہ قال فمن یومئذ امر بالکتاب والشہود رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ پیدا کیا اللہ نی آدم کو اور پہونکی اوسمین روح چھینکے پس راوہ کیا الحمد للہ کہنیکا پس حمد کی اللہ کی ساتھہ توفیق دیسکیکے پہر کہا واسطی آدم کی پروردگار اوسکے رحمت کری تجکو اللہ نے آدم جا طرف اون فرشتون کی کہ جماعت اونمین سے بیٹھے ہوئی اور کہہ سلام ہے تمپر یعنی پس گئے آدم اور کہا سلام ہی تمپر کہا فرشتون نی تحیہ ہے سلام اور رحمت اللہ کی پہر پہر کر آئی آدم طرف رب اپنے

کی یعنی اوس مکان مین کہ کلام کیا تہا اونسی اللہ تعالی نی پس فرمایا اللہ تعالی نی تحقیق یہہ ہی دعا تیری اور دعا اولاد تیری کی اونکی آسمین پس فرمایا
واسطی اوسکی اللہ تعالی نی استحال مین کہ دونو ہاتہہ اوسکی بند تہی پسند کر تو ان دونون مین سی جو چاہی تو پس کہا آدم نی کہ اختیار کیا مینی داہنا ہاتہہ
پروردگار اپنی کا اور دونون ہاتہہ پروردگار میری داہنی بابرکت ہین پہر کہولا اوسکو پس ناگہان اوسمین مثل آدم کی اور اولاد اونکی کی تہی یعنی دیکہا آدم نے
مثال اپنی اور مثال اولاد اپنی کی کو عالم غیب مین پس کہا آدم نی ای رب میری کون ہین یہہ فرمایا یہہ ہی اولاد تیری پس ناگہان ہر انسان تہا کہ لکہی ہوئی
تہی عمر اوسکی درمیان دونون آنکہون اوسکی کی پس ناگہان اونمین ایک شخص تہا بہت روشن اونکا یا از جملہ روشن ترین لوگون کا یعنی یہہ شکسار اوی ہے
یعنی اونمین ایک جماعت تہی روشن تر اورون سی اور یہہ شخص منجملہ اونکی تہا کہا آدم نی ای رب میری کون ہی یہہ فرمایا کہ یہہ ہی بیٹا تیرا داود نام اور تحقیق
لکہی مینی واسطی اوسکی عمر اوسکی چالیس برس کہا حضرت آدم نی ای رب میری زیادہ کر بیچ عمر اوسکی فرمایا یہہ وہ چیز ہی کہ لکہی مینی واسطی اوسکی کہا آدم
نی ای رب میری پس تحقیق دی مینی واسطی اوسکی عمر اپنی مین سی ساٹہہ برس فرمایا تو جانی اور مطلوب تیرا یعنی تو مختار ہی فرمایا آنحضرت نی پہر رہنی آدم
بہشت مین جبتک کہ چاہا اللہ نی پہر اتاری گئی بہشت سی اور رہتی آدم گنتی واسطی اپنی یعنی عمر اپنی یعنی تا آنکہ عمر اونکی نو سو چالیس برس کی ہوئی پس آیا
اونکی پاس ملک الموت یعنی روح قبض کرنیکی لیی پس کہا واسطی اوسکی آدم نی کہ تحقیق جلدی کی تو نی تحقیق لکہی گئی ہی واسطی میری عمر ہزار برس کی کہا فر
نی البتہ ولیکن تو نی دیی ہین اپنی بیٹی داود کو ساٹہہ برس پس انکار کیا آدم نی پس انکار کرتی ہی اولاد اونکی اور بہول گئی آدم یعنی اللہ تعالی کی منع
کرنیکو جانی سی پاس درخت معلوم کی اور کہا لیا اوسکو پس بہولتی ہی اولاد اونکی فرمایا آنحضرت نی پس اوسدنسی حکم کیا گیا ساٹہہ لکہنی کی اور گواہ ہونکو
نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** بند تہی جیسکہ کوئی ہاتہہ مین کچہہ رکہکر ہاتہہ بند کر اوسکو جہپا لیتا ہی اور دونون ہاتہہ پروردگار میری الخ یہہ کلام حضرت آدم
علیہ السلام کا ہی یا آنحضرت کا اور پروردگار کا ہاتہہ اور داہنا ہاتہہ کہنا متشابہات سی ہی اور علمای اس قول کی کئی معانی اور تاویلات لکہی ہین ایک تو یہہ کہ اللہ
تعالی کی لیی ثابت ہی یہ صفت نہ یہ جارحہ اور یہہ عبارت کنایہ ہی لغی یہ جارحہ سی اسلیی کہ اگر یہ جارحہ ہوتا تو یمین اور شمال یہی ہوتا اور اخیر کلام مین اشارہ
کیا کہ مراد وجود خیر و برکت کا ہی کہ لازم یہ یمینی اور مادہ اشتقاق اوسیکا ہی اور دوسری یہہ کہ شمال یعنی بایان ہاتہہ ناقص ہوتا ہی قوت اور گرفت مین
پس دونون ہاتہو نکا یمین ہونا کنایہ ہی نفی نقصان سی بیچ صفات اللہ تعالی کی اور بیان ہی اسکا کہ صفات اوسکی کامل ہین اور تیسری یہہ کہ مقصود وصف
کرنا باری تعالی کا ہی ساتہہ نہایت جود اور کرم اور احسان کی اسلیی کہ عرب کہتی ہین اوسکو کہ بہت نفع پہنچاتا ہی کلتا یدیہ یمین اور بہت روشن اونکا اس
اس عبارت پر اشکال وارد ہوتا ہی کہ اس سی لازم آتی ہی فضیلت حضرت داود کی تمام انبیا پر جواب اسکا یہہ ہی کہ حق سبحانہ نے ظاہر کیا حضرت داود کو آدم
علیہما السلام پر ساتہہ ایک طرح کی امتیاز کی باعث ہوا و پرسوال کی حال اونکی سی اور مترتب ہوا و پر جو کچہہ کہ مترتب ہوا یعنی قصہ عمر وغیرہ کا اور بہت
روشن ہونی سی یہہ مراد نہین ہی کہ زیادتی رکہتی تہی بیچ تمام صفات کمال کی پس شاید کہ بیچ صورت داود عم کی ایک طرح کے
نورانیت اوس عالم مین ہوا اس عالم مین ہی کہ ساتہہ اوسکے ممتاز ہون اور پیغامبرون مین سی ہر ایک نبی ممتاز و مخصوص تہے
ساتہہ ایک صفت کی پس اس سی یہہ نہین لازم آتا کہ فضیلت ہو اونکو تمام انبیا پر اور لکہی گئی واسطی میری الخ یہہ قول حضرت
آدم کا سچا تہا اور اسکے ضمن مین انکار تہا نہ صریح کہ کہتے مینی نہین وا اپنی عمر سی کچہہ اس لیی کہ صادر ہوا جہوٹی خبر کا
قصداً اور صریحاً انبیاء علیہم السلام سی نہین ہوتا پس بیچ حکم معاریض کے ہو کہ مثل اسکے انبیا سے پایا گیا ہے
یا کہین ہم کہ یہہ انکار بطریق نسیان کی تہا اور پس انکار کیا الخ یعنے انکار آدمیون کی طبیعت مین اس سبب سی جنہا کہ
اول حضرت آدم سی صادر ہوا اگرچہ اونسی بطریق تعریض و نسیان کے تہا اور انسی صریحاً اور عمداً صادر ہوتا ہی پس

وعن اسماء بنت یزید قالت مر علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نسوۃ فسلم علینا رواہ ابوداود وابن ماجۃ والدارمی وفی روایۃ ہی اسماء بیٹی یزید کی کہ کہا گذری ہمپر یعنی جماعت عورتون پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم درحالیکہ بیٹہے تہے ہم درمیان جماعۃ عورتون کی پس سلام کیا آنحضرت نے ہمپر یعنی جماعت عورتون پر نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یہہ مخصوص ہے آنحضرت کی لیے جیسکہ ہیچ شرح ساتوین حدیث دوسری فصل کی بیان اسکا گذرا ہے **وعن** الطفیل بن ابی بن کعب انہ کان یاتینا ابن عمر فیغدو معہ الی السوق قال فاذا غدونا الی السوق لم یمر عبداللہ بن عمر علی سقاط ولا علی صاحب بیعۃ ولا مسکین ولا علی احد الا سلم علیہ قال الطفیل فجئت عبداللہ بن عمر یوما فاستتبعنی الی السوق فقلت لہ وما تصنع فی السوق وانت لا تقف علی البیع ولا تسئل عن السلع ولا تسوم بہا ولا تجلس فی مجالس السوق فاجلس بنا ہہنا نتحدث قال فقال لی عبداللہ بن عمر یا ابا بطن قال وکان الطفیل ذا بطن انما نغدو من اجل السلام نسلم علی من لقیناہ رواہ مالک والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی طفیل بیٹی ابی بن کعب کے یہہ کہ وہ ہی آتی ابن عمر کی پاس پس صبح کو جاتی ساتہہ ابن عمر کی طرف بازار کی کہا طفیل نی پس جسوقت جاتی ہم طرف بازار کی نہ گذرتی عبداللہ بن عمر اوپر کسی بساطی کی اور نہ اوپر کسی بیچنے والیکے اور نہ اوپر کسی مسکین کے اور نہ کسی پر مگر کہ سلام علیک کہتی اوسے کہا طفیل نے پس آیا میں عبداللہ بن عمر کی پاس ایکدن پس ہمراہ لیجانی لگی مجکو عبداللہ طرف بازار کی پس کہا مینے اونکو کیا کروگی تم بازار مین حالانکہ نہ ٹہیرتی ہو تم بیچنی پر اور نہ پوچہتی ہو تم اسباب کو کہ بیچتی ہین اور نہ چکاتی ہو اوسکو اور نہ بیٹہتی ہو بازار کی مجلسون مین پس بیٹہو ساتہہ ہمارے اس جگہہ باتین کرین ہم کہا طفیل نی کہ کہا مجکو عبداللہ بن عمر نی اسی بڑبیٹی کہا راوی نی اور تہی طفیل بڑی پیٹ والے سو اوسکی نہین کہ ہم جاتی ہین یعنی بازار کو واسطے سلام کرنیکی سلام کرتی ہین ہم اوس شخص پر کہ ملتی ہین ہم اوسے یعنی اوسمین ثواب حاصل ہوتا ہی نقل کی یہہ مالک نے اور بیہقی نی شعب الایمان مین **وعن** جابر قال فی رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لقد رأیتنی فی حائط عذق وانہ قد اذانی مکان عذقہ فارسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یعنی عذقک قال لا قال فہبہ لی قال لا قال فبعنیہ بعذق فی الجنۃ فقال لا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما رأیت الذی ہو لیخل منک الا الذی یبخل بالسلام رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آیا ایک شخص آنحضرت کی پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ واسطی فلانی شخص کے یعنی نام لیا اوسکا ہیچ باغہ میرے کی درخت ہے کہجور کا اور تحقیق شان یہہ ہے کہ ایذا دی ہی مجکو ہونی درخت اوسکی نی کہ بقریب باغ اوسکی وقت اور بیوقت باغ مین آتا ہی پس بہیجا آنحضرت نے لیعنے اوسکی پاس کسیکو کہ بیچ تو میری ہاتہہ درخت کہجور اپنی کا کہا اوسنی کہ نہین بیچتا مین فرمایا پس ہبہ کر واسطی میرے یعنی اگر بیچنی مین عار آتی ہی تو نہین ہبہ کرتا کہ مین ہبہ کرون باغ والیکو کہا کہ نہین فرمایا پس بیچ تو میری ہاتہہ اسکو بدلی درخت کہجور کی کہ جنت مین ہو تیری کہا پس کہا نہین پس فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین دیکہا مینی اوس شخص کو کہ وہ بڑا بخیل ہو تجہسے مگر وہ شخص کہ بخل کرتا ہی ساتہہ سلام کی یعنی وہ البتہ تجہسی زیادہ بخیل ہے کہ بسبب تہوڑیسی فعل کی ثواب بہت نہین حاصل کرتا نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** لکہا ہی علمانے کہ یہہ حضرت نی اوسکو بطریق سفارش کے فرمایا تہا نہ بطریق امر کی والا خلاف امر کیونکر کرتا اور وہ شخص مسلمان تہا بدلیل فرمانی آنحضرت کی اسکی غرض درخت جنت مین لے لیکن بہرصورت وہ خالی سختی طبعی سی نہ تہا **وعن** عبداللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال البادی بالسلام بری من الکبر رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عبداللہ سی کہ نقل کی اوسنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا ابتدا کرنیوالا سلام کی

سلام کی پاک ہے تکبر سی نقل کی یہ بیہقی فی شعب الایمان ف یعنے جب دو شخص مومن اور متفق ہون وصف مین جیسی دونو پیادہ پا چلتے ہون یا دونون سوار ہون اونمین سے جو پہلی سلام علیک کہے وہ پاک ہی تکبر سی اور سلام کرنا سنت ہے اور جواب اوسکا فرض اور اگر ایک قوم پر آیا اور سلام کیا واجب ہے اونپر جواب سلام کا اور اگر اسی مجلس مین دوبارہ آیا اور سلام کیا واجب نہین ہی اوسکا جواب لیکن مستحب ہے اور سلام و جواب چاہیی کہ ساتھہ صیغہ جمع کی ہو اگرچہ مخاطب ایک ہو تاملائکہ کہ اوسکی ساتھہ ہین داخل ہون اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک شخص سرخ کپڑی پہنے ہوئی آیا اور آنحضرت سی سلام علیک کے حضرت نی اوسکو جواب نہ دیا پس وہ حدیث دلالت کرتی ہی اوسپر کہ جو کوئی وقت سلام کی مرتکب لایعنی امر کا ہو مستحق جواب کا نہین ہوتا نسخ

باب الاستیذان

باب ہے بیان اذن چاہنی کی ف کسیکے دروازی پر جاوے تو مستحب ہے کہ اذن چاہی گھر مین اونکی لیوے اور اصل اسمین قول اللہ تعالی کا ہی یا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَهْلِهَا الخ یعنے ای ایمان والو نہ داخل ہو گھرون مین غیر گھرون تمہاری گھرون کے یہان تک کہ اذن چاہو اور سلام کرو گھر والون پر اور سنت اسمین یہہ ہے کہ کہی السلام علیکم مین آؤن

الفصل الاول

فصل پہلے

عن ابی سعید الخدری قال اتانا ابو موسی قال ان عمر ارسل الی ان ائتیہ فاتیت بابہ فسلمت ثلثا فلم یرد علی فرجعت فقال ما منعک ان تاتینا فقلت انی اتیت فسلمت علی بابک ثلثا فلم یردوا علی فرجعت وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استاذن احدکم ثلثا فلم یوذن لہ فلیرجع فقال عمر اقم علیہ البینۃ قال ابو سعید فقمت معہ فذہبت الی عمر فشہدت متفق علیہ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا آئی ہماری پاس ابو موسی اشعری کہا کہ تحقیق حضرت عمر نی بہیجا تہا میرے پاس ایک شخص کو کہ حاضر ہون مین اونکی پاس پس حاضر ہوا مین اونکی دروازی پر اور سلام کیا مینے تین بار یعنی بقصد اذن چاہنی کی پس جواب نہ پایا مجکو پس پہر آیا مین پس کہا عمر نی کسنچیز نی منع کیا تہا تمکو کہ آؤ تم میرے پاس پس کہا مینی کہ تحقیق مین آیا تہا پس سلام کیا مینے اوپر دروازی تمہاری تین بار پس نہ جواب پایا مین یعنی مینی اور تمہاری خدام نی مجکو پس پہر گیا مین اور تحقیق فرمایا تہا مجکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ اذن مانگی ایک تمہارا تین بار پس نہ اذن دیا جاوی واسطی اوسکی پس چاہیی کہ پہر جاوے پس فرمایا حضرت عمر نی قائم کر اسحدیث پر گواہ کہا ابو سعید نے پس کہڑا ہوا مین ساتھہ ابو موسی کی اور گیا مین پاس حضرت عمر کی پس گواہی دی مینی روایت کیہہ بخاری اور مسلم نی

ف ابو موسی نی یہہ قصہ ابو سعید سے بیان کیا اور کہا کہ مینی یہی یہہ حدیث سنے ہے آنحضرت سے میری ساتھہ چلو عمر کی پاس اور گواہی دو پس یہہ گئی اور گواہی دی اور یہہ گواہی طلب کی حضرت عمر نی بنا بر احتیاط کی تہی تا ہوئی جرات منکرین حدیث بنا لینی پر واحد اخبار واحد مقبول ہی بالاتفاق خصوصا ابو موسی سے جیسے کبار صحابہ سے ہے اور مین سلام ایکی دی کہ ایک تعرف کے لیی ہو اور دوسرا تامل کی لیی اور تیسرا اذن یا عدم اذن کے لیے

وعن

عبد اللہ بن مسعود قال قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذنک علی ان ترفع الحجاب وان تسمع سوادی حتی انہاک رواہ مسلم

اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اذن تیرا مجہپر یہہ ہے کہ اوٹہا دی تو پردہ اور یہہ کہ سنی تو پوشیدہ کلام میرے یہان تک کہ منع کردون مین تجکو نقل کی یہہ مسلم تی

ف آنحضرت کی گھرون کی دروازون پر پردی بوریی کی تہی پس فرمایا کہ نشانی اذن تیرے واسطی آنی تیرکی مجہپر یہہ ہے کہ اوٹہا دی تو پردہ اور یہہ ہی کہ سنی تو کلام پوشیدہ میرا یعنی تو پردہ اوٹہا دی اور دیکہی کہ مین کسی سے کلام خفیہ کرتا ہون تو یہی چلا کہ مجکو حاجت اذن چاہنی کی نہین اور مراد کلام پوشیدہ کہنی سی مبالغہ ہی یعنی اگرچہ مخصوصون کی

ساتھہ کلام خفیہ کرتا ہون چلا آیو جہ جای کلام آشکارا حاصل یہہ ہی کہ جب ہونا میر اگہر مین جانی تو چلا آحاجت اذن چاہنی کی نہین ہی تا آنکہ منع کرو نہن تجکو آنی سی اور یہہ نہایت عنایت تہی آنحضرت کی ابن مسعود پر کہ ایسا مقرب کیا کہ گویا گہر والون مین سی تہی کہ جب چاہتی ہین چلی آتی ہین اور یہہ بات ظاہر ہی کہ یہہ ہیچ غیر وقت حاضر ہونی عورتون کی ہوگا خصوصًا بعد اوترنی آیۂ حجاب کی ۞ ح **وعن** جابرٍ قال أتيت النبيّ صلى الله عليه وسلم في دَيْنٍ كان على أبي فدققت الباب فقال من ذا فقلت أنا فقال أنا أنا كأنه كرهها متفق عليه اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ہیچ مقدمہ دین کی کہ تہا میری باپ پر پس کہڑکایا مینی دروازہ پس فرمایا آنحضرت نی کون ہی یہہ پس کہا مینی مین ہون پس فرمایا مین ہون مین ہون گویا کہ بُرا جانا اس کہنی کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ہیچ مقدمہ دین کی الخ قصہ دین کا یہہ ہی کہ باپ جابر کی عبد اللہ انصاری تہے وہ غزوہ احد مین شہید ہوئی تہے اور دین اپنی ذمہ پر چہوڑا تہا اور قرض خواہون نی آن کر جابر کو تنگ کیا تہا وہ آنحضرت کی پاس استعانت کی لیی آئی تا اونسی تخفیف طلب کرین اور بسبب معجزہ آنحضرت کی اونکی مال مین کہ کہجورین تہین برکت وجود مین آئی حتی کہ بعد ادای دین کے جون کی تون باقی رہین کچہہ اونمین سی کم نہوا اور بسبب بُرا جاننی کلمہ انا انا کا یہہ تہا کہ اوس سی ازالہ ابہام کا نہین ہوتا اور تعین و تشخیص نہین حاصل ہوتی پس چاہیی تہا کہ نام یا لقب یا کنیت اپنی بیان کرتی کہ تشخیص حاصل ہوتی اگرچہ کبہی واسطی شناخت کی آواز سی بہی تعین حاصل ہو جاتی ہی لیکن آنحضرت نی مکروہ جانا واسطی تعلیم آداب کی جابر کو اور احتمال ہی کہ انکار بسبب ترک اذن چاہنی کی ساتہہ سلام کی ہو کہ سنت ہی اور تکرار کلمہ انا کی واسطی انکار کی جابر پر تہی ۞ ح **وعن** أبي هريرة قال دخلت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فوجد لبنا في قدح فقال أبا هرٍّ الحق بأهل الصفة فادعهم إليّ فأتيتهم فدعوتهم فأقبلوا فاستأذنوا فأذن لهم فدخلوا رواه البخاري اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا داخل ہوا مین ساتہہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی آپکی گہر مین پس پایا آنحضرت نی دودہ ایک پیالہ مین پس فرمایا ای ابوہریرہ جا اہل صُفہ کی پاس اور بلا لا اونکو میری پاس پس آیا مین اونکی پاس اور بلایا مینی اونکو پس آئی وہ اور اذن مانگا پس اذن دیا اونکو پس داخل ہوئی وہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اہل صفہ آئی اور سیہون نی بہ سبب معجزہ آنحضرت کی دودہ پیا اور سیر ہوئی جیسکہ اور حدیث مین مذکور ہی اور کہا طیبی نی کہ اہل صفہ کتنی ایک لوگ تہے فقراء مہاجرین اور انصار مین سی کہ جمع ہتی تہی ایک چبوترہ پر اور اس سی معلوم ہوا کہ کسیکو بلانا اذن چاہنی کو ساقط نہین کرتا مگر یہہ کہ زمانہ قریب بہ انتہی اور آگی جو حدیث آتی ہی کہ جب بلایا جاوی ایک تمہارا پس آوی ساتہہ رسول کی تو اذن ہی اوسکی لیی یعنی اوسکو حاجت اذن چاہنی کی نہین پس توفیق اوس حدیث مین اور اسمین یہہ ہی کہ اہل صفہ بعد ابوہریرہ کی آئی ہون گی ساتہہ نہ آئے ہون گی پس محتاج ہوئی اذن کی یا بسبب نہایت ادب و حیا کی اذن چاہا یا لوگون کو وہ حدیث نہ پہنچی ہوگی یا وہان کوسے چیز مقتضی اذن چاہنی کی ہوگی اور یہہ احتمالات ہین واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

الفصل الثاني فصل دوسرے

عن كلدة بن حنبل أن صفوان بن أمية بعث بلبن وجدايةٍ وضغابيس إلى النبيّ صلى الله عليه وسلم والنبيّ صلى الله عليه وسلم بأعلى الوادي قال فدخلت عليه ولم أسلم ولم أستأذن فقال النبيّ صلى الله عليه وسلم ارجع فقل السلام عليكم أأدخل رواه الترمذي وأبو داود روایت ہی کلدہ بن حنبل سی یہہ کہ صفوان بن امیہ نی بہیجا یعنی میری ہاتہہ دودہ اور بچہیرن کا اور آرہی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آنحضرت اوتری ہوئی تہی جانب بلند مکہ مین کہ اوسکو معلًا کہتی ہین کہا کلدہ نی کہ داخل ہوا مین حضرت کی پاس اور نہ سلام کیا مینے یعنی سے پہلے داخل

ہوئی کی ورنہ اذن کا بمعنی امر فرمانا بہ خبر صلے اللہ علیہ وسلم یعنی واسطی العلیم کی کہ بہر حال تو یعنی دروازی پر اور کہہ السلام علیکم کیا داخل ہوئیں نقل کی یہ ترمذی و ابو داود نے

وعن اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ فَجَاءَ مَعَ الرَّسُوْلِ فَاِنَّ ذٰلِکَ لَهٗ اِذْنٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ قَالَ رَسُوْلُ الرَّجُلِ اِلَی الرَّجُلِ اِذْنُهٗ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسوقت بلایا جاوے ایک تمہارا پس آوے ساتھہ رسول کی یعنی بلانیوالیکی پس تحقیق آنا ہمراہ بلانیوالی کی واسطی اوسکی اذن ہی نقل کی یہہ ابو داود نے و یہہ ایک روایت ابو داود کی یون ہے کہ فرمایا آدمی بھیجا ہوا ایک شخص کا طرف ایک شخص کے اذن اوسکا ہی **ف** یعنے جسوقت کسیکو بلانیکی بھیجا اور وہ اوسکا ساتھہ آیا حاجت پروانگی مانگنی کی نہیں ؛ مولانا

وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰی بَابَ قَوْمٍ لَمْ یَسْتَقْبِلْ بَابَ مِنْ تِلْقَاءِ وَجْهِهٖ وَلٰکِنْ مِنْ رُکْنِهِ الْاَیْمَنِ اَوِ الْاَیْسَرِ فَیَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَذٰلِکَ اَنَّ الدُّوْرَ لَمْ یَوْمَئِذٍ عَلَیْهَا سُتُوْرٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن بسر سے کہا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب آتے کسی شخص کے دروازہ پر تو نہ سامنی کرتی دروازہ کی موہہ اپنا یعنے تاکہ گہر والون پر نظر نہ جا پڑی ولیکن داہنے طرف داہنے دروازہ کی یا بائیں طرف بائیں دروازہ کی پہر کہتی سلام ہی تیسرا سلام ہے تیسرا اور یہہ یعنی نہ آنا سو واسطی اسکا کہ نہ تھی اون دنون میں دروازون پر پردے نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** تکرار سلام کی اسلیئے ہے کہ تا تحقق ہو سماع اور اذن اور مراد تکرار سے تعدد ہے نہ اقتصار دو بار پر اسلیئے کہ عادت شریف تھے تین بار سلام کرنیکی جیسیکہ اوپر گذرا اور اخیر حدیث سے یہہ سمجھا گیا کہ اگر دروازی میں کواڑ ہون یا پردہ پڑا ہوا ہو تو نہیں مضائقہ سامنی آنیکا ولیکن انحراف اولے ہے برعایت اصل سنت کی اور یہ اسلیئے کہ بعض اوقات کواڑ یا پردہ کہولتی ہوئی اندر نظر جا پڑتی ہی اگر سامنی ہوتا ہی ع ؛ **وذکر** حدیث انس قال

علیہ الصلوٰۃ والسلام السلام علیکم ورحمۃ اللہ فی باب الضیافۃ اور ذکر کی گئی حدیث انس کے کہ سر اوسکا یہ ہے کہ فرمایا آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ ہے باب ضیافت کی

الفصل الثالث فصل تیسرا

عن عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَسْتَاْذِنُ عَلٰی اُمِّیْ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّیْ مَعَهَا فِی الْبَیْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَاْذِنْ عَلَیْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّیْ خَادِمُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَاْذِنْ عَلَیْهَا اَتُحِبُّ اَنْ تَرَاهَا عُرْیَانَةً قَالَ لَا قَالَ فَاسْتَاْذِنْ عَلَیْهَا رَوَاهُ مَالِکٌ مُرْسَلًا اور روایت ہے عطا بن یسار سے بطریق ارسال کی یہہ کہ ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس کہا کیا اذن طلب کرون میں وقت جانیکی اپنی ماں کی پاس پس فرمایا کہ ہان یعنے اسلیئے کہ بعض اوقات کہلی ہوتی ہین اوسکی وہ اعضا کہ نہیں جائز بیٹی کو دیکھنا اوسکا پاس کہا اوس شخص نے کہ تحقیق میں ساتھہ اوسکی ہرتا ہون یعنے ایک گہر میں پس اذن کیون انگون گویا اوس شخص نے یہہ خیال کیا کہ اذن مانگنا بیگانی کی ہی سے اگاہ گاہ آنا سے پس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اذن طلب کر وقت جانیکی اوس ماں کی پاس کہا اوس شخص نے کہ تحقیق میں خادم ہون اوسکا یعنی بار بار جاتا ہون اوسکی پاس خدمت کی لیئے پس آیا اذن ہر بار کا لحاظ ہوسکتا ہی فرج کی لیئے مقتضائے قواعد شرعیہ کے پس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا اذن مانگے وقت جانیکے اوسکی پاس یعنی اگرچہ ساتھہ گہنگارنی ورا ہٹ یا نوا و بلند کرنی آواز کی ہو کیا دوست رکھتا ہے تو یہہ کہ دیکھی اوسکو ننگا یعنی اگر ننگا جان چلا جاویگا اور شاید وہ برہنہ ہوگی تو نظر جا پڑیگی کہا نہیں چاہتا میں دیکھون اوسکو برہنہ فرمایا پس اذن طلب کر وقت جانیکی پاس اوسکی لقمہ کے یہہ مالک نے بطریق ارسال کے **ف** ماں کا ساحکم اور محارم کا ہی ہے خواہ نسبی ہون یا دودھ کی علاقہ کی اسمسئلہ کی سوا بیوی کی ؛ ع **وعن** عَلِیٍّ قَالَ کَانَ لِیْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَدْخَلٌ بِاللَّیْلِ وَمَدْخَلٌ بِالنَّهَارِ فَکُنْتُ اِذَا دَخَلْتُ بِاللَّیْلِ تَنَحْنَحَ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہے علی سے کہا ہے کہ تھا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ناوقت آنا مجھکو پس جسوقت داخل ہوتا میں رات کو گہنگارتی آنحضرت دو واسطے اذن ہر کے نقل کی یہہ نسائی نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ علامت اذن کی اوسکو گہنکارنا تہا اور ایک اور روایت میں آیا ہے کہ تہا میں جب آنا اوسکو پس اگر گہنکارتی پہر تا میں پس اسی معلوم ہوا کہ گہنگارنا علامت علم اذن کی ہی ظاہر ہر وقت میں بقرینہ حال کے علامت مختلف ہوتی ہی واللہ اعلم ایسا یہہ کہ علامت داخل ہونیکی نہیں کہا ہی پس احتمال ہی ہے کہ ہو امر العکس مقتضای مفہوم مخالف کے یعنے تہا میں جب داخل ہونا اوسکو تو گہنکارنا میں واسطے اوسکی اور احتمال ہی غیر اسکا واللہ اعلم ع **وعن**

کتاب الآداب جلد چہلم باب الاستیذان ۶۱ جلد چہلم باب الاستیذان

نہ اوی وا ہیجا اوسکی لیسی کہ زائد اکری ہی ساتہہ سلام کے وہ آیکیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین **بَابُ الْمُصَافَحَةِ وَالْمُعَانَقَةِ** باب ہے ہیچ بیان مصافحہ

اور معانقہ کی **ف** معانقہ کی معنی ہین دست درکردن بگدیگر را و مصافحہ کی معنی ہین دست بگدیگر را گرفتن اور مصافحہ سنت ہے وقت ملاقات کی اور چاہیی کہ دونو ہاتون سی ہو اور بعضی آدمی جو مصافحہ کرتی ہین بعد از نماز عصر کے یا جمعہ کی کچہہ نہین ہی اور بدعت ہے بسبب تخصیص وقت کی اور تصریح کی ہی بعض علما رہماری نی کہ مصافحہ مذکورہ مکروہ ہی اور بدعت مذمومہ ہان اگر کوئی آوی مسجد مین اور لوگ نماز مین ہون یا ارادہ شروع نماز کا رکہتی ہون پس بعد فراغ کی اگر مصافحہ کری اونسی لیکن بشرط سبقت سلام کی مصافحہ پر تو یہہ جملہ مصافحہ مسنون سی ہی بلاشبہ و معہذا جسوقت کہ پہلا وی مسلمان ہاتہہ اپنا مصافحہ کی لیی تو نہین لائق ہی اعراض ساتہہ کہینچ لینی ہاتہہ کی اسلیی کہ رنج ہوگا اوسکو کہ وہ زیادہ ہی مراعات ادب پر اور عورت جوان سی مصافحہ کرنا حرام ہی اور مضائقہ نہین اوس بڑہیا سی کہ مشتہا ۃ نہو چنانچہ منقول ہی کہ ابوبکر صدیق رضہ مصافحہ کرتی اپنی خلافت مین اون بڑہیون سی کہ دوداونکا پیا تہا اور اسیطرح اگر مرد بڈہا کرامن ہین ہو شہوۃ سی اوسکو مصافحہ کرنا عورت جوان سے درست ہی اور مصافحہ ساتہہ امرد خوش شکل کی درست نہین ہی اور جسکو دیکہنا حرام ہی اوسکو چہونا بہی حرام ہی بلکہ حرمت چہونی کی سخت تر ہی نظر سی کذا فی مطالب المومنین اور صلوۃ مسعودی مین لکہا ہی کہ جب سلام علیک کری ہاتہہ دی یعنی مصافحہ کی لیی کرہاتہہ دینا سنت ہے ولیکن ہتیلی ہتیلی پر رکہی اور سر انگلیون کی نہ پکڑی کہ یہ بدعت ہے اور اگر خوف فتنہ کا نہو معانقہ مشروع ہی خصوصاً وقت آنیکی سفر سی جیسا کہ ہیچ حدیث جعفر بن ابیطالب کے آتا ہی اور امام ابوحنیفہ اور محمد رضہ سی منقول ہی کراہیت معانقہ کی اور چومنی نہ ساتہہ ہر ہاتہہ انکہون کے اور وہ کہتی ہین کہ معانقہ سی نہی آئی ہی چنانچہ فصل اول مین ہیچ حدیث انس کے وہ نہی مذکور ہی اور معانقہ جو روایت کیا گیا ہی پہلی نہی کی تہا اور شیخ ابو منصور ماتریدی سے ہیچ تطبیق احادیث کی نقل کیا گیا ہی کہ جو معانقہ کہ بروجہ شہوت کی ہو مکروہ ہی اور جو کہ بروجہ بروکرامت کی ہو مشروع ہی اور لکہا ہے علمارنی کہ اختلاف اسجگہہ ہے کہ نگا ہو اور ساتہہ قمیص و جبہ کے مضائقہ نہین بالاجماع و ہو الصحیح کذا فی الکافی اور بوسہ دینا اوپر ہاتہہ عالم تورع کے جائز ہی اور بعضون نے کہا مستحب ہے اور بعد مصافحہ کی جو اپنا ہاتہہ چومتی ہین کچہہ نہین اور فعل جاہلون کا ہی اور مکروہ ہے اور زمین بوس کرنا آگی امرا و علما اور مشائخ کی حرام ہی اور کرنیوالا اور راضی ہونیوالا دونو گنہگار ہین کذا فی الکافی اور فقیہ ابوجعفر نی کہا کہ جو کوئی زمین بوس کری آگی سلطان و امیر کے یا سجدہ کری اگر بروجہ تحیہ کے ہی کافر نہین ہوگا ولیکن آثم اور مرتکب کبیرہ کا ہوگا اور اگر بہ نیت عبادت کی ہو کافر ہوگا اور اگر کچہہ نیت نکریگا تو بہی کافر ہونا ہی نزدیک اکثر علمار کی اور زمین بوس کرنا سبکتر ہی کہنی خسارہ یا پیشانی کی سی زمین کذا فی الظہیریہ اور اگر اوپر ہاتہہ عالم یا سلطان کے بوسہ دے بسبب علم و عدالت کی اور اعزاز دین کی کچہہ مضائقہ نہین اور اگر و اسطی غرض دنیاوی کی کری تو اشد کراہت ہے اور اگر کوئی عالم یا زاہد سے التماس اوسکی یا لونجو منی کی کرتی چاہیی کہ نرمائی اوسکا اور ہیچ بوسہ دینی اطفال کی رخصت ہی اگرچہ غیر کا لڑکا ہو بلکہ بوسہ دینا اوپر دہان طفل کی سنت ہی اور کہا ہی علمارنی کہ بوسہ پانچ طرح پر ہی ایک تو بوسہ مودت کا اور وہ بوسہ والدین کا ہی لڑکی کی رخسارہ پر اور دوسرا بوسہ رحمت کا اور وہ بوسہ اولاد کا ہی والدین کی سر پر اور تیسرا بوسہ شہوت کا اور وہ بوسہ خاوند کا ہی بیوی کی مونہہ پر اور چوتہا بوسہ تحیت کا اور وہ بوسہ مسلمانون کا ہے آپسمین ہاتہہ پر اور پانچوین بوسہ دینا بہن کا ہی بہائی کی پیشانی پر اور بعضون کی نزدیک بوسہ دینا آپسمین اوپر ہاتہہ اور مونہہ کی مکروہ ہے اور بعضون کی نزدیک بوسہ لینا چہوٹی لڑکیکا واجب ہے اور کہا نووی نی کہ بوسہ لینا ساتہہ شہوۃ کی حرام ہی بالاتفاق برابر ہی آپسمین باپ اور غیر اوسکا ہم

ع **الفصل الاول** فصل پہلے **عن قتادۃ قال قلت لانس اکانت المصافحۃ فی اصحاب** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم رواہ البخاری روایت ہے قتادہ سی کہ کہا کہا منی واسطے انس کی کہ کیا تہا مصافحہ ہیچ یاروان پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کی یعنی وقت ملاقات کی بعد سلام کی کہا کہ ہان نقل کی بیہقی بخاری نے **وعن** ابی ہریرۃ قال قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحسن بن علی وعندہ الاقرع بن حابس فقال الاقرع ان لی عشرۃ من الولد ما قبلت منہم احدا فنظر الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال من لا یرحم لا یرحم متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا کہ بوسہ لیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی حسن بن علی کا اور تہی نزدیک حضرت کی اقرع بن حابس صحابی پس کہا اقرع نی کہ تحقیق میرے دس بیٹی ہین نہین بوسہ لیا مینے اونمین سی کسیکا پس دیکہا طرف اوسکی بیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر فرمایا جو شخص نہین مہربانی شفقت کرتا یعنے خلق پر یا اولاد پر نہین رحم کیا جاتا یعنے اللہ اوسپر نہین رحمت کرتا نقل کی بیہقی بخاری و مسلم نی **وسنذکر** حدیث ابی ہریرۃ اشر کلہ فی باب مناقب اہل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہم اجمعین انشاء اللہ تعالی وذکر حدیث ام ہانی فی باب الامان اور ذکر کرین گی ہم حدیث ابی ہریرہ کی کہ سراوسکا ہی اتم کلہ ہیچ مناقب اہل بیت نبی صلے اللہ علیہ وسلم وعلیہم اجمعین کے اگر چاہیگا اللہ تعالی اور ذکر کرے گے حدیث ام ہانی کی ہیچ باب الامان کی **الفصل الثانی** فصل دوسرا **عن** البراء بن عازب قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلمین یلتقیان فیتصافحان الا غفر لہما قبل ان یتفرقا رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وفی روایۃ ابی داود قال اذا التقی المسلمان فتصافحا وحمدا اللہ واستغفراہ غفر لہما روایت ہی براء بن عازب سے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین دو مسلمان کہ ملاقات کرین اور مصافحہ کرین یعنی اپسمین مگر کہ بخشش کیجاتی ہے واسطے اون دونون کی پہلی جدی ہونی سی نقل کی بیہقہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور ہیچ روایت ابی داود کی یون ہے کہ فرمایا حضرت نی جسوقت ملینگے دو مسلمان اور مصافحہ کرینگے اور حمد کرینگے اللہ کی اور بخشش چاہینگے اللہ سے بخشش کیجاتی ہی واسطے اون دونون کے **ف** روایت کی حکیم ترمذی نے اور ابو الشیخ نی عمر رضہ سی بطریق مرفوع کی کہ جب ملینگے دو مسلمان اور سلام کری ایک اون دونون کا اپنی بار پر ہوتا ہی محبوب ترین ما وزنکا زد یکا اللہ کے وہ کہ کشادہ پیشانی اور بشاشت سی ملتا ہی اپنی بار سی پہر جب مصافحہ کرتی ہین دونو تو اللہ تعالی نازل کرتا ہی اوپر اونمین نوے رحمتین نوے تو ابتدا کرکے واسطے براور دوست وسیر کہ جس سے مصافحہ کیا وے **وعن** انس قال قال رجل یا رسول اللہ الرجل منا یلقی اخاہ او صدیقہ اینحنی لہ قال لا قال افیلتزمہ ویقبلہ قال لا قال افیاخذ بیدہ ویصافحہ قال نعم رواہ الترمذی اور روایت ہی اوسسے کہا گیا کہ ایک شخص نی یارسول اللہ ایک شخص ہم مین سے ملتا ہی مسلمان بہائی اپنی سی یا دوست اپنے سی کیا جہکی واسطے اوسکی یعنی وقت ملاقات کی فرمایا کہ نہین کہا اوس شخص نی کیا گلی لگی اوسسے اور بوسہ لے اوسکا فرمایا کہ نہین کہا اوس شخص نی کیا پکڑی ہاتہہ اوسکا اور مصافحہ کری اوسسے فرمایا راوی نقل کی بیہقی ترمذی نے **ف** جہکنے کو مکروہ فرمایا اسلیے کہ وہ ہیچ حکم رکوع کی ہی اور وہ عبادت اللہ کے ہی مانند سجود کی اور طیبی نی محی السنہ سے نقل کیا ہی کہ جہکنا پیٹہ کا مکروہ ہی بسبب وارد ہونی حدیث صحیح کی اوسی اگرچہ بہت اہل علم و صلاح اوسکو کرتی ہین لیکن اعتماد اور اعتبار اوسپر نکرنا چاہیے اور مطالب المومنین مین شیخ ابو منصور ماتریدی سی نقل کیا ہی کہا اگر بوسہ دیوی کوئی آگی کسیکی زمین کو یا پیٹہ سیدہی کری یا سر جہکا دی کافر نہین ہوتا بلکہ گنہگار ہی اسلیے کہ مقصود تعظیم نے عبادت انتہی اور بعضی مشائخ نی ہیچ منع ہونی اسکیلی تغلیظ و تشدید بہت کی ہی اور کہا کہ دالا ختیار ان یکون کفرا واللہ اعلم اور ساتہہ اس حدیث کی دلیل پکڑی ہی اونہون نی کہ مکروہ کہتی ہین گلی لگنی اور بوسی لینی کو جیسیکہ اوپر امام ابو حنیفہ اور محمد رح سی نقل کیا گیا اور بعضون نی کہا کہ مکروہ وہ ہی کہ بطریق تملق و تعظیم کے ہو اور جائز وہ ہی کہ وقت رخصت کرنیکی اور آنیکی سفر سی ہو یا ہو بسبب نہونی ملاقات کی بہت دنون سی یا بسبب غلبہ محبت اللہ کی اور اگر بوسہ دے تو ہاتہہ نچومی بلکہ ہاتہہ اور پیشانی پر دی **ع** **وعن**

اِبی اُمامۃ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَمَامُ عِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ اَنْ یَّضَعَ اَحَدُکُمْ یَدَہٗ عَلٰی جَبْھَتِہٖ اَوْ عَلٰی یَدِہٖ فَیَسْاَلَہٗ کَیْفَ ھُوَ وَتَمَامُ تَحِیَّاتِکُمْ بَیْنَکُمُ الْمُصَافَحَۃُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَضَعَّفَہٗ اور روایت ہی ابوامامہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا پوچھنا بیمار کا یہ ہی کہ رکھی ایک تمہارا ہاتھہ اپنا اوسکی پیشانی پر یا اوسکی ہاتھہ پر پھر پوچھی اوس سے کہ کیسا ہی وہ اور پوری سلام تمہاری کہ آپسمین کرنی ہو مصافحہ ہی یعنی جب سلام کرو تو مصافحہ بھی ورنہ سلام تمام وکامل ہونقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے اور ضعیف کہا اسکو **و عن** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَدِمَ زَیْدُ بْنُ حَارِثَۃَ الْمَدِیْنَۃَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِیْ فَاَتَاہُ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُرْیَانًا یَجُرُّ ثَوْبَہٗ وَاللّٰہِ مَا رَاَیْتُہٗ عُرْیَانًا قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ فَاعْتَنَقَہٗ وَقَبَّلَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عائشہ سے کہا آئی زید بن حارثہ مدینہ میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی میرے گہر میں پس آیا زید حضرت کی پاس اور کہٹکہٹایا دروازہ پس کہڑی ہوئی اور جلی طرف اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ننگی بدن یعنی سوای تہبند کی کہہلہ اور کپڑا بدن مبارک پر نہا کہینچتے ہوئی کپڑا اپنا یعنی چادر قسم خدا کی نہیں دیکہا میں اونکو ننگا پہلے اسکی اور نہ پیچہی اسکی یعنی وقت استقبال کیسکی سا تہہ اسطرح کی شوق کی ننگی بدن جانی نہیں دیکہا پس گلے سی لگایا زید کو اور بوسہ لیا اونکا نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یہہ حدیث اور پہلی حدیث حضرت ابن طالب کے دلیل ہی اوپر جائز ہونی معانقہ اور بوسہ لینی کی اور مختار یہی ہی کہ معانقہ اور بوسہ لینا وقت آنیکی سفر سی جائز ہے بلا کراہت **وعن** اَیُّوْبَ بْنِ بُشَیْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ عَنَزَۃَ اَنَّہٗ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ ذَرٍّ ھَلْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَافِحُکُمْ اِذَا لَقِیْتُمُوْہُ قَالَ مَا لَقِیْتُہٗ قَطُّ اِلَّا صَافَحَنِیْ وَبَعَثَ اِلَیَّ ذَاتَ یَوْمٍ وَلَمْ اَکُنْ فِیْ اَھْلِیْ فَلَمَّا جِئْتُ اُخْبِرْتُ فَاَتَیْتُہٗ وَھُوَ عَلٰی سَرِیْرٍ فَالْتَزَمَنِیْ فَکَانَتْ تِلْکَ اَجْوَدَ وَاَجْوَدَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ایوب بن بشیر سی کہ نقل کی ایک شخص سے کہ ہتو عنزہ سی تہا یہہ کہا اوسنی کہا کہ کہا میں واسطی ابی ذر کی کہ کیا ہتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مصافحہ کرنی تمسی جسوقت کہ ملتی تم اوسنی کہا ابوذر نی نہیں ملاقات سے میںنے اوسنی کبہی مگر کہ مصافحہ کیا آپ نے مجہسے اور بہیجا میری پاس ایکبار یعنی ایک شخص کو میری بلانیکی لیی اور نہا میں اپنے گہر میں پس جب آیا میں خبر دیا گیا میں پس آیا میں حضرت کی پاس اور حضرت بیٹہی ہوئی ہتی تخت پر پس گلی سی لگا یا مجکو پس ہوا یہہ لگانا بہتر اور بہتر یعنی مصافحہ سی بسبب حاصل ہوئی راحت اور برکت کی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** معلوم ہوا کہ معانقہ ہیچ غیر حالت آنیکی سفر سی ہی آیا ہی واسطی ظہار محبت اور عنایت کی **وعن** عِکْرِمَۃَ ابْنِ اَبِیْ جَھْلٍ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ جِئْتُہٗ مَرْحَبًا بِالرَّاکِبِ الْمُھَاجِرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت عکرمہ سے ابن ابی جہل کی سے کہا کہ فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وسدن کہ آیا میں اونکی پاس یعنی سال فتح میں واسطی بیعت اسلام کی خوشوقتی ہی سوا ہجرت کرنیوالیکو **ف** سیوطی نی جمع الجوامع میں مصعب بن عبداللہ سی نقل کیا ہی کہ جب حضرت نی عکرمہ بن ابی جہل کو دیکہا تو اوٹہی اور اوسکی طرف چلی اور گلی سی لگایا اور فرمایا مرحبا بالراکب المہاجر اور عکرمہ اور اوسکا باپ ابوجہل بہت عداوت رکہتی ہتی آنحضرت سی اور عکرمہ سوار مشہور رہتا ہا گا دن فتح مکہ کی اور پہنچا میں مدینہ میں پس گئی پاس اوسکی بیوی اوسکی ام حکیم بنت الحارث اور لائی اوسکو حضرت کی پاس اور اسلام لایا وہ اور بہت اچہا ہوا اسلام اوسکا اور یاد کرنا اوسکا آنحضرت سی اور ذکر کرنا اوسکا حدیث کا اسباب میں باعتبار مناسبت مرحبا کہنی کی ساتہہ مصافحہ کی ہی **وعن** اُسَیْدِ بْنِ حُضَیْرٍ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ بَیْنَمَا ھُوَ یُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَکَانَ فِیْہِ مِزَاحٌ بَیْنَا یُضْحِکُھُمْ فَطَعَنَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ خَاصِرَتِہٖ بِعُوْدٍ فَقَالَ اَصْبِرْنِیْ قَالَ اصْطَبِرْ قَالَ اِنَّ عَلَیْکَ قَمِیْصًا وَلَیْسَ عَلَیَّ قَمِیْصٌ فَرَفَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ قَمِیْصِہٖ فَاحْتَضَنَہٗ وَجَعَلَ یُقَبِّلُ کَشْحَہٗ قَالَ اِنَّمَا اَرَدْتُّ ھٰذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی اسید بن حضیر سی کہ ایک

شخص ہین انصار مین سے کہا راوی نی اوسوقت کا اسید باتین کرتی ہی قوم سی اور ہنسی اونکی مزاح مین خوشطبعی ہوا وسوقت کہ ہنسانی ہی اسید قوم کو پس چوکا دیا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ پہلو اونکی ساتہہ لکڑی کی پس کہا اوسنی بدلہ دو مجکو فرمایا انحضرتؐ نی کہ بدلا لی مجہسے کہا اوسنی کہ تحقیق تو نی بدن مبارک پر کرتہ نہی اور نہ تہا میرے بدن پر کرتہ یعنی اگر مین کرتی پرسی چوکون کا تو پورا بدلا نہلوا ہوتا پس دیدیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کرتا اپنا پس چمٹ گیا وہ حضرتؐ سی اور شروع کیا بوسہ دینا حضرتؐ کی پہلو پر کہا اوسنی کہ سوا اسکی نہین ارادہ کیا تہا مینی یہہ یعنی بوسہ دینا بدن شریف پر یا رسول اللہ نقل کی ابوداؤد نی

ف لفظ رجل جسطرح کہ مصابیح مین کو ہی یعنی ساتہہ زبر لام کی مقتضی سکو ہی کہ وہ شخص مزاح کرنیوالا اور بدلا لینی والا ہی اسید بن حضیر راوی ہی اور لفظ جامع الاصول یون ہی عن اسید بن حضیر قال کان رجلا من الانصار کان فیہ مزاح فبینما ھو یحدث القوم یضحکھم اذ طعنہ النبی الخ پہہ دلالت کرتی ہی کہ وہ مرد اور ہی کہ اسید بن حضیر اوسکی حال سی روایت کرتا ہی اور طیبی نی عبارت متن کو توجیہ کر کہ موافق اسکی کیا ہی اور اوسمین تکلفات کیسی ہین اور باعث ارتکاب تکلف کا یہہ ہی کہ اسید بن حضیر عظمار صحابہ سی ہین پس نسبی وجود اس معنی کا مستبعد ہے واللہ علم اور جونکہ وہ مزاح کرتی تہی اور ہنسانی تہی قوم کو انحضرتؐ نی اونکی ساتہہ دسیطرح کا معاملہ کیا لسبب خوش خلقی کی اور اس سی معلوم ہوا کہ خوش طبعی کرنی اور سنانا اوسکا مباح ہی اگر اوسمین کوئی چیز ممنوع شرع نہو ۔ ح ۔ وعن الشعبی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تلقی جعفر بن ابی طالب فالتزمہ وقبل ما بین عینیہ رواہ ابوداؤد والبیہقی فی شعب الایمان مرسلا وفی بعض نسخ المصابیح وفی شرح السنۃ عن الشعبی متصلا اور روایت ہی شعبی سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جعفر بن ابیطالب سے پس گلی سی لگایا اونکو اور بوسہ دیا درمیان آنکہون اوسکی یعنی اونکہون اوسکی بیچ کی ابوداؤد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین بطریق رسال کی اور بیچ بعضی نسخون مصابیح کی اور شرح السنہ مین بیاضی سی بطریق اتصال کی ہی ف یہہ ہے قصہ آنی جعفر کا ہی حبشہ سی جیسیکہ حدیث آیندہ مین مذکور ہی یا یہہ ورہی اور بیاضی منسوب ہے بیاضہ بن عامر کی طرف اور بیاضی جو زائد کو رہنوا ہی بغیر نام کی تو مراد اوسی عبداللہ بن جعفر انصاری صحابی ہوتی ہین ۔ ح ۔ وعن جعفر بن ابی طالب فی قصۃ رجوعہ من ارض الحبشۃ قال فرجنا حتی اتینا المدینۃ فلقانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعتنقنی ثم قال ما ادری انا بفتح خیبر افرح ام بقدوم جعفر رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی جعفر بن ابیطالب سے بیچ قصہ پہرنی اونکی حبشی کی زمین سی کہا پس نکلی ہم یعنی حبشہ سی یہان تک کہ آئی ہم مدینہ مین پس ملے ہمسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس گلی سی لگایا مجکو پہر فرمایا نہین جانتا مین ساتہہ فتح خیبر کی زیادہ خوش ہونمین یا ساتہہ آنی جعفر کی اور الفاظ سے ہوا آنا جعفر کا دن فتح خیبر کی نقل کی یہہ شرح السنہ مین ف منقول ہی کہ سفیان بن عیینہ شیخ امام شافعی کی مالک کی پاس سے امالک نی اوسسی مصافحہ کیا اور کہا کہ گلی بہی لکتا مین کہ بدعت ہوتا سفیان نی کہا کہ گلی لگی ہین وہ کہ بہتر مجہسی اور مسنی تہی گلی لگی ہین پیغمبر خدا جعفر بن ابیطالب سے اور بوسہ دیا اوپر پروقت آنی اونکی حبش سی مالک سے کہا کہ وہ مخصوص ہے ساتہہ جعفر کی سفیان نی کہا کہ نہین بلکہ عام ہی اور حکم ہمارا اور جعفر کا ایک ہے ہی اگر صالحین سے ہون ہم اذن دیتی ہو کہ تمہاری مجلس مین حدیث بیان کرو نمین مالک سے کہا ہان اذن دیا مینی پہر سفیان نی بیان کیا حدیث کو ساتہہ سند کی اور مالک نی سکوت کیا ۔ ح ۔ وعن زارع وکان فی وفد عبد القیس قال لما قدمنا المدینۃ فجعلنا نتبادر من رواحلنا فنقبل ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجلہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی زارع سی اور تہی وہ بیچ لشکیون عبدالقیس کے کہا جسوقت آئی ہم مدینہ مین پس شروع کیا ہمنی کہ جلدی کرتی تہی اونٹنی مین سواریون اپنی سی پس بوسہ دیا ہمنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہاتون پر اور پانو پر یعنی قبل کی یہہ ابوداؤد نی ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جو منا یا لوگا جائز ہی ۔ ح لیکن فقہا اسکو منع کرتی ہین پس اس حدیث کی توجیہ وہ یہہ کرینگی کہ یہہ خصائص حضرتؐ سے ہوا یا ابتدا اسلام مین ہوا یا وہ لوگ نا واقف تہی یا اصغر اے

مین انسی یہہ فعل ہوا ہو واللہ اعلم بالصواب **وعن** عائشۃ قالت ما رأیت احدا کان اشبہ سمتا ودلا وکلا وفی روایۃ سمتا وھدیا ودلا وکلاما برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فاطمۃ کانت اذا دخلت علیہ قام الیہا فاخذ بیدھا فقبلھا واجلسھا فی مجلسہ وکان اذا دخل علیھا قامت الیہ فاخذت بیدہ فقبلتہ واجلستہ فی مجلسھا رواہ ابو داود

اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا نہین دیکہا مینی کسیکو کہ بہت مشابہ ہو طریقہ مین اور روش مین اور نیک خصلتی مین اور بیچ ایک روایت کے بات کرنی مین اور کلام کرنی مین ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت فاطمہ سے یعنے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا امور مین بہت مشابہ تہین ساتہہ آنحضرت کی پس حضرت عائشہ نی یہہ بیان کرکر اونکی محبت اوسکی بیان کی کہ اثر اور نشان مشابہت اور مجانست کی ہی کہا تہین فاطمہ جسوقت داخل ہوتین حضرت کی پاس کہڑی ہوجاتی حضرت اور متوجہ ہوتی طرف اونکی پہر پکڑتی ہاتہہ اونکا اور بوسہ لیتی اونکا یعنی دونو آنکہون کی درمیان مین اور ٹہہاتی اونکو بیچ جگہہ بیٹہنے اپنی کی یعنی اپنی جگہہ اونکی لیی چہوڑ دیتی اور اونکو ٹہہاتی اور تہی حضرت جسوقت کہ آتی حضرت فاطمہ کی پاس کہڑی ہوجاتین طرف حضرت کی اور پکڑتین ہاتہہ حضرت کا اور بوسہ لیتین اونکا یعنی حضرت کی دست مبارک کا یا کسی اور عضو کا اور پہلاتین اونکو اپنی جگہہ نقل کی یہہ ابو داود نی

وعن البراء قال دخلت مع ابی بکر اول ما قدم المدینۃ فاذا عائشۃ ابنتہ مضطجعۃ قد اصابہا حمی فاتاھا ابو بکر فقال کیف انت یا بنیۃ وقبل خدھا رواہ ابو داود اور روایت ہی براء سی کہ کہا گیا مین ساتہہ ابی بکر کی یعنی اونکی گہر مین بیچ ابتدا آنی اونکی مدینی مین یعنی کسی غزوہ سی پس ناگہان دیکہا مینی کہ عائشہ بیٹے ابو بکر کی لیٹی ہوئی ہین اس حال مین کہ تحقیق اونکو پہنچی ہی تپ پس آیے اونکی پاس ابو بکر صدیق اور کہا کہ کیسے ہے تو ای بیٹی میری اور بوسہ دیا اونکی رخسار پر یعنی ازراہ شفقت و محبت کی یا برعایت سنت کی نقل کی یہہ ابو داود نی

وعن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی بصبی فقبلہ فقال اما انہم مبخلۃ مجبنۃ واانہم لمن ریحان اللہ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس لایا گیا ایک لڑکا پس بوسہ لیا اوسکا آنحضرت نی اور فرمایا آگاہ ہو کہ تحقیق یہہ اولاد باعث ہے بخل کی اور سبب ہے نامردی کی اور تحقیق یہہ رزق اور نعمت خدا کی ہی نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین **ف** یعنے اولاد کے سبب سے آدمی بخل کرتا ہی اس کہ کسیکو کچہہ دیتا نہین اور اونکی سبب سے نامرد بہی کرتا ہی کہ جہاد سی بچتا ہی بخوف اسکی کہ مبادا مارا جاوی اور اولاد بی کسر رہی پس اول حضرت نی اولاد کی مذمت بیان کرکر خوبی اونکی بیان فرمائی کہ یہہ ریحان ہین ریحان کی معنی یا تو رزق و نعمت کی ہین یا مراد ریحان سی پہول ہے کہ بوسہ لیتا ہی آدمی اونکا اور سونگتا ہی اور خوش ہوتا ہی اونکو دیکہہ کر مانند پہول کی

الفصل الثالث

عن یعلی قال ان حسنا وحسینا استبقا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضمہما الیہ وقال ان الولد مبخلۃ مجبنۃ رواہ احمد یہ روایت بہی یعلی سی ہی کہا تحقیق حسن اور حسین دوڑکر آئی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس گلی لگایا اون دونون کو آنحضرت نی اور فرمایا تحقیق فرزند سبب ہے بخل کا اور سبب ہے نامردی کا نقل کی یہہ احمد نی **ف** لکہا ہی علامہ قاری کہ یہان مقصود محبت اور شفقت اور رحم ہی بخلاف پہلی حدیث کی کہ مراد وہان مذمت اور کراہت ہے

وعن عطاء الخراسانی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تصافحوا یذھب الغل وتھادوا وتحابوا وتذھب الشحناء رواہ مالک مرسلا اور روایت ہی عطاء خراسانی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مصافحہ کرو آپسمین جاتا رہیگا کینہ اور ہدیہ بہیجو آپسمین محبت ہوگی اور جاتی رہیگی دشمنی نقل کی یہہ مالک نی بطریق ارسال کی

وعن البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی اربعا قبل الھاجرۃ فکانما صلاھن فی لیلۃ القدر والمسلمان اذا التقیا فاخذ کل واحد منھما بید صاحبہ لم یفترقا الا سقط ذنوبھما رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی براء

بن غازب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پڑہی چار رکعتین پہلی دوپہر کی پس گویا کہ پڑہین وہ رکعتین شب قدر مین اور ردو مسلمان جسوقت کہ مصافحہ کرین آپسمین نہین باقی رہتا درمیان اون دونون کی کوئی گناہ مگر کہ جہڑ جاتا ہی نقل کی یہہ بیہقی فی شعب الایمان مین **ف** ظاہر مراد گناہون سی عام گناہ ہین اور طیبی نی کہا کہ مراد گناہ سی وہ ہین کینہ اور دشمنی ہی جیسیکہ پہلی حدیث ہی معلوم ہوا واللہ اعلم بح

باب القیام

باب ہی یہہ بیان کہڑی ہو جانیکی یعنی تعظیم کی لیی **ف** کہا بعضے علمارنی کہ کہڑی ہو جانا واسطی آنیوالیکی سنت ہی اور دلیل پکڑی ہی ساتہہ حدیث قوموا الی سیدکم کی اور بعضون نی کہا کہ مکروہ ہی اور بدعت اور منہی عنہ چنانچہ ثابت ہوا ہی حدیث انس کی مین مکروہ رکہنا آنحضرت کا قیام صحابہ کو اور یہہ حدیث ابوامامہ کی آیا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا نہ اوٹہو جیسیکہ عجمی اوٹہتی ہین اور فرمایا کہ یہہ عادات عجمیون کی ہی ہے

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابی سعید الخدری قال لما نزلت بنو قریظۃ علی حکم سعد بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیہ وکان قریبا منہ فجاء علی حمار فلما دنا من المسجد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للانصار قوموا الی سیدکم متفق علیہ

روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا کہ جب اوتری بنو قریظہ اوپر حکم سعد کی بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کسیکو طرف سعد بن معاذ کی یعنی اور بلایا اونکو ہاآوین اور بنو قریظہ مین حکم کرین اونہی سعد قریب آنحضرت سی پس آیے سعد خر پر سوار ہو کر پس جب نزدیک پہنچی سعد مسجد سی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطی انصار کی کہڑی ہو ونہم طرف سردار اپنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بنو قریظہ ایک قبیلہ ہی یہود مین سی آنحضرت نی بعد فتح خندق کی بمحاصرہ روز تک دنکو گہیر اقلعہ مین پہر وہ اوتری قلعہ سی اوپر حکم سعد کے کہ سردار اوس کی تہی اور بنو قریظہ حلفا اوسکی تہی اونہون نی گمان کیا کہ سعد رعایت حال ہمارکی کریگی پس جب اوتری اس عہد پر کہ جو کچہہ سعد ہمپر حکم کری اختیار کرین گی ہم آنحضرت نی سعد کو بلوایا کہ تا حکم کرین اونکی حق مین اور سعد قریب اوتری ہوئی تہی حضرت سی اور اونکی زخم پہنچا تہا اکحل پر غزوہ خندق مین اور خون زخم مین سی جاری تہا جب آنحضرت نی اونکو بلوایا تو خون ٹہر گیا پس آئی معاذا اور مراد مسجد سی وہ جگہہ ہی کہ جہان آنحضرت مدت قیام مین نماز پڑہا کرتی تہی نہ مسجد عرفی اسلیی کہ حضرت بنو قریظہ مین اوتری ہوئی تہی وہان مسجد کہان تہی یا شاید کہ اوس وقت مین وہان مسجد بنائی ہوا اور ساتہہ اس حدیث کی دلیل پکڑی ہی بہت اہل علم نی اوپر اکرام اہل فضل کی ساتہہ کہڑی ہو جانیکی اور بعضون نی کہا کہ مراد ساتہہ اسکی قیام تعظیم و تکریم کا نہین ہی کہ واسطی آنیوالی مجلس کے متعارف و عادۃ ہوا ہی اور اوس سی نہی واقع ہوئی ہی اور فرمایا کہ وہ تکلفات عجمیون کیسی ہی اور آنحضرت کی نزدیک خیر زمانہ زندگی اونکی مکروہ تہا طیبی نی کہا کہ اگر یہہ قیام مراد ہوتا تو قوموا لسیدکم نہ فرماتی نہ الی سیدکم پس مراد قیام سی یہہ ہی کہ اوٹہہ کر جلدی جاؤ اونکی طرف اور مدد کرو اونکے اوترنے مین سوارے سی تاخیر کرنا موجب پہنچنے لہو کا زخم سے نہوا اور یہہ جو روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت کہڑی ہو گئی عکرمہ بن ابی جہل کی لیی وقت آنی اونکی پاس حضرت کی اور روایت کیا گیا ہی عدی بن حاتم سی کہ کہا نہین کی پاس مین آنحضرت کی پاس کبہی مگر کہ کہڑی ہو جاتی تہی واسطی میرے باملتی تہی پس ان روایتون سی دلیل پکڑنی صحیح نہین ہی بسبب ضعیف ہونی اسکی کذا قال الطیبی اور پوشیدہ نرہیو کہ قیام آنحضرت کا حضرت فاطمہ کی لیی اور قیام اونکا حضرت کی لیی سابق مین معلوم ہوا اور اوسمین تہیہ دیل کرنی کہ وہ قیام محبت و اقبال کا تہا نہ قیام تعظیم و اجلال کا یہہ خالی بعد سی نہین اور طیبی نی بہی محی السنہ سی نقل کیا ہے کہ اجماع کیا ہی جمہور علمانی ساتہہ احادیث کی اوپر اکرام اہل فضل کی یعنی علما صلحارکی اور امام محی الدین نووی نی کہا کہ یہہ قیام اہل فضل کی لیی ہیچ وقت آنی کی مستحب ہے اور حدیثین اس باب مین وارد ہوئی ہین اور ہیچ نہی اوسکی صریحا کچہہ صحیح نہین ہوا اور مطالب المومنین مین قتیبہ سی نقل کیا ہی کہ مکروہ نہین قیام بیٹہی ہوئی کا واسطی آنیوالیکے بسبب تعظیم کے اور قیام نفسہ مکروہ نہین ہی بلکہ مکروہ محبت قیام کی ہی اگر کسی نے قیام کیا اوسکی لیی اور وہ محبت قیام کی نرکہی قیام اوسکی لیی مکروہ نہین ہوگا اور قاضی عیاض مالکی نی کہا کہ قیام منہی عنہ اوسکی حق مین ہے کہ بیٹہا ہوا اور اوسکی آگی لوگ کہڑی رہین اوسکی بیٹہنی تک جیسیکہ ایک حدیث

بن آنا ہی اور بیچ قیام اور تعظیم کی واسطے اہل دنیا کی وعید شدید وارد ہوئی ہی اور نہایت مکروہ ہی ع **وَمَضَى الْحَدِيثُ بِطُولِهِ**
فِي بَابِ حُكْمِ الْاُسَرَاءِ اور گذری حدیث تمامیہ بیچ باب حکم قیدیون کی **وعن** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابن عمر سی وہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہ اوٹھاوی کوئی کسیکو جگہہ بیٹھنی اوسکیسی پھر اوسپہ بیٹھہ جاوے جگہہ اوسکیمین ولیکن
فراخ کرو جگہہ کو اور جگہہ دو آنیوالیکو یعنی تا جاوے اوٹھانیکی بڑی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اور بعضون نی کہا کہ تقدیر حدیث مین یون ہی
ولکن لیقل تفسحوا یعنی ولیکن چاہیی کہ کہی کشادہ ہوجاؤ اور کہا نووی نی کہ یہہ نہی واسطی تحریم کی ہی پس جو کوئی سبقت کری طرف ایک جگہہ مباح کی یعنی
مسجد وغیرہ کی دن جمعہ وغیرہ کی واسطی نماز کی یا غیر اوسکیلی پس وہ احق ہی ساتہہ اوسکی اور حرام ہی اوپر غیر اوسکیلی اوٹھادینا اوسکا بسبب اسحدیث کی ع
وعن اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسٍ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ تحقیق رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ اوٹھی اپنے جگہہ بیٹھنی کیسی پھر پھر کے طرف اوسکی پس وہ احق ہی ساتہہ اوس جگہہ کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کہا ہی علمانی کہ یہہ
حکم اوس صورت مین ہی کہ اوٹھا ہو بقصد پھر آنی کی عنقریب جیسی وضو کو یا اور کسی تہوڑی سی کا ضروری کی لیی اوٹھا اور پھر آیا جلدی سی تو وہی اوسکی جگہہ کا
مستحق ہی پس اگر کوئی وان آن بیٹھی تو اوسکو اوٹھا دینا درست ہی اس لیی کہ نہین باطل ہوا ہی اختصاص اوسکا واسطی رجوع کرنی مباح کی طرف اصل
اپنی کی اور دلالت کرتی ہی اسپر وہ حدیث کہ آگے آویگی کہ انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جبکہ بیٹھتی پھر اوٹھتی اور ارادہ کہتی پھر آنیکا تو اوتار جاتی جوتا اپنا الخ
اور اگر مجلس سے اوٹھا اور کسی کام کی لیی دور دراز گیا اور پھر آیا تو جگہہ اوسکی نہی ہی اور وہ مستحق اوسکا نہین ہا ع **الفصل الثانی**
فصل دوسری **عن** اَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوا اِذَا رَاَوْهُ لَمْ يَقُومُوا
لِمَا يَعْلَمُونَ مِنْ كَرَاهِيَتِهِ لِذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ روایت ہی اوس سی کہ کہا نہ تہا کوئی
شخص بہت محبوب طرف صحابیون کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور تہی وہ جسوقت کہ دیکہتی حضرت کو نہ کہڑی ہوتی بسبب اسکے کہ جانتی تہی وہ ناخوش
رہنا انحضرت کا اوسکو یعنی کہڑی ہونیکو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث صحیح ہی **ف** ناخوش کہتی تہی حضرت کہڑی ہونیکو واسطی تواضع کی
اور مخالفہ عادت متکبرین کے بلکہ اختیار کیا تہا ثابت رہنا اوپر عادت عرب کے بیچ ترک کرنی تکلف کی قیام مین اور بیٹھنی مین اور کہانی مین اور پینی مین
اور چلنی مین اور تمام افعال و اخلاق مین اور اسلیی روایت کیا گیا ہی انا واتقیا امتی برآء من التکلف اور طیبی نی کہا کہ یہہ ناخوش رہنا بسبب کمال محبت
اور صفائی باطن اور اتحاد قلوب کی تہا کہ درصورت اتحاد کامل قلبی کی حاجت تکلف ظاہری کی نہین رہتی حاصل یہہ کہ قیام اور ترک قیام مختلف ہوتا ہی بسبب
زمانہ اور اشخاص احوال کی ع **وعن** مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَمْثُلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ
مِنَ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُو دَاوٗدَ اور روایت ہی معاویہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص کو کہ خوش کری یہہ کہ کہڑی ہین آگی اوسکی لوگ کہڑے
رہنی کہ بس چاہیی کہ تیار کری جگہہ بیٹھنی اپنی کی دوزخ سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** تیار کری الخ یہہ امر یعنی خبر کی ہی گویا کہ فرمایا جسکو خوش
کری یہہ کہڑا رہنا واجب ہو اوسطی اوسکی یہہ کہ داخل ہوگا ایک جگہہ دوزخ مین کہا گیا ہی کہ یہہ وعید اوسکی حق مین ہی کہ بطریق تکبر تعظیم کی دوست رکہی کہ لوگون
کے کہڑی رہنی کو اور اگر یہہ خواہش کری اوسکی اور کہڑی رہین لوگ اپنی خوشی خدمت کے لیی باطلب ثواب کے لیی بالقصد تواضع کی تو نہین مضائقہ حاصل یہہ کہ کراہت
اور نہی عنہ دوست رکہنا ہی کہڑی رہنی کو بطریق تعظیم و تکبر کی اور اگر اسطرح نہو تو مکروہ نہین اور نقل کیا بیہقی نی شعب الایمان مین خطابی سی بیچ
معنے حدیث کی کہ وہ یہہ ہی کہ حکم کری اوسکو ساتہہ اوسکی اور لازم کری اوسپر اسکو بطریق تکبر و نخوت کی اور کہا کہ بیچ حدیث سعد کی دلیل ہی اسپر کہ کہڑا رہنا

آدمی کا آگی رئیس فاضل در والی اور عادل کی مانند کھڑی رہنی متعلم کی واسطی معلم کی مستحب ہے نکروہ اور کہا بیہقی نی کہ یہہ قیام ہوتا ہی ان مقاموں مین بطریق بزرگوار کی جیسیکہ تہا قیام انصار کا واسطی سعد کی اور قیام طلحہ کا واسطی کعب بن مالک کی اونہین لائق ہی واسطی اوس شخص کی کہ قیام کیا جاتا ہی واسطی اوسکی یہہ کہ ارادہ کری اسکا صاحب اسے سنی یہان تک کہ اگر بکری وہ قیام تو کینہ رکہی اوس سی یا شکوہ کری یا غصی ہو اوس سے **وعن** ابی امامۃ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متوکئا علی عصا فقمنا لہ فقال لا تقوموا کما یقوم الاعاجم یعظم بعضہا بعضا رواہ ابو داود اور روایت ہی ابو امامہ سے کہا کہ نکلی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیی ہوئے اوپر عصا کی یعنی عصا ٹیکے ہوئی پس کہڑی ہوئی ہم واسطی حضرت کی پس فرمایا نہ کہڑی ہو جیسی کہڑی ہوتی ہین عجمی تعظیم کرتا ہی بعض انکا بعض کی نقل کی یہہ ابو داود فی **ف** یعنے جب کوئی سردار اونہین آتا ہی تو بیحرکت دیکہنی اوسکی اوٹہہ کہڑی رہتی ہین کنیز کر اور اوسکی تعظیم کی لیی کہڑی رہتی ہین جیسیکہ اشارہ کیا اوسکی طرف ساتہہ قول اپنی کی کہ تعظیم کرتا ہی بعض انکا یعنی چہوٹی بعض کے یعنے اکابر کی پس اس سے منع فرمایا اس توجیہ سی اصل قیام ممنوع نہو جیسیکہ بعضی جلدون مین آیا ہی بلکہ جو کہ بطریق تکبر اور عظم شان کی ہو نح **وعن** سعید بن ابی الحسن قال جاء ابو بکرۃ فی شہادۃ فقام لہ رجل من مجلسہ فابی ان یجلس فیہ وقال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن ذا وہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یمشی الرجل یدع الیہ من لم یکسہ رواہ ابو داود اور روایت ہی سعید بن ابی الحسن سے کہ کہا آئی ہماری پاس ابو بکرہ صحابی واسطی ادای شہادت کی یعنی ایک قضیہ مین کہ گواہ تہی وہ اسمین پس کہڑا ہوا واسطی تعظیم اونکی ایک شخص جگہہ اپنی سی یعنی تا وہ وہان بیٹہین پس انکار کیا ابو بکرہ نی بیٹہنی سی اوس جگہہ مین اور کہا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا ہی اس سی یعنی بیٹہنی ہی اوس جگہہ مین کہ اوٹہی اوس سی کوئی اور منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اس سے کہ پونہچی آدمی ساتہہ اپنا ساتہہ کپڑی اوس شخص کے کہ نہین پہنا یا اوسکو کپڑا دے اوسکو یہہ ابو داود فی **ف** یعنی اگر اوٹہہ طعام غیرہ مین پہرا ہوا ہو تو کسی اجنبی کی کپڑی سی نہ پونہچی اور اگر غلام یا فرزند یا خادم اوسکا ہو کہ اسنی کپڑا اوسکو دیا ہی اوسکی کپڑی سی پونہچی تو مضائقہ نہین اور ظاہر تر یہہ ہی کہ اگر اجنبی بہی راضی ہو اوسکے پونہچنی سی تو جائز ہی اوسکو یہہ اور اسیطرح اگر جانی کہ کوئی اپنی جگہہ سی بطیب خاطر اوٹہا ہی تو مضائقہ نہین ہی بیٹہنی کا جگہہ اوسکی مین جیسیکہ مستفاد ہوتا ہی اس آیۃ سی یتفسحوا فی المجالس اور جیسیکہ دلالت کرتی ہی اوپر یہہ حدیث صدر الدایۃ حق بصاحبہا الا اذا اذن اور ماننا اوسکی بہت سے فروع مین اور ابو بکرہ صحابی نی جو انکار کیا تو سبب یہہ تہا کہ یا تو اونکو شک ہوگا اوس شخص کی رضا مین کہ شاید وہ اوسکی کہنی سی اوٹہا ہو یا بسبب جہالت کی یا احتیاط کی یا ورع کی نہ بیٹہنی حمل کیا اونہون نی حدیث کو اطلاق پر ع **وعن** ابی الدرداء قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس وجلستا حولہ فقام فاراد الرجوع نزع نعلہ او بعض ما یکون علیہ فیعرف ذلک اصحابہ فیثبتون رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی درداء کی کہ کہا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ بیٹہتی اوپر بیٹہنی ہم گرداگرد اونکے پہر اوٹہتی یعنی اہرین جانی کی لیی اور ارادہ کرتی پہرآنی کا تو اتار جاتی پاپوش اپنی یعنی بیٹہنی کی جگہہ اوسکو کہہ جاتی اور ننگی پا ہو جاتی یا چہوڑ جاتی بعض اوسیچیز کا کہ ہوتی بدن مبارک پر یعنی چادر وغیرہ پس پہچانتی ساتہہ اسکی اصحاب حضرت کے پہر آنا اپنا جلسن پس ٹہہری رہتی دیر تک نقل کی یہہ ابو داود فی **ف** گرداونکی یعنی داہن اور بائین اور آگی اونکی یہہ اسلیی کہا کہ اوتارنی ہوئی ہی بیٹہنی سی درمیان حلقہ کی نوع **وعن** عبد اللہ بن عمرو عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لرجل ان یفرق بین اثنین الا باذنہما رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ نقل کی اونی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین حلال ہی کسی شخص کو یہہ کہ جدائی ڈالی درمیان دو شخصون بیٹہی ہونکی مگر ساتہہ اذن اونکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود فی **ف** یعنے اونکی بیچ مین آپ نہ آ بیٹہی اسلیی کہ کبہی ہوتی ہی اونمین محبت اور خصوصیت باتین کرنے منظور ہوتے

ہین پس انکو شاق گذریگا بیٹھنا اوسکا بیچ مین ونکی اور لکھا ہی علمارنی کہ اگر اوسکو محبت ہونی ونکی اوسمین معلوم ہی تو نہ بیٹھی اور اگر معلوم ہی کہ علاقہ محبت کا نہین ہے اونمین تو بیٹھہ جاوی اور اگر مبہم و نامعلوم ہی تو احتیاط اسمین ہی کہ نہ بیٹھی ۱۲ ح **وعن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجْلِسْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عمر بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی اور اوسنی نقل کی اپنی دادا سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ بیٹھہ درمیان دو شخصون کی مگر ساتھہ اذن اونکی نقل کی یہہ ابو داود نی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ مَعَنَا فِي الْمَسْجِدِ يُحَدِّثُنَا فَإِذَا أَقَامَ قُمْنَا قِيَامًا حَتَّى نَرَاهُ قَدْ دَخَلَ بَعْضَ بُيُوتِ أَزْوَاجِهِ روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھتی ساتھہ ہماری مسجد مین باتین کرتی ہمسی پس جسوقت اوٹھتی کہڑی ہوتی ہم کہڑی ہونا یعنی اورازیہان تک کہ دیکھتی ہم اونکو کہ داخل ہوئی بعضی گہرون بیولون اپنی کہین **ف** کہڑی ہوتی یعنی بسبب برخاست ہونی مجلس کے نہ واسطی تعظیم حضرتؐ کی اسلیی کہ صحابہ نہین کہڑی ہوتی تہی وقت تشریف لانی حضرتؐ کی پس کیونکر کہڑی ہوتی وقت جانیکی اور کہڑی رہنا صحابہ کا دیر تک شاید کہ اسلیی نہا کہ وہ منتظر اسکی رہتی ہونگی کہ حضرت کسی کام کی لیی فرماوین یا پہر تشریف لاوین بیٹھنی کی لیی پس جب یوس ہوتی تو متفرق ہوتی ۱۲ ح **وعن** وَاثِلَةَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَاعِدٌ فَتَرَخَّصَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فِي الْمَكَانِ سَعَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلْمُسْلِمِ لَحَقًّا إِذَا رَآهُ أَخُوهُ أَنْ يَتَزَحْزَحَ لَهُ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی واثلہ بن الخطاب سے کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس اسحال مین کہ آپ مسجد مین بیٹھی تہی پس حرکت کی اور ایک طرف ہوگئی اپنی جگہہ سی واسکی لیی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا اوس شخص نی یا رسول اللہ مکان مین فراخی ہی یعنی پس کیون تکلیف فرمائی اپنی حرکت کرنیکی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق واسطی مسلمان کی حق ہی جب دیکھی اوسکو بہائی مسلمان اوسکا کہ حرکت کری یہہ واسطی اوسکی یعنی قطع نظر تنگی اور فراخی جگہہ سی حرکت کرنا اور ایک طرف ہوجانا جگہہ سی بقصد اکرام بہائی مسلمان کے حق ہے روایت کین یہہ دونو حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین

باب الجلوس والنوم والمشی

باب ہے بیچ بیان بیٹھنی اور سونی اور چلنی کی اور اسمین ذکر لیٹنی کا بہی ہے

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ مُحْتَبِيًا بِيَدَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا دیکہا مینی آنحضرتؐ کو بیچ صحن خانہ کعبہ کے بیٹھے ہوئی گوٹ ماری ساتھہ ہاتہون اپنے کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ہیئت اس نشست کی یہہ ہی کہ دونو زانو کہڑی رکہی اور تلوی زمین پر رکہی اور دونون ہاتون سی پنڈلیون پر حلقہ کری خواہ سرین زمین پر رکہی یا نہ رکہی اور بجای ہاتون کی کبہی کپڑا ہی یا تونپر لپیٹ لیتی ہین مانند دوپٹہ وغیرہ کی اور عرب اسطرح بہت بیٹہا کرتی ہین اور آنحضرتؐ کا بیٹہنا کپڑا لپیٹ کر بہی روایت کیا گیا ہی اور اسی معلوم ہوا کہ اسطرح بیٹہنا جائز بلکہ مستحب ہے ۱۲ ح **وعن** عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ مُسْتَلْقِيًا وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عباد بن تمیم سی نقل کی اوسنی چچا اپنی سی کہا اوسنی کہ دیکہا مینی آنحضرتؐ کو مسجد مین چت لیٹی ہوئی رکہنی والی ایک قدم اپنا دوسرے قدم پر رکہنا قادم کا قدم پر نہین مقتضی ہوتا کہلنی ستر کا بخلاف رکہنی پانو کی پانو پر کہ اس سی بعض اوقات ستر کہل جاتا ہی اور اس سی تطبیق ہوجاتی ہی درمیان احادیث کی اور درمیان حدیثون نہی اسکیکی کہ آگی آتی ہین اور زیادہ

تحقیق اسکی آگی ہوگی اور اسطرح بیٹھنا کبھی کبھی تہا واسطی بیان جواز یا حاصل کرنی راحت اور دفع تکان کی والا معلوم ہوا ہے کہ بیٹھنا حضرت کا مجموعہ
مین خلاف اسکی نہا کہ بیٹھتی تہی آپ چار زانو یا دو فار دبا نو اوضع ۱۲ ع **وعن** جابرٍ قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يرفع
الرجل احدى رجليه على الاخرى وهو مستلق على ظهره رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ
کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اس سی کہ اوٹہاوی مرد ایک پانو اپنا دوسری پانو پر اسحالمین کہ وہ لیٹا ہو اسی پیٹہہ پر نقل کی ہہ مسلم نی
وعنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يستلقين احدكم ثم يضع احدى رجليه على الاخرى رواه مسلم
اور روایت ہی جابر سی ہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہ چت سوے ایک تہا رہے پہر کہی ایک پانو اپنا دوسری پانو پر نقل کی ہہ مسلم نی **ف** ہہ
دو حدیثین کہ جابر سی آئی ہین ظاہر مین منافات رکہتی ہین ساتہہ حدیث ابن عمر کی کہ اول مذکور ہوئی اور تطبیق اسمین یون دی ہی کہ رکہنا ایک پانو کا
دوسرے پانو پر دو طریق سی ہوتا ہی ایک تو یہہ کہ دونو پانو دراز ہون اور ایک کو دوسرے پر رکہی اس طریقہ کا مضائقہ نہین اس ہیئت سی کہانا ستر کا لازم
نہین آتا اور طریق دوسرا یہہ ہی کہ زانو ایک پانو کا کہڑا رکہی اور پانو دوسرا اس پانو کی زانو پر کہڑا کیا ہی رکہی یہہ منع ہی اور یہہ ہی اوس صورت
مین ہے کہ ستر کہلجاوی جیسیکہ پاجامہ نہ پہنی ہو اور تہبند یا دامن کرتی کا دراز نہو اور اگر ایسا نہو تو یہہ بہی منع نہین پس مدار جواز اور منع کا اوپر کہلنی
اور نہ کہلنی ستر کی ہی ایسا ہی کہا ہی علمائے ۱۲ ح **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينما رجل يتبختر
في بردين وقد اعجبته نفسه خسف به الارض فهو يتجلجل فيها الى يوم القيمة متفق عليه اور روایت ہی ابو ہریرہ سی
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ ایک شخص اتراتا اور اکڑتا جاتا تہا بیچ دو کپڑون خط دار کی اور تحقیق عجب مین ڈالا تہا اوسکو نفس
اوسکی نی اور خوش آتی ہی اوسکو وہ کپڑی یعنی اونکی پہنی سی تکبر اور عجب مین پڑا تہا دہنسا یا گیا اوسکو زمین مین پس وہ شخص حرکت کرتا ہوا چلا جاتا ہے
زمین مین قیامت کی دن تک نقل کی ہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا بعضون نی کہ وہ شخص قارون تہا اور نووی نی کہا احتمال ہی کہ وہ شخص اس
امت مین سی ہو یا اگلی امتون مین سے اور اس سے معلوم ہوا کہ تکبر اور افتخار اور اترانا اور اکڑنا چلنی مین بری ہی اور انجام اوسکا بد اعاذنا اللہ من ذالک اور رفتار
کی دس قسمین آئی ہین اور ہر ایک کا زبان عرب مین ایک نام جدا ہی چنانچہ شرح عربی نمونہ کی مین ہین ہیئتی اور فضل سیوطی مین ہون ہی ساتہہ زبرہ اور جزم واو
کی کہ آہستہ ساتہہ حرکت تمام اور تہوڑسی سرعت کی چلنین مثل مردہ دلون اور فسردون کی مانند لکڑی خشک کی چلنا اوسی ساتہہ اکڑ پن اور گہبراہٹ کی کہ یہہ
دونو قسمین بری ہین اور دلیل ہین اوپر مردہ دلی اور بی عقلی کی اور قرآن شریف مین اللہ تعالی نی ہون کی تعریف کی ہی اور اپنی خاص بندون
کو ساتہہ اوسکی وصف کیا ہی وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ہونا یعنی بندی رحمن کی وہ لوگ ہین کہ چلتی ہین زمین پر بارام و باوقار بے
تعظیم و تکبر اور بی مردگی اور افسردگی کی ۱۲ **الفصل الثاني** فصل دوسری **عن** جابر بن سمرة قال رأيت النبي صلى
الله عليه وسلم متكئا على وسادة على يساره رواه الترمذي اور روایت ہی جابر سی کہ کہا جابر نی دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ
لگائی بیٹہی ہوئی اوپر تکیہ کی کہ رکہا تہا مائین طرف بائی نقل کی ہہ ترمذی نی **ف** اسی معلوم ہوا کہ تکیہ لگا کر بیٹہنا مستحب ہے اور آیا ہی کہ
آنحضرت تکیہ کو دوست رکہتی تہی اور فرمایا ہی کہ اگر کوئی تکیہ دی تو رد نکری جیسیکہ جمع مفدمہ خوشبو کی فرمایا ہی ۱۲ ح **وعن** ابي سعيد
الخدري قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جلس في المسجد احتبى بيديه رواه الترمذي اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا تہا پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب بیٹہتی مسجد مین گوٹ کرتی ساتہہ دونون ہاتون اپنی کی نقل کی ہہ ترمذی نی ۱۲ **وعن** قيلة بنت مخرمة انها
رأت رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد وهو قاعد القرفصاء قالت فلما رأيت رسول الله صلى الله عليه

وسلم المختشع ارعلت فمن الفرق رواہ ابو داؤد اور روایت ہی قیلہ بنت مخرمہ کی ہی کہ تحقیق دیکھا اونہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد مین بیٹھے
بہ ہیئت قرفصاء کہا قیلہ نے پس جبکہ دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس وضع سی بیٹھی کہ نہایت فروتنی اور انکسار اور ذوق حضور مین ہی کانپ
گئی مین اوسی ہیبت کی نقل کی یہہ ابو داود نی ف قرفصاء ساتھہ پیش قاف اور جزم راء اور پیش ف اور زبر یکیلی ورساتھہ صاد مہملہ کی مقصور اور
ممدود دونو طرح آیا ہی اور قاموس مین مثلثہ القاف والفاء کہا ایک قسم ہی بیٹھنی کی اور وہ اسطرح ہی کہ بیٹھی دونو سرین پر اور لگا دی راٹین پیٹ پر
اور احتبا کری ساتھہ دونو ہاتون کی یعنی دونو ہاتون سی حلقہ کری پانو پر یا بیٹھی تکیہ کر کر دونو زانون پر اور لگا دی راٹین پیٹ سی اور داخل کری
ہتیلیان ہاتھہ کی دونون بغلون مین داہنی ہتیلی بائین بغل مین اور بائین ہتیلی داہنی بغل مین اور یہہ بیٹھنا عرب کے جنگلیون کا ہی اور غربا اور مشغول کر دلمین
فکر اور اندیشہ اور خیال رکھتا ہو وہ بھی اسطرح بیٹھتی ہین بزخ وعن جابر بن سمرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی الصبح
تربع فی مجلسہ حتی تطلع الشمس حسناء رواہ ابو داؤد اور روایت ہی جابر بن سمرہ کی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت نماز پڑہ چکتی
فجر کی چار زانو بیٹھی رہتی یہان تک کہ خوب نکل آتا آفتاب روشن نقل کی یہہ ابو داود نی وعن ابی قتادۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کان اذا عرس بلیل اضطجع علی شقہ الایمن واذا عرس قبیل الصبح نصب ذراعہ ووضع راسہ علی کفہ رواہ فی شرح السنۃ
اور روایت ہی ابی قتادہ کی کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھی جسوقت کہ اوترتی رات کو سفر مین یعنی راحت و سوتی کی لیے لیٹتی اپنی دائین کروٹ پر اور جب اوترتی قریب صبح کے
کہڑا کرتی پہنچا مبارک اپنا اور رکہتی سر مبارک اپنا اوپر ہتیلی اپنی کی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین ف یعنی عادت شریف یہہ تھی کہ جب اوترتی کی وقت سفر مین
کچھہ رات ہوتی تو دائین کروٹ آرام فرماتی جیسی عادت غیر سفر مین تھی اور اگر صبح نزدیک ہوتی دست مبارک کہڑا کر کر ہتیلی پر سر مبارک رکہتی اور آرام
فرماتی تا نیند غفلت کی نہ آجاوی اور نماز فجر کی نہ جاتی رہی اور دائین کروٹ سی سونی مین یہی غفلت بہت نہین ہوتی اسلیے کہ دل لگتا رہتا ہی اور قرار
کم ہوتا ہی اوسکو اور جب بائین پہلو پر سوتا ہی تو دل اپنی بہکانہ پر ہوتا ہی اور آرام پاتا ہی اور نیند فراغت سی آتی ہی چنانچہ اطبا کہ غرض اونکی سونی سی آرام
اور ہضم طعام ہی بائین کروٹ سوتی ہین اسلیے آرام کا ہوا اور ظاہر حرارت باطن مین رک جاوی اور موجب ہضم طعام کا ہوا اور بعضی روایت مین آیا ہی
جب آنحضرت خیبر سب کو اوترتی تو ایک اینٹ سر مبارک کی نیچی رکہتی اور جب قریب صبح کی اوترتی تو بیچا کہڑا کر کر سر مبارک ہتیلی پر رکہتی شرح وعن
بعض ال ام سلمۃ قال کان فراش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحوا مما یوضع فی قبرہ وکان المسجد عند راسہ رواہ ابو داؤد
اور یہ روایت ہی بعضی اولاد ام سلمہ کیسی کہ کہا تہا بچھونا حضرت کی آرام کرنیکا مانند اوس کپڑی کی کہ رکہا گیا قبر شریف مین اور نیز ہی مسجد نزدیک سر مبارک
اونکیلی نقل کی یہہ ابو داود نی ف اول جملہ کی معنی یہہ ہین کہ تہا بچھونا حضرت کی آرام کرنیکا قریب اوس کپڑی کی کہ رکہا گیا قبر شریف مین اور وہ معلوم تہا بعضی
لوگون کو یعنی تہوڑا سا تہا طول و عرض تہا اور بعضون نی یہہ معنی کہی ہین کہ بچھونا حضرت کا اوس کپڑی کی جنس سی تہا کہ رکہا گیا قبر مین اور وہ چادر سرخ
تہی کہ وقت بیماری حضرت کی بچھی رہتی تہی جب فات شریف ہوئی تو شقران کہ غلام آنحضرت کا تہا اونی بغیر التفات صحابہ رض کی قبر شریف مین جسمین مبارک کے
نیچے رکہدی اور کہا نہین چاہتا مین کہ کپڑا حضرت کا بعد اونکی کوئی پہنی اور صحیح یہہ ہی کہ صحابہ فی البدیہہ کی کہ ہنوز قبر بند نہوئی تہی وہ چادر نکال لی اور
ظاہر یہہ تہا کہ بجای یوضع کی وضع ہوتا ساتھہ صیغہ ماضی کی لیکن عدول الماضی سی طرف مضارع کی کیا واسطی حکایت حال کی اور تہی مسجد الخ یعنی وقت آرام
کرنیکی سر مبارک مسجد کی طرف کرتی تہی اسلیے کہ جب بقبلہ لیٹتی حجرہ شریف مین تو سر مسجد کی طرف ہوتا کیونکہ حجرہ شریف بجانب دست چپ مسجد کی ہی اور
رو بقبلہ سونی سی مسجد سرہانی ہوتی ہی اور ایک نسخہ مین مسجد ساتھہ زبر جیم کی ہی یعنی مصلی کی یعنی وقت آرام کرنیکی مصلی سرہانی رہتا تہا جلد اسی نماز کی
لیے بچھا لین شرح وعن ابی ہریرۃ قال رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا مضطجعا علی بطنہ فقال ان ہذہ ضجعۃ

کا یحبھا اللہ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو لیٹے ہوئے اوندھا پس فرمایا آپنے اوسکو کہ یہہ اس ہیئت کا لیٹنا ہی کہ نہین دوست رکھتا اسکو اللہ نقل کی یہہ ترمذی نے ف لکھا ہی علمائی کہ لیٹنا چار قسم کا ہی ایک تو چت اور یہہ لیٹنا اہل عبرت کا ہے کہ بیچ ملکوت آسمان اور ستارون کی نظر عبرت سی دیکھتی ہین اور اوپر قدرت اور حکمت کردگار تعالی کی دلیل پکڑتی ہین اور دوسرا لیٹنا دائمین کروٹ سے ہے اور یہہ لیٹنا اہل عبادت کا ہی کہ ساتھہ اوس وضع کی مستعد اور مہیا قیام شب کے لیے ہوتی ہین واسطی نماز اور طاعت مولی عزوجلا کی اور تیسرا لیٹنا بائین کروٹ پر ہی اور یہہ لیٹنا چین دنیا کون کا ہی کہ ساتھہ اسکی ارادہ کرتی ہین ہضم ہونی طعام کا اور راحت و آرام طبیعت کا اور چوتھا لیٹنا اوندھا ہی اور یہہ لیٹنا اہل غفلت کا ہی کہ سینہ اور منہہ کہ اشرف اعضا اور افضل اجزا بدن کی ہین انکو خاک ذلت پر اوندھا ڈالتی ہین ہیچ غیر طاعت و سجود کی اور یہہ لیٹنا اغلا میون کا ہی پس مشابہت کرنی اوسی بری ہی ہرح **وعن** یعیش بن طخفۃ بن قیس الغفاری عن ابیہ وکان من اصحاب الصفۃ قال بینما انا مضطجع من السحر علی بطنی اذا رجل یحرکنی برجلہ فقال انہ ھذہ ضجعۃ یبغضھا اللہ فنظرت فاذا ھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ ابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہی یعیش بن طخفہ بن قیس غفاری کہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی طخفہ سی اور تہا باپ اوسکا اصحاب صفہ سی کہا اوسکی باپ نے اوسوقت کہ مین لیٹا ہوا تہا بسبب درد سینی کی اپنی پیٹ پر یعنی اوندھا کہ ناگہان ایک شخص ہلاتا ہی مجکو اپنی پاون سی اور کہا اوس شخص نے کہ یہہ لیٹنا ہی کہ دشمن رکھتا ہی اللہ تعالی اسکو پس دیکہا مین پس ناگہان دیکہتا ہون کہ وہ شخص پانو سی ہلانیوالی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی ہین ف شاید کہ حضرت کو عذر انکا معلوم نہوگا اسلیی اسطرح فرمایا یا اسلیی فرمایا کہ ممکن تہا کہ دونو راہون پر چلکے درمیانی دفع درد کی بغیر پہیلانی پانو کی ہرح **وعن** علی بن شیبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بات علی اظہر بیت لیس علیہ حجاب وفی روایۃ حجار فقد برئت منہ الذمۃ رواہ ابوداود وذکر فی معالم السنن للخطابی رحمہ اللہ اور روایت ہی علی بن شیبان سے کہا فرمایا جو شخص کہ راتکو سووی گہر کی چہت پر کہ نہو اوسپر پردہ یعنی گرداوسکی دیوار کہ مانع ہو گرنی سی اور ایک روایت مین ہے لفظ حجار کا یعنی بدلی حجاب کے اور حجار جمع حجر کی ہی ساتھہ زیر حا کی یعنی چیز مانع کی گرنیسی مانند دیوار وغیرہ کی پس فرمایا کہ جو کوئی ایسی چہت پر سووی پس تحقیق بری ہوا اوس سی ذمہ نقل کی یہہ ابوداود نی ذکر کیا ہی معالم السنن کے کرنام کتاب خطابی کا ہی بجای حجاب کے حجی واقع ہوا ہی ف بری ہوا اوس سی ذمہ وعہد کہ حق سبحانہ نی واسطی رکھنا نی اوسکی باندہا ہی اسلیی کہ اللہ تعالی نی ازراہ کرم و مہربانی کی واسطی حفاظت اپنی بندون کی عہد کیا ہی اور ملائکہ اور اسباب اس کام کی پیدا کیے پس جب اس شخص نی اپنی ہاتہہ سی نفس کو تہلکہ مین ڈالا اور ایسی جگہہ سو یا کہ بحکم عادت کی سبب ہلاکت اوسکی ہو وہ عہد و محافظت اوسکی ساقط اور منقطع ہوئی اور لفظ حجی ساتھہ زیر حا اور زبر اوسکی مقصور ساتھہ تنوین کی ہی اور مراد دونو وجہ سی پردہ ہی اسلیی کہ زیر سی حجی ہی یعنی عقل کی ہی تشبیہ دیکر دونو کو ساتھہ عقل کی کہ جیسے عقل مانع ہی امور زشتا لیسہ سی ایسی ہی پردہ مانع ہی گرنیسی اور ساتھہ زبر کی حجی ہی یعنی جانب کے ہی کہ احجا اشی جو انب کو کہتی ہین اور پردہ جانب کی ہوتا ہی اسلیی اوسکو حجی کہا ہرح **وعن** جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینام الرجل علی اسطح لیس علیہ رواہ الترمذی اور روایت ہی جابر سی کہ منع فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی سونی آدمی کی سی اوس کوٹہی پر کہ نہو پردہ اوسپر نقل کی یہہ ترمذی نے **وعن** حذیفۃ قال ملعون علی لسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم من قعد وسط الحلقۃ رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہی حذیفہ سی کہا لعنت کیا گیا ہی اوپر زبان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ شخص کہ بیٹہی درمیان حلقہ نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی ف اسکی تاویل کئی طرح کی نی علمارنی ایک تو یہہ کہ لوگ حلقہ کیے بیٹہی ہین اور ایک شخص آیا لوگون کی گردنون پر سی پہلانگ کر بیچ مین جا کر بیٹہا اور یہہ نہ کیا کہ جہان جگہہ پاتا وہین بیٹہہ جاتا اور دوسرے یہہ کہ بیچ مین حلقہ کی جا کر بیٹہا اسطرح کہ بعضے لوگون کی منہہ کا سامنا کرا کہ ایکدوسرے کو نہین دیکہہ سکتا پس ضرر پایا لوگون نی اوس سی اور تیسرے یہہ کہ بیچ مین ❊ ❊ ❊

جگہ کرے یہاں مسافر بن کر نیکی یہی ہے کہ لوگ ان کو مہمان سمجھ کر ان کی خاطر مدارت کریں **وعن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر المجالس اوسعہا رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابی سعید خدری کی ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہتر مجلسوں کی فراخ ترین وہ ہی ہے یعنی جس جگہ مجلس والی چاہیے کہ فراخ جگہ ہو تنگ نہ ہو اور یہ اوپر نفل کی ہے ابو داؤد کی **وعن** جابر بن سمرۃ قال جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ جلوس فقال مالی اراکم عزین رواہ ابو داؤد اور روایت ہی جابر بن سمرہ کی ہے کہا آئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یعنی گھر سے باہر نکلی اور اصحاب حضرت کی بیٹھی تھی پس فرمایا آپ نے کہ کیا ہی مجھکو دیکھتا ہوں تمکو متفرق حلقوں کی بیٹھ بو داؤد کی **ف** عزین جمع عزۃ کی ہی ساتھ تخفیف کی یعنی جماعت کی مکروہ کہا آنحضرت نے تفرق کو کہ موجب وحشت اور بیگانگی کی ہی اور رغبت دوائی اور باجتماع واتفاق کی کہ نشان یگانگی اور اتحاد کا ہی پھر یہ کہ سب حلقہ کر کر بیٹھو یا صف کر کر متفرق جماعتیں بنا کر نہ بیٹھو ط ع **وعن** ابی بکرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان احدکم فی الفیٔ فقلص عنہ الظل فصار بعضہ فی الشمس وبعضہ فی الظل فلیقم رواہ ابو داؤد وفی شرح السنۃ عنہ قال اذا کان احدکم فی الفیٔ فقلص عنہ فلیقم فانہ مجلس الشیطان هکذا رواہ معمر موقوفا اور روایت ہی ابی بکرہ کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ ہو ایک تمہارا سایہ میں پس وہ جاوی اوس سے سایہ پس ہو کچھ ایک آفتاب میں اور کچھ سایہ میں پس چاہیے کہ اٹھ کھڑا ہی یعنی اور جگہ جاوے تاکہ ہووی سارا سایہ میں یا آفتاب میں اسلیے کہ جب آدمی بیٹھا ہی ایسی جگہ کہ کچھ سایہ میں ہو اور کچھ دھوپ میں تو فاسد ہو جاتا ہی مزاج اوسکا بسبب اختلاف حال ان کی موترین متضادین کے نقل کی ہے ابو داؤد کی یعنی مرفوع اور شرح السنہ میں ابی ہریرہ ہی کی کہا ابو ہریرہ نے جسوقت کہ ہو ایک تمہارا سایہ میں پس اوہ جاوی ہی سایہ پس اٹھ کھڑا ہی اسلیے کہ ایک کچھ سایہ میں ہی اور کچھ آفتاب میں جگہ بیٹھنی شیطان کی ہی اسطرح یعنی جیسکہ شرح السنہ میں سے روایت کیا ہی اسکو معمر نے موقوف ابو ہریرہ پر **ف** یعنی قول ابو ہریرہ کا ہے نہ حدیث حضرت کی لیکن یہہ موقوف حکم مرفوع میں ہی اسلیے کہ جو چیز اجتہاد اور قیاس سے نہیں معلوم ہو سکتی وسکو صحابی بغیر سنی کی حضرت سی نہیں کہہ سکتا اور جگہ بیٹھنی شیطان کی ہی ظاہر یہہ ہی کہ یہہ محمول ہی ظاہر پر اور بعضوں نے کہا کہ شیطان کی طرف اسلیے نسبت کی کہ وہ باعث ہوتا ہی اوپر کہ بیٹھے وسکو ضرر پس وہ دشمن ہی بدن کا بھی جیسا کہ دشمن ہی دین کا وغیرہ یا اگر تمام آفتاب میں ہو تو یہہ ہی بسبب دلنی نفس کے لعب مشقت میں ممنوع و مکروہ ہو گا نہ بسبب قرب شیطان کی اوسکی مجلس شیطان کی لیکن اگر آفتاب جاڑی کا ہو تو مضائقہ نہیں **وعن** ابی اسید قال سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وہو خارج من المسجد فاختلط الرجال مع النساء فی الطریق فقال للنساء استاخرن فانہ لیس لکن ان تحققن الطریق علیکن بحافات الطریق فکانت المرأۃ تلصق بالجدار حتی ان ثوبہا لیتعلق بالجدار رواہ ابو داؤد والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابی اسید انصاری کی کہ اوہنوں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کہتی تھی یعنی باہر اور مرد کرتی تھی لوگوں کو اسحال میں کہ آنحضرت نکلنے والی تھی مسجد میں سے پس مل گئی مرد ساتھ عورتوں کی راہ میں پس فرمایا حضرت نے عورتوں کو پیچھے چلو مردوں کے اور الگ رہو اسلیے کہ نہیں پہنچتا تمکو وای عورت دیہہ کہ بیچ میں راہ کی چلو لازم کرو اپنی پر کہ چلو راہ کی کنارو میں پس جب یہہ حکم ہوا تو عورت راہ چلتی میں دیوار سی لگ کر چلتی تھی یہاں تک کہ کپڑا اوسکا اٹک جاتا تھا ساتھ دیوار کی یعنی کپڑے کی بسبب نہایت لگ چلنے کی بجسب فرمان برداری امر حضرت کی نقل کی ہے ابو داؤد کی اور بیہقی نے شعب الایمان میں **وعن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان یمشی الرجل بین المرأتین رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابن عمر کی کہ تحقیق نہی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا یہہ کہ چلے یعنی مرد درمیان دو عورتوں کی نقل کی ہے ابو داؤد نے **ف** لفظ یعنی تفسیر ہی بعضی راوی کی یعنی ادا کرتی تھی آنحضرت صلعم نہی الرجل اور حاصل یہہ کہ لفظ الرجل نہیں ہی اصل حدیث سی

پس یہہ جملہ معترضہ ہی اور یہہ منع اسلیے ہی کہ اختلاط مرد وعورت کا باعث فتنہ کا ہوتا ہی اور حیا اور مروۃ سی ہی دور ہی اور مرد کو جیسی دور ہی عورتون کی
حج مین چلنا منع ہی اسی طرح راہ مین سانہہ بہلی وسکی چلنا منع ہی درصورت خوف فتنہ کی ۱۲ ح **وعن** جابر بن سمرۃ قال کنا اذا اتینا
النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلس احدنا حیث ینتہی رواہ ابوداؤد اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا ہی ہم جب آتی ہمیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس
یعنے اونکی مجلس شریف مین پہنچ جاتا ایک قصد بالا روی کا نکرتا ازراہ ادب و ترک تکلف اور مخالف حظ نفس کی کہ طلب کرنا علو مرتبہ کا ہی جیسیکہ شان
اہل جاہ کی ہی ۱۲ ح **وذکر** حدثنا عبید اللہ بن عمر فی باب القیام وسند کر حدیثی علی وابی ہریرۃ فی باب اسماء
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصفاتہ ان شاء اللہ تعالی اور ذکر کی گئین دو حدیثین عبید اللہ بن عمر کی بیچ باب قیام کے
کہ میرا ایک حدیث کا تو یہہ ہی لایحل لرجل اور دوسرا یکا کہ بعد اوسکی ہی ولا یجلس مین رجلین اور ذکر کرین گی ہم دونو حدیثین حضرت علی اور ابی
ہریرہ کی بیچ باب اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصفاتہ کی انشاء اللہ تعالی کہ ایک کا سرا تو یہہ ہی کہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مشی تکفا اور
دوسرا یکا یہہ ہی ما رایت ۱۲ شرف ۱۲ منہ ۱۲ سبل السلام ۱۲ صبیحہ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عمرو بن الشرید عن ابیہ
قال مر بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا جالس ہکذا وقد وضعت یدی الیسری خلف ظہری واتکأت
علی الیۃ یدی فقال اتقعد قعدۃ المغضوب علیہم رواہ ابوداؤد روایت ہی عمرو بن شرید سی کہ نقل کرتا ہی
اپنی باپ سے یعنی شرید بن شرید ثقفی صحابی سی کہ کہا گذری مجہپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسحالمین کہ مین بیٹہا تہا اسطرح یعنی جسطرح کہ دکہایا ہون بعد
ازان بیان کی ہیئت اپنی بیٹہنی کی ساتہہ قول اپنے کی اور حال آنکہ تحقیق رکہا تہا مینی بایان ہاتہہ اپنا اپنی بیٹہہ کی پیچہی اور تکیہ کیا تہا مینی
اوپر گوشت کی کہ غضب کیا گیا ہی اونپر نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** مراد مغضوب علیہم سی یہود ہین ولیکن اونکو اسطرح ذکر کرنی مین دو فائدی ہین
ایک توتنبیہ ہی اوپر کہ اسطرح کا بیٹہنا اون چیزون کی جنس سی ہی کہ دشمن رکہتا ہی اونکو حق تعالی اور دوسری یہہ کہ چونکہ مسلمان منعم علیہ ہی چاہیے
کہ تشبہ نکری اونکی ساتہہ کہ جنپر غضب کیا اللہ تعالی نے اور لعنت اور سورہ فاتحہ مین ہی مغضوب علیہم سی یہی یہود مراد ہین اور ظاہر تر یہہ ہی کہ مراد
مغضوب علیہم سے حدیث مین عام ہین کافر اور فاجر متکبرین کہ جنکی بیٹہنی اور چلنی وغیرہ مین آثار عجب اور تکبر کی ہویدا ہین ۱۲ ح **وعن** ابی ذر
قال مر بی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا مضطجع علی بطنی فرکضنی برجلہ وقال یا جندب انما ہذہ ضجعۃ
اہل النار رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ذر سی کہا کہ گذری مجہپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسحالمین کہ مین کروٹ لیٹا تہا اپنی پیٹ کی بل یعنی اوندہا پس
لات ماری مجکو آنحضرت نے اور فرمایا ای جندب نہین ہی اسطرح کا لیٹنا مگر لیٹنا دوزخیون کا نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** جندب نام ہی ابوذر کا اور احتمال
یہہ ہی کہ مراد یہہ ہو کہ اسطرح کا لیٹنا عادات کفار یا فجار کیسی ہی اس دار مین یا اسطرح کا لیٹنا اونکا ہوگا اسحال مین کہ ہونگی دوزخ مین **باب**
العطاس والتثاؤب باب ہے بیچ بیان چھینکنے اور جماہی لینی کی **الفصل الاول** فصل پہلے
عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ یحب العطاس ویکرہ التثاؤب فاذا عطس احدکم
وحمد اللہ کان حقا علی کل مسلم سمعہ ان یقول لہ یرحمک اللہ فاما التثاؤب فانما ہو من الشیطان فاذا تثاءب احدکم
فلیردہ ما استطاع فان احدکم اذا تثاءب ضحک منہ الشیطان رواہ البخاری وفی روایۃ لمسلم فان احدکم اذا قال
ہا ضحک الشیطان منہ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق اللہ تعالی دوست رکہتا ہی چھینکنے
کو اور مکروہ رکہتا ہی جماہی کو پس جسوقت کہ چھینکی ایک تمہارا اور تعریف کری اللہ کی خوش ہی ہر مسلمان پر کہ سنی اوسکو یہہ کہ کہی واسطے چھینکنے

والیکے پر تک لیس سوا اسکی نہین کہ وہ شیطان سی ہی پس جسوقت کہ آدمی جمائی ایک تمہارے کو پس چاہیے کہ دفع کری اوسکو جب تک کہ ہوسکی پس تحقیق ایک تمہارا جسوقت کہ جمائی لیتا ہی یعنی کہولتا ہی مونہہ ہنستا ہی وس سی شیطان نقل کی یہہ بخاری نی اور بیچ روایت مسلم کی یون ہی ہی لیکن تحقیق ایک تمہارا جسوقت کہ کہتا ہی ہا یعنی جمائی لیتی مین ہنستا ہی شیطان اسی **ف** دوست رکہتا ہی جہینکنی کو اخر اسلیے کہ جہینکنا سبب خفت دماغ اور صفای قوای اور اکیہ کا ہی پس باعث اور معین ہوتا ہی طاعت اور حضور قلب کا اور جمائی آتی ہی استلا اور ثقل نفس اور کدورت حواس سے اور باعث ہوتی ہی غفلت اور کسالت اور بدفہمی کی اور طاعت مین نشاط نہین ہوتی دیتی پس شیطان اوس سے خوش ہوتا ہی اور اسی سبب سے اوسکو شیطان ہنسی کہا اور نسبت اوسکی طرف کی پس معلوم ہوا کہ دوست رکہنا حق تعالی کا جہینکنے کو اور مکروہ رکہنا جمائی کو باعتبار ثمرہ اور نتیجہ اوسکی ہی کہ نشاط طاعت مین اور کسالت وسمین ہی اور تعریف کری اخر یعنی الحمد للہ کہی اور اگر رب العالمین زیادہ کری بہتر ہی اور اگر الحمد للہ علی کل حال کہی بہت بہتر ہی کذا قال الطیبی اور روایت کیا ہی ابن ابی شیبہ نی کتاب مصنف مین حضرت علی سی بطریق موقوف کی کہ جو کوئی کہی وقت جہینکنی اپنی کی الحمد للہ رب العالمین علی کل حال وہ نہین پاویگا درد دانڑہ اور کان کا کبہی اور حکمت بیچ حمد کرنیکی بعد جہینکنی کی یہہ ہے کہ جہینک علامت صحت دماغ اور رقوت مزاج کی ہی اور ہی حق اخر یہہ عبارت دلالت کرتی ہی اسپر کہ جواب جہینکنی والیکا ساتہہ یرحمک اللہ کی فرض ہی ہر مسلمان پر لیکن علماء کو اسمین اختلاف ہی صحیح مذہب حنفی مین یہہ ہی کہ واجب علی الکفایہ ہی اگر ایک بہی حاضر دن مین سی کہیگا سب کے ذمہ سی ساقط ہوجاویگا اور ایک روایت مین مستحب ہے اور سفر السعادت کی مولف نی کہا کہ ظاہر صحیح حدیثون کا یہہ ہی کہ جواب جہینکنی والیکا فرض ہی ہر ایک پر اور جواب دینا ایک کا اور دوسی نہین ساقط کرتا اور یہہ قول ایک جماعت کا اکابر علماء سی ہے اور مذہب شافعی یہہ ہے کہ جواب سنت علی الکفایہ ہی لیکن افضل یہہ ہے کہ ہر ایک دی اور مذہب مالک مین اختلاف ہی کہ واجب ہے یا سنت اور اتفاق ہی اسپر کہ وجوب یا سنت اس صورت مین ہی کہ جہینکنے والا احمد کہی اور حاضرین سنین اور اگر حمد نہ کہی مستحق جواب کا نہین ہوتا اور اگر آہستہ کہی کہ کوئی نہ سنی تو بہی جواب لازم نہین ہوتا چنانچہ لفظ سمعہ کہ اس حدیث مین ہی دلالت اسپر کرتا ہی اور ایسا ہی حکم سلام اور تمام فرض کفایون کا ہی مانند عیادت مریض اور تجہیز میت اور نماز جنازہ اور اتنکے اور شرح السنہ مین ہی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ لائق ہی یہہ کہ بلند اواز سی الحمد للہ کہی تا کہ سنین مجلس والے اور مستحق جواب کا ہو **ش ح ع وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلْیَقُلْ لَہٗ اَخُوْہُ اَوْ صَاحِبُہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ فَاِذَا قَالَ لَہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ فَلْیَقُلْ یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت کہ جہینکے ایک تمہارا پس چاہیے کہ کہی الحمد للہ اور چاہیے کہ کہی واسطے اوسکی مسلمان بہائی اوسکا یا فرمایا اوسکا یرحمک اللہ پس جسوقت کہ کہی اوسکو یرحمک اللہ پس چاہیے کہ کہی جہینکنی والا یہدیکم اللہ اور درست کری تمکو اللہ اور درست کری دل تمہاری یا احوال تمہاری نقل کی یہہ بخاری نی **ف** خطاب کا ساتہہ جمع کی باعتبار غالب کے ہی کہ اکثر یہہ ہوتا ہی کہ جہینکنے والیکی پاس کئی آدمی ہوتی ہین پس عارین سب کو شریک کری یا خطاب کو روا واسطے تعظیم کی ہی یا تمام امت مرحومہ مراد ہی **ش ح وعن** اَنَسٍ قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ اَحَدَھُمَا وَلَمْ یُشَمِّتِ الْاٰخَرَ فَقَالَ الرَّجُلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ شَمَّتَّ ھٰذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِیْ قَالَ اِنَّ ھٰذَا حَمِدَ اللّٰہَ وَلَمْ تَحْمَدِ اللّٰہَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا جہینکا دو شخصون نی نزدیک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس جواب دیا حضرت نی اون دونو مین سی ایک کے جہینکا اور نہ جواب دیا دوسرے کی جہینک کا پس کہا اوس شخص نی کہ جسکے جہینک کا جواب ندیا تہا یا رسول اللہ جواب دیا آپنی اوسکو اور نہ جواب دیا مجکو فرمایا کہ تحقیق اسنی حمد کی اللہ کی اور نہین حمد کے تو نی اللہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنے پس مستحق ہوا تو جواب کا کہا مکحول نی کہ تہا مین ابن عمر کی پہلوین پس جہینکا ایک شخص نی مسجد کے ایک جانب پس کہا

ابن عمر فی برحمک اللہ ان کنت حمدت اللہ اور کہا تسمی فی کہ جب تو نے حمد کی اللہ کی تو اے شخص کہ چھینکا یرحمک اللہ اور حمد کی اللہ کی پس جواب دے اوسکی چھینک کا ۱۲ ع

وعن ابی موسی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا عطس احدکم فحمد اللہ فشمتوہ وان لم یحمد اللہ فلا تشمتوہ رواہ مسلم

اور روایت ہی ابو موسی کی کہ کہا سنا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی جسوقت کہ چھینکے ایک تمہارا اور حمد کری اللہ کی پس جواب دو اوسکو اور اگر نہ حمد کری اللہ کی پس جواب نہ دو اوسکو نقل کی یہہ مسلم نی

وعن سلمۃ بن الاکوع انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعطس رجل عندہ فقال لہ یرحمک اللہ ثم عطس اخری فقال الرجل مزکوم فقال یرحمک اللہ ثم عطس اخری فقال الرجل مزکوم فقال یرحمک اللہ ثالثۃ انک مزکوم رواہ مسلم وفی روایۃ للترمذی انہ قال لہ فی الثالثۃ انک

اور روایت ہی سلمۃ بن اکوع سی یہہ کہ اوسنہون نی سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی احالت مین کہ چھینکا تھا ایک شخص نی نزدیک حضرت کی پس کہا واسطے اوسکے حضرت نے یرحمک اللہ پھر چھینکا دوسرے بار پس فرمایا حضرت نی کہ یہہ شخص کا می ہی اور ایک روایت ترمذی کی مین ہی یہہ کہ حضرت نی فرمایا اوسکو تیسرے بار مین کہ یہہ زکامی ہی ف یعنے یہہ بیمار ہی بہت چھینکے گا اور حمد کریگا اور اوسکی ہر بار کی جواب مین حرج ہوگا اور اور حدیث مین ابو داود اور ترمذی سے آیا ہی کہ تین بار تک جواب دینے مین زیادہ کی اسی اختیار رکھتا ہی چاہی جواب دے چاہی نہ دی پس حاصل حدیث یہہ ہے کہ جواب دینا چھینک کا واجب نہین کیونکہ علی الاطلاق ہی تین بار ہی اوسسے زیادہ مین اختیار رکھتا ہی درمیان سکوت کی کہ رخصت ہی اور درمیان جواب کے کہ مستحب ہے پس مراد یہہ ہی کہ واجب یا سنت نہین جواب دینا اوسکا بعد تین بار کی نہ یہہ کہ غیر جائز ہی واللہ علم

وعن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا تثاءب احدکم فلیمسک بیدہ علی فیہ فان الشیطان یدخل رواہ مسلم

اور روایت ہی ابی سعید خدری سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ جمائی لی ایک تمہارا پس چاہیی کہ کہی تمہ اپنا اپنی مونہہ پر اوسطی کہ شیطان داخل ہوتا ہی یعنے اوسکی مونہہ مین اگر کہلا رکتا ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف احتمال ہی کہ مراد دخل ہونا حقیقۃ ہی یا مراد قادر ہونا ہی اوپر سر تمہ وسوسہ ڈالنی کی ۱۲

ع **الفصل الثانی** فصل دوسری

عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا عطس غطی وجہہ بیدہ او ثوبہ وغض بہا صوتہ رواہ الترمذی وابو داود وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح

اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھی جسوقت چھینکتے ڈھانک لیتی مونہہ اپنا ساتہہ ہاتہہ اپنی کی یا ساتہہ کپڑی اپنی کی اور پست کرتی ساتہہ چھینک کے آواز اپنی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی ف یعنے اواز بلند نکلتی تھی چھینکنے مین اور مونہہ ڈھانکتی تھی اسلیے کہ یہہ بیہودہ ادب ہے مجلس کا کہ اکثر فضلہ دماغ کا چھینک کے ساتہہ نکلیا کرتا ہی مبادا اپنی بدن یا ہمنشینون کی بدن پر پڑی اور وقت چھینکنے کی تغیر ہیئت بہی چہرہ مین واقع ہوتی ہی پس ڈھانکنا چاہیی اور پست واز سی چھینکنا یہی حسن ادب ہے کہ کبھی بلند واز نا گہان سی لوگ چونکا نہ اٹھتے ہین اور لکھا ہی علمائی کہ مستحب ہے چھینکنے والیکو کہ آواز پست کری اور الحمد پکار کر کہی تا لوگ سنکر جواب دین کذا فی مطالب المومنین شرح

وعن ابی ایوب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا عطس احدکم فلیقل الحمد للہ علی کل حال ولیقل اللہ یرد علیہ یرحمک اللہ ولیقل ہو یہدیکم اللہ ویصلح بالکم رواہ الترمذی والدارمی

اور روایت ہی ابی ایوب کی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ چھینکے ایک تمہارا پس چاہیی کہی الحمد للہ اوپر ہر حال کی اور چاہیی کہ کہی شخص کہ جواب دیتا ہی اوسکو یرحمک اللہ اور چاہیی کہ کہی وہ یعنی چھینکنے والا یہدیکم اللہ اور درست کری تمکو اللہ اور درست کری حال تمہارے یا احوال تمہارے نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی

وعن ابی موسی قال کان الیہود یتعاطسون عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرجون ان یقول لہم یرحمکم اللہ فیقول یہدیکم اللہ ویصلح بالکم رواہ الترمذی وابو داود

اور روایت ہی ابو موسی سے کہ کہا تھی یہود چھینکتے بتکلف پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بامید اسکے

کرکہین آنحضرت انکو یرحمکم اللہ پس فرماتی حضرت ہدایت کری یکم اللہ ورد رست کری حال تمہاری تعل کی یہہ ترمذی اور ابو داود فی **ف** یعنی نفرماتی یرحمکم اللہ اسلیے کہ رحمت خاص ہی واسطی مومنین کی بلکہ دعا ہدایت کی مناسب حال انکیلی کرتی ؛ ع **وعن** ہلال بن یساف قال کنا مع سالم بن عبید فعطس رجل من القوم فقال السلام علیکم فقال له سالم وعلیک وعلی امک فکان الرجل وجد فی نفسه فقال اما انی لم اقل الا ما قال النبی صلی اللہ علیه وسلم اذ عطس رجل عند النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال السلام علیکم فقال النبی صلی اللہ علیه وسلم علیک وعلی امک اذا عطس احدکم فلیقل الحمد للہ رب العلمین ولیقل له من یرد علیه یرحمک اللہ ولیقل یغفر اللہ لی ولکم رواه الترمذی ؛ اور ابو داود روایت ہی ہلال بن یساف سی کہ کہا ہمی ہم ساتہہ سالم بن عبید کی پس چھینکا ایک شخص نے قوم مین سی اور کہا السلام علیکم یعنی بگمان اسکی کہ بدلی الحمد للہ کی سلام ہی جائز ہو پس کہا واسطی اوسکی سالم نے تجہپر اور تیری مان پر بہی سلام پس گویا وہ شخص خفا ہوا اپنی جہین یعنی لفظ وعلی ایک کی کہنی سی پس کہا سالم نی خبردار ہو تحقیق نہین کہا مینی مگر وہ کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ چھینکا تہا ایک شخص نی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا السلام علیکم پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی علیک وعلی امک جب چھینکی ایک تمہارا پس چاہیکی کہی الحمد للہ رب العالمین اور چاہیکی کہی واسطی اوسکی جواب دینی والا یرحمکم اللہ اور چاہی کہ کہی یعنی چھینکنے والا بطریق استحباب کے یغفر اللہ لی ولکم نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود فی **ف** یعنی چھینکنی مین یہہ لفظ کہنی چاہین سلام کہنا حاضرین پر اسمقام مین کچہہ نہین ہی اور کہا بعضون نی کہ اول یہہ ہی کہ جمع کری درمیان یغفر اللہ الخ کی اور درمیان یہدیکم اللہ ویصلح بالکم کی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جب چھینکنی والا اور لفظ کہی سوای الحمد للہ کی تو مستحق جواب چھینک کا نہین ہوتا لیکن چونکہ اوسنی سلام کہا آنحضرت نی جواب سلام اوسکیکا دیا لیکن جواب مین جو لفظ علی امک فرمایا تو اس لفظ مین دو اشاری ہین ایک یہہ کہ سلام ہیچ محل بی موقع کی ہی جیسیکہ کوئی ہیچ وقت ارادہ سلام نہ بہی کی سلام تیری مان پر کری دوسرا یہہ کہ یہہ نصیحت اور تنبیہ کرنا اوسکو ہی ساتہہ اسکی کہ یہہ ادب متعلقون کا ہی اور اوسکا کہ تربیت مردون سی سیکہا ہو اور مان کی پاس ادب نامہ حاصل کیا ہو اور یہہ ہی لکہا ہی علمائی کہ تنبیہ ہی اوپر حماقت اوسکیکی بسبب سرایت صفات مان اوسکیکی اسمین پس محتاج ہوا دعا کا واسطی مان اپنی کی ؛ ع **وعن** عبید بن رفاعة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال شمت العاطس ثلثا فما زاد فان شئت فشمته وان شئت فلا رواه ابو داود والترمذی وقال هذا حدیث غریب ؛ اور روایت ہی عبید بن رفاعہ سی وہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جواب دے چھینکنے والیکو تین بار یعنی ایک مجلس مین پس جبکہ زیادہ چھینکی تین بار سی پس اگر چاہی تو جواب دے اوسکو اور اگر چاہی نہ جواب دے نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ؛ **وعن** ابی هریرة قال شمت اخاک ثلثا فان زاد فهو زکام رواه ابو داود وقال لا اعلمه الا رفع الحدیث الی النبی صلی اللہ علیه وسلم ؛ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا چھینک کا جواب دی تو بہائی اپنی کو تین بار تک پس اگر زیادہ چھینکی پس وہ زکام زدہ ہی نقل کی یہہ ابو داود نی اور کہا ابو داود نی نہین جانتا مین ابو ہریرہ کو مگر یہہ کہ اوسنی پہنچائی حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک **ف** یعنی یہہ حدیث مرفوع ہی موقوف ابو ہریرہ پر نہین اور ابو ہریرہ نی اسکو قول آنحضرت سی روایت کیا اور اگر کہین تو یہی ہیچ حکم مرفوع کی ہو گی اسلیے کہ تعیین عدد بغیر سنی کی شارع سی نہین کر سکتی ؛ ح

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** نافع ان رجلا عطس الی جنب ابن عمر فقال الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ قال ابن عمر وانا اقول الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ ولیس هکذا علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان نقول الحمد للہ علی کل حال رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب ؛ روایت ہی نافع سی کہ تحقیق ایک شخص نے

چھینکا ہے پہلو ابن عمر کی پس کہا چھینکنے والی نے الحمد للہ و سلام ہی اوپر رسول خدا کی کہا ابن عمر نے میں بھی کہتا ہوں الحمد للہ و سلام اوپر رسول خدا کی لیکن نہیں ہمارا طرح سی یعنے نہیں ہے ادب اور دستور مستحب اسطرح کہ بلاوین سلام ساتھ حمد کی وقت چھینکنے کی بلکہ ادب متابعت امر کی ہی پیغمبر زیادتی اور نقصان کی سکھلایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو یہ کہنا ہمنے حمد ہے واسطے اللہ کی اوپر ہر حال کی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **باب الضحک** ہنسنے کے بیچ بیان ہنسنے کی **الفصل الاول** فصل پہلے **عن** عائشہ قالت ما رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مستجمعا ضاحکا حتی اری منہ لہواتہ انما کان یتبسم رواہ البخاری اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہیں دیکھا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب ہنستی ہوئی یہاں تک دیکھوں میں حضرت کا کوا کہ تالو میں ہوتا ہی سوای اسکی نہیں کہ تہی مسکراتی یعنی اکثر نقل کی یہہ بخاری نے **وعن** جریر قال ما حجبنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم منذ اسلمت ولا رانی الا یتبسم متفق علیہ اور روایت ہی جریر سی کہا کہ نہیں منع کیا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبسی کہ میں مسلمان ہوا اور نہیں دیکھا مجکو مگر کہ مسکراتی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہیں منع کیا یعنی آنیسی پاس اپنے جب چاہتا میں جلا جاتا اگرچہ مجلس خاص ہوتی بشرطیکہ مجلس مردوں کی ہوتی یا منع نکیا مجکو اور چیز سی اطلاق کے یعنی حضرت سی یعنی جو کچھ کہ مینی حضرت سی مانگا دیا مجکو ۱۲ ح **وعن** جابر بن سمرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقوم من مصلاہ الذی یصلی فیہ الصبح حتی تطلع الشمس فاذا طلعت الشمس قام وکانوا یتحدثون فیاخذون فی امر الجاہلیۃ فیضحکون ویتبسم صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم وفی روایۃ للترمذی ینتاشدون الشعر اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا کہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہیں اٹھتی مصلی اپنی سی کہ نماز پڑہتی اوسمیں صبح کی یہاں تک کہ نکلتا آفتاب یعنی اور بلند ہوتا پس جسوقت کہ نکلتا آفتاب اٹھتی اور تہی صحابہ باتیں کرتی اور مشغول ہوتی بیچ باتوں جاہلیت کی یعنی طریق مذہب کے اور ہنستی اور مسکراتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہہ مسلم نے اور بیچ روایت ترمذی کی یہہ ہی کہ پڑہتی تہی صحابہ شعر **ف** اٹھتی یعنی وقتی نماز اشراق کی یا پیہرتی گہر میں تشریف لیجاتی کی لیجی اور مراد شعروں سی وہ شعر ہیں کہ جنمیں مضمون توحید اور ترغیب و ترہیب کے ہوتی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہیں باتیں جاہلیت کی کہ ہیں اور ہنسنا اسپر ۱۲ ح **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عبد اللہ بن الحارث بن جزء قال ما رایت احدا اکثر تبسما من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی روایت ہی عبد اللہ بن الحارث بن جزء سی کہا نہیں دیکھا میں کسیکو بہت مسکراتی زیادہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی نقل کی یہہ ترمذی نے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** قتادۃ قال سئل ابن عمر ہل کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضحکون قال نعم والایمان فی قلوبہم اعظم من الجبل وقال ہلال بن سعد ادرکتہم یشتدون بین الاغراض ویضحک بعضہم الی بعض فاذا کان اللیل کانوا رہبانا رواہ فی شرح السنۃ روایت ہی قتادہ سی کہ کہا سوال کیی گئی ابن عمر کہ کیا تہی صحابی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنستی کہا ابن عمر نے ہاں اور حال انکہ ایمان اونکی دلون میں بہت بڑا تہا پہاڑ سی اور کہا ہلال بن سعد تابعی نے کہ پایا میں صحابہ کو کہ دوڑتی تہی درمیان نشانون تیر کی یعنی وقت تیر اندازی کی اور ہنستا تہا بعضہ اونمیں طرف بعضی کی پس جسوقت ہوتی رات ہوتی بہت ڈرنیوالی الہی نقل کی یہہ بغوی نے شرح السنۃ میں **ف** حال انکہ الحق یعنی ایسا نہ ہنستی تہی کہ جیسا اہل غفلت ہنستی ہیں اور ہنسنا دلکو مارڈالتا ہی اور خلل نور ایمان میں آتا ہی بلکہ اسمیں ہے ادب شرع نہ چہوڑتی تہی اور ایمان کامل رکہتی تہی اور بہت ڈرنیوالی یعنی ماری خوف الہی کی عبادت کرتی خدا کی اور روتی اور دنیا کا آرام چہوڑ دیتی ۱۲ ح **باب الاسامی** باب ہے بیچ بیان نامون کی **ف** مراد بیان احکام نامون کا ہی کہ کیا نام رکہی اور کیسا نہ رکہی اور کونسا نام اچہا ہی اور کونسا برا ۱۲ ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی السوق فقال یا

یَا اَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ اِلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا دَعَوْتُ ھٰذَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا بِاسْمِیْ وَلَا تَکْتَنُوْا بِکُنْیَتِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَرَوَاہُ اَنَسٌ اَیْ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بازار مین پس کہا ایک شخص نے یعنی پکارا ایک شخص کو ای ابا القاسم پس پھر کر دیکھا طرف اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پس کہا اوس شخص نی کہ نہین پکارا تھا مینی گر اس شخص کو یعنی اشارت کی طرف ایک شخص کی کہ وہان حاضر تھا اور ابو القاسم کنیت رکھنا تھا پس فرمایا ہے صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ نام رکھو تم ساتھہ نام میرے کی اور نہ کنیت کرو تم ساتھہ کنیت میرے کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمُّوْا بِاسْمِیْ وَلَا تَکْتَنُوْا بِکُنْیَتِیْ فَاِنِّیْ اِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَیْنَکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نام رکھو تم ساتھہ نام میرے کی اور کنیت کرو تم ساتھہ کنیت میرے کی اسواسطے کہ تحقیق مین سوا اسکی نہین کہ ٹھہرایا گیا ہون قاسم تقسیم کرتا ہون درمیان تمہاری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کنیت اسکو کہتی ہین کہ بیٹی یا باپ کا مشہور ہو جیسی بیٹا فلانیکا یا باپ فلانیکا تقسیم کرتا ہون یعنی علم و غنیمت اور مانند اسکے اور بعضون نی کہا کہ مراد یہہ ہے کہ دیتا ہون بشارت یعنی جنت وغیرہ کی صالحین کو اور ڈراتا ہون یعنی دوزخ وغیرہ سی گنہگارون کو پس یہہ بات تمہاری حق مین غیر موجود ہے بلکہ نرا نام ہی لفظاً اور صورۃً تمہاری حق مین اور تمہاری اولاد کی حق مین حاصل یہہ کہ مین ابو القاسم نرا اسی سبب سے نہین ہون کہ میرا بیٹا قاسم تھا بلکہ لحاظ کیی گئی ہین بیچ میرے معنے قاسمیۃ کی باعتبار تقسیم کرنی امور دینی اور دنیوی کی پس نہین ہو تم مانند ایک تمہارے کی نہ ذات مین اور نہ صفات مین پس تمکو میرے ایسی کنیت کرنی چاہیی اور اس صورت مین معنی ابو کی ہین صاحب اس وصف کی جیسیکہ کہا جاتا ہی ابو الفضل اگرچہ بیٹا اوسکا فضل نہو اور بعضون نے کہا ہی کہ یہہ نہی خاص حضرتؐ ہی کی زمانہ مین تھے تاکہ نہ مشتبہ ہو خطاب انکا ساتھہ خطاب غیر انکے کی اور یہی صحیح ہی کذا ذکر الملا علی قاری رح اور حضرت شیخ رح نی لکھا ہے کہ ان دونون حدیثون سی معلوم ہوا کہ محمد نام رکھنا جائز ہی اور کنیت کرنی ابو القاسم درست نہین خواہ نام محمد ہو کہ اسم و کنیت دونون اسمین جمع ہون یا نام اور کچھہ ہو کہ یہی نری کنیت ہو یہہ قول امام شافعی اور اور اصحاب ظواہر کا ہی اور تمسک انکا ساتھہ انہین دونو حدیثون کی ہی اور علما کی اس مسئلہ مین کئی قول ہین ایک تو یہی قول ہی جو مذکور ہوا اور دوسرا قول یہہ ہے کہ جمع کرنا روا نہین یعنی اگر ایک شخص کا نام محمد ہو تو اوسکی کنیت ابو القاسم کرنی روا نہین اور اگر تنہا ابو القاسم کہین تو مضائقہ نہین معنے حدیث مذکور کی انکی نزدیک یہہ ہین کہ جمع کرین فاہم اور یہہ قول محمد شیبانی کا ہی اور قول میسرا یہہ ہے کہ جمع کرنا ہی درست ہے اور اس قول کو نسبت امام مالک کے طرف کرتی ہین اور وہ کہتی ہین کہ حدیثین منع کی منسوخ ہین اور اجماع کہتی ہی کہ منع آنحضرتؐ کی زمانہ شریف مین تنہا اور بعد اون کی درست ہے اور دلیل انکی حدیث حضرت علی رض کی ہی کہ آنحضرتؐ سی التماس کیا کہ اگر بعد آپکی میری ان فرزند پیدا ہو تو اوسکا نام اور کنیت آپکی سی رکھون حضرتؐ نے اجازت دی اور محمد بن الحنفیہ کہ بعد آنحضرتؐ کی پیدا ہوئے حضرت علی نی اوسکی کنیت ابو القاسم رکھی اور اجماع کہا کہ اونکی قول پر اعتماد نہین کہتی ہی کہ نام ہی حضرتؐ کا رکھنا جائز نہین اور قول صواب ان قولونمین سی یہہ ہے کہ نام رکھنا ساتھہ نام شریف کی جائز ہی بلکہ مستحب اور کنیت کرنی ساتھہ کنیت حضرتؐ کی اگرچہ بعد از زمانہ شریف کی ہو ممنوع ہی اور زمانہ شریف مین منع قوی تر تھا اور ایسی ہی جمع کرنا درمیان نام اور کنیت کی ممنوع بطریق اولی ہی اور حضرت علی نی جو یہہ کیا تو وہ مخصوص تھا اوسی لیی اور کو جائز نہین جیسیکہ سیاق حدیث سی معلوم ہوتا ہی اور جمع الجوامع مین باین حدیث ہی اس مضمون کے آئی ہی واللہ علم انتہی تقریر الشیخ رح **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِکُمْ اِلَی اللّٰہِ عَبْدُ اللّٰہِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق دوست تر نامون تمہاری کی طرف اللہ عزوجل کی عبد اللہ و عبد الرحمن ہین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کہا بعضون نی کہ مراد یہہ ہے کہ بعد انبیاء کے نامون کی یہہ نام دوست تر ہین پس یہہ دونو نام محمد سی دوست تر نہین ہین بلکہ برابر ہین محبوبیت مین باقی **وَعَنْ** سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُسَمِّیَنَّ غُلَامَکَ یَسَارًا وَلَا رَبَاحًا وَلَا اَفْلَحَ فَاِنَّکَ تَقُوْلُ اَثَمَّ ھُوَ فَلَا یَکُوْنُ فَیَقُوْلُ لَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ قَالَ

فقہاء الاصحاب رح

علیہ جمہور السلف و

فقال فی شرح السنۃ

ہے مضمون کی حدیث کی

لا تسم غلامک یسارا ولا رباحا ولا نافعا اور روایت ہی سمرہ بنتی جندب کی ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ نام رکھو اپنی غلام کا یسار اور نہ رباح اور نہ نجیح اور نہ افلح اسلیی کہ تحقیق تو پوچھیگا کسی سے کیا اس جگہہ ہی وہ یعنی یسار یا رباح مثلا پس نہو وی وہ فرضا پس کہیگا جواب دیدی والا نہین یسار یا رباح یہان نقل کی یہہ مسلم نی اور ایک روایت مسلم کہمین یون ہی کہ فرمایا نہ نام رکھہ اپنی غلام کا رباح اور نہ یسار اور نہ افلح اور نہ نافع ف یسار یسر سے ہی یعنی آسانی اور فراخی کی اور رباح ریح سی ہی یعنی فائدہ کی اور نجیح نجح سی یعنی پیروزی اور برآنی حاجت کی اور افلح فلاح سی ہی یعنی چھٹکارہ کی اور نافع نفع سی ہے پس اسطرح کی نام رکھنی کو اسلیی منع فرمایا کہ اگر کوئی گہر والون سی پوچھی کہ فلانا یہان ہی اور کہی وہ کہ نہین ہے تو بتا اصل معنی الفاظ کی مکروہ ہی اگرچہ مراد یہان ذات معین ہے اور اخیر روایت مین نافع مذکور ہوا نہ نجیح اوسی معلوم ہوا کہ مقصود منحصر ہونا انہین نامون پر نہین ہے بلکہ جو کہ انکی معنی مین ہون یہی حکم رکھتا ہی اور کہا نووی نی کہ کہا اصحاب ہمارے نی کہ مکروہ تنزیہی ہین اسطرح کی نام رکھنی نہ تحریمی ؛ ع **وعن** جابر قال اراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ینہی ان یسمی بیعلی وبرکۃ وبافلح وبیسار وبنافع وبنجیح وبذلک ثم رآیتہ سکت بعد عنہا ثم قبض ولم ینہ عن ذلک رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا ارادہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ منع کرین نام رکھنی سی ساتھہ یعلی اور ساتھہ برکت کے اور ساتھہ افلح کی اور ساتھہ یسار کی اور ساتھہ نافع کی اور ساتھہ نجیح کی پھر دیکھا مینی حضرت کو کہ چپ رہے بعد اوس ارادہ کی ان نامون کی منع کرنسی پھر وفات کے گئے اور نہین منع کیا اوسی نقل کی یہہ مسلم نی ف اس حدیث سی معلوم ہوا کہ اسطرح کی نام رکھنی ہی واقع نہین ہوئے کہا طیبی نی کہ گویا جابر نی علامتین نہی کے دیکھین اور سنی اوہ چیز کہ مشعر نہی پر تہی اور نہین سنی نہی صریح اسلیی اسطرح کہا ولیکن نہی اوس سے احادیث صحیحہ مین واقع ہوئی ہی اور ثبت مقدم ہی نافی پر انہی کہتا ہون کہ اعلی اور بہی تاویل ہی وہ یہہ ہے کہ حضرت نی ارادہ کیا تہا نہی تحریمی کرنیکا پھر سکوت کیا بعد اوسکی ازراہ رحم کرنیکی امت پر کہ اکثر لوگ حسن وقبیح نامون مین فرق کرتی نہین اہن حجر مین پڑین گی پس نہی منفی کی محمول ہی تحریم پر اور نہی مثبت کی تنزیہ پر ؛ ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخنی الاسماء یوم القیمۃ عند اللہ رجل یسمی ملک الاملاک رواہ البخاری وفی روایۃ لمسلم قال اغیظ رجل علی اللہ یوم القیمۃ واخبثہ رجل کان یسمی ملک الاملاک لا ملک الا اللہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بدترین ناموں کا دن قیامت کی نزدیک اللہ کی وہ شخص ہے کہ نام رکھا جاوے شہنشاہ یعنی بادشاہ ہونیکا بادشاہ نقل کی یہہ بخاری نی اور بیچ روایت مسلم کی فرمایا بہت ناخوش ترین مردونکا نزدیک اللہ کی دن قیامت کے اور بدترین شخصون کا وہ شخص ہی کہ نام رکھا جاوے بادشاہون کا بادشاہ نہین ہے بادشاہ مگر اللہ ف یعنی بادشاہ حقیقی کوئی نہین ہی سوا اللہ تعالی کی چہ جای بادشاہ بادشاہان کا اصلا وہم شرکت کا بہی اس راہ مین نہین رکہنا ؛ ع **وعن** زینب بنت ابی سلمۃ قالت سمیت برۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزکوا انفسکم اللہ اعلم باہل البر منکم سمہا زینب رواہ مسلم اور روایت ہی زینب بنت ابی سلمہ سی کہا نام رکہی گئی مین برہ یعنی نیکوکار پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ ستراہو اپنی نفسون کو اللہ داناتر ہی ساتھہ اہل نیکی کی تم مین سے نام رکھو اسکا زینب نقل کی یہہ مسلم نی ف اسسے معلوم ہوا کہ ایسا نام نہ رکھنا چاہیی جسمین نفس کے تعریف ہو ؛ ع **وعن** ابن عباس قال کانت جویریۃ اسمہا برۃ فحول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسمہا جویریۃ فکان یکرہ ان یقال خرج من عند برۃ رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عباس سے ہین جویریہ کہ ازواج مطہرات سی ہین نام اوسکا برہ پس تغیر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نام اوسکا جویریہ اور نہی حضرت مکروہ کرتی یہہ کہ کہا جاوی نکلی برہ کی پاس سے نقل کی یہہ مسلم نی ف برہ کی معنی ہین نیکوکار پس حضرت نی مکروہ جانا یہہ کہ کہا جاوے کہ نکلی نیکوکار کے پاس سی اسلیی کہ نکلنا نیکوکار کے پاس سے اچہا نہین اور کان یکرہ الخ ظاہر یہہ قول ابن عباس کا ہی اور احتمال یہہ ہی ہے کہ حضرت ہی نی خبر دی ہو

نافی الضمیر کی اور سبب مخالفت اسطرح کی نام رکھنی کا یہان یہہ فرمایا اور درباب زینب کے ترکیفس سلیمی کہ مراحمت اسباب مین نہین ہوتی ہی دونون چیزین صلاحیت سببیت کے کہتی ہین شیاید کہ قوم زینب سی معلوم کیا ہو کہ قصداً انکا اس نام کی کہنی سی مدح اور ثنا ہو نہ یہان اور یہہ بھی ہی کہ یہہ عبارت کرانی حضرت فلانی جوی کی پاس اور نکلی فلانی کی پاس سی مستعمل ومتعارف تہی پس یہان اسکو کہا واللہ علم اور بدفالی جیسی تبخیح وفلاح مین اعتبار کی گئی احتمال ہے کہ یہان بھی ہو اور ترکیہ اور کراہت کہ یہان اعتبار کی ہی وہان بھی ممکن ہی ش ع **وعن** ابن عمر ان بنتا کانت لعمر یقال لہا عاصیۃ فسماہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمیلۃ رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تہی بیٹی حضرت عمر کی کہا جاتا تہا اوسکو عاصیہ یعنے گنہ گار پس نام رکہا اوسکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جمیلہ نقل کی یہہ مسلم نی **ف** عرب یام جاہلیت مین اولاد کا نام عاصی اور عاصیہ رکہتی تہے بمعنی سرکشی اور تکبر وتعظیم کی عیب اور نقصان اور انقیاد اور زبونی ہی جب ظہور اسلام ہوا تو کمروہ جانا حضرت نی اسکو اور اس سے معلوم ہوا کہ بری نامون کا تغیر کرنا مستحب ہے ش ع **وعن** سہل بن سعد قال اتی بالمنذر بن ابی اسید الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین ولد فوضعہ علی فخذہ فقال ما اسمہ قال فلان قال لا لکن اسمہ المنذر متفق علیہ اور روایت ہی سہل بن سعد سے لایا گیا منذر بن ابی اسید طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جسوقت کہ جنا گیا پس کہا انحضرت نی اوسکو اپنی ران مبارک پر اور فرمایا کہ کیا ہی نام اسکا کہا لانبوالی نی فلانا فرمایا لیکن نام اسکا منذر ہی نقل کی یہہ بخاری نی اور مسلم نی **ف** فلانا یعنی جو نام کہ رکہا تہا بیان کیا چونکہ راوی کو وہ نام معلوم نہ تہا اسطرح کہا اور منذر اندازی مشتق ہی کہ بمعنی تبلیغ احکام اور ڈرانیکی ہی ش ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم عبدی وامتی کلکم عبید اللہ وکل نساءکم اماء اللہ ولکن لیقل غلامی وجاریتی وفتای وفتاتی ولا یقل العبد ربی ولکن لیقل سیدی وفی روایۃ لیقل سیدی ومولای وفی روایۃ لا یقل العبد لسیدہ مولای فان مولاکم اللہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہی ایک تمہارا عبدی اور امتی یعنی میرا بندہ اور میری لونڈی سب مرد تمہاری بندی اللہ کی ہین اور سب عورتین تمہاری لونڈیان اللہ کی ہین ولیکن چاہیی کہ کہی غلام اور جاریہ یعنی لڑکی میری اور خادم میرا اور خادمہ میری اور نہ کہی غلام یعنی مالک کو رب میرا ولیکن چاہیی کہ کہی سید میرا اور ایک روایت مین ہی چاہیی کہ کہی سید میرا اور مولی میرا اور ایک روایت مین ہی نہ کہی غلام اپنی مالک کو مولی میرا اسواسطی کہ مولی تمہارا اللہ ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نہ کہی عبدی الخ اسی منع فرمایا واسطی دفع توہم شرک کی عبودیت مین یا حقیقت عبدیہ مین اور اسطرح امتی کہنی ہی منع فرمایا کہ امہ بمعنی مملوکہ کی ہی کذا فی القاموس اور ملک حقیقی نہین مگر اللہ ہی کی لیی اور غلام بمعنی لڑکی کی ہی اور جاریہ بمعنے لڑکی کی وفتی مرد جوان اور فتاۃ عورت جوان پس ان الفاظ مین معنی شفقت اور مہربانی کی ہین اور فتا اور فتاۃ انکو اسلیی کہا کہ لونڈی اور غلام ہر چند بڈہی ہون انکی ساتہہ معاملہ جوانون کا سا کرتی ہین اور حرمت بڑہاپیکی نگاہ نہین کہتی اور ہو سکتا ہی کہ اسبقوبت موسعد ہو فی انکیطی خدمت گذاری مین کہتی ہون پس فرماتی ہین کہ یہہ الفاظ مقرر کرنی لونڈی غلام کی لیی بہتر ہین عبدی اور امتی کہنی سی اور لکہا ہی علمائی کہ نہی الفاظ عبد اور امہ سی اس صورۃ مین ہے کہ بروجہ تفاخر اپنی کی اور حقارت انکیطی ہو والا اطلاق عبد وامہ کا قران واحادیث مین آیا ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی فی والصالحین من عبادکم وامائکم وقال عبدا مملوکا لا یقدر علی شئ اور اسیطرح حدیثون مین بہی بہت آیا ہی اور جیسیکہ مالکون کو فرمایا ساتہہ محافظت زبان کی بعضی الفاظ ناشایستہ سی مملوکون کو بہی فرمایا کہ نکہین اپنے مالک کو ربی اسلیی کہ رب اگرچہ بمعنی تربیت کرنیوالی کی ہی لیکن ربوبیت علی الاطلاق صفت خاص حضرت پروردگار تعالی کی ہی پس اطلاق آدمی پر وہم ولانیوالا شرک کا ہی اور یہہ بہی اگر بطریق تعظیم کی ہو تو منع ہی والا قران مین آیا ہی اذکر

عندریک اور سید کہی اسلیے کہ سیادت اور فضیلت و ریاست ثابت ہی مالک کو بنسبت مملوک کی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ مولی کہی اور ایک مین آیا کہ نہ کہی تو جانا چاہیئے کہ مولی کی کئی معنی آئی ہین متصرف اور زائد اور معین پس جواز اس اعتبار سی ہی کہ مولی کہی اور اسکو متصرف اپنا مراد رکہی چنانچہ اسلیئے اطلاق کیا جاتا ہی لفظ مولی معتق پر اور معتق پر جیسیکہ فرمایا حضرت فی مولی القوم من انفسہم رواہ البخاری و مولی الرجل خوہ رواہ الطبرانی اور عدم جواز اعتبار اسکی ہی کہ ناصر اور معین مراد رکہی اسلیے کہ مولای حقیقی باعتبار معنی مذکور کی اللہ ہی ہی نعم المولی ونعم النصیر پس مناجات زہی دونو روایتون مین حاصل یہہ کہ مرجع اسکا ہی قاعدہ یہہ ہی کہ بطریق غایت تعظیم کی منع ہی والا نہین ش ح ع **وعنہ** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْلُوا الْکَرْمَ فَاِنَّ الْکَرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ لَا تَقُوْلُوا الْکَرْمَ وَلٰکِنْ قُوْلُوا الْعِنَبَ وَالْحَبْلَۃَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی اوسنی نقل کی ہی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ نہو یعنی درخت انگور کو کرم اسلیے کہ کرم دل مومن کا ہی نقل کی ہی یہہ مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی بین وائل بن حجر سی ہی کہ نکہو تم کرم ولیکن کہو عنب و حبلہ **ف** حبلہ ساتہہ زبر ح اور ب کی ورساتہہ جزم ب کی ہی ہی یعنی درخت انگور کو اور کبہی بطریق مجاز کی انگور کو بہی کہتی ہین یعنی انگور اور درخت انگور کی اور بہی انہین وہ نام لیا کرو لیکن کرم نکہا کرو اوسکو جانا چاہیئے کہ عرب انگور اور درخت انگور کو کرم ساتہہ جزم ر کی کہتی تہی بعلاقہ اسکی کہ شراب اوسی بنتی ہی اور وہ باعث سخاوت و کرم کی ہی پس جب شراب حرام ہوئی تو منع کیا اوسی اسلیے کہ وصف کرنا ساتہہ کرم و خیر کی ایسی چیز کو کہ اصل خباثت ہی مناسب نہین تا وسیلہ تعریف محرمات کا اور رغبت دلانی اوسیکا نہو اور فرمایا کہ یہہ نام واسطی مومن اور دل اسکو کہ کان انوار علم و تقوی کا اور منبع اسرار معارف کا ہی مناسب ہے اور کرم مشتمل تمام بہلائیون کو ہی اور لکہا ہی علمائی کہ جب وصف کیا تو فی اسکو ساتہہ کرم کی ثابت کیون اوسکی لیی تمام بہلائیان ش ح **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْعِنَبَ الْکَرْمَ وَلَا تَقُوْلُوْا یَا خَیْبَۃَ الدَّھْرِ فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الدَّھْرُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہو انگور کو کرم اور نہ کہو ای ناامیدی زمانہ کی اسلیے کہ تحقیق اللہ وہی ہی زمانہ یعنی زمانہ اوسیکی اختیار مین ہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ایام جاہلیت مین جب لوگون کو مصیبت پہنچتی تہی تو کہتی تہی یا خیبۃ الدہر مراد رکہتی تہی اسی پر کہنا زمانہ کا پس منع کیگئی اسی اسلیے کہ پہیر نیوالا احوال زمانہ کا اللہ تعالی ہی یعنی خیر و شر جو تم زمانہ کی طرف نسبت کرتی ہو حقیقت مین خدا کی طرف سے ہے فاعل حقیقی وہی ہی پس زمانہ کو برا کہنا اللہ تعالی کو برا کہنا ہی ش ح **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَسُبُّ اَحَدُکُمُ الدَّھْرَ فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الدَّھْرُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ برا کہی ایک تمہارا زمانہ کو اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالی وہی ہی پہیرنیوالا زمانہ کا نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ خَبُثَتْ نَفْسِیْ وَلٰکِنْ لِیَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ کہی ایک تمہارا برا ہو جاوے میرا لیکن کہی لقست نفسی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** خبثت نفسی و لقست نفسی کی زبان عرب مین ایک ہی معنی ہین یعنی عثیان اور شورش دل یعنے جی متلانا تی ہی ولیکن آنحضرت نی مکروہ رکہا کہ خبثت نفسی کہی بسبب اس عبارت کی اور بسبب احتراز نسبت کرنی مومن کی خبث کو طرف نفس اپنے کے ش ح **وذکر** حدیث ابی ھریرۃ لَا تَسُبُّوا الدِّیْکَ فِیْ بَابِ الْاِیْمَانِ ش اور ذکر کی گئی حدیث ابوہریرہ کی کہ سرا اوسکا یہہ ہے لا تسبوا الدیک ابن آدم باب الایمان مین **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** شُرَیْحِ ابْنِ ھَانِیٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ لَمَّا وَفَدَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ قَوْمِہٖ سَمِعَھُمْ یَکْنُوْنَہٗ بِاَبِی الْحَکَمِ فَدَعَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْحَکَمُ وَاِلَیْہِ الْحُکْمُ فَلِمَ تُکْنٰی اَبَا الْحَکَمِ قَالَ اِنَّ قَوْمِیْ اِذَا اخْتَلَفُوْا فِیْ شَیْءٍ اَتَوْنِیْ فَحَکَمْتُ بَیْنَھُمْ فَرَضِیَ کِلَا الْفَرِیْقَیْنِ بِحُکْمِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احسن ھذا فما لک من الولد قال لی شریح ولمسلم و عبد اللہ قال فمن اکبرھم قال قلت شریح قال فانت ابو شریح رواہ ابو داود والنسائی روایت ہی شریح بن ہانی سی کہ نقل کی اپنی باپ سے یہہ کہ وہ جب آیا پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھہ قوم اپنی کی سنا حضرت نی اوسکی قوم کو کہ کنیت کرتی ہین اوسکو ساتھہ ابی الحکم کی پس بلایا اوسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی اور فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی وہی ہی حکم اور طرف اوسکی ہی حکم پس کیون کنیت کیا جاتا ہی تو ابو الحکم کہا ہانی نی کہ تحقیق قوم میری جسوقت کہ اختلاف کرتی ہی بیچ کسی چیز کی آتی ہی میری پاس پس حکم کرتا ہون درمیان اونکی پس رضی ہوتی ہین دونو فرقی ساتھہ حکم میری کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا خوب ہے یہہ یعنی حکم کرنا درمیان لوگون کی پس کیا ہی واسطی تیری اولاد سی کہا میری اولاد سی کہا شریح ہی اور مسلم اور عبد اللہ فرمایا پس کون ہی بڑا اونمین کہا کہا مینی شریح ہی فرمایا پس تو ابو شریح ہی **ف** ساتھہ ابی الحکم کی کنیت کبھی ہوتی ہی ساتھہ اوصاف کی جیسیکہ ابی الفضائل اور ابی الحکم اور ابی الخیر اور کبھی ہوتی ہی ساتھہ نسبت کرنیکی طرف اولاد کی جیسیکہ ابی سلمہ اور ابی شریح اور کبھی باعتبار مخالطت کی ہوتی ہی جیسے ابی ہریرہ حضرت نی دیکھا تھا اونکو اسحال مین کہ اونکی ساتھہ بلی تھی پس کنیت کی اونکی ابو ہریرہ اور کبھی ہوتی ہی نری علمیت کی لیی مانند ابی بکر اور ابو عمرو کی اور طرف اوسکی حکم ہی یعنی ابتدا اور انتہا حکم کی اوسکی طرف ہی نہین رد کر سکتا کوئی اوسکی حکم کو اور نہین خالی ہی حکم اوسکا حکمت سے پس یہہ صفت خاص ذات باری ہی کی لیی سزاوار ہی نہ غیر اوسکی لیی اور کہ ابو الحکم کہنا وہم دلاتا ہی شریک کرنیکا اوسکی وصف مین اگرچہ نہین اطلاق کیا جاتا ہی اوپر ابو الحکم بسبب وہم دلانی والد یہ اور ولدیہ کی ۱۲ **وعن** مسروق قال کنت عند عمر فقال من انت قلت مسروق ابن الاجدع قال عمر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الاجدع شیطان رواہ ابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہی مسروق سی کہ کہا ملاقات کی مینی حضرت عمر سی پس فرمایا کون ہی تو کہا مینی مین مسروق بیٹا اجدع کا ہون فرمایا حضرت عمر نی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی اجدع شیطان ہی نقل کی یہہ ابو داود نی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی اجدع نام ایک شیطان کا ہی اور اجدع اصل مین کہتی ہین کان اوزنا کو اور ساتھہ دہونٹ کٹی ہوئی کو اور اس نام مین مراد یہہ ہے کہ بری دلیل ہی اور حضرت عمر کلام مذکور از راہ خوشطبعی کی فرمایا کہ اشارہ کیا کہ اگر وہ جیسا ہو تو بھی نام بدل ڈال ۱۲ **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تدعون یوم القیمۃ باسمائکم واسماء آبائکم فاحسنوا اسماءکم رواہ احمد وابو داود اور روایت ہی ابی درداء کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پکاری جاؤگی تم دن قیامت کی ساتھہ نامون اپنی کی اور نامون باپون اپنے کی پس اچھے رکھو نام اپنی نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی **ف** ابھی رکھو لیخ یہہ خطاب تمام بنی آدم کو ہی پس باب یہہ داخل ہین آیمہ اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ دن قیامت کی لوگون کو بنام اونکی پکارینگے اور لکھا ہی علمارنی کہ حکمت اسمین ہی کہ تا اولاد زنا شرمندہ اور رسوا نہون اور واسطی رعایت حال عیسی بن مریم کی کہ بی پدر تھے اور واسطی اظہار فضل و شرف حضرت امام حسن اور امام حسین رضی کی باظہار نسب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اگر یہہ روایت ثابت ہو تو آبا کو حمل تغلیب پر کرینگی جیسیکہ ابوین کہتی ہین اور شاید کہ کبھی بنام اونکے بالبعضون کو بہ نسبت باپون کی اور بعضون کو بہ نسبت ماؤن کے یا بالبعضے جگہون مین اور سطرح اور بعضی مین اسطرح ۱۲ **وعن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یجمع احد بین اسمہ وکنیتہ ویسمی ابا القاسم رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ کی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا ہے کہ جمع کریگا کوئی درمیان نام حضرت کے اور کنیت اونکی اور نام کہا جائیگا اور کنیت کیا جائیگا محمد نامی ساتھہ ابو القاسم کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یہہ منع اوس وقت پر ہوگی کہ محمد مرفوع ہوا اور بسمی صیغہ مجہول جیسیکہ جامع ترمذی اور شرح السنہ اور اکثر نسخون مصابیح کے مین واقع ہوا ہے اور جامع الاصول اور بعضی نسخون مصابیح کی مین محمدا واقع ہوا ہے ساتھہ نصب کے اس تقدیر پر یسمی کا صیغہ معلوم کی ہوگا یعنے نام رکھنا کسی کا کوئی محمد نامی کو ساتھہ ابی القاسم کے اور تحقیق اس نام رکھنا کی جمع کرنیکی اوپر ہو چکی ہی ۱۲ **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سمیتم باسمی فلا تکتنوا

یکنینی رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب وفی روایۃ ابی داود قال من تسمی باسمی فلا یکتن بکنیتی ومن تکنی بکنیتی فلا یتسم باسمی اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جبکہ نام رکھو تم ساتہہ نام میر یکی پس نہ کنیت کرو ساتہہ کنیت میر یکی نقل کی یہہ ترمذی وابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہے اور ہیچ روایت ابی داود کی فرمایا جو شخص کہ نام رکہی ساتہہ نام میر یکی پس نہ رکہی کنیت میری اور جو شخص کہ کنیت کری ساتہہ کنیت میر یکی پس نہ رکہی نام میرا ف یہہ حدیث صریح ہین ہیچ نہی کی جمع کرنیسی درمیان اسم وکنیت حضرت کی تا اگر تنہا نام رکہین یا کنیت مقرر کرین ممنوع نہین شرع وعن عائشۃ ان امرأۃ قالت یا رسول اللہ انی ولدت غلاما فسمیتہ محمدا وکنیتہ ابا القاسم فذکر لی انک تکرہ ذلک فقال ما الذی احل اسمی وحرم کنیتی او ما الذی حرم کنیتی واحل اسمی رواہ ابو داود وقال ھذا السنۃ غریب اور روایت ہی عائشہ کی تحقیق ایک عورت نی کہا یا رسول اللہ تحقیق میں جنا ہی ایک لڑکا پس نام رکہا میں اوسکا محمد اور کنیت رکہی میں اوسکی ابا القاسم پہر ذکر کیا گیا روبرو میرے یہہ کہ اوسکو مکروہ رکہتی ہین اوسکو یعنی جمع کرنیکو درمیان نام اور کنیت آپکیلیے تحریما پس فرمایا کیا چیز ہی کہ حلال وجائز کیا نام کہنی کو ساتہہ نام میر یکی اور حرام کیا کنیت کرنیکو ساتہہ کنیت میر یکی یا فرمایا کیا چیز ہی کہ حرام کیا کنیت میر یکو اور حلال کیا نام میر یکو نقل کی یہہ ابو داود نی اور کہا محی السنۃ نی کہ یہہ غریب ہے ف مسلم اور راوی کو کہ اول ذکر حلت نام کا کیا بعد ازان حرمت کنیت کا یا اول ذکر حرمت کنیت کا کیا بعد اوسکی حلت سو اسکا مقصود دونو عبارت مقصود ہین نہین لیکن محدث ہیچ روایت لفظ حدیث کی احتیاط تمام رکہتی ہین کہ جسطرح حضرت سی سنتی ہین وسیطرح روایت کرتی ہین چونکہ یہان راوی کو شبہہ ہوا اسطرح کہا اور اسحدیث سی معلوم ہوا کہ نہی جمع کرنیسی درمیان نام وکنیت کی تحریم کی لیی نہین ہے بلکہ تنزیہ کی لیی ہی وعن محمد بن الحنفیۃ عن ابیہ قال قلت یا رسول اللہ ارایت ان ولد لی بعدک ولد اسمیہ باسمک وکنیتہ بکنیتک قال نعم رواہ ابو داود اور روایت ہی محمد بن حنفیہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سے کہ حضرت علی رضہ ہین کہا علی مرتضی نی کہ کہا میں یا رسول اللہ خبر دو مجکو کہ اگر پیدا کیا جاے میری ما بعد آپکی کوئی لڑکا یعنی حضرت فاطمہ سی اور سی تو نام رکہو نمیں اوسکا ساتہہ نام آپکی اور کنیت کرون ساتہہ کنیت آپکی فرمایا اچہا نقل کی یہہ ابو داود نی ف یہہ حدیث بہی دلالت کرتی ہی اسپر کہ جمع کرنا درمیان نام اور کنیت انحضرت کی بعد حضرت کی جائز ہی اور اختلاف علماء کا اوپر مذکور ہو چکا ہی وعن انس قال کنانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکنیتین اخبرنیہا رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ وفی المصابیح صحیح اور روایت انس سی کہ کہا کنیت دیدی مجہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ ایک ساتہہ کے کہ کہیر رہا تہا میں اوسکو یعنی تر و تیز کر کہیر رہا تہا کہ اوسکو عرب میں حمزہ کہتی ہین پس کنیت میرے ابو حمزہ کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث ہی کہ نہین پہچانتی ہم اسکو مگر ساتہہ اس وجہ کی یعنی ساتہہ اس اسناد کی کہ ذکر کی ہی ہیچ جا اپنی کی یعنی حدیث غریب ہے روایت نہین کیگئی ہی مگر ساتہہ ایک طریق اور ایک اسناد کی ومصابیح میں صحیح کہا ہے اسکو وعن عائشۃ قالت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغیر الاسم القبیح رواہ الترمذی اور روایت ہی حضرت عائشہ رضہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تغیر فرماتی تہی بری نام کو نقل کی ترمذی نی ف مثلا ایک روایت میں آیا ہی کہ ایک شخص کا نام اسود یعنی کالا تہا تغیر کیا حضرت نی اوسکو اور کہا اسکا نام اخیض یعنی گورا ہیچ وعن بشیر بن میمون عن عمہ اسامۃ بن اخدری ان رجلا یقال لہ اصرم کان فی النفر الذین اتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اسمک قال اصرم قال بل انت زرعۃ رواہ ابو داود وقال وغیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسم العاصی عزیزا وعتلۃ وشیطانا والحکم وعزابا وشہابا قال ترکت اسانیدھا لاختصارھا اور روایت ہی بشیر بن میمون تابعی سی نقل کی اپنی چچا سی کہ اسامہ بن اخدری صحابی ہی یہہ کہ ایک شخص تہا کہ اوسکو اصرم کہتی تہی تہا وہ شخص ہیچ جماعت کی کہ آئی سو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس فرمایا اوسکو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا ہی نام تیرا کہا اوسنی کہ نام میرا اصرم ہی فرمایا انحضرت نی بلکہ نام تیرا زرعہ ہی یعنی چونکہ اصرم مشتق صرم سی تہا بمعنی قطع اور کاٹنے درخت

کے ناخوش دیکھا اوسکو آنحضرت نے راوی کی بدل زرعہ نام رکھا کہ زراعت سے ہی ہے شعر جو داور خیر اور برکت کو نقل کی ہے ابو داود نے یعنی بطریق تعلیق کی ذکر کیا
اور تغیر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نام عاص کو کہ مخفف عاصی کا ہی دلالت کرتا ہی عصیان اور عدم اطاعت والقیا دپر اور شعار مومن کا اطاعت و
انقیاد ہی اور تغیر کیا نام عزیز کو یعنی اسلیے کہ عزیز اسمار الہی سے ہی پس لائق ہی یہہ کہ کہا جاوی عبد العزیز اور اسلیے کہ دلالت کرتا ہی عزت وغلبہ پر اور
داب بندون کا ذلت اور خضوع اور فروتنی ہی اور اسطرح نہین لائق ہی یہہ کہ نام رکھا جاوی حمید اسلیے کہ یہہ اسمار وصفات الہی سے ہی بروجہ مبالغہ
کے پس نہ نام رکھا جاوی مگر عبد الحمید اور اسیطرح کریم اور مانند اسکی اور تغیر کیا عتلہ کو یعنی اسلیے کہ معنی اسکی غلظہ وشدۃ کی ہین اور مومن موصوف ہے
ساتھہ لین جانب اور خفض جناح کی اور تغیر کیا نام شیطان کو اور حکم کو یعنی اسلیے کہ حکم مبالغہ حاکم کا ہی اور حاکم حقیقی اللہ تعالی ہی ہی اور نہین
حکم ہی مگر اوسکا پس جبکہ آنحضرت نے تغیر کیا ابو الحکم کو جیسیکہ اوپر گذرا تو حکم بطریق اولی لائق تغیر کی ہی اور تغیر کیا نام غراب کو یعنی اسلیے کہ غراب کہ جسکو
کوا کہتی ہین بلید تر ہی جانورون مین کہ مردار وغلاظت کہاتا ہی اور اسلیے کہ معنی اوسکی دوری کی ہین اور تغیر کیا نام حباب کو یعنی اسلیے کہ حباب نام شیطان
کا ہی اور سانپ کو بھی کہتی ہین اور تغیر کیا نام شہاب کو یعنی اسلیے کہ آگ کی بھڑکتی شعلہ کو شہاب کہتی ہین اور مانگی جاتی ہین سیاہہ اوسکی شیاطین اور ظاہر
یہہ ہے کہ اگر شہاب کی اضافت کیا جاوی طرف دین کی یعنی شہاب الدین نام رکھین تو ہو مکروہ اور کہا ابو داود نے کہ نہ ذکر کی مینے اسناد ان حدیثون کی کہ تغیر
تغیر ان ناموں کا واقع ہوا اوسطی اخصار کی **وعن** أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ لِأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ أَوْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ لِأَبِي
مَسْعُودٍ مَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي زَعَمُوا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِئْسَ مَطِيَّةُ
الرَّجُلِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ كَانَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ حَذِيفَةُ۔ اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سی کہ کہا واسطی ابی عبد اللہ کی یا کہا ابو عبد اللہ نے واسطی ابی مسعود
کی یعنی شک ہوا ہی کسی راوی کو اسمین کیا سنا ہی تو نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی ہیچ زعموا کی کہا سنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی بری سواری
مرد کی ہی یعنی زعموا نقل کی ہے ابو داود نے اور کہا کہ تحقیق ابو عبد اللہ کہ مذکور ہوا کنیت حذیفہ بن الیمان کی ہی کہ کبار صحابہ سی ہی **ف** ہیچ زعموا کی
یعنے ہیچ حرج اس لفظ کی اور معنی اسکی کہ نسبت زعم کی کرتی ہین طرف لوگون کی کہ کہتی ہین زعموا کذا اور زعم فلان کذا اور زعم ساتھہ پیش اور زیر زا کی قریب
معنے ظن کی ہی کذا فی النہایۃ اور صراح مین لکھا ہی کہ زعم کی معنی کہنا اور کہا کہ زعم قول بی صحت وبے اعتماد کو کہتی ہین اور قاموس مین کہا کہ زعم ساتھہ
پیش زا اور زبر اور زیر اوسکی قول واطلاق ہوتا ہی اوپر باطل اور صدق وکذب کے اور اکثر اوپر جھوٹ مین کہا جاتا ہی اور یمین مسلک ہی پس ایک صحابی دوسرے صحابی
سے پوچھا کہ آنحضرت زعموا کی حق مین کیا فرماتی ہی اور بری سواری الخ تشبیہ دے لفظ زعموا کو کہ متکلم ابتدا کلام مین لاتا ہی تا پہنچی بسبب اوسکے غرض کو کہ کہنا
ہے ساتھہ سواری کی کہ اوپر سوار ہو کر منزل مقصود کو پہنچتے ہین اور دار حاجت کرتی ہین پس فرماتی ہین کہ زعموا بری سواری اور برا مقدمہ کلام کا ہی یعنے
ایسا کلام کہتی ہین کہ مبنی اور مدار اوسکا اوپر زعم اور گمان کی ہوتا ہی نہ جزم ویقین پر اسلیے کہ زعم اوس حدیث وکلام مین کہتی ہین کہ کچھہ سند اور ثبوت نہ رکھی
بلکہ نری حکایت ہے کہ بر سبیل گمان کی زبان پر آئی ہی پس حاصل یہ ہی کہ ہیچ روایت وحکایت کی احتیاط کرین کہ بغیر اعتماد ویقین کی روایت نکرین اور اسلیے مثال
مین آیا ہی زعموا مطیۃ الکذب اور دوسری معنی یہہ ہین کہ آدمی کو نہ چاہئی کہ نسبت زعم وگمان کی کسیکی طرف کرے اور کہی زعم فلان کذا مگر یہہ کہ یقین
رکھتا ہو ساتھہ۔ روغ گوئی اوسکی اور چاہیے کہ لوگ اوسکی جھوٹ سی پرہیز کرین اور دفعہ پاوین اس مصلحت کے لیی درست ہوگی نسبت زعم کی جیسیکہ
محدث وغیرہ کرتی ہین شرح **وعن** حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ فُلَانٌ وَلٰكِنْ قُولُوا مَا شَاءَ
اللّٰهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ مُنْقَطِعًا قَالَ لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ وَقُولُوا مَا شَاءَ اللّٰهُ
وَحْدَهُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ ۔ اور روایت ہی حذیفہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نکہو تم جو کچھہ کہ چاہے

اللہ اور چاہی فلانا یعنی وہی ہوگا اسلیے کہ امین برابر کرنا بندیکا ساتھ اللہ کی ہوتا ہی ارادی اور مشیت مین لیکن کہو یعنی اگر سوا اللہ تعالی کی کسی اور کیطرف نسبت مشیت کی کرنی ہی منظور ہو تو اسطرح کہو جو چاہی اللہ پھر چاہی فلانا یعنی تا بتعیت مشیت اللہ تعالی کی مفہوم ہو نقل کی یہہ ابوداود نے اور ایک روایت مین آیا ہی بطریق انقطاع کی یعنی سند متصل نہین اسکی کہ فرمایا نہ کہو جو چاہی اللہ اور چاہی محمد اور کہو جو چاہی اللہ اکیلا یہ لیعنے خواہ چاہی غیر اوسکا پانہ چاہی پس یہہ منافی نہین ہے اوپر کی روایت کی کہ جسمین جواز مانا شار اللہ ثم شار فلان کا ہی نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین **وعنہ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا لِلْمُنَافِقِ سَيِّدٌ فَإِنَّهُ إِنْ يَكُ سَيِّدًا فَقَدْ أَسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہ کہو منافق کو سید اسلیے کہ اگر ہووہ سید تو تحقیق ناخوش کیا تمنی پروردگار اپنی کو نقل یہہ ابوداود نی **ف** اگر ہووہ سید یعنی سردار کیسی قوم کا یا صاحب غلام ولونڈی کا اور اور اموال کا تو اوسکی سید کہنے سی اللہ تعالی غضب ہوتا ہی اسلیے کہ اوسمین تعظیم اوسکی ہوتی ہی اور وہ مستحق تعظیم کا ہی نہین اور جس صورت مین وہ سردار ہوگا نہین تو مع ذالک جھوٹ اور نفاق بھی ہوگا اور ظاہر یہہ ہے کہ کافر اور فاسق مجاہر بھی حکم منافق مین ہو لیکن خاص منافق کو اسلیی ذکر کیا کہ چونکہ کفر اوسکا پوشیدہ ہی تعریف وتملق اوسکی لیی محتمل تہی پس منع کیا کہ اوسکو سید نکہو ۞ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَحَدَّثَنِي أَنَّ جَدَّهُ حَزْنًا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ اسْمِي حَزْنٌ قَالَ بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ قَالَ مَا أَنَا بِمُغَيِّرٍ اسْمًا سَمَّانِيهِ أَبِي قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا زَالَتْ فِينَا الْحُزُونَةُ بَعْدُ رواہ البخاری روایت ہی عبد الحمید بن جبیر بن شیبہ سی کہ کہا بیٹھا تہا مین پاس سعید بن مسیب کے پس حدیث بیان کی سعید نے روبرو میری یہہ کہ دادا اوسکا کہ نام اوسکا حزن تہا آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا حضرت نی کیا ہی تیرا نام کہا نام میرا حزن ہی فرمایا بلکہ نام تیرا سہل رکہا نبی کہا اوسنی نہین ہون تغیر کرنیوالا اس نام کو کہ رکہا میرا نام باپ میرے نے کہا سعید بن مسیب نے پس ہمیشہ رہی ہیچ خاندان ہمارا کی سختی اب تک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حزن زمین سخت کو کہتی ہین اور سہل نرم اور چونکہ اوسنی نام اختیار کیا ہوا حضرت کا نہ رکہا اور نام برا ہی رہنی دیا بالشومی اوسکی اوسکی خاندان مین سختی باقی رہی اور غالبًا یہہ قبول نکرنا اوسکا ابتدا ہجرت مین تہا کہ جب یہہ ہجرت کر کر اسلام کی لیی آئی تہی اور ہنوز ساتھہ صحت اور صدق ایمان اور تہذیب اخلاق کی مشرف نہوئی تہی ۞ **وعن** أَبِي وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ وَأَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَأَصْدَقُهَا حَارِثٌ وَهَمَّامٌ وَأَقْبَحُهَا حَرْبٌ وَمُرَّةُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی وہب جشمی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نام رکہو ساتھہ نامون انبیاء کی اور بہترین نامون مین طرف اللہ کی عبد اللہ اور عبد الرحمن یعنی اور مانند اونکی مثل عبد الرحیم اور عبد الکریم اور مانند اونکی اور خوب سچی نامون مین یعنی مطابق واقع کی حارث اور ہمام اور بدترین نامون کی حرب اور مرہ کہ یعنی لڑنی اور تلخی کی ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** ساتھہ نامون انبیاء کی لیعنے نہ ملائکہ کی اور نہ نامون جاہلیت کی مانند کلاب وحما راور عبشمس اور مانند اونکی اور حارث کی معنی مین کسب کرنیوالا اور ہمام ہم سی ہی یعنی قصد وارادہ کی اور کوئی شخص کسب وہم سی خالی نہین اسلیی انکو خوب سچا فرمایا ۞ **باب البیان والشعر** باب ہی بیان اور شعر کی **ف** بیان کی معنی اصل مین کشف اور ظہور اور وضوح کی ہین اور صراح مین لکہا ہی کہ بیان سخن کشادہ کہنا اور فصاحت یقال فلان ابین من فلان ای افصح واوضح کلاما اور شعر لغت مین بمعنی دانائی اور زیرکی کی ہی شاعر بمعنی دانا اور زیرک کی اور اصطلاح مین شعر کہتی ہین کلام موزون مقفی کو کہ کہنی والے کا قصد موزونیت اوسکا کیا ہو پس جو کہ قرآن وحدیث مین موزون واقع ہوا ہی مقصود بالذات نہین ۞ **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا رواہ البخاری

بروایت ہی ابن عمر سی کہ کہا آئی دو شخص جانب مشرق سی پس کلام آپسمین کیا خوب فصاحت و بلاغت سے پس تعجب کیا لوگون نی بسبب بیان و فصاحت اوسکی
پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بعضا بیان البتہ سحر ہوتا ہی نقل کی یہہ بخاری نی ف یہہ آنحضرت نی اوسو وقت فرمایا تہا کہ ایک جماعت بنی تمیم
کے جانب مشرق سی آئی ہی اور اونمین دو شخص ہی کہ ایک کا نام حصین بن بدی تہا اور لقب اوسکا زبرقان تہا اور دوسرے کا نام عمرو بن اہتم پس زبرقان نی
بیان اپنی فضائل کا کیا اور فصاحت سی فخر اپنا بیان کیا کہ یا رسول اللہ میں ایسا اور ایسا ہون اور عمرو بن اہتم کو جانتا ہی عمرو نی نہایت فصاحت
و بلاغت سی جواب دیا اسطرح کہ برائیان اوسکی بیان کین زبرقان نی کہا یا رسول اللہ یہہ فضائل میری جانتا ہی اور خلاف اونسے کہا اعتقاد کرتا
ہے لیکن بسبب حسد کی اسطرح کہتا ہی پس آنحضرت نی فرمایا کہ بعضا بیان سحر ہی یعنی حکم سحر کا رکہتا ہی بیچ تغیر حال و بہیر نی دلون کی کہ جیسکہ سحر ادمی کو
ایک حال سی طرف دوسرے حال کی بہیر دیتا ہی ایسا ہی بعضا بیان بہیر دیتا ہی اور آہین اختلاف ہی کہ یہہ کلام حضرت نی بیچ برائے بیان کی فرمایا یا اوسکی تعریف
مین اور ظاہر تر یہہ ہے کہ محمل دونون وجہونکو ہی اور معنی یہہ ہین کہ بعضا بیان مانند سحر کی ہی بیچ مائل کرنی دلون کی اور عاجز کرنیکی لانیسی مثل اوسکی
اور یہہ محمود ہی اگرچی مین ہو اور مذموم ہی اگر باطل مین ہو جیسکیلہ حدیث مین آیا ہی الشعر بمنزلہ کلام فحسنہ حسن وقبیحہ قبیح ۱۲ ح **وعن** ابی بن کعب قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من الشعر حکمۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابی بن کعب سی کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بعضا شعر حکمت ہے انتہی کہ یہہ بخاری
یعنے تمام شعر بری نہین ہوتی بلکہ بعضی وہین فائدہ کی بہی ہوتی ہین ۱۲ مولانا **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہلک المتنطعون
قالہا ثلاثا رواہ مسلم اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہلاک ہوے وہ شخص مبالغہ کرتی ہین کلام مین فرمایا حضرت نی
اس کلمہ کو تین بار نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنے تکلف کرنا کلام کرنی مین اور مقید ہونا ساتہہ عبارت آرائی کی بطریق ریا اور تصنع اور خوشامد لوگون کی اور
متوجہ کرنی اوسکی اپنی طرف بر اے ۱۲ ح **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصدق کلمۃ قالہا الشاعر کلمۃ لبید الا کل
شی ما خلا اللہ باطل متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت سچا کلمہ کہ کہا اوسکو شاعر نی کلمہ لبید کا ہی کہ یہہ وہی
خبردار ہو ہر چیز سوا اللہ کے فانی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف لبید صحابی تہی اور جاہلیت اور اسلام مین معزز و مکرم رہی اور ایک سو ستاون ۱۵۷ برس کے عمر
اوکی ہوئی ۱۲ ح **وعن** عمرو بن الشرید عن ابیہ قال ردفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فقال ہل معک من شعر امیۃ بن ابی الصلت
شی قلت نعم قال ہیہ فانشدتہ بیتا فقال ہیہ حتی انشدتہ مائۃ بیت رواہ مسلم اور روایت ہی عمرو بن شرید سے کہ نقل کی ہی اپنے باپ سے کہ گذرا ہم
پیہا مین حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سوارے پر ایک دن پس فرمایا کیا یاد ہی تجکو کچہہ امیہ بن صلت سے کہا میں نی کہا ہان یاد ہین مجہی فرمایا کہ ان پڑہو پس پڑہی مین نی روبرو حضرت کی ایک
بیت پس فرمایا اور بہی پڑہو ایک بیت بہر پڑہی مین نی ایک بیت پس فرمایا کہ ان پڑہو کوئی اور بیت یہان تک کہ پڑہین مین نی سو بیتین نقل کی یہہ مسلم نی ف
ظاہر یہہ ہے کہ ہر بار آنحضرت طلب زیادتی کی کرتی تہی اور وہ پڑہتا تہا اور امیہ بن ابی الصلت ایک شخص تہا ثقیف مین کہ عہد جاہلیت مین اہل کتاب سے دین
سیکہا تہا اور عبادت اور دین دار کی باتین کرتا تہا اور ایمان بعث و روز قیامت پر رکہتا تہا اور اشعار پر حکمت اور نصیحت کہتا تہا چنانچہ آنحضرت نی اوسکی حق مین
فرمایا اومن شعرہ و کفر قلبہ اور وہ حریص تہا اوپر پوچہنی اور جاننی خبر کی اور صفت پیغمبر آخرالزمان کی اہل کتاب سے اور گمان رکہتا تہا کہ پیغمبر آخرالزمان مین ہونگا
جب تک کہ قریب مین ہونگی اور صفات آنحضرت کی تفصیل جانین پہر گیا اس طریق سے اور حسد و عناد اختیار کیا اور کہا نچاہی مجہی ایمان لانا اور پیروی کرنا تصیف سی انہون
اور ابن جوزی نی کتاب وفا مین لکہا ہی کہ وہ جو علامات نبوت آنحضرت کی سنتا تہا آرزو کرتا تہا کہ کاش کہ پاؤن اوسکو اور خدمت اور مدد اوسکی کرون جب نبوت آنحضرت
کا ظاہر ہوا پہر گیا اور راہ عناد و حسد اختیار کی اور اوس سے معلوم ہوا کہ سنا اوس شعر کا کہ اومین علم و حکمت ہو سنت ہی اگرچہ کہنی والا اوسکا کافر و فاسق ہو ۱۲ ح **وعن**
جندب کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان فی بعض المشاہد وقد دمیت اصبعہ فقال ہل انت الا اصبع دمیت وفی

سبیل اللہ فالقینہ متفق علیہ اور روایت ہی جندب سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی ہیں بعضی لڑائی کی اور جاں اگنکہ خون آلودہ ہوئی اونگلی حضرت کی سپر فرمایا نہیں تو مگر اونگلی کہ خون آلودہ ہوئی اور ہیچ راہ خدا کی ہی وہ چیز کہ دیکھی تو نی اور پیش آئی تو اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم فی فا نہیں تو انجب اونگلی حضرت کی نعرہ واحد میں زخمی ہوئی تو خطاب اوسکو فرمایا بطریق استعارہ کی باحقیقۃ کی درحالیکہ تسلی دیتی نہی اوسکو اور یعنی یہہ ہیں کہ یہہ زخم وخون آلودگی سہل ہی تجہ پر اسلیے کہ تو نہیں مبتلا ہوئی ہی ساتھہ کسی چیز کی یعنی ہلاک وقطع کی سوائے اسکی کہ خون آلودہ ہوئی ہی تو اور یہہ بھی ضائع نہیں بلکہ ہیچ راہ خدا اور رضا اوسکیلیے ہی تو اب ملیگا اسپر جیسیکہ کہا وفی سبیل اللہ القیتہ اور اسمیں تلقین ہی امت کو کہ اگر زخم وغیرہ راہ خدا میں پہنچی تو صبر کریں اور یہاں ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ یہہ شعر ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منزہ ہیں اوسی اور متصور نہیں صدور اوسکا حضرت سی اسلیے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وما علمناہ الشعر اور جواب اسکا یہہ ہے کہ کہنی والی نی قصد موزونیت کا کیا ہو جیسیکہ اوپر معلوم ہوا اور صدور اس قول کا آنحضرت سی بغیر قصد موزونیت کے ہی اور بعضوں نی کہا کہ یہہ قبیلہ زجر سی ہی اور اسکو داخل شعر کی نہیں کہتی ہیں اور طیبی نی کہا کہ جو کوئی بطریق ندرت کہی کہی شعر کہی وہ شاعر نہیں ہے اور مراد قول سبحانہ سی وما علمناہ الشعر یہہ ہی کہ وہ شاعر نہیں ۱۲ ع ح **وعن** البراء قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم قریظۃ لحسان بن ثابت اھج المشرکین فان جبریل معک وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لحسان اجب عنی اللھم ایدہ بروح القدس متفق علیہ اور روایت ہی براسی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن قریظہ کی واسطی حسان بن ثابت کی کہ ہجو کر تو مشرکین کی پس تحقیق جبریل عم ساتھہ تیری ہیں یعنی امداد واعانت تیری کرتی ہیں ہجو القاء والہام مضامین کی اور نہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فراتی واسطی حسان کی جواب دے میری طرف سے یعنے کافرون کو کہ ہجو کرتی ہیں اور ناسزا کہتی ہیں ہجکو یا الہی تائید کر اور قوۃ دی حسان کو ساتھہ جبرئیل کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی فا دن قریظہ کی بنی قریظہ ایک فرقہ ہی یہود میں سے ایکجانب مدینہ کی اونکو آنحضرت نے محاصرہ کیا تہا بعد غزوہ خندق کی اور حسان بن منذر انصاری مدنی صحابی بڑی شعرای اسلام سی ہیں ایکسو بیس برس کی عمر اونکی ہوئی ساتھہ برس کفر میں گذری اور ساتھہ برس اسلام میں ۱۲ ح **وعن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اھجوا قریشا فانہ اشد علیہم من رشق النبل رواہ مسلم اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی یعنی اپنی شاعرون کو ہجو کرو کفار قریش کی پس تحقیق ہجو بہت سخت ہوتی ہی اونپر بمنزلے تیر کی سی نقل کی یہہ مسلم نی فا اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی ہجو کرنی کافرون کی اور دشمن دین کی لیکن چاہیی کہ ہجو کریں انکی بعد ہجو کرنی اونکی مسلمانون کی اور اس سے پہلی ہجو اونکی نکریں ما باعث ہجو مسلمانون کی نہو بموجب فرمانی اللہ تعالی کی ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم **وعنہا** قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لحسان ان روح القدس لا یزال یؤیدک ما نافحت عن اللہ ورسولہ وقالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ھجاھم حسان فشفی واشتفی رواہ مسلم اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ کہا سنا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی واسطی حسان کی کہ تحقیق جبرئیل ہمیشہ تائید کرتا ہے تیری جب تک کہ مقابلہ کرتا ہی تو اللہ اور رسول کیطرف سی یعنی مشرکون کی ہجو کا جواب دیتا ہی اور ذکر تا ہی اور کہا حضرت عائشہ نے کہ سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی ہجو کی کفار کی حسان نی پس شفا دی مسلمانون کو اور شفا پائی آپ یعنی تشفی ہوئے نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** البراء قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینقل التراب یوم الخندق حتی اغبر بطنہ یقول واللہ لولا اللہ ما اھتدینا ولا تصدقنا ولا صلینا فانزلن سکینۃ علینا وثبت الاقدام ان لاقینا ان الاولی قد بغوا علینا

اذا ارادوا فتنۃ ابینا یرفع بہا صوتہ ابینا ابینا متفق علیہ اور روایت ہی براء سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوہما ہی سی دن خندق کی جس زمانہ مین خندق کہودی جاتی ہی غزوہ احزاب مین تو حضرت خود ذات شریف سی اوسکی کاروبار مین مشغول رہتی ہی کہ مٹی اوہما اوہما کر پہینکتے ہی یہان تک کہ غبار الودہ ہوا تہا پیٹ حضرت کا فرماتی یعنی پہ بیبی یہہ رجز کہ عبد اللہ بن رواحہ سی ہی قسم ہی خدا کی اگر نہ ہوتی ہدایت اللہ کی تو راہ راست نہ پاتی ہم اور نہ صدقہ دیتی ہم اور نہ نماز پڑہتی ہم پس اتار ای اللہ ارام اور ثابت رکہہ قدم ہماری اگر ملین ہم دشمنان دین سی تحقیق ان کفار مکہ نی زیادتی کی ہی ہم پر بسبب سکی کہ جب ارادہ کرتی ہین وہ فتنہ کا یعنی کفر کی طرف پہیرنیکا انکار کرتی ہین ہم بلند کرتی ہی آنحضرت ساتہہ ان بیتون کے آواز اپنی خصوصاً لفظ ابینا ابینا پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یہا کی ضمیر پہرتی ہی طرف کلمہ ابینا کی اور اول ابینا ابینا کی لفظ قائلا لا مقدر ہی اور مکرر کہتی ہی اسکو واسطی تاکید اور تلذذ اور سنانی اور ادان کی مسلمانون اور کافرون سی اور کہا طیبی نی کہ پہرتی ہی ضمیر یہا کی طرف بیتون کے اور ابینا ابینا حال ہی یعنی خصوص ساتہہ لفظ ابینا ابینا کی ۞ ع وعن انس قال جعل انہاجرون والانصار یحفرون الخندق وینقلون التراب وہم یقولون نحن الذین بایعوا محمدا علی الجہاد ما بقینا ابدا یقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یجیبہم اللہم لا عیش الا عیش الاخرۃ فاغفر الانصار والمہاجرۃ متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہ کہا شروع کیا مہاجرون اور انصار نی کہودنا خندق کا اور اوٹہانا مٹی کا اور وہ پرستی تہی اس رجز کو ہم ہین وہ لوگ کہ بیعت کی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سی جہاد پر جب تک کہ باقی رہین ہم ہمیشہ فرمانی نہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال انکہ جواب دیتی نہی اونکو ساتہہ ان کلمات کی یا الہی نہین زندگی مگر زندگانی آخرۃ کی پس بخش انصار اور مہاجرین کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اسمین تسلی دی صحابہ کو کہ صبر کرین مشقت پر مانند قول اللہ تعالی وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور الخ ۞ ع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یمتلئ جوف رجل قیحا یریہ خیر من ان یمتلئ شعرا متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ پہرنا پیٹ ایک شخص کا پیپ سی کہ خراب کردی پیٹ اوسکو بہتر ہی پہرنی پیٹ کسیسی شعر مذموم سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یا تو مراد شعر سی وہ شعر ہی کہ جسمین مستغرق رہی اس طرح کہ قران اور ذکر خدا اور علوم شرعیہ سی باز رکہی پس اسصورت مین ہر طرح کا شعر برا ہی اور یا مراد شعر سی مضمون ہی کہ مشتمل ہو فحش اور کفر اور معانی ناشائستہ کے ۞ ع الفصل الثانی فصل دوسری ۞ عن کعب بن مالک انہ قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی قد انزل فی الشعر ما انزل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان المؤمن یجاہد بسیفہ ولسانہ والذی نفسی بیدہ کانما ترمونہم بہ نضح النبل رواہ فی شرح السنۃ وفی الاستیعاب لابن عبد البر انہ قال یا رسول اللہ ماذا ترای فی الشعر فقال ان المؤمن یجاہد بسیفہ ولسانہ روایت ہی کعب بن مالک سی یہہ کہ اونہون نی کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ اللہ تعالی نی نازل کی ہی بیچ حق شعر کہنی کی وہ چیز کہ نازل کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مومن جہاد کرتا ہی ساتہہ تروار اپنی کی اور زبان اپنی کی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری بیچ ہاتہہ اوسکی ہی گویا کہ مارتی ہو کفار کو ساتہہ شعر کی مانند تیر کی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین اور مذکور ہی کتاب استیعاب مین ابن عبد البر کی ہی یہہ کہ کعب نی کہا یا رسول اللہ کیا حکم فرماتی ہو بیچ شعر کی کہ اچہا ہی یا برا پس فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق مومن جہاد کرتا ہی ساتہہ تروار اپنی کی اور زبان اپنی کی ف لکہا ہی علمائی کہ تین شخص ممتاز شعرای اسلام سی تہی حسان بن ثابت اور عبد اللہ بن رواحہ اور کعب بن مالک ڈراتی تہی کافرون کو ساتہہ لڑائی اور جہاد کی اور ڈالتی تہی رعب بیچ دل انکی اور حسان طعن کرتی ہی بیچ نسب انکی اور عبد اللہ بن رواحہ توبیخ وسرزنش کرتی تہی اونکو کفر پس کعب نی بقصد شکایت کی فحش شعر ہی اور تاسف کی دیر حال اپنی کی عرض کیا حضرت سی کہ اللہ تعالی نی بیچ مذمت شعر کہ

یہہ آیا ادناری والشعراء یتبعہم الغاوون حضرت نی فرمایا کہ شعرا کہ بجو کفار کی اور ذائید دین اسلام کی کرتی ہین حکم جہاد کا کہتا ہی لیسا شعر کہنا مذموم نہین اور کہنی والا اوسکا ان شعرا مین کہ اس آیہ مین مذکور ہین داخل نہین چنانچہ اسلیئے استثنا کیا ہی اللہ تعالی نی انکو ساتہہ قول اپنی کی الا الذین امنوا وعملوا الصالحات وذکروا اللہ کثیرا الخر اور فرمایا آنحضرت نی بیچ بیان ہونی بجو کفار کی بیچ حکم جہاد کی والذی نفسی بیدہ الخ شرح **وعن** ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الحیاء والعی شعبتان من الایمان والبذاء والبیان شعبتان من النفاق رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمائی حیا اور زبان بندگی بری بات سی دو شاخین ہین ایمان سی اور فحش گوئی اور بیکواس بیفائدہ دو شاخین ہین نفاق سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** حیا کا شاخ ہونا ایمان کا ظاہر ہی اور ذکر اوسکا کتاب الایمان مین ہو بہی چکا ہی اور ہونا زبان بندگی کا شاخ ایمان کی اور ہونا فحش گوئی اور بیکواس بیفائدہ کا شاخ نفاق کی بسبب اسکے ہی کہ مومن بسبب حیا اور انکسار اور مسکینی اوتوسل عبادت اور اصلاح باطن کے قدرت نہین رکہتا ہی وپر تقریر وبیان کی اور عاجز ہوتا ہی ثابت کرنی مدعا ومراد سے بروجہ مبالغہ اور تیزی زبان کی اور قصوی کرتا ہی بری باتون سے بخلاف منافق کی کہ فحش گو ہوتا ہی اور دلیر وفادر ہوتا ہی اوپر بیان اور تیز زبانی کی شرح **وعن** ابی ثعلبۃ الخشنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان احبکم الی واقربکم منی یوم القیمۃ احاسنکم اخلاقا وان ابغضکم الی وابعدکم منی مساویکم اخلاقا الثرثارون المتشدقون المتفیہقون رواہ البیہقی فی شعب الایمان ورواہ الترمذی نحوہ عن جابر وفی روایۃ قالوا یا رسول اللہ قد علمنا الثرثارون والمتشدقون فما المتفیہقون قال المتکبرون اور روایت ہی ابی ثعلبہ خشنی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق محبوب ترین تمہاری طرف میری اور بہت نزدیک تمہاری مجہسی قیامت کی بہت خوش اخلاق تمہارے ہین اور تحقیق دشمن ترین تمہاری طرف میری اور دور ترین تمہاری مجہسی بد اخلاق تمہاری ہین کہ وہ ہین بہت کلام کرنیوالی تکلف کر کر اور خلاف حق کی اور فراخی کرنیوالی کلام مین بغیر احتیاط کی اور متفیہق نقل کی یہہ بیہقی فی شعب الایمان مین اور روایت ہی ترمذی سی مانند اسکی جابر سی اور بیچ ایک روایت ترمذی کی یون ہی کہ عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ تحقیق جانا ہمنی ثرثارون اور متشدقون کو پس کون ہین متفیہقون فرمایا متکبر کرنیوالی **ف** فہق کہتی ہین فراخ کرنی سخن کو اور مونہہ بہر کر کلام کرنیکو جیسی تنکیر تبغانی ہین پس چونکہ اسطرح کا کلام بسبب تکبر کی کرنی ہین تفسیر کیا متفیہقون کو ساتہہ متکبرین کی بعلاقہ لزوم کی اور اس سی معلوم ہوا کہ بیکواس بیفائدہ کرنی اور تقریر رین بنا بنا کر کرنین مذموم ومکروہ ہین لیکن جو کچہہ کہ خطبون مین اور وعظون مین بہ نیت تاثیر کی دلون مین اور نرم کرنی دلون کی اور متوجہ کرنیکی طرف طاعتون کی کرتی ہین مکروہ نہین لیکن اسمین بہی موافق سمجہہ لوگون کی کلام کرنی نہ یہہ کہ دقائق اعراب کے اور مشکل لغت بولین سامنی ان پڑہون کی کہ یہہ بہی چاہا نہین شرح ع **وعن** سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یخرج قوم یاکلون بالسنتہم کما تاکل البقرۃ بالسنتہا رواہ احمد اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک نکلی گی ایک قوم کہ کہاویگی ساتہہ زبانون اپنی کی جیسیکہ کہاتی ہی گائین ساتہہ زبان اپنے کی نقل کی یہہ احمد نی **ف** ساتہہ زبانون الخ یعنی زبانون کو وسیلہ کہانیکا کرینگی کہ تعریف ومذمت لوگون کی کرین گے جہوٹی اور ظاہر کرینگی فصاحت وبلاغت تاکہ لوگون کو جال مین پہانسین اور حاصل کرین دنیا اور خواہش نفسون اپنے کی جیسیکہ کہاتی ہے گائین الخر یعنی جیسی وہ کہاتی ہی اپنی زبان سی اور تمیز نہین کرتی بیچ چرنی چاریکی درمیان تر اور خشک وشیرین وتلخ کی اسیطرح وہ لوگ کہ اپنی زبانون کو وسیلہ مقاصد اپنی کا کیا ہی تمیز نہین کرینگی درمیان حق وباطل اور حلال وحرام کی شرح **وعن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ یبغض البلیغ من الرجال الذی یتخلل بلسانہ کما تتخلل البقرۃ بلسانہا رواہ

الترمذی وابوداود وقال الترمذی ھذا حدیث غریب اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بتحقیق اللہ کا دشمن رکھتا ہے اوس شخص کو کہ رہا ہے
کرنی فصاحت کلام مین جو کہا وے ساتھہ زبان ہی کے یا پھیر زبان اپنے کو گرد دانتون کے یعنی ازراہ مبالغہ کی بیجا اظہار بلاغت بیان کی جیسی کہ پیشتی ہین اور کہا تے
ہین چارا گا مین ساتھہ زبانون اپنی کی نقل یہہ ترمذی اور ابوداودنی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہے ف پس وہ کلام اچھا ہی کہ ہو
بقدر حاجت کی اور موافق ہو ظاہر اوسکا ساتھہ باطن اوسکی بموجب شریعہ کی ۔ ع وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مررت
لیلۃ اسری بی بقوم تقرض شفاھھم بمقاریض من النار فقلت یا جبرئیل من ھؤلاء قال ھؤلاء خطباء امتک الذین یقولون ما لا یفعلون
رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی انس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے گذرا مین اوس رات کو معراج کر دانی گئی مجکو ایک قوم پر کہ کاٹی جاتی تہی ہونٹہ اونکی ساتھہ مقراضون آگ کی پس کہا مینی ای جبرئیل کون ہین
یہہ لوگ کہا یہہ ہین واعظ قوم تیر کی وہ جو کہتی ہین وہ چیز کہ آپ نہین کرتی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف یعنے لوگون کو
نیک کلام کرنیکو کہتی ہین اور آپ نہین کرتی اور برائی اونکی نکرنی ہین ہے اور کہنی ہین برائی نہین اگرچہ آپ نکرین چنانچہ اسیلیے امر بالمعروف مین فعل
شرط نہین ہی اور اگر کرین تو بہتر ہی ولیکن امر بالمعروف بغیر فعل کی تاثیر نہین رکھتا ۔ ح وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من تعلم صرف الکلام لیسبی بہ قلوب الرجال او الناس لم یقبل اللہ منہ یوم القیمۃ صرفا ولا عدلا
رواہ ابوداود ۔ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ سیکھے پھیرنا کلام کا یعنی طرح طرح بیان کرنا
کلام کا تا قابو مین لاوے بسبب دسکی دل مردون کی یا فرمایا لوگون کی نہین قبول کریگا اللہ تعالی اوسی دن قیامت کی نفل اور نہ فرض نفل کے
یہہ ابوداودنی وعن عمرو بن العاص انہ قال یوما وقام رجل فاکثر القول فقال عمرو لو قصد فی قولہ لکان خیرا
لہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لقد رایت او امرت ان اتجوز فی القول ان الجوز خیر رواہ ابوداود اور روایت عمرو بن العاص سی یہہ کہ اوسنے
نے کہا ایکدن اوسحالت مین کہ کہڑا ہوا ایک شخص یعنی خطبہ پڑہنی کو یا وعظ کہنی کو اور بہت بیان کیا یعنی واسطی اظہار فصاحت و بلاغت کی
یہان تک کہ تنگ ہوئی لوگ پس کہا عمرو نی اگر میانہ روی کرتا اپنی تقریر مین تو البتہ بہتر ہوتا واسطی اوسکی سنا مینی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کو فرماتی تحقیق جانا مینی یا فرمایا حکم کیا گیا مین یہہ کہ اختصار کرون تقریر مین پس بتحقیق تقریر مختصر بہتر ہی نقل کی یہہ ابوداودنی ف حدیث
مین لفظ فقال عمرو مکرر ہی بسبب طول کلام کی اسلیے کہ لو قصد الخ مقولہ ہی قال لو ما کا اور قام رجل حال ہی پس چونکہ قول و مقول مین فرق
پڑ گیا بسبب حال کی پھیر اعادہ کیا قول کو کہ کہا فقال عمرو ۔ ع وعن صخر بن عبداللہ بن بریدۃ عن ابیہ عن جدہ قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان من البیان سحرا وان من العلم جھلا وان من الشعر حکما وان من القول عیالا رواہ ابوداود
اور روایت ہی صخر بن عبداللہ بن بریدہ سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنے عبداللہ سی اوسنی نقل کی صخر کی دادا سے یعنے بریدہ سے کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق بعضا بیان سحر ہی اور تحقیق بعضا علم جہل ہی اور تحقیق بعضا شعر فائدہ مند ہوتا ہی اور تحقیق بعضا قول وبال ہوتا ہی یعنی کہ بیہودہ
پر یا ملال ہی سننی والی پر اگر جاہل ہی تو بسبب اسکے کہ سمجھتا نہین اور اگر عالم ہی تو بسبب اسکے کہ وہ خود جانتا ہی یا کران ہی اوسپر کہ نہین چاہتا کہ سنی اوسکو
نقل کیہہ ابوداودنی ف بعضا علم جہل ہی اسکی دو معنی ہین ایک تو یہہ مراد یہہ ہے کہ سیکھنی ایسی علوم کہ احتیاج نہین ہے اونکی مانند نجوم اور علوم فلاسفہ
اور مانند انکے اور چھوڑ دی اون علوم کو کہ محتاج ہین لوگ انکی یعنی قرآن و اور علوم دینی اور حاصل اس توجیہ کا یہہ ہے کہ بعضے علوم لازم کرنیوالی جہل
اور علوم کی ہوتی ہین باعتبار اوسکو جہل کہا دوسرے یہہ کہ مراد یہہ ہے کہ اپنی علم پر عمل نکرنی یہہ جاہل اسلیے ہوا کہ جو کوئی علم رکھی اور عمل نکری تو گویا جاہل ہی اور

ممکن ہے کہ مراد یہ ہو کہ ایک دعوی علم کا کرتا ہی اور اپنی گمان مین عالم ہی اور واقع مین جاہل ہی یہہ علم اوسکا علم نہین بلکہ جہل ہی اور حکم ساتھہ پیر ح کے بسبب حکمت کی ہی اور بانی مضامین کے تحقیق اوپر ہو چکی ہی ۔ ح **الفصل الثالث** فصل سیسری **عن** عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یضع لحسان منبرا فی المسجد یقوم علیه قائما یفاخر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم او یناضل ویقول رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله یؤید حسان بروح القدس ما فاخر او ناضل عن رسول الله صلی الله علیه وسلم اور روایت کیا ہی احمد نے عائشہ سی کہ کہا تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم رکھتی حسان کی واسطی منبر مسجد مین کہ کھڑی ہوتی اوسپر کھڑی ہوتا اور اتخالیکہ فخر کرتی حضرت کی طرف سے یا کہا کہ مقابلہ کرتی حضرت کی طرف سے اور فرماتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق اللہ تعالی تائید کرتا ہی حسان کی ساتھہ جبرئیل کی جب تک کہ مقابلہ کرتا ہی واسطے یا کہا فخر کرتا ہی حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نقل کی یہہ بخاری نے **وعن** انس قال کان للنبی صلی الله علیه وسلم حاد یقال له انجشة وکان حسن الصوت فقال له النبی صلی الله علیه وسلم رویدک یا انجشة لا تکسر القوارير یرید ضعفة النساء **متفق علیه** اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدی کہنی والا کہا جاتا تھا اوسکو انجشہ اور تھا وہ خوش آواز پس فرمایا واسطے اوسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آہستہ ہانک اونٹون کو ای انجشہ مت توڑ تو شیشون کو کہا قتادہ نی مراد کہتی ہی یعنی آنحضرت ساتھہ شیشون کے بدنون ضعیف عورتون کو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** حدو ہانکنا اونٹ کو ساتھہ گانی اور آواز کی کذا فی الصراح اور یہہ جدا گانا ایک قسم ہی گانی کی مباح ہی بالاتفاق اور کسیکو علماء مین سے خلاف نہین ہے اسمین اور عادت ہے عرب کے کہ جب اونٹ تھک جاتی ہین نوخوش آوازی کرتی ہین اور حدی کہتی ہین اونٹنی کو گرم دست ہو جاتی ہین اور تیز چلنی لگتی ہین اور قوارير جمع قارورہ کی ہی یعنی شیشہ کے اور معنی اخیر جملہ کی دو ہین ایک تو یہہ کہ شبہ ضعف اور نرمی کی عورتون کے بدن مین سے تیز چلنا اونٹون کا اور جنبش موجب بخر و مشقت کی ہی اور دوسرے معنے یہہ کہ مراد ضعف و نرمی دل عورتون کی ہی یعنی مبادا اوسکی گانی سی تغیر اونکی باطن مین پیدا ہوا اور خطری برے آنی لگین کہ گانا بالخاصیت طبیعت کو جنبش مین لاتا ہی اور وسوسی ملین دل کا ہی اسسبب سے فضیل بن عیاض رحمتی فرمایا کہ الغناء رقیة الزنا یعنی گانا منتر زنا کا ہی اگرچہ یہہ احتمال زواج مطہرات مین ضعیف ہے لیکن سوء خاطر کی طبیعے ہین اختیار مین نہین راہ احتیاط کی چلنی اولی ہی کذا قالوا اور حقیقت مین افعال و اقوال آنحضرت کی واسطی تعلیم تلقین امت کی ہین اور اکثر شارحین نے دوسرے معنون کو ترجیح دی ہی اگرچہ معنی اول ظاہر تر ہین باعتبار الفاظ کے ۔ ح **وعن** عائشة قالت کان عند رسول الله صلی الله علیه وسلم الشعر فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم هو کلام فحسنه حسن وقبیحه قبیح رواه الدارقطنی وروی الشافعی عن عروة مرسلا اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تھا ذکر کیا گیا ایک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی شعر یعنی پوچھا گیا کہ شعر اچھا ہے یا برا پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی شعر کلام ہے پس اچھا اوسکا اچھا ہے اور برا اوسکا برا ہی یعنی مدار مضمون پر ہے اگر اچھا مضمون ہے تو وہ شعر اچھا ہے اور اگر برا مضمون ہے تو برا ہے نقل کی یہہ دارقطنی نی و نقل کی شافعی نی عروہ سے مرسل و **عن** ابی سعید الخدری قال بینا نحن نسیر مع رسول الله صلی الله علیه وسلم بالعرج اذ عرض شاعر ینشد فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم خذوا الشیطان او امسکوا الشیطان لان یمتلی جوف رجل قیحا خیر له من ان یمتلی شعرا رواه مسلم اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا تھا جسوقت چلتی تھی ہم ساتھہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی عرج مین نام ہی ایک بستی کا مکہ کی راہ مین ناگہان ظاہر ہوا ایک شاعر کہ شعر پڑہتا تھا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پکڑو اس شیطان کو یا فرمایا جانی دو اس شیطان کو البتہ بھر جانا پیٹ مرد کا پیپ سے بہتر ہے اوسکے لیے بھر جانا اوسکا شعر سے نقل کی مسلم نے **ف** چونکہ دیکھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی اوسکو کہ شعر پڑہتا ہے وہ بے باک بیحیا جانا اور التفات مسلمانون کی طرف نہین کرتا جانا کہ نہایت شنیع ہے شعر کا اور بھر ہے ہوئے ہین شعر اوسکی باطن مین اور بیحیا اور بے ادب ہے پس اوسکو شیطان کہا کہ دور ہے قرب رحمت الہی سی اور مذمت کے شعر کی کہ ساتھہ اوسکے مغرور و مبتلا تھا ۔ ح **وعن** جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء الزرع اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ گانا حاضر کرتا ہی نفاق کو دل مین جیسا کہ حاضر کرتا ہے پانی کھیتی کو نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی نفاق کا اور صحیح روایت ابی امامہ سے ہے کہ الغناء واللہو ینبتان النفاق کما یثبت الماء الزرع الحدیث و نقل محمد بن نصر المروزی والاکر فیتال الایمان فی القلب کما ینبت الماء

نووی فی کتاب رضہ ہین کہ گانا ساتہہ نرمی آواز کی بکروہ ہی اوسنا ہی اوسکا مکروہ ہی اور اگر ہو سنا اوسکا اجنبی عورت سی تو ہی بہت مکروہ اور گانا ساتہہ ساز کی شعار شراب پینے والون کا ہی مانند عود اور طنبور اور باجون کی حرام ہی ایسا گانا ہی اور سنا ہی ۔ ترجمہ ع **وعن** نافع قال کنت مع ابن عمر فی طریق فسمع زمارا فوضع اصبعیہ فی اذنیہ ونأی عن الطریق الی الجانب الاخر ثم قال لی بعد ان بعد یا نافع ھل تسمع شیئا فقلت لا فرفع اصبعیہ من اذنیہ قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسمع صوت مزمار فصنع مثل ما صنعت قال نافع وکنت اذ ذاک صغیرا رواہ احمد وابو داود اور روایت ہی نافع سی کہ کہا تہا مین ساتہہ ابن عمر کی بیچ راہ کی پس سنی اونہون نی تی پس رکہین دونو اوذنگلیان اپنی کانون مین اور دور ہوی راہ سی دوسری طرف یعنی بقصد احتراز اور اجتناب کے پہر کہا اوسنے سیر پیچہی اسکی کہ دور ہو لی ای نافع کیا سنتا ہی تو کہہ یعنی ابہی آواز سی کہا مینی نہین پس اوٹہالین اونگلیان اپنی اونکے کانون سی کہا ابن عمر نی تہا مین ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس سنے اواز نی کی پس کیا حضرت نی مانند اوسیکے کہ کیا مینی کہا نافع نی اور تہا مین اوسوقت لڑکا چہوٹا نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی **ف** یعنی اس سبب سے مجکو منع نکیا سننی اوسکیسی کہ مین چہوٹا تہا تکلیف شرعی مجہیر نہی تا گوئی نہ کہی کہ کراہیت تنزیہی ہی نہ تحریمی اور اجتناب ابن عمر کا بسبب کمال تقوی اور ورع کی تہا والا نافع کو بہی اوسی منع کرنی اور کلام در باب غنا کی بطور ہے حاصل اوسکا یہہ ہی کہ محدثین کہتی ہین کہ کوئی حدیث تحریم غنا مین صحیح نہین ہوئی اور مشائخ کہتی ہین کہ جو کچہہ کہ مقام نہی مین واقع ہوا ہی مراد یہہ ہے کہ اوسکی ساتہہ باجا ہو اور فقہا اس باب مین تشدید بلیغ رکہتی ہین اور فتاوی قاضی خان مین لکہا ہی کہ سنا اواز لہو کا یعنی باجون کا حرام اور گناہ ہی بموجب فرمانی انحضرت کی استماع الملاہی معصیۃ والجلوس علیہا فسق والتلذذ بہا من الکفر اور اگر سنی اچانچک پس نہین گناہ ہے اوپر اور واجب ہے اوپر یہہ کہ بہت کوشش کری اسمین کہ نہ سنی اسلیی کہ منقول ہی انحضرت سی کہ اونگلیان کان مین کہہ لین ۔ ترجمہ ع

باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم

باب ہے بیچ بیان محافظت زبان کی یعنی اوس کلام سی کہ نکہنا چاہیی خصوصا غیبت اور برا کہنا اوسکا کہ نیچا ہی اوسکی غیبت کرنی اور برا کہنا

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** سہل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یضمن لی ما بین لحییہ وما بین رجلیہ اضمن لہ الجنۃ رواہ البخاری ۔ روایت ہی سہل بن سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ضامن ہو واسطی میری اور عہد کری اور لازم پکڑی اپنی پر محافظت اوسچیز کی کہ درمیان دونو کلون اوسکی ہی یعنے زبان اور دانت کہ زبان کو بیجا وی کلام بی فائدہ اور بری ہی اور دانتون کو کہانی اور پینی حرام کی سی اور لازم پکڑی محافظت اوس چیز کی کہ درمیان دونو پا نو اوسکی ہی یعنی ستر کو محفوظ رکہی زنا سی ضامن ہو مین واسطی اوسکی بہشت کا نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنے وہ اول داخل ہوگا بہشت کی درجات عالی مین اور یہہ ضمانت حقیقت مین پروردگار کیطرف سی ہی جیسا کہ اپنی فضل سی ضامن رزق بندون کا ہوا ہی ویسی ہی وعدہ قوی جزا اعمال کا بہی کیا ہے اور انحضرت نائب اوسکی ہین ۔ ترجمہ ع **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد لیتکلم بالکلمۃ من رضوان اللہ لا یلقی لہا بالا یرفع اللہ بہا درجات وان العبد لیتکلم بالکلمۃ من سخط اللہ لا یلقی لہا بالا یہوی بہا فی جہنم رواہ البخاری وفی روایتہ لہما یہوی بہا فی النار ابعد ما بین المشرق والمغرب ۔ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بندہ البتہ بولتا ہی ساتہہ ایک بات کے کہ اوسمین رضامندی حق کی ہی نہین جانتا اوس بات کی شان بلند کرتا ہی اللہ سبب اوسکے بڑی درجی یعنی بندہ نہین جانتا ہی قدر اوسکی اور گمان کرتا ہی اوسکو سہل وکم اعتبار حال آنکہ وہ اللہ کی نزدیک بڑی رتبہ کی ہوتی ہی اور تحقیق بندہ البتہ بولتا ہی ساتہہ ایک بات

کرا وسمین ناخوشی اللہ کی ہوتی ہی منصا کفہ نہین جانتا اوسکی کہنی مین ہی ورسہل جانتا ہی اوسکو گرتا ہی بسبب اوسکی دوزخ مین نقل کی ہیہ بخاری نے اوربیچ اور روایت بخاری اور مسلم کی یہہ الفاظ آئی ہین کہ گرتا ہی بندہ بسبب اوس بات کی آگ دوزخ مین کرنا دور کہ مسافت درمیان مبدا اور منتہی کی دور تر ہی اوس مسافت سی کہ درمیان مشرق ومغرب کے ہی **ف** یعنی زبان کو نگاہ رکہنا چاہیی اور اوسکی فعل کو آسان نہ جانا چاہی ایک بات کہ بندہ کی زبان سی نکلتی ہی اگرچہ آدمی اوسکو آسان وسہل جانی اگر وہ بات حق ہی تو سبب بلندی درجات کی بہشت مین ہوتی ہی اور اگر بری ہی تو موجب گرنی کی درکات دوزخ مین ہوتی ہی ۱۲ ح **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی برا کہنا مسلمان کا فسق ہی اور مار ڈالنا اوسکا کفر ہی نقل کی ہیہ بخاری اور مسلم نی **ف** ہیہ تغلیظ وتشدید ہی ہیچ نہی کی مار ڈالنی مسلمانون کہسی اور مقصود نفی سلام کامل کی ہی جیسیکہ حدیث المسلم من سلم المسلمون الخ دلالت اسپر کرتی ہی یا مراد مار ڈالنا ہے بسبب سلام کی کہ حلال ومباح جانی بسبب قتل اوسکا اور یہہ بی شک ہی کہ قتل مسلمان کا بسبب اسلام اوسکیے اور حلال ومباح جانی کے کفر ہی ۱۲ ح **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما رجل قال لاخیہ کافر فقد باء بہا احدہما متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہی اپنی بہائی مسلمان کو کافر پس تحقیق پہرتا ہی ساتہہ اس کلمہ کفر کی ایک ان دونو کا نقل کی ہیہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی کہنی والا اس کلمہ کا یا وہ کہ جسکی حق مین کہا ہی اسلیی کہ اگر سچ کہا تو وہ خود شخص کافر ہی اور اگر جہوٹ کہا اور وہ کافر نہا تو یہہ کہنی والا کافر ہوتا ہی اسلیی کہ جب مومن کو کافر کہا تو ایمان کو کفر جانا اور دین اسلام کو باطل اعتقاد کیا اور کہا نووی نی کہ یہہ حدیث اون حدیثون مین سی ہی کہ گنا ہی ان کو بعضی علمانی مشکلات سی بجہت اسکی کہ ظاہر اسکا مراد نہین ہی کیونکہ مذہب اہل حق کا یہہ ہے کہ کفر کی نسبت نہ کیا جاوی مسلمان بسبب گناہون کی مانند قتل وزنا کی اور کہنی اوسکیی اپنی بہائی کو کافر بغیر اعتقاد بطلان دین اسلام کے پس اس حدیث کی کئی طرح تاویل کی گئی ہی ایک تو یہہ کہ محمول ہی اوپر حلال جاننی والی اوسکیی پس اس صورت مین معنی بار بہائی کی یہہ ہون گی کہ رجوع کرتا ہی طرف اوسکی کفر اور دوسری یہہ کہ معنی اوسکی یہہ ہین کہ رجوع کرتی ہی اوپر معصیۃ تکفیر اوسکیی اور تیسری یہہ کہ یہہ محمول ہی اوپر خوارج کی کہ کافر کہتی ہین مومنین کو اور یہہ ضعیف ہی اسلیی کہ مذہب صحیح ومختار اکثرون کی نزدیک یہہ ہی کہ خوارج مانند تمام اہل بدعت کی کافر نہی جاوین کہتا ہون مین کہ یہہ ہیچ غیر حق روافض وخوارج زمانی ہماری کی ہی اسلیی کہ وہ اعتقاد کرتی ہین کفر اکثر صحابہ کبار کا بڑہ کر تمام اہل سنت وجماعت سے پس وہ کافر ہین بلا نزاع ۱۲ ح **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک رواہ البخاری اور روایت ہی ابی ذر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تہمت کری کوئی شخص کسی شخص کو فسق کی اور نہ تہمت کری اوسکو کفر کی مگر کہ پہرتا ہی کلمہ کفر وفسق کہنی والی پر اگر نہو یا رہوا اوسکا کہ جسکو وہ کلمہ کہا اسطرح کا نقل کی ہیہ بخاری نی **ف** یعنے فاسق وکافر نہین یعنی اگر کسی غیر فاسق کو فاسق کہا آپ فاسق ہوا اور اگر کافر کہا اور وہ کافر نہین ہی تو آپ کافر ہوا ۱۲ ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دعا رجلا بالکفر او قال عدو اللہ ولیس کذلک الا حار علیہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پکاری کسی شخص کو ساتہہ کفر کی یا کہی دشمن خدا کی اور نہین ہی وہ شخص اس طرح کا مگر کہ رجوع کرتا ہی کفر یا عداوت اوسپر یعنی آپ کافر اور دشمن خدا کا ہوتا ہی نقل کی ہیہ بخاری اور مسلم نی **وعن** انس وابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال الشتمان ما قالا فعلی البادی ما لم یعتد المظلوم رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی اور ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو شخص برا کہنی والی آپسمین گناہ او بیجا کا کہین اوسپر ہی کہ پہلی برا کہا یعنی دوسرا شخص کہ برا کہتا ہی اوسکا گناہ یہی اول پر ہی کہ ظلم کیا اور دوسرا مظلوم ہی اور وہ باعث ہوا اوسکو برا کہنی پر جبتک کہ تجاوز نکری مظلوم نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پس اگر تجاوز کی مظلوم نی حد سی باہین پہنچ کر زیادہ ہوا برا کہنا اوسکا برا کہنی پہل کرنیوالی کی سی اور ایذا اوسکی سی ہوتا ہی گناہ مظلوم کا زیادہ گناہ پہل کرنیوالی کی سی اور بعضون نی کہا کہ جب تجاوز کری پس نہین ہوتا ہی گناہ فقط پہل کرنیوالی پر بلکہ ہوتا ہی دوسرا بہی گناہ کا رسبب تعدی کی ۵ ع ۵ **وعن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ینبغی للصدیق ان یکون لعانا رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین چائز اوسکی صدیق کی یہہ کہ ہوا لعنت کرنیوالا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** صدیق صیغہ مبالغہ کا ہی یعنی کثیر الصدق کی اور اصطلاح صوفیہ مین صدیقیت ایک مقام ہی بعد مقام نبوت کی چنانچہ آیۃ کریمہ فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین اشارہ ہی اسپر اور چونکہ صدق اور راستے شیوہ مرد کا ہوا اور ایسی مقام مین پہنچا کر بعد مقام نبوت کی ہی اور تمام انبیا واسطی رحمت کی اور تردیک کرنی دورون کی مبعوث ہین لعنت کرنی کو دور ڈالنا اور ناکنا درگاہ رحمت سے بے شان اوسکے نہوا اور مقتضای مقام صدیقیت کا نہین اور سلبی خصلت پسندیدہ اہل سنت وجماعت کی ترک کرنا لعن طعن کا ہی کہ کسیکو لعنت نکرین اگرچہ مستحق لعنت کا ہوا اور مقتضای نہوا اپنے زبان کو ساتھہ اوسکی آلودہ نکرین اور تضییع وقت ساتھہ اوسکی نکرین اور ساتھہ لعنت کرنی بدون کی اپنی کو خراب نکرین جو کہ ملعون ہی نزدیک خدا کی کیا حاجت کہ اور کوئی اوسکو لعنت کری مگر جائز ہی اوس کا فر پر کہ مخبر صادق نی خبر دی ہو ساتھہ مرنی اوسکے کفر پر اور جانا چاہیی کہ لعنت دو قسم پر ہی ایک تو انکنا اور دور کرنا ہی رحمت الہی سی اور ناامید مطلق کرنا ہی فضل نامتناہی اوسکی سی یہہ تو مخصوص کافرون کی لیی ہی اور دوسرے دوری اور محرومی مقام قرب رضای حق سی کہ راجع اور عائد ساتھہ ترک اولی اور احوط کی ہی پس جو کچھہ کہ واقع ہوا ہے بیچ ترک بعضی اعمال اوراد کی اور بعضی صحابہ وغیرہم سی بہی منقول وماثور ہی سب اسی باب سی ہی نہ قسم اول سی اور لعان صیغہ مبالغہ کا اسلیی لائی کہ احتراز تہوڑی سی لعنت سے اور اکثر وقوع ہی مومنین مین کہا ابن ملک نی کہ صیغہ مبالغہ مین اشارہ ہی اسپر کہ یہہ دوم نہین ہی اوسکی لیی کہ صادر ہو لعنت اوسی کیا یا دوبارہ ۱۲ ع **وعن** ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللعانین لا یکونون شہداء ولا شفعاء یوم القیامۃ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی درداسی کہا کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق بہت لعنت کرنیوالی نہونگے گواہی دینی والی اور نہ شفاعت کرنیوالے دن قیامت کی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** گواہی دینی والی یعنی لوگون پر کہ وہ اگلی امتون کی لوگ ہین ان پر امت محمدی گواہی دینگے کہ اونکی رسولون نی ابلاغ احکام الہی کیا تہا جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وکذلک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس پس فرماتی ہین کہ لعنت کرنیوالون کو کہ لعنت عادت اور خو اونکی ہی درجہ شہادۃ پہنچے گواہی دینی کا اور درجہ شفاعت کا کہ لوگونکی شفاعت کرین نصیب نہین ہوتا ہی یہہ کسیکا دن قیامت کی ۱۲ ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال الرجل ہلک الناس فہو اہلکہم رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ کہی کوئی ہلاک ہوئی لوگ اور مستحق آگ دوزخ کی ہوی پس وہ سب سے زیادہ ہلاک ہونیوالا ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنے جو کوئی یہہ کہی بقصد عیب جوئی اور حقارت اور ناامید کرنیکی لوگون کو رحمت الہی سی نہ بطریق تحسر اور غمخواری اور تاسف کی اوپر حال آنیکے تو وہ کہنی والا اوسکا سب سے زیادہ ہلاک ہونیوالا ہی کہ اپنی نفس پر عجب کیا اور لوگون کو چشم حقارت سی دیکہا اور رحمت حق سی ناامید کیا اور یہہ معنی لکہکم کی ہین کہ پیش کاف کو بصیغہ تفضیل اور اہلکہم ساتھہ نصب کاف کی بصیغہ ماضی بہی آیا ہی

اوسکی معنی یہہ ہین کہ جو کوئی اس کلمہ کو کہی ہلاک کرتا ہی لوگون کو اور بیچ ورطہ نا امیدی اور ترک طاعت اور منہمک رہنی کی معاصی مین ڈالتا ہی اسلیے کہ اس کلام کی سُنی سنتہ دل اور نا امید دل شوق ہوتے ہین کہ گنہگار کو گرفتار صفت قہر جلال کی ہین اونکو نصیحت سایتہ نرمی کی کرنی اور ساتہہ رحمت و مغفرت اللہ کی امیدوار کرنا خوب ہی وبعید ہے یہان شاید اسپر لوگون کو شبہات دینی اور بے قیدی اور سہل و آسان رحمت کرنا چاہیے ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَاْتِيْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بدترین لوگون کو کہ دن قیامت کی دورویہ منافق صفت ہے وہ کہ آتا ہی ایک جماعت کے پاس ساتہہ ایک طریق کی اور آتا ہی دوسری جماعت کے پاس طرح یعنی ہر جماعت سے ازراہ خوشامد ایسی ہین کہ ناہی موافق مرضی اونکی ہو رعایت حق کی نہین کرتا جیسیکہ حال منافقون کا ہا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَمَّامٌ اور روایت ہی حذیفہ ہی کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے نہ داخل ہوگا بہشت مین یعنی ساتہہ نجات پاتی ہوونکی چغل خور نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کیمین بجای لفظ قتات کی لفظ نمام کا آیا ہی **ف** قتات اور نمام کی ایک ہی معنی ہین کہ جو ایک کی بات دوسرکو پہنچاوی اوپر وجہ فساد کی نوع ۱۲ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا وَاِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْكَذِبَ فُجُوْرٌ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو اپنی پر سچ بولنی کو اسلیے کہ سچ بولنا راہ دکہاتا ہی طرف نیکو کاری کی یعنی خاصیت سچ بولنی کی یہہ ہی کہ توفیق ہوتی ہی نیکی کرنیکی اور تحقیق نیکوکاری راہ بتلاتی ہی یعنی پہنچاتی ہی نیک کار کو طرف بہشت کی یعنی مراتب عالیہ اوسکیلی اور ہمیشہ ایک شخص سچ بولتا ہی اور کوشش کرتا ہی سچ بولنی مین یہان تک کہ لکہا جاتا ہی وہ نزدیک اللہ کی صدیق اور دور رکہو تم اپنی تئین جہوٹ بولنی سی اسلیے کہ تحقیق جہوٹ بولنا پہنچاتا ہی بالخاصیت طرف فسق و فجور کی اور تحقیق فسق کرنا پہنچاتا ہی طرف آگ دوزخ کے اور ہمیشہ آدمی جہوٹ بولتا ہی اور کوشش کرتا ہی جہوٹ بولنی مین یہان تک کہ لکہا جاتا ہی نام اوسکا نزدیک اللہ تعالی کی بڑا جہوٹا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یہہ الفاظ آئی ہین کہ تحقیق سچ بولنا نیکی ہی اور نیکی پہنچاتی ہی طرف بہشت کی اور تحقیق جہوٹ بولنا فجور ہی اور تحقیق فجور پہنچاتا ہے طرف آگ کی **ف** لکہا جاتا ہی الخ یعنے حکم کیا جاتا ہی اوسپر ساتہہ صدیقیت کی اور ثابت کیا جاتا ہی اوسکے لیے مقام صدیقیت اور ثواب اوسکا لکہا جاتا ہی نام اوسکا بیچ دیوان اعمال کی نزدیک ملاء اعلے کے یا لوگ اپنے کتابون مین نام اوسکا صدیق کہتے ہین اور مقصود یہہ ہی کہ ظاہر کیا جاتا ہے خلق مین ساتہہ اس صفت ذمام کی اور ڈالا جاتا ہی لوگون کی دلمین اور جاری کیا جاتا ہے زبانون پر کہ یہہ سچا ہی برقیاس قول اللہ تعالی کی اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا اور اسیطرح جہوٹ بولنے والے پر حکم کیا جاتا ہی کہ یہہ جہوٹا ہی اور ثابت کیا جاتا ہے اوسکے لیے

عذاب ہوتون کا یا لوگون مین جھوٹا مشہور کیا جاتا ہی اور لوگ اوسی بغض رکھتی ہین ف وعن اُمِّ کلثوم قالت قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لیس الکذاب الذی یصلح بین الناس فیقول خیرا وینمی خیرا متفق علیہ اور روایت ہی ام کلثوم سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی نہین جھوٹا وہ شخص کہ اصلاح کرتا ہی درمیان لوگون کی اور کہتا ہی باتین نیک کہ باعث اصلاح اور رفع نزاع کی ہون اگرچہ
جھوٹ بھی ہون اور پہنچاتا ہی اچھی باتین یعنی ایک کے طرف سی دوسرے کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہتا ہی الخ یعنی کلام کہ متضمن ہے ایسے
کو نہ شر کو مثلاً زید و عمر مین بگاڑ ہی یہہ اسکی اصلاح کی لیی کہتا ہی ایک کے طرف سی دوسرے کو اور تعریف کرتا ہی تیری اور کہتا ہی
کہ مین دوست رکھتا ہون اسکو اگرچہ اسنی نکہا ہو ف وعن المقداد بن الاسود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم المداحین
فاحثوا فی وجوھھم التراب رواہ مسلم اور روایت ہی مقداد بن اسود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ
دیکھو تم تعریف کرنیوالون کو پس ڈالو اونکی مونہہ مین مٹی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنے جوکہ مبالغہ کرین تعریف مین روبرو تمہاری لطمع مال کی برابر ہے
کہ تعریف شر ہو یا نظم اونکی مونہہ مین مٹی ڈالو یعنی محروم کرو کہ کچھہ ندو یا مراد یہہ ہی کہ کچھہ تہوڑا سا دیدو کہ مشابہ ہی ساتھہ ڈالنی خاک کی قلت
وحقارت مین تاکہ بجز کرین تمہاری اور بعضی علمانی اوسکو ظاہر پر حمل کیا ہی چنانچہ مقدادی کہ راوی اس حدیث کا ہی آیا ہی کہ مٹی خاک
کے لے اور سامنی امیرالمومنین حضرت عثمان رض کی تعریف کرنیوالیکی مونہہ مین ڈالدی اور اسمین زجری تعریف کرنیوالیکو اسلیی کہ وہ مغرور و متکبر کرتا ہی
اوسکو کہ جسکی تعریف کرتا ہی کہا خطابی نی کہ مداحین وہ لوگ ہین کہ عادت پکڑی ہی اونہون نی تعریف کرنیکی بغیر تمیز کی درمیان حق و باطل کے
اور مستحق و غیر مستحق کی اور کیا ہی تعریف کو وسیلہ معاش کا کہ اسکی سبب سے حمد و ثنا موقوف ہوتی ہین نفع کی پس جوکہ تعریف کرے کسیکی اچھی فعل اور
امر محمود پر تاکہ اوسکو رغبت ہے اور بہلائیون کی کرنیکی اور لوگون کو رغبت ہو اوسکی اقتدا کی پس نہین ہی وہ مداح یعنی مداح برا ف وعن ابی بکرۃ
قال اثنی رجل علی رجل عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ویلک قطعت عنق اخیک ثلاثا من کان منکم مادحا
لا محالۃ فلیقل احسب فلانا واللہ حسیبہ ان کان یری انہ کذلک ولا یزکی علی اللہ احدا متفق علیہ اور روایت ہی ابی
بکرہ سی کہا تعریف کی ایک شخص نی ایک شخص کی کہ وہ بہی حاضر تہا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی مبالغہ کیا اوسکی تعریف مین پس فرمایا حضرت
نی وای تجکو کاٹی تو نی گردن بہائی اپنی کی تین بار فرمایا جو شخص کی ہو تم مین سے تعریف کرنیوالا ضرور پس چاہیی کہ کہی گمان کرتا ہون مین فلانیکو ایسا یعنے
مرد صالح مثلاً حال اسکا اللہ تعالی جانتا ہی حقیقت حال اسکیکو اور حساب کرنیوالا اور جزا دینی والا اوسکا ہی اسکی کردار پر اگر گمان رکھتا ہی تعریف کرنیوالا
کہ تحقیق وہ ایسا ہی ہی یعنی جیسیکہ تعریف کی اور تعریف نکری اور حکم نکری خدا پر ساتھہ جزم و یقین کی کسیکو کہ وہ ایسا ہی یعنی احتیاط کری تعریف
مین اور کہی کہ گمان رکھتا ہون کہ وہ ایسا ہی واللہ اعلم اور بجزم نکہی کہ بلاشبہ ایسا ہی ہی تا حکم علم الہی پر ہو ف اگر گردن کا بمعنی ذبح اور ہلاک
جسمانی کی ہی استعمال کیا اسکو بیچ ہلاک روحانی کی کہ ممدوح کو اوسی عجب و غرور پیدا ہوتا ہی وہ ہلاک دنیا مین ہی اور یہہ دین مین اور کبہی تعریف
باعث ہلاک دنیا کی ہی ہوتی ہی جیسیکہ تعریف شنی سی مغرور ہوا اور کسیکو ہلاک کیا اور اسکی قصاص مین اسکو ہلاک کیا حاکم نی ف تعریف
کرنی آدمی کی تین طرح پر ہی ایک تو یہہ ہے کہ تعریف کری اوسکی اوسکی مونہہ پر یہہ قسم تو وہ ہی کہ نہی گئی ہی اوسی اور دوسرے یہہ ہی کہ تعریف کری
اوسکی غائبانہ لیکن چاہتا ہی کہ خبر تعریف کی اوسکو پہنچی پس اس سے بہی نہی کی گئی اور تیسری یہہ ہی کہ تعریف کری اوسکی غائبانہ اسحال مین کہ یقین ہو اوسکے
پہنچنے نہ پہنچنی کی اور تعریف کری اوسکی ساتھہ وسیچ کی کہ آدمی ہے پس اس تعریف کا مضائقہ نہین ف وعن ابی ہریرۃ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتدرون ما الغیبۃ قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ذکرک اخاک بما یکرہ قیل افرایت ان کان

فِی اَخِیْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ کَانَ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

وَفِیْ رِوَایَةٍ اِذَا قُلْتَ لِاَخِیْکَ مَا فِیْهِ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِذَا قُلْتَ مَا لَیْسَ فِیْهِ فَقَدْ بَهَتَّهٗ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی جانتی ہو تم کہ کیا ہی غیبت کہا بعضی صحابہ نی کہ اللہ رسول اوسکا داناتر ہی فرمایا غیبت ذکر کرنا تیرا ہی اپنی بہائی مسلمان کو ساتھہ ایسی چیز وصفت کی کہ ناخوش رکھی کہا بعضی صحابہ نی پس خبر دو تم اگر ہو سچ بہانی میرنی یعنی اوس شخص مین کہ اوسکو بیان ذکر کیا مینی وہ چیز کہ کہتا ہو نہین یعنی اگر وہ صفت بدا وسمین ہی اور سچ مینی کہا اور اوسکو ناخوش لگا یہہ ہی غیبت ہے فرمایا حضرت نی اگر ہی اوس شخص مین وہ چیز کہ کہتا ہی تو پس تحقیق غیبت کی تو نی اوسکی اور اگر نہو اوسمین وہ چیز کہ کہتا ہی تو پس تحقیق بہتان کیا تو نی اوسپر یعنی غیبت یہی ہی کہ عیب بیکا سچ کہی اور اگر سچ نہ کہی تو افترا و بہتان ہی نقل کی یہہ مسلم نی اور ایک روایت مسلم کیمین یہہ الفاظ آئی ہین جسوقت کہ کہی تو وسطی بہائی اپنی کی وہ چیز کہ اوسمین ہے پس تحقیق غیبت کی تو نی اوسکی اور جسوقت کہی تو وہ چیز کہ نہین اوسمین پس تحقیق بہتان کیا تو نی اوسپر

فصل جان کہ غیبت ایک گناہ ہی نہایت بڑا اور بسبب اور گناہون کی زیادہ پہیلا ہوا ہی لوگون کہ بہت ہی کم ہین ایسی لوگ کہ بچین اوسے اور غیبت کرنیہ ہین کسیکی یاد کرنیکو ساتھہ ایسی عیب کے کہ ناخوش لگی اوسکو خواہ وہ عیب اوسکے بدن مین ہو یا اوسکی عقل مین یا اوسکی دین مین ہو یا اوسکے دنیا مین یا اوسکی خلق مین یا اوسکی نفس مین یا اوسکے مال مین یا اولاد مین یا ماں باپ مین یا بیوی مین یا اوسکی خادم مین یا کپڑی مین یا رفتار و گفتار مین یا ہیئت مین یا نشست و برخاست مین یا اوسکی حرکات و سکنات مین یا نازہ روئی اور ترش روئی اور تند خوئی مین اور سخن گوئی اور خاموشی مین اور سوا اوسکی مین جو کچھہ کہ متعلق ہی اوسکا تہہ اوسکی خواہ ذکر کرنا ساتھہ لفاظ کی ہو کنایہ کی یا رمز کی یا اشارہ کی ساتھہ آنکھہ اور بھوون اور سر اور ہاتھہ اور مانند اوسکی اور قاعدہ کلیہ اسمین یہہ ہی کہ جس چیز سے سمجھا دیتو کسیکو نقصان مسلمان کا اور غائبانہ اوسکی ہو پس وہ غیبت حرام ہی اور اگر اوسکی موتہہ پر کہی اور ناخوش لگی اوسکو بیحیائی اور ایذا اور وقاحت ہے کہ یہہ اور بڑی گناہ ہی اور کفارہ غیبت کا یہہ ہی کہ بخشوا لی وسے کہ جسکی غیبت کی ہی اگر خبر ہو اوس غیبت کی اوسکو پہنچی ہی اور اگر نہین پہنچی ہے یا وہ مرگیا یا مسافت دور پر ہی تو استغفار کافی ہی اور بخشوانی مین لازم نہین ہے کہ بتفصیل کہی بطریق اجمال کی کافی ہی کہ کہی تیری غیبت کی ہے مینی بخش دے ہو الصحیح اور بیچہ استغفار کرنیکی اوسکی لیی کہ جسکی غیبت کی ہی یہی کفارہ غیبت کا ہی جیسا کہ احادیث مین آیا ہی بنوع ح

فصل ذکر کرنا آدمی کی برائیون کا بطریق اہتمام کی نہین مضائقہ ہی اور مکروہ ہی اس صورت مین کہ ارادہ کرنا ہو برا کہنی اور نقصان کا اور جیسی غیبت کی ایک شہر والون کی یا بستی والونکی تو نہین ہوتی وہ غیبت یہان تاکہ نام لی ایک قوم معین کا کذا فی السراجیۃ ایک شخص روزہ رکھتا ہی اور نماز پڑہتا ہی لیکن ضرر پہنچاتا ہی لوگون کو ہاتھہ اور زبان سی پس ذکر کرنا اوسکا ساتھہ ایسی چیز کی کہ اوسمین ہے نہین ہوتی غیبت اور اگر خبر پہنچاوے سلطان کو اوسکی ناکردہ کہ تنبیہ کری اوسکو پس نہین گناہ ہی اوپر کذا فی فتاوی قاضی خان و عالمگیریہ

وعن عائشۃ ان رجلا استاذن علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ائذنوا لہ فبئس اخو العشیرۃ فلما جلس تطلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی وجہہ وانبسط الیہ فلما انطلق الرجل قالت عائشۃ یا رسول اللہ قلت لہ کذا وکذا ثم تطلقت فی وجہہ وانبسطت الیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متی عاہدتنی فحاشا ان شر الناس عند اللہ منزلۃ یوم القیامۃ من ترکہ الناس اتقاء شرہ وفی روایۃ اتقاء فحشہ متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق ایک شخص نی اذن مانگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آنیکا پس فرمایا اذن دو اوسکو آنیکا پس برا ہے اپنی قوم مین پس جب بیٹہا وہ کشادہ پیشانی کی حضرت نی بیچ ملاقات اوسکے اور تبسم کیا واسطی اوسکی یا میٹہی باتین کین اوسی پس جبکہ گیا وہ شخص عرض کیا حضرت عائشہ نی یا رسول اللہ کہا تہا

آپنی اوسکی حق مین ایسا اور ایسا پھر کشادہ روئی کی آپنی ہیچ ملاقات اوسیکی اور میٹھی باتین کین اوسی پس فرمایا حضرت نی کیا پاتو نی مجکو محشر
بولنی والا تحقیق بدترین آدمیو کا نزدیک اللہ کی مرتبی مین دن قیامت کی وہ شخص ہے کہ چھوڑین اوسکو لوگ واسطی بچنی برائی اوسیکی
اور ایک روایت مین واسطی بچنی فحش اوسیکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف وہ شخص آ ہوالاعیینۃ بن حصین تہا اور تہا وہ مولفۃ القلوب
اور سنگدلان عرب سی اور اپنی قوم مین رئیس تہا اور تہا بدخلق اور آثار نقصان دین و ایمان کی اوس سی حضرت کی حیات مین اور بعد وفات
حضرت کی ظہور مین آئی اور بعد رحلت آنحضرت کی مرتد ہوگیا تہا اور حضرت ابوبکر رضی کی ہاتہہ مین اسیر آیا اور تجدید اسلام کی کر کر مسلمان
مرا اور اوسوقت مین کہ آنحضرت کی پاس آیا اظہار اسلام کیا تہا لیکن اسلام کامل نہا اور کلام مذکور آنحضرت کا اوسکی حق مین علامات نبوت اور
معجزات سی تہا کہ خبر غیب سے اور حقیقت حال اوسکیسی دے آخر کو آثار ردی کی ارتداد وغیرہ اوسی ظہور مین آئی اور یہہ مذمت اوسکی واسطی ظاہر کرنی
حقیقت حال اوسیکی تہی نا لوگ اوسکو پہچانین اور قریب نکہا دین اور فتنہ مین نہ پڑین پس غیبت نہی اور نووی نی کہا کہ حضرت نی اوسی نرم کلام
کیے واسطی تالیف قلب اوسیکی اور اسی معلوم ہوا کہ جائز ہی مداراۃ اوسکی کہ ڈر ہو اوسکی فحش گوئی اور ضرر کا اور جائز ہی غیبت فاسق کی اور فرق
درمیان مداراۃ اور مداہنۃ کی یہہ ہے کہ مداراۃ خرچ کرنا دنیا کا ہی واسطی اصلاح دنیا کی یا دین کی یا دونون کی معا اور یہہ مباح ہی اور بعض
اوقات مین واجبی ہوتی ہی اور مداہنۃ خرچ کرنا دین کا ہی واسطی کسی اصلاح کی اور یہہ بڑا فائدہ ہے ہاتون کا دہنی کے اسیلیی اکثر لوگ غافل ہین اس سی
اور ان دونون کی فرق سی جاہل ہین اور حضرت نی جو فرمایا کہ کب پایا تو نی الخر یہہ انکار ہی حضرت عائشہ کی اس بات پر کہ آپنی مخالفت کی
حاضر و غائب ہین پس کیون نہ برا کہا آپنی اوسکو حاضر مین جیسکہ برا کہا آپی غائب مین اور واسطی بچنی فحش اوسیکی اس حدیث کی دو معنی کہی ہین
ایک تو یہہ کہ مبنی کہ اوسکی موتہہ پر فحش اور سخت نکہا بسبب اسکے کہ فحش گو نہو نکہا اور اوس جماعت سے نہون کہ لوگ ساتہہ ترک کرتی اونکی کہین بسبب فحش
اونکی دوسرے یہہ کہ وہ شخص شریر تہا بسبب اسکے چھوڑ دیا مبنی اور اوسکی موتہہ پر اوسکو برا نکہا اور برا شخص ہی وہ کہ چھوڑ دین اوسکو لوگ بسبب پرہیز کرنی
برائی اوسکیسے ع ح ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ وَإِنَّ مِنَ
الْمُجَانَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللَّهُ فَيَقُولُ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ
يَكْشِفُ سِتْرَ اللَّهِ عَنْهُ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تمام امت میری عافیت مین ہی یعنی نہین ماخوذ
ہوتی اور نہین عذاب کیے جاتی سخت مگر آشکارا کرنیوالی برائی کی اور تحقیق بی پر واسی سے کہ ہی کری آدمی رات کو یعنی مثلاً عمل بد پر صبح کری اوس
حالانکہ تحقیق ڈہانکا تہا اوسکو اللہ تعالی نی یعنی اوسکی عمل کو لوگون سی یا پردہ پوشی کی تہی اوسکی کہ نہین عذاب کیا اوسکو رات
مین یہان تک کہ جیتا رہا دن تک پس کہی وہ شخص کبسی سی ای فلانی کیا مینی آجکی رات ایسا اور ایسا حالانکہ رات کو پردہ پوشی کی
تہے اوسکی پروردگار اوسکی نی اور صبح کرتی ہی کہولدیا پردہ اللہ کا اپنی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف حضرت شیخ نی معنی معافی
کے یہہ لکہے ہین کہ سلامت رکہی جاتی ہی یعنی غیبت نہین کیا جاتا کوئی مگر علی الاعلان گناہ کرنیوالی اور طیبی نی بہی یہی معنی لکہے
ہین اور ملا علی نی کہا ہی کہ نہین دلالت کرتی حدیث اسپر بلکہ یہہ معنی ہین یعنی جو کہ ترجمہ مین مذکور ہوئی اور شیخ مرحوم نی کہا ہی کہ اسی
معلوم ہوا کہ غیبت کہ حرام ہی اوسکی ہی کہ برا کام کرتا ہی پوشیدہ اور جو کہ بیحیائی اور آشکارا برائی کرتا ہی غیبت اوسیکی غیبت نہین اور لکہا ہی
علمار نی کہ جائز ہی غیبت فاسق معلن کی اور امام ظالم کی اور مبتدع داعی کی یعنی جو کہ لوگون کو بدعت کیطرف بلاوی اور وقت دار
خواسے اور اظہار ظلم کی اور جائز ہی غیبت بقصد نصیحت اور تزکیہ شہود کی اور راویان اخبار و احادیث سے با **وذکر**

حدیث ابی ھریرۃ من کان یؤمن باللہ فی باب الضیافۃ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سزاوار سکا ہی ہے من کان یومن باللہ
باب الضیافہ مین **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن انس** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک الکذب
وھو باطل بنی لہ فی ربض الجنۃ ومن ترک المراء وھو محق بنی لہ فی وسط الجنۃ ومن حسن خلقہ بنی لہ فی اعلاھا رواہ
الترمذی وقال ھذا حدیث حسن وکذا فی شرح السنۃ وفی المصابیح قال غریب اور روایت ہی اس سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ چھوڑدی جھوٹ کو اور وہ ہو ناحق تو اسکو اور ہ ہو ناحق دلوایا جاتا ہی اوسکی لیی محل بیچ کنارہ جنت کے
اور جو شخص کہ چھوڑدی جھگڑا اوسحالت مین کہ ہی حق بنایا جاتا ہی اوسکی لیی مکان بیچون بیچ بہشت کی اور جس شخص نی کہ اچھا کیا خلق
اپنا بنایا جاتا ہی اوسکی لیی بیچ جگہہ بلند بہشت کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن ہی اور ایسی بیچ شرح السنۃ کی اور
بیچ مصابیح کی کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** اور ہو وہ ناحق یہہ قید اسلیی لگائی کہ جھوٹ بولنا بعضی مواضع مین جائز ہی جیسیکہ جنگ
مین بشبر طیکہ موجب عہد شکنی کا نہوا ور صلح کروانی مین اور محافظت مال مسلمان مین کہ ناحق جاتا ہی یا جو کہ دو ہویان رکہتا ہی جائز ہی کہ ہر ایک
سے کہے کہ تجہی زیادہ چاہتا ہون اور ہی حق پر یعنی اگرچہ حق بجانب اوسکے نہا لیکن رفع نزاع کی اوسنی از راہ تواضع اور کسر نفسی کی اور یہہ
بیچ غیر امر دینی کی ہی کہ سکوت کرنیسی اوسمین کوئی خلل دین مین نہ پڑی امام شافعی سے منقول ہی کہ فرمایا بحث ومناظرہ نکیا مبنی ہر گز نگر
دوست رکہا مبنی کہ حق اوپر اہہ خصم میرے کی ظاہر ہوا ور کہا امام حجۃ الاسلام نی کہ حد مراد یعنی جھگڑے کی اعتراض کرنا ہی اوپر کلام غیر کی ساتہہ ظاہر
کرنی خلل کی اوسمین باعتبار لفظون کی یا معنون کی یا بیچ قصد متکلم کی اور ترک مراد یہہ کہ ترک کری انکار واعتراض کو پس جو کلام کہ سنی تو اگر
حق ہو تصدیق کرا وسکی اور اگر باطل ہو اور نہو متعلق ساتہہ امور دین کی تو سکوت کرا وسے اور حسن اخلاق شامل ہی تمام اچہی اوصاف وکمالات
کو اور اکثر اطلاق اوسکا بیچ عرف یہان کی کشادہ پیشانی اور حسن معاشرت پر آتا ہی ع **وعن ابی ھریرۃ** قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اتدرون ما اکثر ما یدخل الناس الجنۃ تقوی اللہ وحسن الخلق اتدرون ما اکثر ما یدخل الناس
النار الاجوفان الفم والفرج رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے آیا جانتی ہو تم کہ کیا چیز اکثر داخل کرتی ہی آدمیکو بہشت مین یعنی اسباب داخل کرنی وینکی بہشت مین ساتہہ فائز ین کی ہین اور تمین سے کونسی
چیز ہی کہ اکثر سبب ہوتی ہی وہ تقوی اللہ کا اور حسن خلق کیا جانتی ہو تم کہ کیا چیز اکثر داخل کرتی ہی آدمی کو آگ مین دو چیزین کہ اوک
مونہہ اور شرمگاہ نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** ادنی تقوی کا یہہ ہی کہ بچی شرک سے اور اعلی اوسکا یہہ ہے کہ
بچے خطرہ ماسوای اللہ سے اور حسن خلق یعنی ساتہہ خلق کی کہ ادنی اوسکا ترک کرنا ایذا انیکا ہی اور اعلی اوسکا یہہ ہی کہ
احسان کری اوسپر کہ جو بدی پہنچاوی اوسکو کذا ذکر الملا علی اور حضرت شیخ نی کہا کہ خوش خلقی بہی داخل تقوے
مین ہی پس ذکر اوسکا بعد ذکر تقوی کی تخصیص بعد تعمیم ہی مگر یہہ کہ مراد تقوی سے اعمال ظاہر رکہین اور حسن
خلق سے اخلاق باطن اور طیبی نی کہا کہ تقوی اشارہ ہی طرف حسن معاملہ کی ساتہہ خلق کی کہ بچی تمام نواہے سے
اور بجا لاوے تمام اوامر کو اور حسن خلق اشارہ ہی طرف حسن معاملہ کی ساتہہ خلق کی اور موقوف کر زبان
یہہ داخل اوسمین ہے اور پڑنا بیچ کہالے اور پینے حرام کے اور کہنا کلام ممنوع اور بیہودہ
اور لاطائل کا ساتہہ زبان کی ہے اور شرمگاہ یعنے ستر مرد وعورت کا

کہ اکثر آدمی بسبب اسکے مخالفت خالق کرتا ہی اور مغلوب العقل ہوجاتا ہی ۔ **وعن** بلال بن الحارث قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرجل لیتکلم بالکلمۃ من الخیر ما یعلم مبلغہا یکتب اللہ لہ بہا رضوانہ الی یوم یلقاہ وان الرجل لیتکلم بالکلمۃ من الشر ما یعلم مبلغہا یکتب اللہ بہا علیہ سخطہ الی یوم یلقاہ رواہ فی شرح السنۃ ورواہ مالک والترمذی وابن ماجۃ نحوہ

اور روایت ہی بلال بن حارث ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق آدمی البتہ بولتا ہی ایک بات بہلائی کی نہین جانتا قدر اوسکی ثابت کرتا ہی اللہ واسطے اوسکے اوسکے سبب اوسکے خوشنودی اپنی اوسدن تلک ملاقات کری اللہ تعالی ہی اور تحقیق آدمی البتہ بولتا ہی ایک بات برائی کی کہ نہین جانتا قدر اوسکی ثابت کرتا ہی اللہ اوسکے سبب اوسکے اوپر خفگی اپنی اوسدن تلک ملاقات کری اوسکی نقل کی بیہقی شرح السنۃ مین اور روایت کی مالک اور ترمذی اور ابن ماجہ نی مانند اوسکی **ف** ثابت کرتا ہی خوشنودی اپنی الخ یعنی دنیا مین توفیق دیتا ہی ایسی چیزون کی کہ راضی ہو اللہ اوسسی اور برزخ مین بچاتا ہی عذاب قبر سی اور فراخ کیجاتی ہی قبر اوسکی اور کہا جاتا ہی کہ سورہ مانند سونی عروس کی اور روز قیامت کی اٹھیگا سعید اور اللہ تعالی کی سایہ مین ہوگا پہر داخل ہوگا بہشت مین اور وہان کی نعمتین پاویگا اور جسپر خفگی ہوگی اوسکی حقین عکس اوسکے سمجھہ لی پس معنی توفیت یعنی اوسدن تلک الخر کی یہہ نہین ہین کہ رضا اور غضب اوسدن تلک ہی بعد ازان منقطع ہونگی اور نظیر اوسکی قول اللہ تعالی کا ہی یجر حق البیہ کے ان علیک یعنی الیوم الدین اور کہا سفیان بن عیینہ نی کہ مراد یہہ بات سی کلمہ حق کہنا ہی نزدیک سلطان ظالم کی انہی اور اس قیاس پر بری بات کلمہ باطل کہنا نزدیک بادشاہ کی کہ ضرر کری دین مین اور ظاہر حدیث سی عام معلوم ہوتا ہی کہ کوئی سا کلمہ ہو ۔ ع **وعن** بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویل لمن یحدث فیکذب لیضحک بہ القوم ویل لہ ویل لہ رواہ احمد والترمذی وابو داود والدارمی

اور روایت ہی بہز بن حکیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی حکیم سے نقل کی بہز کی دادا سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وای ہی واسطے اوس شخص کی کہ بات کری پس جہوٹ بولی تاکہ ہنسا وی ساتہہ اوسکی قوم کو وای ہی واسطے اوسکی وای ہی واسطے اوسکی نقل کی بیہقی احمد اور ترمذی اور ابو داود اور دارمی نی **ف** ویل کی معنی ہین ہلاک عظیم یا نام ایک ناگہیر کا ہی جہنم مین اور مکرر فرمانا اس لفظ کا واسطے تاکید اور تشدید کے ہے وعید مین اور جہوٹ بولی اس قسم سی سمجہا جاتا ہی کہ اگر ایک بات سچی کہی واسطے خوش کرنی یارون کی مضائقہ نہین اور چاہیی یون کہ اوسکو بہی عادت وپیشہ اپنا نکری کیونکہ خوش طبعی کہ جہوٹ نہو اگرچہ مشروع ومسنون ہی لیکن کبہی نہ ہمیشہ اور چاہیی کہ نظر منسانی پر نہو جیسیکہ حدیث اینده مین فرماتی ہین ۔ ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد لیقول الکلمۃ لا یقول بہا الا لیضحک بہ الناس یہوی بہا ابعد مما بین السماء والارض وان اللہ لیزل عن لسانہ اشد مما یزل عن قدمہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بندہ البتہ بولتا ہی ایک بات نہین بولتا ہی اوسکو مگر اسواسطے کہ ہنسا وی ساتہہ اوسکی لوگون کو گرتا ہی بسبب اوس بولنی کی یعنی دوزخ مین گر تا کہ دور ترہی مسافت مبدأ اور منتہی اوسکے اوس مسافت سی کہ درمیان آسمان وزمین کی ہی اور تحقیق بندہ پہسلتا ہی بسبب زبان کی اپنی زیادہ تر پہسلنے سی قدم اپنی سی نقل کی بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی جہوٹ وغیرہ کہ اوسکی زبان سی صادر ہوتا ہی زیادہ ضرر کرتا ہی اوسکو بہ نسبت ضرر کرنی اوسکی پانو سی مونہہ کے بل اسلیی کہ ضرر بدنی سہل تر ہی ضرر دینی سی ۔ ع **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صمت نجا رواہ احمد والترمذی والدارمی والبیہقی فی شعب الایمان

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ چپ رہا یعنی کلام بد سی نجات پائی یعنی آفات وبلیات سی دنیا اور آخرت مین اسلیی کہ اکثر جو آدمی کو بلا پہنچتے ہی زبان کی سبب سی پہنچتے ہین

نقل کی بیہقی اور دارمی اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف کہا امام غزالی نے کہ کلام چار قسم پر ہی ایک تو ضرر محض ہے اور دوسرا نفع محض ہے اور تیسرا وہ کلام ہے جسمین ضرر بھی ہی اور نفع بھی ہی اور چوتھا وہ کہ نہ اوسمین ضرر ہی اور نہ نفع پس جو کہ ضرر محض ہے ضرور ولازم ہی خاموشی اوسی اور ایسی ہی وہ کہ ضرر و نفع دونو رکھتا ہی کیونکہ دفع ضرر اہم ہی حاصل کرنی نفع کیسی اور وہ کلام کہ نہ ضرر رکھتا ہی اور نہ نفع مشغول ہونا ساتھہ اوسکی موجب ضیاع کرنی وقت کا ہی اور وہ عین ٹوٹا ہی رہی قسم دوسرے کہ نفع محض ہی اوسمین بھی خطر و آفت ہی کہ کبھی وسمین امیزش ریا رکی اور تصنع اور تزکیہ نفس اور فضول کلام کی ہوجاتی ہی اور تمیز دریافت کرنا اوسکا بھی مشکل ہی پس خاموشی بہر حال بہتر ہی کہ زبان کی آفتین ان گنت ہین کیا خوب کہا ہی کسی نے اللسان جرمہ صغیر وجرمہ کبیر وکثیر وجرحہ یجرح وعن عقبۃ بن عامر قال کنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت ما النجاۃ فقال املک علیک لسانک ولیسعک بیتک وابک علی خطیئتک رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا ملا قات کی مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور کہا مینی کہ کیا ہی سبب نجاۃ کا یعنی دنیا اور آخرۃ مین فرمایا محفوظ رکھہ تو زبان اپنی کو اور گنجایش دی بجگہ گھر تیرا اور رو تو اپنی گناہون پر نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے ف لفظ املک ساتھہ زبر ہمزہ کی اور تر یہ لام کی یعنی محفوظ رکھہ اپنی زبان کو اوسچیز سی کہ نہین وسمین خیر کیا یہہ ایک شارح نے اور ظاہر تر یہہ ہی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ اپنی زبان کو حال انکہ محافظت کرنیوالا ہو اپنی پر امور اپنی کو اور رعایت کرنیوالا ہو احوال اپنی کو اور گنجایش دی بجگہ گھر تیرا یہہ کہ رہی تو اوسمین اور نہ نکلی مگر بضرورۃ اور نہ تنگ دل ہو بیٹھی سی اوسمین بلکہ غنیمت جان تو اوسکو کہ وہ سبب خلاصی کا ہی شر و فتنہ سی اور اسی لیی کہا گیا ہی ہذا زمان السکوت وملازمۃ البیت والقناعۃ بالقوت الی ان تموت اور کہا طیبی نے کہ امر ظاہر مین وارد ہی گہر پر اور حقیقت مین مخاطب پر یعنی بیٹھہ گھر مین مشغول سات عبادت ہوگے اور رو یعنی اگر رونا آوی والا صورت روتی کی بنا نادم ہو کر اپنی گناہون پر نقل وعن ابی سعید رفعہ قال اذا اصبح ابن آدم فان الاعضاء کلہا تکفر اللسان فتقول اتق اللہ فینا فانما نحن بک فان استقمت استقمنا وان اعوججت اعوججنا رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ پہنچائی اونہون نی حدیث حضرت تک کہ فرمایا آنحضرت نی جسوقت کہ صبح کرتا ہی بیٹا آدم کا پس تحقیق ساتے اعضا عاجزی کرتی ہین روبروز زبان کی اور کہتی ہین ڈر اللہ سی ہمارے حق ہماری کی اسلیی کہ تحقیق ہم ساتھہ تیری ہین پس اگر سیدھی رہی تو سیدھی رہینگی ہم اور اگر ٹیڑھی ہوگی تو ٹیڑھی ہونگی ہم نقل کی یہہ ترمذی نی ف اگر کوئی کہی کہ اصل و مدار کار دل ہی اگر وہ صالح ہی تو تمام اعضا صالح ہین اور اگر وہ فاسد ہی تو تمام اعضا فاسد جیسیکہ حدیث مین آیا ہی ان فی الجسد مضغۃ ان صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ جواب اسکا یہہ ہی کہ زبان ترجمان دل اور خلیفہ اوسکا ہی پس حکم اوسکا حکم دل کا ہی گویا کہ دل سوچتا ہی زبان اوسکو بیان کرتی ہی اور اعضا اوسپر عمل کرتی ہین شرح وعن علی بن الحسین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ رواہ مالک واحمد ورواہ ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ والترمذی والبیہقی فی شعب الایمان عنہما اور روایت ہی علی بن حسین سی یعنے حضرت امام زین العابدین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خوبی اسلام آدمی کی کیسی ہی چھوڑ دینا اوسکا اوسچیز کو کہ نہ فایدہ دی اوسکو نقل کی یہہ مالک و احمد نی اور نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ابی ہریرہ سی اور ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین دونو سی یعنی ابو ہریرہ اور علی بن حسین سی ف یعنے علامت خوبی اور کمالی ایمان کی ترک کرنا اوسکا ہی اوسچیز کو کہ اہتمام ساتھہ اوسکی نہ کہی اور غرض ساتھہ اوسکی متعلق نہو اور شان اوسکی ایسی ہو کہ اہتمام کرے اوسکا اور مشغول ہو ساتھہ حاصل کرنی اوسکی یعنی امر ضروری نہو امر لایعنی کہ کہتی ہین اوسکی یہی معنی ہین اور امر ضروری کہ آدمی اہتمام اوسکا کرتا ہی وہ ہے کہ متعلق ہی ساتھہ ضرورۃ حیات اوسکی معاش مین اور سلامتی و نجات اوسکے معاد مین متعلق معاش کے طعام ہی کہ سیری بخشی اور پانی

کہ پیاس دفع کری اور کپڑا کہ ستر ڈھانکی اور ہری کہ سبب عفت ستر ہوجیکی ہو اور مانند اونکی وہ چیزین کہ دفع حاجت کرین نہ وہ چیزین کہ لذت کیلئے ہین اور بہرہ مند و دولت مند ہوا دنیا کی اور نہ فضول اقوال و افعال و تمام حرکات و سکنات اور متعلق معاد کی اسلام اور ایمان اور احسان ہین جیسیکہ حدیث جبرئیل مین بیچ کتاب الایمان کی مذکور ہوا حال یہہ کہ جو چیزین ضرور ہین اسکی معاش و معاد مین اور سبب رضا مندی الہی کے ہین وہ تو لایعنی نہین اور سوا اونکی لایعنی ہین عام ہی کہ وہ چیزین کہ نیکی ہون یا کہنی کی اور کہا امام غزالی نی کہ حد الایعنی کی یہہ ہی کہ کلام کرنیوالا یہہ دیکھیگی کہ اگر سکوت کرتا اوسی تو نہ گنہ گار ہوتا اور نہ ضرر کرتا حال اور مآل مین اور مثال اوسکی یہہ ہی کہ بیٹھی تو ساتھہ ایک قوم کی پس بیان کری تو اونسی احوال سفرون کا اور اون چیزون کا کہ سفرون مین دیکھی مانند پہاڑون اور نہرون کی اور وقائع کہ وہان واقع ہون اور ایسی کہانی اور کپڑی وغیر ذلک پس یہہ ایسی امور ہین کہ اگر سکوت کرتا اونسی تو نہ گنہ گار ہوتا اور نہ ضرر پاتا ۱۲ ح ع **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ** تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ فَقَالَ رَجُلٌ أَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَلَا تَدْرِي فَلَعَلَّهُ تَكَلَّمَ فِيمَا لَا يَعْنِيهِ أَوْ بَخِلَ بِمَا لَا يَنْقُصُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا وفات کیا گیا ایک شخص صحابیون مین سی پس کہا ایک اور شخص نی خوشوقت ہو تو ساتھہ دخل ہونی بہشت کی یعنی برکت صحبت آنحضرت کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا کہتا ہی تو یہہ بات اور نہین جانتا تو حقیقت حال پس شاید کہ اونسی کلام کیا ہو بیچ اوسچیز کی کہ ضرور نہوا وسکو یا بخیلی کی ہو ساتھہ ایسی چیز کی کہ ناقص نکری اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنے جیسیکہ تعلیم علم اور دینار کو نہ کا کہ نقصان علم و مال مین نہین لاتا بلکہ سبب بڑہونی کا ہوتا ہی حاصل یہہ کہ کیونکہ جزم کیا تو نی ساتھہ دخل ہونی اوسکی بہشت مین شاید کہ کلام لایعنی کہا ہو اونی اور بخل کیا ہوا اوسکی سوال و حساب مین گرفتار ہوا ہو اور دخل ہونی بہشت کی سی منع کیا گیا ہو ۱۲ ح **وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ فَأَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ وَقَالَ هٰذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ** اور روایت ہی سفیان بن عبد اللہ ثقفی سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ کونسی چیز بہت خوفناک ہی اون چیزون سی کہ ڈرتی ہو تم اونسی مجیر کہا سفیان نی پس پکڑی حضرت نی زبان اپنی اور فرمایا یعنی یہہ اسکی شر سی بہت ڈرتا ہون تمہاری حق مین کہ اکثر باتین گناہ کی اوس سی سرزد ہوتی ہین نقل کیا یہہ ترمذی نی اور صحیح کیا اسکو **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيلًا مِنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ جھوٹ بولتا ہی بندہ دور ہو جاتی ہین اوسی فرشتی یعنی محافظت کرنیوالا اوس بہر سبب بدبو اوسچیز کیسی کہ لایا بندہ اوسکو یعنی جھوٹ بولا نقل کی یہہ ترمذی نی **وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَسَدٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَبُرَتْ خِيَانَةً أَنْ تُحَدِّثَ أَخَاكَ حَدِيثًا هُوَ لَكَ بِهِ مُصَدِّقٌ وَأَنْتَ بِهِ كَاذِبٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ** اور روایت ہی سفیان بن اسد حضرمی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہی بہت بڑی بات ہی از روی خیانت کی یہہ بات کہی تو بہائی اپنی سی کہ وہ تجکو ساتھہ وسبات کی سچا جانی والا ہی اور تو اوس بات مین جھوٹ بولنی والا ہی یعنی جھوٹ بولنا تو بہرحال برا ہی اور اس صورت مین بدتر ہی نقل کی یہہ ابو داود نی **وَعَنْ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ ذَا وَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ** اور روایت ہی عمار سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کی ہو دو رو دنیا مین ہونگی اوسکی دن قیمۃ کی دو زبانین آگ کی نقل کی یہہ دارمی نی **ث** دو رو یہ اوسکو کہتی ہین کہ مدد کیلئے حاضر ہو تو ایسی باتین کری کہ وہ جانی کہ یہہ میرا بڑا دوست ہی اور اوسکی بھلی ایسی باتین کری کہ باعث

اوسکی ایسا کی ہون اور بعضون نی کہا کہ دورویہ وہ ہی کہ دو شخصون مین عداوت ہی یہہ ہر ایک پاس جاکر ایسی باتین کرتا ہی کہ وہ جانے کہ یہہ میرا دوست ہی یعنی ہر ایک کی پاس جاکر دوسرکو برا کہتا ہی اور اوسکی محبت ظاہر کرتا ہی ہر ایک جانتا ہی کہ یہہ میرا دوست غمخوار اور مددگار ہی ۔ ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيِّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَفِي اُخْرٰى لَهُ وَلَا الْفَاحِشِ الْبَذِيِّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور بروایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہوتا پورا مومن طعن کرنیوالا اور نہ لعن کرنیوالا اور نہ فحش بکنی والا اور نہ زبان درازی کرنیوالا نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور بیچ اور روایت بیہقی کی اور نہین ہوتا مومن فحش کہنی والا زبان درازی کرنیوالا یعنی اس روایت مین وصف کیا فاحش کو ساتھہ بدیکی یعنی نہین ہی مومن فحش کہنی والا بمبالغہ اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ لَعَّانًا وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يَّكُوْنَ لَعَّانًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین ہوتا مومن کامل بہت لعنت کرنیوالا اور عادت کرنیوالا اوسکی اور نہ چاہیی اوسکو کہ ایسا ہو اور ایک روایت مین یہہ الفاظ آئی ہین نہین لائق مومن یعنی مطلق مومن کو کہ ہو بہت لعنت کرنیوالا وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَاعَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا بِغَضَبِ اللّٰهِ وَلَا بِجَهَنَّمَ وَفِي رِوَايَةٍ وَلَا بِالنَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی سمرۃ بن جندب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بددعا کرو آپسمین ساتھہ لعنت خدا کی یعنی آپسمین ایک دوسرکو نکہی کہ تجھپر لعنت خدا کی اور نہ بددعا کرو آپسمین ساتھہ غضب خدا کی اور نہ ساتھہ داخل ہونیکی دوزخ مین یعنی نکہو کہ غضب خدا کا تجھپر اور دوزخ مین جاوی تو اور ایک روایت مین ہی اور نہ ساتھہ آگ کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا لَعَنَ شَيْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ اِلَى السَّمَاءِ فَتُغْلَقُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ دُوْنَهَا ثُمَّ تَهْبِطُ اِلَى الْاَرْضِ فَتُغْلَقُ اَبْوَابُهَا دُوْنَهَا ثُمَّ تَاْخُذُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا فَاِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ اِلَى الَّذِيْ لُعِنَ فَاِنْ كَانَ لِذٰلِكَ اَهْلًا وَاِلَّا رَجَعَتْ اِلٰى قَائِلِهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی درداسی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی تحقیق بندہ جسوقت کہ لعنت کرتا ہی کسی چیز کو یعنی آدمی کو یا غیر آدمی کو چڑھتی ہی لعنت طرف آسمان کی پس بندکیی جاتی ہین دروازی آسمان کی آگی لعنت کو پہر اوترتی ہی لعنت طرف زمین کی پس بندکیی جاتی ہین دروازی اوسکی نزدیک ظہور لعنت کی پہر مائل ہوتی ہی دائین اور بائین یعنی پس دہشی ہی رہ کیجاتی ہی پس جسوقت کہ نہین پاتی راہ پہرتی ہی طرف اوسکی کہ لعنت کیا گیا ہی پس اگر ہوتا ہی وہ لائق اوسکی تو پہنچتی ہے اوسکو اور اگر نہین ہوتا وہ لائق اوسکی پہر پاتی ہی لعنت طرف کہنی والی اپنی کی نقل کی یہہ ابوداود نی ف یعنی جب لعنت کیجاتی ہی کسی پر تو اول ہی متوجہ اوسپر نہین ہوتی بلکہ چاہتی ہی کہ باہر نکل جاوین جب جگہہ نکلنی کی نہین پاتی تو متوجہ ہوتی ہی اوسپر اور اگر وہ مستحق اوسکا نہین ہوتا تو پہر پاتی ہی لعنت پہنچی والا کی پس جبتک کہ یقین نہو کہ وہ مستحق لعنت ہی تو لعنت نکری اوسپر اور مستحق لعنت کا ہونا بغیر خبر شارع کی متیقن نہین ۔ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا نَازَعَتْهُ الرِّيْحُ رِدَاءَهُ فَلَعَنَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنْهَا فَاِنَّهَا مَاْمُوْرَةٌ وَاِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِاَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ ایک شخص کی اوڑھنی ہوا نی چادر پس لعنت کی اوسنی ہوا پر پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ لعنت کر تو اوسکو اسلیی کہ وہ حکم کی گئی ہی اور تحقیق شان یہہ ہی کہ جو شخص لعنت کرتی کسی چیز پر کہ نہین وہ لائق لعنت کے رجوع کرتی ہے لعنت اوسپر

نقل کی یہ ترمذی نے اور ابو داؤد نے ف حکم کی گئی ہے ساتھ چلنے کے اور بھیجا ہی اسکو وسطی حکمتوں کی تنگ آنا اوسی اور بکمر دجانا
اوسکو منافی ادب عبودیت اور استقامت کی ہی اور اسیطرح بنی پیچ نزول حوادث زمانہ کی اور وارد ہوئے احکام ارادیہ کی جاہیں کہ ان
وخطا سرمین ساتھ ان لازمان کی راضی وساکت ہو اور اگر دلمین بحکم ضعف بشری کی تغیر زدہ پاوی تو چاہیں کہ زبان کو نگاہ رکھی ۵ح وعن
ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبلغنی احد من اصحابی عن احد شیئا فانی احب ان اخرج
الیکم وانا سلیم الصدر رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ پہنچاوی مجکو کوئی
میری صحابیون مین سی کسی کیطرف سی کوئی چیز یعنی جنس تقصیرات وافعال بد اور خصلتون بد سے کہ فلانی نی ایسا کیا اور فلانی نی یون کہا اور
فلانا ایسا ہی ہے کیونکہ مین دوست رکھتا ہون یہ کہ نکلون مین یعنی گھر سی طرف تمہاری اسحالمین کہ صاف سینہ ہون اور کسی سی غصہ اور کسی سے ناراض و باکینہ نہون
نقل کے یہ ابو داؤد نے ف اسمین تعلیم ہی امت کو کہ کسیکو نہ چاہیں کہ نزدیک امیرون اور بزرگون کی بلکہ نزدیک کسیکی کسیکی طرف سی برائی کہتا باعث
عداوت وکینہ کے نہو ۵ح معنی اسکی یہ ہین کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی آرزو کی یہ کہ نکلون مین بیسی حال مین کہ دل اوزکا راضی ہو اپنی صحابہ سی
وعن عائشۃ قالت قلت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم حسبک من صفیۃ کذا وکذا تعنی قصیرۃ فقال لقد قلت
کلمۃ لو مزجت بماء البحر لمزجتہ رواہ احمد والترمذی وابو داؤد اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ عرض کیا مینی واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی کہ کفایت ہی تمکو صفیہ سی یعنی انکی عیبون سی ایسا اور ایسا مراد رکھتی تہین عائشہ اس سخن سی کوتاہ قد یعنی صفیہ رضی اللہ عنہا کو تو کہا تہین عائشہ نی واسطے
کہ باین عیب انکو حضرت کی سامنی ذکر کرین پس حضرت نی کہ یہ غیبت کرنا عائشہ رضی اللہ عنہا سی خوش آیا پس فرمایا کہ تحقیق کہا تو نی ایسا کلمہ کہ اگر ملایا جاوی ساتھ
اسکی دریا البتہ غالب آوی یہ کلمہ اوس دریا پر اور تغیر کردی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے ف یعنی جب یہ کلمہ باوجود اس عظمت کی تغیر کردے
اور غالب آوی اوسپر تو تیری اعمال کا کیا حال ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ بقصد حقارت کی اسقدر عیب کیا کہنا کہ وہ کوتاہ قد ہی یہ بھی غیبت ہی اور لفظ کذا
وکذا کنایہ ہی ذکر کرنی بعضی عیوب صفیہ کیسی اور کہا ایک شارح نی کہ قول عائشہ کا اشارہ ہے طرف بالشت اپنی کی کہتا ہون ظاہر تکرار کذا سی تعدد نعت
اوسکی کا ہی بس شاید کہ اُنہونی کہا ہو اپنی زبان سی کہ وہ ہنگنے ہی اور اشارہ کیا ہو ساتھ بالشت اپنی کی کہ وہ نہایت ہنگنی ہی پس ارادہ کیا تاکید کا
ساتھ جمع کرنی کی درمیان قول وفعل کے واللہ اعلم ۵ح وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کان الفحش
فی شیء الا شانہ وما کان الحیاء فی شیء الا زانہ رواہ الترمذی اور روایت ہی انس رضی اللہ عنہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہین ہوتا فحش یعنی بخت کلامی کسی چیز مین یعنی کسی چیز کو مگر کہ زینت دیتی ہے اوسکو نقل کے یہ ترمذی نے ف کہا طیبی نے اسمین مبالغہ ہی کہ اگر
بالفرض فحش یا حیا جمادات مین ہو تو اوسکو بھی عیب ناک کردی یا زینت دیدے وعن خالد بن معدان عن معاذ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من عیر اخاہ بذنب لم یمت حتی یعملہ یعنی من ذنب قد تاب منہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب
ولیس اسنادہ بمتصل لان خالدا لم یدرک معاذ بن جبل اور روایت ہی خالد بن معدان سی کہ اوسنی نقل کی معاذ بن جبل کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی جو شخص کہ عار دلاوی یعنی سرزنش وملامت کرے اپنی بہائی مسلمان کو ساتھ ایک گناہ کی کہ صادر ہوا ہی اوسی پہلی نہین مرتا وہ عار
دلانیوالا یہانتک کہ کرتا ہی وہ اسکو مراد رکھتی ہے حضرت عار دلانا اوس گناہ سی کہ توبہ کر چکا ہی اوسی نقل کے یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے
اور نہین اسناد اسکی متصل اسلیے کہ خالد نے نہین پایا معاذ بن جبل کو ف توبہ کر چکا ہے اور اگر توبہ نہین کے ہی اوس گناہ مین گرفتار ہی تو سرزنش
کر سکتے ہین اوسپر لیکن بطریق تکبر اور قصد تحقیر کے نہو بلکہ بقصد جبر ونصیحت کے اور باز رکھنی کے اوس سے اور یہ تفسیر ہے قول یعنی من ذنب الخ منقول

ہی امام احمد بن حنبل سے اور اس روایت میں اگرچہ ترمذی نے کلام کیا لیکن کہا عراقی نے کہ روایت کیا اسکو احمد و طبرانی نے ساتھ اسناد جید کے **وعن** واثلۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تظہر الشماتۃ لاخیک فیرحمہ اللہ ویبتلیک رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی واثلہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ظاہر کر تو خوشی کو واسطی مسلمان بھائی کی یعنی اگر کوئی مسلمان بھائی بلا دینی یا دنیوی میں تجھ سی خوش نہ ہو سبب دشمنی کی کہ رکھتا ہی دل سے پس اگر خوش ہوویگا تو رحم کریگا خدا تعالی اوسپر اور مبتلا کریگا تجکو ساتھ اوسکی نقل کے یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے **وعن** عائشۃ قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما احب انی حکیت احدا وان لی کذا وکذا رواہ الترمذی وصححہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نہیں دوست رکھتا یہ کہ نقل نکالونمیں کسیکے حال تکہ ہو میری ایسی ایسا اور ایسا یعنی اگرچہ دیا جاؤں میں کتنا ہی مال دنیا سی بسبب اس نقل نکالنی کے نقل کے یہ ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو **ف** حرام ہی نقل نکالنی کسیکے خواہ قولی ہو یا فعلی اور خاصکر ہی غیبت محرمہ میں **وعن** جندب قال جاء اعرابی فاناخ راحلتہ ثم عقلہا ثم دخل المسجد فصلی خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما سلم اتی راحلتہ فاطلقہا ثم ارکب ثم نادی اللہم ارحمنی ومحمدا ولا تشرک فی رحمتنا احدا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتقولون ہو اضل ام بعیرہ الم تسمعوا الی ما قال قالوا بلی رواہ ابو داود اور روایت ہی جندب سے کہ آیا ایک اعرابی یعنی گنوار اور بٹھایا اونٹنی اپنی کو پہر اندہ دیا پانو اوسکا رسی سے پہر داخل ہوا مسجد میں پس نماز پڑہی پیچھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جبکہ سلام پہیرا اس اعرابی نے آیا اپنی اونٹ کی پاس اور کہولا اوسکو پہر سوار ہوا پہر پکارا یا الہی رحم کر مجھپر اور محمد پر اور نہ شریک کر ہماری رحمت میں کسیکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتی ہو تم اور کہتی ہو تم کہ یہ اعرابی جاہل تر ہی یا اونٹ اسکا کیا نہیں سنا تمنی اور کان نہیں رکہا تمنے طرف اس کلام کی کہ اوسنی کہا کہا صحابہ نے کی کہ ہاں سنا ہمنی نقل کے یہ ابو داود نے **ف** یعنی اوسنی جو رحمت واسعہ حق کو تنگ کیا اسپر حضرت خفا ہوئی پس دعا میں تنگی نکرنی چاہیے کہ یہ بات ہماری ہی لیی ہو اور کی لیی نہو بلکہ تمام مومنین اور مومنات کو داخل کرنا چاہیے ح **وذکر** حدیث ابی ہریرۃ کفی بالمرء کذبا فی باب الاعتصام فی الفصل الاول اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کے کہ سزا اسکا ہی کفی بالمرء کذبا باب الاعتصام کی فصل پہلی میں **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مدح الفاسق غضب الرب تعالی واہتز لہ العرش رواہ البیہقی فی شعب الایمان روایت ہی انس سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ تعریف کیا جاتا ہی فاسق یعنی مثلا کہا اوسکو ای سردار وغیر ذالک غصہ ہوتا ہی پروردگار تعالی یعنی تعریف کرنیوالیپر اور ہلتا ہی اور کانپتا ہی سبب تعریف اوسکے عرش نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** ہلنا عرش کا یا تو محمول ہی ظاہر پر یا کنایہ ہی واقع ہونی امر عظیم سی اسلیے کہ بیچ تعریف فاسق کی راضی ہونا ہی ساتھ اوسچیز کی کہ اوسمیں ناخوشی اور ناراضمندی حق کی ہی بلکہ نزدیک ہی کہ موجب کفر اسلیے کہ قریب ہے یہ کہ پہنچی طرف حلال جاننی حرام کی پس تعریف کرنی اکثر علما بی عمل اور ثناعرون اور قاریون ریاکار کے داخل ہے اسمیں اور رجب تعریف فاسق کا یہ حال ہوا تو کیا حال ہوگا تعریف ظالم اور کافر کا بچنا اس بلای عظیم سی جبھی ہی کہ پرہیزگاری انکی صحبت سے ع **وعن** ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطبع المؤمن علی الخلال کلہا الا الخیانۃ والکذب رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان عن سعد بن ابی وقاص اور روایت ہی ابو امامہ سے

کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا جاتا ہی مسلمان اوپر ہر طرحکی خصلت کی سوا خیانت وجھوٹ کی نقل کی یہہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان
مین ف یعنی مومن کامل مین یہہ خصلتین نہین ہوتین بلکہ وہ پیدا کیا جاتا ہی صدق وامانت پر کہ مقتضای تصدیق وایمان کی ہین یا مراد
مبالغہ ہی ہیچ نفی ان دونون صفتون کی مومن سی کہ حامل بار امانت ایمان کا ہی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ مراد منع کرنا ان دو صفتون سی ہی یعنی
نہ چاہیی کہ مسلمان متصف ہون ساتھہ ان صفتون کی ؛ ح وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ اَنَّهٗ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا قَالَ نَعَمْ فَقِيْلَ لَهٗ اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ بَخِيْلًا قَالَ نَعَمْ فَقِيْلَ لَهٗ اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ كَذَّابًا قَالَ
لَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مُرْسَلًا اور روایت ہی صفوان بن سلیم سی یہہ کہ کہا گیا واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی کہ آیا ہوتا ہی مومن بزدل فرمایا ہو پھر کہا گیا واسطی آنحضرت کی کہ کیا ہوتا ہی مومن بخیل فرمایا ہو پھر کہا گیا واسطی حضرت کی کیا ہوتا ہی مومن
بہت جھوٹا فرمایا کہ نہین نقل کی یہہ مالک نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین بطریق ارسال کی ف یعنی مومن جھوٹا نہین ہوتا ہی یعنی کہ صدق اور
حقانیت ایمان کی منافی کذب کی ہی کہ نفس الامر مین باطل وناحق ہی اور یہہ ہی محمول ہی اوپر تاویلات سابقہ کی اور ہیچ لانی کذاب کی کہ صیغہ
مبالغہ کا ہی ایما ہی اسپر کہ اگر کبھی بحکم بشریت کی ہیچ بعضی جگہہ کی کہ خالی اغراض فاسدہ دنیویہ سی ہو جھوٹ واقع ہو جاوی تو بعید نہین اور صفوان
راوی اس حدیث کا تابعی ثقہ اور جلیل القدر ہی اہل مدینہ سی اور نہایت صالح ہنی کہتی ہین کہ چالیس برس تک پہلو زمین پر نہین رکھا اور وقت
مرگ کی ہنسی ہوئی جان دی اور اونکی پیشانی مین کثرت سجود سی سوراخ ہو گیا تہا اور نہایت قانع ہنی کہ روزینہ بادشاہ کا قبول نہین کرتی
تہی اور اور مناقب اونکی بہت سی ہین ؛ ح وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَتَمَثَّلُ فِيْ صُوْرَةِ الرَّجُلِ فَيَاْتِي الْقَوْمَ فَيُحَدِّثُهُمْ
بِالْحَدِيْثِ مِنَ الْكَذِبِ فَيَتَفَرَّقُوْنَ فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَجُلًا اَعْرِفُ وَجْهَهٗ وَلَا اَدْرِيْ مَا اسْمُهٗ يُحَدِّثُ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا تحقیق شیطان صورت پکڑتا ہی ہیچ صورت ایک شخص کے یعنی کبھی کبھی پس آتا ہی
ایک قوم پر اور خبر دیتا ہی انکو ایک خبر جھوٹی پس جدا ہوتی ہی قوم پس کہتا ہی ایک شخص انمین سی سنا مینی ایک شخص سے کہ پہچانتا ہون مین
چہرہ اوسکا یعنی اگر دیکہون تو پہچان لون اور نہین جانتا مین نام اوسکا نقل کرتا تہا یہہ خبر نقل کی یہہ مسلم نی ف مراد خبر سی یا حدیث
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی یا مطلق خبر جھوٹی اور مقصود حدیث سی تنبیہ ہی اسپر کہ احتیاط وتحری کرنی سنی حدیث مین کہ معلوم کرنی صحیح
وغیر صحیح ہونا اوسکا اور جو کچھہ کہ سنی اور جس سی سنی نقل نکرنی بغیر دریافت صدق اوسکی اور یہہ حدیث اگرچہ بطریق رفع کی نہین نقل کی گئی
لیکن چونکہ یہہ ایسا حکم ہی کہ اطلاع اسپر بغیر سننے کی حضرت سی ممکن نہین حکم مرفوع مین ہے ح وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ قَالَ اَتَيْتُ اَبَا ذَرٍّ فَوَجَدْتُهٗ
فِي الْمَسْجِدِ مُحْتَبِيًا بِكِسَاءٍ اَسْوَدَ وَحْدَهٗ فَقُلْتُ يَا اَبَا ذَرٍّ مَا هٰذِهِ الْوَحْدَةُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ الْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِّنْ جَلِيْسِ السُّوْءِ وَالْجَلِيْسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِّنَ الْوَحْدَةِ وَاِمْلَاءُ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِّنَ السُّكُوْتِ
وَالسُّكُوْتُ خَيْرٌ مِّنْ اِمْلَاءِ الشَّرِّ اور روایت ہی عمران بن حطان سی کہا عمران نی کہ آیا مین ابوذر کے
پاس پس پایا مینی اونکو مسجد مین گوٹ ماری ہوئی ایک کملی سیاہ سی تنہا بیٹہی ہوئی پس کہا مینی ای ابوذر کیا ہی یہہ تنہائی
یعنے کیون نہین صحابہ کی ساتھہ بیٹہتا اور افادہ اور استفادہ کرتا پس کہا ابوذر نی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرماتے تنہا بیٹہنا بہتر ہے بیٹہنی سی ساتھہ ہمنشین بد کی اور بیٹہنا ساتھہ ہمنشین نیک کے بہتر ہی تنہا بیٹہنی سی اور سکھلانا خیر کا
بہتر ہے چپ رہنی سے اور چپ رہنا بہتر ہی سکھانی برائی کی سے یعنی اور معین سکوت پر گوشہ

نشینے و تنہائی ہی ف تنہا بیٹھنا الخ یعنی چونکہ اسوقت مین یاران خاص سے کراعتبا داور نیکی اور صلاح اوسکیطرف ہو حاضر نہین تنہا بیٹھا ہو مین اور جب ہوتی ہین تو بیٹھتا ہی ہون فتح ۔ وعن عمران بن حصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما قام الرجل الصمت افضل من عبادۃ ستین سنۃ اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مرتبہ شخص کا بسبب چپ رہنے کی افضل ہی ساٹھ برس کی عبادت سی ف لفظ مقام ساٹھہ زبرسم کی اور ساٹھہ پیش سم کی بہی آیا ہی یعنی ثابت رہنا آدمی کا ساٹھہ خاموشی کی یعنی مداومت سکوت اوسکیطرف شہر سی افضل ہی وہ عبادت ساٹھہ برس کی سی کہ ساٹھہ کثرت کلام کی ورنہ استقامت دین کی ہو اور طیبی نی مقام کی معنی کہی ہین مرتبہ اور ترویک اللہ کی الخ اور افضل ہونیکی دلیل یہہ لکھی ہی کہ عبادتون مین بہت سی آفتین ہین سلامت رہتا ہی انسی بسبب چپ رہنے کی جیسیکہ وارد ہوا ہے من صمت نجا کذا ذکر الملا علی و حضرت شیخ رح نی یون لکہا ہی کہ کبہی مرتبہ ترویک خلد اکی بسبب خاموشی کی افضل و زیادہ تر ہوتا ہی ساٹھہ برس کے عبادت سی ایسی کہ جو سکوت کہ اوسمین جولانی کری فکر بیچ معارف و حقائق الہیہ اور کونیہ کی یا مستغرق ہو لطیفہ قلبیہ بیچ دریاے ذکر خفی کی اور مستنور ہو ساٹھہ نور ذات و صفات الہی کی اگرچہ ایک ساعت لطیف ہو بہتر ہی طاعت و عبادات جوارح یعنی اعضا سی کہ بیچ تفرقہ اور بیحضوری کی کری اور دل ساٹھہ یاد خدا کی جمع نہو اگرچہ ساٹھا ہو ۔ وعن ابی ذر قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر الحدیث بطولہ الی ان قال قلت یا رسول اللہ اوصنی قال اوصیک بتقوی اللہ فانہ انزین لامرک کلہ قلت زدنی قال علیک بتلاوۃ القرآن وذکر اللہ عز وجل فانہ ذکر لک فی السماء ونور لک فی الارض قلت زدنی قال علیک بطول الصمت فانہ مطردۃ للشیطان وعون لک علی امر دینک قلت زدنی قال ایاک وکثرۃ الضحک فانہ یمیت القلب ویذہب بنور الوجہ قلت زدنی قال قل الحق وان کان مرا قلت زدنی قال لا تخف فی اللہ لومۃ لائم قلت زدنی قال لیحجزک عن الناس ما تعلم من نفسک

اور روایت ہی ابوذر سی کہ کہا ابوذر نی داخل ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس ذکر کی ابوذر نی یا راوی ابوذر نی حدیث دراز یعنے حدیث دراز ذکر کی کہ یہان مذکور نہین یہان تک کہ کہا ابوذر نی کہا مینی یا رسول اللہ نصیحت کر مجکو فرمایا نصیحت کرتا ہون مین تجکو ساٹھہ تقوی اللہ کی اسلیکی تحقیق تقوی بہت زینت دینی والا ہی واسطی سب کامون تیرے کی یعنی امور دینی اور دنیوی کی کہا مینی زیادہ کر مجکو یعنی اور نصیحت فرمائی فرمایا لازم ہی تجکو تلاوت قران کی اور ذکر خدا کا اسلیکی کہ تحقیق وہ یعنی جو کچھہ کہ ذکر کیا گیا کہ وہ تلاوت قران ہی اور ذکر اللہ سبب ذکر کرنیکا ہی تجکو آسمان مین کہ ملائکہ یاد کرین گی تجکو ساٹھہ خیر و رحمت کی بلکہ اللہ تعالی بہی چنانچہ یہہ آیت دلالت کرتی ہی اسپر فاذکرونی اذکرکم اور سبب نور کا ہی تیرے لیے زمین مین یعنے اس عالم سفلی مین کہ سبب ظہور نور معرفت اور یقین اور ہدایت کا ہی کہا مینی زیادہ کر مجکو نصیحت فرمایا لازم ہی تجکو چپ رہنا دیر تک کہ مقرون ہو ساٹھہ تفکر اور تذکر نعمتون الہی کی اسواسطی کہ خاموشی سبب ٹالنے کی ہی شیطان کو کہ راہ زبان سی دراتا ہی اور چاہ بلا مین ڈالتا ہی اور مدد کرنیوالی ہی تیرے لیے اوپر کار دین کی کہ سلامت رکہتی ہی آفات زبان سی اور موجب حصول علوم اور معارف اور نور دل کی ہی بسبب ذکر خفی کی کہا مینی زیادہ فرمائی مجکو فرمایا بیچارہ بہت ہنسنی سی اسلیکی کہ بہت ہنسنا مار دیتا ہی دل کو یعنی بسبب پیدا ہونی ظلمت غفلت اور قساوۃ کے اور بجہنی نور علم و معرفت کی کہ حیات دل اسمین ہے اور کہو دیتا ہی مونہہ کی نور کو کہ عبارت ہی ظاہر ہونی علامت عبادت سی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نے سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود اور یہہ بات ضرور ہی کہ جب دل مرتا ہی تو مونہہ بی نور ہو جاتا ہی اسلیکی کہ نور نسبت اور تازگی بدن کی ساٹھہ حیات حسی اور معنوی کی ہی کہا مینی زیادہ فرمائی مجکو فرمایا کہہ حق اگرچہ تو تلخ یعنی ناخوش معلوم ہو خلق کو یا تیری نفس کو کہا مینی زیادہ فرمائی مجکو فرمایا نہ ڈر

بیچ اظہار دین خدا کی اور تائید و تقویت اوسکی ملامت ملامت کرنیوالیکے کہا ہی زیادہ فرمایا ہی مجکو فرمایا ہی کہ مجکو لوگون کی عیبون سی وہ چیز کہنا چاہیے تو نفس اپنے سی ف ذکر خدا کا نام افعال خیر کا بہ نیت تقرب الی اللہ کرین داخل ذکر کی ہین اگر اس معنی پر حمل کرین تو ذکر کرنا ذکر کا بعد نماز وغیرہ کی واسطے تعمیم بعد از تخصیص کے ہوگا اور حدیث مین آیا ہی افضل الذکر لا الہ الا اللہ اگر یہہ مراد کہین گی تو قبیلہ ذکر جز کیسی ہی بعد کل کی بسبب زیادتی فضل و شرف کو اور نہ ڈراسمین قطع تعلق کا ہی خلق سی بالکل ورنا بت رہنا حق پر بغیر نظر کرنیکی طرف مدت لوگون کی اور تعریف اونکی فرمایا اللہ تعالی نی مثل الیہ مبتلا اور نفس اپنی سے یعنے نفس عیوب نفس اپنی سی یعنی امر بالمعروف اور نہی منکر کرلیکن عیب جوئی اور غیبت اونکی نکر اور اپنی تئین دلیر سب سے خوار و ناقص جان ع غافلند ازین خلق از خود بیخبر ۔ لاجرم گویند عیب یکدگر ۔ روایت کیا ہی ولیمی نی انس سی طوبی لمن شغلہ عیبہ عن عیوب الناس ۔ وعن انس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ابا ذر الا ادلک علی خصلتین ہما اخف علی الظہر واثقل فی المیزان قلت بلی قال طول الصمت وحسن الخلق والذی نفسی بیدہ ما عمل الخلائق بمثلہما اور روایت ہی انس سی کہ اونسی نقل کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای ابوذر کیا نہ بتلاؤن مین تجکو دو خصلتون کہ وہ بہت ہلکی ہین پشت پر یعنی پشت مکلف پر اور بہت بھاری ہین میزان اعمال مین کہا ابوذر نی کہا ہان فرمایا دراز ی چپ رہنی کی یعنی ساتھہ تفکر کی اور خوش خلقی قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی ہاتھہ مین ہی نہین عمل کیا خلق نی مانند ان دو خصلتون کی یعنی کوئی کام بہتر ان دو کامون سی نہین ف سبکے آسانی دونو صفتون کے اس سبب سی ہی کہ خاموش رہنی مین محنت و مشقت نہین حاصل ہوتی بلکہ زبان ہلانی اور بات کی ترتیب دینی مین مشقت ہی ظاہر و باطن کی ہی اور سبکی خوش خلقی مین اسی قیاس سی کہ اسمین نرمی اور آسانی اوسکون ہی بخلاف سخت خوئی اور جدال و نزاع کی کہ سراسر محنت و مشقت ہی اسمین ۔ وعن عائشۃ قالت مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بابی بکر وہو یلعن بعض رقیقہ فالتفت الیہ فقال لعانین وصدیقین کلا ورب الکعبۃ فاعتق ابوبکر یومئذ بعض رقیقہ ثم جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا اعود رواہ فی شعب الایمان والاحادیث الخمسۃ ۔ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا عائشہ نی کہ گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضی پر اسحالمین کہ وہ لعنت کہتی ہے بعضے غلام اپنی کو پس التفات کی حضرت نی طرف اونکی اور فرمایا کہ آیا دیکہا ہی تو نی لعنت کرنیوالون اور صدیقون کو یعنی اونکو کہ جامع ان دونو صفتون کے ہون مقصود یہہ کہ صدیقیت اور لعانیت جمع نہین ہوتین جیسکہ اوپر حدیث گذری لا ینبغی لصدیق ان یکون لعانا ہرگز نہین جمع ہوتین یہہ دونو صفتین قسم ہی پروردگار کعبہ کی پس آزاد کیا ابوبکر رضی نی اوسدن بعضی غلام اپنی کو یعنی کفارہ مین اس تقصیر کی پھر آیا ابوبکر یعنی عذر کرنیکی لیی پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ پھر نکرونگا مین ایسا کام یعنی کسیکو لعنت نہین کرون گا نقل کین بیہقی نی شعب الایمان مین پانچون حدیثین کہ حدیث عمر بن خطاب سی اس حدیث تک ہوتی ہین ۔ وعن اسلم قال ان عمر دخل یوما علی ابی بکر الصدیق وہو یجذب لسانہ فقال عمر مہ غفر اللہ لک فقال لہ ابوبکر ان ہذا اوردنی الموارد رواہ مالک ۔ اور روایت سی اسلم سی کہ کہا تحقیق حضرت عمر داخل ہوے اوپر ابوبکر صدیق کی پاس اسحال مین کہ ابوبکر کہینچتی تہی زبان اپنی یعنی گویا نکالنا اوسکا چاہتی تہی مقصود ظاہر کرنا زجر و قہر کا تہا اوسپر پس کہا حضرت عمر رضی نی غفر و بخشی اللہ تجکو پس کہا واسطی وکی ابوبکر نی کہ تحقیق اس بات نی ذوالا ہی مجکو ہلاکت کی جگہون مین نقل کی یہہ مالک نی ۔ وعن عبادۃ بن الصامت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اضمنوا لی ستا من انفسکم اضمن لکم الجنۃ اصدقوا اذا حدثتم واوفوا اذا وعدتم وادوا اذا اؤتمنتم واحفظوا فروجکم وغضوا ابصارکم وکفوا ایدیکم اور روایت عبادہ بن صامت سی کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ متکفل و ضامن ہو اوپر میری چھہ چیزون کی واسطی منفعت نفسون اپنی کی ضامن ہونگا مین واسطے

تمہاری بہشت کا یعنی داخل ہونی بہشت کا ساتھ ہی یعنی لوگون کی سچ بولا کرو جسوقت کہ بات کہو اور پورا کرو جبکہ وعدہ کرو اور ادا کرو امانت جبکہ امانت دیلی جاؤ اور نگہبانی کرو شرمگاہ اپنی کی یعنی حرام کار لیسی بچاؤ اور بند کرو نگاہ اپنی یعنی دیکھنی اوسچیز کیسی کہ تمہین جائز ہی دیکھنا اوسکا مانند محرم وغیرہ کی اور بند رکھو ہاتھ اپنا ساتھ یعنی مارنی سی اور پکڑنی اوسچیز کی سی کہ حرام و مکروہ ہی یا یہہ معنی ہین کہ باز رکھو اپنی نفسون کو ظلم سی **وعن** عبد الرحمن بن غنم واسماء بنت یزید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیار عباد اللہ الذین اذا رؤا ذکر اللہ وشرار عباد اللہ المشاؤن بالنمیمۃ المفرقون بین الاحبۃ الباغون البراء العنت رواہما احمد والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عبد الرحمن بن غنم اور اسما بنت یزید سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بہترین بندی اللہ کے وہ ہین کہ جسوقت دیکہی جاوین یاد کیا جاوی اللہ اور بدترین بندی اللہ کے وہ ہین کہ چلتی ہین مجلسو مین ساتھ چغلی کی یعنی بغرض فساد کی جیسیکہ بیان کیا اوسکو کہ جدائی ڈالتی ہین درمیان دوستون کی چاہتی ہین پاک لوگون ہیشہ مشقت اور ہلاکت اور فساد اور گناہ اور زنا کو یعنی ایک جماعت کو کہ پاک اور ستھرہ ہین گناہ و فساد و عیب سے متہم کرتی ہین اونکو ساتھ گناہ اور فساد و عیب کے اور مشقت و ہلاکت مین ڈالتی ہین نقل کیا ہین یہہ دونو حدیثین احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یاد کیا جاوی اللہ یعنی بیچ تعلق اور اختصاص کی ساتھ اللہ تعالی کی ایسی مرتبہ کو پہنچی ہین کہ آثار و انوار اوسکی اوپر احوال و اطوار اوسکی ایسی ہویدا ہین کہ جب نگہ اونکی جمال پر پڑتی ہی تو خدا تعالی یاد آتا ہی بسبب ظہور علامت عبادت کی اوپر مونہہ اونکی اور بعضون نی کہا کہ معنی اوسکی یہہ ہین کہ دیکہنا اونکا مانند ذکر خدا کی ہی جیسیکہ کہا ہی علمارنی کہ نظر کرنی عالم کی مونہہ پر عبادت ہی اور کہی ہوتا ہی کہ بسبب نظر کرنی کی صالح کی مونہہ پر نور ایمان ایسا باطن مین آتا ہی کہ دلکو روشن کر دیتا ہی اور حدیث مین آیا ہی النظر الی وجہ علی عبادۃ اور یہہ حدیث تصدیق کرتی ہی معنی اول کو بہی آیا ہی کہ حضرت علی رضہ گہر سی نکلتی تہی اور لوگون کی نظر اونکی چہرہ مبارک پر پڑتی تو کہتے لا الہ الا اللہ ما اشرف ہذا الفتی لا الہ الا اللہ ما اکرم ہذا الفتی لا الہ الا اللہ ما اعلم ہذا الفتی لا الہ الا اللہ ما اشجع ہذا الفتی پس دیکہنا اونکا باعث ہوتا تہا کہنے کلمہ توحید کا ۔ ش **وعن** ابن عباس ان رجلین صلیا صلوۃ الظہر او العصر وکانا صائمین فلما قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ قالا عد وضوءکما وصلاتکما ومضیا فی صومہما واقضیا یوما اخر قالا لم یا رسول اللہ قال اغتبتم قلنا نعم اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تحقیق دو شخصون نی نماز پڑہی ظہر کی یا عصر کی اور تہی دونو روزہ دار پس جب نماز پڑہ چکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا پہر کرو وضو اور پڑہو نماز اور پورا کرو روزہ اپنا یعنی افطار نکرو اور قضا کرو بدلی اوسکی ایکدن اور یعنی یہہ روزہ تمہارا فاسد ہوا اور واجب ہے قضا اوسکی لیکن باوجود اسکی ہی اسیطرح رہو اور افطار نکرو اور علاوہ اوسکی بدلی رکہو حتیا طا اور کہا اون دونون نی کسواسطی یا رسول اللہ یعنی اعادہ وضو اور روزہ اور نماز کا کرین فرمایا غیبت کی تمنی فلانی شخص کے **ف** یعنے اور غیبت تو ڑتی ہی وضو اور روزہ کو اور لکہا ہی علمارنی کہ یہہ حدیث بسبیل تغلیظ و زجر کی واقع ہوئی ہی والا حقیقت مین غیبت وضو اور روزہ کو توڑتی نہین لیکن کمال و ثواب کو کہو دیتی ہی اور نزدیک سفیان ثوری کی غیبت مفسد روزہ کی ہی بہر تقدیر معلوم ہوا کہ قباحت اور برائی غیبت کی حد سے زیادہ ہی احتیاط و تقوی اسمین ہی کہ بعد از وقوع غیبت کی تجدید وضو کی کرنی چاہیی بلکہ کہا ہی علمارنی کہ اگر ہنسی یا سخن لایعنی کہی و بہتر کہی تو وضو کرنا مستحب ہے واسطی ازالہ ظلمت کی کہ طاری ہوئی ہی اوس سی اور روزہ دار کو چاہیی کہ غیبت سی احتراز کری ۔ ش **وعن** ابی سعید و جابر قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغیبۃ اشد من الزنا قالوا یا رسول اللہ وکیف الغیبۃ اشد من الزنا قال ان الرجل لیزنی فیتوب فیتوب اللہ علیہ وفی روایۃ فیتوب فیغفر اللہ لہ وان صاحب الغیبۃ لا یغفر لہ حتی یغفر لہ صاحبہ وفی روایۃ انس قال صاحب الزنا یتوب وصاحب الغیبۃ لیس لہ توبۃ روی البیہقی الاحادیث الثلثۃ فی شعب الایمان اور روایت ہی ابی سعید اور جابر سی کہ کہا رسولنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

دونوں ہاتھ بھر کر پس کہولی جاتی دونوں ہاتھ اپنی تین بار یعنی واسطے دکھانی صورت عطار کی کہ آنحضرت نے اس سی وعدہ کیا تہا کہا جابر نے پس دی میں پس بھر کر مجکو ابوبکر صدیق نے ایکبار پس گنا میں اوسچیز کو کہ تہی پس مین پس تہی وہ پان سو فرمایا حضرت صدیق اکبر نے کہ لو دوشمل اسکی یعنی ہزار تاکہ کم زیادہ نہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہے ادا کرنا دین میت کا اور پورا کرنا وعدہ اوسکیطرف خلیفہ کی لیے اور برابر ہی اسمین وارث و اجنبی اور اسمین اشارہ ہی اسپر ہی کہ وعدہ ملحق ہی ساتہہ دین کی جیسیکہ آیا ہی آنحضرت سے لی العدہ دین رواہ الطبرانی فی الاوسط عن علی و ابن مسعود بخ ع

الفصل الثانی فصل دوسری عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْیَضَ قَدْ شَابَ وَکَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ یُشْبِہُہٗ وَاَمَرَ لَنَا بِثَلٰثَۃَ عَشَرَ قَلُوْصًا فَذَہَبْنَا نَقْبِضُہَا فَاَتَانَا مَوْتُہٗ فَلَمْ یُعْطُوْنَا شَیْئًا فَلَمَّا قَامَ اَبُوْبَکْرٍ قَالَ مَنْ کَانَتْ لَہٗ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِدَۃٌ فَلْیَجِیْءْ فَقُمْتُ اِلَیْہِ فَاَخْبَرْتُہٗ فَاَمَرَ لَنَا بِہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

روایت ہی ابوجحیفہ سی کہ کہا دیکہا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید رنگ یعنی مائل بسرخی تحقیق ظاہر ہوا تہا بڑہاپا اور تہی حسن بن علی مشابہ حضرت کی یعنی نصف اعلی مین یہہ بات کہی واسطے اثبات صحبت اپنی کی حضرت سی اسلیے کہ یہہ صغیر سن تہی صحابہ مین اور وقت رحلت کی صغیر تہی پس کہتی ہین ابوجحیفہ کہ دیکہا میں آنحضرت کو باین صفت اور حکم فرمایا واسطے جماعت ہمارے کی ساتہہ تیرانوے تینون جوان کی پس کہی ہم تا قبض کرین ہمارا دون اونٹنیون کو پس آئی ہمارے پاس خبر وفات حضرت کی پس نہ دیا ہمکو کچہہ پس جب کہڑی ہوی ابوبکر یعنی خطبہ کے لیے یا خلیفہ ہوئی کہا جو کوئی کہ ہو اوسکی لیے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدہ یعنی کچہہ دینی کا پس چاہیے کہ آوے پس کہڑا ہوا میں اور گیا طرف ابوبکر کی پس خبر دی میں یعنی اوسکی کہ حضرت نے وعدہ کیا تہا ہمارا ان اونٹنیون کے دینی کا پس فرمایا ابوبکر نے واسطے ہماری ساتہہ دینی اونٹنیون کی نقل کی یہہ ترمذی نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِی الْحَمْسَاءِ قَالَ بَایَعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ یُّبْعَثَ وَبَقِیَتْ لَہٗ بَقِیَّۃٌ فَوَعَدْتُّہٗ اَنْ اٰتِیَہٗ بِہَا فِیْ مَکَانِہٖ فَنَسِیْتُ فَذَکَرْتُ بَعْدَ ثَلٰثٍ فَاِذَا ہُوَ فِیْ مَکَانِہٖ فَقَالَ لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَیَّ اَنَا ہٰہُنَا مُنْذُ ثَلٰثٍ اَنْتَظِرُکَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عبداللہ بن ابی الحمساء سی کہ کہا خریدا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کچہہ پہلی نبی ہونے سے اور باقی رہا واسطے حضرت کی مجیکچہہ مول پس وعدہ کیا میں حضرت سی یہہ کہ لاؤنگا میں انکی لیے بقیہ مول کو بیچ جگہہ انکیکہ جہان آپ بیٹہی تہی یا بیچ جگہہ یہہ کے پس بہولگیا میں وہ وعدہ پس یاد کیا میں بعد تین دن کی یعنی اور لی گیا میں وہ مول نزدیک آنحضرت کی اوسی جگہہ پس ناگہان دیکہا میں کہ آنحضرت وہین بیٹہی ہین پس فرمایا کہ تحقیق مشقت مین ڈالا تو نی مجکو مین اسی جگہہ ہون منتظر تیرا تین روز سی نقل کی یہہ ابوداود نے ف لفظ حمساء مشکوۃ کی نسخون مین سا تہہ تقدیم حا مہملہ مفتوحہ کی سین ساکنہ پر واقع ہوا ہی اور اسیطرح مصابیح کی نسخون مین ہی اور لکہا ہی علامی نے کہ یہہ سہو و خطا ہی مصابیح والی ہی اور اوسکی تقلید مشکوۃ والی نی کی اور صواب انے الحماء ہا تہہ تقدیم میم کی سین پر ہی جیسا کہ اسماء الرجال کی کتابون مین مذکور ہی اور انتظار کرنا حضرت کا واسطے پورا کرنے وعدے کی تہا نہ واسطے لینے مول مذکور کی اور اسمین تعلیم ہے امت کو پورا کرنے وعدے کے اور وعدے کی پورا کرنی کا حکم سب دینون مین رہا ہی اور سب رسول محافظت اوسکی کرتی رہی ہین چنانچہ السنوسی بطریق تعریف کی فرمایا وابراہیم الذی وفی بخ ع **وَعَنْ** زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ اَخَاہُ وَمِنْ نِیَّتِہٖ اَنْ یَّفِیَ لَہٗ فَلَمْ یَفِ وَلَمْ یَجِیْءْ لِلْمِیْعَادِ فَلَا اِثْمَ عَلَیْہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ نقل کی اوسنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا جسوقت کہ وعدہ کریگا کوئی واسطے اپنی بہائی سی اور نیت مین ہو پورا کرنا اوس وعدہ کا اوسکی لیے اور نہ پورا کیا لیے سبب کے عذر کی اور نہ آیا وقت وعدہ کی پس نہین گناہ اوسپر نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی نے ف اس سی معلوم ہوا کہ اگر کوئی نیت وفا وعدہ کے رکہتا ہو اگرچہ وفا نکری گنہگار نہین ہوتا اور یہہ بہی اس سے سمجہا گیا کہ جسنے وعدہ کیا اور نیت مین یہہ ہی کہ نہین وفا کرنیکا اوسکو نہ گنہگار

ہوتا ہی برابر ہی کہ پورا کیا اوسکو یا نہ پورا کیا اسلیی کہ یہہ اخلاق منافقین سے ہی اور بعضون نی کہا کہ خلاف کرنا وعدہ کا بغیر مانع کی حرام ہی اور مراد حدیث مین یہی ہی اور مجمع البحار مین کہا کہ اتفاق کہتی ہین علمار اسپر کہ جو کوئی وعدہ کری کسی سی ایک مرتبہ تو نہ وفا کری اوسکو اور وفا کری اوسکو اور وفا کرنا وعدہ کا واجب ہے یا مستحب اسمین اختلاف ہی جمہور علمار اور ابو حنیفہ اور شافعی اسپر ہین کہ مستحب ہے اور وفا نکرنا سخت مکروہ ہی لیکن گناہ نہین اور ایک جماعت اسپر ہی کہ وفا کرنا وعدہ کا واجب ہی اور عمر بن عبد العزیز یہی اونہین مین سی ہین اور عبد اللہ بن مسعود وعدہ کی ساتھہ انشار اللہ کہنا کہتی تہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی یہی آیا ہی کہ فرماتی تہی لفظ عسی انہ ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ دَعَتْنِي أُمِّي يَوْمًا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ فِي بَيْتِنَا فَقَالَتْ هَا تَعَالَ أُعْطِيكَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَدْتِ أَنْ تُعْطِيَهُ قَالَتْ أَرَدْتُ أَنْ أُعْطِيَهُ تَمْرًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِيهِ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكِ كَذِبَةٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی عبد اللہ بن جابر سی کہ کہا بلایا مجکو میری مان نی ایکدن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی تہی میری گہر مین پس کہا میری مان نی اگاہ ہو آ دونمین تجکو پس فرمایا واسطی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا ارادہ کیا تہا تو نی دینی کا اوسکو کہا ارادہ کیا تہا مینی یہہ کہ دونمین اوسکو ایک کہجور پس فرمایا اوسکو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی خبردار ہو اگر دیتی تو اوسکو کچہہ لکہا جاتا تجپر ایک جہوٹ نقل کی یہہ ابو داود نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف کیا ارادہ کیا تہا اخر آنحضرت سمجہی کہ کہنا اوسکا اگر کیونکہ کلام مذکور واسطی باپس خاطر اوسکی ہی جیسیکہ بچون کی آگی وقت رنجکی تمسخر کرتی ہین اور جہوٹ بولتی ہین اور ڈراتی ہین اور حقیقت کلام وہان مراد نہین ہوتی پس لقصد اعتراض کی اس عورت سی پوچہا ع الفصل الثالث فصل تیسری عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَعَدَ رَجُلًا فَلَمْ يَأْتِ أَحَدُهُمَا إِلَى وَقْتِ الصَّلٰوةِ وَذَهَبَ الَّذِي جَاءَ لِيُصَلِّيَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ رَوَاهُ رَزِينٌ روایت ہی زید بن ارقم سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص وعدہ کری کسی سی پس نہ آیا ایک اونمین سی نماز کی وقت تک اور گیا وہ شخص کہ آیا تہا تا کہ نماز پڑہی پس نہین گناہ اوسپر نقل کی یہہ رزین نی ف صورۃ اسکی یہہ ہے کہ دو شخصون نی آپسمین وعدہ کیا کہ فلانی جگہہ فلانی وقت ہم دونو آوینگی اور جمع ہونگی پہر ایک دن دونو مین سی پہلی وہان گیا اور منتظر دوسرے کیلئے رہا تا آنی وقت نماز کی اور وہ دوسرا اوسوقت تک نہ آیا پس اگر وہ شخص کہ آکر منتظر اوسکا بیٹہا تہا بعد اسکی انتظار نکری اور نماز کی لیی اوٹہہ کر چلا جاوے خلاف وعدہ اوسنے نکیا اور گنہگار نہین ہونیکا اسلیی کہ جانا نماز کی لیی ضروریات دین سی ہی اور اگر پہلی آنی وقت نماز کی بلا ضرورۃ اوٹہہ کر چلا جاوی برا کیا اور خلاف وعدہ کیا اور اگر کوئی مانع ضروری مانند کہانی اور پینی اور بول و براز اور مانند انکیکی پیش آجاوی اوسکی لیی یہی جانا جائز ہے ع باب المزاح باب ہی ہیچ بیان خوش طبعی کی ف لفظ مزاح ساتھہ زیر میم کی مصدر ہی بمعنی خوش طبعی کی نیکی اور ساتھہ پیش میم کے اسم ہی بمعنی مطایبہ یعنی خوش طبعی کی اور مزاح اوس خوش طبعی کو کہتی ہین کہ بغیر ایذا وغیرہ کی ہو اور اگر ساتھہ ایذا کی ہو تو اوسکو سخریہ کہتے ہین اور یہہ جو حدیث مین آیا ہی لا تمار اخاک ولا تمازحہ تو مزاح ممنوع وہ ہی کہ جسمین افراط اور مداومت کری اوسپر اسلیی کہ باعث ہوتا ہی ہنسنی اور قسوۃ قلب کا اور غافل کرتا ہی ذکر اللہ سی اور فکر سی مہمات دین مین اور اکثر اوقات انجام کو اوسکی ایذا ہوتی ہی اور سبب ہوتا ہی کینہ کا اور ساقط کر دیتا ہی ہیبت و وقار کو اور جو مزاح کہ سالم رہی ان امور سی پس وہ مباح ہی کہ آنحضرت بہی کرتی تہی واسطی مصلحت خوش کرنی نفس مخاطب کے اور موانسۃ کی اور یہہ بہت مستحبہ ہی لیکن اگر کوئی کہی کہ یہہ قول مخالف ہی حدیث کی ہی کہ روایت کی گئی عبد اللہ بن حارث سی کہ کہا مارایت احدا اکثر فرحا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو جواب اوسکا یہہ ہے کہ حضرت کی برابر اور کوئی اپنی نفس پر قادر نہین ہو سکتا پس یہہ مختصات حضرت کیسی ہو اور اور کو ترک کرنا اوسکا اولی ہی چنانچہ شمائل ترمذی مین آیا ہی کہ صحابہ نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مزاح کرتی ہین ہمسی فرمایا کہ مین نہین کہتا

مگر حق پس حاصل یہہ کہ سوار انحضرتؐ کی اور لوگ داخل ہین نہی مین مگر جبکہ قدرت رکہتا ہو مستقیم رہنی کی اوسکی حد پر اور نہ منحرف ہونیکی راہ اوسکیسی ۱۲ منہ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلے **عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتّٰى يَقُوْلَ لِاَخٍ لِيْ صَغِيْرٍ يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ كَانَ نُغَيْرٌ يَلْعَبُ بِهٖ فَمَاتَ** متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہ کہا اوسنی کہ تحقیق تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم البتہ اختلاط و خوش طبعی کرتی ہمسے یہان تک کہ فرماتی یعنی بطریق خوش طبعی کی واسطی بہائی چہوٹی میرکی ای ابو عمیر کیا ہوا نغیر تہا چہوٹی بہائی میری کی لیی نغیر کہیلتا تہا ساتہہ اوسکی پس مرگیا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** انس کا یہہ چہوٹا بہائی تہا اخیافی یعنی مان شریک اوسکا باپ تہا ابو طلحہ زید بن سہل انصاری اور اوسکا نام تہا کبشہ اور نغیر ایک جانور ہوتا ہی مانند چڑیا کی سرخ چونچ کا اور بعضون نی کہا کہ شکل چڑیا کی ہوتا ہی سرخ سر کا اور بعضون نی کہا کہ اہل مدینہ اوسکو بلبل کہتی ہین پس وہ جانور نعل ہوگا مانند اوسکی اوسکو اوسکی بہائی لیکر حضرتؐ کی پاس آیا کرتی تہی جیسیکہ چہوٹی آتی ہین ناگہان وہ جانور مرگیا پہر جو وہ حضرتؐ کی پاس حاضر ہوتا تو فرماتی ازراہ خوش طبعی کی کہ ای ابو عمیر کیا ہوا نغیر اور یہہ کنیت اوسکے مقرر کی واسطی موافقت سجعہ نغیر کی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جائز ہی لڑکون کو کہیلنا جانورسی اگر عذاب نکرین اور یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی کنیت کرنی چہوٹی کی اور داخل نہین ہی جہوٹ مین بلکہ بطریق تفاول کی ہی **شرح** **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا قَالَ اِنِّيْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا کہ عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ تحقیق آپ خوش طبعی کرتی ہین ہمسی فرمایا کہ تحقیق مین نہین کہتا مگر حق نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی سچ اور نہین ہر ایک تمہارا فاد راس حصر پر واسطی نہ معصوم ہونی تمہاری کی اور ظاہر تر یہہ ہے کہ منشا صحابہ کی سوال کا یہہ تہا کہ آنحضرتؐ نی منع کیا تہا اونکو مزاح سی جیسیکہ اوپر گذرا کذا ذکر علی اور حضرت شیخ رح نی لکہا ہی کہ مگر سچ یعنی مین مزاح کرنی مین ایسی بات نہین کہتا کہ خلاف واقع کی ہو اگرچہ صورت مین خلاف واقع کی معلوم ہو اور ضابطہ یہہ جواز اور عدم جواز کی یہی ہی کہ اگر متضمن جہوٹ کو نہو جائز ہی لیکن باوجود اسکی مداومت و بسیار نکرنی چاہیی کہ ہیبت و وقار کو کہو دیتی ہی اور مزاح آنحضرتؐ کا اسی قبیل سی تہا جیسیکہ اس حدیث سے معلوم ہوا **وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ حَامِلُكَ عَلٰى وَلَدِ نَاقَةٍ فَقَالَ مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** ابو داؤد اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق ایک شخص نی سواری طلب کی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس فرمایا کہ تحقیق مین سواری دونگا تجکو بچہ اونٹنی کا پس کہا لیا کرونگا مین بچہ اونٹنی کا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین جنتی اونٹ کو مگر اونٹنی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** وہ شخص سمجہا تہا کہ بچہ اونٹنی سے چہوٹا بچہ مراد ہی کہ قابل سوار کی نہین ہوتا اور حضرتؐ کی یہہ مراد تہی کہ جو اونٹ ہوتا ہی اونٹنی ہی کا بچہ ہوتا ہی پس حضرتؐ نی کلام مذکور بطور خوش طبعی کی فرمایا بعد ازان متنبہ کیا کہ اگر تو تامل کرتا تو نہ یہہ تعجب نکرتا پس اسمین باوجود خوش طبعی کی اشارہ ہی اسپر کہ لائق کلام کی ہی سچی والی کو کہ تامل کری اوسمین اور نہ سبقت کری اوسکی رد و بدل پر بعد غور کرنیکی **شرح** **وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا ذَا الْاُذُنَيْنِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اوسکو ای دو کانون والی نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی نی **ف** اسمین خوش طبعی ہی ہے اور تعریف بہی ہی انس کے ذکاء اور فہم اور خوب سنی اوسکی **شرح** **وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِامْرَاَةٍ عَجُوْزٍ اِنَّهٗ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَجُوْزٌ فَقَالَتْ وَمَا لَهُنَّ وَكَانَتْ تَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ فَقَالَ لَهَا اَمَا تَقْرَئِيْنَ الْقُرْاٰنَ اِنَّا اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَاءً فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ** اور روایت ہی انس سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرتؐ نی یعنی بطریق مزاح کی ایک عورت بڑہیا کو یعنی جب اوسنی التماس دعا کی آنحضرتؐ سی سیاہتہ داخل

ہوتی بہشت کی یہہ کہ نہ داخل ہونگی بہشت مین بڑہیا یعنی پس کہا بڑہیا یعنی ازراہ تحیر حسرت کی کیا ہی واسطی اونکی کہ نہ داخل ہونگی بہشت مین اونہی وہ عورت پڑہی ہوئی قران پس فرمایا واسطی اوسکی کیا نہین پڑہا تو نی قران مین کہ تحقیق ہم پیدا کرین گی عورتون کو پیدا کرنا پس کرین گی ہم اونکو کوا زیان یعنی بڑہیون کو یہی باکرہ اور مہاوین گی اور بہشت مین لیجاوین گی پس درست ہوا یہہ کہنا کہ بڑہیان بصفت بڑہاپی کی بہشت مین نہین داخل ہونگی نقل کی یہہ رزین نی یعنی باین الفاظ کہ مشکوہ مین مذکور ہین اور شرح السنہ مین کہ بغوی کی کتاب ہے ساتھہ لفظ مصابیح کی ہے

ف مصابیح مین یون ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ بہشت مین نہین داخل ہونگی بڑہیان پس متوہم پہیلا اور گئی وہ عورت اسحالمین کہ روتی تہی پس فرمایا آنحضرت نی کہ خبر دو اوسکو کہ نہین داخل ہونگی بہشت مین درحالیکہ بصفت بڑہاپی کی ہونگی ایسی کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی انا انشأناہن انشاء فجعلناہن ابکارا ع

وعنہ ان رجلا من اہل البادیۃ کان اسمہ زاہر بن حرام وکان یہدی للنبی صلی اللہ علیہ وسلم من البادیۃ فیجہزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یخرج فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان زاہرا بادیتنا ونحن حاضروہ وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحبہ وکان دمیما فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوما وہو یبیع متاعا فاحتضنہ من خلفہ وہو لا یبصرہ فقال ارسلنی من ہذا فالتفت فعرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجعل لا یالو ما الزق ظہرہ بصدر النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین عرفہ وجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من یشتری العبد فقال یا رسول اللہ اذا واللہ تجدنی کاسدا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکن عند اللہ لست بکاسد او قال لکن عند اللہ انت غال رواہ شرح السنۃ

نس سی یہہ کہ ایک شخص ماہر کارہنی والا نہا نام اوسکا زاہر بن حرام اور تہا وہ تحفہ لاتا واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی باہر سی یعنی ایسی چیزین کہ جو باہر ہوتی ہین مانند ساگ ورکاڑیون اور پہولون مخیرہ کی اور سامان سفر کا درست کردیتی اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ارادہ کرتا باہر نکلنی کا یعنی مدینہ سی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اوسکے حق مین کہ تحقیق زاہر ہمارا گماشتہ ہی باہر کا کہ لاتا ہی ہماری لیی باہر کی چیزین اور ہم گماشتہ ہین اوسکی شہر کی دیتی ہین اوسکو چیزین شہر کی اور تہی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم بہت دوست رکہنی اوسکو اور تہا زاہر بدشکل پس آئی نبی صلے اللہ علیہ وسلم اکیدن یعنی بازار مین اور وہ بیچتا تہا اسباب اپنا پس کولی یہہ آنحضرت نی اوسکی پیچہی سی اسحالمین کہ وہ نہین دیکہتا تہا آنحضرت کو یعنی پیچہی سی پیٹہہ کردونا تہا وہ اوسکی بغلون کی نیچی سی نکالکر اوسکی آنکہون پر اتہا یہہ رکہدی اونہ پہچانی پس کہا زاہر فی چہوڑ مجکو کون ہی یہہ پس کن انکہون سی دیکہا زاہر فی پس نہ پہچانا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس شروع کیا نہین قصور کرتا تہا اپنے پیٹہہ کی لگانی مین ساتھہ سینہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جبکہ پہچانا آنحضرت کو یعنی واسطی حاصل کرنی برکت کی اور شروع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمانا تاکہ کون شخص خریدی غلام کو پس کہا یا رسول اللہ سوقت قسم ہی خدا کی پاوگی مجکو ناکارہ پس فرمایا حضرت نی لیکن نزدیک خدا کی نہین تو ناکارہ نقل کی یہہ شرح السنہ مین ف غلام کہنا زاہر کو ظاہر ہی ایسی کہ وہ غلام اللہ کا تہا اور وجہ استفہام کی خریدنی سی کہ اطلاق کیا جاتا ہی لغت مین کبہی اور بمقابلہ اسکے اور کبہی برعکس اسکے یہہ ہے کہ حضرت نی ارادہ کیا کہ کون شخص مقابل کرتا ہی اس غلام کی اکرام کو یعنی اوسپر اکرام کری یا کون بدلی اوسکو مجہکی لاوی سیر یا کم مثل اسکی اور ممکن ہے یہہ کہ ہو قبیلہ تجریدی پس منصرف ہونگی کہ کون شخص لے اس عبد کو ع

وعن عوف بن مالک اشجعی قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک وہو فی قبۃ من ادم فسلمت فرد علی وقال ادخل فقلت اکلی یا رسول اللہ قال کلک فدخلت قال عثمان بن ابی العاتکۃ اتما ادخل کلی من صغر القبۃ رواہ ابو داود

اور روایت ہی عوف بن مالک اشجعی سی کہ کہا آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس غزوہ تبوک مین اسحال مین کہ حضرت تہی بیچ خیمہ چمڑہ کی پس سلام علیک کی مینی پس جواب یا مجکو اور فرمایا آو پس کہا مینی بطریق مزاح کی کیا تمام بدن میرا آوی یا تمام بدن اپنی کو اور لاؤن مین یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت نی آوی تمام بدن تیرا یا اور لا اپنی تمام بدن کو پس داخل ہوا مین اندر خیمہ کی کہا عثمان بن ابی العاتکہ

نے کہ راوی اس حدیث کا ہی سوا اسکی نہین کہا خوف نی در لاوین تمام مدن آنحضرت کو واسطی جھوٹی ہونی قبہ کی نقل کی یہہ ابو داود ذلی **ف** اسی معلوم ہوا کہ کبھی صحابہ بھی مزاح کرتی تہی حضرت تسمی مزاح کی تکلفی مین ہ ع **وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ عَائِشَةَ عَالِيًا فَلَمَّا دَخَلَ تَنَاوَلَهَا لِيَلْطِمَهَا وَقَالَ لَا أَرَاكِ تَرْفَعِينَ صَوْتَكِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْجُزُهُ وَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُغْضَبًا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ كَيْفَ رَأَيْتِنِي أَنْقَذْتُكِ مِنَ الرَّجُلِ قَالَتْ فَمَكَثَ أَبُو بَكْرٍ أَيَّامًا ثُمَّ اسْتَأْذَنَ فَوَجَدَهُمَا قَدِ اصْطَلَحَا فَقَالَ لَهُمَا أَدْخِلَانِي فِي سِلْمِكُمَا كَمَا أَدْخَلْتُمَانِي فِي حَرْبِكُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلْنَا قَدْ فَعَلْنَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ** اور روایت ہی نعمان بن بشیر سے کہ کہا اذن آنیکا چاہا ابو بکر رضی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس سنی اواز عائشہ کی بلند پس جب داخل ہوی گہر مین ابو بکر پکڑا عائشہ کو تاطمانچہ مارین اوسکو اور کہا نہ دیکہون مین تجکو یعنی بعد اسکی کہ بلند کریتو اواز اپنی اوپر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پس شروع کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ روکتی تہی حضرت صدیق کو یعنی مارنی حضرت عائشہ کیسی اور نکلی ابو بکر خفا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ کہ نکلی ابو بکر کسطرح دیکہا تو نی مجکو ای عائشہ کہ چہڑا یا مینی تجکو اس شخص سے یعنے ابو بکر سی کہا عائشہ نہ پس درنگ کی حضرت ابو بکر نی یعنی نہ آئی ملازمت آنحضرت مین کئی دن یعنی بسبب خفگی کی کہ عائشہ سی کہتی تہی باسیب شرمندگی کے حضرت سی پہر آئی دروازہ پر اور اذن آنیکا چاہا پس آئی اور پایا عائشہ کو اور آنحضرت کو صلح مین بیٹہی پس کہا ابو بکر صدیق نی اون دونون کو کہ داخل کرو مجکو اپنی صلح مین جیسیکہ داخل کیا تمنی مجکو اپنی لڑائی مین پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق کیا ہمنی تحقیق کیا ہمنی داخل کیا تجکو صلح مین یہہ تاکید کرنیکو فرمایا نقل کی یہہ ابو داود دنی **ف** ظاہر فراح اسمین قول آنحضرت کا ہی کہ عائشہ کو کہا کسطرح دیکہا تو نی مجکو کہ چہڑا یا تجکو اس شخص سے اور اسلیی فرمایا کہ تیری باپ سی گویا آنحضرت نی بعید ڈالا ابو بکر کو عائشہ سی بقصد فراح کی ہ ع **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُمَارِ أَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ** اور روایت ہی ابن عباس سے اوسنی نقل کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمایا جگر تو اپنی بہائی سی اور نہ فراح کر اوسسی یعنی ایسی فراح کہ باعث ایذا ہوا اور نہ وعدہ کر ایسا وعدہ کہ خلاف کریتو اوسکو اور حضرت شیخ رح نی یہہ ترجمہ کیا ہی کہ نہ وعدہ کر وعدہ کہ نا پس خلاف کریتو اوسکو یعنی وعدہ کو پورا کر یا سر ایسی وعدہ کری مت اور راہ وعدہ کرنیکی بند کر تا خلاف وعدگی مین نہ پڑیتو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ؛

بَابُ الْمُفَاخَرَةِ وَالْعَصَبِيَّةِ

باب ہے ہیچ بیان مفاخرۃ اور عصبیت کی **ف** صراح مین ہی فخر اور فخر نا زیدن یعنی ترانا باب نصر سی تفاخر نا یہ درمیان دو گروہ کی متفخر متکبر مفاخرت برابری کرنی فخرین افتخار و تفخر بڑا نا ایک کو دوسرے پر اور مفاخرت اگر حق مین ہو اور واسطی حق کی ہو اور واسطی مصلحت دینی کی اور اظہار قوت کی اعداء دین پر تو جائز ہی اور اصحاب سلف سی آیا ہی اور اگر نا حق بطریق تکبر اور نفسانیت کی ہو تو مذموم ہی اور اکثر استعمال اسکا عرف مین باین معنی آیا ہی اور عصبیت عصبی ہونا اور عصبہ اوسکو کہتی ہین کہ حمایت اپنی قوم کی کری اور اونکی لیی غضب کری اور عصبہ قوم مرد کی کہ تعصب کری اوسکی لیی کذا فی القاموس اور صراح مین کہا کہ عصبہ بیٹی اور اقربا باپ کے جانب کے اور تعصب اصل مین یعنی تشدد یا درخت کرنیکی آیا ہی چنانچہ اسلیی بہی کو عصب کہتے ہین کہ سبب مضبوطی اور سختی جوڑون بدن کا ہی اور آدمی بہی قوت پکڑتا ہی اپنی قوم سی اور متعصب وہ کہ تعصب کری اپنی قوم کی لیی اور وہ کہ جدل و خصومت کری ایک مذہب مین واسطی اظہار قوت و شدت کی اور تعصب بہی اگر حق ہو اور منصفین ظلم کو نہو مستحسن ہے اور اگر بطریق باطل و ظلم کی ہو مذموم ہے اور اکثر اطلاق اوسکا ظلم و ناحق مین آیا ہی جیسیکہ معلوم ہوگا حادیثون سی کہ ذکر کیجا ہینگے ہ ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلے **عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَكْرَمُ فَقَالَ اَكْرَمُهُمْ**

عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ فَاَكْرَمُ النَّاسِ يُوْسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ بْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ بْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ بْنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْاَلُوْنِيْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَخِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا آدمی بزرگ تر ہی یا بزرگ تر اونکا نزدیک خدا کی پرہیزگار اونکا ہی یعنی اگر بزرگی کی تم نے پوچھتی ہو کہ اسمین اعتبار منسوب ہونیکا باپ اوا کی طرف اور افتخار ساتھہ خصائل اونکیا ور خصائل نفس سے ہی تو وہ تقوی ہی کہا صحابہ نی نہین اسبات سے پوچھتی ہم آپسی فرمایا آنحضرت نی یعنی اگر بزرگی حسب نسب سے پوچھتی ہو تو بزرگ لوگون کا اس زمانے یوسف نبی اللہ کا بیٹا نبی اللہ کا پوتا نبی اللہ کا پڑوتا دوست خدا کا یعنی طرح طرح کے بزرگیان جمع ہوئی ہین کہ خود ہی نبی ہین اور تین پشت ہی اونکی نبی ہین اور پردادا کو اونکی خلیل اللہ کا لقب ملا ہے کرامت تعالی نی انکو دوست خالص اپنا پکڑا اور وہ متصف تہی ساتھہ علم اور جمال اور عفو اور کرم اور اخلاق اور عدل اور ریاست کی دین و دنیا مین پس اگر باعتبار بزرگتر وہی کہا صحابہ نی نہین اسبات سے پوچھتی ہم آپسی فرمایا پس اصول و حسب اور ذاتون عرب سے سوال کرتی ہو مجھسی کہ ساتھہ فضائل اور خصائل اپنی کی اور باپون اپنی کی افتخار اور دعوی بزرگی کا کرتی ہین اور ایک دوسرے کو اپنی مین ساتھہ ان صفات کی بزرگی کرتی ہین بلا اعتبار تقوی اور نسب کے کہا کہ ہان یہہ پوچھتی ہین فرمایا بہترین تمہاری جاہلیت مین بہتر تمہاری ہین اسلام مین یعنی جو کہ جاہلیت مین بزرگتر اور رئیستر اور پسندیدہ تر تہے وہی بزرگتر اور عزیز تر ہین اسلام مین جسوقت کہ فقیہہ و دانا ہون ساتھہ شرائع اور احکام دین کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنے جنکی جوہر ذات مین صفات تہین کہ ساتھہ انکی ممتاز و متعین تہی جاہلیت مین ساتھہ اون صفات کی اسلام مین بہی معزز و مکرم ہوئی غایت یہہ کہ جاہلیت مین ساتھہ لوث کفر اور ظلمت معصیت و جہل کی ملوث و مظلوم تہی اور ساتھہ ہوا شہوت نفس کے گرفتار اب ساتھہ طہارت ایمان اور نورانیت طاعت و علم کی مطہر اور منور ہوئی اور تابعدار حق کی اور اس تقریر سی ظاہر ہوا کہ مراد معادن سی وہی ذوات و اشخاص لوگون کی ہین جیسیکہ اور روایت مین آیا الناس معادن کمعادن الذہب والفضۃ الخ کذا فی کتاب العلم مین مذکور ہی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْكَرِيْمُ ابْنُ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کریم بیٹا کریم کا بیٹا کریم کا بیٹا کریم کا یوسف بیٹا یعقوب کا پوتا اسحاق کا پڑوتا ابراہیم کا نقل کی یہہ بخاری نی

وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ فِيْ يَوْمِ حُنَيْنٍ كَانَ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ اٰخِذًا بِعِنَانِ بَغْلَتِهٖ يَعْنِيْ بَغْلَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَشِيَهُ الْمُشْرِكُوْنَ نَزَلَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ قَالَ فَمَا رُئِيَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ اَشَدُّ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی براء ابن عازب سے کہ کہا براء نی کہ دن جنگ حنین کی تہا ابوسفیان بن حارث پکڑے ہوا لگام خچر اونکیا یعنی خچر آنحضرت کی پس جبکہ گھیر لیا حضرت کو مشرکون نی اوتری یعنی خچر پر سی پس شروع کیا کہ فرماتی تہی اس رجز کو میں ہون نبی تہین کچھہ جہوٹ اسمین میں ہون بیٹا عبدالمطلب کا کہا راوی نی پس تہین دیکہا گیا لوگون مین سی اسدن کو سخت قوی تر و شجاع حضرت سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف حضرت خچر کو ہانکتی تہی تا حملہ کرین لشکر مشرکین پر پس جبکہ گھیر لیا اونہون نی اوتری اسمین دلیل ہی اوپر کمال شجاعت و جوانمردی حضرت کی کہ ایسی ہنگامہ مین کہ قبائل عرب ہوازن و غطفان وغیرہم سب جمع ہوئی تہی اور صورت شکست کی لشکر اسلام مین ظاہر ہوئی تہی اور آپ خچر پر سوار تہی اور حملہ کرتی تہی اور جب نچہوڑا اونہون نی پیادہ ہوئی اور لشکر اعدا کو شکست دی اور اگرچہ فخر کرنیسی منع فرمایا ہی آنحضرت نی لیکن یہہ فخر کرنا اسطرح کا نہین کہ جو ممنوع ہی کہ وہ وہی کہ برسم جاہلیت کی بطریق سمعہ اور ریا اور تعصب اور نفسانیت کی ہو اور یہہ فخر کرنا مقابلہ مین کفار کی تہا کہ وہ جائز ہی اور یہہ بہی تہا کہ بعضی لوگ اہل کتاب اور کاہنون مین سی پہلی ظہور حضرت کی خبر دیتی تہی ساتھہ ظاہر ہوئی امر نبوت اونکیر

اور رسالتون نبوت کی کہ ایسا پیمبر اولاد عبدالمطلب مین سی پیدا ہوگا پس آنحضرت خبر دیتی تہی کہ مین ہی پیمبر جد اولاد عبدالمطلب ہون کہ نشان دیتی تہی ساتھہ ظہور سیر کی ف ح وعن انس قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا خیر البریۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاک ابراہیم اورواہ مسلم اور روایت ہی انس سی کہ کہا آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا ای بہترین خلق پس فرمایا یہہ بہترین خلق کی ابراہیم تہی نقل کی یہہ مسلم نی ف یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ احادیث صحیحہ سی ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت افضل خلق اور سید اولیا ہین پس ابراہیم بہترین خلق کیونکر ہوئی جواب دسکا ہین طرح پر دیا ہی علمار نی ایک تو یہہ کہ آنحضرت نی یہہ بطریق تواضع اور تنزل کی فرمایا بسبب رعایت حق خلت اور باپ ہونیکی جیسیکہ ایک شخص کا حق ہی ساتھہ تعظیم و تقدیم کی وہ اور کو اپنی پر مقدم رکہی اور تعظیم کری دوسرا یہہ کہ یہہ حضرت نی پہلی اسکی فرمایا کہ وحی کی گئی کہ وہ سید اولاد آدم اور افضل خلق ہین یا مراد یہہ ہی کہ ابراہیم بہترین خلق ہی اسی وقت مین تہے. ولیکن عبارت مطلق لائی واسطی مبالغہ کی ح وعن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تطرونی کما اطرت النصاری ابن مریم فانما انا عبدہ فقولوا عبد اللہ ورسولہ متفق علیہ اور روایت ہی عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی زیادتی کرو تم بیچ تعریف میری کی جیسیکہ زیادتی کی نصاری نی بیچ تعریف عیسی مریم کی یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کی بیٹا اور ابن اللہ کہا پس سوا اسکی نہین کہ مین بندہ خدا کا ہون پس کہو بندہ اللہ کا اور رسول اسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بندگی مقام خاص اور صفت مختصہ آنحضرت کی ہی کہ بندہ حقیقی وہی ہین اور سب سے کامل تر اس صفت مین اور کمال مدح اور بیان علو مقام آنحضرت کا بیچ اسناد اس صفت کی ہی وعن عیاض بن حمار المجاشعی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ اوحی الی ان تواضعوا حتی لا یفخر احد علی احد ولا یبغی احد علی احد رواہ مسلم اور روایت ہی عیاض بن حمار مجاشعی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی نی وحی بہیجی طرف میری یہہ کہ تواضع اور فروتنی کرو یہان تک کہ نہ فخر کری کوئی کسی پر اور نہ ظلم و زیادتی کری کوئی کسی پر نقل کی یہہ مسلم نی ف اسین دلیل ہی اسپر کہ فخر کہ بطریق تکبر وغیرہ کی ہوحرام ہی ح الفصل الثانی فصل دوسری عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لینتہین اقوام یفتخرون بآبائہم الذین ماتوا انما ہم فحم من جہنم او لیکونن اہون علی اللہ من الجعل الذی یدہدہ الخرء بانفہ ان اللہ قد اذہب عنکم عبیۃ الجاہلیۃ وفخرہا بالآباء انما ہو مؤمن تقی او فاجر شقی الناس کلہم بنو آدم وآدم من تراب رواہ الترمذی وابو داود روایت ہی ابوہریرہ سے اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا البتہ باز آوین وہ قومین کہ فخر کرتی ہین ساتھہ باپون اپنی کی کہ مرگئی سوا اسکی نہین کہ وہ کوئلی دوزخ کی ہین یا البتہ ہونگی ذلیل تر نزدیک خدا کی یعنی اگر باز نہ آوین گی فخر کرنیسی ہونگی خدا کی نزدیک خوارتر کرم نجاست کیسی کہ دہکیلتا ہی نجاست کو ساتھہ ناک اپنی کی تحقیق اللہ تعالی نی دور کی تجھسی نخوت جاہلیت کی اور فخر کرنا جاہلیت کا ساتھہ باپون کی نہین آدمی مگر مومن متقی ہی یا فاجر بدکار یعنے بہر فخر کرنا ساتھہ باپون کی اور تکبر کرنا اوسکو لائق نہین اگر متقی ہی تو وہ خود عزیز ہی ساتھہ باپون کی فخر کرنیکی کیا حاجت اور کیا لائق حال اوسکیلئے ہے اور اگر فاجر ہی تو ذلیل ہی نزدیک خدا کی اوسکو تکبر کرنیکی کیا جگہہ تمام آدمی اولاد آدم ہین اور آدم پیدا ہوئی مٹی سی یعنی اور مٹی خوار و پست ہے تعزز اور ترفع اوسکو سزاوار نہین نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی ف اگر کوئی دوزخ کی کہ دوزخ کی آگ مین سوختہ اور سیاہ ہوتی ہین مانند کوئلون کی ورود اسکا مبتنی کون کی حق مین ہی کہ بالیقین دوزخ مین ہین اور اگر بیچ حق غیر مشرکین کی اعتبار کرین اوسکو بھی محتمل ہے اسلیئے کہ مرنا اونکا ایمان پر معلوم نہین پس کیا جگہہ فخر کرنیکی ہی اور لفظ خرأ ساتھہ پیش خرا اور زبر کی بھی اور ساتھہ سکون ر کی اور آخر مین ہمزہ

یعنے پلیدی کی تشبیہ دی آنحضرتؐ نے فخر کرنیوالوں کو ساتھہ بابوں کی کہ ایام جاہلیت مین مرہین سات کرم نجاست کی اور تشبیہ دی لوگی یا بوں کو کہ مری ہین ساتھہ پلیدی کی اور تشبیہ دی انکی فخر کرنیکو ساتھہ بابوں کی ساتھہ دیکھنے اور ہلانی کرم کی نجاست کو کیا خوب کہا ہی کسی نے ؎ دوش دیدم کہ ابلہی میگفت ؎ پدر من وزیر خان بود ؎ است ؎ باوجودیکہ نیست معلوم ؎ خوذگر فتم کہ آنچنان بود است ؎ ہیچ کس دیدہ کہ گہہ خورد است پکین بعہد قدیم نان بود است ؎ ح وَعَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي وَفْدِ بَنِي عَامِرٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا أَنْتَ سَيِّدُنَا فَقَالَ السَّيِّدُ اللّٰهُ فَقُلْنَا وَأَفْضَلُنَا فَضْلًا وَأَعْظَمُنَا طَوْلًا فَقَالَ قُولُوا قَوْلَكُمْ أَوْ بَعْضَ قَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی مطرف بن عبد اللہ بن شخیر سی کہ کہا یعنی میری باپنے یعنی عبد اللہ بن شخیر نے کہ صحابی ہی جیسیکہ ابو داود مین ہی گیا مین ہیچ جماعت کی کہ بطریق ایلچی گری کی بہیجا تہا بنی عامر نی اونکو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ہمنے یعنی بعد پہنچنی کی کہ آپ سردار ہین ہماری پس فرمایا سردار خدا ہی پس کہا ہمنے آپ بہترین ہماری ہین از روی بہترائی کی اور بزرگترین ہماری ہو بخشش مین پس فرمایا کہو یہہ بات یا اس سے بہی کمتر یعنی مبالغہ نکرو میری تعریف مین ساتھہ ہیچ چیز کی کہ لائق خالق تعالی کی ہو نہ مخلوق کی یعنی اس مقدار کہہ سکتی ہو بلکہ اگر اس سے بہی کمتر کہو اور احتیاط کرو اور راہ مبالغہ مین بچاؤ بہتر ہی اور نہ وکیل پکڑیگی تمکو شیطان نقل کی یہہ ابو داود نی ف اور نہ وکیل پکڑیگی تمکو شیطان کہ جو چاہو بلا تامل بطریق وکالت اوسکی طرف نسبت کہنی لگو اور لفظ جری ساتھہ زیر جیم اور زیر راء اور تشدید یی کی وکیل کو کہتی ہین کہ جاری مجری موکل اپنی کی ہی اور لایستجرینکم کو ساتھہ ہمزہ کی جگہہ ہے کے بہی پڑہا ہی جرات سے یعنی دلیری باک نکردی شیطان تمکو کہ کہو جو کچہہ کہ چاہو اور سردار خدا ہی یعنی وہ کہ مالک تمام امور خلائق کا اور وہ کہ مشائے سکے دست قدرت اوسکی مین ہی وہ خدا ہی ہی نہ اور کوئی کہا ہی علمائی کہ انکار آنحضرتؐ کا اس جماعت پر اس سبب سے تہا کہ اونہون نی خطاب کیا آنحضرتؐ کو اسطرح کہ ساتھہ امرا اور روساقوم وقبائل کی کرتی ہین اور چاہیی یون تہا کہ خطاب کرتی ساتھہ لفظ نبی اور رسول کے کہ اعلی مراتب بشری ہی نہ انکار تہا بسبب ثابت کرنی اصل سیادت اوسکی کہ وہ سردار اولاد آدم کی ہین بلاشبہ ؎ ح وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوَى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی حسن سے اوسنی نقل کی یہہ سمرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حسب مال ہی اور کرم تقوی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور ابن ماجہ نی ف حسب کہتی ہین فضیلتون اور خصلتون کو کہ آدمی شمار کرتا ہی اور گنتا ہی اپنی اور اپنی بزرگون کی پس فرماتی ہین کہ حسب فضیلت نزدیک لوگون کی یہی اگر کہ مرد بغیر مال کی اسکی نزدیک بیقدر وخوار ہی اور کرم نام ہی جمیع صفات خیر کا ہی اور شامل ہی تمام فضیلتون کو لیکن نزدیک اللہ تعالی کی اصل اور عمدہ کرم کا تقوی ہی اور بغیر تقوی کی کوئی فضیلت اعتبار نہین رکہتی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ان اکرمکم عند اللہ اتقکم ؎ ح وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَعَزَّى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَعِضُّوهُ بِهَنِ أَبِيهِ وَلَا تَكْنُوا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی جو کوئی کہ نسبت کریگا ساتھہ نسبت جاہلیت کی پس کہو اوسکو اوسکی باپ کی سیکیا اور کنایہ نکرو نقل کی یہہ شرح السنۃ مین ف لفظ ہن ساتھہ زبر ہ اور تخفیف نون کی اور نہایہ مین ساتھہ تخفیف وتشدید کی ہر چیز قبیح کو کہتی ہین کہ نام اوسکا زبان سکین اور اوپر ستر مرد اور عورت کی بہی اطلاق کرتی ہین پس فرمایا کہ جو کوئی فخر کریگا ساتھہ باپ دادا دون اپنی کی کہ ایام جاہلیت مین گذری ہین پس کہو اوسکو اور اوسکی منہہ مین ڈولو اوینی کہو اوسکو کہ کاٹی اور منہہ مین ڈالی ستر باپ پنیکا اور کنایہ نکہو ستر کو بلکہ صریح نام لو ستر کا اور یہہ نہایت تشدید وتغلیظ ہی نامفاخرت نکرین ساتھہ اونکی اور بعضون نی کہا کہ معنی اوسکی یہہ ہین کہ جو کوئی چلے طریقہ اہل جاہلیت پر ہیچ رسوم جاہلیت کی قبیلہ برابر کہنی اور لعنت کرنی اور عار دلانی اور گالی گلوچ کرنی لوگون کی سی پس تم کرو

صراحۃً نہ کنایۃً وسطی اوسکی تہا بآپ سیکی قسم پرستش بتوں سی اور زنا کرنیسی اور شراب پینی سی اور مانند اوسکی تاکیدہ کسیکو زبرا کہی اور آبرو ریزی
کری ۔ ح ع **وعن** عبد الرحمن بن ابی عقبۃ عن ابی عقبۃ وکان مولی من اہل فارس قال شہدت معہم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم احدا فضربت رجلا من المشرکین فقلت خذہا منی وانا الغلام الفارسی فالتفت الی فقال ہلا
قلت خذہا منی وانا الغلام الانصاری رواہ ابوداود اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابی عقبہ سی کہ نقل کی ابی عقبہ سی اور تہا
وہ مولی یعنی بعض انصار کا اور اصل مین اہل فارس سے تہا کہا ابوعقبہ نی کہ حاضر ہوا مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگ احد مین پس مارا مینی ایک
کو مشرکین مین سے یعنی تیر یا نیزہ یا تلوار پس کہا مینی لی تو یہہ خبر یہہ میری طرف سے اور مین ہون غلام فارس کا یعنی دلیر و بہت مارنیوالا پس دیکہا آنحضرت
نے طرف میری اور فرمایا کیون نہ کہا تو نی کہ لی مجہسی اور مین غلام ہون انصاری نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی اگر اس مقام مین نسبت انصار
کے طرف کرتا کہ دلیر اور مددگار دین اور رسول امین کی ہین اور بحکم مولی القوم منہم کی تو انمین سی ہی تو یہہ بہتر ہونا نہ مجوس کیطرف کہ آتش پرست
اور کافر ہین اور مولی بعض انصار کا عادت یون تہی کہ اہل عجم جو ایمان لاتی اور ہجرت کرتی تو ہیچ سایہ تولیت اور حمایت اصحاب کی مہاجرین اور
انصار مین سی پناہ پکڑتی تہی اور باگ اختیار اپنی کی نیک و بد مین انکی ہاتہہ مین دیتی اور اسکو مولا موالات کہتی تہی اور ایک قسم مولی عتاقہ ہی یعنی
غلام ازاد کردہ شدہ اور ابو عقبہ صحابی تہی نام اوسکا رشد تہا ساتہہ پیش رو زیر شین کی اور عبد الرحمن مینا ابی عقبہ کا تابعی ثقہ ہی ۔ ح
وعن ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من نصر قوما علی غیر الحق فہو کالبعیر الذی ردی فہو ینزع بذنبہ رواہ
ابوداود اور روایت ہی ابن مسعود سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی جو شخص کی مدد کری اپنی قوم کی ناحق پس وہ مانند اونٹ کو
ہے کہ گر پڑا کنوین مین پس وہ کہینچا جاتا ہی ساتہہ دم اپنی کی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی جو کوئی بلند کری نفس اپنی کو ساتہہ مدد کرنی قوم اپنی
کی باطل پر یا مشکوک پر پس وہ مانند اوس اونٹ کی ہی کہ کنوین مین گرا اور ہلاک ہوا یعنی یہہ گناہ کی کنوین مین گرا اور ہلاک ہوا اور قدرت اوسکو
نکالنی کی نرہی اور بعضون نی کہا کہ مشابہت دی قوم کو ساتہہ اونٹ ہلاک ہونیوالیکی اسلیی کہ جو ہو غیر حق پر پس وہ ہلاک ہونیوالا ہی اور شاید بہت
دی اونکی مددگار کو ساتہہ دم اوس اونٹ کی پس جیسکہ کہینچنا اونٹ کا ساتہہ دم اوسکیکی نہین خلاص کرتا ہی اوسکو مہلک سی اسیطرح یہہ مددگار
نہین خلاص کریگا اونکو کنوین ہلاکت کیسی کہ پڑی ہین وہ اوسمین ۔ ح ع **وعن** واثلۃ بن الاسقع قال قلت یا رسول اللہ ما العصبیۃ
قال ان تعین قومک علی الظلم رواہ ابوداود اور روایت ہی واثلہ بن اسقع سی کہ کہا واثلہ نی کہ کہا مینی یا رسول اللہ کیا ہی عصبیت یعنی جاہلیت
فرمایا یہہ کہ مدد کریتو قوم اپنی کی ظلم پر نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ حمایت اور رعایت قوم کی اگر حق پر ہو تو اچہا ہی جیسیکہ حدیث
آیندہ مین فرمایا ۔ ح **وعن** سراقۃ بن مالک بن جعشم قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال خیرکم المدافع
عن عشیرتہ مالم یاثم رواہ ابوداود اور روایت ہی سراقہ بن مالک بن جعشم سی کہ کہا خطبہ فرمایا ہماری آگی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس فرمایا کہ بہترین تمہارا وہ ہی کہ دفع کری لوگون کی ظلم کو اپنی قوم سی جب تک کہ گنہگار نہو یعنی بسبب اس دفع
کرنیکی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** اگر کہا جاوی کہ وہ دفع ظلم کرتا ہی دفع ظلم سی ظلم مین کیونکر پڑیگا جواب اسکا یہہ کہ اگر قادر نہو زبان
سے ظلم کی دفع کرنی پر تو اوسکو ہاتہہ سی مارنا روا نہین اور اگر مارنی سی حاصل ہو تو جان سی مارڈالنا روا نہین اور اگر قدر حاجت سی
زیادتی کری تو ظلم و تعدی ہی ۔ ح **وعن** جبیر بن مطعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس منا من دعا
الی عصبیۃ ولیس منا من قاتل عصبیۃ ولیس منا من مات علی عصبیۃ رواہ ابوداود اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہ تحقیق

ابوداود

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہم میں سے یعنی اہل ملت یا اہل طریقہ ہمارے سے وہ شخص کہ بلاوے لوگوں کو طرف عصبیت کی یعنی باعث ہو لوگوں کو کہ حمایت کریں اوسکی باطل پر اور نہیں ہم میں سے وہ شخص کہ جنگ کرے بسبب عصبیت کے اور نہیں ہم میں سے وہ شخص کہ مرے اوپر عصبیت کی نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** پس تقدیر عصبیت یعنی حمایتی ہونا کہ باطل پر ہو اور بطریق ظلم کی ہو نہ موم و ممنوع ہی شرح **وعن** ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حبک الشیء یعمی ویصم رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی درداء سے نقل کی یہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دوست رکھنا تیرا کسی چیز کو اندھا اور بہرا کر دیتا ہی نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** یعنی محبوب میں اگر برائی دیکھتا ہی تو اچھی معلوم ہوتی ہی اور اگر اوس سے برسنتا ہی تو چاہا جاتا ہی بسبب غلبہ محبت کی محبوب چیز کی عیب نہیں دیکھتا ہی اور نہ سنتا ہی یا یہہ مراد ہی کہ محبت اندھا اور بہرا کر دیتی ہی محب کو غیر محبوب سے کہ سوا رجمال اوسکے نہ دیکھتا ہی اور نہ سوا ی کلام اوسکی سنتا ہی اور لانا اس حدیث کا اس باب میں دلالت کرتا ہی اوپر کراہت ہونے ہی ہر چیز حق اوس شخص کی کہ حمایت کرتا ہی کسی باطل پر بسبب محبت اوسکی نہ حق دیکھتا ہی اور نہ سنتا ہی ماری محبت کی حمایتی بن نہ ہی شرح **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عبادۃ بن کثیر الشامی من اہل فلسطین عن امرأۃ منہم یقال لہا فسیلۃ انہا قالت سمعت ابی یقول سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ من العصبیۃ ان یحب الرجل قومہ قال لا ولکن من العصبیۃ ان ینصر الرجل قومہ علی الظلم رواہ احمد وابن ماجہ اور روایت ہی عبادہ بن کثیر شامی سی کہ تہا اہل فلسطین سے نقل کرتا ہی ایک عورت سی کہ تہی اوس سی کہا جاتا تہا اوسکو فسیلہ اوس عورت نی کہا کہ سنا میں اپنی باپ سے کہ کہتا تہا پوچہا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس عرض کیا میں یا رسول اللہ کیا عصبیت سی ہے دوست رکہنا مرد کا اپنی قوم کو فرمایا کہ نہیں بلکہ عصبیت یہہ ہی کہ مدد کری مرد اپنی قوم کی ظلم پر نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نی **وعن** عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انسابکم ہذہ لیست بمسبۃ علی احد کلکم بنو آدم طف الصاع بالصاع لم تملؤہ لیس لاحد علی احد فضل الا بدین وتقوی کفی بالمرء ان یکون بذیا فاحشا بخیلا رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ نسب تمہاری نہیں ہیں جگہہ برا کہنی اور سبب عار کی اور پر کسکی تم سب اولاد آدم کی ہو برابر ایک صاع دوسری صاع کی نہیں بہرتی تم اوسکو نہیں واسطی کسی کی کسی پر بزرگی مگر ساتہہ دین اور تقوی کی کفایت کرتا ہی شخص کو برائی میں یہہ کہ ہو زبان درز فحش بولنے والا بخیل نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان میں **ف** برابر ایک صاع الخ یعنی تم سب برابر ہو نسبت میں طرف ایک باپ کی اور قریب ہو تم مانند قریب ہونی اوسچیز کی کہ پیمانہ میں ہی یا برابر ہونی اوسکی ساتہہ پیمانہ کی جسوقت کہ نہ بہری پورا اور تقوی کی یعنی بچنی کی شرک خفی و جلی سی اور احتراز کی کبائر و صغائر سی حاصل یہہ کہ سب لوگ مرتبہ نقصان و خسران میں ہیں مگر صاحب تقوی و کمال دین دار جیسکہ اشارہ کیا طرف اوسکی سبحانہ تعالی نی والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین امنوا وعملوا الصالحات کذا ذکرہ علی اور حضرت شیخ رحمۃ اللہ طیبی سے یہہ معنی نقل کیے ہیں کہ تم سب اولاد آدم ہو نزدیک ایکدوسرے کی نقصان میں مانند طرف صاع کی کہ نہ بہرا ہوا اور طرف صاع نزدیک بہرنیکی پیمانہ یعنی نزدیک و برابر ہو نقصان میں اور نہ پہنچنی میں درجہ کمال کو بسبب ہونی تمہارے کی اولاد آدم کہ پیدا کیی گئی ہیں خاکسی **باب البر والصلۃ** اب ہی ہے بیان برو صلہ کی **ف** برسا تہہ زیر ب کی بمعنی احسان نیکی کی ہی اور مراد یہاں نیکی کرنی ساتہہ والدین کی اور ضد اوسکی عقوق ہی اور صلہ لغت میں بمعنی ملانی اور پیوند کرنیکی ہی اور مراد یہاں انعام و احسان ہی ساتہہ اقارب کی شرح **الفصل الاول** فصل پہلے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رجل یا رسول اللہ من احق بحسن صحابتی قال امک قال ثم من قال امک قال ثم من قال

أُمَّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ أَبُوكَ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ أُمَّكَ ثُمَّ أُمَّكَ ثُمَّ أُمَّكَ ثُمَّ أَبَاكَ ثُمَّ أَدْنَاكَ أَدْنَاكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا ایک شخص نی یارسول اللہ کون لائق ترہی ساتہہ اچھی صحبت کے رکہنی میری کی فرمایا ان تیری کہا اوسنی پہر کون ہی فرمایا ان تیری کہا اوس شخص نی پہر کون فرمایا ان تیری کہا اوسنی پہر کون فرمایا باپ تیرا یعنی چوتہی بار مین فرمایا کہ باپ لائق ترہی اور بیچ ایک روایت کی فرمایا ان تیری پہر ان تیری پہر ان تیری پہر احسان کرنے کا باپ اپنے سی پہر احسان کر قریب اپنی سی پہر قریب اپنی سی یعنی بعد ان باپ کی اور قرابتیون مین ترتیب قرب کے معتبر ہی کہ جو بہت قریب ہے مقدم تر اور مستحق ترہی ساتہہ احسان کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اس حدیث سی بعضون نی دلیل پکڑی ہی کہ ان کی لیی تین حصہ احسان ہے بہ نسبت باپ کے اسلیی کہ وہ اوٹہاتی ہی بوجہہ حمل کا اور مشقت جنی اور محنت دودہ پلانیکی اور فقہہ کی کتابون مین مذکور ہی کہ حق والدہ کا بہت بڑا ہی حق باپ سے اور نیکی واحسان کرنا اوسپر واجب تر و موکد تر ہی اور اگر جمع درمیان رعایت حق دونون کی متعذر ہو یعنی رعایت کرنی دونون کی حق کی مشکل ہو جیسیکہ ہر ایک بسبب رعایت کرنی حق دوسرے کی آزردہ ہوتا ہو تو تعظیم و احترام مین حق باپ کا غالب کہی اور خدمت و انعام مین حق ان کا اور یہہ بہی ان باپ کی حقوق مین سی ہی کہ ایسی تواضع اور تملق کری اور ادای خدمت کری یہان تک کہ راضی ہون وہ اور مباح چیز مین اطاعت اونکی کری اور ایذا اونکے اور تکبر سی پیش نہ آوی اگرچہ مشترک ہون وہ اور آواز اپنی اونکی آواز سی بلند نکری اور انکو نام لیکر نہ پکاری اور کسے کام مین اونسی پہل نکری اور امر معروف اور نہی منکر مین نرمی کری اور ایک بار کہی اگر قبول نکرین سلوک کری اور دعا و استغفار مین مشغول ہو اور یہہ ادب قران سی نکالا گیا ہی بیچ نصیحت کرنی حضرت ابراہیم عم کی اپنی باپ کو ۞ ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ أَنْفُهُ رَغِمَ أَنْفُهُ رَغِمَ أَنْفُهُ قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خاک آلودہ ہو ناک وسکی خاک آلودہ ہو ناک وسکی خاک آلودہ ہو ناک وسکی یعنی وہ خوار و ذلیل ہو پوچہا گیا کہ کون ہی وہ یا رسول اللہ جسکے حق مین آپ یہہ بددعا کرتی ہین فرمایا وہ شخص کہ پاوی ان باپ اپنی کو نزدیک بڑہاپی کے ایک کو آن مین ہی یا دونو کو پہر نہ داخل ہو بہشت مین یعنی خدمت اونکی کی اور اونکو اپنی سی راضی نرکہا کہ سبب داخل ہونی بہشت کا ہی نقل کے یہہ مسلم نی وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ صِلِيهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اسما بیٹی ابی بکر کی سی کہ کہا آئی میری پاس ان میرے یعنی مکہ سی مدینہ مین اور وہ تہی مشرک بیچ زمانہ صلح قریش کی یعنی یہہ آنا اوسکا اوسوقت مین تہا کہ آنحضرت نی قریش سے عہد و صلح کی تہی کہ اونسی لڑنی کی نہین اور یہہ حدیبیہ مین تہی پس کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق ان میری آئی ہی میری پاس اور وہ بیزار ہے اسلام سی آیا پس سلوک کرون مین اوس سی فرمایا کہ ان سلوک کر اوسی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اس سی معلوم ہوا کہ اگر ان باپ کافر ہون تو بہی اونسی سلوک و احسان کرنا چاہیی اور اسی قیاس پر حکم اور اقرار کا ہی ۞ ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ آلَ أَبِي فُلَانٍ لَيْسُوا لِي بِأَوْلِيَاءَ إِنَّمَا وَلِيِّيَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ أَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمرو بن عاص سے کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی حضرت کہ تحقیق آل ابی فلان کے نہین میرے دوست سوای اسکی نہین کہ دوست میرا اللہ ہی اور نیکبخت مومنین لیکن واسطی اونکی ناتا ہی یعنی مجہسی ترکرتا ہون مین اوسکو ساتہہ تری اوسیکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف لکہا ہی علمای کہ آنحضرت نی صریح نام فلانی کا لیا تہا اور راوی نی کنایہ کیا کہ لفظ فلان کر ذکر کیا ظاہر اوقت روایت کی ذکر کرنی نام سی صراحۃً خوف رکہتا ہوگا فتنہ کا اور بیچ نسخون اصول کی بعد از لفظ ابی کی سفیدی چہوڑ دے

ف حدیث ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

رواہ مسلم

ہے اور نام نہین لکھا بسبب علت مذکورہ کی اور مراد ابی فلان سے ابو لہب ہے اور بعضون نے کہا ابو سفیان یا حکم بن العاص اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ علی العموم ہی یعنی مراد ہین طوائف قریش یا بنی ہاشم یا چچا حضرتؐ کی اور نہین میرے دوست جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نے ان اولیاء الا المتقون اور مراد صالحین سے جنس صلحا ہین نہ ایک مخصوص اور بعضون نے کہا کہ ابو بکرؓ مراد ہین اور بعضون نے کہا کہ حضرت علیؓ اور ترکرتا ہون الخ یعنی کچھہ دیتا ہون انکو کہ اونسے ضرورۃ انکی دفع ہو چونکہ تری اور نرمی سبب ملنے اشیا کی ہی اور خشکی اور سختی موجب ابا کی بل کو کہ بمعنی ترکے سے استعارہ کرتی ہین واسطے صلہ رحم یعنی ناتے کے اور یبس کو کہ بمعنی خشکی کی ہی واسطے کاٹنے ناتے کی شرح وَعَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَمَنْعًا وَهَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی مغیرہ سے کہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے حرام کی تمپر نخیلی اور گدائی کرنی اور مکروہ رکہی واسطے تمہارے قیل وقال اور بہتایت سوال کی اور ضایع کرنا مال کا نقل کیہ بخاری اور مسلم نے ف خاص ماون کا ذکر کیا واسطے نمایان ہی حقوق اونکیی جیسیکہ پہلی معلوم ہوا بسبب ضعیف ہونی دلون انکی کی کہ ذرا سی بات مین رنجیدہ ہوجاتی ہین یا بسبب تقصیر وسستی کرنی اولاد کی انکی حقوق ہین اور لفظ منع ساتہہ جزم اور زبر نون کی اور ساتہہ زبر عین کی بنا بر اسکی کہ وہ مصدر ہی یا ماضی اور مراد اوس سے بخل و امساک ہے اور لفظ ہات بمعنی ات کی کہ امر ہی ایتا سے یعنی دے اور عبارت ہی طلب سوال سے اور لکہا ہی علمانی نے کہ مراد نہ دینا حقوق واجبہ کا ہی مال مین اور لینا اوس چیز کا کہ حلال نہین لوگون کی مال مین سے اور بعضون نے کہا بلکہ حرام کیا منع کرنا تمام حقوق واجبہ سے اموال مین اور افعال مین اور اقوال ہین اور اخلاق مین اور حرام کیا طلب کرنا اوس چیز کا کہ واجب نہین لوگون پر قسم حقوق سے اور تکلیف دینی اونکو ساتہہ بجالانی اوس چیز کے کہ واجب نہین اوپر اور کرہ ساتہہ زبر کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ تشدید را اور زبر اور یکی اور قیل وقال ساتہہ زبر لام کی بطریق حکایت کی فعل ماضی مجہول ومعلوم سے ہی اور مقصود نہی ہی اوس چیز سے کہ لوگ باہم ذکر بیہودہ کرین فضول باتین کرین کہ کہا گیا ایسا اور کہا فلانی نے ایسا اور نہی قیل وقال سے اوس صورت مین ہی کہ واسطے تحقیق کسی امر کی نہو والا واسطے تحقیق اوسچیز کی کہ حقیقت اوسکی معلوم نہو اکثر اقوال لوگون کی نقل کرین حرام نہین اور بعضون نے کہا کہ مراد قیل وقال سے بہت کلام کرنا ہی کہ دل کو مار ڈالتا ہی اور قساوۃ قلبی پیدا کرتا ہی اور وقت کو ضایع کرتا ہی اور بہتایت سوال کی کثنی ہی معنی لکہی ہین علمانی ایک تو یہہ کہ بہت پوچہنا یا نچہی اور تجسس کرنا احوال لوگون کیسی اور دوسرے بہت سوال کرنا علم مین واسطے امتحان اور اظہار فضیلت اور جہگڑنیکی آسین اور تیسری بہت پوچہنا آنحضرتؐ سے کہ سبب ایذا دینی اور باعث تنگی و تشدید کا ہی احکام مین جیسیکہ قرآن مجید مین فرمایا لاتسالوا عن اشیاء الخ اور مراد ضایع کرنی مال کیسی اسرف اور خرچ کرنا اوسکا غیر طاعت حق مین جیسیکہ کوئی تمام یا بعض مال اپنا کیسکو دیدی اور اہل حقوق اوسکی محتاج ہون یا مال پانی مین ڈالدی یا آگ مین جلادی یا کسی فاسق کو دی کہ غیر مرضی حق مین صرف کرے اور تفصیل کلام کی اسمقام مین یہہ ہی کہ اگر خرچ کرنا مال کا واجب و مستحب ہے تو اوسمین ضایع کرنا اور اسراف گنجایش نہین رکہتا اور اگر حرام و مکروہ ہے تو بی شبہہ ضایع کرنا اور اسراف ہی اشتباہ اوسکیہہ ہی کہ بظاہر مباح معلوم ہو لیکن اگر خوب تامل کرین تو قبایح اور مفاسد ظاہری اور باطنی اوسمین نکلتے ہون جیسیکہ صرف کرنا بیج بنانی مکانون دور ودراز کی بغیر حاجت کی اور بیجہ فرش کرنی انکی وسعت وفسحہ مین بہی کہ احتیاج اوسکی نہین ہوتی اور اسراف خرچ کرنی مین اور توسع بیجہ پہننی اچہی کپڑون کی اور کہانون لذیذ کی زیادہ حد اعتدال سے واسطے نرمی حفظ نفس کی اور تفاخر کی بغیر رعایت جانب فقرا و محتاجون کی جیسیکہ عادت اہل اسراف کی ہی اگرچہ بحکم ظاہر شرع کے حرام نہو لیکن موجب قساوت قلب اور غلظت طبع کی ہی اور دلالت ہے آراستہ کرنا باسنون اور تلوارون اور ہتیارون کا ساتہہ سونی اور جواہر کی اور مانند انکیے اور بی ناکی اور بی قیدی بیع و شرا مین ساتہہ

ف حرام کی تمپر نخیلی اور گدائی کرنی اور مکروہ رکہی قیل وقال اور بہتایت سوال کی اور ضایع کرنا مال کا نقل کیہ بخاری اور مسلم نے

اور یہانی فحش اور بیہودہ کرنی مدتوں دراز کی اور مانند اسکی سب داخل ضائع کرنی اور اسراف کی ہی ۔ ش وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْکَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَیْہِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَھَلْ یَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَیْہِ قَالَ نَعَمْ یَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَیَسُبُّ اَبَاہُ وَیَسُبُّ اُمَّہٗ فَیَسُبُّ اُمَّہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ گناہ کبائر سی ہی گالی دینی اپنی ماں باپ کو عرض کیا لوگون نی یا رسول اللہ کیا کالی دیتا ہی آدمی اپنی ماں باپ کو فرمایا کہ ہان یعنی یہہ واقع ہوتا ہی حقیقۃً کبھی اور نادر اور مجازاً اکثر لیکن تم اوسکو نہین جانتی ہو پھر بیان کیا اسکو کہ گالی دیتا ہی کسی شخص کے باپ کو پس وہ گالی دیتا ہی اسکی باپ کو اور گالی دیتا ہی کسی کی ماں کو پس وہ گالی دیتا ہی اسکی ماں کو نقل یہہ بخاری اور مسلم نی ف چونکہ یہہ باعث گالی دینی ماں باپ کا ہوا گویا خود گالی دی ماں باپ کو اور گالی دینی ماں باپ کو بہر وجہ کہ ہو گناہ کبیرہ ہی ایسی کہ داخل عقوق کی ہی ۔ گرامی خویش دوست داری ۔ دشنام مدہ بمادرمن ۔ اور اس سی معلوم ہوا کہ جو کوئی سبب ورواسطہ فسق وفساد کا ہو وہ بھی فاسق ہی اور داخل ہی اوسکی گناہ مین ۔ ش وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَبَرِّ الْبِرِّ صِلَۃَ الرَّجُلِ اَھْلَ وُدِّ اَبِیْہِ بَعْدَ اَنْ یُّوَلِّیَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق نیکترین نیکیون سی احسان کرنا ادمیون کا ہی اپنی باپ کے دوستون سی بعد ازمرنی یا غائب ہونی باپ کے نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنے باپ مرگیا ہو یا سفر مین ہو اوسکی بیچی اوسکے دوستون سی احسان کرنا گویا احسان کرنا باپ سی ہی اور چونکہ غائبانہ رعایت اوسکی کی نہایت نیکی کی ۔ ش وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّبْسَطَ لَہٗ فِیْ رِزْقِہٖ وَیُنْسَأَ لَہٗ فِیْ اَثَرِہٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص چاہی کہ کشادگی کی جاوی اوسکی روزی مین اور تاخیر کی جاوی اوسکی اجل مین یعنے عمر دراز ہو پس چاہیی کہ صلہ رحمی کری لاپنی ناتی دارون سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اثر اصل مین بمعنی نشان پاون کی ہی چلنی مین زمین پر اور یہہ فرع حیات کا ہی کہ جو کوئی مرا اوسکا نشان قدم زمین پر زمانہ پس اثر سی مدت عمر مراد ہی اور تاخیر اجل مین سوال مشہور ہی کہ اجل ورزق مقدر ہین نہ زیادہ ہوتی ہی نہ ناقص فرمایا اللہ تعالی نی فاذا جاء اجلھم لایستاخرون ساعۃ ولایستقدمون جواب اسکا یہہ ہی کہ مراد فراخی رزق اور درازی عمر سی پائی جانا برکت اور خوش گذرانی اور زیادتی توفیق اور صفائی اور نورانیت قلب کا ہی یا درازی عمر ساتھہ بقای نام نیک کے ہی جہان مین یا اولاد صالح مراد ہی کہ بعد اوسکی دعا کرین اور نام نیک اسکا باقی کرین کہ بقاء اولاد پیدایش ثانی ہی مرد کی ہی اور حقیقت مین حق سبحانہ تعالی فی سلوک کرنیکو ناتی دارون سی سبب فراخی رزق اور درازی عمر کا کیا ہی اللہ تعالی نی ہر چیز کی لیی سبب پیدا کیا ہی جسکی لیی چاہتا ہی کہ رزق دوسکا فراخ اور عمر اوسکی دراز کری توفیق ادا حقوق کی بخشتا ہی اور لکھا ہی علماء نی کہ یہہ محو اثبات بہ نسبت خلق کی ہی جیسیکہ لوح محفوظ مین لکھا کہ عمر اسکی ساٹھہ برس کی ہی اور اگر صلہ رحم کری چالیس برس اسپر زیادہ ہو جاوین اور بہ نسبت علم حق تعالی کی تغیر وتبدیل نہین اور بات یہہ ہے کہ جب شارع نی اسطرح خبر دی ایمان سپر لانا چاہیی نہ منافشہ کرنا نشان سعادت یہہ ہے کہ بجبر دستی مانندان خبرون کی عمل وسپر کرین اور حقیقت حال اوسکی سپرد اللہ تعالی کی کرین نہ یہہ کہ بحث کرین اور چون وچرا مین پڑین ۔ ش وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰہُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْہُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَاَخَذَتْ بِحَقْوِیِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ مَہْ قَالَتْ ھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ الْقَطِیْعَۃِ قَالَ اَلَا تَرْضَیْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَکِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَکِ قَالَتْ بَلٰی یَا رَبِّ قَالَ فَذَاکِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پیدا کی اللہ نی خلق یعنی تقدیر کیا مخلوقات کو علم ازلی مین اسطرح

کہ وقت پیدائش کی ہوگی پس جب فارغ ہوا پیدا کرنی سی کہڑا ہوا رحم یعنی ناتا اور پکڑی کمر رحمن کی پس فرمایا کیا کہتا ہی تو کہا ناتی نی یہہ ہی جگہہ
کہڑی ہونی پناہ پکڑنیوالیکی ساتھہ تیری کاٹنی سی یعنی مین کہ روبرو تیری کہڑا ہوا اور ہاتھہ دامن عزت وعظمت تیرین مارہی پناہ مانگتا ہون
ساتھہ تیری اس سے کہ کوئی قطع کری مجکو اور صلہ اور پیوند میری کی رعایت نکری اور قطع رحم کری فرمایا اللہ تعالی نی کیا نہین راضی ہی تو اوپر
کہ ملاؤن مین اوسکو یعنی سلوک احسان کرون اوسپر کہ ملادی تجکو یعنی سلوک کری تجہسی اور کاٹونگا اوسی یعنی احسان انعام نکرون اوسپر کہ قطع
کری تجہسی کہا ناتی نی ہان راضی ہوا مین اسی پروردگار میری فرمایا پس یہہ وعدہ ثابت ہی تیری لیے نقل کی یہہ بخاری نی ومسلم نی ف فارغ ہوا
یعنے پیدا کرچکا اور حقیقت فراغ کی بعد از اشتغال کی کسی کام مین ہی اور اس سے خدا تعالی پاک ہی اسلیی کہ اوسکو ایک کام دوسری کام سی مانع
نہین ہوتا جیسیکہ دعا ماثور مین آیا ہی سبحان من لاشغلہ شان عن شان اور لفظ حقو ساتھہ زبرح مہملہ اور جزم قاف کی اصل مین ازار کی باندہنے
کے جگہہ کو کہتی ہین اور چونکہ بیچ باندہنی ازار کی دونو طرفین اوسکی بہم باندہی جاتی ہین تشنیہ لائی کہ کہا بحقوی الرحمن یعنی دونو طرفین جگہہ بندہنی
ازار کی اور ازار پر بہی اطلاق کرتی ہین اور پروردگار تعالی اس سے منزہ ہی وارد ہونا اس کلام کا بطرز زبان عرب کے ہی کہ عادت ہی لوگون کے
کہ جب کوئی کسی سی پناہ چاہتا ہی تو اوسکا دامن یا کونہ ازار کا پکڑلیتا ہی اور کہی کہ کار سخت ہوتا ہی اور اضطرار ہوتا ہی کام مین اور مبالغہ اور تاکید
منظور ہوتی ہی تو ناتہہ دونو حقو ازار پر مارتا ہی تا وہ تنگ ہوکر پونچہی کہ مقصد تیرا کیا ہی اور کیا چاہتا ہی استعارہ کیا اس عبارت کو واسطی
پناہ ڈہونڈنی رحم کی ساتھہ حضرت رحمن کی قطع کرنی رحم سی بعد ازان یہہ عبارت مثل ہوئی اس معنی مین بغیر اسکی کہ معنی حقو کی اور پکڑنی
اوسکے منظور ہون جیسیکہ کہتی ہین یدہ مبسوطتان یعنی دونو ہاتہہ اسکی فراخ ہین یعنی سخی وجواد ہی اگرچہ اول پیدائش سی ہاتہہ نرکہتا ہو یا ہاتہہ
اوسکی لمبی ہون یا مجال ہو وجود ہاتہہ کا اسکی لمبی جیسیکہ پروردگار تعالی اور یہہ طرز زبان عرب مین بہت واقع ہوتی ہی اور قران اور احادیث
اوپر طرز زبان عرب کی واقع ہوا ہی یہہ اصل عظیم ہی واسطی تاویل متشابہات قران واحادیث کی بالکلف اور رحم ایک معنی ہین معانی سی ذات
نہین ہی کہ کہڑا ہو اور پناہ پکڑی کہڑا ہونا اور پکڑنا اور پناہ ڈہونڈنا اوسکا طریق تشبیہ تمثیل کی ہی گویا رحم ایک شخص ہی کہ کہڑا ہوا اور دامن کبریا
اور عزت وعظمت حق سبحانہ کا پکڑا اور پناہ ڈہونڈی اور کہا تو دی نی کہ رحم جو وصل کیا جاتا ہی اور قطع کیا جاتا ہی وہ معنی ہی معانی سی نہین
آتا اوس سے قیام اور کلام پس ہوگی مراد تعظیم شان اوسکی اور فضیلت صلہ رحم کرنیوالیکی اور بڑائی گناہ قطع کرنیوالی اوسکی اور نہین خلاف ہی اسمین
کہ صلہ رحم واجب ہے فی الجملہ اور قطع کرنا اوسکا گناہ کبیرہ ہی اور صلہ رحم کی درجی ہین کہ بعض اونکا بلند تر ہی بعض سے اور ادنی اونکا چہوڑنا مہاجرہ یعنی
ترک ملاقات کا ہی اور صلہ رحم ساتھہ کلام کی ہوتا ہی اگرچہ ساتھہ سلام کی ہو اور مختلف ہوتا ہی وہ ساتھہ اختلاف قدرت اور حاجت کی پس بعضے
اسمین سے واجب ہے اور بعض مستحب اگر وصل کیا بعض صلہ اور نہ وصل کیا غایت اوسکا نہین نام رکہا جاویگا قاطع اور اگر قصور کیا بعضے سی کہ
قادر ہی اوسپر اور لائق تہا اوسکو یہہ کرکری اوسکو نہین نام رکہا جاویگا صلہ کرنیوالا ۱۲ ح ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی اونہین اے ابوہریرہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رحم مشتق کیا گیا ہی اور لیا گیا ہی لفظ رحمن سی پس فرمایا اللہ
تعالی نی یعنی رحم کو کہ جو شخص ملاوی تجکو یعنی رعایت تیری حق کی کری ملاؤنگا مین اوسکو یعنی ساتھہ رحمت کی اور جو شخص کہ کاٹی تجکو کاٹونگا
مین اوسکو یعنی اپنی رحمت سی محروم رکہون گا نقل کی یہہ بخاری نی ف اشتقاق کیا گیا الخ جیسیکہ اور حدیث مین آیا ہی کہ پیدا کیا مینی رحم
کو اور اشتقاق کیا مینی اوسکی لیی نام اپنی نام سی کہ رحمن ہی اور احتمال ہی کہ مراد دونو لفظون سی معنی ہون یعنی قرابت رحم کہ واجب ہے

رعایت اسکی ایک شاخ ہی رحمت حضرت رحمان سی کذا قال الشیخ رح اور ملا علی رح نی کہا کہ لفظ شجنۃ مثلثۃ الشین یعنے ساتھہ زبر اور زیر اور پیش شین کے قاموس مین اور نہایہ مین ساتھہ زبر اور پیش شین کے اور جزم جیم کے اصل مین رگون اور جڑین درخت کے لی ہوئین ہین اور یہان مراد اس سے یہہ ہی کہ رحم مشتق ہی رحمن سی یعنی رحمت سی کہ مشتق ہی اوس سے رحمان پس گویا کہ رحم مشتبک یعنی ملا ہوا ہی ساتھہ رحمن کے مانند اشتباک رگون درخت کی اور بعضون نی کہا ہیچ وجہ شجنۃ کی یہہ کہ حروف رحم کی موجود ہین ہیچ اسم رحمن کے اور داخل ہین اوسمین مانند داخل ہونی رگون درخت کی واسطی ہونی اوسکی اصل واحد سی اور معنی یہہ ہین کہ رحم اثر ہی ہی آثار رحمت اوسکیلے اور متصل ہی ساتھہ اوسکی پس قطع کرنی والا اوسی قطع کرنیوالا ہی رحمت خدا سی اور وصل کرنیوالا اوسکا ملنی والا ہی طرف رحمت اللہ تعالی کی جیسیکہ فرمایا حضرت نی فقال اللہ الخ ؛ ح ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ رحم لٹکایا گیا ہی ساتھہ عرش کی کہتا ہی یعنی بطریق خبر اور دعا کی جو شخص کہ ملاوی مجکو ملاویگا اوسکو اللہ یعنی اپنی رحمت سی اور جو شخص کاٹی مجکو کاٹیگا اوسکو اللہ یعنی اپنی رحمت سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** لٹکایا گیا ہی یعنی پکڑی ہوئی ہی عرش رحمن کا اور پناہ مانگتا ہی اوس سے قطع رحم سی اور خبر دیتا ہی حکم صلہ رحم اور قطع رحم سی ازراہ تلمذ کی ساتھہ اوجہ کی کہ سنا ہی اللہ تعالی سی یا بطریق دعا کی ؛ ع **وَعَنْ** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا بہشت مین کاٹنی والا رحم کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا نووی نی کہ مراد یہہ ہی کہ جو کوئی کاٹی رحم کو حلال جانکر بغیر سبب و بغیر شبہ کی باوجود علم کی ساتھہ تحریم اوسکی وہ بہشت مین داخل نہین ہونیکا اور یا یہہ مراد ہی کہ ساتھہ نجات پانی ہونکی اور سابقین کی نہین داخل ہوگا ؛ ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِيْ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ اِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین ہی صلہ رحم کرنیوالا یعنی کامل مکافات کرنیوالا یعنی ساتھہ اقربا کی کہ اگر وہ اسپر احسان کرتی ہین تو یہہ بھی اونپر احسان کرتا ہی لیکن صلہ کرنیوالا کامل وہ ہی کہ جسوقت کاٹا جاوی رحم اوسکا یعنی رعایت نکیجاوی حق قرابت اوسکی وصل کری رحم کو یعنی رعایت اوسکی حق کی کری نقل کی یہہ بخاری نی **ف** لکھا ہی علمارنی کہ جو انمردوہ ہی کہ حق اپنا کسی سی نطلب کرے اور حق اوروں کا ادا کری ؛ ح **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ قَرَابَةً اَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنِيْ وَاُحْسِنُ اِلَيْهِمْ وَيُسِيْئُوْنَ اِلَيَّ وَاَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُوْنَ عَلَيَّ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيْرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نی عرض کیا یا رسول اللہ تحقیق واسطی میرے قرابتی ہین کہ سلوک کرتا ہون مین اونسی اور وہ نہین سلوک کرتی ہین مجسی اور احسان کرتا ہون مین اونسی اور وہ برائی کرتی ہین مجسے اور حلم کرتا ہون مین اور درگذر کرتا ہون اونسی اور وہ جہل کرتی ہین مجپر یعنی برا کہتی ہین اور غضب ہوتی ہین مجپر پس فرمایا کہ اگر ہی تو جیسا کہ کہتا ہی پس گویا کہ پہکاتا ہی تو اونکو راکھہ گرم اور ہمیشہ ہی ساتھہ تیری اللہ کی طرف سی مددگار اور دفع کرنیوالا شر اونکا جبتک کہ ثابت و مستقیم رہی تو اس صفت پر نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پہکاتا ہی الخ یعنی چونکہ شکر اونیکی تیری کا نہین ادا کرتی ہین حرام ہی عطا تیری اونپر اور حکم آگ کا رکہتی ہی اونکی میٹون مین تشبیہ دی اس گناہ کو کہ لاحق ہوتا ہی اونکو کہانی اوسکیسی ساتھہ راکھہ گرم کی اور بعضون نی کہا کہ تو بسبب احسان کرنیکی اونپر رسوا و حقیر کرتا ہی اونکو اگی نفسون اونکی مانند اوس شخص کے کہ مونہہ مین ڈالتا ہی راکھہ گرم کو اور کہاتا ہی اوسکو اور بعضون نی کہا کہ احسان تیرا اونپر مانند راکھہ گرم کی ہی کہ جلاتا ہی اور ہلاک کرتا ہی اونکو اور بعضون نی کہا کہ مونہہ اونکا کالا کرتا ہی مانند راکھہ گرم کی ؛ ح **الْفَصْلُ الثَّانِيْ**

فصل دوسرے عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرُدُّ الْقَدَرَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمْرِ اِلَّا الْبِرُّ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ یُصِیْبُہٗ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین پہیرتی تقدیر الہی کو مگر دعا اور نہین زیادتی کرتی عمر مین مگر نیکی کرنی ماں باپ اور اقربا کی ساتھہ اور تحقیق آدمی محروم کیا جاتا ہی روزی سی سبب گناہ کی کہ پہنچتا ہی اوسکو نفل کی یہہ ابن ماجہ نی ف مراد تقدیر سی تقدیر معلق ہی نہ مبرم پس دعا کو اللہ تعالی نی سبب گردانا ہی رد کرنی تقدیر کا اور یہہ بہی تقدیر ہی یعنی اللہ تعالی نی تقدیر کیا ہی کہ بندہ دعا کریگا اور یہہ بلا اوسکی دفع ہوگی اور تمام اسباب عالم باوجود قضاء و قدر الہی کی یہی حکم رکہتی ہین جیسیکہ دوائین طبیعہ شفا کی لیی و اعمال بیدون کی واسطی داخل ہونی بہشت و دوزخ کی اور بعضون نی کہا کہ ہمیشہ دعا کرنا بیدیکا آسان کرتا ہی وارد ہونی قضاء کو اور خوش لگتا ہی اوسکو اوسکی دل مین یعنی جب دعا کی اور دیکہا کہ تقدیر نہین پہرتی راضی ہوتا ہی اور تن بر تقدیر دیتا ہی پس آسان و سبک ہو جاتا ہی بوجہ اوسکا اوسکی دل پر بخلاف اوسکی کہ یکایک آوی اور ناگہان نازل ہو پس گویا کہ رد کیا دعا نی اوسکو کذا نقل الطیبی و اشکل مسکین کی دل مین یون آتا ہی کہ ہو سکتا ہو کہ مقصود دبا لغہ ہیچ تاثیر دعا کی اور موجود اوسکی ہو یعنی کوئی چیز قضاء و قدر کو رد نہین کرتی اور اگر کوئی چیز ہو تی کہ رد کرتی تو دعا ہوتی جیسیکہ مثل اوسکی ہیچ مقدمہ نظر لگنی کی حدیث مین آیا ہی کہ اگر کوئی چیز ہوتی کہ سبقت کرتی تقدیر پر تو نظر ہوتی واللہ علم اور مراد زیادتی عمر سی برکت ہونا ہی اوسین جیسیکہ فصل اول مین بیان مفصل ہو چکا اور اخیر جملہ حدیث پر اشکال وارد ہوتا ہی کہ بہت لوگ کہ گنہگار اور فاسق و کافر ہین اور رزق اونکا فراخ ہی بہ نسبت مومنون اور مطیعون کی پس بعضی تاویل کرتی ہین اوسین کہ مراد رزق آخرت ہی کہ وہ ثواب ہے اور بے شک گناہ کرنا سبب نقصان اور محرومی کا ہی اس ہی اور اگر مراد رزق دنیا کہین کہ مال و حشمت و کامرانی ہی تو جواب یہہ ہی کہ مراد محروم رہنا ہی حصول رضا و خوش گذرانی اور فراغ قلب و حضور وقت اور صفائی رزق سی کہ صاف ہو کدورت ظلمت سی جیسیکہ متقیون اور مطیعون کے لیے ہی قرآن مجید مین اللہ تعالی فرماتا ہی مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی فَلَنُحْیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً بخلاف اہل فسق و فجور کی کہ حاصل ہی اونکی وقت مین کدورت اور ظلمت اور تعب کہ پیدا ہوتی ہین فکر دنیا اور حرص اور تعلق قلب اور خوف نقصان اور فوت ہونی اوسکے جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ فَاِنَّ لَہٗ مَعِیْشَۃً ضَنْکًا اور اگر مومن ہی تو فکر بد انجامی گناہ سی ایک وحشت اور کدورت ہیچ صفائی وقت اور خوش گذرانی اوسکے راہ پاتی ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ حدیث مخصوص ہی بعضی مومن گنہگارون کی لیی کہ حق تعالی چاہتا ہی کہ انکو کدورت گناہ سی پاک کر کے بہشت مین داخل کرے پس بعضون کی گناہون کا کفارہ دنیا مین فقر و بلا کو کر کر پاک و صاف آخرت مین لیجاتا ہی اور بعضون کو ساتہہ پہنچنی بلاء کی متنبہ کر کر توفیق توبہ کی بخشتا ہی حاصل یہہ کہ مومن نی جو گناہ کیا اگر لطف خفی پروردگار تعالی کی طرف سی شامل حال اوسکی ہی تو ساتہہ فقر یا مرض کی اوسکو گناہ سی پاک کرتا ہی اور اگر عنایت و لطف اوسکی حال پر نہین ارزانی رکہتا تو اوسکو مہلت دیتا ہی کہ گناہون ہی مین گرفتار رہتا ہی العیاذ باللہ من ذلک ۔ ح وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ فَسَمِعْتُ فِیْہَا قِرَاءَۃً فَقُلْتُ مَنْ ھٰذَا قَالُوْا حَارِثَۃُ بْنُ النُّعْمَانِ کَذٰلِکُمُ الْبِرُّ کَذٰلِکُمُ الْبِرُّ وَکَانَ اَبَرَّ النَّاسِ بِاُمِّہٖ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَاَلْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ فِیْ رِوَایَۃٍ فَاَنْعَتَ قِرَاءَتِیْ فِی الْجَنَّۃِ بَدَلَ دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ داخل ہوا مین بہشت مین پس سنی مین اوسین آواز پڑہنی قرآن کی پس کہا مین نی کون ہی یہہ کہ قرآن پڑہتا ہی کہا فرشتون نی کہ یہہ حارثہ بن نعمان ہے کہ فضلاء صحابہ سی تہی پس گویا صحابہ کی خاطر مین آیا ہو کہ اونی کس عمل سی یہہ بزرگی پائی کہ آنحضرت نی بہشت مین آواز اوسکی سنی پس آنحضرت نے واسطی بیان سبب پانی اوسکے اس فضیلت کو فرمایا اسیطرح سی ہی فضیلت و ثواب نیکی کرنی کا ان باپ سے اسیطرح سی ہی فضیلت و ثواب

رونا

نیکی کرنیکا مان باپ سے اور تہا وہ بہت سلوک کرنیوالا ساتہہ مان اپنی کی نقل کی یہہ بغوی فی شرح السنۃ مین اور بیہقی فی شعب الایمان مین اور بیچ ایک روایت بیہقی کی یون ہی کہ فرمایا آنحضرت نی سو گیا تہا مین پس دیکہا مینی اپنی تئین بہشت مین یہہ عبارت ہی روایت بیہقی مین بجای اسکی کہ داخل ہوا مین بہشت مین کہ روایت شرح السنۃ مین مذکور ہی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِضَى الرَّبِّ فِى رِضَى الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِى سَخَطِ الْوَالِدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی رضامندی رب کی بیچ رضامندی باپ کی ہی اور ناخوشی رب کی بیچ ناخوشی باپ کی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** اور ایسے ہے حکم مان کا ہی بلکہ وہ اولی ہی ؛ ع **وعن** اَبِى الدَّرْدَاءِ اَنَّ رَجُلًا اَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ لِىْ اِمْرَاَةً وَاِنَّ اُمِّىْ تَاْمُرُنِىْ بِطَلَاقِهَا فَقَالَ لَهٗ اَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاِنْ شِئْتَ فَاَضِعْ ذٰلِكَ الْبَابَ اَوِ احْفَظْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی ابی الدرداسی کہ تحقیق ایک شخص آیا ابو درداسی گے پاس اور کہا کہ تحقیق میری ایک عورت ہی ایسی ہی اور تحقیق مان میری فرماتی ہی مجکو ساتہہ طلاق اوسکے پس کہا اوسکو ابو درداؓ نی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے تہے باپ بیچ درمیان دروازون بہشت کا ہی یعنی سبب درآنی بہشت کی محافظت رضامندی باپ کے ہی پس جو کوئی چاہی کہ دروازی بہشت مین اس دروازہ سی کہ بہتر ین دروازون کا ہی چاہیی کہ رضا باپ کی نگاہ رکہی پس تجکو اختیار ہی اگر چاہی تو محافظت کر اوس دروازہ پر یا ضائع کر نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی اگر طلاق دی تو نی رضا والدہ کی نگاہ رکہی تو نی وگرنہ ضائع کی تو نی اور اس حدیث سی ابو درداسے حکم مان کا یون نکالا کہ جب باپ کی حق مین یہہ فرمایا تو مان کا بطریق اولی یہہ حکم ہوگا اور یا والد سی جنس یعنی شخص جنسی مراد کہا یہہ مناسب ترہی کہ مان باپ دونون کو شامل ہی ؛ ح **وعن** بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَبَرُّ قَالَ اُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اَبَاكَ ثُمَّ الْاَقْرَبَ فَالْاَقْرَبَ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی بہز بن حکیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سے اوسنی نقل کی بہز کی دادا سی کہ نام اوسکا معاویہ بن صدہ ہی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ کس سی نیکی کرون فرمایا نیکی کر اپنی مان سی کہا مینی پہر کس سی کہا مینی پہر کس سی فرمایا اپنی مان سی کہا مینی پہر کس سی فرمایا اپنی باپ سے پہر نیکی کر اوس سی کہ قریب ترہی تجہسی یعنی بعد مان باپ کی جیسیکہ بہائی اور بہن پہر اوس سی کہ بعد اوسکی قریب ترہے یعنی جیسیکہ چچا اور مامون اور ساتہہ اسی ترتیب کی اولاد چچا اور مامون کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی **وعن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَا اللّٰهُ وَاَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنِ اسْمِىْ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهٗ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سی کہا مینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے تہے کہ فرمایا اللہ برکت والی اور بلند قدرنی کہ مین ہون اللہ اور مین ہون رحمن یعنی متصف بصفت رحمت پیدا کیا مینی رحم یعنی ناتی کو اور نکالا مینی یعنی نام رحم کا نام اپنی سی یعنی رحمن سی پس جو کوئی ملاوی رحم کو یعنی رعایت اوسکی حق کی کری ملاؤنگا مین اوسکو یعنی طرف رحمت اپنی کی اور جو کوئی کاٹی اوسکو یعنی رعایت اوسکی حق کی نکری کاٹونگا مین اوسکو یعنی رحمت خاص اپنی سی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** مین ہون اللہ یعنی واجب الوجود یہہ تمہید ہی کلام کی کہ ذکر کیا علم خاص پہر ذکر کیا وصف کہ مشتق ہی مادہ رحم سی یعنی رحمن **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ اَوْفٰى قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلٰى قَوْمٍ فِيْهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِىُّ فِى شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

اس کر فرمانی تبھی نہیں اور ترقی رحمت اوس قوم پر کہ اوسمین کاٹنی والا ہوتا ہی کا نقل کی یہہ بیہقی فی شعب الایمان مین ف مراد قوم سی وہ لوگ ہین
کہ مدد کرتی ہین کاٹنی والی ناتی کی کاٹنی ناتی پیار انکا نہین کرتی اوسپر اور احتمال یہہ بھی ہی کہ مراد رحمت سی یہہ ہو یعنی رحمت کا جاتا ہی اوسی یہہ بسبب
نحوست کاٹنی ناتی کی ع وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ اَحْرٰی اَنْ یُّعَجِّلَ اللّٰہُ لِصَاحِبِہٖ
الْعُقُوْبَۃَ فِی الدُّنْیَا مَعَ مَا یَدَّخِرُ لَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْبَغْیِ وَقَطِیْعَۃِ الرَّحِمِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی نہین کوئی گناہ لائق تر اس بات کی کہ جلدی کری اللہ صاحب گناہ کو عذاب دنیا مین باوجود ذخیرہ کرنی اوسکیلیے بیچ آخرت کی مثل جانمیں اطاعت
امام ہی اور کاٹنی ناتی کیسی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی ف یعنی ان دو گناہون پر دنیا مین بہی عذاب کرتا ہی اور آخرت مین بہی عذاب ہوگا
چونکہ اثر ان دو گناہون کا دنیا مین بہی ہوتا ہی یعنی ہرج مرج عالم مین اور کینہ و عداوت دلونمین عذاب انکا دنیا مین بہی جلدی ہوتا ہی اور آخرت مین بہی
ہوگا اور اگرچہ بعضی اور گناہ بہی یہہ صفت رکہتی ہون لیکن یہہ گناہ بدتر اور شنیع تر ہین ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنَّانٌ وَلَا عَاقٌّ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو کی کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا بہشت مین احسان کہنی والا بعد دینی کی اور نا فرمانی کرنیوالا مان باپ کا اور نہ شراب پینی والا یعنی جو کہ
بغیر توبہ کی مرجاوی نقل کی یہہ نسائی اور دارمی نی ف منان سنت سی ہی یعنی دیکر احسان جتاوی یہہ برا ہی فرمایا اللہ تعالی نی ولا تبطلوا صدقاتکم
بالمن والاذی اور بعضون نی کہا کہ منان مین سی ہی یعنی قطع کی یعنی کاٹنی والا ناتی کا اور عاق سی مراد ہی ایذا دینی والا باپ کا اور اقربا کا بیحجت شرعی
ساتہہ احسان جتانیکی اور ایذا دینی کی یا ناحق مخصوص ہی ساتہہ ایذا دینی والدین کی یا ایک کی ان دونون مین سے اور مراد نہ داخل ہونیسی یہہ ہی کہ ساتہہ فائزین کی یعنی نجات پانیوالون
کی نہین داخل ہوگا یا بغیر عذاب کی نہین داخل ہوگا لیکن اگر اللہ تعالی چاہیگا تو بغیر عذاب کی بہی داخل کریگا بموجب وعدہ اپنی کی ویغفر ما دون ذلک
لمن یشاء ع وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوْا مِنْ اَنْسَابِکُمْ مَا تَصِلُوْنَ بِہٖ اَرْحَامَکُمْ فَاِنَّ صِلَۃَ
الرَّحِمِ مَحَبَّۃٌ فِی الْاَہْلِ مَثْرَاۃٌ فِی الْمَالِ مَنْسَاۃٌ فِی الْاَثَرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سیکہو تم اپنی نسبون مین سی اوسقدر کہ سلوک کرو تم ساتہہ اوسکی اپنی ناتی داارون سے
اوسطی کہ سلوک کرنا ناتی دارون سے سبب ہوتا ہی محبت کا بیچ اقارب کی اور سبب ہوتا ہی کثرت و برکت کا مال مین اور سبب ہوتا ہی تاخیر کا اجل مین
نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی ف سیکہو تم الخ یعنی باپ اور دادا اور ماؤن اور دادیون اور نانیون اور اولاد اونکیکو
اور تمام اقربا کو پہچانو اور نام اونکی یاد رکہو تا ذوی الارحام یعنی اقربا کو کہ اوسی سلوک کرنا بہی جانو تم کہ جاننا اونکا ضروری اور نافع ہی بیچ
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِیْمًا فَہَلْ لِیْ مِنْ تَوْبَۃٍ فَقَالَ
ہَلْ لَکَ مِنْ اُمٍّ قَالَ لَا قَالَ وَہَلْ لَکَ مِنْ خَالَۃٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبِرَّہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور
کہا یا رسول اللہ تحقیق مین پہنچا ہون ایک گناہ بڑا کیسا ہی اوسطی میری تو یعنی کوئی عمل کہ سبب رجوع کرنی اللہ تعالی کا مجہپر ساتہہ رحمت کی اور وہ گناہ بخشنا جاوی
اوس سے فرمایا کہ کیا ہی اوسطی تیری ماں کہا کہ نہین فرمایا اور کیا ہی اوسطی تیری خالہ کہا کہ ہان فرمایا پس سلوک کر اوس سے نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی تا بخشا جاوی گناہ
تیرا اس سے معلوم ہوا کہ صلہ رحم سبب کفارہ گناہون کا ہی اگرچہ کبیرہ ہی ہو یا آنحضرت صلعم نی اوسکو خاص اس شخص کے حق مین جو حی معلوم کیا ہو یا یہہ کہ اوسکی نزدیک بسبب قلت سیانی کی وہ گناہ بڑا
معلوم ہوتا ہو اور واقع مین وہ صغیرہ ہو اور یہہ بہی معلوم ہوا اس کہ خالہ حکم ماں کا رکہتی ہی ع وَعَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ السَّاعِدِیِّ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَہٗ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ سَلِمَۃَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ہَلْ بَقِیَ مِنْ بِرِّ اَبَوَیَّ شَیْءٌ اَبَرُّہُمَا بِہٖ بَعْدَ مَوْتِہِمَا

قَالَ نَعَمْ الصَّلٰوۃُ عَلَیْھِمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ لَھُمَا وَاِنْفَاذُ عَھْدِھِمَا مِنْ بَعْدِھِمَا وَصِلَۃُ الرَّحِمِ الَّتِیْ لَا تُوْصَلُ اِلَّا بِھِمَا
وَاِکْرَامُ صَدِیْقِھِمَا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی اسید ساعدی سی کہ کہا اوسوقت کہ تھی ہم نزد نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی کہ ناگہان آیا اونکی پاس ایک شخص بنی سلمہ سی پس کہا یا رسول اللہ کیا باقی ہی نیکی ماں باپ میرے کیسی کچھ یعنی ماں باپ سے اونکی مرنے
مین سلوک کرتا تھا آیا باقی ہا اونکی سلوک سی کچھ کہ کرونمین اوسکو بعد مرنی اونکی یعنی بعد اونکی مرنی کی بھی اونکی ساتھہ سلوک کرنیکی کوئی صورت ہی فرمایا ہان ۶ عالم
اونکی لیی کہ اومین داخل ہی نماز جنازہ پڑہنی اونکی لیی اور بیشمار استغفار کرنی اونکی لیی اور پورا کرنا اونکی وصیت کو بعد مرنی اونکی اور سلوک کرنا اونکی ناطی دار دوستی کہ نہین کیا جاتا
مگر وسطی ماں باپ کی یعنی محض اونکی قرابت کی سبب سے اور وسطی طلب رضا اونکی کہ رضا حق متعلق ہی ساتھہ اوسکی نہ وسطی اور غرض کی اوتعظیم کرنی ماں باپ کی
دوستون کی نقل کی یہہ ابی داود اور ابن ماجہ نی وَعَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْسِمُ لَحْمًا اِذْ اَقْبَلَتِ
امْرَاَۃٌ حَتّٰی دَنَتْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَسَطَ لَھَا رِدَآءَہٗ فَجَلَسَتْ عَلَیْہِ فَقُلْتُ مَنْ ھِیَ فَقَالُوْا اور روایت ہی ابی طفیل سی کہ کہا دیکہا مینی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو گوشت بانٹتے جعرانہ مین کہ نام ایک موضع کا ہی ایک منزل مکہ سی کہ ناگہان آئی ہا ایک عورۃ یہانتک کہ نزدیک پہنچی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بچہاوے
اپنی اوسکی لیی چادر مبارک اپنی پس بیٹہہ گئی وہ اوسپر پس کہا مینی بعضی لوگون سی کہ کون ہی یہہ پس کہا اونہون نی کہ یہہ ہی ماں حضرت کی کہ جسنی دودہ
پلایا تہا حضرت کو نقل کی یہہ ابو داود نی ف یعنی دایہ حلیمہ تہین اور ثویبہ لونڈی ابولہب کی نی ہی دودہ پلایا تہا ابتدا مین اور اختلاف ہی اون دونون
کی اسلام مین اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا ثَلٰثَۃُ نَفَرٍ یَتَمَاشَوْنَ
اَخَذَھُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوْا اِلٰی غَارٍ فِی الْجَبَلِ فَانْحَطَّتْ عَلٰی فَمِ غَارِھِمْ صَخْرَۃٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَاَطْبَقَتْ عَلَیْھِمْ فَقَالَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ انْظُرُوْا
اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْھَا لِلّٰہِ صَالِحَۃً فَادْعُوا اللّٰہَ بِھَا لَعَلَّہٗ یُفَرِّجُھَا روایت ہی ابن عمری اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی اوسوقت کہ تین شخص چلی جاتی ہی باہم لیا انکو بڑی مینہہ نی پس گئی وہ طرف ایک غار کی کہ پہاڑ مین تہا پس گرا غار کی مونہہ پر
ایک بڑا پتہر پہاڑ مین سی پس بند کر دیا اونپر دروازہ غار کا پس کہا اونہون نی آپسمین کہ دیکہو دن نیک اعمال کو کہ کیی ہین تمنی خالص اللہ کیلیے یعنی نہ ازراہ ریا اور
اوغرض کی پس دعا مانگو اللہ تعالی سی ساتھہ وسیلہ اون عملون کی امید ہی کہ کہولدی اللہ اس پتہر سختی کو فَقَالَ اَحَدُھُمُ اللّٰھُمَّ اِنَّہٗ کَانَ لِیْ
وَالِدَانِ شَیْخَانِ کَبِیْرَانِ وَلِیْ صِبْیَۃٌ صِغَارٌ کُنْتُ اَرْعٰی عَلَیْھِمْ فَاِذَا رُحْتُ عَلَیْھِمْ حَلَبْتُ بَدَاْتُ بِوَالِدَیَّ اَسْقِیْھِمَا قَبْلَ وَلَدِیْ
وَاِنَّہٗ قَدْ نَاٰی بِیَ الشَّجَرُ فَمَا اَتَیْتُ حَتّٰی اَمْسَیْتُ فَوَجَدْتُھُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ کَمَا کُنْتُ اَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوْسِھِمَا
اَکْرَہُ اَنْ اُوْقِظَھُمَا وَاَکْرَہُ اَنْ اَبْدَءَ بِالصِّبْیَۃِ قَبْلَھُمَا وَالصِّبْیَۃُ یَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَیَّ فَلَمْ یَزَلْ ذٰلِکَ دَاْبِیْ وَدَاْبَھُمْ
حَتّٰی طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذٰلِکَ ابْتِغَاءَ وَجْھِکَ فَافْرُجْ لَنَا
فُرْجَۃً نَرٰی مِنْھَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللّٰہُ لَھُمْ حَتّٰی یَرَوْنَ السَّمَاءَ پس کہا ایک نی اونمین سی کہ یا الہی تحقیق تہی وسطی میری
ماں باپ بوڑہی بڑی اور حال انکہ تہی میری بچی چہوٹی اور تہا مین چراتا بکریان کہ خرچ کرون دودہ اونکا اوپر پس جبکہ شام کو آتا مین اون بچون کی پاس اور
دودہ دوہتا مین شروع کرتا مین ساتھہ ماں باپ اپنی کی پلانا مین اونکو پہلی اپنی اولاد سی اور تحقیق اتفاقا ایکدن دور لیگئی مجکو درخت یعنی ایک روز کہ
درخت چراگاہ بکریون کی تہی دور پڑی پس دور چلا گیا مین چرانیکو پس نہ آیا مین گہر مین یہانتک کہ شام ہوگئی پس پایا مینی ماں باپ کو کہ سورہی پس دودہ
دوہا مینی جیسا کہ تہا دوہنا پس لایا مین باسن دودہ کا بہرا ہوا دودہ سی پس کہڑا رہا مین ماں باپ کی سر کی پاس اسحالمین کہ مکروہ جانا مینی جگانا اونکا
اور مکروہ جانا مینی یہہ کہ دونمین بچون کو پہلی اونسی اور بچی روتی اور چلاتی تہی ماری بہوک کی پاس مانون میرے پس ہی رہا حال میرا اور حال اونکا

یعنی ماں باپ سوتی ہتی اور بچی فریاد کرتی ہتی اور میں کھڑا ہتا یہانتک کہ ہوگئی فجر پس اگر جانتا ہی تو یا اللہ کہ تحقیق یعنی کیا یہہ واسطی محض طلب رضا تیری کی پس کھولدی واسطی ہماری اس پتھر میں سی کہولنا کہ دیکھین ہم اوس کشادگی سی آسمان کو پس کھولدیا اللہ تعالی نی واسطی انکی یہانتک کہ دیکھا اونہون نی آسمان

ف گویا بیچ شریعت اوس قوم کی حق نفقہ کا ماں باپ پر مقدم تہا حق اولاد پر یا برابر تہا اور یہہ شخص مقدم کرتا تہا ماں باپ کو اور بعضون نی کہا شاید کہ مقدار

سدرہق کی بچون کو دیا ہو اور بی تابی اور فریاد انکی واسطی زیادہ کی ہو ۔ ش قَالَ الثَّانِي اللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ أُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتَّى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَسَعَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَلَقِيتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ فَقُمْتُ عَنْهَا اللّٰهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً کہا دوسری شخص نی یا الہی تحقیق تہی میری چچا کی بیٹی کہ چاہتا تہا میں اوسکو چاہنا مانند بہت چاہنی مردون کی عورتو کو پس طلب کیا میں طرف اوسکی نفس اوسکی کو یعنی خواہش کی میں اوسکی صحبت کرنیکی اور بہیجا اوسکو اوسکی بلانی کی لیی پس انکار کیا اوسنی یہانتک کہ لائون میں اوسکی پاس سو دینار پس کسب کار کیا میں یہانتک کہ بہم پہنچائی میں سو دینار پس ملا میں اوس سے ساتہہ اون دیناروں کی پس جبکہ بیٹہا میں درمیان دونون پانون اوسکے یعنی جماع کی لیی کہا اوسنی اے بندی خدا کی ڈر اللہ سی اور نہ کہول تو مہر امانت کو یعنی ازالہ بکارت نکر پس اوہنہ کہڑا رہا میں اوس سے یعنی بسبب خوف خدا کی چہوڑ دیا میں اوسکو یا الہی اگر جانتا ہی تو کہ تحقیق کیا میں یہہ واسطی طلب رضامندی تیری کی پس کہول واسطی ہماری اس پتھر سی پس کہولی واسطی انکی اللہ تعالی نی اور کشادگی وَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَتَرَكَهُ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرُعَاتَهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِي وَأَعْطِنِي حَقِّي فَقُلْتُ اذْهَبْ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرُعَاتِهَا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَهْزَأْ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَهْزَأُ بِكَ فَخُذْ ذٰلِكَ الْبَقَرَ وَرُعَاتَهَا فَأَخَذَهُ فَانْطَلَقَ بِهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مَا بَقِيَ فَفَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور کہا تیسری یا الہی تحقیق یعنی مزدوری کو لگا یا تہا ایک مزدور بدلی فرق چانول کی پس جب کر چکا وہ کام اپنا کہا دی مجکو حق میرا پس پیش کیا میں اوسپر حق اوسکا یعنی دینی لگا اوسکو حق اوسکا پس چہوڑ گیا اوسکو اور اعراض کیا اوسی پس ہمیشہ رہا میں زراعت کرتا اون چانولونکی یہانتک کہ جمع کیی میں اوس سے یعنی حاصل زراعت سی بیل اور چرانیوالی اونکی پس آیا میری پاس وہ مزدور یعنی بعد ایک مدت کی اور کہا ڈر خدا سی اور نہ ظلم کر مجپر اور دی مجکو حق میرا پس کہا میں جا تو طرف ان بیلون کی اور چرانیوالون انکی کہ حق تیرا ہی پس کہا مزدور نی ڈر اللہ سی اور نہ ہنسی کر مجہسی پس کہا میں تحقیق میں نہین ہنسی کرتا تجہسی پس لے تو ان بیلون کو اور چرانیوالی انکی کو پس لیا اوسنی انکو اور لیگیا سکو پس اگر جانتا ہی تو یا اللہ کہ تحقیق کیا میں یہہ واسطی طلب رضا تیری کی تو کہولدی تہر کو کہ باقی رہا ہی پس کہولدیا اللہ نی اون سب سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

ف فرق ساتہہ زبر اور جزم ر کی نام ہی ایک پیمانہ کا مدینہ مین کہ اسمین سولہ رطل یعنی قریب آٹہہ سیر کی غلہ آتا ہی اور بیل اور چرانیوالے اوسکی یعنی غلام اور اس روایت مین ذکر بیل اور چرانیوالونکا کیا باعتبار اکثر و غلبے کے اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ اوسکے فرد و رسی بہت سا پیچہا حاصل کیا میں تا آنکہ بہت ہوئی اموال قسم اونٹ اور بیل اور گوسفند اور غلام سی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی وسیلہ پکڑنا ساتہہ اعمال نیک کی حالت سختی و کرب مین اسلیے کہ اللہ تعالی نی دعا انکی قبول کی اس سی اور رخصت دی نی اوسکی اس قوم سی ہیچ معرض ثنا اور ذکر فضائل کی خبر دی اور اگر مستحب ہی نہو تو جواز تو یقینی ہی اور اسمین ہی فضیلت سلوک کرنیکی ماں باپ سی اور ترجیح دینی انکو سب اہل و اولاد پر اور احتراز کرنا انکی تکلیف و مشقت سی اور مدنظر رکہنا انکی راحت و آرام کو اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ جگانا سوتی کو مکروہ ہی خصوصاً جگہہ ادب و تعظیم کی مگر واسطی نماز کی وقت فوت ہونی فرض کی اور یہہ ہے

ف یہ ہے دلیل کرامت اولیاء کی اور معجزہ ظاہر ہوتا ہی مستقل کی اور ایمان ہے کہ جو چیز ظاہر ہوئی وہ بہی پروردگار تعالی کی ہی اور بیان اجر عمل ہی خالص واسطے وجہ اللہ کی اور معاملہ کرنیوالا اللہ کا مستغرق ہے اور ترک کرنا حرام سی اور دین ہے کہ مشغول قدرت و فعل و توفیق الہی رہا فی ہے تکبر حسد و ریا سی اور اگر جانا اوس نی کہ اوسکی کو حق دینی ہی اور اوسکو اوسکا حق اوسکا پس چہوڑ گیا اوسکو اور اعراض کیا اوسکی پس ہمیشہ رہا میں زراعت کرتا اون چانولونکی یہانتک کہ جمع کیی میں اوس سے یعنی حاصل زراعت سی بیل اور چرانیوالی اونکی پس آیا میری پاس وہ مزدور یعنی بعد ایک مدت کی اور کہا ڈر خدا سی اور نہ ظلم کر مجپر اور دی مجکو حق میرا پس کہا میں جا تو طرف ان بیلون کی اور چرانیوالون انکی کہ حق تیرا ہی پس کہا مزدور نی ڈر اللہ سی اور نہ ہنسی کر مجہسی پس کہا میں تحقیق میں نہین ہنسی کرتا تجہسی پس لے تو ان بیلون کو اور چرانیوالی انکی کو پس لیا اوسنی انکو اور لیگیا سکو پس اگر جانتا ہی تو یا اللہ کہ تحقیق کیا میں یہہ واسطی طلب رضا تیری کی تو کہولدی تہر کو کہ باقی رہا ہی پس کہولدیا اللہ نی اون سب سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

ف فرق ساتہہ زبر اور جزم ر کی نام ہی ایک پیمانہ کا مدینہ مین کہ اسمین سولہ رطل یعنی قریب آٹہہ سیر کی غلہ آتا ہی اور بیل اور چرانیوالے اوسکی یعنی غلام اور اس روایت مین ذکر بیل اور چرانیوالونکا کیا باعتبار اکثر و غلبے کے اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ اوسکے فرد و رسی بہت سا پیچہا حاصل کیا میں تا آنکہ بہت ہوئی اموال قسم اونٹ اور بیل اور گوسفند اور غلام سی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی وسیلہ پکڑنا ساتہہ اعمال نیک کی حالت سختی و کرب مین اسلیے کہ اللہ تعالی نی دعا انکی قبول کی اس سی اور رخصت دی نی اوسکی اس قوم سی ہیچ معرض ثنا اور ذکر فضائل کی خبر دی اور اگر مستحب ہی نہو تو جواز تو یقینی ہی اور اسمین ہی فضیلت سلوک کرنیکی ماں باپ سی اور ترجیح دینی انکو سب اہل و اولاد پر اور احتراز کرنا انکی تکلیف و مشقت سی اور مدنظر رکہنا انکی راحت و آرام کو اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ جگانا سوتی کو مکروہ ہی خصوصاً جگہہ ادب و تعظیم کی مگر واسطی نماز کی وقت فوت ہونی فرض کی اور یہہ ہے

معلوم ہوتا ہی کہ رحمت نیند کی لذیذ تر اور خوش آیندہ تر ہی کہا نا کہا نہیں اور معلوم ہوتی ہی اس سی فضیلت عفت و پارسائی کی اور بازرکہی نفس کے محرمات سی خصوصًا وقت قدرت کی اور نہوتی مانع کی اور خواہش نفس کے خصوصًا بیچ شہوت ستر کی کہ زور و شور اوسکا غالب تر اور سرکش ترین شہوات ہی عقل پر اور مشکل ترین حالات ہی مرد پر اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ تصرف بیچ مال غیر کی بغیر اذن اوسکے جائز ہی اگر اجازت دی بعد اسکی جیسکہ مذہب حنفی ہی کہ تصرف فضولی کا جائز ہی اور موقوف ہی اوپر اجازت مالک کی اور بعد اجازت اوسکے نافذ ہوتا ہی اور معلوم ہوا کہ عہد نیک وراداء امانت اور خوش معاملگی امیر بہتر اوپر پہنچانیوالی ہین قرب و کرامت کو نزدیک حق کی اور معلوم ہوا کہ دعا بندکی بعد از وقوع بلا کی مقبول ہی اور سبب دفع بلا کی اور کشادگی کی تنگی محنت و ابتلا سی ہی اور معلوم ہوا کہ کرامات اولیاء کی حق ہین جیسکہ مذہب اہل سنت و جماعت کا ہی ح **وعن** معاویۃ بن جاھمۃ جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ اردت ان اغزو وقد جئت استشیرک فقال ھل لک من ام قال نعم قال فالزمھا فان الجنۃ عند رجلیھا رواہ احمد والنسائی والبیھقی فی شعب الایمان اور روایت ہی معاویہ بن جاہمہ سی کہ بتحقیق جاہمہ آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ ارادہ کیا مینی یہہ کہ جہاد کو جاؤن ہین اور بتحقیق آیا مین کہ مشورہ کرون آپ سی پس فرمایا کیا ہی واسطی تیری مان کہا کہ ہان فرمایا لازم پکڑ تو اوسکو اسلیی کہ بتحقیق بہشت نزدیک پاؤن اوسکی ہی نقل کی یہہ احمد اور نسائی نی اور بیہقی فی شعب الایمان مین **ف** یعنی مان کی پاؤن کی پاس رہ اور خدمت اوسکی کر کہ باعث درانی بہشت کی ہی اور یہہ عبارت کنایہ ہی نہایت خضوع و تذلل سی کہ حکم کیا ساتہہ اوسکی اولاد کو و خفض لہما جناح الذل من الرحمۃ ۔ ح **وعن** ابن عمر قال کانت تحتی امراۃ احبھا وکان عمر یکرھھا فقال لی طلقھا فابیت فاتی عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلقھا رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا ابن عمر نی کہ تہی نیچی میری ایک عورت نکاح مین تہی میری کہ دوست رکہتا تہا مین اوسکو اور تہی حضرت عمر ناخوش رکہتی اوس عورت کو پس کہا مجکو حضرت عمر نی مجکو کہ طلاق دیدی اوسکو پس انکار کیا مینی پس آئی حضرت عمر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس پس ذکر کیا یہہ امر پیغمبر حضرت کی پس کہا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ طلاق دی اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** یہہ امر مرنا یہ استحباب کی ہی وجوب کی اگرچہ ہو کوئی باعث اور ع **وعن** ابی امامۃ ان رجلا قال یا رسول اللہ ما حق الوالدین علی ولدھما قال ھما جنتک ونارک رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ بتحقیق ایک شخص نی کہا یا رسول اللہ کیا حق ہی مان باپ کا اوپر اولاد انکی کہا فرمایا وہ دونون جنت مین تیری اور دوزخ مین تیری نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** یعنی حق انکا رضا انکی ہی کہ سبب ہی داخل ہونیکی بہشت مین اور ترک کرنا نافرمانیکا کہ باعث ہی داخل ہونیکی دوزخ مین **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد لیموت والداہ او احدھما وانہ لھما لعاق فلا یزال یدعو لھما ویستغفر لھما حتی یکتبہ اللہ بارا اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بتحقیق بندہ کہ مرتی ہین مان باپ اوسکی یا ایک انمین سی ہی حالانکہ بتحقیق وہ بندہ مان باپ اپنی کا البتہ نافرمان ہوتا ہی پس ہمیشہ رہتا ہی دعا کرتا واسطی انکی و استغفار کرتا ہی واسطی انکی یہانتک لکہتا ہی اوسکو اللہ انکو کار **ف** یعنی دعا و استغفار فرزند کی والدین کی پس بعد از مرنی اونکی وہ فائدہ رکہتا ہی کہ اگر ناراض گئی ہون تو بہی بتحقیق اونکو راضی کر دیگا اوس سے اور لکہیگا نام اوسکا بیچ دیوان نیکی کرنیوالونکی ساتہہ مان باپ کی اور رضا جویون انکی ۔ ح **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصبح مطیعا للہ فی والدیہ اصبح لہ بابان مفتوحان من الجنۃ وان کان واحدا فواحدا ومن امسی عاصیا للہ فی والدیہ اصبح لہ بابان مفتوحان من النار وان کان واحدا فواحدا قال رجل وان ظلماہ قال وان ظلماہ وان ظلماہ وان ظلماہ

اور روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ صبح کری اسحالین کہ فرمان برداری کرنیوالا ہی خدا کی بیچ حق ماں باپ اپنی کی یعنی حق انکا ادا کرتا ہی صبح کرتا ہی اسحالین کہ ثابت ہین اوسکی لیی دو دروازی کہلی ہوئی بہشت سی اور اگر ہو ایک ماں باپ مین سی یعنی اطاعت کیا گیا پس ایک دروازہ کہولا جاتا ہی لی و جو شخص کہ صبح کری اسحالین کہ نافرمانی کرنیوالا ہی خدا کی بیچ حق ماں باپ کی صبح کرتا ہی اسحالین کہ کہلی ہین اوسکی لیی دو دروازی دوزخ سی اور اگر ہی ایک ماں باپ سی یعنی نافرمانی کیا گیا پس ایک دروازہ کہولا جاتا ہی یعنی اس سی معلوم ہوتا ہی کہ چونکہ طاعت و معصیت والدین کی موجب فرمودہ حق کی ہی حقیقت مین طاعت و معصیت اللہ تعالی کی ہی کہا ایک شخص نی اگرچہ ماں باپ اوسکی او سپر ظلم کرین فرمایا اور اگرچہ ظلم کرین اوسپر اور اگرچہ ظلم کرین اوسپر اور اگرچہ ظلم کرین اوسپر اور اگرچہ ظلم کرین اوسپر تین بار فرمایا اوسطی تاکید و مبالغہ کی اور مراد ظلم کرنا امور دنیویہ مین ہی نہ دینیہ مین اسلیی کہ فرمان برداری ماں باپ کی اگر مخالف دین کی ہو تو روا نہین ۞ ح ۞ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَلَدٍ بَارٍّ يَنْظُرُ اِلٰى وَالِدَيْهِ نَظَرَ رَحْمَةٍ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ نَظْرَةٍ حَجَّةً مَبْرُوْرَةً قَالُوْا وَاِنْ نَظَرَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قَالَ نَعَمْ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَاَطْيَبُ

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین کوئی فرزند نیکی کرنیوالا ماں باپ سی کہ دیکہی طرف ماں باپ اپنی کی یعنی ایک کے ان دونون مین سی دیکہنا محبت و شفقت کا مگر کہ لکہتا ہی اللہ تعالی اوسطی اوسکی بدلی ہر دیکہنی کی حج مقبول یعنی ثواب حج نفل مقبول کا عوض کیا صحابی نی اور اگرچہ دیکہی ہر روز سو بار فرمایا ہان اللہ بہت بڑا ہی اور بہت پاکیزہ ہی یعنی ہیچ چیز سی کہ تمہاری گمان مین ہی کہ کیونکر لکہا جاویگا عوض ہر نظر کی حج مقبول ۞ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ الذُّنُوْبِ يَغْفِرُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْهَا مَا شَاءَ اِلَّا عُقُوْقَ الْوَالِدَيْنِ فَاِنَّهٗ يُعَجِّلُ لِصَاحِبِهٖ فِي الْحَيٰوةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تمام گناہ یعنی سوای شرک کی بخشتا ہی اللہ تعالی اونمین سی جو چاہتا ہی مگر نا فرمانی ماں باپ کی پس تحقیق اللہ تعالی جلدی سزا دیتا ہی ماں باپ کی نافرمانی کرنیوالیکو بیچ زندگانی دنیا کی پہلی مرنیکی ف یعنی بیچ زندگانی نافرمانی کرنیوالیکے پہلی مرنی اوسیکی اور ممکن ہی یہہ کہ ہو تقدیر بیچ زندگانی والدین کی پہلی مرنی اونکیی اور بہر صورت عذاب آخرت بہی باقی رہیگا پہر احتمال ہی یہہ کہ ہون بیچ حکم اونکیی تمام حقوق بندونکی اسلیی کہ مثل اس وعید کی وارد ہوا ہی بیچ حق اہل ظلم اور باغی بغیر حق کی اوپر نہایت تشدید و تغلیظ ہی اوپر نافرمانی ماں باپ کی ۞ ح ح وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْاَخُوَّةِ عَلٰى صِغَرِهِمْ كَحَقِّ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْخَمْسَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی سعید بن عاص سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حق بڑی بہائی کا اوپر چہوٹی کی مانند حق باپ کی ہی اوپر بیٹی اپنی کی نقل کیین بیہقی نی پانچون حدیثین شعب الایمان مین

بَابُ الشَّفَقَةِ وَالرَّحْمَةِ عَلَى الْخَلْقِ

باب ہی بیچ بیان شفقت اور رحمت کی خلق پر

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اہل

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ نہین رحمت کرتا یعنی رحمت خاص کامل اللہ اوس شخص پر کہ نہین رحم کرتا لوگون پر نقل کی ہی بخاری اور مسلم نی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتُقَبِّلُوْنَ الصِّبْيَانَ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَاَمْلِكُ لَكَ اَنْ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عائشہ سی کہا عائشہ نی کہ آیا ایک اعرابی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی اور دیکہا حاضرین کو کہ بوسہ لیتی ہین لڑکونکی پس عرض کیا کیا بوسہ لیتی ہو تم لڑکون کی پس نہین بوسہ لیتی ہم لڑکون کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا مالک ہون مین واسطی تیری یہہ کہ دفع کرون اللہ کی رحمت کی تجکو نی کہ دل تیرا سی نکالنی کو دل تیرا سی نکالنی کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی اللہ تعالی نی جو رحمت تیری دلسی نکال لی ہی مین اوسکو دفع نہین کرسکتا اور یہہ معنی اوسکی مین کہ لفظ ان کو ساتہہ زبر ہمزہ کی پڑہین جیسیکہ اکثر روایات مین ہی اور ایک نسخہ مین ساتہہ زبر ہمزہ کی ہی اوسکی معنی یہہ ہین

آیا مالک ہونمین کہنی رحمت کا تیری دلمین اگر نکال لی اللہ تعالی تیری دلسی رحمت کو یعنی اللہ تعالی نی جو تیری دلمین رحمت و شفقت تر کہی مین نہین کہہ سکتا مقصود زجر و توبیخ ہی حسلہ جمی پر اور اشارہ ہی اسپر کہ دلونمین رحمت پیدا کی ہوئی اللہ کہی اگر اوسنی نہ پیدا کی تو اور کوئی نہین پیدا کر سکتا اور مال دونون روایتونکا ایک ہی ہی تفاوت توجیہ اعرابمین ہی فقط **وَعَنْهَا** قالت جاءتني امرأة ومعها ابنتان لها تسألني فلم تجد عندي غير تمرة واحدة فأعطيتها إياها فقسمتها بين ابنتيها ولم تأكل منها ثم قامت فخرجت فدخل النبي صلى الله عليه وسلم فحدثته فقال من ابتلي من هذه البنات بشيء فأحسن إليهن كن له سترا من النار متفق عليه اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا حضرت عائشہ نی کہ آئی میری پاس ایک عورۃ اور اوسکی ساتھہ دو بیٹیان تہین اوسکی مانگی تہی وہ عورت کچھہ مجھسی پس نہ پایا اوسنی میری پاس سوای ایک کہجور کی پس دی مینی اوس عورتکو وہ کہجور پس بانٹ دی دو عورۃ نی وہ کہجور درمیان دونون بیٹیون کے اور آپ نہ کہایا اوسمین سی کچھہ پہر اوٹہی وہ عورۃ اور باہر نکلی پہر داخل ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا مینی آنحضرت نی یعنی یہہ ماجری اوس عورۃ کا پس فرمایا جو کوئی مبتلا اور آزمایش کیا جاوی جنس ان بیٹیون سی ساتھہ کسی چیز کی یعنی ساتھہ ایک کی یا دو کی یا زیادہ کی پس احسان کری طرف انکی ہونگر وہ بیٹیان اور احسان کرنا اوسنی اوسکی یہی پردہ آگ دوزخ سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسلیی کہ بیٹیون کو احتیاج احسان کی زیادہ ہوتی ہر بہ نسبت بیٹون کے اور اختلاف کیا ہی علماء نی اسمین کہ مراد ابتلا اور استحان ساتھہ نری ہونی بیٹیون کی ہی یا ساتھہ اوسچیز کی کہ صادر ہو اوسی قسم محنت اور ایذا اور صبر کرنیسی اوسپر اور ظاہر اول ہی اور اسمین سی اختلاف ہی کہ مراد احسان سی قدر واجب ہی نفقہ سی یا زیادہ اوسپر اور ظاہر ثانی ہی اور شرط احسان کی یہہ ہی کہ موافق شرع کی ہو اور ظاہر یہہ ہی کہ ثواب مذکور جب حاصل ہوتا ہی کہ ہمیشہ احسان کرتا ہی یہانتک کہ حاصل ہو بی پروائی انکو بسبب نکاح کی یا غیر اوسکی **وَعَنْ** أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عال جاريتين حتى تبلغا جاء يوم القيامة أنا وهو هكذا وضم أصابعه رواه مسلم اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی پرورش کری دو بیٹیونکو یہانتک کہ پہنچین وہ حد بلوغ کو یا پہنچین اپنی خاوندونکی پاس آویگا وہ دن قیامت کی انحالمین کہ مین اور وہ ہم ہونگی اسطرح اور ملائین انگلیان اپنی نقل کی اوسپر مسلم **ف** یعنی دسی بیان معنی ہکذا کی اور کیفیت ہم ہونیکی انگلی شہادت کی اور بیچ کی ملائین یعنی جیسیکہ ان دو انگلیون کو ملا ہوا دیکہتی ہو اسیطرح مین اور وہ روز قیامت کی ہم ہونگی یعنی مین اور وہ محشرین ساتھہ ہونگی یا جنت مین ساتھہ داخل ہونگی ؛ ح **وَعَنْ** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الساعي على الأرملة والمسكين كالساعي في سبيل الله وأحسبه قال كالقائم لا يفتر وكالصائم لا يفطر متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبر گیری کرنیوالا اوس بن خاوند والی کا اور مسکین کا مانند سعی کرنیوالیکی ہی راہ خدا مین یعنی جو کہ سلوک و خبر گیری کری عورۃ بن خاوند کی اور مسکین کے ثواب ملتا ہی اوسکو مانند ثواب سعی کرنیوالی اور خرچ کرنیوالیکی راہ خدا مین کہ جہاد و حج ہی اور گمان کرتا ہو مین انکو کہ یہہ بہی کہا کہ خبر گیری کرنیوالا عورۃ بن خاوند کا اور مسکین کا مانند قیام کرنیوالیکی ہی راتکو نماز کی لیی کہ سستی نہین کرتا اور فتور واقع نہین ہوتا اوسکی شب خیزی مین اور مانند روزہ دار کی ہی کہ نہین افطار کرتا یعنی دنکو بلکہ صائم الدہر ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم **ف** فقیر ہی بیچ حکم مسکین کے ہی بلکہ بالاولی ہی بعضون کی نزدیک اور یہہ بہی کہا کہنی والا اسکا عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی ہی کہ شیخ ہی بخاری اور مسلم کا اور راوی اس حدیث کا ہی کہ روایت کرتا ہی مالک سی جیسیکہ تصریح کی ساتھہ اسکی بخاری نی اور معنی اسکی یہہ ہین کہ گمان کرتا ہو مین مالک کو کہ یہہ بہی کہا کالقائم اور ظاہر لفظ مشکوۃ و مصابیح کا یہہ ہی کہ کہنی والا اسکا ابو ہریرہ ہی پس تقدیر یہہ ہوگی کہ گمان کرتا ہو مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ یہہ بہی فرمایا کالقائم یا واقع ہوا ہی ابو ہریرہ کو شک بیچ تشبیہ اول و ثانی کی چنانچہ موجود ہی اسکو روایت جامع صغیر کی بروایت احمد

اور شیخین اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ کی الساعی علی الارملۃ والمسکین کالمجاہد فی سبیل اللہ او القائم اللیل الصائم النہار ۔ ع **وعن** سہل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا وکافل الیتیم لہ ولغیرہ فی الجنۃ ہکذا واشار بالسبابۃ والوسطی وفرج بینہما شیئا رواہ البخاری اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین اور پرورش کرنیوالا یتیم کا خواہ وہ یتیم اوسکا ہویا اور کا جنت مین اسطرح ہونگی اور اشارہ کیا ساتہہ اونگلی شہادت کی اور بیچ کی اونگلی کی اور کشادگی رکہی درمیان اونکی تہوڑی سی نقل کی یہہ بخاری نی ف واسطی عدم تصور کثرۃ کی اور گویا آنحضرت نی اشارہ کیا ساتہہ اسکی طرف عالی ہونی مرتبہ نبوۃ کی اور طرف اسکی کہ بعد نبوۃ کی رتبہ فتوت ومروت کا ہی ۔ ع **وعن** النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترٰی المؤمنین فی تراحمہم وتوادہم وتعاطفہم کمثل الجسد اذا اشتکی عضوا تداعی لہ سائر الجسد بالسہر والحمی متفق علیہ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہیگا اور پاویگا تو ای مخاطب کامل مسلمانون کو بیچ رحم کرنی بعض اونکی بعض پر بسبب ایمانی کی اور بیچ رعایت کرنی احوال کی بعلاقہ محبت کی کہ آپسمین رکہتی ہین مانند ملاقات کرنیکی آپسمین اور تحفہ بہیجنی کی آپسمین اور بیچ مہربانی اور مدد کرنیکی آپسمین مانند حال بدنکی جسوقت دکہتا ہی ایک عضو بلاتی ہین ایک دوسریکو باقی اعضا بدنکی بسبب اس عضو کی اور موافقت کرتی ہین اعضا آپسمین بیچ درد ومشقت کی ساتہہ بیداری وتپ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی جیسیکہ وقت دکہنی بعضی عضو کی تمام بدنکو تکلیف ہوتی ہی ایسی ہی مومنون کو یک تن ہونا چاہیی کہ جب ایک کو انمین سی مصیبت پونہچی تو لائق ہی یہہ کہ سب اوسکی رنج مین شریک ہون اور قصد کرین اوسکی مصیبت کی دفع کرنیکا اوسیکا ترجمہ شیخ سعدی نی کیا ہی ۔ بنی آدم اعضای یکدیگراند ۔ کہ در آفرینش زیک گوہراند ۔ چو عضوی بدرد آورد روزگار ۔ دگر عضوہا رانماند قرار ۔ ع ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمنون کرجل واحد ان اشتکی عینہ اشتکی کلہ وان اشتکی راسہ اشتکی کلہ رواہ مسلم اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سب مسلمان بیچ حکم ایک شخص کے ہین یعنی مانند اعضا ایک شخص کے ہین اسلیی کہ وہ ایک ہین پر ہین اگر دکہتی ہی انکہہ اوسکی دکہتا ہی یعنے بیچین ہوتا ہی سارا بدن اوسکا اور اگر دکہتا ہی سر اوسکا دکہتا ہی سارا بدن اوسکا نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤمن للمؤمن کالبنیان یشد بعضہ بعضا ثم شبک بین اصابعہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی موسی سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ مسلمان واسطی مسلمان کی مانند مکان کی ہی یعنی تمام مسلمان حکم ایک مکان کا رکہتی ہین اس باب مین کہ مضبوط رکہتی ہین بعضی اجزاء مکان کی بعض کو یعنی اسیطرح مسلمانون کو چاہیی کہ آپسمین ایک دوسریکی تقویت وتائید مین ہی پہر داخل کین آنحضرت نی اونگلیان اپنی ایک تہہ کی بیچ اونگلیون ہاتہہ دوسریکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی واسطی بیان تمثیل کی کہ مسلمان اسطرح آپسمین ملی ہوئی اور ایک دوسریکا مددگار رہی لیکن مددگاری حق بات مین ہو حرام ومکروہ اور موجب گناہ کی نہو ۔ ح **وعنہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا اتاہ السائل او صاحب الحاجۃ قال اشفعوا فلتوجروا ویقضی اللہ علی لسان رسولہ ما شاء متفق علیہ

اور روایت ہی ابی موسی سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ بتحقیق تہی آنحضرت جب آتا اونکی پاس سائل یا حاجتمند فرماتی یعنی صحابہ کو سفارش کرو تا حاصل ہو تمکو ثواب سفارش کا اور حکم کرتا ہی اللہ تعالی اوپر زبان پیغمبر اپنی کی جو کچہ چاہتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی تم سفارش کرتی ہو تا ثواب اوسکا حاصل ہو خواہ سفارش تمہاری قبول ہو یا نہو کہ وہ بتقدیر الہی اور حکم اوسیکی ہی اور بملاحظہ اسکی کہ شاید سفارش تمہاری قبول نہو ترک نکرو اوسکو اور ثواب اوسکا تا ہتہ سی ندو اور جانا چاہیی کہ سفارش حدود مین بعد نہ پہنچی کی امام تک جائز نہین اور پہلی پہنچنی کی اوس تک جائز ہی اور تعزیر مین جائز ہی

سفارش مطلق اور یہہ سب اوس صورت مین ہی کہ جسکی سفارش کرتا ہی وہ موذی وشریر نہو ۔ ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْصُرُهٗ مَظْلُوْمًا فَكَيْفَ اَنْصُرُهٗ ظَالِمًا قَالَ تَمْنَعُهٗ مِنَ الظُّلْمِ فَذٰلِكَ نَصْرُكَ اِيَّاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مدد کر اپنی بہائی مسلمان کی ظالم ہو وہ یا مظلوم پس کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ مدد کرتا ہون مین اوسکی جبکہ مظلوم ہی اور کیفیت اوسکی معلوم ہی پس کیونکر مدد کرون اوسکی درحالیکہ ظالم ہو فرمایا آنحضرت نی منع کر تو اوسکو اور باز رکہی تو اوسکو ظلم سی پس یہہ باز رکہنا اوسکو ظلم سی مدد کرنی تیری ہی اوسکی یعنی شیطان اور نفس پر کہ باعث ہین اوسکی ظلم پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مسلمان دینی بہائی مسلمان کا ہی کہ شریعت حکم ہان کا کہتی ہی اور شارع صلی اللہ علیہ وسلم حکم باپ کا ظلم نکری مسلمان مسلمان پر اور نہ ڈالی اوسکو مہلکہ مین اور نہ چہوڑی اوسکو دشمن کی ہاتہہ مین بلکہ مدد کری اوسکی جو کوئی سعی کرتا ہی بیچ حاجت روائی بہائی مسلمان کی ہوتا ہی اللہ تعالی بیچ حاجت روائی اوسکی اور جو کوئی دور کری مسلمان سی کوئی غم یعنی خواہ تہوڑا ہو یا بہت دور کرتا ہی اللہ تعالی اوس سی ایک بڑا غم غمون دن قیامت کیسی کروبون نہین مارسکیگا اوسمین اور جو کوئی ڈہانکی بدن یا عیب کسی مسلمان کا ڈہانکیگا اللہ تعالی عیب اوسکی دن قیامت کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ساتہہ ڈہانکنی کی اہل موقف سی اور ترک کرنی محاسبہ کی اور پوشیدہ کرنی ذکر اوسکی اور لکہا ہی علمانی کہ پردہ پوشی کرنی مستحسن اور مستحب ہے اہل عزت وحیا کی ہی کہ عیب اونکا پوشیدہ ہی اور اگر کوئی کام ناشایستہ کرتی ہین تو پردہ حیا مین اوسکو پوشیدہ رکہتی ہین اور جسنی کہ پردہ حیا کا اوٹہا دیا اور ساتہہ ایذا اور فساد کی معروف ہوا اور گناہ علی الاعلان کرتا ہی انکار اوسکا واجب ہے اور منع اور زجر اوس سی لازم اور اگر منع سی باز نرہی تو خبر حاکم کو کرنی چاہیی تا اوسکو ایذا اور لوگون کیسی اور فساد ڈالنی سی دین مین باز رکہی اور جرح راویونکا اور گواہون اور حاکمون اور ظالمون کا واسطی نگہبانی دین کی اور حفاظت حقوق لوگون کی واجب ولازمی اور قبیلہ اظہار عیب ممنوع کیسی نہین ۔ ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يَخْذُلُهٗ وَلَا يَحْقِرُهٗ اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا وَيُشِيْرُ اِلٰى صَدْرِهٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يَحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مسلمان دینی بہائی مسلمان کا ہی نہ ظلم کری اوسپر اور نہ ترک مدد کری اوسکی اور حقیر نجانی اوسکو پرہیزگاری اینجگہہ ہی اور اشارت کی آنحضرت نی طرف سینہ مبارک اپنی کی تین بار کفایت کرتی ہی مسلمان کو بدی سی حقیر کرنا بہائی مسلمان کو یعنی یہہ بات برائی مین کامل ہی اور برائی کی حاجت نہین سب چیزین مسلمان کی مسلمان پر حرام ہین خون اوسکا اور مال اوسکا اور آبرو اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی ف حقیر نجانی الخ یعنی ساتہہ ذکر کرنی عیبون اوسکی اور بدزبانی اور ٹہٹہا کرنیکی اگرچہ فقیر اور ضعیف اور ناتوان اور مسکین اور نامراد اور خراب حال ہو کیا جاتا ہی کہ قدر اوسکی اللہ کی نزدیک کیسی ہی اور انجام کار اوسکا کیسا ہوگا اہل لا الہ الا اللہ سب عزت والی ہین فللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین ولکن المنافقین لا یعلمون بہرحال عزت ایمانی انکی ہاتہہ سی نذینی چاہیی خصوصًا جو کہ نور علم وعبادت سی روشن ہو رہی ہین رعایت تعظیم وتکریم بطریق اولی ملحوظ رکہی اکثر لوگ خصوصًا اہل دنیا کہ ظلمت نفسانی وغفلت مین گرفتار ہین وبال فقرا وغربا مین گرفتار مین کہ بیچارون کو حقیر جانتی ہین اہل کار کہ باعث عزت ونجات کی دنیا وآخرت مین ہی محبت فقرا ومساکین کی ہی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتی تہی واسطی حصول محبت مساکین کی اور حکم کی گئی تہی ساتہہ ہمنشینی فقرا کی جیسکہ

سودہ کہنا میں نہ کورہی اور پرہیزگاری اسجگہہی الخ یعنی نہیں جائز ہی حقیر جاننا متقی کا کہ پرہیز کرتا ہو شرک وگناہ سون سے یا یہہ مراد ہی کہ تقوی سینہ مین ہی اور کار باطن ہی اور مقصود اس جملہ سی تاکید وتقویۃ جملہ پہلی کی ہی یعنی چونکہ جگہہ تقوی کی دل ہی اور وہ امر مخفی ہی پس کیونکر حقارت کسی مسلمان کی کریگا حال انکہ حقیقت حال وسکیکی معلوم نہین یا یہہ مراد ہی کہ چونکہ تقوی دلمین ہی پس جسکی دلمین تقوی ہو مسلمان کی حقارت نکریگا پس متقی حقارت کرنیوالا مسلمان کا نہین ہوتا اور معنی اول ظاہر تر اور مناسب تر ہین اور خون اوسکا الخ یعنی ایسا کام نکریگا اور کلام منہی کہ خون ریزی مسلمان کی ہو اور مال وسکا تلف ہو اور آبرو ریزی اوسکی ہو اور یہہ حدیث جوامع الکلم سی ہی کہ اللہ تعالی نی آنحضرتؐ کو خاص عطا فرمائی ہی و

عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلٰثَةٌ ذُوْ سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِيْمٌ رَقِيْقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِيْ قُرْبٰى وَمُسْلِمٍ وَعَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُوْ عِيَالٍ وَاَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ الضَّعِيْفُ الَّذِيْ لَا زَبْرَ لَهٗ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْكُمْ تَبَعًا لَا يَبْتَغُوْنَ اَهْلًا وَلَا مَالًا وَالْخَائِنُ الَّذِيْ لَا يَخْفٰى لَهٗ طَمَعٌ وَاِنْ دَقَّ اِلَّا خَانَهٗ وَرَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمْسِيْ اِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ وَذَكَرَ الْبُخْلَ وَالْكَذِبَ وَالشِّنْظِيْرَ الْفَحَّاشَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی عیاض بن حمار سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہشتی تین طرح کی لوگ ہین یعنی جو کہ لائق ہین کہ ساتھہ سابقین اور مقربین کے بہشت مین داخل ہون تین ہین ایک تو حاکم عادل اور احسان کرنیوالا لوگون سی توفیق دیا گیا بھلائیون کے اور دوسرا شخص مہربان یعنی چھوٹون بڑون پر نرم دل ہر قرابتی اور ہر مسلمان پر یعنی مہربان خویش بیگانہ پر اور تیسرا بچنی والا یعنی ایسچیز سی کہ نہین حلال پرہیز کرنیوالا یعنی سوال سی اور توکل کرنیوالا اللہ پر عیال والا یعنی نہین باعث ہوتی اوسکو محبت عیال کی اور نہ خوف اونکی رزق کا اور پرترک کرنی توکل کی ساتھہ سوال کرنیکی خلق سی اور حاصل کرنیکی مال حرام کو اور ساتھہ غافل ہونیکی علم وعمل سی بسبب عیال کی اور دوزخی پانچ شخص ہین یعنی وہ مستحق عذاب کی ہین بسبب شومی ان افعال بد کی مقصود برائی بیان کرنی ان افعال کی اور تغلیظ اور تشدید انپر جیسکہ اور پر تعریف وتحسین افعال مذکورہ کی کی اول سست عقل کہ نہین عقل اوسکو بازرکھی کا رذائل سی اور ثبات واستقامت نہو اوسکو وقت شہوت کی اور صبر نکرسکتا ہو گناہون اور بری باتون سی وہ لوگ کہ تمہاری تابع اور خادم ہین یعنی اور پھرتے ہین گرد امر او اغنیا تمہارے یکی اور مد نظر اور خیال نہین ہے اونکو مگر بھرنی پیٹ کا اور پہناکپڑا یکا اگرچہ شبہ وحرام سی ہو نہین ڈھونڈتی ہین اہل ومال کو یعنی نہ طالب ہین بیوی اور حرم کی پس اعراض کرتی ہین حلال سی اور مرتکب ہوتی ہین حرام کی اور نہ طالب ہین راغب ہیچ مال حلال کی کہ بوجہ طیب حاصل کرین بلکہ مصروف ہی ہمت اونکی کہانی اور پینے اوپہننی پر اگرچہ حرام ہو یہہ ہیچ سستے عقل سی ہے اور دوسرا شخص دوزخیون سی وہ بی دیانت کہی ہین یعنی شیدہ اوسپر وہ چیز کہ طمع کرسکی اوسمین اگرچہ شی قلیل ہو مگر کرڈالتا ہے اور تفحص کرتا ہی اوسکو پاوے اور مطلع ہو اوسپر اور خیانت کرے اوسمین بعضون نی کہا کہ خفیہ طور سی ہوکے ہے آتا ہی یعنی خائن کی ظاہر نہین ہوتی اوسپر وہ چیز کہ طمع کرسکی اوسمین مگر کہ خیانت کرتا ہی اوسکو اور تیسرا وہ شخص ہی کہ صبح نہین کرتا اور شام نہین کرتا مگر کہ وہ فریب دیتا ہی تجکو بسبب اہل تیری کی اور مال تیری کی یعنی ہر صبح وشام کار اوسکا فریب دینا ہی کہ طمع رکھتا ہی اہل ومال تیرے مین اور ظاہر کرتا ہی عفت وامانت کو لیکن باطن مین خیانت کرتا ہی اوسمین اور ذکر کیا آنحضرتؐ نی بخیل کو اور جھوٹی کو اور بدخلق فحش گو کو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مراد رحیم سی صفۃ فعلیہ ہی کہ ظاہر ہو وجود اوسکا خارج مین یعنی غیر مین اور رقیق سی مراد ہی صفۃ قلبیہ برابر ہی کہ ظاہر ہو غیر مین اثر اوسکا یا نہو اور ثانی اظہر ہی اور لفظ بخل اور کذب مصدر ہین قائم مقام فاعل کی یعنی ذکر کیا آنحضرتؐ نی بیچ مقام تعداد اہل نار کی بخیل وکاذب کو یعنی فرمایا اور اور دوزخیون مین ہی بخیل اور کاذب ہی اور اسطرح جو عبارت لایا کہ ذکر البخل والکذب کہا اور نکہا ذکر البخیل والکاذب تو اسلیی کہ بعینہ الفاظ آنحضرتؐ کی یاد نہین رہی یعنی کچھہ ایسا ذکر کیا کہ معنی بخل اور کذب کی اوس سی سمجھی جاتی ہی خواہ یون فرمایا والبخیل والکاذب یا اور لفظ فرمائی اور قول او الکذب اکثر دو اہتو نمین بلفظ اوشک راوی کی ہی یعنی جو تہی بخیل کو ذکر کیا یا کاذب کو او بعضی

روایت مین والکذب واوسی آیا ہی اس صورتمین بھی واو بمعنی او کی ہی اور لفظ شنظیر بعضون نی کہا کہ منصوب بھی بنا بر عطوف ہونیکی کذب پر اور صحیح یہہ ہی کہ مرفوع ہی پس ہوگا عطف رجل پر اور ہر نوع چوتھا تحمیل ہی یا کاذب اور پانچوان شنظیر ۔ ع خ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم اوس خدا کی کہ جان میری اوسکی دست قدرت مین ہی ایمان نہین لایا یعنی کوئی بندہ یعنی کامل وتمام نہین ہوتا ایمان اوسکا یہانتک کہ دوست رکہی واسطی بہائی مسلمان کی اوچیز کو کہ دوست رکہتا ہی واسطی اپنی نفس کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اوچیز کو یعنی بہلائی دنیا اور آخرت کو اور ایک روایت مین لفظ من الخیر صریح آیا ہی اور بہلائی آخرت کی نجاۃ پانا ہی عذاب دوزخ سی اور پہنچنا درجات بہشت کو بسبب کرنی اعمال صالحہ کی اور بہلائی دنیا کی اسباب ومتاع اور اہل واولاد جو کہ وسیلہ خیر آخرت کی ہون پس ان چیزونکو اپنی لیی دوست رکہتا ہی چاہیے کہ سب مسلمانونکی لیی ہی دوست رکہی اور جو کہ بسبب فریب شیطانی اور حرص نفسانی اور فساد باطن کی اپنی لیی مال وجاہ دنیا کا کہ باعث ظلم اور فساد اور وبال وعذاب کا ہوتا ہی اور دوست رکہتا ہی کیونکر اور مسلمان بہائی کی لیی دوست رکہی اوسکو چاہیی کہ نہ اپنی لیی دوست رکہے اور نہ اور کی لیی کیونکہ وہ خیر نہین یا ایک شخص ہی کہ حصول مال ووجاہ اوسکی لیی سبب حصول ثواب آخرت کا اور قرب مولی تعالی کا ہوتا ہے جیسیکہ مال واسطی حج اور خبر گیری فقرا کی کام آتا ہی اور جاہ باعث عدالت اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ہوتا ہی اور دوسرا ہی کہ نہین ہوتا اوسکی لیی ایسا بلکہ باعث فسق اور ظلم اور سرکشی کا ہوتا ہی پس چاہتا مال وجاہ کا اور دوست رکہنا اوسکا اوسکی لیی درست نہوگا اسلیے کہ اوسکی حق مین وہ خیر نہین ۔ ع خ **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِیْ لَا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اللہ کی نہین ایمان لاتا یعنی کامل قسم ہی اللہ کی نہین ایمان لاتا قسم ہی اللہ کی نہین ایمان لاتا پوچہا گیا کون ہی کہ ایمان نہین لاتا اور کسکو آپ فرماتی ہین یا رسول اللہ فرمایا وہ کہ نہین نہین ہوتا ہمسایہ اوسکا بدیون اوسکی سی وایہ کیا اسکو بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین داخل ہوگا جنت مین یعنی ساتہہ نجات پانیوالونکی وہ شخص کہ نہین امن مین ہوتا ہمسایہ اوسکا بدیون اوسکی سی وایہ کیا اسکو مسلم نی **ف** اسمین مبالغہ ہی کہ اگر وانا نہونی امن کو وقوع ضرر سی سبب واسطی نفی دخول جنت کی پس کیا حال ہوگا جبکہ متحقق ہو لاحق ہونا ضرر وشر کا ۔ ع خ **وَعَنْ** عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی اور ابن عمر سی کہ نقل کی اونہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی ہمیشہ جبرئیل امر کرتی ہی مجکو ساتہہ محافظت حق ہمسایہ کی یعنی ساتہہ احسان کرنیکی اوسپر اور دفع کرنی ضرر کی اوسسے یہانتک کہ گمان کیا میں نی کہ تحقیق جبرئیل نزدیک ہین کہ وارث کردینگی یعنی ساتہہ وحی الہی کی ہمسایہ کو کہ آسپمین ایک ہمسایہ دوسری ہمسایہ کا وارث ہوا کریگی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنْتُمْ ثَلٰثَةً فَلَا يُنَاجٰى اثْنَانِ دُوْنَ الْاٰخَرِ حَتّٰى تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ مِنْ اَجْلِ اَنْ يُّحْزِنَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب ہو وتم تین شخص پس سرگوشی نکرین دو شخص آسپمین بی سانی شخص وسرکی کہ تیسرا ہی یہانتک کہ ملو تم ساتہہ لوگون کی یعنی ملنی لوگون کی اور کثرت اجتماع کی اگر سرگوشی دو کرین تو مضائقہ نہین پس اگر چار شخص مصاحب ہون اور دو شخص آسپمین سرگوشی کرین تو روا ہی یہہ منع سرگوشی کرنی دو شخصون کیسی وقت مصاحبت تین شخصون کی بسبب غمگین کرنی اس فعل کی ہی اوس تیسرے کو نقل کی یہہ بخاری

اور سلم فی ف لفظ یحزن ساتھہ زبری اور پیش نزکی اور ایک لغت مین ساتھہ پیش ہی اور زیر رکی ہی اور دونون لغت فصیح مین اور متعدی
حزنہ واحزنہ اندوہگین کردا اور روایت اول مشہور تر ہی اور سبب غمگین ہونیکا یہہ ہی کہ اوسکو خیال جاویگا کہ شاید میری ہلاکت اور
بداندیشی کا مشورہ کرتی ہون کہا نووی نی کہ یہہ نہی سرگوشی کرنی دو کیسی رو برو تیسرے کی اور اسیطرح جہان نہی سرگوشی کرنی تین اور زیادہ تین کیسے
روبرو ایک کی نہی تحریمی ہی پس حرام ہی جماعت پر سرگوشی کرنی ایک کو چھوڑکر گر باذن اوسکی اور یہہ مذہب ابن عمر اور مالک اور اصحاب ہمارے کا
یعنی شافعیہ کا اور جمہور علما کا ہی اور یہہ عام ہی ہر زمانہ مین سفر مین ہو یا حضر مین ۔ ع وَعَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ ثَلٰثًا قُلْنَا لِمَنْ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ اور روایت ہی تمیم داری ہی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دین نصیحت ہی یعنی افضل اعمال دین کی یا امر مہم دین مین خیر خواہی
ہی تین بار فرمائی یہہ بات کہا ہمنی یعنی بعضی صحابہ نی کہ یہہ خیر خواہی کسکی لیی ہی اور کسکی لیی کرنی چاہیی فرمایا آنحضرت صلی اللہ تعالی
اوسطی کتاب اوسکی اور واسطی رسول اوسکی اور واسطی مسلمانون کی اماموں کی کہ امرا و علما ہین اور واسطی سب مسلمانون کی نقل کی یہہ مسلم فی ف
خیر خواہی اللہ کی یہہ ہی کہ ایمان لاوی اوسکی وحدانیت وصفات پر اور ترک کری الحاد کو اوسکی صفات مین اور خالص کری نیت اوسکی عبادت
مین اور فرمان برداری کری اوسکی اور امر و نواہی کی اور اقرار کری اوسکی نعمت کا اور شکر ادا کری اوسکا اور محبت رکہی اوسکی فرمانبردارونسے
اور دشمنی رکہی اوسکی نافرمانون سی اور خیر خواہی اوسکی کتاب کی یہہ ہی کہ اعتقاد کری یہہ کہ اوتری یہہ اللہ کی پاس سی اور عمل کری اوسپر اور
تلاوت اوسکی کری ساتھہ تجوید اور تفکر و تدبر کی اور تعظیم اوسکی کری اور خیر خواہی اوسکی رسول کی یہہ ہی کہ تصدیق کری اونکی نبوۃ کی اور
قبول کری اوسچیز کو کہ اللہ تعالی کی پاس سی لائی ہین اور اطاعت کری اونکی اور دوست رکہی اونکو زیادہ تر اپنی جان سی اور فرزند اور ماں باپ
اور سب لوگون سی اور محبت رکہی اونکی اہل بیت اور صحابہ سی اور اختیار کری اونکی سنت کو اور مراد کتاب ہی قران مجید ہی یا سب کتابین اللہ سبحانہ
کی اور مراد رسول سی آنحضرت یا سب رسول اللہ تعالی کی ہین اور یہہ خیر خواہیان راجع ہندی طرف ہین کہ خیر خواہی اپنی ہی نفس کی کرنا ہی بسبب
اونکی اور خیر خواہی امراء کی یہہ ہی کہ فرمان برداری اونکی کر اچہی باتون مین نہ بری باتون مین اور خبردار کردی اونکو وقت غفلت کی
اور خروج نکری اوتپر اگرچہ ظلم کرین اور پیروی کری علماء کی اوسچیز مین کہ موافق حق کی کہین اور روایت کرین اور خیر خواہی سب مسلمانون کی
یہہ ہی کہ ہدایت کری اونکو طرف بہلائیون دین و دنیا کی اور دفع کری ضرر انہی اور نفع پہنچاوی اونکو اور یہہ حدیث جوامع الکلم سی ہی کہ
مدار دین و دنیا کا اوسپر ہی اور تمام علوم اولین و آخرین کی مندرج مین اسمین ۔ ع وَعَنْ جَرِيْرٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جریر سی کہ کہا جریر نی کہ بیعت کی
مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اوپر قائم کرنی نماز کی اور دینی زکوۃ کی اور خیر خواہی کرنیکی واسطی ہر مسلمان کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
ف عبادات یا تو حق اللہ مین یا حق العباد پس حق اللہ سی وہ عبادتین خاص ذکر کین کہ عمدہ ہین عبادتون بدنی اور مالی مین اور ارکان
اسلام سی ہین بعد شہادتین کی کہ نماز و زکوۃ ہین اور ہوسکتا ہی کہ روزہ اور حج اوسوقت مین فرض نہوا ہو اور خیر خواہی مسلمانون مین داخل
ہین تمام حقوق بندونکی منقول ہی کہ جریر نی ایک گہوڑا خریدا تین سو درہم کو پہر کہا بیچتی والیکو کہ گہوڑا تیرا بہتر ہی تین سو درہم سی آیا
بیچتا ہی تو چار سو درہم کو اوسنی کہا کہ یہہ تم جانو ای عبد اللہ پہر کہا کہ گہوڑا تیرا بہتر ہی اوس سے آیا بیچتا ہی تو یا نسو درہم کو پہر سو سو برہا
گئی یہانتک کہ پہنچی آٹہہ سو درہم کو پہر خریدا اوسکو آٹہہ سو درہم کو پس لوگون نی سبب اوسکا پوچہا کہا اونہون نی کہ ہمنی بیعت کی ہی رسول

صلے اللہ علیہ وسلم سی ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنیکی ۔ ش ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن ابی هریرة** قال سمعت ابا القاسم الصادق المصدوق صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تنزع الرحمة الا من شقی رواہ احمد والترمذی روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا سنا میں ابو القاسم سی کہ سچی سچی کہی گئی ہین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی نہین نکالی جاتی رحمت یعنی شفقت کرنی خلائق پر مگر بدبخت کی دلسی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی **ف** سچی کہی گئی یعنی اللہ تعالی نی اونکی سچی ہونیکی خبر دی ہی و ما ینطق عن الہوی اور بدبخت سی مراد کافری یا فاجر ۔ ع **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراحمون یرحمهم الرحمن ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء رواہ ابو داود والترمذی اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی شفقت کرنیوالی خلق پر رحمت کرتا ہی اونپر رحمن رحم کرو اونپر کہ زمین مین ہین تا رحمت کری تمکو جو کہ آسمان مین ہی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** اونپر کہ زمین مین ہین یعنی جانور اور آدمی خواہ نیک ہون خواہ بد اور رحم کرنا بدونپر یہہ ہی کہ اونکو بدی سی باز رکہین جیسیکہ گذرا کہ مدد کرا اپنی بہائی کی ظالم ہو یا مظلوم الخ یا مراد یہہ ہی کہ رحم کرو اونپر کہ مستحق رحم کی ہین اور جو کہ آسمان مین ہی یعنی اللہ تعالی کہ کمال قدرت اور سلطنت اوسکی آسمان مین ہی یا مراد ملائکہ ہین اور رحمت کرنی اونکی یہہ ہی کہ محافظت کرین دشمنون سی اور موذیات سی کہ شیاطین جن و انس وغیرہ ہین اور دعا اور استغفار اور طلب رحمت کی کرین جناب عزت سی واسطی رحم کرنیوالونکی ۔ ش **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من لم یرحم صغیرنا ولم یوقر کبیرنا ویامر بالمعروف وینه عن المنکر رواہ الترمذی وقال هذا حدیث غریب اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی ہماری تابعین مین سی وہ شخص کہ نہ رحم کری ہماری چہوٹون پر اور حرمت نگاہ نرکہی ہماری بڑون کی اور نہ امر کری ساتہہ نیکی کی اور نہ منع کری برائی سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی ۔ **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اکرم شاب شیخا من اجل سنه الا قیض اللہ له عند سنه من یکرمه رواہ الترمذی اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین تعظیم کی کسی جوان نی کسی بوڑہی کی بسبب کبر سن اوسکیکی مگر مقرر کرتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی وقت کبر سن اوسکیکے اوس شخص کو کہ تعظیم و خدمت کری اوسکی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** اسلیے کہ جو خدمت کرتا ہی خدمت کیا جاتا ہی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ عمر دراز ہوتی ہی اوس جوان کی کہ تعظیم کرتا ہی بوڑہی کی منقول ہی کہ ایک مرید نکلا خراسان سی واسطی ملازمت شیخ کی کہ مصر مین تہا اور وہان پہنچا اور ایک مدت اوسکی خدمت مین حاضر رہا اور انہین دنون مین ایک جماعت بزرگون کی زیارت شیخ کی لیی آئی پس اشارہ کیا شیخ نی اوسی مرید کو کہ جانور سواری کی تیار کر پس نکلا وہ مرید لیکن یہہ خطر اگذرا اوسکی دلمین کہ یہہ سفر دور دراز کر مین شیخ کی پاس آیا اوسکا یہہ نتیجہ ہوا پس جب گئی اکابر اور داخل ہوا مرید پیر کی پاس پس کہا پیر نی ای ولد میری قریب ہی کہ تیری پاس اکابر آوینگی اور متعین کریگا اللہ تعالی واسطی تیری اونکو کہ خدمت کرینگی اونکی پس کہتی ہین کہ ایسا ہی ہوا کہ اوسکی دروازہ پر نہین پائی جاتی تہی مگر خچر اور گہوڑی بسبب کثرۃ آنی اکابر کی اوسکی ملاقات کی لیی اور حضرت انس راوی حدیث کو بہی اللہ تعالی نی یہہ مرتبہ عطا کیا بسبب خدمت حبیب رب العالمین کے کہ دس برس کی عمر مین حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئی تہی پس دراز کی اللہ تعالی نی عمر اونکی کہ ایکسو تین برس کی عمر ہوئی اونکی اور بہت ہوا مال اور اولاد کہ سو فرزند ہوئی ۔ ع **وعن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اجلال اللہ اکرام ذی الشیبة المسلم وحامل القرآن غیر الغالی فیه ولا الجافی عنه واکرام السلطان المقسط رواہ ابو داود والبیهقی فی شعب الایمان

اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ تحقیق جملہ تعظیم اللہ تعالی کیسی ہی تعظیم کرنی بوڑہی مسلمان کی اور تعظیم کرنے
اوڈہانیوالی قرانکی یعنی پڑہنی والی قران کی اور حافظ کی اور مفسر کی کہ نہو غلو کرنیوالا اوسمین اور نہو دور ہونیوالا اوس سی اور جملہ تعظیم اللہ تعالی کیسی
ہی تعظیم کرنی بادشاہ عادل کی نقل کی یہہ ابوداود فی اور بیہقی فی شعب الایمان مین ف دو قیدین لگائین اوڈہانیوالی قران کی یعنی ایک تو
یہہ کہ غلو کرنیوالا نہو اور دوسری یہہ کہ نہ دور ہوا وس سی بلکہ متوسط الحال ہو جیسیکہ عادت شریف ہی کہ میانہ روی کرتی ہی عبادات غیر
مین اور غلو کرنیوالا وہ کہ تجاوز کری حد سی لفظاً اور معنی مانند وسواسیون اور شکیون اور ریاکارون کی یا خیانت کری لفظ قران مین ساتہہ
تحریف اوسکیکی مانند اکثر عوام کی بلکہ مانند اکثر علماء کی یا خیانت کری اوسکی معنون مین ساتہہ تاویل باطل کی مانند تمام مبتدعون کی اور
بعضون نے کہا کہ غلو سی مبالغہ کرنا تجوید مین یا جلد پڑہنا اسطرح کہ مانع ہو سمجہنی معانی سی اور دور ہونیوالا وہ کہ اعراض کری تلاوت قران سی اور
احکام قرادہ سی اور عمل کرنیسی اوپر یہ کہ اوسمین ہی اور بعضون نی کہا عالی وہ کہ ہمیشہ مشغول تلاوت مین رہی اور تعلیم فقہ اور ذکر و فکر اور اور
عبادت کیطرف ہر گزنہ متوجہ ہوا اور جافی وہ کہ ہمیشہ غیر قران مین مشغول رہی اور تلاوت نکری اور ادنی عادل کا یہہ ہی کہ غالب ہو عدل
اوسکا ظلم پر بخلاف عکس وسکیکی یعنی ظلم اوسکا غالب ہو عدل پر تو وہ عادل نہین کہلاویگا اور دور رہنا اوس سی افضل ہی چنانچہ اسلیی کہا
بعضی علماء ہمارے فی کہ جو کوئی کہی اس زمانہ مین سلطان عادل تو وہ کافر ہی باوجود اسکی کہ نہین خالی ہی ہر سلطان ایک طرح کی عدل سے
اور تحقیق اسکی مبنی ہی اوپر فرق کی درمیان اوسکی کہ عدل کرتا ہی اور درمیان عادل کی پس اول اطلاق کیا جاتا ہی اوسپر کہ عدل کرتا ہے
اگرچہ کبہی کبہی ہو اور دوسرا اطلاق کیا جاتا ہی عرفاً اوسپر کہ ہو موصوف ساتہہ عدل کی بطریق دوام کی جیسیکہ کہا جاتا ہی کہ فلانا مصلی ہے
اور فلانا نماز پڑہتا ہی اور شرح السنہ مین ہی کہ کہا طاؤس فی سنت سی ہی یہہ کہ توقیر کری توجار کی عالم کی اور بوڑہی کی اور سلطان کے
اور باپ کی انتہی کہتا ہون مین اور باپ کی حکم مین مان ہی ہی اور مراد عالم سی عالم باعمل ہی جیسیکہ سمجہا جاتا ہی لفظ حامل القران سی اور شاید
کہ ذکر کرنا والد کا اسحدیث مین اسلیی ہی کہ ظاہری یا اسلیی کہ کلام اجنبیون مین ہی پس جیسکہ ہو باپ شیخ اور حامل القران اور سلطان ظاہری یا باطنی
تو بہت کیجاوی تعظیم اوسکی اسلیی کہ واجب ہی تعظیم اوسکی بہت سی وجہون کر اور روایت کی ہی خطیب فی جامع مین بس سی کہ فرمایا آنحضرت فی

ان سن جلالی تو قیر الشیخ من امتی ح ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ بَیْتٍ فِی الْمُسْلِمِیْنَ
بَیْتٌ فِیْهِ یَتِیْمٌ یُحْسَنُ اِلَیْهِ وَشَرُّ بَیْتٍ فِی الْمُسْلِمِیْنَ بَیْتٌ فِیْهِ یَتِیْمٌ یُسَاءُ اِلَیْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ بہترین گہرونکا مسلمانون کی گہرون مین وہ گہر ہی کہ اوسمین ہو
یتیم کہ احسان کیا جاوی طرف اوسکی اور برا گہر مسلمانون کی گہرون مین سی وہ گہر ہی کہ اوسمین ہو یتیم کہ برائی کیجاوی طرف اوسکی نقل کی
یہہ ابن ماجہ فی ف اور ایذا دیجاوی اوسکو ناحق اور اگر واسطی تعلیم و تادیب کی مارین تو داخل احسان کی ہی نہ برائی کرنیکی ح

وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَسَحَ رَاْسَ یَتِیْمٍ لَمْ یَمْسَحْهُ اِلَّا لِلّٰهِ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ شَعْرَةٍ
یَمُرُّ عَلَیْهَا یَدُهٗ حَسَنَاتٌ وَمَنْ اَحْسَنَ اِلٰی یَتِیْمَةٍ اَوْ یَتِیْمٍ عِنْدَهٗ كُنْتُ اَنَا وَهُوَ فِی الْجَنَّةِ كَهَاتَیْنِ وَقَرَنَ بَیْنَ اِصْبَعَیْهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ
التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ جو شخص کہ
ہاتہہ پہیری یتیم کی سر پر یعنی بطریق شفقت کی درحالیکہ نہین پہیرتا ہی ہاتہہ مگر واسطی اللہ کی یعنی واسطی طلب رضا اوسکیکی نہ واسطی اور غرض کی ہو تو
ہر بال کی بدلی اوسکی ہر بال کی کہ پہیرتا ہی اوسپر حسنات اوسکا نیکیان اور جو شخص کہ احسان کری طرف یتیم لڑکی کی یا یتیم لڑکیکی کہ نزدیک

اسکی ہی یعنی اوسکی پرورش مین ہی خواہ یتیم اپنا ہو یا اجنبی ہونگا مین اور وہ بہشت مین مانند ان دونون کی اور ملائین دونو انگلیان اپنی یعنی بیچ کی انگلی اور اوسکی پاس کی کہ انگشہادت ہی کی طرف ہی یعنی مین اور وہ مانند ان دونون انگلیون کی نزدیک ہونگی بہشت مین نقل کی ہی احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث غریب ہے ف لفظ اقرب ساتھہ زبر تا اور پیش میم کی ہی صیغہ مونث کا اور ترجمہ اوسکا مذکور ہوا اور ایک نسخہ مین ساتھہ پیش تا اور زیر میم کی صیغہ مذکر کا آیا ہی اسصورت مین فاعل اوسکا ضمیر ماجح کی ہی اور یدہ مفعول اوسکا اور ترجمہ اوسکا یہہ ہی کہ پھیرتا ہی وہ شخص اس بال پڑے ساتھہ اپنا اور لفظ حسنات ساتھہ رفع کی ہی بنا پر ہونی اوسکی اسم کان کا اور ظاہر یہہ ہی کہ نیکیان مختلف ہوتی ہین کمیت و کیفیت مین باعتبار اچھا کرنی یتیمون کی اور احسان کرنی یعنی شفقت و مہربانی کرنی اوسپر اور تادیب و تعلیم کرنی اوسکو اور نکاح کردی اوسکا اور محافظت کرنی اوسکی مال کی اگر مال ہو اوسکا اور لفظ ذا الیتیم مین تنوین کی لیی ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ شک کی لیی ہی کہ کسی راوی کو شک ہوا ہی کہ لفظ یتیمۃ فرمایا یا یتیم اور حدیث مین اشارہ ہی طرف بشارت حسن خاتمہ اوسکی ش ع ح وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اوی یتیما الی طعامہ وشرابہ اوجب اللہ لہ الجنۃ البتۃ الا ان یعمل ذنبا لا یغفر ومن عال ثلث بنات او مثلھن من الاخوات فادبھن ورحمھن حتی یغنیھن اللہ اوجب اللہ لہ الجنۃ فقال رجل یا رسول اللہ او اثنتین قال او اثنتین حتی لو قالوا او واحدۃ لقال واحدۃ ومن اذھب اللہ بکریمتیہ وجبت لہ الجنۃ قیل یا رسول اللہ وما کریمتاہ قال عیناہ رواہ فی شرح السنۃ

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہ جگہہ دیوی یتیم کو طرف کہانی اور پینی اپنی کی واجب کرتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی بہشت مقرر یعنی قطعا بلاشک وشبہ بموجب وعدی اپنی کی مگر یہہ کہ کری وہ گناہ کہ نہین بخشا جاتا اور جو شخص کہ پرورش کری تین بیٹیون کو یا پرورش کری اونکو کہ مانند تین بیٹیون کی ہین کہ تین نہین ہون پس ادب سکہاوی اونکو اور شفقت کری اونپر یہانتک کہ بی پروا کری اونکو یعنی بڑی ہون اور نکاح کی جاوین واجب کرتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی بہشت پس کہا اوس شخص نی یا رسول اللہ یا دو کو یعنی فرمائی کہ دو بیٹیون یا دو بہنون کی پرورش کرنی مین بی یہی ثواب ملتا ہی فرمایا پرورش کری دو بیٹیون یا دو بہنون کو یہانتک کہ اگر کہتی لوگ یا ایک کو البتہ فرماتی یا ایک کو اور جس شخص کی لیلی اللہ دو پیاریان واجب ہووی اوسکی لیی بہشت پہنچا گیا یا رسول اللہ کیا مراد ہی دو پیاریون سی فرمایا دونون نکہین اوسکی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین ف وہ گناہ کہ نہین بخشا جاتا یعنی شرک اور حقوق بندون کی پس تقدیر یہہ ہی مگر یہہ کہ کری وہ گناہ کہ نہین بخشا جاتا مگر ساتھہ توبہ کی یا ساتھہ بخشوانی اور مانند اوسکی حاصل یہہ کہ تمام گناہ کہ حق اللہ تعالی کی ہین بخشی جاتی ہین اگر چاہتا ہی اللہ سوا شرک کی اور اگر کہتی لوگ الخ یہہ بموجب مذہب مختار کی کہ کہتی ہین احکام مفوض ہین آنحضرت پر جو کچھہ چاہین کرین اور جسکو چاہین تخصیص کرین ظاہر ہی وجوکہ قائل عدم تفویض کی ہین وہ کہتی ہین کہ بعد التماس اونکی وحی ہوئی ساتھہ اوسچیز کی کہ موافق مقصود اونکی تہی اور مانند اسکی بہت سی حدیثون مین آیا ہی وعن جابر بن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یؤدب الرجل ولدہ خیر لہ من ان یتصدق بصاع رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب وناصح الراوی لیس عند اصحاب الحدیث بالقوی

علیہ وسلم نی کہ قسم ہی اللہ کی کہ البتہ ایک ادب سکہانا آدمی کا اپنی بیٹی کو بہتر ہی واسطی اوسکی تصدق کرنی ایک صاع غلہ کیسی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی اور ناصح راوی نہین نزدیک محدثون کی قوی ف یعنی حفظ وضبط مین کہ اعتماد اوسپر کیجی پس یہہ حدیث

ضعیف ہی اور حدیث ضعیف پر عمل کرنا فضائل اعمال میں جائز ہی جاتا ہی اور اسمیں شک نہیں کہ مراد ادب سی ادب شرعی ہی ۔ ش ع
وَعَنْ اَیُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَہٗ مِنْ نُحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا عِنْدِیْ حَدِیْثٌ مُرْسَلٌ
اور روایت ہی ایوب بن موسی سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی موسی سی موسی نے نقل کی ایوب کی دادا سی یعنی عمرو بن سعید سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں دیا باپ نی اپنی بیٹی کو کچھہ دینا بہتر ادب نیک سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث نزدیک میری مرسل ہی ۔ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ الْاَشْجَعِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا وَامْرَاَۃٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّیْنِ کَھَاتَیْنِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاَوْمَاَ یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ اِلَی الْوُسْطٰی وَالسَّبَّابَۃِ اِمْرَاَۃٌ اٰمَتْ مِنْ زَوْجِھَا ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ حَبَسَتْ نَفْسَھَا عَلٰی یَتَامَاھَا حَتّٰی بَانُوْا اَوْ مَاتُوْا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عوف بیٹی مالک اشجعی کسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین اور عورۃ سیاہ رخسارون کی یعنی بسبب خدمت اولاد اور رنج اور ترک زینت کی رخسارہ اوسکی سیاہ ہوگئی مانند ان دونون انگلیون کی ہونگی دن قیامت کی اور اشارہ کیا یزید بن زریع نی کہ راوی اس حدیث کا ہی طرف بیچ کی انگلی کی اور انگلی شہادت کی یعنی واسطی بیان دو انگلیون کی وہ عورۃ ہی کہ ہوئی بی شوہر یعنی بسبب مرنی یا طلاق دینی خاوند کی تہی جاہ وجمال والی روکا اپنی نفس کو یعنی نکاح کرنسی واسطی پرورش اور شفقت کرنیکی اوپر حال یتیمون اپنی کی یہانتک کہ جدی ہوئی یعنی وہ لڑکی یعنی بسبب بالغ ہونیکی محتاج مان کی نرہی یا مرگئی نقل کی یہہ ابوداود نی ف یعنی جس عورۃ کا خاوند مرگیا یا طلاق دی اور چھوٹی اولاد چھوڑ گیا اور اس عورۃ نی اولاد کی پرورش کی واسطی کسی سی نکاح نکیا اور اونکی خدمت مین مشغول رہی وقت احتیاج اونکیکے تک اور بسبب خدمت اونکیکی اپنا حسن وجمال برباد کیا تو حضرت نی اوسکی حق مین فرمایا کہ مین اور وہ عورۃ قیامت کی دن مانند ان دونون انگلیون کی قریب بہم ہونگی اس سی معلوم ہوا کہ اگر عورتین بیوہ یا طلاق دی گئین اور خاوند نکرین اور صبر کرین اور صلاح عفت اختیار کرین اور ترک زیب وزینت کرین اور پرورش یتیمون مین مشغول رہین تو بڑی فضیلت رکھتا ہی ۔ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَتْ لَہٗ اُنْثٰی فَلَمْ یَاْدِھَا وَلَمْ یُھِنْھَا وَلَمْ یُؤْثِرْ وَلَدَہٗ عَلَیْھَا یَعْنِی الذُّکُوْرَ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسکی ہووی ایک بیٹی یا بہن نہ گاڑا اوسکو زندہ یعنی جیسیکہ جاہلیت مین بسبب عار وفقر کی کرتی تہی اور نہ حقیر وذلیل کرکر رکہا اوسکو اور نہ ترجیح دی اپنی ولد کو اوسپر یعنی لڑکون کو دینی دلانی وغیرہ مین داخل کریگا اوسکو اللہ بہشت مین نقل کی یہہ ابوداود نی ف یعنی ساتہہ سابقین کی اور چونکہ لفظ ولد کا اطلاق بیٹی اور بیٹی پر کرتی ہین کہا ابن عباس نی کہ اس حدیث مین ولد سی مراد حضرت کی بیٹی ہین ۔ ع وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتِیْبَ عِنْدَہٗ اَخُوْہُ الْمُسْلِمُ وَھُوَ یَقْدِرُ عَلٰی نَصْرِہٖ فَنَصَرَہٗ نَصَرَہُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ فَاِنْ لَمْ یَنْصُرْہُ وَھُوَ یَقْدِرُ عَلٰی نَصْرِہٖ اَدْرَکَہُ اللّٰہُ بِہٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی انس سی کہ اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا حضرت نی جو شخص کہ غیبت کیجاوی نزدیک اوسکی بہائی مسلمان کی حال انکہ وہ شخص قادر ہی اوپر مدد کرنی اوسکی یعنی ساتہہ دفع کرنے غیبت وعار کی اوس سی اور منع کرنیکی غیبت اوسکی پس مدد کی اوسکی مدد کریگا اوسکی اللہ تعالی دنیا اور آخرت مین اور اگر مدد نکی اوسکی اور وہ قادر تہا اوسکی مدد کرنی پر مواخذہ کریگا اللہ اور بدلہ لیگا اوس سی بسبب مدد نکرنی کی دنیا اور آخرت مین نقل کی یہہ شرح السنۃ مین

وعن اسماء بنت یزید قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذب عن لحم اخیہ بالمغیبۃ کان حقا علی اللہ ان یعتقہ من النار رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی اسماء بیٹی یزید کیسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ دفع کری اور باز رکہی کہانی گوشت بہائی اپنی کیسی یعنی غیبت کرنیوالیکو منع کری غیبت کرنی بہائی مسلمان کیسی غائبانہ ہی حق اللہ پر یہہ کہ آزاد کریگا اوسکو اگ سی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف کہانی گوشت کیسی کنایہ ہی غیبت کرنیسی جیسیکہ قرآن مجید مین فرمایا ہی بیچ برائی غیبت کی ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا یعنی آیا دوست رکہتا ہی ایک تمہارا اپنی بہائی مردہ کی گوشت کہانیکو تشبیہ دی غیبت کرنیکو ساتہہ کہانی گوشت مغتاب کی چونکہ آبروریزی اوسکی کرتا ہی گویا کہ اوسکو ہلاک کرتا ہی اور گوشت اوسکا کہاتا ہی اور وسطی مبالغہ کی فرمایا گوشت بہائی مردہ کا اور اس تقریر پر مغیبت بمعنی غیبت کی ہی ساتہہ زیر غین کی یعنی غائبانہ اور لفظ بالمغیبۃ متعلق ہی ساتہہ لفظ ذب کی اور احتمال رکہتا ہی کہ بالمغیبۃ متعلق ہو بلحم اخیہ کی بتقدیر اکل لحم اخیہ کی اور مغیبت بمعنی غیبت کی ہو ساتہہ زیر غین کی یعنی باز رکہی کہانی گوشت کیسی بسبب غیبت کی اور مال دونون معنون کا ایک ہی ہی کہ منع کرنا اور باز رکہنا لوگون کا ہی آپس کی غیبت سی یعنی جو کہ باز رکہی لوگون کو غیبت کرنیسی اور آزاد کریگا

رح یعنے اول وہلہ مین پہلی داخل ہونیکی دوسین یا بعد داخل ہونیکی پہلی پورا کرنی عذاب کی ؛ وعن ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من مسلم یرد عن عرض اخیہ الا کان حقا علی اللہ ان یرد عنہ نار جہنم یوم القیمۃ ثم تلا ہذہ الآیۃ وکان حقا علینا نصر المؤمنین رواہ فی شرح السنۃ

اور روایت ہی ابو درداسی کہ کہا سنا یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ نہین کوئی مسلمان کہ رد کری اور باز رکہی غیبت کو آبرو بہائی اپنی کیسی یعنی منع کری اوسکی غیبت سی مگر کہ ہوتا ہی حق اللہ پر یہہ کہ باز رکہی اوس سی اگ دوزخ کو دن قیامت کی پہر پڑہی آنحضرت نی یعنی وسطی استشہاد کی اپنی قول پر کان حقا الخ یہہ آیۃ اور ہی ثابت وجوب ہمپر مدد کرنی مومنون کی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین ؛ وعن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من امرء مسلم یخذل امرأ مسلما فی موضع ینتہک فیہ حرمتہ وینتقص فیہ من عرضہ الا خذلہ اللہ تعالی فی موطن یحب فیہ نصرتہ وما من امرء مسلم ینصر مسلما فی موضع ینتقص فیہ من عرضہ وینتہک فیہ من حرمتہ الا نصرہ اللہ تعالی فی موطن یحب فیہ نصرتہ رواہ ابو داود

اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین کوئی شخص مسلمان کہ مدد نکری مرد مسلمان کی اور منع نکری غیبت اوسکی سی اوسجگہہ کہ بی حرمتی کیجاتی ہی اوسکی اور نقصان کیا جاتا ہی اوسجگہہ مین آبرو اوسکیسی مگر کہ نہین مدد کریگا اوسکی اللہ تعالی اوسجگہہ مین کہ دوست رکہتا ہی اوسمین مدد خدا کو یعنی آخرۃ مین اور دنیا مین اور نہین کوئی شخص مسلمان کہ مدد کری کسی مسلمان کی اوسجگہہ مین کہ نقصان کیا جاتا ہی اوسمین آبرو اوسکیسی اور بی حرمتی کیجاتی ہی اوسکی اوسمین مگر کہ مدد کریگا اوسکی اللہ تعالی اوسجگہہ مین کہ دوست رکہتا ہی اوسمین مدد اوسکی نقل کی یہہ ابو داود نی

وعن عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رای عورۃ فسترہا کان کمن احیی موءودۃ رواہ ابو داود والترمذی وصححہ اور روایت ہی عقبہ بیٹی عامر کیسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ دیکہی یعنی جانی عیب یا برائی یعنی کسی مسلمان مین اور ڈہانکدی اوسکو ہوگا ثواب اوسکو مانند ثواب اوس شخص کی کہ زندہ کیا جیتی گاڑی ہوئی کو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور صحیح کہا اسکو ف وجہ تشبیہ ڈہانکنی عیب کی ساتہہ زندہ کرنی جیتی گاڑی کی یہہ کہی ہی علمانی کہ جسکا عیب ظاہر ہوتا ہی تو وہ خجالت سے مانند مردہ کی ہوتا ہی اور دوست رکہتا ہی کہ کاش مین مردہ ہوتا اور عیب میرا ظاہر نہوتا پس جب کسی نی عیب اوسکا ڈہانکا تو دفع کی اوس

نحالت کہ وہ اوسکی نزدیک بمنزلہ موت کی تہی پس خدا نکنا عیب کیا بمنزلہ زندہ کرنیکی ہوا جیسیکہ جیتی لڑکی کہ دفن کی گئی تہی قبر مین اور قریب مرنیکی تہی پس نکالی گئی اور زندہ رہی ۱۲ ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احدکم مرآۃ اخیہ فان رای بہ اذی فلیمطہ عنہ رواہ الترمذی وضعفہ وفی روایۃ لہ ولابی داود المؤمن مرآۃ المؤمن والمؤمن اخو المؤمن یکف عنہ ضیعتہ ویحوطہ من ورائہ ۱۲ اور روایت ہی ابو ہریرہ ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق ایک تمہارا آئینہ ہی بہائی اپنی کا پس اگر دیکہی اوسمین برائی تو چاہیی کہ دور کردی اوس سے برائی یعنی اور مشغول ہو ساتہہ اصلاح حال اوسکیکے جسطرح کہ ہو سکی ساتہہ تنبیہ اور اعلام اور زجر و نصیحت کی جیسیکہ شرط ہی نقل کی ہیہہ ترمذی نی اور ضعیف کہا اسکو یعنی روایت حدیث ساتہہ اس لفظ کی ضعیف ہی اور بیچ ایک روایت ترمذی کی اور ابو داود کی یون ہی مسلمان آئینہ مسلمان کا ہی اور مسلمان بہائی ہی مسلمان کا باز رکہتا اور دفع کرتا ہی اوس ہی وہ چیز کہ اوسمین ضرر اور ہلاکت اوسکی ہی اور نگاہ رکہتا ہی یعنی حق اوسکا غائبانہ اوسکی ف مسلمان آئینہ دوسری مسلمان کا ہی یعنی آگاہ کردیتا ہی اوسکو اوسکی برائی پر مانند آئینہ کی کہ جو کچہہ دیکہنی والیکی وجود مین ہوتا ہی اگرچہ تہوڑی چیز ہو دیکہا دیتا ہی اور خفیہ آگاہ کری تا وہ ذلیل نہو لوگون مین جیسی آئینہ آگاہ کرتا ہی کہ سوا اوسکی کسی پر معلوم نہین کرواتا اور دوسرا وہ بہی مطلع ہوجاتا ہی اپنی رای پر بسبب آگاہ کرنی مومن دوسریکی جیسیکہ مطلع ہوتے اپنی چہرہ کی برائی پر بسبب دیکہنی کی آئینہ مین مولانا روم قدس اللہ سرہ نی فرمایا کہ صوفیہ ہمیشہ خیر پر ہین جبتک کہ کاوش کرتی ہین احوال ایک دوسرے کیسی اور جب متفق ہونگی ہلاک ہونگی اور واسطی تقویت و تائید ان معنون کی فرمایا المومن مرآۃ المومن ۱۲ اور نگاہ رکہتا ہے یعنے غیبت نہین کرتا اوسکی اور اگر کوئی غیبت کرتا ہی اوسکی تو منع کردیتا ہی اور سکوت نہین کرتا بلکہ محافظت کرتا ہی تمام حقوق اوسکیکے نفس مین اور مال مین اور آبرو مین ۱۲ ع **وعن** معاذ بن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حمی مؤمنا من منافق بعث اللہ ملکا یحمی لحمہ یوم القیمۃ من نار جہنم ومن رمی مسلما بشیء یریدبہ شینہ حبسہ اللہ علی جسر جہنم حتی یخرج مما قال رواہ ابو داود ۱۲ اور روایت ہی معاذ بن انس کے سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ بچاوی کسی مسلمان کو یعنی اوسکی آبرو کو منافق کی شر سی بہیجیگا اللہ تعالی فرشتہ کو کہ بچاویگا گوشت اوسکیکو یعنی اوسکی بدن قیامت کی آگ دوزخ کیسی اور جو شخص کہ تہمت کری کسی مسلمان کو ساتہہ کسی چیز کی یعنی عیبون مین سی درحالیکہ چاہتا ہی ساتہہ اوسچیز کے عیب دے سکا قید کریگا اوسکو پل دوزخ کی یہانتک کہ نکلی عہدہ اوسچیز کیسی کہ کہا ہی نقل کی یہہ ابو داود نی ف یعنی پاک ہوا وسکی گناہ سی ساتہہ راضی کرنی مدعی اوسکیکی یا ساتہہ شفاعت کی یا ساتہہ عذاب کرنیکی بقدر گناہ کی اور منافق سی یہان مراد غیبت کرنیوالا ہی اوسکو منافق اسلیے کہا کہ ظاہر کرتا ہی خیر خواہی اور دلمین ارادہ رکہتا ہی فضیحت کا اور غیبت گوئی کا رمنافقون کا ہی کہ حاضر و غائب یکسان نہین ہوتی ۱۲ ع **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر الاصحاب عند اللہ خیرہم لصاحبہ وخیر الجیران عند اللہ خیرہم لجارہ رواہ الترمذی والدارمی وقال الترمذی ہذا حدیث حسن غریب ۱۲ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین یارون کا یعنی اکثر اونکا ازروی ثواب کی نزدیک اللہ کی بہترین اونکا ہی واسطی یار اپنی کی یعنی اکثر اونکا ازروی احسان کی اگرچہ ساتہہ خیر خواہی کی ہو اور بہترین ہمسایونکا نزدیک اللہ کی بہترین اونکا ہی واسطی ہمسایہ اپنی کی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی **وعن** ابن مسعود قال قال رجل للنبی

صلی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ لِيْ اَنْ اَعْلَمَ اِذَا اَحْسَنْتُ وَاِذَا اَسَأْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتَ جِيْرَانَكَ يَقُوْلُوْنَ قَدْ اَحْسَنْتَ فَقَدْ اَحْسَنْتَ وَاِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُوْلُوْنَ قَدْ اَسَأْتَ فَقَدْ اَسَأْتَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا ایک شخص نی وسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یا رسول اللہ کسطرح معلوم کرونمین نیکوکاری اپنی اور بدکاری اپنی یعنی کیونکر جانونگا مین نیک کار ہون یا بدکار جسوقت کہ صادر ہوا مجھسی ایسا عمل کہ نہ معلوم ہو جسسن وقبح اوسکا شرع پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت سنی تو اپنی ہمسایونکو کہتی ہین تحقیق نیکی کی تو نی پس تحقیق نیکی کی تو نی اور جسوقت سنی تو ہمسایون کو کہ کہتی ہین تحقیق برا کیا تو نی پس تحقیق برا کیا تو نی یعنی نیکی و بدی تیری ساتھہ گواہی دینی ہمسایون کی معلوم ہوگی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** سنی تو ہمسایون کو یعنی سب ہمسایون کو یعنی اسلیی کہ نہین جمع ہوتی مین سب ضلالت پر غالبا اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ السنۃ الخلق قلام الحق کذا ذکر ملی اور حضرت شیخ نی کہا کہ یہہ اوسوقت ہی کہ جسوقت ہون ہمسائی اوسکی اہل حق و انصاف والی اور نہ بہت محبت رکہتی ہون اور زبان خلق کی نہ بہت اچھی ہو نہ بہت بری ۔ **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اوتارو مردمون کو ہیچ مراتب اونکی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی ہیچ مراتب معینہ اونکی یعنی حد و مرتبہ ہر ایک کا نگاہ رکہو ایک ہی شریف و اہل عزت اور دوسرا سی وضیع و ذلیل دونو کو یکسان نہ کہو تعظیم و تکریم مین ہر ایک کی ساتھہ ایسا سلوک کرو کہ موجب ایذا اور حط مرتبہ اوسکیا نہو پس نہ برابری کرو درمیان خادم و مخدوم کی بلکہ ہر ایک سی موافق مرتبہ اوسکیی پیش آو فرماتا ہی اللہ تعالے ورفعنا بعضہم درجات اور احیاء العلوم مین منقول ہی کہ حضرت عائشہ رضہ کہانا کہا رہین تہین کہ ایک فقیر اوس راہ سی گذرا ایک ٹکڑہ روٹی کا اوسکو ہیچا بعد ازان ایک سوار گذرا اوس سی کہلا ہیجا کہ طعام حاضر ہی اگر خواہش ہو تو آئیی ایک شخص نے حاضرین مین سی تفاوت سحال سی پوچہا فرمایا حضرت عائشہ نی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی انزلوا الناس منازلہم وہ مسکین اس ٹکی ٹکڑی سی راضی ہوگیا اور اگر سوار سی ہی ویسا ہی معاملہ کرتی کہ جیسا اوس سے کیا تو وہ ایذا پاتا اور حقارت اوسکی لازم آتی اور یہہ حدیث مبدا ہی فہم اقوال علما کا ہیچ تفاضل انبیا کی اور تفضیل خلفاء کی اور نہ اونکی جیسکیہ یہہ حدیث منتہا ہی وہم اغنیا و متکبرین کا امرا و وزرا ہی جیسیکہ دیکہا جاتا ہی ہیچ مجلسون اونکی قدر علم کل ناس مشتبرہم و فہم کل فریق بہ بہم یضل بہ کثیرا و یہدی بہ کثیرا یعنی علماء کا فہم اس سی بجا ہی کہ وہ اہل علم و فضل کو فضیلت دیتی ہین اونکی غیر پر اور اغنیا کا وہم ہیچا کہ وہ اہل علم و فضل و فقراء کی حقارت کرتی ہین اور فاسق و دولتمند فاجرون کی عزت و تعظیم کرتی ہین اور یہہ حدیث کو دلیل لاتی ہین اونکو اللہ نی اس سی گمراہ کیا اور علما کو راہ یاب کیا ۔ ش ح **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ قُرَادٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ يَوْمًا فَجَعَلَ اَصْحَابُهٗ يَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِهٖ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰذَا قَالُوْا حُبُّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّحِبَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اَوْ يُحِبَّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَلْيَصْدُقْ حَدِيْثَهٗ اِذَا حَدَّثَ وَلْيُؤَدِّ اَمَانَتَهٗ اِذَا اؤْتُمِنَ وَلْيُحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَهٗ اور روایت ہی عبد الرحمن بیٹی ابی قراد کیسی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی وضو کیا اکدن پس شروع کیا صحابیون نے کہ ملتی ہتی اپنی بدنکو پانی حضرت کی وضو کا پس فرمایا واسطی اونکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کونسی چیز باعث ہوئی تمکو اس کام پر عرض کیا کہ محبت اللہ کی اور رسول کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص کو خوش لگی یہہ کہ دوست رکہی اللہ کو اور اوسکی رسول کو یعنی بوجہ کمال کی یا دوست رکہی اوسکو اللہ اور رسول اوسکا پس چاہیی کہ سچ بولی اپنی بات مین جسوقت کہ بات کری اور چاہیی کہ ادا کری امانت لوگون کی کہ اوسکی پاس ہے جسوقت کہ امانت سونپی جاوی

اور چاہیے کہ اچھی کرے ہمسایہ گری ہمسایوں کی ف مراد وضو کی پانی سے اکثرون کی نزدیک بقیہ وضو کے پانی کا ہے کہ پاس مین بچ رہتا ہے اور بعضون نے کہا کہ مراد وہ پانی وضو کا ہے کہ جدا ہوا اعضا مبارک سے اور لفظ او یحبہ السدر رسولہ مین تنویع کے لیے ہے اور یہہ مرتبہ بالاتر ہے اول سے اور حقیقت مین دونو مستلزم ایک دوسرے کے ہین کہ ہر کوئی اپنے دوستدار کو دوست رکھتا ہے اور یا لفظ او بمعنی بل کے ہے اور یہہ ظاہر تر ہے اور احتمال ہے کہ شک راوی کی لیے ہو اور معنی حدیث کی یہہ کہ دعوی محبت خدا و رسول کا فقط ایسے ہی باتون سے کہ چندان نفس پر شاق نہین ثابت نہین ہوتا بلکہ ضرور ہے اسمین بجالانا اوامر کا اور بچنا نواہی سے خصوصًا بجالانا ان امور کا کہ سچ بولنا اور ادا کرنا امانت کا اور احسان کرنا ہمسایے سے کہ معاملات مین اور حقوق لوگونمین ان چیزونمین مبتلا ہونا اکثر ہوتا ہے اور شاید کہ ان لوگون مین حضرت نے کوئی ایسی چیز پائی ہو کہ موجب سستی اور تقصیر کی ہے ادای ان حقوق کی ہو اس سبب سے خاص ان چیزون کو ذکر کیا ۱۲ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِيْ يَشْبَعُ وَجَارُهٗ جَائِعٌ اِلٰى جَنْبِهٖ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے کہ سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین مومن کامل وہ شخص کہ پیٹ بھر کر کھاوے اس حال مین کہ ہمسایہ اوسکا بھوکا ہو اوسکی پہلو مین نقل کیں یہہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین ف جملہ وجارہ نخ حال ہے ضمیر یشبع سے یعنی نہین مومن کامل وہ شخص کہ پیٹ بھر کر کھاوے احالمین کہ وہ جانتا ہو حال ضطرار ہمسایہ کا اور قلت اقتدار اوسکا اور بیچ ذکر کرنے پہلو کی اشارہ ہے کمال غافل ہونے اوسکے پر خبر گیری ہمسایہ سے ۱۲ ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ مِنْ كَثْرَةِ صَلَاتِهَا وَصِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا غَيْرَ اَنَّهَا تُؤْذِيْ جِيْرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ هِيَ فِي النَّارِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ قِلَّةَ صِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا وَصَلٰوتِهَا وَاِنَّهَا تَصَدَّقُ بِالْاَثْوَارِ مِنَ الْاَقِطِ وَلَا تُؤْذِيْ بِلِسَانِهَا جِيْرَانَهَا قَالَ هِيَ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا ابو ہریرہ نے کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ تحقیق فلانی عورۃ ذکر کیجاتی ہے یعنی لوگون مین بطریق شہرۃ کی بسبب کثرت نماز اوسکی اور روزی اوسکی اور تصدق اوسکی یعنی لوگ کہتے ہین کہ وہ عبادت بہت کرتی ہے لیکن وہ ایذا دیتی ہے اپنی ہمسایون کو ساتھہ زبان اپنی کی فرمایا کہ وہ دوزخ مین ہوگی بسبب ایذا دینی ہمسایہ کی اور نماز اور روزہ اور تصدق باوجودیکہ افضل عبادات ہین کفارہ اس گناہ اوسکا نہین ہونگی کہا اوس شخص نے یا رسول اللہ پس تحقیق فلانی عورۃ ذکر کیجاتی ہے بسبب کم رکھنے روزون کی اور کم صدقہ دینے کی اور کم نماز پڑھنے کی اور تحقیق وہ صدقہ دیتی ہے چند ٹکڑی قروط کی اور نہین ایذا دیتی اپنی زبان سے اپنی ہمسایون کو فرمایا کہ وہ بہشت مین ہوگی نقل کی یہہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف اسلیے کہ مدار امر دین کا اوپر اکتساب فرائض اور اجتناب معاصی کی ہے اور نہین ہے فائدہ بیچ حاصل کرنے فضول کے یعنی عبادات نفل کی اور ضائع کرنے اصول کی جیسے کہ وہ واقع ہے بیچ اکثر علما اور صلحا کے کہ علما تو ترک کرتے ہین اون چیزون کو کہ واجب ہے اوپر عمل کرنا اور نہین حاصل کرتے صلحا اوس علم کو کہ واجب ہے اوپر حاصل کرنا اوسکا اور جو کہ صوفی کہ جامع ہین درمیان علم و عمل کی وہ مقدم رکھتے ہین رعایت پر پیر کرنیکو اوپر دوا کی وہ چلتے ہین راہ حکما کی کہ وہ کہتے ہین کہ تخلیہ مقدم ہے تحلیہ پر اور سلبی گردانتے ہین اونہون نے توبہ کو اول منازل سائرین کی اور کلمہ توحید مین اشارہ ہے طرف اس معنے کی بطریق نفی و اثبات کی اور اشارہ ہے طرف اوسکی کہ صفات سلبیہ مقدم ہین اوپر صفات ثبوتیہ کی پس گویا کہ لازم آتا ہے اول سے حصول ثانی کا بخلاف عکس کے ۱۲ ع وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلَى النَّاسِ جُلُوْسٍ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ قَالَ فَسَكَتُوْا

سند حدیث مذکور کی بیان ہے کی مسند احمد بن حنبل ۲ ۱۱ ۱۲ مؤلف

فَقَالَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ شَرِّنَا فَقَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ يُّرْجٰى خَيْرُهٗ وَيُؤْمَنُ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرُّكُمْ مَنْ لَّا يُرْجٰى خَيْرُهٗ وَلَا يُؤْمَنُ مِنْ شَرِّهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہری ہوئی لوگون پر یہ بیٹھی ہوئی تبی پس فرمایا کیا نہ خبر دونمین تمکو ساتہہ نیکترین تمہاریکی اور ممتاز کرون نیکترین تمہاریکو بدترین تمہارسی یعنی بیان کرون کہ بہتر تم مین کون ہی اور بدتر کون کہا ابو ہریرہ نی پس چپ ہی لوگ یعنی بخوف اسکی کہ تعین کرکر فرماوین کہ یہہ نیک ہی اور یہہ بد نہ ساتہہ مفہوم عام اور عنوان کلی کی اور یہہ بات موجب فضیحت اور ذلت کی ہوپس فرمایا حضرت نی یہہ کلام مذکور تین بار پس کہا ایک شخص نی ہان یارسول اللہ خبر دیجی ہمکو اور متمیز کر دیجی نیکترین ہمارےکو بدترین ہمارسی پس فرمایا بہترین تمہارا وہ ہی کہ امید رکہی ہون لوگ بہلائی اوسکیکی اور امن مین رہتے ہون لوگ اوسکی بدی سی اور بدترین تمہارا وہ ہی کہ امید نہ رکہی ہون لوگ اوسکی بہلائی کی اور نہ امن مین رہتی ہون اوسکی بدسی نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی ف اور جو ایسا ہو کہ امید اوسکی بہلائی کی رکہین اور اوسکی بدی سی امن مین نہون اور یا اوسکی بدی سی امن مین ہون لیکن امید بہلائی کی اوس سے نہ رکہتی ہون تو وہ بین بین ہی نہ نیکتر ہی اور نہ بدتر ۔ ح وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَسَّمَ بَيْنَكُمْ اَخْلَاقَكُمْ كَمَا قَسَّمَ بَيْنَكُمْ اَرْزَاقَكُمْ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُّحِبُّ وَمَنْ لَّا يُحِبُّ وَلَا يُعْطِي الدِّيْنَ اِلَّا لِمَنْ اَحَبَّ فَمَنْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ الدِّيْنَ فَقَدْ اَحَبَّهٗ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُسْلِمُ عَبْدٌ حَتّٰى يُسْلِمَ قَلْبُهٗ وَلِسَانُهٗ وَلَا يُؤْمِنُ حَتّٰى يَاْمَنَ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا یارسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی نی تقسیم کیی درمیان تمہاری خلق تمہاری جیسیکہ تقسیم کیی درمیان تمہاری رزق تمہاری تحقیق اللہ تعالی دیتا ہی دنیا اوس شخصکو کہ دوست رکہتا ہی یعنی انبیا اور اولیا مین سی مانند سلیمان عم اور عثمان رض کی اور دیتا ہی اوسکو کہ نہین دوست رکہتا یعنی مانند فرعون وغیرہ کی اور نہین دیتا دین کو یعنی اخلاق نیک کو مگر اوس شخص کو کہ دوست رکہتا ہی پس جس شخص کو کہ دیا اللہ نی دین پس تحقیق دوست رکہا اوسکو قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی نہین مسلمان ہوتا یعنی کامل بندہ یہانتک کہ مسلمان ہووے دل اوسکا اور زبان اوسکی اور نہین مومن ہوتا یعنی کامل یہانتک کہ امن مین ہو ہمسایہ اوسکا برائیون اوسکیسی ف سلام دلکا پاک کرنا اوسکا ہی عقاید باطلہ سی اور اسلام زبان کا باز رکہنا اوسکا مالا یعنی سی کذا قال الطیبی اور ظاہر یہہ ہی کہ عبارت تصدیق و اقرار سی ہی بلکہ کنایہ ہی تسویہ ظاہر و باطن ہی اور تخصیص دل اور زبان کی بسبب ہونی انکیکی مدار اسلام و ایمان کی ۔ ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ مَاْلَفٌ وَلَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَّا يَاْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ رَوَاهُمَا اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مومن محل ہی الفت کا اور نہین بہلائی اوس شخص مین کہ نہین الفت کرتا یعنی مسلمانون سی اور نہین الفت کیا جاتا یعنی مسلمان دوست نہ کہین اوسکو نقل کیا ہی یہہ دونون حدیثین احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف لفظ الف ساتہہ زبر لام کی مصدر میمی ہی استعمال کیا گیا ہی بمعنی فاعل و مفعول کی یعنی یالف و یولف یعنی الفت کرتا ہی اور الفت کیا جاتا ہی جیسیکہ ایک روایت مین ہی اور موید ہی اوسکی آخر حدیث ہی اور کہا طیبی نی احتمال ہی یہہ کہ ہو مصدر بطریق مبالغہ کی جیسیکہ رجل عدل یعنی الفت کرنیوالا ہی یا مالف اسم مکان ہی یعنی ہوتا ہی جگہہ الفت کی اور منشا اوسکا اسلیکہ بسبب الفت کی حاصل ہوتا ہی اجتماع درمیان مسلمانون کی و بغیر الفت کی واقع ہوتا ہی تفرقہ اور حق سبحانہ تعالی نی منت رکہی ہی مومنون پر ساتہہ تالیف قلوب انکیکے اس آیہ مین کنتم اعداء فالف بین قلوبکم اور کئی جگہہ مثل اس مضمون کی ہی ۔ ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَضٰی لِاَحَدٍ مِنْ اُمَّتِیْ حَاجَۃً یُرِیْدُ اَنْ یَسُرَّہٗ بِھَا فَقَدْ سَرَّنِیْ وَمَنْ سَرَّنِیْ فَقَدْ سَرَّ اللّٰہَ وَمَنْ سَرَّ اللّٰہَ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ　اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جوشخص روا کریگا کوئی حاجت یعنی دینی یا دنیوی واسطی کسیکی امت میری یعنی امت اجابت سی درحالیکہ چاہتا ہی یہہ کہ خوش کریگی اوسکو ساتھہ حاجت روائی کی پس تحقیق خوش کیا اوسنی مجکو یعنی مین خوش ہوتا ہون بسبب خوشی امت کی اور جسنی خوش کیا مجکو پس تحقیق خوش کیا اللہ کو اور جسنی خوش کیا اللہ کو داخل کریگا اوسکو اللہ بہشت مین ف اور جامع صغیر مین ہی کہ جسنی روا کی واسطی بہائی مسلمان کی ایک حاجت ہوتا ہی واسطی اوسکی ثواب مانند ثواب اوس شخص کے کہ حج کیا اور عمرہ کیا روایت کیا اسکو خطیب نی انس سی وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَغَاثَ مَلْھُوْفًا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ ثَلٰثًا وَسَبْعِیْنَ مَغْفِرَۃً وَاحِدَۃٌ فِیْھَا صَلَاحُ اَمْرِہٖ کُلِّہٖ وَثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ لَہٗ دَرَجَاتٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ　اور روایت ہی وسی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جوشخص کریگا فریاد رسی کری کسی مظلوم کی لکہتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی بہتر بخششین ایک اون بہتر بخششون مین سی بخشش ہی کہ اوسمین صلاح سب کامون اوسکی ہی یعنی دنیا اور آخرت مین اور بہتر بخششین واسطی اوسکی موجب درجات کی ہونگی دن قیامت کی ؛ وَعَنْہُ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِہٖ رَوَی الْبَیْھَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَۃَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ　اور روایت ہے راوی انس سے اور عبداللہ سے کہ کہا اون دونون نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خلق کنبا اللہ کا ہی پس بہتر ہی خلق کا طرف اللہ کی وہ شخص ہی کہ احسان کری طرف کنبی اللہ کی نقل کین یہہ تینون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین ف عیال آدمی کی وہ ہین کہ جنکو یہہ پرورش کرتا ہی اور کہلاتا ہی اور مال خرچ کرتا ہی اونپر پس یہہ بہ نسبت غیر اللہ تعالی کی مجاز ہی اور بہ نسبت اللہ تعالی کی حقیقت کہ رزاق مطلق حقیقت مین وہی ہی جیسکہ خلاق ہی اور فرمایا اللہ تعالی نی وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا ؛ ع وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ خَصْمَیْنِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ جَارَانِ رَوَاہُ اَحْمَدُ　اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اول دو جھگڑنیوالی دن قیامت کی دو ہمسایہ ہونگی نقل کی یہہ احمد نی ف یعنی اول دو شخص آپسمین جھگڑنیوالی بعد جھگڑنی اہل نار کی دو ہمسایہ ہونگے کہ جھگڑینگی جہاں اوس چیز کے کہ حاصل ہوئی ہونگی اوسمین یا واقع ہوئے ہونگی تقصیر آپسمین حقوق واجب الادا مین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ اول جو محاسبہ ہوویگا بندسی در مقدمہ نماز کی ہوگا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ اول وہ چیز کہ حکم کیا جاویگا اوسمین درمیان لوگون کی خون ہوگا اور ایک روایت یہہ آئی کہ اول دو جھگڑنیوالی دن قیامت کی دو ہمسایہ ہونگی پس تطبیق انمین یون دی ہی علماء نی کہ حقوق اللہ مین اول محاسبہ نماز کا ہوگا بسبب فضیلت اوسکی تمام عبادات پر اور حقوق العباد مین اول حکم کیا جاویگا در مقدمہ خون کی کہ وہ بہت بڑا گناہ ہی اور یہہ حدیث مقید ہی ساتھہ اختصام خصمین کی یعنی جو لوگ ایسی ہین کہ ہر ایک نی بہ نسبت دوسرے کی قصور کیا ہی ادا حقوق مین اور اوس سی گناہ لازم ہوا ہی انمین اول یہہ دو شخص جھگڑنی آوینگی اور انکا فیصلہ کیا جاویگا اور اگر فرض کیا جاوی کہ تقصیر ایک ہی واقع ہوئی ہو تو اطلاق خصمین کا بطریق تغلیب، و مشاکلۃ کی ہوگا مانند قول اللہ تعالی کی وجزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا پس ولیت ہر ایک مین اضافی ہی منافات نہ لازم آئی انمین ؛ ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا شَکَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَسْوَۃَ قَلْبِہٖ قَالَ اِمْسَحْ رَاْسَ الْیَتِیْمِ وَاَطْعِمِ الْمِسْکِیْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ　اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نی شکایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی سختی دل اپنی کی کہ علاج اوسکا کیا ہی فرمایا پھیر تو ہاتھہ یتیم کی سر پر اور کہلا مسکین کو نقل کی یہہ احمد نی ف یتیم کی سر پر ہاتھہ پھیرنی سی ہوت یا دیگی پس غنیمت جانیگا تو

حیات کو اور غفلت دور ہوگی اور دل نرم ہوگا کہ قساوہ قلب کا ہلنشا غفلت ہی اور کہلا مسکین کو تا کہ دیکھی تو اُنا نعمت الہی کی اپنی پر کہ غنی کیا تجکو اور محتاج کیا تیری طرف اور دنکو پس رقیق ہوگا دل تیرا اور زائل ہوگی سختی دل کی ۔ ع وَعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ اِبْنَتُكَ مَرْدُوْدَةٌ اِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی سراقہ بن مالک سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کیا نہ آگاہ کروں مین تجکو اوپر بہترین صدقہ کی کہ وہ صدقہ کرنا اور نیکی کرنی تیری ہی اوپر بیٹی اپنی کی درحالیکہ پھیری گئی ہی طرف تیری یعنی طلاق دی ہی اوسکو خاوند اوسکی نی اور تیری گھر آن پڑی ہی اور نہین واسطے اوس بیٹی کی کوئی کما نیوالا سوا تیری یعنی نہ بیٹا ہی کہ خدمت کری اوسکی اور نہ اور کوئی خبرگیران ہی ناچار تیری گھر مین آن پڑی ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ۔ بَابُ الْحُبِّ فِي اللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ باب ہی بیچ بیان محبت کی بیچ ذات خدا کی اور واسطے خدا کی ف حب فی اللہ یعنی بیچ ذات اللہ کی اور وجہ اوسکیکی کہ نہ آمیزش ہو اوسمین ریا اور خواہش نفسانی کی اور من اللہ یعنی بسبب اللہ کی اور رضا اوسکیکی یعنی جب دوست رکھی کسی بندیکو تو دوست رکھی اوسکو واسطے اللہ کی ۔ اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ روحین پہلی آنیکی بدنونمین بمنزلہ لشکر کی تہین یعنی ایکیجمع تہین بعد ازان متفرق کیا اونکو اور بدنون مین بھیجا پس جو ارواحین کہ جان پہچان تہین اونمین سی یعنی بعلاقہ مناسبت اور مشارکت کی صفات مین آپسمین الفت رکھتی ہین یعنی بعد از تعلق کی بدنونمین اور جو انجان تہین اونمین سی اختلاف رکھتی ہین نقل کی یہہ بخاری نی اور نقل کی یہہ مسلم نی ابی ہریرہ سی ف یعنی جن روحون مین روز ازل کی مناسبت تہی صفات مین یہان بہی محبت ہوتی ہی اور جنمین وہان اختلاف تہا یہان بہی اختلاف رہتا ہی مثلاً نیکونمین آپسمین موافقت ہوتی ہی اور فاسقون کو فاسقو سی اور ظہور وہان کی تعارف کا بسبب الہام خدا کی ہوتا ہی کہ لوگون کی دلونمین بسبب وہان کی محبت کی یہان بہی محبت والدیتا نی طبیعی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِيْلَ فَقَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهُ قَالَ فَيُحِبُّهُ جِبْرَئِيْلُ ثُمَّ يُنَادِيْ فِي السَّمَاءِ فَيَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَيُحِبُّهُ اَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْاَرْضِ وَاِذَا اَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِيْلَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ اُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضْهُ قَالَ فَيُبْغِضُهُ جِبْرَئِيْلُ ثُمَّ يُنَادِيْ فِيْ اَهْلِ السَّمَاءِ اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضُوْهُ قَالَ فَيُبْغِضُوْنَهُ ثُمَّ تُوْضَعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْاَرْضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ جب دوست رکھتا ہی کسی بندیکو یعنی ارادہ کرتا ہی اظہار محبت اپنی کا واسطے کسی بندیکی اپنی بندون مین سی تو پکارتا ہی جبرئیل کو اور فرماتا ہی کہ تحقیق مین دوست رکھتا ہون فلانیکو پس دوست رکھہ تو اوسکو فرمایا حضرت نی پس دوست رکھتا ہی اوسکو جبرئیل پہر پکارتا ہی جبرئیل آسمان مین یعنی بموجب حکم الہی کی پس کہتا ہی تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہی فلانیکو پس دوست رکھو تم اوسکو پس دوست رکھتی ہین اوسکو اہل آسمان پہر کہی جاتی ہی اوسکی لیی قبولیت یعنی محبت زمین مین کہ زمین والے یعنی جن و انس اوس سے محبت کہتی ہین اور جسوقت کہ بغض رکھتا ہی اللہ تعالی کسی بندسے پکارتا ہی جبرئیل کو اور فرماتا ہی کہ تحقیق مین بغض رکھتا ہون فلانی شخص سی تو بہی بغض رکھہ اوس سی فرمایا حضرت نی پس بغض رکھتے ہین اہل آسمان اوس سی پہر رکھا جاتا ہے واسطے اوسکی بغض زمین مین یعنی زمین والی بہی اوس سے عداوت رکھتی ہین نقل کی یہہ

مسلم نی ف کہا نووی نی کہ دوست رکھنا اللہ کا بندیکو ارادہ کرنا خیر کا ہی واسطی اوسکے ہدایت اور انعام کا اور رحمت کا اوسپر اور بغض اللہ کا ارادہ کرنا عذاب کا اور گمراہ کرنیکا اور بدبخت کرنیکا اور محبت جبرئیل اور فرشتون کی احتمال رکھتی ہی دو وجہون کو ایک تو یہہ کہ استغفار کرتی ہین وہ اوسکی اور ثنا کرتی ہین اوسپر اور دعا کرتی ہین اوسکی لیی اور دوسری یہہ کہ محبت ظاہر معنی معروف پر لین کہ وہ مائل کرنا دلکا طرف اوسکی اور اشتیاق ملنی اوسکیطرف کہتا ہو نمین یہہ ظاہر تر ہی اسلیی کہ جب صحیح ہو حمل کرنا لفظ کا اوسکی معنی حقیقی پر تو کیون معنی مجازی کی طرف پھیرے بہذا معنی اول متفرع ہین ثانی پر ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِيْ اَلْيَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِيْ ظِلِّيْ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بلاشبہ اللہ تعالی فرماویگا دن قیامت کی پہنچے لوگون کی سامنی واسطی بزرگی جتانی بعضی بندون کی کہ کہان ہین آپسمین محبت کرنیوالی بسبب بزرگی میرکی اور واسطی تعظیم میرکی یا کہان ہین وہ کہ ہتی محبت رکھتی آپسمین واسطی رضا جناب میرکی اور منی ثواب میرکی آجکی دن جگہہ دونگا مین اونکو بیچ سایہ اپنی کی ایسا دن کہ نہین سایہ سوای سایہ میرکی نقل کی یہہ مسلم نی ف مراد سایہ خدا تعالی کیسی یا سایہ عرش کا ہی جیسیکہ بعضی حدیثون مین صریح آیا ہی اور اضافت اللہ تعالی کیطرف واسطی تشریف وتعظیم کی ہی یا مراد سایہ حق سی حفاظت اور رحمت اوسکی ہی جیسیکہ السلطان ظل اللہ آیا ہی اور یا سایہ عبارت ہی رحمت ونعمت سی جیسیکہ کہتی ہین عیش ظلیل یعنی زندگانی خوش ع وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَهُ فِيْ قَرْيَةٍ اُخْرٰى فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهُ عَلٰى مَدْرَجَتِهٖ مَلَكًا قَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ قَالَ اُرِيْدُ اَخًا لِيْ فِيْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لَا غَيْرَ اَنِّيْ اَحْبَبْتُهٗ فِي اللّٰهِ قَالَ فَاِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهٗ فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ تحقیق ایک شخص نی ارادہ کیا ملاقات کرنیکا اپنی بہائی مسلمان سی کہ تہا ایک اور بستی مین پس منتظر رہا اللہ نی واسطی اوسکی اوسکی راہ پر ایک فرشتہ پوچہا اوس فرشتہ نی اوس شخص سی کہان جایا چاہتا ہی تو کہا اوسنی ارادہ کرتا ہو نمین اپنی بہائی کی ملاقات کا کہ وہ اس بستی مین ہی کہا اوس فرشتہ نی کہ آیا ہی تیری لیی اوسپر حق نعمت کا کہ مالک ہو دیتو اور استیفا کرتو یعنی کوئی نعمت دی ہی تو نی اوسکو کہ واسطی طلب کرنی بدلی اوسکیلے جاتا ہی کہا اوس شخص نے کہ نہین سوا اوسکی کہ مین دوست رکہتا ہون اوسکو واسطی طلب رضا اللہ کی کہا فرشتہ نی کہ تحقیق مین بہیجا ہوا ہون اللہ کا طرف تیرتا خبر دون مین تجکو کہ تحقیق اللہ تعالی نے دوست رکہا تجکو جیسکہ دوست رکہا تو نی اوسکو واسطی خدا کی نقل کی یہہ مسلم نے ف اسمین فضیلت ہی محبت للہ کی کہ وہ سبب ہوتی ہی محبت خدا کی اور فضیلت ہی ملاقات صالحین کی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ کبہی اللہ تعالے فرشتون کو بہیجتا ہی اولیاء کے پاس اور وہ کلام کرتی ہین اونسی اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ اگلے امتون کے خصائص سی ہے کیونکہ اب نبوۃ ختم ہوچکی ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ کیا فرماتی ہو اوس شخص کے لیے دوست رکہتا ہی ایک قوم کو یعنی علما یا صلحا سی اور نہین پہنچا اونکی صحبت مین یا اونکی علم وعمل کو نہین پہنچا پس فرمایا وہ شخص ساتہہ اوسکی ہی کہ دوست رکہتا ہی اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی حشر کیا جاویگا

ساتھہ محبوب آپکی اور ہوگا رفیق اوسکا اگرچہ محبت کامل کہ لائق اعتبار کی ہی وہی ہی متابعت اور موافقت کی طرف کیونکہ لیکن اصل نخد الیہ اعتقاد مورث معیت اور اتحاد کا ہی اسمین بشارت ہی دوستداروں صلحاء اور علماء اور اتقیاء اور اولیا کو کہ امید ہی کہ روز قیامت کے اونکی زمرہ مین اٹھین گی اور اونکی ساتھہ ہونگی انشاء اللہ تعالی کذا ذکر الشیخ اور ملا علی رحمۃ لکھا ہی کہ ظاہر حدیث کا عموم ہی کہ شامل ہی وسطی صالحہ اور بدبخت کی اور موید ہی اسکی حدیث المرء علی دین خلیلہ جیسیکہ آویگی پس اسمین ترغیب ترہیب ہی اور وعدہ وعید ہ **وعن** انس ان رجلا قال یا رسول اللہ متی الساعۃ قال وبلک وما اعددت لہا قال ما اعددت لہا الا انی احب اللہ ورسولہ قال انت مع من احببت قال انس فما رایت المسلمین فرحوا بشیء بعد الاسلام فرحہم بہا متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کب ہوگی قیامت فرمایا وای ہی تجکو کیا تیار کیا ہی تو نی قیامت کے لیی اعمال صالحہ سی یعنی اوسکو کیا پونچہتا ہی کہ قیامت کب ہوگی عمل کر قیامت کبھی ہوے وظاہرا انحضرت کو یہہ سوال اوسکا خوش نہ آیا اور گمان کیا کہ ازراہ تعنت واستبعاد کی پونچہتا ہی نہ ازراہ خوف واعتقاد کی کہا اوسنی کہ نہین تیار کیا مینی اوسکی لیی کچہہ مگر یہہ کہ دوست رکہتا ہون مین خدا اور رسول خدا کو فرمایا تو ساتھہ اوسکی ہی کہ دوست رکہتا ہی تو کہا انس نی پس نہین دیکہا مینی مسلمانون کو کہ خوشی ہوے ہون ساتھہ کسی چیز کی بیہی اسلام کی مانند خوشی ہونی اونکی ساتھہ اس کلمہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** دوست رکہتا ہونمین الخ اوسنی یہی ذکر کیا اور اور عبادتین قلبی اور بدنی اور مالی نہ ذکر کین اسلیی کہ یہہ سب شاخین ہین محبت کی اور لازم ہین محبت کو اور اسلیی کہ محبت اعلی مرتبہ ہی کہ باعث ہے واسطی محبت اللہ کی فرمایا اللہ تعالی نی یحببہم ویحبونہ اور فرمایا ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اور تو ساتھہ اوسکی ہی کہ دوست رکہتا ہی یعنے ملحق ہی ساتھہ اوسکی کہ غالب ہے محبت اوسکی اوپر محبت غیر اوسکیکی کہ نفس اور اہل ومال ہی اور داخل ہوگا تو بیخ زمرہ اوسکیکی اور علامت محبت صادقہ کے یہہ ہی کہ اختیار کری امر محبوب کا اور نہی اوسکی اوپر مراد غیر اوسکیکی جیسیکہ کہا رابعہ نی **نظما** تعصی الالہ وانت تظہر حبہ ہذا العمر فی القیاس بدیع لو کان حبک صادقا لاطعتہ ان المحب لمن یحب مطیع اور مسلمان اسلیی خوش ہوئی کہ وہ پہلی یہہ گمان کرتی تہی کہ نہین حاصل ہوتی معیت یعنی ہمراہی ساتھہ نبی محبت اور متابعت کی بلکہ موقوف ہی اوپر کثرت عبادتون اور زیادتی ریاضتون کی اور مجاہدون کے چنانچہ دلالت کرتی ہی اسپر وہ روایت کہ لایا ہی عماد الدین بن کثیر اپنی تفسیر مین کہ کہا حضرت عائشہ نی کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ البتہ محبوب تر ہین نزدیک میری جان سے میری اور اہل سے میری اور فرزند سے میری اور مین اپنی گہر مین ہوتا ہون پس یاد کرتا ہون آپ کو پس نہین صبر کرتا مین یہان تک کہ آتا ہون آپکی پاس اور دیکہتا ہون آپکو اور جب یاد کرتا ہون مین موت اپنی اور موت آپکی تو خیال کرتا ہون کہ آپ جب داخل ہونگی جنت مین اعلی درجہ مین ہونگی ساتھہ نبیون کی اور اگر مین داخل ہو بہشت مین تو ڈرتا ہون اسسے کہ نہین دیکہنی کا آپکو پس نہ جواب دیا اوسکو آنحضرت نی یہان تک کہ اوتری یہہ آیت ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین الخ پس ظاہر ہوا ساتھہ اسکی یہہ کہ مراد ساتھہ معیت کی یہان معیت خاص ہے اور معیت خاصہ یہہ ہی کہ حاصل ہوگی اوسسے ملاقات درمیان محب ومحبوب کے نہ یہہ کہ وہ دونو ہونگی ایک درجہ مین اسلیی کہ یہہ بدیہی البطلان ہی اور آیا ہی ایک حدیث مین بیان کیفیت ملاقات مذکورہ کا کہ حاصل ومختصر اوسکا یہہ ہے کہ اعلی درجہ والی ادنی درجہ والی کی طرف آویگی کہ اسکا مثل ہین اونسی پس جمع ہونگی ہیچ باغون جنت کی اور ذکر کرین گی اون چیزون کا کہ انعام کی ہونگی اونکو اللہ نی اونپر اور ثنا کرین گی اوسپر اور ادنی درجہ کی اونکی لیی اہل درجات اور دوڑ دوڑ کر لاوین گی اونکو وہ چیز کہ چاہین گی وہ اور مانگین گے پس وہ باغ جنت مین خوش ہونگے اور چلین کرین گی پہر ظاہر یہہ ہی کہ یہہ معیت اور مواجہہ مختلف ہوگا ساتھہ اختلاف حسن معاملہ کی واللہ اعلم ع **وعن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل الجلیس الصالح والسوء کحامل المسک ونافخ الکیر فحامل المسک اما ان یحذیک

وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيْرِ اِمَّا اَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا خَبِيْثَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابوموسیٰ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مثل ہمنشین نیک اور بد کے مانند اوہیا نیوالی مشک کے اور پہونکنی والی بھٹی کے ہی پس اوہیا نیوالا مشک کا یا دیگا تجکو مشک مفت اور یا خرید یگا تو اوس سے اور یا پاویگا تو اوس سے خوشبو یعنی اگر مشک نہ نہین لگتا خوشبو ہی پہنچتی ہی اسی طرح اگر ہمنشین نیک ہی فیض و نعمت مشخص نہین پہنچتی یہی بس ہی کہ ایک ساعت اوسکی صحبت مین خوشحال ہوتا ہی اور فارغ بیٹہتا ہی اور پہونکنی والا مشک کا جلاویگا کپڑی تیری یا پاویگا تو اوس سے ہوا بد یعنی دہوان اسیطرح ہمنشین بد یا ضرر کرتا ہی اور ضائع کرتا ہی وقت کو اور لیجاتا ہی سرا بہ استعداد کا اور اگر یہہ نہین ہوتا تو بدحالی اور ناخوشی نقد وقت ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف نقط یعنی اگر جو مضمون ضمن ترجمہ مین لکہا گیا ہی حضرت شیخ نی لکہا ہی اور ملا علی نی کہا ہی کہ مراد یہہ ہی کہ لازم کر اپنی پر محبت و مصاحبت اول کے اور بچ تو محبت اور موافقت دوسرے کی سی اسمین رغبت دلائی ہے اور صحبت و ہمنشینی صلحا و علما کی کہ نفع دیتی ہی وہ دنیا اور اخرہ مین اور منع کیا ہی صحبت اشرار و فساق کی سی کہ ضرر کرتی ہی دین و دنیا مین **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسرے **عَنْ** معاذ بن جبل قال سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجَبَتْ مَحَبَّتِيْ لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ رَوَاهُ مَالِكٌ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالَى الْمُتَحَابُّوْنَ فِيْ جَلَالِيْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ اور روایت ہی معاذ بیٹی جبل کی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی کہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ واجب یعنی ثابت یا لازم ہوئی ہی محبت میری واسطے محبت کرنیوالون کے اسمین بسبب میرے اور واسطے بیٹہنے والونکی بسبب میرے اور واسطے ملاقات کرنیوالونکی میرے رضا کی لیے یعنے بعض بعض سی ملتی ہین میرے عبادت کی لیے و واسطے مال خرچنی والون کی میری رضا مین نقل کی یہہ مالک نی اور ہیچ روایت ترمذی کی ہے کہ فرمایا آنحضرت نی کہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کہ محبت کرنیوالی اسمین بسبب عظمت و جلال میرے کی ہونگی اونکی لیی منبر نور کی کہ رشک کرینگی اونپر نبی اور شہید ف یہان ایک اشکال لازم آتا ہی کہ کیونکر روا ہو کہ انبیا کہ افضل سب لوگون سی ہین علی الاطلاق اور شہدا کہ جان و مال اپنی راہ خدا مین صرف کرتی ہین باوجود اسکی فضل عظیم کی کہ اونکو حاصل ہی رشک لیجاوین اس جماعت پر کہ یہہ عمل ساتہہ اس آسانی کی کیا اور رشک سوا مفضول کے فاضل پر نہین لیجاتا جواب اسکا علمارنی یہہ دیا ہی کہ مراد رشک سی یہان اچہا جاننا اور ثنا ہی حقیقت معنی اوسکی کہ طلب کرنا ہی مثل اسکے کہ یہہ کہتی ہین یعنی انبیا اور شہدا اونپر ثنا کہتی ہین اور اونکی مقام کو اچہا جانتی ہین جواب دوسرا یہہ کہ کلام مبنی ہی اوپر فرض و تقدیر کی یعنی اگر انبیا اور شہدا کو کسی پر غبطہ ہوتا تو اونپر ہوتا اور مشہور جواب یہہ ہی کہ ہو سکتا ہی کہ مفضول مین ایک صفت ہو کہ فاضل مین نہو باوجود فضائل و کمالات کی کہ اونکی مقابلہ مین صفت مفضول کی محبوبی جیسیکہ ایک کی پاس ہزار غلام خوبصورت ساتہہ کتنی ایک صفتون اور ہنرون کی ہون اور ایک اور کی پاس ایک غلام ہو کہ وہ بہی نیک ہو وہ ہزار غلام والا چاہی کہ وہ بہی میرے ساتہہ لگ جاوی واللہ اعلم **وَعَنْ** عمر قال قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ لَاُنَاسًا مَا هُمْ بِاَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللّٰهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُخْبِرُنَا مَنْ هُمْ قَالَ هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللّٰهِ عَلٰى غَيْرِ اَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ وَلَا اَمْوَالٍ يَتَعَاطَوْنَهَا فَوَاللّٰهِ اِنَّ وُجُوْهَهُمْ لَنُوْرٌ وَاِنَّهُمْ لَعَلٰى نُوْرٍ لَا يَخَافُوْنَ اِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا يَحْزَنُوْنَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ وَقَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ مَعَ زَوَائِدَ وَكَذَا فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم فی کہ تحقیق بندگان خدا ہی البتہ آدمی ہین یعنی جماعۃ عظیمہ ہی اولیا ہی کہ نہین وہ نبی اور نہ شہید رشک لیجاوین گی انپر انبیا و شہدا
ون قیامت کی بسبب مرتبہ اونکی کہ نزدیک خدا کی رکہین گی عرض کیا صحابہ فی یا رسول اللہ خبر دو ہمکو کہ کون ہونگی وہ فرمایا وہ قوم ہین کہ محبت کرتے
ہین آپسمین بسبب روح خدا کی کہ قران ہی حال آنکہ محبت اونکی وہ ہوگی بغیر ناتی کی کہ درمیان اونکی ہو اور بغیر اموال کی کہ دادوستد کرتی ہین انکو آپسمین
پس قسم اللہ کی کہ تحقیق مونہہ اونکی البتہ نورانی ہونگی یا وہ نفس نور ہونگی یعنی یہہ مبالغہ فرمایا مانند جبل عدل کی اور تحقیق وہ نور کی منبرون پر ہونگے
یا مستولی اور متمکن ہونگی نور پر مقصود بیان کرنا رفعت شان و مرتبہ اونکیکا ہی نہ ڈرینگی جسوقت کہ ڈرینگی لوگ اور نہ غمگین ہونگی جبکہ غمگین ہونگی لوگ
اور پڑہی حضرت نبی یعنی استشہاد اور ثابت کرنی ولایت خدا کی اونکی لیی اور واسطی نفی خوف وحزن کی انسی ہدایت خبردار ہو تحقیق دوست خدا کے
نہین ڈرانیوالے اور نہ غمگین ہونگی نقل کی یہہ ابوداود فی اور نقل کی یہہ بغوی فی شرح السنۃ مین ابی مالک سے ساتہہ لفظ کی کہ مصابیح مین مذکور ہی ساتہہ
اور زیادتیون کی یعنی جیسیکہ مصابیح مین ہین اور اسیطرح روایت کی ہی بیہقی فی یعنی ساتہہ زیادتیون کی شعب الایمان مین ف رشک لیجاوینگے
انبیا یعنی وہ انبیا کہ فوت ہوئی ہونگی انسی ملاقات آپسکی والا محبت اونہنشینی آپس کی اسد درمیان ہرنہی اور امتہ کی حاصل ہی بلاشبہ اور اسیطرح
شہدا رسی وہ شہدا مراد ہین کہ فوت ہوئی ہی انسی ہمنشینے ورانند اونسیکی اور لفظ روح ساتہہ پیش رکی اصل مین بمعنی اوجیز کی ہی کہ زندہ ہو ساتہہ اوسکی بدن
اور مراد اوس سے یہان قران ہی جیسیکہ قران مجید مین فرمایا وکذلک اوحینا الیک روحا من امرنا اور جیسیکہ حیات بدنون کی ساتہہ روح کی ہی حیات
دلون کی ساتہہ قران کی ہی اور دوست رکہنا بسبب قران کی یا تو باین اعتبار ہی کہ جہت جامع اور باعث محبت اونیکا قران ہی یعنی دین اسلام ہے اور
غرض یا باین اعتبار کہ قران باعث اور حکم کرنیوالا ہی ساتہہ محبت مومنین کی آپسمین اور بعضی فرا در روح اللہ سے محبت کرتی ہین آپسمین بسبب
حیات اور نشاط اور تازگی دلون کی ہی جیسیکہ محبوب کو کہتی ہین جانمن اور بعضی نسخون مین لفظ روح ساتہہ برکی ہی یعنی رحمت ورزق کی کذا فی
الصحاح اور آل سب مومنون کا ایک ہے ہی یعنی دوست رکہنا واسطی اللہ کی اور لفظ مصابیح کی اسطرح ہین عن ابی مالک الاشعری انہ قال کنت عند النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اذ قال ان للہ عز وجل عبادا لیسوا بانبیاء ولا شہداء یغبطہم النبیون والشہداء بقربہم ومقعدہم من اللہ یوم القیمۃ فقال اعرابی جاثا من ہہنا فقال ہم
عباد اللہ من بلدان شتی وقبائل شتی لم یکن بینہم ارحام یتواصلون ولا دنیا یتباذلون بہا یتحابون بروح اللہ یجعل وجوہہم نورا ویجعل لہم منابر من نور
قدام عرش الرحمن ۔ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی ذر یا اباذر ای عری الایمان
اوثق قال اللہ ورسولہ اعلم قال الموالات فی اللہ والحب فی اللہ والبغض فی اللہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان ۔ روایت ہی ابن عباس
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی ابی ذر کی ای ابی ذر کونسی دست اویزایمان کی یعنی شعبہ ایمان کا مضبوط تر ہی کہا ابوذر نے
اللہ اور رسول اوسکا داناتر ہی فرمایا دوستی کرنی آپسمین بسبب اللہ کے اور دوست رکہنا اسیکو بسبب خدا کی یعنی اگرچہ ایک طرف سی ہو مانند دوست رکہنے
ہمارکی بعضی اون اولیاء اللہ کو کہ نہین دیکہتا ہی ہمنی انکو اور بغض رکہنا اللہ کی راہ مین نقل کی یہہ بیہقی فی شعب الایمان مین ۔ وعن ابی ہریرۃ ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا عاد المسلم اخاہ او زارہ قال اللہ تعالی طبت وطاب ممشاک وتبوأت من الجنۃ منزلا
رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب ۔ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ عیادت
کرتا ہی مسلمان بہائی اپنی کی یا ملاقات کرتا ہی اوسکی دیکہنی کو جاتا ہی فرماتا ہی اللہ تعالی یعنی بلند واسطی بازبانی ملائکہ کی کہ خوش ہوتو زندگانی تیری
یعنے دنیا اور آخرت مین اور خوش ہوا ہی چلنا تیرا کہ یہان آیا تو اور ہر قدم پر ثواب کمایا تو نی اور یکڑی تو نی بہشت سی ایک جگہہ بڑی اور مرتبہ عالی
ف خوش زندگانی دنیا مین ہی تہہ قناعت کی اور برکت رزق کی اور وسعت دل کی اور حسن خلق کی اور توفیق علم وعمل کے

اور یہہ تینون لفظ یعنی طیبت اور طاب ریوات اخبار ہین اور احتمال دعا کا بہی رکہتے ہین یعنے خوش ہو زندگانی تیری اور خوش ہو راہ چلنا تیرا اور پکڑے تو بہشت سے منزل وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَلْيُخْبِرْهُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی مقدام معدیکرب کے سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا جسوقت کہ دوست رکہی شخص اپنی بہائی مسلمان کو پس چاہیی کہ خبر کردی وہ شخص اوس مسلمان کو کہ وہ دوست رکہتا ہی اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی ف اسلیی کہ جب سنی گا تو وہ بہی اسکو دوست رکہیگا اور حقوق محبت کی ادا کریگا اور دعاگو اور خیرخواہ اوسکا رہیگا ۱۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نَاسٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ عِنْدِهِ إِنِّي لَأُحِبُّ هٰذَا لِلّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمْتَهُ قَالَ لَا قَالَ قُمْ إِلَيْهِ فَأَعْلِمْهُ فَقَامَ إِلَيْهِ فَأَعْلَمَهُ فَقَالَ أَحَبَّكَ الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَهُ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَسَأَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ لَكَ مَا احْتَسَبْتَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ وَلَهُ مَا اكْتَسَبَ اور روایت ہی انس سی کہ کہا کہ گذرا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر اسحالمین کہ نزدیک حضرت کی تہی کتنی ایک شخص پس کہا ایک شخص نی اون لوگون مین سے کہ حضرت کی پاس بیٹہی ہوئی تہی تحقیق مین البتہ دوست رکہتا ہون اس شخص کو کہ گذرا وسطی خدا کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا خبردار کیا تو نی اس شخص کو کہ دوست رکہتا ہی تو اوسکو کہا اوسنی کہ نہین فرمایا کہ اوٹہہ اور جا طرف اوسکی اور خبردار کر تو اوسکو پس اوٹہا وہ اور گیا طرف اوسکی اور خبردار کیا اوسکو کہ مین دوست رکہتا ہون تجکو پس کہا اوس شخص نے یعنی دعا دی کہ دوست رکہی تجکو وہ کہ دوست رکہا تو نی مجکو واسطی اوسکی تعینی اللہ تعالی کہا انس نی پہر پہر کر آیا وہ شخص پس پوچہا اوسنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا کہا اوس شخص نی تیری جواب مین پس خبر دی اوسنی حضرت کو ساتہہ اوسچیز کی کہ کہی تہی اوسنی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تو ساتہہ اوس شخص کے ہوگا کہ دوست رکہتا ہی تو اوسکو اور تیری لیی ہی جزا اور اجر اوس چیز کا کہ نیت کی تو نی واسطی خدا کی یعنی بیچ محبت رکہنی اوسکی بلکہ ہر عمل مین نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور بیچ روایت ترمذی کی یہہ لفظ آئی ہین کہ مرد ساتہہ اوس شخص کی ہوگا کہ دوست رکہتا ہی اوسکو اور اوسکی لیی ہی اجر اوسچیز کا کہ کسب کیا بہ نیت ثواب کے ف معنی احتساب کے ہین امید ثواب کے کہنی خدا تعالی سی اور جسہ ساتہہ زیر ح اور جزم سین کی ہم ہی اوس سی اور اصل اس لفظ کی حساب سے ہے بمعنی گنتی کی گویا کہ اس فعل کو بسبب نیت ثواب کے حساب مین لاتا ہی ۱۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی سعید سے اوسنی سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی یاری مت کر اور صحبت نرکہہ مگر مسلمان سی یعنی کافر سی یا یہہ مراد ہی کہ یاری مکر مگر مسلمان صالح سے نہ فاسق سی اور موید اس معنی کا ہی قرینہ اسکا کہ فرمایا اور نہ کہاوی کہانا تیرا مگر پرہیزگار نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور دارمی نی ف یعنی چاہیی کہ طعام تیرا وجہ حلال سی ہوتا قابل کہانی متقیون کی ہو اور چاہیی کہ متقیون کو کہلاوی تاکہ انکو اوس سی قوت عبادت کی ہو نہ غیر لیکن کو تاکہ اونکو قوت گناہ کی نہو اوس سے منع فرمایا حضرت نی مصاحبت اور مواکلت یعنی ہم نوالہ ہونی کفار و فجار کیسی تا سبب الفت و محبت کا نہ ہو اور اونکی مصاحبت سے بری صفتین مذمت نکرین اور لکہا ہی علماء نی کہ یہہ شرط طعام دعوت مین ہی نہ طعام حاجت مین اسلیی کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی لیطعموا الطعام علی حبہ مسکینا و یتیما و اسیرا اور اسیر انکی کافر تہی پس واسطی دفع حاجت کی یعنی بہوک کی کافر کو دینا جائز ہی ۱۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُّخَالِلُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ

وَابُوْدَاوٗدَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَقَالَ النَّوَوِیُّ اِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آدمی جو ہوتا ہی اپنی دوست کی دین پر ہوتا ہی یعنی جو کوئی دوست رکھتا ہی
کسیکو البتہ اوسکی مذہب سیرت پر ہوتا ہی غالبًا پس چاہیی ایک تمہارا کہ کس سی دوستی کرتا ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور
بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی اور کہا نووی نی کہ اسناد اسکی صحیح ہی ف چاہیی کہ دیکھی الخ فرمایا اللہ
تعالی نی یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ کو نوامع الصادقین کہا امام غزالی نی کہ ہمنشینی اور مخالطت حریص کی باعث ہوتی ہی حرص کی اور ہمنشینی
ومخالطت زاہد کی بی رغبت کرتی ہی دنیا مین اسلیی کہ طبیعتین مجبول ہین اوپر تشبہ و اقتداء کی اور بعد حدیث کی جو مولف عبارت دراز لایا مقصود
اس سے مبالغہ ہی بچہ رہ کی اوسپر کہ توہم کیا ہی اوسنی کہ یہہ حدیث موضوع ہی ع وَعَنْ یَزِیْدَ بْنِ نُعَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اٰخَی الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْیَسْئَلْهُ عَنِ اسْمِهٖ وَاسْمِ اَبِیْهِ وَمِمَّنْ هُوَ فَاِنَّهٗ اَوْصَلُ لِلْمَوَدَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی یزید بن نعامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ بہائی چارہ کری کوئی شخص کسے شخص سے پس چاہیی کہ پوچہے
اوسسے نام اوسکا اور نام باپ اوسکا اور پوچہی کہ کس قبیلہ مین سی ہی اسلیی کہ یہہ پوچہنا بہت پیوند دینی والا ہی واسطی دوستی کی نقل کی یہہ ترمذی
نی الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ
اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی قَالَ قَائِلٌ الصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ وَقَالَ قَائِلٌ الْجِهَادُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ
اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی الْحُبُّ فِی اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَی اَبُوْدَاوٗدَ الْفَصْلَ الْاَخِیْرَ اور روایت ہی ابوذر سی کہ کہا ابوذر نی کہ
ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ کیا جانتی ہو تم کہ کونسا عمل بہت پیارا ہی طرف اللہ کے کہا ایک کہنی والی نی نماز یا زکوۃ اور کہا ایک کہنی
والی نی جہاد فرمایا نبی صلی علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہت پیارا عمل طرف اللہ تعالی کی دوستی ہی بچہ راہ خدا کی اور بغض بچہ راہ خدا کی نقل کی یہہ احمد نی
اور نقل کی ابوداود نی فصل اخیر یعنی جملہ اخیر کا ان احب الاعمال الخ اور سوال وجواب کا اول مذکور ہوا روایت نہین کیا ف لفظ والزکوۃ مین
ظاہر یہہ ہی کہ واو بمعنی او کے ہی یا تقدیر یہہ ہی وقال قائل الزکوۃ اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ کیونکر روا ہو کہ حب فی اللہ اور بغض فی اللہ
محبوب تر نماز اور زکوۃ اور جہاد سی ہون حالانکہ یہہ افضل اعمال ہین علی الاطلاق جواب اسکا یہہ ہی کہ جو کوئی محبت للہ رکہتا ہوگا محبت رکہیگا انبیا
اور اولیا اور صلحا سی اور بالضرور اطاعت واتباع کریگا اونکی اور جو کوئی دشمنی رکہیگا اولی خدا کی دشمن رکہیگا دشمنان دین کو اور سعی کریگا جہاد
وقتال اونکیمین پس یہان سب طاعتین نماز اور زکوۃ اور جہاد وغیر ذلک داخل ہین انمین کوئی چیز باہر نہی انسی گویا فرمایا کہ اصل اور بنیاد اور مدار اعمال
وطاعات حب للہ اور بغض للہ ہین اور یا یہہ مراد ہی کہ اعمال قلبی ہین حب فی اللہ اور بغض فی اللہ افضل ہین اور اعمال بدنی مین نماز اور زکوۃ اور
روزہ اور جہاد اس صورت مین کچہہ تعارض نرہا اور یا یہہ مراد ہی کہ بعد ارتکاب امورات شرعیہ کی اور بعد اجتناب ممنوعات منہیہ کی حب للہ اور
بغض فی اللہ افضل عبادات اور اکمل طاعات ہین پس لازم پکڑو تم ان دونو کو اور یہہ مراد نہین ہی کہ یہہ دونو افضل ہین نماز اور روزہ اور
زکوۃ سی ثواب مین اور موید ہی اسکی وہ روایت کہ طبرانی نی نقل کی ہی ابن عباس سے احب الاعمال الی اللہ بعد الفرائض ادخال السرور قلب المومن
ع وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحَبَّ عَبْدٌ عَبْدًا لِلّٰهِ اِلَّا اَكْرَمَ رَبَّهٗ عَزَّوَجَلَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ
اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین دوست رکہا کسی بندہ نی کسی بندہ کو للہ مگر کہ تعظیم کی اوسنی اوسکے
پروردگار عزوجل کی نقل کی یہہ احمد نی وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ

الا انبئکم بخیارکم قالوا بلی یا رسول اللہ قال خیارکم الذین اذا رؤا ذکر اللہ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی اسما بنت یزید کی سی کہ تحقیق ادنی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کیا نہ خبر دونمین تمکو کہ بہترین تمہاری کون ہین فرمایا بہترین تمہاری وہ لوگ ہین کہ جب کہی جاوین یاد کیا جاوی اللہ نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف باحفظ اللسان کی تیسری فصل مین یہہ حدیث مع ترجمہ اور شرح کی گذر چکی ہے ❊ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان عبدین تحابا فی اللہ عز وجل واحد فی المشرق والآخر فی المغرب لجمع اللہ بینہما یوم القیمۃ یقول ہذا الذی کنت تحبہ فی رواہ فی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر تحقیق دو بندی محبت کرین آپس مین واسطی خدا کی ایک مشرق مین ہو اور دوسرا مغرب مین یعنی مثلا البتہ جمع کریگا اللہ تعالی درمیان اون دونون کے دن قیامت کے یعنی واسطی شفاعت اپس کے یا جنت مین بطریق مصاحبت کی فرماویگا یعنی زبانی فرشتی کی یا بلا واسطہ ہر ایک کو اون دونون مین سی یہہ بندہ وہ ہی کہ تہا تو محبت رکہتا اوسی بسبب کے وعن ابی ذرین انہ قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ادلک علی ملاک ہذا الامر الذی تصیب بہ خیر الدنیا والآخرۃ علیک بمجالس اہل الذکر واذا خلوت فحرک لسانک ما استطعت بذکر اللہ واحب فی اللہ وابغض فی اللہ یا ابا ذرین ہل شعرت ان الرجل اذا خرج من بیتہ زائرا اخاہ شیعہ سبعون الف ملک کلہم یصلون علیہ ویقولون ربنا انہ وصل فیک فصلہ فان استطعت ان تعمل جسدک فی ذلک فافعل اور روایت ہی ابی ذرین سی کہ تحقیق شان یہہ ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ابوذرین کو آیا آگاہ کرونمین تجکو اوپر اس امر کی یعنی دین کے کہ پہنچے تو بسبب اوسکی بہلائی دنیا اور آخرۃ کی کو کہ وہ یہہ چیزین ہین لازم کر اپنی پر بیٹہنا اہل ذکر کی مجلسون مین یعنی ذکر کی لیی جو جب تنہا بیٹہی تو پس ہلا زبان اپنی جب تک ہو سکی ساتہہ ذکر اللہ کی یعنی لوگون مین اور تنہا ذکر کرتا رہ اور دوست رکہہ واسطی اللہ کی یعنی جسکو دوست رکہی تو اور دشمن رکہہ واسطی اللہ کی یعنی جسکو دشمن کہی تو ای ابوذرین آیا جانا تو نی کہ تحقیق آدمی جسوقت نکلتا ہی اپنی گہر سی بقصد ملاقات اپنی بہائی مسلمان کی پیچہے پیچہے اوسکی ہوتی ہین ستر ہزار فرشتی سب جا و استغفار کرتی ہین اوسکی لیی اور کہتی ہین ای پروردگار ہماری تحقیق اس شخص نی ملاپ کیا واسطی تیری پس ملا اوسکو ساتہہ رحمت اور مغفرت اپنی کی پس اگر طاقت رکہی تو یہہ کام مین لاوے تو اپنی بدنکو اسمین یعنی جو کہ ذکر کیا گیا پس کر وعن ابی ہریرۃ قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ لغرفا من یاقوت علیہا غرف من زبرجد لہا ابواب مفتحۃ تضیء کما یضیء الکوکب الدری فقالوا یا رسول اللہ من یسکنہا قال المتحابون فی اللہ والمتجالسون فی اللہ والمتلاقون فی اللہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان الاحادیث الثلثۃ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا تہا مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین البتہ ستون ہین یاقوت کی زبیر بالاخانی ہین زمرد کی اونکی دروازی ہین کہلی ہوئی روشن وچمکتی ہین وہ بالاخانی اور دروازے اونکی جیسیکہ روشن وچمکتی ہین ستاری روشن پس کہا صحابہ نی یا رسول اللہ کون رہینگی اونمین فرمایا وہ لوگ کہ محبت رکہتی ہین آپس مین واسطی اللہ کی اور ہمنشینی کرتی ہین واسطی اللہ کی اور ملاقات کرتی ہین آپس مین واسطی اللہ کی نقل کیا بیہقی نی شعب الایمان مین بہتیرے حدیثین

باب ما ینہی عنہ من التہاجر والتقاطع واتباع العورات

باب ہے اوچیز کا کہ منع کیا گیا ہی اوسی چہوڑنی ملاقات کیسی اور کاٹنی دوستی کیسی اور ڈہونڈہتی عیبون کی سی ف تہاجر کی معنی ہین کاٹنا اور یہی معنی ہین تقاطع کی پس تکرار بیان وتفسیر ہی تہاجر کی اور مراد انسی ترک ملاقات اور سلام بہائی مسلمان کا اور کاٹنا پیوند صحبت کا اور راحوت اسلام کا زیادہ تین دن سی اور یہہ مطلق ممنوع اور نہی کیا گیا تہا اسلیی کہا ماینہی عنہ من التہاجر والتقاطع اور عورات جمع عورت کی ہی اور عورت وہ ہی کہ شرم رکہی اور مکروہ جانے

آدمی اوسکی ظاہر ہو نیکو اور دوست رکہی کہ پوشیدہ رہی یعنی عیب نقصان کہ آدمی مین ہین اور اتباع عورت سے چینی کرنی ۔ ش الفصل الاول فصل یہان عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لرجل ان یہجر اخاہ فوق ثلث لیال یلتقیان فیعرض ہذا ویعرض ہذا وخیرہما الذی یبدأ بالسلام متفق علیہ روایت ہی ابی ایوب انصاری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین حلال واسطی کسی شخص کے یہہ کہ ترک ملاقات کری اپنی بہائی مسلمان سے زیادہ تین دن سے کہ ملیدونون پس موڑہہ پہیرلی یہہ ایک طرف کو اور موڑہہ پہیرلیوی وہ دوسری طرف یعنی ایکدوسرے کو نہ دیکہی اور بہتران دونون کا وہی کہ ابتدا کری ساتہہ سلام کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف زیادہ تین دن سے اسقدر سے سمجہا جاتا ہی کہ تین روز تک ملاقات حرام نہین ایسی کہ آدمی کی طبیعت مین غضب اور بدخلقی اور رحمت اور مانند اوسکی بیٹہہ رہی ہین پس اسقدر معاف کی گئی اور غالبا اسلئے ہی کہ تین روز کی عرصہ مین جنگی جاتی رہی یا کمتر ہو جاوے اور بعد اسکی کیفیت ترک ملاقات کی بیان کی ساتہہ قول یلتقیان کے کہی اور حرا دیہہ ہی کہ اگر ترک ملاقات بسبب تقصیر اوسکی حقوق کی ہو تو منع ہی مثلاً اوسنی اوسکی غیبت کی اور اوسکی خیرخواہی نکی اوسنے اوسکو رنجہ ہوا اور ترک ملاقات کی تو یہہ نہ چاہیی اور اگر تقصیر امور دین مین کرتا ہی جیسی اہل ہوا و بدعت تو اوس سے ترک ملاقات کرنا ہمیشہ کو واجب ہے جب تک کہ نہ ظاہر ہو توبہ اور رجوع اوسکی طرف حق کی اور سیوطی نی موطا کی حاشیہ مین ابن عبدالبر سے نقل کیا ہی کہ کہا اجماع کیا ہی علمار نی اسپر کہ جو کوئی دور رکہتا ہو کسی کلام کرنی سے اور ملنیسے اپنی دین کی فساد پر یا مضرت دنیا پر اور صلاح وقت پر تو جائز ہی اوسکو کنارہ کشی اور دوری ڈہونڈہنی اوسنے باحسن وجہ یعنی بغیر واقع ہونیکی بیچ غیبت اور عیب گوئی اور کینہ اور عداوت کی انتہی اور احیاء العلوم مین ایک جماعت صحابہ وغیرہم سے نقل کیا ہی کہ بعضون نی انمین سے ترک ملاقات کی تہی مرتی دم تک اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی وار تین صحابیون پر کہ غزوہ تبوک مین نہ گئی تہی پچاس روز تک صحابہ کو اور لڑکے بیبیون اور قرابتیون کو حکم کر دیا تہا کہ انسے ملاقات و کلام نکرین بسبب خوف راہ پانی نفاق کی اونمین اور آنحضرت ایک مہینے تک اپنی بیبیون سے خفا رہی تہی اور حضرت عائشہ نی ابن زبیر سے ایک مدت تک ترک ملاقات کی تہی غرض کہ امور دین مین ثابت ہوئی ہی تنگی لیکن چاہیی کہ نیت صادق رکہی انمین غرض نفسانی نہو اور ابتدا کری یعنی پہلی کری سلام علیک اور رفع کدورت کری انمین اشارہ ہی اسپر کہ گناہ ترک ملاقات کا جاتا رہتا ہی سلام سے اور اس مقدار کفایت کرتا ہی اسی کم نچاہیی تا حق مسلمانی ہاتہہ سے نجاوی ۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث ولا تحسسوا ولا تجسسوا ولا تناجشوا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا ولا تدابروا وکونوا عباد اللہ اخوانا وفی روایۃ ولا تنافسوا متفق علیہ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بچو تم گمان بد سے اسلئے کہ گمان بد دروغ ترین باتون کا ہی اور نہ معلوم کرو خبر کو اور نہ جاسوسی کرو اور نہ اظہار کرو سودے کی خریدنی کا اور منظور نہو لینا اور حسد نکرو آپسمین اور نہ بغض رکہو آپسمین اور نہ غیبت کرو آپسمین اور ہو بندے اللہ کی بہائی اور ایک روایت مین ہی اور نہ حرص کرو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف دروغ ترین باتون کا ہی کہ جب کسی پر کچہہ گمان لیجاتا ہی حکم کرتا ہی اسپر کہ ایسا ہی اور چونکہ وہ واقع مین ویسا ہوتا نہین وہ حکم اسکا جہوٹ ہوگا اور مراد ساتہہ بات کی بات نفس کے ہے اور وہ باتقاء شیطانی ہی اور گویا کہ دروغ ترین کہنا اوسکو اس سبب سے ہے کہ اسمین مبالغہ ہی آیا ہی ان بعض الظن اثم اور مراد اوس سے گمان بد ہے اور لکہا ہی علمار نی کہ گمان بد کہ نہی آئی ہی اوس سے وہ ہی کہ استقرار کری اور جزم کری ساتہہ اوسکی نہ وہ کہ بطور خطرہ کے گذری دلمین اور بعضون نی کہا کہ موجب گناہ کا جب ہے کہ کلام کری ساتہہ اوسکی اور زبان پر لاوی اور بہر تقدیر دلیل نہ رکہتا ہو اسپر اور دونون دلیلین متعارض ہون اور بحکم دلیل اور قرینہ واضحہ کی جو گمان لیجاوی اوس سے اخوذ نہین ہوتا اور لا تحسسوا پہلا ساتہہ حا مہملہ کی ہی اور دوسرا ساتہہ جیم کی اور بالعکس

اور فرق درمیان تحسس اور تجسس کے علمار نے کئی وجہ کر کیا ہی قاموس مین جسکا خلاصہ یہ ہی کہ تجسس دریافت کرنا خبرون کا مثل تحسس کے اور جاسوس اور جسس مشتق اس سے ہی یعنی صاحب سر شر کی اور فصل ح مین کہا ہی کہ حاسوس یعنی جاسوس کے یا وہ مخصوص ہی ساتھہ خبر خیر کی اور جیم سی مخصوص ہی ساتھہ خبر شر کی انتہی اور بعضون نے کہا کہ جیم سی دریافت کرنا خبر کا ساتھہ زمیکی اور ح سی دریافت کرنا اوسکا حاسہ سی جیسی کہ چوری سی سننا اور دیکھنا اور بعضون نے کہا کہ جیم سی تفتیش کرنا آدمی کی عیبون سی اور ح سی سننا اونکا اور بعضون نے کہا کہ جیم سی طلب کرنا خبر کا غیر کی لیی اور ح سے اپنی لیی اور طیبی نے کہا کہ اول تفحص کرنا لوگون کی عیبون کا اور امور پوشیدہ اونکیکا بذات خود یا بمدد غیر کی اور دوسرا بذات خود اور دوجہ نہی کے بر تقدیر طلب فی خبر خیر کی یہہ ہو کہ شاید بعد از اطلاع پانیکی خبر بر حسد پیدا ہو یا طمع حادث ہو اور بالاتنا جشوا نجش سی ہی نجش ساتھہ جزم جیم کے کہا بعضون نے کہ مراد اس سے ہی طلب رفعت اور بلندی لوگون پر اور بعضون نے کہا کہ ایک چیز کی زیادہ قیمت لگانی بغیر ارادہ خریدنی کی تا دوسرا اوسکی دیکھا دیکھی تنی کو لیلی اور اصل نجش کہتی ہین رمحکا کی برانگیختہ کرنیکو اور بعضون نے کہا کہ نجش حدیث مین بمعنی در خلالی کی کسیکو کسی کے شر و خصومت پر اور حسد آرزو کرنی زوال نعمت غیر ظالم کے یا آرزو کرنی اسکی کہ نعمت اسکی مجکو پہنچ جاوی کذا فی القاموس اور نہ بغض رکھو اسمین یعنی احتراز کرو اسباب حادث ہونی بغض کیسی والا حب و بغض خلقی ہین کہ بندہ کو اونمین اختیار نہین ہے اور بعضون نے کہا کہ نہ اختلاف کرو اہوا رندا ہب مین اسلیی کہ بدعت دین مین اور گمراہی راہ مستقیم سی باعث ہین بغض کی اور ظاہر تر یہہ ہے کہ نہی اسپر بغض سی تاکید ہی واسطی امر محبت رکھنی کی اسمین مطلقاً مگر جہان کہ خلل پڑی دین مین تو اوس صورت مین نہین جائز سی محبت اسپر بلکہ واجب ہے بغض اسلیی کہ غرض شارع کی اجتماع کلمہ امت کا ہی بموجب قول اللہ تعالی کی واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا اور اسمین شک نہین ہی کہ محبت اسپر سبب ہے اجتماع کی اور بغض اسپر موجب ہے افتراق کا پس معنے یہہ ہین کہ نہ بغض رکھو بعضا تمہارا بعضی سی اور بعضون نے کہا کہ معنی یہہ ہین کہ نہ ڈالو تم عداوت مسلمانون مین پس ہوگی نہی تتمیمہ یعنی تکمیل غرض سے اسلیی کہ اسمین بنیاد کہنی فساد کی ہوتی ہی اور لا تدابروا یعنی غیبت مکرو اسمین پس پشت اور طیبی نے کہا کہ مراد تدابر سی تقاطع ہی یعنی ترک ملاقات اسلیے کہ ہر ایک تقاطعین سے پیٹہ دیتا ہی دوسرے کو یعنی اعراض کرتا ہی بیچ ادا حقوق اسلام کی اور ہو بندی اسکے الخ یعنی جب تم بندی ایک مولا کی ہو تو سب عبودیت مین برابر ہوا اور اسمین بھائی اور حسد اور بغض اور غیبت کو چھوڑ دو اور لفظ ولا تنافسوا جو ایک روایت مین ظاہر ہی کہ بعد سب لفظون کی ہے اور ظاہر تر یہہ ہی کہ بعد لا تحاسدوا کی اور معنی تنافس کے تحاسد ہین یا قریب اسکے اور احتمال ہی کہ معنی تنافس کے ہون میل و رغبت کرنی دنیا مین جسمیکہ ایک حدیث مین آیا ہی کہ ڈرتا ہون مین تمپر کہ فراخ ہو تمپر دنیا پس تنافس یعنی رغبت کرو اسمین ع ح وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تفتح ابواب الجنۃ یوم الاثنین ویوم الخمیس فیغفر لکل عبد لا یشرک باللہ شیئا الا رجل کانت بینہ وبین اخیہ شحناء فیقال انظروا ہذین حتی یصطلحا رواہ مسلم اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہولی جاتی ہین دروازی بہشت کی دن پیر کی اور جمعرات کی پس بخشش کیجاتی ہی واسطی ہر بندیکی کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھہ اللہ کی کسیکو پس نہین رہتا بغیر بخشا گیا کوئی مگر وہ شخص کہ ہی درمیان اوسکی اور درمیان کسی مسلمان کے دشمنی و کینہ پس کہا جاتا ہی ملایکہ کو کہ مہلت دو ان دونون کو کہ اسپر دشمنی رکھتی ہین یہان تک صلح کرین اسپر نقل کی یہہ مسلم نی ف کہولی جاتی ہین دروازی بہشت کی یعنی طبقات اوسکی کی یا بالاخانی اور درجات اوسکے ان دونون مین واسطی کثرہ رحمت کی کہ اوترتی ہی ان دونون مین اور باعث ہی مغفرت کی کذا قال علی و حضرت شیخ نی لکہا ہی کہ کہلنا دروازون کا کنایہ ہی کثرہ مغفرت سی اور درگذر کرنیسی جرائم خلق سی اور دینی ثواب اور رفعت درجات سی اور حصول یہہ ہی کہ محمول ہی یہہ ظاہر پر اسلیی کہ حمل کرنا نصوص کا ظاہر پر واجب ہے جبتک کوئی دلیل یہہ نہ والی ظاہر سی نہو اور کہلنا دروازون کا علامت عفو کی ہو اور یہان تک کہ صلح کرین

السلام علیک کہی اسکے سلام مین بار کہہ ہر بار نہ جواب دے اوسکو دوسرا شخص پس تحقیق پہرا وہ ساتہہ گناہ اوسیکی نقل کی یہہ ابو داود نی ف یعنی جسنی کہ جواب دیا پہرا وہ ساتہہ گناہ ترک ملاقات کی یا ساتہہ گناہ اپنی کی یا ساتہہ گناہ وسلام علیک کرنیوالیکی یعنی سلام کرنیوالا گناہ ترک ملاقات کیسی باہر آیا اور گناہ نہ جواب دینی والیکی کردن پر بلکہ گناہ وسلام کرنیوالیکا بہی اسکی کردن پر ہوا کہ جواب سلام کا نہ دیا وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لمسلم ان یہجر اخاہ فوق ثلثۃ فمن ہجر فوق ثلث فمات دخل النار رواہ احمد وابو داود اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا حلال نہین ہے واسطی کسی مسلمان کی یہہ کہ ترک کری ملاقات اپنی بہائی مسلمان سی زیادہ تین دن ہی پس جو شخص کہ چہوڑی ملاقات زیادہ تین دن سی یعنی اگرچہ ایک ساعت ہو پہر مرجاوی یعنی اسی حالت مین بغیر توبہ کی داخل ہوگا آگ مین نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی وعن ابی خراش السلمی سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من ہجر اخاہ سنۃ فہو کسفک دمہ رواہ ابو داود اور روایت ہی ابو خراش سلمی سی کہ سنا اوسنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ ترک کری ملاقات اپنی بہائی مسلمان کی برس روز پس مانند خون کرنی اوسیکی ہی یعنی گناہ ترک ملاقات کا اور خون کرنیکا قریب قریب ہے نقل کی یہہ ابو داود نی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لمؤمن ان یہجر مؤمنا فوق ثلث فان مرت بہ ثلث فلیلقہ فلیسلم علیہ فان رد علیہ السلام فقد اشترکا فی الاجر وان لم یرد علیہ فقد باء بالاثم وخرج المسلم من الہجرۃ رواہ ابو داود اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین حلال ہی واسطی مومن کی کہ ترک کری ملاقات کسی مومن سے زیادہ تین دن ہی پس اگر گذرین تین دن تو چاہیی کہ ملی اوس سے یعنے جس سے کہ ملاقات ترک کی ہی اور سلام علیک کری اوس سے پس اگر جواب دیا اوسنی اسکی سلام کا پس تحقیق شریک ہوئی دونون ثواب مین یعنی ثواب مجانی مین پہلا بسبب ابتدا سلام اور ترک خفگی کی اور دوسرا بسبب جواب سلام اور قبول کرنی اوسیکے اور اگر جواب نہ دیا اوسنی سلام کا پس تحقیق پہرا وہ جواب نہ دینی والا ساتہہ گناہ کی یعنی گناہ ترک ملاقات اور گناہ نہ جواب دینے سلام کی اور نکلا گناہ ترک ملاقات سی سلام کرنیوالا نقل کی یہہ ابو داود نی ۞

وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بافضل من درجۃ الصیام والصدقۃ والصلوٰۃ قال قلنا بلی قال اصلاح ذات البین وفساد ذات البین ہی الحالقۃ رواہ الترمذی وابو داود وقال ہذا حدیث صحیح اور روایت ہی ابو درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ اسپر عمل کے کہ افضل ہی درجہ اوسکا اور بہت ہی ثواب اوسکا درجہ روزی اور ثواب اور صدقہ اور نماز کیسی کہا ابو داود نی کہ کہا ہمنی ہان یعنی فرمایا ہمنی صلح کردانی درمیان دو شخصون کے اور فساد ڈالنا درمیان دو شخصون کی وہ ہی مونڈنی والا یعنی دین مین خلل ڈالنی والا نقل کی یہہ ترمذی نی اور ابو داود نے اور کہا کہ یہہ حدیث صحیح ہی ف ظاہر ایسہ ہی کہ واو والصدقۃ وغیرہ مین جمع کی لیی ہی پس معنی یہہ ہونگی کہ صلح کردانی افضل ہی ان سب چیزون مذکورہ سی اور احتمال یہہ ہے ہی کہ واو بمعنی او کی ہو پس معنی یہہ ہونگی کہ یہہ افضل ہی ان ہر ایک سے اور اول خوب ہے مقام ترغیب مین اور کہا اشرف نے کہ مراد ان چیزون مذکورہ سی یعنی روزی وغیرہ سی نوافل ہین نہ فرائض کہتا ہون مین کہ السہی تو جانتا ہی کہ مراد کیا ہی اسوسطی کہ کبہی متصور ہی یہہ کہ ہو صلح کردانی فسادین کہ متفرع ہوا سپر خونریزی اور لٹنا اموال کا اور بہتک حرمت افضل ان عبادات فرض سی کہ ممکن ہے تضا اونکی اور یہہ عبادتین اللہ تعالی کی حقوق مین سے ہین کہ سہل ہین حق سبحانہ کی نزدیک بندون کی حقوق کی پس جبکہ ہوا یہہ اسطرح تو صحیح ہوا یہہ کہا جاوے کہ یہہ جنس عمل کی افضل ہے اوس جنس سے بسبب ہونی بعض افراد اوسکی افضل کا لبشہ خیر من الملک الرجل خیر من المرۃ اور اصلاح ذات البین یعنی نیک کرنا احوال کا درمیان امدکی

سے جیسیکہ بغض اور عداوت اور جنگ و جدل مثلاً ایک جماعت مین واقع ہی اور فساد پر مشتمل ہی اوکو مبدل باتحاد الفت و محبت و صلح کی کرنا اور فساد کی طرف صلاح کی لانا اصلاح ذات البین کے یہہ معنی ہین اور ذات البین نام ہی ان احوال کا ہی کہ درمیان لوگون کی ہین اور اصلاح انکا بتبدیل کرنا انہی فساد سے بسبب صلاح کی اور فساد احوال کے ذات البین سے حالقہ ہی حلق کہتی ہین بال مونڈنی کو اور حالقہ بال مونڈنیوالی اور مراد یہان ہلاک کرنا اور جڑ سے اوکھیڑنا ہی یعنی فساد ذات مین ایک خصلت ہی ہلاک کرنیوالی دین کی اور جڑ سے اوکھیڑنیوالی ثواب کے جیسیکہ استرہ بالون کو جڑہ سے مونڈتا ہی اور آپسین رغبت دلانی ہی صلح کروانی پر اور رفع فساد پر اور نفرت دلانی ہی فساد و اذا التی ہی آپسمین ف ع وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَبَّ إِلَيْكُمْ دَاءُ الْأُمَمِ قَبْلَكُمُ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ لَا أَقُولُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّينَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی زبیر کی کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آئی ہے طرف تمہاری اور سرایت کی ہی تم مین بیماری امتون کی پہلی تنتی تمہین وہ بیماری حسد و بغض ہی وہ بغض یا ہر ایک ان دونون مین سے مونڈنیوالا ہے نہین کہتا مین کہ مونڈتا ہی بالون کو ولیکن مونڈتا ہی یعنی جڑ سے اوکھیڑتا ہی دین کو یعنی ضرر اوسکا بڑا ہی دنیا اور آخرت مین نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے بچو تم حسد سے اسلیے کہ حسد کہاتا ہی یعنی فنا کر دیتا ہی اور لیجاتا ہی حسد کرنیوالی نیکیون کو جیسی کہ کہاتی اور جلاتی ہی آگ لکڑیون کو نقل کی یہہ ابو داود نے ف احدیث سے دلیل پکڑی ہی معتزلہ نے اپنی مذہب پر کہ ارتکاب معصیت باطل کرتا ہی عمل صالح کو اور برائیان لیجاتی ہین نیکیون کو اور اہل سنت و جماعت کی نزدیک یہہ نہین ہے بلکہ نیکیان لیجاتی ہین برائیون کو جیسیکہ فرمایا ان الحسنات یذہبن السیئات اور جواب انکی دلیل پکڑنیکا اس حدیث سے یہہ ہی کہ معنی اوسکی یہہ ہین کہ جاتا رہتا ہی اوس سے کمال ایمان کا اور تمام نیکیون کا جیسیکہ ایک حدیث مین آتا ہی الحسد یفسد الایمان کما یفسد الصبر العسل اور بعضون نے یہہ جواب دیا ہی کہ مراد کہانی اور لیجانی حسد کیسی حسنات کو یہہ ہے کہ حسد باعث ہوتا ہی حاسد کو اوپر تلف کرنی مال کی اور ہلاک کرنی نفس کی اور بتبک حرمت محسود کے اور اگر یہہ چیزین نہ کرتا نہین تو ارادہ کرتا ہی اور کچھ نہین تو بتبک حرمت بسبب غیبت کی تو ضرور کرتا ہی پس روز قیامت کی نیکیان اوسکی محسود کو دینگے عوض مین اوسکی حقوق کی کہ حاسد کی گردن پر ہین جیسیکہ حدیث مین آیا ہی کہ مفلس میری امت مین سے وہ شخص ہی کہ روز قیامت کی ساتھہ نماز اور زکوۃ اور روزی اور شب بیداری کی آویگا اور حال اوسکا یہہ ہوگا کہ کسیکو گالی دی ہوگی اور کسیکو بہتان زنا کا لگایا ہوگا اور کسیکا مال کہایا ہوگا اور کسیکا خون کیا ہوگا اور کسیکو مارا ہوگا پس تمام نیکیان اوسکی انکو دینگی کہ جنپر ظلم کیا تہا معنی حبط اعمال کی یہہ ہین نہ مٹانا اور فنا کرنا انکا دیوان اعمال سی اور اگر آجر انکو محو و فنا کیا ہوگا تو کل وہ ساتھہ کسی اعمال کی اویگا حالانکہ حدیث ناطق ہی اسپر تہا نیکی مع اعمال کی روز قیامت کی اور اور جواب یہہ ہی کہ حسنات منتفع ہوتی ہین ساتھہ استعداد و صلاح بندیکی پس جب مرتکب خطا اونکا ہوتا ہی تو منتفعیت سے محروم رہتا ہی ف ع وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَسَوْءَ ذَاتِ الْبَيْنِ فَإِنَّهَا الْحَالِقَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بچو تم برائی ذات البین سی درمیان دو شخصون کی پس تحقیق وہ مونڈنیوالی ہی یعنی سیاہ کرنیوالی ہی دین کی نقل کی یہہ ترمذی نے وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابی درداء سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی ضرر پہنچاوی یعنی کسی مسلمان کو بی وجہ شرعی پہنچاویگا اللہ ضرر اوسکو یعنی ضرر اویگا اوسکی عمل کی اور جو شخص مشقت ڈالیگا اللہ اوسپر مشقت ڈالیگا نقل کی یہہ ابن ماجہ نے اور ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف اور لفظ

شقاق الخ کی یہ معنی بھی لکھی ہین کہ جسمین عداوت اور مخالفت کی کسی مسلمان سی اوس سے عداوت کریگا اللہ یعنی عذاب کریگا اوسکو ع وَعَنْ اَبِی بَکْرِ الصِّدِّیْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَلْعُوْنٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا اَوْ مَکَرَ بِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی بکر صدیق سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ملعون ہے یعنی دور ڈالا گیا ہی درگاہ قرب رحمت الہی سی وہ شخص کہ ضرر پہنچاوی کسی مسلمان کو یعنی ظاہر مین یا مکر کری یعنی ضرر پہنچاوی خفیہ اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَنَادٰی بِصَوْتٍ رَفِیْعٍ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ مَنْ اَسْلَمَ بِلِسَانِہٖ وَلَمْ یُفْضِ الْاِیْمَانُ اِلٰی قَلْبِہٖ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِیْنَ وَلَا تُعَیِّرُوْھُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِھِمْ فَاِنَّہٗ مَنْ یَتَّبِعْ عَوْرَۃَ اَخِیْہِ الْمُسْلِمِ یَتَّبِعِ اللّٰہُ عَوْرَتَہٗ وَمَنْ یَتَّبِعِ اللّٰہُ عَوْرَتَہٗ یَفْضَحْہُ وَلَوْ فِیْ جَوْفِ رَحْلِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا چڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر پس پکارا لوگون کو ساتہہ آواز بلند کی پس فرمایا کہ ای گروہ اون شخصون کی کہ اسلام لائی ہین ساتہہ زبان اپنی کی اور نہین پہنچا ہی ایمان طرف دل اونکی نہ ایذا دو تم مسلمانون کو یعنی کامل مسلمانون کو کہ جو اسلام لائی ہین زبان سی اور ایمان لائی ہین دل سی اور نہ عار دلاؤ اونکو اور نہ تلاش کرو عیب اونکے پس تحقیق جو شخص کہ ڈہونڈی عیب اپنے بہائی مسلمان کا ڈہونڈیگا اللہ عیب اوسکا اور جسکا ڈہونڈیگا اللہ عیب اوسکا رسوا کریگا اوسکو اگرچہ ہو وہ شخص پوشیدہ یعنی لوگون سی بیچ گہر اپنی کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف اسلام لائی ہین اونحو شریک ہین آسمین مومن و منافق اور نہین پہنچا ہی ایمان یعنی اصل ایمان یا کمال اوسکا طرف دل اونکی پس شامل ہی یہہ فاسق کو بھی اور یہی ظاہر تر ہی اسلیے کہ اگلی آتا ہی من متبع عورۃ اخیہ المسلم اور منافق اور مسلمان مین اخوۃ یعنی بہائی چارا ہی نہین پس طیبی نی جو اختیار کیا ہی کہ حکم اس حدیث کا منحصر ہی منافق مین یہہ خلاف ظاہر کے ہی اور حکم اعم بہت مناسب اور کامل ہی واللہ اعلم اور نہ عار دلاؤ یعنی تنبیہ اور طعن نکرو اوس گناہ پر کہ پہلی ہو چکا ہی اگلی زمانہ مین برابر ہی کہ جانو توبہ کرنی اونکی اسنی یا نہ جانو اور عار دلانی حالت مباشرت مین یعنے جبکہ کر رہا ہی یا بعد اوسکی پہلی ظاہر ہونی توبہ کی واجب ہے اونکی لیی کہ قادر ہو اوسپر اور کبھی واجب ہوتی ہی حدود تعزیر پس یہہ قبیلہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی سی ہی اور نہ تلاش کرو یعنی تجسس نکرو اونکی اون عیبون مین کہ نہین جانتی تم اونکو اور نہ اظہار کرو اون عیبون کو کہ جانتی ہو تم پس تحقیق شان یہہ ہے کہ جو کوئی ڈہونڈی یعنی طلب کری عیب یعنے ظاہر کرنا عیب بہائی مسلمان کا یعنی کامل مسلمان کا بخلاف خاص کے کہ واجب ہے حذر کرنا آپ اور حذر کروانا اور کو اوس سی اور ڈہونڈیگا اللہ یعنی ظاہر کریگا عیوب اوسکے یعنی یہہ آخرت مین ہوگا اور بدترین عیبون کا تلاش کرنا عیب بہائی مسلمان کا ہی اور رسوا کریگا یعنی ظاہر کریگا برائیان اونکی کہا امام غزالی نی کہ تجسس ثمرہ ہی بدگمانی کا ساتہہ مسلمان کے پس دل نہین پہر سکتا اور چاہتا ہی تحقیق کرنیکو پس باعث ہوتا ہی پردہ دریدگی اور حد پردہ کی یہہ ہی کہ دروازہ اپنا بند کری اور جو دیوار لی ہو مکان کی پس نہین جائز ہے چوری سی کان لگانا اوسکی گہر پر تاکہ سنی آواز تارون کی یعنی ستار وغیرہ کی تارون کی اور نہ جائز ہی داخل ہونا اوسپر واسطی دیکہنی گناہ کی مگر یہہ کہ ظاہر کری وہ اسطرح کہ معلوم کرلی اوسکو وہ کہ باہر گہر کی ہو مانند آواز فراسیر کی اور آواز نشہ والون کی کہ آپس مین نشہ والون کی سی باتین کر رہے ہون اور اسیطرح جبکہ چہپا لین باسن شراب کے اور آلات لہو کی آستین مین اور دامن کی بیچ تو نہین جائز ہی کہونا اونکا اور اسیطرح نہین جائز ہے سونگہنا تاکہ پاوی بو شراب کے اور نہین جائز ہی یہہ کہ طلب خبر کی کری اپنی ہمسایون سی تاکہ خبر دیوین وہ اوسکو سا تہہ ا وپیخبر کہ ہوتا ہی شراب کی گہر مین اور اس قول مین کی نہین پہنچا ہی ایمان الخ اشارہ ہی طرف اسکی کہ جب تک نہین پہنچتا ہی ایمان طرف دل کی نہین حاصل ہوتی اوسکو معرفت اسکے اور نہین ادا کرتا حقوق اوسکی پس علاج تمام امراض دل کا معرفت اللہ تعالی کی ہی اور حقوق ادا کرنی مسلمانون کی پس نہ ایذا دیتا ہی کسیکو اور نہ ضرر پہنچاتا ہی اور نہ عار دلاتا ہی اور نہ تجسس کرتا ہی فی کی احوال کا تمام ہوا کلام امام کا اور حاصل ہوا مقصد اور تم پیخبر ہو اوس سی ع

وعن سعید بن زید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من اربی الربوا الاستطالۃ فی عرض المسلم بغیر حق رواہ ابوداود والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی سعید بن زید سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ سلم سے کہ فرمایا زیادہ ترین سودون کا زبان درازی کرنی ہی بیچ آبرو مسلمان کی ناحق نقل کی یہہ ابوداود نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف یعنے غیبت کرنی اور برا کہنا مسلمان کو اور ترفع اور تکبر کرنا اوپر اور حقیر جاننا اوسکو ناحق اور بی مصلحت شرعی کی زیادہ ترین سودون کا ہی یعنی بڑا سود ہی بہ نسبت اور سودون کی حرمت وگناہ مین اور ربوالغت مین بمعنی زیادتی کی ہی اور شرع مین زیادہ لینا قرض مع بیع مین پس چونکہ بیچ زبان درازی کرنی کسیکے آبرو ریزی مین لینا ہی زیادہ اوس چیز سی کہ استحقاق کہتا ہی اور زیادہ اوس چیز سی کہ رخصت ہی تشبیہ دے اوسکو ساتھہ ربوا کی کہ زیادہ حق سی لیتا ہی اور اسکو ربی یعنی بڑا ربوا کہا اسلیے کہ آبرو مسلمان کی عزیز تر اور شریف تر ہی اوسکی مال سی پس ضرر اور فساد اوسکی یعنی مین زیادہ ہی اور قید لگائی ناحق کی اسلیے بعضی احوال مین مباح ہوتی ہی آبرو ریزی جیسیکہ صاحب حق کہی ظالم اوسکو کہ حق اوسکا نہین دیتا ہی یا گواہ کو جرح کری یعنی اوسکا نقصان بیان کری اور اسی قبیل سی ہی جرح رواۃ کا کہ محدثین راویون کو واسطے مصلحت حفظ دین کی کرتی ہین اور اسکی مانند ہی ذکر کرنی برائی منگنی کرنیوالیکی اور بدعتی اور فاسقون کی بقصد بچانی کی لوگون کو شرح ع وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما عرج بی مررت بقوم لھم اظفار من نحاس یخمشون وجوھھم وصدورھم فقلت من ھؤلاء یا جبرئیل قال ھؤلاء الذین یاکلون لحوم الناس ویقعون فی اعراضھم رواہ ابوداود اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ اوپر لیگیا مجکو رب میرا یعنی جب معراج ہوئی مجکو گذرا مین ایک قوم پر کہ اونکی ناخون تہی تانبی کی کھرونچتی تہی مونہہ اور سینی اپنی پس کہا مینی کون ہین یہہ اے جبرئیل کہا یہہ وہ لوگ ہین کہ کہاتی ہین گوشت لوگون کی یعنی غیبت کرتی ہین اونکی اور پڑتی ہین لوگون کے آبرو مین نقل کی یہہ ابوداود نی ف یعنی غیبت کرتی ہین اور برا کہتی ہین اور بسبب اسکے آبرو ریزی کرتی ہین لوگون کی غیبت کرنیکو جو کہا کہاتا گوشت کا وجہ اسکی اوپر بیان ہو چکی ہی باب الغیبۃ مین اور چونکہ آبرو ریزی لوگون کی کی اور اوسی خوش ہوئی حق تعالی نی مونہہ اور سینی اونکی ہی اونکی ہاتون سے زخمی کروائی شرح وعن المستورد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل برجل مسلم اکلۃ فان اللہ یطعمہ مثلھا من جھنم ومن کسی ثوبا برجل مسلم فان اللہ یکسوہ مثلہ من جھنم ومن قام برجل مقام سمعۃ وریاء فان اللہ یقوم لہ مقام سمعۃ وریاء یوم القیمۃ رواہ ابوداود اور روایت ہی مستورد سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی جو شخص کہ کہاوی بسبب غیبت کرنی یا بہتان زنا کرنی یا بی آبروئی کرنی کسی شخص کی لقمہ پس تحقیق اللہ تعالی کہلاویگا اوسکو مانند اوس لقمہ کی آگ دوزخ سی اور جو شخص کہ پہناوی کسی شخص کو کپڑا بسبب اہانت کرنی کسی شخص مسلمان کی پس تحقیق اللہ تعالی پہناویگا مانند اوس کپڑیکی آگ دوزخ سی اور جو شخص کہ کہڑا کری کسیکو بیچ مقام سنانی اور دکہلانی کی پس تحقیق اللہ تعالی کہڑا ہوویگا واسطے اوسکی بیچ مقام سنانی اور دکہانیکی روز قیامت کی نقل کی یہہ ابوداود نی ف لفظ اکلۃ ساتھہ ہمزہ اور ضم کاف کی ہی یعنی لقمہ کی اور ایک نسخہ مین ساتھہ زیر ہمزہ کی بمعنی یکبار کہانیکی جیسیکہ کو بسبب عادت کی غیبت اور برائی کسی مسلمان کیسی خوش ہوتا ہو کوئی اوسکی پاس جاوی اور از راہ خوشامد کی غیبت اوس مسلمان کی کری اور اوس سیلہ سی اپنی لیی روٹی پیدا کری اور وجہ رزق کی ہم پہنچاوی اور لفظ کسی ساتھہ صیغہ معلوم کی ہی یعنی البس شخصا ثوبا چنانچہ ترجمہ اسکا لکہا گیا اور ایک نسخہ مین ساتھہ صیغہ مفعول کی ہی یعنی پہنایا جاوی کپڑا اور یہہ مناسب ہے قرینہ سابقہ کی اور بعضون نی کہا کہ معنی اول کی ہون کسی نفسہ ثوبا یعنی پہناوی اپنی نفس کو کپڑا بسبب غیبت کسی مسلمان کی اوسیطرح کہ اوپر ذکر کی کسی کہانی مین اور قام برجل مین حرف تعلیلیہ کی لیی ہی اور مراد برجل سی نفس اوسکا ہی یا غیر اوسکا یعنی کہڑا کری اپنی تئین یا کسی اور کو بیچ

مقدمہ وتہانی دینا انکی یعنی تعریف کرنی اور ذریعہ بیان کرنیکا یا وہ کی یا لوگ کہیں اسکو یا اسکی نصیحت کرنیکی لیے کہ ہو گا اللہ پس کہنا اللہ کا
نسئلہ شائی اور دکہانی مین کنایہ ہی اسکی نصیحت کرنیسی اور کہا منظری کہ یہ جس مین احتمال ہی کہ تعریف کی یعنی وہ بسبب کے یعنی پس اگر تعریف کرنی ہی ہو تو
مثنیہ ہونگی کہ جو کوئی کہ ہو کہ کی کیسکو مقام ستائی اور دکہانی مین یعنی تعریف کرتی کیسکی ساتہہ صلاح وتقوی کی اور ساتہہ زہد اور عبادت کی شہرتوں
لوگ اسکی مبتلا ہون اور خدمت کرین اسکی اور مائل کو جاہ دنیا کی لیے کہ ہو گا اسکی سبب مال وجاہ اپنی تمین حاصل ہو جیسا کہ بعضی خادم
ودرویشون کی کرتی ہین ہمدرد زمانہ مین بقول شخص پیران نمی پرند مریدان می پرانند پس اسکو اللہ تعالی مقام نصیحت اور رسوائی مین کہڑا کریگا
ساتہہ اسطرح کی کہ حکم فرماویگا فرشتون کو کہ اظہار کرین کہ یہ جہوٹا ہی کہ ایک شخص کو چہوڑ دی تہی اپنی غرض نفسانی کی لیے بعد ازان عذاب دیگا
اسکو عذاب جہوٹون کا اور اگر سبب کے لیی ہو تو معنی یہہ ہونگی کہ جو کوئی ظاہر کریگا صلاح اور زہد اور تقوی بسبب اسکے کہ مقصد ہو اوسکا کوئی شخص
دنیی قدر اور بہت مال والا اگر حاصل ہو اوسکو مال وجاہ جیسے کہ کہتی ہین لوگ عرف مین کہ یہہ زاہد امیر کا ہی کہڑا ہو گا اللہ تعالی اسکی رسوا کرنی کی لیے یعنی
ارادہ کریگا اوسکی نصیحت کرنیکا مقام ستائی اور دکہانی مین یعنی فرماویگا ملائکہ کو کہ مذاکرین کہ یہہ ریاکار تہا خلق کی لیی کام کرتا تہا بعد ازان عذاب دیگا اسکو
عذاب ریاکارون کا ۱۲ ح وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسن الظن من حسن العبادۃ رواہ احمد وابو داود
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نیک گمان رکہنا جملہ عبادات حسنہ سی ہی نقل کی یہہ حمد اور ابو داود نی ف یعنی
نیک گمان رکہنا ساتہہ اللہ تعالی کی جملہ عبادات حسنہ سی ہی پس نہین لائق ہی ترک کرنا عبادتون کا بخلاف اوسکی کہ گمان کرتی ہین عوام کہ حسن ظن یہہ ہی
کہ ترک کری عمل کو اور اعتماد کری اللہ پر اور کہی کہ وہ کریم وغفور رحیم ہی پس جنہی ترک کرے عبادت اور دعوی کیا نیک گمانی کا ساتہہ معبود کی وہ مغرور
ومردود ہی یا معنی یہہ ہین کہ گمان نیک لیجانا مسلمان پر اور اعتقاد خیر وصلاح کا رکہنا ساتہہ لائق جملہ عبادات حسنہ سی ہی یا منجملہ ہی حسن عبادہ سی یعنی
جو کوئی متصف ہو نیکو کاری سی لوگون پر گمان نیک لیجاتا ہی اور بد گمان سوائے بدکار کی نہین ہوتا ہے بدگمان باشد ہمیشہ زشت کار ۱۲ نامرخ خوانند زشت کار
۱۲ ح وعن عائشۃ قالت اعتل بعیر لصفیۃ وعند زینب فضل ظہر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لزینب
اتعطین بعیرا فقالت انا اعطی تلک الیہودیۃ فغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فہجرہا ذا الحجۃ والمحرم
وبعض صفر رواہ ابو داود اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا عائشہ نی کہ بیمار ہوا اونٹ صفیہ کا اور حضرت زینب کی پاس تہی سواری زیادہ
یعنی ایک اونٹ تہا زیادہ انکی حاجت سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی زینب کو کہ دی تو صفیہ کو اونٹ پس کہا زینب نے یعنے بطریق استفہام انکاری
کے کہ مین دیتی ہون اس یہودیہ کو پس غصہ ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ترک کی اوسنی ملاقات مہینی ذیحجہ کی اور محرم کی اور کچہہ صفر کی مہینی نقل
کے یہہ ابو داود نی ف حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنتی تہین حیی بن اخطب دی کی کہ نبی اسرائیل مین سے تہا اولاد حضرت ہارون علیہ السلام کی سے
اور بیوی تہین ابو الحقیق کی پس وہ مارا گیا جنگ خیبر مین اور یہہ پکڑی آئین پس آنحضرت نی انکو آزاد کیا اور اپنی نکاح مین لائی اور بعضی ازواج
مطہرات کو انسی سوء مزاجی ہی چنانچہ حضرت عائشہ بہی انہین مین سے تہین اور آنحضرت حمایت اور رعایت انکی کرتی تہی ایکروز انکو حضرت عائشہ نی
یہودیہ کہا اور اور کچہہ سخت سست کہا انہون نی حضرت سی شکایت کی فرمایا آپ نی کہ تو اوسی کہ کہ مین پیغمبر زادی ہون اور تو بیٹی ابو بکر کی
اور حضرت زینب سے ہمری تہین حضرت کی پس آخر ہوئی انسی بسبب زبانی کرنیکی اور اس سے یہہ معلوم ہوا کہ جائز ہی ترک ملاقات کرنی زیادہ
تین روز تک بسبب فعل قبیح کی یعنی لقصد زجر وتادیب کے نہ بارادہ عداوت وبغض کی اور اس تقدیر سی حاصل ہو جاتی ہی تطبیق حدیثون مین
جیسکا اوپر گذرا ۱۲ ح وذکر حدیث معاذ بن انس من حمی مؤمنا فی باب الشفقۃ والرحمۃ اور ذکر کی گئی حدیث

سعاذ بن انس کے کہ سردار اسکا یہہی من حسن مومنا بیچ باشفقت اور رحمت کی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن ابی هریرة** ابی ہریرہ سی **قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم** کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم **رای عیسی بن مریم رجلا یسرق فقاله عیسی بن مریم سرقت قال کلا والذی لا اله الا هو فقال عیسی امنت بالله وکذبت نفسی رواه مسلم** نے کہ دیکھا حضرت عیسی بیٹی مریم کی نی ایک شخص کو چوری کرتی پس کہا واسطی اوسکی عیسی نے چوری کی تو نی یعنی کیا چوری کی تو نی کہا ہرگز نہین بوتی قسم ہے اُس ذات پاک کی کہ نہین کوئی معبود سوا اسکی پس کہا عیسی نے کہ ایمان لایا مین ساتھہ اللہ کی اور جھٹلایا مینی نفس اپنے کو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ایمان لایا مین ساتھہ اللہ کی یعنی اوسکی وحدانیت کی کہ سمجھی جاتی ہی جملہ قسمیہ سے یا تقدیر یہہ ہی کہ تصدیق کیا مینی تیری قسم کہا نیکو ساتھہ اللہ کے اور جھٹلایا مینی اپنی نفس کو یعنی دیکھیز مین کہ کہی مینی بنا بر ظاہر کی واسطی احتمال اسکی کہ یہہ لینا خفیہ نہو چوری واسطی نہو تی جیسی شرط کی اون شروط مین سے کہ معتبر ہین حد چوری مین شرحا کذا ذکر علی اور حضرت شیخ رح نی لکہا ہی کہ یعنی تصدیق کیا مینی تجکو تیری قسم مین اور پہر ابن ہیچیز سی کہ گمان کیا تہا مینی اور جھٹلایا مینی اپنی نفس کو اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی قسم کہا وی ہر چند کہ برخلاف اوسکی معلوم ہو چاہیی کہ اپنی علم کو متہم کری اور بموجب اوسکے عمل کری بسبب تعظیم نام خدا تعالی کی **وعن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کاد الفقر ان یکون کفرا وکاد الحسد ان یغلب القدر** اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نزدیک ہی فقر یہہ کہ ہو جاوی کفر اور نزدیک ہے حسد یہہ کہ غالب ہوے اوپر تقدیر پر **ف** یعنی قریب ہے کہ ہو فقر قلبی سبب کفر کا یا تو بسبب اعتراض کرنیکی اللہ تعالی پر اور یا بسبب راضی ہونی کی قضا الہی پر اور بسبب شکوہ کرنیکی باسوی اللہ کی یا بسبب میل کرنی کی طرف کفر کی بسبب دیکہنی اسکیکی کہ اکثر کفار اغنیا رو چین والی ہین اور اکثر مسلمان فقرا ر ازمایش مین ہین بمقتضا اسکی کہ وارد ہوا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی الدنیا سجن المومن وجنة الکافر اور فرمایا اللہ تعالی نی اپنی بندون کے تسلے کی لیی لا یغرنک تقلب الذین کفروا فی البلاد متاع قلیل ثم ماوہم جہنم وبئس المہاد لکن الذین اتقوا ربہم لہم جنت تجری من تحتہا الانہار خالدین فیہا نزلا من عند اللہ وما عند اللہ خیر للابرار ایا ہی کہ تہی بعضے مومن دیکہتی ہے مشرکون کو چین مین پس کہتی ہی کہ اعداو اللہ کا حال تو ہم ایسا دیکہتی ہین اور ہم ہلاک ہو گئی ماری بہوک اور مشقت کے اسپر یہہ آیت اوتری کہ یہہ آرام انکا چند روزہ ہی پہر فنا ہونیوالا ہی اور تمہاری لیی بڑی چین آخرت کے ہین اس خالی کو دیکہہ کر حرص نکرو اور متوقع رہو نعمت باقی کی اور جیسی فقر باعث کفر ہوتا ہی ایسہی زیادتی غنا کی ہی سبب سرکشی اور گرفتار ہونی گناہ کی ہوتی ہی اور اسلیی متوسط اور بقدر ضرورت کی ملنا افضل ہی غنا و فقر سی خیر الامور اوسطہا اور اخیر جملہ حدیث کی معنی یہہ ہین کہ اگر بالفرض کوئی چیز ہوتی کہ غالب آتی تقدیر پر اور بدل دیتی اوسکو تو وہ حسد ہوتا اور بعضون نی کہا قریب ہے حسد بیچ گمان حاسد کی یہہ کہ بدلدیگا تقدیر کو ع ح

وعن جابر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من اعتذر الی اخیه فلم یعذره او لم یقبل عذره کان علیه مثل خطیئة صاحب مکس رواهما البیهقی فی شعب الایمان وقال المکاس العشار اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ عذر خواہی کری طرف بہائی مسلمان اپنی کی پس معذور نہ کہی اوسکو وہ بہائی یعنی انکار اوسکی عذر کا کری اور کہی کہ عذر نہین رکہتا ہی تو جہوٹ بولتا ہی یا نہ قبول کری عذر اوسکا اور کہی اگرچہ عذر رکہتا ہی تو لیکن مین نہین قبول کرتا ہوگا اوس بہائی پر گناہ مانند گناہ صاحب مکس کے نقل کین یہہ دو لو حدیثین بیہقی فی شعب الایمان مین اور کہا مکاس عشر لینی والا **ف** یعنے وہ کہ ظلم کری اور موافق حق کی نہ لی اور اسکا بڑا گناہ ایسا ہے حدیث مین کہ نہین داخل ہوگا جنت مین صاحب مکس عیاذا باللہ منہ اور شاید کہ مناسبت تشبیہ کی ان دونون مین یہہ ہی کہ صاحب مکس جسنے نہین قبول کرنا عذر آخر کا اس کہنی اوسکی مین کہ یہہ مال امانت کا ہی یا اور شہر مین مجہسی عشر لی لیا ہی یا مین قرضدار ہون اور مانند اسکی اور حضرت عائشہ رضی

سے بطریق مرفوع کی آئی ہی حدیث من اعتذر الی اخیہ المسلم فلم یقبل عذرہ لم یرد علی الحوض نقل کی یہہ طبرانی فی اوسط مین اور منقول ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دونگین ساتھہ بری تمہارے کی عرض کیا صحابہ نے کہ بہتر اگر چاہی تو فرمائیی یارسول اللہ فرمایا کہ راتم مین سے وہ ہے کہ اتری منزل پر اکیلا اور کوڑی ماری اپنی غلام کو اور نہ دیوی عطا اپنی فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھہ بری کے اسی کہا اونہون نی ہان اگر چاہی تو فرمائیی یارسول اللہ فرمایا کہ وہ شخص کہ بغض رکھی لوگون سی اور لوگ بغض رکھین اوس سے فرمایا کہ کیا پس نہ خبر دون مین تمکو ساتھہ بری کی اس سے کہا ہان اگر چاہی یارسول اللہ فرمایا وہ لوگ کہ نہین قبول کرتی خطا یعنی عذر خطا اور نہین قبول کرتی معذرت اور نہین بخشتی گناہ فرمایا کیا پس نہ خبر دون مین تمکو ساتھہ بری کی اس سے کہا اونہون نی ہان یارسول اللہ فرمایا وہ کہ نا امید ہوا وسی خیر کی اور نہ امن ہو شر اوسکسی نقل کی یہہ طبرانی وغیرہ نی اور ابی ہریرہ سے صلے اللہ علیہ وسلم سی نقل کرتی ہین کہ فرمایا آپنی عفت کرو لوگون کی عورتون سی یعنی بد نظر نکہو اوپر عفت کرینگی عورتین تمہاری اور نیکی کرو اپنی باپون سے نیکی کرینگی تم بیٹی تمہاری اور جسکی پاس آوی مسلمان بہائی اوسکا عذر کرتا ہوا پس چاہیی کہ قبول کری اوسکو خواہ حق پر ہو وہ یا باطل پر پس اگر نہ قبول کیا نہین آویگا حوض کوثر پر نقل کی یہہ حاکم نی اور کہا یہہ صحیح الاسناد ہی ۱۲ ح

باب الحذر والتانی فی الامور

باب ہے بیچ بیان بچنی اور درنگ کرنیکی کامون مین ف حذر ساتھہ زبر ح اور ذال کی اور جزم نون کی بمعنی پرہیز و احتراز کرنیکے اور حذر ساتھہ زبر ح اور زیر ذال کی مرد بیدار اور تانی توقف و درنگ ناکارہین اور شتابی نکرنی اوسمین اور اناۃ بروزن قناۃ کی اسم ہے اسی بمعنی درنگ کی یعنی آدمی کو چاہیی کہ لوگون کی شر اور زمانہ کی آفات سی خواہ دین کی ہو خواہ دنیا کی پرہیز رہے اور اپنی کامون مین ہشیار اور خبردار رہی اور انجام کار کو دیکھتا رہی اور کامون مین جلدی نکری اور حلم و وقار اختیار کری مگر بعضے کامون خیر کی مین کہ شتابی اوسمین فرمائی ہی وہان شتابی کری جیسی نماز وغیرہ ح

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَرَّتَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کاٹا جاتا مومن ایک سوراخ سی دو بار نقل کی یہہ بخاری اور مسلم ف لدغ کاٹنا سانپ اور بچھو کا اور جحر ساتھہ تقدیم جیم مضمومہ کی ح ساکنہ پر سوراخ سانپ اور بچھو اور مانند انکیکا فرماتی ہین کہ شان مومن دانا کی کہ موصوف برعایت حق اور حمایت دین کی ہو یہہ ہی کہ عہد شکن و سرکش ہی کہ دشمن دین کا ہی درگذر نکرے اور غضب اور بدلہ لینا بیجا ضروری اور ہر بار حلم و تغافل نکری اور فریب کہا دی اور اگر کار دنیا مین فریب و دغا کہائی تو سہل ہی لیکن امور دین مین نہ بچائیے اور یہہ تعلیم قاعدہ عظیم کی ہی کہ باعث رعایت و حمایت دین کا ہی اور سبب وارد ہونی اس حدیث کا یہہ ہے کہ ابو عزہ ایک شاعر تہا شعار کفار سی کہ مسلمانون کے ہجو کیا کرتا تہا اور اپنی قوم کی بد ذاتون کو مسلمانون کی ایذا اور اہانت پر رغبت دلایا کرتا تہا وہ جنگ بدر مین پکڑا آیا پس عہد کیا کہ بار دگر ان افعال بد کی پاس نہ پہنچون گا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو بسبب اس عہد و پیمان کی چہوڑ دیا جبکہ وہ اپنی قوم کی پاس گیا تو پہر وہی پہلی شقاوت اختیار کی دوبارہ پہر جنگ احد مین آیا تہا پہر امان چاہی اور عہد کرنی لگا پس آنحضرت نی اوسکی قتل کا حکم کیا اور اوسوقت بعضے لوگون نی درخواست اوسکی عفو کی کی پس فرمایا حضرت نی لا یلدغ المومن الخ ح

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَیْسِ اِنَّ فِیْكَ لَخَصْلَتَیْنِ یُحِبُّهُمَا اللّٰهُ اَلْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی اشج کی کہ سردار عبد القیس کا تہا کہ تحقیق تجمین دو خصلتین ہین کہ دوست رکہتا ہے انکو اللہ یعنی خواہ تجمین ہون یا تیری غیر مین ایک آہستگی اور بردباری اور دوسرے کام کرنا بدرنگ و قار نقل کی یہہ مسلم نی ف عبد القیس نام ایک قبیلہ کا ہے آیا ہی کہ جبکہ عبد القیس کے آئی حضرت کی زیارت کی پس تو حضرت کو دیکہہ کر اونٹون سے کود پڑی اور ملازمت شریف مین دوڑی اور بیقرار یا

اور شوق محبت ظاہر کیں آنحضرت نے اونکو تقریر فرمایا یعنی اونکو ان منتظر ہونیسے منع کیا لیکن شجر کنام اونکا منذر تہا اور تیس وسردار اونکی تہی مکان پر اوتری اور اسباب قوم کا جمع کیا اور باندہا پہر غسل کیا اور اچہی کپڑی پہنی اور آہستہ آہستہ تکمین وقار سے مسجد شریف مین آئے اور دو گانہ نماز کا ادا کیا اور دعا کر پہر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئی آنحضرت کو یہہ وضع اونکی پسند آئی اور فرمایا کہ تحقیق تحمین دو خصلتین ہین اخر اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ جب آنحضرت نے اونکو ساتہہ وجود ان دو صفتون کی خبر دی تو اونہون نے کہا کہ یارسول اللہ یہہ دو صفتین کسبی اور تکلف حاصل کی ہوئی میری ہین یا اللہ کی پیدا کی ہوئی میری ہین فرمایا کہ اللہ کی پیدا کی ہوئی ہین تیری جبلت مین کہا اونہون نے شکر اوس خدا کو کہ پیدا کیا مجکو اوپر دو صفتون کی کہ دوست رکہتا ہی اونکو خدا اور رسول اوسکا یعنے اگر تکلف حاصل کی ہوئی میری ہوتین تو احتمال زوال وفتور کا رکہتین لیکن چونکہ جبلی ہین امید ہے کہ ہمیشہ اور باقی رہینگی شرح **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسرے **عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی** اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَنَاةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّیْطٰنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِیْثِ فِیْ عَبْدِ الْمُهَیْمِنِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ الرَّاوِیْ عَنْ قَبِیْلِ حِفْظِهٖ روایت ہی سہل بن سعد ساعدی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درنگ کرنی کامون مین اللہ تعالی کی طرف سے ہے یعنی اوسکی الہام سے اور جلدی کرنی شیطان ہی کی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور تحقیق کلام کیا ہی بعضی اہل حدیث نے بیچ حق عبدالمہیمن بن عباس کے کہ راوی اس حدیث کا ہی بسبب یاد داشت اوسکی یعنی وہ حافظہ خوب نرکہتا تہا **ف** یعنے ہی وہ عدل ثقہ لیکن حافظہ خوب نرکہتا تہا پس امراد اوسکا سہل ہی اور روایت کیا ہی اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین بطریق مرفوع کی اور لفظ اسکی یہہ ہین التانی من اللہ والعجلۃ من الشیطان اور جلدی کرنی یعنی امور دنیا مین شیطان سے ہے یعنی اسکی وسوسے ہی کہا ہی بعضون نے کہ مستثنے ہین اس سے دو چیزین کہ نہین ہے شیطان کے خیریت مین یعنی اچہی چیز وینمین جلدی کرنی شیطان سے نہین ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے ویسارعون فی الخیرات کہتا ہون مین کہ فرق ظاہر ہی درمیان مسارعت اور مبادرت کی طرف طاعات کے اور درمیان جلدی کرنی کی نفس عبادات مین پس اول محمود ہی اور دوسرے مذموم ہی یعنی مسارعت اور مبادرت طرف طاعات کی یہہ ہے کہ مثلا وقت نماز کا آیا درنگ نکری اوسمین جلدی سے طیار ہو کر ادا کرنی لگی اور جلدی یہہ ہے کہ نماز جب پڑہنی لگا جلدی سے ادا کر لی پس اول یعنے مسارعت اچہی ہی اور دوسرے یعنی جلدی سی کر لینا نیک کام کا برا ہی پس حاصل ملا علی کی تحقیق کا یہہ ہوا کہ شوق ہی دوڑنا اور مستعد شتابی ہونا اچہی کام کی لیے اچہا ہی اور جلد جلد کرنا اوسکو برا ہی ؛ مولف **وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا حَلِیْمَ اِلَّا ذُوْ عَثْرَةٍ وَلَا حَلِیْمَ اِلَّا ذُوْ تَجْرِبَةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ** اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین ہوتا بردبار کامل مگر صاحب لغزش کا اور نہین ہوتا حکیم کامل مگر صاحب تجربہ کا نقل کیا یہہ احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** مگر صاحب لغزش کا یعنی جو گرفتار ہین گناہ مین پڑا ہوا اور خطا اور خلل کار مین آیا ہوا اور خجالت کہینچی ہو اور بسبب اسکے درد رکہتا ہی کہ لوگ عیب وخطا مین اوسکے ڈالین اور قصور اوسکی عفو کرین پس حاصل یہہ کہ ایسی شخص نے جب محبت ستر وعفو کی اپنی مین پائی تو لوگون سی بہی عفو کریگا اور بردباری اختیار کریگا اور نہین ہوتا حکیم کامل الخ حکیم کہتی ہین دانا اور درست اور ہوشیار کار کو اور حکمت کہتی ہین جانتی حقیقت ہر چیز کو اور تجربہ کہتی ہین کامون کی پہچانی کو پس مراد اس فرماتی ہین کہ جسکو حاصل ہوئی پہچان اشیاء کی اور جانا نفع اونکا اور پہچانا اشیاء کی مصالح اور مفاسد کو حاصل ہوئی اوسکو حکمت اور وہ حکیم کامل ہوا ؛ **وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْصِنِیْ فَقَالَ خُذِ الْاَمْرَ بِالتَّدْبِیْرِ فَاِنْ رَاَیْتَ فِیْ عَاقِبَتِهٖ خَیْرًا فَامْضِهْ وَاِنْ خِفْتَ غَیًّا فَامْسِكْ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ** اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے عرض کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ وصیت فرمائیے مجکو یعنے ساتہہ ایک چیز کی کہ جاتا رہی تحیر میرا بیچ کام میرے کی پس فرمایا اختیار کر تو کام کو یعنی اس کام کو کہ ارادہ کرتو کرنی اوسکا ساتہہ دیکہنی انجام اوسکی کو اور

تامل کرنیکی بیچ مصالح اور مفاسد دنیکی پس اگر دیکھی تو بیچ انجام اوسکی بہلائی یعنی نفع دنیوی یا اخروی پس کر اوسکو اور اگر دیکھی
اوسکے کام مین پس باز رہ اور کام کی کرنسی اور چھوڑ دی اوسکو نقل کی یہہ شرح سنہ مین وعن مصعب بن سعد عن ابیہ قال الاعمش
لا اعلمہ الا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التؤدۃ فی کل شیء خیر الا فی عمل الاخرۃ رواہ ابوداود
اور روایت ہی مصعب بن سعد سی کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنے سعد سی کہا اعمش نے کہ راوی اس حدیث کا ہی سعد سے نہین جانتا مین اس حدیث کو مگر پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سی یعنی اوسکی باپ نے کہ سعد ہی آنحضرت سی روایت کی نہ از خود فرمایا کہ دہیل کرنی ہر چیز مین بہتر ہی مگر بیچ عمل آخرت کی نقل کی یہہ ابوداود نے
ف اسلیے کہ بیچ تاخیر بہلائیون کی آفات ہین اور منقول ہی کہ اکثر جلدی دوزخیون کا تاخیر عمل سی ہوگا کہا طیبی نے کہ یہہ اسلیے ہی کہ امور دنیویہ جو ہین
نہین جانا جاتا انجام اونکا اونکی ابتدا مین کہ انجام انکا اچھا ہی جلدی کیجاوی انمین بارہا ہی پس تاخیر کیجاوی انسی بخلاف امور اخرویہ کی بموجب فرمان
اللہ تعالی کی فاستبقوا الخیرات وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم کہا غزالی نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی الشیطان یعدکم الفقر کہ لائق ہی مومن کو کہ جب تک
کری اوسکی لیے واجبہ خرچ کرنیکا نہ توقف کری اسلیے کہ شیطان وعدہ کرتا ہی اوسسے فقر کا اور ڈراتا ہی اوسکو اور روکتا ہی خرچ کرنسی تہی ابوالحسن یا بخاری
مین پس پکارا اونہون نے اپنی شاگرد کو اور کہا کہ اوتار میرے بدن پر سے قمیص کو اور دی اوسکو فلانی کی تئین پس کہا شاگرد نے کہان نہ صبر کیا تمنی یہان
تاک کہ نکلتے پانجانہ سی کہا اونہون نے کہ میری دلمین آیا تہا دینا اوسکا اور نہین امن ہے مجکو اپنی نفس پر اسکے متغیر ہونسی ع وعن عبد اللہ بن
سرجس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال السمت الحسن والتؤدۃ والاقتصاد جزء من اربع وعشرین جزءا
من النبوۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی عبداللہ بن سرجس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ راہ و روش نیک اور
آہستگی اور درنگ کرنی کام مین اور میانہ روی جزء مین چوبیس جزء نبوۃ سی نقل کی یہہ ترمذی نے ف میانہ روی یعنی بیچ کی راہ اختیار کرنی تمام احوال
وافعال مین اور بچنا دونو طرفون کمی اور زیادتی سی جیسی اختیار کرنا جود کا کہ بیچ مین ہی اسراف اور بخل کی اور اختیار کرنا شجاعۃ کا کہ بیچ مین ہی تہور اور
جبن کی اور اسی قبیلہ سی ہی میانہ روی اعتقاد مین کہ اعتقاد ہی اہل سنۃ کا کہ بیچ مین ہی جبر و قدر کی اور اسیطرح میانہ روی معیشت مین جیسیکہ حدیث مین
فرمایا الاقتصاد فی النفقۃ نصف المعیشۃ یعنی میانہ روی خرچ کرنیمین کہ بیچ مین ہو اسراف و تنگی کی آدہی معیشت ہی اور اسیطرح حکم ہی میانہ روی کا
تمام احوال وافعال مین جیسیکہ بعضے چیزون کو اللہ تعالی نے بیان فرمایا واقتصد فی مشیک الایۃ اور قول اللہ عزوجل کا کلوا واشربوا ولا تسرفوا اور کہا بعض
عارفین نے کہ طلب کیے علم کو باین حیثیت کہ نہ منع کری مجکو عمل سی اور عمل کریا باین حیثیت کہ نہ باز رکہی مجکو علم سی غرض کہ سب چیزون مین میانہ روی
چاہیے اور جزء ہی یعنی چوبیسوین ملکر بمنزلہ ایک جزء کی ہین یا ہر ایک انمین سی جزء ہی یعنی ایک خصلت ہی خصال نبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کیسے
اور تعین عدد کی سپرد ہی شارع کی اور سوای نور نبوت کی حقیقت اسکی نہین معلوم ہو سکتی ع وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال ان الہدی الصالح والسمت الصالح والاقتصاد جزء من خمسین وعشرین جزءا من النبوۃ رواہ ابوداود
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیرت اور طریقہ نیک اور راہ و روش نیک اور میانہ روی جزء ہین پچیس جزء نبوۃ سی
نقل کی یہہ ابوداود نے ف فرق درمیان ہدی صالح اور سمت صالح کی یہہ ہے کہ ہدی متعلق ہی ساتہہ احوال باطنہ کی اور سمت ساتہہ اخلاق ظاہرہ
کی پس یہہ دونون طریقت مین بمنزلہ ایمان اور اسلام کی ہین شریعت مین اور جمع درمیان ان دونون کی نور علی نور ہی اور تمام ہوتی ہی ساتہہ اسکی حقیقت اور
اسحدیث مین ایک جزء پچیس مین سی کہا اور پہلی مین چوبیس جزء سی پس ہو سکتا ہی کہ یہہ تفاوت وہم اور خطا راوی سی ہوا یا بسبب اور سر کی و اللہ اعلم
ح ع احتمال ہی کہ پہلی یہہ حکم ہوا ہو پہر از راہ کرم و عنایت کی وہ حکم ہوا جو کہ اوپر کی حدیث مین گذرا یا یہہ کہ اون تین چیزون کا ملکر وہ حکم ہوا اور ان تین جزون کا

بلکہ یہہ اس صورت مین نسبت کرنی خطاء و وہم کی طرف راوی کی کچھہ ضرورت نہین واللہ اعلم ۱۲ مولف **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ أَمَانَةٌ** رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی جابر بن عبداللہ سے اوسنی نقل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ جسوقت کہ کہی کوئی شخص کوئی بات یعنی ایسی بات کہ ارادہ کرتا ہی کہنی اوسکا پھر غائب ہو یعنی چلا جاوے پس وہ امانت ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور ابو داود نی **ف** یعنے حکم اسکا حکم امانت کا ہی بسبب مجلس والون کی کہ جنہون نی سنی ہی پس اونکو چاہیی کہ امین خیانت نکریں یعنے افشا نکرین ۱۲ **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ هَلْ لَكَ خَادِمٌ قَالَ لَا قَالَ فَإِذَا أَتَانَا سَبْيٌ فَأْتِنَا فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسَيْنِ فَأَتَاهُ أَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اخْتَرْ لِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ هَذَا فَإِنِّي رَأَيْتُهُ يُصَلِّي وَاسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوفًا** رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطے ابو الہیثم بن تیہان کی کہ کیا ہی واسطے تیری خادم کہا نہین پس فرمایا کہ جسوقت آوی ہماری پاس بندی تو آو تو ہماری پاس پس لائی گئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس دو بردی پس آئی آنحضرت کی پاس بموجب بھیجنے آنحضرت کی ابو الہیثم پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پسند کرلی تو ایک کو ان دونو مین سی پس کہا یا نبی اللہ تم پسند کرو مجکو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق وہ شخص کہ مشورہ کیا جاوی ساتھہ اوسکی چاہیی کہ امین ہو یعنی جسمین کہ مصلحت و بہبودی مشورہ چاہنی والیکی ہو وہی وہی کہی اور خیانت نکری اور مقصود یہہ ہے کہ چونکہ تو نی مشورہ مجھسی کیا اور مجھی اختیار دیا تو وہی بردہ تجکو دونگا کہ بہتر ہو پس اشارہ کی ایک بردہ کی طرف اون دونون مین سی اور فرمایا کہ لی تو اس بردہ کو اسلیی کہ تحقیق مین نی دیکہا ہی اسکو نماز پڑہتی اور قبول کرو وصیت میری بیچ حق اسکے احسان کرنیکی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** اور حدیث مین آیا ہی کہ جب ابو الہیثم گہر مین آئی اور اپنی بیوی سی کہا کہ یہہ غلام ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مجکو دیا ہی اور نیکی اور احسان کرنیکی اوسکی حق مین وصیت کی ہی اونکی بیوی نی کہا کہ بجا لانا اس وصیت کا شکل ہی اور احسان یہی ہی کہ اسکو آزاد کردو ۱۲ **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ إِلَّا ثَلَاثَةَ مَجَالِسَ سَفْكُ دَمٍ حَرَامٍ أَوْ فَرْجٌ حَرَامٌ أَوْ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ** رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجلسین ساتھہ امانت کی ہین یعنی جو بات مجلس مین سنین اوسکو کہین نقل نکرین اور سخن چینی نکرین مگر تین مجلسین اور تین باتین کہ مجلس مین سنین واجب ہے نقل و پہنچا دینا اونکا غیر کو وہ یہہ ہین خونریزی حرام یا ارادہ رکہتا ہو کوئی زنا کا کہ حرام ہی یا چھیننے مال کا ناحق نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنے اگر سنی کسی سی یہہ بات کہ مین ارادہ رکہتا ہون کہ فلانی شخص کو مارڈالونگا یا فلانی عورۃ سی زنا کرونگا یا فلانی کا مال لونگا ازراہ ظلم کے تو چاہیے کہ ان باتون کو پہنچا دی اون لوگون کو تا پرحذر ہون اور اپنی کو بچا دین یہہ حضرت شیخ نی لکہا ہی اور ملا علی قاری نی کہا معنے یہہ نہین کہ لائق ہی مومن کو کہ جب دیکہی اہل مجلس کو برا کام کرتی تو نہ چرچا کری اوس چیز کا کہ دیکہی ہی اوسی مگر تین مجلسین یعنے ایک مجلس تین مجلسون مین سی الخ ۱۲ **وَذُكِرَ حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ أَعْظَمَ الْأَمَانَةِ فِي بَابِ الْمُبَاشَرَةِ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ** اور ذکر کی گئی حدیث ابو سعید کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی ان اعظم الامانۃ بیچ پہلی فصل باب المباشرۃ کے **ف** یعنے یہہ حدیث مصابیح مین مکرر مذکور ہوئی ہی ایک بار باب المباشرۃ مین کہ کتاب النکاح مین ہی صحاح مین ذکر کی اور دوبارہ اس باب الحذر والتانی مین جہان سی لایا اور ہمنی باب المباشرۃ مین بحال خود چہوڑی اور باب الحذر والتانی مین ذکر نہین کی بسبب تکرار کی اور صواب ترک کرنا اسکا صحاح ہین ہی اور شاید کہ مصابیح کے نسخون مین کہ مولف کی پاس موجود تہی مکرر مذکور ہو لیکن جن نسخون کہ ہمنی دیکہی ہین اس باب مین مذکور نہین اور باب المباشرۃ مین سے فقط خالد کاتب والون نے بسبب تکرار کی اسکو حذف کردیا ہو واللہ اعلم ۱۲ **الْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسرے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْعَقْلَ قَالَ لَهٗ قُمْ فَقَامَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَدْبِرْ فَاَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَقْبِلْ فَاَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اقْعُدْ فَقَعَدَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ مَا خَلَقْتُ خَلْقًا هُوَ خَیْرٌ مِنْكَ وَلَا اَفْضَلَ مِنْكَ وَلَا اَحْسَنَ مِنْكَ بِكَ اٰخُذُ وَبِكَ اُعْطِیْ وَبِكَ اُعْرِفُ وَبِكَ اُعَاتِبُ وَبِكَ الثَّوَابُ وَعَلَیْكَ الْعِقَابُ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِیْهِ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ روایت ہی ابوہریرہ کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ
پھر فرمایا اوسکو پیٹھ پھیر پس پیٹھ پھیری پھر کہا اوسکو مونہہ کر میری طرف پس مونہہ کیا پھر کہا واسطی اوسکی بیٹھ پس بیٹھی عقل پھر کہا اوسکو نہین پیدا کی مینی کوئی مخلوق
کہ وہ بہتر ہو تجھسی اور نہ فاضل تر اور زیادہ تر تجھسی کمال مین اور نہ خوب تر تجھسی بسبب تیری لیتا ہون مین یعنی عبادات اپنی بندونسی یا جس سے کہ نعمت لیتا ہون
تیری ہی سبب سے لیتا ہون کہ تقصیر کے اور موجب غضب کا ہو اور بسبب تیری دیتا ہونمین یعنی ثواب و درجات یا جسکو کہ نعمت دیتا ہون بواسطی تیری دیتا ہون
کو خدمت کی اور مستحق انعام کا ہو اور بسبب تیرے پہچانا جاتا ہون مین اور بسبب تیرے غصہ کرتا ہون اور بسبب تیرے ثواب دیتا ہون اور بسبب تیرے
عذاب کرتا ہون یعنی مدار تکلیف و خطاب و عتاب اور ثواب و عقاب دنیا اور آخرت مین عقل پر ہی اور تحقیق کلام کیا ہی بیچ صحت اس حدیث کی بعضی علماء
نے اور کہتی ہین کہ یہہ حدیث موضوع ہی ف ظاہر حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ عقل پیدا کی گئی مجسم جیسکے پیدا کیجاویگی موت بصورة دنبہ کے
اور ذبح کیجاویگی درمیان مین جنت و دوزخ کی ۱۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ
الرَّجُلَ لَیَكُوْنُ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حَتّٰی ذَكَرَ سِهَامَ الْخَیْرِ كُلِّهَا مَا یُجْزٰی یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِلَّا بِقَدْرِ عَقْلِهٖ اور روایت ہی ابن عمر سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ایک شخص ہوتا ہی نمازیون مین سے اور روزہ داروں مین سے اور زکوة دینی والون مین سی اور حج اور عمرہ
کرنیوالون مین سے یہان تک کہ ذکر کیا آنحضرت نے سب اقسام خیر کا یعنی کلیات اور بڑی چیزین خیر کی ذکر کین یا اکثر ذکر کین وللاکثر حکم الکل اور جزا نہین
دیا جاویگا وہ شخص روز قیامت کی مگر موافق عقل اپنی کی ف مراد عقل ہی یہان پہچاننا اشیاء کا ہی اور معلوم کرنا صلاح و فساد مبدأ و معاد
کا اور تمیز کرنا درمیان خیر و شر کی اور احتراز کرنا گمراہیون اور مرافات نفس سے اور راہ نیک اختیار کرنی اور پہنچنا مقام قرب کے اور واصل ہونا ساتھہ حق کی اور عقل
معاد کہ بعضون کی کلام مین قسم ہوئی ہی ہی اور اسجگہہ مین ہے اختلاف علماء کا اور بحث اوسکی بیچ تفاضل علم و عقل کی کہ کہتی ہین علم افضل ہی یا عقل یعنی
بعضے علم کو افضل کہتی ہین و بعضی عقل کو اور اگر حلم کو ہی اور بمعنی تمیز و دریافت کی حمل کرین کہ اثر عقل کا ہو باین معنی کچھہ خلاف درمیان مین نہین
رہتا اور ساتھہ اس معنی کی حلم و عقل افضل ہی عمل و عبادت سی کہا ہی علماء نی کہ ایک گھنٹہ اوس عالم عاقل کی افضل ہوگی اور سی ہزار رکعتون سے ۱۲ ح
وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَرٍّ لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِیْرِ وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ روایت ہی ابی ذر سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ای ابی ذر نہین ہی کوئی عقل مانند تدبیر کے اور نہین ہے ورع مانند باز رہنی کی اور نہین ہے حسب فضیلت مانند
خوش خلقی کی ف تدبیر کے معنے ہین انجام کار کو دیکھنا پس معنی اس جملہ کی یہہ ہین کہ نہین ہی کوئی عقل مانند عقل تدبیر کی یعنی مانند اوس عقل کی کہ ساتھہ ہو اوسکے
تدبیر یعنی انجام کار کو دیکھنا اور اوسکی مصالح اور مفاسد کو دریافت کرنا اور ورع کی معنی ہین پرہیزگاری کی جو معنی تقوی کی ہین و بعضی کہتی ہین کہ متورع
بالاتر ہی متقی سی اور کہتی ہین کہ تقوی پرہیز کرنا حرام چیزون سے ہی اور تورع پرہیز کرنا مکروہات اور شبہات سی ہی اور صواب یہہ ہی کہ دونون کی ایک
ہے معنے مین اور کلام قوم مین اسیطرح واقع ہوا ہی پس فرماتی ہین کہ نہین ہے ورع کامل مانند کف یعنی باز رہنی کی طبعی اس عبارت پر اشکال لایا ہی کہ
ورع بمعنی باز رہنی کی حرام چیزون سی ہی پس لا ورع مثل الکف کیا معنی رکھتا ہی اور جواب اسکا یہہ دیا ہی کہ مراد کف سی یہان باز رہنا ہی ساتھہ زبان
کے ایذا سی یا باز رکھنا زبان کو لایعنی سی چونکہ مفاسد اسکی اکثر ہین حصر کیا ورع کو اسمین از راہ مبالغہ کی اور ممکن ہی کہ کہا جاوے ورع اور تقوی اگرچہ لغت مین
بمعنے باز رہنی اور پرہیز کرنی کی ہین لیکن بعرف شرع مین شامل ہین امتثال اور اجتناب کو معاً اور اگر بمعنے اجتناب کے ہی ہون تو ترک کرنی امتثال و امر کی بھی اجتناب

کرنا چاہی باین وجہ پہر شامل امتثال اجتناب کے ہونگی اور حاصل یہہ کہ ورع اور تقوی چلنا ہی فرمودہ پر لذا راہ امتثال و اجتناب کے پس ورع کی ایسی دو چیزین چاہیین امتثال و امر اور اجتناب نہی اور کلہا ہی علمارنی کہ رعایت کرنی جانب اجتناب کے ضرور تر اور مقدم تر ہی بہ نسبت امتثال کی اور اگر کوئی جانب امتثال مین اقتصار کری فرائض و واجبات اور سنن موکدہ پر لیکن اجتناب مین اہتمام خوب کری تو پہنچ جاویگا مقصود کو کہ پہنچنا طرف حق کی اور قرب اسکے ہے اور اگر اہتمام امتثال مین خوب کری جیسیکہ ادا کری سب نوافل و مستحبات لیکن ارتکاب محرمات کا ہی کری تو منزل مقصود کو نہین پہنچیگا اسکی مثال ایسے ہے جیسے ایک بیمار ہی کہ پرہیز کرتا ہی اور دوا نہین کہاتا اچہا ہو جائیگا اگرچہ شاید بہت دیر مین اچہا ہو اور اگر دوا کہاوی اور پرہیز نکری ہرگز شفا نہ پائیگا اور ہر روز زیادہ تر خراب ہوتا جاویگا اور اس کلام کی ایک تفصیل ہی کہ اور کتابون مین مذکور ہی اور نہین ہی حسب اور فضیلت مانند خوش خلقی کے حسب اوس چیز کو کہتی ہین کہ شمار کرتا ہی آدمی فضائل اور مفاخر اپنی اور اپنی باپون کی پس فرماتی ہین کہ اصل کمال و بزرگی خوش خلقی ہی پہر چاہیے آدمی مین بدون اسکی سب کچہہ ضائع ہی اور مراد خلق سی اگر تمام صفات باطن کہین تو ظاہر ہی کہ حسن اخلاق عمدہ ہے اور اگر مراد نرم خوئی اور مہربانی ہو جیسیکہ عرف مین خلق اسیکو کہتی ہین تو مقصود مبالغہ ہی اور حقیقت اس صفت کی کلام اہل تصوف سی ڈہونڈہنی چاہیی حضرت حسن بصری فرماتی ہین کہ حسن خلق کشادہ پیشانی رہنا اور عطا کرنا اور ایذا خلق سی باز رہنا ہی اور ابو علی کرنام ایک بزرگ کا ہی کہا حسن خلق ترک کرنا دشمنی کا ساتہہ خلق کی اور راضی رکہنا خلق کو راحت و محنت مین ہی اور سہل تستری نی کہا کمترین مرتبہ حسن خلق کا یہہ ہے کہ جفا اوٹہاوی خلق سی اور بدلہ نہ لی اور رحم اور شفقت کری ظالم پر اور بخشش چاہی اوسکی لیی ؛ ع ح **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِقْتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيْشَةِ وَالتَّوَدُّدُ اِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ میانہ روی کرنی خرچ کرنی مین آدہی معیشت ہی اور دوستی آدمیون کی آدہی عقل ہی اور اچہی طرح سوال کرنا آدہا علم ہی نقل کین بیہقی نی یہہ چارون حدیثین شعب الایمان مین **ف** میانہ روی الخ یعنی کمی زیادتی نہ کرنی خرچ مین آدہا سرمایہ ہی زندگانی کا یعنی زندگانی کرنیمین دو چیزین چاہیین دخل اور خرچ نہای خرچ مین میانہ روی پر چاہیی پس رعایت میانہ روی کی آدہی معیشت ہوگی اور دوستی آدمیون کی الخ یعنی محبت ظاہر کرنی صالحین کے اور سر رشتہ اونکی محبت کا نگاہ رکہنا آدہی عقل معاش ہے گویا تمام عقل یہہ ہے کہ کچہہ کسب کا کری اور آپسمین محبت بہی رکہی اور یہہ اس صورت مین ہے کہ محبتہ اونکی موجب فوت ہونی دین و دیانت کی نہو اور اچہی طرح سوال کرنا الخ یعنے اچہی طرح سوال کرنا علم سی آدہا علم ہی اسلیی کہ پوچہنی والا دانا اوس چیز سی سوال کرتا ہی کہ بہت ضرور اور بہت بکار آمدنی ہوتی ہی اوسکی اور یہہ محتاج ہی ساتہہ زیادتی علم کی اور تمیز کرنی کی درمیان اقسام مسئولات کی کہ کیا پوچہنا چاہیی اور کیونکر پوچہنا چاہیی اور جب پایا مطلوب اپنا ساتہہ جواب کے تو تمام ہوا علم اوسکا حاصل یہہ کہ علم دو قسم ہے سوال اور جواب اور اچہی طرح سوال کرنا عبارت ہی تحقیق اور تنقیح اوسکے ساتہہ تمام شقوق کی اور احتمالات کے تا جواب شافی کافی پاوی اور کچہہ رہ جاوے جواب مین پس سوال اس طرح پر قبیلہ علم سی ہوگا اور وارد نہین ہوگا کہ سوال ہوتا ہی اچہی طرح سوال کرنی طالب کیسی کہ اوسکو مشارکت ہی علم مین اور وہ چاہتا ہی یہہ کہ ملاوی ساتہہ اسکی بقیہ علم بخلاف اوسکی کہ سوال کرتا ہی بغیر تامل کی اور بری طرح کہ وہ دلالت کرتا ہی اوسکی نقصان عقل اور کمال جہل پر منقول ہی کہ ایک شاگرد امام ابو یوسف کا چپکا بیٹہا تہا مجلس مین پس کہا ابو یوسف نی کہ جسوقت مشکل ہو تجہپر کوئی چیز تو پوچہہ اور شرم نکر اسلیی کہ حیا باز رکہتی ہی علم سی اور اوسوقت امام موصوف کلام کر رہی تہی تعریف علوم مین کہ وہ صبح سے غروب تک ہوتا ہی پس کہا شاگرد نی اگر آفتاب غروب نہو تو کب تک روزہ رکہی پس کہا امام نی کہ چپ کہ تیرا چپ رہنا بہتر ہی تیری کلام کرنیسی اور کیا خوب کہا ہی بعضی صاحبان حال نی کہ جاہل جب کلام کری تو مانند گدہی کی ہی اور جب چپ رہے تو مانند دیوار کی ہے ع ح

بَابُ الرِّفْقِ وَالْحَيَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ

باب ہے بیان نرمی اور حیا کرنی اور نیک خلق کی **ف** رفق ضد ہی عنف کی یعنی مدارات کرنی ساتھہ رفقا کی اور فروتنی کرنی اور نرمی کرنی اور کام کرنا بہت سہولیت سی اور حیا شرم رکھنی اور وہ ایک حالت ہی کہ وارد ہوتی ہی آدمی پر بسبب ڈرنے عیب برائی کی اور حیا اچھی انقباض نفس کا ہی کرنی اوس چیز کی سی کہ بری ہی شرع مین اور کہا جنید نی کہ حیا ایک حالت ہی کہ پیدا ہوتی ہی بسبب دیکھنے نعمتون الہی کی اور قصور کرنیکی نعمتون کی شکر کرنیمین اور کہا ذوالنون نی پایا جانا ہیبت کا دلمین ساتھہ وحشت کی بسبب گناہون گذشتہ کی اور کہا وفاق نی کہ وہ ترک کرنا دعوی کا ہی آگی مولی کی اور حسن خلق کی بہت ظاہر معنی یہہ ہین کہ اتباع کری اوس چیز کا کہ لائی ہین اوسکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی احکام شریعت اور آداب طریقت اور احوال حقیقت چنانچہ اسلیے جبکہ پوچھین گئین حضرت عائشہ رضہ خلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہ وارد ہی اوسکی حق مین والک تعالی خاطب عظیم پس کہا عائشہ رضہ نی کہ خلق آپکا قرآن تہا یعنی جو کہ قرآن مین خصلتین حمیدہ ہین تہے حضرت متصف ساتھہ اونکی اور جو فعل کہ بری ہین اوسمین پرہیز کرتے تہے حضرت اوسی پہر اتباع بقدر محبت اور توفیق مناسبت کی ہی لیتا ہی ہر ایک حصہ اپنا ؛ ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلے

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ قَالَ لِعَائِشَةَ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ اِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهٗ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهٗ

روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق اللہ مہربان ہی یعنی اپنی بندون پر چاہتا ہی اونکی لیی آسانی نرمی اور نہین تکلیف دیتا ایسی چیزون کی طاقت نہین رکہتی اونکی یا یہہ معنی ہین کہ دوست رکہتا ہی یہہ کہ نرمی کرین بندی اوسمین جیسیکہ بیان کیا کہ دوست رکہتا ہی مہربانی کو یعنی راضی ہوتا ہی اوس سے اور دیتا ہے مہربانی پر وہ چیز کہ نہین دیتا سختی پر اور دیتا ہی وہ چیز کہ نہین دیتا اوسچیز پر کہ سوائے نرمی کی ہی نقل کی ہی یہہ مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یون ہی کہ فرمایا آنحضرت نی عائشہ کو لازم پکڑ تو نرمی کو اور بچ تو سختی اور بیحیائی سی تحقیق نرمی نہین ہوتی کسے چیز مین مگر کہ زینت دیتی ہی اوسکو اور نہین دور کیجاتی نرمی کسے چیز سی مگر کہ عیب دار کر دیتی ہی اوسکو **ف** دوست رکہتا ہی مہربانی اور نرمی اور آسانی کو تو آپسمین نرمی اور مہربانی کرین اور اپنی کامون مین جو اہ طلب رزق ہو یا اور کچہہ ہو آسانی کرین اور سختی نہ اختیار کرین بعد اسکی اشارہ کیا ساتھہ اختیار کرنی طریق نرمی کی بیچ طلب کرنی رزق کی اور حاصل کرنی مطلب کے اور رغبت دلانی اسپر ساتھہ اس قول کی کہ دیتا ہی بندون کو نرمی پر وہ چیز یعنی ثواب اور مقاصد کہ نہین دیتا ہی سختی پر اور دیتا ہے نرمی پر وہ چیز کہ نہین دیتا سختی پر کہ سوا نرمی کی ہی یعنی اسباب سے پہلی ترجیح دی نرمی کو سختی پر کہ ضد اوسکی ہی اور دوبارہ اشارہ کیا اوسپر کہ سختی کیا بلکہ غالب ہے اوپر تمام اسباب جا حاصل کرنی مقصد کے اگر کوئی کہی کہ وہ اسباب اگر قبیلہ نرمی کی سی ہین تو ترجیح گنجایش نہین رکہتی اور اگر قبیلہ سختی سی ہین تو یہی کلام اول سی ترجیح نرمی کی سختی پر معلوم ہوئی فائدہ اس کلام کا کیا ہی جواب یہہ کہ یہہ تاکید ہی پہلی کلام کی اور تفاوت عبارت مین ہے اور مقصود یہہ ہے کہ آدمی کو چاہیی کہ طلب کرنا مقاصد کا رزق وغیرہ سی بطریق نرمی کی کری کہ دینی والا خدا ہی اور چونکہ نرمی محبوب و پسندیدہ اوسکی ہی زیادہ دیگا اوسپر بہ نسبت سختی کرنی اور منہمک رہنے کے بیچ مباشرت اسباب کے ؛ ح

وَعَنْ جَرِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُحْرَمُ الرِّفْقَ يُحْرَمُ الْخَيْرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی جریر سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو کوئی محروم کیا جاوی نرمی سی محروم کیا جاوے نیکی سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی سب بہلائیون سی جیسیکہ جامع صغیر مین لفظ کلہ کا ہی پس اسمین فضیلت ہے نرمی کرنیکی اور رغبت دلانی ہی اسکی حاصل کرنی پر اور عدم سختی کی اور یہہ کہ نرمی سبب تمام بہلائیون کی ہی ؛ ع

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذری ایک شخص پر الصار مین سی کہ وہ نصیحت کر رہا تہا اپنی بہائی کو بیچ مقدمہ حیا کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چہوڑدی اسکو اسلیے کہ تحقیق حیا شاخ ہی ایمان سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بیچ مقدمہ حیا کی کہ بہت حیا کیا کر اسلیے کی آخر باز رہتا ہی آدمی زرق سی اور علم سی جیسیکہ ایک روایت مین ہے پس اسکی بہائی نی جب یہہ کہا تو حضرت نی اوسکو منع کیا کہ تو منع نکر چہوڑدی اسکو بیحا خود اور کہا طیبے نی کہ معنی یعظ کی ہین یتذر یعنی ڈرا رہا تہا اور کہا راغب نے کہ وعظ زجر کرنا کہ اوسمین کچہہ ڈرانا بہی ہو اور کہا خلیل نی کہ وہ نصیحت کرنا ہے خیر کے ہے اسطرح کہ دل اوس سے نرم ہو تمام ہوا کلام اوسکا اور وعظ یہان بمعنی عتاب کے ہی جیسیکہ ایک روایت مین لفظ یعاتب کا آیا ہی ۱۲ ع **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَيَاءُ لَا يَاْتِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حیا نہین لاتی مگر خیر کو اور ایک روایت مین ہے کہ حیا بہتری ہی تمام اقسام اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یہان ایک اشکال آتا ہی کہ حیا کبہی محل ہوتی ہی بعضی حقوق کی مانند امر معروف اور نہی منکر وغیرہ کی جواب یہہ کہ جس جگہہ حیا مخل حق کی ہو حقیقت مین وہ حیا نہین ہے شرعا بلکہ وہ عجز اور جبن ہی کہ نقصانون مین سی ہی اور اگر اوسکو حیا کہین گے تو مجازا کہین گی اور حقیقت حیا کی ازراہ شرع کی یہہ ہے کہ باعث ہو اوپر ترک کرنی قبیح کی یہہ جو علمانی دیا ہی اور صواب یہہ ہی کہ معنی حیا کی انقباض نفس کا ہی کرنی قبیح کی ہی کر طبعے ہو یا شرعے لیکن حیا جو اچہی اور تعریف کی گئی ہی شرع مین وہ ہی کہ انقباض ہو قبیح شرعی ہی خواہ حرام ہو یا مکروہ یا ترک اولی پس ظاہر تر جواب مین یہہ ہے کہ یہہ کلیہ الحیا خیر کلیہ مخصوص ہے ساتہہ ہوسکی کہ موافق رضا حق کی ہو ۱۲ ع **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰى اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق جملہ اوس چیز سی کہ پایا ہی لوگون نی پہلی انبیا کی کلام مین سے یہہ کلام ہی جسوقت کہ شرم نکی تو نی پس کر جو چاہی نقل کی یہہ بخاری نے ف پایا ہی الخ یعنی پہنچا ہی انکو اور باقی ہی حکم اوسکا اور نسخ اور تغیر و تبدیل نی اوسمین راہ نہین پائی ہی اور معنی اس حدیث کی کئی طرح بیان کیے ہین لوگون نی ایک تو یہہ کہ یہان معنی امر کی حکم اور طلب مراد نہین ہے بلکہ یہہ خبر ہی اور مقصود یہہ ہے کہ مانع بری چیزون کی کرنی سی حیا ہی اور جب حیا نہ رہی تو نی تو کریگا تو جو کچہہ کہ چاہیگا اور دوسرے یہہ کہ صیغہ امر کا واسطی تہدید کی ہی جیسیکہ اعملوا ما شئتم یعنی جو کچہہ چاہو کرو آخر سزا اپنی پاؤگے ۱۲ ع

وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی نواس بیٹی سمعان کی سی کہ کہا اوسنی کہ پوچہا میں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی حال نیکی اور گناہ کا پس فرمایا کہ نیکی یعنی عمدہ اقسام نیکی کی خوش خلقی ہی اور گناہ وہ ہی کہ متردد کری تیری سینے مین اور مکروہ جانی تو یہہ کہ واقف ہون اوس عمل پر لوگ نقل کی یہہ مسلم نی ف تردد کری اور اطمینان نہو اوسپر دل کو لیکن یہہ اوس شخص کے حق مین ہے کہ کہولے ہو خدا تعالی نی سینہ اوسکا اسلام کی لیی اور روشن اور آراستہ کیا ہی دل اوسکا ساتہہ نور تقوی کی اور یہہ اوس جگہہ ہے کہ انکار شارع کا اوس باب مین ہو نہین اور اقوال علما کی وہان مختلف ہون اور علامت دوسرے گناہ کی بیچہان کے بعد اسکی فرمائی کہ مکروہ جانی تو انکو اور یہہ بہی ہے لوگون کا حال ہے ۱۲ ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہت محبوب تمہارا طرف میرے نیک ترے ہین تمہارا ہی ازروی اخلاق کی نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنے جو کہ خصلتین اچہی رکہتا ہو کہ رعایت کرتا ہو اللہ تعالی کی حقوق کی اور بندون کی حقوق کی ۱۲ ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ

تحقیق بہترین تمہاری نیک ترین تمہاری ہیں زندوں اخلاق کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اُعْطِیَ حَظَّہٗ مِنَ الرِّفْقِ اُعْطِیَ حَظَّہٗ مِنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّہٗ مِنَ الرِّفْقِ حُرِمَ حَظَّہٗ مِنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ۔ روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کو دیا گیا اوسکو نصیبہ اوسکا بھلائی دنیا اور آخرت کی سی اور جو شخص کو محروم کیا گیا نصیبہ اوسکا بھلائی دنیا اوسکو نصیبہ اوسکا بھلائی دنیا اور آخرت کی سی اور جو شخص کو محروم کیا گیا نصیبہ اوسکا بھلائی دنیا اور آخرت کی سی نقل کی یہہ شرح السنہ مین **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْاِیْمَانُ فِی الْجَنَّۃِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِی النَّارِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کو شرم کہنی بری کام سی ایمان سی ہی اور ایمان یعنی اہل ایمان بہشت مین ہین اور بیحیائی بدی سی ہی اور بدلگ مین ہین نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی **وَعَنْ** رَجُلٍ مِنْ مُزَیْنَۃَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا خَیْرُ مَا اُعْطِیَ الْاِنْسَانُ قَالَ الْخُلُقُ الْحَسَنُ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ شَرِیْکٍ اور روایت ہی ایک شخص سی کہ قبیلہ مزینہ سی ہی کہا اوس شخص نی کہ عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ کیا بہتر ہی اوس چیز کا کہ دیا گیا آدمی فرمایا خلق نیک نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور شرح السنہ مین اسامہ بن شریک سی ہے **وَعَنْ** حَارِثَۃَ بْنِ وَھْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِیُّ قَالَ وَالْجَوَّاظُ الْغَلِیْظُ الْفَظُّ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ فِیْ سُنَنِہٖ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَصَاحِبُ جَامِعِ الْاُصُوْلِ فِیْہِ عَنْ حَارِثَۃَ وَکَذَا فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ عَنْہُ وَلَفْظُہٗ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ الْجَوَّاظُ الْجَعْظَرِیُّ یُقَالُ الْجَعْظَرِیُّ الْفَظُّ الْغَلِیْظُ وَفِیْ شَرْحِ الْمَصَابِیْحِ عَنْ عِکْرِمَۃَ بْنِ وَھْبٍ وَلَفْظُہٗ قَالَ وَالْجَوَّاظُ الَّذِیْ جَمَعَ وَمَنَعَ وَالْجَعْظَرِیُّ الْغَلِیْظُ الْفَظُّ اور روایت ہی حارثہ بن وہب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین داخل ہوگا بہشت مین سخت گو اور نہ سخت خو کہا راوی نی یعنی اور جواظ سخت گو سخت خو نقل کی یہہ ابو داود نی اپنی سنن مین اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور صاحب جامع الاصول نی یہی نقل کی ہی جامع الاصول مین حارثہ سی اور اسیطرح شرح السنہ مین نقل کی گئی ہی حارثہ سی اور لفظ حدیث کی شرح السنہ مین اسطرح ہین نہین داخل ہوگا بہشت مین جواظ جعظری یعنی جواظ کو ساتھ جعظری کی ذکر کیا گیا ہے جعظری سخت خو اور سخت گو یعنی اس سے معلوم ہوا کہ جعظری اور جواظ کی ایک ہے معنے ہین اور مصابیح کی نسخون مین عکرمہ بن وہب سے ہی یعنی مصابیح کی بعضی نسخون مین عکرمہ سے ہی والا اکثر نسخون مین حارثہ ہی سی ہی اور لفظ حدیث ان مصابیح کی نسخون مین یون ہین کہ کہا راوی نی اور جواظ وہ ہی کہ جمع کرے مال اور زندی سائل کو اور جعظری سخت گو سخت خو **اَلْفَظُّ** یعنے بعضے روایتون سی معلوم ہوا کہ جواظ اور جعظری دونون کی ایک ہے معنے ہین اور بعض نی تفاوت سمجھا گیا اور بعضی کتابون سی معلوم ہوتا ہی کہ جواظ بمعنی متکبر کی ہی اور جعظری بمعنی بدخلق کی اور حاصل یہہ کہ یہہ دونو لفظ قریب ہین معنون مین اور ظاہر تر یہہ ہے کہ مراد جواظ اور جعظری سی بدخلق اور سخت دل ہی ایسی کہ خطاب نے حضرت عائشہ سی بطریق مرفوع کی روایت کی ہی کہ ہر چیز کی لیی توبہ ہی مگر صاحب بدخلق کی لیی نہین ایسی کہ وہ نہین توبہ کرتا ایک گناہ سی مگر کہ پڑتا ہی اوسمین سی اور حرف لا زائدہ و حوالہ لفظ جعظری پر تو اشارہ ہی اسپر کہ موصوف ساتھ ہر ایک کے دونو خصلتون مین سی نہین داخل ہوگا جنت مین مطلق اگر ہی منافقین سے یا نہین داخل ہوگا سات نجات پائی ہوون گے اگر ہی مومنین سے **ش ح ع** **وَعَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَثْقَلَ شَیْءٍ یُوْضَعُ فِیْ مِیْزَانِ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ خُلُقٌ حَسَنٌ وَاِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیَّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَرَوَی اَبُوْدَاوٗدَ وَالْفَصْلُ الْاَوَّلُ اور روایت ہے ابی درداء سی وہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق بہت بھاری

چیزوں میں رکھی جاویگی مومن کے ترازوی اعمال میں دن قیامت کے خلق نیک ہی اور تحقیق اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہی فحش بکنی والی بیہودہ گو کو کہ نقل کے بیہقی ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہی اور روایت کیا ابوداود نی پہلا مکرا حدیث کا یعنی لفظ حسن تک ف حضرت شیخ رح نی ہی لفظ بدکر کا ترجمہ دیدوہ گو کیا ہی لیکن ملا علی رح نی کسی شارح سی یہ ہی کی معنی بدخلق نقل کیی ہین اور لکھا ہی کہ مناسب مقام کی یہی معنی ہین اور یہہ بھی لکھا ہی کہ دوسرا جملہ جو پہلی جملہ کی مقابلہ مین لائی اس سی معلوم ہوتا ہی کہ بدخلق بہت ہلکی ہوگی میزان اعمال مین **وعن** عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان المؤمن لیدرک بحسن خلقہ درجۃ قائم اللیل وصائم النہار رواہ ابوداود اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ تحقیق مومن یعنی کامل مومن کہ وہ عالم عامل ہی البتہ پاتا ہی بسبب خلق نیک کی درجہ رات کی نماز گذار کا سا اور دن کی روزہ کہنی والی کا سا نقل کی یہہ ابوداود نی ف کہا سہل نی کہ ادنی درجہ حسن خلق کا یہہ ہی کہ متحمل ہو لوگون کی ایذا کا اور ترک کری بدلا لینی کو اور درگذر کری ظالم سی اور استغفار کری اوسکی لیی اور شفقت کری اوسپر **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتق اللہ حیثما کنت واتبع السیئۃ الحسنۃ تمحہا وخالق الناس بخلق حسن رواہ احمد والترمذی والدارمی اور روایت ہی ابوذر سی کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تقوی کر تو اللہ کا جہان ہووے تو اور یہہ بھی کہ برائی کی نیکی تاکہ مٹاوی نیکی برائی کو اور معاملہ کر لوگون سی ساتھہ خلق نیک کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور دارمی نی ف تقوی کر یعنی ساتھہ بجالانی جمیع واجبات کی اور باز رہنی کی تمام برائیون سی اسلیی کہ تقوی بنیاد ہی دین کی اور بسبب اسکی حاصل ہوتی ہین مراتب یقین کے پہر تحقیق یہہ ہی کہ ادنی درجہ تقوی کا یہہ ہی کہ بیزار اور پاک ہو شرک سی اور اعلی درجہ اوسکا یہہ ہی کہ اعراض کری ماسوی اللہ سی اور مابین ان دونون درجون کی اور مراتب ہین کہ بعض انکی برتر ہین بعض سی کہ ترک کرنا ممنوع کا ہی پہر مکروہ کا پہر مباح بیفائدہ کا اور جہان ہووے تو یعنی خلوت مین اور جلوت مین اور وطن مین اور سفر مین اور غمگنون مین اور بلاؤن مین اسلیی کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہی تیری چھپی ہوئی باتون کو بھی جیسیکہ جانتا ہی تیری ظاہر کی باتون کو پس لازم ہی تجکو رعایت کرنی وقائق ادب کی بیچ محافظت اوامر اوسکی اور بچنی کی گناہون اوسکی سی اور دعا سی منقول ہی کہ انہون نی سنی اواز ایک قبر مین سی کہ میت کہتا ہی کیا نہین زکوۃ دی مینی تیری کیا نہین نماز پڑہی مینی کیا نہین کیا مینی ایسا اور ایسا پس جواب پایا گیا کہ ہان ای دشمن اللہ کی کیا تو نی یہہ سب کچھہ ولیکن جب خلوت مین ہوا تو مقابلہ کیا تو نی اللہ کا ساتھہ کرنی گناہون کی اور نہ لحاظ کیا تو نی اوسکا اور یہہ بھی کہ برائی کی نیکی الخ یعنی تجھسی اگر کوئی برائی واقع ہو تو اوسپی یہہ بھی نیکی کر تا پاک کری وہ نیکی نقش بد کیو اور مراد نیکی سی توبہ اور طاعت مطلق یا یہہ کہ کری وہ نیکیان کہ ضد ہین اون برائیون کی کہا طیبی نی کہ آدمی کو چاہیی کہ مٹانی اثار سیئات کیسی ساتھہ کرنی حسنات کی فارغ نہووے اور سرسری کی بدلی کری نیکی کر تو اوسکی جنس سی ہی جیسیکہ گانا بجانا سنی اور صحبت کہنی اوسی کہ جو گرفتار ہین اہل بلا مین تو اوسکی بدلی مین قرآن سنی اور ذکر کی مجلسون مین بیہٹی اور اگر شراب پیوی تو اوسکی بدلیمین حلال چیزین پینی کی بہدی اور تکبر کی بدلی مین تواضع کری اور بخل کا تدارک کری ساتھہ دینی مال کی انتہی اور مٹانی سی مراد یہہ ہی کہ مٹاتا ہی اللہ تعالیٰ بسبب نیکی کی اثار برائی کی دلسی یا اعمال کی لکھنی والی فرشتون کی دیوان سے اور یہہ جب ہی کہ ہو برای حق تعالیٰ کا پس اگر بندہ کا حق متعلق ہو تو دی جاتی ہین نیکیان مدعی کو یعنی مظلوم کو عوض اوسکی حق کی یا راضی کری اللہ تعالیٰ اوسکو اپنی فضل سی منقول ہی کسی بزرگ کا حال کہ اوسکو دیکھا کسی نی خواب مین بعد انتقال کی پس پوچھا اوسی کہ کیا معاملہ کیا اللہ نی تسی کہا بخشدیا مجکو اور احسان کیا مجھپر مگر اوسنی حساب لیا مجھسی یہانتک کہ مطالبہ کیا مجھسے اکمنڈ کا کہ تہا مین روزی سی پس جبکہ ہوا وقت فطار کا تو لیا مینی ایک گیہون اپنی یار کی دوکان سی پس توڑا مینی اوسکو پہر یاد آیا مجکو کہ یہہ گیہون میرا نہین ہی پس ڈالدیا مینی اوسکو گیہون پر پس لبی گئی میری نیکیون سے

سنہ

مقدار نقصان توڑنی اوسکیلی اور کہا بیضاوی نے کہ چھوٹی گناہونکا کفارہ نیکیان ہوتی ہین اور اسیطرح اون گناہونکا جو کہ پوشیدہ رہی کیا اسمین بھی بسبب عام ہونی قول اللہ تعالی کی تکفر عنکم سیاتکم اور بسبب عام ہونی اس حدیث کی اور جو کہ ظاہر ہوی اون گناہ مین بھی اوتاب ہوی حاکم کی نزدیک پس نہین ساقط ہوتی حدادونکی اور نہین معاف ہوتی توبہ سے ع ح وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بمن یحرم علی النار او بمن تحرم النار علیہ علی کل ھین لین قریب سھل رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا نہ خبر دونمین تمکو ساتہہ اوس شخص کی کہ حرام ہو وہ آگ اوپر ساتہہ اوس شخص کی کہ حرام ہو آگ اوسپر حرام ہی اوپر ہر آہستہ مزاج اور نرم طبیعت نزدیک ہو نیوالیکی لوگون سی اور نرم خو کی نقل کی یہہ احمد نی اور ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی ف سوال مین اسطی مبالغہ اور تاکید کی دو نو سبق ذکر کیین حرام ہونا شخص کا آگ پر اور حرام ہونا آگ کا شخص پر اور حیثیکہ مآل دونون عبارتونکا ایک ہی یعنی دور ہونا آگ سی اور نہ داخل ہونا اوسمین جواب مین اقتسام شق اخیر ہی پر کیا کہ قریب ہے اور متعارف زبان پر سی ہی ہی کہ کہتی ہین آگ فلانکی اوسپر حرام ہی ش وعن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤمن غر کریم والفاجر خب لئیم رواہ احمد والترمذی وابو داود اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا مومن یعنی نیک کار ہوتا ہی بزرگ ہوتا ہی اور فاجر سیانا بخیل بدخلق ہوتا ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نی ف غر ساتہہ زیر غین کی مرد فریب کہا نیوالا اور صراح مین غر نا آزمودہ کار اور خب ساتہہ زبر اور زیر کی مرد فریب دینی والا اور موشیار اور معنی حدیث کی یہہ ہین کہ مومن بسبب انقیاد اور نرمی کی فریب کہا جاتا ہی اوس شخص سی کہ فریب دیتا ہی اوسکو اور نہین معلوم کرتا مکر و فریب کو اونکا اور تفتیش اوکا وش نہین کرتا اوس سے اور یہہ بسبب جہل اور نادانی اوسکی نہین ہے بلکہ بسبب کرم اور بزرگ منشی وحلم اور نیک خلقی اوسکی ہی اور بعضی یون تقریر کرتی ہین کہ چونکہ سلیم القلب اور سادہ لوح ہی اور لوگونپر گمان نیک رکہتا ہی و تجربہ بواطن امور کا نہین کیا ہی اور لوگون کی سینونکی کینہ پر مطلع نہین ہوتا جو کچہہ کہ اوسکی سامنی کہین قبول کر لیتا ہی اور فریب کہا جاتا ہی اور جو نکہ اہتمام اور اشتغال اوسکا ساتہہ امر آخرت اور اصلاح نفس اپنی کی ہی کار معاش دنیا کو سہل جانتا ہی اور اہتمام اسکا نہین کرتا اور اسمین فریب کہا جاتا ہی لیکن کار آخرت مین ہوشیار اور عقل معاد مین کامل ہوتا ہی اور باوجود اسکی تنبیہ کی حضرت نبی ساتہہ قول اپنی کی لا یلدغ المومن من جحر واحد مرتین اسپر کہ نہ چاہی کہ ہمیشہ فریب کیا ہوی اور غافل ہو اور طریقہ ہوشیاری کا ساتہہ ہی دنیوی اور دینی اسکی بیان مین گذر چکا ہی کہ یہہ شامل ہی امر دنیا اور آخرۃ کو اور بعضون نے کہا کہ یہہ مخصوص ساتہہ امر آخرت کی ہی لیکن منافق ہمیشہ فریب دینی والا اور مکار اور سعی کرنیوالا فساد مین اور فتنہ انگیز ہی اور اصلا چشم پوشی نہین کرتا اور فریب نہین کہا جاتا اور اپنی پسی ساتہہ فریب کی راضی نہین ہوتا اور اگر کبھی فریب کہاوی تو دیدہ و دانستہ اور اپنی اختیار سی نہین کہا جاتا اور نہ اوسپر راضی نہین ہوتا ش وعن مکحول قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمنون ھینون لینون کالجمل الانف ان قید انقاد وان اینخ علی صخرۃ استناخ رواہ الترمذی مرسلا اور روایت ہی مکحول سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مومن بردبار نرم خو اور منقاد ہین مانند اونٹ مہار دار کی اگر کہینچا جاوے کیچہ آوی اور اگر بہٹلایا جاوے تو پہر بیٹہہ جاوی نقل کی یہہ ترمذی نی بطریق ارسال ف یعنی مومن تابع ہوتا ہی شرع کی اوامر اور نواہی کی جسطرح حکم ہوتا ہی شرع کا اوسیطرح چلتا ہی پناچہ اختیار نہین رکہتا اور متحمل ہوتا ہی مشقت کا اوسمین اور احتمال ہی کہ مراد اسکا بعد اوری اور تذلل مومنون کی ہو اوسمین بتغیر تکبر کی اور یہہ ہی حقیقت مین اطاعت امر الہی ہی کی ہی ش وعن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المسلم الذی یخالط الناس ویصبر علی اذاھم افضل من الذی لا یخالطھم ولا یصبر علی اذاھم رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابن عمر سی وسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا وہ مسلمان کہ ملتا ہی لوگونمین اور صبر کرتا ہی اونکی ایذا پر بہتر ہی یعنی ثواب مین اوس مسلمان سی کہ نہ ملتا ہی لوگونمین اور نہ صبر کرتا ہی اونکی ایذا پر نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف اسحدیث سی معلوم ہوا کہ لوگونمین ملی رہنا افضل ہی عزلت سی اور اکثر اسبعین ہے اسی پر ہتی اور یہہ افضل

واکمل ہی باعتبار امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور مدد کرنیکی اوپر تقوی اور تعاون اسلام کی اور غریزت کی حقیقین حیثیتیں آئی ہیں کہ دلالۃ کرتی ہیں اوسکی فضیلت پر اور تحقیق
اس باب میں یہہ ہی کہ یہہ مختلف ہی ساتھہ اختلاف زمانوں اور مکانوں اور لوگوں اور نیکی یعنی بعضی اوقات اور بعضی مکانوں اور بعضی لوگوں کی ساتھہ ملی رہنا افضل ہے
اور بعضی اوقات اور بعضی مکانوں میں اور بعضی لوگوں سی الگ رہنا افضل ہی اور یہہ مسئلہ مفصل اداب الصالحین میں کتاب حیا سی نقل کیا گیا ہی اور مختار ہمیں توسط ہے
کہ عزلت کرنی اکثر لوگوں سی اور اوسی عوام سی اور ملا رہی صالحین اور خواص میں اور جمع ہونا اونکی عوام کی ساتھہ جمعہ اور جماعت میں اور غزلت جب کرنی کہ پہلی علم کر رہا
عمل ہی اور زہد کہ سو جب قطع طمع کا ہی خلق سی حاصل کرنی چنانچہ اسلیئے کہا ہے بعضی عارفین نے کہ عزلت بغیر عین علم کے زلۃ ہی اور بغیر زہد کی علۃ اور یہہ
طریقہ تہا کامل صوفیو نکا مانند نقشبندیہ اور شاذلیہ اور کبرویہ رح کی کہ لوگوں سی الگ ہی تہی اور پہر ملی ہی تہی رح ع **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ
عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى اَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللّٰهُ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ فِيْ اَيِّ الْحُوْرِ شَاءَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوُدَ عَنْ
سُوَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَبْنَاءِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ
مَلَأَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ اَمْنًا وَاِيْمَانًا اور روایت ہی سہل بن معاذ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی انس سی یہہ کہ تحقیق نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ روکی غصی کو حالانکہ وہ قادر ہی اوسکی جاری کرنی پر بلاویگا اوسکو اللہ سر بر خلائق کی دن قیامت کی یہانتک کہ اختیار
دیگا اوسکو جو چاہی پسند کرنی جس حور سی کہ چاہی نقل کی یہہ ترمذی والبوداود نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہے اور یہہ ایک روایت ابی داود کی منقول
ہی سوید بن وہب سے کہ اونہوں نی نقل کی ایک شخص سی کہ آنحضرت کی اصحاب کی بیٹوں میں سی تہا روایت کرتا ہی اپنی باپ سی یعنی صحابی سی کہ فرمایا آنحضرت
نی کہ بہری اللہ تعالی دل اوس شخص کا کہ روکی غصہ کو کہ سبب کسی کی ڈر کی آیا تہا اس ایمان سی **ف** بلاویگا اوسکو الخ یعنی شہرہ دیگا اوسکو لوگوں میں اور ثنا کریگا اوسکی
اور فخر کریگا ساتھہ اوسکی اور کہا جاویگا اوسکی حقیق کہ یہہ ایسا ہی کہ مسادر ہوئی اوس سی یہہ بڑی خصلت اور اختیار دیگا الخ یہہ کنایہ ہی داخل کرنی اوسکو جنت
میں اور پہنچانی اوسکو درجہ بلند کو اور غصہ کی روکنی کی تعریف اسلیئے کی کہ اوسنی قہر کیا نفس امارہ پر اور اسلیئے تعریف کی اونکی اللہ تعالی نی والکاظمین الغیظ والعافین
عن الناس اور جو کہ نفس کو باز رکہتا ہی اوسکی خواہش سی اوسکا ٹہکانا جنت ہی اور جو حین جزا اوسکی اور یہہ ثواب جزیل جبکہ مرتب ہوا نری غصی کی کرنی پر
پس کیا حال ہوگا جبکہ بلا دی اوسکی ساتھہ عفو کرنیکو یا احسان کری اور سپر کہا ثوری نی کہ اہل احسان ہی ہی کہ احسان کری تو برائی کرنیوالی پر اسلیئے احسان
کرنا احسان کرنیوالی پر بدلہ کے ہے ع **وَذُكِرَ** حَدِيْثُ سُوَيْدٍ مَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ فِيْ كِتَابِ اللِّبَاسِ اور ذکر کی گئی حدیث سوید
کی کہ سزا اوسکا یہہ ہی من ترک ثوب جمال جو کہ کتاب اللباس کے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسرے **عَنْ** زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ دِيْنٍ خُلُقًا وَخُلُقُ الْاِسْلَامِ الْحَيَاءُ رَوَاهُ الْمَالِكُ مُرْسَلًا وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ
شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ اَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت ہی زید بن طلحہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق واسطی ہر دین کے خلق ہی یعنی ایک صفت
غالب اور عمدہ ہی اوسمیں اور خلق کہ غالب ہی دین اسلام میں حیا سے نقل کی یہہ مالک نی یعنی زید بن طلحہ سی بطریق ارسال کی یعنی اسلیئے کہ زید تابعی ہی اور
نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان میں انس اور ابن عباس سی **ف** حیا یعنی بیچ اوسچیز کی کہ منشروع ہی اور سمیں حیا بخلاف اوسچیز کی کہ نہیں
منشروع اوسمیں مانند تعلیم علم اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اور حکم کرنیکی ساتھہ حق اور قائم ہونیکی ساتھہ حق کے اور ادا کرنی شہادۃ کے جیسکی ظاہر ہے
یہہ ہمیں کہ غالب ہے ہر ہر دین والوں کی ایک خصلت ہی سوائی حیا رکی کہ وہ خاص غالب ہماری ہی ہی باوجود اشتراک اوسکی اوسطی تمام دینوں کی ہے
تمام خصلتوں کے واسطی قول علیہ السلام کی بعثت لاتمم مکارم الاخلاق بلکہ ظاہر تر یہہ ہی کہ تمام اخلاق حمیدہ ہی ناقصہ ہی پہلوں میں اور وہ کامل نبوی ہماری

وین مین برکت ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چنانچہ اسلیے فرمایا کنتم خیر امۃ اخرجت للناس آخر آیہ تک اور انس اور ابن عباس سے یعنی الطریق مرفوع کی نہ موقوف کی جیسیکہ وہم جاتا ہی مطلق چھوڑنیسے یہہ ظاہر یہہ ہی کہ ہر ایک انی دونون مین ہی یعنی ابن ماجہ اور بیہقی فی روایت کی ہی ان دونون سی یعنی انس اور ابن عباس سی اور احتمال یہہ ہی کہ ہو بطریق لف ونشر مرتب کی یعنی ابن ماجہ فی انس سی روایت کی اور بیہقی فی ابن عباس سی واللہ اعلم پھر دیکھا مینی جامع صغیر مین کہ اسناد کیا ہی اس حدیث کو طرفا ابن ماجہ کی بروایت انس اور ابن عباس کے پس معلوم ہوا کہ بیہقی فی ہی دونون سی روایت کیا ہوگا ۔ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَیَاءَ وَالْاِیْمَانَ قُرِنَا جَمِیْعًا فَاِذَا رُفِعَ اَحَدُھُمَا رُفِعَ الْاٰخَرُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَاِذَا سُلِبَ اَحَدُھُمَا تَبِعَہُ الْاٰخَرُ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق حیا اور ایمان نزدیک کہی ہی ہمیشہ اکہٹی پس جسوقت کہ اوٹہایا جاتا ہی کسی سی ایک ان دونون مین سی اوٹہایا جاتا ہی دوسرا اور ہیچ روایت ابن عباس کے یون ہی کہ پس جبکہ دور کیا جاتا ہی ایک ان دونون مین سی اور کیا جاتا ہی دوسرا یعنی وہ بھی جاتا رہتا ہی نقل کی یہہ بیہقی فی شعب الایمان مین ف لفظ قرنا جمع قرین کی ہی اسمین وصل ہی اوسکو لیسی کہ کہتا ہی قل جمع دو مین اور بعضی نسخون مین قرنا ساتھہ صیغہ تثنیہ کی بلفظ ماضی مجہول کی آیا ہی ۔ ع وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ کَانَ اٰخِرُ مَا وَصَّانِیْ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ وَضَعْتُ رِجْلِیْ فِی الْغَرْزِ اَنْ قَالَ یَا مُعَاذُ اَحْسِنْ خُلُقَکَ لِلنَّاسِ رَوَاہُ مَالِکٌ اور روایت ہی معاذ سی کہ کہا معاذ نی کہ تہی آخر وصیحر کی کہ وصیت کی مجکو ساتھہ یہکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ رکہا مینی پانو اپنا رکاب مین یہہ فرمایا ای معاذ اچہا کر خلق اپنی کو واسطی تربیت لوگون کی نقل کی یہہ مالک فی ف آنحضرت نی معاذ کو قاضی مین کا کر کر بہیجا تہا اور وقت بہیجنے کی بہت سی نصیحتین کین اونکو اور سوار کیا اور پیادہ پا اونکی پونہچانیکی لیی گئی اور فرمایا ای معاذ شاید کہ تو بہر نہ دیکہی مجکو اور بعد انکی جانیکی رحلت فرمائی لیس وقت مین نصیحت یہہ فرمائی اور سیوطی نی کہا کہ مراد لوگون سی یہان وہ لوگ ہین کہ سخت خلق اور نرمی کی ہین اور اہل کفر وفسق اور ظالم اس دائرہ سی خارج ہین اور انکی یہی حکم تغلیظ اور تشدید کا واقع ہوا ہی اور پوشیدہ نہو تغلیظ وتشدید ساتھہ اہل طغیان کی داخل حسن خلق کی ہی کہ مرہبیت اور تہذیب انکی لیسیر ہی وسلامتی اور رفاہیت حال اور فکی اسمین ہوتی ہی اور سیوطی نی گویا مراد حسن خلق سی یہان نرمی اور درگذر کرنا رکہا ۔ ع وَعَنْ مَالِکٍ بَلَغَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ رَوَاہُ فِی الْمُوَطَّاِ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اور روایت ہی مالک سے کہ پہنچا انکو یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ بہیجا گیا مین واسطی پورا کرنی حسن اخلاق کے نقل کی یہہ مالک فی موطا مین اور نقل کی یہہ احمد فی ابی ہریرہ سی ف تحقق اسکی تیسری فصل کی پہلی حدیث مین ہو چکی ۔ ع وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا نَظَرَ فِی الْمِرْاٰۃِ قَالَ اَللّٰھُمَّ کَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مُرْسَلًا اور روایت ہی امام جعفر صادق سی کہ نقل کرتی مین اپنی باپ بزرگوار امام باقر رضہ سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ دیکہتی آئینہ مین کہتی سب حمد ہی واسطی اللہ کی یسا اللہ کر اچہی کی پیدایش میری اور خلق میرا اور آراستہ کی اور خوب بنائی مجہسی یعنی میری پیدایش اور خلق سی وہ چیز کہ عیب دار کی غیر میری سی نقل کی یہہ بیہقی فی شعب الایمان مین بطریق ارسال کی ف یعنی بعضی دمیون مین بعضی چیز ناقص پیدا کی مثلا کسیکا ایک ہات یا ایک پانون نہ پیدا کیا یا سیر پیدا کیا اور مجکو ان عیبون سی صحیح سالم رکہا یہہ مولانا اسحاق فی لکہا ہی اور ملا علی فی بعد لفظ غیری کی لکہا ہی برابر ہی کہ عیب ہو بیچ پیدایش اوسکی یا خلق اوسکی واسمین دلالت صریحہ ہی اسپر کہ صورت اور سیرت آنحضرت کی بہت خوب تہی بہ نسبت غیر اونکی کہا طیبی نی کہ اسمین معنی قول آنحضرت کے ہین بعثت لاتمم حسن الاخلاق پس گردانا نقصان کو عیب اور مثل اس حمد کی حمد داود اور سلیمان علیہما السلام کی ہی بیچ قول اللہ تعالی کی ولقد اٰتینا داود وسلیمان علما وقالا الحمد للہ الذی فضلنا علی کثیر من عبادہ المومنین اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہے دیکہنا آئینہ مین اور مستحب ہے حمد کرنی واسطی پیدایش اور اوپر اچہی

خلق کی اسلیے کہ یہہ دونوں نعمتیں اسکی بخشی ہوئی ہین واجب ہے شکر کرنا اور نہایت انتہی باقی رہا یہہ کہ حسن ظاہر تو آئینہ مین معلوم ہوتا ہی سکا شکر کیا آئینہ مین معلوم ہوتا ہی اور خلق ایک چیز پوشیدہ ہی وہ تو کچہ آئینہ مین معلوم ہوتا ہی نہین اوسکو اوسکی ساتھہ کیون ذکر کیا جواب اسکا ممکن ہی کہ یون کہا جاوے کہ ظاہر عنوان باطن ہی اس مناسبت سی اوسکو ذکر کیا اور اگر کہی تو کہ ایا حضرت کی سوا اور کو بہی پہنچتا ہی کہ حضرت کی پیروی کی راہ ہی کہی یہہ حمد یا یہہ خاص حضرت ہی کی ہی اور حضرت کی سوا اور لوگ وہ دعا پڑہین کہ اوسکی بعد کی حدیث مین ہی جواب اسکا یہہ کہ جا نہی ہر مومن کی ہی کہ پڑہی یہہ دعا اسلیے کہ انسان اس حیثیت سی کہ پیدا کیا گیا ہی احسن صورت پر اور صاحب ایمان ہی نہین ہوسکتا مگر وہ خلق مستقیم پر اور دین استوار پر ہی ۱۲ ع **وعن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم حسنت خلقی فاحسن خلقی رواہ احمد اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی یا الہی اچہی کی تو نی پیدائش میری پس اچہا کر خلق میرا نقل کی یہہ احمد نی **ف** فرماتی یعنی مطلق یا وقت دیکہنی کی آئینہ مین جیسیکہ تصریح کی ہی ساتھہ اسکی جزری نی حصن حصین مین اور یہی لایق ہی بسبب حدیث پہلی کی اور یہہ دعا آنحضرت کی یا تو واسطی تعلیم اور تلقین امت کی تہی یا مراد طلب کامل کی نی دین کے اور تمام کرنی نعمت کی ہی اسلیے کہ سبب اچہی اور مہذب کرنی خلق آنحضرت کا قرآن تہا جیسیکہ عائشہ نی فرمایا کہ تہا خلق حضرت کا قرآن پس طلب کرنا اچہا کرنی خلق کا حقیقت مین طلب کرنا نزول قرآن کا اور پورا کرنا اوسکا ہی ۱۲ ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا انبئکم بخیارکم قالوا بلی یا رسول اللہ قال خیارکم اطولکم اعمارا واحسنکم اخلاقا رواہ احمد

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا خبر دونمین تمکو اسکی کہ بہترین تمہاری کون ہین عرض کیا صحابہ نی کہ ہان خبر دیجیی فرمایا بہترین تمہاری وہ ہین کہ بہت دراز ہی عمرانکی اور بہت اچہی ہین خلق اونکی نقل کی یہہ احمد نی **ف** اسلیے کہ جنکا اخلاق نیک ہی اگر اونکی عمر دراز ہوگی تو نیکیان اور عبادتین بہت کرینگی اور فضایل اور کمالات بہت حاصل کرینگی اس سے معلوم ہوا کہ عمر دراز مسلمان کو مبارک ہی اور حقیقت مین عمر دراز وہی ہی کہ کار خیر مین مشغول رہی ۱۲ ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکمل المؤمنین ایمانا احسنھم خلقا رواہ ابو داود والدارمی اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کامل ترین ہوسنوں کے ایمان مین نیکوتر اونکی ہین اخلاق مین نقل کی یہہ ابو داود اور دارمی نی ۱۲ **وعنہ** ان رجلا شتم ابا بکر والنبی صلی اللہ علیہ وسلم جالس یتعجب ویتبسم فلما اکثر رد علیہ بعض قولہ فغضب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقام فلحقہ ابو بکر وقال یا رسول اللہ کان یشتمنی وانت جالس فلما رددت علیہ بعض قولہ غضبت وقمت قال کان معک ملک یرد علیہ فلما رددت علیہ وقع الشیطان ثم قال یا ابا بکر ثلث کلھن حق ما من عبد ظلم بمظلمۃ فیغضی عنھا للہ عز وجل الا اعز اللہ بھا نصرہ وما فتح رجل باب عطیۃ یرید بھا صلۃ الا زاد اللہ بھا کثرۃ وما فتح رجل باب مسئلۃ یرید بھا کثرۃ الا زاد اللہ بھا قلۃ رواہ احمد اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے برا کہا ابو بکر کو احالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی تہی درحالیکہ تعجب فرماتی تہی اور مسکراتی تہی پس جب اوس شخص نے بہت کیا برا کہنی کو جواب دیا حضرت ابو بکر نی بعضے بات اوسکی یعنی کچہہ اونہون نی مہی اوسکی مقابلہ مین برا کہا پس غصی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اوٹہہ کہڑی ہوئی پس پہنچی اور یا آنحضرت کو ابو بکر نی یعنی عذر کرنیکے لیی یا پوہنچی کی لیی گئی اور کہا یا رسول اللہ تہا وہ شخص برا کہتا مجکو اور تم میٹہی ہوئی تہے پس جبکہ جواب دیا مینی اوسکو بعضی بات اوسکی غصہ ہوی آپ اور اوٹہہ کہڑی ہوی یعنی پس کیا حکمت ہی اسمین فرمایا کہ تہا تیری ساتھہ فرشتہ جواب دیتا تہا اوسکو یعنی بدلی تیری پس جب جواب دیا تو نی اوسکو یعنی

اور دخل کیا اوسمین حظ نفس کو آپڑا شیطان پھر فرمایا ای ابو بکر تین باتین ہین سب حق ہین نہین کوئی بندہ ظلم کیا گیا ساتھہ کسی ظلم کی پس چشم پوشی کری بندہ اوس سی اللہ یعنی واسطی طلب رضا اور ثواب اوسکے نہ واسطی سنانی اور دیکھانیکی اور نہ بسبب عجز کی مگر کہ قوی کرتا ہی اللہ بسبب اوس ظلم کی یا اوس خصلت کی مدد کرنی اوسکی یعنی مدد کرتا ہی اوسکی مدد کرنی قوی دنیا اور آخرۃ مین اور نہین کہولا کسی شخص نے دروازہ بخشش کا کہ چاہتا ہی ساتھہ اوس بخشش کی سلوک کرنا باقی واروں اور سکینون سی مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ بسبب اوس دینی کی بہتایت مال کی یعنی بسبب حاجت ضروری کی مانگتا ہی مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ تعالی بسبب اوس سوال کی کمی کو یعنی کمی حسی یا حقیقی کو نقل کی یہہ احمد فی ف تعجب کرتی تہی یعنی بسبب برا کہنی اوس شخص کی اور قلت حیا اوسکی یا بسبب صبر ابو بکر اور کثرت وقار اونکی اور مسکراتی تہی یعنی بسبب دیکھنی فرق کی دونون شخصون مین اور یہہ بسبب دیکھنی اوس چیز کی کہ مترتب ہوئی دونون کی فعلون پر یعنی وہ شخص لائق عذاب کامل کی ہوا اور ابو بکر پر رحمت نازل ہوتی تہی اور جواب یالغ یعنی عمل کرنی رخصت پر کہ جائز ہی عوام کو اور ترک کرنا عزیمت کو کہ مناسب ہے مرتبہ خواص کی فرمایا اللہ تعالی نی وجزاء سیئۃ مثلہا فمن عفی واصلح فاجرہ علی اللہ اگرچہ چہپ کیا ابو بکر رضی درمیان بدلہ یعنی بعض حق اپنی کی اور درمیان صبر کرنیکی بعض سی ولیکن چونکہ مطلوب اونکی یہی کمال تہا کہ مناسب ہے مرتبہ صدیقیت کی نہ پسند آیا حضرت کو اور غصہ ہوئی یعنی تربہر ہوئی مانند تربہر ہوئی غصہ کرنیوالیکی اور اوٹہہ کہڑی ہوئی یعنی اوس مجلس سی بسبب عمل کرنیکی قول اللہ تعالی پر واذا سمعوا اللغو اعرضوا عنہ اور آپڑا شیطان یعنی اور چڑہ گیا فرشتہ اور شیطان حکم کرتا ہی بیحیائی اور برائی کا پس ڈرا مین تجہ پر یہہ کہ تعدی کرے اپنی دشمن پر اور ہو جاوی تو ظالم بدلا اوسکی کہ تہا تو مظلوم اور روایت کیا گیا ہی کہ ہو تو بندہ اللہ کا مظلوم اور نہ ہو تو بندہ اللہ کا ظالم اور چشم پوشی کری الخ یعنی درگذر کری اوس سی اور ترک کری جواب اوسکا یا مطالبہ اوسکا دنیا مین یا مطلق معاف کر دی ۔ ع وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرید اللہ باہل بیت رفقا الا نفعہم ولا یحرمہم ایاہ الا ضرہم رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے عائشہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین چاہتا اللہ تعالی ساتھہ کسی گہر والونکی نرمی کو مگر کہ نفع دیتا ہی اللہ اونکو بسبب اوسکی اور نہین محروم کرتا اونکو نرمی سی مگر کہ ضرر پہونچاتا ہی اللہ اونکو بسبب اوسکی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین باب الغضب والکبر باب ہی غصہ کا اور تکبر کا ف غضب ساتھہ تہذیر غین اور ضاد کی غصہ کرنا اور حقیقت غضب کی ایک حالت اور صفت ہی کہ باعث حرکت نفس کے ہوتی ہی جانب خارج کی بقصد بدلہ لینی کی اور دفع کرنی مکروہ کی اسلیی کہ روح حیوانی میل کرتی ہی حالت غضب مین طرف اوسکی کہ غصہ آتا ہی اوسپر تا بدلہ لیوی اوس سی اور دفع کری مکروہ کو اور اسی سبب سی سرخ ہو جاتا ہی مونہہ اور پہولجاتی ہین رگین جنیسکہ حالت خوشی مین نہی میل کرتی ہی خارج کیطرف تا پیش آوی محبوب کی چنانچہ اسلیی وقت افراط غضب کی اور خوشی کی خوف ہوتا ہی ہلاک کا بسبب نکلیانی تمام روح کی باہر کیطرف اور غم اور خوف مین روح اندر کو چلی جاتی ہی اور زردی ہوتہہ کی اور لاغری بدن کی اسی سبب سے ہوتی ہی اور اس جگہہ بہی خوف ہلاک کا ہوتا ہی بسبب چلی جانی روح کی اندر کی جانب اور سرد ہونی اوسکی مطلق اور یہہ جو آیا ہی کہ جو کوئی اللہ سی سوال نہین کرتا اللہ اوسپر غضب ہوتا ہی یہہ مجازا ہی یعنی کرتا ہی اوس سی وہ معاملہ کہ کرتا ہی بادشاہ وقت غضب کی اپنی زبردستون پر کہ بدلا لیتا ہی اور عذاب نازل کرتا ہی اور ضد غضب کی حلم ہی اور حلم عبارت ہی تسکین اور استقلال نفس سی اسطرح کہ اوسکو وقت پہنچنیکے چیزون کے پاس بہی بیقرار نکری جیسیکہ بیچ حدیث عبد القیس کی آیا ہی کہ جب وقت دیکھنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اضطراب نکیا جیسا کہ اوسکی قوم نی کیا آنحضرت نی اوسکی لیی حلم و وقار ثابت فرمایا اور غضب برا ہی اگرچہ حق پر ہو اور فرمودہ شرع پر نہ چلی اور اگرچہ کی لیی ہو تو محمود ہی اور مقصود ریاست سی مطلق دور کرنا غضب کا نہین ہی بلکہ کرنا اوسکا موافق حق کی اور غضب بسبب انتظام بدن اور بقای حیات کا ہی بسبب دفع کرنی

ضرررون اور موذیات کی اور سیلی جبکہ نباتات مین قوت غضبیہ نہین پھر بھی ہر کوئی قادر ہی اوسکی ہلاک کرنی پر بخلاف حیوانات کی اور حکمت کاملہ الہی نی حیوانات مین آلات پیدا کیی ہین کہ اوسنی دفع کری موذی کو مانند سینگ و دانت کی اور آدمی کی ذات مین اگرچہ ایسی چیزین نہین پیدا کی ہین ولیکن اوسکو عقل و تدبیر سکھادی ہی کہ اوس سی ہر طرحکی ہتیار کہ لائق اور مناسب حال کی ہون بنادی اور موذی کو دفع کری اور ایہ کہ منشا اوسکا عجب ہی کہ اچھا دیکھنا نفس اپنی کا اور خوب جاننا صفات نفس کا ہی اور جب اظہار کری اور بسبب اوسکی لوگون پر سبقت اور بلندی ڈھونڈے اور فرمان برداری حق اور مانی اوسکیسی انکار کری اور سرکشی ڈھونڈی تکبر اور استکبار ہوگا اور کبر اور تکبر مذموم ہی اگر برخلاف واقع کی ہو اور بیچ ذات اوسکیکی صفات اور کمالات کہ دعوی کرتا ہی نہو اور ساتھہ تکلف اور تصنع کی نفس سی اظہار کری اور اگر واقع مین وہ فضائل کہ بسبب اوسکی سبقت اور بلندی ڈھونڈی موجود ہون تو مذموم نہین اور مقابلہ مین تکبر کی تواضع ہی اور تواضع توسط ہی درمیان کبر اور صغر کی کہ بہتر ہی کہ جو کچھہ رکھتا ہو اوس سی زیادہ کا دعوی کری اور صغر یہہ کہ اپنی مقام سی فروتنی کری اور جسچیز کا استحقاق رکھتا ہی اوسکو بھی ترک کری اور تواضع قائم ہونا اور پر طریقہ متوسط اور اعتدال کی ہی اور مشایخ صوفیہ قدس اللہ ارواحہم نی جبکہ صفت تکبر کی نفس مین غالب دیکھی تو اتنا مبالغہ اوسکی ازالہ مین کیا کہ صغر کو جگہہ تواضع کی رکھا تا نفس بمقام تواضع مین ٹہیری لیکن کمال توسط اور اعتدال ہی ہی تمام احوال مین ؛ ح ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْصِنِیْ قَالَ لَا تَغْضَبْ** فَرَدَّدَ ذٰلِكَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نی کہا واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وصیت کیجیی مجکو فرمایا غصہ مت کر پس پھر عرض کی اوسنی بھی بات کئی بار فرمایا غصہ مت کر نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی ہر بار کہ اوس شخص نی وصیت طلب کی جواب اوسکا یہی فرمایا کہ غصہ مت کر اسلیی کہ اوس شخص مین صفت غصہ کی غالب تہی اور عادت شریف ایسیہی ہتی کہ موافق حال ہر سائل کی جواب دیتی تہی اور ہر ایک کی درد کا مناسب حال اوسکیکی علاج فرماتی تہی پس اوسکی حق مین اوسکی منع کرنیکی تاکید مناسب جانی اور کہا بعض محققین نی کہ غضب وسوسون شیطانی سی ہی نکلجاتا ہی آدمی بسبب اوسکی حد اعتدال سی صورت مین اور سیرت مین یہانتک کہ کلام کرتا ہی باطل اور کرتا ہی فعل بری شرعا اور عرفا اور دلمین کینہ اور بغض رکھتا ہی اور سوای انکی بہت سی بری چیزین کہ نشانیان بد خلقی کی ہین کرتا ہی بلکہ کبھی کفر بھی سرزد ہوجاتا ہی غصہ والیسی اسلیی کئی بار حضرت نی اوسکی منع کی تاکید کی باوجود الحاح سائل کی زیادتی اور تبدیل کو پس گویا کہ فرمایا اوسکو کہ اچھا کر خلق اپنا اور خلق جوامع الکلم سی ہی پھر علاج اوسکا سجون مرکب علم و عمل کی ہی یعنی یہہ جانی کہ سب کچھہ اللہ ہی کی طرف سی ہی مین ضرر پہنچانیوالی پر کیون غصہ کرون اور اپنی نفس کو نصیحت کری کہ غضب اللہ کا بہت بڑا ہی اور باوجود اوسکی درگذر فرماتا ہی کہ کتنی مخالفت کرتی ہین لوگ اوسکی حکم کی اور وہ غصہ نہین ہوتا سبحان اللہ کیا اچھا مالک ہی ہمارا جل شانہ و عز شانہ تو ایسا کہان کا بڑا آیا کہ چھینکنا ناک کا ڈالتا ہی اور اعوذ پڑہی اور وضو کری تا کہ شغل مین لگ جاوی نفس ؛ ح ع **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرْعَةِ اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی قوی اور پہلوان وہ شخص کہ پچھاڑی لوگون کو قوی اور پہلوان حقیقت مین وہ شخص ہی کہ مالک ہوا اپنی نفس کا وقت غصہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہ سخت اور قوی ترین دشمنو نکا ہی جسکہ فرمایا اعدی عدوک الذی بین جنبیک اور بدن کی قوت ظاہریہ نفسیہ فانیہ ہی اور یہہ قوت دینیہ باطنیہ الہیہ باقیہ ہی پس نفس کا مارنا عجب چیز ہی اور پچھاڑنا آدمی کا کیا حقیقت رکھتا ہی ؎ مرد نی نہ لبوۃ باز دست و زور کشتہ ؛ بانفس اگر برائی دائم کہ شاطری ؛ ح ع **وَعَنْ** حارثة بن

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ كُلُّ جَوَّاظٍ زَنِيْمٍ مُتَكَبِّرٍ اور روایت ہی حارثہ بنی وہب کسیسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دونمین تمکو بہشتیون کی یعنی کہون کہ بہشتی کون ہین وہ ہر ضعیف کہ ضعف وحقیر جانین اوسکو لوگ اور جبر وتکبر کرین اوسپر لوگ بسبب فقر اور شکستہ حالی اوسکیکی اگر قسم کہا وی اللہ پر البتہ سچا کرتا ہی اللہ تعالی اوسکو یا اوسکی قسم کو کیا نہ خبر دونمین تمکو دوزخیون کی ہر سخت گو جھگڑالو باطل پر جمع کرنیوالا مال کا بخیل تکبر کرنیوالا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین یون ہی ہر جمجر کرنیوالا مال کا حرام زادہ متکبر ف مراد ضعیف سی یہان یہہ ہی کہ وہ متکبر اور جبار نہین ہی اور لفظ متضعف مین مشہور تو زبر ہی ہی عین کا اور ترجمہ اوسکا ہی جو ذکر کیا گیا اور بعضون نی زیر پڑہے ہی اوسکی معنی ہین متواضع اور ذلیل اور گمنام اور مراد انکی بہشتی ہونیسی یہہ ہی کہ اکثر اہل جنت یہہ لوگ ہونگی جیسیکہ اکثر اہل نار قسم اخیر اور سچا کرتا ہی شخ اسکی کئی طرحسی معنی بیان کیی ہین علما رنی ایک تو یہہ کہ اگر قسم کہا وی کسی کام کی کرنی پر یا نہ کرنی پر بطمع امید وکرم الہی کی اور اعتماد کر نیگر اوسکے لطف پر کہ سچا کریگا وہ تعالی اسکو سچا کرتا ہی اوسکو اور قبول کرتا ہی امید وطمع اوسکی یعنی پوری ہوتی ہی قسم اوسکی ٹوٹتی نہین اور دوسری یہہ کہ اگر سوال کریی اپنی پروردگار سی کہیہ او قسم دی اوسکو کہ دیوی اوسکو مراد اوسکی تو بر لاتا ہی حاجت اوسکی اور تیسری یہہ کہ اگر قسم کہا وی کہ حق تعالی فلانا کام کریگا یا نہین کریگا تو سچا کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی یعنی وسیطرح کرتا ہی کہ اوسنی قسم کہائی اور زنیم حرامزادہ وہ کہ اپنی کو کسی قوم کی طرف منسوب کردی اور واقع مین ہووی نہین اونمین سی جیسیکہ قرآن مجید مین یہہ دو صفتین یعنی عتل اور زنیم ہیچ شان ولید بن مغیرہ کی واقع ہوئی ہین ع

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا آگ مین یعنی بطریق ہمیشہ رہنی کی وہ کوئی کہ جسکی دلمین ہو مانند دانہ رائی کی ایمان سی اور نہین داخل ہوگا بہشت مین یعنی ساتہہ سابقین کی وہ کوئی کہ جسکی دلمین ہو مقدار دانہ رائی کی کبر سی نقل کی یہہ مسلم نی ف ایمان سی یعنی ثمرات ایمان سی اور وہ اخلاق اوسکی ہین کہ جو متعلق ہین ساتہہ باطن کی یا ظاہر کی کہ صادر ہوتی ہین نور ایمان سی اور ظہور الیقان سی اسلیی کہ حقیقت ایمان کی کہ وہ تصدیق ہی نہین ہی قابل زیادتی اور نقصان کی ہان شجعی اوسکی بہت ہین کہ خارج ہین حقیقت اور ماہیت ایمان سی مانند نماز اور زکوۃ اور تمام احکام ظاہرہ اسلام کی اور مانند تواضع اور ترحم اور تمام اخلاق باطنہ کی جیسیکہ اس حدیث مین فرمایا الایمان بضع وسبعون شعبۃ اور دلالت کرتا ہی اس ہماری کہنی پر قول آنحضرت کا والحیا شعبۃ من الایمان اسلیی کہ اجماع ہی اسپر کہ حیا داخل نہین مفہوم ایمان مین اور معنی حدیث کی یہہ ہین کہ نہین داخل ہوگا جنت مین ساتہہ تکبر کی بلکہ داخل ہوگا صاف ہوکر اوسسے اور خصلت بری سی یا تو بسبب عذاب دینی کی صاف کریگا اللہ تعالی یا بسبب عفو کرنی کی پہر داخل کریگا بہشت مین اور کہا خطابی نی کہ حدیث کی دو تاویلین ہین ایک تو یہہ کہ مراد کبر سی کفر وشرک ہی اور دوسری یہہ کہ اللہ تعالی جب چاہیگا داخل کرنا اوسکا جنت مین تو نکال دالیگا اوسکی دل سی کبر یہان تک کہ داخل کریگا اوسکو بغیر کبر اور کدورت کی اوسکی دلمین اور اس صورت مین مراد کبر سی تکبر کرنا لوگون پر ہی ع

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ اَنْ يَكُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَنَعْلُهٗ حَسَنًا

قَالَ اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ اَلْکِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی
ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا بہشت مین وہ شخص کہ ہو بیچ دل اوسکیکی مقدار ذرہ کی کبر سی پس کہا ایک شخص
نی کہ تحقیق ایک شخص دوست رکہتا ہی یہہ کہ ہو کپڑا اوسکا اچہا اور پاپوش اوسکی اچہی فرمایا تحقیق اللہ تعالی جمیل ہی دوست رکہتا ہی جمال کو کبر باطل
کرنا حق کا اور حقیر جاننا لوگونکا ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف مراد ذرہ سی یا تو چہوٹی چیونٹی ہی یا غبار کہ وقت روشنی کی چمکتا ہی اور مراد شخص کو بہنی
والیسی معاذ بن جبل مین یا عبد اللہ بن عمرو بن عاص یا ربیعۃ بن عامر اقوال مختلف ہین اسمین اور پاپوش اچہی یعنی دوست رکہتا ہی اوسکی پہنی کو
بغیر اسکی کہ خیال ہو اوسکو نظر کرنی خلق کا اور تکبر اور اترانی اور سنانی اور دکہانیکا اور علامت اسکی صدق نیت کی یہہ ہی کہ دوست رکہی اوسکو
تنہائی مین ہی اور پوشیدہ والی نی جو دیکہا کہ عادت متکبرون کی ہی کہ کپڑا نفیس اور لباس فاخرہ پہنا کرتی ہین اوسی خیال کیا کہ مطلق یہہ تکبر نہی ہی
اور اللہ جمیل ہی یعنی اپنی ذات مین اور صفات مین اور افعال مین اور تمام جمال ظاہری اور باطنی اثر اوسکی جمال کی ہین پس نہیں ہی جمال اور
جلال مگر اوسی ذات پاک کی لیی و بعضون نی کہا کہ جمیل بمعنی آراستہ کرنیوالی اور جمال بخشنی والیکی ہی اور بعضون نی کہا کہ جمیل یعنی جلیل کی ہی
یعنی بزرگ اور بعضون نی کہا مالک نور اور بہجت اور حسن و جمال کا ہی اور بعضون نی کہا نیکو کار ساتہہ بندون کی اور کبر یعنی کبر مذموم باطل کرنا
حق کا ہی کہ توحید و عبادت ہی اور سرکشی کرنی ساتہہ حق کی اور دفع کرنا اور قبول نکرنا حق کو اور بعضون نی بطر الحق کی معنی لکہی ہین
باطل کرنا جمال حق کا ۱۲ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ لَا یُکَلِّمُہُمُ اللّٰہُ یَوْمَ
الْقِیٰمَۃِ وَلَا یُزَکِّیْہِمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْہِمْ وَلَہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ شَیْخٌ زَانٍ وَمَلِکٌ کَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَکْبِرٌ
رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تین شخص منگی کہ نہین کلام کریگا اونسی اللہ تعالی
دن قیامت کی یعنی کلام رضا کا یا مطلق اور نہ ثنا کریگا اونپر اور ایک روایت مین یہہ زیادہ آیا ہی اور نہ دیکہیگا طرف اونکی یعنی نظر رحمت و عنایت
سی اور ہوگا واسطی اونکی عذاب دردناک والا ایک تو بڈہا زنا کار اور دوسری بادشاہ جہوٹا اور تیسری مفلس تکبر کرنیوالا فقل کی یہہ مسلم نی
ف دن قیامت کی یعنی وقت ظہور فضل اور عدل اور غضب اور رضا اللہ تعالی کی اور نہ ثنا کریگا اونپر بخلاف تمام مومنین کی کہ اونکی ثنا کریگا یا
لا یزکیہم کی یہہ معنی ہین کہ نہین پاک کریگا اونکو بخاست گناہون سی ساتہہ عفو کرنی گناہون اونکی اور جملہ ولہم عذاب الیم حال ہی کہ تمہ روایت
دوسریکا ہی یا عود ہی طرف حدیث اصل کی اور معتمد یہی ہی اور یہہ سب کنایہ ہی نارضامندی اور غضب الہی سی اونپر اسلیے کہ جو کوئی کسی سی
ناراض اور خفا ہوتا ہی تو نگاہ نہین کرتا اوسکی طرف اور نہ کلام کرتا ہی اور نہ ثنا کرتا ہی اوسکی اور عذاب کرتا ہی اوسکو اور بڈہا زنا کا اسلیے
کہ جب زنا بڑا ہی جوان کی حق مین باوجود ہونی اوسکیکی معذور طبعا تو بڈہی کی حق مین کہ شہوۃ نہین رکہتا اور غفلت اوسسے دور ہوتی ہی
ہوگا بدتر اور دلیل ہی یہہ اوسکی نہایت بیحیائی اور خبث طبیعت پر اور جہوٹ بولنا اسکی حق مین برا ہی اور بادشاہ کی حق مین
کہ مدار انتظام ملک کا اور مصالح اور مہمات خلق کی اوپر کہنی اور حکم اوسکیکی ہین بدتر ہی اور یہہ بہی ہی کہ جہوٹ جو بولتی ہین تو
اکثر واسطی دفع ضرر اور حاصل کرنی نفع کی بولتی ہین اور بادشاہ خود قادر ہی اوسپر بغیر جہوٹ بولنی کی پس اوسکو جہوٹ بولنا
بدتر اور بیفائدہ تر ہوگا اور تکبر سب کی یہی بدتر ہی اور فقیر کی یہی کہ اسباب تکبر کیسی کہ وہ مال و جاہ ہی عاری ہی بدتر اور دلیل ہی اوسکی
خبث باطن اور لئیم طبعی پر ۵ کبر زشت و از کدایان زشت تر + زور سرد و برف دا گچ جا له تر اور بعضی عائل سی عیالدار مراد رکہتی ہین
کہ قبول صدقہ اور زکوۃ اور تواضع اور ملائمت لوگون کیسی کہ باعث رفع حاجت عیال اور رفاہیت حال کی ہین تکبر کرنی ہین اوعیال

کو ضرر پہنچاتی ہین اور ہلاک کرتی ہین تعنت اور حیا کرنی سوال سی اور چھپانا حال کا بسبب توکل کرنیکی مولی پر امر دیگر ہی اور تکبر اور بیجا انداختی ہاتھ
قبول نکرنا احسان کا لوگون سی بسبب تکبر کی باوجود احتیاج واضطرار کی امر دیگر ہی اور ممکن ہی یہہ کہا جاوی کہ مراد شیخ سی مختص سے یعنی بیان
ہوا برابر ہی کہ جوان ہووے یا بڈھا اور بسبب ہونی زنا کی بدتر اسکی حق مین شرعا اور عرفا واجب ہوئی اور سپر سنگساری جیسیکہ شیخ سی مراد بیاہا ہوا ہی
ہیچ آیینسوخة الشیخ والشیخة اذا زنیا فارجموہ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم کی اور مراد بادشاہ سی غنی ہی اسلیی کہ فقیر کبھی جھوٹ بولتا ہی غرض
فاسد کیلیی کہ منفعت دنیویہ ضروریہ ہی اور غنی نہین محتاج ہونا اوسکا مطلق پس جھوٹ بولنا اوسکو بدتر ہوگا اور مراد فقیر سی وہ شخص ہی کہ تکبر
کری فقرا پر اسلیی کہ تکبر کرنا اغنیا متکبرین سی صدقہ نہی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ مراد فقیر سی وہ ہی کہ تکبر کری کسب کرنیسی اور مشقت کرنیسی اپنی
نفسی اور اپنی عیال کی لیی باوجود قادر ہونیکی کسب پر جیسیکہ دیکھا جاتا ہی ہماری زمانہ مین اور نہین شک ہی کہ یہہ تکبر کہ متضمن ہے وسطی رغبت
اور ریا اور سمعہ کی ساتھہ ضرر پہنچانی نفس کی اور کرنی سوال کی اور لینی مال کی بغیر وجہ حلال سی بدتر ہی تکبر اغنیا کیسی خصوصا جیکہ تکلف
کری اور بنادی وضع بزرگون کیسی مانند بعضی فقہا کی کہ جو کہتی ہین کہ حلال وہ چیز ہی کہ حلال ہوئی بسبب ہماری اور حرام وہ چیز ہی کہ حرام
کی ہینی پس یہہ ہماری مرکب سخت بیماری ہی کہ عاجز مین اس سی حکماء اگرچہ پہنچین حد کمال کو ۔ ح ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ وَالْعَظَمَةُ اِزَارِيْ فَمَنْ نَازَعَنِيْ وَاحِدًا مِّنْهُمَا اَدْخَلْتُهُ
النَّارَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَذَفْتُهُ فِي النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ فرماتا ہی اللہ تعالی بزرگی ذاتی چدر میری ہی یعنی بمنزلہ چدر کی ہی نزدیک تمہاری اور بزرگی صفاتی تہبند میرا ہی یعنی بمنزلہ تہبند کی ہی نزدیک
تمہارے پس جو شخص جھینی مجھسی ایک کو ان دونون مین سی یعنی تکبر کری باعتبار ذات کی یا صفات اپنی کی اور چاہی ایک طرحکی شرکت کرنی ساتھہ میری
ہیچ ذات اور صفات میری کی تو داخل کرونگا مین اوسکو دوزخ مین یعنی اگ عذاب مین کہ جسکی حقین فرمایا ہی فانہا جزاء الکافرین وبئس مثوی المتکبرین
اور ایک روایت مین ہے کہ پھینکونگا مین اوسکو دوزخ مین یعنی اس عبارت مین حقارت ہی کہ پھینکونگا جیسیکہ ڈھیلی کو پھینکتے ہین ازراہ بی پروائی اور بی
اعتباری کی نقل کی یہہ مسلم نی ف یہہ ایک سوال ہی کہ حضرت حق سبحانہ نی بیان کی ہی واسطی یکتا ہونی اپنی کی صفت کبریا اور عظمت مین یعنی
یہہ دونون صفتین خاص میری ہی ذات کی لیی ہین کہ کسیکو مجال شرکت کی انمین اور متصف ہونا ساتھہ انکی درست نہین یعنی جود وکرم اور مہربانی
صفتین میری ہین اور خلق کو بھی اونسی ایک طرحکا حصہ ہی اور جائز ہی وصف کرنا اونکا ساتھہ اونکی بطریق مجاز کی مگر یہہ دو صفتین کہ بطریق
مجاز کی بھی میری غیر کو وصف کرنا اونکو درست نہین بمثابہ دو کپڑون کی کہ کوئی پہنی ہو تو پہننا دوسرے کا اونکو ممکن نہوگا اور کبریا اور عظمت لغت
مین دونون ایک ہی معنون پر آتی ہین کہ بزرگی اور بزرگ ہونا اور ظاہر حدیث سی فرق معلوم ہوتا ہی دونون مین کہ ایک کو چادر کی ساتھہ
تشبیہ دی اور ایک کو ازار کی ساتھہ پس بعضون نی کہا کہ کبریا صفت ذاتی ہی یعنی اللہ تعالی کبیر و متکبر ہی اپنی ذات مین خواہ دوسرا جانی
یا نہ جانی اور عظمت عبارت ہی ہونی اوسکی سی اسطرحکا کہ اوسکا غیر یعنی خلق بھی اوسکو بڑا جانتی ہین پس صفت پہلی ذاتی ہوئی اور دوسری صفت
اضافی اور یہہ ضرور ہی کہ جو کہ صفت ذاتی ہوگی اعلی ہوگی صفت اضافی سی اور چادر بھی اعلی ہی ازار سی پس باین لحاظ تشبیہ دی کبریا کو چادر
کی ساتھہ اور عظمت کو ازار کی ساتھہ ۔ ح ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهٖ حَتّٰى يُكْتَبَ فِي الْجَبَّارِيْنَ فَيُصِيْبُهٗ مَا اَصَابَهُمْ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی سلمہ بن اکوع کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہمیشہ رہتا ہی ایک شخص

کہ پہنچا اپنی نفس کو یہانتک کہ لکہا جاتا ہی یعنی نام اوسکا سرکشون مین یعنی ظالمون اور متکبرون کی دیوان مین پس پہنچی ہی اوسکو وہ چیز کہ پہنچی ہی لوگون کو بعد وفات دنیا اور آخرۃ مین نقل کی یہہ ترمذی نی ف لفظ تنقصہ مین ب تعدیہ کی لیی ہی یعنی بلند کرتا ہی اپنی نفس کو اور بعید کرتا ہی اوسکو لوگون سے مرتبہ مین اور عتقاد کرتا ہی اوسکو عظیم القدر یا ب مصاحبت کی لیی ہی یعنی موافقت کرتا ہی اپنی نفس کی ہیچ جانی اوسکی طرف کبر کے اور عزت دیتا ہی اوسکو اور اکرام کرتا ہی اوسکا جیسیکہ اکرام کرتا ہی دوست دوست کا یہانتک کہ ہوتا ہی متکبر اور خلاصہ معنی کی یہہ ہی کہ ہمیشہ لیجاتا ہی اوسکو اوسکی درجہ اور مرتبہ سی طرف مرتبہ اعلی کی ؛ ع یعنی لیجاتا ہی اپنی نفس کو اوسکی جگہ اور مرتبہ سی کہ اوسمین ہی جگہ بلند اور درجہ بلند مین ساتہہ تکبر اور ترفع کی اور موافقت کرتا ہی نفس کے اور جاتا ہی ساتہہ اوسکی ہر جانب مین کہ وہ جاتا ہی اور باز نہین رکہتا نفس کو سرکشی اور تکبر سی ؛ ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُونَ أَمْثَالَ الذَّرِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُونَ إِلَى سِجْنٍ فِي جَهَنَّمَ يُسَمَّى بُولَسَ تَعْلُوهُمْ نَارُ الْأَنْيَارِ يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ أَهْلِ النَّارِ طِينَةَ الْخَبَالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی اوسنی نقل کی اپنی باپ سی اوسنی اپنی دادا سی اوسنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جمع کیی جاوینگی تکبر کرنیوالی مانند چہوٹی چیونٹیون کی دن قیامت کی ہیچ صورت مردون کی یعنی صورت اونکی آدمیون کیسی ہوگی اور جثہ چیونٹیون کا سا آوینگی اور ڈہانکی گی اونکو خواری ہر جگہہ سی اونکی اور کہینچی جاوینگی طرف ایک قیدخانہ کی کہ دوزخ مین ہی نام رکہا جاتا ہی اوسکا بولس غالب ہوگی اونپر اور گہیرلیگی اونکو آگ اگون کی اور پلائی جاوینگی نچوڑ دوزخیون کیسی کہ نام ہی اوسکا طینۃ الخبال یعنی خون اور کچ لہو اور پیپ جو دوزخیونکی بدنسی بہنیگے نقل کی یہہ ترمذی نی ف مانند چہوٹی چیونٹیون کی الخ اس حدیث کی معنون مین اختلاف کیا ہی علمارنی کہا بعضون نی کہ یہہ کنایہ ہی اونکی خوار ہونیسی اونکی محشر مین اور پامال ہونیسی نیچی پاؤن لوگون کی جیسیکہ حال چیونٹیونکا ہی بدلیل اسکی کہ اوسہنا اور عود کرنا بدنون کا ساتہہ ان اجزا اصلی کی ہوگا کہ دنیا مین رکہتی ہی اور صورت چیونٹی کی اور جثہ اوسکا گنجایش اوسکی رکہتا نہین چنانچہ پہلی کہا فی صور الرجال تا معلوم ہو کہ آدمیون کی صورت پر ہونگی نہ چیونٹیون کی صورت پر اور یغشاہم الذل ہی قرینہ ہی اسکا کہ مراد معنی خواری کی ہین اور سیاق حدیث بہی دلالت کرتا ہی سیر اور ثواب یہہ ہی کہ حدیث محمول ہی ظاہر پر اور مراد اوسہنا متکبرون کا ہی ہیئت چیونٹیون کی حقیقت مین ولیکن صورتمین مرد ہونگی حقتعالی قادر ہی کہ اجزا اصلی کو کہ ساتہہ انکی اٹہینگی ہیچ مقدار جثہ چیونٹی کی جمع کری اور ساتہہ اس صورۃ کی بنادی اور خوار کری یہہ تقریر تو حضرت شیخ رح کی ہی ورنہ علی رح نی بہت سی قول یہان نقل کیی ہین اور تورپشتی سی نقل کیا ہی کہ ہم ظاہر معنی اس حدیث کی سلیم نہین لیتی کہ آنحضرت نی فرمایا کہی اعادہ کیی جاوینگی اوپر ان اجزا کی کہ تہی یہانتک کہ بغیر جثہ نا ڈہینگی کہ جلد کاٹی ہوئی ذکر کی بہی لگا جاوینگی پس کیونکر ہوسکی کہ سب اجزا آدمی کی ناخن اور بال وغیرہما چیونٹی کی جثہ مین جمع ہون پہر اسکی جواب بہی علما سی نقل کرکر پہر اونپر شبہ کیا ہی اور اپنی تحقیق یہہ لکہی ہی کہ اللہ تعالی اعادہ کریگا اونکو وقت نکالنی اونکی قبرون سی اوپر کامل ترین صورتون اونکی اور ساتہہ تمام اجزا سعد وسہ کی واسطی ثابت کرنی وصف اعادہ کی بروجہ کمال کی پہر کریگا اونکو موقف جزا مین اوپر صورت ذکر کیی گئی کی ازراہ اہانت اور ذلت دینی اونکی یا چہوٹی ہوجاوینگی ہیبت الہی سی وقت آنی اونکی طرف حساب کی جگہ کی اور وقت ظاہر ہونی اثر عذاب سلطانی کی کہ وہ اگر رکہا جاوی پہاڑ پر تو ہوجاوی غبار پراگندہ اور ثابت یہی ہوئی ہی تبدیل دوزخیون کی صورتون کی اوپر شکلون مختلفہ کی مانند کتون اور سوردون اور گدہون کی صورتون کی موافق صفتون اور حالتون انکی پس اس سے جانا رہتا ہی اشکال واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ولفظ بولس ساتہہ زبر ب کی اور جزم واو اور زبر لام کی اور قاموس مین ساتہہ پیش ب اور زیر لام کی مشتق ہی

یس سی بمعنی تحیر و ناامیدی و ابلیس ہم ازیں ہی مشتق ہی و آگ گون کی یعنی نسبت اوسکی ساتھہ و آگون کی مانند نسبت آگ کی ہی ساتھہ و چیزون کے کہ جلاوتی ہی و خیال ساتھہ زبرخ کی بمعنی فساد کی ہی کہا ایکشارح نی کہ وہ نام ہی غصہ و اہل ناری کا اور غصہ پیدا و رکھے ہوا د خون کہ بھیگا ہ دوزخیون سی ف ع وَعَنْ عَطِيَّةَ بْنِ عُرْوَةَ السَّعْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَإِنَّ الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ وَإِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ فَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عطیہ بیٹی عروہ سعدی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق غصہ کرنا یعنی وہ غصہ کہ واسطے خدا کی نہو شیطان سی ہی یعنی اوسکی اغواسی ہوتا ہی و تحقیق شیطان پیدا کیا گیا ہی آگ سی اور بجھائی نہین جاتی ہی آگ مگر پانی سی پس جسوقت کہ غصہ ہو ایک تمہارا پس چاہیی کہ وضو کری نقل کی یہہ بوداود نی ف پانی سرد کی استعمال کرنیکی خاصیت ہی آغصہ کو دفع کرتا ہی و تجربہ سپر گواہ ہی و اگر ٹھنڈا پانی پیوی و اوسکی بھی یہی خاصیت ہی اور چاہیی یون کہ جب غصہ آوی تو پہلی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہی کہ حدیث مین آیا ہی کہ اس سی غصہ جاتا رہتا ہی پھر جب دیکھی کہ غصہ نہین گیا تو اوٹھکر وضو کری اور دو رکعت نماز کی پڑہی و اسطی اللہ تعالی کی ف ع وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَإِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَإِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ غصی ہوا ایک تمہارا یعنی ہادی شر غصہ کا کسی پر سہجا لمین کہ وہ کہڑا ہو پھر جاوی پس اگر جاتا رہا اوس سی غصہ فبہا والا بیٹہ جاوی پہلو پر نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی ف شرح السنہ مین ہی کہ حکمت اسمین یہہ ہی کہ تا غصہ مین کوئی حرکت وجود مین نہ آوی کہ اوس سی پشیمانی اوٹہاوی اسلیی کہ لیٹا ہوا د ور ترہی حرکت مین بہ نسبت بیٹہی کی اور بیٹہا د ور ترہی کہڑی سی اور ظاہر یہہ ہی کہ ہیچ تغیر حالت کی اسطرح پر کہ موجب سکون و آرام کی ہی یکتا شر ہی ہیچ فعہ شورش غصہ کی ف ع وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِيَ الْكَبِيرَ الْمُتَعَالِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدَى وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْأَعْلَى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهَا وَلَهَى وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلَى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَى وَطَغَى وَنَسِيَ الْمُبْتَدَأَ وَالْمُنْتَهَى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدُّنْيَا بِالدِّينِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدِّينَ بِالشُّبُهَاتِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمِعَ يَقُودُهُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوًى يُضِلُّهُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغِبَ يُذِلُّهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَا لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ أَيْضًا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی اسما بیٹی عمیس کسی کہا سنا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماتی ہی برا بندہ ہی وہ بندہ کہ اپنی تئین اچہا جانا اور وسنی اور تکبر کیا اور بہول گیا خدا بزرگ بلند قدر کو یعنی بہول گیا یہہ کہ بزرگ اور بلند قدری اللہ ہی کو ہی یا بہول گیا اوسکی حساب و عذاب کو یا بین حیثیت کہ نہ تقوی کیا دنیا مین برا بندہ وہ بندہ ہی کہ جبر و قہر کیا لوگون پر اور ظلم و فساد مین حد سی گذر گیا اور بہول گیا خدا اور جبار متکبر قہار کو کہ بلند تر ہی قدرت و عزت مین سب سی برا بندہ ہی وہ بندہ کہ بہول گیا کار دین کا اور مشغول رہا دنیا مین اور بہول گیا مقبرون کو اور کہنگی و بوسیدگی بدن کو خاکم برا بندہ ہی وہ بندہ کہ فساد ڈالا اور حد سی بڑہ گیا اور بہول گیا اپنی ابتدا حال کو کہ کس چیز سی پیدا کیا گیا ہی کہ کیسا عاجز و ناتوان تہا اور اپنی انجام کار کو کہ کیا کیا ہونا اور کیا کیا دیکہنا ہی اور آخر اوسکا کیا ہی کہ مٹی مین جانا ہی یعنی جسکی ابتدا ایسی ہی اور انتہا ایسی تو لائق ہی اوسکو کہ اطاعت کری اللہ تعالی کی ان دونون حالتون کی درمیان مین برا بندہ ہی وہ بندہ کہ طلب کری دنیا کو ساتھہ عمل آخرۃ کی یا یہہ یعنی مین کہ

فریب دیوی اہل دنیا کو ساتھہ عمل صلحا کی تاکہ وہ متقدمہون اوسکی اور حاصل کری بیہہ مال وجاہ الٰہی برابر بندہ وہ بندہ ہی کہ خراب کیا دین کو ساتھہ شبہات کی برابر بندہ ہی وہ بندہ کہ طمع اور امیدواری خلق سی اور حرص کینچہ لیجاتی ہی اوسکو دنیا دارون کی دروازہ پر اور لیجاتی ہی جدہر چاہتی ہی برابر بندہ ہے وہ بندہ کہ خواہش نفس گمراہ کرتی ہی اوسکو اور لیجاتی ہی راہ دین سی برابر بندہ ہی وہ بندا کہ رغبت دنیا مین اور حرص اوسکی حاصل کرنیمین اور طلب کثرت خوار کرتی ہی اوسکو اور آبرو ریزی اوسکی دین کی کرتی ہی نقل کی بیہہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا ترمذی اور بیہقی نی کہ نہین ہی اسناد اس حدیث کی قوی اور بیہہ بہی ترمذی نی کہا کہ بیہہ حدیث غریب ہے **ف** بہول گیا مقبرون کو یعنی اہل مقبرون کو کہ عبرت نہ پکڑی ساتھہ اونکی یاد کرنا مقابر کا کنایہ ہی موت سی یعنی بہولگیا موت کو ساتھہ نہ سامان درست کرنیکی اوسکی لیی اور طمع الخ عجیب نقل ہی سید شاذلی رح سی کہ وہ پونہچی گئی کیمیا سی اونہون نی کہا کہ وہ دوکلمی ہین گر اخلق کو اپنی نظر سی اور قطع کر طمع حق سی اس بات کی کہ دیوی تجکو غیر اوس چیز سی کہ شمت مین ہی تیری اور نہین اسناد اوسکی قوی اس حدیث کو روایت کیا ہی طبرانی نی ہی اور بیہقی نی نعیم بن ہماز سی اور روایت کیا ہی اسکو حاکم نی ہی اپنی مستدرک مین اسما بنت عمیس سے اور اسمین شک نہین ہی کہ کثرۃ طرق قوی کردیتے ہے ضعیف کو اور کر دیتی ہی اوسکو حسن لغیرہ اور اوس سے تمام ہو جاتا ہی مقصود واللہ علم اور غریب ہی اور غرابت نہین منافی ہی صحت اور حسن کے اور نہایت کار بیہہ ہوگی کہ بیہہ حدیث ضعیف ہی اور حدیث ضعیف پر عمل کیا جاتا ہی فضائل اعمال مین اتفاقا پس وعظون مین لائق ہے بیہہ کہ ہو اوسپر عمل بطریق اولی ؛ ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تجرع عبد** افضل عند اللہ عز وجل من جرعۃ غیظ یکظمہا ابتغاء وجہ اللہ تعالی رواہ احمد اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین پیا کسی بندو نی گھونٹ افضل نزدیک اللہ عزوجل کی گھونٹ غصی کے کہ پی جاوی اوسکو واسطی رضامندی اللہ تعالی کی نقل کی بیہقی نی **وعن ابن عباس فی قولہ تعالی ادفع بالتی ہی احسن فاذا الصبر عند الغضب والعفو عند الاساءۃ فاذا فعلوا عصمہم اللہ وخضع لہم عدوہم کانہ ولی حمیم قریب** رواہ البخاری تعلیقا اور روایت ہی ابن عباس سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی دور کر تو یعنی برائی کو ساتھہ اوس خصلت کی کہ وہ نیک تر ہی کہا ابن عباس نی صبر کرنا نزدیک غضب کے اور عفو کرنا نزدیک برائی کی پس جب کرین لوگ صبر اور عفو نگاہ رکہی خدا تعالی اونکو آفات نفس اور خلق سے اور پست ہوتا ہی واسطی اونکی دشمن اونکا گویا کہ وہ دوست حمیم یعنی قریب ہے نقل کی بیہہ بخاری نی بطریق تعلیق کی **ف** اول اس آیۃ کریمہ کا بیہہ ہی ولا تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ یعنی برابر نہین ہی نیکی اور بدی جزا اور انجام کار مین اسکی بعد بیہہ ہی ادفع بالتی ہی احسن یعنی دفع کر ساتھہ اوس چیز کی کہ وہ بہتر ہی یعنی نیکی سی برائی کو کہ پیش آوی تجکو یعنی اگر کوئی تجہسی بدی کری تو نیکی کر اوسی **مصرع** اگر مردی احسن الی من اساء پس ابن عباس اوسکی تفسیر مین کہتی ہین کہ مراد دفع کرنی برائی کیسی ساتھہ نیکی کی بیہہ ہے کہ جب غصہ آوی صبر کری اور اگر کسی سے برائی پہنچی درگذر کری اور لفظ قریب تفسیر ہے حمیم کی یعنی قرابتی اور بیہہ تفسیر آخر آیۃ کی ہی کہ فرمایا ہی فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم ؛ ع **وعن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الغضب لیفسد الایمان کما یفسد الصبر العسل** اور روایت ہی بہز بن حکیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سے اوسنی نقل کی بہز کی دادا سی کہ نام اوسکا معاویۃ بن حیدۃ القشیری ہی کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی تحقیق غصہ البتہ خراب کرتا ہی ایمان کو جیسیکہ خراب کرتا ہی ایلوا شہد کو **ف** ایمان کو یعنی کمال ایمان کو یا اوسکے نور کو اور کبہی غصہ ایمان کو باطل بہی کر دیتا ہی نعوذ باللہ من ذلک ؛ ع **وعن عمر قال وہو علی المنبر یا ایہا الناس**

تَوَاضَعُوا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللهُ فَهُوَ فِي نَفْسِهِ صَغِيرٌ وَفِي أَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيمٌ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللهُ فَهُوَ فِي أَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيرٌ وَفِي نَفْسِهِ كَبِيرٌ حَتَّى لَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِمْ مِنْ كَلْبٍ أَوْ خِنْزِيرٍ اور روایت ہی حضرت عمر سی کہ کہا اسحالمین کہ منبر پر تہی ای لوگو تواضع اور فروتنی کرو اسلیے کہ مینی سنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تہی جو شخص کرے تواضع کری ساتھہ لوگون کی وسطی خدا کی یعنی واسطی طلب رضا اوسکیکی بلند کرتا ہی اللہ تعالی مرتبہ اوسکا پر وہ اپنی نفس اور نظر مین حقیر ہی یعنی بسبب دیکھنے کی اپنی کو نظر کمی سی اور لوگون کی آنکھہ مین بزرگ ہی یعنی بسبب بلند کرنی حق تعالی کی اسکی مرتبہ کو بسبب اس خصلت نیک کے اور جو کوئی تکبر کری پست کرتا ہی خدا تم قدر اوسکی پس وہ لوگون کی آنکھون مین حقیر ہی اور اپنی نفس اور نظر مین بزرگ ہی یہان تک البتہ وہ خوار تر اور سبکتر ہی لوگون کی نزدیک کتی یا سور سی ف یعنے متکبر اگرچہ اپنی کو بزرگ جانتا ہی اور بزرگ دکہاتا ہی لیکن خدا تعالی کی نزدیک حقیر ہی اور لوگون کی نزدیک سے خوار ہوتا ہی اور تواضع کرنیوالا اگرچہ اپنی کو حقیر جانتا ہی اور حقیر دکہاتا ہی لیکن خدا تعالے کے نزدیک بزرگ ہی اور لوگون کی نزدیک بہی بزرگ ہوتا ہی ۰ ع ۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوسَى ابْنُ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَبِّ مَنْ أَعَزُّ عِبَادِكَ عِنْدَكَ قَالَ مَنْ إِذَا قَدَرَ غَفَرَ ۰۰ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہا موسی بیٹی عمران علیہ السلام نی ای رب میرے کون عزیز ترہی تیری بندون مین سے تیری نزدیک فرمایا وہ شخص کہ جب قادر ہو بخشدی ف یعنی درگذر کری اوس سے کہ اوسپر ظلم کیا اور رنجہ دیا اوسنی آمین اشارہ ہو حضرت موسی علیہ السلام کو عفو کیا کرنیکا اسلیے کہ تہا غالب اوپر جلال اور جامع صفیر مین ہی کہ جو کوئی عفو کری نزدیک قدرت کی عفو کریگا اللہ تعالی اوسی دن عسرت کی یعنی دن قیامت کی ۰ ع وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَزَنَ لِسَانَهُ سَتَرَ اللهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهُ كَفَّ اللهُ عَنْهُ عَذَابَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنِ اعْتَذَرَ إِلَى اللهِ قَبِلَ اللهُ عُذْرَهُ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو شخص بند رکہی زبان اپنی یعنی عیب نقصان لوگون کی سی دانکتا ہی اللہ تعالی عیب نقصان اوسکی یعنی لوگون سی یا فرشتون اعمال کے لکہنے والون سی یا دونو سی اور جو کوئی روکی غصہ اپنا یعنی لوگون سی باز رکہیگا اللہ تعالی اوسی عذاب اپنا دن قیامت کی اور جو کوئی عذر کری یعنی اپنی تقصیر کا طرف اللہ تعالی کی قبول فرماتا ہی اللہ عذر اوسکا وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مُنْجِيَاتٌ وَثَلَاثٌ مُهْلِكَاتٌ فَأَمَّا الْمُنْجِيَاتُ فَتَقْوَى اللهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِي الرِّضَى وَالسَّخَطِ وَالْقَصْدُ فِي الْغِنَا وَالْفَقْرِ وَأَمَّا الْمُهْلِكَاتُ فَهَوًى مُتَّبَعٌ وَشُحٌّ مُطَاعٌ وَإِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ وَهِيَ أَشَدُّهُنَّ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الْخَمْسَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تین چیزین نجات دینی والی ہین خدا سے اور تین چیزین ہلاک کرنیوالی ہین آخرت مین پس ایہ چیزین نجات دینی والین ایک ڈرنا ہی خدا سی چہپی اور ظاہر مین یعنی حاضر و غائب خلق کی یا باطن و ظاہر مین اور دوسرے کہنا حق کا حالت رضامندی اور ناخوشی مین اور تیسری میانہ روی کرنی ہیچ دولت اور فقر کی اور ای پر ہلاک کرنیوالی چیزین پس وہ ہی تین ہین دل خواہش نفس کی کہ پیروی کی گئی ہی اور دوسری بخل و حرص فرمان برداری کی گئی اور تیسری گہمند کرنا مرد کا ساتھہ نفس اپنی کی یعنی اپنی تئین نیک جانی اور اپنی صفتون کو خوش رکہی کہ اسی کبر پیدا ہوتا ہے اور کبر سی تکبر وجود مین آتا ہی اور یہہ خصلت عجب سخت تر اور بدترین خصلتون ذکر کی گئین کے ہی لقل لکین بہتی نی یا نجون حدیثین

شعب الایمان مین ف کہنا حق کا اگرچہ یعنی اگر کسی سی راضی ہو سو اسے سچ اور واقعی بات کی نکہی اور اگر ناراض ہو تو بہی سو اسچ کی نکہی مثلاً اگر کسی فاسق وظالم سی نفع پہنچتا ہی اور راضی ہی اوس سے تو تعریف وثنا ناحق اور خلاف واقع کی نکرے اوس سبب سے اور اگر کسی صالح سی رنجیدہ وناراض ہو تو مذمت وبرائی نکرے اوسکی دونوحال مین طریق استقامت پر ثابت رہی اور میانہ روی کرنی یعنی خرچ کرنی مین کہ نہ اسراف ہو اور نہ تنگی یا مراد ہی توسط بیچ اغتیاء فقر وغنا کی جیسیکہ کہا ہی علما نی کہ بقدر قوت کی بہم پہنچانا معیشت مین افضل ہی غنا اور فقر سی اور خواہش نفس کی کہ پیروی کی گئی ہی یعنی تابع خواہش نفس کے ہونا اور جو کچہہ وہ کہی اوسکو کرنا اور جس طرف چاہی اودہر جانا یہہ خصلت ہلاک کرنیوالی ہی ایمان کامل یہہ ہی کہ خواہش نفس تابع فرمان حق کی اور شریعت آنحضرت کی ہو اور بخل وحرص فرمان برداری کی گئی یعنی طبیعت ہوتا ہی پس ایسا ہونا چاہی اور سخت تر آخر یعنی بڑی ہی آفین ازروی گناہ کی اور ضرر کی سلیے کہ متصور ہی توبہ کرنی مثابعت خواہش نفس سی اور خرابی بخل نہی بخلاف عجب کے کہ عجب والا معذور ہوتا ہی اور اپنی کو اچہا جانتا ہی اور وہ محجوب ہوتا ہی نہین امید ہوتی اوسکی جانیکی مانند بدعتی کی کہ کم ہوتا ہی کہ وہ توبہ کری اپنی بدعت سی ۞ خ **باب الظُّلْمِ** باب ہی بیچ بیان ظلم کی ف ظلم کی معنی ہین لغت مین نہ رکہنا ایک چیز کا بیچ جگہہ مخصوص اوسکی اور یہہ شامل ہی ہر چیز کو کہ حد محدود سی تجاوز کری اودسی طرح کہ چاہیی واقع نہو ساتہہ زیادتی یا نقصان کی یا بیوقت وبیجا واقع ہو اور جور وتعدی کی بہی یہی معنی ہین اور شرع مین بہی ظلم وغیرہ کی یہی معنی ہین نہایت کار آمین یہہ کہ محل شرعی اور درجہ شرعی مراد ہو یعنی ظلم شرعین اوسکو کہین گی کہ محل شرعی اور وجہ شرعی سی تجاوز کری ۞ خ **الْفَصْلُ الْأَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ **الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ** مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ ظلم کرنا سبب اندہیریون کا ہوگا دن قیامت کی نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی ف یعنی ظالم کو اودسدن تاریکی ہر طرف سی گہیر لیگی اور محروم ہوگا اوس نور سی کہ مومنون کو نصیب ہوگا جیسیکہ اس آیہ مین فرمایا نورہم یسعی بین ایدیہم وبایمانہم یا مراد ظلمات سی شدایدا ور عذاب ہین کہ عرصات قیامت مین اور دوزخی طبقون مین ساتہہ اونکی گرفتار ہونگی اور ظلمات کی معنی شدایدکی بہی ہین جیسیکہ اس آیہ مین قل من ینجیکم من ظلمات البر والبحر ح **وَعَنْ** أَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **إِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِي لِلظَّالِمِ حَتّٰى إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ وَكَذٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ الْآيَةَ** مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابوموسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی البتہ مہلت دیتا ہی ظالم کو اور عمر اوسکی دراز کرتا ہی یعنی تا کہ بہت سا ہوا وسے ظلم یہانتک کہ جسوقت کہ پکڑیگا اوسکو نہیں چہوڑیگا اوسکو اور نہین بہاگ سکیگا ظالم اوسکی عذاب سے پہر پڑہی آنحضرت نی موافق اسکی یہہ آیہ اور ایسیطرحسی کہ پکڑنا رب تیرا جسوقت کہ پکڑتا ہی بستیونکو یعنی بستی والون کو کہ ظالم ہین بیشک پکڑ اسکی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہ بعد اوسکی یہہ ہے ان اخذہ الیم شدید اور اسمین تسلی ہی مظلوم کی یعنی فی الحال اور وعید ہی ظالم کی لیی تا کہ مغرور ہو ساتہہ مہلت دینے کی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ولا تحسبن اللہ غافلا عما یعمل الظالمون ۞ ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ بِالْحِجْرِ قَالَ **لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ ثُمَّ قَنَّعَ رَأْسَهُ وَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى اجْتَازَ الْوَادِيَ** مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب گذری حجر پر تو فرمایا یعنی صحابہ کو کہ نہ داخل ہو تم اون لوگونکی مکانون مین کہ جنہون نی ظلم کیا اپنی جانون پر یعنی کفر اختیار کیا اور جہٹلایا اپنی پیغمبر خدا کو مگر یہہ کہ ہو تم روندوالی یعنی عبرت پکڑنیوالی ورا حوال اوس جماعت کا یاد کرنیوالی کہ موجب بیخبری کا ہی اور نہ گذرو یہان سی ساتہہ سہو وغفلت کی بسبب خوف اسکی کہ سبب پہنچی نکو وہ چیز کہ پہنچے اونکو یعنے اسلیے کہ ایسی جگہون سے ساتہہ غفلت کی گذرنا اوراوس سے عبرت نپکڑنا علامت قساوت قلبی اور نہ ہونی خشوع کی ہی اور یہہ محل

ع آدمی کی غافل دل اور حرص مین کہ ایک ہی کی طاعت کری
کرتا ہی اسکو اور خلاف اوسکی مخالفت کرتا ہی

اور مظنہ وقوع عذاب کا بھی یاد کرو اور عبرت پکڑو کہ مبادا تمہی بھی مثل عمل و نکبت کے وجود میں آؤ اور اوسکی سزا کو پہنچو پھر دکھایا آنحضرت نے سر اپنا چادر سے
اور جلدی چلی یہاں تک کہ گذری اوس مکان سے فضل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف حجر ساتھہ زیر ح اور جزم جیم کی نام زمین ثمود قوم صالح پیغمبر
علیہ السلام کا ہی اور یہہ گذرنا حضرت کا وہاں سی وقت جانی غزوہ تبوک کی تہا اور حضرت چادر ڈالکر داہنی جلد پر سی گذری مانند ڈر نیوالکی تاکہ
پڑی نظر اونکی مکانون پر اور کیا یہہ حضرت نے واسطی تعلیم امت کی تاکید پر دی کہ بن دو حضرت کی اور جمہ کیا درمیان قول و فعل کی تاکید ایا اسلیے
کہ حضرت نہایت خوف الہی کرنیوالی تہی جیسکہ فرمایا ہی انا اعلمکم بالله واخشاکم اور آیا ہی کہ آنحضرت نے منع کیا کہ اوس جگہہ پانی نہ پیوین اور کہانا نہ کہاویں
اسمین دلیل ہی اسپر کہ ظالمون کی مکانون کو وطن اور جگہہ رہنی کی نہ بہیرا وی ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلِمَةٌ لِأَخِيهِ مِنْ عِرْضِهِ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ إِنْ كَانَ لَهُ
عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی کچہہ حق بہائی مسلمان اپنی کا آبرو ریزی اوسکی سے یا
کرنی غیبت اور برا کہنی اور مانند اونکی یا کچہہ اور ہو خون اور مال سی پس چاہیی کہ معاف کروادی اوس سے اوس حق سی آجکی دن یعنی دنیا
مین پہلی اوس سے کہ نہو دینار اور نہ درہم کہ دیوی بدلی حق کی روز قیامت کی اگر ہوگا واسطی اوسکی عمل نیک لیا جاویگا اوسی موافق ظلم اوسکی کہ کیا ہے
یا موافق اوس چیز کی کہ لی ہی اور اگر نہین ہونگی ظالم کی لیی نیکیان لیا جاویگا برائیون صاحب سکیسی کہ مظلوم ہی پس لادی جاوینگی ظالم پر مثل
کے یہہ بخاری نے ف یعنی خراظالم کی روز قیامت کی یہہ ہی کہ نیکیان اوسکی مظلوم کو دین گی اور اگر وہ نیکیان نہ رکہتا ہوگا تو گناہ مظلوم کی
بوسپر رکہینگے اور اوسکو بسبب اوسکے عذاب کرینگی اور مظلوم کو عذاب سے کہ بسبب اون گناہون کی مستحق اوسکا ہوا تہا نجات دینگی اور یہہ جو اوپر کہا کہ
نہو دینار اور نہ درہم اوسمین تنبیہ ہی اسپر کہ واجب ہے اوپر یہہ کہ بخشواوی حق اوسی اگرچہ بدلی دنیا اور درہم کی ہو اسلیی کہ لینا دنیا اور درہم
کا آج بخشنی ہے اوپر آسان تر ہی یعنی حسنات کیسی یا رکہنی سیئات کیسی برتقدیر بخشنی کی اور موافق ظلم اوسکی مقدار طاعت اور معصیت کی اور روی
کمیت اور کیفیت کی سپرد علم الہی کی ہی کہ کتنی اور کیسی لیی دی جاوین گی اور کہا ابن ملک نے احتمال ہی یہہ کہ نیکیان اور برائیان جو لی جاوینگی
نفس اعمال ہون مجسم ہوکر کہ ہو جاوین مانند جواہر کی اور احتمال ہے ہی کہ جو نعمتین اور عذاب کہ طیار کیی گئی ہین اونکی لیی وہ ملین ۱۲ ح ع
وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ
فَقَالَ إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا وَقَذَفَ هَذَا وَأَكَلَ مَالَ هَذَا
وَسَفَكَ دَمَ هَذَا وَضَرَبَ هَذَا فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ
مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
صحابہ سی کہ ایا جانتی ہو تم کہ کون شخص ہی مفلس کہا بعضی صحابہ نے کہ مفلس ہم مین وہ شخص ہی کہ نہین درہم واسطی اوسکی اور نہ اسباب یعنی نقد
وجنس سے کچہہ نرکہتا ہو حاصل یہہ کہ اونہون نے جوابدیا ساتھہ اوسچیز کی کہ وہ جانتی تہی بحسب عرف اہل دنیا کی اور غافل ہوئی امر آخرت سی پس فرمایا
تحقیق مفلس میری امت سی یعنی امت اجابت سی حقیقت مین وہ شخص ہے کہ آویگا دن قیامت کی ساتھہ نماز اور روزی اور زکوۃ کی یعنی طرح
بطرح کی عبادتین مقبول اوس پاس ہونگی اور آویگا اس حالت مین کہ گالی دی ہی کسیکو اور تہمت کی ہی کسیکو اور کہا گیا ہی مال کسیکا یعنی ناحق
اور خون کیا ہی کسیکا یعنی ناحق اور مارا ہی کسیکو بغیر استحقاق کی یا زیادہ اوس چیز سی کہ مستحق ہی اوسکا یعنی یہہ کہ مفلس حقیقی وہ ہی کہ جسنے

جمع کیا درمیان ان عبادات کی اوران برائیون کی پس دیا جاویگا یہہ مظلوم صاحب حق بعضی نیکیون ظالم کی سی اور یہہ یعنی اور شخص صاحب حق نیکیون اوسکیسے پس اگر تمام ہو جاوینگے نیکیان اوسکی پہلی اسکی کہ حکم کیا جاوی ساتھہ خرد گناہ کی کہ اوسپر ہی یعنی ہنوز جزا اون حقوق کی کہ اوسپر ہین تمام نہوگی کچھہ باقی رہ جاویگی لی جاوینگی برائیان مظلومون کی اور ڈالی جاوینگی ظالم پر پھر ڈالا جاویگا وہ آگ دوزخ مین نقل کی یہہ مسلم نے

ف اسمین اشارہ ہی اسپر کہ نہین ہی عفو اور نہ شفاعت ہیچ حقوق بندون کی مگر یہہ کہ چاہیگا اللہ کسیکی لیہی تو راضی کریگا اوسکی مدعی کو ساتھہ اوس چیز کے کہ چاہیگا کہا نووی نے رحمہ اللہ حضرت کے وہ ہیچ یہہ حقیقت مفلس کے یہہ ہے کہ ہنوز کرکی ہی اور لوگون اوسکو مفلس گنتے ہین کہ جسکی پاس مال نہین ہیچ یا جسپاس کم ہوتا ہی مال اس حال مین کہ وہ مفلس حقیقی نہین ہے اسلیے کہ یہ مفلس منقطع ہو جاتا ہے سبب اوسکے اور ہی منقطع ہو جاتا ہے سبب تونگری کے کہ حاصل ہوتی ہے بعد اوسکی اور حیات مین خالی پس مفلس کے کہ یہہ پورا ہے اہلاک ہوگا وہ

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتؤدن الحقوق الی اہلہا یوم القیامۃ حتی یقاد للشاۃ الجلحاء من الشاۃ القرناء رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی الجملہ ادا کی جاوینگی حق طرف حق والون کی دن قیامت کی یہان تک کہ بدلہ لیا جاویگا واسطی بکری بی سینگ کے بکری سینگ دار سی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی عدالت اوسدن یہان تک ہوگی کہ ادا کرنا حقوق آدمیون کا کیا حیوانات سے بھی کہ داخل دایرہ تکلیف کی نہین ہین قصاص لیا جاویگا اور کہا ہی علمانی کہ یہہ قصاص مقابلہ کا ہی نہ قصاص تکلیف کا اور ملا علی نے لکہا ہی کہ صحیح قصاص مقابلہ ہونی اوسکیطرف ہی کہ نہین پوشیدہ پس اگر کہا جاوی کہ بکری غیر مکلف ہی اوسی کیونکر قصاص لیا جاویگا کہینگے ہم کہ اللہ تعالی فعال لما یریدہی ولا یسال عما یفعل و غرض اوس سے آگاہ کرنا ہی بندون کو کہ حقوق ضایع نہین ہوتی بلکہ قصاص لیا جاویگا حق مظلوم کا ظالم سے انتہی اور یہہ وجہ حسن اور توجیہ مستحسن ہے **وذکر حدیث جابر اتقوا الظلم فی باب الانفاق** اور ذکر کرے گئے حدیث جابر کے اتقوا الظلم بیچ باب انفاق کی

الفصل الثانی

فصل دوسری

عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تکونوا امعۃ تقولون ان احسن الناس احسنا وان ظلموا ظلمنا ولکن وطنوا انفسکم ان احسن الناس ان تحسنوا وان اساءوا فلا تظلموا رواہ الترمذی اور روایت ہی حذیفہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہو تم امعہ کہ کہو تم اگر نیکی کرین لوگ نیکی کرین ہم اور اگر ظلم کرین ظلم کرین ہم ولیکن قرار دو اپنی نفسون کو اسپر کہ اگر نیکی کرین لوگ پس لازم ہی تمپر یہہ کہ نیکی کرو اور اگر برائی کرین لوگ پس نہ ظلم کرو نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** امعہ ساتھہ زیر ہمزہ اور زبر میم مشددہ اور عین مہملہ کی مرد تابع لوگونکا عقل مین غیر ثابت اپنی رای پر اور ہے مبالغہ کی لیہی اور عورت کو لمعۃ نہین کہتی اور مراد یہان وہ شخص ہی کہ کہی مین ہوؤن گا ساتھہ لوگون کی جیسیکہ ہونگی وہ ساتھہ میری اگر وہ مجھیسی بھلائی کرینگی تو مین بہی بھلائی کرونگا اور اگر وہ برائی کرین گی تو مین بہی برائی کرونگا جیسیکہ ساتھہ لفظ تقولون الخ کی بیان فرمایا اور ظلم کرو یعنی احسان کرو یہانتک کہ ترک کرنا ظلم اور برائی کا احسان سے کذا قال الطیبی اور احتمال ہی کہ مراد یہہ ہو کہ اگر نیکی کرین وہ نیکی کرو اور اگر وہ بدی کرین تو تم اوسکی مقابلہ مین تجاوز حد سی نکرو اور بدلہ لو حد اعتدال پر جیسیکہ مشروع ہی یا عفو کرو اور ساتھہ بدلینی کی مقید نہو و یا احسان کرو اول مرتبہ عوام مسلمانون کا ہی اور دوسرا مقام خواص کا اور تیسرا درجہ اخص خواص کا حضرت شیخ علی متقی فی اپنی بعضون رسالون مین لکہا ہی کہ معیار شناخت محبت دنیا اور آخرت کی یہہ چار چیزین ہین جسکو غالب اور زیادہ ہی محبت دنیا کی وہ ایذا دیتا ہی لوگون کو بی تقریب اور بی سابقہ معاملہ کی اور جسکو کہ اس درجہ کی محبت نہین ہے وہ ابتدا کسیکو ایذا نہین دیتا ہی اور اگر کوئی اوسکو ایذا دیتا ہی تو بدلہ لیتا ہی بوجہ شرعی بغیر تجاوز کرنیکی حد سی اور وہ کہ محبت آخرت کے قوی رکہتا ہی اور محبت دنیا کی ضعیف وہ عفو کرتا ہی اوس سے کہ ایذا دے اور ظلم کرے اور جسپر کہ محبت آخرت کی بہت قوی ہی احسان کرتا ہے

سے مقابلہ مین ظلم کی اور یہہ درجہ صدیقون اور مقربون کا ہی رزقنا اللہ ثم ع وعن معاویۃ انہ کتب الی عائشۃ ان اکتبی الی کتابا توصینی فیہ ولا تکثری فکتبت سلام علیک اما بعد فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من التمس رضی اللہ بسخط الناس کفاہ اللہ مؤنۃ الناس ومن التمس رضی الناس بسخط اللہ وکلہ اللہ الی الناس والسلام علیک رواہ الترمذی اور روایت ہے معاویہ سی یہہ کہ اونہون نی لکہا طرف حضرت عائشہ کی یہہ کہ لکہو واسطی میری ایک خط کہ نصیحت کرو مجکو اوس خط مین اور کثرت سی نہ لکہو یعنی مختصر اور جامع لکہو پس لکہی حضرت عائشہ نی یہہ کلمات سلام تجہپر اپر بیچہی سلام کی تحقیق مینی سناہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ ڈہونڈہتا ہی رضامندی اللہ کی ساتہہ خفگی لوگون کی کفایت کرتا ہی اوسکو اللہ محنت لوگون کی سی یعنی اگر ایسا کام کری کہ رضا حق کی اوسمین ہی اور خلق بسبب خواہش نفس اپنی کی اوس سی ناراض ہون تو حق تعالی راضی ہوتا ہی اور خلق کو بہی راضی کر دیتا ہی اور دفع کرتا ہی اوس سی محنت و شر لوگون کی اور جو کوئی ڈہونڈہتا ہی رضامندی لوگون کی ساتہہ خفگی اللہ کے سونپتا ہی اوسکو اللہ طرف لوگون کی اور سلام تجہپر نقل کی یہہ ترمذی نی ف سونپتا ہی اوسکو اور اوسکی کارکو طرف خلق کی اور مدد نہین کرتا اوسکی اور دفع نہین کرتا شر انکا اوس سی اور مسلط کرتا ہی لوگون کو اوپر کہ ایذا دیتی ہین اور ظلم کرتی ہین اوسپر یعنی اصل رضاے خدا ہی اگر یہہ ہوے تو خلق بہی راضی اور مطیع ہو جاوینگی اور اگر یہہ نہوئی تو نہ وہ راضی اور نہ یہہ راضی اس سی یہہ معلوم ہوا کہ سلام شروع خط مین بہی لکہی اور آخر مین بہی پس اول بمنزلہ سلام ملاقات کی ہی اور دوسرا بمنزلہ سلام رخصت کے ع الفصل الثالث فصل تیسری عن ابن مسعود قال لما نزلت الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم شق ذلک علی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقالوا یا رسول اللہ اینا لم یظلم نفسہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس ذلک انما ہو الشرک الم تسمعوا قول لقمان لابنہ یا بنی لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم وفی روایۃ لیس ہو کما تظنون انما ہو کما قال لقمان لابنہ متفق علیہ روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا ابن مسعود نی کہ جب اتری یہہ آیت وہ لوگ کہ ایمان لائی اور نہ ملایا اونہون نی اپنی ایمان مین ظلم گران ہوئی یہہ بات اوپر صحابیون حضرت کی یعنی بگمان انکی کہ مراد ظلم سی مطلق گناہ ہین کہا اونہون نی یا رسول اللہ کونسا ہم مین سی ہی کہ نہین ظلم کیا اپنی نفس پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین یہہ یعنی مراد ظلم سی جو تم سمجہے ہو گناہ وہ نہین ہے بلکہ مراد ظلم سی نہین ہے مگر شرک کیا نہین سنا تمنی قول لقمان کا واسطی بیٹی اپنی کی ای بیٹی میرے نہ شریک کر تو ساتہہ اللہ کی کسی چیز کو یعنی نہ ملا شرک کر نیکو ساتہہ ایمان باللہ اور تمام اون چیزون کی واجب ہے ایمان لانا بتحقیق شرک البتہ بڑا ہی ظلم ہی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ نہین ہی مراد ظلم سی جیسا کہ تمنی گمان کیا ہی نہین وہ مگر جیسا کہ کہا لقمان نی واسطی بیٹی اپنے کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بعد لفظ بظلم کی بقیہ آیۃ یون ہی کہ اولئک لہم الامن وہم مہتدون یعنی یہہ لوگ ہین کہ اونکی لیی امن ہے اور یہہ راہ سیدہی پانیوالی ہین اور حاصل یہہ کہ جب یہہ آیت اوتری تو صحابہ نی ظلم کو گناہ پر حمل کیا اور دشوار ہوئی یہہ انپر صحابہ پر اور کہا کہ کون ہی ہم مین کہ اوس سی گناہ نہین ہوا پس حضرت نی فرمایا کہ ظلم سی گناہ نہین مراد ہی بلکہ شرک ہی اور اگر کوئی کہی کہ ملنا ایمان کا ساتہہ شرک کی کیونکر ہو سکتا ہی شرک ضد ایمان کی ہان ملنا گناہ کا ساتہہ ایمان کی البتہ متصور ہی چنانچہ صحابہ کا ذہن اسی سبب سے اس طرف گیا کہ ظلم سی گناہ مراد ہی جواب اوسکا یہہ کہ ملنا ایمان کا ساتہہ شرک کی واقع ہی جیسیکہ مشرک مکہ کی ایمان خدا پر رکہتی تہی اور پہر عبادت بتون کی کرتی تہی اور بتون کو عبادت مین شریک حق کا کرتی تہی شرک بہیچ وجود اور خالقیت اور عبادت کی ہوتا ہی اور یہان مراد شرک عبادت

ہین ہے اور یہہ نص قران دلالت کرتی ہی اوسپر ومایؤمن اکثرہم باللہ الا وہم مشرکون یعنی ایمان نہین لاتی اکثر اونکی مگر درحالیکہ مشرک ہین بامراد ایمان لانا ہی ساتہہ زبان کی اور شرک نگاہ رکہنا دلمین جیسیکہ حال منافقون کا ہی کہ خلط کیا ہی ایمان ظاہر کو ساتہہ شرک باطن کے اور شرک بڑا ہے ظلم ہی یہہ استنیاف تعلیل ہی یعنی باطل کردیتا ہی شرک ایمان کو اور نہین جمع ہوتا شرک ساتہہ ایمان کی ہرگز جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی فی ومن یکفر بالایمان فقد حبط عملہ بخلاف اور تمام گناہون کی کہ وہ منافی ایمان کی نہین ہین بموجب مذہب اہل حق کی بخلاف خوارج اور معتزلہ اور تمام مبتدعہ کی پس صحابہ رضی اول سمجہا تہا ملنا گناہ کا ساتہہ ایمان کی اسلیے کہ شرک نہین متصور ہی ملنا اوسکا ساتہہ ایمان کی پس جواب دیا حضرت نے کہ ملنا اوسکا ساتہہ ایمان کی ممکن ہی اسطرح کہ ایمان لاوی اللہ پر اور شریک کری اوسکی عبادت مین غیر اوسکیکو پس ہوگا ایمان لغوی نہ شرعی والا ایمان باللہ نہین معتبر ہوتا مگر جسکیہ مشتمل ہو اوپر ثابت کرنی صفات کمال کی اللہ تعالی کی جیسی اور پاک کرنی اوسکیکی نقصانون سی والا لازم آوی یہہ کہ ہون تمام کفار ایمان رکہنی والی اللہ تعالی پر حقیقۃ فرمایا اللہ تعالی فی ولئن سالتہم من خلقہم لیقولن اللہ ولیکن اللہ تعالی نے نہین رخصت دی شریک کرنی ظاہری کی بہی جیسیکہ حدیث قدسی مین ہے انا اغنی الشرکاء عن الشرک ۱۲ ح وعن ابی امامۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من شر الناس منزلۃ یوم القیمۃ عبد اذہب اخرتہ بدنیا غیرہ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بدترین آدمیون کا ازروی مرتبہ کی دن قیامت کی وہ بندہ ہی کہ کہوئی اپنی آخرۃ بسبب دنیا غیر اپنی کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف یعنی دنیا واسطی دوسرکی حاصل کی اور بسبب اسکے ظلم لوگون پر کیا جیسیکہ عامل اور مددگار ظالمون کی کرتی ہین ۱۲ ح وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدواوین ثلثۃ دیوان لا یغفر اللہ الا الاشراک باللہ یقول اللہ عز وجل ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ودیوان لا یترک اللہ ظلم العباد فیما بینہم حتی یقتص بعضہم من بعض ودیوان لا یعبا اللہ بہ ظلم العباد فیما بینہم وبین اللہ فذاک الی اللہ ان شاء عذبہ وان شاء تجاوز عنہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دفتر یعنی نامہ اعمال تین طرحکی ہین ایک وہ نامہ اعمال ہی کہ نہین بخشتا اللہ تعالی اوسچیز کو کہ اوسمین ہے وہ وہ نامہ عمال ہی کہ اوسمین شریک کرنا ہی کسی چیز کو ساتہہ خدا کے یعنے کفر ہی فرماتا ہی اللہ عزوجل کہ خدا تعالی نہین بخشتا شرک کو اور دوسرا وہ نامہ اعمال ہی کہ نہین مہل چہوڑیگا اوسکو خدا تعالی اور بالضرور حکم کریگا ساتہہ اوسکی وہ ظلم بندونکا ہی اوسمین یہان تک کہ بدلہ لی بحکم الہی بعض ونکا بعض سے یعنی یا فضل کری اللہ بعضون پر ساتہہ راضی کردینی مدعیون اونکیکی پس وہ بندے لینی کی ہوگا قایم مقام دینہ کی دنیا مین اور تیسرا وہ نامہ اعمال ہی کہ نہین پرواکرتا اللہ تعالی ساتہہ اوسکی یعنی اگر چاہی موافق اوسکی حکم کری اور اگر چاہی نہ کری وہ یہہ ہی ظلم کرنا بندونکا درمیان اپنی اور درمیان خدا کی یعنی قصور کرنا اللہ کی حقوق مین پس یہہ سپرد ہی طرف اللہ کی اگر چاہی عذاب کری بندہ کو بسبب اوس عمل کی اور اگر چاہی درگذر کری اوس سے اور عذاب نکری اوسپر ف پس معلوم ہوا کہ بندون کی حقوق مین البتہ مواخذہ ہی اور اللہ تعالی کی حقوق مین شرک نہین بخشتا جانسکا اور باقی موقوف ہی مشیت ایزدی پر چاہی عذاب کری چاہی بخشدی ۱۲ ح وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاک ودعوۃ المظلوم فانما یسال اللہ حقہ وان اللہ لا یمنع ذا حق حقہ اور روایت ہی علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بچ تو بددعا مظلوم کی سی یعنی کسی پر ظلم نکر کہ تجہہ پر بددعا کری اسلیے کہ وہ نہین مانگتا ہی خدا سی مگر حق اپنا اور تحقیق اللہ تعالی نہین منع کرتا صاحب حق کو حق اوسکیسی یعنی بلکہ دیتا ہی ہر صاحب حق کو حق اوسکا ۱۲ ح وعن انس بن شریح ان جبیل انہ سمع رسول اللہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من مشی مع ظالم لیقویہ وھو یعلم انہ ظالم فقد خرج من الاسلام اور روایت ہی اوس بن شرحبیل سے
کہ اوسنی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے تھے جو شخص کہ چلی ساتھہ ظالم کی اور موافقت کری اوسکی تاکہ تقویت اور تائید کری اوسکی حال آنکہ وہ شخص
کہ اوسنی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے تھے جو شخص کہ چلی ساتھہ ظالم کی اور موافقت کری اوسکی تاکہ تقویت اور تائید کری اوسکی حال آنکہ وہ شخص
جانتا ہی کہ وہ ظالم ہی پس تحقیق نکلیگا وہ شخص اسلام سی یعنی کامل ایمان سی **وعن** ابی ھریرۃ انہ سمع رجلا یقول ان الظالم لا یضر الا
نفسہ فقال ابو ھریرۃ بلی واللہ حتی الحبارٰی لتموت فی وکرھا ھزلا بظلم الظالم رواہ البیھقی فی الاحادیث الاربعۃ فی
شعب الایمان اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ تحقیق ابوہریرہ نی سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہی تحقیق ظالم نہین ضرر پہنچاتا مگر نفس اپنے کو یعنی
ضرر اوسکا سرایت اور مین نہین کرتا پس کہا ابوہریرہ نی ہان یعنی غیر کو بہی ضرر پہنچاتا ہی قسم اللہ کی یہان تک کہ تعدری جانور البتہ مرجاتا ہی اپنے
گھونسلی مین دبلا ہوکر بسبب ظلم ظالم کی نقل کین بیہقی نی چارون حدیثین شعب الایمان مین **ف** جباری ساتھہ پیش ح کی ایک جانور ہی کہ اوسکو تعدری
کہتے ہین یعنی باز رکہتا ہی خدا تعالی مینہہ کو بسبب شومی گناہ ظالم کی اور مرجاتی ہین بسبب اوسکی انسان اور جانور یہان تک کہ جباری ہی اور تخصیص
جباری کی اس سبب سے ہی کہ وہ بہت دور جاتا ہی دانہ پانی کی تلاش مین یہان تک دیکہا ہی کہ اوسکی پیٹ مین سے جبۃ الخضرا نکلا ہی کہ وہ بصرہ کی
سوا اور کہین نہین ہوتا اور مسافت اوسکی اوگنی کی جگہہ مین اور بصرہ مین کئی روز کی راہ ہی اور اوسکی گھونسلی کو دیکہا ہی کہ ایسی جگہہ ہوتا ہی کہ
مسافت اوسمین اور پانی کی جگہہ مین چند روز کی راہ کی ہوتی ہی اور وہان سی پانی پیکر آتا ہی پس مزا اوسکا بڑی دلیل ہی قحط پر اور امساک باران
پر اور مراد اوس شخص کی کہ جسنی کہا کہ ظالم ضرر نہین کرتا مگر اپنی جان پر یہہ ہے کہ اگرچہ ظالم ظاہر مین زیان مظلوم کا کرتا ہی لیکن حقیقت مین اپنا ہی زیان
کرتا ہی اور مظلوم کی ایسی ایسا زیان ہی کہ جزا اپنی پاویگا اور بدلہ اپنا لیویگا ابوہریرہ نی اوسکو ساتھہ قرینہ کی کہ اوس مقام مین پیش آیا ہو عموم پر حمل کر
کو یہہ بیان کیا اور غالب یہہ ہے کہ یہہ قول ابوہریرہ کا مضمون حدیث کا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی سنی ہو یا اوسنی استنباط کیا کہ باز رکہنا مینہہ کا
بسبب شومی ظلم کی وارد ہوا ہے اور اوسی لازم آتا ہی زیان پہنچنا حیوانات کو ۱۲ ح **باب الامر بالمعروف** باب ہے بیچ بیان
امر معروف کی **ف** معروف معرفت سی ہی یعنی پہچانی کی یعنی وہ چیز کہ پہنچانی گئی ہی شرعین اور شرع ساتھہ اوسکے وارد ہوتی ہی مثل
مروت اسکی کہ بسبب پہچانی ہلین اوسکے منکر ہی ساتھہ زبرکات کے یعنے نہ پہچانی گئی کی شرع مین کہ وارد ہوی ہو ساتھہ اوسکی شرع جیسیکہ مردانا سا کوئی اوسکو نہ پہچانے اور عجب ہے مولف
سے کہ شروع باب مین الٰہی عن المنکر لکہا بعد بالامر بالمعروف کی باوجودیکہ اکثر کتابون مین نواہی آئے ہین اوامر سے یعنی حدیثون مین یہ ہے کہ اس باب مین مذکور ہین صریح بیان نہی منکر کا ہی
اور شاید کہ ترک اسلیی کیا کہ امر معروف شامل ہی نہی منکر کو بہی ۱۲ ح **الفصل الاول** فصل پہلے **عن** ابی سعید الخدری
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ
فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان رواہ مسلم روایت ہی ابی سعید خدری سی اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نے
جو شخص کہ دیکہی یعنی جانی تم مین سے کوئی امر خلاف شرع پس چاہیی کہ تغیر کری اوسکو ساتھہ ہاتھہ اپنی کی یعنی مثلا باجی توڑ ڈالی اور نشہ کی چیز بہا دی اور
اور غصب کی چیز مالک کو دلوا دی پس اگر طاقت نرکہی ہاتھہ سی تغیر کرنیکی بسبب ضعف فاعل اوسکے یا قوی اوس سے پس تغیر کری اپنی زبان سی اور پڑہے
آیتین وعید کی اوسکی آگی اور نصیحت کری اور ڈراوی اوسکو سخت سست کہی اگر سیدہی طرح نہ مانی پس اگر تغیر نکر سکی زبان سی پس تغیر کری
ساتھہ دلکی یعنی مکروہ رکہی دل سی اور سوزش دل ہو اور ارادہ رکہی اوسکی تغیر کرنیکا ساتھہ اوزبان سی بر تقدیر قدرت کی اور عداوت اور کنارہ
کری اوسکی کرنیوالی سی نہ ترا انکار اور بی رضامی ہوا اور یہہ تغیر کرنا ساتھہ دل کی سست ترین ایمان کا ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنے یہہ سست
ترین زمانہ ایمان کا ہی اسلیی کہ اگر ہوتی اہل زمانہ کی قوی تو قادر ہوتی اوپر انکار قوی اور فعلی کی اور نہ محتاج ہوتی طرف اقتصار کی اوپر انکار

قلب کے یہ معنی ہین کہ یہ شخص فقط دل ہی سے انکار کرتا ہی ضعیف ترین ایمان کا ہی ہی ایسی کہ اگر ہوتا وہ قوی دین مین تو نہ اکتفا کرتا اوسپر اور ہوتا ہے اوسکی یہہ حدیث مشہور افضل الجہاد کلمۃ حق عند سلطان جائر اور فرمایا اللہ تعالی فی ولا یخافون لومۃ لائم اور کہا ہی بعضی علما ہماری نی کہ امر اول و اعلی امر اوکی ہی اور دوسرا اوسطی علما کی اور تیسرا اوسطی تمام مومنین کی اور بعضون نی کہا کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ انکار کرنا کا دل سے ضعیف ترین مراتب ایمان کا ہی ایسی کہ جب دیکھے ایک چیز خلاف شرع کو کہ معلوم ہی دین مین بالضرورۃ اور نہ کرے وہ کہی اوسکو اور راضی ہوتا ہو اوسکی اور اچھا جانی اوسکو تو ہوگا کافر پھر جانا چاہی کہ جب خلاف شرع چیز حرام ہو تو واجب ہے منع کرنا اوسی اور اگر مکروہ ہو تو مستحب ہے اور امر معروف بہت تابع ہی اوچیز کی کہ حکم کیا جاتا ہی ساتھہ اوسکی پس اگر وہ چیز واجب ہے تو امر معروف بھی واجب ہے اور اگر مستحب ہے تو امر بالمعروف بھی مستحب ہے اور شرط امر بالمعروف اور نہی منکر کی یہہ ہے کہ باعث ہون فتنہ کی جیسا کہ جانا گیا اسی حدیث مین اور اور شرط یہہ ہی کہ گمان ہو قبول کا پس اگر گمان کری کہ وہ نہین قبول کریگا تو واجب نہین لیکن مستحب ہے وسطی ظاہر کرنی شعایر اسلام کی اور لفظ من شامل ہی ہر ایک کے یعنی یہہ امر بالمعروف اور نہی منکر ہر ایک کو کہ پہنچتا ہی خواہ مرد ہو یا عورت ہو یا غلام ہو یا فاسق جانا چاہی کہ ہر چیز واجب ہوئی امر معروف کی یہہ شرط نہین ہے کہ امر کرنیوالا خود بھی کرتا ہو اور یہ غیر اوسکی درست نہوا یسی کہ امر کرنا نفس اپنی کا واجب ہے اور امر کرنا غیر کا واجب ہے سر ایس اگر ایک واجب فوت ہو تو ترک کرنا دوسری واجب کا جائز نہین ہوگا اور یہہ جو کلام اللہ مین آیا ہی لم تقولون ما لا تفعلون بر تقدیر تسلیم کی کہ ورود اوسکا امر معروف اور نہی منکر مین ہی مراد اوس سے زجر اور منع کرنا نہ کرنسی ہی نہ کہی سی یعنی مراد یہہ ہے کہ آپ کیون نہین عمل کرتی اور یہہ مراد نہین ہے کہ کہین نہین لیکن اسمین شبہہ نہین کہ اگر آپ بھی کرین تو بہتر ہی ایسی کہ جو شخص آپ عمل نہین کرتا اوسکا کہنا تاثیر نہین کرتا اور کہا نووی نی کہ امر معروف اور نہی منکر ترتیب کو واجب ہے ساتھہ کتاب و سنت اور اجماع امت کی اور نہین مخالف ہین اسمین مگر بعضی روافض سو اونکا کچھہ اعتبار نہین اور جسنی کہ واجب ادا کیا اور مخاطب نے قبول نکیا واجب اوسکی ذمہ سے ساقط ہوگیا اور بعد اوسکی کچھہ اوسپر لازم نہین اور کہا ہی علمارنی کہ فرضیت اوسکے بطریق کفایہ کی ہی اور جو کوئی قادر ہوا وسپر اور نکری اوسکو بلا عذر تو گنہگار ہی اور کبھی فرض عین بھی ہو جاتا ہی جیسا کہ منکر ایسی جگہہ پر ہو کہ نہین جانتا ہی اوسکو کوئی سوا اوسکی یا نہین قادر ہی اوسکی ازالہ پر کوئی سوا اوسکی جیسا کہ دیکھی اپنی بیوی کو یا بیٹی کو بڑا کام کرتی تو خاص اسی پر فرض ہوتا ہی اور نہین ساقط ہوتا ہی بکلیت سی بگمان اسکی کہ نہین فائدہ کرتا بلکہ واجب ہے اوسپر کرنا اوسکا فان الذکری تنفع المومنین و ما علی الرسول الا البلاغ المومنین اور امر معروف اور نہی منکر نہین مخصوص ہے حاکمون سے کسی اور امر حاکم کا ہی اوسمین شرط نہین ہے بلکہ عوام الناس کو بھی پہنچتا ہی کہ امر معروف اور نہی منکر کرین اگلی بزرگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتی تھی حاکمون پر اور مسلمان اوسکو جائز کہتی تھی اور سرزنش نہین کرتی تھی اونکو پھر امر معروف اور نہی منکر وہ کری کہ علم رکھتا ہو اوسچیز کا کہ امر کرتا ہے اوسکا اور نہی کرتا ہی اوسسے اور یہہ مختلف ہوتا ہی ساتھہ اختلاف اوسچیز کی پس اگر ہو وہ جہات ظاہرہ یا محرمات مشہورہ سے مانند نماز اور روزہ اور زنا اور شراب اور مانند اونکی تو تمام مسلمان علم رکھتی ہین انکا کرین شوق سی اور اگر ہو وہ فائق افعال و اقوال سی اوس قبیلہ سی کہ متعلق ہی ساتھہ اجتہاد کی نہین ہے عوام کو دخل اوسمین ایسی کہ انکا رادسپر علما ہی کو پہنچتا ہی اور انکار متفق علیہ مین ہی اور مختلف فیہ مین انکار نہین چاہیی خصوصا بموجب مذہب انکے کہ کہتی ہین مجتہد مصیب ہے اور لائق ہی کہ امر معروف اور نہی منکر بطریق نرمی کی کری اور وسطی خدا کی کری نہ وسطی نفس کے تاثیر کری اور ثواب پاوے اور نصیحت پوشیدہ کری کہ ظاہر کرنی نصیحت ہی ش ح وعن النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المدھن فی حدود اللہ والواقع فیھا مثل قوم استھموا سفینۃ فصار بعضھم فی اسفلھا وصار بعضھم فی اعلاھا فکان الذی فی اسفلھا یمر بالماء علی الذین فی اعلاھا فتاذوا بہ فاخذ فاسا فجعل ینقر اسفل السفینۃ فاتوہ

فَقَالُوْا مَالَكَ قَالَ تَأَذَّيْتُمْ بِيْ وَلَا بُدَّ لِيْ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ أَخَذُوْا عَلَى يَدَيْهِ أَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا أَنْفُسَهُمْ وَإِنْ تَرَكُوْهُ أَهْلَكُوْهُ وَأَهْلَكُوْا أَنْفُسَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حال ورمثال ستی کرنیوالیکی بیچ حدود اللہ کے اور پڑنیوالیکی بیچ حدود اللہ کی یعنی کرنیوالی گناہ کی مثال ورحال ایک قوم کی ہی کہ بیٹھی کشتی مین اور قرعہ ڈالا تا جس جگہہ کا قرعہ بنام جس کسی کی آیا بیٹھا جیسیکہ عادت شرکا کی ہی پس ہوئے بعضے اونکی کشتی کی نیچی کی مکان مین اور ہوئی بعضی اوپر کے مکان مین پس تھے وہ نیچی کی مکان مین تھے کشتی کی گذرتی واسطی پانی کی اون لوگون پر کہ اوپر تھی پس ایذا پائی اوپر والون نی بسبب اسکے یعنی وہ کہ نیچے سے آتا پانی لینی کی لیی اور اوپر والون پر گذرتا اونہون نی ایذا پائی بسبب اسکے پس لیا نیچی والی نی تبر اور شروع کیا کہودنا کشتی کی نیچی کی طرف سے پس آئے اوپر والی اوس پاس اور کہا کیا ہوا ہی تجکو اور کیا کام کرتا ہی کہ کشتی کو کہودتا ہی کہا نیچی والی نی کہ ایذا پائی تمنی بسبب اوپر آنی میری کی اور گذرنی کی تمپر ساتھہ پانی کی اور ضرور ہی مجکو پانی لینی سی پس اگر پکڑین اوپر والی اوسکی ہاتھہ کو نجات دینگی اوسکو اور نجات دینگی اپنی کو یعنی غرق اور ہلاکت سی اور اگر چھوڑ دین اوسکو یعنی نہ پکڑین ہاتھہ اوسکا اور کہودنی دین ہلاک کرینگی اوسکو اور ہلاک کرینگی اپنی کو نقل کی یہہ بخاری نی ف حدیث مین جو لفظ مداہن کا ہی اوسکی معنی ہین مداہنت کرنیوالا اور مداہنت یہہ ہے کہ ایک چیز خلاف شرع دیکھی اور تغیر نکری اوسکو اور منع نکری اوس سے باوجود قدرت رکہنی کی اوپر بسبب شرم کی یا بی حمیتی دین کی یا کسی کی جانبداری کی یا بطمع رشوت لینی کی یا بی پروائی کی دین مین اور لغت مین مداہنت اور مداارات کی ایک ہے معنی ہین لیکن شرعین مدارات کی اجازت آئی ہی بلکہ بعضے جگہہ مستحسن ہے اور مداہنت سی منع فرمایا ہی اور فرق مداہنت اور مدارات مین یہہ ہے کہ مدارات یہہ کہ واسطی حفظ دین کی اور نگاہ رکہنی کی تشویش وقت سی اور دفع کرنی ظلم ظالمون کی کری اور مداہنت یہہ کہ واسطے حفظ نفس اور مطلب نی دنیا کی اور طلب نی منافع کی لوگون سی اور بسبب بے پروائی کی دین مین کری اور مثال ستی کرنیوالیکی بیچ حدود اللہ کی یعنی بسبب قائم کرنی حدود کی یا بسبب منع کرنیکے گناہون سے کرنیسے کہ جو گناہ موجب حد کی ہین اور ممکن ہے یہہ کہ ہو مراد حدود سے مطلق گناہ پس فرماتی ہین کہ مثال ورحال مداہنت کرنیوالیکی حدود خدا مین اور کرنیوالون گناہ کی ایسی ہی کہ جیسی ایک قوم نی قرعہ ڈالا کشتی کے بیٹھنیکے لیی اخر یعنی تقسیم کیا اوسکی درجون کو ساتھہ قرعہ کی اور یہہ قید اتفاقی ہی اسلیی کہ نہین متصور ہی یہہ مگر ایک جماعت خاص مین کہ مالک ہون اوسکے ساتھہ شرکت برابر کی والا ہوتی ہی تقسیم بحسب حکم مالک کشتی کے بموجب اجارہ وغیرہا کی اور لفظ الذی جو بیچ جملہ فکان الذی الخ کی مفرد لائی تو بنظر لفظ بعض کے لائی اور اشارہ وہی پسر کا اگر ایک ہو تو بہی امر ایسا ہی ہے اور اکثر ونکی نزدیک تو یہی پانی استعمال کا مراد ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد پانی سی پیشاب و پاخانہ ہی کہ نیچی گرتا ہی اور اوپر لاتا ہی تا دریا مین ڈالی اور لانی مین اوپر گذرتا ہی اور ایذا اوٹہانا اونکا اس صورت مین ظاہر ہی حاصل یہہ کہ نیچی والا اوپر آتا ہی پانی لینی کی لیی یا پیشاب پاخانہ پہینکنے کی لیی اور اوپر والی اوسکی جانی آنی سی ایذا پاتی ہین پس نیچی والی نی کشتی کہودنی شروع کی تا وہان سی پانی بہوی یا پیشاب وغیرہ ڈالی پہر اکہٹے مین مذکور ہوئی اور لفظ پانی تمثیلا بر عرف اور عادت اور بیان واقع اور تقریب کہودنی کشتی کی ہی اور مقصود بیچ بیان حال ورمثال مداہنت کی یہہ ہے کہ فرمایا پس اگر پکڑین الخ اور معنی یہہ ہین کہ اسی طرح اگر منع کرین لوگ فاسق کو فسق سی اور باز رکہین اوسکو اوس سی تو خلاص کرینگی اوسکو اور اپنی تئین غداب خدا سی اور اگر چھوڑ دین کی اوسکو گناہ ہی کی حالت مین اور منع نکرینگے اوسکو تو ہلاک کرینگی اوسکو ہی اور اپنی تئین یہہ اور اوترینگا ان سب غداب اور یہہ معنی ہین قول اللہ تعالی کی واتقوا فتنۃ لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصۃ یعنی بچو تم اوس فتنہ سی کہ نہ پہنچیگا اون لوگون کو کہ ظلم کیا ہی اونہون نی تم مین سے خاص کر کر یعنی بلکہ تم سبکو پہنچیگا بسبب مداہنت تمہاری کی کہا اشرف نی مشابہت دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ستے کرنیوالیکو اللہ تعالی کی حدود مین ساتھہ اور

شخص کے کہ اوپر کی درجہ مین ہی کشتی کی اور مشابہت ہے دو حدود مین پڑنیوالیکو یعنی گناہ کرنیوالیکو ساتھہ اس شخص کے کہ کشتی کی نیچی کی درجی مین ہے اور مشابہت ہے دو اوسکی انتہا کے یعنے مستغرق رہنی کو اون حدود مین اور اوسکی نہ چھوڑنیکو اون حدود یعنی گناہون کو ساتھہ کہ وہ فی الوسطکے نیچی کشتی کے اور تعبیر کیا نہی کرنیوالیکی نہی کو گناہ کرنیوالیکی ثمین ساتھہ پکڑنی ہاتھہ اوسکی اور ساتھہ منع کرنی اوسکی اوسکی تمین کہونی ہی اور تعبیر کیا اس منع کرنیکو فائدہ کو ساتھہ خلاصی پانی منع کرنی والی کی اور منع کیگئے کے اور تعبیر کیا منع کرنی والون کے نہ منع کرنیکو ساتھہ چھوڑدینی کے اور تعبیر کیا دانہون کی گناہون کو کہ انہون نے نہ منع کیا اور کرنیوالونکی گناہون کو ساتھہ ہلاک کرنی اونکیلی انکو اور اپنی کو اور کشتی عبارت ہی اسلام سی کہ گھیری ہوئی ہی دونو فریق کو اور جمیع وہ ناقص ہین اگرچہ کتنی ہی ہون ۱۲ ح **وعن** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُهُ فِي النَّارِ فَيَطْحَنُ فِيْهَا كَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ اَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ اَيْ فُلَانُ مَا شَانُكَ اَلَيْسَ كُنْتَ تَاْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ اٰمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِيْهِ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے اسامہ بن زید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لایا جاویگا ایک شخص کو یعنی محکمہ جباری مین ہیچ مقدمہ امر معروف اور نہی منکر کی دن قیامت کی پس ڈالا جاویگا آگ مین پس جلدی سی نکل پڑینگین انتڑیان اوسکی آگ مین پس پسیگا اپنی انتڑیون کو یعنی پھر یگا گرداو سکے اور پامال کریگا اوسکو مانند پیسنی خراس کے گدہی کی آنیکو ساتھہ چکی پنی کی پس جمع ہونگی دوزخی یعنی فاسق اوسپر اور کہینگے ای فلانی کیا ہی حال تیرا کیا نہین کہتا تہا تو ہمکو ساتھہ نیک کام کی اور منع کرتا تہا تو ہمکو بری کام سی کہیگا تہا مین کہتا تمکو ساتھہ نیک کام کی اور آپ نکرتا تہا مین اوسکو اور منع کرتا تہا مین تمکو بری کام سی اور آپ کرتا تہا مین اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پہلی معلوم ہوچکا ہی کہ یہہ سزا بسبب عمل کرنی اوسکے ہوگی نہ بسبب امر و نہی کرنیکی کہ اگر یہہ ہے نکرتا تو زیادہ اوس سے مستحق عذاب کا ہوتا بسبب ترک کرنی واجب کے ۱۲ ح

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ عِنْدِهٖ ثُمَّ لَتَدْعُنَّهٗ وَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

روایت ہی حذیفہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ قسم اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہے البتہ امر کروگی تم ساتہہ نیکی کے اور البتہ منع کروگی تم برائی سی یا قریب ہے کہ بہیجیگا اللہ تعالی تمپر عذاب اپنے پاس سے پہر البتہ دعا مانگوگی تم اور نہ قبول کیجاویگی واسطی تمہاری نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی قسم ہے اللہ تعالی کی ایک چیز ان دو چیزون مین سے ہونیوالی ہی یا امر معروف اور نہی منکر تمسی یا عذاب بہیجنا تمپر خدا تعالی سے یعنے اگر امر معروف اور نہی منکر نکروگی تو عذاب بہیجیگا خدا تعالی تمپر پہر دعا کروگی تم اللہ تعالی سے اوسکے دفع کی لیی اور قبول نہین کیجاویگی دعا تمہاری یعنے اور عذاب اور بلائین دنیاسی احتمال دفع ہونیکا رکہتی ہین لیکن جو عذاب امر معروف اور نہی منکر کی ترک کرنی پر نازل ہوتا ہے احتمال دفع کا نہین رکہتا اور دعا اسمین قبول نہین ہوتی اور منکر سی یا البتہ مسلط کریگا اللہ تمپر تمہاری بدون کہ پہر دعا کرینگی نیک تمہاری اور نہین قبول کیجاینکی دعا اونکی ۱۲ ح **وعن** الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيْئَةُ فِي الْاَرْضِ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عرباض سی عمیرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت کہ کیی جاوین گناہ زمین پر پس جو حاضر ہوا انمین اوسکو یعنی اگرچہ دل سی برا جانی اون گناہون کو یعنی اگرچہ دل سی برا جانی ہوگا مانند اوس شخص کے کہ غائب ہے اوسنی یعنی اور نہ جانا اوسکو اور جو شخص غائب ہوا اوسنی یعنی اور جانا اوسکو پس راضی ہوا اوسنی یا اچہا جانی اونکو ہوگا مانند اوس

شخص کے کہ حاضر ہوا گناہ ہون میں یعنے اور نہ باجانا اوسکو نقل کی ہے ابوداود نے ف یعنی حقیقت حاضر اور غائب ہونیکی دل ہی ہی نہ تن ہی جب ایک چیز کو کروہ دیکھا خوش کہی دل ہی تو حقیقت میں آپ غائب ہے اگرچہ ظاہر میں حاضر ہی اور جب بسی اوس سے راضی و خوش ہو حکم حاضر میں ہے اگرچہ بظاہر غائب ہے

ش وعن ابی بکر الصدیق قال یا ایها الناس انکم تقرءون هذه الآیة یا ایها الذین امنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اهتدیتم وانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان الناس اذا رأوا منکرا فلم یغیروه یوشک ان یعمهم الله بعقابه رواه ابن ماجة والترمذی وصححه وفی روایة ابی داود اذا رأوا الظالم فلم یأخذوا علی یدیه اوشک ان یعمهم الله بعقابه وفی اخری له ما من قوم یعمل فیهم بالمعاصی ثم یقدرون علی ان یغیروا ثم لا یغیرون الا یوشک ان یعمهم الله بعقاب وفی اخری له ما من قوم یعمل فیهم بالمعاصی ثم الکثر ممن یعمله

اور حضرت ابی بکر صدیق روایت ہی کہا ای آدمیون تحقیق تم پڑہتی ہو یہ آیت ای لوگو کہ ایمان لائی ہو لازم پکڑو تم نفسون اپنو کو نہین ضرر کرتا تمکو وہ شخص کہ گمراہ ہو جسوقت کہ راہ یاب ہو تم یعنی اس آیت کو پڑہتی ہو اور اوسکو عموم اور مطلق ہونی پر حمل کرتی ہو اور اس سے نہ واجب ہونا امر معروف اور نہی منکر کا سمجھتے ہو یون نہین ہی اسلیی کہ میں سنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھے تحقیق لوگ جب دیکھین ایک چیز خلاف شرع کو پس تغیر نکرین اور منع نکرین اوس سے قریب ہے کہ پکڑی اونکو خدا تعالی اپنی عذاب مین نقل کی ہے ابن ماجہ اور ترمذی نی اور صحیح کیا اوسکو اور بیچ روایت ابی داود کے یون ہی کہ جب دیکھین لوگ کسیکو ظلم کرتی پس نہ پکڑین ہاتھہ اوسکا قریب ہے کہ پکڑی اون سبکو خدا تعالی ساتھہ عذاب کے اور اور روایت مین ابی داود کے ہے نہین کوئی قوم کہ عمل کیا جاوی اونمین ساتھہ گناہون کی اور قدرت رکھتی ہو وہ قوم اوسکی تغیر کرنی پر پھر تغیر نکرین اوسکو یعنی ہاتھہ وزبان سے مگر قریب ہے کہ پکڑی اون سبکو اللہ تعالی ساتھہ عذاب کے اور اور روایت مین ابی داود کی یون ہی کہ نہین کوئی قوم کہ کیی جاوین اونمین گناہ حالانکہ وہ قوم زیادہ ہون اون لوگون سی کہ کرتی ہین گناہ ف یعنی جب ہون وہ لوگ کہ نہین کرتی گناہ زیادہ گناہ کرنیوالون سی اور منع نکرین اونکو گناہونسی تو اللہ سبکو عذاب مین پکڑیگا اسلیی کہ یہہ ہی حکم قدرت مین ہی کیونکہ غالب یہہ ہی کہ جو کوئی زیادہ ہوتی ہین قدرت رکھتی ہین کہ اوپر اصل و مدار قدرت پر ہی کم ہون یا بہت اور اوپر جو کہا قریب ہے کہ پکڑی الخ یعنی چونکہ ترک کرنی نہی خلاف شرع پر وعید وارد ہوا ہو ترک کرنا اوسکا کیونکر جائز ہو پس یہہ آیت عام و مطلق نہین بلکہ مخصوص اور مقید ہی ساتھہ اسکی کہ لوگ اوسکو نہ سنین اور اونمین تاثیر نکری اور ہر کوئی اپنی عقل پر خوش اور مغرور ہو جیسیکہ حال لوگون کا اخیر زمانہ مین ہوگا منقول ہی کہ یہہ آیت لوگون نی ابن مسعود کی آگی پڑہی اونہون نی فرمایا کہ یہہ زمانہ تمہارا زمانہ اس آیت کا نہین ہے اسلیی کہ اسمین لوگ سنتی ہین اور قبول کرتی ہین ولیکن اخیر مین ایک زمانہ آویگا کہ امر کرین گی اور لوگ نہین سنتی جیسے آیت اونکی خبر دیتی ہی اور حدیث ابی ثعلبہ کے کہ آگی آتی ہی وہ بہی دلالت کرتی ہی اس مضمون پر اور بعضی مفسرون نے کہا ہی کہ مراد راہ پانی سی اس آیت مین انکار اور نہی منکر ہی اور اس معنی پر یہہ حدیث تفسیر آیت کی ہوگی اور ضرر سی مراد عذاب عام ہی اور مراد بانفسکم سی مسلمان ہین یعنی لازم پکڑو اپنی پر اصلاح اپسکے ضرر نہین کرینگی تمکو گمراہی اور گناہ جب ہدایت پر ہوگی تم اور گناہون سی منع کرتی رہوگی ش خلاصہ معنی آیت کی یہہ ہین کہ لازم پکڑو تم محافظت اپنی نفسون کی گناہون سی پس جب حفاظت کی تمنی اپنی نفسون کے نہین ضرر کرینگی تمکو جب عاجز ہو تم امر معروف اور نہی منکر سی گمراہی اوس شخص کے کہ گمراہ ہوا ساتھہ کرنی ممنوعات کی جبکہ راہ یاب ہوئی تم طرف بچنی کی گناہون سی ش وعن جریر بن عبد الله قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ما من رجل یکون فی قوم یعمل فیهم بالمعاصی یقدرون علی ان یغیروا علیه

وَلَا يُغَيِّرُونَ إِلَّا أَصَابَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ قَبْلَ أَنْ يَمُوتُوا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ سی کہ کہا سنا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تھی کہ نہیں کوئی شخص کہ ہووی ایک قوم مین کہ کرتا ہوا نہین گناہ قدرت رکھتی ہووہ قوم اوسپر کہ تغیر کرین اور غالب ہون اوس شخص پر اور نہ تغیر کیا پھر پہنچا تا ہی اونکو اللہ اپنی پاس سی یا بسبب تغیر نکر نیکی عذاب پہلی اس سی کہ مرین نقل کی ہمہ ابو داود اور ابن ماجہ نی ف یعنی دنیا مین اس سی معلوم ہوتا ہی کہ بسبب ترک کرنی امر معروف اور نہی منکر کی عذاب دنیا مین ہی پہنچتا ہی اور عذاب آخرت کا باقی رہتا ہی بخلاف اور گناہون کی کہ عذاب ہونا اونپر دنیا مین لازم نہین ۔ ح وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ فَقَالَ أَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلِ ائْتَمِرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتَّى إِذَا رَأَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا وَهَوًى مُتَّبَعًا وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً وَإِعْجَابَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ وَرَأَيْتَ أَمْرًا لَا بُدَّ لَكَ مِنْهُ فَعَلَيْكَ نَفْسَكَ وَدَعْ أَمْرَ الْعَوَامِّ فَإِنَّ وَرَاءَكُمْ أَيَّامَ الصَّبْرِ فَمَنْ صَبَرَ فِيهِنَّ قَبَضَ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيهِنَّ أَجْرُ خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ مِثْلَ عَمَلِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالَ أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ثعلبہ خشنی صحابی سی ہی پیچ تفسیر اس قول اللہ تعالی کی لازم پکڑو تم اپنی نفسونکو نہین ضرر کریگا تمکو وہ شخص کہ گمراہ ہو جسوقت کہ راہ یاب ہو تم پس کہا ابو ثعلبہ نی خبردار ہو قسم ہی اللہ کی البتہ تحقیق پوچھا مین اس آیت سی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آیا ترک کرو نہین بمقتضای اس آیت کی امر معروف اور نہی منکر کو پس فرمایا آنحضرت نی ترک نکرو بلکہ امر کرو ساتھہ امر معروف کی اور منع کرو منکر سی یہانتک کہ جب دیکھی تو ای مخاطب بصفت بخل کو لوگو نہین کہ فرمان برداری اوسکی کی جاتی ہی اور دیکھی تو خواہش نفس کو کہ متابعت اوسکی کیجاتی ہی اور دیکھی تو دنیا کو کہ اختیار کیجاتی ہی آخرت پر اور دیکھی تو خوش رکھنا اور اچھا جاننا ہر صاحب عقل کا عقل و مذہب اپنی کو اور رجوع طرف علماء کی نکرنا اور مفتی نفس اپنی کا ہونا اور دیکھی تو ایک امر کو کہ چارہ اور جدائی نہین ہی تجکو اوس امر سی پس ان صورتون مین لازم پکڑ تو ذات اپنی کو اور رکھہ نگاہ اپنی کو گناہون سی اور چھوڑ دی امر عوام کو اور تعرض نکر اونسی اور گوشہ پکڑ اونسی اسلیے کہ تحقیق آگی تمہاری آخر زمانہ مین ایسی دن آتی ہین کہ اونمین صبر کرنا چاہیی بتدان ایام کی بعد خلفاء راشدین کی ہوئی تا آجکی دن تک فقط واللہ راجعون پس جو کوئی کہ صبر کریگی اون ایام مین گویا کہ ہاتھہ مین لیا انگارہ وسطی عمل کرنی والیکی شریعت اور احکام دین پر اون ایام مین اجر ہی پچاس شخصونکا کہ عمل کرتی ہین مانند عمل وسکیکی یعنی اونمین سی کہ مبتلا نہین ہین ماسکی سی بلا مین اونہین ہین اون ایام مین کہا صحابہ نی یا رسول اللہ انکی لیی اجر پچاس شخصونکا ہی کہ اونمین سی ہون فرمایا اجر پچاس شخصونکا تم مین سی ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف دیکھی تو ایک امر کو الخ یعنی وہ امر کہ میل کریگی طرف اوسکی خواہش نفس تیری صفات بری سی کہ اگر درمیان لوگون کی آدی تو اونمین ہی تو لی اختیار بحکم طبیعت کی اونمین پڑ تو اسصورت مین کنارہ کرنا اونسی لازم ہی کہ برائی مین نہ پڑی تو کذا قال البیضاوی اور بعضی حواشی مین لکھا ہی کہ معنی یہہ ہین کہ مراد لابد ہی سکوت اور اعراض ہی بسبب عاجز ہونیکی نہی منکر سی اور یہہ معنی موافق ہین اوسکی کہ بعضی نسخون مین واقع ہوا ہی ولابد لک منہ ساتھہ یای تحتانیہ کی یعنی لاقدرت لک علیہ کی یا مراد یہہ ہو کہ دیکھی تو کار ضروری کہ احتیاج ہی تجکو اوسکی اور چارہ نہین ہی اوس سی اگر امر نہی کرتو وہ امر ضروری فوت ہوا اور چھوڑ امر عوام کا الخ حاصل یہہ کہ جب دیکھی تو بعضی لوگون کو گناہ کرتی اور ضرور ہی تجکو سکوت بسبب عاجز ہونی تیری تو نگاہ رکھہ اپنی نفس کو گناہون سی اور چھوڑ امر نہی کو اور مشغول ہو ساتھہ نفس اپنی کی اور چھوڑ امر لوگونکا طرف اللہ تعالی کی اسلیے کہ اللہ تعالی نہین تکلیف دیتا کسی نفس کو مگر بقدر طاقت اوسکی اور ہاتھہ مین لیا انگارا یعنی لاحق ہوگی اوسکو مشقت بسبب صبر کی مانند مشقت صبر کرنیوالیکی اوپر پکڑنی انگارہ کی اپنی ہاتھہ مین اور اخیر اس حدیث سی فضیلت آخر زمانہ

لازم آتی ہی صحابہ پر اس صفت مین اور اسی سبب کہتے ہین کہ فضل جزئی منافی فضل کلی کی نہین ہے اور شیخ ابو عمرو بن عبد البر صاحب کتاب استیعاب کہ مشاہیر محدثین سے ہی اس مسئلہ مین کلام کیا ہی اور کہا کہ ممکن ہی کہ بعد از صحابہ کی کوئی پیدا ہو کہ ہیچ مرتبہ بعضی انکی کو پہنچے زیادہ اور ساتھہ حدیثون کی کہ یہہ بات اونسے بھی جاتی ہی دلیل لایا ہی ومختار جمہور کا خلاف اسکی ہی اور خلاف اسکا اون صحابہ مین ہے کہ ایمان لائی ہین اور اپنی وطن کو چلی گئی اور زیادہ اس سے صحبت نہین رکہی نہ وہ اصحاب کہ اونہون نے صحبت دراز حضرت سے رکہی ورشب و روز خدمت مین تہی اور آثار و انوار صحبت کی جمع کیی انتہی اور باوجود اسکی شرف صحبت تمام صحابہ مین باقی ہی اور اس فضیلت مین کسیکو اونکی ساتھہ مشارکت نہین ہی اور قوت القلوب مین کہا ہی کہ ساتھہ ایک نظر کی کہ اوپر جمال مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کی پڑی وہ کچھہ کہلتا ہی اور وہ کاربراری ہوتی ہی کہ اورون کو ساتھہ چلون کے حاصل ہو واللہ اعلم ۱۲ خ ح ۱۰ وعن ابی سعید الخدری قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطیبا بعد العصر فلم یدع شیئا یکون الی قیام الساعۃ الا ذکرہ حفظہ من حفظہ ونسیہ من نسیہ وکان فیما قال ان الدنیا حلوۃ خضرۃ وان اللہ مستخلفکم فیہا فناظر کیف تعملون الا فاتقوا الدنیا واتقوا النساء وذکر ان لکل غادر لواء یقدر غدرتہ فی الدنیا ولا غدر اکبر من غدر امیر العامۃ یغرز لواءہ عند استہ قال ولا یمنعن احدا منکم ہیبۃ الناس ان یقول بحق اذا علمہ وفی روایۃ ان رای منکرا ان یغیرہ فبکی ابو سعید قال قد رایناہ فمنعتنا ہیبۃ الناس ان نتکلم فیہ ثم قال الا ان بنی آدم خلقوا علی طبقات شتی فمنہم من یولد مؤمنا ویحیی مؤمنا ویموت مؤمنا ومنہم من یولد کافرا ویحیی کافرا ویموت کافرا ومنہم من یولد مؤمنا ویحیی مؤمنا ویموت کافرا ومنہم من یولد کافرا ویحیی کافرا ویموت مؤمنا اور روایت سے ابی سعید خدری سے کہ کہا کہڑی ہوئی ہم مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرمانی کو بعد عصر کی پس نہین چہوڑی کوئی چیز یعنی ضروری متعلق دین کے کہ ہونیوالی ہی قیامت تک مگر کہ ذکر کیا اوسکو یاد رکہا اوسکو جس شخص نے کہ یاد رکہا اور بہولگیا اوسکو جو کہ بہول گیا یعنی احوال دراز تہا بعضون نے یاد رکہا اور بعضون نے فراموش کیا اور تہا بیچ اوس چیز کی کہ فرمایا یہہ تحقیق دنیا شیرین سبز ہی اور تحقیق اللہ خلیفہ کرنیوالا ہی تمکو دنیا مین پس دیکہنی والا کہ کیونکر عمل کرتی ہو تم آگاہ ہو پس بچو دنیا سی اور بچو عورتون سی اور ذکر کیا آنحضرت نے کہ تحقیق واسطی ہر ٹوڑنیوالی عہد کی نشان کہڑا ہوگا دن قیامت کی موافق عہد شکنی اوسکے دنیا مین یعنی جسقدر عہد شکنی زیادہ ہوگی وتنا ہی نشان بلند و نمایان تر ہوگا تا پہچانا جاوی بسبب اوسکے روز قیامت کی اور ہر باعث حق و باطل کی ایسی نشان ہوگا تا اوس سے پہچانا جاوی اور نہین ہے کوئی عہد شکنی بزرگ تر عہد شکنی سردار عام کی سی گاڑا جاویگا نشان اوسکا نزدیک سرین اوسکے یعنی واسطی ذلت و فضیحت اوسکی فرمایا آنحضرت نے اور نہ باز رکہی کسیکو تم مین سے ڈر کہنی بات حق کی سی جبکہ جانی حق کو یعنی چاہی کہ کلمۃ الحق کہنی مین خوف و لاحظہ کسیکا نکری اگر خوف ہلاک کا ہو اور اگر دندان بہی کہی اولی ہی اور ایک روایت مین ہی یعنی بجای کہنی حق کی سی انکر بہہ عبارت چاہیی کہ منع نکری کسیکو ہیبت لوگون کی جب دیکہی خلاف شرع تغیر کرتی اوسکی سی پس رو دیے ابو سعید اور کہا کہ تحقیق دیکہا ہمنی خلاف شرع کو پس باز رکہا ہمکو ہیبت لوگون کی نے بولنی سی اوسمین پہر فرمایا پیغمبر خدا نے خبردار ہو تحقیق اولاد آدم کی پیدا کی گئی ہی اوپر جا عتون مختلف اور اقسام و مراتب متفاوتہ کی پس بعضی اونمین سے وہ ہین کہ پیدا کیی جاتی ہین مومن اور زندہ رہتی ہین یعنی تمام عمر مین وقت سن تمیز سی آخر عمر تک مومن اور مرتی ہین مومن اور بعضی اونمین سی وہ ہین کہ پیدا کیی جاتی ہین کافر اور زندہ رہتی ہین کافر اور مرتی ہین کافر اور بعضی اونمین سی وہ ہین کہ پیدا کیی جاتی ہین مومن اور زندہ رہتی ہین مومن اور مرتی ہین کافر اور بعضی اونمین سے وہ ہین کہ پیدا کیی جاتی ہین کافر اور زندہ رہتی ہین کافر اور مرتی ہین مومن ف دنیا شیرین ہے کہ مذاق طبیعت مین مزہ اسکا لذیذ معلوم ہوتا ہی اور سبز ہی کہ اہل نظاہر کی آنکہون مین صورت اوسکی

بہت زیبا اور تازہ معلوم ہوتی ہی اور بعضون نی کہا کہ عرب چیز نرم کو خضر اور کہتی ہین بسبب شادابی ہونی کی ساتھہ خضراوات یعنی سبزیون اور ساگون اور ترکاریون کی بیچ جلدی جاتی ہنسی اور کم ٹہیرتی ہی اور یہہ بیان ہی اس امر کا کہ لوگون کو ساتھہ لذتون اور شہوتون کا ذیبا و حسین و جمال معلوم کے فریفتہ کرتی ہی اور فنا ہو جاتی ہی اور خلیفہ کرنی والا ہی یعنی اسکی یہہ ہین کہ اموال تمہاری حقیقت مین نہین ہین تمہاری بلکہ ملک اللہ کی ہین اور تم خلیفہ اور وکیل اسکی ہو تصرف مین یا یہہ معنی ہین کہ کیا ہی تمکو خلیفہ ان لوگون کا پہلی تمسی تہی زمین ہین اور دیا ہی تمکو وہ کہ اونکی جاتہہ ہین تمہا پس دیکہنی والا ہی کہ کیونکر عمل کرتی ہو اور کسطرح تصرف کرتی ہو اموال الملاک مین یا کیونکر عبرت پکڑتی ہو ساتہہ احوال گذری ہودن کی اور تصرف کرتی ہوونکی اموال مین اور بچو دنیا سی یعنی زیادتی دنیا سی کہ زیادہ ہو قدر حاجت پر کہ وہ حاجت مددگار ہو دین کی اور نافع ہو آخرت مین اور بچو عورتون سے یعنی اونکی مکر و فریب سے اور محبت سی کہ باعث ہو اوپر جمع کرنی مال کی کہ نافع ہو حاصل کرنی علم و عمل کی سی اور مراد امیر عامہ سی متغلبی ہے کہ غالب ہو امور مسلمانون پر اور اونکی شہرون پر اور عام لوگون نے اوسکو امیر کیا اور شقیبان اسکی ہوئی بغیر مشاورت خواص کی اور اہل حل و عقد کی کہ علما اور ارکین قیت ہین اور ابو سعید جو روئی کلام مذکور کرتا تو غرض اونکی یہہ تہی کہ ہمسی اولیت ترک ہوئی والا اونہون نی ہی عمل کیا تہا بعضی حدیثون پر کہ جن مین اجازت ہے سکوت کی وقت خوف کی اپنی نفس پر یا آبرو پر یا مال پر و صورت عاجز ہونی اور زمانہ ضعف ایمان کی پس جبکہ اکابر صحابہ صدر اول مین عاجز تہی باوجود کمال قوی ہونے اپنی کی دین مین اور یقین مین اور معرفت مین اور نہین قدرت کہتی تہی اظہار حق کی بسبب اہل باطل کی مانند یزید پلید اور حجاج وغیرہما کی تو وای بر حال ہمارے کہ سلاطین اور امرا کا حال ایسا ہی خراب ہے اور علمای عاملین کم ہین اور کثرت ہی حاکمون ظالمین کی اور جہلا کی اور مشائخ ریاکارون کی انا للہ و انا الیہ راجعون پس شک نہین ہی کہ یہہ زمانہ صبر و شکر اور رضا بالقضا اور سکوت اور بیٹہی رہنی گہر ہونکا ہی اور قناعت کرنی کا قوت لایموت پر اور پیدا ہوتا ہی مومن یعنی مومن ماں باپ کی ہان پیدا ہوتا ہی یا شہر مومنون کی مین پیدا ہوتا ہی یہہ سلیمی کہا کہ جب پیدا ہوتا ہی تو قبل تمیز کی نسبت ایمان کے اوسکی طرف ہوتی نہین مگر باعتبار علم الہی کے اوسکی حق مین یا باعتبار زمانہ آیندہ کی اور پیدا ہوتا ہی کافر ذمی کا فرمان باپ سے پیدا ہوتا ہی یا شہر کفار مین پر یہہ منافی نہین ہے، احدیثکی کل مولود یولد علی الفطرۃ السلیمی کہ مراد اس سے قابلیت قبول ہدایت کی ہی اگر نہو کوئی مانع بواعث گمراہی سے جیسیکہ دلالت کرتی ہے اسپر یہہ حدیث مابو اویہو دانہ الخ اور یہہ تقسیم باعتبار غالب کے ہی والا بعضی انمین سی پیدا ہوتی ہین مومن اور زندہ رہتی ہین کافر اور مرتی ہین مومن اور بعضے انمین سے پیدا ہوتی ہین کافر اور زندہ رہتی ہین مومن اور مرتی ہین کافر اور شاید کہ یہہ دو قسمین نہین ذکر کین سلکی مقصود اس سے یہہ ہی کہ اکثر یا خاتمہ کا ہی اور وہ جانا گیا اوسی کو ذکر کیا گیا اجمالا انتہی ع قال وذکر الغضب فمنهم من يكون سريع الغضب سريع الفيء فاحد هما بالاخرى ومنهم من يكون بطيء الغضب بطيء الفيء فاحد هما بالاخرى وخياركم من يكون بطيء الغضب سريع الفيء وشراركم من يكون سريع الغضب بطيء الفيء قال اتقوا الغضب فانه جمرة على قلب ابن ادم الا ترون الى انتفاخ اوداجه وحمرة عينيه فمن احس بشيء من ذلك فليضطجع وليتلبد بالارض قال وذكر الدين فقال منكم من يكون حسن القضاء واذا كان له احش في الطلب فاحد هما بالاخرى ومنهم من يكون سيء القضاء وان كان له اجمل في الطلب فاحد هما بالاخرى وخياركم من ان كان عليه الدين احسن القضاء وان كان له اجمل في الطلب وشراركم من اذا كان عليه الدين اساء القضاء وان كان له احش في الطلب حتى اذا كانت الشمس على رؤس التخيل واطراف الحيطان فقال اما انه لم يبق من الدنيا فيما مضى الا كما بقي من يومكم هذا فيما مضى منه رواه الترمذي

کہا ابو سعید نے اور ذکر کیا آنحضرت نی اقسام غضب کا پس فرمایا کہ بعضا بنی آدم مین سے وہ ہے کہ ہوتا ہی جلد غضب مین جلد جاتا ہی مین یعنے تہوڑی سی چیز مین جلد غصہ مین آجاتا ہی لیکن جلد ہی جاتا بھی رہتا ہی پس ایک دونون مین سے یہ بلی دوسری کی ہی یعنی جلد آنا غصہ کا خصلت بری ہی اور جلد جاتی رہنا خصلت اچھی ہی پس یہ خصلت مکافات بری کی کرتی ہی یہہ شخص مستحق مدح کا ہی مطلق اور نہ مستحق برائی کا بلکہ بین بین ہی وسطی برابر ہونی دونو حالتون کی اسمین پس نہ تو اسکی حق مین کہا جاویگا کہ یہہ بہتر ہی لوگون مین اور نہ کہا جاویگا کہ برا ہی انمین اور بعضا انمین سی وہ ہے کہ ہوتا ہی غصہ دیر مین اور جاتا ہی خفیہ دیر مین پس یہان بھی ایک ان دونو خصلتون مین سے مقابل ہی دوسری کی یعنی اگرچہ غصہ آنا دیر مین اچھا ہی لیکن دیر مین جانا برا ہی یہان بھی بین بین ہی اور بہتر مین تمہاری وہ ہین کہ دیر کر آوی غصہ اور جلد جاتا ہی اور بد تمہاری وہ ہین کہ جلد آوی غصہ اور دیر کر جاوی فرمایا حضرت نی بیچ تم غصہ کر مسیحہ اسلیے کہ وہ ایک آگ ہی روشن یعنی حرارت غریزی اور حدۃ جبلیہ جلتی ہی مانند انگارہ آگ کی پوشیدہ ہی بیچ انگیٹھی نفس کے اوپر دل ابن آدم کی یعنی غالب ہے اوسوقت غلبہ غصہ کی کہ عقل کو دہان مجال تصرف نہین کیا نہین دیکھتی تم طرف پہولنی رگون گردن غصہ والیکی اور سرخی آنکہون اسیکی یعنی سبب انحرارت اور اوٹھنی بخارات غلیظہ کا ہی اور وہ سبب پہولنی رگون کا ہوتا ہی جیسیکہ پایا جاتا ہی یہہ وقت حرارت طبیعت کی تب پس پس ظاہر عنوان باطن ہے پس جو شخص کی پاوی کچہہ اسمین سی یعنی ظہور اثر غضب کا پس چاہیے کہ لیٹ جاوے پہلو پر اور اگر جاوی ساتہہ زمین کے اور ذکر کیا آنحضرت نی قرض کا یعنی احوال و اقسام قرض کا اور قرضدار کا اور قرضخواہ کا پس فرمایا کہ بعضا تم مین سے وہ ہی کہ اچہا ہوتا ہی ادا کرنی مین یعنی جبکہ ہوتا ہی اوپر قرض اور جبکہ ہوتا ہی قرض وہ سطی اوسکی یعنی کسی پر سختی کرتا ہی طلب کرنی مین یعنی نہین رعایت کرتا ادب کے اور زیادہ دیتا ہی اوسکی تقاضا کرنی مین اور تشدد کرتا ہی طلب مین پس یہہ شخص اوسکی ادا مین تو نیک ہی اور طلب مین بد پس ایک ان دو خصلتون مین سے مقابل ہی دوسری کی اور بعضا انمین سی وہ ہے کہ ہوتا ہی بر ادا کرنی والا دین کا اور اگر ہو اوسکا کسی پر اچہی طرح اور سہولیت سی طلب کرتا ہی یعنی پس ادا کرے دین مین بہی اور طلب مین نیک پس ایک ان دو خصلتون مین سے مقابل ہی دوسری کی اور بہتر تمہاری وہ ہین کہ جب ہوا دین پر دین اچہی طرح ادا کرین اور اگر ہوا اوسکا کسی پر اچہی طرح طلب کرین اور بد ترین تمہاری وہ لوگ ہین کہ جب ہوا دین پر دین بری طرح ادا کرین اور اگر ہوا اوسکا کسی پر سختی کرین اوسکی طلب نی مین آنحضرت نی خطبہ مین یہہ نصیحتین بیان فرمائین یہان تک کہ جسوقت ہوا افتاب کہجور کی دو رختون کی سرون پر اور درمیان دونون کی کنارون پر یعنی آخر ہوا دن پس فرمایا خبردار ہو تحقیق شان یہہ ہے کہ نہین باقی رہی زمان دنیا سی بسبب اوس زمانہ کی گذرا ہی اوس سے مگر جیسیکہ باقی رہی اس دن تمہارے سبب نسبت اوس زمانہ کی کہ گذرا ہی اور نقل کی یہہ ترمذی نی ف وقت آنی غصہ کے لیٹ جانیکو سلیمی فرمایا کہ تا یاد آوی اوسکو کہ اصل بشر مٹی ہی مجکو تکبر کرنا نہ چاہیے بلکہ تواضع کرنی چاہیے اور اس لیٹ جانیکو بہت دخل ہی دفع غضب مین ۔ ع وَعَنْ اَبِی الْبَخْتَرِیِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَنْ یَّھْلِکَ النَّاسُ حَتّٰی یَعْذِرُوْا مِنْ اَنْفُسِھِمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی ابی البختری سی کہ نقل کی ایک شخص سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیون مین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہرگز نہ ہلاک ہونگی لوگ یہان تک کہ بہت ہون گناہ اور عیب اوسکے ذاتون اوسکی سے نقل کی یہہ ابو داود نی ف لفظ یعذروا ساتہہ پیش ی اور جزم عین اور زبر دال کی اعذار سی صریح مینا ہی کہ اعذار بہت باعث گناہ ہونا اور قائم ہونا ہی اعذر فلان ای کثرت ذنوبہ وعیوبہ اور حقیقت کلمہ کے یہہ ہے کہ اعذار یعنی سلب عذر اور ازالہ اوسکے ہی اور جب کسیکے گناہ اور عیب بہت ہوی بیچ عذاب کرنی حق تعالی کی اوسکو اور منع اور نہی کرنی لوگون کی اوسکو منکرات سے جای عذر نہ رہی پس اوسی سبب کثرت گناہون اور عیوب کے سلب اور ازالہ عذر کا کیا اور اعذار یعنی صاحب عذر ہونی کی بہی آتا ہی اور یہہ معنے بہی یہان درست آتی ہین یعنے ہلاک نہونگی لوگ یہان تک واسطی رفع نسبت گناہ کی اپنی طرف سے تا دیلین بیٹہی ہی اور عذر فاسد پیدا کرین اور بعضی روایتون مین یعذروا ساتہہ

زیری کی جی آیا ہی غذہ سی ساتھہ زبر صین کی یعنی معذور رکھنا اور معنی اسکی یہہ ہین کہ ہلاک نہون گی لوگ یہان تک معذور رکھین ملامت کرنیوالون اور نہی کرنیوالون کو اپنی ذاتون سی یعنی ملامت کرنیوالے اونکی معذور اور صواب پر ہون ملامت کرنی مین بسبب کثرت گناہون کی اور حاصل معنی یہ ہون توجیہون کا یہہ ہوا کہ ہلاک ہونا لوگون کا بر تقدیر کرنی گناہون اور خلاف شرع کی ہی کہ بسبب اسکے محل زجر اور منع اور نہی کی اونسی ہون **وعن** عدی بن عدی الکندی قال حدثنا مولی لنا انہ سمع جدی یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ تعالی لا یعذب العامۃ بعمل الخاصۃ حتی یروا المنکر بین ظہرانیہم وہم قادرون علی ان ینکروہ فلا ینکروہ فاذا فعلوا ذلک عذب اللہ العامۃ والخاصۃ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی عدی بن عدی حدی کندی سی کیسے کہ کہا حدیث کی ہمکو غلام ازاد ہماری نی یہہ کہ اوسنی سنا وا امیر لسی یعنی عمیر کندی سی کہ کہتا تہا کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق اللہ تعالی نہین عذاب کرتا اکثر قوم کو ساتہہ عمل کرنی بعضون اونکی یعنی اگر بعضی قوم مین سے گناہ کرین تو اورون کو عذاب نہین کرتا یہان تک دیکہین اکثر خلاف شرع کو درمیان اپنی کہ بعضون نی کیا اور حالانکہ وہ قدرت رکہتی ہون اونکی تغیر کرنی پر پس نہ تغیر کرین اوسکو پس جب کرین اکثر اوسکو یعنی سکوت اور مداہنت کے باوجود قدرت کی عذاب کرتا خدا تعالی اکثرون کو اور بعضون کو نقل کی یہہ شرح السنۃ مین **ف** یعنی بعضون کو بسبب کم فی گناہ کی اور اکثرون کو بسبب انکار کرنی اور نہ منع کرنیکی **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما وقعت بنو اسرائیل فی المعاصی نہتہم علماؤہم فلم ینتہوا فجالسوہم فی مجالسہم واکلوہم وشاربوہم فضرب اللہ قلوب بعضہم ببعض فلعنہم علی لسان داود وعیسی بن مریم ذلک بما عصوا وکانوا یعتدون قال فجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان متکئا فقال لا والذی نفسی بیدہ حتی تاطروہم اطرا رواہ الترمذی وابو داود وفی روایۃ قال کلا واللہ لتامرن بالمعروف ولتنہون عن المنکر ولتاخذن علی ید الظالم ولتاطرنہ علی الحق اطرا ولتقصرنہ علی الحق قصرا او لیضربن اللہ بقلوب بعضکم علی بعض ثم لیلعنکم کما لعنہم اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب گرفتار ہوئی بنی اسرائیل گناہ مین یعنی زنا مین اور سفتہ کی سکا کرنی مین اور سوا اونکی مین منع کیا اونکو علماء اونکی نی یعنی اول پس باز آئی وہ یعنی نہ قبول کیا منع کرنیکو اور نہ چہوڑا ممنوع چیزون کو پس بیٹہنی کی اونکی علماء نی اونکی ہیچر مجلسون اونکی یعنی گنہ گارون کی اور ہم نوالہ وہم کاسہ ہوئی اونکی یعنی مداہنت کی اور آپسمین اختلاط رکہا پس ملعون کیے خدا تعالی نی اور آپسمین ملائی دل بعضون اونکی ساتہہ بعضون کی پس لعنت کی اللہ تعالی نی اونکو یعنی بنی اسرائیل کو جو گناہ کرتی تہی اور جو سلکت اور مصاحب رہتے تہی اونکی اوپر زبان داؤد اور عیسی بیٹی مریم کی یہہ لعنت کرنی اونکی بسبب گناہ کرنی اور تجاوز کرنی اونکی تہی حدون سی یعنی بسبب اسکے کہ کہینچا اونہون نی گناہون کو طرف کفر کی ساتہہ حلال جاننی اور مانند اونکی اور بسبب نہ چہوڑنی اونکی گناہون سی اور بسبب نہ چہا جاننی گناہون کے کرنیوالون اونکی کہی ابن مسعود نی پس اٹہہ بیٹہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تہی تکیہ کیہی ہوئی یعنی پہلو پر یا پشت بتکیہ بیٹہی ہوئی تہی پہلی اسکے پس تکیہ چہوڑ کر سیدہی ہو بیٹہی واسطی اہتمام کلام کی پس فرمایا نہین نجات پاؤگے تم عذاب سے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہے یہان تک کہ منع کرو تم ظالمون اور فاسقون کو گناہون سی منع کرنا نقل کی یہہ شرح نے اور ابو داود نی اور ایک روایت ابو داود کی مین یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی یون نہین ہے کہ جو گمان کرتی ہو تم یعنی نجات پانا عذاب سے باوجود مداہنت کی قسم خدا کی البتہ کہولو نسی بات اچہی اور منع کرو بری بات سے اور پکڑو ہاتہہ ظالم کی اور البتہ مائل کرو اوسکو حق پر مائل کرنا اور البتہ روکو اوسکو حق پر یعنی قبول حق پر روکنا یہہ کا کر دیا البتہ مارینگا اور خلط

کر یگا اللہ تعالی دل بعضون تمہاری کی بعضون پر پہر لعنت کریگا اللہ تمکو جیسیکہ لعنت کی بنی اسرائیل کو یعنی انکی کفر وگناہون پر یعنی ایکا مران دونون
مین سے ہونی والا ہی قطعاً **ف** جملہ ضرب اللہ بخ کا ترجمہ ملا علی اور شیخ رح فی تو یہی لکہا ہی جو لکہا گیا اور ملا علی فی ابن ملک سی یہہ نقل کیا ہی
کہ لفظ بعض مین ب سببیۃ کی لی ہی یعنی سیاہ کیی اللہ نی دل انکی کہ نہین گناہ کیا تہا انہون فی بسبب نحوست گناہگارون کی پس ہو گئے
دل سبہون کی سخت اور دور قبول کرتی حق اور خیر اور رحمت سی بسبب گناہون اور مخالطت بعض انکیکی بعض سی ؛ **وعن** انس ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رایت لیلۃ اسری بی رجالا تقرض شفاہہم بمقاریض من نار قلت من ہؤلاء یا جبرئیل
قال ہؤلاء خطباء من امتک یامرون الناس بالبر وینسون انفسہم رواہ فی شرح السنۃ والبیہقی فی شعب الایمان
وفی روایۃ قال خطباء من امتک الذین یقولون ما لا یفعلون ویقرءون کتاب اللہ ولا یعملون
اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دیکہا مینی شب معراج مین کتنی ایک شخصون کو کہ کتری جاتی ہین ہونٹہا وانکی
آگ کی مقراضون سی کہا مینی کہ کون ہین یہہ اے جبرئیل کہا کہ یہہ لوگ علماء اور واعظ اور مشائخ ہین امت تیری کہتی تہی لوگون کو ساتہہ نیکی کی
اور بہولتی تہی اپنی ذاتون کو یعنی آپ عمل نکرتی تہی اور لوگون کو حکم کرتی تہی عمل کرنیکا نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین اور بیہقی نی شعب
الایمان مین اور بیہقی کی ایک روایت مین یون ہی کہ کہا واعظ ہین تیری امت مین سے وہ کہ کہتی تہی وہ چیز کہ نہین کرتی تہی اور پڑہتے
تہے کتاب اللہ اور نہین عمل کرتی تہی **ف** یہہ سزا بسبب عمل کرنی اونکیکی ہوگی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی اتامرون الناس بالبر وتنسون
انفسکم الخ اور جیسیکہ فرمایا آنحضرت نی ویل للجاہل مرۃ وویل للعالم سبع مرات اور جیسیکہ وارد ہوا ہی حدیث مشہور مین اشد الناس عذابا یوم
القیامۃ عالم لم ینفعہ اللہ بعلمہ ؛ **وعن** عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزلت المائدۃ من
السماء خبزا ولحما وامروا ان لا یخونوا ولا یدخروا لغد فخانوا وادخروا ورفعوا لغد فمسخوا قردۃ وخنازیر رواہ البزار
اور روایت ہی عمار بن یاسر کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اوتارا گیا خوان یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کی قوم پر آسمان سی روٹی
اور گوشت اور حکم کیا گیا یہہ کہ نہ خیانت کرین یعنی ساتہہ قصد کہانی بہتر کی یا اکثر کی غیر اپنی سی اور نہ ذخیرہ کرین واسطی کل کی یعنی واسطی دن کے
کہ پیچہی آوے خوان کی اور ترسیکی دن سے پس خیانت کی انہون نی اور ذخیرہ کیا اور اوٹہا رکہا پس کل کی یہی تبدیل کی گئین صورتین اونکی بندر اور
سور نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ظاہر یہہ ہی کہ ڈہی اونہین کی بصورت بندرون کی ہوئی اور جوان بصورت سورون کی ہوئے **الفصل**
الثالث فصل تیسرے **عن** عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ تصیب امتی
فی اخر الزمان من سلاطینہم شدائد لا ینجو منہ الا رجل عرف دین اللہ فجاہد علیہ بلسانہ ویدہ وقلبہ فذلک الذی
سبقت لہ السوابق ورجل عرف دین اللہ فصدق بہ ورجل عرف دین اللہ فسکت علیہ فان رای من یعمل الخیر
احبہ علیہ وان رای من یعمل بباطل ابغضہ علیہ فذلک ینجو علی ابطانہ کلہ روایت ہی عمر بن خطاب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق شان یہہ ہی کہ پہنچیگین امت میرہ کو اخیر زمانہ مین اونکی بادشاہون سی بلائین اور سختیان یعنی دین کی یا دنیا کی کہ
کہ نہین نجات پاویگا اوس بلا سی یا اوس بادشاہ سی کہ وہ بلا اوس سے پہنچے مگر وہ شخص کہ پہچانا اوسنی دین خدا کو یعنی نہین خلاصی پائیگا
ہیچ زمانہ اوس سلطان مشابہ شیطان کی مگر وہ شخص کہ جمع کیا اوسنی درمیان علم وعمل کی اور کمال درتکمیل کی پس پہچانا دین اللہ کا اول سا تہہ تفصیل
اوسکے اصول وفروع سی اور عمل کیا واسطی نفس اپنے کی اوپر اوس چیز کی کہ مقتضے ہی اوسکو امر مشروع پس جہاد کیا اوپر حاصل کرنی اعلاء دین

خدا کی ساتھہ زبان اپنی کی یعنی بطریق نصیحت و بیان کی اور ساتھہ ہاتھہ اپنی کی یعنی اگر ہو اوسکو قدرت و قوت اور ساتھہ دل اپنی کی یعنی دل سی برا جانا وقت عجز کی پس یہہ وہ شخص ہے کہ پہلی پہنچا وسطی اوسکی کمال ثواب اور یہ تینوں خصلتیں اچھی دنیا اور آخرت کی اور ایک وہ شخص کہ پہچانا اوسنی دین خدا کا لیکن ایک درجہ کمتر اول سی پس تصدیق کیا دین کو اور درست جانا اوسکو یعنی جہاد کیا ساتھہ دل اور زبان کی نہ ہاتھہ کی یہہ مطلب معلوم ہوا ساتھہ قرینہ مقابلہ کی چونکہ تصدیق کا دل کا ہی اور زبان ترجمان دسکی ہی تعبیر ان دو سی ساتھہ تصدیق کی کی اور ایک وہ شخص ہے کہ پہچانا دین خدا کا فی الجملہ پس خاموشی قبول کی اوسپر اور جہاد نکیا مگر ساتھہ دل کی پھر بیان کیا حال و صفت اوس مرد کا کہ فرمایا پس اگر دیکھتا ہی یہہ دس شخص کو کام نیک کرتا ہی دوست رکھتا ہی اوسکو بنا بر اوسکی اور اگر دیکھتا ہی اوس شخص کو کہ عمل کرتا ہی غیر حق دشمن رکھتا ہی اوسکو بنا بر اوسکی پس یہہ شخص نجات پاتا ہی بنا بر پوشیدہ رکھنی اپنی کی محبت خیر اور بغض باطل کو **ف** پس اول تو وہ ہوا کہ جسنی دین اللہ تعالی کا پہچانا اور سخت ہوا دین خدا میں پس خرچ کی کوشش اپنے بیچ مجاہدہ کی ساتھہ اور زبان اور دل کی اور دوسرا وہ ہوا کہ جہاد کیا زبان اور دل سی اور تیسرا وہ ہوا کہ پہچانا دین اللہ کا ادنی پہچاننا اور سکوت کیا پس کوشش کی اوسپر کہ کمزور رکھنا دل سی کی ہی اور یہی مراد ہی اور حدیث میں ذالک اضعف الایمان پس یہہ تینوں قسمیں مردون عارف اور پہچاننی والون دین کی ہیں تفاوت مراتب اول سابق اور دوسرا مقتصد یعنی متوسط اور تیسرا ظالم جیسکیلئے آیہ کریمہ ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنهم ظالم لنفسه و منهم مقتصد و منهم سابق بالخیرات بتیسر کو بسبب زیادتی تقصیر کے ظالم فرمایا اور دوسرکو میانہ رو اور اول کو سابق اور ہمین تینون برگزیدہ درگاہ کی جیسکیلئے اول یہ تین فرمایا ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنهم ظالم لنفسه الخ اور سوابق جمع سابقہ کی ہی سابقہ کہتی ہین ہر خصلت فاضلہ یعنی بہتر کو بولتی ہین کہ فلانی کو سابقہ ہی اس امر مین یعنی سبقت لیگیا ہی لوگون پر اس کار مین پس حاصل یہہ کہ یہہ شخص سابقین بالخیرات سی ہوا کہ سبقت لیگیا حاصل کرنی سعادتون دنیا اور آخرت مین اور بشارتون مین ساتھہ جزا اور ثواب کے اور توفیق طاعت و عبادت کی ہمین آیمین اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی والسابقون السابقون یعنی جمع کرنیوالی درمیان مراتب کمال اور تکمیل کی اور درجات علم و عمل کی اور تعلیم کی اولئک المقربون یہہ لوگ مقرب خدا ہین ؛ ح ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنِ اقْلِبْ مَدِيْنَةَ كَذَا وَكَذَا بِاَهْلِهَا فَقَالَ يَا رَبِّ اِنَّ فِيْهِمْ عَبْدَكَ فُلَانًا لَمْ يَعْصِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ قَالَ فَقَالَ اقْلِبْهَا عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ فَاِنَّ وَجْهَهٗ لَمْ يَتَمَعَّرْ فِيَّ سَاعَةً قَطُّ

اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ وحی بھیجی اللہ عزوجل نی طرف جبرئیل علیہ السلام کی یہہ کہ اولٹ دے شہر ایسی اور ایسی کو یعنی فلانی شہر کو کہ صفت اوسکی ایسی اور ایسی ہے مع اہل اوسکے پس کہا جبرئیل نی ای رب میرے تحقیق اوس مین بندا تیرا ہی فلانا کہ نہین گناہ کیا اوسنی تیرا ایک لحظہ کہا آنحضرت نی کہ فرمایا اللہ تعالی نی اولٹ اوس بستی کو اوسپر اور اوپر اسکے کہ مونہہ اوس بندہ کا نہین متغیر ہوا بسبب میرے اور بسبب دین میرے کبھی ایک ساعت ہرگز **ف** حاصل یہہ کہ نہین ظاہر ہوا اثر غضب کا اور انکار دل کا اوپر کرنیوالی گناہ کی ایک ساعت کبھی اور ہمین فراخی ہی کہ اگر ایکبار بھی غصہ ہوتا اللہ کی لیی تو درگزر کیا جاتا بیچ بقیہ اوقات عمر کی ؛ ح ع **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَسْاَلُ الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ مَا لَكَ اِذَا رَاَيْتَ الْمُنْكَرَ فَلَمْ تُنْكِرْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُلْقٰى حُجَّتَهٗ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ خِفْتُ النَّاسَ وَرَجَوْتُكَ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ عزوجل پوچھیگا بندہ سی دن قیامت کی پس فرماویگا کیا ہوا تجکو جب دیکھا تو نی ایک امر خلاف شرع کو پس نہ انکار کیا تو نی اوسپر یعنے تغیر نکیا تو نی اوسکو اپنی زبان اور ہاتھہ سی فرمایا پیغمبر خدا نی پس سکھایا جاویگا

صحبت سے یعنی عذر بیچر ترک کرنی انکار کی جبکہ ارادہ کریگا اللہ اوسکی نجات دینے کا پس کہیگا ای رب میرے ورامین لوگون سی یعنی بدون کی تعدی سی پسر نہ تغیر کر سکا زبان و ہاتھہ سی اور امید رکہتا ہا مین تیری عفو و مغفرت کی نقل کین بیہقی کی یہہ تینون حدیثین شعب الایمان مین ف اسمین اقرار ہی اپنی گناہ کا اور ظاہر کرنا عجز کا ہی اور اعتماد ہی کرم رب پر کہا بیہقی فی احتمال ہی یہہ کہ ہو یہہ اوس شخص کی حق مین کہ ڈرتا ہو لوگون کی وجہ سی اور غلبہ سی اور نہ قدرت رکہتا ہو اوسکی دفع کرنیکی اپنی نفس سے پس اس سے معلوم ہوا کہ درگذر کرنا امر معروف اور نہی منکر سی اگر بسبب غلبہ اور ڈر لوگون کے نکر سکی تو جائز ہی اور امید عفو کی ہی اسمین کذا ذکر الطیبی الشیخ اور اسپر شبہ وارد ہوتا ہی کہ ایسا شخص معذور ہی شرعین پس نہین عتاب کیا جاویگا اوسپر اور نہین محتاج ہی سکہانی حجت کا بلکہ یہہ اوسکی حق مین ہے کہ قصور کیا اوسنی فی الجملہ پس الہام کریگا اوسکو الدیہہ معذرۃ ۱۲ ع

وعن ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس محمد بیدہ ان المعروف والمنکر خلیقتان یتصابان للناس یوم القیمۃ فاما المعروف فیبشر اصحابہ ویوعدہم الخیر واما المنکر فیقول الیکم الیکم وما یستطیعون لہ الا لزوما رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابو موسی اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اوسکی ہاتہہ مین ہے کہ تحقیق عمل مشروع اور شرع پیدا کیے جاوینگے یعنی بصورت آدمیون کی مانند اور تمام اعمال کی کہڑی کیے جاوینگے وسطی لوگون کی یعنی اونکی کہ کیا ہی ان کو دن قیامت کی پس اوپر مشروع بشارت یعنی خوشخبری دیگا اپنی یارون کو یعنی اپنی عمل کرنیوالون کو اور وعدہ دیگا اونکو بہلائی کا اور اوپر خلاف شرع پس کہیگا یعنی اپنے یارون کو دور ہو مجہسی اور نہین طاقت رکہینگے یہہ واسطی اوسکی یعنی اوس سے جدا ہونیکی مگر لگنا نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف یعنے جدا اوس سے نہین ہو سکنی کی یعنی عذاب جو اوپر مترتب ہے اوس سے الگ نہین ہو سکنی کی اور حاصل یہہ کہ عمل صالح ظاہر ہونگی اچہی صورتون مین اور خوشبودار قبر مین اور اسی طرح دن قیامت کی اور اعمال بد خلاف اوسکی اور لفظ تتصابان ساتہہ صیغہ مونث کی ہی اوپر بنا مجہول کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ صیغہ مذکر کی اور ظاہر یہی ہی اسلیے کہ لفظ خلیقتہ مین تانیث کی لیے نہین ہی بلکہ مبالغہ کی لیے ہی اور معنی یہہ ہین کہ یہہ دونو نوع ہین مخلوقات سی کہ ظاہر ہونگی لوگون کی لیے ۱۲ ع

کتاب الرقاق

کتاب ہے رقاق کا ف رقاق جمع رقیقہ کے ہے بمعنی نرم کی یعنی اس کتاب مین حدیثین ایسی مذکور ہین کہ اونکی سنی سی دلین نرمی پیدا ہوتی ہی اور وہ تاثیر کرتی ہین دلمین کہ زہد دنیا اور رغبت آخرت اونسی حاصل ہوتی ہی ۱۲ ع

الفصل الاول

فصل پہلے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعمتان مغبون فیہما کثیر من الناس الصحۃ والفراغ رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دو نعمتین ہین کہ فریب اور ٹوٹا کہائی ہوئی ہین اونمین بہت لوگون نی تندرستی ہی اور فراغت نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی ان دو نعمتون مین بہت لوگ ٹوٹی مین پڑ رہی ہین کہ قدر اونکی نہین جانتی اور مفت ہاتہہ سی دیتی ہین اور ہیچ معاملہ اونکیساتہہ نفس سے فریب کہاتی ہین جیسیکہ ہیچ معاملہ بیع وشرا کے کوئی فریب کہاتا ہی اور متاع کو مفت ہاتہہ سی دیتا ہی اور زیان زدہ ہوتا ہی وہ دو نعمتین یہہ ہین صحت بدن مراض سی اور خالی ہونا وقت کا شواغل سی اور مشوشات سے پس قدر ان نعمتون کی لوگ نہین پہچانتی یعنی کار آخرت نہین کرتی انمین اور فرصت کو غنیمت نہین جانتی جیسوقت کہ بیمار ہون اور ساتہہ تشویش وقت اور مزاحمت اغیار کی گرفتار ہون قدر انکی جانین جیسیکہ کہا ہی علماء فی النعمۃ اذا فقدت نوحت یعنی اسکے یہہ ہین کہ نہین پہچانتی قدر ان نعمتون کی بہت لوگ کہ نہین کرتی انمین ایسی اعمال ہیچ دنون معاش کے کہ محتاج ہونگی اونکی آخرت مین اور نادم ہونگی اوپر ضائع کرنی عمرون اپنی کی وقت جاتی رہنی اونکیلے اور نہین نفع دیگی اونکو ندامت جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی فی دو ذالک اور یہہ

یوم التغابن اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں حسرت کرینگی اہل جنت مگر اوس ساعت پر کہ گذری اوپر اس حالمین کی نہیں یاد کیا اوسکو اور نہ اوسنے اللہ کو اوسمین ۱۲ ع وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهٗ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی مستورد بیٹی شداد کی سی کہ کہا اوسنے کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتے قسم ہی خدا کی نہین ہی مثال دنیا کی یعنی اوسکی نعمتون اور زمانہ کی مقابلہ مین آخرت کی یعنی نعمتون اور ایام اوسکیلی مگر مانند ڈالتی ایک تمہاری کی اونگلی اپنی کو دریا مین پس چاہیے کہ دیکھی ساتھہ کیچہ کی پھرتی ہی نقل کی یہہ مسلم فی ف یعنی کس قدر پانی اوسمین لگیا تا ہی دریا مین سے کچھہ نہین لگتا سوائے رطوبت کی یا ایک آو قطرہ کی پس ایسیہی دنیا قلیل حقیر ہی بہ نسبت آخرت کی اور یہہ بہی تمثیل ہے واسطے سمجھانی لوگون کی والا متناہی کو غیر متناہی کی ساتھہ کچھہ نسبت نہین قطرہ کہ دریا مین سی نکلتا ہی باوجود قلت وحقارت کی کچھہ نسبت رکھتا ہی دریا سی اور دنیا آخرت ہی استعدر بہی نسبت نہین رکھتی ۱۲ حاصل یہہ کہ اس دنیا سریع الزوال کی نعمتون پر مغرور رہو اور نہ اوسکی تکالیف وتنگی پر جزع فزع اور شکوہ کری بلکہ کہی اللّٰھم لاعیش الا عیش الآخرۃ کہ حضرت نی اسکو فرمایا ہی ایک بار دن احزاب کے اور ایک بار حجۃ الوداع مین پہر جانی کہ دنیا مزرعۃ الآخرۃ ہی اور دنیا ایک ساعت ہی پس صرف کری اوسکو طاعت مین ۱۲ ع وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِجَدْيٍ اَسَكَّ مَيِّتٍ فَقَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنَّ هٰذَا لَهٗ بِدِرْهَمٍ فَقَالُوْا مَا نُحِبُّ اَنَّهٗ لَنَا بِشَيْءٍ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت سے جابر کی تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم گذری ایک بکری ہوکر کہ بچہ چھوٹی کان والی یا بین کان والے یا کان کٹی مری ہوئی پس فرمایا کہ کون تم مین سے دوست رکھتا ہی کہ یہہ ہوئی اوسکی لیی بدلی ایک درہم کی یعنی کوئی ہی تم مین سے کہ اسکو ایک درہم کو خریدی پس عرض کیا صحابہ نے کہ نہین دوست رکھتی ہم کہ ہماری لیی یہہ ہو بدلی کسی چیز کی فرمایا آنحضرت نی قسم ہے خدا کی البتہ دنیا یعنی ساتھہ تمام انواع لذات اپنی کی بہت ذلیل ہی نزدیک خدا کی اس بکری کی بچہ سی نزدیک تمہاری نقل کی یہہ مسلم فی ف مقصود اس سے بی رغبت کرنا ہی دنیا سی اور رغبت دلانی ہی عقبی مین اسلیے کہ جملہ اوپر اس کل خطیئۃ نا برابر اس چیز کی کہ روایت کیا ہی اوسکو بیہقی نی حسن سے بطریق ارسال کی جسکیکہ ترک الدنیا راس کل عبادۃ اور سبب اسمین یہہ ہی کہ محبت کرنہی والا دنیا کا اگرچہ مشغول ہوا امور دینوی مین ہوتا ہی اوسکی اعمال مزدخل غرضون فاسدہ کو اور تارک دنیا اگرچہ مشغول ہوا امور دینوی مین مقصود ہوتے ہی اوسکو آخرت چنانچہ اسلیے کہا ہی بعضی عارفون نی صالحان یقین ہے کہ حسبی دوست رکھا دنیا کو نہین ہدایت کرسکینگے اوسکو تمام مرشد اور حسبی ترک کیا دنیا کو نہین گمراہ کرسکینگی اوسکو تمام مفسد ۱۲ ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دنیا قید خانہ ہی مومن کا اور بہشت ہے کافر کی نقل کی یہہ مسلم فی ف یعنی دنیا مشابہ قید خانہ کی ہے مسلمان کی لیی کہ محنت اور شدت دیکھتا ہی اوسمین اور منہیات سی اجتنابین بچاتا ہی اور مشقت طاعات کا متحمل ہوتا ہی اور تنگ ہے میدان دنیا اور سکونت دوسمین اسلیے ہمیشہ چاہتا ہی کہ اوسی نکلی اور میدان ملکوت مین جولانی کری اور بمنزلہ بہشت کی ہی کافر کی لیی کہ ساتھہ لذتون اور شہوات کے اوسمین مشغول ہی اور نہین چاہتا اوسی نکلنا اور بعضی کہتی ہین مراد یہہ ہے کہ دنیا مانند قید خانہ کی ہی مومن کی لیی بہ نسبت اون ثوابون اور نعمتون کی کہ طیار کی گئی ہین اوسکی لیی آخرت مین اور مانند بہشت کی ہی کافرون کی لیی مقابلہ مین اوس عذاب دردناک کی کہ تیار کیا گیا ہی اوسکے لیی آخرت مین یعنی مومن ہرچند کہ دنیا مین نازونعمت مین رہی ہنوز کم ہی ہی اور آخرت مین بہتر اوس سے پاویگا اور کافر ہرچند محنت وشدت دیکھی دنیا مین آخرت مین بدتر حال اوسکا اوس سے ہوگا ۱۲ ع مشہور ہی کہ ایک یہودی نی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھہ کر کہا کہ تمہاری ناقص

نے جو کہا ہی الدنیا سجن المومن وجنۃ الکافر یہہ کیونکر صادق آوی بہ نسبت میرے اور تمہاری تم تو گھوڑی پر چلی جاتی ہو اور مین ہمارا اور طرح طرح کی تکالیف فقر وفاقہ مین گرفتار رہتا ہون آپ نے یہی جواب دیا جو بقول بعض کی نقل کیا گیا ہے مولف **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطَى بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُجْزَى بِهَا فِي الْآخِرَةِ وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِهَا لِلّٰهِ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى إِذَا أَفْضَى إِلَى الْآخِرَةِ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزَى بِهَا** رواہ مسلم

اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نہین ضائع کرتا اجر مومن کی نیکی کا دیتا جاتا ہی یعنی مومن تمام بھلائیان بسبب دس نیکی کے یا زیادہ یعنی دفع بلا اور فراخی رزق کی وغیر ذلک نعمتین اور بدلہ دیا جاویگا بسبب اوسکے آخرت مین اور کافر پس کہلایا جاتا ہی یعنی دیا جاتا ہی دنیا مین بسبب نیکیون کی کہ کین ہین واسطے اللہ کے یعنی کہلانا فقیر کا اور احسان کرنا یتیم پر اور مانند اسکی یہان تک کہ جب پہنچیگا طرف آخرت کی نہ ہوگی اوسکی لیی نیکی کہ جزا دیا جاوی بسبب اوسکے نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی مومن جب نیکی کرتا ہی تو اوسکو آخرت مین جزا اور ثواب اوسکا پورا ملتا ہی اور دنیا مین بہی اوسکا بدلا ملتا ہی کہ فراخی ہوتی ہی رزق مین اور حاصل ہوتی ہی خوش گذرانی اور فراغ خاطر اور سلامتی آفات وناگوار چیزون سی اور کافر جب نیکی کرتا ہی خدا کی لیی تو بدلا اوسکا تمام دنیا ہی مین پایا جاتا ہی اور آخرت مین اوسکا بدلہ نہین دیکہتا اور اوسپر ثواب نہین پاتا اور مقتضی مقابلہ کا وہ ہی جو وارد ہوا ہی اور حدیث مین کہ مومن کو بدلا دیا جاتا ہی برائیون کا دنیا مین بسبب تہ انواع محنت اور مشقت اور بلاون کی یہان تک کہ جب پہونچیگا آخرت مین نہین ہوگی اوسکی لیی برائی کہ عذاب دیا جاوی اوسپر اور موید ہی اسکی وہ روایت کہ روایت کی ہی احمد اور ابن حبان نی کہ جب نازل ہوئی یہہ آیت مَنْ يَعْمَلْ سُوْٓءًا يُجْزَ بِهٖ سورہ نساء کہا ابوبکر رضی نی کہ کون نجات پاویگا ساتہہ اسکی یا رسول اللہ پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بخشی اللہ تجکو ای ابوبکر کیا نہین تو غمگین ہوتا تو کیا نہین رنجور اوہتا تو کیا نہین بیمار ہوتا ہی تو کیا نہین پہنچتین تجکو بلائین کہا اونہون نی ہان یا رسول اللہ فرمایا یہہ وہ چیز ہی ہی کہ بدلا اور سزا دی جاتی ہو تم ساتہہ اوسکی اور ترمذی اور ابن جریر نی روایت کیا ہی کہ مصیبتین اور بیماریان جزا ہین دنیا مین ۔ ترجمہ **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ** متفق علیہ **إِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ حُفَّتْ بَدَلَ حُجِبَتْ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ڈہانکی گئی ہی آگ دوزخ کی ساتہہ شہوتون اور لذتون کی اور ڈہانکی گئی ہی جنت ساتہہ سختیون اور مشقتون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی مگر نزدیک مسلم کی لفظ حفت کا ہی بمعنی گہیری جانیکی بدل حجبت کے **ف** یعنی جب بچہ پڑا دیتہ کرنیکی طاعات وعبادات پر اور بچہ صبر کرنیکی شہوات ولذات سے سختی دیکہین اور مشقت کہ پہنچین بہشت کو پہنچینگے اسلیی کہ جو چیز کہ پردہ مین ہووے جب پردہ تک پہنچین اور اوسکو درمیان سے اوٹہا دین وہ چیز ظاہر ہوکے پس جس طرح بہشت بچہ پردہ مشقتون کی ہی اول مشقتون کو پہنچین اور انہین درادین اور اونکو کرین پس اونسی گذر کر بہشت کو پہنچینگے اور اسیطرح شہوات یعنی خواہش نفسانیان پردہ دوزخ کی ہین جب شہوات کو پہنچین اور اونکی ترک کرین ہون دوزخ کو پہنچینگے اور مراد شہوات سی شہوات حرام ہین مانند شراب اور زنا اور غیبت اور مانند اسکے والا مرتکب ہونا شہوات مباحہ کا موجب درآنی آگ کا اور مانع دخول بہشت کا نہین ہی مگر البتہ مقام قرب اور ولایت سی دور ڈالتا ہی اور اسی جگہہ سی معلوم ہوتا ہی کہ معنی العلم حجاب اللہ کی کیا ہین یعنی علم پردہ ہی درمیان بندہ اور خدا کی جب علم کو پہنچین اور اوسپر درادین معرفت خدا کو پہنچینگے فافہم ۔ ترجمہ **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِيصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَإِذَا شِيكَ فَلَا انْتَقَشَ طُوبٰى لِعَبْدٍ آخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَشْعَثَ رَأْسُهُ مُغْبَرَّةً قَدَمَاهُ إِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَإِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ**

اِنِ اسْتَاْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ وَاِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابوسی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ ہلاک ہوا یا ہلاک ہو بندہ دینا کا اور بندہ درہم کا اور بندہ چادر کا یعنی جنہی اختیار کیا اور ترجیح دی مالکو اپنی معبود جبار کے
رضا پر اس طرح کہ لیتا ہی اوسکو بغیر وجہ حلال کی اور نہین صرف کرتا اوسکو اوسکی مصرف مین حاصل یہہ کہ دوستدار مال کا ہی کیسا ہی ہو اور جمع کرتا ہی
اوسکو اور بخل کرتا ہی ساتھہ اوسکی حقوق مین اور دوستدار کپڑون فاخرہ کا اور گرفتار ہی زیب زینت مین بقصد تکبر و تجمل کی اور صفت اور نشان بندہ
ہونی زر اور کپڑیکا یہہ ہی کہ اگر دیا جاوی اور کپڑا خوش ہوا اور اگر نہ دیا جاوی ناخوش ہو یعنی طمع اوسکی ہمیشہ ہیچ مال لوگون کی اور حرص اوسکی اوسکی جمع
کرنی مین ہی اگر دین راضی ہوا اور اگر نہ دین ناراض ہو کذا قال الطیبی اور ممکن ہی کہ مراد دینا اور نہ دینا حق تعالی کا اور راضی ہونا اور غضب
ہونا اوسی ہو پھر مکرر دعا بد کی تاکید کی لیی ہلاک ہو جیوا اور سرنگون اور ذلیل و رخوار ہو جیوا ایسا شخص اور جسوقت کانٹا لگی اوسکی پاونمین پس نہ نکالا
جاوے یعنی جسکو تکلیف و محنت مین ہو کوئی مدد اوسکی نہ کیجیو و رجیب بیان کی بدحالی گرفتارون دنیا اور حرص و طمع کی چاہا کہ اونکی مقابلہ مین ذکر کرین طالبان
دین اور تارکان دنیا کا کہ مشغول ہین ہمیشہ جہاد کی اللہ تعالی کی راہ مین اور بی رغبت ہین دنیا اور زینت اوسکیسی اور اہل دنیا اور ظاہر پرستون کی نظرون
مین خوار و ذلیل معلوم ہوتی ہین پس فرمایا خوش حالی ہو جیوا اوس بندیکی کہ پکڑی ہوئی کھڑا ہی اپنگ گھوڑی اپنی کی واسطی جہاد کی راہ خدا مین
پراگندہ ہین بال سر اونکی گرد آلودہ ہین پانو اوسکی اگر ہی ہیچ نگہبانی لشکر کی یعنی اگر اوسکو آگی کی لشکر مین نگہبانی کی لیی مقرر کیا ہی تو ہوتا ہی
ہیچ نگہبانی کامل کی یعنی غافل ہوتا ہی نہ سوتا ہی بلکہ خوب ہوشیاری سی نگہبان رہتا ہی اور اگر ہوتا ہی پیچھی کی لشکر مین یعنی مقرر کرتی ہین اوسکو
پیچھے کی لشکر مین نگہبانی کی لیی رہتا ہی پیچھی کی لشکر مین یعنی وہ تابع اور فرمان بردار مسلمانون کا ہی جو کچھہ کہتی ہین کرتا ہی اور جہان کہتی ہین
رہتا ہی تکبر اور اصرار نہین کرتا اگر طالب ہوتا ہی اذن لوگون کی مجلسون مین آنیکا نہین اذن دیا جاتا یعنی بسبب نہونی مال و جاہ کی اور اگر سفارش
کرتا ہی کسیکے قبول نہین کیجاتی اوسکی سفارش یعنی بسبب خوار و بیقدر ہونی اوسکیکی لوگون کی نظرون مین نقل کی یہہ بخاری فی ف بندہ دینار کا
الخ یہہ اس سبب سے کہا کہ مذموم دوستی اور گرفتاری ہی اسباب دنیا مین اور اگر مال اوسکی ملک مین ہو اور اوسکی دوستی مین گرفتار نہو مذموم نہین اور خاص
دینار اور درہم ہی کو اہلیی ذکر کیا کہ یہہ دونون نقدین ہین کہ حاصل ہوتی ہین بسبب انکے تمام مقاصد نفس و شیطان کی اور لفظ خمیصہ ساتھہ ربر خ کی اوپر
وزن سفینہ کی چادر سیاہ خط دار اور صراح مین ہی خمیصہ کملی سیاہ کہ جسکی چارون طرف خط ہوتی ہین اور خاص اسکو اہلیی ذکر کیا کہ اکثر اسکی پہنی ہوئی ہین
تکبر و رعونت اور ریا اور سمعہ ہوتی ہی اور نفس کو کمال رغبت ہوتی ہی اوسکی طرف اور نہین طاقت کہتی اسکی مفارقت کی پس گویا کہ بندی اوسکی
ہوتی ہین اور نقش اور انتقاش کی معنی ہین کانٹا پانوسی نکالنا یعنی جسکو تکلیف و محنت مین کوئی گرفتار ہو کوئی مدد اوسکی نہ کیجیو اور چونکہ کانٹا پانوسی
نکالنا ادنی مرتبہ مدد کرنیکا ہی نفی کی اوسکی اس سے زیادہ جو ہو بطریق اولی منفی اور مفقود ہوگا اور جان کہ حمل اس کلام کا دعا پر بطریق مناسبت شارحین
کے کیا ہی ہمنی والا اگر حمل کرین اوپر خبر دینی کی قبیح حال اوس جماعت کیسی اور برائی اور ذلت اور خواری اونکیسی دنیا اور آخرت مین تو بھی جائز ہی
جیسیکہ نہین پوشیدہ ہی یہہ ح ف وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِمَّا اَخَافُ عَلَيْكُمْ
مِنْ بَعْدِيْ مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَيَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ يُنْزَلُ
عَلَيْهِ قَالَ فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ وَقَالَ اَيْنَ السَّائِلُ وَكَاَنَّهٗ حَمِدَهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ لَا يَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَاِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ مَا يَقْتُلُ
حَبَطًا اَوْ يُلِمُّ اِلَّا اٰكِلَةَ الْخَضِرِ اَكَلَتْ حَتّٰى امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ
وَبَالَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَاَكَلَتْ وَاِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِحَقِّهٖ وَوَضَعَهٗ فِيْ حَقِّهٖ

فَنِعْمَ الْمَعُوْنَةُ هُوَ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِغَيْرِ حَقِّهٖ كَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُوْنُ شَهِيْدًا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور بروایت ہی ابی سعید خدری سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق جملہ ان چیزون سی کہ ڈرتا ہون مین تمپر سی صحابہ پر ای ست پیچھے وفات اپنے کی وہ چیز ہی کہ کہولی جاویگی تمپر تازگی اور خوبی دنیا کی اور زینت اوسکی پس کہا ایک شخص نی یارسول اللہ کیا لاویگی بہلائی برائی کو یعنی حاصل ہونا غنیمت کا اور اموال کا بہلائی ہی پس کیونکر وسیلہ اور سبب برائی اور ترک طاعت کا ہو پس چپ رہے حضرت یعنی بانتظار وحی کی دیر تک یہان تک کہ گمان کیا ہمنی کہ تحقیق اوتاری جاتی ہی وحی حضرت پر کہا ابوسعید راوی نی پس پونچھا آنحضرت نی اپنی چہرہ مبارک سی پسینا کہ وقت اوترتی وحی کی آتا تہا اور فرمایا کہان ہی وہ شخص پونچھنی والا اور گویا کہ آنحضرت نی تعریف کی اوسکی یعنی اور اچھا جانا اوسکو اس سوال مین اسلیی کہ لوگون کو اوس سی فائدہ ہوگا پس فرمایا تحقیق شان یہہ ہے کہ نہین لاتی بہلائی برائی کو یعنی رزق اگرچہ بہت ہو جملہ بہلائی ہی ہی اور اوس سی برائی پیش نہین آتی مگر بعارض بخل و اسراف کی اور تجاوز کرنی کی حد اعتدال ہی مانند بہار کی کہ نہین اوگاتی مگر جو کچھہ کہ خیر ہی فی نفسہ اور ہلاک اور ضرر بسبب زیادہ کہانیکی ہوتا ہی جیسیکہ بیان فرمایا بقول خود اور تحقیق جنس اوس چیز سی کہ اوگاتی ہی بہار قسم گہانس سی وہ چیز ہی کہ مارڈالتی ہے جانور کو پیٹ پہلا کر یا قریب ہلاک کے ہوجاتا ہے یعنی اگر مارا نہین قریب پہنچتا ہی یعنی ہلاک کی مگر کہانیوالا جانور گہانس سبز کا اس طرح کہ کہاتی گہانس یہان تک کہ تین گہین کو کہلین سی بیٹھا سامنی قرص آفتاب کے یعنی یہہ عادت ہی جانور کی کہ جب بہضمی سی پیٹ اوسکا پہول جاتا ہی تو آفتاب کے سامنی بیٹھتا ہے جب گرم ہوتا ہی پیٹ نرم ہوتا ہی اور جو کچھہ اوسکی پیٹ مین ہوتا ہی نکلجاتا ہی جیسیکہ فرمایا پس پتلا گوبر کیا اور پشاب کیا یعنی پس اپہارہ پیٹ کا جاتا رہا پہر پہر اطراف چراگاہ کی پس کہایا اور تحقیق یہہ مال دنیا کا سبز اور تر و تازہ اور نرم و رنگین ہی کہ آنکہہ مین اچہا معلوم ہوتا ہی اور لذیذ اور خوش مزہ ہی کہ لینا اوسکا دلمین لذت زیادہ کرتا ہی پس جو کوئی کہ لیوی مال کو ساتہہ حق اوسکی یعنی بقدر احتیاج کی وجہ حلال سی اور کہی اوسکو بیجہ حق اوسکے یعنے مصرف اوسکی کہ واجب ہے یا مستحب پس اچہا مدد کرنیوالا ہی وہ مال یعنی دین پر اور جو کوئی کہ لیوی اوسکو بغیر حق اوسکے ہوتا ہی مانند اوس شخص کے کہ کہاتا ہی اور سیر نہین ہوتا اور ہوگا وہ مال دلیل اوسپر یعنی اوسکی اسراف و حرص پر دن قیامت کے نقل کیہہ بخاری اور مسلم نی **ف** لفظ فوز منتہا عطف تفسیر ہے اور تازگی اور خوبی دنیا کی جو کہی اشارہ ہی اوسپر کہ ابتدا اوسکی شیرینی اور سبزی اور پہر جلدی فنا ہوجاتی ہی اور معنی یہہ ہین کہ مین ڈرتا ہون تمپر سی کہ کثرت اموال تمہاری کی وقت فتح ہونی شہرون کی بارز کہیگی تمکو اچہی اعمال سی اور علوم نافعہ سی اور پیدا ہونگی تم مین اخلاق بد مانند تکبر اور عجب اور غرور اور محبت مال و جاہ کی اور ان چیزون کی کہ متعلق ہین ساتہہ ان دونون کی لوازم امور دنیویہ سی اور مانند زرگر دانی کی سان تیار کرنی موت کی سی اور پہر پہر الخ یعنی کہاتا ہی اور بدہضمی کرتا ہی اور پیٹ سی نکالڈالتا ہی اور پہر کہاتا ہی اور یہہ تمثیل ہی حال اوس شخص کے کہ بعض اوقات مین افراط اور حد سی تجاوز کرتا ہی اور قریب ہلاکت کی پہنچتا ہی بسبب غلبہ شہوۃ اور حرص کے کہ مرکوز ہی بیچ طبیعت آدمی زاد کی لیکن جلدی سے رجوع کرتا ہی اور ہمیشہ گناہ پر مستقیم نہین رہتا اور بسبب روشنی افتاب ہدایت کی متوجہ ہوکر توبہ اور ندامت کرتا ہی اور ساتہہ پاک کرنی نفس کے گناہونسے علاج نفس اپنے کا کرتا ہی اور قسم پہلی کہ کہی وہ چیز ہی کہ مارڈالتی ہی اخیر اشارہ ہی طرف حال اوس شخص کے کہ گناہ اور شہوات پر اصرار کیا اور اوسپر ہلاک ہوا اور توفیق توبہ کی اور رجوع و استغفار کی نپائی اور ساتہہ قیاس ان دونون قسمون کے ذکر کی گئی کی ایک اور قسم بہی معلوم ہوتی ہی کہ ایک وہ ہے کہ اصلا ناتہہ گناہ پر نہ مارا اور گرفتار شہوت نفس کا نہوا اور دنیا مین بے رغبتی کی اول ظالم ہی اور دوسرا مقتصد یعنی میانہ رو اور تیسرا سابق یعنے سبقت لیجانیوالا بہلائیون کی کرنے مین ایک سابق نے اصلا ناتہہ دنیا مین نہ الودہ کیا اور دوسرے مقتصد نی آلودہ کیا و لیکن درہوڈالا اور تیسرا ظالم ناتہہ الودہ ہی دنیا سی گیا نعوذ باللہ من ذلک پہر اشارہ کیا طرف تفاوت احوال آدمیون کی بیچ محبت مال اور صرف کرنی اوسکے پس

فرمایا تحقیق یہہ مال سبز الخ اور بغیر حق اوسکی یعنی بغیر احتیاج کی طرف اوسکے اور جمع کیا اوسکو حرام ہی اور خرچ کیا بیچ رضامندی رب اپنے کی اور مانند اوسکے کہ کہا تا ہی اور سیر نہین ہوتا یعنی بسبب غلبہ حرص کی مانند اوس شخص کے ہی کہ اوسکو جوع البقر ہوا اور مانند اوس بیمار کی ہی کہ اوسکو استسقا ہو کہ سیراب نہین ہوتا جون جون پانی پیتا ہی زیادہ بھڑک ہوتی ہی پیاس کے اور پیٹ بہت پھولتا جاتا ہی کہا خواجہ عبید اللہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کہ دنیا مانند سانپ کی ہی پس جو شخص کی جانی مستراد سکا جائز ہی اوسکو لینا اوسکا والا نہین جائز پس لوگون نی کہا کہ مستراد سکا کیا ہی کہا اونہون نی وہ یہہ ہے کہ معلوم کری کہ کہانسی حلیتا ہی وسکو اور کس جگہہ مین خرچ کرتا ہی اوسکو بشرح ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰهِ لَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمرو بن عوف سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین فقر سے ڈرتا مین تمپر یعنی اسطرح کہ آوین سلامتی غالب ہے اور وہ انفع ہی تمہاری لیئی لیکن ڈرتا ہون مین تمپر اس سے کہ فراخ کیجاویگی تمپر دنیا یعنے پس کروگی تم معاملہ اغنیا رکا سا پس ہلاک ہوگی ساتھہ انواع بلا کی جیسی کہ فراخ کی گئی اون لوگون پر کہ تمہی پہلی امتین یعنی پس ہلاک ہوے وہ بسبب زخم کرنی کی فقرا پر بسبب کمال رغبتہ کی مال مین پس رغبت کروگی تم دنیا مین یعنی اختیار کروگی اوسکو تم اور رغبت کروگی اوسمین نہایت جیسیکہ رغبت کی پہلی لوگون نی اوسمین اور ہلاک کریگی تمکو جیسیطرح ہلاک کیا اونکو نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی ف سبب خوف کا فراخی دنیا سی کہ باعث رغبت اور ہلاک کے ہوا گر فتاری حرص کی ورنہایت رغبت جمعہ اور ذخیرہ کرنی اوسکیطرح ہی کہ موجب ہلاک کی آخرت مین ہے یا واقع ہونا بیچ نزاع و خلاف کے کہ نوبت قتل و قتال کی پہنچی اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد فقر سی یہہ ہے کہ نہو اوسکی پاس تمام وہ چیزین کہ جنکی احتیاج پڑتی ہی قسم ضروریات دین اور بدن سے اور غنا سی مراد ہی زیادتی مقدار کفایہ پر کہ موجب ہے سرکشی اور غافل ہونیکی عبادت رحمان سی بشرح ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا وَفِيْ رِوَايَةٍ كَفَافًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا الہی کر تو رزق آل محمد کا قوت اور ایک روایت مین بجای قوت کی لفظ کفاف کا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف مراد آل محمد سی ذریت اور اہل بیت حضرت کی ہی یا تابعدار اور دوست کامل حضرت کی اور قوت اوس قدر کہانی پینی کو کہتی ہین کہ جو نگاہ رکہی بدن کو اور قیام بدن ہوا وسے اور بعضون نی کہا کہ وہ بچا رکہی اور کفایت کری رزق سی اور کفاف ساتھہ برکاف کی وہ ہے کہ باز رکہی اور بی پروا کری سوال سی اور بعضون نی کہا کہ کفاف اور قوت کی ایک ہے معنی مین اور ظاہر یہی ہے کہ روایت دوسرے تفسیر پہلی کی ہی اور بیان ہے اوسکا کہ اکتفا ساتھہ ادنی معیشت کی ولی ہی اور قبول کی اللہ تعالی نی دعا حضرت کی بیچ حق اونکی کہ چاہا اون لوگون مین سے کہ ارادہ کیا برگزیدہ کرنی اونکیطرف اور جانا چاہیے کہ کفاف مختلف ہوتا ہی ساتھہ اختلاف اشخاص اور زمانون اور احوال کی ایک تو ہی کہ عادت ساتھہ قلیل کہانی کی ہی جیسیکہ دو تین روز یا زیادہ اوس سے بہو کا رہ سکتا ہی اور دوسرا ہی کہ ایک روز مین دو تین بار کہاتا ہی اور ایک عیال دار ہی قلیل یا کثیر اور دوسرا عیال نہین رکہتا اور بیچ زمانہ قحط اور تنگی اور حالت ضعف اور مرض کی تہوڑی چیز کفایت کرتی ہی اور فراخی اور قوت مین زیادہ اوس سے طلب کرتا ہی پس مقدار کفاف کی ضبط نہین ہو سکتی اور محمود وہ ہے کہ بسبب اوسکے قوۃ طاعت پیدا ہو اور حرکات عادی فوت نہون اور اسی حدیث مین تنبیہ اور ارشاد ہی امت کو اسپر کہ بیچ طلب کرنی زیادتی کی مشقت نہ اوٹہاوین اور مقدار قوت و کفاف پر کفایت کرین اور حد اعتدال سی بجا وز نکرین اور لکہا ہی علما نی کہ کفاف افضل ہی فقر اور غنا سی اور اگر کثرت مال سبب گمراہی اور اسراف کی نہو اور باعث زیادتی بہلائیون اور عبادت کی ہو تو وہ فضیلت اور طرح کی ہی: ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا اٰتَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق چھٹکارا پایا اور مقصود کو پہنچا وہ شخص کہ مسلمان ہوا یا تسلیم کیا قضا و قدر الٰہی کو اور رزق دیا گیا اوسکو یعنی حلال بقدر کفایت کے یعنے اوقدر کہ کفایت کرے امر دنیا مین اور باز رکھی اوسکو اوسسے اللہ نے اور قانع کیا اوسکو خدا تعالی نے ساتھہ وہ چیز کہ دیا ہی اوسکو قسم رزق سے اور راضی کیا اوسکو ساتھہ قسمت کے نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِیْ مَالِیْ اِنَّ مَالَهٗ مِنْ مَالِهٖ ثَلٰثٌ مَا اَكَلَ فَاَفْنٰى اَوْ لَبِسَ فَاَبْلٰى اَوْ اَعْطٰى فَاقْتَنٰى وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهٗ لِلنَّاسِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہتا ہی بندہ مال میرا مال میرا یعنی فخر کرتا ہی بسبب مالک ہونے مال کی اور تکبر کرتا ہی ساتھہ نسبت کرنی اوسکیطرف اور نہین جانتا وہ مال اوسکا تحقیق وہ چیز کہ واسطے اوسکی ہی مال اوسکیسی تین چیز ہین یعنی جو کچھہ کہ حاصل ہوتا ہی اوسکی لیی اوسکی مال مین سے تین منافع ہین فی الجملہ لیکن ایک منفعت اوسمین سی حقیقۃ اور باقی ہی اور منفعت دو صورت مین ظاہر دنیا کی ہین اور فنا ہونیوالی ہین وہ چیز کہ کہائی اور تمام کی یا وہ چیز کہ پہنی پس پرانے کی یعنی پہر اوتار ڈالی یا صدقہ دی پس ذخیرہ کیے یعنی عقبی کی لیی اور وہ چیز کہ سوا اوسکی ہی یعنی ذکر کیی گئی کی قسم اور اموال سی مانند موشی اور زمین اور خادم اور نقد ہی اور جواہر اور مانند انکیے پس وہ بندہ گذرنیوالا ہی اون سی اور چھوڑ جانیوالا ہی اوسکو واسطے لوگون کی نقل کی یہہ مسلم نے ف ذخیرہ کیا اشارہ اسمین طرف اسکی ہی کہ جمع کرنا مال کا حقیقت مین یہہ ہی کہ بخشی اور صدقہ دی فقرا کو تا ذخیرہ ہو ثواب اوسکا واسطے روز حاجت کی قیامت مین ش ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلٰثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقٰى مَعَهٗ وَاحِدٌ يَتْبَعُهٗ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَعَمَلُهٗ فَيَرْجِعُ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَيَبْقٰى عَمَلُهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ساتھہ جاتی ہین میت کے تین چیزین پس پہر آتی ہین دو چیزین یعنی اپنی مکان کو اور چھوڑ جاتی ہین اوسکو اکیلا اور ساتھہ رہتی ہی اوسکی ایک چیز ساتھہ جاتی ہین اوسکی اہل اوسکی یعنی مانند اولاد اور اقارب اور یار اور جان پہچان اوسکیکی اور مال اوسکا یعنی مانند لونڈی غلام اور جانور اور خیمہ اور مانند انکیکی اور عمل اوسکی یعنی اچھی اور بری پس پہر پاتی ہین اہل و مال اوسکی اور ساتھہ رہتی ہین اوسکی عمل اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے جو کچھہ کہ مترتب ہوتا ہی اوسپر ثواب و عذاب سے چنانچہ سابق کہا گیا ہی القبر صندوق العمل ش ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهٖ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهٗ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهٖ قَالَ فَاِنَّ مَالَهٗ مَا قَدَّمَ وَمَالَ وَارِثِهٖ مَا اَخَّرَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی صحابہ سی کون ہی تم مین سی کہ مال وارث اوسکیکا بہت پیارا ہو طرف اوسکی مال اپنی سے یعنے کون ہی کہ دوست رکھی یہہ کہ اوسکی لیی مال نہو اور اوسکی وارث کی لیی مال ہو کہا صحابہ نے یا رسول اللہ نہین کوئی ہم مین سے مگر مال اوسکا بہت پیارا ہوتا ہی طرف اوسکی مال وارث اوسکیسے فرمایا کہ تحقیق مال اوسکا حقیقت مین وہ ہی کہ آگی بہیجا یعنی صدقہ دیا فقرا کو اور مال اوسکی وارث کا وہ ہی کہ پیچھی چھوڑ گیا نقل کی یہہ بخاری نے ف پس اگر چاہتا ہی کہ اوسکی لیی مال ہو تو چاہیی کہ صدقے اور آگی بہیجی اور پیچھی نچھوڑی اور چونکہ آگی نہین بہیجتا اور پیچھی چھوڑ جاتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ مال وارث کو زیادہ دوست رکھتا ہی اپنی مال سی اور مراد یہہ ہی کہ بخل کرتا ہی اور حق ادا نہین کرتا اور بعد تصدق کی اور وصیت کرنیکی واسطے فقرا کی کہ اکثر اوسکا تہائی ہی واسطے وارثون کی چھوڑ جاوی تو افضل ہی جیسیکہ حدیث مین آیا ہی کہ اگر اپنی وارثون کو تونگر چھوڑے تو بہتر ہی اوس سے کہ بہیک مانگنی کی لیی لوگون کی آگی ہاتھہ پہیلاتی پہرین ش ح ٭ ٭

وَعَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَقْرَءُ اَلْهٰکُمُ التَّکَاثُرُ قَالَ یَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِیْ مَالِیْ قَالَ وَهَلْ لَکَ یَا ابْنَ اٰدَمَ اِلَّا مَا اَکَلْتَ فَاَفْنَیْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَیْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَیْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی مطرف تابعی سی کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی عبد اللہ بن شخیر سی کہ کہا آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اس حال مین کہ وہ پڑہتی تہی الہٰکم التکاثر یعنی باز رکہا تمکو اندیشہ آخرت کی سی اسکی فخر کرنی نی ساتہہ کثرت مال کی فرمایا آنحضرت نی ہیچ بیان تکاثر کی کہ کہتا ہی آدمی مال میرا مال میرا فرمایا آنحضرت نی یعنے ہیچ رہا اور انکا اس قول کی اور نہین حاصل ہوتا واسطی تیری اے ابن آدم کی نفع اور نصیب مال سی مگر وہ چیز کہ کہائی تو نی پس فنا کی تو نی اوپہنچی تو نی پس پرانی کی تو نی یا بدی تو نی پس گدازی تو نی اور باقی چہوڑی آخرت کی لیی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْغِنٰی عَنْ کَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰکِنَّ الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین تونگری ہی بہت مال ومتاع سی ولیکن تونگری حقیقی تونگری دل کی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنے ساتہہ قناعت اور بی پروائی اور عالی ہمتی اور بچنی کی سوال ہی اور ساتہہ تنگ کرنی حرص کی جسکا دل متعلق ہی ساتہہ جمع کرنی مال کی اور حریص ہے اوپر طلب زیادتی کی فقیر ومحتاج ہی اگرچہ مال رکہی اور جو کوئی قانع اور راضی ہی ساتہہ قوت اور کفاف کی اور دور ہی حرص اور زیادہ طلبی سی غنی ہی اگرچہ مال نرکہی جیسیکہ کہا گیا ہی تونگری بدل ہست نہ بمال و بزرگی بعقل است نہ بسال اور بعضون نی کہا کہ مراد انہم غنا نفس کے حاصل کرنا کمالات علمی اور عملی کا ہی کہ نفس ناطقہ انسانی بدون اوسکے محفوظ اور تونگر نہین ہوتا یعنی بخت اور دولت اور تونگری سبب کمال کے ہے نہ بسبب مال کی بیت تونگری نہ بمال ہست نزد اہل کمال ۔ کہ مال آنگہ بکار است بعد ازان اعمال ۔ کہا بعضون نی بابکمال نی ۔ نظم ۔

رَاَیْتُ قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِیْنَا × لَنَا عِلْمٌ وَلِلْاَعْدَاءِ مَالٌ × وَاِنَّ الْمَالَ یَفْنٰی عَنْ قَرِیْبٍ × وَاِنَّ الْعِلْمَ یَبْقٰی لَا یَزَالُ ×

اور یہہ بات معلوم ہی ہی کہ مال ارث فرعون اور قارون اور تمام کفار وفجار کی ہی اور علم ارث انبیا اور علما اور اولیا کی ہی ح ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسرے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّاْخُذُ عَنِّیْ هٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ فَیَعْمَلُ بِهِنَّ اَوْ یُعَلِّمُ مَنْ یَّعْمَلُ بِهِنَّ قُلْتُ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَعَدَّ خَمْسًا فَقَالَ اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَکُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَکَ تَکُنْ اَغْنَی النَّاسِ وَاَحْسِنْ اِلٰی جَارِکَ تَکُنْ مُؤْمِنًا وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِکَ تَکُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُکْثِرِ الضَّحِکَ فَاِنَّ کَثْرَةَ الضَّحِکِ تُمِیْتُ الْقَلْبَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کون شخص ہے کہ سیکہے مجہسی یہہ احکام کہ آگی کہتا ہون مین بعد ازان عمل کری ساتہہ اوسکی یا سکہا دی اوس شخص کو کہ عمل کری اوپر کہا مینی سیکہتا ہون یا رسول اللہ پس پکڑا آنحضرت نی ساتہہ میرا پس گنین پانچ چیزین یعنی جیسیکہ عادت ہی کہ ہاتہہ پر یا ہاتہہ اوسکا کہ جسکو نصیحت کرتی ہین کہ گنتے ہین پس فرمایا آنحضرت نی یعنی ہیچ بیان ان کلمات کے بچہ تو اون چیزون سی کہ حرام کی ہین شاید نی اگر بچیگا تو تو ہوگا عابد ترین لوگون کا اور راضی رہ تو ساتہہ اوسچیز کی کہ قسمت مین کیے ہی اللہ تعالی نی تیری اگر راضی ہوئیگا تو قسمت حق پر تو ہوئیگا تونگر ترین لوگون کا یعنی جب بے پروا ہوا اپنی نصیب پر اور طمع اور احتیاج زیادتی کی نرہی بی نیاز ہوا اور مغنی تونگری کی یہی ہین اور احسان کر تو اپنی ہمسایہ سی یعنی اگرچہ برائی کری وہ تجہسی ہوئیگا تو مومن کامل اور دوست رکہہ سب لوگون کی لیی وہ چیز کہ دوست رکہی تو اپنی نفس کی لیی یعنی خیر دنیا اور آخرت سے ہوئیگا تو مسلمان کامل اور بہت مت ہنسی سے کہ بہت ہنسنا مار دیتا ہی دل کو اور سخت کر دیتا ہی اوسکو اور غافل ہوتا ہے یاد خدا سے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف عمل کری الخ اس سے معلوم ہوا کہ علم فی نفسہ افضل اور شریف ہی اگر عمل کیا اوپر فہو المراد ورنہ

بسبب تعلیم اور دن کی اور ہدایت کرنی انکیلیے بہی تو اب پاتا ہی اور یہہ معلوم ہوا کہ امر معروف عالم غیر عامل سی درست ہے اور محارم شامل ہی کام کرنی منہیات کو اور ترک کرنی ماموراتکو اور عابد ترین لوگونکا اسلیے کہ نہین ہے کوئی عبادت افضل اس سے کہ نکلی عہدہ فرائض سی اور عوام لوگ تو کرتے اہین فرائض کو اور مشغول ہوتی ہین ساتہہ کثرت نوافل کی پس ضائع کرتی ہین اصول کو اور قیام کرتی ہین ساتہہ فضیلتونکے پس بعض اوقات ہوتی ہی ایک شخص پر قضا نمازون کی اور غافل ہوتا ہی ادا کرنی سی اور طلب کرتا ہی علم اور کوشش کرتا ہی طوات اور نفل عبادتون مین اور ہوتی ہی ایک پر زکوۃ یا حقوق لوگون کی اور کہلاتا ہی فقیر اور کواور بنتا ہی مسجد مین اور مدرسی اور مانند انکیکی اور راضی ہو تو انجہ پونچہا ایک شخص نے سید ابوالحسن شاذلی سی حال کیمیا سی پس کہا اونہون نی کہ وہ دو کلمہ ہین ڈال تو خلق کو اپنی نظر سی اور قطع کر تو امید سی طمع یہہ کر دیوی تجکو غیر اوس چیز کی کہ قسمت مین کیا ہی تیری اور کہا سید عبدالقادر جیلانی رح نی کہ جان تو کہ قسمت نہین فوت ہونیکی تجہی بسبب ترک کرنی طلب کے اور جو چیز کہ قسمت مین نہین ہی نہین پہنچنی کا تو اوسکو بسبب حرص کونی اپنی طلب مین اور بسبب کوشش اور مشقت کی پس صبر کر تو اور لازم کر حلال کو اور راضی ہو تو ساتہہ اوسکی تاکہ راضی ہووی تجہی ذوالجلال اور وہ چیز کہ دوست رکہی تو یعنی مثل اس چیز کی کہ دوست رکہی تو اوسکو اپنی اوپر حرام کر یہان تک دوست رکہی تو ایمان کافر کی لیی اور توبہ فاجر کی لیی اور مانند انکیکے اور بہت نہ ہنس یعنے ہوئیگا تو خوش دل اور زندہ ساتہہ ذکر رب کے ۱۲ ع

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یقول ابن آدم تفرغ لعبادتی املأ صدرک غنی واسد فقرک وان لا تفعل ملأت یدک شغلا ولم اسد فقرک رواہ احمد وابن ماجۃ اور روایت ہی اوسے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہی ای آدمی زاد فارغ ہو میرے عبادت کے لیی یعنی خوب فارغ کر اپنی دلکو واسطی عبادت رب اپنے کی بہرونگا مین سینہ تیرا بی پروائی سی یعنی بہرونگا دل تیرا علوم و معارف سی کہ پیدا کرینگی بی پروائی کو غیر مولی سی اور بند کرونگا مین راہ فقر اور احتیاج تیرکی طرف خلق کے اور اگر نکرے تو یعنی فارغ نہوئی تو میری عبادت کے لیی اور گرفتار ہیچ مہمات اور مشاغل دنیا اور نفس کی رہی تو بہرونگا مین آت تیرا یعنی اعضا تیری طرحیطرحکی شغلون مین اور دور نہین کرینگا فقر اور احتیاج تیرکو نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی ہیچ گرفتاری اور مشاغل و مہمات دنیا کی فقر نہین جاتا اور پریشانی اور سرگردانی بحال خود رہتی ہی اور ہیچ فارغ ہونیکی واسطی عبادت کی اسایش نہے ہی اور غنا ہی جمع حاصل ہم کر رنجر مین ڈالیگا تو اپنی نفس کو بسبب کثرت تردد کی ہیچ طلب کی مال کی اور نہین پہنچیگا تو مال کو مگر اوس قدر کہ مقدر کیا گیا ہی تیرلیی ازل مین اور محروم رہیگا تو غنا قلب سے بسبب ترک کرنی عبادت رب کے ۱۲ ع

وعن جابر قال ذکر رجل عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعبادۃ واجتہاد ذکر آخر برعۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تعدل بالرعۃ یعنی الورع رواہ الترمذی اور روایت ہی جابر سے کہا اونی ذکر کیا گیا ایک شخص نزد پیغمبر خدا صلعم کی ساتہہ عبادت بہت کرنیکی اور ساتہہ کوشش و مشقت کرنیکی یعنی طاعت مین باوجود کم بچنی کی گناہ سی اور ذکر کیا گیا یعنی حضرت کی نزدیک ایک اور شخص ساتہہ پرہیزگاری کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی برابر نکر تو کثرت عبادت اور کوشش طاعت کو کر بغیر پرہیزگاری کی ہو ساتہہ پرہیزگاری کی یعنی اگرچہ باندازہ عبادت کوشش ہو نقل کی بہتر ہی ورع سی **ف** ساتہہ لفظ یعنی کی تفسیر ہی کسی راوی نی لفظ رقہ کی اور مراد ورع سی تقوی ہی یعنی بچنا حرام چیزون سے پس وہ کبہی متضمن ہوتا ہی بجا لانی عبادتون واجبہ کو ۱۲ ع

وعن عمرو بن میمون الاودی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرجل وہو یعظہ اغتنم خمسا قبل خمس شبابک قبل ہرمک وصحتک قبل سقمک وغناک قبل فقرک وفراغک قبل شغلک وحیوتک قبل موتک رواہ الترمذی مرسلا اور روایت ہی عمرو بن میمون اودی کے سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم فی واسطی ایک شخص کے اس حال مین کہ آنحضرت نصیحت کرتی تہی اوسکو غنیمت گن پانچ چیزون کو یعنی پانچ احوال کو کہ موجود ہون فی الحال پہلی
پانچ عوارض کی کہ متوقع ہون زمانہ آیندہ مین غنیمت گن جوانی کو یعنی اوس زمانہ کو کہ قوی ہو عبادۃ پر پہلی بڑہاپی اپنی کی یعنی اور ضعیف
ہونیکے طاعت سے اور غنیمت گن صحت اپنے کو یعنی اگرچہ بڑہاپی مین ہو پہلی بیماری اپنی کی کہ صحت نعمت عظیم ہی بعد ایمان کی اور غنیمت گن
تونگری کو پہلی فقر اپنی کی اور غنیمت گن فراغ وقت کو مشاغل دنیوی سی پہلی مشغول ہونی اور مبتلا ہونیکی اور غنیمت گن زندگانی
کو پہلے موت کی یعنی بڑہاپا اور بیماری اور محتاجگی اور شغل دنیوی اور موت آنیوالی ہین جب تک نہین پہنچی ہین وقت کو غنیمت جان ف غنیمت
اصل مین اوس مال کو کہتی ہین کہ کافرون کی طرف سی ہاتھ لگی اور یعنی پانی مقصود بی مشقت کی بہی آتا ہی اور اغتنم اغتنام سی ہی یعنی لغو
غنیمت کی اور تونگری اپنی کو یعنی قدرت اپنی کو عبادت مالیہ پر اور خیرات اور ثوابون خرچ پر پہیم مطلق احوال کی اور پہلی فقر اپنی کی یعنی مقصود
کرنی تیری کی اوسکو زندگانی مین یا بعد مرنی کی بنرع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا یَنْتَظِرُ اَحَدُکُمْ اِلَّا غِنًی
مُطْغِیًا اَوْ فَقْرًا مُنْسِیًا اَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا اَوْ هَرَمًا مُفْنِدًا اَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا اَوِ الدَّجَّالَ فَالدَّجَّالُ شَرُّ غَائِبٍ یُنْتَظَرُ اَوِ السَّاعَةَ وَالسَّاعَةُ
اَدْهٰی وَاَمَرُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین
انتظار کرتا ایک تمہارا مگر تونگری کا کہ گنہگار کرنیوالی اور حد امر وہی سی باہر ہونی والی ہی یا انتظار نہین کرتا مگر فقیری کا کہ بہلا دینی والی
ہے طاعت حق کو یعنی بسبب گرفتاری بہوک اور بیرہنگی اور تردد کفاف اور طلب قوت کی یا انتظار نہین کرتا مگر بیماری کا کہ تباہ کرنیوالی ہی
بدن کی یعنی بسبب سختی اپنی کی یا دین کو بسبب کسل کی کہ پیدا ہوتا ہی بسبب اوسکے یا انتظار نہین کرتا ہی مگر بہت بڑہاپی کا کہ ہی عقل کی حواس
اور بیہودہ گو کر دیتا ہی یا موت کا کہ جلدی اور ناگہان آنیوالی ہی اور ہلاک کرنیوالی ہی کہ فرصت توبہ کی اور قدرت اوسپر نہی یا انتظار
نہین کرتا ہی مگر دجال کا کہ اخیر زمانہ مین آویگا اور گمراہ کریگا اور فتنہ مین ڈالیگا پس دجال بدخایب ہے کہ انتظار کیا جاتا ہی اوسکا اور حاضر
ہوگا اخیر زمانہ مین یا انتظار نہین کرتا ہی مگر قیامت کا اور قیامت سخت ترین حوادث اور تلخ ترین آفات کی ہی نقل کی یہہ ترمذی اور
نسائی فی ف حاصل معنی حدیث کی یہہ ہین کہ فرماتی ہین کہ آدمی کہ فرصت اور فراغت کو غنیمت نہین جانتا گویا ان آفات اور مکروہات
کا انتظار کرتا ہی یعنی حالت فقر مین کہ آسایش اور سلامتی حال کو غنیمت نہین جانتا اور فقر پر صبر نہین کرتا مگر تونگری کو چاہتا ہی کہ
سرکشی مین ڈالی اور راہ راست سی لیجا دی اور اسیطرح حالت غنا مین شکر نہین کرتا اور نعمت خدا کو نہین پہچانتا اور عبادت حق کی
نہین کرتا مگر فقر کو چاہتا ہی کہ تمام عبادتون اور بہلائیون کی بہلا دی اور اسیطرح معنی اور جملون کی سمجھ لے نوح نہین انتظار کرتا الخ یہہ
واقع ہوا ہی لطور توبیخ کی اوپر تقصیر مکلفین کے بیچ دین اپنے کی یعنی کب عبادت کروگی تم اپنی رب کے پس تنبی اگر نہ عبادت کی اوسکی باوجود
قلۃ شواغل اور قوۃ بدن کی تو کیونکر عبادۃ کروگی اوسکی باوجود کثرت شواغل اور ضعف قوی کی شاید ایک تمہارا نہین انتظار کرتا مگر تونگری
کا الخ بنرع وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اِنَّ الدُّنْیَا مَلْعُوْنَةٌ مَلْعُوْنٌ مَا فِیْهَا اِلَّا ذِکْرَ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ
وَعَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی اوسی سے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ خبردار ہو تحقیق دنیا راندی گئی ہی اور دور کی گئی ہی درگاہ رحمت سے یعنی اہلی کہ دور کرنیوالی ہی اللہ تعالی سی اور راندی گئی ہی
ہر چیز کہ دنیا مین ہی یعنی دو چیزین کہ غافل کرین ذکر الہی سی مگر ذکر خدا اور وہ چیز کہ دوست رکہتا ہے خدا اوسکو اور
عالم اور سیکہنے والا نقل کی یہہ ترمذی سے اور ابن ماجہ نے ف دوست رکہتا ہی اوسکو یعنی طاعتین اور وہ چیزین کہ نزدیک کرین

اللہ سے یا ماوالاہ کی معنی یہہ ہین وہ چیز کہ قریب اور مشابہ ہی ذکر کی قسم ذکر انبیا اور اولیا اور صلحا اور اعمال صالحہ سی یا وہ چیز کہ تابع ہی ذکر کی اور لوازم اور مقتضیات اسکی سی ہے قسم اتباع اوامر اور نواہی الہی عزاسمہ کے سی اور والاہ وجہ اول پر دلی ہی ہی یعنی محبت کے اور وجہ ثانی پر دلی سی ہے یعنے قرب کے اور اوپر وجہ ثالث کی موالات سی ہی یعنی متبعیت کے اور یہہ دس تقدیر پر ہی کہ مراد ساتھہ ذکر کی ذکر اسم الہی کا ہو عزاسمہ جیسیکہ متعارف ہے اور اگر مراد ساتھہ اوسکی ہر عمل خیر ہو کہ بہ نیت تقرب اور تعبد کی کرین تو طاعتین اور عبادتین باعتبار ان معنی کی سب داخل ذکر کی ہونگی اور مراد ساتھہ ماوالاہ کی اسباب اور آلات ہونگی کہ باعث ذکر کی اور مدد کرنیوالی اوپر ہین قسم کفاف معیشت اور اور ضروریات کیسی اور ذکر کرنا وعالم اور متعلم کا قبیلہ تخصیص بعد تعمیم کے سی ہوگا ۔ ش **وعن** سہل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کانت الدنیا تعدل عند اللہ جناح بعوضۃ ما سقی کافرا منہا شربۃ رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے سہل بیٹی سعد کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتی دنیا برابر پر پشہ کی نزدیک خدا کی تو نہ پلاتا کسی کافر کو اوس مین سی گھونٹ پانی کا نقل کے یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی اگر دنیا کی کچھہ بھی قدر ہوتی اللہ کے نزدیک تو کافر کو ادنی چیز بھی نہ ملتی اسلیے کہ عدو اللہ کی ہین اور عدو کو نہین دیجاتی وہ چیز کہ اوسکی قدر ہو دینی والی کی نزدیک پس اوسکی حقارت ہی کا سبب ہے کہ کافرون کو دیتا ہی اور اپنی دوستون کو نہین دیتا جیسیکہ اشارہ کیا اس حدیث مین ما زویت الدنیا عن احد الا کانت خیرۃ لہ اور اوسکی دنائت ہی کا سبب ہے اللہ تعالی کے نزدیک کہ بہت دیتا دنیا کفار و فجار کو جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی لو لا ان یکون الناس امۃ واحدۃ الخ یعنی اور اگر نہ لحاظ ہوتا اسکا کہ ہو جاوینگے لوگ جماعۃ واحد یعنی کفر پر تو کرتی ہم واسطے اونکی کہ کافر ہوئی ہین واسطے گھرون اونکی چھت چاندی کی اور فرمایا اللہ تعالی وما عند اللہ خیر للابرار اور فرمایا ورزق ربک خیر وابقی ۔ ش **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تتخذوا الضیعۃ فترغبوا فی الدنیا رواہ الترمذی والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ پکڑو تم ضیعہ کو تا سبب رغبت کی دنیا مین نہو نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** ضیعہ ساتھہ زبر ضاد اور جرم ہی کی صنعت اور تجارت اور باغ اور زراعت اور گانوا اور مراد منع کرنا ہی مشغول ہونیسی ان امور مین اور مانند انکیمین کہ جو مانع ہون عبادت مولی سی اور خوب متوجہ ہونیسی طرف امور عقبی کے یعنی اسلیے کہ ان چیزون کی اختیار کرنی مین حرص اوپر طلب کی زیادہ کی پیدا ہوتی ہی اور یہہ اوسکے حق مین ہے کہ گرفتار ہونا اسباب مین اوسکو مانع حضور سے ہو اور ادا حقوق سی باز رکھی اور اگر ایسا نہو تو منع نہین اور ان دونو معنون کو آیۃ کریمہ رجال لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ محتمل ہی یعنی اسکی یہہ کہ وہ مرد کہ باز نہین رکھتی اونکو تجارۃ اور نہ بیع ذکر خدا سی یعنی بیع اور تجارۃ نہین رکھتی تا مانع ہو یا یہہ مراد ہی کہ ہونا انکا ذکر سی باز نہین رکھتا اور ان معنی آخر کو قول سبحانہ تعالی کا واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ مناسب تر پڑتا ہی ؎ گرت مال و جاہست زرع و تجارت ؎ چو دل باخدا ایست خلوت نشینی ۔ ش **وعن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب دنیاہ اضر باخرتہ ومن احب اخرتہ اضر بدنیاہ فآثروا ما یبقی علی ما یفنی رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص دوست رکھتا ہی دنیا اپنی کو یعنی ایسا دوست رکھنا کہ غالب ہو جسکے مولی پر نقصان پہنچاتا ہی آخرت اپنے کو یعنی ناقص کرتا ہی درجہ اپنا آخرت مین اسلیے کہ مشغول ہوتا ہی ظاہر و باطن اوسکا دنیا مین پس نہین ہوتے اوسکو فراغت واسطے امر آخرت اور طاعت مولی کی اور جو شخص دوست رکھتا ہی آخرت اپنے کو ضرر پہنچاتا ہی دنیا اپنی کو یعنے بسبب متوجہ ہونی اوسکی کی مرد دنیا مین بسبب مشغول ہونی اوسکی کی امر آخرت مین اور مہمات اوسکی مین پس جب جانا تمنی کہ دوستی دنیا اور آخرت کی اکٹھے

جمع نہیں ہوتیں تو پس اختیار کرو اوسچیز کو کہ باقی ہی یعنی آخرت کو اور چھوڑو اوس چیز کی کہ فانی ہی یعنی دنیا نقل کی یہہ احمدی اور بیہقی فی شعب الایمان سے

ف علامت اختیار کرنی عقبی کی اور اعراض کرنی کی دنیا سی یہہ ہے کہ مستعد رہی موت کے لیی پہلی آنی اوسکے ۱۲ ع **وعن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعن عبد الدینار ولعن عبد الدرھم رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ اوسنی نقل کی یہہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا لعنت کیا گیا ہی یا لعنت کیا جائیو بندہ دینار کا اور بندہ درہم کا نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی جو کوئی گرفتار اوسکی محبت کا ہی اور بسبب اوسکے بندگی خدا سی دور پڑا ہی وہ گویا بندہ وہی اوسکا اور لعن کے معنی ہین ہانکنا اور دور کرنا نیکی اور رحمت سی ۱۲ ع **وعن** کعب بن مالک عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ذئبان جائعان ارسلا فی غنم بافسد لھا من حرص المرء علی المال والشرف لدینہ رواہ الترمذی والدارمی اور روایت ہی کعب بیٹے مالک کے سی اوسنی نقل کی اپنی باپ سے کہ کہا اوسکی باپ نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین دو بہیڑیی بھوکی کہ چھوڑی گئی بیچ ریوڑ بکریون کی بہت خراب کرنیوالی بکریون کو حرص کرنی شخص کے سے مال وجاہ پر واسطی دین اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی **ف** لفظ لدینہ متعلق ہی افسد کی اور معنی یہہ کہ حرص کرنی آدمی کی مال اور جاہ پر بہت خراب کرتی ہی اوسکی دین کو کہ مشابہ ہی بکری کی بسبب ضعف اوسکی کے مقابلہ مین حرص کی بہ نسبت خراب کرنی دو بہیڑیون بھوکون کی ریوڑ بکریون کو یعنی وہ بہیڑیی ریوڑ کو ایسا خراب نہین کرتی جیسی حرص دین کو خراب کرتی ہی اور سند حدیث مین جو ہی عن ابیہ تو ہی اسیطرح مشکوۃ کے نسخون مین لیکن یہہ بسبب سہو وخطا کی ہی اور صواب ہے یہہ کہ لفظ عن ابیہ نہو اسلیی کہ باپ کعب کا کہ مالک ہے ساتھہ شرف اسلام کی مشرف نہین ہوا اور جامع ترمذی مین یون ہے عن ابن کعب بن مالک عن ابیہ اور مشکوۃ کی بعضی نسخون مین بھی اسیطرح واقع ہوا ہے پس یہہ حدیث کعب بن مالک سے ہوگی اور کعب بن مالک صحابی مشہور ہی اون تین شخصون مین سے کہ پیچھی رہ گئی تھی غزوہ تبوک سی ۱۲ ع **وعن** خباب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما انفق مؤمن من نفقۃ الا اجر فیھا الا نفقتہ فی ھذا التراب رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے خباب سے اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا خرچ نکیا کسی مسلمان نے کوئی خرچ یعنی مصارف معیشت اپنی مین مگر کہ ثواب دیا جاتا ہی اوسمین مگر خرچ کرنا اوسکا اس خاک مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی گہر کی بنا نی مین کہ اوسمین اجر وثواب نہین ہوتا اور یہہ بیچ غیر صورت ضرورت واحتیاج کی اور بنا نی مکانون خیر کی ہی ذالا بنانا گہر کا ضروریات سی ہی اگر بقدر حاجت کی ہو اور اسیطرح مکانون خیر کی مانند مساجد اور مدارس اور مانند انکے کہ بنانا انکا مستحسن اور مستحب ہے ۱۲ ع **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل النفقۃ فی سبیل اللہ الا البناء فلا خیر فیہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خرچ کرنا سب وخدا مین ہے یعنی ثواب کہتا ہی اگر بہ نیت تقرب کے کرے مگر خرچ کرنا بیچ بنا نی عمارت کی یعنی اگر زاید ہو حاجت سے پس نہین ہی نیکی اور ثواب اوسمین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے

ف واسطی واقع ہونی اسراف کی اور اللہ نہین دوست رکھتا اسراف کو اور سوا اوسکی جو خرچ کرنا ہی بہ نیت تقرب کے اوسمین اسراف نہین ہے اسلیی وہ قبیل کہلاتی انعام کی سی ہی اور یہہ دونو چیزین برابر ہین کی واقع ہو مستحق پر یا غیر مستحق پر ۱۲ ع **وعن** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوما وخن معہ فرای قبۃ مشرفۃ فقال ما ھذہ لفلان رجل من الانصار فسکت وحملھا فی نفسہ حتی لما جاء صاحبھا سلم علیہ فی الناس فاعرض عنہ صنع ذلک مرارا حتی عرف الرجل الغضب فیہ والاعراض عنہ فشکی ذلک الی اصحابہ وقال واللہ لا انکر رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا خَرَجَ فَرَأَى قُبَّتَكَ فَرَجَعَ الرَّجُلُ إِلَى قُبَّتِهِ فَهَدَمَهَا حَتَّى سَوَّاهَا بِالْأَرْضِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ يَرَهَا قَالَ مَا فَعَلَتِ الْقُبَّةُ قَالُوا شَكَى إِلَيْنَا صَاحِبُهَا إِعْرَاضَكَ فَأَخْبَرْنَاهُ فَهَدَمَهَا

فَقَالَ أَمَا إِنَّ كُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلَى صَاحِبِهِ إِلَّا مَا لَا إِلَّا مَا لَا يَعْنِي إِلَّا مَا لَا بُدَّ مِنْهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نکلی ایکدن اس حال مین کہ ہم جماعت اصحاب کے ساتھہ آنحضرت کی تھی پس دیکہا آنحضرت نی ایک گنبد بلند کہ ایک شخص نے انصار سے بنایا تہا پس فرمایا آنحضرت نی یعنی بطریق انکار و تحقیر کی کہ کیا ہی یہہ گنبد یعنی یہہ عمارت بے ہی اور کسنی بنایا ہی اسکو عرض کیا حضرت کی صحابہ نے کہ یہہ گنبد ہی فلانی شخص کا کہ ایک مرد انصار مین سے ہی پس سکوت فرمایا حضرت نی اور کچہہ نہ کہا ولیکن رکہا اس بات کو بطریق کراہت اور غضب کے اپنی دلمین یہان تک کہ جب آیا مالک گنبد کا پس سلام کیا اوسنی حضرت پر لوگونمین پس موڈہہ پہیر لیا حضرت نی اوس سے یعنی جواب اوسکے سلام کا نہ دیا یا دیا اور موڈہہ پہیر لیا التفات نکیا اوسکی طرف واسطی ادب دینے اوسکے اور تنبیہ کرنی غیر اوسکے کیا آنحضرت نی یہہ فعل کئی بار یعنی وہ شخص سلام کرتا تہا اور آنحضرت موڈہہ پہیر لیتی تہی اوس سے اور جواب اوسکے سلام کا نہ دیتی تہی یہان تک کہ پہچانا اوس شخص نے غضب چہرہ مبارک پر حضرت کے اور روے مبارک پہیرنا اوس سے پس شکایت کی اوس شخص نے اسکی حضرت کے یاردن سے یعنی خاص یارون سی کہ ہمنشین و مصاحب تہے اور کہا اوس شخص نے قسم ہے خدا کی مین نا آشنا دیکہتا ہون آپنے سی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی اثر غصہ اور کراہت کا دیکہتا ہون حضرت پر کہ ہرگز نہ دیکہا تہا یعنی سبب اسکا کیا ہی کہا صحابہ نی کہ نکلی تہی حضرت اور دیکہا تہا گنبد تیسرا اور مکروہ جانا اوسکو پس پہیرا اوس شخص طرف گنبد بنی کی پس گرا دیا اوسکو یہان تک کہ برابر کر دیا اوسکو ساتہہ زمین کے پس نکلی آنحضرت ایکروز پس دیکہا اوس گنبد کو فرمایا کہ کیا ہوا وہ گنبد کہا صحابہ نے شکایت کی طرف ہماری مالک اوسکے نی آپکی موڈہہ پہیرنی کی اوسی اور پوچہا کہ سبب اسکا کیا ہی پس خبر دی ہمنی اوسکو یعنی اسکی کہ خفگی آپکے سبب بنا نی گنبد کی ہی پس گرا دیا اوسنی اوسکو پس فرمایا حضرت نے یعنی ہیچ سبب مکروہ جاننی اوس عمارت کی آگاہ ہو وتحقیق ہر عمارت سبب عذاب کے ہی آخرۃ مین اوپر مالک اسکے یعنی الا مالا الا مالا یعنی مگر وہ چیز کہ نہین ہے چارہ اوس سے اور ضروری ہی اس قدر معاف ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** معنی حدیث کی یہہ ہین کہ جو عمارت کہ بنا وی اوسکو مالک اوسکا پس وہ وبال ہی یعنی عذاب ہے آخرۃ مین اور وبال اصل مین بوجہ اور مکروہ کو کہتی ہین اور مراد عمارت سی وہ ہی کہ بنائی ہو تفاخر اور چین کی لیے زیادہ حاجت سے نہ عمارتین خیر کی مانند مسجدون اور مدرسون اور خانقاہون کی کہ یہہ آخرت کی چیزون مین سے ہین اور اسیطرح جو چیز کہ ضروری ہو آدمی کی لیے قسم قوت اور لباس اور مکان رہنی کیسی روایت کیا بیہقی نی انس سی بطریق مرفوع کی کہ تمام بنا وبال ہی اپنی مالک پر دن قیامت کے مگر مسجد اور روایت کیا طبرانی نی دائمہ سی مرفوعاً کہ کل بنیان یعنی عمارت وبال ہی مگر جو کہ ہو ایسی اور اشارہ کیا ساتہہ قلیل اپنی کی یعنی تہوڑے بقدر ضرورت کی اور کل علم وبال ہی دن قیامت کی مگر وہ علم کہ عمل کیا جاے اور سپر **وَعَنْ** أَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ عَهِدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيحِ عَنْ أَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ بِالدَّالِ بَدَلَ التَّاءِ وَهُوَ تَصْحِيفٌ اور روایت ہی ابی ہاشم بن عتبہ سے کہا وصیت کی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق کافی ہی تجکو جمع کرنی مال کی سی ایک خادم کہ سفر ضروری مین خدمت کری اور ایک سواری کہ سوار ہو تو اوسپر راہ خدا مین یعنی جہاد مین یا حج مین یا طلب علم مین یعنی اگر کچہہ کہا چاہی تو یہہ دو چیزین رکہنہ زیادہ اسپر اختیار نکر یا صرف کردی اور نہ رکہنہ اور مقصود اوس سے قناعت اور اکتفا کرنا ہی قدر کفایت پر ان چیزون مین سی کہ توشہ ہون راہ آخرت کا نقل کیے یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور بعضی مصابیح کی نسخون مین عن ابی ہاشم بن عتبہ ہے ساتہہ دال کی بدلی ت کی اور یہہ غلط ہی کسی راوی سے

سے یہہ غلطی ہوئی ہی ۔ وَعَنْ عُثْمَانَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ لِابْنِ اٰدَمَ حَقٌّ فِیْ سِوٰی ھٰذِہِ الْخِصَالِ بَیْتٌ یَسْکُنُہٗ وَثَوْبٌ یُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتَہٗ وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَاءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عثمان سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہین ہی واسطے ابن ادم کی استحقاق بیچ غیر ان چیزون کی گھر کہ رہوی اوسمین یعنے بقدر ضرورت کی ہو کہ دفع کری گرمی اور سردی کو اور کپڑا کہ ڈانکی ساتھہ اوسکی ستر اپنی کو اور روٹی خشک بغیر لاون کی کہ اوس سے بھوک کو دفع کری اور پانی کہ اوس سی پیاس کو بیچہادی نقل کی یہہ ترمذی نی ف مراد ساتھہ حق کی وہ چیز ہی کہ واجب ہی واسطے اوسکی اللہ تعالیٰ کی طرف سے بغیر بیچ رسوال کی اوس سے آخرۃ مین پس جب اکتفار کریگا اوپر وجہ حلال سی نہین سوال کیا جاویگا اوس سے اسلیے کہ یہہ چیزین داون حقوق مین سے ہین کہ نہین چارہ نفس کو انسی اور جو کچھہ کہ سوا انکی ہی حظوظ نفس سے سوال کیا جاویگا اور انسی اور مطالبہ کیا جاویگا اور جلف ساتھہ زیر جیم اور جزم لام کی روٹی موٹی خشک بغیر لاون کی اور ساتھہ زبر جیم کی نہی روایت کیا ہی جمع جلفہ کی بمعنی کہ لڑی خشک روٹی کے کہ اوس سے بھوک کو دفع کرے ۔ وَعَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ اِذَا اَنَا عَمِلْتُہٗ اَحَبَّنِیَ اللّٰہُ وَاَحَبَّنِیَ النَّاسُ قَالَ ازْھَدْ فِی الدُّنْیَا یُحِبَّکَ اللّٰہُ وَازْھَدْ فِیْمَا عِنْدَ النَّاسِ یُحِبُّکَ النَّاسُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہ کہا آیا ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ خبر دو مجکو ایسی کام کی کہ جسو قت مین کرون اوسکو دوست رکہی مجکو اللہ اور دوست رکہین مجکو لوگ فرمایا نفرت کر اور رغبت نکر دنیا مین یعنے ساتھہ ترک کرنی محبت اوسکی اور اعراض کر نیسی زوائد اوسکی سی اور متوجہ ہو نیکی طرف آخرت کی تا دوست رکہی تجکو اللہ یعنی بسبب دوست رکہنی تیری کی عبد اللہ کو کہ دنیا ہی اور رغبت نکر اوس چیز مین کہ نزدیک لوگون کے ہی یعنی مال وجاہ تا دوست رکہین تجکو لوگ نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف زہد کہتی ہین میل کرنیکو طرف ایک چیز کی اور زہد صادق اور کامل یہہ ہی کہ باوجود میسر ہونی لذات کے بی رغبتی کری کہا ہی بعضون نی کہ نہین متصور ہوتا زہد اوسی کہ نہین ہے اوسکی لیی مال اور نہ جاہ چنانچہ آیا ہی کہ کہا گیا ابن مبارک کو یا زاہد ہو نہون نی کہا کہ زاہد عمر ابن عبد العزیز ہی کہ دنیا چلی آتی ہی اور باوجود اسکی اونہون نی ترک کیا اوسکو اور ہم کس چیز مین زہد کرین گی انتہی حاصل یہہ کہ قناعت کری بقدر ضرورت پر ہر چیز مین ماننڈ کہانی اوپہنی وغیر ذلک کے اور چہوڑی فضولیون کو جیسے ہوتا ہی شرع ۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَامَ عَلٰی حَصِیْرٍ فَقَامَ وَقَدْ اَثَّرَ فِیْ جَسَدِہٖ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْ اٰمَرْتَنَا اَنْ نَبْسُطَ لَکَ وَنَعْمَلَ فَقَالَ مَا لِیْ وَلِلدُّنْیَا وَمَا اَنَا وَالدُّنْیَا اِلَّا کَرَاکِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَۃٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَکَھَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوئی بوریی پر پس اٹہی حضرت اور تحقیق نشان کیا تہا بوریی نی حضرت کی بدن مبارک پر پس عرض کیا ابن مسعود نی کہ یا رسول اللہ اگر فرماتی آپ ہمکو یہہ کہ بچہاوین ہم واسطے آپکے فرش نرم اور بناوین ہم واسطے آپکے کپڑی اچہی تو بہتر ہوتا سو نی آپکے سی اس بوریی سخت پر پس فرمایا کہ نہین ہے مجکو الفت ساتھہ دنیا کی اور نہ دنیا کو الفت و محبت ہے ساتھہ میری اور نہین ہے حال میرا ساتھہ دنیا کی مگر مانند حال سوار کی کہ سایہ پکڑا نیچے ایک درخت کی اور سوار ہی کہڑا رہا پہر چل کہڑا رہا اور چہوڑ گیا اوس درخت کو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی ف یہہ جو فرمایا مالی وللدنیا الخ ما اسمین نافیہ ہی یعنی نہین ہے واسطے میرے الفت ساتھہ دنیا کی اور نہ واسطے دنیا کی الفت و محبت ساتھہ میری تا کہ رغبت کرون مین طرف اوسکے بچہونی بچہاؤن اوپر اور جمع کرون اوس چیز کو کہ اوسمین ہے یا ما استفہامیہ ہے یعنی کونسی الفت و محبت ہے واسطے میری ساتھہ دنیا کی یا کون سی چیز حاصل ہوگی واسطے میری ساتھہ میل کرنی کی طرف دنیا کی یا میل کرنی اوسکی طرف میرے اسلیے کہ مین طالب آخرت ہون اور دنیا سو کوں اور ضد اوسکی ہی اور تخصیص سوار کی بسبب قلت مدت ٹہیرنی اور جلدی چلی جانیکی ہی اسلیے کہ معلوم ہے کہ گہوڑی کی بیٹہیر کسقدر ٹہیر سکیگا یعنی تہوڑی ہی دیر ٹہیرتا ہی اور یہہ بہی ہے کہ اسمین اشارہ ہی طرف بعید ہونی مقصد کے یعنے آخرت کی واسطے اہتمام

کرنیکے ساتھ قطع مسافت اوسکے اور نہ تعلق اور التفات کرنیکی کسی اور چیز کی طرف کہ مانع ہو اوس سے ۱۲ وعن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال اخبط اولیائی عندی لمؤمن خفیف الحاذ ذو حظ من الصلوۃ احسن عبادۃ ربہ واطاعہ فی السر وکان غامضا
فی الناس لا یشار الیہ بالاصابع وکان رزقہ کفافا فصبر علی ذلک ثم نقد بیدہ فقال عجلت منیتہ قلت
بواکیہ قل تراثہ رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی امامہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا
بہت قابل رشک کے میری دوستون مین سے نزدیک میرے یعنی بہت اچھا انکا نزدیک میرے حال کی اور افضل انکا ازروی حال کی اور
مذہب مین البتہ مومن ہی سبکبار صاحب نصیبہ بڑی کا نماز سی جیسی کرتا ہی بندگی رب اپنے کی اور اطاعت کرتا ہی اوسکی پوشیدہ اور خلوت مین عبادت
الہی مین مشغول رہتا ہی یعنی جیسیکہ اطاعت وعبادت کرتا ہی اوسکی ظاہر مین اوسی طرح وہ گم نام لوگونمین نہین ہی اشارہ کیا جاتا طرف اوسکی ساتھہ
انگلیون کی یعنی مشہور اور انگشت نما خلق مین نہین ہی بسبب علم وعمل کی اور ہی روزی اوسکی بقدر کفایت کی پس صبر وقناعت کیا اوسپر پھر چٹکی
بجائی حضرت نے ساتھہ ہات اپنے کی یعنی جیسی سرعت ہی کہ وقت تعجب کے اور ہو چکنی کسی چیز کی بجاتی ہین پھر فرمایا کہ جلدی کی گئی موت اوسکی کم ہین
عورتین رونے والیان اوسکی مرنی پر کم ہی میراث اوسکی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف لفظ خاذ ساتھہ تخفیف ذال معجمہ کے پیٹہ سوائے
کے اور خفیف الحاذ قلیل المال والعیال کذا فی القاموس اور کہا صراح مین خفیف الحاذ سبک پشت یعنی عیال ومال سی سبکدوش ہی پس راہ خالص
کے سیر خوب طرح کرسکتا ہی اور نہین مانع ہوتی اوسکو کوئی چیز علائق سی اور صاحب نصیبہ بڑی کا نماز سی یعنی بہت پڑہتا ہی نماز ساتھہ حضور قلب کے
اور مناجات مع اللہ کے چونکہ شواغل اور تعلقات اہل ومال کی کم رکہتا ہی ضرور ہی کہ کثیر الصلوۃ اور بہت حضور رکہنی والا ہوگا درویش کی
ترک دنیا اور قطع تعلقات کرتی ہین اسلیے کرتی ہین کہ نماز اور عبادۃ مولی تعالی بحضور کرسکین اور ہی گم نام لوگون مین اسمین اشارہ ہی طرف
اسکے کہ نہین نکلتا اوسمین سے اسلیے کہ نکل جانا اوسمین سے موجب شہرت کا ہی اور نہین اوسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ مراد لوگون سے عام لوگ ہین پس نہین
کرتی اوسکو معرفت خاص لوگون کی یعنی اولیا اور صلحا کی کہ جنکا ہمنشین رہتا ہی جیسیکہ دلالت کرتا ہی اوسپر جملہ لا یشار الیہ الخ اور نقد بیدہ کی معنی
یہہ ہین کہ مارا سر انگوٹہی کا بیچ کی انگلی کی سر پر یہان تک کہ سنی گئی اوسسے آواز اور تہا یہ مین ہے کہ نقد کیا آنحضرت نے ساتھہ انگلیون دست مبارک اپنے
کے جیسیکہ درہمی نقد کرتی ہین یعنی پرکہتی ہین ایک پہر اور پہر اور رجانور جو واز اوٹہاتا ہی ایک پہر اور پہر اور اوسکو بہی نقد کہتی ہین اور مراد واز نا
سر انگلیون کا ہی ایکا دوسرے پر بقصد تعجب اور تقلیل کی یعنی حال اوسکا یہہ تہا چند روز مین موت آگئی پس چل کہڑا رہا جیسیکہ فرمایا جلدی
کے گئے موت اوسکی یعنی جلدی انتقال ہوگیا اس عالم پرفتنہ وآشوب سے یا مراد یہہ ہے کہ ایسا شخص جلد اور آسان جان دیتا ہی بسبب قلت تعلق کی
دنیا مین اور غلبہ شوق آخرت کی ۱۲ ع وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرض علی ربی لیجعل لی بطحاء
مکۃ ذہبا فقلت لا یا رب ولکن اشبع یوما واجوع یوما فاذا جعت تضرعت الیک وذکرتک واذا شبعت
حمدتک وشکرتک رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی انہین ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیش
کیا اور ظاہر کیا مجہ پر پروردگار میرے نے کہ کردی میری لیی مکہ کی سنگریزون کی سونا پس کہا مینے نہین چاہتا مین یہہ ای پروردگار میری ولیکن
چاہتا ہون مین کہ پیٹ بہر کر کہا دونگا ایک روز اور بہوکا رہونگا ایک روز پس جسوقت بہوکا رہونگا زاری اور عاجزی کرونگا طرف تیری اور یاد کرونگا
تجکو اور جسوقت سیر ہونگا تعریف کرونگا تیری اور شکر کرونگا تیرا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے ف پیش کیا یعنی پیش کرنا جیسی یا معنوی اور
یہہ ظاہر تر ہی یعنی مشورہ کیا مجہسی اور اختیار دیا مجکو کہ چاہو وسعت اختیار کرو دنیا مین اور چاہو توشہ بنا عقبی کا بالاحساب وعقاب اور لطجا اور

البطحہ تنگ جہاں ہموار ہو پانی فراخ کی کہ ہمین تنگی نہ ہو اور مراد سونا کرنے کی بطحا کہ سی بہر دنیا اوس نا لکا ہی ساتھہ سونی کی یا کردینا سنگریزون کا ہے سونا اور یہہ ظاہر تر ہی جیسکیا اور روایت مین آیا ہی کہ پہاڑ مکہ کی سونیکی کردی یعنی فرمایا کہ اگر چاہو تم تو تمہاری لیئے سونیکی کردون اور اخیر جملہ کا حاصل یہہ ہے کہ یعنی فقر اختیار کیا ایک روز سیر اور ایک روز بھوکا ہون تا فضیلت مقام صبر و شکر کی پاؤن مین اور یہہ تعلیم دا گاہ کرنا ہی امت کو اوپر اختیار کرنی فقر و قناعت کی اور ہمین دلیل ہی اوس پر کہ یہہ فقر افضل ہی غنا سی ۔ ع ۔ **وعن** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِحْصَنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمْ اٰمِنًا فِيْ سِرْبِهٖ مُعَافًى فِيْ جَسَدِهٖ عِنْدَهٗ قُوْتُ يَوْمِهٖ فَكَاَنَّمَا حِيْزَتْ لَهُ الدُّنْيَا بِحَذَافِيْرِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عبید اللہ بیٹی محصن کے سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ صبح کرے تم مین سے بیخطر جان اپنے کی عاقبت اور تندرستی دیا گیا ہے بدن اپنی کی یعنی ظاہر و باطن مین نزدیک اوسکے ہی قوت ایک دن کا یعنی وجہ حلال سی پس گویا جمع کی گئی اوسکی لیی تمام دنیا یعنی گویا کہ دیا گیا تمام دنیا نقلی کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** مڈر یعنی دشمن سے یا اسباب عذاب خدا تعالی کی سی بسبب توبہ کرنیکی گناہون سے اور بچنی کی مناہی سے اور سرب مشہور ساتھہ زیر سین اور جرم ر کی ہی بمعنی نفس اور طریق اور حال اور دل کی اور یہہ معانی بہی مناسب مقام کی ہین حاصل یہہ کہ جو کوئی کہ اوسکا صبح کو فارغ البال و بری تشویش اور دیگر چیزون ذکر کی گئی سی اور بعضون نے کہا کہ سرب بمعنے جماعت کے ہی پس معنی یہہ کہ اپنی اہل و عیال مین اور بعضون نے کہا ساتھہ زبر سین کی اور جرم ر کی بمعنی مسالک و طریق کے اور بعضون نے کہا سرب ساتھہ زبر سین اور ر کی بمعنی خانہ زیر زمین کی مانند گہرون چوہون وغیرہ وحشی جانورون کی اگر یہہ روایت صحیح ہو تو معنی اوسکی بہی مناسب مقام کی ہین یعنی وہ گہر مین کہ مانند سوراخ چوہے اور لومڑی کی ہی آفات زمانہ سی اندر ہی ۔ ع ۔ **وعن** الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مَلَأَ اٰدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ اٰدَمَ اُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهٗ فَاِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ طَعَامٌ وَثُلُثٌ شَرَابٌ وَثُلُثٌ لِنَفَسِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہے مقدام بیٹی معدیکرب کے سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین بہر آدمی نی کوئی ظرف بدتر پیٹ سی یعنی پیٹ بدترین ظرفون کا ہی اگر بہرا جاوے اور اوسکی بہر لیسی ایسے پر ایمان اٹہتی ہین کہ بیان نہین ہو سکتین کفایت کرتی ہین ابن آدم کو کتنی ایک لقمی کہ سیدہا اور کہڑا رکہین اوسکے پیٹہ کی ہڈی کو یعنی بجا لانی طاعت کے لیی اور درستی کرنی وجہ معاش کے لیی پس اگر ہو ضرور یعنی پیٹ ہی بہرنا منظور ہو اور اوسی قوت پر کفایت نکری تو چاہیی کہ تین حصہ کری پیٹ کو ایک حصہ جگہہ طعام کی اور ایک حصہ جگہہ پانی کی اور ایک حصہ خالی چہوڑی دم لینی کی لیی تا دم تنگ نہو اور ہلاک نہو جاوے نفل کے یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** کہا طیبی نے یعنی حق و جب یہہ ہے کہ نہ تجاوز کری اس قدر سی کہ کہڑی رہی بسبب اوسکے پیٹہ اوسکی تا کہ قوۃ حاصل ہو بسبب اوسکے طاعت خدا تعالی پر پس اگر ارادہ تجاوز ہی کا ہو تو نہ تجاوز کری قسم مذکور سی اور ٹہیرا یا پیٹ کو اول ظرف اندر ظروف کی کہ کام مین آتے ہین حوالے گہر کی ازراہ حقارت شان اوسکے پہر اوسکو بد ظرفون کافرہا یا سہلی کی ظروف استعمال کیی جاتی ہین اور چیز مین کہ اوسکی لیی موضوع ہین اور پیٹ خالی ہی قوۃ جب حاصل ہوگی کہ بہریگا اور بہرنا اوسکا باعث فساد دین دنیا کا ہی پس ہوگا برا اور ظروف سی کہا ابو حامد نی کہ ہوک مین دس فوائد ہین دل تو صفائی دل کی اور بصارت کی اسلیی کہ پیٹ بہرنا باعث بلادۃ طبعہ کا ہوتا ہی اور اندہا کر دیتا ہی دلکو اور بہت ہوتا ہے اوس سے بخار دماغ مین اور دور ہوتے نرمی دلکی اور صفائی اوسکی کہ اوس سے دلمین تاثیر ہوتی ذکر کی اور تسہیر ہوتے سبب سے انکسار اور جاتی رہتی تکبر اور حرص اور فرحت کے کہ جو مبدا طغیان ہے اور ہین انکسار ہوتا نفس کو کسی چیز سی جیسیکہ ہوتا ہی ہوک سے اور چوتہی یہہ کہ نہین بہولتا ملاء خدا اور عذاب اوسیکو اور اہل بلا کو اوسیکے کہ پیٹ بہرے بہوکون کو اور بہوک کو اور پانچوین بڑا فائدہ سب فائدون مین ٹوٹتا شہوات سبب ہون کا ہی اور غالب ہوتا نفس امارہ اور کم کہانا

ضعیف کر دیتا ہی ہر شہوۃ و قوۃ کو اور تمام سعادتین آمین ہین کہ مالک ہے آدمی اپنی نفس کا اور شقاوت آمین ہے کہ مالک ہے اوسکا نفس اوسکا اور چھٹی دفع ہامنیہ
کا اور ہمیشہ بیدار رہنا اسلیے کہ جسنی پیٹ بھرا پانی بہت پیتا ہی اور جسنی پانی بہت پیا بہت ہوگیند اوسکی اور اوسکی کثرت مین ضایع ہوتی ہی عمر اور فوت
ہوتی ہی تہجد اور بلید ہوتی ہی طبیعت اور سخت دل ہوتی ہی اور عمر بڑا نفیس جواہر ہی اور راس المال ہی بندہ کا کہ اوسمین تجارت کری اور بیند
موت ہی پس بہت ہونا اوسکا ناقص کرنا عمر مین سے ہی اور ساتوین میسر ہونا مواظبت کا عبادت پر پس اگر کہاتا ہی تو باز رہتا ہی کثرت عبادات سے اسلیے
کہ محتاج ہوتا ہی طرف ایک وقت کی کہ مشغول ہو کہانی مین اور اکثر محتاج ہوتا ہی ایک وقت کا کہ خریدی اوسمین طعام یا پکاوی اوسکو پھر محتاج ہوتا ہی
اٹہنہ کی دہونیکا اور خلال کرنیکا پھر بار بار جاتا ہی پانی کی جگہہ پینی کی لیی اور اگر صرف کری ان اوقات کو ذکر و مناجات مین اور اور تمام عبادات
مین تو بہت نفعہ اوٹہاوے اوس سے کہا تستریح فی کہ دیکہی ہی ساتہہ علی جرجانی کی ستو کہ پہانکتی ہین اوس سے پس کہا ہی کہ کونسی چیز باعث ہوئی تمکو
اسکی دہونین نی کہا ہی حساب کرین ہین چباتی کی پہانکتی تک سو بار تسبیحین پس ہین چباتی ہی روٹی چالیس سے اور اٹہوین کم کہانی سی صحت رہتی
ہے بدن مین اور دور ہوتی ہین امراض اسلیے کہ سبب امراض کا بہت کہانا ہی پھر مرض باز کہتا ہی عبادات سی اور تشویش مین ڈالتا ہی دلکو اور مخالف
ہوتا ہی فصد کا اور پچھنون کا اور دوا کا اور طبیب کا اور یہہ چیزین سب محتاج ہین محنت کی اور یہہ ان سب سے آسان ہے اور قوین خفت محنت کی اسلیے
کہ جو کوئی عادت ڈالتا ہی کم کہانی کی کفایت کرتا ہی اوسکو تہوڑا سا مال اور دستور ہین یہہ کہ قادر ہوتا ہی ایثار و تصدق پر ساتہہ اوس طعام کی کہ زیادہ
ہے حاجت سے اور پر مسکینون کی پس ہوگیگا دن قیامت کے اپنی صدقہ کی سایہ مین پس جو کچہہ کہ کہاتا ہی خزانہ اوسکا پانیخانہ ہی اور جو کچہہ کہ تصدق کرتا ہی
جزا اوسکی فضل اللہ تعالی کا ہی ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا یَتَجَشَّأُ فَقَالَ اَقْصِرْ مِنْ جُشَاءِکَ
فَاِنَّ اَطْوَلَ النَّاسِ جُوْعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَطْوَلُھُمْ شِبَعًا فِی الدُّنْیَا رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ بِنَحْوِہٖ
اور روایت ہے ابن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سنا ایک شخص کو ڈکار لیتا ہی پس فرمایا باز آ ڈکار اپنی سی اسلیے کہ دراز ترین لوگون
کا بہوک مین روز قیامت کے دراز ترین اونکا ہی پیٹ بہرنی مین یعنی جو کوئی دنیا مین بہت پیٹ بہر کر کہاتا ہی آخرت مین بہت بہوک لگیگی اوسکو نقل کی یہہ ترمذی
نے شرح السنہ مین اور روایت کی ترمذی نی مانند اسکی ف نام شخص مذکور کا وہب بن عبد اللہ تہا اور یہہ کہی گئی ہین جہوٹی صحابیون مین کہ حضرت
کے زمانہ مین بالغ ہوئی تہی منقول ہی اوسی کہ کہا اونہون نے کہ کہایا مینی ثرید گوشت کا اور آیا مین حضرت کی پاس ڈکار لیتا ہوا پس فرمایا حضرت نے
کہ کیا ہی یہہ بازدہ ڈکار اپنی سی اخر اور مقصود منع کرنا ہی پیٹ بہر کر کہانی سی کہ باعث ڈکار لینی کا ہوتا ہی چنانچہ اسلیے فرمایا اسلیے کہ دراز ترین
لوگون کا اخر آیا ہی کہ پہرا اونہون نی پیٹ بہر کر کبہی نہین کہایا یہان تک معارفت کی دنیا سی جسکہ راکو کہاتی تہی تو صبح کو نہین کہاتی تہی اور اگر
صبح کو کہاتی تہی تو راکو نہین کہاتی تہی ع وَعَنْ کَعْبِ بْنِ عِیَاضٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ لِکُلِّ
اُمَّۃٍ فِتْنَۃً وَفِتْنَۃُ اُمَّتِیْ الْمَالُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے کعب بیٹی عیاض کے سی کہا اوسنی کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی تحقیق واسطے
ہر امت کے فتنہ اور ازمایش ہی جانب حق سی اور ازمایش امت میری کی مال ہی یعنی حق تعالی اونکو غنی کرتا ہی اور اموال دیتا ہی تا ازماوی کہ حد اعتدال
پر رہتی ہین یا نہین نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُجَاءُ بِابْنِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ کَاَنَّہٗ یُلْجَمُ
فَیُوْقَفُ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ فَیَقُوْلُ لَہٗ اَعْطَیْتُکَ وَخَوَّلْتُکَ وَاَنْعَمْتُ عَلَیْکَ فَمَا صَنَعْتَ فَیَقُوْلُ رَبِّ جَمَعْتُہٗ وَثَمَّرْتُہٗ
وَتَرَکْتُہٗ اَکْثَرَ مَا کَانَ فَارْجِعْنِیْ اٰتِکَ بِہٖ کُلِّہٖ فَیَقُوْلُ لَہٗ اَرِنِیْ مَا قَدَّمْتَ فَیَقُوْلُ رَبِّ جَمَعْتُہٗ وَثَمَّرْتُہٗ وَتَرَکْتُہٗ اَکْثَرَ
مَا کَانَ فَارْجِعْنِیْ اٰتِکَ بِہٖ کُلِّہٖ فَاِذَا عَبْدٌ لَمْ یُقَدِّمْ خَیْرًا فَیَمْضِیْ بِہٖ اِلَی النَّارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَضَعَّفَہٗ

اور روایت ہے انس سے اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا لایا جاویگا بیٹا آدم کا دن قیامت کی گویا کہ بکری کا بچہ ہی یعنی بسبب کمال ضعف وحقارت کی یعنی ہوگا حقیر وذلیل پس کھڑا کیا جاویگا روبرو اللہ تعالی کی پس فرماویگا اوسکو اللہ تعالی یعنی زبانی فرشتہ کی یا بلاواسطہ ساتھہ زبان قال یا حال کی دی تہی میں تجکو یعنی زندگانی اور حواس اور صحت اور عافیت اور مانند اُنکی اور دی میں تجکو غلام لونڈی اور حشمت اور مال اور جاہ اور مانند اُنکے اور انعام کیا میں تجپر یعنی ساتھہ اوتارنے کتاب کے اور بھیجنی رسول کی وغیرذالک پس کیا کام کیا تو نی یعنی کیا تسکر گذاری کے تو نی انکی پس کہیگا ای رب میرے جمع کیا میں مال کو اور بڑہایا میں اوسکو یعنی ساتھہ سوداگری کی اور چھوڑا میں اوسکو یعنی دنیا میں وقت مرنے اپنی کی بہت اوسچیز کا کہ تہا یعنی ایام زندگانی میری میں پس بھیجیو بھیج مجکو دنیا میں کہ لاؤنگا تمین تیری پاس مال سارا یعنی ساتھہ خرچ کرنی اوسکے تیری راہ میں جیسیکہ خبر دی ہی کفار کی حال سی انہم یقولون فی الاخرۃ ربّ ارجعون لعلی اعمل صالحا فیما ترکت پس فرماویگا اللہ تعالی اوسکو کہ دکہلا مجکو وہ چیز کہ آگی بھیجی تو نی یعنی واسطی آخرت کی قسم مال سی اوسنے مال رکہا ہوا دنیا میں فائدہ نہیں رکہتا اور ممکن نہیں بھیجنا پس کہیگا یعنی چونکہ کچھہ آگے بھیجا نہوگا شرمندہ ہوگا اور جواب مطابق سوال کی پانیکا نہیں کہیگا دوبارہ جیسیکہ عادت ہی گنہگاروں کی اور مہلتون کی کہ جو عذر صریح نہیں رکہتی بار بار اوسی پہلی بات کو کہی جاتی ہیں ای رب میرے جمع کیا میں اوسکو اور بڑہایا میں اوسکو اور چھوڑا میں اوسکو بہت اوسچیز سی کہ تہا پس بھیج مجکو کہ لاؤنمین تیری پاس سارا مال پس ظاہر ہوگا کہ وہ ایسا بندہ ہی کہ نہیں بھیجی اون فی آگی کوئی بھلائی یعنی اون دی گئی چیزون میں پس لیجایا جاویگا اوسکو اور حکم کیا جاویگا اوسکی لیجی طرف دوزخ کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور نسبکیا اوسکی اسناد کو طرف ضعف کے یعنی اگرچہ معنے اوسکی صحیح ہیں نقل کی یہہ ترمذی نی اور ضعیف کہا اوسکو **ف** کہا طیبے نی کہ پس ظاہر ہوا حال اوس شخص سے کہ وہ ہوا مانند ایک غلام کی کہ دیا تہا اوسکو مالک اوسکے نی مال تا کہ تجارت کری اوس سے اور نفع حاصل کری پس فرمان بردار یکی وسنی مالک کے حکم کی پس تملف کر دیا اصل مال اسطرح کہ صرف کیا اوسکو غیر جگہ اوسکی میں اور ایسی تجارت سے کہ جسکا حکم نہیں کیا تہا پس وہ بندہ ٹوٹی میں سے کہا ابو حامد نی جان کہ تمام بھلائیان اور لذتیں دنیا وآخرت کی سعادتیں بلکہ ہر مطلوب کا نام رکہا جاتا ہی نعمت ولیکن نعمت حقیقی سعادت اخروی ہی ہے اور نام کہنا سوا اسکے کا سعادت غلط ہی یا مجاز مانند نام کہنے سعادت دنیویہ کی کہ سبب ہو آخرۃ کی غلط محض ہے ہان جو سبب پہنچاوین طرف سعادت آخرویہ کی اور مدد ہون اوسکی ساتھہ ایک اسطہ کی یا کئی واسطون کے اگر انکو نعمت کہیں تو صحیح اور سچ ہی بسبب اسکے کہ پہنچاوینگی طرف نعمت حقیقی کی ۱۲ **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اوّل ما یسئل العبد یوم القیمۃ من النعیم ان یقال لہ الم نصحّ جسمک ونرویک من الماء البارد رواہ الترمذی

اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اول پوچہی جاتا بندیگا روز قیامت کی نعمت سے یہہ ہی کہ کہا جاویگا اوسکو کہ کیا نہیں تندرست کی دی تہی ہمنی تیری بدن کو اور نہیں سیراب کیا تہا ہمنی تجکو ٹہنڈی پانی سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** اسلیکی ٹہنڈا پانی اور تندرستی بڑی نعمت ہیں ایک بزرگ نی اپنی مرید سی کہا کہ ای بیٹی پانی سرد کر کہ بی اسلیکی کہ پانی سرد نکالتا ہی شکر کو تہ دلسی اپنی والدسی یاد رکہتا ہون میں کہ جب پانے سرد بیتی بیجد دہو جاتی اور تہوڑی دیر ٹہیرتی تا بحال خود آوین جب بحال خود آتی کہتی سبحان اللہ یہہ کیا چیز ہے اور کیا جوہر ہے اور کچھہ کلمات عالم ذوق وتوحید سی کہتی اور عجائب حال پانی کی سی یہہ ہے کہ چیز تو ایسی عزیز کہ مدار زندگانی کا اسپر اور پھر قیمت کچھہ نہیں رکہتا اور اسمیں عجیب ایک **حکایت** منقول ہی کہ ایک بادشاہ واقع ہوا ایک جنگل میں اور پیاس لگی اوسکو بہت کہ قریب پہنچا ہلاک کے پس ظاہر ہوا اوسکی لیجی ایک حارف یا فرشتہ اور کہا کہ کیا دیگا تو مجکو اگر پانی پلاؤن میں تجکو پس کہا بادشاہ نی کہ آدہا ملک پنا پس پلایا اوسنی پانی پہر پھر گیا اوسکا پیشاب یہانتک کہ دشوار ہوا اوسپر اور پس ظاہر ہوا وہی فرشتہ یا حارف دوبارہ اور کہا کہ کیا انعام دیگا تو مجکو اگر علاج کردن میں تیری

اس مرض کا پس کیا بادشاہ فی کہا دوا ملک زرد دینا پس علاج کیا اوسنی پھر کہا اوس بادشاہ کو کہ ملک اپنا اور پہچان قیمت اسکی اور نہ مغرور ہو اسکی ریزہ
پر اور جمع کرنی کی درمیان نعمت صحت اور پانی کی اشارہ ہی طرف اسکی یعنی یہہ دو نعمتین جو اکثہی بیان فرمائین تو اشارہ ہی اوپر کہ یہہ ایسے بڑی نعمتین
ہین کہ تمام ملک و سلطنت ایک طرف اور یہہ نعمتین ایک طرف واللہ اعلم ع عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا
ابْنِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حَتّٰی یُسْاَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِہٖ فِیْمَا اَفْنَاہُ وَعَنْ شَبَابِہٖ فِیْمَا اَبْلَاہُ وَعَنْ مَالِہٖ مِنْ اَیْنَ اکْتَسَبَہٗ
وَفِیْمَا اَنْفَقَہٗ وَمَاذَا عَمِلَ فِیْمَا عَلِمَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین سرکنی کی پاون آدمی کی روز قیامت کی یعنی کہڑا رکہینگے اوسکو بارگاہ خداوندی مین یہان تک کہ پوچہا جاویگا پانچ حالتون
سے پوچہا جاویگا عمر اوسکیسی کہ کس کار مین صرف کی وہ اور پوچہا جاویگا جوانی اوسکیسی کس چیز مین پرانی کی وہ یعنی جوانی گویا ایک لباس نیا ہی کہ رفتہ
رفتہ پرانا ہو جاتا ہی اور پوچہا جاویگا مال اوسکیسی کہانسی کمایا اوسکو یعنی وجہ حلال سی یا حرام سی اور کس چیز مین صرف کیا اوسکو یعنی طاعت مین
یا معصیت مین اور پوچہا جاویگا کہ کیا کام کیا بیچہ اوس چیز کی کہ جانا یعنی علم کہ پڑہا عمل کیا یا نہین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے
ف ابو درداسی ہی کہ کہا انہون نی اسی عویر کیا حال ہوگا تیرا جب کہا جاویگا تجکو دن قیامت کی کہ آیا عالم تہا تو یا جاہل پس اگر کہیگا تو کہ عالم
تہا مین تو کہا جاویگا تجکو کہ کیا عمل کیا تو نی بیچ علم کی کیسیکہا تو نی اور اگر کہیگا تو کہ جاہل تہا مین تو کہا جاویگا تجکو کہ کیا تہا عذر تجکو جاہل رہنی مین کیونکہ
علم پڑہا تو نی ع اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہٗ اِنَّکَ
لَسْتَ بِخَیْرٍ مِّنْ اَحْمَرَ وَلَا اَسْوَدَ اِلَّا اَنْ تَفْضُلَہٗ بِتَقْوٰی رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت ہی ابی ذر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ابو ذر کو کہ
تحقیق تو نہین سے بہتر سرخ رنگ والی سی اور نہ سیاہ رنگ والی سی مگر یہہ کہ زیادہ ہو وہ تو ایک دن دونون مین سے ساتہہ تقوی اللہ کی نقل کی یہہ
احمد نی ف یعنی فضیلت نہین ہے موقوف صورت شکل ظاہر اور کسی رنگ پر اور خاص ان دو رنگون کو ذکر کیا واسطی ہونی انکی اکثر اور ظاہر
تر یہہ ہے کہ مراد ساتہہ ان دونون کی رنگ آقا اور غلام کی ہین چنانچہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہی کہ آقا گورا ہوتا ہی اور غلام کالا اور کہا طیبی نی کہ مراد
ساتہہ سرخ رنگ کے عجم ہی اور ساتہہ سیاہ رنگ کی عرب عجم کو احمر یعنی سرخ کہتی ہین باعتبار اسکی کہ سرخی اور سفیدی غالب ہوتی ہی اونکی رنگ پر اور
عرب کو اسود یعنی سیاہ کہتی ہین باعتبار غلبہ سیاہی اور سبزی کی اور معنی یہہ کہ فضیلت حقیقی ساتہہ تقوی اور عمل صالح کی ہی اور بغیر تقوی
اور عمل صالح کی نسبت کرنی فضیلت نہین کہتی جیسیکہ فرمایا حق سبحانہ نی اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ اور تقوی کیکئی مراتب ہین ادنی انکا تو تقوی کرنا
شرک جلی سی ہے اور اوسط اونکا معاصی اور ممنوعات اور لہو اور شرک خفی سی ہی یعنی ریا اور سمعہ سہی اور اعلی اونکا یہہ کہ ہو دائم الحضور ساتہہ
اللہ کے اور نہ رکہنی والا خطرہ ماسوی اللہ کا ع ح وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا زَھِدَ عَبْدٌ فِی الدُّنْیَا
اِلَّا اَنْبَتَ اللّٰہُ الْحِکْمَۃَ فِیْ قَلْبِہٖ وَاَنْطَقَ بِھَا لِسَانَہٗ وَبَصَّرَہٗ عَیْبَ الدُّنْیَا وَدَوَاءَھَا وَدَوَاءَھَا وَاَخْرَجَہٗ مِنْھَا سَالِمًا
اِلٰی دَارِ السَّلَامِ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نی نہین بے رغبتی کی کسی بندہ نی دنیا مین یعنی زیادتی دنیا مین قدر حاجت سے قسم مال و جاہ سے مگر کہ اوگا نی اللہ نی حکمت یعنی معرفت استوار اوسکی دلمین
اور گویا کیا ساتہہ حکمت کی اوسکی زبان کو اور کیا اوسکو دیکہنی والا ساتہہ عین الیقین کی عیب دنیا کی یعنی کثرت رنج اور قلت غنا اور خستہ شمار اور
فنا اور کثرت غم اور غافل ہونا دلکا ذکر رب سے اور دیکہنی والا بیماری دیکیکا یعنی علت محبت اور سبب طلب دیکیکا اور دوا اوسکیکا یعنی معالجہ اوسکیکا
ساتہہ یعنی علم اور عمل کی اور پرہیز کرنی کی اوس سے اور صبر و قناعت کرنیکی اور راضی ہونیکی مقدر پر اور نکالا اوسکو حق تعالی نی دنیا اور آفات

اور بلیات سے سالم یعنی بسبب اعراض کرنیکی دنیا سی اور متوجہ ہونیکی عقبی پر طرف دار السلام کی نقل کی یہہ بیہقی فی شعب الایمان مین ف یعنے بہشت کے اشارہ ہی آمین اسکے طرف کہ حقیقت سلامتی کی تمام وکامل دار آخرت مین اور بہشت مین ہے ایک درویش سی پوچھا لوگون فی کہ کیا حال کہتی ہو تم کہا خیر و سلامت ہے انشاء اللہ اگر بہشت مین در اوئین ۲ ح وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَخْلَصَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ لِلْاِيْمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَهٗ سَلِيْمًا وَلِسَانَهٗ صَادِقًا وَنَفْسَهٗ مُطْمَئِنَّةً وَخَلِيْقَتَهٗ مُسْتَقِيْمَةً وَجَعَلَ اُذُنَهٗ مُسْتَمِعَةً وَعَيْنَهٗ نَاظِرَةً فَاَمَّا الْاُذُنُ فَقَمْعٌ وَاَمَّا الْعَيْنُ فَمُقِرَّةٌ لِمَا يُوْعِي الْقَلْبُ وَقَدْ اَفْلَحَ مَنْ جَعَلَ قَلْبَهٗ وِعَاءً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی آئی ہے ذر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا کہ تحقیق رستگار ہوا وہ شخص کہ خالص کیا اللہ فی دل اوسکا واسطے ایمانکی یعنی ایمان عطا کیا خالص میزش نفاقسی اور کیا دل اوسکا سالم یعنی حسد اور بغض اور تمام اخلاق برون اور احوال بد سے مانند جب دنیا اور غفلت کرنیکی بھول سی اور بھول جانی کی عقبی کو فرمایا اللہ تعالی فی یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم اور کی زبان اوسکی راستگو اور کیا نفس اوسکیکو مطمئن یعنے ساتھہ ذکر رب اور محبت اوسکیکی اور مطیع فرمان حق کا اور کی خلقت اوسکی طبیعت اوسکے سیدھی یعنی غیر مائل طرف کجی اور باطل اور افراط و تفریط کی اور کیا اوسکی کانون کو سنی والا بات حق کا اور کیا اوسکی آنکھہ کو دیکھنی والا یعنی دلائل وحدانیت کا اور صنعتون پر وردگار کا پس اوپر کان قیف ہین اور آنکھہ قرار دینی والی اور ثابت رکھنی والی ہی اوسچیز کو کہ نگاہ رکھتا ہی اوسکو دل اور تحقیق رستگار ہی پائی اوسنی کہ کیا خدا تعالی نے دل اوسکیکو یا کیا اوسنی اپنی دل کو یاد اور نگاہ رکھنی والا حق کا نقل کی یہہ احمد فی اور بیہقی فی شعب الایمان مین ف پس پہر کان آخر یعنی کان بسبب پہنچانی اوسکیکے کلمہ حق کو مشابہت ساتھہ قمع یعنی قیف کی کہتی ہین اور قیف اوسکو کہتی ہین کہ ظرف یعنے شیشے کے مونہہ پر رکھہ کر اوسمین سے روغن اور شراب اور مانند انکیکے ڈالا جاتا ہی ظرف مین اسطرح داخل ہوتا ہی سخن حق از راہ گوش کی دل مین اور آنکھہ قرار دینی والی اور ثابت رکھنی والی ہی اوسچیز کو کہ نگاہ رکھتا ہی دل اوسچیز کو اور ظرف اوسکا ہوتا ہی یا ظرف کرتی ہی وہ چیز دلکو اور درراتی ہی اوسمین اور منظر اس معنی کی قلب کہ مزوع اور منصوب پڑا ہی اور حاصل معنی یہہ کہ آنکھہ کی راہ سی یہی دل مین چیزین درراتی ہین اور قرار پکڑتی ہین اور ثابت رہتی ہین اوسمین جیسیکہ کان کی راہ سی بعد ازان حاصل دونو حکمون کا بیان کیا ساتھہ قول نبی کی وقد افلح الخ ۲ ح وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْيَا عَلٰى مَعَاصِيْهِ مَا يُحِبُّ فَاِنَّمَا هُوَ اسْتِدْرَاجٌ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُبْلِسُوْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی اوسی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو وقت دیکھی تو اللہ عزوجل کو کہ دیتا ہی بندہ کو دنیا سی باوجود گناہ کرنی اوسکیکے وہ چیز کہ دوست رکھتا ہی یعنی اسباب دنیا پس سوا اسکی نہین کہ وہ ذی استدراج ہی پہر پڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی یعنی بطریق استشہاد کی یہہ آیت کہ بیچ معنی استدراج کی وارد ہوئی ہی پس جبکہ بہول گئی کافر اوسچیز کو کہ نصیحت کی گئی تہی ساتھہ اوسکی یعنی عہد اللہ سبحانہ کا یا ترک کیا اونہون فی امر نہی اوسکیکو کہولدیئے اوپر دروازے ہر چیز کی یعنی نیکی نعمتون کی یہان تک کہ جب خوش ہوئے ساتھہ اوسچیز کی کہ دی گئی یعنی مال اور جاہ اور صحت بدن اور درازی عمر کی وغیر ذالک نعمتین پکڑا ہمنے اونکو یکایک پس ناگہان وہ ناامید اور متحیر تہی نقل کی یہہ احمد فی ف استدراج لغت مین پایہ بپایہ لیجانا ہی یعنی سیڑہی کی ایک پایہ پر چڑہانا پہر اوپر پہر اور پر اور استدراج حق تعالی کا بندہ کو یہہ ہے کہ جب گناہ کرتی بندہ دیوی اوسکو نعمت تر و تازہ اور چہوڑ دی اور مہلت دی اوسکو تا بندہ گمان لیجاوی کہ یہہ لطف ہی پروردگار کی طرف سے میری حق مین پس توبہ اور استغفار گناہ سی نکری اور مغرور ہونا گہان اوسکو گرفتار کری عذاب مین پس گویا پایہ بپایہ اوسکو لیجاتا ہی جانب عذاب کے ۲ ح وَعَنْ

اَبِی اُمَامَۃَ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَھْلِ الصُّفَّۃِ تُوُفِّیَ وَتَرَکَ دِیْنَارًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیَّۃٌ قَالَ ثُمَّ تُوُفِّیَ اٰخَرُ وَتَرَکَ دِیْنَارَیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیَّتَانِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ

اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ تحقیق ایک شخص مرگیا اور چھوڑا ایک دینار پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہہ دینار ایک اخگر ہی یعنی اوسکی پیشانی اور پشت اور پہلو پر کہا ابوامامہ نے پھر مرگیا اور ایک شخص اصحاب صفہ مین سے پس چھوڑی دو دینار پس فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ دو دینار دو داغ ہین نقل کی یہہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف ایک جماعت تہی فقرا اور غربا صحابہ سی کہ صفہ مسجد مین رہتے رہتی اور صفہ مسجد ایک جگہ تہی مسجد شریف سی کہ سایہ دار تہی ساتھہ جہت کی اور اصل اوسکی مسجد تہے کہ جسوقت مین کہ قبلہ بیت المقدس تہا بنائی تہی اور جب قبلہ جہت کعبہ کے ہوئی تو اوس جگہہ کو اوسی حالت پر چھوڑا اور یہہ جماعت وہان رہتی تہی مقدار ستر اسی تن کے اور کبہی کم بہی ہوتے تہی اور کبہی زیادہ بہی اور اونکی کہی نہ مکان تہا اور نہ مال اور نہ اولاد مقام زہد و توکل مین بیٹہی تہی اور ریاضت اور مجاہدہ اور ذکر اور تلاوت قرآن اور یاد کرنی حدیثون رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ مین مشغول ہوکر حاصل کرنا انوار کا کرتی تہی اور اونکو اضیاف اللہ کہتی تہی افنیا صحابہ خدمت اونکی کرتی تہی اور قوت پہنچاتی تہی اور اپنی گہرون مین بطریق مہمانی کی لیجاتی اور کتنی ایک حضرت کی عنایت کہ مخصوص تہے کہ حضرت کی گہر سی طعام کہاتی تہی اور کبہی باعث ظہور معجزہ آنحضرت کی ہیچ کثرت طعام کی ہوتی تہی چنانچہ ایک پیالہ دودہ کا سبکو کفایت کرتا تہا اور آنحضرت حکم کیی گئی تہے اونکی ساتہہ بیٹہنی کا پس بارا اونکو اپنی حضور شریف مین مشرف کرتی تہی اور فرماتی کہ مین تم مین سے ہون اور بشارت دیتی اونکو کہ آخرت مین تم میری ساتہہ ہوگی اور میری ساتہہ بہشت کو جاؤگی اور ابوہریرہ بہی انہین مین سے تہے ؎ دلا خوش باش کان محبوب جان را ۔ بدرویشان و مسکینان سپرہست ۔ نہاد اور انتساب طائفہ صوفیہ کے اس طریق مین ساتہہ انکی ہی اگرچہ اشتقاق لفظ صوفیہ مین صفہ سی تکلف ہے لیکن معنی مین موافق ہی رضی اللہ عنہم اجمعین اور حضرت نے جو دینارون کی چھوڑنی پر وعید فرمایا حقیقت اوسکی یہہ ہے کہ اگر چہ ہیچ جمع کرنی اور نگاہ رکہنی ایک دینار اور دو دینار کی واسطی وقت حاجت کی شہر عمین گناہ نہین ہے بلکہ اگر گنجہ رکہی بعد ازادای حق زکوۃ کی تو ممنوع نہین ممنوع وہ گنج ہی کہ اوسمین سے حق زکوۃ ادا نکری ولیکن شان اہل زہد و تارکان دنیا کی کہ سب کچہہ چھوڑکر اور سب سے چشم پوشیدہ کرکر اور صحبت فقرا کی اختیار کرکر دروازہ توکل اور فقر پر بیٹہتی ہین اور ہی ہی گویا یہہ تشدید اور توبیخ اوپر چھوٹی دعوی فقر و تجرید کی ہی چنانچہ راوی نے کہا کہ ایک شخص اصحاب صفہ سی مرا اور نکہا کہ ایک مرد اصحاب سے مرا یعنی اصحاب صفہ سی تہا کہ نام زد بنام فقر و زہد کی ہین اور اونکی صحبت مین بیٹہنا اور دعوی حال انکیسا کرنا منافی جمع کرنی درہم و دینار کی ہی اگرچہ اورون پر کار آسان ہی پس اور توضیح مقصد کی اس مقام مین یہہ ہے کہ وہ دونو تہی ساتہہ اون فقرا کی کہ لوگ تصدق کرتی تہی اونپر بنا بر نہایت حاجت و فاقہ انکیسے پس وہ بمنزلہ سائلین کے تہی یا تو از روی قال کی باحال کی اور حلال ہی نہین کہ سکو یہہ کہ سوال کری اس حال مین کہ اوسکی پاس ہو قوت ایک دن کا پس حرام واقع ہوا کہانا اونکا باوجود ہونی دینار کے پاس اونکی اور اسیطرح جو شخص کہ ظاہر کری اپنی تئین بصورۃ فقرا کی کہ یہہ کپڑی پرانی یا بنا وی وضع مشائخین کے اور اوسکی پاس کچہہ ہو قسم نقود کی یا وہ چیز کہ قائم مقام ہو نقود کی اور لیوی اوسچیز سی کہ لوگون کی ہاتہہ مین ہے اور کہا وی تو وہ حرام ہی اوسپر اور اسیطرح جو کوئی ظاہر کری اپنی تئین عالم یا صالح یا شریف اور نہ ہو نفس الامر مین مطابق واقع کی اور دیا جاوی بسبب علم اوسکیے یا شرافت اوسکیکی پس ہوگا حرام اوسپر اور منقول ہی کہ شیخ ابو اسحق گازرونی نے دیکہا ایک جماعت کو فقرا سی کہ کہاتی ہین طعام سی کہ موضوع تہا واسطی مستحقون کی پس کہا ای کہانیوالو حرام کی پس باز رہی وہ کہانی سی پس کہا شیخ نے کہ جسکے پاس ہو کچہہ دنیا سی کہا وی وہ الا نکہا وی پس کہا یا بعضون نے اور باز رہی بعضی پس کہا سبحان اللہ ایک کہانا حرام ہی واسطی ایک قوم کی اور حلال ہی واسطی درون کی پس چاہیی کہ ڈرائی جاوین اہل حرمین شریفین اغنہا اللہ فی الدارین اسی کہ کہانا

کوئی

کوئی وجہ نہین ہے اس حال مین کہ وہ غنی شرعی ہو اوقاف مین سے کہ موصوف ہی واسطی فقرا کی اور اسیطرح جو شخص کہ رہوی حجرون مین کہ وقف کیی گئی مون مکین کے لیے پس تحقیق تصریح کی ہی ابن ہمام نی ساتھہ اسکی کہ غنی پر حرام کیا گیا ہی یہہ کہ رہوی خانقاہون کی حجرون مین اور نہ اعتبار کری کوئی ساتھہ اس روایت کی کہ مشہور ہوئی ہی یہہ کہ اوقاف حرمین کی عام ہین واسطی فقیر و غنی کی پس بر تقدیر صحت اوسکی نہین صحیح ہی وقف ہماری نزدیک اغنیا پر جبکہ ہون وہ غیر مخصوص ۵ ع وَعَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى خَالِهِ أَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ يَعُودُهُ فَبَكَى أَبُو هَاشِمٍ فَقَالَ مَا يُبْكِيكَ يَا خَالِ أَوَجَعٌ يُشْتَرَكُ أَمْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا قَالَ كَلَّا وَلَكِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلَيْنَا عَهْدًا لَمْ آخُذْ بِهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللهِ وَرَانِي أَمْرَانِي قَدْ جَمَعْتُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی معاویہ بن ابی سفیان سے یہہ کہ وہ گیی اپنی ماموں پاس کہ نام اونکا ہا ابی ہاشم بن عتبہ تا عیادت کرین اونکی پس روئے ابو ہاشم پس کہا معاویہ نی کیا چیز نی رلایا تجکو ای ماموں میرے کیا ہماری نی قلق و اضطراب مین ڈالا تجکو یا حرص دنیا نی قلق و اضطراب مین ڈالا کہا ابو ہاشم نی یون نہین یعنی یہہ باعث نہین ہے کہ جو کہا تو نی لیکن قلق و اضطراب مجکو اس سبب سے ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی وصیت کے تہی ہمکو یعنی صحابہ کو کہ نہ عمل کیا ہمنی اوسپر کہا معاویہ نی اور کیا ہی وہ وصیت کہ پیغمبر خدا نی کی تہی کہا ابو ہاشم نی کہ سنا ہمنی آنحضرت سے فرماتی سوا اسکی نہین کہ کفایت کرتا ہی تجکو جمع کرنی مال کی سی ایک خادم اور ایک سواری کہ اوسپر راہ خدا مین جہاد کریتو اور تحقیق مین گمان کرتا ہون اپنی تئین کہ تحقیق جمع کیا ہمنی مال نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** لفظ اُرانی ساتھہ پیش ہمزہ کی بمعنی اظن کی ہی یعنی گمان کرتا ہون اور ایک نسخہ مین ساتھہ زبر ہمزہ کی ہی یعنی دیکھتا ہون مین یا جانتا ہون مین ۶ ع وَعَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ قُلْتُ لِأَبِي الدَّرْدَاءِ مَالَكَ لَا تَطْلُبُ كَمَا يَطْلُبُ فُلَانٌ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَمَامَكُمْ عَقَبَةً كَؤُودًا لَا يَجُوزُهَا الْمُثْقِلُونَ فَأُحِبُّ أَنْ أَتَخَفَّفَ لِتِلْكَ الْعَقَبَةِ اور روایت ہی ام درداء کی کہ بیوی ابو درداء کی تہین کہا کہ کہا ہمنی ابو درداء کو کہ کیا ہوا ہی تجکو کہ نہین مانگتی تو ہمنی مال و منصب آنحضرت سی یا صحابہ سی جیسیکہ مانگتا ہی فلانا اور فلانا پس کہا ابو درداء نی کہ اس سبب سے نہین مانگتا مین کہ سنا ہی مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ تحقیق آگی تمہاری گہاٹی ہی دشوار نہین گذرنیکی اوس سے یعنی بطریق سہولت کی گران بار پس دوست رکہنا ہون مین یہہ کہ ہلکا ہوون مین یعنی ساتھہ ترک کرنی طلب کے اور صبر کرنیکی اوپر قلت مال کی واسطی چڑہنی کی اوس گہاٹی پر **ف** گہاٹی دشوار فاصل ہی درمیان تمہاری اور درمیان داخل ہونی جنت کی اور مراد اوس سے موت اور قبر اور حشر اور ہولین اور شدائد اوسکی ہین اور گران بار یعنی اوپہانی والی بوجہ مال و جاہ کی اور وسعت حال کی اور سلیمی کہا گیا ہی فَأُولَئِكَ الْمُخِفُّونَ وَهَلَكَ الْمُثْقِلُونَ ۷ ع وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مِنْ أَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الْمَاءِ إِلَّا ابْتَلَّتْ قَدَمَاهُ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ كَذَلِكَ صَاحِبُ الدُّنْيَا لَا يَسْلَمُ مِنَ الذُّنُوبِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آیا کوئی چلتا ہے پانی پر بغیر تر ہونی قدمون اپنی کی کہا صحابہ نی کہ کوئی نہین ہے ایسا کہ چلی پانی پر اور تر نہون قدم اوسکی فرمایا آنحضرت نی اسیطرح دنیا دار سلامت نہین رہتا گناہون سی نقل کین ہین دونو حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی گناہ ہوتے ہی لازم ہی محبت دنیا کی کہنی مالون کے لیے اسمین خوف شدید و لانا ہی غنیون کی لیی اور نہایت رغبت دلانی ہی زہد دنیا پر اور ترجیح دینا ہی آخرت کو دنیا پر اور کفایت رکہنا ہی اونکی نقصان مین یہہ کہ داخل ہونگی فقرا جنت مین پہلی اغنیا کی پانسو برس حافانا اللہ منہا بکرمہ و فضلہ ۸ ع وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُوحِيَ إِلَيَّ أَنْ أَجْمَعَ الْمَالَ وَأَكُونَ مِنَ التَّاجِرِينَ وَلَكِنْ

اُوحِیَ اِلَیَّ اَنْ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَکُنْ مِنَ السّٰجِدِیْنَ وَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَاْتِیَکَ الْیَقِیْنُ رَوَاہُ فِی شَرْحِ السُّنَّۃِ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَۃِ عَنْ اَبِیْ مُسْلِمٍ اور روایت ہے جبیر بن نفیر تابعی سے بطریق ارسال کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں جمع کی گئے طرف میرے یہہ کہ جمع کرون مین مال اور ہون تجین تجارت کرنیوالون مین سے ولیکن وحی کی گئی ہی طرف میرے یہہ کہ تسبیح کر تو ساتھہ حمد پروردگار اپنی کی اور ہو تو سجدہ کرنیوالون مین سی یعنی نمازیون مین سے اور عبادت کر تو رب اپنے کی بہانتک کہ آوی تجکو موت نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین اور ابو نعیم نی کتاب حلیہ مین ابی مسلم سی ف یعنی ہمیشہ اوقات کو ساتھہ تسبیح اور تحمید اور عبادت کی خصوصًا نماز کی مستغرق رکھون اور اخیر عمر تک مشغول اسمین ہون مجکو وحست مشغول ہونیکی ساتھہ تجارت اور خرید و فروخت اور اور امور دنیا کی کہان وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الدُّنْیَا حَلَالًا اسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْئَلَۃِ وَسَعْیًا عَلٰی اَہْلِہٖ وَتَعَطُّفًا عَلٰی جَارِہٖ لَقِیَ اللّٰہَ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَوَجْہُہٗ مِثْلُ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْیَا حَلَالًا مُکَاثِرًا مُفَاخِرًا مُرَائِیًا لَقِیَ اللّٰہَ تَعَالٰی وَہُوَ عَلَیْہِ غَضْبَانُ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَۃِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ طلب کریگا دنیا کو بوجہ حلال واسطی بچنی کی سوال سے اور واسطی سعی کرنیکی اپنی عیال کی لیی اور واسطی احسان کرنیکی اپنی ہمسایہ پر ملاقات کریگا وہ اللہ سے دن قیامت کے اسحالت مین کہ چہرہ اوسکا مانند چودھوین راتکی چاند کی ہوگا یعنی بسبب کمال نور اور نہایت سرور کی اور جو کوئی طلب کریگا دنیا کو بوجہ حلال و رجا کیطلب یا دنی کی کرنیوالا ہی مال مین اور فخر کرنیوالا ہی یعنی فقرا پر بسبب مال کی جیسیکہ طریقہ اغنیا کا ہی اور ریا کرنیوالا ہی یعنی اگر تصدق کرتا ہی تو یقصد ریا اور دکہانی لوگون کی کرتا ہی ملیگا خدا تعالی سے اس حالت مین کہ اللہ تعالی اوسپر غصہ ہوگا خانقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور ابو نعیم نی کتاب حلیہ مین ف ای عزیز میری ہیچ طلب کرنی مال حلال کی بقصد زیادہ کرنی مال کی اور فخر کرنیکی بسبب مال اور ریا کرنیکی تو یہہ حال ہی ہیچ طلب کرنی مال حرام کی کیا حال ہوگا اور شاید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ذکر کیا طلب کرنیوالی حرام کا واسطی اشارہ کرنیکی طرف اسکی کہ نہین ہے یہہ کار اہل سلام کا اور یا اسلیی نہین ذکر کیا کہ وہ فحوا کلام سی آپ سے سمجہا جاویگا ؛ ح ع وَعَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ ہٰذَا الْخَیْرَ خَزَائِنُ لَہَا مَفَاتِیْحُ فَطُوْبٰی لِعَبْدٍ جَعَلَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی مِفْتَاحًا لِلْخَیْرِ مِغْلَاقًا لِلشَّرِّ وَوَیْلٌ لِعَبْدٍ جَعَلَہُ اللّٰہُ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ مِغْلَاقًا لِلْخَیْرِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ یہہ خیر یعنی مال کثیر خزانی ہین کہ اون خزانون کی لیی کنجیان ہین یعنی باخیر لوگ ہین کہ خزانی کہولینی ہین اور بخشتی ہین پس خوشی ہو جیوا وس بندہ کی لیی کہ کیا ہی اوسکو خدا تعالی نی کنجی واسطی خیر کی یعنی سبب کہلنی دروازون نیکی اور بخشش مال کا اور بند ہونی دروازہ شر اور بخل کا اور ہلاکی ہو جیوا وس بندہ کی لیی کہ کیا ہی اوسکو خدا تعالی نی کنجی شر کا اور سبب کہلنی دروازہ اوسیکا اور سبب بند ہونی دروازہ خیر کا نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف یہہ ترجمہ وغیرہ ترجمہ حضرت شیخ رح کیسی لکہا گیا ہی اور ملا علی رح نی لکہا ہی کہ یہہ خیر یعنی یہہ جنس خیر پوشیدہ معلوم سی کہ مانند محسوس کے ہی خزائن ہی یعنی انواع کثیرہ جمع کی گئین پوشیدہ کی گئین کہی گئین درمیان بندون اوسیکے اور واسطی اون خزانون کی کنجیان ہین یعنی اوسکی بندون کی ہاتہہ وہ جو بمنزلہ وکیلون اوسیکی ہین ہا و کنجی واسطی خیر کی یعنی ازراہ علم اور عمل کی یا ازراہ مال اور حال کی اور کنجی واسطی شر کی یعنی واسطی کفر اور گناہ اور تکبر اور سرکشی اور بخل و بدسلوکی کی ساتہہ بہائی مسلمانون کی کہا راغب نے کہ خیر وہ چیز ہی کہ رغبت کرین اوسمین سب مانند عقل کی مثلا اور مانند عدل اور فضل اور چیز نافع کی اور شر ضد اسکی ہی اور خیر اور شر فائدہ دیتی ہین یہہ کہ ہر خیر واحد شر و سر کی مانند مال کی کہ اکثر ہوتا ہی خیر واسطی زید کی اور شر واسطی عمرو کی انتہی اور اسیطرح علم بہ نسبت بعض کی حجاب ہے سبب غنا کا

اور بہ نسبت اور کی سبب قربت کا طرف اللہ تعالی کی اور قیاس کر اسپر اور عبادتون کو کہ بعضی انمین سے باعث عجب اور غرور کی ہین اور بعضی باعث
فور و سرور کی اور مانند تلوار اور گھوڑے کی اور مانند انکے کبھی ہوتی ہین آلہ جہاد کی ساتھہ کفار کی اور وسیلہ ہوتی ہین داخل ہونی جنت کی اور کبھی ونسی
قتل کیی جاتی ہین انبیا اور اولیا اور پہنچتا ہی سبب انکے انچی کی درجی دوزخ کی مین ۞ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا لَمْ يُبَارَكْ لِلْعَبْدِ فِي مَالِهِ جَعَلَهُ فِي الْمَاءِ وَالطِّيْنِ اور روایت ہی علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت کہ نہ برکت دی
جاوی وسطی بندگی بیچ مال اوسکے یعنی بسبب اسکے کہ خرچ کری اوسکو بیچ نصاب مولی اور عمارت عقبی اپنی کی گردانتا ہی اوس مال کو پانی اور مٹی مین یعنی
خرچ کرتا ہے بیچ بنانی عمارت کی کہ جو زائد ہی حاجت سے ۞ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقْوَى الْحَرَامِ فِي الْبُنْيَانِ فَإِنَّهُ
أَسَاسُ الْخَرَابِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی
فرمایا کہ پرہیز کرو تم خرچ کرنی مال حرام کی سی بیچ عمارتون کی اسلیی کہ خرچ کرنا مال حرام کا عمارتون مین بنیاد اور جڑ ہی خرابی دین کی یا خرابی عمارت
کی نقل کین یہہ دو نو حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین ف اسسے سمجھنا ہی کہ اگر مال حلال سی صرف کری تو موجب خرابی کا نہین ہوتا اور بعضی
کہتے ہین کہ معنی اس عبارت کی یہہ ہین کہ پرہیز کرو اوتکاب حرام سی کہ عمارت کی بنانی مین لازم آتا ہی اور باعتبار اس معنی کی حرام وہی بناتا ہی اور معنی
کلمہ نی کی مانند اسکی ہین کہتے ہین بیچ اس حلقہ کی دوسیر لوہا ہی اور حال آنکہ حلقہ عین دوسیر لوہا ہی نہ یہہ کہ ظرف لوہی کا ہی اور مراد خرابی
سے خرابی دین کی ہی اور احتمال رکھتا ہی کہ مراد خرابی عمارت کی ہی یعنے بنانا عمارت کا بنیاد خرابی اوسکے کے ہے
کہ آخر خراب ہوتا ہی جیسیکہ وارد ہوا ہی ت لدوا للموت وابنوا للخراب اسطرح بھی بعضی شرحون مین اور یہہ بھی متصور ہی کہ مراد حدیث ہی یہہ رکھین
کہ پرہیز کرو اوتکاب حرام اور گناہ سی بیچ عمارت کی یعنی عمارتین اسلیی نہ بناؤ کہ وہان بیہودہ اور فسق کرو اور ساتھہ بچون کی صحبت رکھو اور جو عمارت
کہ اوسمین فسق کرین آخر کو خراب ہوتی ہی بیچ اور ملا علی رحمتی دو احتمال لکھی ہین اس جملہ پر خرچ کرنا مال حرام کا آخر ایک تو یہہ کہ دلالت کرتی ہی
یہہ حدیث اوپر جائز ہونی خرچ کرنی مال حلال کی عمارتون مین اور دوسرا یہہ کہ نہین دلالت کرتی اوسپر اور اسکو لکھا ہی کہ یہہ مناسب سے رہتا ہے
کے ۞ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَا دَارَ لَهُ وَمَالُ مَنْ لَا مَالَ لَهُ وَلَهَا
يَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہی عائشہ سی اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا دنیا
گہر اوس شخص کا ہی کہ نہین گہر واسطی اوسکی یعنی آخرۃ مین اور مال ہی واسطی اوس شخص کے کہ نہین مال واسطی اوسکی اور اوسکو جمع کرتا ہی وہ شخص کہ نہین
عقل واسطی اوسکی نقل کی یہہ احمدنی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف دنیا گہر اوس شخص کا ہی اخیر چونکہ دنیا فانی ہی اور قیام اور زندگانی خوش
اسمین ممکن نہین پس جسنی کہ دنیا کو گہر اپنا پکڑا گویا نہین ہے اوسکی لیی گہر اور اسیطرح دنیا مال اوسکا ہی کہ نہین اوسکی لیی مال یعنی مقصود مال سی خرچ
کرنا اوسکا ہی بھلائیون اور مرضیات الہی مین اور جبکہ شہوات اور لذات دنیاوی مین صرف کرین ضائع ہی اور حکم مالیت سی باہر ہی پس گویا مال نہین
اور بعضی حواشی مین لکھا ہی کہ مراد یہہ ہے کہ دار دنیا کو گہر نہ کہنا چاہیی اور مال اوسکو مال نہ کہنا چاہیی بسبب فنا اور حقارت اوسکی اور مرجع اس معنی
کا بھی بمعنی اول کی ہی اور ہو سکتا ہی کہ مراد یہہ ہو کہ دنیا گہر اوسکا ہی کہ نہین گہر اوسکی لیی آخرۃ مین اور مال اوسکا ہی کہ نہین اوسکی لیی غنا اور
مال آخرت مین یعنی جسنی دنیا کو گہر ٹہیرایا اور مطمن ہوا ساتھہ اوسکی اور مال جمع کیا بگمان بقا اور خلود کی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی فی ان الذین لا یرجون
لقاءنا ورضوا بالحیوۃ الدنیا واطمانوا بہا اور فرمایا یحسب ان مالہ اخلدہ اوسکی لیی اخرت مین گہر اور غنا نہین ہو سکتا اور واسطی دنیا اور بقا اور فائدہ
اوٹہانیکے بیچ اوسکے جمع کرتا ہی دنیا کو وہ شخص کہ نہین ہی عقل اوسکو یا لام لفظ لہا مین زائد ہے یعنی جمع کرتا ہی دنیا کو وہ شخص کہ عقل نہین رکھتا ہے

شرح مجمل معنی اسکے یہہ ہین کہ دنیا نہین لیاقت رکھتی اسکے کہ گنی جاوے گہرا دسکی کیگئی نہین گہرا دسکی لیی اور نہ لیاقت رکھتی ہی اسکی کہ گنی جاوی مال گرا دسکی لیی کہ نہین اور مال گرا دسکی لیی اور مقصود حقارت دنیا کی اور ساقط کرنا رتبہ اوسکیطرف اسکے کہ گنی جاوین گہرا یا مال دنکی لیی کہ ہی آخرت اوسکی لیی قرار گاہ اور مال ؛ ع

وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهٖ اَلْخَمْرُ جِمَاعُ الْاِثْمِ وَالنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيْطٰنِ وَحُبُّ الدُّنْيَا رَاْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ قَالَ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اٰخِرُ وَا النِّسَاءَ حَيْثُ اٰخَرَهُنَّ اللّٰهُ رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا حُبُّ الدُّنْيَا رَاْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی خطبہ مین اوسکی شراب پینے مجمع گناہون کی ہی یعنی سبب گناہون کی ہی اور عورتین جال ہین شیطان کی اور محبت دنیا کی سہی ہر گناہ کا کہ گناہ اور ممنوعات جو کرتا ہی آدمی بسبب محبت دنیا کی کرتا ہی کہا حذیفہ نے کہ سنا مینی حضرت سی کہ فرماتی تہی پیچہے ڈالو عورتون کو اسلیی کہ پیچہے ڈالا اونکو خدا تعالی نے یعنی ذکر مین اور گواہی مین اور جماعت مین اور فضل مین اور رتبہ مین پس تم مقدم کرو تم اونکو چیزون ذکر کی گئی مین نقل کی یہہ تمام حدیث جیسیکہ مذکور ہوئی رزین نے اور نقل کی بیہقی نے جملہ اس حدیث سی شعب الایمان مین حسن بصری سی بطریق ارسال کی اسی مقدار کہ حب الدنیا راس کل خطیئۃ ف روایت کی طبرانی نے ابن عباس سے بطریق مرفوع کی اتحرام الفواحش واکبر الکبائر من شرب الخمر فانہ علے امہ وخالتہ وعمتہ کہتی ہین بلایا گیا ایک شخص طرف سجدہ بت کی پس انکار کیا پہر بلایا گیا طرف قتل نفس کے پس انکار کیا پہر بلایا گیا طرف زنا کی پس انکار کیا پہر بلایا گیا طرف پینے شراب کے پس آیا پس جسکہ پی شراب کہین تمام چیزین طلب کے گئین اور محبت دنیا کی اخر اور مفہوم مخالف اسکا یہہ ہے کہ ترک دنیا سے ہر عبادۃ کا کہا بعضون نے کہ جسنی دوست رکہا دنیا کو نہین ہدایت کرتی اوسکو تمام مرشد اور جسنی ترک کیا اوسکو نہین گمراہ کرتی اوسکو تمام مفسد کہا طیبی نے کہ تینون کلمات جامع ہین یعنی بہت سے گناہون کو متضمن ہین اسلیے کہ ہر ایک انمین سی علیحدہ علیحدہ اصل ہی بہت سے گناہون کی ؛ ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِيَ الْهَوٰى وَطُوْلُ الْاَمَلِ فَاَمَّا الْهَوٰى فَيَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ وَاَمَّا طُوْلُ الْاَمَلِ فَيُنْسِي الْاٰخِرَةَ وَهٰذِهِ الدُّنْيَا مُرْتَحِلَةٌ ذَاهِبَةٌ وَهٰذِهِ الْاٰخِرَةُ مُرْتَحِلَةٌ قَادِمَةٌ وَلِكُلٍّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُوْنَ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَا تَكُوْنُوْا مِنْ بَنِي الدُّنْيَا فَافْعَلُوْا فَاِنَّكُمُ الْيَوْمَ فِيْ دَارِ الْعَمَلِ وَلَا حِسَابَ وَاَنْتُمْ غَدًا فِيْ دَارِ الْاٰخِرَةِ وَلَا عَمَلَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت ڈرنے والے اوپنچیزون کی کہ ڈرتا ہون مین اپنی امت پر دو چیزین ہین خواہش نفس اور درازی آرزو جسنی کی یعنی ساتہہ تاخیر عمل کی پس پیروی خواہش نفس کی جو کہ مخالف ہے ہدایت کی اور موافق ہی باطل کی پس باز رکہتی ہی قبول حق سی اور فرمان برداری اوسکی سے اور پیروی درازی آرزو جسنی کی پس بہلا دیتی ہے آخرت کو اور یہہ دنیا کوچ کرنیوالی جانیوالی ہی اور یہہ آخرۃ کوچ کرنی والی آنیوالی ہی یعنی دنیا دمبدم چلی جاتی ہی اور آخرت دمبدم چلی آتی ہی اور واسطی ہر ایک کے دنیا اور آخرۃ سی بیٹی ہین یعنی تابع اور محکوم اور دوست اور رغبت کرنیوالی پس اگر کرسکو تم یہہ کہ ہو تم بیٹون دنیا کی سی پس کرو یعنی ایسے کام کہ وکہ دنیا کی بیٹی گری سی نکلجاؤ اور تابع اور محکوم اوسکی نہو اسلیی کہ تم آجکی دن دنیا مین ہو کہ گہر عمل کا اور جگہہ کام کرنی کی ہی پس غنیمت جانو عمل کو پہلی آنی اجل کی اور نہین ہے حساب دنیا مین عمل پر اور تم کل کو پیچہے گہر آخرۃ کی ہوگی کہ نہین ہی عمل اوسمین بلکہ جگہہ حساب کے ہی نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف کوچ کرنیوالی جانیوالی ہی اسطرح کی نہین جانتا صاحب اسکا جیسیکہ نہین جانتا چلتی کشتی کو بیٹہنی والا اوسکا اور اسکے فنا ہونا دنیا کا اور گذرنا اوسکا بہت جلد سمجہا جاتا ہی اسلیی کہ اگر آخرت بجای خود ہوتی اور دنیا اوس طرف جاتی تو ہی آخر گذر جاتی اور تمام ہو جاتی چہ جائیکہ آخرت ہمیشہ اوس ظرف سے اور ہر چلی آتی ہی اور دنیا ادہر سی دمبدم چلی جاتی ہی درمیان راہی مین تمام ہوگی اور نہین حساب یعنی

بحسب ظاہر کی بہ نسبت فاجر کی دالا روایت کیا گیا ہی حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا ۱۲ ع ح **وعن** علی قالت ارتحلت الدنیا مدبرۃ وارتحلت الاخرۃ مقبلۃ ولکل واحدۃ منہما بنون فکونوا من ابناء الاخرۃ ولا تکونوا من ابناء الدنیا فان الیوم عمل ولا حساب وغدا حساب ولا عمل رواہ البخاری فی ترجمۃ باب ــــ اور روایت ہی حضرت علی رض سی یعنی بطریق موقوف کی کہ کہا کہ پیچ کہی جاتی ہے دنیا پشت دیی ہوئی اور کوچ کہی آتی ہی آخرت درحالیکہ متوجہ ہی طرف ہمارے یعنی ظاہر ہی پشت پھیرنا دنیا کا اور فنا اوسکا اور متوجہ ہونا آخرت کا اور بقا اوسکا اور واسطی ہر ایک کے اون دونون مین سی بیٹیان ہین پس ہو و تم آخرۃ کی بیٹون مین سی یعنی ساتھہ متوجہ ہونیکی طرف اوسکی اور نہ ہو و تم دنیا کی بیٹون مین سی یعنی ساتھہ اعراض کرنی کی آخرت سی اور متوجہ ہونیکی طرف دنیا کی اسلیی کہ آجکی دن یعنی دنیا مین عمل ہی یعنی وقت عمل کا ہی اور نہ وقت حساب کا اور کل یعنی دن قیامت کی حساب ہے اور نہین ہی عمل روایت کی یہہ حدیث بخاری فی ترجمۃ الباب مین **ف** یعنے عنوان اوسکی باب مین بغیر ارشاد کی موقوف حضرت علی پر اور حدیث جابر سی معلوم ہوا کہ اصل اسکی مرفوع ہی اور مضمون اوسکا مضمون اوسکا ہی ۱۲ ح **وعن** عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب یوما فقال فی خطبتہ الا ان الدنیا عرض حاضر یاکل منہ البر والفاجر الا وان الاخرۃ اجل صادق ویقضی فیہا ملک قادر الا وان الخیر کلہ بحذافیرہ فی الجنۃ الا وان الشر کلہ بحذافیرہ فی النار الا فاعملوا وانتم من اللہ علی حذر واعلموا انکم معروضون علی اعمالکم فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ رواہ الشافعی ۱۲ اور روایت ہی عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی خطبہ فرمایا ایک دن پس فرمایا اپنی خطبہ مین کہ خبردار ہو تحقیق دنیا متاع ہی غیر ثابت حاضر کہا تا ہی اوس سے نیک و بد یعنی مومن اور کافر فاسق اور مطیع سب رزق دنیا سی حصہ رکہتی ہین فرمایا اللہ تعالی فی وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا آگاہ ہو اور تحقیق آخرت آیا ہی مدت سے معین وعدہ کی گئی سچی یعنی متحقق ثابت اور حکم کریگا آخرت مین بادشاہ قادر یعنی تمیز کرنیوالا درمیان نیک و بد اور مومن اور کافر کی ساتھہ ثواب و عذاب کے آگاہ ہو و تحقیق خیر و خوبی سب ساتھہ تمام اطراف انواع اپنی کی بہشت مین سے آگاہ ہو و اور تحقیق بدی اور زشتی تمام ساتھہ انواع اپنی کی دوزخ مین ہی خبردار ہو و پس عمل کرو یعنی نیک حالانکہ تم عذاب و حساب سے اسی خوف پر ہو یا یہہ معنی ہین کہ عمل کرو اور ڈرتی رہو اللہ سی کہ قبول ہوتا ہی یا نہین اور جانو تم کہ تحقیق تم پیش کیی جاؤگی اپنی عملون پر پس جو شخص کہ عمل کرتا ہی مقدار ذرہ کی نیکی دیکہیگا جزا اوسکی یعنی آخرۃ مین یا دنیا مین اور جو کوئی عمل کرتا ہی مقدار ذرہ کی برا دیکہیگا سزا اوسکی روایت کیا اوسکو شافعی فی **ف** پیش کیی جاؤگی اپنی عملون پر یہہ عبارت محمول قلب پر ہی یعنی معنی اوسکی الٹی ہین کہ عمل تمہاری پیش کیی جاوین کی تمہیر یا معنی یہہ ہین کہ تم پیش کیی جاؤگی حضرت پروردگار تعالی کی جیسیکہ عمل تمہاری ہین اور ظاہر تر یہہ ہے کہ معنی اوسکی یہہ ہین کہ تم سامنی کیی جاؤگی اللہ تعالی کی ساتھہ اعمال اپنی کی اور جزا دیی جاوین کی اوپر اعمال اپنی کی مانند پیش کرنی لشکر کی امیر پر ۱۲ ح **وعن** شداد قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ایہا الناس ان الدنیا عرض حاضر یاکل منہا البر والفاجر وان الاخرۃ وعد صادق یحکم فیہا ملک عادل قادر یحق فیہا الحق ویبطل الباطل کونوا من ابناء الاخرۃ ولا تکونوا من ابناء الدنیا فان کل ام یتبعہا ولدہا ــــ اور روایت ہی شداد سی کہ کہا اوسنی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ای لوگو تحقیق دنیا اسباب حاضر ہے کہاتا ہی اوسن دنیا سی نیک و بد یعنی مومن و کافر اور تحقیق آخرۃ وعدہ کی گئی ہی سچا یعنی واقع غیر کاذب ہے حکم کریگا اوسمین بادشاہ عادل قادر یعنی غیر عاجز ثابت رہیگا اوسمین حق کو اور نابود کریگا باطل کو یعنی تمیز اور جدا کریگا اہل حق اور اہل باطل کو ساتھہ ثواب و عذاب کے

ہو تم آخرت کی بیٹیون مین سے اور نہ ہو تم دنیا کی بیٹیون مین سے اسلیے کہ تحقیق ہر ان تابع ہوتا ہی اوسکا بیٹا اوسکا ف اور دنیا باطل کا ہیکا نام ہے اور آخرۃ حقہ کی جگہ جنت ہی یعنی پس جو طالب مستغرق دنیا کی ہین وہ اوسکی ساتھہ دوزخین ہونگی اور جو طالب آخرۃ کی ہین وہ اوسکی ساتھہ جنت مین ہونگی یہہ تو ملا علی رح نے لکھا ہی اور حضرت شیخ رح نے بعد حدیث کی لکھا ہی کہ پس جو کوئی فرزند آخرت کا ہو پیروی آخرۃ کی کریگا اور موافق اوسکے عمل کریگا اور جو کوئی فرزند دنیا کا ہو پیروی اوسکی کریگا اور کام اوسکی لیی کریگا ۞ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ اِلَّا وَبِجَنْبَتَیْہَا مَلَکَانِ یُنَادِیَانِ یُسْمِعَانِ الْخَلَائِقَ غَیْرَ الثَّقَلَیْنِ یَا اَیُّہَا النَّاسُ ھَلُمُّوْا اِلٰی رَبِّکُمْ مَا قَلَّ وَکَفٰی خَیْرٌ مِمَّا کَثُرَ وَاَلْھٰی رَوَاھُمَا اَبُوْنُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَۃِ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین طلوع ہوتا آفتاب مگر کہ دونو پہلو اوسکے مین دو فرشتے ہین کہ پکارتے ہین سناتے ہین خلائق کو یعنی سنتی ہی اوس ندا کو خلائق سوای جن و انس کی اے لوگو آؤ طرف پروردگار اپنی کی یعنی طرف حکم اوسکے یا انقطاع کرکر اور طرف رجوع ہو و طرف اوسکی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نے وتبتل الیہ تبتیلا اور جائو کہ جو مال کم ہو اور کفایت کرے یعنی امر دین مین یا زاہد مین بہتر ہی اوس مال سی کہ بہت ہو اور باز رکھی عبادت خدا تعالی سی اور خوشحالی سی روایت کین یہہ دونو حدیثین ابو نعیم نے کتاب حلیہ مین ف شاید کہ بہیدہ سناتی جن و انس کہین یہہ ہے کہ نداوہہ جاوی تکلیف بسبب معاینہ غیب کے پھر اگر کوئی کہی کہ یہہ ندا واسطی تنبیہ آدمیون کی ہی اور جب آدمیون نے نہ سنا تو کیونکر متنبہ ہونگی جواب اسکا یہہ کہ کفایت کرتا ہی اوسمین خبر دینا مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کا پھر جن و انسان مین سے خطاب خاص انسان ہی کو اسلیے کیا کہ نہایت غافل و حریص مال و متاع دنیا پر ہی یہان تک کہ بازنہ رکھا اونکو اوسنی متوجہ ہونی سی طرف ذکر اللہ تعالی کی اور عبادت اوسکی پس کہا گیا اونکو کہ کہان تک یہہ غفلت اور اعراض ہوگا ذکر اللہ سے آؤ طرف عبادت رب اپنے کی ۞ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَبْلُغُ بِہٖ قَالَ اِذَا مَاتَ الْمَیِّتُ قَالَتِ الْمَلٰئِکَۃُ مَا قَدَّمَ وَقَالَ بَنُوْ اٰدَمَ مَا خَلَّفَ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ پہنچاتی تھی اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک یعنی حضرت سی نقل کرتی تھی کہ جسکو حدیث مرفوع کہتی ہین کہا ابو ہریرہ نے جسوقت کہ مرتا ہی آدمی کہتی ہین اور پوچھتی ہین فرشتے کہ کیا آگی بھیجا یعنی اعمال خیری اور کہتی ہین آدمی کہ کیا پیچھی چھوڑا یعنی نظر ملائکہ کی عمل پر ہی اور نظر آدمیون کی مال پر ۞ وَعَنْ مَالِکٍ اَنَّ لُقْمَانَ قَالَ لِاِبْنِہٖ یَا بُنَیَّ اِنَّ النَّاسَ قَدْ تَطَاوَلَ عَلَیْہِ مَا یُوْعَدُوْنَ وَھُمْ اِلَی الْاٰخِرَۃِ سِرَاعًا یَذْھَبُوْنَ وَاِنَّکَ قَدِ اسْتَدْبَرْتَ الدُّنْیَا مُنْذُ کُنْتَ وَاسْتَقْبَلْتَ الْاٰخِرَۃَ وَاِنَّ دَارًا تَسِیْرُ اِلَیْھَا اَقْرَبُ اِلَیْکَ مِنْ دَارٍ اِنَّمَا تَخْرُجُ مِنْھَا رَوَاہُ رَزِیْنٌ اور روایت ہی امام مالک سی کہ تحقیق لقمان نے کہا اپنی بیٹے کو کہ ای بیٹی میرے تحقیق آدمی دراز ہوی یعنی عہد آدم سی آجکی دن تک نہ پہنچا مدت اوس چیز کی کہ وعدہ دیی جاتی ہین ساتھہ اوسکی یعنی بعث اور حساب اور ثواب عذاب اور وہ طرف آخرت کی جلدی چلی جاتی ہین اور تحقیق تو ای بیٹی میرے تحقیق پشت دی ہی تو نی دنیا کو جسسیکہ پیدا ہوا تو اور متوجہ ہوا تو آخرت کی طرف یعنی روز اول کہ پیدا ہوا چونکہ متوجہ آخرت کی طرف ہی گویا دنیا کو چھوڑ دیا اور تحقیق وہ گھر کہ چلتا ہی تو طرف اوسکے بہت نزدیک ہے طرف تیری اوس گھر سی کہ نکلتا ہی تو اوسی نقل کی یہہ رزین نی ف دراز ہوی الخ معنی اسکی یہہ ہین کہ دراز و بعید ہوا ہے لوگون پر وعدہ آنے قیامت وغیرہ کا حالانکہ وہ ہر ساعت بلکہ ہر دم چلی جاتی ہین طرف اوسچیز کی کہ وعدہ کیی گئی ہین اوسکا مانند قافلہ چلنی والی کے لیکن وہ نہین جانتی مانند بیٹھنی والون کشتی کے یہہ ہوئی کی پھر بیان کیا اس معنی کو ساتھہ قول اپنی کی اور تحقیق تو الخ خطاب یہان خاص بیٹی کو کیا اور مراد اس سے خطاب عام ہی کہ شامل ہی سبکی لیی اور آخر جملہ حدیث کی یہہ دلیل ہی کہ جو کوئی ایک جگہ سی نکلتا ہی ہر دم و قدم اوسی دور پڑتا ہی اور جسچیز کی طرف متوجہ ہوتا ہی اوسکی جانب نزدیک آتا ہی ایک مسافت درمیان مین ہی کہ ہر دم ہر روز اوسکو قطع کرتا ہی اور اوسی بہت نزدیک

ہوتا جاتا ہی اور ایک روز ہوگا کہ وہ مسافت تمام ہوچکی کی اور وہان پہنچیگا اور مقصود اس نصیحت سے یہی دفع کرنا غفلت کا ہی امر آخرت سی ہ
ع ح **وعن** عبد اللہ بن عمر وقال قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الناس افضل قال کل مخموم القلب صدوق
اللسان قالوا صدوق اللسان نعرفہ فما مخموم القلب قال ھو النقی التقی لا اثم علیہ ولا بغی ولا غل ولا حسد
رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا اوسنی کہا گیا رسطی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی کہ کونسا آدمی بہتر ہی فرمایا ہر مخموم دلکا اور سچا زبان کا عرض کیا صحابہ نی کہ سچی زبان کو جانتی ہین ہم کہ جو ہر گز جھوٹ نہ بولی پس
کون ہے مخموم دلکا فرمایا وہ پاک دل کا پرہیزگار نہین ہے گناہ اوسپر اور نہ ظلم کرنا اور حسد سے گذرنا اور نہ کدورت وکینہ اور نہ حسد نقل کی یہہ ابن ماجہ نی
اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** مخموم خم سی ہی یعنی جہاڑنی خاک وکوڑی کی زمین اور کوین سی پس یہان مراد یہہ ہے کہ دل اوسکا جہڑا ہوا اور
صاف ہی غبار اغیار سی اور پاک ہے بری اخلاق ہی جسکو سلیم القلب کہتے ہین فرمایا اللہ تعالی نی الا من اتی اللہ بقلب سلیم اور نقی یعنی صاف دل
اور پاک باطن محبت غیر اللہ سی اور تقی یعنی بچنی والا بری عقائد اور بری اخلاق سی اور صحابہ نی جو یعنی مخموم القلب کے پوچھی احتمال ہی کہ وہ انکو
کونہ جانتی ہون اسلیی کہ آنحضرت کبھی ایک لفظ فرماتی ہی کہ صحابہ باوجود پہچانتی زبان عرب کے اور رکھتی فصاحت اور بلاغت کی نہ سمجھتی ہی اور
معنے اوسکی نہ جانتی ہی لیکن اضافت مخموم کی قلب کے طرف درمعین ہونا مراد کا اوس سے نہ دریافت کیا پس آنحضرت نی بیان فرمایا اور یہہ احتمال
ظاہر ہی واللہ علم ع ح **وعنہ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اربع اذا کن فیک فلا علیک ما فاتک
الدنیا حفظ امانۃ وصدق حدیث وحسن خلیقۃ وعفۃ فی طعمۃ رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی اوسی عبد اللہ بن
عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا چار خصلتین ہین کہ جب یہ اوسی جاوین تجھین اوسی فحا طب پس نہین ہے خوف تجھپر اور ضرر نہین ہے تجھکو
فوت ہونی اور نہونی دنیا کی اول حفاظت کرنی امانت کی یعنی بچ حقوق پروردگار کی اور حقوق بندون کی اور حقوق نفس کے اور دوسرے
سچے بات بولنی اور تیسری نیک خلقی اور چوتھی پارسائی کہانی مین یعنی پرہیزکری حرام سی اور اکتفا کری مقدار حاجت پر اور یہہ سب کہا وی نقل
کے یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** ضرر نہین الخ یعنی چونکہ اصول نعمت اخروی کی حاصل ہوئین اور نفس نے بسبب اسکے کمال پایا
اور نورانی ہوا اور مادہ حاصل ہونی ثواب آخرت اور نعمتون بہشت کا بہم پہنچا فوت ہونی نعمتون دنیا اور شہوات اور لذات اوسکیسی کیا غم
ہے بلکہ اگر وہ ہون تو خلل وحشت کا رخنہ جمعیت وحضور مین اور کثافت اور ظلمت اوپر جمال لطافت ونور کی پیدا ہوتا ہی ع ح **وعن**
مالک قال بلغنی انہ قیل للقمان الحکیم ما بلغ بک ما نری یعنی الفضل قال صدق الحدیث وادآء الامانۃ وترک
ما لا یعنینی رواہ فی الموطا اور روایت ہی امام مالک سی کہ کہا پہنچا ہی مجکو یہہ کہ کہا گیا واسطی لقمان حکیم کی کہ کس چیز نی
پہنچایا ہی تمکو اس مرتبہ کو کہ دیکھتی ہین ہم یعنی فضیلت کو فرمایا لقمان نی کہ پہنچایا ہی مجھی اس مرتبہ کو سچ بولنی نی یعنی ملازمتہ سچ بولنی نی
اپنی بات کہنی مین اور ادا کری بات نقل کرنی مین اور ادا امانت نی یعنی امانت مال ہو یا فعل اور چھوڑ دینی اوس چیز کی نی کہ نفع دی مجکو
اور ضرورت نہو مجکو اوسکی روایت کی یہہ مالک نی موطا مین کہ تصنیف امام مالک کی ہی حدیث مین **ف** اسی جگہہ سی کہا ہی کہ حکمت راست
گفتاری اور نیک کرداری ہی اور لقمان بہانجی ہین ایوب پیغمبر علیہ السلام کی اور بعضون نی کہا کہ انکی خالہ کی بیٹی تھی اور اختلاف ہے درمیان علماء
کی اسمین کہ لقمان پیغمبر تھے یا نہین اور صحیح یہہ ہے کہ وہ حکیم وولی تھی اور آیا ہی کہ انہون نی ہزار پیغمبرون کی خدمت اور شاگردی کی تھی اور ابن
عباس سے منقول ہی کہ لقمان پیغمبر نہ تھی نہ بادشاہ تھی ایک غلام کالی تھی کہ بکریان چراتی تھی حق تعالی نی اوسکو مقبول پایا کیا اور حکمت اور جوانمردی

اور عقل دی اور اپنی کتاب مین ذکر اونکا کیا شرح **وَعَنْ** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَجِیْءُ الْاَعْمَالُ فَتَجِیْءُ الصَّلٰوةُ فَتَقُوْلُ یَارَبِّ اَنَا الصَّلٰوةُ فَیَقُوْلُ اِنَّكِ عَلٰی خَیْرٍ فَتَجِیْءُ الصَّدَقَةُ فَتَقُوْلُ یَارَبِّ اَنَا الصَّدَقَةُ فَیَقُوْلُ اِنَّكِ عَلٰی خَیْرٍ ثُمَّ تَجِیْءُ الصِّیَامُ فَیَقُوْلُ یَارَبِّ اَنَا الصِّیَامُ فَیَقُوْلُ اِنَّكِ عَلٰی خَیْرٍ ثُمَّ تَجِیْءُ الْاَعْمَالُ عَلٰی ذٰلِكَ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّكَ عَلٰی خَیْرٍ ثُمَّ تَجِیْءُ الْاِسْلَامُ فَیَقُوْلُ یَارَبِّ اَنْتَ السَّلَامُ وَاَنَا الْاِسْلَامُ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّكَ عَلٰی خَیْرٍ بِكَ الْیَوْمَ اٰخُذُ وَبِكَ اُعْطِیْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ كِتَابِهٖ وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آوینگی اعمال پس آویگی نماز پس کہیگی ای پروردگار میری مین نماز ہون پس فرماویگا اللہ تعالی تحقیق تو اوپر خیر کی ہی پس آویگا صدقہ یعنی زکوۃ پس کہیگا ای رب میرے مین صدقہ ہون پس فرماویگا اللہ تعالی تحقیق تو اوپر خیر کی ہی پھر آویگا روزہ پس کہیگا ای رب میری مین روزہ ہون پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق تو اوپر خیر کی ہی پھر آوینگی اور اعمال یعنے حج اور جہاد اور طلب علم اور مانند انکی پس اسیطرح کی کہ مذکور ہوئی فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق تو اوپر خیر کی ہی یعنی موقوف رکھیگا اللہ تعالی ہر ایک کی شفاعت کی قبول کو اور مہلت دیگا انکی درخواست کی قبولیت کو بہ نرمی و مہربانی پھر آویگا اسلام کہ جامع اعمال خیر اور جگہ وارد ہوئی او امر و احکام کا ہی پس کہیگا ای رب میرے نام پاک تیرا اسلام ہی یعنی سالم اور پاک تمام نقصانون اور آفتون سی اور سلامتی بخشنیوالا بندون کا تمام شدائد اور خوفون سی اور مین ہون اسلام کہ عاجزی کرنی والا اور مطیع امر اور نابعدار تیری حکم کا ہون اور فرمایا ہی تونی **اَنْ** الدین عند اللہ الاسلام پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق تو خیر پر ہی بسبب تیری آجکی دن مواخذہ کرونگا یعنی مواخذہ کرونگا بسبب تیرے جس کی کہ مواخذہ کرونگا ساتھہ دینی عذاب کے اور بوسیلہ تیری دونگا مین یعنی ثواب پس تو اصل ہی اور مدار ہی تجھپر امر طاعت و معصیت کا جا و جو کچھہ چاہتا ہی تو فرمایا اللہ تعالی نی اپنی کتاب مین اور جو شخص کہ طلب کریگا سوا دین اسلام کی کسی دین کو پس ہرگز نہ قبول کیا جاویگا اوس سے وہ دین اور وہ آخرت مین ٹوٹا پانیوالون سی ہی **ف** آوینگی اعمال بندونکی یعنی نیک اعمال حضور خداوند تعالی کی تا حجت ہون اور شفاعت کرین اپنے کرنی والون کی یا جھگڑین اپنے ترک کرنیوالون سی اور اعمال یا تو اچھی صورت مین آوینگی کہ اللہ تعالی اونکو اچھی صورتین عطا فرماویگا جیسیکہ بعضے حدیثون اور آثار سی سمجھا جاتا ہی اور یا قدرت الہی ثابت ہی اوپر لانی اعراض کی اور کلام کروانی اونکیساتھہ اور مین نماز ہون آئی ہون بیچ درگاہ لطف تیری تا شفاعت کرون بندیکی باعتماد قبولیت اور آبرو کی کہ تیری درگاہ مین رکھتی ہون کہ مجکو ستون اپنی دین کا فرمایا ہے اور مقام عزت و قربت مین بٹھایا ہی تونی اور فرمایا ہی **اَنَّ** الصلوۃ تنہی عن الفحشاء والمنکر چونکہ دنیا مین منع کرنی والی فسق و فجور کی تہی مین امیدوار ہون آجکی دن کہ مانع غضب اور عذاب تیرے ہون پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تو ای نماز اوپر خیر اور صلاح و فلاح کی ہی اور یہہ توقف اور مہلت دینی ہی قبول شفاعت اوسکی مین ساتھہ پاکیزہ تر وجہ کی اور اچھی کلام کی یعنی تجکو بھی فضل و شرافت ہی اور بجای خود ہی تو لیکن شفاعت کار و صفت آمد و سرمایکی ہی کہ اصل اور مبنی تیرا اور ادعیا دتون ہم مثل تیرا ہی اور جامع ہی تمام اچھی صفتون کا کہ وہ اسلام ہی جیسیکہ آگی آتا ہی اور یہان ایک نکتہ ہی کہ کھڑا ہونا مقام شفاعت مین سزاوار اوس ذات کی ہی کہ جامع ہو کمالات کی جیسیکہ ذات پاک مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ مظہر تمام اسماء و صفات الہی کی ہی کہ کوئی پیغمبر دروازہ شفاعت کا نہین کہلواسیکا مگر وہ اسیطرح اعمال مین وہ عمل شفاعت کریگا کہ جامع تمام صفات و کمال کا ہی جیسیکہ آخر حدیث مین بیان ہوگا اور مین ہون صدقہ شفاعت کرتا ہون اس بندیکے اور مجکو ساتھہ لطف اپنے کی نوازا تونی اور میری حق مین فرمایا **اَنَّ** الصدقۃ تطفی غضب الرب اور مین ہون روزہ کہ مجکو مخصوص کیا تونی ساتھہ جزا خاص

کے کہ سوا تیرے کوئی اوسکو نہ جانیگا اور جسنے کہ مجکو پایا اور رحمت و حق انگا د رکہا میرا بخشنا تو فی اور وعدہ بہشت مین جانیگا کیا تو فی اوس اور اسلام جو کلام مذکور کہیگا اسلیے کہ د ربا ب شفاعت اوسکو بہت دخل ہی کہ ابتدا رسالہ تعظیم اور ثنا الہی کی کری جیسیکہ حضرت مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم اول ثنا خاص کردگار کی کرینگے بعد ازان شفاعت کرین گی پس اسلام حضرت حق سبحانہ کو ساتہہ اسم سلام کی ندا کریگا اور اپنی تئین بندہ مطیع کہیگا اس سبب سے شفاعت اوسکی قبول ہوگی اور احتمال ہی کہ اسلام سی مراد ہو صفت رضا اور تسلیم اور ترک اختیار کی کہ اعلی مقامات اہل قرب اور اصطفا کی ہی جیسیکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حق مین آیا ہی کلام مجید مین اذ قال لربہ اسلم قال اسلمت لرب العلمین ۔ ش وعن عائشۃ قالت کان لنا ستر فیہ تماثیل طیر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ حولیہ فانی اذا رأیتہ ذکرت الدنیا اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا عائشہ نی کہ تہا واسطی ہمارے پردہ یعنی دروازہ کا یا دیوار گیری اوسمین تہین تصویرین پرند جانورون کی پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی ای عائشہ بدل ڈال اسکو اسلیے کہ مین جب دیکہتا ہون اسکو یاد کرتا ہون دنیا کو ف یہہ تعلیل دلیل ہی اسپر کہ صورتین بہت چہوٹی تہین یا یہہ فرمایا ہو پہلی حرام ہونی تصویرون کی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ دیکہنا اوس سبب کہ تہین کرتی ہین ساتہہ اوسکی غنیا بیجا تا ہی فقرا کی حلاوت قلوب کی وعن ابی ایوب الانصاری قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال عظنی واوجز فقال اذا قمت فی صلوتک فصل صلوۃ مودع ولا تکلم بکلام تعتذر منہ غدا واجمع الایاس مما فی ایدی الناس اور روایت ہی ابی ایوب انصاری سی کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس عرض کیا کہ نصیحت فرما مجکو اور مختصر کہو کہ جامع ہو پس فرمایا آنحضرت نی جب کہڑا ہو تو بیچ نماز اپنی کی پس نماز پڑہ مانند نماز اوس شخص کی کہ رخصت کرنیوالا اور چہوڑنیوالا ہی تو اللہ کو یعنی خلق اور نفس کو اور متوجہ ہو جناب حق مین ساتہہ خلوص کامل اور توجہ تمام کی اور نہ کہہ ایسی بات کو کہ محتاج ہو دیتو عذر خواہی کا بسبب اوس کلام کی کل کو یعنی قیامت کو جناب پروردگار مین یا مطلق شمال ہی کلام کر نیکو یارون اور دوستون اور تمام مسلمانون سی یعنی ایسے بات نہ کہہ کہ اوس سے پشیمان ہو دیتو اور محتاج عذر کرنیکا ہو دی اور قصد مصمم کر اوپر نا امیدی کی اوس چیز سی کہ لوگون کی ہاتہہ مین ہے یعنی قناعت کر قوت مقدر مقسوم پر اور لوگون کی مال سی طمع منقطع کر ف ایک معنی تو رخصت کرنیکی وہ ہین جو مذکور ہوی اور ممکن ہی کہ مراد رخصت کرنا حیات کا ہو یعنی گویا کہ یہہ اخیر نماز تیری ہی اور یہہ آخر وقت تیری کا جیسیکہ مشائخ کی وصیتون مین آیا ہی کہ طالب کو چاہیی کہ ہر نماز اپنی مین ایسا تصور کری کہ یہہ آخر نماز ہی اور جب ایسا جانیگا تو بالضرور ذوق اور حضور اور تعدیل سی ادا کریگا اور آخر حدیث مین اشارہ ہے طرف اوسکی کہ انست پکڑنی لوگون سی علامت افلاس کی ہی اور غنا قلبی یہہ ہے کہ نا امید ہوا اوس چیز سی کہ لوگون کی ہاتہہ مین ہے ش وعن معاذ بن جبل قال لما بعثہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن خرج معہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوصیہ ومعاذ راکب ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمشی تحت راحلتہ فلما فرغ قال یا معاذ انک عسی ان لا تلقانی بعد عامی ہذا ولعلک ان تمر بمسجدی ہذا وقبری فبکی معاذ جشعا لفراق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم التفت فاقبل بوجہہ نحو المدینۃ فقال ان اولی الناس بی المتقون من کانوا وحیث کانوا وروی الاحادیث الاربعۃ احمد اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا جبکہ بہیجا اوسکو یعنی ارادہ کیا بہیجنی کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قاضی یا عامل کر کر طرف یمن کے نکلی ساتہہ اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی پہونچانیکی لیی سحال مین کہ وصیت کرتی تہی اوسکو اور معاذ تہی سوار اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتے ساتہہ ہمراہ سوار اوسکے پس جب فارغ ہوی حضرت وصیت سی فرمایا ای معاذ تحقیق تو نزدیک ہے کہ نہ ملی تو مجہسے بعد سال عمر میری کی یہہ سال ہے

اور شاید کہ تو گذری اس مسجد میری پر اور قبر میری پر پس رویگے معاذ بسبب غم فراق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر التفات کیا آنحضرت نی یعنے
موڈہ پھیرا معاذ کی طرف سی اور متوجہ کیا موڈہ اپنا جانب مدینہ کی اور فرمایا کہ تحقیق قریب ترین لوگون کی ساتھہ میرے پرہیزگار ہین جو
ہون یعنی عربی یا عجمی گوری ہون یا کالی ہون اشراف ہون یا رزالی ہون اور جہان ہون نقل کین چارون صحیحین احمد نی ف لفظ فاقبل الخ
تفسیر ہی التفات کی اور شاید کہ وجہ موڈہ پھیرنیکی معاذ سی یہہ تھی کہ نماز دیکھین رونا اونکا اور ہو سبب رونے کی آپکا اور سخت ہو غم اور اشارہ تھا
اسپر کہ ضرور ہی چھوڑنا دنیا کا اور متوجہ ہونا طرف عقبی کی پس تسلی دی حضرت نی اونکو از راہ فعل کی اور وصیت کی زبان سی کہ تو جدا ہوئیگا
مجھسے اور جدا ہوئیگا مدینہ سی اور پھر دیکھیگا تو مدینہ کو اور نہین دیکھیگا تو مجکو اور اشارہ کیا طرف اسکی کہ مجمع انبیا اور القرار کا دار البقا مین
ہے پس فرمایا کہ قریب ترین لوگون کی ساتھہ میری یعنی ساتھہ شفاعت میرے کی یا قریب ترین لوگون کی طرف مرتبہ میرے کی متقی ہین انخر اور جہان ہون
یعنے کہ مین ہون یا مدینہ مین یا بصرہ مین یا کوفہ مین یا یمن مین یا غیر ذالک پس دیکھہ طرف رتبہ اویس قرنی کی یمن مین بسبب کمال تقوی کی اور طرف
حالت ایک جماعت اشراف حرمین شریفین کے کہ اونہون نی باوجود دور ہونیکی تقوی سی کیا درجہ پایا اور یہہ بسبب ترک تقوی کی کیسی محروم ہی
مقام قرب سے بلکہ اشتی ہوئی بسبب پہنچانی ایذا کی حضرت کو اور گویا کہ یہہ وصیت اور تسلی ہی معاذ کو کہ تقوی اختیار کرنا چاہیی اور ہماری فراق
پر غم نکہا جبکہ متقیون سی ہو دیتو صورت مین اگرچہ جدا ہوتا ہی معنی مین ہماری ساتھہ ہی ہی تو اور طیبی نے کہا کہ یہہ تسلی ہی معاذ کو بعد از خبر دینی کے
اوسکو ساتھہ رحلت اپنی کی یعنی جبکہ پھر کر آویتو مدینہ کو اقتدا کرنا ساتھہ متصل ترین اور قریب ترین آدمیون کی ساتھہ میری کہ متقی ہین اور کہا
کہ یہہ کنایہ ہی ابوبکر صدیق سی کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلیفہ ہونگی جیسیکہ حدیث جبیر بن مطعم مین آیا ہی کہ ایک عورت آئی پیچ ملازمت
آنحضرت کی اور کلام کیا ایک امر مین فرمایا پھر آنا اور وقت اوس عورت نی کہا کہ اگر آؤنگی اور آپکو نہ پاؤن یا رسول اللہ تو کیا کرونگی گویا کنایہ تھا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سی فرمایا اگر آؤ میتو اور نہ پاوی مجکو تو ابوبکر کی پاس آنا اشارہ کیا اونکی خلافت کا بعد اپنی اور اس حدیث مین
رغبت دلائی ہی حضرت نی اوپر رعایت کرنی تقوی کی اور آسین تسلی ہی واسطی بقیہ امت کی کہ جنہون نی نہین پایا زمانہ حضرت کا اور مرتبہ خدمت
کا کہ اگر تقوی کرینگی تو تقرب حاصل ہوگا حضرت سے اللھم ارزقنا ھذہ النعمۃ ۱۲ ح ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ النُّوْرَ اِذَا دَخَلَ الصَّدْرَ
انْفَسَحَ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لِذٰلِكَ مِنْ عَلَمٍ يُعْرَفُ بِهٖ قَالَ نَعَمِ التَّجَافِيْ مِنْ دَارِ الْغُرُوْرِ وَالْاِنَابَةُ اِلٰى دَارِ الْخُلُوْدِ وَالْاِسْتِعْدَادُ
لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِهٖ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا ابن مسعود نی کہ پڑہی آنحضرت نی یہہ آیت پس جسکو ارادہ کرتا ہی اللہ ہدایت
کرنیکا یعنی ہدایت خاص کا کہ پہنچا دی اوسکو طرف مقام خصاص کی کہولتا ہی اور فراخ کرتا ہی سینہ اوسکا واسطی اسلام کی یعنی واسطی شرائع
اسلام کی بطریق اخلاص کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق نور یعنی نور ہدایت جب داخل ہوتا ہی سینہ مین کھلجاتا ہی اور فراخ
ہو جاتا ہی سینہ پس کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیا ہی واسطی اس حالت کی کچھہ نشانی ظاہر مین کہ پہچانی جاوی وہ حالت ساتھہ اوس نشانی کی فرمایا
آنحضرت نی ہان اوسکی لیی نشانی ہی دور ہونا گھر غرور کی سی یعنی دنیا سی کہ جگہہ کہ فریب کی ہی اور شیطان بسبب اوسکے لوگون کو فریب
دیتا ہی اور مراد دور ہونی سی زہد اختیار کرنا ہی اور رجوع کرنا اور میل تام کرنا طرف آخرت کی کہ جگہہ ہمیشگی کی ہی اور مستعد رہنا واسطی موت کے
پہلے اوترنی اوسکے یعنی ساتھہ کرنی توبہ کی اور سبقت کرنی کی طرف عبادت کی اور صرف کرنی وقت کی طاعت مین ف یعنے قبول کرتا ہی
تمام شرائع اسلام کی اور شیرین معلوم ہوتی ہی اوسکی مذاق مین تلخی اول احکام کی کہ مقرر کیی ہین اللہ تعالی نی اور حکم کیا ہی اونکا اور یہہ

قلب حقیقت مین عرش رب ہے جیسیکہ حدیث قدسی مین آیا ہی لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المومن اور دنیا کمر کر نیوالی اور فریب دینی والی اور عہد نشکن ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نے وما الحیوۃ الدنیا اور دنیا گہر رنج اور خرابی کا ہی اگرچہ صورت مین نعمت معلوم ہو حال اسکا مانند سراب یعنے دہوکی کی ہی کہ گمان کرتا ہی اوسکو پیاسا پانی پس حقیقت مین آدہوکی مین پڑ رہی ہین بادشاہ اور امیر اور اغنیا اور پہلی آنی موت کے باظاہر ہونی مقدمات اوسیکی کہ مرض ہی اور بہت بڑا پاکر نقادر ہو ہمین اوپر حاصل کرنی علم کی یا عمل کی اور اسوقت ندامت نفع ندی ۔ ع

وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم العبد یعطی زھدا فی الدنیا وقلۃ منطق فاقتربوا منہ فانہ یلقی الحکمۃ رواہما البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ دیکھو تم بندیکو کہ دیا جاتا ہی بی رغبتی دنیا مین اور کم گوئی کلام لغو وغیرہ سی پس نزدیکی ڈہونڈو اوس سے اسلیے کہ تحقیق وہ سکھایا جاتا ہی اور دیا جاتا ہی حکمت نقل کیمن یہہ دونو حدیثین بیہقی فی شعب الایمان مین ف اور پہلی حدیث بہت سی طریق سی ثابت ہوئی ہے اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت پوچہی گئی کہ کونسا مومن بہت دانا ہی فرمایا آنحضرت نے کہ جو موت کو بہت یاد کرتا ہو اور ما بعد موت کے لیے بہت مستعد رہتا ہو وراس حدیث مین جو لفظ حکمت کا ہی مراد ہی اوس سے نیک کرداری اور راست گفتاری اور جسکو اللہ تعالی حکمت عطا فرمائے اوسکی بڑی فضیلت آئی ہی فرمایا اللہ تعالی نے ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا حاصل یہہ کہ وہ عالم عامل مخلص کامل ہی کہی ہی مرشد کامل کرنیوالا پس واجب ہے ہر ایک پر کہ طلب کری ہمنشینی اوسکی اور حاصل کری ہم کلامی اوسکی کہا ہی بعض عارفین نے کہ صحبت رکہو ساتہہ اللہ کی پس اگر نہ طاقت رکہو تو صحبت رکہو ساتہہ اوسکی کہ وہ صحبت رکہی ساتہہ اللہ کی اور علامت صحبت احوال وسیکی بعد تصحیح اقوال افعال اوسکی کی ہے وہ کہ جو اوپر گذری حدیث سابق مین علامت انشراح صدر سے یا بین حیثیت کہ موثر ہو صحبت اوسکی جمیع امور مین اور بی رغبت کری یارون اپنی کو دنیا سی یعنی تحصیل مال و جاہ سی اور زیادتی قدر حاجت سی کہ پہنچاوی طرف زاد عقبی کی پس ایسا عارف خلیفہ انبیا کا ہی رزقنا اللہ رویتہ وخدمتہ وصحبتہ ۔ ع

باب فضل الفقراء وما کان من عیش النبی صلی اللہ علیہ وسلم

باب ہے بیچ بیان فضیلت فقرا کی اور بیان زندگانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر طریقہ فقر و کفاف کی یعنی قدر ضرورت کی ف مراد فضیلت سی زیادتی اجر و ثواب کے ہی اور دونو مضمونون ذکر کیی گئی کے جمع کرنی مین نکتہ یہہ ہے کہ حضرت کی اوقات بسری بہی بطور فقرا کی تہی مانند اکثر انبیا اور اولیا کی اور فقرا کی فضیلت مین یہہ بات کافی ہی اور جانا چاہیی کہ علماء کو اختلاف ہی اسمین کہ فقیر صابر افضل ہی یا غنی شاکر بعضے کہتے ہین کہ غنی شاکر افضل ہی کہ اوسکی ہاتہہ سی خیرات اور تقرب کے چیزین مثل زکوۃ اور قربانی وغیرہ کی اکثر ہوتی ہین اور حدیث مین بہی بیچ شان اغنیا کی آیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء چنانچہ سابق بیچ باب الذکر بعد الصلوۃ کی گذری اور اکثر اسپر ہین کہ فقیر افضل ہی کہ حال شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فقر ہی پر تہا اور حدیث باب کے تمام دلیلین اوسکی ہین اور حق یہہ ہے کہ اختلاف بیچ باہمیت فقر اور غنا کی ہی مطلقا اور وجوہ مختلف ہین اور بیچ حق شخص خاص کے کبہی صلاح کار غنا مین ہوتا ہی اور کبہی فقر مین جیسیکہ حدیث مین آیا ہی کہ جب پروردگار تعالی بندہ پر مہربان ہوتا ہی تو جس چیز مین صلاح حال اوسکا ہوتا ہی وہ دیتا ہی خواہ فقر ہو یا غنا اور خواہ صحت ہو یا مرض اور اسیطرح بیچ تمام صفتون متضادہ کی واللہ علم حضرت سید محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ سی منقول ہی کہ اونسی کسی نے پوچہا کہ فقیر صابر بہتر ہی یا غنی شاکر فرمایا کہ فقیر شاکر دونو سی بہتر ہی اور اسمین اشارہ ہی فضیلت فقر پر یعنی فقر ایک نعمت ہی کہ اوسپر شکر کرنا چاہیی نہ بلا ہے کہ اوسپر صبر کرنا چاہیی شیخ عالم عارف ولی عبد الوہاب متقی اپنی شیخ سی نقل کرتی ہی کہ جب تک اقرار زبانی اوپر فضیلت فقر کی ہمسی نہ کروالیا بیعت ہماری نہ قبول کی اور کہا کہ کہو الفقر افضل من الغنا بعد ازان ہاتہہ پکڑا اور مرید کیا اور جانا

چاہیے کہ بعضون نی فقیر اور مسکین مین فرق کیا ہی کہ فقیر وہ کہ مالک نصاب کا نہو اور مسکین وہ کہ کچھہ نہ رکھتا ہو اور بعضون نی عکس اسکے کہا ہی اور مراد فقرا سی یہان فقیر اور مسکین ہین ۱۲ ع ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن ابی هریرة** قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ترب اشعث اغبر مدفوع بالابواب لو اقسم علی الله لابره رواه مسلم

روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہت پراگندہ بال غبار آلودہ دکھیلی گئی دروازون سی اگر قسم کہا دین اللہ پر تو البتہ سچا کری اللہ اونکو قسم مین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** دکھیلی گئی الخ یعنی رد کی گئی دروازون سی ساتھہ ہاتھہ یا زبان کی اور معنی یہہ ہین کہ اگر بالفرض دکھیلی دروازہ پر جا کہڑی رہین تو اونکو اپنی گہر مین نہ آنی دی بسبب نہایت حقارت اونکی لوگون کی نظرون مین اور جب دروازون سے دکھیلی گئی تو مجلسون مین آنیسی بطریق اولی منع کیی جاوین گی اور یہہ اسلیی ہی کہ چاہتا ہی اللہ تعالی جیسا تا حال اونکا خلق سی تا کہ حاصل ہو انکو سوا اللہ تعالی کی اور کسی سی کچھہ انس پس محفوظ رکہتا ہی اونکو کہڑی رہنی سی ظالمون کے دروازون پر اور کہانی حرام انکی پیسی جیسکہ بچاتا ہی آدمی مریض کو استعمال کرنی طعام مضر کیسی پس نہین حاضر ہوتی وہ مگر اپنی مولی ہی کی دروازہ پر اور نہین سوال کرتی غیر اسکی بسبب کمال بے پروائی اپنی کی اور مراد یہہ نہین ہی کہ وہ دنیا دارون کی دروازون پر جاتی ہین اور دروہ دکھیلتی ہین اپنی دروازون سی اور آنی نہین دیتے اپنی گہرون مین اسلیی کہ اونہا البتہ محفوظ ہین اس ذلت سی اور اگر قسم کہا دین الخ یعنی اگر وہ قسم کہا دین خدا تعالی کی کہ اللہ تعالی اس فعل کو کریگا یا قسم کہا دین کہ نہین کریگا تو سچا کرتا ہی اللہ تعالی اونکو اوس قسم مین کہ کرتا ہی وہ فعل یا نہین کرتا جیسیکہ انس بن نضر کا حال گذرا باب الدیات مین ۱۲ ع حاصل حدیث یہہ ہوا کہ وہ اگرچہ لوگون کی نظرون مین ذلیل ہین لیکن اللہ تعالی کی نزدیک ایسی عزیز و مقبول ہین کہ اگر قسم کہا دین تو البتہ اللہ تعالی سچا کرتا ہی اونکو ۱۲ مولف **وعن مصعب بن سعد** قال رای سعد ان له فضلا علی من دونه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم هل تنصرون وترزقون الا بضعفائکم رواه البخاری

اور روایت ہی مصعب بن سعد کی سی کہ کہا گمان کیا سعد نی یہہ کہ اوسکو فضیلت ہی اوپر اوس کی کہ کمتر ہی اوس سے یعنی فقرا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اونکی جواب کے لیی اور اونکی سنانی کی لیی نہین مدد کیے جاتی تم یعنی دشمنان دین پر اور نہین رزق دیی جاتی مگر بسبب ضعیفون اور فقیرون انکی کی نقل کے یہہ بخاری نی **ف** چونکہ سعد رض بہت سی فضیلتین رکہتی تہی مانند شجاعت اور کرم اور سخاوت کی اونہون نی گمان کیا کہ نفع میرا اسلام مین بسبب بہت کی مسلمانون کی زیادہ ہی بہ نسبت اونکی کہ نہ جو ایسی ہین پس حضرت نی اس گمان سے باز رکہا اونکو کہ یہہ گمان تم نہ کرو بلکہ اکرام کرو ضعیفون اور فقیرون کا اور تکبر نکرو اونپر کہ تم سی اونکی برکت دعا سی بہرہ مند ہوتی ہو ع ح **وعن اسامة بن زید** قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قمت علی باب الجنة فکان عامة من دخلها المساکین واصحاب الجد محبوسون غیر ان اصحاب النار قد امر بهم الی النار وقمت علی باب النار فاذا عامة من دخلها النساء متفق علیه

اور روایت ہی اسامہ بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ کہڑا ہوا مین بہشت کی دروازہ پر یعنی شب معراج کو یا خواب مین یا حالت کشف مین پس تہے اکثر اون لوگون کی کہ داخل ہوئی بہشت مین غریب اور دولتمند مہیرائی گئی ہین میدان قیامت مین لیکن کافر بتحقیق حکم کیا گیا ہی اونکو جانیکا طرف دوزخ کی یعنی مومن دو قسم ہین محبوس اور غیر محبوس اور مال ان ہیونکا بہشت سے اور کافر یکقلم دوزخ ہی مین جاوینگی اور کہڑا ہوا مین دوزخ کی دروازہ پر پس ناگہان اکثر اونکی کہ داخل ہوئی ہین اوسمین عورتین ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی بسبب کثرة خواہش کرنی اونکی طرف دنیا کی اور بسبب کمی اونکی مردون کو راہ عقبی سی اور مہیرائی گئی الخ یعنی چین والی اس دنیا فانی کی کہ مال و منصب والی ہین مہیرائی اور روکی جاوین گی میدان قیامت مین واسطے

بہت حساب دیجی کی اور رنجبر مین ہونگی بسبب کثرت سوال اپنی کی اور وسعت جاہ کی اور لذۃ حاصل کرنی کی دنیا مین اور بہرہ مند ہونی کی موافق شہوات نفس
وہوا کی اہلیکہ حلال دنیا سبب حساب کی ہی اور حرام اوسکا سبب عذاب کی ہی اور فقرا اس سے بری ہونگی کہ نہ حساب لیجاوینگی اور نہ روکی جاوینگی بلکہ بیحساب
برسن پہلی اغنیا کی داخل ہونگی جنت مین عرض مین اور لمبیتون کی کہ دنیا مین فوت ہوئی ہین ف وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اطَّلَعْتُ فِی الْجَنَّۃِ فَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَھْلِھَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِی النَّارِ فَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَھْلِھَا النِّسَاءَ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جہانکا مین نے جنت مین پس دیکھی مینی اکثر اہل جنت فقرا
اور جہانکا مینی دوزخ مین پس دیکھی مینی اکثر رہنی والی اوسکی عورتین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُھَاجِرِیْنَ یَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِیَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلَی الْجَنَّۃِ بِاَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا
رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق فقرا مہاجرین کی چالیس برس پہلے داخل
ہونگی غنیون سے دن قیامت کی جنت مین نقل کی یہہ مسلم نی ف چالیس برس یعنے مقدار چالیس برس اس دنیا کی اور ظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی
کہ یہہ حکم خاص فقرا مہاجرین ہی کی لیی ہی اور اغنیا رسی بھی اغنیا مہاجرین کی مراد ہین اور فائدہ اس قید کا دوسرے فصل کی پہلی حدیث مین معلوم ہوگا
اور وجہ فقرا کی پہلی داخل ہونیکی یہہ ہے کہ اغنیا بسبب بے راز کی رکی ہونگی میدان محشر مین اور فقرا بلا حساب جنت مین داخل ہونگی جسین مین ہونگی

شرح وَعَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَہٗ جَالِسٌ مَا رَاْیُکَ
فِیْ ھٰذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَشْرَافِ النَّاسِ ھٰذَا وَاللّٰہِ حَرِیٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ یُّنْکَحَ وَاِنْ شَفَعَ اَنْ یُّشَفَّعَ قَالَ فَسَکَتَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا رَاْیُکَ فِیْ ھٰذَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا رَجُلٌ مِّنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ ھٰذَا حَرِیٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ لَّا یُنْکَحَ
وَاِنْ شَفَعَ اَنْ لَّا یُشَفَّعَ وَاِنْ قَالَ اَنْ لَّا یُسْمَعَ لِقَوْلِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا خَیْرٌ مِّنْ مِّلْءِ الْاَرْضِ مِثْلَ ھٰذَا
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ گذرا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پس فرمایا آنحضرت نی ایک شخص کو کہ پاس آپکی بیٹھا تہا کیا گمان رکہتا ہی
تو اوس شخص گذرنیوالیکی حق مین یعنے یہہ اچہا ہی یا برا پس کہا اوس شخص نی کہ جس سے حضرت نی احوال گذرنیوالیکا پوچہا تہا یہہ شخص سے اشراف لوگون
مین سے قسم ہی اللہ کی یہہ شخص لائق ہی اسکی کہ اگر پیغام کری نکاح کا کسی عورت سی نکاح کیا جاوی اوس سے اور اگر سفارش کری یعنی کسیکی حکام اور
سردارون سی بیچ حاصل کرنی نفع کی یا دفع کرنی بلا کی قبول کیجاوی سفارش اوسکی کہا سہل راوی نی پس چپ رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی
جواب سے پہر گذرا ایک اور شخص پس فرمایا آنحضرت نی واسطے اوسی شخص کے کہ بیٹھا تہا آپکی پاس کیا گمان ہی تیرا اس شخص کی حق مین پس کہا اوسنی یا رسول
اللہ یہہ شخص فقرا مسلمین سے ہی یہہ شخص لائق ہی اسکی کہ اگر پیغام دی نکاح کا نہ نکاح کیا جاوی اور اگر سفارش کری کسیکی نہ قبول کیجاوی سفارش
اوسکی اور اگر کہی کچہہ بات نہ سنی جاوی بات اوسکی یعنی کوئی اوسکی بات نہ سنی اور نہ التفات کری طرف اوسکی بسبب نہایت فقر اوسکی پس فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ یہہ شخص کہ تو نی اوسکو نظر حقارت سے دیکہا ہی برحقیر جانا بہتر ہی بہری ہوئی زمین سے مانند اوس شخص کیسے کہ تو نی تعریف کی اوسکی نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی ف یعنی اگر تمام روی زمین مثل اس شخص کیسی کہ تو نی تعریف کی ہی بہر جاوی تو وہ ایک مرد کہ تیری گمان مین حقیر ہی بہتر اور زیادہ
تر ہوگا اوس سے مرتبہ اور فضیلت مین اور ظاہر یہہ ہے کہ حضرت نی جس سے کہ یہہ پوچہا وہ غنی ہوگا پس ہوئی اوسکی سوال و جواب مین تنبیہ اوسکی لیی اوپر فضیلت
فقرا کی اور ایسی فضیلت جو حضرت نی فقیر کی غنی پر بیان فرمائی وجہ اوسکی یہہ ہے کہ فقیر بسبب صفائی قلب کے بہت قبول کرتا ہی امر پروردگار کا بخلاف

اغنیاء اغنیا کی کہ وہ سرکشی اور استغنا اور تکبر کرتی ہین قبول حق مین جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی سأصرف عن آیاتی الذین یتکبرون فی الارض بغیر الحق اور یہہ امر دیکہا جاتا ہی علما کی شاگردون مین اور صلحا کی مریدون مین کہ فقرا بہت جلد قبول کرلیتی ہین حق بات کو اور اغنیا حیل وحجت کرتی ہین یا دیر اور شخص اول ہی اغنیا مومنین سے تہا نہ کافرون مین ہی اسلیی کہ نہین ہے مفاضلہ درمیان کفار اور مسلمین کے اسلیی کہ نہین ہے خیر کفار مین یہان تک کہا ہی اور بعضے علمارنی کہ جسنی کہا النصرانی خیر من الیہودی خوف ہے اوسپر کفر کا اسلیی کہ خیر ثابت کی انہون کی نہین ہی خیر وہان نہین اور جزم نہین کیا ہی اوسکی کفر مین اسلیے کہ کبہی قصد کیا جاتا ہی ساتہہ خیر کی یہہ کہ وہ قریب تر ہی ساتہہ حق کی ؛ ع وعن عائشۃ قالت ما شبع آل محمد من خبز الشعیر یومین متتابعین حتی قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہین پیٹ بہرا ال محمد نی یعنی اہل بیت اوکی نی جو کی روٹی سی یعنی پس گیہون کی روٹی سی بطریق اولی دو دن پی در پی یہان تک کہ وفات ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف دو دن الخ یعنی بلکہ اگر ایک دن پیٹ بہرا تو دوسری دن بہوکی رہی بنابر اسکی کہ حضرت نی اختیار کیا تہا فقر کو جبکہ پیش کیی گئی حضرت پہ خزانی زمین کی اور حکم ہوا کہ ہو تو پہاڑ کی کی سونی کی کر دین تمہاری لیی پس حضرت نی اختیار کیا فقر ہی کو کہا ایکدن مین بہوکا رہون پس صبر کرون اور سیر ہوون ایکدن پس شکر کرون اور اسمین رہی اوسپر کہا جسنی کہ ہوگئی تہی آنحضرت اخیر عمر مین غنی مان مال بہت سا تہا مگر حضرت کے لیکن نی وسکو رکہا نہین بلکہ خرچ کیا اوسکو اپنی پروردگار کی خوشی مین اور رہی ہمیشہ وکی غنی اور منقول ہی ابن عباس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذار نی گئی راتین بہوک مین پی در پی حضرت اور اہل وکی کہ نہ پاتی تہی طعام شکم کا اور تہی اکثر روٹی وکی جو کی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ کوئی ہماری زمانہ مین فقر ارسی نہین بسر کرتا ہی زندگانی مانند زندگانی بسر کرنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وہ افضل الانبیا ہین پس حضرت کے فضل ہین بڑی تسلی ہی فقرا کی لیی ؛ ع اور یہہ بہوک حضرت کی اختیاری تہی ساتہہ ترک کرنی دنیا کی اور لذتون اوسکی اور قناعت کرنی کی خوب لامیوت پر اور ایثار یعنی ترجیح دینی فقرا اور مساکین کی اور ترجیح دینی حاجات لوگون کی اپنی نفس کی حاجت پہ ؛ ع وعن سعید المقبری عن ابی ہریرۃ انہ مر بقوم بین ایدیہم شاۃ مصلیۃ فدعوہ فابی ان یاکل وقال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا ولم یشبع من خبز الشعیر رواہ البخاری اور روایت ہی سعید مقبری سی کہ نقل کی ابوہریرہ سی یہہ کہ وہ گذری ایک قوم پر کہ آگی اونکی رکہی ہوئی تہی بکری بہنی ہوئی پس بلایا اونہون نی ابوہریرہ کو یعنی اوسکی کہانی کی لیی پس انکار کیا ابوہریرہ نی اوسکی کہانی سی اور کہا یعنی بیچ عذر نہ کہانی کی کہ نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سی یعنی وفات پائی اور نہین پیٹ بہرا روٹی جو کی سی یعنی چونکہ حال آنحضرت کا ایسا تہا کہانا بہنی ہوئی بکری کا گران اور ناخوش معلوم ہوتا ہی نقل کی یہہ بخاری نی وعن انس انہ مشی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بخبز شعیر وابہالۃ سخۃ ولقد رہن النبی صلی اللہ علیہ وسلم درعہ بالمدینۃ عند یہودی واخذ منہ شعیرا لاہلہ ولقد سمعتہ یقول ما امسی عند ال محمد صاع بر ولا صاع حب وان عندہ لتسع نسوۃ رواہ البخاری اور روایت ہی انس سی کہ وہ لیگئی نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روٹی جو کی اور چربی متغیر اور بدبودار یعنی بسبب بہت دنون رہنی کی اور تحقیق گرو رکہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی زرہ اپنی مدینہ مین نزدیک ایک یہودی کی اور لیی اوس سی کچہہ جو اسطی اہل بیت اپنے کے اور روایت کرنیوالا انس سی کہتا ہی کہ تحقیق سنا مینی انس سی کہ کہتی تہی نہین شام کی نزدیک اہل بیت محمد کی صاع گیہون نی اور نہ صاع اور دانون غلہ کی نی یعنی ذخیرہ نہین کیا آپنی لائقو غلہ کل کی لیی اور حال انکہ تحقیق نزدیک آنحضرت کی تہین نو بیبیان یعنی باوجود اسکی کچہہ ذخیرہ نہ کرتی ہی نقل کے یہہ بخاری نی ف شاید کہ وجہ قرض لینی کی یہودی سی یہہ ہے کہ حال آنیکا مسلمانون پر ظاہر نہو یا اسلیی کہ گران نہون آپ اوپر پس دیویں آپکو

شرم کر کر اور ظاہر تر یہہ ہی کہ اسمین نہایت شہرہ و منظور تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سی کہ طلب ین اجرامت سی اگرچہ صورۃً ہو فرمایا اللہ تعالی
فی قل لا اسئلکم علیہ من اجران اجری الا علی اللہ اور نظیر اسکی واقع ہوا ہی ہماری امام اعظم سی کہ نہین مہیرتی تہی بیچ سایہ دیوار اوسکی کہ مطالبہ
کرتی تہی اوس سی دین کا بدلیل حدیث کل قرض جر منفعۃ فہو ربوا گی اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ صحیح روایت سی ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت فی اپنی
بے بیون کی لیی قوت ایک برس کا اکہٹا بہروا دیا جواب اوسکا یہہ کہتی ہین علما کہ یہہ نزکہنا ذخیرہ کا اوائل حال مین تہا کہ فقر انکی حال پر غالب تہا بعد
ازان کہ وسعت ہوئی قوت ایک برس کا اونکو اکہٹا بہروا دیا اور بعضی کہتی ہین کہ لفظ آل زائد ہی کہ کلام مین آیا کرتا ہی کہ آل فلان کہتی ہین اور
مراد وہی فلان رکہتی ہین پس ذخیرہ نکرنا بہ نسبت حال مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو کہ واسطی نفس شریف اپنی کی نکرتی تہی اور اگر
بے بیون کی لیی ذخیرہ کرتی تہی تو منافات اوس سی نہین کہتا ہ ع ح وعن عمر قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فاذا ہو مضطجع علی رمال حصیر لیس بینہ وبینہ فراش قد اثر الرمال بجنبہ متکئا علی وسادۃ من ادم حشوہا لیف
قلت یا رسول اللہ ادع اللہ فلیوسع علی امتک فان فارس والروم قد وسع علیہم وہم لا یعبدون اللہ فقال اوفی ہذا انت
یا ابن الخطاب اولئک قوم عجلت لہم طیباتہم فی الحیوۃ الدنیا وفی روایۃ اما ترضی
ان تکون لہم الدنیا ولنا الاخرۃ متفق علیہ اور روایت ہی عمر سی کہ کہا حضرت عمر رضی کہ
داخل ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس ناگہان حضرت لیٹی ہوئی تہی اوپر بوریی کی کہ بنا ہوا تہا کہجور کی پٹہون سی نہ تہا درمیان
حضرت کی اور درمیان بوریی کی بچہونا تحقیق نشان ڈالدیی تہی بوریی نی حضرت کی پہلو مین اصحالمین کی سرہانی تکیہ رکہی ہوئی تہی چمڑیکا کہ بہرا ہوا اوسکا
پوست خرما کا تہا کہا مینی یا رسول اللہ دعا کیجیی اللہ تعالی سی تا فراخی کری تہہاری امت پر پس تحقیق فارس اور روم تحقیق فراخی کی گئی اونپر حالانکہ
وہ نہین بندگی کرتی اللہ کو پس فرمایا حضرت نی کیا کہتا ہی تو یہہ اور تو ابتک اسے مقام مین ہی اور نہین حاصل ہوئی تجکو ترقی طرف فہم مقصد کی
ای ابن الخطاب یہہ یعنی فارس اور روم اور تمام کفار ایک گروہ ہین کہ جلدی کی گئی ہین اونکی لیی خوبیان اور لذتین اونکی زندگانی دنیا مین یعنی
آخرت مین فقیر اور خوار اور عذاب مین ہونگی اور ایک روایت مین ہی کہ کیا راضی نہین ہی تو کہ ہو دی اونکی لیی دنیا اور ہمارے لیی آخرت نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نی ف اوپر بوریی کی الخ یعنی بستر انکا یہہ بوریا تہا کہ چارپائی پر ڈالا تہا یا زمین پر پڑا تہا اور بعضی عبارتون سی یہہ سمجہا
جاتا ہی کہ اوس چارپائی ہی کو کہجور کی پٹہی سی بنا تہا جیسیکہ چارپائیون کو بان سی بنتی ہین اور رمال ساتہہ پیش را اور زیر اوسکی کی یعنی
مرمول کی یعنی بنی ہوئی کی اور بہرا اوسکا الخ یعنی تکیہ مین لیف بہری ہوئی تہی لیف ساتہہ زیر لام کی اور خرم ہی کی پوست خرما کو کہتی
ہین جیسیکہ اغنیا رؤسی وغیرہ بہرتی ہین فقرا پوست خرما کو کوٹ کر اور نرم کر کر بہرتی ہین آور فراخی کری یعنی رزق فراخ کری آپکے امت پر
چونکہ دیکہا عمر رضی کہ آنحضرت نی فقر اختیار کیا ہی اور اپنی تئین اس حال سی کہتی ہین نظر کی بیچ حال ضعفا امت کی کہ تا فقر کی نرکہین
گی اور دشواری پڑیگی اونپر مناسب ساتہہ حال ضعف اونکی یہہ دیکہا کہ فراخی ہو اونکی لیی اور طیبی نی کہا کہ مقصود عمر رضہ کو طلب کرنا فراخی کا آنحضرت
کی لیی تہا ولیکن بسبب عظمت شان آنحضرت کی مناسب جانا کہ اونکی لیی دنیا رد نیہ جیسیکہ طلب کرین جیسیکہ اور روایت مین آیا ہی کہ عمر رضی نی دیکہا
آنحضرت کو بیچ گہر تاریک گرم کی ایک بوریی پر لیٹی ہوئی اور گہر کی کونون مین نگاہ کی کچہہ چمڑیکی مشکری دیکہی اور ایک دباسن پڑی ہوئی
رو لی عمر رضہ فرمایا آپنے کہ کیون رو تا ہی تو ای بیٹی خطاب کے کہا عمر نی یا رسول اللہ آپکو دیکہتا ہون کہ رسول خدا کی ہو کر اس حال سی پڑی ہو
اور قیصر و کسری ناز و نعمت مین ہین سارہی حدیث ذکر کی یہہ ٹکڑا اوسکا ہی لیکن معنی اول مناسب ہین ساتہہ قول اونکی کہ فرمایا پس تحقیق فارس اور

رواہ البخاری ح وعن ابی ہریرۃ قال لقد رأیت سبعین من اصحاب الصفۃ ما منہم رجل علیہ رداء اما ازار واما کساء قد ربطوا فی اعناقہم فمنہا ما یبلغ نصف الساقین ومنہا ما یبلغ الکعبین فیجمعہ بیدہ کراہیۃ ان ترٰی عورتہ رواہ البخاری اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا تحقیق دیکہا مینی ستر نفر کو اصحاب صفہ سی نہین تہا اونمین سی کوئی شخص کہ ہو اوسپر چادر کہ اور کپڑی پراوڑہی اور کیندہی پر ڈالی بلکہ ایک کپڑیسی زیادہ نرکہتا تہا یا تہبند تہا اور یا کملی تہی کہ تحقیق باندہا تہا اپنی گردنون مین پس بعضی اون تہبندون اور کملیون مین سی وہ تہی کہ پہنچتی آدہی پنڈلیون تک اور بعضی پہنچتی دونو ٹخنون تک پس سمیٹتا تہبند کو یا کملی کو سجدہ مین یا بعضے اوضاع بیٹہنی مین بسبب خوش رکہنی اسکی کی کہ دیکہا جاوی ستر اوسکا نقل کی یہہ بخاری نی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نظر احدکم الی من فضل علیہ فی المال والخلق فلینظر الی من ہو اسفل منہ متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال انظروا الی من ہو اسفل منکم ولا تنظروا الی من ہو فوقکم فہو اجدر ان لا تزدروا نعمۃ اللہ علیکم اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت کہ نظر کری ایک تمہارا طرف اوس شخص کے کہ زیادتی دی گئی ہی اوسکو اوسپر مال مین اور صورت ظاہری مین اور اوسکی دیکہنی سی ستی بیچ شکر حق کی اور غبطہ اوسکی حال پر ہو تو چاہیی کہ نظر کری طرف اوس شخص کی کہ وہ پست تر اور کمتر اوسسے ہی یعنی ناشکری اور خوش ہو مولی نعم سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی نظر کرو طرف اوس شخص کے کہ وہ کمتر ہی مرتبہ مین تم سی اور نظر نکرو طرف اوس شخص کے کہ وہ زیادہ ہو تم سی مرتبہ مین پس یہہ نظر کرنا طرف کم رتبہ کی اور نظر نکرنا طرف زیادہ کی لائق تر ہی تمکو ناشکر نہ جانو نعمت خدا کو کہ تمکو پہنچتی ہی ف حاصل یہہ کہ جو بہی کوئی شخص اوسکو کہ زیادہ ہو اوس سی حشمت مین اور مال مین اور لباس مین اور جمال مین اور نہین بیچہا نا یہہ کہ اوسکی لمبی آخرت مین بسبب اوسکے وبال ہی تو چاہیی کہ دیکہی اوسکو کہ وہ کم ہی اوس سی دنیا مین اور کمتر ہی درجہ مین اوس سی باعتبار مال و منال کی اور آخرۃ مین اوسکے لیے درجہ عالی ہی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ حال اکثر خلق کا اعتدال پر ہوتا ہی اگرچہ کوئی کسیکی بہ نسبت اعتدال رکہتا ہو اور کوئی کسیکے بہ نسبت پس جسنی اپنی سی افضل کو دیکہکر نظر اپنی سی کم پر کی اوسکا حال اچہا ہوا اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ جو افضل ہو تمام خلق پر سب طرح بالفرض والتقدیر تو وہ نہ دیکہی اوسکی طرف کہ وہ کم ہو اوس سی تاکہ نہ حاصل ہو عجب اور غرور اور افتخار اور تکبر بلکہ واجب ہی اوسپر یہہ کہ خوب شکر ادا کری اوسکی نعمتون کا اور جو ایسا ہو کہ اونچی اوسکی کوئی نظر مین تو لائق ہی یہہ کہ شکر کری اپنی پروردگار کا کہ نہ مبتلا کیا مجکو دنیا مین اور اوسکی بہت رنج و افکار مین چنانچہ ابو اسحاق شبلی جب کسیکے دنیا دار کو دیکہتی تو کہتی اللہم اسالک العفو والعافیۃ فی الدنیا تعجبی اور آیا ہی کہ ایک شخص فقرا مین سی کہڑا ہوا مجلس وعظ مین ایک سوکی اور شکوہ کیا اونسی کہ مینی نہین کہایا ہی اتنی اتنی مدت سی خلا ملائین پس کہا شیخ نی کہ جہوٹ بولا تو نی ای دشمن خدا کی اسلیے کہ اللہ تعالی نہین دیتا ہو ک شدید مگر اپنی انبیا اور اولیا کو اور اگر تو ہوتا اونمین سی تو نہ ظاہر کرتا اس راز پوشیدہ کو اور جیسا پاتا تو خلق سی اس عنایت کو اور مجمل و خلاصہ کلام کا یہہ کہ مومن کا جبکہ سلامت ہوتا ہی دین خلل و زوال سی تو نہین پرواکرتا نقصان جاہ و مال کا اور تمام مشقتون کی پہنچنی کا حال و استقبال مین جیسیکہ منقول ہی کہ امام غزالی کی ایک مرید کو سسینی مارا اور قید کیا پس شکوہ کیا اوسنی اونہون نے کہا کہ شکر الہی کر اسلیے کہ بلا کبہی اوس سے بہی بڑی ہوتی ہی پہڑا لاگیا وہ ایک قید کی کنوین مین پس شکوہ کیا اون سی پہر وہی پہلا سا جواب دیا اونہون نی پہر ایک یہودی کی پاس جا یہسا کہ وہ ہر ساعت ایذا دیتا تہا اور زنجیر مین باندہ کر اپنی پاس رکہا اوسسے نہایت تنگدل ہوا اور شکوہ امام سی کیا حکم کیا امام نی صبر شکر کرنیکا پس مرید نی بیقراری مین جواب دیا کہ کون سی بلا اشد ہوگی اس عذاب سے پس کہا امام نی جواب مین کہ

وہ یہہ ہے کہ کہا جاوی تیری گردن مین طوق کفر کا ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوہاب ؛ ع **الفصل**

الثانی فصل دوسری **عن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل الفقراء الجنۃ قبل الاغنیاء بخمسمائۃ عام نصف یوم رواہ الترمذی ؛ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ داخل ہونگے فقیر جنت مین پہلی دولتمندون سی پانسو برس کہ اوہ دن ہی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی قیامت کا کہ مقدار درازگی اوسدن کی ہزار برس کی ہوگی برسون دنیا کیسی ہوجب قول اللہ تعالی کی وان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون اور اور آیہ مین جو آیا ہی فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ پس مخصوص ہے پہلی عموم سی محمول ہی اوپر طویل ہونی اوسدن کی کفار پر جیسیکہ لپیٹا جاویگا یعنی مختصر ہوگا بہ نسبت نیک کارون کی یہان تک کہ ہوگا مانند ایک ساعت کی جیسیکہ دلالت کرتا ہی اوسپر قول اللہ تعالی کا فاذا نقر فی الناقور فذلک یومئذ یوم عسیر علی الکافرین غیر یسیر اور کہا اشرف نی اگر کہے تو کیونکر تطبیق ہی اس حدیث مین اور اوپر کی حدیث مین کہ اوسمین چالیس برس کا فرق فرمایا ہی کہمین گی ہم کہ ممکن ہے یہہ کہ مراد اغنیا رسی اوپر کے حدیث مین اغنیا رمہاجرین ہون یعنی فقرا چالیس برس پہلی داخل ہونگی جنت مین اغنیاء مہاجرین سے اور دوسری حدیث مین اغنیا غیر مہاجرین مراد ہین پس نہ تناقض رہا دونون حدیثون مین انتہی اور اولی یہہ ہے کہ کہا جاوی اونکی تطبیق مین کہ مراد دونون عددون سی کثرت ہی تحدید پس کبہی تعبیہ کیا اوسکو چالیس برس کر اور کبہی پانسو برس کر ازراہ تفنن کی اور مآل دونون کا ایک ہے ہی یا خبر دی اول ساتھہ چالیس برس کے جیسیکہ وحی کی گئی طرف حضرت کی پہر خبر دی دوسرے بار ساتھہ پانسو برس کی ازراہ فضل اللہ تعالی کی فقرا پر بہ برکت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باہم اختلاف ساتھہ اختلاف مراتب اشخاص فقرا کی ہی بیچ حال صبر اور رضا اور شکر اونکی کی وریہہ ظاہر تر ہی اور مطابق ہی اوس تقریر کی کہ جامع الاصول مین ہے کہ کہا اوسمین کہ وجہ جمع کی درونو حدیثون مین یہہ ہے کہ پہلی حدیث مین جو چالیس برس پہلی کہا مراد اوس سی یہہ ہے کہ فقیر حریص چالیس برس پہلی داخل ہونگی غنی حریص سے اور اس حدیث مین جو پانسو برس پہلی کہا تو مراد یہہ ہے کہ فقیر زاہد پانسو برس پہلی داخل ہونگی غنی راغب دنیا سی واللہ اعلم ؛

ع **وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہم احیینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین** فقالت عائشۃ لم یا رسول اللہ قال انہم یدخلون الجنۃ قبل اغنیائہم بارعین خریفا یا عائشۃ لا تردی المسکین ولو بشق تمرۃ یا عائشۃ احبی المساکین وقربیہم فان اللہ یقربک یوم القیمۃ رواہ الترمذی والبیہقی فی شعب الایمان ورواہ ابن ماجۃ عن سعید الی قولہ زمرۃ المساکین اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی یا الہی زندہ رکہہ مجکو مسکین اور مار مجکو مسکین اور حشر کر میرا مسکینون کی گروہ مین پس کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نی کسواسطی یہہ دعا کرتی ہین آپ یا رسول اللہ فرمایا اسلیی کہ تحقیق مساکین قطع نظر کرینگے اور فضایل و حسن اخلاق سی داخل ہونگی بہشت مین پہلی دولتمندون سے چالیس برس سے عائشہ نہ پہیر تو مسکین کو ناامید بلکہ احسان کر اوسپر اگرچہ ساتھہ ایک ٹکڑی کہجور کی ہووی عائشہ دوست رکہہ تو مسکینون کو یعنی دلسی اور نزدیک کر اونکو یعنی طرف مجلس اپنی کی اسلیی کہ خدا تعالی نزدیک کریگا تجکو اپنی دن قیامت کی یعنی اونکی نزدیکی سی قرب الہی حاصل ہوگا نقل کی یہہ ساری حدیث ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور روایت کی ابن ماجہ نی ابی سعید سے تا قول آنحضرت کی فی زمرۃ المساکین یعنی سوال و جواب عائشہ کا اور باقی حدیث ابن ماجہ کی روایت مین نہین ہے **ف** مسکین مشتق ہی مادہ مسکنت سی یعنی نہایت تواضع کی یا سکون و سکینت سی ہی یعنی وقار اور اطمینان کی اور قرار کی زیر احکام قدر کی اور اسمین تعلیم ہی امت کو تا کہ پہچانین فضیلت فقرا کی اور دوست رکہین اونکو اور ہمنشین رہین اونکی تا کہ پہنچے اونکو برکت اونکی اور اسمین تسلی ہی مسکینون کی لیی اور آگاہ کرنا ہی اوپر علو درجات اونکے اور جائز ہی یہہ

کرارادہ کیا جاوی مسکین کرنیسی یہہ کہ کرہی اللہ تعالی قوت حضرت کا بقدر کفایت کی اور نہ مشغول کری اوکو ساتھہ مال کی اہلیی کہ کثرت مال کی متضرر
کے حق مین باعث محنت و وبال کی ہی آیا ہی کہ ایک بادشاہ مسلمان گذرا ایک جماعت فقرا اور صلحا پر پس انہون فی کچھہ التفات کی اوسکی طرف
اور متوجہ نہوی اوپر پس کہا بادشاہ فی کہ تم کون ہو اونہون فی کہا کہ ہم ایک گروہ ہین کہ محبت ہماری سبب ترک دنیا کی ہی اور عداوت ہماری
سبب ترک عقبی کی پس آگی بڑہا وہ اون سی اور درگذر کیا اور کہا کہ ہم نہین قدرت رکہتی ہین تمہاری محبت کی اور نہ طاقت ہی ہمکو تمہاری
عداوت کی اوپر پہلی دولتمندون سی الخ اس جگہہ سی وہم پیدا ہوتا ہی کہ فقرا پہلی اغنیا کی داخل ہونگے بہشت مین اگرچہ اغنیا پیغمبر ہون اغلب ہے
کہ مقصود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فقط ظاہر کرنا عقل و شرف فقرا کا ہی اور طلب کرنا اپنی تقدم کا انبیا پر اور خوف تاخر اپنی کا بر تقدیر غنا کی
اون انبیا سی کہ فقرا ہین نہ خوف تاخر اپنی کا فقرا غیر انبیا سی فافہم بعد ازان وصیت کے آنحضرت نے حضرت عائشہ کو رعایت کرنی حال فقرا کی و محبت اونکے پس فرمایا ای عائشہ
نہ پہیر الخ اور روایت کی ہی شیخ فی اور بیہقی فی عطار ابن ابی رباح سی کہ اونہون فی سنا ابی سعید سے کہ کہتی تہی ای لوگو نہ برانگیختہ کری مکو تنگی اوپر
طلب کرنی رزق کی بغیر وجہ حلال سی اہلیی کہ یعنی سنا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی یا اللہ مار تو مجکو فقیر اور نہ مار تو مجکو غنی اور حشر کر
میرا بیچ گروہ مسکینون کی پس تحقیق بدبخت ترین بدبختون کا وہ شخص ہی کہ جمع ہو اوپر فقر دنیا اور عذاب آخرت کہا ابو الشیخ فی کہ زیادہ کیا ہی اہمین
غیر ابی زرعہ فی سلیمان بن عبد الرحمن سے اور نہ حشر کر میرا بیچ زمرہ اغنیا کی کہتا ہون مین کہ اگر نہ ہوتی کوئی اور دلیل سوائے اس حدیث
شریف کی تو البتہ کافی تہی یہہ حجت واضحہ ہونی مین اوپر کہ فقیر صابر بہتر ہی غنی شاکر سی اور حدیث الفقر فخری و بہ افتخر باطل ہی نہین کچھہ اصل اوسکی بنا بر تسہیل
کرنی حفاظ کی عسقلانی وغیرہ سی اور حدیث کا دالفقر ان یکون کفرا ضعیف ہی یقینا اور بر تقدیر اوسکی صحت کی محمول ہی فقر قلبی پر کہ باعث ہوتا ہی
حریص فزع کا اور نہ راضی ہونیکا قضا و قدر پر اور اعتراض کرنیکا اور قسمت پروردگار کی اور روایت کیا گیا ہی الفقر شین عند الناس وزین عند اللہ
یوم القیمۃ نقل کی یہہ دیلمی فی بزع ح وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِکُمْ فَاِنَّمَا
تُرْزَقُوْنَ وَتُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِکُمْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ طلب کرو مجکو بیچ ضعیفون اپنی کی اہلیی کہ نہین رزق دیی جاتی ہو تم یا فرمایا نہین مدد کیی جاتی ہو یعنی دشمنون پر مگر
ببرکت ضعیفون اپنی کی نقل کی یہہ ابو داود فی ف بیچ ضعیفون یعنی فقیرون اپنی کی ساتہہ احسان کرنی کی اونسی یا مراد ضعیفون سی مظلوم
ہین اگرچہ غنی ہون اونکی مدد کرو حاصل یہہ کہ طلب کرو رضا میری بیچ رضا اونکی اور لفظ او تنصرون مین او تنویعی کی لیی ہی اور مویدہ ہی اسکو
روایت داود کی اور احتمال ہی کہ شک راوی کی لیی ہو اور ببرکت ضعفا اپنی کی یعنی ببرکت وجود اونکی اور احسان اونکا وجود اونکا ہی اہلیی کہ
اونہین اقطاب ہوتی ہین اور اوتاد ہی اور بسبب اونکے انتظام ہی بلاد و عباد کا کہا ابن ملک فی کہ ڈہونڈو تم مجکو بیچ محافظت حقوق اونکی اور
خوش کرنی دلون اونکی اہلیی کہ تحقیق مین اونکی ساتہہ ہون تن ہی بعض اوقات مین اور جان و دل ہی جمیع اوقات مین پس جسنے اکرام کیا اونکا
اکرام کیا میرا اور جسنے اونکو ایذا دی اوسنے مجکو ایذا دی اور مویدہ ہی اوسکو حدیث قدسی من عادی لی ولیا فقد بارزنی بالحرب بزع وَعَنْ
اُمَیَّۃَ بْنِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَسِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِیْکِ الْمُہَاجِرِیْنَ
رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی امیہ بیٹی خالد بیٹی عبد اللہ بیٹی اسید کی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ تہی حضرت طلب فتح کی کرتی
یعنی کفار پر اللہ تعالی سی ساتہہ برکت دعا فقرا مہاجرین کی نقل کی یہہ بغوی فی شرح السنہ مین ف صعالیک جمع صعلوک کی ہی مانند عصفور
کے بمعنے فقیر کی اور ملا علی قاری فی منح اس جملہ کی یہہ لکہی ہین کہ طلب فتح کی کرتی تہی بواسطہ فقرا مہاجرین کی اور ببرکت دعا اونکی اور بعد اوسکے

ابن ملک سے یہہ نقل کی ہی کہ طلب سے حکم کی کرتی تہی بواسطہ فقرار مہاجرین کی اسطرح کہ فرماتی اللّٰھم انصر انا علی الاعداء بعبادک الفقراء المہاجرین انتہی اور حضرت شیخ نی بہی یہی معنی نقل کیی ہین اور بعد ازان یہہ لکہا ہی اسمین نہایت بزرگی ہی فقرار کی کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکی نسبت ثابت کے اور مخصوص اور مشرف کیا اونکو ساتہہ اوسکی کہ ببرکت اونکی طلب کے حکم کرتی تہی **مصرع** شاہان چہ عجب گر بنوازند گدارا انتہی **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تغبطن فاجرا بنعمۃ فانک لا تدری ما ھو لاق بعد موتہ ان لہ عند اللہ قاتلا لا یموت یعنی النار رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ رشک مت لیجا کسی فاجر پر یعنی کافر پر یا فاسق پر بسبب نعمت دنیاوی کی کہ رکہتا ہو اسلیی کہ تو نہین جانتا ہی کہ کس چیز کو پیش آنیوالا ہی اوسکو بعد مرنی اوسکی یعنی قبر مین یا حشر مین مقابلہ مین اس نعمت کی کیا کیا نعمت عذاب اور مہاد یگا تحقیق فاجر کی لیی نزدیک خدا کی قاتل ہے یعنی ہلاک کرنیوالا ہی یا عذاب سخت کرنیوالا ہی کہ اوسکی شان ہی یہہ ہے کہ قتل کرڈالی کہ نہین مرتا اور فنا نہین ہوتا بلکہ ہمیشہ موجود ہی مراد رکہتی ہے حضرت اوس سے آگ نقل کی یہہ شرح السنہ مین **ف** یہہ تفسیر کی ہی اوسنی کہ روایت کرتا ہی ابی ہریرہ سی کہ نام اوسکا عبد اللہ بن ابی مریم ہی اور بسبب نعمت کے کہ وہ اوسمین ہے یعنی اوسکی درازگی عمر کی یا کثرۃ اولاد کی یا فراخی مال جاہ کی دیکہکر اوپر رشک نہ لیجا اسطرح کہ چاہی تو مثل اوسکی پی لیے

ع **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا سجن المؤمن وسنتہ واذا فارق الدنیا فارق السجن والسنۃ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دنیا قید خانہ ہی مومن کا اور قحط ہی اوسکا اور جسوقت جدا ہوتا ہی دنیا سی جدا ہوتا ہی قید خانہ سی اور قحط سی نقل کی یہہ شرح السنہ مین **ف** قید خانہ اور قحط ہی کہ ہمیشہ شدت اور محنت اور تنگی معاش مین رہتا ہی یعنی ہرچند کہ نازونعمت دنیا اوسکو میسر ہو لیکن بہ نسبت اون نعمتون کی کہ اوسکے لیے دار آخرت مین رکہی ہین حکم قید خانہ اور قحط کا رکہتی ہی یا مراد یہہ ہے کہ وہ ہمیشہ اپنی تئین بیچ ریاضت اور کوشش طاعت اور عبادت کی رکہتا ہی اور چین اور تر فہ کو اپنی مین راہ نہین دیتا اور ہمیشہ شوق رکہتا ہی کہ اس محنت آباد سی خلاص ہو اور روایت کیا گیا ہی لا یحکو المومن من قلۃ اوعلۃ وذلۃ وقد یجمع للمومن الکامل جمیع ذلک بدع ح **وعن** قتادۃ بن النعمان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا احب اللہ عبدا حماہ الدنیا کما یظل احدکم یحمی سقیمہ الماء رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی قتادہ بیٹی نعمان کی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جب دوست رکہتا ہی اللہ تعالی کسی بندیکو بچاتا ہی اوسکو دنیا سی جیسیکہ ہوتا ہی ایک تمہارا کہ بچاتا ہی اپنے بیمار کو پانی سی نقل کی یہہ احمد نی **ف** دنیا سی یعنی مال و منصب دنیا کی سی اور اوس چیز سی کہ ضرر کری اوسکی دین مین اور نقصان کری اوسکو عقبی مین اور کہا اشرف نی کہ منع کرتا ہی اوسکو دنیا سی اور بچاتا ہی اوسکو اوس سی کہ متلوث ہو اوسکی زینت مین تا کہ زیبا ہو دل اوسکا ساتہہ بیماری محبت اوسکیکے اور مراد بیماری سی وہ بیماری ہی کہ پانی اوسکو ضرر کرتا ہی مانند استسقاء اور ضعف معدہ اور مانند اونکیکی **بدع** **وعن** محمود بن لبید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اثنتان یکرھھما ابن آدم یکرہ الموت والموت خیر للمؤمن من الفتنۃ ویکرہ قلۃ المال وقلۃ المال اقل للحساب رواہ احمد اور روایت ہی محمود بن لبید سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دو چیزین ہین کہ ناخوش رکہتا ہی اونکو بیٹا آدم کا یعنی بالطبع حالانکہ شرعا وہ بہتر ہین جیسیکہ فرمایا کہ ناخوش رکہتا ہی موت کو اور موت بہتر ہی مومن کے لیے فتنہ سی اور ناخوش رکہتا ہی کمی مال کو اور کمی مال کی کمتر ہی حساب کے لیی نقل کی یہہ احمد نی **ف** مراد فتنہ سی ہی گرفتاری شرک اور کفر اور گناہ مین اور جبر کرنا جبارون کا اوپر کرنی چیزون نامشروع کی اور مانند انکی مکروہات دین کی زندگی اسلیی خوب ہے کہ طاعت کرین اور قائم

استقامت پر ثابت رہین اور ایمان سلامت لیجاوین بغیر سلامتی ایمان کی زندگی کس کام اور بیچ صورت اگر اوسکی جبر کرنیکی اگرچہ دل برقرار رہی ایمان پر لیکن زبان پر لانا اوس چیز کا کہ لائق و مناسب اوسکی نہین ہے یہہ بھی فتنہ ہی ہان اگر فتنہ اور ابتلا سی دنیا اور شدت اور محنت نفس ہو تو البتہ سبب کفارہ گناہون اور رفعت درجات کا ہی اور موت چاہنی اوسکی لیی درست نہین اور کمتر ہی حساب کے لیی یعنی بعید تر ہی عذاب سے اور بہتر ہی مسلمان کی لیی اور چاہیی کہ بہت خوش ہو اوس سے اسلیی کہ وہ باعث کمی حساب آخرت کی ہی اور سختی اور محنت کہ بسبب اوسکے پہنچی سہل ہی غیر اسکے یہہ تمام شاخین ہین ایمان کی جو کوئی ایمان شارع کی فرمانی پر درست رکھتا ہے یقینا جانتا ہی کہ جو کچھہ اوسنی فرمایا ہی حق ہی اور اگر عقل سلیم اور تجربہ صاف رکھتا ہو تو دنیا مین بہی معلوم کرتا ہی کہ کثرت مال کی اور محنت اور گرفتاری اور رزالت اور خواری ہیچ جمع کرنی مال کی اور نگاہ رکہنی اور تعلق کرنی کی ساتھہ اوسکی کہ کہیچتا ہی محنت فقر سی کم نہین اور مجردی اور بی تعلقی اور عزت اور عالی ہمتی کہ ہیچ ترک کرنی اوسکی اور قناعت کرنیکی قدر کفایت پر ذکائی نفس اور صفائی اوسکی سی ہی شرح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أُحِبُّكَ فَقَالَ انْظُرْ مَا تَقُولُ فَقَالَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَأَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا فَإِنَّ الْفَقْرَ أَسْرَعُ إِلٰى مَنْ يُحِبُّنِي مِنَ السَّيْلِ إِلٰى مُنْتَهَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سی کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ تحقیق مین دوست رکہتا ہون آپکو یعنی بہت والا ہر مومن دوست رکہتا ہی حضرت نے کہا پس فرمایا دیکہہ کہ کیا کہتا ہی تو یعنی تفکر کر اس چیز مین کہ کہتا ہی تو اسلیی کہ تو دعوی کرتا ہی امر عظیم کا پس کہا اوسنی کہ قسم خدا کی تحقیق مین دوست رکہتا ہون تجکو تین بار کہا فرمایا اگر ہی تو سچا یعنی ہیچ دعوی محبت میری کی پس طیار کر واسطی فقر کی پاکہر البتہ فقر بہت جلد پہنچتا ہے طرف اوس شخص کے کہ دوست رکہتا ہی مجکو جلدی پہنچنی نالہ کیسی طرف انتہا اپنی کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** تجفاف ساتھہ زیرت اور جرم جیم کی پاکہر کہ گہوڑی پر ڈالتی ہین وقت جنگ کے نا زخم سی امان مین رہی مانند زرہ کی سوار کی لیی اور کنایہ کیا ساتھہ یہہ تجفاف کے صبر سی اسلیی کہ وہ ڈہانکتا ہی فقر کو جیسیکہ ڈہانکتا ہی تجفاف بدن کو ضرر سی یعنی تیار رہ صبر کی لیی خصوصا فقر پر تا کہ بلند ہو مرتبہ تیرا اور جلدی پہنچے نالہ کی سی اخر معنے یہہ ہین کہ فقر کا جلدی پہنچنا اوسکی طرف اور تیزی بلاؤن اور شدید کا اوسپر بکثرت ضرور ہی اسلیی کہ آیا ہی کہ اشد لوگون کے ازروی بلا کی انبیا ہین پہر درجہ بدرجہ اور اچہی لوگ پس چونکہ آنحضرت بہی انہین مین سی ہی اور یہہ محب تہا اوسکا اوسکو بہی بقدر محبت اوسکی حصہ پہنچیگا بموجب امر مع من احببت کے ترع تیار کر واسطی فقر کی پاکہر یہہ کنایہ ہی صبر سے کہ آفت فقر سی نگاہ رکہتا ہی اور ہلاک نہین کرتا اور ہیچ ورطہ جزع و فزع اور غضب الہی کی نہین ڈالتا اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ دعوی محبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بغیر اختیار کرنی فقر کی اور چلنی طریقہ اونکے نا روا اور جہوٹ ہی اور حقیقت مین اتباع اور موافقت لازم محبت ہی اور محبت بی متابعت محبوب کے درست نہین ان المحب لمن یحب مطیع ؛ ولیکن یہہ نشان صدق محبت اور کمال اسکا ہی اور ماہیت محبت کی انجذاب باطن اور یہرنا دل کا ساتھہ خوبی کی اور اچہا جاننی ذات اور صفات محبوب کے اور خوبی اور شکل و شمایل وسکے ہی کہ اوسکو سب سے خوب دیکہتا ہی اور خوب جانتا ہی لیکن بیچ مرتبہ عمل کی اور اتباع کی ناقص ہے جیسیکہ ایمان بغیر عمل کی اور اگر اوسکی ساتھہ اتباع ہو اعلی درا کمل ہو اللہم ارزقنا ؛ شرح **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ أُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ أَحَدٌ وَلَقَدْ أُوذِيتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُؤْذٰى أَحَدٌ وَلَقَدْ أَتَتْ عَلَيَّ ثَلٰثُونَ مِنْ بَيْنِ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ وَمَا لِي وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلَّا شَيْءٌ يُوَارِيهِ إِبْطُ بِلَالٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيثِ حِينَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَارِبًا مِنْ مَكَّةَ وَمَعَهُ بِلَالٌ إِنَّمَا كَانَ مَعَ بِلَالٍ مِنَ الطَّعَامِ مَا يَحْمِلُ تَحْتَ إِبْطِهِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم فی الجملہ تحقیق ڈرایا گیا مین بسبب اظہار دین خدا کی اور دعوت کرنی خلق کی طرف اوسکی حال آنکہ نہ ڈرایا گیا کوئی ساتھہ میری یعنی تنہا مین تنہا ابتدا اظہار اسلام مین کوئی میری ساتھہ نتھا اور البتہ تحقیق ایذا دیا گیا مین بیچ دین خدا کی اور ایذا نہ دیا گیا کوئی میری ساتھہ البتہ تحقیق گذرتی تھی مجھپر سی شب و روز پر پی درپی حالانکہ نہتا میری لبی اور بلال کی لبی طعام کہ کھاوی اوسکو کوئی جگر دار یعنی حیوان یعنی کوئی جنس ار جیز سے کہ حیوان اوسکو کھاوی نتھی چہ جای آدمی مگر ایک چیز قلیل وحقیر کہ چھپاتی اوسکو بغل بلال کی یعنی یہہ معلوم ہی ہی کہ آدمی کی بغل مین کسقدر آتا ہی پہر وہ بہی ایسا ہو کہ بغل مین سے ظاہر نہو اور باہر ہی نہ دکھائی دی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا ترمذی نی اور مراد اور مصداق اس حدیث کا اوسوقت تہا کہ باہر نکلی ہینپر صلی اللہ علیہ وسلم بہاگ کر کہ سی اور حضرت کی ساتھہ بلال تہی تنہا ساتھہ بلال کی جنس طعام ہی مگر اس قدر کہ اوٹھانا تہا تیسے بغل اپنی کی ف حدیث کی کہ ول جملون کی معنی طیبی نے اسیطرح لکھی ہین کہ جو مذکور ہوئی ولیکن ظاہر یہہ ہے کہ معنی یون ہون کہ ڈرایا گیا مین دین مین اور نہین ڈرایا گیا کوئی انبیاء مین سی جیسیکہ مین ڈرایا گیا اور ایذا نہ دیا گیا کوئی مانند میری جیسیکہ اور حدیث مین آیا ہی کہ ما اوذی نبی مثل ما اوذیت اسلیے کہ ایذا اور پر اندازہ قدر و مرتبہ ہر شخص کی ہی چونکہ قدر و مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے عالی تر اور صدق اور حقانیت اونکی ظاہر تر تہی اسلیے خواہش اونکی ایمان اور ہدایت کرنی پر زیادہ تر سب سے تہی ایذا بہی اونکی سب سے زیادہ تر تہی بعد ازان بیان فرمائی شدت فقر کی کہ اشد محنتون کی ہی بعد صدر ارشاد اور تعلیم امت کی ساتھہ قول اپنی کی ولقد اتت الخ اور یہہ جو کہا کہ اونکی ساتھہ بلال تہی اس سے معلوم ہوا کہ یہہ قصہ وقت ہجرت کرنیکا کہ سی مدینہ کو نہ تہا اسلیے کہ اوسوقت بلال نتھی حضرت کی ساتھہ بلکہ غالبًا یہہ قصہ اوسوقت کا ہی کہ جب ابوطالب مرا اور تین روز یا پانچ روز بعد اونکی حضرت خدیجہ رضی بہی وفات پائی اور اوس سال کو عام الحزن کہتی ہین ابتلا اور اذیت کفار کی بہت ہوئی پس حضرت خدیجہ کی انتقال کرنی کی تین مہینے بعد دسوین سال نبوت سے ماہ شوال کی اخیر مین آنحضرت پیادہ پا کہ سی طایف کو تشریف لیگئی اور حضرت کی ساتھہ زید بن حارثہ نتھی پس حضرت ۱۰ مہینہ یہہ تک اونکی لوگون کو دعوت اسلام کی طرف کرتی رہی اونہون نی کچھہ کہنا نمانا اور اپنی لڑکون اور نادانون کو لگایا کہ حضرت کو ایذا دیتی تہی اور پای مبارک پر حضرت کی پتہر مارتی اور پاپوشین خون آلودہ کردین اور جب پتہر کی زخمون سی حضرت زمین پر گرتی تہی دونو بازو اونکی پکڑ کر اوٹھاتی تہی اور جب چلتی تہی پہر پتہر اور کرتی اور ہنستی اور زید بن حارثہ اپنی تئین سپر حضرت کی کرتی رہتی یہان تک کہ تمام سر انکا زخمی اور نسکستہ ہوا پس پروردگار تعالی نی ایک ابر بہیجا تا آپ پر سایہ ہو اور جبرئیل ع م نی آن کر کہا کہ تیری پروردگار نی سنین باتین تیری قوم کی اور جو کچھہ انہون نی رد کیا تجھہ اور پہاڑون کی فرشتی کو حکم کیا کہ اگر فرماؤ تو اس قوم کو ہلاک کرون مین اور دونون پہاڑ حنین کو کہ اونکی بیچمین آبادی ہی اسمین ملاوین ہم اور اونکو اونکی بیچمین پیس ڈالین فرمایا حضرت نی کہ امید رکہتا ہون مین کہ اونکی پشتون مین سی وہ لوگ نکالین کہ میری پروردگار کو ساتھہ وحدانیت کی پوجین اور آخر اس حدیث مین آیا ہی قصہ ہے کہ تاریخ کی کتابون مین مذکور ہی پہر ہونا بلال کا ساتھہ حضرت کی منافی نہین ہے ہونی زید بن حارثہ کو ساتھہ آپکے یعنی دونو ہون لیکن کتابون مین ہونا زید بن حارثہ ہی کا نقل کیا ہی اس قصہ مین واللہ اعلم ۱۲ ع وعن ابی طلحۃ قال شکونا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجوع ورفعنا عن بطوننا عن حجر حجر فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بطنہ عن حجرین رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے ابوطلحہ سی کہ کہا ابوطلحہ نی کہ شکوہ کیا ہمنی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بہوک کا پس کہولی ہمنی اپنی پیٹون سی ایک ایک پتہر یعنی ہر ایک کی پیٹ پر پتہر بندہی ہوئی تہی پیٹ کہولکر پتہر دکہائی پس کہولی حضرت نی اپنی پیٹ سی دو پتہر نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف پتہر پیٹ پر بہوک مین اسلیے باندہتی ہین کہ پیٹ مین قوت ہو اور راہ چلنی اور کہڑی ہونی پر قوت بخشی اس سبب سے کہ پیٹ اور آنتین کمر سی لگجاوین اور کہنچ جاوین اور جب بہوک زیادہ ہوتی ہی تو حاجت دو پتہرون کی باندہنی کی ہوتی

ہے پس آنحضرت کو چونکہ بھوک بہت تھی اور تھی آپ بڑی ریاضت کرتی آپ نے دو پتھر باندھے تھی ۱۲ ع **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمْ أَصَابَهُمْ جُوعٌ فَأَعْطَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً تَمْرَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ پہنچی فقراء صحابہ کو بھوک پس دی اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک ایک کھجور نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی ہر ایک کو ایک کھجور دی یعنی فقر و تنگی رزق کی اون پر اوس حد کو پہنچے تھی کہ کبھی ایک ہے ایک کھجور پر اکتفا کرتی تھی ۱۲ ع **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيهِ كَتَبَهُ اللَّهُ شَاكِرًا صَابِرًا مَنْ نَظَرَ فِي دِينِهِ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَاقْتَدَى بِهِ وَنَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ دُونَهُ فَحَمِدَ اللَّهَ عَلَى مَا فَضَّلَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ كَتَبَهُ اللَّهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ نَظَرَ فِي دِينِهِ إِلَى مَنْ هُوَ دُونَهُ وَنَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَأَسِفَ عَلَى مَا فَاتَهُ مِنْهُ لَمْ يَكْتُبْهُ اللَّهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اوسنی نقل کی اپنی باپ سے اوسنی اپنے دادا سی اوسنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا دو خصلتین ہین کہ جسمین ہون وہ لکھتا ہی اوسکو اللہ شاکر و صابر جو کوئی دیکھی ہیچ امر دین اپنی کے یعنی اچھی اعمال کی کرنی مین طرف اوس شخص کے کہ زیادہ ہو اوسی یعنی علم مین اور عبادت مین اور قناعت مین اور ریاضت مین خواہ وہ زندہ ہو خواہ دو مردہ پس پیروی کری اوسکی یعنی صبر کرنیمین طاعتون کی مشقتون پر اور کرنی برائیون کی ہی باامت کری اون کمالات پر کہ فوت ہوئے اوسسے اور نظر کری اپنی دنیا مین طرف اوس شخص کے کہ کم ہو اوس سے یعنی بہت محتاج ہو اور کمتر ہو اوس سے مال و جاہ مین پس تعریف و شکر کری اللہ کا بابت فضیلت دینی خدا تعالی کی اوسکو اوسپر لکھتا ہی اوسکو اللہ شاکر یعنی بسبب خصلت دوسری کی صبر کرنیوالا یعنی بسبب خصلت پہلی کی اور جو شخص کہ نظر کری اپنی دین مین طرف اوسکی کہ وہ کم ہو اوس سے یعنی اعمال صالحہ مین اور پیدا ہو اوسکو عجب اور غرور و تکبر اور نظر کری اپنی دنیا مین طرف اوس شخص کے کہ وہ زیادہ ہو اوس سے یعنی مال و جاہ مین اور پیدا ہو اوس سے حرص و آز و پس غم کری اوس چیز پر کہ فوت ہوئی اوسکو یعنی مال وغیرہ نہین لکھتا ہی اوسکو اللہ شاکر اور نہ صابر نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی بسبب صادر ہونی ایک چیز کی ہی اوس سے دو چیزون ذکر کی گئین مین بلکہ برخلاف اوسکی کہ کفران اور جزع فزع زبان اور دل سی کیا اور اوپر جو کہا کہ لکھتا ہی اوسکو اللہ صابر شاکر یعنی کامل مومن کرتا ہی بموجب قول اللہ تعالی کی ان فی ذلک لایات لکل صبار شکور اور حدیث مین آیا ہی کہ ایمان کی دو نصف ہین ایک نصف اوسکا صبر ہے اور ایک نصف شکر پس صبر یعنی روکنا اپنی تئین سیات سی اور شکر طاعات پر یعنی بجالانا طاعات کا اعضا سی ۱۲ ع **وَذُكِرَ** حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ أَبْشِرُوا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيكِ الْمُهَاجِرِينَ فِي بَابِ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی سعید کہ سمرا اوسکا یہہ ہی ابشروا یا معشر صعالیک المہاجرین یعنی اوس باب کے کہ بعد فضائل قران کی ہے ۱۲ **الْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو سَأَلَهُ رَجُلٌ قَالَ أَلَسْنَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ أَلَكَ امْرَأَةٌ تَأْوِي إِلَيْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ أَلَكَ مَسْكَنٌ تَسْكُنُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْتَ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ قَالَ فَإِنَّ لِي خَادِمًا قَالَ فَأَنْتَ مِنَ الْمُلُوكِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَجَاءَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالُوا يَا أَبَا مُحَمَّدٍ وَاللَّهِ مَا نَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ لَا نَفَقَةٍ وَلَا دَابَّةٍ وَلَا مَتَاعٍ فَقَالَ لَهُمْ مَا شِئْتُمْ إِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ إِلَيْنَا فَأَعْطَيْنَاكُمْ مَا يَسَّرَ اللَّهُ لَكُمْ وَإِنْ شِئْتُمْ ذَكَرْنَا أَمْرَكُمْ لِلسُّلْطَانِ وَإِنْ شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَسْبِقُونَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى الْجَنَّةِ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا قَالُوا فَإِنَّا نَصْبِرُ لَا نَسْأَلُ شَيْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی عبد الرحمن حبلی سی کہ کہا سنا میں عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی کہ کہتی تھی

یعنے جو کچھہ کہ بعد اسکی بیان ہوگا اصحاب الیمین کہ پوچھا اونسی ایک شخص نی یہہ کہ کہا کیا تہین ہین ہم فقرا مہاجرین سی کہ بشارت دیگئی ہین ساتہہ سبقت دخول کی بہشت مین پس کہا واسطی اوسکی عبد اللہ نی کہ کیا ہی واسطی تیری عورت کہ پہکانا پکڑی تو طرف اوسکی کہا کہ ہان میرے بیوی سی کہ جگہہ پکڑتا ہون مین پاس اوسکی کہا عبد اللہ نی کہ کیا ہی واسطی تیری مکان کی رہی تو اوسمین کہا اوس شخص نی کہ ہان میرے پاس مکان ہی کہا عبد اللہ نی پس تو ہی دولت مندون سی یعنی مہاجرین کی دولتمندون مین سی ہی اسلیی کہ اونکی فقرا کی زیوی ہی اور نہ مکان یا اگر کسی پاس ایک چیز ہی تو دوسری چیز نہی کہا اوس شخص نی یعنی جبکہ سنا عبد اللہ سی کہ عورت اور مکان کی ہونی سی اوسکو غنی کہا تو اوسنی کہا کہ میرے لیی خادم بہی ہی یعنی لونڈی یا غلام یا لونڈا کہا عبد اللہ نی پس تو بادشاہون مین سی ہی یعنی اونکی حکم مین ہی تجکو فقیر کہنا نہین درست کہا عبد الرحمن نی اور آئی تہین شخص طرف عبد اللہ بن عمرو کی اور مین پاس تہا اونکی پس کہا اونہون نی ای ابا محمد قسم ہی خدا کی نہین قدرت کہتی ہم کسی چیز پر نہ خرچ کرنی پر اور نہ کسی جانور پر یعنی تاکہ جہاد اور حج کرین اوسپر اور نہ اور کسی اسباب یعنی اسباب تاکہ پہنچین ہم اوسکو اور صرف کرین مول اوسکا پس کہا عبد اللہ نی اونکو کہ کیا چاہتی ہو تم اگر چاہتی ہو تم یعنی یہہ کہ دونگین تمکو کچہہ اپنی پاس سے تو پہرانا ہماری پاس پس دونگا مین تمکو وہ چیز کہ میسر کری اللہ تعالی واسطی تہاری یعنی اس قت کچہہ حاضر نہین پہرانا دونگا اور اگر چاہو تم ذکر کرا اون مین قصہ تمہارا واسطی بادشاہ کی کہ اوسوقت مین معاویہ ہتی یعنی وہ کچہہ تمکو دیکر فارغ البال کردین اور اگر چاہو صبر کرو یعنی اسی حال پر کہ یہہ مقام کمال الون کا ہی اسلیی کہ تحقیق سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی ہی کہ تحقیق فقرا مہاجرین کی پہلی جاوین گے دولتمندون سی دن قیامت کے طرف بہشت کی چالیس برس کہا اونہون نی پس تحقیق ہم صبر کرتی ہین نہین مانگتی ہم کچہہ یعنی کسی یا زانگینگے کسی سے بعد اسکی نقل کی یہہ مسلم نی ؛ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ بَيْنَا نَا قَاعِدٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَلْقَةٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ قُعُوْدٌ اِذْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ اِلَيْهِمْ فَقُمْتُ اِلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُبَشِّرْ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ بِهٰذَا يَسُرُّ وُجُوْهَهُمْ فَاِنَّهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَاءِ بِاَرْبَعِيْنَ عَامًا قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ اَلْوَانَهُمْ اَسْفَرَتْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ مَعَهُمْ اَوْ مِنْهُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا اوسوقت کہ ہتی ہم بیٹہی مسجد مین یعنی مسجد نبوی مین اور حالانکہ حلقہ تہا فقرا مہاجرین کا بیٹہا ہوا ناگہان تشریف لائی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس بیٹہی متوجہ ہوکر طرف فقرا کی پس گیا مین اور کہڑا ہوا مین نہیں طرف اونکی یعنی واسطی متابعت حضرت کی اور حاصل کرنی نزدیکی کی اون سی اور تاکہ مطلع ہون اوس کلام پر کہ حضرت فرماوین اونسی پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نی چاہیی کہ بشارت دی جاوین فقرا مہاجرین ساتہہ اوس چیز کی کہ خوش حال کری اونکو اسلیی کہ وہ داخل ہونگی بہشت مین پہلی تونگرون کی چالیس برس کہا عبد اللہ بن عمرو نی پس قسم خدا کی تحقیق دیکہی مینی رنگ فقرا کی کہ روشن و تابان ہوئی یعنی بسبب سنے اس بشارت کی کہا عبد اللہ بن عمرو نی بہت روشن ہوئی مونہہ یہان تک کہ آرزو کی مینی کہ ہوون مین ساتہہ اونکی یعنی دنیا مین ہمیشہ اون جیسا یا اونمین سے یعنی عقبی مین اور دہونن اونکی جماعت مین نقل کی یہہ دارمی نی ف وجوہہ سی مراد ذات ہی بالمعنے مونہہ کی ہی یعنی خوش کری اونکی دلون کو اور ظاہر ہوا اثر اوسکا اوپر ظاہر جلد چہرہ اونکے اور او منہم مین لفظ او تنویع کی لیی ہی اور معنی اوسکی ذکر کیی گئی یا شک کے لیی ہی یعنی دوست رکہا مینی کہ ہونمین جملہ فقرا مہاجرین سے ۳ع وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اَمَرَنِيْ خَلِيْلِيْ بِسَبْعٍ اَمَرَنِيْ بِحُبِّ الْمَسَاكِيْنِ وَالدُّنُوِّ مِنْهُمْ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَنْظُرَ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنِيْ وَلَا اَنْظُرَ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقِيْ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَصِلَ الرَّحِمَ وَاِنْ اَدْبَرَتْ وَاَمَرَنِيْ اَنْ لَا اَسْاَلَ اَحَدًا شَيْئًا وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَقُوْلَ بِالْحَقِّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا وَاَمَرَنِيْ اَنْ لَا اَخَافَ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اُكْثِرَ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهُنَّ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا حکم کیا مجکو جانی

دوست میرے نبی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ سات خصلتوں کے اول حکم کیا مجکو ساتھ دوستی مسکینوں کی اور نزدیک ہونیکی انکی اور دوسری حکم کیا مجکو کہ نظر کرون مین طرف اوس شخص کے کہ کمتر ہی مجھسے یعنے امور دنیا مین اور نہ نظر کرون طرف اوس شخص کے کہ زیادہ ہو مجھسے یعنے مال و رجاہ اور منصب مین اور تیسری حکم کیا مجکو یہہ کہ ملائی رکھون ناتی کو اگرچہ کاٹی ناتا یعنی ناتی والا اور چوتھی حکم کیا مجکو یہہ کہ نہ مانگون مین کسی سی کچھ اور پانچوین حکم کیا مجکو کہ کہون مین حق اور اگرچہ تلخ اور ناخوش آیند ہو یعنی سچی والی پر اور چھٹی حکم کیا مجکو یہہ کہ نہ ڈرون مین بیچ دین خدا کی اور بیچ امر معروف اور نہی منکر کی ملامت کرنی کسی ملامت کرنیوالی کی یعنی ساتوین حکم کیا مجکو یہہ کہ بہت کہا کرون مین کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کیونکہ تحقیق یہہ سات خصلتین اوس خزانہ سے ہین کہ رب العزت کی ایسی ہی نیچی عرش کی کہ فیوض اور برکات اوس سے نازل ہوتی ہین نقل کی یہہ احمدی ف ضمیر لفظ فانہن کی حضرت شیخ نے تو سات خصلتون مذکورہ کی طرف پھیری ہی اور ملا علی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کلمہ یعنی لاحول ولا قوت الا باللہ کی طرف کہا کہ یہہ کلمات جملہ گنج معنوی سی ہین کہ کہا گیا ہی وہ گنج نیچی عرش رحمان کی نہین پہنچتا طرف اوسکی کوئی مگر یہہ حول خدا اور قوت اوسیکی یا گنج ہین گنجون جنت کے سی اسلیے کہ عرش جہت اوسکی ہی اور کہا کہ بعید ہی قول اوسکا کہ کہا خصلتین سات گنج سی ہین کہ نیچی عرش کے ہی اسلیے کہ یہہ بات بلا دلیل ہی بلکہ وارد ہوا ہی طرق کثیرہ سی صحاح ستہ وغیرہ مین کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ گنج ہی جنت کی گنجون مین سی اور اختلاف کیا ہی علمانی اسکی مضمون مین پس بعضون نے کہا کہ اس کلمہ کا نام کنز رکھا گیا اسلیے کہ یہہ مانند کنز کی ہی بیچ نفاست اور محفوظ ہونی اپنی کی لوگون کی نظرون سی ہی یا اسلیے کہ یہہ جنت کی ذخیرون مین سے ہی یا یہہ کہ اوسکی کہنے والی کی لیے ثواب نفیس ذخیرہ رہتا ہی جنت مین اور ابن مسعود سی منقول ہی کہ وہ کہتی ہین کہ مینی یہہ کلمہ حضرت کی پاس پڑہا پس فرمایا آپنے کہ جانتا ہی تو کیا ہے تفسیر یعنے معنی اوسکی مینی عرض کیا کہ اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتی ہین فرمایا نہین ہے پہرنا اور بچاؤ اللہ کی گناہ سی مگر ساتھ بچانی اللہ کی اور نہین ہی قوت اللہ کی طاعت پر مگر ساتھ مدد اللہ کی انتہی اور مشائخ شاذلیہ قدس اللہ اسرارہم فی وصیت کی ہی طالبون کو ساتھ تکرار اس کلمہ کی اور کہا ہی کہ کوئی چیز مددگار زیادہ اسی واسطی توفیق عمل کی نہین ہے ؛ ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ مِنَ الدُّنْيَا ثَلٰثَةٌ الطَّعَامُ وَالنِّسَاءُ وَالطِّيبُ فَاَصَابَ اثْنَتَيْنِ وَلَمْ يُصِبْ وَاحِدًا اَصَابَ النِّسَاءَ وَالطِّيبَ وَلَمْ يُصِبِ الطَّعَامَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خوش آمین اوسکو دنیا مین سے تین چیزین ایک تو کہا نا یعنی واسطی حفظ بدن کے اور قوت حاصل کرنیکی دین پر اور دوسرے عورتین یعنی واسطی بچانی نفس کے بری خطرون سے اور تیسری خوشبو یعنی واسطی تقویت دماغ کی کہ وہ جگہہ عقل کی ہی بعضے حکما کی نزدیک پس پائین آنحضرت نے دو چیزین یعنی بکثرت اور نہ پائی ایک چیز یعنی مگر قلیلہ پائین عورتین یعنی یہان تک کہ تو تہین اور پائی خوشبو یعنی خارج سی باوجودیکہ عرق آپکا سب طرح کی خوشبوئون سی خوشبودار زیادہ تہا اور نہ پایا طعام نقل کی یہہ احمدی ف یعنی مگر قلیل پس اطلاق نفی کا مبالغہ کی لیے اسلیے کہ پہلی گذر ہی چکا ہی کہ آنحضرت سیر نہین ہوے جو کی روٹی سی دو دن پی در پی تا دم وفات اور یہہ بات تہی بسبب اختیار کرنی حضرت کی فقر اور تنگی معیشت کو اور حق جل و علا نی جو اپنی حبیب کے لیے یہہ بات پسند کی تو اسمین طرح بطرح کی حکمتین تہین ؛ ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِّبَ اِلَيَّ الطِّيبُ وَالنِّسَاءُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ بَعْدَ قَوْلِهِ حُبِّبَ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوست کی گئی طرف میرے خوشبو اور عورتین اور گردانی گئی خوشدلی میرے نماز مین نقل کی یہہ احمد اور نسائی نے اور زیادہ کیا ابن جوزی نے بعد قول حضرت کی حبب الی لفظ من الدنیا کا ف گردانی گئی خوشدلی الخ یعنی ذوق اور حضور اور راحت و سرور کہ نماز مین مجکو حاصل ہوتا ہی کسی وقت اور کسی عبادت مین حاصل نہین ہوتا چنانچہ پسلیی فرمائی آنحضرت ارحنا یا بلال یعنی اذان کہہ تا نماز پڑہون مین اور رنج اور مشغولی امور کا مون کی خلاف

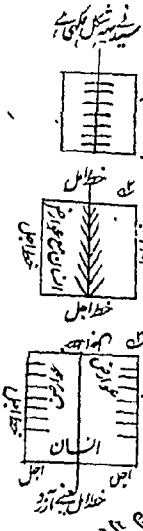
ہوون اور مناجات حق مین مشغول رہون اور لفظ قرہ یا تو مشتق ہی قرسی سات زبر قاف کی بمعنی قرار اور ثبات کی اسلیے کہ دیدہ بسبب نظارہ محبوب کے قرار پاتا ہی اور بسبب پیدا ہونے اوسکی ارام پکڑتا ہی اور کسی اور کی طرف نہین دیکھتا اور بسبب نہ دیکھنی غیر محبوب کے پریشان اور ہر جانب نہ دیکھتا رہ جاتا ہی دیا مشتق ہی قرسی ساتھہ پیش قاف کی بمعنی سردی اور خنکی آنکھہ کے اور ازت اوسکی مشاہدہ محبوب مین چنانچہ اسلیے فرزند کو قرۃ العین کہتی ہین اور گرمی اور سوزش آنکھہ کی بیچ دیکھنی دشمنون کی ہی اور زیادہ کیا ابن جوزی نی الخر یعنی اوسکی روایت مین یون ہی حبب الی من الدنیا الطیب الخر جانا چاہیی کہ لفظ حدیث کی جیسیکہ اتفاق کیا ہی آئمہ نی یعنی احمد اور نسائی نی اونپر بیہہ ہین کہ جو کتاب مین مذکور ہوئی اور روایت کیا اوسکو طبرانی نی تینون معجمون اپنی مین اور خطیب نی تاریخ بغداد مین اور ابن عدی نی کامل مین اور حاکم مستدرک مین بہی لایا ہی اور کہا کہ صحیح ہی شرط مسلم پر لیکن بدون لفظ وجعلت کی اور روایت نسائی مین بہی وجہ دوسری سی لفظ من الدنیا کا آیا ہی اور بیہہ جو مشہور ہی لوگون کی زبانون پر زیادتی لفظ وثلث کی یعنی لفظ حبب الی کی یا بعد لفظ من الدنیا کی کسی کتاب مین حدیثون کی کتابون مین سی پایا نہین گیا باوجود تفتیش کی مگر دو جگہہ احیاء العلوم مین اور تفسیر آل عمران مین کشاف سی کذا قال السخاوی اور شیخ ابن حجر اور شیخ ولی الدین عراقی نی کہا کہ لفظ ثلث کا کسی حدیث کی کتاب مین نہین ہے پس معلوم ہوا کہ حدیث مین جیسیکہ اس کتاب مین مذکور ہی اصلا اشکال نہین ہے اور اگر ایک دو لفظون مین سی کہ من الدنیا اور ثلث ہین نہ ہو تو بہی اشکال نہین اور اگر دونو ہون تو اشکال رکہتا ہی اسلیے کہ نماز دنیا سی نہین ہے اور جواب اسکا یہ دیتے ہین کہ مراد دنیا سی حیات اس عالم کی ہی یعنی اس عالم مین محکوم مین چیزین خوش آتی ہین دو امرین سی امور طبیعیہ دینویہ سی ہین اور بسیری امور دین سی بیہر صلوۃ جمہور کی نزدیک محمول ہی عبادت مین مع وضع پر اور بعضون نی کہا کہ مراد صلوۃ سی اس حدیث مین درود ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ؛ ح ع **وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ بِهٖ اِلَى الْيَمَنِ قَالَ يَا اِيَّاكَ وَالتَّنَعُّمَ فَاِنَّ عِبَادَ اللّٰهِ لَيْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِيْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ** اور روایت ہی معاذ بن جبل سی بیہہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ بہیجا اونکو طرف یمن کے یعنے قاضی کرکر فرمایا دور رکہہ تو اپنی تئین استراحت اور تن آسانی سی اسلیے کہ بندگان خاص خدا تعالی کی نہین ارام واستراحت مین ہوتی نقل کی بیہہ احمد نی **ف** بلکہ ارام واستراحت خاص کافرون اور فاجرون اور غافلون اور جاہلون کی لیی ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی ذرہم یاکلوا وتمتعوا ویلہہم الامل فسوف یعلمون اور فرمایا یاکلون کما تاکل الانعام والنار مثوی لہم اور فرمایا انہم کانوا قبل ذلک مترفین اور تنعم کی معنی ہین مبالغہ کرنا بیچ حاصل کرنی مضار شہوت کی بطریق تکلف کی اور بہت نعمتون مین رہنا اور حرص کرنی کہانی مین اور خواہشون مین ؛ ع **وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَضِيَ مِنَ اللّٰهِ بِالْيَسِيْرِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْقَلِيْلِ مِنَ الْعَمَلِ** اور روایت ہی علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ راضی ہوا اللہ سی ساتھہ تہوڑی سی رزق کے یعنے قناعت کری تہوڑی پر راضی ہوتا ہی اللہ تعالی اوس سی ساتھہ تہوڑی سی عمل کی یعنی طاعت کی **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاعَ اَوِ احْتَاجَ فَكَتَمَهُ النَّاسَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَرْزُقَهُ رِزْقَ سَنَةٍ مِنْ حَلَالٍ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ** اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ بہوکا ہو یا محتاج ہو یعنی کسی چیز کا پیڑہا نکی اوسکو لوگون سی یعنی نہ کہی کہ مین بہوکا ہون تا کچہہ کہا نیکو دین اور نہ کہی کہ مین محتاج ہون تا کچہہ بخشین تو ہوتا ہی وعدہ ثابت اللہ عزوجل پر یا امر لازم نزدیک اوسکی بیہہ کہ پہنچاوی اوسکو روزی ایک برس کی وجہ حلال سی نقل کین بیہہ دونو حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** مراد بہوک سی وہ بہوک ہی کہ متصور ہو ساتھہ اوسکی صبر اور جائز ہو اوسپر چہپانا والا تصریح کی ہے علمانی کہ ایک دمی اگر مر جاوی ماری بہوک کی اور سوال نکری یا کہا دی نہین اگرچہ مردار ہو تو مرتا ہے گنہگار ؛ ع ؛ ؛

وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ الْفَقِيْرَ الْمُتَعَفِّفَ اَبَا الْعِيَالِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہی اپنی بندہ مسلمان کو کہ فقیر پارسا عیالدار ہو نقل کی یہہ ابن ماجہ فی ف یعنی باوجود عیالدار اور فقیر ہونیکی بچتا ہی حرام اور سوال کرنیسی پس وہ مومن کامل ہے اسلیے دوست رکھتا ہی اللہ تعالی شع وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ اسْتَسْقٰى يَوْمًا عُمَرُ فِيْ بَيْتِهٖ فَقَدْ شِيْبَ بِعَسَلٍ فَقَالَ اِنَّهٗ لَطَيِّبٌ لٰكِنِّيْ اَسْمَعُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ نَعٰى عَلٰى قَوْمٍ شَهَوَاتِهِمْ فَقَالَ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا فَاَخَافُ اَنْ تَكُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا فَلَمْ يَشْرَبْهُ رَوَاهُ مَرْزِيْنٌ اور روایت ہی زید بن اسلم تابعی سی کہ کہا مانگا پانی ایک دن حضرت عمر رضہ نی پس لایا گیا پانی شہد ملا ہوا پس کہا حضرت عمر نی کہ تحقیق یہہ پاک اور حلال اور خوش آیند ہی لیکن مین نہین پیتا اسکو اسلیے کہ مین سنتا ہون خدا تعالی سی کہ عیب کیا اوپر ایک قوم کی خواہشون نفسانی نیکیو اور سرزنش کیا اونکو پس فرمایا اللہ تعالی نی تمکو تم اور بہرہ لیلین بہتی لذتین اور نعمتین اپنے بیچ مدت حیات دنیا کی اور بہرہ مند ہوئی تم ساتھہ اونکی پس ڈرتا ہون مین یہہ ہون نیکیان ہماری کہ جلدی دیا گیا ہو ثواب اونکا ہمکو اس عالم مین پس نہ پیا وہ پانی ملا ہوا شہد کا نقل کی یہہ رزین نی ف یعنی مین اگر یہہ پانی پیون اور لذت حاصل کرون اور چین کرون تو ڈرتا ہون کہ یہہ ثواب ہماری عملون کا ہو کہ دنیا مین دیا اور تمام کیا گیا ہو جیسیکہ کافرون کو بدلہ عمل نیک کا دنیا ہی مین بھگتا ہی اور آخرت مین کچھہ نصیب نہین اور یہہ آیت اور آیۃ من کان یرید العاجلۃ عجلنا لہ فیہا ما نشاء لمن اگرچہ کفار کی حق مین نازل ہوئی ہین لیکن باعتبار عموم لفظ کا ہی نہ خصوص سبب کے شرح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا شَبِعْنَا مِنْ تَمْرٍ حَتّٰى فَتَحْنَا خَيْبَرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر کی کہا نہ پیٹ بھرا ہمنی یعنی گروہ صحابہ نے ساتھہ آنحضرت کی کھجور سے بسبب فتح کی یہانتک کہ فتح کی ہمنے خیبر کو وہان کھجورین بہت تھین نقل کی یہہ بخاری نی ۞

بَابُ الْاَمَلِ وَالْحِرْصِ

۞ باب ہے بیچ بیان آرزو اور کہنی اور حرص کرنیکی ف امل ساتھہ زبر ہمزہ اور میم کی امید رکھنی اور حرص کے معنی ہین زیادتی آرزو اور ارادہ کی فرمایا اللہ تعالی نی ان تحرص علی ہدٰہم یعنی اگر زیادہ ارادہ کرے تو بیچ ہدایت اونکی اور قاموس مین لکھا ہی کہ بدترین حرص یہہ ہے کہ لیوے تو حصہ اپنا اور طمع کرے تو اپنی غیر کی حصہ مین انتہی اور مراد امل سی یہان درازگی امل یعنی آرزو کی ہی امر دنیا مین اسحالمیکہ غافل ہو تیاری کرنیسی موت کے لیی اور توشہ آخرت سی جیسیکہ فرمایا حق سبحانہ نی ذرہم یاکلوا ویتمتعوا ویلہہم الامل اور اسیسی درازگی آرزو کی بیچ حاصل کرنی علم و عمل کے محمود ہے بالاجماع جیسیکہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی طوبی لمن طال عمرہ وحسن عملہ اور فرمایا اگر جیتا رہا مین سال آیندہ تک تو البتہ روزہ رکھون گا نوین کو بھی یعنی محرم کی اور اسیطرح حرص کرنی بیچ امر جمع کرنی مال کی اور کثرۃ جاہ کی بری ہی والا حرص کرنی جہاد پر اور علوم کی حاصل کرنی پر اور بہت کرنی اعمال نیک پر مستحسن ہے بلا نزاع شرح اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسَطِ خَارِجًا مِنْهُ وَخَطَّ خُطُطًا صِغَارًا اِلٰى هٰذَا الَّذِيْ فِي الْوَسَطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِيْ هُوَ فِي الْوَسَطِ فَقَالَ هٰذَا الْاِنْسَانُ وَهٰذَا اَجَلُهٗ مُحِيْطٌ بِهٖ وَهٰذَا الَّذِيْ هُوَ خَارِجٌ اَمَلُهٗ وَهٰذِهِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ الْاَعْرَاضُ فَاِنْ اَخْطَاَهُ هٰذَا نَهَسَهٗ هٰذَا وَاِنْ اَخْطَاَهُ هٰذَا هَذَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا کہینچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شکل مربع کہ چار خطون نی اوسکو احاطہ کیا تہا اور کہینچا ایک خط بیچمین اوس شکل مربع کی کہ باہر نکلتی والا تہا اوس شکل سی اور کہینچی چہوٹی خط متوجہ طرف اوس خط کی کہ درمیان مین تہا اوس جانب اوسکیسی کہ درمیان مین ہتی یعنی دو نوجانبون اوسکیسی وہ جو درمیان مین تہین اسلیی کہ ایک جانب خط کی اندر ہی اور ایک جانب اوسکی باہر پس فرمایا آنحضرت نی یہہ یعنی یہہ جانب خط بیچ کی کہ درمیان شکل مربع کی واقع ہی مثال آدمی کی ہی اور

یہہ یعنے خط مربع اجل وسکی ہی یعنی مدت اجل وسیکی اور مدت عمر اوسکے ہی کہ گہیری ہوئی ہی آدمی کو اور یہہ جانب خطی کہ باہر نکلنی والی ہی یعنی مربع سے آرزو اوسکی ہی یعنی چیز آرزو کی گئی اوسکی ہی کہ جسکو گمان کرتا ہی کہ مین لونگا اوسکو پہلی آنی اجل پنی کی اور یہہ خطا ہی اوس سے اسلیے کہ آرزو اوسکی دراز ہی کہ نہین فارغ ہوتا اوس سے اور اجل وسکی قریب ہی طرف اوسکی اوس سے اور یہہ خط چھوٹی عوارضات ہین یعنی آفات اور بلیات شامل مراض اور بھوک اور پیاس وغیر ذالک اون چیزون مین سی کہ پیش آوین آدمی کو اور ہلاک کرین ہر جانب سے متوجہ ہین آدمی پر اور متصل ہین ساتھہ اوسکی پس اگر خطا کے اور گذر گیا یہہ حادثہ معین پہنچا آدمی کو حادثہ دوسرا اور اگر خطا کی اور گذر گیا یہہ حادثہ ہی پہنچا حادثہ دوسرا نقل کی یہہ بخاری نی **ف** حاصل یہہ کہ آدمی امید ہین دور دراز کہتا ہی اور گمان لیجاتا ہی کہ پہنچیگا اون امیدون کو اور حال آنکہ اجل قریب ہی ساتھہ اوسکی آرزو وسی اور آرزو اون امیدون کو بغیر پہنچی جان دیتا ہی وصورت اس مربع کی طیبی اور ابن حجر وغیرہما نی یہہ لکھی ہی اور اولی یہہ ہی کہ گردانی جاوین حد خطوط کی سات اسلیے کہ یہہ عدد شارع کی زبان پر بہت آتا ہی اور اس لیی کہ دس سا عدد ہی کہ تبعیر کی جاتی ہی ساتھہ اسکی کثرت اور سعہ نا اشارہ ہی طرف سات اعضا کی پہر کبھی ہوتی ہی ایک اور صورۃ غیر صورۃ لکھی ہوئی مشہورہ کی اور وہ ظاہر تر ہی تصویر مین فقیر رو صورت یہہ ہی ؛ ح **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ خَطَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُطُوْطًا فَقَالَ ھٰذَا الْاَمَلُ وَھٰذَا اَجَلُہٗ فَبَیْنَمَا ھُوَ کَذٰلِکَ اِذْ جَاءَہُ الْخَطُّ الْاَقْرَبُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا خط کہینچے نبے صلی اللہ علیہ وسلم نی کیی خط یعنی مربع اور ایک بیچمین نکلا ہوا بطور سابق پس فرمایا کہ یہہ خط یعنی جو کہ نکلا ہوا ہی مربع سی آرزو آدمی کی ہی اور یہہ خط یعنی مربع اجل اوسکی ہی پس اس وقت کہ آدمی اسی طرح ہی اور اسی اندیشہ مین ہی کہ ناگہان پہنچا اوسکو خط اجل کا کہ نزدیک تر ہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی آدمی چاہتا ہی کہ خط امل کو کہ دور تر ہی پہنچی ناگہان اجل پہنچتی ہی اور بغیر از حاصل ہونی آرزو کی چل کہڑا ہوتا ہی ؛ ح **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَھْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَتَشِبُّ مِنْہُ اثْنَانِ الْحِرْصُ عَلَی الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَی الْعُمُرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اوسی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بوڑہا ہوتا ہی آدمی اور جوان ہوتی ہین اوسمین دو چیزین حرص مال پر یعنی اوسکی جمع کرنی پر اور زندگی پر اور حرص درازگی عمر پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ہر چند کہ آدمی بڈہا ہو یہہ دو صفتین اوس سے شکستہ اور سست نہین ہوتین اسلیے کہ آدمی مجبول ہی اوپر حب شہوات کی اور شہوات بغیر مال اور عمر کی ہاتھہ نہین آتین اور بسبب قوی ہونی اوکیکا بسبب ضعف بدن کی ہی کہ اومین شہوت تو قائم ہی اور قوت عقلیہ کہ قوت شہوت کو زبون رکہی ضعیف ہوگئی وہ دفع اوسکو نہین کرسکتی ؛ بخہای خوی بد محکم شدہ ؛ قوت کندن آن کم شدہ ؛ ح **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ قَلْبُ الْکَبِیْرِ شَابًّا فِیْ اثْنَتَیْنِ فِیْ حُبِّ الدُّنْیَا وَطُوْلِ الْاَمَلِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابوہریرہ سی اوسی نقل کی نبے صلے اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا ہمیشہ ہی دل بوڑہی کا اور آرزو اوسکی جوان یعنی قوی دو چیزون مین محبت دنیا مین اور درازی آرزو مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** محبت دنیا سی لازم ہوتی ہی کراہیت اجل کی اور درازگی آرزو عمر کی مقتضے ہی تاخیر عمل کو ؛ ع ؛ ؛ **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْذَرَ اللّٰہُ اِلٰی امْرِءٍ اَخَّرَ اَجَلَہٗ حَتّٰی بَلَّغَہٗ سِتِّیْنَ سَنَۃً رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نچہوڑی خدا تعالی نی جگہہ عذر کی اور دور کیا عذر اوس شخص سی کہ ڈہیل دی اللہ تعالی نی اوسکی اجل کو یہان تک کہ پہنچایا اوسکو ساتھہ برس کو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی اتنی عمر بخشیے اور فرصت دی اور پہر توبہ و عذر خواہی نکی اور نہ چہوڑی گناہ اب اور کیا جگہہ عذر کے رہی جوان کہتا ہی کہ جب بڈہا ہونگا توبہ کرون گا بڈہا کیا کہیگا اور بعضے کہتی ہین کہ معنے عبارت کی یہہ ہین کہ ثابت



اعوذ جب کیا اوسپر کہ عذر خواہی اور توبہ و استغفار کری اور اسمین تقصیر نکری : ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰى ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ اونسی نقل کی نے صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا اگر ہون ابن آدم کی لیی دو جنگل بھری ہوئی مال سی یعنی بالفرض والتقدیر البتہ ڈہونڈی تیسرا جنگل مال کا یعنی سیر نہین ہوتا ہی بسبب حرص کی اور نہین بھرتا ابن آدمی کی پیٹ کو مگر خاک یعنے جبتک گڑ نہین جاتا حرص اوسکی نہین جاتی اور یہہ حکم باعتبار اکثر کی ہی اور توبہ قبول کرتا ہی اللہ حرص مذموم سی جس کسی سی کہ چاہتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اسلیی کہ توبہ گناہ سی مقبول ہی عمل ظاہر و باطن سی اور یا یہہ معنی ہین کہ پھرتا ہی اللہ تعالی ساتھہ رحمت کی جسپر چاہتا ہی ساتھہ توفیق ازالہ اوس خصلت بد کی اور تہذیب نفس کی اوس سے اور اسمین تنبیہ ہی اوسپر کہ بخل باعث حرص کا بیٹھہ رہا ہی جبلت مین آدمی کی ۔ ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِيْ فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا ابن عمر نی کہ پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بعض بدن میرا یعنی دونو مونڈہی میری جیسیکہ ایک روایت مین ہی بسبب عادت کی کہ وقت کلام اور نصیحت کرنیکی پکڑتی ہین پس فرمایا کہ رہ تو دنیا مین گویا کہ مسافر ہی تو یا گذرنی والا راہ کا اور گن تو اپنی نفس کو مردون سی کہ قبر مین آسودہ ہین اور سب سے گذر گئی ہین اور مشابہت کر اونکی ساتھہ کہ زندگی مین ہیچ حکم مردہ کی رہی نقل کی یہہ بخاری نی ف کہا میرک نی کہ اسمین نظر ہے اسلیی کہ یہہ جو روایت یہان نقل کی ہی یہہ لفظ ترمذی کی ہین اور لفظ بخاری کی اور طرح ہین اور او عابر سبیل مین لفظ او کا یا تو تنویع کی لیی ہی یا بمعنے بل کی ہی تی کی لیی یعنی بلکہ ہو گویا کہ تو گذرنیوالا راہ کا ہی اسمین مبالغہ زیادہ ہی اسلیی کہ مسافر کبھی چند روز کہین اقامت بھی کرتا ہی اور مشغول ہوتا ہی اور جو کہ سر راہ پر گذرنیوالا ہی چلا جاتا ہی اور دل کسنی چیز سی نہین لگاتا اور شرح اس حدیث کی دراز ہی جانا چاہیی کہ حقیقت موت کی کیا ہی منقطع ہونا تصرف روح کا بدن ہی اور لوٹ جانا پیوند اوسکا بدن سی اور باہر آنا بدن کا آلہ ہونیسی روح کی لیی اور روح بدن کی مزیسی معدوم و نابود نہین ہو جاتی بلکہ متغیر ہوتا ہی حال اوسکا جیسیکہ سلب کیجاتی ہین اوس سے آنکھین اور کان اور زبان اور ہات اور پاؤن اور تمام اعضا اور حواس اور جدا کیی جاتی ہین اوس سی اہل اور اولاد اور اقربا اور آشنا اور دوست اور الگ کیی جاتی ہین گہوڑی اور فوج و حشم اور لونڈی اور غلام اور جانور اور سواریان اور زمین اور مکان اور اور جو کچھہ اسباب و آلات دنیا کی ہین پس مشابہ ہونا ساتھہ مردون کی اور در آنا اونکی حکم مین یہہ ہی کہ متصف ہو ساتھہ قطع کرنی علائق بدنی کی حتی الامکان پس قطع کری تصرف روح کا اعضا سی بیچ ارتکاب محرمات اور مکروہات کی اور جانی کہ جو کچھہ کہ اوسکے تصرف مین ہے دنیا سی اوسکی ملک سے نہین ہے بلکہ تمام اللہ تعالی کی ملک ہے ہی اور علامت اوسکی یہہ ہی کہ اوسکی جاتی رہنی سی غمگین نہوا اور نہ اوسکی ہونیسی خوش اور اسی طرح انقطاع کری اہل و اقارب سے اور آشناؤن سی اور لونڈی سبب سے حرام و مکروہ مین نہ پڑی پس جو کوئی کہ ساتھہ ان صفتون کی متصف ہو مشابہ ہوگا ساتھہ مردون کے اور داخل ہوگا اونکی حکم مین بعد از ان رعایت کری اور شرائط و آداب کی کہ بسبب اونکے مشابہ ساتھہ مردون کی ہو ایک اونمین سی توبہ ہی اور وہ برآنا ہی ہر مطلوب سے سوا خدا تعالی کی جیسیکہ موت سی اور زہد ہی اور وہ برآنا ہی دنیا سی اور محبت اوسکی سی اور شہوات اور لذتون اوسکی جیسیکہ موت سے اور توکل ہی اور وہ برآنا ہی قید اسباب سے جیسیکہ موت سے اور قناعت ہے اور وہ برآنا ہی شہوات نفسانیہ سی جیسیکہ موت سے اور توجہ الی اللہ اور مونہہ پھیرنا ماسوی اللہ سے جیسیکہ موت سے پس باقی رہا کوئی مطلوب و محبوب مقصود سوا خدا جل علا کی اور صبر ہے اور وہ باہر آنا ہی حظوظ نفس سے ساتھہ مجاہدہ کی جیسیکہ موت بی مجاہدہ سی اور رضا ہے

اور وہ باہر آنا ہی خوشنودی نفس سے اور درآنا بیچ خوشنودی حق سبحانہ تعالی کی اور تسلیم احکام ازلیہ کی اور سپرد کرنا تمام امور کا ساتھہ تدبیر و اختیار مولی سبحانہ تعالی کی بی منازعت و اعتراض کی جیسکہ موت ہی آور ذکر ہی اور وہ باہر آنا ہی ذکر ماسوی اللہ سی جیسکہ موت سے اور مراقبہ ہی اور وہ باہر آنا ہی حول و قوت سی جیسکہ موت سی یہہ صفات رحالات جب حاصل ہون مشابہ ہوگا مردون کی اور بیچ شمار اہل قبور کی پڑی گا یہہ معنی قول آنحضرت کے وحدثنسک من اہل القبور اور موتوا قبل ان تموتوا ہی یہی معنی رکہتی ہی اور موت اختیاری یہہ ہوگی یہہ ذکر کیا ہی شیخ عبد الوہاب متقی رح بیچ رسالہ فضل التوبہ ع ح **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن عبد اللہ بن عمرو قال مر بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نصلح خوصا لنا فقال ما ہذا یا عبد اللہ قلت شیئ نصلحہ قال الامر اسرع من ذلک** رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث غریب روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا کہ گذری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز ہمپر اس حال مین کہ مین اور مان میری مٹی سی لیپتی تہی کچہہ یعنی دیوار یا چھت کو پس فرمایا آنحضرت نی کہ کیا ہی یہہ یعنی لیپنا اسی عبد اللہ کہا مین نی ایک چیز ہی یعنی دیوار ہی کہ درست کرتا ہون مین اوسکو یعنی بخوف گر پڑنی اوسکے یا زیادتی استحکام کی یہی فرمایا آنحضرت نی امر جلد تر ہی اس سی نقل کی یہہ احمد نی اور ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** یعنی اجل قریب تر ہی خراب ہونی اس گہر کی سی یعنی تو سنوارتا ہی گہر کو بخوف گر پڑنے کے پہلی مرنی تیرکی اور رہے یون کہ تو مر جاویگا پہلی گرنی اوسکی پس اصلاح محل تجکو بہتر ہی اصلاح گہر سی اسمین دلکا لگانا عبث ہی اور ظاہر یہہ ہے کہ وہ بنانا ضروری نہوگا بلکہ مضبوطی اور زینت کی لیی ہوگا ع **وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول لم نجد الماء تیمموا بالتراب فاقول یا رسول اللہ ان الماء منک قریب یقول ما یدریني لعلی لا ابلغہ** رواہ فی شرح السنۃ وابن الجوزی فی کتاب الوفاء اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہی پشاب کرتی یعنی کہی پس تیمم کرتی مٹی سی یعنی پہلی اسکی کہ وضو کرین پس کہتا مین یا رسول اللہ تحقیق پانی آپ سی نزدیک ہی یعنی اس قدر دور نہین کہ اوسکی سبب سی تیمم کیجی فرمائی آنحضرت کس چیز نی معلوم کروایا تجکو یعنی کیا جانو مین کہ شاید نہ پہنچون مین اس پانی تک نقل کی یہہ شرح السنہ مین و ابن جوزی نے کتاب الوفا مین **ف** یعنی ڈرتا ہون مین کہ عمر وفا کرے اور اجل آنحی اور فرصت نہ پاون مین کہ وضو کرون اسلیے تیمم کر لیتا ہون کہ ایک طرحکی طہارت حاصل ہی **وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ہذا ابن ادم وہذا اجلہ ووضع یدہ عند قفاہ ثم بسط فقال وہذا املہ** رواہ الترمذی اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یہہ آدمی ہی اور یہہ اجل اوسکی ہی یعنی نزدیک ہی اوس سی اور رکہا آنحضرت نی ہاتہہ اپنا نزدیک گدی اپنی کی یعنی واسطی تصویر اور تمثیل قریب ہونی موت کے ساتہہ آدمی کی پہر کہولا اور دراز کیا آنحضرت نی ہاتہہ اور دور رکہا گدی سی یعنی واسطی دکہانی درازی آرزو کی پس فرمایا اوس جگہہ یعنی دور تر ہی آرزو اوسکی یعنی اجل نزدیک آئی اور آرزو دور گئی نقل کیا یہہ ترمذی نی **ف** یہہ ترجمہ موافق ترجمہ حضرت شیخ رح کی ہی اور ملا علی نی یون لکہا ہی کہ یہہ ابن آدم ہی ظاہر یہہ کہ یہہ اشارہ حسیہ ہی طرف صورۃ معنویہ کے اور اسی طرح قول حضرت کا یہہ اجل اوسکی ہی اور بیان واضح اسکا یہہ ہی کہ حضرت نے اشارہ کیا اپنی ہاتہہ سی گی کی جانب اپنی بیچ مسافت زمین کے کہ بیچ مسافہ ہوا کے طول مین یا عرض مین اور فرمایا کہ یہہ ابن آدم ہی یہہ بھی ہتایا ہاتہہ اور رکہا قریب سجگہی کہ رکہا تہا پہلے اور فرمایا کہ یہہ اجل اوسکی ہی اور رکہا ہاتہہ اپنا یعنی وقت کہنی ہذا ابن ادم وہذا اجلہ کی بیچ عقب اوس مکان کے کہ اشارہ کیا ساتہہ اوسکی طرف اجل کی پہر پہیلایا ہاتہہ اپنا یعنی بہت کہولنی بالشت کی ساتہہ تہلی اور انگلیون اپنی کی یا معنی بسط کے یہہ مین کہ پہیلایا مسافت مین اوس جگہہ سی کہ اشارہ کیا تہا ساتہہ اوسکی طرف اجل کی پس فرمایا اوس جگہہ اور اشارہ کیا طرف جگہہ دور کی کہ یہہ آرزو اوسکی ہی حاصل یہہ کہ اس اشارہ ہی بیدار کیا خواب غفلت سی کہ اجل ابن ادم کی قریب تر ہی طرف اوسکی آرزو اوسکیسی اور آرزو اوسکی دراز تر ہی اجل اوسکیسی جیسکہ

ایک شاعر فنی رحمت کرے اللہ پسر ہے کل امر فنی مصیح فی اہلہ والموت ادنی من شراک نعلہ یہہ مضمون مجھی ہے سو جہاں ہی اس مقام مین واسطی واضح کرنی مطلب کے **وعن** ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرز عودا بین یدیہ واخر الی جنبہ واخر ابعد فقال اتدرون ما ہذا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ہذا الانسان وہذا الاجل امرہ قال وہذا الامل فیتعاطی الامل فیلحقہ الاجل دون الامل رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابو سعید خدری سی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی گاڑی ایک لکڑی آگی اپنی اور ایک لکڑی پہلو مین اوسکی اور گاڑی ایک اور لکڑی بہت دور یعنی دوسری لکڑی سی یا دو نوسی پہر فرمایا تم جانتی ہو کیا ہے یہہ یعنی کیا ہی مراد انسان اور وسکی مثال مین یہہ کہا صحابہ نی اللہ اور رسول وسکا خوب جانتی ہین فرمایا یہ انسان ہی یعنی پہلی لکڑی مثال انسان کی ہی اور یہہ دوسری لکڑی کہ اوسکی پہلو مین گاڑی ہے یعنی مثال ہی موت کی کہ متصل ہی آدمی سی کہا ابو سعید خدری نی کہ گمان کرتا ہو مین آنحضرت کو فرمایا یہہ ہے لکڑی کہ بہت دور گاڑی ہین نی آرزو آدمی کی ہی کہ دور دراز گئی ہی پس گرفتار رہتا ہی آدمی آرزو مین اور مشغول رہتا ہی آرزو کی چیزون مین اور ارادہ کرتا ہے اوسکی حاصل ہونیکا پس پہنچتی ہی اجل یعنی پہلی اوسکی کہ تمام ہوا آرزو تقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال عمر امتی من ستین سنۃ الی سبعین رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی ہریرہ سی وسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا عمر میری امت کی ساٹھہ برس سے ستر برس تک نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی

ف یعنی آخر امت میری کی ابتدا ساٹھہ برس ہین اور انتہا اوسکی ستر برس اور یہہ باعتبار اکثر کی ہی اور کبھی اس سی زیادہ بھی ہوتی ہی جیسکہ آگی کی حدیث مین فرمایا **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعمار امتی ما بین الستین الی السبعین واقلہم من یجوز ذلک رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اکثر عمر ہین امت میری کی ساٹھہ برس سی ستر برس تک اور کمتر ہین امت مین سی ایسی لوگ کہ تجاوز کرین اس سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی

ف یعنی ستر سی کہ پچہتر سو برس کو یا زیادہ کو اور اکثر جو اطلاع پائی ہی سبھی اوپر درازگی عمر کی اس امت مین معمرین صحابہ اور ائمہ مین سی یہہ لوگ ہین انس ابن مالک کہ اکیسو تین برس کی ہو کر مرے اور اسماء بنتی ابو بکر رضی کی سو برس کی اور حال اونکا یہہ تہا کہ نہ دانت ٹوٹی تہی اور نہ عقل مین کچھہ خلل آیا تہا اور ان دونون سی زیادہ عمر حسان بن ثابت کی تہی کہ ایکسو بیس برس کے ہو کر مری ساٹھہ برس کفر کی حالت مین رہے اور ساٹھہ ہی برس اسلام مین اور انسی زیادہ عمر سلمان فارسی کی ہوئی کہ اڑہائی سو برس کی عمر مین مرے واللہ اعلم **وذکر** حدیث الشیخین فی باب عیادۃ المریض اور ذکر کی گئی حدیث عبد اللہ بن شخیر کی ہی باب عیادت المریض کی

الفصل الثالث

عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اول صلاح ہذہ الامۃ الیقین والزہد واول فسادہا البخل والامل رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عمرو بنتی شعیب کی سی وسی نقل کی اپنی باپ سی وسی اپنی دادا سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا

ف یقین کرنا اس پر کہ اللہ تعالی رزاق اور متکفل ارزاق کا ہی قال اللہ تعالی وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا اور زہد بی رغبتی کرنی دنیا مین اور جب یقین رزقیت حق پر حاصل ہوتا ہی تو بخل نہین کرتا اس لیے کہ بخل سبب ہے یقینی ہونے رزق کی ہوتا ہی کہتا ہی کہ اگر مال صرف کرونگا تو پھر کہان سی کہاونگا اور جب زہد کیا درازگی آرزو کی اور امید بقا کی دنیا مین نہین رہتی اس سبب سے کہا کہ اول فساد اس امت کا بخل اور آرزو ہی کہ یہہ ضد ہین یقین کرنی رزاقیت حق کی اور زہد کرنیکی دنیا مین اور جان کہ شیخ عبد الوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ نی رسالہ حبل المتین فی تحصیل الیقین کے لکہا ہی کہ اعتقاد جب حد جزم کو پہنچا اور سند پکڑی نبوت کا ساتھہ دلیل اور برہان کی ہو کہ اثبات حق کری اوسکو حکما اور متکلمین کی اصطلاح مین یقین کہتی ہین لیکر

بقا کا دنیا مین نقل کی یہہ بیہقی فی شعب الایمان مین ۴

صوفیہ کی نزدیک جب تک کہ تصدیق دل پر غالب نہو اس طرح کی کہ متصرف و صاحم ہو دل پر یا اون چیزون کی رغبت دلاوی کہ موافق ہون شرع کی اور اون چیزون سی کہ مخالف شرع کی ہون باز رکہی اوسکو یقین نہین کہتی مثلاً سبھون کو جزم آنی موت کا حاصل ہی لیکن جسکی دل پر ذکر موت کا غالب ہوا ور حاکم و متصرف ہو یعنی اوسکی سبب سے مستعد رہے موت کا ساتہہ کرنی طاعت کی اور ترک کرنی گناہون کی وہ صاحب یقین ہی اور یقین چار جگہہ چاہیی اگرچہ تمام خبرین کہ خبر دی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکی جگہہ یقین کی ہین یعنی اونپر یقین لانا چاہیی لیکن اصول اونکی چار خبرین ہین کہ سالک کو اونپر یقین کرنا ضرور ہی اول توحید کہ جانی کہ جو کچھہ واقع ہوتا ہی حق تعالی ہی کی قدرت سی واقع ہوتا ہی دوسرے توکل اور یقین کامل کہ ہتا اللہ تعالی کی ضمانت پر ہیچ پہنچانی رزق کی تیسرے یقین کرنا بیچ جزا اعمال کی قسم ثواب و عذاب سی جو ہی یقین کرنا اسکا کہ اللہ تعالے مطلع ہی بندون کی احوال پر ہر حال پس فائدہ یقین کا بیچ توحید کی یہہ ہی کہ نہین التفات ہوگا طرف مخلوقات کی اور فائدہ یقین کا بیچ پہنچنی رزق کی اجمال ہی بیچ طلب کرنی اوسکی کی یعنی میانہ روی کریگا اوسکی طلب کرنی مین نہ ترک کرنا تاسف کا اوپر فوت ہونی رزق کی اور فائدہ یقین کا بیچ جزا اعمال کی سبقت کرنی ہی طاعت پر اور دور ہونا گناہ سی اور فائدہ یقین کا بیچ اطلاح خدا تعالی کی یہہ ہی کہ مبالغہ کریگا بیچ اصلاح ظاہر و باطن کی تمام ہوا حاصل کلام شیخ کا اور مراد حدیث مین یقین کرنا ہی رزاقیت خدای تعالی پر اور توکل کرنا اوسپر جیسکی کہا ہمنی اوپر اور یقین کرنا رزاقیت حق پر اور پہنچنی رزق اور یقین کامل کرنا ضمانت خدا تعالے پر ایک مرتبہ عالی ہی مراتب سے اور اوس سے چار نہین سالک کو حق کو اور فراغ عبادت موقوف ہی اوسپر کہا شیخ امام قطب وقت ابو الحسن شاذلی نی اکثر پر دے خلق کی حق سی دو ہین فکر رزق کی اور خوف کرنا خلق سی اور فکر رزق کی اشد ہی دونون پردون مین اور منقول ہی اصمعی سی کہ کہا اونہون نی کہ پڑہی ہین ایک اعرابی کی آگی سورہ والذاریات پس جب پہنچا مین اس آیت پر وفی السماء رزقکم کہا اعرابی نی بس کر پہر مائل ہوا اپنی اونٹنی کی طرف اور نحر کیا اوسکو اور بانٹا اوسکو اون لوگون پر کہ آگی اوسکی تہی اوپر پہچی اوسکی اور قصد کیا طرف تلوار اور کمان اپنی کی اور توڑ ڈالا اونکو اور پیٹہہ پیہر کر چلا گیا پہر ملا مین اوس سی طواف مین احال مین کہ دبلا ہو گیا تہا جسم اوسکا اور زرد ہو گیا تہا رنگ اوسکا پس سلام کیا اوسنی مجہپر اور کہا کہ پڑہو وہی سورۃ پس جب پہنچا مین اوسی آیت پر یعنی وفی السماء رزقکم پر ایک چیخ ماری اور کہا قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا پہر کہا اعرابی نی کہ کچھہ اور بہی سوار اسکی پس پڑہا یعنی فورب السماء والارض انہ لحق پس ایک چیخ ماری اعرابی نی اور کہا یا سبحان اللہ کون ہی وہ شخص کہ غصہ دلایا اللہ تعالی کو یہان تک کہ قسم کہائی پس نہ سہا مانا کہنا اوسکا یہان تک کہ تکلیف دی اوسکو قسم کہانیکی کہی یہہ بات تین دفعہ اور نکل گیا ساتہہ اوسکی دم اوسکا۔ ۱۲ عن سفیان الثوری قال لیس الزہد فی الدنیا بلبس الغلیظ واکل الجشب انما الزہد فی الدنیا قصر الامل رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی سفیان ثوری سی کہ کہا نہین ہی زہد دنیا مین ساتہہ پہنچی کپڑی موٹی اور سخت کی اور ساتہہ کہانی دال ولی اور بی مزہ کے اور روٹی خشک کے نہین ہی زہد دنیا مین گر کوتاہی ارزو کی نقل کیا ہی شرح السنہ مین غلیظ وہ کپڑا کہ موٹا ہو سوت مین اور خشن ساتہہ زبرخ اور زیر شین کی وہ کپڑا کہ سخت ہو بنا وٹ مین اور جشب ساتہہ زبرج اور زیر شین کے کہانا سخت بی مزہ اور بعضون نی کہا روٹی بغیر الون کی اور کوتاہی ارزو کی اور مستعد ہونا موت کی لیی ساتہہ جلد کر نیکے طرف توبہ کی اور علم و عمل کی اور حاصل یہہ کہ زہد حقیقی وہ ہی کہ ہو بیچ حال قلبی کے کہ بیزار ہو دنیا سی اور رغبت کرہ طرف عقبی کی اور نہین ہی مدار اوپر انتفاع اور عدم انتفاع قالبی کی اسلیی کہ برابر ہین دونون امر اسمین بہ اعتبار حقیقت کے اگرچہ ہی لباس کے بی تکلفی کو اور کم کہانی اور بے مزہ کہانیکو تاثیر بڑی بیچ استقامت بندیکی طریقت پر حاصل یہہ کہ حب دنیا دلمین ہلاک کرنیوالی ہی واسطی ہلاک ہونیوالی کی ہونا دنیا کا اوپر قالب سالک کے اور مشابہ ہی دل کشتی کی کہ اگر پانی کشتی کی اندر آوی تو ڈبو دیتا ہی اوسکو مع بیچہی لون اوسکے اور اگر باہر اوسکی

رہتا ہی اور گرد اوسکی تو جاری کرتا ہی اوسکو اور پہنچاتا ہی اوسکو طرف جگہہ اوسکے چنانچہ اسلیی فرمایا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نعم المال الصالح للرجل الصالح اور اختیار کیا ایک جماعت نے صوفیہ اور ملاسیہ مین سی پہنا لباس عوام کا اور بعضون نے لباس امیرون کا ساوا سطی چھپانی احوال اپنی کے ۞ وعن زید بن الحسین قال سمعت مالکا وسئل ای شیء الزهد فی الدنیا قال طیب المکسب وفی صفۃ الامر رواہ البیهقی فی شعب الایمان اور روایت ہی زید بن حسین سی کہا زید بن حسین نی کہ یا رہی امام مالک کا کہ سنا مینی امام مالک سی اس حال مین کہ پوچہا گیا اوسنے کہ کیا ہے زہد دنیا مین کہا حلال کسب اور کوتاہ ہونا آرزو کا نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف مکسب سے مراد ہی مکسوب یعنی کمائی پینی کی چیزین کہ ہون حلال طیب اسکی فرمایا اللہ تعالی نی رسولون کو کلوا من الطیبات واعملوا صالحا اور فرمایا یا ایها الذین امنوا کلوا من طیبات ما رزقناکم واشکروا للہ ان کنتم ایاہ تعبدون اور کوتاہ ہونا آرزو کا یعنی ساتہہ بہت کرنی عمل کی بخوف آنی اجل کی اور زہد کرنا دنیا مین رغبت دلاتا ہی عقبی مین اگر کوئی کہی کہ کیا ہی وجہ کسب حلال کو زہد مین جواب اوسکا یہہ ہی کہ یہہ رد ہی اوس شخص پر کہ گمان کرتا ہی کہ زہد بیچ سر کے ترک کرنی دنیا کی اور پہنی موٹی کپڑی اور کہانی سوکہی روٹی اور مسجد کی رہنی کی ہی اوسکو رد کیا کہ نہین ہی حقیقت زہد کی وہ چیز کہ گمان کیا تو نی بلکہ حقیقت اوسکی یہہ ہی کہ کہاوے حلال اور قناعت کری تو قدر ضرورت پر اور کوتاہ کری آرزو کو جیسکہ فرمایا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ زہد کرنا دنیا مین نہین ہی ساتہہ حرام کرنے حلال کی اور نہ ساتہہ ضائع کرنی مال کی ولیکن زہد دنیا مین یہہ ہے کہ ہو اوس چیز پر کہ تیری ہاتہہ مین ہی بہت اعتماد کرنیوالا نسبت اوس چیز کی کہ اللہ کی ہاتہہ مین ہے

باب استحباب المال والعمر للطاعۃ

باب بیچ بیان محبت مال کی اور عمر کی طاعت کی لیی ف یعنی اسمین بیان ہی اسکا کہ جائز ہی طلب کرنا محبت مال کا اور درازی عمر کا واسطی صرف کرنی اسکے عبادت اور طاعت مین ۞ ع استحباب نیک گنا اور مال خواستہ اموال جماعت اور اشتیاق مال کا میل ہی اسلیی کہ آدمی بالطبع اوسکی طرف مائل ہی اور عمر ساتہہ زبر اور پیش عین اور جزم میم کی زندگانی اور جینا اور ساتہہ پیش عین اور پیش میم کی ہی آیا ہی اور یہہ فصیح تر ہی اور اگر مقام قسم مین واقع ہو تو زبر فصیح تر ہی

الفصل الاول

فصل پہلی عن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یحب العبد التقی الغنی الخفی رواہ مسلم اور روایت ہی سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی دوست رکہتا ہی بندی متقی غنی گوشہ نشین کو نقل کی یہہ مسلم نی ف متقی وہ کہ بچی ممنوع چیزون سی یا وہ کہ خرچ کری مال اپنا اہلو لعب مین اور بعضون نی کہا کہ متقی وہ ہی کہ بچی حرام اور شبہات سی اور تورع کری خواہش نفس کی چیزون اور مباحات سی اور غنی سی مراد تونگری ساتہہ مال کی ہی یا ساتہہ دل کی اور لانا اس حدیث کا اس باب مین دلالت کرتا ہی اسپر کہ مراد تونگری ساتہہ مال کی ہی اور یہہ منافی ہی نہین ہی غنا نفس کی بس لیی کہ وہ اصل اور فرد اکمل ہی غنا مین اور مترتب ہوتا ہی اسپر غنا ساتہہ مال کا کہ باعث ہی حاصل ہونی درجات کا دنیا اور عقبی مین حاصل یہہ کہ مراد اس ہی غنی شاکر ہی اور اس سی دلیل پکڑی ہی بعضون نی کہ غنی شاکر افضل ہی فقیر صابر سی لیکن معتمد خلاف اسکی ہی چنانچہ بیان اسکا اوپر ہو چکا اور خفی سی مراد یا تو گوشہ نشین ہی کہ سب سے انقطاع کرکر مشغول ہوا اپنی رب کی عبادت مین یا مراد ہی خبر پوشیدہ کرنیوالا کہ نیک کام اور صرف مال اللہ تعالی کی رضامندی مین اس طرح پوشیدہ کری کہ کوئی مطلع نہ ہو اوسپر اور یہہ شامل ہی فقیر کو بہی اور بہ ظاہر تر ہی اوسکی ساتہہ حاد ہملہ کی بہی روایت کیا گیا ہی یعنی مہربانی اور احسان کرنیوالی حق پر اور صحیح اول ہی ہی اور اسمین دلیل ہی اوسکی لیی کہ کہتا ہی گوشہ نشینی افضل ہی اختلاط سی اور جسنی فضیلت دیتی ہی اختلاط کو تاویل کی ہی اوسکی ساتہہ گوشہ نشینی لیے وقت فتنہ کی یا عمل کرنیوالا اوپر اختلاط بردون کے

ع وذکر حدیث ابن عمرہ حسدا لا فی اثنتین فی باب فضائل القرآن اور ذکر کی گئی حدیث ابن عمر کے سوا رشک کا یہہ ہی لا حسد الا فی اثنتین پیچ باب فضائل قران کی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی بکرۃ ان رجلا قال یا رسول اللہ ای الناس خیر قال من طال عمرہ وحسن عملہ قال فای الناس شر قال من طال عمرہ وساء عملہ رواہ احمد والترمذی والدارمی ی روایت ہی ابی بکرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نی کہا یا رسول اللہ کونسا آدمی بہتر ہی فرمایا وہ شخص کہ دراز ہو عمر اوسکی اور نیک ہون عمل اوسکی پھر کہا اوس شخص نے کہ کونسا آدمی بدتر ہی فرمایا وہ شخص کہ دراز ہو عمر اوسکی اور بد ہون عمل اوسکی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے اور دارمی نی **ف** ظاہر عبارت سی یہہ حکم غالبا کا ہی یعنی اچھی یا بری عمل زیادہ ہون اور اگر عمل نیک و بد برابر ہون تو ایک وجہ کر خیر ہوگا اور ایک وجہ کر شر باوجودیکہ ثابت ہونا اس مادہ کا نادر ہی ط ح **وعن** عبید بن خالد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخی بین رجلین فقتل احدھما فی سبیل اللہ ثم مات الاخر بعدہ بجمعۃ او نحوھا فصلوا علیہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما قلتم قالوا دعونا اللہ ان یغفر لہ ویرحمہ ویلحقہ بصاحبہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاین صلوتہ بعد صلوتہ وعملہ بعد عملہ او قال صیامہ بعد صیامہ لما بینھما ابعد مما بین السماء والارض رواہ ابو داود والنسائی اور روایت ہی عبید بن خالد کی سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بھائی چارہ کیا درمیان دو شخصون کی یعنی صحابہ مین سی پس مارا گیا ایک اون دونون مین سی اللہ کی راہ مین یعنی شہید ہوا جہاد مین پھر ادوسرا یعنی اپنی بستر پر بعد شہید ہونی بھائی اپنی کی بقدر ایک ہفتہ کی یا قریب ہفتہ کی یعنی تخمینا کچھ کم یا زیادہ پس نماز ادا کی صحابہ نی اوسپر پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا کہا تمنی اور کیا پڑہا تمنی نماز مین کہ اسپر پڑہی یعنی کیا دعا کی اسکی لیئی کہا صحابہ نی کہ دعا کی ہمنی خدا تعالی سی کہ بخشی گناہ اسکی اور رحمت کری اسپر اور پہنچاوی اوسکو ساتھہ یار اوسکے کہ شہید ہوا یعنی پیچ مرتبہ عالی اور مقام اوسکی جنت مین جیسیکہ دنیا مین اتحاد رکھتی تھی اسمین اور رہتی تھی اکٹھی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پس کہان گئی نماز اسکی بعد نماز اسکے یعنی یہہ جزا ہی شرط محذوف کی یعنی جبکہ دعا کی تمنی اللہ سے کہ پہنچاوی اسکو ساتھہ یار اسکے بگمان اسکی کہ مرتبہ اسکا کم ہی مرتبہ بھائی اسکی سی پس کہان گئی نماز زاید اس میت کی کہ ادا کی بعد نماز اس شہید کی اور کہان گیا ثواب اور عملون اس مزدکا کہ بعد اسکی کئی یا فرمایا کہ کہان گیا ثواب روزہ اسکیکا کہ بعد اوسکی رکھا تحقیق تفاوت درجہ کا کہ درمیان دو شخصون کی ہی بہشت مین اور قرب الہی مین دور تر اور زیادہ تر ہی تفاوت اس مسافت سی کہ درمیان آسمان اور زمین کی ہی نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی **ف** یعنی مرتبہ اس میت کا اعلی ہی شہید سی یہان اشکال یہہ وارد ہوتا ہی کہ کیونکر افضل اور غالب ہو عمل اس شخص پچھلی کا کہ ایک ہفتہ تین کیا اوپر شہادت اوس شخص کی کہ پہلی شہید ہوا باوجودیکہ درجہ شہادت کا کہ راہ خدا مین اور اظہار دین حق مین پایا بالاتر ہی خصوصا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین کہ زمانہ ابتداء اسلام اور قلت مددگارون دین کا تھا جواب اسکا یہہ ہی کہ وہ شخص پچھلا ہی مرتبہ میں اسکے برابر تھا راہ خدا مین اور نیت شہادت کی رکھتا تھا پس جزا دیا گیا اپنی نیت پر ط ح **وعن** ابی کبشۃ الانماری انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ثلث اقسم علیھن واحدثکم حدیثا فاحفظوہ فاما الذی اقسم علیھن فانہ ما نقص مال عبد من صدقۃ ولا ظلم عبد مظلمۃ صبر علیھا الا زادہ اللہ بھا عزا ولا فتح عبد باب مسئلۃ الا فتح اللہ علیہ باب فقر واما الذی احدثکم فاحفظوہ فقال انما الدنیا لاربعۃ نفر عبد رزقہ اللہ مالا وعلما فھو یتقی فیہ ربہ ویصل رحمہ ویعمل للہ فیہ بحقہ فھذا بافضل المنازل وعبد رزقہ اللہ علما ولم یرزقہ

ف ابو داود کی روایت مین اس حدیث کا ذکر ہی باب الرجاء والخوف مین

مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ يَقُولُ لَوْ اَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ فِيهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَاَجْرُهُمَا سَوَاءٌ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا فَهُوَ يَخْبِطُ فِي مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ وَلَا يَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ وَلَا يَعْمَلُ فِيهِ بِحَقٍّ فَهٰذَا بِاَخْبَثِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ لَمْ يَرْزُقْهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُولُ لَوْ اَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ فِيهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهِ وِزْرُهُمَا سَوَاءٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

اور روایت ہی ابی کبشہ انماری سی یہہ کہ اونی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تین خصلتین اور تین حکم ہین کہ قسم کہاتا ہون نہین اوپر کہ وہ حق ہین اور بیشتہا ہون تمہاری آگی ایک حدیث یعنی حدیث بڑی یا ایک حدیث اور پس یاد رکہو اوسکو یعنی آخر کو یا مجموع کو پس وہ تین یہہ ہین کہ قسم کہاتا ہون اونکی حقیقت پر وہ یہہ ہین پس تحقیق شان یہہ ہی کہ نہین کم ہوتا مال بندہ کا بسبب صدقہ دینی کی یعنی صدقہ دینا اگرچہ صورت مین نقصان ہی لیکن چونکہ موجب خیر و برکت کا ہی دنیا مین اور سبب حصول ثواب کا آخرت مین ہیچ حکم زیادتی کی ہی نہ نقصان کی اور نہ ظلم کیا کوئی بندہ کا یعنی ظلم کیا جاتا اور نہ لیا گیا اوس سی مال ناحق کہ صبر کیا اوس بندہ نی اوسپر یعنی اگرچہ متضمن ہتا وہ ایک طرح کی ذلت کو مگر کہ زیادہ کی اوس بندہ کی یہی خدای تعالی نی بسبب اوس مظلمہ کے عزت یعنی اپنی نزدیک جیسیکہ وہ زیادہ کرتا ہی ظالم کی یہی اپنی نزدیک ذلت بسبب اوسکی یا زیادہ کرتا ہی اللہ تعالی بسبب اوسکی عزت اوسکی یہی دنیا مین انجام کار کو جیسیکہ حاصل ہوتی ہی ظالم کی یہی ذلت بسبب اوسکی اگرچہ بعد ایک مدت کی ہو اور اکثر اذلت جاتا ہی امر کہ کیا جاتا ہی ظالم زیردست و ذلیل مظلوم کی آگی از روی جزای موافق کی اور نہ کہولا کسی بندے نی یعنی اپنی نفس پر دروازہ سوال کرنیکا یعنی لوگون سی بغیر حاجت و ضرورت کی بلکہ بقصد غنا اور زیادتی کی مگر کہ کہولا اللہ تعالی نی اوسپر دروازہ فقر کا یعنی محتاج کا کہ طرح بطرح کی حاجتین پیش آتی ہین یا لیلیتا ہی اوس نعمت کہ اوسکی پاس ہی پس پڑتا ہی نہایت خرابی مین اور اسی پر وہ حدیث کہ کہتا ہی یعنی بیان کرتا اوسکا پس یاد رکہو اوسکو یہہ ہی کہ کہتا ہون پس فرمایا آنحضرت نی بیچ بیان اوس حدیث کی نہین ہی دنیا مگر چار آدمیون کی لیے اور منحصر ہی احوال دنیا کا اس چار مرتبہ مین اول وہ بندہ کہ دیا اوسکو اللہ تعالی نی مال و علم کہ بسبب اوسکے طریقہ خرچ کرنیکا اور کیفیت خرچ کرنی مال کی مصارف خیر مین سمجہتا ہی پس وہ بندہ تقوی کرتا ہی اوس مال مین رب اپنی کا کہ نہین خرچ کرتا اوسکو حرام اور چیزون نا پسندیدہ حق ہین اور احسان کرتا ہی اپنون سی اور کام کرتا ہی واسطی خدا تعالی کی اوس مال مین موافق حق مال کی یعنی ادا کرتا ہی واسطی اللہ تعالی کی حقوق کہ متعلق ہین ساتہہ مال کی مثل زکوۃ اور کفارات اور ضیافت اور صدقات کی پس یہہ بندہ ہیچ کامل ترین مراتب کی ہی یعنی بہت اچہی خصلت رکہتا ہی دنیا مین یا ہیچ اعلی درجات کی ہی عقبی مین اور دوسرا وہ بندہ ہی کہ دیا ہی اوسکو اللہ تعالی نی علم کہ وہ اچہی طرح ثواب کی جگہہ خرچ کرنا مال کا جانتا ہی اور نہین دیا ہی اوسکو اللہ تعالی نی مال پس یہہ بندہ بمقتضای علم کی کہ رکہتا ہی صادق ہی نیت اوسکی اور دوست رکہتا ہی اور آرزو کرتا ہی مال کی جو نیکی کہتا ہی کہ اگر ہوتا میری پاس مال تو بہر عمل کرتا مین عمل فلانی کا سا کہ تقوی کرتا ہے پروردگار کا مال مین اور صلہ رحم کرتا ہی اور صرف کرتا ہی مال کو حقوق مین پس ثواب اوندونون کا برابر ہی یعنی اگرچہ بندہ اول بسبب ہونی مال کی خرچ کرتا ہی اور دوسرا نہین کرتا لیکن بسبب نیت صادق کی اجر اسکا پاتا ہی اور تیسرا وہ بندہ ہی کہ دیا ہی اوسکو خدا تعالی نی مال اور نہین دیا ہی اوسکو علم کہ بسبب اوسکی تقوی کرے اور خرچ کرے مال کو حقوق مین پس وہ بہکتا ہی بیچ مال اپنی کی بغیر استعمال کرنی علم کی یعنی اس طرح کہ امساک کرتا ہی کبہی از راہ حرص و رغبت دنیا کی اور کبہی خرچ کرتا ہی واسطی ستانی اور دکہانی اور فخر و تکبر کی نہین تقوی کرتا بیچ خرچ کرنی اوس مال کی ریا اپنی کا یعنی بسبب ہونی علم کی بیچ یعنی اور صرف کرنی اوسکی اور نہین احسان و سلوک کرتا ناتی داردن سی یعنی بسبب قلت رحم

اور زہونی علم اور ہونی کثرت حرص وبخل کی اور نہین عمل کرتا آدمین ساتھہ حق کی یعنی کسی طرح کی حق کی خواہ اللہ کا ہو خواہ بندونکا پس یہہ شخص سچ پلیدترین مرتبہ کی ہی اور چوتھا وہ بندہ ہی کہ نہین دیا اوسکو اللہ نی مال اور نہ علم وتمیز وسیان وجوہ خیر وشر کی پس وہ کہتا ہی کہ اگر ہوتا میری پاس مال تو البتہ عمل کرتا مین آسین فلانی کا سا یعنی اہل شر مین ہی پس وہ مغلوب ہی سبب نیت اپنی کی یا پس وہ بنیت ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث صحیح ہی ف یہان نیت کو اوپر معنی عزم کی حمل کرنا چاہیی آوی عزم گناہ پر ماخوذ ہوتا ہی اور معنی عزم کی یہہ ہین کہ بجدی اوپر اور کوئی مانع اوسکی جانب سی نہین ہی مگر نہونا قدرت کا اور نہ پہنچا اوسکو اگر قدرت پاوی اوپر پہنچی اوس تک تو فی توقف کرتا ہی مثلاً اگر کوئی عزم زنا پر کری گنہگار ہی اور ماخوذ ہی اوسپر اگرچہ عزم زنا کا نہین ہی لیکن ایک گناہ ہی علیحدہ اور تفصیل کلام کی یہہ ہے کہ اول وسواس شیطان ہی کہ لوسین پڑتا ہی بغیر کسب وعمل کی اوسکو باحس کہتی ہین اور حس پر مواخذہ نہین اور جب خاطر مین پہنچی اور باطن مین جولان کری اور پھری اوسکو خاطر کہتی ہین اور خاطر ہی اس امت مرحومہ سی مرفوع اور معاف ہی اور مواخذہ نہین اوسپر اور یہہ خصائص اس امت سی ہی بعد ان ہم ہی کہ قصد ونیت فعل کی رکھی اور مساوات مین بجرم ونصیت کے حسنات کی تو ہی برابر درسیات مین نہین بعد ان عزم ہی جیسکو بیان کیا اسین معاخذہ جسطرح کہ ذکر کیا اور ملا علی رح نی علم کی طرف یعنی کام کرتا ہی واسطی اللہ کے علم مین بحق علم کے کہ ادا کرتا ہی حق اوسکا عمل کرتا ہی اوسپر ساتھہ حق اللہ کی اور حق بندونکے اوسکے پس یہہ کلمہ قول ابن ملک کا مثل قول حضرت شیخ کی نقل کیا ہی اور معنی نفط بخبط کی حضرت شیخ نی یہہ لکھی ہین کہ خبط وخلط کرتا ہی اپنی مال مین اور بات اوپر اتو ماتا ہی تمیز علم اور دانش اور تامل اور تمیز کی طریق خیر وشر مین اور صرف کرتا ہی اوسکو غیر حق مین جیسیکہ فرمایا ہی لاتقی اخر اور ملا علی نی یہہ معنی لکھی ہین کہ اوتھتا ہی اور پیتا ہی ساتھہ جمع کرنی مال کی اور نہ دینی کی اور تحلف ہوتا ہی حال مین باعتبار خرچ کرنیکی اور مساک کی اپنی مال مین وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ تعالی اذا اراد بعبد خیرا استعملہ فقیل وکیف یستعملہ یا رسول اللہ قال یوفقہ لعمل صالح قبل الموت رواہ الترمذی اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی جبکہ ارادہ کرتا ہی ساتھہ بندہ کی بہلائی کا یعنی انجام کار اوسکی مین تو کرواتا ہی اوس سی بہلائی پس کہا گیا اور پوچھا گیا آنحضرت سی کہ کس طرح کرواتا بہلائی اوس سی یا رسول اللہ فرمایا کہ توفیق دیتا ہی اوسکو عمل نیک کی پہلی موت کی نقل کی ابن ترمذی نی ف یعنی یہان تک کہ مرتا ہی تو بہ اور عبادۃ پر پس ہوتا ہی اوسکا خاتمہ بخیر اور اس سی فضیلت حیات کی لازم آتی کہ اسمین کار نیک کرسکتا ہی ۱۲ وعن شداد بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکیس من دان نفسہ وعمل لما بعد الموت والعاجز من اتبع نفسہ ھواھا وتمنی علی اللہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی شداد بن اوس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دانا اور توانا وہ شخص ہی کہ ذلیل ورفرمان بردار کری اپنی نفس کو اللہ تعالی کی امر کا اور منتاد کری اوسکو اوسکی حکم اور قضا وقدر کا اور عمل کری واسطی ثواب وجزا کی کہ بعد موت کی پاویگا اور احمق اور نادان وناتوان وہ شخص ہی کہ تابع کری اپنی نفس کو خواہش نفس کا یعنی جو کچھہ کہ نفس چاہی چیرین حرام اور شبہات اور لذات اور مرغوبات دیوی اوسکو اور قیدی ہو خواہش نفس کا اور باوجود اوسکی گناہ کرتا ہی اور خلاف فرمان حق کی چلتا ہی اور عمل خیر اور توبہ اور استغفار نہین کرتا ہی اور پھر آرزو اور خواہش رکھتا ہی خدا تعالی سی کہ راضی ہو اور بخشدی اوز بہشت مین داخل کری نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف یعنی حال تو وہ ہی اور آرزو یہہ رکھتا ہی اور کہتا ہی کہ رب میرا کریم ورحیم ہی بخش ہی دیگا مجکو حال آنکہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی مانرک بربک الکریم اور فرمایا ہی یا عبادی انی انا الغفور الرحیم وان عذابی ھو العذاب الالیم اور فرمایا ان رحمت اللہ قریب من المحسنین

اور فرمایا ان الذین امنوا والذین ہاجروا وجاہدوا فی سبیل اللہ اولئک یرجون رحمت اللہ یعنی
یہہ کہ عمل نکرنا اور پہر امیدوار رہنا نچاہیی بلکہ عمل کری اور پہر امیدوار رحمت کا رہی اور ڈرتا رہی اوسکی عذاب سی شیخ ابن عیاد شاذلی
رحمہ اللہ شرح حکم کی کہتی ہین کہ علماء نے کہا ہی کہ رجاء کاذب کہ مغرور ہو صاحب اوسکا اوپہر اور بازرہی عمل سی اور دلیر کری اسکو گناہون
پر حقیقت مین رجاء نہین ہی بلکہ وہ آرزو اور فریب شیطان کا ہی اور حضرت معروف کرخی رح فرماتی ہین کہ طلب کرنا بہشت کا بی عمل کے
ایک گناہ ہی کنا ہو نہین سی اور امید شفاعت نبی سبب بیجے علاقہ ایک قسم ہی فریب سی اور امید رکہنا رحمت کا اوس سی کہ فرمان بردار
نکری اوسکی حق وجہالت ہی اور حسن بصری رح کہتی ہین کہ ایک قوم کو باز رکہا بخشش کی آرزو نے یہان تک کہ باہر نکلی دنیا سی اور حال یہہ ہے
کہ نہین ہی اونکی نبی نیکی کہنا ہی ایک ایمن سی کہ اچہا کہتا ہو نہین گمان اپنی پروردگار سی کہ بخشنی والا ہی جہوٹ کہتا ہی اگر اچہا ہوتا گمان اوسکا
ساتہہ پروردگار کی تو اچہی عمل کرتا اور فرماتی ہین حسن بصری کہ دور رہو ای بندگان خدا دن ارزون باطل سی کہ یہہ وادی احمقون کے
ہین کہ پڑی ہین لوگ انہین قسم خدا کی ندی خدا تعالی نی کسی بندیکو اوسکی آرزون سی خیر دنیا مین اور نہ آخرت مین اور عمر بن متصور نی
اپنی ایک یار کو لکہا کہ تو امید رکہتا ہی درازی عمر اپنی کی اور آرزو رکہتا ہی تو خدا تعالی سی ساتہہ کاریدہ اپنی کی ہوش مین اکر نہدا
لو ہا کو مٹاتا ہی تو اعاذنا اللہ منہا اور لفظ وان کا جو ابتداء حدیث مین ہی اسکی معنی ایک تو یہی ہین کہ جو مذکور ہوی یعنی فرمان بردار کیا
اور ذکر کیا نودی نی کہا ترمذی نی اور اور علماء نی کہ معنی وان نفسہ کی حاسبہا ہین یعنی محاسبہ کیا اپنی اعمال اور احوال اور اقوال
کا دنیا مین پس اگر ہین اچہی تو حمد کری اللہ تعالی کی اور اگر ہین شر تو توبہ کری اوسی اور تدارک کری فوت ہوی خیر کا پہلے اسکی کہ حساب
کیا جاوے بیجے مین جیسیکہ روایت کیا گیا ہی حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا اور فرمایا اللہ تعالی نی ولتنظر نفس ما قدمت لغد یعنی تاکید
الفصل الثالث

روایت ہی ابو رجاء عطاردی سی عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کنا فی مجلس فطلع
علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رعلی راسہ اثرہ فقلنا یا رسول اللہ ترک طیب النفس قال اجل قال ثم
خاض القوم فی ذکر الغنی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا بأس بالغنی لمن اتقی اللہ عز وجل
والصحۃ لمن اتقی خیر من الغنی وطیب النفس من النعیم رواہ احمد

روایت ہی ایک مرد سی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیسی کہ کہا ہمنی ہم ایک مجلس مین پس آئی ہمپر غمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمنا
حضرت کی سر پر نشان پانی کا یعنی سبب نہانی کی پس کہا ہمنی یا رسول اللہ دیکہتی ہین ہم آپکو خوشدل یعنی اثر اسکا چہرہ مبارک پر ہویدا
ہی فرمایا کہ بان کہا راوی نی کہ پہر مشغول ہوی قوم بیچ ذکر دولتمندی کی کہ نیک ہی یا بد پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
نہین ہی مضائقہ دولتمندی کا واسطی اوس شخص کی کہ ڈری اللہ عزوجل سی اور صحت یعنی بدن کی اگرچہ ساتہہ فقر کی ہو واسطی پرہیزگار
بہتری دولتمندی سی اور خوشدلی اور خوشحالی جملہ نعمتون سی ہی کہ شکر اوسکا واجب ہی اور سوال کیا جاویگا بندہ اوس سی قیامت
مین جیسکہ قرآن مجید مین فرمایا ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم نقل کی یہہ احمد نی وعن سفیان الثوری قال کان المال فیما
مضی یکرہ فاما الیوم فہو ترس المؤمن وقال لولا ہذہ الدنانیر لتمندل بنا ہؤلاء الملوک وقال من کان فی یدہ من ہذہ
شیء فلیصلحہ فانہ زمان ان احتاج کان اول من یبذل دینہ وقال الخلال لا
یحتمل الشرف رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی سفیان ثوری سی کہ کہا تہا مال اگلی زمانہ مین

کہ وہ ناپسند یعنی اسلیئے کہ زہد و قناعت دنیا مین شعار اوس زمانہ کی لوگون کا تہا اور قوت لایموت بی سہی و تردد کی اور بغیر توجہ کی طرف بادشاہون اور امیرون کی پہنچتا تہا اور انہی اندا اور خواری نہین پہنچتی تہی پس اب اس زمانہ مین مال سپہری مومن کی یعنی چونکہ اس زمانہ مین باعث زہد اور قناعت کی سست ہوگئی ہین اور امتیاجین غالب آئی ہین اور واسطی حاصل کرنی قوت کی توجہ اور تردد اغنیا کی دروازہ پر کرنی پڑتی ہین اور خواری اوٹہانی جاتی ہی مال حلال سے مسلمان کی ہی کہ اسکی سبب سہی بچتا ہی پڑتی ہی حرام و شبہ مین اور باز رکہتا ہی اوسکو ملامت اور مصاحبت ظالمون کی سہی اور کہا سفیان نی اگر نہ ہوتی یہہ دینار تو البتہ رومال یعنی بیقدر کرڈالتی ہمکو یہہ بادشاہ اور کہا سفیان نی جو شخص کہ ہو ہیچ ماتہہ اسکی کی ان اموال سہی کچہ یعنی تہوڑا سا بقدر کفایت کی پس چاہئی کہ اصلاح کری اوسکو یعنی ضایع نکری اوسکو بلکہ بڑہاوی اوسکو ایک طرح کی تجارت کرکے یا خرچ کری اوسکو بوجہ قناعت کی اسلیئے کہ یہہ زمانہ ہمارا ایسا ہی کہ اگر محتاج ہوگا کوئی ہوگا اول دن شخصون کا کہ ماتہہ سی دین اپنی دین کو یعنی دنیا کی حاصل کرینگی اور کہا مال حلال نہین اوٹہانا اسراف کو نقل کی یہہ شرح السنہ مین **ف** یعنی مال حلال مین اسراف کرنا نچاہئی اور اوسکو نگاہ رکہی اور باحتیاط خرچ کری تاچندی باقی رہی اور سبب تقویت دین کا ہو یا مراد یہہ ہی کہ مال حلال کم ہوتا ہی اور اس قدر نہین ہوتا کہ اوسمین اسراف کرسکین ع

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِيْ مُنَادٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَيْنَ اَبْنَاءُ السِّتِّيْنَ وَهُوَ الْعُمُرُ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيْرُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پکاریگا پکاریوالا یعنی فرشتہ کہ حکم کریگا اوسکو خدا تعالی اوسکا دن قیامت کے کہ کہان ہین ساٹہہ برس کی عمر والی یعنی وہ کہ عمر اونکی دنیا مین ساٹہہ برس کی ہوی ہی اور یہہ ساٹہہ برس ایسی عمر ہی کہ فرمائی اللہ تعالی نی اسکی حق مین یہہ آیت کیا ہمنین عمر دی ہمنی تمکو ایسی عمر کہ نصیحت پکڑی اوسمین ایسا حاصل کرسکی شان سی ہی کہ یہہ نصیحت پکڑی اور حال آنکہ آیا تمہارے پاس ڈرسنوالا یعنی بڑہاپا یا قران یا رسول یا موت نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ اِنَّ نَفَرًا مِنْ بَنِيْ عُذْرَةَ ثَلٰثَةً اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمُوْا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَكْفِيْهِمْ قَالَ طَلْحَةُ اَنَا فَكَانُوْا عِنْدَهٗ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِيْهِ اَحَدُهُمْ فَاسْتُشْهِدَ ثُمَّ بَعَثَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِيْهِ الْاٰخَرُ فَاسْتُشْهِدَ ثُمَّ مَاتَ الثَّالِثُ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَقَالَ طَلْحَةُ فَرَاَيْتُ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةَ فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ الْمَيِّتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ اَمَامَهُمْ وَالَّذِيْ اسْتُشْهِدَ اٰخِرًا اِلَيْهِ وَاَوَّلُهُمْ يَلِيْهِ فَدَخَلَنِيْ مِنْ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ فَقَالَ وَمَا اَنْكَرْتَ مِنْ ذٰلِكَ لَيْسَ اَحَدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ مُؤْمِنٍ يُعَمَّرُ فِي الْاِسْلَامِ لِتَسْبِيْحِهٖ وَتَكْبِيْرِهٖ وَتَهْلِيْلِهٖ اور روایت ہی عبد اللہ بن شداد سی کہ کہا تحقیق کتنی ایک آدمی قبیلہ بنی عذرہ سی کہ تین تن تہی آئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس مسلمان ہوے یعنی اوراده کیا یہہ یکا بہ بیت مجاہدہ کی اور تہی وہ فقر و فاقہ والے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کون ہی کہ کفایت کری مجکو انکی خبر گیری ہی یعنی غمخواری اور سامان انکا درست کردی تا مجکو حاجت ہو انکی خبر گیری کی کہا طلحہ نی کہ مین کفایت کرونگا پس تہی یہہ تین تن نزدیک طلحہ کی پس بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک لشکر کسی جگہہ پس نکلا اوس لشکر مین ایک شخص اون تینون مین سی پس شہید کیا گیا وہ پہر بہیجا حضرت نی ایک لشکر اور پس نکلا اوس لشکر مین دوسرا شخص اون تینون مین سی پس شہید کیا گیا پہر مرا تیسرا شخص اپنی بستر پر یعنی بحالیکہ مرابط اور نیت کرنی جہاد کا تہا کہا عبد اللہ بن شداد نی کہ کہا طلحہ نی پس دیکہا میں نی خواب مین اون تینون کو بہشت مین اور دیکہا مین نی اوس شخص کو کہ

ع قرات شاذہ سنہین کہ سبحہ ہیں وقضی ان لا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا وہذا ہو الحق ۱۲

مراتہا اپنی بستر پر آگئی اوسکو دیکہا یعنی اوسکو کہ شہید کیا گیا تہا اخر کار اوس پاس جاتا ہی اوسکی اور متصل ہی ساتہہ اوسکی اور دیکہا یعنی اون تینون کے پہلی کو یعنے جو کہ پہلی شہید ہوا تہا اونہین سی کہ نزدیک جاتا ہی اوس شہید آخری کی اور سب سی پیچہی ہی پس گذرا میری دلمین اسی شبہ یعنی چاہیی تہا کہ شہید اول سابق اور مقدم سب پر ہوتا یا دونون شہید ایک مرتبہ مین ہوتی اور وہ جو بستر پر آیا تہا پیچہی اونسی ہوتا اور اس ترتیب کی جو خلاف دیکہا تو نہایت تعجب ورانکار میری دلمین آیا پس ذکر کیا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ جواب فرمایا حضرت نے اور کس چیز کا انکار کیا تو نے اس قضیہ مین سی یعنی آگی سب سی دیکہنا تیرا اوسکو کہ مرا تہا بستر پر اور اسیطرح دیکہنا آخر کا آگی شہید اول سی جگہہ انکار کی نہین ہی اسطرح چاہیی اسلیی کہ نہین ہی کوئی افضل نزدیک خدا کی اوس مسلمان سی کہ دراز کیجاوی عمر اوسکی مسلمانی مین بسبب عبادت کرنی اوس کی کی خدا تعالی کو ساتہہ تسبیح اور تکبیر اور لا الہ الا اللہ کہنی کی ف اور مانند انکی کی تمام عبادتون قولی اور فعلی سی ورحاصل یہہ کہ جب شہید آخری کی دراز ہوئی عمر شہید اول سی بی شک اجر وفضیلت اوسکی زیادہ تر ہوگی اوس سی اور اسی طرح وہ کہ بستر پر مرا عمل اوسکا زیادہ ہوا دونون شہیدون سی اور تاویل وتوجیہ اسکی وہی ہی کہ جو فصل دوسرے مین بیچ حدیث عبید بن خالد کی مذکور ہوئی چنانچہ یہان بہی ضمن ترجمہ مین اشارہ کیا گیا ہی اوسکی طرف کہ تہا دو مرا الطالع ۲ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَمِيرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عَبْدًا لَوْ خَرَّ عَلَى وَجْهِهِ مِنْ يَوْمِ وُلِدَ إِلَى أَنْ يَمُوتَ هَرِمًا فِي طَاعَةِ اللَّهِ لَحَقَّرَهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ لِوَدَّانَّهُ رُدَّ إِلَى الدُّنْيَا كَيْمَا يَزْدَادَ مِنَ الْأَجْرِ وَالثَّوَابِ رَوَاهُمَا أَحْمَدُ

اور روایت کیا ہی احمد بن عمیرہ سی اور تہا وہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق ایک بندہ بندون مین سی اگر گری اپنی مونہہ پر اوسدن سی کہ پیدا کیا گیا ہی یہان تک کہ مری بوڑہا ہو کر بیچ طاعت اللہ کی یعنی فرض کیا جاوی کہ وقت پیدایش سی بڑہاپی تک سجدہ اور نماز ہی مین مونہہ کی بل پڑا رہی یا مراد بعد بلوغ کی ہو کہ مرتبہ تکلیف کو پہنچی تو البتہ حقیر جانیگا اس اپنی پڑی رہنی کو طاعت وعبادت مین بیچ اوسدن کی یعنی روز قیامت کی یعنی بسبب دیکہنی ثواب عمل کی اور البتہ دوست رکہیگا اور آرزو کریگا کہ پہر پہیرا جاوے طرف دنیا کی تا زیادہ ہووے اجر وثواب عمل کا یعنی پس جسقدر کہ عمر زیادہ ہوتا موجب زیادتی عمل کی ہو بہتر اور دوست تر ہوگی نقل کین یہہ دونون حدیثین احمد فی باب التوکل والصبر باب ہی بیچ بیان توکل کی اور صبر کی ف وکل اور وکول لغت مین چہوڑنا کار کا کسی پر اور وکالت ساتہہ زبر اور ربر کی اسم ہی اوس سی توکل ظاہر کرنا اپنی عجز کا اور اعتماد کرنا غیر پر اور نکلان ساتہہ پیش کی اسم ہے اوس سی اور شرعین عبارت ہی سپرد کرنی بندہ کی سی اپنی کام کو خدا کی تئین اور نکلنا تدبیر نفس سی اور تبری کرنی اپنی حول وقوۃ سی اور توکل سب کاموں مین جاری ہوتا ہی اور اکثر استعمال اوسکا رزق مین ہوتا ہی اور حقیقت مین معنی توکل کی بہروسا اور اعتماد کرنا اوپر ضامن ہونی حق عزوجل کی رزق بندون کا اور ترک کرنا اسباب کسب کا شرط اوسکی نہین ہی بلکہ چاہیی کہ نظر اوس سی ساقط ہو اسلیی کہ توکل کار دل کا ہی جب یقین ضمانہ حق پر حاصل ہوا توکل درست ہوا معطل کرنا اعضا کا شرط نہین ہی اور کسب وکار ساتہہ اوسکی منافات نہین رکہتا اور درویش کہ اسباب ترک کرتی ہین واسطی ثابت کرنی مقام توکل اور ریاضت نفس کے کرتی ہین تا نظر اسباب سی ساقط ہوا ور یقین حاصل ہوا اسپر کہ ہونا اسباب کا رزق کی پہنچنی مین شرط نہین ہی اور بعضون نی تفسیر کیا ہی توکل کو ساتہہ نکلیا نیکی کسب واسباب سی بسبب اعتماد کی رزاقیت پروردگار تعالی پر اور یہہ ابتدا حال توکل کی ہی یا مراد باہر آنا ہی تعلق دل سی ساتہہ اوسکی اور منتہی کو مباشرت اسباب کی مانع توکل سی نہین ہوتی اور

یقین

یقین اوسکا بیچ وقت مباشرت اسباب کی ترک کرنی اوسکی کی ایک ہی حال پر ہوتا ہی مثلاً اگر درخت خرما کا لگاوی اور بطریق خرق عادت کی اوسی وقت وہ پھل لاوی یقین اوسکا قدرت صانع تعالی پر اوس صورت مین اور اس صورت مین کہ درخت خرما بعد از سالہا سال کی بطریق عادت معمولی کی پھل لاوی یکسان ہوتا ہی بلکہ مشاہدہ صانع کا ساتھہ کمال قدرت اوس کی بیچ صورت اسباب کی اور ترتب مسببات کی اوسپر زیادہ ہی اور بیچ بی سببی کی وہی ایک فعل ہی فقط اور یہان کہتے ہین افعال مضبوط اور احکام محکم ہین کہ وہان نہین اور بیچ ترک اسباب کی معطل کرنا امید الہیش الہی کا ہی اور صبر لغت مین معنی حبس اور منع کرنی اور باز رکہنی نفس کی ہی ایک چیز سی کہ اوسکو فارسی مین شکیبائی کہتی ہین اور شرع مین غالب لانا داعیہ حق کا اور پر باعثہ نفس کی وقت معارضہ کے اور شیخ نجم الدین کبری رح نی فرمایا کہ صبر یا ہر آنا محفوظ نفس سے ہی ساتھہ مجاہدہ کی اور ثابت رہنا اور پر باز رکہنی نفس کی محبوبات اوسکی سہی اور عوارف مین لکہا ہی کہ افضل اقسام صبر کا صبر کرنا ہی خدا تعالی پر ساتھہ صدق توجہ اور دوام مراقبہ اور قطع کرنی خواہشون اور خطرون کی اور فرمایا کہ صبر فرض ہی اور نفل فرض جیسکہ صبر کرنا ناخوش الفس پر اور ترک محرمات پر اور جملہ صبر نفل ہی صبر کرنا ہی فقیر پر اور شدائد پر اور صبر کرنا وقت صدمہ پہلے کی اور چہپانا مصیبتون کا اور ترک کرنا شکایت کا اور چہپانا احوال و کرامات کا اور اقسام صبر فرض و نفل کی بہت ہین اور بہت لوگ ہین کہ تمام اقسام صبر پر ثابت نہین رہ سکتی ہی اور صبر بہی باوجود کثرت اقسام کے استعمال مین مخصوص ہی ساتھہ صبر کی بلاؤن اور مصیبتون اور مکروہات جیسیکہ شکر کا استعمال رزق مین ہی ف ۲۵ جانا چاہیی کہ مانع قوی عبادت سہی فکر کہانی اوپینی اور حوائج ضروری کی ہی اور نفس مطالبہ کرتا ہی اونکا کہ کہانا ہی سب چیز سہی باز آیا مین اور زہد و تقوی بہی اختیار کیا لیکن قوت اور لباس وغیرہ ضروری چیزون کا کیا علاج کرون اور بدون کسب اور مخالطت کی ساتھہ خلق کی کیونکر ہاتھہ آوی سکتا علاج دفع کرنی اس مطالبہ اسکی کا سوا توکل کرنی کی اللہ تعالی پر میسر نہین ہوتا اور زمہ تشویش نفس کی اور کمال ایمان بغیر توکل کی حاصل نہین ہوتا تارک اسکا خطر عظیم مین ہوتا ہی اور فراغ عبادت اور حلاوت اوسمین ہاتھہ نہین لگتی اور غم روزی کا اوسکو ایسا پراگندہ خاطر کرتا ہی کہ کوئی کار خیر ساتھہ قوت یقینی کی نہین بجا لاسکتا پس توکل کرنا ہر شخص پر واجب ہی چنانچہ ایک حدیث دراز مین آیا ہی کہ جسکو خوش آوی یہہ کہ ہووی قوی تر لوگونمین تو چاہیی کہ توکل کری چنانچہ وہ حدیث آگی مذکور ہوگی اور معنی توکل کی یہہ ہین کہ خدا تعالی کو وکیل امور اپنی کا اور ضامن صلاح اپنی کا جان کر محض اوپر اعتماد و بہروسا کری اور جانی کہ جو کچہہ کہ خدا نی قسمت مین کیا ہی ہرگز فوت نہو گا اور حکم الہی ہرگز مبدل نہین ہوتا بندہ طلب کری یا نکری اور جانی کہ خدا تعالی ضامن بندون کے روزی کا ہی وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا اور اس پر قسم کہائی ہی فورب السماء والارض انہ لحق مثل ما انکم تنطقون اگر اوپر ضمانت اور وعدی اوس کی کی اعتماد نکری اور باور نکری تو بندگی اور ایمان کہان ہوگا ہر مومن کو چاہیی کہ دنیا اور مال و اسباب اور اکساب کو سوا بہانہ اور سبب کی نہ جانی اور رزاق سوای خدا کے کوئی نہین ہی بی سبب بی کسب بہی پہنچاتا ہی ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ اور کسب و سبب مین مشغول ہونیکو بہی مامور خدا کا جانکر اعتماد دل اوپر نکری اور وعدہ الہی پر خاطر جمع رکہی اور جانی کہ اگر کسب نکرونگا تو بہی خدا تعالی روزی پہنچا دیگا اور یہہ درجہ ادنی اور ضروری ایمان کا ہی اور درجہ عام مسلمانون کا ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی فی وعلی اللہ فتوکلوا ان کنتم مومنین اور اعلی تر اس سی درجہ تسلیم کا ہی کہ بندہ تمام امور اپنے خدا کو اور اوسکی علم کو سونپی اور کچہہ تردد اوسکی دلمین نرہی اور یہہ درجہ اولیا کا ہی وعلی اللہ فلیتوکل المتوکلون مشہور ہی اسپر اور جانا چاہیی کہ کسب و سبب منافی توکل کی نہین ہی منافی توکل کی وہی ہی کہ اعتماد دل کا اوپر کسب اور سبب کی ہو اور اسکو شرک تحقیقی کہتی ہین پس جو کسیکو ہوا

کہ اعتماد اوسکی دل کا خدا پر ہو جملہ متوکلون سی ہی لیکن اعلی درجہ توکل کا یہہ ہی ہی کہ بات تمام اسباب سی باز رہی اور تمام امورمین توکل کری اللہ ہی پر اور سوپنی امور اپنی اوسکو بشرطیکہ ہر حال مین خواہ تنگی ہو خواہ فراخی بسبب قوۃ ایمانی کی اعتماد تمام خدا پر یکسان رہی اور امید خلق سی منقطع رہی اور رنج و بلا پر کہ پیش آوی راضی و صابر ہو کر بیچ سلوک اور عبادۃ اور ذکر کی مشغول رہی والا مشغول ہونا اسباب مین باوجود اعتماد دل کی خدا پر افضل ہی اور اسطرح بسبب کسل اور عار اور ریا کی ہی باتہہ بسبب سی باز رکہنا روا ہین اسلیی کہ اکثر انبیا اور اولیا نی کسب کیا ہی لیکن جو شخص کہ بسبب کسب کے بیچ اعمال اور احوال اپنی کی قصور و فتور دیکہی اوسکو ضرور ہی کہ سب چیز سی انقطاع کر کر ذکر اور مجاہدہ نفس مین مشغول ہوتا کہ داصل تحقق ہوا اور جان کہ متوکل کو باز رہنا اوس کار و سبب سی کہ قطعاً کاربراری سوا اوسکی نہوا اور سنت اللہ اسپر گئی ہو روا ہین بلکہ حرام ہی جیسیکہ باتہہ سی کہانا کہانا چہوڑ دی بگمان اسکی کہ کہانا خود مو نہہ مین چلا جاویگا کہ اسکو جنون و حماقت کہتی ہین اور حق توکل ایسی امور مین یہہ ہی کہ جانی کہ حق تعالی نی طعام اسلیی پیدا کیا ہی اور خالق و رزاق سبکا وہی ہی یہہ سبب اوس کا رکا ہی کہ خدا تعالی نی ہمکو دیا ہی اور اعتماد باتہہ پر کری اور جانی کہ باتہہ کٹون کی امور بہی سرانجام پاتی ہین اور امی پر باتہہ باز رکہنا اوس اسباب سی کہ حاصل ہونا امور کا ساتہہ اوسکی قطعی نہو مانند لینی خرچ راہ کی سفر مین اور مانند اس کی کی روا ہی اسلیی کہ ممکن اور کثیر الوقوع ہی کہ سفر خرچ راہ نہ لینی والون کا ہی منقطع ہو جاتا ہی اگرچہ لینا خرچ راہ کا ہی منافی توکل کی نہین جبکہ اعتماد خدا پر ہو نہ خرچ پر بلکہ ہمراہ لینا اسکا سنت اور سیرت سلف سی ہی اور نہ لینا بسبب کمال اعتماد کی حق پر اعلی درجات سی ہی اور جو کہ عیال رکہتا ہو اور عیال اوسکی تنگی پر صابر نہین اور رضا مند نہین اوسکو ترک کسب روا نہین اور ذخیرہ رکہنا ہی واسطی عیال کی ایک سال تک اور واسطی نفس اپنی کی چالیس روز تک منافی توکل کی نہین کہ رسول علیہ السلام نی رکہا ہی اور اسطرح ہی علاج بیماری کا اور رکہنا چیزون ضروری کا مانند باسن و کپڑہ وغیرہ کی کہ ہر روز کام مین آتی ہین لیکن اگر کچہ ذخیرہ نرکہی اور سب کچہہ ترک کری اور دل اوسکا اللہ تعالی پر مطمئن ہو یقین ہی کہ اعلی درجہ ہی اسکی لیی بڑی قوۃ یقینی چاہیی پس جسکو سوا ذخیرہ کرنیکی فراغ عبادت اور تجمعی حاصل نہوا اوسکو ذخیرہ رکہنا افضل ہی لیکن ترک کرنا شکوہ اور گلہ کا بیخ اور بیماری سی اور چہپانا مرض کا غیر طبیب ہی شرط توکل ہی اور کہا ہی علمارنی کہ توکل سوا توحید اور زہد کی راست نہین آتا اور مراد توحید سی یہان یہہ ہی کہ تمام مخلوقات کو پیدا کیش اللہ تعالی کی جانی اور جانی کہ محرک سبکا سوا واحد حقیقی کی کوئی نہین جو کچہہ آتا جاتا ہی سب ایک ہی جگہہ سے ہی جسکی دلپر یہہ بات غالب ہو جاوی گی بی اختیار توکل حاصل ہوگا اور صبر کرنا واجب ہی تا ایمان اوسکا سلامت رہی اور عبادت مین مشغول ہو سکی کہ ساتہہ جزع اور فزع اور تاسف کی عبادت میسر نہین ہو سکتی اور خیر دنیا اور آخرت کی ہی وعدہ کی گئی ہی ساتہہ صبر کرنیکی ایک تو فتح یاب ہونا دشمنون پر ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی فاصبر ان العاقبۃ للمتقین اور دوسری مراد کو پہنچنا ہی صبر کی سبب سی جیسیکہ فرمایا و تمت کلمۃ ربک الحسنی علی بنی اسرائیل بما صبروا و تیسیری مقدم ہونا اور امام ہونا ہی و جعلنا منہم ائمۃ یہدون بامرنا لما صبروا اور چوتہی تعریف کرنا حق کا ہی انا وجدناہ صابرا نعم العبد انہ اواب اور پانچوین بشارت ہی و بشر الصابرین اور چہٹی محبت خدا تعالی کی ہی ان اللہ یحب الصابرین اور ساتوین پانا درجات بلند کا ہی اولئک یجزون الغرفۃ بما صبروا اور آہوین بزرگی اور سلام ہی اللہ تعالی کی طرف سی سلام علیکم بما صبرتم اور نوین پانا ثواب بی نہایت کا ہی انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب پس کوشش کری ایسی خصلت بزرگ مین اور اسکی حاصل کرنیکو اہم مہمات اور غنیمت جانا چاہیی اور مراد صبر سی منع کرنا نفس کا ہی جزع و فزع کرنی سی اور جزع و فزع کرنا عجز اپنی کا ہی سختی سی اور ارادہ کرنا خلاصی کا ہی سختی سی بطریق قطع اور حکم کی پس صبر ترک کرنا اس بات کا ہی اور علاج حاصل کرنی صبر کا یہہ ہی کہ تامل کری اسمین کہ جو کچہہ مقدر ہی جزع و فزع سی متغیر نہین

ہوتا اور کم وبیش اور مقدم ومؤخر نہین ہوتا اور ثواب صابر کا مفت تلف ہوتا ہی پھر جان کہ صبر چار قسم ہی ایک تو صبر یعنی روکنا نفس کا استقامت طاعت پر یہی دوسری صبر کرنا گناہون کی کہ یہی تیسرے صبر کرنا فضول دنیا سی چوتھی صبر کرنا اور شدائد اور مصیبتون دینی اور دنیوی کی پس جو کوئی یہہ سب بجا لاوے عبادۃ مین مقیم ہوگا اور گناہون سی امن مین رہیگا اور دنیا کی بلاؤن سی اور آخرت کی عذاب سی چھٹکارا پاویگا اور بہت سی ثواب کا وارث ہوگا اور جو کوئی فرع کری سب نعمتون سی محروم رہیگا اور عبادت نہین کرسکیگا خاطر جمع سی اور اگر کچھہ کری تو بسبب نہ صبر کرنیکی گناہون سی حبط ہوگا بحر العلوم ومغنی الطالب **الفصل الاول** فصل پہلی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُوْنَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ متفق علیہ

روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ داخل ہونگی بہشت مین میری امت مین سی ستر ہزار بغیر حساب کے وہ وہ لوگ ہین کہ نہ طلب منتر کی کرتی ہین اور نہ شگون بدلیتی ہین اور اپنی رب ہی پر بہروسا کرتی ہین یعنی بیچ تمام اون چیزون کی کہ کرتی ہین اور ترک کرتی ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ق** ستر ہزار بغیر ملاحظہ تابعین انکی کی پس نہین منافی ہی اس حدیث کی کہ ہر ایک کے ساتھہ انمین سی ستر ستر ہزار ہونگی اور نہ طلب منتر کی کرتی ہین یعنی مطلقاً یا بغیر کلمات قرانیہ اور اسماء الہیہ کی اور نہ شگون بدلتی ہین یعنی جیوانات کی اور نہ جانیسی پاوازکی سنی سی بلکہ کہتی ہر جیسیکہ وارد ہوا ہی اللہم لا طیر الا طیرک ولا خیر الا خیرک ولا الہ غیرک اللہم لا یاتی بالحسنات الا انت ولا یذہب بالسیئات الا انت کہا صاحب نہایہ کہ یہہ صفت اولیاء کاملین سی ہی کہ جو اعراض کرتی ہین اسباب دنیا سی اور متعلقات اوسکیسی اور نہین التفات کرتی طرف کسی چیز کی متعلقات دنیا سی اور یہہ درجہ خواص کا ہی کہ نہین پہنچی اوسکو غیر انکی اور ایسے حوام پس رخصت ہی انکی لیی دوا کرنی اور علاج کرنیکی اور جو شخص کہ صبر کری بلا پر اور منتظر رہی کشایش کا اللہ تعالی کی طرف سی ساتھہ دعا کی ہوتا ہی جملہ خواص اور اولیا سی اور جو کہ نہ صبر کری رخصت دی جاتی ہی اسکی لیی منتر اور علاج اور دعا کی کیا نہین سنا ہی تو نی کہ حضرت صدیق نی جب تصدیق کیا تمام مال پنا تو نہ انکار کیا اوپر آنحضرت نی اسلیی کہ جانتی تہی یقین وصبر انکا اور جسکو لایا آپکی پاس ایک شخص مانند بیضہ کبوتر کی سونا اور کہا کہ اسکی سوا رمین کچھہ ملک مین نہین رکہتا پس حضرت نی اوسکو مارا اور غصہ کیا اوپر اسکے ظاہر یہہ ہی واللہ اعلم کہ مراد منتر سی منتر جاہلیت کی ہین کہ کتاب وسنت سی معلوم نہین ہوی اور شارع نی انکو روا نہین رکہا اور امن نہین اوپر جانیسی شرک مین بقرینہ قول ولا یتطیرون کی اسلیی کہ یہہ بات ثابت ہی کہ تطیر عادات جاہلیت سی ہی اور ممنوع اور پرہیز کرنا عادات جاہلیت سی تمام مسلمانون پر لازم ہی اور باوجود اسکی انمین فضیلت ہی اور اسپر ایسا ثواب عظیم مرتب کیا کہ وہ در آنا بہشت کا ہی بحساب اسلیی کہ اکثر مسلمان مبتلا اور گرفتار ہین ساتھہ اس باب کی اگرچہ جاہلیت سی ہون اور یہہ بہی درجات توکل سی ہی ورلا اس سی ترک کرنا منتر اور معالجات اور تدبیرات کا ہی مطلقاً کہ داخلی ثابت کرنی مقام توکل کی کرین اور متعارف توکل سی یہی معنی سمجہے جاتے ہین چنانچہ اسلیی تفسیر کیا ہی صوفیہ نی توکل کو ساتھہ ترک کرنی کسب اور اسباب کی بسبب اعتماد کی رزاقیت حق پر جیسا کہ گذرا اور یہہ مرتبہ خواص کا ہی اور متوسطون کا اور انکو یہہ فضیلت اور جزا کہ اس حدیث مین مذکور ہی حاصل ہی ساتھہ زیادتی کی للذین احسنوا الحسنی وزیادہ اور میسر الامر مرتبہ منتہیون اور مقربون کا ہی کہ اسباب بالکل نظر ظاہری انکی سی ساقط ہی اور وجود وعدم اوسکا برابر ہوا ہی اور انکو بیچ مباشرت اسباب کی جمودیت اور فرمان بردار آمر کی ہی اور اس حیثیت سی حکم غریمیت کا پکڑتا ہی اور یہہ مرتبہ خص خواص کا ہے

کہ انبیا اور اولیا ہین کہ اپنی سی فانی اور باقی ساتھہ خدا کی ہین اور نہایت مرتبہ توکل کا اور حقیقت اوسکی یہہ ہی اور جزا اوسکی
سب سی زیادہ ہی ح اور عالمگیری مین قاعدہ کلیہ یون لکہا ہی کہ اسباب دور کرنی والی ضرر کی تین قسم کی ہین ایک تو مقطوع
یعنی یقینی جیسیکہ پانی کہ دور کرتا ہی ضرر پیاس کو اور روٹی کہ دور کرتی ہی ضرر بہوک کو اور دوسری ظنی جیسیکہ فصد اور پچہنی اور
پینا مسہل کا اور تمام قواعد طب کی یعنی معالجہ برودۃ کا ساتھہ حرارت کی اور معالجہ حرارت کا ساتھہ برودت کی اور یہہ اسباب ظاہرہ ہین طب مین
اور تیسری موہوم مانند داغنی اور رقیہ کی یعنی دعا پڑہ کر دم کرنی اور تعویذ تمار کرنا پس یقینی کا ترک کرنا قسم توکل سی نہین ہی بلکہ ترک کرنا
اوسکا حرام ہی درصورت خوف موت کی اور ایسے موہوم پس شرط توکل یہہ ہی کہ ترک کری اوسکو اسلیے کہ وصف کیا ہی ساتھہ اوسکی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی متوکلین کو اور ای پر درجہ متوسطہ کہ وہ ظنی چیزون کا کرنا ہی مانند معالجہ کرنیکی ساتھہ اسباب ظاہرہ کی نزدیک اطبا کی پس کرنا اوسکا
نہین ہی مناقض توکل کا بخلاف موہوم کی اور ترک کرنا ظنی کا نہین ہی ممنوع بخلاف یقینی کی بلکہ کبہی ہوتا ہی ترک کرنا ظنی کا افضل کرنی
اوسکیسی بعض احوال مین اور بیچ حق بعض اشخاص کی پس وہ ایک درجہ ہی درمیان دو درجون کی کذا فی الفصول العمادیہ انتہی وَعَنْهُ
قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاُمَمُ فَجُعِلَ يَمُرُّ النَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ
الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ وَلَيْسَ مَعَهُ اَحَدٌ فَرَاَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَرَجَوْتُ اَنْ يَكُوْنَ اُمَّتِيْ فَقِيْلَ هٰذَا مُوْسٰى
فِيْ قَوْمِهٖ ثُمَّ قِيْلَ لِيْ انْظُرْ فَرَاَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَقِيْلَ لِيْ انْظُرْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا فَرَاَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَقِيْلَ
هٰؤُلَاءِ اُمَّتُكَ وَمَعَ هٰؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا قُدَّامَهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِيْنَ
لَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَكْتَوُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ
اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ
مِنْهُمْ فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی ابن عباس سی کہ کہا ابن عباس نی کہ نکلی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن پس فرمایا کہ ظاہر کی گئین اور دکہائی گئین مجکو امتین یعنی ساتھہ انبیا اونکی کے بطریق کشف کی یا خواب مین یا خبر دی ہی
دکہانی اونکیسی دن قیامت کی اور تعبیر ساتھہ ماضی کی بسبب تحقیق وقوع کی ہی پس شروع کیا کہ گذرتا ہی ایک پیغمبر احالت مین کہ اوسکی
ساتھہ ایک شخص ہی یعنی تابع اوسکا کہ نہین تہا کوئی تابع اوسکا سوای اوسکی اور گذرتا ہی ایک اور پیغمبر حال انکہ اوسکی ساتھہ مین دو شخص اور
گذرتا ہی ایک اور پیغمبر احالت مین کہ اوسکی ساتھہ ہی ایک جماعت اور گذرتا ہی ایک پیغمبر اور نہین ہی ساتھہ اسکی کوئی یعنی بسبب زمتابعت کرنی
کیسکی اوسکی پس دیکہا مینی یعنی آگی اپنی ایک انبوہ بہت کہ روک رکہا ہی اور بہر دیا ہی اوسنی کنارہ آسمان کو پس چونکہ بہت تہی وہ جماعت امید
رکہی مینی یہہ کہ یہ امت میری پس کہا گیا کہ یہہ موسی پیغمبر ہین ح امت اپنی کی یعنی جو کہ ایمان لائی تہی اونپر پہر کہا گیا واسطی میری کہ
دیکہہ یعنی گویا کہ آنحضرت نی حیا سی سر جہکا لیا تہا اوس وقت اور نہیہ پہیر لیا تہا اوس جگہہ سی کہ جہان سی لوگ گذرتی تہی پس کہا گیا اسکو کہ
دیکہو دیکہوگی امید اپنی پس دیکہا مینی یعنی آگی اپنی انبوہ بہت کہ روک رکہا ہی اوسنی کنارہ آسمان کو یعنی پس قناعت کی مینی اوسپر اور شکر کیا
پس کہا گیا واسطی میری یعنی بلکہ تری لیی زیادتی ہی بہ نسبت سابق کی دیکہہ ابہر دوہر یعنی دائین بائین پس دیکہا مینی ایک انبوہ بہت
کہ گہیر لیا ہی اوسنی کنارہ آسمان کو پس کہا گیا یعنی مجکو کہ یہہ یعنی تمام جو آگی اور دائین اور بائین ہین امت تیری ہین اور ساتھہ انکی یعنی منجملہ انکی
یا زیادہ اوپر ستر ہزار آدمی کہ آگی انکی ہین داخل ہونگی بہشت مین بغیر حساب کی وہ وہ ہین کہ نہ شگون لیتے ہین اور نہ منتر پہونکتی ہین

اور نہ داغ لیتی ہین اور اپنی پروردگار ہی پر توکل کرتی ہین پس کہڑا ہوا عکاشہ بن محصن صحابی اور کہا دعا کیجیو اللہ تعالی سی یہہ کہ کری مجکو اونمین سی یعنی متوکلین ہین سی کہ داخل ہونگی بہشت مین بغیر حساب کی کہا آنحضرت نی خدا وندا کر دان تو عکاشہ کو اونمین سی پہر کہڑا ہوا ایک شخص اور پس کہا دعا کیجیو اللہ سی یہہ کہ کر دانی مجکو اونمین سی پس فرمایا حضرت نی کہ سبقت لی گیا تجہسی ساتہہ اس دعا کی عکاشہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** مراد نبی سی ہین رسول ہی حکم کیا گیا ساتہہ تبلیغ کی اور ستر ہزار کہا نووی نی احتمال ہی کہ یہہ کہ ہون معنی اسکی یہہ کہ ستر ہزار تہارے امت ہین سی سوای اونکے اور یہہ احتمال ہی کہ ہون معنی اسکی یہہ کہ انہین مین سی ستر ہزار ایسی ہین اور مویدی اسکی روایت بخاری کی کہ ہدہ یدخلون الجنۃ من ہولا سبعون الفا اور نہ داغ لیتی ہین یعنی مگر وقت ضرورت کی لیتی ہین اسلیی کہ آیا ہی داغ لینا عند الضرورۃ بعضی صحابہ سی کہ انہین سی سعد بن ابی وقاص ہی ہین عشر مبشرہ مین سی یا مطلق داغ نہین لیتی ہین بسبب رضی ہونیکی قضا و قدر الہی پر اور بسبب تلذذ کی ساتہہ بلا کے اور بسبب جان نی اس بات کی کہ نہین ضرر کرتا اور نہین نفع دیتا مگر اللہ اور نہین تاثیر کرتی کوئی چیز حقیقت مین سوای اوسکی پس وہ ہیچ مرتبہ شہود کی ہین خارج دائرہ وجود سی فانی اپنی نفسون کی حفظ و سی ع نہ داغ لیتی ہین یعنی اسکی یہہ ہین مگر وقت ضرورۃ کی باوجود اسکی کہ اعتقاد شفا کا اللہ تعالی سی کرتی ہین نہ نری داغنی سی اور نہ منتر پر سواتی ہین یعنی وہ منتر کہ نہ قران مین ہین اور نہ حدیث صحیح مین اور وہ کہ نہ ہمن ہو اس سی کہ ہوا و ہمین شرک اور نہ شگون لیتی ہین یعنی کسی چیز ہی سی نہ جانور پرندہ سی اور نہ کتی بلی وغیرہما جانورون پرندہ سی پس مراد یہہ ہی کہ وہ چہوڑتی ہین اسمال جاہلیت کی پہر اگر کہا جاوے تو کہ ایسی لوگ بہت ہین عدد مذکور سی کہین گی ہم کہ مراد کثرت ہی نہ یہہ عدد مخصوص **ف** مگر کراہت داغ کرنا ہی اسباب وہمیہ سی ہی اور حدیثون مین تہی اوس سی آئی ہی اور وقت ضرورت کی اگر بحکم اطباء حاذق کی یقین ہو وی تو اجازت ہی ہی اور حضرت نی دوسرے شخص کی حق مین اسلیی دعا نمانگی کہ اذن نہین دی گئی تہی حضرت اوس مجلس مین دعا کرنی گی مگر ایک شخص کی لیی پس چونکہ عکاشہ کی لیی دعا کی گنجایش دعا کی دوسرے کی حق مین نری یا یہہ شخص اہل اس مرتبہ کا اور مستحق اوس منزلت کا نہ تہا اور باوجود اسکی صراحۃ نفرمایا کہ تو اہل اوسکا نہین ہی بلکہ جواب دیا ساتہہ کلام مشترک کی اور بیان کیا کہ سبب خاص عکاشہ کی دعا کرنیکا سبقت اوسکی تہی ساتہہ التماس دعا کی اور بعضون نی کہا ہی کہ وہ شخص منافقون مین سی تہا اس سبب سی اوسکی لیی دعا نکی اور باوجود اسکی ازراہ حسن خلق کی جواب دیا ساتہہ کلام مجمل کی اور بعضون نی کہا ہی کہ تخصیص عکاشہ کی دعا کی بسبب وحی خفی کی تہی اور یہہ قول صواب تر ہی اسلیی کہ ایک روایت مین آیا ہی کہ مرد دوسرا سعد بن عبادہ تہی کہ مشابہ صحابہ سی ہین واللہ اعلم اور اس حدیث مین دلالت ہی اسپر کہ جلدی اور سبقت کری طرف نیکیون کی اور طلب دعا کی کری صالحین سی **وعن** صہیب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجبا لامر المؤمن ان امرہ کلہ لہ خیر ولیس ذلک لاحد الا للمؤمن ان اصابتہ سراء شکر فکان خیرا لہ وان اصابتہ ضراء صبر فکان خیرا لہ رواہ مسلم اور روایت ہی صہیب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ عجب ہی واسطی شان اور حال مسلمان کی کہ تمام شان اوسکی لیی بہتر ہی اور نہین ہی یہہ شان کسیکی لیی مگر مسلمان کی لیی اگر پہنچی اوسکو خوشی یعنی چیزون فراخی رزق اور اولاد نرینہ اور توفیق طاعت شکر کرتا ہی پس ہوتا ہی شکر بہتر اوسکی لیی اور اگر پہنچتا ہی اوسکو ضرر یعنی فقر اور مرض اور رنج و بلا مین صبر کرتا ہی پس ہوتا ہی صبر بہتر اوسکی لیی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مقام صبر و شکر کی دونون حالی ہین اور اجر و ثواب پہر مرتب ہوتا ہی اور آدمی ان دو حال سی خالی نہین پس وہ ہر حال بہتری پہر مختصر ہونا خیر کا ہر حال مین مومن کامل کی لیی ہی اسلیی کہ غیر مومن کامل کا حال یہہ ہی کہ اگر پہنچتی ہی اوسکو خوشی تو کبر اور خلاف شرع باتین کرنی لگتا ہی اور اگر ضرر پہنچتا ہی اوسکو تو جزع و فزع اور کفران نعمت کرتا ہی بخلاف مومن کامل کی کہ اوس سی ایسی باتین نہین ہوتی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول

ف ورنہ داغ لیتی ہین اور اپنی پروردگار ہی پر توکل کرتی ہین پس کہڑا ہوا عکاشہ بن محصن صحابی اور کہا دعا کیجیو اللہ تعالی سی یہہ کہ کری مجکو اونمین سی یعنی متوکلین ہین سی کہ داخل ہونگی بہشت مین بغیر حساب کی کہا آنحضرت نی خدا وندا کر دان تو عکاشہ کو اونمین سی پہر کہڑا ہوا ایک شخص اور پس کہا دعا کیجیو اللہ سی یہہ کہ کر دانی مجکو اونمین سی پس فرمایا حضرت نی کہ سبقت لی گیا تجہسی ساتہہ اس دعا کی عکاشہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** مراد نبی سی ہین رسول ہی حکم کیا گیا ساتہہ تبلیغ کی اور ستر ہزار کہا نووی نی احتمال ہی کہ یہہ کہ ہون معنی اسکی یہہ کہ ستر ہزار تہارے امت ہین سی سوای اونکے اور یہہ احتمال ہی کہ ہون معنی اسکی یہہ کہ انہین مین سی ستر ہزار ایسی ہین اور مویدی اسکی روایت بخاری کی کہ ہدہ یدخلون الجنۃ من ہولا سبعون الفا اور نہ داغ لیتی ہین یعنی مگر وقت ضرورت کی لیتی ہین اسلیی کہ آیا ہی داغ لینا عند الضرورۃ بعضی صحابہ سی کہ انہین سی سعد بن ابی وقاص ہی ہین عشر مبشرہ مین سی یا مطلق داغ نہین لیتی ہین بسبب رضی ہونیکی قضا و قدر الہی پر اور بسبب تلذذ کی ساتہہ بلا کے اور بسبب جان نی اس بات کی کہ نہین ضرر کرتا اور نہین نفع دیتا مگر اللہ اور نہین تاثیر کرتی کوئی چیز حقیقت مین سوای اوسکی پس وہ ہیچ مرتبہ شہود کی ہین خارج دائرہ وجود سی فانی اپنی نفسون کی حفظ و سی ع نہ داغ لیتی ہین یعنی اسکی یہہ ہین مگر وقت ضرورۃ کی باوجود اسکی کہ اعتقاد شفا کا اللہ تعالی سی کرتی ہین نہ نری داغنی سی اور نہ منتر پر سواتی ہین یعنی وہ منتر کہ نہ قران مین ہین اور نہ حدیث صحیح مین اور وہ کہ نہ ہمن ہو اس سی کہ ہوا و ہمین شرک اور نہ شگون لیتی ہین یعنی کسی چیز ہی سی نہ جانور پرندہ سی اور نہ کتی بلی وغیرہما جانورون پرندہ سی پس مراد یہہ ہی کہ وہ چہوڑتی ہین اسمال جاہلیت کی پہر اگر کہا جاوے تو کہ ایسی لوگ بہت ہین عدد مذکور سی کہین گی ہم کہ مراد کثرت ہی نہ یہہ عدد مخصوص **ف** مگر کراہت داغ کرنا ہی اسباب وہمیہ سی ہی اور حدیثون مین تہی اوس سی آئی ہی اور وقت ضرورت کی اگر بحکم اطباء حاذق کی یقین ہو وی تو اجازت ہی ہی اور حضرت نی دوسرے شخص کی حق مین اسلیی دعا نمانگی کہ اذن نہین دی گئی تہی حضرت اوس مجلس مین دعا کرنی گی مگر ایک شخص کی لیی پس چونکہ عکاشہ کی لیی دعا کی گنجایش دعا کی دوسرے کی حق مین نری یا یہہ شخص اہل اس مرتبہ کا اور مستحق اوس منزلت کا نہ تہا اور باوجود اسکی صراحۃ نفرمایا کہ تو اہل اوسکا نہین ہی بلکہ جواب دیا ساتہہ کلام مشترک کی اور بیان کیا کہ سبب خاص عکاشہ کی دعا کرنیکا سبقت اوسکی تہی ساتہہ التماس دعا کی اور بعضون نی کہا ہی کہ وہ شخص منافقون مین سی تہا اس سبب سی اوسکی لیی دعا نکی اور باوجود اسکی ازراہ حسن خلق کی جواب دیا ساتہہ کلام مجمل کی اور بعضون نی کہا ہی کہ تخصیص عکاشہ کی دعا کی بسبب وحی خفی کی تہی اور یہہ قول صواب تر ہی اسلیی کہ ایک روایت مین آیا ہی کہ مرد دوسرا سعد بن عبادہ تہی کہ مشابہ صحابہ سی ہین واللہ اعلم اور اس حدیث مین دلالت ہی اسپر کہ جلدی اور سبقت کری طرف نیکیون کی اور طلب دعا کی کری صالحین سی **وعن** صہیب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجبا لامر المؤمن ان امرہ کلہ لہ خیر ولیس ذلک لاحد الا للمؤمن ان اصابتہ سراء شکر فکان خیرا لہ وان اصابتہ ضراء صبر فکان خیرا لہ رواہ مسلم اور روایت ہی صہیب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ عجب ہی واسطی شان اور حال مسلمان کی کہ تمام شان اوسکی لیی بہتر ہی اور نہین ہی یہہ شان کسیکی لیی مگر مسلمان کی لیی اگر پہنچی اوسکو خوشی یعنی چیزون فراخی رزق اور اولاد نرینہ اور توفیق طاعت شکر کرتا ہی پس ہوتا ہی شکر بہتر اوسکی لیی اور اگر پہنچتا ہی اوسکو ضرر یعنی فقر اور مرض اور رنج و بلا مین صبر کرتا ہی پس ہوتا ہی صبر بہتر اوسکی لیی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مقام صبر و شکر کی دونون حالی ہین اور اجر و ثواب پہر مرتب ہوتا ہی اور آدمی ان دو حال سی خالی نہین پس وہ ہر حال بہتری پہر مختصر ہونا خیر کا ہر حال مین مومن کامل کی لیی ہی اسلیی کہ غیر مومن کامل کا حال یہہ ہی کہ اگر پہنچتی ہی اوسکو خوشی تو کبر اور خلاف شرع باتین کرنی لگتا ہی اور اگر ضرر پہنچتا ہی اوسکو تو جزع و فزع اور کفران نعمت کرتا ہی بخلاف مومن کامل کی کہ اوس سی ایسی باتین نہین ہوتی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن القوی خیر واحب الی اللہ من المؤمن الضعیف وفی کل خیر احرص علی ما ینفعک واستعن باللہ ولا تعجز وان اصابک شیء فلا تقل لو انی فعلت کان کذا وکذا ولکن قل قدر اللہ وما شاء فعل فان لو تفتح عمل الشیطن رواہ مسلم

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مسلمان قوی یعنی پچ ایمان اور اعتقاد کی ساتھہ خدا کی اور توکل اور اعتماد کی اوسپر اور قصد کرنیکی اور خیر پر اور جہاد کرنیکی راہ خدا مین باقوی ہی صبر کرنی مین لوگون کی ہمیشینی پر اور تحمل کرنی مین انکی ایذا پر اور نصیحت اور تعلیم خیر کرنی مین بہتر ہی مسلمان ضعیف سی یعنی ان صفاتمین اور ہر مسلمان مین یعنی قوی ہو یا ضعیف نیکی ہی اور کوئی مسلمان صفات نیک سی خالی نہین اور اصل ایمان کا ملترین صفتون خیر کی ہی حرص کر تو اوس چیز پر کہ نفع دی تجکو یعنی امر دین سی اور مدد و توفیق طلب کر خدا تعالی سی یعنی عمل نیک کرنی پر اور عاجز نہو یعنی طلب و استعانت سی اسلیی کہ اللہ تعالی قادر ہی اسپر کر دیوے تجکو قوت اپنی طاعت کی جبکہ مستقیم ہو تو اوسکی استعانت پر اور بعضون نی کہا کہ یعنی اسکی یہہ ہین کہ نہ عاجز ہو تو کرنی اوپر چیز کی سی کہ حکم کیا گیا ہی تو اوسکا اور نہ چہوڑ تو اوسکو اور اگر پہنچی تجکو کچہہ یعنی مصیبت دین یا دنیا کی تو نہ کہہ یہہ بات کہ اگر مین کرتا ایسا تو ہوتا ایسا ولیکن کہہ یعنی زبان قال سی یا زبان حال سی کہ مقدر کیا اللہ نی یعنی ایسا اور ایسا یعنی واقع ہوا یہہ موافق قضا و قدر اوسکی اور جو کچہہ چاہتا ہی خدا تعالی کرتا ہی اسلیی کہ لفظ لو کہ سبب پشیمانی کہانی کی کسی چیز پر اور سبب معارضہ تقدیر الہی کی اور بسبب ہول و قوت نفس کی کہتی ہین کہو تا ہی کار شیطان کو اور لاتا ہی لفظ لو دین وسوسہ اوسکا ساتھہ ندامت اور معارضہ قدر کی نقل کی یہہ مسلم نی

ف یہہ کہنا اسلیی منع ہی کہ کچہہ فائدہ نہین رکھتا اسلیی کہ جو مقدر مین ہی وہی ہوتا ہی فرمایا اللہ تعالی نی قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا پس لفظ لو کہنا اس جگہہ منع ہی کہ منافقہ ساتھہ تقدیر کی لازم آوی الا وارد ہوا ہی قرآن مین لو کنتم فی بیوتکم لبرز الذین کتب علیہم القتل اور حدیث مین آیا ہی استعمال لو کا پس ظاہر یہہ ہی کہ یہہ نہی وارد ہوی ہی اوسجگہہ کہ جہان فائدہ نہوا اور معارضہ تقدیر کا ہو اور یہہ نہی تنزیہی ہی نہ تحریمی اور جبکہ کہی ارزاہ تاسف کی فوت ہوی فی طاعت الہی پر یا متعذر ہوا اوس سی پس نہین منافقہ ہی اسکا اور اسپر حمل کیا جاتا ہی استعمال لو کا کہ موجود ہی حدیثون مین بلکہ تاسف کرنا فوت ہوئی طاعت پر باعث ثواب ہی پس لائق ہی کہ گنا جاوے قبیلہ استحباب سی چنانچہ روایت کیا ہی رزین نی اپنی کتاب مشیخہ مین ابی عمرو سی کہ جسنی تاسف کیا دنیا پر کہ فوت ہوی اوسی قریب ہوا دوزخکی سیصد ہزار برس کی اور جسنی تاسف کیا آخرت پر کہ فوت ہوی اوس سی قریب ہوا جنت سی سیصد ہزار برس کی ذکر کی یہہ سیوطی نی جامع مین

الفصل الثانی

فصل دوسرا

عن عمر بن الخطاب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لو انکم تتوکلون علی اللہ حق توکلہ لرزقکم کما یرزق الطیر تغدو خماصا وتروح بطانا رواہ الترمذی وابن ماجۃ

روایت ہی عمر بن خطاب سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ اگر تحقیق تم توکل یعنی اعتماد کرو اللہ پر حق توکل کا تو البتہ روزی دی تم کو جیسیکہ روزی دیتا ہی جانورون پرندون کو نکلتی ہین جانور صبح کو بہوکی اور پہرتی ہین شام کو اپنی گہوسلون مین سیر نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی

ف حق توکل یہہ ہی کہ یقینا جانی یہہ کہ ہین ہی کوئی فاعل وجود مین سوای اللہ تعالی کی اور ہر موجود یعنی مخلوق اور رزق اور عطا اور منع اور ضرر اور نفع اور فقر اور غنی اور مرض اور صحت اور موت اور حیات وغیرہ ذلک سبب اللہ تعالی کی طرف سی ہین اور وہ ضامن ہی رزق کا بیشک و شبہہ پس اسکا یقین کر کر سعی کری پر طلب کرنیکی اچہی وجہ پر یعنی رنج بہت نہ اوٹہاوی اور حرص اور افراط و مبالغہ نکری اوسکی طلب مین حتی کہ حلت و حرمت کا خیال نہ ہی کہا امام غزالی نی کہ جو کوئی

گمان کری کہ توکل ترک کرنا کسب کا ہی اور پری رہنا زمین پر مانند کپڑی دالیگی کی زمین پر وہ جا ہل ہی اور امام قشیری نی کہا کہ جگہہ توکل کی قلب ہی اور حرکت ظاہر مین ہی پس وہ منافی توکل کی نہین جبکہ اعتماد واثق خدای عزوجل پر ہو چنانچہ اسلیئی تشبیہ دی ساتھہ جانور پرندہ کی کہ وہ طلب رزق مین نکلتا ہی لیکن اعتماد اللہ تعالی ہی پر ہوتا ہی نہ اپنی طلب وقوت پر پس اس مشابہت مین اشارہ ہی اسپر کہ سعی اوسط درجی کی نہین منافی ہی اعتماد کی اللہ تعالی پر جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وکاین من دابۃ لاتحمل رزقہا اللہ یرزقہا وایاکم پس حدیث داسطی اگاہ کرتی ہی اسپر کہ کسب نہین ہی رزق بلکہ رازق اللہ تعالی ہی ہی نہ واسطی منع کرتی کی کسب سی اسلیئی کہ توکل کی جگہہ دل ہی پس نہین منافی ہی اسکو حرکت جوارح کی باوجود یکہ کبھی رزق دیا جاتا ہی بغیر حرکت کی بھی بلکہ بسبب حرکت کرنی غیر اسکی کی پہنچتا ہی رزق اللہ تعالی کا بسبب برکت اسکی کی جیسیکہ سمجھا جاتا ہی عموم قول اللہ تعالی کیسی وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا اور منقول ہی کہ بچی کو یکی وقت نکلتی کی انڈسی ہوتی ہین سفید پس بری معلوم ہوتی ہین وہ کو یکو اور وہ چھوڑ کر چلا جاتا ہی انکو اور باقی رہتی ہین بچی اکیلی پس پہنچتا ہی اللہ تعالی طرف اونکی کو اتو دیکھتا ہی اونکو سیاہ پس لی مٹھتا ہی انکو اور پرورش کرتا ہی اونکو پس یہہ پہنچتا ہی اونکو رزق بغیر سعی کے اور اوحکایتین اس باب مین بہت ہین اور عجیب تر حکایت یہہ ہی کہ اللہ تعالی نی عزرائیل کو فرمایا کہ ایا رحم بھی کیا ہی تو نی کسی پر وقت روح نکالنی کی پس کہا عزرائیل نی ہان ای رب میرے جسوقت کہ غرق ہوی ایک کشتی کی لوگ اور کچھہ اونمین سی باقی رہی کشتی کی تختون پر اور تہی ایک عورت اپنی بچی کو دودھ پلاتی ایک تختہ پر پس حکم فرمایا تو نی اوسکے روح قبض کرنی کا پس رحم کہا مینی اوسوقت اوسکی بچی پر فرمایا اللہ تعالی نی کہ مینی ڈالا اوس بچیکو ایک جزیرہ پر اور پہنچی مینی طرف اوسکی ایک شیرنی کہ دودھ پلاتی تہی اوسکو یہان تک کہ کچھہ بڑا ہوا پہر منتقین کیا مینی کچھہ جن تاکہ تعلیم کرین اوسکو زبان آدمی کی یہان تک کہ وہ جوان ہوا ہاتھہ اور داخل ہوا علمار مین اور حاصل ہوی اوسکو امارۃ اور پہنچا وہ سلطنت کی مرتبہ کو کہ بادشاہ ہوا تمام روی زمین کا پس دعوی کیا اوسنی الوہیت کا اور ہولگیا عبودیۃ اور حقوق ربوبیت اور نام تہا اوسکا شداد اور اللہ بہت مہربان ہی اپنی بندون پر پس جو رحیم رزق دی اپنی دشمنون کو وہ کیونکر ہولیگا اپنی دوستون کو ع وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایہا الناس لیس من شیء یقربکم الی الجنۃ ویباعدکم من النار الا قد امرتکم بہ ولیس شیء یقربکم من النار ویباعدکم من الجنۃ الا قد نہیتکم عنہ وان الروح الامین نفث فی روعی ان نفسا لن تموت حتی تستکمل رزقہا الا فاتقوا اللہ واجملوا فی الطلب لا یحملنکم استبطاء الرزق ان تطلبوہ بمعاصی اللہ فان اللہ لا یدرک ما عند اللہ الا بطاعتہ رواہ فی شرح السنۃ والبیہقی فی شعب الایمان الا انہ لم یذکر وان روح القدس اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ای لوگو نہین ہی کوئی چیز کہ نزدیک کری تمکو طرف بہشت کی اور دور رکہی تمکو اگ دوزخی مگر وہ چیز کہ تحقیق حکم کیا ہی مینی تمکو ساتہہ اوسکی اور نہین ہی کوئی چیز کہ نزدیک کری تمکو اگ دوزخی اور دور کری بہشت سی مگر وہ چیز کہ تحقیق منع کیا ہی مینی تمکو اوس سے اور تحقیق روح الامین نی در ایک روایت مین ہی کہ تحقیق روح القدس نی کہ مراد دونو عبارتون سی جبرئیل ہین پہونکا میری دلمین یعنی وحی القی لائی میرے پاس یہہ کہ تحقیق کوئی جان نہین مرتی یہان تک کہ پورا کی لیتی ہی رزق اپنا یعنی جو کہ مقدر ہی اوسکی لیی جیسی کہ اشارہ کیا طرف اوسکی حق سبحانہ تعالی نی اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم آگاہ ہو پس حب ایسا ہی کہ جو رزق مقدر کیا ہی اچھی والا ہی تو پرہیزگاری کرو خدا کی نافرمانی سی اور نیکی اور اعتدال کرو اور افراط تکرو بہ حاصل کرنی اور طلب ہوتدنی رزق کی یعنی تا بروجہ مشروع اور موافق حق کی پڑی اور نہ باعث ہو تمکو تاخیر رزق کی

اور طلب کرنی اوسکی کی ساتھہ گناہون جنکی اسلیی کہ تحقیق شان یہہ ہی کہ نہین پائی جاتی وہ چیز کہ نزدیک خدا کی ہی مگر بسبب طاعت اوسکی کی
نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین اور بیہقی نی شعب الایمان مین مگر یہہ کہ نہین ذکر کیا بیہقی نی جبرئیل روح القدس ف اس حدیث کی
سیر کی جملی دلیل صریح ہین اسپر کہ تمام علوم انمین نافعہ اور دفع کرنیوالی ضرر کی حاصل کیی جاتی ہین کتاب وسنت سی اور دلیل ہین اسپر کہ استعمال
کرنا غیر کتاب وسنت کا ضائع کرنا عمر کا ہی بلا فائدہ اور لفظ روح یعنی جان آدمی اور وحی اور جبرئیل اور عیسی کی آیا ہی اور یہان مراد جبرئیل
علم ہین اور وصف لانا اسکا ساتہہ امین کی بسبب امانت داری انکی کی ہی علم ووحی مین اور اضافت اسکی طرف قدس کی کہ ساتہہ پیش قاف
اور سکون دال اور پیش اوسکی کی یعنی طہر کی ہی بسبب کمال طہارت انکی کی ہی نجاست ناسوت سی اور اجملوا اجمال سی ہی یعنی بیٹکی کرو اور
نہ مبالغہ کرو اوسکی طلب مین اسلیی کہ تم نہین تکلیف دی گیی ہو طلب رزق کی فرمایا اللہ تعالی نی وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون
ما ارید منہم من رزق وما ارید ان یطعمون ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین اور فرمایا اللہ عزوجل نی وامر اہلک بالصلوۃ واصطبر علیہا
لا نسئلک رزقا نحن نرزقک والعاقبۃ للتقوی پس امر اجازت کی لیی ہی یا معنی یہہ ہین کہ طلب کرو حلال سی پس امر وجوب کی لیی ہی اور موید ہی
اسکو قول حضرت کا ولا یحملنکم الخ اور اوپر طلب کرنی اوسکی کی ساتہہ گناہون اوسکی کی یعنی جب رزق دیر کر پہنچی تو اضطراب نکرو اور حاصل نکرو اوسکو
بوجہہ حرام ومکروہ کی مانند چوری اور غصب اور خیانت اور اظہار سیادت اور عبادت اور دیانۃ اور لینی کی بیت المال سی زیادہ حاجت سی اور مانند
انکی کی اور حقیقت مین رزق ہر گز دیر کر نہین پہنچتا اور جو کچہہ پہنچی اور جسوقت کہ پہنچی رزق وہی ہی اور بمقدار اوسیطرح تہا اور گناہ سی زیادہ نہین پہنچتا
پہنچتا وہی ہی کہ مقدر ہوی اور اضطراب سی سوای گناہ کی حاصل نہین ہوتا اور رزق کہ پہنچی بسبب گناہ کی حرام ہوتا ہی پس طلب رزق ساتہہ
گناہ کی نکرو اور نہین پائی جاتی وہ چیز کہ نزدیک خدا کی ہی یعنی رزق حلال مگر ساتہہ طاعت اوسکی کی یعنی دوام اور استقامت کرو طاعت
پر کہ جو کچہہ کہ پہنچتا ہی قسم رزق سی پہنچتا ہی اگر گناہ سی حاصل کروگی حرام ہوگا اور مذمت راجع ہوگی اور اگر طاعت سی ہم پہنچاوگی حلال ہوگا
اور رجوع کریگی اور یا مراد اوسچیز سی کہ نزدیک خدا کی ہی بہشت ہی ح ع اجملوا یعنی کماؤ مال کو بوجہہ جمیل اور وہ یہہ ہی کہ نہ طلب کرو
اوسکو مگر بوجہہ شرعی اور استبطار بمعنی البطار کی ہی اور سین مبالغہ کی لیی ہی ہین جیسکہ استعف بمعنی عف کی ح ع قول اللہ تعالی کی ومن کان
غنیا فلیستعفف طیبی وعن ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الزہادۃ فی الدنیا لیست بتحریم الحلال ولا باضاعۃ
المال ولکن الزہادۃ فی الدنیا ان لا تکون بما فی یدیک اوثق بما فی ید اللہ وان تکون فی ثواب المصیبۃ اذا انت اصبت
بہا ارغب فیہا لو انہا ابقیت لک رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب وعمرو بن واقد الراوی منکر الحدیث
اور روایت ہی ابی ذر سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا زہد دنیا مین نہین ہی ساتہہ حرام کرنی حلال کی اور نہ ساتہہ ضایع
کرنی مال کی لیکن زہد یعنی معتبر اور کامل دنیا مین یعنی شان دنیا مین یہہ ہی کہ نہ ہو دیتو ساتہہ اوس چیز کی کہ ہی ہاتہون تیری ہی قسم مال سے
اعتماد کرنیوالا زیادہ بہ نسبت اوس چیز کی کہ ہی ہاتہون اللہ کی ہی اور زہد دنیا مین یہہ ہی کہ ہو دیتو ثواب مصیبت کی جسوقت کہ پہنچایا جاوے تو اور
مبتلا کیا جاوے تو ساتہہ اوس مصیبت کے بہت رغبت کرنیوالا اگر کہ وہ مصیبت باقی رکہی جاتی واسطی تیری نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی
کہ یہہ حدیث غریب ہی اور عمرو بن واقد راوی منکر الحدیث ہی ف زہد دنیا مین الخ یعنی زہد کرنا دنیا مین نہین ہی ساتہہ ترک کرنی
لذتون اور شہوات کی کہ ہی حکم حرام کرنی حلال کی ہی کہ منع کیا گیا ہی بموجب فرمانی اللہ تعالی کی الآخر مولوطیبات احل اللہ لکم پس فرماتی ہین کہ یہہ
جو بعضی جاہل کرتی ہین بگمان اسکی کہ یہہ کمال ہی پس نہ زیبتی ہین کہانی گوشت اور حلوا اور میوون اور پہنی کپڑون نی اور مانند انکی کی اور اسکو

زہد جاتی ہین یہہ زہد نہین ہی اور نہ ساتھہ ضایع کرنی مال کی اور خرچ کرنی اوسکی کی غیر محل مین کہ پھینک دی اسکو دریا مین یا دیدیو می اوسکو لوگون کو بغیر تمیز کی درمیان غنی اور فقیر کی حاصل یہہ کہ نہین ہی اعتبار زہد ظاہر کا اور خالی ہونی ہاتھہ کا اموال ظاہرہ سی بہتر توجہ ہونا قلب کا طرف خلق کی وقت احتیاج معیشت کی بلکہ مدار اوپر زہد قلبی کی ہی ساتھہ جاذبہ رکھنے کے اوپر ہاتون تیرکی ہی یعنی اموال صنایع اور اعمال در ہاتون اللہ کی ہی یعنی اوسکی ظاہر و باطن کی خزانون مین اور معنی یہہ ہین کہ چاہیئی کہ ہو اعتماد تیرا اوپر وعدہ اللہ تعالی کی تجھسی ساتھہ پہنچانی رزق کے تجکو اور ساتھہ انعام اوسکی کی تجھپر ایسی جگہہ سی کہ گمان نہین رکھتا ہی اور کہا نہین تو نے قوی و سخت تر اوس چیز سی کہ تیری ہاتھہ مین ہو قسم جاہ اور مال اور زمین اور انواع کاری گریون سی اگرچہ حکم کیمیا اور عمل سیمیا ہو اسلیے کہ جو کچھہ تیری پاس ہی تلف و فنا ہونیوالا ہی بخلاف ان چیزون کی کہ اللہ کی خزانون مین ہین کہ وہ باقی ہین جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نے ما عندکم ینفد و ما عند اللہ باق اور لفظ وان یکون کا عطف ہی ان لا یکون پر اور زہد دنیا مین یہہ ہی ہی کہ نہ التفات کرنیوالا طرف چیزون دنیا کی اور لذت حاصل کرنی کی ساتھہ نعمتون اوسکی کی بلکہ یہہ جان کہ نعمتین دنیا کی سبب حاصل ہونی محنت کی اور پہنچی بلاؤن کی ہی اوسمین تاکہ نہ مایل ہو دل تیرا طرف دنیا کی اور نہ انست پکڑی نفس تیرا ساتھہ دنیا کی چیزون کی پس ہو وے او سوقت ثواب مصیبت کی جبکہ پہنچی بہت رغبت کرنیوالا بہ حاصل ہونے مصیبت کی بہ نسبت اسکی کہ اگر بالفرض وہ مصیبت باقی رکہی جاتی یعنی رد کی جاتی اور تاخیر کیجاتی تجھسی پس کہا گیا لفظ البقیت جگہہ لم یصب کے اور جواب لو کا وہ ہی کہ دلالت کی اوسپر ما قبل اوسکی اور خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ ہو رغبت تیری بہ ہونی مصیبت کی بسبب ثواب اسکی کی زیادہ تر رغبت تیری ہی بہ ہونی مصیبت کے پس یہہ دونو امر شاہد عدل ہین اوپر زہد تیرکی دنیا مین اور میل کرنی تیرکی عقبی مین جانا چاہیئی کہ زہد عبارت ہی بی رغبتی دنیا سی اور ترک کرنیسی متاع دنیا اور شہوات اوسکی کو قسم مال و جاہ سی پس اشارت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مقام زہد بجز اوسکی تمام نہین ہوتا حب تک کہ مقام صبر و توکل کا ہاتھہ نہ آوی اور رغبت آخرت مین اس حد کو پہنچی کہ ہونا مصیبتون اور بلاؤن کا دنیا مین محبوب ہو بامید ثواب آخرت کی اور مرغوب تر ہو اوسکی ہونیسی اگر یہہ بات حاصل ہوی زہد ہی و الا احرام کرنا حلال کا اور ضائع کرنا مال کا

وعن ابن عباس قال کنت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فقال یا غلام احفظ اللہ یحفظک احفظ اللہ تجدہ تجاھک واذا سالت فاسئل اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ واعلم ان الامۃ لو اجتمعت علی ان ینفعوک بشیء لم ینفعوک الا بشیء قد کتبہ اللہ لک ولو اجتمعوا علی ان یضروک بشیء لم یضروک الا بشیء قد کتبہ اللہ علیک رفعت الاقلام وجفت الصحف رواہ احمد والترمذی

اور روایت ہی ابن عباس کی کہا تہا مین سوار پیچہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک روز پس فرمایا ای لڑکی نگاہ رکہہ تو اللہ تعالی کی امر و نہی کو اور طالب اوسکی رضا کا ہو نگاہ کریگا تجکو اللہ تعالی یعنی دنیا مین آفات و مکروہات سی اور عقبی مین طرح بطرح کی عذاب سی جزاء موافق ملی گی اسلیئی کہ من کان للہ کان اللہ لہ نگاہ رکہہ تو اللہ تعالی کی حق کو یعنی ہمیشہ یاد رکہہ اور خوب فکر کر اوسکی قدر تون مین اور شکر ادا کر اوسکا پاویگا تو اوسکو سامنی اپنی اور جب ارادہ کرے تو سوال کر اللہ ہی سی اور جب ارادہ کرے تو مدد چاہنی کا امور دنیا اور آخرت مین پس مدد چاہ اللہ ہی سی اور جان تو یہہ کہ سب خلق یعنی خاص عام اور انبیا اور اولیا اور تمام امام اگر جمع ہون یعنی متفق ہون بالفرض والتقدیر اوپر اسکی کہ نفع پہنچاوین تجکو ساتھہ کسی چیز کی یعنی مردین یا دنیا تیری مین تو نہین نفع پہنچا سکین گی تجکو مگر اوس چیز کو کہ مقدر کیا ہی اوسکو اللہ نی تیری لیئی اور اگر جمع ہون سب آدمی اسپر کہ ضرر پہنچاوین تجکو ساتھہ کسی چیز کی تو نہ ضرر پہنچا سکین گی تجکو مگر اوس چیز کو کہ مقدر کیا ہی اللہ نی اوسکو تجپر اوٹہائی گئی قلم اور خشک ہو گئی صحیفی نقل کی یہہ حمد اور ترمذی نی روایت کیا ہی اوسکو اور کہا ہی ترمذی نی یعنی پاویگا تو اوسکو سامنی اپنی یعنی پاویگا تو اوسکو اوسوقت کہ وہ حاضر ہے ساتھی تیری اور مشاہدہ کریگا تو اوسکو بہ مقام احسان اور کمال ایمان اپنی کی گویا کہ تو اوسکو دیکہتا ہی اور بہ حیثیت کہ فنا ہو جاویگا بالکل سوی اللہ تیری نظر سی

پس اول حال مراقبہ ہی اور دوسرا مقام مشاہدہ اور بعضون نی کہا کہ معنی یہہ ہین کہ جبکہ محافظت کریگا تو طاعت اللہ یکانہ کی محفوظ رکھیگا تجکو
اور مدد کریگا تیری مہمات مین جدہر کہ متوجہہ ہویگا تو اور سہل کردیگا تیرے لیے وہ امور کہ قصد کریگا تو اور بعضون نی کہا کہ معنی یہہ ہین کہ یاد رکھیگا تو عنایت
و مہربانی اوسکی قریب اپنی اور رعایت کریگا تیری تمام حالات مین اور مدد کریگا تیری ہر طرح بطرح اور سوال کرا للہ ہی سی اسلیے کہ خزانی بخششون کی اوسکے
پاس اور بات مین ہین اور ہر لقمہ و نقمہ دنیوی یا اخروی کہ بندیکو پہنچتی ہی یا دفع ہوتی ہی اوس سی اوسکی رحمت سے ہی امیرش غرض اور بی ضمیمہ علت
کی ہی اسلیے کہ وہ جواد مطلق اور ایسا غنی ہی کہ کبھی محتاج ہی نہین ہوتا پس لائق ہی یہہ کہ نہ امید رکھی مگر اوسکی رحمت ہی اور نہ ڈری مگر اوسکی حدت
سی اور التجا کری بڑی مہمات مین اوسکی طرف اور اعتماد کری تمام امور مین اوسپر یعنی نہ مانگ غیر اوسکو اسلیے کہ غیر اوسکا نہین قادر ہی دینی اور نہ
دینی پر اور دفع کرنی ضرر اور پہنچانی نفع پر اسلیے کہ وہ اپنی نفسون کی نفع اور ضرر اور موت اور حیات کی تو مالک ہی نہین چہ جائے غیر کی اور نہ ترک
کرتو سوال ساتھہ زبان حال یا بیان مقال کے تمام احوال مین اسلیئے کہ حدیث مین آیا ہی کہ جسنی نہ سوال کیا اللہ سی غضب ہوتا ہی وہ اوسپر اسلیے کہ
سوال کرتی ہین اظہار انی عاجزی اور محتاجگی کا ہی کیا خوب کہا ہی کسینے ؎ اللہ یغضب ان ترکت سوالہ وابنار آدم حین تسال یغضب اور
اگر جمع ہون اتنے خلاصہ سکی مضمون کا یہہ ہی کہ نفع اور ضرر اوسکی طرف سی جان اور ہر حال مین اوسکی طرف رجوع کر کہ وہی نفع پہنچانیوالا اور ضرر پہنچانیوالا
اور دینی والا اور ندینی والا ہی اور اللہ تعالی کی بعضی کتابون مین آیا ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نی قسم ہی اپنی عزت و جلال کی کہ البتہ انقطاع کرتا ہون
اوس شخص سی کہ امید رکہتا ہی غیر میسی اور پہناتا ہون مین اوسکو کپڑا ذلت کا نزدیک لوگون کی یعنی ذلیل کرتا ہون اوکی سامنی اور محروم کرتا
ہون مین اوسکو اپنی قرب سی اور البتہ دور کرتا ہون مین اوسکو اپنی وصل سی پس البتہ کرتا ہون مین اوسکو متفکر حیران ایا امید رکہتا ہی غیر میسے
شدایدین اور شدایدے میرے ہات مین ہین اور مین الحی القیوم ہون اور کہٹکہٹاتا ہی فکر مین دروازے غیر میرے کی اور میرے ہاتھہ مین کنجیان دروازون کی ہین
اور وہ بند ہین اور دروازہ میرا کہلا ہوا ہی اوسکی لیی کہ دعا کری مجھی انتہی اور اوہا ہوئی گئی قلم یعنی احکام کی لکہنی سی اور خشک ہوگئی صحیفے یعنی قضا
اور قدر مخلوق کی کہ قیامت تک جو کچھہ ہونیوالا ہی اوسمین لکہی گئی تہی وہ خشک ہوگئی پس نہین رکہا جاتا اوسپر قلم بعد اسکی ساتھہ لکہنی کسی چیز کی
خلاصہ یہہ کہ لکہا جا چکا لوح محفوظ مین جو کچھہ کہ لکہا گیا قسم تقدیرات سی اب اور کچھہ نہین لکہا جاویگا بعد فارغ ہونیکی اسی پس تغیر کی گئی سبقت
قضا و قدر کی ساتھہ اوسی قلم کی اور خشک ہوئی صحیفہ کی بسبب مشابہت دینی کی ساتھہ فراغ کاتب کی کتابت اپنی سی اور اول کتابت مین
حدیث گذر ہی چکی ہی کہ اول جو پیدا کیا اللہ تعالی نی تو قلم کو پیدا کیا اور فرمایا کہ لکہہ قلم نی کہا کہ کیا لکہون فرمایا کہ لکہہ تقدیر پس لکہا اوسنے
جو کچھہ ہوا اور ہوگا ابد تک اور اگر کوئی کہی کہ یہہ منافی ہی قول اللہ تعالی کی یمحوا اللہ ما یشاء و یثبت تو جواب اسکا یہہ ہی کہ محو و اثبات ہی انہین
چیزون مین سی ہی کہ خشک ہوگئی صحیفہ اسلیے کہ قضاء و قسم ہی مبرم اور معلق اور یہہ ساتھہ نسبت کرنیکی طرف لوح محفوظ کی ہے اور ساتھہ اضافہ کرنی کی طرف
علم اللہ کے نہ تبدیل ہی اور نہ تغیر اور اسلیے کہا وعندہ ام الکتاب اور بعضون نی کہا کہ اللہ کی پاس دو کتابین ہین ایک تو لوح محفوظ پس وہ تو ایسی ہے
کہ متغیر نہین ہوتی اور دوسری وہ کہ لکہتا ہی اوسمین فرشتہ اعمال خلق کی اور وہ محل محو و اثبات کی ہی اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہی
توکل پر اور راضی ہونی رضاء مولی پر اور نفی کرنی حول و قوت پر اپنی سی اسواسطے کہ نہین ہی کوئی حادثہ قسم سعادت اور شقاوت اور تنگی اور
فراخی اور نفع اور ضرر اور اجل و رزق سی مگر کہ متعلق ہی ساتھہ اللہ کی اور قضا اور قدر اوسکی کی کہ مقدر کی ہی آسمان و زمین کے پیدا کرنی کی
پچاس ہزار برس پہلی جاری ہوا قلم قضا کا ساتھہ اوس چیز کی کہ ہونیوالی ہی پس برابر ہی تحرک و سکون پس واجب ہے شکر حالت خوشی اور ضرر مین اور
جان کہ نصرت اعدا پر بسبب صبر کے ہی محنت و بلا پر کہا قطب ربانی غوث صمدانی حضرت سید عبد القادر جیلانی نی فتوح الغیب مین کہ لائق ہی ہر مومن

کہ کری اس حدیث کو اپنیسا اپنی دل کا پس عمل کری اسپر تمام حرکات وسکنات اپنی مین تاکہ سالم رہی دنیا اور آخرت مین اور پاوی دونو جہان مین عزت بسبب رحمت اللہ تعالی کی اور بعضی روایتون مین بجاے لفظ تجدہ تجاہ کی یہہ زیادتی ہی آئی ہی تعرف الی اللہ فی الرخا یعرفک فی الشدۃ یعنی شناسائی اور شکرگذاری اور توجہہ کرطرف خدا تعالی کی حالت فراغ اور آسانی مین ساتھہ طاعت حق اور معرفت شناسی کی پہنچانیگا اور جزا اوسکے دیویگا تجکو نزدیک سختی کی اور برلا ویگا حاجتین تیری فان استطعت ان تعمل للہ بالرضا فی الیقین فافعل یعنی پس اگر کرسکی تو کام واسطی خدا کے ساتھہ راضی ہونیکی یقین مین تو کرا وسکو کہ کار عظیم ہی فان لم تستطع فان فی الصبر علی ما تکرہ خیرا کثیرا یعنی پس اگر نہیں کام نکرسکی تو اور شکر نعمت کا پورا نہ ادا کرسکی تو تحقیق ہی صبر کرنیکی اوپر بلا اور محنت ومکروہ کی کہ تجکو پہنچی نیکی اور فضل اور ثواب بہت ہی یعنی اصل شکرگذاری حق کی ہی بہرحال بسبب شمول نعمتون اور الطاف ظاہر وباطن کی اور اگر یہہ نہو تو صبر تو ضرور کرنا چاہی اور یہہ بہی فضیلت رکہتا ہی واعلم ان النصر مع الصبر والفرج مع الکرب یعنی اور جان کہ مدد کرنا حق کا بندہ کو ساتھہ صبر کرنی بندہ کی ہی اوپر طاعت کی اور گناہ سی اور کشادکار ساتھہ محنت اور تنگی ہی یعنی بعد از ہر تنگی کی کشادگی ہی اور بعد از غم کی راحت وشادی ان مع العسر یسرا یعنی اور تحقیق بعد از ہر سختی کی آسانی ہی ولن یغلب عسر یسرین یعنی اور ہرگز غالب نہ آوی ایک سختی دو آسانیون پر یعنی بحسب قاعدہ عربی کی گویا آیہ مین عسر ایک ہی اور یسر دو پس ایک عسر دو یسر پر غالب نہین ہوسکتا بلکہ یسر ہی غالب ہی پس اگر آدمی ایک سختی دیکہی دو آسانیان پاوے ایک دنیا مین اور دوسری آخرت مین جیسیکہ مسلمانون کی رنج ومحنت اور ہٹائی دنیا مین ساتھہ صحابگی اور سختی کی پس آسانی دیکہی دنیا مین ساتھہ فتح اور مدد کی اور آخرت مین دیکہین گی نعمت اور راحت وچین بہشت کی اور وعدہ مولی کا یہہ تمام الفاظ اور حدیث مین آئی ہین کہ مشکوۃ ومصابیح مین ہین لایا وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ سَعَادَۃِ ابْنِ اٰدَمَ رِضَاہُ بِمَا قَضَی اللّٰہُ لَہٗ وَمِنْ شِقَاوَۃِ ابْنِ اٰدَمَ تَرْکُہُ اسْتِخَارَۃَ اللّٰہِ وَمِنْ شِقَاوَۃِ ابْنِ اٰدَمَ سَخَطُہٗ بِمَا قَضَی اللّٰہُ لَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نیکبختی بیٹی آدم کیسی ہی راضی ہونا اوسکا ساتھہ اوپر خیر کی کہ مقدر کی ہی اللہ نی واسطی اوسکی اور بدبختی بیٹی آدم کیسی ہی چہوڑنا اوسکا مانگنی خیر کو اللہ تعالی سی اور بدبختی ابن آدم کیسی ہی غضب اور ناخوش ہونا اوسکا ساتھہ اوس چیز کی کہ مقدر کی ہی اللہ تعالی نی واسطی اوسکی روایت کی ہی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی ف نیکبختی الخ یعنی نیک بختی یہہ ہی کہ طلب خیر کی کری اللہ سی پہر راضی ہو اوس چیز پر کہ حکم کیا ہی ساتھہ اوسکی اور مقدر کیا ہی اوسکو جیسیکہ دلالت کرتا ہی اوپر مقابلہ اوسکا کہ وہ یہہ ہی اور بدبختی الخ اور چہوڑنا اوسکا مانگنی خیر کو اللہ سی یعنی آدمی کو چاہیی کہ ہمیشہ طلب کری خیر کو خدا تعالی سی اور جبکہ فرمایا کہ آدمی کو چاہیی کہ راضی ہو بہرحال تو توہم یہہ ہوا کہ گویا گناہ اور نامرضیات مین بہی راضی ہو فرمایا ہمیشہ چاہیی کہ آدمی پروردگار تعالی سی طالب خیر ہونا اوسکو راہ خیر اور پسندیدہ پر لیجاوی اور شر اور نامرضیات سی نگاہ رکہی اور راضی ہونا قضاء الہی پر بہت بڑی چیز ہی کہ نام رکہا گیا ہی اوسکا مقام افخم اور راضی ہونی کو قضاء الہی پر کہ وہ ترک کرنا غضب کا ہی علامت سعادت ابن آدم کی کی بسبب دو امرون کی ایک تو اسلیی کہ تا فارغ ہو عبادت کی لیی اسلیی کہ جب نہ راضی ہوا ساتھہ قضا کی ہوگا ہمیشہ متفکر پریشان دل بسبب حدوث حوادث کی اور کہیگا کیون ہوا ایسا اور کیون نہ ہوا ایسا اور دوسرے اسلیی کہ تا نہ گرفتار ہو غضب اللہ تعالی کی مین بسبب غضب اپنی کی اور غضب بندیگا یہہ ہی کہ ذکر کری غیر اوس چیز کو کہ قضا کی ہی اللہ تعالی نی اوسکی لیی کہ یہہ اصلح اور اولی ہی بیچ اوس چیز کی کہ نہین یقین ہی فساد وصلاح اوسکی کا اور حقیقت استخارہ کی یہہ ہی کہ طلب کری خیر کو اللہ سی تمام امور مین بلکہ یہہ اعتقاد کری کہ انسان نہین جانتا ہی اپنی خیر وشر کو عسی ان تکرہوا شیئا وہو خیر لکم وعسی ان تحبوا شیئا وہو شر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون پہر ترقی کری اس طرح کہ اعتقاد کری یہہ

کہ نہین واقع ہوا دنیا مین خیر خیر کی چنانچہ اسلئے وارد ہوا ہی الخیر بید یک والشر لیس الیک پھر مستحب دعاء استخارہ ہی بعد تحقیق مشاورۃ کی جس امر مہم کی امور دینیہ اور دنیویہ سے اور اقل اوسکا یہہ ہی کہ کہی اللہم خرلی اختر لی فلا تکلنی الی اختیاری اور کاملتر یہہ ہی کہ پہلے ہی دو رکعت نماز کی پہر وہ دعا استخارہ پڑہی کہ مشہور ہی سنت مین اور اوپر ذکر کی گئی اور روایت کیا ہی بخاری نی اوسط مین انس سی مرفوع باب من استخار ولا ندم من استشار ولا عال من اقتصد اور کہا بعض حکمارنی کہ جو شخص دیا گیا چار چیزین نہین منع کیا گیا چار چیزون سی جو شخص کردیا گیا نہین منع کیا گیا زیادتی سی اور جو شخص کہی دیا گیا توبہ نہین منع کیا گیا قبول سی اور جو شخص دیا گیا استخارہ نہین منع کیا گیا خیر سی اور جو شخص دیا گیا مشورہ نہین منع کیا گیا صواب سے ع

الفصل الثالث فصل تیسری عن

جابر انہ غزا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل نجد فلما قفل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قفل معہ فادرکتہم القائلۃ فی وادٍ کثیر العضاہ فنزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتفرق الناس یستظلون بالشجر فنزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحت سمرۃ فعلق بہا سیفہ ونمنا نومۃ فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعونا واذا عندہ اعرابی فقال ان ہذا اخترط علی سیفی وانا نائم فاستیقظت وہو فی یدہ صلتا فقال من یمنعک منی فقلت اللہ ثلثا ولم یعاقبہ وجلس متفق علیہ وفی روایۃ ابی بکر الاسماعیلی فی صحیحہ فقال من یمنعک منی قال اللہ فسقط السیف من یدہ فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السیف فقال من یمنعک منی فقال کن خیر اخذ فقال تشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ قال لا ولکنی اعاہدک علی ان لا اقاتلک ولا اکون مع قوم یقاتلونک فخلی سبیلہ فاتی اصحابہ فقال جئتکم من عند خیر الناس ہکذا فی کتاب الحمیدی فی الریاض روایت ہی جابر سی کہ تحقیق اونہون نی جہاد کیا ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب نجد کی پس جب پہرے حضرت جہاد سی پہری جابر ساتہہ حضرت کی پس پہنچی صحابہ کو دوپہر پس ایک جنگل کی کہ بہت تہی درخت کیکر کے پس اوتری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور متفرق ہوی لوگ درحالیکہ سایہ طلب کرتی تہی ساتہہ درختون کی یعنی ہر ایک نیچی ایک درخت کی گیا اور قیلولہ کیا پس اوترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نیچی ایک بڑی درخت کیکر کی پس لٹکادی اوسکی ٹہنی مین تلوار اپنی اور سوئی ہم کچہہ سونا پس ناگہان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بلاتی تہی اپنی پاس پس گئی ہم اوسکی پاس اور ناگہان اوسکی پاس ایک اعرابی یعنی بدو کا حاضر تہا پس فرمایا آنحضرتؐ نی کہ اس اعرابی نی کہینچی مجہپر تلوار میری اس حال مین سوتا تہا پس جاگا مین اس حال مین کہ تلوار میری اوسکی ہات مین تہی ننگی کہا اعرابی نی کہ کون بچاویگا تجکو میری ایذا سے پس کہا مین نی کہ اللہ تعالیٰ بچاویگا تین بار کہا یہہ کلمہ اور غداب نکیا حضرت نی اوس اعرابی کو اور بیٹہی یعنی بعد اسکی کہ تہی یعنی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ روایت ابی بکر اسماعیلی کی کہ بیچ صحیح اپنی کی لایا ہی یون آیا ہی کہ پس کہا اوس اعرابی نی آنحضرتؐ کو کہ کون بچاویگا تجکو مجہسی فرمایا حضرتؐ نی کہ اللہ بچاویگا پس گر پڑی تلوار اعرابی کی ہاتہہ سی پس لی آنحضرتؐ نی تلوار اور کہا کہ کون بچاویگا تجکو مجہسی پس کہا اعرابی نی آنحضرتؐ کو کہ ہوتم بہتر پکڑنیوالی یعنی مہربانی کرو اور معاف کردو پس فرمایا آنحضرتؐ نی کہ گواہی دیتا ہی تو اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق مین رسول اللہ کا ہون یعنی مسلمان ہوتا ہی تو پس کہا اعرابی نی کہ مسلمان نہین ہوتا مین لیکن مین عہد کرتا ہون تجسی اسپر کہ نہ لڑون گا مین تجسی اور نہ ہونگا مین ساتہہ اوس قوم کی کہ لڑین تجسی پس چہوڑ دیا حضرت نی اعرابی کو پس آیا اعرابی اپنی قوم کی پاس اور کہا کہ آیا ہون مین تمہاری پاس نزدیک بہترین آدمیون کی سی اسطرح ہی یعنی یہہ حدیث متفق علیہ ساتہہ زیادتی کی بیچ کتاب حمیدی کے اور بیچ کتاب ریاض الصالحین کی کہ تصنیف امام محی الدین نووی کی ہی ف لفظ نجد ساتہہ زبر نون اور خر جیم کی اصل مین زمین بلند کو کہتی ہین اور اب نام ہی اوسی دیار کا کہ اوسکو

تہامہ کہتی ہین زمین عراق تک اور لفظ عضاہ ساتھہ زیر عین کی جمع عضہ کی ہی یعنی درخت خاردار کی اور جمع البحار مین کہا کہ عضاہ درخت کیکر کی اور سمرہ ساتھہ زبر سین اور پیش میم کی اوس درخت کو کہتی ہین کہ بڑا ہو عضاہ مین سی ۵ ع ح **وعن** اَبِی ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اٰیَۃً لَوْ اَخَذَ النَّاسُ بِہَا لَکَفَتْہُمْ وَمَنْ یَتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین البتہ جانتا ہون ایک آیۃ اگر عمل کرین لوگ اوسپر یعنی فقط اوسپر تو البتہ کفایت کری اونکو یعنی تمام افعال و اوراد سی سوا اوس آیہ کا یہہ ہی اور جو شخص کہ تقوی کری خدا سی گردانتا ہی اللہ اوسکی لیی خلاص ہونا یعنی غمون دنیا اور آخرت کی سی اور روزی دیتا ہی اوسکو اوس جگہہ سی کہ گمان نہین کرتا یعنی بی رنج و تردد نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** مابعد اسکی آیتیون ہی ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ ان اللہ بالغ امرہ قد جعل اللہ لکل شی قدرا اور مراد حضرت کی آیۃ سی یہہ ساری آیۃ ہی پس ومن یتق اللہ سی حیث لا یحتسب تلک اشارہ ہی طرف اسکی کہ اللہ تعالی کفایت کرتا ہی اوسکو تمام اون چیزون سی کہ ڈرتا ہی اور کروہ رکھتا ہی اونکو امور دنیا اور آخرت سی اور ومن یتوکل الخ اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ اللہ تعالی کفایت کرتا ہی اوسکو تمام اون چیزون سی کہ طلب کرتا ہی اونکو اور ڈہونڈتا ہی امور دنیا اور آخرت سی اور بالغ امرہ یعنی جاری کرنیوالا ہی امر اپنی کو اور آمین بیان ہی واسطی واجب ہونی توکل کی اللہ پر اور تفویض امر کی طرف اوسکی اس لیے کہ جب اونہی جانا کہ ہر چیز قسم رزق اور مانند اوسکی نہین ہوتی ہی مگر بہ تقدیر اور توفیق اللہ تعالی کی نہ باقی رہی مگر تسلیم واسطی قدر کی اور توکل ۵ ع **وعن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَقْرَاَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا ابن مسعود نی کہ کہا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ آیۃ کہ تحقیق مین ہون روزی دینی والا زور اور استوار نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** یہہ قرارہ شاذہ ہی اور قرارہ مشہورہ یہہ ہی ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین اور حاصل یہہ کہ جب ایسا ہوا تو واجب ہی کہ بہروسا کری اوسپر اور نہ سپرد کری مگر طرف اوسکی ع **وعن** اَنَسٍ قَالَ کَانَ اَخَوَانِ عَلٰی عَہْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَانَ اَحَدُھُمَا یَاْتِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ یَحْتَرِفُ فَشَکَا الْمُحْتَرِفُ اَخَاہُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّکَ تُرْزَقُ بِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا ہی وہ بہائی حضرت کی زمانہ مین پس تہا ایک اون دو بہائیون مین سی کہ آتا تہا آنحضرت کی پاس یعنی چونکہ وہ مجرد و متعبد تہا اکثر حضرت کی خدمت مین پہنچتا تہا واسطی طلب علم اور معرفت کی اور دوسرا بہائی کچہہ حرفہ کرتا تہا یعنی کماتا تہا اسباب معیشت کا اور دونو ساتھہ کہاتی تہی پس شکوہ کیا اوس بہائی حرفہ کرنیوالی نی اپنی بہائی کا آنحضرت سی یعنی شکوہ یہہ کیا کہ یہہ نہ میری حرفہ مین میرا ہاتہ بٹاتا ہی اور نہ آپ اور کسب کرتا ہی اپنی معیشت کی لیی پس بوجہہ اسکی خرچ کا ہی مجہی پر پڑا ہی پس فرمایا حضرت نی کہ شاید تو رزق دیا جاتا ہی بہ برکت اسکی کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث صحیح غریب ہی **ف** یعنی بسبب اسکی غمخواری اور خرچ کرنیکی اوسپر نہ یہہ کہ وہ رزق دیا جاتا ہی بسبب حرفہ تیرکی پس نہ احسان رکہہ اوسپر اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی یہہ کہ ترک کری انسان تکسب کا اور متوجہہ ہو اوپر علم اور عمل اور تجرد کی واسطی زیادتی کی اور دلیل ہی اسپر کہ خرچ کرنا فقرا پر اور خبر گیری اونکی اپنی دمی کرنی خصوصا ذی رحم کے سبب کثرت رزق اور برکت اسکی کی ہی ع ح **وعن** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ قَلْبَ ابْنِ اٰدَمَ بِکُلِّ وَادٍ شُعْبَۃٌ فَمَنْ اتَّبَعَ قَلْبُہُ الشُّعَبَ کُلَّھَا لَمْ یُبَالِ اللّٰہُ بِاَیِّ وَادٍ اَھْلَکَہُ وَمَنْ تَوَکَّلَ عَلَی اللّٰہِ کَفَاہُ الشُّعَبَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی عمرو بن عاص سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

نی کہ تحقیق دل آدمی کی یعنی ہر جنبل مین ایک شاخ اور قطعہ ہی یعنی ہر طرح کی فکر مین ہین اسکی خاطر مین ہے اسباب رزق کی اور حاصل کرنی اگر کی
کی پس جس شخص نی کہ بچی ڈالا اپنی دلکو ساری شعبون کی یعنی درپی اون فکرون کی دل جاوے اور تفرقہ مین پڑی نہین پروا کرتا اللہ تعالی
کی پس جس شخص نی کہ بچی ڈالا اپنی دلکو ساری شعبون کی یعنی درپی اون فکرون کی دل جاوے اور تفرقہ مین پڑی نہین پروا کرتا اللہ تعالی
کی پس جس شخص نی کہ بچی ڈالا اپنی دلکو ساری شعبون کی یعنی درپی اون فکرون کی دل جاوے اور تفرقہ مین پڑی نہین پروا کرتا اللہ تعالی
کی پس جس شخص نی کہ بچی ڈالا اپنی دلکو ساری شعبون کی یعنی درپی اون فکرون کی دل جاوے اور تفرقہ مین پڑی نہین پروا کرتا اللہ تعالی
کی پس جس شخص نی کہ بچی ڈالا اپنی دلکو ساری شعبون کی یعنی درپی اون فکرون کی دل جاوے اور تفرقہ مین پڑی نہین پروا کرتا اللہ تعالی
کی پس جس شخص نی کہ بچی ڈالا اپنی دلکو ساری شعبون کی یعنی درپی اون فکرون کی دل جاوے اور تفرقہ مین پڑی نہین پروا کرتا اللہ تعالی
کی پس جس شخص نی کہ بچی ڈالا اپنی دلکو ساری شعبون کی یعنی درپی اون فکرون کی دل جاوے اور تفرقہ مین پڑی نہین پروا کرتا اللہ تعالی

اللہ پر اور سونپی کار اپنا اللہ تعالی کو کفایت کری اللہ تعالی اوسکو تمام تفرقون اور حاجتون و مختون کو ناگون اوسکی کو تقل کی یہہ ابن ماجہ نے

وعن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال ربکم عز وجل لو ان عبیدی اطاعونی لاسقیتھم المطر باللیل واطلعت علیھم
الشمس بالنھار ولم اسمعھم صوت الرعد رواہ احمد اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
فرماتا ہی پروردگار تمہارا غالب و بزرگ کہ اگر تحقیق بندی میرے فرمان برداری کرین میری یعنی ہے امر و نہی میری کی البتہ برساؤن مین اوپر مندر انکو
سوتی ہون آرام سی اور نکالون مین اوپر دھوپ نکو یعنی تاکہ وہ اپنی امور و کسبون مین مشغول ہون اور سناؤن مین اونکو آواز گرجنی کی یعنی
نہ ڈراؤن اور نہ ڈکو تاکہ ندرین اور نہ گھبراوین پس نہ ضرر پاوین نقل کی یہہ احمد نی **وعنہ** قال دخل رجل علی اھلہ فلما رای ما بھم من الحاجۃ
خرج الی البریۃ فلما رات امراتہ فامت الی الرحی فوضعتھا والی التنور فسجرتہ ثم قالت اللھم ارزقنا فنظرت فاذا الجفنۃ قد امتلات
قال وذھبت الی التنور فوجدتہ ممتلیا قال فرجع الرجل قال اصبتم بعدی شیئا قالت امراتہ نعم من ربنا وقام الی الرحی فدر ذلک
للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اما انہ لو لم یرفعھا لم تزل تدور الی یوم القیمۃ رواہ احمد اور روایت ہی انہین ابو ہریرہ سی کہ کہا
داخل ہوا ایک شخص اپنی اہل و عیال پر پس جبکہ دیکھی اوس شخص نی وہ چیز کہ ساتھہ اونکی تہی یعنی حاجت و فقر و فاقہ نکلا طرف خجل کی یعنی
واسطی تفرج کے طرف خالق کی پس رکھا اوسکو یعنی آگی اپنی یا رکھا اوپر کاہ پتھر چکی کا نیچی کی پتھر پر یا معنی یہہ ہین کہ تیار کیا اوسکو اور صاف کیا اوسکو
یا صید اسکی کہ مرد اوسکا کہ باہر گیا ہی کچھہ لاوے اور اوسکو پیس کر روٹی پکا دی اور کہری ہوی طرف تنور کی پس گرم کیا اوسکو یعنی روٹی لگانی
کی بی بی پہر دعا کی عورت نی کہ خداوندا رزق دی ہمکو یعنی ہی پاس سی کہ تو خیر الرازقین ہی اور منقطع ہوگئی طمع ہمارے تیری سے پس نگاہ کی عورت نے
پس ناگہان گرابڑ چکی کا بھرا ہوا تہا ایسی کہا راوی نی اور گئی عورت طرف تنور کی یعنی تاکہ روٹی لگا دی اوسمین بعد گوندنی آٹی کی پس پایا اوسکو
بھرا ہوا روٹیون سی یعنی اوس آٹی کی خود بخود روٹیان ہوکر تنورمین جا لگین یا آٹا گراندہ مین بحال خود رہا اور تنورمین روٹیان غیب سی پیدا ہوئین
کہا راوی نی پس پہر کر آیا خاوند یعنی بعد دعا کرنی کے کہا کہ پایا تمنی بعد جانی میری کچھہ یعنی قسم غلہ سی کہ پیسکر روٹی پکائی تمنی کہا عورت نی کہ ہان
ہماری پروردگار کی طرف سی عنایت ہوا ہی یعنی خلق کی طرف سی بحسب عادت کی نہین ملا ہی بلکہ محض غیب سی اللہ تعالی نی عطا فرمایا
اور کہڑا ہوا یعنی پس تعجب کیا خاوندنی اور کہڑا ہوا طرف چکی کی یعنی اوپہایا اوسکو تاکہ دیکہی اثر اوسکا پس ذکر کیا گیا یہہ ماجرا روبرو حضرت کے
پس فرمایا اگاہ ہو تحقیق شان یہہ ہی کہ اگر نہ اوپہاتا وہ شخص چکی کو ہمیشہ پہرتی رہتی اور آٹا نکالتی رہتی روز قیامت تک نقل کی یہہ احمد نی

ف اور یہہ امر سبب برکت صبر و توکل کی تہا اور یہہ ماجرا حضرت کی وقت کا ہی نہ اگلی امت کا ۵ح **وعن** ابی الدرداء قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرزق لیطلب العبد کما یطلبہ اجلہ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ اور روایت ہی ابی درداء
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق رزق البتہ ڈہونڈتا ہی جیسکہ ڈہونڈتی ہی اوسکو اجل اوسکی روایت کی یہہ ابو نعیم
نی کتاب حلیہ مین **ف** یعنے پہنچتا دونو کا یقینی ہے اور جیسی کہ حاجت نہین ہی کہ کوئی مرگ کو ڈہونڈی
اور حاصل کری بالضرور پہنچتی ہی ایسی ہی رزق کو حاجت نہین ہی کہ ڈہونڈین جو کچھہ مقدر ہی بالضرور پہنچتا ہی ڈہونڈین یا نہ ڈہونڈین

اور اگر ڈھونڈین رزق ڈھونڈنی سی تعین پہنچتا ہی ڈھونڈنا بہے مقدر ہی یعنی توکل خدا پر کرنا چاہیے
اور یقین واثق ساتھہ ضامن ہونی اللہ تعالی کی رزق کا رکھنا چاہیی اور اضطراب نکرنا چاہی اور اگر کچھہ طلب
متوسط کرین واسطی قایم کرنی رسم عبودیت کی ساتھہ اعتماد کرنیکی اوپر ضمانت حق کی تو یہہ بہی درست ہی ؎ رو توکل کن ملرزان پاوو نست
رزق تو برتوزد تو عاشق ترست ✽ کذا ذکر الشیخ رح اور ملا علی نی بعد الفاظ حدیث کی لکہا کہ کہتا ہون میں ملکہ حصول رزق کا سابق تر اور
جلد تر بہی پہنچنی اجل اوسکی سی اسلیی کہ اجل نہین آتی ہی مگر بعد فراغ رزق کی فرمایا اللہ تعالی نی اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم ثم
یحییکم نقل کیا ہی میرک نی مسند ری سی کہ روایت کیا ہی اس حدیث کو ابن ماجہ نی اپنی صحیح مین اور بزار نی اور روایت کیا ہی اسکو
طبرانی نی ساتھہ سناد جید کی مگر یہہ کہ اوسنی کہا ان الرزق لیطلب العبد اکثر مما یطلبہ اجلہ اور یہہ موید ہی میری تقریر کی جو اوپر لکہی
مینی اور روایت کی ابو نعیم نی حلیہ مین بطریق مرفوع کی لوان ابن آدم ہرب من رزقہ کما یہرب من الموت لادرکہ رزقہ کما یدرکہ الموت
ہ وعن ابن مسعود رض قال کانی انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحکی نبیا من الانبیاء ضربہ قومہ فادموہ
وہو یمسح الدم عن وجہہ ویقول اللھم اغفر لقومی فانھم لا یعلمون متفق علیہ
اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا گویا کہ مین دیکہتا ہون طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ حکایت کرتی ہین حال ایک پیغمبر کا پیغمبرون
سی اور دکہاتی ہین صورت اوسکی مارا اون پیغمبر کو اونکی قوم نی پس لہولہان کیا اونکو اور حال آنکہ وہ پیغمبر صبر کرتی ہی اور پونچہتی
جاتی ہی خون اپنی مونہہ سی اور کہتی ہی یا الہی بخش تو واسطی قوم میری کی اسلیی کہ یہہ نہین جانتی ہین حقیقت حال میری کی نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی ف گویا کہ مین دیکہتا ہون الخ یعنی حضرت کا بیان فرمانا مجہی خوب یاد ہی اور آنکہون کی سامنی ہی اور یا الہی
بخش الخ یعنی انکی اوس فعل کو بمعنی اسکی کہ نہ عذاب کر اونکو ساتھہ اوس فعل کے دنیا مین اور نہ استیصال کر انکا والا معلوم ہی کہ مغفرۃ کفار کی
بمعنی عفو کی اونکی شرک وکفر سی غیر جایز ہی بالاجماع اور یہہ نہین جانتی یہہ کمال علم اور حسن خلق اونکا ہی کہ گناہ کیا قوم نی اور اونہون نے
عذر کیا اونکی طرف سی پروردگار کی آگی کہ انہون نی نہین کیا ہی یہہ فعل مگر بسبب جہل کی اسی اور رسول سی اور اسمین اشارہ ہی طرف
اسکی کہ گناہ ساتھہ جہل کی آسان ہی فی الجملہ بہ نسبت گناہ کی ساتھہ علم کی چنانچہ اسپلیی وارد ہوا ہی ویل للجاہل مرۃ وویل للعالم سبع مرات
اور شیخ ابن حجر عسقلانی کہتی ہین کہ واقف نہوا مین اوپر تعین اون پیغمبر مذکور کی اور نام اونکی کی کہ کون ہین اور کیا ہی اور احتمال ہی
کہ حضرت نوح پیغمبر ہون انہی اور اخبار مین آیا ہی کہ نوح علیہ السلام کو اونکی قوم اتنا مارتی تہی کہ خون آلودہ ہوتی تہی اور عمامہ تون زمین
پر پڑی رہتی تہی پہر اوٹہتی اور دعوت کرتی اور بعضون نی کہا کہ آنحضرت نی مراد اون پیغمبر سی ذات شریف اپنی رکہی کہ یہ صورت اجمال واہام
کی ادا کی اور یہہ بات ظاہر تر ہی اور یہہ کلام آنحضرت سی روز احد مین روایت کیا گیا واللہ اعلم ہ باب الریاء والسمعۃ
باب ہی دکہانی اور سنانیکا ف ریا مشتق ہی رویت سی اور صراح مین ریا و بالقصر والمد اپنی کو ساتھہ نیکی کی خلق کو دکہانا
اور عین العلم مین کہا کہ ریا طلب کرنا منزلت کا نزدیک لوگون کی ساتھہ عبادت کی پس ریا مخصوص ساتھہ عمل ظاہر کی ہوا اور چونکہ
کہ قسم عبادت سی ہوا اوسمین ریا نہین بولتی جیسیکہ کثرت مال واتباع کی اور یاد کرنا اشعار کا اور اچہا تیر لگانا ان چیزون کو دکہاوی تو قبیلہ
تکبر وافتخار سی ہوگا نہ ریا اور جس چیز سی کہ مقصود طلب جاہ ومنزلت کا ہو جیسیکہ مشایخ واسطی دکہانی مریدون کی اور مایل کرنی دلون کے
اور رغبت دلانی اونکی کی اوپر اتباع کی کرین حقیقت مین ریا ہوگا اگرچہ صورت اوسکی ہوا اور اسی سبب سی کہا ہی کہ ریاء الصدیقین

خیر من اخلاص المریدین اور جاننا چاہیئے کہ ریا وہ ہی کہ ایک شخص کی ذات مین کچھہ کمال ہو اور وہ بحکم واقع کی اوسکو لوگون کو دکہاوی اور دوست رکہی کہ لوگون پر ظاہر ہووا اور خلق اوسکو جانین اور جو کہ نا بود کو دکہاوی وہ کذب ہی اور نفاق بدتر ریا پر قیاس اسکی کہ کہا ہی علما نی غیبت وہ ہی کہ عیب کہ واقع مین ایک شخص مین ہو اوسکو کہین اگر نہو تو وہ خود افترا اور بہتان ہوگا اور ریا کی کئی قسمین ہین فاحش اور قبیح ترین اقسام اوسکی وہ ہی کہ اوسمین قطعا ارادہ ثواب اور قصد عبادت مولی تعالی کا نہو بلکہ مخض واسطی دکہانی خلق کی اور طلب منزلت کی اونکی نزدیک ہو مانند اوس شخص کی کہ لوگون مین ہوتا ہی تو نماز پڑہتا ہی اور اگر اکیلا ہوتا ہی تو نماز نہین پڑہتا بلکہ اکثر نماز پڑہتا ہی بغیر طہارت کی ساتہہ لوگون کی پس یہہ ہیچ نہایت غضب اور قہر الہی کی ہی اور عمل اسمین باطل ہی تا آنکہ بعضون نی کہا ہی کہ موجب ہلاک پر ارذمہ کا ہوگا اور واجب ہوگی قضا اور قسم دوسری یہہ کہ دونون ہون اور جانب ریا کی غالب اور قصد ثواب کا ضعیف باین حیثیت کہ اگر ہوتا خلوت مین تو نہ کرتا اوسکو اور نہ باعث ہوتا اوسکو یہہ قصد عمل پر اور اگر نہوتا ثواب تو البتہ قصد ریا کا باعث ہوتا اوسکو عمل پر پس یہہ بہی ہیچ حکم اول کی ہی اور قسم تیسری یہہ کہ قصد ریا اور ثواب کا برابر ہو باین حیثیت کہ اگر ہو خالی دوسری نہ باعث ہوا اوسکو عمل پر پس جبکہ جمع ہون دونون ہوے رغبت عمل پر اور ظاہر یہہ ہی کہ سود وزیان اس قسم مین برابر ہون ولیکن احادیث وآثار وارد ہیچ وعید وعدم قبول کی ہین اور چوتہی یہہ کہ راجح اور غالب اسمین نیت ثواب کی اور اوہ خوشنودی اللہ تعالی کا ہو ظاہرا اسمین نقصان ہی نہ بطلان یا ثواب وعقاب دونون برابر ہون باندازہ نیت کی اور یہہ ہی فرق کیا ہی اسمین کہ قصد ریا کا ابتدا عمل مین ہو یا اوسکی درمیان مین عارض ہو یا بعد از عمل کی لاحق ہو پہلا شنیع ترہی پہر دوسرا اور تیسرا کمتر ہی اور اسکی ہونیسی جو کچہہ کیا ہی باطل نہین ہوتا اور یہہ بہی فرق ہی اسمین کہ قصد ریا کا اور غرم اوسکا مصمم ہو یا خطرہ آیا اور کچہہ نہو اور خلاصی ریا سی نہایت دشوار ہی اور وجود حقیقت اخلاص کا دشوار ہی تا آنکہ کہا ہی علما نے کہ اگر تعریف اپنی کسی سی سنی اور اوس سے شاد ہو علامت وجود ریا کی ہے اور اگر خلوت مین ایک کام کرتا ہی اور خیال ریا کا خاطر مین رکہتا ہی وہ بہی ریا ہی اعاذنا اللہ منہا اس جگہہ ایک حالت اور ہی کہ خوش ہو ساتہہ فضل خدا کی اور رحمت اور حسن لطف اور توفیق اللہ کی ساتہہ ڈہانکنی گناہون کی اور آشکارا کرنی طاعات کی بقصد اظہار دین اور طاعات کی تا اور پیروی کرین اور یہہ محمود ہی اور داخل ثواب ریا کی نہین جیسیکہ حدیثین اس باب مین آتی ہین اور مسئلہ غامض ہی اور تفصیل کرتا ہی اور فقہ کی کتابون مین تعرض اسکا نہین کیا ہی اور تحقیق اس مسئلہ کی کلام اہل اللہ سی دہونڈنی چاہیئی خصوصا کتاب احیاء العلوم سی اور یہہ جو مذکور ہوا اوس سی منتخب ہی اور سمعہ ساتہہ پیش سین اور جزم میم کی اکثر ساتہہ ریا کی مذکور ہوتا ہی کہتی ہین کہ فلانا یہہ کام واسطی ریا اور سمعہ کی کرتا ہی یعنی تا دیکہین اور سنین حاصل یہہ کہ سمعہ متعلق ساتہہ حاسہ سمع کی ہی اور ریا متعلق ساتہہ حاسہ بصر کی ۵ ح

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی نہین دیکہتا یعنی نظر اعتبار کر طرف صورتون تمہاری کی یعنی اسلیی کہ نہین اعتبار ہی اچہی صورتون اور بری صورتون کا اور نہین دیکہتا طرف مالون تمہارے کی یعنی اسلیی کہ نہین اعتبار ہی اونکی کثرت وقلت کا ولیکن دیکہتا ہی طرف دلون تمہاری کی یعنی طرف اوس چیز کی کہ دلون مین ہی قسم یقین اور صدق اور اخلاص اور قصد ریا اور سمعہ اور تمام اچہی احوال اور بری احوال سی اور دیکہتا ہی طرف اعمال تمہارے کی یعنی اچہی اعمال اور بری اعمال کی پس جزا دیتا ہی تمکو موافق اونکی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنَا اَغْنَی الشُّرَکَاءِ عَنِ الشِّرْکِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَکَ فِیْهِ مَعِیْ غَیْرِیْ تَرَکْتُهٗ وَشِرْکَهٗ وَفِیْ رِوَایَةٍ فَاَنَا مِنْهُ بَرِیْءٌ هُوَ لِلَّذِیْ عَمِلَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی

ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کہ مین بی نیاز ترین شریکون کا ہون شرک سی یعنی شرکا رکہ عالم مین ہوتی مین محتاج ہین شرکت کی اور راضی ہین ساتہہ اوسکی تا ہر ایک کو حصہ اور دخل اوس چیز مین ہو کہ شریک ہین بخلاف میری کہ خلاق علی الاطلاق ہون بی پروا ہون اس سی کہ ساتہہ شرکت کی عبادت مین راضی ہون تا انکہ خالص و تنہا میری لیی کرین اور نام رکہنا اللہ سبحانہ کا ساتہہ شریک کی باعتبار کرنی بندون کی ہی اوسکی لیی شریک پہر بیان کیا بی نیازی اور بیرضائی اپنی کا شرکت سی کہ فرمایا جو کوئی کہ کری کوئی عبادت کہ شریک کری اوس عبادت مین ساتہہ میرے دوسرے کو چہوڑتا ہون مین اوسکو ساتہہ شرک اوسکی کی اور ایک روایت مین بجای ترکتہ و شرکہ کی یون آیا ہی کہ مین اوس سی بیزار ہون وہ شخص یا عمل وسکا واسطی اوس شخص کی ہی کہ کیا ہی عمل واسطے اوس شخص کے نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ظاہر اس حدیث کا یہہ ہی کہ امیرش ریا کی اور دخل وسکا ہی فوت کرنیوالا ثواب کا ہی ولیکن کہا ہی علمار نی کہ یہہ ہیچ اون دو قسمون ریا کی ہوگا کہ نیت ثواب کی اوّلین قطعا نہو یا قصد ریا کا غالب ہو اور یہہ ہی ہو سکتا ہی کہ مقصود و مبالغہ ہی ہیچ زجر اور منع کرنیکی مداخلت ریا سی واللہ اعلم ح

وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللّٰهُ بِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہ عمل کری واسطی سنانی کی تا کہ لوگ سنین اور شہرت ہو شہور کریگا اللہ تعالیٰ عیب اوسکی اور رسوا کریگا اوسکو روز قیامت کے سامنی لوگون کے اور جو شخص کہ عمل کری واسطی کہانی کی جزا دیگا اوسکو اللہ تعالیٰ جزا ریاکارون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی کہیگا کہ جزا اپنی اوس ہی طلب کر کہ عمل اوسکی لیی کیا تو نی اور بعضون نی کہا ہی مراد یہہ ہی کہ ظاہر کریگا عمل ترے اوسکی کہ پوشیدہ رکہتا ہی اور فضیحت اور رسوا کریگا اوسکو نزدیک خلق کی دنیا مین یا آشکارا کرتا ہی نیت فاسد اور غرض باطل اوسکی کو اور ظاہر کریگا لوگون پر کہ عمل وسکا خدا کی لیی نتہا اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد یہہ ہی کہ جو کوئی سنا وی عمل اپنا اور دکہا وی اوسکو لوگون کو سنا دیگا اور دکہا دیگا خدا تعالیٰ ثواب اوسکا بغیر اوسکی کہ دیوی وہ اوسکو تا حسرت کہا وے اوسپر یا مراد یہہ ہی کہ جو کوئی دکہا وی اور سنا وی عمل اپنا سنا دیگا اور دکہا دیگا خدا تعالیٰ اوسکو لوگون کو اور ثواب اوسکا ہی ہوگا دنیا مین اور محروم ہوگا ثواب آخرت سی ہ ح

وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ وَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا کہا گیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر دیجی مجکو اوس شخص کے کہ کرتا ہی عمل خیر اور تعریف کرتی ہین اوسکی لوگ اوس کام پر حکم اوسکا کیا ہی ایا باطل ہوتا ہی ثواب اوسکا یا نہین اور ایک روایت مین بعد ازیں محمد الناس علیہ کی یہہ عبارت بہی آئی ہی کہ دوست رکہتی ہین اوسکو لوگ اوس کام پر فرمایا آنحضرت نی کہ وہ تعریف کرنی لوگون کی اور دوست رکہنا اونکا اوسکو جلدی جو خبری دنی مسلمان کی ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی خوشخبری تاخیر کی گئی باقی ہی آخرت مین ملی گی یعنی پہلی اس سی کہ آخرت مین ثواب اوس عمل کا پاوی دنیا مین ثواب اوسکا یا یا لوگون نی تعریف کی اور دوست رکہا اوسکو اور یہہ گویا بشارت دنی ہی اوسکو ساتہہ ثواب آخرت کی اور یہہ ریا نہین ہی اسلیی کہ قصد اوسکا ثواب آخرت تہا حق تعالیٰ نی اپنی فضل سی دنیا مین ہی ثواب دیا ہ ح

الْفَصْلُ الثَّانِي . فصل دوسرے

عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ أَبِي فُضَالَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَمَعَ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ نَادٰى مُنَادٍ مَنْ كَانَ أَشْرَكَ فِي عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلّٰهِ أَحَدًا فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ابو سعید بیٹی فضالہ کی سی اونی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو وقت کہ جمع کریگا خدا تعالیٰ لوگون کو روز قیامت کی واسطی حساب و جزا اوسدن کی کہ نہین شک ہیچ آنی اوسکی کی پکاریگا فرشتہ پکارنیوالا جس شخص نی کہ شریک کیا کسیکو سوا خدا کی ہیچ عمل کی کہ کیا اوسکو واسطی خدا کی یعنی ریا کیا دنیا مین پس چاہیی کہ طلب کری ثواب اپنی عمل کا غیر خدا کی پاس سی کہ شریک کیا اوسکو اسلیی

کر خدا تعالیٰ بی نیاز تین شریکون کا ہی شرک سی اصل کی یہہ احمدنی **ف** کہا طیبی نی کہ لام لیوم کا متعلق ہی جمع کی اور معنی اسکی یہہ ہین
لجمع کریگا اللہ خلق کو واسطی اوسدن کی کہ ضرور ہی حصول اسکا اور نہین شک ہی اوسکی واقع ہونی مین تاکہ جزا دی ہر نفس کو ساتھہ اوس چیز کی
کہ کی ہی اور لفظ یوم القیمۃ تمہید ہی اوسکی لیی اور جایز ہی یہہ کہ ہو ظرف جمع کا جیسیکہ آیا ہی استیعاب مین اذا کان یوم القیمۃ یجمع الله
الاولین والاخرین لیوم لاریب فیہ الحدیث پس اس تقدیر پر لفظ لیوم منظہر ہی کہ واقع ہوا ہی مقام مضمر کی ای جمع الله الخلق یوم القیمۃ لیجزیہم فیہ
د ع وعن عبد الله بن عمرو انہ سمع رسول الله صلی الله علیہ وسلم یقول من سمع الناس بعملہ سمع الله بہ
اسامع خلقہ وحقرہ وصغرہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عبد الله بن عمر سی کہ تحقیق ابن عمر نی سنا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم سی کہ فرماتی ہی جو
شخص کہ سنا دی لوگون کو عمل اپنی اور مشہور کری اپنی تئین نزدیک ونکی ساتھہ عمل اپنی کی سنا دیگا الله تعالیٰ اوسکی عمل ریا کو کانون خلق اپنی
کی تئین یعنی پہچا دیگا الله تعالیٰ خلائق کی کانون مین کہ یہہ ریا کار ہی اور مشہور کریگا اوسکو ساتھہ اوسکی لوگون مین اور فضیحت کریگا اوسکو
دن قیامت کی اور حقیر و ذلیل کریگا اوسکو یعنی دنیا اور آخرت مین نقل کی بیہقی نی شعب الایمان مین **وعن** انس ان النبی صلی
الله علیہ وسلم قال من کانت نیتہ طلب الآخرۃ جعل الله غناہ فی قلبہ وجمع لہ شملہ واتتہ الدنیا وہی راغمۃ ومن
کانت نیتہ طلب الدنیا جعل الله الفقر بین عینیہ وشتت علیہ امرہ ولا یاتیہ منہا الا ما کتب لہ رواہ الترمذی
ورواہ احمد والدارمی عن ابان عن زید بن ثابت اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی الله علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو شخص کہ ہو نیت
اوسکی یعنی قصد اصلی اوسکا بیچ امر طلبی و عمل کی طلب ثواب آخرۃ کا یعنی رضامندی اپنی مولی کی گردانتا ہی الله تعالیٰ بی پروا اوسکی دلین یعنی
بی پروا کریگا ہی اوسکو خلق سی کہ ریا کری ساتھہ انکی اور بوسیلہ اوسکی مال و جاہ انسی ہم پہچاوی اور جمع کرتا ہی اوسکی لیی پریشانیان
اوسکی اور خاطر جمعی کرتا ہی اوسکی ساتھہ مہیا کرنی اسباب معیشت کی ایسی جگہہ سی کہ نہین جانتا ہی اور آتی ہی اوسکی پاس دنیا یعنی وہ چیز
مقدر اور قسمت کی گئی ہی اوسکی لیی دنیا مین سی حال انکہ دنیا ذلیل اور بیقدر ہوتی ہی نزدیک اوسکی یعنی بغیر طلب اور سعی اور محنت اور خواری
کی اسباب و حوایج معیشت کے ہاتھہ آتی ہین اور جو شخص کہ ہو نیت و قصد اوسکا طلب دنیا کا گردانتا ہی خدا تعالیٰ محتاجگی یعنی طرف خلق کی
مانند امر محسوس کے حاضر کی آنکھون اوسکی کی اور پراگندہ اور پریشان کرتا ہی اوسپر کام اوسکا اور نہین آتی اوسکی پاس دنیا مین سی مگر وہ چیز
کہ مقدر کی گئی ہی واسطی اوسکی دخل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی یہہ احمد اور دارمی نی ابان سی کہ نقل کی اوسنی زید بن ثابت سی **ف**
یعنی بیچ طلب کرنی آخرت کی اور عمل کرنی کے واسطی اوسکی جمعیت خاطر کی ہی اور ساتھہ آسانی کی پہنچا رزق کا اور بیچ طلب دنیا کی پریشانی اور
سرگردانی ہی اور رزق وہی ہی کہ مقدر ہی ٥ ح **وعن** ابی ہریرۃ قال قلت یا رسول الله بینا انا فی بیتی مصلای اذ دخل
علی رجل فاعجبنی الحال التی رانی علیہا فقال رسول الله صلی الله علیہ وسلم رحمک الله یا ابا ہریرۃ لک اجران اجر السر واجر العلانیۃ
رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا مینی یا رسول الله اوسوقت کہ مین بیچ گہر اپنے کی مصلے پر تہا یعنی نماز مین تہا کہ ناگہان
داخل ہوا مجہپر ایک شخص پس خوش لگا مجکو وہ حال کہ دیکہا اوس شخص نی مجکو اوس حال پر کہ نماز گذارتا ہی یعنی یہہ خوش آنا ریا ہی ہوگا
یا نہین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی الله علیہ وسلم نی کہ رحمت کری تجکو الله تعالیٰ سی ابو ہریرہ واسطی تیری دوہرا ثواب ہی ثواب پوشیدہ کا اور ثواب ظاہر کا
نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** ظاہر اخوشحالی ابو ہریرہ کی بیچ دیکہنی کی اوسکو اس حال پر بسبب اسکی تہی کہ وہ مرد
دیکہنی والا اتباع اوسکا کری اور وہ بہی ساتھہ اوس حال کی متصف ہو یا بسبب اسکی کہ بحکم من سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا واجر من عمل بہا کی اوسکو ثواب

عمل کرنیوالی ہا اوسپر ہا صلح ہو اور دیندار ہو تی کہ خوش ہوا اوسکا جسپر صفت کی کہ مطابق سنت کی ہو یعنی خوش آتا ہی اوسکو یہہ کہ دیکھ
اوسکو کوئی ایسی حالت پر اوسکو دیکھ کر تا ہی یہہ کہ دیکھی اوسکو کوئی بری حالت بقطع نظر اسکی کہ ہو یہہ عمل جہال ریا وسمعہ کی پس ہوگا یہ قبیلہ
فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسی من سرہ سنتہ وساءتہ سیئتہ ہو مومن اور فرمایا اللہ تعالی نی قل فضل اللہ ورحمتہ فبذلک فلیفرحوا ہو خیر ہا
یجمعون یہنا خوش ہوتا ہی سبب توفیق اعمال کی جیسکہ غیر مومن خوش ہوتا ہی بسبب توفی اموال کی اور گمان ہی خوش ہونا ابو ہریرہ کا
سبب دیکھنی اوس مرد کی اونکو نماز میں بسبب شکر انہ اوسکی کہ بارسی درمیان مسلمانون کی ساتھہ عبادت وتوفیق کی نامزد اور معلوم ہوا
اور جماعت قایم کرنیوالون نماز کیسی کہ فوت ارکان اسلام ہی ہوا اور ایک مسلمان دیسرکو اوہوا اور یہہ معنی انسب ہین ساتھہ معنی سر وعلانیہ کی واللہ
اعلم الاحوال ۵ ع ح وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج فی اخر الزمان رجال یختلون الدنیا
بالدین یلبسون للناس جلود الضان من اللین السنتہم احلی من السکر وقلوبہم قلوب الذئاب یقول اللہ ابی یغترون
ام علی یجترءون فبی حلفت لابعثن علی اولئک منہم فتنۃ تدع الحلیم فیہم حیران رواہ الترمذی ۔ اور روایت ہی ابو ہریرہ کی کہ فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آخر زمانہ کے یعنی ایسے زمانہ خاص طلب کرین کی دنیا کو ساتھہ عمل اہل آخرۃ کی ہونگی واسطی لوگون کی یعنی نہ واسطی اللہ کی جیسی دنیی کی
یعنی صوف کی کپڑی پہنکی مانند کبیل وغیرہ کی تاکہ گمان کرین اونکو لوگ عابد وزاہد تارک دنیا راغب جنتی واسطی اظہار نرمی اور تملق اور تواضع
کی تاکہ لوگ مرید وحتقاد ہون اونکی زبانین اونکی شیرین زیادہ شکر سی ہونگی یعنی حرف باتون کی شیرین اور نرم اور دوستدارون کیسی کہنی کی
اور دل اونکی دل ہیڑیون کے سی یعنی سخت اور شوخی کرنی کی اہل تقو کیسی اور غالب ہونی صفات ذمیمہ اور اوشوہات حیوانیہ کی فرماتا ہی اللہ تعالی
کیا میرے حلم پر دھوکہ کھاتی ہین اونکو مغرور ہوتی ہین اور فریب کہاتی ہین اونپر یا میرے اوپر جرأت کرتی ہین یعنی نہین جانتی کہ ہین ڈھیل دیتا ہون یا مراد انتزاع کیسی یہان
نہ ڈرتا ہی اللہ تعالی سی اور ترک کرنا توبہ کا اپنی فعل بد سی یعنی نہین ڈرتی غضب اور عذاب میری سی یا اور مخالفت میری کی جرأت کرتی ہین
یعنی بسبب مکہ کرنی اونکی کی لوگون سی بیچ اظہار اعمال صالحہ کی پس اپنی قسم کہاتا ہون کہ البتہ مسلط کرونگا اون لوگون پر انہین ہین سی
یعنی بسبب مسلط کرنی انکی اونکی بعض پر بلاؤ آشوب کہ ہووریگا مرد عاقل کو اون ہین متحیر نہین اقدرت رکہیگا اوسکی دفع کی اور نہ خلاص ہونیکی
اوس سی نہ ساتھہ قایم ہونیکی اوس سی نہ ساتھہ قایم ہونیکی اوسمین اور نہ ساتھہ بہاگنی کی اوس سی نقل کی یہہ ترمذی نی ف اللہ یختلون
ساتھہ خبرم ن اور زیرت کی یعنی طلب کرین کی دنیا کو ساتھہ عمل آخرۃ کی یا بدل لین گی دنیا کو ساتھہ دین کی اور اختیار کرین گی دنیا کو دین پر
اوظاہر تر یہہ ہی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ فریب دین گی اہل دنیا کو ساتھہ عمل دین کی یعنی فریب دینگی بیچ طلب کرنی دنیا کی ساتھہ کرنی اسورد نیہ اور
توسع کی اوپر ہیئت لباس دین داردن کی بطریق ریا اور سمعہ کی جیسکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرت کا یلبسون للناس الخ ۵ ع وعن
ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ تبارک وتعالی قال خلقت خلقا السنتہم احلی من السکر وقلوبہم امر
من الصبر فبی حلفت لاتیحن لہم فتنۃ تدع الحلیم فیہم حیران فبی یغترون ام علی یجترءون رواہ الترمذی
وقال ھذا حدیث غریب ۔ اور روایت ہی ابن عمر سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کی فرمایا تحقیق اللہ تبارک وتعالی
نی فرمایا کہ البتہ تحقیق پیدا کی نی ایک مخلوقات کہ زبانین اونکی شیرین زیادہ شکر سی ہین اور دل اونکی تلخ تر ہین ایلوہ سی پس اپنی قسم کہایا ہون
کہ البتہ اوتارون گا اونپر فتنہ کہ چہوڑیگا دانا کو اونمین حیران کیا پس ساتھہ میری فریب کہاتی ہین یا مجھپر دلیری کرتی ہین نقل کی یہہ ترمذی
نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل شیء شرۃ ولکل شرۃ فترۃ فمن صار

سَدِّدْ وَقَارِبْ فَارْجُوْهُ وَاِنْ اُشِيْرَ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ فَلَا تَعُدُّوْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق واسطی ہر خیر کی زیادتی ہی اور واسطی ہر زیادتی کی ستی ہی پس اگر صاحب اوسکی نی میانہ روی کی اور قریب ہوا میانہ روی کی اور احتراز کیا افراط و تفریط سی پس امید رکھو یعنی اسکی کہ ہووے گا وہ مطلب یا یاں اگر اشارہ کیا گیا طرف اوسکی ساتھہ انگلیون کی یعنی اگر کوشش اور مبالغہ کیا عمل مین تاکہ مشہور ہو ساتھہ زہد و عبادت کی اور ہوا مشہور و مشار الیہ پس نہ گنو تم اوسکو یعنی کچھہ اور نہ اعتقاد کرو اوسکو صالح واسطی ہونی اوسکی کی ریا کارون مین سی نقل کی یہہ ترمذی نی ف شرہ ساتھہ ربرش اور تشدید ر کی حرص کرنی ایک چیز پر اور نشاط و رغبت اور مراد یہان افراط واہناک ہی اور معنے یہہ کہ عابد مبالغہ کرتا ہی عبادت مین اوس امر مین جو مبالغہ کرنا ہی سی جاتا ہی اور تہک جاتا ہی اور توضیح اسکی یہہ کہ انسان مشغول ہوتا ہی ساتھہ اشیاء کی اوپر حرص شدید اور مبالغہ عظیمہ کی اول امر مین پھر یہہ حرص و زیادتی باعث ہوتی ہی ستی کی پس اگر ہو میانہ رو اور مختار دونون جانبون افراط و تفریط سی اور ہوا چلنی چلنی والا راہ مستقیم کا پس امید رکھو ہونی اوسکی کی مطلب یا بون کا ملین سی اور اگر چلا راہ افراط کی یہان تک کہ اشارہ کیا گیا طرف اوسکی ساتھہ انگلیون کی پس نہ التفات کرو طرف اوسکی اور نہ کہو اوسکو صالح اور سچ لفظ فارجوہ ولا تعدوہ کی اشارہ ہی طرف مبہم ہونی عاقبت کی اور عدم علم تقدیر کی یعنی بظاہر امید وار ہونا چاہیی کہ جو کوئی راہ میانہ روی کی چلتا ہی اور صواب کرتا ہی اور سیدہی راہ سی دور نہین پڑتا محمود العاقبۃ اور رستگار ہی اور اگر ایسا نہین ہی اور ساتھہ فسق و فساد کی انگشت نما ہوا اوسکو ظاہر مین اہل فلاح سی نہ گنو اور عاقبت کار دونو کی مبہم ہی کہ خاتمہ کیا ہو سہ حکم مستوری و مستی ہمہ بر خاتمہ است ہا کس ندانست کہ آخر چہ حالت گذرد ہا لیکن امید ہی کہ جسکو توفیق طاعت کی دی ہی اور سیدہی راہ پر گئی ہین عاقبت اوسکی بہی بخیر ہوگی اور عادۃ رحمت الہی کی یہی جاری ہی کہ بدکارونکو آخر نیکی کی طرف کھینچتی ہین اور توبہ نصیب کرتی ہین اور نیک کارون کو راہ بد پر کھسکتا لاتی ہین نسأل اللہ تعالی العافیۃ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يُّشَارَ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ فِيْ دِيْنٍ اَوْ دُنْيَا اِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی انس سی اوسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا کفایت کرتی ہی مرد کو برائی سی یہہ کہ اشارہ کیا جاوی طرف اوسکی ساتھہ انگلیون کی دین مین یا دنیا مین مگر جسکو بچاوے اللہ نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف مشہور و انگشت نما ہونا دنیا مین تو ظاہر ہی کہ کل آفت اور سبب باہر پڑنیکی راہ امن و سلامت سی ہی اور دین مین اسلیی کہ وہ ہی مظنہ پڑنیکا ہیچ حال ریا اور حب ریاست اور امامت اور تقدم اور اعتقاد لوگون کی اور تعظیم اونکی کی اور شہوات خفیہ نفسانیہ اور مکرون نفس اور بہکانی شیطان کا ہی اور ایسی لوگ بہت کم ہین کہ نجات پاوین اس سی اور سلامت رہین اسمین مگر مقرب اور صدیق جیسیکہ کہا ہی مشایخ کرام رح نی آخر مایخرج من راس الصدیقین حب الجاہ پس گوشہ نشینی اور گمنامی بہر حال بہتر ہی اور ساتھہ سلامتی اور حفظ حال کی نزدیک تر اور مگر جسکو بچاوی اللہ یہان سی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ اوس شخص کی حق مین ہی کہ محبت ریاست و جاہ کی اور قبولیت لوگون کی دلون کی دامنگیر اوسکی حال کی ہوا اور جو کہ محفوظ اور مخلص ہین و مستثنی ہین اس سی چنانچہ فرمایا رب العزت نی اپنی کلام مین اور حکایت کی حال خواص بندون اپنی سی واجعلنا للمتقین اماما اور نقل ہی کہ حسن بصری رح کو کہا کہ تو انگشت نما ہوا ہی لوگون مین اور حال آنکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یون فرماتی ہین فرمایا کہ مراد آنحضرت کی بدبختی دین مین اور فاسق دنیا مین ہی یعنی جو کہ دنیا مین غنی ہوا اور مشہور ہو ساتھہ غنا کی اور فسق و فجور مین نہ پڑی اور دین مین اور ہر طریقہ سنت اور اتباعکی ہو داخل اس کلیہ کی نہین و باللہ التوفیق **الْفَصْلُ الثَّالِثُ**

فصل سیوم عَنْ اَبِيْ تَمِيْمَةَ قَالَ شَهِدْتُ صَفْوَانَ وَاَصْحَابَهُ وَجُنْدُبٌ يُوْصِيْهِمْ فَقَالُوْا هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالُوْا اَوْصِنَا فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُبْتَنٰى مِنَ الْاِنْسَانِ بَطْنُهٗ فَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا يَاْكُلَ اِلَّا طَيِّبًا فَلْيَفْعَلْ وَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا يَحُوْلَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ مِلْءُ كَفٍّ مِنْ دَمٍ اَهْرَاقَهٗ فَلْيَفْعَلْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی اے تمیمہ یا ہی سی کہ کہا حاضر ہوا مین صفوان کی پاس اور اوسکی یار ونکی پاس اس حالین کہ جندب نصیحت کرتا تہا صفوان کو اور اوسکے یارونکو یعنی مستقیم ہونیکی اوپر مجاہدہ کی یا زیادتی عبادت کی یا سیانہ رویسے کی طاعت مین یا احتراز کرنیکی سمعہ وریا سی اور اشارہ سی اور ظاہر تر دونو باتین اخیر کی ہین جیسیکہ دلالت کرتا ہی اوپر یہہ سوال وجواب پس کہا صفوان اور اوسکی یارون نی کہ ایا سنا ہی تونی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کچہہ یعنی کوئی حدیث سنی ہی تو بیان کر اور بہرہ مند کر ہمکو اونکی کلام سی کہا جندب نی کہ سنا ہی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ سنا وی یعنی عمل نیک لوگون کی سنانی کی لیی کری رسوا کریگا اوسکو اللہ دن قیامت کی اور جو شخص کہ مشقت ڈالی یعنی اپنی نفس پر کہ تکلیف دی اوسکو زیادہ طاقت اوسکی سی یا مشقت ڈالی اپنی غیر پر کہ کچہہ کرنیکو کہی اوسکو زیادہ طاقت اوسکی سی مشقت ومحنت مین ڈالیگا اللہ اوسکو دن قیامت کی کہا صحابہ نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یا کہا صفوان اور اوسکی یارون نی جندب سی کہ نصیحت کر ہمکو پس فرمایا حضرت نی یا جندب نی اول اوس چیز کی کہ خراب اور گندہ ہوتی ہی آدمی سی اوپر شکم ہی اوسکو اگ دوزخ کی پیٹ اوسکا ہی یعنی پہلی کہ سبب داخل ہونی دوزخ اور کہینچی عذاب آدمی کا ہوگا کہانا آدمی کا حرام کو ہی پس جو شخص کہ طاقت رکہی کہ نکہاوی مگر حلا لکو چاہیئی کہ کری یہہ کام تا دوزخ کی اگ سی نجات پاوی اور جو شخص کہ طاقت رکہی کہ حائل اور مانع ہو درمیان اوسکی اور دوزخ کی ایک چلو خون کا اگر ایسا ہو پس چاہیی کہ کری یہہ کام تا حائل ہو درمیان اوسکی اور دوزخ کی ف اوسکو کہ خون ریزی ناحق مانع ہوتی ہی داخل ہونی بہشت کیسی اگرچہ بمقدار ایک چلو کی ہو چہ جائیکہ زیادہ اوس سی عقل سی دور ہے کہ ارتکاب کری ایسی کار حقیر خسیس کا کہ مانع ہو ایسی امر شریف وعظیم سی کہ در آنا بہشت کا ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد صفوان سی صفوان بن سلیم زہری ہین کہ تابعی جلیل القدر تہی اہل مدینہ سی اور نہی نہایت نیک بندی کہتی ہین کہ نہین رکہا اونہون نی پہلو اپنا زمین پر چالیس برس تا راتونکی پیشانی مین سوراخ پڑ گیا تہا بسبب کثرت سجود کی اور نہین قبول کرتی انعام سلاطین کی اور مناقب اونکی بہت ہین اور جندب بن عبد اللہ بن سفیان بجلی اکابر صحابہ سی ہین اوکنیت اونکی ابو ذر غفاری ہی ۵ ح وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ خَرَجَ يَوْمًا اِلٰى مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ يُبْكِيْنِيْ شَيْءٌ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ يَسِيْرَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ وَمَنْ عَادٰى لِلّٰهِ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَ اللّٰهَ بِالْمُحَارَبَةِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْاَبْرَارَ الْاَتْقِيَاءَ الْاَخْفِيَاءَ الَّذِيْنَ اِذَا غَابُوْا لَمْ يُتَفَقَّدُوْا وَاِنْ حَضَرُوْا لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُعْرَفُوْا قُلُوْبُهُمْ مَصَابِيْحُ الْهُدٰى يَخْرُجُوْنَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عمر بن الخطاب سی یہہ کہ وہ نکلی ایکدن طرف مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پایا معاذ بن جبل کو بیٹہا ہوا نزدیک قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روتی پس کہا عمر نی کہ کس چیز نی رولایا تجکو یعنی حضرت کی ملاقات کی شوق نی یا کسی بلا کی واقع ہونی یا سوا ی انکی اور اسباب رونی کی نے کہا معاذ نی کہ رولایا مجکو یاد کرنی ایک چیز کی نی کہ سنا ہی مینے اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تحقیق تہوڑا سا ریا شرک ہی اور جو شخص کہ دشمنی کری کسی خدا کی دوست سی یعنی ایذا دی اوغصہ دلا وی اوسکو ناحق ساتہہ فعل اور قول کی پس تحقیق مقابلہ کیا اللہ کا ساتہہ جنگ کی یعنی اور جو کہ خدا سی لڑنی کی ایسی نکلی گا البتہ خراب اور رسوا ہوگا تحقیق اللہ دوست رکہتا ہی نیک کارون پرہیزگارون پوشیدہ حالون کو وہ لوگ کہ جب غایب ہون تو نہی ڈہونڈہی جاوین اور جب حاضر ہون بلائی نجاوین واسطی مجلسون آرائی کی اور اگر بلائی جاوین پاس نہ بہا جاوین ان اونکی چراغ ہدایت کے ہین کہ اوسکی نور سی راہ راست پائی جاتی ہی نکلتی ہین ہر زمین تاریک سی

نقل کی ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** شرک ہی یعنی شرک عظیم ہی یا ایک نوع شرک سی ہی یعنی وہ نہایت پوشیدہ ہی اور کم سالم رہتی ہین ادسی اقویا چہ جائے ضعفا پس یہہ منجملہ اسباب ردیکی سی ہی اور سبب دوسرا ایذا اولیا کی ہی اور اکثر اونکی پوشیدہ ہین جیسیکہ حدیث قدسی مین ہی اولیائی تحت قبائی لا یعرفہم غیری اور انسان خالی نہین ہی بدزبانی سی ساتھہ مسلمان بھائیون کی کہ باعث ہوتی ہی گناہ کی پس گویا کہ ارادہ کیی ہین یہہ معنی ساتھہ قول اونپی کی ومن عادی لہ ارخ اور نیک کارون کو یعنی جو کہ نیکی کرتی مین کہ وہ طاعت حق کی ہی اور احسان کرنا خلق پر چنانچہ اسلیی کہا ہی بعضی عارفین نی کہ مداریں کا اوپر بزرگ جانتی امر الہی کی اور شفقت کرتی خلق پر ہی اور پیر بزرگ یعنی شرک جلی اور خفی سی اور مناہی اورلہون سی اور اضحایا یعنی جو کہ پوشیدہ ہین نظر خلق سی اور مخاطب اور معاشرت اونکی سی اور قول ان لہ ارخ استیناف ہی بیان کرنیوالا حقیقۃ دلی کی اور ذکر کیی واسطی اونکی ہیں احوال کہ جب ہوتی مین سفر مین نہین ہوتی جاتی اور جب حاضر ہوتی ہین نہین بلائی جاتے طرف مجلس کے اور اگر حاضر ہوتی ہین مجلس مین نہین نزدیک کیی جاتی اور چھوڑی جاتی ہین صف نعال مین اور یہہ تفصیل ہی اس روایت کی کہ وارد ہوی ہی رب اشعث اغبر لا یوبہ لو اقسم علی اللہ لابرہ اور چراغ ہدایت کی ہین یعنی رہنما ہین راہ راست کی پس مستحق ہین رعایت کی لائق ہی کہ طلب کری اونسی ہدایت اور ہر زمین تاریک سی اشارہ ہی طرف تیرگی اور تاریکی اور خرابی مکانون اونکی کی کہ کچھہ نہین رکھتی ہین کہ چراغ روشن کرین اور لطافت دین گہرون کو اس حدیث مین تنبیہ ہی کہ اگر مرد عالم صالح اور متقی کا ظاہر خراب ہو ہیئت اور لباس وغیرہ اونکی ہی دہوکا نکھاوے اور ساتھہ ترک تعظیم اور اخرام اونکی کی تقصیر نکری کوئی کیا جانتا ہی کہ باطن متکا درست ہے یا نہین ؎ خاکساران جہان را بحقارت منگر توچہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد اور یہہ بھی اشارہ ہی کہ نری فقر اور خواری اور بی اعتباری مین فضیلت نہین ہی جب تک کہ تقوی اور نورانیت باطن نہو مدح اور جانا چاہیی کہ ولی کہتی ہین متقی کو جیسیکہ اللہ صاحب نی فرمایا ہی ان اولیاءہ الا المتقون اور نہین ہین ولی اوسکی مگر پرہیزگار اور شرح مقاید نسفی مین لکہا ہی کہ ولی وہ ہے کہ عارف ہو اللہ کا اور اوسکی صفات کا بحسب امکان کی اور مواظبت کرتا ہو طاعات پر اور مجتنب ہو گناہون سے اور معرض ہو تمک رہتی سی لذات اور شہوات مین انتہی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا صلی فی العلانیۃ فاحسن وصلی فی السر فاحسن قال اللہ تعالی ہذا عبدی حقا رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق کہ بندہ جسوقت کہ نماز پڑہتا ہی ظاہر مین پس اچہی طرح پڑہتا ہی یعنی شرائط اور واجبات اور سنتین اور مستحبات اوسکی ادا کرتا ہی اور اسیطرح اور جماعتین اور طاعتین اچہی طرح ادا کرتا ہی اور جب نماز پڑہتا ہی پوشیدہ یعنی خلوت مین جب بھی اچہی طرح پڑہتا ہی فرماتا ہی اللہ تعالی یہہ ہی بندہ میرا ساتھہ صدق اور راستی کی کہ ریا عبادت مین نہین کرتا نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **وعن** معاذ بن جبل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یکون فی آخر الزمان اقوام اخوان العلانیۃ اعداء السریرۃ فقیل یا رسول اللہ وکیف یکون ذلک قال ذلک برغبۃ بعضہم الی بعض ورہبۃ بعضہم من بعض اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ نی فرمایا کہ پیدا ہونگی آخر زمانہ مین کتنی ایک قومین کہ دوست ہونگی ظاہر مین اور دشمن ہونگی باطن مین پس کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیونکر اور کس سبب سی ہوگا یہہ حال فرمایا یہہ حال بسبب رغبت یعنی طمع کرنی بعضون اونکی کی بعض سے اور بسبب ڈرنی بعضون اونکی کی بعض سی **ف** یعنی بسبب اغراض دنیوی کی جب غرض رکہتی ہونگی رغبت کرینگی اور اظہار دوستی کرین گی اور اگر غرض درمیان مین نہوگی بیگانہ ہونگی اور بر تقدیر عدم حصول غرض کی دشمن ہونگی ۵ح حاصل یہہ کہ نہین ہونگی وہ اہل حسبا للہ اور بعض للہ سی بلکہ امور اونکی متعلق ہونگی ساتھہ اغراض فاسدہ اور مقاصد کاسدہ کی پس کبھی رغبت کرینگے ایک قوم مین واسطی حوض کر

پس ظاہر کرین گی اوکی لیی دوستی اور کہی مکروہ کہین گی ایک قوم کو کسی سبب سے پس ظاہر کرین گی عداوت اوکی لیی اور خلاصہ اسکا یہہ کہ نہین اعتبار ہی محبت خلق کا اور عداوت اوکی کا اسلیی کہ وہ دونو مبنی ہین اوپر غرض وشہوت اوکی کی **وعن** شداد بن اوس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صلی یرائی فقد اشرک ومن صام یرائی فقد اشرک ومن تصدق یرائی فقد اشرک رواہما احمد اور روایت ہی شداد بن اوس سی کہ کہا اوسنی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے تہے جو شخص کہ نماز پڑہی دکہلانیکو پس تحقیق شرک کیا یعنی شرک خفی جیسیکہ اوسکی مابعد کی روایت مین صریح آیا ہی اور جو شخص روزہ رکہی دکہلانیکو پس تحقیق شرک کیا اور جو شخص لہ دی دکہلانیکو پس تحقیق شرک کیا نقل کی ہی دونو روایتین احمد نی **ف** یعنی جو عمل کہ ساتہہ ریا کی کری شرک ہی غایت یہہ کہ شرک خفی ہی اوجلی شرک آشکارا بت پرستی کرنی ہی ریا کار کہ ایسا عمل واسطی غیر خدا کی کرتا ہی وہ بہی بت پرستی کرتا ہی لیکن پوشیدہ جیسیکہ کہا ہی کل قاصد کعن اللہ فہو مشرک اور آیین اشارہ ہی اسپر کہ ریا کو دخل ہی روزہ مین بہی بخلاف اوس شخص کی کہ نفی کی ہی اوسنی اوسکی اور علت بیان کی ہی اوسکی یہہ کہ مدار روزہ یکانیت پر ہی اور نہین دخل ہی آیین ریا کو اور نہین اعتبار ہی نہ کہانی اور نہ پینی اوسکی کا ساتہہ عدم صحت نیت کی پس ہم کہتی ہین کہ ریا محض نہین متصور ہے روزہ مین لیکن ریا کبہی ہوتا ہی بطریق اشتراک کی کہ ارادہ کری ساتہہ اسکی اللہ کی خوشنودی کا اور ارادہ کری مشہو ہونیکا یہہ یا اور غرض کا سوا اللہ کی برابر ہے کہ دونون مقصد برابر ہون یا ایک انمین سی غالب جیسیکہ تفصیل اسکی اوپر گذری **وعنہ** انہ بکی فقیل لہ ما یبکیک قال شیء سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فذکرتہ فابکانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اتخوف علی امتی الشرک والشہوۃ الخفیۃ قلت یا رسول اللہ ایشرک امتک من بعدک قال نعم اما انہم لا یعبدون شمسا ولا قمرا ولا حجرا ولا وثنا ولکن یراؤن باعمالہم والشہوۃ الخفیۃ ان یصبح احدہم صائما فتعرض لہ شہوۃ من شہواتہ فیترک صومہ رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی شداد سی یہہ کہ وہ روئی پس کہا گیا واسطی اوسکی کہ کس چیز نی رولایا تجکو کہا رولایا مجکو ایک چیز نی کہ سنی مینی آنحضرت سی کہ فرماتی تہی پس یاد کیا مینی اوسکو پس رولایا مجکو سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی ڈرتا ہون مین اوپر امت اپنی کے شرک سی یعنی شرک خفی سے اور خواہش چہپی ہوئی سی یعنی وہ ایسی ہے کہ نہین پاتی اوسکو مگر خوب ریاضت ومجاہدہ کرنیوالی کہا شداد نی کہ کہا مینی یا رسول اللہ کیا شرک کریگی امت آپکی بعد آپکی فرمایا ہان خبردار ہو تحقیق امت نہین پوجیگی سورجکو اور نہ چاند کو اور نہ پتہر کو اور نہ بت کو یعنی شرک جلی نہین کرین گی لیکن کرینگی دکہلانیکی واسطی عمل اپنی یعنی یہہ شرک خفی ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا اور شہوۃ چہپی ہوئی یہہ کہ مثلا صبح کری ایک نیکار روزہ دار پس پیش آوی اوسکو ایک شہوۃ اوسکی شہوتون مین سی یعنی مانند شہوت کہانی یا پینی یا جماع کی پس چہوڑدی اور توڑ ڈالی روزہ اپنا نقل کی یہہ احمد نی وبیہقی نی شعب الایمان مین **ف** بسبب غلبہ شہوت کی یعنی اور توڑ ڈالنا اوسکا حرام ہی بغیر ضرورۃ کی کہ باعث ہوا وسکو طرف اوسکی اور اس شہوت کو خفی اس سبب سے کہا کہ پوشیدہ تہی اوسکی باطن مین گویا کہ بروقت نیت کرنی روزہ کی اپنی نفس مین پوشیدہ رکہتا تہا کہ اگر کوئی شہوت پیش آجاویگی تو روزہ توڑ ڈالونگا اوطیبی نی مراد شہوت سی کہانا وغیرہ لکہا ہے جیسیکہ ذکر کیا گیا اور ظاہر تر یہہ ہی کہ مراد شہوت خفیہ سی شہوۃ خاص عزیز الوجود ہے شہو تون اوسکی کی کہ جو نہ پائے جاوی تمام اوقات اوسکی مین پس مایل ہو طرف اوسکی بالطبع اور نہ لحاظ کری مخاطب ہونی اوسکی کا واسطی شرع کی فرماتا ہی اللہ تعالی ولا تبطلوا اعمالکم اور فعل لازم ہوتا ہی ساتہہ شروع کرنیکی پس واجب ہے تمام کرنا اوسکا ۱۲ ح ع **وعن** ابی سعید قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نتذاکر المسیح الدجال فقال الا اخبرکم بما ہو اخوف علیکم عندی من المسیح الدجال قلنا بلی یا رسول اللہ قال الشرک الخفی ان

یَقُوْمُ الرَّجُلُ یُصَلِّیْ فَیُزَیِّنُ صَلٰوتَہٗ لِمَا یَرٰی مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی سعید کہ کہا ابی سعید نے کہ نکلی ہمپر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم ذکر کرتی تہی آپسمین مسیح دجال کا یعنی اوسکی فتنہ اور ابتلا کا پس فرمایا کیا نہ خبر دونمین تمکو ساتہہ اوسچیز کی کہ وہ بہت خوفناک ہی تمپر نزدیک میری یعنی بیچ شریعت اور طریقہ میرے کی فتنہ مسیح دجال کے یعنی پس ولجب ہی تمپر رعایت محافظت اوسکی کی پس کہا یعنی ہان خبر دیجی یارسول اللہ فرمایا وہ چیز شرک پوشیدہ ہی اور وہ شرک پوشیدہ یہہ ہی کہ مثلاً کہڑا ہوتا ہی آدمی پس نماز پڑہتا ہی پس زیادہ کرتا ہی یعنی کمتیہ یا کیفیت مین نماز کے یعنی تمام ارکان اوسکی مین یا بعض مین بسبب آگہی کے اوسچیز کی کہ معلوم کرتا ہی کہ دیکہتا ہی کوئی شخص نقل کی آئی ابن ماجہ نی **ف** یعنی دجال سی ریا کا خطرہ زیادہ معلوم ہوا اسواسطی کہ دلیلین اور علامتین دجال کی جہوٹی ہونیکی ظاہر ہین اور مقدمہ ریا کا نہایت پوشیدہ ہی ہر کسیکو ہر وقت ہر عمل مین ہر طرح نہین معلوم ہوسکتی برائی اوسکی کلید دوزخ است آن نمازیکہ در چشم مردم گذاری دراز کرد ح **وَعَنْ** مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمُ الشِّرْکُ الْاَصْغَرُ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الشِّرْکُ الْاَصْغَرُ قَالَ الرِّیَاءُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَزَادَ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ یَقُوْلُ اللّٰہُ لَہُمْ یَوْمَ یُجَازِی الْعِبَادَ بِاَعْمَالِہِمْ اِذْہَبُوْا اِلَی الَّذِیْنَ کُنْتُمْ تُرَآءُوْنَ فِی الدُّنْیَا فَانْظُرُوْا ہَلْ تَجِدُوْنَ عِنْدَہُمْ جَزَآءً اَوْ خَیْرًا اور روایت ہے محمود بن لبید کے سی کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بہت ڈرنیوالی اوس چیز کی کہ ڈرتا ہون مین تمپر شرک چہوٹا ہی کہا صحابہ نی کہ یارسول اللہ اور کیا ہی شرک چہوٹا فرمایا حضرت نے کہ وہ ریا ہی نقل کی یہہ احمد نی اور زیادہ کیا بیہقی نی شعب الایمان مین کہ فرماویگا اللہ تعالی واسطی ریاکارون کی اوسدن کہ جزا دیگا بندونکو اونکی عملون کی جاؤ طرف اون لوگون کی کہ اونکی دکہلادی کو کرتی تہی عمل دنیا مین پس دیکہو آیا پاتی ہو نزدیک اونکی جزا یا بہلائی یعنی یہہ شک راہ ہی کہ جزا دگا فرمایا خیرًا ہ **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا عَمِلَ عَمَلًا فِیْ صَخْرَۃٍ صَمَّآءَ لَیْسَ لَہَا بَابٌ وَلَا کُوَّۃٌ لَخَرَجَ عَمَلُہٗ اِلَی النَّاسِ کَائِنًا مَا کَانَ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر تحقیق کوئی شخص عمل کری ایک عمل بیچ بڑی پتہر کی کہ نہین دروازہ واسطی اوسکی اور نہ روشن دان نکلیگا عمل وسکا طرف لوگون کی جو کچہہ کہ ہو **ف** صخرہ بڑی پتہر کو کہتی ہین اور یہان مراد خارہی یا مبالغہ فرمایا کہ اگر فرضا کوئی پتہر کی اندر جاوے کہ اوسمین دروازہ نہین ہوتا کوئی اوسکی راہ سی اندر جاوے اور نہ روشن دان کہ کوئی اوسمین سی دیکہی اور مطلع ہو اور کوہ ساتہہ زبر کاف اوپر اوسکی کی اور ساتہہ تشدید واو کی معت کی آخر مین روزن کہ دیوار مین ہو اور بعضون نی کہا کہ اگر نافذ ہو تو ساتہہ پیش کی آتا ہی اور غیر نافذ ساتہہ زبر کی اور یہہ بہی ہی کہ اگر ساتہت کی ہو تو روزن چہوٹا اور تنگ اور اگر بغیر ت کی ہو تو بڑا اور کشادہ اور اس حدیث مین چونکہ روایت ساتہت کی اوپر کی ہی مراد روزن چہوٹا نافذ ہوگا اور مناسب مقام کی بہی یہی ہی اور حاصل یہہ کہ فرماتی ہین کہ ہرچند کہ کوئی عمل پوشیدہ خلوت مین کرلی اس طرح کہ کوئی اوسپر مطلع نہو نکلتا ہی اور ظاہر ہوتا ہی عمل اوسکا طرف لوگون کی جو کچہہ کہ ہو بغیر حاجت اظہار کی نہین ہی تاریا کری اور قبولیت وثواب سی محروم ہو حق تعالی کردار نیک کو البتہ آشکارا کرتا ہی اگر ازراہ اخلاص کی واسطی خدا کی ہی اگر حکمت اللہ تعالی کی اقتضا کری اور صلاح بندہ کی اوسمین ہو یا معنی یہہ ہین کہ بندہ مخلص چاہیئی کہ احتیاط اور مبالغہ کری بیچ اخفاء عمل اور حاصل کرنی اخلاص کی نہی کہ عمل ظاہر اور شایع ہوتا ہی اوس جگہہ سی کہ بندیکو خیر اور اختیار اوسمین نہو ہ **وَعَنْ** عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَتْ لَہٗ سَرِیْرَۃٌ صَالِحَۃٌ اَوْسَبَّہٗ اَظْہَرَ اللّٰہُ مِنْہَا رِدَآءً یُعْرَفُ بِہٖ اور روایت ہی عثمان بن عفان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی خصلت اچہی ہوے نیک یا بدظاہر کرتا ہی خدا تعالی اوس خصلت سی ایک علامت کہ پہچانا جاتا ہی وہ شخص ساتہہ اوس علامت کے **ف** ردا اصل مین چادر کو کہتی ہین اور یہان مراد علامت ہے کہ اوس ہی ایک چیز پہچانی جاتی

ف یعنی اوس کی ان نماز کا جو اچہی طرح پڑہی ہو اوسکی ریا کا خطرہ زیادہ ہی اسواسطی کہ اوسکی اچہی طرح پڑہنی مین ریا کا دخل ہی اور اوسکی بری طرح پڑہنی مین ریا کا دخل نہین ہی

ف یعنی اوس کی ان نماز کا جو اچہی طرح پڑہی ہو اوسکی ریا کا خطرہ زیادہ ہی اسواسطی کہ اوسکی اچہی طرح پڑہنی مین ریا کا دخل ہی اور اوسکی بری طرح پڑہنی مین ریا کا دخل نہین ہی

ہی اور ممتاز ہوتی ہی خیرانہی سی جیسیکہ مرد جادہ رہی بچانا جاتا ہی اور ممتاز ہوتا ہی اور مراد علامت سے ہیئت وصورت ہی حاصل یہ کہ جو کوئی
خصلت نیک یا بد پوشیدہ در کہتا ہی تو اللہ تعالی اوس سی ایک علامت یعنی ہیئت وصورت ظاہر کرتا ہی کہ اوس سی پہچانا جاتا ہی کہ یہ اسیسا
ہی **وعن** عمر بن الخطاب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما اخاف علی هذه الامة کل منافق یتکلم بالحکمة ویعمل بالجور
رواہ البیہقی فی الاحادیث الثلثة فی شعب الایمان اور روایت ہی عمر بن خطاب سی اونی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ نہین ڈرتا ہون
اوپر اس امت کی لیکن امت اجابت کی مگر شر ہر منافق کی سی یعنی ریاکار یا فاسق کی سی کہ کلام کرتا ہی ساتھہ علم اور حکمت اور وعظ اور نصیحت
کی اور عمل کرتا ہی ساتھہ ظلم اور نارواہی کی نقل کین بیہقی فی تینون حدیثین شعب الایمان مین **ف** یعنی کہتا ہی لوگون کی وکہا نیکی لیکن
آپ عمل نہین کرتا یہ صفت منافقون کی ہی پس فرماتی ہین کہ وجود ایسی شخص کی سی اور اس صفت سی اپنی امت پر ڈرتا ہون کہ ایسا شخص
امت مین پیدا ہو اور یہ صفت اونین رواج پاوے **ف ح** **وعن** المہاجر بن حبیب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال اللہ تعالی انی لست کل کلام الحکیم اتقبل ولکنی اتقبل همته وهواه فان کان همته وهواه فی طاعتی جعلت صمته
حمدا لی ووقارا وان لم یتکلم رواہ الدارمی اور روایت ہی مہاجر بن حبیب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا ہی
اللہ تعالی کہ نہین ہون مین کہ ہر کلام حکیم کو قبول کرون نہین یعنی جو کچھہ کہ وہ کہی اوسکو قبول نہین کرتا لیکن مین قبول کرتا ہون قصد اور نیت اور محبت
اوسکی کو کہ ساتھہ کس چیز کی رکہتا ہی پس اگر ہو نیت اور محبت اوسکی بیچ طاعت اور فرمان بردار ی میری کی کرتا ہون مین اوسکی چپ رہنی کو تعریف
واسکی اپنی اور بزرگی وحلم اور اگرچہ کلام کری وہ نقل کی بہہ دارمی نی **ف** یعنی اگر نیت میری طاعت کی اور محبت اوسکی رکہی خاموشی
اوسکی بہی محمود اور سایہ علم ووقار کی ہی اور گویا وقت خاموشی کی حمد وثنا میری کہتا ہی اور اگر نیت اور محبت اوسکی طاعت کی نہین ہی کلام
اور سکا اگرچہ علم وحکمت مین ہو ضایع ہی کہ واسطی ریا اور دکہانی اور تسکیکے کہتا ہی **ح** **باب البکاء والخوف** باب ہی رونی اور
ڈرنیکا **ف** بکا بالقصر نکلنا آنسوون کا ساتھہ آواز کی اور بالمد نکلنا آنسوون کا ساتھہ بلندی اواز کی اور مشہور تر ہی اور ظاہر یہہ ہی
کہ مراد ساتھہ اوسکی اسجگہہ معنی اعم ہین اور تباکی تکلف کرنا رونی مین اور بزور رونا ساتھہ یاد کرنی اور حاضر کرنی اون چیزون کی کہ رولاوین
اور ابکا رولانا کسیکو اور خوف ڈرنا اور اخافت اور تخویف ڈرانا اور خوف ایک حالت ہی کہ پیش آتی ہی اور مراد یہان رونا اور ڈرنا
عذاب آخرت سی اور عقاب خدا تعالی سی **ح** **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی هریرة قال ابو القاسم صلی اللہ علیہ
وسلم والذی نفسی بیده لو تعلمون ما اعلم لبکیتم کثیرا ولضحکتم قلیلا رواہ البخاری روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا حضرت
ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ بقبضہ ذات میری کا اوسکی قبضہ قدرت مین ہی اگر جانو تم اوس چیز کو کہ مین نہین جانتا ہون
یعنی احوال ورہول قیامت کی وحقیقت مبدا اور معاد کی اور عذاب اللہ کا گنہگارون کی لیی اور شدت مناقشہ روز حساب کی اور
صفات قہریہ جلالیہ باری تعالی کی کہ باعث خوف وہیبت کی ہین اور جو کچھہ کہ پیدا ہوتا ہی اوس سی غم ومحنت میرے ولیکن انجام کار تمہارے سی البتہ
رونا تم بہت اور ہنسنا تم تہوڑا نقل کی ہی بہہ بخاری نے **ف** اور ترجیح دو جانب خوف کو رجا پر اور یہہ تنبیہ وتحذیر ہی امت کو اوپر
رونی اور استحضار اوس چیز کی کہ باعث غم اور رونیکی ہو قسم خوف الہی اور معلوم کرنی عظمت اور جلال حق سی اور تنبیہ وتحذیر ہی اوپر احتناب
کرنیکے بہت ہنسی سی اور راحت سی کہ طریقہ جاہلون اور غافلون کا ہی اگرچہ ہنسنا اور راحت بہی فی الجملہ باعث امید عفو اور مغفرت اور رحمت
اوس کی کی گنجایش رکہتی ہی **ح** **وعن** ام العلاء الانصاریة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لا ادری وانا رسول اللہ

مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ام علا انصاریہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اللہ کی نہین جانتا مین اور مین رسول خدا کا ہون کہ کیا کیا جاویگا ساتھہ میری اور ساتھہ تمہاری نقل کی یہہ بخاری نی ف ظاہر اس حدیث کا یہہ ہی کہ عاقبت بہم ہی اور کوئی نہین جانتا کہ آخر کیا ہوگا اور کیا کام کرین گی اور یہہ صحیح مقدمہ انبیا اور رسولون کی خصوصًا صحیح حق سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم کی نفی کیا گیا ہی ساتھہ دلیلون قطعیہ کی کہ دلالت کرتی ہین اوپر جزم اور یقین عاقبت بخیر ہونی اونکی کی اور وارد ہونا اس حدیث کا صحیح موت عثمان بن مظعون رض کی تہا کہ کبار مہاجرین سی تہی اور اول جو بعد ہجرت کی مدینہ مین مہاجرین مین سی مرے مین ہی تہی اور آنحضرت ص نی بعد از موت کی انکی پیشانی پر بوسہ دیا اور آنسو گرائی اور اونکو بقیع مین اپنی سامنی دفن کیا اور عنا تمین بہت کہین ایک عورت وہان حاضر تہی اوسنی کہا کہ گوارا ہوا تجکو بہشت اے ابن مظعون کہ عاقبت تیری بخیر ہی پس آنحضرت نی اوس عورت کو اس بات پر توبیخ کی اور یہہ حدیث فرمائی اور حقیقت مین مضمون اوسکا زجر و منع ہی بطریق مبالغہ کی اوپر نقل ادبی کی رو سے حضرت ص کی اور اوپر حکم کرنیکے غیب پر اور جزم کرنیکے ساتھہ اسکی اور خلاصہ اوسکا یہہ ہی کہ یہہ کنایہ ہی عدم تصریح سی ساتھہ علم غیب کے ازراہ ادب کی اور حقیقت کلام کی مراد نہین بامراد نہ دریافت ہونا احوال عاقبت کا ہی تفصیل کیا دنیا مین اور کیا آخرۃ مین اسلیی کہ علم احوال غیب کا تفصیل سوا احاد الغیب کے کسی کو نہین اگرچہ مجملا معلوم ہی کہ عاقبت انبیا علیہم السلام کی بخیر ہے یا مراد یہہ ہی کہ نہین جانتا مین کہ موت سی مرونگا یا قتل سے اور نہین جانتا مین کہ نازل ہوگا تجہہ عذاب جیسی کہ اگلی امتون پر نازل ہوا یا نہین اور حق یہہ ہی کہ ورود اس فعل کا پہلی نازل ہونی اس آیۃ کی ہو لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر پہلی اوسکا مقدم من ذنبک و ما تاخر پہلی ابہام تہا عاقبت مین اور بعد اوترنی اس آیۃ کی یقین ہوا کہ عاقبت بخیر ہی کذا قیل واللہ اعلم وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَیَّ النَّارُ فَرَاَیْتُ فِیْہَا امْرَاَۃً مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ تُعَذَّبُ فِیْ ہِرَّۃٍ لَہَا رَبَطَتْہَا فَلَمْ تُطْعِمْہَا وَلَمْ تَدَعْہَا تَاْکُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰی مَاتَتْ جُوْعًا رَاَیْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِیَّ یَجُرُّ قُصْبَہٗ فِی النَّارِ وَکَانَ اَوَّلَ مَنْ سَیَّبَ السَّوَائِبَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ظاہر کی گئی مجہہ پر آگ دوزخ کی یعنی شب معراج مین یا اور وقت مین خواب مین ہو یا بیداری مین پس دیکہی مینی اوسمین ایک عورت بنی اسرائیل مین سی یعنی اونکی عورتون مین سی کہ عذاب کیجاتی ہی بسبب ایک بلی کی کہ اوسکی تہی باندہ رکہا تہا اوسکو پس نہ کہلاتی تہی اوسکو کچہہ اور نہ چہوڑتی تہی اوسکو کہ کہاوی حشرات الارض سی یعنی چوہی وغیرہ یہان تک کہ مرگئی وہ بلی مارے بہوک کی اور دیکہا مینی عمرو بن عامر خزاعی کو کہ کہینچتا ہی آنتین اپنی آگ دوزخ مین اور پہلا وہ اول اون شخصون کا کہ رسم نکالی چہوڑنی سانڈ کی نقل کی یہہ مسلم نی ف سوائب جمع سائبہ کی ہی سائبہ اوسکو کہتی ہین کہ چہوڑی جاتی تہی جاہلیت مین بسبب نذر وغیرہ کی یعنی عادت جاہلیت کی تہی کہ جب بیمار ہوتا کوئی مسافر سی یا اچہا ہوتا کوئی بیماری سے تو آزاد کرتی اونٹنی کو یعنی چہوڑ دیتی اوسکو کہ سوار نہوتی اوسپر اور منع نکرتی اوسکو پانی اور گہاس سی کہ جہان سی کہ کہاتی پیتی اور ورود دہتی اوسکا اور اس فعل کو عبادت اور موجب تقرب کا ساتھہ یون کی جانتی تہی اور اول جو یہہ رسم نکالی عمرو مذکور نکالی اور یہہ بہی لکہا ہی علمانی کہ پہلی جو رسم ست پوجنی کی نکالی اور اوسکو موجب تقرب کا کیا ہی تہا اور بعضی روایت مین عمرو بن لحی یا اظہر ہے دونون ایک ہی ہین عامر نام اوسکی باپ کا ہی اور لحی نام دادا کا بالعکس کبہی بسبت باپ کی طرف کی ہی اور کبہی دادا کی طرف کذا قیل اور کرمانی نی کہا کہ اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ بعضے آدمی اب ہی دوزخ مین ہین اور عذاب دیے جاتی ہین اوسمین انتہی اور ممکن ہی کہ کہا جاوے کہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر احوال اوسکا کہ روز قیامت کی ہوگا اور صورت اوسکی دکہا دی گئی واللہ اعلم وَعَنْ زَیْنَبَ

بِنْتِ جَحْشٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَزِعًا يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِاِصْبَعَيْهِ الْاِبْهَامِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا قَالَتْ زَيْنَبُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی زینب بنتی جحش کیسی کہ ازواج مطہرات سی ہین یہہ کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائی اونکی پاس گہبرائی ہوی احوال مین کہ فرماتی تہی نہین کوئی معبود بحق مگر اللہ وای ہی واسطی عرب کے شر سی کہ تحقیق نزدیک ہی کہولا گیا یعنی سورانح ہوگیا اجکی دن سد یاجوج ماجوج سی مانند اسکی اور حلقہ کیا ساتہہ دونو انگلیون اپنی کی انگوٹہی کی اور اوسکی پاس کی اونگلی کی کہا زینب نے کہا مینی یارسول اللہ ایا پس ہلاک کیی جاوینگے ہم اورحال انکہ درمیان ہمارے وجود صالحون کا ہوگا ایا برکت وجود اونکی کی مانع نہین ہوگی واقع ہونی بلا اور فتنہ سی فرمایا آنحضرتؐ نی کہ ہان ہلاک کیی جاوگی تم باوجود ہوتی لوگون صالحون کے درمیان تہارے جبکہ قبیحت کہ بہت ہوگا فسق وفجور یعنی اگرچہ لوگ صالح ہونگی لیکن غلبہ اور کثرت فسق وفجور کی سبب سکی ہوگی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی فـ مراد شر سی فتنہ اور قتال ہین کہ عرب مین واقع ہوی اول اوسکا قتل عثمان بن عفان رضہ کا تہا بعد ازان دایم وقائم ہوا اب تلک اور بعضی کہی کہ مراد حصول فتوح اور اموال کا اور تنازع اور رغبت کرنی اوسمین اور حکمتون مین ہی کذا قال الشیخ ابن حجر اور حلقہ کیا یعنی واسطی صورت کی کہا دینی مقدار سورانح حد کی یعنی آجتک سورانح اوسمین واقع ہوا تہا آج مقدار حلقہ ان دو انگلیون کے کہولا گیا اور ہوجانا سورانح کا علامات اقرب قیامت سی ہی اور واقع ہونا فتنون کا عرب مین ہی علامات قرب قیامت سی ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ اشارہ ہی طرف نکلنی ترکون چنگیز تیہ کی کہ نکلے اور ہلاک کیا ایک عالم کو اور واقع ہوا اونکی ہاتہہ سی بغداد وغیرہ مین جو کچہہ کہ واقع ہوا واللہ اعلم اور لفظ خبث ساتہہ زبر خ اور سکے یعنی فسق اور فجور اور شرک اور کفر کی ہی اور بعضون نی کہا معنی اسکی زنی کی ہین اور مقصود یہہ کہ آگ جب لگتی ہی کسی جگہ اور بہر کتی ہی تو جلا دیتی ہی تر اور خشک کو اور غالب آتی ہی پاک اور نجس پر اور نہین فرق کرتی درمیان مومن اور منافق کی اور مخالف اور موافق کی اور آگی آتا ہی کہ جب اللہ نازل کرتا ہی عذاب کسی قوم پر تو پہنچاتا ہی اونکو کہ اونمین ہوتی ہین پہر اوہانی جاوینگی موافق عملون اپنی کی اور ایک نسخہ صحیح مین خبث ساتہہ پیش خ اور ضم ب کے ہی یعنی فواحش اور فسوق کی یا معنی دونون کی ایک ہین ۱۲ ح ع وَعَنْ اَبِيْ عَامِرٍ اَوْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيَكُوْنَنَّ مِنْ اُمَّتِيْ اَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْخَزَّ وَالْحَرِيْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ وَلَيَنْزِلَنَّ اَقْوَامٌ اِلٰى جَنْبِ عَلَمٍ يَرُوْحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ يَاْتِيْهِمْ رَجُلٌ لِحَاجَةٍ فَيَقُوْلُوْنَ ارْجِعْ اِلَيْنَا غَدًا فَيُبَيِّتُهُمُ اللّٰهُ وَيَضَعُ الْعَلَمَ وَيَمْسَخُ اٰخَرِيْنَ قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ الْحَرَ بِالْحَاءِ وَالرَّاءِ الْمُهْمَلَتَيْنِ وَهُوَ تَصْحِيْفٌ وَاِنَّمَا هُوَ بِالْخَاءِ وَالزَّاءِ الْمُعْجَمَتَيْنِ نَصَّ عَلَيْهِ الْحُمَيْدِيُّ وَابْنُ الْاَثِيْرِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَفِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ عَنِ الْبُخَارِيِّ وَكَذَا فِيْ شَرْحِهِ لِلْخَطَّابِيِّ تَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَةٌ لَهُمْ يَاْتِيْهِمْ لِحَاجَةٍ اور روایت ہی ابی عامر سی یا ابی مالک اشعری سی کہا ابو عامر نی یا ابو مالک نی کہ سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی البتہ ہونگی میری امت مین سی کتنی ایک قومین کہ حلال کرینگی خز کو اور ریشمی کپڑی کو اور شراب کو اور باجونکو اور البتہ اوترینگی قومین یعنی اونمین سی بیچ پہلو پہاڑ بلند کی یعنی ہوگی منزل اور مقام اونکا بیچ جگہہ مشہور اور نمایان کی کہ گذرا اور محتاج سب اونکی دیکہنی کو آوینگی اور حاجتین اپنی طلب کرینگی رات کی وقت آویگی اونپر سواشی اونکی کہ چرنیکو گئی تہی پیٹ بہری اور پر شیر لاویگا اونکو چرانیوالا اونکا آویگا اونکی پاس ایک مرد بسبب حاجت کی یعنے ایک سایل آویگا

کہ موا شنی کی دو ذریت محفوظ ہو دی پس گہنین گی وہ یعنی بقصد و سوال اوسکی کی پہر اناطرف ہماری کلکو پس راتون رات بھیگا اور پہر خدا تعالی عذاب
اور بھیجیگا اور ڈالیگا پہاڑ کو یعنی اوپر بعضون اوکی کی تا ہلاک و پست ہوین نیچی پہاڑ کی اسطرح کہ باقی نرہی اونسی کچھہ اثر اور مسخ کریگا اللہ تعالی
بعضون کو اون مین سی یعنی کردیگا بصورت بندر اور سور کی قیامت تک یعنی باقی رہین گی اوسی صورت پر قیامت تک یا باقی رہیگا یہہ عذاب
اون قومون پر کہ یہہ عمل کرین گی روز قیامت تک اور بیچ بعضی نسخون مصابیح کی بچانی الخر کی الخر ہی ساتھہ مہملتین کے یعنی ساتھہ رح مہملہ اور
ر کی واقع ہوا ہی اور معنی حر کی ساتھہ زبر ح اور تخفیف ر کی فرج عورت کی ہین کہ مراد اوس سی زنا ہی اور یہہ واقع ہونا الخر ساتھہ مہملتین کی علطی ہے
اور خطا کر ناہیچ صورت خطی کی ہی کہ بعضی راویون سی واقع ہوا اور نہین ہی یہہ لفظ مگر الخر ساتھہ خ کی معجمہ اور ز معجمہ کی تصریح کی اس معنی پر
حمیدی اور ابن اثیر نی اس حدیث مین اور واقع ہی بیچ کتاب حمیدی کی بخاری سی اور اسطرح واقع ہوا بیچ شرح بخاری کی کہ خطابی کی ہی تروح
علیہم ساعتھم یا تیہم لحاجتہ ف یا ابی مالک اشعری یعنی شک و تردد کیا ہی بخاری نے بیچ روایت اس حدیث کی کہ ابی عامر اشعری سی ہی کہ
وہ چچا ہی ابو موسی اشعری کا بڑی صحابہ مین سی یا ابی مالک اشعری سی ہی کہ اوسکو اشجعی بہی کہتی ہین وہ بہی صحابی مشہور ہی اور شک و تردد
صحابی مین موجب طعن کا حدیث مین نہین چونکہ صحابہ سب عدل اور ثقہ ہین جس سی کہ صحیح ہوگی اور خر ساتھہ خ معجمہ اور ز مشددہ کی نام ایک پرند کا
ہی کہ زبان قدیم مین پشم اور ریشم کا بنا جاتا تہا اور وہ مباح ہی اوصحابہ اور تابعین اوسکو پہنتی تہی پس نہی ہو بسبب مشابہ ہونیکی ساتھہ عجم کی اور
ہونی اوسکی کی لباس اہل تنعم و اسراف کا اور رکب جو خز متعارف ہی وہ خود حرام ہی اسلیی کہ تمام ریشم ہی سے بنا جاتا ہی اور یہہ حدیث محمول اسپر ہی
اور اسطرح کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ تعریف مین تہا پس یہہ حدیث بسبب خبر دینی غیب کی معجزات سی ہو اور اس تقدیر پر عطف حریر کا خز پر
قبیل تعمیم بعد تخصیص ہی ہوگا اور معازف ساتھہ ز کی یعنی عود اور طنبور اور مانند اونکی کی ہی جمع عزف یا معزف کی کہ ساتھہ زبر میم اور جزم
عین کی اور عزف اور عزیف اہل مین بمعنی آواز جن کی ہی و رگنہی کی سنا جاتا ہی جنگل مین شب کو اور بمعنی اواز ہوا کی ہی آیا ہی کذا فی القاموس
اور معنی یہہ ہین کہ گنین گی ان حرام چیزون کو حلال ساتھہ وارد کرنی شبہات اور تاویلات واہیہ کی جیسیکہ بعضے ہماری علمارنی ذکر کیا ہی کہ
حریر وہ پہنا حرام ہی کہ متصل ہو بدن کی یعنی ابرہ حریر کا ہو تو حرام نہین اور بہت سی امرا اور عوام کو جبکہ کہا جاتا ہی کہ پہنا حریر کا حرام ہی تو کہتی ہین
کہ اگر حریر حرام ہوتا تو نہ پہنتی اوسکو قاضی اور علما پس اسی تاویل ہین بیچ حلال جانتی حرام کی اور اسیطرح بعضی علمار کو تعلق ساتھہ مزامیر کی
ہی کہ بیان اوسکا طول رکہتا ہی اور روایت کی ابن ابی الدنیا نی بیچ مذمت الات لہو یعنی مزامیر کی انس سی مرفوع لیکونن فی ہذہ الامۃ خسف
وقذف و مسخ وذلک اذا شربوا الخمر واتخذوا القینات وضربوا بالمعازف یعنی جب کرین گی یہہ چیزین حلال جانکر تو ان بلاؤن مذکورہ مین گرفتار ہوگی
اور تصریح کی الخ مولف نی تائید کی غلطی کی ساتھہ قول حمیدی اور ابن اثیر کی واسطی رد کرنیکی اوس کسی پر کہ گمان کیا ہی کہ صحیح الخر ہی ساتھہ مہملتین
کی اور خر ساتھہ معجمتین کے مخلط ہی و راشارت کی ساتھہ قول انہی کی فی ہذا الحدیث کہ الخر ساتھہ مہملتین کی اس حدیث مین ہی کہ ابو داؤد وغیرہ نی روایت
کی ہی چنانچہ طیبی اس حدیث کو لایا ہی اور اس حدیث مین کہ بخاری نی روایت کی ہی ساتھہ معجمتین کی ہی لیکن شیخ ابن حجر نی فرمایا کہ بخاری کو
اکثر روایتون مین ساتھہ مہملتین کی ہی اور اس تقدیر پر دو روایتین صحیح ہون واللہ اعلم اور تروح الخ ساتھہ فوقانیہ کی تروح مین اور سارحۃ
ساتھہ رفع کی فاعل تروح کا اور یہہ قرینہ ہی اسپر کہ سبیح بسارحۃ کی کہ پہلی روایت مین واقع ہوا ہی زائدہ ہی جیسی کہ بیچ وجہ اول کی بیچ تقریر معنی حدیث
کی اشارہ اسکا کیا ہمنی اور اسیطرح ان دونون کتابون مین یا تیہم لحاجتہ واقع ہوا ہی بغیر ذکر رجل کی ساتھہ تقدیر بحاجتہ کی رجل پر اور اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ خسف و مسخ اس امت مین نہی ہوگا جیسی کہ اگلی امتون مین ہوا پس مصیبتون مین جو تمنی اسکی آئی ہی تو وہ یا تو محمول ہی اوپر اول زمانہ

اس امت کی اور اخیر زمانہ اوس کی سختی ہی اور یا محمول ہی مسخ اور خسف اور مسخ تمام امت کی بعض کی والله اعلم **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا انزل الله بقوم عذابا اصاب العذاب من کان فیهم ثم بعثوا علی اعمالهم متفق علیه اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ اوتارتا ہی اللہ کسی قوم پر عذاب نہ پہنچتا ہی وہ عذاب کسی کو کہ ہو درمیان اونکی یعنی صالح اور غیر صالح کو پھر اوطرح جاری ہی سنت الہی بعضی کتابون مین ادیکھی نگاہ بہی رکہتا ہی صالح کو غیر صالحون مین سی پہر اوٹھائی جاوین اونکی موافق عملون اپنی کی نقل کی بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی اگرچہ دنیا مین عذاب مین سب شامل ہوتے ہین لیکن آخرت مین ہر ایک موافق عمل اپنے کی جزا دیا جاویگا اگر نیک ہی اچہی جزا دیا جاویگا اور اگر بد ہی بری جزا پاویگا **وعن** جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یبعث کل عبد علی ما مات علیه رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اوٹہایا جاویگا ہر بندہ روز قیامت کی اوپر اوس حال وصفت کی کہ مرا ہی اوسپر نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی ایمان پر یا کفر پر طاعت پر یا معصیت پر وکر پر یا غفلت پر پس اعتبار خاتمہ کا ہی کہ دیکہی آخر کیا حالت گذری جیسی کہ کہا ہی کسنی ؎ حکم مستوری ومستی ہمہ بر خاتمہ است ہاکس ندانست کہ آخر چہ حالت گذرد یا ہا ولیکن بعضی عارفین نی کہا ہی کہ جب سیکو ملکہ یاد داشت اور حضور کا حاصل ہوا اور جوہر ذکر کا دلمین قرار پایا اگر بسبب تنگی وقت موت کے اور غلبہ بیمار اور بی تابی دل کی اختلاف وقصور اوسکی استحضار مین راہ پاوے ضرر نہین کرتا بعد از مفارقت روح کی بدن سی وہ حال عود کریگا پس ملکہ ذکر کا بہم پہنچانا اور حاصل کرنا چاہیی و بالله التوفیق

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما رایت مثل النار نام هاربها ولا مثل الجنة نام طالبها رواه الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین دیکہا مینی مانند آگ دوزخ کی یعنی شدت دہول مین کہ سوتا ہی بہاگنی والا اوس سی اور نہین دیکہا مینی مانند بہشت کی یعنی بہجت وسرور مین کہ سوتا ہی طلب کرنی والا اوسکا نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** بہاگنی والا اگر کوئی شرشمن قوی کیسی بہاگتا ہی سوتا نہین اور غافل نہین ہوتا بہاگتا ہی جتنا کہ ہو سکتا ہی مگر یہہ عجب بات ہی کہ آگ دوزخ کی ساتہہ اس شدت اور شناعت کے دیکہی ہی اور لوگ بہاگنی مین اوس سی غفلت کرتی ہین اور کوشش نہین کرتی اور اگر بہاگتی بہی ہین تو عین بہاگنی مین سوتی ہین اور غافل ہوتی ہین اور بہاگنا آگ دوزخ سی ساتہہ ترک کرنی گناہون کی اور لازم کرنی طاعتون کی ہوتا ہی اور طلب کرنیوالا یعنی اگر کوئی طالب کسی محبوب چیز کا ہوتا ہی غافل نہین ہوتا اوس سی اور سستی اور تساہل نہین کرتا اوسکی طلب کرنمین اور دوڑتا ہی اوسکی پانیکی لیی جتنا کہ ہو سکتا ہی مگر بہشت کہ باوجود تمام خوبی اور راحت کی کہ اوسمین ہی کمی اوسکی طلب مین نہین دوڑتا اور اوسکو نہین پاتا اور دوڑنا بہشت کیطرف اور پانا اوسکا ساتہہ کرنی طاعات اور بچنی کی گناہون سی ہوتا ہی **وعن** ابی ذر قال قال النبی صلی الله علیه وسلم انی اری ما لا ترون واسمع ما لا تسمعون اطت السماء وحق لها ان تاط والذی نفسی بیده ما فیها موضع اربع اصابع الا وملک واضع جبهته ساجدا لله والله لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا وما تلذذتم بالنساء علی الفرشات ولخرجتم الی الصعدات تجارون الی الله قال ابوذر یا لیتنی کنت شجرة تعضد رواه احمد والترمذی وابن ماجة اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین دیکہتا ہون اوس چیز کو کہ نہین دیکہتی تم یعنی علامتین قیامت کی اور نشانیان صنعتہا الہی کی اور صفات قہریہ اللہ تعالی کی اور سنتا ہون مین اوس چیز کو کہ نہین سنتی تم یعنی اخبار واسرار احوال آخرت کی اور ہولمین قیامت کی اور شدت عذاب دوزخ کی اذکر کرتا ہی آسمان اور لائق ہی اوسکو

یہہ کہ آواز کری پہر بیان کیا سبب اوسکا کہ وہ کثرت ملائکہ کی ہی قسم ہی اوس ذات کی جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی نہین آسمان مین جہکہ
چار انگشت کی مگر کہ فرشتی رکہی ہوے ہین پیشانی اپنی درحالیکہ سجدہ کرنیوالی ہین واللہ کی قسم ہی خدا کی اگر جانو تم وہ چیز کہ جانتا ہون مین البتہ
ہنسو تم کم اور رووتم بہت اور نہ لذات حاصل کرو ساتہہ عورتون کی بچہونون پر اور البتہ نکلو تم طرف جنگلون کی نالہ و فریاد کرتی ہوی طرف
اللہ کی یعنی جیسی کہ شان غمگینون کی اور غم سی بہ تنگ آنیوالون کی ہی کہ گہبرا سی نکل جاتی ہین اور سر بصحرا ہوتی ہین تا کہ وہ سی کہلی اور دل
ٹہکانی ہو کہا ابوذر نی یعنی بعد ازہ روایت کرنی اس حدیث کی ازراہ دردناکی اور حسرت کی ای کاش ہوتا مین درخت کہ کاٹا جاتا نقل
کی یہہ احمد اور ترمذی و ابن ماجہ نی ف آواز بالان اور زین کی یعنے چڑچڑانا اور نالہ کرنا اونٹ کی بچہ کا تعب سے اور اوازنالہ
کرنی آسمان کی چنانچہ سنوق حدیث اسمین ناظر ہی بسبب کثرت اور ازدہام ملائکہ کی اور بوجہہ اونکی کی جیسیکہ جانور سوار کا کانچی بوجہہ سواری کے
مشقت سی آواز کرتا ہی اور ممکن ہی کہ نالہ کرنا اوسکا خوف پروردگار تعالی سی ہی اور جبکہ آسمان باوجود اسکی کہ جماد ہی اور محل ملائکہ مقدسہ کا ہی خوف
الہی سی نالہ کری آدمی کہ جان رکہتا ہی اور آلودہ گناہون مین ہی لائق تر ہی کہ نالہ و گریہ کری اور یہہ یعنی مناسب تر ہین ساتہہ مقصود کی
جیسی کہ نہین پوشیدہ ہی یہہ بات اور رکہی ہوی ہین الخ یعنی بعد ازہ ہین تا کہ شامل ہو اسکو کہ کہا گیا ہی کہ بعضی فرشتی قیام مین ہین اور بعضی
رکوع مین اور بعضی سجود مین یا خاص کیا ہو اسکو ساتہہ ایک آسمان کی آسمانون مین سی واللہ اعلم اور صعدات جمع صعدۃ بضمتین کے ہی کہ جمع صعید
ہی یعنی روی زمین کی جیسیکہ طرقات جمع طرق کی کہ وہ جمع ہی طریق کی اور ہوتا مین درخت الخ یعنی تا آلودہ گناہون مین نہ اوتہا مین جیسی کی
درخت کو کاٹ ڈالتی ہین اور جاتا رہتا ہی ایسی ہی مین ہی ہوتا اوسکا ان آرزوون دردناک کی اور بڑی بڑی صحابہ سی کہتی آئی ہین کہ ایک نے
کہا کاشکی مین بکری ہوتا کہ اوسکو ذبح کر کر کہا جاتی ہین دوسری نی کہا ای کاش پرندہ کہ جہان چاہتا ہی چلا جاتا ہی اور کچہہ تکلیف و پیر نہین
اور یہہ سب ایسی تہی کہ بشارۃ پائی ہی انہون نی جناب رسالت مآب سی بہشت کی اور عاقبت اونکی بخیر ہی اور نکو کیا کہی اگرچہ وعدہ مخبر کا
صادق کا ہی لیکن خوف درگاہ بی نیازی کا کمر توڑے ڈالتا ہی ۵ ح ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ خَافَ أَدْلَجَ وَمَنْ أَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللَّهِ غَالِيَةٌ أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللَّهِ الْجَنَّةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ڈرتا ہی یعنی غارت کرنی دشمن کی سی وقت سحر کی بہاگتا ہی
اول ہی شب یعنی تا کہ نجات پاوے دشمن سی اور جو شخص بہاگتا ہی اول شب پہنچتا ہی منزل کو آگاہ ہو تحقیق متاع اللہ کی مہنگی یعنی سوای
مول نفیس کی نہین ہاتہہ لگ سکتی اور وہ دنیا جان و مال کا ہی آگاہ ہو کہ متاع خدا کی بہشت ہی نقل کی یہہ ترمذی نی ف منزل کو
یعنی مطلوب کو کہا طیبی نی کہ یہہ مثل بیان کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سالک آخرت کی کہ شیطان اوسکی راہ پر لگا ہی اور نفس اور آرزوین باطلہ مددگار
اوسکی ہین پس اگر ہوشیار ہوا اپنی چلنی مین اور خالص کیا نیت کو اپنی عمل مین امن مین ہو اشیطان سی اور اوسکی مکری والا مارتا ہی وہ راہ اوسکی اپنی مدد
کارون کو ہمراہ لیکر پہر رہنمائی کی حضرت نبی کی طرف اوسکی کہ چلنا راہ آخرت کا دشوار ہی اور حاصل کرنا آخرت کا مشکل ہی نہین حاصل ہوتی تہوڑی سی
سعی سی پس فرمایا آگاہ ہو الخ اور اخیر جملہ کی معنی یہہ ہین کہ سول اللہ کی متاع یعنی جنت کا اعمال نیک ہین کہ جسکی طرف اشارہ کیا اللہ تعالی نی
والباقیات الصالحات خیر عند ربک ثوابا و خیر املا اور فرمایا ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم و اموالہم بان لہم الجنۃ ۵ ع وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِي يَوْمًا أَوْ خَافَنِي فِي مَقَامٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَالْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ اور روایت ہی انس سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرمایگا اللہ تعالی

کہ بزرگ ہی ذکر اوسکا یعنی روز قیامت کی فرشتون کو کہ متعین دوزخ پر ہین نکالو آگ مین سی اوس شخص کو کہ یاد کیا ہی مجکو یعنی بشرط ہونی اوسکی
کی مومن مخلص ایکدن یعنی ایکوقت یا ڈرا ہی مجہسی کسی جگہہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی بیچ کتاب بعث ونشور کی **ف** ڈرا ہی لرخ یعنی بیچ کر
گناہ کی گنا ہون سی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی ولمن خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ہی الماوی کہا طیبی نی کہ مراد ہی ڈر
سی خلاص اور وہ ایک جاننا اللہ کا ہی خالص دلسی اور صدق نیت سی والاتمام کا فرد کرتی ہین اللہ کا زبان سی نہ دل سی چنانچہ دلالت کرتا ہے
اسپر قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا من قال لا الہ الا اللہ خالصا من قلبہ دخل الجنۃ اور مراد خوف سی باز رکہنا اعضا کا ہی گناہون سی اور لگا رکہنا
اونکا طاعات مین والا وہ حدیث نفس یعنی وسوسہ اور ایسی حرکت ہی کہ نہین نام رکہا جاتا اوسکا خوف اور یہہ وقت دیکہنی ایک سبب ہولناک کی ہوتا ہی
اور جب غایب ہوتا ہی وہ سبب نظر سی تو پہر پہرتا ہی دل طرف غفلت کی کہا ضیل نی کہ جب کہا جاوی تجکو کہ آیا ڈرتا ہی اللہ سی تو سکوت کر ایسلیی کہ اگر
کہا تو نی نہین تو کافر ہوا اور اگر کہا ہان جہوٹ بولا تو اشارہ کیا ساتہہ اسکی طرف اوس خوف کی کہ وہ باز رکہتا ہی اعضا کو گناہون سی اور اسمین بشارت
ہی کہ جس مسلمان نی ایک بار ازراہ خلوص کی خدا کو یاد کیا اور ایک مدت اوسکی عذاب سی ڈرا آخر کو عذاب دوزخ سی اوسکو نجات ہی اور اگر
چاہی اللہ تعالی اوسکو دوزخ ہی مین نہ بچاوے اور اول ہی سی بہشت مین بیحدی بیحفر لمن یشاء ویعذب من یشاء صفت اوسکی ہی **وعن**
عائشۃ قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ہذہ الآیۃ والذین یؤتون ما اتوا وقلوبہم وجلۃ انہم الذین
یشربون الخمر ویسرقون قال لا یا بنۃ الصدیق ولکنہم الذین یصومون ویصلون ویتصدقون وہم
یخافون ان لا یقبل منہم اولئک الذین یسارعون فی الخیرات رواہ الترمذی
وابن ماجۃ اور روایت ہی حضرت عائشہ رضہ کہ پوچہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی مطلب اس آیۃ کی سی اور وہ لوگ کہ دیتی ہین وہ چیز
کہ دیتی ہین یعنی قسم زکوۃ اور صدقات سی اور دل اونکی لرزان وترسان ہین یعنی بخوف اسکی کہ نہ قبول ہوا دنسی اور نہ واقع ہو وجہ لایق کی اور ماخوذ
ہون اوسمین ایا یہہ لوگ وہ ہین کہ شراب پیتی ہین اور چوری کرتی ہین یعنی ایسلیی کہ ڈرنا عذاب سی کام گنہگارون کا ہی فرمایا آنحضرت نی نہ ای بیٹی صدیق
کی یہہ لوگ نہین ہین کہ شراب پیتی ہین اور چوری کرتی ہین ولیکن یہہ وہ لوگ ہین کہ روزہ رکہتی ہین اور نماز پڑہتی ہین اور زکوۃ دیتی ہین اور باوجود
اسکی وہ ڈرتی ہین کہ مقبول نہوا دنسی بدلیل اسکی کہ آخر اس آیۃ مین فرمایا کہ وہ لوگ شتابی کرتی ہین نیکیون مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی
ف یعنی نہایت رغبت کرتی ہین طاعات مین اور دوڑتی ہین طرف اونکی پس نہین صحیح ہی یہہ کہ حمل کیجاوی شراب کی پینی پر اور چوری کرنی پر
اور تمام سیئات پر اور ایہ مذکورہ مین بعد لفظ وجلۃ کی یہہ ہی انہم الی ربہم راجعون اولیک یسارعون فی الخیرات وہم لہا سابقون اور جانا چاہیی
کہ اس آیۃ مین وقراتین مین قرات مشہورہ کہ قرات قراء سبعہ کی ہی یوتون ہی ساتہہ پیش ہی کی فعل مضارع ایتاء سی اور آتوا ساتہہ مد ہمزہ کی فعل
ماضی دس سی ہی اور اعطاء یعنی عطا یعنی دینی کی جیسی کہ معنی اسکی بیان کیی گئی اور قرارۃ دوسرے شاذہ ہے یاتون ما اتوا مشتق ایتان سی یعنی کارکرینگی
اور معنی اسکی یہہ ہین کہ وہ لوگ کہ کرتی ہین جو کچہہ کرتی ہین اور دل اونکی ترسان ہین اور سوال عایشہ کا ساتہہ اس قرارت کی مناسب تر ہی لیکن مصاحف
کی نسخون مین ہی اوپر لفظ قرارت اول کی واقع ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ اوپر لفظ قرارت دوسری کی ہو یہہ طیبی نی تفسیر رجاج کشاف سی نقل
کیا ہی کہنا اونمین مراد قرارت شاذہ سی کہ منسوب ہے طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ ہی کہ کرتی ہین وہ چیز کہ کرتی ہین قسم طاعات سی نہ وہ مراد ہی کہ گمان
کیا عایشہ رضہ نی کہ مراد اوس سی یہہ ہی کہ کرتی ہین وہ چیز کہ کرتی ہین قسم معصیت سی اور نہ مراد عدم ہی خیر وشر سی واسطی نہ مطابق ہونی اوسکی کی
ساتہہ قول حق سبحانہ کی اولئک یسارعون فی الخیرات پس الذین یصومون الخ تفسیر ہی قول اللہ تعالی کی والذین یاتون ما اتوا بموجب دونون قراتون

کی نہایت یہہ کہ ہر ایک مین ان دونون مین سی ایک طرح کی تغلیب ہی پس ظاہر آیہ مشہورہ کا متعلق ہی ساتھہ عبادۃ مالیہ کی جیسیکہ شاذہ متعلق ہی ساتھہ طاعت بدنیہ کی علاوہ یہہ کہ قرائۃ مشہورہ جو ہی ممکن ہی کہ کہا جاوے اوسکی تفسیر مین کہ دیتی ہین اپنی نفسون سی وہ چیز کہ دیتی ہین قسم طاعات سی اور تکالتی ہین نفسون سی قسم طاعات سی پس مشتمل ہوگی دونون طرح کی عبادتون کو ۵ ع وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللّٰهَ اذْكُرُوا اللّٰهَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی بن کعب سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت جاتی دو تہائی رات اٹہتی یعنی نماز تہجد کی لیی پس فرماتی ای لوگو یا دکرو اللہ کو یعنی ساتھہ وحدانیت ذات اوسکی کی اور تمام صفتون اوسکی کی یا دکرو اللہ کو یعنی عذاب و ثواب اوسکا تاکہ ہوتم درمیان خوف و رجا کی اور اون لوگون مین سی کہ جنکی حق مین فرمایا ہی اللہ تعالی نی تتجافی جنوبہم عن المضاجع یدعون ربہم خوفا وطمعا آیا زلزلہ یعنی نفخہ پہلا کہ قیامت ساتھہ اوسکی قایم ہوگی اور سب مرجاوین گی پیچہی آتا ہی اوسکی پیچہی آیتہ الاولی یعنی نفخہ دوسرا کہ ساتھہ اوسکی سب زندہ ہونگی اور اوٹہین گی قبرون سی غرض یاد دلانا قیامت کا ہی تا باعث ہو عمل پر اور ذکر خدا پر آئی موت ساتھہ اون احوال کی کہ اوسمین ہین آئی موت ساتھہ اون احوال کی کہ اوسمین ہین یعنی جو چیزین کہ وقت موت کی اور بعد اوسکی واقع ہوتی ہین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ای لوگو مراد اونسی وہ لوگ تہی کہ جو سوتی تہی اور غافل تہی ذکر اللہ سی اونکو جگایا حضرتنے تاکہ مشغول ہو وتم ذکر اللہ مین اور تہجد مین اور اسمین اشارہ ہی طرف مستحب ہونی قیام کی تہائی رات اخیر مین اور ایک نسخہ مین اذکروا اللہ اذکروا اللہ ہی یعنی یاد کرو اوسکی نعمتون اور چین وضرر کو اور آیا زلزلہ اسمین اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی یوم ترجف الراجفۃ الخ اور جاءت صیغہ ماضی کا لائی واسطی تحقیق وقوع اوسکی کی پس گویا کہ وہ اچکا اور مراد یہہ ہی کہ قریب ہی لانا اوسکا پس تیار کرو واسطی سہل ہونی امر اوسکی کی اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ سونا حکم موت کا رکہتا ہی کہ اثر نفخہ پہلے کا ہی اور جاگنا حکم دوسرے نفخہ کا رکہتا ہی اور یہہ دونون نشان قیامت کی اور یاد دلانیوالی اوسکی ہین ۵ ع وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةٍ فَرَأَى النَّاسَ كَأَنَّهُمْ يَكْتَشِرُونَ قَالَ أَمَا إِنَّكُمْ لَوْ أَكْثَرْتُمْ ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَكُمْ عَمَّا أَرَى الْمَوْتَ فَأَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتَ فَإِنَّهُ لَمْ يَأْتِ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمٌ إِلَّا تَكَلَّمَ فِيهِ يَقُولُ أَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ وَأَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَأَنَا بَيْتُ التُّرَابِ وَأَنَا بَيْتُ الدُّودِ وَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَأَهْلًا أَمَا إِنْ كُنْتَ لَأَحَبَّ مَنْ يَمْشِي عَلَى ظَهْرِي إِلَيَّ فَإِذْ وُلِّيتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ إِلَيَّ فَسَتَرَى صَنِيعِي بِكَ فَيَتَّسِعُ لَهُ مَدَّ بَصَرِهِ وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى الْجَنَّةِ وَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ أَوِ الْكَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَلَا أَهْلًا أَمَا إِنْ كُنْتَ لَأَبْغَضَ مَنْ يَمْشِي عَلَى ظَهْرِي إِلَيَّ فَإِذْ وُلِّيتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ إِلَيَّ فَسَتَرَى صَنِيعِي بِكَ قَالَ فَيُلْتَئِمُ عَلَيْهِ حَتَّى تَخْتَلِفَ أَضْلَاعُهُ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصَابِعِهِ فَأَدْخَلَ بَعْضَهَا فِي جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ وَيُقَيَّضُ لَهُ سَبْعُونَ تِنِّينًا لَوْ أَنَّ وَاحِدًا مِنْهَا نَفَخَ فِي الْأَرْضِ مَا أَنْبَتَتْ شَيْئًا مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا فَيَنْهَسْنَهُ وَيَخْدِشْنَهُ حَتَّى يُفْضَى بِهِ إِلَى الْحِسَابِ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ أَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفَرِ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا اوسنی کہ نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم واسطی ادا کرنی نماز کی پس دیکہا لوگون کو گویا کہ وہ ہنستی ہین فرمایا آگاہ ہو یعنی خواب غفلت سی کہ باعث ہی ہنسی پر تحقیق تم اگر بہت کرو ذکر کاٹنی والی لذتون کا تو البتہ باز رکہی تمکو اوسچیز سی کہ دیکہتا ہون مین یعنی موت سی

اور کام اہل غفلت سی مراد کانٹی والی لذتون کی سی موت ہی پس بہتر رہو ذکر کانٹی والی لذتون کا کہ موت ہی پس تحقیق شان یہہ ہی
کہ نہین آتا قبر پر کوئی دن یعنی وقت و زمانہ مگر کہ بولتی ہی یعنی ساتھہ زبان قال کی یا زبان حال کی پس کہتی ہی کہ مین ہون گہر غربت کا
یعنی دور یکا کہ مجھین جو آیا اپنون سی اور آشناؤن سی اور اپنی گہر سی دور پڑا پس رہ تو دنیا مین گویا کہ تو غریب ہی اور مین ہون گہر تنہائی کا
یعنی پس نہین نفع دیتی مگر توحید واحد قہار کی اور مین ہون گہر خاک کا یعنی اصل ہر زندہ کی پس جسکا مرجع مٹی ہو لایق ہی کہ رہی مسکین
خاک نشین تاکہ نہ فوت ہو اوس سی جنسیہ مناسبہ اور مین ہون گہر کیڑون کا اور جسوقت کہ دفن کیا جاتا ہی بندہ مومن کہتی ہی اوسکو قبر
یعنی جیسیکہ کہتی ہین مہمان عزیز کو کہ آیا تو مکان فراخ مین اور اپنی جگہہ مین آگاہ ہو تحقیق تہا تو بہت پیارا نزدیک میری اون شخصون مین سی
کہ چلتی ہین مجھپر پس اسوقت کہ قادر اور حاکم کی گئی ہین تجھپر آجکی دن اور ہوا تو مقہور و مجبور طرف میری پس نزدیک ہی کہ دیکہیگا تو نیکی کرنی
میری ساتھہ تیری یعنی ساتھہ فراخی کرنیکی فرمایا حضرت نے پس فراخ ہو جاتی ہی قبر اوس بندہ کی لمبی اور معلوم ہوتی ہی اوسکی نظر مین مقدار درازی بینائی
اوسکی کی یعنی جہان تک کہ نظر کار کرتی ہی اور کہولا جاتا ہی اوسکی لمبی ایک دروازہ طرف بہشت کی یعنی اور دیکہتا ہی اوسمین جگہہ اپنی اور آتی ہی
اوس مین سی ٹہنڈی ہوا اور خوشبوئین اور ٹہنڈی اور تازہ ہوتی ہین انکہین اوسکی بسبب دیکہنی حور اور قصور اور نہرون اور درختون اور میوون
اوسکی کی اور جسوقت کہ دفن کیا جاتا ہی بندہ فاسق یعنی کافر یا کہا کافر کہتی ہی اوسکو قبر یعنی جیسی کہ ناآشنا اور بن بلائی ہوئی کو کہتی ہین نہ آیا تو مکان
فراخ مین اور نہ اپنی جگہہ مین خبردار ہو تحقیق تہا تو بہت دشمن نزدیک میرا اون شخصون مین سی کہ چلتی ہین مجھپر اسوقت کہ قادر و حاکم کی گئی مین تجھپر
آج کی دن اور ہوا تو مقہور و مجبور طرف میری پس دیکہیگا تو برائی کرنی میری تیری فرمایا حضرت نے پس ملتی ہی قبر اوسپر یہان تک کہ مختلف ہوتی ہین پسلیان
اوسکی یعنی درآتی ہین بعضی بعضون مین کہا ابوسعید نی اور اشارہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی واسطی دکہانی صورت اختلاف پسلیون کی ساتھہ
انگلیون اپنی کی پس داخل کین بعضی انگلیان اندر بعضیون کی فرمایا حضرت نی کہ متعین کیی جاتی ہین واسطی اون کافر کی ستر اژدہا اگر ایک دمین سے
پہنکار ماری زمین مین تو نہ اوگای زمین مین کچھہ جب تک کہ باقی رہی دنیا پس کاٹی ہین اوسکو اور نوچتی ہین اوسکو یہان تک کہ پہنچایا جاوے اوس بندہ کو
طرف حساب کی یعنی روز قیامت تک کہا ابوسعید نے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سوا اسکی ہین کہ قبر باغیچہ ہی باغون جنت کیسی یا گڑہا ہے
گڑہون آگ کیسی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** بہت کرو ذکر کانٹی والی لذتون کا یہہ نہایت نصیحت ہی غافلون کی لیی اور یاد کرنا موت کا زندہ
کرتا ہی غافل کی دلکو چنانچہ شیخ عارف باللہ مولانا نورالدین علی متقی بنا رکہتی ہی ایک تہیلی کہ لکہا ہوتا تہا اوسپر لفظ موت کا اور اسکو ٹکا دیتی فرید کے
گردن مین تاکہ وہ جانتا رہی کہ موت قریب ہی نہ دو پس کم کری آرزو اور بہت کری عمل اور نہی بعضی ملک بادشاہون مین سی کہ حکم کرتا ہی کسیکو
اپنی امراء مین سی یہہ کہ کہڑا رہی ہمیشہ پیچہی اونکی اور کہتا رہی الموت الموت تاکہ ہو دوا اوسکی بیماری کی پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بیان کی صحابہ کی
لیی وجہ حکمت حکم کرنیکی ساتھہ بہت یاد کرنی موت کی ساتھہ قول نبی کی خانہ لذات اخ اور مین ہون گہر کیڑون کا یعنی پس نہین لایق ہی کہ یہہ ہو ہمت و قصد
تمہارا بیچ استعمال لذات کی قسم کہانیکی چیزون اور پینی کی چیزون سی اسلیی کہ انجام کار اوسکا فنا ہی اور نہین نفع دیتا اس جگہہ مگر عمل صالح پس
قبر صندوق ہی عمل کا کہا ہی بعضون نی کہ پیدا ہوتی ہین کیڑی بدبو سی اور کہا جاتی ہین اعضا کو پہر کہا جاتا ہی بعضون اونکا بعض کو یہان تک کہ باقی رہتا ہے
ایک کیڑا پہر وہ بہی مر جاتا ہی بسبب بہوک کی اور مستثنی ہین اس سی انبیا اور شہدا اور اولیا اسلیی کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ان اللہ حرم علی الارض
ان تاکل اجساد الانبیاء اور فرمایا اللہ تعالی نی شہدا کی حق مین ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم اور علماء باعمل کہ تعبیر کیا ہی حکو اولیاء
کرد شہائی اونکی افضل ہی شہیدون کی خون سی اور بندہ فاسق مراد ہی اس سی فرد اکمل کہ وہ کافر ہی بسبب قرینہ مقابلہ اوسکی کی کہ کہا بندہ مومن

اور بسبب قول قبر کی کہ تنہا تو بہت دشمن نزدیک میرے اندھیری ہی جگہ اور اس قبیلہ سی ہی قول اللہ تعالی کا افمن کان مؤمنا کمن کان فاسقا اور بیاری ہوسی ہی عادت کتاب وسنت کی اوپر بیان کرنی حکم فریقین کی بیچ دارین کی اور سکوت کرنا حال مومن فاسق کی سی واسطے پردہ پوشی اوسکی کی ہی یا اسلیی کہ ہو درمیان خوف ورجا رکی نہ واسطی ثابت کرنی ایک مرتبہ کی درمیان دو مرتبون کی جیسیکہ وہم کیا ہی مستمرانی اور ستراز دیا احتمال ہی اسمین تجدید کا اور تکثیر کا اور مویدہی دوسرے احتمال کی ایک اور روایت بیچ مقدمہ عذاب کا قبر کی قبر مین کہ مسلط ہونگی اوسپر ایک کم سو اژدہا ع وعن ابی حجیفۃ قال قالوا یا رسول اللہ قد شبت قال شیبتنی ھود واخواتھا رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی حجیفہ سی کہ کہا لوگون نے عرض کیا صحابہ نی یارسول اللہ تحقیق بوڑہی ہوگئی تم یعنی ظاہر ہوی آپ پر آثار ضعف کے پہلی بخشی مرے عمر کی فرمایا بوڑہا کردیا مجکو سورہ ہود نی اور بہنون اوسکی نی نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی جو سورتین مانند اسکی ہین کہ جنمین ذکر قیامت کا اور عذاب کا بہت ہی پس اونکی مضمون سی غم ہوتا ہی مجکو است کی طرف سی کہ دیکہی کیا حال ہوا اونکا اور اس غم کی ماری یہہ حال ہوگیا ہی سراج وعن ابن عباس قال قال ابوبکر یا رسول اللہ قد شبت قال شیبتنی ھود والواقعۃ والمرسلت وعم یتساءلون واذا الشمس کورت رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا ابوبکر نی یارسول اللہ تحقیق بوڑہی ہوگئی آپ فرمایا بوڑہا کردیا مجکو سورہ ہود اور واقعہ اور مرسلات اور عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت نی یعنی اور مانند انکی نی کہ جنمین ذکر قیامت کا اور احوال اوسکی کا ہی نقل کی یہہ ترمذی نی وذکر حدیث ابی ھریرۃ لا یلج النار فی کتاب الجھاد اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی لا یلج النار بیچ کتاب الجہاد کی الفصل الثالث فصل تیسرے عن انس قال انکم لتعملون اعمالا ھی ادق فی اعینکم من الشعر کنا نعدھا علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الموبقات یعنی المھلکات رواہ البخاری اور روایت ہی انس سی کہ کہا تحقیق تم کرتی ہو عمل کہ وہ باریک ترہین بیچ آنکہون تمہاری کی بال سی یعنی ہین وہ بڑی نفس الامرمین اور تم چہوٹا اور حقیر جانتی ہو اونکو اور گنتی ہو مکروہات سی اور اونکی کرنی سی نہین ڈرتی نہی ہم گنتی اونکو آنحضرت صلعم کی زمانہ مین موبقات سی یعنی ہلاک کرنیوالون مین سی نقل کی یہہ بخاری نی وعن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا عائشۃ ایاک ومحقرات الذنوب فان لھا من اللہ طالبا رواہ ابن ماجۃ والدارمی والبیھقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عایشہ رضی سی کہ نقل کی یہہ ابن ماجہ اور بیہقی نی شعب الایمان مین تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اے عائشہ دور رکہہ تو اپنی تئین اون گناہون سی کہ حقیر اور چہوٹا جانا جاتا ہی اونکو اسلیی کہ اون گناہون کی لیی خدا تعالی کی طرف سی ایک طالب ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف یعنی ایک طرح کا عذاب ہی کہ عذاب دیتا ہی اوسکو پس گویا کہ وہ طلب کرتا ہی اوسکو طلب کرنا نہین پہر سکتا اوسکو پس لفظ طالبا مین تنوین تعظیم کی لیی ہی یعنی طالبا عظیما پس نہین لایق ہمکو کہ غافل رہی اسلیی کہ اکثر سہل جانتی ہین کرنی والی اونکی اونکو کہ نہ تدارک کرتی ہین اونکا ساتہہ توبہ کی اور نہ التفات کرتی ہین اونکی طرف ساتہہ دُرنی کی اور غافل ہین اس سی کہ نہین ہی صغیرہ ساتہہ اصرار کی اور ہر صغیرہ بنسبت عظمت اور کبریای اللہ تعالی کی کبیرہ ہی اور تہوڑا سا ہی اوسمین سے بہت ہی اور اسی لیی کہی عضو فرمادیتا ہی اللہ تعالی کبیرہ کو اور عذاب کرتا ہی صغیرہ پر جیسی کہ مستفاد ہوتا ہی قول اللہ سی ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء اور ای پر قول اللہ تعالی کا ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ نکفر عنکم سیاتکم پس مغبی اسکی یہہ ہین کہ دور کرین گی ہم تمسی صغیرہ گناہ تمہارے بسبب عبادات مکفرہ کی لیکن بشرط بچنی تمہاری کی کبائر سی نہ بمجرد بچنی کی کبائر سی جیسی کہ متعزلہ کہتی ہین واللہ اعلم اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ بچا لو تم اپنی تئین چہوٹی گناہون سی اسلیی کہ مثال حقیر گناہون کی مثل مثال ایک قوم کی ہی کہ اوتری وہ ایک نالا کی

اندر پس لایا وہ ایک کلڑی بڑی اور لایا وہ ایک کلڑی یہان تک کہ پچائی اوسنون نی روئی اپنی اور بلاشبہ حقیر گناہ پر جیسا مواخذہ کرتا ہی اللہ تعالی
اوسکی کرنیوالیکو ہلاک کردیتا ہی وہ اوسکو تو کی کہا احمد وطبرانی نی ۵ ع وعن ابی بردۃ بن ابی موسی قال قال لی عبد اللہ بن عمر
ھل تدری ما قال ابی لابیک قال قلت لا قال فان ابی قال لابیک یا ابا موسی ھل یسرک ان اسلامنا مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وھجرتنا معہ وجھادنا معہ وعملنا کلہ معہ برد لنا وان کل عمل عملنا بعدہ نجونا منہ کفافا راسا
براس فقال ابوک لابی لا واللہ قد جاھدنا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصلینا وصمنا وعملنا خیرا کثیرا
واسلم علی ایدینا بشر کثیر واتا لنرجوذاک قال ابی لکنی انا والذی نفس عمر بیدہ
لوددت ان ذلک برد لنا وان کل شیء عملنا بعدہ نجونا منہ کفافا راسا براس فقلت ان ابا ک
واللہ کان خیرا من ابی رواہ البخاری اور روایت ہی ابی بردہ بن ابی موسی اشعری سی کہ بڑی تابعین مین سی ہین کہا
کر کہا واسطی میرے عبد اللہ بن عمر نی کہ ایا جانتا ہی تو کہ کیا کہا باپ میرے نی واسطے باپ تیرے کی کہا ابو بردہ نی کہ کہا مینی نہین جانتا مین کہا عبد اللہ نی پس تحقیق باپ
میری نی کہا واسطی باپ تیرے کی یعنی ابی موسی کی ابی موسی کیا خوش کرتا ہی تجکو یہہ کہ اسلام ہمارا ساتھہ آنحضرت کی یعنی ملا ہوا ساتھہ صحبت اونکی کی
اور ہجرت ہمارے ساتھہ اونکی اور جہاد ہمارا ساتھہ اونکی اور عمل ہمارے یعنی نماز اور روزے اور زکوۃ اور حج اور مانند اونکی کی ساتھہ ساتھہ اونکی یعنی بیچ
زمانہ اونکی کی ثابت اور باقی رہین واسطی ہمارے اور یہہ کہ جو عمل کیئے ہمنی بعد وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نجات پاوین اور خلاص ہووین ہم
اون سی برابر سر بسر پس کہا باپ تیرے نی واسطی باپ میرے کی یون نہین ہی قسم خدا کی تحقیق جہاد کیا ہمنی بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نماز پڑہی ہمنی
اور روزے رکہی ہمنی اور کیی ہمنی عمل نیک بہت یعنی صدقات وغیرہ اور مسلمان ہوے ہماری ہاتھہ پر یعنی بسبب ہمارے بہت آدمی اور تحقیق ہم البتہ
توقع رکہتے ہین اسکی یعنی ثواب چیزون ذکر کی گئی کا زیادہ اوپر پہلی اسلام وہجرت وغیرہ کی کہا باپ میرے نی یعنی حضرت عمر رضی لیکن مین قسم
رہی اوس ذات کی کہ جان عمر کی اوسکی ہاتھہ مین ہی البتہ دوست رکہتا ہون یہہ کہ وہ عمل کہ ساتھہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیی ہین ہمنی ثابت
اور باقی رہین واسطی ہمارے اور یہہ جو کچھہ کہ کیا ہی ہمنی بعد آنحضرت کی نجات پاوین اون سی برابر سر بسر پس کہا ہمنی ابن عمر کو کہ تحقیق باپ ہمارے
قسم خدا کی ہی بہتر باپ میرے سی بقول کی یہہ بخاری نے ف برابر سر بسر یعنی نہ نفع اوسکا ہمکو پہنچا اور نہ ضرر اوسکا ہمپر پڑے اور نہ موجب ثواب کا
ہوا اور نہ سبب عذاب کا یعنی اگر موجب ثواب کا نہوا ہمارے سبب عذاب کا بہی نہوے طاعت ناقص ما موجب غفران نشود راضیم گر مدد علت عصیان نشود
اور اگر وہ عمل کہ بیچ سایۂ نرمیت اور نور انیت صحبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیی ہمنی اور گمان اونکی قبولیت کا رکہتی ہین باقی رہین نوز ہے
سعادت اور وہ عمل کہ بعد آنحضرت کی کیی ہین ہمنی وہ خالی خرابی سی نہین اگر سر بسر گذری تو بہی غنیمت ہی اور یہہ اس سبب سے ہی کہ تابع اسیر
متبوع کا ہی صحت مین اور فساد مین بیچ اعتقاد اور اخلاص کی علم وعمل مین کیا نہین دیکہتا ہی تو کہ صحت بنا نماز مقتدی کی اوپر صحت نماز امام کے
ہی اور اسیطرح فساد اوسکا اور نہین شک ہی بیچ وصول کمال کی اور حصول صحت اعمال کی بیچ حالت ملازمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بعد
آنحضرت کی جو طاعتین واقع ہوئین نہین خالی ہین تغیر نیات سی اور فساد حالات سی جیسیکہ خبر دی بعضی صحابہ نی وقت وفات آنحضرت کی کہ ہمنی
ہاتھہ اپنی مٹی سی نہ جہاڑے تہے اور ہنوز مشغول دفن ہی تہے کہ اپنی دلون کو بدلا پایا یعنی بسبب ظلمت کی کہ پیدا ہوے چہپی اقتاب وجود حضرت کے
پس بر غنیمت ہی یہہ کہ برابر سر برہین طاعات وسیئات ہین اور یہہ بات نسبت جلیل القدر صحابہ کی نہی اور جو کہ بعد اونکے ہین پس طاعات اونکی کہ بہری ہوی عجیب
اور غرور اور ریا وغیرہ مین ہین اونکا کیا ٹہکانا ہی مگر یہہ کہ فضل کرے اللہ ساتھہ رحمت وعین عنایت اپنی کی کہ لاحق کرے بد کاردن کو

ساتھہ نیک کارون کی بلکہ کہا ہی بعضی عارفین نی کہ معصیت کہ باعث ہو ذلت وحقارت کی بہتر ہی اوس طاعت سی کہ لازم کری عجب و تکبر کو اور اخیر جملہ سی مراد یہہ ہی کہ جب تیرا باپ باوجود اتنی اعمال وفضایل کی مقام خوف ودہشت مین ہی تو بہتر ہوا میرے باپ سی اور مقام اوسکا اعلی ہوگا یا مراد یہہ ہی کہ تعجب کرتا ہی کہ باوجود اسکی کہ تیرا باپ بہتر ہی میرے باپ سی یہہ کچھہ ڈرتا ہی پس معلوم ہوتا ہی کہ کار نازک ہی ع ح وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أمرني ربي بتسع خشية الله في السر والعلانية وكلمة العدل في الغضب والرضا والقصد في الفقر والغنا وأن أصل من قطعني وأعطي من حرمني وأعفو عمن ظلمني وأن يكون صمتي فكرا ونطقي ذكرا ونظري عبرة وأمرت بالعرف وقيل بالمعروف رواه رزين

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حکم کیا مجکو رب میری نی ساتھہ نو چیزون کی ایک تو ڈرنا اللہ سی پوشیدہ اور ظاہر مین یعنی ہیچ دل وجسم کی یا خلوت وجلوت مین اور دوسری بات راست ودرست کہنی کہ صد اعتدال سی تجاوز نکری ہیچ حالت غصہ اور رضا کی یعنی آدمی جب راضی ہوتا ہی کسی سی تو تعریف کرتا ہی اوسکی اور اچھا کہتا ہی اوسکو اور جب ناراض ہوتا ہی اوسکو ڈانکتا ہی اور جب غصہ مین آتا ہی تو برخلاف اسکی کرتا ہی چاہیی کہ دونو حال مین یکسان رہی اور تیسرے میانہ روی ہیچ فقر وغنا کی یعنی رزق بقدر کفایت کی ہو نہ فقر ہو اور نہ غنا یا یہہ مراد ہی کہ دونون حالتون مین اوسپر طریقہ اعتدال کی مستقیم ہو یعنی فقر مین غصہ اور جزع فزع نکری اور غنا مین تکبر اور سرکشی اور علو نہ اختیار کری اور چوتھی یہہ کہ ملائی رکھون مین یعنی سلوک کرون اوسی کہ کاٹی مجھسی یعنی اگر کوئی ناتی دار مجھسی انقطاع وبدسلوکی کری تو مین اوس سی سلوک واحسان ہی کرون بہ نہایت حلم وتواضع ہی پانچوین یہہ کہ دون مین اوسکو کہ محروم رکھی مجکو اور چھٹی یہہ کہ درگذر کرون مین یعنی باوجود قدرت بدلینی کی اوسی کو ظلم کری مجھپر اور ساتوین یہہ کہ ہو چپ رہنا میرا فکر یعنی جب چپ ہون تو فکر کرون ہیچ اسمار اور صفات اور مصنوعات اور معانی آیات اللہ تعالی کی آٹھوین یہہ کہ ہو بولنا میرا ذکر یعنی جب بات کرون تو ذکر خدا تعالی کا کرون مین قسم تسبیح اور تحمید اور تکبیر اور توحید اور تلاوت کتاب اللہ اور نصیحت بندون اوسکی سی اور نوین یہہ کہ ہو نظر میری عبرت یعنی جب نظر مخلوقات مین کرون تو بروجہ عبرت اور ہوشیاری کی کرون مین نہ ساتھہ جہل وغفلت کی اور حکم کیا پروردگار میری نی کہ حکم کرون مین ساتھہ نیکی کے اور روایت کیا گیا ہی ساتھہ معروف کی نقل کی یہہ رزین نی ف یعنی ایک روایت مین بجای بالعرف بالمعروف آیا ہی اور معنی دونون کی ایک ہی ہین یعنی اچھی بات کی اور نہی عن المنکر نہ ذکر کی اسلیی کہ امر بالمعروف دونون کو شامل ہی اچھی بات کے کرنیکو اور بری بات کی منع کرنیکو اور یہہ خصلت زیادہ ہی نو خصلتون مذکورہ سی کہ جامع ہی تمام بھلائیون اور طاعات کو ہیچ حقوق خلق وحق کی کہ بطریق اجمال کی بعد تفصیل کے ذکر کی ہ ع وعن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من عبد مؤمن يخرج من عينيه دموع وإن كان مثل رأس الذباب من خشية الله ثم يصيب شيئا من حر وجهه إلا حرمه الله على النار اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین کوئی بندہ مومن کہ نکلے اوسکی آنکھہ سی آنسو اگرچہ مہانند سر مکھی کی یعنی تھوڑا سا بسبب خوف خدا کی پھر پہنچی آنسو اوسکی ہچھی مونہہ پر مگر کہ حرام کریگا اوسکو اللہ اوپر دوزخ کی **باب تغیر الناس** باب ہی ہیچ بیان تغیر وتبدیل لوگون کی ف تغیر کی معنی ہین ایک حال سی دوسرے حال پر ہو جانا اور مراد تغیر حال لوگون کا ہی اوس حالت سی کہ زمانہ نبوت مین تھی کہ لوگ مستقیم تھی طریقہ دین پر اور التزام تھا احکام سنت کا اور قمع تھی حق کی اور بی رغبت تھی دنیا سی اور مغرور تھی زرق وبرق دنیا پر کہ وہ مال ومنال اور حشم وخدم ہی اور ثابت تھی اعمال پسندیدہ اور صفات حمیدہ اور اخلاق مرضیہ پر اور نورانیت دل اور صفا باطن رکھتی تھی اور اخیر زمانہ مین احوال برخلاف اوسکی ہوگئی **الفصل الأول** فصل پہلی عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

إِنَّمَا النَّاسُ كَالْإِبِلِ الْمِائَةِ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین ہی آدمی یعنی بیچ اختلاف حالات اپنی کی اور تغیر صفات اپنی کی مگر مانند سو اونٹون کی نہین قریب ہی کہ پاوے تو ای مخاطب اونمین ایک قابل سواری کی نقل کی ہی بخاری اور مسلم نی ف راحلہ اوس اونٹ کو کہتی ہین کہ توانا ہو سفر کرنی پر اور بوجہ اوتھانی پر اور حرف ت آخین مبالغہ کی لیی ہی اور معنی یہہ ہین کہ آدمی بہت ہین جیسی اونٹ بہت سی ہوتی ہین لیکن اونٹون مین لائق سواری کی کم ہوتی ہین اسیطرح سی آدمیون ہین سے کام کی آدمی کہ قابل صحبت نبی کی ہون اور حق صحبت بجا لاوین اور مددگار ہون خیر پر انکی درمیان مین بہت کم ہین بعضی کہتی ہین کہ مراد اوس آخیر زمانہ مین کہ بعد قرون ثلثہ کی کہ نیک ہین امت کی پیدا ہونگی اور حق یہہ ہی کہ حاجت اس قید کی نہین ہی احتمال کہتا ہی کہ مسلمان کامل کم زمانہ مین ہی کم ہون حاصل یہہ کہ آدمی نیک سا نہہ تمام صفات پسندیدہ کی تمام زمانون مین کم تہی اور آخیر زمانہ مین بہت ہی کم اور فضیلت اور بھلائی ان تین قرنون کی بہ نسبت اونکی کہ بعد اونکی آئی باقی ہی باعتبار کثرت و قلت کی اور ذکر کرنا سوا کا اوسکی تکثیر کے ہی واسطے تحدید کے پس جو عالم باعمل مخلص کا قبیلہ کیمیا کیسی ہی چنانچہ اسلیی بعضی ارباب حال کہتی تہی کہ یہہ زمانہ قحط الرجال کا ہی اور منقول ہی کہ سہل تستری نکلے مسجد سی اور دیکھا اونہون نی بہت سی لوگون کو اندر مسجد کی اور باہر اوسکی پس کہا کہ اہل لا الہ الا اللہ بہت ہین اور مخلص اونمین تھوڑی ہین اور حق سبحانہ تعالی نی آگاہ کیا اس سخن پر کہ سی اونمون مین ایک انہین سی یہہ ہی وقلیل من عبادی الشکور اور فرمایا الا الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات وقلیل ما ہم وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتتبعن سنن من قبلکم شبرا بشبر وذراعا بذراع حتی لو دخلوا جحر ضب تبعتموہم قیل یا رسول اللہ الیہود والنصاری قال فمن متفق علیہ اور روایت ہی ابو سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ البتہ پیروی کروگی تم طریقون اور عادتون اون لوگون کی کہ پہلی تمسی تہی بالشت سا تہہ بالشت کی اور ہاتہہ سا تہہ ہاتہہ کی اور ہی سی موافقت اور مطابقت یعنی متابعت اگلون کی بجمیع وجوہ سب کامون مین یہان تک کہ اگر پیسی ہونگی وہ سوراخ کوہ کی مین کہ وہ بہت تنگ و دشوار ہوتا ہی تو پیروی کروگی تم اونکی عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ وہ کہ پہلی ہمسی تہی اور متابعت کرین گی ہم اونکی وہ یہود و نصاری ہین فرمایا آنحضرت نی اگر وہ یہود و نصاری نہین ہین تو اور کون ہین یعنی ظاہر ہی کہ مراد یہود و نصاری ہی ہین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف سنن ساتہہ پیش سین کی جمع سنت کی ہی بمعنی طریقہ نیک ہو یا بد اور مراد یہان طریقہ اہل ہوا و بدعت کا ہی کہ نکالا اونہون نی اپنی دلون سی بعد انبیا اپنی کی کہ تغیر کیا دین کو اور بدل ڈالا کتاب کو اور بعضی نسخون مین سنن ساتہہ زبر سین کی ہی یعنی طریقہ انکا ع وعن مرداس الاسلمی قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یذہب الصالحون الاول فالاول وتبقی حفالۃ کحفالۃ الشعیر او التمر لا یبالیہم اللہ بالۃ رواہ البخاری اور روایت ہی مرداس اسلمی سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جاتی رہین گی یعنی مرتی جاوین گی نیک بختان اول پس اول یعنی ایک بعد دوسری کے اور ہر ایک کو اول کہا اسلیی کہ جب اول گذر گیا وہ کہ بعد اوسکی ہی اول ہوا بہ نسبت باقی کی اور باقی رہین گی بد اور تباہ کار اور نابکار مانند ہوسہ جو کی یا کھجور کی نہین پرواہ کریگا اونکی اللہ پرواہ کرنا یعنی کچہہ قدر و اعتبار نہین کریگا اونکی نقل کی یہہ بخاری نی الفصل الثانی عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مشت امتی المطیطاء وخدمتہم ابناء الملوک ابناء فارس والروم سلط اللہ شرارہا علی خیارہا رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت چلی گی امت میری چلنا نکرکا اور خدمت کرین گی انکی بیٹی بادشاہون کی کہ بیٹی فارس اور روم کی ہین یعنی ولایتین اور شہر فتح کرین گی اور اولاد فارس و روم کو بندی کرین گی اور خدمت کو کہین گی اور بادشاہ اور امرا

ہوئی ان کر چاکر ہون گی اور خدمت کرین گی مسلط کریگا اللہ تعالی امت کی بدون کو اونکی نیکون پر نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے

ف یعنی ظالمون کو مظلومون پر اور یہہ حدیث دلیلون نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسی ہی اسلیی کہ خبر دی حضرت نی غیب کی اور یہہ خبر حضرت کے موافق واقع کی ہوئی کہ جب شہر فارس اور روم کی فتح کیی اور مال اونکی اور بندی مین پکڑی اولاد اونکی اور چاکری کروائی اونسی اور دولت قوی ہوئے مسلط کیا پروردگار تعالی نی حضرت عثمان کی قتل کرنیوالون کو اونپر اور مسلط کیا بنی امیہ کو بنی ہاشم پر اور کیا انہونی جو کچھہ کہ کیا اور لفظ مطیطار ساتھہ پیش میم کی اور زبر طا کی محدود و مقصور اترانی ہوئی تا ہتہ لٹکی ہوی چلنا اور مط کھینچنا ابرو اور رخسارہ کا تکبر سی اور مطیطا پیچ قاموس اور صحاح اور صراح کی اور پیچ نسخون صحیحہ مشکوۃ کی اور حواشی اور شروح اوسکی کی ساتھہ ایک کی درمیان میم کی ہی دوسرے بعد ازدوسری کی نہین ہی اور پیچ مجمع البحار کی اور بعضی حواشی کتاب کی یہی لکہا ہی کہ نزدیک بعض کی ساتھہ حذف ی کی بعد ازط دوسری کی روایت ہی اس سی معلوم ہوتا ہی کہ ساتھہ اثبات ہی کی بعد ازط دوسری کی یہی ہی بلکہ راجح ہی واللہ اعلم ۱۲ ح وعن حذیفۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی تقتلوا امامکم وتختلدوا باسیافکم ویرث دنیاکم شراركم رواہ الترمذی اور روایت ہی حذیفہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہین قایم ہوگی قیامت تک یہان تک کہ قتل کروگی تم اپنی امام کو یعنی خلیفہ یا سلطان کو اور مارو گی تم ایک دوسری کو ساتھہ تلوارون اپنی کی اور یہان تک کہ وارث اور مالک اور متصرف ہونگی دنیا تمہاری کی بدکار تمہارے یعنی ملک اور سلطنت ظالمون کی ہاتھہ آوی گی اور کاروبار خلائق کا پیچ قبضہ اقتدار بدون اور فاسقون کی پریگا نقل کی یہہ ترمذی نی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یکون اسعد الناس بالدنیا لکع بن لکع رواہ الترمذی والبیہقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہی اوسی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہان تک کہ ہو بہرہ مند ترین لوگون دنیا مین ساتھہ کثرت مال کی اور منصب اور اجرا حکم کی لئیم اور احمق بیٹا احمق کا اصالت اور سیرت نیک نہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی کتاب دلایل النبوۃ مین ۱۲ وعن محمد بن کعب القرظی قال حدثنی من سمع علی بن ابی طالب قال انا لجلوس مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد فاطلع علینا مصعب بن عمیر ما علیہ الا بردۃ له مرقوعۃ بفرو فلما راہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکی للذی کان فیہ من النعمۃ والذی ہو فیہ الیوم ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف بکم اذا غدا احدکم فی حلۃ وراح فی حلۃ ووضعت بین یدیہ صحفۃ ورفعت اخری وسترتم بیوتکم کما تستر الکعبۃ فقالوا یا رسول اللہ نحن یومئذ خیر منا الیوم نتفرغ للعبادۃ وتکفی المؤنۃ قال لا انتم الیوم خیر منکم یومئذ رواہ الترمذی اور روایت ہی محمد بن کعب قرظی سی کہ کہا حدیث کی مجکو اوس شخص نی کہ سنا علی بن ابیطالب سی کہ کہا علی رضی نی تحقیق تہی ہم بیٹہی ہوی ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین یعنی مسجد مدینہ مین یا مسجد قبا مین پس آئی ہمپر مصعب یعنی عمیر کی اس حال مین کہ نہی اوسکی بدن پر مگر چادر اوسکی پیوند کی ہوی ساتھہ ٹکڑی چمڑہ کی پس جب دیکہا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روی سبب اس امر کی کہ تہی یعنی پہلی اسدن کی پیچ نعمتون کی اور سبب دیکہنی اس حال کی کہ اوسمین ہی ج یعنی فقر و خستہ حالی پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بطریق تعجب اور تحسر کے کیا حال ہوگا تمہارا جسوقت کہ صبح کو نکلیگا ایک تمہارا پیچ ایک جوڑہ کی اور شام کو نکلیگا پیچ ایک جوڑہ کی یعنی کیا ہوگا حال تمہارا جسوقت کہ بہت ہونگی اموال تمہارے کہ اول روز ایک لباس پہنیگا اور آخر روز دوسرا لیبہ نہایت تنعم کی اور کہا جاویگا آگی اوسکی ایک پیالا بڑا کہانیکا اور اوٹہایا جاویگا دوسرا یعنی جیسی کہ شان متنعمین

کی ہی اور یہہ کنایہ ہی کثرت اقسام طعام سی کہ طرح طرح کی طعام موجود ہونگی ایسا بعد دوسری کی اور ڈبانکو گی تم اپنی گہرون کو یعنی اپنی دیوار و در پر دیوار گیریان لگاؤ گی بسبب زیادہ تنعم کی جیسی کہ ڈبانکا جاتا ہی کعبہ یعنی یہہ کنایہ ہی تنعم اور ترفہ اور اسراف سی بیچ لباس و طعام اور مسکن کی پس کہا بعضی صحابہ نے یارسول اللہ ہم اوسدن کہ یہہ حال رکھتی ہون گی بہتر ہون گی اس حال سی کہ آج رکھتی ہین اسلیی کہ فارغ ہون گی ہم کسب معیشت سی اور تردد رزق سی واسطی عبادت کی اور کفایت کیی جاوین گی ہم محنت سی یعنے نوندسی غلام ہوکر چاکر کام کاج کرین گے اور ہم فراغت سی بندگی کرین گی فرمایا آنحضرتؐ نی کہ یون نہین ہی کہ اوس روز مین بہتر ہوگی بلکہ تم آجکی دن بہتر ہو بہ نسبت اوسدن کی نقل کیہہ ترمذی نی **ف** سیوطی نی جمع الجوامع مین حضرت عمر رضہ سی روایت کیا ہی کہ ایک روز مصعب بن عمیر آنحضرتؐ کی پاس آئی اسحال مین کہ تسمہ بکری کی کہال کا اپنی کمر کو باندہا تہا اس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نگاہ کرو طرف اوس شخص کی کہ روشن کیا ہی اللہ تعالی نی دل اوسکا اور تحقیق دیکہا ہی مینی اسکی مان اور باپ کو کہ کہلاتی تہی اوسکو خوشترین طعاموں کا اور دیکہا ہی مینی اسپر جوڑا ایسی کپڑیکا کہ دوسو درہم کو خریدا تہا اوسکو پس پہنچایا محبت خدا اور رسول خدا کی نی اسحال کو کہ دیکہتی ہو تم اور مصعب بن عمیر قریشی ہین اجلہ اور فضلای صحابہ سی ہجرت کرکہ کی سی آئی آنحضرتؐ کی پاس اور تہی جاہلیت مین متنعم ترین لوگون کی طعام و لباس مین اور حبب مسلمان ہوکر سب کچہہ چہوڑا اور زہد اختیار کیا اور شہید ہوئے احد مین اور وقت شہادت کی یہہ چالیس برس کے تہی یا کچہہ زیادہ اور ظاہر یہہ سمجہا جاتا ہی کہ رونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا بسبب رحم و شفقت کی مصعب پر کہ یہہ تہی عزیز اپنی قوم مین اور مستغرق تہی نعمت مین اور اب یہہ حال ہوا لیکن اس بات کی کچہہ منافی ہی وہ ماجرا کہ واقع ہوا آنحضرتؐ مین اور عمر رضہ مین جب کہ روئی عمر رضہ آنحضرتؐ کو دیکہہ کر لیکن ہوئے گہری چارپائی پر اور نشان پڑا ہوا تہا چارپائی کی بان کا آنحضرتؐ کی بدن شریف پر اور یاد کیا عمر نی چین کسریٰ اور قیصر کا پس فرمایا آنحضرتؐ نی انکو کہ تو اس مقام مین ہی ای عمر کیا نہین راضی تو اس سی کہ انکی لیی ہو دنیا اور ہمارے لیی ہو آخرت اتہی پس اولی یہہ ہی کہ حمل کیا جاوے رونا آنحضرتؐ کا اس خوشی پر کہ پایا اپنی امت مین اختیار کرنا زہد کا دنیا مین اور متوجہ ہونا عقبی کی طرف یا محمول ہی رونا غم پر بسبب نہونی اون چیزون کے کہ مدد گار ہین عبادت کی مثل لباس صوف وغیرہ کی واللہ اعلم اور موید ہی ہمارے تاویل کا نقل کرنا اوی کا ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف بکم اذا غدا الخ اور تم آجکی دن بہتر ہو الخ اسلیی کہ جو فقیر کرا اوسکی پاس بقدر کفایت کی ہو بہتر ہی غنی سی اسلیی کہ غنی مشغول رہتا ہی دنیا مین اور نہین فارغ ہوتا عبادت کی لیی مثل اوسکی کہ اوسکی پاس بقدر کفایت کی ہی بسبب کثرت اشتغال کی ساتہہ حلال کرنی مال کی پس حدیث صریح دلالت کرتی ہی اوپر تفضیل فقیر صابر کی غنی شاکر پر پس حبب حال غنا کا شبہ صحابہ کے کہ وہ اتو یا مین ایسا ہوا تو کیا حال ہوگا غیر اوسکی کا ضعفا مین سے اور موید ہی اسکی وہ حدیث کہ روایت کی ہی دیلمی نی فردوس مین ابن عمر سی بطریق مرفوع کی مازویت الدنیا عن احد الا کانت خیرۃ لہ کہتا ہون مین کہ لفظ عن احد عام ہی پس کار فقیر کا غذا خفیف تر ہوگا بہ نسبت کار غنی کی دوزخ مین پس جبکہ نفع دیا فقر نی فقیر کو اس دار فانی مین تو کیونکر نہ نفع دیگا مومن صابر کو دار القرار مین **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** یاتی علی الناس زمان اصابرفیہم علی دینہم کالقابض علی الجمر رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب باسنادا اور روایت ہی انس سی کہ فرمایا اوسنگا

لوگون پر ایک زمانہ کہ صبر کرنیوالا اوس زمانہ کی لوگون مین اپنی دین پر یعنی اوپر نگاہ کرنی امر دین اپنی کی ساتہہ ترک کرنی دنیا اپنی کی مانند ہی مین اسکے والی انگاری کی ہی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی ازراہ اسناد کی **ف** یعنی جبکہ پکڑنا انگاری کا اور صبر کرنا اوسپر دشوار ہی اسلیی رکہنا دین کا اور ثابت و مستقیم رہنا اوسپر اخیر زمانہ مین مشکل ہی بسبب ظہور فسق کی اور غلبہ فساق کی اور قلت مددگارون اور موافقون کی اوپر ع **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أُمَرَاءُكُمْ خِيَارَكُمْ وَأَغْنِيَاءُكُمْ سُمَحَاءَكُمْ وَأُمُورُكُمْ شُورَى بَيْنَكُمْ فَظَهْرُ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ بَطْنِهَا وَإِذَا كَانَ أُمَرَاؤُكُمْ شِرَارَكُمْ وَأَغْنِيَاؤُكُمْ بُخَلَاءَكُمْ وَأُمُورُكُمْ إِلَى نِسَائِكُمْ فَبَطْنُ الْأَرْضِ

خَيْرُكُمْ مَنْ ظَهْرُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہوت
کہ ہون امیر تمہاری نیک تمہاری اور غنی تمہاری سخی تمہارے اور امور تمہارے آپسکی مشورہ سی ہون یعنی مسلمان ایک رائی پر ہون اور متفق ہون آپسمین مختلف
پس پشت زمین کی یعنی ظاہر اوسکا بہتر ہی تمہاری لیی پیٹ زمین کیسی یعنی زندگی بہتر ہی موت سے اسلیی کہ تم عمل کروگی ساتھہ اوسکے نی کہ کتاب و سنت مین ہی اور
خوشحالی ہی اوسکی لیی کہ دراز ہو عمر اوسکی اور اچھی ہون عمل اوسکی اور جبکہ ہون امیر تمہاری بد تمہاری یعنی فاسق وظالم اور دولتمند تمہاری بخیل تمہاری اور
کام تمہارے سپرد ہون طرف عورتون کی پس پیٹ زمین کا بہتر ہی تمہاری لیی پشت زمین سی یعنی مرنا بہتر ہی جیتی سی اوسوقت مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث
غریب ہی ف طرف عورتون کی حال آنکہ وہ ناقصات عقل و دین ہین اور وار دہوا ہی شاور ہن خالفوہن اور وہ مرد ہی عورتون ہی کی حکم مین ہین کہ انکا سا حال
رکہتی ہین یعنی جن پر غالب ہی حب جاہ و مال اور نہین جانتے اوسیکو اوس سے ضرر ہی ین مین اور نہین جانتی وبال انجام کار کو اور ظاہر عبارت کا یہہ تہا کہ کہا جاتا اور ہوا مر تمہارا
مختلف درمیان تمہارے جیسیکہ مقابل مشورہ کی ہی پس لون جو فرمایا گویا اشارہ ہی اسپر کہ اختلاف و تنازع اکثر ازراہ متابعت عورتون کی اور چلنی کی انکی کہی پر ہوتا ہے ح
وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ الْاُمَمُ اَنْ تَدَاعٰى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْاَكَلَةُ اِلٰى قَصْعَتِهَا فَقَالَ
قَائِلٌ وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ قَالَ بَلْ اَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيْرٌ وَلٰكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ وَلَيَنْزِعَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ
وَلَيَقْذِفَنَّ فِيْ قُلُوْبِكُمُ الْوَهْنَ قَالَ قَائِلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْوَهْنُ قَالَ حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ
اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قریب ہین گروہ کفر و ضلالت کی کہ بلاوین گی بعضی اوںکی بعضون کو واسطی زنی اور کسر شوکت تمہا
کی جیسیکہ جمع ہوتی ہی جماعۃ طعام کہانیوالی اور بلاتی ہین بعضی اوںکی بعضون کو طرف کاسہ طعام کی کہ کہاتی ہین اوس سے اور بی مانع اور بی ملاحظہ کی جمع ہوتی ہین اور
کہاتی ہین یعنی اسطرح وہ جماعت جمع ہوگی تمپر اور ہلاک کرین گی تمکو اور غارت کرین گی اموال تمہاری اور آپمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ تم اوںکی آگی مثل طعام کی
ہو کہ نگلتی ہین اوسکو اور ہلاک کرتی ہین پس کہا کہنی والی یعنی صحابہ مین سی کہ یہہ جمع ہونا اور غالب آنا اوںکا ہمپر بسبب کمی کی ہوگا کہ ہم کمتی ہونگی وسلان فرمایا حضر
نی کہ یہہ بسبب کمی کی نہین ہوگا بلکہ تم اوسدن بہت ہوگی ولیکن تم مانند جہاگ کی ہوگی کہ اوپر کنارہ نالہ کی ہوتی ہین یعنی قوۃ و شجاعت نہوگی تم مین اور
البتہ نکال ڈالیگا اللہ تعالی تمہارے دشمنون کی سینون سے ہیبت و رعب تمہارا اور البتہ ڈالیگا تمہارے دلون مین ضعف و سستی کہا کہنی والی نی یا رسول اللہ اور کیا ہی سبب ضعف و
سستی کا ہمارے دلون مین فرمایا کہ سبب پڑنی سستی کا دلمین محبت دنیا کی اور ناخوش کہنا موت کا یعنی جب زندگانی دنیا کو دوست رکہوگی اور موت کو ناخوش اوسے نہین
سکنی کی اور نہ لاوگے کر سکوگی نقل کی یہہ ابوداؤد نی اور بیہقی نی کتاب دلایل النبوۃ مین اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسرا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ظَهَرَ
الْغُلُوْلُ فِيْ قَوْمٍ اِلَّا اَلْقَى اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ وَلَا فَشَا الزِّنَا فِيْ قَوْمٍ اِلَّا كَثُرَ فِيْهِمُ الْمَوْتُ وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِلَّا قُطِعَ
عَنْهُمُ الرِّزْقُ وَلَا حَكَمَ قَوْمٌ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّا فَشَا فِيْهِمُ الدَّمُ وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ اِلَّا سُلِّطَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ رَوَاهُ مَالِكٌ
روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا نہین پیدا ہوتی خیانت کرنی غنیمت مین بیچ کسی قوم کی مگر کہ ڈالتا ہی اللہ تعالی اوںکی لون مین خوف دشمن کا اور نہین پہیلتا زنا کسی قوم مین مگر کہ بہت
ہوتی ہی اونمین موت یعنی بسبب وبا کی یا طاعون کی یا موت علماء کی اور نہین کم کرتی کوئی قوم پیمانہ اور ترازو کو یعنی خیانت کرتی ہین کیل و وزن مین اور مانند اوںکی مین جیسی گرانی وغیرہ مگر کہ موقوف کیا جاتا ہے اونسے رزق یعنی علاں برکت اوس رزق کی کہ اونکی تہا ہین اور نہین حکم کرتی کوئی قوم یعنی حکام مین سے ناحق یعنی بغیر استحقاق کی یا بغیر علم کی بیچ احکام فاسدہ
اپنی کی مگر کہ پہیلتی ہی اونمین خونریزی یعنی وہ چیزین کہ باعث ہین خونریزی کی اور نہین توڑتی کوئی قوم عہد مگر کہ مسلط کیا جاتا ہے اوپر دشمن کے اللہ تعالی مسلط کرتا ہی
اوسکو نفس کی یہہ مالک نی باب ۵ یہہ باب ہی بیچ لواحق اور تتمہ کے ف اصول معتمدہ اور نسخون صحیحہ مین اسیطرح ہی یعنی فقط لفظ باب کا سی بغیر ترجمہ کی اور کہا
ابن ملک نی باب فی ذکر الانذار والتحذیر یعنی یہہ باب ہی بیچ ذکر ڈرانی اور نصیحت کرنیکی مع اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ عِيَاضِ بْنِ

حمار المجاشعی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ذات یوم فی خطبتہ الا ان ربی امرنی ان اعلمکم ما جہلتم مما علمنی یومی ھذا کل مال نحلتہ عبدا حلال واتی خلقت عبادی حنفاء کلھم وانھم اتتھم الشیاطین فاجتالتھم عن دینھم وحرمت علیھم ما احللت لھم وامرتھم ان یشرکوا بی ما لم انزل بہ سلطانا وان اللہ نظر الی اھل الارض فمقتھم عربھم وعجمھم الا بقایا من اھل الکتاب وقال انما بعثتک لابتلیک وابتلی بک وانزلت علیک کتابا لا یغسلہ الماء تقرؤہ نائما ویقظان وان اللہ امرنی ان احرق قریشا فقلت اذا یثلغوا راسی فیدعوہ خبزۃ قال استخرجھم کما اخرجوک واغزھم نغزک وانفق فسنفق علیک وابعث جیشا نبعث خمسۃ مثلہ وقاتل بمن اطاعک من عصاک

روایت ہی عیاض بن حمار مجاشعی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ایکدن اپنی خطبہ مین یعنی خطبہ معہود فرمین یا خطہ مین گاہ بتحقیق رب میرے نی حکم کیا مجکو یہہ کہ سکھلاؤن مین تمکو وہ چیز کہ نہین جانتے تم اوسکو بعد ازان کہ سکھلائی مجکو یہ چیز ساتھہ قول اپنی کے حلال اوچیز دین کہ تعلیم کین مجکو پروردگار تعالی نی اسدین کہ مین اسمین ہون یہہ حکم ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے جو مال کہ دیا مین نی اوسکو کسی بندہ کو مین سے حلال ہی یعنی جو مال بوجہ شرعی حاصل ہوا حلال ہی کہ کوئی اوسکو اپنی طرف سے حرام نہین کرسکتا جیسیکہ جاہلیت مین اونٹونکو اپنی پر حرام کرتی تہی اور یہہ حکم کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ یعنی پیدا کیا اپنی بندونکو مائل باطل سبھی طرف حق کی اور تحقیق آئی بندونکی پاس شیطان کہ لشکر ابلیس کے ہین اور احتمال کہتا ہی کہ شامل ہو شیاطین انس کو بھی جیسیکہ آیا ہی فلا جواہ ہو دانہ اوینصرانہ پس پھیرا اونکو شیاطین نے اور دور ڈالا اونکی دین سے اور حرام کی شیاطین نے اوپر وہ چیز کہ حلال کی مین نی واسطے اونکی یعنی گمراہ کیا تا حرام کیا حلال کو اپنی نفس پر حکم کیا شیاطین نے اونکو یعنی دوسہ مین ڈالا یہہ کہ شریک کرے بین ساتھہ میری اوسچیز کو کہ نہین اوتاری گئی ساتھہ اوسکی دلیل کر سبب اوسکی غالب آوے دین یعنی بات کہ اونکو پوجتے ہین اور کرے دلیل حجت اونکی استحقاق عبادت پر نہین کہتا اور یہہ حکم ہی کہ تحقیق خدا تعالی نی نظر کی طرف زمین والون کی یعنی اور پایا اونکو مبتلی شرک پر اور مستغرق گمراہی مین پس مبغوض کیا اونکو عرب اونکو اور عجم اونکی کو یعنی مبغوض کیا اونکو سبب بدکرداری اور بدعقیدگی اونکی کی اور مستثنی ہوے اونکی کی قبل بعثت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شرک پر اور سبب کفر اونکی کی کہ قوم موسی کا فر ہوئی ساتھہ عیسی کے اور عبادت کی عزیر کی اور قوم عیسی قایل ہوئی تین خدا ہونی کی اسکی کہ عیسی بیٹا اللہ کے ہین وغیر ذالک مگر ایک جماعت کو اہل کتاب سی کہ باقی اور ثابت رہی اوپر دین ایمان کی ساتھہ موسی اور عیسی کے اور تحریف و تبدیل نکیا دین اور کتاب اپنی کو یہان تک کہ ایمان لائی ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور فرمایا اللہ تعالی نی کہ نہین بھیجا مینی تجکو پیغمبر کرکر مگر اسلیی کہ آزمایش کرون تجکو کہ کیونکر صبر کرتا ہی تو اوپر ایذا دینی قوم اپنی کی تجکو اور آزمایش کرون ساتھہ تیری یعنی تیری قوم کو کہ یا ایمان لاتی ہین تجپر یا کفر کرتی ہین اور بھیجی مینی تجپر ایک کتاب کہ نہین ہوتا اوسکو پانی یعنی کاغذ کی لکھی کو پانی سی دہوے تو مٹ جاتا ہی یہہ ایسا نہین بلکہ محفوظ ہی دل اور نسخہ سی یعنی قیامت تک لوگون مین محفوظ ہی اور احکام اسکی باقی اور ہمیشہ جاری رہین پر ستاہی تو اوسکو سوتی اور جاگتی مین اور تحقیق اللہ تعالی نی حکم کیا مجکو کہ جلاؤن مین قریش کو یعنی ہلاک کردین اونکی کفار کو ایسا کہ نابود ہون اور پچھہ اثر نہ رہی اونکا پس کہا مینی اسی پروردگار میری نی کہ کھچلین گے سر میرا پس کہ دین گے میری سر کو مانند روٹی کی یعنی کردین گے اوسکو سبب کچلنی کی جو ڈرا مانند روٹی کی مقصود یہہ کہ مین ایسی کمزور ہونگا اور ادھر غالب آؤنگا لشکر میرا کم ہی اور یہہ بہت فرمایا کہ نکال تو اونکو اونکی وطن سی اور پریشان کراونکو جیسیکہ نکالا انہون نے تجکو اور جہاد کر اونپر بھیجا کرین گی ہم اسباب جہاد کا یعنی قوت بخشین گی اور غالب کرین گے تجکو اونپر اور خرچ کر اپنی لشکر کی لوگون پر اموال اور اگر نرکہتا ہوگا تو مال تو ہم دین گی اور بھیجا دین گے اوسکو تیری مانند اوپر لشکر پنجین گے ہم پانچ مقدار لشکر قدیم کی چنانچہ روز بدر کی پانچہزار سرستی واسطی مدد لشکر اسلام کے بھیجا اور مشرکون سات ہزار تہی اور مسلمان تین سو اور زیادہ لیکر اونکو کہ فرمان بردار کی سی انہون نے تیری اور ایمان لائی مین تجپر ساتھہ اون لوگون کی کہ سرکشی کی ہی تجسی اور فرمان بردار نہین کی ہی تیری اور کافر مین قتل کی یہہ مسلم نے

ف مائل باطل سی الخ یعنی مستعد قبول حق وطاعت کے یہہ اشارہ ہی فطرۃ اسلام کی طرف کہ آیا ہی کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام نہ مسلمان بالفعل مراد عہد اسلام کا ہی کہ روز میثاق کی کہا سبھون نے بلی قرار ربوبیت پروردگار تعالی کا کیا اگرچہ بعد اوسکی شرک و اختلاف کیا اور سوتے اور جاگتی مین یعنی تجکو ملکہ ہوگیا ایسا کہ حاضر رہتا ہی قرآن عزیز ذہن مین اور ملتفت رہتا ہی طرف اوسکی نفس تیرا اغلب احوال مین پس نہین غافل ہوتا اوس سے سوتی اور جاگتی چنانچہ کہا جاتا ہی

اسکو کہ قادر ہی ایک چیز پر اور ماہر ہی اوسکا کہ کرتا ہی اوسکو سوتی مین کذا ذکر البطبی خلاصہ یہہ کہ قران تمہاری دل مین ہی حالت سوتی مین اور مین کہتا ہون کہ بہ نسبت قلب شریف کی حاجت اس تاویل کی نہین اسلیی کہ حضرت کی آنکھین سوتی تہین اور دل نہین سوتا تہا اور بہت لوگ دیکہی گئی ہین کہ پرتہی ہی وہ سوتی مین اور عجب تر اس سی یہہ منقول ہی کہ ایک شخص اپنی شیخ سی دور قران کا کیا کرتا تہا دس برس تیون کا وقت سحر کی جب شیخ کی وفات ہوی تو مرید وقت سحر کی اپنی عادت پر آیا اوسکی قبر پر اور ارادہ کیا اپنی ورد پڑہنی کا پس دس تین اوسنی تمام کین تو اوسنی قبر مین سی وار اپنی شیخ کی سنی کہ اوسنے کہا ہوی تو مرید وقت سحر کی اپنی عادت پر آیا اوسکی قبر پر اور ارادہ کیا اپنی ورد پڑہنی کا پس دس تین اوسنی تمام کین تو اوسنی قبر مین سی وار اپنی شیخ کی سنی کہ اوسنے کہا

نی ہی پڑہین دس تین اور چہوڑ دی اسطرح حال رہا ایک مدت تک یہان تک کہ بیان کیا مریدنی یہہ ماجرا کسی اپنی یار سی پس موقوف ہوی یہہ بات

ح ح **وعن** ابن عباس قال لما نزلت وانذر عشیرتک الاقربین ورہطک منہم المخلصین صعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصفا فجعل ینادی یا بنی فہر یا بنی عدی لبطون قریش حتی اجتمعوا فقال ارایتکم لو اخبرتکم ان خیلا بالوادی ترید ان تغیر علیکم اکنتم مصدقی قالوا نعم ما جربنا علیک الا صدقا قال فانی نذیر لکم بین یدی عذاب شدید فقال ابو لہب تبا لک سائر الیوم الہذا جمعتنا فنزلت تبت یدا ابی لہب الآیۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا اوسنی جبکہ اوتری آیۃ ورہطک الخ کہنی والی نزدیکیون کو چہوڑ ہی پیغمبر خدا کوہ صفا پر کہ نزدیک خانہ کعبہ کی ہی پس شروع کیا پکارنا اوی اولاد فہر کی اوی اولاد عدی کی واسطی فرقون قریش کی یہان تک کہ جمع ہوی یعنی فرقے قریش کی پس فرمایا کہ خبر دو مجکو اگر خبر دون مین تمکو یہہ کہ ایک لشکر آوتا ہی پیچہے جنگل کی اراده رکہتا ہی کہ غارت کری تمپر آیا سچا جانوگی تم مجکو کہا اونہون نے ہان اسلیی کہ نہین تجربہ کیا ہمنی تمہارا مگر سچ کا اونہین کہا ہی ہم نی تم سی سوای سچ کی فرمایا آنحضرتؐ نی پس اگر سچا جانتی ہو مجکو تو تحقیق مین خبر دیتا ہون اور ڈراتا ہون تمکو پہلی اوترنی عذاب سخت کیسی یعنی اگر ایمان نہ لاؤگی مجپر تو اوتریگا تمپر عذاب سخت پس کہا ابولہب نے کہ چیچا آنحضرت کا تہا عبد العزی نام ہلاکت اور زیان ہو تم کو تمام ایام مین کیا اسی بات واسطی کی ایسی اکہٹا کیا تہا تو نی ہمکو پس اوتری یہہ سورہ ہلاک اور زیان کا ہو جو دونون ہاتہہ ابی لہب کی اور ہلاک ہو جو بلکہ ہلاک ہی ہوی بافعل نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بطن پیٹ اور گروہ کم قبیلہ سی قریش قبیلہ ہی پانچ نکا نضر بن کنانہ اور نیچی اسکی بطون اور افخاذ مین حاصل یہہ ہی کہ قبیلہ بمنزلہ جنس کی ہی اور بطن بمنزلہ نوع کی اور فخذ بمنزلہ فصل کی اور کبہی استعارہ کیا جاتا ہی بعض اوسکا واسطی بعض کی چنانچہ اسلیی نہی فہر باوجودیکہ قبیلہ ہی قریش سی اوسکو بطن کہا اور سوا ایک جگہہ معروف ہی قریب مکہ کی اور گویا کہ مراد ہی اوس سی وادی کہ مشہور ہی ساتہہ وادی فاطمہ کی درمیان مکہ اور مدینہ کی اور ہلاک ہی ہوے بافعل بسبب گستاخی کی کہ ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کی اور مراد باتون کی ہلاک ہونی سی ہلاک ہونا ذات اوسکی کا ہی مانند قول اللہ تعالی کی ولا تقتلوا انفسکم الی انہلکہ یعنی نہ ڈالو اپنی ذاتون کو ہلاکت مین اور بعضون نی کہا کہ مراد دونون باتون سی دنیا اور آخرت اوس کی ہی کہ دونون جہان اوس کی ہلاک اور زیان کار ہوی اور بعضون نی کہا کہ باتون کو خاص اسلیی ذکر کیا کہ جب آنحضرت نی ابولہب کو ڈرایا تو ابولہب نے پتہراو تہا یا آنحضرت پر پہیکے وفی روایۃ ناداہ یا بنی عبد مناف انما مثلی ومثلکم کمثل رجل رای العدو فانطلق یربا اہلہ فخشی ان یسبقوہ فجعل یہتف یا صباحاہ اور ایک روایت مین یون آیا کہ ندا کی آنحضرتؐ نی اور فرمایا اے بیٹون عبد مناف کی نہین ہی حال اور قصہ عجیب میرا اور تمہارا مگر مانند حال اور قصہ ایک شخص کی کہ دیکہا لشکر دشمن کا پس گیا وہ شخص تا نگہبانی اور دید بانی کری اپنی قوم کی اور بچاوی اونکو غدر و غارت دشمن کی سی پس ایک پہاڑ اور بلندی پر چڑہی تا آواز اوسکی سنین پس ڈرایہہ شخص کہ سبقت لیجاوین دشمن طرف اہل اسکی کی اور پہنچین طرف قوم کی پہلی اسکی کہ پہنچی یہہ طرف اونکی پس شروع کیا چلانا اور کہنا یا صباحاہ **ف** عبد مناف باپ ہاشم اور عبد شمس کا ہی و مناف نام بت کا اور لفظ صباحاہ ساتہہ جزم ہ کی ایک کلمہ ہی واسطی ڈر انکی ایک امر دہشت ناک سی کہتے ہین اور اصل اسکی یہہ ہی کہ غارت وقت صبح کی واقع ہوتی ہی پس فریاد کرتی ہین صبحکو تا اوس سی آگاہ ہون اور معنی یہہ ہین کہ اے قوم بچو غارت کرنی سی ساتہہ

چلے جانیکی پہلی آنی دشمن کے پس گویا کہ آنحضرت نے فرمایا بچوبد کی عذ ابسی ہمہ ایمان لانیکی پہلی اور ترنی عذاب کے ۔ ش ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ دَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُرَیْشًا فَاجْتَمَعُوْا فَعَمَّ وَخَصَّ فَقَالَ یَا بَنِیْ كَعْبِ بْنِ لُؤَیٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ یَا بَنِیْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ یَا بَنِیْ عَبْدِ شَمْسٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ یَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ یَا بَنِیْ هَاشِمٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ یَا بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ یَا فَاطِمَةُ اَنْقِذِیْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا غَیْرَ اَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ابوہریرہ کی کہا اور یعنی یہہ حدیث ساتھہ اور الفاظ کی ہی آئی ہی ابوہریرہ کے کہ جب یہہ آیت اور تری کہ ڈرا تو اپنی کنبی کو کہ بہت نزدیک ہین بلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی قریش کو پس جمع ہوئی پس تعمیم کی آنحضرت نی پکارتی مین اور تخصیص کی یعنی پکارا اونکو ساتھہ نام جد بعید اونکی کہ سبکو عام وشامل ہو اور ساتھہ نام جد قریب کے کہ مخصوص ہو ساتھہ بعض کی پہر عموم کی راوی نی کیفیت عموم خصوص کے کہ پس فرمایا ای اولاد کعب بن لوی کی خلاصکر کرو اپنی جانونکو اگ سی یعنی ایمان لاؤ اور کام نیک کرو کہ بسبب اوسکی اگ دوزخ سی بچا پاؤ ای اولاد مرۃ بن کعب کے خلاص کرو اپنی جانونکو اگ دوزخ کیسی اے اولاد عبد شمس کے خلاص کرو اپنی جانونکو اگ دوزخ سی اے اولاد عبد مناف کی خلاص کرو اپنی جانونکو اگ سی ای اولاد ہاشم کی خلاص کرو اپنی جانونکو اگ سی ای اولاد عبد المطلب کے خلاص کرو اپنی جانونکو اگ سی اور اے فاطمہ خلاص کر اپنی جانکو اگ سی اسلیے کہ مین مالک نہین ہون تمہاری لیی عذاب خدا سی کسی چیز کا سوا اسکی کہ واسطے تمہاری مجھہ حق رحم اور قرابت کا ہی کہ تر کرتا ہون مین اوسکو ساتھہ تری اوسکیکی اور ساتھہ پانی صلہ اور حسا کی بجہاتا ہون مین حرارت اور سوختگی احتیاج اونکیکو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** لوی ساتھہ پیش لام کی اور زبر ہمزہ کی اور کبھی بدل کیا جاتا ہی ہمزہ واوی اور ساتھہ ی مشددہ کی نام اونکی جد اعلی کا ہی اور وہ بیٹا غالب بن فہر کا ہی اور مرہ ساتھہ پیش میم کی اور تشدید رکی اب ہے قبیلہ کا قریش مین سے اور عبد مناف بالاتر عبد شمس سے اور رباب اوسکا ہی اور باپ ہاشم کا اور روایت مین ذکر اسکا نہین واقع ہوا اور ای بنی ہاشم اخ اور مین چچا آنحضرت کی اور بیٹی چچا کی سب داخل ہوئی اور ڈرانا اس حد کو پہنچایا کہ اولاد شریف کو بھی ڈرایا اور فاطمہ زہرا کہ جگر گوشہ حضرت کے اور سیدہ نساء عالم کی ہین اور اگ دوزخ کی اوپر حرام ہوئی اونکو بھی داخل اس ڈرانیکی کیا اور مین نہین مالک ہون اخ یعنی مین نہین قادر ہون اسپر کہ دفع کرون تمسی اللہ کی عذاب مین سے کچھہ بھی اگر ارادہ کری اللہ عذاب دینا تمہا اور فیہہ فرمایا آنحضرت نی اللہ تعالی کی اس آیہ سی قل فمن یملک لکم من اللہ شیئا ان اراد بکم ضرا او اراد بکم نفعا بلکہ فرمایا اللہ تعالی نی قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ اور ساتھہ تری اوسکیکے یعنی ساتھہ صلہ اوسکیکی اور ساتھہ احسان کرنیکی اونسی اور حاصل وسکا یہہ کہ مین قرابتیونسی احسان کرتا ہون اور ظلم اور ضرر اونسی دفع کرتا ہون اور نہایہ مین لکھا ہی کہ بلال جمع بلل کی ہی بمعنی تری اور عرب اطلاق کرتی ہین تریکو سلوک اور احسان کرنی پر جیسکہ اطلاق کرتی ہین یبس کو قطع کرنی پر اسلیے کہ جب اونہون نی دیکھا کہ بعضی چیزین بیوستہ ہوتی ہین ساتھہ تری اور حاصل ہونا ہی امر متفرق ساتھہ یبس کے استعارہ کیا اونہون نی بلل کو واسطے معنی وصل کے اور یبس کو واسطے معنی قطع کرنیکی اور سحیح مین نہایت درجہ کا اور مبالغہ آئی ہی الا فضیلت ان مذکورین مین سے اور داخل ہونا انکا بہشت مین اور شفاعت انسرور کی کہنہ گاران امت کی لیی چہ جائے اور بار حضرت کی لیی حدیثون صحیحہ سی ثابت ہے اور باوجود اسکی خوف اوسکی بی پروائیکا باقی ہی اور یہہ مقام مقتضی تہا اس حال کا اور یہہ ہے ہو سکتا ہی کہ حدیثین فضیلت اور شفاعت کی بعد وسکی وارد ہوی ہون غرض کہ حکم ہوا حضرت کو ڈرانیکا پس بجا لائی اوسکو ۔ ع ۔ ش ح **وَفِی الْمُتَّفَقِ عَلَیْهِ** یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ اشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ لَا اُغْنِیْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا یَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا اُغْنِیْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا یَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا اُغْنِیْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا وَیَا صَفِیَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا اُغْنِیْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا وَیَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِیْنِیْ مَا شِئْتِ مِنْ مَالِیْ لَا اُغْنِیْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا اور یہہ حدیث متفق علیہ کے کہ بخاری اور مسلم نی اوسکو روایت کیا ہے ای فرمایا آنحضرت نی ای گروہ قریش کے

فریدہ واپنی جانوں کو یعنی خلاص کروانکو آگ سی ساتھہ ایمان کی اور ترک کرنی کفران نعمت کی اور ساتھہ طاعت اور فرمان برداری کی نہین دفع کرسکتا
مین متی عذاب خدا سی کچھہ ای ولاد عبد مناف کی نہین دور کرسکتا مین متی اللہ کی عذاب سی کچھہ ای عباس ہٹی عبد المطلب کے نہین دور کرسکتا مین
متی عذاب اللہ سی کچھہ ای صفیہ پھپی رسول اللہ کی نہین دور کرسکتا مین تجھی اللہ کا عذاب کچھہ ای فاطمہ بیٹی محمد کی مانگ مجھی جو چاہی میری مال مین سی
نہین دور کرسکتا مین تجھی اللہ کا عذاب کچھہ ف اسمین بعضی کلام کرتی ہین کہ حضرت کے پاس مال کہان تہا خصوصًا کہ مین کہ فرمایا کہ مانگ میری مال مین
سی یہہ بات کچھہ نہین دیکھتی ہی اوسکو یہہ آیتہ ووجدک عائلا فاغنی یعنی اوپایا تجھکو محتاج پس غنی کردیا تجھکو یعنی ساتھہ مال خدیجہ کے بسبب قول مفسرین
کی اور وراء اسکی اطلاق مال کا تہوڑی اور بہت دونون پر ہوتا ہی پس کہانسی معلوم ہوا کہ حضرت کے پاس بالکل مال نہتا اور باوجود اسکی یہہ عبارت وجود
مال بالفعل پر تقاضا نہین کرتی شاید یہہ مراد ہو کہ اگر کچھہ مال میری ملک مین ہوگا طلب کے نالیکن بخابت آخرت میری ملک مین نہین ۞ ع الفضل
الثانی فصل دوسری عن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امتی ھذہ امۃ مرحومۃ لیس علیھا
عذاب فی الاخرۃ عذابھا فی الدنیا الفتن والزلازل والقتل رواہ ابوداود د روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ امت میری یہہ امت یعنی اجابت حاضر فی الذہن مرحوم ہی یعنی اپر رحمت حق زیادہ ہی بہ نسبت اور امتون کی بسبب ہونے نبی رحمۃ
رحمۃ للعالمین نہین اوپر عذاب آخرت مین عذاب اوسکا دنیا مین فتنی اور زلزلی اور قتل ہے نقل کی یہہ ابوداود نی ف یعنی ناحق اور نہین اوپر عذاب یعنے
شدید بلکہ عذاب اونکا یہہ ہی کہ سزا اونکی اعمال کی دنیا مین ساتھہ محنتون اور امراض کی اور طرح طرح کی بلاؤن کی ہوتی ہی جیسکہ مراد ہی بیچ قول اللہ
تعالی کی من یعمل سوءا یجز بہ کہ اوپر گذر چکا ہی ذکر اوسکا واللہ علم اور مؤید ہی اسکا قول حضرت کا عذابھا فی الدنیا الخ اور بعضون نی کہا کہ یہہ حدیث خاص ہے
اوس جماعت کی حق مین کہ نہین کرتی کبیرہ اور ممکن یہہ ہی کہ ہو اشارہ طرف ایک جماعت خاص کے امت سے کہ وہ صحابہ ہین اور کہا مظہر نی کہ یہہ حدیث مشکل ہے
اسلیے کہ اس سی یہہ سمجھا جاتا ہی کہ کوئی عذاب نہین دیا جائیگا حضرت کی امت مین سی خواہ گناہ کبیرہ کرتا ہو یا اور کچھہ یا اللہ کچھہ نہین سنتی مگر یہہ تاویل کیجاوے
کہ مراد امت سے یہان وہ ہی کہ پیروی کری حضرت کی جیسکہ اور فرمان برداری کری اللہ تعالی کی اور باز رہی اوسچیز سی کہ منع کیا ہی اوس سی ۞ ع زلزلے
اور حادثہ زمانی کی کہ اونکو پہنچتی ہین اور موجب کفارہ گناہون اور باعث رفع درجات اونکی ہوتی ہین اور کشت وخون کہ اونکی درمیان مین واقع ہوتا ہی
اگر کافر اور مبتدعون کی ناہق سی ہی تو خود موجب شہادت اور اجر کا ہی اور اگر مسلمانون مین ہی تو پس اگر بسبب اشتباہ اور تاویل کے ہی تو دونون جانب
سلامتی پر ہین اور اگر ایک جانب صریح ظالم ہی تو وہ جانب مظلوم کی ماجور ہوگی اور بعضی علمارنی کہا ہی کہ عذاب قبر خصائص اس امت مرحومہ
مغفورکیسی ہی تابرزخ مین خالص کر گناہون سی اونکو طاہر مطہر آخرت مین لیجاوینگی اور وہان عذاب نہ دیکھینگے ۞ ح وعن ابی عبیدۃ و
معاذ بن جبل عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ھذا الامر بدا نبوۃ ورحمۃ ثم یکون خلافۃ ورحمۃ ثم ملکا
عضوضا ثم کائن جبریۃ وعتوا وفسادا فی الارض یستحلون الحریر والفروج والخمور یرزقون علی ذلک وینصرون حتی یلقوا اللہ رواہ البیہقی فی
ابو عبیدہ بن الجراح کہ عشرہ مبشرہ مین سی ہین اور معاذ بن جبل کہ بڑی صحابہ مین سی ہین روایت کرتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا
تحقیق یہہ امر دین ظاہر ہوا ساتھہ نبوۃ اور رحمت کی یعنی اول ظہور دین کا بیچ زمانہ نزول وحی اور رحمت اور نورانیت کی تہا پھر ہوگا امر دین کا خلافت
اور رحمت پھر ہوگا یہہ امر بادشاہت گزندہ پھر ہوینوالا ہی یہہ کاتکبر اور قہر اور حد سی گذرنا اور فساد مچانا ہی زمین مین حلال جانینگی یہہ پشمین
کپڑونکو اور استعمال کرینگی اونکو مانند حلال کی اور حلال جانینگی عورتونکی شرمگاہونکو اور شرابونکو یعنی اقسام شرابکو روزی دیلی جاوینگی باوجود اسکے
اور مدد دیلی جاوینگی یعنی کفار پر اور اپنی مخالفون پر اور ہلاک نہین کیسے جاوینگی اگرچہ مستحق اوسکی ہونگی بسبب سبقت مغفرت اور رحمت کی اس امت کے لیے

اور شاید کہ حق تعالی کو اسمین کچھ حکمت ہو مثل انتظام خلایق کی اور درستی بعضی احکام دین کی اونسی اگرچہ خود فاسق ہون یہانتک کہ ملاقات کرینگی اللہ تعالی سی روز جزا کی نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** لفظ بدا ساتھہ الف کے ہی بمعنی ظاہر ہوا کی اور ایک نسخہ مین ساتھہ ہمزہ کے ہی یعنی شروع ہوا اول امر دین کا تا آخر زمانہ حضرتؐ تک زمانہ نزول وحی اور رحمت کا اور خلافت الخ یعنی یہہ ہوا زمانہ خلفاء راشدین کا کہ ساتھہ خلافت اور نیابت آنحضرتؐ کی کار دین و دیانت کا انتظام کہتا تھا اور وہ زمانہ تیس ۳۰ برسکا ہوا اوسمین ساڑہی انتیس برس خلفاء راشدین ہی اور جو بیہقی مابقی مین حضرت امام حسنؓ پس نہین ہی نصیب معاویہ کے لیی خلافت مین اور لفظ عض کی معنی ہین کاٹنا اور عضوض ساتھہ زبر عین کی صیغہ مبالغہ کا ہی اور ایک روایت مین بجای ملکا کی ملوکا عضوضا ساتھہ پیش عین کی جمع عض کے کی ساتھہ زیر عین کے بمعنی خبیث شریر کی یعنی ہونگی ایسی بادشاہ کہ ظلم کرینگی لوگون پر اور ایذا دینگی اونکو ناحق اور یہہ مبنی ہی غالب پر یعنی اکثر ایسی ہونگی ایسلیی کہ نادر پر حکم نہین النادر کالمعدوم پس نہین اشکال لازم آویگا اسپر کہ تہی عمر بن عبد العزیز عادل یہانتک کہ کہا جاتا تہا اونکو عمر ثانی اور قضایا اونکی مشہور ہین اور فادز مین مین یعنی لڑائیان اور لوٹ مار وغیرہ لک بری چیزین اور یہہ حالت ہمیشہ رہی جیسکہ دیکہی جاتی ہی ان ایام مین بایں حیثیت کہ ٹہیری خلافت ظالمون کی ساتھہ مین بطریق تسلط اور غلبہ کے بغیر رعایت شروط امامت کی پہر ظلم و تعدی زیادہ ہوئی رعایا پر اور تحکم ہوا اونپر ساتھہ طرح طرح کی بلاؤن کی اور دینی مناصب نالایقونکو اور نہ التفات کیا طرف علماء عاملین اور اولیا صالحین کے پہر اکثر ہماری زمانی کی سلاطین نے ترک کیا ہی جہاد ساتھہ مشرکین کے اور متوجہ ہوئی طرف قتال مسلمانون کی واسطی لینی شہرون کی اور دفع کرنی فساد کی چنانچہ ایسلیی کہا ہی ہماری بعضی علمائی کہ جو کوئی کہی ہماری زمانی کی سلطان کو عادل پس وہ کافر ہی غرضکہ فساد دن بدن بڑہتا ہی گیا حتی کہ بعضی ازیکون نی قتل عام کیا باوجودیکہ شہر مین اولیا اور علماء اور صلحا اور لڑکے اور عورتین اور ضعیف اور بیمار اور اندہی بہی تہی کہ جو مستحق قتل نہی تہی حالانکہ شہر والے ائمہ حنفیہ سی تہی کہ جو جملہ اہل سنت و جماعت سی ہین اور مدعی سلطنت قائل اسکا تہا کہ ہم تعظیم علم و شریعت کے کرتی ہین اور تصریح کی ہی ہماری علمائی کہ اگر فتح کرین ایک قلعہ کفار کا اور پائی جاوین اوسمین ہزارون اہل حرب لیکن اونمین ایک ذمی مجہول الحال ہو تو نہین دست قتل عام اس مقام مین لاحول ولا قوۃ الا باللہ وکم یشیا لم یکن واعلم ان اللہ علی کل شی قدیر وان اللہ قد احاط بکل شی علما یا در کہو اسکو ظاہر ہوا ہی فساد بر و بحر مین حتی کہ حرمین شریفین مین بہی اس طرحکا کہ نہین ممکن ذکر کرنا اوسکا اللہ کا رسانہ ہی اپنی دین کا اور مدد گار ہی اپنی نبی کا اور ہر سال بلکہ ہر روز بلکہ ہر ساعت بدتر ہے بہ نسبت سابق کی ۱۲ ع ❊ **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ** رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُكْفَأُ قَالَ زَيْدُ بْنُ يَحْيَى الرَّاوِيْ يَعْنِي الْاِسْلَامَ كَمَا يُكْفَأُ الْاِنَاءُ يَعْنِي الْخَمْرَ قِيْلَ فَكَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ فِيْهَا مَا بَيَّنَ قَالَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا فَيَسْتَحِلُّوْنَهَا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق اول اوسچیز کا کہ اولٹا جاویگا کہا زید بن یحیی راوی نی یعنی اسلام مین جیسا کہ اولٹا جاتا ہی اناء یعنی شراب ہوگے کہا گیا پس کس طرح لیجاوی گی شراب تغیر کیا جاویگا حکم اوسکا یا رسول اللہ حالانکہ تحقیق بیان کی اللہ نے بیچ اوسکے وہ چیز کہ بیان کے یعنی حرمت اوسکی ساتھہ اشد و اغلظ وجوہ کی بیان کے خوب واضح فرمایا آنحضرتؐ نے کہ حیلہ و تاویل کرینگی اوسکی پینی مین بایں طریق کہ نام رکہینگے اوسکا اور نام سوا شراب کے پس حلال جانینگے اوسکو نقل کی یہہ دارمی نے **ف** لفظ یکفأ ساتھہ صیغہ مجہول کے ہی ہموز کہائسی یعنی اوندہانی باس کے تا کہ پڑی وہ چیز کہ اوسمین جو قسم پانی وغیرہ سے اور یعنی اسلام یہہ بدا اوسی سی قطع ہو گیا ہی اور آنحضرتؐ بیان کرتی تہی خمر کا پس فرمایا بیچ اثنا حدیث اپنی کہ اول ما یکفأ پس شاید کہ راوی نے خبر محذوف ساتھہ قول اپنی کی یعنی الخمر پس یہہ بہی لفظ راویکا ہے کہ بیان کرتا ہی مراد کو کہ اول ما یکفأ فی الاسلام کما یہی خمر ہی حاصل یہہ کہ اول وہ چیز کہ ارتکاب کیجاویگی محرمات سی اور ساقط کیجاویگی احکام اسلام سے وقت تغیر احوال لوگونکی اخیر زمانہ مین حکم خمر کا ہی پس وہ اسکو اور تاویلین کرینگی پیچ حلال کرنی اوسکی جیسکہ کہا گیا ہے اوندہانی الخ جنیسی تبدیل اور مثلث

اور نہ ہوگی اور واقع مین شراب ہوگی اور اس بہانسی سے پیوین گی یا بنا دینگی اوسکو شہد اور چانول وغیرہ سی اور کہینگی کہ خمر نام انگور کی پانی کا ہی کہ مستی لاتا ہی اور یہہ انگور کی نہین ہی پس خمر نہین اور نہ جانینگی کہ جو چیز نشا کرنیوالی ہی حرام ہی اور خمر ہی حکم خمر کا رکھتی ہی اور حلال جانینگی یعنی تحقیقہ پس کافر ہونگی یا وہ ظاہر کرینگی کہ ہم پیتی ہین چیز حلال پس ہونگی فاسق ۔ ح ع **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن النعمان بن بشیر** عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکون النبوۃ فیکم ما شاء اللہ ان تکون ثم یرفعہا اللہ تعالی ثم تکون خلافۃ علی منہاج النبوۃ فتکون ما شاء اللہ ان تکون ثم یرفعہا اللہ تعالی ثم تکون ملکا عاضا فیکون ما شاء اللہ ان یکون ثم یرفعہا اللہ تعالی ثم یکون ملکا جبریۃ فیکون ما شاء اللہ ان یکون ثم یرفعہا اللہ تعالی ثم تکون خلافۃ علی منہاج نبوۃ ثم سکت قال حبیب فلما قام عمر بن عبد العزیز کنت الیہ بہذا الحدیث اذکرہ ایاہ وقلت ارجو ان تکون امیر المؤمنین بعد الملک العاض والجبریۃ فسر بہ واعجبہ یعنی عمر بن عبد العزیز رواہ احمد والبیہقی فی دلائل النبوۃ روایت ہے نعمان بن بشیر سی اور نقل کی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور باقی رہیگا وجود نبوت کا اور نور اوسکا درمیان تمہاری جب تک کہ چاہے اللہ تعالی ہونا اوسکا پہر اوٹہا لیگا نبوۃ کو اللہ تعالی یعنی ساتہہ اوٹہا لینی نبی کی پہر ہوگی خلافت اوپر طریقہ نبوت کی جب تک کہ چاہیگا اللہ تعالی ہونا اوسکا پہر اوٹہا لیگا اوسکو بہی اللہ تعالی پہر ہوگی حکومت بادشاہت گزندہ یعنی کاٹی گا بعض اہل اوسکا بعض کو مانند کاٹنی کتی کی پس باقی رہیگی وہ جب تک کہ چاہیگا اللہ تعالی کہ ہو پہر اوٹہا لیگا اوسکو اللہ تعالی ظالم سی پہر ہوگی حکومت بادشاہت تکبر اور غلبہ کی پس باقی رہیگی وہ جب تک کہ چاہی گا اللہ تعالی کہ ہو پہر اوٹہا لیگا اوسکو اللہ تعالی پہر ہوگی خلافت اوپر طریقہ نبوت کی یعنی کمال عدالت کی ساتہہ اور مراد اس سی زمانہ حضرت عیسی اور مہدی علیہما السلام کا ہی پہر چپ ہے آنحضرت کہا حبیب بن سالم نی کہ اسحدیث کی راوی نعمان بن بشیر کا اور مولی نعمان بن بشیر کا اور کاتب اوسکا ہی روایت کرتا ہی اوسی قتادہ وغیرہ پس جبکہ اوٹہی عمر بن عبد العزیز یعنی خلیفہ ہوئی لکہی مین یہہ حدیث درحالیکہ یاد دلاتا تہا مین اوکو یہہ حدیث اور کہا مین امید رکہتا ہون مین یہہ کہ ہو تم امیر المومنین یعنی خلیفہ وعدہ کیی گئی سچی بادشاہت گزندہ اور غلبہ اور قہر اور سرکشی کی پس خوش کیی گئی عمر اس بات سی اور خوش آئی اوسکو مراد رکہتا ہی کہنی والا ساتہہ اور نوضمیر وں کی عمر بن عبد العزیز نقل کی یہہ احمد نی یعنی اپنی مسند مین اور بیہقی نی دلائل النبوۃ مین **کتاب الفتن** یہہ کتاب ہی بیچ بیان فتنوں کی **ف** فتن جمع فتنہ کی ہی مثل محن کی جمع محنت کی معنی آزمایش اور خوش رکہنی ایک چیز کی اور فریفتہ ہونی کی ساتہہ اوسکی اور معنی گمراہ ہونی اور گمراہ کرنی اور فضیحت اور عذاب کے اور گلنی سوزنی اور چاندی اور جنون اور محنت اور مال اور اولاد اور اختلاف لوگون کی راہی مین بہی آتا ہی اور جانا چاہیی کہ مولف نی یہان سی آخر کتاب اپنی تک کتاب الفتن بنایا اور بعد اوسکی ابواب ترتیب دیی اور وجہ اسکی ظاہر نہین ہے خصوصا باب فضائل و مناقب کہ اوکو داخل کتاب الفتن کی کرنا وجہ وجیہ نہین رکہتا اگر کہین کہ ہم مکلف اور مبتلا مین ساتہہ اعتقاد انکے اور گرویدہ ہونی کی ساتہہ انکی تو اس اعتبار سی تمام جو کچہہ کہ کتاب مین مذکور ہی اسی قبیلہ سی ہی واللہ اعلم ۔ ح **الفصل الاول** فصل پہلے **عن حذیفۃ** رضی اللہ عنہ قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقاما ما ترک شیئا یکون فی مقامہ ذلک الی قیام الساعۃ الا حدث بہ حفظہ من حفظہ ونسیہ من نسیہ قد علمہ اصحابی ہؤلاء وانہ لیکون منہ الشیء قد نسیتہ فاراہ فاذکرہ کما یذکر الرجل وجہ الرجل اذا غاب عنہ ثم اذا رآہ عرفہ متفق علیہ روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا کہڑی ہوی ہم مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہڑی ہونا یعنی خطبہ پڑہا اور وعظ کہا اور خبر دی اون فتنون کی کہ ظاہر ہونگی نہین چہوڑی اکوئی چیز کہ واقع ہونیوالی تہی اس مقام مین قیامت تک مگر کہ بیان فرمایا اوسکو یاد رکہا اوسکو اوس شخص نی کہ یاد رکہا اوسکو اور بہول گیا اوسکو جو شخص کہ بہول گیا یعنی بعضون نی یاد رکہا اور بعضون نی فراموش کیا کہا خلیفہ نی التحقیق

جاتا ہی اوس قضیہ کو میری ان یارون نی یعنی جو کہ موجود ہین صحابہ مین سے لیکن بعضی نہین جانتی ہین اوسکو مفصل اسلیے کہ واقع ہوا ہی انکو کچھ نسیان کہ جو خواص
النسان سی ہی اور مین بھی اونہین مین سے ہون کہ جو کچھ بھول گئی ہین جیسیکہ بیان کیا اپنی حال کو اور تحقیق شان یہہ ہے کہ البتہ واقع ہوتی ہی اون چیزون مین
سی کہ خبر دی تھی آنحضرت نی وہ چیز کہ تحقیق بھول گیا ہون مین اوسکو پس دیکھتا ہون مین اوچیز کو پس یاد لاتا ہون مین اوسکو جیسیکہ یاد لاتا ہی شخص چہرہ شخص کا
یعنی بطریق اجمال وابہام کی جبکہ غائب ہوتا ہی اوس سے اور فراموش کرتا ہی اوسکو ساتھہ تفصیل وتشخیص کے پھر جبکہ دیکھتا ہی اوسکو پہچان لیتا ہی اوسکو شخص یعنے
اسیسہی ہی وہ باتین مفصل بھولا ہوا ہون لیکن جبکہ واقع ہوتی ہی کوئی بات اونمین سے تو پہچان لیتا ہے کہ یہ وہی ہی جسکی حضرت نے خبر دی تھی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْهُ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ كَالْحَصِيْرِ عُوْدًا عُوْدًا فَاَىُّ قَلْبٍ اُشْرِبَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَاَىُّ قَلْبٍ اَنْكَرَهَا
نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتّٰى تَصِيْرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ اَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَالْاٰخَرُ اَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوْزِ مُجَخِّيًا
لَا يَعْرِفُ مَعْرُوْفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا اِلَّا مَا اُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی حذیفہ سی کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی فرماتے تھی پیش کی جاوینگی اور کہی جاوینگی
فتنے دلونپر مانند بورئے کے تنکی تنکی پس جو دل کہ لایا گیا ساتھہ اون فتنونکی نشان کیا جاویگا اوسپر تکتہ سیاہ اور جس دل نی انکار کیا اون فتنونکا نشان کیا جاوی گا اوسمین نکتہ سفید یہانتک
کہ ہوجاوینگی النسان باعتبار پیش آنی فتنون کی اور تاثیر اور عدم تاثیر اونکی اونکی دلون مین یا ہونکی دل باعتبار اسکی دو قسم پر ایک قسم سفید مانند سنگ مرمر کے
کہ اوسمین کوئی چیز اثر نہین کرتی یعنے ایسی ہی یہہ دل ہونگی کہ تاثیر نہین کرینگا اوسمین فتنہ اصلا اور تشبیہ نہ تنہا سفیدی مین ہی بلکہ سختی اور قوت بھی ملحوظ
ہی اور ضرر نہین کریگا اسطرح کی دل مین کوئی فتنہ جب تک کہ باقی ہی آسمان وزمین یعنی ہمیشہ اور دوسرا دل سیاہ رہنے کا رنگ مانند اوسن اوندھی کی
کہ جو کچھہ اوسمین ہوگر پڑی یعنی اسیطرح وہ دل نور ایمانی معرفت سی خالی اور سیاہ ہوگا نہین پہچانی گا یہہ دل کار نیک ومشروع کو اور نہ برا جانی گا برائی کو مگر اوسچیز
کو کہ پلایا گیا ہی اور خلط کیا گیا ہی دل اور گرفتار اوسکی محبت کا ہی قسم ہوا ہی نفسانی نہی یعنی خواہش نفسانی کا متبع ہوگا طبعا بغیر ملاحظہ اسکی کہ وہ راہی ہو
یا نقل کی یہہ مسلم نی ف فتنی یعنی بلائین اور محنتین اور بعضون نی کہا عقائد فاسدہ اور شہوات نفسانیہ اور لفظ عودا عودا کو تین طرح پر روایت کیا ہی اول تو سابق
پیش عین کی اور دال مہملہ کی اور یہہ مشہور تر ہی اور روایتون سی اور معنی اسکی یہہ ہین کہ درآوینگی فتنی دلونمین ایک بعد دوسرے کے جیسے کہ ڈراتی ہین تنکی بچھ بی اوپر
کی ایک بعد دوسری کی مراد تشبیہ پیش آنی فتنونکی ہی اونپر ساتھہ پیش آنے کوریی کے تنکونکی اوسکی بنی والے پر ایک بعد دوسری کی اور بعضون نی کہا ہی مراد چمٹنا اور تاثیر کرنا فتنہ کا ہی دل مین
مانند چمٹنی اور تاثیر کرنی اوسکی بیچ بدن سونیوالی کی اوسپر اور دوسری ساتھہ زبر عین کی اور ذال معجمہ کی اور معنی اوسکی پناہ چاہنی ہی خدا تعالی سی
فتنہ کی شرسی جیسیکہ اثنا کلام مین بعد ذکر کرنی کفر ومعصیت کی کہتی ہین نعوذ باللہ منہا یا معاذ اللہ اور تیسری زبر سی عین کی ساتھہ دال مہملہ کی اور مراد
عودا اور تکرار پیش آنی فتنہ کی ہی دل پر بار بار اور روایت پہلی ساتھہ نصب اور رفع دونون کی آئی ہی اور دوسری اور تیسری ساتھہ نصب کے ہی فقط اور لفظ اشرب
ساتھہ صیغہ مجہول کی ہی کہا جاتا ہی اشرب فی قلبہ یعنی مل گئی محبت فتنہ کی دلمین اور فتنہ راسخ ہوگیا اوسمین اور آگیا رنگ اوسکا دلمین جیسیکہ درآتا ہے
رنگ کپڑے مین اور اشراب بیمار رنگ کپڑے مین گویا کہ پیتا ہی وہ اوسکو اور قول حق سبحانہ کا واشربوا فی قلوبہم العجل بھی اسی قبیلہ سی ہی اور نکتہ آتا ہی یعنی نشان کی
کہ جیسی لکڑی وغیرہ کی سی زمین مین ہوجاتا ہی اور معنی نقطہ کی بھی آتا ہی اور معنی نقطہ کی اوچیز مین کہ مخالف رنگ اوسکی کی ہو بھی مستعمل ہوتا ہی اور لفظ یصیر کو تانیث
سی اور ورت کی پڑھا ہی بر تقدیری کی ضمیر پھیرتی ہی اونسانکی طرف کہ مفہوم ہوتا ہی سیاق کلام سی اور بر تقدیر ت کی پھرتی قلوب کے طرف کہ مذکور ہی صریح
اور لفظ مربادا ساتھہ تشدید میم اور جزم رے اور تشدید دال کی سیاہ اور خاکستر رنگ مدساتھہ پیش کی خاکستر گون اور ادھا خاکستر گون ہونا اور ایک روایت مین
مربادا ساتھہ ہمزہ مکسورہ کی بعد ب کی بھی آیا ہی ۔ ع ح وَعَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَيْنِ
رَاَيْتُ اَحَدَهُمَا وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ حَدَّثَنَا اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِىْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوْا

مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقٰى اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهٗ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ وَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ وَلَا يَكَادُ اَحَدٌ يُؤَدِّي الْاَمَانَةَ فَيُقَالُ اِنَّ فِيْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا اَعْقَلَهٗ وَمَا اَظْرَفَهٗ وَمَا اَجْلَدَهٗ وَمَا فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی اوسی حذیفہ سی کہ کہا بیان کین ہمسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو حدیثین یعنی بیچ امر امانت کی اور حادثہ کہ بیچ رفع امانت کی ہمنی ایک اونمین سے یعنی وہ اوتنا امانت کا ہی کہ واقع ہوچکا اور مین منتظر ہون دوسری کا کہ مصدوق اوسکا ہی واقع ہو ف یعنے وہ اوٹھہ جانا امانت کا ہی مراد امانت سی یا تو معنی مشہور اوسکی ہین کہ خیانت کرنا ہی لوگونکی حق مین یا مراد تمام تکالیف شرعیہ ہین کہ مذکور ہین اس آیہ کریمہ مین انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض الخ اور اصل سب کے ایمان ہی جیسکہ اشارت کے آخر حدیثین و سابقہ بمثقال حبۃ من خردل من ایمان اور امانت جو مذکور ہی اوس جملہ مین ولا یکاد احد یودی الامانۃ وہ ہے مبنی ہے اسپر فرماتی ہین کہ حق سبحانہ نے ایمان و امانت مومنون کے دلون کی اندر پیدا کیے اور ثابت کی ہے ترجمہ حدیث کی ہمکو کہ تحقیق امانت یعنی ایمان اوترا لوگون کی دلون کی جڑ مین ف ع یعنی اول جو ایمان اوترا لوگون کی دلون پر اوترا اور مستحکم ہوا اور وہ باعث ہوا عمل کرنیکا کتاب و سنت پر جیسکہ فرمایا ترجمہ پہر جانا یعنی سانہہ نور ایمان کی قران سی ف ع یعنی احکام واجب ہون یا فعل حرام ہون یا مباح کہ نکالی گئی کتاب اللہ سی ترجمہ پہر جانا سنت سی ف ح کہ بیان فرمائی یعنی پیدا کرنا ہدایت کا اور ارادہ ہوا حق جل و علا سی سابق ہی اوپر اوتارنی کتاب کی اور بھیجنی رسولون کی جسکو سابقہ عنایت و ہدایت اللہ تعالے کا ثابت ہوا ہی وہ کتاب و سنت سی بہرہ مند اور منتفع ہوتا ہی اور یہہ بہی ہے کہ اس لفظ مین بیان کرنا بڑائی شان اور اعلا رتبہ ایمان و امانت کا ہی کہ باوجود اوتارنی اور ثابت کرنی اوسکی دلون مین سانہہ کتاب و سنت کی بہی اوسکو موید اور موکد کیا ہی اور یہہ حدیث اول ہی کہ حذیفہ نی اوسکو صحابہ سول مین بیچ عصر اور حضور آنحضرتؐ کی دیکہا اور مشاہدہ کیا اور دوسری حدیث بیچ بیان اوٹھہ جانی اور کم ہونی امانت کی کہ بعد زمانی آنحضرتؐ کی ہوئی جیسکہ کہا ترجمہ اور حدیث کی ہمسی اوٹھنی امانت کیسی ف ع یعنی اوٹھہ جانی ثمرہ ایمان کیسی اور ناقص ہوجانی اوسکی کہ یہہ ہوگا بعد عصر حضرتؐ کی صحابہ کی عصر مین ترجمہ فرمایا حضرتؐ نی یعنی بیچ بیان نقصان امانت کے کہ سو ویگا شخص سونا ف ح یعنی حقیقۃً یا کنایہ ہی اسی کہ غافل ہو تذکر ایات اور تدبر کتاب اور اتباع سنت سے اور یہہ مقابل اوسکی ہی کہ فرمایا پہر جانا کتاب و سنت سی ترجمہ پس نقصان کیا ویگی اور لیجاوی گی امانت دل اوسکیسی یعنے بعضی انوار اور ثمرات اوسکی کم اور ناقص ہوجائینگی پس ہوجائی گا نشان امانت کا کہ وہ ثمرہ ایمان کا ہی مانند نشان وکت کی ف ح اثر شی وہ چیز ہی کہ باقی رہی علامت و بقیہ اوسکیسی اور وکت سانہہ زبر واو اور جزم کاف کے اور آخر مین ت جمع وکتہ کی اور وہ نشان ایک چیز کو کہتی ہین برخلاف رنگ اور پیخر کی جیسکہ نقطہ سیاہ و سفید مین اور بعضون نی کہا کہ نقطہ سفید کہ آنکہہ کی سیاہی مین پیدا ہو یعنی بسبب اردہونی غفلت کی اور ارتکاب گناہ کی نور امانت کا کم ہوجائیگا اور جب اگاہ ہوگا اور حال دل اپنے سی تلاش کریگا تو سوای مقدار نقطہ کی اوسی نشان باقی نہ دیکہی گا ترجمہ پہر سو ویگا شخص اور سونا اور غافل ہوگا بار دیگر پس لیا جاویگا اور ناقص کیا جاویگا جزر دوسرا امانت سی کہ باقی رہا تہا پس جب نگاہ کری گا تو باقی رہیگا نشان اوسکا مانند نشان مجل کی ف ح مجل سانہہ زبر میم اور جزم جیم کی آبلہ پڑنا اور سخت ہونا پوست ہاتہہ کا کام کرنیسی کہ جسکو گٹہہ کہتی ہین بعد ازان بیان اثر مجل کا کرتی ہین سانہہ قول اپنی کی ترجمہ مانند انگاری کی یعنی وہ اثر مجل کا مانند انگاری کی کہ لنڈہاوے تو اوسکو اپنی پانون پر ای مخاطب پس آبلہ ہوجاوی پس دیکہی تو اوسجگہہ کو کہ آبلہ پڑا ہوا ہوئی حالانکہ نہین ہی اس آبلہ مین کہ اوبچاوہ دکہائی دیتا ہی کوئی چیز کہ کام آوی ف بلکہ پانی خراب سے اسیطرح پہنچکہ اثر امانت کا اوسکی دلسی نکالا گیا صالحہ اور کارآمدی دکہائی دیتا ہی اور اوسکی باطن مین صلاح اور وہ چیز کہ بکار آوی نہین اس تقریر سی معلوم ہوا کہ وکت اور مجل مثال بقیہ امانت کی ہی کہ دلمین رہتی ہی لیکن اس تقریر پر وارد ہوتا ہی کہ اثر مجل کا زیادہ ہی اثر وکت سی اور مناسب سوق کا یہہ ہی کہ بقا اثر دوسری بار مین کمتر معلوم ہو مرتبہ اول سی جواب دیتی ہین کہ جب مجل ایک چیز خالی بفائدہ ہی قلیل و حقیر ہوگا وکت سے اور یہہ جواب خالی ضعف سے نہین

ف ع کہا صاحب تحریر نے معنی حدیث کی یہہ ہین کہ امانت جاتی رہی گی دلون سی بتدریج پس جب زائل ہوگا اول جزو اوس سی زایل ہوگا نور اوسکا اور قائم مقام ہوگی اوسکی تاریکی مانند وکت کے اور وہ آجانا رنگ کا ہی مخالف پہلی رنگ کی اور جب زائل ہوگا کچہہ اور اوسمین سے ہوگا مانند مجمل کی اور وہ نشان محکم کے کہ نہین زائل ہوتا مگر بعد ایک مدت کے اور یہہ تاریکی زیادہ ہی پہلی سی پہر تشبیہ دیے اس نور کی جاتی رہنی کو بعد واقع ہونی اوسکی کی دلون مین اور اوسکی نکلنی کو بعد استقرار اوسکی دلمین اور اوسکی چھپی تاریکی کی آنی کو ساتہہ انگارہ کی کہ لنڈہاوی اوسکو اپنی پانون پر یہانتک کہ تاثیر کری اوسمین پہر زائل ہوجاوی انگارا اور باقی رہی آبلہ اور کہا ایک شارح نی ہماری علمارین سی کہ مراد یہہ ہی کہ امانت اوٹہہ جاوے گی دلون سی بسبب ای دل والون کی بسبب کرنی گناہون کے یہانتک کہ جب جاگینگی اپنی نیند سی نہین پاوین گی اپنی دلون کو اسحالت پر کہ تہی اوسپر اور باقی رہیگا اوسمین نشان کہہ مانند وکت کی اور کبہی مانند مجمل کی اور مجمل اگرچہ ہی مصدر لیکن مراد اوس سی یہان نفس آبلہ ہی اور یہہ اقل ہی مرتبہ پہلی سی اسلیے کہ تشبیہ دی اسکو ساتہہ چیز خالی کی بخلاف مرتبہ پہلی کی کہ ارادہ کیا ساتہہ اسکی خالی ہونا دل کا امانت سی باوجود باقی رہنی نشان اوسکی کی ترجمہ اور صحیح کرنیکی لوگ اسحالت مین کہ بیع و شرا کرین گی آپس مین اور نہین قریب کوئی کہ ادا کری امانت کو اور حقوق تکالیف شریعت کو اور خیانت نکری لوگون کی حق مین پس کہا جاویگا یعنی بسبب قلت امانت کی لوگون مین کہ تحقیق ہیچ فلانی قبیلہ کے یعنی باوجود کثرت لوگون کی ایک شخص ہی امانت دار یعنی کامل الایمان و امانت دار اور کہا جاویگا یعنی اوس مادہ مین واسطی شخص کے

ف ع یعنی دنیادارون مین سی کہ جسکو عقل ہوگی حاصل کرنی مال و جاہ کی اور شاعر اور فصیح بلیغ اور قوی بدن مین اور شجاع و ذی ثوکت ہوگا اسکو کہینگی ترجمہ کیا خوب عقلمند ہے کاروبار دنیا مین اور معیشت مین اور کیا خوب دانا اور خوش رو اور زبان آور و خوش گو ہی اور کیا خوب چست و چالاک ہی اور حالانکہ نہین ہے اوسکی دلمین رائی کی دانہ کی برابر ایمان ف ع احتمال ہی کہ مراد نفی اصل ایمان کی ہی یا اوسکی کمال کی واللہ اعلم اور حاصل یہہ کہ وہ تعریف کرینگی اوسکی کثرہ عقل اور ظرافت اور چالاکی وغیرہ کے اور تعجب کرینگی اوس سی اور نہین تعریف کرین گی کسی کی کثرہ علم نافع اور عمل صالح کی اور اس سی معلوم ہوا کہ اصل کار ایمان و صلاح ہی باقی سب برباد و نابود اگرچہ دنیا اوسکو خوب جانین اور سب لوگ اوسکی تعریف کرین اور معتبر تعریف ساتہہ تقوی اور قوت ایمانی کی ہو

رزقنا اللہ **وعنہ** قال کان الناس یسألون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الخیر وکنت اسألہ عن الشر مخافۃ ان یدرکنی فقلت یا رسول اللہ انا کنا فی جاھلیۃ وشر فجاءنا اللہ بھذا الخیر فھل بعد ھذا الخیر من شر قال نعم قلت وھل بعد ذلک الشر من خیر قال نعم وفیہ دخن قلت وما دخنہ قال قوم یستنون بغیر سنتی ویھدون بغیر ھدیی تعرف منھم وتنکر فقلت فھل بعد ذلک الخیر من شر قال نعم دعاۃ علی ابواب جھنم من اجابھم الیھا قذفوہ فیھا قلت یا رسول اللہ صفھم لنا قال ھم من جلدتنا ویتکلمون بالسنتنا قلت فما تامرنی ان ادرکنی ذلک قال تلزم جماعۃ المسلمین وامامھم قلت فان لم یکن لھم جماعۃ ولا امام قال فاعتزل تلک الفرق کلھا ولو ان تعض باصل شجرۃ حتی یدرکک الموت وانت علی ذلک متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال یکون بعدی امراء فلا یھتدون بھدای ولا یستنون بسنتی وسیقوم فیھم رجال قلوبھم قلوب الشیاطین فی جثمان انس قال حذیفۃ قلت کیف اصنع یا رسول اللہ ان ادرکت ذلک قال تسمع وتطیع الامیر وان ضرب ظھرک واخذ مالک فاسمع واطع

اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا تہے لوگ یعنی اکثر اونکی کہ پوچہتی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی خیر سی ف یعنی طاعت سی تاکہ بجالاوین اوسکو یا وسعت رزق سی تاکہ خوش ہون ساتہہ اوسکی اور مدد حاصل کرین ساتہہ دنیا کی اخیر مین ترجمہ اور تہا مین پوچہتا حضرت سی حال شر کا یعنی گناہ گا یا فتنہ کا کہ مرتب ہوتا ہی وسعت رزق پر واسطی خوف ہبا کی کہ پہنچ جاوے مجکو ف یعنی واسطی خوف اسکی لاحق ہو مجکو شر نفسہ یا بسبب ہبا کے اور یہی طریق اختیار کیا ہی حکمرانی اور بعضی فضلار نے کہ رعایت پر خیر کی اولی ہی پہ دفع کرنی بیماری کی استعمال کرنی دوا کیسی اور کلمہ توحید مین اشارہ ہے اسکیطرف کہ نفی کی ماسوی اللہ کے پہر ثابت کیا مولے کو اور کہا

طیبی نے کہ مراد شر سے فتنہ ہی اور مستعد ہونا ارکان اسلام کا اور غالب ہونا گمراہی کا اور پہلا بدعت کا اور خیر عکس اسکے ہی ترجمہ کہا حذیفہ نے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق تھی ہم بیچ جاہلیت کی اور بدی کی ف ع یعنی لون ایام میں کہ غالب تھا اوس مین جہل ساتھہ توحید کے اور نبوۃ کی اور اوپر خیر کی کہ تابع ہی اوسکی یعنی تمام احکام شریعت کی اور لفظ و شر عطف تفسیری ہی یا مراد ہی اس سی کفر پس یہ تخصیص بعد تعمیم کی ہی ترجمہ پس لایا ہمارے پاس اللہ اس خیر کو ف ع کہ وہ اسلام ہے برکت بعثت بیکی اور مفہوم مخالف اسکا یہہ ہی کہ دور کی اللہ نے شر ہمسی ساتھہ نابود کرنی قواعد کفر و ضلال کی ترجمہ پس کیا ہمنے اس خیر کی کچھہ شر ہونیوالی ہی فرمایا آنحضرت نے کہ ان ہمکے بعد اس خیر کی شر کہا میں اور کیا ہمنے اوس شر کی خیر ہوگی کہ پہلے مرین کا رواج پاوے فرمایا ہاں بعلت سر شکے خیر ہوگی اور اوس خیر مین کہ بعد شر کی آویگی کدورت ہوگی ف ح دخن ساتھہ ہر خ اور دال کے یعنی دخان کے یعنی خیر ہوگی ملی ہوئی ساتھہ شر کی اور دل لوگون کی اوس صفائی اور خلوص کے ساتھہ کہ اوائل مین تھی نہین ہونگی اور عقاید صحیحہ اور اعمال صالحہ اور عدالت و شاہونگی کہ قرن اول مین تھی نہین ہونگی اور برائیان اور بدعتین پیدا ہونگے اور بدستور ساتھہ نیکون کے اور اہل بدعت ساتھہ اہل سنت کی مخلوط ہونگی ت کہا میں اور کیا ہوگی کدورت و تاریکی اوس خیر کی فرمایا کدورت کے معنی کہ ہی فرمایا کہ دورت ہوگی کہ راہ و روش اختیار کرینگی غیر راہ و روش میرے اور راہ بتاوینگی لوگون کو غیر راہ میری کی اور پکڑینگی سیرۃ غیر سیرۃ میرے کیے پہچانیگا تو اونسی کا روبار دین کی اور نہین پہچانیگا تو یعنی ف ع تجھے منکر و معروف اور مشروع و نامشروع دونو اونمین جمع ہونگی بسبب اختلاط خیر و شر کی کہ مراد قول حضرت کی سی نعم و فیہ دخن و ستون بغیر سنتی سی بہی ہی اور کہا بعضون نے کہ مراد شر اول سی وہ فتنی ہین کہ واقع ہوئی وقت عثمان کی اور بعضونکی اور مراد خیر ثانی سی وہ کہ واقع ہوی بیچ خلافت عمر بن عبد العزیز کی اور مراد ساتھہ الذین تعرف منہم و تنکر سی امراء ہین کہ پیدا ہوئی بعد اونکی پس ہتی بعضی اونکی تمسک کرتی ساتھہ سنت کے اور عدل کرتی اور بعضی وہ ہتی کہ بلاتی ہتی طرف بدعت کی اور ظلم کرتی ہتی یا بعضی اونمین سے وہ ہتی کہ عمل کرتی ہتی اچہی کہی اور عمل کرتی ہتی بری کبہی بسبب اتباع خواہش نفسانی کی اور واسطے حاصل کرنی غرض اپنی کی امور دنیا سے نہ یہہ کہ وہ ارادہ کرتی ہتی آخرت کا اور رعایت کرتی ہتی دار آخرت کی جیسی کہ حال بعضی امراء زمانہ ہمارے پاتے ہین اور بعضون نے کہا کہ مراد شر اول سی فتنہ حضرت عثمان رض کا اور بعد اسکے اور مراد خیر ثانی سی وہ ہی کہ واقع ہوی صلح حضرت حسن رض کی ساتھہ معاویہ کے اور دخن سے وہ کہ معاویہ کے زمانہ مین بعضی امراء سی مانند زیاد کی عراق مین ت کہا میں اور ایا ہی بعد اس خیر کی شر؟ فرمایا ہان بلانیوالی ہونگی لوگونکو اوپر دروازون دوزخ کی کہڑی ف ع یعنی ایسی جماعت ہوگی کہ بلاوینگے لوگون کو طرف گمراہی کی اور دکھینگی اونکو ہدایت سے ساتھہ طرح بطرح کی فریبون کے گردانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلانیوالونکی اور قبول کرنی بلائی گیو کو سبب واسطے داخل کرنی اونکی اونکو جہنم مین اور داخل ہونے اونکے اوسمین اور گردانا ہر قسم کو اقسام فریب سے بمنزلہ دروازہ کے دروازون جہنم سی ت جو شخص کہ قبول کریگا بات بلانیوالونکی اور جاویگا طرف جہنم کی یعنی طرف گمراہی کی کہ پہنچانیوالی ہی طرف جہنم کی ڈالینگے وہ اوسکو اوسمین ف ع اور ہونگی وہ سبب پڑنی اوسکی کی جہنم مین کہا بعضون نے کہ مراد بلانیوالون سے وہ لوگ ہین کہ قایم ہونگی واسطے طلب کرنی ملک کی قسم خوارج اور روافض وغیرہما سی کہ جنمین نہین پائی جاوینگی شروط امارت اور امانت اور ولایت کے اور ہونگی بلانیوالی اوپر دروازون دوزخ کی عبث بارمال کار کی مانند قول اللہ تعالی کی ان الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما انما یاکلون فی بطونہم نارا ت کہا میں بیان کیجیے حال اونکا ہمسے یعنی کیا وہ ہم مین سی ہونگی یا غیر فرمایا کہ وہ ہونگے قوم ہماری سی یا ابنا جنس ہمارا نسی یا اہل ملت ہمارا یسی اور کلام کرینگی ساتھہ زبانون ہماری کی ف ع یعنی عربی مین یا کلام کرینگی ساتھہ قرآن و حدیث کے اور نصیحتون اور حکمتون کے حال آنکہ نہین ہونگی اونکی دلین بہلائی ت کہا میں پس کیا فرماتی ہو محکو یعنی کیا کرون اونسی اگر پاوی محکو وہ وقت فرمایا لازم پکڑ جماعت مسلمین کو کہ کتاب و سنت کی حکم پر ہون اور امام اونکے کو یعنی اہل سنت کی طریق پر رہنا اور رعایت و متابعت امام کی کرنا کہا میں پس اگر نہو مسلمانون کی ایسی جماعت یعنی متفقہ اور نہ امام یعنی تو اوس حصول تعین کیا کرون فرمایا پس یکسو ہو تو اون سب فرقون سی اگرچہ ہو یکسو ہونا ساتھہ لازم پکڑنی جڑ درخت کی اور پناہ ڈہونڈنی کی ساتھہ اوسکے جنگل مین اور ساتھہ اوہٹانی شدائد اور مشقتون کی اور چاہنی گہاس اور لکڑی کی اور قناعت کرینگی ساتھہ اوس گہانس کے جنگل مین یہانتک کہ یاوی اوزبیچی تجکو موت حال آنکہ ہو دیتوا و بر حالت یکسوئی کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے

اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہی کہ فرمایا آنحضرت نی مونگی بعد میری امام یعنی بادشاہ کہ نہین چلینگی میری سیدہی راہ پر یعنی من جہۃ العلم اور نہین پکڑین کی روش و طریقہ میرا یعنی من جہۃ العمل یا یعنی بہ پہین کہ نہین عمل کرینگی کتاب سنت پر اور اونہین گی اہل زمانہ مین کتنی اشخاص کہ دل اونکی دل شیطانون کی سی ہونگی یعنی ظلمت مین اور قساوۃ مین اور وسوسہ مین اور فریب بینی مین اور عقلون کا سدہ اور خواہشون فاسدہ مین بیچ بدن آدمی کی یعنی صورت ظاہر اونکی صورت آدمی کی سی ہوگی اور سیرت باطن اونکی سیرت شیطان کیسی کہا حذیفہ نی کہ کہا مین کیا کارکرون مین یارسول اللہ اگر پاؤن مین اوسوقت کو فرمایا سنتا تو یعنی جو کچھہ کہی ہیرا اور فرمان برداری کرنا امیر کی یعنی اوسچیز مین کہ نہین ہی گناہ اوسمین اگرچہ ماری جاوی پیٹھہ تیری اور لیا جاوی مال تیرا ف ح یعنی ظلم کیا جاوی بیچ نفس اور مال تیری کی یا ماری پیٹھہ تیری اور لیوی مال تیرا ضرب اور اخذ ساتھہ صیغہ مجہول و معلوم کی ہی یعنی خروج نکرنا اور فتنہ برپا نکرنا اور پردین ملت کی صبر کرنا اور ارتکاب شروع کا نکرنا اور اگر جبر کرین تو اور ہی بات ہے لیکن وہان بہی اختیار کرنا اولی کا باقی ہی ت پس سننا اور اطاعت کرنا ف ح یہہ تاکید ہی بیچ خروج کرنی اور فتنہ برپا کرنی کی وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بادروا بالاعمال فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل مؤمنا ویمسی کافرا او یمسی مؤمنا ویصبح کافرا یبیع دینہ بعرض من الدنیا رواہ مسلم اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جلدی کرو ساتھہ اعمال نیک کے اون فتنون پر کہ مانند ٹکڑون اندہیری رات کی ہونگی ف ح کہ معلوم نہین کہ سکین کے سبب اونکا اور راہ نہین ہونگی خلاصی کی اونسی یعنی پہلی اس سی کہ ایسی فتنہ پیش آوین کام نیک کرو کہ اوسوقت مین میسر نہین ہونگی اور بیچ محنت اور بلا دینی کی گرفتار ہوؤگی اور حال یہ کہ اونکا اوسوقت مین ایسا ہوگا ت کہ صبح کریگا شخص مومن ف ع یعنی موصوف ہوگا ساتھہ اصل ایمان کی یا کمال اسیکی ت اور شام کریگا کافر ف یعنی حقیقۃ یا کفران نعمت کرنیوالا ہوگا یا شاید ہوگا کافرونکی یا عمل کرنیوالا ہوگا کافرونکا ت اور شام کریگا وہ مومن اور صبح کریگا کافر ف ع اور کہا بعضون نی کہ معنی یہہ ہین کہ صبح کریگا استحال مین کہ حرام جانتا ہوگا اوسچیز کو کہ حرام کیا اوسکو اللہ نی اور شام کریگا استحالمین کہ حلال جانتا ہوگا اوسکو اور بالعکس اور حاصل یہہ کہ مذبذب ہوگا امردین اور اتباع ہوگا امرادنیا کا اور کہا مظہری نی کہ اسمین کئی وجوہ ہین ایک یہہ کہ ہوگی درمیان دو جماعت مسلمانون کی قتال و سطی نری عصبیت و غضب کے پس حلال جانینگی خون و مال کو اور دوسرے یہہ کہ حاکم مسلمانون کی ظالم ہون گی پس خونریزی کرینگی مسلمانون کی اور لیوین گی اموال اونکی ناحق اور زنا کرینگی اور شراب پیوین گی پس اعتقاد کرینگی بعضی لوگ کہ یہہ حق پر ہین اور فتنی ہین ڈالین گی اونکو بعضی علماء بداوپر جائز ہونی اون چیزون کے کہ کرین گی قسم خونریزی اور لینی اموال اور اور حرام چیزونکی اور تیسری جو کچھہ جاری ہی درمیان لوگون کی مخالف شرع کی چیزین معاملات اور بیع و شرا وغیرہ مین پس حلال جانینگی اونکو واللہ اعلم انتہی اور حضرت شیخ نی لکہا ہی کہ یہہ ہوگا بسبب امتحان اور فتنہ اہل روزگار اور دولتمندونکی کہ اختلاط کریگا اون کے ساتھہ اور گرفتار ہوگا حاجتون مین اور درآویگا اونمین تا حاجت روائی کری پس تابع ہوگا اونکا اور مضطر ہوگا ساتھہ موافقت اونکی اون امرمین کہ دین اسلام سی نہین ہین اور جائز ہی کہ یہہ معنی ہون کہ صبح کریگا ساتھہ ایمان کی بسبب جرم کرنی خون اور مال بہائی مسلمان کے اور شام کریگا کافر بسبب حلال کرنی اونکی اس معنی پر مراد فتنون سی حلب اور قتال ہوا اور معنی اول مناسب ہین ساتھہ قول حضرت کی ت کہ بیچیگا دین اپنا بدلی متاع قلیل دنیا کی نقل کی یہہ مسلم نی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستکون فتن القاعد فیہا خیر من القائم والقائم فیہا خیر من الماشی والماشی فیہا خیر من الساعی من تشرف لہا تستشرفہ فمن وجد ملجأ او معاذا فلیعذ بہ متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال تکون فتنۃ النائم فیہا خیر من الیقظان والیقظان فیہا خیر من القائم والقائم فیہا خیر من الساعی فمن وجد ملجأ او معاذا فلیستعذ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قریب ہی کہ پیدا ہون گی فتنے یعنی بڑی یا بہت پی در پی یا دہیل سے بیٹھنی والا اون فتنون مین بہتر ہوگا کھڑی سی ف ع اسلیی کہ کھڑا دیکہتا سنتا ہی اوس چیز کو کہ نہین دیکہتا سنتا اوسکو بیٹھا پس ہوگا کھڑا قریب تر عذاب اوس فتنہ کیسی بسبب دیکہنی اوسکی اوس چیز کو کہ نہین دیکہیگا اوسکو بیٹھا اور ممکن ہے یہہ کہ ہو مراد بیٹھنی والی سی ثابت اسپے

مکان مین غیر متحرک فتنہ کا کہ واقع ہو اوس مین اور مراد ٹھہرنیسی وہ کہ ہو اوسمین اسیطرح کا باعث اور داعیہ لیکن وہ متردد ہو فتنہ انگیز مین ترجمہ اور ٹھہرا یعنی اپنی مکان پر اوس حالتمین بہتر ہی چلنی والی یعنی جانیوالی سی طرف اوس فتنہ کی اور جانیوالا طرف اوس فتنہ کی بہتر ہی دوڑنیوالے اور جلدی چلنی والیسی طرف اوسکی پیادہ یا سوار جو شخص کہ جہانکیگا طرف اوسکی کھینچ لیگا وہ فتنہ اوسکو طرف اپنی **ف** یعنی جہانکنا اور قریب ہونا طرف اوسکے موجب پڑنیکا ہوگا اوسمین پس خلاصی اور نجات اوسکی شرسی نہین ہے مگر بیچ دوری کی اوس سی ترجمہ پس جو شخص کہ پاوی جگہہ خلاصی اور بہاگنی کے یا جگہہ پناہ کی یا شخص پناہ دینی والا کہ خلاصی پاوی فتنون سی بسبب جانیکی طرف اوسکی اور بسبب پناہ پکڑنی کی ساتہہ اوسکی پس چاہیی کہ پناہ پکڑی ساتہہ اوسکی **ف** یعنی جگہہ پناہ یا شخص پناہ دینی والیکی یا ساتہہ اوسکے ترجمہ کی کہ مذکور ہوی کہ وہ ملجا اور معاذ ہی یعنی پس چاہیی کہ جاوی طرف اون دونون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ترجمہ اور مسلم کی ایک روایت مین یون ہی کہ فرمایا آنحضرت نے کہ ہوگا فتنہ کہ سونیوالا اوس فتنہ مین کہ خبر نکہی اوسی اور سنی خبر اوسکی بہتر ہی جاگنی سی **ف** اور غافل بہی سوتی ہی کی حکم مین ہی اگرچہ ہو جاگتا پس مراد جاگتی سی وہ ہی کہ جانتا ہو فتنہ کو برابر ہی یہہ کہ ہو بیٹہا یا لیٹا یا کہڑا ترجمہ اور جاگتا کہ لیٹتا یا بیٹہا ہو بہتر ہی کہڑی سی اور کہڑا اوسمین بہتر ہی سعی کرنیوالی سی **ف** مراد سعی سی یہان معنی مشی یعنی چلنی کی ہین کہ مفضی ہوتا ہی طرف سعی کی اور صراح مین ہی اسعی دوڑنا اور شتابی کرنا اور کسب کار کرنا پس یہان معنی اخیر مراد ہونگے ترجمہ پس جو شخص کہ پاوی جگہہ بہاگنی کی یا پناہ کی پس چاہیی کہ پناہ پکڑی ساتہہ اوسکی **وعن** ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایہا ستکون فتن الا ثم تکون فتن القاعد فیہا خیر من الماشی والماشی فیہا خیر من الساعی الیہا الا فاذا وقعت فمن کان لہ ابل فلیلحق بابلہ ومن کان لہ غنم فلیلحق بغنمہ ومن کانت لہ ارض فلیلحق بارضہ فقال رجل یا رسول اللہ ارایت من لم تکن لہ ابل ولا غنم ولا ارض قال یعمد الی سیفہ فیدق علی حدہ بحجر ثم لینج ان استطاع النجاء اللہم ہل بلغت ثلثا فقال رجل یا رسول اللہ ارایت ان اکرہت حتی ینطلق بی الی احد الصفین فضربنی رجل بسیفہ او یجئ سہم فیقتلنی قال یبوء باثمہ واثمک ویکون من اصحاب النار رواہ مسلم اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق قضیہ یہہ ہی کہ نزدیک ہی کہ پیدا ہونگی فتنہ بہت آگاہ ہو دیہرپایا جاویگا اون فتنون مین ایک فتنہ بہت بڑا اور فتنو سنی بیٹہا اوسمین بہتر ہوگا چلنی والی سی اوسمین اور چلنی والا اوسمین بہتر ہوگا دوڑنے والی سی طرف اوسکی آگاہ ہو دیس جو وقت کہ واقع ہو وہ فتنہ پس جو شخص کہ ہون واسطی اوسکی اونٹ یعنی جنگل مین پس چاہیی کہ ملی ساتہہ اونٹون اپنی کی اور جو شخص کہ ہون واسطے اوسکی بکریان پس چاہیی کہ ملی ساتہہ بکریون اپنی کی اور جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی زمین اور گانو دو مرکان فتنہ سی پس چاہیی کہ ملی ساتہہ زمین اپنی کی یعنی بہاگی فتنہ سی اور تنہائی اختیار کری اور اپنی نفس کی کام مین مشغول ہو پس کہا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ خبر دیجی مجکو کہ جس شخص کے لیی نہون اونٹ اور نہ بکریان اور نہ زمین کہ لاحق ہو ساتہہ اونکی اور تنہائی اختیار کری وہ کیا کام کری فرمایا حضرت نی کہ قصد کری طرف تلوار اپنی کی یعنی اگر ہو اوسکی پاس پس ماری اوپر تیزی تلوار کی ساتہہ پتہر کی **ف** یعنی توڑ ڈالی ہتیار اپنی تاکہ نجاوی طرف لڑائی کی ایسی کہ مسلمان جو اسمین لڑتی ہین اون کے لڑائیون مین نہین جانا چاہیی ترجمہ پہر چاہیی کہ جلدی بہاگی یعنی تاکہ نہ پہنچی اوسکو فتنہ اگر جلدی کر سکی **ف** حاصل جانا چاہیی کہ اسحدیث سے اور مانند اسکیسی دلیل پکڑی ہی اوس شخص نی کہ قائل ہے اسکا کہ قتال جائز نہین ہے فتنہ مین کسی حال مین اور کہتا ہی جب دو فریق مسلمانون مین ہی اسمین لڑین تو واجب ہے احتراز کرنا اوس سی اور یکسو ہونا اور گوشہ پکڑنا اور کسیکی طرف اون دو فریق مین سی نہونا اور مذہب ابی بکرہ کا کہ صحابی مشہور ہین اور بعضی اور صحابہ کا بہی یہی ہی اور ابن عمر کہتی ہین کہ قتال نکرنا چاہیی ابتدا لیکن اگر کوئی قتال کری تو دفع کرنا اوسکا لازم ہی اور جمہور صحابہ اور تابعین اسپر ہین کہ واجب ہی مدد کرنی ذمی حق کی اور قتال کرنا ساتہہ باغی کی اور اگر ایسا نکرین تو ظاہر ہوگا فساد اور سرکشی کرینگی اہل بغی اور دلیل اس مذہب پر قول حق سبحانہ کا ہی وان طائفتان من المومنین اقتتلوا

آخر آیۃ تک کہ ناطق ہے اسپر کہ جب قتال کریں دو جماعت مسلمانونکی تو اصلاح کرنی چاہیی درمیان اونکی اور اگر یعنی کرے ایک اون دونون جماعتونمین سی دوسرے پر تو قتال کرنا چاہیی ساتھہ جماعت باغیہ کی تا پھری جانب حق کی اور جب بیان کیا آنحضرت نی حکم فتنہ کا فرمایا ترجمہ ای بار خدایا تحقیق پہنچا دی میںنے حکم تیری تیری بندونکو تین بار فرمائی پھر بات پس عرض کیا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ خبر دیجیی مجکو اگر جبر کیا جاؤنمین یہانتک کہ لیجایا جاوی مجکو طرف ایک صف کے اون دونمین وصف قتال سی پس ماری مجکو ایک شخص اسنے تلوار سی یا آگی مجکو تیر پس مار ڈالی مجکو یعنی پس کیا حکم ہی قاتل و مقتول کا فرمایا آنحضرت نے کہ پھر یگا وہ قاتل تیرا ساتھہ گناہ اپنی کی اور گناہ تیرکی **ف** ع اس عبارت کی دو معنی ہین ایک تو یہہ کہ پھر یگا ساتھہ گناہ اپنی کی کہ بالفعل کیا کہ تجکو مارا اور گناہ تیرا کیونکہ اگر بالفرض والتقدیر تو اوسکو مارتا اور گناہ اوسکا بچر ہوتا وہ بھی اوسکی سر پر رکھین اور اوسکی گناہ کو مضاعف کرینگی بسبب جرو توبیخ کی اور دوسرے معنی یہہ کہ پھر یگا ساتھہ گناہ اپنی کی کہ پہلی کہتا تھا قسم بعض و عداوت مسلمانون کیسی کہ سبب تیری قتل کا ہوا اور ساتھہ گناہ مارنی تیرکی کہ صادر ہوا اوسی اب ترجمہ اور ہوگا دو خیونمین سے نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع اور اسی پر سمجھا گیا کہ تو ہوگا جنتیونمین سے اور حضرت نے اسکو ذکر نکیا سبلی کہ اوس پر بھی سمجھا جاتا ہے **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک ان یکون خیر مال المسلم غنم یتبع بہا شعف الجبال ومواقع القطر یفر بدینہ من الفتن رواہ البخاری

اور روایت ہے ابی سعید کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے یہہ کہ ہووی بہتر مال مسلمان کا بکریان کہ ساتھہ جاوی اونکے چوٹی پہاڑ پر اور جگہہ کرنی قطرات مینہہ کے پر **ف** ح چند بکریان کہتا ہوا اور پہاڑ اور نالی اور چرنی کی جگہہ جنگل مین سی کہ اوسمین مینہہ پڑتا ہی تلاش کری تا وہان رہے اور بکریان چرا کر قوت پناہ اوسی پیدا کری نقل کی یہہ بخاری نی ترجمہ اور بھاگی یہہ مسلمان اپنی دین کو ساتھہ یکہ فتونسی نالوگونکی ساتھہ خلاط نکری اور فتنہ مین نہ پڑی **وعن** اسامۃ بن زید قال اشرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی اطم من اطام المدینۃ فقال ہل ترون ما اری فانی لاری الفتن تقع خلال بیوتکم کوقع المطر متفق علیہ

اور روایت ہی ساتھہ بن زید سے کہ کہا چڑہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوپر مکان بلند کی مدینہ کی مکانون مین سی **ف** ع اطم ساتھہ پیش آ و ط کی یعنی چوٹی پہاڑ اور قلعہ اور مکان بلند کی اور آطام ساتھہ مد اول کی جمع اوسکی ہی اور گرد مدینہ کی قلعی تہی کہ یہود وغیرہ وہان رہتی تہی پس اسامۃ بن زید کہتی ہین کہ حضرت ایکدفعہ ایک قلعہ پر اون قلعون مین سی چڑہے **ف** پس فرمایا کہ کیا دیکہتی ہو تم اوسچیز کو کہ دیکہتا ہون مین عرض کیا صحابہ نے کہ نہین فرمایا کہ پس تحقیق مین البتہ دیکہتا ہون فتنونکو کہ پڑتی ہین درمیان گہرونتمہارے مانند پڑنے مینہہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع معنی اسکی یہہ ہین کہ دکہایا اللہ تعالی نے اپنی نبی کو جسوقت کہ چڑہی وہ قلعہ پر قریب بنا فتنونکا تا کہ خبر دین وہ اوسکے پس لوگ بچین اونسی اور جانین کہ وہ مقدر ہین اور گنین اونکی آفت کو آنحضرت کے معجزات سے **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہلکۃ امتی علی ید غلمۃ من قریش رواہ البخاری

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہلاکت ہے میری کی اوپر ہاتون کتنی ایک نوجوانونکے ہی قریش مین سی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** لفظ ہلکہ ساتھہ زبر ونکی یعنی ہلاک کی اور سے مراد یہان صحابہ اور اہلبیت ہین کہ وہ بہترین امت ہے اور لفظ غلمہ ساتھہ زبر غین اور جزم لام کے جمع غلام کے بمعنی جوان کے کذا فی القاموس اور صراح مین ہی غلام بمعنی لڑکی اور اصل غلم اور غلام کی غلبہ اور جوش شہوت ہی اور طیبی نی تفسیر کیا ہی اوسکو کہ تہے نوسالون بی باک کی ادب مکرین عاقلون اور باوقارونکا اور مراد ان لڑکونسی کشندگان عثمان اور علی اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم اجمعین کے ہین اور مانند انکی اہل فتنہ اور بغی اور ظالم اور مجمع البحار مین سے کہ ابوہریرہ پہچانتی تہی اونکو ساتھہ اسماء اور اشخاص اونکے اور سکوت کرتی تہی تعین و نام لینی اونکیسبب بغض مفسدہ کے اور مراد زبیدین معاویہ اور عبد اللہ بن زیاد اور مانند انکی ہین نوعمرون بنی امیہ سی خذلہم اللہ کہ صادر ہوا اونسے قتل اہلبیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بند کرنا اونکا اور مار ڈالنا اچہی اچہی مہاجرین و انصار کا اور صادر ہوا حجاج سی کہ امیر الامرا عبد الملک بن مروان کا تہا اور سلیمان بن عبد الملک سی اور اولاد اوسکیسی خونریزیان کین اور مال تلف کئی چنانچہ مشہور ہے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتقارب الزمان ویقبض العلم وتظہر الفتن ویلقی الشح ویکثر الہرج قالوا وما الہرج قال القتل متفق علیہ

اور روایت ہے اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قریب ہوگا اخیر مین زمانہ دنیا اور زمانہ آخرت کا پس ہوگی مراد قریب ہونا قیامت کا اور

احتمال ہی یہہ مراد ہو اس سی آیسمین قریب ہونا بعضی اہل زمانہ کا بعضونسی شہرون مین یا قریب ہونا نفس زمانہ کا شہرون مین یہانتک کہ مشابہ ہو اول اوسکا ساتھہ آخر اوسیکی اور بعضونے کہا کہ چھوٹی ہونگی عمرین لوگون کی اخیر زمانہ مین اور احتمال ہی یہہ کہ ہو کنایہ قلت برکت زمانہ کی سبب کثرت گناہون کے اور یہہ بھی احتمال ہی کہ مراد ہو اس سی جلد گذرنا دولتونکا اور جلدی ہو چکنا قرون کا پس قریب ہونگی آیسمین زمانہ اونکی یا مراد ہو کوتاہی مدت دنون اور راتون کی جیسی کی اور حدیث مین آیا ہی کہ اخیر زمانہ مین سال مانند مہینی کے مہینہ مانند ہفتہ کی اور ہفتہ مانند روز کی ت اور لیا جاویگا وراثہا یا جاوی گا علم یعنی اوس زمانہ مین بسبب اوٹھالینی علماء کی اور پیدا ہونگی فتنی اور ڈالا جاویگا بخل ف ع ح یعنی بخل قوی اور علی العموم لوگون کی دلون مین ڈالا جاویگا اخیر زمانہ مین اور اطاعت کرینگی اوسکی یہانتک کہ بخل کرینگی اہل حرفہ حرفیکی بنائی مین اور مال والے مال کی دینی مین غیر ذالک اور نہین ہی مراد پا یا جانا اصل بخل کا اسلیی کہ وہ اب بھی موجود ہی جبلت انسان مین مگر جسکو کہ بچاوی اللہ تعالی جیسی فرمایا اللہ تعالی نے ومن یوق شح نفسہ فاولئک ہم المفلحون ت اور بہت ہوگا ہرج عرض کیا صحابہ نے کیا ہی ہرج فرمایا حضرت نے قتل قتل کی یہہ بخاری اور مسلم ف ع قاموس مین ہی ہرج الناس کثرت قتل مین پڑی لوگ فتنہ مین اور اختلاط و قتل مین پس مراد یہان ہرج سی قتل خاص سی کہ ملا ہوا ہو سہو فتنہ کی اور اختلاط کی پس لام آیسمین عہد کی لیی ہی وعن قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لا تذہب الدنیا حتی یاتی علی الناس یوم لا یدری القاتل فیم قتل ولا المقتول فیم قتل فقیل کیف یکون ذالک قال الہرج القاتل والمقتول فی النار رواہ مسلم اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قسم ہی اوسکی ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی نہین جاوی گی اور فانی نہین ہوگی دنیا یعنی ساری یہان تک کہ آویگا آدمیون پر ایک دن یعنی ایک وقت عظیم کہ اوسمین بڑی شر ہوگی نہین جانیگا قاتل کہ کسیخیر مین اور کس سبب سے قتل کیا یعنی مقتول کو آیا جائز تہا اوسکو قتل کرنا یا نہین اور نہ جانیگا مقتول یعنی جسکی جان ماری گئی یا اہل اوسکی کہ کس سبب سی قتل کیا گیا ف یعنی سبب شرعی سی یا غیر شرعی سی حاصل یہہ کہ یونہین اشتباہ سی قتال کرینگی اور تمیز و تشخیص نہین کرینگی کہ حق پر کون ہی اور باطل پر کون چنانچہ یہہ دونو قسمین ہمارے زمانہ مین پائی جاتی ہین ت پس کہا گیا کسطرح ہوگا یہہ یعنی کیا سبب ہوگا کہ اسطرح کی قتل کی واقع ہونیکا کہ نہین پہچانیگا قاتل و مقتول سبب اسکا فرمایا ہرج ف ع یعنی فتنہ اور اختلاط کثیرہ کہ باعث ہی قتل مجہول کا اور معنی یہہ کہ سبب اسکا زور اور جوش بہت سی فتنون سخت کا ہوگا ت مارنیوالا اور مارا گیا پس آگی ہین نقل کی یہہ مسلم نی ف ع ح مارنیوالا بسبب قتل کرنے مسلمان کے دوزخی ہوگا اور مارا گیا اس سبب سے کہ وہ بھی چاہتا تہا کہ ماری اور حریص اور قصد کرنیوالا اوپر تہا اور آدمی بسبب عزم معصیت کے ماخوذ ہوتا ہی اور یہہ حکم بر تقدیر جہل اور عدم تمیز کی ہی پھر اگر بسبب اشتباہ خطا کے اجتہاد اور تحری صواب مین ہو اگرچہ واقع مین صواب نہوگا ایسا نہوگا واللہ اعلم اور اسمین دلیل ہی مذہب صحیح و مشہور کی کہ جو کوئی نیت کری گناہ کی اور اصرار کری نیت پر ہوگا گناہ اگرچہ نکری اوسکو اور نہ بولی اوسکو وعن معقل بن یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العبادۃ فی الہرج کہجرۃ الی رواہ مسلم اور روایت ہی معقل بن یسار سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ثواب عبادت کرنیکا یعنی ساتہہ استقامت اور مداومت اوسکی بیچ زمانہ فتنہ کی اور وقت قتال کی درمیان مسلمانون کی مانند ثواب ہجرت کرنیکی طرف میرے نفل کی مسلم نی ف ع یعنی جیسی کسی شخص نی پہلی فتح مکہ کی دار الحرب سے ہجرۃ کر کر شرف صحبت آنحضرت سی مشرف ہو کر ثواب پایا ویسیہی اس شخص نی بہی ظلمت فتنہ و فساد کیسی منہہ پھیر کر عبادۃ مولی مین مشغول ہو کر ثواب پایا وعن الزبیر بن عدی قال اتینا انس بن مالک فشکونا الیہ ما نلقی من الحجاج فقال اصبروا فانہ لا یاتی علیکم زمان الا الذی بعدہ اشر منہ حتی تلقوا ربکم سمعتہ من نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری اور روایت ہی زبیر بن عدی تابعی سی کہ کہا آئی ہم انس بن مالک کی پاس پس شکایت کی ہمنی طرف اونکی اوسچیز کی کہ پیش آئی ہمکو حجاج بن یوسف ظالم سی یعنی اوسکی ظلم اور ایذا کی شکایت کی پس کہا انس نی کہ صبر کرو اور تحمل کرو اوسکی ظلم و ایذا پر پس نہین آویگا تمپر کوئی زمانہ مگر جو زمانہ کہ بعد اوسکی آویگا بدتر ہوگا زمانہ گذشتہ سی ف پس کیا جانتی ہو تم شاید کہ بعد اوسکی کوئی اور ظلم زیادہ حجاج سی پیدا ہو پس صبر کرو ت یہانتک کہ ملو تم پروردگار اپنی سی یعنی روز آخرت کی سی ہی یعنی یہہ حدیث تمہارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی ف ع اس حدیث مین اشکال لاتی ہین زمانہ عمر بن عبد العزیز کا اور حضرت عیسی اور مہدی علیہما السلام کا بعد زمانہ حجاج کی ہی اور وہ بدتر اوسی نہین بلکہ بہتر ہی پس کیسی اور بعضی زمانہ گذشتہ سی جواب اوسکا یہہ دیا ہی کہ یہہ فرمانا اور خبر دینا حضرت کا باعتبار اکثر و اغلب کی ہی اور مراد ان زمانون سی زمانہ حجاج سی زمانہ دجال تک ہی اور

زمانہ عیسیٰ و مہدی کا مستثنیٰ ہی اور مقصود صبر و تسلی دینی ہی امت کو اور تعلیم اور ترغیب و تحریص ہی کہ کہا جاوی کہ زمانہ عیسیٰ کا مستثنیٰ ہی شارع کی کلام سے اور باقی زمانوں میں بدتر ہی موجود ہی کسی کسی اعتبار کر کسی کسی جگہ کسی کسی امر میں از راہ علم کی اور عمل کی اور استقامت وغیرہ کی کہ بیان اسکا طویل ہے اور یہ تعقیضا دور یکا ہی زمانہ حضرت کی ہی کہ جون جون زمانہ حضرت کے زمانہ سی دور ہوتا جاتا ہی بدی و خرابی زیادہ ہوتی جاتی ہی حتی کہ صحابہ نی باوجود اس صفائی باطن کے حضرت کے دفن کے بعد حال اپنا متغیر پایا اور بعضی بزرگون سی منقول ہی کہ ایکبار خطرہ گناہ کا اگر جاتا رہا پھر بعد ایک مدت کی جو آیا دفعہ نہوا سو چی سبب اسکا کچھ نہ پایا سوا اسکی کہ یہہ ظلمت بسبب دوری کی ہی نور زمانہ حضرت کیسی کہ سبب سے حاصل ہوتی ایسی خطرون کی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عَنْ حُذَیْفَةَ** قَالَ وَاللّٰهِ مَا أَدْرِیْ أَنَسِیَ أَصْحَابِیْ أَمْ تَنَاسَوْا وَاللّٰهِ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ إِلَى أَنْ تَنْقَضِیَ الدُّنْیَا یَبْلُغُ مَنْ مَعَهُ ثَلٰثَمِائَةٍ فَصَاعِدًا إِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهٖ وَاسْمِ أَبِیْهِ وَاسْمِ قَبِیْلَتِهٖ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ کہا حذیفہ نی قسم ہی خدا کی نہین جانتا مین کہ بھول گئی یا میری یا اظہار بھولنی کا کرتی ہین یعنی بھولی نہین بتکلف اظہار بھولنی کا کرتی ہین قسم خدا کی نہین چھوڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ذکر کسی فتنہ کی کہ بیچنی والیکا **ف** یعنی جو کہ باعث ہو فتنہ کا مانند عالم کی کہ نکالی بدعت اور حکم کری لوگون کو اوسکی کرنیکا یا مانند امیر ظالم کی کہ باعث ہو قتل و قتال کا **ت** تمام ہونی دنیا تک ایسا کہ پہنچی والا فتنہ کا کہ پہنچی مقدار تابعدارون اوسکی کی تین سو کو اور زیادہ کو مگر تحقیق ذکر کیا اوسکو واسطی ہمارے ساتھ نام اوسکے اور نام باپ اوسکی اور نام قبیلہ اوسکے **ف** ظاہر قید عدد تین سو کی اسلیی نکالی کہ اجتماع اسقدر آدمیونکا باعث ہوتے مفسدہ کا اور لاحق ہونی ضرر کا اکثر ہوتا ہی اور اگر کم سی ہون تو اعتبار نہین کہتی **وَعَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَخَافُ عَلٰى أُمَّتِیَ الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّیْنَ وَإِذَا وُضِعَ السَّیْفُ فِیْ أُمَّتِیْ لَمْ یُرْفَعْ عَنْهُمْ إِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سوا اسکی نہین کہ ڈرتا ہون مین اوپر امت اپنی کی سردارون گمراہ کرنیوالون سی **ف** ح یعنی لوگو نکو بسبب کہنے اپنی کی اسلیی کی ضرر اونکی گمراہی کا اکثر اور بدتر ہی اور ون کے گمراہی سی **ت** اور جب کہی جاویگی تلوار امت میری مین یعنی قتل واقع ہوگا نہین اوٹھائی جاوی کی اوسی قیامت تک قتل کی بود اور ترمذی **ف** ح ع یعنی کہین کہین لڑائی ہوتی رہیگی اور مصداق اس خبر کا واقعہ امیر المومنین عثمانؓ کا ہی اول ہی قتل واقع ہوا اسلام مین اور بعد اون کے باقی ہی تا ہنوز اور بموجب خبر مخبر صادق کے روز قیامت تک باقی رہیگا اور ائمہ جمع ہی امام کے اور امام کہی ہین پیشوا اور رئیس قوم کو اور اوسکو کہ بلاوی لوگون کو طرف قول کے یا فعل کی یا اعتقاد کی **وَعَنْ** سَفِیْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْخِلَافَةُ ثَلٰثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ یَكُوْنُ مُلْكًا ثُمَّ یَقُوْلُ سَفِیْنَةُ أَمْسِكْ خِلَافَةَ أَبِیْ بَكْرٍ سَنَتَیْنِ وَخِلَافَةَ عُمَرَ عَشْرًا وَعُثْمَانَ اثْنَیْ عَشْرَةَ وَعَلِیٍّ سِتَّةً رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت سفینہ سے کہ کہا اوسنی سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی خلافت یعنی خلافت حق یا پسندیدہ اللہ اور رسول کی کہ موافق سنت اور اتباع طریقہ حق کی ہو یا کاملہ یا متصلہ تین برس تک ہوگی پھر آگی ہو جائی گی خلافت بعد تین برس کی بادشاہت **ف** ح ع ترجمہ حضرت شیخ کی مین بعد لفظ ملکا کی عضوضا بھی ہی یعنی گزندہ کہ لوگ گزند ستم اونکیسی اس مین ہون اور راہ عدالت اور دین پوری کی جیسی چاہیی جاری نہو اگرچہ اطلاق اس نام کا از راہ مجاز کی اور یعنی اسکی کہ خلق گذری ہوونکی ہین درست ہے لیکن حقیقت خلافت کی کہ آنحضرتؐ نی اوسکی طرف اشارہ کیا ہی تیس ہی برس کی خلافت خلفاء اربعہ کے اوسمین بھی اور اگر اونکو امیر المومنین کہین تو بعید نہین کہ امیر اور حاکم مین مسلمانون پر احکام ظاہر مین اور شرح عقائد مین ہے کہ احادیث مین کہ اول ہوتا ہے اہلی حل و عقد متفق تہے اوپر خلافت خلفاء ثلاثہ اور بعضی مردانے کے مانند عمر بن عبد العزیز کی جواب یہہ کہ شاید مراد یہہ ہو کہ خلافت کاملہ کہ جسمین آمیزش نہو مخالفت حق کی تیس برس ہوگی اور بعد اوسکے کبھی ہوگی اور کبھی نہین انتہی اور جانا چاہیی کہ مروانیہ بعض اول یزید مین معاویہ ہوا پھر بیٹا اوسکا معاویہ بن یزید پھر عبد الملک پھر ولید پھر سلیمان پھر عمر بن عبد العزیز پھر یزید بن عبد الملک پھر ولید بن یزید پھر یزید بن ولید پھر مروان بن محمد پھر نکلی اوسنی خلافت طرف اولاد عباس کی **ت** پھر کہتا ہی سفینہ **ف** ع یعنی مولی آنحضرتؐ کا کہ راوی اس حدیث کا ہی اپنے

راوی سی یا عام خطاب کرتا ہی اوسطی سجہانی حساب تیس برس کی ت کہ حساب کرو یا در کہ مدت خلافت ابی بکر کو دو برس اور مدت خلافت عمر کو دس برس اور مدت خلافت عثمان کو بارہ برس اور مدت خلافت علی کو چھ برس نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے ف ح یہہ حساب تقریبی ہی مبنی ہی اوپر حذف کسور کی الا خلافت حضرت ابو بکر کی جیسکی جامع الاصول وغیرہ مین مذکور ہی دو برس اور چار مہینی اور خلافت حضرت عمر کی دس برس اور چھ مہینی اور خلافت حضرت عثمان کی بارہ برس چند روز کم اور خلافت حضرت علی کی چار برس اور نو مہینی اس حساب سی خلافت چارون خلفاء کی اونتیس برس اور سات مہینی مین تمام ہوتی ہی اور پانچ مہینی جو باقی رہی اونمین حضرت امام حسن خلیفہ رہی پہر یہہ بھی خلفاء مین سی ہوئی **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيَكُونُ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهُ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا الْعِصْمَةُ قَالَ السَّيْفُ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ السَّيْفِ بَقِيَّةٌ قَالَ نَعَمْ تَكُونُ إِمَارَةٌ عَلَى أَقْذَاءٍ وَهُدْنَةٌ عَلَى دَخَنٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَنْشَأُ دُعَاةُ الضَّلَالِ فَإِنْ كَانَ لِلّٰهِ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً جَلَدَ ظَهْرَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ فَأَطِعْهُ وَإِلَّا فَمُتْ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلَى جِذْلِ شَجَرَةٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ بَعْدَ ذٰلِكَ مَعَهُ نَهَرٌ وَنَارٌ فَمَنْ وَقَعَ فِي نَارِهِ وَجَبَ أَجْرُهُ وَحُطَّ وِزْرُهُ وَمَنْ وَقَعَ فِي نَهَرِهِ وَجَبَ وِزْرُهُ وَحُطَّ أَجْرُهُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَنْتَجِعُ الْمَهْرُ فَلَا يُرْكَبُ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ هُدْنَةٌ عَلَى دَخَنٍ وَجَمَاعَةٌ عَلَى أَقْذَاءٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الدَّخَنِ مَا هِيَ قَالَ لَا تَرْجِعُ قُلُوبُ أَقْوَامٍ عَلَى الَّذِي كَانَتْ عَلَيْهِ قُلْتُ هَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ النَّارِ فَإِنْ مُتَّ يَا حُذَيْفَةُ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلَى جِذْلِ شَجَرَةٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَتَّبِعَ أَحَدًا مِنْهُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی حذیفہ سی کہا مینی یا رسول اللہ کیا ہوگی بعد اس خیر کی شر یعنی اسلام کی بعد کفر ہوگا جیسی کہ تہی پہلی اسلام کی شر یعنی کفر فرمایا ہان ہوگی بعد اسلام کی شر کہا مینی کہ کیا طریق ہی بچاؤ کا اوس شر سی فرمایا تلوار ف ح یعنے حاصل ہوگا بچاؤ اوس سے بسبب استعمال تلوار کی یا طریق بچاؤ کا یہہ ہی کہ ماری اونکو ساتہہ تلوار کی کہا قتادہ نے کہ مراد اس جماعت سی وہ لوگ ہین کہ مرتد ہوگئی بعد وفات آنحضرت کے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین ت کہا مینی کیا باقی رہینگے اہل اسلام بعد قتال اور لڑنی کی کافرون سی اور صلاحیت کرینگے اوس زمانہ کی لوگ امارت اور امانت کی اور جمع اور متفق ہونی لوگون کی اوپر فرمایا ہان ہوگی امارت یعنی حکومت اور سلطنت اوپر فساد کی ف ح ع اقذار جمع قذی کی ہی اور قذی جمع قذاۃ کی اور قذاۃ کہتی ہین اوسخیر کو کہ پڑتی ہی آنکہہ اور پانی مین قسم غبار اور تنکی وغیرہ سی یعنی اجتماع لوگونکا امرار پر ساتہہ کراہیت اور فساد اور انکار دل کی ہوگا نہ ساتہہ خوشی اور رضا اور صفائی باطن کی جیسی کہ جو آنکہہ کہ اوسمین تنکا وغیرہ جا پڑتی ہی ظاہر اوسکا اچہا بچہا ہی اور اندر سی دکہتی ہی اور کہا قاضی نے کہ معنی یہہ ہین کہ ہوگی امارت مل ہوئی ساتہہ کچہہ بدعتون اور کرنی منہیات کے ت اور ہوگی صلح اوپر کدورت کی ف ح ع ہدنہ ساتہہ پیش اور جزم دال مہملہ کی صلح اور اصل مین یعنی سکون و آرام کی ہی اور دخن ساتہہ زبر دال اور خ کی خاص یعنی دہوان یعنی صلح ہوگی ساتہہ فریب و نفاق کے جیسی کہ پہلی گذرا اور یہہ جملہ پیچہ حکم تاکید پہلی جملہ کی ہی اور اسمین اشارہ ہی طرف صلح حضرت امام حسن کے ساتہہ معاویہ کی اور سپرد کردینی ملک کی اونکو اور قرار پانی امارت کی اونپر اور اسی معلوم ہوا کہ معاویہ بسبب صلح حضرت حسن کی نہین ہوئی خلیفہ جیسی کہ وہم کیا ہی بعضون کو اوسکات کہا مینی بعد اسکی کیا ہوگا فرمایا کہ پہر پیدا ہونگی بلانیوالی طرف گمراہی کی ف ح یعنی ایک جماعت پیدا ہوگی امراء مین سے کہ بلاوینگی لوگونکو طرف بدعات کی اور گناہونکی ت پس اگر ہو واسطی اللہ کے خلیفہ زمین مین یعنی امیر موجود موزمین پر اگرچہ یہہ ہو صفت اوسکی کہ ماری کوڑی تیری پیٹہہ پر یعنی ماری تجکو تو حکم اور لی لی مال تیرا یعنی ازراہ غصب کے پس اطاعت کر اوسکی یعنی جبتک کہ خلاف حکم خدا اور رسول اوسکی حکم نکری تا نہ اوہی فتنہ اور اگر نہو خلیفہ پس تو استحاضہ کہ تو لازم کر تنہا الا ہو جڑ کسی درخت کی ف ح یعنی گوشہ پکڑ لوگون سی اور گذار عمر ساتہہ صبر و سختی کی جنگلون مین نیچی ایک درخت کی اور قناعت کر ساتہہ چبانی گہاس اور بکری کی اور بعضون نے جملہ والا ملت کو متعلق قاطعہ کی کہا ہی یعنی اور اگر طاعت نکریگا تو خلیفہ کی تو مریگا تو حالت شدت و سرگردانی مین

اور بعضی نسخون مین بجای فمت کی فمت آیا ہی ساتھہ لفظ ماضی کی قیام ہی یعنی اگر ایسا نہو تو اوسکہ اور جا اور کسی درخت کی جڑ مین پناہ پکڑت کہا یعنی پھر کیا ہوگا فرمایا پھر نکلیگا دجال یعنی امام مہدی کی زمانہ مین بعد اوسکے او یعنی بعد واقع ہونی شر اور فتنون مذکورہ کی اس طرح کہ اوسکی ساتھہ ہوگی پانی کی اور اگ ف ع یعنی خندق اگ کی کہا بعضون نے کہ یہہ دونون چیزین بوجہہ تخیل کی ہونگی بطریق سحر اور سیمیا کی کہا بعضون نے کہ پانی اوسکا حقیقت مین اگ ہوگا اور اگ اوسکی پانی انتہی اور حضرت شیخ نی لکہا ہی کہ ظاہر یہہ ہی کہ یہہ محمول ہی حقیقت پر اور احتمال یہہ بہی ہی کہ مراد لطف و قہر اور وعد و عید ہو ت پس جو کوئی پڑا اوسکے اگ مین ف یعنی جنی مخالفت کی اوسکی یہانتک کہ ڈالا دجال نی اوسکو اپنی اگ مین اور اگ کو جو اضافت کی اوسکی طرف اسمین اشارہ ہی اوسکی طرف کہ نہیز ہوگی وہ اگ حقیقت بلکہ سحر ہوگی ت ثابت ہوا اجر اوسکا ف یعنی بسبب صبر کی اوپر ثابت رہنی اوسکی کی دین خدا پر اور بسبب طلب کرنی رضا اوسکی اور اوتارا گیا بوجہہ اوسکی پہلی گناہون کا اوسکی گردن ہی ت اور جو کوئی پڑا اوسکی نہر مین ف یعنی بسبب فرمان برداری اوسکی کی اور ایمان لانیکی اوسپر بسبب طمع دنیا اور محبت زندگانی اوسکیکی ثابت ہوا بوجہہ گناہ حال کا اور اوتارا گیا ثواب اوسکا یعنی باطل ہوا عمل سابق اوسکا ت کہا حذیفہ نی کہ کہا مینی پھر گیا ہوگا فرمایا پھر جنایا جاویگا بچہ گہوڑیکا پس سواری نہین دیکہا یہان تک کہ برپا ہوگی قیامت ف ح لفظ بنیج ساتھہ صیغہ مجہول کی نتج سی ہی انتاج سی اور کہا ہی علمانی کہ نتج بمعنی تولید یعنی جنانی اور خدمت و تدبیر اوسکی جنی کی کرینگی جیسی کہ دایہ ان کی کرتی ہی اور انتاج بمعنے پہنچنی وقت ولادت کی اور مہر ساتھہ پیش میم اور جزم ہ کی بمعنی بچہیری کی اور مہرہ ساتھہ ہ کی مادہ یعنی بچہیری اور یرکب ساتھہ پیش ی اور زبر کاف کے پہنچنا وقت سوار ہونی کو یعنی قابل سواری کی ہونا اور مراد اوس سے زمانہ عیسی علیہ السلام کا ہی اہلیی کہ اوسوقت سی روز قیامت تک سواری گہوڑون پر نہ واقع ہوگی بسبب نہونی کفار کی اور نہ ہونی احتیاج لڑائی کی یا مراد یہہ ہی کہ بعد نکلنی دجال کی آنی قیامت تک زمانہ دراز نہین ہونی کا قلیل ہوگا یعنی اوسوقت ہی قیامت قریب ہوگی بقدر زمانہ پیدا ہونی بچہیری کی تا پہنچنی وقت سوار ہونی کی اوسپر اور یہہ معنی ظاہر اور موافق ہین ساتھہ احادیثون کی کہ اس باب مین آئی ہین ت اور ایک روایت مین یعنی بدلی یکون امارة علی قدار الحمل کی یون آیا ہی کہ فرمایا صلح ہوگی درمیان لوگون اور اوسوقت کی ظاہر مین ساتھہ کدورت باطن کی اور اجتماع ہوگا ساتھہ ناخوشیون دل کی کہا مینی یا رسول اللہ ہذہ تہ علی الدخن کہ آپنی فرمایا اوسکی کیا معنی ہین فرمایا نہ رجوع کرینگی دل نرم قوم کے اوپر اوس حال وصفت کی کہ تہی دل اوس حال پر یعنی نہین ہونگی دل اونکی صاف کینہ اور بغض سے جیسی کہ تہی صاف پہلی اس سی بیچ سابق زمانہ اسلام کی یا جیسیکہ تہی پہلی آنی کدورت کی سی ت کہا مینی کیا بعد اس خیر کی کہ ملی ہوئی ہی ساتھہ شر کی اور بعد اس صلح یا نفاق کی اور شر ہوگی فرمایا ہان بعد اسکی شر ہوگی وہ ایک بڑا فتنہ ہی اندہا اور بہرا ف ح یعنی لوگ اوس فتنہ مین نہ حق دیکہین گی اور نہ سنین گی اور نہ اندہی پن کی اور بہری پن کی طرف فتنہ کی مجازا ہی اور حقیقت مین لوگ ایسی ہون گی اوس فتنہ کی وقت مین ت اوس فتنہ پر ہونگی بلانیوالی ف ع یعنی ایک جماعت قایم ہوگی اوس فتنہ کی برپا کرنی پر اور باعث ہوگی لوگون کو طرف قبول کرنی اوسکیکی ت گویا کہ کوہڑی ہین اوپر دروازون دوزخ کی بلاتی ہین خلق کو طرف اوسکی یہانتک کہ اکہٹی داخل ہون اوسمین پس اگر مری تو ای حذیفہ احالمین کہ لازم کرنیوالا ہو جڑ درخت کی بہتری تیری لئی اس سے کہ پیروی کرے تو کیسکی اہل فتنہ مین سی نقل کی یہہ ابو داؤد نے

وعن ابی ذر قال کنت ردیفا خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما علی حمار فلما جاوز بنا بیوت المدینة قال کیف بک یا ابا ذر اذا کانت بالمدینة جوع تقوم عن فراشک ولا تبلغ مسجدک حتی یجهد ک الجوع قال قلت اللہ ورسولہ اعلم قال تعفف یا ابا ذر قال کیف بک یا ابا ذر اذا کان بالمدینة موت یبلغ البیت العبد حتی انہ یباع القبر بالعبد فقال قلت اللہ ورسولہ اعلم قال تصبر یا ابا ذر قال کیف بک یا ابا ذر اذا کان بالمدینة قتل تعم الدماء حجار الزیت قال قلت اللہ ورسولہ اعلم قال اتانی من انت منہ قال قلت والبس السلاح قال شارکت القوم اذا قال فکیف تصنع یا رسول اللہ ان خشیت ان یبهرک شعاع السیف فالق ناحیة ثوبک علی وجهک لیبوء باثمک واثمہ رواہ ابو داؤد

اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا ابو ذر نی تنہا مین سوار ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایکدن گدہی پر ف ع ہمین دلالہ ہی اوپر کمال تواضع اور حسن سلوک آنحضرت کے صحابہ سی اور اوپر کمال قرب ابو ذر کی حضرت سی اور اوپر خوب طرح سننی اور یاد رکہنی اونکی کی حدیث کو ت پس شکیہ آگی بڑہی ہم مدینہ کی کہروان سی فرمایا آپنی کیا حال ہوگا تیرا ای ابو ذر جبکہ ہوگی مدینہ مین بہوک یعنی خاص تجکو یا قحط عام اوٹہیگا تو بچونی اپنی سی اور نہین پہنچ سکیگا اپنی مسجد کو یہانتک کہ شقت مین ڈالیگی تجکو بہوک ف ح یعنی بسبب ضعف بہوک کی ایسا ہو جائیگا تو کہ بغیر مشقت تمام کی مسجد مین نہین پہنچ سکیگا نماز کی لیئی ت کہا ابو ذر نی کہ کہا مینی اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی ساتہہ اسکی یعنی مین نہین جانتا تہا کہ کیا کرون مین جو کچہہ فرمایی سو کرون فرمایا پارسائی کر ای ابو ذر ف ع یعنی صلاح و تقوی کرنا اور صبر کرنا بہوک کی ایذا پر اور باز رکہنا اپنی تئین حرص سی اور شبہ سی اور سوال کرنی سی مخلوق سی اور طمع سی اوس ذلت سی اگی مخلوق کی ت فرمایا کیا حال ہوگا تیرا ای ابو ذر جبوقت کہ ہونگی مدینہ مین موت یعنی بسبب قحط کی یا وبا کے لوگ بہت مرینگی پہنچی گہر قیمت غلام کو ف ع مراد گہر سی قبر سی یعنی پہنچی گی قیمت جگہہ ایک قبر کی قیمت غلام کو از بسکہ لوگ بہت مرینگے جگہہ قبر کی لوگونکو مشکل سی ہاتہہ لگی اور اوسمین تنگی اس حد کو پہنچیگی کہ جگہہ ایک قبر کی بقیمت ایک غلام کی ہاتہہ لگی چنانچہ واضح کر کر فرمایا اس بہام کو ت یہانتک کہ پہنچی جاویگی جگہہ قبر کی قیمت غلام کو کہا ابو ذر نی کہ کہا مینی اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی نہین جانتا مین کہ کیا کرون فرمایا آنحضرت نے بزور صبر کرنا ای ابو ذر ف ع لفظ تصبر ساتہہ تشدید باب تفعل سی اور ایک نسخہ مین تصبر صیغہ مضارع کا کہ خبر ہی یعنی امر کی یعنی صبر کرنا بلا پر اور جزع فزع نکرنا حاضر پر اور راضی رہنا تقدیر پر اور نہ بہاگنا مدینہ سی ت پہر فرمایا آنحضرت نی کیا حال ہوگا تیرا ای ابو ذر جبوقت کہ ہونگے مدینہ مین قتل کرنا تک خون احجار الزیت کو ف احجار الزیت نام ایک جگہہ کا ہی جانب غربی مدینہ کے کہ اوسمین پتہر سیاہ ہین گویا کہ اوپر تیل پتہون کا ملا ہی دریہہ خبر دی آنحضرت نے واقعہ حرہ کی اور وہ نہایت بڑا واقعہ ہے کہ زبان اور کان کلام کرنیوالی اور سننی والی کی تحمل کہنی اور سننے اوسکیکا نہین کہتی اور وقوع اوسکا بیچ زمان شقاوت نشان یزید بن معاویہ کے ہی بعد از واقعہ قتل امام حسین رض کی بہت سا لشکر مدینہ منورہ کو بہیجا اور تنگ حرمت اوس شہر اطہر اور مسجد شریف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی کی اور صحابہ و تابعین کی جماعت کثیرہ کو قتل کیا اور اوربہت سے خرابیان کین کہ کہہ نہین سکتے اور بعد خراب کرنی مدینہ کی ہی لشکر مکہ کو بہیجا اور اوسی سال وہ شقی واصل جہنم ہوا ت کہا ابو ذر نی کہ کہا مینی اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا آنحضرت نی جانا تو اوسکی پاس تو اوس سے ہی ف ع یعنی پہر جانا تو اوسکی پاس کہ آیا ہی اور نکلا ہی تو اوسکی پاس سی یعنے جانا تو اوسکی پاس کی موافق تیری دین تیری مین اور سیرت تیری مین اور کہا قاضی نی کہ مراد یہ ہے کہ جانا تو اپنی اہل و اقارب کے پاس اور اپنی گہر مین جا بیٹہہ کہا طیبی نی کہ رجوع کر اپنی امام کیطرف کہ جسکا تابع ہی اور یہہ ظاہر تر اور مناسب تر ہی ساتہہ قول ابی ذر کی ت کہ کہا مینی اور پہنون مین ہتیار اپنی اوسوقت اور لڑون مین قوم فتنہ انگیزی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شریک ہوا تو قوم کی اوسوقت ف ع یعنی ہتیار پہن کر لڑیگا مانند اونکی ہوگا گناہ مین اور فتنہ انگیزی مین یعنی ہتیار نہ پہنا اور رہنا امام کے ساتہہ اور ارتباط صلاح کے ساتہہ اور لڑنا نہین یہانتک کہ حاصل ہو تجکو فلاح یہہ حاصل کلام طیبی کا ہی لیکن اوسپر یہہ شبہہ آتا ہی کہ جب امام اوسکا قتال کری تو کیونکر جائز ہوا اوسکو باز رہنا قتال سے ساتہہ اوسکی اور کہا ابن ملک نی کہ قول حضرت کا مشارکت واسطے تاکید زجر کی ہی خونریزی والا شرع مین دفع کرنا خصم کا کہ ناحق خونریزی کو آوی واجب ہے تمام ہوا قول ابن ملک کا اور طیبی نے بہی اسکو ذکر کیا ہی اور قرار دیا ہی اور صواب یہہ ہے کہ دفع کرنا جائز ہی جبکہ ہو دشمن مسلمان اگر نہ ترتب ہو مفسدہ بخلاف اسکی کہ موعدہ کا فر تو اوسمین واجب ہے دفع کرنا اوسکا جس طرح کہ ممکن ہو ت کہا مینی کہ پس کیا کرون مین یا رسول اللہ فرمایا اگر ڈر تو کہ روشن ہوا اور غلبہ کری تجہپر چمک تلوار کی یعنی اگر کوئی چاہے کہ تجہپر تلوار چلاوے اور تجکو مار ی تو ڈال تو کونا اپنی کپڑی کا اپنی منہہ پر ف ع یعنی منہہ اپنا ڈانک لی اور تغافل کر تا کہ نہ دیکہی تو اور ڈری نہین یعنی اوسی لڑنہین اگرچہ وہ لڑین تجہی بلکہ تا بعد کر اپنی نفس کو قتل کی یعنی اسلیے کہ وہ اہل اسلام سے ہونگی اور جائز ہوگا ساتہہ اونکی نہ لڑنا اور تابعدار ہو جانا جیسکا اشارہ کیا طرف اسکی ساتہہ قول اپنے ک ت تا کہ پہری قاتل ساتہہ گناہ تیری کی یعنی گناہ قتل تیری کی اور ساتہہ گناہ اپنے قتل کے یہہ ابو داؤد نے ف ع یعنی ساتہہ گناہون اپنی کی اور جانیکے کہ واقعہ کا ستہ میرے

اور موت ابی ذر کی سنہ بتیس ۳۲ مین بیچ آخر خلافت عثمان رضہ کی اور ابوذر نی واقعہ حرہ کا نہین پایا پس گویا آنحضرتؐ پر وقوع اس واقعہکا مذبہ مین کشف کیا گیا بغیر تعین وقت اوسکیکی پس خبر دی آنحضرتؐ نی اوسکی واقع ہونیکی ابوذر کو اور وصیت کی ساتھہ صبر کرنی اور ثابت رہنی کی اوسپر بفرض احتمال پانی اوسکیکے اوسکو اور وقوع بہوک اور موت کا مدینہ مین احتمال ہی کہ مدینہ مین واقع ہوئی ہوا اور ابوذر نی اوسکو پایا ہو جیسیکہ عام الرمادہ اور غیرہ مین یا حال اسکا بھی سے اقتیاس پر ہو واللہ اعلم **وعن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کیف بک اذا بقیت فی حثالۃ من الناس مرجت عھودھم واماناتھم واختلفوا فکانوا ھکذا وشبک بین اصابعہ قال فیم تامرنی قال علیک بما تعرف ودع ما تنکر وعلیک بخاصۃ نفسک وایاک وعوامھم وفی روایۃ الزم بیتک واملک علیک لسانک وخذ ما تعرف ودع ما تنکر وعلیک بامر خاصۃ نفسک ودع امر العامۃ رواہ الترمذی وصححہ

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اے عبد اللہ بن عمرو کو کہ کیا حال ہوگا تیرا جسوقت کہ چھوڑا جاویگا تو بیچ ناکارہ لوگونکی **ف** ع حثالہ ساتھہ پیش ح اور ثلثہ کی پوست یعنی بہوسی جو اور چانول وغیرہ کی اور ناکارہ ہر چیز کا **ترجمہ** رل مل جاوینگی اور فاسد ہوجینگی عہد اونکی اور امانتین اونکی **ف** ع یعنی نہین ہونگی امراونکا مستقیم بلکہ ہوگا ہر ایک ہر لحظہ مین علیحدہ وضع پر اور وفا عہد نہین کرینگی اور خیانت کرینگی امانتو مین **ترجمہ** اور اختلاف کرینگی آپس مین پس ہونگی اسطرح پر اور داخل کہین آنحضرتؐ نی انگلیان مبارک اپنی اونگلیون مین **ف** ع یعنی سمجھانیکی لیی صورت دکھادی اختلاف کی کہ اسطرح ایک دوسرے سے نزاع کرتی ہونگی اور درپی ہلاکت کی ہونگی اور مختلط ہوگا امر دین اونکیکا پس نہین پہچانا جائیگا امین خائن سے اور نہ نیک بدکار سے اور یہہ انگلیان اونگلیون مین لانی کہی واسطے تصویر اجتماع اور الفت کے بہی ہوتے ہی جیسیکہ بیچ باب قسمت خمس غنائم کی بیچ بیان اتفاق بنی ہاشم کی اور بنی عبد المطلب کے کر کر دکھایا اور اصل معنی تشبیک کی ملانی اور درلانی چیزونکی ہی آپس مین اور یہہ دونون صورتین ظاہری **ترجمہ** کہا عبد اللہ نی پس کیا فرماتی ہین آپ مجکو فرمایا لازم پکڑ اور کروہ چیز کو پہچانی تو ہو نا اوسکا حق اور چھوڑ دی تو اوسچیز کو کہ برا جانی تو اور لازم پکڑ امر نفس کو اور دور رکہہ اپنی تئین عوام لوگونسی **ف** ع یعنی اپنی دین کے محافظت کر اور لوگونکی خیال مت پڑا اور یہہ رخصت ہی بیچ ترک کرنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی جبکہ بہت ہون شریر اور ضعیف ہون نیک **ترجمہ** اور ایک روایت مین ہین آیا ہی کہ لازم پکڑ اپنی گہر کو اور ہمیشہ رہ اپنے گہر مین رہ اور باہر نہ نکل بی ضرورت اور مضبوط کر اپنی پر زبان اپنے کو **ف** ع اور نہ کلام کر بیچ احوال لوگونکی تاکہ نہ ایذا دین تجکو **ترجمہ** اور لی تو اوسچیز کو کہ نیک جانتا ہی اور چھوڑ دی اوسچیز کو کہ برا جانتا ہی اور لازم پکڑ تو کام نفس اپنی کو اور چھوڑ دی کام عوام کو نقل کی یہہ ترمذی نی اور صحیح کہا اسکو **ف** ع جانا چاہیی کہ رخصت دی آنحضرتؐ نی عبد اللہ بن عمرو کو ساتھہ جمع رہنی کے لوگون مین بیچ ظاہر کی اور حکم کیا اونکو ساتھہ تہذیب اور اصلاح نفس اپنی کی خاصتہً اور نہ تعرض اور کاوش کرنی کی احوال عوام لوگونسی اور حکم کیا خذیفہ کو باہر نکلنیکا لوگونمین سی طرف جنگل کی اور لازم کرنی عزلت کی بالکل پس ارشاد کیا ہر ایک کو ساتھہ اوسچیز کی کہ لایق حال اوسکیکی تہا اور اصلاح اوسکی اوسمین تہی اور میسر تہا حاصل ہونا اوسکا اوسکو جیسیکہ مرشد کیا کرتی ہین اور حقیقت حال یہہ ہے کہ عبد اللہ بن عمرو جوانی مین نہایت عابد تہی کہ ہرگز افطار نہ کرتی اور رات کو سوتی نہین اور عورت کے طرف میل نہ کرتی پس باپ انکی عمرو بن العاص اونکو آنحضرت کی پاس لائی پس اپنے شدت ریاضت و مجاہدہ سی باز رکہا اور روزہ رکہنی تین روز کا اور قیام تہائی یا چہٹی حصہ شب کا حکم فرمایا اور نگاہ رکہنی رضا باپ کے وصیت کی پس بحکم ضرورت کی وہ ایام فتنہ مین بہی اپنے باپ کی ساتھہ کہ وزیر معاویہ کی بہی ملی رہتے اور حق وصیت آنحضرتؐ کا بجا لاتی اور جیسا کہ فرمایا تہا مشغول کار مین رہتی بار ہا وہ کہتی کہ تو مین سے ہی کسو سے ہم مین نہین یہ تہا یہہ کہتی مین خیر مین تمہارا شریک ہون اور شر مین نہین اور باطن مین اہل بیت سی رابطہ محبت کا محکم رکہتی **وعن** ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان بین یدی الساعۃ فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل فیھا مؤمنا

وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي فَكَسِّرُوا فِيهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوا فِيهَا أَوْتَارَكُمْ وَاضْرِبُوا سُيُوفَكُمْ بِالْحِجَارَةِ فَإِنْ دُخِلَ عَلَى أَحَدٍ مِنْكُمْ فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنَيْ آدَمَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ ذِكْرُ إِلَى قَوْلِهِ خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي ثُمَّ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ كُونُوا أَحْلَاسَ بُيُوتِكُمْ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْفِتْنَةِ كَسِّرُوا فِيهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوا فِيهَا أَوْتَارَكُمْ وَالْزَمُوا فِيهَا أَجْوَافَ بُيُوتِكُمْ وَكُونُوا كَابْنِ آدَمَ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابی موسیٰ ہی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ پہلی آنی قیامت کی فتنی ہونگی مانند ٹکڑون رات اندھیری کی یعنی شدتین اور اندھیرین اور منطاہر ہونی اونکی امرین صبح کریگا شخص صبح اول فتنونکی مومن اور شام کری گا کافر اور شام کریگا مومن اور صبح کریگا کافر ف ع یعنی ساعت لساعت منقلب ہونگی احوال اور افعال اور اقوال لوگونکی کبھی عہد باندھینگے اور کبھی توڑینگی کبھی امانت دار ہونگی کبھی خائن کبھی سنت پر عمل کرینگی کبھی بدعت پر کبھی مومن ہونگی کبھی کافر وغیر ذالک بیٹھنی والا اونمین بہتر ہوگا کھڑی سی اور چلنی والا بہتر ہوگا دوڑنیوالی سی ف ع یعنی جتنا اونسی دور ہوگا بہتر ہوگا قرب اونکی سی اور بیان مفصل اسکا پہلی فصل مین ہو چکا ہی پس جب دیکھو تم امر ایسا ترجمہ تو توڑ ڈالو کمانین اپنی اور کاٹ ڈالو تانتین چلی اپنی کمانون کی ف ع اسمین نہایت مبالغہ ہی اسلیی کہ نہین سے نفع چلہ کی ہونی مین باوجود ٹوٹ جانی کمانونکی ترجمہ اور مار دو اپنی تلوارونکو پتھر پر یعنے تیزی تلوار کی دور کرو پس اگر داخل کیا جاوی یعنی آوی کوئی کسی پر مارنی کی لیی تو چاہیی کہ ہووی وہ مانند بہترین دو بیٹون آدم کی ف ع یعنی صبر کری اور مقابلہ نکری یہانتک کہ مارا جاوی مانند ہابیل کی اور نہو قاتل مانند قابیل کے ترجمہ نقل کی یہہ ابو داود نی اور ایک روایت ابی داود کی مین ذکر کی گئی حدیث تا قول انکی خیر من الساعی ف ع اور اسمین فکسروا فیہا الخ نہین ہی بلکہ بعد خیر من الساعی کی یہہ عبارت ہی کہ ترجمہ پھر کہا بعضے صحابہ نی کہ پس کیا فرماتی ہین آپ سکو اوسمین کہ کرین اوسمین فرمایا حضرت نی ہو تم ٹاٹ اپنے گھرونکی ف ع یعنی جیسی ٹاٹ اچھی فرش کے نیچی ہمیشہ بچھا رہتا ہی ایسی ہی تم ہو اپنی گھرونمین ہمیشہ رہنا نہ باہر نکلنا تاکہ نہ پڑو فتنہ مین کہ تمہاری دین کو تباہ کری ترجمہ اور ترمذی کی روایت مین یون آیا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا پیچ مقدمہ فتنہ کی کہ توڑ ڈالنا تم فتنونمین کمانین اپنے اور کاٹ ڈالنا اونمین چلی کمانونکی اور لازم پکڑنا اونمین گھرونکی اندر کو یعنی ہمیشہ گھرونمین رہنا تاکہ نہ پڑو فتنونمین اور ہونا تم مانند بیٹی آدم کی یعنی ہابیل کی کہ مارا اوسکو قابیل نی اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث صحیح غریب ہی **وَعَنْ** اُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ قَالَتْ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيهَا قَالَ رَجُلٌ فِي مَاشِيَتِهِ يُؤَدِّي حَقَّهَا وَيَعْبُدُ رَبَّهُ وَرَجُلٌ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ يُخِيفُ الْعَدُوَّ وَيَخَافُونَهُ رَوَاهُ الْمُزَنِيُّ اور روایت ہی ام مالک بہزیہ سی ف ح بہزیہ ساتھہ زبر ب اور جرمہ کی منسوب ہی طرف بہز بن امرار القیس کے صحابیہ ترجمہ کہا اونہون نی کہ ذکر کیا آنحضرت نی فتنہ کا پس نزدیک کیا اوسکو ف ع یعنی خبر دی کہ وقوع اوسکا قریب ہی اور کہا طیبی نی یعنی خوب وصف بیان کیا اوسکا اور جو کوئی خوب وصف بیان کرتا ہی کسی چیز کا کسیکی سامنی اور ذکر کرتا ہی صفات واحوال مبالغہ سی تو قریب کرتا ہی اوسکو اوسکی یعنی اوسکی ذہن مین یا خارج مین ہی اسلیی کہ جب خوب ذہن مین آئی اور متعین ہوئی وجود اوسکا خارج مین بہی تخیل ہوتا ہی ترجمہ کہا مینی یا رسول اللہ کون ہوگا بہتر لوگونکا اوس فتنہ کی زمانہ مین فرمایا بہترین لوگونکا اوس زمانہ مین وہ شخص ہی کہ ہو اپنی مواشی مین اور چرواوی اونکو ادا کرتا ہی حق اونکا یعنی زکوۃ وغیرہ اور بندگی کرتا ہی اپنی رب کی ف ع بموجب قول اللہ تعالی کی ففروا الی اللہ اور قول اوسکی وتبتل الیہ تبتیلا اور قول اوسکی والیہ یرجع الامر کلہ فاعبدہ وتوکل علیہ اور مارا بغافل عما یفعل الظالمون ترجمہ اور بہتر وہ شخص ہی کہ پکڑا سر گھوڑی اپنی کا یعنی گھوڑی پر سوار ہو کر بھاگ اوسکی پکڑی کھڑا ہی ڈراتا ہی دشمنان دین کو یعنی کافرونکو اور ڈراتی ہین وہ اوسکو قتل کی یہہ ترمذی نی ف ح یعنی فتنہ اور قتال مسلمانون کیسی بہاک کر قصد کیا کفار کی طرف لڑنا ہی اونسی اور ڈراتی ہین اوس سے

پس بچا فتنہ سی اور حاصل کیا ثواب **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستکون فتنۃ تستنظف العرب قتلاھا فی النار اللسان فیھا اشد من وقع السیف رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک ہے کہ پیدا ہو فتنہ کہ غالب ہو عرب پر اور پہنچی شر اوسکی سبکو مقتول اوسکی آگ مین ہونگی زبان اور انکی اوس فتنہ مین یعنی ساتھہ عیب اور برائی کی سخت تر ہوگی مار تلوار کی سے نقل کی ہے ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** مراد اس فتنہ سی وہ ہے کہ جو دو فریق بطمع مال وجاہ کے لڑین اور مقصود اوسمین احقاق حق اور اعلاء دین اور امداد اہل حق کی نہو جیسی خانہ جنگی والونکا حال ہوتا ہی کہ اندا دہند آپسمین لڑنی لگتی ہین **وعن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ستکون فتنۃ صماء بکماء عمیاء من اشرف لھا استشرفت لہ واشراف اللسان فیھا کوقع السیف رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہے کہ ہوگا فتنہ بہرا گونگا اندھا **ف** ع یعنی باعتبار لوگون اوسکی باین حیثیت کہ نہین پاتے کی واسطے اوسکی فریاد رس اور نہین دیکھین گی اوس سے جگہہ نکلنی کی اور خلاصی یہہ معنی ہین کہ نہین تمیز کرسکتے کہ درمیان حق وباطل کی اور نہین سنتے کی نصیحت اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بلکہ جو کوئی کلام کریگا اوسمین حق ایذا دیا جاوی گا یا پڑیگا سچ فتنون اور محنتون کی **ترجمہ** جو کوئی دیکھی گا اوسکو اور نزدیک ہوگا اوسکے اوڈہ پڑیگی اور نزدیک ہوگا وہ فتنہ اوسکے اور پہنچیگا اوسکو طرف اپنے اور دراز کرتی ہے زبان اوس فتنہ مین مانند تلوار کے نقل کی ہے یہہ دو **ف** یعنی نہایت مین بلکہ زیادہ اوس سے جیسے کہا گیا ہے **بیت** جراحات السنان لہا الیتام ولا یلتام ماجرح اللسان اسیلی کہا پہلی روایت مین سخت زیادہ مار تلوار کی سی **وعن** عبد اللہ بن عمر قال کنا قعودا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر الفتن فاکثر فی ذکرھا حتی ذکر فتنۃ الاحلاس فقال قائل وما فتنۃ الاحلاس قال ھی ھرب وحرب ثم فتنۃ السراء دخنھا من تحت قدمی رجل من اھل بیتی یزعم انہ منی ولیس منی انما اولیائی المتقون ثم یصطلح الناس علی رجل کورک علی ضلع ثم فتنۃ الدھیماء لا تدع احدا من ھذہ الامۃ الا لطمتہ لطمۃ فاذا قیل انقضت تمادت یصبح الرجل فیھا مؤمنا ویمسی کافرا حتی یصیر الناس الی فسطاطین فسطاط ایمان لا نفاق فیہ وفسطاط نفاق لا ایمان فیہ فاذا کان ذلک فانتظروا الدجال من یومہ او من غدہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا تہی ہم بیٹھی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ذکر کیا حضرت نے فتنونکا یعنی جو کہ واقع ہونگی اخیر زمانہ مین پس بہت کیا ذکر فتنونکا یہان تک کہ ذکر کیا فتنہ احلاس کا **ف** ح اور وجہ تسمیہ اوس فتنہ کی ساتھہ فتنہ احلاس کے یا تو دوام اور درازی مدت اوسکی ہی اسلیے کہ حلس ٹاٹ کو کہتی ہین کہ نیچی فرشون نفیس کی اوسکو بچھاتی ہین اور وہ نیچی اوسکی ہمیشہ پڑا رہتا ہی اوٹھایا نہین جاتا یا یہہ کہ تشبیہ دے اوس فتنہ کو ساتھہ حلس کی بیچ سیاہی اور برائی کی یا اشارہ کیا اوسکی طرف کہ جیسی ٹاٹ گھر مین بچھا رہتا ہی ویسہی اوس فتنہ مین لازم کرین لوگ گھرون کو اور گوشہ نشینی اختیار کرین **ترجمہ** پس کہا ایک کہنی والی نے کہ کیا ہی فتنہ احلاس یعنی کیا حال رکھتا ہی اور کیسا ہی فرمایا وہ بہا گنا ہی یعنی بہاگیگا بعض اونکا بعض سے بسبب عداوت اور لڑائی اپنے اور لینا مال واہل کا ہی بغیر استحقاق کی پھر فتنہ سراء کا **ف** ع لفظ فتنہ السراء ساتھہ رفع کی عطف ہی ہرب پر بحسب معنی کی پس گویا کہ فرمایا کہ فتنہ احلاس ہرب وحرب اور فتنہ سراء کا ہی اور ایک نسخہ مین ساتھہ نصب کے ہی کہ عطف ہے فتنہ الاحلاس پر یعنی ذکر کیا فتنہ سراء کا اور وجہ تسمیہ فتنہ سراء کی یہہ ہی کہ سبب اوسکی ہونیکا کثرت نعمت اور خوشی اور اسراف وتنعم ہوگا یا یہہ کہ واقع ہونا اوسکا خوشحال کریگا دشمنان دین کو پھر بیان کیا اوسکو کہ **ترجمہ** ظلمت وفساد اوسکا پیدا ہوگا نیچی دونون قدمون ایک شخص کی سی کہ میری اہل بیت مین سے ہوگا یعنی فتنہ انگیزہ ہوگا گمان کریگا وہ شخص کہ وہ میری اہل بیت مین سی ہے یعنی فعل مین اگرچہ ہوگا مجھسی نسب مین اور نہین ہوگا مجھسی **ف** ع یعنی میری اہل سی فعل مین اسلیے کہ اگر وہ ہوتا میری اہل سی فعل مین تو نہ برپا کرتا فتنہ نظیر اوسکی قول اللہ تعالی کا ہی انہ لیس من اہلک یا یہہ کہ نہین وہ میری دوستون مین سی حقیقۃ مین اور مویدہی اسکا یہہ قول حضرت کا **ترجمہ**

سوا اسکی نہین کہ دست میری پر ہیزگار ہین پھر بعد اس فتنہ کی جمع ہونگی لوگ اوپر بیعت ایک شخص کے کہ ہوگا مانند کولی کی اوپر پسلی کی ف ح یعنی استقامت نہ کہتا ہوگا اور احوال اوسکا منتظم نہ ہوگا اسلیے کہ کولا پسلی کی ٹیڑی پر مستقیم نہین ہوتا اور ساتھہ اوسکی مرکب نہین ہوتا یعنی ودلایق سردار کی نہین ہوگا بسبب قلت علم اور خفت رای کی پس نہین واقع ہوگا اوسی امر اپنی موقع پر جیسیکہ کولہ واقع ہوتا ہی پسلی پر غیر موقع اپنی کی ترجمہ پھر فتنہ دہیمار ف ع یہان بھی لفظ فتنہ کی وہی دونون اعراب ہین رفع اور نصب مانند پہلی کی اور دہیمار ساتھہ پیش دال اور زبرہ کی تصغیر دہیمار کی ہی یعنی سیاہ اور تاریک اور تصغیر مذمت کی لیی ہی اور بعضون نی کہا کہ دہیمار سی مراد داہیہ ہے یعنی حادثہ کی اور دہیم اسمار داہیہ سے تی جمہ نہین چھوٹیگا وہ فتنہ کسیکو اس امتین سے مگر کہ طمانچہ ماریگا اوسکو طبانچہ ازنا یعنی اثر اوسکا ظاہر اوس فتنہ کا سب لوگونکو پہنچیگا پس جب کہا جاویگا یعنی جب لوگ گمان کرینگی کہ یہہ فتنہ تمام ہوا مہلت اور مدت زیادہ پیدا کریگا یعنی تمام نہوگا کچھہ فتنہ فرو ہوگا پھر زیادہ ہوجائیگا صبح کریگا شخص اوسمین مومن یعنے بسبب حرام جانی اوسکی خون اور آبرو اور مال بھائی مسلمان کو اور شام کریگا کافر یعنی بسبب حلال جانی اوسکی چیزون مذکورہ کو اور ہمیشہ رہیگا وہ یہان تک کہ ہوجاوینگی لوگ طرف دو خیمون کے ف ع یعنی دو فرقونکی اور بعضون نی کہا دو شہرونکی اور فسطاط ساتھہ پیش اور زیر کی اصل مین خیمہ کو کہتی ہین پس یہہ قبیلہ ذکر محل اور ارادہ حال کی سی ہی ترجمہ ایک خیمہ ایمان کا کہ نہین ہوگا نفاق اوسمین یعنی ایمان خالص ہوگا اور ایک خیمہ نفاق کا کہ نہین ایمان ہوگا اوسمین ف ع یعنی اصلا یا کمال اوسکا بسبب کرنی اعمال منافقین کی مانند کذب اور خیانت اور عہد شکنی وغیرہ کے ترجمہ پس جب ہو یہہ پس منتظر ہو ظہور دجال کی اوسدن یا اوسکی اگلی دن تحقیق کے یہ ابوداود نے ف ع ح یہہ موید ہے اسکا کہ مراد فسطاطین سے دو شہر ہین پس ہونگی حضرت امام مہدی بیت المقدس مین پس ٹھہریگا اوسکو دجال بہر اور ترینگی حضرت عیسے پس گہل جاویگا وہ ملعون مانند گہل جانی نمک کی پانی مین پس مارینگی اوسکو اپنی نیزہ سی اور حاصل ہوگی اوزکو نہایت خوشی کہا طیبی نی کہ فسطاط ساتھہ پیش اور زیر کی وہ شہر اور خیمہ کہ جمع ہون اوسمین لوگ اور اس سے معلوم ہوا کہ یہہ فتنہ اخیر زمانہ مین ہوگا لیکن ہیچ تعین پہلے فتنونکی کچھہ کلام نہین کیا ہی علمارنی خصوصا ہیچ فتنہ سرار کی کہ وہ شخص کون سے اہل بیت مین سی کہ اوسکی قدمونکی نیچی سی یہہ فتنہ اوٹھی گا انتہی اور حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نی لکہا ہی کہ فتنہ احلاس قتال عبد اللہ بن زبیر کا ہی اہل شام سی بعد بہاگنی اونکی مدینہ سی اور فتنہ سراء تغلب مختار کا ہی اہل عراق پر کہ دعوی کرتا تہا نصرۃ اہل بیت کا ساتھہ اذن محمد بن حنفیہ کی پھر اجتماع کیا اوپر مروان بے منتظم کی اور شروع ہوی یہانسی فتنی بہت اور فتنہ دہیمار تغلب ترک کا ہی اور لوٹنا اونکا مسلمانونکی شہرونکو پس جو ملا اونسی وہ منافق ہی انتہی وعن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ویل للعرب من شر قد اقترب افلح من کفیہ رواہ ابوداود اور روایت ہی ابوہریرہ کی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای ہی واسطی عرب کے شری کہ نزدیک پہونچی ف ع یعنی ظہور اوسکا اور کہا طیبی نی کہ مراد اس سے واقعہ حضرت عثمان کا اور حضرت علی اور معاویہ کا ہی کہتا ہون مین یا مراد اس سے تصفیہ یزید پلید کا ہی ساتھہ حضرت امام حسین رض کی اور یہہ قریب تر ہی معنی مین اسلیی کہ شر اوسکی ظاہر ہی نزدیک ہر عرب و عجم کی ت نجات پائی اور مطلب پا یا ہوا وہ شخص کہ بندر کہا ہاتھہ اپنا نقل کی یہہ ابوداود نی ف یعنی ایذا سی یا ترک کیا قتال جب تمیز ہو حق باطل سی وعن المقداد بن الاسود قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان السعید لمن جنب الفتن ان السعید لمن جنب الفتن ولمن ابتلی فصبر فواہا رواہ ابوداود اور روایت ہی مقداد بیٹی اسود کی سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنونسی تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنونسی تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنونسی ف ع تین بار فرمایا یہہ کلمہ واسطی مبالغہ تاکید کی ترجمہ اور نیکبخت وہ شخص ہے کہ مبتلا کیا گیا فتنہ مین پس صبر کیا پس حسرتا ہی اوس کی لیے کہ دور نہوا فتنہ سی اور صبر نکیا ف ح نقل کی یہہ ابوداود نی اس تقدیر پر لام لمن اتصلی کو زیر ہی اور لفظ فواہا

ساتھہ تنوین کی الگ ہی اوس سے اور معنی واہا کی تحسر ہین یعنی حسرت ہے اوسکی لیی کہ دور ہوا فتنہ سی اور مبتلا کیا گیا اوسمین اور صبر نکیا درصورت اہلا کی یا بمعنی عجب اور اہی کی ہی یعنی کیا عجب اور اچہا ہی صبر اور بچا فتنونسی اور بعضون نی لام کو زیر ہی پڑہے ہی تعلق فواہا کی بمعنی لتعجب کے **وعن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضع السیف فی امتی لم یرفع عنہا الی یوم القیمۃ ولا تقوم الساعۃ حتی تلحق قبائل من امتی بالمشرکین وحتی تعبد قبائل من امتی الاوثان وانہ سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلہم یزعم انہ نبی اللہ وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی ولا تزال طائفۃ من امتی علی الحق ظاہرین لا یضرہم من خالفہم حتی یاتی امر اللہ رواہ ابو داود والترمذی اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت کہ رکہی جاوی گی تروار میری امت مین یعنی بعضو نمین قتل و قتال شروع ہوگا نہین اوٹہائی جاویگی تروار قتل اوس سے قیامت تک **ف** ع چنانچہ ابتدا رہوی اسکی زمانہ معاویہ سی اور جاری ہی اب تک سچا ہوا فرمانا مختصر کا مترجمہ اور نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ ملینگی کتنی ایک قبیلہ میری امت مین سے ساتھہ مشرکون کی **ف** ع چنانچہ کچہہ تو اوسمین سے واقع ہوچکا بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ خلافت صدیق اکبر رضی کی مترجمہ اور نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ پوجینگے کتنی ایک قبیلہ میری امت مین سی بتوکو **ف** ع حقیقۃ اور شاید کہ یہہ ہو زمانہ آئندہ مین یا معنی اور بعض اونمین سے وہ ہین کہ جنکی حق مین فرمایا تعس عبد الدینار وعبد الدرہم مترجمہ اور تحقیق شان یہہ کہ ہونگی میری امت مین سے جہوٹی یعنی بیچ دعوی کرنی نبوت کی وہ تیس ہونگی سب گمان کرینگی کہ وہ پیغمبر خدا کی ہین حال آنکہ مین خاتم النبیین ہون نہین کوئی نبی پیچہی میری **ف** ع لفظ خاتم ساتھہ زیر اور زبر اوسکی ہی اور یہہ جملہ حال ہی اور جملہ لا نبی آخر تفسیر ہی پہلی جملہ کی مترجمہ اور ہمیشہ ایک جماعت امت میری سی ثابت رہیگی حق پر یعنی علما اور عملا اور غالب دشمنان دین پر نہین ضرر پہنچا سکیگا اونکو وہ شخص کہ مخالفت کریگا اونکی یعنی بسبب ثابت ہونی اونکی اپنی دین پر یہان تک کہ آوی حکم خدا کا نقل کیہہ ابو داود اور ترمذی نی **ف** ح ع یعنی قیامت بامراد ایسا غلبہ دین کا ہی کہ امر کفر کا زمین پر نہین اور یہہ جملہ حتی یاتی امر اللہ متعلق ہی لفظ لا یزال کا **وعن** عبد اللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تدور رحی الاسلام لخمس وثلثین او ستۃ وثلثین او سبع وثلثین فان یہلکوا فسبیل من ہلک وان یقم لہم دینہم یقم لہم سبعین عاما قلت امما بقی او مما مضی قال مما مضی رواہ ابو داود اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود کی کہ اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پہرتی رہیگی چکی دین اسلام کی **ف** ح ع یعنی مستقر اور منتظم رہیگا امر دین کا بیچ امن اور سلامتی کی فتنون سے اور جاری رہیگی احکام سنت کی جیسا کہ چاہی مترجمہ بیچ مدت پینتیس ۳۵ برس کی یا چھتیس ۳۶ برس کی یا سینتیس ۳۷ برس کی **ف** پس انتہا مدت انتظام امور اسلام کی پہنچے ہو ابتدا اوسکی سال ہجرت سی ہو کہ مبدا ظہور اسلام اور فتوحات کا ہی اور اسمین شبہ نہین کہ شہید ہونا حضرت عثمان رضی کا کہ اول فتنہ ہی اسلام مین سنہ پینتیس ہجر مین واقع ہوا اور جنگ جمل سنہ چھتیس ۳۶ مین اور جنگ صفین سنہ سینتیس ۳۷ مین **ف** ع اور لفظ او مین تنویع کی لی ہی یا بمعنی بل کی اور احتمال ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کلام کو اوس سال مین ہو کہ عمر شریف سے چند سال باقی رہی ہون کہ زیادہ ہون تیس برس پر کہ مدت خلافت خلفاء راشدین کی ہی پس جب اونکو لاوین مدت خلافت کی ساتھہ تو گنتی اونکی اس حد کو پہنچی کہ خبر دی ہی اور یہہ توجیہ اولی ہی اگر مراد کہین استقرار اور انتظام باعتبار نہ راہ پانی بدعت کی اور خلاف حکم شارع کی اور وجہ اول اولی ہی اگر استقرار و انتظام باعتبار نہونی فتنہ لڑائی اور خلافت کے ہو اور احتمال ہی کہ ابتدای وقت ظہور وحی سی اعتبار کرین پس تمام ہونا عدد دین تیس کا وقت تمام ہونی خلافت حضرت عمر رضی کی ہوگا اسلیی کہ امر امن و ایمان اور سنت و جماعت اور محبت قلبی کا خلافت شیخین رضی مین بہت منتظم اور خوب تہا اور حضرت عثمان رضی کی خلافت مین بعد گذرنی ایک دو برس کے کچہہ کچہہ ظاہر ہوا کہ سبب وحشت دل اور برپا ہونی فتنہ کا ہوا **ت** پس

اُر ہلاک ہون ف ع یعنی اگر اختلاف کرین بعد انتظام امر دین کی مدت مذکورہ مین اور سہولت کرین امر دین مین اور گہنہ کرین تو ت پس راہ اونکی راہ اونکیسی ہی ہلاک ہوسی ف ع یعنی اگلی امتونکی لوگ کہ جنہون نی کجروی کی حق سی اور اختلاف کیا حق مین اور سستی کی دین مین اور نام رکہا اسباب ہلاک کا اور مشغول ہونی کا ساتہہ اوسچیزکی کہ باعث ہی ہلاکت کی ہلاک ت اور اگر قایم اور تمام ہووے اطی اونکی کاروبار دین اونکی کا ف ح ہیچ فرمانبرداری امرا اور حاکمون کی اور قایم رکہنی شرایع کی اور احکام اور شوکت دولت اسلام کی ت تو قایم اور پورا ہوگا دین اونکی ایسی ستر برس تک ف ح اور شاید امور مملکت کی باعتبار امور مذکورہ کی خوب بندوبست کے ساتہہ اور کامل تر ہونگی اس مدت تک بہ نسبت مابعد اُنکی ساتہہ خبر دینی مخبر صادق کی اور وہی خوب جانتے ہین اوسکو ابن مسعود کہتی ہین ت کہ کہا اور پوچہا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آیا یہہ ستر برس کہ تمام وکامل ہوگا اونمین دین اوسوقت سی ہین کہ باقی رہا یعنی شروع اون ستر برس کا بعد پینتیس یا چھتیس یا سینتیس برس کے ہوگا یا اوسوقت سی کہ گذرا یعنی ابتدا اسلام سی وقت ہجرت سی اور داخل ہین یہہ سال ہی انمین فرمایا تمام وقایم ہوگا ابتدا اوسوقت گذرا نقل کی یہہ ابو داود نے ف ح نہ بعد گذرنے پینتیس یا چھتیس یا سینتیس کے اور یہہ تقریر کہ ذکر کی اونمنے کی ہمنی کافی ہی ہیچ شرح اس حدیث کی اور وجہ مختار اور موافق لفظ کی یہی ہی ہی اور شارحین نی اسمقام مین زیادہ اس سی کلام کیا ہی واللہ اعلم انتہی اور حضرت شاہ ولی اللہ رح نی معنی حدیث کی یہہ لکہی ہین کہ منضبط ہوگا دائرہ اسلام کا سنہ پینتیس مین بسبب قتل عثمان رض کی اور چھتیس مین بسبب جنگ جمل کی اور سنہ سینتیس مین بسبب جنگ صفین کے پس اگر ہلاک ہون بسبب باغیونکی اور مغلوبیہ امام حسن کے پس راہ اونکی راہ اونکیسی ہی کہ ہلاک ہوسی اگلی امتونمین سی اور ہوا اسیطرح جسوقت کہ مضطر ہوسی حضرت حسن طرف مصالحہ کی اور اگر قایم رہی بالفرض بسبب غلبہ امام کی قایم رہیگا ستر برس انتہی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابی واقد اللیثی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما خرج الی غزوۃ حنین مر بشجرۃ للمشرکین کانوا یعلقون علیہا اسلحتہم یقال لہا ذات انواط فقالوا یا رسول اللہ اجعل لنا ذات انواط کما لہم ذات انواط فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ ہذا کما قال قوم موسی اجعل لنا الہا کما لہم الہۃ والذی نفسی بیدہ لترکبن سنن من کان قبلکم رواہ الترمذی روایت ہی ابی واقد لیثی کی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ نکلی طرف غزوہ حنین کے ف ع کہ بعد فتح مکہ کی ہی اور حضرت کی ساتہہ بعضی نومسلمون کے کہ اسلام کی احکام جانتی نہتی ت گذری ایک درخت پر کہ تہا مشرکین کا لٹکاتی تہی اوسپر ہتیار اپنے ف ع اور اعتکاف کی گرد اوسکی ت کہا جاتا تہا اوس درخت کو ذات انواط ف ح انواط جمع نوط کی ہی وہ مصدر ہے بمعنی لٹکانی کی چونکہ ہتیار اوسپر لٹکاتی ہی اوسکا نام ذات انواط رکہا تہا اور یہہ نام درخت معین کا تہا ت پس کہا بعضی نومسلمون نے کہ جنکا مرتبہ توحید کا کامل نہوا تہا یا رسول اللہ ہمیں ایسی ہی ایک درخت کہ اوسپر ہتیار لٹکاوین ہم اور اوسکا ذات انواط نام رکہین جیسا کہ مشرکون کے لیے ہی ذات انواط کہ اوسپر ہتیار لٹکاتی ہین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بطریق تعجب وانکار کی سبحان اللہ یہہ کہتا تہا ایسا ہی کہ جیسا کہا قوم موسی نی امی موسی علیہ السلام ٹہیرا اوسہمارے لیے ایک معبود کہ پوجین ہم اوسکو جیسی کافرونکی لیے ہین معبود ف ع لیکن تفاوت ان دونون کا پوشیدہ نہین ہے اسلیے کہ درمیان قول موسی تا ہی شبہی ت تم ہی وہ قوم ہو کہ بقا ذات میری کا اوسکی تہہ ہی البتہ سوار ہووگی یعنی چلوگی تم راہین اون لوگونکی کہ پہلی تسی تہی ف ح نقل کی یہہ مذی نی یعنی بنی اسرائیل وغیرہ یہہ حکایت ہی اونکی احوال کی کہ ایسی باتین کہتی اور کرتی تہین کہ سبب گمراہی اور حد سے گذر جانی کی ہون جیسی کہ اگلی موسنی ہوا **وعن** ابن المسیب قال وقعت الفتنۃ الاولی یعنی مقتل عثمان فلم یبق من اصحاب بدر احد ثم وقعت الفتنۃ الثانیۃ یعنی الحرۃ فلم یبق من اصحاب الحدیبیۃ احد ثم وقعت الفتنۃ الثالثۃ فلم تر نفع ر یا لناس طباخ رواہ البخاری

اور روایت ہی ابن مسیب سی ف ع مسیب یا تہہ زیری خشدہ کی ہی اور کبہی زیری ہے اوپر تہی ہین تابعی جلیل القدر ہین اور خلفا راشدین کو پایا ہی ت واقعہ ہوا فتنہ پہلا کہ پہلی اوسی کوئی فتنہ اسلام مین واقع نہوا تہا مراد کہتی ہین ابن مسیب پہلے فتنہ سی رڈالنا نا روا عثمان بن عفان کا پس باقی رہا کوئی اون صحابہ مین سے کہ غزوہ بدر مین حاضر

ہوی ہی ف ع ح لفظ یعنی حدیث مین کلام راوی کا ہی جو ابن مسیب سے روایت کرتا ہی وہی تفسیر کے کلام ابن مسیب کے کہ پہلی فتنہ سی مراد تہی وکی اور قرینہ اس کلام کا یہ ہی کہ ابن مسیب کے زمانہ مین ایسی فتنہ نہین ہوی جو اصحاب پر بدتر ہو اور یہ سے کہ اصحاب پر بدتر قتل عثمان رض کی مین ہی گئے اور مرگئی اور اسیطرح اسکی تجہیز جملہ کی معنی بھی جاسنین اور حاصل کیہ وہ مبتلا نہین ہوی فتنہ مین ہو بار سبب اسکے کہ بچا یا وکو اللہ تعالی نی برکت غزوہ بدر کی اور بیعت رضوان سے جو آخر مری ہین صحابین ابی وقاص مین کہ چند سال پہلی جنگ جمل کی مری ت پہر ہوا فتنہ دوسرا یعنی حرہ کا ف ع حرہ نام ایک زمین کا ہی پہر مدینہ کی کہ اوسمین سیاہ پتہر بہت ہین اور وہان کے جنگ مشہور ہی کی اہل مدینہ پر یزید کا لشکر چڑہ کیا تہا انکی لوٹنی مارنی کی لیی اور نہایت ظلم وزیادتی اوس سے ہوی اور یہ جنگ ہوی سنہ تریسٹہ مین ت پس نہ باقی رہا کوئی اون صحابین سے کہ حدیبیہ مین حاضر تہی یعنی بیعۃ الرضوان والے پہر واقع ہوا فتنہ تیسرا پس گیا وہ فتنہ احوال مین کی لوگون مین قوت اور فزونی ہی ف ع ح نقل کی یہ بخاری نی طباح ساتہہ زبر طا اور تخفیف ب کی اور کہی ساتہہ پیش ط کی ہی تاہی بعنی قوت اور فزونی کی پہر استعمال کیا گیا ہی غیر اس معنی مین ہے کہ کہا جاتا ہی فلانی کو طباح نہین ہے یعنی عقل نہین ہی اوسکو اور خبر نہین اوسکی پس مراد یہ ہے کہ اوس فتنہ مین نہین باقی رہا کوئی مین یعنی تابعین مین سے نی صحابہ مین سے اور حواشی مین لکہا ہی کسی مراد تیسری فتنہ سی خروج ابن حمرہ خارجی کا ہی ہیج زمانی مروان ابن محمد بن مروان ابن الحکم کی اور کہا نی کسی نی کہ تیسرا فتنہ لڑائی حجاج کی ہی ساتہہ عبد اللہ بن زبیر اور اہل مکہ کی اوسمین تخریب کعبہ کی ہوی اور وہ معرکہ سنہ چوہتر مین ہوا ہیج زمانہ عبد الملک بن مروان کی انتہی لیکن اس تقدیر پر صحیح نہین ہے کہ صحابہ مین سے کوئی باقی نہا اسلیی کہ اوسمین حجاج صحابہ کی ہی پس قول اول صحیح ہی **باب الملاحم** باب ہی ہیج بیان لڑائی اور قتال کی ف ع ح لفظ ملاحم ساتہہ برمیم اور زیر حا کی ہی جمع ملحمہ کے بمعنی معرکہ اور جگہہ قتال کی مشتق ہی لحم سی بسبب بہت ہونے گوشت کی اوسمین یا مشتق ہی لحمہ سی بمعنی بانی کی ہی بسبب غٹ پٹا اور اختلاط لوگون کی اوسمین مانند اختلاط لحمہ یعنی بانی کی ساتہہ بانی کی اور پہلی معنی مناسب تر اور قریب ترہین اور ملحمہ بمعنی لڑائی اور حادثہ عظیمہ کے بہی آتا ہی اور صراح مین ہے ملحمہ فتنہ اور حرب بزرگ اور اس باب مین ذکر ہی اون لڑائیون کا کہ مخصوص ہین ہیج گروہون معینون کے ہیج مکانون مخصوصہ اور شہرون معینہ کی اور اسی لحاظ سے باب کو حد الائی باب الفتن سی اوسمین ذکر قتال کا اکثر مجمل ومبہم تہا **الفصل الاول** عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی تقتتل فئتان عظیمتان تکون بینہما مقتلۃ عظیمۃ دعواہما واحدۃ وحتی یبعث دجالون کذابون قریب من ثلثین کلہم یزعم انہ رسول اللہ وحتی یقبض العلم ویکثر الزلازل ویتقارب الزمان ویظہر الفتن ویکثر الہرج وہو القتل وحتی یکثر فیکم المال فیفیض حتی یہم رب المال من یقبل صدقتہ وحتی یعرضہ فیقول الذی یعرضہ علیہ لا ارب لی بہ وحتی یتطاول الناس فی البنیان وحتی یمر الرجل بقبر الرجل فیقول یلیتنی مکانہ وحتی تطلع الشمس من مغربہا فاذا طلعت ورآہا الناس آمنوا اجمعون فذلک حین لا ینفع نفسا ایمانہا لم تکن آمنت من قبل او کسبت فی ایمانہا خیرا ولتقومن الساعۃ وقد نشر الرجلان ثوبہما بینہما فلا یتبایعانہ ولا یطویانہ ولتقومن الساعۃ وقد انصرف الرجل بلبن لقحتہ فلا یطعمہ ولتقومن الساعۃ وہو یلیط حوضہ فلا یسقی فیہ ولتقومن الساعۃ وقد رفع اکلتہ الی فیہ فلا یطعمہا متفق علیہ روایت سے ابو ہریرہ کی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین قایم ہوگی قیامت یہان تک کہ لڑینگی دو گروہ بڑی ہونگا درمیان اونکی قتال عظیم دعوی ہوگا اونکا ایک ف ع ح یعنی دونون دعوی مین اسلام کا کرینگے اور دونون گروہ مسلمان ہون گی دونون دعوی حقانیت کا کرینگے اور ہر ایک اپنے گمان اعتقاد مین حق پر ہونگی کہا علمای نی کہ مراد اون دو گروہ سی تا بعد ارمعاویہ اور علی رض کی ہین جیسی کی علی رض نی فرمایا اخوانا بغوا علینا اور یہ نہین آیا ہی کہ ایک کو معاویہ کی جانب سی اونکی پہن قید کر کر لائی ایک شخص نے اونکی جماعت مین سے اوسکی حال پر تاسف کہا یا کہ میں جانتا ہون کہ یہ مسلمان اچہا اسلام رکہتا تہا فرمایا کیا کہتا ہی تو اب ہی مسلمان ہے اور اس حدیث مین دلیل ہی دیر بطلان قول خوارج کی کہ کہتی ہین دونون جماعتین کافر

ہیں اور اوپر اسلام کے قول رافضوں کے کہ کہتے ہیں مخالف علی کا کافر ہیں ت اور نہیں قیامت ہوگی قیامت یہاں تک کہ اٹھائی جاوے گی یعنی پیدا ہونگی بڑی فسادی جھوٹی کہ جھوٹ بنا دینگی اللہ و رسول پر قریب تیس کے ف ع اور اوپر ایک حدیث میں تیس نکلنے والی اور یہاں قریب تیس کے تو وہاں بھی قریب تیس کی مراد ہوں مساقہ تیس فرمایا یا یہ کہ وہ خبر کو فرمایا ہو کہ اول بھی بطریق اجمال و ابہام کی ہوی ہو اور یہ قریب تیس کے اور اسیطرح نہیں منافی ہے روایت روایت طبرانی کی عن ابن عمر لا تقوم الساعۃ حتی یخرج سبعون کذابا آسکی مراد اوس سے کثرت ہے تیس مقید میں ساتھ دعوی نبوۃ کی اور باقی بغیر اوسکی اور احتمال ہے کہ ستر غیر قریش کے ہوں کہ سب ہو جاویں واللہ اعلم ت ہر ایک اوسمیں سے گمان و دعوی کریگا کہ وہ پیغمبر خدا کا ہے اور قایم نہیں ہوگی قیامت یہاں تک کہ لیا جاوی گا اور اوٹھایا جاوی گا حلم ف ع یعنی نفع دینی والا کہ متعلق ہے کتاب و سنت سے تہہ مرضی علماء اہل سنت و جماعت کے پس بہت ہونگی جاہل و بدعتی موت عالم کی ت اور نہیں قایم ہوگی قیامت یہاں تک کہ بہت ہونگی زلزلے ف ع یعنی جسی کہ وہ ہلنا زمین کا ہے یا معنوی کہ وہ طرح طرح کی بلائیں ہیں ت اور قریب ہوگا ہرج ف ع مراد ہے اس سے زمانہ حضرت مہدی رض کا کہ جب اس ہوگا زمین میں اور خوش گذرنگی زندگانی پس کم تا معلوم ہوگا زمانہ جیسی کہ خاصیت ہے ہر عیش و راحت کی کہ ہر چند دراز ہو کوتاہ معلوم ہوتا ہے اور زمانہ سختی کا دراز اگرچہ کہ موت اور قایم نہیں ہوگی قیامت یہاں تک کہ پیدا ہونگی فتنی اور لڑائیاں مسلمانوں میں اور بہت ہوگا ہرج اور وہ قتل ہے ف ع یعنی مراد ہرج سے قتل ہے کہ بسبب فتنہ کی وجود میں آوے گا اور یہ تفسیر کسی راوی کی ہے ت اور یہاں تک کہ بہت ہونگی درمیان تمہارے مال پس بہت بہت ہونگی یہاں تک کہ قلق میں ڈالی گا صاحب مال کو وہ شخص کہ قبول کریگا صدقہ اوسکا ف ح ع یہ جو عبارت ہے حدیث میں حتی یہم الرجل کہ جسکا یہ ترجمہ لکھا اسمیں کئی وجہیں ہیں اول تو یہ کہ یہم ساتھ ہے پیش ہی کی اور زیر کی پڑھیں اور رب ساتھ ہے نصب کے بنا بر اسکی کہ مفعول ہے یہم کا اور فاعل اوسکا من یقبل ساتھ ہے حذف مضاف کی کہ فقدان ہے اور یہ روایت مشہور ہے اور معنی اسکی یہ ہیں کہ بہت ہوگا مال یہاں تک کہ قلق میں ڈالی گا اور غمگین کریگا صاحب مال کو دیکھنا اوس شخص کا کہ قبول کریگا اوسکی صدقہ کو یعنی بہت ڈھونڈیگا فقیر کو کہ دے اور صدقات اوسکی لی اور کم پاویگا بسبب کم ہونی محتاجوں کی دوسری یہ کہ ساتھ ہے بری اوپر پیش کی یہم ہیں ہم سے بمعنی قصد کی اور رب بار فوع اس صورت میں رب المال فاعل ہے اور من یقبل مفعول یعنی یہاں تک کہ قصد کریگا اور بہت ڈھونڈی صاحب مال اوس شخص کو کہ لیوے صدقہ اوسکا اور تیسری یہم ساتھ ہے بری اور پیش ہ کی اور رب بنصوب ہم سے بمعنی غمگین کرنیکی کہ متعدی ہے آیا ہی کذا فی القاموس یعنی غمگین کریگا صاحب مال کو نہ پاوے فقیر کا کہ قبول کریگا اوسکی صدقہ کو ت اور یہاں تک کہ پھرے گی مرد کی گا مال یعنی دوڑے گا مال یعنی ارادہ کریگا اوسکی صدقہ کرنے کا اور پھر واوس شخص کے کہ گمان کریگا اوسکی قبول کرنی کا پس کہے گا وہ شخص کہ پیش کریگا اوس مال کو اوسپر نہیں حاجت مجکو اسکی یعنی بسبب غنا قلبی و ظاہری کی یہ کہے گا اور یہاں تک کہ فخر کرینگی لوگ بیچ بنانی لمبی عمارتوں کی ف ع جیسے ہو وقت میں کہ لوگ فخر کرتی ہیں بڑے بڑے مکان بنانی کا اور جو مکان کہ بھلا ہونگی ہیں اونکو ڈھا دالتی ہیں اور اونکو گھیرا و باغ و ذخیرہ سیر کی مکان ٹھیرالتی ہیں ت اور یہاں تک کہ گذری گا مرد کسی مردکی قبر پر پس کہے گا اسی کا شکی ہوتا میں جگہ اسکی ف ع یعنی بسبب کثرت غم اور فکر دین امور دین کی بسبب کثرت بلاؤں اور فتنوں کے یہ آرزو کریگا شکی میں مردہ ہوتا نہ کہتا یہ فتنی ت اور یہاں تک کہ نکلی گا آفتاب مغرب کے طرف سے ف ح شرح اسکے بیچ باب العلامات میں بعد الساعۃ کی آویگی اور اوسد نسی توبہ کی دروازی بند ہو جاویں گے بعد اسکی توبہ قبول نہیں ہونگی جیسی کہ فرمایا ت پس جب نکلی گا آفتاب مغرب کیطرف سے اور دیکھینگے اوسکو آدمی ایمان لاوینگی سب اور امر آخرت ظاہر ہو جاوی گا پس وقت ہے کی نہیں نفع دی گا کسی نفس کو ایمان لانا اوسکا اوس روز ایسا نفس کہ ایمان لایا تھا پہلی اوس سے یا نہ نفع دی گا کسی نفس کو اپنی ایمان میں اگر کسب کیے تھی پہلے اوس سے ف ع اور بعضوں نے کہا تقدیر اسکی یہ ہے کہ نہیں نفع دی گا نفس کو ایمان اوسکا اور نہ کسب کیے نا اوسکا اور نہ نیکی کو اگر نہ ایمان لایا تھا پہلی سے یا نہ کسب کیے تھی نیکی اور مراد نیکی سے توبہ ہے یعنی نہیں نفع دیگا اوس نفس کو ایمان لانا اوسکا اور نہ توبہ اوسکی گناہوں پس معلوم ہوا کہ لفظ او تنویع کی لیے ہی پس کہو یا کہ فرمایا کہ نہیں نفع دیگی اوسکو توبہ شرک سے اور نہ توبہ گناہوں سے ت اور البتہ قایم ہوگی قیامت یعنی نفخہ پہلا کہ وہ متقدمہ ہے قیامت کا اس حالت میں کہ پھیلا ہوگا دو شخصوں نے کپڑا اپنا درمیان اپنی ف ع یعنی بیچ حریر منکے

لیں اور اضافت کریگی ایک کے طرف دن و لو مین سے اسلیے ہی کہ وہ لڑائی وسکا ہی اور دوسرے کی طرف اسلیے کہ وہ طالب وسکا ہے ت پس جس پر فوز و فوخت نہین ہوگی حکمیر کی اوسکو اور نہین لیٹینگی اوسکو اسی حال مین ہونگی کہ قیامت قایم ہوگی اور البتہ قایم ہوگی قیامت اس حال مین کہ پھرا ہوگا ایک شخص سانڈ تہ دودھ اونٹنی اپنی کی پس پیوگا اوسکو ف ح یعنی اونٹنی کا دودھ گھر لایا ہوگا اور سنوزا وسکو پیا نہوگا کہ قیامت آپہونچی گی ت اور البتہ قایم ہوگی قیامت اسحالت مین کہ ایک شخص لیپتا اور درست کرتا ہوگا حوض پانیکا اپنی کہ اپنی جانور نکو اوسمین پانی پلاوی پس نہین پلایا ہوگا اوسمین کہ قیامت آجاویگی اور البتہ قایم ہوگی قیامت اسحالت مین کہ تحقیق دو شخص ہوگا دو نے لقمہ طرف منہ اپنے کے پس نہ کہا سکی گا اوسکو کہ قیامت آپہونچی گی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنی قیامت یکایک آجاویگی لوگ کاروبار مین ہونگے کہ آپہونچی گی اور مراد قیامت سی نفخہ پہلا ہی اوس سے سب مرجاوینگی لیکن علامتین پہلے اوسکی دیکھینگی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تقاتلوا قوما نعالھم الشعر وحتی تقاتلوا الترک صغار الاعین حمر الوجوہ ذلف الانوف کان وجوھھم المجان المطرقۃ متفق علیہ اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ نے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہان تک کہ لڑوگے تم ایک قوم سے کہ پاپوشین اونکی چمڑون کی بال دار بن باغتے کی ہونگی اور یہانتک کہ لڑوگے تم ترکون سے ف ح کہ اولاد یافث بن نوح کی ہین اور ترک نام پدر کلان اونکا ہی اور صورت اونکی یہ ہے ت چھوٹی آنکھون والی سرخ چہرے موٹی ہوئی ناکین گویا کہ سپر ہین چمڑون تہ بہ تہ کی ف ع مجان ساتھ تہ بر تیم اور تشدید نون کی جمع مجن کے کہ میم کی زیر سی ہی معنی سپر کی اور شابہت دی اونکی مونہونکو ساتھ سپر کی بسبب پہیلی ہوئی اونکی اور ناکیکی اور اونکی گول ہونی کو ساتھ مطرقہ یعنی سپر چمڑی تہ بہ تہ کیطی بسبب موٹے ہونی اور کثرت گوشت اونکیکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تقاتلوا خوزا وکرمان من الاعاجم حمر الوجوہ فطس الانوف صغار الاعین وجوھھم المجان المطرقۃ نعالھم الشعر رواہ البخاری وفی روایۃ لہ عن عمرو بن تغلب عراض الوجوہ اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہان تک کہ لڑوگے تم خوز اور کرمان سے کہ عجمیون سی ہین ف ح خوز ساتھ پیش خ اور جزم واو کی آخر مین زبنی نام ایک وہ کا ہی ہیوالون بلاد خوزستان سی اور کرمان ساتھ تہ زیر اور زبر کاف کے نام ایک شہر معروف کا ہی درمیان فارس اور سجستان کی ت اور صفت خوز اور کرمان کی یہ ہے کہ سرخ مونہہ پست بینی خورد چشم مونہہ اونکی مانند سپرون تہ برتہ کی پاپوشین اونکی بالدار نقل کی یہ بخاری نے اور ایک روایت بخاری کے مین عمرو بن تغلب سے بجای سرخ منہ کے چکلی منہ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یقاتل المسلمون الیھود فیقتلھم المسلمون حتی یختبئ الیھودی من وراء الحجر والشجر فیقول الحجر او الشجر یا مسلم یا عبد اللہ ھذا یھودی خلفی فتعال فاقتلہ الا الغرقد فانہ من شجر الیھود رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہان تک کہ لڑینگی مسلمان یہودیون سی پس ماریگی یہودیون کو مسلمان یعنی غالب آوینگی اونپر مسلمان یہان تک کہ چھپیگا یہودی پیچھے پتھر کی اور درخت کی پس کہیگا پتھر اور درخت یعنی دونون ایک اونمین سی اے مسلمان اے بندی اللہ کی یہ ہے یہودی پیچھے میرے پس آ اور قتل کر اسکو مگر درخت غرقد ف ح یہ استثنا ہی درخت سی یعنی سب درخت آگاہ کرینگی مگر غرقد نہین کہ نی کا اور غرقد ساتھ تہ بر ضمین معجمہ اور جزم رسی اور زبر قاف کی نام ایک درخت خاردار کا ہی در مقبرہ مدینہ کو کہ تبع الغرقد کہتی ہین اضافت اسکی طرف کرتی ہین اسلیے کہ اگلی زمانہ مین یہ درخت وہان بہت تھے اور یہ درخت یہود یکو کہ ساتھ اونکی پناہ لاوی گا ظاہر نہین کریگا اور نشان نہین دیگا اور پوشیدہ رکہی گا ت اسلیے کہ وہ درخت یہودیون کا ہی نقل کی یہ مسلم نے ف ح ع اور اوسکو اونکی ساتھ یہ ایک نسبت ہی کہ حقیقت اوسکی سوا خدا اور رسول اوسکیکی نہین جانتی اور کہا ہی بعضون نے کہ یہ ہوگا بعد نکلنی دجال کی جسوقت کہ لڑینگی مسلمانون سے وہ یہودی تابع ہونگی دجال کی وعنہ قال قال

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ یَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قایم ہونگی قیامت یہان تک کہ نکلی گا ایک شخص قحطان مین سی ف ع قحطان ساتھہ زبر قاف اور جزم حا کی بوان مین ہی ت ہانکی گا وہ شخص لوگون کو ساتھہ لاٹھی اپنی کی نقل کی بخاری اور مسلم نی ف ح ع یہہ کنایہ ہی اس سی کہ اطاعت کرینگی لوگ اوسکی اور اتفاق کرینگے اوسپر اور غلبہ اور سختی کری گا وہ اوپر اور سخر کریگا اونکو اور احتمال ہی کہ مراد حقیقت ہانکنی کی ہو ساتھہ عصا کی اور کہا بعضون نی کہ شاید وہ شخص قحطانی وہ ہوگا کہا جاوی گا اوسکو جہجاہ جیسی کی آتا ہی کراوسکا وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَذْھَبُ الْاَیَّامُ وَاللَّیَالِیْ حَتّٰی یَمْلِکَ رَجُلٌ یُقَالُ لَہُ الْجَھْجَاہُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ حَتّٰی یَمْلِکَ رَجُلٌ مِنَ الْمَوَالِیْ یُقَالُ لَہُ الْجَھْجَاہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین تمام ہونگی ان اور رات یعنی نہین منقطع ہونی کا زمانہ اور نہین آنی کی قیامت یہان تک کہ مالک ہوگا ایک شخص کہ کہا جاوی گا اوسکو جہجاہ اور ایک روایت مین یون ہی یہان تک کہ مالک ہوگا ایک شخص موالی مین سی ف ع موالی ساتھہ زبر سیم کی جمع ہی مولی کی یعنی غلام اور معنی یہہ ہین یہانتک کہ ہوگا وہ حاکم لوگون پر تب کہا جاوی گا اوسکو جہجاہ نقل کی یہہ مسلم نی اور بعضے نسخون مین جہجاہ ساتھہ دو ہیئون کی اور بعضون نہین جہجا ساتھہ حذف ہ آخر کی ہی وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَۃٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ کَنْزَ اٰلِ کِسْرٰی الَّذِیْ فِی الْاَبْیَضِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی البتہ کہولی گر ایک جماعت مسلمانون مین سی گنج آل کسری کا وہ گنج کہ بیچ محل سفید کے ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف ح ع آل کسری مین لفظ آل کا زایدہ ہی یا مراد ہی اوس سی اہل و بعد اوسکی اور کسری ساتھہ زیر اور زبر کاف کی معرب خسرو کا ہی اور بادشاہ فارس کو کسری کہتی ہین جیسی بادشاہ روم کو قیصر اور چین کی خاقان اور مصر کو فرعون اور یمن کو تبع ساتھہ ساتھہ زبر قاف کے اور حبشہ کو نجاشی اور ابیض نام ایک قلعہ کا ہی مدائن مین کہ اہل فارس اوسکو سفید کوشک کہتی ہین اور اب بنا لگی ہی جگہہ اوسکی مسجد مدائن مین اور یہہ گنج بیچ زمانہ امیر المومنین عمر رض کی نکالا گیا وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلَکَ کِسْرٰی ثُمَّ لَا کِسْرٰی بَعْدَہٗ وَقَیْصَرُ لَیَھْلِکَنَّ ثُمَّ لَا قَیْصَرَ بَعْدَہٗ وَلَتُقْسَمَنَّ کُنُوْزُھُمَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَسَمَّی الْحَرْبَ خُدْعَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ہلاک ہوا کسری پس نہوگا کسری پیچھی اوسکی ف ع ہلاک ہوا یہہ جملہ خبریہ ہی یعنی قریب ہی کہ ہلاک ہوگا ملک اوسکا اور صیغہ ماضی کا لانی واسطی تحقیق وقوع اور قرب اوسکی یا دعا و تفاول ہی ت پس نہوگا کسری بعد اوسکی ف ع ح یعنی بعد کسری کی کہ موجود تہا بیچ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور معنی یہہ ہین کہ نہین ملک ہوگا ملک کسری کا کافر بلکہ مالک ہونگی اوسکی مسلمان بعد اوسکی قیامت کے دن تک اور یہہ بات اوسوقت فرمائی کہ خسرو نی نامہ آنحضرت کا پہاڑ ڈالا اور قیصر کہ بادشاہ روم کو کہتی ہین البتہ ہلاک ہوگا پس نہین ہوگا اور قیصر بعد اوسکی اور البتہ بانٹی جاوینگی خزانہ اونکی راہ خدا مین اور نام رکہا آنحضرت نی لڑائی کا فریب نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع ح اور یہہ عطف ہی قال رسول اللہ پر یعنی کہا راوی نی اور نام رکہا آنحضرت نی الخ چونکہ پہلی کلام مین اشارہ تہا طرف اسکی کہ ہلاک کسری اور قیصر کا اور لینا اونکی خزانون کا ہوگا ساتھہ لڑائی کی اور اکثر ہوتی ہی لڑائی محتاج فریب کے پس آگاہ فرمایا اپنی صحابہ رض کو ساتھہ جائز ہونی اوسکی تاکہ نہ سہم کرین وہ کہ فریب قبیلہ خدر اور خیانت سی ہی پس فرمایا کہ جنگ کرنی مین ساتھہ دشمنون کے فریب اور حیلہ روا ہی تا ہین کہ بیچ حصول فتح اور نصرت کے دخل کرتی ہین جیسی کہ اپنی لشکر کو حیلون سی دشمن کے آنکہون نہین بہت دکہا دین یا میرکہ مین یا طرف جاوین تا دشمن خیال کرین کہ وہ چلی گئی اور جنگ نہین کرینگی اور جب غافل ہون اونپر بیگہا جا پڑین اور مانند انکی چلی کرین لیکن عہد توڑنا درست نہین اور لفظ خدعہ ساتھہ پیش اور زبر خ کی اور جزم دال کی اور ساتھہ پیش دال کی اور زبر اسکی بہی آیا ہی اور ساتھہ زبر خ اور جزم دال کی فصیح تر ہی وَعَنْ نَافِعِ بْنِ عُتْبَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَغْزُوْنَ جَزِیْرَۃَ الْعَرَبِ فَیَفْتَحُھَا

اللہ ثم فارس یفتحہا اللہ ثم تغزون الروم یفتحہم اللہ ثم تغزون الدجال فیفتحہ اللہ رواہ مسلم اور روایت ہے نافع بن عتبہ بن ابی وقاص سے کہ بیٹھے تھے ہم
بن ابی وقاص کل اور وہ صحابی اسی لام یا فتح ہمدمین کہا کہ فرمایا آنحضرت نے جنگ کروگی یعنی بعد میری جزیرۂ عرب سے ف ح ع یعنی ولایت عرب سے اور اسکو جزیرہ کہا اس سبب سے
کہ احاطہ کیا ہے دریائی نے اسکو ہر طرف سے اور وہ مکہ اور مدینہ اور یمامہ اور یمن ہے پس معنی یہ ہیں کہ جنگ کروگی بقیہ جزیرہ عربی ساری جزیرہ عربی میں حیثیت سے کہ نہیں چھوڑا
جاویگا کافر اوسمین ت پس فتح کریگا اوسکو اللہ تعالیٰ تمہارے تم پر پھر جنگ کروگی ولایت فارس سے پس فتح کریگا اوسکو اللہ پھر جنگ کروگی روم سے پس
فتح کریگا اوسکو خدا تعالیٰ پھر جنگ کروگی دجال سے پس فتح دیگا اوسکو اللہ نقل کی یہ مسلم ف جینے اوسکو مقہور و مغلوب کریگا اور ملک اوسکی انتہا گیا ہوگا تمہاری
ماتہ لگی گا اور ہلاک ہوگا وہ حضرت عیسیٰ کی ماتہ سے کہ وہ اور ترین گے مسلمانوں کی مدد کی لیے اور خطاب ہمین صحابہ کو ہے اور مراد امت ہے وعن عوف بن مالک
قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک وہو فی قبۃ من ادم فقال اعدد ستا بین یدی الساعۃ موتی ثم فتح بیت المقدس
ثم موتان یاخذ فیکم کقعاص الغنم ثم استفاضۃ المال حتی یعطی الرجل مائۃ دینار فیظل ساخطا ثم فتنۃ لا یبقی بیت
من العرب الا دخلتہ ثم ہدنۃ تکون بینکم وبین بنی الاصفر فیغدرون فیاتونکم تحت ثمانین غایۃ
تحت کل غایۃ اثنا عشر الفا رواہ البخاری اور روایت ہے عوف بن مالک کی کہ آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیچ غزوۂ تبوک کی کہ نام ایک جگہ کا ہے زمین
شام سے اس حال میں کہ آنحضرت چمڑے کی خیمہ میں تھے فرمایا گن تو چھ چیزوں کو پہلے آنی قیامت سے یعنی یہ چھ چیزیں علامات قیامت سے ہیں جلد کہ پہلی اوسکی واقع ہونگی اول
مرنا میرا کہ جب تک سمین تم میں ہوں قیامت برپا نہیں ہوگی دوسری فتح ہونا بیت المقدس کی ف ح یعنی جب تک بیت المقدس کو فتح نہیں کرینگی قیامت قایم نہیں ہوگی
اور لفظ مقدس ساتھ زبر میم اور جزم قاف اور زیر دال کی بروزن مجلس کے اور ایک نسخہ میں ساتھ پیش میم اور زبر قاف اور دال مشدد کی بروزن معظم کی ت تیسرے وبا
عام کہ پیدا ہوتم میں مانند بیماری کے بکریوں کی ف ع قعاص ساتھ پیش قاف اور عین مہملہ کی بیماری ہے کہ مواشی میں پیدا ہوتی ہے اور یکایک وہ مرجاتی ہیں اور مراد اسے
وہ وبا ہے کہ حضرت عمرؓ کی زمانہ میں پیدا ہوئی اور تین روز کی عرصہ میں ستر ہزار آدمی مرگئی اور لشکر گاہ مسلمانوں کا اوسوقت عمواس تھا اور اسے ایلیا اوسکو طاعون عمواس کہتے
ہیں اور یہ اول طاعون ہے کہ اسلام میں واقع ہوا ت چوتھی بہت ہونا مال کا لوگون میں یہانتک کہ دی جاوین گی مرد کو سو دینار پس ہوگا ناراض اور قلیل وحقیر جانے
گا اوسکو ف ع یہ ہوا حضرت عثمانؓ کی خلافت میں وقت فتوح کی ت پانچویں پیدا ہونا فتنہ اور جنگ کا کہ نہیں ہے گا کوئی گھر عرب کی مگر داخل ہوگا اثر اور شر
اوس فتنہ کے اوس گھر میں ف ح لکھا ہے علماء نے کہ مراد اس سے قتل حضرت عثمانؓ کا ہے جنس فتنہ کہ بعد حضرت کے پیدا ہوئی ت چھٹی صلح کہ ہوگی درمیان تمہارے اور
درمیان روم کی ف ع بنو الاصفر نام روم کا ہے اسلیے کہ پہلا باپ انکا کہ روم بن عیصو بن یعقوب بن اسحاق ہے رنگ تھا مایل بسفیدی ت پس عہد شکنی کرینگے
وہ پس آوینگے تم پر نیچے اسی نشانوں کی ف ح لفظ غایۃ ساتھ غین معجمہ اور سی کی نشان کے جنگ میں ہمراہ سردار انکی ہوتی ہیں اور بعضی روایتوں میں غایہ ساتھ بے
موحدہ کی آیا ہے معنی بیشہ کی تشبیہ دی اوس لشکر کو بسبب کثرت نشانوں کے ساتھ بیشہ کی ت نیچے ہر نشان کے بارہ ہزار آدمی ہونگی نقل کی یہ بخاری نے ف مقصود
بیان کرنا ابنوہی لشکر کا ہے وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی ینزل الروم
بالاعماق او بدابق فیخرج الیہم جیش من المدینۃ من خیار اہل الارض یومئذ فاذا تصافوا قالت الروم خلوا بیننا وبین الذین
سبوا منا نقاتلہم فیقول المسلمون لا واللہ لا نخلی بینکم وبین اخواننا فیقاتلونہم فینہزم ثلث لا یتوب اللہ علیہم
ابدا ویقتل ثلثہم افضل الشہداء عند اللہ ویفتح الثلث لا یفتنون ابدا فیفتحون قسطنطینیۃ فبینما ہم
یقتسمون الغنائم قد علقوا سیوفہم بالزیتون اذ صاح فیہم الشیطان ان المسیح قد خلفکم فی اہلیکم
فیخرجون وذلک باطل فاذا جاءوا الشام خرج فبینما ہم یعدون للقتال یسوون الصفوف اذ اقیمت الصلوۃ فینزل

عیسیٰ بن مریم فیأمّهم فإذا رآه عدو الله ذاب كما يذوب الملح في الماء فلو تركوه لانذاب حتى يهلك لكن يقتله الله بيده فيريهم دمه في حربته رواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے نہیں قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ اوترین گی روم اعماق مین ف ع اعماق ساتھہ زبر ہمزہ کی نام ایک جگہہ کا ہی طراف مدینہ مین سے ت یا دابق مین ف ع
دابق ساتھہ زبر ب کی اور کبھی زیر بھی بیچاتی ہی نام ایک جگہہ کا ہی نزدیک مدینہ سی اور مضاف ہین دونون موضع ہین اور اوشکر اوکی لیی ہی ت پس نکلیگا لشکر
اونکی ایک لشکر مدینہ سی ف ع کہا ابن ملکانی کہ مراد مدینہ سی حلب ہے اور اعماق و دابق دونون موضع ہین قریب اسکی اور بعضون نے کہا مراد مدینہ سی دشت
ہی اور کہا از ہارمین کی یہ جو کہا گیا ہی کہ مراد مدینہ سی مدینہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی یہ قول ضعیف ہے اسلیی کہ مدینہ نبویہ خراب ہوگا اسوقت مین ت بہترین لوگون
زمین کے یا وسط زمین ف ع من خیار اہل زمانہ یا جیش کا اور لفظ اوسط سے احتراز نہی ماتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیسی ت پس جسوقت کہ صف باندہین گے یعنی لڑنے
کی لیی کھینچی روم خالی کرو جگہہ درمیان ہمارے اور درمیان اون لوگون کی کہ بندی پکڑلائی ہین ہم مین سے لڑین ہم اونسی ف ح یعنی جن مسلمانون نی کہ جہاد
کیا ہی ہمپر اور اسیر کیا ہی ایک جماعت کو ہم مین سے اونکو ہماری سپرد کرو تا لڑین ہم اونسی اور بدلہ اپنا لیوین غرض یہ بے دینا مسلمانون کا اور تفرقہ ڈالنی اونکی بات مین سے
ت پس کہینگی مسلمان قسم ہی اللہ کے نہین خالی کرینگے ہم درمیان تمہارے اور درمیان مسلمان بھائیون اپنی کی اور نہین چھوڑینگی ہم تمکو ساتھہ اونکی پس لڑینگی
مسلمان سو سے پس شکست کہاوینگی تہائی مسلمان اور بھاگ جاوینگی نہین رجوع کریگا اللہ تعالیٰ ساتھہ رحمت کے اونپر کبھی ف ع یہ کنایہ ہی اس سے کہ وہ کبھی
پر مرینگی اور عذاب سہیگا اوپر ہمیشہ ت اور ماری جاوین گی تہائی اونکی وہ بہترین شہدا کی ہونگی نزدیک خدا کی اور فتح کرینگی تہائی مسلمان باقی یعنی روم کی شہرونکو
نہین فتنہ مین ڈالی جاوین گی کبھی ف ع یعنی نہین مبتلا کی جاوینگی کسی بلا مین اور نہین استحان کیی جاوین گی ساتھہ مقاتلہ کی یا نہین عذاب دیی جاوینگی کبھی
ہمین اشارہ ہی خاتمہ بخیر ہونی اونکیلیی ت پھر فتح کرینگی قسطنطنیہ ف ع اس لفظ کو کئی وجہ کر تصحیح کیا ہی مشہور ساتھہ پیش قاف اور جزم سین اور پیش طاء اور
جزم نون کی بعد اونکی ط مکسور اور ی ساکن بعد اسکی نون مفتوحہ پہلی ت کی اور بعضون نے ساتھہ زیادتی ی مشدد کی بعد نون دوسری کی تصحیح کی ہے چنانچہ اکثر مشکوۃ کی
نسخونمین اسیطر ہی اور بعضی نسخونمین ساتھہ زیادتی ی مخففہ کے بدلی ی مشددہ کے اور ان صورتونمین نون اخیر کو زبر ہوگی اور یہ بڑا شہر ہے روم کی شہرون سے کہ دار السلطنت
روم کا ہی اور اوسلو استنبول بھی اسین اور فتح ہونا اوسکا علامات قیامت سے ہی اور کہا ترمذی نی کہ قسطنطنیہ بعضے صحابہ کی زمانہ مین فتح ہوی اور نزدیک نکلنی دجال
کی بھی فتح ہوگی جیسی کی فرمایا ت پس اوسوقت کہ تقسیم کرتی ہونگی مسلمان غنیمتین حال آنکہ لٹکائی ہون گے تروارین اپنی درخت زیتون پر ناگہان آوازدی گا اونمین
شیطان یہ کہ مسیح دجال تحقیق بھی تمہاری آیا تمہاری اہل اولادمین پس نکلینگے یعنی لشکر مدینہ کا یہ خبر سنتی ہی قسطنطنیہ سے اور یہ خبر شیطان کے جھوٹی ہوگی
دجال ہنوز نکلا نہوگا پس جب آوینگی مسلمان شام مین نکلیگا دجال ف ع ظاہر یہ ہے کہ مراد شام سی قسم سے کہ وہ ہمیشہ سے ہی اسلیی کہ بعض روایات مین تصریح
ہی ساتھہ اسکی ت پس اوسوقت یہ تیاری کرتی ہونگی لڑائی کی برابر کرینگے صفین کا ناگہان قایم کیجاوی گی نماز ف اور نسخہ صحیحہ مین اذان ساتھہ الف کے ہی یعنی وقت
تکبیر کہنی موذن کی نماز کی لیی ت پس اوترینگی عیسے ابن مریم ف ع یعنی آسمان سی اوپر منارہ مسجد دمشق کی پہر آوینگی قدس مین ت پس امام ہونگے
حضرت عیسی مسلمانون کی ف ع نماز مین اور جملہ مسلمانون سی امام مہدی ہے ہونگی اور ایک روایت مین ہی آگی بڑہاوینگی امامت کے لیی حضرت عیسیٰ امام مہدی
کو اور سبب یہہ بیان کرینگی کہ نماز تمہارے لیی قایم کی گیی ہی اور اسمین اشارہ ہوگا متابعت کا اور اسکا کہ مین امیر نہین ہون لا باستقلال بلکہ مین مقرر اور مونہ
ہون پہر بعد اسکی امامت کرتی رہینگے عیسیٰ انکی ہمیشہ پس اس فرمانی ہین کہ امام ہونگی تغلیب سے یا کرینگے امامت مجازاً یعنی امر کرینگی اونکی امام کو امامت کا
اور ہوگا دجال اوسوقت گھبیری ہوی مسلمانون کو ت پس جب دیکھی گا حضرت عیسیٰ کو دشمن خدا کا یعنی دجال گھلنی لگیگا جیسا نمک گھلتا ہی پانی مین پس
اگر چھوڑدین حضرت عیسیٰ اوسکو بحال خود اور نہ مارڈالین البتہ گھل جاوی یہان تک کہ مرجاوی وہ بن ماری ولیکن قتل کریگا اوسکو خدا تعالیٰ حضرت عیسیٰ کی ہاتھہ پر
یعنی حکم اور ارادہ الہی مین یون ہی ہلاک اوسکا حضرت عیسی کی ہاتھہ پر ہو قتل پس دکھلاوینگی عیسیٰ اونکو یعنی مسلمانون کو یا کافرونکو یا سب کو خون دجال کا اپنے

نیز مسلم میں نقل کی ہے مسلم نے وعن عبد اللہ بن مسعود قال ان الساعۃ لا تقوم حتی لا یقسم میراث ولا یفرح بغنیمۃ ثم قال عدو یجمعون لاھل الشام ویجمع لھم اھل الاسلام یعنی الروم فیشترط المسلمون شرطۃ للموت لا ترجع الا غالبۃ فیقتتلون حتی یحجز بینھم اللیل فیفیٔ ھؤلاء وھؤلاء کل غیر غالب وتفنی الشرطۃ ثم یشترط المسلمون شرطۃ للموت لا ترجع الا غالبۃ فیقتتلون حتی یحجز بینھم اللیل فیفیٔ ھؤلاء وھؤلاء کل غیر غالب وتفنی الشرطۃ ثم یشترط المسلمون شرطۃ للموت لا ترجع الا غالبۃ فیقتتلون حتی یمسوا فیفیٔ ھؤلاء وھؤلاء کل غیر غالب وتفنی الشرطۃ فاذا کان یوم الرابع نھد الیھم بقیۃ اھل الاسلام فیجعل اللہ الدبرۃ علیھم فیقتتلون مقتلۃ لم یر مثلھا حتی ان الطائر لیمر بجنباتھم فما یخلفھم حتی یخر میتا فیتعاد بنو الاب کانوا مائۃ فلا یجدونہ بقی منھم الا الرجل الواحد فبای غنیمۃ یفرح او ای میراث یقسم فبینما ھم کذلک اذ سمعوا ببأس ھو اکبر من ذلک فجاءھم الصریخ ان الدجال قد خلفھم فی ذراریھم فیرفضون ما فی ایدیھم ویقبلون فیبعثون عشر فوارس طلیعۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعرف اسماءھم واسماء اباھم وانوان خیولھم ھم خیر فوارس او من خیر فوارس علی ظھر الارض یومئذ رواہ مسلم

اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے یہ کہ تحقیق قیامت نہیں قایم ہوگی یہاں تک کہ نہ بانٹی جاوی گی میراث ف ع یعنی بسبب کثرت اموال غنیمتوں کے مسلمانوں کی یا بسبب اوٹھ جانی شرع کی جیسا کہ دیکھا جاتا ہے ہمارے زمانہ میں بسبب کثرت دیوں کی نوبت تقسیم کی نہیں پہنچی ت اور نہ خوش کی جاوین گی یعنی نہیں خوش ہوگا کوئی بسبب غنیمت کے ف ع یا تو بسبب نہ ملنی کی یا بسبب خیانت کی پس نہیں خوش ہونگی ساتھ اوسکی اہل و یا نت ت پھر کہا ابن مسعود نے پھر یہاں اس حال اور وقوع اس قصہ کی کہ دشمن یعنی کافر جمع کرینگی لشکر واسطی مقاتلہ اہل شام کی اور جمع کرینگی واسطی قتال ان دشمنوں کی مسلمان یہی لشکر مراد ہی دشمن سے روم پس انتخاب کرینگی اور چنین گی مسلمان اپنی لشکر میں سے ایک فوج کو کہ آگی بھیجین گے تا جنگ کری اور مرجاوی یہ فوج مگر غالب و فتحیاب ف ع ح یہ جملہ صفت کاشفہ سببیہ موضحہ ہی شرطۃ کی اور معنی یہ ہیں کہ مسلمان بھیجین گے اس لشکر کو اس شرط پر کہ بھاگین نہیں بلکہ ٹھیری ہیں اور ثابت رہیں یہاں تک کہ ماری جاوین یا غالب آوین شرطۃ ساتھ پیش شین اور زبر ر اور جزم او سکی اول لشکر کہ حاضر ہو جنگ کی لیی اور مستعد ہو واسطی مرنی کی اور تشریط باب تفعل سی نکالا گیا ہی وہی سی اور تشریط باب افتعال سی بھی روایت ہی ت پس لڑینگی مسلمان و کافر یہاں تک کہ حائل ہوگی درمیان انکی رات اور باز رکھی گی انکو لڑائی سی پھر پہرین گی مسلمان اور کافر طرف ڈیروں اپنی کی ہر ایک یعنی دونوں فریق میں سے غیر غالب یعنی اور غیر مغلوب رہینگے ہوا اور فنا ہو جاوینگے یعنی ماری جاوی گی وہ فوج کہ پہلی بھیجی گئی ہی لڑنیکی لیی ف ع یہاں شرطۃ یعنی جس کے ہی یعنی جانبین کے اگلی فوجیں ماری جاوین گی حاصل یہ کہ اور فوجیں طرفین کی پھر یا وین گی اور نہیں ہوگا غلبہ کسیکو دوسری پر اور اگلی فوجیں طرفین کے فنا ہو جاوین گی والا ہو غلبہ انکی لیی فنا ہو اگلی فوج انکی حال انکہ کہا ہی کہ ہر ایک غیر غالب ہونگی پھر انتخاب کرینگی مسلمان ایک لشکر کو واسطی مرنی کی کہ نہ پھری گر غالب پس لڑینگی یہاں تک کہ حائل ہوگی درمیان انکی رات پس پھر پہرینگی مسلمان اور کافر طرف ڈیروں اپنی کی ہر ایک غیر غالب و فنا ہو جاوینگی وہ فوج کہ آگی نکلی تھی لڑنیکی لیی پھر انتخاب کرینگی مسلمان ایک لشکر کو مرنی کی لیی کہ نہ پھری گر غالب پس لڑینگی یہاں تک کہ شام کرینگی پس پھر پہرینگی مسلمان اور کافر ہر ایک غیر غالب و فنا ہو جاوی گی وہ فوج کہ آگی نکلی تھی لڑنی کی لیی پس جب ہوگا دن چوتھا اوٹھینگی اور قصد کرینگے طرف جنگ کفار کی باقی اہل اسلام پس کی دانیگا اللہ تعالیٰ شکست کفار پر ف دیر سا تھ زبر دال مہملہ اور ب موحدہ کی اسم ہی دبار سی اور روایت کیا گیا ہی یہ بھی اور معنی دونوں کے ہر یعنی شکست کے ہیں ت پس لڑینگی اڑنا کہ نہیں دیکھا گیا ہی مانند اوسکی یہاں تک کہ پرندہ البتہ ارادہ کریگا گذرنی کا اوپر انکی جوانب نواحی پر پس نہیں پہنچی چھوڑی گا اونکو یعنی نہیں تجاوز کریگا اونسی یہاں تک کہ گر پڑیگا نہیں پر مردہ ف یعنی گر جانور اوڑیگا اوپر دونہیں پہنچی کا اونسے یہاں تک کہ گر پڑیگا مگر بسبب اونکی بہتات کے بسبب بڑی مسافت کے اوسطرف سی اوسطرف تک تھکا جاویگا اور نہیں اوڑ سکیگا مگر کم گر پڑیگا مگر کم گھبرینگی مچھی یا کہ یا بسبب کم تھی سوف یعنی یا کہ جماعت کم حاضر ہوگی اونمیں سے بسبب نہیں پہنچنے غزا ایک جدے سے ہونگی وہ جو اپنی کو شمار کرینگی تھی سوت پس پاوینگی اوس عدد سو کو کہ یاد رکھا

ص ... ف ... ع ... ح ... ت ... ث ... ق ... ر ... ل ... ن ... ی ... ہ ... ا ... ب ... ج ... د ... و ... ز ... ک ... م ... س ... ط ... ظ ... ع ... ف ... ق ... ر ... ش ... ت ... ث ... خ ... ذ ... ض ... غ

خیر روایت المقدس خراب یثرب خراب یثرب خروج الملحمۃ وخروج الملحمۃ فتح قسطنطینیۃ وفتح قسطنطینیۃ خروج الدجال رواہ ابوداؤد

ف ح اسلیے کہ آبادی بیت المقدس کے سبب خراب ہونی مدینہ کی ہوگی ف ح اسلیے کہ آبادی بیت المقدس کی بسبب غلبہ کفار کی ہوگی کہ نصاری ہین اور وہ سبب خرابی مدینہ کا ہوگا اور یثرب نام مدینہ مطہرہ کا ہی اور اشتقاق یثرب کا ثرب سے ہی یعنی ہلاک کی یا نام ایک کافر کا ہی کہ ابتدا مین اوسنے آباد کیا تہا اور مدینہ کو یثرب کہنی سی جو منع فرمایا ہی یہہ کہنا پہلی اوس سے ہی تہا اور خراب ہونا یثرب کا سبب نخلنی اور پیدا ہونی وقعہ اور جنگ عظیم کا ہی جسکا اور پیدا ہونا اوس جنگ کا قسطنطینیہ فتح ہونی قسطنطنیہ کا ہی اور فتح ہونا اوس شہر کا سبب اور علامت نخلنی دجال کی ہی نقل کی ہی ابوداودنی مراد یہہ ہی کہ یہہ حوادث اور وقایع بعد ایک اور سری کی اس ترتیب سے ہی واقع ہونگی اور ہونا پہلی کا علامت پیدا ہونی دوسری کی ہوگی اگرچہ مہلت اور تاخیر سی واقع ہو کہا طیبی نے اگر تو کہی یہان کہا فتح قسطنطینیہ کو علامت نخلنی دجال کی اور اوپر حدیث مین کہا کہ ناگہان شیطان آواز دیگا ویقین کہ دجال تمہارے پیچہے آیا تمہاری اہل مین پس نکلینگے وہ اور یہہ بات جہوٹ ہوگی پس کیونکر تطبیق ہوان دونون مین جواب سکا یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گردانا فتح قسطنطینیہ کو علامت نخلنی دجال کی نہ یہہ کہ وہ سچی اوسکی نکلی گا بغیر ڈہیل کے اور آواز کرنا شیطان کا ہوگا جہوٹ تا باز رہین تقسیم کرنی غنیمت کی سی چنانچہ دلالت کرتی اور پر حدیث آئندہ کہ ملحمہ عظمی اور فتح قسطنطینیہ اور نکلنا دجال کا سات مہینی مین ہوگا وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الملحمۃ العظمی وفتح قسطنطینیۃ وخروج الدجال فی سبعۃ اشہر رواہ الترمذی وابوداؤد اور روایت ہی اوسی معاذ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جنگ بڑی اور فتح ہونا قسطنطینیہ کا اور نکلنا دجال کا سات مہینی مین ہوگا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداودنی

ف ع مراد بڑی جنگ سی کہا بعضون نے وہی کہ جسمین گنی جاوین گی باپ کی ولاد اور نہین باقی سو مین سے مگر ایک جیسی کہ اوپر گذرا کر ظاہر تر یہہ ہی کہ مراد اس سے فتح اوس شہر کی ہی کہ فتح ہوگا بسبب عظمت اسماء الہی کی جیسی کہ حدیث ابی ہریرہ کی مین گذرا اور سات مہینو مین جو ہونا ان چیزونکا فرمایا تو یہہ باعتبار متوجہ ہونی مسلمانون کی ہی طرف دونون شہرون کی وظہور دجال کی اوپر باعتبار فتح اون دونون کی پس دجال پیچہے ہی دیگا اونکی بغیر تراخی کی درمیان اون دونونکی

وعن عبد اللہ بن بسر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بین الملحمۃ وفتح المدینۃ ست سنین ویخرج الدجال فی السابعۃ رواہ ابوداؤد وقال ہذا اصح اور روایت ہی عبد اللہ بن بسر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ درمیان اوس جنگ بڑی کی اور فتح ہونی شہر مذکورہ کی نبی قسطنطینیہ کی چہہ برس ہین اور نکلی گا دجال ساتوین برس مین

ف ح اس حدیث مین اور پہلی حدیث مین اختلاف فاش ہی ولیکن یہہ حدیث صحیح ہی جیسی کہا نقل کی یہہ ابوداودنی اور کہا یہہ حدیث صحیح تر ہی

ف ح ع اور حدیث سابق کی اسناد مین کلام ہی اور بعضی راوی اوسکی مجروح ومطعون ہین اور اسمین دلالت ہی کہ تعارض ثابت ہی اور جمع ممتنع اور صحیح تر ہی مرجح ہی اور حاصل یہہ کہ درمیان ملحمہ عظمی اور درمیان خروج دجال کی ہونا سات برس کا صحیح تر ہی ہونی ساتہہ مہینی کی سی

وعن ابن عمر قال یوشک المسلمون ان یحاصروا الی المدینۃ حتی یکون ابعد مسالحہم سلاح وسلاحہم قریب من خیبر رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابن عمر سی کہا قریب ہین مسلمان یہہ کہ گہیر جاوین گی مدینہ مطہرہ مین

ف ع یعنی دشمن گہیر لینگی اونکو یا بہاگین گی مسلمان کفار سی اور جمع ہون گی درمیان مدینہ اور سلاح کی کہ نام ایک جگہہ کا ہی قریب خیبر کی یا بعضی اونکی داخل ہونگی مدینہ کی اندر اور بعضی ثابت رہینگی گرداوسکی اوسکی نگہبانی کی لیی اور یہہ معنی ظاہر تر ہین واسطی قول حضرت کے یہان تک کہ ہوگا دور ترین سرحدون اونکی کا سلاح اور سلاح نام ایک جگہہ کا ہی نزدیک خیبر سی نقل کی یہہ ابوداودنی

ف ح ع کہ چند منزل ہی مدینہ سی اور یہہ تفسیر راوی نی کی ہی اور سلاح ساتہہ زبر سین کے اور کبہی ضبط کیا ہی اوسکو ساتہہ رفع کی پیش سی بنا بر اسکے کہ اسم موخر ہی اور خبر لفظ احد ہے اور ایک نسخہ مین ساتہہ رفع اوسکی تنوین سی اور اور نسخہ مین ساتہہ زبر کی ہی

وعن ذی مخبر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ستصالحون الروم صلحا امنا فتغزون انتم وہم عدوا من ورائکم فتنصرون وتغنمون وتسلمون ثم ترجعون حتی تنزلوا بمرج ذی تلول فیرفع رجل من اہل النصرانیۃ الصلیب فیقول غلب الصلیب فیغضب رجل من المسلمین فیدقہ

تَعُدُّ الرُّوْمُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَةِ وَإِنَّ بَعْضَهُمْ يَفِرُّوْنَ الْمُسْلِمُوْنَ إِلَى أَسْلِحَتِهِمْ فَيُقَاتِلُوْنَ فَيُكْرِمُ اللّٰهُ تِلْكَ الْعِصَابَةَ بِالشَّهَادَةِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ

در روایت ہی ذی مخبر کی خادم ہی حضرت کا اور بہتیجا نجاشی کا کہا کہ سنا میں آنحضرت سی فرماتی تھی نزدیک ہی کی صلح کروگی تم اسی مسلمانون روم سی صلح با امن کی طرفین غدر اور رفتہ سی مذر ہونگی پس جنگ کروگی تم اسی مسلمانون اور وہ رومی بالاتفاق دشمنون سی کہ سوای تمہاری ہین پس نصرت کی جاؤگی تم یعنی مدد کریگا تمہاری اللہ تعالی اوپر اور غنیمت پاؤگی اور سلامت رہوگی یعنی زخمی ہوئی سی اور ماری جانی سی پھر پھروگی یعنی دشمنونکی پاس سے یہان تک اوتروگی تم اور اہل روم ایک سبزہ کی جگہہ کہ ٹیلی ہونگی اوسمین پس بلند کریگا ایک شخص اہل نصرانیت سے چلیپا ف ع مراد اہل نصرانیت سی روم ہین اسلیے کہ روم دین نصرانیت پر تہی اور چلیپا ایک لکڑی مربع ہی کہ گمان کرتی ہین نصرانی کہ عیسی ع سولی دی گئی ہین اوپر لکڑی کی کہ تہی اسی صورت کی ت پس کہی گا وہ شخص کہ غالب آئی چلیپا یعنی غالب ہوئی دین بسبب بکت چلیپا کی پس غصے ہوگا ایک شخص مسلمانون مین سے ف یعنی بسبب وسکی کہ نسبت کیے غلبہ کی غیر اسلام کی طرف پس توڑ ڈالی گا وہ مسلمان چلیپا کو پس نہ رہیگی اس قصہ کی عہد تو ڑینگی روم اور جمع کرینگی لوگون کو جنگ کے لیی ت اور زیادہ کیا بعضی راویون نے اس عبارت کو کہ پس دوڑینگی مسلمان طرف ہتیار دان اپنے کی پس لڑینگی مسلمان اوسی پس بزرگ دیگا اللہ تعالی اوس جماعت مسلمانون کو ساتھہ شہادت کی نقل کی یہہ ابوداود نے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُتْرُكُوا الْحَبَشَةَ مَا تَرَكُوْكُمْ فَإِنَّهُ لَا يَسْتَخْرِجُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ إِلَّا ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی نقل کی ہی صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا چھوڑو تم حبشیونکو اور تعرض کرو اون سے جب تک کہ چھوڑین وہ تمکو اور تعرض کرین مسی اسلیے کہ تحقیق شان یہہ ہے کہ نہین نکالی کعبہ کا گنج مگر ایک شخص صاحب دو پنڈلیون چھوٹی کا حبشی مین سی نقل کی یہہ ابوداود نی ف ح یعنی وہ امیر حبشی کا ہوگا یا مراد اس سی لشکر حبش کا ہی اور سویقہ تصغیر ساق کی ہی یعنی پنڈلی کی اور پنڈلیان حبشی کی اکثر چھوٹی اور باریک ہوتی ہین اور مراد گنج سی گنج ہی مدفون ہے کیونکہ کہا بعضون نے کہ مخلوق ہی اوسمین اور بعضون نی کہا کہ مراد ہی وہ مال کہ بطور نذر کی آتا ہی اور سکو خادم دہان کی جمع کرتی ہین اور اور حدیث مین آیا ہی کہ خراب کریگا کعبہ کو صاحب دو چھوٹی پنڈلیون کا حبشی مین سی اور نہین معارض سے یہہ قول اللہ تعالی کی حَرَمًا اٰمِنًا اسلیی کہ یہہ قریب قیامت کے ہوگا جسوقت کہ باقی نہین رہیگا کوئی اللہ اللہ کہنی والا اور ظاہر تر یہہ ہی کہ اللہ تعالی نی گرداندا ہی اوسکو حرم با امن باعتبار غالب احوال کی جسی کہ دلالت کرتا ہی اوسپر قضیہ ابن الزبیر کا اور قرامطہ کا اور مانند اونکیا یا مراد حرم یا امن کی دانی سی یہہ ہے کہ اللہ تعالی نی حکم فرمایا یہہ کہ وہ امن مین رہین لوگون کو اور نہ تعرض کرین کسی سی اوسمین چنانچہ آیا ہی کہ رئیس رندیقیون کا قرامطہ مین سے جبکہ بیٹھا فسادی یعنی قتل کرنی لوگون کی سی اور خراب کرنی شہرون کیسی کہا اوسی کہ کہان ہی کلام اللہ کا وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا پس کہا بعضی اہل توفیق نی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ امن دو اوسکو کہ داخل ہو اوسمین اور نہ تعرض کرو اسکی اندر ساتھہ لوٹنی اور قتل کرنی کی

وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعُوا الْحَبَشَةَ مَا وَدَعُوْكُمْ وَاتْرُكُوا التُّرْكَ مَا تَرَكُوْكُمْ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ

اور روایت ہی ایک شخص سے کہ آنحضرت کی صحابیون مین سی کہا چھوڑو تم حبشیونکو جب تک کہ چھوڑین وہ تمکو اور چھوڑو تم ترکونکو جب تک کہ چھوڑین وہ تمکو نقل کی یہہ ابوداود نی ف ح اگر کہین کہ قرآن شریف مین حکم ہی قاتلوا المشرکین کافۃ علی العموم فرمایا ہی کہ مشرکون سی قتال کرو جہان ہون حضرت نی یہہ کیون فرمایا کہ اونکو چھوڑی رکھو جواب اسکا یہہ ہی کہ حبشہ اور ترک عموم اس آیت سی مخصوص اور خارج ہین اسلیی کہ شہر اونکی بعید ہین اونکی شہرون سی اور اسلام کی شہرون مین دشت و بیابان بہت ہین جب تک کہ وہ تعرض کرین اور اسلام کی شہرون پر نہ آوین تعرض اونسی کرنا نہ چاہیی اور اگر وہ سبقت کرین اور اسلام کی شہرون مین سے تہہ قہر اور غلبہ کی اوین فرض ہوگا قتال اونکا یا کہین کہ آیہ ناسخ احدیث کی ہی اور حکم احدیث کا ابتدای اسلام مین تہا بسبب ضعف اسلام کی اور جب اسلام قوی ہوا حکم تمام ہوا

وَعَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيْثٍ يُقَاتِلُكُمْ قَوْمٌ صِغَارُ الْأَعْيُنِ يَعْنِي التُّرْكَ قَالَ تَسُوْقُوْنَهُمْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ حَتّٰى تُلْحِقُوْهُمْ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ فَأَمَّا فِي السِّيَاقَةِ الْأُوْلٰى فَيَنْجُوْا مَنْ هَرَبَ مِنْهُمْ وَأَمَّا فِي الثَّانِيَةِ فَيَنْجُوْ بَعْضٌ وَيَهْلِكُ بَعْضٌ وَأَمَّا فِي الثَّالِثَةِ فَيَصْطَلِمُوْنَ أَوْ كَمَا قَالَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ

اور روایت ہی بریدہ اسلمی سی اوسنے نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے جو حدیث کہ گذری سو یہہ حدیث ہی لڑی کی سی قوم جوتی پہنوں والی یعنی ترک ف ع یہہ تفسیر راوی کی ہی کہ وہ صحابی ہی یا تابعی ت فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نا لوگی تم اونکو تین بار یعنی ہونگی وہ مغلوب و مقہور رہا گنی والی کہ تم اونکو بھگا دوگی یہان تک پہنچاوگی اونکو جزیرہ عرب مین ف ع کہا بعضون نی کہ یہہ نام ہی عرب کی شہر و نگا سلسلی کہ گہیری ہوی ہین اونکو دریا اور زہر یعنی دریا حبشہ کا اور فارس کا اور دجلہ اور فرات اور کہا مالکی نی کہ وہ حجاز ہی و یمامہ اور یمن ت پس یہہ پہلی نا گنی مین نجات پاوینگی وہ شخص کہ بہاگی ترکون مین سی اور اسپر دوسری نا گنی مین نجات پاوینگی بعضی دو ہلاک ہونگی بعضی اور اسیر تیسری نا گنی مین پس کاٹی جاوینگی اور جڑ سی اوکہاڑ سی جاوینگی یا مانند اوسکی فرمایا حضرت نی نقل کی یہہ ابو داود نی ف ح یہہ لفظ اوجگہہ کہتی ہین کہ حدیث کے معنی نقل کیے جاتی ہین اور لفظ اوسکی خاص یاد نہین ہوتی اور اسمین نہایت ورع ہی راوی کا وعن ابی بکرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ینزل ناس من امتی بفناء یسمونہ البصرۃ عند شط یقال لہ دجلۃ یکون علیہ جسر یکثر اھلھا ویکون من امصار المسلمین واذا کان فی اخر الزمان جاء بنو قنطوراء عراض الوجوہ صغار الاعین حتی ینزلوا علی شط النہر فیتفرق اھلھا ثلث فرق فرقۃ یاخذون فی اذناب البقر والبریۃ وھلکوا وفرقۃ یاخذون لانفسھم وھلکوا وفرقۃ یجعلون ذراریھم خلف ظھورھم ویقاتلونھم وھم الشھداء رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اوترین گی لوگ میری امت مین سی زمین پست مین کہ نام کہینگی اوسکا بصرہ ف ح بصرہ ساتہہ زبر ب اور زبر ا اوسکی اور جزم صاد کی اور زبر ا اوسکی اور زبر یہی آئی ہی ت نزدیک ایک شہر کی کہ کہا جاویگا اوسکو دجلہ ف ح جلہ ساتہہ زبر ا اور زبر د ال کی نہر بغداد کی ت ہوگا اوسپر پل بہت ہونگی اہل بصرہ کی اور ہوگا وہ شہر مسلمانونکی شہرون مین سی جلبی نی حاشیہ شفا مین لکہا ہی کہ بصرہ مثلثہ الباء ہی اور زبر فصیح تر ہی بنا یا ہی اوسکو عتبہ بن غزوان نی بیچ خلافت عمر رضی کی اور اوسمین بت پرستی کبہی نہین ہوی اور اس قصیہ مین جو حدیث مین صریح مذکور ہی نام بصرہ کا ہے اور علمای کہا ہی کہ مراد اوس سی بغداد ہی اس دلیل سے کہ دجلہ اور پل بغداد مین ہی نے بصرہ مین اور شہر بغداد کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین اس ہیئت پر کہ اب ہے نہ بنا تہا بلکہ قریی تہی متعدد و متفرق ضافات بصرہ سی اور منسوب اوسکی طرف اور آنحضرت نی ازراہ معجزہ کی خبر دی اوسکی بنی کی اسلیی فرمایا ساتہہ لفظ استقبال کی کہ ہوگا وہ بڑا شہر مسلمانونکی شہرون مین سے اور بہت ہونگی ہی والے اوسکی اور یہہ ہی ہے کہ ترک بصرہ مین واسطی لڑنی مارنی کی اس کیفیت مخصوص سی کہ مذکور ہوی نہین آئی اور اہل تواریخ نی اسکو نہین نقل کیا گر بغداد مین البتہ آئی ہین جیسی کہ معروف و مشہور ہی پس ذکر بصرہ کا حدیث مین اس سبب سے ہی کہ بصرہ بہ نسبت بغداد کی شہر قدیم ہی کہ قریی اور مواضع کہ بغداد اونمین بنا ہی منسوب اوسکی طرف تہی اور بصرہ ایک موضع ہی باہر بغداد کی قریب اوسکی دروازہ کی کہا جاتا ہی اوسکو باب البصرہ پس نام لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بغداد کا ساتہہ نام بعض اوسکی کہ بصرہ ہے یا بحذف مضاف یعنی بغداد البصرۃ جیسی کہ کلام پاک اللہ تعالی کی مین ہے واسئل القریۃ اور معنی حدیث کی یہہ ہین کہ بعضی شخص میری امت مین سے اوترین گی نزدیک دجلہ کی اور مقام کرین گی وہان اور ہوگا وہ موضع شہر مسلمانون کی شہرون سی اور وہ بغداد ہی اور امصار جو کہا اشارہ کیا اوس شہر کی بڑائی کا اسلیی کہ مصر بڑی شہر کو کہتی ہین بعد اوسکی مدینہ اور بلدہ اور قریہ ہی ت اور جسوقت کہ ہوگا امر یا حال آخر زمانی مین آوینگے اوس شہر مالون سے لڑنی کی لیی مٹی قنطورا کی ف ح یعنی ترک اور قنطورا سا ساتہہ یہ قاف اور جزم نون اور پیش طا کی ساتہہ الف مقصورہ کی اور کبہی ساتہہ ممدودہ کی بہی آتا ہی نام ہی پدر کلان ترک کا کہ سب ترک اوسکی اولاد سی ہین ت کہ مونہہ اونکی چکلی ہونگی اور آنکہین چہوٹی یہان تک کہ اوترینگے اوس نہر کی کنارہ پر پس متفرق ہونگی اوس شہر کی لوگ تین فرقی ایک فرقہ پناہ پکڑیگا بیلونکی مسونمین اور جنگل مین ف ح یعنی اعراض کرینگی قتال سی اور مشغول ہونگی زراعت مین اور تلاش کرینگی بیلونکو کہیتی کی لیی واسطی خلاصی اپنی کی ہلاک سی بسبب اس عمل کی یا لاوینگے اپنی اہل و عیال اور مال و متاع کو اور چل دینگی جنگل کو تا اونکی شر سی نجات پاوین ت اور ہلاک ہوگا یہہ فرقہ ف ح اور اونکی شر سی بسبب اس حیلہ کی نجات نہین پاتی اسلیی کہ آگے مشرکون کی فتنہ کی ایسی نہین ہر سکینگی کہ اس حیلہ سی بچہا سکین اور ایک فرقہ طلب کریگا امان بقطور اسی واسطی جانون اپنی کی اور ہلاک

ہونگی ف ع یعنی اونکی باتون سی اور شاید کہ مراد اس فرقہ سی مستعصم باللہ خلیفہ اور ہمراہی اوسکی مسلمان ہین کہ طلب کے اونہون نی امان اپنی لیی اور اہل بغداد کی کیر اور ہلاک ہوی اونکی باتون سی کہ ارڈالا اونہون نی اونکو کسی کو باقی نہین چہوڑا اور کہا ایک شارح نی کہ اگر ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بصرہ سی بغداد جاسکی کہ بغداد تہا قریہ حضرت کی عہد مین بصرہ کی قریون مین سی ازراہ اطلاق کرنی اہم جزکی کل پر تو واقعہ ہوچکا جیسا کہ حضرت نی فرمایا تہا اور اگر ارادہ کیا بصرہ سی بصرہ موجودہ تو شاید کہ وہ واقعہ ہو بعد اسکی اسلیی کہ نہین سنا گیا ہی کہ کفار اوتری ہون اوسمین کہی قتال کی لیی ت اور ایک فرقہ گردانی گا اپنی اولاد و عورتونکو پیچہی پشتون اپنی کے ف ح یعنی تغافل کرینگی اونسی اور قطع کرین کی علاقہ مہر و محبت کا اونسی یا اپنی پیچہی لیوین گی اور ہمراہ لیجاوین گی ت اور ڈرینگی ترکون سی اور اری جاوینگی اکثر اونکی اور وہ ہونگی شہید نقل کی یہ ابوداؤد نی ف ع ح حقیقی کامل شہادتمین کہ بچ طوفان ایسی فتنہ کی کہ مہت کی باندہی اور مقابلہ کیا اور راہ خدا مین جان دی معنی یہہ ہین کہ تیسرا فرقہ غازی مجاہدی فی سبیل اللہ ہوگا ڈرین گی ترکون سی پہلی غالب ہونی اونکی سی اہل اسلام پر پس شہید ہونگی اکثر اونکی اور نجات پاوین گی اونمین سی تہوڑی کذا ذکرہ الاشرف اور کہا خبر اونکی نی کہ یہہ حضرت کی معجزات مین سی ہی اسلیی کہ یہہ واقع ہوا جیسی کہ خبر دی تہی حضرت نی اور ہوا یہہ واقع بیچ صفر کی سنہ چہہ سو چہتین مین اور یہہ قضیہ اشارہ ہی طرف پیدا ہونی ہلاکت اور آگ فتنہ کی اور قتل کی اور طرف چلاجانی دیار اسلام کی اور لگنی اوس آگ کی اور بلند ہونی شعلا اوسکی تہوڑی مدت مین اور جلانی اوسکی عالم کو اور یہہ قضیہ ہی کہ زبان تحریر و تقریر کی اسکی بیان سی عاجز و قاصر ہی اور کہا ہی علمانی کہ ابتدای آبادی ربع مسکون کی سی مثل اس واقعہ کی اس کیفیت سی واقع نہین ہوا کیونکہ اگر ہوتا تو نقل کیا جاتا اور یہہ قضیہ تواریخ کی کتابون مین تفصیل سی مذکور ہی وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَنَسُ اِنَّ النَّاسَ يُمَصِّرُوْنَ اَمْصَارًا وَاِنَّ مِصْرًا مِنْهَا يُقَالُ لَهُ الْبَصْرَةُ فَاِنْ اَنْتَ مَرَرْتَ بِهَا اَوْ دَخَلْتَهَا فَاِيَّاكَ وَسِبَاخَهَا وَكَلَاَهَا وَاَمِيْرَهَا وَسُوْقَهَا وَبَابَ اُمَرَائِهَا وَعَلَيْكَ بِضَوَاحِيْهَا فَاِنَّهُ يَكُوْنُ بِهَا خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَرَجْفٌ وَقَوْمٌ يَبِيْتُوْنَ وَيُصْبِحُوْنَ قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ رَوَاهُ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای انس تحقیق بناوین گی لوگ شہر اور تحقیق ایک شہر اونمین سی ہوگا کہ کہا جاوی گا اوسکو بصرہ پس اگر گذری تو اوسپر یا داخل ہو تو اوسمین پس دور رکہہ تو اپنی تئین اوسکی اون مواضع سی کہ زمین شور رکہتی ہین اور دور رکہہ اپنی تئین اوس مواضع سی کہ نام اوسکا کلا ہی اور اوسکی کہجورون سی اور اوسکی بازاری اور اوسکی بادشاہ اور امیرونکی دروازون سی اور لازم پکڑ تو اوسکی کنارونکو کہ نام اوسکا ضواحی ہی ف ع ح ضواحی جمع ضاحیہ کی ہی یعنی کنارہ زمین کے کہ ظاہر اور کہلے ہوا آفتاب مین اور ضاحیہ البصرہ نام ایک موضع کا ہی اوسمین اور بعضون نی کہا مراد اوس سی پہاڑ اوسکی ہین اور یہہ امر سی گوشہ نشینی الدکنارہ کشی کا ات پس تحقیق شان یہہ ہے کہ ہوگا ان جگہون مین کہ منع کیا گیا وہان کی جانی سی دہسنا زمین مین اور پتہر برسنی اور زلزلہ سخت اور ہوگی وان جگہون مین ایک قوم کہ شام کرینگی اچہی بچہی اور صبح کرینگی احال مین کہ کیی جاوینگی بصورت بندرون اور سورونکی ف ع ح یعنی جوان اونکی بندر ہوجاوین گی اور بڑہی سور اور اس سی معلوم ہوتا ہی کہ مسخ اس امت مین بہی جائز الوقوع ہی اسلیی کہ اگر جائز نہوتا تو ڈرانا اور بچانا اوس سی فائدہ نرکہتا اور بلاشبہ حدیثون مین واقع ہوا ہی وعید اوس سی بیچ حق فرقہ قدریہ کی اور اسی سبب سی کہا ہی بعضی شارحین نی کہ احدیث مین اشارہ ہی اسکی طرف کہ وہان قدریہ ہونگی اسلیی کہ مسخ و خسف ہونگی اس امت مین تقدیر کی چہٹلانی والون پر لفظ کلا جو اور پری حدیث مین ساتہہ زبر کاف اور تشدید لام کی ساتہہ مد کی ہی اور پر وزن کتان کی نام ایک جگہہ کا ہی بصرہ مین کہا ایک شارح نی کہ وہ کنارہ نہر کا ہی کہ وہان کشتی بندہتی ہی اور بعضون نی کہا کہ وہ جگہہ چرنی جانورونکی ہی اور تائید کرتا ہی اسکی وہ کہ بعضے نسخون مین ساتہہ تخفیف اور قصر کی ہی یعنی گہانس کے خیانچہ نسخہ سید جمال الدین مین اسطرح ہی پس ان جگہون مین خسف وغیرہ شاید ہوگا بسبب خباثت اونکی اور کہجور و نمیز بسبب خوف غرت کی اونمین اور بازارونمین بسبب ہونی غفلت کی یا کثرت لغو کی یا فساد عقود اور بادشاہون وغیرہ کی دروازونپر بسبب کثرت ظلم کی اور مشکوۃ کی اصل نسخہ مین بعد لفظ رواہ کی سفید ی چہوٹی ہوی ہی بسبب نیانی مولف کی نام راوی کو لیکن جزری نی کہا رواہ ابوداود من طریق

لم یخرجہما الراوی بل قال الا اعلم الا عن موسی بن انس عن انس بن مالک یعنی نقل کی یہہ حدیث ابوداود نی ایسی طریق سی کی جزم نہین کیا ابوداود نی اوس طریق مین اسکو بلکہ کہا نہین جانتا مین ایسکو یہہ اشارہ ہی ایک راوی کی طرف کہ داخل اس اسناد مین ہی گر کہ ذکر کیا اسحدیث کو موسی بن انس سی اونی انس بن مالک سی پس اسطرح کہنا دلالت کرتا ہی ابہام و اشتباہ پر اور یہہ موسی بن انس بن مالک انصاری قاضی بصرہ کے ہین اور تابعین سی ہین وعن صالح بن درہم یقول انطلقنا حاجین فاذا رجل فقال لنا الی جنبکم قریۃ یقال لہا الابلۃ قلنا نعم قال من یضمن لی منکم ان یصلی لی فی مسجد العشار رکعتین او اربعا ویقول ہذہ لابی ہریرۃ سمعت خلیلی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عزوجل یبعث من مسجد العشار یوم القیمۃ شہداء لا یقوم مع شہداء بدر غیرہم رواہ ابوداود وقال ہذا المسجد مما یلی النہر اور روایت ہی صالح بن درہم سی کہتی ہی کہ ہم حج کرنی کو بصرہ سی مکہ کو پس تا کہان وہان ایک شخص کہڑا تہا یعنی ابوہریرہ پس کہا اونہون نی واسطی ہماری کہ کیا تمہاری شہر کی ایک جانب مین ایک بستی ہی کہ کہا جاتا ہی اسکو ابلۃ ح الہ ساتہہ پیش ہمزہ اور ب کی اور تشدید لام کی نام ایک قریہ کا ہی مشہور قریب بصرہ کی ت کہا ہمنی ہان ہیگی کہا اوس شخص نی کون ہے کہ ذمہ لی اور متکفل ہو واسطی میری تم مین سی یہہ کہ نماز پڑہی واسطی میری یعنی میرے نیت سی مسجد عشار مین دو رکعت یا چار رکعت اور کہی یہہ نماز یعنی ثواب اسکا واسطے ابی ہریرہ کی ہی ف ح عشار ساتہہ زبر عین اور تشدید شین کی نام ہی مسجد کا کہ ابلہ مین ہی اوسمین واسطی برکت حاصل کرنی کی نماز پڑہتی ہین ت سنا مین دوست جانی اپنی کی ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم ہین فرمائی کہ تحقیق اللہ عزوجل اوٹہاوی گا مسجد عشار سی دن قیامت کی شہید نہین اوٹہینگے یعنی قبرون سی یا مرتبہ مین ساتہہ شہیدون بدر کی غیر اونکی ف ع ح اور یہہ بڑی تعریف ہی اوس جماعت کی کہ بدر کی شہیدون کے برابر ہین اور یہہ نہین معلوم کہ وہ اس امت کی شہیدون مین سی ہونگی یا اگلی امتونمین سی پس جب یہہ مسجد ایسی فضیلت و شرف رکہتی ہی تو نماز ادا کرنی اوسمین فضیلت عظیم اور ثواب عظیم رکہتی ہوا اور اس سی معلوم ہوتا ہے کہ نماز ادا کرنی بزرگ مکانون مین اور عبادت دین کی کرنی اونمین فضیلت عظیم رکہتی ہی اور بخشنا ثواب عبادت بدنی کا کسیکو خواہ زندہ ہو یا مردہ جائز ہی اور پہنچتا ہے اور اکثر علما اسپر ہین اور عبادت مالیہ کا بخشنا بالاتفاق جائز ہی ت نقل کی یہہ ابوداود نی اور کہا یہہ مسجد اوس جانب ہے کہ متصل نہر کی یعنی نہر فرات کی کہ بصرہ کی ہی وسنذکر حدیث ابی الدرداء ان شطاط المسلمین فی باب ذکر الیمن والشام ان شاء اللہ تعالی اور قریب ہی کہ ذکر کرینگی ہم حدیث ابی درداء کی کہ سراوسکا یہہ ہی ان شطاط المسلمین ہیجر باب ذکر یمن اور شام کی اگر چاہی گا اللہ تعالی

الفصل الثانی

فصل تیسری عن شقیق عن حذیفۃ قال کنا عند عمر فقال ایکم یحفظ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الفتنۃ فقلت انا احفظہ کما قال قال ہات انک لجری وکیف قلت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فتنۃ الرجل فی اہلہ ومالہ ونفسہ وولدہ وجارہ یکفرہا الصیام والصلوۃ والصدقۃ والامر بالمعروف والنہی عن المنکر فقال عمر لیس ہذا اریدا انما اریدا التی تموج موج البحر قال قلت مالک ولہا یا امیر المؤمنین ان بینک وبینہا بابا مغلقا قال فیکسر الباب او یفتح قال قلت لا بل یکسر قال ذلک احری ان لا یغلق ابدا قال فقلنا لحذیفۃ ہل کان عمر یعلم من الباب قال نعم کما یعلم ان دون غد لیلۃ انی حدثتہ حدیثا لیس بالاغالیط فہبنا ان نسالہ حذیفۃ من الباب فقلنا لمسروق سلہ فسالہ فقال عمر متفق علیہ

روایت ہی شقیق سی کہ نقل کی حذیفہ سی کہا تہا ہم نزدیک عمر رض کی پس کہا کون تم مین سی یاد رکہتا ہی حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ درباب فتنہ کی فرمائی ہی پس کہا مین کہ مین یاد رکہتا ہون جیسی کہ فرمائی حضرت نی یعنی بعینہ بی زیادتی اور نقصان کی کہا عمر نی کہ بیان کر تحقیق تو البتہ دلیری ہیجر روایت حدیث کی

کہہ جو کچھ فرمایا اور بیان کر کیفیت اوسکی ف ع چونکہ حذیفہ نی صحابہ کی درمیان مین سامنی حضرت عمر کی دعوی حفظ حدیث کا کیا کہ مین یاد رکھتا ہون
جسطرح حضرت نی فرمائی ناگوار ہوی یہ بات اونکی حضرت عمر رض کو اور فرمایا تو غضب بڑے ہی جرات کی تو نی اوسپر کہ نہین جانتا مین اور نہ یاد رکھی اور تو دعوے
کرتا ہی کہ تجکو بعینہ یاد ہی کہہ کیا فرمایا تہا آنحضرت نی اور ہو سکتا ہی کہ یہہ تحسین اور تائید ہو حذیفہ کی بیچ حفظ و ضبط کی یعنی جانتا ہو نہین کہ تو لیتہا ہیچ چوچی
کرتا ہی کہ تجکو بعینہ یاد ہی کہہ کیا فرمایا تہا آنحضرت نی اور ہو سکتا ہی کہ یہہ تحسین اور تائید ہو حذیفہ کی بیچ حفظ و ضبط کی یعنی
کی آنحضرت سی حال شروفتنہ کا کہ بہت پوچہتا تہا البتہ تجہکو علم ہوگا اوسکا کہہ کہ کیونکر ہی ت کہا حذیفہ نی کہ کہا یعنی ساہی سے یعنی پیغمبر خدا سی فرماتی تہی فتنہ
اور ابتلا اور آزمایش مرد کی اوسکی اہل و عیال مین ہی و اوسکی مال مین اور اوسکی نفس مین و اوسکی فرزند مین اور اوسکی ہمسایہ مین ف ح ع یعنی مرد
مبتلا ہی اونکی رعایت حقوق مین و اوسکی ادا کرنی مین جیسا کہ چاہیی اور اوسمین تقصیر مین کرتا ہی و برخلاف فرمودہ کی چلتا ہی و اونکی تقریب سی مرتکب
منہیات کا ہوتا ہی و اوس سے محنت و ایذا اوٹہاتا ہی و رنج و تعب مین پڑتا ہی پس لایق ہی یہہ کہ کفارہ کری اونکا ساتہہ حسنات کی بموجب فرمانی اللہ تعالی کی
ان الحسنات یذہبن السیات چنانچہ اوسکی طرف اشارہ فرمایا حضرت نی ساتہہ قول اپنی کی ت جہاڑتی ہین اوس فتنہ کو اور تقصیرات کو کہ اونکی سبب سے کرتا ہی
روزی اور نماز اور صدقہ اور امر معروف اور نہی منکر کہ بندہ کرتا ہی پس کہا عمر نی کہ نہین مراد کہتا ہین ف ع حضرت عمر نی جب پوچہا کہ کون تم مین سی
یاد رکہتا ہی حدیث آنحضرت کی درباب فتنہ کی اور یہہ سوال محتمل تہا دو معنی پر ایک تو یہہ کہ مراد فتنہ سی امتحان و آزمایش ہو باعتبار اولاد وغیرہ کی جسی کہ بیچ قول
اللہ تعالی کی ولنبلونکم بشیئ من الخوف و الجوع الخ اور دوسری یہہ کہ مراد ہو اوس سے واقع ہونا قتال کا اور تہا سوال حضرت عمر کا دوسری شق سی و حذیفہ
نی اول شق بیان کی پس اوسپر فرمایا حضرت عمر نی کہ مین یہہ مراد نہین رکہتا اس سوال مین ت نہین مراد رکہتا مین اس فتنہ سے مگر وہ فتنہ کہ موج مارتا ہی
مانند موج دریا کی ف ح یعنی مراد میری فتنہ سی قتل و قتال اور لڑائیان ہین کہ گہیرلین و رشایع ہو شر و محنت اونکی لوگون مین ت کہا حذیفہ نی کہ کہا تجہ
عمر رض سی کہ تجہین کیا کام ہی اوس فتنہ سی ای امیر المومنین یعنی تجکو اوس سے غم نہین ہے اور شر اوسکی تجکو نہین پہنچیگی اور تم اوسکو نہین پا سکتے تحقیق درمیان تجہ
اور درمیان اوس فتنہ کی ایک دروازہ ہی بند ف ح بند دروازہ کنایہ ہی حضرت عمر رض کی وجود سی جسی کہ اخیر حدیث مین تفسیر کی یعنی جب تک وجود تہا
درمیان مین ہے وہ فتنہ راہ نہین پاویگا اور جب تم اونمین سی اوٹہہ جاوگی وہ فتنہ آویگا اور راہ پاویگا ت کہا عمر رض نی بطریق استفہام کی کہ پس توڑا
جاویگا وہ دروازہ کہ فتنہ اوس سی آویگا یعنی بسبب شدت اور سختی اوسکی اور یا کہولا جاویگا ف ح یعنی بسبب خفت و نرمی اوسکی فرق ہی درمیان
ٹوٹنی دروازہ کی اور کہلنی کی جب ٹوٹ جاتا ہی تو راہ کہلجاتی ہی کوئی بند نہین کر سکتا اور بعد کہلنی کی بند کرنا ممکن ہی اور یہہ مثال ہی کہ مشابہت دی فتنہ
کو ساتہہ گہر کی کہ مقابل ہی امن کے گہر کی اور عمر نی کی حیات کو ساتہہ دروازہ بند کی اور اونکی موت کو ساتہہ کہلنی اوس دروازہ کی پہر کنایہ کیا ساتہہ یورہ تنکے
قتل سی اور ساتہہ کہلنی کی موت سی یعنی عجب سمجہی کہ دروازہ کنایہ ہی اونکی وجود سی اور وہ یہان سی اوٹہنی والا ہی پوچہا کہ ساتہہ قتل کی ہوگا یا ساتہہ موت
کی ت کہا حذیفہ نی کہ کہا مینی نہین کہولا جاویگا بلکہ توڑا جاویگا یعنی ایسا کہ علاج پذیر نہووی اور بہر بند کرنا اوسکا ممکن نہو کہا عمر نی کہ یہہ یعنی دروازہ
کہ جسکی وصف سی یہہ ہے کہ توڑا جاویگا اور کہولا نجاویگا لایق تر ہی یہہ کہ نہ بند کیا جاوی کبہی کہا تحقیق نی پس کہا مینی واسطی حذیفہ کی کہ کیا تہی عمر جانتی کہ
کون ہی دروازہ کہا حذیفہ نی ہان جانتی تہی عمر اوسکو جیسا کہ جانتی ہی کہ تحقیق درمی کل کی رات ہی ف ع یعنی بعلم یقینی ضروری جانتی تہی جیسے کہ
کل نہین ہوتی مگر پیچہی رات کی اور سوال جو کیا واسطی تحقیق حال کی کیا ت تحقیق یعنی بیان کی اونسی حدیث کہ نہین اوسمین غلطیان کہا تحقیق نی
پس ڈری ہم اس سے کہ پوچہین حذیفہ سی کہ کون ہے مراد دروازہ سی پس کہا مینی مسروق ہی کہ حاضر تہی وہان پوچہہ حذیفہ سے پوچہا مسروق نی حذیفہ سی پس کہا
حذیفہ نی مراد دروازہ سی عمر ہین یعنی روکنی والے فتنہ کی اصحاب و احباب سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وعن انس قال قفل فتح القسطنطینیۃ مع قیام الساعۃ رواہ الترمذی
وقال ھذا حدیث غریب اور روایت کی انس سے کہ کہا اونسی کہ فتح قسطنطنیہ کے قریب ہے قیامت کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے

باب اشراط الساعۃ یہ بھی بیچ بیان علامتون قیامت کے ف ح شرط ساتھہ جزم رکی ایک چیز کو ساتھہ ایک چیز کی وابستہ کرنا جیسی کہین اگر ایسا ہو تو ایسا ہو اور اوسکے جمع شروط ہی و شرط ساتھہ برر کی علامت اور نشان ایک چیز ہونیکا اور اسکی جمع اشراط ہی پس اشراط ساعت یعنی نشانیون قیامت کی ہی اور ساعت کہتی ہین ایک جزء کو اجزاء شب و روز سی اور یعنی وقت حاضر کی بھی آتی ہی قیامت کو یا برپا ہونی اوسکی کو ساعت کہتی ہین اسلیی کہ جب آنا اوسکا مبہم ہی اسے ساعت میز ہونا اوسکا محتمل اور منتظر ہی اور علمارنی تفسیر کیا ہی اشراط ساعت کو ساتھہ جھوٹی امور کی کہ واقع ہون پہلی قایم ہونی قیامت کی اور منکر ہون اونکی لوگ مانند جنی لونڈی کی مالک اپنی کو اور فخر کرنی کی بیچ بنانی اونچی اونچی مکانون کی اور کثرت جہل اور زنا اور پینی شراب کے اور قلت مردون کی اور کثرت عورتون کی اور ضایع کرنی امانت کی اور کثرت لڑائیون اور فتنون کی اور مانند انکیکی کہ اس باب مین مذکور ہین وجہ تفسیر اشراط کی ساتھہ اس معنی کی یہہ ہین کہ بڑے علامتین کہ متصل قیامت کی واقع ہونگی اور باب آیندہ مین مذکور ہین وہ اور ہین اور کہتی ہین عالم کہ شرط لغت مین بمعنی اول شی اور زوال مال اور چھوٹے مال کی بھی آیا ہی اور باعث لوگون کی انکار کرنی کا اونسی سے ہے کہ یہہ امور عالم مین ہمیشہ واقع ہین پس اونکی علامت ہونیکا قیام قیامت پر انکار کرین گے اور یہہ چیزین جو علامت ہین مراد یہہ ہی کہ بہت واقع ہونا اور پھیلنا انکا علامت سے یہہ مطلق ولیکن اس باب مین امام مہدی کی بھی نکلنی کو ذکر کیا ہی اور نکلنا انکا ساتھہ عیسی اور دجال کی ہوگا کہ قریب قیامت کی ظہور کرینگی اسکا جواب یہہ ہے کہ ذکر مہدی کا یہان بتقریب ذکر لڑائیون و فتنہ کی ہی اور تتمہ اس کلام کا باب آیندہ مین آوینگا انشاء اللہ تعالی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** انس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان من اشراط الساعۃ ان یرفع العلم ویکثر الجھل ویکثر الزنا ویکثر شرب الخمر ویقل الرجال ویکثر النساء حتی یکون لخمسین امرأۃ القیم الواحد وفی روایۃ یقل العلم ویظھر الجھل متفق علیہ روایت ہے انس سے کہ کہا اوسنی سنا مینی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی ہی تحقیق نشانیون قیامت کے سی یہہ ہی کہ اوٹھایا جاویگا علم یعنی بسبب اوٹھہ جانی علما کی یا بسبب کم رتبہ ہونی اونکے نزدیک امرا کی اور بہت ہوگا جہل یعنی بسبب غلبہ نادانون کی اور بہت ہوگا زنا یعنی بسبب کمی حیا کی اور بہت ہوگا پینا شراب کا ف ع پھر بہت شراب خور ہونے باعث ہوگی بہت سی فسادون کی بیچ بلاد و عباد کی ت اور کم ہونگی مرد کہ جسنی انتظام عالم ہی اور بہت ہونگی عورتین ف ع کہ جسنی ہین بہ انجام پانے ہین امور ضروری بلکہ ہونا اونکا باعث ہوتا ہی کثرت غم و ہم کا اور حاصل کرنی دینار و درہم کا ت یہان تک کہ ہوگا واسطی پچاس عورتون کی ایک مرد خبر گیری کرنی والا ف ع یہہ مراد نہین ہے کہ پچاس عورتین بیویان ایک مرد کی ہونگی بلکہ یہہ مراد ہی کہ مائین اور دادیان اور بہنین اور پھپھیان اور خالائین اور بیویان وغیرہ اتنی متعلق ایک مرد کی ہونگی کہ یہہ خبر گیران اونکا ہوگا ت اور ایک روایت مین یعنی بجای رفع العلم و کثیر الجہل کی یہہ عبارت آئی ہی کہ کم ہوگا علم اور پیدا ہوگا جہل نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** جابر بن سمرۃ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان بین یدی الساعۃ کذابین فاحذروھم رواہ مسلم اور روایت ہی جابر بن سمرہ کی کہ کہا سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی تحقیق پیدا ہونگی پہلی آنی قیامت کی جھوٹی پس پرہیز کرو اونکی شر سی نقل کی یہہ مسلم نی ف ح مراد جھوٹون سی یا تو وہ ہین کہ حد ہین جھوٹی بناوینگی اور یا وہ کہ دعوی پیغمبری کا کرینگی اور یا وہ کہ بدعتین نکالین گی اور خواہشین فاسدہ اور اپنی اعتقادات باطلہ کو صحابہ اور اگلی بزرگون کی طرف نسبت کرینگی اور گمان کرینگی کہ طریقہ حق اور راہ سنت کی یہی ہی نعوذ باللہ من ذلک اور کہا ابن ملک نی شرح مشارق مین کہ جملہ فاحذروھم نہین مذکور ہی صحیح مسلم مین لیکن آیا ہی بعضی روایتون غیر اوسکی مین اور بعضون نی کہا کہ یہہ قول جابر کا ہی انتہی اور جامع مین مانند لفظ مشکوۃ کی ہی بعینہ اور کہا روایت کیا اسکو احمد اور مسلم نی جابر بن سمرہ سے **وعن** ابی ھریرۃ قال بینما النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحدث اذ جاء اعرابی فقال متی الساعۃ قال اذا ضیعت الامانۃ فانتظر الساعۃ قال کیف اضاعتھا قال اذا وسد الامر الی غیر اھلہ فانتظر الساعۃ رواہ البخاری اور روایت ہے ابوہریرہ سی کہا ابوہریرہ

نی اوسوقت کہ بیشہ جدا صلی اللہ علیہ وسلم باتین کرنی تھی یعنی کسی مرمن صحابہ سے کہ آگہان آیا ایک گنوار اور کہا کہ کب ہوگی قیامت فرمایا کہ جسوقت کہ ضایع کیجاوے
امانت پس منتظر رہ قیامت کا ف ح مراد امانت یہی تو تکلیفیں شرع کی اور احکام دین کے ہین جیسی کہ اللہ تعالی نی فرمایا انا عرضنا الامانۃ الخ یا حق لوگون کی
اور امانتین دنی اور مراد یہ ہی کہ تعین اوسکی وقت کا سوای عالم الغیوب کے کوئی نہین جانتا اور کسی کو اوسکی راہ نہین بتائی لیکن علامتین کہ پہلی اوسکی وجود
مین آوین گی اور نشانی اوسکی قرب کی ہوگی منحصر کیس مین ازانجملہ ایک علامت اوسکی ضایع کرنا امانت کا ہی کہ امانتمین لوگ خیانت کرین گی ت کہا ہے
نی کہ کسطرح ہوگا ضایع کرنا امانت کا اور کسوقت مین ہوگا فرمایا جسوقت کہ سونپا جاوی کام سلطنت یا امارت یا حکومت کا طرف نااہل کی پس منتظر رہ قیامت
کا نقل کی بیخاری نی ف ع ح مراد نااہل سی وہ کہ جنمین نہین پائی جاتی ہین شرطین استحقاق کی مانند عورتون اور لڑکون اور جاہلون اور فاسقون اور
بخیلون اور نامردون کی اور اوسکی کہ نہو قریشی اگرچہ ہو نسل سلاطین سی اور بیشہ خلیفہ کی حق مین اور قیاس کر اوسپر تمام صاحبان امرا اور رشان اور ارباب مناصب
کو قسم تدریس اور تقوی اور امانت اور خطابت اور مانند انکیسے پس جب کلام دین و دنیا کا نااہل کی ہاتھ پڑی گا بالضرور درستی امور کی جاتی رہیگی اور فساد پیدا
ہوگا اور حقوق ضایع ہونگی اور لفظ وسد ساتھہ صیغہ مجہول کی تشدید سین اور تخفیف اوسکی سی و سادہ سی ہے یعنی تکیہ کی اوسپر کہ کوئی کام سونپا جاتا ہی
گویا وہ کام تکیہ اوسکا کیا گیا وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یکثر المال ویفیض حتی یخرج الرجل
زکوۃ مالہ فلا یجد احدا یقبلہا منہ وحتی تعود ارض العرب مروجا وانہارا رواہ مسلم وفی روایۃ لہ قال
تبلغ المساکن اہاب او یہاب اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک
کہ کثرت سی ہوگا مال اور بہت ہوگا ف ع یہہ عطف تفسیری ہی یعنی ہی گا اور جاری ہوگا بسبب کثرت اپنی کی ہر جانب سی مانند نالہ کی تاکہ بہت میل کرے خلق اوسکی
طرف ت یہانتک کہ نکالی گا شخص زکوۃ اپنی مال کی پس پاوے گا کسی کو کہ قبول کری اوسکو اوس سے یعنی بسبب کثرت مال کی اور کم ہونی رغبت کی اوسکی
طرف بسبب تشویش حال کی اور یہان تک کہ ہوجاوی زمین عرب کے سبز اور باغ و بہار اور نہرون والے نقل کی یہہ مسلم نی اور بیچ اور روایت مسلم کی یون ہے
کہ فرمایا پہنچیگے عمارت اور ابادی اہاب یا یہاب تک ف ع اہاب ساتھہ زیر ہمزہ کی اور زیر ب کی اور یہاب ساتھہ زیری کی اور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتھہ زبری کر
اور یہہ دونون موضع ہین قریب مدینہ کی اور لفظ او تنویع کی لیی ہی اور مراد کثرت عمارت مدینہ اور گردونواح اوسکیی ہی اور حضرت شیخ نی لکہا ہی کہ اہاب ساتھہ زیر
ہمزہ کی بروزن سحاب کی کذا فی القاموس نام ایک موضع کا ہی چند کوس مدینہ سی اور لفظ اہاب کو ساتھہ زیر کی بہی پڑہا ہی وعن جابر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی اخر الزمان خلیفۃ یقسم المال ولا یعدہ وفی روایۃ قال یکون فی اخر امتی خلیفۃ
یحثی المال حثیا ولا یعدہ عددا رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ ہوگا اخیر زمانی مین ایک خلیفہ یعنی سلطان برحق کہا بعضون نی کہ مراد اوس سے امام مہدی ہین تقسیم کریگا مال یعنی مستحقون کو خوب دی گا اور جمع نہین
کریگا اوسکو مانند سلاطین زمانہ ہمارے کی اور نگنی گا اوسکو یعنی بہت دی گا بی شمار اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا ہوگا بیچ آخر امت میرے کی ایک خلیفہ دیگا
مال پس بہر بہر کر اور نہ گنیگا اوسکو گنا نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی بسبب کثرت اموال اور غنایم اور فتوحات کی اور سخاوت نفس اپنی کی پس بہر بہر کر دی گا
وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک الفرات ان یحسر عن کنز من ذہب فمن حضر فلا یاخذ منہ شیئا
متفق علیہ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قریب ہی کہ فرات کہلجاوے گا گنج سونی کی سی ف ح یعنی پانی فرات کا
خشک ہوجائیگا اور اوسکی نیچی سی گنج سونی کا نکلی گا اور فرات نام کوفہ کی نہر کا ہی ت پس جو کوئی کہ حاضر ہو وہان چاہیے کہ نلی اوس سے کچہہ نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح اسلیی کہ لینا اوسکا باعث نازع اور تقاتل کا ہی جیسا کہ حدیث آئندہ مین آتا ہی اور بعضون نی کہا اسلیی نہ لی کہ لینا اوس گنج

سی بخاصیت موجب اور ترقی افات وبلیات کا ہی اور وہ ایک نشانی ہی نشانیون قدرت الہی سی اور بعضون نی کہا اس سبب سے کہ وہ مال مغصوب اور مکروہ ہی
مثل مال قارون کی پس انتفاع اوس سے حرام ہوگا **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یحسر الفرات عن جبل
من ذھب یقتتل الناس علیہ فیقتل من کل مائۃ تسعۃ وتسعون ویقول کل رجل منھم لعلی اکون انا
الذی انجو رواہ مسلم اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ کہل
جاوگی فرات پہاڑ سونی کی سی **ف** ع ظاہر یہہ ہی کہ تصفیہ متحد ہی اور روایت متعدد ہی پس معنی یہہ ہونگی کہ کہل جاوی گی فرات گنج عظیم سی کہ مقدار پہاڑ کی ہوگا
سونی سی اور احتمال یہہ ہی کہ ہو یہہ غیر اول کی اور ہو پہاڑ کان سونی کی **ت** لڑینگی لوگ اوسپر یعنی اوسکی جاصل کرنی اور لینی پس مارے جاوینگی ہر سو مین سے ننانوے
اور کہی گا ہر شخص اونمین سی شاید کہ مین ہون وہ شخص کہ نجات پاؤن نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی ہر شخص امید کریگا کہ مین نجات پاونگا اور مال لونگا اس توقع پر لڑینگی
اور مارے جاوینگی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک الفرات ان یحسر عن کنز من ذھب فمن حضرہ فلا یاخذ منہ شیئا رواہ مسلم اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ باہر ڈالیگی زمین ٹکڑی جگر اپنی کی **ف** ح یعنی گنج مدفون اور
افلاذ ساتھہ زبرجد کی جمع فلذہ کی ہی ساتھہ زبرجد کی اور ذال کی آخر مین یعنی ٹکڑی کٹی ہوئی کی طول مین اور قاموس مین ہی کہ فلذ ساتھہ زیر کی جگر اونٹ کا
اور فلذہ ساتھہ ت کی ٹکڑا جگر کا اور سونی اور چاندی اور گوشت کا اور زمین کی چیزون کو تعبیر کیا ساتھہ ٹکڑون جگر کی سلیمی کہ وہ خلاصہ مین ہی جیسی کہ جگر خلاصہ
اونٹ کا ہی اور وہ محبوب تر ہین جیسی جگر محبوب تر ہے اون چیزون سے کہ پیٹ مین ہین پس معنی یہہ ہین کہ ظاہر کری گی اور نکال ڈالیگی زمین خزانون وغیرہ کو اپنی پیٹ
مین سی طرف پیٹھہ اپنی کی **ت** مانند ستونون کی سونی اور روپی سی پس آویگا وہ شخص کہ مارا ڈالا ہوگا اوسی لوگون کو واسطی مال کی پس کہیگا کاہے کو طلب کرتی اسکے
قتل کیا مینی لوگون کو اور آوی گا کاٹنی والا ماں کا یعنی باز کہینی والا سلوک واحسان کا اپنون سے پس کہی گا واسطی اسی مال کی کاٹا مینی حق ناسیدارون نے اپکا اور
آوی گا چور پس کہی گا بیچ مانند اسکی کا ٹا گیا ہاتھہ میرا **ف** ح یعنی یہہ مال ایسی چیز ہی کہ بیچ محبت اور خواہش اسکی کی یہہ گناہ کبیرہ مینی اور یہہ محنتین دیکھین مینی
اور اب کچھہ کام نہین آتا اور حاجت نہین کہتی ہم **ت** پہر چھوڑ دینگی اوس مال کو زمین ہی نکلا ہوگا پس نہین لینی کی اوس سے کچھہ نقل کی یہہ مسلم نی **وعنہ**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لا تذھب الدنیا حتی یمر الرجل علی القبر فیتمرغ علیہ ویقول
یا لیتنی کنت مکان صاحب ھذا القبر ولیس بہ الدین الا البلاء رواہ مسلم اور روایت ہی اوسی سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھہ مین ہے نہین جاویگی اور نہین فانی ہوگی دنیا یہان تک کہ گذریگا مرد قبر پر پس
لوٹی گا اوسپر اور کہی گا اسی کا شکی ہوتا مین جگہہ اس قبر والی کی اور نہین اوسکو یہہ دین مگر بلا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ح اس عبارت کی دو معنی کہی ہین علمای ایک
تو یہہ کہ مراد دین سی عادہ ہی اور دین بمعنی عادہ کی ہی آیا ہی پس معنی یہہ ہونگی کہ لوٹی گا وہ مرد اور آرزو کری گا قبر پر اور نہین سے لوٹنا اور آرزو کرنی اوسکی عادت
اور نہین ہوگی باعث اوسکو لوٹنی پر مگر بلا اور فتنہ کہ گرفتار اوسمین ہوگا اور دوسری یہہ کہ دین بمعنی مشہور کی ہی اور معنی اوسکی یہہ کہ نہین ہوگا وہ لوٹنا اور آرزو کرنی
بسبب مراد اور فتنہ کی کہ پہنچا ہوا اوسکو دین مین بلکہ بسبب بلا اور مشقت کی کہ دنیا کی سبب سے پہنچی ہوگی اور ہو سکتا ہی کہ معنی یہہ ہون کہ اوسوقت مین کہ لوٹی گا قبر پر
اور آرزو کری گا موت کی کچھہ دین نہین سے اوسکی ساتھہ نرہا ہوگا اور دین بسبب فتنہ اور بلا کی جاتا رہا ہوگا اور نرہا ہوگا اوسکی پاس مگر یہی فتنہ اور بلا واللہ اعلم
وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تخرج نار من ارض الحجاز تضیئ اعناق
الابل ببصریٰ متفق علیہ اور روایت ہی اوسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہان تک نکلی گی آگ

زمین حجاز سی روشن کردی گی گردنین اونٹونکی بصری مین نقل کی ہیہ بخاری اور مسلم نی ف ح بصری ساتھہ پیش ب اور جزم صاد کی شہری شہروان شام سی اوسمین اور دمشق مین مسافت قریب تین منزل کی ہی اور حجاز نام ہی مکہ اور مدینہ اور گردنواح اونکی کا اور اخبار بیچ ظہور اس آگ کی حد تواتر کو پہنچی ہین اور غالب ظہور اوسکا مدینہ منورہ مین تہا اور پروردگار تعالی نی ببرکت حضرت سید کائنات علیہ افضل الصلوۃ واکمل التحیات کی اوس شہر والون کو اوس کے آفت سی بچایا اور ہوا ظہور اوسکا سنہ چھ پچاس مین روز جمعہ تیسری جمادی الاخری سی وز اتوار ستائیسوین رجب تک ہوا کہ سات دن روز ہوی اور پہنچنا اوسکا جانب حجاز سی تہا مانند ایک شہر بڑی کی کہ اوسکی اندر قلعہ ہو برج اور کنگوری گویا کہ ایک جماعت آدمیونکی ہی کہ اوسکو مینچتی ہین جس پہاڑ پر کہ پہنچتی ہی تہی خاک کردیتی تہی اور مانند شیشہ کی پگہلادیتی تہی اور مانند رعد کے فریاد کرتی تہی اور مانند دریا کی جوش مارتی تہی اور گویا اوسکی اندر سی یان سرخ اور میل نکلتی تہین اور قریب مدینہ مطہرہ کی پہنچی اور باوجود اسکی ہوا ٹہنڈی اوس سے طرف مدینہ کی آتی تہی اور لکہا ہی علمانی کہ اوس آگ کی روشنی طرف اون جنگلونمین پہیل گئی تہی اور حرم نبوی اور تمام گہرون مدینہ کی مین مانند روشنی آفتاب کی تہی اور لوگ راتون کو اوسکی روشنی مین کام کرتی تہی اور روشنی آفتاب و چاند کے اون ایام مین معطل اور مرتہم ہوگئی تہی اور بعضی اہل مکہ معظمہ نی روشنی اوس آگ کی یمامہ اور بصری مین دیکہی اور عجائب احوال اوس آگ کی سی میہ تہا کہ پہروں کو جلاتی تہی اور درختونکو اوس سے کچہہ اثر و آسیب نہ پہنچتا تہا اور کہتی ہین کہ جنگل مین ایک پہر پڑا تہا کہ آدمی اوسکا داخل حرم مدینہ مین تہا اور دامی خارج خارج کو آگ نی جلادیا تہا اور جب نصف اخیل پر پہنچی تو بجہگئی پس مدینہ مقدسہ والون نی عاجزی و زاری کرنی شروع کی اور حقوق حق والون کی ادا کیی اور بعد دنیا اور آزاد کرنا بردونکا شروع کیا اور شب جمعہ مین تمام اہل مدینہ حتی کہ عورتین اور لڑکی بہی حرم شریف مین رات کو رہی اور گرد حجرہ شریفہ کی تنگی سہر عاجزی و زاری کی پروردگار تعالی نی ثمنہ آگ کا جانب شمال کی پہیر کر اوس شہر عظیم کو اوس آفت سی نجات دی اور اوسی سال مین وقایع غریبہ اطراف عالم مین حادث ہوی و بیچ اول سال دوسرے کی بیچ بغداد اور اطراف عالم کی آگ لڑائی اور فتنہ کی بہڑکی جسیکی گذرا میان اوسکا **وعن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اول اشراط الساعۃ نار تحشر الناس من المشرق الی المغرب رواہ البخاری اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اول علامتون قیامت کی سی آگ ہوگی کہ ہانکی گی لوگون کو مشرق سے طرف مغرب کی نقل کیہ بخاری نی ف ح مراد ہیہ ہے کہ جو علامتین متصل ہین قیامت کی اونمین اول میہ ہوگی والا وہ آگ حجاز کی کہ بیان اوسکا گذرا ہیلی اس آگ سی تہی پس میہ پہلی کیونکر ہو واللہ اعلم **الفصل الثانی** مفصل دوسرے **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یتقارب الزمان فتکون السنۃ کالشہر والشہر کالجمعۃ وتکون الجمعۃ کالیوم ویکون الیوم کالساعۃ وتکون الساعۃ کالضرمۃ بالنار رواہ الترمذی روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ قریب ایک دوسری کی ہونگی اور جلدی گذرینگی اجزا زمانی کی تفسیر اسکی ہیہ ہے پس ہوگا اور گذری گا برس مانند مہینی کی ف ع یعنی برکت زمانی کی کم ہوجائیگی اور فائدہ اوسکا جاتا رہی گا یا میہ کہ لوگ بسبب کثرت فکرون اور مشغول ہونی دلونکی بڑی بڑے فتنون مین اور اوترنی شدائد اور محنتون کی نہین جانتی کہ کیونکر گذر گئی رات دن اور کہا خطابی نی کہ میہ ہوگا حضرت عیسی اور امام مہدی کی زمانہ مین ت اور ہوگا مہینا مانند ہفتہ کے اور ہوگا ہفتہ مانند دن کے اور ہوگا دن مانند ساعت کی یعنی ساعت عرفیہ نجمیہ کی کہ ایک گہنٹہ ہی اور ہوگی ساعت مانند زمانہ ایک شعلہ اوٹہنی آگ کی نقل کی میہ ترمذی نی ف جب آگ بہڑکتی ہی شعلہ اوٹہکر جلدی سی بیٹہ جاتا ہی **وعن** عبد اللہ بن حوالۃ قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیغنم علی اقدامنا فرجعنا فلم نغنم شیئا وعرف الجہد فی وجوہنا فقام فینا فقال اللہم لا تکلہم الی فاضعف عنہم ولا تکلہم الی انفسہم فیعجزوا عنہا ولا تکلہم الی الناس فیستأثروا علیہم ثم وضع یدہ علی راسی ثم قال یا ابن حوالۃ اذا رایت الخلافۃ قد نزلت الارض المقدسۃ قد زلزلت

والبلاد الا ولا واہ مولا العظام والساعۃ یومئذ اقرب من الناس من یدی ھذا الی راسک اور روایت ہی عبد اللہ بن حوالہ سی کہا بھیجا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جہاد کرنی کی لیئی کہ غنیمت پاوین ہم ف ح اور کچھہ جنس مال سی حاصل کرین غالبا وہ قوم محتاج ومشقت مین تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہا کہ کچھہ اپنی لیی پیدا کرین کہ موجب دفع احتیاج کا ہو اور اسی لیی ذکر غزا کا صریحا نہ کیا اور غنیمت ہی کی ذکر پر اقتصار کیا ت بھیجا ہمکو اوپر قدمون ہماری کی یعنی پیادہ پا بھیجا بسبب قدرت ہونی کی سواریون پر پس بہری ہم یعنی جہاد سی سالم وبا امن پس لائی ہم غنیمت سی کچھہ یعنی بہری غنیمین اور بچایا حضرت نی اثر مشقت ومحنت کا بیچ چہرون ہماری کی یعنی بچایا اثر مشقت والم نہ پانی غنیمت کا اور مراد اثر سی خم اور خجالت اور حیا سی پس کہری ہوی ہم مین یعنی واسطی خطبہ متضمن تسلے اور دعا کرنی کی ہماری لیی پس کہایا اللہ چہوڑ اور نہ سونپ کام انکی طرف امر میری کی پس ضعیف ہوونگا مین اسی ف ح ع یعنی نہین اوٹہا سکنی کا بار غمخواری اور خبر گیری انکی کا اور سبب اسکا یہہ ہی کہ انسان پیدا کیا گیا ہی ضعیف اور عاجز ہی اپنے ہی نفس کی خبر گیری سی چہ جای غیر کی اور اسلیی وارد ہوا ہی حضرت کی دعا مین اللھم لا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین الخ اور فرمایا اللہ تعالی نی قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ اور یہہ وہ توحید ہی کہ مذکور ہی لا حول ولا قوۃ الا باللہ مین اور این عدی نی کتاب کامل مین حدیث نقل کی ہی کہ الیاس وخضر علیہما السلام ملتی ہین ہر سال موسم مین پس ڈہونڈتا ہی ہر ایک اونمین سی سر ایکدیگر کا اور جدا ہوتی ہین دونون یہہ کلمات کہکر بسم اللہ ما شاء اللہ لا یسوق الخیر الا اللہ ما شاء اللہ لا یصرف السوء الا اللہ ما شاء اللہ ما کان من نعمۃ فمن اللہ ما شاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ اور ہر گاہ کہ حضرت قرب الہی کی رکہتی ہی مقدم کیا انکی کام نہ سونپی کو طرف حضرت کی اول بہر فرمایا ت اور نہ چہوڑ انکو طرف نفسون انکی کہ عاجز آوینگی اپنی نفسونکی مہمات سر انجام کرنی سی اور نہ چہوڑا انکو اور انکی کامون کو طرف لوگونکی اور محتاج کر انکو اونکا کہ اختیار کرینگی اومقدم رکہینگی لوگ اپنی حاجتونکو انکی حاجتون پر ف ع ح جیسی کہ جبلت بشری اور عادت گرفتارون نفس کے ہی معنی اور حاصل تمام کلام کا یہہ ہی کہ نہ سونپ امور انکی میری طرف کہ مین نہین ہون انجام کفایت کر سکتا انکی امور کو اور نہ سونپ انکو انکی نفسون کی طرف کہ عاجز ہونگی اپنی نفسونکی خبر گیری سی بسبب کثرت شہوات اور شرور نفسون آپکی اور نہ انکو لوگونکی طرف سونپ کہ مقدم رکہینگے اپنی نفسون کو اپنے پس ضایع کرینگی انکو بلکہ وہ بندے تیری ہین کہ انکی جو کچھہ کہ کرتی ہین آقا اپنی غلامون سی اور آمین تعلیم وتنبیہ ہے آنحضرت کی طرف امت کو کہ کام اپنی اللہ کو سونپین اور کسی پر بہروسا نکرین اور نظر نہ رکہین اسلیی کہ جو کوئی بہروسا کرتا ہی اللہ پر کفایت کرتا ہی مہمات اور دنیا اوسکی کو جیسی کہ فرمایا ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ ت کار خود را بخدا باز گذار ٭ کت نبی بہتر از بہتر کار ٭ کہا عبد اللہ بن جعفر الرقی کہ راوی اس حدیث کا ہی ت پہر کہا آنحضرت نی دست مبارک اپنا میری سر پر پہر فرمایا ای بیٹی حوالہ کی جسوقت کہ دیکہی تو خلافت یعنی خلافت نبوت کو کہ تحقیق اوتری ہے زمین مقدسہ مین یعنی مدینہ سی مین شام تک جیسی کہ واقع ہوا بنی امیہ کی مارت مین پس جان کہ تحقیق فرمایا پہنچی زلزلی ف ع یعنی واقع ہونا اونکا اور وہ مقدمات زلزلہ قیامت کے ہین کہ وہ ایک شے عظیم ہی اور خبر دی اللہ سبحانہ تعالی نی بہی ساتہہ قول اپنی کی اذا زلزلت الارض زلزالہا اور زلزلہ مصدر ہے ت اور بلبلی ف ح بلبلہ ساتہہ زیر کی یعنی فکر اور غم اور فتنہ اور وسوسہ کی ت اور نزدیک پہنچی امور بڑی یعنی علامات قیامت سی اور قیامت اوسدن نزدیک تر ہوگی لوگونسی اس ماتہہ میری سی طرف سر تیری کی ف ح اور وقوع اسحال کا اخیر زمانہ مین ہوگا وقت فتح ہونی بیت المقدس کے جیسی کہ حدیثون مین گذرا اور اصل نسخہ مین بعد لفظ رواہ کی سفیدی چہوٹی ہوی ہے اور جزری نی یہہ عبارت لاحق کی ہی ابو داؤد واسنادہ حسن ورواہ الحاکم فی صحیحہ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتخذ الفیء دولا والامانۃ مغنما والزکوۃ مغرما وتعلم لغیر الدین واطاع الرجل امراتہ وعق امہ وادنی صدیقہ واقصی ابالہ وظہرت الاصوات فی المساجد وساد القبیلۃ فاسقہم وکان زعیم القوم ارذلہم واکرم الرجل مخافۃ شرہ وظہرت القینات والمعازف وشربت الخمور ولعن آخر ہذہ الامۃ اولہا فارتقبوا عند ذلک ریحا حمراء وزلزلۃ وخسفا ومسخا وقذفا وآیات تتابع

کنظام قطع سلک وتتابع رواہ الترمذی اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ٹہیرائی جاویگی غنیمتین دولت
ف ح یعنی اغنیا اور اہل مناصب غنیمتون کو کہ بحکم شرع کی مشترک ہین تمام خازیون مین بلینگی اور اپنی تصرف مین لاوینگی اور اپنی درمیان مین بانٹینگے
اور فقیرونکو اور ضعیفونکو اونسی محروم کرینگی اور لفظ دول ساتھہ زیر دال اور زبر واو کی جمع دولت کی ہی ساتھہ پیش دال اور زبر واو سکیی معنی انقلاب زمانہ
اور دست بدست جانی مال کی اور بعضون نی کہا کہ ساتھہ پیش کی اسم ہی اوس چیز کا کہ لیجاوی قسم مال سی یعنی غنیمت اور ساتھہ زبر کی انتقال حالت شدت
ومحنت سی طرف حالت سرور وتنعم کی ت اور جب ٹہیرائی جاوی گی امانت غنیمت ف ح یعنی امانت مین کہ لوگونکی پاس رکہی جاویگی خیانت کرینگی اور
اوسکو حکم غنیمت مین رکہینگے کہ کافرون سی لی ہی اور گو باحق اونکا ہی ت اور ٹہیرائی جاویگی زکوۃ تاوان یعنی دینا زکوۃ کا لوگون پر ایسا شاق آویگا
کہ گویا ازراہ ظلم اوچٹی کی اونسی لی لیتی ہین اور جسوقت کہ سیکہا جاوی گا علم واسطی غیر دین اور غیر ترویج شریعت کی اور غیر قصد کرنی عمل کی اور غیر تقرب حق کی بلکہ
واسطی حاصل کرنی دنیا اور جاہ اور عزت اور تقرب بادشاہونکی اور فرمانبرداری کریگا مرد اپنی بیوی کی یعنی اوسکیچہ مین کہ حکم کریگی وہ اوسکو اور خواہش کریگی
اوسکی مخالفت امر خدا اور ہدایت اوسکیی اور خلاف کریگا اپنی ان کا اور رنج دیگا اوسکو ف ح بہیمت شرعی اور تخصیص مانکی واسطی زیادتی حق اور مشقت اوسکیے
ہی بہ نسبت باپ کی ت اور اپنی نزدیک کریگا مرد دوست اپنی کو یعنی واسطی موانست اور ہمنشینی کی اور دور رکہی گا اپنی باپ کو اور نہین موانست اور
مصاحبت رکہی گا اوس سے اور پیدا ہونگی یعنی بلند ہونگی آوازین اور باتین مسجدونمین ف ع اور یہہ ہماری زمانی مین بہت ہے حالانکہ تصریح کی ہی ہمارے
بعضی علمانی کہ بلند کرنا آواز کا مسجد مین اگرچہ ساتھہ ذکر کی ہو حرام ہی ت اور سردار ہوگا قوم کا وہ کہ فاسق ہی اونمین ف ع اور یہہ بہی بہت ہے
اور ظاہر یہہ ہی کہ بہت ہوا ان چیزون کا علامت ہی الا نہین خالی ہی کوئی زمانہ مثل ان چیزون سی ت اور ہوگا متکفل امور قوم کا اور رئیس اونکا
ارذل اور بڑا کمینہ اونکا اور تعظیم کیا جاوی گا مرد واسطی ڈر برائی اوسکیی جیسی کی فاسق یا ظالم حاکم اور غالب ہوتا ہی لوگونکو چارہ نہین ہوتا اوسکی تعظیم
اور تکریم اور اطاعت سی ت اور ظاہر ہونگی درمیان لوگونکی اور اختلاط کرینگی ساتھہ اونکی گانیوالیان ف ح یعنی کنچنیان اور ڈومنیان اور
گائنین وغیرہ اور قینہ ساتھہ زبر قاف اور جزم ہی کی مقدم نون پر اصل مین بمعنی لونڈی گانیوالی کی ہی ت اور ظاہر ہونگی باجی یعنی آلات گانیکے
کہ جسکو مزامیر کہتی ہین مانند عود اور تنبور اور رباب وغیرہ کی اور پی جاوینگی شرابین یعنی انواع خمر اور مسکرات ظاہر پی جاوینگی اور لعنت کرینگی اور برا کہینگی
پچہلی اس امت کی اگلون کو ف ع اسمین اشارہ ہی اوسکی طرف کہ یہہ علامت اسی امت کی خصوصیات سی ہی اگلی امتون مین نہین واقع ہوی اور یہہ
علامت ناپسند رافضیونمین ظاہر ہی کہ اون اگلونکو برا کہتی ہین کہ جنکی حقمین اللہ تعالی جل شانہ فرماتا ہی والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار
والذین اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم اور فرمایا لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ پہلا خیال تو کرو جنسی اللہ تعالی راضی ہوی جو اوسسے
ناراض ہوگیا شقی ہی اور سوا اونکی کتاب وسنت بہری ہوی ہین انکی مناقب وفضایل مین اور وہ ایسی ہین کہ مدد کی اپنی نبی کی اور کوششین کین اللہ کے راہ مین
جیسی کہ چاہین اور فتح کیی شہرکی شہر اور یاد کیی احکام اور تمام علوم سید الانام سی اور تعلیم کیا اللہ تعالی نی اپنی کتاب مین یہہ کہ کہین اونکی حق مین ربنا اغفر
لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان اور یہہ جماعت لاعنہ ملعونہ یا تو کافرہین یا دیوانی ہین کہ نہین اکتفا کیا ہی لعن وطعن سے پر اونکی حق مین بلکہ نسبت کی ہی اونکو
کفر کی طرف بمجرد اوہام فاسدہ اور افہام کاسدہ اپنی کی کہ ابوبکر اور عمر اور عثمان نی ناحق لیلی خلافت اور وہ حق علی کا تہا حالانکہ یہہ باطل ہی ساتھہ اجماع اگلے
پچہلونکی اور کونسی دلیل ہی اونکی لیسی کتاب وسنت سی کہ ہو نص اوپر خلافت حضرت علی رضی کی پہر جنسی کہ مخالفت کی حضرت علی کی بعضی صحابہ نمین سے ایام خلافت
اونکی مین بنا بر اختلاف اجتہاد کی پس نہین ہے وہ مستحق لعن کا نہایت یہہ کہ وہ تہا مخطی اور بالفرض اگر وہ بدکار بہی تہا تو شاید مرا ہو توبہ کر کر یا باقی تحت مشیت کی
ساتھہ غالب امید مغفرت اور شفاعت کی برکت اگلی خدمت کی چنانچہ روایت کی ہی ابن عساکر نی عمل سی حدیث مرفوع کہ ہوگی میری اصحاب کے لیسی امت

یعنی تعرش نجشدی گا اوسکو اسدا وٹکی لیی بسبب سابقہ اوٹکیی ساتھہ میری انتہی پس ہم باوجود کثرت گناہون اپنی قسم صغائر و کبائر سنی جبکہ ہوی امید واثر رحمت رب اپنی کی اور شفاعت نبی اپنی کی صلی اللہ علیہ وسلم تو کیون نہون اکا براس امت کی پس کیا خوب ہین وہ لوگ کہ بارز کہی اونکو عیب و نکا لوگون کی عیب ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ ذکر کرو موتی اپنی کو مگر ساتھہ خیر کی اور فرمایا خصرت نی جبکہ ذکر کیی جاوین اصحاب میری پس روکو زبانین اپنی اور فرمایا محبت ابو بکر و عمر کی ایمان سی ہی اور بغض رکھنا اون دونون سی کفر ہی و حب انصار کا ایمان سی ہی اور بغض اونکا کفر اور حب عرب کا ایمان سی ہی اور بغض اونکا کفر اور جس نی برا کہا میری صحابہ کو اوسپر لعنت ہے اللہ کی اور جس نی محافظت کی میری حکم کی اونکی حق مین پس مین محافظت کرونگا اوسکی دن قیامت کی ت پس منتظر رہو نزدیک ہونی ان چیزون ذکر کی گئی کی ایک ہوا سرخ کی یعنی شدت کی ہوا ہوگی اور زلزلی بڑی کی اور زمین مین دھسی جائے گی اور صورت بدل جائیگی اور پتھر برسی گے اور منتظر رہو اور نشانیون آخر قرب قیامت کی کہ پی در پی پہنچینگے مانند لڑی جواہر وغیرہ کی کہ ٹوٹ جاوی ڈورا اوسکا پس گرتی لگین ہم اپنی اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** علی رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فعلت امتی خمس عشرۃ خصلۃ حل بھا البلاء و عد ھذہ الخصال ولم یذکر تعلم لغیر الدین قال وبر صدیقہ وجفا اباہ وقال وشرب الخمور ولبس الحریر رواہ الترمذی

اور روایت ہی علی رض کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت کرینگی امت میری پندرہ باتین اوترینگی اوپر بلا اور فتنہ کہ مذکور ہوا اور گنین آنحضرت نے وہ باتین ف ح مذکور ہوئین اوپر کی حدیث مین اور یہہ قول صاحب مصابیح کا ہی اسلیے کی ذکر کیین ترمذی نی دونون حدیثین پی در پی اور شمار کیین بیچ ہر ایک کے اون دونین سی پندرہ پندرہ چیزین و ہان ت اور ذکر نہ کی یعنی علی رض نی یہہ بات کہ سیکھا جاوی گا علم واسطی غیر دین کے اور اور اختلاف ان دونون حدیثون مین یہہ ہے کہ کہا حضرت علی نی بجای ادنی صدیقہ کی اور سلوک کری گا دوست اپنی سی اور بجای اقصی اباہ کی اور ظلم کریگا باپ پر اور کہا بجای شرب الخمور کی اور پی جاوی گی شراب یعنی اس روایت مین ساتھہ لفظ واحد کی ہی اور کہا بجای تعلم لغیر الدین کے اور پہنی جاوینگی ریشمی کپڑی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع اور کہا صاحب مختصر نی کہ یہہ بلی لعن کے ہی اور غیر صحیح ہی اسلیے کہ لعن نہ کورہی حضرت علی کی حدیث مین پس جواب یہہ ہے کہ بدلی تعلم لغیر الدین کے ہی پس مطابق ہو جاتی ہین دونون عدد دونون روایتون مین پس صحیح ہوا قول طیبی کا انہ عد فی کلوا حد منہا الا حاد الخمسۃ عشر و بطل قول صاحب المختصر ان المجموع خمسۃ عشر و المذکور فی الحدیث السابق فستۃ عشر انتہی **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تذھب الدنیا حتی یملک العرب رجل من اھل بیتی یواطئ اسمہ اسمی رواہ الترمذی وابو داود وفی روایۃ لہ قال لو لم یبق من الدنیا الا یوم لطول اللہ تعالی ذلک الیوم حتی یبعث فیہ رجلا من اھل بیتی یواطئ اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی یملأ الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا

اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین فنا ہوگی دنیا یہان تک کہ مالک ہوگا عرب کا ایک شخص اہل بیت میری سی موافق ہوگا نام اوسکا نام میری سی ف ح ع یعنی اور رسم میری کی مطابق رسم میری کی ہوگی کہ وہ محمد مہدی ہین کہ نام اونکا محمد ہوگا اور لقب مہدی اور تخصیص عرب کی بسبب اصالت اور شرافت اونکی ہی والا اور حدیثون مین آیا ہی کہ مالک تمام دنیا کی ہونگی خواہ عرب خواہ عجم اور ظاہر تر یہہ ہی کہ اقتصار کیا ذکر عرب پر اسلیے کہ سب مطیع ہین عرب کی پس تقدیر کلام یہہ ہے کہ یہان تک کہ مالک ہونگی عرب کی اور اونکی کہ تابع اونکی ہین اہل اسلام سی پس جو کہ مسلمان ہوا پس وہ عرب ہی ت نقل کی یہہ ترمذی نے اور ابو داود نی اور ایک روایت ابو داود کی مین یون ہی کہ کہا آنحضرت نی اگر نہ باقی رہیگا دنیا سی مگر ایک روز تو البتہ دراز کریگا اللہ تعالی اوس روز کو یہان تک کہ بھیجی گا اللہ تعالی اوسمین ایک مرد کو میری نسب سے یا فرمایا میری اہل بیت مین سے ف ع یہہ شک راوی ہی اور اختلاف ہی آیا مین کہ وہ اولاد حسن سی ہونگی یا اولاد حسین سی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ باپ کی جانب سے حسنی ہونگی اور نانکی جانب سی حسینی ت موافق ہوگا نام اوسکا نام میری کی اور نام اوسکی باپ کا موافق نام باپ میرے کی ف ع پس ہوگا محمد بن عبد اللہ اور آیا مین رد شیعہ پر کہ وہ کہتی ہین کہ مہدی موعود قائم و منتظر

ہین اور وہ ہمہ بیچ حسن عسکری کی ہین تا بہر دین گی ساری وی زمین کو یا زمین عرب کو اور اوسکی متعلقات کو اور مراد رہنی والی اوسکی ہین داد و عدل سی
فساح معنی قسط و عدل کی نزدیک نزدیک ہین جیسی کہ معنی ظلم و جور کی چنانچہ صراح مین ہے قسط داد و عدل عدل داد و دادی والا اور وہ خلاف جور
کی ہی جور ظلم و ستم کرنا کسی پر حکم مین اور اصل اوسکی ہی رکہنا ایک چیز کا غیر محل اوسکی مین گویا مراد حدیث مین تاکید و تقریر ہی یا یہہ کہ تغایر ہوا نمین کہ مراد
قسط سی داد خواہونگی وی اور عدل عدالت اور برابری حقوق مین کرنی اور ظلم داد خواہونگی نہ دینی اور جور برابری حقوق مین نکرنی واللہ اعلم **وعن**
اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْمَہْدِیُّ مِنْ عِتْرَتِیْ مِنْ وُلْدِ فَاطِمَۃَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ام سلمہ
سی کہ کہا اوسنی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی مہدی عترت میری سی ہی اولاد فاطمہ سی نقل کی یہہ ابوداود نی **فا** ح عترۃ ساتہہ زبر کی نسل مرد کی
اور گروہ اوسکا اور خویشان نزدیک اوسکی کہ وہ گذرگئی ہین اور وہ کہ آگی پیدا ہونگی صراح مین ہے کہ عترت خویش اور نزدیک مرد کی اور نہایہ مین ہے کہ عترت مرد خویش
اور خویش آنحضرت کی اولاد عبد المطلب کو کہتی ہین اور بعضون نی کہا نزدیک اہل بیت مین ہے یعنی اولاد اونکی اور بعضون نی کہا کہ قریش سب عترت ہین اور مشہور یہہ ہی کہ
عترت وہ کہ حرام ہی اونپر زکوٰۃ اور وہ اولاد ہاشم ہین اور بموجب تمام قولون کی قول حضرت کا من اولاد فاطمہ تقیید ہی تا معلوم ہو کہ مہدی خاص اولاد فاطمہ سی ہین
وعن اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَہْدِیُّ مِنِّیْ اَجْلَی الْجَبْہَۃِ اَقْنَی اَلْاَنْفِ یَمْلَاُ الْاَرْضَ قِسْطًا
وَعَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا یَمْلِکُ سَبْعَ سِنِیْنَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مہدی میری اولاد مین سی ہی
روشن اور کشادہ پیشانی بلند بینی بہردی گا زمین کو عدل و داد سی جیسی کہ بہری گئی ہی ظلم و ستم سی پالک سے گا زمین کا سات برس نقل کی یہہ ابوداود نی **فا** ع
اور آگی جو قول راوی کا آتا ہی او ثمان سنین او تسع سنین وہ شک سے راوی سی پس احتمال ہی کہ یہہ روایت جزم کی گئی ساتہہ سات برس کی چنانچہ یوہی ہے اسکے
وہ روایت کہ آگی آئی ہی ابوداود کی ام سلمہ سی و احتمال ہی یہہ کہ ہو مشکوک اور ڈالا گیا ہو شک اور نہین ذکر کیا اوسکو اور اکتفا کیا ساتہہ یقین کے واللہ اعلم
وعنہ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قِصَّۃِ الْمَہْدِیِّ قَالَ فَیَجِیْءُ اِلَیْہِ الرَّجُلُ فَیَقُوْلُ یَا مَہْدِیُّ اَعْطِنِیْ اَعْطِنِیْ قَالَ فَیَحْثِیْ لَہٗ فِیْ ثَوْبِہٖ مَا اسْتَطَاعَ اَنْ یَحْمِلَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت کی ابوسعید نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ قصہ مہدی کی کہ فرمایا یعنی بعد ذکر کرنی عدل و داد اوسکی پس آدمی گا
مہدی کی پاس ایک شخص پس کہیگا وہ کہ دی مجکو دی مجکو یعنی کچہہ اور تکرار تاکید کی لیی ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس لپ بہر کر دی گا مہدی اوس شخص کے لیی بیچ کپڑی
اوسکی اسقدر کہ اوہا سکی وہ اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی **فا** ع یعنی بہت دی شمار دینگی اوسکو دینار و درہم بسبب دیکہنی حرص اوسکی مال پر پس بی پروا
کر دین گی اوسکو سوال سی اور خلاص کر دینگی اوسکی نفس کو لال سی **وعن** اُمِّ سَلَمَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَکُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ
مَوْتِ خَلِیْفَۃٍ فَیَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ اَہْلِ الْمَدِیْنَۃِ ہَارِبًا اِلٰی مَکَّۃَ فَیَاْتِیْہِ نَاسٌ مِنْ اَہْلِ مَکَّۃَ فَیُخْرِجُوْنَہٗ وَہُوَ کَارِہٌ فَیُبَایِعُوْنَہٗ بَیْنَ الرُّکْنِ
وَالْمَقَامِ وَیُبْعَثُ اِلَیْہِ بَعْثٌ مِنَ الشَّامِ فَیُخْسَفُ بِہِمْ بِالْبَیْدَاءِ بَیْنَ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ فَاِذَا رَاَی النَّاسُ ذٰلِکَ اَتَاہُ اَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ
اَہْلِ الْعِرَاقِ فَیُبَایِعُوْنَہٗ ثُمَّ یَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَیْشٍ اَخْوَالُہٗ کَلْبٌ فَیَبْعَثُ اِلَیْہِمْ بَعْثًا فَیَظْہَرُوْنَ عَلَیْہِمْ وَذٰلِکَ بَعْثُ کَلْبٍ وَیَعْمَلُ فِی النَّاسِ بِسُنَّۃِ
نَبِیِّہِمْ وَیُلْقِی الْاِسْلَامُ بِجِرَانِہٖ فِی الْاَرْضِ فَیَلْبَثُ سَبْعَ سِنِیْنَ ثُمَّ یُتَوَفّٰی وَیُصَلِّیْ عَلَیْہِ الْمُسْلِمُوْنَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ام سلمہ سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا واقع ہوگا
اختلاف و نزاع یعنی فیما بین اہل حل و عقد کی نزدیک مرنے خلیفہ کی **فا** ع آخر زمانہ مین ہوگا اور مراد خلیفہ سی خلیفہ حکمی ہی کہ وہ حکومت سلطانی نہی ت
پس نکلی گا ایک شخص اہل مدینہ مین سے **فا** ع یعنی واسطی کروہ جانی یعنی منصب امارت کی یا ڈر کی فتنہ کی کہ واقع ہوگا اوسمین اور مراد مدینہ سی مدینہ مشرفہ
ہی یا وہ شہر کہ اوسمین خلیفہ ہوگا ت درحالیکہ بہاگنی والا اور جانیولا ہوگا طرف مکہ کی **فا** ع اسلیی کہ وہ جای امن ہے ہر اوس شخص کے کہ پناہ پکڑی ساتہہ
اوسکی اور عبادت گاہ ہی ہر شخص کا اور وہ شخص مہدی ہونگی بدلیل لانی ابوداود کی اس حدیث کو باب المہدی مین ت پس آوینگی اوسکی پاس لوگ اہل مکہ سی یعنی بعد

ظاہر ہوئی امراؤنکی اور بیچہانی قدراؤنکی پس نکالینگے اونکو یعنی اونکی گہرسی اور امام پکڑینگی اونکو بنجواہش الحاح حارا آنکہ وہ ناراض ہونگی امت سے بخوف فتنہ کی پس بیعت کرینگی لوگ الٰہی درمیان حجر اسود و رتمام ابراہیم اور بہیجا جاویگا طرف اوس شخص کے ایک لشکر شام سی یعنی بادشاہ کہ اوسوقت میں شام مین ہوگا ایک لشکر واسطی جنگ و قتال امام مہدی کی بہیجی گا پس دہنایا جاویگی وہ لشکر بیدا مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی فلاح بیدا لغت مین بمعنی خشکل اور زمین ہموار کی ہی اور مراد اس لشکر سی لشکر سفیانی کا ہی اور یہہ قتال فتنہ امارت سفیانی کا ہی ایک علامتون خروج امام مہدی کی سی ہے اور اس باب مین بہت حدیثین وارد ہوی ہین قریب تواتر کی ایک اونمین سی حدیث صحیح ہی کہ روایت کی گئی ہی امیر المومنین علی بن ابی طالب رض سی کہ فرمایا سفیانی اولاد خالد بن یزید بن ابی سفیان اموی کیسی ہی ایک مرد گران سرخچہرہ رو کمتہ سفید آنکہین کہ نکلی گا جانب دمشق سی اور اکثر تابعین اوسکی ایک قبیلہ مین سی ہونگے کہ نام اوسکا کلب ہی بہت مارنیوالا ہوگا وہ لوگون کو یہانتک کہ عورتونکی پیٹ پہاڑ کر بچونکو مارڈالی گا اور جب خبر حضرت مہدی کی سنیگا ایک لشکر اونکی جنگ کی لیے بہیجی گا پہر وہ لشکر شکست پاوی گا بعد ازان سفیانی آپ ساتھہ لشکر کی کہ ہمراہ اوسکی ہوگا واسطی جنگ مہدی کی دوڑی گا بیچ اوس موضع کی کہ نام اوسکا بیدا ساتھہ لشکر کی زمین مین دہنس جاوی گا اور کوئی اونمین سی نجات نہین پاویگا مگر وہ شخص کہ یہہ خبر مہدی کو پہنچاوی گا ت پس جب دیکھینگے اور جانینگی لوگ یہہ حال اور سنینگی خبر ہلاک ہونی سفیانی کی آوینگی مہدی کی پاس ابدال ولایت شام سی اور جماعتین اہل عراق سی پس بیعت کرینگی وہ مہدی سی ف ح ابدال ایک قوم ہین کہ بربار کہتا ہی خدا تعالی اونکی برکت سی زمین کو اور وہ ستر تن ہین چالیس تن شام مین اور تیس غیر اوسکی مین اونکا نام ابدال اسلیی ہی کہ جب کوئی اونمین سی مرجاتا ہی تو اوسکی بدلی مین اور کو لوگونمین سے جگہہ اوسکی بدلدیتا ہی اللہ تعالی اور یا اسلیی نہیم ہی کہ بدل ڈالی ہین اونہون نی اخلاق بری ساتھہ اخلاق پسندیدہ کی اور ذکر اونکا حدیثون مین آیا ہی اور سیوطی نی بیچ شرح سنن ابی داؤد کی کہا کہ ذکر ابدال کا صحاح ستہ مین نہین آیا ہی مگر اسحدیث مین نزدیک ابی داؤد کی اور حاکم نی بہی اسکو روایت کیا ہی اور تصحیح کیا ولیکن سیوطی جمع الجوامع مین غیر صحاح ستہ سی بیچ ذکر ابدال کی بہت سی حدیثین لائی ہین اکثر حدیثون مین ذکر عدد چالیس کا ہی اور بعضی مین تیس کا اور ایک حدیث امیر المومنین علی سی لائی ہین کہ ابدال نی اس درجہ کو بسبب بہت نماز اور روزی اور صدقہ کی نہین پایا ہی اور بسبب اونکی تمام لوگون سی ممتاز نہین ہوی بلکہ بسبب سخاوت نفس اور سلامتی دل اور خیر خواہی مسلمانون کی پایا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اسی علی میری امت مین وجود ایسی لوگونکا کہ اوپر صفت ابدال کی ہون کمتر گندک سرخ سی ہے اور اور حدیث مین معاذ بن جبل سی آیا ہی کہ جسمین یہہ تین صفتین ہون جملہ ابدال سی ہے رضا بالقضا اور صبر ممنوعات سی اور غصہ کرنا بسبب دین خدا کی اور امام غزالی احیاء العلوم مین لائی ہین کہ جو کوئی یہہ دعا ہر روز تین بار پڑہے اللہم اغفر لامۃ محمد اللہم ارحم امۃ محمد اللہم تجاوز عن امۃ محمد اوسکی لیی درجہ ابدال کا لکہینگے اور حاصل یہہ کہ جو کوئی بری صفتین بدل ڈالی اور خیر خواہ خلق کا ہووہ ابدالون مین سی ہے اور مراد ساتھہ عصائب اہل عراق کی ہی ایک قوم ہی مردان خدا کی اونکا نام عصبانیہ ہی جیسیکہ ابدال اور امیر المومنین علی رض سی آیا ہے کہ ابدال شام مین ہوتی ہین اور نجبا مصر مین اور عصائب عراق مین اور بعضی کہتے ہین کہ مراد عصائب سی نیک اور زاہد اور عابد لوگونمین سی ہین اور عصب القوم لغت مین قوم کی نیکونکو کہتی ہین ت پہر ظاہر ہوگا ایک مرد اور قریش سی مخالف مہدی کا مامون اوسکی یعنی نہیال اوسکی قبیلہ کلب سی ہونگی کہ ایک قبیلہ ہی مشہور عرب مین اور رحیہ کلبی اوسی قبیلہ سی ہے پس بہیجی گا وہ مرد ہی طرف مہدی کی اور تابعون اونکی ایک لشکر اور مدد ڈہونڈیگا نہیال اپنی سکی بنی کلب ہین پر غالب آوینگی مہدی اور تابع اونکی دس لشکر پر اور یہہ مذکور فتنہ لشکر کلب کا ہی کہ یہہ بہی علامت خروج مہدی سے ہی اور کار کرینگی مہدی لوگون مین موافق سنت اور روش پیغمبر اونکی کہ محمد رسول اللہ ہین اور ڈالی گا دین مسلمانی گردان اپنی زمین پر ف ح یعنی ثبات و قرار پاوی گا جیسی کہ اونٹ جب بیٹہتا ہی اور آرام پکڑتا ہی تو پہیلا دیتا ہی گردن اپنی اور جران ساتھہ زیر جیم کی اور خفتہ رکہی اور زانو کی آخر مین آگے گردن اونٹ کا جامی فیح سی تا جگہہ نحر اوسکی کہ بیچ وقت پہیر اور قرار پکڑنی کی اوسکو زمین پر کہتا ہی اور یہان کنایہ ہی قرار پکڑنی اسلام کی سکی ہرج و مرج درمیان مین سے اوٹہہ جاوی اور جنگ و جدال سی نشان نرہی اور

دین و اسلام اور احکام سنت و جماعت کی قرار پاوین اور استقامت پکڑین اور کچھ خلاف درمیان مین نرہی ت پس ٹہیرینگی مہدی سات برس پھر وفات کے جاوینگی وہ اور نماز پڑہینگے اوپر مسلمان نقل کی ہیہ ابوداود نی ف ع جانا چاہیے کہ بہت لوگون نی دعوی کیا ہی کہ ہم مہدی ہین پس بعضون نی تو ارادے کیی ہین معنی لغوی یعنی ہدایت والے ہین پس امین تو کچھ اشکال نہین اور بعضون نی دعوی کیا باطل اور زور اور جمع ہوگئی اوپر ایک جماعت اوباشون کی اور ارادہ کیا فساد کا شہرون مین پس ماری گئی وہ اور راحت پائی اوسی شہرون نے اور ایک جماعت پیدا ہوی ہند مین مشہور ساتہہ ہندو یہ کی کہ نہایت جاہل تہی اعتقاد اونکا یہہ تہا کہ مہدی موعود شیخ ہمارا تہا کہ جو ظاہر ہوا اور مرگیا اور دفن کیا گیا یعنی شہرون خراسان مین اور اونکی گمراہی مین سے یہہ بہی تہی کہ اعتقاد کرتی تہی کہ جو اوس عقیدہ پر نہوہ کافر ہی چنانچہ کہ کی چارون مذہب کے علمانی فتوی دیا کہ واجب ہے قتل اونکا اول امر اپر کہ قادر ہون اونکی قتل پر اور ایسا ہے اعتقاد فاسد ہی شیعہ کا کہ مہدی موعود محمد بن حسن عسکری ہین اور وہ مری نہین بلکہ چہپ گئی ہین لوگونکی نظرون سی اور وہ امام زمان ہین ظاہر ہونگی اپنی وقت مین اور حکم کرینگی اپنی سرداری مین انتہی اور یہہ قول و اعتقاد ہی مردود ہی نزدیک اہل سنت و جماعت کی اور دلیلین اونکی رد کی بہری ہوی ہین علم کلام کی کتابونمین اور تصریح ہی کتاب عروۃ الوثقی مین کہ اونہون نی انتقال فرمایا **وعن** ابی سعید قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلاء یصیب ہذہ الامۃ حتی لا یجد الرجل ملجأ یلجأ الیہ من الظلم فیبعث اللہ رجلا من عترتی واہل بیتی فیملأ بہ الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا ویرضی عنہ ساکن السماء وساکن الارض لا تدع السماء من قطرہا شیئا الا صبتہ مدرارا ولا تدع الارض من نباتہا شیئا الا اخرجتہ حتی یتمنی الاحیاء الاموات یعیش فی ذلک سبع سنین او ثمان سنین او تسع سنین رواہ الحاکم اور روایت ہی ابوسعید کی کہ کہا اونی ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک بلا یعنی محنت اور شدت عظیم کا کہ پہنچی گی اس امت کو یہان تک کہ نہین پاوی گا شخص جگہہ پناہ کی کہ پناہ پکڑی طرف اوسکی ظلم سی یعنی ظلم سی بلا سے کہ پیدا ہوگی ظلم عام نبی پس بہیجی گا اللہ ایک شخص کو یعنی کامل عادل عالم کو کہ وہ مہدی ہین اولاد میری مین سی اور اہل بیت میری مین سے ساتہہ امت کی پس بہر دیگا اللہ تعالی بسبب اوسکی زمین کو عدل و داد کی جیسی کہ بہری گئی ہی زمین جور و ستم سی راضے ہونگی اوس سے رہنی والی آسمان کے یعنی ملائکہ اور ارواح انبیاء اور رہنی والے زمین کی یعنی سب جی کہ جانور جنگل مین اور مچہلیان پانی مین نہ چہوڑیگا آسمان اپنے مینہ کی قطرون سے کچھہ مگر کہ برسا دی گا اوسکو بکثرت اور نہ چہوڑی گی زمین اپنے روئیدگی سی کچھہ مگر کہ نکالی گی اوسکو ف ح یعنی مینہ بیح زمانہ مہدی کی بہت برسیگا اور مراد پر برسی گا اور زراعتین اور حاصل زمین کی کمال پر آوینگے اور عیش اور زندگانی خوش ہوگی ت یہانتک کہ آرزو کرینگی زندی مردونکی ف ح یعنی وجود اور حیات اونکی اور کہینگے کہ کاشکی وہ زندہ ہوتی ہمارے زمانہ مین تا عیش و نشاط و کامرانی دیکہی اور بعضی لفظ احیا کو ساتہہ زیر ہمزہ کی پڑہتی ہین مصدر یعنی زندہ کرنی کی یعنی مردی آرزو کرینگی کہ زندہ کری خدا تعالی اونکو اور یہہ بطریق فرض و تقدیر کی ہی واسطے مبالغہ کی اگرچہ یہہ روایت ثابت ہو والا نزا احتمال ہی واللہ اعلم ت زندہ رہینگی مہدی اس خوشی اور کامرانی مین ساتہہ برس یا آٹہہ برس یا نو برس ف ح یہہ بطریق شک راوی کی ہی یا وسوقت مین آنحضرت پر مبہم رکہا اور وقت مین تعین کیا ہو واللہ اعلم اور بعد لفظ رواہ کی اصل نسخہ مین سفیدی چہوٹی ہوی ہے اور لاحق کی گئی ہی یہہ عبارت الحاکم فی مستدرکہ قال صحیح **وعن** علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج رجل من وراء النہر یقال لہ الحارث حراث علی مقدمتہ رجل یقال لہ منصور یوطئ او یمکن لآل محمد کما مکنت قریش لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعلی کل مؤمن نصرہ او قال اجابتہ رواہ ابوداود اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکلیگا ایک شخص کنے حدود بیچے ہر کسی یعنی اون شہرونمین سے کہ بیچی نہر جیحون سے یعنی ماوراء النہر مین سمرقند وغیرہ کے کہا جاویگا اوسکو حارث حراث یعنی حارث نام اوسکا ہے اور حراث صفت یعنی کہیتی کرنیوالا اوسکی لشکر کی اگلی فوج پر ایک شخص ہوگا کہ کہا جاویگا اوسکو منصور ف ع یہہ نام اوسکا ہی یا صفت اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد اس سے ابومنصور ماتریدی ہین کہ وہ بڑے امام مشہور ہین اور اوپر مراد ہی اصول حنفیہ کا علمائے حنفیہ مین ت جگہہ دیگا اور متوطن کریگا یا ٹہکانا دیگا وہ حارث ف ع لفظ او یا ہی مکن مین شک سے راوی

سی یا لفظ او یعنی واو کی ہی یعنی مہیا کریگا اسباب و اموال اور خزانہ اور سپاہ اپنی اور ٹھکانا دیگا امر خلافت کو اور تقویت کری گا اوسکی اور مددگاری کریگا اوسکی ساتھہ لشکر اپنی کی ت واسطی آل محمدؐ کی ف ع یعنی اوکی ذریت اور اہل بیت کو عموماً اور مہدی کو خصوصاً یا لفظ آل کا زائد ہی یعنی محمد مہدی کوت جیسا ٹھکانا دیا قریش نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد قریش سی وہ ہین کہ جو ایمان لائی تہی اونمین سے مانند حضرت ابوبکر وغیرہ کی اور داخل ہی ٹھکانا دینے مین ابوطالب نبی اگرچہ نہین ایمان کہتا تہا اہل سنت کی نزدیک ت واجب و لازم ہی ہر مسلمان پر مدد اور تائید کرنی اوس حارث کی یا فرمایا لازم ہی قبول کرنا اوسکا نقل کی یہ ابوداود نی ف ع یہ شک راوی سے ہی کہ نصرہ کہا یا اجابتہ اور معنی یہ کہ لازم ہی قبول کرنا اوسکی دعوت کا اور قایم ہونا اوسکی مددگاری مین سوق اس حدیث سی جیسی کہ سباق اور حدیثون سی کہ وارد ہین اسباب مین ظاہر ہوتا ہی کہ یہ مرد بطریق دعوی امامت اور خلافت کی ظاہر ہوگا کہ جو منصوبہ اجابت اور اطاعت اوسکی لازم ہوگی اور منصوبہ سردار اوسکی لشکر کی اگلی فوج کی ہونگی وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لا تقوم الساعۃ حتی یکلم السباع الانس وحتی یکلم الرجل عذبۃ سوطہ وشراک نعلہ ویخبرہ فخذہ بما احدثت اہلہ بعدہ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابوسعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہے نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ کلام کرینگی درندی آدمیون سی اور یہان تک کہ کلام کریگا مرد سے چہند ناگوری اوسکیا اور تسمہ پاپوش اوسکیا اور خبر دیگی اوسکو ران اوسکی ساتہہ اوسچیز کی کہ نئی نکالی ہوگی اہل و عیال اوسکی نی غائبانہ اوسکی نقل کی یہ ترمذی نی **الفصل الثالث** فصل تیسری عن ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الآیات بعد المائتین رواہ وابن ماجۃ روایت ہی ابوقتادہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نشانیان بعد دوسو برس کے ہونگی نقل کی یہ ابن ماجہ نی ف ع یعنی نشانیان قیامت کی ظاہر ہونی شروع ہونگی کامل بعد دوسو برس کی یعنی ہجرت سی یا ظہور دولت اسلام سی یا وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی اور احتمال ہی کہ ہو لام ہیچ لفظ الماتین کے عہد کی لی یعنی بعد اون دوسو برس کی کہ ہونگی بعد ہزار کی اور وہ وقت ظاہر ہونی مہدی کا ہی اور نکلنی دجال کا اور اترنی عیسیٰ کا اور پی درپی آنی نشانیون کا مانند طلوع ہونی آفتاب کی مغرب سے اور نکلنے دابۃ الارض کی اور ظاہر ہونی یاجوج و ماجوج کی اور مانند انکی وعن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم الرایات السود قد جاءت من قبل خراسان فائتوہا فان فیہا خلیفۃ اللہ المہدی رواہ احمد والبیہقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہی ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت دیکہو تم نشانون سیاہ کو کہ آئی جانب خراسان سے پس جاؤ تم اونمین ف ع یعنی متوجہ ہوا ونکی طرف اور قبول کرو امر امیر اونکیا اور ظاہر ہے یہ کہ یہ لشکر حارث اور منصور کا ہوگا ت اسلیی کہ اوسمین خلیفہ اللہ کا ہوگا مہدی نقل کی یہ احمد نی اور بیہقی نی دلائل النبوۃ مین یعنی ہدایت کیا گیا مدد کرنا اوسکا اور قبول کرنا اوسکا حکم کا پس نہین منافی ہی اسکی کہ ابتدا ظہور مہدی کا ہوگا حرمین شریفین مین وعن ابی اسحاق قال قال علی ونظر الی ابنہ الحسن قال ان ابنی ہذا سید کما سماہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسیخرج من صلبہ رجل یسمی باسم نبیکم یشبہہ فی الخلق ولا یشبہہ فی الخلق ثم ذکر قصۃ یملا الارض عدلا رواہ ابوداود ولم یذکر القصۃ اور روایت ہے ابی اسحاق سے کہ کہا علی رضی نی اسحال مین کہ دیکہا طرف بیٹی اپنی امام حسنؓ کی اور کہا علیؓ نی تحقیق بیٹا میرا یہ سردار ہی جیسی کہ نام رکہا انکا سید رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ف ع یعنی انکی حق مین فرمایا اپنی ہذا سید و لعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین عظیمتین من المسلمین ت اور شتاب ہی کہ پیدا ہوگا اوسکی پشت سی ایک شخص کہ نام رکہا جاویگا ساتہہ نام نبی تمہارے کے یعنی محمد مشابہ ہوگا خصرت کی سیرت باطنی مین اور نہین مشابہ ہوگا خصرت کی صورت ظاہر مین ف ح یعنی سب چیزونمین اور سب جہات کر والا حدیثونمین مشابہت صورت مین ہی بعضی جہات کر ثابت ہوتی ہی جیسی کہ اوپر گذرات ہر دو ذکر کیا خصرت علیؓ نی قصہ بہر دینی اوس مرد کا زمین کو عدل سی ف ع یہ حدیث دلیل صریح ہی اسپر کہ مہدی خصرت امام حسن کی اولاد سی ہین اور ہی اونکی لیے انتساب ان کی طرف حسین رضی کی یہ بات کہی واسطی تطبیق دینی کی درمیان حدیثون کی اور اس سے باطل ہوا قول شیعہ کا کہ مہدی محمد بن حسن عسکری

ہین کہ قایم منتظر ہین اسلیے کہ وہ حسینی ہین بالاتفاق اور نہین کہا جاسکتا ہی کہ شاید ارادہ کیا ہو حضرت علی نے اسی غیر مہدی کی اسلیے کہ ہم کہینگے کہ باطل کرتا ہی اسکو قصہ بہردینی زمین کا عدل سی اسلیے کہ نہین پہچانا جاتا ہی پہر سادات حسینیہ اور حسنیہ کی ایسا شخص کہ بہر دیا ہو اونی زمین کو عدل سی سوا اسکی کہ ثابت ہوا ہے بیچ حق مہدی موعود کی اور لفظ ولم یذکر القصہ کلام جامع الاصول کا ہی کہ نقل کیا ہی اوسکو اوس سے صاحب مشکوۃ نے **وعن** جابر بن عبد اللہ قال فقد الجراد فی سنۃ من سنی عمر التی توفی فیہا فاہتم بذلک ہما شدیدا فبعث الی الیمن راکبا وراکبا الی العراق وراکبا الی الشام یسأل عن الجراد ہل یری منہ شیئا فاتاہ الراکب الذی من قبل الیمن بقبضۃ فنثرہا بین یدیہ فلما راہا کبر وقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عز وجل خلق الف امۃ ستمائۃ منہا فی البحر واربعمائۃ فی البر فان اول ہلاک ہذہ الامۃ الجراد فاذا ہلک الجراد تتابعت الامم کنظام السلک رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ سی کہا ہم کہ کی گئی مڈہی ایک برس مین برسون خلافت امیر المومنین عمر کی سی اوس سال کہ وفات پائی اومین عمر نے یعنی مڈہی اوس دیار مین پیدا ہوی پس غمگین ہوے عمر رہ بسبب پیدا ہونی مڈہی کی غمگین ہونا سخت یعنی بخوف ہلاک ہونی تمام گروہونکی جیسی کہ آگی آتا ہی پس بہیجا طرف یمن کی ایک سوار اور ایک سوا طرف عراق کی اور ایک سوار طرف شام کی کہ پوچہی ہر سوار لوگون سی ہونی مڈہی کی سی آیا دیکہا یا گیا ہی کوئی آدمی مڈہی سی کچہہ پس لایا حضرت عمر کی پاس وہ سوار کہ آیا جانب یمن سے ایک مٹہی مڈیون کی پس پہیلا دیا اوس مٹہی مڈیون کو آگی عمر کی پس جب دیکہا اون مڈیون کو حضرت عمر نے اللہ اکبر کہا یعنی بسبب خوشی کی اور کہا کہ سنا میں آنحضرت سی کہ فرماتی تہی تحقیق خدا تعالی پیدا کی ہزار گروہ جیوانات سی چہہ سو انمین سے دریا مین ہین اور چار سو جنگل مین ہین پس تحقیق اول ہلاک ہونا اون ہزار گروہ مین سے ہلاک ہونا مڈیون کا ہی پس جب ہلاک ہونگی مڈیان بی دریی ہلاک ہونگی گروہ جیوانات کی مثل ٹوٹنی ڈوری موتیونکی لڑی کی اور پی دریی گرنی موتیون کی اوسمین سی نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین **باب اقتراب بین یدی الساعۃ وذکر الدجال** باب ہی بیچ بیان نشانیونکی آگی قیامت کے اور بیچ بیان ذکر دجال کی **ف** ح ذکر کرین اس باب مین اخیر کی بڑی علامتین قیامت کی کہ نزدیک اوسکی واقع ہونگی جیسی کہ ذکر کین پہلی باب مین علامتین چہوٹی اور ظاہر تر اور مناسب تر یہہ تہا کہ ذکر نکلنی مہدی کا کہ وجود اونکا ساتہہ عیسی اور دجال کی ہوگا اس باب مین کرتی لیکن چونکہ ذکر مہدی یکا حدیثون مین ساتہہ ذکر فتنون اور لڑائیون کے کہ پہلی اوکی نکلنی سی واقع ہونگی اور بعد انکی نکلنی کی اوٹہجائین گی واقع ہوا اس تقریب سی ذکر اونکا اوس باب مین ہوا دوسری جہان کہ حدیثین اور اخبار بیچ ترتیب واقع ہونی دس نشانیون کی کہ مولف نی ذکر کین مختلف آئی ہین اور کلام بیچ تطبیق اور توفیق اوسکی بہت ہی اور شاید کہ بیچ ضمن شرح کی کچہہ اوسمین سے مذکور ہو اور بہت بڑی نشانی نشانیونمین سی اور سخت تر بلا وجود دجال کا ہی اور حدیثین اسمین اکثر اور مشہور تر ہین اور دجال مشتق دجل سی ہی اور دجل بمعنی خلط اور کر اور تلبیس کے آتا ہی دجل الحق بالباطل کہتی ہین جسوقت کہ کوئی حق کو ساتہہ باطل کی خلط کرسی اور فریب دہی اور بمعنی کذب کی بہی آتا ہی پائی جاتا ان معنون کا دجال مین ظاہر ہی اور وجہی جو تسمیہ دجال کی قاموس مین کہی ہین وجہ اسم مشترک ہی درمیان دجال اور عیسی کی اور اکثر یہہ ہی کہ اوسکی نام کو مقید ساتہہ دجال کی کرتی ہین یعنی مسیح دجال کہتی ہین اور عیسی مین مطلق چہوڑتی ہین اور عیسی کو مسیح اسلیے کہتی ہین کہ جسبا مذہی اور کوڑہی کو چہوتی وہ اچہی ہو جاتی اور اس سبب سے کہتی ہین کہ ماں کی پیٹ سی ممسوح یعنی پونچہی پانچہی نکلی بی آلایش کی کہ لڑکون مین وقت پیدا ہونی کی ہوتی ہی اور بعضی کہتی ہین کہ مسیح بمعنی صدیق کی ہی اس سبب سے کہ تلوا اونکی پاؤن کا ہموار تہا نہ خم دار و باریک جیسا کہ اکثر لوگونکا ہوتا ہی اسمین سے کہ بہت مساحت کرتی تہی زمین مین اور یہہ وجہ مشترک ہی درمیان اونکی اور دجال کی اور دجال کو مسیح اس سبب سے کہتی ہین کہ ایک آنکہہ اوسکی ممسوح اور ہموار تہی اور ممسوح الوجہ اور مسیح الوجہ اوسکو کہتی ہین کہ ایک طرف اوسکی منہ کی ہموار ہو اور آنکہہ و بہون نہو یا اس سبب سے کہ مسح کی گئی یعنی پوچہی گئی اوس سے دور کی گئی اوس سی خیر و خوبی جیسی کہ مسح کی گئی عیسی سی ہر دو بدی پس وہ مسیح الضلالت ہی اور جیسی مسیح الہدی ہین اور اونکی نام مین مسیح ساتہہ

زیر میم اور سین مشددہ کی ہی آتا ہی اور بعضون نی کہا کہ مشدد نام دجال کا ہی اور مخفف نام عیسیٰ کا اور یہہ جو کہا ہی کہ نام دجال کا مسیح ہی ساتھہ خا معجمہ کی یہہ خطا ہی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** حذیفۃ بن اسید الغفاری قال اطلع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علینا ونحن نتذاکر فقال ما تذکرون قالوا نذکر الساعۃ قال انہا لن تقوم حتی ترو قبلہا عشر ایات فذکر الدخان والدجال والدابۃ وطلوع الشمس من مغربہا ونزول عیسی ابن مریم ویاجوج ومأجوج وثلثۃ خسوف خسف بالمشرق وخسف بالمغرب خسف بجزیرۃ العرب رواہ مسلم حذیفہ سی روایت ہی کہا جہانگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمپر اسحال مین کہ ہم ذکر کرتی تہی آپسمین پس فرمایا کہ کیا ذکر کرتی ہو کہا صحابہ نی کہ ذکر کرتی ہم قیامت کا فرمایا کہ تحقیق قائم نہوگی قیامت یہانتک کہ دیکہو تم پہلی اوسکی دس نشانیان پس ذکر فرمایا دہوین کا **ف** یعنی دہوان نکلی گا اور بہردی گا مشرق اور مغرب کو اور چالیس روز ٹہیری گا پس مسلمان مانند کام زدونلی ہونگی اور کافر مانند مستون کے جیسے کہ اور حدیث مین آیا ہی اور قرآن مین جو سورہ دخان مین آیا ہی یوم تاتی السماء بدخان مبین الخ وہ بہی اسپر محمول ہی بقول حذیفہ اور تابعین اوسکی اور نزدیک ابن مسعود اور تابعین اونکی مراد اوس سے وہ قحط ہی کہ قریش پر پڑا تہا آنحضرت کے زمانہ مین حضرت کی دعا سی کہ فرمایا خدایا کر اوپر قحط سات برس کا جیسی کہ کیا تو نی مصر ویون پر حضرت یوسف کی زمانہ مین پس مبتلا ہوی قحط مین وہ کہاتی تہی چمڑی اور مردی اور دیکہتی تہی ہوا مین ایک چیز مانند دہوین کے اسلیئے کہ بہوکا بسبب ضعف بصر کی ہوا کو مانند دہوین کی دیکہتا ہی اور یہہ بہی ہی کہ ہوا قحط سالی مین بسبب یبوست اور قلت مبنیہ اور کثرت غبار کی بصورت اندہیری کی معلوم ہوتی ہی مانند دہوین کی **ت** اور ذکر کیا حضرت نی اون دس نشانیونمین سی نکلنا دجال کا اور دابۃ الارض کا **ف** ح نکلنی گا مسجد حرام سی درمیان صفا اور مروہ کی اور قول حق سبحانہ کا واخرجنا لہم دابۃ من الارض محمول ہی اسپر اور لکہا ہی علمانی کہ وہ چارپایہ ہی کہ درانہی سے ساٹہہ گز کی ہوگی اور بعضون نی کہا ہی کہ وہ مختلف الخلقہ ہوگا مشابہ بہت حیوانون کی کہ جبل صفا مین سے پہاڑ کر نکلی گا اور اوسکی ساتہہ عصا ہی سے موسیٰ اور انگشتری سلیمان کی ہوگی اور کوئی دوڑنی مین ساتہہ اوسکی نہپنچ سکیگا اور اوس سے نہین بہاگ سکیگا ماری گا مومن کو عصا سی اور لکہی گا اوسکی مونہہ پر مومن اور مہر کریگا کافر پر ساتہہ چہاپ کی اور لکہی گا اوسکی مونہہ پر کافر کہا ہی بعضون نی کہ دابۃ الارض تین بار نکلی گا ایام مہدی مین پہر ایام عیسیٰ مین پہر بعد طلوع ہونی آفتاب کے مغرب سی ذکرہ ابن الملک **ت** اور ذکر کیا حضرت نی اون دس نشانیونمین سے نکلنا آفتاب کا جانب غروب ہونی اوسکی سی چنانچہ بیان اوسکا حدیث مین آویگا اور ذکر کیا آنحضرت نی اور ترا عیسیٰ بیٹی مریم کا آسمان سے زمین پر **ف** ع یعنی ملا ہوا ساتہہ ظہور مہدی کی اور نکلین گی عیسیٰ نزدیک منارہ سفید کے جانب شرقی دمشق کی اور قتل کرینگی حضرت عیسیٰ دجال کو دروازہ لد پر اور لد ایک موضع ہی شام مین اور بعضون نی کہا فلسطین مین اور کہا گیا ہی کہ اول نشانیون مین ہونا دہوین کا ہی پہر نکلنا دجال کا پہر اوترا عیسیٰ کا پہر نکلنا یاجوج و ماجوج کا پہر نکلنا دابۃ الارض کا پہر نکلنا آفتاب کا مغرب سی اسلیئے کہ کفار مسلمان ہونگی حضرت عیسیٰ کی زمانہ مین یہانتک کہ ہوگی دعوۃ ایک ہے اور اگر آفتاب نکلی مغرب سے پہلی نکلنی دجال کی اور اوترنی عیسیٰ کی تو نہووی ایمان مقبول کفار سی پس واو مطلق جمع کی لیی ہی پس نہین وارد ہوگا کہ نزول عیسیٰ کا پہلی طلوع ہونی آفتاب کی ہی یہان لیون کیون کہا اور نہ وارد ہوگا جیسے کہ آگی آتا ہی کہ طلوع آفتاب کا اول نشانی ہی **ت** اور ذکر کیا حضرت نی نکلنا یاجوج اور ماجوج کا **ف** ع ح لفظ یاجوج و ماجوج الف سی ہین اور ہمزہ سی بہی اور یہہ دو قبیلہ ہین اولاد یافث بن نوح سی اور یہہ دونام ہین عجمی اور بعضون نی کہا عربی **ت** اور ذکر کیا تین خسفون کا یعنی دہنس جانی کا ایک خسف زمین مشرق مین اور ایک خسف زمین مغرب مین اور ایک خسف زمین عرب مین **ف** ع کہا ابن ملک نی کہ پایا گیا ہی خسف کئی جگہونمین لیکن احتمال ہی یہہ کہ ہو مراد تین خسفون سے زاید اوسپر کہ پایا گیا کہ وہ نہایت سخت ہونگی **ت** اور دسوین نشانی کہ بعد سب کے واقع ہوگی آگ ہوگی کہ نکلی گی جانب مین سے

ہانکی گی وہ لوگونکو طرف زمین حشر کی ف ح ع کہ شام مین ہوگی لیکن ظاہر یہ ہے کہ مراد یہہی کہ ہوگا مبدا اوسکا شام سی کیجا یگی شام فراخ کہ سما جاوے
گا سب عالم اوسمین اور اس سے یہہ نہین لازم آتا کہ یہہ ہانکنا آگ کا لوگونکو بعد حشر کی ہوگا نا کہین کہ علامت قیامت کے پہلی قیامت کی ہوگی اور حشر بعد اوسکی ہوگا
اور ایک روایت مین آیا ہی کہ نکلی گی آگ زمین حجاز سی کہا قاضی عیاض نی کہ شاید کہ دو آگین جمع ہونگی کہ ہانکین گی لوگونکو یا ہوگا ابتدا نکلنا اوسکا مین سے
اور ظہور اوسکا حجاز سی ذکرہ القرطبی پہر جمع درمیان اوسکی اور درمیان اوس روایت کی کہ بخاری مین ہی یہہ کہ اول نشانیون قیامت کی آگ ہوگی کہ نکالیگی
لوگونکو مشرق سی طرف مغرب کی ساتھہ اس طرح کی ہی کہ آخر ہیت اوسکی باعتبار اون نشانیون کی ہی کہ مذکور ہوئین اور اولیت اوسکی باعتبار اسکی ہی کہ اول اون نشانیونکی
ہی کہ نہین ہوگی کوئی چیز بعد اونکی امور دنیا سی ہرگز بلکہ واقع ہوگا ساتھہ آنی اون کی نفخ صور مین بخلاف اون نشانیون کی کہ ذکر کی کہین ساتھہ اوسکی کہ باقی
ہین گی ساتھہ ہر نشانی کی اونمین سی چیزین امور دنیا سی اسطرح ذکر کیا ہی اسکو بعضے علما توفیق دینی اونون نی ترجمہ اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ ایک
آگ ہوگی کہ نکلیگی پری کنارہ عدن سی کہ نام ایک شہر مشہور کا ہی یمن مین ہانکیگی لوگونکو طرف زمین حشر کی اور روایت مین ہی ہے بیان دسمین نشانی کی یحیائی کہ
نکلنی آگ کی یمن سی یا کنارہ عدن سی کہ سوا کا آیا ہی کہ ڈالیگی کہ لوگونکو دریا مین نقل کیا ہے مسلم نے ف ع اور شاید کہ تطبیق دونون روایتون کی یہہ ہی کہ مراد ناس سی اس
روایت مین کفار ہین اور آگ اونکی ہوگی ملی ہوئی ساتھہ جہلکہ ہوا کی کہ سریع التاثیر ہوگی پہ ڈالتی اونکی دریا مین اور وہ ہوگی جگہہ حشر کفار کی یا سقر فجار کی
جیسیکہ وارد ہوا ہی کہ دریا ہوجائیگا آگ اور اوسمین وارد ہوا ہی قول اللہ تعالی کا واذا البحار سجرت کہ بخلاف آگ مومنون کی کہ وہ آگ نرے ڈرانیکے
لیے ہوگی بمنزلہ کوڑی کی ہانکنی کی لیجی طرف حشر کی اور موقف اعظم کی واللہ اعلم وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوا
بِالْأَعْمَالِ سِتًّا الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَدَابَّةَ الْأَرْضِ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَأَمْرَ الْعَامَّةِ وَخُوَيْصَّةَ
أَحَدِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جلدی کرو تم ساتھہ کامون نیک کے چہہ چیزون سی
ف ع یعنی دور و طرف اعمال صالحہ کی پہلی پہنچی ان چہہ نشانیون قیامت کی اسلیی کہ دشوار ہوگا عمل بعد اونکی یا نہین مقبول ہوگا اور نہین معتبر ہوگا بعد تحقیق
اونکی کی اور وہ چہہ چیزین یہہ ہین ترجمہ دھوان اور دجال و دابۃ الارض اور نکلنا آفتاب کا مغرب کیطرف سی اور کام عامہ کا یعنی فتنہ کہ گھیر لی اور شامل ہو عامہ خلق
کو اور فتنہ کہ مخصوص ہو ساتھہ بعض کی تم مین سی نقل کی یہہ مسلم نی ف ح یعنی شواغل نفس اور اہل و مال کی کہ مخصوص ہون ساتھہ ایک کی تم مین سی اور ہو سکتا ہی کہ
مراد ساتھہ امر عامہ کی قیامت ہوا اور ساتھہ خاصہ کی موت چونکہ ڈرایا علامات قیامت سی ڈرایا قایم ہونی اوسکی سی اور موت سی کہ قیامت صغری ہی وَعَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوجُ
الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَأَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْأُخْرَى عَلَى أَثَرِهَا قَرِيبًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو کی کہا سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق اول نشانیون قیامت کی نکلنی کی نکلنا آفتاب کا ہی مغرب کیطرف سے
ف ع کہا طیبی غیرہ نی کہ اگر کہا جاوی کہ نکلنا آفتاب کا مغرب سی نہین ہی اول نشانی اسلیی کہ دھوان اور دجال پہلی اسکی ہوگا کہین گی ہم کہ نشانیان یا تو نشانیان
ہین قریب قایم ہونی قیامت کی اور یا نشانیان ہین دلالت کرنی والی اوپر وجود قایم ہونی قیامت کی اور حصول اسکی پس اول مین سی بعثت ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ
اول ہی سبب ہے اور دھوان ہی نکلنا دجال کا اور ماننداونکی کی اور دابہ مین سی نکلنا آفتاب کا مغرب سی اور زلزلہ اور نکلنا آگ کا اور یا نکلنا اوسکا لوگونکو طرف
محشر کی اور نام رکھا گیا اوسکا اول اسلیی کہ یہہ ابتدا ہی دوسری قسم کی اور موید ہی اسکی حدیث ابی ہریرہ کی کہ بعد اسکی آتی ہی الا تقوم الساعۃ حتی تطلع الشمس من
مغربہا ترجمہ اور نکلنا دابۃ الارض کا کہ صفت اوسکی معلوم ہوچکی لوگونپر اور کلام کرنا اوسکا ساتھہ اونکی وقت چاشت کی ف ع لفظ خروج ساتھہ رفع کی عطف
ہی لفظ طلوع الشمس پر اور وہ خبر لفظ اول کی ہی پس لازم آتا ہی یہہ کہ ہوا اول سعد و کہا ابن ملک نی کہ شاید واو بمعنی او کی ہی اور موید ہی اسکا وہ جو ایک روا

مین ہی اور خروج الدابۃ علی الناس اور یہہ موافق ترہی ساتھہ قول حضرت کی دایہات اور جوشی ان دونون علامتون مذکورہ مین سی کہ پہلی دوسری کی ہوگی پس دوسری واقع ہوگی پہی اوسکی نزدیک تنفل کی یہہ مسلم فی ف ح یعنی فاصلہ ان دونون مین کمتر ہوگا بہ نسبت فاصلہ کی اور نشانیون مین پس اگر نکلنا افتاب کا پہلی ہوگا تو نکلنا دابۃ الارض کا قریب اوسکی ہوگا اور اگر نکلنا دابۃ الارض کا پہلی ہوگا تو نکلنا افتاب کا مغرب سی متصل اوسکی ہوگا اور وجی پہ باب ترتیب اور تقدم اور تاخران دو علامتون کی متعین وارد نہین ہوی اور مبہم چہوڑا لیکن اسقدر معلوم ہوا کہ یہہ دونون اور علامتون مین سی کہ جنسی انکیسی ہون پہلی واقع ہونگی و حدیث ان اولہا خروج الدجال نہین ہی صحیح کذا فی جامع الاصول **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث اذا خرجن لا ینفع نفسا ایمانہا لم تکن آمنت من قبل او کسبت فی ایمانہا خیرا طلوع الشمس من مغربہا والدجال ودابۃ الارض رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین نشانیان ہین کہ جب ظاہر ہون گی نہین فائدہ کریگا کسی شخص کو ایمان اوسکا کہ نہ تہا ایمان لایا پہلی سی یعنی ایمان لانا اور توبہ کرنی کفر سی اوسوقت نہین فائدہ دی گی اوسکے اوس شخص نی پہ ایمان اپنی کی بہلائی کرکی تہی پہلی اس سی یعنی تو کیا ہوا نہی اوسوقت مفید ہونگی وہ تین نشانیان یہہ ہین نکلنا افتاب کا مغرب کی طرف سی اور نکلنا دجال کا اور نکلنا دابۃ الارض کا **ف** ع حاصلی کہ قایم ہونا قیامت کا بسبب واقع ہونی اونکی کی متعین ہوجائیگا اور احوال آخرت معاینہ و مشاہدہ ہوگا اور معتبر ایمان ساتہہ غیب کے ہی اور مقدم کیا طلوع کو اگرچہ ہی متاخر وقوع مین سی کہ مدار نہ قبول ہونی توبہ کا اوپر ہی اور ملایگیا ہی نکلنا غیر اوسکی کا ساتہہ اوسکی **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین غربت الشمس تدری این تذہب ہذہ قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فانہا تذہب حتی تسجد تحت العرش فتستاذن فیوذن لہا ویوشک ان تسجد ولا تقبل منہا وتستاذن فلا یوذن لہا ویقال لہا ارجعی من حیث جئت فتطلع من مغربہا فذلک قولہ والشمس تجری لمستقر لہا قال مستقرہا تحت العرش رواہ مسلم اور روایت ہی ابوذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وسوقت کہ ڈوبا افتاب کیا جانتا ہی تو ای ابوذر کہان جاتا ہی یہہ افتاب کہا میں اللہ اور رسول اوسکا بہت جانتا ہی فرمایا کہ یہہ افتاب جاتا ہی یہان تک کہ سجدہ کرتا ہی نیچی عرش کی **ف** ع کہا بعضے محققین نے کہ نہین مخالف ہی یہہ اللہ تعالی کی قول کی وجدہا تغرب فی عین حمئۃ یعنی کہ مراد ساتہہ اوسکی نہایت جگہہ نیچی بینائی کی سے اور سجدہ کرنا افتاب کا نیچی عرش کے بعد غروب ہونی کی ہی اور احادیث مین رہی اوپر کرگمان کرتا ہی یہہ کہ مراد ساتہہ مستقر اوسکی کی نہایت اوس جگہہ کی ہی کہ پہنچی طرف اوسکی بلند ہمین اور یہہ ایک دن ہی سال ہر مین تا تمام ہونی امراد اوسکے وقت تمام ہونی دنیا کی کہا خطابی نی کہ احتمال ہی یہہ کہ مراد ہو ساتہہ اوسکی یہہ کہ وہ مستقر ہوتا ہی نیچی عرش کی مستقر ہونا کہ علم ہمارا نہین حاطہ کرتا اوسکو **ت** پہر اذن مانگتا ہی تا آوی حضرت حق مین پس اذن دیا جاتا ہی افتاب کو اور حکم کیا جاتا ہی تا مشرق کو جاوی اور طلوع کری **ف** ح اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد استیذان سی ہی طلب کرنا اذن طلوع کا ہو طریق معہود پر اور اذن دینا ساتہہ اوسکی **ت** اور قریب ہی یہہ کہ سجدہ کریگا اور نہ قبول کیا جاوی گا سجود اوس سی اور اذن مانگیگا پس نہین اذن دیا جاوی گا اوسکو اور کہا جاویگا افتاب کو پہر جہان تسی آیا ہی تو اور چونکہ مغرب سی آیا ہوگا مغرب کی طرف پہر جاویگا پس نکلیگا افتاب مغرب کی طرف سی پس یہہ ہی مراد قول اللہ تعالی کی کہ فرمایا اور افتاب روان ہوتا ہی واسطی قرارگاہ اپنی کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی نیچی بیان معنی مستقر افتاب کی کہ مستقر اوسکا یعنی اوسکی ٹہیرنی کی جگہہ نیچی عرش کی ہی **ف** ح کہ بعد غروب کے وہان جاتا ہی اور سجدہ کرتا ہی اور اذن مانگتا ہی پس اذن دیا جاتا ہی اوسکو اور جانا چاہی کہ بیچ تفسیر بیضاوی کی اور روحین ہی بیچ معنی اس آیۃ کی لکہی مین اور شک نہین کہ جو کچہہ بیچ حدیث متفق علیہ کی بیچ تفسیر اوسکی واقع ہوا متعین ہوا ارادہ اوسکا عجب ہے کہ اس وجہہ کو اصلا ذکر نہین کیا اور کلام طیبی سی ہی تنگ دلی اس باب مین ظاہر ہوتی ہی نسال اللہ السلامۃ **وعن** عمران بن حصین قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما بین خلق آدم الی قیام الساعۃ امر اکبر من الدجال رواہ مسلم اور روایت ہی عمران بن حصین کی سنی کہ

سنا یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فراتی نہین رسیان پیدایش آدم کی اور روز قیامت کی کوئی امر بہت بڑا اور سخت دجال سی یعنی در باب فتنہ اور
ابتلا اور اختلال در استدراج کی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یخفی علیکم ان اللہ لیس باعور
وان المسیح الدجال اعور عین الیمنی کان عینہ عنبۃ طافیۃ متفق علیہ اور روایت سی عبد اللہ سی کہا کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی نہین
ہوا و سپر جیسیکہ شرح مین آیا ہی پس گمراہ ہو بسبب دیکہنی سحر و فریب و غیرہ دجال کی پس یہہ جملہ تمہید ہی اس قول کی **ث** تحقیق اللہ تعالی نہین کانا **ف**
ع مراد اس سی نفی نقصان کی ہی نہ ثابت کرنا اعضا کا ساتہہ صفت کمال کی یعنی اللہ سبحانہ جنس آدمیونسی نہین او دا وسکی آنکہہ جیسیکہ آدمیون کی ہوتی
ہی نہین ہی چہ جائیکہ کانا ہوت اور تحقیق مسیح دجال کانا ہوگا دائین آنکہہ کا گویا کہ آنکہہ وسکی دانہ انگور کا ہی پہولا ہوا نقل کی یہہ بخاری او مسلم نی
ف ع لفظ طاقیہ ساتہہ ہی کی ہی او ہمزہ سی ہی روایت کیا گیا ہی یعنی بلند کی اور نہین منافات ہی درمیان اس روایت کی اور درمیان اوس
روایت کی انہا لیست بناتیۃ والجزار یعنی نہ بلند ہوگی او رنہ پست دہنسی ہوی واسطی امکان جمع ہونی دونون وصفون کے ساتہہ اختلاف دونون آنکہون کی
یعنی ایک ایسی ہوا و ر ایک ویسی کہا تو رشتی نی کہ بیچ اون حدیثون کے کہ وارد ہوی ہین دجال کی وصف مین کلمات متنافرہ یعنی مختلفہ آئی ہین کہ مشکل ہی تطبیق
اونہین او رہم بیان کرینگے ہر ایک کو اونہین سی علیحدہ او حدیث مین کہ ذکر کیا گیا ہی پس اس حدیث مین تو ہی کہ آنکہہ وسکی طافیہ یعنی بلند ہوگی او رحدیث مین سے
کہ وہ جاحظ العین ہی گویا کہ آنکہہ وسکی کوکب یعنی ستارہ ہی او رمین آیا ہی کہ آنکہہ وسکی نہ ناتیہ ہی او رنہ حجرا او رتوفیق انہین یہہ ہی کہ اختلاف وصفونکا بحسب
اختلاف دونون آنکہونکی ہی یعنی ایک ویسی ہوگی او رایک ایسی او رموید اسکا وہ جو ابن عمر کی حدیث مین آیا ہی کہ وہ اعور ہوگا دائین آنکہہ کا او رخذیفہ کی
حدیث مین آیا ہی کہ وہ ممسوح العین ہوگا او سپر ناخنہ موٹا ہوگا او رایہہ ہی ایک حدیث مین آیا ہی کہ وہ اعور ہوگا بائین آنکہہ کا او رتطبیق ان اوصاف مختلفہ
مین یہہ ہی کہ ایک آنکہہ تو بالکل گئی ہوی صاف ہوگی او ردوسری عیب دار ہوگی پس ستہ ہی یہہ کہ کہا جاوی ہر ایک آنکہہ کو اعور او اسلیے کہ معنی اعور کی اصل مین
عیب کے ہین پس وسکی آنکہہ دائین ہی عیب دار ہی او ربائین ہی **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبی الا قد انذر
امتہ الاعور الکذاب الا انہ اعور وان ربکم لیس باعور مکتوب بین عینیہ کفر متفق علیہ
اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین کوئی نبی گذرا مگر کہ تحقیق ڈرایا اسنے اپنی امت کو کانی جہوٹی سی **ف** ح کہ دجال ہی اس
جگہہ سی ظاہر ہوتا ہی کہ وقت قایم ہونی قیامت کا متعین نہین ہے وقت نکلنی اوسکی کا بہی متعین نہین **ث** آگاہ کیا اسنے کہ دجال کانا ہوگا او رپروردگار تمہارا کانا نہیں
نقل کی یہہ بخاری او مسلم نی **ف** ع یعنی پاک ہی اسی کہ ہو ناقص او رعیب دار اپنی ذات مین او رصفات مین او ریہہ کلام حضرت کا عوام کی سمجہانے کی لیی ہی کہ
اونکی عقل و فہم مین آجاوی جیسیکہ وارد ہوا ہی کلم الناس علی قدر عقولہم **ت** لکہا ہوگا درمیان دونون آنکہون اوسکی کی لفظ کفر کا **ف** ح ع مصاحیح
او رمشکوۃ کی نسخون مین ان تینون حرفون کو جدا ایک دوسری سی لکہا ہوا گویا دجال کی منہ پر یہی صورت مین لکہا گیا ہے او راسمین اشارہ ہی اسپر کہ باعث او رہلاکو
ہوگا طرف کفر کی نہ طرف رشد کی پس واجب ہی اجتناب اوس سی او ریہہ بڑی نعمت ہی اللہ تعالی کی طرف سی اس امت کی حق مین کہ ظاہر کر دی ہی رقم کفر کی
درمیان آنکہون اوسکی کی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا احدثکم حدیثا عن الدجال ما حدث بہ
نبی قومہ انہ اعور وانہ یجیء معہ بمثل الجنۃ والنار فالتی یقول انہا الجنۃ ہی النار وانی انذرکم کما انذر بہ نوح قومہ متفق علیہ
اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آگاہ ہو خبر دون مین تمکو خبر دجال کی ایسی خبر کہ نہین خبر دی ساتہہ اوسکی کسی نبی نی
اپنی قوم کو وہ خبر یہہ ہی کہ تحقیق دجال کانا ہی او رتحقیق دجال لاویگا ساتہہ اپنی مانند جنت او ردوزخ کی یعنی اوسکی ساتہہ باغ اور آگ ہوگی یا مراد اسباب آسایش
او رمحنت کی ہون یا لطف و قہر پس جسکو کہی گا یہہ جنت ہی وہ ہوگی اگ **ف** ع کہا ایک شارح نی یعنی داخل ہونا اسمین او راختیار کرنا اوسکا سبب عذاب او رغضب

ہونی دوزخ کا ہوگا اور اسی قیاس پر جسکو کہی گا یہہ آگ ہی حقیقت مین وہ بہشت ہوگی یعنی جو کہ نہ اطاعت کریگا اوسکی اور پہنچیگا اوسکو آگ مین مستحق ہوگا جنت کی داخل ہونی کا اسلیے کہ اوسنی تکذیب کی اوسکی لیکن ظاہر تر یہہ ہی کہ وہ دونون منقلب ہوجائین گی اور فعل اونکا اولٹ جاویگا اونپر جیسیکہ وارد ہوا ہے القبر روضۃ من ریاض الجنۃ او حفرۃ من حفر النیران اور ایسا ہی ہی قول اللہ تعالی کا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراہیم اور ایسیہی بنا ہی مکدر کہ جسکا نام گلخن ہی سجن ہوجاتی ہی جنت عبادت کے لیی کہ جو قائم ہین مقام ریاضون مین جیسیکہ کہا گیا ہی بیچ قول اللہ تعالی کی ولمن خاف مقام ربہ جنتان کہ ایک جنت دنیا مین ہے اور ایک عقبی مین اور ایسیہی نا زگی دنیا کی نسبت اہل دنیا کی بسبب عدم حضور اونکی کی ساتھہ ریاضی کی مانند سم کی ہی وسم مین اور سم کی ہی درہم مین اور نار کہ دنیا مین اور چونکہ مقصود دراز انا تہا اکتفا کیا اول ہی پر فقط اور بعضی حدیثون مین ثانی ہی یعنی ذکر بہشت کا صریح مذکور ہی پس یہان یہہ مقدر ہی والتی تعول انہا النار ہی الجنۃ اور اسکی مانند ہی نیا عارفین کی نظر مین کہ نعمت اسکی نقمت ہی اور نقمت اسکی نعمت اور محنت اوسکی منحہ ہی اور منحہ اوسکی محنت اور حسن و قبیح اوسکا مختلف ہی مانند نیل کی کہ ماء ہی محبون کی لیی اور دما ہی محجوبون کی لیی ث اور تحقیق دراتا ہون تمکو جیسیکی دراتا ہون تمکو یہہ ساتھہ اوسکی نوح نی قوم اپنی کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف تخصیص نوح کی باوجود عموم حکم کی بسبب ہونی اونکی کی ہی مقدم مبتنا ہیر انبیا کی صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین وعن حذیفۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الدجال یخرج وان معہ ماء ونارا فاما الذی یراہ الناس ماء فنار تحرق واما الذی یراہ الناس نارا فماء بارد عذب فمن ادرک ذلک منکم فلیقع فی الذی یراہ نارا فانہ ماء عذب طیب متفق علیہ وزاد مسلم وان الدجال ممسوح العین علیہا ظفرۃ غلیظۃ مکتوب بین عینیہ کافر یقرؤہ کل مؤمن کاتب وغیر کاتب

اور روایت ہی حذیفہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق دجال نکلیگا اس حال مین کہ اوسکی ساتھہ پانی ہوگا ف ع یعنی وہ چیز پیدا ہوگی کہ ہوتی ہی پانی سی قسم اسباب چین سی بحسب ظاہر کی کہ تعبیر کی گیی ہی وس سی ساتھہ جنت کی پہلی حدیث مین رغبت دلاویگا طرف اوسکی اونکو کہ اطاعت کرین اوسکی ت اور آگ ہوگی ف ع یعنی وہ چیز ہوگی کہ ظاہر اوسکا سبب عذاب و مشقت کا ہوگا والا نہین خوف ہوگا اوسکا اوسکو کہ نافرمانی کریگا اوسکی ت پس جسکو دیکہین گی لوگ پانی پس حقیقت مین وہ آگ ہوگی کہ جلاوی گی اور جسکو دیکہین گے لوگ آگ پس ہوگا وہ پانی ٹہنڈا شیرین ف ع معنی یہہ ہین کہ کریگا اللہ تعالی اوسکی آگ کو پانی ٹہنڈا اوس شخص پر کہ جہلا دیگا اوسکو اور ڈالدیگا وہ اوسکو اوسمین غصہ ہوکر جیسیکہ کریگا نمرود کی آگ کو ٹہنڈا اور سلامتی ابراہیم علیہ السلام پر اور کریگا اوسکی پانی کو کہ دیگا وہ اوسکو اوس شخص کو کہ تصدیق کریگا اوسکی آگ جلانیوالی ہمیشہ کو محال اسکا یہہ ہی کہ جو کچہہ فتنی اوسکی ظاہر ہونگی نہین ہوگی اونکی لیی حقیقت بلکہ خیال اور شعبدہ بازی مع ہذا احتمال یہہ ہی ہی کہ اللہ تعالی بدلدیگا ماہیت اوسکی پانی اور آگ حقیقی کی کہ وہ قادر ہی ہر چیز پر ت پس جو شخص کہ پاوی اوسکو یعنی دجال کو یا اوسکی فریبون کو کہ ذکر کی گیی تم مین سی پس چاہیی کہ پڑہی اوس چیز مین کہ دیکہی اوسکو اگ پس یعنی اختیار کری تکذیب اوسکی اور نہ پیروا کری اونی اوسکی کی اوسچیز مین کہ دیکہی اوسکو اگ پس تحقیق وہ پانی شیرین خوشتر ہوگا ف ع یعنی حقیقت مین یا ساتھہ تقلیب یعنے بدلدینی ماہیت کی یا بحسب حال کی واللہ اعلم بالحال و بکلام قبیلہ اکتفا رسی ہی پس تقدیر یہہ ہی اور نہ تصدیق کری اوسکی بسبب رغبت پانی کی کہ اوسکی ساتھہ ہوگا اسلیے کہ وہ ایک ورعذاب اور حجاب ہوگا ت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور زیادہ کی مسلم نی یہہ عبارت کہ تحقیق دجال ہوگا مٹا ہوا آنکہہ کا ف ع یعنی ایک آنکہہ اوسکی مٹی ہوی ہوگی مانند پیشانی کی نہین ہوگا اوسکی لیی اثر آنکہہ کا ت اوسپر یعنی دوسری آنکہہ پر ناخنہ ہوگا یعنی گوشت موٹا یا جلد یا مٹی ہوی آنکہہ پر ناخنہ ہوگا لکہا ہوا ہوگا درمیان دونون آنکہون اوسکی کی لفظ کافر کا یا لکہا ہوگا کہ وہ کافر ہی پڑہی گا اوسکو ہر مومن لکہنی والا اور غیر لکہنی والا ف ح یعنی وہ کہ پہلی علم کتابت کا رکہتا تہا یا نرکہتا تہا جان کہ ظاہر یہہ ہی کہ ناخنہ سچ آنکہہ غیر مٹی ہوی کی ہوگا اسلیے کہ معنی ممسوح کی یہہ ہین کہ ایک جانب مین آنکہہ اور ہون اصلا نہون اور ہموار اور مٹی ہو پس ناخنہ ہونا اوسمین کیا معنی رکہتا ہی بگہہ یہہ

کو مراد جسوح سی معیوب مطلق کہین **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدجال اعور العین الیسری جفال الشعر معہ
جنۃ ونار فنارہ جنۃ وجنتہ نار رواہ مسلم اور روایت ہی اوسے حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دجال کہ بہوگو
باین آنکہہ کا کثرت سی ہون گی بال اوسکی ساتہہ اوسکی ہوگی بہشت اوسکی اور آگ اوسکی پس آگ اوسکی بہشت ہی اور بہشت اوسکی آگ نقل کی یہہ مسلم نی
ف ع اوپر گذرا کہ وہ کانا ہوگا داہین آنکہہ اور ایک آنکہہ اوسکی ملی ہوی ہوا ہوگی پس تطبیق اوسکین یہہ ہی کہ ایک آنکہہ اوسکی بالکل نہوگی اور دوسری
عیب دار ہوگی پس صحیح ہی کہ کہا جاوی ہر ایک آنکہہ کو عوراء اسلیی کہ عور کی معنی اہل عین مین عیب کی ہین اور بعضون نی کہا کہ اعور ہوگا بہ نسبت اشخاص متعرف کے
پس ایک قوم تو دیکہی گی اوسکو اعور السیسر نی اور ایک قوم دیکہی گی اعور الیمنی تاکہ دلالت کری اوسکی بطلان امر پر اسلیی کہ جب دیکہا گی وے کی خلقت اوسکی جیسی
ہی دلالت کریگی اسپر کہ وہ ساحر کذاب ہی اور احتمال ہی یہہ کہ ہو ایک اون نومین سی بسبب بہور اوسکے **وعن** النواس بن سمعان قال ذکر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدجال فقال ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجہ دونکم وان یخرج ولست فیکم فامرء حجیج نفسہ واللہ خلیفتی
علی کل مسلم انہ شاب قطط عینہ کانی اشبہہ بعبد العزی بن قطن فمن ادرکہ منکم فلیقرء علیہ فواتح سورۃ الکہف فی رنیۃ فلیقر
علیہ بفواتح سورۃ الکہف فانہا جوارکم من فتنتہ انہ خارج خلۃ بین الشام والعراق فعاث یمینا وعاث شمالا یا عباد اللہ فاثبتوا قلنا یا رسول
اللہ وما لبثہ فی الارض قال اربعون یوما یوم کسنۃ ویوم کشہر ویوم کجمعۃ وسائر ایامہ کایامکم قلنا یا رسول اللہ فذالک الیوم الذی کسنۃ اتکفینا
فیہ صلوۃ یوم قال لا اقدروا لہ قدرہ قلنا یا رسول اللہ وما اسراعہ فی الارض قال کالغیث استدبرتہ الریح فیاتی علی القوم فیدعوہم فیؤمنون
بہ فیامر السماء فتمطر والارض فتنبت فترح علیہم سارحتہم اطول ما کانت ذری واسبغہ ضروعا وامدہ
خواصر اور روایت ہی نواس بن سمعان سی کہ کہا اوسنی ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دجال کا یعنی اوسکی نکلنی کا اور تمام امور اوسکے
اور لوگونکی مبتلا ہونیکا بسبب اوسکی پس فرمایا اگر نکلی دجال اور مین ہون موجود تم مین یعنی بالفرض والتقدیر پس مین جہگڑونگا اوس سی سامنی تمہاری
ف یعنی غالب اونگا اوسپر ساتہہ دلیل کی اور اسمین ارشاد ہی طرف اسکی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہی جہگڑتی اور غالب آتی ہین اوسپر ساتہہ دلیل کی جو
محتاج طرف مدد گار کی استانی مین سی جان کر حدیثون اور دلیلون اور قرآن سی معلوم ہوا ہی کہ ظہور دجال کا بعد از زمانہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی ہوگا اور اسیطرح جو حضرت نی فرمایا احدیث مین یہہ واسطی مبالغہ اور تاکید کی ہی اور واسطی تحقق اور یقین ظہور دجال کی اور مہیم ہونی وقت اوسکی کی اور
دانی خوف فتنہ اوسکی کی مکلفین پر **ت** اور اگر نکلا اور نہو امین تم مین پس ہر شخص حجت کرنیوالا ذات اپنی کا ہوگا **ف** ع یعنی دفع کریگا شر اوسکی
اپنی سی ساتہہ دلیلون قطعیہ شرعیہ اور عقلیہ کی کہ اوس پس ہین اور غالب اونگا اوسپر کذا قال الطیبی اور یہہ اوس تقدیر پر ہی کہ وہ سنی حجت والا پس معنی یہہ ہین
کہ ہر ایک دفع کریگا اپنی نفس سی شر اوسکی ساتہہ جہلانی اوسکی کی واختیار کرنی صورت تعذیب اوسکی کی **ت** اور اللہ خلیفہ اور وکیل میرا ہر مسلمان پر **ف**
ع یعنی حافظ اوسکا ہی بعد میری پس مدد کریگا اوسکی اور دفع کریگا شر دجال کی اوس سی اور یہہ دلیل ہی اسپر کہ مومن یقین لا ہمیشہ مدد کیا گیا ہی اگرچہ نہو ساتہہ
اوسکی نبی اور امام پس ہمین وہی اسمیہ پر **ت** تحقیق دجال **ف** ع یہہ استیناف ہی بیان بعض احوال اوسکیکا اور بیان بعض اوس چیز کا کہ مفید ہی ہے
دفع شر افعال اوسکی کی **ت** جوان ہوگا **ف** ع اسمین اشارہ ہی اسپر کہ وہ غیر ہی ابن صیاد کی یا اشارہ ہی اسپر کہ وہ محروم ہی سفیدی وقار سی **ت**
بہت مرسی موی بالو نکا آنکہہ اوسکی پہولی ہوگی گویا کہ مین تشبیہ دیتا ہون اوسکو ساتہہ عبد العزی بن قطن کی **ف** ع یہہ عبد العزی بتی کہ ایک یہودی کا نام ہی
اور ظاہر یہہ ہی کہ وہ مشترک تہا اسلیی کہ عزی نام بت کا ہی اوسکا بندہ مشترک ہی بتا ہی اور مؤید ہی اسکا قول بعض کا کہ وہ ایک شخص تہا قبیلہ خزاعہ مین سی کہ مرا
جاہلیت مین اور انحضرت نی تشبیہ دی دجال کو اوسکی ساتہہ اور نہو جزم اوسکی مشابہت کا نہین کیا کہ فرماتی ہین گویا تشبیہ دیتا ہون اوسکی ساتہہ اور حدیث

جزم تشبیہ کا ہی معلوم ہوتا ہی اور گویا لفظ کافی واسطی تاکید اور تقریر تشبیہ کی ہی **ت** پس جو شخص پاوی اوسکو تم مین سی پس چاہیی کہ پڑہی سامنی اوسکی آیتین اول سورہ کہف کی **ف** ع یعنی کذا تک واسطی دلالت کرنی ان آیتون کی اوپر معرفت ذات وصفات اللہ تعالی کی اور ثبوت کتاب اور آیات بینات اوسکی کی اور صدق رسول اوسکی کی اور آنی رسول کی ساتھہ معجزات اپنی کی کہ کردین گی خوارق عادات دجال کو ہمارا منتور اور تابع اوسکا پکاریگا ہلاکت وثبور کو اور کہا خطیبی نی کہ معنی یہہ ہین کہ قرارت اوسکی امان ہی پڑہنی والی کی لیی فتنہ اوسکی سی خبیسیکہ نجات وامان پائی اصحاب کہف نی شر فتنہ دقیانوس جبار کیسی کہ اوسکی زمانہ مین تہی **ت** اور ایک روایت یعنی مسلم کیمین یہی آیا ہی پس چاہیی کہ پڑہی اول کی آیتین سورہ کہف کی پس تحقیق وہ سبب امان تہا سے ہین فتنہ دجال کی سی **ف** ح ع اور بعضی حدیثون مین پڑہنا ان آیتون کا وقت سونیکی بہی آیا ہی اور لفظ جوار ساتھہ زیر جیم کی اور رآخر کی ہی اکثر صحیح نسخون مین بمعنی ہمسائگی اور امان کی اور بعضی نسخون مین ساتھہ زبر جیم اور رکے کی آیا ہی بمعنی کاتد یعنی چہپی کی کہ لیتا ہی اوسکو مسافر بادشاہ سی یا اوسکو نابونسی تاکوئی روک ٹوک کری اوس سے راہ مین اور بعضی شرحون مین ساتھہ زبر اور پیش کی ہی اور زبر فصیح تر ہی بمعنی امان کی پہر جانا چاہیی کہ حصن حصین مین روایتہن متعدد آئی ہین اس باب مین کہ کہا جو کوئی پڑہی سورہ کہف جیسیکہ اوتاری گئی ہی ہوگی اوسکی لیی سبب نور کی مقام اوسکی سی مکہ تک اور جنہی پڑہی من آخرہ اوسکی آخر سے پہر نکلی دجال نہین مسلط ہوگا اوسپر اور روایت مین ہی جنہی یاد کین دس آیتین اوسکی اول سی یا دجال سی اور اور روایت ہی جنہی پڑہین تین آیتین اول کہف سی بچا دجال کی فتنہ سی اور بہت ظاہر تطبیق تین آیتون کی پڑہنی مین اور دس کی پڑہنی مین یہہ ہی کہ کمتر اوسپر کا کہ محفوظ رہی گا بسبب اوسکی شر اوسکی سی پڑہنا تین کا ہی اور حفظ اوسکا اولی ہی اور یہہ نہین منافی ہی زیادہ کی **ت** تحقیق دجال نکلنی والا ہی ایک راہ سی کہ واقع ہی درمیان شام اور عراق کی پس فساد کریگا دائین اور فساد کریگا بائین **ف** ع یعنی بہیجیگا لشکر اپنی دائین اور بائین اور نہین اکتفا کریگا فساد کرنی مین ہیچ اون شہرون کی کہ چلیگا اونمین اور متوجہ ہوگا اونکی طرف پس نہین امن مین ہوگا اوسکی شر سی کوئی مومن اور نہین خالی ہوگی اوسکی فتنہ سی کوئی جگہہ **ت** ای بندہ اللہ کی **ف** ع یعنی ای مومنکہ موجود ہوگی اوس زمانہ مین یا تم مخاطبون بالفرض اگر پاوی اوسوقت کو **ت** پس ثابت رہنا یعنی اپنی دین پر کہا ہمنی یا رسول اللہ اور کتنا ہوگا ٹہرنا اوسکا زمین فرمایا چالیس دن **ف** ع آگی آتی ہی ایک حدیث کہ ٹہریگا دجال زمین مین چالیس برس لخ لیکن نقل کیا ہی بغوی نی شرح السنہ مین کہ نہین صلاحیت رکہتی وہ روایت کہ ہو معارض اس روایت مسلم کی اور بر تقدیر اوسکی صحت کی شاید کہ مراد ساتھہ ٹہیرنی کی دونون ٹہیرنے مین سی ٹہیرنا خاص ہو اوپر وصف معین کے کہ صحیح ہو خبر اوسکی عالم پر **ت** ایک دن یعنی اون دونون مین سی مقدار برس روز کی ہوگا یعنی دراز کی زمانہ مین اور ایک دن مقدار مہینی کی ہوگا اور ایک دن مقدار ہفتہ کی اور باقی روز اوسکی مانند دنون تمہاری کی کہ جیسی ہمیشہ ہوتی ہین عرض کیا ہمنی یا رسول اللہ پس وہ دن کہ ہوگا مقدار برس کی کیا کفایت کری گی ہمکو اوسمین نماز ایکدن کی فرمایا نہین بلکہ اندازہ کرنا ادای نماز کی لیی مقدار دن کی **ف** ع ح یعنی جیسکہ گذری بعد طلوع فجر کی اتنا وقت کہ ہوتا ہی درمیان اوسکی اور ظہر کی ہر روز مین پس ظہر پڑہنا پہر جیسکہ گذری بعد اوسکی اتنا وقت کہ ہوتا ہی اوسمین اور عصر مین ہر روز پس عصر پڑہنا پہر جب اتنا وقت گذری کہ ہوتا ہی اوسمین اور مغرب مین ہر روز مغرب پڑہنا اور اسیطرح عشا اور فجر کو سمجہہ لو غرض کہ پانچون نماز مین اسیطرح نماز سے پڑہ لیا کرنا یہان تک کہ وہ دن برس روز کا گذری اور اسی حساب سی اون دنون مین کہ مہینا ہر اور ہفتی بہر کی ہوگی اور یہہ دن واقع مین بقدر مذکور دراز ہونگی اللہ تعالی قادر ہی ہر چیز پر یہہ جو بعضون نی کہا ہے بسبب کثرت ہموم وغموم کی اسقدر معلوم ہون گی یہہ قول مردود ہی کردکرتا ہی اوسکو پوچہنا راوی کا حضرت سی کلام مذکور کو اور جواب دینا حضرت کا اور بعضے جو یہہ شبہ کرتی مین کہ نماز تو وقتون پر مقرر ہوی ہی وقت طلوع وغروب وغیرہ کی جب یہہ وقت نہوئی تو نماز مین کیونکر پڑہینگی یہہ شبہ ہیچ ہی جب شارع نے اوسدن مخصوص کا یہہ حکم ٹہیرا دیا پہر کسکو جگہہ چون وچرا کی ہی اور توریشتی وغیرہ نی اور بہی جواب اوسکی لکہی ہین بخوف درازگی کی ہمنی لکہی جو چاہی مرقاتین دیکہلی **ت** کہا ہمنی یا رسول اللہ کسقدر ہوگا جلد چلنا اوسکا یا کیا ہوگی کیفیت اوسکی جلد چلنی کی زمین مین فرمایا مانند مینہہ کی **ف** ع مراد مینہہ سی یہان بارش ہے

جلدی چلیگا و زمین مین مانند جلد چلنی ابر کی ت جسوقت کہ آتی ہی بیچی سی اوسکی باد بیس گذریگا ایک قوم پر اور بلا ویگا اونکو یعنی طرف باطل اپنی کی پس ایمان
لاوینگے وہ اوسپر پس حکم کریگا ابر کو پس برسا ویگا ابر مینہ کو اور حکم کریگا زمین کو پس اوگا دیگی یعنی یہہ استدراج ہوگا اوسکا واحد قہار کی طرف سی پس شام کو آوینگی
اونپر مواشی اونکی یعنی وہ جوگئی تہی صبح کو چرنیکی پس دراز ترین اوسکی کہ تہی ازروی کو بانون کی ف خ لفظ ذری جمع ذروۃ کی ہی بمعنی کوہان اونٹ کی اور
اعلای ہر چیز کو بھی کوہان کہتی ہین مراد فربہی مواشی کی ہی کہ کوہان اوسکی فربہی سی دراز ہوجائین گی ت اور خوب پوری اوسکی کہ تہی ازروی تہنون کی یعنی تر
خوب بہری ہونگی دودہ سی اور خوب کچی ہوی اوسکی کہ تہی ازروی کو کونکی یعنی بسبب کثرت کہانی اور سیری کی ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ
فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا أَخْرِجِي كُنُوزَكِ فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ
النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ
كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ
إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ مِثْلُ جُمَانٍ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ مِنْ رِيحِ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ
يَنْتَهِي طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللَّهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ
إِذْ أَوْحَى اللَّهُ إِلَى عِيسَى إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ پر آویگا دجال یک اور قوم کی پاس پس بلا ویگا اونکو
ف ع یعنی طرف عیسی علیہ السلام یعنی کی ت پس رد کرینگی اوسپر قول اوسکا یعنی قبول نہین کرینگی اوسکو اور ایمان نہین لاوینگی اوسپر پس پہر پگا اونسی یعنی پہیر پگا
اوسکو اللہ اونسی پس ہونگی قحط زدہ اور خشک سالی دیدہ اونکی کشیدہ درحالیکہ نہوگا اونکی ہاتہہ مین کچہہ مالون اونکی سی ف ع حاصل یہہ کہ مومن بسبب
اوسکی مبتلا ہونگی طرح طرح کی بلاؤن اور مختون اور مصرون مین لیکن ہونگی صابر اور راضی اور شاکر بسبب اسکی کہ دین ہوگی اونکو اللہ تعالی نی صفتین
اولیا رکی برکت سید الانبیا رکی ت اور گذریگا دجال ویرانہ پر پس کہی گا ویرانہ کو نکال اپنی خزانون کو پس چلینگی دجال کی خزانی اوس ویرانہ کے
مانند امیرون شہد کی مکہیون کی ف ح ع یعنی سب جمع یعسوب کے ہی بمعنی سردار شہد کی مکہیون کی یعنی جیسی یعسوب کی ہوتا ہی اور شہد کی مکہیان اوسکی ساتہہ
چچی ہچی ہوتی ہین اسی طرح دجال کی ساتہہ خزانی ہچی ہچی چلینگی اسی جہت سی ہر قوم کی سردار کو یعسوب کہتی ہین روایت کی دیلمی نی حضرت علی سی مرفوع کی علی یعسوب المومنین والمال یعسوب المنافقین یعنی علی سردار مومنون کا ہی کہ متابعت کرتی ہین وہ اوسکی اور پناہ ڈہونڈتی ہین اوسکی اور مال سردار
منافقون کا ہی کہ اوسکی پناہ ڈہونڈتی ہین اور اوسکی پیچہی جاتی ہین اور حضرت ابوبکر صدیق کی مدح مین ہی یا ہی کہ حضرت علی اونکی مرثیہ مین فرماتی ہین کنت
للدین یعسوبا ت پہر بلا ویگا دجال ایک شخص کو کہ پہرا ہوگا جوانی مین یعنی نہایت قوی اور جوان ہوگا پس مارریگا اوسکو ساتہہ تلوار کی ف ع یعنی
غصہ ہوکر اوسپر بسبب نہ قبول کرنی دعوۃ الوہیۃ اوسکی یا اوسکی ظاہر کرنی قدرت کی اور تہدید کرنی خرق عادت کی پس مارینگا اوسکو دو ٹکڑی مانند پہینک نے تیر کی
نشانی پر ف ح یعنے فاصلہ درمیان دونون ٹکڑون کی مقدار پہینک نے تیر کی ہوگا کہ نشانی پر مارتی ہین اور بعضی کہتی ہین کہ معنی یہہ ہین کہ پہینکا کرتہ اوسکا
شمشیر کا مانند پہینکی تیر کی نشانی پر ت پہر بلا ویگا دجال اوس جوان کو پس نہ ہوگا وہ اور متوجہ ہوگا طرف دجال کی اور روشن اور چمکتا ہوگا مونہہ اوسکا
ہنستا ہوا بالتباس ف ع اور کہی گا کہ پہر کیونکر صلاحیت رکہی معبود ہونیکی ت پس درہنگا میکہ دجال ایسی کی مون اور خراب گمراہ کرنی مین ہوگا کہ ناگہان
بہیجی گا اللہ تعالی مسیح مریم کی بیٹی علیہما السلام کو پس اوترینگے وہ نزدیک منارہ سفید کی جانب شرقی دمشق کی ف ع اور اور روایت مین آیا ہی کہ عیسی علیہ السلام
اوترینگی بیت المقدس مین واور روایت مین ہی اردن مین کہتا ہون مین کہ معسکر مسلمین کا تہا اونکی بیت المقدس مین نزدیک باب اللد کی ہی اور وہ میرے
نزدیک ارجح ہی اور نہین منافی ہی تمام روایتون کی اسیلی کہ بیت المقدس جانب شرقی دمشق کی ہی اور وہ معسکر مسلمین کا ہی اسیلی کہ وہ اردن نام ہی نواح

بیت المقدس کا کما فی الصحاح اور بیت المقدس داخل ہی دمشق مین اگرچہ نہین ہی بیت المقدس مین اب منارہ لیکن ضرور ہی یہہ کہ بنے گا پھلی اوترنی عیسی کی واللہ اعلم ت درحالیکہ ہونگی عیشی درمیان دو کپڑون زرد رنگ کی ف ع یعنی پہنی ہونگی کپڑی رنگی ہوئی زعفران کی یا ورس کے کہ نام ایک گھاس زرد رنگ کا ہی ورقطہ بہرود تین ساتھہ دال مہملہ کی ہی وزوال معجمہ کی ہی ت کہنی ڈالی ہون گی مسیح دونون ہتیلیان اپنی پر بازو دو فرشتون کی ف ع یہہ حال ہی واسطی بیان کیفیت دثارنی اوسکی جیسیکہ پہلا جملہ حال تہا واسطی کیفیت لباس وجمال اوسکی کی پہر بیان کیا اونکا اور حال ت جسوقت جہکاوینگی سر اپنا ٹپکیگا پسینا اونکا اور جب اوٹہاوینگی اوتر نگی اوسکی بالونسی قطرے موتی تدانون چاندی کے کہ مانند موتیون کی ہون ف ع ح یعنی صفائی اور سفیدی مین نہایہ مین لکہا ہی کہ لفظ جمان ساتہہ پیش جیم اور تخفیف میم کی پر وزن غراب کے دانی چاندی کی بنی ہوی ہیئت بڑی موتیون کی اور واحد اسکا جمانۃ ہی کہا طیبی نے کہ مشابہت دی عرق کی قطرون کو ساتہہ جمان کی بڑائی مین پہر تشبیہ دی جمان کو ساتہہ موتی کی پہر صفائی کی اور خوبی کی اور بعضون نی کہا کہ جمان ساتہہ پیش جیم اور تشدید میم کی چہوٹی موتی اور تخفیف میم سی دانی کہ چاندی کی بنین اور یہان مراد خیر ہی یعنی جب جہکاوین گی سر ٹپکین گے اونکے سر سے بالونسی قطرے نورانی اور جب اوٹہاوین گی سر ٹپکین گی وہ قطرات کنایہ ہی بہا اور تازگی اور طراوت جمال اونکی سی ت پس نہین ممکن ہوگا اور نہین واقع ہوگا کسی کافر کو کہ پاوی ہوا دم عیسی کی مگر کہ فرجاوی رد دم اونکا پہنچیگا جہان تک پہنچیگی نگاہ اونکی ف ع جایز ہی یہہ کہ ہو دجال مستثنی اس حکم سے واسطی حکمۃ دکہانی خون اوسکی کی نیزہ مین تاکہ زیادہ ہو ساحر ہونا اوسکا موننکی لونہین اور جایز ہی یہہ کہ ہو یہہ کرامت عیسی کی اول وقت اوترنی اونکی کی پہر جاتی ہی جسوقت کہ دیکہی دجال کو اسلیی کہ ہمیشہ رہنا کرامت کا لازم نہین اور بعضون نی کہا کہ جسدہی کہ کافر مریگا وہ وہ دم ہوگا کہ مقصود ہوگا ساتہہ اوسکی ہلاک کرنا کافر کا نہ دم مقصود پس نہ مرنا دجال کا واسطی نہونی دم مقصود کی ہوگا سجان اللہ ایک وقت تو وہ تہا کہ حضرت عیسی کی دم سی مردہ کو زندہ کرتی تہی اور ایک وقت وہ ہوگا کہ زندونکو مارین گی ت پس ڈٹ ہوندین گی عیسی جالی کوہا تک کہ پادین گے اوسکو دروازہ لد پر ف ع لد ساتہہ پیش لام اور تشدید دال کی نام ہی ایک پہاڑ کا شام مین اور بعضون نی کہا کہ وہ ایک قریہ ہی قریون بیت المقدس سی اور بعضون نی کہا کہ وہ قریہ ہی فلسطین مین ت پس قتل کرینگی اوسکو پہر آوی گی عیسی کی پاس ایک قوم کہ بچایا ہوگا اونکو اللہ تعالی نی دجال کی شر سی پس پونچہین گے عیسی اونکی مونہونسی گرد وغبار شدت وجہنت کا ف ع احتمال ہی یہہ کہ ہو یہہ پونچہنا اپنی ظاہر معنی پر کہ پونچہین گرد از راہ اکرام اونکی کی بایہ اشارہ ہو طرف دور کرنی شدت وخوف کی انسی ت اور خبر دینگی اونکو درجات اور مراتب اونکی کی کہ پاوینگی بہشت مین درہنگامیکہ عیسی اسیطرح سی ہونگی ناگہان وحی بہیجیگا اللہ تعالی طرف عیسی کی کہ تحقیق نبی نکالی مین نے کتنی ایک بندے اپنی نہین طاقت وقدرت کسیکو اوسی لڑنیکی ف ع طاقت وقدرت کو لفظ یدی کر تعبیر کیا اسلیی کہ آثار قدرت کی کام مین باتہہ سی ظاہر ہوتی ہین اور تشبیہ لائی مبالغہ کی لیی ت پس جمع کر اور محافظت کر میری بندون کی بیجا کر طور کی وَبَعَثَ اللّٰهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُ لَقَدْ كَانَ بِهَذِهِ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيرُونَ حَتَّى يَنْتَهُوا إِلَى جَبَلِ الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُولُونَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ هَلُمَّ نَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُونَ بِنُشَّابِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوبَةً دَمًا وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُونَ فَرْسَى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يُهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللّٰهِ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ اوپر بہیجیگا اللہ تعالی یاجوج وماجوج کو کہ نام دو قبیلونکا ہی اور وہ ہر مین بلندی سی دوڑین گی پس گذرینگی پہلی اونکی یعنی اول جماعت اوپر تالاب طبریہ کی ف ع طبریہ ساتہہ اضافت کی ہی اور بحیرۃ تصغیر ہی بحرۃ کہ بمعنی دریا کی ہی یعنی چہوٹا سا دریا یا یعنی تالاب کہ طول اوسکا دس کوس کا ہی اور وہ طبریہ مین ہی کہ نام

ایک قریہ ہی شام مین ت پس پی جاوین گی جو کچھ اوسمین ہوگا پانی اور گندریگی جماعت اونکی کہ بھیجی آویگی اونسی پس کہین گی وہ کہ تحقیق تہا اسمین کبھی پانی پر چلیں
گی یہان تک کہ پہنچین گی طرف جبل خمر کی کہ نام ایک پہاڑ کا ہی بیت المقدس مین ف ۱۶ در لفظ خمر ساتہہ زبر خ اور میم کی یعنی درختون پتی ہوی کی یا جو کچھہ
درختون کی کسی چیز کو قسم درخت وغیرہ سی اور وہ پہاڑ مین درخت بہت ہین سابق اوسکا جبل الخمر نام ہوا ت پس کہین گی یا جوج ماجوج کہ تحقیق قتل کیا ہمنی اون
شخصونکو کہ زمین مین تہی آگے پس جب کہ قتل کرین ہم اون شخصونکو کہ آسمان مین ہین پس پھینکین گی تیر اپنی طرف آسمان کی پس پھیر یگا اللہ تعالی اونپر تیر اونکی
رنگی خون مین ف یہہ استدراج ہوگا اللہ سبحانہ کی طرفسی تاکہ وہ گمان کرین کہ ہم نے تہی آسمان والونسی اور احتمال ہی کہ وہ تیر کسی جانور کی لگ کر سرخ
ہوجاوینگی پس اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ پھیر یگا فساد اونکا عالم سفلی اور علوکیوت اور رکے جاوینگی نبی اللہ کے یعنی حضرت عیسی دیار اونکے یعنی اوس امت کے مومن کہ طور پر ہونگے
نہ ہوگا پھیر بیل کا واسطے ایک اونکی کی بہتر سو دینار اون سی واسطے ایک تمہاری کی آجکی دن ف ح یعنی فاقہ اور احتیاج اونکی اس حد کو پہنچیگی کہ کلہ بیل کا
باوجودیکہ بہت ارزان ہی تمام اجزای بیل مین بہتر ہوگا سو دینار اونسی اونکی نزدیک ورنہ باقی اجزای گوشت کو اسپر قیاس کیا چاہیے کہ کیا حال رکہتی ہونگی اور
کیا مرغوب پیش قیمت ہونگی اونکی نزدیک ت پس غبت کرین گی یعنی دعا اور ازی کرین گی اللہ تعالی سی اونکی ہلاک کرنی کی نبی اللہ کی عیسی ۱۲ اور یاراونکی
پس بہیجیگا اللہ تعالی اوپر گردنہای اونکی گرد لوہمین ف النغف ساتہہ زبر نون اوغین کی کیڑی کہ اونٹ و بکری کی ناک مین پڑجاتی ہین ت پس ہوجاوینگی
مردہ مانند مرنی ایک جان کی یعنی سب ایک بارگی مرجاوین گی قہر الہی سی کہ غالب ہی ہر چیز پر پہر اوترین گی ہمغیر خدا عیسی اور اوترین گی یاراونکی طرف زمین کی
پس نہین پاوین گی زمین مین جگہہ ایک بالشت بھر کہ پھر دیا ہوگا اوسکو چربی اور بدبو اونکی پس دعا کرین گی نبی خدا کی عیسی اور یاراونکی طرف اللہ کی پس
بہیجیگا اللہ جانور پرند کہ گردنین اونکی مانند گردنون اونٹ بختی کی ہونگی ف الجزم ساتہہ پیش بے در جزم خ کی اونٹ خراسانی کہ دراز گردن ہوتی ہین اور
اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ ہمیشہ اجتماعیہ کو بڑی تاثیر ہی قبولیت دعا مین ت پس اوٹہاوینگے وہ جانور اونکو اور پھینک دینگی اونکو جہان چاہا ہی اللہ
تعالی نی وفی روایۃ تظرحہم بالنہبل ویستوقد المسلمون من قسیہم ونشابہم وجعابہم سبع سنین ثم یرسل اللہ مطرا
لا یکن منہ بیت مدر ولا وبر فیغسل حتی یترکہا کالزلفۃ ثم یقال للارض انبتی ثمرتک وردی برکتک فیومئذ یاکل
العصابۃ من الرمانۃ ویستظلون بقحفہا ویبارک فی الرسل حتی ان اللقحۃ من الابل لتکفی الفئام من الناس واللقحۃ
من البقر لتکفی القبیلۃ من الناس واللقحۃ من الغنم لتکفی الفخذ من الناس فبینما ہم کذلک اذ بعث اللہ ریحا طیبۃ
فتاخذہم تحت ابا طہم فتقبض روح کل مؤمن وکل مسلم ویبقی شرار الناس یتہارجون فیہا تہارج الحمر فعلیہم تقوم الساعۃ
رواہ مسلم الا الروایۃ الثانیۃ وہی قولہ تظرحہم بالنہبل الی قولہ سبع سنین رواہ الترمذی

اور ایک روایت مین ہی کہ ڈالدین گی جانورا اونکو نہبل مین ف ح نہبل ساتہہ زبر نون اور جزم ہ اور زبر ب کی ایک موضع ہی بیت المقدس مین اور بعضون نی
کہا کہ وہ جگہہ کہ نکلتا ہی آب اسیطرح تصحیح کی ہی اس لفظ کی مشکوۃ کی نسخونمین اور مجمع البحار مین کرمانی سی نقل کی ہی نہبل ساتہہ میم کی اور معنی اوسکے لکہی ہین
گہرا کہڑا زمین مین اور قاموس مین بیچ باب اللام اور فصل میم کی ہی منہبل ناقہ منزل کی گرچہ پہاڑسی اور کہا کہ تبریزی حدیث دجال مین قطر حہم النہبل نون سی لایا ہی اور صواب
منہبل ہی ہیم سی تہی ت . اور جلادین گی مسلمان کمانون اونکی اور تیرون اونکی اور ترکشون اونکی سات برس پہر بہیجیگا اللہ تعالی ایک بڑا مینہہ کہ نہین چہپا ویگا
کسی چیز کو اوس مینہہ سی گہر مٹی اور پتہر کا اور نہ گہر صوف کا ف یعنی شہر کی گہرا اور جنگل کی اسلیی کہ وہان شہر مین مٹی و پتہر کی گہر ہوتی ہین اور گنوار اونکی کہ جنگل مین
رہتی ہین صوف کی کہ کمل تان کی گذران کرتی ہین اور مراد یہہ ہی مینہہ سب جگہہ برسیگا اور کوئی جگہہ ایسی نہین رہنی کی کہ وہان مینہہ نہ پہنچی اور کوئی دیوار وخیمہ
مینہکی پہنچنی سی کہین مانع نہین ہوگا اور لفظ لا لکن بے ری اوپر پیش کاف نہی کن سی اوپر پیش کی اور زبر کاف سی اکنان سی وہ طرح آیا ہی یعنی ستر کی ت پس ہو

ڈالیگا وہ مینہہ زمین کو یہان تک کہ کردیگا اوسکو مانند الئینہ کی صاف پھر کہا جاویگا زمین کو نکال تو میوہ اپنی اور پھر لا برکت اپنی پس وسدن کہا دی گی
جماعت دس سی کی چالیس تک ایک نارسی یعنی انار ایسا بڑا اور پرداز نہ ہوگا کہ بہت سی لوگ اوسکو کہا دین گی اور سیر ہون گی اور سایہ پکڑین گی اوس کی
چھلکے مین ف کہا ایک شارح نی کہ مراد اسی دبا چھلکا اوسکی اوپر کا اور قحف اصل مین کہتی ہین گول ٹہدی کو کہ اوپر دماغ کی ہی اور لکڑی کی پیالہ کو بھی کہتی ہین
پس بسبب مشابہت کی یہان انار کی اوپر کی چھلکیکو قحف کہا ت اور برکت دیجاوی گی دودہ فین یعنی دودہ اونٹنی و بکری وغیرہ کی ہتھون مین بہت ہوگا
یہان تک کہ ایک اونٹنی دودہ کی البتہ کفایت کریگی جماعت کثیر کو آدمیون سی ف لفظ فئام ہمزہ سی اوپر وزن رجال کی اور عوام بدل البتی ہین ہمزہ کو
سی سی یعنی جماعت آدمیون کی اور مراد اوس سی یہان زیادہ قبیلہ سی ہی جیسیکہ قبیلہ زیادہ ہی فخذ سی جیسیکہ آگی مذکور ہی ت اور ایک گائی دوہکی
البتہ کفایت کریگی قبیلہ کو آدمیون سی اور ایک بکری دودہ کی البتہ کفایت کری گی تہوڑی سی جماعت کو آدمیون مین سی ف فخذ یہان زبرف اور جزم
خ سی ہی فقط معنی جماعت کی قارب سی اور وہ کم بطن سی ہی اور بطن کم قبیلہ سی اور فخذ معنی ران کی زبرخ اور جزم خ سی ہی ت پس وہ شکامیکہ وہ ایسے
چین و سعت مین ہونگی ناگہان بہیجیگا اللہ تعالی ایک باد خوشبو کی پس پکڑیگی وہ اونکو نیچی بغلون اونکی کی پس قبض کریگی وہ روح ہر مومن کی اور ہر مسلمان
کی ف روح لسبت قبض روح کی باد کی طرف مجاز ہی کیونکہ حقیقت مین قابض ارواح ملک الموت ہین بحکم خدا تعالی اور در محل خود معلوم ہوچکا ہی کہ مومن
و مسلم دونو ایک ہی ہین جو مومن ہی مسلمان ہی اور جو مسلمان ہی مومن ہی لیکن تفاوت کرکہا ہی علمارنی یہہ ہی کہ مومن باعتبار تصدیق قلبی کی کہتی ہین
کہ باطن مین ہی اور مسلم باعتبار انقیاد ظاہر کی اور مقصود یہان تاکید و تعمیم ہی تاکوی انسی باہر نرہی ت اور باقی رہین گی شریر لوگ مختلط ہونگی اور زمین
گی زمین مین مانند اختلاط گدہون کی آپسمین ف ح اور بعضون نی کہا کہ مراد جماع کرنا ہی مرد و نکا عورتون سی بی حیا و بی لحاظ ہوکر علانیہ سانہی گدہون کی
جیسی کہ عادت ہی گدہون کی ہر ج جزم رسی یعنی جماع آپسی کہا جاتا ہی ہرج جاریہ یعنی جمع کیا اوسی کذا فی القاموس ت پس اوپر قایم ہوگی قیامت
ف ع یعنی نہ اونکی غیر پر اور آگی آتی ہی حدیث کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہان تک کہ نہین کہا جاویگا زمین مین اللہ اللہ ت نقل کی یہہ حدیث یعنی پوری مسلم
نی مگر روایت دوسری کہ وہ قول حضرت کا ہی تطرحیم بانہیل قول سبع سنین تک روایت کیا اوسکو ترمذی نی وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَيَلْقَاهُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَّالِ فَيَقُولُونَ
لَهُ أَيْنَ تَعْمِدُ فَيَقُولُ أَعْمِدُ إِلَى هَذَا الَّذِي خَرَجَ قَالَ فَيَقُولُونَ لَهُ أَوَمَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا فَيَقُولُ مَا بِرَبِّنَا خَفَاءٌ فَيَقُولُونَ اقْتُلُوهُ فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ
أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكُمْ رَبُّكُمْ أَنْ تَقْتُلُوا أَحَدًا دُونَهُ فَيَنْطَلِقُونَ بِهِ إِلَى الدَّجَّالِ فَإِذَا رَآهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَذَا الدَّجَّالُ الَّذِي ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْمُرُ الدَّجَّالُ بِهِ فَيُشَبَّحُ فَيَقُولُ خُذُوهُ وَشَجُّوهُ فَيُوَسَّعُ ظَهْرُهُ وَبَطْنُهُ ضَرْبًا قَالَ فَيَقُولُ أَمَا تُؤْمِنُ بِي قَالَ فَيَقُولُ أَنْتَ الْمَسِيحُ الْكَذَّابُ
قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيُؤْشَرُ بِالْمِئْشَارِ مِنْ مَفْرِقِهِ حَتَّى يُفَرَّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ قَالَ ثُمَّ يَمْشِي الدَّجَّالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ قُمْ فَيَسْتَوِي قَائِمًا ثُمَّ يَقُولُ
لَهُ أَتُؤْمِنُ بِي فَيَقُولُ مَا ازْدَدْتُ فِيكَ إِلَّا بَصِيرَةً ثُمَّ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا يَفْعَلُ بَعْدِي بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ فَيَأْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِيَذْبَحَهُ فَيَجْعَلُ مَا بَيْنَ
رَقَبَتِهِ إِلَى تَرْقُوَتِهِ نُحَاسًا فَلَا يَسْتَطِيعُ إِلَيْهِ سَبِيلًا فَيَأْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَيَقْذِفُ بِهِ فَيَحْسِبُ النَّاسُ أَنَّمَا قَذَفَهُ إِلَى النَّارِ وَإِنَّمَا
أُلْقِيَ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکلیگا دجال پس متوجہ ہوگا اوسکی طرف ایک مرد مسلمانون مین سی ف بعضون نے
کہا کہ یہہ مرد خضر علیہ السلام ہونگے اور یہہ مقتضی ہی اسکو کہ خضر زندہ ہین اور اختلاف کیا ہی علمانی اسمین جمہور فقہا اور محدثین غیر ہم اور بعضی صوفیہ اسپر ہین کہ وہ مرگئے
اور جمہور صوفیہ اور بعضی فقہا و غیر ہم اور ہر گئی ہین کہ وہ زندہ ہین کہا نووی نی کہ یہی صحیح ہی ت پس لعین کی کتنی ایک شخص کہ نگہبانی کرنے والی صاحب

بیابان جال کی ف ح مسالح زبر میم اور زبر لام سی جمع مسلح کی ہی یعنی سرحد کی کہ جگہہ پہنی ہتیار وںکی ہی بعد ازاں اطلاق کیا مردان ہتیار بند پر کہ نگاہ کرتے ہین سرحد کو اور یہان مراد ہی معنی ہین ت پس کہین گی وہ لوگ اوس مرد مسلمان سی کہ کہان جا تا ہی تیکا قصد کہتا ہی تو پس کہی گا وہ مرد قصد رکہتا ہون کہ جاؤن طرف اوس شخص کی کہ نکلا ہی یعنی دجال پس فرمایا حضرت نی کہین گی تابع دجال کی ایا ایمان نہین لاتا تو ہماری رب پر ف ع مراد رکہین گی رب سی دجال بسبب مال وجاہ اوسکی کی ت پس کہیگا وہ مرد مسلمان کہ نہین ہی یہ صفات پروردگار ہماری کی پوشیدگی ف ع دلیلین اوسکی رب ہونیکی ظاہر ہین قسم پیدا کرنی اور رزق دینی وغیرذالک سی اور وہ سراسر صفتین کمال کی رکہتا ہی کہ نقصان کو وہان راہ نہین اور دجال مین صفتین نقصان کی ظاہر ہین پس جسکی ربوبیت اور کمال کی دلیلین موجود ہون اوسکا شریک بندہ ناقص کیون کر ہو رب ہونا اوسکی سزاوار ہی نہ غیر اوسکی کی ت پس کہین گے وہ تابعین دجال کی کہ مارا ہوا اس شخص کو کہ ایمان نہین لاتا ہماری پروردگار پر پس کہیگا بعض اوسکا بعض سی کہ کیا نہین منع کیا ہی تمکو پروردگار تمہارا سی یعنی دجال نی اسی کہ مارو اسکو بولی حکم اوسکی پس بیجاوین گے اوس شخص کو طرف دجال کی پس جب دیکہی گا دجال کو وہ شخص یعنی تو پہچانی گا علامتین اوسکی کہی گا ای لوگو آگاہ ہو کہ یہہ وہی دجال ہی کہ ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اپنی حدیثون مین کہ نکلیگا اخیر زمانہ مین بیان علامات فرمایا آنحضرت نی پس حکم کریگا دجال اوسکی چیت لٹانی کا اور بعضون نی کہا پیٹ پر لٹانیکا زمین پر جیسیکہ گہنگارون کو لٹاتی ہین مارنیکی لیی پس چیت لٹایا جاویگا وہ شخص پس کہی گا دجال یعنی ازراہ تاکید وتغلیظ اور تشدید کی پکڑو اسکو اور سر توڑو اسکا پس فراخ دم کیجاویگی پیٹہہ اوسکی اور پیٹ اوسکا بسبب بہت مارنی کی اوسکی پیٹہہ اور پیٹ پر ف ح ع لفظ فیوسع ساتہہ جزم واو اور تخفیف سین کے وسع سے اور بعضی نسخون مین ساتہہ زبر واو اور تشدید سین کے توسیع سی ہی تفسیح کیا ہی ولفظ یفسح صیغہ مضارع مجہول کا ہی ساتہہ شین معجمہ اور ب موحدہ مشددہ اور حا مہملہ کے تفسیح سی یعنی چوڑا کرنی ایک چیز کی یعنی چیت یا پیٹ لٹایا جاویگا اور لفظ بشجوہ پیش شین معجمہ اور تشدید جیم سی مرہی شج سی یعنی زخمی کرنی سر کی اور یہہ روایت صحیح تہی کذا فی شرح المسلم اور دوسری روایت یہہ ہی کہ یشج جیسا کہ کہا گیا تشج سی اور شجوہ یہی مرہی اوسی باب سی اور روایت تیسری یفسح وشجوہ دونون شج سی یعنی زخم سر کی اور جزری نی کہا کہ مولف نی یہہ تیسری روایت ذکر کی ہی اور وجہ دوسرے ذکر کی ہی حمیدی نے اور تصحیح کی ہی اوسکی قاضی عیاض نی اور بہت صحیح نزدیک ایک جماعت کی اصحاب ہمارے سی ول ہی واللہ اعلم ت فرمایا حضرت نے پس کہی گا دجال کیا نہین ایمان لاتا تو مجہر فرمایا حضرت نے پس کہیگا مومن تو ہی مسیح ہہ ہوا فرمایا حضرت نے پس حکم کیا جاوی گا یعنی حکم کری گا دجال اوسکی دو ٹکڑی کرنی اور پراگندہ کرنی کا پس چیرا جاویگا آری سی سر کی طرف سی یہان تک کہ دو ٹکڑی کیا جاویگا درمیان دونون پاؤن اوسکی کی ف ع ح یعنی از سر تا پا چیرا لین گی ولفظ فیوشر احتمال ہی کہ ہمزہ سی ہو اور یہہ بہی احتمال ہی کہ واو سی ہو اور ایسی لفظ میشار زبر میم سی ساتہہ ہمزہ اور سی کی دونون طرح آیا ہی آلہ وشر یعنی پراگندہ کرنی اوپر چیرنی کی کہ جسکو آرہ کہتی ہین اور شارون سی ہی آیا ہی اور مفرق زبر میم اور زیر رسی بچون پیچ سکات فرمایا حضرت نی پہر چلیگا دجال درمیان دونون ٹکڑون اوسکی کی یعنی اترا تا ہوا پاس قتل کرنی کی پہر کہی گا دجال اوسکو اوٹہہ کہڑا ہو پس سیدہا اوٹہہ کہڑا ہو گا پہر کہیگا دجال اوسکو کیا ایمان لاتا ہی تو مجہر پس کہیگا وہ مومن نہ زیادہ کیا یعنی پہچانی تیرکی مگر زیادہ علم ویقین اسکا کہ تو جہوتا ہی یعنی زندہ کرنی تیری سی بعد مارنی میری کی مجکو یقین کامل ہوا کہ تو دجال دروغ گو ہی فرمایا حضرت نی پہر کہی گا وہ مومن ای لوگو تحقیق یہہ دجال نہین کر سکیگا کسیکی ساتہہ لوگون سی جو کچہہ کہ کیا ساتہہ میری یعنی قتل کرنا اور جلانا بعد کرنی اوسکی ساتہہ بیشک ف ع او سنی خبر دی سلب ہو جانی قدرت استدراج کی اوس سی اور تسلی دی لوگو اوسکی در سی ت فرمایا حضرت نی پس پکڑ لیگا اوسکو دجال تا کہ ذبح کری اوسکو پس مانگردانی جاوی گی وہ جگہہ کہ درمیان گردن اوسکی ہی اوس ہڈی تک کہ درمیان ہنسلی اور کندہی اوسکی کی ہی ف ع یعنی مثل تانبی کی سخت ہو جاوی گی کہ تلوار اوسمین کام نکری اور شرح السنہ مین ہی کہ سمعانی کہا کہ یہی ہی مجکو یہہ کہ کہا جاویگا اوسکی گردن پر تختہ تانبی کا ت پس نہین راہ پاسکیگا دجال اوسکی قتل ومصرت کی فرمایا حضرت نی پس پکڑیگا دجال دونون ہاتہہ اوس شخص کی اور دونون پاؤن اوسکی پس پہینک دیگا اوسکو یعنی آگ مین کہ ہمراہ رکہتا ہو گا پس گمان کرین گے لوگ کہ نہ پہینکا اوسکو مگر طرف آگ کے

اور وہین پہنچیگا یعنی طرف جنت ف ع یعنی باغین دنیا کی باغوین سی یا یہہ مراد ہی کہ پہنچیگا دجال اوسکو اگ مین کہ اوسکی ساتھہ ہوگی کردیگا اوسکو اللہ اوپر مہینہ بھی اور سلامتی مانند ابراہیم علیہ السلام کی اور ہوگی وہ اگ اوسپر راحت وجنت اور پھر تقدیر نہین حاصل ہوگی اوسکو موت اوسکی ساتھہ پر سوای پہلی موتکی ت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ یہہ شخص بہت بڑا ہوگا لوگونین از روی شہادت کی نزدیک پروردگار عالمون کی ف ع باعتبار مارے جانے اوسکی کے اول یا اگرچہ بعد انسان زندہ ہوا یا باعتبار قصد ذبح کرنی اوسکی کی اگرچہ نہ ذبح کیا گیا اور یہہ بھی ہوسکتا ہی کہ مراد شہادت سی حاضر ہونا اور گواہی دینا ہو نزدیک حق تعالی کی وعن ام شریک قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیفرن الناس من الدجال حتی یلحقوا بالجبال قالت ام شریک قلت یا رسول اللہ فاین العرب یومئذ قال ھم قلیل رواہ مسلم اور روایت ہی ام شریک سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ بہاگین گی لوگ دجال سی یہان تک کہ پہنچین گے پہاڑون پر کہا ام شریک نی کہا مین نی یا رسول اللہ پس کہان ہونگی عرب وسدن ف ع لفظ فاین مین ف خبر ای شرط محذوف کی یعنی جب یہہ حال ہوگا لوگونکا تو بسکہان ہونگی عرب کہ کام اونکا جہاد کرنا ہی راہ خدا مین اور دفع کرنا شر وفتنہ کا دین سی ت فرمایا حضرت نی عرب تہوڑی ہونگی یعنی اوسدن پس نہین قدرت گہین گی جہاد کی نقل کی ہی مسلم نی وعن انس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یتبع الدجال من یہود اصفہان سبعون الفا علیہم الطیالسۃ رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی وسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا پیروی کرینگی دجال کی یہود اصفہان سی ستر ہزار کہ اونپر طیلسانین ہونگی ف ع ح لفظ متبع احدیث مین ساتھہ زبری اور جزم ت اور زبر ب کی ہی یعنی ہمراہ ہونگی اور کہا ایک شارح نی کہ اتباع سی یعنی تشدید سی ہی یعنی پیروی کرین گی اور لفظ اصفہان زیر ہمزہ اور زبر ہمزہ سی بھی اور زبر ف سی نام ہی شہر مشہور کا شہرون عجم مین سی اور ایک روایت مین ستر کی جگہہ نوی ہی اور صحیح مشہور ستر ہی اور لفظ طیالسہ زبط اور زیر لام سی جمع طیلسان کی ہی کہ وہ کپڑا مشہور ہی عرب مین اور عیاض وغیرہ سی ہی کہ وہ معرب ہی اصل اسکی تالسان ہی اور بعضی علمون نی دلیل پکڑی ہی ساتھہ احدیث کی اوپر برائی طیلسان کی اور ساتھہ اسکی کہ روایت کی گئی ہی انس سی کہ اونہون نی ایک جماعت کو دیکہا کہ اونپر طیلسانین تہین پس کہا اونہون نی کیا عجب مشابہ ہین یہہ ساتھہ یہود خیبر کی اور حق ہی کہ اوڑہنا طیلسان کا یعنی ڈہانکنی سر کی چادر سی مسنون ہی حدیثون بہت سی ان حضرت سی اور صحابہ رض سی ای ہین اگرچہ ایک وقت مین شعار یہود سی ہو اور انکار کرنا انس کا اسکو اسی سبب سی ہو یا بسبب رنگ اونکی کی ہو کہ رزد تہا اور محل خلاف کا بیچ اوڑہنی طیلسان کی ہی یعنی ڈہانکنی سر کی چادر سی اور ڈالنی کنارہ اسکی کندہے پر اور اوسکو تقنع اور قناع بھی کہتے ہین اور منکر اسکی کہتی ہین کہ جو کچہہ کہ آنحضرت سی اور صحابہ سی ثابت ہوا ہی مخصوص بوقت ضرورت کی ہی کہ سبب گرمی آفتاب وغیرہ کی اوڑہا ہی اور جمہور کی نزدیک علی الاطلاق جائز ہی بلا کراہت چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ ڈہانکو سر طیلسان سی کہ اوڑہنا چادر کا پہنا واعراب کا ہی اور اقتناع پہنا وایہان کا ہی اور اور حدیث مین آیا ہی کہ ڈہانکنا سر کا طیلسان سی وہین فقہ ہی اور رات مین زینتا اور حدیث انس مین آیا ہی کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ بہت کرتی تہی قناع کو اور صحابہ سی بہی تقنع آیا ہی اور آثار واخبار اسمین بہت ہین وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی الدجال وھو محرم علیہ ان یدخل نقاب المدینۃ فینزل بعض السباخ التی تلی المدینۃ فیخرج الیہ رجل وھو خیر الناس او من خیار الناس فیقول اشہد انک الدجال الذی حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثہ فیقول الدجال ارایتم ان قتلت ھذا ثم احییتہ ھل تشکون فی الامر فیقولون لا فیقتلہ ثم یحییہ فیقول واللہ ما کنت فیک اشد بصیرۃ منی الیوم فیرید الدجال ان یقتلہ فلا یسلط علیہ متفق علیہ اور روایت ہی ابو سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آویگا دجال یعنی ظاہر ہوگا دنیا مین یا متوجہہ ہوگا جانب مدینہ مطہرہ کی حال آنکہ حرام یعنی ممنوع ہوگا اوسپر داخل ہونا مدینہ کی راہونمین پس اوتریگا بعضے زمین شور مین کہ قریب مدینہ کی ہی پس نکلیگا طرف اوسکی ایک شخص حال انکہ وہ بہترین لوگونکا ہوگا یعنی وسوقت مین یا کہا جملہ بہترین لوگونکا ہوگا ف ع یہہ شک راوی ہی

اور اوپر گذرا کہ وہ حضر علیہ السلام ہونگی بنا بر قول صحیحتر کی ترجمہ پس کہی گا وہ شخص گواہی دیتا ہون مین کہ تو وہ دجال ہی کہ خبر دی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وصف وحال اُسکی کی پس کہی گا دجال یعنی اوسی کہ گرد اوسکی ہونگی خبر دو مجکو اگر قتل کرونگا مین اوسکو پھر زندہ کرونگا مین اوسکو کیا شک کروگی تم میری شانمین یعنی میری خدا ہونی مین پس کہینگی لوگ شک نہین کرتیگی ہم ف ح اگر وہ لوگ اہل شقاوت سی ہونگی کہ گردیدہ اور اور تا بعدار اوسکی ہونگی تو مراد حقیقت کلام ہی والا بسبب خوف اور دفع الوقت کی کہینگی اور ہو سکتا ہی کہ مراد اونکی بطریق توریہ اور کنایہ کی نہ شک کرنا اوسکی جھوٹ مین ہو ترجمہ پس قتل کریگا دجال اوسکو اور پھر زندہ کریگا اوسکو یعنی اور پوچھی گا اوس سی جیسیکہ آج ہون ف ح یعنی آج کہ مارنا اور جلانا تجھے دیکھا یعنی یقین میرا تیری جھوٹی ہونیکا تو تیر ہوا بسبب دیکھنی علامت بطلان تیری کی کہ پیغمبر خدا نی اوسکی خبر دی تہی حاصل یہہ کہ جیسا آج محکو یقین ہوا ہی تیری بطلان کا ایسا کبھی نہین ہوا ترجمہ پس جاہر کا دجال کو قتل کریگا اوسکو پس نہین قدرت دجال کو اوسکی قتل پر ہوگی ف ع اسمین دلیل ہی اسپر کہ استدراج دجال کا اول ہی ہوگا پھر سلب ہو جائیگا اور وہ نہیز قدرت رکھتا ہوگا اوسپر کہ ارادہ کریگا یہہ شان اللہ ہی کی ہی کہ جو چاہی سو کرے ترجمہ نقل کی بخاری اور مسلم نی وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَاْتِی الْمَسِیْحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ هِمَّتُهُ الْمَدِیْنَةُ حَتّٰی یَنْزِلَ دُبُرَ اُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلٰئِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ هُنَالِكَ یَهْلِكُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت سی ابی ہریرہ کی کہ روایت کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا آویگا مسیح دجال جانب مشرق کی درحالیکہ قصد کریگا یہ مدینہ مظہر مرا نہ ہوگا یہان تک کہ اوتریگا پیچھی کوہ احد کی کہ تین کوس مدینہ سی ہی پھر یعنی بعد واقع ہونی قضیہ شخص مذکور کی پھیر دیگی فرشتی منہہ اوسکا طرف ولایت شام کی کہ جہانسی آیا تہا وہین جا دیگا ف ح اسمین دلیل ہی اوسکی بطلان کی اور علامت ہی اوسکی عجز و نقصان کی کہ اولٹا پھر جاویگا اور نہین قدرت رکھی گا داخل ہونی اوس شہر کی کہ جسمین مدفن ہی سید انوری کا اور ظاہر یہہ ہی کہ وہ حرم مکہ مین بطریق اولی نہین داخل ہوگا ترجمہ اور وہان یعنی شام مین ہلاک ہوگا دجال یعنی جیسا کہ گذرا کہ عیسی علیہ السلام پر کہ شام کی قریون مین سی ہی اوسکو مارینگی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْمَدِیْنَةَ رُعْبُ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ لَهَا یَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ عَلٰی كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی بکرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین داخل ہوگا اہل مدینہ پر خوف دجال کا مدینہ کی اوسدن کہ دجال آویگا سات دروازی ہونگی یعنی ہر ایک دروازی قلعہ کی ہین یا مراد دروازی پر دو فرشتی ہونگی کہ رکھینگی اوسکو داخل ہونی سی نقل کی یہہ بخاری نی ف ع کہا سیوطی نی کہ یہہ جو مشہور ہوا ہی زبانون پر کہ جبرئیل نہین اوترتی زمین پر بعد وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اسکی کچھہ اصل نہین اور دلیل اسکی بطلان کی وہ روایت ہی کہ نقل کی طبرانی نی کہ جبرئیل حاضر ہوتی ہین وقت مرنی ہر مومن کی کہ ہوتا ہی طہارت پر اور روایت کی ابو نعیم نی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ گذریگا دجال مدینہ پر پس گہان وہ ملیگا ایک مخلوق عظیم سی پس کہی گا تو کون ہی وہ کہی گا مین جبرئیل ہون کہ بہیجا ہی مجکو تا کہ روکون تجکو حرم رسول اوسکی سی وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَیْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ مُنَادِیَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُنَادِی الصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَخَرَجْتُ اِلَی الْمَسْجِدِ فَصَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَهُ جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَهُوَ یَضْحَكُ قَالَ لِیَلْزَمْ كُلُّ اِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنِّیْ وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِاَنَّ تَمِیْمًا الدَّارِیَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِیًّا فَجَاءَ وَاَسْلَمَ وَحَدَّثَنِیْ حَدِیْثًا وَافَقَ الَّذِیْ كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ عَنِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِیْ اَنَّهٗ رَكِبَ فِیْ سَفِیْنَةٍ بَحْرِیَّةٍ مَعَ ثَلٰثِیْنَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامٍ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِی الْبَحْرِ فَاَرْفَاُوْا اِلٰی جَزِیْرَةٍ حِیْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ فَجَلَسُوْا فِیْ اَقْرُبِ السَّفِیْنَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِیْرَةَ فَلَقِیَتْهُمْ دَابَّةٌ اَهْلَبُ كَثِیْرُ الشَّعْرِ لَا یَدْرُوْنَ مَا قُبُلُهٗ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ قَالُوْا وَیْلَكِ مَا اَنْتِ قَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوْا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتِ انْطَلِقُوْا اِلٰی هٰذَا الرَّجُلِ فِی الدَّیْرِ فَاِنَّهٗ اِلٰی خَبَرِكُمْ بِالْاَشْوَاقِ اور روایت ہی فاطمہ بنت قیس سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی موذن کو کہ پکارتا ہی نماز جمع کر نیوالی ہی ف ح یہہ کلمہ واسطی طلب و ترغیب نماز کی

کہا کرتی ہین نالوگ آوین اور جمع ہون جیسیکہ کسوف اور خسوف کی نماز کی لیی زانہ شریف مین کہتی تہی ت پس نکلی مین طرف مسجد کی پس نماز پڑہی مین ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ع یعنی نفل یا فرض اور شاید کہ نکلنا اونکا پہلی نہی کی ہو یا ہورات مین ت پس جب نماز پڑہ چکی آنحضرتؐ میہی منبر پر آحالت مین کہ وہ ہنستی تہی یعنی مسکراتی تہی بحسب عادت شریف کی پس فرمایا چاہیی کہ لازم پکڑی ہر آدمی جگہہ اپنی نماز کی یعنی جہان نماز پڑہی ہی ومین بیٹہا رہی اوسی نہین پہر فرمایا کیا جانتی ہو تم کہ کیون جمع کیا مینی تمکو عرض کیا صحابہ نی کہ اللہ اور رسول اوسکا داناتر ہی فرمایا تحقیق مینی قسم اللہ کی نہین جمع کیا تمکو واسطی امر رغوب فیہ کی یعنی کیچہہ دینی کی لیی اور نہ واسطی امر دہشت ناک کی یعنی دشمن سی ڈرانیکی لیی لیکن جمع کیا ہی مینی تمکو اسلیی کہ تمیم داری تہا مرد نصرانی پس آیا اور مسلمان ہوا اور بیان کی مجہی ایک خبر کہ موافق پڑی ہی بسیار کی کہ خبر دیتا تہا تمین تمکو ساتہہ اوسکی مسیح دجال سے ف یعنی چاہا مینی کہ سناؤن تمکو خبر تمیم داری کی کہ تا موجب زیادتی یقین تمہاری کی ہوا اور خبر ہمقرین معائنہ کی ہو ت خبر دی مجکو تمیم داری نی کہ وہ سوار ہوا کشتی دریائی مین ف ع یعنے جنگل کی کشتی مین یہہ احتراز ہی اونٹ سی کہ وہ سفینۃ البر کہلاتا ہی اور بعضون نی کہا یعنی بڑی کشتی دریا کی ہین نہ چہوٹی کشتی ہمہ کہین ت ساتہہ تیس شخصونکی نخم اور خدام سی ف ح نخم زبر لام اور جزم خ معجمہ سی نام قبیلہ کا ہی اور خدام بضم جیم اور ذال معجمہ سی ہے قبیلہ ہی ت پس بازی کی ساتہہ اون کشتی کی سوارونکی موج نی ایک مہینی بہ تک دریا مین ف ح یعنی پہینکا اونکو موج نی غیر جہت مقصد مین اسلیی کہ لعب اوس فعل کو کہتی ہین کہ اوسمین فائدہ اور کوئی غرض مفید مقصود کی نہو ت پس تردیک لگی کشتی کو طرف ایک جزیرہ کی وقت غروب ہونی آفتاب کی پس بیٹہی چہوٹی کشتیو مین کہ ہمراہ بڑی کشتیکے تہین ف ع لفظ اقرب زبر ہمزہ اور پیش رسی جمع ہی قارب کی زبر راء اور زبر سی ہی مبنی چہوٹی کشتی کی کہ ہمراہ بڑی کشتی کی ہوتی ہی مانند کوتل گہوڑی کی تا اوسمین بیٹہہ کر حاجت روائی کناری سی کرین ت پس داخل ہوی جزیرہ مین ف ح جزیرہ اوس جگہہ کو کہتی ہین کہ پانی گرداوسکی ہو یعنی ٹاپو ت پس ملا اونسی ایک چارپایہ بالون دالا کہ بہت تہی بال نہین جانتی تہی لوگ آگا اوسکا نہ پیچہہ اوسکی سی یعنے تمیز نہین کر سکتی تہی کہ آگا اوسکا کونسا ہی و پیچہا اوسکا کونسا بسبب کثرت بالون کی کہا اونہون نی یعنی ازراہ تعجب کی وای ہی تجکو کون ہی تو اور کیا ہی ماہیت تیری جن ہی یا انسان کہا اونسی مین ہون جاسوسی کرنیوالا ف ع یہہ نام اوسکا اسلیی ہوا کہ خبر دین دجال کو پہنچاتا تہا اور قرآن شریف مین جوداتہ الارض ذکر کیا گیا ہی وہ یہی ہی ت چلو تم طرف اوس شخص کی کہ دیر مین ہی ف ع لفظ دیر زبر دال اور جزم ی سی عبادت گاہ نصاری اور کتاب مہذب مین کہا صومعہ راہب اور یہان مراد محل ہی ت اسلیی کہ وہ طرف سنی خبرون تمہاری کی بہت شوق رکہتا ہی قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتَّى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَإِذَا فِيهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَأَشَدُّهُ وَثَاقًا مَجْمُوعَةٌ يَدُهُ إِلَى عُنُقِهِ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيدِ قُلْنَا وَيْلَكَ مَا أَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلَى خَبَرِي فَأَخْبِرُونِي مَا أَنْتُمْ قَالُوا نَحْنُ أُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَلَعِبَ بِنَا الْبَحْرُ شَهْرًا فَدَخَلْنَا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ أَهْلَبُ فَقَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ اعْمِدُوا إِلَى هَذَا فِي الدَّيْرِ فَأَقْبَلْنَا إِلَيْكَ سِرَاعًا فَقَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ هَلْ تُثْمِرُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّهَا تُوشِكُ أَنْ لَا تُثْمِرَ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ هَلْ فِيهَا مَاءٌ قُلْنَا هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ قَالَ أَمَا إِنَّ مَاءَهَا يُوشِكُ أَنْ يَذْهَبَ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ زُغَرَ هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ قُلْنَا نَعَمْ هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ وَأَهْلُهَا يَزْرَعُونَ مِنْ مَائِهَا کہا تمیم نی جب ذکر کیا اور بیان کیا اونسی ہماری لیی ایک شخص کا ڈری ہم اوس سی بسبب مکروہ جاتی اسکی کہ ہو وہ شیطان بلباس انسان کہا تمیم نی پس چلی ہم جلدی جہان تک کہ داخل ہوی دیر مین پس ناگہان اوسمین بزرگ تر اور دہشت ناک زیادہ ہی آدمیون کا کہ دیکہا ہو نہی اوسکو زمانہ ماضی مین از روی خلقت کے ف ع لفظ رایناہ صفت انسان کی ہی احتراز ہی اوس شخص سی کہ نہین دیکہا اور بعضون نی اسکا ترجمہ یون کیا ہی کہ نہین دیکہا ہمنی پہلی اس سی ایسا شخص بڑا پیدائش مین ت اور خوب مضبوط بندہا ہوا درحالیکہ جکڑی ہوی ہین ہاتہہ اوسکی طرف گردن اوسکی کی درمیان گہٹنون اوسکی کی ٹخنون تک بندہی ہوی ساتہہ لوہی کی کہا ہمنی یعنی ازراہ تعجب کے وای تجکو کون ہی تو کہا اونسی

تحقیق قدرت پائی تھی میری خبر پر یعنی پس نہین چھپا ونگا مین اوسکو تمسی کہدونگا حال اپنا پس خبر دو مجکو یعنی پہلی اپنی حال کی اور اوس چیز کی کہ پوچھون مین
اوسکو تمسی پس کہو کون ہو تم اور کیا حال ہی تمہارا کہا اونہون نی ہم آدمی ہین عرب سی کہ سوار ہوی ہم کشتی دریائی مین پس طوفان مین دالا ہمکو دریائی
مہینا بہر پس داخل ہوی ہم اس جزیرہ مین پس ملا ہمسی ایک جانور بالون والا پس کہا مین ہون جاسوس قصد کرو تم اور جاؤ طرف اوس شخص کی کہ دیر مین یعنی
بڑی محل مین ہی پس آئی ہم طرف تیری جلدی پس کہا اوس شخص نی خبر دو مجکو کھجور کی درختون بیسان کی سی یا میوہ لاتی ہین ف بیسان زبر اور
جزم سی نام ہی ایک بستی کا شام مین اور اور ایک موضع کا یامہ مین اور مشارق الانوار مین کہا کہ بیسان حدیث حساسہ مین حجاز کی شہرون مین سی ہی
اور دو سہر بیسان بلاد شام مین ہی ت کہا ہمنی ہان کہا اوسنی آگاہ ہو تحقیق وہ درخت کھجور بیسان کی نزدیک ہی کہ نہ میوہ لاوین یعنی اشارہ کیا کہ قیامت
قریب قایم ہوگی کہا اوسنی خبر دو مجکو بحیرہ طبریہ سی آیا ہی اوسمین پانی ف بحیرہ تصغیر ہی بحر کی یعنی چھوٹا سا دریا اور طبریہ زبر طا اور ریے سی کہ
ایک قصبہ ہی اردن سی اور طبرانی کہ ائمہ حدیث سی ہین منسوب ہی اوسکی طرف ہین ت کہا ہمنی وہ بہت پانی رکھتا ہی کہا تحقیق پانی اوسکا نزدیک ہی
کہ جاتا رہی اور خشک ہو جای کہا اوسنی کہ خبر دو مجکو چشمہ زغر کسی آیا ہی اوس چشمہ مین پانی اور آیا کھیتی کرتی ہین اہل اوسکی ساتھہ پانی چشمہ کی کہا ہمنی
ہان وہ چشمہ بہت پانی رکھتا ہی اور اہل اوسکی زراعت کرتی ہین اوسکی پانی سی ف زغر پیش زا اور زبر غ سے بر وزن ازفر کی ایک شہر ہی شام
مین کہ کم رو سید گی ہوتی ہی وہان قَالَ اَخْبِرُوْنِیْ عَنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّیْنَ مَا فَعَلَ قُلْنَا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَکَّۃَ وَنَزَلَ یَثْرِبَ قَالَ اَقَاتَلَهُ
الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ کَیْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلٰی مَنْ یَلِیْهِ مِنَ الْعَرَبِ وَاَطَاعُوْهُ قَالَ اَمَا اِنَّ ذٰلِكَ خَیْرٌ لَّهُمْ
اَنْ یُّطِیْعُوْهُ وَاِنِّیْ مُخْبِرُكُمْ عَنِّیْ اَنِّیْ اَنَا الْمَسِیْحُ وَاِنِّیْ یُوْشِكُ اَنْ یُّؤْذَنَ لِیْ فِی الْخُرُوْجِ فَاَخْرُجَ فَاَسِیْرَ فِی الْاَرْضِ فَلَا اَدَعَ قَرْیَةً
اِلَّا هَبَطْتُهَا فِیْ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً غَیْرَ مَکَّةَ وَطَیْبَةَ هُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَیَّ کِلْتَاهُمَا کُلَّمَا اَرَدْتُّ اَنْ اَدْخُلَ وَاحِدًا مِّنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِیْ مَلَكٌ بِیَدِهِ
السَّیْفُ صَلْتًا یَصُدُّنِیْ عَنْهَا وَاِنَّ عَلٰی کُلِّ نَقْبٍ مِّنْهَا مَلٰٓئِكَةً یَحْرُسُوْنَهَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهٖ
فِی الْمِنْبَرِ هٰذِهٖ طَیْبَةُ هٰذِهٖ طَیْبَةُ هٰذِهٖ طَیْبَةُ یَعْنِی الْمَدِیْنَةَ اَلَا هَلْ کُنْتُ حَدَّثْتُکُمْ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ اَنَّهٗ فِیْ بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ الْیَمَنِ لَا بَلْ
مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَاَوْمَاَ بِیَدِهٖ اِلَی الْمَشْرِقِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ کہا اوسنی خبر دو مجکو نبی امیون کیسی یعنی عرب کیسی کہ کیا کیا ف ع یہہ از راہ طعن
کی کہا کہ حضرت خاص عرب ہی کی نبی ہین جیسیکہ گمان کرتی ہی بعضی یہود یا تعریض ہی اوس ملعون سی ساتھہ مبعوث ہوتی حضرت کے ناوانون اور جاہلون
پر ت کہا ہمنی تحقیق وہ نکلی ہین مکہ سی اور ہجرت کی اوسی طرف یثرب کی کہ نام قدیم مدینہ کا ہی کہا اوسنی کیا لڑی ہین اوسنی عرب کہا ہمنی ہان کہا کیا
معاملہ کیا اونہون نی عرب سی پس خبر دی ہمنی اوس کو کہ وہ پیغمبر غالب آئی اوپر کہ نزدیک ہین اونکی عرب ہین سی اور اطاعت کی اونہون نی اون کی
کہا اوسنی آگاہ ہو تحقیق یہہ بہتر ہی اونکی لیی یعنی اطاعت کرنی اونکی حضرت کی لیی ف ع لفظ ان یطیعوہ بیان ہی ذلک کا اور یہہ اقرار کرنا
حضرت کی فضیلت کا تہا از راہ اضطرار کی اور یہ سبب اسکی کہ نہی اوسکو اوسوقت مین کچھہ غرض بیچ ظاہر کرنی کفر کی اور انکار کرنے دین کی پس پوشیدہ
رکھا کفر یا مراد اوسکی ہی خیریت دینا مین ت اور تحقیق مین خبر دیتا ہون تمکو اپنی حال سی تحقیق مین مسیح یعنی دجال ہون اور مین قریب ہی کہ
اذن یا جاوی مجکو نکلنی کا پس نکلون مین پہر سیر کرون زمین مین پس نچہوڑون کوئی بستی مگر کہ داخل ہوون مین اوسمین چالیس راتین سوای مکہ
اور مدینہ کی حرام کیی گئی وہ دونون مجپر یعنی منع کیا گیا ہی مجکو داخل ہونا اون دونون مین پہر بیان کیا سبب منع کا کہ جب ارادہ کرون گا مین یہہ کہ داخل
ہوون ایک مین اون دونون مین سی استقبال دیگا مجہی فرشتہ کہ اوسکی ہاتہہ مین تلوار ہوگی ننگی روکیگا مجکو اوسی اور تحقیق اوپر ہر راہ کے اون ہر ایک مین سے فرشتی ہین کہ نگہبانی کرتی ہین اونکی
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اسی تین کہ مارا عصا اپنا منبر پر یہہ ہی طیبہ یہہ ہی طیبہ یہہ ہی طیبہ مراد کہتے ہی حضرت مدینہ کو ف جیسا مطابق ہوی یہہ خبر حضرت کے فرمانی کی

کہ صحابہ کو اوسکی خبر دیا کرتی ہی تین بار فرمایا حضرت نی کلام مذکور سبب جوشی کی اور ظاہر کرنی فضیلت و امتیاز مدینہ کی تمام مواضع مین سی ت آگاہ ہود آیا تہا مین کہ خبر دیتا تمکو یعنی مثل اس بات کی اور مطابق اس خبر کی بس کہا لوگون نی ہان آپ خبر دیتی ہی آگاہ ہود تحقیق دجال بیچ دریاء شام کی ہی یا دریاء یمن کی نہ بلکہ جانب مشرق سی نکلی گا وہ اور اشارہ کیا اپنی ہاتہہ سی طرف مشرق کی نقل کے یہہ مسلم نی ف ح حرف الفظا ہو مین زائدہ ہی نافیہ نہین اور چونکہ حق تعالی نی قیامت کے قایم ہونی کو مبہم رکہا ہی اور ساتہہ تعین کی خبر نہین دی اور اوقات ظاہر ہونی علامتون اوسکی کو متعین نہین کیا ہی آنحضرت نی بہی مکان دجال کی بند کرنی کا ان تین مکانون مین تردد اور مبہم رکہا ساتہہ غلبۂ ظن کے آخر اوسکی مین اور وہ بہی متعین نہین فرمایا سوا اسکی کہ اس جانب مین ہی بغیر تعین کے موضع مخصوص کے پس یہہ مین معنی نفی دو احتمال اول کی اور اثبات تیسری کی اور احتمال ہی کی تردید درمیان ان جگہونکی بسبب انتقال اوسکیکی ہو بعض طرف بعض واللہ اعلم اور بلکہ جانب مشرق کہا تو یہ نفی نی احتمال ہی کی یہہ خبر ہو یعنی اس جانب مین سی یا نکلی گا اوس سی کہا اشرف نی ہوسکتا ہی یہہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شک کرتی تہی دجال کی جگہہ مین اور تہا حضرت کے گمان مین یہہ کہ ان تین جگہونمین سی کسی نی کسی جگہہ مین ہی پس جبکہ ذکر کیا دریای شام اور دریای یمن کا یقین حاصل ہوا حضرت کو بسبب دیے کی باظن غالب ہوا حضرت کو کہ وہ جانب مشرق کی ہی پس نفی کی پہلی دونون جگہونکی اور اضراب کیا اوسی اور ثابت کیے تیسری جگہہ

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُنِيْ اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَاَيْتُ رَجُلًا اٰدَمَ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ لَهٗ لِمَّةٌ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلٰى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ ثُمَّ اِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ اَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ كَاَشْبَهِ مَنْ رَاَيْتُ مِنَ النَّاسِ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ فِي الدَّجَّالِ رَجُلٌ اَحْمَرُ جَسِيْمٌ جَعْدُ الرَّاْسِ اَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى اَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ

اور روایت سی عبداللہ بن عمر کی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دیکہا مینی اپنی تئین خواب مین یا ازراہ مکاشفہ کی آجکی رات نزدیک کعبہ کے پس دیکہا مینی ایک شخص گندم گون کو مانند بہترین اوسچیر کی کہ تو دیکہتا ہی گندم گون مردون مین سی واسطی اوسکی بال ہین ت نزدیک کندہی کی مانند بہترین اوسچیر کی کہ تو دیکہتی والا ہی بالون مذکورہ سی تحقیق کنگہی کی ہی وسنی اوسکو پس اون بالون مین سی ٹپکتا ہی پانی ف ع احتمال ہی کی مراد پانی سی تو وہ پانی ہو کہ اوس سی کنگہی بہگو کر کرتی ہین یا کنایہ ہو نہایت پاکیزگی اوتازگی سی ت اسحال مین کہ تکیہ کیی ہوی ہے اوپر مونڈہون دو شخصون کی طواف کرتا ہی خانہ کعبہ کا پس پوچہا مینی یعنی طواف کرنیوالون سی یا ملائکہ سی کہ کون ہے یہہ پس کہا اونہون نی یہہ مسیح بیٹا مریم کا فرمایا آنحضرت نی پہر ناگہان مین گذرا ایک شخص مڑے ہوی بالون والی پر کہ بہت مڑی ہین بال کانا داہنی آنکہہ سی گویا کہ آنکہہ اوسکی انگور ہی پہولا ہوا یا بی نور ف ع کہا ہی قاضی عیاض نی کہ داہنی آنکہہ سی کانا ہوگی اور بائین مین ٹینٹہ ہوگا پہولا ہوا ت بہت مشابہ اون لوگونمین سی کہ دیکہی ہین مینی ساتہہ ابن قطن کے ف ع یعنی عبدالعزی ابن قطن یہودی کہ ذکر اوسکا اوپر گذرا اور کاف لفظ کا شبہ مین زائد ہی مبالغہ کی لیی اور شاید کہ وجہ تشبیہ کی باعتبار بعض وجوہ کی ہی آگی آتی ہین یا باعتبار آنکہہ کی ٹینٹہ کی ت اسحال مین کہ رکہی ہوی ہے دونون ہاتہہ اپنی دو شخصون کی دونون مونڈہون پر طواف کرتا ہی خانہ کعبہ کا پس پوچہا مینی کہ کون ہی یہہ شخص کہا لوگون نی یہہ مسیح دجال ہی ف ح ظاہر یہہ ہے کہ مراد دو شخصون سی وہ ہین کہ مددگار ہونگی اوسکی باطل پر اوسکی امر مین جیسی کہ مراد پہلی دو شخصون سی وہ ہین کہ مددگار ہونگی حضرت عیسی کی حق پر اور شاید کہ وہ دونون خضر اور مہدی ہون اونکی یار دنمین سی اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ دجال کافر ہی اوسکو طواف سی کیا کام جواب اوسکا یہہ دیا ہے علمانی کہ یہہ حضرت کی مکاشفات سی ہی خواب مین بتعبیر اوسکی یہہ ہے کہ آنحضرت کو دکہایا کہ ایک روز ہوگا کہ عیسی گرد دین کی پہریگی واسطی قایم کرنی دین کی اور دور کرنی خلل و فساد اوسکیکی اور دجال ہی پہری گا گرد

دین کی بقصد خبل او فساد ڈالنی کی دین مین کذا قال الطیبی جانا چاہیے قریش جاہلیت مین طواف کرتی تہی پہلی اس سے کہ منع کیی جاوین قریب ہوے مسجد حرام کی سی اگر دجال ہی طواف کرتا ہو تو کیا اشکال ہی اور یہہ یہی ہے کہ یہان سی جائز ہوا طواف کافر کا خارج مین نہین لازم آتا اور نہی مشرک کی طواف سے خارج مین ہی فافہم مت نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا آنحضرت نی دجال کی حق مین کہ وہ شخص ہے سرخ چشم مٹری ہوی ہین بال اوسکی سر کی کانا دائین آنکہہ کا بہت نزدیک لوگو نین ساتہہ اوسکی از روی مشابہت کے ابن قطن ہی **وَذَكَرَ حَدِيثَ الْجَسَّاسَةِ** لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فِي بَابِ الْمَلَاحِمِ رَسَنَدُ ذِكْرِ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فِي بَابِ قِصَّةِ ابْنِ صَيَّادٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى اور ذکر کی گی حدیث ابی ہریرہ کے کہ سرا اوسکا یہہ ہے لا تقوم الساعۃ حتی تطلع الشمس من مغربہا ہیچ باب ملاحم کی اور ذکر کرینگی ہم حدیث ابن عمر کی کہ سرا اوسکا یہہ ہے قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس ہیچ باب قصہ ابن صاد کی اگر چاہی گا اللہ تعالی

الْفَصْلُ الثَّانِي وفصل دوسری **عَنْ** فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فِي حَدِيثِ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَتْ قَالَ فَإِذَا أَنَا بِامْرَأَةٍ تَجُرُّ شَعْرَهَا قَالَ مَا أَنْتِ قَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ ذَهَبَ طَالِبٌ ذَلِكَ الْقَصْرَ فَإِذَا رَجُلٌ يَجُرُّ شَعْرًا مُسَلْسَلًا فِي الْأَغْلَالِ يَدْرُو فِيمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَقُلْتُ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا الدَّجَّالُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے فاطمہ بنت قیس سے بیچ حدیث تمیم داری کی کہ ساتہہ روایت مسلم کی گذری بجای فلقیہم دابۃ کے بیچ روایت ابی داؤد کی فاطمہ مذکورہ سے یون آیا ہی کہ کہا فاطمہ بی کہ کہا تمیم داری نی پس ناگہان مین گذرا ایک عورۃ پر کہ کہینچتی ہے بال اپنی یعنی یہہ کنایہ ہی دراز گی بالون اوسکے سی کہا تمیم نی کون ہی تو کہا اوس نے مین ہون جاسوسی کرنی والی کہ خبر مین پہنچاتی ہون دجال کو جا طرف اس محل کی کہ دیکہتا ہی تو پس آیا مین اوس محل مین پس ناگہان اوس محل مین ایک شخص ہے کہ کہینچتا ہی بال اپنی بندہا ہوا ہی زنجیر و نمین مع طوقونکی کودتا ہی درمیان آسمان و زمین کی پس کہا مینے کون ہی تو کہا مین دجال ہون نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** ح جانا چاہیے کہ مخالفت کہ اسحدیث مین اور اوپر کی حدیث مین واقع ہوی ہی یہہ ہے کہ وہان جساسہ کو دابہ کہا کہ عرف عام مین چارپایہ کو کہتی ہین اور یہان عورۃ کہا اسکا جواب کئی طرح پر کہا ہی یا تو یہہ کہ شاید دجال کی دو جاسوس ہون ایک دابہ اور دوسری عورۃ اور یا یہہ کہ دابہ اصل لغت مین بمعنی ملنی والی یعنی چلنی والی کی ہی زمین پر اور تخصیص ساتہہ چارپایہ کی بحسب عرف عام کی ہی اور قرآن مجید مین استعمال دابہ کا بمعنی لغت کے بہت آیا ہی مندوما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا وغیرہ کی اور یہہ معنی شامل ہین عورۃ کو اور یا یہہ کہ احتمال رکہتا ہی کہ جساسہ شیطان ہو کبہی بصورہ چارپایہ کی ہو گیا ہو کبہی بصورۃ عورۃ کی اسلیی کہ شیطان بچتا ہی جس صورت مین کہ چاہتا ہی اور یہہ احتمال قریب تر اور وجیہ تر ہی والاعلم کی خبر دنے کے دابہ ہی یا عورت ہی بعید ہے اگر یہہ کہ مراد جہاز ونکی خبر دین ہون کہ اوس لواحی مین گذرتی تہی اور مخالفت ان دونون حدیثون مین اس وجہ کر ہی ہی کہ سائل اور مخاطب مسلم کی حدیث مین جماعت ہی کہ تمیم داری اونمین تہی اور اسحدیث مین سوال و جواب مخصوص ساتہہ تمیم داری کی رکہا اور تطبیق اسکی یہہ ہے کہ سائل جماعت ہو اور چونکہ تمیم داخل تہی اونمین نسبت سوال کی طرف اونکی جائز ہے یا سائل تمیم ہون اور نسبت اوسکی طرف جماعت کی بہی درست ہی اسلیی کہ جب ایک شخص جماعت مین سے کچہہ کام کرتا ہی تو کبہی نسبت اوسکی طرف جماعت کے کرتی ہین جیسی کہ کہتی ہین قتلوہ بنو فلان یعنی ایک مارتا ہی اور نسبت جماعت کی طرف کرتی ہین **وَعَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ لَا تَعْقِلُوا إِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ قَصِيرٌ أَفْحَجُ جَعْدٌ أَعْوَرُ مَطْمُوسُ الْعَيْنِ لَيْسَتْ بِنَاتِئَةٍ وَلَا بِجُحْرَاءَ فَإِنْ لُبِّسَ عَلَيْكُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے اونہی نقل کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا کہ تحقیق تمہی بیان کیا تمسی حال دجال کا یہانتک کہ ڈرا مین یہہ کہ نہ سمجہو تم **ف** یعنی جو کچہہ کہ بیان کیا ہی مینی تم سی دجال کی حق مین یہہ ہول جاؤ اوسکو بسبب کثرت اوسچیز کی کہ کہی ہی مینی اوسکی حق مین کہا طیبی نے کہ حتی غایت ہی حد تکلم کی یعنی بیان

کین میں تم سی خاتمین متفرق و متعدد یہانتک کہ ڈرا میں کہ مبادا نہ سمجھو حقیقت حال اوسکی اور مشتبہ ہو تمپر حال اوسکا پس چاہئے کہ سمجھو اور مشتبہ نہو تمپر حال اوسکا بعد ازان بیان کیا حال اوسکا تا سمجھیں ساتھہ قول اپنی کی ت تحقیق مسیح دجال پست قد ہی ف ع ظاہر ابہیہ مخالف ہی اوپر کی روایت کی کہ وہ اعظم انسان ہی اور وجہ تطبیق کی یہہ ہی کہ بعید نہیں ہے یہہ کہ وہ ٹھنگنا ہی مرد ہو اور مثیل عظیم الخلقت ہی اور یہہ مناسب ہے واسطی ہونی اوسکی کثیر الفتنہ یا عظمت مصروف ہو طرف ہیئت کی اور بعضون نی کہا کہ احتمال رکھتا ہی کہ اللہ تعالی تغیر کردی اوسکو وقت خروج کی کہ اوسوقت ٹھنگنا ہو جاوی ت پہڈا ہی ف ع لفظ افج ساتھہ تقدیم ح کی جسم پر اوسکو کہتی ہین کہ نیچی پاؤن چلنی مین نزدیک دیاپڑین اور ایڑیان زور اور رینڈ لیان چیڈے گذا قالہ شارح اور مثل اسکی قاموس مین بھی ہی اور نہایہ مین ہی کہ فج دوری ہونا ابین دونون رانون کی ت ٹڑی ہوی ہی کا کا نا یعنی ایک آنکھہ سی مٹا ہوا آنکھہ کا یعنی سل پٹ د ہموار ہی دوسری آنکھہ نہین ہی آنکھہ اوسکی پہولی ہوی اور نہ اندر کو دہنسی ہوی ف ع جملہ منفیہ موکدہ ہی واسطی ثابت کرنی اوسکی آنکھہ مٹی ہوی کی اور یہہ منافی نہین ہی اوسکی کہ دوسری آنکھہ پہولی ہو مانند دانہ انگور کی چنانچہ تحقیق اسکی اوپر گذر چکی ہی واللہ اعلم ت پس اگر مشتبہ ہو تمپر ف ع یعنی اوسکی حال مین شبہ راہ پاوی بسبب پہول جانی حال اوسکی کہ بیان کیا مینی تسی یا اگر مشتبہ ہو تمپر امر اوسکا دعوی الوہیت مین بسبب امور خوارق عادات کی نوت پر جان لو اور یہہ ہے مقدمہ مستحضر رکھو کہ پروردگار تمہارا نہین ہے کانا نقل کی یہہ ابوداود نی ف ع یعنی اول جو واجب ہے تمپر پہچانی صفات ربوبیہ سی تو یہہ ہی کہ پاک جانو اوسکو حدوث و عیوب سے خصوصا نقائص ظاہری سی وَعَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّہٗ لَمْ یَکُنْ نَبِیٌّ بَعْدَ نُوْحٍ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ الدَّجَّالَ قَوْمَہٗ وَاَنَا اُنْذِرُکُمُوْہُ فَوَصَفَہٗ لَنَا قَالَ لَعَلَّہٗ سَیُدْرِکُہٗ بَعْضُ مَنْ رَاٰنِیْ اَوْ سَمِعَ کَلَامِیْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَکَیْفَ قُلُوْبُنَا یَوْمَئِذٍ قَالَ مِثْلُھَا یَعْنِی الْیَوْمَ اَوْ خَیْرٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت سی ابو عبیدہ بن جراح کی سی کہ کہا اوسنی کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق شان یہہ ہی کہ نہین گذرا کوئی نبی بعد نوح کی مگر تحقیق کہ ڈرایا ہی اوس نی دجال سی اپنی قوم کو ف ح اور اوپر گذر چکا ہی کہ حضرت نوح نی بھی ڈرایا ہی اوس سی اپنی قوم کو پس مراد بعد نوح سی بعد از انذار نوح ہی نبی بعد از وجود نوح ت اور تحقیق مین ڈراتا ہون تمکو اوس سی یعنی ساتھہ بیان کرنی وصف اوسکی بخوف تلبیس و مکر اوسکی پس بیان کیا آنحضرت نی حال دجال کا یعنی بعض حال اوسکا واسطی ہماری فرمایا آنحضرت نی شاید کہ نزدیک ہو کہ پاوی اوسکو بعض دن لوگونمین سی کہ دیکھا ہی مجکو ف ع یعنی برتقدیر نکلنی اوسکی جلدی اور بعضون نی کہا کہ دلالت کرتی ہی یہہ اوپر بقا خضر علی ت یا سنا ہی وہون نی کلام میرا ف ح یعنی پہنچی اونکو خبر اوسکی کہ مینی دی ہی اگرچہ بعد از زمانہ دراز کی ہو یعنی وجود اور خروج اوسکا متیقن ہی اور وقت اوسکا مبہم اگر ایسا ہو کہ بعضی میری صحابیون نے پایا فہما والا اور کہ بعد اونکی آوینگے البتہ دیکھینگی اور چونکہ خبر میری کی اوسکی حال سی دی ہی سننی چاہیی کہ اپنی یقین پر رہین ت کہا صحابہ نی یا رسول اللہ پس کیسی ہونگی دل ہماری وسدن کہ پاوینگی ہم اوسکو فرمایا جیسی کی ہین دل تمہاری آج کی دن یا بہتر اس سے ہو ف ح یعنی جسکا ایمان ثابت و مستقیم ہی دل اوسکا ثابت ہی اور کچھہ اندیشہ نہین جیسا کہ اب منکر ہی اوسکا اوس روز بھی منکر ہوگا بلکہ منکر تر کہ بالمعانیہ احوال اوسکا دیکھی گا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّجَّالُ یَخْرُجُ مِنْ اَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ یُقَالُ لَھَا خُرَاسَانُ یَتْبَعُہٗ اَقْوَامٌ کَاَنَّ وُجُوْھَھُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَۃُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت سی عمرو بن حریث سی کہ نقل کی ابی بکر صدیق سی کہا خبر دی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دجال نکلی گا ایک زمین سی کہ مشرق مین ہی کہا جاتا ہی اوسکو خراسان کہ نام شہر کا ہی بلاد ماوراء النہر سی اور بلدان عراق سی ساتھہ ہونگے اوسکی کتنی قومین گویا چہرے اونکی سپرین ہین تہ بتہ پہولی ہوی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع یعنی مونہہ اونکی چوڑی ہونگی اور رخسارے اونکی پہولی ہوی مانند سپر کی اور تحقیق لفظ مطرقہ کی کتاب الفتن مین ہو چکی ہی وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ

فلیناصنہ فوالله ان الرجل لیاتیہ وھو یحسب انہ مؤمن فیتبعہ مما یبعث بہ ۱۲ اور روایت ہی عمران بن حصین کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص سے خبر نکلنی دجال کی پس چاہیے کہ دور رہی اوس سے اسلیے کہ دور رہنا اوسکی نزدیک رہنے سی چاہیا ہوگا فرمایا اللہ تعالی نی ولا تزکنوا الذین ظلموا فتمسکم النار ت پس قسم ہی اللہ کے تحقیق شخص البتہ آویگا دجال کی پاس اور وہ گمان کہتا ہوگا کہ میں مومن ہون پس متابعت کریگا وہ دجال کی اور ایمان لاویگا اوسپر ف ع لفظ فیتبعہ یہان ہے تخفیف ہے ہی اور تشدید بہی سی گئی ہی یعنی اطاعت کریگا اوسکی ت بسبب اون چیزون کی کہ بھیجا جاویگا دجال ساتھ اون چیزون کی کہ موجب اشتباہ والتباس کی ہونگی قسم سحر اور زندہ کرنی امواۃ سی ورمانند انکی استدراجات سی نقل کی ہیہ ابوداود نی وعن اسماء بنت یزید بن السکن قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمکث الدجال فی الارض اربعین سنۃ السنۃ کالشہر والشہر کالجمعۃ والجمعۃ کالیوم والیوم کاضرام السعفۃ فی النار رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی اسماء بنت یزید سی بن سکن سی کہا اسماء نی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ٹہیریگا دجال زمین مین چالیس برس ف ح اوپر گذرا کہ مدت اوسکی سیر کی چالیس رات ہوگی اور یہان چالیس برس کہا وجہ تطبیق کی ہیہ ہے کہ مراد اول سی ٹہیرنا اوسکا ہی ساتھہ فتنہ اور خلل وفساد ڈالنی کی اور اس سے مطلق ٹہیرنا برس مانند مہینی کی ہوگا ف ع یہہ محمول ہی جلدی گذر جانی پر اور اوپر جو کہا یوم کسنۃ وہ محمول ہی نہایت شدت پر یعنی باعتبار شدت کی دراز معلوم ہوگا اور باعتبار جلدی گذر جانی کی کم ہوگا ت اور مہینا مانند ہفتہ کی اور ہفتہ مانند دنکی اور دن مانند جلدی شاخ خرما ی خشک کے آگ مین ف ح یعنی جیسی پتی جلاتی ہین اور آگ بہڑک کر جلدی ٹہنڈی ہوجاتی ہی ایسی ہی اون جلدی سے گذر جائیگا پس معنی یہہ دن مانند ساعت کی ہوگا ت نقل کی ہیہ نبوی نی شرح السنہ مین وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتبع الدجال من امتی سبعون الفا علیہم السیجان رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی متابعت کرینگی دجال کی میری امت مین سے ستر ہزار کہ اوپر ہونگی سیجان کی قسم پہناوی کی ہی نقل کی ہیہ نبوی نی شرح السنہ مین ف ع سیجان زیر سین مہملہ اور جیم ہی سی کہ بعد اوسکی جیم ہی جمع ساج کی ہی جیسی تیجان جمع تاج کی یعنی طیلسان سبز یا سیاہ کی اور مراد امت سے امت اجابت ہے یا دعوۃ اور ظاہر تر اخیر ہی ہی ایسی کہ اوپر گذر چکا ہی کہ وہ یہود اصفہان سے ہونگی وعن اسماء بنت یزید قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتی فذکر الدجال فقال ان بین یدیہ ثلث سنین سنۃ تمسک السماء فیہا ثلث قطرہا والارض ثلث نباتہا والثانیۃ تمسک السماء ثلثی قطرہا والارض ثلثی نباتہا والثالثۃ تمسک السماء قطرہا کلہ والارض نباتہا کلہ فلا یبقی ذات ظلف ہزلا ذات ضرس من البہائم الا ہلک وان من اشد فتنتہ ان یاتی الاعرابی فیقول ارایت ان احییت لک ابلک الست تعلم انی ربک فیقول بلی فیتمثل لہ فیحرک ابلہ کاحسن ما یکون ضروعا واعظمہ اسنمۃ اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید مین سکن سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری گہر مین پس ذکر کیا دجال کا پس فرمایا کہ تحقیق پہلی نکلنی دجال کے تین برس ہونگی یعنی مختلف ہوجاتی رہنی برکت کی ایک برس ہوگا کہ بازر کہی گا آسمان اوس برس مینہ تہائی اپنا یعنی بہ نسبت معتاد کی کہ عادت تہی ٹہہرنی مینہ برسنی کی اور بازر کہی گی زمین تہائی روئیدگی اپنی یعنی اگرچہ پانی دیجاوی گی خیر مینہ سی اور دوسرے سال روکیگا آسمان دو تہائی مینہ اپنا اور زمین دو تہائی روئیدگی اپنی اور تیسرے سال نگاہ رکہی گا آسمان تمام مینہ اپنا اور زمین تمام روئیدگی اپنی ف ع یعنی اس قحط پڑیگا تمام زمین کی لوگون مین اور خزانی اور دفینی دجال کی ساتھہ ہونگی اور طرح طرح کی نعمتین روٹیان اور میوی اور نہرین اوسکی ساتھہ ہونگی ت پس نہین باقی رہی گا صاحب گہر کا یعنی جسکی گہر مین حق چرے ہوتی ہین مانند گائین اور بکری اور ہرن اور مانند اونکی اور نہ صاحب دانت کا وحشی چارپایون مین سی یعنی درندی مگر کہ ہلاک ہوجائینگی یعنی تمام حیوانات بسبب قحط سالی کی مرجاوینگی اور تحقیق سخت ترین فتنہ دجال کا یہہ ہے کہ وہ آدمی گا ایک گنوار کی پاس کہ حلم وعقل نرکہتا ہوگا پس کہیگا اوسکو کہ خبردار مجکو کہ اگر جلادون مین تیری ایسی تیری اونٹنی کو جو مرگئی ہی قحط سی کیا جانی گا لوگہ میں رب تیرا ہون پس کہی گا گنوار مقرر جانونگا کہ تو رب میرا ہی پس صورت بناکر لاویگا دجال

واسطی گنوار کی یعنی شیطانون کو مانند اونٹون اوسکی مانند بہترین ہونی اونکی ازردی تہنون کے اور بہت بڑے اونکی ازردی کو مانونکی قال وباتی الرجل قدمات
اخوک وماتت ابوہ فیقول امرایت ان احییت لک اباک واخاک الست تعلم انی ربک فیقول بلی فیمثل لہ الشیاطین فی ابیہ وفی اخیہ قالت
ثم خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحاجتہ ثم رجع والقوم فی اہتمام وغم مما حدثہم قالت فاخذ بلحمتی الباب فقال لہیم
اسماء قلت یا رسول اللہ لقد خلعت افئدۃ نساء بنی کرالدجال قال ان یخرج وانا حی فانا حجیجہ ولا فان ربی خلیفتی علی کل مؤمن
فقلت یا رسول اللہ واللہ انا لنعجن عجیننا فما نخبزہ حتی نجوع فکیف بالمؤمنین یومئذ قال اجزہم ما یجزئ اہل السماء من التسبیح والتقدیس رواہ
فرمایا آنحضرتؐ نی اور آویگا دجال ایک شخص کے پاس کہ مرگیا ہوگا بہائی اوسکا اور مرگیا ہوگا باپ اوسکا ف ع جلد دیاتی الرجل عطف کیا گیا ہی جملہ دیاتی کا
پر پس ہوگا جملہ خبر اشد فقد ہی ت پس کہیگا دجال اوس شخص سے کہ خبر دی مجکو اگر زندہ کردن مین تیری لیی تیری باپ کو اور تیری بہائی کو کیا نہین جانیگا تو تحقیق
مین رب تیرا ہون پس کہی گا وہ مقر پس صورت بناوی گا واسطی اونکی شیاطین کے مانند باپ اوسکی کی اور بہائی اوسکی کی کہا اسماء نی پہر تشریف لی گئی رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم یعنی اپنی کسی کام کی لیی پہر تشریف لائی یعنی مجلس مین حال آنکہ صحابہ فکر وغم مین ہی بسبب خبر دینی آنحضرتؐ حال دجال کی کہا اسماء نی پس
پکڑین آنحضرتؐ نی دونون طرفین دروازہ کی ف ح ع لفظ لحمہ ساتھہ نہ برلام اور جزم ح کی تمام مشکوۃ اور مصابیح کی تسخونہین ہے یعنی جانب کی ذکرہ ابن الملک
اور صحاح اور قاموس اور اور کتابونمین یا یعنی مذکور نہین اور طیبی نی کہا صواب بلجفتی الباب ہے ساتھہ جیم کی جگہہ ح کی اور ساتھہ ت کی بدلی میم کی یعنی
بازوی دروازہ کی کہتا ہون مین بعد اتفاق نسخون کی توجیہ کرنی ضرور ہی وہ یہکہ قاموس مین لحمہ کے معنی گوشت کی ٹکڑی کی لکہی ہین پس مجرد کیا جاوے اور
کہا جاوی کہ مراد ان دونون سے دونون ٹکڑی دروازی کی یعنی کواڑین کہ وہ ملجاتی ہین اور جدا ہوتی ہین پس یہہ اولی ہی تخطیہ روایت کتاب ہی واللہ اعلم بالصواب
ت پس کہا آنحضرتؐ نی کیا ہی حال تیرا ای اسماء کہا ہمنی یا رسول اللہ تحقیق نکالڈالی آپنی دل ہماری بسبب فکر کرنی دجال کی فرمایا آنحضرتؐ نی اگر نکلی دجال
اور مین ہون زندہ یعنی بالفرض والتقدیر پس مین دفع کرونگا اوسکو ساتھہ حجت کی اور اگر مین نہ زندہ رہا پس تحقیق رب میرا خلیفہ اور وکیل میرا ہی ہر مومن پر یعنے
وہ حافظ اور حامی اور کارساز ہوگا اونکا پس کہا ہمنی یا رسول اللہ قسم خدا کی تحقیق ہم البتہ گوندتی ہین آٹا اپنا پس نہین پکا چکتی ہم روٹی اوسکی یہانتک
کہ بہوک لگیاتی ہی ہمکو یعنی بسبب دیر لگنی کی روٹی کی پکنی مین قلت صبر سے طبیعت انسان کے بہوک سی بیتاب ہوجاتی ہے پس کیا حال ہوگا مومنون کا اوسدن یعنی بیچ
وقت قحط کی اور منحصر ہونی وجود روٹی کی تزدیک دجال کی اور اتباع اوسکی کی فرمایا آنحضرتؐ نی کفایت کریگی اونکو وہ چیز کہ کفایت کرتی ہی آسمان والون کو یعنی
فرشتون کو قسم تسبیح وتقدیس سے ف ع یعنی جو کوئی مبتلا ہوگا اوسکی زمانہ مین اسحالت مین نہین محتاج ہوگا کہانی پینی کا جسیکی نہین محتاج ہوتی ملائکہ اور
غذا اونکی تسبیح وتقدیس ہوگی جسیکی کہ غذا فرشتونکی تسبیح وتقدیس ہے اور طیبی نی یہہ معنی بعید بیان کیی ہین کہ ہم آٹا گوندتی ہین روٹی پکانی کی لیی پس نہین پکا
سکتی ہم روٹی یہانتک کہ بہوکی رہتی ہین بسبب فکر وغم شدید کی کہ نکالی ڈالتا ہی دل ہماری ذکر دجال سی پس کیا ہوگا حال اونکا کہ مبتلا ہونگی اوسکی زمانہ مین
اور بسبب اس معنی کی حضرت کی جواب کا حاصل یہہ ہوگا کہ حق تعالی صبر وتسلی دی گا اونکو بسبب تسبیح وتقدیس کے ف ح ع اور شاید کہ اسماء نی یہہ بات بعد اس
مجلس کے آکر عرض کی ہو اور ظاہر مقتضای کلمہ ف کا لفظ فقلت مین دلالت کرتا ہی اسپر کہ متصل خبر سنی دجال کی کہا ہو یہہ قول اوسی مجلس مین اور جو کچھہ
کہ کہا قصہ آٹی کا اور بہوک کا زمانہ آیندہ کا کہا فافہم اور بعد لفظ رواہ کی یہان اصل نسخہ مین سفیدی چہوٹی ہوی ہی اور یہہ کسی نے لاحق کیا ہی احمد وابوداود
والطیالسی اور بعضون نی کہا رواہ احمد عن عبد الرزاق عن معمر عن قتادہ عن شہر بن حوشب عنہا وانفرد بہ عنہا **الفصل الثالث** فصل تیسرے
عن المغیرۃ بن شعبۃ قال ما سأل احد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدجال اکثر مما سألتہ وانہ قال لی ما یضرک قلت انہم
یقولون ان معہ جبل خبز ونہر ماء قال ہو اہون علی اللہ من ذلک متفق علیہ روایت مغیرہ بن شعبہ کی کہا مغیرہ نی نہین پوچہا کسیني پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حال

دجال کا بہت اسقدر کہ میں پوچھا اور تحقیق حضرت نے فرمایا مجکو نہیں ضرر کریگا دجال یعنی گمراہ نہیں کریگا مجکو بحمایت و عنایت الٰہی کی کہا میں نے کہ لوگ کہتی ہیں کہ اوسکی ساتھہ پہاڑ روٹیوں کا یعنی روٹیاں ہونگی بقدر پہاڑ کی اور نہر ہوگی پانی کی یعنی اگر کوئی بھوکا پیاسا ہو اور نوبت اضطرار کی پہنچی تو کیا کریں فرمایا حضرت نبی دجال ہیت دلیل ہی اسکی اس سے نقل کی ہیہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح کہ پیدا کریگا اوسکی ساتھہ پریشان امور کی حقیقۃ اور جو کچھہ کہ ظاہر ہوگا اوسکی ساتھہ پر سحر باطل اور صورتیں بی حقیقت ہونگی اور اوسکو قدرت نہیں ہے اوپر گمراہ کرنی اور شک ڈالنی مومن کی کہ یقین رکھی دین میں بلکہ جو کچھہ کہ دیکھی گا اوس سے قسم خوارق سی موجب یادی تقین اوسکیا ہوگا اوسکی جھوٹ پر **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَخْرُجُ الدَّجَّالُ عَلٰی حِمَارٍ اَقْمَرَ مَا بَیْنَ اُذُنَیْهِ سَبْعُوْنَ بَاعًا رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہے ابوہریرہ سی اوس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نکلی گا دجال اوپر گدہی سفید کے درمیان دونو کانوں اوس گدہی کی درازی ستر ہاتھہ کی ہوگی یعنی درازی دونوں ہاتو کی نقل کی بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں **بَابُ قِصَّةِ ابْنِ صَیَّادٍ** یہ باب ہے بیچ بیان قصۂ ابن صیاد کی **ف** ح اکثر معتمد نسخوں میں اسطرح ہی اور بعضی نسخوں میں ابن الصیاد ہی الف لام سی اور نام اوسکا صاف ہی اور بعضی کہتی ہیں عبد اللہ اور وہ یہود مدینہ سی ہے اور بعضی کہتی ہیں ذخیل تہا درمیان اونکی اور تیسرے اوسمیں کچھہ کہانت و سحر اور مجمل امر اوسکا سہیے کہ وہ فتنہ تہا کہ مبتلا اور امتحان کی گئی تہی ساتھہ اوسکی مسلمان اور احوال اوسکا مختلف فیہی اور صحیح کوہی اوسمیں اختلاف تہا پس بعضی اسپر ہیں کہ وہ دجال معہود تہا کہ اخیر زمانہ میں نکلیگا اور لوگونکو گمراہ کریگا اور اکثر اسپر ہیں کہ وہ دجال نہیں ہے لیکن جملہ دجالون سے ہی کہ باعث فتنہ و فساد اور گمراہ کرنی کی ہیں جیسی کہ حدیث میں آیا ہی کہ اس امت میں دجال ہونگی کہ گمراہ اور گمراہ کرنیوالی ہونگی اور دلیل اس جماعت کی ہیہ ہے کہ وہ اول اگرچہ کاہن و ساحر تہا لیکن اخیر میں اسلام لایا اور حج اور جہاد کی مسلمانونکی ساتھہ اور اوسکی فرزند ہوی اور وہ مکہ میں اور مدینہ میں رہتا تہا اور دجال کافر ہوگا اور اوسکی فرزند نہیں ہونی کی اور مکہ اور مدینہ کی آنی سی منع کیا جاویگا اور حدیث تمیم داری کی بہی دلیل پوری ہے اونکی حال یہہ کہ حال اوسکا مبہم ہی اور آنحضرت پر بہی اسباب مبین صحیح نہیں اوتری اور مبہم رکہا جیسا کہ احادیث باب سی معلوم ہوگا **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ رَهْطٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ قِبَلَ ابْنِ صَیَّادٍ حَتّٰی وَجَدُوْهُ یَلْعَبُ مَعَ الصِّبْیَانِ فِیْ اُطُمِ بَنِیْ مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَیَّادٍ یَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ یَشْعُرْ حَتّٰی ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهٗ بِیَدِهٖ ثُمَّ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَنَظَرَ اِلَیْهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّیِّیْنَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَیَّادٍ اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَصَّهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَیَّادٍ مَاذَا تَرٰی قَالَ یَاْتِیْنِیْ صَادِقٌ وَّکَاذِبٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُلِّطَ عَلَیْكَ الْاَمْرُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ خَبَاْتُ لَكَ خَبِیْئًا وَخَبَاَ لَهٗ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ فَقَالَ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ اخْسَاْ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سی کہ تحقیق عمر بن خطاب گئی ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ جملہ ایک جماعت کے اصحاب آنحضرت کی سی طرف ابن صیاد کی یہانتک کہ پایا اوسکو کہیلتا ساتھہ لڑکون کی بیچ محل بنی مغالہ کی کہ نام ایک قوم کا ہی یہود میں سے اور حال آنکہ تحقیق نزدیک پہنچا تہا ابن صیاد اون دنون میں بلوغ کی پس نہ دریافت کیا ابن صیاد نی آنا ہمارا یہان تک کہ مارا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکی پیٹہہ پر ساتھہ اپنا پہر فرمایا کیا گواہی دیتا ہی تو کہ میں رسول خدا کا ہون پس دیکہا ابن صیاد نی یعنی نظر غضب سے طرف آنحضرت کی اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہون کہ تم پیغمبر امیون کی ہو **ف** ح یعنی عرب کے اسلیی کہ اکثر عرب پڑہے لکہی نہوتی تہی اور یہہ اعتقاد بعض یہود کا تہا کہ آنحضرت کی رسالت کی منکر نہ تہی ولیکن خاص عرب کا ہی جانتی تہی اور یہہ بات اوسکی باطل باتون کی قبیلہ سی تہی کہ شیطان کاہنون کو القا کیا کرتا ہی اور کہنا اوسکا متناقض تہا اسلیی کہ نبی سچا ہوتا ہی اور جب آنحضرت نی دعوت نبوت عام کی کی تخصیص ساتھہ عرب کی باطل ہوی **ت** پہر کہا ابن صیاد نی آنحضرت سے کہ کیا گواہی دیتی ہو تم کہ میں پیغمبر خدا کا

ہوں پس پہنچا آنحضرت نی ابن صیاد کو ف ح لفظ رص زبر ر اور صاد مہملہ سی استوار کرنا اور آپس مین ملانا دو چیز ونکو اسلیی بناء مرصوص بنیاد استوار کو کہتی ہین حاصل یہہ کہ اعضا اوسکی آپسمین ٹھیک ٹھاک بنی ہوئی تھی ذکرہ انتخابی اور نووی نی کہا کہ ہماری شہر ونکی اکثر نسخونمین فرضہ ف اور ضاد معجمہ سی یعنی چھوڑدیا اوسکو اور ترک کیا سوال وجواب اوسکا اور جدال اوسکی ت پھر فرمایا حضرت نی کہ ایمان لایا ابن اسد پر اور اوسکی پیغمبری ف ع یعنی مین ایمان لایا اللہ کے رسولون پر اور تو اونمین سے نہین ہی نہین پس اگر تو ہی اونمین سی ہوتا تو البتہ مین تجھپر ایمان لاتا اور یہہ ہے بنا بر فرض وتقدیر کی ہی اور پہلی اسکی کہ جانین حضرت صلعم اپنی تئین خاتم النبیین والا پس بعد جاننی خاتمیت کی فرض تقدیری ہی نہین جائز اور صریح بیان کیا ہماری بعضی علمانی کہ اگر کوئی دعوی کری نبوت کا پھر طلب کری اوس سے کوئی شخص معجزہ تو کافر ہوجاتا ہی اور قتل نکیا حضرت نی اوسکو باوجود یکہ دعوی کیا اوسنی روبرو اپکی نبوۃ کا اسلیی کہ وہ لڑکا تہا اور منع کیی گئی تہی حضرت قتل کرنی لڑکون کی سی اور دوسری یہہ کہ یہود اون نون مین دبتی تہی اور صلح کی تہی اسپر کہ چھوڑی جاوین اپنے حال پر اور وہ اونہین مین سے تہا یا اونکی حلفا رسی ت پھر فرمایا حضرت نی کیا دیکہتا ہے تو یعنی منکشف ہوتا ہے تجھپر امر عیسی سے کہا اوسنی صادق یعنی خبر سچی کہی اور کاذب یعنی کہی جھوٹی خبر یا فرشتہ سچا اور شیطان جھوٹا اور بعضون نے کہا کہ حاصل سوال یہہ ہے کہ جو شخص کہ آتا ہی تیرے پاس کیا کہتا ہی تجھسے اور حاصل جواب یہہ ہے کہ کہتا ہی مجھسی کچھہ باتین کہ کبھی سچی ہوتی ہین اور کبھی جھوٹی یعنی بعضی خبرین سچ پڑتی ہین اور بعضی جھوٹی جسکی عادت کاہنون کی ہی کہ شیطان القا کرتی ہین اونپر خبرین سچی اور جھوٹی ت فرمایا پیغمبر خدا نی کہ مشتبہ کیا گیا تجھپر امر ف ح یعنی جھوٹ سی سچ تہا سچ کی اور کہا شیخ نی کہ مختلط اور مشتبہ کیا گیا تجھپر حال تیرا اور آتا ہی تیرے پاس شیطان کہ ایسی خبر لاتا ہی اور اس سے ظاہر ہوا بطلان دعوی رسالت اوسکی کا کیونکہ رسول کی پاس خبر جھوٹی نہین آتی اور اوسنی اپنی زبان سے آپ اقرار کیا اوسکا یہہ حال کا ہونیوالا ہی نہ پیغمبر دنخات فرمایا آنحضرت نے تحقیق دلمین چھپایا ہی مینی تیری لیی ایک اہم پوشیدہ ف ع تاکہ بتاوے تو اوسکو اور اسطرح حضرت نی امتحان کیا اوسکو تاکہ ظاہر ہو بطلان اوسکی حال کا صحابہ پر اور جانین کہ یہہ کاہن ہے آتا ہی اوس پاس شیطان کہ سکھا جاتا ہی اوسکو جھوٹی سچی باتین ت حالانکہ چھپائے حضرت نی اوسکی لیی یہہ آیت جسدن لاوی گا آسمان دہوان ظاہر پس کہا اوسنی وہ پوشیدہ چیز دخ ہی ف ح دخ پیش اور زبر دال وتشدید خ سی یعنی ہوئیگی پس بنایا اوسنی اوس آیت دلمین لیے ہوی سی مگر ایک لفظ ناقص یہہ کہ تمام آیت معلوم کری ہے بحسب عادت کاہنون کی تہا کہ شیاطین ایک کلمہ کو کلمانمین سے لیجا کر اونکو القا کردیتی ہین اور احتمال ہی کہ آنحضرت نے بعضی صحابہ سے آہستہ اس آیت کو بیان کیا ہو اور شیطان نی اوسکو سنکر اوسکی تئین القا کیا ہو ت پس فرمایا حضرت نی دور ہو پس ہرگز نہ تجاوز کریگا تو اپنی قدر سے ف ح جب ظاہر ہوا کہ حال اوسکا کاہنون کا سا ہے کہ بعضی چیزین ناقص بسبب القای شیاطین کی معلوم کرتی ہین پس فرمایا حضرت نی دور ہو تجاوز نہین کریگا تو اپنی حد اور قدر اور مرتبہ سی کی حد وقدر ومرتبہ کاہنون کا بسبب اظہار بعضی خبیات ناقص تمام کی اور دعوی مت کر نبوت کا کہ وہ حد میری ہی واحسار کلمہ زجر وانہات کا ہے کہ واسطی ہانکنی کتی اور سور کے کہتی ہین تالوگون کے پاس نہ آوے ت پس کہا عمر نی یا رسول اللہ کیا اذن دیتی ہین آپ مجکو بیچ حق ابن صیاد کی کہ مارون گردن اسکی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہی ابن صیاد وہ جس کا معہود مسلط نہین کیا جاوی گا تو اوسپر یعنی نہین رسکیگا اوسکو کیونکہ قتل کرنیوالی اوسکی عیسی ہین اور اگر نہین ہے وہ دجال پس نہین بہلائی تیری لیی اسکے قتل مین ف ع یعنی اسلیی کہ وہ ذمی سی اور یہود مین سے ہی کہ وہ اہل ذمہ تہی اور اوسوقت مین وہ لڑکا نابالغ ہی تہا اور چونکہ اوسمین قراین دلالت کرتی تہی اوسکی دجال ہونی پر فرمایا حضرت نی کلام مذکور بصورۃ شک کے قَالَ ابْنُ عُمَرَ انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِي بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا زَمْزَمَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ أَيْ صَافُ وَهُوَ اسْمُهُ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَثَنَاهَا ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ قَالَ

عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی النَّاسِ فَاَثْنٰی عَلَی اللّٰہِ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ ثُمَّ ذَکَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّیْ اُنْذِرُکُمُوْہُ وَمَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا
وَقَدْ اَنْذَرَ قَوْمَہٗ لَقَدْ اَنْذَرَ نُوْحٌ قَوْمَہٗ وَلٰکِنِّیْ سَاَقُوْلُ لَکُمْ فِیْہِ قَوْلًا لَمْ یَقُلْہُ نَبِیٌّ لِقَوْمِہٖ تَعْلَمُوْنَ اَنَّہٗ اَعْوَرُ وَاَنَّ اللّٰہَ لَیْسَ بِاَعْوَرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ کہا ابن عمر
نے کہ چلی بعد اسکی خیمہ خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ابی بن کعب انصاری کے ہمراہ حضرت کے درحالیکہ قصد کرتی تھی کھجور کے درختوں کا جن میں ابن صیاد رہتا تھا پس شروع کیا پیغمبر خدا نے جو چیز خرما کی شاخوں میں سے اڑا
نے کہ چلی بعد اسکی خیمہ خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ابی بن کعب انصاری کے ہمراہ حضرت کے درحالیکہ قصد کرتی تھی کھجور کے درختوں کا جن میں ابن صیاد رہتا تھا پس شروع کیا پیغمبر خدا نے جو چیز خرما کی شاخوں میں سے اڑا

انحضرت فریب دیتا تھا ابن صیاد کو یہ کہ سنیں ابن صیاد کی کلام میں سے کچھ پہلے اس سے کہ دیکھی وہ حضرت کو **ف** یعنی درجانیں حضرت اور اصحاب آگہی کردہ کاہن ہے یا ساحر ہی غیر اسکے
اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز تھی کہ سنتا احوال اوسکا کہ خوف ہوا اوسکا کہ مفسدہ کا **ت** اور ابن صیاد لیٹا ہوا تھا اپنی بچھونی پر لپٹا ہوا ایک چادر میں اوسکی لیتی تھی اور
چادر میں آواز پوشیدہ کہ سمجھ میں نہیں آتی تھی پس دیکھا ابن صیاد کی ان نے پیغمبر خدا کو اسحال میں کہ حضرت بیٹھے تھی شاخوں خرما کی میں پس کہا ابن صیاد کی ابن نے
اسی صاف اور بدنام ہی ابن صیاد کا یہ محمد کھڑی ہیں پس ٹھہر گیا ابن صیاد کلام کرنی سے یعنی چپکا ہو رہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر چھوڑ دیتی اوسکو ماں اوسکی
یعنی خبر نہ کرتی تو ظاہر کرتا وہ حقیقت حال اپنی یعنی کچھ اوس سے وجود میں آتا کہ اوس سے حقیقت اوسکی حال کی ظاہر ہو جاتی کہ کیا ہی کہا عبد اللہ بن عمر نے کھڑی ہوئے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں یعنی خطبہ فرمایا پس تعریف کی اللہ کی ساتھ اوسکے جو لائق ہے اوسکی پھر ذکر کیا حال دجال کا **ف** یعنی باحتمال اسکی کہ ابن صیاد دجال
ہی یا بقرب فتنہ گری اور متصف ہوتی اوسکی کی ساتھ بعضی صفتوں اوسکی دجال کو یاد کیا اور اوسکی احوال سے آگاہ کیا **ت** پس فرمایا تحقیق میں ڈراتا ہوں تمکو دجال
سے اور نہیں کوئی نبی مگر کہ تحقیق ڈرایا ہی اوسنے اپنی قوم کو اوس سے یعنی بعد نوح کی البتہ تحقیق ڈرایا ہی حضرت نوح نے اپنی قوم کو یعنی پہلی انبیا کی اور لیکن میں کہتا ہوں تم
سے دجال کی مقدمہ میں ایک بات اور نشان کہ نہیں کہا ہے اوسکو کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے جانو تم کہ دجال ہوگا کانا اور تحقیق اللہ نہیں ہے کانا **ف** یعنی بسبب منتفی
ہونی اوسکی حاسۂ عین بینائی کی سے تا کانا پن لاحق ہو ساتھ اوسکی اور احتمال ہی کہ کسی نبی کو حال دجال کا معلوم نہیں ہوا یا نہیں خبر دی کسی نے کہ وہ کانا ہی تقدم
کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ لَقِیَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ یَعْنِیْ ابْنَ صَیَّادٍ فِیْ بَعْضِ طُرُقِ
الْمَدِیْنَۃِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَ ھُوَ اَتَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ مَاذَا تَرٰی قَالَ اَرٰی عَرْشًا عَلَی الْمَآءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرٰی عَرْشَ اِبْلِیْسَ عَلَی الْبَحْرِ قَالَ وَمَاذَا تَرٰی
قَالَ اَرٰی صَادِقَیْنِ وَکَاذِبًا اَوْ کَاذِبَیْنِ وَصَادِقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لُبِّسَ عَلَیْہِ فَدَعُوْہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہا ابو سعید نے کہ ملاقات کی اوس سے پیغمبر خدا نے اور ابو بکر نے اور عمر نے مراد کہتی تھی ابو سعید اوس سے ابن صیاد یعنی یہ سب صاحب
ملے اوس سے بیچ بعضی راہوں مدینہ کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا گواہی دیتا ہی تو کہ میں رسول اللہ کا ہوں پس کہا اوسنے کیا گواہی دیتی ہو تم کہ
میں رسول اللہ کا ہوں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان لایا میں ساتھ اللہ کی اور فرشتوں اوسکی اور کتابوں اوسکی اور رسولوں اوسکی کیا دیکھتا ہے
تو کہا اوسنے دیکھتا ہوں میں ایک تخت پانی پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھتا ہی تو تخت ابلیس کا دریا پر **ف** جیسی کہ اول کتاب میں باب ابو موسیٰ
میں گذرا کہ رکھتا ہی ابلیس تخت اپنا پانی پر اور بیٹھتا ہی فوجیں اپنے کہ فتنہ میں ڈالیں لوگوں کو **ت** فرمایا آنحضرت نے اور اور کیا دیکھتا ہی تو کہا ابن صیاد نے کہ دیکھتا
ہوں میں دو سچوں کو کہ لاتی ہیں خبر میں سچی اور ایک مرد جھوٹی کو دیکھتا ہوں یا دیکھتا ہوں دو شخص جھوٹوں کو اور ایک سچی کو **ف** یا تو شک راوی ہے کہ اوس طرح کہا یا اسطرح
اور احتمال ہی کہ شک ہی ابن صیاد ہی ہو کہ کہا وہ دیکھتا ہوں یا یہ اور اسکو بہت دخل ہی بیچ خلط اور اختلال امر اوسکی کہ جزم نہیں رہتا تھا اور حال اوسکا
بروجہ انتظام و استقامت کی نہیں یا کبھی اسطرح دیکھتا ہوں اور کبھی اسطرح **ت** پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی صحابہ سے کہ خلط کیا گیا ہی
کام اوپر یعنی اوسکی کہنا تم میں پس چھوڑ دو اوسکو یعنی اوسکی یہ باتیں قابل جواب کے نہیں کہ نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْہُ** اَنَّ ابْنَ صَیَّادٍ سَاَلَ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ تُرْبَۃِ الْجَنَّۃِ فَقَالَ دَرْمَکَۃٌ بَیْضَآءُ مِسْکٌ خَالِصٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی سے کہ

تحقیق ابن صیادنی پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی حال بہشت کی مٹی کا کہ کیسی ہے پس فرمایا کہ مٹی بہشت کی زعفران مین مشابہ ہے سفید کی ہی اور خوشبو مین مانند مشک خالص کے نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** نافع قال لقی ابن عمر ابن صیاد فی بعض طرق المدینۃ فقال له قولا اغضبه فانتفخ حتی ملأ السکۃ فذهب ابن عمر علی حفصۃ وقد بلغها فقالت له رحمک الله ما اردت من ابن صیاد اما علمت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال انما یخرج من غضبۃ یغضبها رواه مسلم اور روایت ہی نافع سی کہ ملاقات کی ابن عمر نی ابن صیاد سی بیچ بعضہ راہون مدینہ کی پس کہی ابن عمر نی واسطی ابن صیاد کی ایک بات کہ غصہ مین لائی اوسکو پس پھول گیا ابن صیاد ہاری غصہ کے یہان تک بھر دیا کوچہ کو یعنے اوسکی بدن پھولی ہوئی نی پس گئی ابن عمر حضرت حفصہ کی پاس کہ اونکی بہن ہین اور بیوی آنحضرت کی اور حال انکہ تحقیق پہنچی تہی یہہ خبر اونکو پس کہا حفصہ نے ابن عمر کو کہ رحمت کری تجکو اللہ تعالی کیا چاہا تو نی ابن صیاد کو کہ غصہ مین لایا تو اوسکو کیا نہ جانا تو نی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی نہین نکلیگا دجال مگر بسبب ایک غصہ کے کہ کریگا اوسکو ف ع ح یعنی وہ ایک بار غصہ مین آویگا اور نکلیگا بسبب غصہ کی اور دعوی کریگا نبوۃ کا پس نہ غصہ دلاتو ابن صیاد کو ای عبد اللہ اور نہ کلام کر اوسی تا کہ نہ نکلی اور نہ ظاہر ہون فتنی اور یہہ منع کرنا حفصہ کا ابن عمر کو بسبب احتمال اور ممکن ہونی اسکی تہا کہ ابن صیاد دجال ہو یا بسبب اسکے کہ وہ یقین کہتی ہون اوسکا واللہ اعلم نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** ابی سعید الخدری قال صحبت ابن صیاد الی مکۃ فقال لی ما لقیت من الناس یزعمون انی الدجال الست سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول انه لا یولد له وقد ولد لی الیس قد قال وهو کافر وانا مسلم اولیس قد قال لا یدخل المدینۃ ولا مکۃ وقد اقبلت من المدینۃ وانا ارید مکۃ ثم قال لی فی آخر قوله اما والله انی لاعلم مولده ومکانه واین هو واعرف اباه وامه قال فلبسنی قال قلت له تبا لک سائر الیوم قال وقیل له ایسرک انک ذاک الرجل قال فقال لو عرض علی ما کرهت رواه مسلم اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا کہ ساتھہ ہوا مین ابن صیاد کی مکی تک یعنی اوسوقت کہ جاتی تہی ہم مکہ کو پس کہا ابن صیادنی مجکو کہ کیا پائی ہے لوگونسی ایذا یہہ جہان کیا اوسکو گمان کرتی ہین یا کہتی ہین لوگ کہ مین دجال ہون یعنی اور تم جانتی ہو کہ امر خلاف اسکے ہی کیا نہین سنا تو نی ای ابو سعید پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ تحقیق شان یہہ ہی کہ نہین پیدا کی جاویگی دجال کی اولاد یعنے لاولد ہوگا وہ اور تحقیق پیدا کی گئی ہی میرے لیی اولاد یا نہین فرمایا حضرت نے کہ دجال کافر ہوگا اور مین مسلمان ہون کیا نہین فرمایا ہی حضرت نی کہ نہین داخل ہوگا دجال مدینہ مین اور نہ مکہ مین اور تحقیق آیا ہون مین مدینہ سی اور مین ارادہ رکہتا ہون مکہ کا پھر کہا ابن صیادنی مجکو بیچ اخر کلام اپنی کی آگاہ ہو قسم ہی اللہ کی تحقیق مین البتہ جانتا ہون دجال کی پیدائش کا وقت اور مکان اوسکا کہ کہان پیدا ہوگا اور کہان ہی وہ یعنی آپ پہچانتا ہون مین اوسکی مان اور باپ کو کہا ابو سعیدنی پس مشتبہ کیا دجال نی امر مجہ ف ح یعنی مین اعتقاد رکہتا تہا کہ وہ دجال ہی یہہ انکا رجو کیا اشتباہ ہوا مجکو اوسکی امر مین اور یا بسبب اسکے کہ اول کلام اوسکا بیچ انکار و جالیت کے تہا ساتھہ دلیلونکی اور یہہ جو آخر مین کہا کہ مین جانتا ہون مولد وغیرہ اوسکا تعریض تلویح اوسکی اقرار کی کرتا ہی اسلیی کہ اس عبارت کو کبہی کلام کرینوالا کنایہ اپنی نفس سی کہتا ہی واللہ اعلم **ت** کہا ابو سعیدنی کہ کہا مینی ابن صیاد کو ہلاکی ہو خیر تیری لیی باقی دنون مین یا بیچ تمام دنون عمر تیری کی کہا ابو سعیدنی اور کہا گیا ابن صیاد کو یعنی کسی نی حاضرون مین سی کہا کہ ایا خوش لگتا ہی تجکو کہ وہ شخص ہووی تو یعنی دجال ہووی کہا ابو سعیدنی پس کہا ابن صیادنی اگر پیش کیجاوین مجہ یعنی وہ مسئلتین کہ دجالین مین قسم گمراہ کرنی اور فریب دینی وغیرہ کی تو ناخوش نہ کہونگا مین **ف** ع یعنی بلکہ قبول کرونگا مین حاصل یہہ کہ راضی ہی دجال ہونی پر اور یہہ دلیل واضح ہی اوسکی کفر پر نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** ابن عمر قال لقیته وقد نفرت عینه فقلت متی فعلت عینک ما اری قال لا ادری قلت لا تدری وهی فی راسک قال ان شاء الله خلقها فی عصاک قال فنخر کاشد نخیر حمار سمعت رواه مسلم اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا ملا مین ابن صیاد سی اسحالت مین کہ سوج گئی تہی آنکہہ اوسکی پس کہا مینی کب سی کی آنکہہ تیری نی

وہ چیز کہ دیکھتا ہو نہین یعنی ورم کہا نہین جانتا مین جانتا تو حالانکہ تیری سر مین ہی کہا اگر چاہی خدا تعالی پیدا کری اوسکو تیری عصا مین ف یعنی خدا تعالی قادر ہی کہ پیدا کری آنکہہ کو جماد مین اور اوسکی درد کو اور جماد کو شعور نہین ہوگا آنکہہ اور درد کا کہ اوس آنکہہ مین پیدا ہو پس اسطرح جائز ہی کہ آدمی کو بہی شعور نہو اوسکا بسبب کثرت اشتغال و افکار کی کہ مانع ہوتا ہی حس کرنی اور معلوم کرنی سی ت کہا ابن عمر نی پس آواز کی ابن صیاد نی ناک کی راہ سی مانند سخت آواز گدہی کہ سنی ہی مینی نقل کی ہیہہ مسلم فی وعن محمد بن المنکدر قال رایت جابر بن عبد اللہ یحلف باللہ ان ابن الصیاد الدجال قلت تحلف باللہ قال انی سمعت عمر یحلف علی ذلک عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم ینکرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ اور روایت محمد بن منکدر تابعی سی کہ کہا دیکہا مینی جابر بن عبد اللہ کو کہ قسم کہاتا تہا خدا کی کہ ابن صیاد دجال ہی کہا مینی قسم کہاتی ہو تم اللہ کی یعنی باوجودیکہ امر ظنی ہی نہ یقینی کہا جابر نی کہ یعنی سنا ہی عمر رض سی کہ قسم کہاتی تہی اوسپر کہ ابن صیاد دجال ہی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس انکار نکیا اوسکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی ف ح ح یعنی اگر نہوتا یہہ امر یقینی تو البتہ آنحضرت انکار کرتی اور شاید کہ سوگند جابر کی اور عمر رض کی اسپر تہی کہ ابن صیاد ان دجالون یعنی جہوٹون فریبیون مین سی تہا کہ نکلینگے اور دعوی کرینگی نبوت کا اور گمراہ کرینگی لوگونکو اور شبہ ڈالینگے لوگونمین نہ یہہ کہ وہ مسیح دجال ہی اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی تردید کی تہی کہ فرمایا تہا اگر ہووہ اور اگر نہووہ لیکن ظاہر مطلق دجال کہنی سی یہی سمجہا جاتا ہی کہ وہی دجال معہود مراد ہو پس قسم کہانی اوسکی حمل کیجاوی گی اوپر جواز کی وقت غلبہ ظن کی اور وہ حدیث کہ فصل دوسری مین ابن عمر رض سی آتی ہی صریح ہی اسمین کہ وہ مسیح دجال معہود تہا شاید کہ مذہب ابن عمر کا یہی ہو اور حاصل یہہ کہ اوسمین اختلاف و اشتباہ تہا واللہ اعلم نقل کی ہیہہ بخاری اور مسلم فی

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** نافع قال کان ابن عمر یقول واللہ ما اشک ان المسیح الدجال ابن صیاد رواہ ابو داود والبیہقی فی کتاب البعث والنشور اور روایت ہی نافع سی کہ تہی ابن عمر کہتی قسم اللہ کی نہین شک کرتا مین یہہ کہ مسیح دجال ابن صیاد ہی نقل کی ہیہہ ابو داود نی اور بیہقی نی بیچ کتاب بعث و نشور کے **وعن** جابر قال فقدنا ابن صیاد یوم الحرۃ رواہ ابو داود اور روایت ہی جابر سی کہا کہ گم کیا ہمنی ابن صیاد کو دن حرہ کی ف ح اگر مراد اس عبارت سی ظاہر اوسکا ہی کہ ابن صیاد اس واقعہ مین غائب ہوا اور پیدا کہ کسی نے نہ جانا کہ کہان گیا پس یہہ روایت منافی اس روایت کی ہی کہ وہ مدینہ مین مرا اور نماز پڑہی اوسپر اور اگر مفہوم اسکا عام ہی اور شامل موت کو بہی ہے تو کچہہ منافات نہین اور دن حرہ کا وہ دن ہی کہ غالب ہوا یزید بن معاویہ اہل مدینہ پر اور لڑا اونسی نقل کی ہیہہ ابو داود نی **وعن** ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمکث ابو الدجال ثلثین عاما او لا یولد لہما ولد ثم یولد لہما غلام اعور اصرس واقلہ منفعۃ تنام عیناہ ولا ینام قلبہ ثم نعت لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابویہ فقال ابوہ طوال ضرب اللحم کان انفہ منقار وامہ امراۃ فرضاخیۃ طویلۃ الیدین فقال ابو بکرۃ فسمعنا بمولود فی الیہود بالمدینۃ فذہبت انا والزبیر العوام حتی دخلنا علی ابویہ فاذا نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فینہما فقلنا ہل لکما ولد فقالا مکثنا ثلثین عاما لا یولد لنا ولد ثم ولد لنا غلام اعور اصرس واقلہ منفعۃ تنام عیناہ ولا ینام قلبہ قال فخرجنا من عندہما فاذا ہو مجدل فی الشمس فی قطیفۃ ولہ ہمہمۃ فکشف عن راسہ فقال ما قلتما قلنا وہل سمعت ما قلنا قال نعم تنام عیناے ولا ینام قلبی رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی بکرۃ کی کہا اوسنی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ ٹہیریگی ماں باپ دجال کے تین برس کہ نہین پیدا کیا جاویگا واسطی اونکی کوئی فرزند پہر پیدا کیا جاویگا واسطی اونکی ایک لڑکا کانا برُی دانتون والا یعنی کجلیون والا اور بعضون نی کہا کہ مراد ہی اصرس سی یہہ کہ پیدا ہوگا دانتون سمیت اور کمترین جنس غلامون کا از روئی منفعت کے

یعنی نہین ہوگا کوئی لڑکا تمسے اوس سی منفعت مین سوو مین گی دونون آنکہین اوسکی اور نہین سوویگا دل اوسکا ف ع یعنی نہین منقطع ہوگی افکار فاسدہ اوس سے وقت سونیکی بسبب کثرت وسوسون اور پی درپی آنی فکرون فاسدہ کی کہ القا کریگا اوسکو شیطان جیسی کہ نہین سوتا تہا دل آنحضرت کا بسبب کثرت افکار صالحہ کی بسبب پی درپی آنی وحی اور الہامات کے ت یہان کیا آنحضرت نے حال ماں باپ اوسکا پس فرمایا باپ اوسکا لنبا ہوگا سبک گوشت یعنی دبلا گویا کہ ناک اوسکی چونچ مرغ کی ہے یعنی ناک اوسکی لنبی ہوگی مشابہ جانور کی چونچ کی اور ماں اوسکی ایک عورت ہوگی موٹی چوڑی لنبی دونون ہاتون کی پس کہا ابو بکرہ نی پس سنا ہمنی ایک لڑکیکو یہود کی مدینہ مین پس گیا مین اور زبیر بن عوام یہانتک کہ گئی ہم اوسکی ماں باپ کی پاس پس ناگہان وصف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ بیان کیا تہا اوسکی ماں باپ کے حق مین موجود ہی اور ایسا ہی ہی جیسا کہ فرمایا تہا پس کہا ہمنی اوسکی ماں باپ سی کہ ایا ہی تمہاری لیی کوئی فرزند پس کہا اونہون نے کہ ٹہیری ہے ہم تیس برس تک کہ نہین پیدا کیا گیا ہمارے لیی کوئی فرزند پہر پیدا کیا گیا ہمارے لیی ایک لڑکا کانا بڑی دانتون والا اور کم باعتبار منفعت کے سوتی ہین آنکہین اوسکی اور نہین سوتا دل اوسکا کہا ابو بکرہ نی پس نکلی ہم اون دونونکی پاس سی پس ناگہان وہ لڑکا یعنی ابن صیاد پڑا تہا وہ ہوے مین بہر چادر کی اور وہ اسطی اوسکی تہی آواز پست کہ سمجہہ مین نہ آوی پس کہولا سر اپنا پس کہا کیا کہا تمنی یعنی زبیر اور ابو بکرہ نی کچہہ کلام کیا ہوگا اوسکی حقین یا اور کچہہ اوسپر اوسنی یہہ کہا کہا ہمنی کہ کیا سنا تو نی جو کچہہ کہ کہا ہمنی کہا ان سوتی ہین آنکہین میری اور نہین سوتا دل میرا انتہی کی یہہ ترمذی نے

وعن جابر ان امراۃ من الیہود ولدت غلاما مسوحۃ عینہ طالعۃ ناتہ فاشفق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکون الدجال فوجدہ تحت قطیفۃ یہمہم فادنتہ امہ فقالت یا عبد اللہ ہذا ابو القاسم فخرج من القطیفۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مالہا قاتلہا اللہ لو ترکتہ لبین فذکر مثل معنی حدیث ابن عمر فقال عمر بن الخطاب ائذن لی یا رسول اللہ فاقتلہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکن ہو فلست صاحبہ انما صاحبہ عیسی ابن مریم وان لا یکن ہو فلیس لک ان تقتل رجلا من اہل العہد فلم یزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشفقا انہ ہو الدجال رواہ فی شرح السنۃ

اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ تحقیق ایک عورت قوم یہود مین سی جنی مدینہ مین ایک لڑکا کہ مسی ہوئی اور ہموار کی گیی تہی آنکہہ اوسکی یعنی دائین اور بعضون نے کہا بائین نکلی ہوئی تہین کچلیان اوسکی پس دری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی امت پر اس سی کہ ہووہ دجال پس آئی آنحضرت اوسکی دیکہنی کو تا اوسکا حال تحقیق کرین پس پایا اوسکو نیچی چادر کی لیٹا ہوا اسحال مین کہ کرتا تہا کلام چپکی چپکی کہ سمجہہ مین نہ آوی پس آگاہ کیا اوسکو اوسکی ماں نی پس کہا ای عبد اللہ یہہ ابو القاسم یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑی ہین خبردار ہوا اور مستعد ہوا اونسی کلام کرنی کی لیی پس نکلا وہ چادر سی پس فرمایا پیغمبر خدا نی اگر ہی ابن صیاد دجال معہود تو نہین ہی تو یار اوسکا یعنی قتل کرنیوالا اوسکا اور نہین ہی یار اوسکا مگر عیسی بیٹا مریم کا کہ کیسکو قدرت اوسکی قتل کی نہین ہونی کی مگر عیسی کو اور اگر نہین ہی وہ دجال تو نہین ہنجتا تجکو کہ ماری ایک مرد کو اہل ذمہ سی ف ح اور یہہ ماجرا اوسکی اسلام لانی سی پہلی کا تہا اور بعد اسلام کے بہی حال اوسکا معلوم ہوا اگر راضی آتہا اسکا کہ دجال ہو اور یہہ کفر ہی جیسا کہ حدیث ابی سعید خدری کی سی کی ہمراہ اوسکی کہ گویا معلوم ہوا ت پس ہمیشہ تہی پیغمبر خدا ڈرنیوالی یعنی اپنی امت پر اس سی کہ ابن صیاد دجال ہو ف ع کہا بعضی محققین نی کہ توجیہ بیچ حدیثونکی کہ وارد ہوئی ہین ابن صیاد کی حق مین باوجود اسکی کہ اونمین اختلاف و تضاد ہی یہہ ہی کہ کہا جاوی کہ آنحضرت نی اوسکو گمان

کیا تہا دجال پہلی تحقیق ہوئی خبر مسیح دجال کی پس جبکہ خبر دی کسی انحضرت اوسکی حال و قصہ سی بیچ حدیث تمیم داری کی اور موافق ہوا یہہ اوپر خبر کی کہ تردید حضرت کی ہی واضح ہوگیا حضرت پر یہہ کہ نہین ہی ابن صیاد وہ شخص کہ گمان کیا تہا یعنی دجال اور مؤید ہی اوسکی وہ حدیث کہ ذکر کی ابوسعید نی وقت ہمرا جانی ابن صیاد کی مکہ کو اور ای پر موافق ہونا دجال کی ماں باپ کی وصفونکا اور ابن صیاد کی ماں باپ کے وصفونکا نہین ثابت کرتا ہے اوسکو کہ ابن صیاد دجال ہی اسلیی کہ اتفاق ہوئی دو وصفون کی سی نہین لازم آتا ہی اتحاد دو موصوف کا اور ایسیہی قسم کہانا عمر رضہ وغیرہ کا باوجود انکار کرنی انحضرت کی اس سی کہ وہ دجال ہی تہا یہہ سب پہلی ظاہر ہوئی خال کی اور دجال مین بعضی باتین ایسی ہونگی کہ سبب خوف کی نہین پس بہ نسبت امت کی حضرت کو اوسکا دور رہنا تہا بابر احتیاط کی ات نقل کے بہہ بغوی فی شرح السنہ مین

باب نزول عیسٰی علیہ السلام

باب سے بیچ بیان اوترنی عیسی علیہ السلام کی **ف** ح بالتحقیق ثابت ہوا ہی صحیح حدیثون سی کہ حضرت عیسی ؑ اوترینگی آسمان سی زمین پر اور ہونگی تابع دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حکم کرینگی انحضرت کی شریعت پر اور ای پر بعضی احکام کہ ہماری شریعت مین نہین ہین اور حکم کرینگی حضرت عیسی ونکا پس وہ قبیلہ بیان مدت سی ہی جیسیکہ نسخ ہوا ہی اور اوس زمانہ مین شریعت محمدی سی ہونگی جیسی کہ موقوف کردینا جزیہ کا اور مانند اوسکی کا

الفصل الاول فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَیُوْشِكَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْكُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَیَكْسِرَ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلَ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعَ الْجِزْیَةَ وَیَفِیْضَ الْمَالُ حَتّٰی لَا یَقْبَلَهٗ اَحَدٌ حَتّٰی تَكُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَیْرًا مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ الْاٰیَةَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس خدا کی کہ بقای جان میری کا اوسکی ہاتہہ مین ہی تحقیق اوترینگی آسمان تمہاری اہل دین مین عیسی بیٹی مریم کی علیہما السلام درحالیکہ حاکم عادل ہونگی پس توڑینگی صلیب کو **ف** یعنی باطل کرینگی دین نصرانیہ کو اور حکم کرینگی ملت حنفیہ پر اور صلیب اصطلاح نصاری مین دو لکڑیان ہین مثل ایک دوسری سی گذری ہوئی اوپر ہیئت مصلوب کے یعنی ایک شخص کے دی ہوئی کی اور رعایت اوسکی نصاری بہت کرتی ہین کہ اکثر اپنی چیزین اوسی شکل کی بناتی ہین اور اپنی گردنین لٹکاتی ہین مانند زنار ہنودونکی اور کبہی حضرت عیسی کے صورت اوسمین بناتی ہین واسطی یاد داشت ہیئت کی اور اعتقاد یہہ رکہتی ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو ایسیہی لکڑی پر یہودنی سولی دیا تہا **ت** اور قتل کرینگی سور کو یعنی حرام کرینگی اوسکی پالنی اور کہانیکو اور مباح کرینگی اوسکی قتل کو اور رکہدینگی جزیہ **ف** ح یعنی اہل ذمہ سی اور حکم کرینگی اونکو اسلام کا اور نہین قبول کیا جاویگا اونسی سوای دین حق کی مقصود باطل کرنا نصرانیہ کا اور مٹانا احکام اور آثار اوسیکا اور حکم کرنا ساتہہ شرایع دین اسلام کی ہی اور بعضون نی کہا کہ رکہا جاویگا جزیہ اونسی اسلیی کہ نہین پایا جائیگا کوئی محتاج کہ قبول کری جزیہ اونسی بسبب کثرت مال کی اور کمی اہل حرص کی اور تائید کرتا ہی اسکی یہہ قول حضرت **کا** اور بہت ہوگا مال یعنی حضرت عیسی کے زمانہ مین یہانتک کہ نہین قبول کریگا اوسکو کوئی یہانتک کہ ہوگا ایک سجدہ بہتر دنیا سی اور ہر چیز سی کہ دنیا مین ہی **ف** ح حتی پہلا متعلق ہی جملہ ویفیض المال کی اور دوسرا متعلق ہی ساتہہ تمام مضمون کی مذکور ہوا تو ڑنی صلیب اور مانند اوسکی کی یعنی دین اسلام ایسا رونق ورواج پاویگا اور میل ومحبت آدمیونکی ساتہہ طاعت وعبادت کے پیدا ہوگی کہ ایک سجدہ بہتر تمام متاع دنیا سی ہوگا اور یہہ بات اگرچہ ہمیشہ ہی کہ سجدہ بہتر دنیا اور دنیا کی چیزونسی ہی مخصوص اوسی وقت پر نہین لیکن اوس زمانہ مین طبیعتین اور نفوس لوگونکی ہی اسی پر آجارہین گی اور اونکی نزدیک یہی بہتر معلوم ہوئیگا اور احتمال ہی کہ متعلق یفیض المال کی ہو یعنی لوگونکو جب کہ رغبت مال کی نرہیگی اور بالکل اوسی سی اعراض کرینگی مال کی خرچ کرنی کی فضیلت ومحبت نرہیگی پس نرہیگا ذوق ومحبت بغیر نماز کے

ت پھر کہتی تھی ابوہریرہ پس اگر شک و تردد رکھتی ہو اوس چیز مین تو پڑھو اگر چاہو یہہ آیۃ کہ نہین ہی کوئی اہل کتاب سی یعنی یہود و نصاری مگر کہ ایمان لائیگا عیسےٰ پر پہلی مرنے اونکی کی پر یہود سا آیۃ منقل کیے ہیچاے راوی مسلم نی ف ع یعنی بعد اوترنی عیسےٰ کی اخیر زمانہ مین جب دین وملت ایک ہو جائیگا اور اختلاف درمیان نسی رہیگا اختلاف کہ یہود و نصاری حضرت عیسیٰ کی حق مین رکھتی ہین وہ بھی جاتا رہیگا اور سب ایمان لائین گی جسطرح دین اسلام مین ہی کہ وہ بندی اللہ کے ہین اور رسول اوسکی اور بیٹی اوسکی لونڈے کی اور اہل کتاب سی وہ اہل کتاب مراد ہین کہ جو اونکی زمانہ مین ہونگی اور یہہ ایک وجہ ہی اس آیۃ کی تفسیر مین اور ابوہریرہ رضی اسی وجہ سی دلیل پکڑی ہی مضمون حدیث پر اور اور وجہ بھی کہی ہی مفسرین نی کہ نہین ہی کوئی اہل کتاب سے مگر کہ ایمان لاتا ہی پہلی مرنی اپنی کی یعنی وقت غرغرہ کی کہ ایمان اوسوقت کا مفید نہین اور اس وجہ پر احتمال نہی کہ ضمیر کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف یا اللہ سبحانہ تعالیٰ کیطرف پہری اور حاصل مقصود یہہ کہ ہر کافر وقت مرنی کی بحکم اضطرار کی ایمان لاتا ہی ولیکن فائدہ نہین رکھتا پس چاہیے کہ باختیار خود پہلے اوسوقت کی مستعد اوسکا ہو وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لینزلن ابن مریم حکما عادلا فلیکسرن الصلیب ولیقتلن الخنزیر ولیضعن الجزیۃ ولیترکن القلاص فلا یسعی علیہا ولتذہبن الشحناء والتباغض والتحاسد ولیدعون الی المال فلا یقبلہ احد رواہ مسلم وفی روایۃ لہما قال کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم خدا کی البتہ اوترین گی عیسی بیٹی مریم کی اسحال مین کہ حاکم عادل ہونگے پس توڑینگی سولی کو اور قتل کرینگی سور کو اور رکھدین گی جزیہ اہل ذمہ سی اور چھوڑ دین گے جیسے یا چھوڑی جاوین گی اونٹنیان جوان پس نہین کیجاوینگی سواری اور کام اور طلب حاجات اونپر ف ع یعنی بسبب کثرت اور سوار یونکی حاجت اونکی نہین رہنی کی یا معنی یہہ ہین کہ نہین حکم کرینگی کسیکو اسکا کہ سعی کری اونکی لانی پر زکوۃ کی لیی کیونکہ کوئی قبول کرنیوالا ہی نہین ملیگا اور جائز ہی یہہ کہ ہو کنایہ ترک تجارت اور سفر کرنی سی زمین مین واسطے طلب مال کی اور حاصل کرنی ما یحتاج الیہ کی و اسطی استغنا اونکی کی ت ع البتہ جاتا رہیگا لوگونمین سی کینہ اور بغض اور حسد ف ع یہہ سب چیزین حب دنیا سی ہوتی ہین پس جاتی رہین گی یہہ سب عیب بسبب جاتی رہنی محبت دنیا کی دلون مین سی ت اور البتہ بلاوین گی عیسےٰ لوگونکو طرف قبول کرنی مال کی پس نہین قبول کرینگا اوسکو کوئی یعنی بسبب استغنا کی نقل کی یہہ مسلم نی اور ہیچ ایک روایت بخاری اور مسلم کے آیا ہی کہ فرمایا انحضرت نی کیا ہوگا حال تمہارا جسوقت کہ اوترین گی عیسی بیٹی مریم کی درمیان تمہاری اور امام تمہارا تم مین سی ہوگا ف یعنی قریش مین سی ہوگا یا تمہاری اہل ملت مین سی علمانی اوسکی دو وجہ سی شرح کی ہی ایک تو یہہ کہ امام تمہاری نماز کا وہ شخص ہوگا کہ تم مین سی ہی اور عیسیٰ اقتدا کرینگی اوسکا اور وہ مہدی ہی اور یہہ بسبب تعظیم و تکریم امت محمدی کی ہوگا جیسی کہ مضمون حدیث آیندہ کا صریح ہی اسمین اور عیسی حاکم اور خلیفہ اور امام و تعلیم کرنیوالی خیر کی ہونگی اوس زمانہ مین امی پر امام نماز کی مہدی ہی ہونگی اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ عیسی جاوترینگی مہدی امت کے ساتھہ نماز مین ہونگی اور چاہین گی کہ پیچھی ہٹ جاوین اور امام عیسی کو کرین پس عیسی امام نہین ہونی کی اور اقتدا کرینگی اونکا اور بعد اس نماز کی امامت عیسی ہی کرینگی بسبب افضل ہونی اونکی کی مہدی سی اور وجہ دوسری یہہ کہ مراد امام سی عیسی ہین اور مراد ساتھہ ہونے اونکی کی تم مین سی حکم کرنا اونکا ہی ساتھہ احکام شریعت تمہاری کی نہ ساتھہ احکام انجیل کی اور اور روایت مین آیا ہی پس امامت کرینگی عیسے تمہارے ساتھہ کتاب پروردگار تمہاری کی اور ساتھہ سنت پیغمبر تمہاری کی پس معنی یہہ ہونگی کہ امامت کرینگی تمہاری عیسی حال ہونی اونکی دین و ملت تمہارا سی اور حکم کرنیوالی ساتھہ کتاب و سنت تمہاری کی وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیمۃ قال فینزل عیسی بن مریم فیقول امیرہم

تعالٰی صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمۃ اللہ ھذہ الامۃ رواہ مسلم وھذا الباب خالی

عن الفصل الثانی اور روایت ہی جابر سی کہ کہا اوسنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہیگی ایک جماعت میری امت مین سی کہ لڑینگی حق پر

اور واسطی حق کی درحالیکہ غالب ہونگی یعنی اپنی دشمنون پر قیامت تک یعنی قرب قیامت تک فرمایا آنحضرت نی پس اوترین گی عیسی بیٹی مریم کی پس کہی گا امیر امت کا

یعنی مہدی عیسی سی آو نماز پڑہا ؤ سکو یعنی اسلیی کہ اولی ساتھہ امامت کی افضل ہی اور تم ہی رسول کامل ہو پس کہین گی عیسی اوس امیر سی کہ نہین امامت

کرتا مین یعنی اسلیی کہ تانہ وہم جاوی میری امامت سی تمہاری دین کی منسوخ ہونیکا تحقیق بعضی تم مین سی بعضو پر امیر و امام ہین بسبب بزرگ رکہتی خدا تعالی کے

اس امت مکرمہ محمدیہ کو صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم نقل کی یہہ مسلم نی اور یہہ باب مصابیح مین خالی ہی دوسری فصل سی کہ حسان سی ہی **الفصل**

الثالث فصل تیسری **عن عبد اللہ بن عمرو** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل عیسی ابن مریم

الی الارض فیتزوج ویولد لہ ویمکث خمسا واربعین سنۃ ثم یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم انا وعیسی ابن

مریم فی قبر واحد بین ابی بکر وعمر رواہ ابن الجوزی فی کتاب الوفاء اور روایت ہی عبد الرحمن بن عمرو سی کہا

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوترین گی عیسی بیٹی مریم کی طرف زمین کی پس نکاح کرینگی اور پیدا کیجاوینگی اونکی لیی اولاد اور ٹہیرین گی زمین مین پینتالیس

برس **ف** ع اور یہہ ظاہر مین مخالف ہی قول اوس شخص کی کہ جاوین گی طرف آسمان کی اسحال مین کہ عمر اونکی تین تیس برس کی ہوگی اور ٹہیرین گی زمین

مین بعد اوترنی کی سات برس پس دونون عدد ملکر چالیس ہوئی لیکن حدیث اونکی سات برس کی ٹہرنی کی نقل کی یہہ مسلم نی پس متعین ہوا جمع ساتھہ اونسے جیسا

کی کہ ذکر کی گئی یا ترجیح دیجاوی گی وہ روایت کہ صحیح مین ہے یعنی مسلم مین اور شاید کہ عدد پانچ کا ساقط ہی اعتبار سی بسبب حذف کردینی کسور کے

ث پہر مرینگی عیسی پس دفن کیی جاوینگی نزدیک میری بیچ مقبرہ میری کی پس اوٹہونگا مین اور عیسی ایک مقبرہ مین درمیان ابی بکر اور عمر کی کہ اوس مقبرہ

مین مدفون ہین **ف** ع پس معلوم ہوا کہ مراد قبر سی مقبرہ ہی اور اخبار مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقبرہ مین جگہہ ایک قبر کی خالی ہی اور کسیکو

وہ جگہہ میسر نہین ہوئی چنانچہ حضرت امام حسن رضہ کو چاہا کہ وہان رکہین اور عائشہ رضہ کہ گہراونکا تہا اس بات پر راضی ہوئین بنی امیہ بالغ آئی اور آپکو حجرہ

کی روضہ مین دفن نہ ہونی دیا اور عبد الرحمن بن عوف کی لیی بہی حضرت عائشہ راضی ہوئین لیکن اونکو بہی میسر نہوا اور حضرت عائشہ رضہ کو بہی لوگون نے

کہا کہ تمہارا گہر ہی تمکو یہین رکہین کہا مین راضی نہین ہون اسپر مجکو میری سوگینون کی ساتھہ بقیع ہی مین رکہنا کہ حکمت اوسمین یہہ تہی کہ وہان قبر عیسی کے

ہوکی واللہ اعلم نقل کی یہہ ابن جوزی نی کتاب وفا مین **باب قرب الساعۃ وان من مات فقد قامت قیامتہ**

باب ہی بیچ بیان نزدیک ہونی قیامت کی اور بیچ بیان اسکی کہ جو شخص مرا پس تحقیق قایم ہوئی قیامت اوسکی **ف** ظاہر یہہ ہی کہ نزدیک ہونا قیامت کا

اس معنی کر ہی کہ جو کچہہ کہ رہا ہی اوس مدت سی کہ اوسکی لیی رکہی ہی کمتر ہی اور اکثر اوسکی گذر چکی اور عبارت ومن مات الخ بہی لفظ حدیث کی ہین کہ

مولف نی بیان عنوان باب کا کیا اور معنی اسکی یہہ ہین کہ جو کوئی مرا جو کچہہ کہ قیامت مین احوال و اہوال واقع ہونی ہین کچہہ نمونہ اوسکا اوسکی حق مین

واقع ہوجاتا ہی **ف** ع کہا تورپشتی نی کہ قیامت تین قسم پر ہی ایک تو کبری اور وہ اونہا لوگونکا ہی جزا کی لیی اور دوسری قیامت وسطی اور وہ

عبارت ہی مرنی طبقہ لوگونکی سی کہ عمرونمین قریب ایک دوسری کی ہون کہ اوسکو قرن کہتی ہین اور تیسری قیامت صغری اور وہ مرنا آدمی کا ہی اور مراد

یہان یہہ اخیر ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد ساعۃ سی کبری ہی برابر ہی کہ مراد ہو اوس سی قیامت پہلی بموجب قول علیہ الصلوۃ والسلام کی لاتقوم الساعۃ

الا علی شرار الناس یا دوسری کہ وہ طامہ کبری ہی کہ معروف ہی کتاب وسنت مین اور احادیث باب سی قول علیہ الصلوۃ والسلام کا لبعثت انا والساعۃ

کہا تین احتمال دونو کا رکہتا ہی یہان حدیث عائشہ کی آگی آتی ہی دلالت کرتی ہی قیامت وسطی پر **الفصل الاول** فصل پہلے

عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُوْلُ فِيْ قِصَصِهٖ كَفَضْلِ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَلَا اَدْرِيْ اَذَكَرَهٗ عَنْ اَنَسٍ اَوْ قَالَهٗ قَتَادَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی شعبہ سی کہ نقل کی قتادہ تابعی سی قتادہ نی انس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا اصلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بھیجا گیا مین اور قیامت مانند ان دونو انگلیون کے یعنی انگلی شہادت اور بیچ کی انگلی کی کہا شعبہ نے اور سنا مینی قتادہ سی کہ کہتی تہی اپنی وعظ مین ف ح یعنی بیچ بیان مراد کی مشابہت دینی بعثت آنحضرت کی سی ساتھہ قیام قیامت کی ان دونو انگلیون کو ت مانند زیادتی اور بڑہا وایک کی اون دونون مین سی کہ بیچ کی انگلی ہی دوسری پر کہ انگلی شہادت کی ہی ف ح یعنی جس قدر بیچ کی انگلی بڑہی ہوئی شہادت کی انگلی سی ہی مبعوث ہونا میرا بڑہا ہوا قیامت سی ہی مانند اسکی ہی کہ مین آگی قیامت سے آیا ہون اور قیامت پیچہی سی چلی آتی ہی شعبہ کہتا ہی ت پس نہین جانتا مین کہ اس بیان کو قتادہ نی انس سی نقل کیا یا از خود کہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح اور تعیین اسکی کہ انس سی ہوا سپر یہی یہہ احتمال ہی کہ انس نی از خود کہا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا اور حدیث مستور دین شداد کی سی کہ آگی آتی ہی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ بیان آنحضرت کا سی ہی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ بِشَهْرٍ تَسْئَلُوْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ وَاِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ يَاْتِيْ عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی ہی مہینا بہر پہلی اپنی رحلت سے کہ پوچہتی ہو تم مجہسی وقت قائم ہونی قیامت کی سی کہ وہ نفخہ پہلا اور دوسرا ہی اور نہین ہی علم اوسکی تعین وقت کا مگر نزدیک خدا تعالی کی ف ح یعنی وقت قائم ہونی قیامت کبری کی سی پوچہتی ہو وہ خود مجکو معلوم نہین ہی اور اوسکو سوائی خدا تعالی کی کوئی نہین جانتا قیامت صغری اور وسطی کو تسی بیان کرتا ہون کہ اسکا علم رکہتا ہون جیسکہ فرمایا ت اور قسم کہاتا ہون مین اللہ کی کہ نہین روی زمین پر کوئی نفس کہ پیدا کیا گیا اور موجود ہی کہ گذری اوسپر سو برس اور وہ زندہ ہو اوسدن کہ سو برس اوسپر گذرین نقل کی یہہ مسلم نی ف ح ع یعنی طیفہ اور قرن آدمیون مین سی کہ بیچ زمانہ خبر دینی میری کی موجود ہین سو برس کی مدت مین سب مرجاوین گی اور کوئی اونمین سی باقی نرہی گا اوسکو قیامت وسطے کہتی ہین اور ہر ایک کی مرنی کو بہ نسبت اوسکی قیامت صغری اور مراد اسسے مرجانا صحابہ رضی اللہ عنہم کا ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کلام بنا بر غالب کی والا جیتی رہی ہین بعضی صحابہ اکثر سو برس سی مانند انس اور سلمان رضوی عنہم کی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ معنی لا یعیش نفس مائۃ سنۃ کی بعد اس قول کی ہی جیسکہ دلالت کرتی ہی اسپر حدیث آیندہ کی پس نہین حاجت ہی طرف اعتبار غالب کے چنانچہ کہا ہی بعضون نی کہ پیدا ہوئی ہوے اوس زمانہ کی تمام ہو گئی پہلی تمام ہونی سو برس کی وقت فرمانی حدیث کی سی اور اس حدیث سی تمسک کیا ہی بعضون نی اکابر علماء مین سے خضر علیہ السلام کی موت پر کیونکہ وہ وقت خبر دینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مولودون اور موجودون سی روی زمین پر تہی اور بحکم مخبر صادق کے چاہیی کہ بقای اونکا سو برس سی نہ گذرا ہوا اور بعد گذرنی سو برس کی مرگئی ہون اور جواب دیتی ہین اوسکا علماء کہ خضر ع اس عموم سی مخصوص ہین اسلیی کہ آنحضرت نی خبر اپنی امت کی احوال کی دی ہی کہ میری امت مین سی کہ اسوقت موجود ہین بعد سو برس کی سبب مرجاوین گی اور نبی نہین ہوتا ہی و دوسری نبی کی امت سی اور بعضون نی کہا کہ قید ارض نی نکال دیا خضر اور الیاس ع کو اسلیی کہ وہ اوسوقت دریا پر تہی زمین پر نہی کہا بعضون نی بمعالم التنزیل مین کہ چار شخص انبیا مین سی زندہ ہین زمین پر خضر اور الیاس اور دو آسمان پر ادریس اور عیسی ع اور خبر ہین بیچ وجود خضر کے مشایخ سی تواتر پہنچی ہین اگرچہ بعضی اسمین تاویل کرتی ہین کہ ہر زمانہ کا ایک خضر ہی کہ فیضان پہنچاتا ہی ولیکن مکمل اولیا سی وجود اوسی شخص کا نبی اسرائیل مین سی کہ مصاحب موسی کی تہی آیا ہی وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَاْتِيْ مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى

الارض نفس منفوسۃ الیوم رواہ مسلم اور روایت ہی ابی سعید سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین آوینگی سو برس اسحالمین کہ زمین پر ہو کوئی شخص زندہ اوسدن یعنی صحابہ مین سی نقل کی یہہ مسلم نی وعن عائشۃ قالت کان رجال من الاعراب یاتون النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیسالونہ عن الساعۃ فکان ینظر الی اصغرہم فیقول ان یعش ہذا لا یدرکہ الہرم حتی تقوم علیکم ساعتکم متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی کتنی اشخاص اعراب مین سی کہ آتی تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس پوچہتی تہی حضرت سی وقت قیامت کا پس تہی آنحضرت کہ دیکہتی تہی طرف چہوٹی کی اونمین سی پس فرماتی اگر جیتا رہا یہہ لڑکا نہ بوڈہا اوسکو پڑہا یہانتک کہ قایم ہوگی تمہر قیامت تمہاری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح یعنی ہنوز یہہ آخر بڑہاپیکو نہین پہنچیگا کہ تم سب مرجاروگی اشارت کی طرف ہلاک ہوجانی اوس طبقہ کی اور فنا ہوجانی اوس قرن کی مقدار اس مدت مین اسلیی فرمایا ساعتکم ظاہر یہہ ہی کہ سوال اونکا ساعت کبری ہی تہا اور جواب علی اسلوب الحکیم ہی اور قیامت تمہاری کہ وہ قیامت صغری ہی میری نزدیک اور وسطی ہی نزدیک بعضی شارحین کی اور مراد مرجانا سبکا ہی اور یہہ ظاہر یا اکثر کا اور یہہ غالب ہے الفصل الثانی فصل دوسرے عن المستورد بن شداد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بعثت فی نفس الساعۃ فسبقتہا کما سبقت ہذہ ہذہ واشار باصبعیہ السبابۃ والوسطی رواہ الترمذی اور روایت ہی مستورد بن شداد سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہیجا گیا مین بیچ ابتدا کار قیامت کی اور اوائل علامات اوسکی کی پس بڑہا مین قیامت پر جیسیکہ بڑہی ہی یہہ اونگلی یعنی بیچ کی اس اونگلی پر یعنی شہادت کی اونگلی پر اور اشارہ کیا ساتہہ دواونگلیون اپنی کی کہ شہادت کی ہی اور بیچ کی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی وعن سعد بن ابی وقاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانی لارجو ان لا یعجز امتی عند ربہا ان یؤخرہم نصف یوم قیل لسعد وکم نصف یوم قال خمسمائۃ سنۃ رواہ ابو داود اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی البتہ مین امید رکہتا ہون کہ نہ عاجز ہوامت میری نزدیک پروردگار اپنی کی اس سی کہ تاخیر دی اور مہلت بخشی اونکو آدہی دن کہا گیا واسطی سعد بن ابی وقاص کی اور کتنا آدہا دن سے کہا سعد نی آدہا دن پانسو برس کا ہی نقل کی یہہ ابو داود نی ف ح یہہ بنظر اسکی کہا کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی وان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون یعنی ایکدن نزدیک پروردگار تیری کی مقدار ہزار برس کی ہی اوسچیز سی کہ شمار کرتی ہو تم جب وہ دن مقدار ہزار برس کی ہوتو آدہا دن پانسو برس کا ہوا اور معنی حدیث کی یہہ ہین کہ اس امت کو اسقدر قدرت اور قرب ومرتبہ پروردگار تعالی کی نزدیک ہی کہ پانسو برس اونکو نگاہ رکہی اور ہلاک نکری اور بقا اونکا کمتر اس سی نہو مگر زیادہ ہو تو ہوسکتا ہی اشارہ کیا طرف اسکی کہ پانسو برس سی کم مین قیامت قایم نہین ہونی کی اور اس امت کو ہلاک نہین کرنی کا بعد اسکی جو کچہہ چاہا ہوگا کریگا اور بعضون نی کہا کہ مراد یہہ ہی کہ پانسو برس تک سالم اور بامن شدایدا اور عقوبات سی نگاہ رکہی گا اونکو آفتین نہین پہنچینگی کہ اوسی مستہلک اور مستاصل ہوجامین اور شیخ جلال الدین سیوطی نی اپنی بعضی رسالون مین ثابت کیا ہی کہ بقای امت بعد ہزار برس کی رحلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی پانسو برس سی تجاوز نہین کرینگا واللہ اعلم الفصل الثالث فصل تیسری عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل ہذہ الدنیا مثل ثوب شق من اولہ الی اخرہ فبقی متعلقا بخیط فی اخرہ فیوشک ذلک الخیط ان ینقطع رواہ البیہقی فی شعب الایمان روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال اس دنیا کا یعنی فنا کی قریب پہنچنی مین اور قرب زمان قیامت مین مانند حال ایک کپڑی کی ہی کہ پہاڑا گیا اول اوسکی سی آخر اوسکی تک پس باقی رہا ٹنکا ہوا ساتہہ ایک دھاگی کی آخر اوسکی مین پس نزدیک ہی وہ دھاگا کہ توڑا جاوی یعنی دنیا تمام وفانی ہو نقل کی یہہ بیہقی فی شعب الایمان مین

بَابُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ

باب ہی بیچ بیان اسکی کہ برپا نہین ہوگی قیامت مگر بدلوگونپر ف ع یعنی نیک سب مرجاوین گی اور بد باقی رہین گی پس قایم ہوگی قیامت اونپر جب تک کہ وجود نیکون کا دنیا مین ہی قیامت قایم نہین ہوتی جیسیکہ اوپر گذرا کہ آخر عہد عیسیٰ کی مین ایک ہوا خوشبو دار چلی گی کہ مسلمان سب مرجاوین گی اور بدکار باقی رہین گی کہ آسمین کہ ہونکی مانند اختلاط کرینگی پس اونپر قایم ہوگی قیامت

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

نس پہلی عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِى الْاَرْضِ اَللّٰهُ اَللّٰهُ وَفِىْ رِوَايَةٍ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰى اَحَدٍ يَقُوْلُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہی انس سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا برپا نہین ہوگی قیامت یہانتک کہ نہ کہا جاوی زمین مین اللہ اللہ یعنی کوئی نہین رہی گا کہ ذکر خدا کا کری اور اوسکو پوجی بلکہ سب کافر و بت پرست و فاسق ہونگی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا نہین قایم ہوگی قیامت اوسپر کہ کہتا ہوگا اللہ اللہ

ف ح اس سی معلوم ہوا کہ اقبار عالم بسبب برکت علمار عاملین کی اور ذاکرین اور صالحین اور نیک کارون کی ہی جب اونکو عالم سی اوٹھالین گی عالم ہی نہین رہی کا نقل کی یہہ مسلم نی

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ الْخَلْقِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قایم ہوگی قیامت مگر اوپر بدترین خلق کے نقل کی یہہ مسلم نی

ف ح مراد خلق سی آدمی ہین اسلیی کہ مراد شرار سی گنہگار ہین و متصف ساتھہ معصیت گناہ کی آدمی ہین نہ تمام خلق اور اگر کہا جاوی کیا تطبیق ہی احادیث مین اور حدیث سابق مین لایزال طائفۃ من امتی حتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیامۃ کہین گی ہم کہ پہلی حدیث مستغرق ہی تمام زمانون کو عام ہی اونمین اور دوسری مخصوص ہی یعنی سوائی اس زمانہ کی مراد ہی

وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ اَلَيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِى الْخَلَصَةِ وَذُو الْخَلَصَةِ طَاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِىْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ فِى الْجَاهِلِيَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ ہلین گی سرین عورتون بنی دوس کی گرد ذوالخلصہ کے

ف ح دوس ایک قبیلہ کا ہی اور ذوالخلصہ ساتھہ زیر معجمہ اور لام کی اور دونون کے بیچ مین ہی ایک نام بتخانہ کا ہی کہ اوسکو کعبہ یمانیہ کہتی تہی اور وہان ایک بت تہا کہ اوسکا خلصہ تہا اور قبائل دوس اور خثعم اور بجیلہ اوسکو پوجتی تہی اور انحضرت نی جریر بن عبد اللہ بجلی کو بہیجا تا اوسکو خراب کیا پس فرماتی ہین کہ اخیر زمانہ مین یہہ قبائل مرتد اور بت پرست ہونگی اور عورتین اونکی گرد اوس بت خانہ کی طواف کرین گی اور راوی نی کہا ابوہریرہ ہن یا اور کوئی بیچ تفسیر ذوالخلصہ کی کہا ت کہ ذوالخلصہ نام بت قبیلہ دوس کا ہی کہ وہ پوجتی تہی اوسکو زمانہ جاہلیت مین ف ع علما یعنی صاحب نہایہ وغیرہ نی جو کہا ہی کہ وہ بت خانہ ہی معلوم ہوا کہ اس تفسیر مین مسامحہ ہی ت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى يُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ حِيْنَ اَنْزَلَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِىْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ اَنْ ذٰلِكَ تَامًّا قَالَ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَوَفّٰى كُلَّ مَنْ كَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ فَيَبْقٰى مَنْ لَا خَيْرَ فِيْهِ فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى دِيْنِ اٰبَائِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین جاتی رہی کی رات اور دن یعنی فانی نہین ہوگی دنیا یہانتک کہ پوجی جاوین لات و عزی کہ نام دو بتون مشہور کی ہین لات نام بت قبیلہ بنی ثقیف کا ہی اور عزی نام بت غطفان اور سلیم کا پس کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق تہی مین البتہ گمان کرتی جسوقت بہیجی اللہ تعالی نی یہہ آیہ کہ وہ خدا کہ بہیجا رسول اپنا ساتھہ ہدایت کی اور دین درست کی تا غالب کری اوسکو سب دینون پر

اگرچہ ناخوش رکھین اوسکو مشرک ف چونکہ مدلول اس آیۃ کا یہہ ہی کہ سب دین باطل ہون اور بت پرستی زائل ہو اور دین اسلام سب پر غالب ہو پس مین گمان کرتی ہی بلکہ یقینا جانتی تہی ت کہ بت پرستی تمام ہونیوالی ہی اور زائل ہونیوالی اور نہین ہونی کی بعد اسکی کبہی اور جب آپ یہہ خبر دیتی ہین فرمایا آنحضرت نی تحقیق شان یہہ ہی کہ ہوگا اس سی یعنی بعض اوسچیز سی کہ ذکر کی گئی یعنی تمام ہونا دین کا اور نقصان کفر کا ایک مدت تک کہ جاہا ہی خدا تعالی نی اور بیان کیا اوسکو ساتہہ قول اپنی کی پہر بہیجی گا خدا تعالی ایک ہوا خوشبودار پس مارا جاویگا ہر وہ شخص کہ اوسکی دلمین ہو مقدار دانہ رائی کی ایمان سی پس باقی رہی گا وہ شخص کہ نہین ہے چنیکی اوسمین یعنی نہ اسلام اور نہ ایمان اور نہ قرآن اور نہج اور نہ تمام ارکان اور نہ علما پس مرتد ہونگی اور پہر جاوینگی طرف دین بابون اپنی کی نقل کی یہہ مسلمانی ف ح یعنی بحکمت الہی اخیر زمانہ مین کفر و بت پرستی ہوگی تا قیامت کہ محل ظہور قہر و جلال الہی کی ہی بدون پر قایم ہونہ نیکون پر وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَمْكُثُ اَرْبَعِيْنَ لَا اَدْرِيْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ عَامًا فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَاَنَّهٗ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَيَطْلُبُهٗ فَيُهْلِكُهٗ ثُمَّ يَمْكُثُ فِي النَّاسِ سَبْعَ سِنِيْنَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ رِيْحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقٰى عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ اَوْ اِيْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ حَتّٰى لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ دَخَلَ فِيْ كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَقْبِضَهٗ قَالَ فَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ فِيْ خِفَّةِ الطَّيْرِ وَاَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا وَلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ فَيَقُوْلُ اَلَا تَسْتَجِيْبُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ فَمَا تَاْمُرُنَا فَيَاْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْاَوْثَانِ وَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ دَارٌّ زَرْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَلَا يَسْمَعُهٗ اَحَدٌ اِلَّا اَصْغٰى لِيْتًا وَرَفَعَ لِيْتًا قَالَ وَاَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهٗ رَجُلٌ يَلُوْطُ حَوْضَ اِبِلِهٖ فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ اَوْ قَالَ يُنْزِلُ اللّٰهُ مَطَرًا كَاَنَّهُ الطَّلُّ فَيَنْبُتُ مِنْهُ اَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُوْنَ ثُمَّ يُقَالُ يٰاَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوْا اِلٰى رَبِّكُمْ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ ثُمَّ يُقَالُ اَخْرِجُوْا بَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ مِنْ كَمْ كَمْ فَيُقَالُ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ قَالَ فَذٰلِكَ يَوْمٌ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا وَذٰلِكَ يَوْمٌ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکلی گا دجال پس رہیگا چالیس عبد اللہ بن عمرو بن العاص کہتی ہین کہ نہین جانتا مین کہ مراد آنحضرت کی چالیس سی چالیس دن ہین یا چالیس مہینی یا چالیس برس ف ح پہلی معلوم ہو چکا کہ بعضی روایتون مین چالیس برس آئی ہین اور بعضی مین چالیس دن یا چالیس رات اور وجہ تطبیق کی یہی کی گئی ت پس بہیجی گا اللہ تعالی عیسی بن مریم کو گویا کہ وہ عروۃ بن مسعود ہین صورت و شکل مین پس ڈہونڈیگا عیسے دجال کو پس مارین گی اوسکو پہر ٹہہرین گی عیسی سات برس اسحال مین کہ نہوگی درمیان دو شخصونکی دشمنی ف یعنی سب لوگ اوپر صفت ایمان کامل اور طریقہ محمودی کی دوست ایک دوسری کی ہون گی لوگونمین اور ٹہہرنا عیسے کا سات برس بعد مارنی دجال کی ہوگا والا ہی معلوم ہو چکا ہی کہ مدت ٹہہرنے عیسے کی بیتالیس برس ہونگی ت پہر بہیجی گا اللہ ایک ہوا ٹہنڈی شام کی طرف سی پس نہین باقی رہیگا روی زمین پر کوئی کہ اوسکی دل مین مقدار ذرہ کی بہلائی سی ہی یا ایمان سی یہہ شک راوی ہی کہ من خیر کہا یا من ایمان مگر کہ نکال لی گی وہ ہوا روح اوسکی یہانتک کہ اگر کوئی تم مین سی گیا ہوگا اندر پہاڑ کی یعنی بالفرض والتقدیر تو البتہ داخل ہوگی وہ ہوا اوس پہاڑ مین اوس شخص پر یہانتک کہ قبض کریگی روح اوسکی کہا پس باقی رہین گی بدترین لوگ ہلکے پرندون اور گرانی درندون کی ف ح یعنی فسق و فساد اور قضای شہوت نفسانی مین ایسی سبک اور تیز رو ہونگی جیسی پرندی اور ظلم اور خونریزی فساد مین ایسی گران اور مستقر ہونگی جیسی درندی اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ خالی ہونگی علم و حلم سی بلکہ غالب ہوگی اونپر دست درازی اور غضب و حشت اور ہلاک کرنا اور قلت رحم ت نہ جانین گی وہ نیک بات کو اور نہ انکار کرین گی نامشروع سی پس صورت پکڑکی آویگا اوسطی اونکی شیطان پس کہیگا کیا

نہین شرم کرتی تم ف کہ فسق و فجور اور ظلم و فساد کرتی ہو اور یہہ مکر و تلبیس شیطان کا ہی کہ اس حیلہ ہی اوتکو بت پرستی کیطرف بلاوینگے پس کہینگے وہ شیطان کو کیا حکم کرتا ہی تو ہمکو اور مقصود تیرا کیا ہی اور کیا کام کرین ہم پس حکم کریگا اوتکو بت پوجنی کا ف یعنی ازراہ توسل کی کہ اللہ اوس سی راضی ہوگا جیسیکہ اللہ تعالی فی خبر دی کفار کی اعتقاد کی مالنعبدہم الا لیقربونا الی اللہ زلفی و یقولون ہولاء شفعاونا عند اللہ ت اور حال یہہ کہ وہ اس حالت مین بکثرت ہونگا رزق اونکا اچھی اور فراخ ہوگی معیشت اور زندگانی اونکی بہر ہونگا جاویگا صور مین اور قایم ہوگی قیامت پس نہین سنیگا آواز صور کی کوئی مگر کہ جہکاویگا گردن کی ایک طرف کو اور بلند کریگا دوسری طرف کو ف یعنی اوسکی دہشت سی لوگونکی دل بہٹ جاوینگی اور قوت جسمانی معطل و سست ہوجاینگی اور اڑاوسکا گردن مین پیدا ہوگا جیسیکہ دہشت مین ہوا کرتا ہی کہ سر ایک طرف کو جہک جاتا ہی پس اسمین ایک طرف جہکی ہوتی ہی اور ایک اونہی ت فرمایا آنحضرت نے پس اول جو سنیگا آواز صور کی وہ شخص ہوگا کہ پیتا اور درست کرتا ہوگا حوض اپنی اونٹونکا یعنی تا اونکو پانی پلاوی پس اثنا کار مین مرجاویگا وہ شخص اور مرجاوینگی لوگ عین کار و بار مین پہر بہیجیگا اللہ تعالی مینہ کو کہ یا کہ وہ شبنم ہی یعنی اوسکا سا پس اوگیگے بسبب اوسکی بدن لوگونکی کہ گل گئی ہون گی قبرون مین پہر ہونگا جاویگا صور مین دوبارہ یعنی بعد چالیس برس کی پس ناگہان وہ لوگ کہ زمین سی زندہ ہوئی ہونگی اوٹھہرین ہون گی اور دیکہینگے ہوں قیامت کو پہر کہا جاویگا لوگونکو ای لوگو آؤ طرف پروردگار اپنی کی اور کہا جاویگا فرشتونکو ٹھہراؤ انکہون لوگونکو اسلیکی یہہ پوچہی جاوینگے کردار سے اور حساب لیا جاویگا اونسی پس کہا جاویگا یعنی پروردگار تعالی فرماویگا فرشتونکو کہ نکالو ان لوگون مین سی لشکر آتش دوزخ کا یعنی وہ کہ بہیجی جاوینگے دوزخ کو پس کہا جاویگا یعنی فرشتی جناب عزت سی پوچہین گے کہ کتنون مین سی کتنی یعنی وہ جو دوزخ کو بہیجی جاوینگی کتنی لوگ ہونگی کتنون یعنی عدد و مقدار اونکی کیا ہی پس کہا جاویگا یعنی اللہ تعالی فرماویگا کہ نکالو دوزخ کی لی ہزار شخص مین سی نو سو ننیانوین ف ع ح اس سی معلوم ہوا کہ ہزار مین سی ایک بہشت کو جائیگا اور باقی سب دوزخ مین اور ظاہر ہی ہے کہ مراد انسی کفار ہین کہ جو ہمیشہ دوزخ مین رہین گی چنانچہ بیچ حدیث ابی سعید کی پہلی فصل باب الحشر کیمین آیا ہی کہ یہہ جماعت دوزخیون کی یاجوج و ماجوج سے ہونگی ت پس یہہ وقت وہ دن ہی کہ کریگا بچونکو بڈہا ف ع یہہ کنایہ ہی اوسدن کی درازی سی یا شدت و محنت سے کہ اوسدن مین ہوگی اسلیکی بڑہاپا غم و محنت مین جلدی پہنچتا ہی ت اور یہہ وہ دن ہی کہ پیدا کیا جاویگا اور کہولا جاویگا اوسمین امر عظیم سی اور محنت سخت سے ف ع کشف ساق کنایہ ہی خوف اور ہول اور شدت و محنت سے یہہ معنی مشہور ہین عرب مین اور اصل اسکی یہہ ہی کہ جو کوئی شدت و محنت مین پڑتا ہی اوسکی اہتمام مین اپنی پنڈلی سی اوٹہا لیتا ہی اور پنڈلی اوسکی اس سی کہل جاتی ہی اور کلام بیچ تفسیر اس آیۃ کریمہ کی بہت ہی لیکن اکثرون کی نزدیک تاویل یہی ہی کہ جو کہی گئی

وَذُكِرَ حَدِيثُ مُعَوِيَةَ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ فِي بَابِ التَّوْبَةِ اور ذکر کی گئی حدیث معاویہ کی کہ ابتدا اوسکی لا تنقطع الہجرۃ ہی بیچ باب توبہ کے

بَابُ النَّفْخِ فِي الصُّورِ

یعنی یہ باب ہے بیچ بیان ہونے کتنی صور کی ف صور پیش سے شاخ کہ اوسمین پہونکتی ہین اور مراد یہان وہ شاخ ہی کہ اسرافیل پہونکین گی اور وہ دو نفخی ہین ایک ہلاک کرنی کی یعنی زندون کی اور دوسرا زندہ کرنی مردون کی یعنی

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ قَالُوا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا قَالَ أَبَيْتُ قَالُوا أَرْبَعُونَ شَهْرًا قَالَ أَبَيْتُ قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ أَبَيْتُ ثُمَّ يُنْزِلُ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ قَالَ وَلَيْسَ مِنَ الْإِنْسَانِ شَيْءٌ لَا يَبْلَى إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ مِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ كُلُّ ابْنِ آدَمَ يَأْكُلُهُ التُّرَابُ إِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيهِ يُرَكَّبُ

بروایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی درمیان دونون نفخون کی یعنی نفخہ نار نی اور زندہ کرنی کی چالیس ہین پوچہا لوگون نی ای ابوہریرہ یا مدت مذکور چالیس دن کی ہی کہا ابوہریرہ نی نہین جانتا مین کہا لوگون نی ایا چالیس مہینی ہین کہا نہین جانتا مین کہا لوگون نی چالیس

برس ہین کہا نہین جانتا مین ف یعنی چونکہ انحضرت سی مجمل سنا ہی یعنی مفصل سنا اور اوسکو بہول گیا مین جزماً نہین کہہ سکتا کہ مراد کیا ہی اور اسمین مجمل ہی اور حدیث مین مفصل ہی کہ وہ چالیس برس ہین ت اور فرمایا انحضرت نی پہر اوتاریگا اللہ تعالی آسمان سی پانی پس اوگینگی اور پیدا ہونگی آدمی اور اور جاندار جیسیکہ اوگتا ہی اور پیدا ہوتا ہی سبزہ اور ترکاری فرمایا اور نہین ہی آدمی سی کوئی چیز کہ پرانی ہو یعنی تمام اعضا اور اجزا اوسکی پرانی اور کہنہ ہوجاتی ہین مگر ایک ہڈی اور نام اوسکا عجب الذنب ہی ف ساتھہ زیر عین اور جزم جیم اور زبر ذال اور نون کی اور وہ ہڈی نیچی ریڑہ کی درمیان دو سرین کی ہی اور عجم الذنب تبدیل میم سی ہی آیا ہی اور عجب اور عجم دونون بمعنی اصل کی اور جڑ کی ہی اور ذنب بمعنی دم کی اور یہہ ہڈی چونکہ وہان ہی اوسکا یہہ نام رکہا گیا ت اور اوس سے ہڈی ترکیب دیی جاویگی تمام اعضا مخلوقات کی قسم جاندار سی دن قیامت کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کیمین یون آیا ہی کہ فرمایا تمام بدن آدمی زاد کو کہاتی ہی مٹی مگر ایک ریڑہ کی ہڈی کو نہین کہاتی یعنی ساری ہڈی کو یا بعض کو کہ اوس سی پیدا کیا گیا ہی اول خلقت مین اور اوسمین ترکیب دیا جاویگا ف ع اور یہہ بیان اونکا ہی کہ جنکی جہان گلا کرتی ہین اسلیی کہ اللہ تعالی نی حرام کیا ہی زمین پر یہہ کہ کہاوی اجساد انبیا کی اور ایسہی جو کہ اونکی حکم مین ہین شہدا اور اولیا سی اور اونہین مین سی موذن ہین کہ جو اذان دیتی ہین پس یہہ اپنی قبرونمین زندہ ہین مانند زندون کے

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بخچہ مین لی لیگا اللہ تعالی زمین کو روز قیامت کی اور لپیٹیگا آسمان کو اپنی داہنی ہاتہہ مین ف ع ح شاید کہ مراد ان دونون سی بدل دینا اونکا ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات یا کنایہ ہی عظمت اور جلال اور کبریایی حق اور حقیر جانی افعال عظیمہ کے سی کہ اوہام خلق کے اوسکی مقابلہ مین حیران ہین اور تنبیہ ہی اسپر کہ خراب کرنا عالم کا اور اوٹہانا زمین و آسمان کا اوسکی قدرت کی آگی آسان ہی اور چونکہ آسمان کو شرف و عظمت سی نسبت زمین کے زیادہ ہی اوسکو تخصیص کیا ساتہہ داہنی ہاتہہ کی کہ اشرف بائین سی ہی پس قبض کریگا زمین کو اور لپیٹیگا آسمان کو اپنی داہنی ہاتہہ مین ت پہر فرماویگا اللہ تعالی کہ مین ہون بادشاہ یعنی نہین ہی بادشاہت مگر میری ہی اور مین شہنشاہ ہون کہان ہین بادشاہ کہ زمین مین دعوی بادشاہی کا کرتی تہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْوِي اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَاْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ ثُمَّ يَطْوِي الْاَرْضِيْنَ بِشِمَالِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ بِيَدِهِ الْاُخْرٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لپیٹیگا اللہ آسمانون کو دن قیامت کی پہر لیگا اونکو اپنی داہنی ہاتہہ مین پہر فرماویگا کہ مین ہون بادشاہ کہان ہین جبار یعنی ظالمین قہار کہان ہین تکبر کرنیوالی یعنی اپنی جاہ و مال و حشم پر پہر لپیٹیگا زمینون کو اپنی بائین ہاتہہ مین اور ایک روایت مین آیا ہی لپولیگا زمینونکو اپنی دوسری ہاتہہ مین پہر فرماویگا مین ہون بادشاہ کہان ہین جبار کہان ہین تکبر کرنیوالی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُوْدِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْاَرَضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْمَاءَ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ فَيَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا اللّٰهُ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا مِمَّا قَالَ الْحَبْرُ تَصْدِيْقًا لَهٗ ثُمَّ قَرَاَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا آیا ایک عالم یہود یونمین سی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ای محمد تحقیق خدا تعالی نگاہ رکہی گا آسمانونکو روز قیامت کے ایک انگلی پر اور زمینونکو ایک انگلی پر اور پہاڑونکو اور درختون کو ایک انگلی پر اور پانی کو اور خاک نمناک کو یعنی پانی کی تہی کی تری کو ایک انگلی پر اور باقی مخلوق کو

ایک اونگلی پر پہر ہلاویگا اونگلیونکو اور فرماویگا مین ہون بادشاہ مین ہون خداف ح یہہ تمام کنایہ اور تمثیل اور تصویر غلبہ قدرت اور عظمت الہی جل شانہ کی ہی اور جزا معنی ہاتہہ اور اونگلی اور ہتھانی کی منظور و ملحوظ نہین روشن کلام عرب کی یہہ ہی کہ جب کیکو وصف کیا چاہتی ہین جود و کرم کر تو کہتی ہین کہ دونون ہاتہہ اوسکی فراخ و کشادہ ہین اگرچہ اوسکی ہاتہہ نہون کہ دونون ہاتہہ نہون یا اول پیدائش سی بی ہاتہہ پیدا کیا گیا ہو یا کیسکو سلطنت و ملک رانی کر وصف کیا چاہتی ہین تو کہتی ہین کہ فلانا تخت پر بیٹہا اگرچہ اوسکی لیی تخت نہوا اور بیٹہنی کی چیز کچہہ نہوا اور یہہ راہ خوب ہے بیچ فہم متشابہات قرآن و حدیث کی لیی اس سے کہ تاویل کرین اور کہین کہ مراد ہاتہہ سی یہہ ہی اور تخت سی یہہ فاہم اور اسلیی تعجب کیا آنحضرت نی یہودی کی گفتگو سی اور تصدیق کیا اوسکو جیسیکہ کہات پس ہنسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم از راہ تعجب کرنی کی اوپر سی کہ کہا اوس عالم یہودیون کی نی واسطی سچا کرنی اوسکی کی یعنی تعجب کرنا آنحضرت کا نسبت بتکذیب عالم مذکور کی تہا بلکہ بسبب اوسکی تصدیق اور راست کو جانی اوسکی کی تہا پہر پڑہی آنحضرت نی یہہ آیہ اور نہ قدر جانی اللہ تعالی کی مشرکون نی حق قدر جانتی اوسکی کی یعنی نہ پہچانا اوسکو جیسا کہ پہچانا چاہیی اور نہ تعظیم کی اوسکی جیسیکہ تعظیم کرنی چاہیی اور نہ پوجا اوسکو جیسا کہ پوجنا چاہیی اور ساری زمین اوسکی قبضہ قدرت مین ہوگی دن قیامت کی اور آسمان لپٹی ہوئی ہونگی اوسکی داہنی ہاتہہ مین پاک ہی اللہ تعالی اور بزرگ ہی وہ اوپر سی کہ شریک کی نی ہین شرک اوسکو یعنی بت وغیرہ کو اور جو کچہہ کہ یہود ی نی کہا تفسیر و تفصیل اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ فَأَيْنَ يَكُونُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَى الصِّرَاطِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ کہا پوچہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مضمون اس آیتکی یہ ہی وسدن کہ تبدیل کریگا زمین اور پیدا کیجاویگی اوسکی بدلہ مین اور زمین اور تبدیل کیی جاوینگی اور پیدا کیی جاوینگی آسمان یعنی روز قیامت کے پس کہان ہونگی لوگ وسدن فرمایا آنحضرت نی لوگ وسدن پل صراط پر ہونگی ف ح مراد صراط سی معہود ہی یا ہر صراط کہ ہو اور اصل صراط یعنی راہ کی ہی اور تبدیل زمین سی کیا مراد ہی اسمین اختلاف ہی کہا صاحب کواشی نی کہ وہ بدلی جاوی گی ساتہہ روٹی سفید کی پس کہاوینگے اوسکو مؤمن اپنی قدمون کی نیچی سی یہانتک کہ فراغت ہو حساب سی چنانچہ موید اسکی حدیث اول بالحشر کی ہی اور تبدیل آسمان ساتہہ جہرجانی ستارون اوسکی کی اور کسوف آفتاب اور خسوف چاند اوسکی کی ہی اور طیبی نی کہا تبدیل دو طرح کی ہوتی ہی ایک تبدیل ذات مین جیسیکہ کہین تبدیل کیا یعنی درہم کو دینار و نسی یعنی درہم کی بدلی دینار مین لین یعنی اور دوسری تبدیل صفات مین ہی جیسیکہ کہین تبدیل کیا یعنی حلقہ کو خاتم سی یعنی چہلہ کو پہلا کر شکل انگوٹہی کے بنایا پس ذات ایک سی اور ہیئت اور ہوئی پس تبدیل زمین و آسمان کی ساتہہ اور زمین و آسمان کی دونون احتمال رکہتی ہی اور آثار و اخبار بیچ تبدیل صفات کی اکثر ہین ابن عباس نی فرمایا کہ زمین یہی زمین ہوگی تغیر اسکی صفات مین ہوگی ابو ہریرہ نی کہا کہ فراخ کرینگی زمین کو ایسا کہ کچہہ بلندی و پستی اسمین نہی اور پروردگار تعالی قادر ہی کہ زمین و آسمان اور پیدا کر دی جیسیکہ بعضی آثار و اخبار اسپر بہی دلالت کرتی ہین امیر المومنین علی رضی سی آیا ہی کہ ایک زمین پیدا کرینگے چاندی سی اور آسمان سونی سی اور ابن مسعود سی آیا ہی کہ زمین پیدا کرینگی سفید و پاکیزہ کہ اوسپر کسی نی گناہ نکیا ہوگا اور ظاہر تبدیل سی تغیر ذات کا ہے جیسے کہ دلالت کرتا ہی اوسپر سوال و جواب حضرت عائشہ کا اور آنحضرت کا اور نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سورج اور چاند لپٹی جاوینگے دن قیامت کی ف ح یعنی اوتہا کر گوشہ مین ڈال دی جاوین گی جیسیکہ کپڑی کو لپیٹ کر گوشہ مین ڈالدیتی ہین بالپیٹی جاوینگی روشنی اونکی اور جاتی رہیگی پہیلا رہنا اونکی روشنی کی عالم سے نقل کی یہہ بخاری نی الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسرے عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْعَمُ وَصَاحِبُ الصُّورِ قَدِ الْتَقَمَهُ وَأَصْغَى سَمْعَهُ وَحَنَى جَبْهَتَهُ يَنْتَظِرُ مَتَى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تَأْمُرُنَا قَالَ قُولُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نی کہ کیونکر چین سی اور خوش رہونگین حالانکہ صاحب صور کہ اسرافیل ہین رکہی ہوی ہین ایک طرف صور کی اپنی مونہہ مین پہونکنی کے لیی اور جہکائی ہوئی ہی کان اپنا کان لگا رہا ہی جناب حق مین کہ جب فرماوی پہونکنی کو اوسیوقت پہونکون اور جہکا رہا ہی پیشانی اپنی یعنی جبہہ عادت ہی نرسنگا بجانیوالونکی یعنی طیار ہو رہا ہی بجانی کی لیی منتظر ہی کہ کب حکم کیا جاوی صور پہونکنی کا پس کہا صحابہ نی یارسول اللہ جب حال یہ ہو کہ تو کیا فرماتی ہین آپ ہمکو یعنی پڑہنی کی لیی اب اور اوسوقت یا مطلق وقت سختیونکی فرمایا کہو کافی ہی ہمکو اللہ اور اچہا ہی کارساز وہ ف ع یعنی التجا درگاہ حق مین لیجاوے اور اوسکی فضل وکرم پر بہروسا کرو وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ایسا کلمہ ہی کہ جب سختی اور محنت وخوف پیش آوی تو اوسکو پڑہین تا اوس سی سلامت رہین چنانچہ حضرت ابراہیم نی اوسکو آگ مین ڈالے جانی کی وقت پڑہا اور ہماری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بہی جسوقت کہ منافقون نی ایک لڑائی مین کہا ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوہم ت نقل کی یہہ ترمذی نی وعن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الصور قرن ینفخ فیہ رواہ الترمذی وابو داود والدارمی اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا صور ایک سنگ ہی کہ پہونکا جاویگا اوسمین ف ع یعنی اسرافیل پہونکین گی دو بار اور کہا بعضون نی کہ گول ہی سر صور کا مانند عرض آسمانون کی اور زمین کی الفصل الثالث فصل تیسری عن ابن عباس قال فی قولہ تعالی فاذا نقر فی الناقور الصور قال والراجفۃ النفخۃ الاولی والرادفۃ الثانیۃ رواہ البخاری فی ترجمۃ باب کہا ابن عباس نی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی فاذا نقر فی الناقور کہ مراد ناقور سی صور ہی اور معنی آیت کی یہہ ہین کہ جب پہونکا جاویگا صور مین پس وہ دن سخت ہی کافرون پر کہا ابن عباس نی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی یوم ترجف الراجفۃ تتبعہا الرادفۃ یعنی اوسدن کہ ہلی گا راجفہ یعنی آوہگا اوسکی رادفہ کہ مراد راجفہ سی نفخہ پہلا ہی کہ زمین وپہاڑ اوس سی ہل جاوینگی اور حرکت مین آوین گی مشتق رجف سی بمعنی ہلنی اور لرزی مین پڑنی کی اور مراد رادفہ سی نفخہ دوسرا ہی کہ پہلے نفخہ کی پیچہی پہنچی گا مشتق ردف سی بمعنی ایک چیز کی پیچہی پہنچی کی نقل کی یہہ بخاری نی ترجمۃ الباب مین وعن ابی سعید قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب الصور وقال عن یمینہ جبرئیل وعن یسارہ میکائیل اور روایت ہی ابو سعید سی کہ کہا ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی صور پہونکنی والیکا یعنی اسرافیل کا اور فرمایا کہ داہنی طرف اوسکی جبرئیل ہون گی اور بائیں طرف اوسکی میکائیل یعنی صور پہونکنی کی وقت وعن ابی رزین العقیلی قال قلت یا رسول اللہ کیف یعید اللہ الخلق وما آیۃ ذلک فی خلقہ قال اما مررت بوادی قومک جدبا ثم مررت بہ یہتز خضرا قلت نعم قال فتلک آیۃ اللہ فی خلقہ کذلک یحیی اللہ الموتی رواہما رزین اور روایت ہی ابی رزین سی کی کہا میں یارسول اللہ کیونکر اور زندہ کریگا اللہ تعالے خلق کو یعنی بعد بوسیدہ اور خاک ہونی کی اور کیا ہی نشانی اوسکی بیچ خلق اوسکی کی کہ اوس سی اوس پر دلیل پکڑین فرمایا آنحضرت نی کیا نہین گذرا ہی تو بیچ جنگل قوم اپنی کی وقت قحط اور خشکی منہ کی کہ کچہہ سبزہ ونان نہین ہوتا پہر گذرتا ہی تو اوس جنگل پر اسحال مین کہ ہلتا ہی یعنی لہلہاتا ہی سبزہ کہا میں ہان فرمایا آنحضرت نی پس یہہ نشانی قدرت الہی کی ہی اوسکی مخلوق مین اسیطرح اللہ تعالی زندہ کریگا موتی کو نقل کین یہہ دونون حدیثین رزین نی باب الحشر اب ہی بیان حشر کی ف ح حشر کی معنی ہین ہانکنا اور جمع کرنا اور اسی سبب سی یوم الحشر روز قیامت کو کہتی ہین کہ مردی قبرون سی زندہ کرکر نکالی جاوین گی اور جمع کیی جاوین گی اوسجگہہ کہ اوسکو محشر کہتی ہین اور حشر دو ہونگے ایک بعد قیامت کے معنی ذکر کیی گیی کی اور دوسرے پہلے قیامت کی اوسکی نشانیون سی جیسیکہ حدیث مین آیا ہی کہ ایک آگ مشرق کی طرف سی پیدا ہوگی کہ لوگونکو محشر یعنی زمین شام مین ہانک کر لیجاویگی جیسیکہ گذرا اور یہان مراد معنی اول ہین اور بعضی حدیثین آئینگی کہ محتمل دونون معنی کو ہین علماء نی دونون احتمال کہی اور اختلاف کیا اوظاہر وہی اول ہی

الفصل الاول فصل پہلی **عن** سہل بن سعد **قال** قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **یحشر** الناس یوم القیمۃ **علی** ارض بیضاء عفراء **کقرصۃ** النقی **لیس فیہا** علم لاحد **متفق علیہ** روایت ہی سہل بن سعد سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جمع کیی جاوین گی لوگ روز قیامت کی زمین سفید پر کہ بہت سفید نہین ہوگی بلکہ مائل بسرخی مانند چنی ہوی آٹی کی روٹی کی یعنی رنگ مین اور گلائی مین نہ مقدار مین نہین ہوگا اوسمین نشان واسطی کسیکی یعنی مکان عمارت کسیکی نہین ہوگی چٹیل میدان ہوگا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی سعید الخدری **قال** قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **تکون** الارض یوم القیمۃ **خبزۃ** واحدۃ **یتکفأہا** الجبار بیدہ کما **یتکفأ** احدکم **خبزتہ** فی السفر **نزلا** لاہل الجنۃ فاتی رجل من الیہود فقال بارک الرحمن علیک یا ابا القاسم الا اخبرک بنزل اہل الجنۃ یوم القیمۃ قال بلی قال تکون الارض خبزۃ واحدۃ کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنظر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الینا ثم ضحک حتی بدت نواجذہ ثم قال الا اخبرک بادامہم بالام والنون قالوا وما ہذا قال ثور ونون یاکل من زائدۃ کبدہما سبعون الفا **متفق علیہ**

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہوگی زمین دن قیامت کی ایک روٹی الٹ پلٹ کریگا اوسکو جبار تعالی اپنی ہاتہہ مین **ف** رح جیسی کہ عادت ہی کہ روٹی کو ایک ہاتہہ سی دوسری ہاتہہ مین پہیر پہیر کرتی ہین یعنی گہرتی ہین تو گول اور باریک اور برابر ہو پہیر گرم پہوہل مین ڈال دیتی ہین تا پختہ ہو **ت** جیسی کہ اولٹ پلٹ کرتا ہی ایک تمہارا اپنی روٹی کو سفر مین یعنی جلدی سی پکاتا ہی درحالیکہ وہ روٹی مہمانی ہوگی **ف** ع جانا چاہیی کہ ظاہر حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ زمین روٹی ہوجائیگی اوطعام بہشتیونکی ہوگی اول ہی بہشت مین جانیکی وقت کہا دین گی پس بعضون نی توظاہر ہی پر حمل کیا ہی اور کہا کہ کچہہ مستبعد نہین ہی قدرت حق تعالی سی وہ قادر ہی کہ زمین کو روٹی کردی اور بہشتیونکی کہانیکو دے اور اولی یہی ہی کہ اسکو ظاہر پر حمل کرین اور بعضون نے اور کچہہ تاویل کی ہی بخوف درازگی کی نہین لکہا **ت** بعد فرمانی آنحضرتؐ کی اسحدیث کو آیا ایک شخص قوم یہود سی اور کہا کہ برکت دیگی خدای مہربان آپ پر ای ابوالقاسم کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ مہمانی بہشتیون کی یعنی وہ کہانا کہ اول اونکی آگی لاوین گی روز قیامت کی فرمایا آنحضرتؐ نے ہان خبر دی کہا یہودی نی ہوگی زمین ایک روٹی جیسا کہ فرمایا تہا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی پس کہا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی طرف ہماری یعنی ازراہ تعجب در آگاہ کرینگی پہر ہنسی آنحضرتؐ **ف** رح یعنی بسبب موافق ہونی خبر یہودی کے کہ توریۃ سی خبر دیتے اوسنی اور بسبب حاصل ہونے زیادتی یقین اور قوت ایمان صحابہ کی آنحضرتؐ کی خبر سی اور ہنسی آنحضرتؐ مبالغہ سی یہانتک **ت** کہ ظاہر ہوئین کچلیان آنحضرتؐ کی پہر کہا اوس یہودی نے کیا نہ خبر دونگی تمکو ساتہہ سالن اہل جنت کے کہ جسی روٹی لگا کر کہائین گی وہ بالام اور نون **ف** رح بالام با موحدہ اور تخفیف لام سی اور چونکہ بالام لفظ عبرانی تہا صحابہ معنی اوسکی نہ سمجہے **ت** کہا اونہون نی اور کیا ہی یہہ یعنی معنی اسکی کہ ذکر کیا تونی کہا بیل اور مچہلی کہاوین گی اونکی گوشت کی ٹکڑی سی کہ جگر بڑہ رہا ہی ستر ہزار آدمی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** رح یہہ وہ جماعت ہی کہ بی حساب بہشت مین جائیگی اور مہینہ اونکی چودہوین رات کی چاند سی ہوگی اور ہوسکتا ہی کہ مراد مبالغہ اور کثرت ہو نہ عدد مخصوص اور زائدہ کبد ایک ٹکڑا جدا ہی ملا ہوا جگر سی اور وہ خوشتر اور گوارا تر ہی اور ہوسکتا ہی کہ بیان معنی بالام کا آنحضرتؐ سی جبکہ صحابہ معنی اوسکی نہ سمجہے اور پوچہا آنحضرتؐ نی پہلی اسکی کہ یہودی بیان کری بوحی الہی بیان کیا **وعن** ابی ہریرۃ **قال** قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **یحشر** الناس علی ثلث طرائق راغبین راہبین واثنان علی بعیر وثلثۃ علی بعیر وعشرۃ علی بعیر **وتحشر** بقیتہم النار **تقیل** معہم حیث قالوا **وتبیت** معہم حیث باتوا **وتصبح** معہم حیث اصبحوا **وتمسی** معہم حیث امسوا **متفق علیہ**

اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جمع کیی جاوینگے لوگ یعنی بعد بعثت کے

اوپر تین فرقون اور قسمون کی ف ع سوار ایک قسم پر ہین اون تین مین سی اور باقی شامل ہین دو فرقون اخیرہ کو اور وہ دونون پیادہ چلنی والی ہین اور منہ پر چلنی والی جیسکہ آتا ہی دوسری فصل مین ت ایک فرقہ رغبت کرنیوالا یعنی بہشت مین اور فضل و رحمت اللہ تعالی کی مگین لاخوف علیہم لاہم یحزنون صفت اونکی ہی اور فرقہ دوسرا ڈرنیوالا ف ع یعنی آگ دوزخ سی اور وہ وہ ہین کہ ڈرتی ہین ولیکن اجتناب کرتی ہین اوس سی اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ طاعت اللہ کی امید پر اولی ہی عبادت اوسکی سی خوف پر ت حال آنکہ دو شخص ایک اونٹ پر ہونگی اور تین شخص ایک اونٹ پر اور چار شخص ایک اونٹ پر اور دس آدمی ہونگی ایک اونٹ پر ف یعنی بقدر مراتب اپنی کی استراحت ہاوین کی اپنی سواریون پر اور باقی چلتی ہونگی اپنی قدمون پر اور یہہ اعداد تفصیل مراتب اون دونون قسمونکی ہی بر سبیل کنایہ اور تمثیل کی پس جسکا مرتبہ عالی تر ہوگا شرکت اوسمین کمتر اور سرعت اور سبقت اوسکے زیادہ تر ہوگی اور وہ اعداد کہ درمیان چار اور دس کی ہین ذکر کیی قیاس پر چھوڑی اور ہونا کتنی کتنی شخصونکا اونٹ پر یا تو بطور اجتماع کی ہو یا بطریق تناوب کے کہ ہر ایک نوبت بنوبت سوار ہوگا اور ایکا ہونا اونٹ پر ذکر نہ کیا اسلیے کہ وہ مرتبہ مقرر بونکا ہی قسم انبیا اور رسولون سی اور مقصود ذکر کرنا احوال اکثر امیون کا ہی ت اور جمع کریگی باقی لوگونکو وہ آگ قیلولہ کری گی آگ یعنی اونکی ساتہہ رہی گی جہان وہ رہین گی اور استراحت کرینگی اور رات گذاری گی آگ ساتہہ اونکی جہان رات گذارین گی اور صبح کری گی آگ ساتہہ اونکی جہان صبح کرینگی وہ اور شام کریگی آگ ساتہہ اونکی جہان شام کرین گی ف ح یہہ بیان تیسری فرقہ کا ہی کہ آگ ہر وقت ساتہہ رہی گی اونکی جدا نہین ہونی کی اور شارحون کو اختلاف ہی اسمین کہ یہہ حشر روز قیامت کا ہی بعد اوٹہنی مردونکی گور سی یا پہلی اوسکی ہی علامات قیامت سی کہ جاوین گی محشر کی طرف کہ زمین شام کی ہی اور اول ظاہر و صواب تر ہی واللہ اعلم نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ وَأَوَّلُ مَنْ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ وَإِنَّ أُنَاسًا مِنْ أَصْحَابِي يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ أُصَيْحَابِي أُصَيْحَابِي فَيُقَالُ إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ اور روایت ہی ابن عباس سے اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق تم جمع کیی جاوگی اور اوہٹائی جاوگی ننگی پانونگی برن بی ختنہ ف اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ جب مردی قبرون سی اوہٹہین گی تو تمام اجزا بدن کی بدستور بجاوین گی اسلیی کہ جب جوہر یعنی سرکا کہ واجب الازالہ تہا دنیا مین بدستور ہو جاویگا تو اور اجزا بال و ناخن وغیرہ بطریق اولی پیدا ہونگی اور یہہ دلالت کرتا ہی اوپر کمال متعلق ہونی علم اللہ تعالی کی تمام کلیات اور جزئیات کی اور اوپر کمال قدرت اللہ تعالی کی بہ نسبت اشیاء ممکنات کی ت پہر پڑہی حضرت نی یعنی ازالہ اشتباہ و اعتقاد کی یہہ آیۃ جیساکہ پیدا کیا ہمنی اونکو اول پیدائش مین یعنی ماں کی پیٹون سی ننگی پاون ننگی بدن بی ختنہ ویساہی پہر پیدا کرنگا لیس گی ہم قبرون سی دن قیامت کی وعدہ لازم ہی یہہ پیدا کرنا ہمپر بلاشبہ ہم کرنیوالی یعنی اوس چیز کو کہ وعدہ کیا ہی ہمنی اوسکا اور فرمایا آنحضرت نی اور اول اون شخصون کی کہ پہنائی جاوین گی کپڑی روز قیامت کی ابراہیم ہین ف ع اسلیی کہ اول اون شخصونکی ہین کہ فقرا کو پہناتی ہین یا اسلیی کہ اول راہ خدا مین یہہ ننگی کیی گئی ہین اگر مین دانے کی لیی پس اس فضیلت سے اس وجہ کر دلیل نہین ہو سکتی ہی اوپر افضل ہونے اونکی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور تحقیق یہہ اعزاز اکرام اونکا ہی بعلاقہ باپ ہونی آنحضرت کے علاوہ اسکے کہ بعضے روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت بہی ساتہہ کپڑونکی کہ دفن کیی گئی ہین اون مین اوہٹہین گے اور اولیت ابراہیم کی احتمال ہی یہہ کہ ہو حقیقی یا اضافی واللہ سبحانہ اعلم پہر دیکہی مبنی حدیث جامع صغیر مین انا اول من تنشق عنہ الارض فاکسی حلۃ من حلل الجنۃ ثم اقوم عن یمین العرش لیس احد من الخلایق یقوم ذلک المقام غیری رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ ت اور تحقیق کتنی ایک آدمی میرے صحابیون مین سی پکڑی جاوین گی اور لیجائی جاوین گی بائین اتہہ کی طرف یعنی دوزخ کو کہ دوزخ اوسکے ہوگی پس کہونگا

ہین یعنی بطریق تحیر اور بقصد خلاص کروانی اونکی کی کہ یہہ اصحاب میری ہین اور میری اصحاب کو لیی جاتی ہو پس فرماویگا اللہ تعالی تحقیق یہہ ہمیشہ رہی برگشتہ دین سی اور پھرنیوالی اپنی ایڑیونپر اوسوقت سی کہ جدا ہوا تو اونسی پس کہونگا مین جیساکہ کہا بندہ صالح نی یعنی عیسی عنی اور تہا ہین اونپر گواہ اور واقف اونکی احوال کا جب تک کہ تہا مین درمیان اونکی اس کلمہ تک کہ آخر آیہ ہی العزیز الحکیم ف اور مضمون تمام آیہ کا یہہ ہی کہ عیسی نے کہا کہ جب تک مین ہین اونمین تہا اونکی حال پر واقف تہا اور نچھوڑا مینی کہ کفر کرین اور سوائی حق کی کہین اور جب اوٹہایا تو نی مجکو اونمین سی تہا تو نگہبان اونکی حال پر اور تو ہر چیز پر شاہد وحاضر ہی اگر عذاب کرے تو اونکو اور گر فتار کرے تو اونکو اونکی کہ تو ت پر بندی تیری ہین جو کچہہ چاہی تو کری تو کوئی نہین کہسکتا کہ کیون کرتا ہی تو اور اگر بخشی تو اونکو اور درگذر کری اونکی عذاب سے تو غالب وحکیم ہے اور مراد اصحاب سے خواص اصحاب نہین ہین اسلیی کہ ہمکو یقینا معلوم ہے کہ کوئی اونمین سی بعد انحضرت کی مرتد نہین ہوا بلکہ مراد اونسی وہ اوجہت اعراب ہین کہ اسلام لائی تہی حضرت کی زمانہ مین اور پھر مرتد ہوگئی مانند اتباع مسیلمہ کذاب اور اسود اور مانند اونکی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيْعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ الْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت سے عائشہ سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی حشر کیی جاوین گی لوگ دن قیامت کی ننگی بافون ننگی بدن بی ختنہ کہا مینی یعنی عائشہ نی یا رسول اللہ کیا مرد وعورۃ سب بہی کا بعض اونکا طرف بعض کے یعنی مرد عورت ننگا دیکہینگے مردون اور عورتون کو پس اونکی ننگا جمع ہونی مین کیا حکمت ہے پس فرمایا انحضرت نی اسی عائشہ کا اوسدن مین سخت تر ہی اس سی کہ نگاہ کرین بعضی بعضون کو یعنی کہان فرصت وشعور ہوگا اسکا کہ کوئی کسیکو نگاہ کرسکی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی لکل امرئ منہم یومئذ شان یغنیہ نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَلَيْسَ الَّذِيْ اَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق ایک شخص نی کہا ای نبی اللہ کی کیونکر حشر کیا جاوے گا کافر اپنی منہہ پر دن قیامت کی یعنی کیونکر ممکن ہوگا منہہ کی بل چلنا فرمایا انحضرت نی کیا نہین ہی شان یہہ کہ جسنی چلایا اوسکو دونون پانون پر دنیا مین قادر ہی چلانے اوسکی پر منہہ کی بل دن قیامت کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْقٰى اِبْرٰهِيْمُ اَبَاهُ اٰزَرَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وَجْهِ اٰزَرَ قَتَرَةٌ وَّغَبَرَةٌ فَيَقُوْلُ لَهٗ اِبْرٰهِيْمُ اَلَمْ اَقُلْ لَكَ لَا تَعْصِنِيْ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَبُوْهُ فَالْيَوْمَ لَا اَعْصِيْكَ فَيَقُوْلُ اِبْرٰهِيْمُ يَا رَبِّ اِنَّكَ وَعَدْتَّنِيْ اَنْ لَّا تُخْزِيَنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ فَاَيُّ خِزْيٍ اَخْزٰى مِنْ اَبِيْ الْاَبْعَدِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنِّيْ حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ يُقَالُ يَا اِبْرٰهِيْمُ اُنْظُرْ مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ فَيَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ بِذِيْخٍ مُتَلَطِّخٍ فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهٖ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کہا ملاقات کریگا ابراہیم اپنی باپ آزر سی دن قیامت کی اسحال مین کہ آزر کی چہرہ پر سیاہی ہوگی یعنی بسبب جرم کفر کی اور غبار ہوگا پس کہیگا اوسکو ابراہیم کیا نہین کہتا تہا مین تجکو کہ نافرمانی نکر میری یعنی اوپر خبر دون تجکو حقتعالی کی طرف سی پس کہیگا ابراہیم سی باپ اونکا پس آجکی دن نافرمانی نکرون گا تمہاری یعنی شفاعت کرو میری پس کہینگے ابراہیم ای پروردگار میری تحقیق تونی وعدہ کیا تہا مجسی کہ نہ رسوا کریگا مجکو اوسدن کہ اوٹہائی جاوین گی لوگ پس کونسی رسوائی سخت تر اور زیادہ تر ہوگی میری باپ کی رسوائی سی کہ بہت دور ہی اللہ کی رحمت سے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق مینی حرام کی بہشت کافرون پر یعنی التماس اونکی مغفرت کی آج مقبول نہین کیا یہہ کافر ہے پھر کہا جاویگا ابراہیم کو کہ نگاہ کر کہ کیا پیش تری پانون کی نیچی پس دیکہینگے ابراہیم نی پانونکی نیچی پس ناگہان آلودہ مٹی وگوبر مین پس پکڑی جاوینگے پانون اوسکی اور ڈالا جاویگا آگ دوزخ مین نقل کی یہہ بخاری نی ف آزر کے ایسی خوار صورت اسلیی بن جاوی کی تا محبت پدری ابراہیم سی جاتی رہے

اور کہا ہی علمانی اگرچہ ابراہیم نی آزر سی تبری کی تہی او بیزار ہوئی تہی دنیا مین ولیکن جب روز قیامت کی اوسکو دیکہینگی تو مہر پدری دامن گیر اوسکی ہوگی اور اوسکی لیے مغفرت چاہین گی شاید قبول ہو اور جب قبول نہوگی اور مسخ ہوا دیکہینگے ناامید ہونگی اور بیزاری ابدی کرینگی اور بعضون نی کہا کہ ابراہیم کو یقین نہین تہا کہ آزر کفر پر مرا اوسطی جواز اسکی کہ ایمان لائی ہون خفیہ اور اونکو اطلاع نہوی ہو اور بیزاری اونکی اوس سے بحکم ظاہر ہو جب روز قیامت کی یقین ہوگا کہ کفر سی گیا تہا تو بیزاری ابدی ہوگی اونکو واللہ اعلم **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْاَرْضِ سَبْعِيْنَ ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ اَذَانَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پسینا گرائین گی لوگ دن قیامت کی یعنی ابتدا امر مین یہانتک کہ جاویگا پسینا اونکا زمین مین ستر گز اور بلگام کریگا عرق اونکو یعنی پہنچیگا اونکی دہانون تک مانند لگام کی اور بازرکہی گا اونکو کلام سی یہانتک کہ پہنچی گا اونکی کانون تک **ف** لوگ یعنی سب لوگ اور جن بطریق اولی پسینا گرائینگی پس نہ ذکر کرنا اونکا قبیلہ انکتفا سی ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ انبیا اور اولیا مستثنی ہین النسی اور یہانعرق کا بسبب کثرت ہولون کی اور حاصل ہونی حیا اور خجالت اور ندامت اور ملامت اور کثرت حرارت آفتاب اور آگ کی ہوگا اور بلگام کریگا آگی آہی کہ لوگ مختلف ہونگی اپنی احوال مین بحسب مراتب اعمال اپنی کی نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنِ الْمِقْدَادِ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيْلٍ فَيَكُوْنُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُمُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ اِلٰى فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی مقداد سی کہ کہا سنا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نزدیک کیا جاوی گا آفتاب روز قیامت کی خلق سی یہانتک کہ ہوگا آفتاب از روی مقدار ایک کوس کی اور بعضون نی کہا کہ مقدار سرمہ کی سلائی کی یعنی نہایت قریب ہوگا پس ہونگی لوگ بقدر اپنی عملون کی پسینہ مین پس بعضی اونمین سے وہ ہونگی کہ ہوگا پسینا اونکی ٹخنون تک **ف** اور یہہ لوگ وہ ہونگی کہ عمل اونکی بہت اچہے خوبتر ہین اور ایسی قیاس پر اورونکو سمجہنا چاہیی کہ جسکی جتنی اعمال نیک کم اور بد زیادہ ہونگی اوتنا ہین پسینا زیادہ **گا** اور بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ ہوگا عرق اونکی گھٹنون تک اور بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ ہوگا عرق اونکی کمر تک اور بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ بلگام کریگا عرق اونکو یعنی دہانی تک پہنچی گا بلکہ اندر دہانی کی آجائیگا اور اشارہ کیا آنحضرت نی اپنی دست مبارک سی اپنی دہانہ مبارک کی طرف نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کہا ابن ملک نی کہ اگر کہی تو کہ جب عرق مانند دریا کی بعضون کی دہانہ تک پہنچیگا تو کیونکر پہنچیگا دوسری ٹخنون تک جواب اسکا یہہ دینگی ہم کہ تہانب رکہیگا اللہ تعالی عرق ہر انسان کا موافق عمل اوسکی کی پس نہین پہنچیگا اوسکی غیر کی طرف کچہ جیسی کہ تہانب رکہا جاری ہوا دریا کا موسی علیہ السلام کی لیی کہتا ہونمین کہ یہہ جواب معتمد ہی اسلیی کہ تمام امور آخرۃ کی بحسب خرق عادت کی ہونگی نہین دیکہتا تو کہ دو شخص ایک قبر مین ہوتی ہین ایک کو اونمین سی عذاب ہوتا ہی اور دوسرا چین مین اور ایک دوسری کا حال نہین جانتا اور نظیر اسکی دنیا مین یہہ ہی کہ دو شخص سوتی خواب مختلف دیکہتی ہین ایک غمگین ہوتا ہی اور دوسرا خوش بلکہ ایک مکان مین دو شخص بیٹہی ہوتی ہین ایک صحت مین ہی اور دوسرا درد و مصیبت مین **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا اٰدَمُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ بِيَدَيْكَ قَالَ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعُمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ فَعِنْدَهٗ يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَيُّنَا ذٰلِكَ الْوَاحِدُ قَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا وَمِنْ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ اَلْفٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ

فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ ثَوْرٍ أَبْيَضَ أَوْ كَشَعْرَةٍ بَيْضَاءَ فِي جِلْدِ ثَوْرٍ أَسْوَدَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابوسعید خدری سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا فرماویگا اللہ تعالی یعنی روز قیامت کی محشر مین اور ندا کریگا ای آدم پس کہینگے آدم حاضر ہونمین اور مستعد ہون تیری خدمت مین اور سب بھلائیان تیری دونون ہاتون مین ہین فرماویگا اللہ تعالی نکال تو لشکر آگ کو یعنی جنکو دوزخ مین بہیجنا ہمکو منظور ہی اپنی فرزندونمین سی اونکو نکال اور جدا کر کہینگے آدم اور کیا ہی مقدار دوزخ کی لشکر کی فرماویگا اللہ تعالی ہر ہزار مین سی نوسو ننانوی یعنی یہہ مقدار دوزخیونکی ہی کہ ہر ہزار مین سی ایک جنت کو بہیجی اور باقی دوزخ کو **ف** ح ع یہہ حدیث مخالف ہی حدیث ابی ہریرہ کی کہ اوسمین ہی ہر سو مین سی تنیانوین دوزخ کی لیی اسکا جواب کرمانی نی یہہ لکہا ہی کہ مفہوم عدد کا معتبر نہین ہی اور مقصود اس سی تقلیل عدد مومنین کی ہی اور تکثیر عدد کافرین کی اور احتمال ہی یہہ کہ ہو مراد لشکر آگ سی کفار اور جو کہ داخل ہوا گ مین گنہگارونمین پس ہونگی ہر ہزار مین سی نوسو ننیانوین کافر اور ہر سعین سی تنیانوین گنہگار اور یہہ احتمال ظاہر تر ہی واللہ اعلم اور شیخ ابن حجر نی کہا کہ ممکن ہی حمل کرنا حدیث ابی سعید کا تمام ذریت آدم پر اور حدیث ابی ہریرہ کا اوپر ماسوا یاجوج و ماجوج کی بقرینہ اسکی کہ ابی سعید کی حدیث مین ذکر یاجوج و ماجوج کا واقع ہوا ہی نہ ابوہریرہ کی حدیث مین یا اول متعلق سب خلایق کی ہی اور دوسری مخصوص ساتہہ امت مرحومہ کی یا بعث نار ابی سعید کی حدیث مین شامل کفار اور گنہگارونکو ہی اور حدیث ابی ہریرہ کی مین گنہگار مومنین کو پس نزدیک اس حکم کی بوڑہا ہو جائیگا خوردسال اور ڈال دیگی ہر حاملہ حمل اپنا **ف** ع ظاہر تر یہہ ہی کہ یہہ دونون باتین بالفرض والتقدیر ہین یعنی بالفرض اگر اوسوقت مین خوردسال ہو تو ہیبت اوسحال اور صدمہ اوس مقال کی سی بڑہا ہو جائی اور بالفرض اگر اوسوقت مین کوئی عورت حاملہ ہو تو مار ہی ہیبت کی پیٹ اوسکا گر پڑی اور بعضون نی کہا احتمال ہی کہ عورت حاملہ حمل سی اوٹہی اور ہیبت اوس مقام سی حمل اوسکا گر پڑی اور اسیطرح خوردسال نہیں اوٹہین اور وقت وقوع اسحال کے بڑہی ہو جاہین یہہ وقت جانی بہشت کی جوان ہو جائین **ت** اور دیکہی گا تو ای مخاطب اوسحال مین لوگون کو مست یعنی نشی مین بسبب خوف کی اور نہین ہونگی وہ مست یعنی شراب سے ولیکن عذاب خدا تعالی کا سخت ہے یعنی یہہ مستے و مدہوشی اوسی سی ہوگی کہا صحابہ نی یعنی خوف و حسرت سی جبکہ سنا کہ بہشتی ہزار مین سی ایک ہوگا اور کونسا وہ ہم مین سی وہ ایک ہوگا کہ بہشت مین جائیگا فرمایا آنحضرت نی یعنی واسطے سمجہانی اور تسلی اونکی کی کہ خوش ہو اور غم نکہا رو پس تحقیق تم مین سی ہوگا ایک شخص اور یاجوج و ماجوج سی ہزار **ف** ح ع یعنی یاجوج و ماجوج اتنی کثرت سی ہونگی کہ پائی جاوینگی بشمار ہر شخص کے تم مین سی ہزار اونمین سی پس اس صورت مین بہت ہونگی اہل جنت اور اسمین آگاہ کرنا ہی اسپر کہ اہل نار بہت ہونگی اہل جنت سی اور شاید کہ اہل جنت بہت ہونگی بسبب وجود ملائکہ مقربین اور حور عین کی پس صحیح ہوئی معنی حدیث قدسی کی غلبت رحمتی علی غضبی بعد ازان اشارہ کیا ساتہہ کثرت اگلی امت کی بہی سوائی یاجوج و ماجوج کی کہ اگر تم آدہی اہل بہشت ہو اور بہشتی ایک ہو ہزار مین سی تو گنجایش رکہتا ہی جیسیکہ کہا راوی نی **ت** پہر فرمایا آنحضرت نی قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی امیدوار ہو مین کہ ہو و تم ای امت چوتہائی اہل جنت کی پس اللہ اکبر کہا ہمنی یعنی بسبب تعجب اور نہایت خوشی اور بڑا جانی اس نعمت کی پہر زیادہ بشارت دی اور فرمایا آنحضرت نی امیدوار ہون کہ ہو و تم تہائی اہل بہشت کے **ف** ع شاید کہ بتدریج بیان کیا حضرت نی اس امر کو تاکہ نہ بہٹ جائین دل اونکی بہت خوشی کی ماری دفعۃً یا بنظر داخل ہونے اونکی کی کئی دفعہ مین کہ پہلی چوتہائی ہون پہر تہائی و غیر ذلک یا وحی کی گئی ہو حضرت کو کئی بار پس خبر دیتی رہی خوش خبری سنانی کی لیی جیسیکہ وحی اوتری **ف** پس فرمایا کہ امیدوار ہون یہہ کہ ہو تم آدہی اہل جنت کی پس تکبیر کہی ہمنی فرمایا آنحضرت نی نہین ہو تم درمیان لوگون کی قلت مین مگر مانند بالی سیاہ کی بیچ پوست بیل سفید کی یا مانند بال سفید کی بیچ پوست بیل سیاہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع شاید کہ ورود احادیث کا پہلی علم ہونی آنحضرت کی ہو ساتہہ اسکی کہ امت انکی دو تہائی اہل جنت کے ہوگی پہلی کہ اہل جنت کے ایک بیس صفین ہونگی اسی صفین امت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور

چالیس تمام امتون کی اور ممکن ہی یہہ کہ ہو نصف بہ نسبت اول داخلین کے اور ظاہر تر یہہ ہے کہ یہہ حدیث مختصر واقع ہوئی ہی بہ نسبت حدیث طویل کی کہ آگی آتی ہے
وعنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یکشف ربنا عن ساقہ فیسجد لہ کل مؤمن و مؤمنۃ
ویبقی من کان یسجد فی الدنیا ریاء وسمعۃ فیذہب لیسجد فیعود ظہرہ طبقا واحدا متفق علیہ اور روایت ہی ابو سعیدی کہا سنا مینی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی کہو سیگا رب ہمارا پنڈلی اپنی ف یعنی دکہاویگا شدت و محنت اپنی خلق کی لیی اور یہہ عبارت کنایہ ہی شدت اور محنت اور فکر و
غم سی بغیر نظر کرنی کی خصوص معانی مفردات پر جیسیکہ کوئی کوشش کرتا ہی کسی کام مین تو دامن لپیٹ لیتا ہی اور بعضی کہتہ تاویل نہین کرتی اور علم اسکا سپرد بخدا تعالے
کرتی ہین جیسی حکم متشابہات کا ہی چنانچہ مذہب اہل سلامت کا سلف سی یہی ہی اور بہت احتیاط ہی اسمین ت پس سجدہ کریگا اوسکو ہر مومن مرد اور مومن عورت
ف یعنی سبب کمال شدت کی گر پڑینگی سجدہ مین واسطی طلب دو ہو جانی شدت کی بسبب اس قربت کی اور مراد مومن مرد و عورت سی خالص مومن ہین اور بعضی ضعیف
روایت مین آیا ہی کہ ایک نور عظیم پیدا ہوگا اوسکو سجدہ کرینگی لوگ ت اور نہین سجدہ کریگا وہ شخص کہ سجدہ کرنا نہا دنیا مین واسطی دکہانی اور سنانی لوگون
از راہ نفاق اور شہرت کی کرتا نہا نہ اخلاص سی پس ارادہ کریگا کہ سجدہ کری پس ہو جائین گی پیٹہ اوسکی ایک ہڈی بغیر جوڑ کی وہ مڑنی کی نہین وقت جہکنی اور اوٹہنی کے پس
نہین سجدہ کر سکیگا نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیاتی الرجل العظیم السمین
یوم القیمۃ لا یزن عند اللہ جناح بعوضۃ وقال اقرءوا ان شئتم فلا نقیم لہم یوم القیمۃ وزنا متفق علیہ
اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ آویگا ایک شخص بڑا یعنی جاہ و مال مین فربہ دن قیامت کے نہین برابر پرشہ کی ہوگا اللہ کے
نزدیک یعنی نہین ہوگی کچہہ قدر و منزلت اوسکی اللہ کی نزدیک اور فرمایا آنحضرت نی پڑہو تم یعنی تا جانو کہ طالبان دنیا کہ مغرور ہین اور اپنی کردار کو اچہا جانتی
ہین عمل اونکی ضایع اور نابود ہین اس آیۃ کو پس قایم نہین کرینگے ہم اور نہین رکہینگے کافرونکی لیی دن قیامت کی کچہہ قدر و اعتبار نقل کے یہہ بخاری اور
مسلم نی الفصل الثانی فصل دوسرا عن ابی ہریرۃ قال قرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذہ الآیۃ یومئذ
تحدث اخبارہا قال اتدرون ما اخبارہا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال فان اخبارہا ان تشہد علی کل عبد وامۃ
بما عمل علی ظہرہا ان تقول عمل علی کذا وکذا یوم کذا وکذا قال فہذہ اخبارہا رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح غریب
روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ آیۃ او سدن بیان کریگی زمین اپنی خبرین فرمایا آنحضرت نی کیا جانتی ہو کہ کیا ہین خبرین زمین
کی کہ بیان کری گی اونکو کہا صحابہ نی اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتی ہین فرمایا پس خبرین زمین کی یہہ ہین کہ گواہی دی گی اوپر بندہ اور لونڈی یعنی مرد و
زن کی ساتہہ اوسچہ کی کہ کی ہی اوسکی پشت پر اسطرحسی کہ کہیگی کیا مجہہ پر ایسا اور ایسا یعنی طاعت و معصیت فلانی دن اور فلانی دن یعنی فلانی مہینی مین
اور فلانی سال مین فرمایا پس یہہ یعنی شہادتین یا مذکورات خبرین اوسکی ہین نقل کی یہہ احمد و ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی وعنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من احد یموت الا ندم قالوا وما ندامتہ یا رسول اللہ قال ان کان
محسنا ندم ان لا یکون ازداد وان کان مسیئا ندم ان لا یکون نزع رواہ الترمذی
اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی شخص مرتا ہی مگر کہ پشیمان ہوتا ہی یعنی پس ضمیمت جانو حیات کو
پہلی موت کی اور سبقت کرو پہلا نیز پہلی فوت ہونی کی کہا صحابہ نی کیا ہی سبب ندامت اوسکی یا رسول اللہ فرمایا اگر ہی نیکوکار تو پشیمان ہوتا ہی یعنی کہ نہ زیادہ کی
نیکی اور اگر ہی بدکار تو پشیمان ہوتا ہی یہہ کہ نہ باز کیا اپنی نفس کو برائی سی نقل کی یہہ ترمذی نی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یحشر الناس یوم القیمۃ ثلثۃ اصناف صنفا مشاۃ وصنفا رکبانا وصنفا علی وجوہہم قیل یا رسول

اللہ وکیف یمشون علی وجوھھم قال ان الذی امشاھم علی اقدامھم قادر علی ان یمشیھم علی وجوھھم اما انھم یتقون بوجوھھم کل حدب وشوک رواہ الترمذی اور روایت ہی اوسی کی ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حشر کیے جاوینگے لوگ روز قیامت کی تین قسم پر ایک قسم پیادہ پا چلینگے اور ایک قسم سوار اور ایک قسم منہ کی بل چلینگے **ف** ع اول قسم کی تو وہ مومن ہین کہ طاقتی ہین نیک اعمال ساتھہ برون کی اور متردد ہین درمیان خوف و رجا کی اور امیدوار ہین رحمت الہی کی اور دوسری قسم سابقین کامل الایمان ہین اور تیسرے قسم کفار **ت** کہا گیا یا رسول اللہ کیسطرح چلینگے منہ کی بل یعنی برخلاف عادت کی کہ چلتی ہین پانون سی فرمایا تحقیق جس شخص نے چلایا اونکو پانون کی بل وہ قادر ہے اوپر چلانی اونکی کی موہونکی بل آگاہ ہو اور جانلو کہ تحقیق وہ بچینگی ساتھہ موہون اپنی کی ہر بلندی اور کانٹی سی **ف** ع یعنی نشانہ اوسکی قسم اموذیات سی یعنی موذیہ اونکی بجائی اونکی ہاتھہ و پاتون کی ہوجائینگی جیسکہ ہاتھہ و پارون سی موذیات راہ سی اور بلندی و پستی اوسکی سی بچتی ہین ویسہی اپنی موہون سے کرین گی اور موذیہ اونکی کام پانون کی کرینگی بلا تفاوت ولیکن چونکہ دنیا مین سجدہ نکیا اور گردن اطاعت و فرمان برداری نرکہی اللہ تعالی نی اونکو خوار و سرنگون کیا **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان ینظر الی یوم القیمۃ کانہ رای عین فلیقرء اذا الشمس کورت واذا السماء انفطرت واذا السماء انشقت رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسکو خوش لگی یہہ کہ دیکہی طرف دن قیامت کی یعنی احوال اوسکی کی گویا کہ وہ دیکہنا ساتھہ آنکہہ کے ہو پس چاہیی کہ پڑہی سورہ اذا الشمس کورت اور اذا السماء انفطرت اور اذا السماء انشقت **ف** ح اسلیی کہ ان سورتون مین احوال قیامت کا مفصل مذکور ہی پرسنی والا انکا گویا حضور دل سی انکو پڑہی تو ایسا احوال قیامت کا مستحضر کردیتی ہین کہ گویا آنکہہ سے دیکہتا ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن** ابی ذر قال ان الصادق المصدوق صلی اللہ علیہ وسلم حدثنی ان الناس یحشرون ثلثۃ افواج فوج راکبین طاعمین کاسین وفوج یسحبھم الملئکۃ علی وجوھھم وتحشرھم النار وفوج یمشون ویسعون ویلقی اللہ الافۃ علی الظہر فلا یبقی حتی ان الرجل لتکون لہ الحدیقۃ یعطیھا بدات القتب لا یقدر علیھا رواہ النسائی روایت ہے ابی ذر سی کہا کہ تحقیق سچے نی اور سچے کیے گئی نی اللہ تعالی نی مجہکو خبر دی ہے اونکو یعنی پیغمبر ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم نی خبر دی مجہکو کہ لوگ حشر کیے جاینگے تین قسم پر ایک قسم سوار کیا ہوا ہے یعنی دابے یعنی چوپایے اور دوسرے قسم کا موجود کرتی ہونگی اونکو آگ اور ایک قسم کہینچے جاوینگے اونکو فرشتے زمین پر منہ کی بل اور جمع کرینگے اونکو فرشتے اور ہانکینگے طرف آگ دوزخ کی اور ایک قسم پیادہ پا چلینگے اور دوڑینگے **ف** ع تین چلینگے سہولیت و راحت سے اول قسم سابقین ہین مومنین کاملین سے اور دوسری قسم کفار ہین اور تیسری مسلمان گنہگار **ت** اور ڈالیگا اللہ تعالی آفت و ہلاکت پیتہ پر یعنی سواریونپر کہ جنکی پیٹہہ پر سوار ہونگی پس نہین باقی رہی گی سواری یہانتک کہ ایک مرد البتہ موگا اوسکی پاس باغ دیگا اوسکو بدلی مین اونٹ کی اور باوجود اسکی قدرت نہین پانیگا اوسپر اور بہم نہین پہنچیگا **ف** چاہیی کہ اسی سیاق حدیث اور ذکر کرنا اوسکا اس باب مین دلالت کرتا ہی اسپر کہ یہہ حالت روز قیامت کی ہوگی ولیکن قول حضرت کا ان الرجل لیکون لہ حدیقۃ صریح دلالت کرتا ہی اسپر کہ یہہ حشر قیامت نہین اور اسیطرح قول آپکا طاعمین کاسین ظاہر ہی اسپر اور طیبی نی کہا کہ یہہ حشر قیامت نہین ہی بلکہ وہ حشر ہے کہ علامت قیامت سے ہی جیسکا اوس باب مین ذکر اور سکا گذر اپس ذکر کرنا اسحدیث کا اس باب مین استطراد سے انتہی اور طاعلی قاری نی قول تورپشتی کا کہ اوسمین آیت و حدیث سی دلیل پکڑی ہی نقل کرکر ترجیح اسیکو دی ہی کہ یہہ حشر قیامت ہی ہی اور لکہا ہی کہ خطابی کو اسمین خطا ہوئی ہی قول تورپشتی کا صواب پر ہی اور احادیث مین آفت جو آئی ہی بسبب قول ابی ذر کی ہی کہ زیادہ کیا ہی اوپر روایت اصل کتاب کے اور ممکن ہے دفع کرنا اوسکا باین نہج کہ کہا جاوی کہ یہہ حدیث مل گئی ہی اور حدیث کی ساتھہ بس لایق ہی یہہ کہ حمل کیجاوی مسامحہ پر واللہ اعلم اور کچھہ توجیہ اسکی تورپشتی سی اوپر بہی نقل کی ہے ابوہریرہ کی حدیث مین **باب الحساب والقصاص والمیزان**

باب ہی حساب اور قصاص اور میزان کا ف حساب گنا اویہان مراد ہی گنکر لینا بندونکا روز قیامت کی اگرچہ سب کچھہ پروردگار تعالی کو معلوم ہی اور اوسپر روشن ہی ولیکن یہہ اسلیی کرین گی کہ تا حجت ہوا وپر اور روشن ہو خلایق پر یہہ حساب قرآن مجید اور احادیث صحیح سی ثابت ہی پس اعتقاد اسکا واجب ہے اور قصاص عمل کرنا ساتھہ شخص کی مانند اوسکی کہ کیا ہی اوسنی چنانچہ مارڈالنا مارڈالنی کی بدل اور زخمی کرنا عوض زخمی کرنی کی اور مارنا عوض مارنی کے روز قیامت کی اور جسنی کسی سی کچھہ کیا اور اوسکو آزردہ کیا اگرچہ چیونٹی اور مکھی ہو بدلہ اوسکا اوس سی لینگے اگرچہ مکلف نہو جیسکہ حیوانات اور اطفال اور تمام حیوانات کو اسلیی اوٹھائین گی جیسکہ بکری شاخ دار نے بی شاخ دار کو مارا ہوگا قصاص کل کو لین گی اور میزان عبارت ہی اوسچیز سے کہ جانی جاوین اوس سے مقدار حسنات اعمال کی اور جمہور اسپر ہین کہ اوسکی دو پلڑی ہین اور زبان کہ جسکو پکڑکر تولتی ہین جیسکہ دنیا کی ترازو مین ہوتی ہین اور دوری درمیان دو پلڑون کی ایسی ہوگی جیسی درمیان مشرق و مغرب کے تلین گے اوسمین نامہ اعمال کے کہ ایک پلڑی مین نیکیون کی اعمال نامی ہونگی اور ایک مین برائیون کی اور بعضون نی کہا ہی حسنات کو اچھی صورتون مین بناکر لاوین گے اور سیئات کو بری صورتون مین اور تولین گے اور حدیث بطاقہ کی کہ آگے آتی ہی مقوی قول اول کی ہی اور ظاہر نصوص ہی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس احد یحاسب یوم القیمۃ الا ھلک قلت اولیس یقول اللہ فسوف یحاسب حسابا یسیرا فقال انما ذلک العرض ولکن من نوقش فی الحساب یھلک متفق علیہ روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین کوئی کہ حساب کیا جاوی روز قیامت کے مگر کہ ہلاک ہوگا یعنی بر تقدیر مناقشہ کی اور مراد ہلاک سی عذاب ہے حضرت عائشہ کہتی ہین کہ جب مینی یہہ بات بطریق کلیہ کے آنحضرت سے تو مشکل ہوئی مجہ واسطی رفع اشکال کے کہا مینی کیا نہین فرماتا اللہ تعالی یعنی اہل نجات کی حق مین جسکو دی گئی کتاب یمین اہتہ مین پس قریب ہے کہ حساب کیا جاویگا وہ شخص حساب آسان یعنی پس جب حساب آسان ہوا تو کیون ہلاک ہو پس فرمایا آنحضرت نی یعنی میری اشکال کی دفع مین نہین ہے یہہ حساب آسان کہ فرمایا ہی مگر عرض محض اور زایبان کرنا ف جیسکہ کہین یہہ کیا تو نی اور وہ کیا تو نی بغیر اسکی کہ کدو کاش کرین اوس سی اور دقت والین اوسپر اور نیز فصل مین آتا ہی کہ حساب آسان یہہ ہے کہ نامہ اعمال اوسکا دکہاوین گے اوسکو پھر درگذر کرین گی ت ولیکن مراد یہہ ہے کہ جو کوئی کہ کدو کاش کیا جاوے حساب مین اور دشواری ڈالی جاوی اوسپر اور پورا حساب لیا جاوی کچھہ نہ چہوڑا جاوی قلیل و کثیر سی ہلاک کیا جاوی گا وہ اور حساب حقیقت مین یہی ہی اور اول عرض و اظہار ہی فقط ف حاصل یہہ کہ وجہ معارضہ کی یہہ ہے کہ لفظ حدیث کی عام ہین بیچ عذاب دینی ہر اوس شخص کے کہ حساب کیا جاوے اور لفظ آیۃ کی دلالت کرتی ہین اسپر کہ بعضی اونکی نہین عذاب دی جاوین گی اور راہ تطبیق کی اسمین یہہ ہے کہ مراد حساب سے آیہ مین عرض ہی ظاہر کرین کے اعمال پس اقرار کرینگا کناہ کا کرنیوالا اون اعمال کا پھر درگذر کیا جاوی گا اوس سی واسطی اظہار فضل کے اور مراد حساب سے حدیث مین مناقشہ ہی کہ وارد گیر کیجاوی گی واسطی اظہار عدل کی اور برار وغیرہ نی روایت کیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تین خصلتین جسمین ہونگی حساب لیگا اوس سے اللہ حساب آسان اور داخل کریگا اوسکو جنت مین اپنی رحمت سے دیوی تو اوسکو کہ محروم کہی تجکو اور عفو کری اوس سے کہ ظلم کری تجپر اور سلوک کری تو اوس سے کہ انقطاع کری تجسی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عدی بن حاتم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما منکم من احد الا سیکلمہ ربہ لیس بینہ وبینہ ترجمان ولا حجاب یحجبہ فینظر ایمن منہ فلا یری الا ما قدم من عملہ وینظر اشام منہ فلا یری الا ما قدم وینظر بین یدیہ فلا یری الا النار تلقاء وجھہ فاتقوا النار ولو بشق تمرۃ متفق علیہ اور روایت ہی عدی بن حاتم سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین تم مین سے کوئی مگر کہ کلام کریگا اوس سے رب اوسکا یعنی بلا واسطہ اسطرح کہ نہوگا درمیان اوسکا اور درمیان پروردگار اوسکی کن ترجمان یعنی دو بہانسیہ کہ سمجہاوی کلام اوسکا اور نہ پردہ کہ چہپاوی بندیکو اوسکی رب سے پس دیکہیگا

بندہ دا ہنی طرف اپنی پس نہ دیکھی گا مگر وہ چیز کہ آگی بھیجی ہے عمل اپنی سی یعنی صالح کہ صورۃ بنکر آوین گی یا جزا اوسکی اور دیکھی گا بائین طرف اپنی پس نہین دیکھی گا مگر وہ چیز کہ آگی بھیجی ہی یعنی بری عمل **ف** یہہ قاعدہ ہی کہ جب آدمی کو کچھہ امر اہم درپیش ہوتا ہی تو دائین بائین نہین دیکھتا ہی پس یہہ دیکھنا ویسا ہی ہوگا اور دیکھی گا آگی اپنی پیش دیکھی گا مگر آگ سامنی منہ اپنی کی پس بچو آگ سی یعنی جب پہچانا تمنی یہہ تو پس بچو آگ سی اگرچہ ساتھہ ٹکڑی کہجور کی ہو **ف** یہہ عبارت دو احتمال رکھتی ہی ایک تو یہہ کہ پرہیز کرو آگ دوزخ سی اور ظلم نکرو کسی پر اگرچہ ساتھہ ٹکڑی کہجور کی ہو یا یہہ کہ تصدق کرو اگرچہ اسقدر ہو یعنے اگرچہ تہوڑی سی چیز ہو خواہ یہہ ہو یا اور کچھہ اسلیی کہ تصدق کرنا پردہ ہوگا تم مین اور آگ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **و عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یدنی المؤمن فیضع علیہ کنفہ ویستترہ فیقول اتعرف ذنب کذا اتعرف ذنب کذا فیقول نعم ای رب حتی قررہ بذنوبہ ورای فی نفسہ انہ قد ہلک قال سترتہا علیک فی الدنیا وانا اغفرہا لک الیوم فیعطی کتاب حسناتہ واما الکفار والمنافقون فینادی بہم علی رؤس الخلائق ہؤلاء الذین کذبوا علی ربہم الا لعنۃ اللہ علی الظالمین متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی نزدیک کریگا مومن کو یعنی اپنی رحمت سے پس کہی گا اوسپر محافظت اسکے اور ڈانکی گا اوسکو یعنی تا اہل محشر مین بسبب پرسش گناہونکی اور ظاہر ہونی اونکی کی شرمندہ اور رسوا ہو **ف** اور مومن معنی ہین مشل نکرہ کی ہی یعنے کوئی مومن ایسا ہو اور بعید نہین ہی مراد مومن سی جنس ہو اور بعضون نی کہا کہ یہہ اوس بندی کی حق مین ہی کہ نہ غیبت کرتا تہا کسیکی اور نہ عیب لگاتا تہا اور نہ رسوا کرتا تہا کسیکو اور نہ خوش ہوتا تہا بسبب فضیحت مسلمان کی بلکہ پردہ پوشی کرتا تہا اللہ کی اچہی بندون کی اور نہ باعث ہوتا تہا کسی کو کسکے آبرو ریزی کا لوگون مین پس پردہ پوشی کریگا اللہ تعالی اوسکی اور اپنی محافظت مین رکہی گا اوسکو از راہ جزا مطابق عمل کے **ت** پس فرماویگا اللہ تعالی مومن کو کیا پہچانتا ہی تو فلانا گناہ کیا پہچانتا ہی تو فلانا گناہ پس کہی گا مومن ان ای پروردگار میری پہچانتا ہون اون گناہونکو یہانتک کہ اقرار کرواویگا اللہ تعالی اوس مومن سی ساتھہ گناہون اوسکی کی اور گمان کریگا مومن اپنی دل مین کہ ہلاک ہوا یعنی بسبب باقی سزا گناہون کی فرماویگا اللہ تعالی مومن کو کہ دہانکا مینی اون گناہونکو بیچ دنیا مین اور مین بخشونگا اونکو تیری لیی آج کی دن پس دیا جائیگا مومن عمل نامہ نیکیون اوسکی کا اور اسپر کافر اور منافق پس پکارا جاویگا اونکو روبرو خلایق کی کہ یہہ وہ لوگ ہین جنہون جہوٹ باندا اپنی رب پر خبردار ہو لعنت ہے خدا کی ظالمون پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **و عن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیامۃ دفع اللہ الی کل مسلم یہودیا او نصرانیا فیقول ہذا فکاکک من النار رواہ مسلم اور روایت ہی ابی موسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا حوالہ کریگا اللہ تعالی ہر مسلمان کی یعنی مرد ہو یا عورت یہودی کو یا نصرانی کو یعنی ایک کو اہل کتاب مین سی پس لفظ او تنویع کی لیی ہے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ یہہ کتا ہے سبب خلاصی تیری کا ہی آگ دوزخ سی **ف** لفظ فکاک گرو چہٹانی اور فکاک زیرف اور زیر اور اوسکی سی وہ چیز کہ اوس سی گرو چہٹائین گویا مسلمان آگ دوزخ مین گروی تہا اور اوس یہودی یا نصرانی کو اوسکی بدلی آگ مین بہیجا اور اوس مسلمان کو چہڑا اور تاویل اوسکی یہہ ہے کہ ہر مکلف کی لیی خواہ کافر ہو خواہ مومن ایک جگہہ ہی بہشت مین اور دوزخ مین اور جو کوئی با ایمان گیا مکان اوسکا کہ دوزخ مین تہا تبدیل کیا جاویگا ساتھہ مکان اوسکی کی کہ بہشت مین تہا اور جو کوئی بے ایمان نہ گیا حال برعکس اسکی ہوگا یعنی کافر کا بعوض اور بدل مومنونکی ہین پہر جو اونکی کہ دوزخ مین ہین پس گویا یہہ کافر مومنونکی سبب خلاصی کی ہونگی آگ سے اور مراد یہہ نہین ہے کہ کافر فی نفسہ سبب مومنونکی گناہونکی عذاب کرین گی کیونکہ آہی چکا ہی والا تزر وازرۃ وزر اخری اور تخصیص یہود و نصاری کی بسبب مشہور ہونی اونکی کی ہی ساتھہ عداوت مومنین کے **ت** نقل کے یہہ مسلم نی **و عن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجاء بنوح یوم القیامۃ فیقال لہ ہل بلغت فیقول نعم یا رب فتسئل

اُمَّتُهُ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُولُونَ مَا جَاءَنَا مِنْ نَذِيرٍ فَيُقَالُ مَنْ شُهُودُكُمْ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتُجَاءُ بِكُمْ فَتَشْهَدُونَ أَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابو سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لائی جاوین گے حضرت نوح علیہ السلام اون قیامت کے پس کہا جاویگا اونکو کیا پہنچائی تمنی یعنی اوامر و احکام الہی امت کو پس کہینگے ان پہنچادیی ہی مینی ای رب میری ف ع یہہ نہین مناقی ہی قول اللہ تعالی کی یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا انک انت علام الغیوب اسلیی کہ اجابت اور خبر ہی اور تبلیغ اور خبر ہی ت پہر پوچہی جاوی گے امت اونکی یعنی امت دعوت کہ کیا پہنچائی تمکو یعنی نوح نی احکام ہماری پس منکر ہوگی امت اونکی اور کہی گی نہین آیا ہماری پاس کوئی ڈرانی والا یعنی نہ نوح اور کوئی پس کہا جاویگا نوح کو کہ کون ہین گواہ تیری یعنی دعوی تبلیغ پر طلب کریگا اللہ تعالی نوح سی گواہ تبلیغ رسالت پر حال آنکہ وہ خوب جانتا ہی واسطی قائل کرنی امت کے پس کہینگے نوح کہ گواہ میری محمد ہین و امت اونکی ف ع یعنی امت اونکی گواہ ہوگی اور وہ مزکی ہونگی اور پہلی ذکر کیا حضرت کو تعظیم کی لیی اور کچہہ بعید نہین ہے کہ حضرت بہی گواہی دین نوح کی لیی اسلیی کہ وہ جگہہ نصرت کے ہی ت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی صحابہ کو کہ پس لایا جاویگا تمکو ف ع اس سی معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہونگی اوس عرض اکبر مین پہر لائی جاوین گی رسول اور اول اونکی نوح ہونگی اور لائی جاوینگی گواہ اونکی کہ وہ یہہ امت ہوگی ت پس گواہی دوگی تم کہ نوح نی پہنچادیی ہی احکام الہی امت کو ف ع اور نبی تمہاری مزکی تمہاری ہونگی یا تم اور نبی تمہارے ساتہہ تمہاری گواہی دینگے پس اس صورت مین ہرگز نہین کا ذکر کرنا تعلیبا ہوگا ت پہر پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی واسطی تحقیق اور تصدیق اسکی یہہ آیہ کریمہ حق تعالی اس امت کو خطاب کرکر فرماتا ہی اور اسطرح کیا ہمنی تمکو امت نیک اور عادل و افضل تاکہ ہو تم گواہی دینی والی لوگون پر یعنی اون کفار پر کہ پہلی تمہاری گذری ہین اور ہونگی پیغمبر تمپر گواہ ف ع گولے دینی اونکی لوگون پر ایسی ہوگی جیسی گواہی دی قوم نوح پر کہ پہنچائی نوح نی تمپر رسالتکہ بہیجی گئی ہی انہی اور ہونا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا گواہ اونپر اسطرح کہ جیسا حدیث مین آیا ہی کہ جب امتین انبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم کی منکر ہونگی کہ ہمکو کسینے کچہہ نہین پہنچایا تو انبیا امت محمدیہ کو گواہ پکڑینگے اور وہ گواہی دینگی اور پوچہا جاویگا اونسی کہ تم کیا جانو اور کہانسی گواہی دی تمنی وہ کہینگے کتاب اللہ کو ناطق پایا ہمنی اسپر پس گواہی دی ہمنی ساتہہ گواہی اوسکی کی بعد ازان امتین انبیا کی کلام بیچ صدق و عدالت اس امت کی کرینگی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تعدیل و تزکیہ اونکا کرین گی اور گواہی دین گی کہ یہہ عادل و صادق ہین یہہ ہین یعنی ہونی رسول کی گواہ اونپر اور اسی اعتبار کر آنحضرت کو گواہ امت پر کہا کیا کہ جب تزکیہ اپنی امت کا کیا اور اونکی گواہی امتونپر ثابت کی تو آپ بہی گواہی دی اوسپر اور اسی اعتبار سی کہا محمد و امتہ فافہم ت نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مِمَّا أَضْحَكُ قَالَ قُلْنَا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهُ يَقُولُ يَا رَبِّ أَلَمْ تُجِرْنِي مِنَ الظُّلْمِ قَالَ يَقُولُ بَلَى فَيَقُولُ فَإِنِّي لَا أُجِيزُ عَلَى نَفْسِي إِلَّا شَاهِدًا مِنِّي قَالَ فَيَقُولُ كَفَى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيدًا وَبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِينَ شُهُودًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلَى فِيهِ فَيُقَالُ لِأَرْكَانِهِ انْطِقِي قَالَ فَتَنْطِقُ بِأَعْمَالِهِ ثُمَّ يُخَلَّى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَلَامِ قَالَ فَيَقُولُ بُعْدًا لَكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ أُنَاضِلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی انس سی کہ کہا ہم پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ہنسی آنحضرت پہر فرمایا کہ کیا جانتی ہو تم کہ کس چیز سی ہنستا ہون مین ف ع اسمین اشارہ ہے طرف اسکی کہ نہین لائقی ہی ہنسنا مگر کسی امر غریب و حکم عجیب سے ت کہا انس نی کہا ہمنی اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتی ہین فرمایا ہنستا ہون مین بسبب موہنہ در موہنہ کلام کرنی بندی کی اپنی رب سے یعنی قیامت کو کہ بندہ ای پروردگار میرے کیا نہ پناہ دی تونی مجکو ظلم سی یعنی کیا نہین فرمایا تونی کہ ظلم نہین کرتا مین بندون پر

مقدار ذرہ کی فرمایا آنحضرت نے فرماویگا اللہ تعالیٰ ان بندہ سی میں تجکو ظلم سی اور ظلم نہین کرتا مین بندون پر فرمایا آنحضرت نے پس کہی گا بندہ کہ پس اگر پناہ دی تو نے مجکو ظلم سی تو روا نہین رکہتا مین اپنی نفس پر اور کچہہ سوائی اسکی کہ گواہ ہو مجہہ مین سی **ف** یعنی اور کسی گواہی اپنی حق مین نہین روا رکہتا اگر مجہی مین سی مجہہ پر گواہ پیدا ہون تو قبول کہنوںگا خیال کیا کہ میری ذات سی مجہپر کون گواہی دیگا اسلیے کہ کوئی اپنی ضرر پر گواہی نہین دیتا اور یہہ نہ جانا کہ اللہ تعالیٰ قادر ہی اسپر ہی کہ وہ اوسکی ذات سلی و بسر گواہ پیدا کری کہ اوسکو مجال انکار اور گنجایش دم مارنی کی نہو اور باعث ہنسنی آنحضرت کا یہہ کلام کرنا ہتہ بندیکا یا مہر کرنی حق تعالیٰ کی بندی کی منہہ پر اور بولنا ارکان اعضاء کا ساتہہ اوسکے کہ عمل کیا اور فرق کیا بندی کا اونکو اور ردعائی بڑکرنی اونپر جیسیکہ آگی آتا ہی **ت** فرمایا ہی آنحضرت نے پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کفایت کرتا ہے نفس تیرا آج کی دن تجپر گواہ اور کفایت کرتی ہین فرشتی بزرگ کہ لکہنی الی اعمال بندون کی ہین گواہ **ف** ج گواہ پکڑنا اون فرشتون کا زیادہ ہی مقصود پر واسطی تقریر و تاکید کی بعد ازانکہ نفس بندی سی گواہ قرار دیی گئی کہ اب اوسپر راضی ہوا تہا اور چاہا تہا فرشتونکو بہی گواہ کیا اور اگر تہا اونکو گواہ کرنا تو خلاف قرارداد کی ہوتا **ت** فرمایا آنحضرت نے پس مہر کیجاویگی بندی کی دہانہ پر پہر فرمایا جاویگا واسطی جماعت اعضا بندی کی کہ بول پس بولین گی ارکان اوسکی ساتہہ افعال اوسکی کی کہ کیی تہی بسبب اونکی پہر چہوڑا جاویگا درمیان بندی کی اور درمیان کلام اوسکی کی **ف** یعنی اوتہائی جاوی گی مہر اوسکی مونہہ سی یہانتک کہ کلام کریگا موافق عادت کی پس گواہی دینی اونکی زبانون کی آیتہ مین مرانہی ساتہہ اور طرح کی کلام کی خلاف عادت کی واللہ اعلم **ت** فرمایا آنحضرت نے پس کہیگا بندہ اپنی اعضار کو کہ دوری ہو تمکو خیری اور ہلاکت ہو تمکو پس تمہاری طرف سی اور تمہاری ہی خلاصی کی لیی جہگڑتا تہا مین **ف** ح اور تمنی باب اپنی تئین ہلاکت مین ڈالا یا یہہ معنی ہین کہ تمہاری سبب سی خصومت کرتا تہا مین لوگونسی اور دفع کرتا تہا ضرر تمسی یعنی محافظت اور مدد تمہاری کرتا تہا اور تمکو دوست اپنا جانتا تہا آخر کو تم دشمن بدخواہ میری نکلی اور جواب اعضا کا مخروف ہی لات کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالیٰ کا وقالوا لجلودہم لم شہدتم علینا قالوا انطقنا اللہ الذی انطق کل شئی وہو خلقکم اول مرۃ والیہ ترجعون **ت** نقل کی یہہ مسلم فی **وعن** ابی ہریرۃ قال قالوا یا رسول اللہ ہل نری ربنا یوم القیمۃ قال ہل تضارون فی رؤیۃ الشمس فی الظہیرۃ لیست فی سحابۃ قالوا لا قال فہل تضارون فی رؤیۃ القمر لیلۃ البدر لیس فی سحابۃ قالوا لا قال فوالذی نفسی بیدہ لا تضارون فی رؤیۃ ربکم الا کما تضارون فی رؤیۃ احدہما قال فیلقی العبد فیقول ای فل الم اکرمک واسودک وازوجک واسخر لک الخیل والابل واذرک ترأس وتربع فیقول بلی قال فیقول افظننت انک ملاقی فیقول لا فیقول فانی قد انساک کما نسیتنی ثم یلقی الثانی قد کر مثلہ ثم یلقی الثالث فیقول لہ مثل ذلک فیقول یا رب امنت بک وبکتابک وبرسلک وصلیت وصمت وتصدقت ویثنی بخیر ما استطاع فیقول ہہنا اذا ثم یقال الان نبعث شاہدا علیک ویتفکر فی نفسہ من ذا الذی یشہد علی فیختم علی فیہ ویقال لفخذہ انطقی فتنطق فخذہ ولحمہ وعظامہ بعملہ وذلک لیعذر من نفسہ وذلک المنافق وذلک الذی سخط اللہ علیہ رواہ مسلم

اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا عرض کیا بعضی صحابہ نے یارسول اللہ کیا دیکہینگے ہم اپنی رب کو دن قیامت کے فرمایا کیا تزاع و خلاف کرتی ہو تم اور شک کہتی ہو چہ دیکہنی آفتاب کے دوپہر مین کہا ہو چہا ابر مین کہا صحابہ نے کہا نہین فرمایا پس کیا تزاع و شک کرتی ہو چہ دیکہنی چاند کی چودہوین رات مین کہا چہا ہوا ابر مین کہا نہین فرمایا پس قسم اس خدا کی کہ بقا ذات میری کی دست قدرت اوسکی مین ہے تزاع و خلاف نہین کرتی تم چہ دیکہنی پروردگار اپنی کے جیسی خلاف و شک کرتی ہو چہ دیکہنی آفتاب یا چاند کی **ف** یعنی چہ دیکہنی انکی کی خلاف و تزاع شک نہین کرتی ہو پس پروردگار کی دیکہنی مین ہے نہین کرنیکی جان کہ لفظ تسارون ساتہہ پیش کی اور تشدید رکے اور تخفیف اوسکی کی دونون طرح آیا ہی اگر تشدید سی ہو تو مضارت سی ہی بمعنی ضرر کرن اور اگر تخفیف سی ہو تو ضیر سی ہے وہ بہی بمعنی ضرر کی آتا ہی اور معنی یہہ ہین کہ ضرر نہین کرنیکا ایک دوسرے کو ساتہہ مجادلہ اور منازعت کے تا چہ مخالفت ایک دوسرے کی پروا اور تکذیب ایک دوسرے کی کرو دیکہنی مین اوسکو صحت نظر مین بسبب نہایت ظہور واضح ہونی کی اور بعضون نے کہا مراد یہہ ہے کہ بعضی حاجب بعضونکی نہین ہونگی تا ضرر کری ایک دوسرے کو اور مجہ الجارین کہا کہ مضارت بمعنی اجتماع و ازدحام کے ہی وقت نظر کی اور قاضی عیاض نے کہا کہ بمعنی مضایقت اور تنگ گیری ایک دوسری کی ہی کہ نزدیک معنی ازدحام و اجتماع کی ہی اور کہا کہ مضایقت بیچ دیکہنی اوسکے

ہوتی ہی کہ جمع مکان واحد کی اور جہت مخصوص کی اور اور پر اندازہ خاص کی ہو اور روایت دوسری تضامون ہی ساتھ میم کی جگہہ کی اور وہ بھی ساتھ ہیئت ت کی اور تشدید میم اور تخفیف اوسکی کی ہی تشدید سی مشتق ہی ضم سی اور تخفیف تضیم سی ضم بمعنی اجتماع اور از دہام کی اور ضیم بمعنی ظلم وستم کرنی کی اور اُل معنی کا بہر تقدیر ایک ہی ہی ت فرمایا آنحضرت نی جب دیکھینگی بندی پروردگار تعالی کو خطاب کریگا اللہ تعالی ایک بندی کو پس فرماویگا ای فلانے کیا نہ زرگی دی تہی مینی تجکو یعنی تمام حیوانات پر اور کیا نہ سردار کیا تہا مینی تجکو یعنی تیری قوم مین اور کیا نہین دی مینی تجکو بیوی یعنی تیری جنس سے اور پیدا کے مینی تجھین اور اوسمین محبت دانست والفت اور کیا نہین تابعدار کیی مینی تیری لیی گہوڑی اور اونٹ اور کیا نہین چہوڑا مینی تجکو کہ تُو اور سردار قوم کا ہووے اور لیوی تو چوتہائی غنیمت ف ج جاہلیت مین یہی رسم تہی کہ سردار قوم کا خاص اپنی لیی چوتہائی غنیمت مین سے لی لیتا تہا اور باقی قوم کی لیی چہوڑ دیتا تہا ت پس کہیگا بندہ ای پروردگار میری کیا تو نی اور دیا تو نی مجکو جو کچہہ کہ فرمایا تو نی فرمایا آنحضرت نی پس فرماویگا پروردگار تعالی ایا پس گمان کرتا تہا تو کہ ملاقات کریگا تو مجہسی پس کہیگا بندہ کہ نہین گمان کرتا تہا مین اور غافل تہا اوس سے اور بہول گیا تہا تجکو پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق مین بہول جاونگا تجکو یعنی آج چہوڑ دونگا تجکو اپنی رحمت سے جیسکہ بہولا تو مجکو ف ع یعنی دنیا مین میری طاعت کو حاصل کہ مین نے ایسی انعام کی تجہہ تجکو شکر کرنا اور امیدوار میرے دیدار کا ہونا چاہیی تہا نا کہ زیادہ انعام اور جزا دیتا پس جبکہ تو میرا شکر بہول گیا مین بہی اب معاملہ بہولونگا کا کرونگا جزا دینی مین اور اپنی رحمت سے محروم کرونگا یہہ مضمون اس آیۃ کا ہی کذالک اتتک آیاتنا فنسیتہا کذالک الیوم تنسی ت پہر خطاب ف ع ملاقات کریگا اللہ تعالی دوسری بندی سی پس ذکر کیا آنحضرت نے بیچ خطاب حق کی اس بندی سی اور جواب بندی کی اوس سے مانند اوسکی کہ اول بندہ مین مذکور ہوا پہر ملیگا پروردگار بندہ سی پس کہیگا اوس سے مانند اوسکی کہ کہا بندی اول سی پس کہیگا وہ بندہ تیرا جواب پروردگار مین ای رب میری ایمان لایا مین تجپر اور تیری کتاب پر اور تیری پیغمبر پر اور نماز پڑہی مینی اور روزہ رکہا مینی اور تصدق کیا مینی یعنی زکوۃ دی اور تعریف کریگا ہی نیسر اپنی نفس پر بہلائی کی جسقدر ہوسکی کی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ یہان ٹہیر یعنی جبکہ دعوے اعمال خیر اور ہماری نعمتون کی شکر گذار یکا کیا تو نی تو ٹہیرا تو کہا رون تجکو اعمال تیری گواہ قایم کرکر پہر کہا جائیگا اوس بندیکو کہ ابہی بیدار کرتی ہین ہم گواہ تجپر اور سوچیگا وہ بندہ اپنی دل مین کہ کون شخص گواہی دیگا مجپر پس مہر کیجاویگی اوسکی منہ پر اور کہا جاویگا اوسکی رانکو کہ بول پس بولیگی ران اوسکی اور گوشت اوسکا اور ہڈی اوسکی یعنی جو کہ متعلق ہین ران کی ساتہہ علمون اوسکی کی ف ح قرآن شریف مین کلام کرنا ہاتہہ اور پاؤن اور زبان اور پوست کا واقع ہوا اور یہان بولنا ران اور گوشت اور استخوان کا ذکر ہوا ظاہر آ مقصود تمام اعضا اور ارکان ہین جیسکہ حدیث انس مین گذرا ت اور یہہ سوال وجواب اور مہر کرنی بندی کی منہ پر اور بولنا اوسکی اعضا کا کہ ذکر ہوا اسمین ہے کہ تا بندہ از الہ عذر کری اپنی نفس سے اور ثابت ہون گناہ اور جگہہ عذر کی نہی یا معنی یہہ ہین کہ تا صاحب عذر ہو خدا تعالی بیچ عذاب کرنی اوس بندی کے اوسکی نفس کی طرف سی اور یہہ بندہ کہ حال اوسکا مذکور ہوا منافق ہوگا اور یہہ وہ بندہ ہی کہ خفا ہوا اللہ اوسپر اور ناخوش ہوا اللہ اوس سے ت نقل کیا مسلم فی وَذکر حدیث اَبِی ھُرَیرَۃَ یَدخُلُ مِن اُمَّتِی الجَنَّۃَ فِی بَابِ التَّوَکُّلِ بِرِوَایَۃِ ابنِ عَبَّاسٍ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سرا اوسکا یہہ ہے یدخل من امتی الجنۃ باب التوکل مین ساتہہ روایت ابن عباس کے ف یعنی یہہ حدیث مصابیح مین اس باب مین ذکر کی گئی ہی ابوہریرہ کی روایت سی اور ہمنی اوسکو باب التوکل مین ذکر کیا ہی بروایت ابن عباس کے اور صواب یہہ تہا کہ یون کہتی کہ یدخل الجنۃ من امتی سبعون الفا بغیر حساب ہم الذین لا یسترقون ولا یتطیرون وعلی ربہم یتوکلون جیسکہ اوپر گذری

اَلفَصلُ الثَّانِی فصل دوسرے

عَن اَبِی اُمَامَۃَ قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ وَعَدَنِی رَبِّی اَن یُدخِلَ الجَنَّۃَ مِن اُمَّتِی سَبعِینَ اَلفًا لَا حِسَابَ عَلَیہِم وَلَا عَذَابَ مَعَ کُلِّ اَلفٍ سَبعُونَ اَلفًا وَثَلٰثُ حَثَیَاتٍ مِن حَثَیَاتِ رَبِّی رَوَاہُ اَحمَدُ وَالتِّرمِذِیُّ وَابنُ مَاجَۃَ

تیری کی اور عذاب کے بچہر پہر نکالی جاوی گی ایک چٹھی کہ لکہا ہوگا اومین یہہ کلمہ اشہدان لاالہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ ف احتمال ہی کہ یہہ کلمہ وہ ہوگا کہ جو اول سب سے کہا ہی اور یہہ بہی احتمال ہی کہ اور بار کہا ہو جو کہ مقبول ہوا ہوگا اور یہی ظاہر تر ہی ت پہر فرماویگا اللہ تعالی حاضر ہو وزن عمل اپنی پر یا وقت وزن اپنی کی یا آکہ وزن اپنی پر کہ میزان ہی یعنی جسوقت یہہ چٹھی ساتہہ نانوین طومار گناہونکی تولیجاوی تو یہی حاضر ہوتا کہ ظاہر ہو تجہہ پر انتفاء ظلم اور ظہور عدل اور تحقق ہو فضل پس کہیگا وہ شخص اے پروردگار میری کیا مناسبت اس ایک چٹھی کو ساتہہ ان بہت سے طومارونکی پس فرماویگا اللہ تعالی تجہپر تو نہین ظلم کیا جاویگا یعنی یہہ چٹھی عظیم ہی تو لنا چاہیی اسکو تو تجہپر ظلم نجاوی فرمایا آنحضرت نی پس کہی جاوین گے طومار ایک پلڑی ترازو مین اور وہ چٹھی دوسرے پلڑی مین پس ہلکی ہونگی وہ طومار اور بہاری اور غالب آویگی وہ چٹھی پس نہین بہاری آویگی ساتہہ نام خدا کی کوئی چیز اور نام خدا کا سب سے بڑا اور بہاری ہی اگرچہ تو وہ تو وہ گناہ ہون نقل کے یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **وعن** عائشۃ انہا ذکرت النار فبکت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مایبکیک قالت ذکرت النار فبکیت فہل تذکرون اہلیکم یوم القیمۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امافی ثلثۃ مواطن فلا یذکر احد احدا عند المیزان حتی یعلم ایخف میزانہ ام یثقل وعند الکتاب حتی یقال ہاؤم اقرؤا کتابیہ حتی یعلم این یقع کتابہ افی یمینہ ام فی شمالہ من وراء ظہرہ وعند الصراط اذا وضع بین ظہری جہنم رواہ ابوداود اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق حضرت عائشہ نی یاد کیا یعنی اپنی دلمین آگ دوزخ کو پس روئین یعنی اوسکی ڈرسی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا سبب ہے رونی تیری کا کہا عائشہ نی کہ یاد کیا مینی آگ کو پس روئی مین یعنی اوسکی عذاب کے ڈرسی پس ایا یاد رکہوگی تم اپنی اہل وعیال کو دن قیامت کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای پر تین جگہہ پس نہین یاد کریگا کوئی کسیکو یعنی بالخصوص اور شفاعت عظمی عام ہوگی سب خلایق کی لیی ایک تو نزدیک میزان کی یہانتک کہ جانی کہ ہلکی ہوئی ترازو اوسکی یا بہاری ہوی دوسری وقت دینی اعمال نامونکی جسوقت کہ کہا جاوی گا یعنی ازراہ خوشی کی کہیگا وہ شخص کہ جسکے داہنے ہاتہہ مین ملیگا کوکنوٹر ہو عملنامہ میرا یہانتک کہ جانی کہ کہان پڑا عملنامہ اوسکا ایا اوسکی داہنے ہاتہہ مین یا بائین ہاتہہ مین پیٹہہ کی پیچہی ف داہنے ہاتہہ مین طوق کیا جاویگا اور بائین ہاتہہ پیٹہہ کی پیچہی سے کیا جاویگا اور دیا جاویگا نامہ اعمال پیٹہہ کے پیچہی سے ت اور تیسری نزدیک پل صراط کی جسوقت کہ رکہا جاوی گا درمیان اور اوپر دوزخ کے نقل کی یہہ ابوداود نی ف یعنی یہانتک کہ جانی کہ نجات پائی ساتہہ گذرنی کی اوسکے یا پڑا اوسمین اور وہ پل پشت جہنم پر ہوگا بال سی زیادہ اور ایک تلوار کی دھار سی زیادہ تیز گذرین گے اوسپر سی سب لوگ پس مومن نجات پاوین گے بسبب اعمال ومنازل اپنی کی اور کافر اوسپر سے دوزخ مین گر پڑین گے عافانا اللہ الکریم پس ان تین جگہونمین سب حیران اور درماندہ ہونگی اور کسیکو مجال کسیکے یاد کرنی اور خبر لینی کی نہین ہوگی

الفصل الثالث

فصل تیسرے **عن** عائشۃ قالت جاء رجل فقعد بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یارسول اللہ ان لی مملوکین یکذبونی ویخونونی ویعصونی واشتمہم واضربہم فکیف انا منہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیمۃ یحسب ما خانوک وعصوک وکذبوک وعقابک ایاہم فان کان عقابک ایاہم بقدر ذنوبہم کان کفافا لا لک ولا علیک وان کان عقابک ایاہم دون ذنوبہم کان فضلا لک وان کان عقابک ایاہم فوق ذنوبہم اقتص لہم منک الفضل فتنحی الرجل وجعل یہتف ویبکی فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما تقرأ قول اللہ تعالی ونضع الموازین القسط لیوم القیمۃ فلا تظلم نفس شیئا وان کان مثقال حبۃ من خردل اتینا بہا وکفی بنا حاسبین فقال الرجل یارسول اللہ ما اجد لی ولہؤلاء شیئا خیرا من مفارقتہم اشہدک انہم کلہم احرار رواہ الترمذی

تی مؤمن حتی یکرہ لہ ان یکون علیہ من الصلوٰۃ المکتوبۃ یصلیہا فی الدنیا رواہما البیہقی فی کتاب البعث والنشور

اور روایت ہی اوسی موسیدسی کہا پوچہی کئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوسدن کہ ہوگی مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کے کیا ہی ذرا زمی اوسدن کی یعنی کیا ہوگا حال لوگون کا بیچ درازگی اوسدن کی کیا کہڑی ہوسکینگے اوسمین باوجود درازگی اوسکی کی پس فرمایا آنحضرت نی قسم خدا کی تحقیق وہ دن سبک کیا جاویگا مسلمان کا حال پر یہان تک کہ ہوگا سبکتر اوسپر آسان تر مسلمان پر بنسبت فرض کے کہ پڑہتا ہی اوسکو دنیا مین نقل کین یہہ دونون حدیثین بیہقی فی کتاب البعث والنشور مین

وعن اسماء بنت یزید عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یحشر الناس فی صعید واحد یوم القیمۃ فینادی منادٍ فیقول این الذین کانت تتجافی جنوبہم عن المضاجع فیقومون وہم قلیل فیدخلون الجنۃ بغیر حساب ثم یؤمر لسائر الناس الی الحساب رواہ البیہقی فی شعب الایمان

اور روایت ہی اسماء بنت یزید کی سی اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جمع کیجاوینگے لوگ ایک میدان فراخ مین روز قیامت کے پس پکاریگا ایک پکارنیوالا پس کہیگا کہان ہین وہ لوگ کہ دور اور جدا ہوتی ہین پہلو اونکی خوابگاہون سی ف یعنی تہجد پڑہتی ہین اور بعضون نے کہا صلوٰۃ الاوابین پڑہتی ہونگے مراد ہین اور احتمال ہی کہ مراد اونسی وہ ہین کہ نماز عشا اور صبح پڑہتی ہین ت پس اونہینگے اہل محشر سی اسطرح کی لوگ حال آنکہ وہ تہوڑی ہونگی یعنی اہل اسلام سے پس داخل ہونگی بہشت مین بے اسکی کہ حساب لیا جاوی اونسے ف ع اسلیے کہ صبر کیا تہا اونہون نی مشقت طاعت پر اور ترک کی تہی لذت راحت کی اور اوسکی لیی اللہ سبحانہ نی فرمایا ہی انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب ت پہر حکم کیا جاویگا باقی لوگونکی لیی حساب لینی کا نقل کی یہہ بیہقی شعب الایمان مین

باب الحوض والشفاعۃ

باب ہے بیچ بیان حوض اور شفاعت کی ف ح ع حوض لغت مین جمع ہونا پانی کا اور رہنا اوسکا ہی اور حیض کہ عورتون کو آتا ہی اور سبب بہنی خون کا ہی مشتق اسی سی ہی اور مراد یہان وہ حوض ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی ہوگا روز قیامت کے اور صفات اوسکی حد بیشمار آتی ہین کہا قرطبی نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی دو حوض ہونگی ایک تو موقف مین ہوگا پہلی صراط کی اور دوسرا جنت مین اور دونونکا نام کوثر ہوگا اور کوثر زبان عربی مین خیر کثیر کو کہتی ہین پہر صحیح یہہ ہے کہ حوض پہلی میزان کی ہوگا پس لوگ نکلینگے پیاسی اپنی قبرونسی اور آوینگی حوض پر پہلی میزان کی اور اسطرح ہر پیغمبر کا ایک حوض ہوگا موقف مین کہ امت اونکی اوسپر وارد ہوگی اور وہ پیغمبر آپسمین مفاخرت کرینگے کہ دیکہین اوسکی حوض پر لوگ بہت آتی ہین اور حضرت نی فرمایا کہ مین امید رکہتا ہون کہ میری حوض پر لوگ سب سے زیادہ ہونگی اور شفاعت مشتق شفع سی ہی اور معنی اوسکی اصل مین ملنا ایک چیز کا ساتہہ ایک چیز کی ہی اور شفع مقابل وتر کی کہ بمعنی زوج کی ہی مقابل فرد کی وہ بہی اسسے منے کرہی اور شفعہ کہ حق ہمسایہ کا ہی اوس زمین سے کہ بیچی جاتی ہی وہ بہی اسی قبیل سی ہی اور شفاعت مین بہی مناشفیع کا ہی ساتہہ مجرم کی بدرخواست عفو کرنی گناہون اوسکی کی درگاہ عزت سی اور انواع شفاعتونکی تمام ثابت ہین واسطی سید المرسلین کے صلی اللہ علیہ وسلم بعضی خاص اونہین کے لیی ہونگی اور بعضی بمشارکت اور اول جو دروازہ شفاعت کا کہولینگے آنحضرت ہی ہونگی پس حقیقت مین تمام شفاعتین برجوع حضرت کے اوکی طرف کرینگی اور وہی ہین صاحب شفاعتونکی علی الاطلاق قسم اول شفاعت عظمی سے کہ عام ہوگی تمام خلائق کی لیی اور مخصوص ہوگی ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ کسیکو انبیا مین سے صلوات اللہ وسلامہ علیہم مجال جرأت کی اوسپر نہوگی اور وہ واسطی راحت دینی اور خلاص کرنی کی طول وقوف سی میدان محشر مین اور واسطی تعجیل حساب اور حکم کردگار کی اور واسطی نکالنی کی اوس شدت و محنت سے ہوگی جسیکہ حد بیشمار آتی ہی دوسری واسطی لانی قوم کی بہشت مین بغیر حساب کے اور ثبوت اسکا بہی وارد ہوا ہی واسطی پیغمبر صاحب ہماری کی اور بعضونکی نزدیک مخصوص حضرت ہی پر ہی قسم سی اوس قوم کی لیی کہ حسنات اور سیئات اونکی برابر ہون اور یہہ باوا شفاعت بہشت مین درآوین چوتہی اوس قوم کی لیی کہ مستحق اور مستوجب دوزخ کی ہوئی ہین پس شفاعت اونکی کرینگے اور بہشت مین لیجاوینگے پانچوین واسطی رفع درجات اور زیادتی کرامات

کی تہتی گنہگارون کی لیی کہ دوزخ مین گئی ہونگی اور شفاعت سے نکلینگے اور یہہ شفاعت مشترک ہی درمیان تمام انبیا اور ملائکہ اور علما اور شہدا کی ساتوین پیچ کہلواوے جنت کی آٹھوین پیچ تخفیف عذاب کے اونسی کہ مستحق عذاب مخلد کی ہوئی ہونگی نوین خاص واسطی اہل مدینہ کی دسوین واسطی زیارت کرنیوالون قبر شریف کی بروجہ امتیاز و اختصاص کی کذا ذکرالعلما اور کہا ہی علمارنی کہ شفاعت کی لیی جگہین ہونگی اول یہہ کہ گنہگار و نکو درگاہ عزت مین لاوین اور میدان قیامت مین کہڑا کرین اور عرق خوف و خجالت مین غرق ہون اور ہول اور دہشت عذاب سے کانپین اوسوقت شفیع درخواست کرین گی کہ تا بیٹہین اور آرام پکڑین اور دم مین دم آوے بعد ازان حکم ہوگا کہ بلجاوین اور حساب لین اور وہان بہی درخواست کرین گی کہ اونکی حساب سے درگذر کرین اور یونہین عفو کردین اور جب حساب سب کا لین متاقشہ حساب مین نکرین کہ جو کوئی مناقشہ کیا گیا حساب مین عذاب کیا گیا اور بعد از حساب کے دوزخ مین پہنچینگے یہہ جگہہ بہی محل شفاعت اور درخواست کے ہی یہانتک کہ دوزخ مین بہیجین اور جب بہیجین اور عذاب کرین شفاعت کرین گی اور دوزخ سے نکالین گے امیدواری کرم غفار اور شفاعت رسول مختار صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے باقی جو کچہہ اوسکا حکم ہوا نہ علی کل شی قدیر **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ اَنَسٍ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا اسیر فی الجنۃ اذا انا بنہر حافتاہ قباب الدر المجوف قلت ما ہذا یا جبرئیل قال ہذا الکوثر الذی اعطاک ربک فاذا طینہ مسک اذفر رواہ البخاری روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ مین گذر ابہشت مین یعنی شب معراج کو نا گہان مین پہنچا ایک نہر پر کہ دونون طرف اوسکی گنبذ ہین موتی تہوتی کی یعنی ہر گنبذ موتی ہی خالی اندر سی ہر نی کی لیی کہا مینی کیا ہی یہہ نہر ای جبرئیل کہا یہہ حوض کوثر ہی کہ دیا ہی تجکو پروردگار تہارے نی **فائدہ** اس اشارہ ہی طرف آیہ کریمہ کی انا اعطینا ک الکوثر کی بہت سے مفسرون نی کوثر کی تفسیر حوض کوثر کی ہی اور تحقیق یہہ ہے کہ مراد اوس سے خیر کثیر ہی کہ دی انحضرت کو رب نی کہ وہ قرآن ہی یا نبوت یا کثرت امت یا تمام مراتب عالیہ کہ منجملہ اونکی مقام محمود اور لوا رحمد و داور حوض مورود ہین اور اسمین منافات نہین ہی بلکہ سب داخل کوثر مین ہین اگرچہ شہرت اوسکی بہ معنی حوض کی اکثر ہی حاصل یہہ کہ اسصورت مین معنی یہہ ہونگی کہ یہہ حوض مذکور ایک فرد ہی کوثر کی اور بعضون نی تفسیر کی ہی کوثر کی اولاد اور علما امت یہہ بہی خیر کثیر ہی مین داخل ہین **ت** پس ناگہان دیکہتا ہون کہ مٹی اوسکی مشک تیز خوشبودار ہی نقل کی یہہ بخاری نی

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حوضی مسیرۃ شہر وزوایاہ سواء وماؤہ ابیض من اللبن وریحہ اطیب من المسک وکیزانہ کنجوم السماء من یشرب منہا فلا یظما ابدا متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حوض میرا مقدار سیر ایک مہینی کی ہی اور کونی اوسکی برابر یعنی مربع ہی طول و عرض مین برابر پانی اوسکا دودہ سی زیادہ سفید اور بو اوسکی مشک سے زیادہ خوشبودار اور آب خوری اوسکی مانند ستارون آسمان کی یعنی کثرت اور روشنی مین جو شخص کہ پیوگا اوسمین سی پس نہ پیاسا ہوگا کبہی **فائدہ** پس ہوگا پیا جنت مین از راہ تلذذ کی جیسا کہ کہا نا از راہ تنعم کی ہوگا بموجب قول اللہ تعالی کی وان لک ان لا تجوع فیہا ولا تعری وانک لا تظمؤ فیہا ولا تضحی **ت** نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان حوضی ابعد من ایلۃ من عدن لہو اشد بیاضا من الثلج واحلی من العسل باللبن ولانیتہ اکثر من عدد النجوم ولانی لاصد الناس عنہ کما یصد الرجل ابل الناس عن حوضہ قالوا یا رسول اللہ اتعرفنا یومئذ قال نعم لکم سیما لیست لاحد من الامم ترد ون علی غرا محجلین من اثر الوضوء رواہ مسلم وفی روایۃ لہ عن انس قال ترای فیہ اباریق الذہب والفضۃ کعدد نجوم السماء وفی اخری لہ عن ثوبان قال سئل عن شرابہ فقال اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل یغت فیہ میزابان یمدانہ من الجنۃ احدہما من ذہب والاخر من ورق اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق حوض میرا یعنی دوری مابین دونون طرفون حوض میری کی بہت زیادہ ہی دور سے

ایلہ کی سی مدن سے ف ایلہ زبر بمزہ اور جزم ہی نام ایک شہر کا ہی کنارہ دریا پر آخر شہرون شام کی سی متصل دریائی مین کے اور عدن ایک شہر ہی آخر شہرون یمن کی سی متصل دریائی ہند کی یعنی جتنی مسافت ایلہ اور عدن مین ہی اوس سی زیادہ مسافت ہی میری حوض کی دونون کنارہ مین اور تطبیق احدیث مین اور حدیث آیندہ مین کہ اوسمین ہی بامین عدن اور عمان کی کہ عمان زبر عین مہملہ اور تشدید میم سی نام ہی ایک شہر کا شام مین اور اور روایت مین کہ اوسمین ہی بامین صنعا اور مدینہ کی اور مانند انکی کی یہہ ہی کہ یہہ خبر دینا بطریق تمثیل و تقریب کے ہی نہ بطریق تحدید کے تمثیلا اور یعنی تقریبا ہر کسیکو موافق بحجہ اوسکی کی فرمایا ہی نہ تحدیدا ت تحقیق پانی اوس حوض کا زیادہ تر سفید ہی برف سی اور بہت شیرین ولذیذ شہد سی کہ ملا ہو ساتھہ دودہ کی اور البتہ باسن اوسکی بہت زیادہ ہین کنتی تارون کی سی اور تحقیق مین البتہ روکونگا اور ہانکونگا اور امتون کی لوگون کو اوس سی جیسا کہ روکتا ہی شخص لوگون کی اونٹون کو اپنی حوض سی یعنی بچنی کی لیی مشارکت و مخالطت سی کہا بعضی صحابہ نی یارسول اللہ کیا پہچانینگی آپ ہمکو یعنی امتیاز کرلینگے آپ ہمکو اور دوسری کہا اونکو ہانکی گا فرمایا انحضرت نی ہان پہچانونگا تمکو تمہارہی لیی ایک علامت ہوگی کہ نہین ہوگی کسیکے لیی امتون مین سی آوگی مجہر الحالت مین کہ سفید ہوگی پیشانی اور ہاتھہ پانون بسبب نورانیت وضو کی نقل کی بہ مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین انس سی یون ہی کہ فرمایا انحضرت نی دیکہی جاوینگی اوس حوض مین آبخورہی سونی اور چاندی کی مانند کتنی آسمان کی ستارونکی اور مسلم کی روایت مین ثوبان سی یون آیا ہی کہ کہا پوچہی گئی انحضرت اوس حوض کی پانی سی پس فرمایا پانی اوسکا زیادہ تر سفید ہی دودہ سی اور شیرین تر ہی شہد سی اور نورسی گرتی ہین اوسمین دو پرنالے مدد کرتی ہین اوسکی یعنی حوض کا پانی بڑہاتی ہین جنت سے یعنی جنت کی نہرونمی یا حضرت کی اوس حوض سے کہ جنت مین ہی کہ اوسکو نہر کوثر کہتی ہین ایک پرنالہ اون مین ہی سونیکا ہی اور ایک چاندی کا **وعن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ اَبَدًا لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُوْنَنِيْ ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَاَقُوْلُ اِنَّهُمْ مِنِّيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اہل بن سعد سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین میر سامان ہونگا تمہارا حوض کوثر پر جو شخص کہ گذریگا مجہر پانی پیویگا اور جو کوئی پیویگا اوسکا پانی پیاسا نہین ہوگا کبہی البتہ آوینگی مجہر کتنی قومین یعنی میری امت مین سی کہ پہچانونگا مین اونکو اور پہچانینگی وہ مجکو پہر حائل کیا جاویگا درمیان میری اور درمیان اونکی پس کہونگا مین کہ تحقیق یہہ مجہی ہین یعنی میری امت مین سی یا میری اصحاب سے پس کہا جاویگا کہ تحقیق تم نہین جانتی کہ کیا پیدا کیا اونہون نی پیچہی تمہاری ف یعنی اسلیی کہ مرتد ہوگئی اور گناہ نہین منع کرتی مومن کو حوض پر آنی سی اور اوسکی پانی پینی سی اور اسپر دلالت کرتا ہی یہہ قول حضرت کا یہی ت پس کہونگا مین دوری ہو جیو دوری ہو جیو مقام قرب و رحمت سی اون لوگونکی لیی کہ تغیر کیا دین و سنت میری کی بعد وفات میری کی ف یعنی احدیث کی نزدیک نزدیک ہین مضمون اوسحدیث کی کہ باب الحشر کی پہلی فصل مین گذری کہ وہان فرمایا ہی اصحابی اور شرح اور تاویل اوسکی بہی وہان لکہی گئی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُهِمُّوْا بِذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا اِلٰى رَبِّنَا فَيُرِيْحُنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اٰدَمُ اَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَاَسْكَنَكَ جَنَّتَهٗ وَاَسْجَدَ لَكَ مَلٰٓئِكَتَهٗ وَعَلَّمَكَ اَسْمَآءَ كُلِّ شَيْءٍ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ اَكْلَهٗ مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ نُهِيَ عَنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوْا نُوْحًا اَوَّلَ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ سُؤَالَهٗ رَبَّهٗ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلٰكِنِ ائْتُوْا اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَيَاْتُوْنَ اِبْرٰهِيْمَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ ثَلٰثَ كَذَبَاتٍ كَذَبَهُنَّ وَلٰكِنِ ائْتُوْا

مُوسٰی عَبْدًا اٰتَاهُ اللّٰهُ التَّوْرٰىةَ وَكَلَّمَهٗ وَقَرَّبَهٗ نَجِيًّا قَالَ فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ
خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ قَتْلَهُ النَّفْسَ وَلٰكِنِ ائْتُوْا عِيْسٰى عَبْدَ اللّٰهِ وَرَسُوْلَهٗ وَرُوْحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهٗ قَالَ فَيَاْتُوْنَ
عِيْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا عَبْدًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ

اور روایت ہی انس سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا رکی جاوین گی مسلمان روز قیامت کی یعنی حرکت کرنی سی یعنی ٹہیری ہونگی سکتہ کی حالت
مین یہانتک کہ فکر مین ڈالین جاوین گی بسبب رکنی کی پس کہین گی مسلمان کا سکی طلب کرنی ہم کسیکو تا شفاعت کرا تمہاری طرف پروردگار ہمارے کی
پس راحت دیتا ہمکو اور خلاص کرتا ہمکو اس غم و محنت سی پس آوین گی مسلمان حضرت آدم ع کی پاس پس کہین گی کہ تم آدم ہو ف ظاہر ہی یہہ کہ مراد
کہنی والونسی سردار اہل محشر کی ہین نہ تمام اہل موقف ت پس کہینگے یعنی بعضی اونکی کہ تم آدم ہو باپ ساری لوگون کی پیدا کیا تمکو اللہ تعالی نی اپنی ہاتہہ سی یعنی
بلا واسطہ یا اپنی قدرت کاملہ سی اور رکہا تمکو اپنی بہشت مین اور سجدہ کروایا واسطی تمہاری یعنی سجدہ تحیہ کا اپنی فرشتونسی اور سکہائی تمکو نام ہر چیز کی شفاعت
کرو ہماری تریک پروردگار اپنی کی کہ مخصوص کیا ہی تمکو ساتہہ اس فضائل و کرامات کی تا راحت بخشی اور لیجاوی ہمکو اسجگہہ سی کہ نہایت سخت و دشوار ہی پس کہین گے
آدم کہ نہین ہون مین اس مقام و مرتبہ مین یعنی مین بعید ہون مقام شفاعت سے مین رتبہ اسکا نہین رکہتا اور یاد کرینگے وہ گناہ و تقصیر اپنی کہ پہنچی تہی اوسکو کہ کہی اونکا ہی سخت
یعنی گیہون کی درخت سی تا حال آنکہ تحقیق منع کیی گئی ہی وہ اوسکی نزدیک ہونی سی ولیکن جاو تم نوح کی پاس کہ اول نبی مرسل ہین کہ بہیجا اونکو اوپر کافرون
روئی زمین کی ف ع یہان اشکال یہہ وارد ہوتا ہی کہ یہہ اول کیونکر بہیجی گئی انکی پہلی تو حضرت آدم اور شیث اور ادریس وغیرہم علیہم السلام آچکی تہی اسکا
جواب ظاہر تر یہہ کہ وہ تینون بہیجی گیی تہی طرف مومنون اور کافرون دونون کی اور حضرت نوح بہیجی گئی تہی طرف اہل زمین کی اسحال مین کہ وہ سب
کافر تہی اس باعتبار یہہ اول ہین اور اور بہی اسکی کئی جواب لکہی ہین علمانی لیکن وہ سب مخدوش ہین ت پس آوین گی حضرت نوح کی پاس پس کہین گی وہ نہین
ہونگے مقام شفاعت مین ف ع اللہ تعالی جو لوگونکو الہام کریگا اول سوال کرنا اور انبیا سی اور بعد اسکی حضرت سی حکمت اسمین یہہ ہی کہ تا فضیلت آنحضرت
کی ظاہر ہو اسلیی کہ اگر اول حضرت ہی سی سوال کرتی تو یہہ احتمال باقی رہتا کہ اور بہی قدرت رکہتی ہون شفاعت کی اور جب اور انبیا صلوات اللہ علیہم سے
سوال کر لیا اور اونہون نی انکار کیا اور پہر حضرت سی سوال کیا اور آپنی عرض قبول کی اور اونکی غرض حاصل ہوئی تو عالی مرتبہ ہونا آپکا اور کمال قرب جناب
کبریائی سی ثابت ہوا اور اسمین فضیلت آپکی ہی تمام مخلوقات پر حتی کہ رسولون آدمیون اور فرشتون کی پر یہہ کہ شفاعت امر عظیم ہی کوئی اوسکی جرأت نہین کر سکتا
سوای آنحضرت کی ت اور یاد کرین گی نوح گناہ اپنا کہ پہنچی اوسکو کہ وہ سوال کرتی ہی پروردگار اپنی سی نجات بیٹی کی غرق سی نادانستہ اور بی تحقیق
کیی کہ یہہ سوال کرنا چاہیی یا نہین اور اوسپر عتاب آیا کہ ای نوح نہ مانگ وہ چیز کہ علم نہین رکہتا ہی تو اوسکا چنانچہ یہہ مضمون آیۃ ان ابنی من اہلی الخ مین ہے
ولیکن جاو تم ابراہیم کی پاس کہ دوست خدائی مہربان کی ہین فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس اوین گے لوگ
ابراہیم کی پاس پس کہین گے وہ بلاشبہ مین نہین اس مرتبہ کا اور یاد کرین گی وہ تین جہوٹ کہ کہا تہا اونکو دنیا مین ف ا و حقیقت مین وہ
جہوٹ نہین ہین بلکہ بصورت جہوٹ ہین ولیکن چونکہ مرتبہ انبیا کا عالی ہی اونکو ایسی امور پر یہی مواخذہ ہوتا ہی جیسیکہ کہا گیا ہی حسنات الابرار سیئات
المقربین ایک اون تین جہوٹونمین سی یہہ ہی کہ جب قوم ابراہیم کی اپنی کسی میلہ کی تماشی کی لیی باہر گئی تو ابراہیم نی چاہا کہ مین نہ جاون اور فرصت پا کر
اونکی بت توڑون کہا کہ مین بیمار ہون تمہاری ساتہہ باہر نہین چل سکتا اور ظاہر مین بیماری نرکہتی تہی لیکن مراد اونکی تہی بیماری باطن کی کہ تمہاری کفر و
عناد سی دل میرا دکہتا ہی اور رنجیدہ ہی دوسرا جہوٹ یہہ کہ جب اونکی بتونکو توڑا تو اونہون نی آکر کہا کہ تمنی یہہ معاملہ کیا ای ابراہیم ہماری معبودونکی ساتہہ
اونہون نی کہا کہ مینی نہین کیا بلکہ اوس بڑی بت نی کیا مراد اونکی یہہ تہی کہ باعث اس فعل پر مجکو وجود اس بت کا ہوا کہ ساتہہ عبادت اور تعظیم تمہاری کی

ممتاز و منفرد ہی یا مقصود استہزا اور الزام اونکا تہا جیسکہ کوئی کچہہ خوشخط لکہی اور دوسرا شخص کہ ویسا نہ لکہہ سکی کہی کہ تو نی لکہا ہی یہہ خط وہ کہی کہ میں نہین لکہا ہی تو نی لکہا ہی کنایہ کرتا ہی اس سی کہ ایسا تو ہرگز نہین لکہہ سکتا تیسرا یہہ کہ اپنی بیوی کو یعنی سارہ کو واسطی خلاص کرانی کی ظلم اوس کافر سی کہا کہ یہہ بہن میری ہی اور مراد یہہ رکہتی تہی کہ دینی بہن ہی اور یہہ بہی ہی کہ وہ اونکی چچا کی بیٹی بہن تہی ت ولیکن جاو تم موسیٰ کی پاس کہ ایک بندہ ہی کہ دی ہی اونکو اللہ تعالی نی توریت کہ کتاب ہی عظیم الشان اور سب انبیا بنی اسرائیل تابع اوسکی ہین اور کلام کیا اللہ تعالی نی اون سی بی واسطہ اور نزدیک کیا اون کو اور رازدار اور محرم اپنی اسرار کا کیا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس آوین گی وہ حضرت موسی کی پاس پس کہین گی وہ کہ تحقیق مین نہین اس مرتبہ کا اور یاد کرین گی وہ اپنی اوس خطا کو کہ پہنچی تہی کہ وہ قتل کرنا قبطی کا ہی کہ اوسکو مکا مارا اور ایک کی مین کام اوسکا تمام کیا ولیکن جاو تم عیسی کی پاس کہ بندہ خاص خدا کا ہی اور رسول اوسکا اور روحانی ہی کہ بی مادہ جسمانی کی قدرت خدا سی پیدا ہوا سبب حیات اجسام کا ہی کہ مردہ کو جلا دیتا تہا اور کلمہ اوسکا ہی کہ پیدا ہوا ایک کلمہ سی فرمایا پس آوینگی عیسی کی پاس پس کہین گی عیسی مین نہین ہون اس مرتبہ کا ف اور حضرت عیسی نی کچہہ عذر بیان نہ کیا اور گناہ اپنا ذکر نکیا لکہا ہی علمانی کہ شاید کہ توقف حضرت عیسی کا سبب شرمندگی کی ہوا کہ تہمت اور افترا الفارسی سے اونکی حق مین کہ اونکو ابن اللہ کہتی تہی رکہتی تہی اور بعضی روایتون مین کچہہ مذکور بہی ہوئی ہین اور صواب یہہ ہی کہ تمام انبیا اور رسول صلوات اللہ علیہم اجمعین درآنی سی اوس مقام مین اور جرات کرنی سی اوس کام پر عاجز و قاصر ہین کچہہ احتیاج عذر کرنی کی نہین ولیکن ظاہر مین عذر بہی کیا سوائے سید المرسلین اور امام النبیین کے کہ نہایت قرب الہی رکہتی ہین اور محبوب ہین رب العالمین کی چنانچہ اسمعیلی اور حدیثون مین آیا ہی کہ سب انبیا کہینگے کہ ہم اہل اس کلمہ کے نہین ہین بی اسکی کہ نسبت عذر کی کرین واللہ اعلم ت ولیکن جاو تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کہ ایک بندہ ہی کہ بخش دیی ہین خدا تعالی نی اونکی اگلی پچہلی گناہ ف حضرت اور سب انبیا معصوم ہین گناہ ہونی پس اس مغفرت کی کئی طرح تاویل کی ہی علمانی اور اون تاویلون مین سی یہہ ہی کہ یہہ کلمہ بزرگی کا ہی جناب باری کی طرف سی واسطی سید المرسلین کی بی اسکی اگر گناہ ہون اور مغفرت ہو صاحب و مالک جب اپنی بندی خاص سی راضی و خوش ہوتے ہین اور امتیاز اوس بندہ کا اظہار کیا چاہتی ہین اور سرفراز کرتی ہین تو کہتی ہین کہ ہمنی تجکو بخشا جو کچہہ کہ کیا تو نی اور جو کچہہ کرنی تو تیری لیی معاف ہی اور کچہہ گرفت نہین قال فیاتونی فاستاذن علی ربی فی دارہ فیوذن لی علیہ فاذا رایتہ وقعت ساجدا فیدعنی ماشاء اللہ ان یدعنی فیقول ارفع محمد وقل تسمع واشفع تشفع وسل تعطہ قال فارفع راسی فاثنی علی ربی بثناء وتحمید یعلمنیہ ثم اشفع فیحد لی حدا فاخرجہم من النار وادخلہم الجنۃ ثم اعود الثانیۃ فاستاذن علی ربی فی دارہ فیوذن لی علیہ فاذا رایتہ وقعت ساجدا فیدعنی ماشاء اللہ ان یدعنی ثم یقول ارفع محمد وقل تسمع واشفع تشفع وسل تعطہ قال فارفع راسی فاثنی علی ربی بثناء وتحمید یعلمنیہ ثم اشفع فیحد لی حدا فاخرجہم من النار وادخلہم الجنۃ ثم اعود الثالثۃ فاستاذن علی ربی فی دارہ فیوذن لی علیہ فاذا رایتہ وقعت ساجدا فیدعنی ماشاء اللہ ان یدعنی ثم یقول ارفع محمد وقل تسمع واشفع تشفع وسل تعطہ قال فارفع راسی فاثنی علی ربی بثناء وتحمید یعلمنیہ ثم اشفع فیحد لی حدا فاخرجہم فاخرجہم من النار وادخلہم الجنۃ حتی ما یبقی فی النار الا من قد حبسہ القرآن ای وجب علیہ الخلود ثم تلا ہذہ الایۃ عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا قال وہذا المقام المحمود الذی وعدہ نبیکم متفق علیہ فرمایا حضرت نی پس آوین گی لوگ میری پاس پس طلب کرونگا مین اذن درآنی کا اپنی پروردگار کی پاس پس بیچ گہر اوسکی کی ف یعنی گہر ثواب اوسکی کی کہ وہ جنت ہی کہا تو ترشی نی کہ مراد یہہ ہی کہ اذن مانگینگے آپ اللہ تعالی سی یہہ کہ داخل ہوونگا اوس مقام مین کہ کسیکو وہان دخل نہین اور جو کوئی دعا رد و سوال کرے

اوسمین قبول ہوا ور نہین ہوتا درمیان کہڑی بنی والی اوسکی کی اور درمیان رب اوسکی کی حجاب یعنی مقام محمود کا اوسکو مقام شفاعت بہی کہتی ہین اور حکمت حضرت کے نقل مکان کرنی مین یہہ ہی کہ موقف جگہہ سیاست کی ہی اور حق شفیع یہہ ہی کہ مقام کرامت مین کہڑا ہو اسلیے اللہ تعالی یہہ رہنمائی کریگا حضرت کو کہ مقام خوف سے نقل کرین طرف مقام کرامت کی اور الحمیان سی عرض حاجت کرین **ت** پس اذن دیا جاویگا مجکو ورآنی کا اللہ تعالی کی پاس پس جب دیکہونگا مین اللہ تعالی کو گرونگا مین سجدہ کرتا ہوا یعنی بسبب ڈر اور بزرگی اوسکی کی پس چہوڑیگا مجکو اللہ سجدہ مین جس مدت تلک چاہیگا یہہ کہ چہوڑے مجکو **ف** ع سند احمد مین ہی کہ حضرت سجدہ مین رہینگے بقدر ایک جمعہ کی یعنی ہفتی کی جمعون یعنی ہفتون دنیا کی سی کذا ذکرہ السیوطی فی حاشیۃ مسلم **ت** پہر فرماویگا اللہ تعالی کہ سر اوٹہا ای محمد اور کہہ جو چاہی قبول کیجاویگی عرض تیری اور شفاعت کر یعنی سبکی چاہی تو قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ جو کچہہ چاہی تو دیا جاویگا فرمایا حضرت نے پس اوٹہاونگا مین سر اپنا اور تعریف کرونگا مین اپنی رب کی ساتہہ تعریف وحمد کی کہ سکہلاویگا مجکو اللہ تعالی وہ تعریف **ف** ع یعنی اوسیوقت اور اب نہین جانتا ہونمین اوسکو اور اسی سبب سے اوس جگہہ کو مقام حمد اور مقام محمود کہتی ہین اور اس سے معلوم ہوا کہ شفاعت کرنیوالیکو چاہیی کہ اول حمد وثنا شفاعت قبول کرنیوالی کی کری تا اوسکی قرب ورضا کر مشرف ہو اور ساتہہ قبول شفاعت کی مستفید ہو **ت** پہر شفاعت کرونگا مین **ف** کہا قاضی نی کہ آیا ہی بیچ حدیث انس اور ابی ہریرہ کی شروع کرین گی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد سجدہ اور حمد اور اذن شفاعت کہا امتی امتی **ت** پس حد کیجاوی گی واسطی میری ایک حد معین **ف** ح ع یعنی تعین فرماویگا اللہ تعالی میری لیی جماعت مخصوص کو گنہگارونمین سے واسطی شفاعت کی جیسیکہ بی نماز اور زناکار اور شراب خوار وغیرہی مثلا حکم فرماویگا کہ تمہاری شفاعت قبول کی مینی بی نمازونکی حق مین پہر فرماویگا کہ شفاعت قبول کی زناکارون کی حق مین اسی قیاس پر اورونکو سمجہہ لینا چاہیی **ت** پس نکالونگا مین یعنی درگاہ رب سے اور نکالونگا اوس جماعت کو آگ دوزخ سی اور داخل کروانگا اونکو بہشت مین **ف** ع کہا طیبی نے کہ اگر کہو تو کہ اول کلام دلالت کرتا ہی اسپر کہ شفاعت چاہنی والی تو وہ تہی کہ رد کی گیی ہونگی موقف مین اور فکرمند ہونگی بسبب اسکی اور طلب کرین گی خلاصی اس کرب سے اور دلالت کرتا ہی یہہ قول کہ نکالونگا مین اونکو الخ اسپر کہ وہ داخلین دوزخ سی ہونگی پس کیا ہی وجہ جواب یہہ کہ اسمین دو وجہین ہین ایک تو یہہ کہ شاید مومن دو فرقی ہونگی ایک فرقہ تو داخل ہوگا دوزخ مین بلا توقف اور ایک فرقہ رکا ہوگا محشر مین اور شفاعت طلب کرین گی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پس آپ خلاص کرواوین گی اونکو اوسحالت سے کہ گرفتار ہونگی اوسمین اور داخل کرواوین گی اونکو جنت مین پہر شروع کرین گی بعد اوسکی شفاعت کرنی اونکی کہ داخل ہونگی آگ مین جماعت جماعت کی جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرت کا فیحدلی الخ پس کلام مختصر فرمایا مراد طیبی کے یہہ ہے کہ آپنے ذکر کیا ایک فرقہ اور اختصار کیا اوسی کی خلاصی پر اسلیی کہ سمجہی جاتی ہی اوس سی خلاصی فرقہ دوسری کی بطریق اولی اور دوسری وجہ یہہ ہی کہ مراد آگ سی حبس اور گرمی سخت ہے کہ قرب آفتاب سے حاصل ہوگی اور مراد نکالنی سی خلاصی کروانا ہی اوس سی اور یہہ قول اگرچہ مجاز ہی لیکن حقیقت امر کی طرف بہت قریب ہے اور اصل قضیہ کے بہت مناسب اسلیی کہ مراد اس شفاعت سے شفاعت کبری ہی کہ جسکو تغیر کیا ہی مقام محمود اور لواء حمد سے بموجب فرمودہ حضرت کی آدم ومن دونہ تحت لوائی یوم القیامۃ اور مقصود اس شفاعت سے ہی خلاصی ہونی رکی رہنی اور کہڑی رہنی سی اور حکم ہونا محاسبہ کا خلایق کی لیی اور یہہ شفاعت خاص حضرت ہی کی ہے اور بعد اسکی حضرت اور آورانبیا اور اولیا اور علما اور شہدا اور صلحا اور فقرا کی لیی شفاعتین متعدد ہونگی چنانچہ بیان اسکا ابتدا باب مین ہو چکا ہی **ت** پہر آونگا مین دوبارہ بارگاہ ربی کی طرف یعنی واسطی شفاعت اور جماعتون کی پس اذن چاہونگا مین درآنی کا اپنی پروردگار کی پاس بیچ مکان اوسکی کی پس اذن دیا جاویگا مجکو داخل ہونیکا پاس رب کی پس جب دیکہونگا مین اوس مکان کو یا اپنی رب کو ساتہہ تنزیہ کی مکان سی اور تمام صفات حدوث سی گرونگا مین سجدہ کرتا ہوا پس چہوڑیگا مجکو جسقدر چاہی گا اللہ تعالی چہوڑنا مجکو پہر فرماویگا اوٹہاؤ ای محمد سر اپنا اور کہہ سنا جاویگا یعنی قبول کیا جاویگا کہنا تیرا اور شفاعت کر قبول کیجاوی گی شفاعت تیری اور مانگ جو چاہی تو دیا جاویگا فرمایا حضرت نے پس اوٹہاؤنگا مین سر اپنا پس تعریف کرونگا

مین رب اپنی کی ساتہہ تعریف اور حمد کی کہ سکہلاویگا مجکو اللہ تعالی وہ پہر شفاعت کرونگا مین پس حد معین کیجاویگی واسطی میری ایک حد پس نکلونگا مین اور
نکالونگا لوگون کو آگ دوزخ سی اور داخل کرونگا مین اونکو بہشت مین پہر آوونگا مین تیسری بار پس اذن مانگونگا مین در آنیکا اپنی پروردگار کی پاس پہر
اوسکی پس اذن دیا جاویگا مجکو در آنیکا پاس پروردگار کی پس جب دیکہونگا مین اوسکو کرونگا سجدہ کرتا ہوا پس چہوڑیگا مجکو جسقدر چاہیگا اللہ تعالے
چہوڑنا مجکو پہر فرماویگا اوتہاتوای محمد سر اپنا اور کہہ سنی جاوی گی عرض تیری اور شفاعت کر قبول کیجاوی گی شفاعت تیری اور مانگ دیا جاویگا فرمایا حضرت نے
پس اوتہاونگا مین سر اپنا پس تعریف کرونگا مین اپنی رب کے ساتہہ تعریف اور حمد کی کہ سکہاویگا مجکو اللہ تعالی وہ پہر شفاعت کرونگا مین پس حد معین کیجاویگی
واسطی میری ایک حد پس نکلونگا مین پس نکالونگا اونکو آگ سی اور داخل کرونگا اونکو بہشت مین یہانتک کہ نہ باقی رہیگا دوزخ مین مگر وہ شخص کہ روکا ہی
اوسکو قرآن نی **ف** یعنی دوزخ کی ہمیشگی سی اسطرح کہ خبر دی ہی کہ وہ ہمیشہ رہیگا دوزخ مین اور یہی معنی ہین قول راوی کی کہ الس کے نیچی ہی اور وہ قتادہ
ہی تابعی جلیل القدرت یعنی وہ شخص کہ واجب ہوا ہی اوسپر ہمیشہ رہنا دوزخ مین یعنی دلالت کی ہی قرآن نی اوسکی خلود پر کہ وہ کفار ہین پہر پڑہی آنحضرت نے
یا الس نے یا قتادہ نی یعنی واسطی سند کی یہہ آیۃ نزدیک ہے یہہ کہ اوتہاویگا تجکو رب تیرا مقام محمود مین کہ مراد مقام مذکور ہی جیسکو کہا الس نے یا قتادہ نی یا
حضرت نی اور یہہ ہے مقام محمود کہ وعدہ دیا ہی خدا تعالی نی اوسکا پیغمبر صاحب تمہاری **ف** ع اوس مقام کی صفت لفظ محمود کی سی یا تو اسلیی لائی کہ تعریف
کریگا اوسکی جو کوئی کہ کہڑا ہوگا اوسمین اور پہچانیگا اوسکو یا اس سبب سے کہ حمد کہینگے اوسمین آنحضرت حق سبحانہ تعالی کی جیسکہ حدیث سی معلوم ہوا یا اسلیی کہ
تعریف کیجاوینگی آنحضرت اوس مقام مین زبان اولین و آخرین پر نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا کان یوم القیمۃ ماج الناس بعضہم فی بعض فیاتون آدم فیقولون اشفع الی ربک فیقول
لست لہا ولکن علیکم بابراہیم فانہ خلیل الرحمن فیاتون ابراہیم فیقول لست لہا ولکن علیکم بموسی فانہ
کلیم اللہ فیاتون موسی فیقول لست لہا ولکن علیکم بعیسی فانہ روح اللہ وکلمتہ فیاتون عیسی فیقول لست
لہا ولکن علیکم بمحمد فیاتونی فیقول انا لہا فاستاذن علی ربی فیوذن لی ویلہمنی محامد احمدہ بہا لا تحضرنی
الان فاحمدہ بتلک المحامد واخر لہ ساجدا فیقال یا محمد ارفع راسک وقل تسمع وسل تعطہ واشفع تشفع فیقول
فاقول یارب امتی امتی فیقال انطلق فاخرج من کان فی قلبہ مثقال شعیرۃ من ایمان فانطلق فافعل ثم اعود فاحمدہ بتلک المحامد ثم
اخر لہ ساجدا فیقال یا محمد ارفع راسک وقل تسمع وسل تعطہ واشفع تشفع فاقول یارب امتی امتی فیقال انطلق فاخرج من کان
فی قلبہ مثقال ذرۃ او خردلۃ من ایمان فانطلق فافعل ثم اعود فاحمدہ بتلک المحامد ثم اخر لہ ساجدا فیقال
یا محمد ارفع راسک وقل تسمع وسل تعطہ واشفع تشفع فاقول یارب امتی امتی فیقال انطلق فاخرج من کان فی قلبہ ادنی ادنی ادنی مثقال
حبۃ خردلۃ من ایمان فاخرجہ من النار فانطلق فافعل ثم اعود الرابعۃ فاحمدہ بتلک المحامد ثم اخر لہ ساجدا فیقال
یا محمد ارفع راسک وقل تسمع وسل تعطہ واشفع تشفع فاقول یارب ائذن لی فیمن قال لا الہ الا اللہ فقال لیس
ذلک لک ولکن وعزتی وجلالی وکبریائی وعظمتی لاخرجن منہا من قال لا الہ الا اللہ متفق علیہ
اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب ہوگا دن قیامت کا مختلط اور مضطرب ہونگی لوگ بعضی اونکی بعضون مین یعنی کہہ بڑی ہونگی
اور آمد و رفت کرین گی امر متحیر ہونگی آپسمین پس آوینگی آدم کی پاس اور کہینگے کہ شفاعت کرو طرف پروردگار اپنی کی یعنی تاکہ حکم کری حساب کا پہر خبر دی ساتہہ
ثواب کے یا عذاب کے پس کہینگے آدم کہ نہین ہون تمہارا اہل اور قابل واسطی شفاعت کی ولیکن لازم ہی کہ جاو ابراہیم کی پاس اسلیی کہ وہ دوست خدا کی ہین پس

آوینگی ابراہیم کی پاس پس کہینگے وہ کہ نہین ہونمین لایق واسطی شفاعت کی ولیکن لازم ہی تمپر جانا موسی کی پاس اسلیے کہ وہ کلام کرنیوالی ہین اللہ تعالی سی بیواسطہ پس اوین گی لوگ موسی کی پاس پس کہینگے وہ نہین مین اہل اسکا ولیکن لازم ہی تمکو جانا عیسے کے پاس اسلیے کہ وہ ہین روح اللہ اور کلمۃ اوسکا پس آوینگے عیسی کے پاس پس کہینگے وہ نہین مین اہل اوسکا ولیکن لازم ہی تمپر جانا محمدؐ کی پاس پس حضرت فرماتی ہین کہ آوینگی وہ میری پاس پس کہونگا مین کہ مین ہون اہل اسکا یہہ میرا ہی کام ہی کسی سی نہین ہوگا پس اذن مانگونگا مین درآمنیکا پروردگار کی پاس پس اذن دیا جاویگا مجکو اور الہام کریگا مجکو یعنی میری دل مین ڈالیگا اللہ تعالی طرح طرح کی حمدین کہ حمد کرون گا مین اوسکو ساتہہ اون حمدونکی یعنی اوسوقت نہین حاضر مجکو اب یعنی اوسطرح کی حمدین پس حمد کرونگا مین اوسکی ساتہہ اون حمدونکی اور گرونگا مین واسطی اللہ کی سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمدؐ اوٹہا سر اپنا اور کہہ قبول کیجاویگی عرض تیری اور مانگ جو چاہ دیا جاویگا تو اور شفاعت کر قبول کیجاویگی پس کہونگا مین یعنی بعد سر اوٹہانی کی باسجدی مین ای رب میری بخش امت میری کو امت میری کو یا شفاعت کرتا ہونمین اپنی امت کی اپنی امت کے پس کہا جاویگا جاو اور نکالو اوسکو کہ ہو اوسکی دل مین مقدار جو کی ایمان سی **ف** اختلاف کیا ہی علمانی اسکی تاویل مین موافق اختلاف اپنی کی اصل ایمان مین اور تاویل مستقیم یہہ ہی کہ مراد ہی ساتہہ اسمقدار جو اور ذرہ اور رائی کی غیر اوسچیز کی کہ وہ حقیقت ایمان ہی قسم خیرات سے اور وہ وہ ہی کہ پایا جاویگی دلونمین قسم ثمرات ایمان سی اور لمحات الفقان سی اور لمعات عرفان سی اسلیے کہ حقیقت ایمان کہ وہ تصدیق خاص قلبی ہی اور ایسی ہی اقرار لسانی نہین داخل ہوتی ہی اونمین تحریف اور تبعیض اور زیادتی اور نقصان بنا بر اوسچیز کی کہ ایسے محقق ہین اور حمل کیا ہی اونہون نے اوسچیز کو کہ کہا ہی غیر اوسکی نی اوپر اختلاف لفظی اور نزاع صوری کی **ت** پس جاونگا مین پس کرونگا مین جو کچہہ کہ کہا پروردگار نی یعنی نکالونگا اونکو کہ جنکی دل مین مقدار جو کی ایمان ہوگا پہر آونگا مین اور تعریف کرونگا اللہ تعالی کی ساتہہ اون تعریفون کی کہ الہام کریگا پہر منہ کی بل گرونگا سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمدؐ اوٹہا تو سر اپنا اور کہہ قبول کیجاویگی عرض تیری اور مانگ جو کچہہ چاہ دیا جاویگا تو اوسکو اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس کہونگا مین ای پروردگار میری بخش امت میری کو پس کہا جاویگا جاو اور نکالو اوسکو کہ ہو اوسکی دلمین مقدار ذرہ کی یا رائی کی ایمان سی پس جاونگا مین اور نکالونگا مین پہر آونگا مین اور حمد کرونگا مین اللہ کی ساتہہ اونہین حمدون کی پہر گرونگا مین واسطی اللہ کی سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمدؐ اوٹہا سر اپنا اور کہہ سنا جاویگا کہنا تیرا اور مانگ دیا جاویگا تو اوسکو اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس کہونگا مین ای رب میری بخش امت میری کو رحم کر امت میری پر پس کہا جاویگا جاو اور نکالو اوسکو کہ ہو اوسکی دلمین ادنی ادنی مقدار دانہ رائی کے ایمان سی **ف** اسمین کمال مبالغہ اور نہایت فضل وکرم ہی **ت** پہر جاونگا مین پس نکالونگا پہر آونگا مین چوتہی بار پس تعریف کرونگا اللہ کی ساتہہ اونہین تعریفونکی پہر گرونگا مین واسطی اوسکی سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمدؐ اوٹہا سر اپنا اور کہہ سنی جاویگی عرض تیری اور مانگ جو کچہہ چاہ دیا جاویگا وہ اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس کہونگا مین ای رب میری حکم دی مجکو واسطی شفاعت اوسکی کہ کہا ہی لا الہ الا اللہ **ف** یعنی کوئی نیکی زیادہ اسسے نرکہتا ہوگا اور ملا علی نی کہا یعنی اگرچہ اپنی عمر مین ایکبار کہا ہو بعد اقرار سابق کی پس یہہ جملہ عمل ملاحق اوسکی سی ہوگا اور اللہ ضایع نہین کرتا اجر اوسکا کہ اچہا کری عمل اور بسبب مطلق ہونی حدیث من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ کی امیدوار اسکا ہی کہ یہہ شامل ہی داخل ہونی اوسکیکو اول یا آخر کہا طیبی نے اس سے معلوم ہوتا ہی کہ پہلی جو کہا ہی مقدار جو اور رائی کی وہ غیر ہی اوس ایمان کی کہ تعبیر کیا ہی اوسکو تصدیق کر اور وہ وہ ہی کہ پایا جاتا ہی دلمین شمرات ایمان سی **ت** فرماویگا اللہ تعالی نہین سے یہہ تیری لیی **ف** یعنی نہین ہے نکالنا اوس سے اوس شخص کا کہ کہا لا الہ الا اللہ سپر وطرف تیری اگرچہ ہی اونمین تیری لیی جگہہ شفاعت کی یا نہین کرین گے ہم یہہ بسبب تیری بلکہ کرین گی اسلیے کہ ہم احق ہین اسکی کہ کرین ہم اوسکو ازراہ کرم وتفضل کے پہر بیان کیا ساتہہ احدیث کی کہ امر بیچ نکالنی اوس شخص کے کہ نہین کے ہی پہلائی کبہی آگ سی خارج ہی حد شفاعت سے بلکہ وہ منسوب وسپرد ہی طرف محض کرم کی اور توفیق احادیث مین اور حدیث ابی ہریرہ مین کہ اگلی آتی ہی اسعد الناس الخ بنا بر معنی اول کی تو ظاہر ہی اسلیے کہ نکالیگا اونکو اللہ تعالی بسبب شفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ای پر بنا بر معنی دوسری کی پس مراد من قال لا الہ الا اللہ

سی حدیث اول مین یعنی اسحدیث مین وہ لوگ ہین کہ ایمان لائی ہین اپنی انبیا پر لیکن مستحق ہوئی آگ کی اور دوسری حدیث مین یعنی جو کہ آگی آئی ہی اسعد الناس ای اکثر حضرت کی امت کی لوگ مراد ہین اون لوگون مین سی کہ خلط کی عمل صالح ساتھہ عمل بد اون کی ت ولیکن قسم ہی اپنی عزت وجلال اور بزرگی ذاتی اور صفاتی البتہ کاونگا مین پس اوس شخص کو کہ کہا لا الہ الا اللہ نفل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اسعد الناس بشفاعتی یوم القیمۃ من قال لا الہ الا اللہ خالصا من قلبہ او نفسہ رواہ البخاری اور روایت ہی ابو ہریرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بہرہ مند لوگون مین ساتھہ شفاعت میری کی دن قیامت کی وہ شخص ہوگا کہ کہا ہے لا الہ الا اللہ خالص تہ دل اپنی سی یا فرمایا بجای من قلبہ کے من نفسہ نقل کے یہہ بخاری نے ف یہہ شک راوی ہی اور بہر تقدیر یہہ تاکید ہی جیسکہ کہتی ہین کہ اپنی آنکہہ سے دیکہا یا کان سی سنا اسلیی کہ اخلاص تہ دل سی ہوتا ہی اور جگہہ اوسکی دل ہی ہے نہ اور کچہہ اور لفظ اسعد یہان یعنی سعید کی ہے اسلیی کہ نہین بہرہ مند ہوگا حضرت کی شفاعت سے وہ شخص کہ نہین ہے اہل توحید سی یا مراد من قال سی وہ شخص ہے کہ نہوا اوسکی لیی عمل کہ مستحق ہو بسبب اوسکی رحمت کا اور لایق ہو بسبب اوسکی خلاص ہونی کا آگ سی اسلیی کہ اوسکو شفاعت کی بہت حاجت ہوگی اور بہت نفع دی گی اوسکو وعنہ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلحم فرفع الیہ الذراع وکانت تعجبہ فنہس منہا نہسۃ ثم قال انا سید الناس یوم القیمۃ یوم یقوم الناس لرب العلمین وندنو الشمس فیبلغ الناس من الغم والکرب ما لا یطیقون فیقول الناس الا تنظرون من یشفع لکم الی ربکم فیاتون آدم وذکر حدیث الشفاعۃ وقال فاذا طلق فاتی تحت العرش فاقع ساجدا لربی ثم یفتح اللہ علی من محامدہ وحسن الثناء علیہ شیئا لم یفتحہ علی احد قبلی ثم قال یا محمد ارفع راسک سل تعطہ واشفع تشفع فارفع راسی فاقول امتی یا رب امتی یا رب امتی یا رب فیقال یا محمد ادخل من امتک من لا حساب علیہم من الباب الایمن من ابواب الجنۃ وہم شرکاء الناس فیما سوی ذلک من الابواب ثم قال والذی نفسی بیدہ ان ما بین المصراعین من مصاریع الجنۃ کما بین مکۃ وہجر متفق علیہ اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سی کہ کہا لایا گیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک گوشت پس یا گیا طرف آنحضرت کی گوشت دست کا اور بہا گوشت دست کا کہ بسند آتا بہا حضرت کو پس کہایا اوسمین سے دانت سی نوچ نوچ کر پہر فرمایا کہ مین ہون سردار آدمیونکا یعنی سبکا جنس انبا وغیرہ سی دن قیامت کی ف باین حیثیت کہ سب محتاج ہونگی میری شفاعت کی اوسن بسبب توقیر وعزت میری کی نزدیک اللہ تعالی کی پس جب مضطر ہونگی تو آوینگی میری پاس طلب شفاعت کی الی موعود ہی اسکی حدیث انا سید ولد آدم یوم القیامۃ الخ ت وہ دن کہ کہڑی ہونگی لوگ واسطی حکم پروردگار عالمین کے اور وہ دن کہ نزدیک ہوگا آفتاب یعنی لوگون کی سر اوپر پہنچی گے لوگون کو بسبب غم وفکر شدید کی کہ حاصل ہوگی کہڑی رہنی سی اور نزدیکی آفتاب سی ایسی حالت کہ نہین طاقت رکہینگے یعنی صبر کرنی کی اوسپر پس کہینگے لوگ آپسمین کیا نہین دیکہتی تم یعنی نہین دیکہتے تم اوس شخص کو کہ عارض کریگا تمہاری نزدیک پروردگار تمہاری کی یعنی تاکہ چہٹاوی تکلو اس فکر وغم سی پس آوینگے حضرت آدم کی پاس اور ذکر کی ابو ہریرہ نی یا آنحضرت نی تمام حدیث شفاعت کی کہ جو اوپر گذری کہ لوگ سب انبیا سی جاکر التماس شفاعت کرینگی اور وہ جواب دینگی کہ ہم قدرت نہین رکہتی اسکی اور کہا آنحضرت نی بعد اسکی ذکر کرنی کی پس جاونگا مین لوگونکو نیچے سے اور آرونگا مین نیچی عرش کی ف اور اس سے جو حدیث اوپر گذری اوسمین ہے کہ مین اپنی رب کے گہر مین آرونگا تعبیق اوسمین اور اسمین یہہ ہے کہ گہر اوسکا جنت ہے اور جنت نیچی عرش کے ہی ت پس گرونگا مین زمین پر سجدہ کرتا ہوا اپنی پروردگار کو پہر کہولیگا یعنی الہام کریگا اللہ تعالی مجکو اپنی تعریفون اور ثنا نیک سے ذات اپنی پروردگار کہ نہین کہولی کسی پر پہلی میری بلکہ محمد بہی پہلی اوس وقت کی جیسکہ حدیث سابق سی ظاہر ہوتا ہی پہر فرماویگا اللہ تعالی ای محمد

اوتہا تو سر اپنا اور مانگ دیا جاویگا اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس اوتہا و نگا مین سر اپنا اور کہونگا بخش امت میری یکبار ای رب بخش امت میری یکبار ای رب **ف** ع تین بار کہنا تاکید و مبالغہ کی لیی ہی یا اشارہ ہی طرف طبقات گنہگارون کی **ت** پس کہا جاویگا ای محمد داخل کر اپنی امت مین سی اون لوگونکو کہ نہین ہی حساب اوپر یعنی نہین لیا جاویگا اونسی حساب اور بی حساب بہشت مین داخل کیی جاوین گی دروازی جانب دست راست سی بہشت کی دروازون مین سی اور وہ شریک ہون گی لوگون کی سوائی اس دروازہ کی اور دروازون مین کہ اور جانب مین ہین **ف** ع یعنی ازراہ عنایت کے داہنی طرف کا دروازہ مخصوص اونہین کی لیی ہی اور کسیکو اوسمین دخل نہین اور باقی دروازی مشترک ہین انمین اور غیر انکی مین کچہہ ممانعت نہین انکو انمین سے جانی کی بہی **ت** پہر فرمایا آنحضرت نی قسم اوس خدا کی کہ بقا میری ذات کا اوسکی دست قدرت مین ہی تحقیق مسافت درمیان دونون کواڑون دروازی کے دروازون جنت کی سی مانند اوس مسافت کی ہی کہ درمیان مکہ اور ہجر کی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم **ف** ح ہجر ساتہہ زبر اور جیم کی نام ایک قریہ کا ہے قریون بحرین کی سی اور مقصود بیان کرا فراخی دروازہ جنت کا ہی کہ مسافت اوسکی دروازی کی دو جانبون مین اسقدر ہی آدمی راو تحدید و تعین نہین ہے بلکہ یہہ تخمینا فرمایا ہی لوگونکو سمجہانی کی لیی اور حقیقت حال اور ہی کچہہ ہی **وعن** حذیفۃ فی حدیث الشفاعۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وترسل الامانۃ والرحم فتقومان جنبتی الصراط یمینا وشمالا رواہ مسلم اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان سے بیچ حدیث شفاعت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بہیجی جاوی گی امانت اور ناتا پس کہڑی ہونگی دونون طرف پل صراط کی داہنی اور بائین نقل کے یہہ مسلم نی **ف** ع یعنی امانت کہ محافظت کرنی حقوق اور اموال لوگون کی ہی اور رحم کہ قرابت ولادت ہی یہہ دونون بسبب عظیم القدر اور مہتم بالشان ہونیکی کہ رعایت اونکی حق کی کرنی بندونکو لازم ہی صورت بنکر آوینگی واسطی امانت دار اور خائن اور صلہ رحم کرنیوالی اور قطع رحم کرنیوالی کی یعنی جہگڑینگی اوس شخص کے کہ جسی ضایع کی ہوگی امانت اور توڑا ہوگا ناتا اور گواہی دینگے اونکی برائی پر اور جس شخص نے پوری ادا کی ہوگی امانت اور حق ناتیکا ادا کیا ہوگا اوسکی طرف سے جہگڑینگے اور گواہی دینگی اوسکی بہلائی پر تاکہ تمیز ہو جائی ہر ایک اونمین سی اور احادیث مین رغبت دلائی ہی اور رعایت کرنی حق ان دونون کی اور اہتمام کرنی انکی کی **وعن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تلا قول اللہ تعالی فی ابراہیم ربّ انہن اضللن کثیرا من الناس فمن تبعنی فانہ منی وقال عیسی ان تعذبہم فانہم عبادک فرفع یدیہ فقال اللہم امتی امتی وبکی فقال اللہ تعالی یا جبرئیل اذہب الی محمد وربک اعلم فسألہ ما یبکیہ فاتاہ جبرئیل فسألہ فاخبرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما قال فقال اللہ لجبرئیل اذہب الی محمد فقل انا سنرضیک فی امتک ولا نسوءک رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن عاص سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی یہہ آیت بیچ بیان عرض ابراہیم کی کہ کہا ای پروردگار تعالی میرے ان بتون نی گمراہ کیا بہتون کو آدمیون مین سی یعنی ہوئی سبب بہتون کی گمراہی کی پس جسنی کہ پیروی کی میری یعنی توحید اور اخلاص اور توکل مین پس وہ مجہسی ہی **ف** ع یعنی میری تابعین سی ہی اور بقیہ آیت یہہ ہی ومن عصانی فانک غفور رحیم **ت** اور پڑہا آنحضرت نی قول حضرت عیسی کا کہ اپنی امت کی حق مین اللہ تعالی سی عرض کیا کہ اگر عذاب کری تو اونکو پس تحقیق وہ بندی تیری ہین **ف** ح کچہہ چارہ نہین رکہتی اور کوئی نہین روک سکتا اور آگی اسکی یہہ ہی وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم یعنی تجہکو کوئی غالب نہین تو قوی قادر ہی اور حکم کرتا جو چاہتا ہی کوئی تیری حکم کو پیچہی نہین ڈال سکتا اور حکیم ہی کر رکہتا ہی ہر چیز کو اپنی اپنی جگہہ اور حاصل بیان یہہ ہی کہ آنحضرت نی شفاعت دو نبیون کی کہ اپنی امت کی حق مین کی یاد فرما کر اپنی امت کو یاد کیا اور رقت کی اور شفاعت چاہی اور دعا کی جیسیکہ کہا **ت** پس اوتہائی آنحضرت نی دونون ہاتہہ اپنی اور کہا خدا وندا بخش میری امت کو رحم کر میری امت پر اور روئی پس فرمایا اللہ تعالی نی ای جبرئیل جا تو طرف محمد کی حال آنکہ پروردگار تیرا ای جبرئیل داناتر ہی احتیاج پوچہنی کی نہین کہتا

ولیکن باوجود اسکی واسطے مطہر کرنی کرم وعنایت اپنی کی پوچھتا ہی پس پوچھہ لو محمد سی کہ کس چیز نی رولایا اوسکو پس آئی آنحضرت کی پاس جبرئیل اور پوچھا آپ سے کہ کس چیز نے رولایا تمکو پس خبر دی جبرئیل کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھہ اوپچہ کی کہ کہا یعنی اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سبب رونی سی کہ وہ خوف ہی واسطے امت اپنی کی پس جبرئیل رفتہ گیا کہ لائی مین کی اور عرض کیا اور فرمایا اللہ تعالی نی واسطے جبرئیل کی کہ جاتو طرف محمد کی پس کہہ کہ تحقیق ہم نزدیک ہی کہ راضی کردین گی تجکو بیچ حق امت تیری کی اور دل گیر نہ کرین گی تجکو اس باب مین نقل کی ہیہ مسلم نی ف ح روایتون مین آیا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ ہرگز راضی نہین ہونگا جب تک کہ ایک ایک کو میری امتون مین سی نہین بخشی گا اب امتی اونکا ہونا چاہیی اور عقیدہ ایمان اونکی ساتھہ درست کرنا چاہیی مشکل کہ سی بہتر ہی اور کچھہ نہین ؎ خاکی او باش بادشاہی کن ۔ آن او باش ہرچہ خواہی کن ؎ اسحدیث مین طرح بطرح کی فائدہ ہین ایک تو بیان ہی کمال شفقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت پر اور متوجہ ہونا اپکا اونکی درستی امور مین اور دوسری بشارت عظمی ہی اس امت مرحومہ کی لیی بموجب وعدہ الہی کی کہ راضی کردین گی ہم تجکو اور تیسری بیان ہی آنحضرت کی حلیم المرتبہ ہونیکا

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ نَاسًا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ نَرٰی رَبَّنَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ ھَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَۃِ الشَّمْسِ بِالظَّہِیْرَۃِ صَحْوًا لَیْسَ مَعَھَا سَحَابٌ وَھَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَۃِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ صَحْوًا لَیْسَ فِیْھَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَۃِ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا کَمَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَۃِ اَحَدِھِمَا اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ لِیَتْبَعْ کُلُّ اُمَّۃٍ مَا کَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا یَبْقٰی اَحَدٌ کَانَ یَعْبُدُ غَیْرَ اللّٰہِ مِنَ الْاَصْنَامِ وَالْاَنْصَابِ اِلَّا یَتَسَاقَطُوْنَ فِی النَّارِ حَتّٰی اِذَا لَمْ یَبْقَ اِلَّا مَنْ کَانَ یَعْبُدُ اللّٰہَ مِنْ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ اَتَاھُمْ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ فَمَاذَا تَنْتَظِرُوْنَ یَتْبَعُ کُلُّ اُمَّۃٍ مَا کَانَتْ تَعْبُدُ قَالُوْا یَا رَبَّنَا فَارَقْنَا النَّاسَ فِی الدُّنْیَا اَفْقَرَ مَا کُنَّا اِلَیْھِمْ وَلَمْ نُصَاحِبْھُمْ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ فَیَقُوْلُوْنَ ھٰذَا مَکَانُنَا حَتّٰی یَاْتِیَنَا رَبُّنَا فَاِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاہُ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ سَعِیْدٍ فَیَقُوْلُ ھَلْ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَہٗ اٰیَۃٌ تَعْرِفُوْنَہٗ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ فَلَا یَبْقٰی مَنْ کَانَ یَسْجُدُ لِلّٰہِ تَعَالٰی مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِہٖ اِلَّا اَذِنَ اللّٰہُ لَہٗ بِالسُّجُوْدِ وَلَا یَبْقٰی مَنْ کَانَ یَسْجُدُ اِتَّقَاءً وَّرِیَاءً اِلَّا جَعَلَ اللّٰہُ ظَھْرَہٗ طَبَقَۃً وَّاحِدَۃً کُلَّمَا اَرَادَ اَنْ یَّسْجُدَ خَرَّ عَلٰی قَفَاہُ

اور روایت ہی ابوسعید خدری سی کہ تحقیق کتنی ایک آدمیون نی کہا یا رسول اللہ دیکھینگے ہم رب اپنی کو دن قیامت کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ہان دیکھوگے ف ذکر کیا سیوطی نی اپنی تالیفات مین کہ رویت اللہ تعالی کی دن قیامت کی موقف مین حاصل ہوگی ہر ایک کو مردون اور عورتون مین سی یہانتک کہ کہا ہی بعضون نی کہ منافقون اور کافرون کو بہی ہوگی پہر محجوب ہوجائین گی بعد اسکی تاکہ ہو اونپر حسرت اور اسمین بحث ہی بسبب قول اللہ تعالی کی کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون کہا سیوطی نی اور ای پر رویت جنت مین پس اجماع ہی اہل سنت کا اسپر کہ وہ حاصل ہوگی انبیا اور رسولو اور صدیقون کو ہر امت مین سی اور مومن مردون کو بشرائط امت کے مین سی اور اس امت کی عورتون کی رویت ہین تین مذہب ہین ایک تو یہہ کہ نہین دیکہینگے اور دوسرا یہہ کہ دیکہینگے اور تیسرا یہہ کہ دیکہینگے مثل ایام عیدون کی من نہ اور دونون مین اور فرشتونکی حق مین دو قول ہین ایک تو یہہ کہ نہین دیکہینگے اپنی رب کو اور دوسرا یہہ کہ دیکہینگے اوسکو اور جنات کی دیکہنی مین بہی خلاف ہی بعد اذان واسطے تحقیق اور اثبات رویت کی فرمایا کیا ضرر پہنچائی جاتی ہو تم بیچ دیکہنی آفتاب کے وقت دوپہر کہلی ہوئی کی کہ نہو اوسمین ابر اور کیا ضرر پہنچائی جاتی ہیچ دیکہنی چاند چودہوین رات کہلی ہوئی کی کہ نہو اوسمین ابر کہا لوگون نی نہ یا رسول اللہ فرمایا نہ ضرر پہنچائی جاؤگی تم بیچ دیکہنی اللہ تعالی کی دن قیامت کی مگر جیسا ضرر پہنچائی جاتی ہو تم بیچ دیکہنی ایک کی اون دونون مین سی ف یعنی آفتاب و مہتاب کے

آفتاب وچاند کی دیکھنی مین قطعًا ضرر نہین پس جانو کہ وہان بہی ضرر نہین پہنچائی جائینگی اسمین مبالغہ اور تعلیق بالمحال ہی یعنی اگر ہو بیچ دیکھنی ایک کے
ان دونون مین سی ضرر تو البتہ اللہ تعالی کی دیکھنی مین ضرر ہو جب یہان نہین ہوتا تو وہان بہی نہین ہونیکا اور لکہا ہی علمانی کہ یہہ رویت کہ یہان مذکور
ہی غیر اوس رویت کی ہی کہ ثواب مومنون کی ہوگی بہشت مین اور یہہ رویت امتحانی ہی حق تعالی کی طرف سی تا واقع ہو بسبب اسکی تمیز درمیان اوسکی کہ
عبادت کی ہی خدا کی اور درمیان اوسکی کہ عبادت کی ہی بتون کی اور امتحان اور ابتلا بندونکا جاری ہی اوسجگہہ مین بہی تا وقت فارغ ہونی کی حساب
سی اور واقع ہونی جزا کی قسم ثواب وعقاب سے آخرت اگرچہ دار جزا ہی لیکن واقع ہوگا وان بہی کبہی امتحان جیسیکہ دینا کہر امتحان کا ہی اور کبہی واقع ہوتے
ہی اوسمین بہی جزا جیسیکہ فرمایا والا اعلا کم من مصیبۃ فما کسبت ایدیکم کذا قال الطیبی ت جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا پکاریگا ایک پکارنیوالا چاہیی کہ یہ بچہی
جاوی ہر گروہ اوسچیز کی کہ عبادت کرتا تہا اوسکی پس نہین باقی رہیگا وہ کوئی کہ عبادت کرتا تہا سوای اللہ کی بتون کو اور انصاب کو ف اصاب
جمع نصب کی ہی اور نصب اوسپتہر کو کہتی ہین کہ برپا کیا جاوی اور عبادت کیا جاوی اور ذبح کیا جاوی اوسپر بقصد تقرب وطاعت کی اور جو چیز کہ کہڑی کیجاوے
اور اعتقاد کیجاوی تعظیم اوسکی خواہ پتہر ہو خواہ درخت پس وہ نصب ہے ت اگر کہ گرین مجھے دوزخ مین ف یعنی اسلیی کہ انصاب اور بت دوزخ مین ڈالی جاوینگے
اونکی ساتہہ پوجنی والی اونکی بہی ڈالی جاوینگی ت یہانتک کہ نہ باقی رہین کی مگر وہ کہ بندگی کرتی تہی اللہ کی نیکون مین سی اور بدون مین سی
آویگا اونکی پاس پروردگار عالمونکا ف ع وتجلی کریگا اوسپر ساتہہ فریب کے اور حقیقت مین آنا صفات حق سی ہی کہ اسناد کیا ہی اپنی ذات کی طرف قرآن
مجید مین اور کلام رسول مین بہی آیا ہی اور اعتقاد کرتی ہین ہم اوسکا بی اسکی کہ جانین کیفیت اوسکی اور منزہ جانتی ہین اوسکو حرکت وانتقال سی کہ آنی مین
ہوتا ہی جیسیکہ حکم تمام متشابہات کا ہی یا یہہ معنی ہین کہ آویگا فرشتہ اوسکی فرشتون مین سی یا آویگا اونکی پاس حکم اوسکا جیسیکہ اشارہ کیا ساتہہ قول
اپنی کی ت فرماویگا اللہ تعالی اونکو کہ کسکی منتظر ہو ہر جماعت پیچہی چلی جاتی ہی اوسچیز کی کہ عبادت کرتی تہی اوسکو یعنی تم کیون نہین جاتی عرض کرینگی
کہ ای پروردگار ہماری جدائی کی ہمنی لوگون سی دنیا مین یعنی جوکہ پوجتی تہی غیر اللہ کو کہ اونسی جدائی کر رکہی تہی ہمنی دنیا مین اوسحالت مین کہ بہت
محتاج تہی طرف اونکی اور نہ صحبت رکہی ہمنی ساتہہ اونکی ف ع اور متابعت نہین کی اونکی بلکہ مقابلہ کرتی رہی اون کا اور لڑتی رہے
اونسی اور انقطاع رکہا اونسی تیری خوشی کی لیی پس اب کیونکر متابعت کرین اونکی حال آنکہ بی پرواہین ہم اونسی اور وہ اور معبود اون کی سب دوزخ
مین ہین ت اور بیچ روایت ابی ہریرہ کی یون آیا ہی کہ پس کہین گی وہ عبادت کرنیوالی حق کی یہہ ہی جگہہ ہماری اور نہین جانیگی ہم یہان سی یہانتک
کہ آوی ہماری پاس رب ہمارا یعنی تجلی کری ہمپر ایسی جیسکر کہ پہچانین ہم اوسکو پس جب آویگا رب ہمارا یعنی وس صفت پر کہ پہچانا ہمنی اوسکو کہ وہ منزہ ہی صورت سی اور کیفیت سے
اور کیفیت سی اور جہت سی اور مانند انکی سی پہچانین گی ہم اوسکو یعنی حق پہچانی کا اور بیچ روایت ابی سعید خدری کی یون آیا ہی کہ پس فرماویگا اللہ تعالی
کہ کیا ہی درمیان تمہاری اور درمیان پروردگار کی نشانی کہ پہچانا فو تم اوسکو ف ع یعنی اوس نشانی سی اور وہ معرفت اور محبت ہی کہ جو نتیجہ توحید
کا اور ثمرہ ایمان وتصدیق کا ہی ت پس کہینگے وہ کہ ہان ہی نشانی پس کہولا جاویگا پنڈلی سی ف ع ح کہا بعضون نی کہ معنی پنڈلی کہلنی کی جا تا ہی
خوف وہول کا ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد نور عظیم ہی یا جماعت ملائکہ اور صواب یہہ ہی کہ توقف کرین اور کچہہ تاویل نکرین اسکی اور حقیقت معنے مراد
کو سپرد علم حق کی کرین ت پس نہ باقی رہیگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تہا خدا کو یعنی دنیا مین جانب لفس اپنی سی یعنی باخلاص نہ واسطی دکہانی خلق کے
اور ملاحظہ اونکی کی اور خوف تلوار کی مگر کہ اذن دیگا اللہ تعالی اوسکو سجدی کا اور میسر کریگا اوسکو سجدہ اور نہ باقی رہیگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تہا واسطے
بچنی کی تلوار سی اور لوگون کی ڈر سی اور دکہانی کی لیی مگر کہ کردیگا اللہ تعالی پشت اوسکی ایک تختہ یعنی جوڑ نہ لیون کن نہین ہمنی کی کہ جس سے جہک سکی اور سجدہ
کری بلکہ یکسان مانند تختہ کی ہو جاوینگے جب چاہی کا سجدہ کرنا گر پڑیگا چت ف کہا نووی نی کہ اسحدیث سی وہم جانا گیا منافقین بہی دیکہینگے

اللہ تعالیٰ کو آخرت مین اور یہہ باطل ہی اسلیے کہ نہین ہی تصریح اسمین اونکی دیکھنی کی بلکہ اسمین یہہ ہی کہ وہ جماعت کہ اوسمین منافقین اور مومنین ہونگی دیکھینگے اللہ تعالیٰ کو پہر امتحان کریگا سجدہ کرپس جو شخص کہ مخلص ہوگا سجدہ کریگا اور جو کہ منافق ہوگا سجدہ نہین کرسکیگا اور یہہ نہین دلالت کرتا ہی اسپر کہ منافق دیکھینگے اللہ تعالیٰ کو ثُمَّ يُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلَى جَهَنَّمَ وَتَحِلُّ الشَّفَاعَةُ وَيَقُولُونَ اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُونَ كَطَرْفِ الْعَيْنِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيحِ وَكَالطَّيْرِ وَكَاَجَاوِيدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَمَخْدُوشٌ مُرْسَلٌ وَمَكْدُوسٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ حَتّٰى إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ مَا مِنْ اَحَدٍ مِنْكُمْ بِاَشَدَّ مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِلّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِاٰخَرِهِمُ الَّذِينَ فِي النَّارِ يَقُولُونَ رَبَّنَا كَانُوا يَصُومُونَ مَعَنَا وَيُصَلُّونَ وَيَحُجُّونَ فَيُقَالُ لَهُمْ اَخْرِجُوا مَنْ عَرَفْتُمْ فَيُحَرَّمُ صُوَرُهُمْ عَلَى النَّارِ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُونَ رَبَّنَا مَا بَقِيَ فِيهَا اَحَدٌ مِمَّنْ اَمَرْتَنَا بِهٖ فَيَقُولُ ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهٖ مِثْقَالَ دِينَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُ ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهٖ مِثْقَالَ نِصْفِ دِينَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُ ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيهَا خَيْرًا فَيَقُولُ اللّٰهُ شَفَعَتِ الْمَلٰئِكَةُ وَشَفَعَ النَّبِيُّونَ وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُونَ وَلَمْ يَبْقَ اِلَّا اَرْحَمُ الرّٰحِمِينَ فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَمْ يَعْمَلُوا خَيْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوا حُمَمًا فَيُلْقِيهِمْ فِي نَهَرٍ فِي اَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ نَهَرُ الْحَيٰوةِ فَيَخْرُجُونَ كَمَا تَخْرُجُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ فَيَخْرُجُونَ كَاللُّؤْلُؤِ فِي رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِمُ فَيَقُولُ اَهْلُ الْجَنَّةِ هٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمٰنِ اَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوهُ فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَا رَاَيْتُمْ وَمِثْلُهُ مَعَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

پہر رکھا جاویگا پل صراط دوزخ پر یعنی پشت دوزخ پر بیچون بیچ اوسکی اور واقع ہوگی شفاعت اور اذن دیا جاویگا اوسکا اور کہینگے یعنی انبیا اپنی امت کی لیے اوسطی طلب استقامت اور سلامتی اونکی جیسیکہ حدیث ابوہریرہ مین کہ بعد اسکی ہی صریح آیا ہی یا الٰہی سلامتی سی گذارانکو سلامتی سی گذارانکو صراط سی یا دوزخ مین نگرین پس گذرینگے مسلمان ف صراط سی طرح بطرح باندازہ عمل کے اور استقامت کی دین شریعت پر کہ حقیقت مین یہہ پل مثال صراط مستقیم شریعت کی ہی کہ بابر کمتر شمشیر سے ہی اور چلنا اوسپر دشوار ہی لیکن روشن ہین اور اسی معنی مین کہا گیا ہی ؎ بس کار غریبست عجب مشکل و ساں چون جسر صراط است بسی روشن و باریک پس گذرینگے بعضے مومن مانند جہپکنی آنکہہ کے اور بعضی مانند بجلی کی کہ آسمان مین چمکی اور بعضی مانند باد و کی اور بعضی مانند پرندونکی اور بعضی مانند گہوڑون تیز رو خوش رفتار کی اور بعضی مانند اونٹونکی پس بعضے مسلمان نجات پانیوالی اور سلامتی دیسی گئی ہونگی آگ دوزخ سی یعنی صراط سی گذرینگی اور نہین پہنچیگا اونکو کچہہ ضرر اور بعضی وہ ہونگی کہ زخمی کیی جاوینگی اور خلاص کیی جاوینگے دوزخ سی ف یعنی بعد عذاب کی نجات پاوینگی کہا ایک شارح نے جو کہ زخمی کیی جاوینگے آنکڑون سی پہر پہینکی جاوینگی طرف دوزخ کی وہ گنہگار اہل ایمان سی ہونگی اور قول آپکا مرسل یعنی چہوڑی جاوینگی قید و طوق سی وہ زخمی بعد اسکی کہ عذاب کیی جاوینگی ایک مدت ت اور بعضی پارہ پارہ کیی اور دہکیلی اور ہانکی جاوینگی آگ مین ف لفظ مکدوشن شین معجمہ سی ہی اور مکدوش سین مہملہ سی بہی روایت ہی ساتہہ اسی معنی کی اور مکدوس ساتہہ پیش میم اور زیر کاف اور جزم رکی اور زبر دال کی بہی آیا ہی یعنی باندہ کر اور قید مین کرکر اور جمع کرکر ایک دوسری پر ڈالی جاوینگی دوزخ مین ت یہانتک کہ جب خلاص ہونگی آگ سے ف ح یعنی پرتی سلی سین پس حتی غایہ ہی اوسطی گذرنی بعض کی صراط پر سی اور واسطے گرفتاری بعض کی دوزخ مین اور کہا طیبی نے کہ حتی غایہ ہی مکدوشن فی نار جہنم کی یعنی باقی رہینگی مکدوشن دوزخ مین یہانتک کہ [illegible] اپنی کی ملائکہ کے شفاعت سی یا فضل سی اللہ سبحانہ کی اور یہان سی معلوم ہوا کہ مومن

ہمیشہ عذاب مین نہین رہنے کی بلکہ نکلین گی آخر کو اوس سی اور شفاعت کرین گی اورون کی کہ جو ہنوز دوزخ سی نہین نکلی ہین بسبب کثرت گناہونکی اور مبالغہ کرین گی سوال کرنی مین حق قبول وعلاسی ساتھہ نکالنی اونکی کی جیسیکہ فرمایات پس قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھہ مین ہی کہ نہین ہی کوئی تم مین سخت تر ازروی طلب اور سوال جھگڑنی کی بیچ حق کی کہ تحقیق ظاہر اور ثابت ہو تمہاری لیی مومنونسی بیچ طلب اور سوال کرنی اور جھگڑنی کے خدا تعالی سی روز قیامت کی اپنی بہائیونکی لیی کہ آگ دوزخ مین ہین ف یعنی تم اوس حق مین کہ ظاہر اور ثابت ہوا ہی دشمن پر کسطرح مطالبہ اور مواخذہ بکوشش و مبالغہ کرتی ہو مومن بیچ شفاعت کرنی بہائیون اپنی کی کہ دوزخ مین رہی ہین اور نکالنی اونکی کی اوس سی کوشش اور مبالغہ بیچ مطالبہ اور سوال کرنیکی جناب حق تعالی سی زیادہ تر اوس سی کرین کی کہینگے مومن ای پروردگار ہماری ہتی یہہ روزہ رکھتی ساتھہ ہماری اور نماز پڑہتی یعنی ہماری سی نماز اور حج کرتی یعنی ہماری طریق پر پس کہا جاویگا اونکو کہ نکالو اون شخصونکو کہ پہچانتی ہو تم یعنی ساتھہ اوصاف مذکورہ کی پس حرام کیجاوین اونکی صورتین اونکی آگ پر ف یعنی منع کیا جاویگا تغیر اونکی صورتونکا آگ پر ساتھہ جلادینی یا سیاہ کردینکی ایسا کہ پہچانی جاوین موہنہ اونکی حاصل یہہ کہ موہنہ اونکی نہ جلین گے اور نہ سیاہ ہونگی پس پہچانی گی اونکو مومن شفاعت کرنیوالی اونکی علامتونسی ت پس نکالین گے بہت سے خلق کو اوس سی پھر کہینگے ای پروردگار ہماری باقی نہین رہا آگ مین کوئی شخص اون لوگونمین سی کہ حکم کیا تو نی ہمکو نکالنیکا کہ وہ اہل صیام اور صلوۃ اور حج ہین پس فرماویگا اللہ تعالی پھر جاؤ پس جو شخص کہ پاؤ تم اوسکی دل مین مقدار دینار کی بھلائی سی پس نکالو اوسکو ف ع مراد بھلائی سی ایک چیز زائد ہی تیری ایمان پر اسلیی کہ ترا ایمان جسکو تصدیق کہتی ہین وہ متغیر نہین ہوتا اور یہہ تغیر جو ہی اوسچیز مین ہی کہ زائد ہی ایمان سی کہ وہ عمل صالح ہی ماذکر خفی یا کوئی عمل اعمال قلب سے کہ وہ شفقت کرنی ہے مسکین پر یا خوف الہی یا نیہ صادقہ ت پس نکالین گے وہ بہت سے خلق کو پھر فرماویگا اللہ تعالی کہ جاؤ تم جس شخص کو پاؤ کہ اوسکی دل مین مقدار آدہی دینار کی ہے بھلائی سی پس نکالو اوسکو پس نکالین گے وہ بہت خلق کو پس فرماویگا اللہ تعالی کہ پھر جاؤ تم پس جس شخصکو پاؤ تم کہ اوسکی دل مین مقدار ذرہ کی ہے خیر سے پس نکالو اوسکو پس نکالین گے وہ بہت سی خلق کو پھر کہینگے وہ مومن ای پروردگار ہماری نچھوڑا ہمنی آگ مین نیکی کو یعنی اہل نیکی سی اوس کسیکو کہ ادنی نیکی اور ذرہ اوس سی زیادہ اصل ایمان پر کہا تہا خواہ اعمال جوارح سی یا افعال قلوب سے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ شفاعت کی فرشتون نے اور شفاعت کی پیغمبرون نی اور شفاعت کی مومنون نے اور شفاعت ان سبکی مخصوص تہی ساتھہ اون لوگون کی کہ نیکی کی اگرچہ مقدار ذرہ کی ہو زیادہ اصل ایمان پر اور نہ باقی رہا یعنی کوئی اونمین سی کہ رحمت کرا ہی کسی پر مگر ارحم الراحمین یعنی وہ ذات پاک کہ رحمت اوسکی جاری ہی ہر چیز پر اور رحمت ہر چیز کی مقابلہ مین اثر رحمت اوسکی کی بیچ ہی پس لیویگا اللہ تعالی ایک مٹھی دوزخ والون سی پس نکالیگا اللہ تعالی دوزخ سی ایک جماعت کو کہ نہین کیے کوئی بہلائی کبھی ف ع یعنی بہلائی زائد ایمان پر کہا نو دمی نی کہ یہہ لوگ وہ ہونگی کہ ترا ایمان رکہتی ہونگی اور نہین اون دیا جاویگا اونکی شفاعت کا ت وہ جماعت کہ تحقیق ہوگئی ہتی دوزخ مین مانند کوئلون کی پس ڈالیگا اونکو اللہ تعالی بیچ نہر کی کہ ہوگی جنت کی دروازونپر کہا جاویگا اوسکو نہر الحیات پس اگینگے تر و تازہ جیسیکہ نکلتا ہی یعنی اوگتا ہی دانہ گہاس کا بیچ کوڑی کرکٹ کی کہ روبراہ آجاتا ہی یعنی جیسی جلدی وہ تر و تازہ نکلتا ہی ویسی ہی یہہ جلدی تر و تازہ اور توانا نکلین گی پس نکلین گی مانند موتی کی پاک وصاف وروشن اون کی گردنون مین مہرین اور علامتین ہونگی یعنی تا کہ متمیز ہون اونسی کہ بخشی گئی ہین بواسطہ عمل صالح کی کذا قال الشارح اور کہا صاحب تحریر نی کہ مراد مہر ونسی یہان کچہہ چیزین ہین سونے کی یا غیر اوسکی کی ٹکائی جاوین گی اونکی گردنون مین تا کہ پہچانی جاوین اونسی ت پس کہینگے اہل بہشت یعنی جبکہ دیکہینگے اونکو اور ظاہر ہوگی اونکی لیے یہہ علامت یہہ جماعت ازاد کی ہوئی خدائی مہربان کی ہین کہ داخل کیا ہی اونکو بہشت مین بی سابقہ عمل کی کہ کیا ہو وہ اور بی واسطہ نیکی کی یعنی عمل باطن کی کہ آگی پہنچا ہوا سو کہا جاویگا اون آزادون کو کہ تمہاری لیی ہی وہ چیز کہ دیکہی تمنی یعنی مقدار پہنچنی نظر کی جنت سے اور مانند اوسکے

یہ ہماری لیی ہی جو کچھ کہ وہ کہا تمی الغائم اکرام یہا نکا اور مانند اسکی ہی ساتھہ سکی قسم خورد و نصور سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل اہل الجنۃ الجنۃ واہل النار النار یقول اللہ تعالی من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان فاخرجوہ فیخرجون قد امتحشوا وعادوا حمما فیلقون فی نہر الحیوۃ فینبتون کما تنبت الحبۃ فی حمیل السیل الم ترو انہا تخرج صفراء ملتویۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وقت کہ داخل ہونگی بہشتی بہشت مین اور دوزخی دوزخ مین فرماویگا اللہ تعالی یعنی انبیا کو یا اور شفیعون کو یا ملائکہ کو اور یہہ ظاہر تر ہی جیسکہ صریح آتا ہی روایت ابی ہریرہ کی مین جو شخص کہ ہووے اوسکی دل مین برابر دانہ ذرا ئی کی ایمان سے پس نکالو اوسکو **ف** یعنی آگ سی کہا بعضون نی کہ احدیث سی ظاہر ہوتا ہی کہ جنکو نکالیگا رحمن اپنی مٹھی سی ہونگی وہ دو من بلا خیر اور خالی عمل زائد سی ایمان سے نکالوا و

ف کہا نووی نی ظاہر حدیث سی یہہ ہی کہ آگ نہین کہانی کی تمام اون اعضا کو کہ جنسی سجدہ کرتی ہین کہ وہ سات ہین پیشانی اور دونون ہاتہہ اور دونو زانو اور دونون قدم اور بعضون نی کہا پیشانی ہی مراد ہی اور مختار قول اول ہی ہی ت پس نکال جاوینگی آگ سی اسحال مین کہ سوختہ اور سیاہ ہوگئی ہونگی پس ڈالا جاویگا اون پر آب حیات کا ف ع اور اوپر گذرا کہ وہ ڈالی جاوینگی نہر حیات مین پس یہہ اختلاف شاید کہ باعتبار اشخاص کی ہو ت پس اوگین گی وہ جیسیکہ اوگتا ہی دانہ گہاس کا بیچ کوڑی رو کی وَيَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةَ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ قِبَلَ النَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا فَيَقُولُ هَلْ عَسَيْتَ إِنْ فَعَلْتُ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَ ذَلِكَ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي اللَّهَ مَا شَاءَ اللَّهُ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ فَيَصْرِفُ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَإِذَا أَقْبَلَ بِهِ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَأَى بَهْجَتَهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ قَدِّمْنِي عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمِيثَاقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنْتَ سَأَلْتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا أَكُونُ أَشْقَى خَلْقِكَ فَيَقُولُ فَمَا عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَ ذَلِكَ فَيُعْطِي رَبَّهُ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ فَيُقَدِّمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَأَى بَهْرَتَهَا وَمَا فِيهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُورِ فَسَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمِيثَاقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِي أَشْقَى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو حَتَّى يَضْحَكَ اللَّهُ مِنْهُ فَإِذَا ضَحِكَ أَذِنَ لَهُ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ تَمَنَّ فَيَتَمَنَّى حَتَّى إِذَا انْقَطَعَ أُمْنِيَّتُهُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى تَمَنَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا أَقْبَلَ يُذَكِّرُهُ رَبُّهُ حَتَّى إِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللَّهُ لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي سَعِيدٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَكَ ذَلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ متفق علیہ

اور باقی رہیگا ایک شخص درمیان بہشت اور دوزخ کی اور وہ شخص آخر ہوگا دوزخیون مین سی بہشت کی داخل ہونی مین متوجہ کیی ہوگا مونہہ اپنا طرف دوزخ کی پس عرض کریگا ای پروردگار میری بہیر مونہہ میری کو آگ دوزخ سی اور تحقیق ایذا دی مجکو اور ہلاک کیا مجکو آگ دوزخ کی بوئی یعنی بسبب جلنی کے اوسمین اور ہوسکتا ہی کہ آگ دوزخ مین نی نفسہ بوئی بد ہو اور جلا دیا مجکو شعلون اوتیری گرمی اوسکی نی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ توقع ہی تجہسی کہ اگر کرونمین بہیر یعنی بہیرون مونہہ تیرا آگ دوزخ سی مانگی تو سوائی اسکی اور کچہہ عرض کریگا وہ شخص کہ نہین چاہونگا مین کچہہ قسم عزت تیری کی پس دیگا اللہ تعالی کو جو کچہہ کہ چاہیگا اللہ تعالی عہد و پیمان پس بہیر دیگا اللہ تعالی مونہہ اوسکا آگ سی پس جبکہ بہیر دیگا اللہ تعالی مونہہ اوسکا طرف بہشت کی دیکہیگا خوبی اور تازگی اوسکو چپ رہیگا اوسوقت تک کہ چاہیگا اللہ تعالی چپ رہنا اوسکا پہر عرض کریگا ای رب میری آگی لی چل مجکو طرف دروازہ بہشت کی پس فرماویگا اللہ تعالی و تبارک کیا نہین دی تونی عہد و پیمان اسپر کہ نہ مانگی تو غیر اوسکے کی کہ مانگی تہی تونی کہ موہنہ میرا دوزخ سی بہیر دی پس کہیگا ای رب میری نہ ہوون مین بدبخت ترین مخلوق تیری کا ف ح یعنی نہ کر مجکو نہایت بدبخت سب مخلوق مین کہ مین محروم رہون بہشت کی داخل ہونی سی کہ مین تو باہر بہیر رہون اور اور اندر رہا اگر بہشت کی اندر نہجارون تو اتنا تو ہو کہ اوسکی دروازی پر جا پڑون ت پس فرماویگا اللہ تعالی توقع ہی کہ اگر دیا جاوے تو اسکو یعنی بہشت کی دروازی پر لے جایا جاوے تو سوال کری تو اور کچہہ پس کہیگا وہ شخص نہ قسم عزت تیری کی نہین مانگتی کا مین تجسی سوائی اسکی ف ح اگر کہا جاوی کہ کیون عتاب نہین کرینگا پروردگار اوسپر اور پر تو رنی قسم و عہد کی جواب اسکا یہہ ہی کہ حال اوسکا مجنون کا سا ہوگا اور وہ ایمن معذور رہین یا یہہ کہ وہ کہر تکلیف کا نہین ہی یا موا خذہ ہو پس دیویگا بندہ اپنی پروردگار کو اس بارین بہی جو کچہہ کہ چاہیگا اللہ تعالی عہد و میثاق پس آگی لیجاویگا خدا تعالی اوسکو طرف دروازہ بہشت کی پس جبکہ پہنچیگا اوسکی دروازی پر پس دیکہیگا تازگی و خوبی بہشت کی اور جو چیز کہ اوسمین ہے

رونق وخوشی سی یعنی بسبب دیکھنی خوشی کی چیزونکی قسم حور وقصور وغیرہ سی پس چپ رہیگا جسقدر چاہیگا اللہ چپ رہنا پھر عرض کریگا ای رب میری داخل
مجکو بہشت مین پس فرماویگا اللہ تبارک وتعالی ہلاکی ہو جیو تجکو ای فرزند آدم کی کیا عجب عہد شکن ہو فاہی تو اپنی عہد ونین کیا نہین ی تو نی عہد وپیمان پھر کہ
نہ مانگی تو غیر او بیچیز کی کہ دیا گیا تو پس عرض کریگا ای پروردگار میری نہ گردان تجکو بدترین خلق اپنی کا فرع اگر کہی تو کہ یہہ جواب کیونکر مطابق ہو اس سوال کے
کہ کیا نہین دی تو نی الخ جواب یہہ کہ گویا او سنی کہا ای رب میری دی تو میثاق ومیثاق ولیکن تامل کیا مینی تیری کرم اور غفور رحمت مین اور اس آیۃ مین دلالت اسو
من رواح اللہ الخ پس مطلع ہوا مین اسپر کہ مین نہین ہون اون کفار سی کہ ناامید ہوئی تیری رحمت سی اور طمع کی مینی تیری کرم اور وسعت رحمت مین
مانگا مینی تجہسی یہہ پس اللہ تعالی راضی ہوگا اس قول سی جسکی فرمایات پس ہمیشہ رہیگا مانگتا یہانتک کہ راضی ہوگا اللہ تعالے اوس سے یعنی سبب کلام ودعا اوسیکی پس جب راضی ہوگا اللہ تعالے اوسکو اذن دیگا
اوسکو بہشت مین جانیکا پھر فرماویگا خدا تعالی کہ آرزو کر اور چاہ جو کچھہ چاہی تو پس آرزو کریگا وہ یہانتک کہ جب منقطع ہوگی اور نہایت کو پہنچی کی آرزو
اوسکی فرماویگا اللہ تعالی کہ آرزو کر ایسی اور ایسی یعنی آرزو کر ہر جنس سی جو کچھہ چاہی تو پیش آویگا پروردگار اوسکا اسحالت مین کہ یاد دلاویگا اوسکو تو
یہانتک کہ جب ہو چکین گی آرزوئین اوسکی فرماویگا اللہ تعالی تیری لیی ہی یہہ یعنی جو کچھہ کہ چاہا تو نی اور مانند اوسکے ساتھہ اوسکی یعنے
ازراہ تفضل کی اور ابوسعید کی روایت مین ہی کہ فرماویگا اللہ تعالی تیری لیی ہی یہہ اور دس برابر اوسکی یعنی کیفیت مین اگرچہ ہو مثل اسکی کمیت مین اور
اس سی رفع ہو جاتی ہی مدافع اور دفع ہوتا ہی تمانع نفل کے یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰخِرُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ فَهُوَ يَمْشِيْ مَرَّةً وَيَكْبُوْ مَرَّةً وَتَسْفَعُهُ النَّارُ مَرَّةً فَاِذَا جَاوَزَهَا الْتَفَتَ
اِلَيْهَا فَقَالَ تَبَارَكَ الَّذِيْ نَجَّانِيْ مِنْكِ لَقَدْ اَعْطَانِيَ اللّٰهُ شَيْئًا مَا اَعْطَاهُ اَحَدًا مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فَتُرْفَعُ
لَهٗ شَجَرَةٌ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ يَا ابْنَ اٰدَمَ لَعَلِّيْ
اِنْ اَعْطَيْتُكَهَا سَاَلْتَنِيْ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ لَا يَا رَبِّ وَيُعَاهِدُهٗ اَنْ لَا يَسْاَلَهٗ غَيْرَهَا وَرَبُّهٗ يَعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ
لَهٗ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهٗ شَجَرَةٌ هِيَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلٰى فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ
اَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ لِاَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا وَاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ اَنْ لَّا تَسْاَلَنِيْ
غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ لَعَلِّيْ اِنْ اَدْنَيْتُكَ مِنْهَا تَسْاَلُنِيْ غَيْرَهَا فَيُعَاهِدُهٗ اَنْ لَا يَسْاَلَهٗ غَيْرَهَا وَرَبُّهٗ يَعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ
لَهٗ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهٗ شَجَرَةٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ اَحْسَنُ مِنَ
الْاُوْلَيَيْنِ فَيَقُوْلُ رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ فَلَاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ
اَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ اَنْ لَّا تَسْاَلَنِيْ غَيْرَهَا قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ هٰذِهِ لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهَا وَرَبُّهٗ يَعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهٗ
عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَاِذَا اَدْنَاهُ مِنْهَا سَمِعَ اَصْوَاتَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَدْخِلْنِيْهَا
اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ آخر اون شخصو نکا کہ داخل ہونگی بہشت مین ایک شخص ہوگا پس وہ چلیگا الکبا
اور موہنہ کی بل کریگا الکبار اور نشان ڈالی کی اوسکی آگ ایک بار اسطرح کہ پہنچی گی گرمی آگ کی اوسکو پس ظاہر ہوگا اثر اوسکا اوسمین اور متغیر ہوگا
رنگ اوسکی جلد کا جلین گی بعضی اعضا اوسکی پس جب گذر جائیگا وہ شخص آگ سی التفات کریگا یعنی کریگا ف آگ کی اور کہیگا بزرگ ہی وہ خدا کہ
نجات دی مجکو تجہسی قسم خدا کی تحقیق دی مجکو خدا تعالی نی وہ چیز کہ نہین دی کسیکو اگلی پچھلون مین سی فرع یہہ قسم بسبب نہایت خوشی کی کہا ویگا
کیونکو اپنی نجات کو بڑی ہی نعمت جانیگا کہ کسیکو عالمین مین سی نہین ملی اور شاید کہ وجہ اسکی یہہ ہو کہ وہ نہین دیکھتا کہ کسیکو ہم شریکیا اپنا آگ سی نکلنی مین اور

نہین جانتی کا کہ نیک چین مین ہین جنت مین ست پس بلند کیا جاویگا اوسکی لیی ایک درخت یعنی اور اوسکی پاس چشمہ پانیکا بہی ہوگا پس کہی گا وہ شخص ای پروردگار
میری نزدیک کر مجکو اس درخت سی تا منتفع ہوؤن اوس درخت کی سایہ مین اور پیون مین پانی سی کر اوس درخت کی نیچی ہی پس فرماویگا اللہ تعالی ای
بیٹی آدم کی شاید کہ مین اگر دون مین تجکو یہہ آرزو تیری مانگی تو مجسی اور کچہہ پس کہیگا وہ شخص نہ ای پروردگار میری اور عہد کریگا وہ شخص پروردگار سی کی
سوال نہین کرینگا سوای اسکی اور پروردگار اوسکا معذور رکہی گا اور ملامت نہین کرینگا اوسکو اسلیی کہ وہ دیکہی گا ایسی چیز کہ نہین صبر ہونیگا اوسکو
اوسپر پس نزدیک کریگا اللہ تعالی اوسکو اوس درخت سی پس بیٹہیگا وہ شخص اوس درخت کی سایہ مین اور پیویگا اوسکی پانی سی پہر بلند کیا جاویگا
اوسکی لیی ایک اور درخت کہ وہ بہتر ہوگا پہلی درخت سی یعنی اسلیی کہ چاہی گا اوسکی لیی ترقی ادنی سی طرف اعلی کی پس کہیگا ای پروردگار میری نزدیک
کر مجکو اوس درخت کی تا پیون مین اوسکی پانی سی اور بیٹہون مین اوسکی سایہ مین سوال نہین کرینگا مین تجسی غیر اوس درخت کی پس کہیگا حق تعالی ای
بیٹی آدم کی کیا عہد نہ کیا تہا تو نی مجسی یہہ کہ سوال نکریگا تو مجسی غیر اوس درخت کی پس فرماویگا اللہ تعالی شاید کہ یہہ اگر مین نزدیک کردون تجکو اوسکے
سوال کری تو مجسی غیر اوسکی پس عہد کریگا وہ اللہ تعالی سی یہہ کہ نہ سوال کریگا غیر اوسکی اور رب اوسکا معذور رکہی گا اوسکو اس لیی کہ وہ دیکہیگا
ایسی چیز کہ نہین صبر ہوگا اوسکو اوسپر پس نزدیک کریگا اللہ تعالی اوسکو اوس سے پس بیٹہیگا اوسکی سایہ مین اور پیویگا اوسکی پانی سی پہر بلند کیا جاویگا
اوسکی لیی ایک درخت تیسرا نزدیک دروازہ جنت کی کہ وہ اچہا ہوگا پہلی دونون درختون سی پس کہیگا وہ ای رب میری نزدیک کر مجکو اوس درخت
سی تا کہ بیٹہون مین اسکی سایہ مین اور پیون مین اسکی پانی سی نہین مانگی گا مین تجسی غیر اسکی پس فرماویگا اللہ تعالی ای ابن آدم کیا نہ عہد کیا
تہا تو نی مجسی یہہ کہ نہ مانگی گا مجہسی غیر اوسکی کہی گا وہ ان ای رب میری نہین سوال کرونگا مین تجسی غیر اسکی اور رب اوسکا معذور رکہی گا اوسکو اسلیی کہ
وہ دیکہی گا ایسی چیز کہ نہین صبر ہوگا اوسکو اوسپر پس نزدیک کریگا اللہ تعالی اوسکو اوس سی ف حاصل یہہ کہ ہر بار درخت دکہائیگی بہتر پہلی سے
اور وہ طلب کریگا قرب اوسکا اور عہد کریگا کہ مین اور نہین طلب کرینگا اور ہر بار عہد شکنی کریگا اور پروردگار تعالی جب بی صبری اوسکی دیکہیگا تو معذور
رکہی گا اوسکو تیسری درخت تک ست پس جب نزدیک کریگا اوسکو اوس درخت سی سنیگا آوازین بہشتیونکی کہ اپنی بیویون اور یارون سی کلام
کرتی ہونگی پس کہیگا ای رب میری داخل کر مجکو بہشت مین فیقول یا ابن ادم ما یصریبنی منک ایرضیک ان یعطیک الدنیا
ومثلها معها قال ای رب اتستهزئ منی وانت رب العلمین فضحک ابن مسعود فقال الا تسالونی مم اضحک فقالوا
مما تضحک فقال هکذا ضحک رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالوا مم تضحک یا رسول الله قال من ضحک
رب العلمین حین قال اتستهزئ منی وانت رب العلمین فیقول انی لا استهزئ منک ولکنی علی ما اشاء قدیر
رواه مسلم وفی روایة له عن ابی سعید نحوه الا انه لم یذکر فیقول یا ابن ادم ما یصریبنی منک الی اخر
الحدیث وزاد فیه ویذکره الله سل کذا وکذا حتی اذا انقطعت به الامانی قال الله تعالی
هولک وعشرة امثاله قال ثم یدخل بیته فتدخل علیه زوجتاه من الحور العین
فتقولان الحمد لله الذی احیاک لنا واحیانا لک قال فیقول ما اعطی احد مثل ما اعطیت
پس فرماویگا اللہ تعالی ای بیٹی آدم کی کونسی چیز پہہ اچہا تجہ اوی میرا تجسی یعنی بری سوال وخواہش سے کہ ہر بار کرتا ہی تو کیا راضی کرتا ہی تجکو یہہ دونہ
تجکو جگہہ بہشت مین مقدار مسافت دنیا کی اور مانند اوسکی ساتہہ اوسکی کہیگا وہ بندہ یعنی ازراہ نہایت خوشی کی کہ ای پروردگار کیا تمہا کرتا ہی تو
مجسے یعنی کیا کیا ہی تو نی مجکو محل تمہی کا حال آنکہ تو رب العالمین ہے پس ہنسی ابن مسعود اور کہا کیا نہین پوچہتی ہو تم مجسی کہ کس سبب سے ہنسا مین پس

پوچھا لوگون نی کہ کس سبب سے ہنسی تم پس کہا ابن مسعود نی کہ اسیطرح ہنسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا صحابہ نی کہ کیون ہنسی آپ یا رسول اللہ فرمایا کہ ہنسا مین بسبب تعجب کی پروردگار عالمین کی اوسوقت کہ کہا اوس شخص نی کیا ٹہٹا کرتا ہی تو مجھی حال آنکہ تو پروردگار عالمین ہی ف مراد اللہ تعالی کی ہنسی سے کمال راضی ہونا بندی سی ہی اور ہنسنا آنحضرت کا ازراہ تعجب اور سرور کی تہا بسبب دیکھنی کمال رحمت اللہ تعالی کی اور لطف اوسکی کی اپنی بندون کہ پر اور ابن مسعود ہنسی بسبب پیروی آنحضرت کی اور خوشی کی ت پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق مین نہین ٹہٹا کرتا ہون تجھی اور جانتا ہون کہ تو لایق اس عطا کی نہین ہی ولیکن مین دیتا ہون تجکو اسلیی کہ مین اوپر ہر کہ چاہتا ہون قادر ہون نقل کی یہہ مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین ابو سعید خدری سی مانند اسکی ہی مگر تحقیق ابو سعید نی نہین ذکر کی یہہ عبارت فیقول یا ابن آدم مایصریبنی منک آخر حدیث تک اور زیادہ کیا ہی اس روایت مین یہہ اور یاد دلاویگا اور سکہاویگا اللہ تعالی اوس بندی کو کہ مانگیا ایسا اور ایسا یہانتک کہ جب تمام ہوجاوینگی آرزوین اوسکی فرماویگا اللہ تعالی جو کچھ آرزو کی تونی وہ تیری لیی ہی اور دس برابر اوسکی فرمایا حضرت نی پہر داخل ہوگا وہ اپنی گہر مین کہ بہشت مین ہی پس آوینگی اوپر پاس دو بیبیان اوسکی حورعین سی ف حور جمع حوراء کی ہی بمعنی عورت سفید رو کی اور عین جمع عیناء کی بمعنی کلان چشم کی ت پس کہینگی سب تعریف واسطی اللہ کی کہ پیدا کیا تجکو واسطی ہمارے اور پیدا کیا ہمکو واسطی تیری یعنی اس گہر مین کہ نہین ہی موت اسمین فرمایا حضرت نی پس کہیگا وہ بندہ یعنی نہایت خوشی سی کہ نہین دیا گیا کوئی مانند اوسکی کو دیا گیا مین یعنی یہہ کہا بسبب نہ مطلع ہونی اوسکی کی غیر کی دینی پر وعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُصِيبَنَّ أَقْوَامًا سَفْعٌ مِنَ النَّارِ بِذُنُوبٍ أَصَابُوهَا عُقُوبَةً ثُمَّ يُدْخِلُهُمُ اللهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ فَيُقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِيُّونَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا قسم اللہ کی البتہ پہنچی کی مسلمانونکی کو ہو نکو علامت اور اثر آگ دوزخ کی متغیر کریگا اونکی مونہون کو بسبب گناہون کی کہ کیی ہی اونہون نی وہ گناہ واسطی عذاب کے گناہونکی سزا مین پہر داخل کریگا اونکو اللہ تعالی بہشت مین بوسیلہ زیادتی رحمت اپنی کی پس کہا جاویگا اون لوگون کو جہنمی نقل کی یہہ بخاری نی ف بسبب داخل ہونی اونکی کی دوزخ مین اول بار اور یہہ اونکی تحقیر وتنقیص کی لیی نہین کہنی کی بلکہ واسطی خوش کرنی اور یاد دلانی نعمت کی کہ ہین گی تا شکر نعمت کرین اور خوشحال اور مسرور ہون وعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ وَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکالی جاویگی ایک قوم اگ سی بسبب شفاعت آنحضرت کی پس داخل ہونگی بہشت مین اور نام رکہی جاوینگی جہنمی نقل کی یہہ بخاری نی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ باہر نکالی جاوینگی ایک جماعت میری امت مین سی آگ دوزخ سی بسبب شفاعت میری کی نام رکہا جاویگا اونکا جہنمی وعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَيَقُولُ اللهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى فَيَقُولُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَى فَيَقُولُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهَا فَيَقُولُ أَتَسْخَرُ مِنِّي وَأَنْتَ الْمَلِكُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ وَكَانَ يُقَالُ ذَلِكَ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین البتہ جانتا ہون آخر دوزخیونکا ازروی نکلنی کے اوس سی اور آخر بہشتیونکا ازروی داخل ہونی کی بہشت مین ایک شخص ہوگا کہ نکلے گا دوزخ سی گہٹنیون چل کر پس فرماویگا اللہ تعالی جا اور داخل ہو بہشت مین پس آویگا وہ بہشت مین یا تصور ہوا اوسکی خیال مین یعنی اللہ تعالی یا ین صورت دکہا دیگا کہ بہشت بہری ہوئی ہی لوگون سی

اور اوسمین جگہہ نہین ہی پس کہی گا وہ شخص ای پروردگار میری بابا مینی بہشت کو بہرا ہوا لوگونسی یعنی اور میری لیی اوسمین جگہہ نہین ہی پس فرماویگا اللہ تعالی جا اور داخل ہو بہشت مین پس تیری لیی ہی مانند مسافت دنیا کی اور وہ چند اوسکی پس کہیگا وہ شخص یعنی پروردگار سی کہ کیا ٹہٹا کرتا ہی تو مجسی یا کہیگا کیا ہنستا ہے تو مجسی حال آنکہ تو بادشاہ ہی ابن مسعود کہتی ہین کہ پس تحقیق دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہنسی اسبات سی یہانتک کہ ظاہر ہوئین کچلیان آپکے اور کہا جاتا کہ یہہ شخص ادنی اور کمترین بہشتیونکا ہو گا مترجم مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی فی ظاہر یہہ ہی کہ یہہ کلام عمران کا یا اونکی بعد کسی راویکا ہی پس معنی یہہ کہ نہی کہتی صحابہ یا سلف یہہ کلام مذکور وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ دُخُوْلًا الْجَنَّۃَ وَاٰخِرَ اَھْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنْھَا رَجُلٌ یُؤْتٰی بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیُقَالُ اعْرِضُوْا عَلَیْہِ صِغَارَ ذُنُوْبِہٖ وَارْفَعُوْا عَنْہُ کِبَارَھَا فَتُعْرَضُ عَلَیْہِ صِغَارُ ذُنُوْبِہٖ فَیُقَالُ عَمِلْتَ یَوْمَ کَذَا وَکَذَا وَعَمِلْتَ یَوْمَ کَذَا وَکَذَا وَکَذَا فَیَقُوْلُ نَعَمْ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یُّنْکِرَ وَھُوَ مُشْفِقٌ مِنْ کِبَارِ ذُنُوْبِہٖ اَنْ تُعْرَضَ عَلَیْہِ فَیُقَالُ لَہٗ فَاِنَّ لَکَ مَکَانَ کُلِّ سَیِّئَۃٍ حَسَنَۃً فَیَقُوْلُ رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ اَشْیَاءَ لَا اَرٰی ھٰھُنَا وَلَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابوذر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین البتہ جانتا ہون آخر بہشتیونکا داخل ہونی مین بہشت کی اور آخر دوزخیونکا نکلنی مین اوس سی ایک شخص ہی کہ لایا جاویگا اوسکو دن قیامت کی پس کہا جاویگا یعنی فرشتونکو کہ ظاہر کرو اوسپر چہوٹی گناہ اوسکی اور اوٹہا رکہو اوسپر چہوٹی گناہ اوسکی اور اوٹہا رکہو اوس سی بڑی گناہ پس ظاہر کیی جاوینگی اوسپر چہوٹی گناہ اوسکی پہر کہا جاویگا اوسکو کیا تو نی اوسدن اور اوسدن یعنی فلانی وقت کام ایسا کیا ایسا یعنی بری اعمال مین سی اور کیا تو نی اوسدن اور اوسدن کام ایسا اور ایسا یعنی ترک طاعات مین سی پس کہیگا کہ ہان کیا مینی فلانی فلانی روز ایسا اور ایسا نہین انکار کرسکیگا حال آنکہ وہ خوف مین ہوگا بڑی گناہونسی کہ مبادا عرض کیی جاوین اوسپر یعنی اسلیی کہ اوسپر بہت ہی بڑا عذاب مترتب ہوگا پس کہا جائیگا اوسکو کہ تیری لیی جگہہ ہر بدی کی نیکی ہی فی ظاہر تر یہہ ہی کہ یہہ تبدیل ہوگی اوسکی لیی ازراہ فضل وکرم کی رب الارباب کی طرف سی پس کہیگا وہ شخص کہ ای پروردگار میری کین ہین مینی بہت سی چیزین یعنی گناہ کبیرہ کہ نہین دیکہتا مین اونکو یہان یعنی نامہ اعمال مین مقام تبدیل مین ابوذر کہتی ہین اور تحقیق دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہنسی یہانتک کہ ظاہر ہوئین کچلیان آپکی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ اَرْبَعَۃٌ فَیُعْرَضُوْنَ عَلَی اللّٰہِ ثُمَّ یُؤْمَرُ بِھِمْ اِلَی النَّارِ فَیَلْتَفِتُ اَحَدُھُمْ فَیَقُوْلُ اَیْ رَبِّ لَقَدْ کُنْتَ اَرْجُوْ اِذْ اَخْرَجْتَنِیْ مِنْھَا اَنْ لَّا تُعِیْدَنِیْ فِیْھَا قَالَ فَیُنْجِیْہِ اللّٰہُ مِنْھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نکالین جاوینگی آگ سی چار آدمی یعنی یہہ وہی ہین کہ جو اخیر کو نکلینگے دوزخ سی پس لائی جاوینگی روبرو خدا تعالی کی پہر حکم کیا جائیگا اونکی پہر بہیجنی کا طرف دوزخ کی پس پہر کر دیکہی گا ایک اونمین سی پس کہیگا ای پروردگار میری تحقیق امیدوار رکہتا ہا مین کہ جب نکالیگا تو مجکو پہر نہین بہیجیگا تو اوسمین فرمایا آنحضرت نی پس نجات دیگا اوسکو اللہ تعالی اوس سی اور پہر نہین بہیجیگا اوسکو آگ مین فی ظاہر بہیجنا اور پہر بہیجنا اور نجات دینا اوسکی اظہار امتنان اور منت رکہنی اونکی کی ہی اور بیان کیا حال ایک کا اور چہوڑ دیا بیان باقیون کا اس باعث کہ اسی قیاس پر اونکا بہی حال معلوم کیا جاتا ہی کہ وہ بہی نجات پاوینگی اور ذکر چار کا بطور تقدیر وتمثیل کے ہی اور مراد جماعت ہی واللہ اعلم وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُخَلَّصُ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَیُحْبَسُوْنَ عَلٰی قَنْطَرَۃٍ بَیْنَ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ فَیُقْتَصُّ لِبَعْضِھِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ کَانَتْ بَیْنَھُمْ فِی الدُّنْیَا حَتّٰی

اِذَا هُدِّبُوا وَنُقُّوا اُذِنَ لَهُمْ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَاَحَدُهُمْ اَهْدٰى بِمَنْزِلِهٖ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهٖ كَانَ فِي الدُّنْيَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابوسعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خلاص کیی جاوینگی مسلمان آگ دوزخ سی پس روکی جاوین گی اوپر پل صراط کی کہ درمیان بہشت اور دوزخ کی ہی پس بدلا لیا جاویگا واسطی بعض اونکی کی بعض سی حقوق کا کہ تہی درمیان اونکی دنیا مین یہان تک کہ جب پاک کیی جاوینگی لوث اعمال خبیثہ اور اخلاق ذمیمہ سی اذن دیا جاویگا اونکو بہشت کی داخل ہونیکا ف اس سی معلوم ہوتا ہی کہ درلا اموصوفونکا دوزخ مین اونکی پاک وصاف کرینگی لیی ہوگا پاک وصاف کرکر بہشت مین کہ مکان اونکی خلوص کا ہی درلاوینگی نہ بطریق غضب و عداوت کی جیسیکہ دنیا مین بسبب مصیبتون اور بیماریون کی کفارہ گناہونکا کرتی ہین محققون نی کہا ہی کہ بعضی گناہ ہین کہ بسبب امرحق اور مصائب کی اونسی پاک ہونگی اور بعضون سی بسبب شدت سکرات موت کی اور بعضون سی بسبب عذاب قبر کی اور بعضی گناہین کہ سوائی آگ دوزخ کی اونسی پاک نہین ہوتی کی جیسیکہ سونا اور چاندی بغیر بگدانی کی صاف وپاک نہین ہوتا ت پس قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اوسکی ابہہ مین ہی کہ البتہ ایک اونکا خوب پہچانتی والا ہوگا مکان اپنا کہ بہشت مین ہوگا ف یہہ اشارہ ہی طرف قوت نورانیت دل اور ہدایت کی بعد از پاک وصاف ہونی کی گناہونسی اور طرف اسکی کہ جب دنیا مین بسبب نور توفیق کی ساتہہ ایمان اور عمل صالح اور مقام قرب الہی کی ہدایت پائی تو آخرت مین بہی اپنی منزل ومقام کی کہ بہشت مین ہی راہ پاوینگی ت نقل کی یہہ بخاری نی

وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ اَحَدٌ الْجَنَّةَ اِلَّا اُرِيَ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ لَوْ اَسَاءَ لِيَزْدَادَ شُكْرًا وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ اِلَّا اُرِيَ مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ اَحْسَنَ لِيَكُوْنَ عَلَيْهِ حَسْرَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہین داخل ہوگا کوئی بہشت مین مگر کہ دکہائی جاویگی اوسکو جگہہ اوسکی دوزخ مین کہ اگر بدی کرتا جگہہ اوسکی وہ ہوتی اور نہین داخل ہوگا کوئی دوزخ مین مگر کہ دکہائی جاویگی جگہہ اوسکی بہشت مین کہ اگر نیکی کرتا جگہہ اوسکی وہ ہوتی ت ہوبہہ کہا یا اوپر حسرت وندامت اور زیادہ ہو عذاب نقل کی یہہ بخاری نی

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَارَ اَهْلُ الْجَنَّةِ اِلَى الْجَنَّةِ وَاَهْلُ النَّارِ اِلَى النَّارِ جِيْءَ بِالْمَوْتِ حَتّٰى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِيْ مُنَادٍ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَزْدَادُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا اِلٰى فَرَحِهِمْ وَيَزْدَادُ اَهْلُ النَّارِ حُزْنًا اِلٰى حُزْنِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ جاوینگی بہشتی بہشت مین اور جاوینگی دوزخی دوزخ مین لائی جاویگی موت اور بعضی راویون کی یا ہی لائی جاویگی موت بصورت دنبہ کے یہانتک کہ رکہی جاویگی درمیان بہشت ودوزخ کی پہر ذبح کیجاویگی پہر پکارینگا پکارنیوالا اے بہشتیون نہین ہی بعد اسکی موت یعنی کہی بلکہ خلود ہی بلاموت اور اے دوزخیون نہین ہی بعد اسکی موت پس زیادہ کرین کی بہشتی خوشی کو طرف خوشی اپنی کی کہ رکہتی ہی اور زیادہ کرین کی دوزخی غم کو طرف غم اپنی کی کہ رکہتی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسرے

عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِيْ مِنْ عَدَنٍ اِلٰى عُمَّانَ الْبَلْقَاءِ مَاؤُهٗ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَاَكْوَابُهٗ عَدَدُ نُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا اَبَدًا اَوَّلُ النَّاسِ وُرُوْدًا فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ الشُّعْثُ رُؤُسًا الدُّنْسُ ثِيَابًا الَّذِيْنَ لَا يَنْكِحُوْنَ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلَا يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

روایت ہی ثوبان سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ مسافت حوض میری کی مقدار مسافت کی عدن سی عمان بلقا تک ف عدن عین اور دال کی زبر سی نام ایک شہر کا ہی یمن کی شہرون مین سی قریب دریائی ہند کی اور عمان ساتہہ پیش عین مہملہ اور تشدید میم کی اور بلقا زبر باء جزم لام اور قاف ممدودہ سی شہر ہی شام مین اور عمان موضع ہی اوسمین اور معنی یہہ ہین کہ مقدار وسعت میری حوض کی عقبی مین اتنی ہی کہ جتنی مسافت ان دونون جگہون کی ہی دنیا مین اور حوض کی مقدار مین جو حدیثین مختلف آئی ہین کہ کسی مین ہی ما بین ایلہ اور صنعا کی اور کسی مین دو مہینی کی مسیرت آئی ہے

وغیرذالک تو مقصود ان سب سی تصویر کثرت طول وعرض کی ہی نہ تعین قدر بعینہ پس دار ہوئی ہی حدیث ہر مقام مین موافق سمجھ سامع کی ست پانی اوسکا دودھ سے زیادہ سفید ہی اور شہد سے زیادہ ہی شیرین اور آنجوری اوسکی بقدر کتنی ستارون آسمان کی جو کوئی پیویگا اوسمین سی اکبار پیاسا نہین ہونیکا بعد اوسکی کہی پہلے لوگ کہ اوترین گی اوسپر پانی پینی کی لیی فقرا مہاجرین ہونگی فع یعنی بسبب پلیس ظاہری اور باطنی اپنی کی جیسیکہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اجو حکم فی الدنیا اشبعکم فی الآخرۃ اور اسے قیاس پر بہت پیاسی اور فرمایا اللہ تعالی نی کلوا واشربوا ہنیئا بما اسلفتم فی الایام الخالیہ اور مراد مہاجرین سی وہ ہین جنہون نی ہجرت کی مکہ سی طرف مدینہ کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سردار اونکی ہین اور اونہین کی حکم مین ہین وہ لوگ کہ ہجرت کر کر اپنی وطن اصلی سی گئی کی یا مدینی زاد اللہ شرفہا کو اور اختیار کیا فقر کو غنا پر اور گمنامی کو شہرت پر اور زہد کیا بیچ حاصل کرنی مال وجاہ کی اور مشغول ہوئی علم وعمل مین رضای مولی کی لیی ست ایسی فقرا مہاجرین کہ پراگندہ ہین بال سر کے اور میلی ہین کپڑی ایسی ہین کہ نہین نکاح کیی جاتی عورتون نعمت والیون سی یعنی اگر خواستگاری کرین ایسی عورتون سے مقبول نہون اور نہین کہوجاتی اونکی لیی دروازی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی ف یعنی اگر کہڑی ہون بالفرض والتقدیر دنیادار کی دروازی پر اور طلب اذن کرین تو نہ کہولا جاوی اونکی لیی دروازہ یہہ کنایہ ہی نہ التفات کرنی سی طرف اونکی ضیافت اور انواع دعوات مین وعن زید بن ارقم قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنزلنا منزلا فقال ما انتم جزء من مائۃ الف جزء من یرد علی الحوض قیل کم کنتم یومئذ قال سبعمائۃ او ثمانمائۃ رواہ ابو داود

اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ کہا ہی ہم ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی سفر مین پس اوتری ہم ایک منزل مین پس فرمایا آنحضرت نی یعنی اصحاب حاضرین سے کہ نہین ہو تم ایک جزو لاکہہ جزو نہین سی بہ نسبت اون لوگون کی کہ آوینگی میری پاس حوض پر کہا گیا زید بن ارقم کو کہ کتنی ہی تم اوسدن کہا زید بن ارقم نی کہ ہی ہم سات سو یا آٹھہ سو نقل کی یہہ ابوداود نی ف مراد اس سی تحدید اور تعین نہین ہی بلکہ مراد محض بہتایت بیان کرنی ہی اور شاید کہ بمراتب غیر محصورہ زیادہ انسی ہون اسلیی کہ ظاہر یہہ ہی کہ وارد تمام امت ہوگی مگر کہ مخصوص ہو ساتھہ بعضون کے اونہین سی واللہ اعلم وعن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل نبی حوضا وانہم لیتباہون ایہم اکثر واردۃ وانی لارجو ان اکون اکثرہم واردۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی سمرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق واسطی ہر نبی کی حوض ہی یعنی ہویگی امت اوسکی اوسکی حوض سی اور تحقیق انبیا فخر کرینگی آپسمین کہ کونسا اونہین سی بہت زیادہ ہی ازروی امت کی کہ وارد ہونگی حوض پر اور تحقیق مین البتہ امید رکہتا ہون کہ ہونگا مین اکثر اونکا ازروی آنیوالون کی میری حوض پر ف یعنی امت میری زیادہ ہوگی اور انبیا کی امت سے اور یہہ یقین ہی اور لفظ ارجو کہ متضمن معنی شک وتردد کو ہی بسبب تواضع کی کہا ست نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی وعن انس قال سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یشفع لی یوم القیمۃ فقال انا فاعل قلت یا رسول اللہ فاین اطلبک قال اطلبنی اول ما تطلبنی علی الصراط قلت فان لم القک علی الصراط قال فاطلبنی عند المیزان قلت فان لم القک عند المیزان قال فاطلبنی عند الحوض فانی لا اخطئ ہذہ الثلث المواطن رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب

اور روایت ہی انس سی کہ کہا پوچہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی درخواست کی مینی آپسی یہہ کہ شفاعت کرین میری روز قیامت کی یعنی شفاعت خاص اس امت مین سے نہ شفاعت عامہ پس فرمایا آنحضرت نی کہ مین کرینوالا ہون شفاعت کہا مینی کہ یا رسول اللہ پس کہان ڈہونڈونگا مین آپ کو اور کہان پاوون آپکو فرمایا کہ ڈہونڈنا مجکو اول زمانی ڈہونڈنی میری مین پل صراط پر کہا مینی پس اگر نہ پاوون آپکو پل صراط پر تو کہان ڈہونڈون آپکو فرمایا پس اگر وہان نپاوی تو تو ڈہونڈہنا مجکو نزدیک میزان کی کہا مینی پس اگر نہ پاوونمین آپکو نزدیک میزان کی تو کہان ڈہونڈون آپکو فرمایا پس

دھونڈسنا بجکو نزدیک حوض کی پس تحقیق مین نہین چھوڑینگا ان تین جگہون کو ف ح یعنی کہی یہان ہون اور کہی وہان چونکہ کاروبار وشفاعت انکی ان جگہون مین ہوگی مین اونکی کارپردازی مین مشغول ہونگا اگر کوئی کہی کہ کیونکر تطبیق ہو احادیث مین اور حضرت عائشہ کی حدیث مین کہ باب الحساب کی دوسری فصل مین گذری کہ جب حضرت عائشہ نے آنحضرت سی پوچھا کہ یا آپ یاد کرینگی اپنی اہل وعیال کو روز قیامت کی فرمایا ان تین جگہون سے کوئی کسیکو یاد نہین کرینگا جواب اسکا یہہ ہی کہ پہلی حدیث محمول ہی غائبین پر کہ نہین یاد کرینگی حضرت کسیکو غائبین مین اون جگہون مین اور دوسری حدیث یعنی یہہ ہی محمول ہی اوپر کہ جو حاضر ہونگی حسرت کی امت مین سی کہ اونکی شفاعت کرینگی اور طیبی نے یہہ جواب لکھا ہی کہ حضرت عائشہ جواب مذکور اسلیے دیا کہ وہ زوجہ پاک آنحضرت کی ہین ایسا نہو کہ تکیہ اور اعتماد شفاعت پر کر بیٹہین اور عمل اور جدوجہد سی باز رہین جیسکہ اپنی اہل بیت اور قرابتیون سی فرماتی تہے کہ مین مالک نہین ہون تمہارا کسی چیز کا عمل کرو اور تکیہ مجرکرو اور اس سی اسطرح فرمایا تا نا امید نہون اور حقیقت مین شدت ومحنت اوسدن کے کہ نہایت سخت ہی اور درجہ شفاعت حضرت کی لیی ثابت اور دونون حق ہین اور ہر جواب مین مصلحت حال مخاطب کے رعایت فرمائی ت نسل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے وعن ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قیل لہ ما المقام المحمود قال ذلک یوم ینزل اللہ تعالی علی کرسیہ فیاط کما یاط الرحل الجدید من تضایقہ وھو کسعۃ ما بین السماء والارض ویجاء بکم حفاۃ عراۃ غرلا فیکون اول من یکسی ابراھیم یقول اللہ تعالی اکسوا خلیلی فیؤتی ببردتین بیضاوین من ریاط الجنۃ ثم اکسی علی اثرہ ثم اقوم عن یمین اللہ مقاما یغبطنی الاولون والاخرون رواہ الدارمی اور روایت ہی ابن مسعود سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا کہ کہا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کیا ہی مقام محمود اور کیا ہی صفت اوسکی کہ حق تعالی نے جسکی دینی کا وعدہ فرمایا ہی آپسی اس آیہ مین عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا فرمایا آنحضرت نے یہہ دن کہ پہنچونگا مین اوسمین مقام محمود مین وہ دن ہی کہ نزول فرماویگا اللہ تعالی اپنی کرسی پر پس اوازکریگی کرسی جیسکہ آواز کرتا ہی زین نیا چمڑی کا تنگی اپنی سی اور فراخی کرسی کی مانند فراخی درمیان آسمان اور زمین کی ف ح اور حدیث مین آیا ہی کہ نہین ہین سات آسمان اور سات زمینین بہ نسبت کرسی کے مگر مانند ایک حلقہ کی جنگل مین اور فضیلت عرش کی کرسی پر مانند فضیلت اوس جنگل کی ہی اوس حلقہ پر پس حدیث مین جو فراخی کرسی کی بیان ہوئی تو یہہ تصویر اور تمثیل عظمت کرسی کی ہی بجہت عرف کی نہ تحدید وتعین اوسکی مقدار کی ہی جیسکہ جنت کی فراخی مین واقع ہوا ہی عرضہا السموات والارض اور مقصود ہمان بیان کرنا کرسی کی فراخی کا اور دفع کرنا توہم تنگی اوسکیطرف سی کہ مشابہت دینی اوسکی سی ساتھہ زمین کی اور آواز کرنی اوسکی سبب تنگی کے پیدا ہوا ہونا اور یہہ حدیث قبیلہ متشابہات سی ہی اور خلاصہ معنی بیان کرنا عظمت وکبریای الہی کا اور ظہور بادشاہت اور حکم اوسکیطرف ہی اور معنی مفردات کلام کے یہان ملحوظ نہین اور کرسی ماخوذ ہی کرسی بادشاہ سی کہ اوسپر بیٹہتا ہی اور حکمرانی کرتا ہی یا کرسی عالم سی کہ اوسپر افادہ اور افاضہ علوم ومعارف کرتا ہی ت اور لایا جاویگا نمونگی یا اون ننگی بدن بی ختنہ پس ہوگا اول اون شخصونکا کہ لباس پہنائی جائینگی ابراہیم فرماویگا اللہ تعالے یعنی ملائکہ کو کہ پہناؤ میری دوستکو پس لائی جاوینگی دو چادرین نرم کتان سفید کی بہشت کی چادرون مین سی پہر پہنایا جاؤنگا مین پیچہی ابراہیم کے ف ح سبب حضرت ابراہیم کی پہلی لباس پہنائیگا باب الحشر کی پہلی فصل مین بیان ہوچکا اور معلوم ہوا یہہ کہ یہہ دلالت اسپر نہین کرتا کہ ابراہیم افضل ہین آنحضرت سی بلکہ تعظیم اور تعظیم اونکی بسبب باپ ہونی آنحضرت کی ہوگی یا یہہ کہ یہہ فضل جزئی ہی اور فضل جزئی منافی فضل کلی کی نہین اور فضل کلی ہی کہ فرمایا ثم اقوم عن یمین الصالح اور یہہ جو کہا گیا ہی کہ آنحضرت لباس پہنی اوسمین گی ظاہر مین یہہ منافات رکہتا ہی حضرت کی قول سی کہ فرمایا پہر پہنایا جاؤنگا مین پیچہی ابراہیم کی مگر یہہ کہ کہا جاوی کہ آنحضرت لباس مین اوسمین اوپر وجود اوسکی انبار صلوات

اللہ علیہم کی ساتھہ بہی لباس دی جاوین دوبارہ بسبب کمال شرف کی ت پہر کہڑا ہونگا مین دائین طرف اللہ تعالی کی کہڑا ہونا کہ رشک لیجاوین کے
پہر اگلی پچہلی ف ع اگر کہا جاوی کہ کیا ہی وجہ مطابقت کی درمیان سوال اور جواب کے تو جواب یہہ دیا جاوبگا کہ دلالت کرنا ہی جواب پر قول حضرتؐ کا
پہر کہڑا ہونگا مین الخ لیکن آنحضرتؐ نی ذکر کیا اول وہ وقت کہ ہوگا اوسمین مقام محمود اور بیان کیا اوسکی ہونیکا کہ نفسونمین بڑی معلوم ہو پہر اشارہ
کیا طرف جوابہ کی ساتہہ قول اپنی کی ثم اقوم عن یمین العرش اور حاصل جواب یہہ کہ مقام محمود وہ مقام ہی کہ کہڑی ہونگی اوسمین حضرتؐ دائین طرف
اللہ تعالی کی دن قیامت کی اور اس حدیث مین دلالت ظاہر ہی اوپر فضیلت ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام کائنات پر حتی کہ انبیا اور رسولون
اور تمام مقربین صلی اللہ علیہم اجمعین پر وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِعَارُ
الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَى الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
اور روایت ہی مغیرۃ بن شعبہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ علامت مومنین کی دن قیامت کی پل صراط پر وقت گذرنیکی اوس سے
یہہ کلمہ ہوگا اہی رب میری سلامت رکہہ سلامت رکہہ ف ع قاموس مین ہی کہ شعار شین کی زیر سی علامت جنگ مین اور سفر مین اور یہہ
کلمہ علامت مسلمانون کی ہی کہ اوس سی پہچانی جاوین گی اور ہر امت بمتابعت اور اقتدا پیغمبرون اپنی کی اسکو کہینگے اور ظاہر تر یہہ ہی کہ یہہ کلمہ
شعار مومنین کاملین کا ہوگا کہ وہ علماء عاملین اور شہدا اور صالحین ہین کہ جنکو مرتبہ شفاعت ہی باتباع انبیا اور رسولون کی آوے روایت کیا ابن مردویہ نی
حضرت عائشہ سی بطریق مرفوع کی کہ شعار مومنین کا اوسدن کہ اونتہائی جائینگی اپنی قبرون سی لا الہ الا اللہ وعلی اللہ فلیتوکل المومنون ہوگا
اور روایت کیا شیرازی نی عائشہ سی کہ شعار مومنین کا روز قیامت کی اندہیریون مین یہہ ہوگا لا الہ الا انت نقل کی یہہ ترمذی نی
اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَفَاعَتِي لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِي
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ جَابِرٍ
اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ شفاعت میری ثابت ہی گناہ کبیرہ کرنیوالونکی لیی میری امت مین سے ف ع یعنی شفاعت
میری بیچ عفو کرنی کی کبائر سی خاص میری ہی امت کی لیی ہوگی نہ اور امتیون کی لیی اور کہا طیبی نی کہ مراد وہ شفاعت ہی کہ واسطی نجات اور خلاصی کے
ہوگی عذاب سے اور واسطی رفعت درجات کی اور زیادتی کرامات کی ثابت ہی واسطی اولیا اور اتقیا اور صلحا کی بہی اور اہل سنت کے نزدیک ثابت ہے
شفاعت اس آیت سی یومئذ لا تنفع الشفاعۃ الا من اذن لہ الرحمن ورضی لہ قولا اور حدیثین اسقدر آئی ہین اوسمین کہ سب ملکر حد تواتر کو پہنچتی ہین اور اجماع اسلف صالح کا اور انکی بعد اہل سنت
کا اسپر اور منکر ہین شفاعت کے خوارج اور بعضی معتزلہ اور شفاعت پانچ قسم پر ہے ایک تو خاص ہے ہماری نبی صلعم کی ساتہہ اور وہ یہہ ہے کہ راحت دینگی حضرتؐ لوگونکو موقف کی ہولناکی اور دوسرے
ہوگی بیچ داخل کرنی ایک قوم کی جنت مین بغیر حساب کے اور یہہ بہی خاص ہے ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیی اور تیسری شفاعت اوس قوم کی لیی ہوگی کہ لایق ہونگی دوزخ کے
پس شفاعت کرینگی انکی حق مین ہماری نبی صلعم جنکی لیی کہ اللہ تعالی چاہیگا اور چوتہی اونکی حق مین کہ داخل ہونگی آگ مین گنہگارونمین سے پس حدیثین آئی ہین اونکی نکالنی مین بسبب
شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور فرشتونکی اور بہائی مسلمانونکی پہر نکالیگا اللہ تعالی اوس شخص کو کہ کہا ہوگا اونی لا الہ الا اللہ اور پانچوین شفاعت ہوگے
بیچ زیادتی درجات کی بہشت مین اہل بہشت کی لیی روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی اور روایت کی ابن ماجہ نی جابر سی وَعَنْ عَوْفِ بْنِ
مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِي اٰتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّي فَخَيَّرَنِي بَيْنَ اَنْ يَدْخُلَ
نِصْفُ اُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ
بِاللّٰهِ شَيْئًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عوف بیٹی مالک کے سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بسر

مختار کیا مجکو اسمین کہ داخل ہو آدہی امت میری بہشت مین اور درمیان شفاعت کی یعنی بیکی لی پس اختیار کیے مینی شفاعت کرنی یعنی واسطی امت اجابت
کی تاسب مومنون کو شامل ہو اور کوئی اوس سے باہر نہ نکلی جیسکہ فرمایا اور شفاعت ثابت ہی اوسکی لیی کہ مری اسحال مین کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھہ اللہ کی کسیکو
یعنی سب مومنونکی لیی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **وعن** عبد اللہ بن ابی الجدعاء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول یدخل الجنۃ بشفاعۃ رجل من امتی اکثر من بنی تمیم رواہ الترمذی
والدارمی وابن ماجۃ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی الجدعاء سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتے
کہ داخل ہونگی بہشت مین بسبب شفاعت کرنی ایک شخص کے یعنی شخص بزرگ کی میری امت مین سے زیادہ بنی تمیم سی **ف** ع کہ ایک قبیلہ ہی نہایت بڑا
اور جب ایک شخص کے شفاعت سے اتنی آدمی بہشت مین جائینگی تو دیکھنا چاہیی کہ کتنی اچھی لوگ ہونگی میری امت مین اور بسبب شفاعت کرنیکی بیشمار ہے
لوگ اونکی شفاعتون سی بہشت مین جاوینگے اور بعضون نے کہا کہ یہہ شخص حضرت عثمان رضہ ہونگی اور بعضون نے کہا اویس قرنی اور بعضون نے کہا اور کوئی
کہا زین العرب کہ یہہ قریب ترہی **ت** نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی اور ابن ماجہ نی **وعن** ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم قال ان من امتی من یشفع للفئام ومنہم من یشفع للقبیلۃ ومنہم من یشفع للعصبۃ ومنہم
من یشفع للرجل حتی یدخلوا الجنۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ
سلم نے فرمایا کہ تحقیق امت میری سی یعنی بعضی افراد امت سے جنس علما اور شہدا اور صلحی سے وہ شخص ہوگا کہ شفاعت کریگا جماعتکی اور بعض انمین سے وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا ایک قبیلہ کے **ف** ع
اور قبیلہ قوم کثیر اور ایک باپ کے بیٹونکو کہتی ہین **ت** اور بعضا اونمین سے وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا عصبہ کے **ف** ع عصبہ عین بیش اور جزم صاد دس سے چالیس تک **ت** اور بعضا اونمین سے وہ ہوگا کہ
شفاعت کریگا ایک مرد کی یہانتک کہ داخل ہونگے اسطرح شفاعت سے تمام امت بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل وعدنی ان یدخل الجنۃ من امتی اربع مائۃ الف بلا حساب فقال ابو بکر
زدنا یا رسول اللہ قال وہکذا فحثا بکفیہ وجمعہما فقال ابو بکر زدنا یا رسول اللہ قال وہکذا فقال عمر
دعنا یا ابا بکر فقال ابو بکر وما علیک ان یدخلنا اللہ کلنا الجنۃ فقال عمر ان اللہ عز وجل ان شاء ان
یدخل خلقہ الجنۃ بکف واحد فعل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدق عمر رواہ فی شرح السنۃ
اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق خدا عزوجل نی وعدہ کیا مجسی یہہ کہ داخل کریگا بہشت مین میری امت سے
چار لاکھہ بلا حساب یعنے بی حساب و کتاب اور بی سابقہ عذاب کے پس کہا ابو بکر رضہ نی زیادہ کیجی ہمکو یا رسول اللہ یعنی زیادہ مانگی اللہ تعالی سی اور چاہیے
اوسسے کہ زیادتی کریی اسمین یا زیادتی کیجی خبر دینی مین اوسچیز کی وعدہ کیا ہی تمسی تمہاری پروردگار نے **ف** ع پہلی گذرا کہ بہتر ہزار ہونگے اور ہر ہزار کی ساتھہ ستر ہزار ہونگی اور
تین بیمین **ت** فرمایا آنحضرت نی اور زیادتی اسپر اسطرح پس واسطے بیان کہذا کی لپ بنائین دونون ہاتون سی اور جمع کیا دونون ہاتون اپنی کو **ف** ع
یعنی جیسکہ وقت دینی کی کرتی ہین اور ظاہر ترہے کہ یہہ حکایت ہی فعل حق سبحانہ کی جنانچہ اسیلیی کہا ہی شراح نی کہ بیان کی یہہ مثل لپ بنانی کی اسلیے
کہ شان اچھی دینی والی کی یہہ ہے کہ جب طلب یا تمنی کی کیجاتی ہی تو دونون ہاتو نسی لپ بہر کر دیتا ہی بلا حساب پس لپ بہرنا کنایہ ہی مبالغہ سی بہت
دینی مین والا وہان نہ ہتیلی ہی اور نہ لپ **ت** پہر کہا ابو بکر نی کہ زیادہ کرو ہمکو یا رسول اللہ فرمایا اسطرح یعنی وہی پہلی طرح اشارہ کیا دونون ہاتونسے
پس کہا عمر نی کہ چھوڑو ہمکو ای ابو بکر یعنی نا عمل کرین اوسپر خوف عذاب کے جد و جہد کرین اوسمین اور باعتماد کرم الہی کی عمل سی باز نرہین پس کہا
ابو بکر نی نہین سزا ہے تیرا ای عمر کہ داخل کری ابد الدہر ہمسبکو بہشت مین پس کہا عمر نے کہ تحقیق اللہ عزوجل اگر چاہی داخل کرنا مخلوقات اپنی کا بہشت مین ایکبار

رسکتا ہی یعنی پس احتیاج تکرار سوال اور کثرت لوسکی کی کیا ہی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سچ کہا عمر نی **فح** کہا ہی علمانی کہ جو کچھ ابوبکر رضا نی کہا قبیلہ محتاجگی اور مسکینت و نیازمندی سی ہی اور قول عمر کا قبیلہ رضا و تسلیم سی اور آنحضرت نی جواول جواب مذیا ابوبکر کو ساتھ ہی آخیر کی کہ عمر نی کہا اور دوبارہ تصدیق عمر کی کی سواسلیے کہ بشارت کو دخل عظیم ہی عمل و توجہ مین اور کلام کا بھی بشارت ہی بلکہ عظیم تر اوس سے پس ٹل دونونکا ایک ہوگا فافہم **ت** نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَفُّ اَهْلُ النَّارِ فَيَمُرُّ بِهِمُ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ اَمَا تَعْرِفُنِيْ اَنَا الَّذِيْ سَقَيْتُكَ شَرْبَةً وَقَالَ بَعْضُهُمْ اَنَا الَّذِيْ وَهَبْتُ لَكَ وَضُوْءً فَيَشْفَعُ لَهٗ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی اوسی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی صف باندہ کر کہڑی کیی جاوین گی یا صف باندہ کر کہڑی ہونگی دوزخی یعنی کہنہ کار اور بدکار مومن راہ مین بہشتیون کی یعنی علمار اخیار اور صلحار ابرار کی یہہ تہ مسکین و سایلین کے اغنیا کی راہ مین اس دار دنیا مین پس گذریگا اوپر ایک شخص بہشتیون مین سی پس کہیگا ایک شخص دوزخیون مین سی اوس بہشتی کو ای فلانی یعنی نام لیگا اوسکا کیا نہین پہچانتا تو مجکو مین وہ ہون کہ پلایا تہا مینی تجکو ایکبار پانی اور کہیگا بعض اونکا یعنی دوزخیونکا کہ مین وہ شخص ہون کہ دیا تہا مینی تجکو پانی وضو کا پس شفاعت کریگا وہ بہشتی اوس دوزخی کی پس داخل کریگا اوسکو بہشت مین **فع** یعنی سبب ہوگا اوسکی دخول کا اور اس سی معلوم ہوا کہ فاسق و گنہ گار اگر خدمت و امداد اہل طاعت و تقوی کی دنیا مین کرینگی تو نتیجہ اوسکا پاوین گی اور اونکی امداد و شفاعت سے بہشت مین جاوینگے کہا مظہری نی اسمین رغبت دلائی احسان کرنی پر مسلمانون سی خصوصا صلحا سے اور اونکی ہمنشینی کرنی پر اور محبت پر کہ اونکی صحبت زینت ہے دنیا مین اور نور ہی عقبی مین نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلَيْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اشْتَدَّ صِيَاحُهُمَا فَقَالَ الرَّبُّ تَعَالٰى اَخْرِجُوْهُمَا فَقَالَ لَهُمَا لِاَيِّ شَيْءٍ اشْتَدَّ صِيَاحُكُمَا قَالَا فَعَلْنَا ذٰلِكَ لِتَرْحَمَنَا قَالَ فَاِنَّ رَحْمَتِيْ لَكُمَا اَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِيَا اَنْفُسَكُمَا حَيْثُ كُنْتُمْ مِنَ النَّارِ فَيُلْقِيْ اَحَدُهُمَا نَفْسَهٗ فَيَجْعَلُهَا اللّٰهُ عَلَيْهِ بَرْدًا وَسَلَامًا وَيَقُوْمُ الْاٰخَرُ فَلَا يُلْقِيْ نَفْسَهٗ فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَعَالٰى مَا مَنَعَكَ اَنْ تُلْقِيَ نَفْسَكَ كَمَا اَلْقٰى صَاحِبُكَ فَيَقُوْلُ رَبِّ اِنِّيْ لَا اَرْجُوْ اَنْ لَّا تُعِيْدَنِيْ فِيْهَا بَعْدَ مَا اَخْرَجْتَنِيْ مِنْهَا فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ لَكَ رَجَاؤُكَ فَيُدْخِلَانِ الْجَنَّةَ جَمِيْعًا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبَزَّارُ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق دو شخص اون شخصونمین سے کہ داخل ہونگی آگ مین نہایت ہوگا چلانا اونکا یعنی رونا اور جزع فزع اور فریاد کرنا اونکا پس فرماویگا پروردگار تعالی یعنی دوزخ کی فرشتون سے کہ نکالو ان کو پس فرماویگا اللہ تعالے اونسے کہ کس سبب سے سخت ہوا چلانا تمہارا کہینگے کہ کیا ہمنی یہہ یعنی چلانا ہمارا کہ رحم کرینگا ہمپر یعنے اسلیے کہ تو دوست رکہتا ہی اوسکو کہ التجا کری تجسی فرمادیگا اللہ پس تحقیق رحمت میری تمہاری لیی یہہ ہے کہ جاؤ پس ڈالو اپنی تئین اوس جگہہ کہ تہی تم آگ مین **فح** اگر کوئی کہی کہ کیون کر آگ مین پہینکو حمل کیا رحمت پر جواب یہہ کہ یہہ حیلہ حمل کی نی سبب کے سی سے مسبب پر اور تحقیق اوسکی یہہ ہے کہ جو کہ تصور کیا تہا اونہونے دنیا مین امر الہی کے فرمانبرداری کرنی مین حکم کیی جاوینگے وہا اوسکا کہ فرمانبردار کرین اسمین کہ اپنی تئین آگ مین ڈالین اسلیے آگاہ کرنی اسکی کہ رحمت الہی مترتب ہی اوسکی فرمانبرداری پر **ت** پس ڈالیگا ایک اونکا اپنی تئین آگ مین یعنے بسبب چلنی راہ بندگی اور طلب رضائی مولی کی پس کریگا آگ کو اللہ تعالی اوسپر ٹہنڈا اور سلامت **فح** جیسی حضرت ابراہیم پر کی اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی بلا اور محنت اور مصیبت مین طریقہ رضا اور تسلیم کا چلی تو اللہ تعالی اوس بلا کو اوسپر آسان و نابود کر دیتا ہی تا الم اوسکا اوسکو نہ پہنچے **ت** اور کہڑا رہیگا دوسرا

پس ہنسیگا وہ اپنی تئین یعنی آگ مین بسبب مشاہدہ عجز و نیاز اپنی کی اور امید لطف و رحمت باری تعالی کی پس کہیگا او سکو پروردگار تعالی کہ کس چیز نے منع کیا تجکو ڈالنی تیری سی اپنی تئین آگ مین جسیکہ ڈالا یا تیری نی پس کہیگا وہ شخص ای رب میری تحقیق مین البتہ امید رکھتا ہون کہ پھر نہ بھیجیگا تو مجکو آگ مین بعد از نکالنی کی مجکو اوس سے پس فرماویگا اللہ تعالی تیری لیی ہی جو کچھہ کہ امید رکھتی نی ف اسمین دلیل ہی اسپر کہ امید بندہ کی مول سے مفید و موثر ہی بیچ کرم اور عطا اللہ تعالی کی اگرچہ بسبب عجز و ناتوانی اپنی کی دائرہ اطاعت و فرمانبرداری سی باہر نکلنی ت پس داخل کیی جاویگی وہ دونو شخص اکہٹی بہشت مین بسبب رحمت خدا تعالی کی نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرد الناس النار ثم یصدرون منہا باعمالہم فاولہم کلمح البرق ثم کمر الریح ثم کحضر الفرس ثم کالراکب فی رحلہ ثم کشد الرجل ثم مشیہ رواہ الترمذی والدارمی

اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حاضر ہونگی لوگ آگ پر یعنی بسبب عبور کرنی کی پل صراط پر کہ دوزخ پر رکھا ہی آگ پر حاضر ہونگی اور دیکھینگے اوسکو پھر پھرینگی اوس سے یعنی نجات پاوینگی اور خلاص ہونگی اوس سے بسبب اعمال اپنی کی اور پر اندازہ اوسکی کی پر اول اور افضل اونکی گذرینگی مانند چمکنی بجلی کی پھر مانند چلنی ہوا کی پھر مانند دوڑنی گھوڑی کی پھر مانند سوار کی اپنی اونٹ پر پھر مانند دوڑنی مرد کے پھر مانند چلنی اوسکی کی پیادہ موافق عادت کی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے

الفصل الثالث

عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان امامکم حوضی ما بین جنبیہ کما بین جرباء و اذرح قال بعض الرواۃ ہما قریتان بالشام بینہما مسیرۃ ثلث لیال وفی روایۃ فیہ اباریق کنجوم السماء من ورد ہ فشرب منہ لم یظمأ بعدہا ابدا متفق علیہ

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا آگی تمہاری یعنی دن قیامت کی حوض ہی میرا مسافت درمیان دونو طرفون اوسکی کی مانند اوس مسافت کی کہ درمیان جرباء اور اذرح کی ہی کہا بعضے راویون نی کہ جرباء اور اذرح دو بستیان ہین شام مین کہ درمیان اون دونو کی مسافت تین دن کی ہی ف کہا صاحب قاموس نے کہ جرباء بستی ہی اذرح کی برابر مین اور غلطی کی ہی جنہی کہا کہ اون دونون مین تین دن کی مسافت ہی اور وہم کسی راوی سی ہوا ہی کہ اوسنی زیادتی کو ساقط کر دیا ہی اور ذکر کیا ہی اوسکو دارقطنی نی کہ وہ یہہ ہے کہ مابین ناحیتی حوضی کما بین المدینۃ و جرباء و اذرح ت اور ایک روایت مین یہہ زیادتی بہی آئی ہی کہ رکہی ہونگی اوسکی کنارون مین آبخوری مانند ستارون آسمان کی یعنی کثرت اور چمک مین جو کوئی آویگا اوسپر اور پیویگا پانی اوسمین سے پیاسا نہین ہونیگا بعد اوس پینی کی کہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

وعن حذیفۃ وابی ہریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجمع اللہ تبارک وتعالی الناس فیقوم المؤمنون حتی تزلف لہم الجنۃ فیاتون ادم فیقولون یا ابانا استفتح لنا الجنۃ فیقول وہل اخرجکم من الجنۃ الا خطیئۃ ابیکم لست بصاحب ذلک اذہبوا الی ابراہیم خلیل اللہ قال فیقول ابراہیم لست بصاحب ذلک انما کنت خلیلا من وراء وراء اعمدوا الی موسی الذی کلمہ اللہ تکلیما فیاتون موسی فیقول لست بصاحب ذلک اذہبوا الی عیسی کلمۃ اللہ وروحہ فیقول عیسی لست بصاحب ذلک فیاتون محمدا فیقوم فیؤذن لہ وترسل الامانۃ والرحم فتقومان جنبتی الصراط یمینا وشمالا فیمر اولکم کالبرق قال قلت بابی انت وامی ای شیء کمر البرق قال الم تروا الی البرق کیف

یَمُرُّ وَیَرْجِعُ فِی طَرْفَۃِ عَیْنٍ ثُمَّ کَمَرِّ الرِّیْحِ ثُمَّ کَمَرِّ الطَّیْرِ وَشَدِّ الرِّحَالِ تَجْرِیْ بِہِمْ اَعْمَالُھُمْ وَنَبِیُّکُمْ قَائِمٌ عَلَی الصِّرَاطِ یَقُوْلُ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ حَتّٰی تَعْجَزَ اَعْمَالُ الْعِبَادِ حَتّٰی یَجِیْءَ الرَّجُلُ فَلَا یَسْتَطِیْعُ السَّیْرَ اِلَّا زَحْفًا قَالَ وَفِیْ حَافَتَیِ الصِّرَاطِ کَلَالِیْبُ مُعَلَّقَۃٌ مَاْمُوْرَۃٌ بِاَخْذِ مَنْ اُمِرَتْ بِہٖ فَمَخْدُوْشٌ نَاجٍ وَمَکْدُوْسٌ فِی النَّارِ وَالَّذِیْ نَفْسُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ بِیَدِہٖ اِنَّ قَعْرَ جَھَنَّمَ لَسَبْعُوْنَ خَرِیْفًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی حذیفہ اور ابی ہریرہ ہی کہ دونون نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اٹھا کریگا اللہ تعالی برکت والا اور بلند قدر لوگون کو یعنی محشر مین پس کھڑی ہونگی مسلمان یہانتک کہ قریب کیجاوینگی واسطی اونکی بہشت ف جیسیکہ اللہ تعالی نی فرمایا واذا زلفت علمت نفس ما احضرت پس آوینگی مومن یعنی بعضی مومن خواص ہر امت سی آدم کی پاس پس کہینگی ای باپ ہماری کھولو ہماری لیی بہشت کو یعنی تاکہ داخل ہووین ہم اوسمین پس کہینگی آدم کہ نہین نکالا ہمکو بہشت سی مگر تمہاری باپ کی خطائی نہین ہونین لایق اسکار کی جاو تم طرف بیٹی میری ابراہیم کی کہ خلیل اللہ ہی یعنی دوست رسولون خدا کی سی ہی اور جد خاتم الانبیاء ہی اوس سی حال اپنا عرض کرو فرمایا حضرت نی پس کہینگی ابراہیم کہ نہین مین لایق اسکام کی نہین تہا مین خلیل مگر پری اسکی یعنی پہلی اسدن کی قصد کرو طرف موسی کی کہ کلام کیا اوس سی خدا تعالی نی کلام کرنا ف کہا صاحب تحریر نی کہ یہہ وارد ہوا ہی بطریق تواضع کی کہ مین لایق اس درجۂ بلند کے نہین ہون اور معنی یہہ ہین کہ مین جو بزرگیان دیا گیا ہون بواسطہ جبرئیل کی دیا گیا ہون ولیکن تم موسی عم کی پاس جاو کہ اونکو کلام ہوا واسطہ حاصل ہوا ہی اور لفظ وارا مکرر اسلیی کہا کہ ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوا سماع بغیر واسطہ کی کہ حاصل ہوئی ہی اونکو رویت بہی پس گویا کہا کہ مین بہی اوس موسی کی ہون کہ جو بہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین ت پس آوینگی موسی علیہ السلام کی پاس پس کہینگی وہ کہ نہین مین لایق اسکی جاو طرف عیسی کے کہ کلمۃ اللہ اور روح اوسکی ہین پس کہینگی عیسی کہ نہین مین لایق اسکار کی یعنے پس اوسوقت منحصر ہوگا امر شفاعت ہماری نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر پس آوینگی وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ف کہ نہایت مقام قرب وعزت اونکو حاصل ہی درگاہ رب العالمین مین اور مشہور وممتاز ہین درمیان انبیا اور رسولون کی اور اسلیی کہا کہ آوینگی سب پاس اور ذکر کیا اسم شریف انہا بسبب اسکی کہ اوسمین ہین معنی حمد کی اور مشعر ہی کھڑی ہونی پر مقام محمود مین کہ مقام شفاعت ہے جیسیکہ فرمایا ت پس کھڑی ہونگی محمد یعنی دائین طرف عرش رحمن کی اور اذن چاہینگی شفاعت کا بیچ نوع انسان کی واسطی راحت دینی کے سختی موقف سے پس اذن دیا جاویگا اونکو یعنی پس سجدہ کرین گی آپ جیسیکہ اوپر گذرا اور پہیچی جاویگی امانت اور رحما یعنی یہہ صورت بن کر آوینگے پس کھڑی ہوگی امانت اور رحما دونون طرف پل صراط کی دائین اور بائین یعنی واسطی طلب حق اور انصاف کی پس گذرینگے جماعت کراول افضل ہی تم مین سی مانند بجلی کی یعنی جلدی چلنی مین کہا ابو ہریرہ نی کہ کہا مینی آنحضرت سی کہ فدا ہو جیو تمہارا ماں باپ میرے کونسی چیز ہی اور کیونکر ہوگا مانند گذرنی بجلی کی فرمایا کہ کیا نہین دیکہتی تم طرف بجلی کی کہ کیونکر گذر جاتی ہی اور پہر آتی ہی آنکہہ جہپکتی مین ف ع ظاہر یہہ ہے کہ مراد انسی انبیا ہین اور احتمال یہہ ہے ہی کہ مراد انسی اصفیا یعنی اولیا اس امت کے ہون ت پہر گذرینگے مانند گذرنی ہوا کی پہر گذرینگے مانند گذرنی پرندون اور دوڑنی مردونکی یا بیادون کی جاری کریگی اونکو صفائی اور نورانیت اور قوت اعمال اونکی کی اور پیغمبر تمہاری کھڑی ہونگی پل صراط پر کہتی ہونگی ای رب میرے سالم رکہہ سالم رکہہ یہانتک کہ عاجز ہونگی عمل بندون کی یعنی سست ہوگی قوت انکی عملون کی اور نہ کہتی ہونگی ویسی اعمال کہ بسبب اونکی قوۃ سی گذرین یہانتک کہ آویگا ایک شخص پس نہ چل سکیگا اور نہ گذر سکیگا پل صراط سی مگر گھسٹتا ہوا سرین کے بل مانند لڑکون کی فرمایا آنحضرت نی اور دونون طرف صراط کی آنکڑی ہونگی لٹکائی گئی حکم کی گئی یعنی درگاہ الہی سی پکڑینگے اوس شخصکو کہ حکم کیی گئی ساتہہ اوسکی پس

بعضی انکی زخمی ہو کر نجات پاوینگی یعنی آگ مین پڑنی سی اور بعضی ہاتھہ پانو بامذہ کر دوزخ مین ڈالی جاوینگی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان ابوہریرہ کی اوسکی ہاتھہ مین ہے کہ تحقیق گہراؤ دوزخ کا البتہ سرپرس کی راہ ہی ت نقل کی ہے مسلم نی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ قَوْمٌ بِالشَّفَاعَةِ كَأَنَّهُمُ الْحُمَمُ قَالُوا يَعْنِي الْمُنْكَرِينَ قَالَ أَنْتُمْ تَقُولُونَ هٰذَا وَإِنَّهُ الضَّغَابِيسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکلی گی آگ دوزخ سی ایک قوم بسبب شفاعت کی گویا کہ وہ تعاریر ہین کہا ہمنی کہ کیا ہی تعاریر فرمایا وہ اکر یسے ہین ف ع مشابہت دی گئی آرپی کی ساتھہ اسلیئے کہ وہ جلکے بہتہا ہی یعنی یہہ اگرچہ جل کر کوئلا ہو جاوینگی لیکن جب نکال کر نہر الحیوۃ مین ڈالی جاوین گی جہت پٹ مارنہ تو انا ہو جاوینگی ت نقل کیہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَةٌ اَلْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عثمان بن عفان سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ شفاعت کرینگی دن قیامت کی تین طرح کی لوگ انبیا پہر علما یعنی علما باعمل شہدا ف ع عطف کرنی مین لفظ ثم پر دلالت صحیح ہی اوپر تفضیل علما کی شہدا پر جیسی کہ دلالت کرتی ہی اوپر وہ حدیث کہ روایت کی شیرویہ نی یوزن یوم القیامۃ مداد العلماء ودم الشہداء فرجح مداد العلماء علی دم الشہداء اور جانا چاہیئے کہ تخصیص شفاعت کے ان تین گروہون پر بسبب زیادتی فضل اور بزرگی کی ہی ورنہ تمام اہل خیر کی لیئے مسلما نومین سی ثابت ہی اور حدیثین مشعرہ اس باب مین وارد ہین خواہ واسطی مغفرت گناہون کی ہو یا رفعت درجات کی لیئے اور انکار شفاعت بدعت وگمراہی ہی جیسی کہ خوارج اور بعضی معتزلہ نی اختیار کیا ہے نقل کیہہ ابن ماجہ نی

بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِهَا

باب ہے بیچ بیان حال جنت اور لوگون اوسکی کی ف ح جنت اصل لغت مین بمعنی ڈھانکنی کی ہی اور ترکیب ان حروف کی واسطی ستر اور ڈھانکنی کی آتی ہی بعد ازان نام ہوا درختون سایہ دار کا بسبب ڈھانکنی اونکی کی اوسچیز کو کہ نیچی اوسکی ہی بعد نام باغ کا ہوا کہ درخت سایہ دار ہوتی ہین اوسمین بعد ازان نقل کیا گیا طرف دار ثواب کے کہ بہشت ہے اور صراح مین کہا جنت باغ وبہشت

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرمایا اللہ تعالی نی کہ طیار کی ہی مینی اپنی نیک بندونکی لیئے وہ چیز کہ نہ کسی آنکہہ نی اوسکی ذات کو دیکہا اور نہ کسی کان نی اوسکی صفات کو سنا اور نہ گذری ہے اوسکی کسی آدمی کی دل پر ف ح اور ہو سکتا ہی کہ مراد اول سے ابہی صورتین ہون اور دوسری سی آوازین دلکش اور تیسری سے خاطرین خوش ت پس پڑہو اگر چاہو تم یعنی تحقیق وتصدیق اوسکی اس آیۃ کو پس نہین جانتا کوئی نفس اوسچیز کو کہ پوشیدہ کی گئی اور رکہی گئی ہی واسطی شب بیدارون اور مال خرچ کرنیوالون کے قسم اوسچیز سی کہ سبب ٹھنڈی آنکہہ اور آرام اونکی کی ہی ق یہہ کنایہ شادی اور خوشی اور پانی مقصود کے سی لفظ قرۃ مشتق ہی قر سی ساتھہ زیر قاف کی بمعنی قرار اور ثبات کی اور آنکہہ وقت نظر کرنی کی طرف محبوب کے قرار پکڑتی ہی اوروطمئن ہوتی ہی اور اور طرف نہین پہرتی ایسی ہی حالت فرحت وسرور مین سکون وآرام پکڑتی ہی اور وقت نظر کرنی کی طرف غیر محبوب کے متفرق وملتفت ہوتی ہی اور ایسی ہی حالت خوف وغم مین متحرک اور مضطرب ہوتی ہی یا قرۃ مشتق ہی قر سی ساتھہ پیش قاف کی بمعنی سرد ٹھنڈی اور سردی آنکہہ اور لذت اوسکی کی مشاہدہ محبوب مین اور پانی مقصود مین اور گرمی اور سوزش اوسکی بیچ دیکہنی دشمنونکی اور یہہ حالت انتظار مطلوب کے ہی بسبب اسلیئے فرزند کو قرۃ العین کہتی ہین اور حدیث مین جو آیا ہی کہ جعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ اوسمین بہی یہہ دونون معنی محتمل ہین جیسیکہ باب فضل فقرا مین گذرا ت نقل کی ہے بخاری اور مسلم نی

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جگہہ ایک کوڑی کی بہشت مین یعنی تہوڑی سے جگہہ اور ادنی مکان اوسمین بہتر ہی دنیا سی اور جو کچہہ کہ دنیا مین ہے ف ع ح اسلیئے کہ جنت اور نعمتین اوسکی باقی ہین اور دنیا اور اوسکی چیزین فانی ہین اور ذکر کوڑی کا بحسب عادت کی ہی کہ سوا جب ایک جگہ اوتر نیکا ارادہ کرتا ہی تو کوڑا اپنا ڈالدیتا ہی علامت ہوا پہر اور کوئی ہاتھہ اوتریگا ت نقل کیہہ بخاری اور مسلم نی

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَوْ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ نِّسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ اِلَى الْاَرْضِ لَاَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَاَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيْحًا وَلَنَصِيْفُهَا عَلٰى رَاْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک بار اول روز مین جانا راہ خدا مین یا ایکبار آخر روز مین جانا اوسمین بہتر ہی دنیا سے اور جو کچھہ کہ دنیا مین ہے بہتر ہی ف اور جزا اور ثواب مین اور تخصیص ان دونون قتونکی بطریق عادت کی ہی اور مراد مطلق وقت وساعت ہے اگرچہ اول اور آخر وقت مین نہو اور راہ خدا جہاد ہی اور ہجرت اور حج اور طلب علم اور اور جو کچھہ کہ اوسمین قصد تقرب الہی کا ہو اور واسطی خدا کی ہو یہانتک کہ سفر کرنا تلاش رزق حلال کی نفقہ عیال کی لیی اور حاصل کی خاطر جمعی اور حضور کی لیی عبادۃ مین راہ خدا ہی اور رجب ذکر کی فضیلت جانی کی راہ خدا مین تو معلوم ہوا کہ ثواب اوسکا بہشت ہے اس تقریب سے کچھہ خوبیان بہشت کی بیان کین کہ فرمایا اور اگر ایک عورت بہشتیونکی عورتونمین جہان کی طرف زمین کی تو البتہ روشن کردی اور بھر دیتی کو کہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہی ف اور ریاضمیر ین پھرتی ہی آسمان و زمین کی طرف یا جنت اور زمین کی طرف اور یہہ ظاہر تر ہی واسطی ذکر ہونی انکی کی عبارت مین صریحات اور البتہ بھردی وہ عورت اوسپر کو کہ درمیان اون دونون کی ہی خوشبوسی اور البتہ اوڑھنی اوسکی سر کے بہتر ہی دنیا سی اور جو کچھہ کہ دنیا مین ہی نقل کی یہہ بخاری نے

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا وَلَقَابُ قَوْسِ اَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ اَوْ تَغْرُبُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین ایک درخت ہے یعنی طوبی کہ چلی سوار اونچی سایہ اوسکی کی سو برس ہنوز قطع نکری اوسکی مسافت کو اور البتہ جگہہ مقدار کمان ایک تمہاری کی بہشت مین بہتر ہی اوسچیز سے کہ نکلا اوسپر آفتاب یا غروب ہوتا ہی ف یعنی دنیا اور دنیا کی چیزین لفظ او او تغرب مین یا تو شک راوی کی لیی ہی اور یا تخیر کی لیی اور یا بمعنی واو کی اور مقدار کمان کے اوسمین در معنی جگہہ کوڑی کی ہی کہ اوپر حدیث مین گذرا عادۃ یہہ ہی کہ سوار کوڑا ڈال دیتا ہی اور پیادہ کمان ت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِّنْ لُّؤْلُؤَةٍ وَّاحِدَةٍ مُّجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ طُوْلُهَا سِتُّوْنَ مِيْلًا فِيْ كُلِّ زَاوِيَةٍ مِّنْهَا اَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الْاٰخَرِيْنَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ اَنْ يَّنْظُرُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ جَنَّةِ عَدْنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابوموسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مومن کے لیی بہشت مین البتہ خیمہ ہوگا ایک موتی کا خالی درمیان سی چکلائی اوسکی یعنی پس طول اوسکا اسقدر بطریق اولے اور ایک روایت مین ہے لمبان اوسکی ف یعنی اور اسی قیاس پر عرض اوسکا اور حاصل ہوا دونون روایتون سی طول اور عرض اوسکا ہر ایک اون دونونمین سی ت سات کوس کے اور ہر کونی مین اوس خیمہ کی اہل خانہ ہونگی یعنی مومن کی بیوی وغیرہ نہ دیکھینگے یعنی ایک کو نہ والی اور گھر والونکو کہ اور کونونمین ہونگی پھر اگر لیگا اون سب گھر والونپر مسلمان ف اور کہا ایک شارح نی اور ہمراہ اوسکی ابن الملک نے یہی کہ اہل سی مراد ہین بیویان کہ جنسی جماع کریگا اور پھر نا کنایہ ہی مجامعہ سے ت اور دو بہشتین ہین یعنی مسلمان کی لیی کہ چاندی کی ہین باسن اونکی اور جو کچھہ کہ اونمین ہی یعنی قصور اور اسباب خانگی مانند تخت اور درخت وغیر ذلک کی اور دو بہشت ہین کہ سونی کی ہین باسن اونکی اور جو کچھہ کہ اونمین ہی شرح ظاہر اسحدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ دو جنتین

فقط چاندی ہی کی ہونگی اور دو سونی کی اور حدیث مین جنت کی عمارت کی وصف مین آیا ہی کہ ایک اینٹ سونے کی ہی اور ایک چاندی کی پس تطبیق ان دونون حدیثون مین یہہ ہی کہ اول حدیث مین بیان ہی اون چیزون کا کہ جنت مین ہین یعنی باسن وغیرہ اور دوسری مین صفت جنت کے دیوارون کی اور کہا بیہقی نے کہ دلالت کرتی ہی کتاب وسنت اسپر کہ جنتین چار ہین کیونکہ اسر تعالی نے سورہ الرحمن مین فرمایا ولمن خاف مقام ربہ جنتان اور وصف بیان کیا اونکا پھر فرمایا ومن دونہما جنتان اور وصف بیان کیا اونکا اور ابی موسی سے منقول ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنتان آنیتہما وما فیہما من ذہب وجنتان آنیتہما وما فیہما من فضۃ کیسا ہونگے بیان لاحق کہ مؤید ہی اوسکی یہہ روایت جنتان من الذہب للسابقین وجنتان من فضۃ لاصحاب الیمین اور بعید نہین ہی کہ مراد جنتان سے یعنی آیہ مین دو قسمین ہون جنت سے کہ ایک اون دونون کی سونی سی اور دوسری چاندی سی اور کہی ہونگی کا مین کے لی دو جنتین سونی کی اور دو جنتین چاندی کی دائین بائین طرف اونکی محلون کی زینت کی لیی نہ بسبب مقصود ہونی سونی کی اور یہہ مراد جنتان سی بنا برا سکی لی کہ کہی مراد تثنیہ کثرت ہوتے ہے اور مؤید ہی اسکو یہہ کہ دروازی جنت کی اور طبقی اونکی آٹھ ہین جنت عدن جنت الفردوس جنت الخلد جنت النعیم جنت المآوی دار السلام وداء القرار دار المقامۃ اور نہین مانع درمیان ہر شیتون کی اور درمیان نظر کرنی اونکی کی طرف پروردگار اپنی کی مگر چادر بزرگی اور عظمت کے اوپر ذات پروردگار کی جنت عدن مین ف یعنی جب بہشتی بہشت مین داخل ہونگی تو حجاب جسمانی اور کدورتین طبعی کہ درمیان بندے اور درمیان رویت رب کے مانع ہین اوٹھ جاوینگے مگر بردی جلال اور کبریائی اور عظمت ذات مقدس کے باقی ہونگی سو وہی ازراہ مہربانی وتفضل رب کے اوٹھ جاوینگی اور اوسکو عیانا دیکھینگے ت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

وَعَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْجَنَّۃِ مِائَۃُ دَرَجَۃٍ مَا بَیْنَ کُلِّ دَرَجَتَیْنِ کَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ اَعْلَاہَا دَرَجَۃً مِنْہَا تَفَجَّرُ اَنْہَارُ الْجَنَّۃِ الْاَرْبَعَۃُ وَمِنْ فَوْقِہَا یَکُوْنُ الْعَرْشُ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰہَ فَاسْئَلُوْہُ الْفِرْدَوْسَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَلَمْ اَجِدْہُ فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَلَا فِی کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ اور روایت ہی عبادہ بن صامت کے سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت مین سو درجی ہین درمیان ہر دو درجونکی اتنا فرق ہی جیسا کہ درمیان آسمان وزمین کے ف یعنی ممکن ہی یہہ مراد سو سی کثرت ہو اسلیی کہ وارد ہوا ہی روایت بیہقی مین عائشہ سی بطریق مرفوع کی عدد درج الجنۃ عدد آی القران فمن دخل الجنۃ من اہل القرآن فلیس فوقہ درجۃ اور ممکن ہے کہ سو درجی ایسی ہون کہ جو وصف اونکا ذکر ہوا اور اور درجی خلاف اونکی ہون یعنی کم یا زیادہ اور روایت کیا دیلمی نے مسند فردوس مین ابو ہریرہ سی مرفوع یہہ کہ جنت مین ایک درجہ ہی کہ نہین پہنچینگے اوسکو مگر متقیان اور فردوس ف یعنی جنت اوسکا نام فردوس ذکر کیا گیا ہی قرآنین قد افلح المومنون کی اولین اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس ت سب جنتون سی بلند تر ہی از روی درجی کی یعنی درجات اوسکی بلند ترین درجات کی ہین صورۃً اور معنی جنت فردوس سے روان کیجاتی ہین چارون نہرین بہشت کے ف یعنی نہر پانی اور دودہ اور شراب اور شہد کی کہ مذکور ہین قرآن مین فیہا انہار من ماء غیر اسن وانہار من لبن لم یتغیر طعمہ وانہار من خمر لذۃ للشاربین وانہار من عسل مصفی ت اور اوپر فردوس کی عرش ہی ف پس یہہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ فردوس اوپر تمام جنتون کی ہی اور اسلیی فرمایا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم امت کی لیی ت پس جب مانگو تم اللہ سے بہشت تو مانگو تم اوس سے فردوس کہ سب سے بلند تر اور بالاتر ہی نقل کی یہہ ترمذی نے کہا مولف نے کہ نہین پائی مینی یہہ حدیث صحیحین مین یعنی انکی متنون مین اور نہ کتاب حمیدی مین ف کہ جامع ہے صحیحین کے حاصل کلام مولف کا اعتراض ہی صاحب مصابیح پر کہ لایا اسحدیث کو صحاح مین حال آنکہ نہین پائی گئی یہہ مگر حسان مین پس اعتراض مولف کا یہہ ہی اور بعضے شارحین نے لکھا ہی کہ یہہ حدیث موجود ہی صحیح بخاری مین دو جگہہ ایک تو کتاب الجہاد مین اور دوسری بیچ باب وکان عرشہ علی الماء کی اور صحیح مسلم مین بھی موجود ہی بیچ باب فضل جہاد فی سبیل اللہ کی

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ لَسُوْقًا یَاْتُوْنَہَا کُلَّ جُمُعَۃٍ فَتَہُبُّ رِیْحُ الشَّمَالِ فَتَحْثُوْ فِیْ وُجُوْہِہِمْ وَثِیَابِہِمْ فَیَزْدَادُوْنَ حُسْنًا وَجَمَالًا فَیَرْجِعُوْنَ اِلٰی اَہْلِیْہِمْ وَقَدِ ازْدَادُوْا حُسْنًا وَجَمَالًا فَیَقُوْلُ لَہُمْ اَہْلُوْہُمْ وَاللّٰہِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا فَیَقُوْلُوْنَ وَاَنْتُمْ وَاللّٰہِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین ایک بازار ہی یعنی مجمع ہی کہ اوسمین صورتین خواہش کی گئی ہین جمع ہونگی اونمین بہشتی ہر جمعہ مین ف یعنی مقدار ہر جمعہ مین یعنی ہفتہ مین اور نہین ہوگا وہان ہفتہ حقیقۃ بسبب ہونے آفتاب اور رات اور دن کی ت پس چلیگی ہوا شمال کی ف شمال زیر شین سی اور زبر ہی آئی ہی ہوا کہ دائین ہاتہہ کی طرف سی آدمی جب سامنی قبلہ کی کہڑا ہوا اور یہان مراد ہوا ہی مثل ہوا شمال کی ت پس ڈالی گی وہ ہوا یعنی مشک کی طرح بطرح کی خوشبوئین اونکی موہونمین یعنی بدنونپر اور کپڑونمین پس زیادہ ہونگی بہشتے کہ اوس مجمع مین حاضر ہونگی حسن وجمال مین یا زیادہ کرینگی حسن جمال کو پس پہر پہریں گے یعنی بازار سے طرف گہر والون اپنی کی اجالین گے زیادہ ہوگئی ہونگی خوبصورتی اور جمال مین پس کہینگے اولنسی گہر والی اونکی کہ قسم خدا کی تحقیق زیادہ کیا تمنی بعد جدا ہونیکی ہمسی حسن وجمال کو پس کہینگے بہشتے گہر والون سی اور تمنی بہی قسم اللہ کی زیادہ کیا بعد ہمارے حسن وجمال کے ف اور یہہ بات تو سبب اسکے ہوگی کہ اونکو بہی وہ ہوا پہنچی اور یا بسبب عکس پڑنے جمال اونکی کے تاثیر حال ومآل اونکی کی ت نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَۃٍ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ عَلٰی صُوْرَۃِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَہُمْ کَاَشَدِّ کَوْکَبٍ دُرِّیٍّ فِی السَّمَاءِ اِضَاءَۃً قُلُوْبُہُمْ عَلٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ لَا اخْتِلَافَ بَیْنَہُمْ وَلَا تَبَاغُضَ لِکُلِّ امْرِءٍ مِنْہُمْ زَوْجَتَانِ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ یُرٰی مُخُّ سُوْقِہِنَّ مِنْ وَّرَاءِ الْعَظْمِ وَاللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ یُسَبِّحُوْنَ اللّٰہَ بُکْرَۃً وَّعَشِیًّا لَا یَسْقَمُوْنَ وَلَا یَبُوْلُوْنَ وَلَا یَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا یَبْزُقُوْنَ وَلَا یَمْتَخِطُوْنَ اٰنِیَتُہُمُ الذَّہَبُ وَالْفِضَّۃُ وَاَمْشَاطُہُمُ الذَّہَبُ وَوَقُوْدُ مَجَامِرِہِمُ الْاَلُوَّۃُ وَرَشْحُہُمُ الْمِسْکُ عَلٰی خُلُقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلٰی صُوْرَۃِ اَبِیْہِمْ اٰدَمَ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فِی السَّمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اول جماعت کہ داخل ہونگی بہشت مین یعنی انبیا بصورت چودوین رات کی چاند کی ہونگی پہر وہ لوگ کہ قریب ہونگی اس جماعت کے یعنی مرتبہ مین قسم اولیا اور علما اور شہدا اور صلحا سی داخل ہونگی مانند نہایت روشن تارہ کے بیچ آسمان کی روشنے مین یعنی جو تارہ سوا چاند وآفتاب کے اور مار دلستی روشن ہوا وسکی مانند ہر ایک روشن وچمکتا ہوگا دل بہشتیونکی اوپر دل ایک شخص کی ہونگی یعنی متفق اور ایک دل اور ایک جان اور دوست آپسمین جیسکہ تفسیر کے اسکی یہہ کہ نہین ہوگا کچہہ اختلاف اونمین اور نہ دشمنی کہ آپسمین ہر شخص کی لیی بہشتیونمین سی دو دو بی بیان ہونگی حور عین سے ف حور جمع حوراء کی اور حوراء اوس عورت کو کہتی ہین کہ جسکی آنکہہ کے سفیدی نہایت سفید اور سیاہی نہایت سیاہ ہو اور عین جمع عیناء کی بمعنی فراخ چشم کی اگر کہین کہ اخیر فصل ثانی مین ایک حدیث آئی ہی کہ ادنا اہل جنت کی بہتر بیویان ہونگی اور یہان دو بیویان فرمائین اونمین کیا تطبیق ہی جواب یہہ کہ مراد یہہ ہے کہ دو بیویان ہون گی اوس جنس سے کہ حور العین ہونگی ساتہہ اور صفات کی کہ ذکر کین اور یہہ منافات نہین رکہتا ہی ساتہہ اسکی کہ سوا اوس جنس کے اور بیویان بہت ہون ت دیکہا جاتا ہی گودا حوروں کے پنڈلیون کی ہڈیونکا باہر اور گوشت کی پیچہی سے بسبب نہایت حسن اور صفائی اور لطافت کی ساتہہ پاکی کی یاد کرین گے بہشتے اللہ تعالی کو صبح وشام یعنی ہمیشہ نہ بیمار ہونگی بہشتے اور نہ پیشاب کرین گی اور نہ پیخانہ پہرین گی اور نہ تہوکین گی اور نہ رینٹہہ سنکین گی اور

اونکی سونی اور چاندی کی ہونگی اور کنگھیان اونکی سونی کی اور ایندھن اونکی انگیٹھیون کا اگر ہوگا فاع یعنی دنیا کی انگیٹھیون کی مانند ہین کوئلی وغیرہ ہوتی ہین اور خوشبو کی لپی عود اوسپر جلاتی ہین بخلاف بہشت کی انگیٹھیون کی کہ اونکا ایندھن ہی عود ہوگا لفظ وقود واو کی پیش سی روشن کرنا آگ کا اور واو کی زیر سی لکڑیان کہ جلائی جاتی اون سی آگ اور مجامر جمع مجمر کی ہی میم کی زیر سی اوپر صیغہ آلہ کی وہ چیز کہ رکہی جاوی اوسمین آگ اگر جلانی کی لپی معنی انگیٹھی اور زیر میم سی ہی آیا ہی اور الوۃ زیر ہمزہ سی اور اوسکی پیش سی اور پیش لام اور تشدید واو سی اگر کہ دہونی دیجاتی ہی اوس سی ت اور عرق اونکا مشک ہوگا یعنی خوشبو اوسکی مانند مشک کی ہوگی سب اوپر خلق اور سیرت ایک مرد کی ہونگی یعنی سب خوش خلق اور متفق اور اختلاط رکہنی والی ہونگی اپسمین اور صورت اور شکل باپ اپنی کی کہ آدم ہین ساتہہ گز کی جانب آسمان مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی فاع یعنی دراز گی قدمین لفظ خلق پیش خ سی اور ترجمہ اوسکا مذکور ہوا اور اس صورت مین جملہ علی صورۃ ابیہم الخ کلام جدا ہوگا واسطی بیان صورت کی بعد از بیان سیرت کی اور خلق زبر خ سی ہی روایت ہی یعنی سب ہونگی اور پر صورت اور شکل ایکدوسی اور حسن وخوبی مین موافق اپسمین اور ہم عمر کہ تیس تیس یا تین تیس تین تیس برس کی ہونگی اور اس وجہ پر جملہ علی صورۃ ابیہم الخ بیان اور تفسیر ہی خلق رجل واحد کی اور روایت زیر اور پیش کی دونون صحیح ہین وعن جابر رض قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اہل الجنۃ یاکلون فیہا ویشربون ولا یتفلون ولا یبولون ولا یتغوطون ولا یمتخطون قالوا فما بال الطعام قال جشاء ورشح کرشح المسک یلہمون التسبیح والتحمید کما تلہمون النفس رواہ مسلم

اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہشتی کہاوینگی بہشت مین اور پیوینگی اور نہ تہوکین گی اور نہ پیشاب کرین گی اور نہ پائخانہ پہرین گی اور نہ ناک سنکین گی عرض کیا یعنی بعضی صحابہ نی کہ جب پائخانہ نہ پہرین گے تو حال فضلہ طعام کا کیا ہی کہونگر باہر نکلیگا فرمایا کہ ہوجاویگا فضلہ طعام اونکا ڈکار یعنی ڈکار کی ہوا مین اور پسینی کی راہ نکل جاویگا اور یہہ باعتبار اختلاف اشخاص اور اوقات کے ہی بالعضا کہانا ڈکار ہوجاویگا اور بعضا پسینا اور ظاہر یہہ کہ کہانا ڈکار ہوجاویگا اور پینا عرق الہام کی جاوینگی بہشتی تسبیح اور تحمید یعنی سبحان اللہ کہنا اور الحمد للہ کہنا اور ذکر الہی اور ہوجاویگا وہ لازم حال اونکی اور بی تکلف نکلیگا جیسیکہ باہر نکلتا ہی تنفس دم ف کہ بی تکلف آتا ہی اور جاتا ہی یا یہہ معنی ہین کہ نہین رنج اوہٹانیگی تسبیح وتہلیل سی جیسیکہ نہین رنج اوہٹاتی ہوتم یا دم یعنی سی اور نہین باز رکہین گی اونکو کوئی چیز ذکر اللہ سی جیسیکہ نہین باز رکہتی اونکو دم لینی سی ماستدلا کی حاصل یہہ کہ نہین نکتی کا اونسی دم مگر کہ ملا ہوگا ساتہہ ذکر وشکر اللہ تعالی کی ت نقل کی یہہ مسلم نی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یدخل الجنۃ ینعم ولا یبأس ولا یبلی ثیابہ ولا یفنی شبابہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص داخل ہوگا بہشت مین چین مین رہیگا اور نہ محتاج ہوگا اور نہ فکرمند اور نہ پرانی ہونگی کپڑی اوسکی اور نہ تمام ہوگی جوانی اوسکی یعنی جنت دار الفرار والثبات ہی تغیر وتبدیل اور فساد وخرابی اوسمین نہین نقل کی یہہ مسلم نی وعن ابی سعید وابی ہریرۃ قالا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ینادی منادٍ ان لکم ان تصحوا فلا تسقموا ابدا وان لکم ان تحیوا فلا تموتوا ابدا وان لکم ان تشبوا فلا تہرموا ابدا وان لکم ان تنعموا فلا تبأسوا ابدا رواہ مسلم

اور روایت ہی ابوسعید اور ابوہریرہ سی کہا دونون نی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پکاریگا پکارنیوالا یعنی جنت مین جنتیونکو ساتہہ اس مضمون کی کہ تمہاری لپی ہی کہ تندرست رہوتم پس بیمار نہ ہوو کبہی اور تحقیق تمہاری لپی ہی کہ زندہ رہوتم پس نہ مرو کبہی اور تحقیق تمہاری لپی ہی کہ جوان رہوتم پس نہ بوڑہی ہوو کبہی اور تحقیق تمہاری لپی ہی یہہ کہ چین مین رہو اور محنت ومشقت نہ دیکہو سبکہے نقل کی یہہ مسلم نی وعن ابی سعید

الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اہل الجنۃ یتراءون اہل الغرف من فوقہم کما تتراءون الکوکب الدری الغابر فی الافق من المشرق او المغرب لتفاضل ما بینہم قالوا یا رسول اللہ تلک منازل الانبیاء لا یبلغہا غیرہم قال بلی والذی نفسی بیدہ رجال امنوا باللہ وصدقوا المرسلین متفق علیہ اور روایت ہی ابوسعید خدری سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق بہشتی دیکہینگے بالاخانی والونکو اپنی اوپر جیسا کہ دیکہتے ہو تم ستارہ روشن کو باقی رہا ہوا بیچ کنارہ آسمان کی جانب مشرق یا مغرب مین ف لفظ غابر غین معجمہ اور ب موحدہ سی غبور سی یعنی باقی کی اور مراد ہی اس سی باقی رہا ہوا افق مین بعد پہیلنی روشنی فجر کی کہ اوسوقت چمکتا ہی ستارہ روشن اور بعضی روایت مین غاری تحتانیہ سی ہی آیا ہی غور سی یعنی نشیب کے لیکن یہہ تصحیف ہی اور روایت مشہور اول ہی کی ہی ت اور یہہ ارتفاع اور بلندی بالاخانونکی بسبب بزرگی اور تفاوت مراتب کے ہی کہ درمیان بہشتیونکی ہوگا ف کہ مرتبہ بعضونکا بلند اور مرتبہ بعضونکا پست لکہا ہی علمانی کہ بہشت مین طبقات ہونگی اعلی تو سابقین کے لیی اور اوسط مقتصدین کی لیی اور اسفل مختلطین کے لیی ت عرض کیا صحابہ نی یارسول اللہ یہہ بالاخانی اور محل بلند منازل پیغمبرون کی ہون گی کہ نہین پہنچینگے اون منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کی فرمایا کہ ہان پہنچینگے اون منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کی بہی یعنی اولیا بسبب متابعت و محبت اونکی کی قسم ہی خدا کی پہنچینگے اوسکو وہ مرد کہ ایمان لائے ہین اور سچا جانا پیغمبرونکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی سچ قبول کرنی اوپیچر کی کہ حکم کیگئی ساتہہ اوسکی اور منع کیی گئی اوس سی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی آخر سورۂ فرقان مین وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ہونا الی یجزون الغرفۃ بما صبروا الخ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل الجنۃ اقوام افئدتہم مثل افئدۃ الطیر رواہ مسلم اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ داخل ہونگی جنت مین کتنی قومین کہ دل اونکی مانند دلون پرندون کی ہین ف یعنی نرمی اور رحمت اور صفائی اور خالی ہونی مین حسد و بغض وغیرہ سی اور بعضون نی کہا خوف و ہیبت مین کہ پرندہ بہت ڈرتا ہی بہ نسبت اور جانورونکی اور بعضون نی کہا توکل مین جیسیکہ حدیث مین آیا ہی کہ اگر تم توکل کرو اللہ پر حق توکل اوسیکا تو رزق دی تمکو جیسیکہ رزق دیتا ہی جانور پرندہ کو کہ نکلتی ہین صبح کو بہوکی اور پہرتی ہین شام کو پیٹ بہری ت نقل کی یہہ مسلم نی وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی یقول لاہل الجنۃ یا اہل الجنۃ فیقولون لبیک ربنا وسعدیک والخیر فی یدیک فیقول ہل رضیتم فیقولون وما لنا لا نرضی یا رب وقد اعطیتنا ما لم تعط احدا من خلقک فیقول الا اعطیکم افضل من ذلک فیقولون یا رب وای شیء افضل من ذلک فیقول احل علیکم رضوانی فلا اسخط علیکم بعدہ ابدا متفق علیہ اور روایت ہی ابوسعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی فرماویگا بہشتیون کو اور پکاریگا کہ ای بہشتیون پس کہینگے اور جواب دین گی بہشتی اللہ تعالی کو کہ حاضر ہین ہم رب ہمارے اور موجود ہین تیری خدمت مین اور ہمارے تیری قبضۂ قدرت و ارادہ مین ہے جسکو چاہی دیوی تو پس فرماویگا اللہ تعالی کہ ایا راضی ہوئی تم یعنی مجہسی کہ داخل کیا مینے تمکو بہشت مین پس کہینگی اور کیا ہے ہمکو کہ نہ راضی ہوون ہم ای پروردگار ہمارے حال انکہ تحقیق عنایت فرمائی تو نی ہمکو وہ چیز کہ نہین عنایت فرمائی کسیکو مخلوقات اپنی سی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ کیا نہ دون مین تمکو بہتر اوسچیز سی کہ دی بمنی پس کہینگے ای پروردگار ہمارے کونسی چیز بہتر ہی اوس سی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ عنایت فرماؤنگا مین تمپر خوشنودی اپنی پس نہ خفا ہونگا

تیرے بعد اسکی کبھی فلاح اور جب مولی بندہ سی راضی ہوا تمام نعمتین اور سعادتین حاصل ہوئین اور دولت دیدار بھی اثر اور نتیجہ اسیکا ہی اول پوچھنا اوسی کا یا راضی ہونا جسی جب رضا اوسکی اوسکی جناب سے حاصل ہوئی رضا اپنی اوسی اوسپر مرتب کے تا معلوم ہو کہ دلیل اور علامت رضا مولی تعالی کی بندہ سے رضا بندہ کی ہی مولی سی اپنی حالین نگاہ کر اگر اپنی نئین راضی پاتا ہی اپنی پروردگار سی پس جان کر وہ بہی تجسی راضی ہی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بحث و تفتیش کرتی تہی کہ کیونکر پہچانین ہم کہ حق تعالی ہمسی راضی ہی آخر اتفاق کرتی اسپر کہ اگر ہم اوس سی راضی ہین تو یقین ہی کہ وہ بہی ہمسی راضی ہی بعد ازان بشارت دی کہ رضا اوسکی اوسی دایم و ہمیشہ ہی بالاتر اس سی کوئی نعمت ہوگی تہوڑی سی رضا اللہ تعالی بزرگتر ہی بہشت سے اور اوسپر سی کہ اوسمین ہی جیسیکہ فرمایا رضوان من اللہ اکبر چہ جائیکہ ہمیشہ اور مستمر ہو اللہم ارزقنا رضاک ت نقل کی ہے بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَدْنٰی مَقْعَدِ اَحَدِکُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ تَمَنَّ فَیَتَمَنّٰی وَیَتَمَنّٰی فَیَقُوْلُ لَهٗ هَلْ تَمَنَّیْتَ فَیَقُوْلُ نَعَمْ فَیَقُوْلُ لَهٗ فَاِنَّ لَکَ مَا تَمَنَّیْتَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق ادنی مرتبہ اور جگہ ایک تمہارے کی بہشت سے اوسمقدار ہی کہ فرماویگا پروردگار تعالی اوسکو کہ آرزو کر اور چاہ اوسقدر کہ چاہے تو پس آرزو کریگا اور چاہیگا اور تمکر آرزو کریگا اور چاہیگا یعنی بہت کچہہ چاہیگا پس فرماویگا اللہ تعالی اوس بندہ کو کہ آرزو کی تو نی اور چاہا تو نی یعنی جہانتک تیری دل مین آرزو ئین نہین مانگ چکا پس کہیگا بندہ ہان پس فرماویگا پروردگار تعالی اوس بندی کو کہ پس تحقیق تیرے لیے ہی جو کچہہ کہ آرزو کی تو نی اور مانند اوسکی ساتہہ اوسکو نقل کی ہے مسلم وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَیْحَانُ وَجَیْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّیْلُ کُلٌّ مِّنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سیحان اور جیحان اور فرات اور نیل سب بہشت کی نہرون اور چشمون سی ہین ف ح ع فرات نام نہر کوفہ کا اور نیل نام نہر مصر کا ہی بلا خلاف لیکن تعین سیحان اور جیحان مین خلاف ہی کہ بعضی کہتی ہین سیحان نہر ہی شام مین اور بعضون نی کہا مدینہ مین اور جیحان نہر ہی بلخ مین اور کہا ہی علمانی کہ سیحان اور جیحان غیر سیحون اور جیحون کی ہی کہ نہرین ترک و بلخ کی ہین اسلیی کہ وہ بلا دار من مین ہین اور طیبی نی کہا کہ جوہری نی جو کہا کہ جیحان نہر شاہ کی ہی غلط ہی اور اتفاق رکہتی ہین علما کہ جیحون وہ اوسی نہر خراسان ہی اور کہا کہ سیحون نہر ہی سند مین اور بعضون نی کہا کہ سیحان و جیحان دو نہرین ہین بڑی عواصم مین بڑی شہر مصیصہ اور طرسوس کے اور مراد ساتہہ ہونی ان چار نہرونکی انہار جنت سی یہہ ہے کہ پانی انکی بہ نسبت اور پانیون کے اچہی ہین اور انمین فوائد اور منافع بہت ہین گویا بہشت کی نہرون مین سی ہین اور بعضون نی کہا کہ چارون نہرین کہ اصول جنت کی نہرون کی ہین اور اونکو ساتہہ نام ان چار نہرون کی کہ بزرگ تر اور مشہور تر اور بہت میٹہی اور فائدہ مند دنیا کی نہرونکی ہین نام زد اور مشہور کیا اشارہ ہی اسپر کہ جو کچہہ کہ دنیا مین فوائد منافع ہین نمونہ بہشت کے ہین اور صحیح یہہ ہے کہ یہہ محمول ظاہر پر ہی اور مادہ ان نہرون مذکورہ کا بہشت سے ہی چنانچہ مسلم نی روایت کیا ہی کہ فرات اور نیل جاری ہوتی ہین بہشت سے اور صحیح بخاری مین آیا ہی کہ سدرۃ المنتہی کی جڑ سی ہین اور معلوم انتزیل مین لایا ہی کہ یہہ چار نہرین بہشت سے ہین کہ حق تعالی نے انکو پہاڑون کو سونپا ہی اور وہانسی زمین پر جاری کیا کذا ذکر الطیبی اللہ اعلم بحقیقۃ الحال ت نقل کی ہے مسلم نی وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ قَالَ ذُکِرَ لَنَا اَنَّ الْحَجَرَ یُلْقٰی مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَیَهْوِیْ فِیْهَا سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا لَا یُدْرِکُ لَهَا قَعْرًا وَاللّٰهِ لَتُمْلَأَنَّ وَلَقَدْ ذُکِرَ لَنَا اَنَّ مَا بَیْنَ مِصْرَاعَیْنِ مِنْ مَصَارِیْعِ الْجَنَّةِ مَسِیْرَةُ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً وَلَیَاْتِیَنَّ عَلَیْهَا یَوْمٌ وَهُوَ کَظِیْظٌ مِّنَ الزِّحَامِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عتبہ بن غزوان سی کہ کہا ذکر کیا گیا ورد ہمارے یعنی روایت کیا گیا حضرت

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پہر ڈالا جاوی کنارہ دوزخ پر کی سی پس کرتا چلا جاوی اوسمین ستر برس نہ پہنچی اوسکی تہا مین قسم خدا کی البتہ بہری جاوینگی دوزخ یعنی کفار سی باوجود اس گہرائی اور فراخی کی اور البتہ تحقیق ذکر کیا کیا ہماری لیی کہ درمیان دو بازوون دروازی کی دروازون جنت کی سی مسافت مقدار چالیس برس کی ہی اور البتہ آویگا اوسپر ایکدن کہ وہ بہری ہوگی بسبب اژدہام کی نقل کی یہہ مسلم نی **الفصل الثانی** تحصل دوسری **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ** قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ مِنَ الْمَاءِ قُلْنَا الْجَنَّةُ مَا بِنَاءُهَا قَالَ لَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَلَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْاَذْفَرُ وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوْتُ وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ يَدْخُلُهَا يَنْعَمُ وَلَا يَبْأَسُ وَيَخْلُدُ وَلَا يَمُوْتُ وَلَا يَبْلٰى ثِيَابُهُمْ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہی ابوہریرہ سی کہا عرض کیا میں یا رسول اللہ کس چیز سی پیدا کی گئی مخلوقات فرمایا پانی سی فی اختلاف ہی عقلا کو کہ پہلی چیز کہ اجسام سے پیدا ہوئی ہی کیا ہی اکثر اسپر ہین کہ وہ جوہر پانی کا ہی پہر پیدا کی گئی اوس سے زمین ساتہہ کثیف اور منجمد ہونی کی اور آگ اور ہوا ساتہہ لطیف اور رقیق ہونی کی اور پیدا ہوا آسمان آگ کی دہوین سی اور یہہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ کہتی ہین تورینہ کی اول سفر مین آیا ہی کہ اللہ تعالی نے پیدا کیا ایک جوہر پہر نظر ہیبت کے اوسیکطرف پس پگلی اجزا اوسکی اور پانی ہوگئی اور اوس سے ایک بخار نکلا اور اوپر گیا مانند ہوین کے پس آسمان پیدا ہوا پہر ظاہر ہوئے پانی پہاگ اور اوس سے زمین پیدا ہوئی اور پہاڑونکو لنگر اوسکا کیا یعنی پہلی ہلتی تہی زمین پہاڑونسی ٹہہر گئی اور بعضون نی جو لکہا ہی کہ مراد پانی سی نطفہ ہے تقاضا کرتا ہی اسپر کہ مراد خلق سی حیوانات ہو جیسیکہ قرآن مجید مین فرمایا وجعلنا من الماء کل شئی حی یعنی پیدا کیا ہمنی پانی سی حیوان کو بسبب قول حق سبحانہ تعالی کی واللہ خلق کل دابۃ من ماء اور یہہ اسلیی کہ پانی بہت بڑا مادہ اسکا ہی کہا یہہ یا بسبب باقی احتیاج اسکے کی طرف پانی کی اور متصف ہوئے اوسکی کی ت عرض کیا ہمنے انحضرت سے کہ بہشت کس چیز سی ہی عمارت اوسکی یعنی پتہر کی ہی یا مٹی کی یا لکڑی وغیرہ کی فرمایا ایک اینٹ سونی کی اور ایک اینٹ چاندی کی اور گارا اوسکا مشک خالص تیز بو کا اور کنکریان اوسکی موتی اور یاقوت کی یعنی مثل اونکی رنگ اور صفائی مین اور خاک اوسکی مثل زعفران کی زرد و خوشبودار جو کوئی کہ داخل ہوگا اوسمین چین مین رہیگا اور رنج و مشقت نہین دیکہی گا اور ہمیشہ جیویگا اور کبہی نہ مریگا اور نہ پرانی ہونگی کپڑی اوسکی اور نہ فنا ہوگی جوانی اوسکے نقل کیا یہہ احمد اور ترمذی نے اور دارمی نے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ اِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہے جنت مین کوئی درخت مگر کہ تنہ اوسکا سونے کا ہے ف اور ٹہنیان اوسکے مختلف ہین کسیکی سونے کی اور کسی کی چاندی کی گابا قوت کے یا مرد یا موتی کے یا مرصع مزین ساتہہ طرح طرح کے خوبی کی اور اوپر طرح طرح کی میوے کی اونچی اونچی نہرین جاری نقل کی یہہ ترمذی نے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَدَرَجَةً مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی اوسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین بہشت کے البتہ درجہ ہین سو درجے ہین ف ظاہر یہہ ہے کہ مراد درجات سے مراتب عالیہ ہین فرمایا اللہ تعالی نے ہم درجات عند اللہ یعنی جنتی صاحب درجون کے ہونگی بحسب اعمال اپنی کی طاعات سے جیسے کہ روزہ صاحب زکات ممتاز افلی کی ہونگے بقدر مراتب اپنی کی شدہ کفر مین جیسیکہ اشارہ کیا طرف اسکے قول حجۃ الاسلام غزالی نے ان المتفاضلین فی الدرک الاعلی من المؤمنین ہم درجہ درمیان ہر دو درجون کے فرق سو برس کا ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ لَوْ اَنَّ الْعَالَمِيْنَ اجْتَمَعُوْا فِیْ اِحْدٰهُنَّ لَوَسِعَتْهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین سو درجے ہین ہے اگر تحقیق تمام عالم جمع ہون ایک درجے مین اون درجون مین سے تو البتہ کفایت کرے اونکو نقل کیے یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ قَالَ اِرْتِفَاعُهَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ نقل کیے

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی وفرش مرفوعۃ فرمایا بلندی اون بچھونون کی جیسیکہ مسافت ہی درمیان آسمان زمین کی بانسو برس کی راہ **ف** یعنی جنت کی درجون کی بچھونی ایسی بلند ہونگی جیسی کہ اور حدیث مین آیا ہی ان للجنۃ مائۃ درجۃ مابین کل درجتین کمابین السماء والارض وبعضون نی کہا کہ مراد فرش سی عورتین اہل بہشت کی ہین اور مرفوع یعنی فایق وفاضل کی حسن وجمال مین دنیا کی عورتون سی لیکن حدیث مین آیا ہی کہ موسنات احسن ہون گی حورون سی بسبب نماز وروزہ کی **ت** نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول زمرۃ یدخلون الجنۃ یوم القیامۃ ضوء وجوھھم علی مثل ضوء القمر لیلۃ البدر والزمرۃ الثانیۃ علی مثل احسن کوکب دری فی السماء لکل رجل منھم زوجتان علی کل زوجۃ سبعون حلۃ یری مخ ساقھا من ورائھا رواہ الترمذی

اور یہہ بہی روایت ہی ابی سعید ہی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اول جماعت کہ داخل ہوگی بہشت مین دن قیامت کی کہ وہ انبیا علیہم السلام ہین روشنی اونکی چہرونکی واقع ہوگی اور مانند روشنی چودہوین رات کی چاند کی اور جماعت دوسری کہ وہ اولیا اور صلحا ہین اور مانند بہترین ستارہ چمکتی کی آسمان مین واسطی ہر شخص کی اومین سی دو بیبیان ہونگی ہر بی بی پر ستر جوڑی ہونگی اور ہر ایک اون دونون مین سی ایسی ہوگی کہ دیکہا جاویگا گودہ پنڈلی اوسیکا ستر جوڑون کی اوپر سی **ف** اور حدیث مین آیا ہی کہ ادنی اہل جنت کا وہ ہوگا کہ اوسکی بہتر بی بیان اور اسی ہزار خادم ہونگی پس تطبیق اومین اور اسمین یہہ ہی کہ دو بیبیان تو ایسی ہونگی کہ گوو اونکی پنڈلی کا ستر لباس پر سے معلوم ہوگا اور باقی ایسی نہین ہونی کی پس یہہ منافی نہین ہے اسلیی کہ ہر ایک کے لیی بہت سے حورین غیر صفت کے ہون کذا قیل اور ظاہر تر یہہ ہی کہ ہر ایک کے لیی دو بیبیان ہون دنیا کی عورتون مین سی اور ستر حورون مین کہ سب ملکر بہتر ہونگی **ت** نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن انس** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یعطی المؤمن فی الجنۃ قوۃ کذا وکذا من الجماع قیل یا رسول اللہ او یطیق ذلک قال یعطی قوۃ مائۃ رواہ الترمذی

اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دیا جاویگا مومن بہشت مین قوۃ اتنی اور اتنی جماع کی یعنی یہہ کنایہ ہی عورتون سی مثلاً دس سی عرض کیا گیا کہ یا طاقت رکہیگا مرد جماع کرنی کی اتنی عورتون سی فرمایا کہ دیا جاویگا قوت سو مرد کی یعنی پس کیون نہ طاقت رکہیگا اتنی عورتون سی جماع کرنی کی **ت** نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن سعد بن ابی وقاص** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لو ان ما یقل ظفر مما فی الجنۃ بدا لتزخرفت لہ ما بین خوافق السموت والارض ولو ان رجلا من اھل الجنۃ اطلع فبدا ساعدہ لطمس ضوءہ ضوء الشمس کما تطمس الشمس ضوء النجوم رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب

اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا اگر اوسقدر کہ اوٹہاوی ناخن اون چیزون مین سی کہ بہشت مین ہین یعنے قسم زینت اور آلات اوسکی سی ظاہر ہو یعنی دنیا مین تو البتہ زینت دار ہو جاوی بسبب اوسکی وہ چیز کہ درمیان جوانب واطراف آسمان زمین کے ہی اور اگر تحقیق ایک شخص بہشتیون مین سی جہانکی پس ظاہر ہون کردی اوسکی تو البتہ مٹا دیوی اروشنی اوسکی سورج کی روشنی کو جیسیکہ مٹا دیتا ہی سورج ستارونکی روشنی کو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **وعن ابی ھریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھل الجنۃ جرد مرد کحل لا یفنی شبابھم ولا یبلی ثیابھم رواہ الترمذی والدارمی

اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

نی کہ بہشتی ہونگی بن بال کی امرد آنکھین اونکی ہونگی سرمہ کین نہ فنا ہوگی جوانی اونکی اور نہ پرانی ہونگی کپڑی اونکی ف حدیث مین لفظ جرد جیم کی پیش اور رکی جزم سی جمع اجرد کی اور اجرد اوسکو کہتی ہین کہ جسکی بدن پر بال نہون اور مرد جمع امرد کی یعنی لڑکا بی ریش اور کحلی کاف کی زبر سی اوپر وزن مخلی کی بمعنی فعیل کی یعنی کحول اور وہ وہ ہی کہ جسکی پلکون کی جڑمین سیاہی خلقی ہو ایسی آنکھین معلوم ہو گویا سرمہ لگایا ہی ت نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی

وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَدْخُلُ اَھْلُ الْجَنَّۃِ جُرْدًا مُرْدًا مُکَحَّلِیْنَ اَبْنَاءَ ثَلٰثِیْنَ اَوْ ثَلٰثٍ وَثَلٰثِیْنَ سَنَۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا داخل ہونگی بہشتی بہشت مین احوال مین یہ کہ صاف ہوگا بدن بالوں سی بی ریش ہونگی آنکھین تیس برس کی یا تین تیس برس کی ف یعنی جیسیکہ دنیا مین اس عمر کی ہوتی ہین اسلیی کہ کمال جوانی اور قوت مرد کی اس وقت مین ہے اور لفظ او جملہ او ابناء ثلث اور ثلثین ستہ دنیا مین شک راوی کے لیی ہے ت نقل کی یہہ ترمذی نی

وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَذُکِرَ لَہٗ سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی قَالَ یَسِیْرُ الرَّاکِبُ فِیْ ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْھَا مِائَۃَ سَنَۃٍ اَوْ یَسْتَظِلُّ بِظِلِّھَا مِائَۃُ رَاکِبٍ شَکَّ الرَّاوِیْ فِیْھَا فَرَاشُ الذَّھَبِ کَاَنَّ ثَمَرَھَا الْقِلَالُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

اور روایت ہی اسماء بنت ابی بکر سی کہا کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اسحال مین کہ ذکر کیا گیا اونکی لیی سدرۃ المنتہی کا فرمایا آنحضرت نی چلی سوار یعنی تیز رو پیچ سایہ شاخون اوس درخت کی سو برس یا پناہ پکڑی اوسکی سایہ مین سو سوار شک کیا ہی راوی حدیث نی ف کہ یسیر الراکب فی ظل الفنن منہا مائۃ سنۃ سنا یا یستظل بظلہا مائۃ راکب سنا لیکن یہان شک نہین کہ مبالغہ پہلی عبارت مین ہی ت اور سدر درخت پرتندی ہین سونی کی ف شاید کہ مراد فرشتی ہین نورانی کہ چمکتی ہین بازو اونکی گویا کہ سونی کی ہین یا مشابہت دی اون انوار کو کہ اوپہی ہین اوس سی اور تعبیر کیا اونکو ساتھہ سونی کی تندی کی اور یہہ تفسیر اس آیۃ کریمہ کی ہی اذ یغشی السدرۃ ما یغشی یعنی ڈہانکتا ہی سدرۃ المنتہی کو جو کچھہ کہ ڈہانکتا ہی اور بیضاوی نی کہا کہ ڈہانکتی ہی اوسکو ایک جماعت غیر فرشتون کی کہ عبادت کرتی ہین حق کو ت گویا کہ میوی اوسکی مانند مشکونکی ہین ف سدرۃ المنتہی نام ایک درخت کا ہی اور یہہ نام اسلیی ہوا کہ انتہا بہشت مین ہی کہ منتہی ہوتا ہی اوس تک علم اولین و آخرین کا اور کوئی مخلوقات مین سی نہین جانتا کہ پری اوسکی کیا ہی اور نہین گذرا اوس سی کوئی سوای محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ مقام جبرئیل کا ہی کہ وہانسی آگی نہین پڑہتی اور وہ روایت مین چہٹی آسمان پر ہی اور مشہور یہہ ہی کہ ساتوین آسمان پر ہی اور وجہ تطبیق کی ان دونون روایتون مین یہہ ہی کہ جڑ اوسکی چہٹی آسمان پر ہو اور شاخین ساتوین مین واللہ اعلم ت نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا الْکَوْثَرُ قَالَ ذٰلِکَ نَھْرٌ اَعْطَانِیْہِ اللّٰہُ یَعْنِیْ فِی الْجَنَّۃِ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ فِیْہِ طَیْرٌ اَعْنَاقُھَا کَاَعْنَاقِ الْجُزُرِ قَالَ عُمَرُ اِنَّ ھٰذِہٖ لَنَاعِمَۃٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰکِلُتُھَا اَنْعَمُ مِنْھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہی انس سی کہا پوچہی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا ہی کوثر فرمایا کہ وہ نہر ہی کہ دی مجکو خدا تعالی نی وہ نہر ف لفظ نہر ساتھہ زبر کی اور جزم سی بہی آیا ہی یعنے نہر پانی کی کہ دو طرف اوسکی دو حوض ہین ایک تو جنت مین ہی اور دوسرا موقف مین اور اسلیی کہا کہنی والی نی ت یعنی بہشت مین ف بسبب ہونی اکثر اوسکی کی بہشت مین یا اسلیی کہ منبع اوسکا بہشت ہی مین ہی ت نہایت سفید ہی پانی اوسکا دودہ سے

اور نہایت سبز رنگ ہی شہد سی اوس بہرین یعنی اوسکی کناروں مین پرندی جانور ہین دراز گردن کہ گردنین اونکی مانند گردنون اونٹون کی فرع لفظ جربیش جیم اور زی سی جمع جزور کی ساتھہ زبر جیم کی یعنی اونٹ کی کہ تیار ہووے اسطی نحر و ذبح کی اور معنی یہہ ہین کہ وہ تیار ہین نحر کی لیی تاکہ کہاوین اونسی اوس بہروالی رت کہا عمر رضی کہ تحقیق وہ پرندی متنعم اور فربہ اور خوشحال ہونگی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہانی والی اونکی کہ بہشتی ہین متنعم تر اور مترفہ تر ہونگی اونسی نقل کی یہہ ترمذی نی وعن بريدة ان رجلا قال يا رسول الله هل في الجنة من خيل قال ان الله ادخلك الجنة فلا تشاء ان تحمل فيها على فرس من ياقوتة حمراء يطير بك في الجنة حيث شئت الا فعلت وسأله رجل فقال يا رسول الله هل في الجنة من ابل قال فلم يقل له ما قال لصاحبه فقال ان يدخلك الله الجنة يكن لك فيها ما اشتهت نفسك ولذت عينك رواه الترمذي

اور روایت ہی بریدہ سی کہ تحقیق ایک شخص نی کہا یا رسول اللہ کیا بہشت مین گہوڑی ہی ہونگی فرمایا اگر اللہ تعالی نی داخل کیا تجکو بہشت مین پس نہ چاہیگا تو کہ سوار کیا جاوی بہشت مین یاقوت سرخ کی گہوڑی پر کہ اوڑاوی وہ گہوڑا تجکو بہشت مین یعنی دوڑی اور جلد لیجاوی تجکو جہان چاہے تو کر کہ کر یگا تو فعلت لفظ فعلت کو ساتھہ صیغہ خطاب کے پڑہا ہی مجہول و معروف مگر یہہ کہ کیا جاویگا تو یعنی دیا جاویگا تو مدعا اور مقصود اپنا پاکریگا تو یعنی مطلب یاب ہونیگا تو اور لفظ فعلت ساتھہ تانیث کی صیغہ مجہول سی ہی آیا ہی یعنی کیا جاویگا اور تیار کیا جاویگا وہ گہوڑا تیری لیی اور فرس مذکر و مونث دونون آتا ہی حاصل یہہ کہ بہشت مین ہر کوئی جو کچہہ چاہیگا پاویگا اور سوال کیا آنحضرت سی ایک اور شخص نی پس کہا یا رسول اللہ کیا بہشت مین اونٹہہ بہی ہونگی کہا بریدہ نی پس نہ جواب دیا آنحضرت نی اوس شخص کو جو کچہہ کہ جواب دیا تہا اوسکی یار کو یعنی جیسا کہ پہلی شخص کو جواب دیا تہا ویسا اوسکو فرمایا کہ اگر داخل کریگا خدا تجکو بہشت مین اور چاہی تو کہ سوار کری تجکو یاقوت کی اونٹ پر اڑنے کس فرماویگا اسپر تعالی بطریق کلیہ کہ اگر داخل کریگا تجکو اللہ بہشت مین تو ہوگا تیری لیی بہشت مین جو کچہہ کہ چاہی دل تیرا اور لذت پاوی آنکہہ تیری نقل کی یہہ ترمذی نی وعن ابي ايوب قال اتى النبي صلى الله عليه وسلم اعرابي فقال يا رسول الله اني احب الخيل افي الجنة خيل قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ادخلت الجنة اوتيت بفرس من ياقوتة له جناحان فحملت عليه ثم طار بك حيث شئت رواه الترمذي وقال هذا حديث ليس اسناده بالقوي وابو سورة الراوي يضعف في الحديث وسمعت محمد بن اسمعيل يقول ابو سورة هذا منكر الحديث يروي مناكير

اور روایت ہی ابو ایوب سی کہا اوسنی کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک گنوار پس کہا یا رسول اللہ تحقیق مین دوست رکہتا ہون گہوڑون کو کیا بہشت مین گہوڑے ہونگی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر داخل کیا گیا تو بہشت مین دیا جائیگا تجکو گہوڑا یاقوت کا اوسکی دو بازو ہونگی پہر سوار کیا جاویگا تو اوسپر پہر اوڑا لیجاویگا تجکو جہان چاہی گا تو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث ہی کہ نہین اسناد اسکی قوی اور ابو سورہ کہ راوی اس حدیث کا ہی منسوب ضعف کیا جاتا ہی یعنی سبب سے سبب ضعف کے علم حدیث مین یا اسناد حدیث مین اور سنا مین محمد ابن اسمعیل بخاری کو کہ

کہتا ہا ابوسورہ یہہ ابوسورہ حدیث اسکی منکر ہی روایت کرتا ہی وہ حدیثین منکر وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ

اور روایت ہی بریدہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہشتی ایک سو بیس صف ہونگی اسی اون صفون مین اس امت سی ہونگی اور چالیس اور امتون سی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور بیہقی نی کتاب البعث والنشور مین ف ع اس سی معلوم ہوا کہ بہشتی اس امت مین سی دوچند ہونگی بہ نسبت اور امتونکی اگر کہا جاوی کہ پہلی باب شفاعت مین گذرا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ امیدوار ہونمین کہ ہوؤگی تم نصف اہل جنت کی اور یہان فرماتی ہین دوچند جواب یہہ کہ ہوسکتا ہی کہ امیدواری آنحضرت کی درگاہ باریتعالی سی وہ ہو بعد ازان زیادتی کی گئی اور بشارت دی گئی ساتھہ زیادہ کی اوس سی کہ امید رکھتی تہی اور یہہ زیادتی فضل و کرم اوسکا ہی بیچ حق حبیب اپنی کی اور امت اوسکی کی واللہ ذوالفضل العظیم اور احتمال یہہ بھی ہی کہ اسی صفین برابر ہون عدد اشخاص مین ساتھہ چالیس صفونکی اور توجیہ اول ظاہر تر ہی وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ اُمَّتِيَ الَّذِيْ يَدْخُلُوْنَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهُ مَسِيْرَةُ الرَّاكِبِ الْجَوَادِ ثَلٰثًا ثُمَّ اِنَّهُمْ لَيُضْغَطُوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى تَكَادَ مَنَاكِبُهُمْ تَزُوْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَقَالَ يَخْلُدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ يَرْوِي الْمَنَاكِيْرَ

اور روایت ہی سالم تابعی سی کہ نقل کرتی ہین اپنی باپ سی یعنی عبداللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دروازہ بہشت کا کہ امت میری اوس دروازہ سی داخل ہوگی بہشت مین چوڑان اوسکی مقدار مسافت سیر اوس سوار کی ہی کہ خوب جانتا ہی دوڑانا گھوڑیکا یا سیر سوار گدھیکی کہ خوب دوڑتا ہی ف ع تین رات یا تین برس اور یہہ ظاہر تر ہی اسلیی کہ اسمین مبالغہ نکلتا ہی بہرمراد اس سی کثرت ہی نہ مخالف ہو اوسکی کہ اوپر گذرا کہ مابین دونون بازون کی دروازون جنت سی مسیرہ چالیس برس کی ہی اور ممکن ہی یہہ کہ وحی کی گئی ہو طرف حضرت کی اول ساتھہ قلیل کے بہر اعلام کیی گئی ساتھہ کثیر کی یا حمل کیا جاوی اوپر اختلاف دروازون کی بسبب اختلاف داخل ہونیوالون کی واللہ اعلم ت بہر تحقیق بہشتی یعنی امت میر مین سی وقت داخل ہونی اونکی کی دروازون بہشت کی سی البتہ تنگ کیی جاوینگی اور بھی جاوینگی بسبب ازدہام کی دروازے پر باوجود اس وسعت اور چکلائی کی یہانتک کہ قریب ہی کہ کندھی ادنی مل جاوین اور پس جاوین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث ضعیف ہی ف ع اور مصابیح مین ہی ہے ضعیف منکر کہا اوسکی شارح نی یعنی یہہ حدیث منکر ہی بسبب مخالفت اوسکی کی صحیح حدیثونسی کہ وارد ہوئی ہین اس معنی مین ت اور پوچھا میں محمد بن اسمعیل بخاری سی حال اسحدیث سی پس نہ پہچانا اسکو ف ع اور عالم حدیث کہ احاطہ رکھتا ہو طرف احادیث پر جب کبھی کہ نہین پہچانتا مین اوسکو تو دلالت کرتا ہی اوسکی ضعف پر ت اور کہا بخاری نی کہ یخلد بن ابی بکر کہ راوی اس حدیث کا ہی روایت کرتا ہی منکر ف ع یعنی پس ہو گی یہہ حدیث ضعیف کہا سید جمال الدین نی کہ لفظ یخلد ہوسکتا ہی صاحب مشکوٰۃ سی اور صواب خالد ہی اسلیی کہ ترمذی مین خالد بن ابی کہی اور اسیطرح اسماء الرجال کی کتابون مین وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا مَا فِيْهَا شِرًى وَلَا بَيْعٌ اِلَّا الصُّوَرَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَاِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُوْرَةً دَخَلَ فِيْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اور روایت ہی علی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہشت مین ایک بازار یعنی جگہہ اجتماع کی ہی نہین اوسمین خرید و فروخت یعنی تجارت مگر صورتین مرد اور عورتونکی پس جب چاہیگا اور خوش رکہی گا مرد یعنی اسیطرح عورت کسی عورت کو داخل ہوگا اوسمین اور متصف ہوگا ساتہہ اوس صورت کی نقل کے یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **وَعَنْ** سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَسَأَلَ اللَّهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدٌ أَفِيهَا سُوقٌ قَالَ نَعَمْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوهَا نَزَلُوا فِيهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُؤْذَنُ لَهُمْ فِي مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَزُورُونَ رَبَّهُمْ وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهُ وَيَتَبَدَّى لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَيُوضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوتٍ وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ وَيَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُورِ مَا يَرَوْنَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِأَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهَلْ نَرَى رَبَّنَا قَالَ نَعَمْ هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قُلْنَا لَا قَالَ كَذَلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ وَلَا يَبْقَى فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ إِلَّا حَاضَرَهُ اللَّهُ مُحَاضَرَةً حَتَّى يَقُولَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ ابْنَ فُلَانٍ أَتَذْكُرُ يَوْمَ قُلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيُذَكِّرُهُ بِبَعْضِ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَفَلَمْ تَغْفِرْ لِي فَيَقُولُ بَلَى فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِي بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هَذِهِ

اور روایت ہی سعید بن مسیب تابعی سی یہہ کہ اونہون نی ملاقات کی ابو ہریرہ سی یعنی بازار مین پس کہا ابو ہریرہ نی کہ دعا کرتا ہون مین اللہ تعالی سی کہ جمع کری درمیان میری اور درمیان تیری بازار بہشت مین یعنی جیسی کہ جمع کیا ہمکو بازار مدینہ مین پس کہا سعید نی کہ کیا بہشت مین بازار ہی یعنی حال آنکہ وہ موضوع ہی واسطی حاجت تجارت کی کہا ابو ہریرہ نی کہ ہان بہشت مین بازار ہوگا خبر دی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ بہشتی جسوقت کہ داخل ہونگی بہشت مین اوترینگی اوسمین یعنی اوسکی منازل و درجات مین بقدر زیادتی عملون اپنی کے یعنے جسکا عمل زیادہ اور بہتر ہوگا منزل اوسکا شریف تر اور بلند تر ہوگا پہر اذن دیا جاویگا اونکو بیچ مقدار آنی روز جمعہ کی دنیا کی سی **ف** یعنی جس روز کہ دنیا مین روز جمعہ کا ہوتا ہی حکم پروردگار تعالی کا ہوگا کہ نکلین جیسی کہ دنیا مین حکم تہا کہ روز جمعہ کی نکلین اور یہہ اثر اور نتیجہ اور جزا نکلنی کی روز جمعہ مین اور جانی کی نماز جمعہ کے لیی ہوگی **ت** پس نکلینگے اور زیارت کرینگی اپنی پروردگار کی اوس روز مین اور ظاہر کریگا اللہ تعالی اونکی لیی عرش اپنا **ف** یعنی نہایت لطف و رحمت اپنی سالا اوپر گذر چکا ہی کہ عرش چہت جنت کی ہی **ت** اور ظاہر ہوگا اللہ تعالی بہشتیون کی لیی بیچ ایک بڑی باغ کی باغون بہشت کے سی پس رکہی جاوینگی اونکی لیی منبر نور کی کہ اوپر بیٹہینگی اور منبر موتیونکی اور منبر یاقوت کی اور منبر زمرد کی اور منبر سونی کی اور منبر چاندی کے یعنی موافق تفاوت مراتب اور درجات اور اعمال و افعال کی اور بیٹہیگا کمترین اونکا یعنی مرتبہ اور منزلت مین اور نہین ہی اونمین خسیس و کمینہ **ف** حریعنی اوسکو کہا ہی یعنی بمعنی اقل اور کمتر کی مرتبہ مین بہ نسبت اعلی اور اکثر کی مراد رکہا ہی یعنی نہ متصف ساتہہ دنارت اور خساست کی حدذات مین کہ وجود اوسکا بہشت مین نہین ہے **ت** بیٹہیگا یہہ ادنی مرتبہ کا اوپر ٹیلون مشک و کافور کی **ف** یعنی کرسیون اور منبرونپر کہ اعلی مرتبہ والی اوپر بیٹہینگی جیسیکہ ایک جماعت صدر مجلس مین بیٹہتی ہی اور ایک خاک پر **ت** گمان نہین لیجاتی کی یہہ قوم ٹیلونپر بیٹہنی والی کہ کرسی اور منبر پر

بیٹھنے والی افضل ہین اونسی اونچی جگہہ اور نشستگاہ کے ف اسلیے کہ بہشت مین ہرکوئی اپنی مقام ومرتبہ پر راضی اور شاکر ہوگا اور آرزوئی مرتبہ بلند کی نہین کریگا اور الم اور حسرت اور غیرت نہین لیجائیگا اگرچہ جانی کہ مین مرتبہ مین ادنی ہون اور وہ بالات کہا ابوہریرہ نی کہا مینی یارسول اللہ کیا دیکھینگے ہم اپنی پروردگار کو اوسدن فرمایا آنحضرت نی کہان دیکھینگے کیا شک وشبہ کرتی ہو تم بیچ دیکھنی آفتاب کے یعنی ہمیشہ اور بیچ دیکھنی چاند کے چودوین شب مین کہا ہمنی نہین شک کرتی ہم فرمایا اسیطرح شک نہین کرنی کی تم اپنی پروردگار کی دیکھنی مین اور نہین باقی رہیگا اوس مجلس مین کوئی شخص مگر کہ کلام کریگا اوس سی اللہ تعالی بیواسطہ اور اوسکا ویگا پردہ یہانتک کہ فرماویگا خدا تعالی ایک شخصکو اونمین سے کہ ای فلانی بیٹی فلانے کی آیا یاد رکہتا ہی تو اوسدن کو کہ کہا ہا تو نی ایسا اور ایسا ف یعنی اوسچیز سی کہ نہین جانیز شرع مین پس گویا کہ تو قف کریگا وہ شخص اوسمین اور تامل کریگا اون گناہونمین کہ کیے ہونگی ت پس یاد دلائیگا اللہ تعالی اوسکو بعضی ازشکنیان اوسکی کہ کین تہین دنیا مین اور مراد ہین گناہ کہ اونکی ارتکاب مین توڑتا عہد ربوبیت کا ہی پس کہیگا وہ شخص ای پروردگار میری کیا نبخشی تو نی میری لیی وہ گناہ یعنی داخل کیا تو نی مجکو جنت مین پس کیا نہین بخشے تو نی میری لیی وہ گناہ کہ صادر ہوی مجسی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ ہان بخشی مینی تیری لیی پس بسبب فراخی بخشش میری کی پہنچا تو اس مرتبہ کو ۞

فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذٰلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ فَأَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيبًا لَمْ يَجِدُوا مِثْلَ رِيحِهِ شَيْئًا قَطُّ وَيَقُولُ رَبُّنَا قُومُوا إِلَى مَا أَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوا مَا اشْتَهَيْتُمْ فَنَأْتِي سُوقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ فِيهَا مَا لَوْ تَنْظُرِ الْعُيُونُ إِلَى مِثْلِهِ وَلَمْ تَسْمَعِ الْآذَانُ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوبِ فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يُبَاعُ فِيهَا وَلَا يُشْتَرَى وَفِي ذٰلِكَ السُّوقِ يَلْقَى أَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقَى مَنْ هُوَ دُونَهُ وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ فَيَرُوعُهُ مَا يَرَى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ فَمَا يَنْقَضِي آخِرُ حَدِيثِهِ حَتَّى يُخَيَّلَ عَلَيْهِ مَا هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ وَذٰلِكَ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَحْزَنَ فِيهَا ثُمَّ نَنْصَرِفُ إِلَى مَنَازِلِنَا فَيَتَلَقَّانَا أَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ مَرْحَبًا وَأَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَإِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ أَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَنَقُولُ إِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ وَيَحِقُّ لَنَا أَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

پس اوسوقت مین کہ بہشتی اسحال ومقام مین ہونگی ڈہانکیگا اونکو ایک ابر اونکی اوپر سی پس برساویگا وہ ابر اوپر خوشبوئی کو کہ نہ پایا ہوگا مانند بو اوسکے کی کسی چیز کو کبھی اور فرماویگا پروردگار ہمارا کہ کہڑی ہوؤ اور آؤ طرف اوسچیز کی کہ تیار کی ہی مینی تمہاری لیی قسم بزرگی سی پس لو جو چاہو تم پس آوینگی ہم اوس بازار مین کہ گہیرا ہوگا اوسکو فرشتون نی اوسمین اور آوینگی ہم اور پاوینگی اوسچیز کو کہ نہین دیکہا ہی آنکہون نی مانند اوسکی اور نہ سنا ہی کانون نی مانند اوسکی اور نہ گذرا ہی خطرہ دلون پر مانند اوسکی پس اوٹہائی جاوینگی اور دیی جاوینگی ہماری لیی اوس بازار مین سی وہ چیزین کہ رغبت کرینگی ہم حال آنکہ نہ بیچی جاوینگی اوس بازار مین اور نہ خریدی جاوینگی اور اوس بازار مین ملاقات کرینگی بہشتی آپسمین ایک دوسری سی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس آویگا اور متوجہ ہوگا ایک شخص ۞ صاحب مرتبہ بلند کا پس ملاقات کریگا اوس شخص سے کہ وہ کمتر ہوگا اوس سے یعنی مرتبہ مین اور نہین ہوگا بہشتیون مین دنی

وخسیس اور سب حد ذات اپنی مین رفیع وعالی ہون گی اگرچہ بہ نسبت بعضون کی کم ہون پس خوش لگی گی اوسکو وہ چیز کہ دیکھیگا اوپر اپنی قسم لباس سے ف یہہ عبارت احتمال دو معنی کا رکہتی ہی ر دوع بمعنی ڈرانی اور خوش کرنی کی سی وجہ اول پر یہہ معنی ہون گی کہ ڈرا دی گی اوس شخص بلند مرتبہ کو یعنی مگر وہ معلوم ہوگی اوسکو وہ چیز کہ دیکھیگا اوسپر کہ کمتر اوس سے قسم لباس سے اور وجہ دوسرے پر معنی یہہ ہون گی کہ خوش کرین گی اوس شخص کو وہ چیز کہ دیکھی گا اپنی پر قسم لباس اعلی سی ت پس نہ تمام ہوگا آخر کلام اوس شخص کا یعنے کم رتبہ کا یا عالی رتبہ کا کہ اپنی نفس سے کرتا تہا یا اوس سے کہ ملاتہا یہانتک کہ ظاہر ومتصور ہوگا اوس مرد عالی رتبہ پر لباس کہ بہتر ہوگا اوسکے لباس سی کہ تہا اوسپر یا لعدس شخص پر کہ کم رتبہ تہا اوس سی اور یہہ معنی مناسب وموافق ترہین ساتہہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرمایا اور یہہ ظہور لباس بہتر کا اس سبب سے ہی کہ نہین لایق ہی کسیکو کہ غمگین ہو وی بہشت مین ف شاید بسبب دنی ہونی لباس کی اوس شخص کم رتبہ کو غم لاحق ہوا ہوا ور شاید کہ وہ مرد عالی مرتبہ بسبب پہلی لباس کی دوسرا اوس سے بہتر ہوگا غمگین ہو ف بہر ہرین گی ہم طرف مکانین اپنی کی پس ملاقات کرینگی ہمسی ہمیوبان ہماری یعنی دنیا کی اور حورین پس کہین گے ہمکو کہ خوش آیی تم اور اپنی گہر مین آئی اور کہین گی ہر ایک اپنی مرد کو کہ تحقیق آیا تو احال مین کہ بتحقیق جمال بہتر ہے اوس جمال سے کہ جدا ہوا تہا تو ہمسی اوسپر پس کہین گے ہم اپنی بیویون سی کہ تحقیق ہمنی ہمنشینے کی آج اپنی پروردگار سی کہ اچہا کرنیوالا جانون اور درست کرنی والا سکنیون کا ہی اور لایق ہی اور پہنچتا ہی ہمکو کہ بہرین ہم مانند او بجز کے کہ بہری ہم ف اس لیی کہ جو کوئی بیٹہی ایسی ذات کی ساتہہ کہ تمام حسن وجمال پر تو او سی کی نور کا ہی کیونکہ نہ حسن وجمال باوی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی وعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَدْنٰی اَھْلِ الْجَنَّۃِ الَّذِیْ لَہٗ ثَمَانُوْنَ اَلْفَ خَادِمٍ وَاثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ زَوْجَۃً وَتُنْصَبُ لَہٗ قُبَّۃٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ وَیَاقُوْتٍ کَمَا بَیْنَ الْجَابِیَۃِ اِلٰی صَنْعَاءَ وَھٰذَا الْاِسْنَادُ قَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ مِنْ صَغِیْرٍ اَوْ کَبِیْرٍ یَرُدُّوْنَ بَنِیْ ثَلٰثِیْنَ فِی الْجَنَّۃِ لَا یَزِیْدُوْنَ عَلَیْھَا اَبَدًا وَکَذٰلِکَ اَھْلُ النَّارِ وَھٰذَا الْاِسْنَادُ قَالَ اِنَّ عَلَیْھِمُ التِّیْجَانُ اَدْنَی لُؤْلُؤَۃٍ مِنْھَا لَتُضِیْءُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَبِھٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ الْمُؤْمِنُ اِذَا اشْتَھَی الْوَلَدَ فِی الْجَنَّۃِ کَانَ حَمْلُہٗ وَوَضْعُہٗ وَسِنُّہٗ فِیْ سَاعَۃٍ کَمَا یَشْتَھِیْ وَقَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ بْنُ اِبْرٰھِیْمَ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ اِذَا اشْتَھَی الْمُؤْمِنُ فِی الْجَنَّۃِ الْوَلَدَ کَانَ فِیْ سَاعَۃٍ وَلٰکِنْ لَا یَشْتَھِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ الرَّابِعَۃَ وَالدَّارِمِیُّ الْاَخِیْرَۃَ

اور روایت ہی ابو سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ادنی اور کمترین بہشتیونکا مرتبہ مین وہ شخص ہوگا کہ اوسکی لیے اسی ہزار خادم ہون گی اور بہتر ہونگی دو دنیا کی اور ستر حور عین مین سی اور کہڑا کیا جاوی گا اوسکی لیی خیمہ موتی اور زبرجد اور یاقوت سی یعنی بنایا جاویگا اوسی یا مرصع اور آراستہ ہوگا ساتہہ اونکی مسافت اور فراخی اوس خیمہ کی یعنی طول وعرض مین

ایسی ہو کی جیسی کہ مسافت ہی جابیہ کی صنعا یک جابیہ ایک شہر ہی شام مین اور صنعا مصر مین اور ساتھہ اسی اسناد کی کہ حدیث مذکور روایت ہوئی یعنی جو کہ ابو سعید تک پہنچی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو لوگ کہ مرین دنیا مین بہشتیون مین سی چھوٹی یا بڑی ہو جاوین گے بہشت مین تیس تیس برس کی عمر کی زیادہ نہ ہونگی اس عمر سی کبھی اور اسیطرح دوزخی ف یعنی عمر اور عدم زیادتی مین ہونگی اور شاید کہ اسقدر عمر ابرار و کفار کی اس لیی مقرر ہوئی کہ آپہین اور عذاب کامل ہو دار البوار و دار القرار مین ت اور اسی اسناد سی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشتیون کی سرون پر تاج ہون گی ایسی کہ ادنا موتی اون تاجونکا البتہ روشن کردی اوسچیز کو کہ درمیان مشرق و مغرب کی ہی اور اسی اسناد سی فرمایا کہ مسلمان جب چاہیگا اولاد بہشت مین یعنی بالفرض التقدیر ہوگا حمل فرزند کا اور پیدا ہونا اوسکا اور سن اوسکا یعنی کمال سن اوسکا کہ تین تیس برس ہین ایک ساعت مین اور کہا اسحق بن ابراہیم نی یعنی ذکر کیا چیز ہیان اس حدیث کے کہ جب چاہی گا مومن بہشت مین فرزند پیدا ہوگا ایک ساعت مین ولیکن چاہتی کا نہین نقل کے یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور روایت کیا ابن ماجہ نی فقرہ چوتہا فقرات حدیث سی اور دارمی نی اخیر کا یعنی جو کہ اسحق نی نقل کیا **وعن** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُوْرِ الْعِیْنِ یَرْفَعْنَ بِاَصْوَاتٍ لَمْ تَسْمَعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَہَا یَقُلْنَ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِیْدُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْتَئِسُ وَنَحْنُ الرَّاضِیَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوْبٰی لِمَنْ کَانَ لَنَا وَکُنَّا لَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی علی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین البتہ مجمع ہوگا واسطے حورعین کے بلند کرین گی آوازین یعنی ساتھہ گانون کے کہ نہین سنے مخلوقات نی مانند اون آوازون کے کہین گے ہم ہمیشہ زندہ رہینگے پس ہلاک نہین ہونگی اور ہم ہین چین کرنی والی پس نہین دیکھنی کی شدت و احتیاج اور ہم ہین راضی یعنی اپنی رب سے یا خاوندون سی پس نہین ناخوش ہونگی خوشی اور خنکی ہو اوس کے کی لیی کہ ہی ہماری لیی اور ہین ہم اوسکی لیے یعنی جنات عالیات مین نقل کے یہہ ترمذی سے **وعن** حَکِیْمِ بْنِ مُعَاوِیَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تَشَقَّقُ الْاَنْہَارُ بَعْدُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ الدَّارِمِیُّ عَنْ مُعَاوِیَۃَ اور روایت ہی حکیم بن معاویہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین ہے دریا پانی کا اور دریا شہد کا اور دریا دودہ کا اور دریا شراب کا پہر پھٹینگی اور نکلین گے اون دریاؤن مین سے نہرین بعد ازان انی مسلمانون کے بہشت مین ف ع ظاہر یہہ ہی کہ مراد دریاؤن مذکورہ سی اصول اون نہرون کی ہین کہ مذکور ہین قران مین فیہا انہار من ماء غیر آسن و انہار من لبن لم یتغیر طعمہ و انہار من خمر لذۃ للشاربین و انہار من عسل مصفی پہر اونین سے پھٹین گے اور جاری ہون گی نہرین طرف خیمون ابرار کی اور بعضون نی کہا کہ مراد دریاؤن سے وہی نہرین ہین کہ نام رکہا گیا اون کا نہر بسبب جاری ہونی اونکی کے ترجمہ نقل کے یہہ ترمذی نی اور نقل کے یہہ دارمی نی معاویہ سے

الفصل الثالث

فصل تیسرے **عن** اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ فِی الْجَنَّۃِ لَیَتَّکِئُ فِی الْجَنَّۃِ سَبْعِیْنَ مُسَنَّدًا قَبْلَ اَنْ یَتَحَوَّلَ ثُمَّ تَاْتِیْہِ امْرَاَتُہٗ

فَتَضْرِبُ عَلٰی مَنْکِبَیْہِ فَیَنْظُرُ وَجْہُہٗ فِیْ خَدِّھَا اَصْفٰی مِنَ الْمِرْاٰۃِ وَاِنَّ اَدْنٰی لُؤْلُؤَۃٍ عَلَیْھَا تُضِیْئُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَتُسَلِّمُ عَلَیْہِ فَیَرُدُّ السَّلَامَ وَیَسْاَلُھَا مَنْ اَنْتِ فَتَقُوْلُ اَنَا مِنَ الْمَزِیْدِ وَاِنَّہٗ لَیَکُوْنُ عَلَیْھَا سَبْعُوْنَ ثَوْبًا فَیَنْفُذُھَا بَصَرُہٗ حَتّٰی یَرٰی مُخَّ سَاقِھَا مِنْ وَّرَاءِ ذٰلِکَ وَاِنَّ عَلَیْھَا مِنَ الْاِکْلِیْلِ اِنَّ اَدْنٰی لُؤْلُؤَۃٍ مِنْھَا لَتُضِیْئُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابوسعید سے اوس دنی نقل کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق مرد بہشت مین یعنی دار الجزا مین البتہ تکیہ کری گا بہشت مین ستر تکیون پر پہلے اس کی کہ پھیرے یعنے ایک پہلو سی طرف دوسری پہلو کی نہین پھیرے گا کہ طرح بطرح کے ستر تکیہ لگاوی گا پھر آویگی اوس مرد کی پاس ایک عورت بہشت کی عورتون مین سے پس ماری گے وہ عورت اوپر کندھے اوس مرد کی یعنی بطریق غنج ودلال کی اور آگاہ کریگی واسطے دکھانی جمال کی پس دیکھی گا وہ مرد مونہہ اپنا اوس عورت کی رخسارہ مین درحالیکہ رخسارہ اوسکا روشن تر آئینہ سے ہوگا اور تحقیق ادنی موتی کہ اوس عورت پر ہوگا روشن کردے مابین مشرق ومغرب کو یعنی اگر ہو دنیا مین پس سلام کری گی وہ عورت اوس مرد کو پس جواب دی گا وہ مرد اوسکی سلام کا اور پوچھی گا اوس عورت سی کہ کون ہے تو پس کہی گے وہ کہ مین جملہ زیادتے سی ہون ف ح کہ وعدہ کیا ہا حق تعالی نی نیک کارون سے کہ فرمایا قران مجید مین لہم ما یشاؤن فیہا ولدینا مزید اور فرمایا للذین احسنوا الحسنی اور زیادہ اور تفسیر زیادہ کی روایت اللہ تعالی کی بہی کی ہی اور زیادہ انکو اسلیی فرمایا کہ جنے تو جنت ہی کہ جس کا وعدہ کیا ہی اللہ تعالی نی اپنی فضل سے جزا اعمال مین مکلفین کے لیے اور زیادۃ مذکورہ فضل پر فضل ہے ترجمہ اور تحقیق شان یہہ ہے کہ البتہ ہونگی اوس عورۃ پر ستر کپڑی یعنی رنگ برنگ کی پس پہنے گے اون کپڑون مین نظر اوس مرد کی یعنی پاوی گی اوس عورت کی بدن کی لطافت کو یہان تک کہ دیکہی گا وہ مرد اوس عورۃ کی پنڈلے کے گودی کو اوس لباس کے پیچہی سے یعنی سبب نہایت صفائی کی کوئی چیز مانع اوسکی نظر کو نہین ہونی کی اور تحقیق اوس عورۃ کی سر پر تاج ہون گے کہ ادنی موتی اون تاجون مین سے روشن کردی مابین مشرق ومغرب کو نقل کے یہہ احمد نے

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَتَحَدَّثُ وَعِنْدَہٗ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْبَادِیَۃِ اِنَّ رَجُلًا مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اسْتَاْذَنَ رَبَّہٗ فِی الزَّرْعِ فَقَالَ لَہٗ اَلَسْتَ فِیْمَا شِئْتَ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ فَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُہٗ وَاسْتِوَاءُہٗ وَاسْتِحْصَادُہٗ فَکَانَ اَمْثَالَ الْجِبَالِ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی دُوْنَکَ یَا ابْنَ اٰدَمَ فَاِنَّہٗ لَا یُشْبِعُکَ شَیْءٌ فَقَالَ الْاَعْرَابِیُّ وَاللّٰہِ لَا تَجِدُہٗ اِلَّا قُرَشِیًّا اَوْ اَنْصَارِیًّا فَاِنَّھُمْ اَصْحَابُ زَرْعٍ وَاَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِاَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ تحقیق نی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث فرماتی تہی اسحال مین کہ نزدیک اون کے تہا ایک شخص گنوارون مین سی حدیث یہہ ہے کہ ایک شخص بہشتیون مین سے پروردگی مانگی کا اپنی پروردگار سے کہیتی کرنی مین یعنے درخواست کریگا اللہ تعالی سی کہ مجکو حکم ہو تا بہشت مین کہیتی کرون پس فرماوی گا اوسکو اللہ تعالی کہ کیا نہین ہے

اور دخل دیا اگر وہ دکھا دی تو بی آنکھہ کی بہی دیکھہ سکتا ہی اگر وہ نہ دکھاوے تو اگر آنکھہ کہلی ہو تو بہی نہ دیکھہ سکی اور اگر اب برا بہلا مثلاً سامنی آنکھہ کی ہو اور اللہ تعالی صفت دیکھنی کی آنکھہ مین پیدا نکری تو نہ دیکھہ سکی اور اگر ایک اندہا اقصی المشرق مین ہو اور دوسرا مغرب مین اگر اللہ تعالی دکھا دی تو دیکھہ سکتا ہی بہہ انکار منکرون کا گرفتاری عقل و قیاس کرنی سی اپنے پر ہی اور نظر قدرت باریتعالے کی سب ممکن و آسان ہی اور کہا ہی علمانی کہ یہہ تخصیص رویت کی ساتھہ مؤمنون کے بہشت مین ہی کہ بعد از داخل ہونی کی اوسمین ساتھہ اوس دولت کی مشرف ہون گی اور موقف حشر مین سب دیکھین گے کیا مومن اور کیا کافر اور کافر بعد دیکھنی کے محجوب ہون گی اور حسرت ابدی مین رہین گی اور صحیح یہہ ہی کہ عورتون کو بہے رویت ہوگی مانند مردون کی اور بعضون نے کہا ہی کہ دیدار عورتون کو بہی کبہی ہوگا مانند ایام جمعہ اور عیدون کی کہ اوقات یا رعام کی ہون گی اور بعضون نی کہا کہ عورتون کو دیدار نہوگا اسلیی کہ یہہ پردہ مین ہون گی جیسی کہ فرمایا حورٌ مقصورات فی الخیام اور یہہ قول خطا و نادرست ہی اور عموم نصوص وارد کا رویت مین شامل ہے مردون اور عورتون کو اور خیمہ جنت کی موجب پردہ و حجاب کی نہین اور کیونکر متصور ہو کہ فاطمہ زہرا اور خدیجہ کبری اور عائشہ صدیقہ اور مانند انکی کی اس نعمت سی محروم رہین اور اس دولت سی مشرف نہون باوجود فضلیت اور اکملیت انکی بہت سی مردون سی اور صحیح یہہ ہے کہ رویت عام ہی سب مومنون کے لیی کیا بشر کیا ملائکہ کیا جن اور بعضی علما رشافعیہ کی کلام سی ایسا مفہوم ہوتا ہی کہ رویت مخصوص ساتھہ مؤمنون بشر کی ہی اور ملائکہ اور جن کو رویت نہین ہوگی اور یہہ قول بہی صحیح نہین ہے واللہ اعلم اور رویت حق تعالی کی خواب مین بہی جائز ہی اور حقیقت مین وہ رویت تجلیی ہی کہ ساتھہ مثال کی ہو اور حق تعالی کی لیی مثال ہے نہ مثل اور سلف سی نقل کرنا اوسکا صحت کو پہنچا ہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ آیا ہی کہ سو بار ساتھہ اس نعمت کی مشرف ہوی اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ بہی آیا ہی کہ دیکھا میںی رب العزت کو خواب مین پس پوچھا میںی کہ کونسی عبادت افضل ہے فرمایا کہ تلاوت قران بار دیگر پوچھا کہ معانی سمجھہ کر پڑہنا یا بدون اوسکی فرمایا معانی سمجھہ کر پڑہے یا بدون اوسکی **الفصل الاول**

فصل پہلی عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَأَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی جریر بن عبد اللہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق تم نزدیک ہی کہ دیکہو گے اپنی پروردگار کو اسکا را آنکھہ سے اور ایک روایت مین ہی یعنی جریر سے کہ کہا تہی ہم بیٹہی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس دیکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف چاند چودہوین رات کی پس فرمایا تحقیق تم دیکہو گی اپنی پروردگار کو جیسی کہ دیکہتی ہو اس چاند کو

ف ح یہہ تشبیہ رویت کی ساتھہ رویت کی انکشاف پوری مین ہی یعنی دیکہنا تمہارا حق کو ایسا ہوگا کہ جیسے دیکہنا چاند کو کہ شک و شبہ کو اوس مین راہ نہین نہ تشبیہ مرئی کی ساتھہ مرئی کی یعنی جیسی کہ یہہ چاند تمہاری مقابلہ مین ہے اور جہت مین اور محدود ہی ذات حق تعالی کی بہی ایسی ہی ہوگی پس یہہ مراد نہین ہے جیسی کہ فرمایا ترجمہ نہین ایذا دیی جاؤ گے

تم بیچ دیکھنی اوسکی کی **ف** ع لفظ تضامون ساتھہ پیش ت کی اور تخفیف میم مضمومہ کی اور ساتھہ زبر ت کی اور تشدید میم کے
دونون طرح روایت کیا گیا ہے لیکن اول اکثر ہی اور وجہ اول پر ضم سی ہی یعنی ضرر وظلم کی یعنی ضرر نہین کیے جانی کی بیچ دیکھنی اوس
ذات پاک کی اسطرح کہ بعضی دیکھین اور بعضی نہین یا ظلم کری ایک دوسرے پر ساتھہ تکذیب اور انکار کی اور وجہ دوسرے پر
تضام کے ہی یعنی آپس مین ملنی اور ازدحام کرنیکی یعنی اجتماع اور ازدحام نہین کرین گی اللہ تعالیٰ کی رویت مین بسبب کمال
ظہور اور وضوح کی جیسی کہ چودہوین رات کی چاند مین بخلاف دیکھنی ماہ نو کی کہ خفا اور اشتباہ رکھتا ہی **ترجمہ** پس
اگر طاقت رکھو تم یہہ کہ غلبہ نہ کیی جاؤ تم اور زبون نہ ہو دتم اوپر نماز کی کہ پہلے نکلنی آفتاب کی ہی یعنی نماز صبح اور اوپر نماز
کی کہ پہلی غروب ہونی آفتاب کی ہی یعنی نماز عصر پس کردتم اسکو **ف** ح ع یعنی جب تک ہوسکی مواظبت کرنی کو نماز فجر وعصر پر
ساتھہ سی تو دو کہ مواظبت کرنیوالا نماز پر لایق تر ہی ساتھہ دیکھنی پروردگار تعالیٰ کی کہ ملکہ شہود ذات کا بہین سے بہم پہونچتا ہے
حدیث جعلت قرۃ عینی فی الصلوٰۃ گواہ ہی اسپر اور تمام نمازون کا یہی حکم ہی اور تخصیص نماز صبح اور عصر کی بسبب
افضلیت اونکی کی ہی اسلیی کہ صبح وقت استراحت اور غلبہ نیند کا ہے اور عصر وقت کاروبار اور جانی بازار کا پس جس کو
کہ نہین لاحق ہوگی سستی ان دو نمازون مین باوجود موانع کی اوسکو غیر انکی مین بطریق اولی نہین لاحق ہوگی اور بسبب شرف
ان دو وقتون کی اور بسبب اسکی کہ رویت آخرت مین انہین دو وقتون مین ہوگی **ترجمہ** پھر پڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ آیت
اور نماز پڑہ درحالیکہ حمد وثنا کہنی والا ہو اپنی پروردگار کے پہلی نکلنی آفتاب کی کہ مراد اوس سے نماز فجر ہی اور پہلی غروب آفتاب
سی کہ مراد نماز عصر ہی نقل کے یہہ بخاری اور مسلم **وعن** صہیب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دخل اھل الجنۃ
الجنۃ یقول اللہ تعالیٰ تریدون شیئا ازیدکم فیقولون الم تبیض وجوھنا الم تدخلنا الجنۃ وتنجنا من
النار قال فیرفع الحجاب فینظرون الی وجہ اللہ تعالیٰ فما اعطوا شیئا احب
الیھم من النظر الی ربھم ثم تلا للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ
رواہ مسلم اور روایت ہی صہیب سے اوس نی نقل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا
کہ جسوقت کہ داخل ہونگی بہشتی بہشت مین فرماوی گا اللہ تعالیٰ چاہتی ہو تم کچھہ کہ زیادہ دون مین تمکو یعنی تمہاری عطاؤن سے
پس کہینگے بہشتی کیا روشن اور اجلا نہین کیا تو نی موہنہ ہمارا کیا نہین داخل کیا تو نی ہمکو بہشت مین اور کیا نہین
نجات دی تو نی ہمکو آگ دوزخ سی پس اس سی کیا زیادہ ہوگا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس اوٹہایا جاویگا
پردہ **ف** ع اور اوٹہنا پردہ کا دفع تعجب کی لیی ہی گویا کہ کہا گیا اونکو وہ زیادتی یہہ ہی اور اللہ سبحانہ منزہ ہے حجاب
سے اسلیی کہ وہ محجوب ہی غیر محجوب اور اسلیی کہ محجوب مغلوب ہی پس معنی یہہ ہین کہ اوٹہایا جاویگا پردہ دیکھنی والون
کی آنکہون سے جیسی کہ دلالت کرتا ہی اسپر یہہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا **ترجمہ** پس دیکھینگے طرف ذات اقدس
اللہ تعالیٰ کی کہ منزہ ہی صورت اور جہت وغیرہ سی پس نہ دیی گئی بہشتی کوئی چیز کہ دوست تر ہو نزدیک اونکی نظر کرنی سے
طرف پروردگار کی **ف** ع منتہای تمام نعمتون کا دیدار حق ہے جیسی کہ نہایت تمام مراتب موجودات کی ذات اقدس اوسکی
ہی **ترجمہ** پھر پڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ آیت اون لوگون کی لیی کہ نیکی کی ہی ثواب نیک ہی یعنی جنت اور زیادہ

اوسپر یعنی رویت حق تعالیٰ کی نقل کے بیہ مسلم نی **الفصل الثانی** فصل دوسرے

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ادنی اھل الجنۃ منزلۃ لمن ینظر الی جنانہ وازواجہ ونعیمہ وخدمہ وسررہ مسیرۃ الف سنۃ واکرمھم علی اللہ من ینظر الی وجھہ غدوۃ وعشیۃ ثم قرأ وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربھا ناظرۃ رواہ احمد والترمذی روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق ادنی بہشتیون کا از روے قدر و مرتبہ کی البتہ وہ شخص ہے کہ دیکھی گا طرف اپنی باغون کی اور اپنے عورتونکی اور اپنے نعمتون کی اور اپنی خدمتگارون کی اور اپنے تختون کی کہ بیٹھی گا اور استراحت کریگا اوسپر مقدار مسافت ہزار برس کے یعنی ملک اوسکی مقدار اس مسافت کی ہوگی بسبب وسعت بہشت کی اور گرامی تر اور عزیز تر اونکا نزدیک اللہ کی وہ شخص ہوگا کہ دیکھیگا طرف ذات مقدس اوسکی کی صبح و شام ف ع اور اسلیے حکم فرمایا محافظت کرنی کا اوپر دونون نمازون کی کہ دن کے دونون طرفون مین ہین جیسیکہ اوپر گذرا یا مراد ان دونون وقتون سے روز و شب علے الدوام ہی لیکن اول ظاہر تر ہی اسلیے کہ اگر ہمو دیکھنا بطریق دوام کی تو نہ منتفع ہون اور تمام نعمتون سی اور حالانکہ وہ انہین کے لیی پیدا کی گئین ہین اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ بزرگی اور عالی ہمتی یہہ ہے کہ ماسوای حق کی طرف نہ متوجہ ہون اور توجہ اور التفات غیر حق پر پست ہمتی ہی ترجمہ پھر پڑہی حضرت نی یہہ آیت کتنی موہنہ اوسدن تر و تازہ اور خوش و خرم ہون گی طرف پروردگار اپنے کی دیکھنی والی نقل کے بیہ احمد اور ترمذی نی **وعن** ابی رزین العقیلی قال قلت یا رسول اللہ اکلنا یری ربہ مخلیا بہ یوم القیمۃ قال بلی قال قلت وما ایۃ ذلک فی خلقہ قال یا ابا رزین الیس کلنا یری القمر لیلۃ البدر مخلیا بہ قال بلی قال فانما ھو خلق من خلق اللہ واللہ اجل واعظم رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی رزین عقیلی سی کہ کہا کہا میں یا رسول اللہ ایا ہر ایک ہم سی دیکھی گا اپنی پروردگار کو تنہائی مزاحمت غیر کی فرمایا کہ ہان دیکھیگا تنہا پوچھا ابو رزین نی کہ کیا ہی علامت اوسکی ہیچ مخلوقات اوسکی کی فرمایا ای ابو رزین کیا نہین ہر ایک تم مین سی دیکھتا ہی چاند کو چودھوین رات مین تنہائی مزاحمت کسی کے کہا ابو رزین نی کہ ہان دیکھتا ہی فرمایا حضرت نی پس سوا اسکی نہین کہ چاند ایک مخلوق ہی مخلوقات خدا سی یعنی اور دیکھتا ہی اوسکو ہر ایک اور اللہ تعالیٰ منزہ ہی مرتبہ مین اور برتر کہی منقبت مین یعنی پس وہ بطریق اولی دیکھائی دیگا بی مزاحمت نقل کی بیہ ابو داود نی **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن** ابی ذر قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل رأیت ربک قال نور انی اراہ رواہ مسلم روایت ہی ابو ذر سی کہ کہا پوچھا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ ایا دیکھا ہی آپنے اپنی پروردگار کو یعنی شب معراج مین فرمایا کہ پروردگار تعالیٰ و تقدس نور ہی کیونکر دیکھون مین اوسکو ف ح ع اسلیی کہ کمال نور اور شدت ظہور مانع ہی ادراک سی اور خیرہ کرنی والا ہی بینایون کا اور اطلاق نور کا اوپر ذات پاک باریتعالیٰ کی آیا ہی جیسی کہ اللہ نور السموات والارض یعنی وہ روشن کرنی والا آسمان و زمین کا اور ظاہر کردنی والا ارواح شنیون آسمان و زمین کا ہے مانند آفتاب اور چاند اور ستارون اور مانند انکی کی یا ہدایت کرنی والا آسمان و زمین والون کا اور روشن کرنی والا بندون کے دلونکا اور اوسکی نامون مین سے نور بھی ہی یعنی وہ ظاہر منفسہ ہی اور ظاہر کرنی والا غیر اپنی کا علی ما ذکرہ المحققون اور لفظ انی ساتھہ زیر ہمزہ اور تشدید نون کی ہی اکثر نسخون مین یعنی کیونکر دیکھون اوسکو کہ وہ کمال نور ہی منع کرتا ہی ادراک کو اور بعضی نسخون مین ہے نورانی ساتھہ تشدید ی کی نسبت کی لیے ساتھہ زیادتی الف اور نون کے مبالغہ کے لیے اس صورت مین لفظ اراہ بمعنی اظنہ کی رویۃ سی بمعنی رای کے ہوگا یعنی نورانی گمان کرتا ہون

اوسکو پس اگر پڑہا جاوے ساتھہ پیش ہمزہ کی تو ظاہر تر ہوگا اس معنی مین کہا ابن ملک نی کہ اختلاف کیا گیا ہی ہیچ دیکہنی آنحضرت کی اللہ تعالی کو شب معراج
مین اور اسی حدیث مین دلیل ہے دونون فریق کی لیی بسبب اختلاف روایتون کے اسلیی کہ لفظ انی روایت کیا گیا ہی ساتھہ زبر ہمزہ کی اور تشدید نون مفتوحہ
کی پس ہوگا استفہام بطریق انکار کی اور روایت کیا گیا ہے نون کی زبر سی ہے پس ہوگا دلیل ثابت کرنی والون کی لیی اور ہوگی حکایت ماضی سی
ساتھہ حال کی انتہی ترجمہ نقل کی یہہ مسلم نی وعن ابن عباس ما کذب الفؤاد ما رای ولقد راٰہ نزلۃ اخری
قال راٰہ بفؤادہ مرتین رواہ مسلم وفی روایۃ الترمذی قال رای محمد ربہ قال عکرمۃ
قلت الیس اللہ یقول لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار قال ویحک ذاک اذا تجلی
بنورہ الذی ھو نورہ وقد رای ربہ مرتین اور روایت ہے ابن عباس سے ہیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی جہوٹ نہ کہی
محمد کی دل نی ساتھہ محمد کے اوسہیچ مین کہ دیکہا اوسنی بصر سی اور وہ ذات اقدس اللہ تعالی کی ہی اور تحقیق دیکہا آنحضرت نی پروردگار کو دو بار
ابن عباس نی کہ دیکہا آنحضرت نی اپنی پروردگار کو دل سی دو بار ف ح اسطرح کہ لایا پروردگار تعالی بینائی اوسکی دل مین اور ملایا دل اوسکا
بینائی مین بانیچے خواہ کہین چشم دل سی دیکہا یا کہین چشم سر سے دیکہا دونون کے ایک ہی معنی ہین اور یہہ معنی اسلیی کہی کہ مذہب ابن عباس کا دیکہنا
بینائی سی ہی اور دیکہنا دل سے اور وہ نکا مذہب ہے برخلاف انکی مذہب کے جیسے کہ معلوم ہوگا مقصود یہہ ہے کہ ابن عباس دیکہنے سی دیکہنا حق کا مراد
رکہتی ہین اور جمہور صحابہ موافق انکی ہین اور یہہ سب دنو اور تدلی اور قاب قوسین اور ادنی سب کو بیان قرب آنحضرت کا شب معراج مین ہیچ درجہ
صمدیت کی کہتی ہین اور جمہور مفسرین ہے اسیطرف گئی ہین کہ مراد دیکہنی سے یہہ ہی کہ آنحضرت نی اللہ تعالی کو دیکہا پہر اختلاف کیا ہی کہ بعضون نی تو کہا کہ
آنحضرت نی رب تعالی کو اپنی دل سے نہ آنکہہ سی اور بعضون نی کہا کہ نہین آنکہہ سے ہی دیکہا اور کہا امام نووی نی کہ راجح اکثر علما کی نزدیک
یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا اپنی رب کو سر کی آنکہون سے شب معراج مین اور ابن مسعود اور عائشہ رض اور بعضی اور صحابہ اوس سے
دیکہنا جبرئیل کا اونکی صورت اصلی مین مراد کہتی ہین کہ اوس شب مین اور غیر اوس شب مین حاصل ہوا اور آیات مذکورہ کو بیان اوس
قرب کا کہا جیسی کہ حدیث آیندہ مین معلوم ہوگا اور اختلاف کیا ہی علما نی کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایا کلام کیا ہی اپنے پروردگار سبحانہ تعالی سی بغیر
واسطہ یا نہین پس نقل کیا گیا ہی اشعری سے اور ایک جماعت متکلمین سے کہ اپنی کلام کیا ہی ترجمہ نقل کی یہہ مسلم نی اور ترمذی کی روایت مین
یون آیا ہی کہ کہا ابن عباس نے یعنی ہیچ تفسیر آیۃ مذکورہ کے دیکہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی پروردگار کو کہا عکرمہ نی کہ کہا مینی ابن عباس سے اور
استعمال لایا مین اوسپر کہ کیا نہین فرمایا ہی اللہ تعالی یعنی ہیچ صفت ذات اپنی کے کہ نہین پاتی مین اوسکو بینائیان اور وہ پاتا ہی بینائیون کو یعنی پس
کیونکر قائل ہو دیکہنی آنحضرت رب العزت کو کہا ابن عباس نے ہیچ جواب عکرمہ کے وای ہے تجکو وای عکرمہ پاتا اوسکا بینائیون کو اور نہ پاتا بینائیون کا
اوسکو اوسوقت ہی کہ تجلی کری اور ظاہر ہو ساتھہ نور اپنے کی کہ وہ نور خاص ذات اوسکی کا ہی ف ح اور اوسوقت مضمحل ہو ادراک اور فانی
و نابود ہو مدرک کہ اور اگر تجلی کری اوسقدر کہ وفا کری اوسکو قوت بشری پاسکتی ہین اوسکو بینائیان اور یہہ ہے علما نی کہا ہی کہ ادراک لغت مین احاطہ
شی کا ہی ساتھہ تمام حدود و نہایت اوسکی کی اور حق سبحانہ کی لیی کوئی حد و نہایت نہین ہے اور دیکہنا عام تر ہی اوس سے ترجمہ اور تحقیق دیکہا آنحضرت
نی اپنی پروردگار جل وعلا کو دو بار ف ح ایک بار نزدیک سدرۃ المنتہی کی اور ایک بار عرش پر انتہی اور ملا علی رح نی کہا کہ احتمال
ہے کہ دل سی دو بار دیکہا ایک بار دل سی اور ایک بار آنکہہ سے اسلیی کہ نہین کہا کسی نی کہ آنحضرت نی اللہ تعالی کو دیکہا آنکہون سی دو بار
وعن الشعبی قال لقی ابن عباس کعبا بعرفۃ فسالہ عن شیء فکبر حتی جاوبتہ الجبال فقال

ساتھہ بعض احکام کی ت یا خبر دی کہ جانتی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزین کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نی اونکی حق مین تحقیق اللہ تعالی تنہا ویکا وسکی ہی علم قیامت کا اور اوتارنی مینہ کا یعنی آخر آیۃ تک پس تحقیق بڑا بہتان کیا ولیکن مراد آیات مذکورہ سی یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا جبرئیل کو یعنی اونکی صورۃ اصلیہ مین نہین دیکہا جبرئیل کو اونکی صورۃ اصلیہ مین بی مثل مگر دو بار ایک بار نزدیک سدرۃ المنتہی کی ف جیسکہ فرمایا ولقد رآہ نزلۃ اخری عند سدرۃ المنتہی تحقیق دیکہا اوسکو بار دوسری نزدیک سدرۃ المنتہی ت اور ایکبار اجیاد مین کہ نام ایک موضع کا ہی اسفل مکہ مین دیکہا آنحضرت نی جبرئیل کو درحالیکہ اونکی لیی چہہ سو بازو تہی تحقیق روک لیا تہا کنارہ آسمانکو تقل کی یہہ ترمذی نی اور روایت کی بخاری اور مسلم نی ساتھہ زیادتی اور اختلاف کی اوپر یہ روایت بخاری اور مسلم کی یون آیا ہی کہ کہا مسروق نی کہ کہا مین عائشہ رضی پس اگر نہ دیکہا محمد نی پروردگار کو تو کہان ہی اور کرسپہ محمول ہی قول حق سبحانہ تعالی کا پہر نزدیک آیا پس اوتر آیا اور متعلق ہوا ساتھہ اوسکی ف ع یعنی پس ظاہر متبادر یہہ ہی کہ ضمیر فاعلی کی پہرتی ہی طرف اللہ کی اور ضمیر مفعولی کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یا بالعکس اور ایسی ہی ضمیر فکان کی یعنی فکان قاب قوسین مین اور بعد اسکی فرمایا فاوحی الی عبدہ ما اوحی ما کذب الفواد ما رای پس یہہ اشکال کیا مسروق نی ت کہا عائشہ نی کہ یہہ یعنی مرجع ضمیر کا سب مین جبرئیل ہی ف ع یعنی رب سبحانہ پہر استیناف کیا عائشہ نی واسطی بیان دفع اس اشکال کی کہ اگر شاید کوئی کہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکہتی تہی جبرئیل کو ہمیشہ پس کیا ہی وجہہ تخصیص رویت اونکی اسمقام مین تو گویا جواب دیا عائشہ نی ت کہ آتی تہی جبرئیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیچ صورت ایک مرد کی یعنی شکل اور اکثر بصورت دحیہ کلبی کی اور تحقیق جبرئیل آتی آنحضرت کی پاس اس مین یعنی احیاد مین بیچ صورۃ اپنی کی کہ وہ صورۃ اصلی اونکی ہی پس روک دیا کنارہ آسمانکو ف ع یعنی مانند دس ہیئت کہ دیکہا تہا اونکو شب معراج مین اونکی صورۃ اصلی مین بروجہ تحقیق کی یہہ ہی جو مذکور ہوا اور ابن عباس سند پکڑتی ہین ساتھہ قول کعب کے اور اختیار کیا اوسکو کہ آنحضرت نی دیکہا اللہ تعالی کو دو بار باحتمال رویت کی ساتھہ آنکہہ بصر یا بصیرۃ کی یا ایک ان دونونکی بصیرۃ سی اور دوسری بصر سی باوجود اتفاق کی اسپر کہ نہین دیکہا آنحضرت نی اللہ تعالی کو آنکہہ سی دو بار واللہ اعلم اور ابن یعنی عائشہ کی پس احتمال ہی یہہ کہ حمل کیجاوی مطلق پر یا مقید یہہ ساتھہ نفی بصر کے اور جواز رویت اونکی دیسی اور ظاہر اول ہی قدیر و تامل کہا حافظ ابن حجر نی کہ تطبیق درمیان اثبات ابن عباس کی اور نفی عائشہ کی یہہ ہی کہ حمل کیجاوی نفی عائشہ کی اوپر رویت بصر کی اور اثبات ابن عباس کا اوپر رویت دل کی مجرد علم اسلیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہی علم رکہنی والی اللہ تعالی کا علی الدوام اور رویت جو حاصل ہوئی حضرت کو پیدا کی گیی حضرت کی قلب مین جیسکہ پیدا کیجاتی ہی رویت آنکہہ کی واسطی دیکہنی غیر اللہ تعالی کی وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِيْ قَوْلِهٖ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى وَفِيْ قَوْلِهٖ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى وَفِيْ قَوْلِهٖ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى قَالَ فِيْهَا كُلِّهَا رَاٰى جِبْرَئِيْلَ لَهٗ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرَئِيْلَ فِيْ حُلَّةٍ مِنْ رَفْرَفٍ قَدْ مَلَاَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَلَهٗ لِلْبُخَارِيِّ فِيْ قَوْلِهٖ وَلَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى قَالَ رَاٰى رَفْرَفًا اَخْضَرَ سَدَّ اُفُقَ السَّمَاءِ اور روایت ہی ابن مسعود سی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی پس ہوا یعنی قرب متعلق درمیان بندی اور رب کی یا قرب صوری درمیان جبرئیل اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدار دو کمان کی اور یہہ کنایہ ہی کمال قرب اون دونون کیسی کنتراوستی اور بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی نہین جہوٹ یا دل نی وہ چیز کہ دیکہی اور بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی البتہ تحقیق دیکہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نشانیان پروردگار اپنی کی بڑی کہا ابن مسعود نی بیچ تفسیر ان سی آیتونکی کہ دیکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جبرئیل علیہ السلام کو درحالیکہ واسطی اونکی چہہ سو بازو تہی ف ع یعنی یہہ سب ضمیرین پہرتی ہین جبرئیل کیطرف اور یہہ تاویل مطابق ہی اوس تاویل کی کہ عائشہ نی کی آیتون مذکورہ مین جیسکہ اوپر مذکور ہوئی اور کہا بعضی علماء ہماری نی کہ ابن مسعود اعلم الصحابہ ہین بعد خلفاء اربعہ کی ت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ روایت ترمذی کی یون آیا ہی کہ کہا ابن مسعود نی بیچ قول اللہ تعالی کی نہین جہوٹ یا دل نی اوسچیز کو کہ دیکہا کہا دیکہا

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبرئیل کو دیکھا ایک جوڑیکی کپڑون سبز سی درحالیکہ تحقیق بھر دیا تھا وسیجہ کو کہ درمیان آسمان و زمین کی ہی اور ایک روایت ترمذی اور بخاری کی مین ہی تفسیر قول اللہ تعالی کی البتہ تحقیق دیکھین آنحضرتؐ نی آپنے پروردگار اپنی کی بڑی کہا ابن مسعود نی کہ دیکھا آنحضرت نی رفرف اخضر کو یعنی سبز کپڑون والیسکو کہ وہ جیرئیل مین کہ بند کیا تھا کنارہ آسمانکو ف ح **تنبیہ** یہہ جو گذرا اسی معلوم ہوا کہ ہجر رویت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پروردگار تعالی کو شب معراج مین چشم سری صحابہ کو خلاف ہی علی عائشہ مضافی وسکی کرتی ہین اور ابن عباس مثبات اور ساتھہ ہر ایک کی اونمین سی جماعت ہر صحابہ کی موافق اور بعد از صحابہ کی تابعین وغیرہ بھی طریقہ اختلاف پر گیی ہین اور بعضون نی توقف کیا اور کہا کہ کسی جانب مین دلیل واضح نہین ہی ولیکن جمہور بجانب اثبات کی ہین اور شیخ محی الدین نووی نی کہا کہ راجح اور مختار نزدیک اکثر علما کیا کی یہہ ہی کہ آنحضرتؐ نی دیکھا پروردگار اپنی کو سر کی آنکھونسی اور کہا کہ اثبات اوسکا سوای سنی کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی نہین ہوسکتا اور عائشہ نی اوسکی انکارین بمسک حدیث سی نہین کیا اور کچھہ سنکر حضرت سی روایت نہین کیا بلکہ وہ استنباط و اجتہاد ہی اونکا بقول حق سبحانہ کی ما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب و بقول اللہ کی لا تدرکہ الابصار اور جوابا اوسکا یہہ ہی کہ نفی کیا گیا آیت پہلی مین کلام حالت رویت مین ہی اور اسپر نفی رویت کی کلام کی لازم نہین آتی اور ادراک احاطہ ہی اور نفی احاطہ سی نفی مطلق رویت کی نہین سمجھی جاتی اور بعضی علما نی کہا کہ اعتماد اس باب مین ابن عباس کے قول پر ہی اور معتبر ہی کہ اونہون نی یہہ قول سوای سنی کی آنحضرتؐ سی نہین کیا اور روا نہین کہ ایسی بڑی بات ظن و اجتہاد سی کہین اور ابن عمر نی اس مسئلہ مین ابن عباس سی تکرار کی اور پوچھا کہ آیا دیکھا محمدؐ نی اپنی رب کو پس اونہون نی کہا کہ ہان دیکھا اوسکو پس ابن عمر نی تسلیم کیا اور ہرگز تردد اور انکار نہین کیا اور عمر بن شدی کہا کہ عائشہ ہماری نزدیک ابن عباس سی زیادہ علم نہین رکھتین اور مختار اکثر مشایخ صوفیہ سی بھی ثبوت رویت ہی وَسُئِلَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ فَقِيلَ قَوْمٌ يَقُولُونَ إِلَى ثَوَابِهِ فَقَالَ مَالِكٌ كَذَبُوا فَأَيْنَ هُمْ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ قَالَ مَالِكٌ النَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَعْيُنِهِمْ وَقَالَ لَوْ لَمْ يَرَ الْمُؤْمِنُونَ رَبَّهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمْ يُعَيِّرِ اللَّهُ الْكُفَّارَ بِالْحِجَابِ فَقَالَ كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور پوچھی گیی امام مالک بن انس تفسیر قول اللہ تعالی کی سی کتنی سو نہہ ہونگی روز آخرت کی طرف پروردگار اپنی کی دیکھنی والی پس کہا گیا یعنی امام مالک سی کہ ایک قوم یعنی معتزلہ اور مانند اونکیکی اہل بدعت مین سی کہتی ہین کہ مراد آیۃ مذکورہ مین دیکھنا طرف ثواب پروردگار کی ہی نہ طرف ذات اوسکیکی پس کہا امام مالک نی جھوٹی ہین وہ پس کہان ہین وہ اور کیون دور پڑی سمجھی معنی قول حق تعالی کی سی کہ ہجر شان کفار اور تقبیح حال اونکیکی فرمایا ہی حقا تحقیق کفار دیکھنی پروردگار کی سی اوس روز منع کیی جاوینگی ف ح یعنی نہین دیکھنی کی اوسکو اور حجاب شد عذاب ہی جیسیکہ رویت ہر ثواب سی افضل ہی اور معنی یہہ ہین کہ کہان گیی ہی اونکی عقل کہ پڑی ہین اسی غفلت اور بعد مین مفہوم اس قولی سی اور وہ یہہ ہی کہ مومن غیر محجوب ہونگی بلکہ دیکھینگے ت کہا مالک نی کہ لوگ یعنی مسلمان دیکھینگے طرف اللہ تعالی کی روز قیامت کی اپنی آنکھونسی اور کہا مالک نی اگر نہ دیکھی مسلمان اپنی پروردگار کو روز قیامت کی تو نہ عار دلاتا اللہ کا کافرونکو ساتھہ ہونی اونکیکی محجوب دیدار حق سی پس فرمایا اللہ تعالی نی یعنی کفار کی حق مین حقا تحقیق کفار اپنی پروردگار سی اوسدن پردی مین ہونگی ف ح یعنی عذاب کرنا اور عار دلانا اوسی صورتمین ہی کہ اور نعمت دیدار سی محظوظ و مخصوص ہون اور یہہ محروم و مخذول اور اگر مومن بھی محجوب ہون تو سرزنش کافرونکو کیون ہو نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین ✣ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي نَعِيمِهِمْ إِذْ سَطَعَ لَهُمْ نُورٌ فَرَفَعُوا رُءُوسَهُمْ فَإِذَا الرَّبُّ قَدْ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِهِمْ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ قَالَ وَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِيمٍ قَالَ

فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَلَا يَلْتَفِتُونَ إِلَى شَيْءٍ مِنَ النَّعِيمِ مَا دَامُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ حَتَّى يَحْتَجِبَ عَنْهُمْ وَيَبْقَى
نُورُهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی جابر سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اوسوقت کہ بہشتی اپنی نازونعمتون مین مشغول ہونگی ناگہان
نکلی گا اور بلند ہوگا اونکی لیی ایک نور بڑا پس اونہا دینگی سر اپنی تا دیکہین نور کو پس ناگہان دیکہینگے کہ پروردگار تعالیٰ نی تجلی کی ہی اونپر اونکی
سی پس فرماویگا پروردگار تعالیٰ سلام ہی تمپر ای بہشتیو اور یہہ یعنی سلام رب کا لیعنی شاہد اوسکا قول اللہ تعالیٰ کا ہی کہ فرمایا بہشتیونکی لیی ہی سلام
کہنا پروردگار مہربانی کی طرف سی فرشتہ یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس دیکہینگا اللہ تعالیٰ طرف اونکی اور دیکہینگے وہ طرف اللہ تعالیٰ کی پس نہ التفات کرینگی
طرف کسی چیز کی نعمتون بہشت مین سی جب تک کہ دیکہینگی طرف اللہ تعالیٰ کی یہانتک کہ پوشیدہ ہوگا اللہ تعالیٰ اونکی نظر اونسی یعنی ساتہہ واقع کرنی
حجاب کی اونپر اور باقی رہیگا آثار نورانیت اور ذوق وسرور اوسکا نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ق ح یہہ پردہ اور پوشیدگی بہی جملہ لطف ومہربانی سی ہی
اللہ تعالیٰ کی طرف سی اپنی بندون پر اسلیی کہ ہمیشہ درگاہ شہود وحضور مین بستا اور مستغرق نور ذات کا کرنا تاب وطاقت اونکی نہین ہی ایک مانہ چاہیے
کلام سمین بحال خود آوین اور نعمتین جنت کی دیکہکر مستحق اور تجلی کی ہون اور ہر بار لذت وذوق جدید پاوین **بَابُ صِفَةِ النَّارِ**
وَاَهْلِهَا باب ہی بیچ بیان دوزخ اور اہل دوزخکی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ**
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنْ نَارِ جَهَنَّمَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَتْ
لَكَافِيَةً قَالَ فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّيْنَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَفِيْ رِوَايَةٍ
لِمُسْلِمٍ نَارُكُمُ الَّتِيْ يُوْقِدُ ابْنُ اٰدَمَ وَفِيْهَا عَلَيْهَا وَكُلُّهَا بَدَلَ عَلَيْهِنَّ وَكُلُّهُنَّ روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ گرمی تمہاری آگ کی یعنی دنیا کی ایک ٹکڑا ہی ستر ٹکڑون آگ دوزخ کیمین سی ق ح یعنی آگ دوزخ ستر درجہ گرم تر ہی اس آگ سی شاید کہ
مقصود عدد ستر سی بیان کثرت اور مبالغہ ہی نہ تعین اس عدد مخصوص کے اور بیچ ذکر اس عدد کی ارادہ اس معنی کا معہود ومتعارف ہی ت کہا گیا یا رسول اللہ
تحقیق ہی یہہ آگ دنیا کی کفایت کرنیوالی یعنی عذاب وسزا دینی مین پس کیا حاجت ہی بیچ پیدا کرنی آگ سخت کی اس سی فرمایا زیادتی دی گئی آگ دوزخکی
ان آگون اوہتر جزو ہر ایک اون اوہتر جزو مین سی مانند گرمی اس آگ تمہاری کی ہی ق یہہ وہ مضمون پہلی فقرہ کا ہی کہ فرمایا تہا گرمی آگ تمہاری
ایک جزو ہی ستر جزو آگ دوزخکی سی تاکید کی لیی تکرار کی اور حاصل جواب یہہ کہ ضرور ہی اور چاہیی کہ زیادہ ہو گرمی آگ دوزخکی دنیا کی آگ پر
اور کفایت نہین کرتی تمہاری آگ یعنی عذاب خدا اشد چاہیی عذاب خلق سی تا ممتاز ہو عذاب اوسکا اور اونکی عذاب سی اور اسلیی اختیار کیا گیا
ذکر آگ کا اوپر اصناف عذاب کی ت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی لیکن یہہ لفظ کہ ذکر کیی گیی بخاری کی ہین اور روایت صحیح مسلم مین یون ہی کہ
آگ تمہاری کہ جلاتی ہین ابن آدم ایک جزو ہی ستر جزو آگ دوزخکی سی اور بیچ روایت مسلم کی لفظ علیہا اور کلہا ہی بجای علیہن اور کلہن کے یعنی بخاری کی
روایت مین ہی فضلت بتسعۃ وستین جزءا کلہن اور مسلم کی روایت مین ہی فضلت علیہا بتسعۃ وستین جزءا کلہا **وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ**
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَّهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لایی جاویگی دوزخ یعنی اوس مکان سی کہ پیدا کیا ہی اوسکو اللہ تعالیٰ
نی اوسمین اوسدن یعنی دن قیامت کی اوس دوزخکی لیی ستر ہزار باگین ہونگی کہ ساتہہ ہر ایک باگ کی ستر ستر ہزار فرشتی ہونگی کہینچین گی اوسکو ق ح
یعنی یہانتک کہ رکہینگے اوسکو ایسی زمین مین کہ نہین باقی رہیگی جنت کی لیی راہ مگر پل صراط اوسکی پشت پر اور فائدہ ان باگونکا یہہ ہوگا کہ روکی وہ نکلنی
سی محشر یگر جسکو چاہیگا اللہ تعالیٰ نگاہ رکہیگا اوسی اور بچا لیگا نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ**

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهُ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ مَا يُرَى أَنَّ أَحَدًا أَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَإِنَّهُ لَأَهْوَنُهُمْ عَذَابًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق سبکترین دوزخیونکا عذاب مین وہ شخص ہوگا کہ ہونگی اوسکی لیی دو پاپوشین یعنی سنیچے قدم کی اور دو شمی یعنی اوپر قدم کی آگ کی جوش ماریگا اون دونون سی یعنی دونون سی دونون نوعونسی کہ وہ دونون پاپوشین ہین اور دونون شمی دماغ اوسکا جیسیکہ جوش مارتی ہی دیگ سی نہین گمان کریگا وہ شخص یہہ کہ کوئی سخت تر ہو اوس سی عذاب مین یعنی بسبب اگ ہونی اور عدم اطلاع اوسکیکی حال غیر اپنی پر حال انکہ تحقیق وہ شخص سبکترین دوزخیونکا ہوگا عذاب مین ف ع اسی صریح معلوم ہوتا ہی کہ دوزخی متفاوت ہونگی عذاب مین نقل کی یہہ بخاری نی و مسلم نی ۔۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْوَنُ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا أَبُو طَالِبٍ وَهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سبکترین دوزخیونکا عذاب مین ابوطالب ہی اور وہ دو پاپوشین پہنی ہوگا کہ جوش ماریگا اونسی دماغ اوسکا ف ع تخفیف عذاب کی اوسکو اس سبب سی ہوگی کہ تہا وہ حامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سختی عداوت کفار کی سی پس جب وہ باعث تخفیف کا ہوا حضرت کی لیی دیا جاویگا جزا، موافق ت نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صِبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيمٌ قَطُّ فَيَقُولُ لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتَى بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُ يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ وَهَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُولُ لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّ بِي بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لایا جاویگا بڑا نعمت والا یعنی اور بڑا ظالم اہل دنیا کا دوزخیونمین سی دن قیامت کی پس غوطہ دیا جاویگا دوزخ مین ایک غوطہ یعنی ڈبایا جاویگا دوزخ مین جیسیکہ کپڑا کیکو مشکی مین رنگ کر نیکی لیی ڈالتی ہین پہر کہا جاویگا ای فرزند آدم کی کیا دیکہی تو نی بہلائی کبہی کیا گذری تجہپر نعمت و راحت کبہی دنیا مین پس کہی گا وہ دوزخی کہ نہین قسم خدا کی ای پروردگار میری یعنی ڈری دوزخکی جانی مین تمام ناز و نعمت و آسایش دنیا کی فراموش کی گویا ہرگز رہتا ہی نہ تہا اور لایا جاویگا سخت ترین آدمیونکا ازروی محنت اور غم کی دنیا مین بہشتیون مین سی پس ایک غوطہ دیا جاویگا بہشت مین پس کہا جاویگا ای فرزند آدم کی آیا دیکہی تو نی محنت کبہی اور آیا گذری تجہپر سختی کبہی پس کہیگا وہ قسم خدا کی ای پروردگار میری نہین گذری مجہپر سختی کبہی یعنی دنیا مین اور نہ دیکہی میں سختی یہہ کہی نقل کی یہہ مسلم نی ف ع دراز گی اسکی جواب کی بسبب درحاصل ہونی کمال خوشی کی ہوگی بخلاف دوزخی کی وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ لِأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقُولُ أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ هَذَا وَأَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِي شَيْئًا فَأَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تُشْرِكَ بِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی وسی انس سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا فرماویگا اللہ تعالی واسطی سہل ترین دوزخیونکی عذاب مین دن قیامت کی کہ اگر ہو واسطی تیری وہ چیز کہ زمین مین ہی شیار دنیا سی آیا ہوتا تو کہ بدلا دیتا سا تہہ اوسکی لیی دیتا تو اوسکو اور اپنی تئین عذاب دوزخ سنی چہٹاتا اگرچہ تہوڑا عذاب ہوتا پس کہیگا وہ دوزخی ہان پس فرماویگا حق سبحانہ چاہا تہا مینی تجہسی اور حکم کیا

تہامینی تجکو ایک چیز آسان تر اور کمتر کا اس فدیہ دینی سی حالانکہ تو پشت آدم مین تہا اور وہ چیز یہہی کہ شریک نکر تو ساتہہ میری کسی چیز کو ف ع کہا مظہر ہی کہ ارادہ یہان بمعنی امر کی ہی اور فرق درمیان امر اور ارادہ کی یہہی کہ جو کچہہ جاری ہوتا ہی عالم مین بلاشبہہ ہوتا ہی اوسکی ارادہ اور مشیت سی اور امر کبہی ہوتا ہی مخالف ارادہ اور مشیت اوسکی اور طیبی نی کہا ظاہر تر یہہی کہ حمل کیا جاوی ارادہ یہان میثاق کی لینی پر جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی واذا خذ ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم الخ بقرینہ قول اللہ تعالی کی وانت فی صلب آدم اور حمل کیا جاوی ابا یہان نقض عہد پر ت پس توڑا تو نی عہد اور فرمان برداری نکی میری امر و نہی کی اور باز نرہا تو مگر کہ شریک ہی کیا میرا یعنی بتون وغیرہ کو پس یہہ نہین قبول کرونگا اگرچہ لاوی ساری چیزین زمین کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْہُمْ مَنْ تَاْخُذُہُ النَّارُ اِلٰی کَعْبَیْہِ وَمِنْہُمْ مَنْ تَاْخُذُہُ النَّارُ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ وَمِنْہُمْ مَنْ تَاْخُذُہُ النَّارُ اِلٰی حُجْزَتِہٖ وَمِنْہُمْ مَنْ تَاْخُذُہُ النَّارُ اِلٰی تَرْقُوَتِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بعضی دوزخیون مین سی وہ ہونگی کہ پکڑی گی اونکو آگ دونون ٹخنون تک اور بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ پکڑی گی اونکو آگ دونون زانوؤن تک اور بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ پکڑی گی اونکو آگ کمر تک اور بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ پکڑیگی اونکو آگ چیز گردن تک ف ع احادیث مین بیان ہی تفاوت عذابون کا ضعف وشدت مین ت نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ مَنْکِبَیِ الْکَافِرِ فِی النَّارِ مَسِیْرَةُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ لِلرَّاکِبِ الْمُسْرِعِ وَفِیْ رِوَایَةٍ ضِرْسُ الْکَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِہٖ مَسِیْرَةُ ثَلٰثٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی درمیان دونون مونڈہون کافر کی دوزخ مین مسافت سیر تین دن کی ہوگی واسطی سوار تیز رو کی ف ع اور روایت مین آیا ہی کہ متکبرین حشر کیے جاوینگی روز قیامت کی مانند چیونٹیونکی بیچ صورتون مردونکی پہر اونکی جاوینگی طرف قید خانہ کی جہنم مین انتہی ظاہر بیچ تطبیق ان دونون حدیثونکی یہہی کہ مراد متکبرین سی گنہگار مومنین ہین اور ظاہر یہہی کہ موقف مین مانند چیونٹیونکی ہونگی کہ روندی جاوینگی اوسمین پہر بڑی ہوجاوینگی اوسمین بدن اونکا اور داخل ہونگی دوزخ مین اور وہان ایسی ہونگی ت اور ایک روایت مین ہی کہ دانت کافر کی مانند کوہ احد کی ہونگی اور مٹاپا اوسکی جلد کا مقدار مسافت سیر تین شب کی ہوگا یہہ پہلا واسطی زیادتی عذاب کی ہوگا نقل کی یہہ مسلم نی وَذَکَرَ حَدِیْثَ اَبِیْ ہُرَیْرَةَ اِشْتَکَتِ النَّارُ اِلٰی رَبِّہَا فِیْ بَابِ تَعْجِیْلِ الصَّلٰوةِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ اول اوسکی یہہی اشکت النار الی ربہا بیچ باب تعجیل الصلوٰۃ کی اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسرے عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُوْقِدَ عَلَی النَّارِ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی احْمَرَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَیْہَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی ابْیَضَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَیْہَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی اسْوَدَّتْ فَہِیَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی ابی ہریرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جلائی گئی آگ دوزخ کی ہزار برس یہانتک کہ سرخ ہوئی پہر جلائی گئی ہزار برس یہانتک کہ سفید ہوئی ف ع آگ جب بہت تیز وصاف ہوتی ہی تو سفید ہوجاتی ہی اسلیی کہ سرخی اوسکی آمیزش دہوین سی ہوتی ہی ت پہر جلائی گئی ہزار برس یہانتک کہ سیاہ ہوئی پہر آگ دوزخ کی سیاہ تاریک ہی کہ اصلا روشنی نہین رکہتی ف ع یہہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ دوزخ پیدا کی گئی ہی جیسیکہ مذہب ہی اہل سنت کا بخلاف معتزلہ کی کہ ایک جماعت ہی اہل بدعت سی اور موید ہی ہمارا قول اللہ تعالی کا اعدت للکافرین ساتہہ صیغہ ماضی کے ت نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضِرْسُ الْکَافِرِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِثْلُ اُحُدٍ وَفَخِذُہٗ مِثْلُ الْبَیْضَاءِ وَمَقْعَدُہٗ مِنَ النَّارِ مَسِیْرَةُ

اثلاث مثل الربذۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابو سی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دانت کافر کی روز قیامت
کی مانند احد کی ہونگی اور ران اوسکی مانند بیضاء کی کہ نام ہی ایک پہاڑ کا اور جگہ بیٹھنی اوسکیکی دوزخمین مقدار تین دن کی مانند ربذہ
کی ف ع ربذہ ایک گانون ہی مدینہ کی گا تو دون مین سی کہ مدینہ سی تین دن کی راہ ہی پس مثل الربذہ سی مراد یہہ ہی مثل بعد ربذہ کی ہیگی
ت نقل کی یہہ ترمذی نی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان غلظ جلد الکافر اثنان واربعون ذراعا
وان ضرسہ مثل احد وان مجلسہ من جہنم ما بین مکۃ والمدینۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق موٹا پا جلد کافر کا بیالیس ہاتھہ ہوگا ف ع لفظ جامع کی یون ہیگا
اثنان واربعون ذراعا بذراع الجبارت اور تحقیق دانت اوسکی مانند کوہ احد کی ہونگی اور تحقیق جگہ بیٹھنی اوسکیکی دوزخمین مقدار اوس
مسافت کی ہی کہ درمیان مکہ اور مدینہ کی ہی یعنی دس بارہ دن کی ف کہا ابن حجر نی اختلاف ان مقدارونکا بحسب اختلاف تعذیب کفار
کی ہی دوزخمین یعنی جسکو عذاب زیادہ ہوگا اوسکی لمبی جگہ بیٹھنی کی بہی زیادہ ہوگی اور جسکو کم ہوگا اوسکی جگہ بہی کم ہوگی اور اسیطرح جلد وغیرہ
کی مقدار کو سمجھنا چاہیئی واللہ اعلم ت نقل کی یہہ ترمذی نی وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الکافر
لیسحب لسانہ الفرسخ والفرسخین یتوطأہ الناس رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث غریب
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق کافر البتہ کھینچیگا زبان اپنی تین کوس اور چہہ کوس روندین گی
اوسکو لوگ یعنی قدموسی اور چلین گی اوسپر نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی وعن ابی سعید
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصعود جبل من نار یتصعد فیہ سبعین خریفا ویہوی فیہ کذلک
فیہ ابدا رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی سعید سی اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا صعود کہ قرآن مجید مین واقع ہی
سازیہ صعودا ایک پہاڑ ہی اگ سی چڑہا جاویگا اوسپر کافر ستر برس اور گرایا جاویگا اوسی ایسی ہی یعنی ستر برس دوزخ مین ہمیشہ یعنی ہمیشہ
چڑہنی اور اوترنی مین رہیگا نقل کی یہہ ترمذی نی وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ قال فی قولہ کالمہل ای کعکر الزیت
فاذا قرب الی وجہہ سقطت فروۃ وجہہ فیہ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی سعید سی
اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا حضرت نی بیچ قول اللہ تعالی کی ان شجرۃ الزقوم طعام الاثیم کالمہل یعنی فی البطون یعنی درخت
زقوم کا خوراک گنہگارونکی ہی مانند مہل کی جوش ماریگا پیٹون مین پس آنحضرت نی بیچ معنی مہل کی فرمایا مانند تل چہٹ زیت کی پس جب نزدیک
کیا جاویگا مہل طرف موںہہ اوسکی دوزخی کی تو گر پڑیگا پوست موںہہ اوسکیکا اوسمین یعنی ماری گرمی کی نقل کی یہہ ترمذی نی وعن ابی ہریرۃ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الحمیم لیصب علی رؤسہم فینفذ الحمیم حتی یخلص الی جوفہ فیسلت
ما فی جوفہ حتی یمرق من قدمیہ وہو الصہر ثم یعاد کما کان رواہ
الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق گرم پانی البتہ ڈالا جاویگا دوزخیونکی
سرون پر پس پہنچیگا پانی گرم یہانتک کہ پہنچیگا دوزخی کی پیٹ کاٹ پس ڈالیگا اوسچیزکو کہ اوسکی پیٹ مین ہے یعنی انتڑیان وغیرہ یہانتک کہ نکل جاویگا اوسکی دونون قدمونسے
اور یہہ ہے صہر ساتھہ زیر صاد مہملہ کی اور جزم ہ کی یعنی گلنی کی کہ مذکور ہی بیچ قول اللہ تعالی کی یصب من فوق رؤسہم الحمیم یصہر بہ ما فی
بطونہم والجلود یعنی ڈالا جاویگا اونکی سر دنپر گرم پانی گلائی جاویگی وہ چیز کہ اونکی پیٹونمین ہی اور گلائی جاویگی پوست اونکی یعنی تاثیر

کہ یکایک گرم پانی زیادتی حرارت سی اونکی ظاہر و باطن مین ت سا پہرا وسیطرح کیا جاویگا جیساکہ تہا ف ح یعنی بحال خود آجاویگا پوست اوتنیز اور ڈالا جاویگا گرم پانی اور پہنچیگا پیٹ مین اور گلایا جاویگا جو کچہہ کہ پیٹ مین ہی جیسکہ قران مجید مین فرمایا بدلنا ہم جلودا غیرہا ت نقل کی یہہ ترمذی نی وعن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ یسقی من ماء صدید یتجرعہ قال یقرب الی فیہ فیکرہہ فاذا ادنی منہ شوی وجہہ ووقعت فروۃ راسہ فاذا شربہ قطع امعاءہ حتی یخرج من دبرہ یقول اللہ تعالی وسقوا ماء حمیما فقطع امعاءہم ویقول وان یستغیثوا یغاثوا بماء کالمہل یشوی الوجوہ بئس الشراب رواہ الترمذی

اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ تفسیر قول حق تعالی کی پلایا جاویگا دوزخی کہ ذکر اوسکا اوپر ہوا پانی سی کہ زرد آب دوزخیونکا ہوگا درحالیکہ پیوینگی اوسکو گہونٹ گہونٹ یعنی بتکلف بسبب حرارت وتلخی اوسکیکی فرمایا آنحضرت نی نزدیک لایا جاویگا زرد آب طرف مونہہ اوسکیکی پس ناخوش جانیگا اوسکو پس جب پلایا جاویگا اوسکی دہانہ سی بہون ڈالیگا اوسکی مونہہ کو اور گر پڑیگا پوست سر اوسکیکا پس جیوقت کہ پیویگا اوسکو ٹکڑی ٹکڑی کریگا اوسکی آنتونکو یہانتک کہ نکلیا ویگا اوسکی دبرسی پس فرماتا ہی اللہ تعالی اور پلایا جاوینگی دوزخی گرم پانی پس بکڑی ٹکڑی کرڈالیگا اونکی آنتونکو اور فرماتا ہی اللہ تعالی یعنی اور جگہہ اور اگر فریاد کرینگی وہ پیاس کی فریاد رسی کیجاوینگی ساتہہ پانی کی کہ مانند تیل کی تلچہٹ کی ہوگا یا مانند پگلی ہوئی تانبی کی یا زرد آب کی بہون ڈالیگا مونہونکو بری بینی کی چیز ہی وہ پانی ت نقل کی یہہ ترمذی نی وعن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لسرادق النار اربعۃ جدر کثف کل جدار مسیرۃ اربعین سنۃ رواہ الترمذی

اور روایت ہی ابی سعید خدری اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا اوسنی احاطہ دوزخ کی چار دیوارین ہونگی مٹا پاہر دیوار کا مسافت سیر چالیس برس کا ہوگا نقل کی یہہ ترمذی نی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان دلوا من غساق یہراق فی الدنیا لانتن اہل الدنیا رواہ الترمذی

اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر تحقیق ایک ڈول زرد آب سی کہ دوزخیونکی زخمونسی بہیگا ڈالا جاوی دنیا مین تو البتہ سڑجاویں اہل دنیا نقل کی یہہ ترمذی نی وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرا ہذہ الآیۃ اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان قطرۃ من الزقوم قطرت فی دار الدنیا لافسدت علی اہل الارض معائشہم فکیف بمن یکون طعامہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی یہہ آیۃ کہ ڈرو خدا سی حق ڈرنی اوسکیکا یعنی جیساکہ لایق ہی ف ح یعنی واجبات بجالاؤ اور پرہیز کرو سیئات سی اور ابن مسعود نی یہہ تفسیر کی ہی ساتہہ قول اپنی کی ہوا ان لیطلع فلا یعصی ویشکر فلا یکفر دیا کر فلا ینسی اور روایت کیا ہی اسکو حاکم نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اور اسیطرح ابن مردویہ نی اور ابن ابی حاتم نی اور تصحیح کیا ہی اسکو محدثون نی پس یہہ یا تو تفسیر ہی کمال تقوی کی پس اسمین تو کچہہ اشکال ہی ہی نہین اور یا تفسیر ہی اصل تقوی کی پس ہوگی یہہ آیۃ منسوخ ساتہہ قول اللہ تعالی کی فاتقوا اللہ ما استطعتم جیساکہ ذکر کیا ہی اسکو بعضی مفسرون نی ت اور زمر تم مگر حالت اسلام مین ف ح یعنی مسلمان رہو مرتے دم تک اور چونکہ تقوی سبب سلامتی کا ہی عذاب دوزخ سی اور ترک اوسکا سبب گرفتاری عذاب کا ذکر کی آنحضرت

نی اس تقریب سی بعضی عذاب دوزخکی اور ذکر کیا اوسکو راوی نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر تحقیق ایک قطرہ درخت سہنڈ کیسی ٹکی پیچ گہر دنیا کی تو البتہ تباہ کردی دنیا والون پر او نکی اسباب زندگانی کو پس کیسا حال ہوگا اوسکا کہ ہو سہنڈ خوراک اوسکی ت نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہی وعن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ویہم فیہا کالحون قال تشویہ النار فتقلص شفتہ العلیا حتی تبلغ وسط راسہ ویسترخی شفتہ السفلی حتی تضرب سرتہ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی سعید سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا دوزخی دوزخ مین تیوری چڑہی اور دانت کہلی ہونگی ق ع اخیر معنی کالحون کی مناسب ہین تفسیر الخضرت کی جیسیکہ بیان کیا اوسکو راوی نی ساتھہ قول اپنی کی ت کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور بہون دگی کافر کی موہنہ کو آگ دوزخ کی پس سمٹ جاویگا اور اوپر کو اوٹہہ جاویگا ہونٹ اوپر کا اوسکا یہانتک کہ پہونچیگا درمیان سر اوسکی تک اور لٹک یاویگا ہونٹ نیچیکا اوسکا یہانتک کہ پہونچیگا اوسکی ناف تک نقل کی یہہ ترمذی نی وعن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ایہا الناس ابکوا فان لم تستطیعوا فتباکوا فان اہل النار یبکون فی النار حتی تسیل دموعہم فی وجوہہم کانہا جداول حتی ینقطع الدموع فتسیل الدماء فتقرح العیون فلو ان سفنا ارخیت فیہا لجرت رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی انس سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ای لوگون رو یعنی خوف خدا سی پس اگر نہ قدرت رکہو تم رونی حقیقی کی یعنی اسلیی کہ نہین ہی امر اختیاری تو تکلف کرو رونی مین اور تصور اوس احوال کا کرو کہ رونا لاوی اور رقت بخشی پس تحقیق دوزخی یعنی کفار اور احتمال ہی کہ عام ہو فجار کو رو وین گی دوزخ مین یہانتک کہ آنسون اونکی بہینگی خون ہوکر کہ گویا دہ آنسو نالیان ہونگی یہانتک کہ بہہ چلینگے آنسو پس بہینگی خون پس زخمی ہوجاوینگی انکھین یا زخمی کردینگی خون آنکہونکو پس اگر کشتیان جاری کیجاویں اونکی آنسوون مین تو البتہ جاری ہو نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ مین یعنی ساتھہ اسناد اپنی کی وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلقی علی اہل النار الجوع فیعدل ما ہم فیہ من العذاب فیستغیثون فیغاثون بطعام من ضریع لا یسمن ولا یغنی من جوع فیستغیثون بالطعام فیغاثون بطعام ذی غصۃ فیذکرون انہم کانوا یجیزون الغصص فی الدنیا بالشراب فیستغیثون بالشراب فیرفع الیہم الحمیم بکلالیب الحدید فاذا دنت من وجوہہم شوت وجوہہم فاذا دخلت بطونہم قطعت ما فی بطونہم فیقولون ادعوا خزنۃ جہنم فیقولون الم تکن تاتیکم رسلکم بالبینات قالوا بلی قالوا فادعوا وما دعاء الکافرین الا فی ضلل قال فیقولون ادعوا مالکا فیقولون یا مالک لیقض علینا ربک قال فیجیبہم انکم ماکثون قال الاعمش نبئت ان بین دعائہم واجابۃ مالک ایاہم الف عام قال فیقولون ادعوا ربکم فلا احد خیر من ربکم فیقولون ربنا غلبت علینا شقوتنا وکنا قوما ضالین ربنا اخرجنا منہا فان عدنا فانا ظالمون قال فیجیبہم اخسئوا فیہا ولا تکلمون قال فعند ذلک ییئسوا من کل خیر وعند ذلک یاخذون فی الزفیر والحسرۃ والویل قال عبد اللہ بن عبد الرحمن والناس لا یرفعون ہذا الحدیث رواہ الترمذی

اور روایت ہی ابو درداسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ڈالی جاویگی یعنی مسلط ہوگی دوزخیون پر بھوک شدید پس برابر ہوگا عذاب بھوک کا اوسحالت کی کہ کافر اوسمین ہونگی کہ عذاب دوزخ ہی ف ع ح یعنی الم بھوک کا مانند الم تمام عذابون اونکیی ہوگا اس سی معلوم ہوا کہ آگ بھوک کی آگ دوزخ کی برابر ہی ترجمہ پس فریاد کرینگی الم بھوک سی پس فریاد رسی کیی جاوینگی ساتھہ کہانی کی ضریع ف ع ضریع نام ایک گھانس خاردار کا ہی کہ حجاز مین ہوتی ہی تہین پاس آتا اوسکی کوئی جانور بسبب خبث اوسکیی اور اگر کہا بھی جاتا ہی تو مرجاتا ہی اور مراد یہان کانٹیی ہین آگ کی کہ ایلوی سی زیادہ تلخ ہونگی اور مردار سی زیادہ بدبودار اور آگ سی زیادہ گرم ت نہ فربہ کریگا اور نہ بی پرواکریگا بھوک سے پھر دوبارہ فریاد کرینگی کہانیکی نیی یعنی بسبب نفع پانی کہانی پہلی کی پس فریاد رسی کیی جاوینگی ساتھہ کہانی کلوگیر کی ف ع یعنی جو کہ گلی مین جائیگا یہ نیچی اور تریکیگا اور نہ باہر نکل سکیگا یعنے وسم دغیرہ سے یا کانٹیی آگ کی اسمین اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی ان لدینا انکالا وجحیما وطعاما ذا غصۃ وعذابا الیما ت پس یاد آویگا اونکو کہ وہ بتحقیق اوتارتے تھے کہانی حلق مین اٹکی ہوئی ساتھہ پینی کی چیز کی پس فریاد کرینگی واسطے پینی کی اٹک چیز کی یعنی اون کہانون کی اوتارنی کی لیی پس اوٹہایا جاویگا طرف اونکی اور دیا جاویگا گرم پانی ساتھہ زنبورون کی یعنی جس پانی سو نعین گرم پانے ہونگے وہ زنبورون سے اوٹہا کر دیی جاوینگی یعنی ملایکہ کی ہاتھہ یا دست قدرت سی بلا واسطہ پس جب نزدیک ہونگی پاس گرم پانی کی اونکی موہنون سے ہون ڈالین گی اونکی موہنون کو پس جب داخل ہونگی یعنی اقسام اوسچیز کی کہ اون ظروف مین ہوگی قسم پیپ اور زرداب وغیرہ سی اونکی پیٹون مین نکرسی نکرسی کر ڈالین گی اوسچیز کو کہ اون کی پیٹون مین ہوگی یعنی آنتین وغیرہ پس کہینگی دوزخی دعا کرو اپنی نگہبانون دوزخ کی اللہ تعالی سی کہ بسبب کرے ہمسے عذاب ایک دن پس کہینگی نگہبان دوزخ کی کہ آیا نہین آئی تہی تمہاری پاس رسول ساتھہ معجزون اور دلیلون واضح کی کہین گی دوزخی کہ ہان آئی تہی ولیکن ہم گمراہ ہوئی اور ایمان نہ لائی کہینگے نگہبان دوزخ کی کہ پس دعا کرو تم یعنی جو کچھہ چاہو تم نہین شفاعت کرنی کافرون کی اور نہین ہوگی دعا کافرون کی مگر بیچ زیان کاری اور بیفائدہ گی کی ف ع یعنی اسلیی کہ نہین نفع دیگی دعا اونکو اوسوقت نہ اونکی دعا رد اور کسیکی اور یہہ نہین دلالت کرتا ہی اسپر کہ نہین قبول کیجاتی دعا کافرون کی دنیا مین جسیکہ سمجھا ہی اس سے بعضے علمارنی حال آنکہ قبول کی گئی دعا شیطان کی مہلت چاہتی مین واللہ اعلم ت فرمایا آنحضرتؐ نی پس کہینگی دوزخی آپسمین کہ پکارو مالک کو ف ع کہ نام داروغہ دوزخ کا ہی یعنی جب یاوس ہونگی دوزخی دعا کرنی اور شفاعت کرنی نگہبانون دوزخ کیسی اونکی لیی تو یقین کرینگی کہ اب ہمکو خلاصی نہین ہی اللہ کے عذاب سے خبر موت ہی طلب کرو یا یعنی یہہ ہین کہ ملایکہ اونسی کہینگی کہ پکارو مالک کو بہر نوع ت پس کہینگی دوزخی ای مالک عار کر اپنی رب سے تا حکم کری ہمارے مر نیکا رب تیرا یعنی تا کہ ارام پاوین ہم فرمایا آنحضرتؐ نی پس جواب دیگا اونکو مالک یعنی اپنی طرف سے یا اپنی رب کے طرف سے کہ تم ہمیشہ ہمین رہوگی کہا عمش نی کہ ایک راوی نی اسحدیث کا ہی خبر دیا گیا ہو نہین یعنی بعضی صحابہ سے موقوفا یا مرفوعا یہہ کہ درمیان پکارنی اونکیی مالک کو اور جواب دینی مالک کی اونکو ہزار برس ہونگی یعنی اس مدت تک یہ انتظار جواب کے عذاب باقی رہین گی فرمایا آنحضرتؐ نی پس کہینگے یعنی دوزخی آپسمین کہ پکارو اپنی پروردگار کو اور چاہو اوس سی نجات اسلیے کہ نہین ہی کوئی بہتر تمہاری لیی تمہاری پروردگار سی یعنی رحمت وقدرت ومغفرت مین پس کہینگی ای پروردگار ہماری غالب ہوئی ہمپر بدبختی ہماری ف ع لفظ شقوۃ زبر شین اور جزم قاف سی اور ایک قرارۃ مین شقاوۃ زبر سے ہے اور یہہ دونون لغت آئی ہین بمعنے ضد سعادت کی اور معنی یہہ کہ سبقت لیگئی ہمپر کتاب ہمارے منی کہ مقدر رہی ساتھہ خاتمہ بد کے ترجمہ اور تہی ہم قوم گمراہ یعنی راہ توحید سی ای پروردگار ہمارے نکال ہمکو آگ سی پس اگر پھر یہہ ہین ہم طرف کفر کے تو ظلم کرنی والی ہون اپنی نفس پر ف ع اور یہہ سب جھوٹ ہی کہینگے اسلیی کہ اللہ تعالی نی فرمایا

ولورد واہلہا دولہا نہوا عنہ وانہم لکاذبون ت پہر فرمایا آنحضرت نی پس جواب دیگا پروردگار اونکو دور ہوؤ اور پہر جاؤ دوزخ مین ذلیل وخوار ہوکر
کتون کی اور نہ کلام کرو مجہسی یعنی دفع عذاب مین کہ وہ ہرگز دور نہین ہونیکا فرمایا آنحضرت نی پس نزدیک اسکی ناامید ہونگی ہر بہلائی اسی ف ح
دوزخکی نکالیا اونکو پکارا انچہہ سود مند نہوا مالک سی چاہا کہ ماری اونکو پروردگار تعالی فائدہ نہ دیا درگاہ حق مین عاجزی وزاری کی قبول نہین کی
اور نہان جانین اور کسکی سامنی فریاد کرین ت اور نزدیک اسکی شروع کرینگی نالہ وفریاد مین اور حسرۃ نہانی مین اور آہ واویلا کرنی مین ف ح
زفیر اول آواز گدہی کی جیسیکہ شہیق آخر آواز اوسکی فرمایا اللہ تعالی نی لہم فیہا زفیر وشہیق ت کہا عبداللہ بن عبدالرحمن نی کہ ایک راوی اس حدیث
کا ہی اور لوگ رفع نہین کرتی ہین اس حدیث کو ف ح یعنی حضرت تک نہین پہونچاتی ہین بلکہ کہتی ہین کہ یہہ موقوف ہین ابودرداء پر یعنی اونکا قول
ہی لیکن یہہ حدیث حکم مرفوع مین ہی خواہ حضرت تک پہونچاوین یا نہ پہونچاوین اسلیکی یہہ خبرین قیامت کی سو گفتگوئی دوزخیونکی بغیر سنی کی حضرت سی کوئی
اپنی طرف سی نہین کہہ سکتا ت نقل کی یہہ حدیث ترمذی نی یعنی مرفوع جیسیکہ معلوم ہوتا ہی ابتداء حدیث سی وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ أَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ فَمَا زَالَ يَقُولُهَا حَتَّى
لَوْ كَانَ فِي مَقَامِي هٰذَا سَمِعَهُ أَهْلُ السُّوقِ وَحَتَّى سَقَطَتْ خَمِيصَةٌ كَانَتْ عَلَيْهِ عِنْدَ
رِجْلَيْهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی ڈرایا مینی تمکو آگ دوزخ سی ڈرایا
مینی تمکو آگ دوزخ سی ف ح یعنی خبردی مینی تمکو اوسکی ہونیکی اور اوسکی شدت کی اور ڈرایا مینی تمکو اوسکی طرح بطرح کی عذابونسی کہ تا بحدیکہ
یہانتک کہ کہا مینی اتقوا النار واتقوا النار بیشک تمرت ت پس متصل وکمر کہتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کلمہ مذکورہ کو اور بلند آواز سی کہتی تہی اوسکو اور
ہلتی جاتی تہی یہانتک کہ اگر ہوتی آنحضرت اس جگہ مین کہ مین ہون تو سنتی آواز اونکی بازار والی یعنی بسبب نہایت بلند کرنی آواز کی اور یہانتک
کہ گر پڑی کملی کالی خط دار کہ تہی حضرت کی کندہو پر حضرت کی پانونکی پاس یعنی بسبب ہلنیکی جذبہ الہیہ سی نقل کی یہہ دارمی نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ رَصَاصَةً مِثْلَ هٰذِهِ وَأَشَارَ مِثْلَ الْجُمْجُمَةِ
أُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَهِيَ مَسِيرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ لَبَلَغَتِ الْأَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ
وَلَوْ أَنَّهَا أُرْسِلَتْ مِنْ رَأْسِ السِّلْسِلَةِ لَسَارَتْ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ
قَبْلَ أَنْ تَبْلُغَ أَصْلَهَا أَوْ قَعْرَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو بن عاص کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی اگر ٹکڑا شیشی کا مانند اوسکی یعنی اشارہ کیا طرف ایک چیز محسوس معین کی جیسیکہ اشارہ کیا طرف اوسکی راوی نی ساتہہ قول اپنی کی
اور اشارہ کیا آنحضرت نی واسطی بیان کرنی اشارہ بندہ کی طرف مانند کہوپری سر کی ف ح یعنی اگر شیشہ گول مقدار کہوپری کی کہ وزنی اور
گران ہی اور گول اور یہہ دونون صفتین سبب سرعت حرکت اور نہایت جلد گرنیکی ہین ت چہوڑا جاوی اور ڈالا جاوی آسمان سی طرف
زمین کی حال آنکہ مسافت درمیان آسمان وزمین کی مسافت سیر پانسو برس کی ہی البتہ پہونچی وہ شیشہ زمین کو پہلی رات کی یعنی تہوڑی سی
مدت مین اور اگر وہ شیشہ چہوڑا جاوی ستر زنجیر سی تو البتہ چالیس برس کے رات دن پہلی اسکی کہ پہونچی زنجیر کی جڑ کو یعنی اوسکی انتہا کو یا فرمایا
پہونچی اوسکی تہا کو ف ح یہہ شک راوی ہی کہ لفظ اصلہا فرمایا یا قعرہا اور مراد زنجیر سی زنجیر دوزخیون کی بانڈلینی کی ہی کہ جو مذکور ہی کلام
الہی مین ثم فی سلسلۃ ذرعہا سبعون ذراعا فاسلکوہ اور یہہ زنجیر کافر کی مقعد مین ڈالی جاویگی اور نتہنی مین سی نکالی جاوی گی اور اس حدیث پر یہہ
اشکال لازم آتا ہی کہ جب ستر گز کی ہوئی تو بقدر مسافت اوسمین کہان سی ہوئی جواب اسکا یہہ ہی کہ مراد ستر گز سی عدد مخصوص نہین ہی بلکہ

کثرت و مبالغہ ہی مگر یہہ کہ کہا جاوی کہ اوس جہان کی گرز کو اس جہان کی گز پر قیاس نہ کرنا چاہیی جیسیکہ آیا ہی کہ قیراط مثل احد کے ہی اور کہا نوف بکالی نی کہ ہرگز سترد و ہتو نگا ہوگا اور ہر دو بہتا بعید تر ہوگا اوس مسافت سی کہ درمیان تیری اور درمیان مکہ کی ہی اور تہی نوف بکالی حبر کوفہ کہین اور حسن بصری نی کہا کہ اللہ ہی جانتا ہی کہ وہ کونسا گز ہیوگا اور حاصل حدیث کا یہہ ہوا کہ اگر گولہ شیشہ کا آسمان پر سی چہوڑا جاوی تو باوجود بعد مسافت پانسو برس کی تہوڑی سی دیر مین زمین پر پہونچ جاوی بسبب اسکی کہ گول ہماری چیز اوپر سی نیچی کو بہت جلدی گرتی ہی اور وہ زنجیر اتنی بڑی ہوگی کہ اگر گولہ شیشہ کا باوجود اس صفت سرعت کی زنجیر کی اس سر پر سی چہوڑا جاوی تو دوسری سری تک چالیس برس مین بہی نہ پہونچی اللہ اکبر دیکہا چاہیی کیا کچہہ دراز گی ہوگی اوسکی عیاذا باللہ منہ نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِیْ جَہَنَّمَ لَوَادِیًا یُقَالُ لَہٗ ہَبْہَبٌ یَسْکُنُہٗ کُلُّ جَبَّارٍ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی بردہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق دوزخ مین البتہ ایک نالہ ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو ہبہب رہیگا اوسمین ہر متکبر سرکش حق سی دور خلق پر شدید فائدہ ع لفظ ہبہب ساتہہ پیش ب دوسری کی ہی بغیر تنوین کی نسخہ جزری اور اکثر نسخون مین اور ہبہب یعنی تیز و شتاب کی ہی یہہ نام اوسکا اسلیی ہوا کہ گنہگارون کو اوس مین عذاب جلد ہوتا ہی اور اوسمین آگ کی شعلہ تیز اوہتی ہین اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَعْظُمُ اَہْلُ النَّارِ فِی النَّارِ حَتّٰی اِنَّ بَیْنَ شَحْمَۃِ اُذُنِ اَحَدِہِمْ اِلٰی عَاتِقِہٖ مَسِیْرَۃُ سَبْعِمِائَۃِ عَامٍ وَاِنَّ غِلَظَ جِلْدِہٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا وَاِنَّ ضِرْسَہٗ مِثْلُ اُحُدٍ روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بڑی بدن ہوجائین گی دوزخیونکی دوزخ مین یعنی تا کہ عذاب زیادہ ہو یہانتک کہ تحقیق درمیان لوکان ایک اونکیکی اوسکی کندہی تک مسافت سیر سات سو برس کی راہ ہوگی اور تحقیق مٹاپا اوسکی جلد کا ستر گز کا ہوگا اور تحقیق دانت اوسکی مانند کوہ احد کی ہون گی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی النَّارِ حَیَّاتٍ کَاَمْثَالِ الْبُخْتِ تَلْسَعُ اِحْدٰہُنَّ اللَّسْعَۃَ فَیَجِدُ حُمُوْتَہَا اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا وَاِنَّ فِی النَّارِ عَقَارِبَ کَاَمْثَالِ الْبِغَالِ الْمُؤْکَفَۃِ تَلْسَعُ اِحْدٰہُنَّ اللَّسْعَۃَ فَیَجِدُ حُمُوْتَہَا اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا رَوَاہُمَا اَحْمَدُ اور روایت ہی عبد اللہ بن حارث بن جزء سی کہ کہا اوسنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق دوزخ مین سانپ ہین مانند بختی اونٹون کی کہ بہت بڑی ہوتی ہین کاٹیگا ایک سانپ اونمین سی ایک بار کاٹنا پس پاویگا دوزخی سختی درد اور اثر زہر اوسکیکا چالیس برس اور تحقیق دوزخ مین بچہو ہین مانند خچرون پالان بندہون کی کاٹیگا ایک اونکا کاٹنا پس پاویگا الم اور اثر زہر اوسکیکا چالیس برس نقل کین یہہ دونون حدیثین احمد نی وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ثَوْرَانِ مُکَوَّرَانِ فِی النَّارِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَقَالَ الْحَسَنُ وَمَا ذَنْبُہُمَا فَقَالَ اُحَدِّثُکَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَکَتَ الْحَسَنُ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہی حسن بصری سی کہ کہا حدیث کی ہمسی ابوہریرہ نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آفتاب اور چاند دو مکڑی پیر کے ہونگی لپیٹی گیی اور ڈالی گیی آگ دوزخ مین روز قیامت کی پس کہا حسن بصری نی اور کیا ہی گناہ آفتاب و چاند کا پس کہا ابوہریرہ نی کہ خبر دیتا ہون مین تجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فائدہ ع یعنے تو نص جلی کی مقابل قیاس کو کرتا ہی اور گردانتا ہی موجب دخول دوزخ کا عمل کو پس اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی کذا قال الطیبی اور ظاہر یہہ ہی کہ حسن بصری نی پوچہا

کر حکمت انکی داخل کرنیکی بیان کر واور ابوہریرہ نی جواب مین کہا کہ یعنی حدیث جو حضرت سے سنی تھی تجسی نقل کر دے اسی زیادہ مجکو علم نہین بعضی علماء نے لکھا ہی کہ سب اونکی دُالی جانیکا دوزخ مین یہہ ہے نا دوزخیونکو اونکی گرمی سی عذاب باد دہوا اسلیی کہ وارد ہوا ہی ابن عمر سی بروایت دیلمی کے مسند فردوس مین مرفوعاً کہ آفتاب اور چاند کی مونہہ عرش کی طرف ہین اور پشت دنیا کی طرف پس اسی معلوم ہوا کہ اگر مونہہ اونکی دنیا کی طرف ہوتی تو اہل دنیا مین سی کوئی متحمل اونکی حرارت کا نہوتا اور بعضون نی کہا کہ اسلیی دُالی جاوینگی کہ کافرونکو پوچھتی تھی اونکی جلانیکی لیئے ہین گے کہ دیکھو جنکو تم پوجتی تھی اونکا یہہ حال ہی ت بن سب سورہی حسن نقل کی بیہقی نی کتاب البعث والنشور مین وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اِلَّا شَقِیٌّ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنِ الشَّقِیُّ قَالَ مَنْ لَمْ يَعْمَلْ لِلّٰهِ بِطَاعَةٍ وَلَمْ يَتْرُكْ لَهُ بِمَعْصِيَةٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا دوزخ مین مگر بدبخت کہا گیا یعنی پوچھا گیا یا رسول اللہ اور کون ہی بدبخت فرمایا جو شخص کہ نکری خدا کے رضامندی کی لیی طاعت یعنی واجبہ ورنہ چھوڑی خدا کی نبی یعنی اور اوسکی ڈری گناہ ف ع بدبخت شامل ہی کافر اور فاجر کو نقل کے یہہ ابن ماجہ نی بَابُ خَلْقِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ باب ہے بیچ بیان پیدا کرنی جنت اور دوزخ کی ف ع یعنی اسمین حدیثین ایسی مذکور ہین کہ دلالت کرتی ہین اسپر کہ جنت اور دوزخ پیدا ہو چکی ہین اور اب موجود ہین جیسکہ مذہب اہل سنت کا ہی برخلاف اسکی کہ بعضی معتزلہ کہتی ہین کہ جنت و دوزخ ہنوز پیدا نہین ہوئی ہین روز قیامت کی پیدا ہونگی اور اسمین بیان ہی اسکا کہ کتنے لیے جنت اور دوزخ پیدا ہوئی ہین اور ذکر ہی بعضی اوصاف اونکیا اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ اُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِيْنَ وَالْمُتَجَبِّرِيْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَا لِیْ لَا يَدْخُلُنِیْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَغِرَّتُهُمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْجَنَّةِ اِنَّمَا اَنْتِ رَحْمَتِیْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ وَقَالَ لِلنَّارِ اِنَّمَا اَنْتِ عَذَابِیْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ حَتّٰى يَضَعَ اللّٰهُ رِجْلَهُ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ فَلَا يَظْلِمُ اللّٰهُ مِنْ خَلْقِهٖ اَحَدًا وَاَمَّا الْجَنَّةُ فَاِنَّ اللّٰهَ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جھگڑا ہین اسمین جنت اور دوزخ ف جیسے ایک طرحکا اظہار شکایت کا کیا اپنی حال سی کہ کیون ایسا ہوا اور اسلیی جواب دیا اللہ تعالی نی کہ یہہ مقتضای مشیت اور اختیار میرا کہا ہی ایک کو محل اور مظہر لطف و رحمت کا کیا مینی اور دوسرے کو محل و مکان قہر و غضب کا ت پس کہا دوزخ نی کہ اختیار کی گئی ہین واسطے متکبرون اور گردن کشون کے کہا بہشت نی پس کیا ہوا مجکو کہ نہین داخل ہونگی مجمین مگر ضعیف لوگ مین سی یعنی بدمین اور مالمین حقیر اور گم نام و کم اعتبار اور بوجہ کے نظر و نسی گری ہوئے ف ع جو یعنی اکثر لوگون کے نزدیک ایسی ہین جیسکہ فرمایا اللہ تعالی نی ولکن اکثرہم لا یعلمون اور اللہ کے نزدیک بڑی قدر والے ہین اور ایسے ہونگے نزدیک کے جو پہچانتی ہین اونکو قسم علماء و صلحاء کی اور مراد حصری اغلب ہے یعنی اکثر اور اغلب ایسے ہونگی والا انبیاء اور رسول اور بادشاہی اوسمین داخل ہونگی یا مراد رکہین ضعفا سی فروتنی کرنیوالی واسطے اللہ کے اور تواضع کرنیوالی واسطے خلق کی اور خوار رکہنی والی نفس کی اور گری ہوئی نظر اعتباری اپنی نزدیک ت اور نہین داخل ہونگی مجمین مگر بھولی فریب کہا جانی والی ف ع لفظ غرۃ غین کی زبر اور رکی تشدید سی یعنی عدم تجربہ اور وجود

غفلت کی یعنی ناتجربہ کار دنیا مین اور غافل امور دنیا سی شاغل ساتھہ مہم عقبی کی جیسیکہ وارد ہوا ہی حدیث مین اہل الجنۃ البلہ یعنی بہشتی نادان ہین یعنی امور دنیا مین بخلاف کفار کی کہ وہ ایسی ہین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی یعلمون ظاہرا من الحیوۃ الدنیا وہم عن الآخرۃ ہم غافلون ت فرمایا اللہ تعالی نی بہشت کو کہ نہین ہی تو مگر مظہر اور محل رحمت میری کی رحمت کرتا ہون مین ساتھہ تیری جسکو کہ چاہتا ہون مین اپنی بندونسی اور فرمایا اللہ تعالی نی آگ دوزخ کو کہ نہین ہی تو مگر سبب عذاب میری کی عذاب کرتا ہون مین ساتھہ تیرے جسکو کہ چاہتا ہون اپنی بندونمین سی ق ع حاصل یہہ کہ جنت اور دوزخ اور مومن اور کافر مظاہر ہین جمال وجلال کی اوپر وصف کمال کی اور نہین ظاہر ہوتی کسیکو وجہ تخصیص ہر ایک کی ساتھہ ہر ایک کی مقام فضل مین باوجود علم اس بات کی کہ ایک دن دونونمین سی قبیلۂ عدل سی ہی اور دوسری طریق فضل سی ولایسال عما یفعل وہم یسالون اور ہر ایک کی لی تم مین سی پری اوسکی ہی یعنی ہر ایک کو بھردونگا لوگونسی پس اب دوزخ پس نہین بھرنیکی ق ع فرماتا ہی اللہ تعالی یوم نقول لجہنم ہل امتلئت وتقول ہل من مزید یعنی پس طلب کری گی زیادتی اور نہین بھرنیکی دوزخیونسی کہ مقربین اوسکی لی ت یہانتک کہ رکہیگا اللہ تعالی اوسمین پانو اپنا کہیگی دوزخ بس بس بس ق ح ع اطلاق پانو کا حق سبحانہ پر متشابہات سی ہی جیسیکہ ید اور عین اور وجہ اور حکم متشابہات کا کہ قران اور حدیث مین آیا ہی ہمکو اعتقاد کری کہ جو کچھہ مراد ہی اوسی حق ہی اور درپی دریافت کیفیت اوسکیکی نہ پڑی مذہب سلم یہی ہی اور سلف نی یہی اختیار کیا ہی اور بعضی متاخرین ارباب تاویل کہتی ہین کہ مراد قدم سی قدم بعض مخلوقات اوسکیکا ہی اور بعضون نی اور اور کچھہ تاویل کی ہی ساتھہ اوسیکے کی کہ مناسب ذات اقدس کی ہی تاویم تشبیہ کا نہ دلاوی ت پس اوسوقت بھر جاویگی دوزخ اللہ تعالی کی قدرت سی اور جمع کیی جاوینگی بعضے اجزا اوسکی طرف بعض کی یعنی تنگ کی جاوی گے اور سمٹیاوی گی پس ظلم نہین کرنیکا اللہ تعالی اپنی مخلوق سی کسیکو ق ع کہ بی گناہ کیی دوزخ مین ڈالی اور ایک جماعت پیدا کری کہ دوزخکو اونسی بھری اور مراد ظلم سی ازروی صورت کی ہی والا اگر بیگناہ کو بہی داخل کری حقیقت مین ظلم نہوگا کیونکہ جو کوئی تصرف اپنی ملک مین کری ظلم نہین ہوتا لیکن اللہ تعالی صورت مین بہی ظلم نہین کریگا ت اور اسپر بہشت پس تحقیق اللہ تعالی پیدا کریگا اوسکی لی ایک خلق جدید ق ح کہ بی سابقہ عمل کی اونکو بہشت مین داخل کریگا فضل ورحمت اوسکی ہی کہ بی گناہ دوزخ مین نڈالی اور بی طاعت بہشت مین داخل کری ت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ جَہَنَّمُ یُلْقٰی فِیْہَا وَتَقُوْلُ ہَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ حَتّٰی یَضَعَ رَبُّ الْعِزَّۃِ فِیْہَا قَدَمَہٗ فَیَزْوِیْ بَعْضُہَا اِلَی بَعْضٍ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ بِعِزَّتِکَ وَکَرَمِکَ وَلَا یَزَالُ فِی الْجَنَّۃِ فَضْلٌ حَتّٰی یُنْشِیَٔ اللّٰہُ لَہَا خَلْقًا فَیُسْکِنُہُمْ فَضْلَ الْجَنَّۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی اوسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا ہمیشہ ہوگی دوزخ باین صفت کہ ڈالی جاوینگی اوسمین یعنی جن والنس اور کہیگی دوزخ آیا ہی کچھہ زیادتی یعنی بھرنیکی نہین اور بس نہین کرنیکی طلب زیادتی سی یہانتک کہ رکہیگا اللہ تعالی کہ صاحب عزت اور قہر اور غلبہ کا ہی اوسمین قدم اپنا پس سمٹیاوین گی بعضی اجزا اوسکی دوزخ کی طرف بعض کی اور تنگ ہوجائیگی پس کہیگی پس بس قسم تیری عزت کی اور تیری کرم کی کہ بھر گئی مین اور ہمیشہ رہیگی بہشت مین وسعت درزیادتی یعنی زیادہ مکان کی خالی ہونگی رہنی والونسی یہانتک کہ پیدا کریگا اللہ تعالی بہشت کی لی ایک خلق کو پس بساویگا اوس خلق کو بیچ وسعت اور زیادتی بہشت کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَذَکَرَ حَدِیْثَ اَنَسٍ حُفَّتِ الْجَنَّۃُ بِالْمَکَارِہِ فِیْ کِتَابِ الرِّقَاقِ اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اوسکی اول مین یہہ کلمہ

ہین حفت الجنۃ بالمکارہ کتاب الرقاق مین **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لما خلق اللہ الجنۃ قال لجبرئیل اذہب فانظر الیہا فذہب فنظر الیہا والی ما اعد اللہ لاہلہا فیہا ثم جاء فقال ای رب وعزتک لا یسمع بہا احد الا دخلہا ثم حفہا بالمکارہ ثم قال یا جبرئیل اذہب فانظر الیہا فذہب فنظر الیہا ثم جاء فقال ای رب وعزتک لقد خشیت ان لا یدخلہا احد قال فلما خلق اللہ النار قال اذہب فانظر الیہا ثم جاء فقال ای رب وعزتک لقد خشیت ان لا یدخلہا احد قال فلما خلق اللہ النار قال یا جبرئیل اذہب فانظر الیہا قال فذہب فنظر الیہا ثم جاء فقال ای رب وعزتک لا یسمع بہا احد فیدخلہا فحفہا بالشہوات ثم قال یا جبرئیل اذہب فانظر الیہا قال فذہب فنظر الیہا فقال ای رب وعزتک لقد خشیت ان لا یبقی احد الا دخلہا رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ جب پیدا کیا اللہ تعالی نی بہشت کو کہا جبرئیل کو کہ جا اور دیکھہ طرف بہشت کی کہ کیا اچہی اور لطیف پیدا کی ہی مینی وہ پس گیی جبرئیل اور نظر کی طرف بہشت کی اور طرف اوسچیز کی کہ تیار کی ہی اللہ تعالی نی بہشتیونکی لیی بہشت مین **ف ع** یعنی ایسی چیزین اچہی بندونکی لیی تیار کر رکہین ہین کہ نہ کسی آنکہ نی دیکہین ہین اور نہ کسی کان نی سنی ہین اور نہ کسی دلمین خطرہ اونکا گذرا ہی **ت** پہر آیی جبرئیل حضور حق مین اور عرض کی کہ ای پروردگار میری قسم تیری عزت کی نہین سنی گا صفتین بہشت کی کوئی مگر کہ داخل ہوگا اوسمین **ف ح** یعنی طمع کریگا اوسمین داخل ہونیکی اور کوشش کریگا اوسکی حاصل کرنیمین بسبب خوبی وسروراوسکی مقصود بیان کرنا کمال خوبی ولطافت بہشت کا ہی کہ ایسی ہی کہ ہر کوئی چاہیگا کہ اوسمین داخل ہووے **ت** پہر گہیرا اوسکو ساتہہ مکروہات طبیعت کی **ف ع** مکارہ جمع مکرہ کی ہی بمعنی مشقت وشدت کی اور مراد اسی تکالیف شرعیہ ہین قسم اوامر ونواہی سی کہ نفس پر دشوار ہی کرنا اونکا پس اونکو گرد بہشت کی گہیرا کہ جب تک کوئی اون مکارہ مین نہ پڑی بہشت کو نہ پہونچی **ت** پہر فرمایا اللہ تعالی نی کہ ای جبرئیل جا پس نگاہ کر طرف بہشت کی یعنی دوبارہ اسلیی کہ اب وسمین زیادتی اور کچہہ ہوئی ہی باعتبار حوالی اوسکی پس گیی جبرئیل اور نگاہ کی اوسکی طرف یعنی اور دیکہا جو کچہہ کہ گرد اوسکی گہرا ہی پہر آیی جبرئیل اور کہا ای پروردگار میری قسم تیری عزت کی البتہ تحقیق ڈرا مین کہ نہ داخل ہو بہشت مین کوئی یعنی بسبب وجود مکارہ کی کہ تکالیف شاقہ اور مخالفت نفس اور کسر شہوات ہی یعنی بسبب انکی دشوار ہی بہشت کو پہونچنا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس جبکہ پیدا کیا اللہ تعالی نی آگ دوزخ کو فرمایا ای جبرئیل جا اور دیکہہ طرف اوسکی کہ کیا ڈرالی اوسنے اوسکی چیز پیدا کی ہی مینی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس گیی جبرئیل اور نظر کی طرف دوزخ کی پہر آیی جبرئیل اور عرض کی کہ ای پروردگار میری قسم تیری عزت وجلال کی نہین سنی کا وصف آگ دوزخ کا کوئی مگر کہ ڈریگا اوسی اور احتراز کریگا پس نہین داخل ہونیکا اوسمین پس گہیرا اوسکو اللہ تعالی نی ساتہہ شہوات نفس اور خواہشون طبیعت اور گناہون کی پہر فرمایا کہ ای جبرئیل جا اور نظر کر طرف دوزخ کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس گیی جبرئیل اور نظر کی طرف دوزخ کی پس عرض کی جبرئیل نی کہ ای رب میری قسم ہی تیری عزت کی تحقیق ڈرا مین اسی کہ باقی نہین رہیگا کوئی مگر کہ داخل ہوگا دوزخ مین **ف ح** یعنی یہہ شہوات ومعاصی اتنی شیرین ہین کہ کوئی اہل نفس وطبیعت مین سی باقی نہین رہیگا کہ میل اوسکی طرف نہ کریگا اور بسبب اوسکی دوزخ مین نہ درآوی اور یہہ حدیث تفسیر ہی حدیث صحیح کی کہ جو اوپر گذری حفت الجنۃ بالمکارہ وحفت النار بالشہوات **ت** نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی

الفصل الثالث فصل تیسرے **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی لنا یوما الصلوٰۃ ثم رقی المنبر فاشار بیدہ

قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَدْ رُئِيتُ الْآنَ مُذْ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلٰوةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِي قِبَلِ هٰذَا الْحَائِطِ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی انس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہائی ہمکو ایک دن پہر چڑہی منبر پر پس اشارہ کیا اپنی دست مبارک سی قبلہ مسجد کی طرف پس فرمایا کہ تحقیق دکہائی گئی مجکو اب اوسیوقت کہ پڑہائی مینی تمکو نماز بہشت و دوزخ صورت بنی ہوئی بیچ جانب آگی اس دیوار کی ف ح لفظ قبل ساتہہ زیر قاف اور زیر ب کی ہی اور پیش دونون کی ہی روایت ہی اور ساتہہ پیش قاف اور جزم ب کی ہی آیا ہی سب بمعنی مقابل کی ت پس نہین دیکہی مینی کوئی چیز قسم دیکہنی کی چیز دنسی مانند اوسچیز کی کہ دیکہی مینی آج نیکی و بدی مین ف ح یعنے بہشت کو خوبتر دیکہنی کی چیز دنسی پایا مینی اور دوزخ کو بدتر سب دیکہنی کی چیز دنسی یہان شبہ لاتی ہین کہ بہشت و دوزخ باوجود اوس طول و عرض کی کیونکر متمثل مصور ہوے دیوار مین اور جواب یہہ دیتی ہین کہ جیسیکہ عکس پڑتا ہی بلغ یا مکان نہایت وسیع کا آئینہ اور پانی مین اور ایک چیز کی صورت جو آئینہ وغیرہ مین معلوم ہوتی ہی لازم نہین ہی کہ مثل اوسکی ہو طول و عرض مین اور یہہ بہی ہی کہ حدیث سی یہہ نہین لازم آتا کہ بہشت و دوزخ کی تصویر دیوار مین بن گئی بلکہ فرماتی ہین کہ تصویر اوسکی ہوئی جانب دیوار مین اور سامنی اوسکی پس ہوسکتا ہی کہ دکہانا اوسکی مثال کا اوسطرف ہوا اور وجود مثال اور جگہ اور اور عالم مین ہوا اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ رایت الجنۃ والنار فی عرض ہذا الحائط یعنی دیکہا مینی بہشت و دوزخ کو عرض اس دیوار مین عرض پیش عین اور جزم ری سی سمتے ناحیہ اور جانب کی اور یہان بہی وہی اشکال لاتی ہین اور یہی جواب یا ہی اور یہہ بہی کہا ہی علما نی کہ مراد یہہ نہین ہی کہ بہشت و دوزخ کو دیکہا مینی اسحال مین کہ بہشت و دوزخ اس دیوار کی جانب مین نہین بلکہ مراد یہہ ہی کہ دیکہا مینی اونکو درحالیکہ مین اوس جانب مین تہا اور اسصورت مین کچہہ اشکال نہین آتا واللہ علم بحقیقۃ الحال ت نقل کی یہہ بخاری نی

بَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ وَذِكْرِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

باب ہی بیچ بیان ابتداء پیدایش کی اور ذکر پیمبرون علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ف ح کہ لازم دین و ملت کا اور اصلاح و انتظام امور عالم کا اونسی ہی اور ابتداء پیدایش نوع انسان کی حضرت آدم علیہ السلام سی ہی جانا چاہیی کہ ملتون مین بلکہ مجوس سب متفق ہین اسپر کہ عالم حادث ہی یعنی عدم سی وجود مین آیا ہی یعنی کہ کوئی چیز نہ تہی سوای خدا کی پہر پیدا کیا اوسنی اور عمدہ اس باب مین خبر مخبر صادق کی ہی کہ فرمایا کان اللہ ولم یکن معہ شئی پس پیدا کی لوح قلم اور لکہی ایک کتاب پہلی پیدا کرنی خلق کی بعد اوسکی پیدا کیا عرش اور کرسی اور آسمانون اور زمینون اور فرشتون اور جن و انس کو جیسیکہ حدیثون مین آیا ہی اور اتفاق کیا ہی علما نی کہ اجسام حادث ہین ساتہہ ذاتون اور صفتون اپنی کی پس یعنی اسپر ہین کہ اول مخلوق اجسام مین سی پانی ہی اسلیی کہ وہ قبول کرتا ہی تمام صورتون کو کیونکہ پانی جب لطیف ہوتا ہوا ہوجاوی اور اوسکی خلاصہ سی آگ پیدا ہوئی اور دہوین سی آسمان بنا اور اطلاق دخان کا آسمان پر قرآن مجید مین آیا ہی اور یہہ قول نسبت کیا گیا ہی طرف بعض حکماء کی کہ نام اوسکا طاس ملطی ہی ولیکن کہا ہی علما نی کہ اوسنی یہہ قول مشکوۃ نبوت سی یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی لیا ہی اور توریت کی پہلی سفر مین آیا ہی کہ اللہ تعالی نی پیدا کیا ایک جوہر پہر دیکہا اوسمین نظر ہیبت و جلال سی پس پگلی اوسکی اجزا اور پانی ہوگئی اوسمین سی ایک اور بخار اور دہواں مانند دہوین کی پس پیدا کیی اوسنی آسمان پہر ظاہر ہوئی پانی پر کف اور پیدا کی اوسنی زمین پہر لنگر کیا زمین پر پہاڑون کو اور لوگون کی اس باب مین اقوال مختلف ہین اور یہہ امور عقل و قیاس سی نہین معلوم ہوسکتے مگر وحی آسمانی سی یا ساتہہ استنباط و فہم کی وحی سی واللہ علم بحقایق الامور

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ

اقبلوا البشری یا بنی تمیم قالوا بشرتنا فاعطنا فدخل ناس من اهل الیمن فقال اقبلوا البشری یا اهل الیمن اذ لم یقبلها
بنو تمیم قالوا قبلنا جئناک لنتفقه فی الدین ونسالک عن اول هذا الامر ما کان قال کان الله ولم یکن شیء قبله
وکان عرشه علی الماء ثم خلق السموت والارض وکتب فی الذکر کل شیء ثم اتانی رجل فقال یا عمران
ادرک ناقتک فقد ذهبت فانطلقت اطلبها وایم الله لوددت انها قد ذهبت ولم اقم رواه
البخاری ترجمہ روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا ہمنے ویک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگاہ آئی آنحضرت کی پاس ایک قوم بنی تمیم سی کہ
قبیلہ بڑا مشہور ہی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قبول کرو بشارت ای بنی تمیم **ف ع** یعنی قبول کرو اور لو مجھی ایسی چیز کہ موجب بشارت
کی ساتھہ جنت کے اور پانی سعادت دارین کی یعنی سیکھو احکام وعقاید دین کی اور چونکہ بڑا مقصد اور مطمح نظر ہمت دنیکی دنیا اور متاع دنیا ہی نعوذ باللہ
من ذلک **ت** کہا اونہون نی کہ بشارت دی آپنی ہمکو ساتھہ دین تفقہ کی پس کچھہ دیجئی ہمکو **ف ع ح** یعنی بشارت سنکر لی ہمنی اور قبول کی کچھہ
دو ہمکو دنیا مین سی کہ ہمکو وہ چاہیی ہی پس چونکہ دنیا، فانی کو اونہون نی اہم مہمات جانا اور مقدم رکھا اوسکو تفقہ فی الدین پر کہ باعث ہی ثواب
آخرت کا حضرت نی نالیا قتی اور ضعف یقین اونکا دریافت کرکر ازراہ غصہ کی نفی کی قبول کرنی بشارت کی بہ نسبت اونکی کہ فرمایا اذ لم یقبلوا یا بنو تمیم
ت پہر آئی لوگ اہل یمن سی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قبول کرو تم بشارت کو ای اہل یمن جبکہ قبول نکی بشارت بنو تمیم نی کہا اہل یمن
نی کہ قبول کی ہمنی بشارت آئی ہین ہم آپکی پاس تا دانشمند ہووین ہم دین مین **ف ع** چونکہ اچھی نیت اونکی خالص تھے واسطی تفقہ فی الدین کے
نہ واسطی طمع فی الدنیا کی حاصل ہوئی اونکی لیی بشارت اور قبول اور علم وعمل اوپر پہنچا مطلوب کو اور محروم رہی اول بشارت سی بلکہ بسبب چاہنی عطا
کی بڑی پستی مین پس عالی ہمتی پہنچا دیتی ہی مرتبہ عالی کو جیسیکہ ایک حکایت منقول ہی شیخ ابو العباس مرسی سی کہ وہ نکلی مدینہ مطہر دی بقصد
زیارت تربت امیر المومنین حمزہ کی اور ساتھہ ہوا اونکی ایک شخص پس کہولا گیا اونکی لیی دروازہ مقبرہ کا بطریق خرق عادت کی اور داخل ہوئی
وہ مزار پر پس دیکھا ایک جماعت کو رجال الغیب مین سی کہ پاک ہین نقصان اور عیب سی پس پہچانا شیخ نی کہ یہہ ساعت قبولیت کی ہی پس طلب
کیا اللہ تعالی سی عفو وعافیت دنیا اور آخرت مین پہر کہا ازراہ شفقت کی اوس شخص کو کہ ساتھہ تہا اونکی ای بہائی میری طلب کیے اللہ تعالی سی
جو چاہی تو اسلیی کہ یہہ وقت قبولیت دعا اور فضل کا ہی پس مانگی اوسنی اللہ تعالی سی ایک دینار اور نہ ذکر کیا جنت ونار کا پہر پہری دونون نی درحالیکہ پہونچی
مرسی کی دروازہ پر دی اوس شخص کو کسی نی دینار کی رہنی والو مین سی ایک دینار پہر داخل ہوئی دونون قطب لی سید ابو الحسن شاذلی کی پاس اور نکشت
ہوا اوپر یہہ قضیہ پس کہا اونہون نی اوس شخص کو کہ ای بے الہمتہ پایا تو نی وقت قبولیت کا اور طلب کیا تو نی ایک ٹکڑا دنیا ی دنیہ کا پس کیون نہ طلب
کیا تو نی مانند ابو العباس کی عفو وعافیت تا کہ ہوتی وہ دونون پہم امر دین ودنیا تیری کافی ووافی **ت** اور آئی ہین ہم تا پوچھین ہم آپسی ابتدا اس
امر سی یعنی پیدایش سی اور مبدا عالم سی کہ کیا چیز تہی پہلی اسکی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تہا اللہ **ف ع** یعنی ازل الازال مین جیسیکہ ہی
وہ ابد الآباد مین پاک وصف تغیر وحدوث سی کہ صفت ہی بندونکی اسلیی کہ جس چیز کا ثابت ہی قدم محال ہی اوسکا عدم **ت** اور نہ تہی پہلی اوسکی
کوئی چیز **ف ع** بلکہ جو کچھہ ہوا بعد اوسکی ہوا اسلیی کہ وہ ہر چیز کا خالق ہی پس کیونکر متصور ہو ہونا کسیکا پہلی موجد واجب الوجود کی **ت** اور تہا عرش
اللہ تعالی کا پانی پر پہر پیدا کیی اللہ تعالی نی آسمان وزمین **ف ع** اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ تہی عرش اوپر پانی پیدا کیی گیی پہلی آسمان زمین کی
اور نہ تہی عرش کی نیچی پہلی آسمان وزمین کی کوئی چیز سوای پانی کی پس ہونا عرش کا پانی پر باین معنی ہی کہ کوئی چیز اونکی درمیان مین حائل نہ تہی
نہ یہہ کہ عرش روی آب پر تہا اور مراد پانی سی پانی دریا کا نہین ہی بلکہ اور پانی تہا نیچی عرش کی جیسا کہ چاہا اللہ تعالی نی اور مفصل ذکر اوسکا اول

کتاب مین پہلے باب الایمان بالقدر کی ہو چکا ہی اور کہا ابن ملک نی کہ تہا عرش پانی پر اور پانی پشت ہوا پر اور ہوا قایم تہی اللہ تعالی کی قدرت سکی بعضون نی کہ پیدایش عرش و پانی کی پہلی آسمان و زمین کی ہوئی پہر پیدا کیا اللہ تعالی نی آسمان و زمین کو پانی سی اسطرح کہ تجلی فرمائی پانی پر پس موج مارنے لگا وہ اور مضطرب ہوا اور اوٹہی اوسمین جہاگ اور جمع ہوئی جگہ کعبہ شریفہ کی چنانچہ اسیلیی نام ہوا مکہ کا ام القری پہر پہیلایی گئی زمین اوسکی نیچی سی پہر رکہی گئی زمین پر پہاڑ تاکہ ہلی نہین اور اول پہاڑ ابو قبیس پیدا ہوا بموجب بعض اقوال کی اور اوٹہا دہوان بسبب موج مارنی پانی کی جانب آسمان کی پس پیدا ہوئی آسمان دوسی ت اور لکہا اللہ تعالی نی یعنی ساتہہ پیدا کرنی حروف کی یا حکم کیا ملائکہ کو لکہنی کا لوح محفوظ مین ہر چیز کو ق ح اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ لکہنا پہلی پیدا کرنی عرش کی ہو عمران بن حصین راوی کہتی ہین ت کہ پہرآیا میری پاس ایک شخص اور کہا ای عمران ڈہونڈا اپنی اونٹنی کو کہ چلی گئی ہی یعنی بہاگ گئی پس گیا مین وسکی ڈہونڈنیکو قسم غدا کی البتہ آرزو کرتا ہو نمین کہ اونٹنی چلی جاتی اور مین نہ اوٹہتا نقل کی یہہ بخاری نی ق ح عمران دروازہ پر اونٹنی باندہ کر حضرت کی پاس حاضر ہوئی تہی ناگہان اونٹنی بہاگ گئی پس ایک شخص آیا اور خبر کی کہ تیری اونٹنی بہاگ گئی جا پکڑ پس وہ اوٹہی بنا بر ضرورت کی اور پشیمان ہوئی کہ کیون مین اوٹہا اور فواید صحبت شریف آنحضرتؐ کی سی اور حقایق و علوم سی کہ وہان تہی کور ہوتی تہی محروم ہوا وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَاَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی امیر المومنین عمرؓ سی کہ کہا کہڑی ہوئی درمیان ہماری یا واسطی نصیحت کرنی ہماری کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہڑا ہونا عظیم یعنی خطبہ فرمایا پس خبر دی ہمکو ابتدا پیدایش سی تا آخر روز قیامت کہ داخل ہون بہشتی بہشت مین اور دوزخی دوزخمین ق ح یعنے احوال مبدا اور معاد کا اول سی آخر تک بیان کیا توضیح اسکی یہہ کہ آنحضرتؐ نی بیان کیا احوال سب اموتکا تا وقت دخول جنت و نار کی اور بیان کیا احوال امت اپنی کا جو کچہہ کہ جاری ہوگا اونپر خیر و شری یہانتک کہ داخل ہون بہشتی اونمین سی بہشت مین اور دوزخی دوزخمین ت یاد رکہتا ہی اوسکو وہ شخص کہ یاد رکہا اور بعد از یاد کرنیکی فراموش نکیا اور یاد نہین رکہتا ہی وہ شخص کہ یاد نہ کیا اور یاد کیا اور بعد اوسکی فراموش کیا حاصل معنی یہہ کہ بعضی یاد رکہتی ہین اور بعضی بہول گئی نقل کی یہہ بخاری نی

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ اِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ غَضَبِيْ فَهُوَ مَكْتُوْبٌ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ تحقیق اللہ تعالی نی لکہی ایک کتاب پہلی اسکی کہ پیدا کرے آسمان و زمین یہہ لکہا کہ مہربانی میری سبقت لیگئی ہی میری غصہ پر پس وہ کتاب یا یہہ قول ہی لکہا گیا ہی اور نزدیک وسکی ہی اوپر عرش کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ق ح اور معنی یہہ کہ وہ کتاب لکہی گئی اور تمام خلایق سی اوٹہائی گئی کہ کسیکی خیز ادراک یعنی سمجہہ مین نہین آتی کہا تورپشتی نی احتمال ہی کہ مراد کتاب سی لوح محفوظ ہو اور ہون معنی قول حضرتؐ کی فہو مکتوب عندہ یہی کہ لوح محفوظ مین لکہا ہی اور احتمال ہی کہ مراد ہو استی قضا کہ جو جاری کی اللہ تعالی نی اور دونون وجہون پر پس قول حضرت کا عندہ فوق العرش تنبیہ ہی اسپر کہ وہ لکہی گئی اور تمام خلایق سی اوٹہائی گئی کہ کسیکی خیز ادراک مین نہین نی اور معنی سبقت رحمت کی غضب کی یہہ ہین کہ ظہور آثار رحمت کی بہت ہین کہ گہیر رکہا ہی تمام مخلوقات کو اور غضب کم ہی کہ کبہی کبہی مورد خاص ہی مین ہوتا ہی جیسیکہ قران مجید مین فرمایا ان عذابی اصیب بہ من اشاء ورحمتی وسعت کل شیء یعنی عذاب اپنا پہنچاتا ہو نمین جسکو چاہتا ہون اور رحمت میری نی گہیر رکہا ہی ہر چیز کو وَعَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ خُلِقَتِ الْمَلٰئِكَةُ مِنْ نُوْرٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی عائشہ سی اوسی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پیدا کیی گیی فرشتی نوری سی **ق** ح قاموس مین ہی کہ نور روشنی یا شعاع اوسکی اور یہان مراد جوہر روشن ہی **ت** اور پیدا کیا گیا جان کہ یعنی جن کی ہی یا باپ جنونکی جیسیکہ آدم باپ ہین بشر کی شعلہ آگ دھوین ملی ہوی کیسی اور پیدا کیی گیی آدم اوسچیز سی کہ بیان کی گیی تمہاری لیی نقل کی یہہ مسلم نی **ق** ع یعنی قران مین خلقہ من تراب روایت کیا ابن عساکر نی ابی سعید سی مرفوعاً کہ پیدا کیی گیی کھجور اور انار اور انگور آدم کی مٹی کی فضلہ سی اور روایت کی طبرانی نی ابی امامہ سی مرفوعاً کہ پیدا کیی گیی حور عین عنقران سی اور روایت کی حکیم نی اور ابن ابی الدنیا اور ابو الشیخ اور ابن مردویہ نی ابو درداء سی کہ پیدا کیا اللہ عزوجل نی جن کو تین اقسام پر ایک قسم تو سانپ اور بچھو اور حشرات الارض اور ایک قسم مانند ہوا کی جو مین اور ایک قسم ہین کہ اونپر حساب وعقاب ہی اور پیدا کیا اللہ تعالی نی انس کو تین اقسام پر ایک قسم تو مانند چارپایون کی اور ایک قسم ہین کہ بدن اونکی بدن بنی آدم کی سی ہین اور ارواح اونکی ارواح شیاطین کی اور ایک قسم اللہ کی سایہ مین ہونگی اوسدن کہ نہین سایہ ہوگا مگر اوسیکا

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا صَوَّرَ اللّٰهُ اٰدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّتْرُكَهُ فَجَعَلَ اِبْلِيْسُ يُطِيْفُ بِهٖ يَنْظُرُ مَا هُوَ فَلَمَّا رَاٰهُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّهٗ خُلِقَ خَلْقًا لَّا يَتَمَالَكُ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالی نی آدم کو اور صورت بنالی اونکی بہشت مین چھوڑا اونکو جب تک کہ چھوڑنا اونکا چاہا **ف** ح ظاہر اسحدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ پیدا پیش اور بنا صورت بنی آدم کا بہشت مین ہوا حال آنکہ اخبار دلالت کرتی ہین اسپر کہ پیدایش اور صورت بنی اونکی ہوئی وادی نعمان مین کہ عرفات کی جنگلو نمین سی ہی اور بعد از درست کرنی اور پھونکنی روح کی بہشت مین لیگیی پس ذکر کرنا لفظ فی الجنۃ کا باعتبار عاقبت حال اونکیکی ہی یعنی پیدا کر کر رکھا بہشت مین اور قوسطی نی کہا کہ مجہی گمان یہہ ہی کہ ذکر کرنا لفظ فی الجنۃ کا سہو ہی راوی سی بہر تقدیر جب پیدا کیا آدم کو **ت** پس شروع کیا ابلیس نی پھرنا گرد پتلی اونکیکی دیکھتا تہا کہ کیا ہی یہہ یعنی تفکر کرتا تہا انجام کار اوسکی مین اور تامل کرتا تہا کہ کیا ظاہر ہوگا اوستی پس جب دیکہا اوسکو خالی اندر سی پہچانا کہ یہہ پیدا کیا گیا ہی پیدایش غیر مضبوط **ف** ع یعنی نہین تقویت ہی بعض اعضا کو بعض سی اور نہ قوت ہی اور نہ ثبات بلکہ ہی متزلزل الامر متغیر الحال پیش کیا گیا آفات کی لیی اور بعضون نی یہہ معنی کہ ہین کہ اپنی نفس کا مالک نہین ہوسکیگا اور نہین نگاہ رکہہ سکیگا اپنی تئین بہوک سی اور شہوات سی یعنی پس خوش ہوا ابلیس اور کمر امید کی باندہی اوسکو گمراہ کرنی مین اور بعضون نی کہا کہ نہین مالک ہوگا اپنی نفس کا غصہ کی وقت **ت** نقل کی یہہ مسلم نی

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَتَنَ اِبْرٰهِيْمُ النَّبِيُّ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً بِالْقَدُوْمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ختنہ کیا ابراہیم پیغمبر نی اسحال مین کہ وہ اسی برس کی تہی ساتہہ قدوم کی **ق** ع کہا نووی نی کہ لفظ قدوم کی دال کی حرکت مین اختلاف ہی تشدید وتخفیف مین کہا جاتا ہی آلہ بڑہی کو یعنی بسولہ کو قدوم ساتہہ تخفیف کی فقط اور قدوم تخفیف اور تشدید سی قریہ ہی شام مین پس حسنی کہ روایت کیا ہی قدوم کو تشدید سی مراد ہی قریہ مذکورہ اور روایت تخفیف کی احتمال کہتی ہی قریہ کو اور آلہ کو اور اکثرون نی تخفیف ہی پڑہی ہی حاصل یہہ کہ اکثرون کی نزدیک معنی یہہ ہونگی کہ ختنہ کیا بسولہ سی یا قدوم مین کہ قریہ ہی شام مین **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ اِبْرٰهِيْمُ اِلَّا ثَلٰثَ كَذَبَاتٍ ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ قَوْلُهٗ اِنِّيْ سَقِيْمٌ وَقَوْلُهٗ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا وَقَالَ بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَارَةُ اِذْ اَتٰى عَلٰى جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ هٰهُنَا رَجُلًا مَعَهُ امْرَاَةٌ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَسَاَلَهٗ عَنْهَا مَنْ هٰذِهٖ قَالَ اُخْتِيْ فَاَتٰى سَارَةَ

یہہ بیان واقع ہی کہ اوسوقت مین کوئی وہان اور نہ ایمان لایا تہا اور سارہ ابراہیم علیہ السلام کی چچا کی بیٹی تہین یہہ بہی ایک توجیہ اور بہی واسطی
صدق قول ہذا اختی کی اور شاید کہ قصار ابراہیم کا اخوت اسلام پر بسبب شرف اور اصالت اس نسبت کی ہو یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ حضرت
لوط بہی تو ایمان لاچکی تہی جیسکہ فرمایا اللہ تعالی نی فامن لہ لوط جواب یہ سکا یہہ دیا ہی کہ مراد ابراہیم کی یہہ تہی کہ اس سن مین کہ جہان یہہ ہجرتی
درپیش آیا ہی کوئی اور سوای ہم دونون کی مومن نہین کیونکہ لوط اونکی ساتہہ نہی ایک اور اعتراض کیتا ہی علمانی کہ کیون کہا ابراہیم نی کہ یہہ
بیوی میری ہی حالانکہ بیوی کو اوسکی میان کی ہاتہہ سی کم لیا کرتی ہین اور یہہ بہی ہی کہ ظالم کہان باک رکہتا ہی بیوی ہو یا بہن لیلیتا ہی اسکا جواب
یہہ ہی کہ اوس ظالم کی عادت یہی تہی کہ بیوی کو میان سی لیلیتا بہانہ بہن کو اور وہ مجوسی بہی تہا اور دین مجوسی مین اگر بہن ہو تو اوسکا بہائی احق ہوتا
ہی ساتہہ اوسکی بہ نسبت غیر اوسکی پس چاہا ابراہیم نی کہ تمسک کرین ساتہہ دین اوسکی کی باوجود اسکی اوسنی رعایت اپنی دین و عادت کی نکی اور قصد کیا
اوسکی یعنی کات پس پہنچا اوس ظالم نی اسکو طرف سارہ کی اونکی بلانی کی لیی پس لی گئین سارہ اوسکی پاس کہڑی ہوئی ابراہیم تا نماز پڑہین ف ح
اور مناجات کرین اپنی پروردگار سی تا اس ورطہ سی نجات پاوین اور عادت مقربین درگاہ کی یہی ہی کہ جب کسی غم مین مبتلا ہوتی ہین تو نماز پڑہنی لگتی ہین
بموجب فرمودہ حق سبحانہ تعالی کی یا ایہا الذین آمنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ اور عادت شریف ہماری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہی یہی تہی جیسے
کہ حدیث مین آیا ہی اذا حزبہ امر صلی ت پس جبکہ آئین سارہ اوس ظالم کی پاس تو چاہا اوسنی کہ ہاتہہ ڈالی اونپر اور پکڑی اونکو یعنی بغیر سوال وجواب
کی یا بعد اوسکی بسبب غلبہ خواہش کی اونکا حسن دیکہہ کر ارادہ دست درازی کا کیا پس پکڑا گیا وہ ظالم ف ح لفظ اخذ بصیغہ مجہول اسا ہتہہ تخفیف کی
ہی اسکی تین طرح پر تفسیر کی ہی علمانی یا تو یہہ کہ باز رکہا گیا وہ ظالم قدرت الہی سی کہہ چہوڑنی سارہ کی سی اور یا یہہ کہ پکڑا گیا اپنی گناہ سی اور عذاب کیا
گیا اوسپر یا بیہوش کیا گیا اور ایک روایت مین اخذ ساتہہ تشدید کی تاخیذ سی بہی آیا ہی یعنی پکڑی جانی کسیکی دل کی بسبب افسون یا سحر کی یا سکہ سر سیمہ
وحیران ہوت اور روایت کیا گیا ہی یعنی بدلہ فاخذ کی یا زیادہ اسپر فغط ف ح ساتہہ پیش غین معجمہ اور تشدید طا مہملہ کی بنا مجہول پر یعنی گلا گہونٹا
گیا اور دم روک گیا یا یہہ کہ سنی گئی اوسکی حلق سی ایسی آواز کہ جیسی سوتے مین کوئی آواز کرتا ہی کہ جسکو خراٹا کہتی ہین ت یہانتک کے پانون مارنی لگا زمین
پر یعنی ایسا ہو گیا جیسا کہ آسیب زدہ یا مرگی والا ہوتا ہی پس کہا اوس ظالم نی یعنی سارہ کو کہ دعا کر خدا سی میری لیی تا خلاص کری مجکو اس بلا سی اور
ضرر نہین پہونچاؤنگا مین تجکو یعنی کچہہ تعرض نہین کرونگا تیسی پس دعا کی سارہ نی خدا تعالی سی پس چہوڑا گیا وہ ظالم یعنی رہائی پائی اوسحالت سی
پہر ارادہ دست اندازی کا کیا اوس ظالم نی سارہ سی دوسری بار پس پکڑا گیا مانند پکڑی جانی پہلی کی بلکہ سخت تر اوسی پس کہا دعا کر اللہ تعالی سی میرے
لیی و نہین ضرر پہونچاؤنگا تجکو پس دعا کی سارہ نی اللہ تعالی سی پس چہوڑا گیا پس بلایا اوس ظالم نی کسیکو اپنی دربانون مین سی اور کہا کہ تحقیق تو نہین لایا
میری پاس انسان کو یعنی تا کہ قادر ہوون مین اوسپر نہین لایا تو میری پاس بلکہ جن کو یعنی اسی سبب سی تہین قادر ہوا مین اوسپر بلکہ ضرر پہونچایا مجکو
اور تو نی چاہا کہ یہہ ہلاک کر ڈالی مجکو پس خدمت کو دی سارہ کی ہاجرہ ف ع ح یعنی جبکہ دیکہی اوسنی بزرگی سارہ کی اور تقرب اونکا نزد یک اللہ
کی تو ایک لونڈی دی کہ نام اوسکا ہاجر تہا اور آجر یہی کہتی ہین اور ابراہیم کی سارہ سی فرزند نہین ہوتا تہا پس سارہ نی ہاجر ابراہیم کو دی اور کہا امید
ہی کہ تمہاری حال سی کوئی فرزند ہو پس حضرت اسمعیل ہاجر سی پیدا ہوئی اور ابراہیم اوس ایام مین سو برس کے تہی اور آخر کو سارہ سی بہی حضرت اسحٰق
پیدا ہوئی ت پس آئین سارہ ابراہیم کی پاس اسحال مین کہ ابراہیم ع کہڑی نماز پڑہتی تہی یعنی اونکو انکی خلاصی کی تو خبر ہوئی نہ تہی بدستور سابق
نماز مین متوجہ الی اللہ تہی پس اشارہ کیا ابراہیم ع نی اپنی ہاتہہ سی کہ کیا ہی حال تیرا اور کیا ہوا کہا سارہ نی کہ رد کیا اللہ نی مکر اوس کافر کا یہہ سینہ اوسکی
یعنے اوسکی بد اندیشی اولٹی اوسپر پڑی اور مجہپر سراسر ایت نکی اور کچہہ زیان مجہی نہ پہونچا اور خدمت کو دی ہاجر کہا ابو ہریرہ نی کہ وہ ہاجر مان تمہاری

ہی ہی ہیون آسمان کے پانی کی نقل کی یہہ بخاری ومسلم ف یہہ خطاب حضرت اسمٰعیل کی اولاد کو ہی اور ساتھہ پانی آسمان کی تعبیر کیا اونکے بسبب طہارت نسب اونکی اور پانی آسمان کا مثل ہی طہارت مین چنانچہ کہتی ہین کہ فلانا آسمان کی پانی سی پاک تر ہی اور بعضی کہتی ہین کہ اشارہ کیا ساتھہ اسکی طرف کہ چشمہ زمزم کا بتقریب حضرت اسمٰعیل ع کی نکلا تہا اور وہ پانی آسمان قدس وطہارت سی نکلا ہی اور جو فیض کہ زمین سی پیدا ہوتا ہی صانع اوسکو آسمان سی بہیجتا ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ خطاب انصار کو ہی اسلیی کہ وہ اولاد عامر بن حارثہ ازدی کی ہین اور اوسکا لقب ماء السماء تہا اسلیی کہ اوسکی قوم مینہ طلب کرتی تہی اوسی اور بعضون نی کہا کہ مراد تمام عرب ہین یہہ نام اونکا اسلیی ہوا کہ وہ طالب مینہ کی رہتی ہین اور جہان مینہ ہوتا ہی وہین گذران کرتی ہین اور اگرچہ تمام عرب ہاجر کی بطن سی نہین ہین لیکن اکثر اولاد اسمٰعیل سی ہین پس بسبب شرف اور غلبہ کی یون کہا

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُوْلَ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہم لایق ترہین ساتھہ شک کرنیکی ابراہیم سی جسوقت کہ کہا ابراہیم نی ای پروردگار میری دکہا مجکو کہ کیونکر زندہ کرتا ہی تو مردونکو ف ح بعد لفظ الموتی کی آیت یون ہی قال اولم تومن قال بلی ولکن لیطمئن قلبی اور سبب فرمانی اسحدیث کا یہہ ہی کہ جسبب یہ مذکورہ نازل ہوئی تو کہا ایک جماعت نی صحابہ مین سی کہ شک کیا ابراہیم نی نہ ہماری پیغمبر نی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہم لایق ترہین ساتھہ شک کی ابراہیم سی اور ظاہر اس عبارت سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت نی نہ ثابت کیا شک حضرت ابراہیم کی لیی اور اپنی ذات شریف کی لیی حالانکہ دونون محال ہین کیونکہ پیش آنا شک کا انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کو کہ اول ہو منصوبون اور موقنون کی ہین کچہہ معنی ہی نہین رکہتا پس معنی یہہ ہین کہ اگر شک اوپاتا ابراہیم مین تو ہم مین بدرجہا پاتا اور تم جانتی ہی ہو کہ شک راہ نہین پاتا ہم مین پس جانو کہ ابراہیم بہی ایسی ہی ہین پس سوال ابراہیم کا واسطی طلب ترقی کی تہا علم الیقین سی طرف عین الیقین کی کہ اطمینان قلب عبارت اوسی ہی یا جسلیے ابراہیم ع دلیل لائی کہ پروردگار میرا زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی تو طلب کیے یہہ بات تا ظاہر ہو دلیل اونکی عیانا لیکن اشکال یہہ آتا ہی کہ اسحدیث سی ترجیح ابراہیم ع کی آنحضرت کی ذات شریف پر سمجہی جاتی ہی اور جواب اسکا یہہ ہی کہ حضرت نے یہہ بات بطریق تواضع کی فرمائی یا فرمائی ہو پہلی آنی اس وحی کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سید یعنی سردار وافضل ہین اولاد آدم کی اور یہی توجیہ ہر اوسحدیث کی ہی کہ حضرت اوپر عدم فضلیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ت اور رحمت کرے اللہ تعالی لوط پر تحقیق تہی لوط کرآتی تہی اور پناہ پکڑتی تہی طرف رکن سخت کی ف ح رکن ہر چیز کی کنارہ قوی کو کہتی ہین اور یہان مراد رکن شدید سی جماعت قوی ہی اور بیان اسکا یہہ ہی کہ جب قوم لوط نی قصد کیا ایذا دینی کا اونکی مہمانونکو کہ فرشتی تہی بصورت امردون کی تو کہا حضرت لوط نی لوان لی بکم قوۃ کاشکی مجکو ہوتی قوۃ یعنی بذات خود قوۃ مقابلہ اور دفع کرنی تمہارے کی رکہتا مین آوا وی الی رکن شدید یا پناہ ڈہونڈتا مین ساتھہ جماعت قوی کی کہ اونکی حمایت اور قوۃ سی باز رکہتا اپنی تئین تمہاری شر سی پس فرمائی ہین آنحضرت کہ رحمت کرے اللہ تعالی لوط کو کہ پناہ ڈہونڈتی تہی ساتھہ رکن شدید کی آدمیون مین سی حالانکہ رکن شدید چنگل مارنا ساتھہ عصمت حق اور حفظ اوسیکی ہی اور عرب رحمت وہان بہیجتی ہین کہ کسی سی کچہہ تقصیر واقع ہوا اور وہ کام کرنی کہ نہ کرنا چاہیی کہتی ہین کہ خدا رحمت کرے اور بخشی فلانیکو کہ ایسا کام کیا یعنی کارنا بایستی کیا انتہی اور ملا علی نی بہی ایسا ہی مضمون ابن ملک وغیرہ سی نقل کر کر کہا ہی کہ میری نزدیک یہہ معنے یعنی بہ نسبت انبیا علیہم السلام کی طریق ادب سی دور ہین اسلیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ منع کرتی تہی غیبت عوام سی مردہ ہون خواہ زندہ پس کیونکر متصور ہو کہ ذکر کرین یہ حق نبی مرسل کی ایسی بات کہ موہم ہو اونکی نقصان مرتبہ یا کم ہیتی کی پس معنی یہہ ہین کہ وہ بمقتضای جبلت

بشریہ کی بعض امور ضروریہ مین میل کرتی تہی طرف استعانۃ کی ساتھہ جماعت قویہ کی پس جائز ہی ہماری لیی ہی ایسی کہ ہم مامور ہین ساتھہ متابعت کاملین کے بہر تعلق اسباب کی باوجود اعتماد کی رب الارباب پر اور ابتدا الکلام مین یرحم اللہ کہنا اسلیی تہا کہ تا نہ وہم جاوی اعتراض نقصان کا اوپر جیسکہ اللہ تعالی نی فرمایا عفا اللہ عنک لم اذنت لہم واللہ اعلم بالصواب پہر فرمایا آنحضرتؐ نی ت اور اگر پہیرتا مین قید خانہ مین اوس مدت دراز مین کہ پہیرے یوسف تو البتہ قبول کرتا مین کہنا بلانیوالیکا ف ح کہ بادشاہ مصر کی طرف سی حضرت یوسف کی بلانیکو آیا تہا اور قصد اسکا یہہ تہا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نو برس سی قید خانہ مین تہی اور جب مصر کی بادشاہ نی طلب کیا اونکو تا خلاص کری اور مقرب کری تو یوسف نی نخلی مین توقف کیا اور کہا کہ پہلی میرا حال دریافت کرو اور اون عورتونسی کہ مجکو دیکہہ کر ہاتہہ کاٹ ڈالی تہی عصمت اور غیرت میری تحقیق کرو بعد اوسکی نکلونگا مین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین کہ اگر مین بجای یوسف کی ہوتا اور اتنی مدت دراز قید خانہ مین مجہہ پر گذرتی اور کوئی میری چہٹائی کی لیی آتا تو جلدی مان لیتا کہنا اوسکا اور ہرگز منتظر تحقیق حال کا نہوتا مین اور توقف و تامل نکرتا جیسا کہ یوسف نی کیا پس اسمین تعریف کی آنحضرتؐ نی یوسف علیہ السلام کی اور بیان کیا صبر اور ثبات اور متانت رای اونکیکا یعنی باوجود اسکی کہ کوئی مدت دراز تک قید خانہ مین ٹہیری اور پاوی محنت و شدت و سختی اور پہر کوئی اوسکی چہٹانیکو آوی اور وہ صبر ثبات اختیار کری تو زیادہ اسپر استقامت متصور نہین ہی اگر مین اسطرح کہین اسحال پر ہوتا تو جلدیسی نکلجاتا اور صبر نکرتا اور پہر تواضع ہی آنحضرتؐ کی واسطی مبالغہ کرنی کی پہر مدح و ثنا یوسف کی ورنہ استقامت آنحضرتؐ کی بالاتر ہی استقامت تمام انبیاء اولوالعزم سی ت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان موسی کان رجلا حییا ستیرا لا یری من جلدہ شیء استحیاء فاذاہ من اذاہ من بنی اسرائیل فقال ما ستر ہذا التستر الا من عیب بجلدہ اما برص او ادرۃ وان اللہ اراد ان یبرئہ فخلا یوما وحدہ فاغتسل فوضع ثوبہ علی حجر ففر الحجر بثوبہ فجمع موسی فی اثرہ یقول ثوبی یا حجر ثوبی یا حجر حتی انتہی الی ملا من بنی اسرائیل فرأوہ عریانا احسن ما خلق اللہ فقالوا واللہ ما بموسی من بأس واخذ ثوبہ فطفق بالحجر ضربا فواللہ ان بالحجر لندبا من اثر ضربہ ثلثا او اربعا او خمسا متفق علیہ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق موسی علیہ السلام تہی ایک مرد بہت شرمناک بہت ڈہانکنی والی بدن کی نہین دیکہا جاتا تہا اونکی جلد بدن سی کچہہ بسبب شرم کہنی کی یعنی ماری شرم کی تمام بدنکو ڈہانکی رکہتی تہی ہر حال مین اور نہاتی وقت پس ایذا دی اون لوگون نی کہ ارادہ کیا اونکی ایذا دینی کا بنی اسرائیل مین سی پس کہا بعضی مودیون نی نہین بدن ڈہانکتی موسی اسطرح کا ڈہانکنا ساتھہ تکلف و مبالغہ کی مگر بسبب عیب کی کہ اونکی جلد مین ہی یا تو کوڑہ ہی یا بیضی پہولی ہوئی ہین اور تحقیق اللہ تعالی نی چاہا کہ پاک کری موسی کو عیب سی اور ظاہر کری لوگونپر نبی عیبی اونکی اور ثابت کری اونکی لیی حیا اللہ تعالی کی طرف سی پس لگ ہوئی موسی لوگون سی ایکدن تنہا نہانی کی لیی پس رکہی کپڑی اپنی ایک پہتر پر پس بہاگا پہتر اور لیگیا کپڑی موسی کی پس دوڑی موسی اوس پہتر کی پیچہی کہتی ہوئی دی کپڑی میری اے پہتر دی کپڑی میری اے پہتر یہانتک کہ پہونچی موسی طرف جماعت کثیر کے بنی اسرائیل مین سی پس دیکہا اوس جماعت نی موسی کو ننگا بہترین پیدایش خدا کی یعنی مبرا اون عیب و نقصان سی کہ اونکی حق مین ثابت کرتی تہی وہ نادان اور کہا اونہون نی قسم خدا کی نہین ہی موسی مین کچہہ نقصان و عیب ف ح اسی معلوم ہوتا ہی کہ اللہ تعالی پاک کرتا ہی اپنی دوستون کو ہر عیب و نقصان سی کہ نادان اور منکر اونکو ساتھہ اوسکی متہم کرتی ہین تا اوسی معبرا ہوکر معزز و مکرم ہون خلق مین ت اور شروع کیا موسی نی پہتر کو مارنا پس قسم ہی خدا کی کہ پیدا ہوئی پہتر مین نشان بسبب تاثیر مارنی موسی کی اوسکو تین نشان یا چار یا پانچ ف ع ح ہر بار کہ مارتی تہی

ایک نشان الی وسمین پڑجاتا ہتا اور مارا اوسکو بسبب غصہ کی اور نادیسے کہ بھاگ کیون گیا اور اسمین دو معجزی ہوئی حضرت موسی علیہ السلام کی ایک تو چلتا پتھر کا اور دوسرا نشان پڑجانا اوسمین اور رہیہ بھی معلوم ہوا حدیث سے کہ جائز ہی نہانا ننگی خلوۃ میں اگرچہ ہی ڈھانکنا ستر کا افضل اور رہیہ بھی سی معلوم ہوا کہ انبیاء اور صلحا مبتلا ہوتی ہین نا دانون اور جاہلون کی ایذا مین اور وہ صبر کرتی ہین اور سپر کہا بعضون نی کہ حکم ہوا موسی علیہ السلام کو یہہ کہ اوہار کہین وہ پتھر سا ہتہ اپنی یہانتک کہ جب کئی تیہ مین تو مارا اوسکو اپنی عصا سی ایکیارہ کئی بار پر جاری ہوئی اوسمین سی باران چشمی چنانچہ یہہ حال مذکور ہی قرآن مین **ب** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ اَيُّوْبُ يَحْثِيْ فِيْ ثَوْبِهٖ فَنَادَاهُ رَبُّهٗ يَا اَيُّوْبُ اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى قَالَ بَلٰى وَعِزَّتِكَ وَلٰكِنْ لَا غِنٰى بِيْ عَنْ بَرَكَتِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ ایوب نہاتی تہی ننگی **ف** ع احتمال ہی کہ باندہی ہون تہبند جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول ما بعد کا حتی یحثی فی ثوبہ اور یہہ بہی احتمال ہی کہ بالکل ننگی نہاتی ہون جیسیکہ موسی علیہ السلام کا نہانا اوپر مذکور ہوا اور تہا یہہ جائز اونکی نزدیک لیکن ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اشارہ کیا طرف اسکی کہ ستر اولی ہی واسطی حیا کرنیکی مولی سی ہماری آنحضرت مبعوث ہوئی واسطہ پورا کرنی مکارم اخلاق کی اور تہا یہہ نہانا ایوب کا بعد حاصل ہونی صحت و عافیت کی اوس مرض سی کہ مبتلا ہوئی تہی اور سمین اور رسائین اللہ تعالی نی ٹڈیان سونیکی اونکی گہر مین **ب** پس گرین ایوب علیہ السلام پر یعنی اونکی اوپر یا اونکی اطراف پر ٹڈیان سونیکی پس شروع کیا ایوب نی سمیٹنا اونکا اپنی کپڑی مین **ف** ع ظاہر تر یہہ ہی کہ لیتی ہون ایوب اونکو ایک ہاتہہ سی یا لپ بہر کر اور رکہتی ہون اونکو کپڑی پہنی ہوئی مین یعنی تہبند مین کہ باندہا ہو پہلی غسل کی یا بعد اوسکی یا پاس کہا ہو کہ ہنوز پہنا نہوت پس پکارا ایوب کو اوسکی پروردگار نی یعنی ازراہ مہربانی کی کہا ای ایوب کیا نہین بی پروا کیا مینی تجکو اوسچیز سی کہ دیکہتا ہی تو یعنی اتنا سونا برسایا ہی مینی تجیکر کہ تجکو احتیاج نہین ہی ان ٹڈیونکی کا اوٹہانی تو نی اور اپنی کپڑی مین جمع کین کہا ایوب نی کہ ہان بی پروا کیا ہی تو نی قسم تیری عزت کی ولیکن نہین ہی بی پروائی مجکو کثرت نعمت تیری سی اور زیادتی رحمت تیری سی **ف** ع ہر چند کرم تو بیشتر تعطش بیشتر اور ایک روایت مین ہی من لیشبع من رحمتک و من فضلک پس معلوم ہو کہ اوٹہانا ایوب علیہ السلام کا اون ٹڈیونکو بسبب یکہتی منت اور طلب کرنی لذت کی نعمت حق سی تہا نہ بطریق حرص دنیا اور بڑہانی مال کی کذا ذکر الشیخ اور ملا علی نی کہا کہ اسحدیث سی معلوم ہوا کہ جائز ہی حرص کرنی اوپر بڑہانی مال حلال کی اوس شخص کی حق مین کہ اعتماد کری اپنی نفس پر اوسکی شکر گذاری کا اور صرف کری اوسکو اوسجکہہ کہ دوست رکہی رب اوسکا اور راضی ہوا وسی **ب** نقل کی یہہ بخاری نی **وَعَنْهُ** قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِيْ اصْطَفٰى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِيْنَ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ وَالَّذِيْ اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْعَالَمِيْنَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهٗ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُوْدِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُوْدِيُّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ وَاَمْرِ الْمُسْلِمِ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ فَسَاَلَهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُوْنِيْ عَلٰى مُوْسٰى فَاِنَّ النَّاسَ يُصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَصْعَقُ مَعَهُمْ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُفِيْقُ فَاِذَا مُوْسٰى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِيْ كَانَ فِيْمَنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِيْ اَوْ كَانَ مِمَّنْ اسْتَثْنَى اللّٰهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَلَا اَدْرِيْ اَحُوْسِبَ بِصَعْقَةِ يَوْمِ الطُّوْرِ اَوْ بُعِثَ قَبْلِيْ وَلَا اَقُوْلُ اِنَّ اَحَدًا اَفْضَلُ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى وَفِيْ رِوَايَةٍ اَبِيْ سَعِيْدٍ لَا تُخَيِّرُوْا بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا تُفَضِّلُوْا بَيْنَ اَنْبِيَاءِ اللّٰهِ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہا بدکہا تو نی کہا ایک شخص نی

مسلمانون مین سی اور ایک شخص نے یہودیون سی پس کہا مسلمان نی قسم اوس خدا کی کہ برگزیدہ کیا محمد کو ساری جہان کی لوگون پر پس کہا یہودی نی
اوسکی مقابلہ مین قسم اوس خدا کی کہ برگزیدہ کیا موسی کو جہان کی لوگون پر پس اوٹھایا مسلمان نی ہاتھہ اپنا نزدیک اس کہنی یہودی کی اور طمانچہ مارا یہودی
کی موہنہ پر ف شرح کلام الدرین ہو فرمایا یہی حضرت موسی کی حق مین انی اصطفیتک علی الناس تو مراد یہہ ہی کہ اوسوقت کی لوگون مین اونکو برگزیدہ
کیا تہا اور یہہ یہودی برگزیدگی حضرت موسی کی علی الاطلاق مراد رکہتا تہا اور آنحضرت کی برگزیدگی کا انکار اسلیی کہ نہون نی غصہ مین آکر طمانچہ مارا
ت پس گیا یہودی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خبر دی آنحضرت کو ساتہہ اوسچیز کی کہ تہا امر اوسکی سی اور امر مسلمان کی سی پس بلایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی مسلمانکو اور پوچہا اوسی اس بات سی یعنی جو کچہہ کہ گذرا تہا اوسمین اور یہودی مین پس خبر دی مسلمان نی آنحضرت کو یعنی مطابق خبر یہودی
کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ بزرگی دو مجکو موسی پر اسلیی کہ تحقیق لوگ بیہوش ہوکر گرپڑینگی دن قیامت کی یعنی پہلی نفخہ وقت پس بیہوش
ہوکر گرپڑونگا مین بہی ساتہہ اونکی پہر ہوونگا مین اول اون شخصونکا کہ ہوش مین آوینگی پس ناگہان دیکہونگا مین کہ موسی علیہ السلام پکڑی کہڑی ہین
ایک جانب عرش کی پس نہین جانتا مین کہ آیا تہی موسی درمیان اون لوگون کی کہ بیہوش پڑی تہی پس ہوش یا رہوی پہلی مجہی اور متعلق ہوی ساتہہ
عرش کی یا تہی موسی اون لوگونمین کہ استثنا کیا یعنی باہر نکال لیا یہی اونکو خدا تعالی نی ف شرح یعنے بیہوش ہوجانی سی جیسیکہ اس آیہ مین
فرمایا فصعق من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ یعنی جس روز کہ بیہونگا جاویگا صور مین ہلاک ہوجاوینگی جو کہ آسمان وزمین مین ہین
مگر جسکو کہ چاہیگا اللہ تعالی کہ وہ ہلاک نہو جیسیکہ فرشتی پس شاید کہ موسی بہی اونہین مین سی ہون کہا مستقلانی نی یعنی پس اگر ہوش مین آئی موسی پہلی
میرے تو یہہ فضیلت ظاہر ہی اور اگر ہوئی اونمین سی کہ جنکو مستثنی کیا ہی اللہ نی اور بیہوش نہوئی تو یہہ بہی فضیلت ہی اور نہین منع کیا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی فضیلت دینی سی درمیان انبیا کی مگر اوسکو کہ کہی یہہ بسطرح کہ باعث ہو تنقیص مفضول کی یا جاری ہو خصومت یا مراد یہہ ہی کہ نہ فضیلت
دو ساتہہ جہگڑے نزاع فضیلت کی اسطرح کہ نہ باقی رہی مفضول کی لیی کہہ فضیلت یا ارادہ کیا منع کرنا فضیلت دینی سی نفس نبوت مین اسلیی کہ اسمین سب
برابر ہین ف اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس نہین جانتا مین کہ آیا حساب کیا گیا یہہ صعقہ بہ نسبت موسی
کی ساتہہ صعقہ روز طور کی ف شرح یعنے اوس روز کہ موسی نی دیدار طلب کیا تہا اور اوسی منع کیی گیی اور حق تعالی نی تجلی کی کوہ طور پر اور موسی بیہوش
ہوکر گرپڑی تہی آج اس صعقہ کو ساتہہ اوس صعقہ کی کہ اونکو اوس روز ہوا تہا حساب کیا یعنی اوس روز جو اونکو صعقہ ہوچکا تہا اوسکی بدلی اب ہوا +
ت یا صعقہ ہوا موسی کو ولیکن افاقت پائی پہلی افاقت میری ف شرح پس جب موسی کو یہہ فضیلت ثابت ہوئی کہ مجکو نہین ہی تو فضیلت کیون
دین مجکو اوسپر اور یہہ تواضع ہی آنحضرت کی اور یہہ بہی ہی کہ یہہ فضل جزئی ہی کہ موسی کی لیی ثابت ہی اور دہ منافی فضل کلی کی نہین ہی یہ وقوع
اسکلام کا پہلی اور ترنی وحی کی سی ساتہہ فضیلت پکی ہی اور جانا چاہیی کہ یہہ صعقہ وہ صعقہ نہین ہی کہ بہ نسبت بہکنی صور کی روز قیامت کی حاصل
ہونگا اسلیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور موسی علیہ السلام اوس روز کہان موجود ہونگی کہ اونکو بسبب اوسکی صعقہ حاصل ہوگا اور یہہ بہی ہی کہ بعد
اوسکی لیث ہی نہ افاقت اور آنحضرت اول مبعوث ہونگی بالاتفاق پس کیونکر فرماوینگی کہ نہین جانتا مین بلکہ مراد صعقہ سی الحدیث مین جو صعقہ ہی کہ
بعد از بعث کی ہوگا اور لوگ سب بیہوش ہونگی بعد اوسکی افاقہ پاوینگی پس اوسوقت کا حال فرمایا ہی کہ جب افاقہ پاوینگا موسی کو دیکہونگا کہ پکڑی ہونگی
جانب عرش کی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر کہ جیسا استثنا الا من شاء اللہ یعنی اوس صعقہ نفخہ صور کی ہی کہ بہی بعث کی ہوگا جیسا کہ مفسرون
نی ذکر کیا ہی ویسا ہی اس صعقہ مین بہی ہوگا فقد برت اور نہین کہتا مین کہ کوئی افضل ہی یونس بن متی سی ف شرح لفظ متی ساتہہ زیر میم اور تشدید
ت مفتوحہ کی نام حضرت یونس کی باپ کا ہی کذا فی القاموس اور جامع الاصول مین ہی کہ یہہ نام اونکی مانکا ہی اور خاص حضرت یونس علیہ السلام

کا ذکر اسلیے کیا کہ یہہ اولوالعزم نہ تہی اور قوم کی ایذاء پر بڑی صبری کی اور غصہ کیا اور نکل گیی قوم مین سی اور کشتی پہ بیٹہی چنانچہ قصہ انکا قران شریف اور تفسیر مین مذکور ہی پس یہان مظنہ ہوا تہا کہ کسیکو اپنہ فضیلت دین پس حضرت نی روکا اپنی امت کو کہ کوئی طعن وتحقیر انکی نکری ت اور ابو سعید کی روایت مین ہی کہ نہ بزرگی دو تم درمیان نبیونکی یعنی نہ کہو کہ فلانا پیغمبر افضل ہی فلانی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور یہہ روایت ابی ہریرہ کی ہی کہ نہ فضیلت دو تم درمیان پیغمبران خدا کی **فع** ح یہہ نہی یا تو ہی پہلی اور نہی وحی کی ساتہہ تفضیل کی یا مراد یہہ کہ نہ فضیلت دو اصل نبوت مین یا سطرحکی فضیلت کہ اوسی حقارت اور وںکی لازم آوی کہ یہہ کفر ہی اور اکثر نسخون مین تو لفظ لا تفضلوا ضاد معجمہ ہی سی ہی اور ایک نسخہ مین صاد مہملہ سی ہی یعنی فرق نکرو درمیان اونکی بموجب فرمانی اللہ تعالی کی لانفرق بین احد منہم **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ینبغی لاحد ان یقول انی خیر من یونس بن متی متفق علیہ وفی روایۃ للبخاری قال من قال انا خیر من یونس بن متی فقد کذب اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین پہنچتا کسی بندہ کو کہ کہی مین بہتر ہون یونس بن متی سی **فع** یہہ عبارت دو احتمال رکہتی ہی ایک تو یہہ کہ آنحضرتؐ فرماتی ہین کہ مجکو بہتر نہ کہو یونس سی دوسرے یہہ کہ کوئی اپنی تئین بہتر یونس سی نہکہی اسلیے کہ کوئی ولی بہی نبی کی مرتبہ کو نہین پہونچتا اگرچہ نبی اولوالعزم نہوت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین بخاری کی یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرتؐ نی جو کوئی کہی مین بہتر ہون یونس بن متی سی پس تحقیق وہ جہوٹا ہی **فع** اوپر معنی ثانی کی کہ مراد جہوٹ سی کفر ہی اسلیے کہ علماء اتفاق رکہتی ہین اوپر تکفیر اوس شخص کی کہ اپنی تئین بہتر پیغمبرون سی جانی اور حضرتؐ نی جو اپنی تئین یونسی بہتر کہنی سی منع کیا بطریق تواضع اور کسر نفسی کی فرمایا پس نہین ہی یہہ مخالف احدیث کی انا سید ولد آدم ولا فخر مین سردار ہون بنی آدم کا اور نہین فخر کی راہ سی کہتا بلکہ واسطی ذکر کرنی نعمت کی اور بیان واقعی ہی اور وجہ تخصیص ذکر کرنی اونکیکی اوپر کی حدیث مین مذکور ہو چکی ہی **وعن** ابی بن کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الغلام الذی قتلہ الخضر طبع کافرا ولو عاش لارھق ابویہ طغیانا وکفرا متفق علیہ اور روایت ہی ابی بن کعب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق وہ لڑکا کہ مار ڈالا اوسکو خضر نی پیدا کیا گیا تہا اسحال پر کہ اختیار کریگا کفر کو **ف** یعنے تقدیر الہی مین یہہ تہا کہ خاتمہ اوسکا کفر پر ہوگا اور یہہ منافی نہین ہی احدیث کی کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام اسلیے کہ مراد اس سی مہیا ہونا اور استعداد قبول کرنی اسلام کا ہی اور یہہ منافی نہین ہی شقاوت خاتمہ کی حاصل یہہ کہ فطرۃ بغیر سابقہ کی ہی ت اور اگر زندہ رہتا وہ لڑکا یعنی بڑا ہوتا تو البتہ ڈالتا اپنی ماں باپ کو سرکشی اور کفر مین **فع** یعنے ہونا سبب اونکی گمراہی کا کہ اوسکی محبت کی سبب سی وہ بہی اتباع کرتی اوسکا اور کافر ہو جاتی حاصل یہہ کہ علۃ اوسکی قبول کی مرکب تہی اسی کہ تہا وہ پیدا کیا گیا کافر اور وہ اگر جیتا رہتا بالفرض تو ہوتا گمراہ کرنیوالا ماں باپ کا مقصود ذکر کرنا خضر کا ہی اس باب مین اور اشارہ ہی اسکی طرف کہ وہ انبیاء مین سی ہین اور لفظ خضر ساتہہ زبر خ اور زیر ض اور ایک نسخہ مین زبر خ اور جزم ض سی اور نام اونکا الیان بن ملکان ہی اور بعضون نے کہا کہ یہہ بہائی ہین الیاس کے اور بعضون نی کہا کہ حضرت آدم کی صلبی بیٹی ہین اور بعضون نے کہا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی زمانہ مین تہی اور بعضون نے کہا کہ اولاد نوح سی ہین بہفت واسطہ اور باپ اونکی بادشاہون مین سی تہی واللہ اعلم اور صحیح یہہ ہی کہ یہہ پیغمبر ہین معمر پوشیدہ اکثر کی نظرون سی اور زندہ ہین روز قیامت تک بسبب پینی آب حیات کی اور اسپر ہین جمہور علماء اور صوفیہ اور بہت سی صلحاء اور ملاقات کرنا اونکا بعضی صلحا سی اور ہم کلام ہونا اونسی اور حاضر ہونا بزرگ وخیر کی جگہون مین مشہور ہے اور بعضی بڑی محدثون نی مثل بخاری اور ابن المبارک وغیرہ کی اونکی حیات کا انکار کیا ہی اور ذکر انکا مشائخ کی کلام مین بہت آیا ہی چنانکہ شک وشبہ کو اوسمین راہ نہین اور یہہ احوال حضرت غوث الثقلین حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کے

الکہا ہی کہ ایک فقہ یہہ کلام کر رہی تہی اور خضر ہوا پر گذری اونہون نی فرمایا وقف یا اسرائیلی واسمع کلام محمدی اور مشایخ وقت کہ انسی ملتی تہی اونکو وصیت کرتی تہی کہ لازم کرو اپنی پر جانا مجلس شیخ عبد القادر مین یا اسلیی کہ وہان برکتین اور تسلی ہین اور حاصل ہوتی ہی وہی سعادت **ت** نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما سمی الخضر لانہ جلس علی فروۃ بیضاء فاذا ہی تہتز من خلفہ خضراء رواہ البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہ سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا نہیں نام رکہا گیا خضر کا خضر مگر اسواسطی کہ وہ بیٹہی تہی زمین خشک سفید پر کہ لایق رمویدگی کی نہ تہی یا گہاس خشک پر پس ناگہان زمین یا وہ گہاس لہلہانی لگی پیچہی اوسکی سی بسبب سبزی اور تروتازہ گی کی نقل کی یہہ بخاری نی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاء ملک الموت الی موسی بن عمران فقال لہ اجب ربک قال فلطم موسی عین ملک الموت ففقأہا قال فرجع الملک الی اللہ تعالی فقال ارسلتنی الی عبد لک لا یرید الموت وقد ففأ عینی قال فرد اللہ الیہ عینہ وقال ارجع الی عبدی فقل الحیوۃ تریدین کنت تریدین الحیوۃ فضع یدک علی متن ثور فما توارت یدک من شعرۃ فانک تعیش بہا سنۃ قال ثم مہ قال ثم تموت قال فالآن من قریب رب ادنی من الارض المقدسۃ رمیۃ بحجر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لو انی عندہ لاریتکم قبرہ الی جنب الطریق عند الکثیب الاحمر متفق علیہ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا فرشتہ موت کا یعنی عزرائیل علیہ السلام پاس موسی علیہ السلام کی پس کہا فرشتہ نی حضرت موسی کو کہ قبول کر حکم ربانی کا یعنی مین تمہاری روح قبض کرنیکی لیی آیا ہون چلو فرمایا آنحضرت نی کہ پس طمانچہ مارا موسی نی ملک الموت کی آنکہہ پر پس پہوڑ ڈالی آنکہہ فرمایا آنحضرت نی پس پہر گیا فرشتہ طرف اللہ تعالی کی اور کہا بہیجا تو نی مجکو طرف بندی اپنی کی کہ نہین چاہتا مرنا اور تحقیق پہوڑ ڈالی آنکہہ میری فرمایا حضرت نی پس پہر دی اللہ تعالی نی طرف اوسکی آنکہہ اوسکی اور فرمایا کہ پہر جا تو میری بندی کی پاس اور کہہ کہ آیا زندگانی دراز چاہتا ہی تو پس اگر چاہتا ہی تو زندگانی دراز تو پس کہہ ہاتہہ اپنا یعنی ایک ہاتہہ یا دونون ایک بیل کی پیٹہہ پر پس ہر بچیر کہ ڈہانکی ہاتہہ تیرا بالونسی یعنے جتنے بال تیری ہاتہہ کی نیچی آوین کہ بہت ہونگی پس تحقیق تو زندہ رہیگا بشمار اونکی وتنی ہی برس کہا موسی نی پہر بعد اس زندگانی دراز کی کیا ہی کہا فرشتہ نی پہر مریگا تو کہا موسی نی پس اختیار کی ہمنی موت ابہی ای پروردگار میری نزدیک کرے مجکو زمین پاک کی گئی سی یعنی بیت المقدس سے اگرچہ مقدار ایک سنگ انداز کی ہو **ف ح** یہہ مناجات حضرت موسی نی اسلیی کی کہ وہ مقام اوس زمانہ مین افضل تہا بہ نسبت اور جگہون کے اور مدفن تہا انبیاء کا اور شاید کہ یہہ تیرہ مین ہونگی پس ارادہ کیا نزدیک ہونیکا طرف بیت الرب کی اگرچہ بمقدار قلیل ہو دعا کی جگہہ سی اور اونہون نی قریب ہونا چاہا بیت المقدس سی نہ لفن بیت المقدس اسلیی کہ ڈری اسی کہ مبادا میری قبر مشہور ہو اور بسبب اوسکی لوگ فتنہ مین پڑین اور اسی معلوم ہوا کہ مستحب ہی دفن ہونا مواضع متبرکہ مین اور قریب ہونا مدافن صالحین سی **ت** فرمایا آنحضرت نی اگر ہوتا مین نزدیک بیت المقدس کے تو البتہ دکہا دیتا مین تمکو قبر موسی کی ایک جانب راہ کے نیچین ریت سرخ کے وہان سی نقل کی یہہ بخاری ومسلم **ف ح** جانا چاہیی کہ بعضی ملحدون نی انکار کیا ہی اس حدیث کا کہ اندہا ہونا فرشتی کا چہ معنی اور فرشتہ قبض روح کی لیی آدی طمانچہ مارنا اوسکی موہنہ پر چہ یارا اور اسی کراہت موت کی اور آرزو بہت باقی رہنی کی دنیا مین سمجہی جاتی ہی اور یہہ کیا لایق ہی مقام نبوت ورسالت کی جواب اسکا یہہ ہی کہ وہ فرشتہ بصورت بشر کی آیا تہا موسی علیہ السلام نی نہ جانا کہ یہہ ملک الموت ہی روح قبض کرنیکی لیی آیا ہی بلکہ جب دیکہا کہ ایک مرد یکایک اونپر چلا آیا تو گمان کیا کہ بقصد ہلاک کرنی اوسکی آیا ہی پس دفع کیا اوسکو حتی کہ نوبت اوسکی اندہا کرنی کی پہونچی اور یہہ بہی ہی کہ موسی علیہ السلام نی اوسکو دروغ گو جانا اسمین کہ دعوی اوسکی قبض روح کا کیا اسلیی کہ آدمی

قابض روح نہین ہوتا پس خصہ کیا اوسپر اور غصہ دروغ کو پر للہ فی اللہ ہوتا ہی پس مذموم نہو چنانچہ اسیلیے عتاب جناب حق سی اونپر متوجہ نہوا اور دوبارہ جو ملک الموت لیلامت فرشتی کی آیا منتاد ہوئی اونکی اور کہتی ہین کہ حضرت موسی علیہ السلام کی طبیعت مین نہایت تیزی وشدت تہی اور وہ مظہر جلال تہی چنانچہ اپنی بہائی ہارون علیہ السلام کی داڑہی اور بال پکڑلیی تہی بسبب تقصیر کے کہ بچہ منع کرنی گوسالہ پرستی کے یہی پس حاصل یہہ کہ یہہ حدیث صحیحہی ایمان لانا چاہیی اسپر اور محامل وتاویلات جو صحیح ہین اونپر حمل کرنا چاہیی اسکو ع عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ الْاَنْبِيَاءُ فَاِذَا مُوْسٰى ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَيْتُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَاَيْتُ اِبْرٰهِيْمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِيْ نَفْسَهٗ وَرَاَيْتُ جِبْرِيْلَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا دِحْيَةُ بْنُ خَلِيْفَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا روبرو لایی گیی میری انبیا ف ع یہہ یا تو مسجد اقصی کا ذکر ہی شب معراج مین یا آسمانکا کہ انبیا سی شب معراج مین وہان ملاقات ہوئی جیسیکہ دلالت کرتی ہی اسپر حدیث آیندہ اور معنی یہہ ہین کہ ارواحین انبیا کی روبرو لائی گیین بشکل اون صورتون کی کہ تہین دنیا مین ت پس ناگہان دیکہا مینی کہ موسی علیہ السلام مردگم گوشت دبلی ہین گویا کہ وہ مردون شنوءہ کی سی ہین کہ نام ایک قبیلہ مشہورہ کا ہی یمن مین کہ وہ دبلی ہوتی ہین اور دیکہا مینی عیسی ابن مریم علیہ السلام کو پس ناگہان قریب ترین اون شخصونکا کہ دیکہی مینی مشابہت مین ساتہہ وسکی عروہ بن مسعود ہی یعنی عروہ بن مسعود صحابی ہی مشابہت رکہتی ہین عیسی علیہ السلام سی اور دیکہا مینی ابراہیم علیہ السلام کو پس ناگہان نزدیک ترین اون شخصونکا کہ دیکہی مینی مشابہت مین ساتہہ اوسکی یا تمہارا ہی مراد رکہتی تہی حضرت یا سی ذات شریف اپنی یعنی آنحضرت ص مین اور حضرت ابراہیم مین بہت مشابہت تہی اور دیکہا مینی جبرئیل کو پس ناگہان نزدیک ترین اون شخصونکا کہ دیکہی مینی مشابہت مین ساتہہ اوسکی دحیہ بن خلیفہ ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف ع دحیہ دال کی زبر سی اور کبہی زیر بہی پڑہتی ہین صحابہ مشہور بین اور تہی یہہ نہایت خوب صورت اور حضرت جبرئیل اکثر انہین کی صورت مین آتی تہی اور اس رویت کی وقت بہی وہین کی صورت مین اِلَى وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ مُوْسٰى رَجُلًا اٰدَمَ طُوَالًا جَعْدًا كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَيْتُ عِيْسٰى رَجُلًا مَرْبُوْعَ الْخَلْقِ اِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ سَبْطَ الرَّاْسِ وَرَاَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِيْ اٰيَاتٍ اَرٰهُنَّ اللّٰهُ اِيَّاهُ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَائِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دیکہا مینی شب معراج مین موسی علیہ السلام کو ایک مرد گندم گون دراز قد جعد ف ع جعد ضد ہی سبط کی اور معنی جعد کی ہین بال پڑی ہوئی یعنی گہونگروالی اور سبط بہت سیدہے پس یہان مراد یہہ ہی کہ بال اونکی سیدہی نہ تہی بلکہ مائل بہ جعد انتہی اور حضرت شیخ فی یہ لکہا ہی کہ جعد زہ پر جیم اور جزم عین کی ہی اور جعودت اکثر صفت بالونکی آتی ہی اور کبہی جسم کی کہ جمع اور گرد یعنی گوشت بستہ ہوا اور یہان معنی اخیر مراد رکہی ہین اسلیے کہ حدیث آیندہ مین آتا ہی کہ موسی علیہ السلام رجل الشعر تہی اور رجل غیر جعد کی ہی چنانچہ آگی کی حدیث مین بیان اسکا آتا ہی ت گویا کہ موسی مردون شنواہ کی سی تہی اور دیکہا مینی عیسی کو ایک مرد متوسط پیدایش یعنی نہ لنبی اور نہ ٹہنگنی اور نہ موٹی بہت اور نہ دبلی رنگ اونکا مایل بہ سرخی وسفیدی یعنی جسکو سرخ سفید کہتی ہین جیسا کہ رنگ تہا ہماری پیاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سیدہی سر کے اور دیکہا مینی مالک داروغہ دوزخ کو اور دجال کو دیکہا آنحضرت نی اس جماعت کو بیچ ضمن آیتون اور علامتون قدرت حق کی کہ دکہا مین وہ علامتین اللہ تعالی نی پیغمبر خدا اصلی کو صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی شب معراج مین یہہ قول راوی کا ہی پس ہو تو شک مین ای مخاطب یکہنی اور پانی آنحضرت کیسی ان ذکر کیگئی گیدی ف ع یہہ اور شارحون نی لکہا ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ جملہ متعلق ہی اول کلام نبی یعنی موسی کی ذکر سی اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کے

ولقد آتینا موسی الکتاب فلا تکن فی مریۃ من لقائہ لی کی بہ بخاری و مسلم نی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ اسری بی لقیت موسی فنعتہ فاذا رجل مضطرب رجل الشعر کانہ من رجال شنوءۃ ولقیت عیسی ربعۃ احمر کانما خرج من دیماس یعنی الحمام ورایت ابرہیم وانا اشبہ ولدہ بہ قال فاتیت بانائین احدہما لبن والاخر خمر فقیل لی خذ ایہما شئت فاخذت اللبن فشربتہ فقیل لی ہدیت الفطرۃ اما انک لو اخذت الخمر غوت امتک متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ملاقات کے معنی شب معراج مین موسی سی ہر بیان کی آنحضرت نی صفت موسی کی کہا پس ناگہان دیکہا مین کہ موسی ایک مرد ہین مضطرب ف ح اسکی کئی تفسیر کی ہی علمانی بعضون نی کہا کہ مضطرب بمعنی دراز قد کی اور بعضون نی کہا سبک گوشت اور بعضون نی کہا کہ مضطرب یہان بمعنی ہلنی والی کی ہی خوف الہی سی اور آیا ہی کہ حضرت موسی نماز مین بیقرار اور کانپتی جاتی تہی ت رجل الشعر ف رجل ساتہہ زیر جیم کی اور جیم کی جزم ہی پڑہی گئی ہی اور زبر بہی وہ بال کہ نہایت سیدہی ہون کہ جنکو سبط کہتی ہین اور نہ زنگلہ یعنی گہونگروالی کہ جنکو جعد کہتی ہین اور کہا ملا علی نی کہ ظاہر یہہ ہی کہ رجل وہ بال کہ جنمین جعودت غالب ہو یعنی مائل بہ جعد تاکہ نہ منافی ہو اوسکی کہ جو اوپر گذرا کہ موسی علیہ السلام جعدی ت گویا کہ موسی مردون شنوءہ کیسی تہی اور ملاحین عیسی سی میانہ قد سرخ رنگ ف اوپر سرخ سفید کہا اور یہان سرخ چونکہ رنگ سرخ سفید تہا اطلاق سرخ کا درست ہوا اور گویا سرخی سفیدی سی زیادہ تہی ت گویا کہ نکلے ہین دیماس سے یعنی حمام سی ف ع لفظ یعنی الحمام قول ہی عبدالرزاق راوی کا کہ مراد حضرت کی دیماس سی حمام ہی اور مراد وصف کرنا اونکا ہی ساتہہ صفائی رنگ اور تروتازگی جسم اور نہایت آبروی کی بسبب غلبہ روحانیت کی ت اور دیکہا مینی ابراہیم کو اسحال مین کہ مین بہت مشابہ ہون اونکی اولاد مین سی ساتہہ اونکی فرمایا حضرت نی پس لائی گئی مجکو دو باسن ایک دودہ کا اور دوسری مین شراب تہی ف ح لبن کے ساتہہ لفظ فیہ زیادہ ہی اور خمر کے ساتہہ لائی ظاہر یہہ ہی کہ لفظ عبارت ہی اور بعضون نی کہا کہ اسمین اشارہ ہی کثرت دودہ اور قلت شراب کی طرف اور حضرت کی سامنی دونون چیزین اسلیی لائی کہ تا ملائکہ پر فضیلت حضرت کی ظاہر ہو بسبب اختیار کرنی صواب کے ت پس کہا مجکو کہ لی تو ان دونون مین سی جسکو چاہی یعنی شراب اختیار کر یا دودہ پس لیا مینی دودہ اور پیا مینی اوسکو پس کہا گیا یعنی ملائکہ نی کہا کہ راہ دکہایا گیا تو یعنی الدنی راہ دکہائی تجکو دین اسلام کی کہ لوگ پیدا کیی گئی ہین اوسپر ف ح اسلیی کہ دودہ اس عالم مین چونکہ صاف اور پاک و خالص و سفید و شیرین ہی اور اول ترتیب بچی کی اور غذا اوسکی اسی سی حاصل ہوتی ہی عالم قدس مین اسکو مثال ہدایت اور فطرت کی ٹہہرایا کہ حاصل ہوتا ہی اوسی قوۃ اور غذای روحانی اور عالم قدس مین صورتین اور مثالین عالم سفلی کی ثابت ہین کہ اونسی معانی مناسبہ اخذ کرتی ہین اور آیا ہی کہ جو کوئی دودہ خواب مین دیکہی اور پیوی تو تعبیر اوسکی علم اور دین اور ہدایت ہی برخلاف شراب کی کہ تمام خباثت اور فساد اور شر اور مضرت ہی اس عالم مین اور اسی مین کہا گیا مجکو ت کہ اگاہ ہو تحقیق تم اگر لیتا شراب گمراہ ہوتی امت تیری ف ع اسلیی کہ اگر حضرت پیتی اوسکو تو حلال ہوتا امت کی لیی بہی پینا اوسکا پس واقع ہوتی وہ بہ ضرر اور برائی اوسیکی اور ہرگاہ کہ حضرت معصوم تہی نہ کہا غوت اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ استقامت پیشوا کی یعنی نبی اور عالم اور سلطان اور مانند انکی سبب ہی استقامت پیروون اور تابعدارون اونکی اسلیی کہ وہ بمنزلہ دل کی ہین بہ نسبت اعضا کی ت نقل کی بہ بخاری اور مسلم نی وعن ابن عباس قال سرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین مکۃ والمدینۃ فمر نا بواد فقال ای واد ہذا فقالوا وادی الازرق قال کانی انظر الی موسی اذکر من لونہ وشعرہ شیئا واضعا اصبعیہ فی اذنیہ لہ جوار الی اللہ بالتلبیۃ مارا بہذا الوادی قال ثم سرنا حتی اتینا علی ثنیۃ فقال ای ثنیۃ ہذہ قالوا ہرشا او لفت فقال کانی انظر الی یونس علی ناقۃ حمراء

عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوفٍ بِخِطَامِ نَاقَتِهِ خَلْبَةٌ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِي مُلَبِّيًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ ہا سفر کیا ہمنی سا تہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی درمیان مکی اور مدینہ کی ف ع احتمال ہی کہ مکی سی مدینہ کو چلی یا عکس اسکی ت پس گذری ہم ایک جنگل مین پس پوچہا آنحضرتؐ نی کہ کونسا جنگل ہی یہہ پس عرض کیا صحابہ نی کہ یہہ وادی الازرق ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی گویا میں دیکہتا ہون طرف موسی کی پس ذکر کیا آنحضرتؐ نی رنگ و تکلیی اور بالون اونکیسی کچہہ کہ کہا گندم گون ہین اور جعد جیسا کہ اوپر گذرا اسحال مین کہ کہی ہوئی ہین دونون انگلیان اپنی یہہ دونون کانون اپنی کی یعنی جیسیکہ اذان مین کہتی ہین بلندی آواز کی یہی وسلی موسی کی آواز بلند اور زاری و فریاد ہی طرف خدا کی لبیک کہنی مین کہ جیسی احرام والی کہتی ہین در حالیکہ گذرنیوالی ہین موسے ہر جنگل مین کہا اونہون نی پہر چلی ہم یہانتک کہ آئی ہم ثنیہ پر یعنی پہاڑ کی راہ پر کہ ایک پہاڑ عین ہی وادی دو پہاڑون مین پس فرمایا حضرتؐ نی کہ کونسی ثنیہ اور پہاڑ ہی یہہ عرض کیا صحابہ نی یہہ ہرشا ہی کہ نام ایک پہاڑ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی یا کہا پہاڑ لفت ہی کہ یہہ پہاڑ ہی اسی راہ مین ہی اور یہہ شک راوی ہی پس فرمایا حضرتؐ نی گویا کہ مین دیکہتا ہون طرف یونس کے کہ سوار ہین سرخ اونٹنی پر اونپر جبہ ہی پشمین ف ح ع کہ تواضع کی لیی پہنا تہا یا بسبب اختیار کرنی زہد کی اور یہہ سند ہی صوفیہ کی اور اونکی متبعین کی علماء مین سی مانند کسائی وغیرہ کی ت مہار اونکی اونٹنی کی پوست خرما کی ہی گذرنیوالی ہین اس وادی مین لبیک کہتی ہوئی ف ح اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ جو شعائر اللہ سی ہی اور شعائر انبیاء سی حالت زندگی مین اور موت مین پس قصد و رغبت کرنی چاہیی جو مین اور اگر کہا جاوی کہ انبیاء کیونکر حج کرتی ہین اور لبیک کہتی ہین حالانکہ وہ مردہ ہین اور دار آخرت نہین ہی دار العمل اسکی جواب کئی طرح سی دیی ہین ایک تو یہہ کہ یہہ مانند شہداء کی ہین بلکہ افضل اونسی اور شہداء زندہ ہین نزدیک پروردگار اپنی کی پس نہین بعید ہی یہہ کہ حج کرین اور غازی ہین اور تقرب حاصل کرین اپنی پروردگار سی جسطرح چاہین اور دوسرے یہہ کہ یہہ دیکہنا خواب مین تہا غیر شب معراج مین جیسیکہ روایت ابن عمر سی معلوم ہوتا ہی اور خواب انبیاء کا سچا ہی اور حق بندہ مسکین عبد الحق کہتا ہی کہ چونکہ اتفاق ہی اوپر حیات انبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم کے ساتہہ حیات حقیقی دنیاوی کی ولیکن محجوب ہین نظر عوام سی پس حقیقت مین دیکہا یا اللہ تعالی نی اونکو اپنی حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی تئین بغیر خواب وغیرہ کی ت نقل کی ہی مسلم نی

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ عَلَى دَاوُدَ الْقُرْآنُ فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِّهِ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَبْلَ أَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهُ وَلَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آسان کیا گیا داود علیہ السلام پر پڑہنا زبور کا پس تہی داود کہ حکم کرتی زین کسنی کا اپنی جانورون پر پس زین کسی جاتی پس پڑہ لیتی داود زبور کو یعنی تمام کرتی اوسکو پہلی اسکی کہ زین کسی جاتی جانورون کی ف ح ع یہہ نہ معلوم ہوا کہ جانورون کی کتنی تہی اور کتنی عرصہ مین زین کسی جاتی تہی لیکن یہہ معلوم ہوا کہ مجرای عادت سی خارج تہا حاصل یہہ کہ یہہ خرق عادت سی تہا کہ اللہ تعالی اپنی اچہی بندون کی لیی زمانہ کو وسیع کرتا ہی یعنی کبہی بہت سا زمانہ تہوڑا ہو جاتا ہی اور کبہی تہوڑا بہت سا اور سیدنا حضرت امیر المومنین علی رضی بہی منقول ہی کہ رکعت مین پانون کبہی اور دوسری رکعت مین پانون کبہی تک قران ختم کر لیتی اور ایک روایت مین ہی بلتزم کعبہ سی اوسکی دروازی تک جاتی مین پڑہ لیتی ت اور نہین کہا تی تہی داود روزی مگر کسبکہ کہا نون اپنی کیسی کہ زرہ بنا تی تہی نقلی کی یہہ بخاری نی

وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْأُخْرَى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرَى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ

هُوَ بِهَا فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ تہین دو عورتین کہ اونکی ساتھ دو بیٹی اونکی تہی یعنی ہر ایک اون دونون عورتون مین سی ایک ایک بیٹا کہتی تہی آیا بہیڑیا پس لیگیا ایک کی بیٹی کو پس کہا ساتھہ والی اوسکی نی کہ نہین لیگیا بہیڑیا مگر تیری بیٹی کو اور کہا دوسری نی کہ نہین لیگیا بہیڑیا مگر بیٹی تیر کو ف ح یعنے دونون عورتون مین خلاف پڑا کہ ہر ایک کہتی تہی کہ تیری بیٹی کو لیگیا نہ میرکو اور شاید کہ دونون لڑکی ہم شکل تہی یا نہی ایک اون دونون مین سی چہوٹی تہی لیکن وہ چاہتی تہی کہ تسلی پکڑی ساتھہ موجود کی بدلی مفقود کے یا اور اغراض فاسدہ کی لیی کہتی ہوت پس یہہ قضیہ لیگئین وہ دونون عورتین حضرت داود کی پاس کہ تا حکم کرین درمیان اونکی پس حکم کیا داود نی ساتھہ اوس بیٹی کی واسطی اوس عورت کے کہ بڑی تہی ف ح یا تو اس سبب سی کہ وہ لڑکا اوسکی پاس تہا پس اوسکی لیی حکم کیا بموجب قاعدہ شرعیہ کی کہ صاحب ید یعنی قابض اولی ہی بہ نسبت غیر قابض کی یا اسلیی کہ وہ مشابہ تہا اوسکی پس یا باعتبار علم قیافہ کی یہہ حکم کیا جیسکہ کہتی ہین شافعی یا کچہہ اور دلیل سی یہہ حکم کیا اور یہہ حکم حضرت داود کا باجتہاد تہا بہ وحی نہ تہا والا اوسکا خلاف کرنا سلیمان علیہ السلام کو گنجایش نرکہتات پس بکلین وہ دونون عورتین اور آئین حضرت سلیمان علیہ السلام کی پاس پس خبر دی حضرت سلیمان کو صورت قضیہ کی پس کہا حضرت سلیمان نی یعنی اپنی خادمونسی کہ لاؤ میری پاس چہری دو ٹکڑی کرون اس لڑکیکو درمیان تہاری ف ح یعنی ایک ٹکڑا ایک کو دون اور دوسرا ٹکڑا دوسر کیو مقصود سلیمان کو اس سی امتحان کرنا اون دونون عورتون کی شفقت کا تہا تا تمیز ہو کہ اوسکی مان کونسی ہی ت پس کہا چہوٹی نی کہ دو ٹکڑی نکر لڑکیکو رحمت کری تمکو اللہ یہہ بیٹا اوسیکا ہی یعنی راضی ہون مین اسپر کہ یہہ بیٹا اسیکا ہی اور جیتا رہی اور نہین چاہتی مین کہ چیرا جاوی اور مرجاوی پس حکم کیا سلیمان نی ساتھہ اوس بیٹی کی واسطی چہوٹی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح یعنے بسبب پائی جانی قرینہ شفقت ورحم کی اوسمین اور ثابت ہوئی سنگدلی اور عداوت کی دوسری مین اور ظاہر البعد اوسکی بڑی نی اقرار ہی کیا کہ یہہ بیٹا چہوٹی کا ہی پس اوسکو دیا کذا قیل یہان اعتراض کرتی ہین کہ کیونکر سلیمان نی نقض کیا داود کی حکم کو باوجود اسکی کہ حکم پیغمبر کا پہیرا اور نقض کیا نہین جاتا اگرچہ باجتہاد ہوا اور جواب اسکا یہہ دیتی ہین کہ یہہ حکم داود علیہ السلام کی بطریق جزم اور قطع کی نہتا بلکہ بطریق احتمال کی تہا اور قصد کیا تہا کہ حکم کرین اور ہو سکتا ہی کہ نسخ حکم مجتہد فیہ کا جائز ہو اونکی شریعت مین واللہ اعلم وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُلَيْمَانُ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى تِسْعِينَ امْرَأَةً وَفِي رِوَايَةٍ بِمِائَةِ امْرَأَةٍ كُلُّهُنَّ تَأْتِي بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَأَيْمُ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا أَجْمَعُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہا سلیمان نی کہ البتہ صحبت کرونگا مین آج کی رات یعنی شب آیندہ نوی سو بیویونسی اور ایک روایت مین سو بیویونسی ہر ایک ونمین سی جنی گی ایک سوار کہ جہاد کرینگا راہ خدا مین یعنی سلیمان علیہ السلام نی یہہ عہد کیا اپنی دل مین اور عزم کیا کہ یون کرونگا اور یہہ نیت اونکی اچہی تہی لیکن ان شاء اللہ اوسمین نہ کہا پس کہا سلیمان سی فرشتہ نی یعنی دائین جانب کے فرشتہ نی یا جبرئیل نی یا غیر انکی نی کہ کہہ ان شاء اللہ ف ح یعنی کرونگا مین یہہ کام اور ہوگا یہہ اگر چاہا ہی خدا نی کہ ہن چاہی اوسکی کوئی چیز وجود مین نہین آتی اور خواہش بندہ کی بغیر اوسکی خواہش کی فائدہ نہین رکہتی ت پس کہا سلیمان نی ان شاء اللہ یعنی اوسوقت کہ فرشتہ نی کہا اور بعد اوسکی بہی نکہا بسبب اسکی کہ بہول گیا ف یہہ معنی تو شیخ رحمہ اللہ نی لکہی ہین اور ملا علی نی کہا کہ نہ کہا بسبب اسکی وہ سمجہی کہ زبان سی کہنی کی حاجت نہین اسکی نیت کفایت کرتی ہی اور لفظ نسی مانند علم کی اور مرفوع روایت کیا گیا ہی نون کی پیش سی اور سین کے تشدید سی اور یہہ احسن ہی یعنی حاصل ہوا اوسکو نسیان ان بات کا کہ جمع کرتا قلب اور زبان کو اکمل ہی نزدیک ارباب جمع اور عرفان والون کی یا ارادہ کیا کہنیکا اور بہول گیا ت پس پہری سلیمان ان سب عورتون کی پاس یعنی صحبت کی پس حاصل

ہوئی اون سورتون مین سی کوئی سورۃ مگر ایک اور جنی وہ عورۃ آدمی مرد اور قسم ہی اوس ذات کی کہ ایمانی ذات محمد کا اوسکی بہ تہ مین ہی اگر کہتی سلیمان انشاء اللہ تو ہر سورۃ سی بیٹا پیدا ہوتا اور جہاد کرتی وہ راہ خدا مین درحالیکہ سوار ہوتی سب نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **فتح** ولیکن یہہ لکہا ہوئی حضرت سلیمان سی اور استحان تہا حق سبحانہ کی طرف سی اونکی لیی اور اسلیی توبہ کی اور رجوع کی اونہون نی جناب حق مین جیسیکہ قران مجید مین مذکور ہی اور اسی حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ جو کوئی ارادہ کری کسی کام کرنیکا تو مستحب ہے یہہ کہی کہ ہی کرونگا مین یہہ کام انشاء اللہ تعالی تبرکا اور تیمنا اور اوس کام سہل ہونیکی لیی اور یہی حکم قران شریف مین ہی ولا تقولن لشیء انی فاعل ذلک غدا الا ان یشاء اللہ اور یہہ بہی اسی معلوم ہوا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو کمال قوت و شہوت تہی اور ہونا اسکی زیادتی کا فضیلت ہی مرد ونکی لیی اور نقصان اسکا نقصانون مین گنا جاتا ہی خصوصا حضرات انبیا علیہم السلام کی لیی **وعنہ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان زکریا نجارا رواہ مسلم اور روایت ہی اوسی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تہی زکریا نجار **فتح** یعنی کسب بڑہی کا کرتی اور کہاتی تہہ کی کسب سے اور اسمین اور حضرت داود کی حدیث مین کہ جو اوپر گذری دلیل ہی اسپر کہ کسب کرنا انبیا کی سنت سے ہی **نقل** کی یہہ مسلم نی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اولی الناس بعیسی بن مریم فی الاولی والاخرۃ الانبیاء اخوۃ من علات و امہاتہم شتی ودینہم واحد لیس بینی وبینہ نبی متفق علیہ اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین نزدیک تر اور متصل ترین لوگون کہ نکا ہون ساتہہ عیسی بیٹی مریم کا کی دنیا اور عقبی مین **فتح** یا آسمان اور انجام مین اسلیی کہ نہین ہی درمیان آنحضرت کی اور حضرت عیسی کی کوئی پیغمبر اور عیسی ہی بشارت دینی والی تہی ساتہہ آنی آنحضرت کی اور تمہید کرنیوالی قواعد دین آنحضرت کی تہی اور آخر زمانہ مین نایب اور خلیفہ آنحضرت کی ہونگی **نقل** انبیا بہائی ہین ایک باپ سی یعنی سوتیلی اور مائین انکی مختلف ہین **فتح** تشبیہ دی ساتہہ باپ کی اوسچیز کو کہ مقصود بعثت سب انبیا سی ہی کہ وہ ارشاد اور ہدایت خلق کی ہی اور مشابہت دی اوسکی شریعتونکو کہ مختلف اور متعدد ہین ساتہہ مائون کی **نقل** اصل دین پیغمبرونکا توحید ہی ایک ہی اور عقاید دینی مین سب متحد ہین **فتح** اگرچہ شرایع اور اعمال مین مختلف ہین بسبب حکمت اور مصلحت ارشاد لوگون کی اور مناسب احوال اونکی **نقل** اور نہین ہی درمیان ہماری یعنی میری اور عیسی کی کوئی پیغمبر **فتح** پس قرب اور اتصال معنوی سب انبیا مین مشترک ہی اور خصوصیت قرب اور اتصال صوری کی ساتہہ عیسی کی ہی **نقل** کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل بنی ادم یطعن الشیطان فی جنبیہ باصبعیہ حین یولد غیر عیسی ابن مریم ذہب یطعن فطعن فی الحجاب متفق علیہ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہر فرزند آدم کو چوکتا ہی شیطان اوسکی دونون پہلوون مین ساتہہ دونون اونگلیون اپنی کی جسوقت کہ پیدا کیا جاتا ہی سوای عیسی بیٹی مریم کی **فتح** یعنی بسبب دعا کرنی حنہ مان مریم کی بیچ حق مریم مان عیسی کی ذوالی اعیذہا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم **نقل** ارادہ کیا تہا شیطان نی چوکنی کا اوسکی پہلو مین پس چوکا پردہ مین **نقل** کی یہہ بخاری اور مسلم نی **فتح** یعنی جہلی جھلی مین کہ لڑکی پر ہوتی ہی کہ اوسکو مشیمہ کہتی ہین اور اسمین اونگلی چبہوئی اور عیسی کی بدن کو نہین پہونچی اور باب الوسوسہ مین اسکا ذکر ہو چکا ہی اور معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مستثنی اور خارج ہین اوسی اسلیی کہ یہہ بیان احوال و بنی آدم کا کیا ہی سوای اپنی **وعن** ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کمل من الرجال کثیر ولم یکمل من النساء الا مریم بنت عمران واسیۃ امراۃ فرعون وفضل عائشۃ علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام متفق علیہ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا کامل ہوئی مردونمین سی بہت یعنی انبیا اور خلفا اور علما اور اولیا ہوئی اور نہین کامل ہوئی عورتون مین سی بہت مگر مریم بیٹی عمران کی اور آسیہ

بیوی فرعون کی **فتح** ظاہر اسحدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ دونون بیویان کمل اودر افضل ہین سب عورتون کہ سوای انکی ہین جیسی کہ فاطمہ اور خدیجہ اور عائشہ اور تمام ازواج مطہرات سی لیکن توجیہا حسن یہہ کرتی ہین کہ مراد عورتونسی اگلی امتون کی عورتین ہین کہ اونمین یہہ دونون افضل ہین یا یہہ کلام ہو پہلی اوترنی وحی کی پیچ فضل وکمال اون مطہرات کی یا یہہ مستثنی ہین اونسی بقرینہ اور حدیثونکی کہ فاطمہ زہرا رضی کی مناقب مین واقع ہوئی ہین کہ فاطمہ سیدۃ نسا اہل الجنۃ اور بعضی طرق حدیث فضلیت فاطمہ کی مین مریم اور آسیہ کا مستثنے ہونا آیا ہی حاصل یہہ کہ حدیثین مختلف اس باب مین آئی پس یا تو جہتین یا حیثیتین متعدد کہتی ہین یا اونکی ساتھہ تخصیص عمومات کی قایل ہون واللہ اعلم اور بیان حدیث فضلیت عائشہ کی بلکہ اونکی فضلیت کی بیان کی کہ فرمایا ات اور فضلیت عائشہ کی اور عورتون پر مانند فضلیت ثریدکی ہی باقی طعامون پر

فرع ح مراد عورتون سی یہان یا تو سب عورتین دنیا کی ہین یا عورتین ذکر کی گئی یعنی مریم وآسیہ یا عورتین جنت کی یا عورتین اونکی زمانہ کی یا عورتین اس امت کی یا ازواج مطہرات اور ثرید ادس کہانی کو کہتی ہین کہ مکزی توڑکر شوربا اوسپر ڈالدیتی ہین اور عرب مین اس طعام کو افضل سب طعامونمین جانتی ہین بسبب لذیذ اور نرم اور مقوی اور زود ہضم ہونی اوسکیکی اور اختلاف کیا ہی علمانی بیچ تفضیل کے درمیان عائشہ اور خدیجہ اور فاطمہ کی پس کہا اکملی نی کہ روایت کیگیا ہی ابو حنیفہ سی یہہ کہ عائشہ بعد خدیجہ کی افضل ہین عالمین کی عورتون مین اور کہا حافظ ابن حجر نی کہ فاطمہ افضل ہین خدیجہ اور عائشہ سی اور سوال کیی گئی سبکی پس کہا کہ جو کچھہ کہ ہمنی اختیار ہی یہہ ہی کی فاطمہ بنت محمد افضل ہین پہر اونکی مان خدیجہ پہر عائشہ **ف** مولف کا جاننا چاہیی کہ بعضی روایتون ابن ابی شیبہ کی سی یون معلوم ہوتا ہی کی فاطمہ زہرا سیدۃ نسا اہل الجنۃ کی ہین بعد مریم بیٹی عمران اور آسیہ زن فرعون اور خدیجۃ الکبری کی اور خدیجۃ الکبری افضل ہین حضرت عائشہ سی اور نقل کیا سبکی نی بعض ائمہ عصر اپنی سی کہ فاطمہ اور حسن اور حسین رض افضل ہین خلفا اربعہ سی باعتبار حکمرہ اور جگر گوشہ ہونی جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ مطلق کیونکہ خلفا راشدین افضل ہین حضرت فاطمہ اور حسن اور حسین سی باعتبار علم وفضل اوکثرت ثواب وآثار خیر کثیر کی بیچ اسلام کی جیسیکہ ابن حجر نی شرح شمائل ترمذی مین بیان کیا ہی غرضکہ ہر ایک ان عورات مطہرات مین سی باعتبار فضیلت جزئیہ کی آپسمین ایک دوسری پر فضیلت رکہتین ہین نہ ہر وجہ سی ایک کو فضیلت تمام ہی دوسری پر پس صورت مین حضرت عائشہ صدیقہ باعتبار فضیلت علمی ورواردہونی وحی کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اونکی بستر مین افضل ہین حضرت فاطمہ زہرا سی نہ باعتبار فضیلت تکلم ہونی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسواسطی کہ یہہ فضیلت جزئیہ حضرت فاطمہ زہرا ہی کی ساتھہ مخصوص ہی اسیلی قصیدہ امالیہ مین لکہا ہی کہ فاطمہ زہرا بعضی بات مین حضرت عائشہ پر فضیلت رکہتی ہین اور آسیہ اور مریم اپنی اپنی زمانہ کی بیویون پر فضیلت رکہتی ہین اور خدیجۃ الکبری اس باعتبار فضیلت رکہتی ہین کہ پہلی بیوی حضرت کی ہین اور بہت خدمت گذاری حضرت کی کی اور اکثر اولاد آپکی انہین سی پیدا ہوئی واللہ اعلم بالصواب **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَذَكَرَ حَدِيثُ أَنَسٍ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ وَحَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ الْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ فِي بَابِ الْمُفَاخَرَةِ وَالْعَصَبِيَّةِ اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اوسمین یا خیر البریہ ہی یعنی یہہ ایک اعرابی نی کہا ہتا حضرت کو آپنی فرمایا کہ یہہ ابراہیم ہین اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ اوسمین ای الناس اکرم ہی اور حدیث ابن عمر کی کہ اوسمین الکریم ابن کریم ابن کریم بیچ باب مفاخرت اور عصبیت کی کہ اوپر ذکر ہو چکا **الفصل الثانی** فصل دوسری عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ خَلْقَهُ قَالَ كَانَ فِي عَمَاءٍ مَا تَحْتَهُ هَوَاءٌ وَمَا فَوْقَهُ هَوَاءٌ وَخَلَقَ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ الْمَاءُ أَيْ لَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ روایت ہے

ابورزین سی کہ کہا مین یارسول اللہ کہان تہا پروردگار ہمارا پہلی اسکی کہ پیدا کری اپنی خلق کو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تہا عما مین ف ع کہا علمارنی کہ عما ابر باریک یعنی ہلکا یا کثیف یعنی گہرا اور روایت کیا گیا ہی عما ساتہہ مداد قصر کی اور بہر تقدیر مراد اوستی یہان ایک امر ہی کہ ادراک نکر ہی اوسکو عقل اور نہ پہونچی اوسکی کنہ کو وصف ت نہتی نیچی اوسکی ہوا اور نہ تہی اوپر اوسکی ہوا ف ع یہہ کنایہ ہی اسکی طرف کہ نہتی ساتہہ اوسکی کوئی چیز پس حاصل اوسکا راجع ہوتا ہی طرف مضمون کان اللہ ولم یکن معہ شئی کی اور بعضون نی کہا کہ یہہ اشارہ ہی طرف دفع توہم مکان کی اسلیی کہ بہ متعارف نکا ہونا محال ہی بی ہوا اور بی مکان کی اور ازہری نی کہا کہ ہم ایمان لائی اوسپر اور کیفیت اوسکی ہم کچہہ نہین جانتی اور بعضون نی کہا کہ مراد سوال سی یہہ تہی کہ این کان عرش رہنا اور اسلیی فرمایا اور پیدا کیا عرش اپنا پانی پر ت نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ کہا یزید بن ہارون نی یعنی عما کنایت ہی اس سی کہ نہتی ساتہہ اوسکی کوئی چیز جیسا کہ کہا گیا وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ زَعَمَ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا فِي الْبَطْحَاءِ فِي عِصَابَةٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيهِمْ فَمَرَّتْ سَحَابَةٌ فَنَظَرُوْا اِلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تُسَمُّوْنَ هٰذِهِ قَالُوا السَّحَابَ قَالَ وَالْمُزْنَ قَالُوا وَالْمُزْنَ قَالَ وَالْعَنَانَ قَالُوا وَالْعَنَانَ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ قَالُوْا لَا نَدْرِيْ قَالَ اِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا اِمَّا وَاحِدَةٌ وَاِمَّا اثْنَتَانِ اَوْ ثَلٰثٌ وَسَبْعُوْنَ سَنَةً وَالسَّمَاءُ الَّتِيْ فَوْقَهَا كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ثُمَّ فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ اَعْلَاهُ وَاَسْفَلِهٖ كَمَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةُ اَوْعَالٍ بَيْنَ اَظْلَافِهِنَّ وَوَرِكِهِنَّ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ عَلٰى ظُهُوْرِهِنَّ الْعَرْشُ بَيْنَ اَسْفَلِهٖ وَاَعْلَاهُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ اللّٰهُ فَوْقَ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عباس بن عبدالمطلب سی کہا کہ وہ تہی بیٹہی بیچ بطحا مکہ کی یعنی محصب مین کہ نام ایک جگہ کا ہی ساتہہ ایک جماعت کی ف ع ظاہر عبارت حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ قصہ عباس کے اسلام لانی سی پہلی کا ہی اور وہ جماعت بہی مسلمان نہ تہی اور حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سی یہہ فصل مین آتی ہی دلالت کرتی ہی اسپر کہ وہ جماعت مسلمان تہی ت حال انکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی ہوئی تہی اون مین ف ع یعنے اوسوقت اور احتمال رکہتا ہی یہہ کہ ہو یہہ ذکر کفار مکہ کی مسلمان ہونیکی پہلی کا یا بعد کا ت پس گذرا ایک ابر پس تکا کی اوس جماعت نی طرف اوس ابر کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا نام رکہتی ہو تم اسکا کہا اونہون نی کہ یہہ سحاب ہی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور مزن بہی کہتی ہو کہا اونہون نی اور مزن بہی کہتی ہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور عنان بہی کہتی ہو کہا اونہون نی اور عنان بہی کہتی ہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا جانتی ہو تم کہ کسقدر ہی دوری اوس مسافت کی کہ درمیان آسمان وزمین کی ہی کہا اونہون نی کہ نہین جانتی ہم فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق دوری اوس مسافت کی کہ درمیان آسمان وزمین کی ہی یا تو اکہتر یا بہتر یا ہتہتر برس کی اور یہہ تردید شک راوی سی ہی اور جو آسمان کہ اوپر اوسکی ہی اسقدر ہی کہ مسافت درمیان اس آسمان کی اور اوس آسمان کی کچہہ اوپر ستر برس کی ہی یہانتک کہ گنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتون آسمان ف ع یعنے اسی ہیئت پر کہا طیبی نی کہ مراد ستر سی حدیث مین تکثیر ومبالغہ ہی نہ تحدید اسلیی کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ دوری درمیان آسمان وزمین کی اور ایسی ہی آسمانون مین ایک آسمان سی دوسرا آسمان تک پانسو برس کی راہ ہی ت بعد ازان ساتوین آسمان پر ایک دریای عظیم ہی کہ مسافت درمیان اعلا اوسکی اور اسفل اوسکی مانند اوس مسافت کی ہی کہ درمیان ایک آسمان اور دوسری آسمان کی ہی ف ح حدیثون مین آیا ہی کہ حق تعالے نی عرش کی نیچی ایک دریا پیدا کیا ہی کہ اوسوقت سی کہ عرش کو پیدا کیا ہی وہ دریا جاری ہتی ت پہر اوس دریا کی اوپر آٹہہ فرشتی ہین

بصورت پہاڑ کی بکرون کی مسافت درمیان گہرون اونکی اور کونون اونکی مقدار اوس مسافت کی ہی کہ درمیان ایک آسمان کی
اور دوسری آسمان کی ہی پہر اونکی پشتون پر ہی عرش مسافت درمیان اسفل عرش کی اور اعلاء اوسکی اوس مقدار ہی کہ درمیان ایک
آسمان کی دوسری تک ہی پہر اللہ تعالی ہی اوپر اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی ف ح ع یعنے باعتبار علو مرتبہ اور عظمت
اور حکومت اور عزت کی نہ باعتبار مکان اور جہت اور استقرار و تمکن کی اور یہہ تصویر و تمثیل ہی واسطی علو اور عظمت الہی کی کہ وہ فوق
سبکی اور ورا الکل کی ہی جیسیکہ قران مین فرمایا والله من ورائهم محیط پس معنی یہہ ہوئی کہ وہ بڑا ہی عالی شان و عظیم البرہان ہی اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہا کہ اونکو شغل سفلیات سی اوہٹا کر ساتھہ تصور علویات کی اور فکر کرنے کی ملکوت آسمانون اور زمین کی مین متعلق
کرین تا وہانسی بہی ترقی کر کر طرف پیدا کرنیوالی اور بہ پاکرنیوالی اونکی متوجہ کرین اور گرفتاری بت پرستی سی کہ اسفل السافلین مین پڑی
ہین باز رکہین فافہم وباللہ التوفیق وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ
جُهِدَتِ الْأَنْفُسُ وَجَاعَ الْعِيَالُ وَنُهِكَتِ الْأَمْوَالُ وَهَلَكَتِ الْأَنْعَامُ فَاسْتَسْقِ اللهَ لَنَا فَإِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِاللهِ عَلَيْكَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتَّى عُرِفَ ذَلِكَ فِي وُجُوهِ أَصْحَابِهِ
ثُمَّ قَالَ وَيْحَكَ إِنَّهُ لَا يُسْتَشْفَعُ بِاللهِ عَلَى أَحَدٍ شَأْنُ اللهِ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ وَيْحَكَ أَتَدْرِي مَا اللهُ إِنَّ
عَرْشَهُ عَلَى سَمَوَاتِهِ لَهَكَذَا وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ مِثْلَ الْقُبَّةِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ
لَيَئِطُّ أَطِيطَ الرَّحْلِ بِالرَّاكِبِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہا کہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک
گنوار اور کہا کہ مشقت مین ڈالی گئین جانین اور بہوکی ہوئی اہل و عیال و نقصان گئی گئی مال اور ہلاک ہوی چارپائی پس مینہہ مانگو اللہ تعالی
سی واسطی ہماری پس تحقیق ہم طلب شفاعت کرتی ہین بحرمت و تعظیم تمہاری کی اللہ پر یعنی تمکو شفیع اور وسیلہ پکڑتی ہین درگاہ حق مین تا مینہ
برساوی اور طلب شفاعت کرتی ہین ساتھہ خدا کی تب ف ع یعنی اللہ کی فریاد سی چاہتی ہین تمپر اسمین کہ شفاعت کرو تم ہماری لیی اوسکی
نزدیک یعنی توفیق دی تمکو ہماری شفاعت کرنی کی لیکن ہرگاہ کہ ظاہر عبارت سی وہم جاتا تہا برابری کا قدرت مین اور مشارکت کا کام مین حال
انکہ اللہ سبحانہ پاک ہی شرک سی مطلق اور فرمایا ہی اللہ تعالی نی لیس لک من الامر شی یعنی تمکو کسی کام مین کچہہ دخل نہین اور فرمایا من ذا الذی یشفع
عندہ الا باذنہ مرا معلوم ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ کہنا اوسکا اور تعجب کیا اس تشبیہ سی ت پس فرمایا آنحضرت نی پاک ہی ذات اللہ کی پاک
ہی ذات اللہ کی یعنی تاکید کی لیی یا از راہ تعجب کی مکرر فرمایا پس ہمیشہ تسبیح کرتی رہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بسبب تعجب و غضب کی نہانتک
کہ پہچانا گیا اثر تعجب و غضب کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیونکی چہرون مین ف ع اسلیی کہ صحابہ سمجہی بار بار تسبیح کہنی حضرتؐ کی سی کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہوئی اس سی پس ڈری وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غضب سی اور متغیر ہوئی چہری اونکی بخوف خدا پس جب زمین متاثر
ہوا خوف تو موقوف کی آپنے تسبیح اور التفات کیا اوس گنوار کی طرف ت پہر فرمایا وای ہی تجکو یعنی جان ای کلام کرنیوالی جاہل و غافل تحقیق
شان یہہ ہی کہ طلب شفاعت نہین کیجاتی ہی ساتھہ خدا کی کسی پر اوسکو وسیلہ نہین پکڑا جاتا ہی اوسکو امر خدا اور قدر و مرتبہ اوسکا بزرگتر ہی
اسی کہ وسیلہ کرین اوسکو نزدیک کسیکی وای تجکو آیا جانتا ہی تو کہ کیا ہی عظمت اللہ کی تحقیق عرش اوسکا محیط ہی اوسکی آسمانون پر اسطرح اور
اشارہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی دکہانی اور سمجہانی صورت ہلکذا کی ساتھہ انگلیون اپنی کی مانند گنبد کی اوپر ہیتلی اپنی کی یعنی
محیط ہی تمام آسمانونپر جہہ جائی زمین پر اور تحقیق عرش باوجود اس وسعت و کلانی کی آواز کرتا ہی بسبب بار عظمت الہی کی آواز کرنی پالان

اونٹ کی بسبب سوار کی نقل کی یہہ ابوداود نی **فح** یعنی عاجز آ ہی عرش برداشت عظمت حق سی مانند عاجز الاں کے سوار کی سواری کی کہ بار سی سوار سی چڑا چڑا ہوا لگتا ہی اور یہہ تصویر اور تمثیل عظمت الٰہی کی ہی بقدر فہم اعرابی کی اور حاصل یہہ کہ جو ایسا عظیم الشان ہو اوسکو شفیع اوسکی غیر کی طرف نہ تہیرانا چاہی **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُذِنَ لِيْ اَنْ اُحَدِّثَ عَنْ مَلَكٍ مِنْ مَلَائِكَةِ اللّٰهِ مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ اَنَّ مَا بَيْنَ شَحْمَةِ اُذُنِهٖ اِلٰى عَاتِقِهٖ مَسِيْرَةُ سَبْعِمِائَةِ عَامٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اذن دیا گیا مجکو یہہ کہ بیان کرونمین عظمت ایک فرشتی کی اللہ کی فرشتونمین سی کہ جو اوٹہانیوالی عرش کی ہین یہہ کہ درمیان لوکانون اوسکی کی اوسکی کندہون تک مسافت سات سو برس کی ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **وَعَنْ** زُرَارَةَ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجِبْرَئِيْلَ هَلْ رَاَيْتَ رَبَّكَ فَانْتَقَضَ جِبْرَئِيْلُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ سَبْعِيْنَ حِجَابًا مِنْ نُوْرٍ لَوْ دَنَوْتُ مِنْ بَعْضِهَا لَاحْتَرَقْتُ هٰكَذَا فِي الْمَصَابِيْحِ وَرَوَاهُ اَبُوْنُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ عَنْ اَنَسٍ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فَانْتَقَضَ جِبْرَئِيْلُ اور روایت ہی زرارہ بن ابی اوفی سی **فح** زرارہ ثقات تابعین مین قاضی بصرہ کی تہی اور علما اور فضلا اور عباد زمانہ اپنی کہی ہین ابن عباس اور ابوہریرہ سی سماع رکہتی ہین ایک روز نماز فجر مین امامت کر رہی تہی آیۃ فاذا نقر فی الناقور پڑہی ایک چیخ ماری اور جان دی سنہ تہتر مین ولید بن عبد الملک کی زمانہ مین اور ملا علی قاری کہا کہ کہا مولف نی کہ زرارہ صحابہ تہی مری عثمان رضی کی زمانہ مین **ت** یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا جبرئیل سی کہ کیا دیکہا ہی تونی اپنی پروردگار کو پس بنایت کا ہی جبرئیل **فح** یعنی عظمت اس سوال اور تصور اس حال سی اور اسمین دلیل ہی اوپر حقیت رویت اللہ تعالی کی دار البقا مین اسلیے کہ اگر ہوتی رویت محال تو نہ سوال کرتی آنحضرت صلعم لیکن اسمین اختلاف ہی روز قیامت کی ملائکہ اور جنات کو رویت اللہ تعالی کی ہوگی یا نہین پر ہر گاہ کہ رویت اکثر موجب قربت کی ہوتی ہی پس کلا نہی جبرئیل ماری ہیبت کی **ت** اور کہا ای محمد بلاشبہ درمیان میری اور درمیان خدا تعالی کی ستر پردی ہین نور کی **فع** یہہ عبارت ہی اللہ تعالی کی کمال سی اور جبرئیل کی نقصان اور حجاب بہ نسبت جبرئیل کی ہی مراد یہہ کہ محجوب مغلوب ہوتا ہی پس یہہ حجاب صفت مخلوق کی ہی کہ جو موصوف ہی ساتہہ صفت نقصان کی اور خالق ذوالجلال موصوف ہی ساتہہ وصف کمال کی پس نہین حاجب ہوتی اوسکو کوئی چیز اور تعین عدد ستر کی شارع ہی کو معلوم ہی اور ایک روایت مین ستر ہزار پردی آئی ہین پس ہوسکتا ہی کہ کنایت کثرت پردون سی ہو **ت** اگر نزدیک ہو دونمین بعض دون پردون سی یعنی سر انگشت کے قدر جیسا کہ ایک روایت مین ہی تو البتہ جل جاوے نمین اسیطرح ہی مصابیح مین کہ زرارہ سی روایت کی اور نام صحابی کا نہین ذکر کیا اور روایت کیا اسکو ابونعیم نی حلیہ مین کہ نام اوسکی کتاب کا ہی انس سی اور ہوسکتا ہی کہ زرارہ نی انس سی روایت کی ہو لیکن ابونعیم نی نہین ذکر کی کہ یہہ عبارت فانتقض جبرئیل یعنی اور باقی جواب نہ کیا **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اِسْرَافِيْلَ مُنْذُ يَوْمٍ خَلَقَهٗ صَافًّا قَدَمَيْهِ لَا يَرْفَعُ بَصَرَهٗ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى سَبْعُوْنَ نُوْرًا مَا مِنْهَا مِنْ نُوْرٍ يَدْنُوْ مِنْهُ اِلَّا احْتَرَقَ رَوَاهُ الْبَزَّارُ فِيْ مُسْنَدِهٖ وَصَحَّحَهٗ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی نی پیدا کیا اسرافیل کو اسحال مین کہ صف باندہی ہوئی ہین دونون پانون اپنی کی اول مدت پیدایش اپنی سی نہیں اوٹہاتی ہین اسرافیل نگاہ اپنی **فع** یعنی طرف اسمان کی ازراہ ادب کی یا نہین اوٹہاتی نگاہ صورہی اور یہہ عبارت ہی مستعد اور منتظر ہونی اونکی سی واسطی حکم پوہنچنی پہونکنی صور کے کہ شاید ابہی حکم آپہونچی **ت** درمیان اسرافیل اور پروردگار تعالی کی ستر پردی ہین نور کی کہ حجاب ہین نہین ہی اون ستر نورونمین سی کوئی نور کہ قریب ہوتا اوسی اسرافیل فرشتا مگر کہ جل جاوین نقل کی یہہ ترمذی نی اور صحیح کہا اوسکو **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ

آدم وذریتہ قالت الملئکۃ یارب خلقتہم یاکلون ویشربون وینکحون ویرکبون فاجعل لہم الدنیا ولنا الاخرۃ
قال اللہ تعالی لا اجعل من خلقتہ بیدی ونفخت فیہ من روحی کمن قلت لہ کن فکان رواہ البیہقی
فی شعب الایمان اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالی نی آدم کو اور اونکی اولاد کو یعنی
روز میثاق کی یا بعد اوسکی کہا ملائکہ نی کہ ای پروردگار پیدا کیا تو نی انکو کہ کہاتی ہین اور پیتی ہین اور جماع کرتی ہین یا نکاح کرتی ہین اور سوار ہوتی
ہین یعنی جانور و پنہ جنگل مین اور کشتی پر دریا مین پس گردان واسطی انکی دنیا اور ہماری لیی آخرت ف ع یعنے جو کچہہ بہرہ مند ہین اور ہم محروم ہین اور
لذتون سی انکی لیی یہہ دنیا بطریق دوام وبقا کی ہو یا گردان انکی لیی یہہ دنیا ہی فقط اور ہماری لیی نعمتین آخرت کی تا برابری ہو جاوی ہم مین اور اونمین
اور جمع کرنا دنیا اور آخرت کا انکی لیی زیادتی ہی فرمایا اللہ تعالی نی نہین گردانونگا مین عاقبت اوس شخص کی کہ پیدا کیا یعنی اوسکو اپنی دونون قوتون
سی یعنی بغیر واسطی کسیکی بتدبیر مرکب معجون کمال سی کہ مشتمل ہی اوپر قابلیت ہدایت اور ضلالہ کی اور استعداد مظہریت جمال وجلال کی اور یہونکی مین
اوسمین روح اپنی مانند اوس شخص کے کہا یعنی اوسکی لیی یعنی پیدا کرنی مین معمل ہوا کیا طیبی نی یعنی نہین برابر ہو سکتا بزرگی مین وہ شخص کہ پیدا کیا یعنی اوسکو
بذات خود اور نہین سونپا یعنی اوسکی پیدا کرنیکو کسیکی طرف اور یہونکی یعنی اوسمین اپنی روح سی کہ وہ آدم ہین اور اولاد اونکی ساتہہ اوسکی کہ ہو بمجرد
امر کن کی کہ وہ فرشتی ہین اور اضافت روح کی اپنی نفس کے طرف بزرگی کی لیی ہی جیسی بیت اللہ مین کہا ابن ملک نی یعنی نہین برابر ہو سکتا بشر اور فرشتہ
کرامت و قربت مین بلکہ کرامت بشر کی زیادہ ہی اور منزلت اوسکی اعلی ہی اور یہہ منجملہ دلیلون اہل سنت کی ہی اوپر افضلیت بشر کی ملائکہ پر اور وہہ اسکی
واللہ اعلم یہہ ہی کہ فرشتی معصوم پیدا کیی گیی پس ہوئی دوزخ سی ممنوع اور نعیم سی محروم اور بشر پیدا کیا گیا مکلف ساتہہ کرنی طاعت کی اور بچنی معصیت
سی پس جو کوئی دونون کی حق بجا لایا مستحق ہوا ثواب کا دارین مین اور جسنی اعراض کیا دونون سی مستوجب ہوا عذاب کا کونین مین ت نقل کی
یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین الفصل الثالث فصل تیسری عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم المؤمن اکرم علی اللہ من بعض ملائکتہ رواہ ابن ماجۃ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مومن یعنی کامل کروہ انبیا اور اولیا ہین بزرگتر ہین اللہ تعالی کی نزدیک اوسکی بعضی فرشتونسی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف ع
یعنے خواص فرشتونسی یا اونکی عوام سی کہ جو برگزیدہ ہین اور کہا طیبی نی کہ مراد مومن سی عوام اونکی ہین اور مراد ملائکہ سی بہی عوام اونکی ہین کہا محی السنہ
نی اولی یہہ ہی کہ کہا جاوی عوام مومنین افضل ہین عوام ملائکہ سی اور خواص مومنین افضل ہین خواص ملائکہ سی کہ فرمایا اللہ تعالی نی الذین آمنوا وعملوا
الصالحات اولئک ہم خیر البریہ اور دلیل پکڑی ہی اسی اہل سنت نی بیچ تفضیل انسان کی ملائکہ پر انتہی اور پوشیدہ نہ رہیو یہہ کہ مراد خواص مومنین سی
رسل و انبیا ہین اور خواص ملائکہ سی مانند جبرئیل اور اسرافیل کی اور مراد عوام مومنین سی کاملین ہین اولیا مین سی مانند خلفا اور تمام علما کی
اور تفصیل اولی ہی اجمال بعض اونکی سی لیکہنی مین کہ بشر افضل ہی ملک سی اور حدیث المومن اعظم حرمۃ من الکعبۃ ابن ماجہ مین دوسندون سی آئی ہی
وعنہ قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی فقال خلق اللہ التربۃ یوم السبت وخلق
فیہا الجبال یوم الاحد وخلق الشجر یوم الاثنین وخلق المکروہ یوم الثلثاء وخلق النور یوم الاربعاء وبث فیہا
الدواب یوم الخمیس وخلق آدم بعد العصر من یوم الجمعۃ فی آخر الخلق وآخر ساعۃ من النہار فیما بین
العصر الی اللیل رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتہہ میرا اور فرمایا کہ پیدا کی
اللہ تعالی نی مٹی دن ہفتہ کی ف ع اسدن ہی مراد اسی آخر دن ہفتہ کا کہ جسکو عشیۃ الاحد کہتی ہین پس وہ اتوار ہی کی حکم مین ہی پس نہین منافی

ہی یہہ قول اللہ تعالی کی ولقد خلقنا السموات والارض وما بینہما فی ستۃ ایام ترجمہ درپیدا کیی اوسمین پہاڑون اتوارکی اور پیدا کیی درخت دن پیر کی اور پیدا کین چیزین بری دن منگل کی اور پیدا کی روشنی دن بدہ کی ف مسلم مین لفظ نور کا ہی آیا ہی اور ایسی ہی مشکوۃ کی صحیح نسخون مین اور اصول معتمدون مین رکی سی ہی اور ایک نسخہ مین حرف نون سی ہی آخر عین بمعنی مچھلی کی اور ہوسکتا ہی کہ نور اور مچھلی اسدن مین پیدا ہوئی ہون ت اور پہیلائی زمین مین جانور جمعرات کو اور پیدا کیا آدم کو روز جمعہ کی عصر کی نماز کی بعد بیچ آخر پیدایش اور آخر ساعت دن کی درمیان عصر کی رات تک نقل کی یہہ مسلم نی ف ح ع اسی سبب سی جمعہ نام رکہا کہ پیدایش سبکی اوسمین جمع ہوا اور فضیلت دی اسکی آخر ساعت کو اور یہہ ساعت قبولیت دعا کی ہی اکثرون کی تردیک وعنہ قال بینما نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس واصحابہ اذ اتی علیہم سحاب فقال نبی اللہ ہل تدرون ما ہذا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ہذہ العنان ہذہ روایا الارض یسوقہا اللہ الی قوم لا یشکرونہ ولا یدعونہ ثم قال ہل تدرون ما فوقکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال فانہا الرقیع سقف محفوظ وموج مکفوف ثم قال ہل تدرون ما بینکم وبینہا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال بینکم وبینہا خمسمائۃ عام ثم قال ہل تدرون ما فوق ذلک قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال سماءان بعد ما بینہما خمسمائۃ سنۃ ثم قال کذلک حتی عد سبع سمٰوٰت ما بین کل سماءین ما بین السماء والارض ثم قال ہل تدرون ما فوق ذلک قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ان فوق ذلک العرش وبینہ وبین السماء بعد ما بین السماءین ثم قال ہل تدرون ما الذی تحتکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال انہا الارض ثم قال ہل تدرون ما تحت ذلک قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ان تحتہا ارضا اخری بینہما مسیرۃ خمسمائۃ سنۃ حتی عد سبع ارضین بین کل ارضین مسیرۃ خمسمائۃ سنۃ ثم قال والذی نفس محمد بیدہ لو انکم دلیتم بحبل الی الارض السفلی لہبط علی اللہ ثم قرأ ہو الاول والاخر والظاہر والباطن وہو بکل شیء علیم رواہ احمد والترمذی وقال الترمذی قراءۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الایۃ تدل علی انہ اراد ہبط علی علم اللہ وقدرتہ وسلطانہ وعلم اللہ وقدرتہ وسلطانہ فی کل مکان وہو علی العرش کما وصف نفسہ فی کتابہ

اور روایت ہی ابی ہریرہ کی کہ اوسوقت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی ہوئی تہی اور یارا ونکی ناگہان آیا اوپر ایک ابر پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ایا جانتی ہو کیا ہی یہہ کہا صحابہ نی یعنی موافق عادت اپنی کی کہ اللہ اور رسول اوسکا داناتر ہی فرمایا حضرت نی یہہ عنان ہی ف ح اوپر گذر چکا ہی کہ عنان عین کی زبر سی نام ابر کا ہی ترجمہ یہہ ابر روایا زمین کی ہین ف ح روایا ر مہملہ سی جمع راویہ کی ہی راویہ اوس اونٹ کو کہتی ہین کہ اوس سے پانی کہینچتے ہین تشبیہ دی ابر کو ساتہہ اوسکی بسبب اسکے کہ جیسی اونٹ پانی کہینچ کر زمین مین دیتا ہی ایسے ہی ابر پانی برساتا ہی زمین پر ترجمہ ہانکتا ہی اونکو اللہ تعالی طرف ایک قوم کی کہ شکر نہین کرتی خدا کا ف ع ح یعنی بلکہ کفران نعمت کرتی ہین اور نسبت کرتی ہین بتہیر کو طرف گردش ستارون کے کہتی ہین مطرنا بنوء کذا ابر سائی گئی ہم بسبب فلانی منزل ستاری کی ف اور نہ پکارتی ہین اوسکو ف ح یعنی نہیں

یاد کرتی اوسکو اور طلب کرتی ہین اوس سے کچھ اور نہ عبادت کرتی ہین اوسکو بلکہ پوجتی ہین بتون کو اور اسمین شکایت ہی ناشکری کرنی اوس قوم کے
اوس نعمت پر شکر نہین کرتی اور اوسکا یہہ کرم عمیم ہے کہ پہر رزق دیتا ہی اونکو اور عافیت دیتا ہی اونکو ترجمہ پہر فرمایا آنحضرتؐ نی کہ ایا جانتی ہو تم
کہ کیا ہی اوپر تمہاری یعنی آسمان عرض کیا صحابہ نے اللہ اور رسول اوسکا داناتر ہی فرمایا آنحضرتؐ نی پس تحقیق وہ چیز کہ اوپر تمہاری ہی رقیع ہی
ف ع رقیع قاف کی زیر سی بروزن فعیل کی نام ہی آسمان دنیا کا اور بعضون نی کہا ہر آسمان کا ترجمہ آسمان چھت ہی محفوظ یعنی اللہ نی
نگاہ رکھا ہی اوسکو گرپڑنی سی زمین پر تشبیہ دے آسمان کو ساتھہ گہر کی چھت کے اور آسمان ایک موج ہی کہ منع کی گئی گرنی سی یعنی ساتھہ حکم کی بہی تشبیہ
دی اوسکو کہ جیسی موج معلق ہوا مین ہوتی ہی ویسے ہی آسمان ہے معلق ہی بی ستون کہڑا ہوا پہر فرمایا حضرتؐ نی کہ ایا جانتی ہو تم کہ کسقدر مسافت ہی
درمیان تمہاری اور درمیان آسمان کے یعنی زمین اور آسمان مین کسقدر فرق ہے عرض کیا صحابہ نی کہ اللہ اور رسول اوسکا داناتر ہی فرمایا درمیان تمہارے
اور درمیان آسمان کی پانسو برس کے راہ ہی پہر فرمایا کہ آیا جانتی ہو تم کہ کیا ہی اوپر آسمان کی عرض کیا صحابہ نی کہ اللہ اور رسول اوسکا داناتر ہین فرمایا
دو آسمان ہین یعنی آسمان سے بعد آسمان کی کہ دوری اور مسافت درمیان اون دو آسمانون کے بہی پانسو برس کے راہ ہی پہر فرمایا آنحضرتؐ نی اسیطرح یعنی
دو بار اور کہا کہ دو آسمان ہین یہان تک کہ گنی سات آسمان اوپر تلی فاصلہ درمیان ہر دو آسمانون کی اتنا ہی کہ جیسا درمیان آسمان اور زمین کے یعنی پانسو
برس کا پہر فرمایا کہ آیا جانتی ہو کہ کیا ہی اوپر اس مذکور کی کہا صحابہ نی اللہ اور رسول اوسکا داناتر ہی فرمایا کہ تحقیق اوپر ان سات آسمانون کی عرش
ہی اور درمیان عرش کے اور درمیان آسمان کی فاصلہ ایسا ہے جیسا کہ درمیان دو آسمانون کی پہر فرمایا کہ ایا جانتی ہو تم کہ کیا چیز ہی نیچی تمہارے
عرض کیا صحابہ نے اللہ اور رسول اوسکا داناتر ہین فرمایا جو کچھہ کہ نیچی تمہاری ہی زمین سے یعنی اوپر کی پہر فرمایا کہ ایا جانتی ہو کہ کیا ہی نیچی اس زمین کے
کہا صحابہ نی اللہ اور رسول اوسکا داناتر ہین فرمایا کہ نیچی ہے اور ایک زمین سے درمیان اون دونون زمینون کی مسافت پانسو برس کے ہی یہان تک
کہ گنین آنحضرتؐ نی ساتہہ زمینین درمیان ہر دو زمینون کے اونمین سی فا... پانسو برس کا ہی ف ح اسحدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ نسبت مسافت
دوری زمینون کے موافق نسبت آسمانون کی ہی پس یہہ جو کہتی ہین کہ طبقی زمینون کی سب متصل ایکدوسری کی ہین اور ملی ہوئی ہین اور اسلیے
ارض کو قرآن شریف مین مفرد ذکر کرتی ہین اور آسمانون کو بلفظ جمع مخالف اسحدیث کی ہی اور شاید کہ مفرد لانا ارض کا باراده ہے زمین کی ہی کہ نیچی
انکی ہی اور زمینون سے سروکار نہین رکہتے بخلاف آسمانون کی کہ سب سے فیوض آثار پہنچتی ہین واللہ اعلم ترجمہ پہر فرمایا کہ قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان
محمد کی اوسکی ہاتہہ مین ہے اگر چہوڑو تم رسی طرف زمین کے کہ نیچی سب سے ہی تو البتہ جا پڑی وہ رسی خدا پر ف ع یعنی اوسکی علم اور ملک اور قدرت پر جیسی
تصریح کیا ہی اوسکو ترمذی نی اور معنی یہہ ہین کہ اللہ تعالی کا علم و قدرت جیسی کہ محیط ہی آسمان کے اوپر کی چیزونکو ایسا ہی محیط ہی زمین اور زمین کے
نیچے کی چیزون کو فرمایا یہہ واسطی دفع کرنی اس شبہ کی کہ شاید کوئی نافہم وہم لیجاوی کہ اوسکو خاص علم و قدرت اوپر ہی کی چیزون کا ہی نیچی کا اور اسلیے
کہا گیا ہی کہ معراج یونس علیہ السلام کا تہا مچھلی کی پیٹ مین جیسی کی معراج ہوا ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پشت آسمان پر ہے پہر فرمایا آنحضرتؐ نی یعنی
اشتشہاد کی لیی یا ابوہریرہ نے تقویت حدیث کی لیی یہہ آیہ کہ وہی اول ہی یعنی قدیم ہی کہ نہین اوسکی لیی ابتدا اور آخر ہی یعنی باقی ہی کہ نہین اوسکے
لیی انتہا اور ظاہر ہی یعنی باعتبار صفات کی اور باطن ہے یعنی باعتبار ذات کی اور وہ ہر چیز کو یعنی علویات اور سفلیات اور جزئیات اور کلیات سی
جاننی والا ہی یعنی نہایت کامل علم رکہتا ہی ہر چیز کا اور محیط ہی علم اوسکا تمام جوانب ہر چیز کو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ پڑہنا
آنحضرتؐ کا آیہ مذکورہ کو دلالت کرتا ہی اسپر کہ مراد رسی کی جا پڑنی سی اللہ پر جا پڑنا اوسکا ہی اللہ کے علم اور قدرت اور تصرف و غلبہ پر ف ع
علم اللہ تعالی کا سمجھا گیا لفظ دہوبکل شی علیم سی اور قدرت اوسکی سمجھی گئی ہوا الاول والآخر سی یعنی وہ ایسا اول ہے کہ ہر چیز اوسکی ہاتہہ

ہی درکنا تا ہی اوکو عدم سے طرف وجود کی اور آخر ایسا ہی سب کچھہ فنا ہو جائیگا اور وہ باقی رہی گا اور نیلہ اور تصرف اوسکا سمجھا گیا و الظاہر و الباطن سے کہا از بری ہے
کہ کہا جاتا ہی ظہرت علی فلان اذا غلبتہ اور معنی یہہ ہین کہ وہ ایسا غالب ہے کہ سب چیز پر غالب ہے اور اوسپر کوئی نہین غالب اور تصرف کرتا ہی تمام پیدا ہوئی چیزون مین بطریق غلبہ
اور استیلا کی اسلیی کہ نہین ہے فوق اوسکی کوئی کہ منع کری اوسکو کسی چیز سی اور ایسا باطن ہے کہ لمجا رو ماوا سی سوا ے اوسکی نہین ہپر کہا ترمذی نے ترجمہ اور علم اللہ کا
اور قدرت اوسکی اور غلبہ اور تصرف اوسکا ہر جگہہ ہے یعنی آثار ان صفات کے سب جگہہ ہین و الا ذات صفات حق ہی ہی مکان نہین ہین اور خدا تعالیہ تجلی ذات اپنی کی عرش پر سے جیسے
کہ وصف بیان کیا اللہ تعالی نی اپنا اپنی کتاب مین کہ فرمایا ف ح الرحمن علی العرش استوی و ہو رب العرش العظیم اور یہہ آیت اگرچہ بظاہر وہم دلاتی ہی جہت و مکان کا و لیکن
حقیقت مین کنایہ اور مراد ہے ظہور سلطان اور علم و قدرت سی وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان طول آدم ستین ذراعا
فی سبع اذرع عرضا اور روایت ہے اوسی ابو ہریرہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تہا طول قد آدم کا ساٹہہ ہاتہہ اور عرض اونکی قد کا سات
ہاتہہ ف ۴۶ ذراع زیرسی کہنی کہسری سے بیچ کی اونگلی کی سرتک اور گز شرعی بیسی ہی ہی لیکن جانا چاہیی مراد ہاتہہ سی دم کا ہاتہہ سے یا ہاتہہ سے وقت کی لوگونکا
ظاہر یہہ ہے کہ مراد لوگونکا ہی ہاتہہ ہی اسلیی کہ اگر آدم کا ہاتہہ مراد ہو تو لازم آتا ہی کہ ہاتہہ اونکا ساتہوان حصہ اونکی قد کا ہو اور یہہ نہایت جھوٹا ہی بحسب
طول بدن اونکی کی اور مناسب سے نہایت بعید وعن ابی ذر قال قلت یا رسول اللہ ای الانبیاء کان اول قال آدم قلت یا رسول اللہ
و نبی کان نعم نبی مکلم قلت یا رسول اللہ کم المرسلون قال ثلثمائۃ و بضعۃ عشر جما غفیرا و فی روایۃ عن ابی امامۃ قال ابو ذر قلت
یا رسول اللہ کم وفاء عدۃ الانبیاء قال مائۃ الف و اربعۃ و عشرون الفا الرسل من ذلک ثلثمائۃ و خمسۃ عشر جما
غفیرا اور روایت ہے ابو ذر غفاری سے کہ کہا مینی یا رسول اللہ کونسا انبیا مین تہا پہلی فرمایا آدم کہا مینی یا رسول اللہ نبی تہے آدم فرمایا ہان آدم نبی ہی کلام
کیی گئی یعنی فقط نبی ہی نہین بلکہ نبی تہی کلام کیی گئی یعنی صحیفی اور تری تہی اوپر یعنی رسول ہین کہا مینی یا رسول اللہ انبیا مین سے رسول کتنی ہین فرمایا رسول
تین سو اور کچہہ اوپر دس ہین جماعت بہت سے اور ایک روایت مین ابی امامہ تابعی سی آیا ہی کہا ابو ذر نی کہا مینی یا رسول اللہ کتنا ہی شمار انبیا کا خواہ رسول
ہون خواہ غیر رسول فرمایا ایک لاکہہ چوبیس ہزار رسول انمین سے تین سو پندران بہت سی جماعت ف ع ح اور فرق مشہور ہے اور رسول مین یہہ ہے
کہ رسول تو وہ ہی کہ جسپر کتاب اوتری ہو اور حکم کیا گیا ہو اوسکی پہنچانی کا اور نبی اعم ہی یعنی خواہ اوسپر کتاب اور امر تبلیغ آیا ہو یا نہ آیا ہو اور عدد انبیا
مین روایت دو لاکہہ چوبیس ہزار کی بہی آئی ہی اور بسبب اس اختلاف فاحش کے تعین عدد انبیا سی منع کیا ہی علمانے بلکہ مجمل کہنا چاہیی کہ ایمان لائی
ہم سب انبیا پر تا کوئی مستثنی نہ جاوی اون مین سے اور نہ کوئی غیر اونکا اونمین داخل ہو وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لیس الخبر کالمعاینۃ ان اللہ تعالی اخبر موسی بما صنع قومہ فی العجل فلم یلق الالواح فلما عاین ما صنعوا القی الالواح
فانکسرت رواہ الاحادیث الثلثۃ و احمد روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین خبر کسی چیز کی مانند دیکہنی اوسچیز کی آنکہہ سے
یعنی اگرچہ خبر یقینی ہی ہو لیکن جو دیکہنی کو تاثیر ہی وہ سننی کو نہین چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسپر دلیل لائی کہ تحقیق اللہ تعالی نی خبر دی
موسی علیہ السلام کو اوسچیز کی کہ کی اونکی قوم نی بیچ متقدمہ گوسالہ کی کہ اوسکو پوجتی تہی پس نہ ڈالین موسی نی تختیان کہ اونمین توریت لکہی
ہے یعنی بسبب تاثیر کرنی خبر کی اونمین ایسے تاثیر کہ باعث ہو غضب کے کہ موجب ہو ڈالدینی تختیون کا پہر جبکہ موسی علیہ السلام قوم مین آئے
اور آنکہہ سے دیکہا جو کچہہ کہ قوم نی کیا تہا یعنی پوجا بچہڑے کی اوسکی ڈالدین تختیان یعنی بسبب غصہ کے پس ٹوٹ گئین تختیان ف ع
یعنی بسبب زور سی ڈالدینی کی ماری غصہ کے اور اونکی ڈالدینی مین گویا یہہ اشارہ تہا کہ یہہ نفع دیتی ہین ایمان والون کو پس جب اونہون
اختیار کیا کفر و طغیان تو نرا فائدہ انکی رکہنی مین لیکن ظاہر یہہ ہے کہ باوجود ٹوٹنی کی کچہہ اونمین سے جاتا نہین بہانقل کین یہہ تینون حدیثین احمد

باب فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

ع جو بیان فضیلتون سردار رسولون کے رحمتین نازل ہو جیو اللہ کی اور سلام اوسکا
آنحضرت پر اور سب رسولون پر ف ح بے شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضائل حدسی زیادہ ہین اور شمار سی باہر ہو لف نی تجہہ اونمین
سے لکہی ہین اور اتفاق ہی علما کا اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سردار ہین اولاد آدم کی اور افضل ہین پیغمبرونمین صلے اللہ علیہ علیہم
اجمعین اور اونکی بعد ابراہیم خلیل اللہ اور اونکی بعد موسے کلیم اللہ اور حضرت موسی کی بعد علما کی صراحۃ نہین دریافت ہوا کہ کس کا درجہ ہے
واللہ اعلم **الفصل الاول** فصل پہلی **عن ابی هریرة** قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بعثت من خیر
قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت من القرن الذی کنت فیه رواه البخاری ۱۲ ترجمہ ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہیجا گیا یعنی
پیدا کیا گیا مین بہترین طبقون سے بنی آدم کی قرن سے قرن کی بعد ف ح یعنی ہر قرن مین باپون کی پشت مین ہوتا تہا مین اور مراد بہترین طبقہ اولاد
بنی آدم سی وہ طبقہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باپ اوس طبقہ مین تہی اور آنحضرت اونکی پشتون مین تہے جیسی کہ اسمعیل علیہ السلام
بعد کنانہ اور اونکی بعد قریش اور اونکی بعد ہاشمی تہی ترجمہ یہان تک کہ ہوا مین اسے قرن مین کہ ہون مین اوس ف ح اور یعنی بہترے
کی خصائل حمیدہ اور فضائل شریفہ ہین کہ عقلا کی تعارف مین سا تہہ اونکی اہل کرم کی مدح کرین نہ اعتبار دین و ایمان کی ترجمہ فضل کے تہہ بخاری نے
وعن واثلة بن الاسقع قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان الله اصطفی کنانة من ولد اسمعیل واصطفی قریشا
من کنانة واصطفی من قریش بنی هاشم واصطفانی من بنی هاشم رواه مسلم وفی روایة للترمذی ان الله اصطفی من ولد ابرهیم اسمعیل
واصطفی من ولد اسمعیل بنی کنانة اور روایت واثلہ بن اسقع سی کہا اوسنے کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے
تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے شک حق تعالی نے چن لیا کنانہ کو اولاد اسمعیل کے کو چن لیا قریش کو کنانہ سی ف اور وہ اولاد نضر بن کنانہ مین متفرق رہتی تہی
شہرون مین پس اونکو جمع کیا قصی بن کلاب نے کہ مین پس قریش نام رکہی گئے لانہ قرشہم یعنی جمع کیا اونکو قصی نے اور کنانہ کی اولاد سے نضر کی قریش نام نہ رکہے گئی لانہم لم
یقرشوا مشہور ہے کہ قریش نام ایک جانور دریائی کا ہی قوت و زور نہایت رکہتا ہے اور ابن عباس سے صحاح مین ذکر کیا کہ اونہون نی کہا کہ قریش اسلیے نام رکہا کہ
دریا مین ایک مچہلی ہی کہ اوسکو قریش کہتی ہین و سب مچہلیون کو کہاتی ہی و اوسے کوئی مچہلی نہین کہا سکتا اور اوسپر غالب نہین آتی اور یہی وجہ قاموس مین مذکور ہے ترجمہ
اور چن لیا قریش سے بنی ہاشم کو اور چن لیا مجکو بنی ہاشم سی ف ح پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برگزیدہ ترین برگزیدون کی و زخلاصہ مین خلاصون
کی ترجمہ نقل کے یہہ مسلم نی اور ترمذی کی ایک روایت مین یہہ زیادہ آیا ہی کہ تحقیق اللہ نے برگزیدہ کیا اولاد ابراہیم سے اسمعیل کو اور برگزیدہ کیا اولاد اسمعیل سے
بنی کنانہ کو ف ع شرح السنہ مین نسب نامہ آنحضرت کا یون لکہا ہے ابو القاسم محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب
بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن نضر بن نزار بن معد بن عدنان انتہے بعد عدنان
کی نسب حضرت کا صحیح نہین یا دکسی کو **وعن ابی هریرة** قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا سید ولد ادم یوم القیامة وأول
من ینشق عنه القبر وأول شافع وأول مشفع رواه مسلم اور روایت ابو ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نی کہ مین سردار ہونگا
اولاد آدم کا دن قیامت کے ف یعنی جمع صفات کمال مین بہتر اور بزرگ ہونگا آنحضرت سردار ہین دنیا اور آخرت کے لوگونکی اور قید روز قیامت کے یہان اسلیے لگائی کہ اوسدن
ظہور حضرت کے سردار ہیکا بغیر نزاع کے نیوالے اور معاند کے ہونگا بخلاف دنیا کے یہان سردار کفار مشرکین معاند تہے اور یہانے آنحضرت کے بندگی فرمانبرداری لازم ہے اور بعضی حدیثون مین آنحضرت کے بزرگی کے نام
خلق پر ذکر ہوی اور یہہ جو بعض حدیثون مین آیا ہے کہ لا تفضلونی علی موسی اور نہ مجکو تفضیل دو موسی اور یونس پر جواب اوسکے اوپر گذر چکی ترجمہ اور اول ہون اون شخصونمین سے کہ
جنکی قبر پہٹیگی اور یعنی پہلے قبر سی مین سے اوٹہایا جاونگا اور اول شفاعت کرینوالا اور اول شفاعت قبول کیا گیا نقل کے مسلم نے ف ع پس ہمین دلیل اسپر کہ نبی صلعم افضل المخلوقات اور اکمل الموجودات ہین

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَکْثَرُ الْاَنْبِیَاءِ تَبَعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ یَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین زیادہ ہونگا پیغمبرون مین ازروی تابعون کے قیامت کی دن ف ع پہلی گذرا حدیث مین کہ آنحضرت کی امت تمام اہل جنتہ کی دو ثلث ہی اس سے معلوم ہوا کہ تابعون کی کثرت ہونی موجب متبوع کی فضیلت کی ہی پس ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی لیی حظ وافر ہی اس سے اسلیی کہ اکثر اہل اسلام انکی تابع ہین فروع احکام مین اور اسی طرح امام عاصم قارئون مین ت اور مین اول ہون اون شخصون کا کہ کھڑا ونگی دروازہ جنت کا یعنی کھلوا ونگی دروازہ جنت کا اور داخل ہونگے اوسمین نقل کی ہی مسلم نی وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اٰتِی بَابَ الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَاَسْتَفْتِحُ فَیَقُوْلُ الْخَازِنُ مَنْ اَنْتَ فَاَقُوْلُ مُحَمَّدٌ فَیَقُوْلُ بِکَ اُمِرْتُ اَنْ لَّا اَفْتَحَ لِاَحَدٍ قَبْلَکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آونگا مین بہشت کی دروازہ پر قیامت کی دن پہر کہلوا ونگا مین پس کہی کا نگہبان بہشت کا کون ہی تو پس کہونگا مین کہ مین محمد ہون پس کہے گا وہ بسبب تیرے حکم کیا گیا ہون مین کہ نہ کہولون مین دروازہ کسی کی لیی پہلی تیری نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ شَفِیْعٍ فِی الْجَنَّۃِ لَمْ یُصَدَّقْ نَبِیٌّ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ مَا صُدِّقْتُ وَاِنَّ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ نَبِیًّا مَا صَدَّقَہٗ مِنْ اُمَّتِہٖ اِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت سے اوسی ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مین اول شفاعت کرنیوالا ہون جنت مین یعنی اپنی امت کی گنہگارونکی داخل ہونی کی لیی جنت مین یا بلند درجون کی لیی اوسمین نہین تصدیق کیا گیا کوئی نبی نبیونمین سے جسقدر مین تصدیق کیا گیا ہون یعنی مین زیادہ ہون انبیا مین ازروی امت اور تا بعد اور تحقیق نبیون مین سے ایک نبی ہی کہ اوسکی تصدیق نہین کی اوسکی امت مین سے مگر ایک مردنی نقل کی یہ مسلم نی وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَاءِ کَمَثَلِ قَصْرٍ اُحْسِنَ بُنْیَانُہٗ تُرِکَ مِنْہُ مَوْضِعُ لَبِنَۃٍ فَطَافَ بِہِ النُّظَّارُ یَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ حُسْنِ بُنْیَانِہٖ اِلَّا مَوْضِعَ تِلْکَ اللَّبِنَۃِ فَکُنْتُ اَنَا سَدَدْتُ مَوْضِعَ اللَّبِنَۃِ خُتِمَ بِیَ الْبُنْیَانُ وَخُتِمَ بِیَ الرُّسُلُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَاَنَا اللَّبِنَۃُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی مثل میری اور مثل انبیا کی جیسے ایک محل ہی کہ اچھی بنائی گئی دیوار اوسکی گرد کی چھوڑے گئی اوس محل ہی ایک اینٹ کی جگہہ پہر گرد پہرنی لگی اوسکی دیکھنی والے درحالیکہ تعجب کرتی تہی اوس دیوار کی خوبی ہی مگر اوس اینٹ کی جگہہ کہ خالی رہی تہی یعنی وہ خارج تہی خوبی ہی سو مین ہوا کہ بند کی ہی اینٹ کی جگہہ جو خالی تہی ختم کی گئی ساتہہ میری دیوار اور ختم کیی گئی رسول ساتہہ میری اور ایک روایت مین ہی پس مین ہون اینٹ اور مین ہون ختم کرنی والا نبیونکا ف تشبیہ دی انبیا کو اور اونکی شریعت و ہدایت و علم و ارشاد کو ساتہہ ایک محل کی کہ مضبوط اور اچھی ہو دیوار اوسکی پس پہلے سب انبیا پیدا ہو چکی گویا محل دین کا تیار ہوا لیکن کچہہ کسر باقی تہی وہ ہماری آنحضرت کی وجود با جود سے پوری ہوئی اور آپ خاتم النبیین ہوے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا قَدْ اُعْطِیَ مِنَ الْاٰیَاتِ مَا مِثْلُہٗ اٰمَنَ عَلَیْہِ الْبَشَرُ وَاِنَّمَا کَانَ الَّذِیْ اُوْتِیْتُ وَحْیًا اَوْحَی اللّٰہُ اِلَیَّ فَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَکْثَرَھُمْ تَابِعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہر پیغمبر دنمین کوئی پیغمبر مگر تحقیق دیا گیا معجزات مین سے اسقدر کہ مثل اوسکے ایمان لاسکے اوسپر بشر ف ع یعنی کوئی پیغمبر ایسا نہین ہے کہ اظہار معجزہ باین کیفیت نہین کیا ہی لیکن اونکی ہی زمانہ تک مخصوص تہا پہر اونکی بعد منقطع

ہوا جیسی اژدہا ہونا عصا کا اور ید بیضا ہونا حضرت موسیٰ کو عنایت ہوا کہ اوسوقت میں جادو کا غلبہ تہا اور یہہ معجزہ جادو پر غالب ہوا اور مردہ کو زندہ کرنا اور کوڑہی اور مادرزاد کا اچہا کرنا حضرت عیسیٰ کو ملا کہ اوس زمانہ میں طب کا زور تہا اور یہہ معجزہ طب پر بالا ہوا اور لوگوں کو عاجز کیا اسیطرح ہمارے آنحضرت کی وقت میں بلاغت اور فصاحت کا دعوی تہا سو یہہ قرآن شریف ایسا نازل کیا بلاغت و فصاحت کے اعلی درجہ پر سب کے آگے اچہی دعوی دار مغلوب ہوئے اور کچہہ بن نہ آئی اور یہہ معجزہ قیامت تک رہیگا ت اور بیشک ہی وہ چیز جو میں دیا گیا ہوں جسکو وحی کی سچی میری طرف یعنے قرآن مجید کہ معجزہ عظیم ہی باقی ہر زمانہ میں اور شاہد ہی سچے سید العالمین کے نبوت پر بطریق حق اور یقین کی پس امید رکہتا ہوں میں کہ ہونگے زیادہ پیغمبروں میں از روی تابعوں کی قیامت کی دن تک نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی یعنی میری تابعدار بہت ہونگے اسلیے کہ معجزہ میرا کہ قرآن شریف ہی قیامت تک باقی ہی جو کوئی اوسکو دیکہی ایمان لاوی **وَعَنْ جَابِرٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **اُعْطِيْتُ خَمْسًا** لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِيْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا فَاَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِيْ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَاُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیا گیا میں پانچ خصلتیں کو نہیں دیا گیا کوئی نبی مجسے پہلی فتح دیا گیا میں دشمنوں کی دل میں دہشت پرنی سی ایک مہینی کی مسافت سی یعنی میرا رعب فتح دیتا ہی مجکو دشمنوں پر بسبب پیدا کرنی دہشت کی اونکی دلوں میں ایک مہینی کی مسافت سی کہ اتنا فرق مجہمیں اور اونمیں ہوتا ہی اور پہر ہماری رعب کی بہاگتی ہیں اور گہبراتی ہیں اور کیی گئی میری لیی ساری زمین سجدہ گاہ اور پاک کرنیوالے کہ تیمم ہی ف ع یعنی سوا حمام و مقبرہ کی کہ اوسکا پہلی ذکر ہو چکا جسجگہہ چاہیں نماز پڑہیں ہمیں جائز ہی جب تک یقین نہوا اوسکی نجاست کا اور اگلی امتوں میں سوا ایک جگہہ معین کے کہ عبادت خانی اونکی تہی نماز درست نہ تہی اور اگی سوا پانی کی طہارت نہوتی تہی اب ہمارے لیی درصورت عذر شرعی کی تیمم کرنا زمین پر جائز ہی جیسی کہ فرمایا ت پس جو شخص ہو میری امت میں سے کہ اوسپر نماز واجب ہوا اور وقت آجاوی اور پانی نہ ملیگا تو تیمم کری اور پڑہ لی اوسی جگہہ نماز اور حلال کی گئی میری لیی لوٹ کفار کی اور نہ حلال کی گئی کسی کی لیی مجہسے پہلی ف ح یعنی اگلی امت اگر غنیمت کی اموال لوٹتی تو ایک جگہہ اکٹہا کرتی اور آگ آسمان سے آکر جلا جاتی اور اگر حیوانات لوٹتی تو فقط لوٹنی والونکی ملک ہوتی نہ انبیا کی پس ہماری آنحضرت کی لیی مخصوص ہوا پانچوان حصہ غنیمت کا اور صفی یعنی لوٹ میں سے جو چیز اچہی معلوم ہوتی جیسی تلوار یا لونڈی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لی لیتی ت اور دیا گیا مجکو مرتبہ شفاعت عظمی عامہ کا کہ شامل ہی تمام مواضع شفاعت کو جیسی کہ باب الشفاعت میں گذرا اور نبی بہیجا جاتا تہا مجہہ سی پہلی اپنی قوم کی طرف خاص اور میں بہیجا گیا طرف تمام لوگوں کے نقل کے یہہ بخاری اور مسلم ف ح بلکہ جن کے طرف بہی اور ہو سکتا ہی کہ بعثت آنحضرت کی جن کے طرف بعد اسکی ہوی ہو اسلیی تعرض جن کا نہ کیا **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ **فُضِّلْتُ** عَلَى الْاَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِيْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا وَاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا فضیلت دیا گیا میں میونپر سات چہہ خصلتوں کی ف ح پہلی حدیث میں پانچ فرمائیں اور یہاں چہہ درحقیقت میں فضائل آنحضرت کی کہ اون کو اپنے مخصوص و ممتاز میں بہت ہیں بیشمار و لیکن بعضی اونمیں سے بتقریب وقت اور سوال کی حدیثونمیں مذکور ہوی ہیں اور مقصود حصر نہیں ہی ت اور دیا گیا میں کلمی جامع ف ح یعنی کلام مختصر خوبیت مضمون کو شامل ہو جیسی انما الاعمال بالنیات و من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ و الدین النصیحۃ العدۃ دین و المستشار مؤتمن

اور مانند اسکی کہ ہر ایک بہت سی معنو کو مشتمل ہی اور بعضی عالمون نے ایسی حدیثون جمع کی ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد جوامع الکلم سی قران شریف ہی کہ تھوڑی سی لفظونمین بہت سی معنے خدا تعالی نے جمع کیے ہین اور معنی اول خوب ظاہر ہین اور وہ روایت کہ زیادہ کیا گیا ہی اوسمین اختصر لی الکلام دل ہی معنی پر دلالت کرتی ہی ت اور فتح دیا گیا مین دشمنونکی دل مین رعب ڈالنی کی ساتھہ اور حلال کی گئین میری لیی غنیمتین اور کی گئی میری لیی زمین مسجد اور پاک کرنیوالی اور بھیجا گیا مین ساری خلقت کی طرف اور ختم کی گئی میری ساتھہ نبوۃ تکمل کی یہ مسلم نے ف ح یعنی وحی منقطع ہوئے اور رسالت تمام ہوئے بعد میرے کوئی نبی ہی نہوگا اور دین کامل ہوا اور حضرت عیسیٰ کا اوترنا ہی آخر دین کی خوب رواج دینی کو ہوگا وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ اُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِيْ يَدَيَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسے ابوہریرہ ہی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوتہایا گیا اور بھیجا گیا مین ساتھہ جامع کلمونکے اور فتح دیا گیا مین ساتھہ خوف کی اور ایک وقت خواب مین دیکھتا ہون اپنے تئین کہ دیا گیا مین زمین کی خزانونکی کنجیان پس رکھی گئین میری آگی ف مراد یہ ہے کہ سہل کیا اللہ تعالی نے حضرت کی لیی اور اوسکی امت کی لیی فتح ہونا شہرونکا اور خزانونکا نکلنا یا مراد ہین کانین زمین کے جیسین سونا چاندی وغیرہ سے ت نقل کے یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ زَوَى لِيَ الْاَرْضَ فَرَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَاِنَّ اُمَّتِيْ سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِيْ مِنْهَا وَاُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ وَاِنِّيْ سَاَلْتُ رَبِّيْ لِاُمَّتِيْ اَنْ لَّا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَاَنْ لَّا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ وَاِنَّ رَبِّيْ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَاِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَاِنِّيْ اَعْطَيْتُكَ لِاُمَّتِكَ اَنْ لَّا اُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَاَنْ لَّا اُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِاَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِيْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ثوبان ہی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بی شک اللہ تعالی نے سمیٹی میری لیی زمین یعنی اوسکو سمیٹے کر مثل ہتیلی کی گرد کیا پس دیکھا مینی اوسکی مشرقون اور مغربونکو یعنی تمام زمین دیکھی اور بیشک پہنچیگا میری امت قریب ہی کہ پہنچی اوسکی بادشاہی اوس مسافت کو کہ اکٹھی کی گئی میرے لیی زمین سے یعنی مشرق اور مغرب مین بادشاہ ہووین اور تصرف کرین اور دی گئی میری لیی دو خزانہ سرخ اور سفید ف ع یعنی سونی اور چاندی کی یعنی ایک تو کسریٰ کا خزانہ جو بادشاہ ہی فارس کا کہ وہان سونا بہت ہی اور ایک قیصر کا خزانہ کہ جو بادشاہ ہی روم کا کہ وہان چاندی بہت ہی ت اور بیشک مینی مانگا اپنی رب سے اپنی امت کی لیی کہ نہ ہلاک کری امت کو ساتھہ قحط عام کی یعنی ایسا قحط نہو کہ ساری امت کو ہلاک کردی اور یہ کہ نہ مسلط کری اوپر دشمن سوائے مسلمانونکی یعنی کافر پس مباح جانی اور لیلی جگہہ اونکی جمع ہونی کی اور سلطنت کی یعنی ایسا نہو کہ دشمن جگہہ اونکی بود و باش کی لیلی اور سب کو ہلاک کر ڈالی اور بی شک فرمایا میرے رب نے ای محمد تحقیق جب حکم کرون مین کسی امر کا پس بلا شبہ وہ نہین پہرتا اور تحقیق مینی دیا تجکو یعنی عہد اپنا تیری امت کی لیی یعنی امت اجابت کی لیی یہ کہ نہلاک کرونگا مین اونکو ساتھہ قحط عام کی اور یہ کہ نہ مسلط کرونگا مین اوپر کوئی دشمن سوائے مسلمانونکی پس مباح کری وہ جگہہ اونکی بود و باش کے اگرچہ جمع ہووین اوپر وہ لوگ کہ زمین کے تمام طرفون مین ہین یعنی اگرچہ کافر ساری جہان کے جمع ہون اونسی لڑنیکی لیی یہان تک کہ ہووین تیری امت مین سے بعضی کہ ہلاک کرین بعضونکو اور قید کرین بعضی بعضونکو نقل کے یہ مسلم نے ف ح یعنی کافرونکو اون سب پر غلبہ اور تسلط نہوگا اور سارا ملک اسلام نہ لی سکینگے لیکن میری امت آپس مین لڑائی کری اور بعضی بعضونکو ہلاک اور قید کرین اسیطرح قضا ہے اور تقدیر الہی مقرر ہوگئی ہر گز تغیر و تبدیل نہ یاوی وَعَنْ سَعْدٍ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِیْ مُعَاوِیَۃَ دَخَلَ فَرَکَعَ فِیْہِ رَکْعَتَیْنِ وَصَلَّیْنَا مَعَہٗ وَدَعَا رَبَّہٗ طَوِیْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ سَاَلْتُ رَبِّیْ ثَلٰثًا فَاَعْطَانِیْ ثِنْتَیْنِ وَمَنَعَنِیْ وَاحِدَۃً سَاَلْتُ رَبِّیْ اَنْ لَّا یُھْلِکَ اُمَّتِیْ بِالسَّنَۃِ فَاَعْطَانِیْھَا وَسَاَلْتُہٗ اَنْ لَّا یُھْلِکَ اُمَّتِیْ بِالْغَرَقِ فَاَعْطَانِیْھَا وَسَاَلْتُہٗ اَنْ لَّا یَجْعَلَ بَاْسَھُمْ بَیْنَھُمْ فَمَنَعَنِیْھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سعد سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے بنی معاویہ کے مسجد پر ف جو بنی معاویہ ایک قبیلہ ہی انصار میں سے اور اب تک نشان اوس مسجد کا مدینہ منورہ کی باہر ہی ت پس آگئی آنحضرت مسجد میں اور اوسمیں پڑھیں دو رکعت یعنی نفل یا فرض اور ہمنی بھی پڑھیں خصرت کی ساتھ اور دعا مانگی آنحضرت نی اپنی رب سے بڑی دعا یعنی بڑی دیر تک التحیات میں مانگی بعد اوسکی اور ظاہر دوسری بات ہی پھر فارغ ہوی نماز و دعا سی پس فرمایا کہ مانگیں میں نی اپنے رب سے تین چیزین سو عنایت کین اونمی مجکو دو اور نہ دی مجکو ایک مانگا میں نی اپنی پروردگار سی یہہ کہ ہلاک کری میرے امت کو ساتھہ قحط عام کی سو دے مجکو یہہ اور مانگا میں نی یہہ کہ نہ ہلاک کری میرے امت کو ساتھہ ڈوبنی کی یعنی ساری امت نہ ڈوب جاوی عذاب ہی جیسی کہ قوم فرعون دریائے نیل مین غرق ہوے اور قوم نوح طوفان سے سو یہہ بھی عنایت ہوے مجھی اور مانگا میں نی یہہ کہ نگردانی آپسمین اونکی لڑائی یعنی آپس مین جنگ نکرین سو نہیندی مجکو ف ح اسجگہہ سے معلوم ہوا کہ بعضی دعا انبیا علیہم السلام کی بھی قبول نہین ہوتی ت نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ لَقِیْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ اَخْبِرْنِیْ عَنْ صِفَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی التَّوْرٰۃِ قَالَ اَجَلْ وَاللّٰہِ اِنَّہٗ لَمَوْصُوْفٌ فِی التَّوْرٰۃِ بِبَعْضِ صِفَتِہٖ فِی الْقُرْاٰنِ یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّحِرْزًا لِّلْاُمِّیِّیْنَ اَنْتَ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ سَمَّیْتُکَ الْمُتَوَکِّلَ لَیْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِیْظٍ وَّلَا سَخَّابٍ فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا یَدْفَعُ بِالسَّیِّئَۃِ السَّیِّئَۃَ وَلٰکِنْ یَّعْفُوْ وَیَغْفِرُ وَلَنْ یَّقْبِضَہُ اللّٰہُ حَتّٰی یُقِیْمَ بِہِ الْمِلَّۃَ الْعَوْجَاءَ بِاَنْ یَّقُوْلُوْا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَیَفْتَحَ بِھَا اَعْیُنًا عُمْیًا وَّاٰذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَکَذَا الدَّارِمِیُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ نَحْوَہٗ وَذَکَرَ حَدِیْثَ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ فِیْ بَابِ الْجُمُعَۃِ اور روایت ہے عطا بن یسار سی کہا کہ ملا میں عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی کہا یعنی مجکو خبر دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعضی صفتون سی کہ جو توریت مین مذکور ہین ف ظاہر عبد اللہ بن عمرو نی توریت پڑہی ہوا آنحضرت سی یا بعضی اہل کتاب سی جو ایمان لائی تھی سنی ہوا اور عبد اللہ بن عمرو تھی اہل علم و کتاب سی کہ عالم تھی اگلی کتابون کی اور پڑہے تھہ ین وہ اور لکھتی تھی آنحضرت کی حدیثین اور یہہ ہے کثیر الاحادیث ین جیسی ابو ہریرہ کہا عبد اللہ بن عمرو نی ہان خبر دیتا ہون تجکو آنحضرت کی صفت کی جو توریت مین ہے خدا کی قسم نی شک وصف کہی گئی ہین آنحضرت توریت مین ساتھہ بعضی صفتون اپنے کی جو مذکور ہین قرآن مین اس آیۃ مین اے نبی تحقیق بھیجا ہمنی تجکو شاہد امت کی احوال پر اور خوش خبری دینی والا فرمانبردارون کو ثواب کی اور ڈرانی والا گنہگارونکو عذاب سی اور پناہ واسطے امیونکی ف ح مراد امیون سی عرب ہین کہ وہ پڑہنا لکھنا اکثر نہین جانتی تھی یا اس لیے کہ ام القری کی طرف جو مکہ کا نام ہی نسبت کیی گئی ہین اور بتخصیص عرب کی اسلیے ہے کہ آنحضرت اونہی مین سے ہین اور اونہی مین مبعوث ہوی اونکی محافظت کی بھی اہل عجم کی غلبہ سی اور اگر پناہ گمراہیون شیطانی اور آفات نفسانی سی مراد رکھین تو بھی وجود برکت آمود آنحضرت کا تمام عالم کی لیی پشت پناہ ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد پناہ سی نگہبانی قوم کی ہی برباد ہونی اور عذاب کے اوترنی سی اونپر جب تک کہ وہ ہون اوس قوم مین چنانچہ قرآن شریف مین فرمایا وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم ت تو بندہ خاص ہے میرا ای محمد کہ مبدء خاص کی حقیقت مین کوئی تیرا شریک نہین اور رسول ہی میرا یعنی بھیجا ہوا خلق کی طرف یعنی تیرا نام رکھا متوکل کہ سب کار بارانکو تو نبھی سونپی اور اعلا اپنی زور و طاقت پر نبھروسا نہ کیا ایسا متوکل کہ نہین بدخو اور نہ سخت گو یا سخت دل اور نہ غل مچانی والا بازارون مین ف ح تخصیص بازارون کے

بسبب عرف عادت کی ہی کہ وہان شور وغوغا بہت ہوتا ہی ت اور نہین دور کرتا بدی کو بدی کی ساتھہ یعنی جو اوسکی ساتھہ برائی کری وہ اوسکی سزا نہین دیتا ولیکن درگذر کرتا ہی اور ڈھانپتا ہی اور دعا مغفرت کرتا ہی اوسکی لیی بلکہ احسان کرتا ہی اور نہ قبض کری گا اللہ روح اوسکی یہان تک کہ سیدہا کرے اور ہدایت کری بسبب اوسکی قوم ٹہیڑی اور گمراہ کو ساتھہ اسطرح کہ کہین نہین کوئی معبود مگر اللہ اور یہان تک کہولی خدا تعالی بسبب اس کلمہ طیبہ کے آنکھین اندہی اور کان بہرے اور دل کہ نہ کچھہ سمجھین اور نہ یاد رکہین گویا غلاف اور پردہ مین ہین نقل کی یہہ بخاری نی یعنی عطا بن یسار سے اور اسطرح نقل کیا اسکو دارمی نی عطا بن یسار سی اوسنی عبد اللہ بن سلام سی مانند اوسحدیث کی کہ روایت کی بخاری نی عطا وہی اوسنے عبد اللہ بن عمر سے اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی آنحضرت کی فضایل مین کہ اوسکی اول لفظ نحن الاخرون کا ہی۔ پہر باب جمعہ کی الفصل الثانی فصل دوم

عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً فَاَطَالَہَا فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّیْتَ صَلٰوۃً لَمْ تَکُنْ تُصَلِّیْہَا قَالَ اَجَلْ اِنَّہَا صَلٰوۃُ رَغْبَۃٍ وَرَہْبَۃٍ وَاِنِّیْ سَاَلْتُ اللّٰہَ فِیْہَا ثَلٰثًا فَاَعْطَانِیْ ثِنْتَیْنِ وَمَنَعَنِیْ وَاحِدَۃً سَاَلْتُہٗ اَنْ لَّا یُہْلِکَ اُمَّتِیْ بِسَنَۃٍ فَاَعْطَانِیْہَا وَسَاَلْتُہٗ اَنْ لَّا یُسَلِّطَ عَلَیْہِمْ عَدُوًّا مِّنْ غَیْرِہِمْ فَاَعْطَانِیْہَا وَسَاَلْتُہٗ اَنْ لَّا یُذِیْقَ بَعْضَہُمْ بَاْسَ بَعْضٍ فَمَنَعَنِیْہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ

اور روایت ہی خباب بن ارت سی کہ نماز پڑہائی ہمکو رسول اللہ علیہ وسلم نی ایک نماز یعنی امامت کی ہماری پس دراز کیا اوسکو کہا صحابہ نی یا رسول اللہ پڑہی آپنی نماز ایسی دراز کہ نہین پڑہتے تہی آپ ایسی دراز نماز فرمایا ہان اوسطی کہ یہہ نماز رغبت اور خواہش اور دہشت کی تہی یعنی اسمین دعا کرتا تہا مین اور امید قبولیت کی اور خوف نہ قبول ہونی کا رکہتا تہا اسلیی نماز دراز پڑہی یعنی اور خشوع وخضوع بہت کیا اور تحقیق یعنی اللہ سے مانگین اسمین تین حاجتین سو عنایت فرمائین مجکو دو اور نہ دی مجکو ایک مانگا یعنی اوس سے یہہ کہ نہ ہلاک کری میری امت کو ساتھہ قحط کے یعنی عام قحط کے اور اسی کے حکم مین ہی وبا اور مقصود یہہ ہے کہ ان پر کوئی بلا ایسی نہ آوی کہ بالکل جڑ بنیاد سی اوکہڑ جائین پس دی مجھی یہہ اور چاہا یعنی اوس سے یہہ کہ نہ غالب کری اوپر دشمن کو سوائے انکی یعنی کفار کو غلبہ کلی ندی اسلیی کہ وہ بالکل ہلاک کرنا اور بول بالا کفر کا چاہتی ہین اور آپس کے دشمنون سی یہہ بات نہین ہوتی پس یہہ دی مجکو اور چاہا یعنی یہہ کہ چکہا دی اونکی بعضونکو بعضون کا عذاب یعنی آپس مین لڑائی نکرین اور ہلاک نکرین ایک دوسرے کو پس روکی مجکو یہہ نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی

وَعَنْ اَبِیْ مَالِکٍ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ اَجَارَکُمْ مِّنْ ثَلٰثِ خِلَالٍ اَنْ لَّا یَدْعُوَ عَلَیْکُمْ نَبِیُّکُمْ فَتَہْلِکُوْا جَمِیْعًا وَاَنْ لَّا یَظْہَرَ اَہْلُ الْبَاطِلِ عَلٰی اَہْلِ الْحَقِّ وَاَنْ لَّا تَجْتَمِعُوْا عَلٰی ضَلَالَۃٍ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہی ابی مالک اشعری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بی شک اللہ تعالی نی پناہ دی اور بچایا تمکو تین چیزون سے ایک یہہ کہ نہ بد دعا کری تمپر نبی تمہارا کہ ہلاک ہوجاؤ تم جیسی بعضی پیغمبرون نی کر دوسری یہہ کہ نہ غالب ہو دین اہل باطل اہل حق پر ف ح ع یعنی کافر اگرچہ بہت ہون اور مسلمان کم دین اسلام کو سرگرمٹا سکینگی چنانچہ حاکم کی روایت مین ہے حضرت عمر سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہمیشہ ایک گروہ میری امت مین سے غالب رہی گا حق پر یہان تک کہ قیامت قایم ہو اور ایک روایت مین ہے ابن ماجہ کی ابو ہریرہ سی کہ ہمیشہ رہی گا ایک گروہ میری امت مین سے قایم اللہ کی حکم پر نہ ضرر پہنچا سکیگا اونکو مخالف اونکا نہ سیر یہہ کہ امت سے ساری جمع ہو گمراہی پر ف ح اور یہہ دلیل ہی اسپر کہ اجماع حجت ہی اور اجماع سی مراد ہی ہر زمانی کی مجتہد عالمونکا متفق ہونا ایک حکم شرعی پر نقل کی یہہ ابو داود نی

وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَنْ یَّجْمَعَ اللّٰہُ عَلٰی ہٰذِہِ الْاُمَّۃِ سَیْفَیْنِ سَیْفًا مِّنْہَا وَسَیْفًا مِّنْ عَدُوِّہَا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہی عوف بن مالک سی کہا فرمایا رسول خدا نے اللہ

علیہ وسلم کہ جمع نکری گا اللہ تعالیٰ اس امت پر دو تلوارین ایک تلوار اس امت سے اور دوسری اونکی دشمنون سی ف شارح تورپشتی نی کہا اسکی معنی یہہ ہین کہ حق تعالیٰ اس امت پر دو تلوارین نہ جمع کری کہ واقع ہو اوسے ہلاک اور استیصال بلکہ جب امت آپس مین لڑائی کری تب خدا تعالیٰ کافرون کو مسلط کری کہ آپس کی لڑائی سی باز آئین اور طیبی نی کہا ظاہر یہہ ہے کہ وعدہ کیا خدا تعالیٰ نی کہ نہ اٹھا کری اس امت پر دو لڑائیان ساتھہ کہ آپس مین بھی لڑائی کرین اور کافرون سی بلکہ اگر ایک ہو تو دوسرے نہو واللہ اعلم ت نقل کی یہہ ابو داؤد نی وعن العباس انہ جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکانہ سمع شیئا فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر فقال من انا فقالوا انت رسول اللہ قال انا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ان اللہ خلق الخلق فجعلنی فی خیرہم ثم جعلہم فرقتین فجعلنی فی خیرہم فرقۃ ثم جعلہم قبائل فجعلنی فی خیرہم قبیلۃ ثم جعلہم بیوتا فجعلنی فی خیرہم بیتا فانا خیرہم نفسا وخیرہم بیتا رواہ الترمذی اور روایت ہی عباس رضی اللہ عنہ سے کہ وہ آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنے غصی مین بہرے ہوی پس گویا کہ عباس نی سنا تھا کافرون کا کچھہ طعن فخر آنحضرت کی شان مین کہ کہتی تھے آنحضرت سی زیادہ مستحق تھی ساتھہ نبوت کی کبراء عرب پس آنحضرت نی چاہا کہ اپنی شان اوسپر ظاہر کرین تو جانین کہ کیا بڑی ہی شان اونکی اور بزرگ ہین نسب مین اور بہتر ہین اور اخق ہین اوردن سے ت پس کھڑی ہوی منبر پر آنحضرت پھر فرمایا کون ہو تم مین جانتی ہو تم پس کہا صحابہ نی آپ رسول خدا کی ہین فرمایا آنحضرت نی یعنی اظہار شرف نسب اور اپنی ذات کی بزرگی کی لیی کہ مین محمد ہون بیٹا عبد اللہ بن عبد المطلب کا یعنی اور عبد المطلب نہایت بڑے اور شریف اور مشہور تھی عرب مین تحقیق اللہ تعالیٰ نی پیدا کی خلقت یعنی جن و انس پس مجھہ کیا بہترین خلقت مین سے کہ انسان ہین پھر کیا آدمیون کو دو فرقی یعنی عرب و عجم پس کیا مجکو اونکی بہترین فرقہ مین کہ عرب ہین پھر کیا عرب کو قبیلہ قبیلہ پس کیا مجکو اونکی بہترین قبیلہ مین کہ قریش ہین پھر کیا قریش کو گھرانہ گھرانہ پس کیا مجکو اونکی بہترین گھرانون مین کہ گھرانہ ہاشم کا ہی سو مین بہترین عرب یا بہترین آدمیون کا ہون ذات و حسب مین اور بہترین اونکا ہون گھرانہ اور نسب مین نقل کی یہہ ترمذی نی ف شارح پس مستحق زیادہ ہون مین سب مین ساتھہ نبوۃ کے اور کتاب کی یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ پیغمبر بڑا صاحب نسب ہو چنانچہ حدیث ہرقل سی معلوم ہوتا ہی اور یہہ بزرگی نبیونکی لیی لازم رکھنا اونکی گمان پر ہی کہ کہتی تھی کیون نہ اترا قران اور نبوت مقرر ہوے عظمای عرب پروردگار نہ نبوت فضل خدا کا ہی سبب اور نسب پر موقوف نہین جیسا کہ حق تعالیٰ قرآن شریف مین فرماتا ہی اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ تحقیق ہر جسمن بنیاد اللہ الفضل العظیم وہان فضل اللہ علیک عظیما وعن ابی ہریرۃ قال قالوا یا رسول اللہ متی وجبت لک النبوۃ قال وآدم بین الروح والجسد رواہ الترمذی اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا اونی کہ عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ کب آپ کی لیی نبوت ثابت ہوی یعنی کس وقت مین آپ نبوت کو نامزد ہوے فرمایا ثابت ہوی میری لیی وسحال مین کہ آدم درمیان روح اور بدن کی تھی ف شارح طیبی اونکا یہ کلام مین پر بڑا تہا بی جان اور معنی یہہ کہ پہلی متعلق ہوتی روح اونکی بدن سے یہہ کنایہ ہی سبقت و تقدم سی ت نقل کی یہہ ترمذی نی وعن العرباض بن ساریۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال انی عند اللہ مکتوب خاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینتہ وساخبرکم باول امرہ دعوۃ ابراہیم وبشارۃ عیسی ورؤیا امی التی رات حین وضعتنی وقد خرج لہا نور اضاء لہا منہ قصور الشام رواہ فی شرح السنۃ ورواہ احمد عن ابی امامۃ من قولہ ساخبرکم الی الخرہ اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سی اونسے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ فرمایا تحقیق مین لکھا ہوا ہون اللہ کی نزدیک ختم کرنی والا نبیون کا کہ بعد میری کوئی نبی نہو اور حال مین کہ تحقیق آدم البتہ پڑی ہوی تھی زمین پر اپنی مٹی گوندی ہوی مین ف شارح طیبہ گوندی ہوی مٹی اور خلقت اور جبلت کی یہی

معنی آتی ہین یعنی لکھا گیا ہین خاتم النبیین اوسحال مین کہ آدم درمیان آب وگل کی تھی یعنی پیدا اونکا بن رہا تھا بن چکا تھا اور نہ روح اوسمین پھونکی تھی پہچان ہوتی ہین علما کہ آنحضرتؐ کی نبوت پہلی ہونی سی کیا مراد ہی اگر علم اور تقدیر الٰہی ہی تو سب انبیا کی نبوت کو شامل ہی اور اگر بالفعل ہی تو وہ دنیا مین ہوے اوسوقت کہان جواب اسکا یہہ ہے کہ مراد اظہار نبوت ہی فرشتون مین اور روحون مین جیسا کہ وارد ہے لکھنا اسم شریف کا عرش اور آسمان اور بہشت کی محل اور اوسکی بالاخانون پر اور حوروں کے سینون پر اور پتون پر جنت کی درختونکی اور درخت طوبی کی اور فرشتونکی آنکھون اور بھوؤن پر بعضی عارفون نے کہا ہی کہ روح شریف آنحضرتؐ کی بھی تھی روحون مین کہ اونکو تربیت کرتی تھی جیسا کہ اس عالم مین ساتھہ بدن شریف کی مربی بدنون کی تھی اور روحونکا بدنون سی پہلی پیدا ہونا بلاشبہ ثابت ہی واللہ اعلم ت اور اب خبر دون مین تمکو ساتھہ اول امر انبی کی کہ دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہی ف یعنی اول جو ظاہر ہوے بنوت میری اور عالی مرتبی میری دنیا مین تو اونکی زبان سی ہوے کہ دعا کی اونہون نی وقت بنا فی خانہ کعبہ سے میری رسالت کے لیی چنانچہ آیہ ربنا وابعث فیہم رسولا منہم اسپر دلالت کرتی ہی ت اور نیز بدستور اول امر میرا خواب دیکھنے دنیا عیسی کا ہی یعنی جیسے کہ اس آیہ مین ہے ومبشرا اور سوال باتی من بعدی اسمہ احمد اونیز بدستور اول امر میرا خواب دیکھا میری مانا ہی کہ دیکھا اونہون نی جب جنا مجکو ف ع کہا طیبی وغیرہ نی احتمال ہی کہ مراد ہو اس دیکھنی سی خواب مین یا امید آیندہ مین پس پہلے صورت مین معنی جنی کے قریب جنی کی ہونگی کہ جیسی ایک روایت مین آیا ہی کہ جب حضرتؐ کی والدہ آمنہ نام قریب جنی کی پہنچین تو خواب مین دیکھا کہ ایک فرشتہ نی آکر کہا کہ کہہ پناہ مین دیتے ہون اسکو یعنی اپنی بچہ کو کہ پیدا ہوگا کہ حضرت احد کی شہر حاسد کے سی اور اسکی پہلی وقت حمل رہنی کی خواب مین دیکھا تھا کہ فرشتہ کہتا ہی کہ تو جانتی ہی کہ تجھی حمل رہا ہی سید اس امت کا اور نبی کا اور دوسری صورتین کہ جاگتی مین دیکھنا ہی ہوگی مرئی یعنی وہ چیز کہ دیکھی مخدوف اور وہ رویہ ہے کہ دلالت کرتا ہی اوسپر یہہ قول حضرتؐ کا ت اور تحقیق ظاہر ہوا اسیطرہان کی لیی ایک نور کہ روشن ہوے اونکی لیے اوس نور سی محل شام کی ف ح ع جیسا کہ اخبار مین آیا ہی کہ آنحضرتؐ کی پیدا ہونی کی وقت ایک نور آمنہ سی ظاہر ہوا کہ ولایت شام کے گھر نمایان ہوی اور یہہ عبارت ہے اس سی کہ ظاہر ہوگی حضرتؐ کی نبوت مابین مشرق ومغرب کی اور منصحل ہوگے اوس سے ظلمت کفر اور ضلالت کی ت نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین یعنی ساتھہ اسناد اپنی کی عیاض سی اور روایت کیا اسکو امام احمد نی ابی امامہ سے قول اونکی ساخر تک

وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا سید ولد آدم یوم القیامۃ ولا فخر وبیدی لواء الحمد ولا فخر وما من نبی یومئذ آدم فمن سواہ الا تحت لواءی وانا اول من تنشق عنہ الارض ولا فخر رواہ الترمذی

اور روایت ہے ابوسعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین بہترین اولاد آدم ہون قیامت کی دن اور فرمایا کہ نہین کہتا مین یہہ ازراہ فخر کی اور اترانی کی ف ح بلکہ واسطی شکر اور بیان کرنی نعمت پروردگار کی اور بجا لانی حکم پروردگار کی کہتا ہون کہ فرمایا ہی واما بنعمۃ ربک فحدث اور اسلیی نہین کہتا ہون کہ لوگ میری قدر پہچانین اور اعتقاد رکہین اور عمل کرین بمقتضای اوسکی توقیر وتعظیم اور محبت اور ایمان کی اوسے اندازہ پر ت اور میرے ہاتھہ مین ہی یعنی میری تصرف مین اور میرے کفایت کے مقام محمود مین نیزہ حمد کا ف ح اور نہین فخر سی کہتا مین مراد نام اور یکا ہونا آنحضرتؐ کا حمد مین ہے اوس خلایق پر اور عرب شہرت کی مقام مین نیزہ کہڑا کرتی ہین اور آنحضرتؐ کو حمد کی ساتھہ نسبت ہے خاص کہ اونکا نام محمد اور احمد ہی اور صاحب مقام محمود ہین اور اونکی امت کو حامدون کہا کہ شادی دعی مین خدا کی حمد کہتی ہے ہین اور آنحضرتؐ صلے اللہ علیہ وسلم حامد ومحمود ہونگے اور احمد الٰہی کے ساتھہ در وازہ شفاعت کا کہلوا دین گے جیسا کہ شفاعت مین گذرا بیان اس کا ملو ترجمہ اور نہین کوئی پیغمبر قیامت کی دن کیا آدم اور کیا سوا انکی مگر میری نیزہ کی نیچی آدین گی اور پناہ ڈھونڈینگی

اور میری تابع ہونگی ف ع اسجگہہ سے معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرتؐ کو ظاہر کا بھی تیرہ ہو جیسا کہ بادشاہ ہون اور سردار ونکی یہی ہوتا ہی اور نام اوسکا لواء الحمد ہوگا ترجمہ اور میں اول ہون اونکا کہ پھٹی اونسی زمین یعنی اول قبر سے میں نکلون گا اور نہین مجکو فخر اسپر بلکہ اقرار ہی فضل حق کا اور اوسکی نعمت کا شکر ہی نقل کی یہہ ترمذی نے وعن ابن عباس قال جلس ناس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج حتی اذا دنا منہم سمعہم یتذاکرون قال بعضہم ان اللہ اتخذ ابراہیم خلیلا وقال اخر موسی کلمہ تکلیما وقال اخر عیسی کلمۃ اللہ وروحہ وقال اخر ادم اصطفاہ اللہ فخرج علیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال قد سمعت کلامکم وعجبکم ان ابراہیم خلیل اللہ وہو کذلک وموسی نجی اللہ وہو کذلک وعیسی روح اللہ وکلمتہ وہو کذلک وادم اصطفاہ اللہ وہو کذلک الا وانا حبیب اللہ ولا فخر وانا حامل لواء الحمد یوم القیمۃ تحتہ ادم فمن دونہ ولا فخر وانا اول شافع واول مشفع یوم القیمۃ ولا فخر وانا اول من یحرک حلق الجنۃ فیفتح اللہ لی فیدخلنیہا ومعی فقراء المؤمنین ولا فخر وانا اکرم الاولین والاخرین ولا فخر رواہ الترمذی والدارمی اور روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ بیٹھی تہی لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یارون مین پس نکلی آنحضرتؐ گہر سی یہان تک کہ جب نزدیک ہے اونسی سنا اونکو کہ آپسمین ذکر کرتی ہین کہا اونمین بعضون نی کہ ابراہیم علیہ السلام کو اللہ نی پکڑا دوست اور دوسرے صحابیون نی کہا کہ موسی علیہ السلام سی خدا تعالی نی باتین کرین اور اورون نی کہا پس عیسی علیہ السلام کلمہ ہین خدا کی کہ ایک کلمہ کن کے ساتھہ بی اسباب مقرری کی پیدا ہوی اور پنگوڑی مین باتین کین لڑک پنی مین لوگون سی اور روح ہین خدا کے کہ خدا نی بی روح الامین کو اونکی مانکی پاس بہیجا اور پہونکہ ماری اور اوس سے عیسے پیدا ہوی اور یہی اونکی روحانیت کی آثار اتنی ظاہر ہوی کہ مردونکو زندہ کرتی تہی اور کہا اورون نے آدم کو برگزیدہ کیا خدا تعالی نی کہ اونکو نام سب چیزونکی سکہائی اور فرشتون سی سجدہ کروایا اصحابان نبیون کا ذکر کر رہی تہی اور تعریف کر رہی تہی پس یکایک آگئی اونپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ تحقیق سنا مینی تمہارا کلام اور تعجب کرنا تمہارا کہ ابراہیم دوست اللہ کے ہین اور ہین وہ ایسی ہے بیشک خدا کی دوست خاص اور موسی ہمراز وہم سخن خدا کی ہین اور وہ بہی ہین ایسی ہی اور عیسی خدا کی کلمہ ہین اور روح اوسکی اور وہ بہی ایسے ہے ہین اور آدم کو برگزیدہ کیا اللہ نے اور وہ بہی ایسی ہی ہین برحق خبردار ہو اور ہین حبیب خدا کے اگاہون اور نہین فخر سی کہتا ہون ف ۲ اور کہا ہی علمانی کہ حبیب دوست سے کہ مقام محبوبیت ہین پہنچا ہو اور خلیل دوست مطلق ہے اگرچہ انبیا اور رسول بلکہ تمام ایمان والے ہی کہ دوست اور محبوب درگاہ الہی کی ہین لیکن اسجگہہ کلام کمال مرتبہ علے اور خاص مرجون بنی ہے انتہی اور ملا علی نی کہا خلیل دوست ہی اپنی حاجت کی لیی اور حبیب دوست ہی بلا غرض اور بڑی دلیل اسپر کہ مرتبہ آنحضرتؐ کا محبوبیت حق ہین درجہ کمال کو پہنچا ہی یہہ آیت ہی قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ترجمہ اور ہین اوٹھانی والا ہون گا علم حمد کا قیامت کی دن آدم اور آدم کی سوا جو ہین سب اوس علم کی نیچی ہونگی اور ہین ہونگا اول شفاعت کرنیوالا اور اول شفاعت قبول کیا گیا قیامت کے دن اور نہین فخر اور ہین ہونگا اول اونکا جو حلقی ہلاوینگی وہ دروازے بہشت کی اور قصد اندر جانی کا کرینگے پس کہول دیوی گا خدا تعالی میرے لیے دروازہ بہشت کا پہر مجکو داخل کری گا اوسمین یعنی فرشتون کو حکم کری گا دروازہ کہولنی کا اور مجکو اندر لیجانی کا اور حالانکہ میری ساتھہ فقیر مسلمان ہونگے اور نہین فخر ف ع یعنی مہاجرین اور انصار وغیرہ سی بموجب مراتب اپنی کی پہلی داخل ہونی مین چنانچہ آنحضرتؐ نی فرمایا کہ داخل ہونگی جنت مین میرے امت کی فقرا غنیون سی پانسو برس پہلی اور یہہ دلیل ہے واضح اسپر کہ فقیر صابر بہتر ہی غنی شاکر سی اور نہین ہے فقر صوفیون کے نزدیک فاقہ اور حاجت بلکہ فقرا اونکی نزدیک ہے محتاج ہونا خدا تعالی کی طرف نہ طرف غیر اوسکی کی اور طلب کرنا خدا کا اوس سے نہ غیر اوسکی سی اور توشے

نی کہا فقر یہ ہی کہ تسکین ہو مال نہونی پر اور خرچ کرنا ہو ہونی پر اور فقر نفس سے پناہ مانگی ہی آنحضرتؐ نی اور تعریف کی غنا نفس کے اور جو فقر اور فنا باز رکھی مولی سی وہ بری ہین اور حالت فقر باز رکھتی ہی بہت گرفتاریون سی اسلیی حق تعالی نی انبیا وادلیا کی لیی مقرر رکھی اور دلیل یہ ہے کہ فقیر کا فرکو جب عذاب ہلکا ہو دوزخ مین غنی کافر سی تو کیون نہ فائدہ دی یہہ فقیر مومن کو جنت مین ۱۲ اور مین ہون بزرگترین اگلون اور پچھلو نکا اور نہین فخر نقل کے یہہ ترمذی اور دارمی نی تصریح اور ظاہر ہے کہ مراد اگلی پچھلون سی انبیا ہون وعن عمرو بن قیس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نحن الآخرون ونحن السابقون یوم القیمۃ وانی قائل قولا غیر فخر ابراہیم خلیل اللہ وموسی صفی اللہ وانا حبیب اللہ ومعی لواء الحمد یوم القیمۃ وان اللہ وعدنی فی امتی واجارہم من ثلث لا یعمہم بسنۃ ولا یستاصلہم عدو ولا یجمعہم علی ضلالۃ رواہ الدارمی اور روایت ہی عمرو بن قیس سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہم پیچھے ہین ظہور مین اور ہم سابق اور اول ہین یعنی جنت کی داخل ہونے مین اور اور مراتب ہین قیامت کی دن اور مین کہتی والا ہون ایک بات بغیر فخر کی یعنی بلکہ مقصود اوس سے بیان واقعی ہی وہ یہہ ہے کہ ابراہیم دوست خدا کی ہین اور موسی برگزیدہ ہین خدا کے اور مین حبیب ہون خدا کا یعنی محب اور محبوب ہون دنیا مین اور میری ساتھہ ہوگا جھنڈا احمد کا کہ دلالت کری میری احمد و محمد ہونی پر قیامت کی دن یعنی مقام محمود مین اور تحقیق الدنی وعدہ کیا ہی مجھسے یعنی خیر کثیر کا امت کی حق مین اور پناہ مین رکھا اونکو تین چیزون سی کہ نہ ہلاک کرڈالی گا اونکو ساتھہ قحط کی اور نہ جڑسی اوکھیڑ ڈالی گا اونکو دشمن یعنی کافر بالکل سب کو نہ ہلاک کرڈالی گا اور نہ اکھٹا کری گا اونکو گمراہی پر یعنی سب متفق نہونگی ایسی حکم پر کہ موجب گمراہی کا ہی نقل کے یہہ دارمی نی وعن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انا قائد المرسلین ولا فخر وانا خاتم النبیین ولا فخر وانا اول شافع ومشفع ولا فخر رواہ الدارمی اور روایت ہی جابر ہی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مین کھینچنی والا رسولونکا ہون یعنی مین اگی چلونگا اونکی اور وہ پیچھی پیچھی میرے آوینگی بہشت کو یا حشر کی میدان مین اور نہین کہتا مین یہہ فخر سی اور مین ختم کرنی والا ہون نبیونکا اور نہ کچھہ فخر سی کہتا ہون اور مین ہون پہلا شفاعت کرنی والا اور پہلا شفاعت قبول کیا گیا اور نہ فخر سی کہتا ہون مین نقل کی یہہ دارمی نی وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول الناس خروجا اذا بعثوا وانا قائدہم اذا وفدوا وانا خطیبہم اذا انصتوا وانا مستشفعہم اذا حبسوا وانا مبشرہم اذا آئسوا الکرامۃ والمفاتیح یومئذ بیدی ولواء الحمد یومئذ بیدی وانا اکرم ولد آدم علی ربی یطوف علی الف خادم کانہم بیض مکنون او لؤلؤ منثور رواہ الترمذی والدارمی وقال الترمذی ہذا حدیث غریب اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین اول لوگون سے نکلنی والا ہونگا قبر سی جب اوٹھائی جاوینگی قبر و نسی اور مین پیشوا ہونگا اونکا جب آوین وہ بارگاہ خداوندی مین اور مین اونکا خطبہ پڑہنی والا ہونگا جسوقت چپ رہین گی وہ یعنی عذر کرنی سی اور متحیر ہونگی اور کلام نکر سکینگے اوسوقت مین اونکی طرف سی عذر بیان کرونگا اور شفاعت کرونگا خدا سی پس مین ہے اوسوقت کلام کرسکونگا اوس مقام مین نہ اور کوئی حی کہ بڑی بڑی انبیا پس ثنا کرونگا اللہ تعالی کی ایسی ثنا کہ لایق اوسکی ہے اور نہین اذن دیا جاویگا کسی کو اوسوقت کلام کرنی کا سوائے میری پس حضرت مخصوص ہین اس قول حق سبحانہ کے سی ہذا یوم لا ینطقون ولا یوذن لہم فیعتذرون یا یہہ محمول ہے اول امر پر یا خاص کفار کے حق مین ۱۲ مین خوشخبری دینی والا ہون مومنونکو شفاعت اور مغفرت اور رحمت کی جبنا امید ہو دین ۱۲ فتوح یعنی جب غالب ہوا ونپر نا امیدی اسکے رحمت ہی بسبب غلبہ خوف کی اور انبیا ہی شفاعت طلب کرین اور وہ اوسپر جرات نکر سکین اور

عذر کرین جیسکہ حدیث شفاعت مین آیا ہی ت بزرگی اور بزرگی دینی اور کنجیان بہشت کی اور حمت کی اوسدن یعنی قیامت مین میرے ہاتھہ یعنی میرے تصرف مین ہونگی اور جھنڈا احمد کا اوسدن ہاتھہ مین میرے ہوگا اور مین بڑا بزرگ ہون اولاد آدم کی پروردگار کی نزدیک ہمیشہ خصوصا اوسدن گرد پھرین گے میری اور خدمت کرینگی میری ہزار خادم کو یا کہ وہ خادم انڈی ہین پوشیدہ ف ح تشبیہ دی حور و نکو ساتھہ انڈون شتر مرغ کی کہ محفوظ ہوتی ہین عباد وغیرہ سی صفائی اور سفیدی مین کہ مخلوط ہو ساتھہ تھوڑیسی زردی کی کہ بدن کی رنگون مین بہہ رنگ بہت اچھا ہوتا ہی اور مجمع البحار مین کہا کہ مراد بیض شکمون سے موتی میں کے ہین کہ محفوظ ہوتی ہین ہاتھہ اور نظر کی پہنچی سی حاصل یہہ کہ وہ نہایت صاف اور خوش رنگ اور محفوظ لوگو نظر و نسی اور ہاتھہ پہنچی سی ہونگی یا موتی ہین بکھری ہوئی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہے یعنی جیسی موتی بکھری ہوئی خوب چمکتی ہین بہ نسبت اڑی کی موتونکی ویسی ہی خوبصورت اور خدمت مین متعرق اور ہیلے ہوئے حاضر ہونگی وعن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فاکسی حلۃ من حلل الجنۃ ثم اقوم عن یمین العرش لیس احد من الخلائق یقوم ذلک المقام غیری رواہ الترمذی وفی روایۃ جامع الاصول عنہ وانا اول من تنشق عنہ الارض فاکسی اور روایت ہی ابوہریرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا پس پہنایا جاونگا مین حلہ یعنی جوڑا بہشت کی حلون سے پس کھڑا ہونگا عرش کے داہنی طرف نہین کوئی خلائق مین کہ کھڑا ہووی اوس مقام مین سیوے سوا اور جامع الاصول کی روایت مین ابوہریرہ سی یہہ عبارت زیادہ ہی کہ مین پہلا اونشخصونکا ہون کا کہ پھٹی اونسی مین پس پہنایا جاؤنگا مین حلہ الخ وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سلوا اللہ لی الوسیلۃ قالوا یا رسول اللہ وما الوسیلۃ قال اعلی درجۃ فی الجنۃ لا ینالھا الا رجل واحد ارجو ان اکون انا ھو رواہ الترمذی اور روایت ہی ابوہریرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا انحضرت نی اللہ سی مانگو میری لیی وسیلہ ف ع یعنی جو کہ ذکر کیا گیا اوسکے دعا مین یہہ دعا مانگو یا رب انحضرت کا امت سی واسطہ اظہار محتاجگی کی ہی خدا تعالی کیطرف اور ازراہ انکسار نفس کے یا اسلیے کہ فائدہ یاوی امت اور ثواب اوسکی سبب یاد رہنا کی امت کی لیی کہ مانگی ہر ایکے دلمین سی اپنی یاد کی لیی دعا ت کہا صحابہ نی یا رسول اللہ اور کیا ہی وسیلہ فرمایا بہت بلند درجہ ہے جنت مین نیاوی گا اوسکو مگر ایک مرد امید رکھتا ہون کہ ہون مین وہ مرد ف ح تواضع ہی انحضرت کی اور پاس ادب ہے درگاہ خداوندی کا وگرنہ متعین ہی کہ وہ حضرت ہی ہین ت نقل کی یہہ ترمذی نی وعن ابی بن کعب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان یوم القیمۃ کنت امام النبیین وخطیبھم وصاحب شفاعتھم غیر فخر رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ جب ہو قیامت دن ہون مین امام اور پیشوا سب نبیونکا یعنی مقام محمود مین اور خطیب اونکا یعنی جب جمع ہونگے مین اونکیطرف سی کلام کرونگا جیسا کہ اوپر گذرا اور صاحب شفاعت اونکا بغیر فخر کی کہتا ہون نقل کی یہہ ترمذی نی وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل نبی ولایۃ من النبیین وان ولیی ابی خلیل ربی ثم قرا ان اولی الناس بابراھیم للذین اتبعوہ وھذا النبی والذین امنوا واللہ ولی المؤمنین رواہ الترمذی اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بی شک ہر نبی کی لیی دوست و نزدیک ہی نبیونمین سے اور تحقیق میرے دوست اور قریب باپ میرے اور دوست میرے پروردگار کی یعنی ابراہیم علیہ السلام مین پھر پڑہی انحضرت نی یعنی تائید اور تقویت اس کلام کی لیی یہہ ایت کہ تحقیق نزدیکتر لوگونکا ساتھہ ابراہیم کی البتہ وہ ہین کہ جنہون نے متابعت کی ابراہیم کی یعنی اوسکی زمانہ مین اور بعد اوسکی اور یہہ نبی یعنی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ مامور ہی ابراہیم کی متابعت اور موافقت کی دین اور شریعت مین اور وہ لوگ کہ ایمان لائی اور خدا انکا دوست ہے مسلمانونکا اور کارساز نقل کی یہہ ترمذی نی وعن جابر

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ بَعَثَنِیْ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ وَکَمَالَ مَحَاسِنِ الْاَفْعَالِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ

اور روایت ہی جابر سی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بی شک اللہ تعالیٰ نے بھیجا مجکو واسطے تمام کرنی اچھی خوبون کی اور پورا کرنی کی اچھی کامون کے یعنی مجکو بھیجا ہی واسطے ہدایت خلق کی اور خوبی کامل کرنی اونکی خلاق باطن اور افعال ظاہر مین نقل کی یہہ بغوی نے شرح السنہ مین

وَعَنْ کَعْبٍ یَحْکِیْ عَنِ التَّوْرٰیۃِ قَالَ نَجِدُ مَکْتُوْبًا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَبْدِیْ الْمُخْتَارُ لَا فَظٌّ وَلَا غَلِیْظٌ وَلَا سَخَّابٌ فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا یَجْزِیْ بِالسَّیِّئَۃِ السَّیِّئَۃَ وَلٰکِنْ یَعْفُوْ وَیَغْفِرُ مَوْلِدُہٗ بِمَکَّۃَ وَھِجْرَتُہٗ بِطَیْبَۃَ وَمُلْکُہٗ بِالشَّامِ وَاُمَّتُہُ الْحَمَّادُوْنَ یَحْمَدُوْنَ اللّٰہَ فِی السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ یَحْمَدُوْنَ اللّٰہَ فِیْ کُلِّ مَنْزِلَۃٍ وَیُکَبِّرُوْنَ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ رُعَاۃُ الشَّمْسِ یُصَلُّوْنَ الصَّلٰوۃَ اِذَا جَاءَ وَقْتُھَا یَتَأَزَّرُوْنَ عَلٰی اَنْصَافِھِمْ وَیَتَوَضَّئُوْنَ عَلٰی اَطْرَافِھِمْ مَنَادِیْھِمْ یُنَادِیْ فِیْ جَوِّ السَّمَاءِ صَفُّھُمْ فِی الْقِتَالِ وَصَفُّھُمْ فِی الصَّلٰوۃِ سَوَاءٌ لَھُمْ بِاللَّیْلِ دَوِیٌّ کَدَوِیِّ النَّحْلِ ھٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ وَرَوَی الدَّارِمِیُّ مَعَ تَغْیِیْرٍ یَسِیْرٍ

اور روایت ہی کعب احبار سی جو بڑی تابعین مین سے ہے اور اہل کتاب کے عالمون مین سی ہے مین نقل کرتی ہین تورية مین سی کہا لکھا ہوا پاتا ہون مین یعنی تورية مین کہ محمد بھیجا ہوا خدا کا بندہ میرا ہے برگزیدہ نہین درشت خو اور نہین سخت گو اور نہ چلانی والا بازارون مین اور بدلا نہین لیتا ساتھہ برائی کی برائی کا ولیکن معاف کرتا ہی اور بخش دیتا ہی اوسکی پیدائش مکہ مین ہے اور جگہہ اوسکی ہجرت کی مدینہ ہی اور بادشاہی اوسکی شام مین ہے **ف** اس سے بادشاہی سی مراد ہی دین و نبوت ظہور اوسکا شام کی ولایت مین اکثر اور جہاد اوس ملک مین زیادہ ہی وگرنہ بادشاہی آنحضرت کی ساری جہان مین ہے یا یہہ مراد ہی کہ بادشاہی اونکی بعد تمام ہونی مدت اونکی اور ایام خلافت اونکی شام مین ہوگی جیسا کہ معاویہ کی لمبی اور بعد اونکی بنی امیہ کی لمبی ہوئی **ت** اور امت اونکی بہت حمد کرنیوالی ہی اور شکر کرنی والی اللہ تعالیٰ کا حمد اور شکر کرین گے وہ خدا کا شادی اور غمی اور فراخی اور تنگی مین یعنی بہر حال حمد و شکر کرین گی حمد کرینگی وہ خدا کی ہر منزل مین یعنے جس مکان مین منزل پکڑین اور اترین یا ہر پست مکان مین نیچی اور ترقی وقت بقرینہ اس قول کی اور خدا کی بڑائی کرین کی ہر بلندی پر یعنی اللہ اکبر کہتی ہوئی چڑہین گی رعایت اور نگہبانی کرنیوالی ہونگی سورج کی **ف** اس سے یعنی اوسکی طلوع و غروب و زوال کا دہیان رکہین گی من نماز و عبادت کی وقتونکی لیے اور روایت کیا ہی حاکم نی عبد اللہ بن ابی اوفی سی مرفوعاً کہ متحقق اچہی خدا کی بندونمین وہ ہین کہ جو خیال کہتی ہین سورج اور چاند اور ستارون اور سایون کا خدا تعالیٰ کی یاد کی لیی **ت** ادا کرین گی نماز جب اوسکا وقت آوی ازار باندہین اپنی کمرون پر یعنی ناف پر اور مبالغہ کرین ستر عورت مین یہ مراد ہے کہ اپنی آدہی پنڈلیون تک پہنین اور وضو کرین اپنے طرفونپر یعنی ہاتہہ اور پاؤن اور مونہہ پہنچے پورا وضو کرین آواز کرنیوالا اونکا اوانکی آسمان زمین کے درمیان یعنے اذان کہی بلند مکان پر مانند منارہ وغیرہ کی صف اونکی لڑائی مین اور صف اونکی نماز مین برابر ہے یعنی برابر کہڑی ہوتی ہین کافرون سے لڑنی کو اور نماز مین بہی برابر جماعت کرتی ہین شیطان و نفس کے مارنی کو اونکی ہی رات کو پست آواز سے یعنے تسبیح اور تہلیل و ذکر اور قرآن پڑہنے مین جلسی سہنکیکی آواز یہہ لفظ مصابیح کے ہین اور نقل کی یہہ دارمی نے ساتھہ تہوڑی سے تغیر کی

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ مَکْتُوْبٌ فِی التَّوْرٰیۃِ صِفَۃُ مُحَمَّدٍ وَعِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ یُدْفَنُ مَعَہٗ قَالَ اَبُوْ مَوْدُوْدٍ وَقَدْ بَقِیَ فِی الْبَیْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن سلام سے کہا کہ لکہی ہوئی ہین تورية مین صفتین آنحضرت کے اور یہہ کہ لکہا ہوا ہے کہ عیسی بیٹا مریم کی دفن کی جائینگے آنحضرت کے ساتھہ اونکی حجرہ مین کہا ابو مودود نے جو حدیث کی راویون مین سے ہین تحقیق باقی رہی ہے گہر مین یعنی عائشہ کی حجرہ مین کہ جہان آنحضرت مدفون ہین ایک قبر کی جگہہ وہان نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** اس سے عیسی علیہ السلام مدفون ہونگے گویا حکم کیے ہین باقی رہی وہان باوجود قصد کرنی بعضی صحابہ کی دفن کا وہان اوسکا میسر آنا اور یہہ کہنا اونکا اور خبر دی ہی بہتون نے جو حجرہ شریف مین داخل ہوئے ہین کہ دیکہا ہین اونہون نے تین قبرین اس طرح کی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر تو مقدم ہی یعنی جانب قبلہ کی اور ابوبکر کی متاخر تو

کہ سر ادو کا مقابل ہی پشت آنحضرت کی اور سر عمر کا مقابل پشت ابوبکر کی اور ایک قبر کی جگہہ پہلو مین عمر رضی کی باقی ہی اور آیا ہی کہ عیسیٰ علیہ السلام بعد ظہور نی اپنی کی زمین مین حج کرینگی اور وہان سی پھر کر آوینگی اور درمیان مین کہ اور مدینہ کی انتقال کرینگی اور اوٹھا کر لی جاوینگے مدینہ مین پس دفن کیی جاوینگی حجرہ شریفہ مین حضرت عمر کی پہلو مین پس رہینگی وہ دونون صحابی بیچ مین دو نبیون کی علیہم الصلوٰۃ والسلام الیوم القیامہ رواہ الترمذی

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** ابن عباس قال ان اللہ تعالی فضل محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی الانبیاء وعلی اہل السماء فقالوا یا ابن عباس بم فضلہ اللہ علی اہل السماء قال ان اللہ تعالی قال لاہل السماء ومن یقل منہم انی الہ من دونہ فذلک نجزیہ جہنم کذلک نجزی الظالمین وقال اللہ تعالی لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر قالوا وما فضلہ علی الانبیاء قال اللہ تعالی وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لہم فیضل اللہ من یشاء الآیۃ وقال اللہ تعالی لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم وما ارسلناک الا کافۃ للناس فارسلہ الی الجن والانس رواہ البیہقی ابن عباس سی کہ کہا انہون نی تحقیق اللہ تعالی نی فضیلت دی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو انبیا پر اور اہل آسمان پر یعنی فرشتون پر کہا لوگون نی ای ابو العباس کس چیز کی ساتھہ فضیلت دی حق تعالی نے آنحضرت کو آسمان والون پر کہا ابن عباس نی کہ یون فضیلت دی کہ جی شک اللہ تعالی نی فرمایا فرشتونکو یہہ کلام اور جو کوئی کہوی فرشتون مین سے تحقیق مین معبود ہون خدا کی سوا پس اوسکو وسکی بدلی مین دونگی ہم دوزخ اسیطرح بدلا دیتی ہین ہم ظالمونکو جو حد سی گذرین **فتح** یعنی پس حق تعالی نی فرشتونکی لیے اسیطرح کا سخت اور دبدبہ اور تیزی کی ساتھہ خطاب کیا اور مقرر کیا اونپر عذاب سخت **ف** اور فرمایا اللہ تعالی نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیی مہربانی ورحمت کی ساتھہ کہ تحقیق ہمنی کہولدینی تیری لیی دروازی برکتون اور بزرگیون کے صاف کہولدینا کہ منجملہ اوسکی فتح مکہ کی ہی تو کہ بخشدی تیری لیے خدا تعالی گناہ تیری جو پہلی گذری اور جو پچھی آوین **فتح** اس آیت مین تاویلین بہت ہین اور سب تاویلون مین یہہ توجیہہ خوب ہے کہ یہہ کلمہ بزرگی اور مہربانی اور رحم کا ہی بی اسکی کہ گناہ ہون آقا جب غلام سی خوشی ہوتی ہین تو کہتی ہین ہمنی تیری سب گناہ بخشدیی جو کچھہ کری تو تجھہ پر مواخذہ نہین اگرچہ وہ غلام بی گناہ ہوت کہا لوگون نی اور کیا ہی بزرگی اونکی انبیا پر کہا ابن عباس نی یعنی بیچ میان بزرگی اونکی کی انبیا پر فرمایا اللہ تعالی نی اور نہین بہیجا ہمنی کوئی پیغمبر مگر اوسکی قوم کی زبان کی ساتھہ تو کہ بیان کری اونکی لیی احکام وشرایع پس گمراہ کرتا ہی خدا جسکو چاہتا ہی تا تمام آیت اور فرمایا اللہ تعالی نی حضرت محمد صلعم کی لیی اور نہین بہیجا ہمنی تجکو مگر تمام لوگون کی لیی پس رسول کیا خدا تعالی نی آنحضرت کو جن اور آدمیون کی طرف **فتح** اور خاص ذکر کرنا آدمیون کا آیہ مین اسلیی ہی کہ وہ اشرف المخلوقات ہین اور مقصود اصلی آیہ مین تعمیم آدمیون کی ہی تا تخصیص عرب کی جیسی کہ بعضی اہل کتاب کہتی ہی باطل ہوجاوی اور دلیلین آیات اور احادیث مین بہت ہین اسکے کہ آنحضرت اہنی ہین جنون کی بہی **وعن** ابی ذر الغفاری قال قلت یا رسول اللہ کیف علمت انک نبی حتی استیقنت فقال یا اباذر اتانی ملکان وانا ببعض بطحاء مکۃ فوقع احدہما الی الارض وکان الآخر بین السماء والارض فقال احدہما لصاحبہ اہو ہو قال نعم قال فزنہ برجل فوزنت بہ فوزنتہ ثم قال زنہ بعشرۃ فوزنت بہم فرجحتہم ثم قال زنہ بمائۃ فوزنت بہم فرجحتہم ثم قال زنہ بالف فوزنت بہم فرجحتہم کانی انظر الیہم یتنثرون علی من خفۃ المیزان قال فقال احدہما لصاحبہ لو وزنتہ بامتہ لرجحہا رواہ الدارمی

اور روایت ہی ابوذر غفاری کی کہ کہا میں یا رسول اللہ کیونکر جانا تمنی کہ تم نبی ہو یہان تک کہ یقین کیا تمنی پس فرمایا آنحضرت نی ای ابوذر آئی میری پاس

دو فرشتے اسحال میں کہ میں بمقام بطحاء مکہ کی ایک جانب میں تنہا پس ناگہ آیا ایک اون فرشتوں میں سے زمین کے طرف اور دوسرا آسمان و زمین کی درمیان پس کہا ایک نے اون دو میں سے اپنے یار کو کیا وہ وہی ہے یعنی یہہ وہ پیغمبر ہے کہ جسکی خبر دی ہمکو حق تعالی نے کہ میرا ایک پیغمبر ہی اوسکی پاس جاؤ کہا اوسکی یار نے ہاں وہی ہے کہا اوس ایک نے اپنی یار سے کہ پس قول اسکو اور اندازہ کر ایک مرد کی ساتھہ اسکی امت میں سے پس تولا گیا میں اوس مرد کی ساتھہ سو غالب آیا میں اوسپر پھر کہا قول اسکو دس مرد کی ساتھہ پس تولا گیا میں اونکی ساتھہ پس غالب آیا میں اوسپر پھر کہا تول اسکو سو مرد کی ساتھہ پس تولا گیا میں اونکی ساتھہ سو اوسپر بھی غالب ہا پھر کہا قول اسکو ہزار کی ساتھہ پس تولا گیا میں اونکی ساتھہ بھی سو اوسپر بھی غالب ہوا میں گویا کہ میں دیکھتا ہوں اون ہزار مرد کی طرف کہ وہ مجھپر گری پڑتی ہیں ترازو کی البتہ ہونی سی یعنی جس پلڑی پر دو تہائی السادہ بسبب ہلکا پن کے اونچا ہو رہا تہا کہ وہ لوگ ایسے معلوم ہوتی تہی کہ مجھپر گرا یا اب گری فرمایا آنحضرت نے پس کہا ایک نے اون دو نمیں سے اپنی یار سے اگر تو اسکو تولی اسکی ساری امت کی ساتھہ تو بی شک غالب آوی یہہ ساری امت پر نقل کہیں یہہ دونوں حدیثیں دارمی نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُتِبَ عَلَيَّ النَّحْرُ وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ وَأُمِرْتُ بِصَلٰوةِ الضُّحٰى وَلَمْ تُؤْمَرُوْا بِهَا رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرض کی گئی مجھپر قربانی اور تمپر فرض نہیں کی گئی یعنی آنحضرت پر قربانی واجب تہی بہر صورت یعنی اگرچہ غنی نہ ہوں امت پر اگرچہ غنی ہوں اور میں نماز چاشت کا حکم کیا گیا یعنی بطور وجوب کی اور تم امر نہیں کیے گئے اوسکا یعنی تمپر واجب نہیں بلکہ سنت ہی نقل کیے یہہ دارقطنی نے بَابُ اَسْمَاءِ النَّبِيِّ وَصِفَاتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ناموں اور صفتوں کا جاننا چاہیے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نام مبارک بہت ہیں اور قرآن مجید اور آسمانی کتابوں میں مذکور ہیں اور انبیا علیہم السلام کی زبانوں پر اور سنت میں وارد ہیں اور بہت مشہور آنحضرت کا نام محمد ہی اور یہہ نام آپکی دادا عبد المطلب نے رکہا اور جب اونسے کہا کسی نے کہ تمنے اپنی بیٹی کا نام اپنی آبا و اجداد کی نام کیوں نہ رکہا اور یہہ نام ہرگز تمہاری قوم میں نہیں ہوا اونہوں نے کہا یہہ نام اسکا میں اس امید پر رکہا ہی کہ تمام اہل زمین کے زبانپر تعریف کیا جاوے اور ایک روایت میں ہے کہ خدا تعالی آسمان میں اوسکی تعریف کرے اور لوگ زمین پر اور آیا ہی کہ عبد المطلب نے خواب میں دیکہا گویا ایک پنجیر چاندی کی اونچے پیسے سیدھی نکلی ہی کہ ایک طرف اوسکی آسمان میں ہی اور ایک طرف مشرق میں ہے اور ایک طرف مغرب میں بعد اوسکی وہ پنجیر ایک درخت ہو گئی ہی کہ ہر پتی پر اوسکے نور ہی اور اہل مشرق و مغرب اوسکی ساتھہ متعلق ہیں پس یہہ خواب لوگوں سے کہا اونہوں نے تعبیر دی کہ اونکی پشت سے ایک شخص ایسا پیدا ہو کہ اہل مشرق و مغرب اوسکی تابعدار ہوں اور تعریف کیا جاوے وہ آسمان و زمین اسلیے محمد نام رکہا اور آنحضرت کی والدہ آمنہ نے بہی خواب دیکہا کہ کوئی کہتا ہی کہ تجکو حمل ہوا اس امت کی سردار اور پیغمبر کا اور جب جنی تو نام اوسکا محمد رکہیو اور روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت کی پیدا ہونے سے پہلے کسیکا یہہ نام نہ تہا جب اہل کتاب نے خبر دی کہ قریب ہی کہ پیغمبر آخر زمانہ کا پیدا ہووے اور نام اوسکا محمد ہو چار شخصوں نے اپنے بیٹوں کا نام محمد رکہا کہ شرف نبوت سے مشرف ہوں لیکن یہہ چار نام بہی آنحضرت کی نام سے پہلی نہیں ہو سکتی کیونکہ آنحضرت کا نام سنکر یہہ نام رکہتی تہی اور مواہب لدنیہ میں ذکر کیا ہی کہ القاب اور نام آنحضرت کی قرآن مجید میں بہت آئی ہیں سو بعضے عالموں نے ننانوے نام جمع کیے ہیں موافق اسمای الہی کی اور قاضی عیاض نے کہا کہ حق جل و علی نے تیس نام اپنی ناموں میں سے اپنی حبیب کے لیے خاص کیے اور بعضوں نے کہا ہی کہ جب تلاش کیے جاویں آنحضرت کی نام پہلی کتابوں میں اور قرآن و حدیث میں تو تین سو ہوتی ہیں اور چار سو سے آگے ہیں اور قاضی ابوبکر بن العربی نے جو مالکی مذہب کی بڑے عالموں میں سے ہیں کہا بعضے صوفیوں نے کہا ہی کہ خدا تعالی کی ہزار نام ہیں اور اوسکی حبیب کے بہی ہزار نام ہیں مراد اوصاف ہیں اور ہر صفت سے اسم نکلتا ہی اور سیوطی نے ایک کتاب علیحدہ آنحضرت کی ناموں میں تالیف کی ہی اور طیبی نے بائیس نام ذکر کیے اور شرح کی اور مولف نہیں لایا مگر کئی نام دو حدیثوں میں

اور مراد آنحضرت کی مشتمل سی بیان احوال حلیہ شریف اور صورت ظاہر کا ہی اور آنحضرت کی اخلاق اور باطن کے خصلتون کا بیان اور باب مین
ہوگا اللھم صل علی محمد وسلم بعدد اسمائک الحسنے وبعدد کل معلوم لک علی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ
جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ لِیْ اَسْمَاءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِیْ الَّذِیْ
یَمْحُو اللّٰہُ بِیَ الْکُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمَیَّ وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
روایت ہی جبیر سی کہ کہا سنا مینی آنحضرت سی فرماتی کہ تحقیق میری لیی نام ہین بیشمار ہی اور مشہور ایک نام میرا محمد ہی اور دوسرا احمد ف ح بعضی راویون
محمود بھی آیا ہی اور سب مشتق حمد سی ہین محمود تعریف کیا گیا ذات وصفات کی دنیا اور آخرت مین اور محمد بہت تعریف کیا گیا بی حد وبیشمار اور احمد سب سے زیادہ
تعریف کیا گیا اگلی پچھلون مین اور حق تعالی کی پہلی کلام مین یا اپنی مولا کی بہت تعریف کرنی والا کہ جو کسی کو معلوم نہین جیسی مقام محمود مین ہوگا اور کہرا ہوگا
اونکی لیی تو احمد ت ومیرا نام ماحی بھی ہی یعنی مٹانی والا ایسا کہ مٹاتا ہی اللہ میری دعوت کی سبب کفر کو یعنی زیادہ بہ نسبت اور پیغمبرون کی دعوت کی اور
نام میرا حاشر بھی کہ اوٹھایا جاؤن گی اور جمع کیی جاؤن گے لوگ میری قدم پر یعنی اول مین قبر سی اوٹھونگا پھر اور لوگ میری پیچھی اور نام میرا عاقب بھی اور عاقب
وہ ہی کہ ہو وے پیچھے اوسکی کوئی نہ نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح عاقب کی معنی ہین پیچھی آنیوالا اور مراد یہان ہے پیچھی آنی والا سب پیغمبرون کی وَعَنْ
اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسَمِّیْ لَنَا نَفْسَہٗ اَسْمَاءً فَقَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَحْمَدُ وَالْمُقَفِّیْ وَالْحَاشِرُ
وَنَبِیُّ التَّوْبَۃِ وَنَبِیُّ الرَّحْمَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت سی ابوموسی اشعری سی کہ کہا تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نام بیان کرتے
ہماری لیی اپنے ذات شریف کی اتنی نام پس فرمایا مین ہون محمد اور احمد اور مقفی یعنی پیچھی آنیوالا سب پیغمبرونکی اور حاشر کہ معنی اسکی اوپر کی حدیث مین مذکور
ہوی اور نبی توبہ کا ف ح یعنی ہماری خلقت نی آنحضرت کی کی ابتدا تہہ پر توبہ کے نبی التوبہ حضرت کا نام اسلیی ہوا کہ آپ توبہ اور رجوع الی اللہ بہت کرتی تہے
اور زبان کی توبہ آپ کی امت مین مقبول ہوی بخلاف اگلی امتون کی کہ بغیر قتل ونہ کی قصور اونکا معاف ہوتا تہا ت اور نبی رحمت کا چنانچہ فرمایا
قرآن شریف مین وما ارسلناک الا رحمت للعلمین نقل کے یہہ مسلم نی وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَلَا تَعْجَبُوْنَ کَیْفَ یَصْرِفُ اللّٰہُ عَنِّیْ شَتْمَ قُرَیْشٍ وَلَعْنَھُمْ یَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَیَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَاَنَا مُحَمَّدٌ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا تعجب نہین کرتی تم کہ کیونکر باز رکہا مجھہ سی خدا تعالی نی مشرکین قریش کا برا کہنا
اور اونکا لعنت کرنا کہ وہ برا کہتی ہین مذمم کو اور مین محمد ہون ف ح یعنی وہ بدبخت مشرک آنحضرت کو مذمم کہتی تہی کہ معنی مین نقیض محمد کی ہین یعنی مذمت
کیا گیا اور آپ کا یہہ نام لیکر آپ کو برا کہتی اور لعن وطعن کرتی سو آنحضرت نی فرمایا کہ وہ بدکہا اور لعن وطعن مذمم کو کرتی ہین اور مین مذمم نہین پس کیا
اللہ تعالی نی اونکی بدکہا وسی بچایا مجکو ت نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَاْسِہٖ وَلِحْیَتِہٖ وَکَانَ اِذَا ادَّھَنَ لَمْ یَتَبَیَّنْ وَاِذَا شَعِثَ رَاْسُہٗ تَبَیَّنَ وَکَانَ کَثِیْرَ شَعْرِ اللِّحْیَۃِ فَقَالَ رَجُلٌ
وَجْھُہٗ مِثْلُ السَّیْفِ قَالَ لَا بَلْ کَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَکَانَ مُسْتَدِیْرًا وَرَاَیْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ کَتِفِہٖ مِثْلَ بَیْضَۃِ
الْحَمَامَۃِ یُشْبِہُ جَسَدَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر بن سمرہ ہی کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق ظاہر ہوے
تہی کچہہ بال سفید حضرت کی سر اور ڈاڑہی کی اگلی جانب مین اور جب تیل لگاتی تہی تو ظاہر نہوتی تہی وہ سفیدی اور جب پراگندہ ہوتی تہی سر مبارک
کے بال تو ظاہر ہوتی تہی سفیدی ف ح اسلیی کہ تیل لگانی سی بال مجتمع ہو جاتی ہین پس چونکہ بال سفید آپ کی کم تہی ظاہر نہوتی تہی اور پراگندگی
اور ژولیدگی مین بال جدا جدا ہوتی ہین پس معلوم ہوتی ہین سفید سیاہ مین سے اور آنحضرت کی سر اور ڈاڑہی مین سفید بال بیس سے زیادہ نہ تہی بڑہاپی

مین اور بعضی روایت مین ایسے بھی کم ہین ترجمہ اور بھی آنحضرت سرمہ بہت بالون والی داڑھی کی شمائل یعنی داڑھی آپکے گھنی بھی تھی نہ بہت چھوٹی اور روایت مین کث اللحیۃ آیا ہی اور حضرت کی داڑھی شریف کی درازی مین کچھ ثابت نہین ہوا اور صاحب خصائص سے درازی داڑھی کی منقول ہی چنانچہ آیا ہی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی داڑھی فی اوکا تمام سینہ کندہون تک بھرا ہوا تھا اور لکھا ہی کہ حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی کی داڑھی لمبی اور چوڑی تھی اور ابن سرّاج کہ قبضہ سے زیادہ رکھتی تھی غرض کہ داڑھی کی یک مشت سے کم رکھنا نہین اور زیادہ مین روایات و آثار مختلف آئی ہین ش پس کہا ایک مردنی یعنی وقت بیان کرنی جابر کی حلیہ شریف کو کہ تھا آنحضرت کا چہرہ مبارک مانند تلوار کی یعنی چمک اور روشنی مین لیکن چونکہ یہہ موہم تھا طول کو بھی کہا جابر نی نہ بلکہ تھا مانند سورج اور چاند کی اور تھا چہرہ مبارک آپکا گرد ف ح یعنی مایل گولائی کی طرف اور حدیث مین آیا ہی ابل ش عمر اور ایک مین آیا ہی وکان وجہہ قطعۃ قمر اور ایک اور مین آیا ہی کہ چمکتا تھا روی مبارک آنحضرت کا جیسی چمکتا ہی چودھوین رات کا چاند اور ایک اور حدیث مین آیا ہی کہ ہوتا تھا روے مبارک آپکا جب خوشحال ہوتی مثل آئینہ کی اور عکس پڑتا تھا صورت دیوار کا چہرہ شریف مین مواہب لدنیہ مین ہی کہ یہہ تشبیہین لوگون نے اپنی فہم کی موافق بسبب عرف مکونین ہین ورنہ آنحضرت کی جمال باکمال کی اہمیت و جلالت اور حسن و ملاحت سی کوئی چیز مشابہت نہین رکھتی بلبت کے حسن و ملاحت بیارا نرسد ہزار نرگس و نسترن در چمن بخون خمار کارا نرسد ہزار نقش برآید نگار صنع ولی یکی بخوبی نقش نگارا نرسد صلی اللہ علیہ وسلم وعلی صحبہ وآلہ قدر حسنہ وجمالہ وکمالہ اور چاہا چاہی کہ دور روی مبارک کا بشکل دائرہ کی نہین تھا کہ آفتاب اور چاند اور آئینہ کی تشبیہ سے وہم جائی اسکا لیکن کہ حدیثون مین آیا ہی کہ لم یکن بالمکثم یعنی نہین تھا چہرہ مبارک حضرت کا بہت گول بلکہ کچھ طول رکھتا تھا نہ بہت دراز بلکہ معتدل اللھم صل وسلم علیہ صلی اللہ علی محمد وآلہ ت اور دیکھا یعنی مہر نبوت کو شانہ کی پاس ف ح اور ایک روایت مین ہی درمیان دونون شانون کی بہر قدیر یا مین شانہ کے پاس تھی ت مانند بیضہ کبوتر کی یعنی گول مشابہت رکھتا تھا رنگ اوس مہر کا آنحضرت کی بدن مبارک کی ساتھہ اور تمام اعضا کا سا اور سکے رنگ اوپر تاب تھا نہ داغ تھا البتہ برجستہ جانا چاہی جانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دونون شانون کی درمیان ایک ٹکرہ گوشت کا تھا بلند مشابہ اجزای بدن شریف سی کہ اوسکو خاتم نبوت کہتی تھی ت کی زبر سی یعنی تمام ہونی ایک کار کی بات کی زبر سی یعنی مہر اور نشان اسکے کہ وہ خاتم النبیین ہین اور ذکر اس مہر کا پہلی کتابون توریت و انجیل وغیرہ مین موجود تھا اور انبیا علیہ السلام جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ظہور کی آخر زمانہ مین بشارت دیتے تھی تو یہہ بتا بتلاتی تھی کہ اوسکی پشت پہ مہر ہوگی اور حاکم فی مستدرک مین وہب بن منبہ سے روایت کیا ہی کہ کوئی پیغمبر ایسا نہ تھا کہ اوسکی داہنی ہاتھہ مین نشان نبوت نہو گر سید ہمارے کہ اونکا نشان نبوۃ پشت مبارک پر تھا دونون شانونکی درمیان مین اور یہہ نشان جیسی نامہ پر مہر کردی تو تغیر اور تبدیل سی محفوظ رہی اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ اوسپر لکھا ہوا تھا وحدہ لاشریک لہ توجہہ حیث کنت فانک منصور اور روایتون مین آیا ہی کہ اوس سے ایسا نور چمکتا تھا کہ آنکھہ کو خیرہ کرتا تھا اور اوسکو تشبیہ لوگونکی سمجھنے کی لیی ظاہر کی چیزون کے ساتھہ دی مانند مبیضہ کبوتر وغیرہ کی لیکن حقیقت اوسکی کہ ایک سر عظیم اور نشانی نادر تھی سوا حق تعالی کی کوئی اوسکو نہین جانتا نقل کی یہہ مسلم وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلْتُ مَعَهُ خُبْزًا وَلَحْمًا أَوْ قَالَ ثَرِيدًا ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَهُ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عِنْدَ نَاغِضِ كَتِفِهِ الْيُسْرَى جُمْعًا عَلَيْهِ خِيلَانٌ كَأَمْثَالِ الثَّآلِيلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن سرجس سے کہا کہ دیکھا یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کہائی یعنی اونکی ساتھہ روٹی اور گوشت یا کہا یا یعنی ثرید یعنی روٹی کی ٹکرہی شوربہ مین بھیگی ہوی پھر گیا میز آنحضرت کی پیچھی پس دیکھا یعنی مہر نبوۃ کی طرف آنحضرت کی دونون شانون کی درمیان مین اونکی بائین شانہ کی نرم ہڈی کی پاس مانند مسہی کی یعنی ہیئت مین نسبت اوپر کی حدیث مین تھا مانند انڈی کی اوسپر تل تھی مانند مسون کی نقل کی یہہ مسلم وَعَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَتْ

أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيرَةٌ فَقَالَ أَتَرَوْنَ أُمَّ خَالِدٍ فَأُتِيَ بِهَا تَحْمِلُ فَأَخَذَ الْخَمِيصَةَ بِيَدِهِ فَأَلْبَسَهَا قَالَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي وَكَانَ فِيهَا عَلَمٌ أَخْضَرُ أَوْ أَصْفَرُ فَقَالَ يَا أُمَّ خَالِدٍ هَذَا سَنَاهُ وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِي أَبِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ام خالد بنت خالد بن سعید کے سی کہا اوسنی کہ لائی گئی نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کپڑی کہ اوسمین ایک کملی تہی کالی چھوٹی سی پس فرمایا آنحضرت نی کہ لاؤ ام خالد کو میرے پاس پس اوٹھالائی گئی ام خالد کہ وہ لڑکی تہی پس لیا آنحضرت نی کملی کو اپنی ہاتھہ مین پس پہنایا اوسکو فرمایا آنحضرت نی یعنی موافق اپنی سنت کی جب کوئی نیا کپڑا پہنتا تہا تو یہہ دعا دیتی تہی پرانہ کر اس کپڑی کو پہر پرانا کر یعنی بہت جی تو کپڑی بہت پرانی کری تو اور تہی اوس کملی مین نشان سبز یا زرد شک ہوا راوی کو پس فرمایا آنحضرت نی ای ام خالد یہہ کپڑا اچھا ہی اور یہہ کلمہ ساوفقہ حبش مین بمعنی حسنہ یعنی نیک کی ہی کہا ام خالد نی پس گئے مین کہ کھیلے تہی مہر نبوۃ سی یعنی جبسی عادت چھوٹی لڑکی ہوتی ہی پس منع کیا مجکو اور ڈانٹا میری باپ نی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی میری باپ سے چھوڑدی اسکو یعنی منع نکر تقل کی یہہ بخاری نی **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْآدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ وَفِي رِوَايَةٍ يَصِفُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ أَزْهَرَ اللَّوْنِ وَقَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ كَانَ ضَخْمَ الرَّأْسِ وَالْقَدَمَيْنِ لَمْ أَرَ بَعْدَهُ وَلَا قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَكَانَ بَسْطَ الْكَفَّيْنِ وَفِي أُخْرَى لَهُ قَالَ كَانَ شَثْنَ الْقَدَمَيْنِ وَالْكَفَّيْنِ اور روایت ہی انس سے کہا کہ نہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت لنبی اور نہ بہت ٹنگنے فح یعنی معتدل قد تہی لیکن مائل بدرازی اور یہہ جو آیا ہی کہ آنحضرت جب کسی جماعت مین کہڑی ہوتی تو سب سے زیادہ بلند دکہائی دیتے تہی اگرچہ اوس جماعت مین دراز قد ہوتی تہی تو یہہ بسبب درازی قد کی نہ تہا بلکہ بسبب عزت اور رفعت اور عظمت کی تہا اور حقیقت مین یہہ معجزہ تہا اور نہ تہی آنحضرت نہایت سفید رنگ مانند چونہ کی کہ نہو اوسمین آمیزش سرخی کی اور نہ تہی نہایت گندم گون مائل بسیاہی یعنی بلکہ سرخ سفید گندم گون تہی اور نہ تہی آنحضرت ؐ کی بال بہت پیچ کہائی ہوی جبسی کہ حبشیون کی ہوتی ہین اور نہ زنہ نیچی لٹکی ہوی یعنی بلکہ بیچ بیچ ان دونونکی تہی اور اوٹہایا ہم نی آنحضرت ؐ کو یعنی رسول کیا سر پر چالیس برس کے یعنی جب پوری چالیس برسکی ہوچکی تہی پہر اقامت کی آنحضرت نی کہ مین دس برس اور مدینہ مین دس برس اور قوت کیا اللہ تعالی نی حضرت کو ساٹہہ برس تمام ہونی پر فح دس برس کا رہنا حضرت کا مدینہ مین تو بالاتفاق ہی کہ کسی کو اسمین خلاف نہین اور مختار مکہ کی رہنی مین تیرہ برس ہین پس اس حساب سی آنحضرت کی عمر شریف ترسیٹہہ برس کے ہوتی ہی اور یہان ساٹہہ برس کہا پس توجیہہ اسکی یہہ ہے کہ راوی نی اس روایت مین کسر کا اعتبار نہین کیا اور تیرا کو دس کہا اور ترسیٹہہ کو ساٹہہ اور یہہ عادت ہی اہل عرف کی بیان عدد مین ت اور حالانکہ تہی آنحضرت کی سر مبارک اور داڑہی مین بیس بال سفید اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ روایت ہی انس سے درحالیکہ وصف کرتی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا کہ تہی آنحضرت میانہ قد قوم مین کہ نہ تہی دراز اور نہ ٹنگنی روشن اور چمکتا ہوا رنگ اور کہا انس نی کہ تہی بال آنحضرت ؐ کی آدہی کانون تک اور ایک روایت مین ہی کانون اور شانون کے درمیان مین تہی نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی فح

اور ایک روایت مین ہی دونون کانون کی لوتک اور ایک روایت مین ہے کندہونکی پاس تک اور اختلاف روایتون کا بسبب اختلاف احوال کی ہی کبھی جو کنگھی کرتی اور تیل لگاتی تو دراز معلوم ہوتی تھی نہین تو چھوٹی اور مجمع البحار مین کہا کہ جب غفلت ہوتی تھی بالون کی کترنی سی تو دراز ہوجاتی اور جب کترتی تھی تو چھوٹی ہوجاتی تھی اور اسی عبارت سی معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت کبھی بال کترتی تھی کہ مونڈنا بالونکا سوائے حج اور عمری کے نہین ہوا واللہ اعلم **ترجمہ** اور بخاری کی ایک روایت مین ہی کہ کہا انس نی نہی آنحضرت بڑی سر کی اور موٹی قد مونکی **ف** ح یعنی پای مبارک پر گوشت تھی کہ علامت ہی شجاعت اور ثابت قدمی کی طاعت مین اور بڑا سر ہونا عرب کی نزدیک ممدوح ہی کیونکہ یہہ دلالت کرتا ہی اوسکی سرداری اور عظیم الشانی اور عقلمندی پر اور سر کا چھوٹا ہونا عیب ہے اور نشان کم عقلی کا **ترجمہ** نہین جانتا مین کسی کو اونکی بعد اور نہ اونکے پہلی اونکی مانند اور تھی آنحضرت فراخ ہتیلیون کی اور ایک روایت مین بخاری کی آیا ہی کہ کہا انس نے تھی آنحضرت کی دونون قدم اور ہتیلیان موٹی اور پر گوشت **ف** ع مردونکی یعنی یہہ ممدوح ہی کہ علامت ہے قوت اور شجاعت کی اور عورتونکی یعنی مذموم اور موٹا ہونا اعضا شریف کا مراد ہی خلقت مین نہ سختی جلد کی کیونکہ جلد مبارک حریر سی زیادہ نرم تھی **وَعَنِ الْبَرَاءِ** قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوْعًا بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَهُ شَعْرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ رَأَيْتُهُ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ أَرَ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ أَحْسَنَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرُهُ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ اور روایت ہی براہی کہا کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد دوراور کشادہ تھی مسافت درمیان دونون مونڈہونکی یعنی فرق آنحضرت کی دونون مونڈہون مین بہت تھا اور اس سے فراخی سینہ کی ہے لازم آتی ہی واصلی آنحضرت کی بال تھی کہ پہنچتی اونکی کانون کی لوکو دیکھا مینی آنحضرت کو سرخ چوڑی مین کہ ازار اور چادر مین کے تھی **ف** ح اور مراد سرخ سی یہہ ہے کہ اوسمین سرخ خط تھی اسیطرح محدثون نی تحقیق کیا ہی اور سبز حلہ سی بھی کہ حدیثون مین واقع ہی یہی مراد ہی کہ اوسمین سبز اور زرد خط تھے **ترجمہ** نہین دیکھی مینی کوئی چیز کبھی آنحضرت سی بہتر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین ہی مسلم کی کہ کہا براء نی نہین دیکھا مینی کوئی بالون والا بہتر سرخ جوڑی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اونکی بال قریب پہنچتی تھی اونکی مونڈہون کے فراخی تھی درمیان دونون مونڈہون کی نہ تھی حضرت لمبی اور نہ پست قد **ف** ح آدمی کی بالون کی تین نام ہین جمہ بیٹ جیم اور تشدید میم سی اور لمہ لام کی زیر اور تشدید میم سی اور وفرہ واو کی زبر اور ف کی جزم سی پس لمہ وہ بال کہ کان کی لو سی گذر جائین اور جب کندہی تک پہنچی تو جمہ ہی اور وفرہ وہ کہ کان کی لوتک پہنچی اور کبھی جمہ بمعنی مطلق بالونکی بھی آتا ہی **وَعَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ** عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيْعَ الْفَمِ أَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنْهُوْسَ الْعَقِبَيْنِ قِيْلَ لِسِمَاكٍ مَا ضَلِيْعُ الْفَمِ قَالَ عَظِيْمُ الْفَمِ قِيْلَ مَا أَشْكَلُ الْعَيْنِ قَالَ طَوِيْلُ شَقِّ الْعَيْنِ قِيْلَ مَا مَنْهُوْسُ الْعَقِبَيْنِ قَالَ قَلِيْلُ لَحْمِ الْعَقِبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سماک بن حرب سے اوس نی نقل کی جابر بن سمرہ سی کہا کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ دہن **ف** ح اہل عرب کی نزدیک کشادہ دہنی ممدوح ہی مردونکی یعنی اور تنگ دہنی کو مردون کی یہی عیب جانتی ہین اور بعضی مراد رکھتی ہین کشادہ دہنی سی فصاحت و بلاغت **ترجمہ** اور حضرت کی آنکھون کی سفیدی مین سرخی ملی ہوی تھی یعنی سرخی کی ڈوری چھوٹی ہوی کم گوشت ایڑیان کہا گیا راوی اسحدیث کا ہی کیا ہین معنی ضلیع الفم کی کہا اونہون نی بڑی مونہہ والی ہین کہا گیا کیا ہین معنی اشکل العین کی کہا سماک نی دراز شگاف آنکھ کے **ف** ع کہا ہی علمانی کہ یہہ بیان سماک کا اشکل العین کے معنون مین خطا ہی اور ٹھیک وہی ہی جو اوپر کہا گیا کہ آنکھون کی سفیدی مین سرخی ملی ہوی چنانچہ علما لغت ہی بر

اتفاق کہتی ہین ت کہا گیا سمال سی کہ کیا ہین معنی منہوس العقبین کی جواب دیا کہ کم گوشت ایڑی کی نقل کی مہیہ مسلم فی وَعَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اَبْیَضَ مَلِیْحًا مُقَصَّدًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو طفیل سی کہا اوسنی کہ دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید نمکین یعنی خالص سفید نہ تہی اوسطہ یعنی قدمین اور جسم مین اور سب صفتون مین وَعَنْ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنْ خِضَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّہٗ لَمْ یَبْلُغْ مَا یَخْضِبُ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتِہٖ فِیْ لِحْیَتِہٖ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ کُنَّ فِیْ رَاْسِہٖ فَعَلْتُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ قَلَّ اَنْ کَانَ اَبْیَضَ فِیْ عَنْفَقَتِہٖ وَفِی الصُّدْغَیْنِ وَفِی الرَّاْسِ نَبْذٌ ت اور روایت ہی ثابت سی کہا کہ پوچہی گئی انس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خضاب کرنی سی پس کہا انس نے تحقیق نہین پہنچی تہی اوس عمر کو کہ خضاب لگاوین ف یعنی آنحضرت کی سفید بال تہوڑی سی تہی معلوم نہ ہوتی تہی بادی النظر مین جیسے کہ سیاق حدیث سی ظاہر ہوتا ہی یا مراد یہہ ہے کہ بڑہاپا خالص نہ تہا بلکہ ہنوز مرخ تہا جیسے کہ ابتدای بڑہاپی مین ہوتا ہی جیسی کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ کان شیبہ احمر ت اگر چاہتا مین کہ گن لون سفید بال آنحضرت کی کہ ڈاڑہی شریف مین تہی تو البتہ گن لیتا مین اونکو اور ایک روایت مین یون ہی کہ اگر چاہتا مین کہ گن لون بال سفید کہ تہی آنحضرت کی سر مبارک مین تو کر سکتا تہا مین نقل کی مہیہ بخاری اور مسلم فی اور ایکا روایت مین مسلم کی مہیہ ہے کہ کہا انس نے نہ تہی سفیدی مگر بیچ ریش مبارک حضرت کی اور کن پٹیون اونکی اور سر مبارک مین کچہہ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَزْہَرَ اللَّوْنِ کَاَنَّ عَرَقَہُ اللُّؤْلُؤُ اِذَا مَشٰی تَکَفَّاَ وَمَا مَسِسْتُ دِیْبَاجَۃً وَلَا حَرِیْرَۃً اَلْیَنَ مِنْ کَفِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْکًا وَلَا عَنْبَرَۃً اَطْیَبَ مِنْ رَائِحَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روشن وچمکتی رنگ کی گویا کہ قطرہ اونکی پسینی کی موتی تہی یعنی ہیئت مین اور صفائی وچمک مین جب راہ چلتی تہی آنحضرت تو آگی کی جانب جہکتی ہوی چلتی جیسی کوئی زمین بلند سی نشیب مین آتا ہی یا یہہ معنی ہین کہ اوٹہاتی تہی پاؤن بقوت وجلادت جیسی کہ عادت قویون اور دلیرون کی ہوتی ہی نہ یہہ کہ پاؤن زمین پر گہسٹتی چلین اور نہین چہوا مین نے کسی دیبا کو کہ ایک قسم ہی کپڑی ریشمی سی اور نہ مطلق ریشمی کو کہ نرم زیادہ ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتیلیون سے اور نہ سونگہا مینی کوئی مشک اور نہ عنبر زیادہ خوشبودار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بدن مبارک کی خوشبو سی نقل کی مہیہ بخاری اور مسلم فی وَعَنْ اُمِّ سُلَیْمٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْتِیْہَا فَیَقِیْلُ عِنْدَہَا فَسَطَ لَہٗ فَیَقِیْلُ عَلَیْہِ وَکَانَ کَثِیْرَ الْعَرَقِ فَکَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَہٗ فَتَجْعَلُہٗ فِی الطِّیْبِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ مَا ہٰذَا قَالَتْ عَرَقُکَ نَجْعَلُہٗ فِیْ طِیْبِنَا وَہُوَ مِنْ اَطْیَبِ الطِّیْبِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَرْجُوْ بَرَکَتَہٗ لِصِبْیَانِنَا قَالَ اَصَبْتِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت سے ام سلیم سی مہیہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ آتی ہے ام سلیم کی مان اور اونکی پاس قیلولہ کرتی یعنی دوپہر کو استراحت کرتی پس بچہاتا مین ام سلیم ایک بچونا چمڑی کا پس وہیر آنحضرت سوتی ف ع کہتی ہین کہ ام سلیم آنحضرت کی محرمون مین سے تہین دودہ کی سبب یا نسب کی سبب وہ نامحرم کی پاس کاہی کو آنحضرت سوتی اور یہہ مان ہین انس کے کہ جو خادم حضرت کی تہی اور عاقلہ اور فاضلہ تہین عورتون مین ت اور آنحضرت کو پسینا بہت آتا تہا یعنی اسلیی کہ آنحضرت تہی کثیر الحیا پس اکہٹا کرتی ام سلیم پسینا آپ کا اور ملا دیتین اوسکو اپنی عطر اور خوشبویون مین پس جب دیکہا آنحضرت نی کہ لیتی ہین وہ پسینا آپ کا تو فرمایا کیا کرتی ہی تو یہہ پسینا ای ام سلیم کہا ام سلیم نی کہ پسینا تمہارا ہی لاتی ہین ہم اسکو اپنی خوشبویون مین اور پسینا تمہارا اخوشبو ترین خوشبویون سے ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کہا ام سلیم نی یا رسول اللہ ہم امید رکہتی ہین اسکے برکت کی اپنی چہوٹونکی لیی یعنی اونکی بدن اور مونہہ پر ملین ہین تو اوسکی برکت کی سبب بچین ہمارا

سی فرمایا آنحضرت نے کہ سچ کہا تو نے اور خوب کیا تو نے نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن** جابر بن سمرة قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الاولى ثم خرج الى اهله وخرجت معه فاستقبله ولدان فجعل يمسح خدى احدهم واحدا واحدا واما انا فمسح خدى فوجدت ليده بردا او ريحا كانما اخرجها من جونة عطار رواه مسلم وذكر حديث جابر سموا باسمى فى باب الاسامى وحديث السائب بن يزيد نظرت الى خاتم النبوة فى باب احكام المياه اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا کہ نماز پڑہی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ ظہر کی پہر نکلی مسجد سی اور گئی اپنے گہر کی لوگونکی طرف اور مین بہی اونکی ساتہہ نکلا پس آگے آئی آنحضرت کی لڑکی پس شروع کیا آنحضرت نے فی اپنا ہاتہہ پہیرنا دونون رخسارون ایک ایک کے پر اور اپر مین پس چہوا میری رخسارون کو بہی **ف** ع لفظ خدی یہان دال کی زیر سی اور ی کی جزم سی آتے ہین بلفظ مفرد اور بعضی نسخون مین یہان بہی بلفظ تثنیہ ہی دال کی زبر اور ی کی تشدید سی یعنی چہوا میرے دونون رخسارون کو اور ملا علی فی عکس اسکے لکہا ہی کہ اکثر نسخہ مین بصیغہ تثنیہ ہی اور ایک نسخہ مین مفرد بہ ارادہ جنس کے **ت** پس پائی مینی آنحضرت کی ہاتہہ کی ٹہنڈک اور خوشبوئی گویا آنحضرت نے نکالا ہاتہہ عطار کی ڈبہ مین سے **ف** ع اسحدیث مین بیان ہے حضرت کی خوشبوئی کا اور یہہ خوشبوئی بذات ہی تہی اگرچہ خوشبو نہ لگاوین اور باوجود اسکی اکثر اوقات خوشبو بہی لگاتی تہی نا بہت خوشبودار ہون واسطی ملاقات ملائکہ کی اور لیئے وحی کی اور ہمیشہ مسلمانون کی **ت** اور ذکر کی گئی حدیث جابر کے اسرا اوسکا ہی سموا باسمی بیچ باب اسامی کی اور حدیث سائب بن یزید کی کہ سر اوسکا ہی نظرت الی خاتم النبوة بیچ باب احکام المیاہ کی یعنی اور مصابیح مین اس باب مین وہ دونون حدیثین مذکور ہین **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن** علی بن ابی طالب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس بالطويل ولا بالقصير ضخم الراس واللحية شثن الكفين والقدمين مشربا حمرة ضخم الكراديس طويل المسربة اذا مشى تكفا تكفيا كانما ينحط من صبب لم ار قبله ولا بعده مثله صلى الله عليه وسلم رواه الترمذى وقال هذا حديث حسن صحيح روایت ہی علی بن ابی طالب سی کہا کہ تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ لنبی اور نہ ٹہنگنی یعنی بلکہ میانہ قد تہی بڑی سر اور کہنکی ڈاڑہی کی پر گوشت تہین ہتیلیان ہاتون کی اور پای مبارک رنگ آپ کا سفید سرخی ملا ہوا تہا موٹی تہی جوڑہڈیون کے لنبی تہی مسربہ کی یعنی سینہ سے ناف تک بالون کے ایک لکیر لنبی تہی جب چلتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو آگی کی جانب جہکتی ہوی چلتی گویا نشیب مین اوترتی ہین بلندی سے **ف** ح مقصود یہہ ہے کہ چلتی تہی چلنا قوی کہ اوٹہاتی تہی پای مبارک زمین ہی بقوت جیسا کہ اوپر گذرا اور بعضون نی کہا کہ مراد یہہ ہے کہ بطریق تواضع کے چلتی تہی نہ بطور تکبر اور اترانی کی **ترحمہ** نہین دیکہا مینی پہلی وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ پیچہی وفات اونکی کی مانند اونکی رحمت خاص ہیچی اللہ اونپر اور سلام نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی **وعنه** كان اذا وصف النبى صلى الله عليه وسلم قال لم يكن بالطويل الممغط ولا بالقصير المتردد وكان ربعة من القوم ولم يكن بالجعد القطط ولا بالسبط كان جعدا رجلا ولم يكن بالمطهم ولا بالمكلثم وكان بالوجه تدوير ابيض مشرب ادعج العينين اهدب الاشفار جليل المشاش والكتد اجرد ذو مسربة شثن الكفين والقدمين اذا مشى يتقلع كانما يمشى فى صبب واذا التفت التفت معا بين كتفيه خاتم النبوة وهو خاتم النبيين اجود الناس صدرا واصدق الناس لهجة والينهم عريكة واكرمهم عشيرة من راه بديهة هابه

وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً اَحَبَّهُ يَقُوْلُ نَاعِتُهُ لَمْ اَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ تھی جو وقت وصف بیان کرتی حضرت صلعم کا فرماتی نہ تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت لمبی اور نہ بہت چھوٹی اور تھی میانہ قد لوگوں میں اور نہ تھی بہت مڑی ہوی بالوں کی نہ سیدھی بالوں کے تھی بال کچھ مڑی ہوی اور نہ تھی پر گوشت رودی مدور مجمع اور نہ کوتہ رودی مدور پیشانی نکلی ہوی سبک گوشت اور تھی رودی مبارک کچھ گولائی سفید رنگ مخلوط بسرخی نہایت سیاہ دونوں آنکھیں بہت اور دراز پلکیں موٹی سری ہڈیوں کے ف ح گندت کی زبر اور زیر سی جگہہ اجتماع دونوں شانوں کی یعنی درمیان دونوں شانوں کی جو جگہہ ہے وہ بھی موٹی اور پر گوشت تھی ت نہ تھی بال تمام بدن پر صاحب مسرہ یعنی ایک لکیر لمبی بالوں کی سینہ سی ناف تک تھی ف ح ظاہر احدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ بدن شریف پر سوای مسرہ کی بال نہ تھی لیکن اور حدیثوں سی معلوم ہوتا ہی کہ سوای مسرہ کے بھی یعنی جگہہ بال تھی مانند سینہ اور بازو اور پنڈلیوں اور چوتڑوں کے پس اجرد مقابل اشعر کی ہی اور اشعر وہ کہ جسکی تمام بدن پر بال ہوں پس اجرد وہ کہ جسکے تمام بدن پر بال نہوں ترجمہ پر گوشت ہاتھوں کی اور قدموں کی جب راہ چلتی اوٹھاتی پاؤں کو ساتھہ قوت کی گویا اوترتی ہیں بلندی سی پستی میں اور جب مونہہ پھیرتی داہنی ہاتھ میں تو پھیرتی تمام بدن شریف کو اور بالکل متوجہ ہوتی ف ح یعنی نظر چرا کر نہ دیکھتی تھی متکبروں کی طرح اور بعضوں نے کہا مراد یہہ ہے کہ کہڑی کہڑی گردن نہ پھیرتی تھی داہنی باہنی جب دیکھتی کسی چیز کی طرف جیسے کہ ملکی لوگ کرتی ہیں ولیکن متوجہ کرتی تھی پھر باطمینان یا بیٹھہ پھیرتے باطمینان ترجمہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دونوں شانوں کی درمیان میں مہر نبوت تھی اور وہ ختم کرنی والی نبیوں کی تھی بڑی سخی تھی لوگوں میں از روی سینہ کے ف ح یعنی سخاوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دل وجان اور رغبت سی تھی نہ سنانی اور دکھانی کو اور ملاحلی نے اسکی یہہ معنی لکھی ہیں کہ اجود یا تو وجود سی ہی جیم کی زبر سی یعنی فراخی کی یعنی دل کی دلیر تھی پس نہیں بول اور تنگ ہوتے تھی امت کی ایذا سی اور خبار اعراب سے اور یا اجود جود سی ہی جیم کی پیش سی یعنی دینی کی ضد بخل کے یعنی بخل نہیں کرتی تھی کسی چیز میں نہ مال کی دینی میں اور نہ علوم اور اخلاق اور معارف کی بتلانی میں پس معنے یہہ ہونگی کہ سخی تر لوگوں کی تھی از روی دل کی ترجمہ اور بہت سچی تھی لوگوں میں از روی زبان کی یا زبان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوب درست تھی یعنی کلام کرتی تھی مخارج حروف سی جیسا کہ چاہیی اور بہت نرم تھی لوگوں میں از روی طبیعت کی اور بزرگ تھی لوگوں میں از روی قوم وقبیلہ کی جو کوئی دیکھتا اونکو یکایک ڈرتا تھا اور ہیبت ناک ہوتا تھا اونسی اور جو کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اختلاط کرتا تھا اور صحبت رکھتا تھا پہچانکر دوست رکھتا اونکو ف ح یعنی جو کوئی ملتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی پہلے اختلاط کی اور معرفت کی تو ڈر جاتا اونسی بسبب وقار کی اور جب بیٹھتا اونکی پاس اور مخالطت کرتا اور معلوم کرتا حسن خلق آپ کا تو نہایت دوست رکھتا اونکو ترجمہ کہتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کرنی والا کہ نہیں دیکھا میں پہلی وجود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یا پہلی موت اونکیلی اور نہ بعد اونکی مانند اونکی صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہہ ترمذی نے وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْلُكْ طَرِيْقًا فَيَتْبَعُهُ اَحَدٌ اِلَّا عَرَفَ اَنَّهُ قَدْ سَلَكَهُ مِنْ طِيْبِ عَرْفِهٖ اَوْ قَالَ مِنْ رِيْحِ عَرْفِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر سے یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چلتی کسی راہ میں پس پیچھی آیا ہو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کوئی مگر پہچان لیتا وہ شخص کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق تشریف لیگئی ہیں اس راہ سی بسبب خوشبوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ح عرف عین کی زبر اور ر کی جزم سی اور پھر ف ہی آخر میں یعنی بوی خوش وناخوش کی لیکن اکثر اطلاق اسکا بوے

خوش پر آتا ہی یعنی جس راہ سی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلتی تہی مشک ہوتی تہی ہوا اوس راہ کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سی اور وہ راہ معطر ہوتی تہی اوس سے پیچہان لیتا تہا پیچہی آنی والا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس راہ سی تشریف لیگئی ہین اور یہہ خوشبو ذاتی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی ترجمہ یا کہا جابر نی یعنی بجای من طیب عرفہ کی کہ قسمی ہی من ریح عرقہ ذات سے نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عرق کی خوشبو سی یہہ حال ہوتا تہا اور یہہ شک راوی کا ہی اور مآل دونون کا ایک ہے ہی ٹ وَعَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ قَالَ قُلْتُ لِلرُّبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ صِفِیْ لَنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ یَا بُنَیَّ لَوْ رَاَیْتَہٗ رَاَیْتَ الشَّمْسَ طَالِعَۃً رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی عبیدہ بیٹی محمد بن عمار بن یاسر کی سی کہ کہا مینی واسطی ربیع بیٹی معوذ بن عفرا صحابیہ کے کہ بیان کر تو ہماری یعنی صفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اسی بیٹی میری اگر دیکہتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو دیکہتا تو آفتاب کو نکلا ہوا یعنی ایسا دبدبہ اور جلال اور نورانیت رکہتی تہی کہ گویا آفتاب ہی نکلا ہوا نقل کے یہہ دارمی نی وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ لَیْلَۃٍ اِضْحِیَانٍ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِلَی الْقَمَرِ وَعَلَیْہِ حُلَّۃٌ حَمْرَاءُ فَاِذَا ھُوَ اَحْسَنُ عِنْدِیْ مِنَ الْقَمَرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سی کہا کہ دیکہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چاند سے رات مین پس ہوا مین کہ سمجہے نگاہ کرتا تہا طرف جمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کبہی دیکہتا طرف چاند کی اور حضرت پر تہا جوڑا سرخ یعنی اوسمین خط سرخ اور سفید تہی پس نگہان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوبصورت تہی نزدیک میرے یعنی میری نظر اور اعتقاد مین چاند سی ف ح یعنی بسبب زیادتی حسن معنوی کی اور جابر نی جو کہا نزدیک میرے یہہ واسطی ظاہر کرنے استلذاذ وذوق اپنی کی کہا والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احسن تہی چاند سی واقع مین اور سب مجبون کے نزدیک نقل کے یہہ ترمذی اور دارمی نی وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ فِیْ وَجْھِہٖ وَمَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ مِنْ مَشْیِہٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰی لَہٗ اِنَّا لَنَجْھَدُ اَنْفُسَنَا وَاِنَّہٗ لَغَیْرُ مُکْتَرِثٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابوہریرہ سی کہ کہا نہین دیکہے مینی کوئی چیز بہتر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی گویا کہ آفتاب جاری ہی اونکی چہرہ مبارک مین اور نہین دیکہا مین نی کسی کو کہ بہت تیز رو ہو راہ چلنی مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ سب سے زیادہ جلد چلتی تہی گویا کہ زمین لپیٹے جاتی تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیکن تحقیق ہم البتہ کوشش مین ڈالتے تہی اپنی نفسون کو اور تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہی پرواکرنی والی نقل کے یہہ ترمذی نی ف ح یعنی بی تکلف وبی پروا باسانی بطور خود چلتی اور یہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معجزات سی تہا کہ اور لوگ دوڑتی اور مشقت کہینچتے اور ساتہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ پہنچتی اور وہ باسانی اور بی تعب آگی سب سی چلتی ٹ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَ فِیْ سَاقَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُمُوْشَۃٌ وَکَانَ لَا یَضْحَکُ اِلَّا تَبَسُّمًا وَکُنْتُ اِذَا نَظَرْتُ اِلَیْہِ قُلْتُ اَکْحَلُ الْعَیْنَیْنِ وَلَیْسَ بِاَکْحَلَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا کہ تہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیان کچہہ پتلی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنستی نہ تہی یعنی اکثر اوقات گہ بطریق مسکرانی کی اور تہا مین جس وقت دیکہتا طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتا مین اپنے دل مین کہ آنکہون مین سرمہ دیی ہوی ہین حالانکہ نہی سرمہ دیی ہوی ف ح بلکہ بجہت خلقت کی سرمہ گین آنکہین

ہین بیت بسان سرمہ سیہ کردہ خانۂ مردم ✦ دو چشم تو کہ سیاہ اند سرمہ ناکردہ ترجمہ نقل کی مہیہ ترمذی الفصل الثالث
فصل تیسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَجَ الثَّنِيَّتَيْنِ اِذَا تَكَلَّمَ رُئِيَ كَالنُّوْرِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ
ثَنَايَاهُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ آگی کی دو دانتون کی ف ح یعنی ان دانتون مین
کچھہ فرق تہا دانتون کی نام ہین دو دانت آگی کی اوپر کی اور نیچی کی جو ہین اونکو ثنیان اور ثنایا کہتی ہین بلفظ تثنیہ اور جمع اور دو دو دانت
کو اونکی دونون طرفون مین اونکو رباعیات رکی زبر سی کہتی ہین اور ظاہر عبارت حدیث کی یہہ ہے کہ یہہ فرق اوپر کے ثنیتین مین بہی تہا اور نیچی کے
مین بہی نہ مخصوص اوپر ہی کی ثنیتین مین ترجمہ جب کلام کرتی آنحضرت دیکہا جاتا کچھہ مانند نور کی کہ نکلتا ہی اونکی آگی کی دانتون سی نقل
کی مہیہ دارمی نی وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَاَنَّ
وَجْهَهٗ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی کعب بن مالک سی کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش
کیہی جاتی روشن ہوتا چہرہ مبارک آپ کا یہانتک کہ گویا چہرہ مبارک آپکا ٹکڑا ہی چاند کا اور تہی ہم پہچانتی اسکو ف ح ع کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اسوقت خوش ہین بسبب مشاہدہ تازگی اور روشنائی چہرہ مبارک اونکی حاصل اس جملہ کا یہہ ہے کہ یہہ پہچاننا بھی کر خاص نہ تہا
بلکہ ہم سب پہچانتی تہی ترجمہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ غُلَامًا يَهُوْدِيًّا كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَوَجَدَ اَبَاهُ عِنْدَ رَاْسِهٖ يَقْرَءُ التَّوْرٰيَةَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا يَهُوْدِيُّ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ الَّذِيْ اَنْزَلَ التَّوْرٰيَةَ عَلٰى مُوْسٰى هَلْ تَجِدُ فِي التَّوْرٰيَةِ نَعْتِيْ وَصِفَتِيْ
وَمَخْرَجِيْ قَالَ لَا قَالَ الْفَتٰى بَلٰى وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَجِدُ لَكَ فِي التَّوْرٰيَةِ نَعْتَكَ وَصِفَتَكَ وَمَخْرَجَكَ
وَاِنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِاَصْحَابِهٖ اَقِيْمُوْا هٰذَا مِنْ عِنْدِ رَاْسِهٖ وَلُوْا اَخَاكُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ
فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہی انس سے ہے کہ تحقیق ایک لڑکا یہودی خدمت کرتا تہا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی پس بیمار ہوا وہ پس آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی عیادت کو پس پایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکی باپ کو نزدیک سر
اوسیکی کہ پڑہتا تہا توریت یعنی کچھہ توریت مین سے پڑہتا تہا جیسی کہ پڑہی جاتی ہی ہماری ان سورہ یس حالت نزع مین پس فرمایا اوسکے
باپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ای یہودی پوچہتا ہون مین اور قسم دیتا ہون تجکو اوس خدا کے کہ اوتاری توریت موسی پر آیا تا
ہی تو توریت مین نعت میری اور صفت میری اور نکلنا میرا ف ح یعنی ہجرت کرنا میرا کہ سی مدینہ کو یا مخرج بمعنی بعث کی ہو یعنی نبی ہونا
میرا یا زمان یا مکان اوسکا اور نعت اور صفت کی معنی ایک ہے ہین گویا کہ مراد نعت سی صفات ذاتی باطنی ہین اور صفت سی صفات
ظاہری ترجمہ کہا اوس یہودی نی کہ نہین پاتا مین کہا اوس لڑکی نی مقرری قسم خدا کی ای رسول خدا کی بلاشبہ ہم پاتی
ہین تجکو یعنی توریت مین نعت آپ کی اور صفت آپ کی اور نکلنا آپ کا اور بلاشبہ مین گواہی دیتا ہون یہہ کہ نہین کوئی معبود سوائے اللہ کے
اور بلاشبہ تم رسول ہو خدا کے پس فرمایا آنحضرت نی اپنے یاروں کو کہ اٹہاؤ اوسکی باپ کو اوسکی سر کی پاس سے اور والی ہو دین اپنی بہائی کی یعنی اسلام
کے بہائی کی امور تجہیز اور تکفین وغیرہ کا تم سرانجام کرو نقل کی مہیہ بیہقی نی کتاب دلائل النبوۃ مین وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَرَكَةٌ مُهْدَاةٌ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابوہریرہ سی وہی نقل کے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ بلاشبہ آنحضرت سلعم نی فرمایا کہ نہین ہون مین مگر رحمت بھیجی گئی **ف** ع ح یعنی نہین ہون مین مگر رحمت عالمین کے لیی کہ بھیجا ہی اوسکو اللہ تعالی تمہاری لیی بطریق تحفہ کی پس جنہون نی قبول کیا تحفہ اوسکا مطلب یاب ہوا اور جنہون نی قبول کیا ناامید اور ٹوٹی والا ہوا مضمون اسحدیث کا مثل اس آیہ کی ہی وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین اور اسمین تعظیم وتکریم اس امت کی بھی ہی اسلیی کہ تحفہ تکریم ہی کی لیی بھیجا جاتا ہی ترجمہ نقل کے بہہ دارمی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **باب فی اخلاقہ وشمائلہ صلی اللہ علیہ وسلم** باب ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخلوقون اور عادتون کی بیان مین **ف** ح جب فارغ ہوا مولف بیان کرنی صورت اور شکل ظاہر آنحضرت کی سی کہ اوسکو صورت وخلق کہتی ہین خ کی زبر سی چاہا کہ ذکر کری صفات باطن شریف کا اوسکو سیرت وخلق کہتی ہین خ کی پیش سی اور لام کو پیش سے آتی ہی اور جزم بھی اور مراد اوس سے مہربانی ہی اور مردانگی اور شجاعت اور سخاوت اور نرمی اور تحمل اور تواضع اور رحمت اور حیا وغیر ذالک اور شمایل جمع شمال کی ہی شین کے زیر سی یعنی طبع اور خو اور عادت کی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن انس** قال خدمت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشر سنین فما قال لی اف ولا لما صنعت ولا الا صنعت متفق علیہ روایت ہی انس سے کہ کہا خدمت کی مینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دس برس **ف** ح ع مسلم کی روایت مین ہی نو برس جن ایام مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کر مدینہ مین آئی ماں انس کے اور بعضی نامی والی اوذکی انصار مین سے اوذکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ملازمت مین لائی اور خدمت مین چھوڑا اور وہ آٹھہ برس یا دس برس کے تھی اسمین اختلاف ہی پس انس نی دس برس کہ مدت اقامت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ مین تھے خدمت آپ کے کی پس انس کہتی ہین کہ مدت خدمت مین **ترجمہ** نہین کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی مجکو اف **ف** ع ح لفظ اف ساتھہ پیش ہمزہ کی اور زیر فا مشدد کی اور ایک نسخہ مین ساتھہ زیر فا کی اور ایک نسخہ مین ساتھہ تنوین مکسورہ کے ایک کلمہ ہی کہ دلالت کرتا ہی اوپر کراہت اور زجر اور دل تنگی کی اوپر دیکھنی ایک امر مکروہ کی **ترجمہ** اور نہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مجکو کہ کیون یہہ کام کیا تونی اور نہ فرمایا کہ کیون نہ کیا تونی یہہ کام نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع ح یعنی اگرچہ کام کیا مینی تو یہہ نہ فرماتی کہ کیون کیا تونی اور اگرچہ کام نہ کیا مینی اور حکم کیا تہا مجکو اوسکی کرنی کا تو یہہ نہ فرماتی کہ کیون نہ کیا تونی یہہ کام اور یہہ دنیا کی امور مین تہا نہ امور دین کے مین اسلیی کہ نہین جائز نہی ترک کرنا اعتراض کا اوسمین اور یہہ دلالت کرتا ہی اوپر کمال حسن خلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور طیبی نی کہا کہ انس نی یہہ تعریف اپنی کی ہی کہ ہرگز مینی ایسا کام نہین کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سی اعتراض بھیجہ متوجہ ہو اور معنی اول انسب وفق ہین ساتھہ مقام کی **وعنہ** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احسن الناس خلقا فارسلنی یوما لحاجۃ فقلت واللہ لا اذہب وفی نفسی ان اذہب لما امرنی بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرجت حتی امر علی صبیان وہم یلعبون فی السوق فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد قبض بقفای من ورائی قال فنظرت الیہ وہو یضحک فقال یا انیس ذہبت حیث امرتک قلت نعم انا اذہب یا رسول اللہ رواہ مسلم اور سیہ روایت ہی انس سے کہا تہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بہترین لوگون کے خلق مین پس بھیجا مجکو آنحضرت نی ایک روز کسی کام کی لیی پس کہا مینی قسم اللہ کی نہین جاؤنگا مین اور تہا میری دل مین کہ جاؤنگا مین اوس کام کی لیے کہ فرمایا تہا مجکو ساتھہ اوسکی آنحضرت نی **ف** ح یعنی باوجود لیہ اوس کام کی جانی کا ارادہ رکہتا تہا دل مین لیکن بزبان نہی کہا مینی کہ نہین جاتا ہون اور صدور اوس قول کا انس سے بسبب صغر سن اور نادانی کی تہا اور حال مین یہہ سن تکلیف کو نہین پہنچی تہی چنانچہ اسلیی آنحضرت نی التفات اونکے

قول پر نہ کیا اور اوسپر تادیب نہ کی بلکہ لاعبت اور منسی اور رہنے کی ت پس نخلستان مین یہان تک کہ گذرا مین لڑکون پر اور وہ کھیل رہے تھے بازارین ف ع اور نظار
سے ہے کہ انس ٹہیرے اون لڑکون کے پاس یا تو کھیلنے کی یہی یا تماشا دیکھنے کی یہی ت پس ناگہان پیغمبر خدا نے تحقیق پکڑی گدی میری پیچھے سے میری کہا انس نے
پس دیکھا مینے طرف آنحضرت کی اسحال مین کہ آنحضرت ہنستے تھے پس فرمایا آنحضرت نے ای انیس چلا تو اوسجگہہ کہ حکم کیا تہا مینے تجکو کہا مینے ہان مین جاتا
ہون اب یارسول اللہ نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ
غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيدَةً وَرَجَعَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَحْرِ الْأَعْرَابِيِّ
حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ
ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَحِكَ
ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت سے اوسی سے کہا کہ تہا مین چلتا ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آنحضرت پر تہی چادر
نجران کے کہ موٹا تہا کنارہ اوسکا یعنی اور وہ خط دار تہی اور نجران نام ہی ایک شہر کا یمن مین پس پایا حضرت کو ایک گنوارنی پس کہینچا آپ کو ساتہہ چادر
آپ کے کی کہینچنا سخت اور پہرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ سینہ گنوار کی یعنی اوسنے چادر ایسی کہینچی کہ آنحضرت اوسکی سینہ کے آگی کہینچ کر آگئی یہان تک کہ نگاہ کیا مینے
طرف کنارہ گردن آنحضرت کی کہ تحقیق نشان ڈالدیا آپ کے گردن کی کناری مین چادر کے کناری نے بسبب شدت کہینچنی اعرابی کی چادر کو پہر کہا اعرابی نے
کہ ای محمد حکم کرو میری لیمی یعنی اپنی کارپردازون کو کہ نادیون مجکو کچہہ مال خدا مین سے کہ تمہاری پاس ہے پس دیکہا طرف اوسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے یعنی ازراہ تعجب کے پہر ہنسی یعنی ازراہ تلطف کی پہر حکم کیا واسطے اوسکی دینے کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور روایت مین آیا ہے کہ گنوارنی بعد ان کے
عندک کی کہا ہے کہا لامن مال لامن مال لک یعنی اور اوسکے مال سے نہ زکوۃ کا مراد ہی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر کمال حلم اور تحمل آنحضرت کی جفاے لوگون کی
اور یہہ اعرابی اجہٹ اور درشت خویون عرب مین سے تہا کہ تہذیب اخلاق نہین رکہتا تہا اور ادب نہین سیکہا تہا اوسنی اور یہہ سے اس سی معلوم ہوا کہ
مستحب ہے حاکم کو والی کو رعایا اور بی وقوف کی ابتدا پر صبر اور تحمل کرین اور یہہ سے یہہ معلوم ہوا کہ حفظ ابرو کے لیئے ال دینا بہتر ہی وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ
النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ إِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ يَقُولُ لَمْ تُرَاعُوا
لَمْ تُرَاعُوا وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ وَفِي عُنُقِهِ سَيْفٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْتُهُ بَحْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت سے انس
کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہترین لوگون کی یعنی حسن جمال اور فضل اور کمال اور صفات حمیدہ اور اخلاق عظیمہ مین اور سخی ترین لوگون کی یعنی کرم اور سخاوت بہت
رکہتی تہی بہ نسبت اور لوگون کی اور مردانہ دلیر ترین لوگون کے اور تحقیق ڈرے اور فریاد کی مدینہ والون نے ایک رات یعنی کہہ آواز چوریا دشمن کے سی سنکر ڈری اور نکل مجانے
پس چلے لوگ آواز کی طرف پس ساہنے آئی لوگون کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم درحالیکہ تحقیق سبقت کے آنحضرت نے لوگون سے طرف آواز کی یعنی سب سے آگی چلی اور ہر حالانکہ آنحضرت ڈرانے
تہی نہ خوف کرو اور آنحضرت سوار تہے اوپر گہوڑے ابی طلحہ کی کنتگی پیٹہہ تہا نہ تہا اوسپر زین اور لٹکی تہی حضرت کے گردن مین تلوار پس فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق پایا مینے اس گہوڑی کو آسند
دریا کے یعنی تیز رو اور کشادہ قدم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور ایک روایت مین آیا ہی کہ وہ گہوڑا کم رفتار سمجہا گیا تہا کہ اوسکو مبذوب کہتے تہی اور بعد اوسکے
وہ ایسا تیز رفتار ہوا کہ کوئی گہوڑا اوس سے سبقت نہین کرسکتا تہا اور اس مین معجزہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ حال اوس گہوڑے کا حضرت کے سواری مبارک
کی برکت سی ایسا منقلب ہوگیا اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی سبقت کرنا انسان کا تہا دانستہ معلوم کرنی خبر دشمن کے جب تک کہ متحقق ہو ہلاک اور جائز ہی عاریۃ مانگنا جانور
ہی جہاد کرنا مستعار گہوڑی پر اور یہہ سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے لٹکانا تلوار کا گردن مین وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا

متفق علیہ اور روایت سے جابر کی کہا کہ نہیں سوال کیئی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کچھ کبھی پس کہا ہو نہیں ف ح یعنی نہیں بنا مین کہا ابن حجر نی مراد یہہ ہی کہ ہرگز تلفظ ساتھہ لاکی نکرتی تھی بلکہ اگر ہوتا دیتے اور اگر کچھہ ہوتا سکوت کرتی یا عذر کرتی اور دعا کرتی یا وعدہ کرتی اور شیخ عزالدین نی کہا کہ لاہرگز واسطی نفی کے زبان شریف پر نہین آیا اور یہہ منافی اسکی نہین کہ وقت ضرورت اونہون کی بطریق عذر کی کہا ہو جیسی کہ فرمایا لا احد ہا اعلم علیہ اور فرزوق نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت مین کہا شعر ما قال لا قط الا فی تشہدہ ٭ لولا التشہد کانت لاءہ نعم اسی بیت کا مضمون کسی اور شاعر نی فارسی مین لکہا ہے بیت نرفت کلمہ لا بر زبان او مگر بار شہدان لا الہ الا ہو ٭ وعن انس ان رجلا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم غنما بین جبلین فاعطاہ ایاہ فاتی قومہ فقال ای قوم اسلموا فوا للہ ان محمدا لیعطی عطاء ما یخاف الفقر رواہ مسلم اور روایت سے انس کی تحقیق ایک شخص نی مانگین آنحضرت سے بکریان درمیان دو پہاڑون کے یعنی بہت سی بکریان اسقدر کہ بھر دیا تہا تمام نالہ کو کہ درمیان دو پہاڑون کی تہا پس دی آنحضرت نی اوسکو وہ سب بکریان پس آیا وہ اپنے قوم کی پاس یعنی متعجب ہو کر آنحضرت کی بخشش سے کہ دلالت کرتی ہی اوپر کمال توکل و زہد اوسکی اور کہا اسی ہیری قوم مسلمان ہو جاؤ یعنی اسلی کہ اسلام ہدایت کرتا ہی آپہ اخلاق کی طرف پس قسم خدا کے بلاشبہ محمد البتہ دیتی ہین بڑا ہی دینا کہ نہین ڈرتی فقر سی ف ح یعنی دیتی ہین اور کچھہ نہین رکہتے شعر ہرچہ آمدت بدست بدادی تو بیش ازان ٭ این جود از کس ست کش از فقر عار نیست نقل کی ہیہ مسلم نی وعن جبیر بن مطعم بینما ہو یسیر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقفلہ من حنین فعلقت الاعراب یسالونہ حتی اضطروہ الی سمرۃ فخطفت ردائہ فوقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اعطونی ردائی لو کان لی عدد ہذہ العضاہ نعما لقسمتہ بینکم ثم لا تجدونی بخیلا ولا کذوبا ولا جبانا رواہ البخاری اور روایت سے جبیر بن مطعم سی اوسوقت کہ وہ چلتا تہا ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت پہرنی آنحضرت کی غزوہ حنین سے کہ بعد فتح مکہ کی واقع ہوا تہا پس چمٹی اعرابی درحالیکہ مانگتی تہی آنحضرت سی ف ح یعنی اموال غنیمت حنین کے اور غنیمت اوس غزوہ مین بہت ہاتہہ لگی تہی اور آنحضرت دینی بہی بہت سے اور اکثر کہ موکفۃ القلوب کو دیتی تہی اور بخشتا کریونکا اوس شخص کو کہ پہلی حدیث مین گذرا اوسی جگہہ تہات اور چمٹنا اعراب کا آنحضرت سی سوال کرنمین اسحد کو پہنچا کہ تنگ اور بیچارہ کیا اعراب نی آنحضرت کو اور لیگئی طرف درخت کیکر کی پس اچک لی کیکر نی چادر مبارک حضرت کی یعنی اٹک گئی چادر اوسمین پس ٹہہر گئے آنحضرت اور فرمایا کہ دو مجکو چادر میری اگر ہوتی میری اتنی پس چہپائی یعنی اونٹ بکریان وغیرہ بقدر گنتی ان خاردار درختون کی کہ اس جنگل مین بہت ہین تو البتہ تقسیم کر دیتا مین اونکو درمیان تمہاری پہر بتاتی تم مجکو بخیل کہ نہ دون مین اوسکو اور نہ جہوٹا وعدہ کرون مین اور نہ پہنچاؤن مین اور نہ بزدل اور ڈرنی والا ف ح ع کہ ذہنی مین فقر و تنگی سی ڈرونمین اور کہا منظہری کہ یعنی جب آزمایا تمنی مجکو واقع مین تو پاؤگی تم مجکو متصف ساتہہ اوصاف رزیلہ کی اور اسمین دلیل ہی اسکی کہ جائز ہی تعریف کرنی اپنی ساتہہ اوصاف حمیدہ کی اوسکی لیی کہ نہین پہچانتا ہی تاکہ اعتماد کیا جاوی اوسپر نقل کی ہیہ بخاری نی وعن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی الغداۃ جاء خدم المدینۃ بانیتہم فیہا الماء فما یاتون بانا ء الا غمس یدہ فیہا فربما جاءہ بالغداۃ الباردۃ فیغمس یدہ فیہا رواہ مسلم اور روایت ہی انس سے کہا کہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑہہ چکتی صبح کی لاتی خادم یعنی غلام یا لونڈی یا مدینہ والون کی پاسن اپنے کہ ہوتا اونمین پانی یعنی پس جاتی حضرت کی دست مبارک کی برکت سی عافیت اور شفا بیمارونکی پس نہین لاتی کوئی پاسن مگر ڈالدیتی حضرت ہاتہہ اپنا اون پاسنون مین یعنی اونکی خوشی خاطر کی لیی اوسکو تبرک کر دیتی تا شفا و برکت حاصل ہو اونکی لیی پس اکثر آتی حضرت کی پاس وقت صبح سرد کی پس ڈالدیتی حضرت اپنا دست مبارک اون پاسنون مین ف ح اسمین کمال شفقت و مہربانی نبی امت پر اور اشارہ ہی اسپر کہ واسطی نفع خلق کی ضرر اپنی پر اوٹہانا چاہیی نقل کی ہیہ مسلم نی وعنہ قال کانت امۃ من اماء اہل المدینۃ تاخذ بید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتنطلق بہ حیث شاءت رواہ البخاری اور روایت سے انس سی کہا کہ ایک لونڈی اہل مدینہ کی لونڈیونمین سے کہ پکڑتی دست مبارک آنحضرت کا پس لیجاتی حضرت کو جہان چاہتی ف ح

یعنی اگرچہ باہر مدینہ کی چاہتی لیجاتی اور حال اپنا عرض کرتی اور اسمین نہایت تواضع اور شفقت آنحضرت کی ہی ہے چنانچہ کہ کہتی ہین لوگونپر ترجمہ نقل کیہ بخاری نے
وعنہ اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ فِي عَقْلِهَا شَيْءٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ اِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ يَا اُمَّ فُلَانٍ انْظُرِيْ اَيَّ السِّكَكِ شِئْتِ حَتّٰى اَقْضِيَ لَكِ حَاجَتَكِ فَخَلَا مَعَهَا فِيْ بَعْضِ الطُّرُقِ حَتّٰى فَرَغَتْ مِنْ حَاجَتِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت سے اوسی کی تحقیق ہوتی ہے کہ تہا اوسکی عقل مین کچھہ خلل و نقصان پس کہا اوسنی اے رسول خدا کی مجکو تم سی ایک کام ہی یعنی پوشیدہ لوگونسی پس فرمایا اے ان فلانی کی دیکہہ جونسا کوچہ چاہی تو یعنی میٹھہ یا کہڑی ہو اوسمین کہ مین ہی تیری ساتہہ میٹھون یا کہڑا ہون یہانتک کہ سر انجام کرون مین تیری لیی کام تیرا پس تنہا ہوی حضرت ساتہہ اوسکی بعضی راہون یعنی اوٹہیری سے اوسکی ساتہہ اور سنا کلام اوسکا اور دیا جواب اوسکو یہان تک کہ فارغ ہوی وہ عورت حاجت اپنی سی **ف** ع یعنی عرض کیا اوسنے جو کچھہ عرض کرنا تہا اور اس سے معلوم ہوا کہ خلوہ کرنی ساتہہ عورۃ کی کونچہ نمین ہین ہے مانند خلوت کرنی کی اوسکی ساتہہ گہر مین بنابر اسکی کہ بعضے اصحاب تہی کہڑی ہوتی بعید اون سے برعایت حسن ادب کے ترجمہ نقل کیہ مسلم نے **وعنہ** قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا لَعَّانًا وَلَا سَبَّابًا كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ مَا لَهُ تَرِبَ جَبِيْنُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی اوسی اس سے کہا کہ نہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فحش گو اور نہ لعنت کرنی والی کسی کو اور کسی چیز کو اور نہ تہی بہ کہنی والی **ف** فحش حد سے گذرنا جواب و کلام مین اور اکثر استعمال اوسکا آتا ہی الفاظ جماع مین اور اوسمین کہ متعلق ہی اوسکی اہلی کہ اہل فساد اور بی حیا ذکر اوسمین عبارتین صریحہ فاحشہ مین کہ اہل صلاح اور حیا مند اوس سے اعراض کرتی ہین اور کنایہ اور ایہام پر اکتفا کرتی ہین بلکہ بول و خایط کو بہی بجہت قضای حاجت وغیرہ کہ کرتی ہین اور فحش یعنی زیادتی اور کثرت اور زنا اور معصیت کے بہی آتا ہی اور لعن خدا کی جانب سے ہانکنا اور دور ڈالنا درگاہ رحمت سے اور بندے کی جانب سی برا کہنا اور دعا کرنی ساتہہ لعنت کی اور لعنت کرنی اوسکو کہ مستحق اوسکا نہین ہے سخت گناہ مومن سے ہی اور بسبب کثرت کی کبیرہ ہو جاتی ہی اور اتفاق کہتے ہین علما اوپر حرام ہونی لعن کے شخص معین پر اگرچہ کافر ہو مگر یہ کہ یقینا معلوم ہو کہ دنیا سی کافر گیا ہی جیسی ابوجہل وغیرہ اور حرام نہین ہے اوپر موصوف کی ساتہہ صفت عام کی جیسی کہ کہین لعنت خدا کے کافرون و ظالمون اور سود خورون اور مانند انکی پر اور جانا چاہیی کہ لعنت دو قسم پر ہی ایک تو ہانکنا اور دور ڈالنا رحمت حق سی اور بہشت کی داخل ہونی سی اور موجب خلود دوزخ کی اور یہ مخصوص ساتہہ کافرونکی ہی اور دوسرے ہانکنا اور دور ڈالنا قرب اور رحمت خاص سے اور درجہ بدرجہ تفاوت سی اور یہ شامل ہی بعضی گنہگارون و بدکارون کو اور اس تقریر سی حل ہو جاتی ہین بہت سے اشکال واللہ اعلم بالصواب ترجمہ اور فرماتی تہی حضرت وقت غصہ کرنیکی کسی پر کیا ہوا ہی اوسکو اور کیا کرتا ہی وہ خاک آلودہ ہو پیشانی اوسکی **ف** ح یہ کنایہ ہی خواری اور نگونساری سے یعنی نہایت جو وقت غصہ اور ناراضمندی کی کہتی تہی یہ کلمہ تہا سو یہی اعراض کر کر اوس سے کہتی تہی نہ خطاب کر کر اوسکی طرف اور اسکی معنی مین ہے خاک آلودہ ہو۔ ماک اوسکی اور یہ کلمی بہی ذو معنیین ہین اسلیی کہ احتمال ہی کہ بددعا ہو یہہ اوپر یا دعا اوسکی لیی یعنی سجدہ اللہ وجہک کے ترجمہ نقل کیہ بخاری فی **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ اِنِّيْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا کہ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ بددعا کیجی کافرونپر یعنی تا سب ہلاک ہون اور چڑہنیا دی اوسی و کہڑ جائین فرمایا کہ مین نہین بہیجا گیا ہون لعنت کرنی والا اور نہین بہیجا گیا ہون مین مگر رسول رحمت کی **ف** ح یعنی جہان پر کیا مومنون پر کیا کافرون پر جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین ہو مومنونکی لیی رحمت ہونا تو ظاہر ہے اور کافرونکی لیی یون رحمت ہوی کہ عذاب دنیا کا اوسی اوٹہہ گیا حضرت کی وجود یا وجود کی برکت سی جیسی قرآن مجید مین فرمایا وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم بلکہ عذاب استیصال کا حضرت کی برکت سے قیامت تک اوٹہہ گیا بخلاف اگلی امتون کے کہ پیغمبرونکی بددعا سی ہلاک ہو گئی اور چڑہنیا دی اوکہڑ گئی اور کہا جیسی فی کہ یعنی مین بہیجا گیا ہون تا کہ قریب کرون لوگونکو طرف اللہ کے اور اوسکی رحمت کی اور اسلیی نہین بہیجا گیا ہون کہ دور کرون انکو اوس سے پس لعنت کرنی منافی ہی میری حال کی پس کیونکر لعنت کرون مین ترجمہ نقل کیہ مسلم کے **وعن** اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَيَاءً

عن العدد ذکر فی خدہ او ذکر بکرہ فی یدہ متفق علیہ اور روایت ہی ابن سعید سے کہا ہی آنحضرت سخت تر حیا میں کنواری عورت سے کہ اپنی پردہ میں ہوتی ہے ف ع آنکھیں بند کر دیتی جبکہ تعجب کی ہی پردہ میں نوبت شرمناک ہوتی ہی نسبت اسکی کہ ہو باہر غلبہ حیا کی پردہ سے پس جب دیکھتے آنحضرت کسی چیز کو کہ ناخوش کرتی اوسکو یعنی جبت طبعی شرم کی راہ سے پہچان لیتی ہم اوسکو بیچہرہ مبارک حضرت کی ف ع یعنی اثر تغیر سے ہم پہچان لیتے اور تغیر کرتی اوسکا پس غصہ غصہ کرتی ہی جب سے امر کراہت میں سوا حرمت کی کہا نووی نے معنی اسکی یہ ہیں کہ حضرت بسبب حیا کے منہ سے نہیں کہتی ہی اوسچیز کو کہ مکروہ کہتی ہی بلکہ متغیر ہوتا ہی چہرہ مبارک پس پہچان لیتی ہم ناخوشی اوسکی اور اسمیں فضیلت حیا کی اور حسن ادب کی اور رغبت دلائی گئی ہی جب تک نہ پہنچے نوبت سستی دین کی ت نقل کی ہیہ بخاری و مسلم نے وعن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مستجمعا قط ضاحکا حتی اری منہ لہواتہ انما کان یتبسم رواہ البخاری اور روایت ہی عائشہ سے کہا نہیں دیکھا میں حضرت کو کبھی ہنستے ہوئے کہ تمام منہ کھل جاوے یہاں تک کہ دیکھوں میں اوسکے کوا اوسکا یعنی ہنستے تھے کہ تمام دہانہ کھولکر ہنستی تھی کہ مارو کہا ہنسی دہی و نہ تھی آنحضرت تو مسکراتی یعنی اکثر اوقات کبھی ہنستی بھی تھی لیکن بے مبالغہ کی ہنسی کہ یہ باب ضحوک سوا نہ اکی یعنی بہت و نہ بہت بلکہ درمیان تھی کہ نہ مارو کہا ہنسی دہی و نہ تھی آنحضرت تو مسکراتی یعنی اکثر اوقات کبھی ہنستی بھی تھی لیکن بے مبالغہ کی ہنسی کہ یہ باب ضحوک سوا نہ اکی ہیہ بخاری ت نقل کی ہیہ بخاری نے وعنہا قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یسرد الحدیث کسردکم کان یحدث حدیثا لو عدہ العاد لاحصاہ متفق علیہ اور روایت ہی اوسی عائشہ سے کی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ تھے کہ پے در پے اور متصل کرتے کلام ایسا کہ مشتبہ ہو سننے والی پر سننے والے کو کلام کرتی تمہاری کی ف ع کہ متعارف ہی تم میں کہ نہایت ملی ہوئی ہوتے ہیں الفاظ بلکہ کلام اوسکا واضح اور جدا جدا ہوتا تھا جیسا بیان کیا عائشہ نے ت کہ تھی حضرت کلام کرتی جدا جدا کہ اگنے گنتا اوسکو گنی والا تو البتہ گن لیتا اوسکو یعنی اگر کوئی قصد کرتا گنتی کا تو ممکن تھا نقل کیہ بخاری و مسلم نے وعن الاسود قالت سالت عائشۃ ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصنع فی بیتہ قالت کان یکون فی مہنۃ اہلہ تعنی خدمۃ اہلہ فاذا حضرت الصلوۃ خرج الی الصلوۃ رواہ البخاری اور روایت ہی اسود سے ف ح اسود بڑا تابعی ہی ہیں زمانہ نبوت کا انہوں نے پایا اور خلفاء اربعہ کو دیکھا اور اکابر صحابہ سے حدیث سنی اور حج و عمرہ ادا کیا اور آخر وقت تک ہمیشہ روزہ رکھتے تھے اور ہر دو شب میں قرآن شریف ختم کرتے اور فقیہ اور ثبت حدیث روایت کرنے والے ہیں ت کہا اسود نے کہ پوچھا میں عائشہ سے کہ کیا کیا کرتی تھی حضرت اپنے گھر میں کہا عائشہ نے تھی شان کہ ہوتی تھی آنحضرت بیچ مہنہ اہل خانہ اپنی کی ف ع لفظ مہنہ زبر میم اور زیر اوسکیلی اور جزم ہ کی اور تحریک اوسکی اور وزن کلمہ کی خدمت جیسی کہ تفسیر کی راوی نے ت کہ مراد کہتی تھیں عائشہ مہنہ البیتہ خدمت اہل خانہ کی ف ع یعنی مانند دودھ دوہنی بکری کی اور گانٹھنی جوتی کی اور پیوند لگانی کپڑے کی اور اس سے معلوم ہوا کہ خدمت گھر کی اور گھر والو کرنی سنت انبیاء اور خصلت صالحین کے ہی ت پس جب آتا وقت نماز کا نکلتی حضرت نماز کی لیے یعنی اور چھوڑ دیتی سب کام اور شغل کہتی کسی گھر والی سے نقل کی ہیہ بخاری نے وعن عائشۃ قالت ما خیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین امرین قط الا اخذ ایسرہما مالم یکن اثما فان کان اثما کان ابعد الناس منہ وما انتقم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لنفسہ فی شیء قط الا ان تنتہک حرمۃ اللہ فینتقم للہ بہا متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سے کہا کہ نہیں اختیار دی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم درمیان دو کاموں کے کبھی مگر اختیار کرتی اوسمیں آسان ترین اوسکو جب تک کہ نہ ہوتا وہ کام آسان موجب گناہ کا پس اگر ہوتا موجب گناہ کا تو ہوتی حضرت دور ترین لوگوں اوس کام سے ف ح اس حدیث میں کلام کیا ہی علماء نے کہ تخییر عام ہی کہ پروردگار تعالی کی طرف سے ہو یا خلق کی طرف سے لیکن بتقدیر تخییر الہ تعالی کی طرف سے گناہ ہونا مشکل ہی مگر یہ کہ مراد مقتضی گناہ کو ہو جیسے کی مثلاً اختیار دیں درمیان فتح ہونی خزانوں میں کی کہ اوسکی مشغول ہونی میں اعمال سے فارغ ہونی کا واسطے عبادت کی ہے اور درمیان کناف معیشت کے پس مراد گناہ سے مرتبہ ہے اور مراد اوس سے گناہ نہیں ہی بسبب ثبوت عصمت کے کذا قال الشیخ ابن حجر اور محیی السنہ میں کہا کہ اگر مراد ہو تخییر جانب کافروں اور منافقوں کی جیسی تو ہوتا گناہ ایک کا دو اور نہیں سزاوار اس کے اگر مسلمان کی جانب سے ہی تو مراد وہ چیز ہے کہ باعث گناہ کی ہو

جیسی کہ تخییر درمیان مجاہدہ اور اقتصاد کی اسلیے کہ مجاہدہ کہ سچاوی ہلاک کو جائز نہیں ہی ورنہ امر اور تخییر خدا کی جانب سے ہو درمیان اوسکے کہ اوسمین وہ عقوبت ہین یا ایک عقوبت ہی مراد درمیان ترک اور درمیان کفار کی جیسی کہ قتال اور لینا جزیہ کا یا حق خدا مین درمیان مجاہدہ کی عبادت مین یا اقتصاد مین قدبرت اور نہین بدلہ لیا حضرت نے واسطے حظ نفس اپنے کی کسی چیز مین یعنی جو کہ متعلق ہوا وکی نفس کے کبھی مگر یہ کہ کیجاوی وہ چیز کہ حرام کیا اللہ نے کرنا اوسکا پس سزا دیتی نہی واسطے اللہ کی یعنی نہ کسی اور غرض کی لیی بسبب وحشیت کے ف ح کہا شیخ ابن حجر نے کہ مراد یہہ ہی کہ بدلہ نہین لیتی تھی آنحضرت واسطی حاجت نفس اپنے کی پس شکال نہین آدمی گا اسپر کہ آنحضرت حکم کرتی تھی اون لوگون کی قتل کرنی کا کہ ایذا دیتی تھی اونکو اس لیی کہ وہ ارتکاب خدا کی حرام کی ہوی چیزون کا ہی تو کرتی تھی قتل کی بخاری و مسلم نی وَعَنْہَا قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا قَطُّ بِیَدِہٖ وَلَا امْرَأَۃً وَلَا خَادِمًا إِلَّا أَنْ یُجَاہِدَ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ وَمَا نِیْلَ مِنْہُ شَیْءٌ قَطُّ فَیَنْتَقِمُ مِنْ صَاحِبِہٖ إِلَّا أَنْ یُنْتَہَکَ شَیْءٌ مِنْ مَحَارِمِ اللّٰہِ فَیَنْتَقِمُ لِلّٰہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسے عائشہ سی کہا کہ نہین مارا آنحضرت نی کسی چیز کو یعنی آدمی کو اسلیی کہ آنحضرت نی بعض اوقات اسوارہی کی جانور کو مارا ہی کبھی اپنی ہاتھہ سی اور عورت کو اور نہ خادم کو ف ع خادم کا اطلاق مرد اور عورۃ پر دونو پر آتا ہی اور خاص سوارے اور خادم کو ذکر کیا واسطی اہتمام شان انکی اور واسطی بہت واقع ہونی ضرب ان دونون کی اور واسطی احتیاج مارنی انکی اگرچہ جائز ہی کچھہ مارنا بشرطیکہ لیکن ادنی ترک ہی ہی کہا علمانی بخلاف اولاد کی کہ اوسکی تادیب بھی اولی ہی اور سبب اوسکا یہہ ہی کہ اولاد کو جو مارتی ہین تو اوسکی اصلاح ہی کی لیی مارتی ہین پس نہ اولی ہوا وہان عفو بخلاف مارنی ان دونو کی کہ وہ حظ نفس کے لیی ہوتا ہی اکثر پس اولی ہوا عفو اون دونون سی واسطی مخالفت خواہش نفس کی اور روکنی غصہ کے ت مگر یہہ کہ جہاد کرتی تھی راہ خدا ف ع حج پر حضرت نی قتل کیا ابی بن خلف کو احد مین پھر نہین ہی مراد اس سے جہاد ہی کرنا ساتھہ کفار کی فقط بلکہ داخل ہین اسمین حدود اور تعزیرین و تعزیر ذلک بھی ت اور نہین پائی گئی حضرت سی کوئی چیز کبھی یعنی نہین پہنچی آنحضرت کو کسی کی طرف سی وہ چیز کہ حزر کری اونکو پس بدلہ لیتی صاحب اوسکی چیز کی کوئی چیز حرام کی ہوی اللہ کی پس بدلہ لیتی واسطی جزا کی نقل کی یہہ مسلم نی اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ وفصل دوسرے عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَأَنَا ابْنُ ثَمَانِ سِنِیْنَ خَدَمْتُہٗ عَشْرَ سِنِیْنَ فَمَا أَمَرَنِیْ عَلٰی شَیْءٍ قَطُّ أُتِیَ فِیْہِ عَلٰی یَدَیْکَ فَإِنْ لَامَنِیْ أَحَدٌ مِنْ أَہْلِہٖ قَالَ دَعُوْہُ فَإِنَّہٗ لَوْ قُضِیَ شَیْءٌ کَانَ ہٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ وَرَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْإِیْمَانِ مَعَ تَغْیِیْرٍ روایت ہی انس سی کہا کہ خدمت مین حاضر ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسحال مین کہ مین آٹھہ برس کا تہا خدمت کی مینی آنحضرت کی دس برس کہ مدت اقامت آنحضرت کی تہی مدینہ مین پس ملامت کی مجکو کبھی کسی چیز پر کہ ضایع ہوی میری ہاتھہ سی پس اگر ملامت کرتا مجکو کوئی ملامت کرنیوالا آنحضرت کی گھر والونمین سے تو فرماتی آنحضرت کہ چھوڑدو اسکو ملامت نکرو اسلیی کہ شان یہہ ہی کہ اگر مقدر ہوتی ہی کوئی چیز واقع ہوتی ہی ف ح یعنی تلف ہونا ہر چیز کا قضا و قدر الہی کی سی ہی اگرچہ اوسکی ہاتھہ سی ہوا اور اور حدیث مین آیا ہی کہ لونڈیونکی ہاتھہ سی اگر ظروف ٹوٹ جاوین تو مارو نہین کہ ہر چیز کی لیی اجل اور مدت بقا ہی ت یہہ لفظ مذکور مصابیح کی ہین اور روایت کے بیہقی نی کتاب شعب الایمان مین ساتھہ تھوڑی سی تغیر و تبدیل کی الفاظ مین وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ لَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا صَخَّابًا فِی الْأَسْوَاقِ وَلَا یَجْزِیْ بِالسَّیِّئَۃِ السَّیِّئَۃَ وَلٰکِنْ یَعْفُوْ وَیَصْفَحُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت عائشہ سی کہا کہ نہی آنحضرت فحش گو یا بطبع اور نہ فحش گو بہ تکلف و قصد یعنی فحش حضرت سی سرزد ہی نہ ہوتا تہا نہ بالطبع نہ بتکلف اور نہ تہی چلانی والی بازار مین جیسی کہ عادت عوام کی ہی اور نہ بدلہ لیتی ساتھہ برائی کی برائی کا ولیکن معاف کرتی یعنی باطن مین اور درگذر کرتی یعنی ظاہر مین برائی کرنیوالی سے جب فرماتا اللہ تعالی کہ ناعف عنہم واصفح ان اللہ یحب المحسنین وَعَنْ اَنَسٍ حَدِیْثٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَوْمَ الْمِرْبَدِ وَیَتْبَعُ الْجَنَازَۃَ وَیُجِیْبُ دَعْوَۃَ الْمَمْلُوْکِ وَیَرْکَبُ الْحِمَارَ لَقَدْ رَأَیْتُہٗ یَوْمَ خَیْبَرَ عَلَی الْحِمَارِ وَخِطَامُہٗ لِیْفٌ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْإِیْمَانِ

اور روایت ہی انس سے کہ وہ خبر دیتی ہی آنحضرت کی صفات واخلاق سکی کہ وہ ہی عیادت کرتی بیمار کی اور ساتھہ جاتی جنازہ کی اور قبول کرتی دعوت مملوک کے یعنی مملوک اذون کی چہ جای آزاد کی اور سوار ہوتی خر پر ف یعنی بسبب نہایت تواضع اور بی تکلفی کی اور یہہ سب باتین دلالت کرتی ہین اوپر نہایت تواضع اور ترک تکلف اور نفی تکبر کی برخلاف حادت بادشاہون اور متکبرون کے ت البتہ تحقیق دیکہا میں آنحضرت کو غزوہ خیبر کی دن سوار خر پر کہ پالان وسکی پوست خرما کے تہی یعنی باوجودیکہ وہ دن اظہار شوکت کا تہا اور پہر یہہ بی تکلفی اور کسر نفسی ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخصف نعلہ ویخیط ثوبہ ویعمل فی بیتہ کما یعمل احدکم فی بیتہ وقالت کان بشرا من البشر یفلی ثوبہ ویحلب شاتہ ویخدم نفسہ رواہ الترمذی اور روایت ہی عائشہ سی کہا ہی آنحضرت کا ٹہہ لیتی پاپوش اپنی اور سی لیتے کپڑا اپنا یعنی میا پیرانا کہ پیوند لگاتی اوسمین اور سکام کرتی آنحضرت اپنی گہر مین جیسی کہ کام کرتا ہی ایک تمہارا اپنی گہر مین اور کہا عائشہ نی کہ تہی آنحضرت ایک آدمی آدمیون مین سے جوین دیکہتی تہی اپنی کپڑی مین دیکہتی تہی کہ شاید کوئی جون ہو پس نہین منافی ہی یہہ اوس روایت کی کہ جون حضرت کو ایذا دیتی تہی اور مواہب لدنیہ مین ہی کہ جون آنحضرت کی کپڑی اور بدن شریف مین ہرگز نہین پڑے اور امام فخرالدین رازی سی نقل کیا کہ کبہی آنحضرت پر نہین بیٹہتے تہی اور پشہ اور مانند اوسکی نی حضرت کو ایذا نہین دی ت اور دوہتی آنحضرت بکری اپنے اور خدمت کرتی اپنی ذات شریف کی ف ع یعنی اپنا کام کرلیتی دوسرے کو کم فرماتی کہا طیبی نی کہ کہنا عائشہ کا کہ حضرت ایک آدمی تہی یہہ تمہید ہی اوسکی کہ ما بعد اوسکی کہتی ہین اسلیی کہ جب اونہون نی دیکہا اعتقاد کفار کا یہہ کہ نبی کی منصب کے لایق یہہ نہین ہی کہ کری وہ چیز کہ کرتی ہین اور عوام لوگ گویا آنحضرت کو بادشاہون کی مانند ٹہیرایا تہا کہ وہ احتراز کرتی ہین افعال عادیہ دنیہ سے ازراہ تکبر کی جیسا کہ نقل فرمایا اللہ تعالی نی کہنا کفار کا مالہذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق پس کہا حضرت عائشہ نی اوسکی رد مین کہ آنحضرت ایک مخلوق تہی مخلوقات خدا تعالی ہی اور ایک شخص تہے اولاد آدم سی کہ شرف دیا تہا اللہ تعالی نی اونکو بسبب نبوۃ اور رسالت کی وگذران کرتی تہی حضرت ۲ ساتہہ خلق کی بخلق اور ساتہہ حق کی بہ صدق پس کہتی تہی جو کچہہ کہ کرتی ہین لوگ اور اعانت کرتی تہی اونکی اونکی کامون مین ازراہ تواضع کی یا واسطی رہنمائی لوگونکی طرف تواضع کی اور دفع کرنی ترفع کی ساتہہ تبلیغ رسالت کی جانب حق سی طرف خلق کی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی نقل کی ہی ترمذی نی وعن خارجۃ بن زید بن ثابت قال دخل نفر علی زید بن ثابت فقالوا لہ حدثنا احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کنت جارہ فکان اذا نزل علیہ الوحی بعث الی فکتبتہ لہ فکان اذا ذکرنا الدنیا ذکرہا معنا واذا ذکرنا الاخرۃ ذکرہا معنا واذا ذکرنا الطعام ذکرہ معنا فکل ہذا احدثکم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی اور روایت ہی خارجہ بیٹی زید بیٹی ثابت کی سی کہا آئی ایک جماعت زید بن ثابت کی پاس کہ باپ سکا ہی پس کہا اونہون نی زید کو کہ روایت کر ہمسی حدیثین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ع اور مراد اونکی یہہ تہی کہ ایسی حدیثین بیان کرین کہ دلالت کرتی ہین حضرت کی حسن خلق اور خوش گذرانی پر ساتہہ خلق کی ت کہا زید نی کہ تہا مین ہمسایہ حضرت کا پس تہے حضرت جب اوترتی اوپر وحی تو بہیجتی کسیکو طرف میری کہ بلا لاوی مجکو پس آتا ہین اوکی پاس پس لکہتا مین سی حضرت کی حکم سی ف ع آمین اشارہ ہی اسپر کہ مجکو نہایت قرب تہا حضرت سی ظاہر و باطن مین اور مجہی زیادہ حال معلوم تہا حضرت کا بہ نسبت اورونکی ت پس تہے عادت شریف آنحضرت کی کہ جب ذکر کرتی ہم دنیا کا یعنی مذمت اوسکی یا تعریف اوسکی بسبب ہونے اوسکی مزرعۃ الاخرۃ ذکر کرے آنحضرت دنیا کا ساتہہ ہماری اور جب ذکر کرتی ہم آخرت کا ذکر کرتی اوسکا حضرت ساتہہ ہماری اور جسوقت ہم ذکر کرتی طعام کا ذکر کرتی آنحضرت ساتہہ ہماری ف ع المراد ہی بیان کرنا حسن معاشرت کا ساتہہ خلق کی اور تالیف قلوب اصحاب کے بسبب موافقت کی اون چیزونکی کہ تعلق عادات واحوال لوگونکی سی ہین لیکن ایسی چیزین کہ مکروہ مذموم نہین ہون اور جو کہ مکروہ ومذموم ہون حاشا کہ ذکر کرین حضرت اونکو اور ذکر کیجاوے مجالس شریف اونکی مین صلی اللہ علیہ وسلم اور یہہ منافی نہین ہی اس

روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کان یخزن لسانہ الا فیما یعنیہ وان مجالسۃ مجلس علم اسلئے کہ ذکر دنیا وغیرہ مین کبھی فائدی علمیہ یا حکمیہ یا دینیہ ہوتی ہین اور برتقدیر خالی ہونے ذکر کی فائدون مذکورہ سی بیان جواز کی لیی تہا کہ آنحضرت اکثر صحابہ سے مباحات مین ہی کلام کرتی تہی تا معلوم کرین جواز اوسکا اور ایسا بیان واجب تہا آنحضرت پر

ت پس یہہ سب احوال و حکایات بیان کرتا ہون مین تم سی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع مقصود اس جملہ سی تاکید صحت حدیث کے کرا ہتمام اوسکا ہی وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا صافح الرجل لم یترع یدہ من یدہ حتی یکون ہو الذی یترع یدہ ولا یصرف وجہہ عن وجہہ حتی یکون ہو الذی یصرف وجہہ عن وجہہ ولم یر مقدما رکبتیہ بین یدی جلیس لہ رواہ الترمذی اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت مصافحہ کرتی کسی مرد سے تو نہ کہینچتے ہاتہہ اپنا اوسکی ہاتہہ سے یہان تک کہ ہوتا وہ مرد کہ وہی کہینچتا ہاتہہ اپنا آنحضرت کی ہاتہہ سی یعنی آنحضرت اپنا ہاتہہ اوسکی ہاتہہ مین سے دیتی نکالتی نہین جب تک کہ وہ چہوڑتا اور یہہ دلالت کرتا ہے آنحضرت کی کمال صبر و تواضع پر اور نہ پہیرتی آنحضرت روی مبارک اپنا اوس شخص کے موہنہ سی یہان تک کہ وہ مرد پہیرتا موہنہ اپنا آنحضرت کے موہنہ سی اور نہین دیکہی گئے آنحضرت آگی بڑہانی دالی اپنی زانوون کو آگی ہمنشین اپنے کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع یعنی مجلس مین برابر صف کی بیٹہتی زانو آگی بڑہا کر بیٹہتی جیسی کہ متکبر جبار کرتی ہین اور بعضون نی کہا مراد یہہ ہے کہ بیٹہتی مین زانو اوٹہاتی نہین بقصد تعظیم مجلس والونکی و بسبب پاتے ادب و تعلیم اصحاب کے اور بعضی کہتی ہین کہ مراد کہینچنی دونون قدم ہین اور اونکا آگی بڑہانا عبادت ہی اونکی دراز کرنی سی اہل مجلس مین یعنی اونکی سامنی پاؤن پہیلا کر بیٹہتی پاس ادب کی اور ان سب باتون مین تعلیم ہی امت کو کہ اسطرح بہائی مسلمان کی خاطرداری اور تعظیم و تکریم کیا کرین وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یدخر شیئا لغد رواہ الترمذی اور روایت ہی اوسی کی تحقیق تہی آنحضرت کہ نہ باقی رکہتی کچہہ کل کی لیی ف ع یعنی بنظر توکل کرنیکی اللہ پر اور اعتماد کرنیکی اوسکے خزانہ پر اور یہہ خاص بنسبت ذات شریف کی تہا کہ آپ اپنے لیی کچہہ نہ رکہتی تہی تا ثابت ہوے کہ اہل و عیال کے لیی اکثر قوت ایک سال کا ذخیرہ رکہتی تہی بسبب ضعف حال اور نہ تحمل ہونی اور قلت صبر اونکی کی بنا پر نقل کی یہہ ترمذی نی وعن جابر بن سمرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طویل الصمت رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا کہ تہی آنحضرت دراز سکوت ف ع یعنی نہ کلام کرتی مگر بحاجت اور شیخین وغیرہ نی روایت کیا ہی ابوہریرہ سی کی فرمایا آنحضرت نی من کان یومن باللہ والیوم الاخرہ فلیقل خیرا او لیسکت اور فرمایا حضرت صدیق اکبر نی لیسی کمت احرس الاعن ذکر الصدق روایت کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین وعن جابر قال کان فی کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترتیل وترسیل رواہ ابوداود اور روایت ہی جابر سی کہا کہ تہے بیچ قرات آنحضرت کی ترتیل یعنی واضح اور جدا جدا حروف کرکر پڑہتے تہی اور ترسیل آنحضرت کی کلام مین ترسیل یعنی بات ٹہیر ٹہیر کی کرتی تہی نقل کی یہہ ابوداود نی وعن عائشۃ قالت ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسرد سردکم ہذا ولکنہ کان یتکلم بکلام بینہ فصل یحفظہ من جلس الیہ رواہ الترمذی اور روایت ہی عائشہ سی کہا کہ نہین تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ بات کرین پی در پی مانند پی در پی بات کرنی تمہاری کی کہ عادت رکہتی ہو لیکن تہی آنحضرت کلام کرتی ایسا کلام کہ جدا جدا ہوتی کلمی ایک دوسرے سی یاد رکہتا اوسکو جو کوئی کہ بیٹہا ساتہہ آنحضرت کی نقل کی یہہ ترمذی نی وعن عبد اللہ بن الحارث بن جزء قال ما رایت احدا اکثر تبسما من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی روایت ہی عبد اللہ بن حارث ابن جزء سی کہا کہ نہین دیکہا میں کسیکو کہ بہت ہو مسکرانی مین آنحضرت سے یعنی حضرت کی برابر کوئی بہت مسکرانا تہا نقل کی یہہ ترمذی نی وعن عبد اللہ بن سلام قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس تحدث یکثر ان یرفع طرفہ الی السماء رواہ ابوداود اور روایت ہی عبد اللہ بن سلام سی کہا کہ تہی آنحضرت کہ جسوقت بیٹہتی بات کرنیکو بہت کرتی اوٹہانا اپنی نگاہ کا طرف آسمان کے یعنی اکثر تہی آنحضرت دیکہتی آسمان کی طرف حالت کلام کرنی

مین بانتظار اوترنی جبرئیل کی اور وحی کی نقل کی یہہ ابوداود نی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عمرو بن سعید عن انس قال ما رایت
احدا کان ارحم بالعیال من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ابراھیم ابنہ مسترضعا فی عوالی المدینۃ فکان
ینطلق ونحن معہ فیدخل البیت وانہ لیدخن وکان ظئرہ قینا فیاخذہ فیقبلہ ثم یرجع قال عمرو
فلما توفی ابراھیم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابراھیم ابنی وانہ مات فی الثدی وان لہ
لظئرین تکملان رضاعہ فی الجنۃ رواہ مسلم روایت ہے عمرو بن سعید کی روایت کی انس سے کہا نہین دیکہا
مینی کسی کو کہ ہووی بہت مہربان اپنی اہل و عیال پر حضرت صلعم سی تہی ابراہیم بیٹی آنحضرت کی کہ مارتہ قبطیہ سی پیدا ہوئی تہی دودہ پینی والی بچہ بلندیون مدینہ کے
یعنی اون گاؤنین کہ جانب بلند مدینی کی تہی کہ مسجد قبا اور مسجد نبی فرلطیہ بہی اودہر رہتے تہین دایہ اونکی وہان رہتے تہی پس تہی حضرت کہ جاتی وہان یعنی واسطی دیکہنے
اور خبر لینی بیٹی اپنی کی احوال مین کہ ہم ہمراہ آنحضرت کی ہوتی تہی پس داخل ہوتی آنحضرت گہر مین یعنی دودہ پلانی والی کی اور حالانکہ دہوان گہوٹا ہوا ہوتا یعنی گہر
دہوین دہار مین جاتی بسبب شفقت و مہربانی بیٹی کی تہا دایہ ابراہیم کا لوہار **ف** ح لفظ ظئر ظا معجمہ کی زیر نہی اور ہمزہ کی جزم سی معنی دایہ کے کہ اوس عورت
کو بہی کہتی ہین کہ دودہ پلاتی ہو کسیکی بچی کو اور اوسکی خاوند کو بہی کہتی ہین کہ جسکو نگاہی کہتی ہین اور نام ابراہیم کی دایہ کا ام سیف تہا اور اوسکی خاوند کا نام
ابو سیف **ت** پس لیتی آنحضرت ابراہیم کو اور بوسہ لیتی اونکا پہر آتی اپنی گہر کو کہا عمرو نی یعنی انس سے نقل کر کر پس جسوقت کہ وفات کیی گئی ابراہیم فرمایا آنحضرت
نی کہ تحقیق ابراہیم بیٹا میرا انہی و تحقیق وہ مراجہاتی ہین یعنی مدت شیر خوارگی مین اور بلاشبہ اوسکی لیی دو دایہ ہین کہ وہ دودہ پلاتی ہین اوسکو اور پورا کرتی ہین مدت
دودہ پلانی اوسکی کی بہشت مین **ف** ع یعنی وہ بعد مرنیکی بہشت مین داخل ہووی مرتی ہی ور دودہ پلایا جاتا ہی اونکو کہ مدت شیر خوارگی تک دو برس ہین وہ
پلایا جاویگا یہہ درجہ حاصل ہوا بسبب برکے آنحضرت اور بیٹی ہونی اونکی اور وہ سولہ مہینکی تہی جب مرتی ہی یا سترہ مہینہ کی پس دودہ پلایا اونکو دو عورتونے
بقیہ دو برس تک **ت** تفق علیہ مسلم نی **وعن** علی ان یہودیا کان یقال لہ فلان حبر کان لہ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم دنانیر فتقاضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ یا یہودی ما عندی ما اعطیک قال فانی
لا افارقک یا محمد حتی تعطینی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اجلس معک فجلس معہ فصلی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر والعصر والمغرب والعشاء الاخرۃ والغداۃ وکان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یتہددونہ ویتوعدونہ فقطن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما الذی یصنعون بہ فقالوا یا رسول اللہ
یہودی یحبسک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منعنی ربی ان اظلم معاہدا وغیرہ فلما ترجل النہار قال الیہودی
اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد انک رسول اللہ وشطر مالی فی سبیل اللہ اما واللہ ما فعلت بک الذی فعلت بک
الا لانظر الی نعتک فی التوراۃ محمد بن عبد اللہ مولدہ بمکۃ ومہاجرہ بطیبۃ وملکہ بالشام لیس بفظ ولا غلیظ
ولا سخاب فی الاسواق ولا متزین بالفحش ولا قولہ الخنا اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول
اللہ وہذا مالی فاحکم فیہ بما ارٰک اللہ وکان الیہودی کثیر المال
رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہے علی سی کہا کہ تحقیق ایک یہودی کہا جاتا تہا اوسکو فلانا کہ کنایہ ہی اوسکی نام سی عالم علماء یہود سی تہا اوس یہودی
کا لی آنحضرت پر کتنی ایک دینارین قرض پس تقاضا کیا اوسنی آنحضرت سی مین کا پس فرمایا آنحضرت نی اوسکو کہ ای یہودی نہین نزدیک میری وہ چیز کہ دون
مین تجکو یعنی نہین ہے میری پاس کچہہ کہ دون مین تجکو بدلی دیناروں کی اوس یہودی نی کہا پس تحقیق مین جدا نہین ہونی کا تم سی اے محمد تا کہ تم دو مجکو دین میرا پس

فرمایا اوسکو پیغمبر صلعم نی اب چونکہ نہین جدا ہوتا تو مجھسے اور نہین چھوڑتا مجھکو جب تک کہ دونون مین قرض سیدا میٹھہ جاتا ہون مین ساتھہ میرے
اور نہین جائیگا سامنی تیری سی پس بیٹھی آنحضرتؐ ساتھہ اوسکی پس نماز پڑھی پیغمبر خدا صلعم نی ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور صبح کی ف ح ع اس سے معلوم ہوا
کہ تمام شب آنحضرتؐ اوسکی ساتھہ بیٹھی رہی اور احتمال ہی کہ دونون مسجد ہی مین بیٹھی رہی یا کسی کی مکان مین اور اول ظاہر تر ہی ت اور تہی اصحاب رسول خدا
صلعم کی ڈراتی اوس یہودی کو یعنی مارنی سی مثلاً اور ڈراوا دیتی اوسکو یعنی نکالدینی کا یا قتل کرنی کا پس معلوم کیا آنحضرت نی اوسپر کو کہ کرتی تہی صحابہ سا تہہ
یہودی کی یعنی ڈرانا اور ڈرکا دینا اونکا معلوم کیا اور منع کیا صحابہ کو باخفگی کی نظر سی دیکھا اونکی طرف پس ارادہ کیا صحابہ نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ
یہودی رد کی آپ کو اور مانع ہوتلی ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ منع کیا ہی مجکو پروردگار میری نی اس سے کہ ظلم کرون مین ذمی عہد والی پر اور
غیر اوسکی پر ف ح ع یعنی کسی پر ظلم کرون نہ تعمیم بعد تخصیص کی ہی پس نہیں دین ادا کیگی جو اوس سے جدا ہون تو ظلم ہی اور وجہ تقدیم معاہد کے یہہ ہی کہ یہہ مقام مقتضی
اسکا تہا یا اسلیے کہ مخاصمہ اوسکا اخوی ہی روز قیامت کی اسلیے کہ نہین ممکن ہوگا راضی کرنا اوسکا ساتھہ یعنی نیکیون مسلمان کی اوسکی یا کہنی برائی کی
اوسکی یہی مسلمانپر جیسی کہ حقوق دواب مین ہے اور شاید کہ اصحاب رضے اللہ عنہم نہین قادر ہونگی حضرت کی تین ادا کرنی پر یا یہودی راضی نہوتا ہوگا اونکی ادا
کرنی سی بسبب بعض دین کے اور یہہ ظاہر تر ہی ت پس جب کہ دن نکلا کہا یہودی نی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین کہ تم
رسول خدا کی ہو اور ادا مال میرا التصدق ہی راہ خدا مین یعنی واسطی شکرانہ نعمت اسلام کی اور طلب مزید انعام کی خبردار ہو اور جان لو کہ نہین کیا مینی ساتھہ تمہارے
جو کچھہ کہ کیا مینی یعنی سختی و درشتی قول و فعل مین مگر اسکہ دیکھون مین طرف صفت تمہاری کی یعنی طرف موافق ہونی صفت تمہاری کی ساتھہ اوس صفت تمہاری کی کہ
توریۃ مین ہی یعنی پاؤن وہ صفت تم مین وہ صفت یہہ ہے کہ محمد بیٹا عبد اللہ کا پیدائش اوسکی مکہ مین ہے اور جگہہ ہجرت کی مدینہ ہی اور ملک اونکا یعنی عظمت اونکی شام مین
ہی یعنی اور اوسکی نواح مین نہین ہے بدزبان اور نہ سخت دل اور نہ چلانیوالا بازارون مین اور نہ وضع اختیار کرنیوالا افحش کے اور نہ یہودہ بات کہنی والا گواہی دیتا ہون
یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور بلاشبہ تم رسول خدا کی ہو اور یہہ مال کہی یعنی نام لیا اوس مال کا یا اشارہ کیا اوسکی جگہہ کی طرف پس حکم کرو اسمین ساتھہ اوسکے
کہ دکھاوی تمکو خدا تعالی ف ح ع یعنی جو مصرف لایق اسکا دیکھو اور اوسپر راہی تمہاری قرار پکڑی وہان صرف کرو ظاہر یہہ ہے کہ تمام مال مراد ہو پہلی ادا مال
خدا کی راہ مین کیا اور جب نور ایمان نی قرار پکڑا دلمین اور محبت خدا اور رسول کی زیادہ ہوی اور غلبہ کیا تمام مال صرف کیا اور آخر مین جان بہی خدا کریگا ت
اور تہا یہودی بہت مالدار یعنی اور باوجود اسکی حال مال بہی اوسکا اچہا ہوا نقل کی یہہ بیہقی نی دلایل النبوۃ مین وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ کَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُکْثِرُ الذِّکْرَ وَیُقِلُّ اللَّغْوَ وَیُطِیْلُ الصَّلٰوةَ وَیُقَصِّرُ الْخُطْبَةَ وَلَا یَاْنَفُ اَنْ یَّمْشِیَ
مَعَ الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْکِیْنِ فَیَقْضِیَ لَهُ الْحَاجَةَ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے عبد اللہ
بن ابی اوفی سی کہا کرتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت کرتی ذکر ف ح ع یعنی خدا تعالی کا اور اوسپر کا کہ متعلق ہی ساتھہ اوسکی اور بہت کیا بلکہ ہر دم اور ہر آن
مشغول ذکر ہی مین رہتی ہی ت اور کم کرتی بیہودہ کہنا ف ح ع یعنی سوای ذکر مذکور کی ذکر دنیا اور جو کچھہ کہ متعلق اوسکی ہی کم کرتی تہی ذکر دنیا و ذکر دنیا وغیرہ کا اگر
نہ خالی ہو مصلحت اور حکمت سی لیکن بہ نسبت ذکر حقیقی کی لغو ہی چنانچہ اسلیے کہا امام غزالی نی ضیعت قطعۃ من العمر العزیز فی تالیف البسیط والوسیط والوجیز
پس اطلاق کیا اوسپر لغو کا بنظر صورۃ اور مبنی کی قطع نظر کرکر معنی سی اور اسی قسم کا ہی قول علما کا حسنات الابرار سیئات المقربین والا حضرتؐ کو لغو لہنی سے
کیا علاقہ درصورتیکہ اللہ تعالی تمام مومنین کی حق مین فرماتا ہو والذین ہم عن اللغو معرضون اور یہہ جو بعضون نی کہا ہی قلت یہان بمعنی عدم کی ہی یعنی بالکل لغو
نہ بولتی تہی اسلیے کہ قلت کبہی استعمال کیجاتی ہی مطلق نفی مین ہے مانند قلیلا ما یومنون کی پس انکار کرتا ہی اسکو حسن مقابلہ ساتھہ قول اونکی و کثرت ذکر اور ادا
نماز یعنی خصوصا جمعہ مین بقرینہ قول خضرتؐ کی اور کوتہ پڑہتی خطبہ ف ح ع اسلیے کہ ایک ایک کلمہ حضرتؐ کی جامع معنون بعید اور اندازہ کی صادر ہوتا تہا اور

یہہ باعتبار اکثر احوال کی ہوگا والا جس جگہہ کہ مقصود بہت نصیحت کرنی ہوتی تو درازگی ہی کرتی تہی اور ظاہر مقصود یہہ ہے کہ خطبہ آنحضرتؐ کا بہ نسبت نماز کی کوتاہ ہوتا تہا اور حدیثین آیا ہی کہ درازگی نماز کی اور کوتاہی خطبہ کے نشانی فقہ اور دانشمندی مرد کی ہی جیسی کہ باب الجمعہ مین یہہ حدیث گذری اور شاید کہ وجہ اسکی یہہ ہے کہ نماز معراج مومن کے ہی اور جگہہ مناجات رب کے پس مناسب اوسکی درازگی ہے اور خطبہ جگہہ متوجہ ہونی کی طرف خلق کی اور جگہہ بولانی اوسکیطرف حق کے ہی اور اوسمین زیادہ مظنہ ریا وسمعت کا ہی ساتہہ جاری کرنی زبان کی فصاحت اور بلاغت سی ت اور زعار کرتی آنحضرتؐ چلنی کی ساتہہ میونہ کی اور مسکین کے پس کردینی اون ہر ایک کا کام نقل کی یہہ نسائی اور دارمی نی **وَعَنْ عَلِيٍّ** اَنَّ اَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نُكَذِّبُكَ وَلٰكِنْ نُكَذِّبُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِمْ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی علی سی کہ تحقیق ابوجہل نی کہا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ ہم یعنی جماعت قریش کی نہین دروغ گو جانتی تجکو اور سچ تمہارا ہمپر عیان ہی اور تم مشہور ہو ساتہہ صدق و امانت کی ولیکن جہٹلاتی ہین ہم اوسچیز کو کہ لایا ہی تو اوسکو ف ح یعنی کتاب و شریعت اور بسبب جہٹلانی اوسکیکی تمکو ہی جہٹلاتی ہین اور اگر یہہ نہو تو تمکو سی نزاع نہین اور وہ جاہل ملعون اتنا نہین سمجہتا تہا کہ جب وہ سچی ہون کار دنیا مین خلق سی جہوٹہہ نہ بولین اور اوپر جہوٹہ نباندہین تو کار دین مین کیونکر جہوٹہہ بولینگے اور خدا پر کیونکر جہوٹہہ باندہینگے اور حقیقت مین حسد اور عناد باعث تہا اسپر کہ اگر یہہ مرتبہ ملاہم کیونکر انکا اتباع کرین ت پس اوتاری اللہ تعالی نے ابوجہل وغیرہ کافرونکی حق مین یہہ آیت پس تحقیق وہ نہین جہٹلاتی ہین تجکو ولیکن یہہ ظالم حدی تجاوز کرنی والی خدا کی آیتونکا انکار کرتی ہین نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح تفسیر کشاف مین بیچ تفسیر اس آیت کی دو وجہ لکہین ہین ایک تو یہہ کہ یہہ کافر تجکو جہٹلاتی ہین حقیقت مین تجکو نہین جہٹلاتی بلکہ خدا کی آیتون کو جہٹلاتی ہین جیسی کہ کہتا ہی مولی اپنی اوسکے غلام کو کہ لوگ اوسکو ستاتی ہین یہہ تجکو نہین ستاتی ہین حقیقت مین مجکو ستاتی ہین دیکہہ کہ انسی کیا معاملہ کرتا ہون اور وجہ دوسری یہہ کہ یہہ تجکو نہین جہٹلاتے ہین اسلیی کہ تو مشہور ہے ساتہہ صدق اور امانت کی ولیکن خدا کے آیتونکا انکار کرتی ہین اور وجہ آخر موافق ہی ساتہہ مضمون حدیث کی **وَعَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَوْ شِئْتِ لَسَارَتْ مَعِيَ جِبَالُ الذَّهَبِ جَاءَنِيْ مَلَكٌ وَاِنَّ حُجْزَتَهٗ لَتُسَاوِيْ الْكَعْبَةَ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اِنْ شِئْتَ نَبِيًّا عَبْدًا وَاِنْ شِئْتَ نَبِيًّا مَلِكًا فَنَظَرْتُ اِلٰى جِبْرَئِيْلَ فَاَشَارَ اِلَيَّ اَنْ ضَعْ نَفْسَكَ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جِبْرَئِيْلَ كَالْمُسْتَشِيْرِ لَهٗ فَاَشَارَ جِبْرَئِيْلُ بِيَدِهٖ اَنْ تَوَاضَعْ فَقُلْتُ نَبِيًّا عَبْدًا قَالَتْ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يَاْكُلُ مُتَّكِئًا يَقُوْلُ اٰكُلُ كَمَا يَاْكُلُ الْعَبْدُ وَاَجْلِسُ كَمَا يَجْلِسُ الْعَبْدُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عائشہ سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اے عائشہ یعنی اگر چاہون مین یعنی درخواست کرون پروردگار سے مال دنیا کا تو البتہ ساتہہ چلین میری پہاڑ سونے کے آیا میری پاس ایک فرشتہ یعنی دراز قد جیسی کہ بیان کیا اور تحقیق کہ اوسکی تہی برابر کعبہ کے یعنی درازگی مین پس کہا کہ تحقیق پروردگار تمہارا فرماتا ہی تمپر سلام اور فرماتا ہی کہ اگر چاہی تو ہو پیغمبر بندہ یعنی موصوف ساتہہ صفت بندگی اور فقر کی اور اگر چاہی تو ہو پیغمبر بادشاہ یعنی اللہ تعالی اختیار دیتا ہی پس اختیار کردون دونون باتون مین سے جو چاہو پس دیکہا میری طرف جبرئیل کی یعنی بطور مشورہ چاہتی کی کہ کیا مشورہ دیتی ہو تم پس اشارہ کیا جبرئیل نی طرف میری کہ پست کر دو نفس اپنا یعنی بندہ رہو اور فقیر نہ بادشاہ و غنی اور بیچ روایت ابن عباس کے ہی کہ پس التفات کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف جبرئیل کی مانند مشورہ چاہنی والی کی اوسنی پس اشارہ کیا جبرئیل نی اپنی ہاتہہ سی یعنی زمین کی طرف یہہ کہ پست کرو تم اپنی تئین ف ع یعنی اختیار کرو فقر اور بندگی کہ باعث ہی تواضع اور بلندی درجہ کی

یَا لَیْتَنِیْ اَکُوْنُ حَیًّا اِذْ یُخْرِجُکَ قَوْمُکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَ مُخْرِجِیَّ ہُمْ قَالَ نَعَمْ لَمْ یَاْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِہٖ اِلَّا عُوْدِیَ وَاِنْ یُّدْرِکْنِیْ یَوْمُکَ اَنْصُرْکَ نَصْرًا مُّؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ یَنْشَبْ وَرَقَۃُ اَنْ تُوُفِّیَ وَفَتَرَ الْوَحْیُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَزَادَ الْبُخَارِیُّ حَتّٰی حَزِنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْمَا بَلَغَنَا حُزْنًا غَدَا مِنْہُ مِرَارًا کَیْ یَتَرَدّٰی مِنْ رُءُوْسِ شَوَاہِقِ الْجِبَلِ فَکُلَّمَا اَوْفٰی بِذُرْوَۃِ جَبَلٍ لِکَیْ یُلْقِیَ نَفْسَہٗ مِنْہُ تَبَدّٰی لَہٗ جِبْرَءِیْلُ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ حَقًّا فَیَسْکُنُ لِذٰلِکَ جَاشُہٗ وَتَقِرُّ نَفْسُہٗ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا یعنی حضرت سے سنکر یا کسی صحابی سے اسلیے کہ عائشہ ابتدار نبوت مین حاضر نہین پہلی چیز کہ شروع کی گئی ساتھہ اوسکی آنحضرت وحی سے دیکھنا خوابون مین سچ کا تہا سو تہی مین ف ع ح اور کہتی مین کہ یہہ حال چھہ مہینی تک تہا اور حقیقت خواب سچ کی یہہ ہی کہ پیدا کرتا ہی اللہ تعالی سوتے کی دلمین یا اوسکی حواس مین کچھہ کچھہ چیزین جیسا کہ پیدا کرتا ہی اوسکو جاگتی مین اور اللہ تعالی قادر ہی کہ کری جو کچھہ چاہی نہین منع کرتی ہی اوسکی فعل کو نیند اور نہ غیر اوسکی پس اکثر وہ بات واقع ہوتی ہی جاگتی مین جیسی کی دیکھتا ہی اوسکو سوتی مین ت پس تھے حضرت کہ نہین دیکھتی کوئی خواب مگر کہ آتی تھی اوسکی مانند سفیدے کے دم صبح کی یعنی ظاہر اور ہویدا ہوتی بی آمیزش ابہام و اشتباہ کی ہر دو وقت کی گئی طرف آنحضرت کے خلوت ف ح اور یہہ ابتدای قصہ ہے پہلی ظہور نبوت اور نزول وحی کی ت اور تہی آنحضرت کہ خلوت مین ہوتے ہیچ غار حرا کی ف ع ح حرا ساتھہ زیر حا مہملہ اور ر خفیفہ ممدودہ کے اور بعضون نی ساتھہ زیر اور قصر کی کہا ہی نام ایک پہاڑ مشہور کا ہی مکہ مین اور وہان سی نظر جمال کعبہ پر ہی پڑتے ہے اور شاید کہ سبب اختیار کرنی اوس مکان کا ہی ہوا اور آیا ہی کہ عبد المطلب نے بہی اصحاب فیل کی واقعہ مین وہان جاکر دعا کی تہی کہا نووی وغیرہ نی کہ خلوت کرنی شان صالحین اور امر کی عارف بندونکی ہی اور دوست کی گئی طرف حضرت کی خلوت اسلیے کہ خلوت مین فراغت دل کی اور فکر اللہ کے طرف کی خوب ہوتی ہے اور انقطاع ہوتا ہی الفت کی چیزون بشریہ کی سی اور خشوع اور نورانیت اور خاطر جمعی بوجہ حسن ہوتی ہی اور اختلاف کیا گیا ہی ہیچ افضلیت خلوت اور جلوت اور اختلاط اور عزلت کی اور صحیح یہہ ہی کہ ہر ایک ساتھہ شرطون معتبرہ اپنی کی ہیچ محل اپنی کی افضل اور اکمل ہی یعنی اگر خرابیان اور فسادین کا لوگون کی ساتھہ رہنی مین ہو اور کوئی اوسکا کہنا نمانتا ہو تو خلوت افضل ہی اور اگر نقصان دین کا نہو اور لوگ محتاج اوسکی تعلیم کی ہین اور جانتا ہی کہ لوگونکو تعلیم مین تربیت ہوگی تو لوگونمین رہنا افضل ہی ت پس عبادت کرتی آنحضرت اوس غار مین اور تحنث نون اور ث مثلثہ سی یعنی عبادت کرنی کی ہی اور عبادت کرنی متعدد راتون مین ف ع مراد روز و شب ہین اور خاص رات ہی کو ذکر کیا اسلیے کہ مناسب تر ہی ساتھہ خلوت کی اور متعدد کی جو قید لگائی مراد اوس سے غلبہ ہی اور بعضون نی کہا احتمال ہی یہہ کہ ہو کثرت اسلیے کہ کثیر محتاج ہوتا ہی گنتی کا نہ قلیل ت عبادت کرتی اوس غار مین پہلی اسکی کہ مایل اور مشتاق ہون اپنے اہل کی طرف ف ع یعنی عبادت کرتی وجہ کہ گہر کی لوگون کی خبر لیتی اور ادای حقوق اونکی کی طرف دل کہنچتا ہی مین آتی اور بخاری کی ایک روایت مین لفظ یرجع آیا ہی جگہہ ینزع کی ت اور توشہ لیجاتی واسطی عبادت کرنی راتون متعددہ کی پہر پہرتی طرف خدیجہ کی اور توشہ لیجاتی واسطی مدت اون راتون کی ف ح ع حاصل یہہ کہ آنحضرت ایام مذکورہ مین ہمیشہ اسی حالت پر رہتی کہ جاتی عبادت کی لیی اور پہر آتی توشہ لینی کی پہی تاکہ خاطر جمع سی عبادت کرین اور آسین اشارہ ہی اسکی طرف کہ لینا زاد کا نہین منافی ہی توکل کی اور مدت خلوت کی ایک مہینا تہا ہر سال مین اور وہ مہینا رمضان کا تہا اور علما اختلاف کہتی نہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلی نبوت سی تابع کسی شریعت کی اگلی شریعتون مین سے تہی یا اپنی عقل سی اچہا جانکر عمل کرتی تہی یا ہر شریعت مین سے جو کچھہ اونمین افضل پاتی کرتی اور اگر تابع شریعت کی تہی وہ تو کس شریعت کی تہی مختار رہے کہ تابع دین ابراہیم کی تہی اور اسلیے ایک روایت مین بجای حنیفیت کی تحنیف ق سی ہی آیا ہی یعنی عمل کرتی تہی دین حنیف پر کہ لقب ابراہیم کا ہی اور ظاہر

یہ ہی کہ جانب حق سبحانہ تعالیٰ سے نور ہدایت کا حضرت کی دل مین آیا تہا اوس سے پسندیدہ چیزین درگاہ الٰہی کی عمل مین لاتی تہی بغیر اتباع شریعت کی اور حکم عقل سے اور اسمین سب اختلاف کرتی ہین کہ عبادت کرنا حضرت کا ساتہہ فکر کی تہا یا ذکر کی اور صحیح یہ ہے کہ ساتہہ ذکر کی تہا نہ فکر کی ت یہان تک کہ آیا حضرت پر حق یعنی وحی یا رسول حق کہ جبرئیل ہین اسحال مین کہ آنحضرت غار حرا مین تہی پس آیا آنحضرت کی پاس فرشتہ یعنی جبرئیل اور بعضون نے کہا اسرافیل پس کہا پڑہ یعنی لکہہ پس کہا آنحضرت نے نہین مین پڑہ جانتا ف ع ح یعنی اچہی طرح نہین پڑہ جانتا یا شاید کہ یہہ بات نہایت وحشت اور دہشت سی تہی کہ بیچ دل آنحضرت کے دیکہنی فرشتی اور ہیبت مقام کی سی آئی اور یہہ کوئی نہ سمجہی کہ یہہ فرمایا آنحضرت نے اس سبب سی کہ حضرت امی تہی اور آمے وہ ہی کہ پڑہ نجانی اسلیے کہ پڑہنا غیر کی پڑہانی اور تعلیم کرنی سی ساتہہ امی ہونی کی منافات نہین رکہتا خصوصاً نہایت فصاحت والیسی بلکہ امی ہونا منافات لکہنی اور نامہ کی پڑہنے سے رکہتا ہی چنانچہ قاموس مین کہا کہ امی وہ ہے کہ لکہنا نجانی اور کتاب نہ پڑہی اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ جبرئیل نی صحیفہ حریر کا مرصع ساتہہ جواہر کی آنحضرت کی ہاتہہ مین دیا اور کہا کہ پڑہو پس آنحضرت نے کہا نہین پڑہ سکتا مین اور اس کپڑے مین کچہہ لکہا نہین دیکہتا مین کیا پڑہون اور یہہ معنی انسب اور اظہر ہین مقصود مین و اللہ اعلم ت فرمایا آنحضرت نی پس پکڑا اوس فرشتی نی مجکو اور بہینچا مجکو یہان تک کہ پہنچا وہ مجہی مشقت کو ف ع ح لفظ جہد ساتہہ پیش جیم اور زبر کی اور رفع اور نصب دال کی ہے پس جس صورت مین کہ نصب ہو دال کو تو معنی یہہ ہونگی کہ پہنچی جبرئیل مجہی مشقت کو یعنی خوب بہینچا مجکو کہ مشقت اوٹہائی بہینچی سی اور جس صورت مین کہ رفع ہو دال کو تو معنی یہہ ہونگی کہ پہنچی مشقت مجہی نہایت درجہ کو یعنی بڑی مشقت اوٹہائی مینی اور یہہ بہینچنا تصرف کرتا تہا جبرئیل کا حضرت کی وجود شریف مین ساتہہ داخل کرنی نور ملکوت اور وحی کی حضرت کی باطن شریف مین تا آمادہ اور مستعد وحی کی اوٹہانیکی ہون ت پہر چہوڑ دیا مجکو جبرئیل نی اور کہا کہ پڑہ پس کہا مینی کہ نہین پڑہ سکتا مین فرمایا آنحضرت نی کہ پہر پکڑا مجکو اور بہینچا مجکو دوسرے بار یہان تک کہ پہنچی مجہی مشقت کو پہر چہوڑ دیا مجکو اور کہا پڑہ پس کہا مینی نہین مین پڑہنی والا پس پکڑا مجکو اور بہینچا مجکو تیسری بار یہان تک کہ پہنچی مجہی مشقت کو پہر چہوڑ دیا مجکو اور کہا پڑہ ساتہہ نام پروردگار اپنی کی کہ جس نی پیدا کیا ہی تجکو پہر چہوڑا ہے ف ع ح یعنی تو اپنی طاقت پر خیال نکر اور بہ پروردگار سی چاہ کہ جس نے پیدا کیا ہی سب کچہہ اور وہ سب چیز پر قادر ہی اور یہہ دلیل صریح ہی اسپر کہ اول جو قرآن سی اوترا ہی سورہ اقرا ہی اور یہی صواب ہے کہ جمہور سلف اور خلف کی ہین اور بعضون نی کہا کہ اول سورہ یا ایہا المدثر اوتری ہی اور یہہ قول کچہہ نہین ہے کہتا ہون مین کہ ظاہر یہہ ہی کہ سورہ اقرا اول حقیقی ہی اور یا ایہا المدثر اول اضافی ہی یعنی بعد منقطع ہونی وحی کی جو پہر وحی اوترنی لگی تو اول یہی اوتری ہی اور یہہ حدیث دلیل اون لوگون کی ہی کہ جو کہتی ہین کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم جزو سورہ نہین ہے بلکہ فصل کے لیی اوتری ہے ت پیدا کیا انسان کو جمی ہوے خون سے کہ جم مین ہوتا ہی پڑہ اور پروردگار تیرا بزرگتر ہے ہی وہ پروردگار کہ تعلیم کیی بواسطہ قلم کی بہت سی علم ف ع ح مراد یا تو قلم آسمان کا ہی کہ سبب اور باعث نگاہ رکہنی تمام علمون اور آسمان کی کتابون کا ہی یا یہی قلم ہی کہ اس عالم مین مظہر اور مثال اوس قلم کا ہی کہ کیا کیا علوم اور معارف اوس سے لکہی جاتی ہی اور صاحب کشاف نی کہا کہ یہہ قلم اللہ تعالیٰ کی کمال قدرت پر دلالت کرتا ہی کہ کیا کیا علم عجیب و غریب اوس سے لکہی جاتی ہین ت سکہایا انسان کو وہ چیز کہ نہ جانتا تہا ف ع یعنی ممکن نہ تہا کہ اپنی قدرت سی معلوم کرسکی چیزین نو پیدا امکان اور زمان مین اور ہو سکتا ہی کہ مراد انسان سی انسان کامل ہو یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پس ہوگا اسمین اشارہ طرف اس قول اللہ تعالیٰ علمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما ت پس پہرے ساتہہ ان آیتون کی پیغمبر خدا طرف کہ کی ابتدا لمین کہ کانپتا تہا دل آپکا یعنی بسبب شدت رعب کی کہ بیٹہا تہا آپکی دل مین پس آئی آنحضرت خدیجہ کی پاس اور فرمایا دوبار تاکید کی لیی بسبب لاحق ہونی تپ لرزہ کی یا سی ڈر کی کہ ادڑہا و مجکو کپڑا پس اوڑہایا آپ کو کپڑا یہان تک کہ جاتا رہا آپ سی ڈر اور اپنی حالت اصلی پر آئی پس فرمایا خدیجہ کو اسحال مین کہ پہنچائی اوسکو خبر اس امر جری کی البتہ تحقیق ڈرتا ہون مین اپنے جانپر ف ح نہایت خوف سی کہ مبادا ہلاک ہو جاؤن یا دیوانہ یا ڈر رہتا حاجز ہونی کا بار نبوت کی اوٹہانی سی نہ صبر کرنی کا اوپر ایذا رقوم اور قتل اور جہٹلانی کی یا ڈر رہتا مفارقت وطن کا ت پس

بہانہ سمجھنی یہہ نہ گمان کرو تم ہانہ کرو ایسا نہوگا قسم ہی اللہ سکنہ رسوا کرتی کا اللہ تمکو کبھی ایسی کہ تحقیق تم سلوک کرتی ہو ناتی داروں سے یعنی اگرچہ وہ انقطاع کرین
قسمی دیکر بولتی ہو ف ع ح یعنی اگرچہ وہ جھوٹ بولین قسمی یا جھٹلاوین تمکو اور بعضی روایتون مین یہہ زیادہ کیا ہی تو دی الامانۃ یعنی ادا کرتی ہو
تم امانت کو ت اور اوٹھاتی ہو تم بوجھ کو ف ح لفظ کل ساتھہ زبر کاف اور تشدید لام کی ثقل اور گرانی اور بمعنی عیال کی ہی آتا ہی ایسی کہ خبر گیری
اونکی گران ہوتی ہی پس معنے یہہ ہین کہ تم اوٹھاتی ہو محنت کل کی اور قبول کرتی ہو محنت کل کو یعنی جو کہ بہارے ہین یعنی عیال وغیرہ اونکی خبر گیری کرتی ہو اگرچہ
وہ چھوڑ دین تمکو اور داخل ہی بیچ اوٹھانی کل کی خرچ کرنا ضعیفون اور یتیمون اور بیواؤن اور غربا پر ت اور کماتی ہو مال خیر کی ایسی اور دیتی ہو محتاج
کو ف ح لفظ تکسب ساتھہ زبر تا کی صحیح اور مشہور ہی اور ساتھہ پیش ت کی ہی روایت کیا گیا ہی یعنی کسب مین لاتی ہو غیر اپنی کو یعنی مال دیتی ہو
لوگون کو کہ اوس سے کسب اور تجارت کرین اور صرف کرتی ہو مال کو خیر کی جگہون مین اور بعضی مراد معدوم سے فقیر رکھتی ہین کہ میت کی حکم مین ہی کہ تصرف نہین
ہی اوسکی لیی یعنی فقیر ونکو کسب مین لاتے ہو ساتھہ دینی مال کی اونکو ت اور مہمانی کرتی ہو مہمان کے یعنی کہلاتی ہو اوسکو اور مدد کرتی ہو خلق کی اوپر حادثون
حق کے ف ح یعنی جو کوئی کہ بسبب کسے حادثہ کی درماندہ ہوتا ہی مانند قرض اور مال دیت کی اوسکی مدد کرتی ہو اور نجات دیتی ہو اوسکو اوس آفت سے
اور نوائب حق ایسی کہا بسبب حادثہ ناحق کی مانند اف اور غصب اور مانند انکی درماندہ ہو کہ مدد کرنی اوسمین بڑی ہی اور اوسمین دلیل ہی اوپر کہ اچھے
اخلاق اور اچھی خصلتین سبب سلامتی کی ہین برائے اور خرابی مین پڑنی سی ایسی کہ دلیل پکڑی حضرت خدیجہ رضی بسبب متصف ہونی آنحضرت کی ساتھہ
اچھی اخلاقونکی اور اچھی صفتون کی اوپر پہنچی مکروہات کی دین اور دنیا مین اور اوسمین بڑے دلیل ہی اوپر نہایت فراست اور معرفت اور فقاہت اور عقلمندی
حضرت خدیجہ کی اور کیونکر نہو کہ مدت تا مدید آنحضرت کی خدمت مین رہین اور اول جو حقیقت مین ایمان لائی ہین ہی ہین کسیکو انکی ساتھہ انکے صفت مین مشارکت
نہین رہے اللہ تعالی عنہا اور یہہ بھی اوس سے معلوم ہوا کہ تعریف کرنی انسان کی اوسکی موجہ پر بعض احوال مین کسی مصلحت کے لیی جائز ہی اور یہہ سے معلوم ہوا کہ
جسکو حاصل ہو خوف کسی امر سی تو اوسکو تسلی اور بشارت دینی اور ذکر کرنی اسباب سلامت کی اوسکی آگی اور اوسمین تنبیہ ہی اوسپر کہ فقر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو تہا پسند مدہ اور اختیاری نا گوار اور اضطراری اور منشا اسکا کمال کرم اور سخاوت تہا اور اوسمین تنبیہ ہی اوسپر کہ یہہ صفات مذکورہ جبلی اور خلقی تہین حضرت کے
پہلی نبوت سی ت پہر لگیی آنحضرت کو خدیجہ طرف ورقہ بیٹی نوفل کی کہ چچا کی بیٹی خدیجہ کی تہی ف ح اسلیی کہ خدیجہ مین بیٹی خالد بیٹی اسد بیٹی عبد العزی
کی اور ورقہ بیٹی نوفل بیٹی اسد کی اور لفظ ورقہ ساتھہ زبر واو اور ر اور قاف کی ہی اور وہ نصرانی ہو گئی تہی جاہلیت مین اور انجیل کا زبان عربی مین
ترجمہ کیا تہا اور بہت بڈہی اور اندہی ہو گئی تہی ت پس کہا خدیجہ نی ای میری چچا کی بیٹی سن اپنے بھتیجی سی ف ح یعنی آنحضرت سے جو کچھہ کہ کہتی ہین اور یہہ
روش عرب کی ہی کہ محاورات مین ایک دوسری کو بھتیجا اور چچا کہتی ہین اور یہان بھتیجا کہا آنحضرت کو بسبب بڑہاپی ورقہ کی کہا ایک شارح نی کہ یہہ کہا
خدیجہ نی ازراہ تعظیم کی نہ ازراہ حقیقت کی ت پس کہا واسطی حضرت کی ورقہ نی ای بھتیجی میری کیا دیکھتا ہی تو پس خبر دی ورقہ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی خبر اوسچیز کی کہ دیکھی تہی پس کہا حضرت کو ورقہ نی یہہ ناموس یعنی فرشتہ ہی کہ بھیجا اللہ تعالی نی موسی پر ساتھہ وحی کی ف ح ناموس وہ شخص کہ بھید جانتا
ہو باطن کا اور اہل کتاب جبرئیل کو ناموس کہتے تہی اور بعضون نے کہا کہ ناموس صاحب سر خیر کا اور صاحب سر شر کو جاسوس کہتے ہین اور حضرت موسے
پر اوترا کہانہ عیسی پر واسطی عظیم الشان ہونی موسی کی اور جامعیت کتاب اور شریعت اونکی اگرچہ ذکر عیسی کا مناسب ترتہا دین نصرانیت کی ت اے
کاشکی مین ہوتا وقت نبوت اور دعوت تمہاری کی جوان قوی کاشکی مین ہوتا زندہ یعنی اگرچہ نہوتا قوی اوسوقت کہ نکالیگی تجکو قوم تیری یعنی قرابتی تیری کفار
قریش تیری شہر سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نکالینگے مجکو وہ کہا ورقہ نی ہان نکالینگی تجکو اور سبب اسکا یہہ ہی کہ نہین لایا کوئی شخص کبھی ہانسو
اوسچیز کی کہ لایا تو یعنی نبوت اور شریعت مگر کہ دشمن رکہا گیا ہی وہ ف ح اور ایک روایت مین آیا ہی الا اوذی یعنی جو کوئی پیغمبر ہوا اوسکو کافرون نی ذکر

رکھا اور ایذا دی ت اور اگر پاوی مجکو دن تمہارا یعنی اون دنون مین کہ تم دعوت کرو اور تمہاری قوم تمکو ایذا دی و نکالی اور مین زندہ ہون تو مدد کرون گا
مین تمہاری مدد خوب قوی پہنچ دیر کی در قہ نی کہ مرگئی ف ح جانا چاہیے کہ ہیچ ایمان در قہ کی آنحضرت پر کچھہ خلاف نہین لیکن اونکی صحابی ہونی مین اختلاف
ہی اگر یہ واقعہ بعد ثابت ہونی نبوت کی ہی تو صحابی ہین اور اگر ابتدای احوال مین ہے جیسا کہ ظاہر ہی تو صحابی نہین ہین واللہ اعلم ت اور منقطع ہوی وحی
ف ع یعنی بعد اسکی کہ وحی آنحضرت پر آئی اور نبوت ثابت ہوی وحی آنی موقوف ہوی کہتی ہین کہ تین برس تک نہ آئی اور بعضی کہتی ہین چھہ مہینے تک اور بعضی
اڑہائی مہینے تک اور شیخ ابن حجر نی کہا مراد تاخیر وحی سی درمیان اوترنی اقرار اور یا ایہا المدثر کی نہ آنا جبرئیل کا نہین ہی بلکہ تاخیر اوترنی قرآن کی ہے
جبرئیل آتی تہی لیکن قرآن نہین لاتی تہی اور حکمت تاخیر وحی مین یہ تہی کہ تا جاتا رہی آنحضرت سی خوف کہ پیدا ہوا تہا اور حاصل ہو شوق و انتظار سے دیدار پیامی نفرستاد و نوشت سلامی و کلامی نفرستاد ت اتنی حدیث بخاری اور مسلم دونون نی روایت کی ہی اور زیادہ کیا بخاری نی مسلم کی روایت سی
اسکو یہان تک کہ غمگین ہوی آنحضرت بیچ اوسچرنی کی پہنچی ہی ہمکو حدیثون سی کہ دلالت کرتی ہین وجود غم پر ف ح یہ کلام کسی راوی کا ہی راویون احدیث کا
سی کہ درمیان مین واقع ہوا ہی فعل کی اور اوسکی مصدر منصوب کی یعنی مفعول مطلق کی کہ خبر نا ہی ت غمگین ہوا اس سی آنحضرت ایسا غمگین ہوا کہ گئی بار تا کہ گرپڑین اونچے پہاڑون کی چوٹیون پر سے ف ح یعنی چاہتی تہی کہ اپنی تئین پہاڑون کی اوپر سی ڈالدین اور ہلاک ہوجاوین بسبب تاخیر وحی اور نہایت
محنت فراق اور شدت اشتیاق کی ت پس جب کہ پہنچتی اوپر پہاڑون کی تا کہ ڈالدین اپنے تئین پہاڑ سی ظاہر ہوتی اونکی لیی جبرئیل اور کہتی اے محمد تو بیشبہ
تو رسول اللہ کا ہی حق ف ع یعنی جب تو رسول خدا کا ہی برحق سب آفتون سے امن مین رہیگا اور انجام کار تیرا بہمہ وجوہ دین و دنیا مین بخیر ہوگا اگرچہ محنت اور
ابتلا درمیان مین آوی ت پس مطمئن ہوتا اور جاتا رہتا بسبب اس کہنی کی حضرت کی دل کا اضطراب اور قلق اور دہشت اور گھبراہٹ اور تسکین پاتا نفس
حضرت کا یعنی اضطراب سی وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ
فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِيْ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَاءَنِيْ بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ
السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا حَتّٰى هَوَيْتُ اِلَى الْاَرْضِ فَجِئْتُ اَهْلِيْ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَزَمَّلُوْنِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ
تَعَالٰى يٰاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ثُمَّ حَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت سے جابر سی یہہ کہ اونہون نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی بیان فرماتی تہی منقطع ہونی وحی کی یعنی چند روز پہر حاصل ہونی اوسکی سی پی درپی فرمایا
پس اوسوقت کہ مین چلتا تہا یعنی زمین کہ مین یا اوپر پہاڑ حرا کی سنی مینی ایک آواز آسمان سے پس اوٹہائی مینی نظر اپنی پس ناگہان وہ فرشتہ کہ آیا تہا میرپاس
پہاڑ حرا مین بیٹہا ہی ایک تخت پر درمیان آسمان و زمین کے پس ڈرایا گیا مین اوس سے ڈرائی جانا یہان تک کہ گرا مین زمین پر پس آیا مین اپنے گہر والون کی پاس اور
کہا مینی کپڑا اوڑہاؤ مجکو کپڑا اوڑہاؤ مجکو پس کپڑا اوڑہایا اونہون نی مجکو پہر اوتاری اللہ تعالی نی یہہ آیت اسی کپڑا اوڑہنیوالی اوٹہو اور ڈرا خلق کو یعنی خدا
سی کفار کو اور بشارت دی مومنین کو طرح طرح کی ثواب کی اور اپنے پروردگار ہی کو بڑا جان ف مدار کہ یعنی خاص کر اوسکو ساتہہ تعظیم کی یعنی اوسکی غیر کو
ویسا بڑا نجان اور کہہ اوسوقت کہ پیش آوی تجکو اوسکی غیر سی کچھہ اللہ اکبر اور منقول ہی کہ جب یہہ نازل ہوی تو فرمایا آنحضرت نی اللہ اکبر پس تکبیر کہی خدیجہ نی اور
خوش ہوئین اور یقین کیا کہ یہہ وحی ہی ت اور اپنی کپڑون کو پاک کر نجاست سے ف ح اور بعضون نی کہا مراد کپڑون سی نفسین نفس کے ہین اور پاک کرنا
کنایہ ہی اجتناب رذایل سی ت اور پلیدی کو پس ترک کر ف ع یعنی شرک اور گناہ کی ترک پر داومت کر اور ظاہر ہے کہ یہہ اقتضا ہی راوے
سی اسلیی کہ تمہہ اسکا یہہ ہے ولا تمنن تستکثر ولربک فاصبر ت پہر گرم ہوی وحی یعنی پی درپی آنی لگی ف تفسیر مدار ک مین جابر سی یہہ حدیث یون روایت
کی ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ تہا مین بیچ راہ پس پکارا گیا مین یا محمد انک رسول اللہ پس دیکہا مینی دائین اپنے اور نہ بائین اپنے پس نہ دیکہا مینی کچھہ پہر نظر کے

میں اور پر اپنی پس ناگہان وہ فرشتہ پکارنیوالا مٹیا ہی ایک تخت پر درمیان آسمان و زمین کی پس ڈرا میں اور پھر ا میں طرف خدیجہ کی اور کہا میں کپڑا اوڑھا مجھکو پس کپڑا اوڑھایا خدیجہ نے پھر آئی جبرئیل اور پڑھا ایہا المدثر الخ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن عائشة** ان حارث بن هشام سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله كيف يأتيك الوحي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أحيانا يأتيني مثل صلصلة الجرس وهو أشد علي فيفصم عني وقد وعيت عنه ما قال وأحيانا يتمثل لي الملك رجلا فيكلمني فأعي ما يقول قالت عائشة ولقد رأيته ينزل عليه الوحي في اليوم الشديد البرد فيفصم عنه وإن جبينه ليتفصد عرقا متفق عليه اور روایت ہے عائشہ سے یہہ کہ حارث بن ہشام نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کیسے آتی ہے تجھکو وحی پس فرمایا رسول اللہ کبھی آتی ہی میرے پاس وحی مانند آواز گھنٹال کی یعنی مشابہ ہوتی ہی آواز اوسکی ساتھہ آواز گھنٹال کی اور یہہ قسم وحی کی سخت ترین وحی کی ہوتی ہی مجھپر پس موقوف ہوتی ہی یا موقوف کی جاتی ہی وحی یا فرشتہ اسحال مین کہ تحقیق مین یاد رکھتا ہون آسے اور کبھی فرشتہ فی اور کبھی کبھی صورۃ پکڑتا ہی میرے لیے قرشتہ ایک مرد کے یعنی جیسے کہ مشہور ہے کہ جبرئیل بصورت دحیہ کلبی کی آتی ہی پس کلام کرتا ہی مجھہ سے پس یاد رکھتا ہون مین اوسچیز کو کہ کہا فرشتہ نے مجھکو کہ کہا ہی علمانی کہ واسطے استفادہ اور استفاضہ کے درمیان کلام کرنی والی کی اور سننی والے کی مناسبت شرط ہی اور یہان دو طریق پر تھی کبھی ملکیت اور روحانیت جبرئیل کی آنحضرتؐ پر غالب آتی ہی اور آنحضرتؐ کو بشریت سے غائب کرتی ہی یہہ قسم اول ہی یعنی جو کہ طور وحی کا اول ذکر کیا اور کبھی بشریت آنحضرتؐ کی جبرئیل پر غالب آتی ہی اور جبرئیل متصف ساتھہ وصف البشریت کی ہوتی ہی اور یہہ قسم دوسری ہی اور یہہ اوس تقدیر پر ہے کہ صلصلہ اور اوسے کی ہو جیسے کہ ظاہر عبارت حدیث کی سے معلوم ہوتا ہی اور بعضی کہتے ہین کہ یہہ صلصلہ آواز جبرئیل کی ہی اور حکمت اوس آواز کی پہلی ہونمین یہہ ہے کہ آنحضرتؐ کو واسطے متوجہ کرین اور سماعت آنحضرت کی خالی ہو جائی وحی کی سننی کی لیے اور اوسمین غیر وحی کی لیے جگہہ نرہی اور وہ سخت ترین واسطی جمع کرنی فکر کی اور توجہ کے اوسطرف کذا فی فتح الباری واللہ اعلم **ت** کہا عائشہ نی اور البتہ دیکھا میں حضرتؐ کو کہ اوترتی ہی اوسپر وحی یخ دن نہایت سردی کی پس منقطع ہوے وحی حضرت سے اسحال مین کہ تحقیق پیشانی اونکی بہاتی ہی پسینا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح ظاہر یہہ ہے کہ یہہ بات قسم اول مین ہوتی ہی اور یہ کبھی ہے کہ دوسرے قسم مین ہی یہہ بات پیش آتی ہو **وعن عبادة بن الصامت** قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا أنزل عليه الوحي كرب لذلك وتربد وجهه وفي رواية نكس رأسه ونكس أصحابه رؤوسهم فلما أتلى عنه رفع رأسه رواه مسلم اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہا اوسنی کہ تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ جسوقت اوتاری جاتی اوسپر وحی غمگین کیے جاتی بسبب شدت اوترنی اوسکی **ف** ع معنی یہہ ہین کہ حضرتؐ ہوتی تھی بسبب نہایت اہتمام یاد رکھنی وحی کی مانند اوس شخص کے کہ گھبرا لی اوسکو غم اور اسلیے فرمایا اللہ تعالی لاتحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علینا جمعہ وقرآنہ یا غم اس سبب سے ہوتا تھا کہ وحی مین شدت اور وعید ہے ہوتی تھی پس بلحاظ امت کی حضرت کو غم ہوتا تھا کہ دیکھے یہہ مستحق اسکی نہون **ت** اور متغیر ہو جاتا چہرۂ مبارک آپکا اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ جب اوترتی وحی حضرتؐ پر جھکاتی آپ سر اپنا اور جھکاتے آپکی یا ہی سر اپنا پس جب کہ منقطع ہوتی وحی اور دور کی جاتی وہ حالت حضرت سے اوٹھاتی سر اپنا نقل کی یہہ مسلم نے **ف** ح یعنی اور صحابہ بھی اوٹھاتے اور سر جھکاتا اصحاب کا یا تو بسبب سرایت کرنی حال آنحضرتؐ کی تہا اونمین یا بسبب موافقت اور اتباع کی واللہ اعلم **وعن ابن عباس** قال لما نزلت وأنذر عشيرتك الأقربين خرج النبي صلى الله عليه وسلم حتى صعد الصفا فجعل ينادي يا بني فهر يا بني عدي

لِبَطْنٍ مِّنْ قُرَيْشٍ حَتّٰى اجْتَمَعُوْا فَجَعَلَ الرَّجُلُ اِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَّخْرُجَ اَرْسَلَ رَسُوْلًا لِيَنْظُرَ مَا هُوَ فَجَاءَ اَبُوْ لَهَبٍ وَّقُرَيْشٌ فَقَالَ اَرَاَيْتَكُمْ
اِنْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ مِنْ صَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ بِالْوَادِيْ تُرِيْدُ اَنْ تُغِيْرَ عَلَيْكُمْ اَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ
قَالُوْا نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ اِلَّا صِدْقًا قَالَ فَاِنِّيْ نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ
قَالَ اَبُوْ لَهَبٍ تَبًّا لَّكَ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ اور روایت ابن عباس سے کہ کہا اونسی جبکہ اوتری یہہ آیت اور ڈرا تو عذاب خدا سی آپنے قوم کو کہ بہت نزدیک ہین یعنی قریش کو نکلی آنحضرت ہم
یہانتک کہ چڑہے پہاڑ صفا پر پس شروع کیا کہ پکارنی تہی قریش کے قبیلون کو نام بنام آولاد فہر کے اسی اولاد عدی کی پکارتی تہی قریش کے بطنون کو یہانتک کہ جمع ہوے قبیلی اور بطون پس جو
مرد یعنی اونکے بڑہ نہین سکتا کہ آپ باہر نکلی یعنی بسبب کسی عذر کے بہیج دیتا تہا کسیکو اپنی طرف سے تاکہ دیکہی کہ کیا ہے یہہ پکارنا اور کس لیی ہی اور کیا غرض ہے پس آیا ابولہب
کہ چچا حضرت کا تہا اور قریش ہمراہ اوسکی آئی پس فرمایا آنحضرت نی کہ خبر دو تم مجکو کہ اگر خبر دون میں تمکو کہ سوار نکلی ہین اس پہاڑ کی جانب سے اور ایک روایت مین تمکو
آیا ہی کہ سوار نکلی ہین جنگل مین یعنی کہ کسی استحال مین کہ چاہتی ہین وہ سوار یہہ کہ یکایک آن پڑین تمپر غارت اور ہلاک کرنی کی یعنی رات کو یا دن کو کیا تم سچا جانتے
مجکو اس خبر دینی مین کہا اونہون نی ہان سچا جانتے ہین تجربہ کیا ہمنی تمپر گرسچ کا فرمایا حضرت نی پس بلاشبہ مین ڈرانیوالا ہون تمکو آگی عذاب سخت کی یعنی ڈرانا
ہون کہ عذاب سخت تمکو پیش آنا ہی دنیا مین یا عقبی مین کہا ابولہب نے نقصان اور ہلاکی ہو تجکو کیا اسلیی جمع کیا تہا تونی ہمکو پس اوتری سورہ تبت یدا ابی لہب و تب
یعنی ہلاک ہو چیوا ابولہب اور ہلاک ہوا وہ ف ع ح لفظ یدا زاید ہی یا مراد ہی دونون ہاتون سی ذات اوسکی اسلیی کہ اکثر کام آدمی کی ہاتون سی ہوتی ہین اور
ایسا ہی ہی قول اللہ تعالی کا ذلک بما قدمت یداک اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ ابولہب نے اپنی دونون ہاتہون مین پتہر لیی اور آنحضرت کی طرف پہینکی ت نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عِنْدَ الْكَعْبَةِ
وَجَمْعُ قُرَيْشٍ فِيْ مَجَالِسِهِمْ اِذْ قَالَ قَائِلٌ اَيُّكُمْ يَقُوْمُ اِلٰى جَزُوْرِ اٰلِ فُلَانٍ فَيَعْمِدُ اِلٰى فَرْثِهَا وَدَمِهَا وَسَلَاهَا ثُمَّ يُمْهِلُهٗ حَتّٰى اِذَا سَجَدَ
وَضَعَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَانْبَعَثَ اَشْقَاهُمْ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا فَضَحِكُوْا
حَتّٰى مَالَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِّنَ الضَّحِكِ فَانْطَلَقَ مُنْطَلِقٌ اِلٰى فَاطِمَةَ فَاَقْبَلَتْ تَسْعٰى وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَاجِدًا حَتّٰى اَلْقَتْهُ عَنْهُ وَاَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ
بِقُرَيْشٍ ثَلٰثًا وَكَانَ اِذَا دَعَا دَعَا ثَلٰثًا وَاِذَا سَاَلَ سَاَلَ ثَلٰثًا اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِعَمْرِو بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ
رَبِيْعَةَ وَوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَاُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ وَعُمَارَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُهُمْ
صَرْعٰى يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سُحِبُوْا اِلَى الْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُتْبِعَ اَصْحَابُ الْقَلِيْبِ لَعْنَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عبد اللہ ابن مسعود سی کہا اوسوقت کہ آنحضرت نماز پڑہتی تہی نزدیک خانہ کعبہ کے اور حالانکہ ایک جماعت قریش کی تہی اپنی مجلسون مین یعنی گرد کعبہ کی تہا
کہا ایک کہنی والی نی ف ح یعنی ابی جہل نی اور بخاری کی روایت مین یہہ بہی زیادہ کیا ہی کہ کہا کہنی والے نی الا تنظرون الی ہذا المرائی یعنی کیا نہین دیکہتی ہو
اس ریاکار کو یعنی آنحضرت کی حق مین یہہ بات کہی ت کونسا تم مین کہڑا ہوا اور جاوی طرف اونٹ کی کہ فربہ کیا گیا ہی فلانی کے اولاد مین یعنی فلانی قبیلہ اور فلانی
محلہ مین پس قصد کرے طرف نجاست اوسکی کہ اوجہ مین ہو اور طرف خون اوسکی اور پوست اوسکی کہ جس مین بچا لپٹا ہوا پیدا ہوتا ہی پہر رہنے دے اوسکو
یعنی اون چیزون ذکر کی گئی کو یہانتک کہ جسوقت سجدہ کرین آنحضرت رکہدی اوسکو درمیان دونون شانون آنحضرت کی پس اوٹہا اور گیا طرف اوسچیز کی

پہاڑ کی اور ظاہر یہ ہے کہ مراد عقبہ سی وہ مکان ہی کہ منا مین ہے اور جمرۃ العقبہ کہتی ہین جسیکی کتاب الحج مین گذرا اور آنحضرتؐ موسم حج مین وہان کہڑی ہوے اور قبیلون کو اسلام کی طرف بلایا جیسے کہ حادث شریف حضرتؐ کی تہی کہ حج کی موسمون مین اور مجمعون مین دعوت کرتی تہی یعنی لوگونکو رغبت اسلام اور اچہی کامونکی دلاتی تہی اور عذاب اور بری کامون سے ڈراتی اور آنحضرتؐ وہان سی طرف قبیلہ ثقیف کی گئی اور ابن عبد یالیل بن کلال کو بہی کہ ثقیف کی سردار دنمین سے تہا دعوت کے جیسی کہ فرمایات اوس وقت کہ پیش کیا مینی اپنی نفس کو اور پر بیٹی عبد یالیل بیٹی کلال کی پس نہ جواب دیا مجکو طرف اوچیز کی کہ چاہا مینی ف ح یعنی قبول نہ کے دعوت اسلام کی اور وہان کی جاہلون اوزادانون نے ایذا مین دے آنحضرتؐ کو اور پتہر ماری اور خون آلودہ کیا بیت زدر اغیار و از دیوار سنگ یارمی بارد ۔ بلای دردمندان از درو دیوار می بارد ت پس چلا مین اسحال مین کہ مین غمگین تہا اور پرچہت اپنے کی یعنی چلا مین حیران اور سر اسیمہ کہ نہین جانتا تہا مین کہ کدہر متوجہ ہوتا ہون مین بسبب شدت اوس غم اور صعوبت کی پس ہوشیار نہوا مین مگر قرن الثعالب مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی کہ وہان میقات اہل نجد کی ہی اور اوسکو قرن منازل بہی کہتی ہین پس اوٹہایا مینی سر اپنا پس نا گہان ہونمین نیچی ایک ابر کے کہ تحقیق سایہ کیی ہوی مجکو یعنی زیادہ عادت پر پس دیکہا مینی پہر ناگہان اوس ابر مین جبرئیلؑ تہی پس پکارا مجکو جبرئیلؑ نی اور کہا تحقیق اللہ تعالی نی سنا قول تیری قوم کا اور سنا اوسچیز کو کہ جواب دیا قوم تیری نی یعنی جہٹلایا تمکو اور البتہ تحقیق بہیجا ہی تمہاری پاس پہاڑونکی فرشتی کو کہ پہاڑ رونی مین کی حوالہ اوسکی ہین تاکہ حکم کرو تم اوسکو ساتہہ اوسچیز کی کہ چاہو اپنی قوم کی حق مین یعنے عذاب اور ہلاکت اور دبا دنیا اونکا درمیان پہاڑونکی فرمایا آنحضرتؐ نی پس پکارا مجکو پہاڑون کی فرشتہ نی یعنی ما منقذیا ایہا النبی یا یا محمدؐ کی کہکر اور سلام کیا مجہپر پہر کہا اوسنی ای محمدؐ بلاشبہ اللہ تعالی نی تحقیق سنا قول تمہاری قوم مین اور فرشتہ پہاڑونکا ہون اور تحقیق بہیجا ہی مجکو تمہاری پروردگار نی تمہاری پاس تاکہ حکم کرو تم مجکو ساتہہ حکم اپنی کی یعنی جو چہہ کہ چاہو اور فرماؤ کرو نمین اگر چاہو تم یہہ کہ ڈہانک دون مین انپر دونون پہاڑونکو کہ اخشبین ہین تو ڈہانک دون ف ح اخشبین خ مجمہ اور شین معجمہ سی نام دو پہاڑون کا ہی کہ مکہ اونکی درمیان مین بستا ہی ت پس فرمایا آنحضرتؐ نی کہ نہین چاہتا مین ہلاکت انکی بلکہ امیدوار ہون یہہ نکالے اللہ تعالی انکی پشتونسی اون لوگون کو کہ عبادت کرین خدا تعالی کو تنہا اور شریک کرین ساتہہ اوسکی کسی چیز کو یعنی نہ شرک جلی کرین اور نہ خفی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُسِرَتْ رُبَاعِیَتُہٗ یَوْمَ اُحُدٍ وَشُجَّ فِیْ رَاْسِہٖ فَجَعَلَ یَسْلُتُ الدَّمَ عَنْہُ وَیَقُوْلُ کَیْفَ یُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوْا رَاْسَ نَبِیِّہِمْ وَکَسَرُوْا رُبَاعِیَتَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا توڑا گیا ایک دانت چار دانتون سی کہ اونکو رباعیہ کہتی ہین روز احد کی ف ح رباعیہ ر کی زبر اور تخفیف ب سی اوپر وزن ثمانیہ کی چار دانت کہ درمیان ثنایا اور انیاب کی ہین دو اوپر اور دو نیچی پس نیچی کا دانت داہنی طرف کا ٹوٹا تہا اور نیچی کا لب مبارک بہی زخمی ہوا اور دانت ٹوٹنیکی یہہ معنی نہین ہین کہ جڑ سی اوکہڑ گیا اور دانتون مین کا داک ہوگیا بلکہ ایک ٹکڑا اوس سے جدا ہوگیا تہا اور یہہ ٹوٹنا دانت کا عقبہ ابن ابی وقاص کے ہاتہہ سی ہوا کہ جو بہائی تہا سعد ابن ابی وقاص کا اور اوسکی اسلام مین اور صحابی ہونی مین اختلاف ہی اور اوسکی اولاد مین سی جو کوئی پیدا ہوتا تہا تو جب بالغ ہوتا اوسکا آگی کا دانت آگیکا گر پڑتا تہا ت اور زخم پہنچایا گیا حضرتؐ کی سر مبارک مین ف ح اور بعضی روایتون مین پیشانی مین آیا ہی کہ ایک کنگل پہاڑ پر سی نیچی آپڑی اور حضرتؐ کی زخمی کرنی والی کو ٹکری ٹکری کیا اور اور یہی صدمی حضرتؐ کو پہنچی کہ کافرون نی میدان مین گرتی کہودے تہی آنحضرتؐ کا گہوڑا ایک گڑہی مین گر پڑا طلحہ ابن عبید اللہ آئی اور آنحضرتؐ کو گود مین لیکر نکالا اور فرمایا آنحضرتؐ نی اوجبہ طلحہ یعنی واجب کی طلحہ نے اپنی لیی بہشت اور دو گڑیان خود کی کہ سر مبارک پر تہا رخسارہ شریف مین بیٹہہ گئین ایسے بیٹہی کہ ابو عبیدہ بن الجراح نی اپنی دانتون سی اونکو پہنچی اور دانت اونکا نکل آیا اور مالک ابن سنان نی خون آنحضرتؐ کا چوسا آنحضرتؐ نی فرمایا جس نے خون چوسا میرا واجب ہوا اوسکی لیی جنت ت پس شروع

انسانی ہی ت پس آیا مین خدیجہ کی پاس اور کہا یعنی بسبب شدت خوف کی کہ مجھین سرایت کیا تہا کپڑا اوڑہا مجھکو پس کپڑا اوڑہایا مجھکو اور ڈالا مجھپر ٹہنڈا پانی کہ بیچ دفع بیہوشی کی تاثیر قوی رکہتا ہی پہر اوتری یہہ سورہ ای کپڑا اوڑہنیوالی کہڑا ہوا اور ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر اور اپنی کپڑے کو پاک کر اور ناپاکی کو چہوڑ اور یہہ یعنی اور ناسورہ مدثر کا تہا پہلی اس سے کہ فرض کیجاوی نماز یعنی مطلق نماز کہ موقوف ہی صحت اوسکی پاکمال اوسکا اوپر پہنچی سورۃ فاتحہ کی ت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **باب علامات النبوۃ** باب ہی نبوت کی علامتون مین ف ح علامت اوملم زبر کی اور علم عین اور لام کی زبر کی اصل مین نشان کو کہتی ہین کہ راہ کی سرے پر رکہتی ہین اور مراد یہان وہ نشانیان ہین کہ دلالت کرین آنحضرتؐ کی پیغمبری پر قسم صفات اور اخلاق اور فضایل اور شمایل اور افعال اور احوال آنحضرتؐ کی کہ عاقل فراست رکہنی والا جو اونمین نظر کریگا پہچانیگا کہ یہہ نشانیان نبوت پر اور جو کچہ کہ آسمان کی اگلی کتابون مین صفات اور احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لکہی گئی ہین وہ بہی آگے قبیل سی ہین اور اسمین شک نہین ہے کہ تمام معجزے نبوت کی علامتون مین سی ہین اور یہہ معلوم نہوا کہ مولف نی جو دو باب عقد کیے ہین ایک نبوت کی علامتون مین اور دوسرا معجزات مین اسکا کیا سبب ہے اور کیا فرق رکہا درمیان علامتون اور معجزونکی باوجود یکہ دونون باب مین خوارق ہی ذکر کیے ہین کوئی وجہ موجہ اسکی لیے ظاہر نہین ہوتی **الفصل الاول** فصل پہلی عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتاہ جبرئیل وھو یلعب مع الغلمان فاخذہ فصرعہ فشق عن قلبہ فاستخرج منہ علقۃ فقال ھذا حظ الشیطان منک ثم غسلہ فی طست من ذھب بماء زمزم ثم لأمہ واعادہ فی مکانہ وجاء الغلمان یسعون الی امہ یعنی ظئرہ فقالوا ان محمدا قد قتل فاستقبلوہ وھو منتقع اللون قال انس فکنت اری اثر المخیط فی صدرہ رواہ مسلم روایت ہی انس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آئی جبرئیل امین اور آنحضرتؐ کہیلتی تہی ساتہہ لڑکون کی ف ح یعنی تہی اونکی درمیان مین اور یہہ اوسوقت تہا کہ آپ حلیمہ کے پاس تہی کہ دایہ آپکی ہین ت پس پکڑا آپکو جبرئیل نی اور چت لٹایا آپکو پہر چیرا آپکے دل کی جانب سی اور نکالا اونکی دلمین سے علقہ ف ع اور جامع الاصول مین یون ہی واستخرجہ فاستخرج منہ علقۃ یعنی لفظ واستخرجہ زیادہ ہی بعد عن قلبہ کی پس معنی یہہ ہونگی کہ آپکی دل کی جانب سی چیرا اور دل کو نکالا پہر نکالا اوسمین سی ایک ٹکڑا خون بستہ کا سیاہ کہ وہ جزے مفاسد اور گناہونکی ت پس کہا جبرئیل نی کہ یہہ حصہ شیطان کا ہی تجہسی یعنی پہنچنیوالا اوسکو اگر ہمیشہ رہتا تیری ساتہہ پہر ہوا آپکی دل کو سونی کی لگن مین زمزم کی پانی سی ف ع یعنی واسطی تعظیم وتکریم حضرت کی اور استعمال سونی کا کہ اس دنیا مین منع کیا ہی واسطی امتحان کی ہی اور آخرت مین اوسکی ظروف ہونگی بہشت مین اور اگر جو کچہ کہ واقع ہوا ہی اوسوقت مین اور شب معراج مین عالم غیب اور اوس جہان کی احوال سی ہے علاوہ یہہ کہ آنحضرتؐ نے اوسکو استعمال نہین کیا بلکہ فرشتہ نی کیا اور وہ غیر مکلف تہا یا یون کہین کہ وقوع اسکا پہلی مقرر ہونی احکام کی تہا اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ آب زمزم سب پانیون مین بہتر ہی اگرچہ پانی بہشت کا ہو کیونکہ اگر اور پانی افضل اوس سے ہوتا تو اوس سے قلب مبارک دہوتی لیکن اسمین شک نہین ہے کہ جو پانی نلا تہا جو مادر آنحضرتؐ کی انگلیون کی درمیان مین سی وہ افضل ہی سب پانیون سی مطلق بسبب ہونی اوسکی اثر دست مبارک کی سی اور پانی زمزم کا اثر قدم حضرت اسمعیل کا ہی ت پہر لایا اور درست کیا جبرئیل نی اوس جگہہ کو کہ چیری تہی اور پہر کہہ دیا دل کو اوسکی جگہہ مین یعنی اول دل کو نکالا اور پہر درست کیا سینہ مبارک اور آئی لڑکی کہ تہی ساتہہ آنحضرتؐ کے دوڑتی ہوی آنحضرتؐ کی مان کی پاس مراد کہتا ہی انس اوی پاس دایہ آنحضرتؐ کی کہ دودہ پلاتی تہی پس کہا اون لڑکون نی کہ محمد تحقیق قتل کیی گئی پس آئی لوگ آنحضرتؐ کی پاس یعنی متوجہ ہوے کچہہ لوگ دایہ کی قوم مین سے طرف حضرتؐ کی پس دیکہا آپکو متغیر کرنگ تغیر ہی کہا انس نے کہ پس دیکہتا تہا مین نشان سوئی کی سی کا آنحضرتؐ کی سینہ مبارک مین ف ع ح اور یہہ حدیث اور مانند اسکی اوس قبیل کی مین کہ واجب ہے تسلیم کرنا انکا اور نہ تعرض کرنی ساتہہ تاویل کی بطریق مجاز کی اسلیی کہ کچہہ ضرورت اسکی نہین ہی کیونکہ یہہ خبر صادق معصوم کی ہی قدرت

قادر کی سی اور حکمت اسمین یہ ہے کہ حضرت ہوگئی بسبب اسکی مقدس اور روشن دل تاکہ مستعد ہون قبول کرنی وحی کی لیے اور براہ نیا وین طرف حضرت کی وسوسے
نفس کی اور منقطع ہو جاوی طمع شیطان کی آپکے غافل کرنی سے جیسی کہ اشارہ کرتا ہی طرف اسکی قول جبرئیل کا ہذا حظ الشیطان منک اور جانا چاہیے کہ چیرنا
سینہ شریف کا چار بار واقع ہوا پہلی تو صغر سن مین دایہ حلیمہ کے پاس دوسری دس برس کی عمر مین تیسری وقت نبی ہونی کی چوتھی شب معراج مین جسوقت کہ جبرئیل
حضرت کی بلانی کو آئی اور اختلاف کیا ہی اسمین کہ چیرنا سینہ شریف کا اور دھونا قلب مبارک کا مخصوص آنحضرت ہی کی لیے تہا یا اور پیغمبرونکی لیے بہی واقع ہوا اور
ابن عباس سے جو خبر ثابت اور سکینہ کی آیا ہی کہ کہا اوسمین ایک طشت تہا کہ دھوئی گئی تہی اوسمین دل انبیا صلوات اللہ وسلام علیہم اجمعین کے ت نقل کی ہیہ
مسلم نی وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ
اُبْعَثَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُهُ الْاٰنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بلاشبہ مین البتہ پہچانتا ہون اوس پتہر کو کہ
مین تہا کہ سلام کرتا مجہپر یعنی کہتا السلام علیک یا نبی اللہ جیسی کہ ایک روایت مین آیا ہی پہلی اسکی کہ نبی کیا جاؤن مین تحقیق مین البتہ پہچانتا ہون اوسکو اب
نقل کی ہیہ مسلم نی ع کہا بعضون نی کہ وہ پتہر حجر اسود تہا اور ہو سکتا ہی یہہ کہ ہو وہ حجر منکلم کہ معروف ہی ساتہہ زقاق الحجر کی کہ ہی درمیان مین مسجد
اور گہر خدیجہ رض کی اور حضرت عائشہ سی منقول ہی کہ فرمایا حضرت نی کہ جب لائی میری پاس جبرئیل رسالت تو نہین گذرتا تہا مین کسے پتہر و درخت پر مگر کہ وہ کہتا تہا
السلام علیک یا رسول اللہ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ اَهْلَ مَكَّةَ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُرِيَهُمْ اٰيَةً فَاَرَاهُمُ
الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ حَتّٰى رَاَوْا حِرَاءً بَيْنَهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تحقیق کہ کی کافرون نی سوال کہ دکہاوین اونکو آنحضرت سی کی دکہاوین اونکو معجزہ کہ نشان آپکے سچے کا
ہو دعوی نبوت مین پس دکہلایا اونکو چاند کو دو ٹکری یعنی ساتہہ اشارہ دست مبارک کے یہان تک کہ دیکہا اونہون نی پہاڑ حرا کو درمیان اون دونون ٹکڑونکی یعنی
اسطرح کہ تہا ایک ٹکڑا اوپر پہاڑ کی اور ایک نیچی پہاڑ کی جیسی کہ آیا ہی ذکر اوسکا نقل کی ہیہ بخاری اور مسلم نی وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ
عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةً فَوْقَ الْجَبَلِ وَفِرْقَةً دُوْنَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اشْهَدُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا شق ہوا چاند آنحضرت کی زمانہ مین دو ٹکری ایک ٹکڑا اوپر پہاڑ کی اور ایک ٹکڑا نیچی پہاڑ سے
یعنی دونون ٹکری جدا ہوئے اور ایک دونون ٹکڑا پہاڑ کی اوپر کی جانب تہا اور دوسرا نیچی کی جانب پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کافرونکو کہ گواہ رہو
دوسری نبوت پر میری معجزہ پر ف ع اور بعضون نی کہا معنی اسکی ہین حاضر ہو اور دیکہو موجب پہلی معنی کی لفظ اشہدوا شق سے اور موجب
دوسری کی شہود سی اور جانا چاہیے کہ شق قمر بلاشبہ واقع ہوا ہے آنحضرت کی لیے اور روایت کیا ہی اوسکو ایک جماعت کثیر نی صحابہ اور تابعین مین سے اور روایت
کیا ہی اون سے جم غفیر نی ائمہ حدیث سی اور علامہ ابن سکی نی بیچ شرح مختصر ابن حاجب کے کہا کہ صحیح میری نزدیک یہہ ہے کہ خبر شق قمر کی متواتر ہی اور روایت
کی گئی ہی صحیحین وغیرہ مین بہت سی طرق سی کہ شبہ کو اوسمین بالکل جگہہ نہین کذا نقل فی المواہب اللدنیہ اور مفسر اجماع رکہتی ہین کہ مراد آیہ کریمہ اقتربت الساعۃ
وانشق القمر مین یہی انشقاق قمر ہی کہ جو حضرت کی معجزہ سی واقع ہوا نہ وہ کہ قیامت مین واقع ہوگا اور سیاق آیت کہ فرمایا وان یروا آیۃ یعرضوا و یقولوا سحر
مستمر دلالت کرتا ہی اسپر اور انکار کیا ہی اس معجزہ کا بعضی بدعتیون فلسفیون نی باعتقاد اسکی کہ خرق اور التیام فلکیات مین محال ہی اور نہین جانتی ہین وہ جاہل
کہ افلاک سب پیدا کیی ہوئی اللہ تعالی کی ہین اور مسخر اوسکی قدرت کاملہ کی چنانچہ آیا ہی کہ اونکو لپیٹی گا روز قیامت کی اور بعضی ملحدون مین سے کہتے ہین کہ اگر یہہ
واقع ہوتا تو اوسکو عوام اور خواص لوگ نقل کرتی اور تمام اہل زمین اوسکی دیکہنی مین شریک ہوتی اور دیکہنا اوسکا مخصوص اہل مکہ ہی کو نہوتا اور تواریخ والے متواتر
اوسکو نقل کرتی جواب اسکا یہہ ہے کہ چونکہ طلب کیا تہا وہ ایک قوم مخصوص نے اونہین کو دیکہا دیا اور مقصود اس معجزہ سی دکہانا اور الزام دینا اونکا تہا اور یہہ ہے کہ رات
مین تہا اور ایک نخطہ سی زیادہ نہ تہا اور لوگ سوتی ہتی اور ہو سکتا ہی کہ چاند اوسوقت مین ایسے بعضی منازل مین ہو کہ بعضی اہل آفاق کو ظاہر ہوا اور اور بعضون کو

نہوا جیسے کہ خسوف کو بعضی شہروں والی پاتی ہیں اور بعضی نہیں پاتیں اور ان ہمہ روایتوں میں آیا ہی کہ مسافر کہ اطراف مدینہ سے وہاں پہنچی خبر دے اور انہوں نے شق قمر کے اور منقول ہونا اوسکا متواتر ہی بی شبہ اور کتابیں سیر اور تواریخ کی اوس سے بھری ہوئی ہیں گو کہ کافر اور منکر نقل کریں اور منکروں کا کچھ ضرر نہیں ت نقل کی ہے بخاری و مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْجَهْلٍ هَلْ یُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهٗ بَیْنَ اَظْهُرِكُمْ فَقِیْلَ نَعَمْ فَقَالَ وَاللّٰتِ وَالْعُزّٰی لَئِنْ رَاَیْتُهٗ یَفْعَلُ ذٰلِكَ لَاَطَاَنَّ عَلٰی رَقَبَتِهٖ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یُصَلِّیْ زَعَمَ لِیَطَاَ عَلٰی رَقَبَتِهٖ فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ اِلَّا وَهُوَ یَنْكُصُ عَلٰی عَقِبَیْهِ وَیَتَّقِیْ بِیَدَیْهِ فَقِیْلَ لَهٗ مَا لَكَ فَقَالَ اِنَّ بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ لَخَنْدَقًا مِّنْ نَّارٍ وَّهَوْلًا وَّاَجْنِحَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دَنَا مِنِّیْ لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابوہریرہ سی کہا اوس نے کہ کہا ابوجہل نی کیا خاک آلودہ کرتا ہی محمد اپنے مونہہ کو درمیان تمہاری یعنی نماز پڑہتا ہی اور سجدہ کرتا ہی پس کہا گیا ہاں پھر کہا ابوجہل نی قسم ہی لات اور عزی کی اگر دیکھونگا میں اوسکو کہ کرتا ہی یہ یعنی سجدہ تو البتہ روندونگا میں اوسکی گردن پس آیا ابوجہل آنحضرت کی پاس ایسحال میں کہ آپ نماز پڑہتے تہی قصد کیا اوس نی کہ پانوں کہی آپکے گردن مبارک پر پس آیا وہ ناگہان اپنے قوم کی پاس جاتے جاتی حضرت کی طرف سی مگر اسحالمیں کہ ہٹتی لگا اپنی ایڑیوں پر اور بچاتا تہا ساتہہ دونوں ہاتوں اپنے کی یعنی جب آیا پھر کر تو ایسا معلوم ہوتا تہا کہ گویا کوئی آفت اوسکو پہنچتی ہی اور وہ اپنے دونوں ہاتوں سے اوسکو روکتا ہی پس کہا گیا اوسکو کہ کیا ہی واسطے تیرے اور کیا کرتا ہے تو کہا اولٹا پھرتا ہی اور اپنی ہاتہہ سے کچھ روکتا ہی پس کہا ابوجہل نی درمیان میری اور درمیان حضرت کی ایک خندق ہی آگ کی اور خوف اور امر شدیدی اور بازو ہیں یعنی فرشتی ہیں کہ محافظ تہی حضرت کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر نزدیک ہوتا ابوجہل مجہسے تو البتہ اوچک لیجاتی اوسکو فرشتی ایک ایک ٹکڑا کر کر یعنی ہر فرشتہ اوچک لے جاتا ایک ایک عضو اوسکی اعضا میں سے نقل کی ہے مسلم نی وَعَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ بَیْنَا اَنَا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا اِلَیْهِ الْفَاقَةَ ثُمَّ اَتَاهُ اٰخَرُ فَشَكَا اِلَیْهِ قَطْعَ السَّبِیْلِ فَقَالَ یَا عَدِیُّ هَلْ رَاَیْتَ الْحِیْرَةَ فَاِنْ طَالَتْ بِكَ حَیٰوةٌ فَلَتَرَیَنَّ الظَّعِیْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِیْرَةِ حَتّٰی تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَیٰوةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوْزُ كِسْرٰی وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَیٰوةٌ لَتَرَیَنَّ الرَّجُلَ یُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهٖ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ یَطْلُبُ مَنْ یَقْبَلُهٗ فَلَا یَجِدُ اَحَدًا یَقْبَلُهٗ مِنْهُ وَلَیَلْقَیَنَّ اللّٰهَ اَحَدُكُمْ یَوْمَ یَلْقَاهُ وَلَیْسَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهٗ تَرْجُمَانٌ یُتَرْجِمُ لَهٗ فَلَیَقُوْلَنَّ اَلَمْ اَبْعَثْ اِلَیْكَ رَسُوْلًا فَیُبَلِّغُكَ فَیَقُوْلُ بَلٰی فَیَقُوْلُ اَلَمْ اُعْطِكَ مَالًا وَاُفْضِلْ عَلَیْكَ فَیَقُوْلُ بَلٰی فَیَنْظُرُ عَنْ یَمِیْنِهٖ فَلَا یَرٰی اِلَّا جَهَنَّمَ وَیَنْظُرُ عَنْ یَسَارِهٖ فَلَا یَرٰی اِلَّا جَهَنَّمَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ یَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَیِّبَةٍ قَالَ عَدِیٌّ فَرَاَیْتُ الظَّعِیْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِیْرَةِ حَتّٰی تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ وَكُنْتُ فِیْمَنِ افْتَتَحَ كُنُوْزَ كِسْرٰی بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَیٰوةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِیُّ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ مِلْءَ كَفِّهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہی عدی ابن حاتم سی کہا اوسوقت کہ میں تہا نزدیک آنحضرت کی ناگہان آیا اوسکی پاس ایک شخص پس شکایت کی اوس نی طرف حضرت کی فاقہ اور محتاجگی کی پھر آیا حضرت کی پاس ایک اور شخص پس شکایت کی طرف حضرت کی راہزنی کی کہ واقع ہوتی ہی راہ میں یعنی بسبب قضا قوی کی پس فرمایا آنحضرت نی اے عدی کیا دیکہا تو نی حیرہ ف اع لفظ حیرہ ساتہہ زبر ح مہملہ کی اور جرمی کی نام ایک قدیم شہر کا ہی نواح کوفہ میں اور محلہ مشہور ہے نیشاپور میں اور ظاہر یہ ہے کہ مراد یہاں شہر مذکور ہی ہے ت پس اگر دراز ہو ساتہہ تیری زندگی پس البتہ دیکہے گا تو عورت سفر کرنیوالی کو اور بیضوں سے اٹہا عورت ہودج نشین کو کہ کوچ کرتی گی

خیر وہی تا طواف کری خانہ کعبہ کا اور حالانکہ نہ ڈریگی کسی سی سوا اخدا کی ف ح ع یہہ بات اوس شخص کے جواب مین فرمائی کہ گلہ راہ زنی کا کیا تہا اور ہیچ جواب اوس شخص کے کہ شکایت فقر و فاقہ کی کی تہی اگلی کی بات فرمائی اور خطاب دونو چاہی عدے ابن حاتم کی طرف کہ مجلس شریف مین حاضر تہی فرمایا اسب صحابہ یہہ بشارت سن لین اور اوسکی ضمن مین جواب اون دونو کا حاصل ہو جاوی پہر اوسکی بعد بیان فرمایا کہ یہہ فراخی اور توانگری دنیا کی تنگی ہی آخرت مین اور ندامت مگر جسکو کہ توفیق دی اللہ تعالی اوسکی خرچ کرنیکی مصارف خیر مین ت اور اگر دراز ہو ساتہہ تیری زندگی البتہ کہو لیجاوین گی خزانی کسریٰ بن ہرمز بادشاہ فارس کے یعنی بطور غنیمت کی وہ ہاتہہ لگین گے اور تقسیم ہونگی مسلمانون مین اور اگر دراز ہو دی ساتہہ تیری زندگانی تو البتہ دیکہی گا تو اور شخص کو کہ نکالی گا بہر مٹہی سونی یا چاندی سے ڈہونڈہی گا اوس شخص کو یعنی فقرا اون مین سے کہ قبول کری اوسکو پس نپا دی گا کسی کو کہ قبول کری اوسکو اوس سے ف بسبب ہونی فقر اور احتیاج کی اور لینا سونی اور چاندی کا دفع حاجت کی لیی ہوتا ہی جب حاجت ہی نہوی تو سونا چاندی کس کام آدی اور کہا ہی ظاہر کہ یہہ حال اخیر زمانہ مین وقت اوترنی عیسی علیہ السلام کی ہوگا جیسی کہ حدیث مین آیا ہی کہ وہ ہیچ باب نزول عیسے کی گذرا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ مثل اسکی ہیچ زمانہ عمر بن عبد العزیز کی بہی وجود مین آیا ہی اور جزم کیا ہی بیہقی نی ایسی معنی کو اور چونکہ خوش خبری دی آنحضرت نی وسعت رزق و فراغت معیشت کی ڈرایا شدت و محنت روز قیامت کی سی تا جمع کرین درمیان بشارت دینی اور ڈرانی کی جیسی کی شان مقام نبوت کی ہی پس فرمایا ت اور البتہ ملاقات کریگا اللہ تعالی سی ایک تمہارا اوسدن کہ ملاقات کریگا اوس سے یعنی روز قیامت کی اسحال مین کہ نہین ہونی کا درمیان اوسکی اور درمیان اللہ کی کوئی شخص مترجم کہ بیان کری واسطی اوسکی ف ح ع لفظ ترجمان ساتہہ زبر تا اور پیش جیم کی اور ساتہہ زبر دونون کی اور پیش دونون کی وہ شخص کہ بیان کری کلام کو ایک زبان سی دوسری زبان مین جسکو دوبہانسیا کہتی ہین حاصل یہہ کہ اللہ تعالی اور بندی کی درمیان مین کوئی دوبہانسیا نہین ہونی کا بلکہ ہوگی ملاقات اور کلام بلا واسطہ ت پس البتہ فرماوی گا اللہ تعالی کہ کیا نہین بہیجا میتی طرف تیری رسول تاکہ پہنچا دی تجکو احکام دین کے اور خبر قیامت کی آنی کی پس کہی گا ہان بہیجا تہا تو نی رسول پس فرماوی گا اللہ تعالی کیا نہین دیا میتی تجکو مال اور کیا نہین احسان و انعام کیا میتی تجہپر ف ع یہہ استفہام تقریر کی لیی ہی یعنی دیا میتی تجکو مال اور انعام کیا میتی تجہپر کمال اور قدرت دی میتی تجکو اوسکی خرچ کرنی پر اور فائدہ اوٹہانی پر اوس سے اور صرف کرنی پر اور ادا حقوق کی ت پس کہے گا بندہ ہان دیا تہا تو نی مال اور احسان کیا تو نی مجہپر پس دیکہی گا وہ شخص دائمین طرف اپنے پس نہین دیکہی گا مگر دوزخ یعنی بسبب ترک کرنی طاعت کی اور دیکہیگا بائین طرف اپنے پس نہین دیکہی گا مگر دوزخ ف ع یعنی بسبب کرنی برائیون کی اور ظاہر ہی ہے کہ یہہ دونو کنایہ ہین احاطہ سی یعنی گہیر لیگی دوزخ اور نہین نجات ہوگی اوس سے مگر ساتہہ گذرنیکی اوسپر سی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی وان منکم الا واردہا کان علی ربک حتما مقضیا ثم ننجی الذین اتقوا اور اسلیے فرمایا ت کہ بچاؤ آگ دوزخ سی یعنی بسبب تصدق کرنی کی اگرچہ ساتہہ ٹکری کہجور کے ہو پس جو شخص کہ پیدا نہ کر سکے ٹکڑا کہجور کا پس بچے ساتہہ کلام خوب اور نرم کی کہ سایل کو کہی اور لوگون کو تا وہ خوش ہون بشرطیکہ اوسمین مداہنت دین کے نہو کہا عدے فی پس دیکہی مینی عورت سفر کرنی والی یا ہودج نشین کہ کوچ کرتی ہی حیری سی تا کہ طواف کری خانہ کعبہ کا نہین ڈرتی مگر خدا سی یعنی جیسی کی خبر دی تہی حضرت نی اور تہا میں درمیان اون لوگون کی کہ کہولی خزانہ کسرے بیٹی ہرمز بیٹی نوشیروان کی اور البتہ اگر دراز ہوگی ساتہہ تمہاری زندگانی تو البتہ دیکہوگی اوسچیز کو کہ کہا ہے پیغمبر ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکالی گا شخص سونا اور چاندی اوردہونڈہی گا اوس شخص کو کہ قبول کری ف ح وفات پائی عدی بن حاتم نی سن ست سبعہ یا اثنہ سبعہ یا اوسکے قریب مین عمر بن عبد العزیز کی زمانہ سی پہلی ت نقل کی یہہ بخاری نی وعن خباب بن الارت قال شکونا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو متوسد بردۃ فی ظل الکعبۃ ولقد لقینا من المشرکین شدۃ فقلنا الا تدعو اللہ فقعد وہو محمر وجہہ وقال کان الرجل فیمن کان قبلکم یحفر لہ فی الارض فیجعل فیہ فیجاء بالمنشار فیوضع

فَوْقَ رَأْسِهٖ فَيَشُقُّ بِاثْنَيْنِ فَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَيَسْتَطْ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ لَحْمِهٖ مِنْ عَظْمٍ وَعَصَبٍ فَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَاللّٰهِ لَيُتِمَّنَّ هٰذَا الْأَمْرَ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلٰى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ أَوِ الذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی خباب ابن ارت سی کہا کہ شکوہ کیا ہمنی یعنی کفار کا طرف رسول خدا کی اسحال مین کہ وہ سر کی نیچی کملی کے ہوی ہی کعبہ کے سایہ مین اور تحقیق پائی تھی ہمنی مشرکون ہی سختی و تکلیف پس کہا ہمنی ایا نہین مدد عا کرتے آپ الہ سی یعنی مشرکون پر اسلیے کہ اونہون نی ایذا دی ہی ہمکو پس اوٹھہ بیٹھی آنحضرت اسحال مین کہ سرخ تہا چہرہ مبارک آپکا ف ح یعنی بسبب ایک حالت کی کہ وارد ہو حضرت پر سختی ظلم اور بی اندازی کافرونکی سی یا بسبب بے صبری اور شکایت کرنی مسلمانونکی کافرونکی اور یہہ مناسب تہی ساتہہ قول آنحضرت کی کہ ت اور فرمایا تہا شخص اگلی لوگونمین کہ کہودا جاتا تہا اوسکیلیے گڑہا زمین مین پہر کہا جاتا تہا وہ شخص اوس گڑہی مین پہر لایا جاتا تہا آرا اور رکہا جاتا تہا اوپر سر اوسکیکی اور چیرا جاتا تہا وہ دو ٹکڑی پس نہین باز رکہتا تہا اوسکو وہ عذاب شدید اوسکی دین سے اور کنگہی کیا جاتا تہا ایک شخص ساتہہ کنگہیون لوہیکی نیچی گوشت کی ہڈیون اور پٹہون پر یعنی کنگہی بسبب تیزی اور سختی کی گوشت سی گذر کر بہی اور ہڈی پر سختی تہی اور نہین باز رکہتا تہا اوسکو وہ عذاب اوسکی دین سے قسم ہی اللہ کی البتہ پورا ہوویگا یہہ دین یعنی اور آسانی دیکہوگے تم بعد دشواری کی یہان تک کہ چلیگا سوار صنعا سی حضرموت تک کہ مسافت بعید ہے درمیان دونو موضعونکی اسحال مین کہ نہین ڈر نیکا وہ سوار کسی سے مگر خدا سی ف ع صنعا یک شہری یمن مین بہت درخت اور پانی رکہتا ہی مانند دمشق کی اور ایک قریہ ہی دمشق کی دروازہ پر کذا فی القاموس اور حضرموت ساتہہ جزم ضاد اور زبر میم کی اور سکون میں بہی ہی کہتے ہین ایک شہر مشہور ہی یمن مین جگہہ صلحا اور عابدین کی یہان تک کہ کہا ہے علمانی حضرموت تنبت الاولیا یعنی حضرموت اوگاتا ہی اولیا کو یعنی اولیا اوس شہر اور نواح مین بہت پیدا ہوتی ہین اور یہہ نام اوسکا اسلیی رکہا گیا ہی کہ صالح پیغمبر حاضر ہوی وہان اور مری اور بعضون نی کہا حاضر ہوے اوسمین بنوت جرجیس کی ت یا نہین ڈری گا مرد گرہیڑی تسی اپنے بکریون پر ف ح مقصود بیان کرنا امن کا ہی لوگونکی ظلم سی یعنی جیسا کہ جاہلیت مین تہا نہ امن حملہ کرنی بہیڑی کی سی بکریون پر اسلیی کہ وہ خارج ہی عادت سی اور یہہ امن بہی ہوجائیگا ولیکن اخیر زمانہ مین وقت اوترنی حضرت عیسے علیہ السلام کی انتہی اور ملا علی قاری نی لکہا ہی کہ ایک نسخہ مین او سی ہی یعنی والذیب اور وہ احتمال رکہتا ہی یہہ کہ ہو بمعنی او کی یا ہو او بمعنی واو جمع کی یا شک کی لیی اور بہر تقدیر پس نہین پوشیدہ ہے جو کہ اوسمین مبالغہ ہی بیچ حاصل ہونی امن اور زوال خوف کی پس دفع ہوگیا جو کچہہ کہ کہا گیا ہی کہ مقصود بیان کرنا امن کا ہی لوگون کی ظلم سی انتہی ولیکن تم جلدی کرتی ہو ف ع یعنی تعریب ہے کہ جاتا رہیگا خداب کرنا مشرکین کا سکو پس صبر کرو امر دین پر جیسے کہ صبر کیا اون لوگون نی کہ پہلی تمہاری تہی مومنین مین سے اور سخت تر خداب کی تمہاری خداب سے بسبب قوت یقین کی ت نقل کی یہہ بخاری نی

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلٰى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ ثُمَّ جَلَسَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُضْحِكُكَ قَالَ أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا قَالَ فِي الْأُوْلٰى قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ فَرَكِبَتْ أُمُّ حَرَامٍ الْبَحْرَ فِيْ زَمَنِ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

تشریف لائی پاس ام حرام بنت ملحان کی ف ح ع لفظ ملحان میم کی زیر اور لام کی جزم سی ہی اور ام حرام خالہ انس کی ہین ہین اونکی مان کی کہ ام سلیم ہین اور سیدونو عورتین خالہ ہین آنحضرتؐ کی دودہ کی علاقہ سی یا نسبی کہا نووی نی کہ اتفاق رکھتی ہین علما اسپر کہ ام حرام محرم ہین آنحضرتؐ کی لیکن اختلاف کیا ہی کیفیت محرمیت مین کہ کسی نی کسی علاقہ سی محرم کہا ہی اور کسی نی کسی علاقہ سی کہا مولف نی کہ اسلام لائین ام حرام اور بیعت کی اور مرین حالت جہاد مین اپنے خاوند کی ساتھہ زمین روم مین حضرت عثمان کی خلافت مین ت اور ہین ام حرام بنی عبادۃ بن صامت کی ف ح کہ بہت بزرگ ہین انصار مین سی پس سبب محرمیت کی کہ اون دونون بہنون سی کہتی ہی اونکی پاس تشریف لاتی تہی اور قیلولہ کرتی تہی جیسی کی اوپر گذرا ہیچ باب اسمار النبی کی ت پس اے آنحضرتؐ ام حرام کی پاس یکدن پس کہا کہلایا ام حرام نی آپ کو پہر ہنسی ام حرام جوئین دیکھنی حضرتؐ کی سر مبارک مین ف ح اوپر تحقیق اسکی گذر چکی ہے کہ جوئین بدن مبارک مین نہ تہین ولیکن یہہ بال صاف کرتی تہین خبار وغیرہ سی اور دیکھتی تہین کہ شاید کوئی جون ہو ت پس سوئی آنحضرتؐ پہر جاگے ہنستے ہوئے تہی کہا ام حرام نی کہ پس کہا مینی کس چیز نی ہنسایا آپکو یا رسول اللہ فرمایا کہ ایک جماعت لوگونکی میری امت مین سی روبرو دیکہائی گئی مجکو اسحال مین کہ جہاد کرتی ہین راہ خدا مین سوار ہوتی ہین پشت دریا پر مانند بادشاہونکی تختونپر یا فرمایا مثل بادشاہونکی تختون پر ف ع یہہ شک راوی کی ہی کہ لفظون مین فرق ہی اور معنی دونون عبارتون کی ایک ہین تشبیہ دی پشت دریا کو ساتھہ پشت زمین کے اور کشتی کو ساتھہ تخت کی اور ٹہیرایا اوپر مشبہ کو مشابہ مشبہ بہ کی بادشاہ کی اپنی تخت پر واسطی اشارہ کرنی کی اسپر کہ وہ اپنے نفسون کو سخت مین ڈالینگی اور مرتکب ہونگی اس امر عظیم کی بخوشی خاطر اور دل کی امنگ سی مانند بادشاہونکی تختون پر ت پس کہا مینی یا رسول اللہ دعا کیجیی اللہ سی یہہ کہ کری مجکو اوس جماعت مین سے کہ سوار ہونگی دریا پر جہاد کی لیی پس دعا کی آنحضرتؐ نی ام حرام کی لیی ساتھہ اوسکے کی درخواست کی پہر رکہا آنحضرتؐ نی سر مبارک اپنا اور سوگئی پہر بیدار ہوے اسحال مین کہ ہنستی تہے پس کہا مینی یا رسول اللہ کس چیز نی ہنسایا آپکو فرمایا آنحضرتؐ نی کہ تنی ایک آدمی میری امت مین سے روبرو کیی گئی میری جہاد کرنی والی راہ خدا مین جیسا کہ فرمایا پہلی بار مین کہ سوار ہوتی ہین پشت دریا پر مانند بادشاہونکی تختونپر پس کہا مینی بعنی دوسری بار یا رسول اللہ دعا کیجیی اللہ سی یہہ کہ کری مجکو اونمین سی فرمایا تو ہہلونمین سی ہے ف ح یہان سی معلوم ہوتا ہی کہ جو جماعت دوسری بار دکہائی گئی غیر اوس جماعت کی تہی کہ جو پہلی دکہائی گئی یعنی ہمیشہ نوبت بنوبت دریا پر بیٹہینگے اور جہاد کرینگی اور تو اوس جماعت سی ہوگی کہ اول یہہ کار کرین گی اور یہہ بہی اسمین اشارہ ہے کہ مرتبہ پہلونکا زیادہ ہی پچہلونکی مرتبہ سی ت پس سوار ہوئین ام حرام معاویہ کی زمانہ مین ف ح ظاہر عبارت سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ معاملہ ہوا ہیچ زمانہ اور امارت معاویہ کی اور اکثر اسپر گئین ہین کہ یہہ ہوا ہیچ وقت امارت معاویہ کے ہیچ خلافت عثمان کی پس مراد زمانہ معاویہ ہی ایام ولایت معاویہ کے ہین پس نہین منافی ہی اسکی کہ موت اونکی ہیچ خلافت عثمان کی ہوی جیسی کی اوپر گذرا ت پس گرائی گئین ام حرام زمین پر اپنے جانور کی پیٹہہ پر سی پس ہلاک ہوئین اور مرین راہ خدا مین ت نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی وعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ اَزْدِ شَنُوْءَةَ وَكَانَ يَرْقِيْ مِنْ هٰذَا الرِّيْحِ فَسَمِعَ سُفَهَاءَ اَهْلِ مَكَّةَ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُوْنٌ فَقَالَ لَوْ اَنِّيْ رَاَيْتُ هٰذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللّٰهَ يَشْفِيْهِ عَلٰى يَدَيَّ قَالَ فَلَقِيَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اَرْقِيْ مِنْ هٰذَا الرِّيْحِ فَهَلْ لَكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَقَالَ اَعِدْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ فَاَعَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ وَقَوْلَ السَّحَرَةِ وَقَوْلَ الشُّعَرَاءِ فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ وَلَقَدْ بَلَغْنَ قَامُوْسَ الْبَحْرِ هَاتِ يَدَكَ اُبَايِعْكَ عَلَى الْاِسْلَامِ قَالَ فَبَايَعَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ بَلَغْنَا نَاعُوْسَ الْبَحْرِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ نماد آیا مکہ مین اور تہا وہ ازدشنوہ سی ف ح ع

لفظ ضماد ض معجمہ کی زیر اور پیش سی اور تخفیف میم سی ہے اور دال آخر مین ا و بعضون نی میم بھی آخر مین روایت کی ہی یعنی ضمام کہا ہی اور لفظ شنوہ ش معجمہ کے زیر اور نون کی پیش سے پھر واو ہی ساکن پھر ہمزہ پھر ہ نام ایک بڑی قبیلہ کا ہی یمن مین سے اور ازد ایک قبیلہ اوس سے اور ضماد آنحضرت سی آشنائی رکھتا تھا پہلی نبوت کی اور یہہ ایک شخص تہا طبیب اور افسون گر اور طالب علم اور اسلام لایا ابتداء اسلام مین ت اور تہا ضماد کہ منتر پڑہتا تہا اس ہوا سے ف ح یعنے آسیب جن کی دفع کی لیی اور جن کو سچ یعنی ہوا کہتی ہین اعتبار اسکی کہ دکہائی نہین دیتا مانند ہوا کی ت پس سنا ضمادنی مکہ کی بی وقوفون سی کہتی ہین محمد دیوانہ ہوا ہی پس کہا ضمادنی اگر دیکہون مین اوس شخص کو تو علاج کرون شاید کہ خدا تعالی تندرستی دیوی اونکو بسبب میرے کہا ابن عباس نے پس ملاقات کی ضمادنی آنحضرت سی اور دیکہا آپ کو پس کہا ای محمد تحقیق مین منتر پڑہتا ہون واسطی دفع آسیب جن کی پس ایا ہی تمکو رغبت میری منتر پڑہنے مین اور اس علت کی دور ہونی مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق سب تعریفین واسطی اللہ کی ہین تعریف کرتی ہین ہم اوسکی اور شکر کرتی ہین اوسکی نعمتونکا اور مدد چاہتی ہین ہم اوس سے یعنی توفیق ذکر اور عبادت اور طاعت اوسکی کی جسکو کہ راہ دکہاوی اور مقصد کو پہنچاوی اللہ پس نہین ہے کوئی گمراہ کرنیوالا اوسکو اور جسکو کہ گمراہ کرے خدا پس نہین اوسکو راہ دکہانی والا اور منزل مقصود کو پہنچانے والا اوسکو اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہے وہہ نہین شریک اوسکا کوئی اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ محمد بندہ ہے اوسکا اور رسول اوسکے اپر بھی حمد اور درود کے ف ع لفظ اما بعد ایک کلمہ ہے کہ بعد خطبہ ہا کے تین کی خطبون مین مذکور ہوتا ہی جیسی کی کتاب الجمعہ مین گذرا یہان چاہا تہا آنحضرت نی کہ بھی لفظ اما بعد کی خطبہ پڑہین ہیچ وعظ و نصیحت ضماد کی ولیکن اسقدر پر اکتفا کیا اور جواب اوسکا صراحۃ نہ کہا اور یہہ کلمات پڑہی تاکہ جانین عقلا کہ یہہ شخص بڑا عقلمند ہی اور توہم جنون اور آسیب جن کا نہین رکہتا اور جو اوسکو مجنون کہتی ہین وہہ بی وقوف ہین ت پس کہا ضمادنی آنحضرت کو پھر فرمائیی میری اگی یہہ کلمی اپنی پس پھر فرمایا ان کلمون کو اوسکی اگی پیغمبر خدا نی تین بار پس کہا ضمادنی کہ البتہ تحقیق سنا ہی مینے قول کاہنون کا اور قول ساحرونکا اور قول شاعرون کا پس نہین سنا مینی مانند ان کلمون تمہاری کی اور تحقیق ہیچی ہین یہہ کلمی ہیچون ہیچ اور نہایت گہراوی کی جگہہ دریای کلام کو یعنی نہایت فصاحت اور بلاغت کو پہنچی ہین دو تم ہاتہہ اپنا تا بیعت کرون مین تم سی اسلام پر کہا ابن عباس نی پس بیعت کی ضمادنی آنحضرت سی اور مسلمان ہوا نقل کی یہہ مسلم نی اور ہیچ بعضی نسخون مصابیح کی واقع ہوا ہی بلغنا بجای بلغ کی اور ناعوس نون اور عین مہملہ سی بجای قاموس کہ قاف اور میم سی ہے ف ح شیخ محی الدین نووی نی شرح صحیح مسلم مین کہا کہ اس لفظ کو دو نوطرح ضبط کیا ہی یعنی ناعوس ساتہہ نون اور عین کے اور موجود ہیچ اکثر نسخون بلاد ہماری کی یہہ ہے اور قاموس ساتہہ قاف اور میم کی اور مشہور روایتون مین یہی ہی ہیچ غیر صحیح مسلم کی اور قاضی عیاض نی کہا کہ بعضون نی ناعوس روایت کیا ہی اور ہماری شیخ ابو الحسن نی کہا کہ ناعوس یعنے قاموس کی اور نورشتی نی کہا ناعوس البحر خطا اور تصحیف ہی اور وہم راوی کا ہے اور بعضون کی نزدیک قاعوس قاف اور عین سی ہے آیا ہی اور ناعوس لغت کی مشہور کتابون مین مذکور نہین ہے وَذِكْرُ حَدِيثَيْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَهْلِكُ كِسْرَى الْآخِرُ لَتُفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ فِي بَابِ الْمَلَاحِمِ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي اور ذکر کی گئین دونون حدیثین ابو ہریرہ کی اور جابر بن سمرہ کی کہ ہیچ اول ایک حدیث کی یہلک کسری ہی اور ہیچ اول حدیث دوسری کی لتفتحن عصابۃ ہی ہیچ باب الملاحم کی اور یہہ باب خالی ہی دوسرے فصل سی الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ مِنْ فِيهِ إِلَى فِيَّ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا بِالشَّامِ إِذْ جِيءَ بِكِتَابٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ قَالَ وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بُصْرَى إِلَى هِرَقْلَ فَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هٰهُنَا أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالُوا نَعَمْ فَدُعِيتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَقْلَ فَأَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ

قَالَ اَبُوْسُفْيَانَ فَقُلْتُ اَنَا فَاجْلِسُوْنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاجْلِسُوْا اَصْحَابِيْ خَلْفِيْ ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهٖ فَقَالَ قُلْ لَهُمْ اِنِّيْ سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ فَاِنْ كَذَبَنِيْ فَكَذِّبُوْهُ قَالَ اَبُوْسُفْيَانَ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْلَا مَخَافَةُ اَنْ يُّؤْثَرَ عَلَيَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُهٗ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهٗ فِيْكُمْ قَالَ قُلْتُ هُوَ فِيْنَا ذُوْ حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مِنْ مَّلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَمَنْ يَّتَّبِعُهٗ اَشْرَافُ النَّاسِ اَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ اَيَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيْدُوْنَ قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ دِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ سَخْطَةً لَّهٗ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ اِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ يَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ سِجَالًا يُصِيْبُ مِنَّا وَنُصِيْبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِيْ هٰذِهِ الْمُدَّةِ لَا نَدْرِيْ مَا هُوَ صَانِعٌ فِيْهَا قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَمْكَنَنِيْ مِنْ كَلِمَةٍ اُدْخِلُ فِيْهَا شَيْئًا غَيْرَ هٰذِهٖ ۔ روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا حدیث کی مجکو ابوسفیان نی حرب کی نی ایک حدیث کہ پہنچی ہی مونہہ اوسکی سی طرف ہونہہ میری کے ف ع یعنی بامشافہہ بی واسطہ کی درمیان میرے اور درمیان اوسکی کذا ذکرہ العینی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ نہین تہا کوئی حاضر سوای میرے ساتہہ اوسکے جیسے کہ دلالت کرتی ہی اسپر لفظ حدثنی کا ت کہا ابوسفیان نی کہ سفر کیا مینی اوس مدت مین کہ تہی درمیان میری اور درمیان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ع مراد ہی اس سے مدت صلح حدیبیہ کے اور ہوئی تہی وہ سن چہہ مین اور مدت اوسکی دس برس تہیری تہی لیکن کفار نی نقض عہد کیا بسبب قتل کرنی بعضی خزاعہ کی کہ حلیف تہی آنحضرت کی پس غزوہ کیا اوسنی سن اٹہہ مین اور فتح کہ کی ہوی ت کہا ابوسفیان نی پس وسوقت ناگہان مین تہا ملک شام مین یعنی مقام کیی ہوی آیا خط آنحضرت کا طرف ہرقل کی ف ع لفظ ہرقل ساتہہ زیرہ اور زبر ر اور جزم قاف کی اور ساتہہ زیرہ اور جزم ر اور زیر قاف کی بہی کہتی ہین نام ہی بادشاہ روم کا اور لقب اوسکا قیصر اور اول جو ضرب ڈالی ہی دیناروں پر اوسنی ڈالی ہی اور اول سنہ یعنی گرجا گہر اوسنی بنائی تہی ت کہا ابوسفیان نی اور تہی وحیہ کلبی کہ لائی تہی اوس خط کو پس پہنچایا وحیہ نی وہ خط طرف امیر بصرے کی ف ح کہ ہرقل کی بڑی امیرون مین سے تہا اور بصری ساتہہ پیش ب اور جزم صاد مہملہ کی نام ایک شہر کا ہی شام کی شہرون مین سے ت پس پہنچایا اوس خط کو امیر بصری نی طرف ہرقل کی یعنی حکم اسیطرح کیا تہا حضرت نی وحیہ کو کہ تو یہہ خط سردار بصری کو دیناوہ ہرقل کو پہنچا دیگا پس کہا ہرقل نی کہ کیا ہی اسجگہہ کوئی قوم اوس شخص سے کہ دعوی کرتا ہی اور کہتا ہی وہ کہ مین پیغمبر ہون یعنی تاکہ مین پوچہون اوس سے وصف اوسکا تاکہ ظاہر ہو ہمارے لیی سچ اور جہوٹ اوسکا کہا یعنی بعضی اوسکی خادمون نی کہ ہان ایک شخص اوسکی قوم مین سے کہ تجارت کی لیی آیا ہی پس بلایا گیا مین ساتہہ ایک جماعت کے قریش سے کہ متدار تیس آدمیونکی تہی پس داخل ہوی ہم اوپر ہرقل کی پس بہلائی گئی ہم آگی ہرقل کے یعنی تاکہ سنی کلام ہمارا اور سنین ہم کلام اوسکا پس کہا ہرقل نی کون تم مین سے بہت نزدیک ہے نسب مین اوس شخص سے کہ دعوی کرتا ہی نبی ہونی کا ع کہا علمائی کہ نہین پوچہا اوسنی قریب النسب کو مگر اسلیی کہ وہ خوب جانتا ہوگا حال اونکا اور بعید ہے یہہ کہ جہوٹ بولی اونکی حق مین ت کہا ابوسفیان نی کہ پس کہا مینی کہ مین نزدیک تر ہون نسب مین اوس شخص سے پس بہلایا اونہون نی مجکو آگی ہرقل کے یعنی تنہا اور بہلایا میرے ساتہہ والونکو میری پیہہ کی پیچہی ف ع اسلیی کہ قرار واقعی وہ جہلا دین شرم کرین سامنی ہونی مین یا اسلیی پیچہی بہلایا کہ وہ سرا ہاتہہ کی اشارہ سی کسی بات کی بیان کرنی کو منع نکردین ت پہر بلایا ہرقل نی اپنی مترجم کو کہ زبان عربی اور رومی دونون جانتا تہا پس کہا ہرقل نی مترجم کو کہ کہہ ابوسفیان کے یاردنکو کہ مین پوچہتا ہون ابوسفیان سے احوال اوس شخص کا کہ کہتا ہی مین پیغمبر ہون پس اگر جہوٹ کہی کہی تو جہٹلا دو اوسکو اور آگاہ کردو مجکو حق بات پر کہا ابوسفیان نی کہ قسم ہی خدا کی اگر نہ ہوتا ڈر اس بات کا کہ نقل کیا جاوی گا مجہہ جہوٹ تو البتہ جہوٹ بولتا مین ف ع یعنی حاضرین میرا جہوٹ میری قوم کی آگی بیان کرینگی اسکا ڈرتا اگر یہہ نہوتا تو جہوٹ بولتا مین

ہرقل سی حضرت کی بابین بسبب بغض و مخالفت کی کہ اوسنی رکہتا تہا کہتا ہون مین کہ ظاہر یہہ ہے کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ اگر نہوتا خوف اسکا کہ میری ساتہی جہٹلا دینگی مجکو تو البتہ کچہہ جہوٹ بولتا مین اوس سے ت پہر کہا ہرقل نی اپنی مترجم سی کہ پوچہہ ابوسفیان سے کہ کیسا ہی حسب آنحضرت کا درمیان تمہاری کہا ابوسفیان نے کہا میںنی کہ وہ ہم مین صاحب حسب ہین ف حسب اوسچیز کو کہتی ہین کہ شمار کری اوسکو آدمی اور فخر کری ساتہہ اوسکی قسم شرف و فضل اپنی کی سی اور باپون اپنی کی سی اور یہہ شامل ہی نسب کو بہی اور مراد یہان بنی ہاشم ہین کہ قریش مین سب سے افضل تہی اور بخاری مین آیا ہی کیف نسبہ فیکم کہا ہرقل نی پس کیا ہوا ہی اس شخص کی باپون مین سی کوئی بادشاہ کہا میںنی نہین کہا ہرقل نی پس کیا تہم کرتی تہی تم اوسکو ساتہہ جہوٹ کی پہلی اس سے کہ کہی وہ چیز کہ کہتا ہی اب یعنی کیا پہلی دعوی نبوت کی کوئی جہوٹ اوسنی ظاہر ہوتا تہا اور تم اوسکو تہمت جہوٹ کی لگاتی تہی کہا ابوسفیان نی کہ کہا میںنی نہین کہا ہرقل نی اور کون اتباع کرتی ہین اونکا اور ایمان لاتی ہین اوسپر اشراف لوگون کی یا ضعیف اونکی ف ح مراد اشراف سی یہان اہل نخوت و تکبر مین والا کون شریف زیادہ ہی اولاد ہاشم سی مانند عباس اور حمزہ اور علی اور جعفر کی اور اور اکابر قریش سے مانند ابی بکر اور عمر اور عثمان اور اور صحابہ کی قریش مین کہ پہلی سوال کرنی ہرقل کی سی ایمان لانے تہی ت کہا ابوسفیان نی کہ کہا میںنی بلکہ ضعیف لوگون کی ایمان لانی ہین ف ح اور ابو اسحق کی روایت مین یون آیا ہی کہ کہا متابعت کی ضعیفون اور مسکینون اور نوعمرون نی اسی پر نسب و شرف والون نی بیعت نہین کی ہی اور یہہ محمول اکثر و اغلب پر ہے ت کہا ہرقل نی کہ ایا زیادہ ہوتی جاتی ہین لوگ روز بروز اونکی تابعیت مین یا کم یعنی بسبب پہر جانی بعض اونکی طرف دینون اپنے کی یا بسبب مرجانی بعض اونکی بغیر جہر نقصان اونکی کہا ابوسفیان نی کہ کہا میںنی کم نہین ہوتی ہین بلکہ زیادہ ہوتی جاتی ہین کہا ہرقل نی کیا مرتد ہوتا ہی یعنی پہر جاتا ہی کوئی اونمین سے اوسکی دین سی بعد داخل ہونی کی اوسمین بسبب ناخوش رکہنی کی اوسکی دین کو کہا ابوسفیان نی کہ کہا میںنی مرتد نہین ہوتا ہی کوئی کہا ہرقل نی پس کیا تم لڑتی ہو اوس سے کہا میںنی ہان کہا ہرقل نی پس کسطرح ہی لڑائی تمہاری اوس سے کہا ابوسفیان نی کہ کہا میںنی ہوتی ہی جنگ درمیان ہماری اور درمیان اونکی مانند ڈولونکی کہ کبہی یہہ بہرا ہے اور وہ خالی اور کبہی وہ بہرا ہی اور یہہ خالی یا تا ہی وہ ہمسی اور پاتی ہین ہم اوس سے یعنی کبہی اونسی مصیبت پہنچتی ہی ہمکو اور پہنچے ہی ہمسی اونکو کہا ہرقل نی پس کیا تو رتا ہی وہ عہد اور صلح کہ کرتا ہی کہا میںنی نہین یعنی نہین واقع ہوی اونسی عہد شکنی زمانہ گذشتہ مین اور ہم اس مدت مین یعنی مدت صلح مین کہ حدیبیہ مین واقع ہوی نہین جانتے کہ کیا کرنی والی ہین وہ اوس سے ڈرتی ہین اسمین یعنی آیا عہد شکنی کرینگی مدت اس صلح مین یا نہین کہا ابوسفیان نی قسم خدا کی ممکن نہوی مجکو کوئی بات کہ داخل کرون مین درمیان باتون اپنے کی کچہہ سوا اسبات کی ف ح یعنی کوئی بات کہ اوسمین نسبت نقصان اور عیب کے جناب رسالت مصلی اللہ علیہ وسلم مین کچہہ کہن ہو نہین بیان کرسکا مین سوا اسبات کی کہ اسمین احتمال نسبت عذر کا تہا قَالَ فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ قُلْ لَهٗ اِنِّیْ سَاَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهٖ فِیْكُمْ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ فِیْكُمْ ذُوْ حَسَبٍ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِیْ اَحْسَابِ قَوْمِهَا وَسَاَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِیْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ یَطْلُبُ مُلْكَ اٰبَائِهٖ وَسَاَلْتُكَ عَنْ اَتْبَاعِهٖ اَضُعَفَاءُهُمْ اَمْ اَشْرَافُهُمْ فَقُلْتَ بَلْ ضُعَفَاءُهُمْ وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْلَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ لَمْ یَكُنْ لِّیَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ یَذْهَبَ فَیَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ یَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ دِیْنِهٖ بَعْدَ اَنْ یَّدْخُلَ فِیْهِ سَخْطَةً لَهٗ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا وَكَذٰلِكَ الْاِیْمَانُ اِذَا خَالَطَ بَشَاشَتُهٗ الْقُلُوْبَ وَسَاَلْتُكَ هَلْ یَزِیْدُوْنَ اَمْ یَنْقُصُوْنَ فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ یَزِیْدُوْنَ وَكَذٰلِكَ الْاِیْمَانُ حَتّٰى یَتِمَّ وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَزَعَمْتَ اَنَّكُمْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَتَكُوْنُ الْحَرْبُ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَهٗ سِجَالًا یَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُوْنَ مِنْهُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى ثُمَّ تَكُوْنُ لَهَا الْعَاقِبَةُ وَسَاَلْتُكَ هَلْ یَغْدِرُ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ لَا یَغْدِرُ

وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ
قُلْتُ رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَا يَأْمُرُكُمْ قُلْنَا يَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ قَالَ إِنْ يَكُ مَا تَقُولُ
حَقًّا فَإِنَّهُ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَلَمْ أَكُ أَظُنُّهُ مِنْكُمْ وَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلُصُ إِلَيْهِ لَأَحْبَبْتُ
لِقَاءَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَدْ سَبَقَ تَمَامُ الْحَدِيثِ فِي بَابِ
الْكِتَابِ إِلَى الْكُفَّارِ کہا ہرقل نی پس کیا کہی ہی یہہ بات کسی نے پہلی اوسکی ف ع یعنی سوای نبیا معروفین کے مانند ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق اور
یعقوب اور اسباط اور موسی اور عیسی علیہم السلام کی کسینے تمہاری قوم مین سی دعوی نبوت کا کیا ہی پہلی اوسکی ت کہا میں نہین پہر کہا ہرقل نی ف ع
یعنی بعد اسکی کہ فارغ ہوا سوالونسی کہ دلالت کرتی ہین نبوت و رسالت پر اور ارادہ کیا یہہ کہ شروع کریان کرنا توجیہات اوسکی کا ازراہ منقول اور معقول اور عرف
و عادت کی کہا ت واسطی مترجم اپنی کی کہ کہا ابوسفیان سی کہ تحقیق میں پوچھا حسب ہس شخص کا تم مین پس جواب دیا توی یہہ کہ وہ تم مین صاحب حسب کا ہی
اور اسی طرح پیغمبر واقع ہوتی ہی بعثت اوسکی بیچ اشراف قوم اوسکی اور پوچھا میں تجھسے کہ کیا تھا اوسکی باب دادا اونمین کوئی بادشاہ پس جواب دیا توی کہ نہین
پس کہا میں یعنی اپنی دلمین کہ اگر ہوتا اوسکی باب دادا اونمین سے کوئی بادشاہ تو کہتا مین کہ یہہ ایک شخص ہے کہ طلب کرتا ہی ملک باپ دادا اپنی کا اور پوچھا میں تجھسے
حال اوسکی تابعدار اونکا کہ ایا ضعیف یعنی فقیر و گوشہ نشین لوگ ہین یا اشراف یعنی اغنیا اور جاہ و حشم والی پس کہا توی بلکہ ضعیف لوگ ہین اور یہی ضعیف ہوتے
ہین تابعدار پیغمبر ونکی ف ح کہ سبقت کرتی ہین اونکی تابعداری کرنی مین اور امراد کہ گرفتار جاہ و تکبر کی ہین محروم رہتی ہین اس سعادت سی یہان تک کہ جب خالط
ہوتی ہین اور راہ خلاصی کی تنگ ہوتی ہی تو مضطر اور ناچار ہوکر اسلام لاتی ہین ت اور پوچھا میں تجھسی کہ کیا تم متہم کرتی تھی اوسکو ساتھہ جھوٹ کی پہلی اس سے
کہ کہی وہ چیز کہ کہی اب پس جواب دیا توی کہ نہین پس جانا میں یہہ کہ نہین ہے معقول اور متصور کہ چھوڑی جھوٹ بولنی کو لوگون پر پہر شروع کرکی جھوٹ بولنے اللہ پر ف ع یعنی
ہر ایک پر ظاہر ہی کہ جھوٹ بولنا اللہ پر نہایت برا ہے پس کیسے ہوسکتا ہی کہ لوگون سے تو جھوٹ نہ بولے اور اللہ پر جھوٹ باندہے ت اور پوچھا میں تجھسی کیا پہر جاتا ہی کوئی اونمین سی اوسکے دین
سی بعد داخل ہونیکی دین مین بسبب ناراض ہونیکی اوسکی دین سے پس کہا توی نہین اور ایسا ہے ہی حال ایمان کا کہ نہین نکلتا ہی جبوقت کہ ملجاوی لذت اور حلاوت
اوسکی دلونمین کہ رنگ ایمان کا جم جاتا ہی اور اگر کوئی پہر گیا تو ایمان اوسکی دل کی اندر نہین آیا تھا اور نہین ٹہیرا تھا اور پوچھا میں تجھسی کہ کیا زیادہ ہوتے
جاتی ہین تابعین یا وسکی روز بروز یا کم پس جواب دیا توی کہ وہ زیادہ ہوتی جاتی ہین اور ایسے طرح ہی مین ایمان کہ زیادہ ہوتا جاتا ہی یعنی مفسد اور اہل اوس کے
یہان تک کہ تام اور کامل ہو ف ع یعنی پورا ہو بسبب امور معتبرہ کی اوسمین قسم نماز اور زکوۃ اور روزون وغیرہ سی اور اسلیی اوتری آیت اخیر عمر مین آنحضرت
کی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ت اور پوچھا میں تجھسے کہ کیا لڑتی ہو تم اونسی پس جواب دیا توی کہ تم لڑتی ہو اونسی پس ہوتی ہی لڑائی درمیان
تمہاری اور درمیان اونکی مانند ڈولونکی پہنچتا ہی یعنی مصیبت کو وہ تم سی اور پہنچتی ہو تم اونسی اور ایسی ہی رسول مبتلا اور آزمائی جاتی ہین ساتھہ
اعدای دین کی پہر ہوتی ہی جماعت پیغمبر ونکی یعنی فتح اور نصرت آخر کار مین اور غالب آتا ہی دین اونکا اور پوچھا میں تجھسے کہ کیا عہد شکنی کرتا ہی وہ شخص پس
جواب دیا توی کہ وہ عہد شکنی نہین کرتا اور ایسی ہے پیغمبر ہوتی ہین کہ عہد شکنی نہین کرتی اور پوچھا میں تجھسی کہ کیا کہا ہی یہہ قول یعنی دعوے نبوت کا کسی
نے پہلی اوسکی پس جواب دیا توی کہ نہین پس کہا میں کہ اگر ہوتا کہ کہتا یہہ بات کوئی پہلی اوسکی تو کہتا مین کہ ایک شخص ہے کہ پیروی کرتا ہی ساتھہ قول کسے
کہ کہا گیا ہی پہلی اوسکی کہا ابوسفیان نی پہر پوچھا ہرقل نی مجھسی کیساتھہ کسچیز کی حکم کرتا ہی وہ شخص تمکو کہا میں کہ حکم کرتا ہی ہمکو ساتھہ نماز اور زکوۃ اور سلوک
کرنی کی ناتی داروں سے اور بچنیکی حرام سی کہا ہرقل نی اگر سچ ہی وہ چیز کہ کہتا ہی تو بلاشبہ وہ پیغمبر ہی اور تحقیق تہا میں جانتا کہ تحقیق پیغمبر نکلنی والا ہی پر

خیر زمانہ مین اونہین تہا مین گمان کرتا اوسکو تم مین سے ف ح ع یعنی نسل اسمعیل سی کہ باپ مین عرب کی بلکہ گمان کرتا تہا مین کہ وہ ہم مین سے کہ اولاد اسحق مین ہوگا اسلیے کہ اکثر انبیا بعد ابراہیم علیہ السلام کی اولاد اسحق سی ہوی اور یہہ بہنا ہرقل کا کہ اگر سچ ہی وہ چیز کہ کہتا ہی تو تو وہ پیغمبری بلاشبہ بسبب آگے کا بونگا خبرون کی تہا کہ اونمین یہہ علامتین حضرت کی لکہین تہین سو پاین گئین حضرت مین اور بسبب حکم کہانت اور نجوم کی بہی تہا جیسی کہ صحیح بخاری مین آیا ہے کہ بہا ہرقل نی دیکہا مینی نجوم مین اور دیکہا مینی بادشاہ ختان کو پس پوچہا کہ کون ہی اس امت مین کہ ختنہ کرتا ہی کہا لوگون نی کہ عرب مین کہ ختنہ کرتی ہین انتہی اور ہرقل نی علامتون مذکورہ سی حقیت حضرت کی معلوم کی اوسپر باوجود اسکی ایمان نہین لایا اور نہین فائدہ اوٹہایا اس معرفت سی اسلیے کہ اوسنی فوج کشی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ پر اور لڑا اونسی اور نہین قصور کیا لشکر کی اسچی مین صحابہ پر روم وغیرہ سی کئی بار پس شکست دیتا تہا اللہ اونکو اور ہلاک کرتا تہا اونکو کہ نہین پہرتی تہی طرف اوسکی اونمین سے مگر تہوڑی سی اور ہمیشہ ایسی حالی پر رہا یہان تک کہ مرا اور فتح ہوی اکثر شہر شام کی یعنے مسلمانون نی فتح کیی پہر والی ہوا بعد اوسکی مرنی کی بیٹا اوسکا اور اوسکی مرنیکی بعد جاتی رہی سلطنت رومیون کے یعنی کافر رومیون کی پہر مسلمان رومی سلطنت ہوی بسبب غلبہ اور شوکت ایمان کی یہان تک کہ قایم کیا اللہ تعالی نی اونکو واسطی مقاتلہ جماعت نصرانیہ اونکی بمقابلہ فرقہ رافضیہ کے اور قایم ہوے وہ واسطی خدمت حرمین شریفین کے کہ تعمیر و ترمیم کرتی رہی دانکی اور خیرات کرتی رہے وان اور بہیجتی رہے امیر حجاج کو اور تعظیم تکریم کرتی رہی علما اور مشایخ اور اولیا کی خیر اہم اللہ خیر الجزا و نصرہم علی جمیع الاعدا الی یوم الدین اور بات یہہ ہے کہ جسکو ہدایت کری اللہ اوسکو کوئی گمراہ نہین کرسکتا اور جسکو گمراہ کری اللہ اوسکو کوئی ہدایت نہین کرسکتا دیکہنا چاہیی کہ ہرقل نی کیا حضرت کی حقیت معلوم کی لیکن کچہہ کام نہ آئی بسبب نہونی سعادت ازلیہ کے اور ہونی شقاوت ابدیہ کی اور سبب اسکا طمع ریاست کی تہی اور محبت مال کی ت اور اگر تحقیق مین جانا مایہ کہ پہنچ سکو نگا طرف اونکی تو البتہ دوست رکہتا دیکہنا اونکا اور اگر ہوتا مین پاس اونکی تو البتہ دہوتا مین دونون پاؤن اونکی اور البتہ پہنچی گا غلبہ اور حکومت اوسکی اس زمین مین کہ پہنچی دونون پاؤن میری کی ہی کہ ملک روم اور شام کا ہی پہر منگایا خط آنحضرت کا اور پڑہا اوسکو ف ع اور تعظیم و تکریم کی اوسکی اور مبالغہ کیا اوسکی محافظت مین پس ہوا وہ سبب باقی رہنی سلطنت اوسکی کا اوسکی اولاد مین بخلاف کسری کی کہ اوسنی پہاڑ الا اوڑکی ٹکڑے کرڈالا تہا آنحضرت کی خط کو پس ٹکڑی ٹکڑی کیا اللہ نی ملک اوسکا اور متفرق کیا اوسکی اولاد کو اور نکالدیا اونکی ہاتہہ سی ملک اوسکا کہا سیف الدین نی کہ بہیجا مجکو بادشاہ مغرب نی طرف بادشاہ فرنگ کی کسی کام کی لیی پس وہ کام کردیا اوسنی اور کہا مجکو وہان ٹہیرنی کی لیی پس انکار کیا مینی پہر کہا کہ تحفہ دونگا مین تجکو اچہا تحفہ پہر نکالا صندوق مین سے ایک نلوا سونی کا اور نکالا اوسمین سے ایک خط کہ اوڑگئی تہی اکثر حرف اوسکی اور کہا کہ یہہ ہی خط تمہاری نبی کا کہ آیا تہا میرے دادا قیصر کی لیی میراث مین چلا آتا ہی یہہ ہمہاری نبی کا اور وصیت کی تہی ہمکو ہماری دادا نی کہ جب تک یہہ ہمارے پاس رہیگا نہین جانی کا ملک ہمسی پس ہم محافظت کرتی ہین اسکی تاکہ ہمیشہ رہے ملک ہماری لیی ذکرہ کمال الدین ت نقل کی یہہ بخاری مسلم نی اور گذری یہہ ساری حدیث باب الکتاب الی الکفار مین ف ح اور صحیح بخاری مین آیا ہی کہ ہرقل نی روم کی سرداروں کو اپنی مکانمین جمع کیا اور حکم کیا کہ اوسکی دروازی بند کردین اور کہا اے گروہ اگر مطلب یاب ہونا چاہتی ہو تو ایمان لاؤ اس نبی کے آخر زمان پر پس وہ چہلی اور بہاگی جیسی کہ گورخر اوچہلتی ہین اور بہاگتی ہین اور ہرقل ب وحشت اور نفرت اونکی دیکہی تو کہا انہی ہی حال پر رہو مین تمکو آزماتا تہا کہ اپنی دین مین کسقدر قوت اور استحکام رکہتی ہو پس سجدہ کیا اونہون نی اوسکو اور راضی ہوی اوس سے اور تہا یہہ آخر کار ہرقل کا اور اختلاف کیا ہی ہرقل کی ایمان مین راجح یہہ ہی ہی کہ وہ کفر ہی پر باقی رہا اور مسند امام احمد مین آیا ہے اوسنی لکہا ہوگا سی آنحضرت کو کہ مین مسلمان ہون آنحضرت نی فرمایا کہ وہ جہوٹ کہتا ہی وہ اپنے نصرانیت ہی پر ہے اور ہرقل کی قصہ سی معلوم ہوتا ہے کہ علم اور دانشمندی ہدایت پانی مین کافی نہین ہے جب تک توفیق الہی رفیق نہو جیسا کہ حال یہود کا تہا ب عشق کا ریست کہ موقوف ہدایت باشد

اور یہہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ محبت دنیا اور حب ریاست مانع ہی حق کی پانی سی واللہ اعلم نسال اللہ العافیۃ **باب فی المعراج** باب ہی بیچ بیان معراج کی ف ح عروج یعنی اوپر چڑہنی کی ہی اور معراج آلہ چڑہنیکا یعنی سیڑہی گویا آنحضرت نے کی لیی ایک سیڑہی رکہی کہ اوسپر سی آسمان پر چڑہی اور ایک روایت مین بہی آیا ہی کہ جب آنحضرت سیڑہی پر چڑہی تو ایک سیڑہی اونکی لیی رکہی کہ اوسپر سے اوپر گیی اور وہ ایک سیڑہی ہی کہ ملائکہ اوسپر سی چڑہتی اوترتے ہین اور اکثر علما اسپر ہین کہ معراج ربیع الاول مین ہی بارہوین سال رسول ہونی سی اور بعضی کہتی ہین کہ ستائیسوین رمضان کو ہوی اور مشہور یہہ ہے کہ ستائیسوین رجب کو ہوی ہی عمل اہل مدینہ کا رجبیہ مین کہ اونکی مواسم شریفہ سی ہی اسپر ہی اور بعضی کہتی ہین کہ سن پانچ یا چہہ مین ہی اور جانا چاہی کہ یہان ایک اسرا ہے اور ایک معراج اسرا مسجد حرام سے ہی مسجد اقصے تک اور معراج مسجد اقصی سی ہے آسمان تک اور اسرا ثابت ہی نص قرآن سی اور منکر اوسکا کافر ہی اور معراج ثابت ہے حدیثون مشہورہ سی اور منکر اوسکا گمراہ اور بدعتی ہی اور مختلف اُمین ہین اقوال علما کی اس باب مین کہ معراج خواب مین ہی یا بیداری مین اور ایک بار ہی یا کئی بار ایک بار جاگتی مین اور اور کئی بار سوتی مین اور جو کچہہ کہ سوتی مین ہے تو طیہ اور تمہید اوسکی تہی کہ جاگتی مین ہوی تا ایک طرح کی قوت اور انسیت ساتہہ اوس عالم کی حاصل ہو جیسے کہ بیچ رویا رصادقہ کی کہ ابتدای نبوت مین ہوتا تہا یہہ کلمہ کہا ہی یا جاگتی مین تہے ساتہہ بدن کے بیت المقدس تک اور ساتہہ روح کی آسمان تک اور تحقیق یہہ ہے کہ ایکبار جاگتی مین ہوی ساتہہ بدن شریف کے مسجد حرام سی مسجد اقصی تک اور وہان سے آسمان تک اور آسمان سے وہان تک کہ خدا نے چاہا نقل کیا ہی علامی اخیر قصہ تک جو حدیثون مین مذکور ہے اور یہی ہے مذہب جمہور فقہا اور متکلمین اور صوفیہ کا اور وارد ہوی ہین اسمین حدیثین صحیحہ اور اخبار صریحہ صحابہ سی نہایت کثرت سی اور واقع مین اگر معراج خواب مین ہوتی تو باعث اس تمام فتنہ اور خوفناکی نہوتی اور نہ باعث اختلاف اور ارتداد کی ہوتی اور معراج ساتہہ جسم کی آنحضرت کی خصوصیات سی ہی کہ کسیکو انبیا مین سی سوا آنحضرت کے نہین ہوی یہہ تشریف و تکریم خاص حق سبحانہ تعالی کی طرف سے آنحضرت ہی کے لیی ہوی اور سمجہانا اس معنے کا گرفتاران عقل کی حوصلہ سی باہر ہی یہان ایمان لانا چاہیی اور کیفیت اوسکی علم الہی کی سپرد کرنی چاہیی اور حقیقت مین تمام اطوار نبوت کی اور حی اور معجزی احاطہ عقل و قیاس سے باہر ہین جو کوئی اوسکو تابع قیاس کے اور موقوف اوپر فہم اور عقل اپنے کی رکہی اوسکے کہ جب تک میری عقل مین نہ آوی نہین مانیگا مین اور اعتقاد نہین کرنی کا اوسکا وہ حصہ ایمان سے محروم ہوگا اولیا اللہ کو ایک مقام مین پہنچکر کچہہ حقیقت اسکی روشن اور واضح ہوتی ہی اور پہلی پہنچنی کی اوس مقام کو طور ایمان کا ہی یعنی جو اللہ رسول فرماوین بی شک مان لیوی ہر گز نچون و چرا نکرین کہ سلامتی دین ہی نسال اللہ العافیۃ واللہ اعلم **الفصل الاول** فصل پہلی عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِهِ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا فِي الْحَطِيمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا إِذْ أَتَانِي آتٍ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هَذِهِ إِلَى هَذِهِ يَعْنِي مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهِ إِلَى شِعْرَتِهِ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِي ثُمَّ أُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُلِئَ إِيمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِي ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ أُعِيدَ وَفِي رِوَايَةٍ ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ إِيمَانًا وَحِكْمَةً ثُمَّ أُتِيتُ بِدَابَّةٍ دُونَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ أَبْيَضَ يُقَالُ لَهُ الْبُرَاقُ يَضَعُ خَطْوَهُ عِنْدَ أَقْصَى طَرْفِهِ فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِي جِبْرِيلُ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا فِيهَا آدَمُ فَقَالَ هَذَا أَبُوكَ آدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالِابْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يَحْيَى وَعِيسَى وَهُمَا ابْنَا خَالَةٍ قَالَ هَذَا يَحْيَى وَهَذَا

عیسیٰ فسلم علیہما فسلمت فردا ثم قالا مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی الی السماء الثالثۃ فاستفتح قیل من ھذا قال جبرئیل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیہ قال نعم قیل مرحبا بہ فنعم المجیء جاء ففتح فلما خلصت اذا یوسف قال ھذا یوسف فسلم علیہ فسلمت علیہ فردّ ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی حتی اتی السماء الرابعۃ فاستفتح قیل من ھذا قال جبرئیل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیہ قال نعم قیل مرحبا بہ فنعم المجیء جاء ففتح فلما خلصت فاذا ادریس فقال ھذا ادریس فسلم علیہ فسلمت علیہ فردّ ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی حتی اتی السماء الخامسۃ فاستفتح قیل من ھذا قال جبرئیل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیہ قال نعم قیل مرحبا بہ فنعم المجیء جاء ففتح فلما خلصت فاذا ھارون قال ھذا ھارون فسلم علیہ فسلمت علیہ فردّ ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی حتی اتی السماء السادسۃ فاستفتح قیل من ھذا قال جبرئیل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیہ قال نعم قیل مرحبا بہ فنعم المجیء جاء ففتح فلما خلصت فاذا موسیٰ قال ھذا موسیٰ فسلم علیہ فسلمت علیہ فردّ ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح فلما جاوزت بکی قیل لہ ما یبکیک قال ابکی لان غلاما بعث بعدی یدخل الجنۃ من امتہ اکثر ممن یدخلھا من امتی ثم صعد بی الی السماء السابعۃ فاستفتح قیل من ھذا قال جبرئیل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد بعث الیہ قال نعم قیل مرحبا بہ فنعم المجیء جاء ففتح فلما خلصت فاذا ابوک ابرھیم فسلم علیہ فسلمت علیہ فردّ السلام ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح ثم رفعت الی سدرۃ المنتھی فاذا نبقھا مثل قلال ھجر واذا ورقھا مثل اذان الفیلۃ قال ھذا سدرۃ المنتھی فاذا اربعۃ انھار نھران باطنان ونھران ظاھران قلت ما ھذان یا جبرئیل قال اما الباطنان فنھران فی الجنۃ واما الظاھران فالنیل والفرات ثم رفع لی البیت المعمور ثم اتیت باناء من خمر واناء من لبن واناء من عسل فاخذت اللبن فقال ھی الفطرۃ انت علیھا وامتک ثم فرضت علی الصلوٰۃ خمسین صلوٰۃ کل یوم فرجعت فمررت علی موسیٰ فقال بما امرت قلت امرت بخمسین صلوٰۃ کل یوم قال ان امتک لا تستطیع خمسین صلوٰۃ کل یوم وانی واللہ قد جربت الناس قبلک وعالجت بنی اسرائیل اشد المعالجۃ فارجع الی ربک فسلہ التخفیف لامتک فرجعت فوضع عنی عشرا فرجعت الی موسیٰ فقال مثلہ فرجعت فوضع عنی عشرا فرجعت الی موسیٰ فقال مثلہ فرجعت فوضع عنی عشرا فرجعت الی موسیٰ فقال مثلہ فرجعت فوضع عنی عشرا فامرت بعشر صلوٰت کل یوم فرجعت الی موسیٰ فقال مثلہ فرجعت فامرت بخمس صلوٰت کل یوم فرجعت الی موسیٰ فقال بما امرت قلت امرت بخمس صلوٰت کل یوم قال ان امتک لا تستطیع خمس صلوٰت کل یوم وانی قد جربت الناس قبلک وعالجت بنی اسرائیل اشد المعالجۃ فارجع الی ربک فسلہ التخفیف لامتک قال سالت ربی حتی استحییت ولکنی ارضی واسلم قال فلما جاوزت نادی منادٍ امضیت فریضتی وخففت عن عبادی متفق علیہ

روایت ہی فتادہ سی کہ نقل کی انس بن مالک سے اوسنی نقل کی مالک بن صعصعہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حدیث کی اور خبر دی صحابہ کو احوال اوس رات کی سی کیجا
گیا آنحضرتؐ کو اوسوقت کہ مین تہا بیچ حطیم کی اور بعضی وقت کہا حجر مین ف شارح حطیم حا کی زبر سی اور حجر ح کی زیر سی نام دو جگہو نکا ہی صحن کعبہ مین چنانچہ
بیان اسکا کتاب الحج مین ہو چکا ہی ت کہ اسحال مین کہ مین لیٹا ہوا تہا کہ ناگہان آیا میرے پاس آنیوالا یعنی فرشتہ پس چیرا اوس چیز کو کہ درمیان اسکی ہے
یہان تک کہا مالک نی کہ مراد کہتی تہی حضرتؐ اس اشارہ سے گڑہی حلق کی سی کہ جسکو جگنو کہتی ہین زیر ناف کے بالون تک پس نکالا دل میرا ف شارح ع یہ شق کرنا
سینہ مبارک کا غیر اوس شق کرنی کی ہی کہ ہوا صغر سن مین ہوا سطی کہ وہ واسطی نکالنی مادہ ہوگی تہا حضرتؐ کی دل ہی اور یہ واسطے داخل کرنی کمال علم
اور معرفت کی تہا قلب شریف مین ت پہر لایا گیا میرے پاس ایک لگن سونی کا بہرا ہوا ایمان سے ف شارح یہ قبیلہ کنایہ اور تمثیل کی سی ہے یا یہ کہ ایمان ایکحکمت
بنایا گیا جیسی کہ صورت پکڑین گی اعمال بد قیامت کی واسطی تولنیکی ت پس دہویا گیا دل میرا پہر پہر اگیا یعنی محبت رب سے یا علم و ایمان سی پہر پہر اگیا دل
یعنی اپنی جگہہ اصلی پر رکہا گیا اور ایک روایت مین یون ہے کہ پہر دہویا گیا پیٹ یعنی اندکی چیزین مطلق یا جگہہ دل کی نرم کی پانی سی پہر پہر اگیا ایمان و حکمت سے
پہر لایا گیا میری پاس ایک جانور نیچا خچر سی اور اونچا گدہی سی سفید رنگ کہا جاتا تہا اوسکو براق یعنی بسبب جلدی چلنی اوسکی کی مانند برق یعنی بجلیکی اور
بسبب روشنی رنگ اوسکی کی رکہتا تہا قدم اپنا نزدیک تمام ہونی نگاہ اپنی کی ف ع ح کہا بعضون نی صحیح تر یہ ہے کہ وہ براق مقرر تہا واسطی سواری سب انبیا کی
اور بعضون نی کہا کہ ہر نبی کی لیی ایک براق ہے علحدہ مناسب مرتبہ اور مقام اوسکی جیسی کہ ہر ایک کی لیی ایک حوض ہے آخرت مین موافق مقام اوسکی اور
بموجب اس قول کی معلوم ہوتا ہی کہ یہ براق مخصوص آنحضرت کی لیی تہا اور کہا شیخ عبد الوہاب متقی نی کہ اوسکو براق اور مرکب نور دابہ کہنا چاہیی اور گہوڑا
کہنا چاہیی جیسے کہ بعضی شعرا کی کلام مین واقع ہوا ہی اور بعضون نے دلیل پکڑی ہی ساتہہ اسکے اسپر کہ پہنچا براق کا آسمان پر ساتہہ ایک قدم کی ہو اسلیی کہ نظر
اوسکی کہ زمین پر ہے آسمان پر پہنچتی ہی پہنچا اوسکا آسمانو نپر سات قدمون مین ہو ت پس سوار کیا گیا مین اوسپر ف شارح اس عبارت مین اشارہ ہے اسپر کہ سوار
ہونا آنحضرتؐ کا براق پر محض اللہ کی مدد اور قدرت سی تہا اور ممکن ہے کہ کہا جاوی کہ سوار کرنی والی آنحضرتؐ کی اوسپر جبرئیل تہی ساتہہ قوت ملکیہ اپنی کی اور
یہ کچہہ بعید نہین ہی اسلیی کہ جبرئیل واسطہ تہی پہنچنی فیض الٰہی کی اور اوترنی وحی کی آنحضرتؐ پر اور یہہ ایک طرح کی خدمت ہے کہ خادم بادشاہونکی کرتی ہین
اور جبرئیل اس شب مین چاکر اور خاشیہ بردار آن سرور کی تہی چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ جبرئیل نی رکاب آنحضرتؐ کی پکڑی تہی اور میکائیل باگ براق
کی ہاتہہ سی تہا نبی ہوی تہی ت پہر لی گیا مجکو جبرئیل یہان تک کہ آیا نیچی کی آسمان پر ف شارح ظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ براق ہی پر
رہی یہان تک کہ چڑہی آسمان پر اور تمسک کیا ہی ساتہہ اسکی اون لوگون نی کہ کہا معراج تہی ایک شب مین سوائے شب اسرا کی بیت المقدس تک پس
اسی پر معراج بنا بر غیر اس روایت کی اخبار سی ہے کہ نہین تہی براق بلکہ چڑہی معراج پر کہ جسکو سیڑہی کہتی ہین جیسی کہ واقع ہوا ہی صریحہ ذکرہ العسقلانی
کہتا ہون مین کہ یہہ اختصار ہی راوی سی اور اجمال ہے اوس روایت کا کہ آنحضرتؐ نی باندہا براق ساتہہ اوس حلقہ کی کہ باندہتی تہی اوس سے انبیا
وہان ممکن ہے یہہ کہ ہو چلنا حضرتؐ کا براق پر بیت المقدس تک پہر چلنا اونکا آسمان تک معراج پر کہ وہ سیڑہی ہی واللہ اعلم پس گویا راوی نی طی کیا یعنی
مختصر کیا روایت کو ت پس طلب کیے جبرئیل نی آسمان کی دروازہ کہولنی کی کہا گیا یعنی) آسمان کی دربانون نی پوچہا کون ہے یہہ کہا جبرئیل نی کہ مین جبرئیل
ہون ف شارح ع اس سے معلوم ہوا کہ آسمان مین دروازے ہین حقیقۃً اور نگاہبان ہین اونپر اور کہتی ہین کہ وہ دروازے مقابل بیت المقدس کے ہین اور
اس سے ثابت ہوا اذن چاہنا اور یہہ سے ثابت ہوا کہ لایق ہی یہہ کہنا انا زید مثلاً یعنی اسی پر نہ اکتفا کرے کہ مین ہون جیسی کہ متعارف ہی اسلیی کہ اس سے منع آیا ہے
بلکہ اپنا نام لی کہ مین فلانا ہون ت کہا گیا اور کون ہے ساتہہ تیری کہا جبرئیل نی ساتہہ میری محمد ہین کہا فرشتون نی یعنی بطریق استفہام کی اور تحقیق کو
بہیجا گیا ہی طرف اونکی یعنی محمد کی کہ تمہاری ساتہہ آئی ہین بلائی ہوی آئی ہین یا آپ سی کہا جبرئیل نی ہان بلا بہیجے ہوی آئین کہا فرشتون نی مرحبا محمد

کو یعنی لایا اسکو اسی جگہ فراخ مین اور اچھا آنا آیا پس کہولا گیا دروازہ آسمان کا پس جبکہ پہنچا اور داخل ہوا مین آسمان مین پس نا گہان اوسنے آدم سے پس کہا جبرئیل نی یہہ باپ یعنی دادا تیری ہین آدم پس سلام کر اونکو ف اح لکھا ہی علامتی کہ حکم کیا جبرئیل نی آنحضرت کو سلام کی سبقت کرنی کا انبیا پر واسطی تعلیم تواضع اور شفقت کی چونکہ آنحضرت ایک مرتبہ عالی کو پہنچی تہی کہ زیادہ اوس سے ممکن اور متصور نہین لازم تہا کہ تواضع اور شفقت کریں اور یہہ بہی کہا ہی علامتی کہ آنحضرت بسبب گذرنیکی اوپر ہر حکم گہڑی کی تہی اور انبیا اپنی مقام مین ثابت تہی حکم پہنچکار کہتی تہی اور کہڑا اسلام کرتا ہی بہتیرے اگرچہ افضل ہوا اوس سے ت پس سلام کیا یعنی آدم علیہ السلام پر پس جواب السلام کا دیا آدم نی پہر کہا مرحبا ساتہہ بیٹی نیک نجت کی اور پیغمبر صالح کی ف ا ع تعریف کی آدم نی اور تمام انبیانی کہ مذکور ہین حدیث مین آنحضرت کی ساتہہ نیک بختی کی پس معلوم ہوا کہ نیک بختی مرتبہ عظیم اور ایک مقام بلند ہی اور شامل ہی تمام خصلتون خیر کو اسلیی کہا گیا ہی کہ صالح وہ شخص ہے کہ قایم ہو ساتہہ اوسچیز کی کہ لازم ہوا اوسپر قسم حقوق اللہ اور حقوق العباد سی اور پروردگار تعالی نی یہی کتاب مجید مین وصف کیا ہی انبیا کو ساتہہ صلاح کی کہ فرمایا وکل من الصالحین و کلا جعلنا صالحین ت پہر اوپر لیگئی مجکو جبرئیل یہان تک کہ آئی دوسری آسمان پر پس طلب کیے دروازہ کہولینکی پس کہا گیا کون ہے کہا جبرئیل نی کہ مین جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تمہاری کہا محمد مین کہا گیا تحقیق بہیجا گیا تہا کوئی طرف یعنی بولانیکی لیی کہا کہ ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچہا آنا آیا پہر کہولا گیا دروازہ پس جبکہ پہنچا مین دوسرے آسمان پر نا گہان یحیی اور عیسی علیہ السلام کہڑی تہی اور وہ دونون بیٹی خالا کی ہین ایسلیی یعنی اسلیی کہ بہن مریم کی بیچ گہر ذکریا والد یحیی علیہ السلام کی تہین اور اسے سبب سی ذکریا کفالت مریم کی کرتی تہی کہا جبرئیل نی کہ یہہ یحیی ہین اور یہہ عیسی پس سلام کر اونکو پس سلام کیا یعنی اونکو پس جواب دیا سلام کا دونون نی یعنی اچہی طرح پہر کہا دونون نی مرحبا بہائی صالح کو اور نبی صالح کو پہر لی چڑہی مجکو جبرئیل طرف تیسری آسمان کے پس کہلوایا دروازہ کہا گیا کون ہی یہہ کہا جبرئیل نی کہ مین جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تیری کہا محمد مین کہا گیا اور تحقیق بہیجا گیا تہا کوئی طرف اوسکی کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچہا آنا آیا پس کہولا گیا دروازہ پس جبکہ پہنچا مین یعنی تیسری آسمان مین نا گہان یوسف کہڑی تہی کہا جبرئیل نی کہ یہہ یوسف ہین پس سلام کر اونکو پس سلام کیا یعنی اونکو پس جواب دیا پہر کہا مرحبا بہائی صالح کو اور نبی صالح کو پہر لی چڑہی مجکو جبرئیل یہان تلک کہ آئی چوتہی آسمان پر پس کہلوایا دروازہ کہا گیا کون ہی یہہ کہا جبرئیل نی مین ہون کہا گیا اور کون ہے ساتہہ تیری کہا محمد کہا گیا اور تحقیق بہیجا گیا کوئی طرف اوسکی کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچہا آنا آیا پس کہولا گیا دروازہ پہر جبکہ پہنچا مین یعنی اوس آسمان مین پس نا گہان ادریس تہے پس کہا جبرئیل نی یہہ ہین ادریس پس سلام کرو اونکو پس سلام کیا یعنی اونکو پس جواب دیا سلام کا پہر کہا مرحبا بہائی صالح کو اور نبی صالح کو ف اح اگرچہ ادریس آنحضرت کی دادا کے ہین ولیکن انبیا سب بہائی آپسمین ہین اور چونکہ باپ ہونا آدم اور ابراہیم علیہ السلام کا مشہور تر اور روشن تر تہا اونہون نی ابن صالح کہا ت پہر لی چڑہی مجکو جبرئیل طرف پانچوین آسمان کی پس کہلوایا دروازہ کہا گیا کون ہے یہہ کہا جبرئیل نی مین ہون کہا گیا اور کون ہے ساتہہ تیرے کہا محمد مین کہا گیا اور تحقیق بہیجا گیا تہا کوئی طرف اوسکی کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچہا آنا آیا پس کہولا گیا دروازہ پس جب پہنچا مین پس نا گہان ہارون تہی کہا جبرئیل نی یہہ ہارون ہین پس سلام کر اونکو پس سلام کیا یعنی اونکو پس جواب دیا سلام کا پہر کہا مرحبا بہائی صالح اور نبی صالح کو پہر لی چڑہی مجکو یہان تلک کہ آئی چھٹی آسمان پر پس کہلوایا دروازہ کہا گیا کون ہے یہہ کہا جبرئیل نی کہ مین جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تیرے کہا محمد مین کہا گیا اور تحقیق بہیجا گیا تہا طرف اوسکی کوئی کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچہا آنا آیا پس جب پہنچا مین اوس آسمان مین نا گہان موسے تہی کہا جبرئیل نی کہ یہہ موسے ہین پس سلام کر اونکو پس سلام کیا یعنی اونکو پس جواب دیا سلام کا پہر کہا مرحبا بہائی صالح اور نبی صالح کو پس جب کہ بڑہا مین آگی کو رونی موسی کہا گیا واسطی اوسکی کہ کس چیز نی رولایا تجکو کہا موسی نی کہ رویا مین اوسواسطی کہ ایک لڑکا نوجوان بہیجا گیا پیچہی میرے کہ داخل ہونگی بہشت مین اوسکی امت سی زیادہ اوس

لوگون سی گہ داخل ہونگی اوسمین میری امت سی ف رح علمانی لکہا ہی کہ نہین تہا رونا موسی علیہ السلام کا بسبب حسد اونکی کی اوپر فضیلت پیغمبر ہمارے کی اور اونکی امت کی اسلیے کہ حسد براہی عوام مومنین سے اور نکالڈالا گیا ہی اونمین سی اوس جہان مین پس کیونکر سرزد ہوا اوس شخص سے کہ برگزیدہ کیا اوسکو خدا تعالے نے اور کلام کیا ساتہہ اوسکی اور رانکی باتین کین اوس سے بلکہ رونا اس سبب سی تہا کہ فوت ہوا حضرت موسی سے اجر کہ مرتب ہوتی اوسپر درجات بسبب واقع ہونی کی اونکی امت سی مخالفت اوامر کی اور نہ بجالانا حکمونکا کہ موجب نقصان اجر اونکی کا ہوا کہ اوس سے نقصان حضرت موسی کی ثواب کا لازم آیا اسلیے کہ ہر پیغمبر کی لیی ثواب اوس شخص کا ہوتا ہی کہ متابعت اوسکی کرتا ہی اور بعضون نی کہا کہ وہ رونی اپنی امت کی حال پر ازراہ شفقت کی بسبب اسکے کہ اونہون نی فائدہ نہ اوٹہایا اونکی متابعت سی باوجود بڑی عمرونکی جیسی کہ فائدہ اوٹہایا اس امت مرحومہ نی اپنی پیغمبر کی متابعت سے باوجود چہوٹی عمرونکی اور نہ پہنچی کثرت اونکی اس امت کی کثرت کو چونکہ رکہی گئی ہی رحمت اور شفقت پیغمبر اونکی اونمین بہ نسبت اپنے امت کی زیادہ اوردن سی پس رویا موسی علیہ السلام ازراہ رحم کرنی کے اپنی امت پر اوس ساعت مین کہ وقت زیادتی رحمت اور کرم کا تہا شاید کہ حق سبحانہ رحم کری اونپر بسبب برکت اس ساعت کی اور بعضون نی کہا کہ مقصود موسی کو خوش کرنا ہمارے پیغمبر کی دل کا تہا اس سبب سے کہ تابع اونکی بہت ہین اور داخل ہونگی بہشت مین زیادہ بہ نسبت اون لوگون کی کہ داخل ہونگی اوسمین اور امتیون مین سی اور کہنا موسی کا کہ ایک لڑکا بہیجا گیا بعد میری یہہ ازراہ اونکی حقارت کی نہین بلکہ ازراہ بڑا جاننی قدرت اور کرم پروردگار کی کہا گیا اوسکی قدرت ہی کہ اس سن مین یہہ کچہہ انکو مرتبہ ملا ہی کہ اگلونکو باوجود بڑے عمرونکی وہ نہین ملا اور ممکن ہے کہ غلام کہنا اسلیے ہو کہ تہی حضرت وقت گذرنے انبیا پر کم عمر بہ نسبت عمرون اونکی دنیا مین اور گذرنی زمانہ کی اونپر عالم برزخ مین ت پہر لی جڑہی مجکو جبرئیل طرف آسمان ساتوین کے پس کہلوایا جبرئیل نی دروازہ پس کہا گیا کون ہی یہہ کہا جبرئیل نی مین جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہے ساتہہ تیری کہا محمد مین کہا گیا اور بہیجا گیا تہا کوئی طرف اونکی کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچہا آیا آیا پس جب کہ پہنچا مین اوس آسمان مین پس ناگہان ابراہیم تہی کہا جبرئیل نی کہ یہہ باپ ہین تمہاری ابراہیم پس سلام کرو انکو پس سلام کیا مینی اونکو پس جواب دیا سلام کا پہر کہا مرحبا بیٹی صالح کو اور نبی صالح کو ف رح کہا حافظ سیوطی نی کہ اشکال لازم آتا ہے انبیا کی دیکہنی پر آسمانونمین باوجود اسکی کہ بدن اونکی قبرونمین ہی اور جواب دیا گیا ہی اسکا یہہ کہ ارواحین اونکی متشکل ہوئین تہین بہ نوکی صورتونمین یا حاضر ہوئی تہی بدن اونکی حضرتؐ کی ملاقات کی لیی اوس رات مین واسطی تعظیم اونکی کی اور اختلاف کیا گیا ہی کہ مخصوص ہوا ہر آسمان کا ساتہہ ہر نبی کی انبیا مذکورین مین سی کس سبب سے تہا اور حکمت کیا تہی اسمین اور مشہور تر یہہ ہے کہ یہہ بحسب تفاوت اونکی تہا درجات مین اور تفصیل اوسکی ابن ابی حمزہ نی یون لکہی ہے کہ خصوصیت آدم کی ساتہہ پہلی آسمان کی اس سبب سے تہی کہ وہ اول ہین سب انبیا مین اور اول پیدا ہین سب کی پس مناسب ہوا ہونا اونکا پہلی آسمان پر اور عیسی کو خصوصیت تہا ساتہہ دوسری آسمان کی اسلیی ہوی کہ بہ نسبت اور انبیا کی زمانہ اونکا بہت قریب ہے ہمارے نبی صلی اللہ کے زمانہ کی اور قریب اونکی یوسف تہی اسلیی کہ امت آنحضرتؐ کی داخل ہوگی جنت مین بصورت اونکی اور اوریس چوتہی آسمان مین ہے بسبب فرمانی اللہ تعالی کی ورفعناہ مکانا علیا اور چوتہا آسمان ساتون مین اوسط اور معتدل ہی اور ہارون پانچوین مین بسبب قرب ہونی بہائی اپنی کی تہی اور سوا اوپر اوس ہی تہی بسبب فضیلت کلام کرنی اللہ تعالی کی اور ابراہیم اوپر اوسکے اسلیی کہ وہ افضل انبیا کی ہین بعد نبی ہمارے کی کہنا ہونمین کہ باقی سارا کلام بیچ مقدمہ تمام انبیا علیہم السلام کی کہ وہ کہان تہی پس شاید وہ بہی موجود ہون آسمانون مین مناسب بہ مقام اپنی کی اور ذکر نہ کیا گیا ہر آسمان مین مگر ایک ایک مشہور انبیا ونمین سی اور اکتفا کیا ساتہہ ذکر اونکی کی باقی بزرگوارونمین سے

ت پہر اوٹہایا گیا مین طرف سدرۃ المنتہی کی ف رح کہ نام ایک درخت کا ہی ساتوین آسمان مین اور جڑہ اوسکی ساتوین آسمان مین ہے اور سدرہ لغت مین بیر کی درخت کو کہتی ہین اور منتہی اوسکو اس سبب بہی کہتی ہین کہ علوم خلایق کی قسم ملائکہ وغیرہ سی وسی تک پہنچتی ہین اور کوئی اوس سے گذر نا ہنلیز سوا ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سے چنان گرم در تہیہ حرمت بداند کہ در سدرہ جبرئیل از و باز ماند ت پس ناگہان بیر اوسکی مانند مشکون بیر

کی ہتی اور ناگہان پتی اوسکی مانند کانون تپو کی **ف** ح لفظ فیلہ قت کی زبر اور تی کی زبر سی جمع فیل کی ہی جلیسی کہ دیکھ جمع دیک کے اور یہہ تشبیہ بقدر فہم عوام کی اور قیاس عقل کی ہی والا بڑا یا اونکا حد حصر سی باہر ہی **ترجمہ** کہا جبرئیل نی یہہ سدرۃ المنتہی ہی **ف** ح مقصود جبرئیل کو یا تو معلوم کروانا اوس مقام کا تہا اور خوشخبری دینے آنحضرتؐ کو ساتھہ پہنچنیکے اوس مقام مین کہ منتہی عقلون اور علمون خلایق کا ہی یا مقصود غدر کرنا تہا اپنی مفارقت کا اور آنحضرتؐ کی مصاحبت سی رہجانی کا ؎ بگفتا فراتر مجالم نماند ٭ بماندم کہ نیروی بالم نماند ٭ اگر یک سر موی برتر پرم ٭ فروغ تجلی بسوزد پرم ٭ **ت** پس ناگہان وہان چار نہرین تہین دو نہرین چہپی ہوے اور دو نہرین ظاہر کہا یعنی کیا ہن یہہ دونون طرح کی نہرین ظاہر اور باطن کی اسی جبرئیل کہا جبرئیل نی اسی دو نہرین چہپی ہوی بہشت مین ہین **ف** ح طیبی نی کہا کہ ایک سلسبیل ہے اور دوسری کوثر اور باطن یعنی چہپی ہوے اس سبب سے کہتی ہین کہ بہشت مین جاری ہین اوس سے باہر نہین نکلین اور بعضی کہتی ہین کہ اس سبب سے باطن کہتی ہین کہ عقلین اوسکی وصف کی گنہ کو نہین پہنچتے **ت** اور اسی پر دو نہرین ظاہر پس نیل اور فرات **ف** ح ظاہر یہہ ہے کہ مراد نیل مصر اور فرات کوفہ ہی اور بحکم حدیث کی وہ سدرہ کی جڑ سی نکلتی ہین اور زمین پر پڑتی ہین اور روان ہوتی ہین اوسمین اور بعضون نی کہا کہ یہہ قبیل تشبیہ کی سی ہے کہ پانی انکا لطافت اور شیرینی اور منافع مین مشابہ بہشت کی پانی کیسے ہی یا قبیل موافق اسما کیسی ہے یعنی جلیسی یہان ان دونون نہرونکا نام نیل و فرات ہی ایسے ہی بہشت مین ہے دو نہرین ہین کہ نام اونکا نیل و فرات ہی واللہ اعلم **ت** پہر دکہایا گیا میری لیی بیت المعمور کو **ف** ح وہ ایک خانہ خدا ہی ساتوین آسمان مین محاذی خانہ کعبہ کی کہ اگر فرض کیا جاوے گرنا اوسکا زمین پر تو سیدہا خانہ کعبہ ہی پر آکر پڑیگی اور ذکر اوسکا اگلی حدیث مین آتا ہی **ترجمہ** پہر لایا گیا میرے پاس ایک باسن شراب کا اور ایک باسن دودہ کا اور ایک باسن شہد کا یعنی تاکہ اختیار کرونمین جسکو کہ چاہون اونمین سی پس لیا یعنی دودہ پس کہا جبرئیل نی کہ دودہ فطرت ہی **ف** ح یعنی دین اسلام کہ مخلوق ہین لوگ اوسپر کہا علمانی کہ دودہ اوس عالم مین بمثال دین اور علم کی ہی یہانتک کہ اگر کوئی خواب مین دیکہی کہ دودہ پیتا ہون تو تعبیر اوسکی یہہ ہوے کہ دین اور علم سی منتفع اور محظوظ ہوئیگا بمناسبت اسکی کہ غذا آدمی کی ابتدا مین دودہ ہی اور بسبب اچہے صفتون اور لطافت اور شیرینی اور گوارا ہونی اوسکے **ت** تو ہوگا اوس فطرۃ پر اور امت تیری **ف** ع اور ای پر شراب پس ام الخبائث اور اصل شر اور فساد کی ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ کہا جبرئیل نی کہ اگر تو شراب پیتا تو فساد ہوتا تیری امت مین اگرچہ شراب اوس زمانہ مین مباح تہی خصوصاً شراب جنت لیکن بتعبیر اوسکی اس جہان مین ہے تہی اور شہد اگرچہ شیرین اور شفا دینی والا ہی لیکن لطافت دودہ کے اور گوارا ہونا اوسکا زیادہ اوس سے ہی اور حدیث آیندہ مین ذکر شہد کا نہین ہے یہی دو ظرف شراب اور دودہ کی مذکور ہین اور احادیث سی معلوم ہوتا ہی کہ لانا ان تینون ظرفونکا آسمان پر تہا اور حدیث آیندہ مین آیا ہی کہ وقت آنی کی مسجد اقصے مین تہا اور ظاہر یہہ ہے کہ ہر دو مقام مین ہو بیت المقدس مین باسن شراب اور دودہ کی اور اوپر آسمان کی باسن شراب اور دودہ اور شہد کی لائی ہون واللہ اعلم **ت** پہر فرض کے گئی مجہپر نماز یعنی پچاس نمازین ہر دن اور رات مین پس پہرا مین درگاہ رب سے پس گذرا مین موسے علیہ السلام پر **ف** ع یعنی بعد گذرنی کی ابراہیم علیہ السلام پر روایت کیا ہی ترمذی نی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ ملا مین ابراہیم سی شب معراج مین پس کہا ای محمد کہنا تو اپنی امت کو میری طرف سی سلام اور خبر دینا تو اونکو کہ جنت اچہی میٹہی اور شیرین پانی کی ہی اور وہ چٹیل میدان ہی اور درخت بونی اوسکی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کا ہی **ت** پس کہا موسی نی ساتہہ کس عبادت کی حکم کیا گیا تو کہا کہ حکم کیا گیا مین ساتہہ پچاس نمازونکی ہر دن مین یعنی اور رات مین کہا موسی نی کہ تحقیق امت تیری نہین اذاکر سکی گی پچاس نمازین یعنی عادۃً یا بہولنہ بسبب ضعف یا کسل کی قسم اللہ کے آزمایا ہی مینی لوگونکو پہلی تمہاری اور دریافت کیا ہی کہ اوٹہانا مشقت اور تکلیف کا سخت ہی اونکے طبیعتون پر اور علاج کیا ہی مینی بنی اسرائیل کا سخت ترین علاج یعنی اور اصلاح نہ پذیر نہوی باوجودیکہ وہ قوی تہی بہ نسبت تمہاری امت کی

پس تمہاری امت کیونکر ادا کرسکی گی اتنی نمازین پس پھر جاؤ تم طرف پروردگار اپنی کی اور درخواست کرو پروردگار سی تخفیف اور اسانی واسطے امت اپنی کی پس پھر گیا مین یعنی اپنی رب کے طرف دوبارہ پس موقوف اور کم کین مجسی دس نمازین اور چالیس رہین پس پھر اہین طرف موسی کے پس کہا اسکو مانند اوس کلام کی کہ کہا تہا پہلی بار کہ تیری امت نہین ادا کرسکیگی چالیس نمازین اور مین آزما چکا ہون لوگونکو پس پھر جا اور تخفیف چاہ پس پھر گیا مین درگاہ رب مین پس کم کین مجسی اور دس نمازین اور تیس رہین پس آیا مین نزدیک موسے کی پس کہا مانند اوسکی کہ کہا تہا پس پھر گیا مین پس کم کین مجسی دس نمازین اور بیس رہین پس آیا مین موسے کی پاس پس کہا مثل پہلی کلام کی پس پھر گیا مین پس حکم کیا گیا مین ساتہہ دس نمازون کی ہر روز پس آیا مین موسی کی پاس پس کہا مانند اوسی کلام کی پس پھر گیا مین پس حکم کیا گیا مین ساتہہ پانچ نمازون کی ہر روز کہا موسی نے بلاشبہ امت تیری یعنی اکثر اونکی نہین طاقت رکہینگے پانچ نمازون کی یعنی اوسکی مداومت اور مواظبت اور محافظت کی ہر روز اور تحقیق مینی آزمایا ہی لوگونکو پہلی مے اور علاج کیا مینی بنی اسرائیل کا سخت ترین علاج یعنی اور اس سے کم کبہی نہ ادا کرسکی پس پھر جاؤ اپنی پروردگار کی طرف اور سوال کرو اوس سی تخفیف کا اپنی امت کی لیی **ف** ع کہا خطابی نے کہ بار بار جو حضرت موسی نے آنحضرت کو اللہ تعالی کی پاس پہیجا اور آنحضرت نے تخفیف چاہی و معلوم کرلیا تہا انہون نے کہ پہلا حکم واجب قطعی نہین ہے والا کاہی کو پہیر تکرار کرتی پس صادر ہونا بار بار عرض کرنی کا دلیل ہی اسپر کہ پہلا حکم غیر واجب تہا قطعاً اسلیی کہ جو چیز واجب ہوتی ہی قطعاً نہین قبول کرتی تخفیف کو ذکرہ الطیبی اور مین کہتا ہون کہ جو چیز واجب نہین ہوتی اوسمین تخفیف چاہنی کی کیا حاجت ہی پس صحیح یہہ ہی کہ جو بعضون نے کہا ہی کہ اللہ تعالی نے پہلی پچاس نمازین فرض کی تہین پہر رحم کیا اپنی عبد و پر اور نسخ کیا اونکو ساتہہ پانچ کی حسبی اور بعضے احکام منسوخ ہوئی ہین **ت** کہا آنحضرت نے کہ سوال کیا مینی اپنے رب سے یعنی تخفیف کا یہان تک کہ شرم زدہ ہوا مین یعنی کثرت سوال سی انہین جا سکتا مین طلب تخفیف کی لیی اگرچہ ظن ہوا مجہکو نہ محافظت کرسکنی کا دلیکن راضی ہونہین یعنے حکم رب پر اور تسلیم کرتا ہون مین امر الہی کو یا سونپتا ہون مین کار اپنا اور کار امت کا اللہ تعالی کو فرمایا آنحضرت نے پس جسوقت کہ گذرا مین اوس مقام سی آواز دی آواز دینی والی نے یعنی اللہ تعالی کی طرف سی کہ مقرر اور جاری کیا مینی فرض اپنا یعنی اول اور تخفیف کی مینی اپنے بندون سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے یعنی دوسرے بار اور تتمہ اوسکا آگی آتا ہے

وعن ثابت البنانی عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتیت بالبراق وہو دابۃ ابیض طویل فوق الحمار ودون البغل یقع حافرہ عند منتہی طرفہ فرکبتہ حتی اتیت بیت المقدس فربطتہ بالحلقۃ التی تربط بہا الانبیاء قال ثم دخلت المسجد فصلیت فیہ رکعتین ثم خرجت فجاءنی جبرئیل بإناء من خمر وإناء من لبن فاخترت اللبن فقال جبرئیل اخترت الفطرۃ ثم عرج بنا الی السماء وساق مثل معناہ قال فاذا انا بآدم فرحب بی ودعا لی بخیر وقال فی السماء الثانیۃ فاذا انا بیوسف اذا ہو قد اعطی شطر الحسن فرحب بی ودعا لی بخیر ولم یذکر بکاء موسی وقال فی السماء السابعۃ فاذا انا بابراہیم مسندا ظہرہ الی البیت المعمور واذا ہو یدخلہ کل یوم سبعون الف ملک لا یعودون الیہ ثم ذہب بی الی السدرۃ المنتہی فاذا ورقہا کاذان الفیلۃ واذا ثمرہا کالقلال فلما غشیہا من امر اللہ ما غشی تغیرت فما احد من خلق اللہ یستطیع ان ینعتہا من حسنہا فاوحی الی ما اوحی ففرض علی خمسین صلوۃ فی کل یوم ولیلۃ فنزلت الی موسی فقال ما فرض ربک علی امتک قلت خمسین صلوۃ فی کل یوم ولیلۃ قال ارجع الی ربک فسلہ التخفیف فان امتک لا تطیق ذلک فانی بلوت بنی اسرائیل واختبرتہم قال فرجعت الی ربی فقلت یا رب خفف علی امتی فحط عنی خمسا فرجعت الی موسی فقلت حط عنی خمسا قال ان امتک لا تطیق ذلک فارجع

الی ربک فسلہ التخفیف قال فلم ازل ارجع بین ربی وبین موسی حتی قال یا محمد انہن خمس صلوٰت کل یوم ولیلۃ لکل صلوٰۃ عشر فذلک خمسون صلوٰۃ من ہم بحسنۃ فلم یعملہا کتبت لہ حسنۃ فان عملہا کتبت لہ عشرا ومن ہم بسیئۃ فلم یعملہا لم تکتب لہ شیئا فان عملہا کتبت لہ سیئۃ واحدۃ فنزلت حتی انتہیت الی موسی فاخبرتہ فقال ارجع الی ربک فسلہ التخفیف فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت قد رجعت الی ربی حتی استحییت رواہ مسلم

اور روایت ہی ثابت بنانی سے روایت کرتی ہین انس سے یہہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لایا گیا میری پاس براق اور براق چارپایہ تہا سفید دراز بیچ میانہ قد جیسی کے فرمایا اونچا گدہی سے اور نیچا خچر سے پڑتا تہا سم اوسکا نزدیک تاہم ہونی نگاہ اوسکی پس سوار ہوا مین اوسپر یہان تک کہ آیا مین بیت المقدس مین پس باندہا مینی براق کو ساتہہ اوس حلقہ دروازہ مسجد کے کہ باندہتی تہی اوس سے انبیا یعنی اپنی براقون کو یا اس براق کو بنا بر اختلاف قولین مذکورین کی فرمایا حضرت نے پہر داخل ہوا مین مسجد اقصی مین ف ع اسقدر اسرا پر تو اجماع سب علما کا ہی اور اختلاف معتبر کا ہی بیچ اسرا کی آسمان تک بنا بر منع ہونی خرق والتیام کی بہ تبعیت کلام حکما کی ت پس پڑہی مینی اوسمین دو رکعتین ف ع یعنی تحیۃ المسجد اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ وہ نماز ہی کہ جسمین آنحضرت امام ہوی اور انبیا مقتدی پس راوی نے ذکر آنحضرت کی امامت کا نہیں کیا بسبب اختصار کی یا نسیان کے جیسے کہ پہلی حدیث مین ذکر مسجد کے داخل ہونی کا بہی فوت ہوا ت پہر نکلا مین یعنی مسجد سے پس لائی میرے پاس جبرئیل باسن شراب کا اور باسن دودہ کا ف ع اور شاید کہ نہ ذکر کرنا شہد کا بسبب اختصار راوی کی ہو ت پس اختیار کیا مینی دودہ کو پس کہا جبرئیل نے کہ اختیار کیا تو نے فطرۃ کو یعنی دین اسلام کو بہر چرہایا ہمکو طرف آسمان کی ف ع لفظ عرج ساتہہ زبر عین اور رے کی ہی جیسے ذکر کیا اوسکو نووی اور سیوطی نے پس فاعل جبرئیل ہین یا رب الجلیل بسبب فرمانی آنحضرت کی لفظ بنا کو یعنی اوپر لیگیا مجکو اور جبرئیل کو اللہ تعالی اور ممکن ہی یہہ کہ ہو لفظ بنا بنا بر تعظیم کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ صیغہ مجہول کی ہی یعنی چرہایا گیا ہمکو ت اور ذکر کی ثابت نے حدیث انس سے مانند معنی حدیث سابق کی کہ گذری ساتہہ روایت قتادہ کی انس سے چنانچہ بیان کرتا ہی اوسکو کہ فرمایا ہی آنحضرت نے یا ثابت نے یا انس نے بطریق مرفوع کے پس ناگہان مین گذرا آدم پر پس مرحبا کہا مجکو یعنی بعد جواب سلام کی کہا مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح اور دعا کی واسطی میری ساتہہ خیر کے اور فرمایا بیچ آسمان تیسری کی پس ناگہان ملا مین ساتہہ یوسف کی یعنی جیسی کہ پہلی حدیث مین ہے اسی طرح تہا ناگہان یوسف تحقیق دی گئی ہے آدہا حسن پس مرحبا کہا مجکو اور دعا کی خیر کی میری لیی ف ع اور ظاہر تر یہہ ہے کہ مراد آدہی حسن سے یہہ ہی کہ بہ نسبت اپنی زمانی کی لوگون کی حسن کے آدہا حسن رکہتے تہے اور کہا بعضی حفاظ نے ہماری مشایخ متاخرین معتبرین مین سے کہ آنحضرت نے حسن یوسف علیہ السلام سی اسلیی کہ نہین نقل کیا گیا ہی کہ یوسف ع کی صورت کی روشنی کا عکس دیوار پر پڑتا تہا اوسکو مثل آئینہ کی کہ دیتا تہا اوسمین سامنی کی چیزین معلوم ہونی لگتین اور ہماری نبی صلعم کی صورۃ کا یہہ حال نقل کیا گیا ہی لیکن اللہ تعالی نے پوشیدہ رکہا تہا اونکی صحابہ سی بہت اس جمال روشن مین سے اسلیی کہ اگر ظاہر ہوتا اونکی لیی تو نہ دیکہہ سکتی طرف اونکی کما قال بعض المحققین اور حضرت یوسف کی جمال مین سے کچہہ ہی پوشیدہ نہ تہا انتہی علاوہ اسکی یہہ کہ بعضون نے یہہ بہی معنی اسکی کہی ہین کہ دی گئی تہی یوسف آدہا حسن میرا یعنی بہ نسبت آنحضرت کی حسن کے وہ آدہا حسن رکہتے تہی کذا ذکرہ العلمی اور حضرت شیخ نے لکہا ہی کہ بالجملہ ثابت ہوا ہے بیچ شان یوسف علیہ السلام کی اور صباحت اونکی کی ایسی مضمون کہ ذہن مین دالتی ہین یہہ بات کہ وہ سب سے زیادہ حسن رکہتی تہی چنانچہ یہی قصہ معراج مین ایک روایت آئی ہی کہ آنحضرت نے فرمایا کہ پہنچا مین ایک شخص پر کہ احسن خلق اللہ تہا اور زیادہ تہا خلق اللہ یہی حسن مین جیسا کہ چاند بہ نسبت تمام ستارون کی پہر ترمذی ایک حدیث لایا ہی اپنی جامع مین انس سی کہ نہین بہیجا اللہ تعالی نے کسی پیغمبر کو مگر کہ خوب رو اور خوش آواز اور یہی پیغمبر تمہارا

تر سب سے زیادہ اور خوش آواز زیادہ سب سے پس حدیث معراج کی مخصوص ہوسا تھہ غیر آنحضرتؐ کی جیسی کہ بعضون نی کہا ہی کہ کلام کرنیوالا عموم خطاب مین داخل نہین ہوتا اور شیخ ابن حجر کی نی شرح شمایل مین کہا ہی کہ تمام ایمان مین ہی آنحضرتؐ پر بہہ ہی کہ اعتقاد کرین کہ جمع نہین ہوا ہیچ ظاہر صورت کسی آدمی کی حسن و لطافت اوسقدر کہ جمع ہوا آنحضرت مین جیسی کہ ہیچ باطن سیرت کسی کی جمع نہین ہوا فضل اور کمال اوسقدر کہ جمع ہوا آنحضرت مین اسلیے کہ ظاہر غنوان باطن کا ہی اور حدا مدضابطہ ہیچ وصف آنحضرتؐ کی نہیں ہے کہ جو کچھہ کہ سوائی مرتبہ الوہیت کی ہی قسم فضل و کمال ہی سب حضرت کی لیی ثابت ہی اور کوئی آدمی کامل تر اوسسی اور برابر اونکی نہین ہے ما یعی کسی بحسن و بلاغت یارا مرسد ۔ ترا درین بحسن انکار کارا نرسد ہزار سکہ بازار کائنات زنند ۔ یکی بجز بی صاحب عیار نرسد ۔ صلی اللہ علیہ وآلہ مقدار حسنہ وجمالہ وفضلہ وکمالہ ت اور نہین ذکر کیا یعنی ثابت نی اس حدیث مین دونا موسی علیہ السلام کا یعنی جیسی کہ پہلی حدیث مین گذرا اور کہا ساتوین آسمان مین یعنی زیادہ بہ نسبت حدیث سابق کی پس ناگہان دیکہا میں ابراہیم کو اسحال مین کہ لگائی ہوی ہین پشت اپنی طرف بیت المعمور کی اور ناگہان بیت المعمور مین داخل ہوتی ہین ہر روز ستر ہزار فرشتی نہین داخل ہوتی وہ پہر دوسری بار اوسمین یعنی ہر روز ستر ہزار اور یہی فرشتہ آتی ہین پہلون کی نوبت پہر نہین پہنچتے بسبب کثرت اونکی پہر لیگئی مجکو طرف سدرۃ المنتہے کی پس ناگہان پتی اوسکی مثل کانون ہاتیون کے تہی اور ناگہان پہل اوسکی مانند مشکون کی پس جب کہ ڈہانک لیا سدرہ کو حکم خدا سی اوسچیز نی کہ ڈہانکا ف ع بعضون نی کہا فرشتون کی بازدون کی انوار نی ڈہانکا اور بعضون نی کہا سونیکی ٹڈیون نی یا اور رنگ برنگ کی چیزون نی کہ معلوم نہین وہ کیا تہین اور ظاہر تر یہ ہے ت متغیر ہوا سدرہ یعنی اپنی حالت پہلی سی طرف مرتبہ عالی کی پس نہین کوئی احد کی مخلوقات مین سی بیان کر سکتا وصف اوسکا بسبب کمال خوبی اوسکی اور وحی بہیجی میری طرف میری حق سبحانہ تعالی نی جو کچھہ کہ بہیجی ف ح سوای خدا اور رسول کی کوئی نہین جانتا اور بہت آہستی اور احتیاط کے ساتہہ ہی کہ اسکو مبہم اور مجمل ہے رکہین درپی اوسکی بیان اور تفسیر کے نہون ت پس فرض کی گئین مجھپر پچاس نمازین ہر دن اور ہر رات مین پس اوترا مین بلندی اوس مقام سی اور پہنچا طرف موسی کی اوس آسمان مین کہ وہ تہی پس کہا موسی نی کہ کیا فرض کیا تیری پروردگار نی تیری امت پر کہا میں نی کہ فرض کین مجھپر پچاس نمازین ف ع اور زیادہ کیا ایک نسخہ صحیحہ مین فی کل یوم ولیلۃ ت کہا موسی نی کہ پہر جا طرف پروردگار اپنی کی اور سوال کر اوس سے تخفیف کا اسلیے کہ تیری امت نہین طاقت رکہی گی اسکی پس تحقیق میں آزمایا ہی بنی اسرائیل کو اور امتحان کیا ہی اونکا فرمایا حضرتؐ نی پہر گیا مین طرف پروردگار اپنی کی اور عرض کیا میں نی کہ ای پروردگار میرے تخفیف کر میری امت پر پس کم کین میری جہت سی اور بسبب میری میرے امت پر کے پانچ نمازین ف ع اور شاید کہ تقدیر یہ ہے خمسا خمسا یعنی پانچ کم کین پہر پانچ پس موافق ہوگی روایت عشرا کی اور ظاہر تر یہ ہے کہ روایت عشرا کے اختصار ہی روایت خمسا سی اور مویدی اسکو قول حضرتؐ کا ت پس پہرا مین طرف موسی کی اور کہا میں نی کہ کم کین مجھسی پانچ نمازین کہا موسی نی کہ تحقیق امت تیری نہین طاقت رکہی گی اسکی یعنی مقدار باقی کی ہی پس پہر جا طرف رب اپنے کی اور سوال کر اوس سے تخفیف کا فرمایا حضرتؐ نی پس ہمیشہ آمد و رفت کی میں درمیان رب اپنے کی اور درمیان موسی کی یعنی اور ہر بار پانچ پانچ نمازین کم ہوتی تہین اور آخر کو پانچ مقرر ہوئین یہان تک فرمایا اللہ تعالی نی اسی محمد تحقیق یہہ نمازین پانچ نمازین ہین یعنی فرض ہر دن اور رات مین و اسطی ہر نماز کی ثواب دس نمازون کا ہی یعنی حکما اور اعتبارا پس اس حساب سے یہہ حکم پچاس نمازون کا رکہتی ہین جسنی قصد کیا نیکی کرنی کا پہر نکیا اوسکو یعنی بسبب مانع شرعی کی یا غذر عرفی کی لکہی جاتی ہین اوسکے لیی وہ نیکی کہ قصد اوسکا کیا تہا ایک نیکی یعنی ثواب ایک نیکے کا پس اگر کی وہ نیکی یعنی بعد اوسکی قصد کرنی کی لکہی جاتی ہی وہ نیکی اوسکی لیی دہ چند ف ح یعنی ثواب دس نیکیون کا بسبب ثانی قصد قلب کے طرف مباشرہ عمل قالب کی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا اور یہہ ادنی درجہ ہی تضاعف کا بیچ غیر حرم کی اور اوپر جدیثون مین آیا ہی کہ اوس سے بہی مضاعف کرتی ہین سات سو تک بلکہ زیادہ اوس سے مقدار تصدق

واخلاص کی ث اور جس نے قصد کیا برائی کا یعنی اصرار ارادہ مصمم اوسکی کرنی کا لیکن نہیں پھر نہ کیا اوسکو یعنی پس ترک کیا اوسکو بغیر باعث کی یا سبب مباح سی بخلاف اسکی کہ ترک کیا اوسکو اسکی لیی نہیں لکھی جائی گی اوسکی لیی یہہ برائی مذکورہ کچھہ ف ع لیکن اگر ترک کیا اوسکو اس حال مین کہ عزم کیا تہا اوسکی کرنی کا تو وہ دو حال سی خالی نہیں اگر ترک کیا تہا اوسکو اسکی تعالی کی لیی تو شک نہیں ہے اسمین کہ لکہی جائیگی اوسکی لیی ایک نیکی اور اگر ترک کیا تہا اوسکو کسی غرض فاسد کے لیی تو لکہی جائی گی اوسکی لیی ایک برائی کما ذکرہ حجۃ الاسلام فی الاحیاء اور تصریح کی ہی ساتہہ اسکی بہت سے علمائی ت پس اگر کی وہ برائی تو لکہی جائیگی وہ برائی اوسکی لیی ایک برائی ث ع اسلیی کہ برائی نہیں مضاعف ہوتی بسبب کمیت کی جیسی کہ فرمایا اوسنے تعالی فی من جاء بالسیئۃ فلا یجزی الا مثلہا وہم لا یظلمون اسمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ یہہ عدل ہی جیسی کہ مضاعف ہونا فضل تہات فرمایا حضرت نی پس وترامین اوس مقام عالی سی یہان تک کہ پہنچا مین طرف موسی کی پس خبر دی مینی اوسکو یعنی اس ماجرے کے پس کہا موسی نی پہر جا اپنی پروردگار کی طرف پس سوال کر اوس سی تخفیف یعنی تا پانچ سی بہی کم کرے پس فرمایا آنحضرت نی کہ کہا مینی تحقیق رجوع کی مینی طرف پروردگار اپنی کی کتنی ہی بار یہان تک کہ حیا کی مینی اوس سے نقل کے یہہ مسلم نی وعن ابن شہاب عن انس قال کان ابو ذر یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فرج عنی سقف بیتی وانا بمکۃ فنزل جبریل ففرج صدری ثم غسلہ بماء زمزم ثم جاء بطست من ذہب ممتلئ حکمۃ وایمانا فافرغہ فی صدری ثم اطبقہ ثم اخذ بیدی فعرج بی الی السماء فلما جئت الی السماء الدنیا قال جبریل لخازن السماء افتح قال من ہذا قال ہذا جبریل قال ہل معک احد قال نعم معی محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقال ارسل الیہ قال نعم فلما فتح علونا السماء الدنیا اذا رجل قاعد علی یمینہ اسودۃ وعلی یسارہ اسودۃ اذا نظر قبل یمینہ ضحک واذا نظر قبل شمالہ بکی فقال مرحبا بالنبی الصالح والابن الصالح قلت لجبریل من ہذا قال ہذا ادم وہذہ الاسودۃ عن یمینہ وعن شمالہ نسم بنیہ فاہل الیمین منہم اہل الجنۃ والاسودۃ التی عن شمالہ اہل النار فاذا نظر عن یمینہ ضحک واذا نظر قبل شمالہ بکی حتی عرج بی الی السماء الثانیۃ فقال لخازنہا افتح فقال لہ خازنہا مثل ما قال الاول قال انس فذکر انہ وجد فی السموات ادم وادریس وموسی وعیسی وابراہیم ولم یثبت کیف منازلہم غیر انہ ذکر وجد ادم فی السماء الدنیا وابراہیم فی السماء السادسۃ قال ابن شہاب فاخبرنی ابن حزم ان ابن عباس وابا حبۃ الانصاری کانا یقولان قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم عرج بی حتی ظہرت لمستوی اسمع فیہ صریف الاقلام وقال ابن حزم وانس قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ففرض اللہ علی امتی خمسین صلوۃ فرجعت بذلک حتی مررت علی موسی فقال ما فرض اللہ لک علی امتک قلت فرض خمسین صلوۃ قال فارجع الی ربک فان امتک لا تطیق فراجعنی فوضع شطرہا فرجعت الی موسی فقلت وضع شطرہا فقال راجع ربک فان امتک لا تطیق ذلک فراجعت فوضع شطرہا فرجعت الیہ فقال ارجع الی ربک فان امتک لا تطیق ذلک فراجعتہ فقال ہی خمس وہی خمسون لا یبدل القول لدی فرجعت الی موسی فقال راجع ربک فقلت استحییت من ربی ثم انطلق بی حتی انتہی بی الی سدرۃ المنتہی وغشیہا الوان لا ادری ما ہی ثم ادخلت الجنۃ فاذا فیہا حنابذ اللؤلؤ واذا ترابہا المسک متفق علیہ اور روایت ہی ابن شہاب یعنی زہری سے کہ نقل کی انس سے کہا تہی ابو ذر حدیث کرتی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ کہولی گئی مجہی چہت میری گہر کی اسحال مین کہ مین مکہ مین تہا

ف ع ح لفظ فرج صیغہ مجہول ہی تخفیف اور تشدید سی بھی کہا ہی فرج اور تفریج سی بمعنی شق اور کشف کی یعنی ازالہ کی گئی اور روایتین بیچ تعین
مکان اسرا کی مختلف آئی ہین بعضی مین حطیم اور بعضی مین حجر جسمین کہ پہلی حدیث فصل کی مین گذرا اور بعضی مین شعب ابی طالب اور بعضی مین بیت ام ہانی
اور یہہ مشہور تر ہی اور جمع ان اقوال مین جسمین کہ فتح الباری مین کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام ہانی کی گہر مین سوئی تہی اور اوسکو اپنا بیت
فرمایا باعتبار شب باشی اور سکونت کرنیکی اوسمین اور وہ شعب ابی طالب مین ہی پس فرشتہ آیا اور چھت اوسکی گہر کی پہاڑ کر حضرتؐ کو کعبہ کے پاس لایا اور خشت
لیٹ رہی اسحال مین کہ اثر نیند کا کچھہ باقی تہا پہر نکالا آپ کو حطیم سی طرف دروازہ مسجد کی اور آپکو براق پر سوار کر کر مسجد اقصی کو لیگیا ت پس در
جبرئیل اور کہولا سینہ میرا پہر دہویا اوسکو آب زمزم سی پہر لائی جبرئیل ایک لگن سونی کا بہرا ہوا حکمت و ایمان سی اور ڈالا جو کچھہ کہ لگن مین تہا میرے
سینہ مین پہر ڈانک دیا میری سینہ کو یعنی ملا دیا شق کو ف ح اسکی شرح پہلی فصل مین گذر چکی ہی ولیکن ظاہر وہان یہہ تہا کہ دہونا قلب مبارک کا سونی کے
لگن مین تہا بعد ازان پر کیا گیا علم و ایمان سی اور یہان ظاہر ہوتا ہی کہ پہلی دہو چکی تہی آب زمزم سی بعد اوسکی لائی لگن بہرا ہوا حکمت و ایمان سے
اور ڈالا گیا سینہ مبارک مین فتامل ت پہر پکڑا جبرئیل نی ہاتہہ میرا اور لی چڑہی مجکو طرف آسمانکی ف ح یہان ذکر سواری براق کا اور جانیکا
مسجد اقصی مین نہین ہے اسی سبب ہی گئی ہین بعضی اسطرف کہ معراج بیچ غیر شب اسرا کی تہی اور سواری براق کی اسرا مین تہی واللہ اعلم ت پس
جبکہ پہنچا مین طرف آسمان نیچی کی کہا جبرئیل نی واسطی داروغہ آسمان کی کہ کہول یعنی دروازہ آسمان کا کہا اوسنی کون ہی یہہ کہا یہہ جبرئیل ہی کہا
داروغہ نی کہ کیا ہی ساتہہ تیری کوئی کہا جبرئیل نی کہ ہان میری ساتہہ محمد ہی صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا اوسنی کہ کیا بہیجا گیا تہا کوئی اونکی طرف یعنے
بلانی کی لیی کہا جبرئیل نی کہ ہان پس جبکہ کہولا دروازہ چڑہی ہم اوس آسمان پر ناگہان ایک شخص بیٹہے ہوی تہی کہ اونکی دائین طرف کئی ایک شخص تہی یعنے
اونکی اولاد مین سی اور بائین طرف اونکی کتنی ایک شخص ہے جسوقت کہ دیکہتی تہی دائین طرف اپنی ہنستی تہی یعنی اسلیی کہ دیکہتی وہ چیز کہ باعث خوشی کے
تہی یعنی جنتی ہونی اونکا اور جسوقت کہ دیکہتی بائین طرف اپنی رونی یعنی بسبب دوزخی ہونی اونکی پس کہا یعنی بعد سلام اور رد سلام کی مرحبا بی صالح
کو اور بیٹی صالح کو کہا مینی جبرئیل کو کہ کون ہی یہہ کہا جبرئیل نی کہ یہہ آدم ہین اور یہہ اشخاص دائین انکی اور بائین انکی ارواحین ہین اونکے اولاد کی
پس داہنی طرف والے انمین سی ہنستی ہین اور یہہ ارواحین کہ بائین طرف انکی ہین دوزخی ہین پس جب دیکہتی ہین داہنی طرف اپنے ہنستی ہین اور جب دیکہتی
ہین بائین طرف اپنے روتی ہین ف ع کہا قاضی نی آیا ہی کہ ارواحین کفار کی محبوس ہین سجین مین اور ارواحین ابرار کی چین کرتی ہین علیین
مین پس کیونکر جمع کی گئین آسمان مین اور جواب اسکا یون دیا گیا ہی احتمال رکہتا ہی کہ ارواحین پیش کیجاتی ہون آدم پر بعض اوقات مین پیر
جسوقت آنحضرتؐ گذری ہون وہ وقت پیش ہونی ارواحون کا ہو اور احتمال ہی کہ ارواحین دیکہی گئی وہ ہون کہ داخل نہین ہوے تہین بدنون مین
جب تک اور وہ پیدا کی گئی ہین پہلی بدنون کی اور جگہہ اونکی رہنی کی دائین بائین طرف آدم کی ہو اور وہ جانتی تہی انجام کار اونکا پس قول آنحضرتؐ
کا قسم بنیہ عام مخصوص ہے واللہ اعلم ت یہان تک کہ لیگئی مجکو جبرئیل طرف دوسرے آسمان کے پس کہا واسطی داروغہ اوسیکی کہ کہول دروازہ پس
کہا جبرئیل کی لیی اوسکی داروغہ نی مانند اوسکی کہ کہا تہا اول آسمان کی داروغہ نی کہ کون ہے اور تیری ساتہہ کون ہی الخ کہا انس نے پس ذکر کیا
یعنی آنحضرتؐ نی یا ابوذر نی بطریق مرفوع کی اور ظاہر یہی ہے کہ آنحضرتؐ نی پایا آسمانون مین آدم اور ادریس اور موسی اور عیسی اور ابراہیم
کو اور نہین بیان کی ابوذر نی یا آنحضرتؐ نی کیفیت منازل و مقام اونکی سوای اسکی کہ ذکر کیا پایا آدم کو پہلی آسمان مین اور ابراہیم ع کو چہٹی آسمان
مین ف ع یہہ موافق ہی روایت منتر یک کی انس سے اور ثابت تمام روایتون مین غیر اسکی ہی اور وہ یہہ ہے کہ ابراہیم ساتوین آسمان مین ہین پس
اگر کہی تو کہ مستبعد ہی معراج تو تو کچھہ اشکال نہین والا قوی تر روایت جماعت کی ہی کہ حدیث جماعت مین آیا ہی کہ دیکہا ابراہیم کو تکیہ لگائی ہوی ساتہہ

بیت المعمور کی اور وہ ساتوین آسمان مین ہی بلا خلاف اور علاوہ اسکی یہان کہا کہ نہین کیفیت بیان کی اونکی منازل مقام کی پس روایت کہان کرنیوالون کے
ارجح ہوگی اور حاصل یہہ کہ بیچ تعین آسمانون کی اور دیکھنی انبیا کی کچھہ تھوڑا سا اختلاف حدیثون مین واقع ہوا ہے اور وہ یا تو بسبب اشتباہ راویون کے
ہی یا ہوسکتا ہی کہ دونون آسمانون مین دیکھا ہو فقد برت ۱۲ کہا ابن شہاب نے پس خبر دی مجکو ابن حزم نی کہ تحقیق ابن عباس اور ابا حبہ تہی کہتی کہ فرمایا
آنحضرت نی پہر اوپر لیجایا گیا مجکو یہان تک کہ چرتا مین ایک مکان ہموار بلند پر سنتا تہا مین اوسمین آواز قلمون کی لکہنی کی کہ فرشتی اونسی تقدیرین اور
حکم الہی لکہتی تہی اور لوح محفوظ سی احکام الہی نقل کرتی تہی کہا بعضی محققین نے ہماری علامین ہی کہ معنی یہہ ہوی کہ مین قایم ہوا ایسی مقام مین کہ
پہنچا مین اوسمین بسبب رفعت مرتبہ کی طرف ایسی جگہہ کی کہ مطلع ہوا مین کائنات پر اور ظاہر ہوی میرے لیی آوا مر الہی اور تدبیر کرنی اوسکی اپنی خلق مین قسم
ہی اللہ کی یہہ وہ مقام تہا ہی کہ نہین تقدم ہوا اوسمین کسیکو اوپر اور کیفیت اون قلمون کی سوا خدا اور رسول کی کوئی نہین جانتا اور حقیقت قلم کی ایک
چیز ہی کہ اوس سے نقوش اور حروف پیدا ہون اور نی اور فولاد اوسکی حقیقت مین داخل نہین اور بعضی متفلسفہ اسمین کچہہ تاویلین کرکی ظاہر معنی ہی خارج
کرتی ہین اور طریقہ اسلام یہہ ہے کہ اسکو حمل ظاہر سے پر کرین وجود قلم کی قایل ہون اور اوسکی حقیقت کو حوالہ علم الہی کی کرین ۱۲ اور کہا ابن حزم اور اسنے
کہ فرمایا پیغمبر خدا نی کہ پس فرض کیے گئین میری امت پر پچاس نمازین پس پہرا مین اوسکو لیکر اور قصد رکہتا تہا اوسکی عمل کا یہان تک کہ گذرا مین موسے پر پس
کہا کہ کیا فرض کیا اللہ نی بسبب تمہاری تمہاری امت پر کہا مینی فرض کین پچاس نمازین کہا موسی نی پس پہر جا طرف رب اپنے کی یعنی اور سوال کر
اوس سے تخفیف اسلیی کہ امت تیری نہین طاقت رکہی گی اسکی پس پہرا مجکو موسی نی یعنی وہ ہوے سبب پہرنی میری کی طرف رب کی پس موقوف کین اللہ
تعالی نی بعض پچاس کے ف ع اور وہ پانچوان حصہ پچاس کا تہا کہ وہ دس ہین یا دس سے دس کہ وہ پانچوان حصہ پچاس کا ہی موجب اختلاف پہلی کی
ث پس پہرا مین طرف موسی کی اور کہا مینی کہ موقوف کی اللہ تعالی نی بعض اونکی پس کہا کہ پہر جا کر عرض معروض کر اپنی رب سے اسلیی کہ تحقیق امت تیرے
نہین طاقت رکہی گی اسکی پس پہر گیا مین یعنی طرف مکان اول کی پس خوب عرض معروض کی مینی پس موقوف کین اور بعض اونمین سے پس پہرا مین طرف
موسی کی پس کہا موسی نی کہ پہر جا طرف رب اپنے کی اسلیی کہ تیری امت نہین طاقت رکہی گی اسکی پس خوب عرض معروض کی مینی پروردگار سی پس فرمایا
ف ع یعنی آخر مین چنانچہ مصابیح مین لفظ فی الاخر ہی اور معنی یہہ ہین کہ پس فرمایا واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آخر مراجعات مین ث کہ یہہ پانچ نمازین
ہین یعنی ادا مین اور پچاس ہین یعنی ثواب و جزا مین نہین بدل کیا جاتا قول نزدیک میری ف ع احتمال ہی کہ مراد یہہ ہو کہ مینی مساوات کی ہی درمیان
پانچ اور پچاس کے ثواب مین اور یہہ بات بدلی نہین جاتی گی یا کیا مینی پچاس کو پانچ اور اسمین تبدیل نہین ہے ث پس پہرا مین طرف موسی کی پس کہا کہ عرض
معروض کر اپنی رب سے پس کہا مینی کہ شرم کی مینی اپنی رب سے ف ع یعنی اوسوقت کہ کہا مجکو لا یبدل القول لدی باوجود اسکی نہین ہے کوئی مانع تعدد
مانع سی یعنی یہہ بہی شرم مانع ہوی اور بار بار عرض کرنا اور سلام رخصت کا کر پہرنا وغیر ذالک یہہ ہے انتہی وباعث شرم ت پہر لیجایا گیا مجکو یہان تک
پہنچایا گیا مجکو طرف سدرۃ المنتہی کی حالانکہ ڈانکا تہا سدرۃ المنتہی کو رنگون نے یعنی انوار کے یا طرح طرح کی یا رنگون ملائکہ کی نی یا اور کچہہ تہا نہین جانتا مین یعنی ایا اوسوقت بسبب
متوجہ ہونی نظر اونکیی حق کی طرف نہ مکان کی طرف کہ کیا ہی حقیقت اون رنگون کے پہر داخل کیا گیا مین بہشت مین پس ناگہان اوسمین انتہی گذشتہ موتیونکی:

ف ع اور مسلم کی روایت مین آیا ہی کہ سیر کرتا تہا مین بہشت مین کہ ناگہان اوسمین ایک نہر تہی کہ اوسکی دونون کناارون پر قبے تہی کا واک
موتیونکی ث اور ناگہان خاک بہشت کی مشک تہی ف ح ع یعنی خوشبو اوسکی مثل مشک کی ہی یا حقیقت مین مشک ہے اور وہ بہت خوشبودار ہی
حدیث مین آیا ہی کہ جنت کی خوشبو کی لپٹ پہنچتی ہی پانسو برس کے راہ کی مسافت پر نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا
اُسْرِیَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انْتُهِیَ بِهٖ اِلٰی سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی وَهِیَ فِی السَّمَآءِ السَّادِسَةِ اِلَیْهَا یَنْتَهِیْ مَا یُعْرَجُ بِهٖ مِنَ

الْمَرْضِ فَيُقْبَضُ مِنْهَا وَإِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُهْبَطُ بِهِ مِنْ فَوْقِهَا فَيُقْبَضُ مِنْهَا قَالَ إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى قَالَ فَرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ
قَالَ فَأُعْطِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا أُعْطِيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَأُعْطِيَ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَغُفِرَ لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ مِنْ أُمَّتِهِ
شَيْئًا الْمُقْحِمَاتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود کی کہا جبکہ رات کو لیجایا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا گیا آپ کو طرف سدرۃ المنتہے
کی اور سدرۃ المنتہی چھٹی آسمان مین ہے ف ح کہا ایک شارح نی کہ وہم ہوا ہی کسی راوی کو کہ کہا چھٹی آسمان مین ہے سدرہ اور صواب یہ ہے کہ ساتوین
آسمان مین ہی جیسا کہ مشہور ہی درمیان جمہور راویون کی کہا قاضی نی کہ ہوسکتا ہی اوسکا ساتوین آسمان پر صحیح تر ہی اور یہی قول ہی اکثرون کا کہا
ثودی نی کہ ممکن ہے کہ تطبیق یون دیجاوے دونون روایتون مین کے ہو جڑ اوسکی چھٹی آسمان مین اور شاخین اوسکی ساتوین آسمان مین کیون کہ وہ نہایت
بڑا ہی اور کہا خلیل نی کہ سدرہ ساتوین آسمان مین ہے چہار راہی آسمانون اور بہشت پر ت طرف سدرہ کی پہنچتی ہی وہ چیز کہ چڑہائی جاتی ہے
زمین سے یعنے اعمال ورواح صالحین پس لی جاتی ہی اوس سے یعنی بقدرت الہی بی اسکی کہ ملائکہ اوپر اوسکی جاوین اور طرف سدرہ کی پہنچتی ہے
وہ چیز کہ نیچی اوتاری جاتی ہی اوسکی اوپر پس لی جاتی ہی اوس سے ف ح یعنی اوامر اور احکام الہی پہر وہان سے لیلیتے ہین ملائکہ کہ وہان کہڑی ہین
پس وہ منتہی علوم خلق اور عروج ملائکہ کا ہی ہیلی اوسکو سدرۃ المنتہی کہتی ہین اور سوا ہمارے پیغمبر خدا کی اوس سے اوپر کوئی نہین گیا ہی اور آنحضرت
ایسی جگہہ گئے کہ وہان جگہہ نہین ہی نظم برداشت از طبیعت امکان قدم کہ آن ÷ اسرا بعبدہ ست عن المسجد الحرام ÷ تا عرصہ وجود کہ قصائے
عالم ست ÷ کانجا نہ جاست وہی جہت وہی نشان زنام ÷ سر لیست پس شگرف در انجا ہیچ ہان ÷ انہ آشنای عالم دجان پرس ازین مقام ت کہا یعنے
پڑہا ابن مسعود نی فرمایا اللہ تعالی نی اوسوقت کہ ڈہانک لیا سدرہ کو اوسچیز نی کہ ڈہانکا ف ع یعنی ایسی چیز نی کہ اوسکی کنہ کو نہین پہنچ سکتی ہین
کہ کتنی ہی اور کیسی ہے مقصود بڑائی اور کثرت اوسکی ہی اور شاید کہ مراد حضرت کی قول سی لا ادری یہی ہی حقیقت عدم علم و درایت کی اور حدیث مین
آیا ہی کہ اوسکی ہر پتی پر فرشتہ کہڑا ہی کہ تسبیح کرتا ہی اور جماعت سرجانورون کی کہ اوسکو عبارت ارواح انبیا اور اولیا کی ہی کہتے ہین ت کہا ابن
مسعود نی یعنی جب تفسیر یغشی کی وہ پروانے ہین سونی کی ف ح یہہ کہا باعتبار تشبیہ کے کہ اون انوار کو کہ اوترتی ہین عالم ملکوت سی تشبیہ دی
ساتھہ فراش کی ف کی زبر سی یعنی پرندہ مشہور کی کہ گرد شمع کی پہرتا ہی یعنی پروانہ یہان اشارہ ہے طرف شوق اور محبت ملکوت کی اور حیرانی اور
سرگردانی اونکی اور پرنور اقدس حق تعالی کی اور ایک روایت مین جراد من ذہب یعنی ٹڈی سونی کی بہی آیا ہی اور یہہ بطریق تشبیہ وتمثیل کی ہے
اسلیے کہ درخشون پر یہہ جانور آنکہ ہوتی ہین اور من ذہب کہنا کنایہ صفائی اور روشنی سی ہی اور ہوسکتا ہی کہ مراد حقیقت سونے کی ہو اور قدرت الہی شامل سب
چیزون کے ہی واللہ اعلم ت کہا ابن مسعود نے پس دیگئین آنحضرت کو شب معراج مین تین چیزین ف ح اور حقیقت مین جو کچہہ کہ دی گئی تہی آنحضرت کو اوس شب مین اقسام علم اور عمل اور انوار
اور اسرار اور فیوض اور برکات سی حصر سی باہر ہین ولیکن یہہ تین چیزین ذکر کین عبداللہ بن مسعود نی بسبب شروع کرامت کے کہ تعلق امت سے رکہتی ہین ت دیگئین پانچ نمازین بجنسہ یعنی
اونکی اور دیگئین آیتین کہ اخیر سورہ بقرہ مین ہین ف ع یعنی آمن الرسول سی اخیر سورہ تک اور مراد انکی دیجانا ہی بے دعا قبولیت دعاون انکی کا ہے اور
اگر کہا تو کہ یہہ ظاہر مین منافی ہی اوس روایت کی کہ صحیح مسلم وغیرہ مین ہے اوسوقت کہ جبرئیل بیٹہی تہی آنحضرت کی پاس کہ سنی ایک آواز سے یعنے
دروازہ کہلنے کی ہی سے اوپر سے پس سر اوٹہایا جبرئیل نی اور کہا کہ یہہ فرشتہ ہی کہ اوترا ہی طرف زمین کی نہین اوترا تہا کبہی مگر آج پس اوسنی سلام کیا
اور کہا کہ خوش ہو ساتھہ دو نورون کی کہ دیئی گئین ہین وہ آپ کو نہین دیگئی کسی اور نبی کو پہلی تسی فاتحۃ الکتاب اور آیتین اخیر سورہ بقرہ کے
نہین پڑہوگی تم کوئی حرف اون دونون مین سی مگر کہ دی جاوگی اوسکو یعنی ثواب یا قبولیت دعاون اونکی تو جواب اسکا یہہ دیگے کہ کچہہ منافات
نہین ہی اسلیے کہ دیتا تہا آسمان مین جملہ اون چیزون سی کہ وحی کی طرف بندہ اپنے کی وہ چیز کہ وحی کی بقدر یہہ دینی پانچون نمازون کی مقام اعلی

ہین اور اوتر فرشتہ کا اوسکی بزرگی بیان کرنیکی لیی تہا اور بشارت دینیکے لیی کہ جو تمکو یہہ افضل چیز ملی ہی کسی نبی کو نہین ملی ہان ایک اور اشکال لازم آتا ہی کہ سورہ بقرہ مدنی ہی اور قصہ معراج کا بالاتفاق مکی پس اسکو یون دفع کرینگے کہ خاتمہ سورہ بقرہ کا مستثنی ہی یعنی یہہ مدینہ مین نہین نازل ہوا پس بقرہ مدنی ہی باعتبار اکثر کی اور نقل کیا ابن ملک نی حسن اور ابن سیرین اور مجاہد سی کہ اللہ تعالی نے سورہ بقرہ کی وحی بیہچنی کا بلاواسطہ جبرئیل کی شب معراج مین پس وہ مکی ہی اونکی نزدیک اور جمہور جو کہتی ہین کہ یہہ ساری سورہ مدنی ہی اونکا جواب یہہ ہی کہ معنی دی جانیکی یہہ نہین ہین کہ وہ دی گئین بلکہ معنی یہہ ہین کہ قبولیت کی گئی آنحضرتؐ کی لیی درباب اون لفظ کی کہ تلقین کیی گئی دونون آیتون مین لفظ غفرانک سی اخیر تک اور اوپر پہنچی دانونکی لیی ترجمہ اور بخشی گئی گناہ کبیرہ اونکی امت سی اوس شخص کے کہ نہ شریک کری ساتھہ اللہ کی کسی چیز کو نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی وعدہ کیی گئی آنحضرتؐ اوس شب مین اس مغفرت کا کہ جسکو چاہی گا اللہ تعالی بغیر عذاب کی یہی بخشدی گا جیسی کہ اس آیت مین فرمایا ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء پس اس سی کوئی یہہ نہ سمجہہ لی کہ صاحب کبیرہ کو عذاب ہے نہین ہوگی مگا کیونکہ جانا گیا ہی نصوص شرع سی اور اجماع اہل سنت سی ہونا عذاب کا گنہگار موحدین کو اور احادیث مین نہ ذکر کرنا مشیت کا شاید بسبب معلوم ہونی اوس امر کی ہو پہلی سی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد رایتنی فی الحجر وقریش تسالنی عن مسرای فسالتنی عن اشیاء من بیت المقدس لم اثبتہا فکربت کربا ما کربت مثلہ قط فرفعہ اللہ لی انظر الیہ ما یسالونی عن شیء الا انبأتہم وقد رایتنی فی جماعۃ من الانبیاء فاذا موسی قائم یصلی فاذا رجل ضرب جعد کانہ من رجال شنوءۃ واذا عیسی قائم یصلی اقرب الناس بہ شبہا عروۃ بن مسعود الثقفی واذا ابراہیم قائم یصلی اشبہ الناس بہ صاحبکم یعنی نفسہ فحانت الصلوۃ فاممتہم فلما فرغت من الصلوۃ قال لی قائل یا محمد ہذا مالک خازن النار فسلم علیہ فالتفت الیہ فبدانی بالسلام رواہ مسلم وہذا لفظ البخاری عن الفضل الثانی اور روایت ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ تحقیق دیکہا میتی اپنے تئین حجر مین یعنی حطیم مین کہڑی ہوا سحال مین کہ جماعت قریش پوچہتی تہی مجہسی احوال جانے میرے کا شب معراج مین طرف بیت المقدس کے پس پوچہین مجہسی چیزین اور نشانیان بیت المقدس کے کہ یاد نہین رکہتا تہا مین اونکو یعنی وقت پوچہنی کی بسبب مشغول ہونی کی مراہم مین پس غمگین کیا گیا مین غمگین کیا جانا ہرگز نہین غمگین کیا گیا مین مانند اوسکی پس بلند کیا بیت المقدس کو اللہ تعالی نی میری لیے اسحال مین کہ دیکہتا تہا مین اوسکو یعنی بلند اور نزدیک کیا اوسکو اور اوٹہایا پردہ درمیان مین سے تا دیکہون اوسکو اور بتلاون لوگون کو جو پوچہین ہین نہین پوچہتی تہی قریش مجہسی کچہہ مگر کہ خبر دیتا تہا مین اونکو یعنی اوس حالت مستحضر مین اور تحقیق دیکہا میتی اپنے تئین بیچ جماعت کی انبیا مین سے ف یعنی شبیہ اسرا مین جیسا کہ دلالت کرتا ہی اسپر پہلا مضمون اور مضمون آیندہ حدیث کا اور یہہ دیکہنا غیر اوس دیکہنی کی ہی آسمان مین دیکہا بالاتفاق پہر کہا بعضون نی کہ دیکہا انبیا کو آسمان مین محمول ہی اوپر دیکہنی ارواح اونکی کی مگر عیسی کو کیونکہ ثابت ہوچکا ہی کہ وہ ساتہہ بدن کے آسمان پر اوٹہائی گئی ہین اور بعضون نی ادریس کے حق مین ہے ایسا ہی کہا ہی اور ابراہیم جنہون نی کہ نماز پڑہی حضرتؐ کی ساتہہ بیت المقدس مین پس احتمال رکہتا ہے کہ اوسکے ارواح نی پڑہی اور یہہ بہی احتمال ہے کہ بدنون نی ساتہہ ارواحون کے پڑہی کیونکہ اوپر گذر ہی چکا ہی کہ انبیا زندہ ہین اپنے پروردگار کی پاس اور اللہ نے حرام کیا ہی مین پر یہہ کہ کہاوے اونکی گوشتونکو پہر بدن اونکی مندار ارواحون اونکی لطیف ہین نہ کثیف پس نہین ہے مانع اونکی ظہور کے لیی عالم ملک ملکوت مین بوجہ کمال کے قدرت ذی الجلال سی اور ظاہر تر یہہ ہے کہ نماز پڑہانا آنحضرتؐ کا اونکو بیت المقدس مین پہلی آسمان پر پیغمبری تہا ترجمہ پس ناگہان دیکہتا ہون مین کہ موسی کہڑی نماز پڑہتی ہین ف ع یہہ بہی موید ہے اسکا کہ انبیا وقت نماز کی بیت المقدس مین ساتہہ بدنون اور ارواحون کے تہی کیونکہ حقیقت نماز کی ہی ہے کہ کرنا افعال مختلفہ کا ہونا ہی ساتہہ اعضا کی نہ سری ارواح کی ترجمہ پس ناگہان مرد ایک مین نے ایک مرد مین میانہ قد یا دبلی گول بدن یا مڑی ہوے بال گویا کہ وہ مردون شنوہ کیسی ہین نام ایک قبیلہ کا ہی مین سی اور ناگہان عیسی بہی کہڑی نماز پڑہتی ہین ف ع اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ نماز معراج مؤمن کے ہی اسلیی کہ وہ حالت حضور کی گی سب کی اور کمال قرب کے ہی اور وہ اعظم لذات ہی ہے نزدیک عشاق کی ترجمہ نزدیک ترین لوگون کا ساتہہ اوسکی اندر دی مشابہت کے عروہ بن مسعود ثقفی ہی نام ایک صحابی کا ہے اور یہہ بہائی عبداللہ بن مسعود کی نہین ہین اسلیی کہ وہ ہذلی ہین اور ناگہان ابراہیم بہی کہڑی نماز پڑہتی ہین مشابہ ترین لوگون کا

ساتھہ ابراہیم کی یا رتبہارا ہی مراد رکہتی نہی آنحضرت یا رسی ذات شریف آپنے ف ع آ ہیہ کلام ابوہریرہ کا ہی یا اوسکی بعد کی ہین اور راوی کا ہیر دیکہنا آنحضرت کا ان انبیا کو نماز پڑہتی احتمال ہی کہ ہوا تہا جانے مین طرف بیت المقدس کے یا نفس مسجد اقصی مین اور موید ہی دوسرے احتمال کی قت تعقیب کے لفظ فی نت مین ثم جمہ پس آیا وقت نماز کا پس امام ہوا مین اوسکا ف ع شاید کہ مراد اس نماز سی نماز تحیہ ہے یا نماز معراج کی بالخصوص اور اگر کوئی کہی کہ وہ جہان تو دار تکلیف ہی نہین نماز اوسمین کیون ہو جواب اسکا یہ ہے کہ انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم زندہ ہین ساتھہ حیات حقیقی دنیاوی کی اور چونکہ زندہ ہین شاید کہ تکلیف بہی ہو اور یہ ہے ہی کہ اوس جہان مین وجوب رفع کیا گیا ہی وجود اوسکا اور ان انبیا نی جہان حضرت کی ساتھہ نماز پڑہی اور بعد اسکی اونکو آسمان پر لیگئی حضرت کی استقبال و تعظیم کی لیی یا اونکی ارواحون کو آسمان مین متشکل کیا مگر عیسی اور ادریس کہ وہ ساتھہ بدن کے آسمان پر ہین اور یہہ بہی احتمال ہی کہ یہہ نماز پڑہانی اور جمع ہونا حضرت کا انبیا کی ساتھہ بعد پہر نکی سدرۃ المنتہی سی ہو اور ظاہر تر یہہ ہے کہ اللہ تعالی قادر ہی دلیا رالہ کو بصورۃ متعددہ اماکن مختلفہ مین لوگون نے دیکہا ہی چہ جای انبیا علیہم السلام خوارق عادات تو ہی ہین کہ جو چیزین خلاف عقل ہون اور وہ اوسکی قدرت کاملہ سی ظہور مین آوین ثم جمہ پس جبکہ فارغ ہوا مین نماز سی یعنی آسمان کے جانی سی پہلی یا بعد حاصل ہوئی حضور باریتعالی کی کہا جکو ایک کہنی والی نی اسی محمد ہے یا مالک اردغہ دوزخ کا پس سلام کرو اونکو یعنی ازراہ تعظیم نزدگی ملک قہار کی یا ازراہ تواضع کی جیسا کہ آداب ہی ابرار کا پس التفات کیا مینی اوسکی طرف یعنی بقصد سلام کرنیکی پس پہل کے اوسنی سلام کرنی مین مجہپر ف ح یعنی نجہوڑا آپ کو کہ سلام کرین اوسپر پہلی اپہی سلام کیا بسبب پائی جانے تصلیہ شوکت اور رحمت آنحضرت کی آگ دوزخ پر اور اوسکی داروغہ پر اور ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہہ احوال آسمان پر ہوا اور ہو سکتا ہی کہ امامت آنحضرت کی انبیا کی لیی آسمان پہنچے ہوی ہو لیکن سیاق حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ بیت المقدس مین تہے واللہ اعلم ثم جمہ نقلی کے یہہ مسلم نی اور یہہ باب خالی سی دوسرے

الفصل الثالث

فصل سیرے عن جابر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لما کذبنی قریش قمت فی الحجر فجلی اللہ لی بیت المقدس فطفقت اخبرہم عن ایاتہ وانا انظر الیہ متفق علیہ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ اونہون نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی جبکہ جہٹلایا مجکو قریش نے یعنی بیچ مقدمہ اسرا کی یعنی جانیکی طرف بیت المقدس کے شب مذکور مین اور پوچہتی تہین مجہسی نشانیان اوس مکان کے کہڑا ہوا مین حجر مین پس ظاہر کیا اور دیکہایا اللہ تعالی نی مجکو بیت المقدس ف ع ح یعنی اور راہ اوسکی اور دور کیا پردہ کہ مجہمین اور اوسمین تہا اور ایسا ظاہر کیا کہ دیکہتا ہا مین اوسکو بلا اشتباہ اور احتمال رکہتا ہی کہ بیت المقدس کو اوٹہا کر آگی آنحضرت کی یہان لائے ہون جیسی کہ ابن عباس کے حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت نی پس لائی گئی مسجد اقصی رکہی گئی دار عقیل کی پاس اور یہہ کامل تر ہی معجزہ مین جیسی کی حاضر کیا گیا تخت بلقیس کا طرفۃ العین مین حضرت سلیمان کی پاس ثم جمہ پس شروع کیا یعنی کہ خبر دیتا تہا قریش کو بیت المقدس کے نشانیون سی حالانکہ مین دیکہتا تہا طرف اوسکی ثم جمہ نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح جانا چاہیی معراج کی حدیثون مین وہ حدیث نہ لایا کہ حال آنحضرت کے دیکہنیکا رب العزت کو معلوم ہوا اور صحابہ اور تابعین کو اختلاف ہی اوسمین اور قول مختار اثبات اوسکا ہی اور بعضی کہتی ہین کہ دل سی دیکہا اور دیکہنا دلسی غیر جانتی کی ہی دلسے اور تحقیق اور تفصیل اوسکے بیچ باب رویۃ اللہ کی گذرے

تمام ہوا باب المعراج ادلگی آتا ہی جلد چہارم مین باب المعجزات

تتمہ ربع اول مطلب حق

باب فی المعجزات اب ہی بیچ بیان معجزون کی **ف** معجز مشتق ہی عجز سی کہ جو ضد قدرت ہی اور کتاب تحقیق مین ہی کہ معجز کرنیوالا عجز کا اپنی غیر مین اور انبیا کی صدق کی دلالتونکو اور رسولونکی نشانیونکو معجزہ اسلیے کہتی ہین کہ مرسل علیہم یعنی امتی حاجز ہوتی ہین اونکی معارضہ سی ساتھہ مثل اوس معجزہ کی یعنی وہ ایسا معجزہ نہین لاسکتی اونکی مقابلہ مین انتہی اور حضرت شیخ رح نی لکھا ہی کہ معجزہ اعجاز سی ہی بمعنی عاجز کرنیکی اور وہ ایک امر ہی خارق یعنے خلاف عادت کہ ظاہر ہوتا ہی اوسے دعوی نبوت کا اور خوارق عادات کہ پہلی ظہور نبوت سی ظاہر ہوتی ہین اونکو ارہاصات کہتی ہین اور ارہاص کے معنے ہین محکم کرنا مکانکا ساتھہ پتھر اور مٹی کی گویا کہ اوسمین استحکام امر نبوت کا ہی اور تمام خوارق عادات چار قسم پر کہتی ہین چوکھہ کہ کفار و فساق سی ظاہر ہوا وسکو تو استدراج کہتی ہین اور جو کچھہ عوام مسلمانونسی ظاہر ہوا وسکی معونت کہتی ہین اور جو کچھہ کہ اولیا سی ہوا وسکو کرامت کہتی ہین اور دعوی نبوت کے قید سی یہہ سب قسمین نکل گئین یعنی ان قسمونکو معجزہ نہین کہنی کی معجزہ وہی خرق عادت ہی کہ ساتھہ دعوی نبوت کی ہو اور حضرت شیخ فی تین قسمین تو یہہ ذکر کین اور ایک معجزہ ہی کہ جسکو اول ہی ذکر کیا اور سحر خارق عادت نہین ہی بلکہ ظاہر ہوتا ہی ساتھہ اسباب کے کہ جو اوس اسباب کی مباشرت کرتا ہی اوسی ظہور پاتا ہی اور جو کچھہ کہ ساتھہ اسباب عادیہ کی ظاہر ہو وہ خارق عادت نہین ہی جیسی شفا ساتھہ دواؤن طبیہ کی اور جو کوئی اوسکو خارق عادت کہے باعتبار ظاہر کی ہی **الفصل الاول** فصل پہلی **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ قَالَ نَظَرْتُ اِلٰى اَقْدَامِ الْمُشْرِكِيْنَ عَلٰى رُءُوْسِنَا وَنَحْنُ فِي الْغَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ نَظَرَ اِلٰى قَدَمِهٖ اَبْصَرَنَا فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی انس بن مالک سی یہہ کہ ابوبکر صدیق رضی کہا یعنی وقت بیان کرنی قصہ ہجرت کے اور درانی کی غار مین اور پہنچنی مشرکون کی سر غار پر سید الابرار کی تلاشمین کہ دیکھا مینی مشرکین کی قدمونکی طرف گویا کہ وہ ہماری سر و پر ہین اور ہم یعنے مین اور آنحضرت غار مین تہی **ف** ع مراد اوس غار سی غار جبل ثور کا ہی کہ ثور کی اوپر کی جانب مین تہا اور ثور نام ایک پہاڑ کا ہی نواح مکہ مین بقدر مسافت ایک ساعت بخومیہ کے اور صورت اوس غار کی ایسی واقع ہوئی ہی کہ اگر کوئی اوسکی کنارہ پر کہڑا ہو تو نظر اوس شخص کے کہ اندر غار کی ہو اوسکی پانو پر پڑتی ہی اور اگر وہ شخص اپنے پانو کی جگہہ نظر کری تو دیکہہ لے اوس شخص کو کہ اندر غار کی ہی پس آنحضرت اوس غار مین چہپی تہی مشرکون سی بقصد ہجرت کی اور مشرک وہان حضرت کی تلاش مین جا پہنچی اور حضرت ابوبکر دوسری حضرت کی طرف سے جیسکہ بیان کرتی ہین **ت** پس کہا مینی یا رسول اللہ اگر کوئی انمین سے نگاہ کری جگہہ پانو اپنی کو تو دیکہہ لیگا ہمکو پس فرمایا آنحضرت نی ای ابوبکر کیا ہی گمان تیرا ساتھہ اون دو شخصونکی کہ خدا ہی تیسرا اونکا تل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع یعنی خدا ساتھہ اونکی ہی بنصرت و اعانت اور معجزہ اس قصہ مین یہہ ہی کہ پھیر دی اللہ تعالی نی ہمت کفار کی تلاش کرنے اور نظر کرنیسی اندر غار کی باوجود جزم کرنی اس بات کی آنحضرت اور ابوبکر صدیق رضہ غار مین ہین اور طیبی نی روایت کی ہی کہ آنحضرت نی بد دعا کی اونپر کہ خداوندا اندہی کر دے انکہین اونکی پس گرد غار کی پہرتی تہی اور نہین پاتی تہی اونکو اور مضیہ رکہنا کبوترکا اور جالا پورنا مکڑیکا یہی معجزہ تہا جیسا کہ حدیث مذکور آیا ہی **وَعَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ يَا اَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِيْ كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِيْنَ سَرَيْتُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فان سربنا لیلتنا ومن الغد حتی قام قائم الظہیرۃ وخلا الطریق لا یمر فیہ احد فرفعت لنا صخرۃ طویلۃ لہا ظل لم تأت علیہا
الشمس فنزلنا عندہا وسویت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم مکانا بیدی ینام علیہ وبسطت علیہ فروۃ وقلت نم یا رسول
اللہ وانا انفض ما حولک فنام وخرجت انفض ما حولہ فاذا انا براع مقبل قلت انی غنمک لبن قال نعم قلت افتحلب قال نعم
فاخذ شاۃ فحلب فی قعب کثبۃ من لبن ومعی اداوۃ حملتہا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم یرتوی منہا یشرب ویتوضأ فاتیت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکرہت ان اوقظہ فوافقتہ حتی استیقظ فصببت من الماء علی اللبن حتی برد اسفلہ فقلت اشرب
یا رسول اللہ فشرب حتی رضیت ثم قال الم یان للرحیل قلت بلی قال فارتحلنا بعد ما مالت الشمس واتبعنا سراقۃ بن مالک
فقلت اتینا یا رسول اللہ فقال لا تحزن ان اللہ معنا فدعا علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فارتطمت بہ فرسہ فی جلد
من الارض فقال انی ارانکما دعوتما علی فادعوا لی فاللہ لکما ان امرد عنکما الطلب فدعا لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنجی
لا یلقی احدا الا قال کفیتم ما ہہنا فلا یلقی احدا الا رده متفق علیہ اور روایت سے براء بن عازب کے ہے کہ انعل کے اپنی باپ کے ازب کے ہے اور انہوں نے کہا واسطی ابوبکر صدیق رضی
کہ ای ابوبکر خبر دو مجکو کہ کس طرح اور کیا کیا تمنی یعنی تمنی اور آنحضرت نی وسوقت کہ راتکو چلی تم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی سفر کیا تمنی کہ کسی طرف
گمدینہ کی ہجرت کی یعنی بعد نکلنی کی غار سی کہا ابوبکر نی کہ چلی ہم ساری رات اور کچھ اگلی دن مین سی یعنی آدہی دن یہانتک کہ ٹہیک دوپہر ہوئی اور ٹہہرا آفتاب بے رخا
ہوئی راہ کہ گذرتا تھا اوسمین کوئی ظاہر ہوا اور دکہائی دیا ہمکو ایک پتہر دراز کہ واسطی اوسکی سایہ تہا نہین آیا تہا اوسپر آفتاب یعنے اوسکی غارون اور کہوہ دن
میں اوسوقت دوپہر پہنچی تہی پس اوتری ہم اوسکی پاس اور ہموار کی یعنی آنحضرتؐ کی لیی ایک جگہ اپنی دونو ہاتہون سی تاکہ سووین آنحضرتؐ اوسپر اور
بہجہا یعنی اوجگہ ایک پوستین اور کہا یعنی سو یہی آپا رسول اللہ اور مین نگہبانی کرونگا گرد تمہاری اور دیکہتا رہونگا اوسپر اور خبر لیتا
رہونگا دشمنونکی آنیکی پس سوے آنحضرتؐ اور نکلا مین در حالیکہ نگہبانی کرتا تہا گرد حضرتؐ کی پس ناگہان دیکہتا ہون ایک چرواہے کو کہ چلا آتا ہی سامنی ہی
کہا یعنی کہ کیا ہی تیری بکریونمین دودہ کہا چرواہی نی کہ ان ہی کہا یعنی کیا نہ ہوگا تو دودہ کہا اوسنی ان پس پکڑی اوسنی ایک بکری اور دودہا کاٹ
کی پیالہ مین تہوڑا سا دودہ اور ساتہہ سیر چمڑا گل تہی کہ اوتہا پانی یعنی اوسکو واسطی آنحضرتؐ کی کہ سیراب ہوتی تہی آنحضرتؐ اوس سے پانی پیتے اور وضو کرتے پس
آیا مین آنحضرتؐ کی پاس یعنی دودہ لیکر پس مکروہ جانا یعنی جگانا آنحضرتؐ کا پس موافقت کی یعنی آنحضرتؐ کی ف ح سوتی مین یعنی مین ہی سو ہا لفظ
واقعت تقدیم ف ہی ق پس معنی اسکی تو مذکور ہوئی اور ساتہہ تقدیم ق کی ف پر بہی روایت آئی ہی یعنی صبر اور توقف کیا یعنی اور بیدار نہ کیا اوسکو یہانتک
ت کہ خود بیدار ہوئی حضرتؐ پس ڈالا یعنی کچہہ پانی مین سے دودہ پر یہانتک کہ ٹہنڈا ہوا نیچی تک یعنی ف ح بہت پانی ڈالا یہانتک کہ سب دودہ سرد ہوگیا
اور یہہ عادت ہی عرب کے کہ ٹہنڈا پانی دودہ مین ڈال کر پلاتی ہین تا حرارت دودہ کی دفع ہوجائی ت پس کہا مینی ہیچی یا رسول اللہ پس یہا حضرتؐ
نے یہانتک خوش ہوا مین ت ح اسی معلوم ہوا کہ خوشی محب کے محبوب کے خوشی اور آسایش مین ہے اور یہان ایک اشکال لاتی ہین کہ بی اذن مالک بکریون
کے کیون دودہ دوہا اور پیا اور جواب یہہ دیتی ہین کہ بکریان حضرت ابوبکر کی کسی دوست کی نہین کہ اعتماد اوسکی رضا کا رکہتی تہی اور یہہ بہی ہی
کہ اہل مکہ کی عادت تہی کہ اجازت دیدیتی تہی اپنی چرواہونکو کہ راہ کی چلنی والون اور بہوکو نکو دودہ دیدے راکرین اور یہہ بہی ہوسکتا ہی کہ اونہون نی
کچہہ دیکر خریدا ہو واللہ اعلم ت پہر فرمایا آنحضرتؐ نی کہ کیا نہین آیا وقت کوچ کا عرض کیا مینی کہ ہان آیا کہا ابوبکر نی پس کوچ کیا ہمتی بعد دوپہر ڈہلنی آفتاب
کے اور آئی ہمنڈی وقت کی پیچہی سی ایا ہماری سراقہ بن مالک ف ح کہ اہل کرنی اوسکو اور اوسکی آدمیونکو ہماری پیچہی متعین کیا تہا کہ جو
کوئی محمد کو لادی اوسکو ہم سو اونٹ دینگی اور یہہ سراقہ بعد فتح مکہ کی مسلمان ہوگیا ت پس کہا مینی آیا ہماری پکڑنیکو دشمن یا رسول اللہ پس فرمایا

آنحضرت نے غم نکرو کہ خدا تعالیٰ ہی ہمارے ساتھ ہے پس بددعا کی سراقہ پر پیغمبر خدا تعالیٰ نے پس دھنس گیا ساتھ سراقہ کی گھوڑا اوسکا یہانتک سخت زمین میں پس کہا سراقہ نے کہ تحقیق جانتا ہوں میں تمکو کہ بددعا کی تمنی مجھپر پس دعا کرو میری نفع کی لیے یعنی یہہ کہ خدا ہی باؤں اوس حالت کی گرفتار ہوں میں اوس پس تم اگر کرو کی تو اللہ کو گواہ کرتا ہوں تمہاری واسطی یہہ کہ پھیر دونگا میں کفار کی طلب کو تمسی پس دعا کی سراقہ کی لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نجات پائی اوسنے اوس نجر سی ف ح اور ایک روایت میں آیا ہی کہ تین بار دعا کی اور ہر بار دھستا تھا اور نجات پاتا تھا ثم پس شروع کیا سراقہ نے یعنی ایسا ہی وعدے میں کہ نہیں ملتا تھا کسی کا فرسی یعنی اون کافروں میں ہی کہ حضرت کی تلاش کی لیے نکل تھی مگر کہ کہتا کفایت کیی گئی تم طلب میں یعنی بس کافی ہی میرا تلاش کرنا اور تلاش نکرو میں تلاش کرچکا نہیں سے ارد ہر دہ شخص کی اوسکو تلاش کرتی ہو پس نہیں ملتا تھا سراقہ کسی سی مگر کہ پھیر دیتا تھا اوسکو فضل کی یہہ نجاتی اور مسلم نے ف ح اسمیں بہت سے فائدہ ہیں از انجملہ یہہ معجزہ حضرت کا اور فضیلت ابوبکر کی کئی وجوہ سی اور اسمیں خدمت کرنی تابع کی متبوع کی لیی اور ساتھ رکھنا جاہل کا اور رانمنا اوسکیا سفر میں واسطے طہارت اور پانی مہیا کی اور اسمیں فضیلت توکل کی ہی اللہ تعالیٰ پر اور خوبی انجام کار اوسکیلیے

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ بِمَقْدَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ أَرْضٍ يَخْتَرِفُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ ثَلٰثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ فَمَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا أَوَّلُ طَعَامٍ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَمَا يَنْزِعُ الْوَلَدُ إِلٰى أَبِيْهِ أَوْ إِلٰى أُمِّهٖ قَالَ أَخْبَرَنِيْ بِهِنَّ جِبْرِيْلُ آنِفًا أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوْتٍ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدُ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ نَزَعَتْ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ بُهْتٌ وَإِنَّهُمْ إِنْ يَعْلَمُوْا بِإِسْلَامِيْ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَسْأَلَهُمْ بَهَتُوْنِيْ عِنْدَكَ فَجَاءَتِ الْيَهُوْدُ فَقَالَ أَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فِيْكُمْ قَالُوْا خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا قَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوْا أَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَانْتَقَصُوْهُ قَالَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی انس سی کہ کہا سنا عبد اللہ بن سلام نی آنا حضرت کا یعنی مکہ سی مدینہ میں حال انکہ عبد اللہ بن سلام ایک میں میں تھا کہ چنتا تھا میوہ درختونسی ف ح یعنی اپنی باغمیں تھا میوہ درختون میں سی تو مرتا اور چنتا تھا مقصود بیان واقع ہی یا مبالغہ ہی بیچ آنی اوسکیلیے آنحضرت کی پاس جلد سی کہ باوجود یکہ ایک کام میں تھا اور فرصت نہ تھی لیکن چونکہ صفات آنحضرت کی توریہ میں پڑہ کر اور تحقیق کر کر منتظر ظہور نبوت کا تھا ثم مدتی بود کہ مشتاق تھا یت بود م لاجرم روی ترا دیدم واز جا رفتم بمجرد سنی رونق افزائی حضرت کی سب کام چھوڑ چھاڑ کر حاضر ہوا اور یہہ عبد اللہ حضرت یوسف علیہ السلام کی اولاد میں سے تھا اور بڑا علم رکھتا تھا توریت کا حضرت کی خبر سنکر حاضر ہوا اور مسلمان ہوکر اجلاء صحابہ کرام میں سے ہوئی جیسا کہ مذکور ہوتا ہی قصہ انکا پس آیا وہ آنحضرت کی پاس اور عرض کیا یعنی واسطہ تحقیق کرنی علامتون صدق نبوت کی کہ تحقیق میں پوچھتا ہوں تمسی تین چیزین نہیں جانتا ہی اونکو مگر نبی ف ع یعنی یا وہ شخص کی معلوم کری نبی سی یا اوسکی کتاب سے یہہ اسلیے کہا کہ تا نہ اشکال لازم آوی یہہ کہ وہی تو جانتا تھا مجمل یا مفصل چنانچہ اسی لیے جواب اون تین چیزون کا معجزہ ہوا اوسکی لیی اور علم یقین حضرت کی نبوت کا اوسکی نزدیک ایہی ظاہری لانی حدیث کی سی اس بات میں مترجمہ ایک چیز اون تین چیزون میں سی یہہ ہی کہ کیا ہوگی اول علامت قیامت کی اور دوسری یہہ کہ کیا ہوگا اول کھانا بہشتیونکا کہ جو بہشت میں داخل ہوکر پہلی ہی کھانگے اور تیسری یہہ کہ کونسی چیز کھینچتے ہی فرزند کو طرف باپ اوسکی یا طرف ماں اوسکی مشابہت میں یعنی فرزند کہ کبھی صورت میں مشابہ باپ کے ہوتا ہی اور کبھی مشابہ ماں کے سبب اسکا کیا ہی فرمایا آنحضرت نی کہ خبر دی مجکو ان چیزون کی جبرئیل نی ابھی یہہ ف ح ع فرمایا واسطی رفع ہونی وہم اس بات کی کہ انہون نی کہ کیا ہو کسی اہل کتاب سے اور تنبیہ بھی کرنا منظور تھی کہ گوش ہوش سی سنی اور وجود وحی اور اوتر اجبرئیل کا معلوم کری مترجمہ ای پر اول علامت قیامت

کے پس ایک آگ ہوگی کہ اوٹھیگی اور جمع کریگی لوگون کو جانب مشرق سی طرف مغرب کے اور اسی پر اول کہا نا کہ کہا ویگی اوسکو بہشتی پس زیادتی مچھلی کی کلیجے کی ہوگی کہ وہ ایک ٹکڑا جگر کا ہی لٹکتا ہوا جگر مین اور وہ نہایت لذیذ ہوتا ہی اور جسوقت کہ غالب ہوتا ہی پانی مرد کا عورت کی پانی پر تو کھینچ لیتا ہی بچہ اپنی مشابہت کی طرف فرزند کو اور جبکہ غالب ہوتا ہی پانی عورت کا یعنی مرد کی پانی پر تو کھینچ لیتی ہی عورت اپنی مشابہت کیطرف **ف** ح ملا علی رح نے منتے سبق کی علاوغلب لکھے ہین اور شیخ رح نی پیش شیود یعنی پہلی رحم مین پڑتا ہی اور بعد اوسکی لکھا ہی کہ اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ سبب مشابہ بہم ہونی فرزند کا ساتھ باپ یا مان کے سبقت کرنا پانی ایک کا ان دونون مین سی ہی اور اور حدیث سی کہ باب الغسل مین گذری معلوم ہوتا ہی کہ سبب مشابہت کا غلبہ ہے یا سبقت پس سبقت کو متضمن غلبہ دونو یعنی کی رکہہ سکتی ہین **ترجمہ** کہا عبداللہ بن سلام نی بعد سنی جواب کے کہ گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود برحق مگر اللہ اور بلاشبہ تم رسول خدا کی ہو اور کہا عبداللہ نی ای رسول خدا کی تحقیق یہود بڑی بہتانی ہین اور تحقیق اگر وہ جانین اسلام لانا میرا پہلے اسکی کہ پوچہو تم اونسی یعنی میرا حال تو جہوٹ باندہ لینگی مجہپر یعنی بعد پوچہنی کی پس آئی یہودی یعنی بسبب بلانیکی یا اتفاقا اور عبداللہ جب سے رہتی اونسی پر فرمایا آنحضرت نی کہ کیسا شخص ہے عبداللہ بن سلام تم مین یا تمہاری زعم اور اعتقاد مین کہا اونہون نی کہ بہتر ہی ہم مین اور بیٹا ہی بہتر ہمارا یعنی حسب مین باعتبار علم وصلاح کی اور سردار ہی ہمارا اور بیٹا ہی ہماری سردار کا یعنی نسب مین یا تمام مکارم اخلاق مین فرمایا حضرت نی کہ خبر دو مجکو اگر اسلام لاوی عبداللہ بن سلام یعنی تو تم بہی اسلام لاؤگی کہا یہود نی کہ پناہ مین رکہی اوسکو اللہ سلام لانی سی یا معاذ اللہ کہ اسکا تصور بہی کیا جاوے اوسی پس نکلی عبداللہ اور کہا گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور یہہ کہ محمد رسول خدا کی ہین پس کہنی لگی یہود یعنی بعد اسکی کہ معلوم کیا اونکا اسلام اونکا یہہ بہت برا ہی ہم مین اور بیٹا ہی بدترین ہمارا پس عیب لگانی لگی اوسکو کہا عبداللہ نے یہہ ہے وہ چیز کہ تہا مین ڈرتا یا رسول اللہ نقل کی یہہ بخاری نے **ف** اور یہی سبب تہا میری عرض کرنیکا کہ آپ اونسی پہلی پوچہہ لیجی حال میرا پہ جہوٹ اونکا معلوم ہوجاوے **وعنہ** قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ حِیْنَ بَلَغَنَا اِقْبَالُ اَبِیْ سُفْیَانَ وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَۃَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نُخِیْضَہَا الْبَحْرَ لَاَخَضْنَاہَا وَلَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ تَضْرِبَ اَکْبَادَہَا اِلٰی بَرْکِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰی نَزَلُوْا بَدْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ وَیَضَعُ یَدَہٗ عَلَی الْاَرْضِ ہٰہُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ اَحَدُہُمْ عَنْ مَوْضِعِ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْرَدَہٗ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اونسی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مشورہ کیا یعنی مدینہ والون سے استحانکی لیی اوسوقت کہ پہنچی ہمکو خبر ابی سفیان کی آمکی **ف** یعنی ساتھہ قافلہ کی کہ آتا تہا شام سی اور جاتا تہا طرف مکہ کی اور یہہ مقدمہ غزوہ بدر کا ہی کہ ابوسفیان کی موی تجارت شام کی لیی گیا تہا اور وہانسی مال بہت سا لیی آتا تہا اور اوسکی ساتھہ چالیس سوار تہی جب مسلمانون نی یہہ خبر سنی تو چاہا کہ اوس قافلہ کو لوٹین اور مارین اسلیی کہ اوسمین آدمی تہوڑی سی تہی اور مال بہت اور یہہ خبر جبکہ مین پہنچے تو ابوجہل کعبہ کے اوپر چڑہا اور پکارا لوگونکو اور جمع کیا اونکا انکی مدد کیلیی پس اوس سے لوگون نی کہا کہ قافلہ نی راہ دریا کی کنارہ کی پکڑی اور نجات پائی پہر جا لوگون سمیت طرف مکہ کی چونکہ وقت اوس کمبخت کی زوال کا آن پہنچا تہا لوگونکی کہنی سی باز نہ آیا اور بدر مین پہنچا پس جبرئیل اور خبر دی کہ اللہ تعالی نی وعدہ کیا ہی دو جماعتون مین سے ایک جماعت کا کہ چاہو مال لو قافلہ کا اور چاہو فتح دشمنو پر چنانچہ کلام اللہ اور تفسیرون مین یہہ قصہ مفصل مذکور ہی پس حضرت نی فرمایا کہ قافلہ تو پہنچا کنارہ دریا پر اور یہہ ابوجہل آیا ہی پس کہڑی ہوئی سعد جیسیکہ کہا ترجمہ اور کہڑی ہوئی سعد بیٹے عبادہ کی **ف** ح یعنی صحابہ کی درمیان مین سے اور وہ رئیس تہے انصار کی اور خاص انکا کہڑا ہونا اسلیی تہا کہ سبب مشورہ کرنیکا امتحان کرنا انصار کا تہا اسلیی کہ حضرت نی نہین بیعت لی تہی اونسی اس بات پر کہ نکلین وہ ساتھہ حضرت کی جہاد کی لیی اور طلب نی دشمن کی لیی بلکہ بیعت لی تہی اونسی اس

کہ بچا دین و حضرتؐ کو اوس شخص سی کہ قصد کری حضرت کا پس جبکہ پہنچی آیا حضرت کو نکلنا واسطی قافلہ ابوسفیان کی تو چاہا کہ معلوم کرین حال اونکا
کہ وہ موافقت کرتی ہین اونکی یا نہین پس جواب دیا اونہون نی بہت اچہا جواب ساتہہ موافقت پوری کی اس باتین ہی اور اور باتین ہی اور اہمین رغبت
دلانی ہی اور یعنی مشورہ کی اصحاب سی اور عقلمندون سی پس کہا سعدؓ نی یارسول اللہ قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان میری اونکی ہاتہہ مین ہی اگر
حکم کیجی آپ ہمکو یہہ کہ داخل کرین ہم سوار یکی جانور اونکو دریا مین تو البتہ درلاوین ہم اونکو دریا مین یعنی روی زمین پر تو کیا اگر آپ فرماتی تو دریا مین پہینکہ
جاوین اور اگر فرمائی آپ ہمکو یہہ کہ ماریں ہم جگر اونٹون اور گہوڑون کی برک غماد تک تو البتہ کرین ہم ف لفظ برک غماد ہاتہہ زیر ب اور زبر او سکی کی اور
جزم رکی اور غماد ساتہہ زبر غین کی اوپر شین اوسکی اور بعضون نی ساتہہ زبر کی بہی کہا ہی نام ایک شہر کا ہی یمن کی شہر و یمن ہی یا پرلی کنارہ بحر مین یا
انتہا آبادی پر اور مارنا گہوڑون وغیرہ کی جگرون کا کنایہ ہے تیز رانکنی اونکی سی کہ وقت سواری کی اور دوڑنی کی پانو سوار کی اونکی جگر و پر لگتی جاتی ہین پس
معنی یہہ اگر آپ حکم کیجی ہمکو بہت چلنیکا یعنی جلدی سفر کرنیکا مثلا برک غماد تک کہ نہایت دور ہے تو بیچالاوین ہم حکم آپکا ت کہا انس نی پس بلایا اور بر انگیختہ
کیا آنحضرتؐ نی لوگونکو اور مہاجرین و انصار کو نکلنی پس نکلے اور چلی لوگ یہان تک کہ اوترے بدر مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی پس
فرمایا حضرتؐ نی کہ یہہ جگہہ ہلاک ہونی اور پڑنی فلانیکی ہی یعنی نام ایک کافر اون شقیا مین سی یعنی انہی اور کہتی ہین ہاتہہ بنا زمین پر یعنی تعین جگہہ کی اسی جگہہ
اور اس جگہہ یعنی ہر ایک کی جگہہ تعین کرتی ہی اور اشارہ کرتی ہی یہانتک کہ شمار کیا ستر کفار کو اور اونکی جگہون کو کہ فلانا یہان مارا پڑا ہوگا اور فلانا یہان
الخ کہا انس نی پس نہ دور ہوا اور نہ تجاوز کیا کسی نی اونمین سی اوس جگہہ سی کہ ہاتہہ رکہا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی
اوس جگہہ مارا گیا وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وھو فی قبۃ یوم بدر اللھم انشدک عھدک ووعدک اللھم
ان تشا لا تعبد بعد الیوم فاخذ ابوبکر بیدہ فقال حسبک یا رسول اللہ الحححت علی ربک فخرج وھو یثب فی الدرع
وھو یقول سیھزم الجمع ویولون الدبر رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عباس سے
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اسحال مین کہ وہ خیمہ مین تہی روز بدر کی یا الہی مانگتا ہون مین تجہسی امان تیری اور ایفاء وعدہ تیرا اگر کیا ہی
نصرت کا یعنی اس آیت مین واذ یعدکم اللہ احدی الطائفتین انہا لکم الخ خدا وعدہ اگر چاہی تو یعنی ہلاک ہونا مومنونکا تو نہ عبادت کیا جاویگا تو بعد آجکی
دن کے ف ح ع یعنی اسی ہی کہ نہین باقی رہیگا روی زمین پر کوئی مسلمان اگر کوئی کہی کہ آنحضرتؐ تو بڑی عارف باللہ تہی اور جانتی تہی کہ اللہ تعالی وعدہ
فرماکر خلاف نہین کرتا پس کیا تہی وجہ اس سوال کی تو جواب اسکا یہہ ہے کہ دعا کرنیکا حکم ہے دعا کرنیوالا جانے حصول مطلب کو یا نہ جانی پہر علم باللہ مقتضی ہی خوف کہنی کو
اوس سی اور خوف الہی نہین رفع ہوتا انبیا علیہم السلام سی پس جائز ہی کہ حضرتؐ کو یہہ خوف ہو کہ مبادا کوئی چیز مانع نصرت کی میری طرف سی یا میری امت
کی طرف سی پیدا ہوا اور رد کی جاوی نصرۃ موعودا اور یہہ بہی احتمال ہی کہ آنحضرتؐ سی وعدہ نصرۃ کا تہا لیکن وقت نہ معین کیا گیا پس آنحضرتؐ دیر کرتی تہی
تاخیر وقت سی پس دعا کی اللہ تعالی سی کہ وفا وعدہ فرماوی آج ہی اور شاید کہ آنحضرتؐ کو استحضار ہوا ہو آیۃ واللہ ھو الغنی الحمید ان یشا یذھبکم
کی معنونکا اور آیۃ ان اللہ لغنی عن العلمین کے معنونکا دلالت کرتی ہین یہہ آیتین اللہ تعالی کی بی پروائی پر پس بنظر حضور ان معانی کی دعا کی چنانچہ امام غزالی رح فی المکاشفہ
کہ حال آنحضرتؐ کا نہایت کامل تہا اور نظر اور علم آپکا بیچ صفات خدا اور لاابالی درگاہ حق کی اور سطوت اور جلال اوسکی کی نہایت منیع تہا اور نظر ابوبکر رضی کی بلفظ
ظاہر ہی کی وعدہ پر تہی اور اوسکی تحقیق ہی اور ہی کہ رسالہ تسلیۃ المصاب مین بعضی محققین سی حضرت شیخ عبد الحق نی ذکر کی ہی اور کہا اونکی شرح
عربی مین ہی مذکور ہی ت پس پکڑا ابوبکر رضی نی دست مبارک حضرتؐ کا اور کہا نہین ہی تمکو اسقدر دعا کرنی یارسول اللہ بہت ہے بالغہ کیا دعا کرنیمین اپنے
پروردگار سی ف مبالغہ کرنا آنحضرتؐ کا دعا مین اور وجود نہایت استعداد کی انہی سی پر تہا واسطی ایکر کرنی ثابت قدم رہنی اور تقویت ان صحابہ کی اسلیکی وہ جانتی تہی کہ دعا آنحضرتؐ کی مستجاب ہے بلاشبہہ

فصد ساجبکہ مبالغہ کرین دسمین ترجمہ پس نکلی انحضرت خیمہ سی جلدی کرتی ہوئی ماری خوشی کی حالانکہ تہی زرہ پہنی ہوئی اور وہ پہنتی تہی یہہ آیۃ کراور سے تب اوپر قریب بہ کہ شکست دیجاوینگی جماعت کفار کو اور پہیرینگی پشت نقل کی یہہ بخاری نی ف ح چونکہ انحضرت درمیان خوف ورجا کی تہی اب جانب میسکی غالب آیا بسبب وعدہ الہی کی پس خوش ہوکر اوٹھی اور خبر دی مشرکون کی شکست اور مدد منونکی نصرت کی بطریق معجزہ کی کہ ظہور کیا اوسنے بسبب مطلع کرنی خدا تعالی کی اونکو غیب پر وعنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم بدر ھذا جبریل اخذ برأس فرسہ علیہ اداۃ الحرب رواہ البخاری اور یہہ بہی روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دن بدر کی کہ یہہ جبریل ہین پکڑی ہوئی ہین سر اپنی گہوڑیکا یعنے باگ اوسکی پکڑی ہوئی مستعد ہین جنگ کے یعنی درحالیکہ جبریل پر ہی اسلحہ لڑائی کا ف ع ح معجزہ یہان یہہ ہے کہ دیکہا انحضرت نی جبریل کو واسطی جنگ کرنیکی ہمراہ اونکی روز بدر کی اور بدر ایک کنوا ہی مشہور چار منزل مدینہ سی اور درمیان ہین مکہ اور مدینہ کی ہی اور غزوہ بدر کا ہوا روز جمعہ سترہین تاریخ رمضان کی سنہ دو ہجرہ مین وعنہ قال بینما رجل من المسلمین یوم بدر یشتد فی اثر رجل من المشرکین امامہ اذ سمع ضربۃ بالسوط فوقہ وصوت الفارس یقول اقدم حیزوم اذ نظر الی المشرک امامہ خر مستلقیا فنظر الیہ فاذا ھو قد خطم انفہ وشق وجھہ کضربۃ السوط فاخضر ذلک اجمع فجاء الانصاری فحدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال صدقت ذلک من مدد السماء الثالثۃ فقتلوا یوم بدر سبعین واسروا سبعین رواہ مسلم اور یہہ بہی ابن عباس سی ہی کہا اوسوقت کہ ایک شخص یعنی انصاری مسلمانون مین سی روز جنگ بدر کی دوڑتا تہا اور حملہ کرتا تہا پیچہی ایک شخص کے مشرکون مین سی کہ آگی اوس مسلمان کی تہا ناگہان اوس مرد مسلمان نی سنی آواز کوڑیکی مارنیکی اور اوپر مشرک کی اور سنی آواز سوار کی کہ کہتا ہی اقدام کر ی حیزوم ف ح اقدام درانا جنگ مین اور شجاعت کرنی یا آگی بڑہ ای حیزوم اور لفظ اقدم یعنی اول کی ساتہہ زبر ہمزہ اور جزم قاف اور زیر دال کی ہے اور وجہ ثانی پر ساتہہ پیش ہمزہ اور پیش دال کی اور مشہور روایت اول ہی ہی اور حیزوم ساتہہ زبر حا مہملہ اور جزم ی کی اور پیش زکی نام جبریل کی گہوڑیکا ہی کذا فی القاموس اور بعضون نی کہا کہ نام ایک فرشتہ کی گہوڑیکا ہی ترجمہ ناگہان دیکہا اوس مسلمان نی طرف مشرک کی آگی اپنی گرا چت ہوکر پہر دیکہا طرف اوس مشرک کی پس ناگہان نشان پڑگیا تہا اوسکی ناک پر اور شق ہوگیا تہا موتہہ اوسکا یعنی طول مین مانند مار نیکی کوڑیکی پس سبز ہوگیا تہے تمام جگہہ مار نیکی یعنی جیسیکہ باقی رہتا ہی نشان ضرب کا سبز و سیاہ اوپر پہنچا تہا زخم ولید مین مغیرہ کی ناک پر روز بدر کی اور باقی رہا تہا اثر اوسکا اوسکے ناک پر چنانچہ اوپر اشارہ ہی اس آیۃ مین سنسمہ علی الخرطوم ترجمہ پس آیا انصاری یعنی وہی مرد مسلمان کہ جسنی دیکہا تہا مشرک کو اوس حال پر اور بیان کیا انحضرت سی یعنی سارا ماجرا مشرک کا پس فرمایا انحضرت نی سچ کہا ہی تو ف ع اس سی یہہ معلوم ہوا کہ یہہ کشف کرامت ہی صحابہ کی ہے اور کرامت تابعون کے بمنزلہ معجزہ متبوع کی ہی خصوصا جس صورت مین کہ وقوع اوسکا رو برو نبی کی ہوا اور حاصل ہوا ہو وہ بسبب کثرت نبی کی باکہا جاوی کہ خبر دی اوسکی صحابی ثقہ نی اور تصدیق کیا اوسکو صادق مصدوق یعنی انحضرت نی پس صحیح ہوا شمار کرنا اسکا معجزہ مین ترجمہ پس فرمایا حضرت نی کہ یہہ فرشتہ تیسری آسمان کی کومک سے تہا پس قتل کیا مسلمانون نی اوسدن ستر کو اور قید کیا ستر کو نقل کی ہے مسلم نی وعن سعد بن ابی وقاص قال رأیت عن یمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعن شمالہ یوم احد رجلین علیھما ثیاب بیض یقاتلان کاشد القتال ما رأیتھما قبل ولا بعد یعنی جبرئیل ومیکائیل متفق علیہ اور روایت ہے سعد بن وقاص سی کہا کہ دیکہا مین داہنی طرف پیغمبر خدا کی اور بائین طرف اونکی دو شخصونکو کہ اوپر تہی سفید کپڑی ف ع ظاہر ہے کہ یہہ دونو فرشتی بطور تفریق کے تہے یعنی ایک داہنی طرف تہا اور ایک بائین طرف والا وہ چار ہوجاتی ہین ترجمہ لڑتی تہی وہ لڑنا مانند سخت ترین لڑنی آدمیونکو نہین دیکہا مین دن

دونوں کو پہلی اس سے اور پہچھی اس سے یعنی پس متعین ہوا کہ وہ فرشتوں میں سی تھی یعنی جبرئیل اور میکائیل نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** رح ع یہہ تفسیر راوی سی ہے اور شاید کہ پہچانا ہو اوسنی یہہ دلیل سی اور یا آنحضرتؐ سی سنا ہو **وعن** البراءؓ قال بعث النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم رهطا الی ابی رافع فدخل علیہ عبد اللہ بن عتیک بیتہ لیلا وھو نائم فقتلہ فقال عبد اللہ بن عتیک فوضعت السیف فی بطنہ حتی اخذ فی ظہرہ فعرفت انی قتلتہ فجعلت افتح الابواب حتی انتہیت الی درجۃ فوضعت رجلی فوقعت فی لیلۃ مقمرۃ فانکسرت ساقی فعصبتہا بعمامۃ فانطلقت الی اصحابی فانتہیت الی النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم فحدثتہ فقال ابسط رجلک فبسطت رجلی فمسحہا فکانہا لم اشتکہا قط رواہ البخاری اور روایت ہے براء سی کہ بھیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک جماعت کو طرف ابی رافع کی **ف** ع کہ ایک یہود تہا کنیت اوسکی ابو الحقیق تہی بڑا دشمن تہا آنحضرتؐ کا کہ عہد شکنیاں کیں اور فتنی برپا کیں اور حضرتؐ کی ہجو کہی اور اپنی قلعہ مین پناہ ڈہونڈی یعنے بھیجا اوکیا حضرتؐ سی پس آنحضرتؐ نی کتنی ایک صحابہ کو بھیجا کہ مار ڈالین اوسکو ترجمہ پس گئے ابو رافع کی پاس عبد اللہ بن عتیک اوسکی گہر مین بیخبر اوس حال مین کہ وہ سوتا تہا پس مار ڈالا اوسکو پس کہا عبد اللہ بن عتیک نے کہ پس رکہی مینی تلوار اوسکی پیٹ مین یہانتک کہ پہنچی اوسکی پیٹہ کیطرف پس معلوم کیا مینی مار لیا

پس نمودار ہوا ایک پتھر سخت پس آئی صحابہ آنحضرتؐ کی پاس اور عرض کیا کہ یہہ پتھر سخت ہی کہ ظاہر ہوا ہی خندق مین پس فرمایا آنحضرتؐ نی کہ مین اوترونگا یعنی خندق مین پھر اتری ہوی حضرتؐ اور پیٹ حضرتؐ کا بندہا ہوا تہا ساتہہ پتھر کی یعنی بسبب شدت بہوک کی اور رہی تہی ہم تین دن کی احوال مین کہ نہ چکہتی تہے کوئی چیز چکہنی کی ف ح ذوق براول سی وہ چیز کہ چکہی جاوے قسم کہانی اور پینی سی یعنی ہوکی تہی تین دن کی اور نہ چکہا تہا ہمنی ث پس لیا آنحضرتؐ نی کدال یا کدالا اور مارا اوس پتھر پر پس ہو گیا وہ پتھر سخت ریت پہسلتے جا بر کہتی ہین کہ پہر امین اور گیا مین طرف بیوی اپنی کی کہ گہر مین تہی اور نام اوسکا سہیلہ بنت معوذ انصاریہ تہا پس کہا مین نی کہ کیا ہی تیری پاس کچہہ یعنی کہانیکی چیز پس تحقیق دیکہا ہی مینی آنحضرتؐ پر اثر بہوک شدید کا پس نکلا اوس سے بیوی نی یک تہیلا کہ اوسمین قریب سا ربی تہی تین سیر کی جو یعنی اور تہا ہمارے پاس ایک بچہ بکری کا یا ذبیحہ کا یا پہیڑ کا پلا ہوا اگہر کا پس ذبح کیا مینی اوسکو اور پیسی بیوی نی جو یہان تک کہ ڈالا ہمنی گوشت ہانڈی مین پہر آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور چکپی سی عرض کیا مینی پس کہا مینی یا رسول اللہ ذبح کیا ہی ہمنی ایک چہوٹا سا بچہ بکری کا اور پیسی ہین قریب بیوی نی تین سیر کی جو یعنی اسقدر تو حاضر ہی پس آئیے اپ اور کچہہ لوگ ساتہہ پکی پس آواز دی آنحضرتؐ نے کہ اے اہل خندق تحقیق جابر نی تیار کی ہی مہمانی ف ح لفظ سور ساتہہ پیش سین اور جرم واو کی کہانا ضیافت کا یہہ لفظ فارسی ہی کہ آنحضرتؐ کی زبان مبارک پر جاری ہوا اور کتنی لفظ اور بہی ہین فارسی کی کہ آنحضرتؐ انکو مشرف کیا ہی ث پس جلدی چلو تم فرمایا آنحضرتؐ نی کہ نہ اوتارو تم ہانڈی اپنی اور نہ پکاؤ تم آٹا اپنا یہان تک کہ آؤن مین اور تشریف لائی آنحضرتؐ پس نکال لایا مین روبرو حضرتؐ کی آٹا گندہا ہوا پس آپ نی دہن ڈالا اوسمین اور دعا برکت کی اوسکی لیی ہر قصد کیا طرف ہانڈی ہمارے کے پس آپ نی دہن ڈالا اور دعا برکت کی ہر فرمایا یعنی میری بیوی کو کہ بلا روٹی پکانیوالی کو پس جلدی کرے پکاوی وہ ساتہہ میرے اور نکال گوشت ہانڈی اپنی سے اور نہ اوتار وہانڈی کو چولہے پر سے کہا جابر نی اور یہہ اہل خندق ہزار مرد تہے یعنی تین روز کی بہوکی سیر خوراک پس قسم کہا تا ہون مین اللہ کی البتہ کہایا سب نے یعنے کہانی مین سی یہانتک کہ باقی چہوڑا اوسکو اور پہری اس حال مین کہ تحقیق ہانڈی ہماری البتہ جوش مارتی تہی جیسیکہ تہی اور تحقیق آٹا ہمارا پکایا جاتا تہا جیسیکہ تہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح ع یعنی دونون چیزین جو کی تون موجود تہین یہہ تمام اون مبنع البرکات صلعم سی ہی کی برکت سی تہا کہ زمین و آسمان اور ظاہر و باطن اونکی برکتون سی پر ہین اور سوا ای اسکی بہت معجزہ ہوے ہین حضرتؐ سی بڑہ جانا تہوڑی سی کہانیکا اور جوش مارنا پانیکا اور بہت سا ہوجانا اوسکا اور تسبیح کرنا طعام کا اور رونا اور چلانا تنہ درخت خرما کا وغیرہ لک جو مشہور ہین یہانتک کہ مجموعہ اونکا ہو گیا ہی بمنزلہ تواتر کی درحاصل ہوا ہی علم قطعی بسبب اونکی اور علماء اعلام نی جمع کی ہین دلیلین نبوت کی اپنی کتابون مین اور بہت اچہی ان سب مین کتاب بیہقی کی ہی مسمی بہ دلائل النبوۃ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ حِیْنَ یَحْفِرُ الْخَنْدَقَ فَجَعَلَ یَمْسَحُ رَاْسَہٗ وَیَقُوْلُ بُؤْسَ ابْنَ سُمَیَّۃَ تَقْتُلُکَ الْفِئَۃُ الْبَاغِیَۃُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ابی قتادہ رضی اللہ عنہ کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا عمار بن یاسر کو اوسوقت کہ کہودتی تہی آنحضرتؐ یا عمار خندق کو پس شروع کیا آنحضرتؐ نی کہ ہاتہہ پہیرتی تہی عمار کی سر پر اور جہاڑتی تہی گرد اونکی سر سی اور فرماتی تہی اسی شدت اور مشقت اور محنت بیٹی سمیہ کے ف ح سمیہ ساتہہ پیش سین جہلمہ کی اور زبر میم اور تشدید کی نام عمار کی ماں کا ہی کہ مسلمان ہوی تہی مکہ مین اور عذاب کی گئی بسبب دین خدا کی اور نہ پہری دین سی یہانتک کہ خنجر مارا ابو جہل لعین نی اونکی فرج مین اور مار ڈالا اونکو پس آنحضرتؐ عمار کی سختی اور محنت کو یاد کرتی ہین اور ندا کرتی ہین اوسکو کہ ای شدت عمار کے حاضر ہو پس یہہ وقت تیرا ہی درحقیقت مین مراد ندا کرنا عمار کا ہی چنانچہ آئیگی ث کہ قتل کریگی تجکو ایک جماعت کہ بغاوت کرینگی اونکل جاوینگے امام برحق کے طاعت سے نقل کی یہہ مسلم کی ف ح کہا طیبی نی کہ رحم کہایا آنحضرتؐ نی عمار پر بسبب شدت کی کہ پڑیگی اوسمین عمار کہ وہ قتل کرنا جماعت باغیہ کا ہی اور مراد اس جماعت سی معاویہ اور قوم اونکی ہی اسلیی کہ قتل عمار کا صفین کی لڑائی مین ہوا اور عمار ساتہہ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کی تہی اور یہہ حضرت علی کی حقیقت کی دلیل بین ہی اس قضیہ مین جیسا کہ آیا ہی کہ عمرو بن العاص معاویہ کی پاس آئی کہ عجب کا مشکل پیش آیا کہ عمار بن یاسر ہمارے ہاتہہ سی مارا گیا معاویہ نے کہا کہ مشکل کیا ہی عمرو نی کہا مینی نہ سنا ہی کہ آنحضرتؐ نی فرمایا عمار کو کہ قتل کریگی تجکو جماعت باغیہ معاویہ نے کہا کہ ہمنی عمار کو نہین مارا اوسکو جنگ مین لایا اور مقتول ہے کہ معاویہ تاویل کرتی اس حدیث کے معنون کہ ہمنی حق پر ہین یا غیہ

طالبۃ لدم عثمان اور یہہ صریح تحریف ہی اور بعضی اخبار مین لائی ہین کہ معاویہ نے عمرو بن العاص کو کہا کہ تو عجب مرد ہی کہ اپنی سی کہتے مین ہمسلا جاتا ہی یعنی ایک ادنی شخص کے ماری جانی سی ہماری ہمراہی سی الگ ہونا چاہتا ہی واللہ اعلم اور حاصل یہہ کہ اس حدیث مین تین معجزی ہین ایک تو یہہ کہ عمار قتل کیا جاویگا اور دوسرا یہہ کہ وہ مظلوم ہوگا اور تیسرا یہہ کہ قاتل وسکا باغی ہوگا باغیونمین سی اور سب صحابہ حق ہی پھر دیکھا مبنی یعنی ملا علی قاری شیخ اکمل الدین کو کہ کہا ظاہر یہہ ہے کہ دونونا ویلمین مذکورین کرنی معاویہ سی افتراہی اوپر تنبیہ کہتا ہی مولف کہا ی بہائیو اس حدیث کو دیکھکر کہین زبان لعن وطعن کے معاویہ کے حقمین نہ کھولنی لگنا اسلیے کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ڈرو تم اللہ سی میرے صحابہ کی حقمین ڈرو تم اللہ سی میرے صحابہ کی حقمین نہ کرنا تم اونکو نشانہ بعد میرے یعنی برا نہ کہنا اونکو پس جس شخص نے کہ دوست کہا اونکو پس میرے محبت کے سبب سے دوست رکھا اونکو اور جسنی مبغوض کہا اونکو پس میرے بغض کی سبب سے مبغوض رکھا اونکو اور جسنی ایذا دی اونکو پس تحقیق وسنی ایذا دی مجکو اور جسنی ایذا دی مجکو پس تحقیق وسنی ایذا دی اللہ کو اور جسنی ایذا دی اللہ کو پس قریب ہے کہ پکڑیگا اوسکو اللہ یعنی عذاب مین یہہ حدیث ترمذی نی روایت کی ہی چنانچہ اس کتاب مین ہے باب فضائل صحابہ کی مین آویگی اور بہت سی حدیثین ہین کہ دلالت کرتی ہین اسپر کہ سکوت ہی بہتر ہی ازانجملہ یہہ ایک حدیث کافی ہی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نی من سکت سلم ومن سلم نجا اور بعضی حدیثین انکے فضائل مین ہے آئی ہین چنانچہ ایک حدیث باب علامات النبوۃ مین انس سے گذری ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ ایک جماعت لوگونکی میرے امت مین سی روبرو کی گئی میری استحالمین جہاد کرتی ہین راہ خدا مین سوار ہوتی ہین پشت دریا پر مانند بادشاہونکی تحقیق پہلے پس وہ بھی معاویہ اور لشکر اونکا تھا کہ جہاد کیا کفار پر مفصل اوسکو مقام مذکور مین دیکھنا چاہیی غرضکہ اونکو برا نہ کہی اور نہ بغض کہی انسی کہ یہہ شعبہ رفض کا ہی بچاے واللہ تعالی اس عقیدہ بد سے کہ بعضی سنی بھی بسبب جہل کی اس بلا مین مبتلا ہین نہین دیکھتے شرح فقہ اکبر مین کہ ملا علی قاری نی اس قضیہ کو خطا راجتہادی پر حمل کیا ہی پس پاک رکھنا چاہیی اہل سنت کو اپنی زبانکی تئین اہل بیت طہر رضی کی بغض سی اور تمام صحابہ کرام رضی کی بغض سے اور ہر سکوت کہنی چاہیی زبان پر بیت کار کن کار بگذار از گفتار کہ درین راہ کار دارد کار یہ ای بہائیو کہو اسپر عمل کرنا چاہیی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی لیحجز عن الناس ما یعلم من نفسک ودعہ الناس لانجیر اور غور لوگو کہ جلب تعالی فرماوی ونزعنا ما فی صدورہم من غل اخوانا علی سرر متقابلین تو ہماری کیا کم بختی ہی کہ اللہ تعالی تو اونکی صفائی کا متکفل ہووی اور ہم اپنے زبانین گندی کرین اونکی طعن وتشنیع سی حاذنا اللہ ورفقنا لما یحب ویرضی وعن سلیمان بن صرد قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین اجلی الاحزاب عنہ الان نغزوہم ولا یغزوننا نحن نسیر الیہم رواہ البخاری اور روایت ہے سلیمان بن صرد سے کہا فرمایا رسول صلعم نی اللہ علیہ وسلم نی وقت متفرق ہوگئے اور چلی گئی گروہ کفار کی حضرت کی مقابلہ سے

ف ح ع یعنی غزوہ خندق مین آنحضرت کی جنگ عداوت پر اجتماع اور اتفاق کیا تہا تمام وانکی کفار نی چنانچہ اسی لیے اوسکو غزوہ احزاب بھی کہتے ہین کہ مشرک اور یہود تمام گروہ کفار کی ہزارہا اتفاق کر کر مدینہ پر چڑہ آی ہی اور گروہ قریش کا سردار ابوسفیان تہا اسیطرح اور جماعات کفار پر اور سردار تہی اور گذرا فریقین پر قریب ایک مہینی کی کہ اونمین لڑائی بہوتی ہی مگر کچہہ تیراندازی اور پتہراو ہوتا تہا آلیسمین یہانتک کہ پروردگار تعالی نے نازل فرمائی مدد اپنے کہ بہیجدیے اونپر لشکر ملایکہ کی کہ کفار نہ دیکھتی تہی انکو اور ڈالا اونکے دلون مین رعب پس وہم بہم ہوگئے چنانچہ مفصل قصہ تاریخ اور حدیث کی کتابونمین کہ رہی اور سوقت آنحضرت نے بطریق دعا خبر غیب کے فرمایا کہ اب یعنی بعد سوقت کی جہاد کرینگی ہم اوپر یعنی ابتدا کر اور وہ نہین لڑینگی ہم سی ہم چلینگی طرف اونکی نقل کی یہہ بخاری نی +

ف ح یعنی اور وہ نہین آوینگی طرف ہمارے اور ایسا ہی ہوا کہ بعد اس غزوہ کی قدم مشرکونکا مدینہ مین واسطی جنگ مسلمانونکی نہ آیا اور مسلمان اوپر چڑہ چڑہ کر گئی اور فتحین کین غرضکہ حضرت نی خبر دی کہ کج سی شوکت مشرکون کی کم ہوگئی اور ایسا ہی ہوا اور ہوا یہہ معجزہ حضرت کا وعن عائشۃ قالت لما رجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الخندق ووضع السلاح واغتسل اتاہ جبرئیل وہو ینفض راسہ من الغبار فقال قد وضعت السلاح واللہ ما وضعتہ اخرج الیہم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاین فاشار الی بنی قریظۃ فخرج النبی

الیہم متفق علیہ وفی روایۃ للبخاری قال انس کانی انظر الی الغبار ساطعا فی زقاق بنی غنم موکب جبرئیل علیہ السلام حین سار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی بنی قریظۃ روایت ہے عائشہ سے کہا جبکہ پھرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ خندق سے اور رکھے ہتیار یعنی اتارے ہتیار بدن سے بسبب فارغ ہونے جنگ سے اور غسل کیا ف

ح ع یعنی ارادہ غسل کا کیا اور بعضی روایتوں میں آیا ہی کہ ایک جانب سر کے دھوئی تھی یعنی ہنوز غسل پورا نہ کیا تھا ترجمہ کہ آئی حضرت کی پاس جبرئیل اسحالیکہ آنحضرت یا جبرئیل جھاڑتی تھی سر اپنا اور پاک کرتی تھی گرد سی کہ پرسی تھی غزوہ خندق میں پس کہا جبرئیل نے آنحضرت کو کہ تحقیق آپ نے تو رکھی ہتیار قسم ہی اللہ کی میں نہیں رکھے ہتیار چنانچہ دیکھتی ہی ہوں تم نکلو طرف ان کافروں کی پس فرمایا آنحضرت نے پس کہاں قصد کروں میں اور کہا طرف نکلو پس اشارہ کیا جبرئیل نے طرف بنی قریظہ کی ف ح کہ ایک قوم تھی یہود میں سے کہ مدینہ سے تین چار کوس پر رہتی تھی اور انہوں نے عہد شکنی کی تھی کہ ساتھ دیا تھا احزاب کا اور وہ ایک قلعہ بھی کہتی تھی کچھ نشان اوسکا اب نہیں باقی ہی ترجمہ پس نکلی آنحضرت طرف بنی قریظہ کی ف ع اور فتح دی اللہ تعالی نے آنحضرت کو اوپر اور کیفیت فتح کی اور قصہ انکا تاریخ کی کتابوں میں اور بعضی تفسیروں میں مفصل مذکور ہی اور جو جو معجزے کہ ہر قضیہ میں واقع ہوئی ہیں بعضوں نے لکھی ہیں ترجمہ نقل کی یہ بخاری و مسلم نے اور بخاری کی ایک روایت میں یوں آیا ہی کہا انس نے گویا میں دیکھتا ہوں طرف غبار کی کہ اوٹھتا تھا بیچ کوچہ بنی غنم کی ف ح ساتھ زبر غین معجمہ اور جزم نون کی و زیر سی بھی آیا ہی نام ایک قبیلہ کا انصار میں سے ترجمہ سوار دن کی جماعت کے کہ ہمراہ جبرئیل کی تھی جسوقت چلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف بنی قریظہ کی ف ح ع ظاہر یہ ہے کہ اوس کوچہ میں اسوقت لوگوں کی نہ تھی پس دیکھتا اوٹھتی غبار کا اوسمیں سے دلیل ہوا اسپر کہ یہ ملایکہ کی لشکر کی قدموں سی اوٹھا اور غالب یہ ہے کہ سردار اونکی جبرئیل علم تھی اور جبرئیل ساتھ تھی اونکی یا وہ ساتھ تھی آنحضرت کی و اضافت اونکی طرف جبرئیل کی اسلیے ہی کہ مامور اونکی تھی اور معجزہ یہاں آنا جبرئیل کا ہی ہتیار باندھی ہوئی لشکر سمیت جنگ کے لیی اور دیکھنا غبار کا لشکر ہی ہر چند کہ وہ بذاتہ معلوم نہ ہوتی تھی وعن جابر قال عطش الناس یوم الحدیبیۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین یدیہ رکوۃ فتوضأ منہا ثم اقبل الناس نحوہ قالوا لیس عندنا ماء نتوضأ بہ ونشرب الا ما فی رکوتک فوضع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدہ فی الرکوۃ فجعل الماء یفور بین اصابعہ کامثال العیون قال فشربنا وتوضأنا قیل لجابر کم کنتم قال لو کنا مائۃ الف لکفانا کنا خمس عشرۃ مائۃ متفق علیہ اور روایت ہی جابر کہ پیاسی ہوئے لوگ دن حدیبیہ کے حال آنکہ آنحضرت آگی اونکی تھی چھاگل پس وضو کیا اوسنے پھر متوجہ ہوئے لوگ طرف آنحضرت کی عرض کیا کہ نہیں ہی ہمارے پاس پانی کہ وضو کریں ہم اوسسے اوپر یوں اوسکو مگر یہی پانی ہی کہ جو آپکی چھاگل میں ہے یعنی اوظاہر ہی کہ یہ نہیں کفایت کریگا سبکو پس کہا آنحضرت نے دست مبارک اپنا چھاگل میں یعنی ڈبکی اندر دریا اوسکی منہ مبین پس لگا پانی جوش مارنے آنحضرت کی انگلیوں کی درمیان سے مانند چشموں کی کہا جابر نے پس پیا ہمنے اور وضو کیا ہمنے ف ع پس سے رسجات اونکی کہ کیسی طہارت ظاہر اور باطن کے حاصل ہوئی اونکو اوسدن سے کہ وہ افضل تھا سب اقسام پانیوں سے ترجمہ کہا گیا واسطی جابر کی کہ کتنے تھے تم یعنی اوسدن کہ کفایت کیا تمکو اور چونکہ تھا یہ سوال غیر مناسب مقام معجزہ میں کہا جابر نے یعنی دل جواب میں کہ اگر ہوتی ہم لاکھ یعنی مثلا تو البتہ کفایت کرتا ہمکو پھر جواب دیا اونکی بات کا کہ تھے ہم پندرہ سو نقل کیا یہ بخاری اور مسلم نے ف ح ظاہر عبارت نہیں تھا کہ کہتے ہزار اور پانسو لیکن مقصود مبالغہ کرنا تھا نہایت میں اور یہ ہے ہی کہ اہل حدیبیہ جماعتیں تھیں جدا جدا ہر جماعت سو آدمی کی ہی کذا قیل وعن البراء بن عازب قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع عشرۃ مائۃ یوم الحدیبیۃ والحدیبیۃ بئر فنزحناہا فلم نترک فیہا قطرۃ فبلغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتانا فجلس علی شفیرہا ثم دعا بإناء من ماء فتوضأ ثم مضمض ودعا ثم صبہ فیہا ثم قال دعوہا ساعۃ فارووا انفسہم ورکابہم حتی ارتحلوا رواہ البخاری اور روایت ہے براء بن عازب سے کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلعم کی جو دان سو دن حدیبیہ کے ف ح اور جابر کی روایت میں پندرہ سو کہا اور بعضی کہتی ہیں

کہ زیادہ چودہ سو سی تھی پس جبکی کہ پندرہ سو کہا اوسنی جبر کسر کیا یعنی کسر کو پورا کر دیا اور جبکی چودہ سو کہا کسر کو حذف کر دیا یا جماعت جماعت آتے تھی اور چلے جاتی تھی ایکوقت مین چودہ سو تھی اور ایکوقت مین پندرہ سو ہوئی یا پندرہ سو تھی اور پھر چودہ سو رہ گئی یا مدار غلبہ ظن اور تخمین پر ہے ترجمہ اور عبیہ اور تصحیح تخفیف ی سی ہے نام ایک کنوئیکا ہی کہ کہی دس بارہ روس بر ہے پس پہنچا ہمنی پانی اوسکا پس چھوڑا ہمنی اوسمین ایک قطرہ پس پہنچی یہہ خبر آنحضرت صلعم کو پس آئی آنحضرت کنوین کی پاس بیٹھی کنوین کی کنارہ پر پھر منگایا آنحضرت نی باسن پانی کا اور وضو کیا پھر بعد وضو کی پانی منہہ مین لیا اور دعا کی پھر ڈالا آپ اوسن کنوی مین پھر فرمایا چھوڑ دو اس کنوی کو ایک ساعت ف ع تا پھر جاوے شاید کہ یہہ شارہ ہی اسپر کہ ساعت قبولیت کی واقع ہوگی بتدریج اور مراد اس سے ساعت نجومیہ سے نہ لغویہ یا مدت قلیلہ بحسب اطلاقات عرفیہ کی ترجمہ پس خوب سیراب کیا لوگون نی اپنی تیئون اور اپنی سوارکی جانورون کو یہانتک کہ کوچ کیا وہان سے نقل کی یہہ بخاری نی ف ع ظاہر یہہ ہے کہ قضیہ جابر کا کہ اوپر کی حدیث مین مذکور ہوا پہلی تھا اس قضیہ سی اور معجزی حدیبیہ مین کمر ہوئی

وعن ۱۲ ف عن ابی رجاء عن عمران بن حصین قال کنا فی سفر مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاشتکی الیہ الناس من العطش فنزل فدعا فلانا کان یسمیہ ابو رجاء ونسیہ عوف ودعا علیا فقال اذہبا فابتغیا الماء فانطلقا فتلقیا امراۃ بین مزادتین او سطیحتین من ماء فجاءا بہا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاستنزلوہا عن بعیرہا ودعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم بانائ ففرغ فیہ من افواہ المزادتین وروی فی الناس فاستقوا فاقتربنا عطاشا اربعین رجلا حتی رویینا فملانا کل قربۃ معنا واداوۃ وایم اللہ لقد اقلع عنہا وانہ لیخیل الینا انہا اشد ملئۃ منہا حین ابتدئ متفق علیہ اور روایت ہی عوف تابعی سی کہ نقل کی ابی رجاء تابعی سی اونہون نی عمران بن حصین صحابی سی کہ کہا تھی ہم ایک سفر مین ساتھہ آنحضرت کی پس شکایت کی آنحضرت سی لوگون نی پیاس کے پس اوترے آنحضرت اور بلایا فلانی شخص کو یعنی ایک شخص کو نام لیکر پکارا تھا نام لینا اوس فلانی کا ابو رجاء کہ راوی حدیث کا ہی عمران بن حصین سے اور بھول گیا اوسکی نام کو عوف کہ راوی ہی ابو رجا سی یعنی بتعیین کیا اوسکو لفظ فلان کہ اور بلایا حضرت علی کو بھی پس فرمایا کہ جاؤ تم دونون اور ڈھونڈو پانی پس گئی دونون یعنی علی اور وہ فلانا پس ملاقات کی اور دیکھا اون دونون نی ایک عورت کو کہ بیٹھی ہی درمیان پکہال کی دو مشک پر یا کہا راوی نی درمیان دونو سطیحون پانی کی اور سطیحین ہے کہتی ہین پکہال کو پس لائی وہ دونون صحابے اوس عورت کو پکہال سمیت پاس نبی صلعم کی پس نہ اتارا اوس عورت کو اور بعضون نی کہا اوسکی پکہال کو اونٹ پر سی اور منگوایا آنحضرت نی ایک باسن پس ڈالا پانی یعنی حکم کیا پانیکی ڈالنیکا اوس باسن مین پکہال کی دہانون مین سے اور آواز دی گئی لوگون مین کہ پانی دو اپنی تئین یعنی اپنیمین ایکدیگر کو پانی پلاؤ اور بقدر حاجت اپنی کی پس لیا پانی سبھون نی کہا عمران نی پس پیا ہمنی درحالیکہ پیاسی تھے ہم چالیس مرد یہانتک کہ سیراب ہوئی ہم پھر پھر ہمنی ہر مشک اور ہر چمڑا کل کہ ہماری ساتھہ تھی یعنی جو پاس ہمارے پاس تھے پھر لبی اور قسم اللہ کی البتہ تحقیق روکی گئی جماعت یعنی الگ ہوئی اور پھر اوس پکہال سی احیاء کہ تحقیق شان یہہ تھی کہ البتہ شبہ ڈالا جاتا تھا طرف ہمارے یہہ کہ وہ پکہال بہت بھری ہوئی ہی اپنی اوسوقت سی کہ شروع کیا تھا آنحضرت نی پانی لینا اوس سے نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی سبھون نی پانی پیا اور باسن بھرا اور وہ پکہال زیادہ بھری ہوئی معلوم ہوتی تھی بہ نسبت اوسوقت کی کہ پہلی پانی لینا شروع کیا تھا اور اس حدیث کا تتمہ اور بھی ہی کہ آنحضرت نی کہا نا اور غلہ دیا اوس عورت کو اور وہ اپنی قوم کی پاس گئی اور خبر دی کہ یہہ شخص ساحر ہی کہ آسمان و زمین کے درمیان مین یا نداوسکی کوئی ساحر نہین ہی یا نبی برحق ہی الخ

وعن جابر قال سرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی نزلنا وادیا افیح فذہب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقضی حاجتہ فلم یر شیئا یستتر بہ وإذا شجرتان بشاطئ الوادی فانطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی احداہما فاخذ بغصن من اغصانہا فقال انقادی علی باذن اللہ تعالی فانقادت معہ کالبعیر المخشوش الذی یصانع قائدہ حتی اتی الشجرۃ الاخری فاخذ بغصن من اغصانہا فقال انقادی

عَلَیَّ بِاِذْنِ اللّٰہِ فَانْقَادَتْ مَعَہٗ کَذٰلِکَ حَتّٰی اِذَا کَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَیْنَھُمَا قَالَ لَتْھُمَا عَلَیَّ بِاِذْنِ اللّٰہِ فَالْتَامَتَا فَجَلَسْتُ اُحَدِّثُ نَفْسِیْ فَاِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا وَاِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ کُلُّ وَاحِدَۃٍ مِنْھُمَا عَلٰی سَاقٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہا چلی ہم ساتھ آنحضرت کی یہانتک کہ اوتری ہم ایک میدان کشادہ مین پس تشریف لیگئی آنحضرت رفع حاجت کے لیی یعنی پاخانہ پس دیکھی کوئی چیز یعنی قسم دیوار یا ٹیلہ اور پتہ سی کہ پردہ کرین ساتھ اوسکی لوگون سی اور ناگہان دیکھی آنحضرت نی دو درخت بیچ کناری میدان کی پس گئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف ایک کی اون دونو مین سی پس پکڑی ایک شاخ اوسکی شاخون مین سے اور فرمایا کہ فرمان بردار کر مجھ پر یعنی واسطی پردہ کرنیکی مجھ ساتھ حکم خدا تعالی کی پس گردن کھلی وس درخت نی ساتھ آنحضرت کی مانند اونٹ نکیل پڑی ہوئی کی کہ فرمان بردار کرتا ہی اپنے کھینچنے والیکی یہانتک کہ آئی آنحضرت دوسرے درخت کی پاس پس پکڑی ایک شاخ اوسکی شاخون مین سے اور فرمایا کہ تابعداری کر تو واسطی پردہ کرنیکی مجھ ساتھ حکم خدا تعالی کی پس تابعداری کے ساتھ حضرت کی وسیطرح کہ جیسی پہلی درخت نی کی تہی یہانتک کہ جسوقت ہوئی آنحضرت آدھون آدھ راہ پر درمیان اون دونون کی یعنی بیچون بیچ مین اونکی فرمایا کہ قریب جاؤ آپسمین اسحالمین کہ سایہ کرنیوالی ہو مجھ پر ساتھ حکم خدا تعالی کی پس قریب ہوگئی وہ دونو یعنے یہانتک کہ رفع حاجت کی حضرت نی درمیان مین اون دونون کی جاکر بیٹھی مین پس بیٹھا مین اسحالمین کہ باتین کرتا تہا اپنی دل سی ف ح یعنی بیچ واقع ہونی اس امر عجیب کے کہ دیکھا مینی حضرت سی اپنے دل سی کہنا تہا کہ یہہ کیا ہی اور کیونکر ہوا یا اور کسی امر کی باتین دلمین کرتا تہا جیسیکہ عادت انسان کی ہوتی ہے کہ اپنی دل سی باتین کرتا ہی اور اوسکو حدیث نفس کہتی ہین ترجمہ پس ظاہر ہوا مجھی التفات اور دیکھا انجانب کو یعنی مشغول تہا مین اپنے دلکی ساتھ اور التفات نہین رکہتا تہا کسی چیز کیطرف پس التفات کیا اور دیکھا مینی ناگہان دیکھتا ہون مین آنحضرت کو کہ تشریف لیی آتی ہین ادہر کو اور ناگہان دیکھتا ہون اون دونون درختونکو کہ تحقیق جدا ہوگئی ہین پس جا کہڑا ہوا ہر ایک درخت اون دونون مین سے اپنی جگہہ پر نقل کی یہہ مسلم فی ف ع پس سیمیں دو معجزی ہوئی ۞ وَعَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ عُبَیْدٍ قَالَ رَاَیْتُ اَثَرَ ضَرْبَۃٍ فِیْ سَاقِ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ فَقُلْتُ یَا اَبَا مُسْلِمٍ مَا ھٰذِہِ الضَّرْبَۃُ قَالَ ضَرْبَۃٌ اَصَابَتْنِیْ یَوْمَ خَیْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ اُصِیْبَ سَلَمَۃُ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِیْہِ ثَلٰثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَکَیْتُھَا حَتَّی السَّاعَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے یزید بن ابی عبید سے کہ کہا دیکھا مینی نشان ضربہ کا یعنی زخم بیچ پنڈلی سلمۃ بن الاکوع کی پس کہا مینی ابو مسلم کہ کیا ہی سلمۃ بن الاکوع کی ہی کیا ہی یہہ زخم کہا یہہ زخم ہی کہ پہنچا تہا مجھکو دن خیبر کی پس کہا لوگون نی کہ پہنچایا گیا سلمہ یعنی مارا گیا اور مر گیا یعنی زخم شدید پہنچا تہا کہ لوگون نی گمان کیا کہ مر گیا پس حاضر ہوا مین آنحضرت کی پاس پس پہونکا آنحضرت نی اوس زخم کی جگہہ مین تین بار پہونکنا پس پایا مینی نہ کہلا سکا اسوقت تک نقل کی یہہ بخاری نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ نَعَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَیْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَۃَ لِلنَّاسِ قَبْلَ اَنْ یَّاْتِیَھُمْ خَبَرُھُمْ فَقَالَ اَخَذَ الرَّایَۃَ زَیْدٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَ جَعْفَرٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَ ابْنُ رَوَاحَۃَ فَاُصِیْبَ وَعَیْنَاہُ تَذْرِفَانِ حَتّٰی اَخَذَ الرَّایَۃَ سَیْفٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ یَعْنِیْ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ حَتّٰی فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا خبر پہنچائی آنحضرت نی مرنی زید بن حارثہ اور جعفر بن ابیطالب اور عبد اللہ بن رواحہ کی لوگونکو پہلی اسسے کہ آوی لوگونکو خبر اونکی مرنیکی ۞ ف ح یہہ تینون غزوہ موتہ مین کہ ساتھہ پیش میم کی نام ایک شہر کا ہی شام مین سے سنہ آٹھہ مین شہید ہوئی تہی اور مسلمان نین ہزار تہی اور روم ایک لاکہ کہا اور تمام قصہ سیر کی کتابون مین لکہا ہی پس اونکو خبر موت کی دینی معجزہ ہی حضرت کا اور اس سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہی خبر موت کی پہنچانی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی یعنی بیچ بیان کیفیت شہید ہونی اونکی لیا نیزہ زید نی یعنی اسلیی کہ یہہ امیر لشکر کی تہی اور عادت یہہ ہے کہ لیتا ہی نیزہ امیر لشکر کا پس شہید کیی گئی پہر لیا جعفر نی نیزہ پس شہید کیے گئی یعنی بحسب تفصیل مشہور کی پہر لیا نیزہ عبد اللہ بن رواحہ نی پس شہید کیی گئی فرماتی ہی آنحضرت یہہ احوال اور آنکہین آنحضرت کی اشکوارے

نہین یعنی بسبب غم اونکیطرف نہیں تک کہ لیا نشان اوس شخص نے کہ لقب اوسکا تسمشیر ہی تسمشیران خدا ہی ف ع یعنی شجاع ہی شجاعان خدا سے اسلیے کہ وہ
نہر پر حملہ کرتی ہی اور اونکی ماتہہ سی اوس روز آہنہ تلوارین ٹوٹین اور اضافہ سیف اللہ بن بزرگی کی ایہی ہی ترجمہ مراد رکہتی ہی حضرت یعنی
کلام سابق سی خالد بن ولید یعنی یہہ کلام انس کا ہی یا اونکی بعد کی راوی کا یہانتک کہ فتح دی اللہ تعالی فی مسلمانونکو نقل کی یہہ بخاری نی ف
یعنے خالد کی ماتہہ سے اور زمانہ امارت اونکی مین اور اختلاف کیا ہی علمانی کہ آیا اوس جنگ مین شکست ہوئی مشرکونکو یہانتک کہ پہری مسلمان غنیمت لیکر
یا مراد فتح سی بجائے مسلمانون کا ہی کہ پہر صحیح وسالم انہی اور حضرت شیخ نی کہا یعنی مدد کی مسلمانون کی روم پر اور مسلمان اونکی ماتہہ سی سلامت رہی
وعن عباس قال شہدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین فلما التقی المسلمون والکفار ولی المسلمون مدبرین فطفق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرکض بغلتہ قبل الکفار وانا اخذ بلجام بغلۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکفہا ارادۃ ان لا تسرع
وابو سفیان بن الحارث اخذ برکاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای عباس ناد اصحاب السمرۃ
فقال عباس وکان رجلا صیتا فقلت بأعلی صوتی این اصحاب السمرۃ فقال واللہ لکان عطفتہم حین سمعوا صوتی عطفۃ البقر
علی ولادہا فقالوا یا لبیک یا لبیک قال فاقتتلوا والکفار والدعوۃ فی الانصار یقولون یا معشر الانصار یا معشر
الانصار قال ثم قصرت الدعوۃ علی بنی الحارث بن الخزرج فنظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو علی بغلتہ کالمتطاول علیہا الی
قتالہم فقال ہذا حین حمی الوطیس ثم اخذ حصیات فرمی بہن وجوہ الکفار ثم قال انہزموا ورب محمد فوا للہ ما ہو الا ان
رماہم بحصیہ فما زلت اری حدہم کلیلا وامرہم مدبرا رواہ مسلم اور روایت ہی عباس سے کہ کہا حاضر تہا مین ساتہہ آنحضرت
کے دن غزوہ حنین کے ف ع غزوہ حنین کا ہوا تہا بیچ شوال کی سنہ آٹہہ ہجری بعد فتح مکہ کی اور حنین ساتہہ پیش رح مہملہ اور زبر نون پہلی کی اور بعد اوسکی ی ساکن
ساکن نام ایک موضع کا ہی درمیان مکہ اور طائف کے پہری عرفات کی ترجمہ پس جب مل مسلمان اور کافر یعنی اور واقع ہوا کشت وخون شدید اوسمین پہر
مسلمان پشت دی کر ف ع ح یعنی بعضی جلد باز وہ مین ہی اور حقیقت مین وہ بہاگنا نہا بلکہ پہر کر آنحضرت کی بنا وہ مین اوسکے آتی تہی نامردانگی آنحضرت سی
قاتل یہہ کہ ایک طرح کی ہل چل مسلمانون مین واقع ہوگئی تہی ترجمہ پس شروع کیا آنحضرت نی کہ ایڑ کرتی تہی اپنی خچر کو طرف کفار کی ف اوس خچر کا نام
دلدل تہا کہ بطریق تحفہ کی بہیجا تہا فروہ بن نفاثہ نی پس اس سے معلوم ہوا قبول کرنا ہدیہ کا مشرکون ہی اور آیا ہی کہ آنحضرت نی رد بہی کئی ہین بعضی بدی
مشرکین کے پس بعضون نے کہا کہ قبول کرنا ہدیہ کا ناسخ ہی رد کا لیکن اسمین نظر ہی بسبب یہ معلوم ہوتی تاریخ کی اور اکثر اسپر ہین کہ رد منسوخ نہین ہوا قبول ہو کیا ہے
اوس سے کیا ہی کہ طمع کرتی تہی اوسکی اسلام لانیکی اور امید رکہتی تہی اوس سے مصلحت مسلمانون کی اور رد کیا اوسکو خلاف اسکی تہا ترجمہ اور مین پکرتی
ہوئی تہا حضرت کی خچر کی لگام تہا منتا تہا مین اوسکو بارادہ اسکی کہ نہ جلدی کری خچر طرف دشمنون کی اور ابو سفیان کہ نام اوسکا تہا مغیرہ بن الحارث بن
عبد المطلب چچا کا بیٹا آنحضرت کا پکڑی ہوئی تہا رکاب آنحضرت کی یعنی ازراہ ادب ومحافظت کی پس فرمایا رسول خدا صلعم نی اے عباس آواز دی اصحاب سمرہ کو
ف ح سمرہ کہتی ہین کیکر کی درخت کو اوسکی نیچی بیعت کی تہی کتنی ایک صحابہ نی حدیبیہ مین کہ اوسکو بیعت الرضوان کہتی ہین یعنی پکارا اہل حدیبیہ کو کہ اوقت
مین تہے پس ترجمہ پس کہا عباس نے اور تہی مرد بلند آواز کہ پس کہا مین نے یعنے پکارا مین نے بلند آواز سے کہ کہان ہین اصحاب سمرہ یعنی تم بہولو تم بیعت اپنے کو واقع ہوئی تہی نیچی درخت کی پس کہا عباس
نے قسم ہی اللہ کی البتہ کویا کہ پہرنا اصحاب سمرہ کا اوسوقت کہ سنی آواز میری تہا مانند پہرنے گایون کی اپنی بچون پر کہ کسی تیز بسبب محبت اور شوق کی آتی
ہین ویسے ہی وہ آئی پس کہا اونہون نی ای قوم حاضر ہین ای قوم حاضر ہین پس لڑی مسلمان ساتہہ کافرون کی اور دعوت یعنی استعانت اور پکارنا انصار
کا انصار مین تہا کہتی ہین غازی ای گروہ انصار کی ای گروہ انصار کے یعنی مدد کرو پہر کوتاہ کیا گیا پکارنا اور منحصر ہوا اوپر اولاد حارث بن خزرج کے

ف ع رح پس پکارا گیا ابی بنی الحارث اور وہ بڑا قبیلہ ہی انصار اولاد دو بھائیوں کے ہیں ایک اوس اور دوسرا خزرج اور بنی حارث خزرج کی اولاد میں سے ہیں پس
دیکھا آنحضرت نے اصحاب کو اور وہ اپنی خچر پر سوار تھے مانند خوب قدرت رکھنے والے کی اوپر چلانے والے کی اور بعضوں نے کہا مانند اوس شخص کی کہ دراز کرتا ہے گردن اپنی
تاکہ دیکھے طرف اوس چیز کی کہ دور ہے اوس سے درحالیکہ مائل تھے طرف قتال اونکے یعنی صحابہ جو لڑتی تھی آنحضرت گردن اونچی کرکر اونکی طرف دیکھتی تھی
پس فرمایا آنحضرت نے یہ وقت گرم ہونی لڑائی کا ہی یہ لیکن آنحضرت نے کنکریاں پس پھینکا اونکو کفار کی منہ پر پس کہی یہ کہکر شاہت الوجوہ پھر فرمایا یعنی اور رانقطاع
کنکر اونکا یعنی اور نہ ہوا قتال اور شمشیر زنی اور نیزہ زنی وغیرہ پس ہمیشہ دیکھتا رہا میں تیزی اور شدت اور تلوار ہیں اونکی ضعیف و کند اور حال اونکا ذلیل قتل
کے یہ مسلم نے ف ع آمین دو معجزی ظاہر ہوئی حضرت کی ایک تو فعلی اور دوسرا خبری کیونکہ خبر دی اونکی شکست کی اور ماری سنگریزی پس بھاگ گئے سب لوگ
وعن ابی اسحٰق قال قال رجل للبراء یا ابا عمارۃ فررتم یوم حنین قال لا واللہ ما ولی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ولکن خرج شبان اصحابہ لیس علیہم کثیر سلاح فلقوا قوما رماۃ لا یکاد یسقط لہم سہم فرشقہم رشقا
لا یکادون یخطئون فاقبلوا ہناک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بغلتہ البیضاء وابو سفیان بن الحارث
یقودہ فنزل واستنصر وقال انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب ثم صفہم رواہ مسلم وللبخاری معناہ و
فی روایۃ لہما قال البراء کنا واللہ اذا احمر البأس نتقی بہ وان الشجاع منا للذی یحاذی بہ یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اور روایت ہی ابی اسحٰق تابعی سی کہ کہا کہا ایک شخص نے واسطی براء بن عازب صحابی کی کہ ای ایا عمارہ کیا بھاگی تم کا فروں سے دن حنین کے کہا بخدا قسم ہے اللہ کی نہیں
پیٹہ دی آنحضرت نے یعنی حقیقۃً اور صورۃً ولیکن اسقدر ہوا کہ نکلی یعنی طرف دشمن کے نوجوان حضرت کی صحابہ نہیں ہے کہ نہ تھی اونپر ہتھیار پس ایک قوم
تیر انداز سی یعنی ہوا زن سے کہ نزدیک نہا کر گری اونکا تیر یعنے زمین یعنی ایسے تیز انداز تھی کہ خطا نہیں کرتا تھا تیر اونکا پس ماری اوس قوم نے اون نوجوانوں کو پھر نہیں سیدھے
تھے کہ خطا کریں ف ع یہہ جواب باری خوب ادب سے دیا اسلیے کہ تقدیر کلام یہہ تھے کہ کیا تم سب بھاگ گئے تھی پس یہہ پوچھنا مقتضی اوسکو تھا کہ آنحضرت بھی بھاگے تھے یا نہیں پس براء نے
پس براء نے کہا کہ قسم اللہ کی کہ آنحضرت نہیں بھاگی ولیکن ایک جماعت صحابہ کی تھی کہ اونپر ایسا ایسا کچھ گذرا پھر جمہ پس متوجہ ہوئی وہ جوان اوسوقت میں یا اوسکے
مکان میں طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ع یعنی مدافعتی کی لیے اس صورت میں نہیں صادق آتا ہی اونپر بھی بھاگنا کیونکہ طلب مدد کی لیے آتی تھی کہ کل
لیکر خوب لڑیں اگر کوئی کہی کہ ذکر ہوا پہلی حدیث میں کہ پھری مسلمان پشت دی کر اور اس حدیث میں کہا پس متوجہ ہوئی آخر پس کیونکر ہو تطبیق تو جواب سکا یہہ ہے کہ ہوا قع
آخر تھی اونکو صورت پشت دینی کی پھر بعد متوجہ ہونی آنحضرت کی اونکی طرف اور اواز کر دینی عباس کے اونکو حاصل ہوئی اونکو سعادت متوجہ ہونیکی اور انتفاع
کیا صورت فرار سی طرف سیرت قرار کی ترجمہ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوار تھے اپنی خچر سفید پر کہ نام اوسکا دلدل تھا اور ابو سفیان بن حارث چلتی تھی
حضرت کی اونکو پیچھے تھی حضرت کی خچر کو ف ع اور یہہ ظاہر میں معارض ہی اوسکے کہ جو اوپر گذرا کہ عباس لگام پکڑے تھی ہوئی تھی اور ابو سفیان رکاب لیکن ممکن
ہے حمل کرنا اوسکا نوبت بہ نوبت یعنے نوبت بہ نوبت پکڑنی پر کہ کبھی ابو سفیان لگام پکڑتی ہونگی اور عباس رکاب اور کبھی عباس لگام پکڑتی ہونگی اور ابو سفیان رکاب
یا حمل کرنا اوسپر کہ اوسکا مناسب یعنے بسبب شدت کی احتیاج دونوں کی اگ پکڑنیکی ہوئی ہو ترجمہ پس اوتری آنحضرت یعنی خچر پر سی اور طلب کے اللہ تعالیٰ سی مدد و
فتح اور کہا آنحضرت نے میں پیغمبر ہوں کچھ جھوٹ نہیں میں بیٹا ہوں عبد المطلب کا ف ع لفظ کذب اور مطلب میں سب کو جزم ہی جیسیکہ معمول ہی شعر
شعر اور نثر میں اور صادر ہوا یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی بطور وزن شعر کی بمقتضی طبیعت موزون آنحضرت کی بغیر قصد کی پس نہیں کہا جاویگا اوسکو
شعر اور نسبت کیا جد کیطرف نہ باپ کیطرف بسبب اسکے کہ وہ بہت مشہور تھی عزت و بزرگی میں اور حضرت نے جو اپنی تعریف کی تو یہہ از راہ

ریا و سمعۃ کی نہیں بلکہ جیسی حالت غازیوں کی ہوتی ہی کہ اظہار شجاعت و جوانمردی دشمنوں کی آگی کیا کرتی ہین پس معلوم ہوا کہ ایسی جگہہ اس راہ سی اپنے تعریف کرنی جائز ہی ترجمہ پہر یعنی بعد جمع ہونے مسلمانون کی اور رجوع کرنی جوانونکی صف باندہ کر کہڑا کیا حضرت نی صحابہ کو نقل کی یہہ مسلم نی اور روایطی بخاری کی ہین معنی اسکی یعنی اور لفظ اسکی مسلم کی ہین اور ایک روایت بخاری اور مسلم کیمین یون آیا ہی کہ کہا برابر ابن عائذ نے کہ تہی ہم جسوقت کہ سخت ہوتی لڑائی پناہ ڈہونڈتی ہم طرف آنحضرت کی اور طلب کرتی خلاصی بسبب شجاعت اور تحقیق دلیر و مردانہ ہم مین سے وہ شخص ہوتا کہ برابر کہڑا ہوتا حضرت کی ف ع یعنی جسجگہہ وہ ہوتے وہ بہی ہین ہوتا اور معنی یہہ ہین کہ کوئی قدرت نہین رکہتا تہا اوسوقت اوپر تقدم کی حضرت پر پس یہہ کہ ہوتا بزدلا تو بہاگتا حضرت سے یا ہوتا شجاع تو پناہ پکڑتا طرف حضرت کی ترجمہ مراد رکہتی تہی برابر ساتہہ ضمیر کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ف ع ح آمین بیان ہے حضرت کی شجاعت کا اور اونکی کمال اعتماد کرنیکا اللہ تعالی پر اور معجزہ یہان یہہ ہوا کہ حضرت نی اور تکرر دو فتح مانگی اللہ تعالی سی اور سنگریزی پہینکے کفار کیطرف اور اونہون نی شکست پائی بسبب اوسکی جیسیکہ پہلے حدیث مین مذکور ہی اور ذکر کرنا دوسرے حدیث کا وسطی تمام کرنی قصہ حنین کی ہی **وعن** سلمۃ بن الاکوع قال غزونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنینا وفی صحابۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما غشوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل عن البغلۃ ثم قبض قبضۃ من تراب من الارض ثم استقبل بہ وجوہہم فقال شاہت الوجوہ فما خلق اللہ منہم انسانا الا ملأ عینیہ ترابا بتلک القبضۃ فولوا مدبرین فہزمہم اللہ وقسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنائمہم بین المسلمین رواہ مسلم اور روایت ہی سلمۃ بن اکوع کی کہ ہم جہاد کیا ہمنے یعنی کفار پر ہمراہ آنحضرت کی دن حنین کے پس ثابت رہے بعضے آنحضرت کے صحابہ نے پس جبکہ گیرا کافرون نی آنحضرت کو اوتری آنحضرت خچری سی پہر لی آنحضرت نی ایک مٹہی خاک کی زمین سے کہ سنگریزی ہی اوسمین تہے پہر مقابل کیا آنحضرت نی ساتہہ اوس خاک کی کافرونکی یعنی اونہون کے یعنی سامنی اونکی مونہون کی ڈالی اور کہا برے ہوئی یا برے ہو جو منہہ رنگی پس پیدا کیا اللہ تعالی نی اونمین سے کسی آدمی کو یعنی کوئی آدمی نہا مگر کہ بہر دیا اللہ تعالی نی اوسکی دو لوانکہون کو ساتہہ خاک اوس مٹہی خاک کے کہ ڈالی اونکی مونہون کیطرف پس پہر گا فر پیٹہ دی کر پس شکست دادنکو اللہ تعالی نی اور بانٹین آنحضرت نی غنیمتین اونکے درمیان مسلمانون کی نقل کی یہہ مسلم نے ف ع آمین تین معجزی ہوے حضرت کے ایک تو یہہ کہ پہینچی مٹی اوس مٹی کی سبکی آنکہون مین اور دوسرے یہہ کہ پہر گئین آنکہین ہر ایک کے اوس تہوڑی سی مٹی سے باوجودیکہ وہ چار ہزار تہی اور تیسرے شکست پانا اونکا اوس سی **وعن** ابی ہریرۃ قال شہدنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنینا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرجل ممن معہ یدعی الاسلام ہذا من اہل النار فلما حضر القتال قاتل الرجل من اشد القتال وکثرت بہ الجراح فجاء رجل فقال یا رسول اللہ ارایت الذی تحدث انہ من اہل النار قد قاتل فی سبیل اللہ من اشد القتال وکثرت بہ الجراح فقال اما انہ من اہل النار فکاد بعض الناس یرتاب فبینما ہو علی ذلک اذ وجد الرجل الم الجراح فاہوی بیدہ الی کنانتہ فانتزع سہما فانتحر بہا فاشتد رجال من المسلمین الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ صدق اللہ حدیثک قد انتحر فلان وقتل نفسہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر اشہد انی عبد اللہ ورسولہ یا بلال قم فاذن لا یدخل الجنۃ الا مؤمن وان اللہ لیؤید ہذا الدین بالرجل الفاجر رواہ البخاری اور روایت ہی ابہریرہ سے کہا حاضر ہوئی ہم ساتہہ آنحضرت کی غزوہ حنین مین ف حرا اور موا ہلیہ یہہ مین اس قصہ کو غزوہ خیبر مین ذکر کیا ہی اور صحیح بخاری مین ہی اسیطرح ہی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی ایک شخص کے حقمین اون لوگون مین سی کہ ہمراہ آپکی تہی دعوی کرتا تہا وہ شخص اسلام کا کہ یہہ شخص دوزخی ہی ف ع اور نام اوسکا قزمان تہا اور تہا وہ منافقون مین سے اگرچہ ظاہر تہا نفاق اوسکا ترجمہ پس جب آیا وقت جنگ کا لڑا وہ شخص کافرون سے سخت ترین لڑنا اور بہت لگی اوسکو زخم پس آیا ایک شخص یعنی صحابہ مین سی تعجب کرتا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ خبر دو مجکو حقیقت حال اوس شخص کے سی کہ فرمائی ہو تم کہ وہ دوزخیون مین سی ہی تحقیق وہ لڑا راہ خدا مین سخت ترین لڑنا

پس بہت لگی اوسکو زخم یعنی ظاہر حال وسکا یہہ ہے کہ وہ بہشتی ہی پس فرمایا آنحضرت نی آگاہ رہو کہ وہ دوزخیون مین سی ہی ف ع یعنی بات وہی ہی جو مین نی کہی اگرچہ ظاہر ہو تجکو خلاف اوسکی اسلیے کہ صورت اعمال کا کچھ اعتبار نہین ہی مدار اچھی حوال و خاتمہ پر ہی ترجمہ پس قریب ہے بعضے لوگ یعنی بعضی مسلمان ضعیف الایمان کہ شک کرین ہیچ صدق خبر آنحضرت کی باوجود اس جلد و جہد اوسکی لڑتی ہین کیونکہ فرماتی ہین کہ وہ دوزخی ہی پس دس اثنا مین کہ وہ اس حال پر تھا کہ پایا اوسنی درد زخمونکا پس قصد کیا ساتھہ اپنے اپنی کی طرف ترکش اپنی کی اور کھینچا تیر پس کاٹا سینہ اپنا ساتھہ اوس تیر کی ف ع ح اور بخاری کی اکثر روایتون مین آیا ہی لفظ اسہما ساتھہ صیغہ جمع کی بجای اسمکی یعنی کھینچی گئی تیر اور صحیح بخاری کی اور حدیث مین آیا ہی کہ اوس شخص نے رکھی تلوار اپنی زمین پر اور رکھا سینہ اپنا تلوار کی تیزی پر اور زور کیا یہانتک کہ مرگیا اور یہہ منافات نہین رکھتا ہی اس روایت سے شاید کہ دونون امر کیی ہون اول تیر سی کیا ہو پھر جب تمام نہوا قتل تو تلوار سی کیا واللہ اعلم اور حاصل یہہ کہ وہ مرا کافر بسبب خبث باطن اپنے کی یا فاسق بسبب قتل کرنی نفس اپنے کی ترجمہ پس دوڑے گئی کتنی ایک شخص مسلمانون مین سے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ سچی کی اللہ تعالی نی بات آپکی کہ آپنے فرمایا تہا کہ وہ دوزخیون مین سی ہے تحقیق کا مسینہ اپنا فلانی نی اور مارڈالا اپنی تئین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اللہ بہت بڑا ہی گواہی دیتا ہون مین کہ مین بندہ خدا کا ہون اور رسول وسکا ف ع یہہ کلام وقت خوشی کی کہا جاتا ہی خوش ہوئی آنحضرت جبکہ ظاہر ہوا صدق آپکا اور فرمایا ترجمہ کہ ای بلال وٹہہ پس اعلام کر لوگونکو ساتھہ اسکی کہ نہین داخل ہوگا بہشت مین مگر مؤمن اور تحقیق اللہ تعالی قوی کرتا ہی اس دین کو بسبب مرد فاجر اور جہاد وقتال اوسکی نقل کی یہہ بخاری نی ف ع مراد فاجر سی منافق ہی یا فاسق اون لوگونمین سی کہ کرتی ہین عمل از راہ ریا کی یا علاتی ہین ساتھہ اوسکی گناہ کو اور کبھی کرتی ہین ایسا عمل کہ اوسسے خاتمہ بد ہوتا ہی اور احتمال ہے کہ ہو یہہ جملہ داخل تحت اعلام کی یا جدا بیان ہو واسطے اختلاف احوال عاملین کے اور مانند اوسکی وہ لوگ ہین کہ تصنیف کرتی ہین یا پڑہتی پڑہاتی ہین یا اذان دیتی ہین یا امامت کرتی ہین یا مسجد و مدرسہ وغیرہ بناتی ہین واسطے غرض فاسد کے اور ہوتی ہین وہ سب انتظام دین کی اور تقویت مسلمانون کی اور وہ خود محروم ہوتی ہین اوسکے ثواب سے جعلنا اللہ تعالی من المخلصین ف ح یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ قاتل نفس دوزخی ہوگا اور نہ ہے یہہ ہی کہ اگر مومن سے اور تصدیق ایمانی رکہتا ہی تو ہمیشہ دوزخی نہین ہیگا اور ایسا ہی حکم ہی قاتل مومن کا عمدا اور قاتل اپنی نفس کا ہی ایک فرد ہی قاتل مومن کے اور قرآن مجید مین حکم کیا ہی اوسکی خلود کا دوزخ مین اور علمای اوسمین تاویلین کی ہین اور بعضی محدثون نی اہل ظواہر سی کہا ہی کہ اگرچہ مومن ہے لیکن اس قسم کا مومن ہمیشہ دوزخ مین رہتا ہے اور وہ ہمیشہ دوزخ مین رہنے کو مخصوص ساتھہ کافر کی نہین کہتی لیکن یہہ قول شاذ ہی مخالف اجماع اہل سنت جماعت کی مذہب کے اور ہیچ حق خاص اس شخص کے کہ قصہ اوسکا حدیث مین گذرا کہتی ہین کہ وہ منافق تہا جیسیکہ خطیب بغدادی نی کہا یعنی واقع مین منافق تہا اگرچہ ظاہر نہ تہا نفاق وسکا واللہ اعلم

وعن عائشة قالت سحر رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى انه ليخيل اليه انه فعل الشيء وما فعله حتى اذا كان ذات يوم عندي دعا الله ودعاه ثم قال اشعرت يا عائشة ان الله قد افتاني فيما استفتيته جاءني رجلان جلس احدهما عند راسي والآخر عند رجلي ثم قال احدهما لصاحبه ما وجع الرجل قال مطبوب قال ومن طبه قال لبيد بن الاعصم اليهودي قال فيما ذا قال في مشط ومشاطة وجف طلعة ذكر قال فاين هو قال في بئر ذروان فذهب النبي صلى الله عليه وسلم في اناس من اصحابه الى البئر فقال هذه البئر التي اريتها وكان ماءها نقاعة الحناء وكان نخلها رؤس الشياطين فاستخرجه متفق عليه

اور روایت ہے عائشہ سی کہ کہا سحر کیی گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ البتہ حضرت کی خیال کیا جاتا تہا کہ اونہون نی کی ہی ایک چیز اور حال آنکہ نہین کی ہی ف ع ح کہا بعضون نے کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ غالب آیا تہا حضرت پر نسیان اسطرح کا کہ گمان کرتی تہی بسبب نسیان کی کہ فلانی چیز کی ہی حال آنکہ نہین کرتے ہے یا گمان کرتی کہ نہین کی فلانی چیز حال آنکہ کر چکتی تہی اوسکو اور یہہ امر دنیا مین تہا نہ امر دین مین اور نظیر اسکی وہ ہے جو فرمایا اللہ تعالی نی حضرت موسی علیہ السلام کی

حتمین یُخَیَّلُ اِلَیْہِ مِنْ سِحْرِہِمْ اَنَّہَا تَسْعٰی یعنے موسی علیہ السلام کی خیال مین یہہ ڈالا گیا کہ کفار کی سحر سی رسیان وغیرہ دوڑتی پھرتی ہین حالانکہ وہ دوڑتی نہین بلکہ اونہون نی بارا جو ملایا ہا بسبب گرمی آفتاب کے وہ اچھلنی لگین انکے خیال مین آیا کہ وہ خود حرکت کرتی ہین اور اور حدیث مین آیا ہی کہ حضرت کے خیال مین آتا ہا کہ جماع کرین اپنے کسی بیوی سے اور پھر نہین کرتی تہی یعنی دل چاہتا ہا اور جانتی تہی کہ مین قدرت رکہتا ہون جماع کی اور جب پاس جاتی تہی اونکی تو قادر نہین ہوتی تہی اوپر اور سحر ایک مرض ہی امراض مین سے تاثیر کرنا اوسکا انبیا پر کچھہ منافی اونکی نبوت کی نہین جیسی اور بیمارین بہ اقتضای بشریت کی ہوتی تہین ویسی ہی یہہ ہے ہوا اور حکمت سحر کی تاثیر کرنیمین آنحضرت کی جسم شریف مین یہہ ہے کہ معلوم ہو جاوی تاثیر کرنا سحر کا کہ تاثیر اسکی ایسی نابت ہے کہ جب شرف المخلوقات مین تاثیر کی تو اور کی کیا حقیقت ہے اور ظاہر ہو نبوت حضرت کی کہ سحر ساحر مین تاثیر نہین کرتا اور کافر حضرت کو ساحر کہتی تہی پس حقتعالی نی بسبب تاثیر کرنی سحر کی اون مین ظاہر کر دیا کہ یہہ ساحر نہین ہے اور قصہ سحر کا بعد رجوع کرنیکی حدیبیہ سی تہا دیکہہ کے مہینے مین سنہ چھہ ہجری مین اور مدت اوسکی بقا رکی چالیس روز کہی ہی علمانی اور ایک روایت مین چھہ مہینے اور بموجب بقا تحمل کی تمام سال غلب ہے کہ قوت اور غلبہ اوسکا چالیس روز ہو اور رہنا بعضی علما متونکا چھہ مہینے تک اور بقا بعضی اوسکی بقایا کا سال بہر تک اللہ علم اور معلوم ہونا اوس سحر کا اس سے ہوا کہ جو عائشہ بیان کرتی ہین ترجمہ تا وقتیکہ تہی آنحضرت ایک روز نزدیک میری دعا کی اللہ تعالی سی اور دعا کی اوس سی ف یعنی دعا کی بعد دعا کی بعد دعا کی کرار اور بہت کی اور مستحب ہی اوسپر اسمین دلیل ہی اوپر مستحب ہونی دعا کی وقت حاصل ہونی امور مکروہہ کے اور اور ترقی بلا کی اور کہا ہی علمانی کہ خاص لوگون سے اوسیوقت دعا کرواتی ہین کہ وقت قبولیت کا آن پہنچی اور اونکو چھوڑ دی کہتی ہین کہ دعا کرتی ہین تا اپنی وقت پر قبول ہوتی ہی ترجمہ پہر فرمایا آنحضرت نی کیا جانا تو نی اور خبر رکہتی ہی تو ای عائشہ کہ اللہ تعالی نی بیان کیا میری لبی بیچ اوس امر کی کہ طلب کیا مینی بیان کرنا اور ظاہر کرنا اوسکا اوس سے پہر بیان کیا اوسکو کہ آئی میری پاس دو فرشتی بصورت دو مردون کی بیٹہا ایک اون مردونمین سی میری سر کی پاس اور دوسرا میرے پانو پاس پہر کہا ایک نے اونمین سے واسطی دوسری کی کہ کیا ہی بیماری اس شخص کو کہا دوسری نی کہ سحر کیا گیا ہی کہا اوس ایک نی اور کس نی سحر کیا ہے اوسکو کہا دوسری نی کہ سحر کیا ہی اوسکو لبید بن اعصم یہودی نی ف ع کہا بعضون نی کہ مراد لبید سے بیٹیان اوسکی ہین بسبب قول اللہ تعالی کی ومن شر النفاثات فی العقد یعنی بڑائی عورتون پہونکنی والیون کی سی یا نفوس سحر سی کہ جو گرہ دیتی ہین ڈورونمین اور پہونکتی ہین اوسپر کہا فاضلے کہ خاص بنا نانکتی شر نفاثات سی اسلیے ہے کہ روایات کیا گیا ہی کہ ایک یہودی نی سحر کیا آنحضرت پر بیچ گیارہ گرہون کی کہ لگائین مکانکی چاہ مین اوسکو کنوین مین پس بیمار ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس اوترین معوذتین اور خبر دی حضرت کو جبرئیل نی سحر کی جگہہ کی پس بہیجا علی رض کو پس لائی اوسکو اور پڑہین یہہ دونو سورتین اوسپر پس تھے حضرت علی چپ رہتی ایک آیت کہل جاتی ایک گرہ اور پائی حضرت نی کچھہ تخفیف اور نہین لازم آتا اس سی سچا ہونا کاہنون کی اس باتمین کہ آنحضرت سحر زدہ ہین اسلیے کہ وہ مراد رکہتی ہی اس سے یہہ کہ وہ مجنون ہین بسبب سحر کے انتہی اور ظاہر یہہ ہے کہ قصہ اور ہے بس قضیہ غیر ہی اوس قضیہ کی کہ اس حدیث مین ہے اور ممکن ہی جمع ان دونو نمین سا تہہ واقع ہونی دونون طرحکی سحرون کی حضرت کی لیی تا کہ دوچند ثواب ہے اپکو ایک اون دونونکا کہ جو اس حدیث مین ہے، واقع ہوا لبید سی اور دوسرا اوسکی بیٹیون سی ہذا واللہ علم ترجمہ کہا اوس ایک نے کہ کس چیز مین سحر کیا ہی کہا دوسری نی بیچ کنگہی کے اور اون بالون کے کہ کنگہے کرنی سی جہڑتی ہین اور بیچ غلاف خوشہ کو درخت خرما نر کی کہا پس کہان رکہا ہی اوسکو کہا بیچ کنوین ذروان کی کہ نام ایک کنوین کا ہی مدینہ مین پس گئے آنحضرت درمیان کتنی ایک دمیونکی اپنی اصحاب مخصوصمین سے طرف اوس کنوین کی پس فرمایا کہ یہہ کنوان ہی کہ دکہلایا گیا مجکو گویا کہ پانی اوس کنوی کا پانی مینڈہی کا ساتہا اور گویا کہ کھجور کی نخلستان اوسکی یعنی وہ جو اوسمین دفن کیی گئی تہی شیطانون کے پس نکالا اوسکو حضرت نی نقل یہہ بخاری اور مسلم نی ف رح مبشاہیت شیطانون کی سرون کے ساتہہ دی بسبب وحشت ناکی اور بدہیئت ہونی اونکی اور عرب شیطانونکی سرون کو نہایت برا اور بدہیئت جانتی تہی اور بعضون نے کہا

کہ مراد شیطان سی سانپ خبیث ہین اور ایک روایت مین ابن عباس سے آیا ہی کہ آنحضرت نی علی اور عمار رضی اللہ عنہما کو بھیجا واسطی نکالنی سحر کی کنوی ذروان سے پس پایا اونہون نی اوسمین غلاف شگوفہ کھجور کا کہ اوسمین پتلا آنحضرت کا موم سے بنایا ہی اور سوئیان اوسمین چبھوئین ہین اور ایک گرہ بانده ہی اوپر گیارہ گرہین دیکر پس لائی جبرئیل معوذتین کو جو آیت کہ اوسمین سی پڑہتی تہی ایک گرہ کہل جاتی تہی اور جو سوئین کہ اوسمین سے نکالتی تہی آنحضرت کو تسکین و آرام ہوجاتا تہا اور شاید کہ آنحضرت اوس کنوین کے مہر پر گئی ہون اور علی اور عمار کو اوس کنوین کے اندر جانی اور نکالنی اوسکیا حکم کیا ہو اور یہہ بہی روا ہو نہین آیا ہی کہ آنحضرت نی اوس یہودی کو کچہہ نہ کہا اور نہ سزا دی اور فرمایا کہ فتنہ اوٹہانیکو دوست نہین رکہتا ہین **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْسِمُ قَسْمًا أَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اعْدِلْ فَقَالَ وَيْلَكَ فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ قَدْ خِبْتُ وَخَسِرْتُ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ ائْذَنْ لِي أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ فَقَالَ دَعْهُ فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ إِلَى نَصْلِهِ إِلَى رِصَافِهِ إِلَى نَضِيِّهِ وَهُوَ قِدْحُهُ إِلَى قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ إِحْدَى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ وَيَخْرُجُونَ عَلَى خَيْرِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ فَأَمَرَ بِذَلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَأُتِيَ بِهِ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَتَهُ وَفِي رِوَايَةٍ أَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِينِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اتَّقِ اللهَ فَقَالَ فَمَنْ يُطِعِ اللهَ إِذَا عَصَيْتُهُ فَيَأْمَنُنِي اللهُ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُونِي فَسَأَلَ رَجُلٌ قَتْلَهُ فَمَنَعَهُ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت سے ابو سعید خدری سی کہا کہ اوسوقت کہ ہم حاضر تہی آنحضرت کے پاس اور وہ بانٹ رہی تہی مال غنیمت کا یعنی جو کہ حنین سے ہاتہہ آیا تہا اوسکو جعرانہ مین بانٹتی تہی آیا حضرت کی پاس ذو الخویصرہ اور وہ ایک شخص تہا بنی تمیم مین سے **ف** ع کہ نام ایک بڑی قبیلہ کا ہی اوسیکی جمعین یہہ آیا اور تری ہی وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ پوہم منافقون مین سے تہا اور لگی اوسکا اصل سی خوارج نکلینگے اور یہہ جو کہا ہی یا شارح نی کہ وہ سردار تہا خوارج کا اسمین مسامحہ ہی کیونکہ ظہور خوارج کا حضرت علی کی زمانہ مین ہوا ہے ترجمہ پس کہا اوسنی یا رسول اللہ عدل کر تقسیم مین اور سبکو برابر دو یعنی اور حضرت دیتی تہی ہر کسیکو بقدر حاجت کے پس فرمایا آنحضرت نی وای ہی تجکو پس کون انصاف کریگا جسوقت کہ مینی انصافی کی تحقیق ناامید ہوا تو اور زیانکار ہوا تو اگر نہ انصاف کرونمین **ف** ع اسلیئے کہ امیدوار اور سودمندی تہاری اسمین عدالت مین ہے اور مجکو رحمۃ للعالمین کیا ہی اور واسطی کرنی عدل کی بہیجا ہی اگر مین عدالت نہ کرون تو تمکو سوے ناامیدی اور زیانکاری کی کچہہ نہین ہے خلاصہ مضمون یہہ کہ جب حکم کیا اس کہنے والی نی اوسکا حضرت عدل نہین کرتی ہین تو ناامید ہوا کہنی والا اور لوٹنی مین ہوا بسبب اس حکم کی ترجمہ پس کہا عمر رض نی کہ حکم دیجیئے مجکو یہہ کہ گردن مارونمین اوسکو پس فرمایا جہوڑ اوسکو **ف** ع شرح السنہ مین ہی کہ کیونکر منع کیا آنحضرت نی اوسکی قتل کرنیسی باوجود اسکی کہ آپنے فرمایا ہی اور ایک حدیث مین کہ اگر پاؤنمین اونکو البتہ قتل کرون اونکو جواب یہہ دیا گیا ہی اوسکا کہ حضرت نی بسا کیا قتل اونکا جبکہ بہت ہون اور ہتیار کرین اور متعرض ہون لوگون سی اور یہہ باتین موجود نہین تہین جسوقت کہ منع کیا اونکی قتل کرنی سی اور اول جو فساد شروع ہوا انکا حضرت علی کی زمانہ مین ہوا اور لڑی وہ اونسی یہانتک کہ ہتیا کو اونمین سے قتل کیا انتہی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ جو الکل نی کہا کہ اسمین دلیل ہی آنحضرت کی حسن اخلاق پر اور ذلیل ہی اوپر کہ حضرت بدلہ نہین لیتے تہی اپنی نفس کے لیئے باوجود یکہ ایسی

زیادتی کی اوسنی کہا عدل کرو اور روایت مین آیا ہی اتق اللہ اور مین ہی کہ اس تقسیم مین عدل نہین ہے اور پہر اپنے بدلہ نہ لیا باوجود اسکی کہ یہہ باتین موجب قتل کی تہین کیونکہ اسمین عیب لگاتا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اسی لیئی اگر کوئی ایسی بات ہماری زمانہ مین کہی تو حکم کیا جاویگا اوسکی کفر اور ارتداد کا انتہی اور یہہ منافی نہین ہے تعلیل منہ کرنی حضرت کیلئے قتل کرنی اوسکی سی ساتہہ قول اپنی کی ترجمہ اسکی تحقیق وسطی اوسکی تالبعد ارہونگی کہ حقیر جانیگا ایک تمہارا نماز اپنی کو بیچ مقابلہ نماز اونکیکی کہ بہت ہی طرح پڑہین گے ازراہ ریا اور سمعہ کی اور حقیر جانیگا روزہ اپنی کو بیچ مقابلہ روزی اونکیکی ف رح یعنی ظاہر مین نماز اور روزی اونکی زیادہ اور قویتر ہونگی نماز اور روزی تمہاری سے اور مارنی نمازیون کی سی نہی وارد ہوئی ہی اگرچہ نماز اور روزہ اونکا قبول نہین ہوتا انتہی اور ملا علی قاری ایک شارح سی یہہ قول نقل کر کر کہا کہ اسپر یہہ اعتراض وارد ہوتا ہی کہ یہہ نہی مطلق نہین ہے ترجمہ پڑہین گی قران یعنی مداومت کرینگی اوسکی تلاوت پر اور مبالغہ کرینگی اوسکی تجوید اور ترتیل مین اور رعایت مخارج حروف مین حال انکہ نہ پڑہیگا قران اونکی حلقو نہی یعنی تجاوز نہ کریگا اوسمین نکلینگی دین سے یعنی طاعت امام سے یا اسلام سی جیسیکہ نکلجاتا ہی تیر شکار سی دیکہا جاتا ہی طرف پیکان اوسکیکی طرف پہلے اوسکیکی طرف پیچہے اوسکیکے اور دوسرے اوسکی ہی دیکہا جاتا ہی طرف پر دن تیر کے یعنے گذر جاتا ہی تیر شکار مین سے پیکان سی لے پر تک پس نہین پایا جاتا ہی تیر مین کچہہ اثر درحالیکہ گذرا ہی تیر نجاست سی اور خون سی ف رح یعنی یہہ فرقہ ایسا دین سے نکل جاویگا کہ جیسا تیر باین صفت شکار سی نکلجاتا ہی کہ کچہہ اثر اوسکا قسم خون وغیرہ سی کے اوسکی جرو مین نہی سی لے اوپر تک ظاہر نہین ہوتا ہی اور اس حدیث سی استدلال کیا ہی اوس شخص نی کہ تکفیر کی ہی خوارج کی اور خطابی نی کہا ہی کہ مراد اس سے یہان اطاعت امام کی ہی اور امام مالک سے احوال تکفیر اہل ہوا کا پوچہا کہ ایا کافر ہین یہہ کہا کہ کفر سی بہاگی ہین وہ اور مثل اسکی امیر المومنین علی رض سی بیچ شان خوارج کی ہی نقل کیا ہی واللہ اعلم ترجمہ علامت بعض تابعدارون اس مرد کیلئی کہ ذوالخویصرہ ہی یہہ ہی کہ وہ ایک مرد ہوگا سیاہ رنگ نکلیگا انہی ایک دو نوبازوون اوسکیمین سے مانند پستان عورت کی ہوگا یا مانند ٹکڑی گوشت کی کہلتا ہوگا ف رح اسی سبب سے اوسکو ذوالثدیہ بہی کہتے ہین شاتہہ پیش مثلثہ ورز زبر دال ورتشدید تحتی کی اور وہ سردار خارجیون کا ہوگا ترجمہ نکلینگے یعنی یہہ مراد اور ہمراہی اوسکی ساتہہ بغاوت کی اوپر بہترین فرقہ کی لوگون کے یعنی اپنی زمانی کی لوگون مین بہتر ہونگی اور مراد انہی حضرت علی اور اصحاب انکی ہین کہا ابو سعید خدری نی کہ راوی حدیث کا ہی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ سنی مین یہہ حدیث آنحضرت سی اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ علی ابن ابطالب نے لڑی اس جماعت خوارج سی کہ آنحضرت نی بیان کیا اونکا اور مین ساتہہ اونکی تہا اور جب فتح یاب ہوئے حضرت علی اوسپر اور مارا اونکو پس حکم فرمایا آپنے ساتہہ تلاش کرنی اوس شخص کے درمیان مقتولون کی پس تلاش کیا گیا پس لایا گیا وہ حضرت علی کی پاس یہان تک کہ دیکہا مینے طرف اوسکی اور پایا مینی اوسکو اوپر اوس صفت کی کہ بیان کی تہی آنحضرت نی اور ایک روایت مین یعنی بجائے اناہ ذوالخویصرہ کی کہ اول حدیث مین واقع ہوا ہے یون ہی کہا ایک مرد کہ اندر گہنسی ہوئی آنکہین بلند پیشانی ابنوہ کی داڑہی اونچی ہوئی رخسار ی منڈا ہوا سر ف رع اور یہہ مخالفت ظاہرہ ہی اوس ہیئت کی کہ جسپر اکثر اصحاب آنحضرت کی تہی کہ سر مین بال کہتی تہی منڈاتی نہین تہے مگر بعد فراغ حج کی سوائے علی کرم اللہ وجہہ کی کہ وہ کثر منڈایا ہی کرتی تہے بسبب اسکے کہ مبادا غسل مین پانی پہنچے ترجمہ پس کہا اونسی ای محمد در اللہ سے اور فرمان برداری کرا اوسکی یعنی عدل کر تقسیم مین پس فرمایا آنحضرت نی کہ کون ڈریگا اور فرمان بردار کریگا اللہ جبکہ مین نافرمانی کرون یعنی باوجود عصمت اور ثبوت نبوت کی یعنی مین سب سے زیادہ فرمان بردار اضداکا ہون مجکو کیا حکم کرتا ہی فرمان بردار کا پس امین جانتا ہی مجکو اللہ پر زمین کے لوگون کی اور بہیجا ہی مجکو خلق پر تا عدل کرون اونمین اور نہین امین جانتی تم مجکو اور اعتماد نہین کرتی مجپر پس پوچہا ایک شخص نی یعنی عمر رض نی درخواست کے اوسکی قتل کی پس منع کیا آنحضرت نی اوسکو اوسکی قتل کر تیسی پس جبکہ پیٹہ پہیرا اوس شخص نے فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق اس شخص کے اصل سی ایک قوم پیدا ہوگی پڑہین گی قران نہ پڑہی گا اونکی حلقو نہی نکلینگے اسلام سے یعنے اسلام کی کمال سے

یا اطاعت امام سی مانند نکلجانی تبری شکا مین سے پس قتل کرینگی وہ خارجی اہل اسلام کو اور چھوڑینگی بت پرستونکو یعنی اونسی جنگ نہین کرینگی باوجودیکہ اہم ہی جنگ کرنی اونسی فرمایا آنحضرت نی اگر بالفرض یانومین اونکو اور میری زمانہ مین ہون تو البتہ قتل کرونمین اونکو مانند قتل کرنی عاد کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع مراد عاد کی قتل کرنیسی ہلاک کرنا اور استیصال ونکا ہی بالکلیہ اور تعبیر ساتھہ قتل کی مشاکلت کے لیی ہے والا عاد قتل نہین گئے ہین بلکہ ہلاک ہوئی ہین بادتندی اور استیصال کیی گئی ہین ساتھہ ہلاک کرنیکی **وعن** ابی ھریرۃ قال کنت ادعو امی الی الاسلام وھی مشرکۃ فدعوتھا یوما فاسمعتنی فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اکرہ فاتیت رسول اللہ وانا ابکی قلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یھدی ام ابی ھریرۃ فقال اللھم اھد ام ابی ھریرۃ فخرجت مستبشرا بدعوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما جئت الی الباب فاذا ھو مجاف فسمعت امی خشف قدمی فقالت مکانک یا ابا ھریرۃ وسمعت خضخضۃ الماء فاغتسلت فلبست درعھا وعجلت عن خمارھا ففتحت الباب ثم قالت یا ابا ھریرۃ اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ فرجعت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابکی من الفرح فحمد اللہ وقال خیرا رواہ مسلم اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا تہا مین بلاتا اپنی مان کو طرف اسلام کی اسحالمین کہ وہ مشرک تہی پس بلایا مین اوسکو ایکدن یعنی اسلام کیطرف پس سنائی مجہکو اوسنی مین نی مجکو آنحضرت کی حقمین چیز کہ ناخوش رکہی مین یعنی ایسا کلام حضرت کی شان مین کہا کہ مجکو ناخوش لگا کہنا اوسکا اوسوقت یا آپ کر کرنا اوسکا مجکو برا معلوم ہوتا ہے پس آیا مین آنحضرت کی پاس اسحالمین کہ روتا تہا مین بسبب غم اور رونیکی اوسکی حال پر کہ یہہ مان میری ہی تادیب کرنہین سکتا اور اوسکا یہہ حال ہی پس کہا مینی یا رسول اللہ دعا مانگی اللہ تعالی سی یہہ کہ ہدایت کری ابوہریرہ کی مانکو پس کہا آنحضرت نی خداوندا ہدایت کر ابوہریرہ کی مان کو پس نکلا مین یعنے آنحضرت کی پاس سے خوشحال بسبب دعا ہدایت کرنی آنحضرت کی جسوجہ پہنچا مین طرف در وازہ کی مان اپنی کی پس ناگہان در وازہ بند تہا پس سنی مان میری نی آواز میری پانو کی پس کہا اوسنی مہر تو اپنی ہی جگہہ پر اے ابوہریرہ یعنی اندر بنا آیون مہر ارہ اوسنی مینی آواز پانی کی پس غسل کیا میری مان نی اور پہنا کرتہ اپنا اور جلدی کی اوڑہنی سی یعنی ماری جلدی کی بیچہنی کرتی کی اوڑہنی اوڑہی اور در وازہ کہولنی کو دوڑی پس کہولا در وازہ پہر کہا اے ابوہریرہ گواہی دیتی ہونمین یہہ کہ نہین کوئی معبود سوائے اللہ کی اور گواہی دیتی ہونمین یہہ کہ محمد بندی اللہ کہین اور رسول اوسکی پس پہرا مین اور آیا پاس رسول خدا کی اسحالمین کہ بہرتا تہا ہاری خوشی کی ف ح رونا کبہی غم سی ہوتا ہی اور کبہی خوشی سی یعنی خوشی طبعون نی کہا ہی کہ رونا خوشی کا اس سبب سے ہی کہ غم بصورت انسودن کی ہوکر نکلتا ہی ترجمہ پس تعریف کی آنحضرت نی اللہ کی اور شکر کیا میری مانی اسلام لانی پر اور کہا نیک نقل کی یہہ مسلم نی ف ع ح یعنی کچہہ کلام کہا اچہا قسم دعا و بشارت سی یا تقدیر یہہ ہے کہ پہنچا تو ای ابوہریرہ بہلائی کو بسبب اسلام مان اپنی کی اور معجزہ یہان ظاہر ہونا آنحضرت کی دعا کی ترکا ہی ابوہریرہ کل مان کی حقمین فی الحال وجود اوس انکار و شدت کفر کی **وعنہ** قال انکم تقولون ان اکثر ابوھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم واللہ الموعد وان اخوتی من المھاجرین کان یشغلھم الصفق بالاسواق وان اخوتی من الانصار کان یشغلھم عمل اموالھم وکنت امرءا مسکینا الزم رسول اللہ علی ملی بطنی وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوما من یبسط احدکم ثوبہ حتی اقضی مقالتی ھذہ ثم یجمعہ الی صدرہ فینسی من مقالتہ شیئا ابدا فبسطت نمرۃ لیس علی ثوب غیرھا حتی قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقالتہ ثم جمعتھا الی صدری فوالذی بعثہ بالحق ما نسیت من مقالتہ ذلک الی یومی ھذا متفق علیہ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا تحقیق تم یعنی جماعت تابعین کے اور بعضون نی کہا کہ خطاب صحابہ متاخرین کو کیا کہتی ہو کہ بہت نقل کرتا ہی حدیثین ابوہریرہ آنحضرت سی اور البتہ ہی وعدہ گاہ ہمارا ف ح یعنی ملنا اللہ کا کہ مراد ہی اوسسے روز قیامت ہے وعدہ گاہ ہمارا ہی یعنی اگر مینی کہی بیشی اور خیانت کی ہوگی خدا تعالی روز قیامت کے سزا مجکو دیگا آنحضرت نی فرمایا مین نی کہ جو کوئی جہوٹ باندہی مجپر پس چاہی کہ تیار کری جگہہ اپنی آگ دوزخ سی بعد اسکی ابوہریرہ سبب ہے بہت احادیث

کرنیکا بیان کرتی ہین ترجمہ وتحقیق بہائی میری کہ مہاجرین میں سے ہازر کہتا تہا اوکو آنحضرت کی ملازمت شریف سے ہاتہہ پر ہاتہہ مارنا بازار مین ف رح یہہ کنایہ ہی بیع شرا رسی کرا وسمین بایع اور مشتری اسمین ایک دوسرے کی ہاتہہ پر ہاتہہ مارتی ہین یعنی وہ خرید وفروختمین مشغول رہتی تہی بسبب نفی اونکی تجارت ترجمہ وتحقیق بہائی میرے کہ انصار مین بازر کہتا تہا اوکو کارہاؤن اونکیکا ف رح مراد مالون سے مدینہ والون کی نزدیک باغ وزراعت ہونے ہین جیسکیہ اہل مکہ کی نزدیک تجارت اور بکریان اور حاصل کہ مہاجرین تجارت کرتی تہی اور انصار زراعت اور درختون باغات کہجورونکی ترجمہ اور تہا مین ایک شخص مسکین لگا رہتا تہا آنحضرت کی پاس اور پہر نہیں ہوتا تہا اپنی کی ف رح یعنی مین فقیر تہا اگر پہنچتا اسیقدر کہ پیٹ بہر جاوے اور بہوک دفع کری قناعت کرتا تہا مین اور تجارت اور زراعت رکہتا نہ تہا کہ اوسمین مشغول ہوتا اور دربار شریف سی دور پڑون پس ملازمت شریف مین رہتا تہا اور احوال اقوال آنحضرت کی دیکہتا اور سنتا تہا مین ترجمہ اور فرمایا آنحضرت نے ایکدن ہرگز نہین ہوگی یہہ بات کہ کہولی رہی اور پہیلائی رہی کوئی تم مین سے کپڑا اپنا یہانتک کہ تمام کردونمین بات اپنی یہہ پہر اکہٹا کری اور لگالی اوسکو طرف سینہ اپنے کی اور پہر ہوئے بہی میرے حدیثونمین سی کچہہ کہی ف رح اپنی بات سے اشارہ ہی طرف دعا کی کہ کہی آنحضرت نے اپنی امت کی لیی دعا یا اور کہنی حدیثونکی کہ سنین آنحضرت سے اور معنی یہہ ہین کہ مین دعا کرتا ہون جو کوئی کہ کپڑا اپنا پہیلائی رکہی اور برکت اوس دعا کی کہ اوس کپڑے مین آویگی طرف سینہ اپنی کی ملاوے جو کچہہ کہ میری حدیثونمین سے یاد کی ہونگی ہرگز نہین بہولتی کا ترجمہ پس کہولی مینی کملی کہ نتہا مجہیر کوئی کپڑا سوائے اوسکی یہانتک کہ تمام کی آنحضرت نی بات اپنی یعنی دعا پہر سمیٹا اور لگایا مینی اوسکو طرف سینہ اپنی کی پس قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا حضرت کو ساتہہ حق کی نہین بہولا مین حضرت کے حدیثونکی سنی تہی مین نے اسدن تک وقت روایت اس حدیث کا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن جریر بن عبد اللہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تریحنی من ذی الخلصۃ فقلت بلی وکنت لا اثبت علی الخیل فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فضرب یدہ علی صدری حتی رایت اثر یدہ فی صدری وقال اللھم ثبتہ واجعلہ ھادیا مھدیا قال فما وقعت عن فرسی بعد فانطلق فی مائۃ وخمسین فارس من احمس فحمس فھا بالنار وکسرھا متفق علیہ

اور روایت سے جریر بن عبد اللہ بجلی کی کہا فرمایا مجکو آنحضرت نی کیا تہا مین ارام دیتا تو مجکو ذی الخلصہ سے ف رح یعنی نہین توڑتا تو اوسکو امین بجر سی خلاصی پاؤن اور ذو الخلصہ ساتہہ زبر خ معجمہ اور لام کی اور ساتہہ پیش دونون کی یہی آیا ہی قبیلہ خثعم کی بتخانہ کا نام تہا کہ اوسکو کعبۃ الیمامہ یہی کہتی تہی اوسمین ایک بت تہا کہ اوسکا نام خلصہ تہا اور اسمین اشارہ ہی اوسکی طرف کہ نفسون پاک کا ملہ کو رجحان لاحق ہوتا ہی عبادۃ غیر اللہ اور خلاف شرع چیزون سے ترجمہ پس کہا مجہسے تہا ن راحت دونگا مین تجکو اوسکی بتن توڑکر اور تہا مین کہ نہین ٹہیر سکتا تہا گہوڑی پر سوار مین ملکی گرپڑتا تہا مین اوس سے کبہی کبہی پس ذکر کیا مینی اوسکو کہ مین نہین ٹہیر سکتا ہون گہوڑے پر سو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس مارا آنحضرت نے دست مبارک اپنا میری سینہ پر یہانتک کہ دیکہا مینی نشان آنحضرت کی دست شریف کا اپنی سینہ مین بسبب رسی مارنی ہاتہہ کی اور کہا آنحضرت نی یعنی دعا کی اسیلیی کہ خداوند اثابت رکہہ اوسکو یعنی ظاہر وباطن مین اور گردان اوسکو راہ راست دکہانیوالا اور راہ راست پایا گیا جریر نے پس گرامین اپنی گہوڑی سے بعد اوس دعا کی یا بعد اوسدن کی پس روانہ ہوا جریر یعنی طرف ذی الخلصہ کے اوسکی توڑنیکی لیی ساتہہ ڈیڑہ سو سوارون کے احمس سے ف رح احمس ساتہہ ضم حا اور سکون میم اور ضم مہملتین کی اور پر وزن احمر کی نام قبیلون کا ہی قریش مین سے یہہ نام رکہا گیا اونکا بسبب نہایت شجاعت کے حماستہ یعنی شجاعت کے ہی اور لفظ فانطلق سی کلام راوی کا ہی یعنی جو کہ جریر سے روایت کرتا ہی اور بعضون نے کہا کہ یہہ کلام جریر کا ہی پس اسمین التفات ہے ترجمہ پس چلا دیا جریر نی ذی الخلصہ کو آگ سی اور توڑ ڈالا اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن البراء قال ان رجلا کان یکتب للنبی صلی اللہ علیہ وسلم کان من اھل مکۃ وکان ممن اسلم ولحق بالمشرکین فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الارض لا تقبلہ فاخبرنی ابو طلحۃ انہ اتی الارض التی مات فیھا فوجدہ منبوذا فقال ما شان ھذا فقالوا دفناہ مرارا فلم تقبلہ الارض متفق علیہ اور روایت سے انس سے کہا کہ تحقیق ایک شخص لکہتا تہا وحی آنحضرت کی

یعنے وحی پس مرتد ہوگیا اور پھر اسلام لایا اور ملا ساتھ مشرکون کے ف ع اور یہہ شخص نصرانی تہا کہ مسلمان ہوگیا تہا اور پھر مرتد ہوکر نصرانی ہوگیا ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق زمین نہیں قبول کرتی اوسکو ف ع یعنی اپنی اندر نہیں رکہے گی بلکہ پھینکدیگی سو ہی ہوا کہ وہ جب مرا تو دفن کیا مشرکون نے اوسکو پس صبح کو جو دیکہا تو زمین نے اوسکو پھینکدیا تہا مشرکون نے کہا کہ یہہ کیا ہی محمد نے اور اوسکے اصحاب نے کہ قبر کو کہود کر اوسکو باہر ڈالدیا ہی پس خوب گہری کہودی قبر مشرکون نے جہانتک گہری کہود سکی اور اوسکو دفن کیا پس صبح کو دیکہا تو زمین نے اوسکو باہر ڈالدیا تہا پس معلوم کیا مشرکون نے کہ یہہ آدمی کا کام نہیں ہے پس پڑا رہنے دیا اوسکو زمین پر ترجمہ کہا انس نے پس جس روز مجکو ابوطلحہ نے کہ انس کے مان کی خاوند تہی کہ یہہ کہ ابوطلحہ آئی اونس مین مین کہ مرا تہا وہ شخص اور دفن کیا گیا تہا اوسمین پس پایا اوسکو ابوطلحہ نے باہر قبر کی پڑا ہوا پس پہا ابوطلحہ نے کہا کہ کیا ہی حال اس شخص کا کہ قبر سے باہر پڑا ہی پس کہا لوگون نے کہ دفن کیا ہمنے اوسکو کئی بار پس قبول کیا اوسکو زمین نے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اور ہر بار کہ دفن کیا اوسکو باہر پڑا پایا وعن ابی ایوب قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد وجبت الشمس فسمع صوتا فقال یہود تعذب فی قبورہا متفق علیہ اور روایت ہی ابی ایوب سے کہ کہا اوستی نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اصحابین کے غروب ہوا تہا آفتاب پس سنے آنحضرت نے ایک آواز ف ع احتمال ہی کہ سنی آنحضرت نے آواز ملائکہ عذاب کے یا آواز یہود کی کہ عذاب کیے جاتی تہی یا آواز واقع ہوئی عذاب کے اور احتمال دوسرا ظاہر تر ہی جیسا کہ ظاہر ہوتا ہی حضرت کے اس بیان سے ترجمہ پس فرمایا کہ یہہ یہود ہی ہی یعنی آواز یہود کی ہی یعنی آواز ایک جماعت یہود کی ہی کہ عذاب کیے جاتی ہین اپنے قبر وںمین نقل کی یہہ بخاری نے وعن انس قال قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سفر فلما کان قرب المدینۃ ہاجت ریح تکاد ان تدفن الرکاب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت ہذہ الریح لموت منافق فقدم المدینۃ فاذا عظیم من المنافقین قد مات رواہ مسلم اور روایت ہی انس سے کہ کہا آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے پس جبکہ پہنچی نزدیک مدینہ کے چلے ایک ہوا یعنے سخت پس قریب ہے کہ دفن کردی سوار کو یعنی اوڑا لیجاوی اور پوشیدہ کردی نظر سے اور ہلاک کری بسبب شدت کی پس فرمایا آنحضرت نے کہ بہیجے گئی ہی یہہ ہوا بیچ وقت مرنی ایک منافق کی پس پہنچے آنحضرت مدینہ مین پس ناگہان ایک بڑا سردار منافقون سے مرگیا تہا نقل کی یہہ مسلم نے ف ع کہا بعضون نے کہ نام اوسکا رفاعہ بن زید تہا اور سفر غزوہ تبوک کا تہا اور بعضون نے کہا کہ نام اوسکا رافع تہا اور سفر غزوہ بنی مصطلق کا اور سبب چلنے ہوا کا وقت مرنی منافق کی پائی جانی وحشت اور کدورت اور پریشانی کا ہی وقت مرنی اشرار کی کہ یہہ حالت مرنی اور زندگانی مین محل کلفت ومحنت کے ہین وعن ابی سعید الخدری قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی نزلنا عسفان فاقام بہا لیالی فقال الناس ما نحن ہہنا فی شیء وان عیالنا لخلوف وما نامن علیہم فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال والذی نفسی بیدہ ما فی المدینۃ شعب ولا نقب الا علیہ ملکان یحرسانہا حتی تقدموا الیہا ثم قال ارتحلوا فارتحلنا واقبلنا الی المدینۃ فوالذی یحلف بہ ما وضعنا رحالنا حین دخلنا المدینۃ حتی اغار علینا بنو عبد اللہ بن غطفان وما یہیجہم قبل ذلک شیء رواہ مسلم اور روایت ہی ابوسعید خدری سے کہا نکلی ہم ساتہہ آنحضرت کی یعنی کہ سی طرف مدینہ کی یہانتک کہ پہنچی ہم عسفان مین کہ نام ایک موضع کا ہی کہ دو منزل ہی مکہ سے پس ٹہیرے آنحضرت اوسمین کئی راتین یعنے اوکئی دن پس کہا لوگون نے یعنے بعضی منافقون نے یا ضعیف الاسلامون نے کہ نہین ہین ہم یہان کسی شغل وکار مین مگر ہڑائی کی کام مین اور تحقیق اہل وعیال ہمارے البتہ خالی پیچہے رہے ہوئی ہین نہین خاطر جمع ہمارے اوپر یعنی ہے کہ دشمن اچانک دوڑ پڑے اور غارت کری پس پہنچی یہہ خبر آنحضرت کو پس فرمایا قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میرے اوسکی ہاتہہ مین ہے نہین مدینہ مین کوئی راہ اور نہ کوچہ مگر کہ متعین ہین ہر ایک پر دو فرشتے کہ نگہبانی کرتی ہین مدینہ کی یعنے اوسکی راہون اور کوچون کے یہانتک کہ پہنچو تم طرف مدینہ کی ف ع لفظ شعب شین کے زبر سی راہ بیچ پہاڑ کی اور لفظ نقب بہا زبر نون اور جزم قاف کے

راہ درمیان دو پہاڑ وکی دلیکن یہان مراد راہ درمیان دو گھرون کی ہی یعنی کوچی شہر کی جیسیکہ حدیث مین آیا ہی کہ القائب مدینہ پر لاکیہ مین کن نہین آ ویگا
اوسمین طاعون اور دجال تر جمہ پھر فرمایا آنحضرت نی کہ کوچہ کر وتم لوگون نے کیا ہمنی اور متوجہ ہوئے ہم طرف مدینہ کی پس قسم ہی اوس ذات کی کہ قسم کہائی جاتی ہی اوسکے یعنی اللہ
کے نہین کہے ہمنی اسباب اپنے یعنی ونٹونکی پشتہون سے اوسوقت کہ داخل ہوئی ہم مدینہ مین یہانتک کہ چڑہ آئی ہمپر یعنے مدینہ والونپر بنو عبد اللہ بن غطفان ف ع کہ نام ایک
قبیلہ کا ہی اور معنی یہہ ہین کہ مدینہ وقت نہونی اوسکی محفوظ تہا جیسیکہ خبر دی تہی حضرت نے ازراہ معجزہ کی اور نہین تہا کوئی مانع اونکی غارت کرنی اور چڑہ آنیسی
اوسپر سوا نگہبانی ملایکہ کی اور یہی معنی ہین اس قول کی ترجمہ اور نہ برانگیختہ کرتی ہی اونکو پہلی آنی ہمارے سی کوئی چیز نقل کی یہہ مسلم فی ف ح یعنی بوقت تین سے
پس سچے ہوئی خبر آنحضرت کی کہ خبر دی تہی کہ نگہبانی کرتی ہین مدینہ کی یہہ فرشتی تا وقتیکہ جاوے اوسمین وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰى
عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا وَضَعَهَا حَتّٰى ثَارَ السَّحَابُ اَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ
لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهٖ حَتّٰى رَاَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى وَقَامَ ذٰلِكَ الْاَعْرَابِيُّ
اَوْ غَيْرُهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيْرُ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّحَابِ
اِلَّا انْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِيْنَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِيْ قَنَاةُ شَهْرًا وَلَمْ يَجِئْ اَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ اِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اَللّٰهُمَّ
حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَاَقْلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِيْ فِي الشَّمْسِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا پہنچا لوگونکو قحط آنحضرت کی زمانہ مین پس اوس وقت کہ خطبہ پڑہتا تہا آنحضرت جمعہ کی کہڑا ہوا ایک گنوار اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ
ہلاک ہوا مال یعنی باغ اور زراعت اور جانور بسبب پانی پانی کی اور بہوکی ہوئی عیال پس دعا کیجی اللہ سے ہمارے لیی پس دونہائی آنحضرت نی دونون دست مبارک
اپنی اسحالمین کہ نہین دیکہتی تہی ہم آسمان مین ایک ٹکڑا ابر کا پس قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی نہ کہی آنحضرت نی ہاتہہ یہانتک کہ اوٹہا ابر مانند پہاڑون
کے پہر نہ اوتری آنحضرت منبر اپنی سی یہانتک کہ دیکہا مینی مینہہ کو کہ پڑتا ہا آنحضرت کی ڈاڑہی مبارک پر ف معنے متحادر کے نزل یقطر ہین اور یہان بمعنے متساقط کی یعنی
پڑتا ہا مینہہ ڈاڑہی پر اور کئی نسخون مین علی لحیتہ ہی چنانچہ ترجمہ اسیکا لکہا گیا اور حضرت شیخ کی ترجمہ مین عن لحیتہ ہی یعنی ٹپکتا ہا مینہہ ڈاڑہی سی اور حاصل
یہہ کہ پہلی دفعہ منبر سی اوپہلی باہر نکلیکے مسجد سے مینہہ برسنا شروع ہوا تر جمہ پس مینہہ برسا گئی ہم اوسدن یعنی لیلہ وسدن کی کہ دعا کی ہی کہ وہ دن جمعہ کا
تہا اور کہلے اون اوراگلی دن سی اگلی دن دوسری جمعہ تک اور کہڑا ہوا دوسری جمعہ کو وہی اعرابی یا اور کوئی سوا اوسکی اور کہا یا رسول اللہ گر پڑی مکانان اور ڈوب
گیا مال پس دعا کیجی اللہ تعالی سی ہمارے لیی کہ مینہہ تہم جاوے پس اوٹہا آنحضرت نی دونون ہاتہہ اپنی اور کہا خداوندا ابر ساگرد اگرد ہمارے یعنی کہیتون اور
باغات مین اور نہ برسا ہمپر یعنی ہمارے مکانونپر نہ حاضر نہ ہوا پس اشارہ کرتی ہی آنحضرت طرف کسی جانب کے ابر سی مگر کہل جاتا تہا اور ہوا اوپر مدینہ کی مانند گڑہی کے
یعنے تمام اطراف مدینہ مین ابر تہا اور مینہہ برستا تہا مگر مدینہ پر کہ ابر ہی نہ تہا بالکل کہل گیا مانند گڑہی کی ہو گیا تہا اور بہتا رہا نالہ کہ نام اوسکا قناۃ ہی ایک مہینی
تک کوئی نہین آیا کوئی کسی طرف سی مگر کہ خبر دی بہت مینہہ برسنیکی اور ایک روایت مین ہی کہ کہا حضرت نی یا الٰہی ہمارے گرد نہ ہمارے اور نہ برسا ہمپر اسپر سائیلونپر اور پہاڑونپر
اور اندر نالون کی اور جنگلون اور گہنی درختونکی کہا انس نے پس کہل گیا ابر اور باہر نکلی ہم آسحالمین کہ چلتی تہی ہم دہوپ مین نقل کی نہیہ بخاری اور مسلم فی ف
ع کہا نووی نی کہ اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی یہہ کہ جب مینہہ بہت برسی اور ضرر کرنی تو دعا کری کہ یا الٰہی مینہہ نہ برسی مکانونپر ولیکن نہین مشروع سلے اوسکی
لیے نماز اور نہ جمع ہونا صحرا مین وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اسْتَنَدَ اِلٰى جِذْعٍ نَخْلَةٍ مِنْ سَوَارِيِ الْمَسْجِدِ
فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ فَاسْتَوٰى عَلَيْهِ صَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِيْ كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتّٰى كَادَتْ اَنْ تَنْشَقَّ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَخَذَهَا فَضَمَّهَا اِلَيْهِ فَجَعَلَتْ تَئِنُّ اَنِيْنَ

اصبر الذی یسکت حتی استقرت قال کنت علی ما کانت تسع من الذکر رواہ البخاری اور روایت ہے جابر سے کہ کہا ہی آنحضرت جسوقت کہ خطبہ پڑہتی تکیہ کرتی اوپر تنہ
کھجور کی ستونون مسجد کی سی ف ح کہ آنحضرت کی زمانہ مین ستون مسجد کی کھجور کی لکڑی کی تہی اور یہہ تکیہ کرنا اوس ستون پر پہلی بتی منبر کی تہا ترجمہ
پس جبکہ بنایا گیا منبر اور کہڑی ہوئی حضرت اوسپر خطبہ پڑہنی کو چلایا وہ ستون کہ خطبہ فرماتی تہی حضرت اوسکی پاس پہلے بتی منبر کی یہانتک کہ قریب تہا یہہ کہ پہٹ
جاوی یعنی حضرت کی فراق سی پس اوتری آنحضرت سے منبر سی اور گئی طرف اوسکی یہانتک کہ پڑا اوسکو یعنی ہانو نسی اور اپنی گلی سی لگایا اوسکو یعنی اوسکی تسلے
کے لیے پس شروع کیا اوس ستون نی کہ نالہ کرتا تہا مانند نالہ کرنی لڑکی کہ چپکایا جاتا ہی گریہ وزاری سی اور چپکا نہین ہوتا یہانتک کہ ٹہہرا اور آرام پکڑا اوس ستون
نی فرمایا آنحضرت نی یعنی اوسکی رونیکی سبب مین کہ رویا یہہ ستون اور پرزہا نی اوس چیز کی کہ سنتا تہا ذکر سی نقل کی یہہ بخاری نی ف ح یعنی اور اوپر
زیادتی قرار دیکر کی اور یہہ حدیث جذع کی جماعت صحابہ سی بہت سے طرق سی روایت کی ہی کہ شک و شبہ کو اوسمین راہ نہین اور بعضون نی کہا کہ صحیح سے نزدیک
یہہ ہے کہ یہہ حدیث حنین جذع کی متواتر ہی اور حسن بصری جب یہہ حدیث بیان کرتی تو رو دیتی اور کہتی کہ ای بندگان خدا چوب خشک اللہ کرتی ہی اور روتی ہو
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شوق سی پس تم سزاوار تر ہو اسکی کہ مشتاق ہو اونکی ملاقات کی اور کم چوبی ہو بیت سنگی دیکہا ہی کہ درو خاصیتی ہست
بر زامری دان کہ درو معرفتی نیست ۱۲ وعن سلمۃ بن الاکوع ان رجلا اکل عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشمالہ فقال کل بیمینک قال
لا استطیع قال لا استطعت ما منعہ الا الکبر قال فما رفعہا الی فیہ رواہ مسلم اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سی یہہ کہ ایک شخص نی کہا یا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس بائین ہاتہہ سی پس فرمایا آنحضرت نی کہ کہا داہنے ہاتہہ اپنی سی کہا اوسنی کہ نہین کہا سکتا مین داہنے ہاتہہ سی فرمایا حضرت نی کہا سکو یعنی
بد دعا کی حضرت نی اوسپر یعنی کہ وہ چہوٹا تہا عذر کرتہین باز رکہا اوسکو داہنے ہاتہہ کی کہا نسی کہ نکمیر اور بد قیدی نی ف ح عجز و ناتوانی نی یہہ کلام راوی کا
ہے کہ کہا راوی نی دفع توہم اوس شخص کے کہ توہم کری اس کا کہ آنحضرت نی کیون بد دعا کی اوسپر باوجود رحمۃ للعالمین ہونیکی پس جواب دیا گیا یہہ کہ تہا زر کہا اوسکو داہنے
ہاتہہ سے کہا نسی عجز نی بلکہ باز رکہا اوسکو تکبر نی یعنی حضرت نی بد دعا کی اوسپر ترجمہ کہا راوی نی کہ پس اوٹہا نہ سکتا تہا وہ شخص داہنی ہاتہہ طرف منہہ اپنے
کے بعد اسکے نقل کی یہہ مسلم نی وعن انس ان اہل المدینۃ فزعوا مرۃ فرکب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرسا لابی طلحۃ بطیئا وکان
یقطف فلما رجع قال وجدنا فرسکم ہذا بحرا فکان بعد ذلک لا یجاری وفی روایۃ فما سبق بعد ذلک الیوم رواہ البخاری
اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق اہل مدینہ ڈری اور فریاد کی ایکبار یعنی چور دن سے یا دشمنون پس سوار ہوے آنحضرت گہوڑی پر یعنی نگی پیٹہ پر ابو طلحہ کا تہا سست
رو اور تہا وہ کہ تنگ رہا پاس پاس کہتا تہا قدم پس جبکہ پہرے آنحضرت فرمایا کہ پایا ہمنی اس تمہاری گہوڑے کو دریا یعنی کشادہ قدم اور جلد رو پس ہوا وہ گہوڑا
بعد آنحضرت کی سوار کی اسطرح کا کہ کوئی گہوڑا اوسکی ساتہہ نہین چل سکتا تہا اور نہین بڑہ سکتا تہا اوس سے اور ایک روایت مین آیا ہی پس نہ آگی بڑہ سکتا تہا اوسکی کو
گہوڑا ابو سدن کی نقل کی یہہ بخاری نی وعن جابر قال توفی ابی وعلیہ دین فعرضت علی غرمائہ ان یاخذوا الثمر بما علیہ فابوا فاتیت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت قد علمت ان والدی قد استشہد یوم احد وترک دینا کثیرا واني احب ان یراک الغرماء فقال لی اذہب فبیدر
کل تمر علی ناحیۃ ففعلت ثم دعوتہ فلما نظروا الیہ کانہم اغروا بی تلک الساعۃ فلما رای ما یصنعون طاف حول اعظمہا بیدر ثلث
مرات ثم جلس علیہ ثم قال ادع لی اصحابک فما زال یکیل لہم حتی ادی الله عن والدی امانتہ وانا ارضی ان یؤدی الله امانۃ
والدی ولا ارجع الی اخواتی بتمرۃ فسلم الله البیادر کلہا حتی انی انظر الی البیدر الذی کان علیہ النبی صلی الله
علیہ وسلم کانہا لم تنقص تمرۃ واحدۃ رواہ البخاری اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سے کہ کہا وفات پائی میری باپ نے اسحالمین کہ اوپر
قرض تہا بہت سی کیا مینی اونکی قرضخواہ یہہ پر یہہ کہ لیوین تمام کہجورین ہمارے بدلی اوس دین کے کہ میری باپ پر ہے پس نہ مانا اونہون نی یعنی سلیمی کہ وہ اونکی نظیر دے

تہوڑی معلوم ہوتی تہین اور رہی وہ بہو دپس آیا مین حضرت کی پاس اور عرض کیا مینی کہ آپ جانتی ہین یہہ کہ باپ میرا شہید ہوگیا ہی روز احد کی اور چہوڑا ہی مین بہت اور مین چاہتا ہون یہہ کہ دیکہین اپکو فرضخواہ یعنی میری پاس تاکہ رعایت کرین مجہپر پس فرمایا آنحضرت نی کہ جا اور ڈہیر لگا ہر قسم کی کہجوروں کے علیحدہ علیحدہ پس کیا مینی یعنے کئی ڈہیر لگائی پہر بلایا مینی آنحضرت کو پس جبکہ دیکہا فرضخواہون نی طرف حضرت کی گویا کہ وہ دلیر کیی گئی مجہپر وسوقت ف ع یعنی تشدد کیا مجہپر مطالبہ مین اور پلجہ پڑی بہہ گہان کر کر کہ آنحضرت فراموش کی گی تو تمام قرض بعض قرض کی معاف کرنیکی لیی پس صبر کرنیکی لیی پس پہلی ہی ہے اور ہونی ایسا طور ظاہر کیا کہ دلالت کرتی اوپر سپرکردہ امین سے کسی بات پر یہی رہنے نہین ہونیکی ترجمہ پس جبکہ دیکہا آنحضرت نی اوس چیز کو کہ کرتی ہین قرضخواہ پہری آنحضرت تین بار گرد ڈہیری کی اور نفل سے پہر بیٹہی اوسپر پہر فرمایا کہ بلا میری پاس اے قرضخواہ ہونگو یعنی پس حاضر ہوئی وہ پس ہمیشہ ماپتی رہی آنحضرت اونکی لیی یعنی حکم فرمایا کہجوروں کی ماپنی کا یہانتک کہ ادا کیا اللہ تعالی نی میری باپ سے دین اوسکا اور مین راضی ہوا کہ ادا کری اللہ تعالی دین باپ میرے کا اور نہ لیجاؤن طرف بہنون اپنی کی ایک کہجور ف ح جابر کی باپنے بیان بہت چہوڑے تہین پس وہ بہنین ہوئین جابر کی پس جا بیٹہی ہین کہ مین راضی تہا کہ اسیطرح دین باپ کا ادا ہوجاوے اگرچہ کچہہ باقی نرہی ہمارے لیی کہجوروں مین سے ترجمہ پس سالم رکہی اللہ تعالی لہمپر سے یعنے آنحضرت کی معجزی ہی اور یہانتک کہ تحقیق مین دیکہتا تہا طرف اوس ڈہیر کی کہ بیٹہی تہی اوسپر پیغمبر صلعم گویا کہ تہین کم ہوئی اوسمین سے ایک کہجور نقل کی یہہ بخاری نی ف ح اور جبکہ اوس ہرمین سے آنحضرت جنپر بیٹہی تہی اور دیتی جاتی تہی کچہہ نقصان نہوا تو اور ڈہیر بطریق اولی سلامت رہی وعنہ قال ان ام مالک کانت تہدی للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فی عکۃ فکانت تاتینا بہ فنسلؤن الادم ولیس عندہم شیء فتعمد الی الذی کانت تہدی فیہ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فتجد فیہ سمنا فما زال یقیم لہا ادم بیتہا حتی عصرتہ فاتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال عصرتیہا قالت نعم قال لو ترکتیہا ما زال قائما ادم اور روایت ہے اوسی سے کہا ام مالک نسا صحابیہ تہی ہدیہ بہیجتی آنحضرت کی لیی اپنی کپی مین گہی پس آتی ام مالک کے پاس بیٹی اوسکی اور مانگتی لاون حال آنکہ نہوتا اونکی پاس کچہہ یعنی لاون مین سے اسلیی کہ جو کچہہ کہ ہوتا قسم روغن ہی حضرت کو بہیجہ دیتی تہی پس قصد کرتی ام مالک طرف اوس کپی کی بہیجتی تہی اوسمین گہی آنحضرت کی لیی یعنی دیکہتی اور ڈہونڈتی اوسمین پس پاتی اوسمین گہی پس ہمیشہ تہا وہ ظرف یا گہی اوسمین باقی رہتا تہا قائم ام مالک کے لیی لاون گہر اوسکا یعنی ہمیشہ اوس گہی سے اونکی گہر مین لاون ہوتا تہا یہانتک کہ نچوڑا ام مالک نے اوسکو یعنی زیادتی طمع کی لیی پس منقطع ہوا وہ لاون بنا برسکی کہ حرص شوم ہی اور حریص محروم پس آئے ام مالک حضرت کی پاس یعنی اوہ خبر دی اس ماجرا کی پس فرمایا آنحضرت نی کیا نچوڑا تو نی اوس گہی کو کہا اوسنی ہان فرمایا آنحضرت نے اگر چہوڑتی تو اوسکو بحال خود یعنی نچوڑتی نہین تو ہمیشہ رہتا لاون تیری گہر کا قائم نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنے اس لیے کہ جب برکت اوترتی ہی ایک چیز مین اگرچہ وہ چیز تہوڑی ہو بہت ہوجاتی ہی وہ تہوڑی چیز وعن انس قال قال ابو طلحۃ لام سلیم لقد سمعت صوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضعیفا اعرف فیہ الجوع فہل عندک من شیء فقالت نعم فاخرجت اقراصا من شعیر ثم اخرجت خمارا لہا فلفت الخبز ببعضہ ثم دسسنہ تحت یدی ولاثتنی ببعضہ ثم ارسلتنی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذہبت بہ فوجدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد معہ الناس فسلمت علیہم فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارسلک ابو طلحۃ قلت نعم قال بطعام قلت نعم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لمن معہ قوموا فانطلق وانطلقت بین ایدیہم حتی جئت ابا طلحۃ فاخبرتہ فقال ابو طلحۃ یا ام سلیم قد جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالناس لیس عندنا ما نطعمہم فقالت اللہ ورسولہ اعلم فانطلق ابو طلحۃ حتی لقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو طلحۃ معہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہلمی یا ام سلیم ما عندک فاتت بذلک الخبز فامر بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ففت وعصرت ام سلیم عکۃ فادمتہ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہ ما شاء اللہ ان یقول ثم قال ایذن لعشرۃ فاذن لہم

فَاَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ ثُمَّ لِعَشَرَةٍ فَاَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ اَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اَنَّهٗ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَدَخَلُوْا فَقَالَ كُلُوْا وَسَمُّوا اللّٰهَ فَاَكَلُوْا حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ بِثَمَانِيْنَ رَجُلًا ثُمَّ اَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكَ سُؤْرًا وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ اَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً حَتّٰى اَدْخَلَ اَرْبَعِيْنَ ثُمَّ اَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ثُمَّ اَخَذَ مَا بَقِيَ فَجَمَعَهٗ ثُمَّ دَعَا فِيْهِ بِالْبَرَكَةِ فَعَادَ كَمَا كَانَ فَقَالَ دُوْنَكُمْ هٰذَا

اور روایت ہے انس سے کہ کہا ابوطلحہ انصاری نے کہ خاوند انس کے مان کی ہین وے اوم سلیم کی کہ مان انس کے ہین تحقیق سنی مینی آواز آنحضرت کی سست پہچانتا ہون مین اونمین بھوک کی یہہ سستی کہ اترا دیکھا ہی پس کیا ہی تیری پاس کچھہ یعنی کہا سکیا گرچہ تھوڑا ہی ہو کہا ام سلیم نے کہ ہان ہی کچھہ پس نکالین ام سلیم نے کیہی روٹیان جو کے پھر نکالا ام سلیم نے اوڑھنی اپنی پس لپیٹا روٹیونکو اوسکی ایک کونہ مین پھر چھپا دیا اوسکو میری ہاتھہ کی نیچے اور عمامہ کیا میرا ساتھہ بعض اوسکے ف ح یعنی میرا سر ڈھانکا اور کتنی ایک پھر ہی مانند دستار کی لپیٹ دی اور انس اوس زمانہ مین آٹھہ نو برس کے لڑکے تھی کہ آنحضرت کی خدمت مین حاضر ہوئی تھی ت پھر بھیجا مجکو طرف رسول خدا صلعم کی پس لیگیا مین روٹیان حضرت کی پاس پس پایا مینی آنحضرت کو مسجد مین اصحابکے تھی ساتھہ حضرت کی لوگ ف ح یعنی بہت سے کروہ سے تھے جیسیکہ آگی آتا ہی ذکر اوسکا اور مراد مسجد سے وہ جگہہ ہی کہ بنائی تھی آنحضرت نے نماز کی لیے جسوقت کہ محاصرہ کیا تھا احزاب نے مدینہ کو غزوہ خندق مین اسلیے کہ وقوع اس ماجری کا غزوہ خندق ہی مین ہوا ہے مانند قصہ جابر کی واللہ اعلم ترجمہ پس السلام علیکم کی مینی اوسنے پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کیا بھیجا ہے تجکو ابوطلحہ نے کہا سے نان ف ع اور یہہ منافی نہین ہے اوسکی مان کی بھیجنی کی اس لیے کہ باعث اول ابوطلحہ ہی تھی ترجمہ فرمایا کہ ساتھہ طعام کی بھیجا ہی کہا مینی ہان ف پہلے بات سے اس بات کو جدا کر کر پوچھنا یا تو سمجھا نہیں کیی تھا یا بسبب تاخیر وحی اور تعلیم کی یعنی اول اوس بات کی وحی اور تعلیم ہوئی ہو پھر اسکی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے واسطے اون لوگونکی کہ ساتھہ حضرت کی کھڑی ہون ف ہوتا ابوطلحہ کی گھر چلین چونکہ آنحضرت کو معلوم ہوا کہ انس کے ساتھہ چند روٹیان ہین نہ چاہا کہ تنہا یا دو تین آدمیونکی ساتھہ کہا لین اور ارادہ ہو اظہار کرنی معجزہ کا ہی کہ وہ سیر ہونا جماعت کثیر کا ہی تھوڑی سی روٹی سی اور دوسرا معجزہ اسکی ساتھہ انکی گھر مین کچی کا ہی ہونا تھا تا حاصل ہو اونکو برکت بسبب نیک نیتی اور اخلاص اور خدمتگذاری کی پس حضرت نے ارادہ اونکی گھر تشریف لیجانیکا فرمایا ترجمہ پس چلے آنحضرت یعنی اور اور ہمنشین طرف گھر ابوطلحہ کی اور چلا مین ہی آگی حضرت کی یعنی جلیسی خادم اور ضیافت کرنیوالے آگی آگی چلی ہین یا اسلیے کہ جلدی سی خبر حضرت کی رونق افزائی کے ابوطلحہ کو پہنچا دین یہانتک کہ آیا مین ابوطلحہ کی پاس پس خبر دی مینی اوسکو یعنی اونکی آنکی پس کہا ابوطلحہ نے ای ام سلیم تحقیق تشریف لائی آنحضرت ساتھہ لوگون کے اور نہین ہماری پاس کچھہ کہ کہلاوین ہم اونکو یعنی سوائے اون چند روٹیونکی کہ بھیجین تھین ہم اور آدمی بہت سے ہین پس کیونکر اونکی آگی رکھون تھوڑی سی چیز کہا ام سلیم نے اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہین ف ح کیون آئی ہین آپ اور کیا حکمت ہے آنکی آنی مین گویا سمجھین ام سلیم کہ آنحضرت انہا معجزہ کی لیی آئی ہین اس سے بڑی دینداری اور دانشمندی اور قوت یقینی ام سلیم کی معلوم ہوتی کہ کچھہ تردد نہ کیا اور اول یہی سوچی کہ حضرت قدر طعام کی جانتی ہین اگر آپ مصلحت نہ جانتی تو کاہیکو تشریف لاتی اونکا فعل خالی حکمت سے نہین سبحان اللہ ایک عورت ایسی تھین کہ اسوقت کی بہت سے مردونسی زیادہ قوت یقینی رکھتے تھین رضی اللہ عنہا وعن اھل عصرھا وجعلنا فی زمرتھم امین رب العلمین ترجمہ پس چلے ابوطلحہ یعنی حضرت کی استقبال کی لیی یہانتک کہ آئی آنحضرت سے پس تشریف لائی آنحضرت اور ابوطلحہ ساتھہ اونکی پس فرمایا آنحضرت نے لا ای ام سلیم جو کچھہ کہ تیری پاس ہی یعنی قسم روٹی سی پس لائین وہ روٹیان کر اون پاس تھین پس فرمایا آنحضرت نے یعنی ابوطلحہ کو یا اور کسیکو روٹیونکی توڑنی اور ریزہ ریزہ کرنیکی لیی پس ریزہ ریزہ کی گئی روٹیان اور نچوڑا ام سلیم نے گھی کا لیی یعنی گھی کا لیی اون کیا اوس گھی کو کہ کپی مین سے نکلا پھر فرمایا آنحضرت نے اوس لاون روٹی مین جو کچھہ کہ چاہا اللہ نے کہ کہین ف ح ع یعنی دعا خیر و برکت کی یا اسماء الٰہی کی ہونگے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ پھر کہا حضرت نے بسم اللہ اللھم اعظم فیھا البرکۃ ترجمہ پھر فرمایا آنحضرت نے یعنی ابوطلحہ کو یا انس کو یا اور کسیکو کہ

اذان دی یعنی بلادس کو پھر دس کو ف ع دس کے لئے حکم اسلمی کیا کہ جس پیالہ میں وہ اپنا ہاتھ رکھتا تھا وہ اسقدر تھا کہ دس آدمی گرداوسکی گرد اوسی پیالہ سی بٹیہ کر کہا کہ تین اور بعضوں نے کہا تنگی سکا کئی لیے یہہ فرمایا ترجمہ پس بلایا دس کو پس کہا یا اون دس نے پھر باہر نکلی و پھر فرمایا کہ بلادس کو پھر دس کو یعنی اسطرح دس دس کو بلاتا جاپس کہا یا سارے قوم نی اور سیر ہوے اور قوم ستر آدمی تھی یا اسی ف ع کہا ابن حجر نی یہان تو ساتھہ شک کے کی آیا ہی اور اور روایت مین بالجزم سی آئی ہین اور ایک روایت مین کچھہ اور پر اسی اور انمین منافات نہین ہے اس احتمال سی کہ کسیر حذف کر دیا لیکن احمد کی روایت عین آیا ہی یہانتک کہ کہا یا اوس سی چالیس نے اور باقی رہا جونکا توان اسی سے معلوم ہوا تغایر اور متعدد ہونا اس قصہ کا کہتا ہون کہ قصہ متحد ہی ہی اور تطبیق یون ہو کہ جماعت اول چالیس تھے پھر آن ملی اونکی ساتھہ چالیس اور اون لوگون سے کچھہ اونکی رہ گئی تھی یا حضرت نی اونکو بلا بھیجا ترجمہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین یون آیا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ اوجو دس دس کو پس آئے وہ دس پس فرمایا کہا اور نام لو ابدکا پس کہا یا اونہون نی یہانتک کہ کیا یہانتہ آتے مرد ونکی یعنی اسیطرح دس دس کو اذن دیتی گئی پھر یعنی بعد کہا حکینی اصحاب کے کہا یا بخی مسلم نی اور ابوطلحہ کی گھر والون نے اور چھوڑا باقی اوس اور بخاری کی ایک روایت مین ہے کہ فرمایا آنحضرت نی داخل کر مجھہ دس آدمی یہانتک کہ چالیس شخصون کو پھر کہا یا بخی مسلم نی پس ہوا یہ کہ دیکھتا ہون کہ ایا کم ہوا ہی اوسمین سے کچھہ یا نہین ف ع پس ظاہر ہوتی کمی اوس سے ہرگز اور یہہ روایت منافات نہین رکھتی ہی ساتھہ روایت کہانی آتی مردون کی بسبب احتمال اسکی کہ بعد چالیس کے آنحضرت نی کہا یا تا کہ پہنچی برکت اونکی دونون طرف کے لوگونکو اور بعد وسکی اور چالیس نے کہا یا ہو یا یہہ معنی ہین کہ پھر بعد فراغت وسکی کہا یا ترجمہ اور مسلم کی ایک روایت مین ہی کہ پھر لیا آنحضرت نی باقی کو اور جمع کیا اوسکو پھر دعا کی اوسمین ساتھہ برکت کی پس ہو گیا جیسا کہ تھا پس فرمایا آنحضرت نی کہ لو اور کہا اوسکو وَعَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ هُوَ بِالزَّوْرَاءِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبَعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِأَنَسٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَلَاثَ مِائَةٍ أَوْ زُهَاءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اوسی انس سے کہ کہا لایا گیا آنحضرت کی پاس ایک پیالہ اسی لیکن آنحضرت زور اور تھے ف ع زوراء ساتھہ زبر زا اور جزم واو اور ممدودہ کی نام ایک جگہہ معروف کا ہی یہہ مین بازار کی پاس اور بعضون نے کہا کہ وہ موضع ہی قریب یہہ کی اور ظاہر یہہ ہی کہ دوسرا ہی مراد ہی ترجمہ پس کہا آنحضرت نی ساتھہ پیالہ یا اسن مین پس شروع کیا پانی نی نکلنا درمیان اونکی انگلیون اونکی ہی ف ع اس پانی کی نکلنی مین دو قول ہین ایک تو یہہ کہ پانی نکلنی لگا نفس انگلیونسی اور یہہ قول مزنی کا اور اکثر علماء کا ہی اور یہہ بہ طریق بات ہی معجزہ مین بہ نسبت نکلنی آبکی چشمہ سی اور موید ہی اسکو وہ جو آیا ہی ایک روایت مین فرایت الماء ینبع من اصابعہ اور دوسرا قول یہہ ہی کہ اللہ تعالی نی بہت کر دیا پانی کو بذاتہ پس جوش مارنی لگا حضرت کی انگلیونکی درمیان سی ترجمہ پس وضو کیا قوم نی دس سے کہا قتادہ نی کہا میں واسطی انس کے کہ کتنی تھی تم یعنی اوسدن کہا تھی ہم تین سو یا کہا مقدار تین سو کی یعنی یہہ شک راوی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ الْآيَاتِ بَرَكَةً وَأَنْتُمْ تَعُدُّونَهَا تَخْوِيفًا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَاءُ فَقَالَ اطْلُبُوا فَضْلَةً مِنْ مَاءٍ فَجَاءُوا بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ قَلِيلٌ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الطَّهُورِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبَعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود کی کہا ہی ہم صحابہ معجزہ کو خدا کی کہ کتنی تھی کہ تو نکو سبب برکت و نور کا کہ حاصل ہوتا ہے اوسی ہماری نوین اور تم ای لوگو گنتی ہو اونکو سبب ڈرانیکا ف ع کا فرونکی لیئی کہ منکر ہین اونکے اور مراد آیتین قرآنی ہین کہ اوترین آسمان سے یا معجزات کہ صادر ہوئی تھی آنحضرت سی اور معجزات مراد رکھنا ظاہر تر اور موافق تر ہی ساتھہ سیاق حدیث کے اور معنی یہہ ہین کہ اگرچہ آیتین کافرون اور منکرون کی ڈرانیکی لیئی ہین لیکن بہ نسبت مومنونکی کہ محبت اور معتقد ہین اونکی موجب بشارت اور برکت اور زیادتی ایمانکی ہین یہہ حضرت شیخ فی طیبی سے نقل کیا ہی اور ملا علی کی نزدیک آیات سے فقط معجزات اور کرامات ہی مراد ہین اور کہا کہ آیات قرآنی یہان مراد کہنی غیر مناسب ہے یہان تقریر طویل لکھی ہی ملا علی نی بخوف درازگی کی خلاصہ لکھدیا گیا اور بعد اسکے نقل کیا ہی ابن مسعود نی ایک معجزہ آنحضرت کی معجزون سے کہ کہا ترجمہ ہے ہم ہمراہ آنحضرت کی ایک سفر مین پس کم ہوا پانی پس فرمایا آنحضرت نی کہ ڈھونڈو بچا ہوا پانی یعنی ایک یا اسن کرا اوسمین کچھہ پانی باقی رہا ہوا پس لائی صحابہ ایک یا اسن کہ اوسمین کچھہ تھوڑا سا پانی

تہا پس داخل کیا آنحضرت نی دست مبارک اپنا باسن مین پہر فرمایا کہ آؤ اور جلدی کرو اور متوجہ ہوؤ اوپر پانی پاک کرنیوالا برکت کی اور برکت اور زیادتی خدا یتعالی کی طرف سے
ہی یعنی نہ اور کسیکی طرف سے اور البتہ بتحقیق دیکہا مینی پانی کو کہ نکلتا تہا آنحضرت کی انگلیون مین سے ف رح لفظ حدیث سے صریح معلوم ہوتا ہی کی پانی انگلیون مین سے نکلتا تہا
اور اسپر مین جمہور علماء اور اسی کی ایی تصحیح دی گیی ہی اسکو اوپر نکلنی پانی کی تہرہی جیسا کہ حضرت موسی کی لیی تہا پاش التفات نکیا جاویگا اوسکی قول کیطرف کہ کہا ہی مراد اوسے
کہ پانی نیادہ تہا ہوا اور جوش مارتی لگا انگلیون کی درمیان مین سے نہین جانتا مین کہ کونسی چیز باعث ہوئے اس اول کی درمعجزہ بغیر طلب کرنی نبی کی پانی کا ہی ہو سکتا تہا لیکن
سر اس طلب کرنی سے کیا سبب تہا اسکا واللہ اعلم بحقیقۃ الامر اور اوسی معجزہ ذکر کرتی ہین ابن مسعود کہتی ہین ترجمہ اور البتہ تحقیق ہی ہم سنتی تسبیح کہانی طعام کی اوسحالت
کہ کہایا جاتا تہا طعام تسبیح کی بیہقی بخاری نی ف ۶ روایت ہی انس سے کہ آنحضرت نی ایک مدنی گیرون سے پس تسبیح کرتی ہی وہ حضرت کی دست مبارک مین یہانتک کہ
سنے تسبیح: وعن ابی قتادۃ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انکم تسیرون عشیتکم ولیلتکم وتاتون الماء ان شاء
اللہ غدا فانطلق الناس لا یلوی احد علی احد قال ابو قتادۃ فبینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسیر حتی ابہا اللیل مال عن الطریق فوضع
راسہ ثم قال احفظوا علینا صلوتنا فکان اول من استیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والشمس فی ظہرہ ثم قال ارکبوا فرکبنا فسرنا حتی اذا
ارتفعت الشمس نزل ثم دعا بمیضاۃ کانت معی فیہا شیء من ماء فتوضا منہا وضوءا دون وضوء قال وبقی فیہا شیء من ماء ثم قال احفظ
علینا میضاتک سیکون لہا نبأ ثم اذن بلال بالصلوۃ فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین ثم صلی الغداۃ وارکب رکبنا فانتہینا
فانتہینا الی الناس حین امتد النہار وہی کل شیء وہم یقولون یا رسول اللہ ہلکنا وعطشنا فقال لا ہلک علیکم ودعا بالمیضاۃ فجعل
یصب وابو قتادۃ یسقیہم فلم یعد ان رای الناس ماء فی المیضاۃ تکابوا علیہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسنوا الملا
کلکم سیروی قال ففعلوا فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصب واسقیہم حتی ما بقی غیری وغیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ثم صب فقال لی اشرب فقلت لا اشرب حتی تشرب یا رسول اللہ فقال ان ساقی القوم اخرہم قال فشربت وشرب
قال فاتی الناس الماء جامین رواہ مسلم ہذا فی صحیحہ وکذا فی کتاب الحمیدی وجامع الاصول وزاد فی المصابیح بعد قولہ
اخرہم لفظ فشربوا اور روایت ابو قتادہ سے کہا خطبہ کیا ہمارے لیی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی پس فرمایا اور خبر دی کی تحقیق تم چلوگی اول اس شب مین اور آخر اس شب مین اور آوگی
پانی پر انشاء اللہ تعالی کل کو یعنی اشارہ ہی اوس کیطرف کہ پیدا ہوگا بطریق معجزہ کے جیسا کہ آوے گا بیان اوسکا پس چلے لوگ اسحالت کہ نہین التفات کرتا کوئی کسی کی طرف یعنی بلکہ چلا جاتا تہا
ہر ایک علیحدہ اور مقید نہین ہوتا تہا کسی کے ساتہ کا بسبب نہایت اہتمام طلب نبی پانی کی اور پہنچنی کیطرف اوسکے کہا ابو قتادہ نی پس وقت کہ آنحضرت چلی جاتی تہی یعنی اوس شب
مین یہانتک کہ آدہی رات ہوئی پس اوسکیطرف ہوئی راہ اوسی یعنی بقصد سونیکی پس کہا سر اپنا یعنی سونیکی لیی پہر فرمایا یعنی اپنی بعضی خادمونکو کہ نگہبانی کرنا ہمپر ہمارے عذر کی یعنی
اوسکی وقت کی یعنی جاگتی رہنا تا نماز صبح کی تہہ سے جاوی پس غالب آیا اوسپر نیند اور سوگئی اور کوئی نماز کی لیی رجاگہ پس ہوئی آنحضرت اول اوٹہنیوالی کہ جاگی یعنی سب سے
پہلے آپہی جاگی اسحال مین کہ دہوپ پہنچی تہی آنحضرت کی پیشہ پر پہر فرمایا آنحضرت نی کہ سوار ہوؤ ف ع اور ظاہر تر یہہ کہ حضرت نی جو اوتہی تہی نماز نہ پڑہی اور تاخیر کی
قضا مین تو اس امید کی لیی کہ پانی پر پہنچ جاوین باسیلیکی قوت کرا ہیت کا نکل جاوی جیسکیہ دلالت کرتا ہی اسپر قول راوی کا فرکبنا اخرا اور یہہ سے اس معلوم ہوا کہ مستحب ہے جو
دینا اوس جاگہکا کہ ترک کیا ہی کوئی حکم خدا کا اوسمین یا مرتکب ہوا ہے اوسمین منہیات کا اگرچہ بغیر قصد کے ہو تر جمہ پس سوار ہوئے ہم اور چلی ہم یہانتک کہ جب بلند ہوا آفتاب یعنی تیز
نیزہ کی یا زیادہ اوتری آنحضرت پہر منگایا باسن وضو کا تہا ساتہہ میرے اوسمین تہوڑا کچہہ پانی پس کیا اوسنے وضو کم بہ نسبت اور وضوؤن کی یعنی اور وضوؤن سے کہ تین تین یا اعضا
دہوتی تہی اوس نے کم کیا کہ ایک ایک یا دو دو بار پر اکتفا کیا بسبب قلت پانی کی کہا ابو قتادہ نی اور باقی رہا اوس باسن مین کچہہ پانی پہر فرمایا آنحضرت نی کہ نگاہ رکہنا ہمارے لیی
میضاۃ اپنا یعنی ظرف وضو کا یا جو کچہہ کہ اوسمین ہے پس دیکہا ہے کہ ہوگی واسطے اوسکی ایک خبر اور شان عظیم اور فائدہ بڑا بسبب ظہور معجزہ کی پہر اذان کہی بلال نی واسطے نماز کی

پس نماز پڑہی آنحضرت نی دو رکعتین ف ع یعنی سنت صبح کی واسطی فوت ہوئی تہی ساتہہ فرض کی ادا کیجاتی ہی پہلی زوال کی اور جبکہ فوت ہوئی سنت تو نہین قضا ہی اوسکی گرنزدیک محمد کی لیکن بعد طلوع آفتاب کے زوال تک اور بعد زوال کی قضا اوسکی نہین ہے اتفاقا ترجمہ پہر پڑہی نماز فرض صبح کے ف ع یعنی ساتہہ صحابہ کے کہ ہمراہ آپکی تہی اور ظاہر ہے کہ صحابہ پاس ہے پانی ہوگا اونہون نی اوس سے وضو کیا ہوگا باہم کیا ہو حدیث مین کچہہ ذکر اوسکا صریح نہین آیا ہی واللہ اعلم ثم جمیعہ اور سوار ہوئی آنحضرت اور سوار ہوئے ہم ساتہہ آگے پڑن پہنچی ہم طرف لوگون کی کہ آگی جا اوتری تہی قافلہ سی وسوقت کہ چڑہا دن اور بلند ہوا آفتاب اور اور گرم ہوئی ہر چیز اور گرمی سخت ہوئی اور حالانکہ لوگ کہتی تہی یا رسول اللہ ہلاک ہوئی ہم یعنی ہوا کی گرمی سی اور پیاسی ہوئی ہم یعنی بسبب نہ ہونی پانی کی پس فرمایا آنحضرت نی نہین ہے ہلاکت پر ف ع یہہ بشارت ہی پانی پیدا ہونیکی پس پہر خبر ہوئی یا دعا ہی یعنی نہ ہلاکت ہو جیو ترجمہ پس پہر ورسنگوایا آنحضرت نی ابو قتادہ کی وضو کا پس باسن ہوئی حضرت کہ ڈالتی تہی پانی اوسن باسن سے اور ابو قتادہ پانی پلاتی جاتی تہی لوگونکو پس تجاوز کیا اور نہ گذرا دیکہنا لوگونکا پانے کو باسن نمکور مین ازدحام کرنی اوسکی سی پس ازدحام کیا اونہون نی باسن پر یعنی جب دیکہا کہ پانی باسن سے گرتا ہی اور لوگ اوس سی پانی پیتی ہین پس وسوقت ازدحام کیا باسن پر پس فرمایا آنحضرت نی نیک کرو خلق کو اور آہستگی و نرمی کرو درپے ہے کہ تم سب سیراب ہو جاؤ گی یعنی اس پانی سی پس ازدحام نہ کرو کہا راوی نی پس کیا سب نے خلق نیک یعنی ازدحام موقوف کیا اور خاطر جمعی سے الگ ہو گئی پس سوا آنحضرت کہ ڈالتی تہی پانی اور مین بلاتا جاتا تہا لوگونکو یہانتک نہ باقی رہا سوا مے میری یعنی صحابہ مین سے اور سوا آنحضرت کی پہر ڈالا پانی پس کہا مجکو کہ پی پس کہا مینی کہ نہ پیونگا مین یہانتک کہ پیوین آپ یا رسول اللہ پس فرمایا کہ تحقیق پلانیوالا قوم کا آخر انکا ہی یعنی پینی مین یعنے ادب یہہ ہی کہ پہلی سبکو سیراب کری بعد ازان آپ پیوے کہا ابو قتادہ نی پس کہا مینی اور پیا حضرت نی کہا ابو قتادہ نی پس آئی لوگ پانی پر یعنی پہنچی پانی کی جگہہ اصحابہ مین کہ تہی احت پانیوالی سیر یا بقول کی یہہ مسلم نی اسیطرح ہی صحیح مسلم مین اور اسیطرح ہی بیہقی کتاب حیات مین کی اور جامع الاصول کی یعنی ساقی القوم اخرہم یدون لفظ شربا کی اور زیادہ کیا مصابیح مین بعد از لفظ اخرہم کی لفظ شربا کا یعنی کہا ان ساقی القوم اخرہم شربا **وعن** ابی ہریرۃ قال کان یوم غزوۃ تبوک اصاب الناس مجاعۃ فقال عمر یا رسول اللہ ادع منہم یفضل ازوادہم ثم ادع اللہ لہم علیہا بالبرکۃ فقال نعم فدعا بنطع فبسطہ ثم دعا بفضل ازوادہم فجعل الرجل یجیئ بکف ذرۃ ویجیئ الآخر بکسرۃ حتی اجتمع علی النطع شئ یسیر فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالبرکۃ ثم قال خذوا فی اوعیتکم فاخذوا فی اوعیتہم حتی ما ترکوا فی العسکر وعاء الا ملاوہ قال فاکلوا حتی شبعوا وفضلت فضلۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشہد ان لا الہ الا اللہ واننی رسول اللہ لا یلقی اللہ بہما عبد غیر شاک فیحجب عن الجنۃ رواہ مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا جبکہ ہوا ون غزوہ تبوک کا سنہ پہنچے لوگون کو بہوک شدید ف ع تبوک نام ایک موضع کا ہی اوسمین اور مدینہ مین مسافت ایک مہینہ کی غزوہ وہانکا سنہ نومین ہوا جب مین اور آنحضرت کی غزوہ نومین اخری غزوہ وہانکا ہوا ترجمہ پس کہا عمر نی یا رسول اللہ منگوئی لوگونسی بچا ہوا توشہ اونکا ف ع یعنی حکم فرمائی کہ جسپاس توشہ زیادہ حاجت سے بچا ہی لاوی اور حدیث مین اختصار ہی روایت یون نقل کی گئی ہی کہ لوگون کو بہوک پہنچی پس کہا اونہون نے یا رسول اللہ اگر اذن دیجیی ہمکو تو نحر کرین ہم اونٹ اپنے اور کہاوین سالن کر پس فرمایا حضرت نی کہ کرو پس لائے عمر اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر آپ یہہ حکم دیجیی گا تو سواریان کم ہو جائینگی لیکن منگوئیی اونسی فضل ازداد اونکی یعنی حکم فرمائی کہ لاوین بچی ہوئی توشی اپنی ترجمہ پہر دعا کیجیے اللہ سے اونکی لیی اون توشون پر ساتہہ برکت کی پس فرمایا حضرت نی اچہا پس منگوایا آنحضرت نے دسترخوان چمڑہ کا پس بچہایا گیا وہ پہر منگوایا بچا ہوا توشہ اونکا پس شروع کیا کسی شخص نے کہ لاتا تہا مٹھی چینی کی اور لاتا تہا اور شخص مٹھی کہجور کی اور لاتا تہا اور شخص ٹکڑا روٹی کا یہانتک کہ جمع ہوئے دسترخوان پر تہوڑی سی چیز پس دعا کی آنحضرت نی برکت اوتر نیکی اوپر پہر فرمایا لو یعنی آیمین سے جتنا چاہو اپنا پاسنو مین پس لیا لوگون نے اپنی پاسنو مین یہانتک کہ نہ چہوڑا لشکر مین کوئی پاسن مگر کہر دیا اوسکو کہا ابو ہریرہ نے پس کہایا سے یعنی لیکر یہانتک کہ سیر ہوئی اور باقی رہا تقسیم ہوئی ف اور کہتی ہین کہ غزوہ

تبوک مین نوبت لشکر کی لاکہ آدمیونکو بہیجے تہی ترجمہ پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق مین ہون رسول خدا کا نہین ہے یہہ بات کہ ملی اللہ تعالی ساتہہ ان دونون گواہیونکی کوئی بندہ کہ ملک نیوالا ہو اور پہر روکا جاوی بہشت سے نقل کی یہہ مسلم نے ف ع یعنی جو کوئی ملیگا اللہ تعالی ساتہہ یہہ دونون گواہیان توحید و رسالت کی دیتا ہوا بغیر تردد اور شک کے پس نہین روکا جاویگا بہشت سے کہی وعن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عرس بزینب فدعوت امی ام سلیم الی التمر وسمن وراقط فصنعت حیسا فجعلته فی نور فقالت یا انس اذهب بهذا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقل بعثت بهذا الیک امی وهی تقرئک السلام وتقول ان هذا لک منا قلیل یا رسول اللہ فذهبت فقلت فقال ضعه ثم قال اذهب فادع لی فلانا وفلانا وفلانا جاء سماهم وادع لی من لقیت فدعوت من سمی ومن لقیت فرجعت فاذا البیت غاص باهله قیل لانس عددکم کم کانوا قال زهاء ثلثمائة فرایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وضع یده علی تلک الحیسة وتکلم بما شاء اللہ ثم جعل یدعو عشرة عشرة یاکلون منه ویقولون اذکروا اسم اللہ ولیاکل کل رجل مما یلیه قال فاکلوا حتی شبعوا فخرجت طائفة ودخلت طائفة حتی اکلوا کلهم قال لی یا انس ارفع فرفعت فما ادری حین وضعت کان اکثر ام حین رفعت متفق علیه اور روایت ہے انس سے کہ کہا تہی بنی صلی اللہ علیہ وسلم ہمانیا نکاح ہوئی ساتہہ زینب کی پس قصد کیا مان میرے ام سلیم نے طرف کہجور اور گہی اور تمر وطک کی پس بنایا یعنی ان چیزونکا ملیدہ سا پس کہا اوسکو پیالہ مین اور کہا اے انس لیجا یہ اوسکو آنحضرت کی پاس اور کہہ کہ بہیجا ہی اوسکو طرف آپکی میرے مان نے اور اوسنے آپکو سلام کہا ہی اور کہا ہی کہ تحقیق یہہ آپکی لینی ہماری طرف تہوڑا یعنی آپکی لائق نہین ہے یا رسول اللہ پس لیگیا مین اوسکو پاس حضرت کی اور کہا مین جو کچہہ کہ میری مان نے کہا تہا پس فرمایا کہ رکہدی اوسکو پہر فرمایا کہ جا اور بلا لا میرے پاس فلانی کو اور فلانی کو اور فلانی کو کہ تین شخصونکا نام لیا ف ع یعنی معنی کیا اوسنے کو ساتہہ نامون اونکی کہ یاد رہہ گیا مین اونکو پس تعبیر کیا مین اونکو ساتہہ فلانی اور فلانی اور فلانی کی پس جملہ حالا سماہم کلام انس کا ہی بدل فلانا الخ سے یا ساتہہ تقدیر اعنی یا یعنی کی واللہ اعلم ترجمہ اور بلا لا میرے پاس جس سے ملی تو یعنی علی العموم پس بلایا مین اونکو کہ نام لیا تہا آنحضرت نے اونکا اور اونکو کہ ملا مین اونکو پس پہر آیا مین پہر آیا ہوا تہا گہر گویا کہ گیا انس سے کہ کتنی تہی تم کہا انس نے بقدر تین سو کی پس دیکہا مین آنحضرت کو کہ رکہا دست مبارک اپنا اوس حلوی پر اور کلام کیا ساتہہ اوسکے جو چاہا اللہ تعالی نے یعنی دعا برکت کی کی شروع کیا حضرت نے بلانا دس دس کو یعنی دس دس کو بعد دس کی در حالیکہ کہاتی تہی وہ اوس سے اور فرماتی تہے آنحضرت واسطے اونکی کہ یاد کرو نام اللہ کا اور چاہیے کہ کہاوے ہر شخص اوس طرف سی کہ نزدیک اوسکی ہی یعنی اپنی آگی سی اور یہہ ادب ہی ایسی ہی کہانا کہانی کا کہ ذکر کیا یہان بقصد اہتمام کی اور واسطے حصول برکت کی ترجمہ کہا انس نے پس کہایا اون دس نے یہانتک کہ سیر ہوئی پس نکلی ایک جماعت اور داخل ہوئی اور جماعت یہانتک کہ کہایا سب نے یعنی سیر ہو کر فرمایا آنحضرت نے مجکو کہ اے انس اٹہا یعنی پیالہ کو پس اٹہایا مین پس نہین جانتا مین کہ جسوقت رکہا تہا یعنی تہا زیادہ یا اوسوقت کہ اوٹہایا مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنی صورتین والا اسمین شک نہین ہے کہ وقت اوٹہانیکی بہت برکت کا تہا بسبب برکت ساتہہ کہانی آنحضرت صلعم کی اور اونس ہونی اصحاب اونکی رضی اللہ عنہم کہا بعضون نے ظاہر اسحدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ ولیمہ زینب کا اوس حلویکا ہوا کہ جو ام سلیم نے بہیجا تہا اور روایت سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ ولیمہ اونکا روٹی اور گوشت سی تہا چنانچہ انس کہتے ہین کہ ولیمہ کیا اونکا ساتہہ بکری کی اور سیر کیا ہزار آدمیونکو ساتہہ گوشت اور روٹی کی اور جواب یہہ دیا گیا ہی کہ انا حلویکا بیچ وقت حاضر ہونی روٹی اور گوشت کی اتفاق پڑا ہو کذا فی الشرح اور ہو سکتا ہی کہ ہر ایک علیحدہ علیحدہ روز مین ہوا ہو کہتا ہون مین کہ احدیث سی یہہ نہین معلوم ہوتا کہ حلویکا ولیمہ ہوا بلکہ وہ تحفہ بہیجا تہا بہر آخر اوس روز مین یا اور دن ولیمہ کیا ہو اونکا ساتہہ بکری کی اور سیر کیا ہزار کو گوشت اور روٹی سی پس کچہہ منافاۃ نہین ہے دونون قضیونمین اور نہ معارضہ ہی دونون معتبر ہین

واللہ سبحانہ اعلم **وعن** جابر قال غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا علی ناضح قد اعیی فلا یکاد یسیر فنادانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال مالبعیرک فقلت قد عیی فتخلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فزجر لہ فدعا لہ فما زال بین یدی الابل قدامہا یسیر فقال لی کیف تری بعیرک قلت بخیر قد اصابتہ برکتک قال افتبیعنیہ بوقیۃ فبعتہ علی ان لی فقار ظہرہ الی المدینۃ فلما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ غدوت علیہ بالبعیر فاعطانی ثمنہ وردہ علی متفق علیہ جابر سے کہا غزوہ کیا میں ساتھ پیغمبر خدا صلعم کی اسحالمیں کہ میں سوار تھا اوپر اونٹ ایک کش کی کہ تھک گیا تھا پس قریب کر راہ چل سکی یعنی جو چلنا کہ مطلوب تھا اوس سے ویسا نہ چل سکتا تھا پس مجھ سے ساتھ پیچھے رہ گیا آنحضرت پس فرمایا کیا ہی اونٹ پر کیونکہا میں نے تحقیق تھک گیا ہی پس اونٹ کی پیچھے کھڑی ہوئی آنحضرت اور ہانکا اوسکو یعنی بار کر یا اوزسی اور دعا کی لو سکی لیے یعنی تیزروی کی پس ہمیشہ تھا وہ اونٹ آگے آگے چلتا تھا اور اونٹوں کی پس فرمایا آنحضرت نی مجھکو کہ کیسا دیکھتا ہی تو اپنی اونٹ کو اب کیا میں کہا تھا اچھی حالت کی دیکھتا ہوں تحقیق پہنچی اوسکو برکت آپکی فرمایا آنحضرت نی کیا بیچتا ہی تو اوسکو بدلی وقیہ کی یعنی چالیس درہم کی پس میں نے اپنی اوسکو اس شرط پر کہ میری لہی ہو سوار ہونا اوسکی مدینہ تک ف ح اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ جائز ہی بیع میں ایسے شرط کرنی کہ جسمیں منفعت بالع کی ہو یعنی حال انکہ یہہ درست نہیں پس شاید کہ یہہ حدیث منسوخ ہی یا یہہ شرط عین عقد میں نہو بلکہ جابر کی التماس سی یا آنحضرت کی عنایت سے بعد عقد کی ہو اگرچہ یہہ خلاف ظاہر عبارت کی ہی واللہ اعلم ترجمہ پس جبکہ پہنچے آنحضرت مدینہ میں صبح کو لیگیا میں حضرت کی پاس اونٹ کو یعنی تا کہ آپکی سپرد کروں اوسکو پس دی آنحضرت نی مجکو قیمت اونٹ کی کہ جس قیمت سی خریدا تھا اور پھیر دیا اونٹ کو مجھپر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی حمید الساعدی قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۃ تبوک فاتینا وادی القری علی حدیقۃ لامراۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخرصوہا فخرصناہا فخرصہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشرۃ اوسق وقال احصیہا حتی نرجع الیک ان شاء اللہ تعالی فانطلقنا حتی قدمنا تبوک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستہب علیکم اللیلۃ ریح شدیدۃ فلا یقومن فیہا احد فمن کان لہ بعیر فلیشد عقالہ فہبت ریح شدیدۃ فقام رجل فحملتہ الریح حتی القتہ بجبلی طی ثم اقبلنا حتی قدمنا وادی القری فسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المراۃ عن حدیقتہا کم بلغ ثمرہا فقالت عشرۃ اوسق متفق علیہ اور روایت ہے ابو حمید ساعدی سے کہا نکلی ہم ساتھ آنحضرت کی یعنی مدینہ سی غزوہ تبوک میں پس آئی ہم وادی قری میں کہ ایک موضع ہی کا اوسمیں اور مدینہ میں تین روز کی مسافت ہی جانب شام کی گذری ہم ایک باغیچہ پر کہ تھا ایک عورت کا پس فرمایا آنحضرت نی کہ اندازہ کرو اوسکی درختونکی میوہ کو کہ کسقدر ہی پس اندازہ کیا ہمنی اوسکو یعنی مختلف جیسا کہ کسی کی قیاس میں آیا اور اندازہ کیا اوسکو آنحضرت نی دس وسق ف ح وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہی اور صاع قریب پانچ رطل ہی تین سو کے ترجمہ اور فرمایا حضرت نی اوس عورت کو کہ یاد رکھنا گنتی اوسکی و مسئول کیجیو وقت کو وزن کرنیوالا اوسکو یہانتک کہ پھر کر آویں ہم طرف تیری اس سفر سی اگر چاہی اللہ تعالی اور چلی ہم یہانتک کہ پہنچی ہم تبوک میں پس فرمایا آنحضرت نی نزدیک ہے کہ چلی تم پر آجکی رات باد سخت پس کھڑا ہوا وسمیں کوئی یعنی اپنی جگہہ ہی اہلیہی کہ ضرر پہنچیگا اوسکو پس جو شخص کہ ہو وسطی اوسکی اونٹ پس چاہیی کہ مضبوط باندہی پابند اوسکا پس جلے ہوا سخت پس کھڑا ہوا ایک شخص پس اوٹھایا اوسکو ہوا نی یہانتک کہ پھینک دیا اوسکو بیچ دونوں پہاڑوں طی کی ف ح طی بات ہے قبیلہ کا دیار یمن سے اور جای حاتم طائی کی یہی آوے دیار یمن سے ترجمہ پھر متوجہ ہوئی ہم یعنے طرف مدینہ کی یہانتک کہ آئی ہم وادی قری میں پس پوچھا آنحضرت نی اوس عورت سی حال اوسکی باغکا کہ کتنا ہوا میوہ اوسکا پس کہا اوس عورت نی کہ دس وسق کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ۶ اسمیں تین معجزی ہوے حضرت کی ایک تو میوہ کیا اور دوسرا ہوا کا اور تیسرا یہہ کہ ہوا نی اوس شخص کو پھینکدیا اور نہ مارا کہ ہوئی یہہ معجزی یا تو وسطی ظلمہ کرنی ہوت کی بعضی اہل نفاق کی پس کہ ساتھ ہی حضرت کی اور یا وسطی زیادتی یقین مومنین کے **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم ستفتحون مصرا وہی ارض یسمی فیہا القیراط فاذا فتحتموہا فاحسنوا الی اہلہا فان لہم ذمۃ ورحما او قال ذمۃ وصہرا فاذا رایتم

رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا قَالَ فَرَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شُرَحْبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ وَأَخَاهُ رَبِيعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجْتُ مِنْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابوذر سے کہا اوسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق تم نزدیک ہے کہ فتح کروگے مصر کو کہ نام ہی ہے اوسکی قیراط اور روایت ہے مسلم کی

اور ظاہر ہے کہ یہہ کلام خدیفہ سی ہی اگرچہ یا مراد وہم حاضری ترجمہ یہانتک کہ نمودار ہوگا اثر اور حرارت کا اونکی سینونمین نقل کی ہی مسلم نے ف یعنی پیوند مین روایت کیا گیا ہی خدیفہ سی کہ آنحضرت نے معلوم کروادیا تہا مجکو اونکی تمین اور وہ ہلاک ہوئی وسیطرح کہ جیسی خبر دی تہی حضرت نے و سند کر حدیث سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا فِي بَابِ مَنَاقِبِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَحَدِيثِ جَابِرٍ مَنْ يَصْعَدُ الثَّنِيَّةَ فِي جَوَامِعِ الْمَنَاقِبِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور ذکر کرینگی ہم حدیث سہل بن سعد کی کہ البتہ اوسکا ہی ہم البتہ اونگا یہہ جہنڈا کل اور حدیث جابر کی کہ مراد اوسکا ہی من یصعد الثنیۃ ہیچ باب جامع المناقب کے اگر چاہیگا اللہ تعالی **الْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **عَنْ** ابی موسی قال خرج ابو طالب إِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا أَشْرَفُوا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوا فَحَلُّوا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوا قَبْلَ ذٰلِكَ يَمُرُّونَ بِهِ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ قَالَ فَهُمْ يَحُلُّونَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتّٰى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ هٰذَا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ إِنَّكُمْ حِينَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَلَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيٍّ وَإِنِّي أَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوفِ كَتِفِهِ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا أَتَاهُمْ بِهِ وَكَانَ فِي رَعْيَةِ الْإِبِلِ فَقَالَ أَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوهُ إِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ انْظُرُوا إِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ أَيُّكُمْ وَلِيُّهُ قَالُوا أَبُو طَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهُ حَتّٰى رَدَّهُ أَبُو طَالِبٍ وَبَعَثَ مَعَهُ أَبُو بَكْرٍ بِلَالًا وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابموسی اشعری سی کہ کہا نکلی ابوطالب چچا آنحضرت کی طرف شام کی یعنی تجارت کی لیی جیسیکہ عادت اہل مکہ کی تہی اور نکلی ساتہ اونکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم درمیان شیخون قریش کی یعنی چند اشخاص سردار یا بڈہی قریش کی ہمراہ تہی اور آنحضرت اوسوقت مین بارہ برس کی تہی پس جبکہ وارد ہوئی راہب یعنے زاہد یا عالم نصاری پر کہ نام اوسکا بحیرا تہا اور تری یعنی اوسکی موضع مین کہ نام اوسکا بصرے تہا بلاد شام سی پس کہولی کجاوے اپنی پس باہر نکلا طرف اونکی راہب یعنے ملاقات کی لیی اور تہی یعنی لوگ قریش وغیرہ مین سے پہلی اس سی کہ بارہا سفر کرتی گذرتی اوس کے مکان پر پس نہ نکلا وہ طرف اونکی کہا راوی نے پس وہ کہولتی تہی کجاوی اپنے پس شروع کیا کہ ڈہونڈتا پہرتا تہا درمیان اونکی راہب یکبارگی یہانتک کہ آیا اور پکڑا ہاتہہ رسول خدا صلعم کا کہا یہہ سردار عالمین کا یہہ ہی رسول رب العالمین کا یعنے طرف عالمین کے بہیجا ہی اوسکو اللہ تعالی نی سبب رحمت اور مہربانی کا جہان کی لوگون کی لیی پس کہا راہب کو بعضی شیخون نی قریش مین سی کہانسی جانتا ہے تو حال اوسکا پس کہا راہب نے تحقیق تم جسوقت کہ پیش آئی اس راہ سی کہ درمیان دو پہاڑونکی ہی باقی نرہا کوئی درخت اور نہ پتہر مگر گرا سجدہ کرتا ہوا اور نہین سجدہ کرتی مین پتہر اور درخت مگر پیغمبر کو اور تحقیق مین پہچانتا ہون اونکو بسبب مہر نبوت کی ہی کہ واقع ہی اوسکی شانہ کی ہڈی کی نیچی مانند سیب کے ف اور اور روایتونمین آیا ہی کہ وہ راہب اونہا اور آنحضرت کو گلی سی لگایا اور حضرت کے احوال اور صفات شریف پوچہے پس کہی طرح سوالونکے مین اور کہائی پہتی ہین اور کیسی اخلاق رکہتی ہین مین غیر فلانے اور سب موافق اوسکی پایا کہ جو اوسکی کتاب مین تہا تر جمہ پہر گیا راہب یعنے اپنی مکان مین اور تیار کیا قافلہ کی لیی طعام جس وقت کہ آیا طعام راہب اوسکے پاس اور وہ تہی حضرت بچہ چرانے اونٹونکی پس کہا راہب نے قریش کو کہ بہیجو کسیکو اونکی پاس کہ مدارکہا نیکا اونہین سے پس تشریف لائی حضرت یعنی بعد پہنچنی کسیکی یا پہلی اوسکی اسحالمین کہ حضرت پر ایک ابر تہا سایہ کیی ہوئے جبکہ نزدیک ہوئی آنحضرت قوم کی پایا قوم کو کہ سبقت کیے ہین اونہون نی طرف سایہ درخت کی یعنی وہ پہلی ہی درخت کی سایہ مین ہو بیٹہی تہی پس جبکہ بیٹہی آنحضرت جہک آیا سایہ درخت کا حضرت پر ف ح ع اگرچہ سایہ برکا سر مبارک پر تہا لیکن بہ استطی اعزاز اور امتیاز اونکی مجلس مین سایہ درخت کا بہی مل آیا یا سایہ برکا جاتا رہا ہوا اور جہک آیا ہو سایہ درخت کا اظہار معجزہ کی لیی اور سایہ برکا سر مبارک پر قسم معجزات سے تہا لیکن کہبی ہین ہمیشہ نرہتا تہا بلکہ کہبی کہبی ہوتا تہا وقت احتیاج کی ترجمہ پس کہا راہب نے کہ دیکہو طرف

سایہ درخت کی کہ جہاں آپ ہی ہیں ف ع یعنی اگر نہیں دیکھتی ہو تم سایہ آسمان کو تو زمین کی سایہ کو تو دیکھو لیکن اللہ سبحانہ نے دلی دنکو دل کا اندھا کر دیا تھا کہاں دیکھتی ایسا سایہ درخت کا کام اور جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نے وترکھم یظرون الیک وھم لا یبصرون پس کہا راہب نے قسم دیتا ہوں تمکو اللہ کی بتاؤ کون ہے تم میں ولی اوسکا یعنے قریب اور متولی امور یہ سکا کہا لوگوں نے ابوطالب پس ہمیشہ یعنی بڑی دیر تک راہب قسم دیتا ابوطالب کو کہ بھیجدی محمد کو مکہ کیطرف یہانتک کہ بھیجدیا اور بھیجدیا ابوطالب نے آنحضرت کو مکہ میں ف ح آیا ہی کہ راہب جانتا تھا کہ مبادا انکو روم میں لیجاویں اور وہ درپی انکی قتل کی ہوں اور ترمذی اور حاکم لائی ہیں کہ اس سفر میں سات آدمی روم کی آنحضرت کو ڈھونڈتی پھرتی تھی اور درپی انکی قتل کی تھی پس پیش آیا بحیرا اور کہا کہ کیا چیز لائی ہی تمکو اس جگہہ کیا انہوں نے یہہ پیغمبر اس مہینے میں باہر نکلنی والا ہی پس کوئی راہ نہ رہی کہ لوگوں کو وہاں نہ پہنچایا انہوں نے تاکہ وہ آویں تو مار ڈالیں بحیرا نے کہا خبردار تم تمکو کہ اگر چاہا ہو خدا نے ایکا مرکو کہ مقدر کریگا تو کوئی شخص اسکو تغیر دیسکتا ہی کہا انہوں نے نہیں پس کہا راہب نے تو بیعت کرو اوس سے اور محبت کرو ساتھہ اوسکی یعنی وہ نبی ہونیوالا ہے برسی مرتبہ کا تم ہرگز اوسکو ضرر نہیں پہنچا سکتے کسی کا بعد اوسکی اختیار کرو اور اس خیال خام سے باز آؤ ترجمہ اور جب ابوطالب نے آنحضرت کو کیطرف بھیرا تو بھیجا ساتھہ آنحضرت کے ابوبکر بلال کو اور توشہ ہمراہ کر دیا اونکی راہب نے کعک اور روغن زیتون سے تقل کیا ترمذی نے ف ع کہ کعک روٹی ہی روغن ہذلی لازما اور کہا ایک شارح نے کہ وہ ایک قسم ہی روٹی کی اور روغن بتون لاوں اوسکا تھا اور کہا جزری نے کہ اسناد اس حدیث کی صحیح ہی اور رجال اسکی رجال صحیحین کے یا ایک اون دونوں میں سے ہیں لیکن ذکر ابوبکر اور بلال کا اوسمیں غیر محفوظ ہی اتنا قصہ کسے راوی کے وہم سے نقل ہوگیا ہی اسلیئے سن شریف آنحضرت کا اون ایام میں بارہ برس کا تھا اور ابوبکر حضرت سے دو یا اڑھائی برس چھوٹی تھی اور بلال تو اون سے نو برس مدید پیدا ہی نہ ہوئی ہونگی انہی پس یہہ کہنا کہ ابوبکر نے بلال کو ساتھہ کر دیا بن نہیں آتا اور اسی لیے ذہبی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہی اور بعضوں نے بطلان اوسکا کیا ہی اور حافظ ابن حجر نے کہا کہ اس حدیث کی رجال ثقات ہیں اور منکر نہیں ہی اسمیں مگر یہہ لفظ یعنی بھیجنا ابوبکر کا بلال کو انہی پس محقق یہہ ہوا کہ یہہ حدیث صحیح ہی سوا اس جملہ مذکورہ کی کہ وہ وہم راوی سے نقل ہوگیا ہی وعن علی بن ابی طالب قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ فخرجنا فی بعض نواحیھا فما استقبلہ جبل ولا شجر الا وھو یقول السلام علیک یا رسول اللہ رواہ الترمذی والدارمی اور روایت ہے علی رضی سے کہ کہا تھا میں ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ میں پس نکلی ہم بیچ بعضی گرد و نواح مکہ کی پس نہ سامنے آیا آنحضرت کی کوئی پہاڑ یعنی پتھر جیسیکہ ایک روایت میں ہی اور نہ کوئی درخت مگر کہ وہ کہتا تھا السلام علیک یا رسول اللہ نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے ف ع ح ظاہر یہہ ہی کہ علی رضی عنہ سنتے تھے اوسکو پس حدیث معجزہ ہی نبی کی ہی اور کرامت ولی کی ہی اور احتمال ہی کہ حضرت علی کو آنحضرت کی خبر دینے سے معلوم ہوا ہو وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی بالبراق لیلۃ اسری بہ ملجما مسرجا فاستصعب علیہ فقال لہ جبریل ابمحمد تفعل ھذا فما رکبک احد اکرم علی اللہ منہ قال فارفض عرقا رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم لائی گئی براق شب اسرا میں لگام دیا ہوا زین کسا ہوا پس مشکل ہوا اور سرکشی کی براق نے آنحضرت پر یعنے رام نہوا اور دشوار ہوا حضرت پر سوار ہونا اوسکا بسبب سرکشی اوسکی کہا پس اوسکو جبرئیل نے کیا یہ ساتھہ محمد کے کرتا ہی تو یہہ سرکشی یعنی اور نہیں کرے تو نبی ساتھہ غیر اسکے یا اگرچہ کی تو نبی ساتھہ تمام انبیا کی النسبۃ چاہیے کرنی پس نہیں سوار ہوا بیچ کوئی کرزیادہ گرامی قدر ہو اللہ کی نزدیک اسی ف ح اس عبارت سے معلوم ہوتا ہی کہ اون براق پر اور انبیا بھی سوار ہوئی تھی اور باب المعراج میں تحقیق اسکی گذر چکی ہی ترجمہ کہا راوی نے پس پسینہ پسینہ ہوگیا براق اور بہنی لگا اوس پسینہ نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف ع یعنی کہ وہ اچھلتا تھا ماری خوشی کی کہ حضرت مجھپر سوار ہونگے اور جبرئیل نے گمان کیا کہ یہہ از راہ شوخی کی اچھلتا ہی پس اونکی اس گمان بیجا نے پر مارے شرم کی وہ پسینہ پسینہ ہوگیا وعن بریدۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما انتھینا الی بیت المقدس قال جبرئیل بالصبعہ فخرق بھا الحجر فشد بہ البراق رواہ الترمذی اور روایت ہے بریدہ سے کہ فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب بھیجے ہم طرف بیت المقدس کے اشارہ کیا جبرئیل نی ساتھہ اونگلی اپنی کی پس سوراخ کیا ساتھہ اشارہ کی پتھر مین پس باندہا جبرئیل نی یا آنحضرت نی ساتھہ اوس پتھر کی براق کو نقل کی ہیہ ترمذی نی ف ع باب المعراج مین حدیث انس سی گذرا کہ براق کو اوس حلقہ سی باندہا کہ جس سے تمام انبیا باندہتی تہی پس اسمین اور اوسمین تطبیق یون دی جاوی کہ شاید مراد حلقہ سی وہ جگہہ ہو کہ تہا اوسمین حلقہ اور وہ بند ہو گیا ہوگا پس کہولدیا اوسکو جبرئیل نی

وعن یعلی بن مرۃ الثقفی قال ثلثۃ اشیاء رأیتہا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا نحن نسیر معہ اذ مر بنا بعیر یسنی علیہ فلما رآہ البعیر جرجر ووضع جرانہ فوقف علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال این صاحب ہذا البعیر فجاءہ فقال بعنیہ فقال بل نہبہ لک یا رسول اللہ وانہ لاہل بیت ما لہم معیشۃ غیرہ قال اما اذا ذکرت ہذا من امرہ فانہ شکی کثرۃ العمل وقلۃ العلف فاحسنوا الیہ ثم سرنا حتی نزلنا منزلا فنام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاءت شجرۃ تشق الارض حتی غشیتہ ثم رجعت الی مکانہا فلما استیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکرت لہ ذلک فقال ہی شجرۃ استاذنت ربہا فی ان تسلم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذن لہا ثم قاسرنا فمر بماء فاتتہ امرأۃ بابن لہا بہ جنۃ فاخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمخرہ ثم قال اخرج فانی محمد رسول اللہ ثم سرنا فلما رجعنا مر بذلک الماء فسألہا عن الصبی فقالت والذی بعثک بالحق ما رأینا منہ ریبا بعدک رواہ فی شرح السنۃ

اور روایت سے یعلی بن مرۃ ثقفی سی کہ کہا تین چیزین یعنی معجزات تین سے دیکہین مینے آنحضرت سی یعنی ایک سفر مین اوسوقت کہ ہم چلی جاتی تہی ساتھہ آنحضرت کی ناگہان گذری ہم ایک اونٹ پر کہ پانی کہینچا جاتا ہی اوسپر پس جب دیکہا آنحضرت کو اوس اونٹ نی تو آواز کی بہر رکہدی گردن اپنی یعنی زمین پر پس ٹہیر گئی آنحضرت اوسکے پاس اور فرمایا کہ کہان ہی مالک اس اونٹ کا پس آیا مالک اوسکا آنحضرت کی پاس پس فرمایا حضرت نی بیچ تو میری ساتھہ اس اونٹ کو پس کہا اوسنی کہ مین نہین بیچتا بلکہ بخشتا ہون اوسکو واسطے آپکے یا رسول اللہ یعنی سلیمی کہ رسالت آپکی مقتضے ہی آپکی تعظیم کی اور حال یہہ ہے کہ یہہ اونٹ ایسی گہر والونکا ہی کہ نہین اونکی لیے معیشت سوا اسکی ف ع مراد کہتا تہا گہر والونسی اپنی تئین اور اپنی عیال کو ترجمہ فرمایا حضرت نی اوسی پر سبوقت کہ ذکر کیا تو نی یہہ حال اوسکا یعنی پس چاہئے کہ مین نہین چاہتا تہا مول لینا اوسکا مگر اسکی خلاصی بانی کی لیی نہ اور کسی غرض کے لیی اسلیی کہ تحقیق اوسنی گلہ کیا تہا بہت لینی کام کا اور کم دینی چارہ کا پس جبکہ یہہ ہوا کہ پہنچتا نہین ہے تو تو پس بہلائی کر اوس سے ف ع یعنی ساتھہ بہت دینے دانہ چارہ کی اور کم لینی کام کی باوجود جائز ہونی بہت دینی چارہ کی اور بہت لینی کام کی اور قلت ان دونون کی کہ دانہ چارہ کم دی اور کام بہی کم لی اسلیی کہ ظلم ہیہ ہے کہ کام بہت لی اور دانہ چارہ کم دی ترجمہ پہر چلی ہم یہانتک کہ اوتری ہم ایک منزل مین پس آرام کیا آنحضرت نی پس آیا ایک درخت پہاڑتا ہوا زمین کو یہانتک کہ ڈہانک لیا اوسنی حضرت کو یعنی سایہ کیا آپ پر پہر پہر گیا وہ درخت طرف جگہہ اپنے کی پس جبکہ بیدار ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کیا مینی آنحضرت سی اوسنا اور پہر جانا اوس درخت کا پس فرمایا آنحضرت نی کہ یہہ ایک درخت ہی کہ اذن مانگا تہا اوسنی اپنی پروردگار سی اسمین کہ سلام کرے پیغمبر خدا صلعم پر پس اذن دیا خدا تعالی نی اوسکو یعنی پس آیا تہا سلام کی لیی کہا علی راوی نی پہر چلی ہم پس گذری ہم ایک پانی پر یعنی موضع پانی پر کہ اوسمین لوگ رہتی تہی پس لائی آنحضرت کے پاس ایک عورت اپنی بیٹی کو کہ اوسکو جنون تہا پس پکڑی آنحضرت نی ناک اوسکی پہر فرمایا آنحضرت نی اسمین خبیث باہر نکل میرا رسول ہون محمد ہون رسول خدا کا پہر چلی ہم پس جبکہ پہری ہم گذری ہم اوسی پانی پر پس پوچہا آنحضرت نی اوس عورت سی حال اوس لڑکیکا کہ دیوانہ ہو گیا تہا پس کہا اوسنی قسم ہے اوس ذات کی کہ بہیجا آپکو ساتھہ حق کی نہین دیکہی ہمنی اوس لڑکیسی کوئی چیز کہ مکروہ رکہتین ہم اوسکو بعد جانی آپکے کی بالعد دعا کرنی آپکے کی نقل کی ہیہ بغوی نی شرح السنہ مین

وعن ابن عباس قال اتی امرأۃ بابن لہا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان ابنی بہ جنون وانہ لیاخذہ عند غدائنا وعشائنا فمسح بر سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدرہ ودعا فثع ثعۃ وخرج من جوفہ مثل الجرو الاسود یسعی رواہ الدارمی

اور روایت سے ابن عباس سی کہ کہا تحقیق ایک عورت لائی

اپنی بیٹی کو آنحضرت کی پاس لاکر کہا یا رسول اللہ میری بیٹی کو جنون ہی اور تحقیق جنون البتہ پکڑتا ہی اوسکو وقت شام تئی کھانی طعام صبح شام کی یا وقت کہانی طعام صبح و شام کی اور ایک شارح نی کہا صبح و شام پس ہلا یا اوسکو آنحضرت نی اوسکی سینہ پر اور دعا کی پس لڑکی نی قی کرنی و نکلا اوسکی پیٹ سی مانند کالے کتی کی دوڑتا ہوا نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** انس قال جاء جبرئیل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو جالس حزین قد تخضب بالدم من فعل اھل مکۃ فقال یا رسول اللہ ھل تحب ان تریک ایۃ قال نعم فنظر الی شجرۃ من ورائہ فقال ادعھا فاقبلت تخد الارض حتی قامت بین یدیہ فاستشھدھا ثلثا فشھدت ثلثا ثم رجعت الی منبتھا رواہ الدارمی مختصرا فقامت بین یدیہ فقال مرھا فلترجع فامرھا فرجعت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسبی حسبی رواہ الدارمی اور روایت ہی انس سی کہ آئی جبرئیل پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آنحضرت بیٹھی ہوئی تھی غمگین اسحالیں کہ تحقیق رنگین ہوئی تھی آنحضرت ساتہہ خونکی سبب کرتوت اہل مکہ کی اور روایت ہی انس سی کہا آئی جبرئیل پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آنحضرت بیٹھی ہوئی تھی غمگین اسحالیں کہ تحقیق رنگین ہوئی تھی آنحضرت ساتہہ خونکی سبب کرتوت اہل مکہ کی **ف** مراد بہ سلوکی کفار کی روئے احد کی ہی کہ دندان مبارک توٹنا اور ایک خم رخسارہ شریف پر پہنچا پس اوس سی حضرت خون آلود ہو رہی تھی ترجمہ پس کہا جبرئیل نی یا رسول اللہ کیا چاہتی ہو کہ دکہلاؤں تمکو ایک معجزہ **ف** یعنی تمہارا کہنا نی ہی تمہاری نبوت کی نا اوس سی تسلی ہو تمہاری کہ یہہ محنت سبب زیادتی عطا اور قرب منزلت کی ہی ترجمہ فرمایا آنحضرت نی کہ ہان دکہاؤ پس دیکہا جبرئیل نی طرف ایک درخت کی پہنچی اپنی سی پس کہا کہ بلاؤ تم اوسکو پس بلایا آنحضرت نی اوسکو پس آیا اور کہڑا رہا روبرو حضرت کی یعنی تابعدار ہو کر پس کہا جبرئیل نی کہ حکم کرو اوسکو تا پہر جاوے پس حکم کیا اوسکو پس پہر گیا پس فرمایا رسول خدا نے کفایت ہی مجکو نقل کی یہہ دارمی نی **ف** یعنی بیچ تسلی اور دفع غم اور شدت کی یہہ بزرگی میری پروردگار کی طرف سی اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ ظہور خارق عادت کا موثر ہی بیچ حصول الیقین اور دفع غم و حزن کی اور دلیل ہی اسپر کہ جسکو تقرب ہو بزرگی درگاہ حقمین ہو اگرچہ پہنچے غم و حزن دشمنونکی ناتہہ سے پہنچے تو صبر کرنا چاہی اور اجر بقدر مشقت و رنجکی ہوتا ہی **وعن** ابن عمر رضی اللہ عنہ قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فاقبل اعرابی فلما دنا قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ قال ومن یشھد علی ما تقول قال ھذہ السلمۃ وذرعاھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو بشاطئ الوادی فاقبلت تخد الارض حتی قامت بین یدیہ فاستشھدھا ثلثا فشھدت ثلثا انہ کما قال ثم رجعت الی منبتھا رواہ الدارمی اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا ہی ہم ساتہہ آنحضرت کی ایک سفر مین یعنی جہاد کی پس آیا ایک گنوار پس جبکہ نزدیک ہوا فرمایا اوسکو آنحضرت نی کیا گواہی دیتا ہی تو اس بات کی کہ نہین کوئی معبود سوای اللہ کی کہ اکیلا ہی نہین کوئی شریک اوسکا اور اس بات کی کہ محمد بندہ اوسکا ہی اور رسول اوسکا کہا گنوار نی اور کون ہی کہ گواہی دی اوپر اسچیز کے کہتا ہی ہو تم یعنی دعوی رسالت کا جو کرتی ہو کوئی چیز غیر جنس انسان سی بطور معجزہ کی گواہی دی فرمایا حضرت نی یہہ درخت کیلکر کا گواہی دیگا پس بلایا اوسکو حضرت نی اسحالیں کہ آنحضرت نالہ کی کنارہ پر ٹہہری ہوئی تہی پس آیا وہ درخت پہاڑنا ہوا زمین کو یہانتک کہ کہڑا ہوا روبرو حضرت کی پس گواہی طلب کی اوسسے حضرت نی تین بار پس گواہی دی درخت نی تین بار کہ واقع مین اسیطرح ہی کہ جیسی حضرت نی کہا کہ وہ رسول رب العالمین ہین پہر پہر گیا طرف جگہہ کہ گئی اپنی کی یعنی جہانسی آیا تہا پہر وہین چلا گیا نقل کی یہہ دارمی نی **وعن** ابن عباس قال جاء اعرابی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بما اعرف انک نبی قال ان دعوت ھذا العذق من ھذہ النخلۃ یشھد انی رسول اللہ فدعاہ رسول اللہ علیہ السلام فجعل یزحف من النخلۃ حتی سقط الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ارجع فعاد فاسلم الاعرابی رواہ الترمذی وصححہ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا آیا ایک گنوار پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا کس دلیل سے جانونگا مین کہ تم نبی ہو فرمایا آنحضرت نی اس دلیل سی جان کہ بلاؤنگا مین اس خوشہ کو اس کھجور کی درخت مین سی گواہی دی کہ مین پیغمبر خدا کا ہون پس بلایا اوسکو آنحضرت نی پس ترنی لگا وہ خوشہ کھجور کی یہانتک کہ گرا وہ زمین پر طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی اور گواہی دی پہر فرمایا حضرت نی پہر جا پس چلا گیا وہ جہانسی آیا تہا پس اسلام لایا وہ اعرابی نقل کی یہہ ترمذی نی اور صحیح کہا اوسکو

وعن ابی ہریرۃ قال جاء ذئب الی راعی غنم فاخذ منہا شاۃ فطلبہ الراعی حتی انتزعہا منہ قال فصعد الذئب علی تل فاقعی واستشفر وقال قد عمدت الی رزق رزقنیہ اللہ اخذتہ ثم انتزعتہ منی فقال الرجل تاللہ ان رایت کالیوم ذئبا یتکلم فقال الذئب اعجب من ہذا رجل فی النخلات بین الحرتین یخبرکم بما مضی وما ہو کائن بعدکم قال فکان الرجل یہودیا فجاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ واسلم فصدقہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا امارات بین یدی الساعۃ قد اوشک الرجل ان یخرج فلا یرجع حتی یحدثہ نعلاہ وسوطہ بما احدث اہلہ بعدہ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا آیا ایک بھیڑیا طرف چرواہی ریوڑ کی یعنی طرف ریوڑ بکریون کی کہ چروا تا ہا اوسکا ساتھہ اوسکی تہا پس لی بھیڑیا نی ریوڑ مین سی ایک بکری پس دوڑا ہوا اوس بھیڑیا کو چرواہی نی یہانتک کہ چھڑایا اوس بکری کو بھیڑیا کی مونہہ سی کہا ابوہریرہ نی پس چڑہا بھیڑیا ایک ٹیلی پر پس بیٹہا بطور مستی بھیڑیا کی کہ کولی زمین پر کہتا ہی اور پانو کہڑی اور دا ہنی دم درمیان دونون پانو اپنی کی اور کہا بھیڑیا نی کہ تحقیق قصد کیا مینی یا قصد کیا تو نی طرف رزق کی کہ دیا مجکو وہ رزق اللہ تعالی نی پکڑا تہا مینی رزق ہیر پھیر الیا تو نی اوسکو مجہسی پس کہا اوس شخص نی ف ع یعنی چرواہے نی کہ واقعی اوسکا اہبار بن اوس خزاعی تہا اور کہا جاتا تہا اوسکو مکلم الذئب کذا قال التورپشتی ترجمہ قسم ہی اللہ کی نہین دیکہا مینی عجوبہ مانند عجوبہ آجکی دن کی کہ بھیڑیا بولتا ہی یا یہہ معنی ہین کہ نہین دیکہا مینی بھیڑیا بولتا مانند آجکی دن کی پس کہا بھیڑیا نی عجب تر ہے احوال سی حال ان ایک شخص کا ہی بیچ کہجور کی درختون کی کہ واقع ہین درمیان دو سنگستان کی ف ع یعنی مدینہ مین اور مراد شخص سی آنحضرت صلعم ہین اور لفظ حرتین ساتہہ زبر حا اور تشدید را کی تثنیہ حرۃ کا ہی اور حرہ زمین کالی پتہروں والی درمیان دو پہاڑون کی پہاڑون مدینہ کی سی ترجمہ خبرین پہنچاتا ہی تمکو اوسچیز کے کہ گذر گئے اور اوس چیز کی کہ ہونیوالی ہی بعد تمہارے ف ع یعنی جو کچہ پہلی تمہاری گذر گئی ہین اونکی خبرین دیتا ہی اور جو کہ بعد تمہاری ہونگی دنیا مین اونکی احوال عجبی کی خبرین دیتا ہی ترجمہ کہا ابوہریرہ نی پس تہا وہ شخص چرواہا قوم یہود سی ف ع اوسپر کہ جو بعضون نی کہا کہ وہ شخص خزاعی تہا سہو ہی کہ خزاعہ نہین تہی یہود مگر یہہ کہ کہا جاوے کہ وہ یہودی ہوگیا ہو ترجمہ پس آیا وہ نبی صلعم کی پاس اور خبر دی اونکو یعنی بھیڑیا کی قصہ کی اور اسلام لایا پس باور کیا اوسکو نبی صلعم نی کہ یہہ حالت اور مانند اسکی علامتین ہین پہلی قیامت کی تحقیق قریب ہی شخص کہ باہر نکلیگا یعنی اپنی گہر سی پس نہ پہریگا اور نہ آویگا اپنی گہر کو یہانتک کہ خبر دینگی اوسکو پانو شین اور کوڑا اوسکا اوس امر کی کہ احداث کیا ہوگا اوسکی گہر والون نی پیچہی اوسکی نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین وعن ابی العلاء عن سمرۃ بن جندب قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم نتداول من قصعۃ من غدوۃ حتی اللیل یقوم عشرۃ ویقعد عشرۃ قلنا فما کانت تمد قال من ای شیء نجب ما کانت تمد الا من ہہنا واشار بیدہ الی السماء رواہ الترمذی والدارمی روایت ہی ابی العلا تابعی سی کہ نقل کی سمرۃ بن جندب صحابی سی کہ کہا تہا ہم سب ساتہہ آنحضرت صلعم نوبت بہ نوبت کہاتے یعنی وقت ظہور معجزی کی ایک بڑی پیالہ مین صبح سی رات تک یعنی تمام روز اور کہی سی کہا کراوے بیٹہتی سی کہا نیکو کہا تمی یعنی سمرہ سی پس کیا چیز کہ مدد کیا جاتا تہا پیالہ ساتہہ اوسکی یعنی کہا نسی اوہ موجا تا تہا طعام کہا سمرہ نی کسی چیز سی تعجب کرتے ہی تو ف ع یہہ خطاب ابوالعلاء کو کیا منجملہ کہنی والون مین سی اسکی وہ وساتا بعین مین سی ہین یا مراد خطاب عام ہی یعنی نہ تعجب کرتو ہی مخاطب ترجمہ نہ ہا مدد کیا جاتا مگر اس چیز سی اور اشارہ کیا ساتہہ ہاتہہ اپنی کی طرف آسمان کی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی ف ع یعنی نہین بڑہ جاتا تہا اوسمین طعام مگر عالم بالا کی سبب اوترنی برکت کی اوسمین آسمان سی اور آسمین اشارہ ہی طرف اس قول اللہ تعالی کی وفی السماء رزقکم اور یہہ یا تو قول سمرہ کا ہی اور سائل ابوالعلاء چنانچہ ظاہر ہی ہی اور یا قول آنحضرت کا ہی اور قائل صحابہ لیکن یہہ احتمال نہایت بعید و غریب ہی وعن عبداللہ بن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوم بدر فی ثلثمائۃ وحسۃ عشر فقال اللہم انہم حفاۃ فاحملہم اللہم انہم عراۃ فاکسہم اللہم انہم جیاع فاشبعہم ففتح اللہ لہ فانقلبوا ومامنہم رجل الا وقد رجع بحمل او حملین او اکثر وہم مشبعون

رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے دن غزوہ بدر کی تین سو پندرہ آدمیوں ف مع مشہور یہ ہی کہ نکلے تین سو تیران میں کہ ستر مہاجرین میں سی تھی اور دو سو جیتیں انصار میں سے ترجمہ دعا کی آنحضرت نے خداوندا یہہ یعنی صحابہ ننگی پا ہیں پس سوار کر دی تو انکو الٰہی تحقیق یہہ ننگی بدن ہیں کہ سوائی تہبند کی کچھ نہیں کپڑے پس لباس عطا فرما تو انکو الٰہی تحقیق یہہ بھوکی ہیں پس سیر کر تو انکو یعنی ظاہر و باطن میں قوت پاویں طاعت کی پس ستر دی اللہ تعالیٰ نے دشمنی آنحضرت کی یعنی مشرکین کہ پر یہانتک کہ قتل کیی گیی انمیں سی ستر اور بندی میں آنی ستر پس پھر صحابہ نے آنحضرت سے اسحابہ کہ نہیں تھا انمیں سی کوئی شخص مگر حاصل تھا یہہ اونٹ کے اور مویشی اونٹ کے اور کپڑی پہنی اور سیر ہوئی نقل کی یہہ ترمذی نے ف ع بسبب بھوکے ننگے ہونے انکے اونٹوں اور کپڑوں اور کھانوں کی غنیمت میں ملنے کو ان سی اور سبب دعا میں آنحضرت کی مستجاب ہونے میں اور اس سی معلوم ہوتا ہی کہ قبولیت دعا کی قبیل خارق عادت سی ہی خصوصاً باین سرعت و خصوصیات اور یہہ تمام نتیجہ صبر کا تھا جیسا کہ حدیث میں آیا ہی ان الصبر علی ما یکرہ فیہ خیر کثیر پھر یہہ تو نتیجہ دنیا میں ہے اور آخرت کا کیا کہنا ہی والآخرۃ خیر وابقی

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّکُمْ مَنْصُوْرُوْنَ وَمُصِیْبُوْنَ وَمُفْتَرُوْحٌ لَکُمْ فَمَنْ اَدْرَکَ ذٰلِکَ مِنْکُمْ فَلْیَتَّقِ اللّٰہَ وَلْیَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْیَنْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابن مسعود سے اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نے تحقیق تم مدد کیی جاؤگی یعنی دشمنو پر اور پاؤگی یعنی غنیمت اور فتح کیی جاؤنگی تمہاری لیی یعنی شہر اور یہہ بشارت اور خبر دی ہی صحابہ کو ساتھہ اوسچیز کی کہ زمانہ آیندہ میں واقع ہوگی پس جو شخص کہ پاوی یہہ یعنی جو کچھہ ذکر کیا گیا تم میں سی پس چاہیی کہ ڈری اللہ سے یعنی تمام امور اپنی میں تاکہ ہو کامل اور چاہیی کہ حکم کرے نیکی کا ساتھہ بھلائی کی اور منع کرے بری بات سی نقل کی یہہ ابوداود نے ف ح یعنی راہ اعتدال پر چلی اور برائی اور تکبر اور اسراف اور اتراہٹ میں نہ پڑی اور یہہ اشارہ ہی اس آیت پر الذین ان مکنٰھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر الخ

وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ یَھُوْدِیَّۃً مِنْ اَھْلِ خَیْبَرَ سَمَّتْ شَاۃً مَصْلِیَّۃً ثُمَّ اَھْدَتْھَا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الذِّرَاعَ فَاَکَلَ مِنْھَا وَاَکَلَ رَھْطٌ مِنْ اَصْحَابِہٖ مَعَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِرْفَعُوْا اَیْدِیَکُمْ وَاَرْسَلَ اِلَی الْیَھُوْدِیَّۃِ فَدَعَاھَا فَقَالَ سَمَمْتِ ھٰذِہِ الشَّاۃَ فَقَالَتْ مَنْ اَخْبَرَکَ قَالَ اَخْبَرَتْنِیْ ھٰذِہٖ فِیْ یَدِیْ لِلذِّرَاعِ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ اِنْ کَانَ نَبِیًّا فَلَنْ تَضُرَّہٗ وَاِنْ لَمْ یَکُنْ نَبِیًّا اَسْتَرِیْحُ مِنْہُ فَعَفَا عَنْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یُعَاقِبْھَا وَتُوُفِّیَ اَصْحَابُہُ الَّذِیْنَ اَکَلُوْا مِنَ الشَّاۃِ وَاحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی کَاھِلِہٖ مِنْ اَجْلِ الَّذِیْ اَکَلَ مِنَ الشَّاۃِ حَجَمَہٗ اَبُوْ ھِنْدٍ بِالْقَرْنِ وَالشَّفْرَۃِ وَھُوَ مَوْلًی لِبَنِیْ بَیَاضَۃَ مِنَ الْاَنْصَارِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے جابر سی کہ تحقیق ایک عورت یہودیہ نی اہل خیبر میں سی زہر ملایا بکری میں پھر تحفہ لائی اوسکو رو برو حضرت کی ف ع نام اوس عورت کا زینب بنت حارث تھا جو سلام بن مشکم کی آیا ہی کہ اوس عورت نی پوچھا کہ آنحضرت بکری میں سی کس جگہہ کی گوشت کو پسند کرتی ہیں لوگون نی کہا کہ دست گوشت کو پس وہ ایک بکری کا بچہ رانکے تھی اوسکو ذبح کیا اور اوسمیں ایسا زہر ملایا کہ اوسیوقت ہلاک کر دیی اور دست اور شانہ میں بہت ملایا اور رکھا سامنی آنحضرت کی اور صحابہ کی کہ حاضر تھی ترجمہ پس لیا آنحضرت نی دست اور کھایا اوسمیں سی اور کھایا ایک جماعت نی آنحضرت کی یاورنمیں سے ساتھہ حضرت کی پھر فرمایا پیغمبر خدا صلعم نی کہ اوٹھاؤ ہاتھہ اپنی یعنی روکو ہاتھہ اور نہ کھاؤ اور بھیجا ایک آدمی کو طرف یہودیہ کی پس بلایا اوسکو یعنی پس حاضر ہوئی وہ پس فرمایا حضرت نی کہ زہر ملایا ہی تو نی اس بکری میں پس کہا ہودیہ نی کہ کسنی خبر دی تجھکو یعنی اللہ نی یا کسی مخلوق نی فرمایا آنحضرت نی کہ خبر دی مجھکو اسنی کہ میری ہاتھہ میں ہی فرمایا یہہ اشارہ کر کر طرف دست کی کہا ہودیہ نی کہ ہان زہر ملایا ہی میں نی اسمیں کہ کہا میں اگر ہی محمد نبی تو ہرگز نہیں ضرر کریگی یہہ بکری زہر آلودہ ف ح بسبب اسکے کہ زہر انبیا میں ایسا تاثیر نہیں کرتا ہی کہ مار ڈالی یا سبب اسکی کہ موت آنحضرت کی اجل تمام کرنی دعوت اور کامل کرنی دین کے متوقع نہیں تھی اور احتمال اول میں خلجان کرتا ہی یہہ جو کہتی ہیں کہ وفات آنحضرت کے سبب تاثیر

اوس پر کی ہوئی کہ خیبر مین کہا یا تھا لیکن یہہ روایت صحیح نہین ہے اور حدیث مین آیا ہی کہ کسی نے کہا آنحضرت سی کہ اپکو تاثیر کرتا ہی وہ زہر کہ دیا تھا خیبر مین فرمایا نہین پہچتا مجکو مگر کہ جو مجھہ کہ مقدر ہی اور چاہا ہی خدا نی ترجمہ اور اگر نہین ہے، وہ پیغمبر تو ارام پاونگی ہم اور خلاص ہونگی اوس سے پس درگذر کیا اوس عورت سی پیغمبر خدا صلعم نی اور بہ نسبت ادی اوسکو ف ع اور بعضون نی کہا کہ وہ اسلام لائی اور قتل نہین کی گئی اور سلیمان تیمی اپنی مغازی مین لایا ہے بعد کہنی اوسکی فلن تضیرہ یہہ الفاظ واٰن کنت کاذبا رحت الناس منک قد استبان لی انک صادق دانا اشہدک و من حضر علی دینک ان لا الٰہ الا اللہ وان محمد اعبدہ و رسولہ کہا طیبی نے کہ اسمین اختلاف ہے اسلیے کہ ایک روایت مین آیا ہی کہ حضرت نی حکم فرمایا اوسکی قتل کرنیکا پس قتل کی گیی اور وجہ توفیق کی ان جدا گانہ مین یہہ ہے کہ حضرت نی معاف کیا اوسکو ابتدا امر مین پس جبکہ مری بشیرین برا برین سحر و اون کہا نیوالونمین سی کہ حلق سی اوتارا تھا اوسکو حضرت نی حکم فرمایا اوس پہ دسی کی قتل کرنیکا پس قتل کی گئی بدلی وسکی ترجمہ اور مری و اصحاب آنحضرت کی کہا یا تھا اونہون نی اوس بکری مین سے یعنی بعض اونمین سی مرا اور وہ بشر مین اوپر بچھنی لی آنحضرت نی درمیان مونڈہون اپنی کی بسبب اوس گوشت کی کہ کہایا بکری زہر الودہ مین سی بچھنی لگائی اونکی ابو ہند نی کہ نام اوسکا یسار حجام تھا ساتھہ نشتر کی اور چھری چوڑی کی اور وہ ابو ہند غلام ازاد تھا بنی بیاضہ کا ایک قبیلہ ہی انصار مین سی نقل کی یہہ ابو داود نی وعن سہل بن الحنظلیۃ انہم ساروا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین فاطنبوا السیر حتی کان عشیۃ فجاء فارس فقال یا رسول اللہ انی طلعت علی جبل کذا وکذا فاذا ہوازن علی بکرۃ ابیہم بظعنہم ونعمہم اجتمعوا الی حنین فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال تلک غنیمۃ المسلمین غدا ان شاء اللہ ثم قال من یحرسنا اللیلۃ قال انس بن ابی مرثد الغنوی انا یا رسول اللہ قال ارکب فرکب فرسالہ فقال استقبل ہذا الشعب حتی تکون فی اعلاہ فلما اصبحنا خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی مصلاہ فرکع رکعتین ثم قال ہل حسستم فارسکم فقال رجل یا رسول اللہ ما احسسنا فثوب بالصلوۃ فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو یصلی یلتفت الی الشعب حتی اذا قضی الصلوۃ قال ابشروا فقد جاء فارسکم فجعلنا ننظر الی خلال الشجر فی الشعب فاذا ہو قد جاء حتی وقف علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی انطلقت حتی کنت فی اعلی ہذا الشعب حیث امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما اصبحت طلعت الشعبین کلیہما فلم ار احدا فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل نزلت اللیلۃ قال لا الا مصلیا او قاضی حاجۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اوجبت فلا علیک ان لا تعمل بعدہا رواہ ابو داود اور اور روایت ہی سہل بن حنظلیہ ہی کہ کہا تحقیق صحابہ چلی ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دن حنین کی یعنی وقت متوجہ ہونیکی طرف حنین کے پس بہت دور کیا چلنا یہانتک کہ ہوا وقت رات کا پس آیا ایک گھوڑی سوار دوڑتا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ تحقیق مین چڑہا تھا اوپر پہاڑ ایسی اور ایسی کے پس ناگہان دیکہا مینی ہوازن کو بڑا قبیلہ ہی اوپر اونٹ باپ اپنے کی ف ع ح یعنی سب اپنے اہین یہہ عبارت مثل ہی کہ بیان کیجاتی ہی اوس قوم کی حقین کہ سب اپنے بیل اور کوئی پیچھی نہ رہ جاوے اور اصل اسکی یہہ ہے کہ ایک قوم عرب مین سی ایک جگہہ سی اوٹھہ کہڑی رہتی تہی اور کوچ کیا اور جو کوئی جہان اونٹ پاتا پکڑتا اور سوار ہوتا اور وہ اونٹ اونکی نہی اونکی باپ کے تہی اور قاضی نی کہا کہ علی یہان بمعنی مع کی ہی اور یہہ ضرب المثل ہی عرب مین سبب اسکا یہہ تہا کہ ایک قوم کو عرب مین سے پیش آیا اوٹھہ کہڑی رہنا اپنی موضع سی پس کوچ کیا اونہون نی اور نہ چہوڑ پہچہی اپنی کچھہ یہانتک کہ ایک اونٹ اونکی باپ کا لی لیا اونہون نی اوسکو بہی ساتھہ اپنی پس کہا اوروں نی جا فما علی بکرۃ ابیہم پس ہو گئی یہہ مثل اوس قوم کی کہ آوین سب اگرچہ نہوا اونکی پاس اونٹ اور بکرہ کہنی ہین ایک اونٹ جوان کو اور بعضون نی کہا کہ ایک شخص سب اپنی اولاد کو اونٹ پر لیی پہرتا تہا اوسپر یہہ ضرب المثل ہوئی ت دیکہا مینی ہوازن کو ساتھہ عورتون اپنی کی اور جانورون اپنی کی کہ جمع ہوئی ہین طرف حنین کے پس مسکرایی آنحضرت یعنی ازراہ تعجب کہ بنکی قدرت حق پر اور فرمایا کہ یہہ غنیمت ہی مسلمانونکی کل کو اگر چاہی اللہ پہر فرمایا کون شخص محافظت کری ہمارے اجکی رات کہا

انس بن ابی مرثد غنوی نی کہ مین محافظت کرونگا یارسول اللہ فرمایا حضرت نی کہ سوار ہو پس سوار ہوی وہ اپنی گھوڑی پر پھر فرمایا حضرت نی کہ متوجہ ہو اس راہ کو کہ پہاڑ مین ہی یہانتک کہ ہووی تو پہنچ بلندی دس پہاڑ کی پس جبکہ صبح کی ہنی نکلی آنحضرتؐ طرف جگہہ نماز انپی کی یعنی جو جگہ کہ نماز کی لیی بنا رکہی تہی پس پھر آنحضرتؐ نی دو رکعتین یعنی سنت صبح کی پھر فرمایا آنحضرتؐ نی کہ کیا معلوم کیا تمنی انپی سوار کو ساتہہ جس کے یعنی دیکہا تمنی اوسکو یا ستی اوار اوسکی پس کہا ایک شخص نی یارسول اللہ نہین پس تکبیر کہی گئی نماز فجر کی پس شروع کیا آنحضرتؐ نی حالت نماز مین دیکہنا کنکہیون سی طرف اوس درہ پہاڑ کی یہانتک کہ جب پڑہ چکی حضرت نماز فرمایا خوش ہو پس تحقیق آیا سوار تمہارا کہ نگہبانی کرتا تہا پس شروع کیا ہنی دیکہنا درمیان درختونکی بیچ درہ پہاڑ کی پس ناگہان وہ سوار آیا یہانتک کہ کہڑا ہوا روبرو پیغمبر خدا صلعم کی یعنی سوار یا اوتر کر پس کہا اوس سوار نی کہ تحقیق مین روانہ ہوا یہانتک کہ پہنچا مین اوپر بلندی اوس درہ پہاڑ کی جہان کہ حکم فرمایا تہا مجکو پیغمبر خدا صلعم نی پس جبکہ صبح کی مینی آیا مین دونون درون پہاڑ کی مین یعنی دونون راہون اور جوانب پہاڑ مین بخوف اسکی کہ ہوا وسمین کوئی چہپا ہوا پس دیکہا مینی کسیکو پس فرمایا انس بن ابی مرثد کو آنحضرتؐ نی کہ کیا اوترا تہا تو آجکی رات یعنی گھوڑیسی کہا اونہون نی کہ نہین اوترا مین مگر نماز پڑہنی کی لیی یا آنجا کرنیکی لیی فرمایا آنحضرتؐ نی پس نہین تجہپر ضرر آجکی رات کہ نکر تو بعد اس شب کے نفل کی پہر ابوداؤدنی **ف** یعنی کوئی عمل قسم نوافل و فضایل سی اسلیی کہ عمل تیرا آجکی رات کا کافی ہی اللہ کی نزدیک ثواب و فضیلت مین غرضکہ مراد عمل سی نوافل و خیرات ہین نہ فرائض کیونکہ وہ نہین ساقط ہوتی اور بعضون نی کہا کہ مراد عمل سی اسمین جہاد ہی **وعن** ابی ہریرۃ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بتمرات فقلت یارسول اللہ ادع اللہ فیہن بالبرکۃ فضمہن ثم دعا لی فیہن بالبرکۃ قال خذہن فاجعلہن فی مزودک کلما اردت ان تاخذ منہ شیئا فادخل فیہ یدک فخذہ ولا تنثرہ نثرا فقد حملت من ذلک التمر کذا وکذا من وسق فی سبیل اللہ فکنا نا کل منہ ونطعم وکان لا یفارق حقوی حتی کان یوم قتل عثمان رض فانہ انقطع رواہ الترمذی اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا کہ لایا مین نی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کتنی ایک کہجورین یعنی کہیس پس کہا مینی یارسول اللہ دعا کیجیی انپر ساتہہ برکت کی یعنی مانگی اللہ سی برکت نہین یا انکی لیی پس لیا اونکو آنحضرتؐ نی انپی ہاتہہ مین یا رکہا ہاتہہ اپنا اوپر پہر دعا کی آنحضرتؐ نی میری لیی اونمین ساتہہ برکت کی یعنی ساتہہ برکت کی اونمین اور کثرت خیر کی اونکی کہا نمین باوجود باقی رہنی اونکی کی فرمایا کہ لی انکو پس رکہہ انکو اپنی توشہ دان مین جب چاہی تو کہ لیوی تو اسمین سی کچہہ پس داخل کر توشہ دان مین ہاتہہ اپنا پس لی کہجور اوسمین سی اور نہ جہاڑ تو اوسکو جہاڑنی کر کہا ابوہریرہ نی پس تحقیق اوٹہا لی مین اون کہجورونمین سی اتنی اور اتنی وسق راہ خدا مین پس تہی ہم یعنی مین اور یار میری کہاتی اونمین سی اور کہلاتی اور تہا توشہ دان نہ جدا ہوتا میری کمر سی یہانتک کہ ہوا اون شہید ہوتی حضرت عثمان کی پس تحقیق وہ توشہ دان کہل پڑا اور جاتا رہا **ف** ع اس سی معلوم ہوتا ہی کہ جب تفرقہ و فساد شایع ہوتا ہی جو لوگون مین تو برکت اوٹہہ جاتی ہی آیا ہی کہ ابوہریرہ اوس روز کہتی تہی کہ لوگون کو ایک غم ہی اور مجکو دو غم ایک غم جاتی رہنی اوس تہیلے کا اور ایک غم شہید ہونی حضرت عثمان کا **الفصل الثالث** فصل سوم **عن** ابن عباس قال شاورت قریش لیلۃ بمکۃ فقال بعضہم اذا اصبح فاثبتوہ بالوثاق یریدون النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال بعضہم بل اقتلوہ وقال بعضہم بل اخرجوہ فاطلع اللہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ذلک فبات علی رضہ علی فراش النبی صلی اللہ علیہ وسلم تلک اللیلۃ وخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی لحق بالغار وبات المشرکون یحرسون علیا رضہ یحسبون انہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما اصبحوا ثاروا الیہ فلما رأوا علیا رد اللہ مکرہم فقالوا این صاحبک ہذا قال لا ادری فاقتصوا اثرہ فلما بلغوا الجبل اختلط علیہم فصعدوا الجبل فمروا بالغار فرأوا علی بابہ نسج العنکبوت فقالوا لو دخل ہہنا لم یکن نسج العنکبوت علی بابہ فمکثوا فیہ ثلث لیال رواہ احمد روایت ہی ابن عباس سی کہ مشورہ کیا قریش نی ایک رات مکہ مین یعنی دار الندوہ مین اور حاضر ہوا ساتہہ اونکی شیطان بصورت شیخ نجدی کی پس کہا بعضون نی اونمین سی جب صبح ہو پس باندہا جاوے اوسکو ساتہہ بندہن کی یعنی قید کرو اوسکو مراد کہتی تہی ساتہہ دونون ضمیرون مستتر اور بارز کی صنعم اور

کہا بعد ہے مشرکین نی بلکہ مارڈالو اوسکو اور کہا بعضون نی بلکہ نکالدو اوسکو ف ع یعنی بوجہ امانت کی اور خبر دی اللہ تعالی نی اونکی بدخواہی کی اس آیہ سین وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْکَ اَوْ یَقْتُلُوْکَ اَوْ یُخْرِجُوْکَ اور یہہ ماجرا یون ہے کہ جب مشرکون نی سنا مسلمان ہونا انصار کا اور متابعت اونکی توڈری اور جمع ہوئی دارالندوہ مین مشورہ کرنیکی ایسی حضرت کی امر مین پس آیا اونکی پاس ابلیس بصورۃ ایک شیخ کی اور کہا کہ مین نجدی آیا ہون سنا مینی جمع ہونا تمہارا پس جا یا مینی کہ حاضر ہون تمہاری پاس اور ہرگز نہ برا ہوگی تم مجھسی عقل و خیر خواہی مین پس کہا ابوالبختری نی کہ میری رای یہہ ہی کہ قید کرو اوسکو کوٹھری مین اور بند کرد دو سوراخ اوسکی سوای ایک کہ ڈالدیا کرو اوسمین سی کھانا پینا اوسکا یہانتک کہ مرجاوی پس کہا اوس شیخ نی کہ نہیہ بری رای ہی آوینگی تمہاری پاس لوگ لڑینگی تمسے اوسکی قوم مین سے اور چھڑالیجاوینگی اوسکو تمہاری ہاتہسی پہر کہا ہشام بن عمرو نی کہ رای میری یہہ ہے کہ سوار کرواوسکو اونٹ پر اور نکالدو اوسکو اپنی زمین سے پس نہین ضرر کریگا تمکو جو کچھہ کرویگا پس کہا اوس شیخ نی کہ یہہ بہی بری رای ہی خراب کریگا وہ اور قوم کو سوای تمہاری اور فریفتہ ہونگی لوگ اوسکی اور لڑینگا وہ تمسی ساتہہ لیکر اونکو پہر کہا ابوجہل نی کہ میری رای یون ہے کہ لو تم ہر قبیلہ مین سی ایک ایک جوان اور دو تم اونکو تلوارین تامارین اوسکو سب یکدفعہ پس پہیل جاوی خون اوسکا سب قبیلون مین یعنی سبکی ذمہ خون اوسکا ثابت ہوپہر نہی اہاشم سب قریش سی لڑسکتی ہی کی نہین ناچار دیت پر راضی ہونگی پس جب طلب کرینگی وہ دیت تو دینگی ہم دیت اوسکی پس کہا اوس شیخ یعنی ابلیس نی کہ سچ کہا اس جوان نی پس متفرق ہوئی لوگ اوسکی رای پر یعنی یہی بات ٹہہرگئی ترجمہ پس مطلع کیا خدا تعالی نی اپنی پیغمبر کو اس مشورہ پر ف ع یعنی جبرئیل آئی اور یہہ خبر دی حضرت کو اور حکم کیا ہجرت کا کہ سولا دین حضرت علی رضہ کی اپنی بچہونی پر اور نکلین ساتہہ ابی بکر رضہ طرف غار کے ترجمہ پس رات گذارنے علی رضہ اوپر بچہونی نبی صلعم کے اوس رات اونکلی پیغمبر خدا صلعم یعنی ساتہہ ابی بکر کی یہانتک کہ پہنچی غار ثور پر ف یعنی ہجرت کر کہ پہاڑ ثور کی غار مین چند شب رہے اور جسے حضرت کہ نکلے ہین اوس مشرک جو رہتے پر کہڑی ہے اوسی ساتہسی گذری ہین اور وہ مطلع ہوئی ہین اوس حضرت کی کلام کیا ہے اوسنی یہہ قصہ غریب معجزہ عجیب ہے کہ شرح عزیز مین ذکر کیا ہی ہمنی اور اوسکو اور تاریخ مدینہ مین بیچ ذکر ہجرت کے ہی تفصیل مذکور ہی ترجمہ اور رات گذاری مشرکون نی اصحاب یمین کہ نگہبانی کرتی ہی علی رضہ کی یعنی حضرت علی رضہ گہر مین تہے اور وہ ہر کہڑی ہی گمان کرتی ہی علی رضہ کو آنحضرت ف ع یعنی گمان اونکو یہہ تہا کہ آنحضرت گہر مین سوتی ہین اور صلاح یہہ ٹہہری ہوئی ہی کہ راتکو انکی نگہبانی کیجیی اور صبح کو کام اونکا تمام کیجیی اور حال انکہ وہ علی رضہ ہی اور آنحضرت اونکی سامنی سی باہر نکل گئی ہی ترجمہ پس جب صبح کی تو حملہ کیا اونہون نی اوسپر یعنی اوس شخص پر وہ کہ بستر پر تہا یعنی حضرت علی پر گمان آنحضرت کی پس جبکہ دیکہا علی رضہ کو یعنی جبکہ حضرت کی رد کی اللہ تعالی نی بدخواہی اونکی پس کہا اونہون نی یعنی علی رضہ سی کہ کہان گیا یہہ تیرا یعنے آنحضرت کہا علی رضہ نی کہ نہین جانتا مین پس چلی مشرک پیچہی حضرت کی نشان قدم پر یعنی کہوج مین لگی حضرت کی پس جب پہنچے مشرک جبل ثور کو تو مشتبہ ہوا اونپر نشان قدم پس چڑہی وہ پہاڑ پر پس گذری غار پر کہ اوپر پہاڑ کی تہا یعنی اور گمان کیا کہ آنحضرت اوسمین ہین پس نہ دیکہا اونہون نی غار کی دروازہ پر جالا مکڑی کا ف ع کہ بعد اندر جانی آنحضرت کی اوس غار مین مکڑی نی جالا تنا تہا اور عرض غار کی دروازہ کا مقدار ایک بالشت کی ہی اور طول اوسکا مقدار ایک ہاتہہ کی ترجمہ پس کہا مشرکون نی اگر داخل ہوتی محمد یہان تو نہ ہوتا جالا مکڑی کا اوسکی دروازہ پر پس ٹہہری آنحضرت غار مین تین رات دن نقل کی ہے احمدی ف ع داخل ہوئی آنحضرت غار مین تو بہیجی اللہ تعالی نی دو کبوتر پس انڈی دی اونہون نی دروازہ کی نیچی کی جانب مین اور بہیجی مکڑی پس جالا تنا اوسنی اوسپر اور روایت کیا گیا ہی کہ مشرک چڑہی اوپر غار کی ایسی جگہہ کہ اگر نظر کرتی اپنی قدمونکی طرف تو دیکہہ لیتی آنحضرت اور ابوبکر کو پس دوڑی ابوبکر رضہ آنحضرت کی طرف ہے پس فرمایا آنحضرت نی کہ کیا ہی گمان تیرا ساتہہ دو کی کہ اللہ تیسرا اونکا ہی پس اندہا کر دیا اونکو اللہ تعالی نی غار کی دیکہنی سی پس شروع کیا اونہون نی پہرنا گرد اوسکی پس نہ دیکہا اونہون نی حضرت کو انہی اور تفسیر بحر العلوم مین تحت آیۃ اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا کی لکہا ہی کہ مراد صاحب سے ابوبکر صدیق ہین کہ ساتہہ آنحضرت کی تکلیف دونون صاحب جبل ثور کی غار مین جہپے ہی تہی اوس روز کہ کفار نی قصد قتل کرنی آن سرور کا مصمم کیا تہا اور کہا ابوبکر نی آنحضرت سی اوس غار مین جسوقت کہ کافر پہنچے کہ اگر ایک شخص مشرکون مین سے اپنی زیر قدم نگاہ کری تو ہمکو دیکہہ لیگا آنحضرت نی فرمایا ما ظنک یا ابابکر باثنین اللہ ثالثہما اور اسی جگہہ سی ثابت ہوتا ہی کہ منکر صحابیت

صدیق کا بسبب انکار نفس کے کافر ہوتا ہی بخلاف اور صحابہ کی کہ منکر اونکی صحابیت کا مبتدع ہی اور عائشہ رضہ سی روایت کیا گیا ہی کہ والدین میری دفت بلوغ
اور عاقل ہونیسی دیندار تہی اور کوئی روز ایسا نگذرتا تہا کہ آنحضرت ہماری پاس صبح و شام نہ آتی ہون اور جب مسلمانونکو کفار نی ایذا پہنچائی تو آنحضرت نی فرمایا
کہ دار ہجرت تمہارا مجکو دکہا دیا ہی کہ کجہ رون فی الابہی درمیان دو سنگستان کی بعد اوسکی مسلمانون نی مدینہ کو ہجرت کی اور مہاجر حبشہ کی بہی مدینہ کو پہری اور ابوبکر
صدیق رضہ نی بہی تیاری مدینہ کی جانی کی حضرت نی فرمایا تامل کرای ابوبکر اسید وار ہون کہ مجکو بہی اذن ہجرت کا صادر ہو اوس روز سی ابوبکر نی ملازمت آنحضرت
کے عیال لدوام اختیار کی اور دو اونٹ چار مہینی تک گہر مین بند ہے تیار رکہی پہر ایک روز ٹہیک دوپہر مین آنحضرت ابوبکر کی گہر مین تشریف لائی اور فرمایا کہ مجکو اذن
ہجرت کا ہوا ابوبکر نی ایک اونٹ آنحضرت کو دیا اور عائشہ اور اسمانی زاد راحلہ مہیا کیا اور شب شنبہ غرہ ربیع الاول کو صدیق کی گہر سی برفاقت اونکی آنحضرت مکہ سی
باہر نکلکر جبل ثور کی غار مین چہپی اور اللہ تعالی کی قدرت سے اوسی شب درخت کیکر کا اوس غار کی منہہ پر پیدا ہوا اور کبوتر وحشی نی اوسکی منہہ پر گہونسلا بنا کر انڈے دی اور
مکڑی نی جالا تنا کفار اوس غار کی منہہ پر آکر یہہ علامتین دیکہہ کر پہری اور جسوقت کہ دونون صاحب غار سی باہر نکلی ابوبکر کبہی آگے آنحضرت کی اور کبہی پیچہے آنحضرت
کے ہوتی تہی بسبب اسکے کہ کوئی کافر اونکی گہات پیچہے نہ آجاوی اور جب غار پر پہنچی تو آنحضرت کو وہان کہڑا کیا اور اول آپ غار مین جا کر صاف کر کر آنحضرت کو اندر بلایا
اور تین رات تک دونون وہان رہی اور اپنی دونون اونٹنیکو حوالہ ایک شخص کے بنی الدیل مین سی کیا بوعدہ اسکی کہ بعد تین رات کی غار کی دروازہ پر حاضر کری اور اوسکو راہ
مدینہ کا باجرت مقرر کیا تہا اور ان تین شبانہ روز مین عبداللہ بن ابی بکر رات کیوقت کفار کی خبرین اونکو پہنچاتی تہی اور بعد تین شب کے وہانسی اونٹ پر سوار ہو کر راہبر کو ہمراہ لیکر
براہ کنارہ دریا کی متوجہ مدینہ کی ہوئی جب بمدیجہ مین پہنچی تو سراقہ بن مالک اونکی پیچہی نکلا بسبب اسکی کہ کفار مکہ فی اوسکو مال بہت دینا مقرر کیا تہا اگر ان دونونکو یا ایک
کو مار ڈالی غرضکہ جب سراقہ بقصد قتل آنحضرت اور صدیق کی نکلا اور قریب اونکی پہنچا تو انکا اونٹ ٹہوکر کہا کہ پہسلا اور سراقہ زمین پر گرا اور پہر سوار ہو کر دریے ہوا اور
ایسا نزدیک پہنچا کہ قراءت پیغمبر کی سنی اوسوقت دو تہ پانو اوسکی گہوڑے کی زانون تک زمین مین دہسی اور سراقہ زمین پر گرا اوسوقت سراقہ نی مستعد ہو کر دہائی امان
کی دی آنحضرت اور ابوبکر کہڑی ہوئی اور سراقہ نی ملازمت کے اور حال اپنا اور خبرین کفار کی مفصل عرض کین اور چاہا کہ زاد راحلہ حاضر کری قبول نہوا اور بہہ حکم ہوا
کہ امر ہمارا مخفی رکہنا سراقہ واپسی پہرا اور جو کافر راہ مین ملتا تہا اوسکو پہیر دیتا تہا اور آنحضرت مدینہ مین گئی **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ
أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوا لِي مَنْ كَانَ
هَهُنَا مِنَ الْيَهُودِ فَجُمِعُوا لَهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ مُصْدِقِيَّ عَنْهُ قَالُوا نَعَمْ
يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَبُوكُمْ قَالُوا فُلَانٌ قَالَ لَقَدْ بَتَّمْ بَلْ أَبُوكُمْ فُلَانٌ قَالُوا صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ
قَالَ فَهَلْ أَنْتُمْ مُصْدِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ قَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنْ كَذَبْنَاكَ عَرَفْتَ كَمَا عَرَفْتَهُ فِي أَبِينَا فَقَالَ لَهُمْ مَنْ
أَهْلُ النَّارِ قَالُوا نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا ثُمَّ تَخْلُفُونَنَا فِيهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَئُوا فِيهَا وَاللَّهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا ثُمَّ قَالَ هَلْ
أَنْتُمْ مُصْدِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هَذِهِ الشَّاةِ سُمًّا قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَمَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ
قَالُوا أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا أَنْ نَسْتَرِيحَ مِنْكَ وَإِنْ كُنْتَ صَادِقًا لَمْ يَضُرَّكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا جبکہ فتح کیا گیا خیبر بہیجی گئی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی بکری زہر ہوئی ہوئی کہ اوسمین زہر تہا پس فرمایا آنحضرت نی کہ جمع کرو میری لیی جو ہون اسجگہہ یہود یون سی پس جمع کیا حضرت کے
لیے یہود کو پس فرمایا واسطی اونکی آنحضرت نی کہ تحقیق مین پوچہون تمسی حال ایک چیز کا یعنی یا نہین پس آیا ہو گی تم باور کرینگی میری خبر دینی کو اوس چیز سی کہ
کہ جہٹلاون مین تمکو پہر جواب دے کہ دوم اوس سوال کا جیسیکہ سیاق حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہا اونہون نی ہان باور کرینگی ای یا ابا القاسم **ف** رح عادت یہود کے
یہہ تہے کہ اکثر آنحضرت کو بسلسلہ کنیت اونکی کہ ابوالقاسم ہی خطاب کرتی تہی اور محمد نہین کہتی تہی اس سے کہ ذکر اس نام شریف کا توریت اور انجیل مین شایع اور مشہور تہا

اور دلیل تھا اور پر صحت نبوت اوسکی تر جمہ پس فرمایا آنحضرت نی کہ کون ہی باپ تیرا یعنی جد کہ جسکو پدر قبیلہ کہتی ہین کہا ہودی نی فلانا یعنی بطریق کذب کے امتحانکی لیسی کوئی اور نام غیر نام جد اپنی کی بتا دیا فرمایا آنحضرت نی جھوٹ بولی تم بلکہ باپ تیرا فلانا شخص ہے کہا ہودنی سچ کہا تمنی اور خوب کہا تمنی فرمایا حضرت نی پس بایا در کروگی تم میری خبر دینی کو ایک چیز سی اگر سوال کرونمین تمسی اوس چیز سی یعنی پھر خبر دونمین تمکو ساتھ اوسکی کہا ہودیون نی ہان ای ابا القاسم اور اگر جھوٹ بولین ہم تمسی پہچان لوگی تم جھوٹ ہمارا جیسا کہ پہچان لیا تمنی اوسکو پھر یہ مقدمہ باپ تیرا کی پس فرمایا اوز پوچھا ہودی سی کہ کون ہی دوزخی کہا اونہون نی کہ ہمتو کی ہم دوزخمین تھوڑیسی دن یعنی جیسیکہ قران مجید مین اونکا قول نقل کیا ہی لن تمسنا النار الا ایاما معدودات پھر خلیفہ ہوگی تم ہماری ای گروہ مسلمانون کی دوزخمین یعنے بعد نکلنی ہماری کی تم داخل ہوگی اور ہمیشہ رہوگی اور یہہ اونکی زعم فاسد اور اعتقاد مین باطل سچی اور خبر حق ہی فرمایا رسول خدا صلعم نی کہ کلام نکرو پھر مقدمہ آگ کی اور دور ہو تم جھوٹی ہو اپنی خبر دونمین قسم ہی اللہ کی نہین خلیفہ ہونگی ہم تمہاری آگ مین کبھی پھر فرمایا آنحضرت نی کیا تم باور کروگی میری خبر دینی ایک چیز سے اگر پوچھون مین تمسی اوس سے پس کہا اونہون نی ہان ای ابا القاسم فرمایا کیا ملایا ہی تمنی لن پکرین زہر کہا اونہون نی کہ ہان فرمایا آنحضرت نی کہ کیا باعث ہوا تمکو ایسا کہا اونہون نی کہ ارادہ کیا ہمنی کہ اگر ہو تم جھوٹی تو راحت پاوین ہم اور خلاص ہووین تمسی اور اگر تم سچی ہو تو مضرر کریگا تمکو نقل کی ہیہ بخاری نی **ف** حرر یعنی زہر پس متضرر ہونگی ہم تمہاری ہدایت سے اور حاصل سکا یہہ کہ چاہا تمہا ہمنی امتحان کرنا یعنی پس پایا ہمہ کہ جانیگی ہم کہ تم جھوٹی ہو تو تمہاری ہلاک ہونیسی سایش مین ہو جائیگی اور یہہ کہ جانیگی ہم کہ تم نبی ہو تو پیروی تمہاری کرینگی اور باقی شرح اسکی دوسرے فصل مین ہیچ حدیث جابر کی گذری ہی اسکے مقابلہ مین انکی کہہ سکتی ہین کہ زہر نی اونکو زیان نہ کیا اور صدق ظاہر ہوا بہر کیون نہ ایمان لائی **وعن** عمرو بن اخطب الانصاری قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما الفجر وصعد علی المنبر فخطبنا حتی حضرت الظہر فنزل فصلی ثم صعد المنبر فخطبنا حتی حضرت العصر ثم نزل فصلی ثم صعد المنبر حتی غربت الشمس فاخبرنا بما ہو کائن الی یوم القیمۃ قال فاعلمنا احفظنا رواہ مسلم

اور روایت ہی عمرو بن اخطب انصاری سی **ف** عرب سلسلہ کنیت کی مشہور تھی کہ اونکو ابو زید اعرج کہتی تھی اور حضرت کی ساتھہ غزوہ تبوک مین رہی ہین چنانچہ آیا ہی کہ تیران غزوی اونہون نی کیی ہین اور آنحضرت نی اونکی سر پر ہاتھہ پھیرا اور دعا کی جمال کی پس کہتے ہین کہ کچھہ اوپر سو برس کی ہوئی تھی اور اونکی سر اور ڈاڑھی مین بیس سفید بال مگر چند تر جمہ کہا نماز پڑہائی ہمکو آنحضرت نی ایک روز فجر کی اور چڑہی منبر پر پس خطبہ فرمایا ہماری لیی یا وعظ فرمایا یہانتک کہ گیا وقت ظہر کی نماز کا پھر اوتری اور نماز پڑہی ظہر کی پھر چڑہی منبر پر اور خطبہ فرمایا ہماری لیی یہانتک کہ آیا وقت عصر کی نماز کا پھر اوتری اور نماز پڑہی عصر کی پھر چڑہی منبر پر اور خطبہ فرمایا ہماری لیے یہانتک کہ غروب ہوا آفتاب یعنے پس تمام روز خطبہ ہی مین گذرا پس خبر دی ہمکو ساتھہ اوسکے بہتیر کی کہ وہ ہونیوالی ہی قیامت تک یعنی وقایع اور حوادث اور عجائب وغرائب قیامت تک کے مجمل یا مفصل بیان فرمائی پس ہمین بہت سی مجتری ہوئی کہا عمرو نی پس دانا ترین ہمارا یعنی اوسمین بہت یاد رکہنی والا ہمارا اے یعنی اوسمین زیادہ یاد رکہنی والا ہمارا اور کہا سید جمال الدین نی اولی یہہ ہی کہ کہا جاوے بہت یاد رکہنی والا ہمارا اوس قصہ کو دانا ترین ہمارا ہی یعنی نقل کی ہیہ مسلم نی **وعن** معن بن عبد الرحمن قال سمعت ابی قال سألت مسروقا من اذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالجن لیلۃ استمعوا القرآن فقال حدثنی ابوک یعنی عبد اللہ بن مسعود انہ قال اذنت بہم شجرۃ متفق علیہ اور روایت ہی معن بن عبد الرحمن تابعی سی کہ پوچھا مین عبد اللہ بن مسعود کی کہا معن نی کہ سنا مین اپنی باپ سے یعنی عبد الرحمن سے کہ کہا پوچھا مین مسروق سی کہ کہا تابعین سے ہین کسنی خبر دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آنی جنات کی اوس رات کہ سنا تھا اونہون نی قران پس کہا مسروق نی عبد الرحمن کو کہ خبر دی مجکو تیری باپ نی یعنی عبد اللہ بن مسعود نی کہ اوسنی کہا خبر دی آنحضرت کو ساتھہ آنی جنات کی ایک درخت نی نقل کی ہیہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح یعنی ایک درخت نی خبر دی کہ یا رسول اللہ جن آئی ہین تا ایمان لاوین اور قران سنین پس آنحضرت باہر گئی اور جنونکو دیکہا اور قران اونکی آگی پڑہا **وعن** انس قال کنا مع عمر بین مکۃ والمدینۃ فترآءینا الہلال وکنت رجلا

سَبِيلًا لَيْسَ فِرَايَتِهِ وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنَّا يَزْعُمُ أَنَّهُ رَآهُ غَيْرِي فَجَعَلْتُ أَقُولُ لِعُمَرَ أَمَا تَرَاهُ فَجَعَلَ لَا يَرَاهُ قَالَ يَقُولُ عُمَرُ سَارَاهُ وَأَنَا مُسْتَلْقٍ عَلَى فِرَاشِي نَهَرَ
اَنْشَاءَ اللّٰهُ ثُنَا عَنْ اَهْلِ بَدْرٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرِيْنَا مَصَارِعَ اَهْلِ بَدْرٍ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا اِنْشَاءَ اللّٰهُ
وَهٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا اِنْشَاءَ اللّٰهُ قَالَ عُمَرُ وَالَّذِيْ بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَئُوا الْحُدُوْدَ الَّتِيْ حَدَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجُعِلُوْا فِيْ
بِئْرٍ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتٰى اَلَيْهِمْ فَقَالَ يَا فُلَانُ اَيْنَ فُلَانٍ وَيَا فُلَانُ اَيْنَ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمْ
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ حَقًّا فَاِنِّيْ قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِيَ اللّٰهُ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تُكَلِّمُ اَجْسَادًا لَا اَرْوَاحَ
فِيْهَا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ غَيْرَ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اَنْ يَرُدُّوْا عَلَيَّ

شَيْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سی کہ کہا تھی ہم سواہ عمر بن الخطاب کی در میان کہ اور مدینہ کی
پس تلاش کے ہمنی دونوں کی کہنی کی اور تہا مین مرد تیسرا نظر نہیں دیکہا مینی چاند اور حال آنکہ نہین تہا کوئی کہ کہی کہ دیکہا ہی اوسکو سوای میری یعنی سوائے میری کوئی
نہ کہتا تہا کہ مینی دیکہا ہی چاند پس شروع کیا مینی کہنا تہا مین عمر رضہ کو کہ کیا تہین دیکہتی تم چاند پس نہین دیکہتی ہنی اوسکو یعنی مین کہتا تہا اور ہر چند عمر کو دیکہا تہا اور مگر
نہین نظر آتا تہا کہا انس نے کہتی تہی عمر رضہ تردید کہ کہ دیکہین گے ہم اوسکو احالانکہ مین لیٹا ہونگا اپنی بچہونی پر ف یعنی کچہہ حاجت اسکے نہین ہی کہ مین اوسکو دیکہون
اور بعد رشقت اوٹہاون اوسکی دیکہنی مین بعد ایک زمانہ کی یا بعد ایک روز کی روشن ہوگیا یا بڑا ہوگیا دیکہہ لونگا بی مشقت اور اس سی معلوم ہوا کہ خوض نہ کری اوپر
مین کہ ضرور ہی نہوا در صرف نہ کری وقت کو مالا یعنی مین ترجمہ پہر شروع کیا عمر نی کہ حدیث بیان کرتی ہی ہماری اگی قصی اہل بدر کی یعنی مشرکون کی کہ جو
بدر مین ماری گئی ہی کہا عمر نی کہ تحقیق آنحضرت ہی کہ دکہاتی تہی ہم کو جگہہ پڑنی اور ہلاک ہونی مشرکون کی ایک روز پہلی قضیہ کے یعنی ایک روز پہلی وقوع واقعہ کی اور ہماری
جانی مشرکون کی خبر دی کہ ہر ایک اون شخصون مین سی یہان یہان ماری پڑی ہونگی فرماتی تہی آنحضرت یہہ جگہہ ماری جانی فلانکی ہی کل کو اگر چاہا ہی خدا نے یہہ جگہہ
ماری جانی فلانے کی ہی کل کو اگر چاہا ہی خدا نی یعنی جگہہ پڑنی ہر ایک کے جدا جدا تعین کر دی کسیا عمر نے قسم اس ذات کی کہ بہیجا آنحضرت کو ساتہہ حق کے نہین خطا کی اور تجاوز کری جگہون سی کہ بتلا دی تہی اون جگہون کی بیان کرتا
اور معین کیا تہا اوسکو آنحضرت نی پس ڈالی گئی کنوین مین کہ پانی نہین بہر جاتا تہا اوس سی بعضون کی بعض پر پس چلی حضرت یہانتک کہ پہنچی طرف اونکی پس فرمایا اے فلانی
بیٹے فلانی کی اور اے فلانی بیٹی فلانی کیا تحقیق پایا تم نی اوسکو جو کہ وعدہ کیا تہا تم سی اللہ نی اور اوسکی رسول نی پس تحقیق مینی حق پایا مین وہ چیز کہ وعدہ کی مجہکو میرے
کہا عمر نی یا رسول اللہ کسطرح کلام کرتی ہو تم بدنون سی کہ نہین ہین روحین اونمین پس فرمایا کہ نہین تم زیادہ سنی والی اونسی واسطی اوسچیز کی کہ کہتا ہون مین یعنی یہہ بہت سنی
والی ہین یا برابر ہین تمہاری سنی مین یعنی یہہ سنتی ہین یہہ کلام کہ کہتا ہون مین سوای اسکی کہ نہین طاقت رکہتی یہہ کہ جواب دین مجکو کچہہ نقل کی یہہ مسلم فی ف رح کتاب
الجہاد مین بیان اوسکا ہو چکا ہی وعن اُنَيْسَةَ بِنْتِ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ عَنْ اَبِيْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى زَيْدٍ يَعُوْدُهُ
مِنْ مَرَضٍ كَانَ بِهٖ فَقَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْ مَرَضِكَ بَاْسٌ وَلٰكِنْ كَيْفَ لَكَ اِذَا عُرِّيْتَ بَعْدِيْ فَعَمِيْتَ قَالَ اَحْتَسِبُ وَاَصْبِرُ قَالَ اِذَنْ
تَدْخُلَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ قَالَ فَعَمِيَ بَعْدَ مَا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَصَرَهٗ ثُمَّ مَاتَ اور روایت ہے
انیسہ بیٹی زید بن ارقم کی سی کہ روایت کرتی ہی اپنی باپ سے یہہ کہ آنحضرت تشریف لائی زید بن ارقم کی پاس احالانکہ مین کہ عیادت کرتی ہی اونکی بسبب بیماری کی کہ اے
اوسکو فرمایا حضرت نی نہین تجہہ پر بسبب بیماری تیری کی ضرر لیکن کیسا حال ہوگا تیرا جسوقت کہ ضرر ہوگی عمر تیری پیچہی میرے پس اندہا ہو جاویگا تو کہا زید نی طلب ثواب
کی کرونگا مین اور صبر کرونگا حکم رب پر فرمایا حضرت نی اب داخل ہوگا تو بہشت مین بیحساب یعنی شخص راوی نی خواہ ایسا ہو یا غیر اوسکی پس اندہا ہو گیا زید بعد مرنی
پیغمبر خدا صلعم کی پہر پیدا کر دی اللہ تعالی نی زید پر بینائی اوسکی پہر مر گیا ف رع اور شاید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ذکر کیا اونکی ایسی پہر بینائی اونیکا سبب
کہ ہو مشقت اونکی صبر کے بہت اور اجر جو مترتب ہوگا اوسپر بہت بڑا پہر حاصل ہوئی اونکو مرد اللہ کے بسبب صبر کی وعن اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صلی اللہ علیہ وسلم من تقول علی ما لم اقل فلیتبوأ مقعدہ من النار وذلک انہ بعث رجلا فکذب علیہ فدعا علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجد میتا وقد انشق بطنہ ولم تقبلہ الارض رواہما البیہقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہے اسامہ بیٹی زید کی سی کہ کہا فرمایا آنحضرت نے جو شخص کہی جھوٹ بولے اور بنالی مجھ پر یعنی قصد وہ بات کہ نہین کہی ہینی پس چاہیے کہ بنا کرے جگہ اپنی آگ دوزخ سی اور یہہ یعنے سیدھے پانی اس حدیث کا یہہ ہے کہ آنحضرت نے بہیجا ایک شخص کو یعنی ایک قوم کی پاس یا کسی شخص کے پاس پس جھوٹ باندہا اوسنی حضرت پر یعنی اور منکشف ہوا وہ حضرت پر یا پہنچے حضرت کو خبر اوسکی پس بد دعا کی اوسپر آنحضرت نے پس پایا گیا وہ شخص مردا اس حالمین کہ تحقیق پھٹ گیا تہا پیٹ اوسکا اور قبول کی اوسکو زمین نے ف ۶۶ اور یہہ نشان دوزخی کا ہی اور یہہ موید ہی قول جوینی کی کہ افترا کرنیوالا آنحضرت پر قصداً کافر ہی ترجمہ نقل کین یہہ دو نو حدیثین بیہقی نی کتاب دلائل النبوۃ مین

وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءہ رجل یستطعمہ فاطعمہ شطر وسق شعیر فما زال الرجل یاکل منہ وامرأتہ وضیفہما حتی کالہ ففنی فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لو لم تکلہ لاکلتم منہ ولقام لکم رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سی کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس آیا ایک شخص کہ طعام طلب کرتا تہا حضرت سی پس دیا اوسکو آنحضرت نے آدہا وسق جو کا پس ہمیشہ رہا وہ شخص کہاتا اوسمین سے اور کہاتی بیوی اوسکی بہی اوسمین سے اور مہمان اوسکی یہانتک کہ ماپا اوس شخص نے اوسکو کہ باقی رہا تہا کہانسی پس تمام ہو گیا جلدی پس آیا وہ شخص آنحضرت کی پاس یعنی اور صورت حال عرض کی پس فرمایا آنحضرت نی اگر نہ ماپتا تو اوسکو تو البتہ کہاتی رہتی تم یعنی تو اور بیوی تیری اور مہمان تیری اوسمین سے ہمیشہ اور البتہ باقی رہتا وہ تمہاری لیی یعنی ہمیشہ نبی صلعم کی برکت سے نقل کی یہہ مسلم نے

وعن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن رجل من الانصار قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ فرایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو علی القبر یوصی الحافر یقول اوسع من قبل رجلیہ اوسع من قبل راسہ فلما رجع استقبلہ داعی امراۃ فجاء وجئنا معہ فجیئ بالطعام فوضع یدہ ثم وضع القوم فاکلوا فنظرنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلوک لقمۃ فی فیہ ثم قال اجد لحم شاۃ اخذت بغیر اذن اہلہا فارسلت المرأۃ تقول یا رسول اللہ انی ارسلت الی النقیع وہو موضع یباع فیہ الغنم لیشتری لی شاۃ فلم توجد فارسلت الی جار لی قد اشتری شاۃ ان یرسل بہا الی بثمنہا فلم یوجد فارسلت الی امراتہ فارسلت الیّ بہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطعمی ہذا الطعام الاسری رواہ ابو داود والبیہقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہے عاصم بن کلیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اوسنی نقل کی ایک شخص سے انصار مین سے کہ کہا نکلی ہم ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطی نماز جنازہ کی پس دیکہا مینی پیغمبر خدا صلعم کو احوالمین کہ وہ بیٹہی تہی پاس قبر کے کہ کہودتی تہی وصیت کرتی تہی آنحضرت گورکن کو فرماتی تہی فراخ کر وسیت کے پانو کیطرف سی اور فراخ کر اوسکی سر کی جانب سے پس جب پہرے آنحضرت یعنی میت کو دفن کر کر سامنی سی آیا حضرت کی دعوت کرنیوالا طعام کی اوس میت کی بیوی کی طرف سے پس قبول کی حضرت نی دعوت اوسکے اور گئی اوسکی گہر مین اور ہم ساتہہ آنحضرت کی تہی یعنی ہم بہی گئی اور طفیلی آنحضرت کی ہوئی یا آنحضرت کی دعوت معہ جماعت کے کی تہی پس لایا گیا طعام پس کہا آنحضرت نی دست مبارک اپنا یعنی اوس طعام مین کہانیکی لیی پہر رکہی قوم نی ہاتہہ اپنی پس کہایا قوم نی طعام ف غ ظاہر اس حدیث سی اعتراض وارد ہوتا ہی اون روایتونپر کہ بیان کی ہین علماء مذہب ہماری نی کہ مکروہ ہے کہانا طعام کا پہلی دن یعنی جسدن میت مرا ہی یا تیسرے دن یا بعد ہفتہ کی کما فی البزازیہ اور خلاصہ مین ذکر کیا گیا ہی کہ نہین مباح ہی کرنا ضیافت کا تیسرے دن اور کہا زیلعی نی کہ نہین مضائقہ ہینی کا مصیبت کے لیی تین دن تک بغیر مرتکب ہونی ممنوع چیزون کی کہ وہ نوحہ کرنا کہانیکا اہل میت کیطرف سے اور کہا ابن ہمام نی کہ مکروہ ہی کرنا ضیافت کا اہل میت کیطرف سے اور ہیہون نی علت یہہ بیان کی ہی کہ طعام مشروع ہی سرور مین نہ شرور مین کہا ابن ہمام نی اور وہ ضیافت بدعت بدہے روایت کیا امام احمد اور ابن ماجہ نی ساتہہ اسناد صحیح کی جریر بن عبداللہ سے کہ کہا گنتی تہی ہم جمع ہونیکو اہل میت کے پاس

اور کہانا کرنی اونکیلئے نیاحتی انتہی پس لائق ہی یہہ کہ مقید کیا جاوی کلام فقہا کا ساتھہ نوع خاص کے کہ وہ ایسا جمع ہونا ہی کہ موجب ہو میت کی گھر والون کی
حیا کہ نیکا کہ ناچار ہاری حیا کی کہلاوین اونکو جبراً یا حمل کیا جاوی کلام فقہا کا اوپر ہونی بعضی وارثون کی صغیر سن یا غائب یا نہ پہچانی جاوی رضا اوسکی یا ہو
طعام مال میت سے پہلی تقسیم اوسکیلئے طعام شخص معین کا کہ کری اپنی مال مین سے اور مانند اونکی ورایسی ہے قسمونپر حمل کرنا چاہیے کہ ان صورتونمین مکروہ ہوگا طعام میت اور اسکا
حمل کیا جاوے قول قاضیخان کا کہ مکروہ ہے کرنا ضیافت کا ایام مصیبت مین اسلیے کہ وہ ایام تاسف کی ہین پس نہین لائق ہی اون ایام مین وہ چیز کرنی کہ ہو مؤدی طرف
کے اوزاگر کری کہانا فقرا کی لیی تو اچہا ہی اور ایسپر وصیت کرنی ساتھہ کرنی کہانیکی بعد موت میت کی تاکہ کہلاوین لوگو تکومین دن تک پس باطل ہی بموجب صحیح تر
روایت کے اور بعضون نے کہا جائز ہی یہہ تہانی مال مین سے اور یہہ ظاہر تر ہی انتہی کہتا ہی مولف اس کتابکا کہ ملا علی کی اوپر کی تحقیق سے کوئی امر
نہ سمجہہ لے کہ مطلق طعام میت کی اجازت اونہونی دیدی ہی بلکہ اگر ان اقسام مین غور کرین تو یہانکی طعام مرسومہ ان اقسام سے خارج نہین یا دیگی کہ مین ایک قسم
پائی جاتی ہی کہین گئی اور اگر تامل کرین تو اس حدیث مین کہانا کہلانا وہی کہ جو قاضیخان نے لکہا ہی کہ اگر کری کہانا فقرا کی لیی تو اچہا ہی پس ظاہر آنحضرت
کو بطور ہدیہ کے اور ایکی ہمراہیونکو بطور صدقہ کی اکتساب ثواب کے لیی کہلایا ہو اور علاوہ اسکی یعنی فقہا کہتی ہین کہ جو لوگ بجہیز و تکفین و تدفین میت مین مشغول ہون اونکو
کہانا اوس طعام کا جائز ہی پس یہہ سب صاحب میت کو دفن کر کہری اونکو کہلایا پس فقہا جو طعام مصیبت کو مکروہ کہتے ہین اوس سے خود اونہون نے اسکو مستثنی کر لیا ہے
پس حدیث مین اور فقہ کی روایتونمین کچہہ تعارض نرہا واللہ اعلم بالصواب ترجمہ پس کہا ہمنی طرف آنحضرت کی کہ چاتی ہین لقمہ کو اور پہیرتی ہین اوسکو اپنی دہن
مبارک مین اور نگلتی نہین پس فرمایا آنحضرت نی کہ پاتا ہونمین اس گوشت کو گوشت ایسی بکری کا کہ لیگئی ہی بے اجازت اور بی رضای مالک اوسکیلئے پس بہیجا اوس عورت
نی کیسکو آنحضرت کی پاس درحالیکہ کہتی تہی یارسول اللہ تحقیق مینی بہیجا تہا خادم کو طرف نقیع کی اور نقیع ایک موضع ہی کہ بیچی جاتی ہین اوسمین بکریان ف ع
یہہ تفسیر مدرج ہی بعض روات سے اور یہہ نقیع نون ہی ایک موضع ہی جانب بادی عقیق کی قریب بیس کوس کی ہی مدینہ سے غیر نقیع کی ساتھہ سب کے کہ مقبرہ ہی مدینہ کا وہان
ہے ترجمہ تاکہ خرید کیجائے واسطے میری ایکبکری پس پائی گئی بکری پس بہیجا مینی اسکو پاس ہمسایہ اپنی کی کہ تحقیق خرید کی ہی اونسی ایک بکری کہ بہیجے اوس بکری خرید کے
ہوئی کو ساتھہ مول اوسکیلئے کہ جسمول کو لی تہی پس نہ پایا گیا ہمسایہ پس بہیجا مینی ہمسایہ کے بیوی کی پاس پس بہیجے اونسی طرف میرے وہ بکری ف ع پس نظر ظاہر یہہ کہ خرید نا
اوسکا درست نہوا اعلی کہ اذن اوسکی ہمسایہ کا اور رضا اوسکی صریح نہ تہی اور یہہ قرینہ ہے فضولی کی ہی کہ موقوف ہوتی ہی اوپر اجازت مالک اوسکیلئے اور ہر تقدیر
اوسمین شبہہ قوی تہا ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی کہ کہلاوی یہہ طعام قیدیونکو ف ع اسری جمع اسیر کی ہی بمعنی بندی کی اور غالب یہہ ہی کہ وہ فقیر ہونگی اور کہا طیبی
نی کہ وہ کافر تہی اور یہہ اسلیے فرمایا کہ جنب پایا گیا مالک بکری کا تاکہ اجازت لین اونسے اور بخشوا دین اونسے اور طعام مکروہ جاتا نہا اور اونکو کہلاتا ہی ضرور تہا پس حکم
فرمایا اونکی کہلا دینی کا انہی اور لائم آئی اوس عورت پر قیمت بکری کی بسبب تلف کرنی اوسکیلئے اور واقع ہوا یہہ تصدق اوس عورت کیطرف سے ترجمہ نقل کی یہہ ابوداؤد
نے اور بیہقی نی دلائل النبوۃ مین وعن حزام بن هشام عن ابيه عن جده حبيش بن خالد وهو اخو ام معبد ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم حين اخرج من مكة خرج هاجرا الى المدينة هو وابو بكر ومولى ابي بكر عامر بن فهيرة
ودليلهما عبد الله الليثي مر واعلى خيمتي ام معبد فسئلوها لحما وتمرا ليشتروا منها فلم يصيبوا عندها شيئا من ذلك وكان
القوم مرملين مسنتين فنظر رسول الله صلى الله عليه وسلم الى شاة في كسر الخيمة فقال ما هذه الشاة يا ام معبد قالت
شاة خلفها الجهد عن الغنم قال هل بها من لبن قالت هي اجهد من ذلك قال اتاذنين لي ان احلبها قالت بابي انت وامي
ان رايت بها حلبا فاحلبها فدعا بها رسول الله صلى الله عليه وسلم فمسح بيده ضرعها وسمى الله تعالى ودعا لها
في شاتها فتفاجت عليه ودرت واجترت فدعا باناء يربض الرهط فحلب فيه ثجا حتى علاه البهاء ثم سقاها

حَتّٰی رَوِیَتْ وَسَقٰی اَصْحَابَہٗ حَتّٰی رَوُوْا ثُمَّ شَرِبَ اٰخِرُھُمْ ثُمَّ حَلَبَ فِیْہِ ثَانِیًا بَعْدَ بَدْءٍ حَتّٰی مَلَأَ الْاِنَاءَ ثُمَّ غَادَرَہٗ عِنْدَھَا وَبَایَعَھَا وَاَمَرَ بِحَلُوْا عَنْھَا رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِی الْاِسْتِیْعَابِ وَابْنُ الْجَوْزِیِّ فِیْ کِتَابِ الْوَفَاءِ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّۃٌ اور روایت ہے حزام بن ہشام سے کہ اوسنی نقل کی اپنی باپ سے یعنے ہشام سے اوسنے نقل کی یہہ حزام کی دادا سے کہ نام اوسکا جیش بن خالد ہی اور جیش بہائی ہی ام معبد کا ف ح کہ نام اوسکا عاتکہ بنت خالد خزاعیہ ہے اور وہ ایک عورت تہی کہ آنحضرت راہ ہجرت مین اوسکی خیمہ مین تشریف لائی ہا اور وہ اسلام لائی اور تہی وہ قوی تنگدست کہ بہتی خیمہ کے صحن مین اور رکہا ناپانی دیتی فقرا اور مساکین کو ترجمہ روایت کرتا ہے جیش یہہ کہ آنحضرت جسوقت کہ حکم کیگئی نکلنی کا مکہ سی نکلی ہجرت کرنیوالی مکہ سی طرف مدینہ کی آنحضرت اور ابوبکر اور غلام آزادابی بکر کا عامر بن فہیرہ اور رہبر آنحضرت اور ابی بکر کا عبداللہ لیثی کہ اوسکو ہمراہ لیا تہا راہ تا نیکی لیی یہہ چاردون تن راہ مدینہ مین چلی جاتی تہی گذری اوپر دو خیمون ام معبد کے کہ اوس جنگل مین رہتے تہے پس طلب کیا گوشت اور خرما تا خرید ین اوس سے پس نہ پایا اوسکی پاس کچہہ ایسمین سے یعنی گوشت اور ثمر نذکر کیی گئی ہین سے اور تہی لوگ بی زاد و بی توشہ قحط زدہ پس دیکہا آنحضرت نی طرف ایک بکری کی کہ خیمہ کے ایک جانب مین تہی پس فرمایا آنحضرت نی کہ کیا حال ہی اس بکریکا ای ام معبد کہا ام معبد نی کہ چہوڑ رکہا ہی اوسکو وہ پالے نے ریوڑ کی ساتھہ جانیسی یعنی بسبب ناتوانی اور دبلاپی کی ہمراہ بکریون کی جنگل مین چرنیکو نہین جا سکتی فرمایا حضرت نی کیا ہی اسکی کچہہ دودہ کہا ام معبد نے کہ یہہ بکری بہت گرفتار مشقت اور دوتراسی ہی کہ ہو اسکی دودہ یعنی بالکل ایسمین دودہ نہین فرمایا آنحضرت نی کیا اذن دیتی ہی تو مجکو یہہ کہ دودہ دوہون نہین اسکا کہا ام معبد نے کہ باپ اور مان میرے فدا اگر کی ہون اگر دیکہتے ہین آپ ایسمین دودہ تو دودہ لین یعنی دودہ ایسمین ہی نہین کیا دوہین گی آپ اسکو پس طلب کیا بکری کو آنحضرت نی اور ہاتہہ پہیرا اوسکے تہنو پر اور بسم اللہ کہی اور دعا کی ام معبد کے لیی بکری کی تہین پس پایا تو کہولی بکری نی دودہ دوہانی کی لیی سامنی حضرت کی جیسیکہ عادت دودہ کی جانور کی ہی کہ وقت دوہنیکی دولون پانو کہولدیتا ہی اور دودہ دیا اور جگالی کرنی لگی پس منگوایا حضرت نے ایسا باسن کہ سیر کرے سی ایک گروہ کو پہر دوایا بہرے اوسن تک کے دودہ خوب بہتا ہوا یہان تک کہ پر آگئی اوسکے جہاگ دودہ کے پہر پلایا اوسکو ام معبد کے تینون یہان تک سیر ہوے اور پلایا ساتہہ انوان اپنی کو یہان تک سیر آپ ہوے پہر پیا حضرت نے بعد اسکی یعنی بموجب حدیث ساقی القوم آخرہم کہ ساقی پیتا ہے پہر دوا اوسمین دودہ سے بار بعد پہلی بار کی یہان تک پہر اباسن پہر پاتہے چہوڑا دودہ ام معبد کے پاس یعنے تاکہ دیکہا وے وہ اپنی خاوند کو معجزہ حضرت کا اور بیعت لے آنحضرت نی ام معبد سے اسلام پر اور کوچ کیا ام معبد کے پاس سے یہہ بہوبنی فی شرح السنۃ مین اور ابن عبد البر فی الاستیعاب مین اور ابن جوزی فی کتاب الوفا مین اور حدیث مین قصہ طویل ہے ف ح اور وہ یہہ کہ جب آنحضرت نے کوچ کیا ابو معبد خاوند ام معبد کہ مسی مین ہیی صفتین اوسکے مکہ مین والد بلاشبہ قصد رکہتا ہو نہین کہ پاؤن صحبت اوسکی اگر اوسکی راہ پاؤن اور آیا ہی کہ جب آنحضرت ہجرت کر کر نکلی اور اہل کو فی نہ جانا کہ کہان اور کسطرف گئی تو ایک جن پہاڑ ابوقبیس پر کہا اور کہتی ایک بیتین پڑہین لوگ آواز سنتی ہی اور کسیکو دیکہتی نہین ہی اونہین سے دو بیتین یہہ ہین قطعہ

جزی اللہ رب الناس خیر جزائہ ۔ رفیقین حلا خیمتی ام معبد ۔ ہما نزلا بالہدی واہتدت بہ ۔ فقد فاز من امسی رفیق محمد ۔

باب الکرامات

باب ہے بیچ بیان کرامتون کے ف ع کرامات جمع کرامت کی ہی اور وہ اسم اکرام و تکریم سی ہے اور کرامت کہتی ہین فعل خارق عادت کو کہ نہ مقرون ہو ساتہہ دعوی نبوت اور نہ مقابلہ کفار کے اور اقرار کیا ہی کرامت کا اہل سنت نی اور انکار کیا ہی اوسکا معتزلہ نی ف ح اہل حق اتفاق رکہتی ہین اوپر جائز ہونی وقوع کرامت کے اولیا سے اور ولی وہ شخص ہے کہ عارف ہو ذات و صفات حق کا بقدر طاقت بشری کی اور مواظب ہو اوپر کرنی طاعت کی اور ترک کرنی منہیات کی غیر منہمک لذات و شہوات مین اور کامل ہو تقوی اور اتباع مین بحسب تفاوت مراتب اوسکے اور دلیل اوپر واقع ہونی کرامت کی کتاب سنت اور تواتر اخبار ہی صحابہ سی اور اونسی کہ بعد اونکے ہین یعنی تواتر معنوی اسطرح کا کہ قدر مشترک مین درمیان اوسکی وقت انصاف اور ترک عناد کی مجال شبہ اور انکار کی نہین ہے خصوصاً بعضے اکابر مشائخ طریقت سے مانند حضرت سید عبد القادر جیلانی وغیرہ رحمہم اللہ کے کرامت ایسی حد کثرت کو پہنچی ہی کی ان گنت ہین چنانچہ بعضی مشائخ اہل زمانہ اونکی سی منقول ہی کہ کرامتین آپکی مندرج مشترہ مرار یدکی نہین کر پی دریی صادر ہوتی نہین کبہی دونہین ظاہر ہوتین کبہی اونسی اور معتزلہ اور بعضی اتباع اونکی منکر ہوئی ہین کرامت کے اور بعضون نی کہا کہ صادر

نہین ہوتی کرامت کسی بقصد واختیار بلکہ بی قصد واختیار ہوتی ہی اور بعضی کہتی ہین کرامت جنس معجزہ سی نہین ہوتی ہی مانند بُردہ جانی طعام قلیل کی اور بعضے کہتی ہین معجزہ سی ہی اور تمام کلام اثبات کرامت مین مع دلائل اور رفع شبہ مخالفونکی علم کلام کی کتابونمین کورہی ولاحاجۃ الی البیان بعد العیان **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** منفصل ہی **عَنْ** انس اَنَّ اُسَیْدَ بْنَ حُضَیْرٍ وَعَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ تَحَدَّثَا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَاجَۃٍ لَھُمَا حَتّٰی ذَھَبَ مِنَ اللَّیْلِ سَاعَۃٌ فِیْ لَیْلَۃٍ شَدِیْدَۃِ الظُّلْمَۃِ ثُمَّ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْقَلِبَانِ وَبِیَدِ کُلِّ وَاحِدٍ مِنْھُمَا عُصَیَّۃٌ فَاَضَاءَتْ عَصَا اَحَدِھِمَا لَھُمَا حَتّٰی مَشَیَا فِیْ ضَوْئِھَا حَتّٰی اِذَا افْتَرَقَتْ بِھِمَا الطَّرِیْقُ اَضَاءَتْ لِلْاٰخَرِ عَصَاہُ فَمَشٰی کُلُّ وَاحِدٍ مِنْھُمَا فِیْ ضَوْءِ عَصَاہُ حَتّٰی بَلَغَ اَھْلَہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی انس سے یہہ کہ اسید بن حضیر اور عباد بن بشیر کہ دونون صحابی جلیل القدر مین باتین کر رہی تہی نزدیک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بیچ کسی حاجت کی تہی کہ ان دونون کی یہانتک گئی راتمین سی ایک ساعت طویلہ یعنی بہرے رات جاتی رہی باتین کرتی مین بیچ ظلمات نہایت اندہیرے کے پہر باہر کو نکلی وہ دونون آنحضرت کی پاس سے اسحالمین کہ بہری وہ طرف گہر انی کی اور بیچ ہاتہہ ہر ایک کے اونمین سے لاٹہی تہین پُر روشن ہوتی لاٹہی ایک کے اون دونون کے یہانتک کہ چلی دونون یہانتک کہ جدا ہوئی راہ دونون کی یعنی ایسی جگہہ پہنچی کہ وہانسی ہر ایک کے گہر کو راہ جدے جاتی تہی روشن ہوئی دوسرے کی لیی یہانتک کہ جب ہر ایک اون دونون مین سے بیچ روشنی لاٹہی اپنی کی یہانتک کہ پہنچا ہر ایک اپنی اہل مین نقل کی یہہ بخاری نے **ف** اور روایت بخاری کی مین یون آیا ہی کہ باہر نکلی وہ دونون صحابی آنحضرت کی پاس سے اندہیری راتمین اسحالمین کہ اونکی ساتہہ مانند دو چراغون کی تہی روشن اور جب جدا ہوئی راہ ساتہہ ہر ایک کی ایک ایک چراغ جدا یہانتک کہ آیا ہر ایک بخانہ اپنی مین **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ لَمَّا حَضَرَ اُحُدٌ دَعَانِیْ اَبِیْ مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَ مَا اُرَانِیْ اِلَّا مَقْتُوْلًا فِیْ اَوَّلِ مَنْ یُقْتَلُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِنِّیْ لَا اَتْرُکُ بَعْدِیْ اَعَزَّ عَلَیَّ مِنْکَ غَیْرَ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ عَلَیَّ دَیْنًا فَاقْضِ وَاسْتَوْصِ بِاَخَوَاتِکَ خَیْرًا فَاَصْبَحْنَا فَکَانَ اَوَّلَ قَتِیْلٍ وَدَفَنْتُہٗ مَعَ اٰخَرَ فِیْ قَبْرٍ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا جب پیش آئی جنگ احد بلایا مجکو میری باپ نے بعض راتمین پس کہا نہین گمان کرتا مین اپنے تئین مگر مارا گیا پہلے اون لوگون کی کہ ماری جاوینگی آنحضرت کی یارون مین سے اور تحقیق مین نہین چہوڑتا پیچہی اپنے کسیکو کہ عزیز زیادہ ہو میرے نزدیک تجہی سوی ذات مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وہ سب سے زیادہ عزیز ہین اور محبوب میرے نزدیک حتی کہ میری جان سی بہی اور تحقیق مجہپر دین یعنی بہت سا پس ادا کرنا یعنی جلدی سے اور قبول کر وصیت میری اپنی بہنونکی تحقیق کہ اونسی نیکی کرنا اور تہین وہ تو پس صبح کی ہمنی پس ہوا وہ اول قتل کیا گیا اوس غزوہ مین اور دفن کیا مین اور دفن کیا مین اوسکو ساتہہ ایک اور شخص کے ایک قبر مین نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ع بموجب حکم آنحضرت کی کہ حکم دیدیا تہا شہدا کی حقین کہ دو دو کو ایک قبر مین دفن کرین اور وہ شخص دوسرے عمرو بن الجموع تہی یا رو الد جابر کی اور بہنوئی اونکی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ درصورت ضرورت کی جائز ہی دفن کرنا دو کا ایک قبر مین **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ رض قَالَ اِنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّۃِ کَانُوْا اُنَاسًا فُقَرَاءَ وَاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ عِنْدَہٗ طَعَامُ اثْنَیْنِ فَلْیَذْھَبْ بِثَالِثٍ وَمَنْ کَانَ عِنْدَہٗ طَعَامُ اَرْبَعَۃٍ فَلْیَذْھَبْ بِخَامِسٍ اَوْ سَادِسٍ وَاَنَّ اَبَا بَکْرٍ جَاءَ بِثَلٰثَۃٍ وَانْطَلَقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَۃٍ وَاَنَّ اَبَا بَکْرٍ تَعَشّٰی عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰی صُلِّیَتِ الْعِشَاءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰی تَعَشَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضٰی مِنَ اللَّیْلِ مَا شَاءَ اللّٰہُ قَالَتْ لَہٗ امْرَاَتُہٗ مَا حَبَسَکَ عَنْ اَضْیَافِکَ قَالَ اَوَمَا عَشَّیْتِیْھِمْ قَالَتْ اَبَوْا حَتّٰی تَجِیْءَ وَقَدْ عُرِضَ عَلَیْھِمْ فَغَضِبَ وَقَالَ وَاللّٰہِ لَا اَطْعَمُہٗ اَبَدًا فَحَلَفَتِ الْمَرْاَۃُ اَنْ لَّا تَطْعَمُہٗ وَحَلَفَ الْاَضْیَافُ اَنْ لَا یَطْعَمُوْہُ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ کَانَ ھٰذَا مِنَ الشَّیْطَانِ فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَاَکَلَ وَاَکَلُوْا فَجَعَلُوْا لَا یَرْفَعُوْنَ لُقْمَۃً اِلَّا رَبَتْ مِنْ اَسْفَلِھَا اَکْثَرَ مِنْھَا فَقَالَ لِامْرَاَتِہٖ یَا اُخْتَ

کے گیے حدیث عبد اللہ بن مسعود کی کہ ابتدا اوسکی یہہی کنا نسمع تسبیح الطعام باب المعجزات مین **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن** عائشہ رض

قالت کلمات النجاشی کنا نحدث انہ لا یزال یری علی قبرہ نور رواہ ابو داود اور روایت ہے عائشہ رضہ سی کہ کہا جب مرا نجاشی تہی ہم آپسمین باتین کرتی اور کہتی کہ تحقیق ہمیشہ دیکہا جاتا ہی اوسکی قبر پر نور نقل کیے یہہ ابو داود نی **ف** ع یعنی حبشہ مین اور معنی یہہ ہین کہ یہہ امر مشہور تہا درمیان ہمارے اور ذکر کیا جاتا تہا اونسی کہ دیکہہ آتی ہی ہم مین سے نور قبر اوسکی اور نہین متصور ہی متفق ہونا ہمارا جہوٹ پر پس یہہ قریب متواتر کی ہی اور نجاشی ساتہہ تخفیف جیم اور

والدہ ام **وعنہا** قالت لما اراد ان یغسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا لا ندری اننجرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ثیابہ کما نجرد موتانا ام نغسلہ وعلیہ ثیابہ فلما اختلفوا القی اللہ علیہم النوم حتی ما منہم رجل الا ذقنہ فی صدرہ ثم کلمہم مکلم من ناحیۃ البیت لا یدرون من ہو اغسلوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ ثیابہ فقاموا فغسلوہ وعلیہ قمیصہ یصبون الماء فوق القمیص ویدلکونہ بالقمیص رواہ ابو داود وروی ابن ماجۃ نحوہ ذکر النبی

اور روایت ہے اوس عائشہ سی کہ کہا جب چاہا صحابہ نی یا اہل بیت نی غسل دینا نبی صلعم کا بعد از وفات کے کہا نہین جانتی ہم کہ آیا ننگا کرین آنحضرت کو اونکی کپڑونسی یعنی اوتارین اونکے کپڑے جیسیکہ کرتی ہین اپنی موتی کی لیی غسل دیوین ہم اونکو اسحالمین کہ ہون اونکے بدن مبارک پر کپڑے اونکی **ف** ح اور معنی یہہ ہین کہ پس اختیار کیا بعضون نی برہنہ کرنا بقیاس اوروں کی اور بعضون نی بہتر برہنہ کرنا بسبب خصوصیت کے ترجمہ پس جب اختلاف کیا صحابہ نی نوڈالی نی یعنی مسلط کی اللہ تعالی نی اوپر بیندیہانتک کہ نہتا اونمین سی کوئی شخص مگر کہ تہوڑی اوسکی سینہ پر تہی یعنی سو گیے تہے پہر کلام کیا اونسی کلام کرنیوالی نی یعنی خضر غیبی کی گہر کی کونہ مین سے اسحالمین کہ نہین جانتی تہی وہ کہ کون ہے یہہ کلام کرنیوالا کہ ہلا دا آنحضرت کو اسحالمین کہ ہون اونپر کپڑے اونکی پس کہڑی ہوئی صحابہ اور غسل دیا آنحضرت کو اسحالمین کہ اونپر قمیص اونکا تہا اور ڈالتی تہی پانی قمیص پر اور ملتی تہی آنحضرت کی بدن کو ساتہہ کرتی کی **ف** ح اور نقل کیا ہی نووی سی کہ صواب یہہ ہی کہ وہ کپڑا کہ غسل دیا تہا اوسمین اوسکو اوتارا وقت کفن دینی کی اور یہہ جو روایت کیا ہی کہ نہین اوتارا اور کفن کی نیچی رہنی ضعیف ہے صحیح نہین ہے دلیل پکڑنی ساتہہ اوسکی ترجمہ نقل کے یہہ بیہقی نی دلائل النبوۃ مین **وعن** ابن المنکدر ان سفینۃ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخطأ الجیش بارض الروم او اسر فانطلق ہاربا یلتمس الجیش فاذا ہو بالاسد فقال یا ابا الحارث انا مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان من امری کیت وکیت فاقبل الاسد لہ بصبصۃ حتی قام الی جنبہ کلما سمع صوتا اہوی الیہ ثم اقبل یمشی الی جنبہ حتی بلغ الجیش ثم رجع الاسد رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے ابن منکدر سی یہہ کہ سفینہ غلام آزاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بہول کیا رستہ لشکر کا زمین روم مین یا قیدی کیا گیا **ف** ح یہہ تک روی ہے اور سفینہ کی نام مین اختلاف ہے اور یہہ لقب اوسکا ہی اور وجہ اس لقب کے یہہ ہے کہ وہ ایک سفر مین آنحضرت کی خدمت مین تہے اور بوجہ اوپہائی ہوئی تہی اور جو کوئی تہک جاتا بوجہ اپنا اونپر لدیتا اور وہ سبکو اٹہا بوجہ اوپہائی جاتا تہا جب آنحضرت نی اوسکو دیکہا تو فرمایا انت السفینۃ یعنی تو کشتی ہی پس اسلقب سے وہ مشہور رہا اور جو کوئی اوسکے اصل نام اوسکا پوچہتا تو کہتا کہ نام میرا سفینہ ہی کہ یہ پیغمبر خدا صلعم نی رکہا ترجمہ پس چلے یہانتک کہ کرکا فرونکا تہہ سی اسحالمین کہ ڈہونڈتی تہی لشکر کو پس ناگہان ملی وہ ایک بڑی شیر سی پس کہا اوسی ابو الحارث کہ یہہ کنیت شیر کی ہی مین ہون مولی رسول خدا کا تہا امر میرے سی ایسا اور ایسا یعنی سارا قصہ اپنے راہ بہولنی یا بند مین پکڑی جانی اور یہانتک اوسکا شیر سی کہنا پس آیا شیر واسطے اونکی دم ہلاتا ہوا اور چاپلوسی کرتا ہوا یہانتک کہ کہڑا ہوا شیر سفینہ کی پہلو مین جب سنتا شیر کرکی آواز خوفناک قصد کرتا طرف اوسکی یعنی تاکہ ڈفعہ کری اوسکو پہر متوجہ ہونا اور آنا درحالیکہ چلتا سفینہ کی پہلو مین یعنی جیسیکہ عادت رہبرون کی ہی کہ خبرداری کرتی چلتی ہین یہانتک کہ

پہنچا سفینہ لشکر مین پہر پہر گیا شیر نقل کی بہ بغوی فی شرح السنہ مین **وعن** ابی الجوزاء قال قحط اہل المدینۃ قحطا شدیدا فشکوا الی عائشۃ فقالت انظروا قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاجعلوا منہ کوی الی السماء حتی لا یکون بینہ وبین السماء سقف ففعلوا فمطرنا مطرا حتی نبت العشب وسمنت الابل حتی تفتقت من الشحم فسمی عام الفتق رواہ الدارمی اور روایت ہی ابی الجوزا سی کہ تابعی مشہور ہین اور نام اوسکا اوس بن عبد اللہ ازدی ہی کہا ڈالی گئی اہل مدینہ قحط شدید مین پس شکایت کی طرف عائشہ کی یعنی نا دعا کرین اور کچھ تدبیر بتاوین پس کہا عائشہ نی دیکھو تم آنحضرت کی قبر کو پس کردو انحضرت کے قبر شریف سے کئی روشن دان طرف آسمان کی یہان تک کہ نہو درمیان قبر کی اور درمیان آسمان کی چھت **ف** ح ع یعنے اوٹھا دو قبر اور آسمانکی درمیان مین سے حجاب لفظ کوئی ساتھہ زبر کاف کی اور پیش سی بہی آیا ہی جمع کوہ کی ساتھہ زبر کاف اور پیش سی بہی آیا ہی جمع کوہ کی ساتھہ زبر کاف اور پیش وسکیکی اور تخفیف واو کی بیچ مفرد اور جمع کی روزن گہر کا اور معنی یہہ ہین کہ کردو مقابلہ قبر شریف کی حضرت کی حجرہ کی چھت مین گئی سو راخ اور کہا بعضون نی بیچ سب کہولدی قبر شریف کی کہ آسمان نے جب کبہی قبر آنحضرت کی بہنی لگی نالی سبب برسنی کی آسمان کی فرمایا اللہ تعالی نی فملکت علیہم السماء والارض بیچ بیان حال کفار کی پس ہوتا ہی امر اوسکا خلاف اسکے بہ نسبت ابرار کی یعنی وسکی لیی روتا ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ طلب شفاعت کے ہی قبر شریف سے اسلیکی آنحضرت کی حیات مین استسقا کرتی تہی ذات شریف سے اور جب وفات شریف پر دہ مین ہوئی تو حکم کیا عائشہ رضی نی کہ کہولی جاوی قبر شریف نا مبہہ سے گویا ظاہر مین استسقا کیا قبر شریف سی اور حقیقت مین استسقا اور استشفاع ہی ہے ذات شریف سے اور کہولنا قبر کا مبالغہ ہی ہے مین **ترجمہ** پس کیا لوگون نی جو کچھہ کہ کہا تہا عائشہ رضی نی پس سائی گئی مینہہ یہانتک کہ پیدا ہوئی گہاس اور فربہ ہوئی اونٹ یہانتک کہ پہول گئین کوکین انکے چربی سبب کثرت چربی کی پس نام رکہا گیا اوس سال کا سال فتق نقل کی بہ دارمی **ف** ع یعنی سال زانی کا کہ باعث ہوا فتق کا اور فتق کے معنے مین پہولجانا اور بعضون نی کہا پہٹ جانا اور بعضون نی کہا پہول جانا یعنی چونکہ ارزانی بہت ہوئی اور خوب طرح کہایا پیا سبب کثرت چربی اور گوشت کی پہول گئین کوکین انکے یا پہٹ گئی بدن یا پہیل گئی اور شفاعت ڈہونڈنا عائشہ رضہ کا اور ظاہر ہونا اوسکا اثر کرامت سے عائشہ رضہ کی اور حقیقت مین معجزہ ہی حضرت کا اسلیکہ کرامتین سب اولیا کے معجزہ ہین پیغمبر کی **وعن** سعید بن عبد العزیز قال لما کان ایام الحرۃ لم یؤذن فی مسجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثلثا ولم یقم ولم یبرح سعید بن المسیب المسجد وکان لا یعرف وقت الصلاۃ الا بہمہمۃ یسمعہا من قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الدارمی اور روایت ہے سعید بن عبد العزیز سی کہ تابعی ہین سعید بن مسیب سی نہا فقیہ اور صحیح روایت کرنیوالا حدیث کا اور گریبان ترسان کہا جبکہ ہوا زور واقعہ حرہ کا **ف** ح لفظ حرہ ساتھہ زبر حرح مہملہ اور تشدید رکی نام ہی ایک زمین کا باہر مدینہ کی کہ اوسمین کالی پتہر بہت ہین اور معلوم واقع ہوا یہہ واقعہ کہ یزید بن معویہ نی جو لشکر بہیجا مدینہ پر وہ جانب حرہ سی مدینہ پر چڑہ آیا اور خراب کیا اوسکو اور برائی اس قضیہ کے حد سی زیادہ ہے کہ بیان مین نہین کی سکتی اور اوسکی برائیون سے ایک برائی یہہ ہے **ترجمہ** کہ نہین اذان دی گئی آنحضرت کی مسجد مین تین روز اور نہ تکبیر کہی گئی اور نہ کوئی مسجد مین اسکا تہا نماز کی لیی اور مسجد سے باہر نہین نکلی سعید بن مسیب **ف** ع کہ کبار تابعین سے تہی بڑی فقیہ اور محدث اور زاہد اور عابد اور پرہیزگار اور چالیس حج کی تہی اور ہنوز نے اور وفات پائی سن ترانوین مین **ترجمہ** اور تہی سعید بن مسیب بشدید مین یعنے اوسوقت بشدید مین کہ نہین پہچانتی تہی آنا وقت نماز کا مگر سبب آواز خلقی کی کہ سنتی تہی اوسکو حجرہ کی اندرسی کہ قبر شریف آنحضرت کی وہان تہی نقل کی بہ دارمی **وعن** ابی خلدۃ قال قلت لابی العالیۃ سمع انس من النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خدمہ عشر سنین ودعا لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان لہ بستان یحمل فی کل سنۃ الفاکہۃ مرتین وکان فیہا ریحان یجیئ منہ ریح المسک رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہے ابی خلدہ تابعی سے کہ کہا کہا مین واسطے ابی العالیہ کی کہ کبار تابعین سے ہی کہ کیا سنی ہین انس نی حدیثین آنحضرت کی **ف** ع یعنی بلا واسطہ کہ روایت کرتا ہی یا اوسکی لیی مراسیل ہین صحابہ سی باوجودیکہ وہ بہی حجت ہین اتفاقا گویا بعد وفات آنحضرت صلعم کی تردد کیا بعضی لوگون نی انکی حقین **ترجمہ** کہا ابو العالیہ نی کہ خدمت کی انس نی آنحضرت کی دس برس یعنے اور عمر اونکی دس برس کے ہی جب حاضر ہوئی ہی اور بعضون نی کہا آٹہہ برس کے اور دعا کی اونکی نبی آنحضرت نی **ف** ع یعنی واسطے برکت کی اونکی عمر مین اور مال مین

اور اولاد مین پس ایک سو مین برس کے اونکی عمر ہوئی اور اولاد سو نفر بہتر اونمین سے مرد اور ستائیس عورتین اور برکت اموال کیہ ہے ترجمہ اور تہا انس کھجی باغ کو الا سبود ہر برس دو بار اوتہی اوس حلیقہ یعنی باغ مین پہول کرا تی تہی ونمین سے بو مشک کے ف ع حاصل جواب یہہ کہ جسکو ایسا رتبہ اور صحبت ہو حضرت سے اور زمانہ دراز تک ایسے ملازمت اور خدمت مین رہا ہو وہ کیونکر نسی گا اور نہ روایت کریگا حضرت سے ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے الفصل الثالث ۳ فصل سیر عن عروۃ بن الزبیر ان سعید بن زید بن عمرو بن نفیل خاصمۃ اروی بنت اوس الی مروان بن الحکم وادعت انہ اخذ شیئا من ارضہا فقال سعید انا کنت اخذ من ارضہا شیئا بعد الذی سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اخذ شبرا من الارض ظلما قال وما ذا سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اخذ شبرا من الارض ظلما طوقہ اللہ الی سبع ارضین فقال لہ مروان لا اسالک بینۃ بعد ہذا فقال سعید اللہم ان کانت کاذبۃ فاعم بصرہا واقتلہا فی ارضہا قال فما ماتت حتی ذہب بصرہا وبینما ہی تمشی فی ارضہا اذ وقعت فی حفرۃ فماتت متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم عن محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر بمعناہ وانہ راہا عمیاء تلتمس الجدر تقول اصابتنی دعوۃ سعید وانہا مرت علی بئر فی الدار التی خاصمتہ فیہا فوقعت فیہا فکانت قبرہا روایت ہی عروۃ بن زبیر بن العوام سی کہ کبار تابعین سے ہی اور زبیر والد انکی عشرہ مبشرہ سی ہین یہہ کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل جہگڑی اوسنے اروی بیٹی اوس کے طرف مروان کی ف نقیل ساتہہ پیش نون کی وزبر ف اور جزم ی کی اور سعید بن زید بہی عشرہ مبشرہ سے ہین بہنوئی حضرت عمر رض کی ورتہی وہ مستجاب الدعوات اور اوری ساتہہ زبر ہمزہ اور جزم ر کی اور زبر واو کی جامع الاصول مین کہا کہ نہین جانتا مین کہ وہ صحابی ہے یا تابعیہ پس عروہ روایت کرتی ہین کہ سعید بن زید سی جہگڑی اروی اور لیگئی اونکو مروان کی پاس حاکم مدینہ کا تہا معویہ کیطرف سی ترجمہ اور دعوی کیا اروی نے کہ سعید بن زید نی لی ہی یعنی از راہ ظلم کی کچہہ زمین اوسکی سی پس کہا سعید نے یعنی بطریق استعطاف کے کہ پہلا مین لونگا زمین اوسکی سی کچہہ بعد اسکے کہ سنا مینے پیغمبر خدا صلعم سی کہا مروان نی کہ کیا سنا تو نی پیغمبر خدا صلعم سی کہا سعید نے کہ سنا مینی پیغمبر سی فرماتی جو شخص کہ لیوی ایک بالشت کسی کی زمین سے از راہ ظلم کی کریگا اللہ تعالی اوس بالشت بہر زمین کو طوق کرا اوسکا ساتہ زمینون تک پس کہا مروان نی کہ نہین طلب کرتا مین تجسی گواہ یعنی دلیل بعد اسکے ف ع یعنی بعد لانی تیری کی ہر حدیث کو اور معنی یہہ ہین کہ سچا جانتا ہون مین تجکو باطن امر مین تو غیر ظالم ہی ہا نہین شک کرتا مین تیری حدیث کو اور نہین محتاج ہون مین اور روایت کا اس لیے کہ تو بمنزلہ دو راویون کی یا زیادہ کی ہی اور ذکر کیا کرمانی نی کہ سعید نے چہوڑدی دو زمین کہ دعوی کیا تہا اوس عورت نے اوسکا جیسکہ شاید ہی اسکے نقل عروہ کے ترجمہ پس کہا سعید نے خداوندا اگر ہی یہہ عورت جہوٹی تو اندہی کر بینائی اوسکی اور مارا اسکو اوسکی زمین مین ف ع کہ دعوی کرتی ہی اوسکا اور ایک روایت مین آیا ہے اوجل قبر دارا یعنی کر قبر اوسکی اوسکی گہر مین ترجمہ کہا عروہ نے پس نہ مری وہ عورت یہان تک جاتی رہی بینائی اوسکی اور اوسوقت کہ وہ عورت چلتی تہی اوس زمین مین اچانک مین گری وہ چہ ایک گہری گڑہی کی پس مر گئی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین محمد بن زید عبد اللہ بن عمر تابعی سی معنی اس حدیث کی آئی ہی اور یہہ آیا ہی کہ محمد بن زید نی دیکہا اوس عورت کو اندہی ٹٹولتی ہوئی دیوار یعنی راہ جلتی مین دیوار سہارے پر چلتی تہی کہتی تہی وہ عورت کہ پہنچی مجکو بد دعا سعید بن زید کی کہ میری اندہی ہونیکی لیی کی تہی اور تحقیق وہ گذری اوپر ایک کنوے بی کی یعنی گہری گڑہی پڑکر اوس گہر مین تہا کہ جہگڑی تہی وہ سعید بن زید سی اوسکی مقدمہ مین پس گری وہ اوسمین پس ہوا وہ کنوا قبر اوسکے یعنے اوسکی لیی جگہ قبر بنائی گئی اوسمین پڑتی رہی وعن ابن عمر رض ان عمر بعث جیشا وامر علیہم رجلا یدعی ساریۃ فبینما عمر یخطب فجعل یصیح یا ساری الجبل فقدم رسول من الجیش فقال یا امیر المومنین لقینا عدونا فہزمونا فاذا بصائح یصیح یا ساری الجبل فاسندنا ظہورنا الی الجبل فہزمہم اللہ تعالی رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ

اور روایت ہے ابن عمر سے کہ عمر نے نہاوند کی طرف بھیجا ایک لشکر یعنی طرف نہاوند کی اور امیر کیا اوس لشکر پر ایک شخص کو کہ نام لیا جاتا تھا اوسکا سارید پس اوسوقت کہ عمر خطبہ پڑھتے تھے یعنی مسجد مدینہ مین روبرو اکابر صحابہ اور تابعین کے کہ اونمین حضرت عثمان اور حضرت علی رضہ تھے پس شروع کیا چلانا اور کہنا ای ساری لازم کر پہاڑ کو اور پناہ پکڑ ساتھ اوسکی یعنی کر پہاڑ کو اپنی پیٹھ کی پیچھی پس تعجب کیا لوگون نی پس آیا قاصد لشکر سی اور کہا ای امیر المومنین ملے ہمنی دشمن ہمارے یعنی اور غالب ہوئی وہ ہمپر پس شکست دی ہمکو پس گمان ایک چلانیوالا چلاتا تھا اور کہتا تھا ای ساری لازم کر پہاڑ کو پس لگائین ہمنی پیٹھین اپنی طرف پہاڑ کی پس شکست دی اونکو خدا تعالی نی **ف** ع اسمین کئی کرامتین ہوئین حضرت عمر رضہ کی ایک تو نظر آنا اوس معرکہ کا مدینہ سی اور دوسرے پہنچنا اونکی آواز کا اور سنا ہر ایک کا اونمین سے اوسکو اور تیسرے فتح یاب ہونا اونکا اونکی برکت سے ترجمہ نقل کی بیہقی نی دلائل النبوۃ مین **وعن** نبیہ بن وہب ان کعبا دخل علی عائشۃ فذکروا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کعب ما من یوم یطلع الا نزل سبعون الفا من الملائکۃ حتی یحفوا بقبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضربون باجنحتہم ویصلون علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا امسوا عرجوا وہبط مثلہم فصنعوا مثل ذلک حتی اذا انشقت عنہ الارض خرج فی سبعین الفا من الملائکۃ یزفونہ رواہ الدارمی اور روایت ہی نبیہ بیتی وہب کے سی **ف** حرف نقط نبیہ سہ تہ پیش نون اور زبر ب اور جزم می کی بہرہ ہی پہرت مولف نی اسیطرح ضبط کیا ہی اور مشکوۃ کی اکثر نسخون مین ہے اسیطرح ہی اور اسماء الرجال کی کتابون مین اور ایک مشکوۃ کی نسخہ مین نبیہ بدون ت کی ہی اور یہی ظاہر ہی اور بعضون نی کہا یعنی یہی صواب ہے پس نبیہ روایت کرتا ہی کہ کعب احبار کہ کبار تابعین سے ہین اور پایا اونہون نی زمانہ آنحضرت کا لیکن دیکھا نہین آپکو اور مسلمان ہوی حضرت عمر کی زمانہ مین داخل ہوی حضرت عائشہ کی پاس پس ذکر کیا اہل مجلس نی پیغمبر خدا صلعم کا یعنی ذکر کیا بعضی صفتین آپکے یا قصہ آپکے وفات کا پس کہا کعب نی یعنی گلی کتابون سی یا سنکر اگلی لوگون سی یا از راہ کشف کی اور یہی مناسب ہے واسطی اسکی کہ ہوکرامت اونکی کہ نہین کوئی دن کہ ظاہر ہو فجر اوسکی مگر کہ اوترتی ہین ستر ہزار فرشتی یہانتک کہ گھیر لیتی ہین آنحضرت کی قبر شریف کو مارتی ہین بازو اپنی یعنی اوترتی ہین اوسکی لپی گرد قبر کی یا اوپر اوسکے بتلاش برکت اور قرب اور نور اوسکی اور درود بھیجتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر یہانتک کہ جب شام کرتی ہین چڑہ جاتی ہین آسمان پر اور اوترتی ہین آسمان سے مانند اونکی یعنی ستر ہزار اور فرشتی پس کرتی ہین وہ یہی مانند اوس چیز کی کہ کرتی ہین فرشتی روز کی گھیر لیتی ہین قبر کو اور بازو مارتی ہین اور درود بھیجتے ہین آپ پر یہانتک کہ جب پھٹیگی آنحضرت سنی مین یعنی وقت پھٹنی دوسرے نفخہ کی اوٹھین گی آپ قبر شریف سی نکلینگے بیچ ستر ہزار فرشتون کی احاطہ کیا ہوا اونکے فرشتی محبوب کے طرف حبیب کے یعنی آنحضرت کو طرف اللہ تعالی کی ۔ نقل کی بیہقی نی **باب** **ف** ح اکثر نسخون مین اسیطرح ہی باب مطلق بی ترجمہ کے اور بعضی نسخون مین باب وفات النبی صلعم اور یہ اصلی اور ظاہری اسلیے کہ عادت مولف کی یہ ہے کہ لکھتا ہی مطلق باب واسطے ذکر کرنی لواحق اور متممات پہلے باب کے اور یہان ایسا نہین ہے بلکہ ذکر کیا ہی احوال جو متعلق ہی آنحضرت کی وفات کی پس مناسب ہے ترجمہ کرنا ساتھ اوسکی اور یہ یہی ہی کہ بعد اس باب کے ایک باب لا باہی بی ترجمہ کی متعلق ساتھ وفات کی پس ظاہر یہ ہے کہ یہہ باب مترجم ہو ساتھ وفات نبی صلعم کی اور باب آیندہ غیر مترجم ہو بیچ لواحق و متممات اوسکے جانا چاہیی کہ ابتداء آنحضرت صلعم کی مرض کی یہ ہے کہ حادث ہوا اور دوسرا آخر شہر صفر مین کہ ایک شب یا دو شب اوسمین سے باقی رہی تھین اور بعضون نی کہا کہ ابتدا مرض اول ربیع الاول مین ہے اور ابن جوزی نی کتاب الوفا مین کہا کہ ابتدا مرض صفر کی مہینی مین ہے کہ دس راتین اوسکی باقی رہی تھین اور وفات آپکے بارہوین ربیع الاول مین ہوئی اور سلیمان تیمی نی کہ ایک شخص ثقات مین سے ہی جزم کیا ہی اسکا کہ ابتدا مرض کی دن تہی بائیسوین صفر کو اور وفات پر کے دن دوسرے ربیع الاول مین واللہ علم اور اس قول کو ترجیح دی ہی علمائ نی اس سبب سے کہ وفات فاطمہ رضہ کی تیسری رمضان مین ہے اور اتفاق کرتے ہین علماء اسپر کہ وفات اونکی چھہ مہینی بعد آنحضرت کی ہوئی ہی پس ثابت سی ہوا اور دشوار ہے کہ حضرت ایکے کروٹ سی دوسری کروٹ بدلتی تہی بستر پر اور

فرماتی تھی کہ نہیں ہے کوئی کہ سخت تر ہو بیمار اوسکی ہمسی کہ گروہ انبیاء ہین اور بلاشبہ تواب ہے زیادہ ہی ہمارے کیلی پس بیمار رہی آنحضرت بارہ دن یا اٹھارہ دن بنا بر اختلاف کی بیچ زمانہ ابتدا مرض کی آور آزاد گیی آنحضرت فی اپنی بیماری مین چالیس برکے اور نماز ادا کرتی تھی اصحاب کے ساتھہ مدت مرض مین سوائے تین روز کی اور بعضون نی کہا ستر ان نماز مین نہین پڑہائین ابوبکر رض کو فرمایا کہ لوگونکو نماز پڑہا اور نکلے آنحضرت ایک روز طرف مسجد کے اور نماز ادا کی اور کہا ای گروہ مسلمانون کی تمکو رخصت کرتا ہون مین اور خدا تعالی کی پناہ مین سونپتا ہون خدا خلیفہ یعنی کارساز میرا ہے تمپر پس میری طرف سے تمکو یہہ نصیحت ہے کہ تقوی کرنا اور نگاہ رکہنا طاعت اوسکے اور اسلیی کہ مین چہوڑتا ہون دنیا کو اور جدا ہوتا ہون تمسی اور کتنی ہی روایتون مین آیا ہی کہ امام ابوبکر رض تھی ابن عباس سے منقول ہی کہ کہا نماز نہین پڑہے آنحضرت فی پیچہی تمنکی اپنی امت مین سی سوائے ابوبکر کی اور روایت ہے عبدالرحمن بن عوف کی کہ سفر مین اونکی پیچہی ایک رکعت پڑہی اور اون چیزون مین کہ واقع ہوئین مرض الموت مین آنحضرت کی یہہ تھا کہ بہت ہوا درد و آزار روز پنجشنبہ کے پس چاہا کہ اکا کتاب یعنی وصیت نامہ لکہین پس کہا عبدالرحمن بن عوف کو کہ لاشانہ بکر بنکا یعنی ہڈی اوسکی شانی کی کہ چوری ہوتی ہی یا تختہ کہ تا لکہون ابوبکر کی لیی ایک کتاب پس چاہا کہ اوسکہین اور لاوین فرمایا حاجت نہین ہے خدا اور مومن نہین اختلاف کرینگی ابوبکر کی حقین یعنی بالاجماع سب اتفاق کرینگی اونکی خلافت پر اور منقول ہی کہ عباس رض نے کہا علی رض کو کہ مین پہچانتا ہون چہرے عبدالمطلب کے بیٹون کی وقت موت کی اور درتا ہون کہ نہ اوتہین پیغمبر خدا اس درد سی جاوے اور طلب کرا اونسی یہہ امر یعنی خلافت حضرت علی رض کی کہا یا جانتا ہی تو کہ اگر طلب کرین اونسے دیوین حضرت پہر بھی دینگے لوگ مجکو یعنی ہرگز نہین دینگی مین ہرگز نہین طلب کرونگا اور نہ ہے واقع ہوا حضرت کی مرض مین آنحضرت کی پاس سات دینار تھی پس خیرات کیی وہ تا کچہہ باقی نہ چہوڑے اور اکثر وصیت آنحضرت کی مرض الموت مین رعایت نماز اور احسان کرنیکی تھی غلام اور لونڈیونپر اور میرے حیات الحیوان مین واقدی سی لایا ہی کہ جب تک واقع ہوا آنحضرت صلعم کی موت مین تو کہا اسماء عیس کے بیٹی نی ناتہہ پناہ در میان دونو مونڈہون آنحضرت کی پہر کہا کہ وفات پائی رسول خدا صلعم نی اور اوٹہائی گئی مہر نبوت آپکے مونڈہو مین سے اور روایت کرتی ہین ام سلمہ کہ رکہا مینی ناتہہ پنا آنحضرت صلعم کی سینہ پر اوس وقت کہ وفات پائی پس گذری مجہپر کیی جمعی کہ طعام کہاتی تھی مین اور ناتہہ دہوتی تھی اور نہین جاتی تھی میرے ناتہہ سے بو مشک کے اور شواہد النبوۃ مین لایا ہی کہ پوچہا لوگون نی حضرت علے رض سی کہ کیونکر آپ کا ایسا حافظہ اور فہم ہوا کہا جب غسل دیا گیا آنحضرت کو جمع ہوا پانی آپکے پلکون مین پس اوٹہا لیا مینی اپنی زبان سے اوسکو اور پی گیا مین پس جانتا ہون مین قوت حافظہ اپنی کی اوس سے اور کفن دیا گیا آنحضرت صلعم کو تین کپڑون مین سوتی مین کہ نہین تھا اوسمین قمیص اور عمامہ اور مختلف آئی ہین روایتین آنحضرت کی کفن مین اور صحیح یہی ہی کہ عائشہ سی آئی ہی لیکن اختلاف کیا ہی بیچ تفسیر قول عائشہ کی کہ کہا تھا اوسمین قمیص اور عمامہ بعضون نی کہا کہ مراد یہہ ہے کہ تین کپڑی تھی سوائے قمیص کے اور عمامہ کے کہ مجموع پانچ ہوئی اور کہا ہی علماء نی کہ صحیح یہہ ہے کہ معنی اس عبارت کی یہہ ہین کہ قمیص اور عمامہ آنحضرت کی کفن مین نہا نووی نی کہا کہ جمہور علماء اسپر ہین اسسبب سے کہتی ہین کہ زیادہ تین سی مکروہ ہی اور شافعی کی نزدیک جائز غیر مستحب ہے مردون کی لیی اور عورتون کی لیی مؤکد تر ہی کہ پانچ چاہیین اور حنفیہ کی نزدیک کفن کے تین کپڑے ہین ازار اور قمیص اور لفافہ اور تحقیق اسکی فقہ کی کتابون مین ہے اور نماز ادا کی آنحضرت پر تنہا تنہا اور امامت نہین کی کسیسے جماعت جماعت آتی تھی اور نماز پڑہتی تھی اور جب آنحضرت کو دفن کرنی لگی تو شقران کہ غلام آزاد آنحضرت کا تھا اوسنی چادر آپکی نیچی بچہا دی اسے اور کہا کہ مین نہین چاہتا کہ بعد آپکی کوئی اوسکو اوڑہی لیکن صحابہ کو یہہ بات ناگوار معلوم ہوئی اور نکال ڈالی پس اسلیی علماء اتفاق کرتی ہین کہ مکروہ ہی بچہانا چادر وغیرہ کا نیچی مردہ کی قبر مین اور آنحضرت کی قبر کی مونہہ پر نو اینٹین کچی کہڑی کی گئین یعنی مونہہ بند کرنیکی لیی اور آنحضرت کی قبر مسنم بنائی گئی یعنی بطور کوہان اونٹ کی اور سنگریزی بچہائی گئی اوسپر اور چہڑکا گیا اوسپر پانی اور مسنم بنانا قبر کا مستحب ہے اور یہی مذہب ہے چارون امامون وغیرہم کا اور وفات ہوئی آنحضرت کے پیر کی دن اور دفن کیی گئی بدہ کی شب مین اور بعضون نی کہا منگل کی دن بعد ڈہلنی آفتاب کے اور اول صحیح ہی اور باقی احوال رسالہ ثابت بالسنہ مین ملینگے

کہا ہی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** البراء قال اول من قدم علینا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصعب

ابن عمیر وابن ام مکتوم فجعلا یقرئاننا القرآن ثم جاء عمار وبلال وسعد ثم جاء عمر بن الخطاب فی عشرین من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فما رأیت اہل المدینۃ فرحوا بشیء فرحہم حتی رأیت الولائد والصبیان یقولون ہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد جاء حتی قرأت سبح اسم ربک الاعلی فی سور مثلہا من المفصل رواہ البخاری

روایت ہے براء بن عازب سے کہ مشہور انصاری ہیں کہا اول دن شخصوں کے کہ آئی ہمپر یعنی انصار پر آنحضرت کی صحابہ میں سے مصعب بن عمیر وابن ام مکتوم تھی ف ح اور روایت میں آیا ہی کہ آنحضرت نے انصار کی التماس سے بعضے اپنی اصحاب کو بھیجا ہجرت سی پہلی مدینہ کو بھیجا بعضے مصلحتوں کی پی اور تا کہ سکھاوین قرآن شریف اور احکام دین پس سب سے پہلی ان دونون صحابیون جلیل القدر کو بھیجا پس شروع کیا انہون نی کہ پڑہاتی تہی انکو قرآن پہر آئی عمار بن یاسر اور بلال پہر آئی عمر بن الخطاب بیچہ بیس شخصون کی آنحضرت کی صحابیون میں سے بعد ازان رونق افزا ہوئی آنحضرت صلعم یعنی ساتہہ ابوبکر صدیق کی پس نہین دیکہا میں نی اہل مدینہ کو کہ خوش ہوئی ہون ساتہہ کسی چیز کی یعنی دنیا مین مانند خوش ہونی انکی بسبب آنحضرت کی مدینہ مین یہانتک کہ دیکہا میں نی لڑکیون اور لڑکون کو کہتی یعنی کمال خوشی سی کہ یہہ رسول خدا کی ہین تحقیق آئی پس نہین آئے یہانتک کہ سیکہی میں نی سورہ سبح اسم ربک الاعلی یعنی یہہ سورۃ آنحضرت کے آنیسی پہلی سیکہہ لی تہی میں نی بیچ جملہ اور سورتون کی یا ساتہہ اور سورتون کی کہ مانند اسکی ہین یعنے مقدار مین مفصل سے یعنے اوساط مفصل سی نقل کی یہہ بخاری نی ف ع یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ سبح اسم ربک نازل ہوئی ہی مکہ مین اور اشکال اسپر یہہ وارد ہوتا ہی کہ آیہ قد افلح من تزکی وذکر اسم ربہ فصلی اوتری ہی زکوۃ فطر مین اور واجب ہونا صدقہ فطر کا اور نماز عید کا دوسرے سنۃ مین ہوئے پس احتمال ہی یہہ کہ ہو یہہ سورۃ مکی سوائے ان دو لفظون کی تیون کی کہ یہہ مدنی ہون اور صحیح تر یہہ ہے کہ یہہ سارے سورۃ مکی ہی پہر بیان کیا آنحضرت نی کہ مراد آیہ قد افلح من تزکی وذکر اسم ربہ فصلی سی زکوۃ فطر اور نماز عید ہی پس نہین ہی آیہ مین مگر رغبت دلانی زکوۃ وصلوۃ مین بغیر بیان مراد کی پس بیان کیا اوسکو سنت نی بعد اسکی کذا ذکرہ بعض المحققین واللہ اعلم

وعن ابی سعید الخدری رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلس علی المنبر فقال ان عبدا خیرہ اللہ بین ان یؤتیہ من زہرۃ الدنیا ما شاء وبین ما عندہ فاختار ما عندہ فبکی ابو بکر قال فدینا لک بآبائنا وامہاتنا فعجبنا لہ فقال الناس انظروا الی ہذا الشیخ یخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عبد خیرہ اللہ بین ان یؤتیہ من زہرۃ الدنیا وبین ما عندہ وہو یقول فدینا لک بآبائنا وامہاتنا فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو المخیر وکان ابو بکر اعلمنا متفق علیہ

اور روایت ہی ابی سعید خدری کی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی منبر پر یعنی مرض الموت مین جیسکی ایک روایت مین آیا ہی اور ایک روایت مین بایا ہی کہ کہا یہہ پانچ رات پہلی وفات سی پس فرمایا کہ تحقیق ایک بندہ کو اختیار دیا اللہ تعالی نی درمیان اسکی کہ دی اوسکو ناز ونعمت دنیا سی مقدار اوسچیز کی کہ چاہی اللہ تعالی یا چاہی وہ بندہ اور درمیان اوسچیز کی نزدیک خدا کی ہی یعنی ثواب آخرت پس اختیار کیا اوس بندے نی اوسچیز کو کہ نزدیک خدا کی ہی یعنی ثواب آخرت اسلیے کہ وہ خیر اور پایندہ تر ہی پس رو دی ابوبکر ف ع یعنی بسبب کمال فہم وادراک کی پہچان لیا اونہون نی مفارقت کرنا آنحضرت کا دنیا سی بقرینہ مرض کی یا اسلیے کہ اختیار کرنا اوسچیز کا کہ اللہ کی پاس ہے اور ترک کرنا ناز ونعمت دنیا کا بحسب ظاہر کی مقدمات مراتب اولیا سی ہے اور وہ جانتی تہی کہ یہہ دنیا کی نعمتین مناسب نہین بین مقام سید الانبیا کی پس انتقال کیا اونکی ذہن نے طرف اسکی کہ معنی اسکی بطریق اشارہ کی اختیار کرنا موت اور ملاقات اللہ تعالی کا اور ترک کرنا حیوۃ اور بقا کا ہے ت کہا ابوبکر نی یعنی خطاب کر کر آنحضرت کو کہ قربان ہون ہم تیرپر سی ساتہہ ماں باپ اپنی کی یعنی اگر نفع دی قربان ہونا کہارا دی نی پس تعجب کیا ہمنی واسطے ابی بکر کی ف ع کہ کیون قربان کرتی ہین حال آنکہ یہان کوئی باعث نہین ہے کہ مقتضے ہو اوسکو اور نہین تہا یہہ مگر بسبب سمجہنی اونکی اوسچیز کو کہ سمجہی ابوبکر اشارہ پر کہا لوگون نی یعنی بعضون نی کہ دیکہو طرف اس بوڑہی کی یعنی باوجود بڑہاپی کی کہ مقتضے ہی اونکی وقار اور زیادتی عقل وفہم کا خبر دیتی ہین رسول خدا

صلعم حال ایک شئی خبر معین کے سی کہ اختیار دیا اوسکو اللہ تعالیٰ نے درمیان اسکے کہ دیوی اوسکو ناز و نعمت دنیا سی اور درمیان اسکے کہ ہی نزدیک اوسکی اور وہ بورہا
کہتا ہی کہ قربان ہون ہم تیرہی ماں باپون اور ماؤن کی پس نہیں اختیار دیا آنحضرت کو ہی اختیار دیی گئی ف ع یعنی ظاہر ہوا ہمکو آخر امر مین کہ آنحضرت ہی بندی اختیار دیے
گئے تہی یعنی آنحضرت نی بندی سی اپنی ذات شریف مراد رکہی تہی ترجمہ اور تہی ابوبکر دانا ترہم مین کہ سمجہہ گئی اول ہی کہ بندی مخبر آنحضرت ہین وعن
عقبۃ بن عامر قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی قتلی احد بعد ثمان سنین کالمودع للاحیاء والاموات ثم طلع المنبر فقال
انی بین ایدیکم فرط وانا علیکم شہید وان موعدکم الحوض وانی لانظر الیہ وانا فی مقامی ہذا وانی قد اعطیت
مفاتیح خزائن الارض وانی لست اخشی علیکم ان تشرکوا بعدی ولکنی اخشی علیکم الدنیا ان تنافسوا
فیہا وتزاد بعضہم فتقتتلوا فتہلکوا کما ہلک من کان قبلکم متفق علیہ اور روایت ہے عقبہ
بن عامر سی کہ کہا نماز پڑہی رسول خدا صلعم نی اوپر شہیدون احد کی بعد آٹہہ برس کی ف ع یعنی وقت دفن اونکی سی پس کہا بعضون نی کہ پڑہی حضرت
نی اوپر نماز جنازہ کی اور یہی ظاہر ہی پس یہہ حضرت کی خصوصیات سی ہی یا اون شہدا کی خصوصیت تہی اور کہا شافعی نی کہ مراد صلوۃ سی دعا ہی تہی اور حضرت
شیخ رح نی یون لکہا ہی کہ مراد صلوۃ سی نماز جنازہ کی ہی اور یہہ موید ہی مذہب حنفیہ کی کہ وہ قایل ہین نماز پڑہنی کی شہدا پر اور شافعیہ کے نزدیک وہ قایل نہین
ہین اوسکے مراد دعا ہی ترجمہ مانند رخصت کرنیوالی کی واسطی زندون اور مردون کی ف ع کہا منظہر نی یعنی استغفار کی اونکی لیی مانند رخصت کرنیکی واسطی زندون
اور مردون کی آی ہی رخصت کرنا زندون کی لیی سبب جلت کرنی آنحضرت کی ٹہاد نیا سی اور مردون کی لیی سبب انقطاع دعا اور استغفار آنحضرت کی اونسی اور
یہہ آنحضرت کی آخر زمانہ حیات مین ہا ترجمہ یہہ ہر آئینہ ہی آنحضرت منبر پر اور فرمایا کہ تحقیق مین آگے تمہاری فرط ہون ف ع فرط ساتہہ زبرف اور رکی وہ کہ آگی
جاتا ہی قافلہ مین سی منزل پر واسطی درست اور مہیا کرنی ڈول اور رسی اور پاک کرنی کنوین وغیرہ کی اور سامان تیار کرنی منزل کی کہ جسکو میر منزل کہتی ہین
اور یہان مراد آگی جانا آنحضرت کا ہی دار آخرت مین واسطی کارسازی امت اور مہیا کرنی اسباب نجات و شفاعت امت کے حاصل یہہ کہ مین شفاعت کرنیوالا تمہارا
ہون آگے تمہاری جا کر مستعد شفاعت کا رہونگا ترجمہ اور مین تمپر شہید ہون یعنی مطلع ہونگا تمہاری احوال پر اسلیی کہ عرض کیی جاوین گی مجہپر اعمال تمہارے
یا مین شاہد یعنی گواہ ہون گواہی دونگا اوپر فرمان برداری اور قبول کرنی دعوت اسلام تمہاری کی اور تحقیق مکان وعدہ تمہاری کا کہ شفاعت خاص کا وعدہ
کیا ہی تمسی محشر مین حوض کوثر ہی ف ع یعنی وان جا کر متمیز نہو جائیگا خبیث طیب سے اور منافق مومن سے پس ہوگی شفاعت امت اجابت کی لیی ترجمہ
اور تحقیق مین البتہ دیکہتا ہون یعنی ابطرف حوض کی اسحالین کہ مین اسجگہہ اپنی مین ہون ف ع یعنی منبر پر اور یہہ ظاہر ہی معنی پر ہی گویا حضرت کی لیی پردہ
اوٹہہ گیا اور دکہا دیا گیا حوض کوثر اوسحالت مین ترجمہ اور تحقیق مین دیا گیا ہون کنجیان زمین کی یعنی کہولی جاوینگی میری امت کی لیی خزانی زمین کی سبب
فتح ہونی شہرون زمین کی اور ایمان لانی لوگون اوسکے اور تحقیق مین نہین ڈرتا ہون تمپر یعنی تم سب مشرک و کافر ہوجاؤگے تمہارے پیچہے یعنی اسکی لیی واقع ہوا بعض سے ولیکن ڈرتا ہون مین تمپر یہ کہ
رغبت کروگے اوسمین ف ع مانند رغبت کرنیکی شئی نفیس مین اور میل کروگے اوسمین بہت اسلیے کہ رغبت کرنی نعمتون فانیہ مین مناسب ہے بلکہ رغبت کرنی خاص
اموال قیمہ ہی مین چاہیے اور اسی لیی فرمایا اللہ تعالیٰ نی وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون یعنی اوران جنت کی چیزون مین پس چاہیی کہ رغبت کرین رغبت کرنیوالی بعجز
کامل مومن ترجمہ اور زیادہ کیا بعضے راویون نی مضمون مذکور پر قول آنحضرت کا پس قتل کروگے یعنی قتل کریگا بعض تمہارا بعض کو ملک مال کی لیی پہر ہلاک
ہوجاؤگے جیسیکہ ہلاک ہوئی وہ لوگ کہ تمہی پہلی تسی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع کہا نووی نی کہ اسمین کئی معجزی ہین آنحضرت کی اسلیی کہ اسمین خبر دی
حضرت نی یہہ کہ امت اونکی مالک ہوگی زمین کی خزانون کی سبد واقع ہوا یہہ اور خبر دی کہ وہ مرتد نہین ہونگی سو بجا یا اونکو اللہ تعالیٰ نی اس سی اور وہ رغبت
کرینگی دنیا مین پس یہہ ہے واقع ہوا وعن عائشۃ قالت ان من نعم اللہ تعالیٰ علینا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توفی فی بیتی وفی نوبتی

وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَأَنَّ اللهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَبِيَدِهِ سِوَاكٌ وَأَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ السِّوَاكَ فَقُلْتُ آخُذُهُ لَكَ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ فَتَنَاوَلْتُهُ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ قُلْتُ أُلَيِّنُهُ لَكَ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ فَلَيَّنْتُهُ فَأَمَرَّهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فِيهَا مَاءٌ فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَيَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلٰى حَتّٰى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا نعمتوں خدا کی سے مجھ پر کہ مخصوص کیا مجھکو ساتھ اپنی کے یہ ہے کہ آنحضرت وفات کیے گئے میرے گھر میں اور بیچ روز نوبت میرے کی ف ع یعنی باوجودیکہ آنحضرت مدت مرض میں وقت وفات تک حضرت عائشہ کی گھر میں تھے یہہ بات ہی ہوئی کہ روز وفات کا موافق نوبت عائشہ کی پڑا یعنی آپکی وفات آپکی نوبت ہی کی دن میں ہوئی اور جامع الاصول میں ہے کہ تہی ابتدا آنحضرت کی بیماری کی یہہ کہ در دسر شروع ہوا حضرت کو عائشہ رض کی گھر میں پھر شدت سی ہوا احالمین کہ آپ میمونہ رض کی گھر میں تھے پھر اذن چاہا اپنی بیویونسی کہ بیمارداری آپکی عائشہ کی گھر میں کیجاوی پس اذن دیا گیا حضرت کو اور مدت حضرت کی مرض کی بارہ دن تہی اور وفات پائی پیر کی دن وقت چاشت کی ربیع الاول کی مہینی میں بعضون نی کہا دوسری تاریخ اور بعضون نی کہا بارہوین تاریخ اور اکثر روایتونسی یہی ثابت ہوتا ہی ترجمہ اور وفات ہوئی حضرت کی درمیان سینہ اور ہنسلی میری کی ف ع یعنی حضرت کی وفات ہوئی احالمین کہ آپ تکیہ کیی ہوئی تہی انکی سینہ اور گردن سی اور یہہ دلالت کرتا ہی انکی کمال قرب پر اور ایک روایت میں ہی جاقلتنی ذاقلتنی یعنی تہا سر حضرت کا درمیان سینے اور ٹھوڑی میری کی اور نہیں معارض ہے اسکی وہ روایت کہ حاکم اور ابن سعد نی روایت کی ہی طرق کثیرہ سی یہکہ تہا سر مبارک آپکا حضرت علی کی گود میں اسلیے کہ تمام طرق دونون روایتون کی خالی ایک طرح کی خرابی سی نہیں ہیں اور بر تقدیر صحت انکی تطبیق یون دیجاوی کہ تہا سر مبارک آپکا حضرت علی کی گود میں پہلی وفات کی ترجمہ اور تحقیق خدا تعالی کی نعمتون سی مجھ پر یہہ ہے کہ خدا تعالی نی جمع کیا درمیان تہوک میری اور تہوک آنحضرت کی وقت وفات انکی ف ع یہہ ہمیشہ نعمت ہی اور وقت موت کی بہت بڑی نعمت ہی کہ وقت انتہار برکتون کا ہی بیان واقع کرتی ہیں کہ یہہ نعمت اوسوقت میسر ہوئی بعد ازاں بیان کرتی ہیں بہ پائی جانی اوس نعمت کا ترجمہ کہ داخل ہوئی میری پاس عبدالرحمن بن ابی بکر کہ یہانی انکی ہوئی اور انکی ہاتھہ میں مسواک تہی اور میں تکیہ کیہوا انحضرت کی تہی یعنی حضرت میرے سینے سے لگے بیٹھی ہوئی تہی پس دیکہا میں نی آنحضرت کو کہ دیکھتی ہیں طرف عبدالرحمن کے باطرف مسواک کی حالانکہ میں جانتی تہی آنحضرت کی طبیعت کا حال کہ آپ دوست رکھتے ہیں مسواک کو یعنی مطلوب یا وقت تغیر دہن کے پس کہا میں کیا تو لیں میں مسواک آپکے لیی پس اشارہ کیا آنحضرت نی اپنی سر مبارک سی کہ ہان لے پس لیا میں مسواک عبدالرحمن سے اور دی حضرت کو اور کی آپ نی مسواک پس دشوار ہوئی حضرت پر یعنی بسبب اسکے کہ وہ سخت تہی اور کہا میں کہ نرم کردوں میں مسواک کو آپکی لیی پس اشارہ کیا آپ نی سر سی کہ ہان پس نرم کردی میں مسواک پس پھیری حضرت نی مسواک کو اور تحقیق پھیری یعنی جمع ہوئے دونون تہوک میری اور تہوک آنحضرت کی حلق میں وقت وفات انکی اور اسلیے اشارہ کی طرف رالعنی آنحضرت کے عائشہ سی دم مرگ تک ترجمہ آنحضرت کے روبرو ایک پیالہ پانی تہا کہ ڈالتی تہی دونون ہاتھہ اپنے پانی میں اور پھیرتے تہے

ف ع ح یعنی داہنی طرف یا بائین طرف یا دونون طرف اور مراد رفیق اعلی سی انبیا ہین کیونکہ ساکن ہین اعلی علیین مین جیسکا ذکر حدیث مین آیا ہی مع النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا اور رفیق اسم جنس ہے کہ واقع ہوتا ہی ایک پر بہی اور بہت پر بہی یا مراد ملاء اعلی اور عالم ملکوت یعنی فرشتہ وغیرہ آسمانکی رہنی والی ہین اور بعضون نی کہا کہ مراد رفیق اعلی سی حضرت رب العزت ہی اور اطلاق رفیق کا اللہ تعالی پر آیا ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ جبرئیل آئی اور کہا کہ خدا تعالی مشتاق ہی اور اختیار دیتا ہی تمکو بیچ رہنی کی دنیا مین اور آسیکی یہان فرمایا آنحضرت نی احرت الرفیق الاعلی واللہ اعلم وعنہا قالت سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من نبی یمرض الا خیر بین الدنیا والاخرۃ وکان فی شکواہ الذی قبض اخذتہ بحۃ شدیدۃ فسمعتہ یقول مع الذین انعمت علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین فعلمت انہ خیر متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ رضی سی کہ کہا سنا مینی آنحضرت صلعم فرماتی تھے نہین کوئی نبی کہ بیمار ہو یعنی ساتھہ مرض الموت کی مگر کہ اختیار دیا جاتا ہی درمیان دنیا اور آخرت کی ف ع یعنی اوسکو اختیار دیتی ہین کہ چاہی دنیا مین رہی ایک اور مدت تک اور چاہی متوجہ ہو عالم عقبی کی طرف اور اسمین شک نہین ہے کہ ہر ایک اختیار کرتا ہی اوسچیز کو کہ اللہ کی پاس ہے اسلیے کہ وہ بہتر اور پایندہ تر ہے ترجمہ اور تہی آنحضرت بیچ اوس بیمار اپنی کی کہ وفات کیی گئی پکڑا حضرت کو سختی آوازنی یعنی مرتی وقت جو بلغم یا سانس آن کر خلق مین اٹک جاتا ہی اور اوس سے آواز بہاری ہو جاتی ہی وہ حالت حادث ہوئی پس سنا مینی آنحضرت کو کہ فرماتی ہین شامل کر مجکو ساتھہ اون لوگونکی کہ انعام کیا تو نی اوپر کر وہ پیغمبرین اور صدیقین اور شہدا اور صالحین ف ع اور بعد اسکی یہہ ہی حسن اولئک رفیقا یعنی اور اچھی ہین وہ رفیق حاصل یہہ کہ رفیق اعلی کی ساتھہ مجکو شامل کر اور اس تقریر سی تطبیق بیچ حاصل خوب ہو جاتی ہی اس روایت مین اور پہلی روایت مین ترجمہ پس سمجھی مین اس عبارت سی کہ آنحضرت اختیار دی گئی ہین نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی

ف ع یعنی درمیان باقی رہنی کی دنیا مین اور متوجہ ہونیکی طرف عالم عقبی کی اور یہ کلام ہے جواب تخییر کی کہا ہی کہ اختیار کیا دنیا سی جانیکی شق کو وعن انس قال لما ثقل النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعل یتغشاہ الکرب فقالت فاطمۃ واکرب اباہ فقال لہا لیس علی ابیک کرب بعد الیوم فلما مات قالت یا ابتاہ اجاب ربا دعاہ یا ابتاہ من جنۃ الفردوس مأواہ یا ابتاہ الی جبرئیل ننعاہ فلما دفن قالت فاطمۃ یا انس اطابت انفسکم ان تحثوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التراب رواہ البخاری اور روایت ہے انس سے کہ کہا جبکہ شدت بیماری ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیہوش کرتی تھے اوسکو شدت مرض کی پس کہا فاطمہ رضی نی وای ہی کرب باپ میرکو یعنی کیا شدت مرض ہی اوسکو پس فرمایا آنحضرت نی حضرت فاطمہ کو کہ نہین ہے تیری باپ پر محنت و شدت بعد آجکی دن کی ف ع یعنی یہہ کرب بسبب شدت دکھہ بیماری کی ہی اور بعد آجکی دن کی نہین ہونیکا یہہ اسلیے کہ کرب بسبب علائق جسمانیہ کی ہوتا ہی بعد آجکی دن کی منقطع ہو جائینگی یہہ علائق صور یہ اور تعلقات روحانیہ معنویہ مین تو کرب ہے ہی نہین ترجمہ پس جبکہ دفن کیا حضرت نی کہا فاطمہ رضی نی وای باپ میرکی اجابت کی اوسکو پروردگار کی کہ بلایا اوسکو اپنی حضور مین اے باپ میری وای وہ شخص کہ جنت الفردوس جگہہ اوسکی ہی وای باپ میرکی طرف جبرئیل کی پہنچاتی ہین ہم خبر موت کی اوسکو پس جبکہ دفن کیی گئی حضرت کہا فاطمہ رضی نی وای انس آیا گوارا ہوا تمہاری نفسون پر کہ حاضر کرو اوپر پیغمبر خدا صلعم کی مٹی نقل کی یہہ بخاری نی ف ع یہہ اشعار ہی نسبت کیی جاتی ہین طرف فاطمہ رضی کی کہ حضرت کی ماتم مین کہی ہین **اشعار**

ماذا علی من شم تربۃ احمد ان لا یشم مدی الزمان غوالیا ✦ صبت علی مصائب لو انہا صبت علی الایام صرن لیالیا

الفصل الثانی

فصل دوسرا عن انس قال لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ لعبت الحبشۃ بحرابہم فرحا بقدومہ رواہ ابو داود وفی روایۃ الدارمی قال ما رایت یوما قط کان احسن ولا اضوء من یوم دخل علینا فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما رایت یوما کان اقبح ولا اظلم من یوم مات فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَفِی رِوَایَۃِ التِّرْمِذِیِّ قَالَ لَمَّا کَانَ الْیَوْمُ الَّذِیْ دَخَلَ فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ اَضَاءَ مِنْہَا کُلُّ شَیْءٍ فَلَمَّا کَانَ الْیَوْمُ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ اَظْلَمَ مِنْہَا کُلُّ شَیْءٍ وَمَا نَفَضْنَا اَیْدِیَنَا عَنِ التُّرَابِ وَاَنَّا لَفِیْ دَفْنِہٖ حَتّٰی اَنْکَرْنَا قُلُوْبَنَا اور روایت ہے انس سے کہا جبکہ رونق افزا ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین خوشی کی تمام لوگون نی حتی کہ کہیل حبشی ساتھہ نیزون اپنی کی یعنی بسبب عادت اپنی کی جیسی یہان بچی بازی کرتی ہین ازراہ خوش ہونیکا بسبب تشریف لانی آنحضرت کی نقل کی یہہ ابوداود نی اور دارمی کی روایت مین یون آیا ہی کہا انس نے کہ نہین دیکہا مینی کوئی دن کبہی کہ ہو خوبتر یعنی خاطر مین اور نہ روشنتر یعنی ظاہر مین اوسدن سی کہ آئی ہمپر اوسدن مین یعنی مدینہ مین آنحضرت صلعم یعنی بڑی ہی خوشی کا دن تہا وہ اسلیے کہ وہ تہا دن وصال کا مشتاقین جمال کی لیلی اور نہین دیکہا مینی کوئی کہ نہایت برا اور غمگین ہوا ہو یعنی مسلمین اور نہایت تاریک ہو یعنی انکہہ مین اوسدن سے کہ وفات پائی اوسمین رسول خدا صلعم نی یعنی اسلیے کہ دن فراق کا تہا عشاق پر اور ترمذی کی روایت مین یون آیا ہی کہا انس نے جبکہ ہوا وہ دن کہ داخل ہوئی اوسمین رسول خدا صلعم مدینہ مین روشن ہوئی مدینہ مین سے ہر چیز یعنی در دیوار وغیرہ پس جسکہ ہوا وہ دن کہ وفات پائی اوسمین آنحضرت نی تاریک ہوئی مدینہ مین سے ہر چیز اور نہین جہاڑتے تہی ہمنی ہاتہہ اپنی خاک سی حالانکہ تحقیق ہم آنحضرت کی دفن کرنیمین مشغول تہی یہانتک کہ ناآشنا جانا ہمنی اپنی دلونکو ف ع یعنی متغیر ہوگئی حال ہماری بسبب وفات رسول خدا صلعم کی پس بسبب ظہور انواع ظلمت کے ہمپر نہین پائی ہمنی دل اپنی او حالت پر کہ تہی یعنی صفائی اور نورانیت کہ حاصل تہے مشاہدہ اور حضور آنحضرت کی سی اور اوترنی وحی کی سی اوسمین بڑے فرق پڑگیا **وعن** عَائِشَۃَ قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوْا فِیْ دَفْنِہٖ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا قَالَ مَا قَبَضَ اللّٰہُ نَبِیًّا اِلَّا فِی الْمَوْضِعِ الَّذِیْ یُحِبُّ اَنْ یُّدْفَنَ فِیْہِ اِدْفِنُوْہُ فِیْ مَوْضِعِ فِرَاشِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا جبکہ قبض کی گئی روح آنحضرت کی اختلاف کیا صحابہ نے بیچ دفن کرنی آنحضرت کی ف ع یعنی دفن کی جگہہ مین اختلاف کیا کہ کہان دفن کرنا چاہی پس بعضون نی کہا کہ بقیع مین دفن کرین اور بعضون نی کہا کہ حضرت کی مسجد مین اور بعضون نے کہا مکہ مین اور بعضون نی کہا قدس مین کہ وہان قبور انبیا کی ہین یا نفس دفن مین اختلاف کیا کہ آیا دفن کرین یا نہین جیسیکہ شمایل ترمذی مین ہی کہ کہا صحابہ نی حضرت ابوبکر سی کہ ای صاحب رسول اللہ آیا دفن کیی جاوین رسول خدا صلعم یا نہین فرمایا اونہون نی کہ ان کہا صحابہ نے کہان کہا ابوبکر نی اوس مکان مین کہ قبض کی ہی اللہ تعالی نی روح اوسکی اسلیے کہ نہین قبض کی ہی اللہ تعالی نی روح اوسکی مگر مکان طیب مین پس جانا منتخب نے کہ سمجہ کہا ابوبکر نی نہتی اور یہہ منافی نہین ہی اوسکی کہ روایت کیا گیا اوسی احادیث مین ترجمہ پس کہا ابوبکر نی کہ سنا ہی مینی آنحضرت سی کچہہ کہ وہ یہہ کہ فرمایا آنحضرت نی نہین قبض کرے اللہ تعالی نی روح کسی پیغمبر کی مگر اوسجگہہ کہ دوست رکہتا ہی وہ پیغمبر یا چاہتا ہی اللہ تعالی یہہ کہ دفن کیا جاوی وہ پیغمبر وسمین دفن کرو اونکو جگہہ بچھونی اونکی یعنی جہان وفات پائی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عَائِشَۃَ رضہ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَھُوَ صَحِیْحٌ اِنَّہٗ لَنْ یُّقْبَضَ نَبِیٌّ حَتّٰی یُرٰی مَقْعَدُہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ ثُمَّ یُخَیَّرُ قَالَتْ عَائِشَۃُ فَلَمَّا نَزَلَ بِہٖ وَرَاْسُہٗ عَلٰی فَخِذِیْ غُشِیَ عَلَیْہِ ثُمَّ اَفَاقَ فَاَشْخَصَ بَصَرَہٗ اِلَی السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی قُلْتُ اِذًا لَا یُخَیِّرُنَا قَالَتْ وَعَرَفْتُ اَنَّہُ الْحَدِیْثُ الَّذِیْ کَانَ یُحَدِّثُنَا بِہٖ وَھُوَ صَحِیْحٌ فِیْ قَوْلِہٖ اِنَّہٗ لَنْ یُّقْبَضَ نَبِیٌّ قَطُّ حَتّٰی یُرٰی مَقْعَدُہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ ثُمَّ یُخَیَّرُ قَالَتْ عَائِشَۃُ فَکَانَ اٰخِرُ کَلِمَۃٍ تَکَلَّمَ بِھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَوْلُہٗ اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہ رضہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی او حالت مین کہ وہ تندرست تہے کہ تحقیق شان یہہ ہے کہ ہرگز نہین قبض کیجاتی روح کسی پیغمبر کے یہانتک کہ دکہایی جاتی ہی اوسن پیغمبر کو جگہہ اوسکی یعنی جو جگہہ کہ خاص ہے اوسکی بیچ بہشت کے یعنے منازل عالیہ اوسکی سی پہر اختیار دیا جاتا ہی اوسکو ف ع کہ اگر چاہہ ہمارے درگاہ مین آوے اور چاہہ دنیا مین رہ اور یہہ اختیار دینا اوسکی اظہار شرف

اور عزت انبیا کی ہی درگاہ صمدیت مین والا جو کچھ کہ حکم ہی ہوتا وہی ہی اور وہ وہی اختیار کرتی ہین کہ جو اصل حکم ہی **ترجمہ** کہا عائشہ غشی پس جبکہ نازل کی گئے حضرت پر موت یعنی علامتین اوسکی احوال مین کہ سر مبارک آنحضرت کا میرے ران پر تہا بیہوشی ڈالی گئی اونپر یعنی بیہوش ہوئی پہر ہوش مین آئی پہر اوپہانی نگاہ اپنی طرف چہت کے یعنی اس طرف کہ وہ چہت ہے آسمانون کی پہر کہا یا الہی اختیار کیا مینی یا مانگتا ہون مین رفیق اعلی کو کہا مینی اگلے اختیار کرتی ہین حضرت اوس عالم کو اختیار نہین کرینگی ہمکو کہا عائشہ نی اور پہچانا مینی کہ یہہ قول شارہ ہی طرف اوس حدیث کی کہ کبھی نہی حالت صحت اوسے مین جہ کہنی اپنی کی کہ قبض روح نہین کیجاتی ہی کسی پیغمبر کے کبہی یہانتک کہ دکہائی جاتی نہی جگہ اوسکی بہشت سے پہر اختیار دیا جاتا ہی **ف** ح پس یہہ کہنا بہشت کی طرف تہا اور کہنا اس کلام کا اللہم الرفیق الاعلی جواب اوس تخییر کا تہا **ترجمہ** کہا عائشہ نی پس تہا آخری کلمہ کہ بولی اوسکو آنحضرت یہہ قول حضرت کا یا الہی اختیار کرتا ہون مین رفیق اعلی کو نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع کہا اسکے نی اول کلمہ کو کہ بولی ہین آنحضرت حالت شیر خوارگی مین پاس حلیمہ کے اللہ کر بہی اور روایت کیا گیا ہی کہ جس روز اسے برکم کہا گیا تو اول حضرت ہی نی بلی فرمایا **وعنہا** قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی مرضہ الذی مات فیہ یا عائشۃ ما ازال اجد الم الطعام الذی اکلت بخیبر وہذا اوان وجدت انقطاع ابہری من ذلک السم رواہ البخاری اور یہہ بہی اروایت ہے عائشہ رضی سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی بہی اوس بیمار مین کہ فوت ہوئی اوسمین اے عائشہ ہمیشہ تہا مین کہ پاتا تہا مین درد اوس طعام کا کہ کہایا تہا مینی خیبر مین **ف** ح یعنی وہی جو بکری مین زہر ملا کر دیا تہا آپکو کہ بیان اوسکا اوپر گذرا اگرچہ تاثیر نہین ہوئی اوسکی ہلاک ہونیمین واسطے ظہور معجزہ کی لیکن ایک طرحکا دکہہ اوس سے باقی تہا اور کبہی کبہی ظہور کرتا تہا **ترجمہ** اور یہہ وقت پانی میر بکا ہی اپنی رگ جانکاہ کاٹی جانی کو اوس زہر کی اوسی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ح ظاہر احکمت اسمین مقتضے اسکی ہوئی کہ اثر اوس زہر کا وقت موت کی ظاہر کیا واسطے حاصل ہونی مرتبہ شہادت کی جیسیکہ کہتی ہین کہ ابوبکر صدیق نہ سانپ کے زہر کی اوسی مرگ غار مین وقت ہجرت کی کاٹا تہا **وعن** ابن عباس قال لما حضر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی البیت رجال فیہم عمر بن الخطاب قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہلم اکتب لکم کتابا لن تضلوا بعدہ فقال عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد غلب علیہ الوجع وعندکم القرآن حسبکم کتاب اللہ فاختلف اہل البیت واختصموا فمنہم من یقول قربوا یکتب لکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومنہم من یقول ما قال عمر فلما اکثروا اللغط والاختلاف قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوموا عنی قال عبید اللہ فکان ابن عباس یقول ان الرزیۃ کل الرزیۃ ما حال بین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبین ان یکتب لہم ذلک الکتاب لاختلافہم ولغطہم وفی روایۃ سلیمان بن ابی مسلم الاحول قال ابن عباس یوم الخمیس وما یوم الخمیس ثم بکی حتی بل دمعہ الحصی قلت یا ابن عباس وما یوم الخمیس قال اشتد برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجعہ فقال ائتونی بکتف اکتب لکم کتابا لا تضلوا بعدہ ابدا فتنازعوا ولا ینبغی عند نبی تنازع فقالوا ما شانہ اہجر استفہموہ فذہبوا یردون علیہ فقال دعونی فذروفی فالذی انا فیہ خیر مما تدعونی الیہ فامرہم بثلث فقال اخرجوا المشرکین من جزیرۃ العرب واجیزوا الوفد بنحو ما کنت اجیزہم وسکت عن الثالثۃ او قالہا فنسیتہا قال سفیان ہذا من قول سلیمان متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا جبکہ حاضر کیا گیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم **ف** یعنی حاضر ہوا اوسکو موت مراد ایام مرض کی ہین کہ اوسمین حضور موت کا تہا اور وہ روز پنجشنبہ کا تہا اور وفات روز دوشنبہ کی ہوئی **ترجمہ** اور گہر مین تہے بہت شخص کہ اونمین عمر بہی تہی فرمایا آنحضرت نی اولکہدین تمہارے لیہی یکنوشتہ کہ ہرگز گمراہ نہو بعد اوسکے **ف** ع کہا نووی نی شرح مسلم مین جانا چاہیے کہ آنحضرت معصوم تہی جہوٹ بولنی سے اور تغییر کرنے کسی چیز کے احکام شرعیہ مین حال صحت مرض مین اور معصوم ہے ترک کرنی بیان اوس چیز کی حکم کی گئی ہے بیان کرنی اوسکی اور معصوم ہے ترک کرنی تبلیغ اوسچیز کی سی کہ واجب ہے تبلیغ کرنی اللہ تعالے

اوپر تبلیغ اوسکی اور نہین ہے وہ معصوم امراض جسمانی سی کہ جس سے نقصان اوسکی مرتبہ مین نہین آتا تہا اور نہ فساد پڑتا تہا اوسکی شریعت مین اور سمجھ گیا کیا حضرت پر جسی کہ ہوگئی تہی ایسے کہ اوسکی خیال مین آتا تہا کہ وہ کر چکی ہین ایک کام اور حال آنکہ نہین کیا ہوتا تہا اوسکو اور نہین صادر ہوتا تہا اوسی اوسحالمین کوئی کلام مین مخالف اوسکے کہ پہلی کہہ چکے تہے پس جب جانا تو نبی یہہ مقدمہ موجود کر کیا ہمنی ثواب یہہ سن کہ اختلاف کیا ہی علمائی ہیچ اوس نوشتہ کی کہ ارادہ کیا تہا حضرت نی اوسکی کہنی کی پس کہا بعضون نے کہ آنحضرت نی چاہا تہا کہ معین کرین ایک کو اصحاب مین سے واسطی خلافت کے نا واقع ہو نزاع اونمین کہتا ہو نمین کہ یہہ بہت بعید ہی اسواسطے کہ تعین و تصریح کرنی اوپر خلافت ابی بکر یا عمر یا عباس یا علی کی نہین محتاج تہی فرط کتابت کی بلکہ ارشاد کرنا کافی تہا اور معہذا حضرت نے اشارہ کر بہی دیا تہا طرف خلافت ابی بکر کی ساتہہ نیابت امامت کے مع تصریح کرنیکی ساتہہ قول اپنی کی یابی اللہ والمومنون الا ابا بکر یعنی انکار کریگا اللہ و مومن غیر ابی بکر کو ان اگر کہا جاوی کہ حضرت نی ارادہ کیا تہا یہہ کہ لکہین خلافت مستمرہ اپنی وفات کی بعد کی کہ جو مستحق ہونگی ایک بعد دوسرے کی امام مہدی کی نکلتی تک اور ظہور عیسیٰ تک تو البتہ یہہ ایک وجہ معقول ہی لیکن چاہا اللہ تعالیٰ نی امر خلافت کو پوشیدہ رکہنا پس لکہہ سکی آنحضرت اور بعضون نی کہا کہ چاہا تہا آنحضرت نی نوشتہ لکہنا ایک بیان ہو سمین احکام مہمہ کا بتفصیل و تخصیص تا کہ اوٹہہ جاوی نزاع اور حاصل ہو اتفاق منصوص علیہ پر کہتا ہو نمین کہ نہین تہا حضرت کی زبان مین نزاع تا اوٹہہ جاتا اور نہین تہا خلاف نامنفہم ہو جاتا یا یہہ باعتبار زمانہ مابعد کی کہ واقع ہوگا اختلاف ہر مکان مین اوسکی واقع ہونیکی خود حضرت نی خبر دیدی تہی ساتہہ قول اپنی کی اختلاف امتی رحمۃ اور ساتہہ قول اپنی کی صحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اور ساتہہ قول اپنی کی علیکم بالسواد الاعظم اور ساتہہ قول اپنی کی استقت قلیلک ان افتراق المتون اور فرمایا اللہ تعالیٰ و لا یزالون مختلفین الا من رحم ربک و لذلک خلقہم علاوہ یہہ کہ احکام شرعیہ متفرقہ نہیں برس کے کیونکر ہون لمخض منصوص ایک ساعت مین جسی طرح کہ نہ متصور ہو اونمین اختلاف بالکل ان اگر ارادہ کیا جاوی ساتہہ اسکی یہہ کہ حضرت نی قصد کیا تہا یہہ کہ لکہین ایک نوشتہ کہ اوسمین بیان کرین بعضی ایسی احکام کہ اگلی زمانونمین پائی گئی ہین اور کتاب و سنت مین نہین مذکور ہین تو بعید نہین ہے رافت و رحمت سے اوپر تمام امت کے باراد کیا تہا یہہ کہ لکہین نوشتہ کہ بیان ہو سمین طریق فرقہ ناجیہ کا اور مفصل بیان کرین اوسمین احوال گمراہ فرقون کا قسم قسم کے اور خواہ اور ردائص اور تمام مبتدعہ سی ترجمہ پس کہا عمر نی کہ تحقیق غالب ہے آنحضرت پر بیمار اور تمہاری پاس ہے قرآن کفایت کرتی ہی تمکو کتاب اللہ ف ع ح یعنی امر دین مین بموجب قبول اللہ تعالیٰ کی و اعتصموا بحبل اللہ جمیعا اور سنت ہی تابع اور مفسر اوسمین اوسکی ہی اور یہہ خطاب کیا حضرت عمر نی اونکو کہ جو جبکر مذکر ہے اونسی اس باب مین پس یہہ رد ہی اوپر نبی علیہ السلام پر اور حضرت عمر کو مقصود اوس کہنی سی تخفیف و اسائش نبی آنحضرت کی تہی وقت سختی و درد و بیماری کی اور جان لیا تہا اونہون نی کہ یہہ حکم حضرت کا بطور وجوب و جزم کی نہین ہے بلکہ اونکی مصلحت کی لیی ہے اگر کرین تو مختار ہین کرین اور اگر نہ کرین تو وہ جانین اور عادت مستمرہ تہی کہ جب حکم کرتی تہی حضرت صحابہ کو ایسا حکم کہ وہ بطریق ایجاب و الزام کی نہو تو وہ گفتگو کرتی تہی آنحضرت سے اوسمین پس چہوڑ دیتی تہی آنحضرت اونکو اونکی رای اور صواب دید پر اور اگر کوئی امر ضروری ہوتا تو نچہوڑتی اونکی رای پر اور عمر یہہ بہی سمجہی تہی کہ شاید کوئی امر ہو شاق و سخت صحابہ پر موجب فتنہ اور امتحان کا اس سبب سے اشارہ کیا کہ ترک کرا وسکا اولی ہی اور آنحضرت صلعم نی بہی ترک کیا اور یہہ مثل اوسکی ہی کہ گذرا اول کتاب مین ہیچنا ابوہریرہ کا کہ بشارت دین لوگونکو جو کوئی لا الہ الا اللہ کہی بہشت مین داخل ہوگا پس منع کیا اونکو عمر نی تا کہ لوگ نکیہ کر بیٹہین اوپر اور عمل مین سست ہون اور معہذا حضرت عمر کی ایسی موافقات ہین کہ موافق ہوئی ہین کتنی جگہون مخالفات سے پس ممکن ہے حمل کرنا اس قضیہ کا موافقت پر پس نہ ہوگی مخالفت اور دلالت کرتا ہی وسپر سکوت آنحضرت کا اس کہنی پر اور ترک کرنا کتابت کا اور ایک جماعت نی کہا کہ یہہ امر حضرت سی ابتداءً نہا بلکہ پہلی بعضی صحابہ نی آنحضرت سے طلب کیا تہا کہ کچہہ لکہدیون پس قبول کیا اونکی رغبت کو اور جب دیکہا کہ بعضے راغب نہین ہین جیسکہ عمر اور جو کہ موافق اونکی تہی ترک کیا لکہنا کذا قال القاضی عیاض فی الشفا اور بیہقی نی کہا کہ سفیان بن عیینہ نی اہل علم سی نقل کیا ہے کہ آنحضرت چاہتی تہی کہ خلافت ابوبکر صدیق کی لیی لکہین بعد ازان ترک کیا بسبب اعتماد کرنیکی تقدیر الہی پر اور اس اعتماد پر کہ نجاوز نہین کریگی اوس سے مومن جیسیکہ فرمایا یابی اللہ والمومنون الا ابا بکر خیانچہ تیسری فصل مین آتا ہی بیان اوسکا اور دعوی کرنا شیعہ کا کہ مقصود کتابت سے وصیت کرنی واسطی علی مرتضی

اور خلیفہ کرنا اونکا تمہارے حق میں ناقص ہے اور اسلیئے یہہ حدیث کہنی ہے کہ غدیر خم میں خلیفہ کرنا اونکا نص قطعی سے ثابت ہوا پس جب یہہ ہو چکا تھا تو کیا احتیاج تھی کہ لکھنی کی یعنی اور تمام یہہ قصہ بیچ بانبات قلم وغیرہ کے کہ لکھیں تمہاری لیئے آنحضرت کے آویختار جمہ پس اختلاف کیا اونہون نے کہ گھر میں تھے یعنی صحابہ اور انصار اور جھگڑنی لگی پس بعضے اونمین سے کہتی تھی نزدیک آنحضرت کے یعنے اسباب لکھنے کا دوات قلم وغیرہ کہ لکھیں تمہاری لیئے آنحضرت اور بعضی اونمین سے کہتی تھی وہ بات کہ جو عمر نے کہی یعنی منع کرتی تھی لکھوانیسے بسبب مرض آنحضرت کے پس جب بہت کیا لوگون نے شور و غوغا اور اختلاف فرمایا آنحضرت نے اوٹھا میرے پاس سے ف ع یعنی پس چھوڑا مینی قصد لکھنی کا باعتماد اوسپر کی کہ ثابت ہوئی تمہارے نزدیک کتاب سنت سے کہا نووی نے کہ آنحضرت نے قصد کیا تھا لکھنی کا اوسوقت کہ اونکی رای مین آیا تھا کہ یہہ مصلحت ہے یا وحی کی گئی تھی طرف اونکی اسکی پھر ظاہر ہوا کہ نہ لکھنا مصلحت ہے یا وحی کی گئی ہو طرف اونکی اسکی اور نسخ کیا گیا ہو اور عمر نے جو کہا حسبکم کتاب اللہ تو اتفاق ہی علماء کا اسپر کہ یہہ اونکی دلایل فقہ اور دقایق نظر و فہم سے ہی اسلیئے کہ وہ درست اس سے کہ بسا دا لکھین آنحضرت ایسی امور کہ عاجز ہین لوگ اونکی کرنیسے اور مستحق ہون عذاب کے بسبب ترک اونکی ثابت نص سے کہ نہین گنجایش سے اوسمین اجتہاد کی اور اشارہ کیا ساتھہ اس قول اپنی کی حسبکم کتاب اللہ طرف قول اللہ تعالی کی ما فرطنا فی الکتاب من شیء اور طرف قول اللہ تعالی کی الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی رحمہ کہا عبید اللہ نے کہ راوی حدیث کا ہی ابن عباس سے پس تھے ابن عباس کہتی کہ تحقیق مصیبت کامل مصیبت وہ حال ہے کہ ہو حائل اور مانع درمیان پیغمبر خدا کی اور درمیان اسکی کہ لکھین اونکی لیئے نوشتہ بسبب اختلاف اونکی اور شور و شغب اونکی ف ع کانسکی وہ اختلاف اور غل کرتی تا حضرت کچھہ لکھتی کہ سبب ہدایت کا ہو تا پس تہی ابن عباس مائل طرف خلاف اوسچیز کی کہ کہی عمر نی اور اونہون نی کہ تابع تہی اونکی صحابہ مین سے فذکر کہا بیہقی نی کتاب دلائل النبوۃ مین کہ حضرت عمر کو مقصود نہا کہ حضرت کو تکلیف نہو لکھنی مین شدت مرض کی حالت مین اور اگر حضرت کو منظور ہوتا لکھنا کسی چیز ضرور کا تو نہ چھوڑتی اوسکو اونکی اختلاف کرنیسی بسبب قول اللہ تعالی کی بلغ ما انزل الیک من ربک جیسیکہ نہ چھوڑا تبلیغ کو بسبب مخالفت اور دشمنی مخالفون اور دشمنون کی اور جیسیکہ حکم کیا یہود کی نکالنیکا جزیرہ عرب سے وغیر ذلک وہ چیزین کہ آتا ہی بیان اونکا غرضکہ وہ چیز ضروری نہی حضرت عمر سمجھی کہ حضرت کو ایسی شدت مرض مین تکلیف کیون دین کونسی چیز کلام اللہ مین نہین ہی اللہ تعالی فرماتا ہی الیوم اکملت لکم دینکم اسسے جانا گیا کہ نہین واقع ہوگا کوئی واقعہ قیامت تک کہ گر کتاب و سنت مین بیان اوسکا ہی صراحۃ یا دلالۃ اور یہہ ہے سمجھے کہ باب اجتہاد کا بند نہو جائی اہل علم و استنباط پر پس دیکھا عمر نی صواب ترک کرنا کتاب کا واسطی تخفیف آنحضرت کی اور فضیلت مجتہدین کی اور حضرت نی جو حضرت عمر کی بات کا انکار نکیا تو یہہ دلیل ہی اسپر کہ حضرت نی اونکی رای کو پسند کیا اور تہی عمر نقہ بڑی فقیہ بنسبت ابن عباس اور موافقین اونکی ترجمہ اور بیچ روایت سلیمان احول کی کہ ایک شخص نقاد اور ائمہ دین مین سے ہین یون آیا ہی کہ کہا ابن عباس نی دن پنجشنبہ کا اور کیا ہی عجیب دن پنجشنبہ کا ف ح اور جو کچھہ کہ واقع ہوئے مصیبت عجیب اوسمین اشارہ کرتی ہین اوس پنجشنبہ کیطرف کہ قضیہ کورہ اوسمین واقع ہوا اثر ترجمہ پھر روئی ابن عباس تا روئی کہ تر کر دیا اونکی آنسوون نی سنگریزون کو کہ وہان پڑی تہی ف ع احتمال ہی کہ روئی ابن عباس بسبب یاد آنی وفات آنحضرت کی یا بسبب اسکے کہ گمان مین اونکی فوت ہوئی خیر کثیر کی حاصل ہوتی بسبب لکھنے نوشتہ مذکور کی اور یہہ احتمال اظہر ہی اسمقام مین ترجمہ کہا بنی ای ابن عباس اور کیا ہی روز پنجشنبہ ف ح یعنی کیا حال رکھتا ہی کیا واقع ہوا اوسمین ظاہر عبارت سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ قول سلیمان احول کا ہو اور یون نہین ہی بلکہ کہنی والی اسکی سعید بن جبیر ہین کہ سلیمان احول روایت اونسی کرتی ہین اور وہ روایت کرتی ہین ابن عباس سے ترجمہ کہا ابن عباس نی کہ سخت ہوئی آنحضرت کی بیماری یعنی اسدن مین پس فرمایا لاؤ میرے پاس ہڈی شانہ کی لکھدون مین تمہاری لیئے کہ نہ شقہ نہ ہوگی تم گمراہ بعد اوسکی کبھی ف ح کہا ہی علمائی کہ یہہ عبارت ظاہر ہین اسپر دلالت کرتی ہی کہ مراد لکھنا احکام کا ہو تفصیل سے واللہ اعلم ترجمہ پس نزاع و اختلاف کیا لوگون نے اور نہین لائق نبی کی پاس تنازع اور اختلاف ف ح ظاہر سیاق کلام سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ کلام ابن عباس کا ہی کہ درمیان جملہ حلیمت کی داخل کیا اور بعضون نی کہا کہ یہہ کلام آنحضرت کا ہی فافہم ترجمہ پس کہا بعضے صحابہ نے کہ کیا ہی حال حضرت کا کیا ترک کرتی ہین یعنے دنیا کو ف ع ہجر بمعنی اہجر کی فتح الباری مین قرطبی سے کہی احتمال نقل کیی ہین ازانجملہ ایک احتمال یہہ ہے کہا ہی کہ لفظ اہجر فعل ماضی ہے

ہجر سے کہ ساتھہ زبر اول اور جزم دوسرے حرف کی ہی اور مفعول محذوف ہی یعنی الیحوۃ انتہی پس صاحب جمعہ نے جو ترجمہ کیا ہی اور ملا علی رح نے اسکو خوب تفصیل سی لکھا ہی اور شیخ عبدالحق نے یون لکھا ہی کہ کیا ہی حال اونکا اور کیا ہوا ہی اونکو یا اختلاط اور پریشان ہوا ہی کلام اونکا بسبب مرض کے اور یہہ انکار ہی اون لوگون پر کہ کہتی تہی کہ نہ کہین یعنے کیون منع کرتی ہو لکھنی ہی خیال کرتی ہو کہ مختلط ہوا ہی کلام اونکا یہہ اعتقاد اون جناب کے بہ نسبت نہ رکہنا چاہیی اور ہجر بمعنی فحش اور ہذیان کی بہی آتا ہی اور یہہ بہی ممتنع ہی آنحضرت سی پس چہوڑ دو کہ لکھین اون کلام محمول استفہام انکاری پر ہی انتہی **ترجمہ** پوچہو حضرت سی کہ کیا فرماتی ہین اور کیا غرض کہتی ہین پس شروع کیا بعضی صحابہ نے تکرار کرنا حضرت سی پس فرمایا حضرت نی کہ چہوڑو مجکو چہوڑو مجکو یعنی اس شور و غوغا کرنیسی پس وہ حالت کہ مین اوسمین ہون یعنی توجہ الی اللہ اور مستعد ہونا اوسکی ملاقات کیلیی اور تفکر اوسمین و غیر ذلک بہتر ہی اوسچیز سی کہ بلاتی ہو تم مجکو طرف اوسکی **ف** ع یعنی افضل ہی اوس حالت سی کہ تم اوسپر ہو کہ وہ شور و شغب اور اختلاف کرنا ہی کہا خطابی نی کہ روایت کیا گیا ہی آنحضرت سی کہ آپنے فرمایا اختلاف امتی رحمۃ اور اختلاف دین بن تین قسم پر ہی کہ ایک تو اثبات صانع مین ہی یعنے اوسکا وحدانیت مین اور انکار اوسکا کفر ہی اور دوسرا اختلاف اوسکی صفات اور مشیت مین ہی اور انکار اسکا بدعت ہی اور تیسرا احکام فروع مین ہی کہ جو محتمل ہوتی ہین کئی وجہون کو پس اس اختلاف کو کیا ہی اللہ تعالی رحمت و کرامت واسطی علمای اور کہا مازری نی اگر کہا جاوی کہ کیونکر جائز ہوا صحاب کے لیی اختلاف اس نوشتہ مین باوجود فرماتی حضرت کے یہ نوشتہ کتب پس جواب اسکا یہہ ہی کہ اوامر کی متعلق ہوتی ہین قرائن کہ نقل کرتی ہین اوامر کو وجوب سے طرف استحباب کے نزدیک اوس شخص کی کہ کہتا ہی کہ اصل اوامر کی وجوب سے پس شاید کہ ظاہر ہوئی ہون آنحضرت سی ایسے قرائن کہ دلالت کرتے ہون اوسپر کہ نہین مراد بہ بلکہ سپرد کیا اوسکو اونکی اختیار کیطرف اور یہہ دلیل ہی اوپر رجوع کرنی اونکیی طرف اجتہاد کی شرعیات مین اوپر پہنچا اجتہاد عمر کا طرف منع کرنیکی پس شاید کہ اونہون نی اعتقاد کیا یہہ کہ صادر ہوا ہی یہہ حضرت سی بغیر قصد بالجزم کی اور تہا یہہ قرینہ بہیچ ارادہ عدم وجوب کے واللہ علم **ترجمہ** پس جب گذری صحابہ اس گفتگو سی حکم کیا آنحضرت نی اونکو تین باتونکا پس فرمایا نکالدو مشرکونکو جزیرہ عرب سے **ف** ع گذر چکا ہی بیان اسکا بیچ باب اخراج الیہود من جزیرۃ العرب کے اور معنی جزیرہ عرب کے ابتدا کتاب مین بیچ باب الوصیۃ کے مذکور ہوئی ہین **ترجمہ** اور اکرام کیا کرو ایلچیونکا کہ امرا اور حاکمون کی پاس سی آوین اور احسان و سلوک کیا کرو اونسی مانند اوس چیز کی کہ مین احسان کرتا ہون اونپر **ف** ع یعنی از روی کتبہ اور کیفیت کے بوجہ تمیز کی درمیان اونکی بحسب لیاقت اونکیی اور یہہ حکم فرمایا حضرت نی اسلیی کہ ایلچی خوش ہون اور رغبت کرین غیر اونکی موافقہ القلوب سے اور کہا علمانی برابر ہی کہ مسلمان ہون ایلچی یا کافر بسکی لیی یہی حکم ہی **ترجمہ** اور سکوت کیا ابن عباس نے تیسرے بات سے یعنی بسبب نسیان کی اوس سے یا واسطی قصار کی یا ذکر کیا اوسکو ابن عباس نے پس بہول گیا مین اوسکو اور کہا سفیان بن عیینہ نی کہ یہہ کہنا کہ سکوت کیا یا کہا اور مین بہول گیا قول سلیمان احول کا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع کہا نووی نی کہ ساکت ابن عباس ہین اور بہول جانیوالی سعید بن جبیر ہین بموجب شرح ملا علی رح کی لکہا گیا اور حضرت شیخ رح نی فاعل سکت کا اور قال کا آنحضرت کو لکہا ہی یعنی سکوت کیا آنحضرت نی تیسرے بات سے یا فرمائی حضرت نی پس بہول گیا مین اور کہا ہی علمانی کہ تیسرے بات یہہ تہی کہ سامان درست کر دینا لشکر اسامہ کا کہ آنحضرت اوسکی اسباب کے درستی کر رہی تہی کہ اوسی اثنا مین بیمار ہوئے یا تیسرے بات تہی منع کرنا قبر پرستی سی جیسیکہ فرمایا لا تتخذوا قبری وثنا یعبد **وعن** انس قال قال ابوبکر لعمر رض بعد وفاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انطلق بنا الی ام ایمن نزورہا کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزورہا فلما انتہینا الیہا بکت فقالا لہا ما یبکیک اما تعلمین ان ما عند اللہ خیر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انی لا ابکی انی لا اعلم ان ما عند اللہ تعالی خیر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن ابکی ان الوحی قد انقطع من السماء فہیجتہما علی البکاء فجعلا یبکیان معہا رواہ مسلم اور روایت ہی انس سے کہ کہا کہا ابوبکر نی واسطی عمر رض کی بعد وفات آنحضرت کی کہ چلو ہمکو طرف ام ایمن کے تا ملاقات کرین ہم اوسی جیسیکہ حضرت ملاقات کرتی تہی اونسی **ف** ع ام ایمن یہہ ہان ہین ایمن سامہ بن

زید بن حارثہ کی اور آزاد لونڈی تہین کہ آنحضرت کی بعد وفات عبداللہ والد حضرت کی بسبب میراث کی ماتہہ لگین تہے پہر اونکو آزاد کر دیا تہا اور نام اونکا برکۃ تہا اور نکاح کر دیا تہا اونکا زید سی اور وہ پانی پلاتی تہین ماروں دوادارو کرتی تہی زخمیونکی اور تہین وہ حبش کی اور وفات ہوئی اونکی حضرت عمر کی وفات کی تہیں روز بعد اور زید کی مالک تہین خدیجہ کبری پہر حضرت نی اونکو خدیجہ سی مانگا پس ہبہ کیا اونہون نی اونکو آنحضرت کی تہین پہر آزاد کر دیا اونکو آنحضرت نی کذا ذکرہ بعض المحققین رحمہم پس جبکہ پہنچی ہم یعنی مین اور شیخین طرف ام المومنین کی روبرو ام المومنین کی کہا ابوبکر اور عمر نی ام المومنین سی کہ کیچیز نی رولایا تجکو یعنی کیون روئی تو کیا نہین جانتی تو کہ جو کچہ کہ خدا کی پاس ہی یعنی درجات وثواب بہتر ہی وحی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ام المومنین نی کہ نہین روتی ہون مین اسواسطی کہ مین نہین جانتی کہ جو کچہ کہ خدا کی پاس ہی بہتر ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی یعنی اسلیی کہ یہ امر ظاہر دباہر ہی لیکن روتی ہون مین اسواسطی کہ وحی آنی تحقیق منقطع ہوئی آسمان سی پس باعث ہوئی مین ام المومنین یعنی اونکا یہہ کہنا ابوبکر اور عمر رضہ کو رونی پر پس شروع کیا رونا اون دونون صاحبون نی اونکی ساتہہ بقل کی ہیہ مسلم نی ف ع اور یہہ رونا نہین منقطع ہونیکا اخر دنیا تک وعن ابی سعید الخدری قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ الذی مات فیہ ونحن فی المسجد عاصبا راسہ بخرقۃ حتی اھوی نحو المنبر فاستوی علیہ واتبعناہ فقال والذی نفسی بیدہ انی لانظر الی الحوض من مقامی ھذا ثم قال ان عبدا عرضت علیہ الدنیا وزینتہا فاختار الاخرۃ قال فلم یفطن لہا احد غیر ابی بکر فذرفت عیناہ فبکی ثم قال بل نفدیک یا بآبائنا وامہاتنا وانفسنا واموالنا یا رسول اللہ قال ثم ھبط فما قام علیہ حتی الساعۃ رواہ الدارمی اور روایت ہی ابوسعید خدری سی کہ کہا باہر نکلی ہمپر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنی اوس ہاری مین کہ جسمین وفات ہوئی احالمیکہ ہم مسجد مین تہی باندہی ہوئے سر اپنا کپڑا لیسی یہانتک کہ قصد کیا آنحضرت نی طرف منبر کی پس چڑہی اوسپر اور ساتہہ ساتہہ گئی ہم حضرت کی یعنی اور بیٹہی ہم نیچی منبر کی متوجہ ہوکر حضرت کیطرف فرمایا حضرت نی یعنی بعد حمد وثنا کی قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جانی میرے اوسکی ہاتہہ مین ہے تحقیق مین دیکہتا ہون طرف حوض کوثر کی اس جگہہ اپنی سی کہ جہان کہڑا ہون پہر فرمایا کہ تحقیق ایک بندہ ہی روبرو کی گئی اور دکہائی گیی اوسپر دنیا اور آرایش اوسکی یعنی فانی پس اختیار کی آخرت یعنی اوسکی نعمت باقی اوسکی دنیا پر ف ع اور روایت مین آیا ہی کہ جبرئیل آئی اور کہا یا محمد حکم ہوتا ہی کہ اگر چاہی تو دنیا مین رہنا تو خزانی دنیا کی تجکو سونپین ہم اور پہاڑ تیری لیی سونی چاندی کی بنادین رہ اور ثواب اونمین بدرجہ کہ ہماری پاس تیری لیی ہی اوسمین سی کم نہ کرینگی ہم اور اگر چاہی تو ہماری پاس آنحضرت نی سر جہکایا یعنی بطور متفکرون کی اور کہتی ہین کہ آنحضرت کی غلامون مین سے ایک غلام حاضر تہا اوسنی عرض کیا کہ یا رسول اللہ چند روز یہان رہی کہ آپ کی دولت سی ہم بہرہ ور ہون اور آرام پاوین آنحضرت نی جبرئیل کیطرف نگاہ کی اور سمجہی مقصود کیا ہی یعنے مقصود دلاناہی ہی اور کہا کہ یہی چاہتا ہون کہ وہان اون غرضکہ حضرت نی آخرت ہی کو کہ باقی ہی اختیار کیا اور دنیا فانی کیطرف توجہ نہ کی کہا بعضے عارفین نی کہ اگر اختیار دیا جاوی عاقل درمیان دو پیالون کی کہ ایک اونمین ہو مٹی پائدار کا اور دوسرا سونی فانی کا تو اختیار کریگا پائدار مٹی کی کو اور فانی سونیکی پس کیا حال ہو جس صورتین کہ امر بالعکس ہو یعنے ایک پیالہ پائدار سونیکا ہو اور دوسرا فانی مٹی کا یعنی اس صورت مین بطریق اولی پائدار سونی کیکو قبول کرنا چاہیے پس آخرت سونا باقی ہی اور دنیا فانی مٹی جیسکیطرف اشارہ کیا طرف اوسکی اللہ سبحانہ کی ساتہہ قول اپنی کی والاخرۃ خیر وابقی ف پس سمجہا اس نکتہ کو کوئی سوائے ابوبکر کی پس جاری ہوئی آنسو ابوبکر کی آنکہون سی پس روئی پہر کہا ابوبکر نی کہ فاش صادق جمال محمد کی نہی بلکہ قربان کرتی ہین ہم تمپر سی باپ اور مائین اور جان اور مال اپنی یا رسول اللہ کہا ابوسعید راوی نی پہر اوتری حضرت منبر سی پس کہڑی ہوئی اوسپر اسوقت تک یعنی وہ آخری کہڑا ہونا تہا منبر پر نقل کی یہہ دو راوی نے وعن ابن عباس قال لما نزلت اذا جاء نصر اللہ والفتح دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ قال نعیت الی نفسی فبکیت قال لا تبکی فانک اول اھلی لاحق بی فضحکت فرآھا بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلن یا فاطمۃ رأیناک بکیت ثم ضحکت

قَالَتْ إِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ قَدْ نُعِيَتْ إِلَيْهِ نَفْسُهُ فَبَكَيْتُ فَقَالَ لَا تَبْكِي فَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِي لَاحِقٌ بِي فَضَحِكْتُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ وَجَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً وَالْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا جبکہ اوتری سورہ اذا جاء نصر اللہ والفتح بلایا آنحضرت نے فاطمہ زہرا کو اپنی پاس فرمایا کہ پہنچائی گئی ہی طرف میری خبر میری موت کی ف ح یعنی اس سورۃ مین کہ خبر دی ہی نصرت و فتح اللہ کے اور لوگونکی داخل ہونیکی دین اسلام مین اور حکم کیا مجکو تسبیح و تحمید و استغفار کا اس سے معلوم ہوا کہ تمام ہوا کارخانہ دعوت کا اور حکم ہی متوجہ اور مستعد ہونی سفر آخرت کا اور رجوع کرنیکا درگاہ غیب مین ترجمہ پس رونے مین فاطمہ زہرا یعنی اس بات کی سنی سی آنحضرت کی فراق پر فرمایا آنحضرت نی فاطمہ کو کہ نزدیک ہی کہ میری اہل بیت مین سے اول تو ہی ملیگی مجھی ف ح یعنی بعد میری سب سے پہلی تو ہی مریگی اور میری پاس پہنچیگی اور الم فراق کا بہت نہین دیکھنی کی سو ہی ہوا کہ فاطمہ زہرا نی حضرت کی وفات کی چھ مہینی بعد انتقال کیا صحیح قول یہی ہے اور بموجب ایک قول کی آٹھ مہینی بعد اور بعضون نی تین مہینی اور دو مہینی بھی کہا ہین اور بعضون نے ستر روز ترجمہ پس یہہ خبر جلدی پہنچنی کی سنکر حضرت فاطمہ ہنسین بسبب خوشی کی پس دیکھا فاطمہ رضؓ کو بعض ازواج آنحضرت کی نی پس کہا اونہون نی ای فاطمہ دیکھا ہمنے تجکو کہ روئی تو پہر ہنسی تو ف ع مراد بعض ازواج سی عائشہ رضؓ ہین اور جمع جو بولی اونکو بیچ قول قلت کے تو وجہ اسکی تعظیم شان اونکی ذکر کرہ الطیبی اور بعید نہین ہی کہ اور بھی کوئی اونکی ساتھہ شریک ہوئی ہون دیکھنی مین اور بھی ظاہر ہوتا ہی جملہ بعض ازواج النبی سی اور لفظ قلت سے اور حضرت نے پیچھے سی حضرت فاطمہ سی یہہ کلام کہا تہا اسلیی اور رونے نہ سنا ترجمہ پس کہا فاطمہ رضؓ نی کہ حضرت نی خبر دی تہی مجکو کہ پہنچائی گئی ہی اونکو خبر موت اونکی پس روئی مین پس فرمایا حضرت نی مجکو کہ نزدیک ہی کہ میری اہل بیت مین سے اول تو ہی ملیگی مجھی پس ہنسی مین ف ح اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ حضرت فاطمہ نی خبر دی حقیقت حال کی اور کہا کہ یہہ بہید ہی درمیان میری اور رسول خدا صلعم کی مین نہین خبر دیتی کسیکو پہر خبر دی بعد وفات آنحضرت کی ترجمہ فرمایا آنحضرت نی جسوقت کہ پہنچیگی مدد اللہ کے اور فتح مکہ اور آئی اہل یمن ف ع کہ ابو موسی اشعری اور گروہ اونکی ہین وجا اہل الیمن کا عطف ہے اوپر جا نصر اللہ کی اور تفسیر ہی قول اللہ تعالی کی وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا اور اعلام ہی اسپر کہ مراد ناس سے اہل یمن ہین بعد ازان مدح اہل یمن کے کی فرمایا ترجمہ وہ یعنی اہل یمن بہت نرم ہین از روی دلون کی ف ح یہہ کنایت ہی اس سے کہ جلدی قبول کرتی ہین احکام اور بہت تاثیر ہوتی ہی اونکی دلونمین وعظ و نصیحت کے اور سالم ہین قساوت سے ترجمہ اور ایمان یمنی ہی ف ح کہ یمن سے آیا ہی اشارہ ہی طرف کمال اہل یمن کی بیچ ایمان اور طاعت اور انقیاد کی پس اسطرح فرمایا بسبب مبالغہ کی بیچ مدح اور غایت کی ترجمہ اور علم و حکمت کہ عبارت معرفت حقائق اشیا اور احوال اونکی سی ہی یہی نقل کی یہہ ارمی نی ف ح ع اور نہایت نسبت یمن سے رکہتی ہی اشارہ ہی طرف اوسکی کہ سوال کیا ابو موسی رضؓ نی احوال مبدا اور معاد سی اور حقائق اور معارف ابتدا پیدائش کی سی جیسیکہ بیچ کتاب بدء الخلق کی گذرا اور بعضون نی کہا کہ نسبت دینی ایمان و حکمت کو طرف یمن کے اس سبب سے ہی کہ ایمان مکہ سی پیدا ہوا ہے اور مکہ تہامہ سی ہی اور تہامہ یمن سے اور بعضون نی کہا یہہ کلام آنحضرت نی تبوک مین کہا کہ جانب شام کی ہی اور مکہ اور مدینہ و یمن جانب یمن کے ہی پس اشارہ کیا طرف جانب یمن کی اور مراد مدح مکہ اور مدینہ کی ہی پوشیدہ نہ رہی کہ سیاق حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ کلام حضرت نی اپنی مرض مین فرمایا مگر یہہ کہ کہیں راوی نی اس کلام کو بتقریب کہ اہل یمن کی احادیث مین اور حدیث سی لاکر ذکر کیا واللہ علم اور ابو عبید نی کہا کہ مراد اسنے انصار ہین کہ اصل مدین سے ہین پس نسبت کیا گیا ایمان و حکمت اونکی طرف نسبت مبالغہ کی مدح مین اور غرض یہہ ہے کہ اہل یمن ایمان کامل رکہتی ہین پس اسمین نفی اور دونکی ایمان کی نہین ہے پس کچھہ منافات نہین ہے درمیان اسکی اور درمیان حدیث حضرت کی الایمان فی اہل الحجاز پہر مراد اس سی موجود ہین اوس زمانہ کی نہ تمام اہل یمن سب وقتون کی اور طیبی نی کہا کہ حکمت کہتی ہین ہر کلمہ صایبہ کو کہ باز رکہی اپنی کہنی ' لیکو واقع ہو نیسی ہلاکت کی جگہو نسی اور بعضون نی کہا حکمت عبارت ہے خوب حاصل کرنی علم و عمل سی فرمایا اللہ تعالی نی وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا کہا انس نی الحکمۃ تزید الشریف شرفا و ترفع العبد المملوک حتی تجلسہ مجالس الملوک اور ابو ہریرہ سی ہی کہ حکمت کے دس اجزا ہین نو تو اونمین سے عزلت یعنی گوشہ نشینی ہین ہین اور ایک حصہ باقی رہی مین

وعن

عَائِشَةَ اَهَا قَالَتْ وَارَاسَاهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكِ لَوْ كَانَ وَاَنَا حَيٌّ فَاَسْتَغْفِرُ لَكِ وَاَدْعُوْ لَكِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَاثُكْلِيَاهُ وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِي فَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ ظَلِلْتَ اٰخِرَ يَوْمِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ اَزْوَاجِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اَنَا وَارَاسَاهُ لَقَدْ هَمَمْتُ اَوْ اَرَدْتُ اَنْ اُرْسِلَ اِلٰى اَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ وَاَعْهَدَ اَنْ يَقُوْلَ الْقَائِلُوْنَ اَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّوْنَ ثُمَّ قُلْتُ يَاْبَى اللّٰهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ اَوْ يَدْفَعُ اللّٰهُ وَيَاْبَى الْمُؤْمِنُوْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت سے عائشہ سی کہ اونہون نی کہا یعنے
آنحضرت کی پاس بسبب شدت درد سر کے ہای میرا سر دکہتا ہی ف ح ظاہر اسحضرت عائشہ کا سر دکہتا تہا پس افسوس کیا اوسپر اور بعضی کہتی ہین کہ مراد سر سے ذات ہی اور
اشارہ کیا ساتہہ اسکی اپنی موت کیطرف ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی وہ یعنی موت تیری ای عائشہ اگر واقع ہو الحالیکہ مین زندہ ہون پس بخشش مانگون تیری
لیے یعنے تیری سئیات کی مٹنی کی لیی اور دعا کرون واسطی تیری یعنی تیری رفعت درجات کے لیی پس کہا عائشہ نی سخت سے بمصیبت مجہی ف ح لفظ ثکل ساتہہ ضم
ثاء مثلثہ اور پیش اوسکی اصل مین یعنی مرنی فرزند یا دوست کے ہی اور مراد یہان موت ہی اور ذکر مرض ہی موت یا دلاتا ہی اور یہہ کلام یونہین عرب کے زبان پر وقت
محنت و مصیبت کی جاری ہوتا ہی بی اسکی کہ معنی حقیقی مراد ہون ترجمہ قسم ہی خدا کی تحقیق مین گمان کرتی ہون تیرکو کہ چاہتی ہو تم مرنا میرا یعنی حضرت عائشہ
نے یہہ خطاب کرکہ حضرت کو کہا از راہ ناز و نیاز کی کہ درمیان انکی تہا پس اگر واقع ہو مرنا میرا البتہ ہوگی تم آخر اوسیدن مین صحبت کرنیوالی ساتہہ کسیکی اپنی بیویون
مین سے ف ع ح مقصود دیہہ ہی کہ اگر مین مرجاؤنگی اور تم زندہ رہوگی بعد میرے تو مجکو بہول جاؤگی اور اور بیویونکی ساتہہ مشغول ہوجاؤگی بیت درمردم این
نالہ نہ از رفتن جانست نہ از یار جدا میشوم این نالہ از انست ترجمہ پس فرمایا آنحضرت صلعم نی کہ چہوڑا ی عائشہ ذکر اپنی درد سر کا اور اپنی موت کی یاد کرنیکا
اور مشغول ہونیسے درد سر مین اور ذکر موت میرسے مین ف ع کہ مین اس عالم سے جاتا ہون اور تو بعد میری بہت زندہ رہی گی اور اس بات کو حضرت نی وحی سے
معلوم کیا اور دونون صاحبونکی آپسی بیار ہونیمین اشارہ ہی طرف کمال محبت دونون صاحبونکی جیسیکہ خون نکلنا مجنون کی ناہہ سی وقت فصد لینی لیلی کی
بعد اسکے آنحضرت نی تقریر ذکر موت اپنی کی خلافت ابوبکر صدیق کی یاد کی کہ ہونیوالی ہی اور اسمین خوش کرنا عائشہ کی دل کا اور بشارت دینی اونکو اس دولت عظمی
کے پہر ہی فرمایا ترجمہ البتہ تحقیق قصد کیا تہا مین نے یہہ کہ بہیجون مین کسی کو طرف ابوبکر کی اور بیٹی اوسکی یعنی عبدالرحمن کے کہ فرزند رشید
ابوبکر کی تہی اور شفیق عائشہ کی اور وصیت کرون ابوبکر کو یعنی خلافت کی اور ولیعہد اپنا کرون اوسکو تاکہ نہ کہین یا واسطی خوف اسکی کہ کہین کوئی مدعی
کرنہ وصیت کی آنحضرت نی ابوبکر کی خلافت کبری کی اور اقتصار کیا خلافت صغری پر کہ وہ امامت نماز کی ہی باوجود اسکی کہ اوسمین بہی اشارہ تہا اس خلافت
کبری کا ترجمہ یا ارزو کرین ارزو کرنیوالی یعنی خلافت کیطرف ابوبکر کی لیی خواہ اپنی لیے یا غیر اپنی کی لیی پہر کہا مین یعنی اپنی دل مین یا ظاہر مین کہ انکار کریگا اللہ تعالی غیر ابی بکر کی
خلافت کا اور دفع کریگی مسلمان یعنی غیر خلافت ابی بکر کو یا برعکس عبارت مذکور کی فرمایا کہ دفع کریگا اللہ اور انکار کرینگی مومن یہی نقل کی یہہ بخاری نے ف
ع ح یعنے بسبب خلیفہ کرنی میرے کی اونکو امامت صغری مین اسلیے کہ امامت صغری علامت ہے کبری کی جیسیکہ فرمایا حضرت علی نی وقت منازعہ کی کہ جناب اختیار
کیا آنحضرت نی ابوبکر کو امر دین ہمارے کی لیی تو پس کیا نہ اختیار کرین ہم اونکو امور دنیا اپنی کی لیی پس یہہ بڑی دلیل ہی اونکی خلافت کی حقیت کی پہر حضرت
کی قول و بابی اللہ مومنون مین اشارہ ہی طرف تکفیر ان لوگونکی کہ منکر ہین صدیق کی خلافت کی حقیت کی اور حاصل حضرت کی فرمانیکا یہہ کہ پس اس سبب سے
نہ بلایا مین ابوبکر و غیرہ کو اور وصیت نہ کی مین اور جانا مین کہ خلافت اونکی ہونیوالی ہی اور واقع مین ایسا ہی ہوا کہ جو آنحضرت نی خبر دی تہی اور یہہ حدیث
اول دلیل ہی اوپر خلافت ابی بکر کی بعد آنحضرت کی وَعَنْهَا قَالَتْ رَجَعَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ جَنَازَةٍ مِنَ الْبَقِيْعِ
فَوَجَدَنِي وَاَنَا اَجِدُ صُدَاعًا وَاَنَا اَقُوْلُ وَارَاسَاهُ قَالَ بَلْ اَنَا يَا عَائِشَةُ وَارَاسَاهُ قَالَ مَا ضَرَّكِ لَوْ مُتِّ قَبْلِي غَسَّلْتُكِ
وَكَفَّنْتُكِ وَصَلَّيْتُ عَلَيْكِ وَدَفَنْتُكِ قُلْتُ لَكَاَنِّي بِكَ وَاللّٰهِ لَوْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ لَرَجَعْتَ اِلٰى بَيْتِي فَعَرَّسْتَ فِيْهِ

بِبَعْضِ نِسَائِكَ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بَدَئَ فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہا پھر سے طرف میرے آنحضرت ایک روز ایک جنازہ کو دفن کر کر تسبیح سی کہ مقبرہ مدینہ کا ہی پس پایا مجکو آنحضرت نی اسحالت مین کہ باقی تھے درد سر اور مین کہہ رہی تھی ای میرا سر درد کہتا ہی فرمایا آنحضرت نی بلکہ مین کہتا ہون ای عائشہ کہ میرا سر درد کہتا ہی فرمایا آنحضرت نی اور کیا ضرر کرتا ہی تجکو ای عائشہ اگر مری تو پہلی سے میرے پس غسل دونمین تجکو اور کفن دونمین تجکو اور نماز پڑہونمین تجپر اور دفن کردونمین تجکو ف ع آسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ مرنا اونکا حضرت کے حیات مین بہتری زندہ رہنی اونکی سی بعد وفات حضرت کی ترجمہ کہا مینی البتہ گویا کہ دیکھتی ہو تمین تجکو قسم ہے اللہ کی اگر کروگی تم یہہ یعنی جو کچھہ ذکر ہوا قسم غسل وغیرہ سی البتہ پہروگی تم طرف گہر میری کی پس صحبت کروگی اوسمین سا تہہ کسیکی اپنی بیویونمین سی پس مسکرائی آنحضرت صلعم یعنی اسلیکی دلالت کرتا ہی یہہ کہنا اونکا اوپر کمال غیرت اونکی بعد مرنیکی پہر شروع کی کہنی بیمار حضرت کی کہ وفات ہوئی جسمین نقل کی یہہ دارمی نے وعن جعفر بن محمد عن ابیہ ان رجلا من قریش دخل علی ابنیہ علی بن الحسین فقال الا احدثک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بلی حدثنا عن ابی القاسم قال لما مرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتاہ جبرئیل فقال یا محمد ان اللہ ارسلنی الیک تکریما لک وتشریفا لک خاصۃ لک یسالک عما ھو اعلم بہ منک یقول کیف تجدک قال اجدنی یا جبرئیل مغموما واجدنی یا جبرئیل مکروبا ثم جاءہ الیوم الثانی فقال لہ ذلک فرد علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما رد اول یوم ثم جاءہ الیوم الثالث فقال لہ کما قال اول یوم ورد علیہ کما رد وجاء معہ ملک یقال لہ اسماعیل علی مائۃ الف ملک کل ملک علی مائۃ الف ملک فاستاذن علیہ فسالہ عنہ ثم قال جبرئیل ھذا ملک الموت یستاذن علیک ما استاذن علی ادمی قبلک ولا یستاذن علی ادمی بعدک فقال ائذن لہ فاذن لہ فسلم علیہ ثم قال یا محمد ان اللہ ارسلنی الیک فان امرتنی ان اقبض روحک قبضت وان امرتنی ان اترکہ ترکتہ فقال تفعل یا ملک الموت قال نعم بذلک امرت وامرت ان اطیعک قال فنظر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی جبرئیل فقال جبرئیل یا محمد ان اللہ قد اشتاق الی لقائک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لملک الموت امض لما امرت بہ فقبض روحہ فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجاءت التعزیۃ سمعوا صوتا من ناحیۃ البیت السلام علیکم اھل البیت ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ان فی اللہ عزاء من کل مصیبۃ وخلفا من کل ھالک ودرکا من کل فائت فباللہ فثقوا وایاہ فارجوا فانما المصاب من حرم الثواب فقال علی اتدرون من ھذا ھو الخضر علیہ السلام رواہ البیہقی وروی الدارقطنی

اور روایت ہی امام جعفر صادق بن محمد سی کہ نقل کی یہہ اپنی باپ سے کہ امام محمد باقر مین یہہ کہ ایک شخص قریش مین سے داخل ہوا اونکی باپ پر کہ علی بن حسین مین یعنے امام علی زین العابدین بن حسین بن علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہم پس کہا علی بن حسین نے کیا نہ حدیث بیان کرون مین تمہاری آگی پیغمبر خدا صلعم سی کہا اوس شخص نے کہان بیان کر ہماری آگی ابی القاسم صلعم سی کہا علی بن حسین نے کہ جب بیمار ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئی اونکی پاس جبرئیل ع یعنی عیادت اور پیام پہنچانیکی لیسی پس کہا جبرئیل نی ای محمد بلاشبہ بیشک بہیجا ہی مجکو طرف آپکی خواستی تکریم تمہاری کی اور واسطی تعظیم تمہاری کی درحالیکہ یہہ تکریم وتعظیم مخصوص ہے تمہاری لیسی یعنی اس بات مین کہ پوچہتا ہی اللہ سبحانہ تسی اوسچیز سی کہ وہ خوب جانتا ہی اوسچیز کو تسی یعنی اسلیی کہ وہ قریب ہی مرید کی جبل وریدسی فرماتا ہی اللہ تعالی کہ کسطرح پاتی ہو تم اپنی تئین یعنی کیسا ہی حال تمہارا فرمایا یا تا ہونمین ای جبرئیل اپنی تئین غمگین پاتا ہونمین اپنی تئین اندوہگین ف ع شاید کہ یہہ غم وکرب آنحضرت کو بسبب دین اور امت کی تہا کہ دیکہا چاہیی بعد سیر کیا واقع ترجمہ پہر آئی جبرئیل آنحضرت کی پاس دوسرا دن پس کہا حضرت سے جیسا کہ کہا تہا

اول دن پس جواب دیا جبرائیل کو آنحضرتؐ نے جیسا کہ جواب دیا تھا اول دن پھر آئے جبرئیل حضرتؐ کی پاس تیسرے دن اور کہا حضرتؐ سے جیسا کہ کہا تھا اول دن اور جواب دیا حضرتؐ نے جبرئیل کو جیسا کہ جواب دیا تھا اول روز اور آیا جبرئیل کی ساتھہ فرشتہ یعنی اسمٰعیل یا اور دن کہ کہا جاتا تھا اوسکو اسمٰعیل کہ حاکم ہی لاکھہ فرشتوں پر ہر فرشتہ اونمین سے اسیر لاکھہ لاکھہ فرشتوں پر ف ح کہا ہی علمائی کہ یہہ اسمٰعیل دار وغہ آسمان دنیا کا ہی اور حدیث مین ذکر ملک الموت کا نہ کیا بسبب ظہور اور معلوم ہونی اوسکی کی یا ہوسکتا ہی ملک الموت بعد آنی جبرئیل کی اور آنی اسمٰعیل فرشتہ کی وسیوقت آکر حاضر ہوا ہوا اور سیوطی کہتی ہی لائی ہین کہ جب تیسرا روز ہوا تو اوتری جبرئیل اور اونکی ساتھہ ملک الموت تہی اور اون دونونکی ساتھہ ایک فرشتہ تہا ہوا مین اوسکو اسمٰعیل کہتی ہین کہ حاکم ہی ستر ہزار فرشتوں پر اور ہر فرشتہ اونمین سی امیر ہی ستر ہزار فرشتوں پر جمیعہ پس پروانگی مانگی اوس اسمٰعیل فرشتہ نی واسطی آنی کی حضرتؐ پاس پس پوچہا آنحضرتؐ نی جبرئیل سی حال اوس فرشتہ کا یعنی پس جواب دیا جبرئیل نی کہ یہہ ایک فرشتہ ہی ایسا ایسا اور یہہ حدیث مین نہین مذکور ہی پہر کہا یعنی بعد تامل کی جبرئیل نی کہ یہہ فرشتہ موت کا ہی یعنی غرائیل پروانگی مانگتا ہی تمہارے پاس آنی نہین پروانگی مانگی کسی آدمی سی پہلی تمہاری اور نہ پروانگی مانگیگا کسی آدمی سی بعد کی یعنی یہہ شرف و کرامت مخصوص آپ ہی کی لیی ہی کہ ملک الموت پروانگی آنی کی مانگتا ہی والا اور آدمیونپر یکایک چلا آتا ہی در جان قبض کرتا ہی پس فرمایا آنحضرتؐ نی کہ اون دو اوسکو پس اذن دیا جبرئیل نی ملک الموت کو پس آیا ملک الموت اور سلام کیا حضرتؐ کو یعنی پس جواب سلام کا دیا آنحضرتؐ نے اوسکو پہر کہا ملک الموت نی کہ ای محمد تحقیق اللہ تعالیٰ نی بہیجا ہی مجکو طرف آپکے یعنی تاکہ عرض کرون امر تمہیں پس اگر فرماوتم یہہ کہ قبض کرو نمین روح پاک آپکی تو قبض کرونگا اور اگر فرماؤ تم مجکو کہ چہوڑ دو نمین روح تمہاری تو چہوڑ دون یعنی قبض نکرون پس فرمایا آنحضرتؐ نی کیا کریگا تو یعنی جو کچہہ حکم کرو نمین ای ملک الموت کہا اوسنی ہان ایسا یعنی تمہاری اختیار دینی کا حکم دیا گیا ہونمین اور حکم دیا گیا ہونمین یہہ کہ اطاعت کرون تمہاری یعنی اوسچیز مین کہ اختیار کرو تم اوسکو کہا علی بن حسین راوی نی پس کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف جبرئیل کی یعنی مانند مشورہ چاہنی والی کی کہ کیا کہتے ہو کیا کرنا چاہیی پس کہا جبرئیل نی ای محمد بلاشبہہ خدا تعالیٰ مشتاق ہی تمہاری لقا کی پس فرمایا آنحضرتؐ نی واسطی ملک الموت کی کہ بجالا تو اوسچیز کو کہ حکم کیا گیا ہے تو ساتھہ اوسکی پس قبض کی ملک الموت نی روح پاک آنحضرتؐ کی ف ح یا آنحضرتؐ علم نی بعد آنی جبرئیل کی اور ملک الموت کی اور تیسرے فرشتہ کی اور اس گفتگو کی کہ مذکور ہوئی کچہہ تہوڑی ہی دیر فرصت پائی اور اس قضیہ کی بعضی صحابہ کو خبر دی بعد از ان وفات پائی یا بعضے صحابہ پر یہی کہ جو حاضر تہی یہہ قضیہ بکشوف ہوا اور مشاہدہ کیا اونہون نی اور اونمین سی یہہ صحابی یا تابعی تہی کہ اوسکو تعبیر کیا ایک مرد کرد قریش مین سی اور دل یون کہتا ہی کہ ہوسکتا ہی کہ آنحضرتؐ بصورت ایک مرد کرد قریش سے متمثل ہوکر امام زین العابدین رضہ کی پاس آئے ہون اور بیان کی ہو یہہ حدیث اور اسلیی تعبیر ساتھہ لفظ مبہم کی کہ افتد بر واللہ اعلم اور ایک روایت مین بعد جملہ امرت بہ کی یہہ بہی ہی قَالَ جِبْرِيْلُ عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا آخِرُ مَوْطِئِيْ الْاَرْضَ اِنَّمَا كُنْتُ حَاجَتِيْ فِي الدُّنْيَا اور حضرت ام سلمہ سی منقول ہی کہ اکثر وصیت آنحضرتؐ کی وقت موت کی یہہ تہی اَلصَّلٰوةَ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ترجمہ پس جب وفات پائی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور آیا تعزیت کرنیوالا یعنی ایک شخص واسطی تسلی دینی اہل بیت کی سنی لوگون نی ایک واز گہر کی کونی مین سے کہ کوئی کہتا ہی سلام تمپر ای اہل بیت پیغمبر کے اور ای جماعت کہ گہر مین ہو اور مہربانی خدا کی تمپر اور برکتین اوسکی یعنی زیادتیان اوسکی کرم کی تحقیق ہر چیز خدا کی تسلی ہی ہر مصیبت سے ف ح اس عبارت سے کتنی ہی طرح پر معنی کہی ہین علمائی ہر چیز خدا کے یعنے ہر چیز تسلی خدا کی تسلی دینی ہی ہر مصیبت سے اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالیٰ کی وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ پس غرا یہان بمعنی تعزیہ کی ہی یا یہہ معنی ہین کہ ہر چیز دین خدا کی تسلی دینی ہی کہ شارع فی رغبت اوسکی دلائی ہی اور بعضون نی کہا کہ معنی یہہ ہین کہ خدا فرمانیوالا صبر کا اور تسلی دینی والا ہی اور اوسکو زبان علم یا تمین تجرید کہتی ہین جیسی رایت فی زید اسدا یعنی دیکہا میں زید مین شیر کو یعنی زید کو مانند شیر کی پایا میں اور یہہ مناسب ہی اس قول کی ترجمہ اور خدا بدلہ دینی والا ہی ہر چیز ہلاک ہونیوالی کا اور تدارک کرنیوالا ہی ہر چیز فوت ہونیوالیکا ف ح یا یہہ معنی ہین کہ اللہ کی دین مین یا کتاب مین بدلہ اور تدارک ہی ہر چیز ہلاک اور فوت ہونیوالیکا یا خو کہا ہی کسی صاحب حال نی ف کل شئی اذا فارقتہ خلفت

ولیس لمسان فارقت من عوض ترجمہ پس جب ہم ایسا ہی تو ساتھ مدد اللہ کے اور حول قوت اوسکی پس تقوی کر ف ح یعنی بچو جز غ فزع سی اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی کہ واصبر ما صبرک الا باللہ اور بعضی نحویین موافق مصحف حسین کے ہی فقوا ساتھ ضمیر مثنیہ کی اور تخفیف فاء مضمومہ کی یعنی پس اعتماد کرو اللہ کے پر اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی وتوکل علی الحی الذی لا یموت ترجمہ اور اوسی سی پس امید رکھو یعنی نہ امید رکھو سوا اوسکی سی اسلیے کہ لا الہ الا اللہ یا اوسکی پاس سے پس امید رکھو ثواب کے اور نہیں ہے مصیبت زدہ مگر وہ شخص کہ محروم کیا گیا ہی ثواب سے ف ح یعنی دنیا کی مصیبت مصیبت نہین ہی بلکہ مصیبت آخرت کی اور مصیبت حقیقی وہی کہ کوئی صبر نہ کری اور ثواب سے محروم رہی اور صبر معتبر اللہ تعالی کی نزدیک وہی کہ ہو پہلی صدمہ مین ترجمہ پس کہان علی غم نی کہ آیا جائے ہو تم کہ کون ہی یہہ شخص تعزیت کرنیوالا یہہ حضر ہین ف ح کہ واسطی تعزیت اصحاب اہل بیت آنحضرت کی آئی ہین ظاہر سیاق کلام سی یہہ سمجھا جاتا ہی کہ مراد علی سی امیر المومنین علی نہ ہون کہ حاضر تھی اوسوقت اور احتمال ہی کہ امام علی زین العابدین ہون کہ وقت روایت کرنی حدیث کی حاضرین مجلس اپنے سی یہہ کہا واللہ اعلم ترجمہ نقل کی ہی یہہ بیہقی نی دلایل النبوۃ مین ف ح اور حصن حصین مین ساتھ رفز مستدرک کی لایا ہی کہ جب وفات پائی آنحضرت نی تعزیت کی اصحاب اہل بیت کی ساتھ نی ذکر کی یہہ عبارت کہ حدیث مین مذکور ہوئی بعد اوسکی لایا ہی یعنی اور روایت کہ آیا ایک مرد سفید ریش جسیم خوش شکل پس کہا پہلا نگ لوگون کی گردنون کے اور دیا پہر التفات کیا طرف صحابہ کے اور کہا ان فی اللہ عزا اس کہا علی اور ابو بکر نی کہ یہہ خضر ہین اور یہہ دلالت کرتی ہی اوپر کہ مراد علی سی پہلی حدیث مین علی مرتضی ہین

باب یہہ باب ہی بیچ متمات اور لواحق پہلی باب کے

الفصل الاول فصل پہلی

عن عائشۃ رض قالت ما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دینارا ولا درہما ولا شاۃ ولا بعیرا ولا اوصی بشیء رواہ مسلم روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا نہین چھوڑی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بعد وفات کی دینار اور نہ درہم اور نہ بکری اور نہ اونٹ اور نہ وصیت کی ساتھ کسی چیز کی نقل کی یہہ مسلم نی ف ح یعنی قسم مال سی اسلیکی نہین چھوڑا کچھ مال تا وصیت کرین اور جو کچھ کہ مال ہتی نضیر اور فدک اور مانند اسلیکی تہا آنحضرت نی حالت حیات مین صدقہ کر دیا تہا مسلمانو نپر بعد از نفقہ عیال کی ف ع کہا نووی نے کہ اور روایت مین آیا ہی کہ ذکر کیا لوگون نی حضرت عائشہ رض کی آگی کہ علی نہ ہتی وصی پس کہا عائشہ رض نی کہ کب وصیت کی اوسکو حال آنکہ ہتی مین تکیہ آنحضرت کی یہانتک کہ وفات پائی آپنے پس کب وصیت کی اور معنی لاوصی بشیء کی یہہ کہ نہین وصیت کے تہائی مال اپنی کی اور نہ غیر اوسکی اسلیکی نہین تہا اوسکی پاس مال اور نہ وصیت کے علی کو اور نہ غیر اونکیلئے خلاف اوسچیز کی کہ گمان کرتی ہین شیعہ پس ای پر حدیثین صحیحہ ہیچ وصیت کرنی آنحضرت کی ساتھ کتاب اللہ کی اور وصیت اوسکی وصی اہل بیت کے اور نکالنے یہود کی جزیرہ عرب سے اور وصی احسان کرنیکی الیچیونسی نہین ہین مراد اونکی قول سی ولا اوصی بشیء اور یہہ جو نقل کیا ہی بعضی علماء سیرنی کہ آنحضرت کی پاس اونٹ ہتی اور دس اونٹنیان تہین کہ کہا تہا اونکو نواح مدینہ مین اور لاتی ہتی لوگ دودہ اونکا ہر شب اور تہین اونکی پاس سات بکریان پیتی تہین دودہ اونکا پس نہین صلاحیت رکہتی ہی واسطے معارضہ اسحدیث کی اور اگر صحیح ہی ہو تو محمل کیجاویگی اوپر کہ وہ تہی اونٹ صدقہ کے اور اصحاب فقرا اہل صفہ وغیرہم مین سے پیا کرتی تہے دودہ اونکا

وعن عمرو بن الحارث اخی جویریۃ قال ما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند موتہ دینارا ولا درہما ولا عبدا ولا امۃ ولا شیئا الا بغلتہ البیضاء وسلاحہ وارضا جعلہا صدقۃ رواہ البخاری

اور روایت ہی عمرو بن الحارث سی کہ صحابی تہی بہائی جویریہ کے کہ آنحضرت کی بیویونمین سی ہین کہا کہ نہین چھوڑی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نزدیک وفات اپنے کی دینار اور نہ درہم اور نہ غلام اور نہ لونڈی یعنی رقیق مین ف ح یعنی مملوک پس اس سی معلوم ہوا کہ یہہ جو خبر دون مین ذکر حضرت کی بردہ نکا آیا ہی یا تو وہ مرگئی ہونگی یا آزاد کر دیا ہوگا اونکو ترجمہ اور نہ اور کچھ مگر خچر اپنا کہ سفید تہا کہ اوسکو دلدل کہتی تہی معوقس حاکم اسکندریہ نی بطور تحفہ کی بہیجا تہا اوسکو اور نہ زمین یا

ف ع یعنی جو کہ خاص تہے حضرت کی ہتی کی مانند ملدار اور نیزی اور زرہ اور خود اور عصا بہالدار کی اور بعضی روایتونمین خلص زرہ وہی واقع ہوئی ہی کہ یہہ سب کے پاس گروہتی اور شاید کہ یہہ حصر اضافی ہی مبنی ہی اوپر نہ اعتبار کرنی اوسچیز کی مانند کپڑون اور اسباب گہر کی والا ثابت ہوا ہی کہ حضرت نی چھوڑے

کپڑے وغیرہ کہ اپنی جگہہ پر مذکور ہین ترجمہ اور زمین گردانا تہا اوسکو صدقہ نقل کی بہہ بخاری نی ف ع کہا ایک شارح نی کہ ضمیر جعلہا کی پہرتے ہی چیزون کی طرف کی گئے کیطرف یعنی خیبر اور تیما اور زمین کیطرف اور ظاہر متبادر یہہ ہے کہ ضمیر پہرتی ہی زمین کیطرف کہا عسقلانی نی یعنی تصدق کیا منفعت زمین کی پس ہوا حکم اوسکا حکم وقف کا اور معنی یہہ ہین کہ آنحضرت نی کیا زمین کو اپنی حیات مین صدقہ جاریہ باقیہ اوسکی قایم رہنی تک پس ہمیشہ رہیگا ثواب صدقہ کا ساتہہ دوام اوس زمین کی پس نہین منافی ہی اسکی کہ سوائے زمین کی اور املاک اونکی نفس موت سی ہو جائینگی صدقہ کمالا یخفی کہا علامہ کرمانی نی شرح بخاری مین کہ وہ آدہی زمین وادی قری کی تہی اور حصہ حضرت کا خمس خیبر سے اور حصہ اونکا زمین بنی نضیر سی اور ضمیر جعلہا کی پہرتی ہی طرف ثمنون کی نہ طرف زمین کے فقط اسلیکی آنحضرت نی فرمایا ہی کہ ہم جماعت انبیا کے نہین میراث چہوڑتی ہین جو کچہہ چہوڑتی ہین ہم صدقہ ہوتا ہی انہی اور قریب ہے کہ اوسکی تحقیق اسکی **وعن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقتسم ورثتی دینارا ما ترکت بعد نفقۃ نسائی ومؤنۃ عاملی فہو صدقۃ متفق علیہ اور روایت سے ابو ہریرہ سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہین بانٹینگی وارثہ میرے بعد مرنی میرے کچہہ دینار **ف** ع اسلیکی نہین چہوڑونگا مین بعد مرنی اپنی کی دینار ملک اپنی کی کہ بانٹین اونکو پس یہہ اخبار ہی حقیقۃً اور احسان ہے ہی کہ اخبار ہو صولحین اور نہی ہی متوہمین یعنی زیادتی مین ورثہ میری دینار پہر بیان کیا سبب اوسکے علت اسکے بطور استیناف کی ترجمہ وہ چیز کہ چہوڑون مین بچی خرچ عورتون اپنی کی اور بعد اجرت عامل اپنی کی پس وہ صدقہ ہی نفل کی بہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع ح بیان آنحضرت صلعم کی بحکم عدت والی عورتون کی نہین اسلیی کہ نہین جائز نہا اونکو نکاح کرنا بعد آنحضرت کی اس جاری ہوا اونکی نفقہ اور مراد عامل متی ہین کہ خلیفہ ہوئی بعد حضرت کی پس وہ بہی صرف کرین ترکہ اپنی مصارف مین اور پہنچاوین اوسکو مستحقونکی تئین کہ جن پر آنحضرت صرف کرتی تہی اور آنحضرت لیتی تہی نفقہ اپنی اہل کا سو غنا ہاتہہ سے کہ نہا حضرت کے لیی اموال بنی نضیر و فدک سی اور صرف کرتی باقی کو مسلمانونکی مصالح مین پہر متولی ہوئی اوسکی ابوبکر پہر عمر اسیطرح پہر جبکہ نوبت خلافت کی پہنچی طرف عثمان رضی اللہ عنہ کی بی بی رہوئے اوس سے بسبب مال اپنی کی پس جاگیر کر دیا اوسکو مردان وغیرہ اقارب سے اپنی کی لیی پس ہمیشہ رہا اونکی قبضہ مین یہانتک کہ پہیرا اوسکو عمر بن عبدالعزیز نی یعنی بطور سابق پہلے مصارف مین کر دیا پس حاصل حدیث یہہ کہ جو کچہہ کہ باقی رہی بعد نفقہ بیویون میری کی اور اجرت عاملون میری کی وہ صدقہ ہی کہ صرف کیا جاوے فقرا جیسیکہ حالت حیات مین تہا **وعن** ابی بکر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نورث ما ترکناہ صدقۃ متفق علیہ اور روایت سے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ میراث نہین بانٹی جاتی ہمسے جو کچہہ کہ چہوڑین ہم یعنی قسم مال سی صدقہ ہی نقل کی بہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع یعنی صرف کیا جاوے فقرا و مساکین پر اسلیے کہ ہم جملہ فقرا ہی ہین اور شرط فقر سی نزدیک صوفیہ کی یہہ ہے کہ وہ مالک نہو کسی چیز کا پس جو کچہہ کہ اوسکی ہاتہہ مین ہے رہا یا امانت ہی یا وقف ہے اور صدقہ اور بعضون نی کہا کہ اسلیی کوئی اونکا وارث نہین ہوتا کہ ناخوش نہوا اونکی مرنی سی کوئی اونکی وارثونمین سی بسبب لینے نزکا اونکی اور یہہ حدیث ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بیچ وقت طلب کرنی فاطمہ زہرا کی میراث کو روایت کے اور کہا کہ مین خلیفہ آنحضرت کا ہون جسجگہہ کہ آنحضرت صرف کرتی تہی مین ہی کرتا ہون اور غمخواری تمہاری ہی کرتا ہون جیسیکہ آنحضرت کرتی تہی اور مینی آنحضرت سی سنا ہی کہ ہمارے لیی یعنی انبیا کی لیی میراث نہین ہوتی اور یہہ بات نری حضرت فاطمہ ہی سے نہین کہی بلکہ ازواج مطہرات سے بہی کہی جسوقت کہ اونہون نی بہی طلب میراث کی کی اور عمر رضی اللہ عنہ نی تولیت اوسکی عباس اور علی رضی اللہ عنہما کو دی تہی اور جب اونمین نزاع ہوئی اور کہا کہ بانٹ دو درمیان ہمارے بانٹا نہین حضرت عمر نی اور بی بانٹی درمیان اونکی چہوڑا الا رد تون تک تولیت اوسکی اہل بیت نبوت کی ہاتہہ ہی بعد ازان مردانیونکی ظلم و تعدی سی اونکی ہاتہہ سے جاتا رہا اور یہہ حکم نہ میراث ہونی آنحضرت کا نری ابوبکر ہی نی نہین دیا بلکہ بڑی بڑی صحابہ کو بلایا اور سب سے پوچہا ہمہون نے بہی حکم کیا اور کہا کہ آنحضرت ہی اسیطرح سنا ہے ہمنے اور ہی فرمایا جیسیکہ حدیثو نہین آیا ہی **وعن** ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان اللہ اذا اراد رحمۃ امۃ من عبادہ قبض نبیہا قبلہا فجعلہ لہا فرطا وسلفا بین یدیہا واذا اراد ہلکۃ امۃ عذبہا ونبیہا حی فاہلکہا وہو ینظر فاقر عینہ بہلکتہا حین کذبوہ وعصوا امرہ رواہ مسلم اور روایت سے ابوموسی

اشعری سی کہ نقل کی اوسنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آپ نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالے جب چاہتا ہی مہربانی کرنی ایک امت پر اپنی بندونمین سی وفات دیتا ہی اوس امت کے پیغمبر کو پہلی اوس امت سے یعنی پہلی اور نی عذاب کے سی اوسپر پس کرتا ہی خدا تعالی پیغمبر کو امت کی لیی میر منزل اور پیشرو آگی اوسکی یعنی جبکہ وہ راضی مرتا ہے شفیع ہوتا ہی اور جبکہ چاہتا ہی اللہ تعالی ہلاک امت کا عذاب کرتا ہی اوس امت کو اسحالمین کہ نبی اوسکا زندہ ہوتا ہی پس ہلاک کرتا ہی اوسکو اسحالمین کہ وہ پیغمبر دیکھتا ہی پس ٹھنڈی کرتا ہی اللہ تعالی آنکھین اوسکی یعنی خوش کرتا ہے اوسکو بسبب ہلاک ہونی امت کی جسوقت کہ جھٹلاتی ہین اوسکو اور نافرمانی کرتی ہین اوسکی حکم کے نقل کی یہہ مسلم نی وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس محمد بیدہ لیاتین علی احدکم یوم ولا یرانی ثم لان یرانی احب الیہ من اھلہ ومالہ معھم رواہ مسلم اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قسم اوس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اوسکی ہاتھہ ہی البتہ اویگا ایک تمہارے پر ایکدن اور نہ دیکھیگا مجکو پھر البتہ دیکھنا اوسکا مجکو بہت دوست رکھا گیا ہوگا طرف اوسکے اہل وعیال اوسکے سی اور مال وسکی سی ساتھہ اہل وعیال کی نقل کی یہہ مسلم نی ف ع مراد یا تو دیکھنا آنحضرت کا ہی اونکی حیات مین اور صحبت رکھنی اونسی یا بعد وفات کی سوتی مین یا جاگتی مین بلکہ یہہ مناسب تر ہی ساتھہ سیاق کلام کی اور ایسا ہی حال ہی مشتاقان جمال کا کہ مستغرق ہین ہیچ تصور کمال اونکی صلی اللہ علیہ وسلم

باب مناقب قریش وذکر القبائل

باب ہی ہیچ بیان مناقب قریش کی اور ذکر قبیلون کی ف ح ع مناقب جمع منقبت کے ہی بمعنی شرف اور فضیلت کے اور قریش نام قبیلہ خاص کا ہی عرب مین اور اصل مین نام نضر بن کنانہ کی فرزند کا ہی نام مقرر ہوا اس قبیلہ کا بنام باپ اپنے کی اور اصل مین نام ایک جانور کا ہی کہ بہت قوی ہوتا ہی دریا کا جانور دنمین اور قبائل جمع قبیلہ کی ہی بمعنی اولاد ایک باپ کے اور مراد انکی ذکر سی مدح اور مذمت اونکی ہی

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الناس تبع لقریش فی ھذا الشان مسلمھم تبع لمسلمھم وکافرھم تبع لکافرھم متفق علیہ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ لوگ تابع ہین قریش کی اس کار مین مسلمان غیر قریش کے تابع ہین قریش کی مسلمانون کی اور کافر غیر قریش کے تابع ہین قریش کے کافرون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح مراد مسلم وکافر سی جنس ہین یعنی سب یا چاہیی کہ ظاہر سیاق حدیث سی یہہ ہے کہ مراد اس کار سی دین ہے از روی وجود وعدم کی اور قریش اسبق اور اقدم ہین امر دین مین اور پیشوا لوگونکی ہین ایمان وکفر مین پس مسلمان غیر قریش کی تابعدار قریش کی مسلمانونکی ہین اور کافر غیر قریش کی تابعدار قریش کی کافرون کی اور عرب انتظار کرتی تہی قریش کی اسلام لانیکا اور جب کہ فتح ہوا اور قریش مسلمان ہوئی تو عرب جماعت جماعت اسلام مین داخل ہوئی جیسے سورہ اذا جاء نصر اللہ سی معلوم ہوتا ہی مقصود بیان کرنا تقدم اور ریاست قریش کا ہی ہیچ عہد اسلام اور جاہلیت کی لیکن فضل وشرف باعتبار اسلام کی ہی نہ کفر کی مگر یہہ کہ بیان مطلق ریاست کا ہو خواہ بحسب دین کے یا باعتبار دنیا کی اور جاہلیت مین بھی بیت اللہ اور خدمتین اوسکی قسم دربانی اور سبیل پلانی وغیرہ کی قریش ہی مین تہین اور دنمین اور بعضون نی کہا مراد شان سی خلافت وامامت ہے جیسیکہ حدیث نمین آیا ہی اور مراد امر ہی قریش کی آپس مین نہ کرنی کا اور اگر لوگ مخالفت کرین اوسکی تابعداری اونکی قبول نہ کرین تو منافات اس سے نہین کہتا یعنی اسلیی کہ امر کا وقوع ضرور نہین وعن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الناس تبع لقریش فی الخیر والشر رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ لوگ تابع قریش کے ہین خیر وشر مین یعنی اسلام وکفر مین جیسیکہ گذرا اوپر کی حدیث مین بیان اسکا نقل کی یہہ بخاری نے وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال ھذا الامر فی قریش ما بقی منھم اثنان متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہمیشہ ہوا امر خلافت قریش مین ف ح یعنی چاہیی کہ انہین مین رہے امر خلافت اور جائز نہین شرعا عقد خلافت غیر انکی لیی اور اسپر منعقد ہوا اجماع صحابہ کے زمانہ مین اور اسی سے حجت کی مہاجرین نی انصار سی ترجمہ جب تک کہ باقی رہین انمین سی دو آدمی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح یعنی سوے خلیفہ کی یا ایک اون دونون سے

خلیفہ ہوا ور دوسرا تابع اور یہہ مبالغہ ہی والا امر خلافت دعوا دسیونسی انتظام نہین پکڑتا ف رع کہا نووی نی کہ یہہ حدیثین اور مانندا نکی دلیل ظاہر ہین اسپر کہ خلافت مختص نہین ساتھہ قریش کی نہین جائز عقد خلافت غیر اونکیلی اور اسپر منعقد ہوا اجماع صحابہ کے زمانہ مین اور بعد اونکی اور جسنی مخالفت کی اسمین اہل بدعت سے

پس وہ حجت لایا گیا ساتھہ اجماع صحابہ کی اور بیان کیا آنحضرت صلعم نی کہ یہہ حکم ہمیشہ کو رہیگا اخیر زمانہ تک جب تک باقی ہین لوگونمین سے دو بھی اظہار ہوا جو کچھہ کہ فرمایا تھا آنحضرت نی اسوقت تک انتہی اور تحقیق یہہ ہے کہ یہہ خبر ہی بمعنی امر کی یعنی جو کہ مسلمان ہو لیس چاہیی کہ اتباع کری اونکا اور نہ خروج کری اوپر والا جانا رایہہ امر خلافت قریش سی اکثر شہرونمین کچھہ اوپر دو سو برس کے بعد اور احتمال ہی یہہ محمول ہو یہہ اپنے ظاہر پر اور ہو مفید ساتھہ قول حضرت کی کہ حدیث آیندہ

دین سے، ما اقاموا الدین یعنی امر خلافت ہمیشہ قریش مین رہیگا جب تک کہ برپا کہینگی دین کو اور نہین نکلا یہہ امر خلافت قریش کے تہ سے مگر جبکہ رعایت نکی اونہون نی دین کی حرام چیزون کی **وعن** مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ فِيْ قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيْهِمْ اَحَدٌ اِلَّا كَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ مَا اَقَامُوا الدِّيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے معاویہ سے کہا اونسی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرماتی تہی تحقیق یہہ امر یعنے خلافت قریش مین ہی نہین دشمنی کریگا اونسی کوئی مگر کہ اوندہا دالیگا اوسکو اللہ تعالے اوسکی منہہ کی بل یعنی خوار و ذلیل کریگا اوسکو جب تک کہ قایم رکہینگی قریش دین کو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی تائید و ترویج دینگی احکام دین کو اور شریعت کو اور اگر یہہ ترکینگی تو نکل جاویگا یہہ کام اونسی اور مستحق عزل کی ہوگا اور بعضون نی کہا کہ مراد اس سے نماز ہی اسلیی کی اور روایت مین صریح آیا ہی ما اقاموا الصلوٰۃ اور اطلاق دین کا اور ایمان کا نماز پر ایا ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد رغبت دلانی ہی اونکو نماز کی قایم رکہنی پر اور خوف اور دہشت دلانی ہی اسکی کہ اگر قایم نہ رکہینگی نماز کو تو شاید کہ یہہ مراد اونکی ناتہہ سی نکل جاوے اور لوگ اوپر غالب آوین **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَزَالُ الْاِسْلَامُ عَزِيْزًا اِلٰى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيْفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَزَالُ اَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا مَا وَلِيَهُمْ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَزَالُ الدِّيْنُ قَائِمًا حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ اَوْ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ اثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی ہمیشہ رہیگا اسلام قوی اور مستقیم بارہ خلیفون تک وہ سب ہونگی قریش مین سے اور ایک روایت مین ہے کہ ہمیشہ رہیگا کار لوگونکا یعنی اونکی دین کا کام گذرنیوالا یعنی جاری نسق عدل اور انتظام اور صواب اور حق پر جب تک والی یعنی حاکم ہونگی امر اونکیلی بارہ شخص کی وہ سب قریش مین سے ہونگی اور ایک روایت مین ہے ہمیشہ رہیگا دین قائم یہانتک کہ قایم ہو قیامت اور ہون لوگون پر حاکم بارہ خلیفہ سب قریش مین سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** رع حدیث کی بعضی طرق مین آیا ہی کہ ابوبکر ایلیٹ الا قلیلا اسکا کیا ہی علمائی حدیث مین کہ ظاہر اس سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ بارہ خلیفہ بعد آنحضرت کی ہونگی ایک دوسرے کی پیچہی متصل کہ مستقیم ہوا و پر امر دین کا اور غزیز ہوا و نکی وجود سی اسلام اور جاری ہون اونکی علامت سے احکام باوجود یکہ شہادت نہین دیتی ہی اسپر وہ چیز کہ واقع ہوا ہی اسلیی کہ ہوئی ائمہ ظالم اور مفسد بنی مروان سکی سیرت و طریقہ اونکا ایسا نہین تہا اور یہہ بہی ہے کہ صحیح روایت مین آیا ہی کہ خلافت بعد میرے تیس برس ہوگی پہر ہوگی بادشاہت ظلم کی اور اتفاق کہتی ہین علما اسپر کہ بعد تیس برس کے خلفا نہین ہین بلکہ بادشاہ اور امرا ہین اور اختلاف کیا ہی اس حدیث کی توجیہ مین کیسی قولونمین اول یہہ کہ مراد بارہ نفس ہین کہ قائم ہوئی بعد آنحضرت کی ساتھہ سلطنت اور امارت کی اور انتظام پایا اونسی ملک مین سلطنت نی بی نزاع اور بی اختلاف و اختلال ہیچ ظاہر امور مسلمانون کی اور اوسایا کی اگرچہ بعضی اونمین سے ظالم و بی انصاف تہی اور واقع ہوا اختلال بیچ عہد ولید بن یزید بن عبد الملک بن مروان کی کہ بارہوان ہین اونکا اور اجماع کیا لوگون نی اوسپر جسوقت کہ مرا چچا اوسکا ہشام قریب چالیس برس تک لوگ مجتمع رہی اوسکی امارت پر بعد ازان اوٹہی اوسکی مقابلہ کی لیی مارڈالا اوسکو پس منتشر ہوا فتنہ اور متغیر ہوا اوس روز سی احوال یہہ کہا قاضی عیاض مالکی نی اور تحسین کی اوس قول کی شیخ ابن حجر عسقلانی نی اور کہا کہ ظاہر ترین اقوال کا اس حدیث مین اور ارجح ترین توجیہات کا اسمین یہہ قول ہے

اور مویدا سکا یہہ ہے کہ جو واقع ہوا ہے بیچ بعضی طرق صحیحہ اس حدیث کی کہ ہم تجمع علیہ امر الناس اور مراد جمع سے اتفاق و اطاعت اور اتفاق ہی اونکی بیعت پر اگرچہ بکراہت بہے ہوا اور حدیث جو وارد ہی بیچ مدح اور ثنای اونکی نہیں ہے باعتبار دین و عدالت اور حقانیت کی بلکہ باعتبار اجتماع اور انتظام اور اتفاق کی ہی اور وہ خلافت کہ فرمایا ہی حضرت نبی نے نام ہونا اوسکا تیس برس یعنی خلافت کبری ہی کہ خلافت نبوت ہی اور یہہ خلافت امارت ہی اور مستمر اور بعد خلفاء راشدین کی جو امراء گذری ہیں اونکو بھی خلفا کہنا رائج ہی اگرچہ مجازا ہی جیسیکہ خلفای عباسیہ کہتی تھی انہی پوشیدہ نہ ہی کہ یہہ قول خالی نہیں ہے عدم مناسبت سے ساتھہ سیاق حدیث کے کہ فرمایا لا یزال الاسلام عزیزا و لا یزال الدین قایما اگرچہ مناسب ہے ساتھہ روایت لا یزال الناس بماضیکی اور حدیث صریح ہی بیچ مدح اونکی ساتھہ صلاح دین کے اور ظہور حق کی اور قوت اسلام کی بیچ زمانہ اونکی بسبب عدالت اونکی و اللہ علم و سر اسکا یہہ کہ مراد خلفای عادل اور امراء صالح ہیں کہ مستحق اسم خلافت کی ہیں حقیقت میں و لیکن لازم نہیں کہ بعد آنحضرت کی ایک دیگر کی بیچھی متصل ہوں شاید کہ یہہ عدد تمام ہوا یک مدت تک اگرچہ قریب قیامت تک ہو تو بشتی نے کہا کہ راہ راست استحقاق میں اور اور حدیث نہیں کہ اس باب میں وارد ہوئی ہیں ہے ہی تیسرا یہہ کہ مراد پائی جایا اونکا ہی بعد بعوث مہدی کی اور جیسا کہ بردیگی مخبر صادق فی اوس حال سی اور اور حدیث میں آیا ہی کہ جب مریگی مہدی مالک ہونگی امر کی پانچ مرد اولاد سبط اکبر یعنی امام حسن کے سی یہر مالک ہونگی پانچ مرد اولاد سبط اصغر یعنی امام حسین شہید کے سی یہر وصیت کریگا آخر اونکا ایک شخص کو اولاد حسن سی یہر مالک ہوگا بعد اوسکی فرزند اوسکا اور پورا ہوگا ساتھہ اوسکی عدد بارہ کا اور ہر ایک فی نفس سی امام عادل ہادی مہدی ہوگا اور یہہ ایک توجیہ معقول ہی اگر صحیح ہو یہہ حدیث کہ وارد ہوئی ہی امین آور روایت کیا گیا ہی ابن عباس سے بیچ وصف مہدی کی کہ کہا وہ کریگا اللہ تعالی اوسکی وجہ سی ہر غم واندوہ کو اور رد کریگا اوسکی عدل سی ہر جور و فساد کو بعد از ان والی امر کی بعد اونکی بارہ آدمی ڈیڑھ سو برس میں ہونگے جو تمام یہہ مراد وجود اس عدد کا ہی ایک عصر میں کہ اتباع اور اطاعت کرینگی ہر ایک کے ایک جماعت اور مویدہے اسکی یہہ روایت نزدیک ہی کہ ہونگی بعد میرے خلیفہ اور بہت ہونگی مقصود آنحضرت کا خبر دینا ہی ساتھہ عجب فتنوں کی کہ بعد اونکی ظاہر ہونگی حتی کہ ایک زمانہ میں بارہ خلیفہ ہونگی اور مراد یہہ ہے کہ امر دین منتظم ہوگا اور اسلام عزیز اس زمانہ تک اور اس زمانہ میں اختلال واقع ہوگا اور توجیہات سابق میں منجملہ یہہ ہونگی کہ بیچ زمان دولت ان بارہ کی انتظام ہوگا اور بعد اوسکی اختلال یہہ ہے جو کچھہ کہ شارحین فی ذکر کیا ہی بیچ شرح اس حدیث کی و اللہ علم برادر رسولہ اور شیعہ فی حمل کیا ہی ان بارہ کو اوپر کہ یہہ اہل بیت نبوت سی ہونگی پی در پی عام ہی اس کی ہو اونکی پس خلافت حقیقۃ یا استحقاق پس اول اونکی علی ہیں پھر حسن پھر حسین پھر زین العابدین پھر محمد باقر پھر جعفر صادق پھر موسی کاظم پھر علی رضا پھر محمد تقی پھر علی نقی پھر حسین عسکری پھر محمد مہدی رضوان اللہ علیہم اجمعین **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غفار غفر اللہ لھا و اسلم سالمھا اللہ و عصیۃ عصت اللہ و رسولہ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ غفار ساتھہ زیر غین معجمہ کے اور ف کی نام ایک قبیلہ کا ہی اور ابو داود غفاری نہ ہی انہیں میں سی ہیں دعا کی آنحضرت نی اونکی لیی اور فرمایا ترجمہ کہ بخشی خدا تعالی اونکو **ف** ع چونکہ نہی غفار متہم ساتھہ چوری کرنی مال حجاج کی پس دعا کی آنحضرت نی اونکی لیکی محو کری اوسی یہہ گناہ اور بخشی اونکو اور احتمال کہتا ہی کہ اخبار ہو مغفرت الہی سی اونکی لیی یعنی بخشا اونکو اللہ ترجمہ اور اسلم ہی **ف** ع نام ایک قبیلہ کا ہی کہ نسبت جو اوسکی طرف کرتے ہیں اونکو سلمی کہتی ہیں **ترجمہ** صلح کری اوسی خدا تعالی **ف** ح یعنی معاملہ کری اوسی ساتھہ ایک چیز کی موافق ہو یعنی سلامت کہی اونکو افات سی اور ایذا ندی اونکو اور دعا کی اونکی لیی اسطرح اسلیی کہ وہ اسلام لائی تھی بغیر لڑائی کی اور یہہ بہے احتمال خبر کا رکھتا ہی **ترجمہ** اور عصیہ نے معصیت کی خدا کی اور اوسکی رسول کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح اور یہہ ایک قبیلہ ہی کہ قاریون کو بیر معونہ پر قتل کیا اور آنحضرت صلعم بد دعا کرتی تھی اونپر قنوت میں اور یہہ اخبار ہی قطعا اور احتمال دعا کا نہیں ہے کہنا لیکن اسمیں اظہار اونکی شکایت کا ہی کہ مستلزم ہی طلب دعا کرنیکو اونپر ساتھہ خوار ہونیکی نہ ساتھہ گناہ کرنیکی **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش و الانصار و جھینۃ و مزینۃ و اسلم و غفار و اشجع موالی لیس لھم مولی دون اللہ و رسولہ متفق علیہ اور روایت ہے ابو ہریرہ سی کہا

کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قریش یعنی مسلمان اولاد کی اہل مکہ وغیرہ سی اور انصار یعنی قبیلہ اوس وخزرج اہل مدینہ سی اور قبیلہ جہینہ اور مزینہ یعنی مسلمان اولاد کی اور اسلم اور غفار اور اشجع کہ ابو قبیلہ ہی اور مراد یہاں اولاد مومن اوسکی ہی مددگار اور دوست میرے ہین ف ح لفظ موالی ساتھہ زبر ی مشدد کی مضاف ہے طرف ی متکلم کی جمع مولی کی ہی اور روایت کیا گیا ہی موال ساتھہ زبر میم اور زیر لام باتنوین کی یعنی بعضی اونکی دوست اور مددگار میرے ہین ترجمہ نہین ہے اونکی یعنی دوست اور مددگار سوے خدا کی اور پیغمبر اوسکی نقل کی بیہقی نے بخاری ومسلم نے وعن ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسلم سالمہا اللہ وغفار غفر اللہ لہا ومزینۃ وجہینۃ خیر من بنی تمیم ومن بنی عامر والحلیفین من بنی اسد وغطفان متفق علیہ اور روایت ہے ابی بکرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ یہہ سب قبیلی بہتر ہین بنی تمیم سی اور بنی عامر سی اور بہتر ہین دو ہم قسمون سے کہ بنی اسد اور غطفان ہین ف ح غطفان ساتھہ زبر غین معجمہ اور طا مہملہ کی اور یہہ دو نو قبیلی یمین حلیف تہی کہ باہمدگر مدد کرنی پر قسم کہائی تہی جیسکہ عادت عرب کے تہی اور ان قبیلون کو بہتر فرمایا بسبب سبقت اسلام اور اچہی ہونی آثار اونکی وعن ابی ہریرۃ قال ما زلت احب بنی تمیم منذ ثلث سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فیہم سمعتہ یقول ہم اشد امتی علی الدجال قال وجاءت صدقاتہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذہ صدقات قومنا وکانت سبیۃ منہم عند عائشۃ فقال اعتقیہا فانہا من ولد اسمعیل متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا ہمیشہ دوست رکہتا ہون نمین سی تمیم کو ادسوقت سی کہ تین خصلتین یا تین کلمے سنے ہین منی انحضرت سی اونکی حقمین فرماتی سنا منی انحضرت سی فرماتی یعنی ایک خصلت یہہ ہے کہ بنی تمیم سخت ترین امت میرکی ہین دجال پر یعنی وقت خروج اوسکی بہت جدال اور نزاع اور انکار اور بحث کرینگی اور اس سے معلوم ہوا ہونا اونکا اوسکی وقت تک بکثرت کہا ابوہریرہ نی دوسری خصلت یہہ ہے کہ آئی صدقی یعنی زکوۃ ہی تمیم کی پس فرمایا انحضرت نی کہ یہہ صدقی ہمارے قوم کی ہین یعنی شرافت دی اونکو بسبب اضافت کرنیکی اپنی طرف اور تیسری یہہ تہی ایک لونڈی سبی بنی تمیم مین سے عائشہ کے پاس پس فرمایا انحضرت نی کہ آزاد کرای عائشہ اوسکو اسلیکی یہہ اسمعیل کی اولاد سی ہے نقل کی بیہقی نے بخاری ومسلم نی ف ح یعنی عرب سے ہی اور عرب اولاد اسمعیل ہی ہین اگرچہ یہہ صفت مشترک ہی درمیان تمام عرب کے اور مخصوص نہین ہے ساتھہ بنی تمیم کی لیکن باوجود اسکی اس فرمانمین ایک طرح کی عنایت اور شرافت دینی ہی اونکو الفصل الثانی فصل دوسرے عن سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من یرد ہوان قریش اہانہ اللہ رواہ الترمذی روایت ہی سعد سے اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ چاہی خواری قریش کی یا ذلیل وخوار کری اوسکو خدا یتعالی نقل کی بیہقی ترمذی نی ف ح قریش خواہ امام ہون یا غیر امام اگر امام ہون تو ظاہری اور اگر غیر امامون کی ہون تو بسبب منسوب ہونے اونکی حضرت رسول کی اور بسبب شرف وفضل اونکی اس نسبت سی ایسا فرمایا وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم اذقت اول قریش نکالا فاذق اخرہم وبالا رواہ الترمذی اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الہی چکہایا تو نی اول قریش کو عذاب یعنی روز بدر وخراب کی پس چکہا آخر اونکو انعام وعطا نقل کی بیہقی ترمذی نی وعن ابی عامر الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الحی الاسد والاشعرون لا یفرون فی القتال ولا یغلون وہم منی وانا منہم رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہے ابی عامر اشعری سی کہ چچا ہین ابوموسی اشعری کے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اچہا قبیلہ ہی اسد اور اشعری ف ح اسد ساتھہ جزم سین کے باپ ایک قبیلہ کا ہی ہین ہے کہ وہ قبیلہ اوسکی نام سی مشہور ہے اور اونکو ازدیہی کہتی ہین اور ازد شنوءہ یہی تمام انصار اوسکی اولاد سی ہین اور اشعر لقب عمرو بن حارثہ اسدی کا ہی اور وہ بہی باپ ایک قبیلہ کا ہی ہے ابوموسی اشعری اور قوم اونکی اوسکی اولاد سی ہین اور اونکو اشعریون کہتی ہین اور اشعرون ساتھہ حذف ے کے نسبت کی بہی کہتی ہین ترجمہ نہین ہے کہ

ہین دونون قبیلے بہر حال اُنکی ساتھہ کفار کی اور زیادت کرتی ہین غنیمت ہین وہ مجھسے ہین یعنی متبع ہین میری سنت اور طریقہ کی یا میری دوستونمین سے ہین اور میرے اونسی ہون نقل کی ہے ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف ع یعنی اونکی دوستونسی اور اہمین آگاہ کرنا ہی اسپر کہ وہ متقی ہین بموجب قول اللہ تعالی کی اِنْ اَوْلِیَآؤُہٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزد اللہ فی الارض ویرید الناس ان یضعوھم ویابی اللہ الا ان یرفعھم ولیاتین علی الناس زمان یقول الرجل یا لیت ابی کان ازدیا ویا لیت امی کانت ازدیۃ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب

اور روایت ہے انس سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ازد شنوءہ ازد اللہ کی ہین یعنی لشکر اوسکی اور انصار دین اوسکی زمین مین ف ح اضافہ کیا اونکو طرف اللہ تعالی کی یا تو بسبب مشہور ہونی اونکی ساتھہ اس لقب کے یا وسطی بزرگی کی جیسیکہ ناقۃ اللہ بسبب ہونے اونکی لشکر خدا کی اور مددگار دین اوسکی اور رسول اوسکی اور بعضون نے کہا کہ ازد اللہ یعنی اسد اللہ کی ہی کہ شیر معرکہ شجاعت و دلاوری کی ہین ترجمہ چاہتی ہین لوگ حقیر و ذلیل کرین اونکو اور انکار کرتا ہی اللہ تعالی یعنی نہین چاہتا مگر کہ بلند مرتبہ کری اونکو اور البتہ آویگا لوگونپر ایک زمانہ کہ کہیگا مرد یعنی اوس زمانہ مین ہی کاشکی ہوتا باپ میرا قبیلہ ازدی ہی کاشکی ہوتی ماں میری ازدی نقل کی ہے ترمذی نے ف ح یعنی مرتبہ از دیونکا ایسا بلند ہوگا کہ لوگ اونپر رشک لیجاوینگی اور آرزو کرینگی کہ کاش ہم بھی اونمین سے ہوتی وعن عمران بن حصین قال مات النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یکرہ ثلثۃ احیاء ثقیف وبنی حنیفۃ وبنی امیۃ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب

اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا وفات ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسحالمیکہ وہ ناخوش رکھتی تہے تین قبیلونکو ثقیف کو اور بنی حنیفہ کو اور بنی امیہ کو نقل کی ہے ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف ع ح کہا علمانی کہ ناخوش رکھنا ثقیف کو اسلیے کہ حجاج بن یوسف ظالم مشہور اونہین سے پیدا ہوا اور بنی حنیفہ کو مکروہ رکھا اسلیے کہ مسیلمہ کذاب اونہین سے تہا اور بنی امیہ کو بسبب اسکے کہ پیدا ہوا اونمین سے عبید اللہ بن زیاد کہ جو مباشر تہا قتل امام حسین رض کا براہی پلید تہا آیا ہی کہ لایا گیا اوسکی پاس سر مبارک حضرت امام حسین رض کا پس کہا اوسکو ایک طشت مین اور شروع کیا اوسکو چھیڑنا ایک چھڑی سی کہا ترمذی نے جامع مین کہ کہا عمارۃ بن عمیر نے کہ جب لایا گیا سر عبید اللہ بن زیاد کا اور ہمراہی اوسکی بیٹھی تہی چبوترہ مسجد پر پس پہنچا میری طرف اونکی پس کہا اونہون نے کہ وہ آیا پس ناگہان ایک سانپ آیا یہان تک داخل ہوا عبید اللہ بن زیاد کی نتھنی مین پس ٹھہرا تہوڑی سی دیر پھر نکلا اور چلا گیا یہانتک غائب ہوا پھر کہا اونہون نے کہ آیا یہہ سانپ پس کہا یہہ دو بار یا تین بار یعنی آیا اور ناک مین گہسا اور نکل گیا دو یا تین بار اسطرح کیا اور عجب ہے اس کہنی والے سے کہ یزید پلید ہی باوجود یکہ نبی امیہ مین سی تہا اور اوسکو ذکر نکیا چاہی تہا کہ اوسکو بہی ذکر کرتی کہ امیر عبید اللہ کا تہا اور جو کچھہ کہ عبید اللہ نے کیا اوسکی امر و رضا سے کیا اور رہا نبی امیہ نے بہی اپنی بد ذاتی مین کچھہ قصور نہین کیا یزید و عبید اللہ کو کیا کہین اور حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت نے خواب مین دیکھا کہ بندر منبر شریف پر بازی کرتی ہین اور تعبیر اوسکی ساتھہ بنی امیہ کے کی اور بہت سی باتین ہین کہانتک کہین وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ثقیف کذاب ومبیر قال عبد اللہ بن عصمۃ یقال الکذاب ھو المختار ابن ابی عبید والمبیر ھو الحجاج ابن یوسف وقال ھشام بن حسان احصوا ما قتل الحجاج صبرا فبلغ مائۃ الف وعشرین الفا رواہ الترمذی وروی مسلم فی الصحیح حین قتل الحجاج عبد اللہ بن الزبیر قالت اسماء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا ان فی ثقیف کذابا ومبیرا فاما الکذاب فرأیناہ واما المبیر فلا اخالک الا ایاہ ویسمی تمام الحدیث فی الفصل الثالث

اور روایت ہے ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ثقیف مین ہوگا ایک بڑا جہوٹا اور ایک مفسد و ہلاکو کہا عبد اللہ بن عصمہ نے یعنی بہجہ تعیین جہوٹی اور ہلاکو کی کہ کہا جاتا ہی یعنی علما کہتی ہین کہ مراد جہوٹی سی مختار بن ابی عبید ہی اور ہلاکو وہ حجاج بن یوسف ظالم مشہور ہی اور کہا ہشام

ابن حسان نی کہ فقیہ ہین اور ایمہ اہل حدیث سی بڑا علم کہتی ہی حدیث کا اور بہت بزرگ تہی شمار کیا ہی لوگون نی اوسقدر کو کہ قتل کیا ہی حجاج نی قید اور بند کر
یعنی نہ معرکہ مین پس پہنچا ہی عدد اونکا ایک لاکھ بیس ہزار کو ف ح سوے اونکی کہ معرکہ مین مارے اور کہتی ہین کہ نکلی اوسکی قید خانہ مین سے پچاس ہزار آدمی اور
اوسکی قید خانہ مین جہت نہ تہی ترجمہ نقل کی بیہقی نی اور نقل کی مسلم نی اپنی صحیح مین جسو قت کہ قتل کیا حجاج نی عبد اللہ بن زبیر کو کہا اسمائی یعنی زبیر کی
مان نی کہ بیٹی حضرت صدیق کی ہین آنحضرت نی حدیث کی اسکو یہ کہ ثقیف مین ایک بڑا جہوٹا ہوگا اور ایک مفسد وہلاکو پس ای پر اجہوٹا مین دیکہا ہی اوسکو
مراد کہتین نہین اوس سے مختار زکو اور ایہ مفسد وہلاکو پس نہین گمان کرتی مین گر تجکو اوسی حجاج اور قریب ہے کہ آویگی تمام حدیث تیسری فصل مین ف ع ح
جانا چاہیی کہ حجاج ساتہہ زبیر کی مبالغہ حاج کا ہی یعنی لانیوالی حجت کی کہا مولف نی کہ وہ عامل تہا عبد الملک بن مروان کا عراق وخراسانپر اور بعد اوسکی
ابن لیدکا عامل ہوا اور مراد اسطہ مین بیچ مہینی شوال کی ستہہ وپچانوین مین اور عمر اوسکی چون برس کی تہی اور باقی احوال حجاج کا مشہور ہی حاجت اوسکی ذکر
کرینگی نہین اور مختار بن ابی عبید بن مسعود ثقفی کا احوال یہہ ہے کہ باپ اوسکا جلیل القدر صحابی مونین سے تہا اور ولادت مختار کی سال ہجرت مین ہی اور نہین ہے
اوسکو صحبت اور روایت یعنی وہ صحابی نہین ہے اور نہ آنحضرت سی حدیث روایت کی اور ابتدا مین وہ مشہور تہا ساتہہ علم اور فضل کی اور خیر کی لیکن باطن اوسکا
برخلاف اسکی تہا یہان تک کہ جدا ہوا عبد اللہ بن زبیر سی اور طلب امارت کی اور رغبت دنیا مین کی اور ظاہر کی باطن کے خباثتین یعنی فساد اسی اور بطلان عقیدہ
تاکہ بعد یکہ ظاہر ہوئین اوس سے بہت سے ایسی چیزین کہ مخالف دینکی تہین اور بڑا ہی جہوٹا نکلا یہانتک کہ کہتی ہین کہ دعوی نبوت اور اوتری وحی کا کیا کوفہ مین اور تہا بہت
اوسکا امیر اسلام مین بیچ زمانہ عمر رضہ کی اور رہتا تہا مختار بیچ صحبت چچا اپنی کی اور موافقت کرتا تہا اوسکی بیچ عقیدہ صحیحہ اور محبت رکہنی کی ساتہہ اہل بیت کی بعد
اسکی کہ پہلی عداوت رکہتا تہا اونسی اور مشہور تہا اونکی عداوت مین اور بعد از شہادت امام حسین رض اظہار محبت کیا اور بدلا لیا شہدا کربلا کا یزید یونسی اور بہت
لوگونکو اونمین سے قتل کیا اور کہتی ہین کہ یہہ سب اسلی طلب دنیا اور طلب امارت کی تہا اور سنہ ستہہ ستہہ مین مصعب بن زبیر کی امارت مین مارا گیا کوفہ مین اور رعایا اوسکو
گذرا بعضون نے شمار کرتی ہین اور احدیث بعضے تخریج من ثقیف کذاب ومبیر کو اوسپر اور حجاج پر حمل کرتی ہین واللہ اعلم وعن جابر قال قالوا یا رسول اللہ
اخرقتنا نیال ثقیف فادع اللہ علیہم قال اللہم اہد ثقیفا رواہ الترمذی اور روایت ہی جابر سی کہ کہا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ
جلادیا ہمکو ثقیف کی تیرون نی پس بد دعا کیجیی اللہ تعالی کی جناب مین ثقیف پر کہا آنحضرت نی یا الہی ہدایت کر ثقیف کو یعنی طرف اسلام کی اور اطاعت احکام کے
نقل کی بیہقی نی وعن عبد الرزاق عن ابیہ عن میناعن ابی ہریرۃ قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاءہ رجل
احسبہ من قیس فقال یا رسول اللہ العن حمیرا فاعرض عنہ ثم جاءہ من الشق الاخر فاعرض عنہ ثم جاءہ
من الشق الاخر فاعرض عنہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ حمیرا اذا اتاہم السلام واتاہم الطعام وہم اہل الامر
والایمان رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث عبد الرزاق ویروی عن میناہذا احادیث مناکیر
اور روایت سے عبد الرزاق بن ہمام سی کہ بڑی عالم ہین کثیر التصانیف نقل کی اپنی باپ سی یعنی ہمام بن منبہ الیمانی سی اوسنے ابی ہریرہ سی کہا
ابو ہریرہ نے ہی ہم نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس آیا آنحضرت کے پاس ایک شخص کہ گمان کرتا ہون مین اوسکو قیس سے کہ نام ایک قبیلہ کا ہی پس کہا اوسنی یا رسول اللہ
لعنت کر حمیر پر یعنی بد دعا کر اوپر رحمت سی دور ہونیکی پس موڑ لیا آنحضرت نی اوس شخص کیطرف سے پہر آیا وہ شخص آنحضرت کی سامنی اور طرف سے پس موڑ لیا
پہر لیا آیا آنحضرت کی سامنی اور طرف سی پس موڑ لیا اوس سے یعنی اعراض کیا اوس سے دونون جانبون سے پہر فرمایا آنحضرت نی کہ رحمت کری اللہ تعالی
حمیر پر مونہہ اونکی سلام ہین اور ہاتہہ اونکی طعام ف ح یعنی آپہین مونہون سی چرچا کرتی ہین اسلام علیک کا اور طعام دیتی ہین لوگونکو اپنی ہاتون سی یعنی جامع
صفت تواضع اور سخاوت کی ہین افضل بزرگی اور خوبی بیچ ادا کرنی حقوق لوگون کی ہی ترجمہ اور وہ ہین اہل اوسکے مضرۃ سی اور اہل یمان کی کہ ایمان کا ظر

رکھتی ہین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ہمین نہین پہچانتی ہم اوسکو مگر حدیث عبدالرزاق سی اور روایت کی جاتی ہین اس مہنار سی حدیثین منکر یعنی اگرچہ عبدالرزاق ثقہ ہی اور قوی لیکن منہا ضعیف ہے وعن ۵ قال قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ممن انت قلت من دوس قال ما کنت ارای ان فی دوس احدا فیہ خیر رواہ الترمذی ۵ اور یہہ ہی روایت ہی ابہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کس قبیلہ مین سے ہی تو کہا میں دوس مین سے کہ نام ایک قبیلہ کا ہی ہمین مین ازدسی فرمایا یعنی ازراہ تعجب کے تہا مین گمان کرتا کہ قبیلہ دوس مین کوئی شخص ہو کہ اوسمین بہلائی ہو نقلی کی یہہ ترمذی نی ۵ ح اسمین تعریف ہے ابوہریرہ کی اور مذمت دوس کے کہ اگر ابوہریرہ نہوتی تو اوسمین بہلائی نہوتی ۵ وعن سلمان قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبغضنی فتفارق دینک قلت یا رسول اللہ کیف ابغضک وبک ہدانا اللہ قال تبغض العرب فتبغضنی رواہ الترمذی ۵ وہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہے سلمان فارسی سے کہ کہا فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلعم نی کہ دشمن نرکہہ تو مجکو پس جدا ہو جائیگا تو اپنی دین سے عرض کیا مینی کہ یا رسول اللہ کیونکر دشمن کہونگا مین آپکو یعنی کیونکر مقصور محبتی دشمن رکہنا آپکا حال اوسکہ آپ حبیب اللہ کے اور محبوب ہے امت کی ہین اور سبب ایمان کے راہ دکہائی ہمکو خدا تعالی نی یعنی اسلام کی اور تمام احکام کی فرمایا حضرت نی دشمن کہی تو عرب کی پس دشمن کہیگا مجکو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ۵ ح یعنی جبکہ دشمن کہوگی عرب کو عموما اوسکی ضمن مین مجکو دشمن رکہنا ہی لازم آجائیگا پس دشمن رکہنا تیرا مجکو اس معنی کر ہی کہ دشمن کہی تو عرب کی حاصل یہہ کہ بغض عرب کبہی ہوتا ہی سبب بغض خلق کی بغض کا پس بچنا چاہی اس آفت سی نازبڑی خرابی عظیم مین اور ظاہر اسلمان سی بسبب عجمیت اور نقارسیت اصلی اپنی کی کیونکہ اکثر اور بڑی ادلی بہ نسبت عرب کے بالبعض اعراب کے سرزد ہوتی ہو والا البغض حقیقی کیونکر متصور ہو اوسی پس چونکہ صورت بغض کے ہوتی ہو انحضرت نی اونکو متنبہ کردیا کہ احتیاط کرین اور بچین تا نوبت بغض حقیقی کی نہ پہنچے کہ وہ سبب بغض للہ ہو کافافہم وعن عثمان بن عفان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غش العرب لم یدخل فی شفاعتی ولم تنلہ مودتی رواہ الترمذی ۵ وقال ہذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث حصین ابن عمر ولیس ہو عند اہل الحدیث بذاک القوی ۵ اور روایت ہے عثمان بن عفان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی خیانت کریگا عرب سے اور خیر خواہی نہ کریگا اونکی باظہار کریگا خلاف اوسکے دل مین رکہتا ہو اور کینہ رکہیگا دل سی داخل ہوگا میری شفاعت مین یعنی شفاعت صغری مین اسلیے کہ کبری تو عام ہوگی سبکی لیکن نہ پہنچی گی اوسکو دوستی میری ۵ یعنی دوست رکہنا میرا اوسکو یا نہین پہنچیگا اور نہین حاصل ہوگا اوسکی لیے دوست رکہنا اوسکا مجکو اور مقصود نفی کمال کی ہی ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتی ہم اسکو مگر حدیث حصین بن عمر کی سی اور نہین ہی نزدیک اہل حدیث کی الساقوی ۵ ع کہتا ہو نہین پس ہوگی حدیث ضعیف اوسکی طریق سی اور وہ معتبر ہی فضائل مین اور اوسکی مؤید اور بہت سی حدیثین ہے اسمین قریب ہے کہ پہنچین قوی اثر معنوی کو مانند قول انحضرت کی حب العرب ایمان وبغضہم نفاق نقل کی یہہ حاکم نی انس سے اور طبرانی نی اوسط مین انس سے روایت کی ہی حب قریش ایمان وبغضہم کفر وحب العرب ایمان وبغضہم کفر فمن احب العرب فقد احبنی ومن ابغض العرب فقد ابغضنی ور طبرانی نی کبیر مین روایت کی ہے سہل بن سعد سے احبوا قریشا فانہ من احبہم احبہ اللہ اور روایت کی حاکم نی مستدرک مین ابوہریرہ سے بطریق مرفوع کی احبوا الفقراء وجالسوہم واحبوا العرب من قلبک ویسرک عن الناس ما تعلم من نفسک اور حدیث متن کی روایت کی ہی احمد نی اپنی مسند مین اور اقل مرتبہ اسکی سند دنکا یہہ ہے کہ حسن پس حدیث حسن لغیرہ ہی وعن ام الخیر مولاۃ طلحۃ بن مالک قالت سمعت مولای یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقتراب الساعۃ ہلاک العرب رواہ الترمذی ۵ اور روایت ہے ام خیر آزاد طلحہ بن مالک صحابی کی ہی کہا کہ سنا مینی اپنی مولی سی کہ طلحہ ہی کہتی تہی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلعم نی اقتراب قیامت

کے علامتوں میں سے ہلاک ہونا عرب کا ہی نقل کی ہے ترمذی نے ف ع یعنی مسلمان عرب کا یا جنس عرب کا اور اسمیں اشارہ ہی طرف اسکی کہ غیر عرب تابع اونکی ہیں اور نہیں
قائم ہوگی قیامت مگر بری لوگوں پر اور نہیں ہیگا زمین میں وہ شخص کہ کہی اللہ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُلْكُ
فِیْ قُرَیْشٍ وَالْقَضَاءُ فِی الْاَنْصَارِ وَالْاَذَانُ فِی الْحَبَشَةِ وَالْاَمَانَةُ فِی الْاَزْدِ یَعْنِی الْیَمَنَ وَفِیْ رِوَایَةٍ
مَوْقُوْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خلافت و بادشاہی قریش میں ہے
اور قضا انصار میں ف ح مراد قضا سی نقابت ہی اسلیے کہ یاران نقبا انصار میں سے مقرر کیے ہی اور بعضوں نے کہا کہ نہ بلکہ مراد قضا بمعنی مشہور کی ہی اسلیے
کہ آنحضرت نے معاذ کو قاضی یمن کا کر کر بھیجا تھا اور یہ ظاہر تر ہی ترجمہ اور بانگ نماز کہنی قوم حبشہ میں ہے یعنی اسلیے کہ رئیس آنحضرت کی مؤذنوں کی بلال تھی اور وہ
حبشی تھی اور امین پکڑنا اور امین کرنا از دمیں ہی یعنی از دشنوہ میں کہ وہ قبیلہ ہی یمن میں اور نہیں منافی ہی یہ قول بعضی راوی کی کہ مراد کہتی تھی حضرت از دی
یمن کو ف ع لیکن ظاہر منبادر کلام راوی سے ارادہ عموم اہل یمن کا ہی اسلیے کہ وہ رقیق القلب ہیں اور اہل امن و ایمان واللہ علم اور مقصود یہ ہے کہ چاہیے یوں کہ ہمیشہ صاحب
ان فومومین و دینی چاہئیں اور امین سی کرنی چاہیں ترجمہ اور ایک روایت میں یہ حدیث موقوف ہی ابوہریرہ پر نقل کی ہے ترمذی نے کہ روایت اس حدیث کی
بطریق وقف کی صحیح تر ہے اسانید میں حدیث مرفوع سی اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِیْعٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا یُقْتَلُ قُرَشِیٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا الْیَوْمِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کرتی ہی
عبداللہ بن مطیع قرشی کہ سادات قریش سی ہیں اپنے باپ سے یعنے مطیع کی صحابی ہیں اور نام اونکا عاصی تھا آنحضرت نے مطیع کہا کہا مطیع نے کہ سنا میں پیغمبر خدا صلعم
فرماتی دن فتح مکہ کی نہ قتل کیا جاویگا کوئی قریشی جس و بند کر کر یعنی گرفتار کر کے میں قتل کیا جاویگا بعد اسدن فتح کی روز قیامت تک نقل کی ہے مسلم نے ف ع
کہا حمیدی نے کہ تاویل کی ہی اسی حدیث کی بعضی محدثوں نے کہ معنی اسکی یہ ہیں کہ نہیں قتل کیا جاویگا کوئی قریشی بعد اسکی قیامت تک جس کر کر اسحالمیں کہ وہ مرتد ہو
اسلام سی ثابت ہو کفر پر اسلیے کہ قریش میں سی ایسی تو پائی گئی ہیں کہ قتل کی گئی ہیں جس کر کر اگلی زمانہ میں کفر پر بعد آنحضرت کی اور نہیں پائی گئی ہیں اونمیں سی ایسی کہ
قتل کی گئی ہوں جس کر کر اسحالت میں کہ مرتد ہوں اسلام سی اور ثابت ہوں کفر پر انتہی اور معنی یہ ہیں کہ ایسا نہیں ہوسکتا کہ پایا جاوے قریشی مرتد پس قتل کیا جاوے
اور موید ہی اسکی یہ روایت ان الشیطان قد ایس من جزیرة العرب وَعَنْ اَبِیْ نَوْفَلٍ مُعَاوِیَةَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ رَاَیْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَیْرِ
عَلٰی عَقَبَةِ الْمَدِیْنَةِ قَالَ فَجَعَلَتْ قُرَیْشٌ تَمُرُّ عَلَیْهِ وَالنَّاسُ حَتّٰی مَرَّ عَلَیْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَوَقَفَ عَلَیْهِ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ
اَبَا خُبَیْبٍ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَبَا خُبَیْبٍ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَبَا خُبَیْبٍ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ
عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا وَصُوْلًا لِلرَّحِمِ اَمَا وَاللّٰهِ لَاُمَّةٌ
شَرُّهَا لَاُمَّةُ سُوْءٍ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَاُمَّةُ خَیْرٍ ثُمَّ نَفَذَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ مَوْقِفُ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَوْلُهُ لَهُ
فَاَرْسَلَ اِلَیْهِ فَاُنْزِلَ عَنْ جِذْعِهِ فَاُلْقِیَ فِیْ قُبُوْرِ الْیَهُوْدِ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی اُمِّهِ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ فَاَبَتْ اَنْ
تَاْتِیَهُ فَاَعَادَ عَلَیْهَا الرَّسُوْلَ لَتَاْتِیَنِّیْ اَوْ لَاَبْعَثَنَّ اِلَیْكِ مَنْ یَسْحَبُكِ بِقُرُوْنِكِ قَالَ فَاَبَتْ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَا اٰتِیْكَ
حَتّٰی تَبْعَثَ اِلَیَّ مَنْ یَسْحَبُنِیْ بِقُرُوْنِیْ قَالَ فَقَالَ اَرُوْنِیْ سِبْتِیَّ فَاَخَذَ نَعْلَیْهِ ثُمَّ انْطَلَقَ یَتَوَذَّفُ حَتّٰی دَخَلَ عَلَیْهَا فَقَالَ
كَیْفَ رَاَیْتِنِیْ صَنَعْتُ بِعَدُوِّ اللّٰهِ قَالَتْ رَاَیْتُكَ اَفْسَدْتَ عَلَیْهِ دُنْیَاهُ وَاَفْسَدَ عَلَیْكَ اٰخِرَتَكَ بَلَغَنِیْ
اَنَّكَ تَقُوْلُ لَهُ یَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَیْنِ اَنَا وَاللّٰهِ ذَاتُ النِّطَاقَیْنِ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكُنْتُ اَرْفَعُ بِهِ طَعَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَامَ اَبِیْ بَكْرٍ مِنَ الدَّوَابِّ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَنِطَاقُ الْمَرْاَةِ الَّتِیْ لَا تَسْتَغْنِیْ عَنْهُ اَمَا اِنَّ رَسُوْلَ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا ان فی ثقیف کذابا ومبیرا فاما الکذاب فرأیناہ واما المبیر فلا انت لا ایاہ قال فقام عنہا فلم یراجعہا رواہ مسلم اور روایت ابی نوفل معاویہ بن مسلم تابعی سے کہا دیکھا میں عبداللہ بن زبیر کو اوپر گہائی مدینہ کے ف ع ح یعنی سولی پر اور مراد گہائی مدینہ سے گہائی مکہ کی ہی واقع ہی ہیچ راہ اہل مدینہ کی جو وقت کردہ آتی ہین مکہ مین پس اضافت عقبہ کی مدینہ کیطرف اسبجہت سے ہی والا عبداللہ بن زبیر مکہ مین ہے کہ حجاج ظالم نے اوسکو مارا اور جگہہ بند کر مین سولے پر کھینچا اور اسی مقرر کی گئی جگہہ اونکی قبر کی حجون مین قریب بمقبرہ عقبہ کی لیکن ثابت نہین کہ کونسی قبر ہی اونکی اور اسیطرح نام قبرین صحابہ کی کہ مکہ کی مقبرہ مین ہے کوئی جگہہ معین اونکی معلوم نہین بوجہ صحت کی یہانتک کہ نسبت حضرت خدیجہ کا بھی یہی حال ہی اور گنبد جو اوسپر بنایا گیا ہی حجاج اعتماد ورویا بعض اولیا کی بنایا گیا ہی واللہ اعلم ترجمہ کہا ابو نوفل نی پس شروع کیا قریش نی کہ گذرتی تہی ابن زبیر پر اور لوگ بہے گذرتی تہی اوپر یہانتک کہ گذری اوپر عبداللہ بن عمر پس مہری ابن زبیر کی پاس کہ سوئی پر تہی پس کہا ابن عمر نی سلام تجہپر ای اخبیب تین بار اسیطرح کہا ف ع خبیب ح کی پیش اور ب کی زبر اور ی کی جزم سی بڑا بیٹا ابن زبیر کا ہی اوسکی نام کنیت ابن زبیر کی ابو خبیب مہری اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے تین بار سلام کرنا میت پر اگرچہ پہلی دفن کی ہو ترجمہ آگاہ ہو قسم ہی خدا کی البتہ تحقیق تہا مین منع کرتا مین تجکو اس کام سی تین بار سی ضمیر تکو کہا ف ح مراد کام سی خروج ساتھہ دعوی خلافت اور امامت کی ہی کہ عبداللہ بن زبیر نی کیسا کہ یزید سی بیعت نہ کی اور مکہ مین جا بیٹہی اور دلالت تین اپنی تخت وتصرف مین لائی اور اسیطرح مروان سے بعد یزید کی اور عبدالملک سی بعد مروان بیعت نہ کی پس عبدالملک نے حجاج کی تئین ابن زبیر پر مکہ مین بہیجا اور حجاج نی اوسکو مارا اور سر اوسکا مدینہ کو بہیجا اور جسد اوسکا مکہ مین سولی پر کھینچا اور یزیدی بہی ایک لشکر مدینہ کی خراب کیا کی لیی اور وہان کی رہنی والونکی قتل کی لیی کہ اوسکو واقعہ حرہ کہتی ہین بہیجا تہا اور وہی لشکر مکہ کو گیا تا عبداللہ بن زبیر کو ماری اس مسبا مین یزید مر گیا پس ابن عمر نی کہا کہ مین تجکو ای اخبیب اس معاملہ سی منع کرتا تہا اور تو نی کہنا میرا نہ مانا آخر کو انجام کار یہہ ہوا مقصود اس سے تاسف وتحسر سے ابن زبیر کی حال پر اور تشنیع وملامت ہی اوس جماعت ظالم پر ترجمہ آگاہ ہو قسم ہی اللہ کے تحقیق تہا تو کہ جانتا تہا مین تجکو بہت روزے رکہنی والا بہت شب بیدار وشب خیز بہت احسان کرنیوالا اقرابتیون سے ف ح آیا ہی کہ ابن زبیر روزی بہت رکہا کرتی تہی اور کبہی پندران دن تک طی کا روزہ رکہتی اور تمام شب بیدار رہتی اور مراد ابن عمر کی اس کہنی سی یہہ تہی کہ حجاج ابن زبیر کو کہتا تہا عدو اللہ وظالم اور مانند انیکی کلام وہی اونکے حق مین کہا کرتا تہا اونہون نی چاہا کہ برا کہین ابن زبیر کی اوسکی باتونسی بیان کیجی نالوگونکو خوبیان اونکی خوب طرح معلوم ہو جائین ترجمہ آگاہ ہو قسم خدا کی البتہ وہ گروہ برا ہی یعنی بسبب فساد فہم اور بد اعتقادی اپنی کی اور ایک روایت مین بجای لامۃ سوء کی ملامۃ خیرا ہی ف ح یعنی وہ گروہ کہ تو برا اونکا ہی وہ گروہ خیر ہی یعنی روایت پہلی کی یہہ ہین کہ وہ گروہ تو اونکی گمان واعتقاد مین جملہ اشرار سی ہے وہ گروہ برا ہی کہ تجہ جیسی شخص کو شرار سی کہتی ہین اور معنی دوسرے روایت کی یہہ ہین کہ تیجکو کہ یہہ گروہ برا جانتا ہی کیا اچہا گروہ ہی بطریق استہزار وتعریض کی فرمایا جیسی بولتے ہین بعض اوقات بروکو از راہ طعن کے اچہا کہتی ہین کہ واہ تم ہے کیا خوب ہو کہ ایسون فساد ڈلواتی ہو لیکن بمعنی واقعی ظاہر تر ہین ترجمہ پہر چلی گئی ابن عمر وانسی پس پہنچی حجاج کو خبر عبداللہ بن عمر کی مہرنی کی اور کلام مذکور کرنیکی حجاج کے حضور پاس ابن زبیر کی پس بہیجا حجاج نی کیسکو طرف ابن زبیر کی پراو تاری گئی لکڑی پر سے کہ جسپر سے سولی دی گئی تہی پس ڈال لی گئی یہود یونکی قبرون مین ف ع ح یعنی بہیج جگہہ قبور یہود یون کے کہ جہان مکہ کی رہنی والی یا دار ہونیوالی یہود دفن کی جاتی ہی اور یہہ منافی نہین ہی اوسکی کہ جوار پر گذرا کہ ابن زبیر دفن کیگئے بیچ اعلی معلی کی اسلیکی وہ اوٹہائی گئی بعد اسکے اس جگہہ اونچی سی اور دفن کیی گئی جگہہ اعلی مین اور قبور یہود یونکی اب مکہ مین متعارف نہین ہین مگر اوسوقت مین تہین تا حکم کیا حجاج نی کہ وہان لیجاوین اور ڈالین کہ جہان قبور یہود کی ہون واللہ اعلم ترجمہ بہر بہیجا حجاج نی کیسکو ابن زبیر کی مان کی پاس اسمار بیٹے ابو بکر کی ہین یعنی اونکی بلانیکی لیی پس انکار کیا اسمار نی یہہ کہ آوین اوسکے پاس یعنی اوسکی بلانیسے اور ٹہہرین اوسکی پاس اور سلام کرین اوسکو پس بہر بہیجا حجاج نی اسما کی پاس کہ اوس بیامی کو یعنی اور کہلا بہیجا اوسکی زبانی کہ البتہ آتو مت میرے پاس از خود والا بہیجونگا طرف تیری اوس شخص کو کہ کہینچ لاویگا تجکو تیری چوٹیان پکڑ کر کہا اوسنے

راوی نے کہ پس پھر انکار کیا اسماء نے اور کہلا بھیجا کہ قسم اللہ کے نہیں آؤنگی میں تیری پاس یہانتک کہ بھیجی تو طرف میرے اوس شخص کو کہ پہنچ کر لیجاوے مجکو ساتھہ چوٹیوں سیر کی کہا راوی نے پس کہا حجاج نے دکھا مجکو پاپوشین میرے ف عربیہ لاد سیر پاپوشین لفظ سینی ساتھہ زیر سین مہملہ اور جزم ب اور زیرت اور تشدید ی کی تثنیہ مینتکا مسافر تنی تکمہ کی طرف اور سبب کہنے ہین پاپوش کو دباغت کیا گیا ہو چمڑا اوسکا اور دو گیگی ہوون اوسکی یعنی منجبتین یہانتک جوتیان ہوتی ہین ترجمہ پس لین حجاج نے پاپوشین اسنے یعنی اسماء نے پہنا اونکو پھر جلد جلد چلا یہانتک کہ داخل ہوا اسمار پر پس کہا کہ کیسا دیکھا تونے مجکو یعنی کیسا پایا تونے مجکو کہ کیا مینی ساتھہ پہنچنے دشمن خدا کے یعنی تیری بیٹی کی بسبب اسقدر فساد کے کہ اوسنے کیا اوسکو دشمن خدا کا کہا اسماء نے کہ دیکھا مینی تجکو کہ تباہ کی تونے اوسپر دنیا اوسکی کہ ارذل الاوسکو اور زیادہ کی اوسنے تجپر آخرت تیری کرا اوسکی قتل کی سبب سے مستحق عذاب اور توبیخ کا ہوا تو پہنچی ہی مجکو یہہ بات کہ تو کہتا تہا ابن زبیر کو یعنی اوسکی حیات مین یا بعد مرنی اوسکی اسی سے دور کر بندہ اسلیکے بندہ ف ح ذات النطاقین لقب اسماء کا ہی کہ آنحضرت نے رکہا تہا بسبب اسکے کہ انہون نے وقت ہجرت کے آنحضرت کی جو توشہ دان باندہنی کی لیے تہمد وغیرہ بندہنے کیلئے پایا تو اپنی نطاق کی دو ٹکڑی کر کر ایک ٹکڑی سی توشہ دان باندہا اور دوسرا ٹکڑا کمر مین باندہا اور نطاق کمربند کو کہتی ہین عادت ہی عرب کے عورتون کے کہ کمربند باندہتی ہین بندپر تا کام کرنی مین بند کہل نجائی پس یہہ لقب واقع مین تو اونکی لیے موجب فخر کا تہا کہ حضرت کی خدمت سی زیادہ کیچیز فضیلت ہوگی اور حجاج اوسے لقب کہا اونکی جہتین جہل مذہب پر کرتا تہا کہ وہ خادمہ سے ہاجر نکلنی والی پس اونہون نے اس لقب کو تسلیم کیا اور وجہ اوسکے کہ موجب تفاخر ہو دین کی تہی بیان کیساتہہ اوان اس لقب کو اونکی جہتین جہل مذہب پر کرتا تہا کہ وہ خادمہ سے ہاجر نکلنی والی پس اونہون نے اس لقب کو تسلیم کیا اور وجہ اوسکے کہ موجب تفاخر ہو دین کی تہی بیان کیساتہہ قول انبی کی ترجمہ قسم ہے اللہ کے مین ہون ذات النطاقین یعنی دو کمربندون والی ای پر ایک اون دونون مین سی پہنی ہین اوٹہانی ساتہہ اوسکی طعام آنحضرت کا اور طعام ابوبکر کا واسطی محافظت کی جانورون سے ف ع لفظ من الدواب متعلق ہی ساتہہ ارفع کی یعنی باندہی تہی ہمارے واسطے دسترخوان اون دونون صاحبون کی طعام کا اوسے لٹکا دیتی تہی اوسکو اونچی پر بخوف جانورون کی مانند چوہی اور چیونٹی وغیرہ کی ترجمہ اور ای پر کمربند دوسرا پس کمربند عورت کا ہی کہ نہین بے پروا ہوتی عورت اوسے ف ع بانو بسبب خدمت کرنیکی کہ معارف ہی اوسکی گہر مین کہ اچہی ہی لائق تعریف کی عورت کی حصین واسطی باندہنی اوسکی کمر مین اپنے ہیئت بندہی رہنی کے لیے کہ پیٹ نہ نکلے جاوے جیسیکہ عادت عرب کے عورتونکی ہی کہ اگر محتاج ہوتی ہین تو کمربند چمڑے کی بنی ہوئی باندہتی ہین اور غنی ہوتی ہین تو چاندی سونیکی کمربند باندہتی ہین ترجمہ خبردار ہو تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کی سمجکو تحقیق تثلیث مین ہوگا ایک بڑا جہوٹا اور ایک مفسد ہلاکو پس ای پر بڑا جہوٹا پس دیکہا مینی اوسکو یعنی مختار کو اور ای پر ہلاکو پس گمان نہین کرتی مین تجکو مگر وہ ہلاکو کہ آنحضرت نے خبر دی ہی ف ع کہا نووی نے کہ ابن عمر نے جو سلام کیا ابن زبیر پر اسسے معلوم ہوا کہ مستحب ہے سلام کرنا میت پر اور مکرر کرنا سلام کا اور غیبت ہے اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جائز ہی ثنا کرنی موتی پر ساتہہ اچہی صفتون معروفہ کیونکہ اوسکی اور اسمین منقبت عظیمہ ابن عمر کی ہی ہی سبب حق گوئی کی اور حجاج کی پردا کرنیکی کیونکہ یہہ تو وہ جانتی ہی تہی کہ میری ان باتونکی اوسکو خبر پہنچیگی اور باوجود اسکی نہ باز رہی حق کہنی سی کہا ابو نوفل نے پس اوٹہہ کہڑا ہوا حجاج اسماء کی پاس سے اور نہ جواب پایا اونکو نقل کی ہے مسلم نے ف ع پہر مرگئین اسماء اپنے بیٹے کی مرنیسی بیس دن بعد اور عمر اونکی سو برس کے تہی اور ایک دانت بہی نہ ٹوٹا تہا اونکا وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَتَاهُ رَجُلَانِ فِی فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَیْرِ فَقَالَا اِنَّ النَّاسَ صَنَعُوْا مَا تَرٰی وَاَنْتَ ابْنُ عُمَرَ وَصَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَا یَمْنَعُكَ اَنْ تَخْرُجَ فَقَالَ یَمْنَعُنِیْ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَیَّ دَمَ اَخِی الْمُسْلِمِ قَالَا اَلَمْ یَقُلِ اللّٰهُ تَعَالٰی وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰی لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ قَاتَلْنَا حَتّٰی لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ وَكَانَ الدِّیْنُ لِلّٰهِ وَاَنْتُمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تُقَاتِلُوْا حَتّٰی تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَیَكُوْنَ الدِّیْنُ لِغَیْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے نافع سی کہ خلام ازاد ابن عمر کا ہی کہ ابن عمر کی پاس آئے دو شخص ہیچ فتنہ ابن زبیر کی یعنی پہلی قتل ہونی اونکی پس کہا اونہون نے کہ تحقیق لوگون نے کیا جو کچہہ کہ دیکہتی ہو تم یعنی اختلاف کیا امراء امت مین اور تم بیٹے عمر کی ہو یعنی اور رہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو ف ع یعنی اور حضرت کی یار دین سے بہی ہو پس اسمین کچہہ شک نہین ہے

کہ تم اول ہو ساتھ خلافت کی عبد الملک سے کہ جملہ امرا اوسکی سی حجاج بن یوسف ظالم ہی ترجمہ پس کیا چیز باز رکھتی ہی تمکو نکلنے سے سلسلہ دعوی امامت اور خلافت کی اور بدلہ لینی ظالمون کی سی پس کہا ابن عمر نی کہ باز رکھتا ہی مجکو نکلنی اور اقبال کرنیسی علم اس بات کا کہ خدا تعالی نی حرام کیا ہی میرے خون بہانی مسلمان کا ف ح اشارہ کیا ساتھ ہر پہنچر کرنیکی خونسی اور اختیار کرنیکی طریق احتیاط کو والا حاجت لفظ علی کی نہ تھی ترجمہ کہا اون دونون نی کہ کیا نہین فرمایا ہی خدا تعالی نے اور لڑو تم لوگون سی یہانتک کہ نہ پایا جاوی فتنہ پس کہا ابن عمر نی کو تحقیق لڑی ہم یعنی ہمراہ آنحضرت کی اور خلفاء راشدین کی یہانتک کہ نہ تھا فتنہ یعنی شرک اور ہووے دین سلام خالص خدا کی لیئے اور تم چاہتی ہو یہہ کہ لڑو تم یہانتک کہ واقع ہو فتنہ یعنی مسلمانون مین اور ہووے دین غیر اللہ کی نقل کی یہہ بخاری نی ف ع یعنی بسبب نزول دین خدا کی اور عدم ثبات امر اوسکی اور حاصل یہہ کہ سائل کی اعتقاد مین یہہ تھا کہ قتال کبھی اوس شخص سے کہ مخالف ہو اوس امام کی کہ اعتقاد رکھتا تھا اوسکی اطاعت کا اور ابن عمر ابن زبیر کی حق مین یہہ مناسب جانتی تھی کہ وہ ترک کرتی قتال کو بہتر اوسچیز کی کہ متعلق ہی سلسلہ ملک کی جسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول ابن عمر کا لقد انہاک عن مثل ہذا **وعن** ابی ہریرۃ قال جاء الطفیل بن عمرو الدوسی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان دوسا قد ہلکت وعصت وابت فادع اللہ علیہم فظن الناس انہ یدعو علیہم فقال اللہم اہد دوسا وات بہم متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا کہ آئی طفیل بن عمرو دوسی ف ع کہ یہہ صحابی ہین اسلام لائی مکہ مین پہر گئی اپنی قوم مین اور وہان رہتی تھی یہانتک کہ ہجرت کی آنحضرت نی پس آئے یہہ آنحضرت کی پاس سہر مین پس ہمیشہ خدمت بابرکت مین رہتی تھی یہانتک کہ رحلت کی آنحضرت نی اور انکا ذوالنور لقب ہے اسلیئے کہ جب آنحضرت نی اونکو اونکی قوم کیطرف بہیجا تا وعوت کرین یعنی اسلام کیطرف بلاوین اونکو کہا کہ کبھی میری لیئے یا رسول اللہ کوئی نشانی تا تصدیق پیدا کرین لوگ پس دعا کی آنحضرت نی اونکی لیئے اور کہا خدایا بخش اسکی لیئے نور پس پیدا ہوا نور اونکی دونون آنکھون کے درمیان کہا طفیل نی کہ ڈرتا ہون مین کہ اسکو مثلہ کہین پس پہرا وہ نور درمیان طرف کوڑی اونکی پس روشن ہوتا تھا اندہیری راتین پس گئی طفیل اور بلایا اپنی قوم کو اسلام کیطرف پس اسلام لائے باپ اونکی اور اونکی مان نہ ایمان لائین پس روایت کرتی ہین ابو ہریرہ کہ آئی یہہ طفیل بن عمرو ترجمہ طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ تحقیق ہلاک ہوا قبیلہ دوس کا یعنی مسخ ہلاک کے ہوئی اہلکی نافرمانی کی اور باز رہی طاعت سے پس دعا کیجیئے اللہ تعالی سے اوپر کہ خدا واقع ہو پس گمان کیا لوگون نی کہ آنحضرت بددعا کرینگی اونپر پس کہا آنحضرت نی یعنے بسبب ہونی اونکی رحمۃ للعالمین آپ رہدایت کرنیوالی لوگون کی خداوندا راہ راست دکہا دوس کو اور لا اونکو یعنی طرف مدینہ کی کہ آوین ہجرت کر کے پاس نزدیک کر اونکو طرف طریق مسلمین کے اور متوجہ کر دل اونکی طرف قبول کرنی دین کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احبوا العرب لثلث لانی عربی والقرآن عربی وکلام اہل الجنۃ عربی رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دوست رکہو تم عرب کو تین سبب سے ایک تو اس سبب سے کہ مین عرب سے ہون یعنی اور جو چیز کہ منسوب ہوتی ہی طرف حبیب کے محبوب ہوتی ہی اور دوسرے اس سبب سے کہ قرآن عربی زبان مین ہی یعنی اسلیئے کہ اونہی قرآن عرب کے لغت مین اور اونکی لغت سی پہچانی جاتی ہی فصاحت بلاغت اوسکی اور تیسرے اس سبب سے کہ کلام بہشتیونکا عربی ہی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف ح یعنی عرب کی فضیلت ہے دنیا اور آخرت مین اور اخیر جملہ سی سمجہا گیا کہ کلام دوزخیونکا غیر عربی ہی اور یہہ تین سبب محبت کی کہ علے تھے بیان فرمادیی انکی سوا اوسکے بہی کئی سبب ہین اونسی محبت رکہنی کی کہ وہ یہہ ہین کہ اونہون نی سیکہی شریعت اور نقل کی طرف ہماری اور ضبط کیی اونہون نی اقوال اور افعال اور معجزات حضرت کی اور نقل کیی طرف ہمارے وہ مادہ ہین اسلام کی اور سبب اونکی فتح ہوئی شہر اور پہیلا اسلام اطراف عالم مین اور وہ اولاد اسمعیل علیہ السلام کی ہین اور سوال قبر اونکی زبان مین ہوگا چنانچہ سابق کہا گیا ہی من سلم فہو عربی **باب مناقب الصحابۃ رضی اللہ عنہم اجمعین**

باب ہے بیان مناقب صحابہ کی راضی ہو اللہ اونسی سب ہے ف ع مناقب جمع منقبت کی ہی یعنی فضیلت کی اور فضیلت کہتی ہین اچہی خصلت کو کہ حاصل ہو بسبب

فضیلت مین جلد ثنین آنحضرت کی خاص علیحدہ باب مین جسکیگی اونیکی یا اسکیکی اجماع ہوا ہے انکی حقیت پر بخلاف خوارج کی جو حق عثمان و علی اور معاویہ وغیرہ کے والدعلم ف جناب قبلہ وکعبہ المحققین سند المحدثین مولانا عبد العزیز علیہ الرحمۃ نے لکھا ہی بلاشبہ فرقہ امامیہ منکر خلافت حضرت صدیق کی ہین اور فقہ کی کتابون مین لکھا ہی کہ جو کہ انکار خلافت صدیق کی کری منکر اجماع قطعی کا ہوا اور کافر ہوا چنانچہ فتاوی عالمگیری مین کہا اَلرَّافِضِیُّ اِذَا کَانَ یَسُبُّ الشَّیْخَیْنِ وَ یَلْعَنُهُمَا الْعِیَاذُ بِاللّٰهِ فَهُوَ کَافِرٌ وَاِنْ کَانَ یُفَضِّلُ عَلِیًّا کَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْهَهٗ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ رض لَا یَکُوْنُ کَافِرًا لٰکِنَّهٗ مُبْتَدِعٌ وَلَوْ قَذَفَ عَائِشَةَ رض بِالزِّنَا کَفَرَ بِاللّٰهِ اور یہہ بہی عالمگیری مین ہی مَنْ اَنْکَرَ اِمَامَةَ اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ فَهُوَ کَافِرٌ عَلٰی قَوْلِ بَعْضِهِمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ وَهُوَ مُبْتَدِعٌ وَلَیْسَ بِکَافِرٍ وَالصَّحِیْحُ اَنَّهٗ کَافِرٌ کَذَا لِکَ مَنْ اَنْکَرَ خِلَافَةَ عُمَرَ رض فِیْ اَصَحِّ الْاَقْوَالِ وَیَجِبُ اِکْفَارُ الرَّوَافِضِ فِیْ قَوْلِهِمْ بِرَجْعَةِ الْاَمْوَاتِ اِلَی الدُّنْیَا وَتَنَاسُخِ الْاَرْوَاحِ اِلٰی اَنْ قَالُوْا وَهٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ خَارِجُوْنَ عَنْ مِلَّةِ الْاِسْلَامِ وَاَحْکَامُهُمْ اَحْکَامُ الْمُرْتَدِّیْنَ تمام ہوا کلام مولانا عبد العزیز علیہ الرحمۃ کا اب جانا چاہیی کہ دلیلین انکے کفر کی بہت ہین از انجملہ یہہ کہ حدیثین جو وارد ہین خلفار ثلثہ کی فضائل مین ان گنت ہین اور بسبب تعدد طرق اور کثرت رواۃ اپنی کی متواتر بالمعنے ہین پس انکار مدلول ان اخبار کا کفر ہی بلاشبہہ اور مثل ان اخبار سی کسی فی مجتہدین ہین سے مخالفت نہین کی ہی بلکہ امام ابو حنیفہ کہ عمدہ فقہا مجتہدین سی ہین مقدم کرتی ہین خبر واحد کو قیاس پر مطلق بلکہ اقوال صحابہ کو بہی چہ جائیکہ ایسی حدیثین اور یہہ بہی ہی کہ صحابہ کی حقین اللہ تعالی فی رضامندی اپنی بیان فرمائی ہی ان آیتونمین لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ الخ اور جاہی فرمایا وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ تا قول اپنی کی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ پس جنکی لیی اللہ تعالی رضامندی اپنی بیان فرماوی یہہ و پیر لعن کرین بلکہ اونکو خاصہ اونکے کافر جانین ان دونون با تونمین تباین کلی ہی پس اونکی لعنت کرنیوالی اور برا جانیوالی مخالف قران کی ہین اور مخالفت قران عظیم کے کفر ہی اور یہہ بہی ہے کہ خلافت خلفار کی ثابت ہی قران شریف سی کہ فرمایا وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ کہا مدارک وغیرہ مین یہہ کہ آیۃ واضحتر دلیل ہی اوپر صحت خلافت خلفار راشدین فہ کی اسلیکی مستخلفین جو ایمان لائی اور عمل صالح کئی وہی ہین پس منکر صحت خلافت خلفار کے خارج ہین دائرہ ایمان سی کہ فرمایا اللہ تعالی بعد آیۃ مذکورہ کی وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ یعنے جنہون نی کفر کیا کہ اللہ کے وعدہ کو صحیح مانا اور حق نہ جانا انکو پس وہ فاسق ہین یعنی کافر ہین اسلیکی فاسق عرف قران مین آتا ہی بمعنی فاسق کامل کی وہ کافر ہی جیسی اس آیۃ مین وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ اور یہہ بہی ہے کہ صحابہ سچی ہین فرمایا اللہ تعالی فی للفقرا المہاجرین تا قول اپنی کی ہم الصادقون اور صحابہ صدیق کو یا خلیفہ اللہ کہتی تہی شیعہ اونکو کاذب کہتے ہین اور درمیان صادق اور کاذب کے فرق صریح ہی پس جو کوئی اونکو کاذب کہی روکیا اوسنی قران کو اور مخالفت کی اوسنکے اور یہہ کفر ہی اور یہہ ہے کہ یہہ فلاح پانیوالی ہین کہ فرمایا اللہ تعالی فی اولیک ہم المفلحون پس کیا کہیگا تو اوسکی حق مین کہ جو کہتی ہین اونکو اولئک ہم الخاسرون اور یہہ ہے کہ ثنا کی ہی حق تعالی فی انکی اپنی کلام شریف مین یہہ ہے کہ فرمایا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ تا قول اپنی کے وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ○ پس کیا اعتقاد ہی برا اونکی حقمین کہ جو اونکو برا کہتی ہین لعنت کرتی ہین اونکو اور ان آیتونمین یہہ مضمون ہے ہی کہ صحابہ آپسمین محبت و مہربانی رکہتی تہی اور کفار پر دشواری اور سختی کرنیوالی تہی پس جو کوئی صحابہ کو آپمین دشمنی رکہنی والی دلی الفت جانے منکر قران کا ہی اور جو کوئی ساتہہ اونکی بغض اور غصہ کری انہین آیتونمین اوسپر اطلاق کفر کا آیا ہی کہ فرمایا ہی لیغیظ بہم الکفار یعنی تاکہ غصہ مین لاوے اللہ سبب انکے کافرونکو یعنی کافر زیر غصہ کرتی ہین یہہ مضمون قاضی ثناء اللہ صاحب نی مالابد مین لکہا ہی اور بعد اسکے لکہا ہی کہ صحابہ جامل ان وحی اور راویان قران ہین جو کوئی منکر صحابہ کا ہوا ایمان ساتہہ قران وغیرہ ایمانیات متواترات کی اوسکو ممکن نہین ہے اور اخر آیۃ مین رد ہی اونکا ہی کہ جو کہتی ہین کہ

صحابہ حضرت کیوقت مین تو اچھی ہی بعد آنحضرت کی وفات کی بہہ بدین ہوگئی اسلیے کہ وعدہ مغفرت اور اجر عظیم کا اونہین کے لیی ہوتا ہی کہ جو مرتی دم تک بایمان صالح رہین والا عیاذا باللہ جہل یا نسبت باریتعالی کی لازم آتا ہی اور یہہ بھی رہی کہ جسنی مخلفین کو اعراب مین سے دعوت طرف جہاد کی کی باتفاق اہل سنت کی ابوبکر ہین اور شیعہ کو گنجایش انکار کی ہی نہین کما لایخفی فرمایا اللہ تعالی قل للمخلفین من الاعراب ستدعون الی قوم اولی بأس شدید تقاتلونہم او یسلمون فان تطیعوا یؤتکم اللہ اجرا حسنا وان تتولوا کما تولیتم من قبل یعذبکم عذابا الیما ابن ابی حاتم اور ابن قتیبہ اور شیخ ابوالحسن اور امام ابوالعباس وغیرہم نی کہا ہی کہ خلافت صدیق کی قران مین اس آیہ سی ثابت ہوتی ہی اور رد گردانی کرنیوالون کی دعوت یعنے بلا نیسی عذاب الیم کی پس کیا حال ہوگا اوسکا جو لعن کری اونکو اور نسبت کفر کی کری اور یہہ بھی ہی کہ بہشتی ہونا اونکا نصوص قطعیہ سے ثابت ہی فرمایا اللہ تعالی لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح تا قول اپنی کی وکلا وعد اللہ الحسنی پس انکار اونکی بہشتی ہونیکا لازم کرنیوالا انکار نصوص کا ہی اور یہہ کفر ہی اور جانا چاہیی کہ جو کوئی ٹہلاوی قران کی ایسی مضمون کو کہ احتمال تاویل کا نہین رکہتا وہ کافر جاحد ہی اور رد کے کیے مرتبی ہین ایک تو اونمین سے رد صریح ہی مثل رد کرنی اہل جاہلیت کی قران کو اور ایک نمبر سے رد غیر صریح ہی مانند سند پکڑنیکی ساتہہ ایسی تاویل کی کہ اجماع کیا ہی اہل حق نی اوسکی بطلان پر مانند سند پکڑنی مانعین زکوۃ کی اور یہہ دونون قسمین رد کی کفر ہین بالاجماع اور اسمین شک نہین کہ شیعہ رد کرتی ہین قران و حدیث کو ساتہہ اسی قسم اخیر رد کی پس ثابت ہوا مقصود ہمارا اور یہہ بھی ہی کہ شیعہ تکفیر صحابہ اور قذف عائشہ صدیقہ کو کہ اعظم موجبات کفر سی ہین سبب دفع درجات کا جانے ہین اور صرف استحلال معصیت کفر ہی چہ جائیکہ کفر کو موجب دفع درجات کا گنین و اللہ تعالی تو حضرت ابوبکر کی شان مین فرماوی ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن پس جب اللہ اونکی یار ہی اور جان نثاری کا حال بنسبت حضرت کی بیان فرماوی دیکہنا چاہیی کہ اونکی برگہنی والی خبیثونکا کیا حال ہوگا اور فرمایا اللہ تعالی فی وکلا یأتل اولوا الفضل منکم اور یہہ صاحب فضل ابوبکر ہین باتفاق اہل سنت کی پس منکر اونکی فضل کا صریح رد کرتا ہی قران عظیم کو اور فرمایا اللہ تعالی فی وسیجنبہا الاتقی الذی یؤتی مالہ یتزکی یہہ آیہ بھی ابوبکر کی شان مین ہے اور علی کی شان مین نہین ہوسکتے چنانچہ ماہران تفسیر پر یہہ بات پوشیدہ نہین ہے اگر اسکی شان نزول کو کوئی دیکہی تو اوسپر بوجہ احسن یہہ بات ظاہر ہوجاتی پس جسکو اللہ تعالی اتقی فرماوی وہ مستحق رحمت و رضوان ہی یا مستحق لعنت و خذلان اگر کوئی شیعہ کہی شرح عقائد نسفی مین مشکل جاناہی کا فرکہنا بسبب اسکہنی تکفیر کے اور صاحب جامع الاصول فی شیعہ کو فرقون اسلامیہ مین گناہی اور اسیطرح صاحب مواقف نی اور شیخ ابوالحسن اشعری اور غزالی بہی نہین شمار کیے جاتے اہل قبلہ کی کافر کہنی کی پس جو کافر کہتی ہین شیعہ کو قول اونکا موافق سلف اہل سنت کی نہین ہے تو جواب سکا یہہ ہے کہ اس جماعت پر امر مشتبہ ہوا جیسیکہ عبداللہ بن سعود کو اشتباہ ہوا بیچ اطباق یدین کے نمازمین اور علی مرتضی رض کو بیچ بیچ امہات اولاد کی اور جلا دینی زندیقون کے آگہین اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تیمم مین وطی جنبی کی وغیرذلک نظیرین اسکی بہت ہین گویا کہ نظر ان بزرگون کی اوپر اہل قبلہ ہونی اونکی گئے اور اوپر بری کلمہ کہنی شیعہ کی التفات کیا جیسی حضرت عمر اور حضرت علی رض کہ مانعین زکوۃ کی کلمہ گوئی پر نظر کر شفارش کو اوٹہی اور کہا کہ کیونکر قتال کرین ہم اونسی سحالمین کو فرمایا آنحضرت نی امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ کہا ابوبکر نی کہ مین قتال کرونگا اونسی کہ جو فرق کرینگی درمیان نماز اور زکوۃ کی آخر حضرت عمر نی کہا کہ دیکہا مینی کہ کہولدیا اللہ نی سینہ ابوبکر کا قتال کی لیی پس جانا مینی کہ یہی حق ہی یا ان بزرگوارون نی اون رافضیونکی تہمین فرمایا ہو کہ وہ ایسی خبیث نہون جیسی اسوقت کی ہین چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر قول ملا علی رح کا کہ مرقاۃ مین لکہا ہی قلت وہذا فی حق الرافضۃ والخارجۃ فی زماننا فانہم یعتقدون کفر اکثر اکابر الصحابۃ فضلا عن سائر اہل السنۃ والجماعۃ فہم کفرۃ بالاجماع بلا نزاع انتہی اور بنظر انصاف ان روایات صحیحہ مین غور کرنا چاہیی کہ انسی کیا ثابت ہوتا ہی کفر انکا یا ایمان عن عویم بن ساعدۃ انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ اختارنی واختار لی اصحابا فجعل لی منہم وزراء وانصارا واصہارا فمن سبہم فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین ولا یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا روایت کی یہہ محاملی اور طبرانی اور حاکم نی

وَعَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَأْتِي مِنْ بَعْدِي قَوْمٌ يُقَالُ لَهُمُ الرَّفْضَةُ فَإِنْ أَدْرَكْتَهُمْ فَاقْتُلْهُمْ فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْعَلَامَةُ فِيهِمْ قَالَ يَقْرَظُونَكَ بِمَا لَيْسَ فِيكَ وَيَطْعَنُونَ عَلَى السَّلَفِ

نسل کی بہہ دارقطنی نے اور ایک روایت دارقطنی میں ہے وَذٰلِكَ أَنَّهُمْ يَسُبُّونَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَمَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ

اور اسیطرح منقول ہے انس سے اور عباض انصاری اور جابر اور حسن بن علی اور ابن عباس اور فاطمہ زہرا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے اور فرمایا حضرت نے مَنْ أَبْغَضَهُمْ فَقَدْ أَبْغَضَنِي وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللّٰهَ اور روایت کی ابن عساکر نے اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُبُّ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ إِيمَانٌ وَبُغْضُهُمَا كُفْرٌ اور روایت کی عبد اللہ بن احمد نے انس سے بطریق مرفوع کی اِنِّي لَأَرْجُو لِأُمَّتِي فِي جُبِّ كَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ مَا أَرْجُوهُمْ فِي قَوْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ اور انکی بغض کا حال بھی ناجاتا ہی اونکی محبت کے حال سی ایسی کہ دونوں یقینی ہین پس بغض انکا کفر ہوگا اور یہہ ہی گیا کفر مومنین کے کفری اسلئے کہ حدیث صحیح مین وارد ہوا ہی کہ جو کوئی کسیکو کافر کہی یا کہی عدو اللہ اور وہ ایسا ہو دی نہین تو رجوع کرتا ہی کفر کہنی والی پر پس کافر کہنا اونکا رجوع کریگا اوسکی کہنی والی کیطرف اور کہا امام ابو زرعہ راوی نی کہ اجلہ شیوخ مسلم سی ہین کہ اگر کوئی کسیکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اصحاب مین سے ناقص کہے پس جان کہ بلاشبہہ وہ زندیق ہی اور یہہ اس سبب سے ہی کہ قران حق ہی اور رسول حق ہی اور جو کچھہ لیکر آئی ہین رسول وہ حق ہی اور نہین ثابت کیا یہہ سب ہمکو مگر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے پس جنہی عیب لگیگا یا اونکو وہنی ارادہ کیا باطل کرنی کتاب وسنت کا پس بڑا عیب اوسکو لگیگا اور حکم زندقہ اور ضلالت کا۔ اور سپر پرست و دوست آویگا اور سہل بن عبد اللہ تستری نی کہا کہ نہ ایمان لاوے رسول خدا صلعم پر وہ شخص کہ نہ توقیر کی اوسنی اونکی اصحاب کے

اور محیط مین ہے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سی کہ نہین جائز ہی نماز پیچھی رافضیونکی اسلیکی وہ منکر ہین خلافت صدیق فہ کی اور اسیطرح ہیچ کتاب اصل محمد بن حسن کے ہی اور خلاصہ مین ہے ہمن انکر خلافۃ الصدیق فہو کافر اور مرغینانی مین ہی کہ مکروہ ہے نماز پیچھی صاحب ہوای اور بدعت کی اور نہین جائز ہی پیچھی رافضیونکی الخ کہا قاضی نی شفا مین کہ کہا مالک بن انس وغیرہ نی مَنْ أَبْغَضَ الصَّحَابَةَ وَسَبَّهُمْ فَلَيْسَ لَهُ فِي فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ حَقٌّ اور یہہ ہی کہا مَنْ غَاظَهُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ كَافِرٌ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ اور قاضی ابو بکر باقلانی نی مثل اسکی کہا اور بیہقی نی امام اعظم سی مثل اسکی نقل کیا اور ظاہر یہہ ہے کہ فقہاء حنفیہ نی اخذ کیا ہی قول کا فرکہنی شیعہ کا امام اعظم سی اور امام اعظم دانا ترہین رافضی کی حال کی اسلیکی کہ وہ کوفی ہین اور کوفہ منبع رفض کا ہی پس جب امام اعظم نی تکفیر منکر امامت صدیق کی کی تو پس تکفیر اونکی لعنت کرنیوالی کی اونکی نزدیک بالاولی ہوگی مگر یہہ کہ سبب تکفیر منکر امامت کا مخالفت اجماع کو کہین اور منکر اجماع کا کافر ہی چنانچہ مشہور ہے یہہ بعضون کی نزدیک اور کہا مالک نی جنہی برا کہا کسیکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اصحاب مین سے ابو بکر کو یا عمر کو یا عثمان کو یا علی کو تو قتل اوسکی کرو فَإِنْ قَالَ كَانُوا عَلَى ضَلَالٍ أَفَيُكَفَّرُ قِيلَ نَعَمْ ہوا کلام قاضی کا اور ایسا ہی امام احمد کی قول سی ارتداد اونکا سمجھا جاتا ہی اور روایت ان دلیلونکی اور بہت دلیلین ہین انکے کفر کی بخوف درازگی کی اسی پر اکتفا کیا سو بھی بہائی مسلمانون کی خیر خواہی کی لیی کہ انکو عظمت صحابہ کے اور برائی اس فرقہ خبیثہ کے معلوم ہو جائی اور اونکی کید سی بچتی رہین اور اپنا عقیدہ وجواب کریں اور انسی ملاپ چلاپ نہ کہین اور انقطاع کرین انا رشتہ کرنا انسی اور شاید اگر کسی شیعہ کو توفیق الہی رفیق ہوا نکی فضائل کے اتبین جلد شین یہہ کہ کر تو وہ توبہ کریگا اللہم اہدنا الصراط المستقیم امین رب العالمین **ت** پس اگر ثابت ہو کہ ایک تم مین سے خروج کری راہ خدا مین مانند کوہ احد کی سونا نہ بہیجی تو اوسکا ثواب مد ایک اونکیکو اور نہ آدہی مد کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ۶ مد نام ایک پیمانہ کا ہی کہ قریب سیر بھر کے اوسمین جو وغیرہ آتی ہین اور اتنا ثواب اونکو ملتا تہا بسبب خوش نیتی اور خوش اوقاتی اونکیکی اور اس سبب سے کہ اونکا مال طیب ہوتا تہا اور کم ہوتا تہا اور جانین بہت ہوتی تہین یا وجود اسکی جو اللہ کی محبت مین خالص نیت سی دیتی ہی ایسا ثواب پاتی ہی اور یہہ حال تو اونکی سدہ نے کا تہا پس دیکہا چاہیی کہ کیا کچھہ ثواب ملتا ہوگا اونکی مجاہدیگا اور نثار کرنی جانونکا راہ خدا مین آگی رسول خدا کی اور ابتدا حدیث مین معلوم ہوا کہ یہہ حدیث خاص صحابہ کبار کی حق مین فرمائی لیکن جانا گیا

برا کہنا غیر صحابی کا صحابی کو بطریق اولیٰ اسلیے کہ مقصود زجر و منع کرنا ہی برا کہنی اون لوگون کی سی کہ سبقت لیگئی ہین اسلام مین اور فضل مین کہین و اجب اسکا عظیم
اونکی اور روایت کیا علی بن حرب طائی اور حیثمہ بن سلیمان نے ابن عمر سے کہ کہا لا تسبوا اصحاب محمد فلمقام احدہم ساعۃ خیر من عمل احدکم عمرہ
اور روایت کی عقیلی نے ضعفا مین کہ فرمایا آنحضرت نے ان اللہ اختارنی واختار لی اصحابا وانصارا واصہارا وسیاتی قوم یسبونہم و
یستقصونہم فلا تجالسوہم ولا تشاربوہم ولا تواکلوہم ولا تناکحوہم وعن ابی بردۃ عن ابیہ قال رفع یعنی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم راسہ الی السماء وکان کثیرا مما یرفع راسہ الی السماء فقال النجوم امنۃ
للسماء فاذا ذہبت النجوم اتی السماء ما توعد وانا امنۃ لاصحابی فاذا ذہبت انا اتی اصحابی
ما یوعدون واصحابی امنۃ لامتی فاذا ذہب اصحابی اتی امتی ما یوعدون رواہ مسلم
اور روایت ہے ابی بردہ سی کہ روایت کی اپنی باپ سے کہ ابو موسی اشعری ہی کہا اونکی باپ نے کہ اوٹہایا یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سر مبارک اپنا طرف آسمان کی اور اے
حضرت بہت اوٹہاتی سر مبارک اپنا طرف آسمان کی یعنی بجہۃ انتظار وحی کی پس فرمایا آنحضرت نی کہ ستاری سبب امن کے ہین آسمان کی یہی پس جسوقت کہ جاتی رہینگی ستارے
ف ع کہ شامل ہین آفتاب و چاند کو اور مراد جاتی رہنی ستارون کی سی تکویر اور تکدر اور منعدم ہونا اونکا ہی جیسیکہ فرمایا اذا الشمس کورت واذا النجوم انکدرت
ترجمہ آویگی آسمان کو وہ چیز کہ وعدہ کیا جاتا ہی اور تقدیر کی گئی اوسکی یعنی پہٹنا اور پھٹنا روز قیامت کے جیسیکہ فرمایا اذا السماء انفطرت واذا السماء انشقت اور
مین سبب امن کا ہون اپنی اصحاب کے یہی پس جبکہ جاؤنگا مین اس عالم سی آویگی میری اصحاب کو وہ چیز کہ وعدہ دیی جاتی ہین یعنے فتنی اور لڑائیان اور اختلافات اور
مرتد ہو جانا بعضے اعراب کا اور اصحاب میرے باعث امن کے ہین میرے امت کے یہی پس جبکہ جاتی رہینگی اصحاب میرے آویگی امت میرے کو وہ چیز کہ وہ وعدہ دیے جاتی ہین فعل
کے یہ مسلم نی ف ع یعنی جاتی رہنا اہل خیر کا اور آنا اہل شر کا اور قیامت قایم ہونی اونپر اور واقع ہونا فتنون اور بدعتون اور حوادث کا اشارہ ہے
اسمین طرف آنی شر کی وقت جاتی رہنی اہل خیر کی اسلیے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اونمین تہی تو بیان کر دینی تہی اونکی یہی وہ چیز کہ اختلاف کرتی تہی اوسمین پس جب وفات
پائی حضرت نی خود رائی ہوئی لوگون مین مختلف ہوئے مین خواہشین نفسانی ہوئی صحابے کہ سند پکڑتی تہی ہر امر مین آنحضرت کی ساتھہ قول و فعل یا دلالت حال کے پس جبکہ مقصود
ہوئی صحابہ کہ ہوئی انوار اور قوی ہوئین تاریکیان اور ایسے حال آسمان کا وقت جاتی رہنی ستارون کی چنانچہ اسی لیی فرمایا آنحضرت نی اصحابی کالنجوم
بایہم اقتدیتم اہتدیتم وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی علی الناس زمان فیغزو
فئام من الناس فیقولون ہل فیکم من صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیقولون نعم فیفتح لہم ثم یاتی علی الناس زمان فیغزو
فئام من الناس فیقال ہل فیکم من صاحب اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیقولون نعم فیفتح لہم ثم یاتی علی الناس زمان
فیغزو فئام من الناس فیقال ہل فیکم من صاحب من صاحب اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیقولون نعم فیفتح
لہم متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال یاتی علی الناس زمان یبعث منہم البعث فیقولون انظروا ہل تجدون فیکم
احدا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیوجد الرجل فیفتح لہم ثم یبعث البعث الثانی فیقولون ہل فیکم من
رای اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیوجد فیفتح لہم ثم یبعث البعث الثالث فیقال انظروا ہل ترون فیہم من رای من رای
اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یکون البعث الرابع فیقال انظروا ہل ترون فیہم احدا رای من رای احدا رای اصحاب النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فیوجد الرجل فیفتح لہ اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آویگا لوگونپر ایک زمانہ پس جہاد کریگی ایک
جماعت لوگون مین سے پس کہینگی جہاد کرنیوالی اپنی جماعت سے یعنے آپکو مین کہ آیا ہی درمیان تمہارے وہ شخص کہ صحبت رکہی ہو ساتہہ آنحضرت کی پس کہینگی ہان یعنی جواب

دینگے کہ ان ہی ہم مین وہ شخص کہ صحبت رکہی ہی ساتہہ آنحضرت کی پس کہولا جاویگا قلعہ اور شہر کہ جہاد کرینگی اوسپر یعنے بہ برکت وشوکت اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فتح ہوگی پہر آویگا لوگون پر ایک زمانہ پس جہاد کریگی ایک جماعت لوگون مین سی پس کہا جاویگا کہ ایا ہی درمیان تمہاری وہ شخص کہ صحبت رکہی ہو ساتہہ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنے تابعین ہین تم مین پس کہینگے ہان پس فتح کیجاویگی واسطی اونکے پہر آویگا لوگون پر ایک زمانہ پس جہاد کریگے ایک جماعت لوگون مین سے پس کہا جاویگا کہ ایا ہی درمیان تمہاری وہ شخص کہ صحبت کہی ہو ساتہہ اوسکی کہ صحبت رکہی ہو ساتہہ اصحاب پیغمبر خدا صلعم کی یعنی تبع تابعین پس کہینگی ہان پس فتح کیجاویگی واسطی اونکی ف ع احادیث مین معجزہ ہی آنحضرت کا اور فضیلت اونکی اصحاب کے اور تابعین کے اور تبع تابعین کے یعنی قرون ثلثہ کی جیسیکہ حدیث آیندہ مین صراحۃ مذکور ہی ترجمہ نقل کے بیہقی بخاری اور مسلم کی ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ بہیجا جاویگا یعنی اوسمین لوگون سے لشکر پس کہینگی لشکر کی لوگ دیکہو ایا پاتی ہو اپنی مین کسیکو اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پایا جاویگا ایک شخص اصحاب مین سے پس فتح کیجاویگی بسبب اوسکی یعنی اون صحابی کی برکت سی پہر بہیجا جاویگا دوسرا لشکر یعنی اور وقت مین اور جماعت کیطرف پس کہینگی کہ ایا ہی اوسمین وہ شخص کہ دیکہا ہو آنحضرت کی اصحاب کو ف ح اس سے معلوم ہوتا ہی کہ تابعین مین دیکہنا اصحاب کا کافی ہی جیسیکہ صحابہ مین دیکہنا آنحضرت کا معتبر ہی اور بعضون نی کہا کہ صحابہ مین تو دیکہنا کافی ہی لیکن تابعین مین صحبت اور ملازمت چاہیی کہ جیسیکہ پہلی روایت مین گذرا اگر یہہ کہ یہان دیکہنا ساتہہ صحبت کے مراد ہو ترجمہ پس فتح کیجاویگی واسطی اونکی پہر بہیجا جاویگا تیسرا لشکر پس کہا جاویگا کہ دیکہو ایا پاتی ہو اوسمین اوس شخص کو کہ دیکہا اوسنی اوسکو کہ دیکہا ہی اوسنی آنحضرت کی یا رؤیا کو پہر ہوگا بہیجنا چوتہی مرتبہ مین پس کہا جاویگا کہ دیکہو ایا دیکہتی ہو اوسمین کسیکو کہ دیکہا ہو اوسکو کہ دیکہا ہو اوسنی اوسکو کہ دیکہا ہی اوسنی اصحاب پیغمبر خدا کو پس پایا جاویگا ایسا شخص پس فتح کیجاویگی بسبب اوسکی ف ح ح اور ایک نسخہ مین لہم ہی بدل لہ کی یعنی واسطی اونکی برکت اوسکی اور احادیث مین چار قرن مذکور ہوئی اصحاب تابعین تابع تابعین اور تبع اتباع اور ایک روایت صحیح بخاری کی مین ہی ہیچ حدیث خیر القرون کی چار قرن مذکور ہوئی ہین اور چونکہ اہل خیر زیادہ ہی چوتہی قرن مین اقتصار کیا تین ہی قرون پر اکثر روایتون مین بسبب کثرت اہل علم اور صلاح کی اور قلت ہوی و فساد کی اونمین پس صحیح مسلم مین عائشہ سی ہے بطریق مرفوع کی خیر الناس القرن الذی انا فیہ ثم الثانی ثم الثالث اور روایت کی طبرانی نی ابن مسعود سے بطریق مرفوع کی خیر الناس قرنی ثم الثانی ثم الثالث ثم تجیء قوم لاخیر فیہم وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ إِنَّ بَعْدَهُمْ قَوْمًا يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْذِرُونَ وَلَا يَفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ وَفِي رِوَايَةٍ يَحْلِفُونَ وَلَا يُسْتَحْلَفُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّونَ السِّمَانَةَ اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین امت میری کی قرن میرا ہے یعنی اصحاب میرے پہر بہترین امت کے وہ لوگ ہین کہ متصل اونکی ہین یعنی تابعین پہر وہ لوگ کہ متصل ہین اونکے یعنی تبع تابعین ف ح قرن ہر زمانہ کی لوگ اور وہ مقدار ثلث وسط کی ہی عمر اہل زمانہ کی لیا گیا ہی یہہ لفظ اقران سی پس گویا وہ ایسی مقدار ہے کہ نزدیک ہوتی ہین اوسمین اوس زمانہ کی لوگ اپنی عمر وہمین اور احوال مین اور بعضون نی کہا کہ قرن چالیس برس کا ہوتا ہی اور بعضون نی کہا اسی برس کا اور بعضون نی کہا ساٹہہ برس کا لیکن بہت صحیح قول یہی ہی کہ مضبوط و معتبر وہمین کچہہ کوئی عدد معین زمانہ کی نہین ہے پس قرن آنحضرت کا صحابہ ہین اور یہی مدت اونکی وقت رسالت سی آخر عمر صحابہ کے اکیسو نبیس برس اور قرن تابعین سو سی قریب ستر برس تک اور قرن اتباع تابعین کا اسی لیکر قریب دو سو برس تک اور اوسوقت مین ظاہر ہوئین بدعتین اور پیدا ہوئین چیزین غریب اور سراوہائی فلاسفہ کی اور کہولین زبانین متعزلہ کی اور امتحان کیی گئی اہل علم ساتہہ کہنی خلق قرآن کے اور متغیر ہوئی احوال اور پہیلی اختلافات اور ناقص ہوئی لگی احکام سنت کی روز بروز اور ظاہر ہوا مصداق قول مخبر صادق کا ترجمہ پہر تحقیق بعد ان تین قرنون کی ہوگی ایک قوم کہ

گواہی دینگی اصحالمین کہ نہین طلب کیجاویگی اونسی گواہی ف ح یہانسی معلوم ہوتا ہے کہ گواہی دینی پہلی طلب کیے بیسی ہے ہی لیکن انسکال لاتی ہین اسپر علماء کہ اوپر حدیث مین آیا ہی کہ بہترین گواہ ہونگا وہ شخص ہے کہ گواہی دی پہلی اسکی کہ طلب کیجاوے اسی سے گواہی اور وجہ جمع کی درمیان ان دونون حدیثونکی یہ ہے کہ گواہی دینی پہلی طلب کے بڑی وجگہ ہے کہ معلوم ہو گواہ ہونا اوسکا اسلیے وہان گواہی دینی پہلی طلب کے ضائع ہی اور مجہول ہی غرض پاوے راہی اوجگہ ہے کہ معلوم نہین گواہ ہونا اوسکا پس طلب کے بڑی وجگہ ہے کہ معلوم ہو گواہ ہونا اوسکا اسلیے وہان گواہی دینی پہلی طلب کے ضائع ہی اور مجہول ہی غرض پاوے راہی اوجگہ ہے کہ معلوم نہین گواہ ہونا اوسکا پس خبر دنیا ہی کہ مین گواہ ہون نا وقت طلب گواہی کے قاضی کی پاس اگر گواہی دی یا حدیث گواہی دینی کی پہلی طلب کے مبالغہ ہی بیچ ادای گواہی کی اور جلد قبول کرنیکی بعد از طلب نیکی جیسیکہ کہتی ہین جو اوشخص ہے کہ پہلی سوال کی دی یا برائی محمول اسپر کہ اہل شہادت نہ ہو یا محمول ہی جھوٹی گواہی پر یا بری لوگونکی حقوق ہین جیسے اور راہی اللہ تعالی کی حقوق مین سے وہی جیسے کہ مصلحت اوسکے چھپانیمین ہو اور بعضون نی کہا کہ مراد شہادت سے یہان سوگند ہی یعنی قسم جھوٹی کہاوینگی پہلی اسکی کہ کوئی اونکو قسم دی اور قسم اونسی طلب کی جیسیکہ اور روایت مین آیا ہی ت اور خیانت کرینگی اور امین پکڑی جاوینگی اور اعتماد نہ کیا جاویگا اوپر ف ح اور مراد یہ ہے کہ خیانت اونکی ظاہر و فاش ہوگی کہ اصلا محل امانت نہونگی اور اگر کبھی واقع کچھ نہ ہوڑی سی خیانت ہو تو اعتبار نہین کہتی ت اور نذر مانین گی اور وفا نہ کرینگی ف ع اور نہ پرواکرینگی اوسکی ترک کی بخلاف نیکونکی کہ اونکی حقین اللہ تعالی فرمایا ہی يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ت اور پیدا ہوگا اونمین موٹاپا ف ح لفظ سمن سا تہہ زبر سین اور زبر میم کی فربہی کہ بسبب بہت کہانی اوپر مینی اور تنعم اور ترفہ کی پیدا ہوگی نہ یہ کہ خلقی اور طبعی ہو اور بعضی کہتی ہین کہ مراد فربہی سے فربہی احوال مین ہے یعنی تکبر کرینگی اور دعوی کرینگی اوسچیز کا کہ نہین ہی اونمین قسم کمال و شرف سی اور بعضون نی کہا کہ مراد جمع کرنا اموال کا اور تن پروری ہی اور کہاونپشتی نی کہ یہہ کنایہ غفلت سی اور قلت اہتمام سی ساتہہ مردین کی اسلیی کہ غالب ہون پر یہہ ہے کہ نہین اہتمام کرتی ہے کہ ریاضت پذیر اونکی نفسونکو بلکہ بڑی ہمت اونکے حفظ نفسانی اور سوناہی اور شرح مسلم مین ہے کہ کہا علمارنی کہ فربہی مذموم وہ ہے کہ قصد کرکے حاصل کری اور جو کہ خلقی ہی وہ ہے نہین داخل اور ظاہر ہوگئی اسسے معنی اس روایت کی کہ اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْحَبْرَ السَّمِينَ ت اور ایک روایت مین ہے اور قسم کہا وینگی اور نہ قسم دلائی جاوینگی یعنی قسمین کہاوینگی بلا ضرورت و بغیر حاجت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین ہے کہ بہتر بیچی اونکے آویگی ایک قوم کہ دوست رکہی کی فربہی کو ف ح اور بعضی روا نہ نمین آیا ہی کہ سبقت کریگی گواہی ایک کے اونمین سی اوسکی قسم پر اور سبقت کریگی قسم اوسکی گواہی اوسکی پر مقصود بیان کرنا حرص اور بے پروائی اوسکا ہے امور دین مین بسبب حرص کے ایسی بی پروائی امور دین کی ہوگی کہ کہی وہ کریگا اور کہی نہ

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسرے

عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْرِمُوْا اَصْحَابِيْ فَاِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَظْهَرُ الْكَذِبُ حَتّٰى اَنَّ الرَّجُلَ لَيَحْلِفُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ وَيَشْهَدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ اَلَا مَنْ سَرَّهُ بُحْبُوْحَةُ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ مَعَ الْفَذِّ وَهُوَ مِنَ الْاِثْنَيْنِ اَبْعَدُ وَلَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِاِمْرَاَةٍ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ ثَالِثُهُمْ وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ اِلَّا اِبْرَاهِيْمَ بْنَ الْحُسَيْنِ الْخَثْعَمِيَّ فَاِنَّهٗ لَمْ يُخْرِجْ عَنْهُ الشَّيْخَانِ وَهُوَ ثِقَةٌ ثبت روایت ہی عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تعظیم کرو میرے یارونکی یعنی حالت زندگی اور موت مین اسلیے کہ وہ نیکترین اور برگزیدہ تمہاری ہین امی ت ف ح اور کیونکر نہون کہ مصاحب و ملازم اور حاضرین درگاہ رسالت کی اور تربیت یافتہ علم و عمل اونکی ہین اور اونمین سے جنہون نی کہ ملازمت اور صحبت نہین کے دیکہنی والی جہان کمال اونکی ہین شیخین ابو طالب کے رہ نی کہا کہ ایک نظر سے کہ جمال مصطفے پر پڑی ایسا کچہہ حاصل ہوتا تہا کہ اور دو کو جلون اور خلوتو نمین نہین ہوتا اور ایمان عیانی اور یقین شہودی کہ اونکی ہے کسی کو یہان شرکت نہین ت یہہ وہ لوگ ہین کہ تادیب اونکی ہین بیچ لوگونکے قرن کے قرن الخ یعنی قرن بعد قرن بہترین امت اور سردار ملت کی ہین اور خالب اوس زمانہ مین اور اوس زمانہ کی لوگو نمین صدق اور دیانت اور عفت اور امانت تہی اور مستور الحال اونکی حاکم کی گئی ساتہہ عدالت کی ہین مگر نادر بسبب معصوم ہونیکی اور بعد انکی مربالعکس ہے جیسیکہ فرمایا

ترجمہ بہر حال ظاہر اور شایع ہوگا جھوٹ اور خیانت دین و دنیا میں ف ح اشارہ ہی طرف ظہور اور شیوع بدعتوں اور خواہشوں نفسانی کی کہ اگرچہ جدید و شائع بعضے ان امور کا مانند قدر اور اعتزال اور ارجا کی اور خراسان قرون میں ہوا لیکن ظہور اور شیوع انکا بعد اونکی ہوا ترجمہ یہانتک کہ ایک شخص ہوگا کہ قسم کہاویگا اور قسم نہیں دیا جاویگا اور گواہی دیگا اور گواہی نہیں طلب کیا جاویگا اور ہوگا جو شخص کہ خوش لگی اوسکو بیچون ہیچ بہشت کا یعنی چاہیگی بیچون ہیچ بہشت میں رہی کہ بہترین جگہون بہشت کا ہی پس چاہیے کہ لازم پکڑی جماعت کو ف ع یعنی سواد اعظم کو اور اوسچیز کو کہ اوپر جمہور ہیں صحابہ اور تابعین اور سلف صالحین سے اور متابعت اونکی کریں پس داخل ہی ہمین محبت اونکی اور اکرام اونکا ترجمہ اسواسطے کہ تحقیق شیطان ساتھہ تنہا کی ہی یعنی جو کہ خود رای ہی اور متابعت جماعت کے نہیں کرتا اور شیطان دو شخصونسی دور ہی اور ہرگز نہ ہو مرد ساتھہ عورت اجنبی کے اسلیے کہ شیطان تاسیسران نمین شخص دونکا ہی کہ مرد اور عورت اور شیطان ہین پس ضرور ہی کہ بہکاویگا اون دونونکو اور جسکو خوش کری نیکی اوسکی اور غمگین کری ہی اوسکو بدی اوسکی پس وہ مومن ہے ف ح ع یعنی علامت مومن کامل کی یہہ ہے کہ نیکے کرنیسی خوش ہو اگر بدی وجود مین آوی غمگین ہو خوش ہووی اور کہا ہی علمانی کہ یہہ نشان فرزندگی دل کا ہی اور منافق جو ایمان قیامت پر نہین رکھتا برابر ہے اوسکی نزدیک نیکی اور بدی حال انکہ فرمایا اللہ تعالی وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ اور اصل نسخہ مین بعد لفظ رواہ کی سفیدی چھوٹی ہوئی ہے لیکن حاشیہ مین کلہا ہی النسائی واسنادہ صحیح ورجالہ رجال صحیح الا ابراہیم بن الحسن الخثعمی فانہ لم یخرج لہ الشیخان وھو ثقۃ ثبت ذکرہ الجزری وعن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تمس النار مسلما رانی او رای من رانی رواہ الترمذی اور روایت ہی جابر رض سے اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی نہ لگی گی آگ اوس مسلمان کو کہ دیکہا ہی مجکو یا دیکہا ہی اوسکو کہ دیکہا ہی مجکو نقل کی ہیتمی نے ف ح یعنی اور مراد اسلام پر پس اس نقل پر ہر صحابی اور تابعی بلکہ ہر مسلمان بہشت مین ہے لیکن صحابی اور تابعی اور مسلمان وہ ہے کہ اسلام پر مرا اور یہہ ہوا ہے مخبر صادق کے اور خوشخبری دینی اونکی ساتھہ اوسکی معلوم نہین ہوتا اسی جہت سے مخصوص ہوگی وہ جماعت کہ اونکو مبشر کہتی ہین اور چونکہ یاد ائی آنحضرت کو وہ لوگ محروم تھے اون جناب کے خدمت سے اور روایت اصحاب سے اونکی تسلی کی لیے فرمایا طوبی لمن رانی وآمن بی مرۃ وطوبی لمن لم یرانی وآمن بی سبع مرات روایت کی یہہ احمد نی اور بخاری نی اپنی تاریخ مین اور ابن حبان نی اور حاکم نی ابی امامہ سی اور روایت کی یہہ احمد نی ہی انس سی وعن عبد اللہ بن مغفل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اللہ فی اصحابی اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوہم غرضا من بعدی فمن احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم فببغضی ابغضہم ومن اذاہم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ ومن اذی اللہ فیوشک ان یاخذہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ڈرو اللہ سی پہر ڈرو اللہ سی پہر حق اصحاب میرے کی تین بار مکرر فرمایا واسطی تاکید و مبالغہ کی یعنی یاد کرو اونکو سوای تعظیم و توقیر کی اور اوا کرو حق صحبت اونکی کا ساتھہ میرے نہ پکڑنا اور نہ کرنا اونکو مانند نشانہ کی بعد میرے کہ ڈالو اونکی طرف تیرو کہا وی اور عیب گیرون کی پس جو شخص کہ دوست رکہتا ہی اونکو پس بسبب دوست رکہنی میرے کی اونکو دوست رکہتا ہی اونکو یا یہہ معنی ہین کہ بسبب دوست کہنی اونکی محبوب دوست رکہتا ہی اونکو اور یہہ مناسب تر ہی ساتھہ قول اونکی اور جو شخص کہ دشمن رکہتا ہی اونکو پس بسبب دشمنی میرے کی دشمن رکہتا ہی اونکو ف ح حاصل یہہ کہ دوست رکہتا ہی اونکو اہلیے کہ وہ دوست رکہتا ہی مجکو اور دشمن رکہتا ہی اونکو اسلیے کہ وہ دشمن رکہتا ہی مجکو عیاذا باللہ پس حق ہی بسبب اسکے قول اوس شخص کا کہ کہتا ہی کہ جسنی برا کہا اونکو پس واجب القتل ہوا دنیا مین جیسے کہ اوپر گذرا مذہب مالکیہ کا اور کہا ہی علمانی کہ علامت صحت محبت اور نشان درستی محبت کا یہہ ہے کہ محبوب سے اطاعت اور تجاوز کری طرف متعلقون اوسکی پس نشان محبت حق جل و علا کا محبت رسول اللہ کی ہی اور نشان محبت رسول کا محبت اصحاب کے ہی اور اسیطرح سمجھہ لے اسکوت اور جو شخص کہ ایذا دی اونکو پس تحقیق اوسنی ایذا دی مجکو یعنی حکما اور جو شخص کہ ایذا دی مجکو پس تحقیق ایذا دی خدا کو اور جو شخص کہ ایذا دی خدا کو پس نزدیک ہی کہ پکڑیگا خدا اوسکو نقل کی ہیہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ

حدیث غریب ہے ف ع یعنی عذاب کریگا اوسکو دنیا میں یا آخرت میں بنا بدکہنے کی گئی یہہ حدیث اس قول اللہ تعالیٰ کی ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَہُمْ عَذَابًا مُّہِیْنًا وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُہْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ اَصْحَابِیْ فِیْ اُمَّتِیْ کَالْمِلْحِ فِی الطَّعَامِ لَا یَصْلُحُ الطَّعَامُ اِلَّا بِالْمِلْحِ قَالَ الْحَسَنُ فَقَدْ ذَہَبَ مِلْحُنَا فَکَیْفَ نَصْلُحُ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ

اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اصحاب میری کی درمیان امت میری کی مانند نمک کی ہی طعام میں نہیں صلاح پاتا کہا نمک مگر ساتھ نمک کے کہا حسن بصری نے یعنی بعد فنی اصحاب کے پس تحقیق جاتا رہا نمک ہمارا پس کیونکر سلونے ہوئیں ہم ف ح یعنی حال ہمارا یہہ حسرت کہا تھی ہیں اوپر گذرنی بعضی صحابہ کے باوجود انکی زمانہ میں وجود صحابہ کا تھا اور وفات حسن بصری کی کیونکر ہیں سے کہتا ہوں میں کہ سلونے ہیں ہم اونکی کلام سے اور روایتوں سے اور معرفت مقامات اور حالات اونکی سے اور اونکی اخلاق وصفات کی پیروی کرنی ہی سے اسلیے کہ اعتبار ان چیزوں کا ہی نہ ذاتوں کا فیکما ترجمہ نقل کی یہہ بغوی نے شرح السنہ میں ف ع یعنی اپنی اسنادسی اور اسیطرح روایت کیا اوسکو ابو یعلی نے اپنی مسند میں انس سے مرفوع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ مِنْ اَصْحَابِیْ یَمُوْتُ بِاَرْضٍ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَنُوْرًا لَّہُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن بریدہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنے ابو موسیٰ اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے کوئی اصحاب میرے میں سے کہ مری کسی زمین میں مگر کہ اوٹھایا جاویگا وہ قبر سی اسحالیں کہ پہنچنے والا ہوگا اونس میں والونکا بہشت کیطرف اور سبب روشنی کا ہوگا اونکی لیے یعنے ہادی ہوگا اونکا روز قیامت کی نقل کی یہہ ترمذی نے وَذُکِرَ حَدِیْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَا یَبْلُغُنِیْ اَحَدٌ فِیْ بَابِ حِفْظِ اللِّسَانِ اور ذکر کی گئی حدیث ابن مسعود کی کہ سلوا ونکا یہہ ہے لا یبلغنی احد یعنے محافظت زبانکی کرا ہمیں ذکر صحابہ کا ہی اور مصابیح میں اس باب میں ذکر کی ہی اور مولف نے ذکر اونکا وہاں مناسب دیکھا اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسرے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَسُبُّوْنَ اَصْحَابِیْ فَقُوْلُوْا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی شَرِّکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ دیکھو تم اون لوگونکو کہ برا کہتی ہیں صحابہ میرے صحابہ ہونکو پس کہو لعنت خدا کی ہو تمہارے اس فعل بد پر ف ع ح اسمیں اشارہ ہی طرف اسکی کہ لعنت اونکی پہرتی ہی اونہیں کیطرف اسلیکی وہ اہل شر وفتنہ ہیں اور صحابہ اہل خیر ہیں کہ مستحق ہیں رضا وحمت کی اور شارہ ہی اسکیطرف کہ اگر لعنت فعل پر کریں ذات پر تو قریب ہے جا بسا طرد ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نے ف ع اور ایسی ہے خطیب نے اور روایت کی ابن عدی نے عائشہ سی مرفوع اِنَّ شِرَارَ اُمَّتِیْ اَجْرَءُوْہُمْ عَلٰی اَصْحَابِیْ اور حدیث مرفوع میں ہے یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یَسُبُّوْنَ الرَّافِضَۃَ یَرْفُضُوْنَ الْاِسْلَامَ فَاقْتُلُوْہُمْ فَاِنَّہُمْ مُشْرِکُوْنَ اور ایک روایت میں ہے وَیَسْتَحِلُّوْنَ حُبَّ اَہْلِ الْبَیْتِ وَلْیَسُبُّوْا ذٰلِکَ رَایَۃُ ذٰلِکَ اَنَّہُمْ یَسُبُّوْنَ اَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ یہہ روایت صواعق محرقہ میں ہی اور شاید کہ حکمت بیچ برا کہنی روافض کی بعضی صحابہ کو اور برا کہنی خوارج کے بعض اہل بیت کو یہہ ہے کہ جب منقطع ہوئی دنیا سی اعمال اونکی بسبب مرنیکی تو چاہا اللہ تعالیٰ نے کہ ہمیشہ رہی اونکی لیے ثواب اعلیٰ بڑی درجہ یعنی جنت کی اور اونکی دشمنوں کو عذاب شدید ہو وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَاَلْتُ رَبِّیْ عَنِ اخْتِلَافِ اَصْحَابِیْ مِنْ بَعْدِیْ فَاَوْحَی اِلَیَّ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اَصْحَابَکَ عِنْدِیْ بِمَنْزِلَۃِ النُّجُوْمِ فِی السَّمَاءِ بَعْضُہَا اَقْوٰی مِنْ بَعْضٍ وَلِکُلٍّ نُوْرٌ فَمَنْ اَخَذَ بِشَیْءٍ مِمَّا ہُمْ عَلَیْہِ مِنِ اخْتِلَافِہِمْ فَہُوَ عِنْدِیْ عَلٰی ہُدًی قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّہِمْ اقْتَدَیْتُمْ اِہْتَدَیْتُمْ رَوَاہُ رَزِیْنٌ اور روایت ہی عمر سی کہ کہا سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھی ہو جہاں تک اپنی پروردگار سی اختلاف صحابہ اپنی ہی یعنی میری یعنی یہہ خود اختلاف کرینگی اسمیں فروع شرایع میں بعد میرے اسمیں کیا حکمت ہی پس وحی کی اللہ تعالیٰ نے طرف

میرے کہ ای محمد بلاشبہ اصحاب میرے نزدیک میرے ستارے ہیں تو جس کی ہیروی تم کرو گے راہ پاؤ گے ف ع یعنی ہیچ خطا ہیچ ضلالت کی مانند ستاروں کی ہیں کہ جیسے ستاروں سے راہ بر و بحر کی معلوم ہو جاتی ہی جیسکیہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ ویسی ہی انسی راہ حق معلوم ہوتی ہی اور بری راہ باطل ہوتی ہی ترجمہ بعضے اون ستاروں میں سے قوی تر اور روشن تر ہیں بعضے سی اور روشنی ہر ایک کے نور ہی یعنی اور اسیطرح روشنی ہر ایک اصحاب میں سے نور ہی بقدر استعداد اوسکی پس جس شخص نے اون میں سے کسی کی پیروی کر لیا کچھ اور سیچیز سی کہ وہ اوسچیز پر ہیں اختلافات اپنی سی ہیچ مسائل علم و فقہ کی پس وہ نزدیک میری ہدایت پر ہیں ف ع اور اس سی معلوم ہوا کہ اختلاف امامو ہمارا رحمت ہے امت کے لیی کہا طیبی نی کہ مراد اس سی اختلاف فروع ہیں نہ اصول ہیں جیسکیہ دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرت کا ہو عندی علی ہدی کہا سید جمال الدین نے ظاہر یہہ ہے کہ مراد وہ اختلاف ہی کہ دین میں ہوا نہ اختلاف غرض دنیوی کا پس نہیں انکال اوہ ہوگا اوپر اختلاف کرنی بعضی صحابہ کی بعضی سی خلافت و امارت میں کہتا ہوں میں کہ ظاہر یہہ ہے کہ اختلاف خلافت کا ہی یا اختلاف فروع دین کیسی تہا کہ صادر ہوا ہر ایک کی اجتہاد سی نہ غرض دنیوی ہی کہ صادر ہوتا ہی حظ نفسانی سی پس یہہ اختلاف یا دشمنی ہونگا ساتھا ترجمہ کہا عمر نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اصحاب میرے مانند ستاروں کی ہیں پس جس کی پیروی کرو تم اون میں سی یا اکثر کی اور اگر نہ میسر ہو پس ساتھ جس کسیکے اون میں سے پیروی کروگی راہ پاؤ گی نقل کی یہہ رزین نے ف ح ع جیسکیہ اشارہ کیا ساتھ قول اپنی کی لکل نور پس ہدایت بقدر علم و فقہ کی ہی کہ نزدیک اوسکی ہے باوجود تفاوت مراتب اوسکیے اور اس معنی ہی کوئی صحابی خالی نہیں بالضرور علم دین شریعت کا اوسکی پاس سے اور جانا چاہیی کہ ہیچ حدیث اصحابی کالنجوم الخ کی کلام کیا ہی علمارنی چنانچہ ابن حجر نی تقریر طویل لکہی ہی اسپر اور ذکر کیا کہ یہہ حدیث ضعیف ہی ہی بلکہ ذکر کیا ابن حزم سی کہ یہہ موضوع باطل ہی لیکن ذکر کیا بیہقی سی اگر اوسنے کہا کہ حدیث مسلم سے بعضے اسکی سمجھی جاتی ہیں اور مراد حضرت سے یہہ حدیث آنحضرت کے ہی النجوم امنة لاصحابی ہیں باب مناقب ابی بکر باب ہے مناقب ابی بکر رضی اللہ عنہ کا الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبُوْبَكْرٍ وَعِنْدَ الْبُخَارِیِّ اَبَابَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَابَكْرٍ خَلِیْلًا وَلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهٗ لَا یُبْقِیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ اِلَّا خَوْخَةَ اَبِیْ بَكْرٍ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا غَیْرَ رَبِّیْ لَاتَّخَذْتُ اَبَابَكْرٍ خَلِیْلًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ابو سعید خدری سے اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق بہت عطا کرنیوالی لوگوں میں سے مجہپر یا بہت خرچ کرنیوالی وہ میں سے بسبب میرے اپنی صحبت میں یعنی دوام ملازمت اپنی میں ساتھہ لگانی کر اپنی نفس اپنی کی میرے خدمت میں اور اپنی مال میں یعنی خرچ کرنی مال اپنی میں میرے راہ میں ابوبکر ہیں اور نزدیک بخاری کی ابابکر واقع ہوا ہے اور اگر ہوتا میں پکڑنیوالا دوست خالص جانی تو البتہ پکڑتا میں ابوبکر کو ایسا دوست لیکن برادری کہ بحق مسلمانی کی ہی اور محبت اوسکی باقی ہی دنیا بت ہی ف خ خلیل خلت سے ہی ساتھہ پیش خ کی یعنی صداقت و محبت متخلل کی یعنی در آنیوالی اندر قلب محب کی کہ داعی ہی طرف اطلاع محبوب کے اوپر سر محب کے یعنی اگر روا ہوتا محبوکہ پکڑوں میں ولیکن اعتماد میرا تمام امور میں اور رجوع میری تمام احوال میں خدا ہے کیطرف ہی اور وہی ہے ملجا و ماوی میرا اور یہہ معنی اقرب اور انسب ہیں ساتھہ سیاق حدیث کی ولیکن مجتہدین نے حکم کیا ہی معنی اول وجہ اولی ہیں فافہم ترجمہ نہ باقی چہوڑی جاوے مسجد میں کوئی کہڑکی یا روزن دیوار میں مگر کہڑکی کہ ابوبکر کی دیوار میں ہی ف خوخہ ساتھہ زبر روزن ہے مجمہ اور واو ساکن کی درمیان اونکی روزن کہ چہوڑا جاوی دیوار میں تا روشنی گہر میں آوے بیہقی روشندان و بعضوں نی کہا کہڑکی کو کہتے ہیں اور جو گہر کہلی ہوئی مسجد شریف سی ہی اونمیں کہڑکیاں تہیں کہلی اونمیں سی مسجد شریف میں آتی تہی یا روزن تہی کہ اونمیں سے مسجد میں نگاہ کرتی تہی کہ آنحضرت مسجد میں آتی یا نہیں پس حکم فرمایا آنحضرت نی کہ تمام کہڑکیاں یا روزن بند کر دی جاویں مگر کہڑکی یا روزن ابوبکر کا ازراہ تکریم و تفضیل اونکی کہلا رہی اور یہہ

آخر خطبہ میں کہ آنحضرت نے بڑا کہ آمین کنایہ ہے ساتھ خلافت صدیق کی اور رد کی گفتگو اور رد نکا اس باب میں اور جب لوگوں نے کلام کیا اس باب میں تو فرمایا حضرت نے کہ میں یہ کلام اپنی طرف سے نہیں کیا ہی مگر بامر خدا عزوجل کی اور ایک روایت میں آیا ہے کہ عمر رض نے درخواست کی کہ اپنی دیوار میں ایک روزن چھوڑ دیں تاکہ دیکھ لیا کریں آنحضرت کو اوسوقت کہ آوین مسجد میں پس فرمایا آنحضرت نے کہ نہ چھوڑ بن اگرچہ مقدار نا کہ سوئی کی ہووے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ اگر ہوتا میں پکڑنے والا دوست تو البتہ پکڑتا میں ابوبکر کو دوست کیونکہ سوائے رب کے اگر میں پکڑت

خلت ابراہیم سے کذا قال الغزالی اور یہہ حدیث دلیل ظاہری اسپر کہ ابوبکر ہین افضل صحابہ ہین وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ ادْعِي لِي أَبَا بَكْرٍ أَبَاكِ وَأَخَاكِ حَتَّى أَكْتُبَ كِتَابًا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَمَنَّى مُتَمَنٍّ وَيَقُولُ قَائِلٌ أَنَا وَلَا وَيَأْبَى اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ أَنَا أَوْلَى بَدَلَ أَنَا وَلَا اور روایت ہے عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسطی ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی مرض الموت مین کہ بلاؤ سطی میرے لیے ابوبکر کو کہ باپ تیرا ہی اور بلا اپنی بہائی کو یعنی عبدالرحمن کو تاکہ حکم کرون مین نامہ کے لکھنی کا اسلیکی مین ڈرتا ہون یہہ کہ آرزو کری کوئی امیدوار نیوالا یعنی خلافت کے کہ تقدیر نہ لکھنی کے اور ڈرتا ہون یہہ کہ کہی کہنے والا کہ مین مستحق ہون واسطے خلافت کی حال آنکہ نہین ہوگا مستحق خلافت کا باوجود ابی بکر کی اور کوئی جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرت کا اور انکار کریگا اور نہین چاہیگا اللہ تعالی اور مومن مگر ابوبکر کو نقل کی یہہ مسلم نی اور پیچ کتاب حمیدی کی واقع ہوا ہے کہ انا اولی بجای انا ولا کی یعنی مین لایق تر ہون ساتھہ خلافتہ کی اور نہین مستحق ہی وسکا غیر میرا ف اور طیبی نے قاضی عیاض سے نقل کیا کہ یہہ روایت اجود ہی اور احدیث مین اشارہ ہی طرف خلافت ابی بکر کی بعد آنحضرت کی اور شیعہ جو دعوی نص کا کرتی ہین حضرت علی رض کی خلافت پر اور وصیت کرنیکا اونکی حقمین محض باطل ہی کچھہ اصل وسکی نہین باتفاق مسلمانونکی اور اول جو جھٹلایا اونکو علی رض نی جھٹلایا ہی جسوقت کہ پوچھی گئی کہ کیا تمہاری پاس کوئی چیز ہی کہ نہین ہی قرآنمین فرمایا علی رض نی کہ نہین ہی میرے پاس مگر اس صحیفہ مین الخ اور اگر اونکی پاس نص ہوتی تو فرماتی ہی وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ كَأَنَّهَا تُرِيدُ الْمَوْتَ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سے کہا جبیر نی کہ آئی آنحضرت کی پاس ایک عورت اور کلام کیا آپ سے کسی چیز مین یعنی کچھہ حاجت چاہی یا کوئی بات پوچھی پس حکم کیا آنحضرت نی اوس عورت کو کہ اور وقت آوی طرف آنحضرت کی یعنی تاکہ دیویں اوسکو کچھہ یا جواب دین اوسکی بات کا کہا اوس عورت نی یا رسول اللہ خبر دیجیی مجکو کہ اگر آؤن اور نپاؤن آپ کو یعنی اور شاید کہ مکان یا دیسکا دور ہو مدینہ سی کہا جبیر نی گویا کہ وہ عورت مراد رکھتی ہی ساتھہ اپنی آنحضرت کی اونکی موت کو ف خ ظاہر اسپر یہہ عورت آنحضرت کی ایام وفات کی قریب آلے تھی ت فرمایا آنحضرت نی پس اگر نپاؤ تو مجکو پس تو ابوبکر کی پاس نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح ع ظاہر احدیث سی اشارہ ہی طرف خلافت ابی بکر کی بعد آنحضرت کی لیکن نص قطعی نہین ہی اور باوجود اسکی دلالت کرتی ہی اوپر فضیلت و منقبت اونکی اور جمہور علماء اسپر ہین کہ نص قطعی خلیفہ کرنی پر کسی جانب سے نہین ہی اور صحت خلافت ابی بکر رض کی باجماع صحابہ کے ہی اور شیخ ابن ہمام نی مسایرہ مین دعوی نص کا ابوبکر کی خلافت پر کیا ہی اور اثبات کیا واللہ اعلم اور روایت ہی اہل بن ابی حثمہ سی کہ کہا پہنچی ایک اعرابی نی آنحضرت کی پاس تہہ کچھہ اونٹ وعدی پر پس کہا حضرت علی نی اعرابی کو کہ جا آنحضرت کی پاس اور پوچھہ اوسسی کہ اگر آوے مین اپنی ماں وقت وفات آپکی تو کون ادا کریگا قیمت اونکی فرمایا ادا کریگا تجکو ابوبکر پس پہر آیا وہ اعرابی علی رض کی پاس اور خبر دی اونکو پس کہا علی رض نی کہ پہر جا اور پوچھہ اوسسی کہ اگر آوے مین ابوبکر کی پاس وقت تہا آپکی تو کون ادا کریگا اوسکو پس آیا اعرابی آنحضرت کی پاس اور پوچھا آپسے پس فرمایا کہ ادا کریگا تجکو عمر پس کہا علی رض نی کہ پوچھہ عمر کی بعد کا حال پس فرمایا کہ ادا کریگا تجکو عثمان پس کہا علی نی اعرابی کو کہ جا آنحضرت کی پاس اور پوچھہ اوسسی کہ اگر آوے مین عثمان کی پاس وقت انتقال اونکی تو کون ادا کریگا اوسکو پس پوچھا اعرابی نی آنحضرت سی کہ جب مرجاوین ابوبکر اور عمر اور عثمان تو پس اگر مر سکی تو تو مرجانا روایت کی یہہ اسمعیل نی اپنی معجم مین وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ أَبُوهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ فَعَدَّ رِجَالًا فَسَكَتُّ مَخَافَةَ أَنْ يَجْعَلَنِي فِي آخِرِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمرو بن العاص سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بہیجا اونکو امیر کرکر اوپر لشکر کی ذات السلاسل کو بہیجا تہا کہ نام ایک پانی کا ہی پس آیا مین آنحضرت کی پاس یعنی پہلے سفر کی یا بعد اوسکی پس کہا مین نی آنحضرت سی کہ کون محبوب تر ہی طرف آپکی ف خ ح ع یعنی اون لوگونمین سی کہ موجود ہین آپکے زمانہ مین یا مرد ہین

اونسی لشکر والی اور یہہ اس لیی ہی کہ سبب اونکی سوال کا یہہ تہا کہ جب اونکو لشکر کا امیر کرکے بہیجا بعد اونکی پہنچنی کی اونکی کمک کی لیی ابو عبیدۃ بن الجراح کو بہیجا ساتہہ دو سو بزرگون کے انصار و مہاجرین مین سے کا ابوبکر و عمر بہی دونمین تہے لیکن امامت عمر ہی کرتی رہی پس فتح ہوئی مسلمانونکی اور کافر بہاگی اوسوقت عمرو بن العاص کے خیال مین یہہ آیا کہ مین مقدم ہون مرتبہ مین اسلیے کہ میری ساتہہ اونکو بہیجا پس جب پہر کرائی تو آنحضرت سی یہہ پوچہا آنحضرت نی ایسا جواب دیا کہ طمع اونکی منقطع ہوگئی لیکن موید ہی احتمال اول کو کہ مراد یہہ ہے کہ مردونمین سی کون بہت محبوب ہے طرف تمہارے کہا فرمایا باپ اسکا یعنی ابوبکر کہا یعنی پہر کون بہت محبوب ہے فرمایا عمر پس گنا آنحضرت نی اور مردونکو یعنی بعد اور اولون عام آنحضرت کی اہل زمانہ مین یہہ جو اجنے حضرت کا ث کہ فرمایا عائشہ یعنی وہ محبوب ترہین لوگونکی طرف پہر عورتونمین سی کہا یعنی مردونمین سے یعنی سوال میرا اونسی ہی تہا تقدیر عبار

اللہ علیہ وسلم مَا لِاَحَدٍ عِنْدَنَا یَدٌ اِلَّا وَقَدْ کَافَیْنَاہُ مَا خَلَا اَبَا بَکْرٍ فَاِنَّ لَہٗ عِنْدَنَا یَدًا یُکَافِیْہِ اللّٰہُ بِہَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَبِیْ بَکْرٍ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَکُمْ خَلِیْلُ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہے کسیکی لیی نزدیک ہمارے عطا اور انعام مگر کہ بدلہ اوسنے دیا ہمنے اوسکا یعنی جو نیکا ئون یا زیادہ سوائے ابوبکر کی پس تحقیق ابوبکر کی لیی نزدیک ہمارے نعمت دینکی ہی کہ بدلہ دیگا اوسکو خدا تعالی عوض اوس نعمت کی دن قیامت کے ف ع یعنی بدلہ کامل کہا بعضون نی کہ مراد یہی نعمت ہی اور وہ مال ہی اونفس اور اہل اور اولاد کہ سب حضرت کی رضامندی مین صرف کیی اور احتمال ہی کہ مراد اس نعمت سے نماز اور کرنا بلال کا ہو جیسیکہ اشارہ ہی اسکیطرف اس آیت مین وَسَیُجَنَّبُہَا الْاَتْقَی الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَہٗ یَتَزَکّٰی اور نہین نفع دیا مجکو کسیکی مال نے مانند مال ابی بکر کی ف ح کہ جو کچھہ گھر مین کہتی ہی خدمت برکت مین لی آئی اور گھر مین کچھہ نہ چھوڑا اور زد و انحلال سانہہ زیرخ کی لقب ابی بکر کنہ کا ہی کہ جب تمام مال راہ خدا مین صرف کیا اور جزقہ پہنا تو بجای تکمونکی خلال یعنی کانٹی لگائی ت اور اگر ہوتا مین پکڑنیوالا دوست جانی تو البتہ پکڑتا مین ابوبکر کو دوست جانی آگاہ ہو کہ صاحب تمہارا دوست خدا کا ہی اور سوا خدا کی دوست حقیقی نہین رکہتا نقل کی ہیہقی نی ف ع کتاب ریاض الصالحین مین ہے کہ فرمایا آنحضرت نی کہ نہین نفع دیا مجکو کسی مال نی کبھی اوسقدر کہ نفع دیا مجکو مال ابی بکر نی پس روئی ابوبکر اور کہا کہ نہین میں اور مال میرا مگر ملک آپ کی اور موافقات مین ہی کہ فرمایا آنحضرت نی نہین ہے مال کسی شخص مسلمان کا نافع تر میری لیی مال ابی بکر کی اور نہی آنحضرت ہ حکم کرتی ابوبکر کی مال مین جیسیکہ حکم کرتی اپنی مال مین اور آیا ہی کہ خرچ کین ابوبکر نی آنحضرت پر چالیس ہزار درہم اور عروہ روایت کرتی ہین ہم کہ اسلام لائی ابوبکر اسحالمین کہ اونکی لیی چالیس ہزار درہم تہی سب خرچ کیی آنحضرت کی عہد مین فی سبیل اللہ اور عروہ سی ہی کہ کہا آزاد کروائی ابوبکر نی سات بردی کہ عذاب کیے جاتی تہی اللہ کے راہ مین اونمین سی بلال و عامر بن فہیرہ تہی وَعَنْ عُمَرَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ سَیِّدُنَا وَخَیْرُنَا وَاَحَبُّنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ابوبکر سردار ہمارے ہین یعنی نسب مین اور افضل ہمارے ہین یعنی عمل مین اور کرنی بہلا مونمین اور بہت پیاری ہماری ہین طرف رسول خدا صلعم کی نقل کی ہیہقی نی ؛ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ اَنْتَ صَاحِبِیْ فِی الْغَارِ وَصَاحِبِیْ عَلَی الْحَوْضِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ روایت کرتی ہین پیغمبر خدا صلعم سی کہ فرمایا واسطی ابی بکر کی کہ تو یار اور مصاحب میرا ہی غار مین اور یار و مصاحب میرا ہی حوض پر نقل کی ہیہقی نی ف ح ع یعنی دنیا اور آخرت مین یار و ہمراہ میرا ہی اور غالبا کہ یار غار جو کہتی ہین اوسی جگہ سی کہتی ہین اور مراد غار ہی غار جبل ثور کا ہی کہ قریب مکہ کی ہی آنحضرت ہجرت کر کر اول وہین جا کر چھپی تہی اور یہی مراد ہی اس آیت مین ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ہُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا پس معنی یہہ ہین کہ تو ایسا یار مخصوص میرا ہی کہ اللہ نی تیری یاری پر گواہی دی اسلیی اجماع ہی منعقد ہوا کہ مراد صاحب سی اس آیت مین ابوبکر ہی ہین اسلیی کہا ہی علمائی کرجو کوئی انکار کری صحبت ابوبکر کا وہ کافر ہوتا ہی اسلیی کہ اوسنی انکار کیا نص جلی کا بخلاف انکار کرنی صحبت غیر اونکیسی مانند عمر اور عثمان اور علی وغیرہم کی وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَنْبَغِیْ لِقَوْمٍ فِیْہِمْ اَبُوْبَکْرٍ اَنْ یَؤُمَّہُمْ غَیْرُہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین لائق ہی واسطی وسقوم کی کہ اونمین ابوبکر ہون یہہ کہ امامت کری اوسقوم کی غیر ابوبکر کی نقل کی ہیہقی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے ف ع اور اسیکی حکم مین ہی وہ شخص کہ افضل قوم غیر اونکا ہوا اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ ابوبکر افضل ہین سب صحابہ سے پس جب ثابت ہوا یہہ ثابت ہوا مستحق ہونا اونکا خلافت کی لیی اور نہین لائق ہی مقرر کرنا مفضول کا خلیفہ باوجود ہونی فاضل کی چنانچہ اسلیی رضی اللہ عنہ نی فرمایا کہ پیش کیا پیغمبر خدا نی ہمکو امر دین ہماری یعنی نماز مین کون ہی کہ پسند کرے ہمکو امر دنیا ہماری یعنی خلافت مین وَعَنْ عُمَرَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نَتَصَدَّقَ وَوَافَقَ ذٰلِکَ عِنْدِیْ مَالًا فَقُلْتُ الْیَوْمَ اَسْبِقُ اَبَا بَکْرٍ اِنْ

سَبَقْتُهُ يَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ فَقُلْتُ مِثْلَهُ وَاَتَى اَبُوْبَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ فَقَالَ اَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ قُلْتُ لَا اَسْبِقُهُ اِلٰى شَيْءٍ اَبَدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عمر رض سے کہا حکم کیا ہمکو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ تصدق کریں ہم یعنی راہ خدا مین کچھ مال صرف کریں ہم اور موافق پڑا یہہ حکم کرنا آنحضرتؐ کا ساتھہ تصدق کرنیکی نزدیک میری مال کثیر کو یعنی اتفاقا اوسوقت مین بہت سا مال میری پاس تہا پس کہا مینی کہ آجکی دن سبقت لیجاؤنگا مین ابوبکر سے اس امر مین اگر ممکن ہو سبقت لیجانا میرا اوسپر ایکدن یعنی دونمین سے کہا عمر نے پس لایا مین آدہا مال اپنا پس فرمایا آنحضرتؐ نے کتقدر باقی رکہا تو نے اپنی اہل وعیال کی پس کہا مینی کہ باقی چہوڑا مینی اپنی اہل وعیال کی پس مانند اسکی کہ لایا ہونمین یعنی آدہا لایا ہون اور آدہا باقی رکہا اور لائی ابوبکر جو کچہہ کہ تہا اونکی پاس ف اور یہان ایک اشارہ نکلتا ہی کہ فضا آدہا مال عمر کا زیادہ تہا اوسچیز سے کہ ابوبکر لائی لیکن چونکہ جو کچہہ رکہتی تہی لائی فضیلت اونکی عمر پر باقی رہی جیسیکہ حدیث مین آیا ہی افضل الصدقۃ جہد المقل پس فرمایا آنحضرتؐ نے کرای ابوبکر کیا چہوڑا تو نے اپنی اہل وعیال کی پس کہا ابوبکر نے کہ باقی چہوڑا ہی مینی اونکی پس خدا کو اور رسول خدا کو ف یعنی خدا اور رسول کی رضا چہوڑی ہی یا یہہ معنی ہین کہ کچہہ مال مین سے باقی نہین چہوڑا ہی مینی فضل خدا کا اور رزاقیت اوسکی اور امداد واعانت رسول خدا کی اونکی پس بس ہے اگر کل مال ابوبکر کا زیادہ تہا آدہی مال عمر کیسی تو کچہہ شبہہ نہین ہی اونکی افضلیت مین اور اگر کم بہی ہو تو خرچ کرنا کل کا افضل تہا ت کہا مینی کہ سبقت نہین لیجاسکتے کا مین ابوبکر پر ہرگز نقل کی یہہ نزدی اور ابوداود نی ف یعنی آج کہ باوجود موجود ہونی سبب سبقت کی سبقت نہ لیجاسکا مین تو جانتا ہون کہ ہرگز اوسپر سبقت نہ لیجاؤنگا اور بعضی روایتون مین ایا ہی کہ آنحضرتؐ نے فرمایا دونونکی پس مانند کلمتیکا یعنی فرق درمیان تمہاری بیچ فضل کی ایسا ہی کہ جیسا درمیان قول تمہاری کی ہی کہ مذکور ہوا وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْتَ عَتِيْقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيْقًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہ ابوبکر حاضر ہوئی آنحضرتؐ کی پاس پس فرمایا آنحضرتؐ نے اونکو کہ تو آزاد کیا گیا خدا کا ہی آگ دوزخ سے پس اوس روز نام رکہی گئی یعنی لقب دی گئی ابوبکر عتیق نقل کی یہہ نزدی نے ف ح وجوہ تشبیہ عتیق کی اور یہی علمانی بیان کی ہین کہ عتیق یعنی حسن اور جمال اور کرم اور نجابت اور خیریت کی بہی آتا ہی لیکن حدیث مین صریح آگیا ہی کہ عتیق یعنی آزاد کیا گیا کی آگ سے ہی اور ایسی ہے اور روایت مین آیا ہی قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى عَتِيْقٍ مِّنَ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ اور نام اونکا عبداللہ بن عثمان ہے قحافہ بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ ساتوین نسب مین جاکر انکا نسب سے صلی اللہ علیہ وسلم کی نسب مین ملتا ہے اور حاضر ہوئی یہہ آنحضرتؐ کی ساتہہ تمام مشاہد مین اور نہین جدا ہوئی آنحضرتؐ سے جاہلیت مین اور نہ اسلام مین اور مرد دونمین اول یہی اسلام لائی ہین اور تہی یہہ سفید رنگ بلی خفیف رخسار ونکی خوبصورت دبلی ہوئی نکہین بلند پیشانی اور انکی مان باپ اور اولاد اور اولاد کی اولاد سب صحابی ہین یہہ بات کسی صحابی کے لیے حاصل نہین ہوئی اور پیدائش انکی مکہ مین ہی سال فیل کی دو برس اور چار مہینے بعد اور مری مدینہ مین منگل کی رات بائیسوین تاریخ جمادی الثانی کی سنہ تیرہ ہجری مین درمیان مغرب اور عشا کی اور عمر انکی تریسٹہہ برس کی تہی اور وصیت کی تہی یہہ کہ غسل دین اونکو بیوی اونکی اسماء بنت عمیس پس غسل دیا اونکو اسماء اور نماز پڑہی اوپر عمر بن الخطاب نے اور رہی خلافت اونکی دو برس اور چار مہینے اور روایت کی اونسے خلق کثیر نے صحابہ اور تابعین مین سے اور نہین روایت کی گئی اونسے حدیث مگر تہوڑی بسبب قلت مدت اونکی بعد آنحضرتؐ کے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ ثُمَّ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ اَتٰى اَهْلَ الْبَقِيْعِ فَيُحْشَرُوْنَ مَعِيْ ثُمَّ اَنْتَظِرُ اَهْلَ مَكَّةَ حَتّٰى اُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین اول اون شخصونکا ہون کہ پہٹی گی اونسے زمین یعنی قبر اونسے جو لوگ اوٹہین گے اونمین سے اول مین ہی اوٹہونگا بعد میری ابوبکر بعد اونکی عمر کہ ایک ہجری مین حضرتؐ کی ساتہہ مدفون ہین پہر آوینگا مین بقیع کی

مدفونونکی پاس پاس تنہائی اور جمع کیجاوینگی ساتھہ میری پہر انتظار کرونگا مین اہل مکہ کا یہانتک کہ جمع کیا جاوینگا مین درمیان مین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف ع** یعنی درمیان اہل مکہ کی اور مدینہ کی محشر قیامت مین حضرت انتظار کرینگی اہل مکہ کا تبع مین یہانتک کہ جمع ہونگی پہر متوجہ ہونگی طرف محشر کی کروہ زمین شام کی ہی پس جمع ہونگی وہان ساتھہ تمام خلائق کی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی جبرئیل فاخذ بیدی فامرانی باب الجنۃ الذی یدخل منہ امتی فقال ابوبکر یا رسول اللہ وددت انی کنت معک حتی انظر الیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انک یا ابابکر اول من یدخل الجنۃ من امتی رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آئی میری پاس جبرئیل پس پکڑا ہاتھہ میرا **ف ح** اور یہہ شب معراج مین تہا یا اور وقت کہ بہشت مین جاتی تہی **ت** پس دکہایا مجکو وہ دروازہ بہشت کا کہ داخل ہوگی اوس سی امت میری پس کہا ابوبکر نی یا رسول اللہ دوست رکہتا ہونمین کاشکی ہوتا مین ساتھہ آپکی تا دیکہتا مین طرف اوس دروازہ کی پس فرمایا آنحضرت نی آگاہ ہو اے ابوبکر کہ تو اول اون شخصونکا ہی کہ داخل ہونگی بہشت مین میری امت مین سی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف ع** یعنی پس دیکہینگی تو دروازہ اوسکا اور داخل ہوگا اوسکی پہلی یا یہہ مراد ہی کہ بہشت کے دروازہ دیکہینگی کیا آرزو کرتا ہی تو تیری لیی ایسی چیز ہی کہ اعلی الدرجہ افضل ہی اس سی اور وہ درانتیراہی ساتھہ میری بہشت مین اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ ابوبکر افضل ہین امت مین والا کاہیکو سبقت کرتی اونسی چیز دخول جنت کی **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن** عمر ذکر عندہ ابوبکر فبکی وقال وددت ان عملی کلہ مثل عملہ یوما واحدا من ایامہ ولیلۃ واحدۃ من لیالیہ اما لیلتہ فلیلۃ سار مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الغار فلما انتہیا الیہ قال واللہ لا تدخلہ حتی ادخل قبلک فان کان فیہ شیء اصابنی دونک فدخل فلسحہ ووجد فی جانبہ ثقبا فشق ازارہ وسدہا بہ وبقی منہا اثنان فالقمہما رجلیہ ثم قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادخل فدخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ووضع راسہ فی حجرہ فنام فلدغ ابوبکر فی رجلہ من الجحر ولم یتحرک مخافۃ ان ینتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسقطت دموعہ علی وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال مالک یا ابابکر قال لدغت فداک ابی وامی فتفل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذہب ما یجدہ ثم انتقض علیہ وکان سبب موتہ واما یومہ فلما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارتدت العرب وقالوا لا نؤدی زکوۃ فقال لو منعونی عقالا لجاہدتہم علیہ فقلت یا خلیفۃ رسول اللہ تالف الناس وارفق بہم فقال اجبار فی الجاہلیۃ وخوار فی الاسلام انہ قد انقطع الوحی وتم الدین اینقص وانا حی رواہ رزین

روایت ہی عمر رضہ سی کہ ذکر کیی گئی اونکی نزدیک ابوبکر پس روئی عمر اور کہا دوست رکہتا ہونمین کاشکی عمل میری تمام عمر کی مانند عمل ابی بکر کی ہوتی بیچ ایکدن کی دونون عمر اونکی سی یعنی بیچ زمانہ حیات آنحضرت کی یا مانند عمل ایک رات اونکی کی ہوتا رات اون کی سی یعنی بیچ اوقات حیات آنحضرت کی ایک رات ابوبکر کی پس وہ رات کہ سفر کیا اور ہجرت کی اوسمین ابوبکر نی ساتھہ آنحضرت کی طرف غار کی پس جبکہ پہنچی آنحضرت اور ابوبکر طرف غار کی یعنی اور چاہا آنحضرت نی جانا اوسمین کہا ابوبکر نی قسم ہی خدا کی نہ داخل ہو تم غار مین یہانتک کہ داخل ہونمین پہلی آپکے اسلیی کہ اگر ہوا وہان کچہہ یعنی موذی جیسے سم یا دشمن یا حشرات الارض سی مانند سانپ اور بچہو وغیرہ کی تو پہنچی مجکو ضرر اونکا نہ آپکو پس داخل ہوئی ابوبکر غار مین پہلی آنحضرت کی پس جہاڑا اوسکو ابوبکر نی اور پائی بیچ ایک جانب غار کی کئی سوراخ پس پہاڑا ابوبکر نی تہ بند اپنا اور بند کیا سوراخونکو تہ بند کی جہتہ دو نسی اور باقی رہی اون سوراخون مین سی دو سوراخ پس ڈالدیی اونمین دونون پاؤن اپنی مانند لقمہ کی مونہہ مین یعنی جبکہ تہ بند مین سی کچہہ اون سوراخونکی اندر بہر سکو نہ بچا تو دونون پاؤن اڑا دیے تا کہیں موذی جانور کے نہ سی پہر کہا ابوبکر نی آنحضرت کو کہ آیی پس داخل ہوئے آنحضرت اور کہا سر مبارک اپنا کود مین ابوبکر کی اور آرام کیا **ف** پس سونا عالم کا عبادت ہی جیسی کہ سونا ظالم کا عبادت ہی ساتھہ دو ہتیارون مختلف کی **ت** پس کاٹی گئی ابوبکر بیچ پاؤن اپنی کی سوراخ سے یعنی سانپ نی کاٹا اونکی پاؤنمین اور نہ ہلی ابی بکر واسطی خوف اسکی کہ جاگ اوٹہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس گری آنسو ابوبکر کی پیغمبر خدا صلعم کی چہرہ مبارک پر یعنی

پس بیدار ہوئی اور دیکھا رونا ابوبکر کا پس فرمایا آنحضرت نے کہ کیا ہوا تجکو ای ابوبکر کھا ابوبکر نے کہ کہا گیا مین فداہون تمپر مان باپ میری پس ڈالا آپ دہن مبارک
آنحضرت نے پس جاتی رہی وہ چیز کہ پاتی تہی اوسکو ابوبکر یعنی درد وایذا پھر رجوع کیا اثر زہر نے ابوبکر پر اور ہوا یہی سبب موت ابی بکر کا **ف ح ع** آخر عمر مین کہ
ساتہ کے زہر کی اثر سی مری پس حاصل ہوئی اونکی لیی شہادۃ فی سبیل اللہ اسحالت مین کہ رفیق تہی آنحضرت کے راہ مین اور یہہ ایسا تہا کہ جیسی حضرت نے کہ چیچ خیبر کی بکریمین زہر دیا تہا
اور وقت وفات کی اوسکا اثر ظاہر ہوات اور اسی پر دن انی بکر کا کہ آزاد کیا ہون کہ عمل تمام عمر میری کی مثل عمل اوس روز کی ہون وہ دن ہی کہ جب وفات پائی پیغمبر خدا
فی مرتد ہوئی بعضی عرب اور کہا کہ نہین دینگی کی ہم زکوۃ **ف ح ع** یہہ کہنا بطور انکار کی تہا کہ منکر ہوئی وجوب زکوۃ کی یا ترک کیا اوسکو تحقیق اسکی کتاب الزکوۃ مین
گذر چکی ہی کہا بعضی علماہماری نی کہ جسکو کہا جاوی کہ ادا کرد زکوۃ اور وہ کہی نہین ادا کرتا مین کافر ہو جاتا ہی **ت** پس کہا ابوبکر نی اگر نہ دینگی مجکو رسی اونٹ کی یا بانو
باندہنی کی البتہ جہاد کرونگا مین اونپر یعنی اوسکی لینی پر بسبب نہ دینی اوسکی کی **ف ع** مراد عقال عین کی زیر سی رسی ہی کہ باندہا جاتا ہی اوس سی اونٹ جو لیا جاتا ہی
زکوۃ مین اسلیی کہ اونٹ کی مالک پر سپرد کرنا اونٹ کا اور واقع ہوا ہی قبض ساتہہ نہ باندہنی کی اور بعضون نی کہا عقال زکوۃ کیسالہ اونٹ یا بکری کی عقال کی دونون سے
آئی ہین اور مشہور معنی اول ہین یعنی رسی مذکور اور قاموس معنی ثانی کی لایا ہی اور کہا کہ یہہ ہی مراد ساتہہ قول ابی بکر رض کی لو منعونی عقالا اور ایک روایت
مین عناقا بہی آیا ہی یعنی بکری کی بچہ کی کہ پورا برس روز کا نہوت پس کہا مینی ای خلیفہ رسول اللہ کی موافقت اور لطف کرو لوگونسی اور نرمی کرو ساتہہ اونکی پس کہا
مجکو آیا تو شجاع اور قوی اور بڑا غصہ والا تہا زمانہ جاہلیت مین درست وزمرد ہو گیا اسلام مین یعنی ایام اسلام مین اور پہر احکام اوسکے **ف ع** حضرت ابوبکر رض کی نہایت غصہ کیا
حضرت عمر کی سستی اور مدہنت پر اور اسمین کمال شجاعت اور قوت دینی ابوبکر کی ہی باوجود یکہ آیا ہی کہ حضرت علی رض بہی ساتہہ عمر کی شریک تہی اس رای مین لیکن کچہہ
خیال کیا اونہون نی اسکات تحقیق شان یہہ ہی کہ تحقیق منقطع ہو گئی وحی یعنی پس نہین پہنچ سکتی ہین ہم طرف یقین کی پس ضرور ہی ہماری یہی خوب اجتہاد کرنا اور
تمام ہوا دین یعنی بموجب قول اللہ تعالی کی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی کیا ناقص ہووی دین اور حال آنکہ مین زندہ ہون **باب مناقب**
عمر باب ہی بیچ بیان مناقب عمر رض کی **ف ح** مناقب عمر رض کی بہت ہین اور بس ہی اونکی منقبت مین کہ تائید کی خدا تعالی نی دین کی بسبب اونکی کہتے
قبول کرنی دعا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور سب سے اعلی اور افضل یہہ ہے کہ الہام کیی جاتی تہی ساتہہ صواب کے اور ڈالا جاتا تہا اونکی دلمین حق اور موافق پڑتی
رائی اونکی ساتہہ وحی اور کتاب کی اور ای اونکی دلیل حقیت خلافت صدیق کی ہی جیسی کہ قتل ہونا عمار بن یاسر کا دلیل حقانیت علی مرتضی کی ہی رضی
اللہ عنہم اجمعین اور روایت کی ابن مردویہ نی مجاہد سی کہا تہی عمر اپنی عقل سی کہتی ایک بات پس نازل ہوتا ساتہہ اوسکی قرآن اور ابن عساکر علی مرتضی رض سے
لایا ہی کہ قرآن ایک رای عمر کی رای مین سی ہی اور ابن عمر سی لایا ہی مرفوعا کہ آنحضرت نی فرمایا کہ مین لوگ ایک بات ایک چیز مین اور کہی عمر اوسمین مگر کہ اوتری قرآن
ساتہہ مانند اونچیز کی کہ کہی عمر کذا ذکر السیوطی فی تاریخ الخلفا اور کہا کہ موافقات عمر کی زیادہ ہیں سی ذکر کیی ہین علمانی اونمین یعنی شیخ عبد الحق رح نی شرح
مین اونکو ذکر کیا ہی وان دیکہنا چاہی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم**
لقد كان فيما قبلكم من الامم محدثون فان يك احد في امتي فانه عمر متفق عليه
روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق تہی الہام کیی گئی بیچ اون لوگونکی کہ تہی پہلی تسی امتونمین سی **ف** لفظ محدث ساتہہ
زبر دال مشدد کی یعنی ملہم کی ہی گویا ساتہہ اوسکی بات کیا جاتا ہی اور خبر دیا جاتا ہی پس کہتا ہی کذا فی النہایۃ اور مجمع البحار مین کہا محدث وہ شخص کہ ڈالی جاتی
ہی اوسکی دلمین ایک بات پس خبر دیتا ہی ساتہہ اوسکی ساتہہ حدس وفراست ایمان کی مخصوص کرتا ہی حق تعالی ساتہہ اوسکی جسکو چاہتا ہی اپنی بندون مین سے
اور بعضون نے کہا کہ محدث وہ کہ جسپر ظن کری ساتہہ ایک چیز کی صواب ہو گویا حدیث کیا گیا ہی ساتہہ اوسکی اور بعضون نے کہا کہ کلام کرتی ہین ساتہہ اوسکی
ملائکہ اور ایک روایت مین مکلمون ساتہہ تشدید لام کی بجای محدثون کی آیا ہی **ت** پس اگر ہووے میری امت مین کوئی پس تحقیق وہ ایک عمر ہوگا نقل کیا یہہ بخاری اور

مسلم فی ف مقصود شک و تردد بیچ وجود محدث کی اس امت مین نہین ہی اسلیی کہ امت حضرت کی افضل امتونکی ہی اور جبکہ اگلی امتو نمین موجود ہون تو اس امت مین بطریق اولی ہونگی بلکہ مقصود تاکید اور تخصیص ہی جیسیکہ کہتی ہین کہ اگر میرا کوئی دوست دنیا مین ہو تو فلانا ہوگا مراد اختصاص فلانیکا ہی ساتھہ کمال دوستی کے

وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَہٗ نِسْوَۃٌ مِّنْ قُرَیْشٍ یُکَلِّمْنَہٗ وَیَسْتَکْثِرْنَہٗ عَالِیَۃً اَصْوَاتُھُنَّ فَلَمَّا اسْتَاْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَضْحَکُ فَقَالَ اَضْحَکَ اللّٰہُ سِنَّکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ ھٰؤُلَاءِ اللَّاتِیْ کُنَّ عِنْدِیْ فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَکَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ عُمَرُ یَا عَدُوَّاتِ اَنْفُسِھِنَّ اَتَھَبْنَنِیْ وَلَا تَھَبْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ نَعَمْ اَنْتَ اَفَظُّ وَاَغْلَظُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیْہٍ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا لَقِیَکَ الشَّیْطٰنُ سَالِکًا فَجًّا قَطُّ اِلَّا سَلَکَ فَجًّا غَیْرَ فَجِّکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَقَالَ الْحُمَیْدِیُّ زَادَ الْبَرْقَانِیُّ فِیْ بَعْضِ طُرُقِہٖ بَعْدَ قَوْلِہٖ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَضْحَکَکَ

اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہ کہا پروانگی مانگی عمر رضی واسطی درآنیکی آنحضرت کی پاس اور آنحضرت کی پاس تہی کتنی ایک عورتین قریش مین سی کہ کلام کرتی تہین آنحضرت سے مراد عورتون سے ازواج مطہرات تہین کہ نفقہ طلب کرتی تہین آنحضرت سے اور بہت طلب کرتی تہین نسبت اوسکے کہ آنحضرت کو پہنچتا تہا درحالیکہ بلند تہین آوازین اون عورتونکی پس جبکہ سنی آواز عمر کی ابتدا کرگئین پردہ مین پس داخل ہوئی عمر اسحالت مین کہ آنحضرت ہنستی تہی یعنی مسکراتی تہی پس کہا عمر نی کہ ہنسا وی اللہ دانت آپکی ف ع یعنی ہمیشہ خوش رکہی کہ باعث ہی آپکی دانتونکی کہلنیکا ولیکن بالضرور کچہہ سبب ہے ہنسنیکا اور ظاہر ہوا ہی کوئی امر عجیب پس مطلع کیجیی مجکو اوسپر ت پس فرمایا آنحضرت نی کہ تعجب کیا ہی ان عورتونسے کہ تہین میری پاس اور غوغا کرتی تہین پس جبکہ سنی آواز تیری جلدی سی ہوگئین پردہ مین یعنی ترسی کہا عمر نی یعنی خطاب کرکر اون عورتونکو کہ ای دشمنون اپنے جانون کی آیا ہیبت رکہتی ہو اور ڈرتی ہو مجہسی اور ہیبت نہین رکہتی تم پیغمبر خدا صلعم سی کہا عورتون نی کہ ہان ڈرتی ہین ہم تجہسی تو نہایت سخت خو اور نہایت سخت گو ہی ف یہہ ترجمہ بموجب جمہ حضرت شیخ کی ہی اور ملا علی رح نی عکس اسکے لکہا ہی یعنی تو بڑا بد کلام اور بہت سخت دل ہی بخلاف آنحضرت کی کہ وہ خوش خلق ہین جیسی کہ خبر دی اللہ سبحانہ نی وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ فرمایا وکونت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک ت پس فرمایا پیغمبر خدا صلعم نی کہ اور کلام کر اور نہ التفات کر انکی جواب کیطرف ای بیٹی خطاب کے قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی ہرگز نہین ملتا تجہسی شیطان اسحالت مین کہ تو چلنی والا ہوتا ہی راہ مین مگر کہ چلتا ہی شیطان اور راہ مین غیر راہ تیری ف اور تیری ساتہہ ایک جائی جمع نہین ہوتا اور تیری سامنی نہین ٹہہر سکتا جیسی کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ شیطان بہاگتا ہی عمر کی سایہ سے لفظ فج ساتہہ نسبت فرق کی درشدید جیم کی راہ کشادہ کو یا مراد یہہ ہی کہ باآنکہ راہ کشادہ ہوتی ہے اور ہو سکتا ہی کہ ایک جانب سے گذر جاوی لیکن باوجود اسکی خوف و ہیبت تیرے نہین چہوڑتی اوسکو کہ اوسطرف آوی یا مراد فج سی یہان راہ مطلق ہی ت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم فی اور کہا حمیدی فی یعنی اپنی جامع بین الصحیحین زیادہ کیا برقانی فی بعد قول اونکی کی یا رسول اللہ کس چیز فی ہنسایا تجکو ف ح برقانی ساتہہ زبر اور زیر اوسکی کی اور بعضون نی ساتہہ پیش کی ہی کہا ہی نام ایک محدث کا ہی منسوب طرف برقان کی کہ ایک قریہ ہی خوارزم مین

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ امْرَأَةِ أَبِي طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشْفَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ هٰذَا بِلَالٌ وَرَأَيْتُ قَصْرًا بِفِنَائِهِ جَارِيَةٌ فَقُلْتُ
لِمَنْ هٰذَا فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ عُمَرُ بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعَلَيْكَ أَغَارُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی بابر سی کہ کہا فرمایا انحضرت صلعم نی کہ داخل ہوا مین بہشت مین پس ناگہان ملا مین ساتھہ ریمصا کی ف ح ریمیصا ساتھہ پیش اور زبر میم اور حرم
می کی اور صاد مہملہ مدودہ کی بیوی تہین ابو طلحہ انصاری کی اور مان انس بن مالک کے اول مالک کی نکاح مین تہین پہر ابو طلحہ کی نکاح مین آئین اور اونکو غمیصا
ساتھہ غین معجمہ کی بہی کہتی ہین اور رمص چہپر سفید کہ گوشہ چشم مین جمع ہوا اور اگر جارح ہو اوسکو غمص کہتے ہین ت اور سنی مینی آواز پانو کی پس کہا مینی کہ کون ہے
یہہ آہست و الا پس کہا کہنی والی نی یعنی جبرئیل نی یا اور کسی فرشتہ نی یا بہشت کی داروغہ نی کہ یہہ بلال ہے اور دیکہا مینی ایک محل کہ اوسکی جانب مین ہے
ایک عورت نوجوان یعنی مملوکہ یا حور پس کہا مینی کہ واسطی کسکی ہیگی محل اور جو کچہہ کہ اسمین ہی اور گرد اسکی پس کہا ایک جماعت نی جنتیونمین سی یا محل کے رہنی والونمین
سی کہ یہہ عمر بن الخطاب کے لیی ہی پس چاہا مینی کہ داخل ہونمین اوس محل مین پس دیکہونمین طرف اوسکی یعنی اندر سی جیسی کہ دیکہا مینی باہر سی پس یاد کی مینی
غیرت تہاری یعنی شدت غیرت پس کہا عمر نی قربان ہون تمپر باپ مان میری یا رسول اللہ کیا تمہاری داخل ہونی پر غیرت کرونگا مین نقل کی یہہ بخاری اور
مسلم ف اور بعضون نی کہا کہ کلام مین قلب ہے اور اصل یون ہی آغار منک اور بعضے روایتونمین آیا ہی کہ عمر رضی کہا وَهَلْ رَفَعَنِي اللّٰهُ إِلَّا بِكَ وَهَلْ
هَدَانِي اللّٰهُ إِلَّا بِكَ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ
قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا دُونَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ
قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الدِّينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ مین سوتا تہا دیکہتا ہونمین لوگونکو کہ روبرو لائی جاتی ہین اور کہائی جاتی ہین مجکو اور انپر کرتی ہین بعضی اونمین سی ایسی ہین کہ
پہنچتی ہین سینہ تک اور بعضی اونمین سی ایسی ہین کہ کمتر ہین اونسی ف ح یعنی کوتاہ تر اونسی کہ سینہ سی اونچی تہی اسیطرح تفسیر کیا ہی اسکو انہی اور علا علی رح نے
کہا یعنی کوتاہ تر اونسی باندازہ تر اونسی ت اور روبرو لائی گئی مجپر عمر بن الخطاب اسحال مین کہ اوپر تہا کرتہ برا کہینچتے تہی اوسکو یعنی زمین مین بسبب درازی کی اوسکی کہا
بعضے صحابہ نی پس کیا تعبیر کی آپ نی عمر کی اس کرتہ کہینچنے کی فرمایا انحضرت صلعم نے کہ تعبیر کیا مینی اوسکو ساتھہ دین کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع اور معنی
یہہ ہین کہ قوی ہوگا دین ایام خلافت اونکی مین باوجود دراز ہونی زمانہ امارت اونکی کی اور فتوحات خوب آتی رہینگی اونکی حالت حیات مین یا اسلیی دین کو
تشبیہ دی کرتی کی ساتھہ کہ دین شامل ہی انسان کو اور محافظ ہی اوسکا اور بچاتا ہی انسانکو آفات دارین سی مانند بچانی کپڑی کی اور شمول اوسکی کی اوسکو
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ حَتّٰى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَجْرِي
فِي أَظْفَارِي ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا سنا مینی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی اوسوقت کہ مین سوتا تہا لایا گیا مین ایک پیالہ دودہ کا یعنی پیالہ دودہ کا بہرا ہوا مجکو
لاکر دیا پس پیا مینی وہ دودہ یہانتک کہ تحقیق مینی البتہ دیکہتی ہے میری ناخنونمین یعنی بسبب کثرت اوس دودہ کی پہر دیا مینی بچا ہوا اپنا عمر بن الخطاب کو
ف یعنی بہت سا خالص جو بچا ہوا اپنا عمر کو دیا پس نہین منافی ہی اسکی کہ جہوٹا اونکا حاصل ہوا صدیق کو بہی اسلیی کہ وہ بہت تہوڑا تہا اور نہین منافی اسکی
کہ جہوٹا اونکا عثمان اور علی رضہ کو بہی پہنچا اسلیی کہ اونکی لیی نہین تہا صاف ت کہا بعضی صحابہ نی کہ پس کیا تعبیر دی تمنی دودہ کی یا رسول اللہ فرمایا کہ تعبیر دی مینی
اوسکی علم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح لکہا ہی علمانی کہ صورت مثالیہ علم کی اوس عالم مین دودہ ہی جو کوئی خواب مین دیکہی دودہ پیتی تو تعبیر اوسکی
یہہ ہی کہ علم خالص نافع نصیب اوسکو ہوگا اور وجہ مشابہت کے درمیان دودہ اور علم کی یہہ ہی کہ دودہ اول غذا بدن کی ہی اور سبب اصلاح بدن کا اور علم اول

غذا روح کی ہی اور سبب اصلاح اوسکیا اور بعضون نی کہا کہ تجلی علمی نہین واقع ہوتی ہی مگر بیچ چار صورتونکی پانی اور دودہ اور شراب اور شہد کی کہ مشتمل ہی اونکو وہ آیۃ کہ جسمین ذکر کی گئین ہین نہرین جنت کی پس جسنی پیا پانی دیا جاویگا علم لدنی اور جسنی پیا دودہ دیا جاویگا علم اسرار شریعت کا اور جسنی پی شراب یا جاویگا علم کمال کا اور جسنی پیا شہد دیا جاویگا علم بطریق وجی کی اور کہا بعض عارفین نی کہ چارون نہرین عبارت ہین چارون خلیفونسی اور مطابق ہی اسکی تخصیص دودہ کی ساتھہ عمر رضہ کی احادیث مین اور منقول ہی ابن مسعود سی کہ اونہون نی کہا اگر جمع ہو علم عرب کے قبیلونکا ترازو کی ایک پلڑیمین اور رکہا جاوی علم عمر کا ایک پلڑیمین تو البتہ غالب آویگا علم عمر کا اور صحیح بہ اعتقاد رکہتی ہین کہ عمر علم کی دس حصونمین سی نو حصی لی گئی ہین وعن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بینا انا نائم رایتنی علی قلیب علیہا دلو فنزعت منہا ما شاء اللہ ثم اخذہا ابن ابی قحافۃ فنزع منہا ذنوبا او ذنوبین وفی نزعہ ضعف واللہ یغفر لہ ضعفہ ثم استحالت غربا فاخذہا ابن الخطاب فلم ار عبقریا من الناس ینزع نزع عمر حتی ضرب الناس بعطن وفی روایۃ ابن عمر فلم اخذہا ابن الخطاب من ید ابی بکر فاستحالت فی یدہ غربا فلم ار عبقریا یفری فریہ حتی روی الناس وضربوا بعطن متفق علیہ اور روایت ہی ابوہریرہ کی کہا سنا مینی آنحضرت سی فرماتی اوسوقت کہ مین سوتا تہا دیکہا مینی اپنی تئین اوپر کنوین بی مین کی کہ اوسپر ایک ڈول ہی ف ح قلیب قاف کی زبر اور لام کی زیر سی وہ کنوان کہ جسکا من بنا ہوا اور اوسکی منقابین طوی ہی کہ جسکا من پتہر اور اینٹ کا بنا ہوا اور کہا علمانی کہ قلیب دیکہا نہ طوی تا معلوم ہو کہ ہمت اہل دین کی موقوف اور پر معانی مطلوبہ کے ہی نہ اوپر قالبون نبی ہوئی کی ت پس کہینچا مینی پانی اوس کنوین مین سی جسقدر چاہا السر فی پہر لیا ڈول ابن ابی قحافہ کی یعنی ابوبکر صدیق نی پس کہینچا ابوبکر نی اوس کنوین مین سی ایک ڈول یا دو ڈول فتح ع یہہ شک راوی ہی اور صحیح روایت ذنوبین کی ہی اشارہ ہی طرف قلت زمانہ خلافت اونکی کی کہ کچہ اوپر دو برس ہین اور ذنوبا تہہ زبر دال مجمہ کے ڈول پانیکا بہرا ہوا اور ظاہر تر یہہ ہی کہ لفظ او بمعنی بل کے ہی پس نہین احتیاج طرف تخطیہ راوی کی اور طرف شک و تردد اوسکی کی ت اور پیچ کہینچنی ابی بکر کی سستے اور ناتوانی ہی ف ح اسمین نقصان اور کمی رتبہ ابی بکر کی نہین ہی اور نہ ثابت کرنا فضیلت عمر کا اوپر بلکہ خبر دیسی کمی مدت ولایت اونکی سی اور کثرت انتفاع لوگونکی عمر کی ولایت مین اور بعضون نی تفسیر کیا ہی ضعف کے ساتھہ نرمی اور مہربانی کی نہ سستی اور ناتوانی کی ت اور السر بخشی ابوبکر کی ہی سستی اونکی کو ف ح اسمین ثابت کرنا نسبت گناہ اور تقصیر کا طرف ابی بکر کی نہین ہی بلکہ یہہ کلمہ یون ہی بان درعرف عادت لوگونکی ہی کہ کہتی ہین فلانی نے ایسا کیا خدا بخشی اوسکو ت پہر ہو گیا وہ ڈول جرس پس لیا اوسکو عمر ابن خطاب نے پس نہین دیکہا مینی کسی قوی شخص کو لوگونمین سی کہ کہینچتا ہو کہینچنا عمر کا سا یہانتک کہ سیراب کیی لوگون نی اونٹ اپنی اور تہائی اونٹ اعد مقرر کیی اونٹونکی لیی عطن ف ع عطن کہتی ہین اونٹونکی بیٹہنی کی جگہہ کو کردو پانی کی کہا قاضی نی کہ شاید کہ کنوان اشارہ ہی طرف دین کی کہ جو منبع ہی اون چیزونکا کہ اونکی سبب سی زندہ ہوتی ہین نفوس اور تمام ہوتا ہی امر معاش اور کہینچنا پانی کا اشارہ ہی طرف اوسکی کہ یہہ امر دین پہنچا رسول خدا سی طرف ابوبکر کی اور اوسنسی طرف عمر کی اور کہینچنا ابوبکر کا ایک ڈول یا دو ڈول اشارہ ہی طرف کوتاہی مدت خلافت اونکی کی کہ یہہ امر اونکی انتہا مین برس یا دو برس رہیگا پہر منتقل ہوگا طرف عمر کی اور ہوئی مدت خلافت اونکی کی دس برس اور تین مہینے اور قسعف اونکا اشارہ ہی طرف اسکی کہ ہوگا اونکی ایام خلافت مین اضطراب اور ارتداد اور اختلاف یا اشارہ ہی طرف اسکی کہ متواضع ہونگی اور مدارات لوگونکی کرینگی اور سیاست اونکی کم ہوگی چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرت کا واللہ یغفر لہ ضعفہ اور یہہ جملہ دعائیہ معترضہ ہی ذکر کیا اوسکو آنحضرت نی تاکہ خبر دیوے کہ یہہ معاف اور مغفور ہی اونسی غیر خارج ہی اونکی منصب مین اور ہو جاوے ڈول کا جرس پیچ نوبت عمر کی اشارہ ہی طرف اسکی کہ ہوگی ایام خلافت اونکی مین تعظیم دین کی اور بلوں بالا اسلام کا اور اوسکی کہینچنی مین قوت لشی اشارہ ہی طرف اسکی کہ کوشش کرینگی وہ پیچ ترقی دین کی اور پہیلانی اوسکی کی مشارق و مغارب مین ایسی کوشش کہ نہین اتفاق ہوئی کسیکو پہلی اونکی اور نہ بعد

اونکی اور کہا نووی نی بیچ قول حضرت کی پس کہنچا یعنی اوس سی جسقدر چاہا اللہ نی پہر لیا اوسکو ابن ابی قحافہ نی اشارہ ہی طرف نیابت ابی بکر کی اور خلافت اونکی
بعد حضرت کی اور راحت پانی آنحضرت کی بسبب وفات کی بیچ دنیا سی اور مشقتون اوسکی سی اور بیچ قول آنحضرت کی پہر لیا اوسکو ابن الخطاب نی ابی بکر کی بہ
سی قول اونکی کی سراب کیی اونٹ اشارہ ہی طرف اسکی کہ ابو بکر نی قلع وقمع مرتدونکا کیا اور جمع کیا تفرق مسلمانونکا اور شروع ہوئین فتوح اور تمام وکامل ہوئے
آہی کہ پہر لیا دولی عمر بن الخطاب نی ابی بکر کی ہاتہہ سی پس ہوگیا وہ دونوں عمر رض کی ہاتہہ مین جرس پس نہین دیکہا یعنی کسنی قوی شخص کو کہ عمل کرتا ہو عمل عمر کا ساتہہ

الفصل الثانی

فصل دوسرے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَبِیْ دَاوٗدَ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ یَقُوْلُ بِہٖ

اور روایت ہی ابن عمر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بلاشبہ اللہ تعالی نی پیدا کیا اور جاری کیا ہی حق اوپر زبان عمر کی اور دل اوسکی کی نقل کیا
یہہ ترمذی نی اور بیچ روایت ابی داود کی ابی ذر سی یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی بلاشبہ اللہ تعالی نی رکہا ہی حق اوپر زبان عمر کی کہتا ہی ساتہہ حق کی یا بقدیر
یہہ ہی کہ کہتا ہی حق بسبب اس رکہنی کی وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ مَا کُنَّا نَبْعُدُ اَنَّ السَّکِیْنَۃَ تَنْطِقُ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ کہا نہ تہی ہم یعنی اہل بیت یا جماعت صحابہ کہ بعید جانین اس بات کو کہ سکینہ جاری
ہوتی ہی اوپر زبان عمر رض کی ف یعنی عمر بولتی ہین ایسی بات کہ آرام پکڑتی ہین اوس سی نفوس اور مطمئن ہوجاتی ہین اوس سی دل اور یہہ امر غیبی تہا کہ دلالت
تہا عمر رض کی زبان پر اور احتمال رکہتا ہی کہ مراد سکینہ سی فرشتہ ہو کہ الہام کرتا ہی حق اور کہا ابن مسعود نی کہ نہین دیکہا یعنی عمر کو کبہی مگر کہ ہوتا ہی درمیان دونون
آنکہون اونکی کی فرشتہ کہ سیدہے راہ بتاتا ہی اونکو نقل کی یہہ بیہقی نی دلائل النبوۃ مین وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَبِیْ جَھْلِ بْنِ ھِشَامٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَصْبَحَ عُمَرُ فَغَدَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ ثُمَّ صَلّٰی فِی الْمَسْجِدِ ظَاھِرًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سی کہ کہا یعنی دعا کی خداوند عزیز اور غالب کردین اسلام کو بسبب ابوجہل بن ہشام کی یا بسبب عمر بن الخطاب کے یعنی مسلمان کر ایک کو ان دونون مین سے
تا بسبب انکی اسلام قوت پکڑی پس صبح کی عمر نی یعنی بعد دعا کرنی آنحضرت کی پس آئی عمر اول روز مین آنحضرت کی پاس پس لائی اسلام پہر نماز پڑہی آنحضرت
نی مسجد مین آشکارا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی ف ح اور پہلی اسلام لانے اونکی کی کوئی نماز آشکارا نہین پڑہ سکتا تہا اور آنحضرت چہپی ہوئی تہی ارقم
مین روایت کی حاکم ابو عبد اللہ نی دلائل النبوۃ مین ابن عباس سی کہ ابوجہل نی کہا کہ جو کوئی قتل کری محمد کو پس اوسکی لیی میری ذمہ سو اونٹنیان ہین اور
ہزار اوقیہ چاندی کی پس کہا عمر نی الضمان صحیح یعنی تاوان صحیح ہی پس کہا ابوجہل نی ہان فی الفور دونگا بغیر تاخیر کی پس نکلی عمر پس ملا اونسی ایک شخص
اور کہا کہان کا ارادہ رکہتا ہی تو پس کہا عمر رض نی کہ ارادہ رکہتا ہون محمد کی پاس جانیکا تاکہ قتل کرون اونکو کہا اوس شخص نی کیا ڈر رہی تو بنی ہاشم
سی کہا عمر نی کہ مین گمان کرتا ہون تجکو کہ اپنی دین سی نکل گیا تو کہا اوس شخص نی کہ کیا نہ خبر دون مین تجکو اوس سی عجیب تر بات کی یہہ اور یہہ بہنوئی
تیری اپنی دین سی نکل گئی ساتہہ محمد کی پس متوجہ ہوئی عمر اپنی بہن کی مکان کیطرف اور وہ پڑہ رہی تہین سورہ طہ پس غم پہر کر سنی لگی پہر کہٹکہٹایا دروازہ
اور بہن کی پاس گئی اور کہا کہ کیسی تہی یہہ آواز یعنی پڑہنی کی پس ظاہر کیا اونکی بہن نی اسلام پس رات گذاری عمر رض نی غمگین یہانتک کہ اونہی بہن و بہنوئی
اونکی پر ہنسی لگی حتی ما انزلنا پس جبکہ سنا عمر نی کہا وی مجکو کتاب تاکہ دیکہون تین اوسکو پس جبکہ پڑہا اوسکو اس آیۃ تک اللہ لا الٰہ الا ہو لہ الاسماء الحسنی کہا یا بارخدا
یہہ لایق ہی اسکی کہ نہ عبادت کیا جاوی سوائی اوسکی اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ پس رات گذاری عمر نی جاگ کر پکارتی تہی ہر ساعت واشوقا

ف یعنی ظاہر ہوا کہ سکینہ کی یہہ معنی ہین کہ عمر رض کی زبان پر جاری ہوتی ہی حق اور دل اونکی پر ثابت ہوتا ہی حق

الی محمد یہانتک کہ صبح کی پس آئی اونکی پاس خباب بن ارت اور کہا ای عمر تحقیق رسول خدا نی رات گذاری جاگ کر فناجات کرتی تہی اللہ عزوجل سی یہہ کہ غالب کری اسلام کو بسبب تیری یا بسبب ابی جہل کی اور مین امید رکہتا ہون یہہ کہ اونکی دعانی سبقت کی ہو تیری حقمین پس نکلی عمر گلی مین ڈال کر تلوار اپنی پس جبکہ پہنچی طرف اوس مکان کی کہ اوسمین رسول خدا تہی نکلی طرف عمر کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا ای عمر اسلام لاو الا البتہ او تارینگا اللہ تجہہ جو کچہہ کہ اوتارا ولید بن مغیرہ پر یعنی عذاب پس کانپنی لگی مونڈہی عمر کی اور گر پڑی تلوار اونکی ہاتہہ سی اور کہا اشہدان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ پہر کہا عمر نی کہ لات وعزی کو پوجتی تہی ہم پہاڑون پر اور نالونکی اندر اور اللہ کو عبادت کرین ہم پوشیدہ قسم خدا کی نہین عبادت کرینگی ہم اللہ کو پوشیدہ بعد آجکی دنکی اور کنیت حضرت عمر کی ابوحفصہ ہی اسلام لائی سنہ چہہ مین نبوۃ سی اور بعضون نی کہا کہ سنہ پانچمین بعد چالیس مردون اور گیارہ عورتون کی اور فاروق انکا لقب اسلیی ہوا کہ ایک منافق جہگڑا ایک یہودی سی پس بلایا اوسکو یہودی نی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بلایا یہودی کو منافق نی طرف کعب بن اشرف کی کہ سردار تہا مشرکین قریش کا پہر دونون قضیہ لائی طرف پیغمبر خدا صلعم کی پس حکم کیا آنحضرت نی واسطی یہودی کی یعنی حق پر وہی تہا اوسکو جتایا پس نہ راضی ہوا منافق اور کہا کہ حکم بدینگی ہم عمر کو پس کہا یہودی نی عمر سی کہ حکم کیا میری لیی آنحضرت نی پس نہین راضی ہوا منافق حضرت کی حکم سی اور رجوع کی ہی طرف تمہاری پس کہا عمر نی واسطی منافق کی کہ اسیطرح ہی بات کہا منافق نی ہان پس کہا عمر نی کہ یہین ٹہہری رہو تم دونون یہانتک کہ نکلون مین طرف تم دونون کی پس داخل ہوئی عمر اور لی تلوار اپنی پہر نکلی پس ماری ساتہہ اوسکی گردن منافق کی یہانتک کہ ٹہنڈا ہوا اور کہا کہ اسیطرح حکم کرونگا مین اوسکی لیی کہ نہ راضی ہو ساتہہ حکم اللہ کی اور رسول اوسکی کی پس اوتری آیۃ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ اور کہا جبرئیل نی کہ عمر فرق کرنیوالی ہی مین حق اور باطل کی پس لقب مقرر ہوا اونکا فاروق وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِاَبِیْ بَكْرٍ يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَمَا اِنَّكَ اِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰى رَجُلٍ خَيْرٍ مِّنْ عُمَرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی جابر سی کہا عمر نی واسطی ابی بکر کی ای بہترین لوگونکی بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ابوبکر نی آگاہ ہو اے عمر تحقیق تو نی اگر کہا مجکو بہترین لوگونکا تو تحقیق سنا ہی مینی آنحضرت سی کہ فرماتی تہی نہین طلوع ہوا آفتاب اوپر کسی شخص کی کہ بہتر ہو عمر سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف ع یہہ یا تو محمول ہی اوپر ایام خلافت کی کہ اون وقت مین سب سی بہتر تہی اور یا مقید ہی ساتہہ بعد ابی بکر کی یا مراد ہی باب عدالت مین یا طریق سیاست مین اور مانند انکی کی کہین گے واسطی تطبیق دینی کی درمیان حدیثون کی وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر ہوتا بالفرض والتقدیر بعد میری کوئی پیغمبر تو البتہ ہوتا عمر بن الخطاب ف ح اور اس عبارۃ کو محال مین بہی استعمال کرتی ہین مبالغہ اور گویا یہہ اس سبب سی ہی کہ عمر کو الہام ہوتا ہی اور القا کرتا ہی فرشتہ اونکی دل مین حق اونکو ایک طرح کی مناسبت سی عالم وحی سی واللہ اعلم وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ كُنْتُ نَذَرْتُ اِنْ رَدَّكَ اللّٰهُ صَالِحًا اَنْ اَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالدُّفِّ اُغَنِّیْ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِیْ وَاِلَّا فَلَا فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ وَهِیَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِیٌّ وَهِیَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِیَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَاَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ اِسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَيَخَافُ مِنْكَ

يَا عُمَرُ إِنِّي كُنْتُ جَالِسًا وَهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتَ أَنْتَ يَا عُمَرُ أَلْقَتِ الدُّفَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ

اور روایت ہی بریدہ اسلمی سی کہ مشاہیر صحابہ سی ہین کہ نکلی انحضرتؐ بیچ بعض جہادون اپنی کی پس جبکہ پہری انحضرتؐ جہاد سی آئی آپکی پاس ایک لڑکی سیاہ کہ حبشیہ تہی یا رنگ اوسکا کالا تہا پس کہا اوسنی یا رسول اللہ تحقیق مینی نذر کی تہی کہ اگر پہیر بگا آپکو اللہ تعالی سفر سی فتح یاب تو بجاؤنگی مین آپکی آگی دف ف دف ساتہ پیش دال اور تشدید فا کی فصیح تر اور مشہور تر ہی اور روایت کیا گیا ہی ساتہ زبر دال کی بہی اور مراد دف سی وہ دف ہی کہ متقدمین کی زمانہ مین تہا اور جسمین کہ جہانج ہوتا ہی وہ مکروہ ہی اتفاقا اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ وفا کرنا نذر کا کہ جسمین قربت ہو واجب ہے اور خوشی کرنی ساتہ اسنی انحضرتؐ کی قربت ہی خصوصا کہ آنا جہاد سی ہو جسمین کہ جانین ہلاک ہوتی ہین ت اور گاؤنگی مین یعنی بسبب خوشی آنی آپ کی کی پس فرمایا اوسکو انحضرتؐ نی کہ اگر تو نی نذر کی ہی تو پس بجا دف اور اگر نذر نہین کی ہی تو پس نہ بجا دف ف ع اسمین دلالت ظاہرہ ہی اسپر کہ بجانا دف کا نہین جائز ہی مگر ساتہ نذر کی اور مانند اوسکی کی اوسجگہ کہ وارد ہوا ہی اوسمین اذن شارع کا مانند بجانی اوسکی کی اعلان نکاح مین پس یہہ جو رواج دیا ہی بعضی مشائخ یمن نی کہ بجاتی ہین دف حالت ذکر مین پس یہہ بدترین برائیونکی ہی واللہ ولی دینہ وناصر نبیہ انتہی کہتا ہی مولف اسکا کہ یہہ جو بعضی صاحبون نی اس سی جواز عورت کی راگ سنی کا ثابت کیا ہی جبکہ امن ہو فتنہ سی اور بعضون نی اعراس و اعیادین جائز اور مختار کہا ہی تو یہہ خلاف ہی ظاہر روایت مذہب حنفی کی کہ بحسب ظاہر روایت کی مطلق راگ حرام ہی جیسی کہ در مختار اور بحر الرائق وغیرہما مین ہے بلکہ ہدایہ مین کبیرہ لکہا ہی اگرچہ اپنی دل کی خوشی کی لیی ہو اور حدیث جواز کے اونکی نزدیک منسوخ ہین ت پس شروع کیا اوس چہوکری نی بجانا دف کا پس آئی ابوبکر مسجد مین اسحال مین کہ وہ چہوکری بجاتی تہی دف بعد ازان آئی علی رض اور وہ چہوکری بجاتی تہی دف پہر آئی عثمان رض اور وہ بجاتی تہی دف پہر آئی عمر رض پس ڈالا دف اوس لڑکی نی نیچی چوتڑون اپنی کے پہر بیٹہی چوتڑون پر اپنی یعنی تاکہ چہپاوی عمر سی ازراہ ہیبت کی اوسنی پس فرمایا انحضرتؐ نی کہ تحقیق شیطان البتہ ڈرتا ہی تجہی اے عمر ف ع مراد شیطان سی وہ کافر عورت تہی انسی کہ وہ شیطان الانس تہی کرتی تہی فعل شیطان کا یا مراد شیطان اوسکا ہی کہ جو باعث ہوا تہا اوسکو اوپر کرنی امر مکروہ کی کہ وہ زیادہ بجانا دف کا کہ وہ جنس لہو سی ہی بنا بر اسکی کہ حاصل ہوا بسبب اوسکی اظہار خوشی کا ت تحقیق مین بیٹہا تہا انحالین کہ وہ بجاتی تہی دف پس آئی ابوبکر اور وہ بجاتی رہی پہر آئی علی اور وہ بجاتی رہی پہر آئی عثمان اور وہ بجاتی رہی پس جبکہ آیا تو ای عمر ڈالدیا اوسنی دف نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن غریب صحیح ہے ف ع اشکال احدیث مین یہہ ہی کہ کیونکر تقریر کیا انحضرتؐ نی فعل اوس عورت کا پہلی بلکہ حکم کیا اوسکو ساتہہ اوسکی اور ایسی ہی وقت داخل ہونی ابی بکر اور علی اور عثمان رض کی اور نام رکہا اوسکا آخر مین شیطان اور جواب دیتی ہین علما کہ جب اعتقاد کیا اوس عورت نی انحضرتؐ کی پہر نیکو سلامتی سی ایک لغت خدا کی شریف سی موجب شکر گذاری اور سرور اور شادمانی کی اور واقع مین اسیطرح ہی حکم کیا انحضرتؐ نی اوسکو ساتہہ پورا کرنی نذر اوسکی کی اور نکل گیا دف بجانا صفۃ لہو سی طرف صفت حقانیت کی اور کراہت سے طرف استحباب کے ولیکن یہہ حاصل ہوتا تہا ساتہہ ادنی اور کمتر اوسکی کی اور جب زیادہ ہوا اور حد سی تجاوز کیا اور حد مکروہ کو پہنچا اور موافق پڑا وہ وقت آنی عمر کی فرمایا حضرتؐ نی جو کچہہ کہ فرمایا اور اشارہ کیا ساتہہ منع ہونی زیادتی اوسکی کی اور کرنی اوسکی کے بی ضرورت اور صریح منع نہ کیا تا حد تحریم کو پہنچی ذکر کیا ہی تورپشتی نی اور بعید نہین ہی یہہ کہ ہوا نہا مدت بجانی دف کی بطریق عرف کی وقت ابتدا آنی عمر کی مجلس حضرتؐ مین اور گمان کرتا ہونگا کہ یہہ ظاہر تر اور اولی ہی اوس تقریر سی کہ اوپر گذری پہر بہی مجکو ایک وجہ اور وہ یہہ ہی کہ کہا جاوی کہ عمر رض نہین دوست رکہتی تہی اوچیز کو کہ صورت اوسکی شامل ہہ باطل کی ہوا گرچہ ہو من وجہ حق اور موید ہین اسکی بعضی روایتین چنانچہ وہ مرقاۃ مین مذکور

وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالسا فسمعنا لغطا وصوت صبیان فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا حبشیۃ تزفن والصبیان حولہا فقال یا عائشۃ تعالی فانظری فجئت فوضعت لحیی علی منکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعلت انظر الیہا ما بین المنکب الی راسہ فقال لی اما شبعت اما شبعت فجعلت اقول لا لانظر منزلتی عندہ اذ طلع عمر فارفض الناس عنہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لانظر الی شیاطین الجن والانس قد فروا من عمر قالت فرجعت رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح غریب اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی آنحضرت بیٹہی ہوئی پس سنی ہمنی ایک آواز سخت غیر مفہوم یعنی شور وغوغا اور سنی ہمنی آواز لڑکون کی پس کہڑی ہوئی آنحضرت پس ناگہان ایک عورت حبشیہ جہلتی کودتی ہی اور لڑکی گرداوسکی تہی یعنی تماشا دیکہتی تہی اوسکا پس فرمایا آنحضرت نی کہ ای عائشہ آ اور دیکہہ تماشا پس آئی ہمن اور رکہی ہین کلی اپنی آنحضرت کی کندہی پس شروع کیا ہمنی دیکہنا طرف حبشیہ کی درمیان کندہی اور سر آنحضرت کی پس فرمایا آنحضرت نی مجکو یعنی بعد ایک ساعت کی باکہتی جاتی ہی مجکو کہ کیا نہین ہوئی تو اس تماشا دیکہنی سی کہ رفرمایا یہہ پس شروع کیا ہمنی کہ کہتی تہی ہمین نہین سیر ہوتی ہمین تاکہ دیکہون ہمین منزلت اپنی نزدیک آنحضرت کی نہایت مرتبہ اپنا اور غالب محبت اپنی نزدیک حضرت کی ف ع یعنے یہہ کہنا میرا کہ نہین سیر ہوتی بسبب حرص دیکہنی اوسکے کہ تہا بلکہ مقصود مجکو اس کہنی سی یہہ تہا کہ دیکہون حضرت کی نزدیک میرا مرتبہ کیسا ہی اور کتنا چاہتی ہین مجکو ترجمہ ناگہان نمودار ہوئی عمر پس متفرق ہوئے اوسکیلئے تہا بلکہ مقصود مجکو اس کہنی سی یہہ تہا کہ دیکہون حضرت کی نزدیک میرا مرتبہ کیسا ہی اور کتنا چاہتی ہین مجکو ترجمہ ناگہان نمودار ہوئی عمر پس متفرق ہوئے لوگ دیکہنی والی گرداوس عورت کی سی یعنی بسبب ہیبت عمر کی اور دور انکار کرنی عمر کی سی اوپر پس فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق ہمین البتہ دیکہتا ہون طرف شیاطین جن انس کے کہ تحقیق بہاگتی ہین عمر سی کہا عائشہ نی پس پہری ہمین اور چہوڑ دیا ہمنی دیکہنا اونکا ف ح گویا یہہ کہنا باعتبار ہونی اوسکیکی ہی بیچ صورت لہو ولعب کے والا کیونکر دیکہتی اوسکو آنحضرت اور دکہاتی عائشہ کو اور توجیہ اس حدیث کی ہی مثل توجیہ حدیث سابق کی ہی اور ہمین دلیل ہی اوپر عظمت خلق آنحضرت کی اور غلبہ صفت جمال کی اوپر جیسکیکہ دلالت کرتی ہی اوپر غالب ہونے صفت جلال کی عمر فہ پر ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ف ع جانا چاہیے کہ حدیث لعب رقص حبشیون کی صحیحین ہین اور طریق سی ہی ہے اہی کہ حبشی مسجد ہمین نیزہ بازی کرتی تہی اور آنحضرت عائشہ فہ کو دکہا رہی تہی پس عمر آئی اور منع کیا اور پتہر مارنی شروع کیی پس آنحضرت نی فرمایا کہ چہوڑ دی الیعمر آج دن عید کا ہی یعنی عید کی روز کچہہ جنس لہو ولعب سے مباح ہی اور اس حدیث ہمین ذکر عورت حبشیہ کا اور لڑکون کا ہی احتیاج ہمکی نہین کہا جاوی کہ عائشہ کیون دیکہتی ہین اجنبیون کو اور جواب یا جاوی کہ وہ چہوٹی تہین اوس زمانہ مین اور شاید کہ یہہ واقعہ اور ہی ترفے نے روایت کیا اور وہ اور ہی کہ شیخین نی روایت کیا واللہ اعلم

الفصل الثالث

فصل تیسرے عن انس وابن عمر ان عمر قال وافقت ربی فی ثلث قلت یا رسول اللہ لو اتخذنا من مقام ابراہیم مصلی فنزلت واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی وقلت یا رسول اللہ یدخل علی نسائک البر والفاجر فلو امرتہن یحتجبن فنزلت ایۃ الحجاب واجتمع نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الغیرۃ فقلت عسی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن فنزلت کذلک وفی روایۃ لابن عمر قال قال عمر وافقت ربی فی ثلث فی مقام ابراہیم وفی الحجاب وفی اساری بدر متفق علیہ روایت ہے انس اور ابن عمر فہ سی کہ عمر نی کہا کہ موافقت کی ہمنی پروردگار اپنی کی تین چیزون مین ف ع کہا حافظ عسقلانی نی کہ یہان خاص تین چیزون کی ذکر کرنیسی نفی زیادتی کی نہین لازم آتی اسلیی کہ کتنی ہی چیزون مین اونکو موافقت حاصل ہوئی ہی چنانچہ مشہور اونمین سی قصہ قیدیون بدر کا اور نماز پر ہمنی کا منافق ہے اور اکثر جو واقف ہوئی ہین ہم اونمین سی پندرہ ہین کہا صاحب ریاض نی کہ نو تو اونمین سی لفظی ہین اور چار معنوی ہین اور دو تو ریہ ہمین ہین ترجمہ ایک تو یہہ ہے کہ کہا ہمنی یا رسول اللہ اگر پکڑی ہم مقام ابراہیم کو جای نماز تو بہتر ہو تا یعنی صلوۃ الطواف کی جگہہ فہ ہو کہ اوسکی گرد ہمین فضل ہو پس اوتری یہہ آیۃ اور ترجمہ دوسرا یہہ ہے کہ اتخاذ کرہم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہہ فہ ع مراد مقام ابراہیم سی وہ پتہر ہی کہ جسمین نشان ہین حضرت ابراہیم کی قدم کی کہ وقت بنانی خانہ کعبہ کی اوسپر کہڑی ہوئی

بناتی ہی اوسمین نشان اونکی قدم کی پڑگئی ہی روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت نے عمر رضہ کا ہاتھہ پکڑا اور کہا یہہ مقام ابراہیم سی پس کہا عمر نے کہ کیا نہ مہراوین ہم اونکو جگہہ نماز کی پس فرمایا آنحضرت نے کہ نہین حکم کیا گیا ہونمین اسکا پس نہ غروب ہوا آفتاب یہانتک کہ اوتری آیۃ مذکورہ اور مراد یہہ ہے کہ دو رکعت طواف کی وان پڑہو کہ دو رکعتین پڑہنی بعد ہر طواف کی واجب ہین اور امر اس آیۃ مین استحباب کے لیے ہی اور بعضون نے کہا وجوب کے لیی یعنی مطلق دو رکعتین پڑہنین تو واجب ہین اور خاص مقام ابراہیم مین پڑہنین مستحب اور امام شافعی کی نزدیک ہیچ وجوب دونون رکعتونکی دو قول ہین ترجمہ اور دوسری چیز یہہ ہے کہ کہا مینی یا رسول اللہ داخل ہوتے ہین آپکی بیویونپر نیک اور بد یعنی یہہ مناسب کیے شان معظمت کے نہین دیکہتا ہونمین پس اگر حکم کرتی آپ اپنے بیویونکو کہ پردہ مین رہین اور لوگونکی سامنی نہ آوین تو بہتر ہوتا پس اوتری یہ پردہ کی ف ع یعنی وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ اور یہہ حجاب آنحضرت کی بیویونپر واجب تہا سوا اوس ستر عورت کی ہی کہ تمام عورتونپر واجب ہے اور اس تفصیل سی کہ فقہ مین مذکور ہی یعنی اونکی لیی یہہ حکم تہا کہ بالکل لوگونکی سامنی آوین اگرچہ کپڑونمین پوشیدہ اور مستور ہون یہہ حکم خاص ازواج مطہرات کی لیی تہا اور لوگونکو درست ہی کہ خوب طرح اپنی تئین ڈہانک کر اگر نکلین تو درست ہی اور تیسری یہہ کہ مجتمع اور متفق ہونمین عورتین آنحضرت کی ہیچ قصہ غیرت کی ف ع مراد قصہ غیرۃ سی وہی قصہ آنحضرت کی شہد پینی کا ہی حضرت زینب کے پاس کہ بالاجمال وہ قصہ یون ہے کہ آنحضرت صلعم کو شہد پسند تہا حضرت زینب کے مان کہین سے شہد آیا تہا حضرت جو اونکی نوبت کی دن تشریف لائی تو اونہون نی حضرت کو پلایا اور حضرت کچہہ زیادہ مہری افکر ان بہ نسبت اور دونون کی پس اسی حضرت عائشہ وغیرہ کو رشک آیا اور اتفاق کیا خصصے سے کہ آنحضرت جسکی پاس ہم مین سے آوین تو کہی کہ آپ مین سے بو مغافیر کی آتی ہی اور مغافیر ایک قسم ہی گوند کی بدبو دار پس آنحضرت نی شہد کو اپنی پر حرام کیا بلحاظ اوسکی کہ یہہ بدبو اوسکی ہو اور اون بیویون نی یہہ اسلیی کیا کہ آنحضرت زینب کے ہان شہد پینی کی لیی پہر نہ ٹہرین چنانچہ یہہ قصہ بہیچ تفسیر سورہ تحریم کی اور حدیث مین مفصل مذکور ہی ترجمہ پس کہا اگر طلاق دیوین آنحضرت تمکو ای بیویو تو امید ہے کہ پروردگار اونکا بدل دیگا اونکو بیویان بہتر تمسی پس اوتری یہہ آیۃ اسطرح یعنی موافق اونکی کلام کی لفظ ومعنونمین اور بہیچ ایک روایت ابن عمر کی یون آیا ہے کہا ابن عمر نے کہا موافقت کی مینی اپنی پروردگار کی بہیچ تین چیزونکی ایک تو نماز اداکرنی مین بہیچ مقام ابراہیم کی دوسرے حکم کرنمین سا تہہ پردہ کرنیکی آنحضرت کی بیویونکو تیسرے بہیچ قیدیون بدر کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح کہ حکم کیا مینی غزوہ بدر کی قیدیونکی قتل کرنیکا اور آنحضرت نی مشورہ ابی بکر کی فدیہ لیا اور خلاص کیا پس آیۃ نازل ہوئی موافق رای میرے وعن ابن مسعود قال فصل الناس عمر بن الخطاب باربع یذکر الاساری یوم بدر امر بقتلهم فانزل الله تعالى لولا کتب من الله سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم ویذکره الحجاب امر نساء النبی صلی الله علیه وسلم ان یحتجبن فقالت له زینب وانک علینا یا ابن الخطاب والوحی ینزل فی بیوتنا فانزل الله تعالى واذا سالتموهن متاعا فسئلوهن من وراء حجاب ویذکر عودة النبی صلی الله علیه وسلم اللهم اید الاسلام بعمر وبرایه فی ابی بکر کان اول ناس بایعه رواه احمد اور روایت ابن مسعود سی کہ کہا فضیلت دی گئی آوسمین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بسبب چار چیزون کے ایک تو بسبب ذکر کرنی اونکی قیدیونکو روز بدر کی حکم کیا عمر نی اونکی قتل کرنیکا پس اوتاری اللہ تعالی نی یہہ آیۃ اگر نہ ہوتا لکہا ہوا یا حکم اللہ کی طرف سے سبقت لیگیا یعنی پہلی سی لوح محفوظ مین یا علم الہی مین ثابت ہی کہ خطا کرنیوالا اجتہاد مین نہین عذاب کیا جاویگا یا یہہ کہ اہل بدر مغفور ہین اگر ایسا نہوتا تو البتہ پہنچتا تمکو بسبب اوسچیز کی کہ لیا تمنی فدای عذاب بڑا ف ع یعنی دنیا مین پہلی آخرت کی اور فدیہ جو اونہون نی لیا دن بدر کے کفاری تو خطا اجتہادی ہوئی اونکو کہ لیا تہا اونہون نی فدیہ یہہ سمجہہ کر کہ لینا مال کا اونسی انسب ہے تاکہ تقویت پاوین مومن بسبب اوسکی اور شاید کہ وہ ایمان لاوین بسبب لینے کی بعد اوسکی اور یہہ رای تہی ابوبکر کی اور اور بعضون کی کہ تابع ہوئے تہی اونکی ساتہ جان صفت جمال سے اور بعضی کہتی ہی کہ قتل ہی کرنا چاہیی اونکو اسلیی کہ وہ پیشوا اور سردار ہین کفر کی اور یہہ قول تہا عمر کا اور اونکا کہ موافق تہی اونکی ساتہ جان صفت جلال سے اور ہر گاہ کہ تہی آنحضرت

یا اپنی کمال سی طرف صنعت جمال کی اختیار کیا قول صدیق کا فی الحال اور تفصیل اسکی ریاض الصالحین مین حضرت عمر سی یون لکھی ہی کہ کہا جبکہ ہوا دن بدر کا فرمایا آنحضرت نی کہ کیا رائی ہی ان قیدیونکی حق مین پس کہا ابوبکر نی یا رسول اللہ چچا کی بیٹی اور کنبی کی بیٹی اور بھائیونکی بیٹی ہین سوائے اسکی نہین کہ یونگی ہم اونسی فدیہ لیں ہوگی ہماری لیی قوۃ مشرکونپر اور شاید ہی کہ ہدایت کری اونکو اللہ طرف اسلام کی اور ہووین ہمارے مددگار فرمایا حضرت نی کیا ہی رائی تیری ای ابن الخطاب کہا مینی یا رسول اللہ نہین مناسب دیکھتا مین جو چیز کہ مناسب دیکھی ابوبکر نی ولیکن یہہ پیشوا کفر کی اور سردار اوسکی ہین پس مارین ہم اونکو اور مارین گردنین اونکی کہا عمر نی پس قصد کیا آنحضرت نی اوسچیز کا کہ کہی ابوبکر نی اور نہ قصد کیا اوسچیز کا کہ کہی مینی اور لیا اونسی فدا پس جبکہ صبح کی مینی آیا مین صبح کو آنحضرت کے پاس پس ناگہان آنحضرت اور ابوبکر بیٹھی ہوئی روتی ہین کہا مینی یا نبی اللہ کس چیز سی روتی ہو تم اور یار تمہاری پس اگر رونا آدی رونے لائق ہووے تو رونیکی صورت بناوونگا میں سبب رونے تمہارے کی پس فرمایا حضرت نی کہ تحقیق سامنی لایا گیا میرے عذاب تمہارا قریب اس درخت سی اور ایک درخت اوسوقت بہت قریب تر تھا پس اوتاری اللہ تعالی نی یہہ آیۃ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ

ترجمہ اور اور فضیلت دی گئی عمر بسبب اسکے کہ کرنی اونکی پردہ کو حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویونکو یہہ کہ پردہ کرین پس کہا عمر سی زینب بنت جحش نے کہ ازواج مطہرات سی ہین کہ تحقیق تو یا حکم کرتا ہی ہمپر اے بیٹی خطاب کے اور حال انکہ وحی اوترتی ہی ہماری گھروںمین پس اوتاری اللہ تعالی نی یہہ آیۃ اور جب ماگو تم آنحضرت کی بیویونسی کچھہ چیز فائدہ کی پس ماگو تم اونسی پردہ کی پیچھی سی اور اور فضیلت دی گئی عمر بسبب قبولیت دعا آنحضرت کی اونکی حق مین کہ دعا کی خدا وند اقوی کر دین اسلام کو بسبب اسلام لانی عمر کی اور اور فضیلت دی گئی عمر بسبب رائے اپنی کی یعنی اجتہاد اپنی کی بیچہ بیعت ابوبکر رضہ کی یعنی وقت خلیفہ ہونے اونکے تہی عمر پہلی آدمی مین سی کہ بیعت کی ابوبکر رضہ سی یعنی اول اوہونے بیعت کی ہپر اور دون نی باتباع اونکی نقل کی یہہ احمد نی **وعن** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ الرَّجُلُ أَرْفَعُ أُمَّتِي دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَلَا أُرَى ذَلِكَ الرَّجُلَ إِلَّا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے ابوسعید سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ وہ شخص بہت بلند ہی امت مین از روی مرتبہ کی بہشت مین نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** ح اسیطرح آنحضرت نی مبہم فرمایا اور تعین اونکے کہ وہ شخص کون ہے اور مقصود یہہ تہا کہ تا کوشش اور جد وجہد کرین لوگ طاعات مین تا وہ مرتبہ پاوین اور وہ مرتبہ پایا نہین جاتا ہی مگر بسبب نہایت جد وجہد کی اور مواظبت کی طاعات وعبادات پر اور بسبب متصف ہونیکی ساتہہ اخلاق وکمالات کی یا ذکر کسی شخص کا ہوا ہو کہ متصف ہی ساتہہ ان صفتونکی پس اشارہ کیا آنحضرت نی کہ جو کوئی متصف ہووے ان صفات کی بلند تر ہی درجہ اوسکا بہر تقدیر **ترجمہ** کہا ابوسعید نی قسم خدا کی نہ تہی ہم کہ گمان لیجاوین اوس شخص کو کہ کون ہے مگر عمر بن الخطاب پر یہانتک کہ گذر گئی عمر ساتہہ راہ اپنی کی **ف** ع یعنی وفات پائی اور اسمین دفعہ تو ہم ہی اسکا کہ واقع ہوا اونکی لیی تغیر خیر عمر مین اور اگر کہی تو کہ لازم آتا ہی اسی یہہ کہ عمر افضل تہے ابوبکر سی تو جواب اسکا یہہ ہے کہ قول آنحضرت کا ذاک الرجل اشارہ ہی طرف مبہم کے اور مقصود اسمین یہہ ہے کہ کوشش کری طاعات مین ہر ایک اوسکے امت مین سے تا کہ پہنچی اسمرتبہ کو اور نہین پہنچتا ہی اس مرتبہ کو مگر بسبب کوشش کرنیکی عمل مین اور اچہی اخلاق حاصل کرنیکی اور اجتہاد کرنی کی دین مین اور مواظبت کرنی کے بہلائیونپر اور نہین مشاہدہ کیی جاتی ہی یہہ خصال کسی مین جیسکہ مشاہدہ کیی جاتی ہی عمر رضہ مین ابتدا عمر سی انتہا تک اور اسی سبب سے گمان کیا اونہونے کہ مشار الیہ عمر مین نہ غیر اونکا اور اسکی مانند ہی اخفار لیلۃ القدر کا راتونمین پس نہین لازم آتا ہی اس سے یہہ کہ ہون عمر افضل ابوبکر سی اور حاصل کلام یہہ کہ ہونا مراد اس شخص سے عمر امر ظنی ہی بعضونکی نزدیک بانجزم پس نہین دلالت کرتی ہی اسپر کہ عمر افضل تہی ابوبکر سی اور جمہور کے نزدیک یہی ہی کہ عمر افضل نہ تہی ابوبکر سے اور یہی اعتقاد ہی اہل سنت کا معہذا یون بہی کہہ سکتی ہین کہ عمر افضل تہی اپنے زمانہ کی لوگونمین حالت خلافت اپنی مین پس مرتفع ہوا اشکال اصل حدیث سے

وعن سَلَمَةَ قَالَ سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ بَعْضَ شَأْنِهِ يَعْنِي عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ

حِينَ قُبِضَ كَانَ أَجَدَّ وَأَجْوَدَ حَتَّى انْتَهَى مِنْ عُمَرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی اسلم سی کہ کہا سوال کیا مجھسی ابن عمر نی بعض حال ونکا یعنی عمر کا پس خبر دی
نے انکو کہا اسلم نی یعنی بیچ بیان اوسیخبر کی کہ خبر دی حال عمر سی نہین کہا یعنی کسیکو ہرگز بعد آنحضرت کی یعنی بعد وفات آنحضرت کی اوسوقت سی کہ وفات پائی
آنحضرت نی کہ ہووے وہ بہت کوشش کرنیوالا اور بیکثر عمر سی یعنی اعمال خیر مین یہانتک کہ نہایت کو پہنچی نقل کی یہہ بخاری نے ف ح یعنی آخر عمر تک اور کہا ہی علمائ
کہ یہہ معمول ہی اوپر زمانہ خلافت عمر کی ۱۲ ابو بکر رضہ اس عموم سی مگلجاوین وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَأْلَمُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ
عَبَّاسٍ وَكَأَنَّهُ يُجْزِعُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا كُلَّ ذَلِكَ لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقْتَهُ
وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ أَبَا بَكْرٍ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقْتَهُ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ صُحْبَتَهُمْ وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ
لَتُفَارِقَنَّهُمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاضُونَ قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِضَاهُ فَإِنَّمَا ذَلِكَ مَنٌّ
مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ أَبِي بَكْرٍ وَرِضَاهُ فَإِنَّمَا ذَلِكَ مَنٌّ مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَأَمَّا مَا تَرَى مِنْ جَزَعِي فَهُوَ مِنْ أَجْلِكَ وَمِنْ أَجْلِ أَصْحَابِكَ وَاللَّهِ لَوْ
أَنَّ لِي طِلَاعَ الْأَرْضِ ذَهَبًا لَافْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ قَبْلَ أَنْ أَرَاهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی مسور بن مخرمہ سی کہ کہا جسوقت کہ زخمی کیی گئی عمر ہوئی عمر کہ درد ظاہر کرتی تہی ف ع یعنی اثر زخم کی کہنی کا ظاہر کرتی تہی سا تہہ کرتی
آوہ وغیرہ کی اور ابو لولو نی کہ مغیرہ بن شعبہ کا غلام تہا زخمی کیا تہا اونکو مدینہ مین چہار شنبہ کی دن بستا ئیسوین ذیحجہ کی سنہ سٹیس مین ۱۲ ترجمہ پس کہا ابن عباس
نے اور گویا کی ابن عباس نسبت کرتی تہی عمر کو طرف جزع فزع کی اور ملامت کرتی تہی اونکو واسطے اور تسلی دینی اونکو اے امیر المومنین اور زیادہ بیصبر ع فزع کرنا چاہیے یعنے زیادہ مبالغہ کرو
فزع اور بیقراری کی البتہ تحقیق صحبت رکہی تمنی آنحضرت سی پس اچہی صحبت رکہی تمنی اوسی یعنی ساتہہ رعایت حقوق واداب کے پہر جدی ہوئی آنحضرت تمسی
اصحابین کہ وہ تمسی راضی تہی یعنی بابن حیثیت کہ کیا تمکو امیر المومنین پہر صحبت رکہی تمنی مسلمانون سی یعنی ایام خلافت اپنی کی مین پس اچہی صحبت رکہی تمنی اوسی کہ خوب
عدل کیا اور بڑی سیاست ہوئے تمہاری اور البتہ اگر جدی ہووگی تم اوسی البتہ جدی ہوگی اوسی اصحابین کی یہہ تمسی راضی ہین ف ع یعنی اور یہہ کلمہ دلالت
کرتا ہی اسپر کہ اللہ تمسی راضی ہی اور تم اوسے راضی پس تم بشارت دیی گیی ہو ساتہہ قول اللہ تعالی کی يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي
إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً اور موت تحفہ ہی مومن کا اسلیی کہ ہی سبب ملنے مولی کا مقام اعلی مین ۱۲ ترجمہ کہا عمر نی اپر وہ چیز کہ ذکر کی تمنی آنحضرت
کے صحبت سے اور اونکی رضا سی پس سوا اسکی نہین کہ یہہ نعمت ہی خدا کیطرف سی کہ احسان رکہا ساتہہ اوسکی مجیر یعنی تفضل کیا مجیر ساتہہ اوسکی بغیر کسب کے پس
نہین مرا جا نا بن اوسکی کرب کو بلکہ شکر وحمد کرتا ہون مین اوسکی اور اپر وہ چیز کہ ذکر کی تمنی صحبت ابی بکر سی اور اونکی رضا سی پس سوا اسکی نہین کہ یہہ نعمت ہے
اللہ کیطرف سے کہ احسان رکہا ساتہہ اوسکی مجیر اور اپر جو کچہہ کہ دیکہتی ہو تم بی صبر میری پس سبب تیر اور بسبب یاروں تیرکی ہی ف ع یعنی دنیا ہون
واقع ہوئی فتنونکی سی درمیان تمہاری اسلیی کہ یہہ ہی مانند دروازہ کی کہ روکتی ہی مختیتین ومہذا اپنی نفس پر پہی ڈرتا ہون اور نہین ڈر رہون عذاب
رب سے تمسی اسلیی کہ ترجمہ قسم ہے اللہ کی اگر تحقیق ہو میرے لیی بقدر پوری زمین کے سونا البتہ اللہ تعالی کی عذاب کے بدلہ دونمین اوسکو پہلی اسکی کہ دیکہو نمین اوسکو
یعنے اللہ کو یا اوسکی عذاب کو فضل کی یہہ بخاری نے ف ع یہہ کہا اونہون نی بسبب غلبہ خوف کی کہ واقع ہوا اونکو اوسوقت بخوف قصور کرنیکی اللہ تعالی کی
حقوق مین کذا فی فتح الباری اور انتیاب مین ہی کہ عمر رضہ جسوقت کہ زخمی کیی گئی تہی اصحابین کہ سرا ونکا اونکی بیٹی عبد اللہ کے گود ہی مین تہا ظلوماً
لنفسے غیر انی مسلم اہیلی صلاتی کلہا واصوم کہا مولف نی کہ دفنی کیی گئی عمر رضہ دن اتوار کی دسوین محرم کو سنہ چوبیس مین اور صحیح یہہ ہے کہ عمر اونکی رسیدہ

برس کے تھی اور رہی خلافت اونکی سو برس دس برس اور نماز پڑہی اونپر صہیب نے اور روایت کی اونسی ابو بکر نی اور باقی عشرہ مبشرہ نی اور خلق کثیر نی صحابہ اور تابعین مین سے رضوان اللہ علیہم اجمعین اور حکایات انکیسی ریاض مین یہہ نقل کی ہی کہ جب مصر فتح ہوئی تو انی وہان عامل ہوکر عمرو بن العاص کہا وہان کی رہنی والون نی کہ یہہ نیل محتاج ہوتا ہی ہر سال مین طرف ایک لڑکی باکرہ کی خوبصورت لڑکیون مین سے پس دیتی ہین ہم اوسکو اوسمین اور نہین تو یہہ جاری نہین ہوتا اور خراب ہوجاتی ہین شہر اور قحط آتا ہی پس بہیجی عمرو بن العاص نے یہہ خبر عمر رضہ کو پس بہیجا اونہون نی ایک پرچہ کہ اوسمین لکہا تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم طرف نیل مصر کے یہہ پیام پہنچی بندی اللہ عمر بن الخطاب کیطرف سی امابعد حمد وصلوۃ کی پس اگر جاری ہوتا ہی تو اور خود نہین حاجت ہمکو طرف تیری اور اگر جاری ہوتا ہی تو اللہ کے حکم سی تو جاری ہو بنام خدا اور کہلا بہیجا حضرت عمر نی عمرو کو کہ ڈالدی تو اوسکو نیل مین پس جاری ہوا نیل اوس رات سوا گز بہر بڑہتا گیا ہر سال مین جہہ گز

باب مناقب ابی بکر و عمر

باب ہے بیچ مناقب ابی بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی

ف ح چونکہ واقع ہوا ہی ذکر شیخین کا معا بیچ بعضی حدیثونکی عقد کیا مولف نی ایک باب اور بیچ ذکر کرنی اون حدیثونکی اور بلاشبہہ ذکر کیی جاتی ہی یہہ دونون صاحب معا اکثر احوال مین بسبب ہونے دونونکی وزیر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مقرب قت بیوقت درگاہ کی اور مشیر تدبیر اور امین امورین اور مصاحب اور ہمنشین حضرت کے تمام اوقات واحوال مین

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما رجل یسوق بقرۃ اذ اعیی فرکبہا فقالت انا لم نخلق لہذا انما خلقنا للحراثۃ الارض فقال الناس سبحان اللہ بقرۃ تکلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی اومن بہ انا وابو بکر وعمر وما ہما ثم وقال بینما رجل فی غنم لہ اذ عدا الذئب علی شاۃ منہا فاخذہا فادرکہا صاحبہا فاستنقذہا فقال لہ الذئب فمن لہا یوم السبع یوم لا راعی لہا غیری فقال الناس سبحان اللہ ذئب یتکلم فقال اومن بہ انا وابو بکر وعمر وما ہما ثم متفق علیہ

اوسی نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا انحضرت نی اوسوقت کہ ایک شخص ہانکتا تہا ایک گائین کو ناگہان تہک گیا وہ شخص پس سوار ہوا اوسپر پس بولی گائین کہ ہم نہین پیدا کیی گئی ہین اسکی لیی یعنی سوار ہونی کی لیی سوائے اسکی نہین کہ ہم پیدا کیی گئی ہین واسطے کشت وکار زمین کی **ف** ح اسمین دلیل ہی اسپر کہ سوار ہونا گائین پر اور بوجہ لادنا اوسپر خوب نہین ہی اور شیخ ابن حجر نی کہا کہ استدلال کیا گیا ہی ساتہہ اسکی اسپر کہ چارپایہ استعمال نہ کیی جاوین مگر اوسچیز مین کہ جاری ہوئی ہے عادت ساتہہ استعمال کرنی اونکیلی اوسچیز مین اور احتمال رکہتا ہی کہ یہہ اشارہ ہی طرف اولی اور افضل کی یعنی بہتر یہہ ہے کہ جن چیزونکی لیی پیدا ہوئی ہین اونمین سے جو چیز عمدہ ہو اوسمین استعمال کیی جاوین والا حقیقت حصر کے مراد نہین ہے کہ فقط کہیتی ہی مین استعمال کرین اسلیکی جملہ اون چیزونمین سے کہ پیدا کیی گئی ہین وہ واسطی اونکی ذبح کرنا اور کہانا ہی ہی بالاتفاق **ت** پس کہا لوگون نی یعنی جو کہ حاضر تہی ازراہ تعجب کے سبحان اللہ گائین بولتی ہی یعنی حال انکہ وہ حیوانات بے زبانسی ہے پس فرمایا انحضرت نی پس تحقیق مین ایمان لاتا ہون ساتہہ اسکی **ف** ح یعنی اس بات کی کہ کلام کرنا گائین کا حق ہی اور جایز وہم وخیال ناانقار شیطان سے نہین ہے یا اس بات کی کہ اونسی کہا کہ یہہ مخلوق نہین ہے اگر واسطی کہینی کی **ت** اور ایمان لاتی ہین ابو بکر اور عمر **ف** ح خاص انہین کا ذکر کرنا واسطے اشارہ کی ہی طرف قوت اور کمال اونکیلی اگر کہین کہ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما نی اوسکو نہ جانا اور نہ سنا اور نہ صادر ہوا اونسی ایمان لانا اوسپر پس کیونکر فرمایا کہ ایمان لاتی ہین اسپر ابو بکر اور عمر جواب اسکا یہہ ہے کہ مراد نہیں ہے کہ ایسا امر ہی کہ اوسکی شان سے یہہ ہے کہ اگر مطلع ہون وہ اسپر تو ایمان لاوین اسپر اور تردد اور شک نکرین اسمین **ت** اور نہین تہی ابو بکر اور عمر اوسجگہہ **ف** ع یعنی اوس مکان مین کہ فرمایا حضرت نی یہہ کلام پس یہہ مبالغہ ہی بیچ مدح اور قوت ایمانی اونکیلی یعنی اگر وہ حاضر ہوتی تو احتمال تہا کہ تخصیص اونکے ذکر کی بتقدیر حضور اونکیلی ہوتی اور جب مدح اور ذکر اونکا اس باب مین غائبانہ کیا تو ہوسکو بڑا دخل ہو مقصود مین اور صریح دلیل ہوا اسپر کہ یہہ ذکر بسبب کمال اور قوت ایمانی اونکیلی ہی فافہم **ت** اور کہا ابو ہریرہ نی اوسوقت کہ ایک شخص تہا اپنی رعیت مین ناگہان حملہ کیا یہہ بہیڑیی نی ایک

بکری پر ریوڑ میں سے پس پکڑا بھیڑیئے نی بکر کو پس پہنچا بکری پر مالک اوسکا اور چھڑایا بکری کو بھیڑیئے سی پس کہا اوس شخص سے بھیڑیئے نی کہ پس کون نگہبانی
ہوگا اس بکر یگا یعنے جنس اس بکر یکا دن سبع کے اوسدن کہ نہین ہوگا کوئی چرانیوالا اوسکا سوائے میری ف ح لفظ یوم السبع تہ جزم
ب اور پیش اوسکی دونون طرح روایت کیا گیا ہی اور متعدد اور مختلف آئی ہین اوسکی بیان ہین اقوال ہیر تہ جزم کی کہا ہی علمائی کہ مراد اوس سے فتنہ ہین
کہ لوگ آپسمین جنگ کرینگی اور بکربان بغیر چرانیوالی کی چھوڑدینگی اور سبع اور سباع بمعنی ترک اور مہمل چھوڑنیکی آیا ہی اور سبع بمعنی مہمل کی آیا ہی اور چونکہ بغیر
انیوالونکی چھوڑی جاوینگی گویا چرانیوالی اونکی بھیڑیئے ہونگی پس پہنچ خبر دی بھیڑیئے نی ساتھہ وجود شداید اور فتنونکی کہ واقع ہونگی اور بعضون نی کہا کہ یوم السبع
ساتھہ جزم کی نام ایک عید کا ہی کہ اونکی لیی تہی جاہلیت ہین یعنی حالت کفر ہین کہ جمع ہوتی تہی اوسمین واسطے اموسم کی کہ بازار کہتا تہا اونکو ہر چیز سی اور چھوڑ دیتی تہی
اوسمین موا شے کو پس کہاتی تہی اوسکو بھیڑیئے پس گویا خبر دی بھیڑیئے نی گذشتہ سی کہ اوس روز کون نگہبانی کریگا بکریونکا ہوتا تہا کہ آج نگہبانی اونکی کرتا ہی تو بادزو
عید کا کہ باقی اور دایم ہی کون نگہبانی اونکی اوس روز کریگا اور ایسا ساتھہ پیش کی یعنی درندہ کی ہی اور ہے ہے انہین معانی کا احتمال رکہتا ہی اور راجع اونکے
طرف ہوسکتا ہی اور بعضون نے کہا کہ ساتھہ پیش کی بہی یعنی روز عید کی ہی اور مشارق مین کہا کہ بعضون نی کہا کہ یہہ لفظ یوم السبع بہی ساتھہ ہی کی یعنی ضایع ہونیکے
اور سبع بمعنی ضیاع کی ہی ف پس کہا لوگون نی زار تعجب کے کہ سبحان اللہ بھیڑیا بولتا ہی پس فرمایا آنحضرت نی کہ ایمان لاتا ہون مین اسپر اور ابو بکر اور
عمر اور نہین تہے وہ دونون اوسجگہہ یہ جملہ نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی وعن ابن عباس قال انی لواقف فی قوم فدعوا اللہ لعمر وقد وضع
علی سریر اذا رجل من خلفی قد وضع مرفقہ علی منکبی یقول یرحمک اللہ انی لارجو ان یجعلک اللہ مع صاحبیک
لانی کثیرا ما کنت اسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کنت وابو بکر وعمر وفعلت ابو بکر وعمر وانطلقت
وابو بکر وعمر دخلت وابو بکر وعمر خرجت وابو بکر وعمر فالتفت فاذا علی بن ابی طالب
متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تحقیق بین البتہ کہڑا تہا ایک قوم مین یعنی حضرت عمر کی وفات کی روز پس عا خیر کی
اوستوم نی واسطے عمر کی احالیکہ تحقیق کہی گئی تہی عمر اپنی تخت پر یعنی نہلا نیکی لیی بعد وفات کی اور حاضر تہی اوسپر ایک جماعت اونکی پاس دنمین سی ناگہان ایک
شخص نے پیچہی میرے سی تحقیق رکہی کہنی اپنی میری مونڈہی پر کہتا ہی وہ شخص یعنے خطاب کر کر عمر کیطرف رحمت کریگا تجکو اللہ بلاشبہ مین البتہ امید رکہتا ہون یہہ
گردانیگا تجکو اللہ تعالی ساتھہ دونون یار تمہاری کی یعنی آنحضرت کی اور ابی بکر کی قبر مین یا جنت مین اسواسطے کہ مین بہت تہا سنتا آنحضرت سی فرماتی تہا مین یعنی
فلانی سکا تمین اور ابو بکر اور عمر اور کیا مینی اور ابو بکر اور عمر نی یعنی فلانا امر امور عبادت سی یا رسوم عادت سی اور چلا مین اور ابو بکر اور عمر یعنی طرف فلانی سکا تمین
کے اور داخل ہوا مین اور ابو بکر اور عمر یعنی مسجد وغیرہ مین اور نکلا مین اور ابو بکر اور عمر یعنی گہر وغیرہ سی کہا ابن عباس نے پیچہی پہر کر دیکہا مینی پس ناگہان
وہ شخص علی مرتضی رضی اللہ عنہ ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی الفصل الثانی فصل دوسرا عن ابی سعید الخدری ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اہل الجنۃ لیتراؤن اہل علیین کما ترون الکوکب الدری فی افق
السماء وان ابا بکر وعمر منہم وانعما رواہ فی شرح السنۃ وروی نحوہ ابو داود والترمذی وابن ماجۃ
روایت ہی ابی سعید خدری نی سی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ بہشتی البتہ دیکہینگے اہل علیین کو یعنی دیکہینگی بعض اونکا بعض کو یعنی مقام و مرتبہ اونکی کو نہایت بلند
مین جیسیکہ دیکہتی ہو تم بہت روشن ستارہ کو کنارہ آسمان مین کہ ستارہ کنارہ آسمان مین بہت روشن معلوم ہوتا ہی اور بلاشبہ ابو بکر اور عمر اہل علیین مین سے ہونگے
اور زیادہ ہین یہہ دونون درجہ اور رتبہ مین اور بڑہ گئی ہین ہر مرتبہ مین اس سے کہ ہو دین وہ اہل علیین سے ف ح علیین ساتھہ زبر عین اور لام کی اور تشدید یا
پہلے اور جزم دوسرے کی ایک مقام ہی ساتوین آسمان مین کہ جڑ تہی ہین اوسکیطرف ارواح مومنونکی اور بعضون نی کہا کہ نام ہی دیوان ملائکہ حفظہ کا کہ اوسمین

جاتی ہین اوسکیطرف اعمال صالحونکی اور لفظ دری ساتھہ پیش دال اور زیر مشدد کی اوری نسبت کی ہی تشبیہ دی ساتھہ در کی بمعنی مروارید کی بجہ روشنی اور صفائی کے ترجمہ نقل کی یہہ بغوی فی شرح السنہ مین بمعنی ساتھہ اسناد اپنی کی اور روایت کی مانند اسکی ابوداود اور ترمذی اور ابن ماجہ فی **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ سَیِّدَا کُھُوْلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ عَلِیٍّ اور روایت ہی انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ دونون سردار ہین اول اور آخر کے اہل بہشت کی پہلونمین سے اوپر پچہلونمین کے سوائے نبیونکی اور پیغمبرونکے نقل کی یہہ ترمذی نے اور ابن ماجہ فی حضرت علی رضی اللہ عنہ **ف** رح ع وصف کرنا لوگونکا ساتھہ اوسکے ہونیکی باعتبار حال اونکیکی دنیا مین سے والا بہشت مین اور ہیز نہین ہونیکا پس مستثنیٰ ہین کہ سردار اونکی ہین کہ اوسکی سیری دنیا مین اور پہلونسی مراد ہین اگلی امتونکی پس ہونگی افضل اصحاب کہف اور مومن ال فرعونسی اور خضرؑ ہی بموجب قبول اونکیکی کہ دلی کہا ہی اونکو اور پچہلون سے مراد ہین اولیا اور علما اور شہدا اس امت کی اور نبیون اور رسولونکی استثنا کرنسی نکل گئی عیسیٰ اور الیاسؑ خضرؑ بموجب قبول اونکیکی کہ نبی کہا ہی اونکو **وَعَنْ** حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَا اَدْرِیْ مَا بَقَائِیْ فِیْکُمْ فَاقْتَدُوْا بِالَّذَیْنِ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ تحقیق مین نہین جانتا مین کتنی ہی زندگانی اور باقی رہنا میرا درمیان تمہاری یعنی کہ موت ہی یا بہت پس پیروی کرو اون دو شخصونکی کہ جہی سیرو خلیفہ میری ہونگی کہ وہ ابوبکرؓ اور عمرؓ ہین نقل کی یہہ ترمذی فی **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ لَمْ یَرْفَعْ اَحَدٌ رَاْسَہٗ غَیْرَ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ کَانَا یَتَبَسَّمَانِ اِلَیْہِ وَیَتَبَسَّمُ اِلَیْھِمَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی انسؓ سے کہ کہا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتی مسجد مین نہ اوٹہاتا کوئی بمعنی صحابہ مین سے سر اپنا یعنی ہاری ہیبت کی اور سیاس ادب کے سوای ابی بکرؓ اور عمرؓ کی نہی یہہ دونون کہ مسکراتی تہی دیکہہ کر طرف آنحضرت کی اور مسکراتی تہی آنحضرت دیکہہ کر طرف اونکی نقل کی یہہ ترمذی فی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** رح یہہ خاصیت محبت اور عادت محبوبون کی ہی کہ جب اسپین ایک کے دوسرے پر نظر پڑتی ہی تو بی اختیار مسکرانی لگتی ہین اور شاد ہوجاتی ہین **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ یَوْمٍ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ اَحَدُھُمَا عَنْ یَمِیْنِہٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِہٖ وَھُوَ اٰخِذٌ بِاَیْدِیْھِمَا فَقَالَ ھٰکَذَا نُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابن عمرؓ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی ایک روز یعنی حجرہ شریفہ سی اور داخل ہوئی مسجد مین اور ابوبکرؓ اور عمرؓ ایک دونونمین سی دائین طرف آنحضرت کی تہی اور دوسرے بائین طرف اونکی اور آنحضرت پکڑی ہوئی تہی ہاتہہ دونون صاحبونکی پس فرمایا آنحضرت نی کہ اسطرح اوٹہائی جاوینگی ہم یعنی قبرون سے نکلینگے طرف محشر کی روز قیامت کی نقل کی یہہ ترمذی فی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی اَبَابَکْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ ھٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ مُرْسَلًا اور روایت ہے عبداللہ بن حنطب تابعی سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی دیکہا ابابکر صدیق اور فاروق کو پس فرمایا آنحضرت فی کہ یہہ دونون بمنزلہ شنوائی اور بینائی کی ہین نقل کی یہہ ترمذی نے بطریق ارسال کی **ف** رح یعنی یہہ دونون درمیان مسلمانون کی مشابہ کان اور آنکہہ کے ہین جسد مین بہ نسبت تمام اعضا کی شرف و نفاست مین اور قریب اس معنی کی ہے یہہ کہ بعضون نی کہا کہ مثل انکی دین مین بمنزلہ سمع و بصر کی ہی جسد مین یا یہہ بہ نسبت سمع کے بمنزلہ سمع اور بصر کی ہین کہ سنتا ہو نہین بوسطہ انکی اور دیکہتا ہون میں بوسطہ انکی اور یہہ مضمون راجع ہوتا ہی طرف معنی وزارت و وکالت کی یا مراد بیان کرنا شدت حرص اونکیکا ہی اوپر سننی حق کی اور اتباع اوسکیکے اور شناسائی حق کے انفس اور آفاق مین **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا وَلَہٗ وَزِیْرَانِ مِنْ اَھْلِ السَّمَاءِ وَوَزِیْرَانِ مِنْ اَھْلِ الْاَرْضِ فَاَمَّا وَزِیْرَایَ مِنْ اَھْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرَئِیْلُ وَمِیْکَائِیْلُ وَاَمَّا وَزِیْرَایَ

لِاَحَدٍ مِنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَاءِ قَالَ نَعَمْ عُمَرُ قُلْتُ فَاَيْنَ حَسَنَاتُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ اِنَّمَا جَمِيْعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ كَحَسَنَةٍ
وَاحِدَةٍ مِنْ حَسَنَاتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا اوسوقت کہ سر مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا میری گودی مین تہا
پیچ چاند نی رات کے اگہان کہا مینی یا رسول اللہ کیا ہونگی کسیکی لیی نیکیان مین افق گنتی ستارون آسمان کی فرمایا کہ ان وہ عمر ہی کہ نیکیان اوسکی موافق گنتی
آسمان کے ستارون کی ہین کہا مینی پس کیا حال ہی ابو بکر کی نیکیونکا فرمایا آنحضرت نے نہین ہین تمام نیکیان عمر کی گرمانند ایک نیکی کی ابو بکر کی نیکیون مین سی نیکیون کے یہہ رزین نے ف یعنی ابو بکر کی نیکیان اونکی نیکیونسی کہین زیادہ ہین اور اگر فرض کیا جاوی کہ نیکیان عمر کی ابو بکر کی نیکیونسی زیادہ ہون تو بہی ابو بکر
افضل ہین بسبب قوت حسنات اونکی از راہ کیفیت اور اخلاص کے بسبب پائی جانی کمال اخلاص اور شہود و معرفت کی جنیسیکہ روایت کیا ہی ایک حدیث سی کہ فضیلت
ہے فضیلت ابو بکر کی نہ بسبب کثرت نماز اور روزہ کی بلکہ بسبب اوسچیز کی کہ رکہی گئی ہی اونکی دلمین ذکر کیا ہی اوسکی حدیث کو غزالی نی

بَابُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب ہے بیان مناقب عثمان رضہ کی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** روایت ہی **عَائِشَةَ** عائشہ سی **قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم **مُضْطَجِعًا فِيْ بَيْتِهٖ كَاشِفًا عَنْ فَخِذَيْهِ اَوْ سَاقَيْهِ فَاسْتَاْذَنَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ**
لیٹے ہوئی اپنی گہر مین کہولی ہوئی رانین اپنے یا پنڈلیان اپنے ف ع کہا نووی نی کہ دلیل پکڑا ہی اسحدیث کو مالکیون وغیرہ نی کہ جو کہتی ہین ان ستر نہین حال آنکہ یہہ حدیث دلیل نہین ہوسکتی اوسپر
کہ شک کیا ہی راوی نی عضو کہلی ہوئی مین کہ آیا وہ رانین ہین یا پنڈلیان پس لازم نہین آتا ہی اوسسے جزم جواز کہولنی ران کا اور جائز ہی یہہ کہ ہو مراد کہولنے
ران کے سی کہولنا اوسکا قمیص سے ازار سی یعنی تہہ بند نہ باندہا ہوا تہا اور دامن قمیص کا اوسپر نہ تہا سمٹا ہوا تہا جیسیکہ آگی آتا ہی کلام عائشہ کا کہ مشعر ہی اوسپر
اور یہی ظاہر ہے آنحضرت کی احوال سی در حالت مخالطت کے ساتہہ آل و اصحاب کے ترجمہ پس اذن چاہا ابو بکر نی اونکی لیی پس اذن دیا آنحضرت نی اونکو حال آنکہ وہ
اوسی حال پر تہی یعنی رانین کہلی ہوئی تہین پس بات کین ابو بکر نی یعنی بیٹہنا ابو بکر کا کچہہ دیر تک ہوا پہر اذن چاہا اونکا عمر نی پس اذن دیا آنحضرت نی عمر کو
اور بات کین آنحضرت اوسی حال پر تہی پس بات کین عمر نی پہر اذن چاہا عثمان نے یعنی اور آئی پس اوٹہہ بیٹہی آنحضرت اور درست کی کپڑی اپنے ف ع امین شارہ ہی طرف
اسکی کہ نہین ہے کہولی ہوئی نفس ایک دونون عضو مین سی بلکہ سوائے تہ بند کی اور کپڑا نہ تہا اسلیئے کہا و سترفخذہ پس اوٹہہ گیا ساتہہ اسکے اشکال اور دفع ہو گیا
استدلال مذکور واللہ اعلم بالاحوال ف پس جبکہ نکلی یعنی عثمان اور وہ کہ ساتہہ اونکی تہی یا تقدیر یہہ ہے پس جبکہ نکلی قوم کہا عائشہ نی کہ داخل ہوئے ابو بکر
پس نہ جنبش کی آپنی واسطی اونکی اور نہ پروا کی آپنی اونکی یعنی بیٹہی رہی اور کپڑی نہ سمیٹی پہر داخل ہوئی عمر پس نہ حرکت کی آپنے واسطی اونکی اور نہ پروا کی
آپنے اونکی پہر داخل ہوئی عثمان پس اوٹہہ بیٹہی آپ اور درست کی کپڑی آپنے اوپنی پس فرمایا آنحضرت نی کیا حیا نہ کرونگین اوس شخص سے کہ حیا کرتی ہی
اوسسے فرشتی ف ع کہا نووی نی کہ امین فضیلت ظاہر ہی عثمان رضہ کی اسلیئے کہ حیا بہی صفت ہے صفتون ملائکہ کی سی وہ اونکے لیئے ثابت ہوئی کہا منتظم نے
کہ امین دلیل ہی اوپر تو قیر عثمان رضہ کی نزدیک آنحضرت کے لیکن اوس سے کچہہ ابو بکر اور عمر رضہ کی منصب مین نزدیک آنحضرت کے فرق نہین آتا اور کم التفاتی آپکی بہ نسبت
اونکی لازم نہین آتی اسلیئے کہ حیا بہت ہوتی ہی تو تکلف اوٹہانا ہی جیسیکہ کہا گیا ہی اذا حصلت الالفۃ بطلت الکلفۃ کہتا ہون مین پس منقلب

دگئی حدیث کہ دلیل ہوئی ان دونو صاحبوں کی فضیلت پر مگر چونکہ ظاہر سمجھی جاتی ہی اس سے تعظیم و توقیر عثمان رضہ کی ذکر کی یہہ اونکی مناقب کے باب مین اور حقیقت این حسین جو صفت غالب ہوتی ہی اوسکی رعایت آنحضرت فرماتی ہی حضرت عثمان رضہ مین صفت حیا غالب تھی اس سے لحاظ اونکا کرتی ہی اور اون صاحبونسی بی تکلفی ہی اونسی معاملے تکلف کا رکہنی ہی اور ملائکہ فی جن مواضع مین حضرت عثمان سے حیا کی ہی از انجملہ بعضون نے ایک جگہہ یہہ نقل کی ہی کہ حضرت عثمان ہیچ مدینہ کی ایک قصہ مین جوا گی بڑی تو انکا سینہ کہلا ہوا تہا پس ملائکہ ہیچی ہٹ گئی پس حکم کیا اونکو آنحضرت فی سینہ کی دہانکنی کا پس عود کیا ملائکہ فی اپنی جگہہ پس پوچہا اونسی آنحضرت فی سبب اونکی ہٹ جانیکا اونہون فی کہا کہ بسبب حیا عثمان کے ہٹ گئی تہی ت اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت فی تحقیق عثمان ایک مرد ہیت شرمناک ہی اور تحقیق مین ڈراکہ اگر اون دونمین عثمانکو آنیکا اوس حالت پر یعنی حالت کہلی رہنی ران یا پنڈلی یہہ کہ پہنچی طرف میرے ہیچ حاجت اپنی کی یعنی ڈرا مین کہ اگر مجکو اسحالت پر دیکہیگا تو بسبب کثرت شرم اور غلبہ ادب کے میری پاس نہین آسکیگا اور عرض حال نہین کرسکیگا نقل کی یہہ مسلم فی الفصل الثانی فصل دوسرے عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيْقٌ وَرَفِيْقِيْ يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَهُوَ مُنْقَطِعٌ روایت ہی طلحہ بن عبید اللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ واسطے ہر پیغمبر کی رفیق یعنی ہمراہ اور یار مہربان ہی اور رفیق میرا یعنی بہشت مین عثمان ہی ف یعنے فی الجنۃ جملہ معترضہ ہی درمیان مبتدا خبر کی کلام ہی طلحہ کا باور کسی راوی کا کہ فرینہ سمجہا کریان کیا پہر یہہ نہین منافی ہی اسکی کہ ہو اونکا کوئی اور ہی رفیق سوا عثمان رضہ کی جنیسکہ وارد ہوا ہی ابن مسعود سے روایت طبرانی مین کہ ہر نبی کی لیی مخصوص ہی اوسکی اصحاب مین سی اور میرے مخصوص میرے اصحاب مین سے ابوبکر اور عمر ہین ہان البتہ اس سے یہہ معلوم ہوا کہ ہر نبی کی لیی ایک فیق تہا اور آنحضرت کی کئی رفیق نقل کے یہہ ترمذی فی اور نقل کی یہہ ابن ماجہ فی ابی ہریرہ سے اور کہا ترمذی فی کہ یہہ حدیث غریب ہی اور نہین ہی اسناد اسکی قوی اور یہہ منقطع ہی ف ع غرابت نہین منافی ہی صحت کو اسلیی کہا نہین ہی اسناد اسکی قوی اور یہہ حدیث یعنی اسناد اسکی منقطع ہی پس حاصل ہوا اس سے یہہ کہ حدیث ضعیف ہی لیکن باعتبار کیجاتی ہی قوی بہم فضائل کے اور مویدہی اسکی وہ روایت کہ نقل کی ہی ابن عساکر فی ابوہریرہ سے مرفوع کہ لکل نبی خلیل فی امتہ وان خلیلی عثمان بن عفان وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحُثُّ عَلٰى جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيَّ مِائَةُ بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَيَّ مِائَتَا بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَيَّ ثَلٰثُمِائَةِ بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبد الرحمن بن خباب سے کہ کہا حاضر ہوا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باسس حالت مین کہ وہ رغبت دلاتی تہی یعنی لوگون کو اوپر خرچ کرنیکی لشکر تبوک پر کہ اوسکو جیش العسرۃ کہتی ہین ف ع عسرۃ کہتے ہین تنگی کو پس جیش العسرۃ اوسکو اسلیی کہتی ہین کہ اوسمین مسلمان پڑے تنگی اور سختی مین تھے بسبب اسکے کہ مسلمان تہوڑی تہی اور کافر بہت اور مسافت راہ دور دراز تہے اور تہا وہ ہیچ زمانہ شدت گرمی کی اور ایام قحط کی اور کمی زاد راہ اور پانی کی اور سواری کی اور کمی کہانی اور پانی کی ایسی تہی کہ پیتی درختونکی کہاتی تہی اور اوجہہ اونٹونکی بکہوڑتی تہی اور مونہہ ترکرتی تہی غرضکہ بی سامانی اور تنگی حد سی زیادہ تہی اوسمین اسلیی یہہ نام اوسکا ہوا ت پس کہڑی ہوئی عثمان رضہ اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے ذمہ مین سو اونٹ مع جہولون اور کجاوہ اونکی یعنی سو اونٹ معہ سامان کی دونگا بیچ راہ خدا کی پہر رغبت دلائی آنحضرت نے اوپر سامان درست کرنی لشکر کی یعنی اوس مکان مین یا اور وقت پس کہڑی ہوئی عثمان اور کہا میرے ذمہ مین دو سو اونٹ مع جہولون کی اور کجاوہ اونکی

بیچ راہ خدا کی ف عرینی سوائے اون سو کی دو سو اور بین نہ اون سمیت جیسکہ ہم جانا ہی واللہ علم ت پہر رغبت دلائی آنحضرت نی اور پہر سامان درست کرنی لشکر کے پس کہڑنی ہوئی عثمان اور کہا میرے ذمہ ہین تین سو اونٹ مع جھولون اور کجاوون انکی کی بیچ راہ خدا کی ف ع پس حضرت عثمان نی چہہ سو اونٹ اپنی ذمہ لارم کیے پہلے بار ہین سو دوسرے بار ہین دو سو تیسرے بار ہین تین سو اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ غزوہ تبوک مین حضرت عثمان نی سازی نو سو اونٹ دیی اور تمام کیا ہزار کو ساتہہ بچاس گہوڑون کے اور کہا طلحہ نی ت پس مینی دیکہا آنحضرت کو اوترتی ہی منبر سی اسحالمین کہتی تہی نہین ضرر کریگی عثمانکو وہ چیز کہ کرین یعنی تمام عمر مین بعد اس نیکے کی کہ کی نہین ضرر عثمانکو وہ چیز کہ کرین بعد اسکی ف ع یعنی یہہ نیکے کفر ہی انکی گناہون گذشتہ کی ساتہہ زیادتی برائیون آیندہ انکی جیسکہ وارد ہوا ہی بیچ ثواب نماز جمعہ کے اور کہ فرمایا یہہ تاکید کی لیی اور اسمین اشارہ ہی طرف بشارۃ کی انکی لیی ساتہہ خاتمہ بخیر ہونیکی اور کہا مظہر نی یعنی ضرر نہین ہے اوسیر یہہ کہ نہ کرین بعد اسکے قسم نوافل سی نہ فرائض سے اسلیی یہہ نیکی کافی ہی انکو نام نوافل سی وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَلْفِ دِينَارٍ فِي كُمِّهِ حِينَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَنَثَرَهَا فِي حِجْرِهِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا فِي حِجْرِهِ وَهُوَ يَقُولُ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ أَحْمَدُ

اور روایت ہی عبد الرحمان بن سمرہ سے کہ کہا لائی عثمان نقد نزد یک آنحضرت کی ہزار دینار اپنی آستین مین اوسوقت کہ سامان تیار کیا آنحضرت نی با عثمان نی لشکر تبوک کا پس بکہیری ہزار دینار حضرت کی گود مین پس دیکہا مینی آنحضرت کو کہ اولٹ پلٹ کرتی تہی انکو اپنی گود مین اور فرماتی تہی نہین ضرر کریگی عثمان کو دو بگناہ کہ کریز بعد عمل آجکی دن کی یعنی نہین ضرر کریگی انکو گناہ سابق ولاحق دو بار فرمایا یہہ کلمہ نقل کی یہہ حمدنی ف ع ریاض مین عبد الرحمن بن عوف سے آیا ہی کہ کہا حاضر ہوا مین آنحضرت کی پاس اسحالمین کہ لائی عثمان بن عفان حبش العسرہ مین نو سو اوقیہ سونیکی اخرجہ الحافظ السلفی اور یہہ اختلاف روایات وہم دلالت نی ہی تناقض کا روایات مین اور تطبیق انمین اسطرح ہو سکتی ہی کہ پہلی حضرت عثمان نی چہہ سو اونٹ مع جھولون اور کجاوون کی دیی ہون جیسکہ پہلی حدیث مین گذرا پہر لائی ہون ہزار دینار واسطی خرچ ضروری مسافرون کی پہر جبکہ مطلع ہوئی اپر کہ یہہ نہین کفایت کرینگی زیادتی کی انمونمین ہی کہ ہزار پوری کر دیی اور زیادتی کی دینارون مین ہی کہ نوبت سونیکی نو سو اوقیہ کی پہنچی وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ رَسُولَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَكَّةَ فَبَايَعَ النَّاسَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عُثْمَانَ فِي حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُولِهِ فَضَرَبَ بِإِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى فَكَانَتْ يَدُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِنْ أَيْدِيهِمْ لِأَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی انس سے کہ کہا جبکہ حکم فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی صحابہ کو ساتہہ بیعۃ الرضوان کی ف ع کہ حدیبیہ مین سے پہنچی درخت کی سال حدیبیہ مین اور یہہ نام انکا اسلیی رکہا گیا کہ نازل ہوئی اوسکی حقین یہہ آیہ لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ ت نہی عثمان ایلچی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اہل مکہ کی ف ع کہ بہیجا تہا اونکو حدیبیہ سے اہل مکہ کی پاس تا مکہ مین آنے دین عمر کی لیی پس مشہور ہو گیا کہ مکہ والون نی عثمانکو مار ڈالا ت پس بیعت لی آنحضرت نی لوگون سی یعنی بیعت خاص موت پر پس بیعت کی صحابہ نی حضرت سی اور عثمان غیر وقت بیعت کی حاضر نہ تہی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق عثمان ہیچ کام اللہ کے یعنے نصرۃ دین اوسکی اور کام رسول اوسکے ہی پس مارا آنحضرت نی ایک ہاتہہ اپنا اوپر ہاتہہ دوسرے اپنی کی ف ع یعنی اپنا ہاتہہ نائب عثمان کی ہاتہہ کا کیا اور عثمان نفس کی طرف سے بیعت کی بعضی کہتی ہین وہ ہاتہہ کہ عثمان کی ہاتہہ کا نائب کیا وہ بایان تہا اور بعضی کہتے ہین دایان اور یہی صحیح ہی ت پس تہا ہاتہہ آنحضرت کا واسطی عثمان کی بہتر اتون اور صحابہ کی سی واسطی اپنی پس غایب ہونا اونکا نہین تہا سبب نقصان اونکیا بلکہ سبب منقبت تہا نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَ حِينَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ

غَيْرَ بِئْرِ رُوْمَةَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِي بِئْرَ رُوْمَةَ يَجْعَلُ دَلْوَهُ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ
مَالِي وَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنَنِي اَنْ اَشْرَبَ مِنْهَا حَتّٰى اَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ هَلْ
تَعْلَمُوْنَ اَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِاَهْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِي بُقْعَةَ اٰلِ فُلَانٍ فَيَزِيْدُهَا فِي
الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَهٗ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِي فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنَنِي اَنْ اُصَلِّيَ فِيْهَا رَكْعَتَيْنِ فَقَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ
قَالَ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَالِي قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ
هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى ثَبِيْرِ مَكَّةَ وَمَعَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَاَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ
حَتّٰى تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهٗ بِالْحَضِيْضِ فَرَكَضَهٗ بِرِجْلِهٖ قَالَ اسْكُنْ ثَبِيْرُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ
قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ شَهِدُوْا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اِنِّيْ شَهِيْدٌ ثَلَاثًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہی ثمامہ بنی حزن قشیری کی سی کہ کہا حاضر ہوا میں حضرت عثمان کی گھر میں اوسوقت کہ اوپر سی جہا نکا
عثمان نی اوسقوم پر کہ اونکی گھر کو گھیرا تہا اور قصد اونکی قتل کا کہتی تہی پس کہا عثمان نی کہ سوال کرتا ہون میں تمسی بحق خدا اور اسلام کی کہ ایا جانتی ہو تم
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائی مدینہ میں اور نہین تہا مدینہ میں کوئی پانی شیرین سوائے پانی کنوی رومہ کیکی ف ع ح رومہ ساتہہ پیش راور حرم دا
کے اور بعضون نے ہمزہ سی بہی کہا ہی کنوان بڑا جانب شمال مسجد قبلتین کے واوی عقیق مین کہ پانی اوسکا نہایت شیرین اور لطیف اور پاکیزہ ہی کہ عوام اوسکو اب جنت
کہتے ہین بسبب بہتر ہونے اوسکے دخول جنت کی عثمان نہ کہی لیی اور خریدنی اور وقف کرنی اوسکیکی اور حضرت عثمان نے خریدا تہا اوسکو لاکہہ درہم کو ترجمہ پس فرمایا آنحضرت
نے کون شخص ہے کہ خریدی بیر رومہ کو اور گرداوی ڈول اپنا ساتہہ ڈولون مسلمین کے ف ح ع یعنی وقف کری اوسکو اور کری ڈول اپنا برابر مسلمانونکی ڈولون کے
اور اپنے ملک سے نکالدی مخصوص اپنے لیی نرکہی اور اسمین دلیل ہی اوپر جواز وقف سقایات کے اور دلیل ہی اوپر کہ وقف کی ہوئی وقف چیز کرنیوالی کی ملک سی نکلجاتی
ہے ترجمہ مدنی نیکی اور ثواب کے کہ اوس خریدنیوالی کی لیی ہو اوس کنوین سے یعنی خریدنی اور وقف کرنی اوسکی سی بہتر ہے مین پس خریدا مینی اوسکو اصل اور خالص
مال اپنی سی اور تم آجکی دن منع کرتی ہو مجکو اوسکی پانی پینی سی یہانتک کے پیتا ہون مین دریا کی پانیسی یعنی پیتا ہون کہاری پانی کرمانند پانی سمندر کی ہی شور اور تلخ
مین پس کہا لوگون نے خدا و ندا ان جانتے ہین ہم مقرر خریدا انہون نے یعنی تصدیق عثمان کے کی اس کلام مین اور پہلے لانا اللّٰہم کا واسطی تاکید اور تبرک کی ہی ساتہہ اسم الہی کے
پہر کہا عثمان نے کہ پوچہتا ہون مین تمسی بحق خدا اور اسلام کی کہ ایا جانتی ہو تم کہ مسجد یعنی مسجد مدینہ تنگ ہوئے مصلیون پر پس فرمایا آنحضرت نے کون شخص ہے کہ خریدی جگہہ
اولاد فلانیکی ف ح مراد ایک جماعت انصار کی ہی قریب مسجد کی رہتی ہی اور ایک مین کہتی ہی کہ اگر اوسکو داخل مسجد کی کرتی تو مسجد فراخ ہو جاتی پہر حضرت نے
فرمایا کہ کوئی ہی کہ جگہہ اوس جماعت کے خریدی ترجمہ پس زیادہ کری اوس جگہہ کو مسجد مین بہتر ثواب اوسکیکی کہ اوس خریدنیوالیکی لیی ہو خریدنی اور وقف کرنی
اوسکی سی بہشت مین پس خریدا مینی اوسکو اصل اور خالص مال اپنی سی ف ع بیس ہزار یا پچیس ہزار درہم کو وہ جگہہ حضرت عثمان نی خریدے کما رواہ
الدارقطنی اور روایت کی بخاری نی ابن عمر سے کہ مسجد آنحضرت کی عہد مین بنائی گئی تہی اینٹ کی اور چھت اوسکی کہجور کی تہنیون کی تہی اور ستون اوسکی
کہجور کے لکڑی پس زیادہ کیا اوسمین ابوبکر نی کچہہ اور زیادہ کیا اوسمین عمر نے اور بنایا اوسکو آنحضرت کی عہد کے بنا پر ساتہہ اینٹ اور تہنیون کہجور کی اور پہر ستون چوبی
نصب کیے پہر تعمیر کی حضرت عثمان نے بس بہت کچہہ زیادہ کیا اوسمین اور بنائی دیوار اوسکی منقش پتہر دون کے اور چھت اوسکی ساگ کی ترجمہ پس تم آجکی دن منع کرتی
ہو مجکو اسی کہ پڑہون دو رکعت نماز اوس جگہہ مین یعنی جہ جائے مسجد مین پس کہا لوگون نے یا الٰہی ان جانتی ہین ہم کہا حضرت عثمان نی کہ پوچہتا ہون مین تمسی بحق خدا اور
اسلام کی کہ ایا جانتی ہو تم کہ تحقیق میں سامان درست کیا لشکر تنگی کا یعنی ہو گیا اپنی مال سی جہی اور فرمایا حضرت نی میری حقین جو کچہہ کہ فرمایا کہ دلالت

کرتا ہی اور حسن حال و بال میر کی چنانچہ اوپر کو راہ سکا ہو چکا ہی کہا لوگون نی یا الٰہی ان جانتی ہین ہم کہ حضرت عثمان نی کو پوچھتا ہون مین نسی بحق خدا اور اسلام کی ایا جانتی ہو تم یہہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہڑی ہتی اوپر ثبیر مکہ کی کہ نام ایک پہاڑ کا ہی اور ساتھہ آنحضرت کی ابو بکر اور عمر اور مین بہی کہڑی تہی پس ہلا پہاڑ یعنی بسبب جنبش کی بہانتک کرتی کلی بعضی پتہر اوسکی پتی زمین اور دامان کوہ مین پس آرہے اوسکو آنحضرت نی لات اپنی فرمایا ٹہہر اور نہیں اوپر ایسی کہ نہیں ہے مگر پیغمبر اور صدیق یعنی ابو بکر اور دو شہید ف عر یعنی حقیقی اسلیکی قتل کیی گئی ساتھہ زخم کی اور مری قریب ازضرب سے اور وہ عمر اور عثمان ہین پس نہین منافی ہی اسکی یہہ کہ آنحضرت اور صدیق شہید حکمی ہین اسلیے کہ سبب انکی موت کا اثر زہر قدیم کا تہا ترجمہ کہا لوگون نی یا الٰہی ہان اسیطرح ہی کہا عثمان نی اللہ اکبر گواہی دی اونہون نی قسم سے پروردگار کعبہ کے کہ مین شہید ہون تین بار کہا یہہ کلمہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور نسائی اور دارقطنی نی ف ع یعنی اللہ اکبر انکم وسطے زیادتی مبالغہ کی ہیچر ثابت کرنی حجت کی خصم پر اور ازراہ تعجب کے اقرار کرنی اونکی سی اونکی صدق پر اور جرأت کرنی اونکیسی اوپر فساد اور ہلاکت اونکی وعن مرة بن كعب قال سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم وذكر الفتن فقربها فمر رجل مقنع في ثوب فقال هذا يومئذ على الهدى فقمت اليه فاذا هو عثمان بن عفان قال فاقبلت عليه بوجهه فقلت هذا قال نعم رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح اور روایت ہی مرہ بن کعب سے کہ کہا سنا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی احالت مین ذکر کیا آنحضرت نی فتنونکا یعنی جنگ اشوبونکا کہ پیدا ہونگی بعد آنحضرت کی اسمت مین پس نزدیک کیا آنحضرت نی اون فتنونکو یعنی فرمایا کہ نزدیک ہے وقوع اونکا بس گزرا ایک شخص کپڑا اوڑہی ہوئی سر پر پس فرمایا آنحضرت نی یہہ شخص اوس روز کہ فتنہ واقع ہوگا راہ راست پر ہوگا مرہ بن کعب کہتے ہین پس اوٹہا مین اور گیا طرف اوس شخص کے نادیکہو نمین کہ کون ہی وہ کہا مرہ نی پس ناگہان وہ شخص عثمان بن عفان تہے کہا مرہ نی پس متوجہ کیا مین طرف آنحضرت کی مونہہ عثمان کا یعنی دیکہا مین آنحضرت کو مونہہ عثمانکا پس کہا مین یہہ شخص ہدایت پر ہوگا اوسدن فرمایا آنحضرت نی ہان نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی وعن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال يا عثمان انه لعل الله يقمصك قميصا فان ارادوك على خلعه فلا تخلعه لهم رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي في الحديث قصة طويلة اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ آنحضرت نی فرمایا یعنی عثمان سی ایکدن کہ ای عثمان بتحقیق شان یہہ ہے کہ شاید خدا تعالی پہنادی تجکو ایک کرتہ یعنی خلعت خلافت پس اگر چاہین لوگ زبردستی کرکہ پہنا اوتارنا تو اوسکو واسطے اونکی ف ع یعنی اگر قصد کرین لوگ تیری معزول کرنیکا تو نہ معزول کرنا تو اپنی نفس کو خلافت سی واسطے اونکی بسبب ہونی تیری حق پر اور ہونی اونکی باطل پر اور ہی حدیث کی سبب سے معزول نہ کیا عثمان نی اپنی نفس کو جسوقت کہ محاصرہ کیا لوگون نی اونکو روز دراز ہرچند کہ بجہلہوئی لوگ ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ اسحدیث مین قصہ دراز ہی ف اح اور وہ قصہ آنی مصریون کا ہی ساتھہ استغاثہ کی مصر کی عامل کی ساتھہ سی عثمان کی پاس اور پہنچنا محمد بن ابی بکر کا ولایت مصر کو اور پہرنا اونکا درمیان راہ سے بسبب مکر مروان کی اور محصور کرنا اور قتل کرنا عثمان رض کا اور یہہ قصہ نہایت موحش اور مہولہی جیسا کہ سیر کی کتابونمین لکہا ہی اور یہہ اول فتنہ ہی کہ دین اسلام مین واقع ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون وعن ابن عمر قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم فتنة فقال يقتل هذا فيها مظلوما لعثمان رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب اسنادا اور روایت ہی ابن عمر سی کہا کہ ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فتنہ کا پس فرمایا کہ مارا جاویگا یہہ اوسمین فتنہ مین بظلم کہا یہہ واسطے عثمان کی اور اشارہ کیا طرف اونکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے از روی سند کی وعن ابي سهلة قال قال لي عثمان يوم الدار ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد عهد الي عهدا وانا صابر عليه رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح اور روایت ہی ابو سلمہ سی عثمان کی مولی سی کہا کہ کہا واسطے میرے عثمان نی روز دار کی کہ روز واقعہ

قتل اونکیا تہا اور مراد اسی گہر عثمان کا ہی کہ اوسمین گہری ہوئی تہی اور شہید ہوئی تحقیق آنحضرت نی کی تہی مجکو وصیت یعنی یہہ کہ معزول نکرنا نواپنی تئین جیسکہ اوپر حدیث مین گذرا یا وصیت کی تہی صبر و تحمل کرنیکی اوپر جفا قوم کی اور نہ لڑنیکی اونسی اور مین تحمل کرنیوالا ہون اوس عہد یعنی وصیت پر اور لڑتا نہین اونسی والا بعضی اصحاب و غیرونی کہا تہا کہ تم خلیفہ وقت ہو باہر نکلو اور لڑو اونسی کہ مجال تمہاری مقابلہ کی نہین یا تینگی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی ؛

الفصل الثالث فصل تیسرے

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ يُرِيدُ حَجَّ الْبَيْتِ فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ قَالُوا هٰؤُلَاءِ قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنِ الشَّيْخُ فِيهِمْ قَالُوا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِي هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ أُبَيِّنْ لَكَ أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَأَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ عَفَا عَنْهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيضَةً فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ فَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذِهِ يَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا عَلٰى يَدِهِ وَقَالَ هٰذِهِ لِعُثْمَانَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اذْهَبْ بِهَا الْآنَ مَعَكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی عثمان نابعی بینی عبد اللہ بینی موہب سے سی کہ کہا آیا ایک شخص اہل مصر سے یعنے کہ مین اسکا لمدکی ارادہ رکہتا تہا حج کعبہ کا پس دیکہا ایک جماعت کو بیٹہی ہوئی پس کہا اوسنی کہ کون ہے یہہ قوم کہا بعضے لوگون نی کہ یہہ قریش ہین یعنی اکابر اونکی کہا اوس شخص نے پس کون ہی شیخ یعنی عالم معتبر اور مقتدا انمین کہا اونہون نی کہ شیخ انمین عبد اللہ بن عمر ہین کہا اوس شخص نی اے ابن عمر تحقیق مین پوچہتا ہون تجسے کچہہ پس جواب دے مجکو آیا جانتی ہو تم کہ عثمان بہاگ گیا تہا روز احد کی یعنی اور بہاگنا کفار کی مقابلہ سی بہت برا ہی کہا ابن عمر نی ہان بہاگی کہا اوس شخص نی آیا جانتی ہو تم کہ عثمان غائب رہا غزوہ بدر سی اور وہان حاضر نہ ہوئی یعنی اور قوت نہ پائی اونہون نی فضیلت اہل بدر کے کہا ابن عمر نی ہان حاضر نہوئی عثمان وہان کہا اوسنی آیا جانتی ہو تم کہ عثمان غائب رہا بیعۃ رضوان سی کہ حدیبیہ مین ہوئی اور نہ حاضر ہوئی وہان کہا ابن عمر نی ہان حاضر نہ تہی بیعت رضوان مین اور جب سب جگہہ ابن عمر نی تصدیق اوس شخص کے کی تو کہا اوسنی اللہ اکبر ف ح یہہ کہا اوسنی از راہ تعجب کے اور بسبب ثابت ہونی اغراض کی عثمان رضی اللہ عنہ پر اور رد و شخص اغیار فاسد رکہتا تہا عثمان رضی اللہ عنہ کی تعین ترجمہ کہا ابن عمر نی کہ آ بیان کرون مین تجسی حقیقت حال کی اوپر یہانگا عثمان کا روز احد کی پس گواہی دیتا ہون مین کہ خدا تعالی نی معاف اور درگذر کیا اوسنی ف ح اور یہہ بات معلوم ہی ہی کہ جو چیز معاف ہوئی وہ خارج ہی عیب مین تمام کرنیسی اور ابن عمر نی جو یہہ کہا گویا اشارہ کیا اس آیہ کی طرف ان الذین تولوا منکم یوم التقی الجمعٰن انما استزلھم الشیطٰن ببعض ما کسبوا ولقد عفا اللہ عنھم ان اللہ غفور حلیم جانا چاہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی روز احد کی ایک جماعت کو ایک جگہہ ٹہہرایا اور حکم کیا تہا کہ اپنی جگہہ سی ہلنا نہین پس کافرون نی جو شکست پائی اوس جماعت سے پیچہا کا فرونکا کیا اور بقصد غنیمت کی نکلی اور بکا جنگ بتر ہوا پس حق سبحانہ تعالی اونکی شکایت کرتا ہی پہر فرمایا ہی کہ عفو کیا خدا تعالی نی اونسی اور یہہ مخصوص حضرت عثمان ہی کی نہین بلکہ جو کوئی داخل اس تقریر کے تہا خدا تعالی نی عفو کیا اونسے ترجمہ اور ای پر غالب ہونا عثمان رض کا بدر سے بسبب اسکے تہا کہ تہین اونکی نکاح مین رقیہ آنحضرت کی بیٹی اور تہین مریض و بیمار پس فرمایا عثمان کی لیی آنحضرت نی کہ مرد کو ثواب ایک شخص کا ہی اون لوگون مین سے کہ حاضر ہوئی بدر مین اور حصہ اونکا ہی ف ح یعنی تو حکم حاضرین بدر کا رکہتا ہی دنیا اور آخرت مین پس غائب ہونا اونکا بدر سے

نہیں ہے نفسان اونکے حقمین ہرگز اور تہا غائب ہونا اونکا مانند غایب ہونے حضرت علی کی تاوک سی کہ اونکو خبر گیری اہل بیت کی لیی حضرت چہوڑ گئی تہی لیکن یہہ نہیں معلوم کہ آنحضرت نی اونکی لیی یہی حصہ غلبیت مین سے لگایا تہا یا نہیں واللہ علم اور حضرت رقیہ بیمار ہوئی تہین مدینہ مین اور حضرت عثمانکو آنحضرت نی اونکی خبر گیری کی لیی چہوڑا تہا اور رقیہ نی مدینہی مین وفات پائی اور یہہ علامت انہی کمال رسائی آنحضرت کی عثمان سے کہ اپنی ایک بیٹی اونکی نکاحمین دے پہر دوسری یعنے ام کلثوم بعد وفات رقیہ کے اور اسی سبب سے اونکو ذی النورین کہتے ہین پہر فرمایا آنحضرت نی کہ اگر ہوتی میری اور بیٹی تو نکاح کر دیتا مین اوسکا اونسی اور ریاض مین سے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا آنحضرت نی اللہ اوحی الی ان ازوج کریمتی عثمان بن عفان اخرجہ الطبرانی ترجمہ اور اپر غائب ہونا عثمان کا بیعۃ الرضوان سے اس سبب سے تہا کہ اگر ہوتا کوئی بہت عزت والا یعنی کنبہ کی جہت سے باقی صحابہ مین سے اندر مکہ کے عثمان سی تو البتہ بہیجتی آنحضرت اوسکو ف عرض یعنی بجانی عثمان کی لیکن جبکہ بہیجا کوئی عزت والا انکی برابر سے گزر گئی بعضی صاحب بخوف اپنے جان کی یہہ عذر بیان کر کر کہ یا رسول اللہ نہین ہی میری لیی قوم مکہ مین کہ مدد کرین میری اور محافظت کرین میری پشتی بان ہو کر ترجمہ پس بہیجا رسول خدا صلعم نی عثمانکو ف ع یعنی طرف مکہ کی تا مشرکون سی آنحضرت کیطرف سی گفتگو کرین اور اونکو آنحضرت کی تعرض کرنیسی باز رکہین پس استقبال کیا اونکا اونکی اہل اور گروہ نی اور آگی اپنی لی چلی اونکو سوار کر کر اور اپنی پناہ مین کیا اونکو کہ کوئی تعرض نہ کری اونسی اور کہا اونہون نی کہ طواف کر وخانہ کعبہ کا واسطی عمری اپنے کی پس کہا عثمان نی حاشا کہ مین طواف کرون آنحضرت کی غیبت ہین ترجمہ اور تہی بیعت رضوان حدیبیہ مین پہیلی جانی عثمان کی مکہ کو ف ع یعنی خبر مشہور ہوئی مسلمانونمین کہ مشرک لڑنیکو آتی ہین مسلمانون سی تو مستعد کیا آنحضرت نی مسلمانونکو لڑنیکی لیی و بیعت لی اونسی پیچی درخت کے اس بات پر کہ بہاگین نہین اور بعضون نی کہا بلکہ آئی خبر یہہ کہ عثمان قتل کیی گئی ترجمہ پس اشارہ کیا آنحضرت نی ساتہہ داہنی ہاتہہ اپنی کی اصحالین کی کہا یہہ ہاتہہ میرا نائب ہے عثمان کی ہاتہہ کا پس مارا داہان ہاتہہ اپنا اوپر باین ہاتہہ اپنی کی اور کہا یہہ بیعت یا یہہ ہاتہہ واسطی عثمان کی ہی یا اونکی طرف سی ہی پہر کہا ابن عمر نی کہ یہجان کلمات کو کہ تبری سوالون کی جواب مین کہی ہیی اپنا ہاتہہ اپنی نقل کی یہہ بخاری نی ف ع ح یعنی پس نہین ضرر کرینگی ہمکو بلکہ تہی کو ضرر کرینگی یا یہہ مراد ہی کہ اب جو ہیی کلمات حق اور مفصل بیان کر دیی ہین اونکو اپنی ساتہہ لیجا اور چہوڑ اعتقاد فاسد اپنا عثمان کی شانمین وَعَنْ اَبِیْ سَهْلَةَ مَوْلٰی عُثْمَانَ قَالَ جَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسِرُّ اِلٰی عُثْمَانَ وَلَوْنُ عُثْمَانَ یَتَغَیَّرُ فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ الدَّارِ قُلْنَا اَلَا نُقَاتِلُ قَالَ لَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَیَّ اَمْرًا فَاَنَا صَابِرٌ نَفْسِیْ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی سہلہ مولی عثمان کی سی کہ کہا شروع کیا آنحضرت نی کہ سرگوشی کرتی ہی عثمان سی یعنی چپکے سے کچہہ فرمایا اور وہ حال فتنہ کا ہوگا کہ اونپر بپا ہوگا اور قتل کرینگی لوگ اونکو اور صبر کرنا چاہیی اونکو اوسمین اور رنگ عثمانکا متغیر ہوتا تہا یعنی سفیدی اور سرخی سی طرف زردی کی پس جبکہ ہوا واقعہ دن وار کا کہا ہمنی کیا نہ لڑین ہم اونسے کہا عثمان نی نہ لڑو سلیی کہ تحقیق آنحضرت نی وصیت کی ہی طرف میری ایک امر کی پس مین روکنی والا ہون اپنے نفس کو اوس امر پر وَعَنْ اَبِیْ حَبِیْبَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ الدَّارَ وَعُثْمَانُ مَحْصُوْرٌ فِیْهَا وَاَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یَسْتَاْذِنُ عُثْمَانَ فِی الْکَلَامِ فَاَذِنَ لَهٗ فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّکُمْ سَتُلْقَوْنَ بَعْدِیْ فِتْنَةً وَّاخْتِلَافًا اَوْ قَالَ اخْتِلَافًا وَفِتْنَةً فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ لَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْ مَاتَ مِنَّا بِهٖ قَالَ عَلَیْکُمْ بِالْاَمِیْرِ وَاَصْحَابِهٖ وَهُوَ یُشِیْرُ اِلٰی عُثْمَانَ بِذٰلِکَ رَوَاهُمَا الْبَیْهَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہی ابی حبیبہ تابعی سی کہ وہ داخل ہوئی عثمان رض کی گہر مین اسحالین کہ عثمان رض گہیرے گئے تہی گہر مین اور تحقیق ابو حبیبہ نی سنا ابو ہریرہ کو کہ پروانگی مانگتی ہین عثمان سے کلام کرنی مین یعنی اونکی خدمت مین یا گہیرے ہوا لوگون سی جو حاضر تہی اونسی کلام کرنیکے لیے اذن چاہا پس اذن دیا عثمان نی ابو ہریرہ کو کہ کہو کیا کہتی ہو پس کہڑی ہوئی ابو ہریرہ اور حمد کی اللہ کے اور ثنا کی اوسپر یعنی جیسیکہ خطبہ کے لیی کرتی ہین پہر کہا ابو ہریرہ نی کہ سنا مینی آنحضرت کو کہ فرماتی کہ تحقیق تم دیکہوگی پیچہے میرے بلائین کہ اوسمین آزمایش تہہارے ہوگی اور بہت اختلاف و جنگ کروگی اسکیلیے

یا فرمایا آنحضرتؐ نے پہلی لفظ اختلاف کا اور پھر فتنہ کا برعکس پہلی روایت کے پس کہا آنحضرتؐ سے کہنی والی نے لوگونمین سے پس کون ہی ہماری لیی یا رسول اللہ یعنی کسکے متابعت کرین کہ اوسکی متابعت مین فائدہ ہمارا ہو نہ نقصان یا کہا اوس کہنی والی نے پس کیا حکم کرتی ہو ہمکو فرمایا آنحضرتؐ نے لازم ہی تمکو متابعت امیر کے اور یار دن اوسکی اور وہ یعنی ابوہریرہ اور ظہر یہہ ہے کہ آنحضرتؐ اشارہ کرتی تہی طرف عثمان کی ساتہہ اسکی یعنی لفظ امیر کی کہنی مین اشارہ کیا عثمان کیطرف کہ وہ حاضر تہی اوس مجلس مین روایت کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نے دلائل النبوۃ مین ف ۴ کہا مولف نے کہ مسلمان ہوئی عثمان غرہ استداء اسلام مین ابوبکر کی ہاتہہ پر پہلی داخل ہونی آنحضرتؐ کی دار ارقم مین اور ہجرت کی طرف زمین حبشہ کی دو ہجرتین اور تہی وہ گورہی میانہ قد خوبصورت گہنگی ڈاڑہی والے خلیفہ ہوئی محرم کی اول روز مین سن چوبیس مین اور قتل کیا اوسکو اسود بن جنبسی نے کہا اہل مصری تہا اور بعضون نے کہا اور کوئی تہا قاتل اوسکا اور دفن کیی گئی وہ ہفتہ کے شب یکشنبہ مین اور اوسدن عمر اوسکی بیاسی برس کی تہی اور بعضون نے کہا اٹہاسی برس کے اور رہی خلافت اوسکی بارہ برس چند روز کم اور روایت کین اوسنی حدیثین خلق کثیر نے باب مناقب ہؤلاء الثلثۃ رضی اللہ عنہم باب ہے مناقب ان تینون کی ف ۴ یعنی بعضی حدیثین ہیچ مناقب ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کی مجتمع ہی وارد ہوئی ہین اس باب مین وہ حدیثین مذکور ہین الفصل الاول فصل پہلے

عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صعد احدا وابوبکر وعمر وعثمان فرجف بہم فضربہ برجلہ فقال اثبت احد فانما علیک نبی وصدیق وشہیدان رواہ البخاری روایت ہی انس سے کہ تحقیق آنحضرتؐ چڑہی کوہ احد پر کہ نام پہاڑ مشہور کا ہی مدینہ مطہر مین اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم ہی چڑہی ساتہہ آنحضرتؐ کی پس ہلا احد یعنی بسبب خوشی تشریف لانی آنحضرتؐ کی پس مارا آنحضرتؐ نے پہاڑ کو ساتہہ پانو اپنی کی اور فرمایا ہمرتوای احد پس نہین ہی تجہ پر نبی اور صدیق یعنی ابوبکر اور دو شہید یعنی عمر اور عثمان نقل کی یہہ بخاری نے

وعن ابی موسی الاشعری قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حائط من حیطان المدینۃ فجاء رجل فاستفتح فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم افتح لہ وبشرہ بالجنۃ ففتحت لہ فاذا ابوبکر فبشرتہ بما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ ثم جاء رجل فاستفتح فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افتح لہ وبشرہ بالجنۃ ففتحت لہ فاذا ہو عمر فاخبرتہ بما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ ثم استفتح رجل فقال لی افتح لہ وبشرہ بالجنۃ علی بلوی تصیبہ فاذا عثمان فاخبرتہ بما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ ثم قال اللہ المستعان متفق علیہ

اور روایت ہی ابوموسی اشعری سی کہ کہا تہا مین ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک باغین باغون مدینہ کیسی یعنی وہ باغ تہا کہ جسمین بیر اریس تہا پس آیا ایک شخص مینے نہین پہچانا اوسکو کہ کون ہی پس کہلوایا اوسنی دروازہ پس فرمایا آنحضرتؐ نی کہولدی واسطی اوسکی دروازہ اور بشارت دی اوسکو بہشت کے یعنے بہشت عالیہ کے پس کہولا مینی واسطی اوسکی دروازہ پس ناگہان وہ شخص ابوبکر تہی پس بشارت دی مینی اوسکو ساتہہ وہیچز کی کہ فرمائی آنحضرتؐ نی پس شکر کیا ابوبکر نے اللہ کا یعنی اس نعمت بشارت پر پہر آیا ایک اور شخص اور دروازہ کہلوایا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہولدی اسکی لیی دروازہ اور بشارت دی اسکو بہشت کے پس کہولا مینی دروازہ اوسکی لیی پس ناگہان وہ شخص عمر تہی پس خبر دی مینی اوسکو ساتہہ وہیچز کی کہ فرمائی آنحضرتؐ نی پس شکر کیا عمر نی خدا تعالی کا پہر آیا کہلوایا دروازہ ایک اور شخص نے پس فرمایا حضرتؐ نی مجکو کہ کہولدی دروازہ اوسکی لیی اور بشارت دی اوسکو بہشت کے ساتہہ بلا عظیم کے کہ پہنچیگی اوسکو پس کہولا مینے پس ناگہان وہ عثمان تہی پس خبر دی مینی اوسکو ساتہہ وہیچز کی کہ فرمائی آنحضرتؐ نی پس شکر کیا عثمان نی اللہ تعالی کا پہر کہا اللہ ہی مطلوب مدد کی کیجاتی ہی کہ صبر عطا کری تلخی اوس بلا پر اور اوسکو مصیبتونپر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

الفصل الثانی فصل دوسرے

عن ابن عمر قال کنا نقول ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حی ابوبکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم رواہ الترمذی روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا کہتے تہے ہم

اصحاب میں کہ آنحضرت زندہ تھی ابوبکر اور عمر اور عثمان راضی ہوا اللہ ونسی یعنی اس ترتیب سے ان تینوں کو باہم ذکر کرتی تھی ہم وقت ذکر کرنی اونکی اور بیان کرنی امر اونکی اور یہہ مقبول و پسندیدہ درگاہ نبوت کی تھی اور مشہور تھی صحابہ کی درمیانہ اور ممتاز و مذکور تھی درمیان اونکی نقل کی یہہ ترمذی نے **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اری اللیلۃ رجل صالح کان ابا بکر نیط برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونیط عمر بابی بکر ونیط عثمان بعمر قال جابر فلما قمنا من عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلنا امّا الرجل الصالح فرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واما نوط بعضہم ببعض فہو الامر الذی بعث اللہ بہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ ابو داود اور بروایت ہی جابر ہی یہہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہ دکہلایا گیا خواب میں آجکی رات ایکمرد صالح یعنی ایکمرد صالح نے خواب میں دیکہا یعنی میں نے خواب میں دیکہا گویا کہ ابوبکر لٹکائی گئی اور پیوست کی گئی ہیں ساتہہ پیغمبر خدا صلعم کے اور لٹکائی گئی اور پیوست کی گئی عمر ساتہہ ابی بکر کی اور لٹکائی گئی عثمان ساتہہ عمر کی کہا جابر نے پس جب اوٹہی ہم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے کہا ہمنے یعنی اجتہاد سے اور ظن غالب سے اپر مرد صالح کہ آنحضرت نے فرمایا رسول خدا خود ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اور اپر تعلق اور اتصال بعض اونکا ساتہہ بعض کی معنی اسکی یہہ ہیں کہ یہہ والی اوس کام کی ہیں کہ بہیجا ہی خدا تعالی نے ساتہہ اوس کام کی اپنی پیغمبر صلعم کی یعنی خلفا اونکی ہیں بیچ جاری کرنی احکام دین اور شریعت کی ساتہہ ترتیب مذکور کی نقل کی یہہ ابو داود نے **باب مناقب علی بن ابی طالب** یہہ باب ہے بیچ مناقب علے بن ابیطالب کی **ف** رح مناقب حضرت علی رض کی بہت ہیں بیشمار و بیحد حدیث کی کتابوں میں انکے جو مذکور ہیں زیادہ ہیں بہ نسبت مناقب اور صحابہ کے اور بعضی روایتیں اونمیں سے وضعی بہی ہیں چنانچہ شیخ عبد الدین شیرازی نے جلیسکیہ بیچ بعضی حدیثوں کی کہ نقل کی گئی ہیں بیچ فضائل ابوبکر صدیق کی حکم وضعی کا حدیثوں کا کیا ہی اور کہا ہی کہ بطلان اسکا ساتہہ بداہتہ عقل کی معلوم ہی اسجگہہ سے کہا کہ بیچ فضائل علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ کی حدیثیں بیشمار و شیع کی ہیں لوگوں نے اور خاص ترین اونکی وہ حدیثیں ہیں کہ ایک کتاب میں جمع کی ہیں اور اوسکا نام رکہا ہی اول ہر حدیث کی یا علی ہی اور اونمیں سے ایک حدیث ثابت ہی یا علی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی اسیطرح ذکر کیا ہی علمارنی واللہ علم انتہی اور امام احمد اور نسائی وغیرہما سے منقول ہی کہ اونہوں نے کہا کہ بیچ مناقب علے کی حدیثیں آئی ہیں ساتہہ اسانید جید کی زیادہ تر اون حدیثوں سے کہ اور صحابہ کی حقیق انمیں ہیں اور سیوطی نے کہا کہ سبب اسکا یہہ ہے کہ علی رض متاخر ہیں اور اونکی زمانہ میں اختلاف واقع ہوا اور پیدا ہوئی اور بہت سی مخالفین کہ اونکی ساتہہ جنگ کے اور اوپر خروج کیا پس علمائی چاہا کہ منتشر کریں مناقب اونکی واسطے رد کرنیکی مخالفوں پر اس سبب سے بہت صحابہ کی روایت کرتی تھی والا خلفا ثلثہ کی ہی مناقب بہت ہیں برابر اونکی بلکہ زیادہ اونسی اور حضرت علی کا نام حیدر ہے تہا اصل میں حیدر نام تہا اسد کا کہ جو نانا تہا حضرت علی کا پس جب اونکی ماں نے کہ فاطمہ بنت اسد تھی اونکو جنا تو اپنی باپکے نام پر انکا نام رکہا پس جب آیا ابوطالب تو یہہ ذکر کیا اوسنے اسدی پس نام اونکا علی رکہا اور کہا سہل نے کہ نہیں تہا علی رض کی نزدیک کسی کے نام محبوب زیادہ بوسراب سے اور سبب اسکا یہہ تہا کہ ایک روز آنحضرت تشریف لائی حضرت فاطمہ کے گہر میں پس نہ پایا علی رض کو گہر میں پس فرمایا کہ کہاں ہی تیری چچا کا بیٹا عرض کیا فاطمہ رض نے کہ مجہمیں اور اونمیں کچہہ بہ مزگی ہوئی تہی پس خفا ہو کر نکل گئی اور میری پاس قیلولہ نہیں کیا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کہ دیکہہ کہاں ہیں وہ پس کہا اونہوں نے کہ یا رسول اللہ مسجد میں سوتی ہیں پس تشریف لائی حضرت مسجد میں دیکہا کہ وہ لیٹی تھی اسحالمیں کہ گر پڑی تھی چادر اونکی کندہی پر سی اور لگ گئی تھی اونکی پہلو میں مٹی پس پونچہتی تھی اونسی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور فرماتی تھی اوٹہہ ای ابا تراب **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی متفق علیہ روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے علی رض کی کہ تو مجہسے بمنزلہ ہارون کے ہی موسی سے **ف** ع ح یعنی آخرت میں اور قرب مرتبہ میں اور وہ بیچ مددگار ہونیکی امر دین میں کذا قالہ

شارح سن علامتا اور تورپشتی وغیرونی کہا کہ یہہ حدیث آنحضرت نے اوسوقت فرمائی ہی کہ خلیفہ کیا تہا علی رض کو اپنی اہل وعیال پر اور آپ غزوہ تبوک کو تشریف لیگئی ہے کہ آخری غزوہ آنحضرت کا تہا پس منافقون نے طعن کیا کہ اونکو حقیر وسبک جانکر آنحضرت چہوڑ گئی ہین حضرت علی رض نے جو یہہ سنا تو تیار باندہ کر نکلی پہانتک کہ آنحضرت سے ملے اسحالیکہ آنحضرت اوتری ہوئی تہی موضع جرف مین پس عرض کیا کہ یارسول اللہ منافق ایسا ایسا کہتے ہین آنحضرت نے فرمایا کہ جہوٹ کہتی ہین نہین جہوڑا ہی مجہے لیکن آنحضرت اوتری ہوئی ہی موضع جرف مین پس عرض کیا کہ یارسول اللہ منافق ایسا ایسا کہتے ہین آنحضرت نے فرمایا کہ جہوٹ کہتی ہین نہین جہوڑا ہی مجہے تمکو مگر واسطی محافظت اونکی کہ جہوڑا ہی مینی اونکو پیچہے اپنی پس پہر جاؤنم اور خلیفہ ہو میرے میری اہل مین اور اپنی اہل مین کیا نہین راضی ہی تو اے علی کہ ہو وی تو مجہسے بمنزلہ ہارون کی موسی سی کہ جب موسی میقات کو گئی ہارونکو خلیفہ کیا اپنی قوم مین اور احدیث کی پیچہی جہٹی ہین شیعہ اور دلیل پکڑا ہی اسکو اسمین کہ خلافت بعد آنحضرت کی حق علی کا ہی اور آنحضرت نے وصیت کی اونکو خلافت کی پس رد وفض نے اپنی بکواسی سی یہہ سمجہہ کر نسبت کفر کی ہی تمام صحابہ کو بسبب مقدم کرنی غیر علی کو اور بعضون نے نسبت کفر کی حضرت علی کیطرف بہی کی ہی اسلیے کہ یہہ نہین قائم ہوئی واسطی طلب حق اپنی کی پس نہین شک ہے ایسی احمقون کی کفر مین اسلیے کہ جنہون نے کافر کہا نام امت کا خصوصا صدر اول کو پس بلاشبہہ باطل کیا شریعت کو اور ڈہایا اسلام کو اور اونکی دلیل پکڑنیکا جواب علما اہل سنت وجماعت کی یہہ کہتی ہین کہ دلیل نہین ہے اونکی لیے اسمین بلکہ ظاہر حدیث یہہ ہے کہ علی رض کو آنحضرت نے خلیفہ کیا ہے مدت نشریف رکہنی اپنی کی غزوہ تبوک مین جیسا کہ موسی ع نے ہارون کو خلیفہ اپنا کیا مدت غائب رہنی اپنی مین واسطی مناجات کی طور پر اور نہین ہے ہارون خلیفہ بعد موسی کی اسلیے کہ وفات ہارون کی چالیس برس پہلے وفات حضرت موسی ع کی ہی اور آنحضرت صلعم نے اسی مدت مین خلیفہ کیا ابن ام مکتوم کو لوگونکی امامت کرنیکی لیے نمازمین پس علی رض نے خبر گیری پیغمبر کی اہل بیت کی کرتی تہی اور ابن ام مکتوم امامت لوگون کی اگر خلافت مطلوب ہوتی تو امامت نماز کی لیے بہی حضرت علی رض کو حکم فرماتی بلکہ اولی اور اہم تہا انہتی اور کہا طیبی نے چونکہ اسمین تشبیہ تہے اور وجہ تشبیہ کے سمجہے نہین جاتی ہی کہ آنحضرت نے کاہے مین تشبیہ دی اونکو ساتہہ ہارون علیہ السلام کی پس بیان کیا آنحضرت نے اوسکو ساتہہ قول اپنی کی ترجمہ الا انہ لا نبی بعدی مگر فرق یہی ہی کہ نہین ہی پیغمبر بعد میرے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ح ع اور ہارون پیغمبر تہی اور تو پیغمبر نہین ہی یعنی انصال اونکا ساتہہ حضرت کی نہین ہے جہتہ نبوت سی پس باقی رہا اتصال جہتہ خلافت سی اسلیے کہ وہ قریب نبوت کی ہی مرتبہ مین یا تو ہو حالت حیات اونکی مین یا بعد وفات اونکی لیکن نکل گیا وہ اتصال کہ ہو بعد وفات اونکی اسلیے کہ ہارون مرے پہلی وفات موسی ع کی پس متعین ہوا یہہ کہ نہی خلیفہ حالت حیات آنحضرت کی مین وقت جانی اونکی طرف غزوہ تبوک کی انتہی اور خلاصہ اسکا یہہ کہ خلافت جزئیہ حضرت کی حیات مین نہین دلالت کرتی ہی اوپر خلافت کلیہ کے بعد وفات حضرت کی کی خصوصا جبکہ معزول ہوئی ہون اوس خلافت سے بہی بسبب جوع کرنی آنحضرت کی طرف مدینہ کی اور شرح مسلم مین ہی کہا بعضی علمانی کہ حضرت کی اس قول مین الا انہ لا نبی بعدی دلیل ہی اسپر کہ عیسی بن مریم جب وہ تریگی تو اوہ تریگی حاکم ہوکر بحکام اس امت سے بلا وہ تریگی لوگونکو طرف شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہین اوہ تریگی نبی ہوکر کہتا ہون مین کہ نہین منافات ہی اسمین کہ ہون نبی اور ہون تابع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیچ بیان کرنی احکام شریعت اونکی کی اور مضبوط کرنی طریقہ اونکی اگرچہ ساتہہ وحی کی ہو طرف اونکی پس معنی جملہ مذکورہ کی یہہ ہین کہ نبی نہین پیدا ہوگا بعد حضرت کی کوئی نبی اسلیے کہ آنحضرت ختم کرنیوالی اگلی نبیون کے ہین اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ اگر ہوتا بعد حضرت کی نبی تو ہوتی علے اور یہہ منافی نہین ہی اوسحدیث کی وارد ہوئی ہی حضرت عمر کی حقمین صریحا اسلیے کہ یہہ حکم فرضی اور تقدیری ہی پس گویا کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر متصور ہوتا نبی ہونا بعد میرے تو البتہ ہوتی ایک جماعت اصحاب مین سے نبی لیکن نہین ہے نبی بعد میرے اور یہی معنی ہین احدیث کے کہ لو عاش ابراہیم لکان نبیا اور حدیث علما رہتی امتی کانبیاء بنی اسرائیل جو ہی تصریح کی ہی حفاظ نے مانند زرکشی اور عسقلانی اور دمیری اور سیوطی کی کہ یہہ اصل نہین ہی اونکی وعن زر بن حبیش قال قال علی والذی فلق الحبۃ وبرا النسمۃ انہ لعہد النبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم الی ان لا یحبنی الا مومن ولا یبغضنی الا منافق رواہ مسلم اور روایت سے زر جس مین سے کہا حضرت علی نے قسم ہی اوس خدا کی کہ پہاڑا دانہ کو یعنی اوگایا اور نکالا اوس سے درخت اسلیے کہ دانہ اوگتی مین پہاڑا جاناہی اور پیدا کیا تمام ذی روح کو تحقیق شاق یہہ ہے کہ البتہ حکم کیا اور وصیت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف میری یہہ کہ دوست نہین رکہیگا مجکو مگر مومن ف ع یعنی

مومن کامل محبتی محبت مشروط بمطابق واقع کی رکھیگا بغیر زیادتی اور نقصان کی تاکہ قتل جاوین نسیری اور خارجی پس حبشی دوست رکھا حضرت علی کو اور بغض کہا شیخین سے مثلاً پس دوستی رکھی اونسی دوستی مشروط پس نہین نقض وارد ہوگا ساتھہ اوس شخص کی کہ دوست رکھی حضرت علی کو اور بغض کہی ابوبکر اور عمری ترجمہ اور دشمن نہین رکھیگا مجکو کر منافق نقل کی بیہقی فی ف ح ع پس محبت علی کی علامت ایمان کی ہی اور عداوت اوکی نشانی نفاق کی اور حضرت علی سی روایت ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی من احبنی واحب ہذین وابا ہما وامہما کان معی فی درجتی یوم القیمۃ اخرجہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت کی ابن عدی نی انس سے حب ابی بکر وعمر وعثمان ایمان وبغضہم نفاق اور روایت کی ابن عساکر نی جابر سے حب ابی بکر وعمر من الایمان وبغضہما کفر وحب الانصار من الایمان وبغضہم کفر وحب العرب من الایمان وبغضہم کفر ومن سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ ومن حفظنی فیہم فانا احفظہ یوم القیمۃ **وعن** سہل بن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم خیبر لاعطین ہذہ الرایۃ غدا رجلا یفتح اللہ علی یدیہ یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ فلما اصبح الناس غدوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلہم یرجون ان یعطاہا فقال این علی بن ابی طالب فقالوا ہو یا رسول اللہ یشتکی عینیہ قال فارسلوا الیہ فاتی بہ فبصق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی عینیہ فبرء حتی کان لم یکن بہ وجع فاعطاہ الرایۃ فقال علی یا رسول اللہ اقاتلہم حتی یکونوا مثلنا قال انفذ علی رسلک حتی تنزل بساحتہم ثم ادعہم الی الاسلام واخبرہم بما یجب علیہم من حق اللہ فیہ فوا اللہ لان یہدی اللہ بک رجلا واحدا خیر لک من ان یکون لک حمر النعم متفق علیہ وذکر حدیث البراء قال لعلی انت منی وانا منک فی باب بلوغ الصغیر اور روایت ہی سہل بن سعد ساعدی سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دن غزوہ خیبر کی ف ح خیبر آٹھہ منزل ہی مدینہ سے جانب شام کی اور یہہ غزوہ سن سات مین تہا ترجمہ کہ دونگا مین یہہ نشان کہ علامت سرداری کی ہی کل کو ایک شخص کو کہ فتح کریگا اللہ تعالی قلعہ خیبر کو اوسکی اتو پر یعنی بسبب اوسکے دوست رکہیگا وہ شخص خدا اور رسول خدا کو اور دوست رکہیگا اوسکو خدا اور رسول خدا پس جب صبح کی لوگون نی یعنی صحابہ نی آنحضرت کی پاس صبح کو احالیکہ سب صحابہ امید رکہتی ہی کہ دیا جاوے نشان اونکو ف ح آیا ہی کہ صحابہ کو تمام شب تنیسنہ آئی اس شوق اور انتظار مین کہ دیکہیں یہہ نعمت کل نصیب کسکے ہوپس فرمایا آنحضرت نی کہان ہین علی بن ابی طالب ف ح اور وہ بیچی رہ گئی تہی بسبب انکہونکی دکہنی کی بعد ازان اشنا راہ مین یا بعد پہنچنی کی خیبر مین آنحضرت سی جا ملی ترجمہ پس کہا صحابہ نی کہ وہ یا رسول اللہ شکایت کرتی ہین اپنی آنکہونکی یعنی اونکی آنکہین دکہتی ہین یعنی بسبب درد کی حاضر نہین ہوئی فرمایا آنحضرت نی پس بہیجو کسیکو طرف اونکی کہ بلا لاوے اونکو پس لائی گئی علی رضی اللہ عنہ پس آب دہن ڈالا اونکی آنکہونمین پس تندرست ہوئی علی یعنی آنکہونکیطرف سی یہانتک گویا نہا اونکی کچہہ درد یعنی اور نہ بسبب درد قسم رمدی اور نہ ضعف بصر اصلا پس دیا اونکو نشان پس کہا علی نی کہ یا رسول اللہ لڑونمین اونسی یہانتک کہ ہون وہ مانند ہماری یعنی مسلمان ہون فرمایا آنحضرت نی جا اور گذر اوپر نرمی اور آہستگی اپنی کی یہانتک کہ اوترے تو اونکی زمین مین پہر بلا اونکو طرف اسلام کی یعنی اول اور خبر دی اونکو ساتھہ اوسچیز کی کہ واجب ہے اوسپر حق خدا اسی اسلام مین ف ع اور یہان یہہ مخدوف ہی کہ پس اگر انکار کرین وہ اوسسے تو پس طلب کر جزیہ پس اگر انکار کرین تو قتال کر اونسی یہانتک کہ مسلمان ہون حقیقۃ یا حکما یعنی جزیہ دنیا قبول کرین یا معنی مسلمان ہونیکی فرمان بردار ہونا ہین ترجمہ پس قسم خدا کی یہہ کہ ہدایت کری خدا تعالی بسبب تیرے ایک مرد کو بہتر ہی اوسسے کہ ہون تیری لیی چارپائی سرخ اونٹ سرخ ف ع حضرت نی جو رہنمائی کی حضرت علی کو واسطی بلانی کفار کی طرف اسلام کی اوسکی تاکید کی لیی یہہ بات قسم کہا کر ارشاد فرمائی اسلیی کہ یہہ اکثر سبب ہوتا ہی اونکی ایمان کا بغیر قتال وقتلکی کہ متفرع ہوتا ہی اوسپر حصول غنایم کا قسم سرخ چارپایون وغیرہ سی پس پیدا کرنا ایک مومن کا بہتر ہی معدوم کرنی ہزار کافر کی سی جیسیکہ تصریح کیا ہی اوسکو ابن ہمام نی اول کتاب النکاح فتح القدیر ترجمہ اور ذکر کی گئی حدیث براء کی کہ اوسمین

فرمایا ہی آنحضرت نی علی مرتضی کو کہ تو مجھی ہی اور مین تجھی ہوں پھر باب بلوغ المسیر کی ف ع یعنی اسلمی کہ اوسکو تعلق ہی ساتھہ حضانہ کی اور وہ حدیث ہی مشتمل اوپر نسبت علی اور جعفر اور زید بن حارثہ کی **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** قال اِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی عمران بن حصین سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ علی مجھی ہی اور مین علی سی ف ح یہہ کنایہ ہی کمال اتحاد اور اخلاص اور یگانگت اور مشارکت سی نسب مین ترجمہ اور علی دوست اور ناصر ہر مومن کا ہی یعنی اسمین اشارہ ہے طرف اس آیۃ کی انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الخ **ت** نقل کی یہہ ترمذی نی **وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** قال مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ ہو مین دوست اوسکا پس علی دوست اوسکا ہی یعنی جسکو مین دوست رکھتا ہون پس علی دوست رکھتا ہی اوسکو یا یہہ معنی ہین کہ جو شخص کارپرداز اور مددگار میرا ہوتا ہی پس علی کارپرداز اور مددگار اوسکا ہوتا ہی اور باقی شرح اسکی مفصل تمیری فصل مین مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالی ترجمہ نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی **وَعَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ** قال قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ مِنِّي وَاَنَا مِنْ عَلِيٍّ وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي اِلَّا اَنَا اَوْ عَلِيٌّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَحْمَدُ عَنْ اَبِي جُنَادَةَ اور روایت ہے حبشی بن جنادہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ علی مجھی ہے اور مین علی سی اور نہ ادا کریگا طرف سے یعنی بند عہد کو کوئی مگر مین یا علی نقل کی یہہ ترمذی اور احمد نی ابی جنادہ سی ف ح عادت عرب کے تھی کہ جب درمیان اونکی گفتگو ہوتی تھی بیچ فصل ابرام اور صلح اور بند عہد کی تو ادا نہین کرتا تھا یہہ امور مگر وہ شخص کہ سردار قوم کا ہوتا یا وہ شخص کہ قریب اوسکا ہوتا اوسکی قرابتیون اور اپنون مین سے اور نہین قبول کرتی تھے غیر اوسکی سی پس جبکہ وہ ہوا وہ سال کہ آنحضرت نی ابوبکر صدیق رض کو حج کی لیی بھیجا تھا اور امیر حاجیون کا کیا تو بعد اوسکی نکلنی کی اونکی پیچھی علی مرتضی کو بھیجا تا فصل کرین بیشر کونکی عہد کو اور سورہ براۃ کو اوسمین اس بابت آیتین اوتری ہین مشرکونپر پڑہین اور ندا کرین کہ مشرک نجس ہین نزدیک نہون مسجد حرام کی بعد اس سال کی اور سوا اسکی اور احکام بیان کرین پس اوسوقت یہہ حدیث فرمائی حضرت علی نہ کی تکریم کی لیی اور حقیقت مین عذر بیان کرنا ہی تھا حضرت ابوبکر کی لیے اوسمقام مین چنانچہ اسلمی کہا حضرت صدیق نی حضرت علی سی جسوقت کہ جا ملی علی اونسی پیچھی سے کہ تم امیر ہو یا مور پس کہا حضرت علی نی کہ امیر نہین بلکہ مامور ہون اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ خلافت علی کی متاخر ہوگی صدیق کی خلافت سے چنانچہ یہہ مخفی نہین ہے محققین پر **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ** قال اَخَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَصْحَابِهِ فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ فَقَالَ اَخَيْتَ بَيْنَ اَصْحَابِكَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِي وَبَيْنَ اَحَدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ اَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا بھائی چارہ کروایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی درمیان یارون اپنی کی ف ع یعنی مودود وصنایع مین اوسمین دنیے بھائی چارہ کروایا چنانچہ ابو درداء اور سلمان المسمین بنی بھائی ہوئی اسطرح اور اور یہہ پانچ مہینی بعد مدینہ کی آنیکی ہوا ترجمہ پس اے علی اصحابون کی آنسو بھائی تہین اکہین اونکی پس کہا علی نی کہ بھائی چارہ کروایا آپنے درمیان یارون اپنی کی اور نہ بھائی چارہ کروایا آپنے درمیان میرے اور درمیان کسیکی پس فرمایا آنحضرت صلعم نی کہ تو بھائی میرا ہی دنیا اور آخرت مین یعنے تجکو کیا حاجت ہے کہ کسی اور سی بھائی چارہ کرواون ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے **وَعَنْ اَنَسٍ** قال كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرٌ فَقَالَ اللّٰهُمَّ ائْتِنِي بِاَحَبِّ خَلْقِكَ اِلَيْكَ يَاْكُلُ مَعِيَ هٰذَا الطَّيْرَ فَجَاءَهُ عَلِيٌّ فَاَكَلَ مَعَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی انس سی کہا تھا نزدیک آنحضرت کی ایک جانور پرندیعنی بھنا ہوا یا پکا ہوا پس کہا یعنی دعا کی آنحضرت نی خداوندا لامیرے پاس اوسکو کہ بہت پیارا ہو نزدیک تیری تیری مخلوق مین سے کہا دی وہ ساتھہ میرے اس جانور کہ بیٹھے آئی آنحضرت کی پاس علی نہ اور کہا یا ساتھہ اونکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف

ع رح کہا ابن جوزی نی کہ یہہ حدیث موضوع ہی اور کہا حاکم نی کہ موضوع نہین ہی اور مختصر مین کہا کہ طرق اسکی بہت ہین لیکن سب ضعیف ہین اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ حضرت علی محبوب ترین خلق خدا کی تہی نزدیک خدا کی اور شارحین حضوصیتین در قیدین لگاتی ہین کہ مراد یہہ ہی کہ جملہ محبوب ترین خلق سی تہی یا محبوب ترین خلق کی آنحضرت کی چچا کی بیٹو نمین سی تہی یا قرابتیون قریب ہین سی یا یہہ مراد ہی کہ جو اولی اور اقرب و راجح ہین باتہہ احسان کرنی مین کی اور نیز علی محبوب ترہین اونمین سی نزدیک خدا کی اور غالبًا یہہ تخصیصات اس سبب سی ہین کہ حضرت علی کا محبوب زیادہ ہونا ابی بکر صدیق اور عمر فاروق کی لازم نہ آوی اور حقیقت مین حاجت ان تخصیصات کی کچہہ نہین ہی اسلیی کہ یقینی ہی کہ مراد تمام خلق علی العموم نہین ہین اسلیی کہ احب مطلق سید المحبوبین اور افضل المخلوقین صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور صحابہ مین اگر بعضونکو محبوب تر بعض وجوہ اور حیثیات سی کہین تو کیا ہوتا ہی اور افضلیت بسبب کثرت ثواب کی منافات اوسی نہین رکہتی ہی اسلیی کہ مراد بجمیع وجوہ نہین ہی جیسکہ بہی مسئلہ افضلیت اور احبیت کی بعضے علمارنی کہا ہی غرضکہ یہہ حدیث دلیل نہین ہو سکتی مبتدعین کی کہ جو اسکو وسیلہ طعن کا ابو بکر کی خلافت پر کرین اور بعضے حدیثونمین آیا ہی ما اطلعت الشمس علی خیر من عمر اور اور جگہہ ارفع درجہ فی الجنۃ اور مسئلہ افضلیت کا ظنی ہی اور مقام وسیع ہی اینگی کیون کیجی وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ کُنْتُ اِذَا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطَانِیْ وَاِذَا سَکَتُّ اِبْتَدَاَنِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا تہا مین جب مانگتا آنحضرت سی کچہہ دیتی مجکو اور جب خاموش رہتا مین دیتی مجکو بی سوال کے نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا دَارُ الْحِکْمَۃِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَقَالَ رَوٰی بَعْضُھُمْ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ شَرِیْکٍ وَلَمْ یَذْکُرُوْا فِیْہِ عَنِ الصُّنَابِحِیِّ وَلَا نَعْرِفُ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ اَحَدٍ مِنَ الثِّقَاتِ غَیْرَ شَرِیْکٍ اور روایت ہی علی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین گہر حکمت کا ہون اور علی دروازہ اوسکا ف ع رح اور ایک روایت مین آیا ہی انا مدینۃ العلم اور ایک روایت مین آیا ہی انا دار العلم وعلی بابہا اور ایک روایت مین یہہ زیادہ ہی فمن اراد العلم فلیاتہ من بابہ اور معنی یہہ ہین کہ علی دروازہ ہین دروازون اوسکی ہی لیکن حاصل اونکی ذکر کرنسی ایکطرح کی تعظیم اونکی نکلی اور در اصل مرتبہ مین حضرت علی ہین ایسے ہی اسلیی کہ وہ بہ نسبت بعضی صحابہ کی بہت بزرگی اور علم رکہتی ہین اور اون حدیثونمین سی کہ دلالت کرتی ہین اسپر کہ تمام صحابہ بمنزلہ دروازونکی ہین یہہ حدیث ہی اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اور چونکہ متحقق ہو چکی ہی یہہ بات کہ تابعین نے بہی ہین طرح بہ طرحکی علوم شرعیہ قسم قرارہ اور تفسیر اور حدیث اور فقہ سی تمام صحابہ سی نہ فقط حضرت علی ہی سے پس جانا گیا عدم انحصار یا یہہ کا علی کے حقمین لیکن ہانہ مختص ہون وہ ساتہہ بالقضا کی تو البتہ ہو سکتا ہی کہ وارد ہوا ہے اونکی شانمین از افضلکم جیسکہ ائی مذکی حقمین آیا ہی انہ اقرارکم کہ وہ مرتبی فاروی ہین ہم مین اور معاذ بن جبل کی حقمین آیا ہی انہ اعلمکم بالحلال والحرام کہا طیبی نی کہ شاید شیعہ تمسک کرتی ہین اس تمثیل سی یہہ کہ لینا علم کا اور حکمت کا آنحضرت سے مختص ہے ساتہہ علی کی نہین ہانہہ لگ سکتا وہ کسی اور کی واسطہ سی سوائے واسطہ علی غرکی اسلیی کہ گہر مین نہین داخل ہوتی مگر اوسکی دروازہ سی اور اللہ تعالی نی فرمایا واتوا البیوت من ابوابہا حال انکہ نہین ہے اونکی لیی حجت اسمین اسلیی کہ گہر جنت کا فراخ تر نہین ہے حکمت کے گہر سی اور اوسکی آنہہ دروازہ ہین اور اصل اس حدیث کے ابی الصلت عبد السلام بن صالح ہروی سی ہی کہ شیعہ سی تہا لیکن ہی سچا اور اسی بنا پر ہین اختلاف کیا ہی محدثون نی بعضون نی تصحیح کی ہی اور بعضون نی تحسین اور بعضون نی ضعیف کہا اور بعضون نی کہا منکر ہی اور کہا یحیی بن معین نے کہ یہہ اصل نہین ہے اسکی اور ایک جماعت نی نسبت وضع کی کی ہی لیکن کہا حافظ ابو سعید نی کہ یہہ حسن ہے باعتبار طرق کی نہ صحیح ہے اور نہ ضعیف اور نہ موضوع **ترجمہ** نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور کہا ترمذی نی کہ روایت کی ہی بعضے علمانی یہہ حدیث شریک تابعی سی اور نہین ذکر کیا اونہون نی اسناد احدیث مین صنابحی سی جیسا کہ بعضی روا تو نمین آیا ہی اور نہین پہچانتی ہین ہم اسحدیث کو کسی ہی ثقات مین سے سوای شریک کے ف ع اور خیر فردوس مین یہہ حدیث بون آئی ہی انا مدینۃ العلم ابو بکر وہا سہما وعمر حیطانہا وعثمان سمنہا وعلی بابہا

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ
مَعَ ابْنِ عَمِّهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا انْتَجَيْتُهٗ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ انْتَجَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی
بابر سی کہ کہا بدا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی علی کو دن غزوہ طائف کی پس سرگوشی کی اونسی پس کہا لوگون نی بہتی مناقفون نی یا عوام صحابہ نی البتہ تحقیق دراز
ہوئی سرگوشی آنحضرت کے ساتھ چچا کی بیٹی اپنی کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین خاص کیا میں اونکو ساتھہ سرگوشی کی لیکن اللہ نی سرگوشی کی اونسی
ف ع یعنی پہنچایا میں اونکو اللہ تعالیٰ کیطرف سے جو کچھہ کہ حکم کیا تھا مجکو اوسکی پہنچانیکا بطریق سرگوشی کی پس اسصورت مین گویا سرگوشی کی اونسی اللہ نی نہین میں نے
پس بہانند قول اللہ تعالیٰ کی ہی وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی اور ظاہر ہے کہ اس سرگوشی مین حضرت نی کچھہ مصلحت اوس غزوہ کی اور مانند اوسکی اسرار دقیقہ
ہین سے کہ متعلق مین ساتھہ جہاد وغیرہ کے ہی ہون نہ یہہ کہ دین کے بات اونسی چپکی سی کہی اور اونسی چھپائی اسلیے کہ ثابت ہو چکا ہی صحیح بخاری مین کہ حضرت علی سے پوچھا
گیا کہ آیا تمہاری پاس کوئی چیز ہی کہ جو قرآن مین نہین انہون نی کہا قسم ہے اوس ذات کی کہ بہاڑ دانہ اور پیدا کیا جاندار نہین ہے ہماری پاس مگر وہ چیز کہ قرآن
مین ہے مگر سمجھہ کہ دیا جاتا ہی آدمی کتاب اللہ مین اور جو کچھہ کہ صحیفہ مین ہے اگر اوسمین دیت وغیرہ کی احکام لکھی ہی ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی وعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ
قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يُجْنِبُ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِيْ وَغَيْرُكَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ
الْمُنْذِرِ فَقُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ مَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يَسْتَطْرِقُهٗ
جُنُبًا غَيْرِيْ وَغَيْرُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور بروایت ہی ابو سعید سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی واسطے علی کی نزدیک علی روا نہین ہے واسطے کسی کی کہ بیچی اوسکو جنابت یہہ کہ گذری اس مسجد مین سوائے میری اور سوائے تیری ف ح اتفاقا دروازہ آنحضرت
کا اور دروازہ علی مرتضی کا اور گذرگاہ اونکی مسجد نبوی مین واقع ہوئی ہی ترجمہ کہا علی بن منذر نی پس کہا میں نی واسطے ضرار بن صرد کی کہ کیا ہین معنی احادیث
کے ف ع منذر ساتھہ پیش میم اور جزم نون اور ذیر دال معجمہ کے بیٹا ہی یعلی کا علی یکمرد مشہور ہی عابد وثقہ ہین سے کہتی ہین کہ اونسی بچپن حج کیی اور حدیث سنی اور
جماعت آئمہ سی روایت کی شیعہ محض ہے پر لیکن فقیہ صدوق ہی اور ابن حبان نی اوسکو ثقات مین ذکر کیا ترجمہ کہا ضرار نی نہین حلال ہی کیسکو کہ راہ کرتا اس مسجد
کو اور گذری اسمین حالت جنابت مین سوائے میری اور سوائے تیری نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے ف ع اور کہا جزری نی یہہ حدیث
ضعیف ہی باتفاق محدثین کی وعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا فِيْهِمْ عَلِيٌّ
قَالَتْ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِيْ حَتّٰى تُرِيَنِيْ عَلِيًّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور بروایت ہے ام عطیہ سی کہ کہا بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک لشکر کہ اونمین علی تھا کہا ام عطیہ نی پس سنا میں نی آنحضرت سی اسحالمین کہ اونہا نی والی
تھے دونون ہاتھہ اپنی دعا کی یعنی فرماتی تھی یعنی وقت بھیجنی اونکی نزدیک قریب آنی اونکی یا الٰہی نہ مار مجکو یہانتک کہ دکہا دے تو مجکو علی کو کہ سلامتی سی پھر آوے
نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ آنحضرت نہایت محبت رکھتی تھی حضرت علی سی اور رنجہ ہوتا تھا اونکی مفارقت سی **الفصل**
الثالث فصل تیسرے عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ تَعَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهٗ
مُؤْمِنٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ بِاِسْنَادٍ اور بروایت ہی ام سلمہ سی کہا کہ فرمایا آنحضرت نی نہین دوست رکھتا علی کو منافق اور نہین دشمن رکھتا
اونکو مومن یعنی مومن کامل نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے باعتبار اسناد کی وعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی اسلمہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ جس برا کہا علی کو یعنی اسکے جسمہ سی پس تحقیق برا کہا مجکو نقل کی یہہ احمد نی ف ع یعنی جسنیا اونکو برا کہا گویا مجکو برا کہا پس مقتضا اسحدیث کا یہہ ہے کہ جو برا کہتا

علے فرکا کفر یا ہبہ محمول ہو تہدید و وعید پر یا مبنی ہو علی حال جانبی پر واللہ اعلم بالحال ۱۲ یہہ حدیث حاکم نے بھی روایت کی ہی اور روایت کی طبرانی نے ابن عباس سے
من سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین اور طبرانی کی ایک روایت مین آیا ہی حضرت علی سی من سب نبیا قتل من سب اصحابی جلد **وعن**
علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیک مثل من عیسی ابغضتہ الیہود حتی بھتوا امہ واحبتہ النصاری
حتی انزلوہ بالمنزلۃ التی لیست لہ ثم قال یھلک فی رجلان محب مفرط یقرظنی
بما لیس فی ومبغض یحملہ شنانی علی ان یبھتنی رواہ احمد اور روایت ہے حضرت علی سی کہ کہا فرمایا
مجکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی آپ تمین کی ایک شباہت ہے عیسے ہی دشمن کہا اوزکو یہود نی یعنی بہت بہانتک کہ تہمت لگائی اوزکی مانکو یعنی حضرت مریم کو تہمت زنا کی
لگائی اور دوست رکہا اونکو نصاری نی یعنی بہت بہانتک کہ اونمین اوس منزلت و مرتبہ پر کہ ثابت نہین ہے اونکی لیکی اونکو ابن اللہ کہا پہر کہا حضرت
علی نی کہ ہلاک ہونگی یعنی گمراہ ہونگے میری حق مین اور بسبب میرے دو شخص ایک تو محبت کہنی والا حد سے زیادہ تعریف کریگا میری ساتہہ اوسچیز کی کہ نہین ہے مجمین یعنے تفصیل دیگا مجکو تمام صحابہ
پر یا انبیا پر یا اللہ کریگا مجکو مانند جماعت نصیر کے اور دوسرا دشمن کہ باعث ہوگی اوسکو دشمنی میرے پر کہ بہتان کریگا مجپر نقل کی ہی احمد نی **فرع** اس سی معلوم
ہوا کہ محبت اوسیقدر محمود ہی کہ حد سی نہ گذری اور موافق قاعدہ عقل و شرع کی ہو اور محبت جو حد سے زیادہ ہو گمراہی کی طرف کہینچ لیجاتی ہی اور راہ مستقیم عدالت
سے باہر ڈالتی ہی اور منسوب طرف گمراہی کی کرتی ہی اور متصف ساتہہ اس صفت کی اہل سنت و جماعت سے نہین کہ دونون طرفون افراط و تفریط سی اس باب مین
محفوظ ہین خصوصا وہ لوگ کہ گرد تعصب کے جنکی چہرہ حال پر نہین بیہی ہی حاصل یہہ کہ سرمایہ سعادت دو چیزین ہین محبت خاندان نبوت اور تعظیم اصحاب پر شخصہ
کوشش کرنی چاہیی کہ یہہ دونو چیزین جمع کری بوجہ اعتدال کی رزقنا اللہ اور حضرت علی سی منقول ہی کہ کہا یحبنی قوام حتی یدخلوا النار فی حبی ویبغضنی قوام
حتی یدخلوا النار فی بغضی نقل کی یہہ احمد نی اور اسکے سی ہی کہ کہا علی نی اللھم العن کل مبغض لنا وکل محب لنا غال روایت کی یہہ احمد نی مناقب مین **وعن**
البراء بن عازب وزید بن ارقم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما نزل بغدیر خم اخذ بید علی
فقال الستم تعلمون انی اولی بالمؤمنین من انفسہم قالوا بلی قال الستم تعلمون انی اولی بکل
مؤمن من نفسہ قالوا بلی فقال اللھم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد
من عاداہ فلقیہ عمر بعد ذلک فقال لہ ھنیئا یا ابن ابی طالب اصبحت وامسیت
مولی کل مؤمن ومؤمنۃ رواہ احمد اور روایت ہی براء بن عازب و زید بن ارقم سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
جب اوترے غدیر خم پر **فرع** یعنی وقت پہرنیکی حجۃ الوداع سی اور غدیر خم نام ہی ایک بستی کا کہ تین کوس سے جحفہ سے درمیان کہ اور مدینہ کی اور غدیر اصل
مین کہنی ہین پانی کی تالاب کو اور اوس وقت مین صحابہ بہت کثرت سے آنحضرت کی ساتہہ جمع ہی ترجمہ پر آنحضرت نی ہاتہہ علی مرتضی کا کہ پہر فرمایا **فرع** یعنی
بعد اسکی جمع کیا صحابہ کو اور ایک روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت نی ایک منبر بنایا اونٹون کی پالانون کا اور اوسپر چڑہ کر فرمایا ترجمہ کیا نہین جانتی تم کہ مین
نزدیکتر ہون ساتہہ مومنون کے اونکی نفسونسی یعنی جیسکہ قران مجید مین مذکور ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ تین بار مکرر فرمایا غرض کیا صحابہ
نے کہ مقرر فرمایا آنحضرت نی یعنی بعد اسکے کہ علی العموم مومنونکو فرمایا ہر مومن کو بہی ذکر کیا کہ فرمایا کیا نہین جانتی تم کہ مین اولی اور اقرب ہون ساتہہ ہر مومن کی
اوسکی نفس سے **فرع** یعنی مین حکم نہین کرتا ہون مومنونکو مگر اوسچیز کا کہ اوسمین بہلائی اور درستی اور خیریت دنیا اور آخرت اونکی ہو بخلاف اونکی نفسونکے
کہ کبہی طرف شر اور فساد کی بہی بلاتی ہین ترجمہ کیا صحابہ نے مقرر اب ایسی ہین پس فرمایا آنحضرت نی بار خدایا جو شخص کی ہو تین دوست اوسکا پس تو بہی دوست
اوسکا ہے خدا و دشمن رکہہ اوس شخص کو کہ دشمن رکہے علی کو **فرع** اور ایک روایت مین ہے کہ احب اللہ من احب

والبغض من ابغضہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ وادر الحق معہ حیث دار یعنی دوست رکھہ اوسکو کہ دوست رکھے علی کو اور دشمن رکھہ اوسکو کہ دشمن رکھے اوسکو
اور مدد کر اوسکی کہ مدد کرے علی کی اور نہ مدد کر اوسکی کہ نہ مدد کرے علی کی اور پھیر حق کو ساتھہ علی کی جسطرف کہ پھرے وہ ترجمہ پس ملاقات کی حضرت علی نے سی حضرت
عمر نے بعد اسکی پس کہا عمر نے واسطے علی رض کی کہ خوشی ہی تمہاری لیے یا جیتی رہو جیتی رہنا گوارا ای بیٹی ابوطالب کے جسم کی تمنی اور شام کی تمنی یعنی ہوئے
تم ہر وقت بیچ دوست ہر مرد اور عورت مسلمان کی نقل کی ہے یہ احمد نی ف جانا چاہیے کہ شیعون نی جو تمسک کیا ہی ساتھہ بعضی روایتون کی حضرت علی کی
اخ ہونی پر ساتھہ خلافت کی اونمین سے یہہ حدیث اونکی نزدیک قویترین دلیل ہی کہنی ہین کہ یہہ صریح دلیل ہی اونکی افضلیت اور حقیت خلافت کی اور کہتی ہین کہ لفظ
یہان بمعنی اولی ساتھہ امامت کی ہی بدلیل قول عمر کی است اولی بکم یعنی ناصر ومحبوب کے والا احتیاج نہی صحابہ کی جمع کرنیکی اور اونکی خطاب کرنیکی اور اس مبالغہ کرنیکی اور رجوع
کرنیکی حضرت علی کے لیے اسلیکی جاتی نہی اور پہچانتی نہی ا نسکو سب صحابہ اور ایسی مع انہین ہوتے ہی مگر امام معصوم مفروض الطاعۃ کی لیے پس ہوئی علی رض کی ایسی ویسی والا کہ حضرت
آنحضرت کی ایسی نہی امت پر بیچ نص صریح ہی اونکی خلافت پر اور بیشک یہہ حدیث صحیح ہی روایت کیا ہی اسکو ایک جماعت نے مانند ترمذی اور نسائی اور احمد کی اور طرق اسکے
بہت ہین روایت کیا ہی اسکو سولان صحابیون نی اور ایک روایت مین احمد کی آیا ہی کہ سنا ہی اسکو آنحضرت سی تیس صحابیون نی اور گواہی دی اونہون نی اسکی علی رض
کے لیے اوسوقت کہ نزع کی گیی خلافت مین ساتھہ اونکی ایام خلافت اونکی مین اور بہت اسکی اسناد ومتن سے صحاح اور حسان مین اور انصاف نہین کرنا چاہیی اوسکی
قول پر کہ کلام کیا ہی اسکی صحت مین اور نہ اون بعضونکی قول پر کہ کہا ہی اونہون نی کہ جملہ اللھم وال من والاہ موضوع ہی اسلیے کہ وارد ہوا ہے طرق متعددہ سی کہ تصحیح
کے ہی اسکی اکثر کی دہنی نی کہ کذا قال الشیخ ابن حجر فی الصواعق اور بعد اسکی کہا لیکن ہم کہتی ہین شیعہ سی بطریق الزام کی کہ اونہون نی اتفاق کیا ہی اسپر کہ اعتبار روات
کا ہی بیچ دلیل امامت کے کہ جب تک حدیث متواتر نہو تو ساتھہ اسکی استدلال صحت امامت پر نکرنا چاہیی اور یعنی ہے کہ یہہ حدیث متواتر نہین ہے باوجود خلافت کی اسمین
اگرچہ وہ خلاف مردود ہے بلکہ طعن کرنیوالی اسمین بعضی ائمہ حدیث سی اور عادل اونکی ہین کہ رجوع ہی اونکی طرف اس امر مین مانند ابوداود سجستانی اور ابوحاتم رازی
اور سوائے اونکے کی اور روایت نہین کیا ہی اسکو کسی نی اہل حفظ واتقان مین سے کہ جو حدیث کی طلب مین شہر بشہر پھرتی ہی مانند بخاری اور مسلم اور واقدی اور سوائے
اونکے کی برابل حدیث سی اور یہہ بات اگرچہ مخل نہین ہے صحت حدیث مین لیکن دعوی تواتر کا اسکی حدیث مین عجیب تر ہی اور اونہون نی شرط کیا ہی تواتر کا حدیث امامت
مین پس سوچنا چاہیی اسکو اور اہل سنت وجماعت نی رد کیا ہی شیعہ پر اور تقریر طویل کی ہی اس جگہہ مین چنانچہ صوعق محرقہ مین وہ مذکور ہی اور ہم کہہ آئے ہین بطور
اختصار کی ذکر کرتی ہین کہ کہا ہی اہل سنت نی کہ نہین مانتی ہم کہ مولی یہان بمعنی حاکم ووالی کی ہی بلکہ بمعنی محبوب وناصر کی ہی اسلیکی لفظ مولی کی کیی معنی آئی ہین متعدد
اور عتیق اور متصرف امر مین اور ناصر اور محبوب اور متعین کرنا بعض معنی کا معانی مشترکہ مین سے بی دلیل کی اعتبار نہین کہتا اور ہم اور شیعہ متفق ہین اسپر کہ صحیح ہی مراد
رکھنا محبوب اور ناصر کیونکہ علی رض سید ہمارے اور پیارا اور مددگار ہمارے ہین اور سیاق حدیث بھی دلالت اس معنی پر کرتا ہی اور ہونا مولی کا بمعنی امام کی معہود ومعلوم نہین ہے
نعت مین اور نہ شرع مین اور کسی نی لغت کی اماموں مین سے نہین ذکر کیا ہی کہ مفعل بمعنی افعل کی آتا ہی اور کہتی ہین کہ یہہ چیز اولی ہی فلانی چیز سی اور یہہ نہین کہتی ہین
کہ مولی ہی اوس سے پس غرض موالات کی بیان کرنی ہی تنبیہ ہے اوپر پرہیز کرنیکی اونکی بغض سے اسلیکی اسکی بیان کرنے مین بڑی بزرگی اونکی ثابت ہوئی اسلیے اسکی پہلی فرمایا
الست اولی بالمومنین من انفسہم اور دعا ہی پھر اسے جہت سی ہی اور بعضی طرق مین ذکر اہل بیت نبوت کا عموما اور ذکر علی رض کا خصوصا آیا ہی جیسا کہ طبرانی وغیرہ کی نزدیک
ساتھہ سند صحیح کی آیا ہی اور یہہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ مراد رغبت دلانی اور تاکید کرنی اونکی محبت پر اور یہہ ہے کہتی ہین کہ سبب سکا یہہ ہے کہ بعضی صحابہ ساتھہ علی رض
کے نمین مین سے اونہون نی کچھہ شکایت اونکی بعضی امور مین اور اونکی کسی بات کا انکار کیا تھا از انجملہ بریدہ اسلمی تھی اور صحیح بخاری مین آیا ہی اور ہبیرہ نی تصحیح
اسکی کی ہی کہ پس چہرہ مبارک آنحضرت کا متغیر ہوا اور فرمایا ای بریدہ لست اولی بالمومنین من انفسہم الحدیث اور صحابہ کو بھی جمع کیا ہی اور تاکید اس بات مین کی اور
کہا شیخ ابن حجر نی کہ مانا ہمنی کہ مولی بمعنی اولی کی ہی لیکن یہہ کہان لازم آتا ہی کہ اولی ساتھہ امامت کی مراد ہی بلکہ ساتھہ قرب اور اتباع کی جیسیکہ قرآن مجید مین

فرمایا ان اولی الناس بابراهیم للذین اتبعوه اور دلیل قاطع بلکہ ظاہر تر اور نفی اس احتمال کی نہیں کہتی ہیں ہم نا ہمنی کہ مراد اولی سے امامت کی ہی لیکن کوئی دلیل نہیں ہے اور پر امامت فی الحال کی بلکہ مال میں اور بیچہ وقت عقد بیعت اوکیسی مراد ہو اور تقدیم تینوں خلفا کی باجماع ہی اور علی غر بھی اوس اجماع میں داخل ہیں اور بقرینہ اور روایتوں کی کہ مصرح ہیں ساتھہ خلافت ابی بکر کی بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہہ حدیث کیونکر نص دلیل نہیں لائی اسکو علی اور عباس اور نہ غیر اونکی وقت حاجت کے ساتھہ اسکی بلکہ دلیلی لائی اوسکو علی نہ وقت خلافت اپنی کی پس سکوت حضرت علی کا دلیل لانسی ایام خلافت اپنی تک دلیل ہی اوپر کہ جانا اونہون نی کہ نص اسمین اوپر خلافت اونکیسی کہ متصل بعد وفات پیغمبر خدا صلعم کے ہو نہیں ہے اور باوجود اسکی علی نہ نی خود تصریح کی ہی کہ کوئی نص نہیں ہے آنحضرت سے اوپر خلافت اونکیسی اور نہ خلافت غیر اونکیسی جیسا کہ اخبار صحیحہ مین آیا ہی اور صحیح بخاری وغیرہ مین آیا ہی کہ علی اور عباس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آئی اونکی مرض الموت مین اور عباس نے علی نہ سی کہا کہ طلب کر اس امر کو یعنی خلافت کو اگر ہم مین ہو تو جان لین ہم اوسکو آنحضرت کی فرمانی سی اور علی نہ نی فرمایا کہ نہیں طلب کرتا مین اسکو پس اگر یہہ حدیث نص ہوتی بیچ امامت علی نہ کی تو کاہیکو حاجت ہوتی حضرت کیطرف رجوع کرنیکی اور پوچہنی کی اونسی اور کیون کہتی عباس کی اگر یہہ امر ہم مین ہو تو جان لین ہم اوسکو باوجود قرب مانگی ساتھہ روز غدیر کی کہ دو مہینے یا کچہہ کم یا زیادہ گذری ہی اور بہول جانا تمام صحابہ کا خبر یوم غدیر کو اور چہپانا اونکا اوسکو باوجود جانی کی اوسکو ایسی بات سے کہ عقل نہین تجویز کرتی اوسکو پس صحابہ وقت بیعت کرنیکی ابوبکر کی یاد کہتی تہی اوسکو اور جانتی تہی اوسکو اور باوجود اسکے جو اونہون نی کچہہ تعرض کیا اور دلیل نہ لائی اسکو تو معلوم ہوا کہ وہ جانتی تہی کہ مراد اس سے خلافت علی نہ کی نہیں ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بعد از روز غدیر کی خطبہ پڑہا اور آشکارا کیا حق ابی بکر اور عمر نہ کا اور کہا کہ امیر نہ ودی تہیر کوئی شخص جیسیکہ اخبار مین آیا ہی اور بتحقیق ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت نی رعایت دلائی ہی اوپر دوستی اہل بیت اپنی کی لیکن فرق ہی درمیان محبت اور خلافت کی اور شیعہ کہتے ہین کہ یاد رکہتی تہی صحابہ اس نص کو لیکن اونہون نی اتباع نہ کیا اسکا اور فرمان بردار نہ کی ساتھہ اسکی از راہ ظلم اور عناد اور مکابرہ کی اور امیر المومنین علی نہ نی کہ طلب کرنا اور دلیل لانا ترک کیا بسبب تقیہ کی تہا اور یہہ کذب اور افترا ہی اسلیے کہ علی رضی اللہ عنہ قوت تمام رکہتی ہی اور کثرت بی اندازہ اور شجاعت کا تو کیا کہنا ہی اور باوجود اسکی حضرت پیغمبر خدا صلعم سی اونہون نے نص سنے ہوا اوسکو دلیل نہ لاوین اور عمل اوپر نہ کرین یہہ بات محالات سے ہی اور جب ابوبکر نہ دلیل لائی ساتھہ حدیث الائمۃ من قریش کی کیون نہ کہا صحابہ نی کہ نص خاص علی نہ کی لیے واقع ہی احتجاج ساتھہ اس عموم کی کیون کرتی ہو تم اور بیہقی امام ابوحنیفہ سی لایا ہی کہ کہا اصل عقیدہ شیعہ کا یہہ ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو گمراہ کہتے ہین اور روافض قایل ہین اونکی تکفیر کی اور کہتی ہین کہ سب صحابہ سوا ان چند تنونکی کافر گئی ہین نی سا سی اور قاضی ابوبکر باقلانی نی کہا کہ جس چیز کیطرف گئی ہین روافض بسبب اوسکی باطل کرنا بالکل دین اسلام کا لازم آتا ہی اسلیے کہ جب چہپانا نصوص کا اور ظلم اور فترا اور جہوٹ بیچ اول احکام اسلام کی بسبب غرض نفسانے کے اونسی واقع ہوا تو اور جو کچہہ کہ حدیثین اور اخبار اونسی روایت کی گئین جہوٹ اور باطل ہوئین بلکہ تعصب جو ع کرنا ہی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف کہ اونکی صحبت مین ایسے لوگ آئی اور حضرت علی مرتضی کیطرف بہی کہ اونہون نی سنتے اور تقصیر کی بیچ طلب حق اور تائید اوسکیے اور یہہ کلام شیخ ابن حجر کا ہی صواعق محرقہ مین کہ اونہون نی بہت طول طویل ذکر کیا ہی وہان اور جو کچہہ کہ اوسمین سے مبنی بطریق اختصار کی یہان ذکر کیا ہی کافی ہی وباللہ التوفیق وعن بریدۃ قال خطب ابوبکر وعمر فاطمۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہا صغیرۃ ثم خطبہا علی فزوجہا منہ رواہ النسائی اور روایت ہی بریدہ اسلمی سی کہ کہا پیغام نہیجا خطبہ کا یعنی نسبت کا ابوبکر اور عمر نی فاطمہ ہی پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی عذر کیا اور فرمایا کہ تحقیق وہ چہوٹی ہی ف ع اور ایک روایت مین آیا ہی فسکت یعنی چپ ہو رہے حضرت اور شاید کہ یہہ محمول ہو اور دفعہ پر یعنی ایکبار سکوت کیا ہو اور پہر دوسری بار مین یہہ فرمایا ہو کہ وہ چہوٹی ہی ثم جمیعہ پہر پیغام بہیجا فاطمہ کا علی نہ نی پس نکاح کر دیا حضرت نی فاطمہ کا علی سی رضی اللہ عنہا نقل کی یہہ نسائی نی ف ح اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ کہا ام ایمن نے علی نہ سی کہ تم کیون نہین خواستگاری کرتی فاطمہ کی حالانکہ تم آنحضرت کے

بچوا لی بیچی ہو کہا علی نی کہ مجکو شرم آتی ہی کہ آنحضرت نی سنا اور رد اضی ہوئی اور جب علی نی رضا آنحضرت کی معلوم کی تو اطمینا
کیا اسکا پس نکاح کر دیا آنحضرت نی فاطمہ کا اوسسے ف ع اور روایت کی ابو الخیر قزوینی حاکمی نی انس بن مالک سے کہ کہا خواستگاری کی ابو بکر نی آنحضرت سے اوسکی
کیا اسکا پس نکاح کر دیا آنحضرت نی فاطمہ کا اوسسے ف ع اور روایت کی ابو الخیر قزوینی حاکمی نی انس بن مالک سے کہ کہا خواستگاری کی ابو بکر نی آنحضرت سے اوسکی
بیٹی حضرت فاطمہ کے پس فرمایا آنحضرت نی اسی ابو بکر ہین ابھی حکم نا ہنوز پہر خواستگاری کی اوسکی عمر نی اور اوسکے بعضی قریش نی اور حضرت نی وہی جواب دیا جو کہا ابو بکر
کو دیا تہا پہر کہا بعضون نی علی نہسی کہ اگر تم خواستگاری کرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فاطمہ کی تو شاید امید ہی کہ تمسی نکاح اونکا کر دینگی کہا علی مرتضی ہیہہ کیونکر ہو سکتا ہی
کو دیا تہا پہر کہا بعضون نی علی نہسی کہ اگر تم خواستگاری کرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فاطمہ کی تو شاید امید ہی کہ تمسی نکاح اونکا کر دینگی کہا علی مرتضی ہیہہ کیونکر ہو سکتا ہی
کہ خواستگاری کی اوسکی اشراف قریش نی اور حضرت نی نہ نکاح کیا اوسکا پہر خواستگاری کی اوسکی علی نی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق حکم کیا ہی مجکو
رب عزوجل سے نی اسکا کہا انس نی پہر بلایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بعد چند روز کی اور فرمایا ای انس نجل اور بلا لا میری پاس ابی بکر صدیق اور عمر بن الخطاب اور
عثمان بن عفان اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور طلحہ اور زبیر اور عبیدہ کو انصار مین سے کہا انس نی کہ بلایا مین اونکو پس جبکہ جمع ہوے وہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس اور بیٹہی اپنی اپنی جگہون پہر اور علی نہ کہین گئے ہوئی تہی آنحضرت کی کام کی لیی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی الحمد للہ المحمود و نعمتہ المعبود
بقدرتہ المطاع لسلطانہ المرہوب من عذابہ و سطوتہ النافذ امرہ فی سمائہ و ارضہ الذی خلق الخلق بقدرتہ و میز ہم باحکام اعزہم بنبیہ و اکرمہم علیہ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم ان اللہ تبارک اسمہ جعل المصاہرۃ سببا لاحقا و امرا مقترضا و شجر بہ الارحام و الزم الانام فقال عز من قائل و ہو الذی خلق من الماء بشرا فجعلہ نسبا
و صہرا و کان ربک قدیرا فامر اللہ تعالی یجری الی قضاء و قضاء یجری الی قدرہ و لکل قضاء قدر و لکل قدر اجل و لکل اجل کتاب یمحو اللہ ما یشاء و یثبت و عندہ
ام الکتاب پہر فرمایا آنحضرت نی کہ اللہ تعالی نی حکم کیا ہی مجکو یہہ کہ نکاح کر دون مین اپنی بیٹی کا کہ فاطمہ بیٹی خدیجہ کی ہین علی بن ابی طالب سے پس گواہ رہو تم کہ بیٹی نکاح
کیا اونکا اوپر چار سو مثقال چاندی کی اگر راضی ہوا اوسسے علی بن ابی طالب پس گواہ رہو تم کہ بیٹی نکاح کیا اونکا چار سو مثقال پہر پہر منگایا طباق کہجورون کا اور
رکہا اوسکو آگی ہماری پہر فرمایا کہ لوٹ لو پس تو ابہی پس جو وقت کہ ہم لوٹ رہی تہی ناگہان آئی علی پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی پس مسکرائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سامنی علی رضہ کی پہر فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی حکم کیا ہی مجکو یہہ کہ نکاح کر دون تجسی فاطمہ رضہ کا چار سو مثقال چاندی پر اگر راضی ہوے تو ساتہہ اسکی پس کہا علی
نی کہ تحقیق راضی ہوا مین ساتہہ اسکے یا رسول اللہ کیا انس نی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جمع اللہ تمکما و اسعد جدکما و بارک علیکما و اخرج منکما کثیرا طیبا کہا انس نی پس قسم اللہ کے البتہ تحقیق دیکہا مین نی اون دونو نے
اولاد ہات پاکیزہ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ عَلِیٍّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا ساتہہ بند کر دینی دروازونکی سوائے دروازہ علی کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ
حدیث غریب ہی ف ع یعنی بعضی صحابہ نکی گہر کی دروازی مسجد نبوی مین تہی حضرت نی فرمایا کہ دروازی مسجد کیطرف سے بند کر دو تا کہ کوئی عورت حائضہ اور کوئی
مرد جنبی مسجد مین ان دروازونسی نہ آوی مگر دروازہ علی رضہ کا کہلا رہا کہ خاصیت اسی اونکو انا مسجد مین درست تہا اور یہہ خصوصیت اونکی تہی بسبب فرمانی آنحضرت
کے اور تہمین انکا ناہی اس حدیث سی اوس حدیث پر کہ جو گذری مناقب ابی بکر مین کہ آنحضرت نی حکم کیا سد دروازونکی بند کرنیکا سوائے دروازہ ابی بکر کی اسلیی کہ اوسمین
قصور ہی اسکی کہ حکم کیا آنحضرت نی اوسکو دروازونکی بند کرنیکی لیی حالت مرض الموت اپنی مین اور اسمین یہہ بات نہین پس حمل کیجاویگی یہہ حدیث حالت بیماری کی پہلی زمانہ
برابر اسی واضح ہوتا ہی قول علماء کا کہ اوسحدیث مین اشارہ ہی طرف خلافت ابی بکر کی علاوہ یہہ کہ وہ حدیث صحیح تہی اس سے اور مشہور تر اسلیی کہ وہ متفق علیہ ہی اور
یہہ ترمذی نی روایت کی ہی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی یعنی از راہ فن اور اسناد کی با اعتبار کی لیکن بروایت کیا احمد اور ضیا نی زید بن ارقم سی یہہ کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بلا شبہہ مین حکم کیا گیا ہون بسد کرنی ان دروازونکی سوائے دروازہ علی کی اور ریاض مین سے کہ روایت کیا اوسکو احمد نی زید بن
ارقم سی کہ کہا تہی واسطے ایک جماعت کی اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین سے دروازی جاری مسجد مین کہا زید نی پس فرمایا آنحضرت نی ایک فن کو بند کر
دو بہہ دو دروازی سوائے دروازہ علی کی پس کہا زید نی کہ گفتگو کی اسمین لوگون نی پس کہڑی ہوئی آنحضرت خطبہ کے لیی اور حمد و ثنا کی اللہ کے پہر فرمایا اما بعد پس تحقیق

بین حکم کیا گیا ہون بہانہ نہ کرنی ان دروازون کی سوائے دروازی علی کی پس گفتگو کی آہین گفتگو کرنی والی تمہاری نی اور تحقیق مینی قسم اللہ کے نہین بند کیا کچھ اور نہ کھولا مینی اوسکو یعنی از خود ولیکن حکم کیا گیا مین بہانہ ایک چیز کی پس پروی کی مینی اوسکی اور ابن عباس اور جابر سی بھی بہہ حدیث روایت کی گئی ہی لیکن صحیح نہین اور صحیح نہین ہے مگر وہی روایت کہ نقل کی گئی ہی صحیحین مین عن ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبقی باب فی المسجد الا سد غیر باب ابی بکر اور اگر صحیح بھی ہو حدیث علی نہ کی صحیحین تو حمل کیجاویگی دونو حدیثون پر دو حالون مختلف کے واسطی تطبیق دینکی درمیان دونو حدیثونکی واللہ علم **وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَتْ لِي** مَنْزِلَةٌ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ اٰتِيهِ بِاللَّيْلِ سَحَرًا فَأَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَإِنْ تَنَحْنَحَ انْصَرَفْتُ إِلَى أَهْلِي وَإِلَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی علی نسی کہ کہا تہا میرے لیی ایک مرتبہ اور قدر نزدیک آنحضرت کی کہ نہ تہا کسیکی لیی خلائق مین سے آنا تہا مین حضرت کی پاس اول وقت سحر کی **ف** ع اور سحر کہتی ہین اخیر شب کی چوتھے حصہ کو کذا ذکرہ فی الکشاف **ترجمہ** پس کہتا تہا مین السلام علیک یا رسول اللہ یعنی سلام استیذان کرتا تہا پس اگر کہنکارتی آنحضرت **ف** ع یعنے ساتہہ جواب سلام کی یا بدون اوسکی بنا بر اسکی کہ سلام استیذان کی لیی جواب نہین **ترجمہ** پہر رہتا یا طرف گہر والون اپنی کی یعنی پہر سمجہہ کر کہ حضرت یہان کسی کام مین مشغول ہین اور کوئی مانع شرعی یا عرفی نہی اور اگر نہ کہنکارتی حاضر ہوتا مین آنحضرت کی پاس نفل کی پہر نسائی نی **ف** ح اور یہہ مرتبہ کسیکی لیی نہ تہا سوائے انکی اسلیکی وہ رضی اللہ عنہ بہت قریب تہے آنحضرت کی گہر مین اور اخوۃ اور اختلاط مصاحبت رکہتی تہی بسبب نسبت فاطمہ کی **وَعَنْهُ** قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ أَجَلِي قَدْ حَضَرَ فَأَرِحْنِي وَإِنْ كَانَ مُتَأَخِّرًا فَارْفَعْنِي وَإِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَا قَالَ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ عَافِهِ أَوِ اشْفِهِ شَكَّ الرَّاوِي قَالَ فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجَعِي بَعْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہی علی نسی کہ کہا تہا مین بیمار پس گذری مجہپر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور مین کہہ رہا تہا یعنی بسبب شدت بیماری کی یا الٰہی اگر اجل میری تحقیق آئی ہی پس راحت دے مجکو یعنی مارتا راحت یا مین اور خلاص ہوون سختی اس درد کی سے اور اگر اجل مین دیر ہی تو پس سرفراز کر زندگانی میری **ف** ع لفظ فارفعنی ساتہہ برفع اور سکون عین مہملہ کے ہی یعنی فراخی کر میری لیی زندگانی مین بسبب دینے صحت کے اور ایک نسخہ صحیح مین ساتہہ عین معجمہ کی ہی **ترجمہ** اور اگر ہی یہہ بیماری وآزمایش میری تو پس صبر دے مجکو کہ جزع فزع کرون پس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی کسطرح کہا تو نی پہر کہنا پس پہر پیسی حضرت علی نی سامنی آنحضرت کی دوبارہ کہا کہ پہلی پڑہی تہی پس مارا آنحضرت نی اوسکو ساتہہ پانو اپنی کی **ف** ع یعنی تاکہ متنبہ ہو دین غفلت امر اپنی سی اور تاکہ بازآوین شکایت حال اپنی سی اور تاکہ پہنچی اوسکو برکت قدم مبارک کے اور تاکہ حاصل ہو وی اونکی یہی کمال محبت حضرت کی قدم بقدم **ترجمہ** اور دعا کی آنحضرت نی کہ خداوندا عافیت دی اوسکو یا فرمایا شفا بخش اوسکو شک کیا ہی راوی نی **ف** ع کہ عافہ فرمایا یا اشفہ یہہ کلام کسی نیچی کی راوی کا ہی اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ آدمی کو چاہی کہ کہی اپنی بیمار مین اللہم عافنی یا اشفنی بغیر تردد کسی اسلیی کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی جبر کرنیوالا نہین ہی **ترجمہ** کہا علی نی پس بیمار ہوا مین ساتہہ دس درد کی بعد اوس دعا کرنی حضرت کی کی ہرگز نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** ع امیر المومنین حضرت علی بن ابیطالب قریشی ہین کنیت انکی ابو الحسن اور ابو تراب اور وہ اول اسلام لائی ہی مرد مردون مین سے اور نزدیک اختلاف ہی انکی سن مین اور سند صحیح یون نے کہا کہ پندرہ برس کے تہی اور بعضون نی کہا آٹہہ برس کے اور بعضون نی کہا دس برس کے حاضر ہوئی تہی ساتہہ آنحضرت کی تمام غزوون مین سوائے تبوک کے کہ اون دنون مین انکو آنحضرت خلیفہ کر کر چہوڑ گئی تہی اپنی اہل مین اور اوسمین فرمایا انکی لیی کہ کیا تہین راضی ہی تو یہہ کہ ہووے تو مجہی بمنزلہ ہارون کی موسی سی اور تہی حضرت علی نہایت گندم گون بڑی آنکہونکی قریب ترطرف لمبائی کے اور پیٹ آپکا بڑا تہا اور بال اور جو رسی تہی ڈاڑہی اور کشادہ تہا دہن آپکا اور سر اور ڈاڑہی آپکی سفید تہی

خلیفہ ہوئی وہ دن شہید ہوئی عثمانؓ کی کہ روز جمعہ کا تھا اور اٹھارہوں تاریخ ذی حجہ کی بیچ سن پینتیس کے اور زخمی کیا اونکو عبد الرحمن بن ملجم مرادی نے کوفہ مین جمعہ کے مسجد کو ستروین تاریخ رمضان کی سن چالیس مین اور وفات ہوئی انکی بعد تین رات کی زخمی کرنیسی اور غسل دیا اونکو اونکی دونون صاحبزادون حسن اور حسین رضی اللہ عنہم نے اور عبد اللہ بن جعفر نے اور نماز اونکی پڑہی اونکے بیٹی حضرت حسن نے اور دفن کیا اونکو وقت سحر کی اور عمر اونکی ہوئی ترسٹھہ برس کے اور بعضون نے کہا پینسٹھ برس کے اور بعضون نے کہا ستر برس کے اور بعضون نے کہا اٹھاسی برس کے اور رہے خلافت اونکے چار برس اور نو مہینے

باب مناقب العشرۃ رضی اللہ عنہم

باب سچے بیان مناقب عشرہ مبشرہ کی ف ح ع کہ ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص اور عبد الرحمن بن عوف اور ابو عبیدہ بن الجراح اور سعید بن زید مین یہہ دس تن صحابہ مین سے مشہور ہین بہ عشرہ مبشرہ کی بسبب بشارت دینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونکو ساتھہ جنت کی اور یہہ سب قریشی ہین اور اونکی پہلی تقدم اور مناقب اور حدیثین ہین کہ اور کسی کی نہین ہین اور جانا چاہیی کہ یہہ بشارت خاص انہین کی لیی نہین ہے بسبب وارد ہونی اوسکے اہل بیت نبوت کے لیی بہی کہ وہ اولاد اور ازواج آنحضرت کی ہین سو سوائے انکی اور اصحاب کے لیی ہے اور ارادہ کیا ساتھہ ذکر کرنی انکے اعم اسسے کہ ہون مجتمع ایک حدیث مین یا متفرق حدیثون مین اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ افضل صحابہ بعد خلفاء اربعہ کی باقی دس کی ہین جیسیکہ تصریح کی اسکی سیوطی نے کتاب تبیض مین

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ عُمَرَ قَالَ مَا اَحَدٌ اَحَقُّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَسَمّٰى عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

روایت ہی عمر رضی اللہ عنہ سی کہ کہا یعنے وقت وفات اپنی کی اور وصیت کرنیکی ساتھہ خلافت کی اصحاب شوری کی کہ نہین ہی کوئی سزاوار تر ساتھہ اس کار کی بعنوان خلافت کی ان چند نفر سی کہ وفات کیی گی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ اونسی ہتی راضی ف ع یعنی نہایت راضی ہتی کہ ہر ایک کو معلوم تہا بلا شبہہ یا مراد رضا سی رضا مخصوص ہے کہ جسکی سبب سے مستحق ہون خلافت کی یہہ اسلیی کہا کہ حضرت نو سب صحابہ سی راضی ہتی پس یہان مراد زیادہ راضی ہونا ہی بہ نسبت اوروں صحابہ کی بسبب ہونے اونکی عشرہ مبشرہ سی ترجمہ پس نام لیا علی اور عثمان اور زبیر اور طلحہ اور سعد اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہم کا نقل کی یہہ بخاری نے ف ع حضرت عمر نی جوان جمہی کو ذکر کیا عشرہ مبشرہ مین سے تو اسلیی کہ آپ اور ابو بکر تو اونمین افضل تہی سب جانتی تہی کیا حاجت تہی اونکی ذکر کرنیکی اور ابو عبیدہ بن الجراح کو کہ جنکی آنحضرت نی امین امت اور امین حق الامین کہا تہا اسلیی نی ذکر کیا کہ وہ عمر سی پہلی فوت ہو گئی تہی اور سعید بن زید کو اسلیی نہ ذکر کیا کہ وہ انکی چچا کی بیٹی اور بہنوئی تہے متہم ہونیکی لیی ذکر کیا اور مقصود خلیفہ کرنا ایک کا تہا اونمین سی اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ عمر نی ذکر کیا سعید کو اون لوگون مین کہ آنحضرت راضی تہی اونسی لیکن اہل شوری مین داخل نہ کیا پہر جانا چاہیی کہ امامت ثابت ہوتی ہی یا تو ساتھہ عقد ہونی اوسکی اہل حل و عقد سی جس لائق خلافت کی لیی عقد کیجاوے مانند ابی بکر کی اور یا ثابت ہوتی ہی بسبب تصریح کرنی امام کی اوپر خلیفہ کرنی ایک کے جو کہ لائق اوسکی ہو مانند عمر کی اور جائز ہی نصب کرنا مفضول کا باوجود موجود ہونے اوسکی کہ وہ افضل ہو اوس سی بسبب اجماع علماء کی بعد خلفاء راشدین کی اوپر امامت بعضونکو قریش مین سی باوجود موجود ہونی افضل کی اونسی اسلیی کہ غیر افضل کہیے خوب قدرت رکہتا ہی تدبیر کرنی امور دین کی اور خوب جانتا ہی تدبیر ملک کے اور خوب خبرگیری کرتا ہی رعیت کی اور خوب مضبوط ہوتا ہی فتنہ کی دفع کرنے مین اور رہا یہہ کہ شرط کرنا عصمت کا امام مین اور ہونا اوسکا ہاشمی اور ظہور معجزہ کا اوسکی ہاتہہ پر کہ جسکی جانا جاوی صدق اوسکا پس یہہ خرافات شیعہ کیسی اور جہالات اونکیسی ہین اور توطئہ اور تمہید ہی اونکی گمراہ ہونیکی کہ از انجملہ باطل جاننا خلافت غیر علی کا ہی باوجود نہ ہونی ان چیزونکی حضرت علی کرم اللہ وجہہ مین ہے

وَعَنْ قَيْسِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ رَاَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقٰى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی قیس بن ابی حازم سی کہ کہا دیکہا مین نی ہاتہہ حضرت طلحہ کا شل یعنی معطل کار سی اور شل ہو گیا تہا بسبب اسکے کہ بچایا تہا ساتھہ اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دن احد کی نقل کی بہہ بخاری نی ف ح طلحہ رضی اللہ عنہ نی روز احد کی اپنی تئین آنحضرت کی سپر کیا تہا اور اونکی بدن مین کچہہ اوپر اسی زخم لگی تہی یہانتک کہ عضو مخصوص اونکا

زخمی ہوگیا تہا اور صحابہ جب کہ روز احد کا کرتی تو کہتی کہ وہ دن پورا دن طلحہ کا تہا اور طلحہ بن عبید اللہ کی ہین کنیت ابو محمد قرشی قدیم الاسلام ہین حاضر ہوئی سب غزوہ نہین سوا بدر کی کہ حضرت نے کسکو کام کی لیے بہیجا تہا اونکو اور تہی بہہ گندم گون بہت بال والی خوبصورت قتل کیی گئی دن جمل کی پنجشنبہ ہین بیسوین تاریخ جمادی الثانی کی سن چونتیس ہین اور دفن کیی گئی بصرہ ہین اور عمر اونکی چونسٹہ برسکی ہوئی **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَأْتِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ يَوْمَ الْاَحْزَابِ قَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دن غزوہ احزاب کے اور سکو غزوہ خندق بہی کہتی ہین کون ہی کہ لاوی میری پاس خبر قوم کی **ف** ع یعنی کفار کی احزاب جمع حزب کی ہی بمعنے گروہ کی کہ قریش اور یہود بنی قریظہ اور بنی نضیر جمع ہوکر اور آپسمین اتفاق کرکر آنحضرت سی لڑنیکی لیی آئی تہی کفار بارہ ہزار تہی اور مسلمان تین ہزار قریب ایک مہینے کی گرد مدینہ کی پڑی رہی اور آنحضرت نی گرد مدینہ کی خندق کہودلی تہی اور مسلمان بہت تنگ دل تہی اور صف جنگ نہین ہوئی فقط کچہہ تیر اندازی ہوئی تہی پہر اللہ سبحانہ تعالی نے ہزار ملائکہ مدد کی لیی بہیجی اور ہوا تند کہ اونسی تمام خیمہ وغیرہ اونکی اکہیڑ ڈالی اور سکے سبب کفار کی پس اوسمین آنحضرت نی فرمایا کہ کوئی ہی کہ خبر قوم کی لاوی اور جانا اونمین دشوار تہا کہ تا خبر تحقیق لاوی پس اوسحالت مین **ترجمہ** کہا زبیر نی کہ مین لاتا ہون خبر قوم کی پس فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق ہر نبی کی لیی مددگار ہوتی ہین اور مددگار میرا زبیر ہی نقل کی ہیہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع زبیر بیٹی عوام کی کنیت اونکی ابو عبد اللہ قرشی اور مان اونکی صفیہ بیٹی عبد المطلب کی پہوپی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین اور زبیر قدیم الاسلام تہی سولہ برس کے عمر مین اسلام لائی اور عذاب دیا اونکو اونکی چچا نی دہوین کا تاکہ اسلام چہوڑ دین پس نہ چہوڑا اونہون نی اور حاضر ہوئی وہ تمام غزوہ نبی آنحضرت کی ساتہہ اور اللہ کی راہ مین دل تلوار اونہون ہی نی کہینچی ہی اور ثابت رہی آنحضرت کی ساتہہ روز احد کی اور تہی گوری دراز قد کچہہ مایل دبلی پن کیطرف قتل کیا اونکو عمر بن جرموز نی سنوان ہین کہ نام ایک موضع کا ہی زمین بصرہ مین سن چونتیس ہین اور عمر اونکی چونسٹہ برس کی ہوئی اور دفن کیی گئی وادی سباع مین پہر نقل کیی گئی طرف بصرہ کے اور قبر اونکی مشہور ہی اوسمین **وَعَنِ** الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَأْتِنِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَيَأْتِيَنِي بِخَبَرِهِمْ فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ فَقَالَ فِدَاكَ اَبِي وَاُمِّي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی زبیر سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کون ہی کہ جاوی بنی قریظہ کی پاس کہ ایک قبیلہ ہی یہود سے مدینہ والی گرد مدینہ کی پس لاوی میرے پاس خبر اونکی پس چلا مین **ف** ع یعنی تاکہ لاؤن خبر اونکی جانا چاہیی کہ آنحضرت بعد از غزوہ احزاب کے متوجہ تہی قریظہ کیطرف ہوئی اور پندرہ روز تنگ کیا اونکو گہیری رکہا اور پہر فتح پائی پس یہہ بات وہان فرمائی یا غزوہ احزاب مین سب سے تو قریظہ تہی وہان خبر اونکی منگائی ہو زبیر نے کہتی ہین **ترجمہ** پس جبکہ خبر لیکر پہرا مین جمع کیی میری لیی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مان باپ اپنے پس فرمایا قربان ہو تیری باپ میرا اور مان میری نقل کی ہیہ بخاری و مسلم نی **ف** ع اور اوسمین تعظیم ہی اونکی قدر کی و اعتبار ہی اونکی عمل کا اور یہہ اسلیی ہی کہ انسان نہین کہتا ہی ایسا مگر اوسکی لیی کہ تعظیم کرتا ہی اوسکی اور روایت کیا گیا ہی زبیر سی کہ کہا اونہون نی کہ جمع کیی میری لیی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی مان باپ اپنے دوبار احد مین اور بنی قریظہ کی جنگ مین اور آیا ہی کہ زبیر نی اپنی بیٹی عروہ سی کہا ای بیٹی میرے نہین ہی کوئی عضو میرا مگر زخمی کیا گیا ہی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ اَبَوَيْهِ لِاَحَدٍ اِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَاِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ اُحُدٍ يَا سَعْدُ ارْمِ فِدَاكَ اَبِي وَاُمِّي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی علی سی کہا نہین سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جمع کیی ہون مان باپ اپنے کسیکی لیی مگر واسطے سعد بن مالک کے پس تحقیق سنا مینی حضرت نبی فرماتی دن غزوہ احد کی یعنی سعد کو اوسوقت کہ وہ تیر ماتی تہی کافرونکو اے سعد پہینک تیر قربان ہون تیری باپ مان میری نقل کی ہیہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع مراد سعد بن مالک سعد بن ابی وقاص ہین اسلیی کہ مالک بن وہیب نام ابی وقاص کا ہی اور اوپر کی روایت مین جمع کرنا مان باپ کا آنحضرت سی زبیر کی لیی بہی ثابت ہوا اور یہان حضرت علی نی ایسا کچہہ فرمایا پس تطبیق اسمین اور

درمیان خبر زبیر کی یہہ ہے کہ حضرت علی کو اطلاع ہوئی زبیر کی ایسی فرمانکی اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد علی غم کو یہہ ہو کہ آنحضرت سی بلا واسطہ کسیکی کہنی نہین سنا بیٹی اور یہہ سنا فر نہین ہی ایسی کہ مطلع ہووی ہون وہ زبیر کی حقین کہنی بروا سطہ غیر کی کہا مولف فی کہ کنیت سعد کی ابو اسحق ہی زہری قرشی ہین قدیم الاسلام کہ اسلام لائی سترہ برس کے عمر مین اور کہا سعد فی کہ نہا مین اسلام ثالثہ مین یعنی دو شخصونکی بعد مین اسلام لایا اور اول تیر بیٹی ہی مارا جہاد مین اور حاضر ہوئی ہین سعد تمام غزوہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھہ اور تہی سعد مستجاب الدعوۃ مشہور تہی آنحین کہ ڈرتی تہی لوگ اپکی بد دعا سی اور امید رکہتی دعا خیر کی بسبب مشہور ہونی قبولیت دعا اپنیکی لوگون کی نزدیک اور یہہ اس سبب سے تہا کہ آنحضرت فی فرمایا انکی حقین اللہم سدد سہمہ واجب دعوتہ اور جمع کیی آنحضرت فی انکی لیی اور زبیر کی لیی ان باپ اپنی کہ فرمایا دونونکی لیی فداک ابی وامی اور نہین کہا یہہ کسیکی لیی سوای ان دونون کی اور تہی یہہ گندم گون اور بدن پر بال بہت تہی مری اپنی قصر مین بیچ عقیق کے قریب مدینہ کی پہر جنازہ لایا گیا انکا مدینہ مین اور نماز پڑہی انکی ابن الحکم فی کہ وہ اون ایام مین حاکم تہا مدینہ کا اور دفن کیی گئی وہ بقیع مین سنہ پچپن مین اور عمر اونکی تہی کچہہ اوپر ستر برس کے اور عشرہ مبشرہ مین سی انکا انتقال اون سبکی بعد ہوا ہی اور حاکم کیا تہا اونکو کوفہ کا عمر اور عثمان غرض اور روایت کین انسی حد تبیین خلق کثیر فی صحابہ و تابعین بین سے وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ اِنِّیْ لَاَوَّلُ الْعَرَبِ رَمٰی بِسَہْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی سعد سی کہ کہا تحقیق مین اول عربونکا ہون کہ پہینکا تیر خدا کی راہ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم فی ف ع ح یعنی سب نے پہلی کسی نے تیر راہ خدا مین نہین مارا اور ماجری اسکا یہہ تہا کہ اول سال ہجری مین آنحضرت فی ابو عبیدۃ بن الحارث کو ساتھہ ساٹھہ سوارون کے واسطی جنگ ابو سفیان بن حرب کو اور مشرکون کی یہہ بیچا پس دونین کچہہ لڑائی نہین واقع ہوئی بجز اسکی کہ سعد بن ابی وقاص نے ایک تیر اونکیطرف پہینکا اور یہہ اول تیر تہا کہ اس امت مین راہ خدا مین مارا گیا وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ سَہِرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَہُ الْمَدِیْنَۃَ لَیْلَۃً فَقَالَ لَیْتَ رَجُلًا صَالِحًا یَحْرُسُنِیْ اِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ ہٰذَا قَالَ اَنَا سَعْدٌ قَالَ مَا جَاءَ بِکَ قَالَ وَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ خَوْفٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَحْرُسُہٗ فَدَعَا لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہ سوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وقت آئی اپنی کی مدینہ مین یعنے کسی غزوہ ہی ایک رات یعنی بخوف اعداد دین کی پس فرمایا آنحضرت فی کاش کسیکی ایک مرد نیکبخت نگہبانی کری میرا نگہان سی ہمنی آواز ہتیار کی کہ تلوار و کمان وغیرہ کہٹ کہٹ بولتی ہین پس فرمایا آنحضرت فی کون ہی یہہ کہا مین سعد ہون فرمایا آنحضرت فی کیا چیز لائے تجکو اور کیونکر آیا تو کہا سعد فی کہ واقع ہوا میری دلین خوف بسبب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تنہا ہین مبادا اعدا دین کچہہ ضرر پہنچا دین پس آیا مین تا نگہبانی کرون اونکی اوپر خدمت بجا لاوون پس دعا کی سعد کی لیی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی پہر آرام فرمایا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم فی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ اُمَّۃٍ اَمِیْنٌ وَاَمِیْنُ ہٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی واسطی ہر امت کی ایک امانت دار ہی کہ بیچ حقوق خدا اور خلق اور نفس کے خیانت نہین کرتا اور امانت دار اس امت کا ابو عبیدہ بن الجراح ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم فی ف ع اور خاص کیا اونکو ساتھہ امانت کے باوجود یکہ امانت اور صحابہ مین تہی ایسی کہ انمین غالب تہے یہہ صفت بہ نسبت اور ونکی یا یہہ کہ یہہ صفت انمین غالب تہے بہ نسبت انکی اور صفتونکی اور انکی مدح مین کتبی ہی رویین آئی ہین چنانچہ مرقات مین لکہی ہین اور انکی نصایح مین سی یہہ ایک نصیحت کیا خوب ہے

بادرد السیات القدیمات بالحسنات الحادثات الارب مبیض لثیابہ بدنس لذنبہ الارب مکرم لنفسہ وہو لہا مہین کہا مولف فی کہ وہ ابو عامر بن عبد اللہ بن الجراح فہرانی قرشی ہین اسلام لائی ساتھہ عثمان بن مظعون کے اور پہلی ہجرت کی طرف حبشہ کے اور پہر طرف مدینہ کی اور حاضر ہوئی سب جہاد و تعلین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھہ اور ٹہیری رہی آنحضرت کی ساتھہ روز احد کی اور کہا ابن خود کی آنحضرت کی چہرہ مبارک پر گر گئین تہین روز احد کی انہون فی دانتونسی پکڑ کر کہینچین حلقے دو دانت آگی کی انکی گر پڑی تہی یہہ در از قد خوش رو سبک گوشت مری طاعون عمواس مین بیچ اردن کی سنہ اٹہارہ ہین اور دفن کیی گئی

تبان مین اور نماز پڑہی اپنے معاذ بن جبل نی اور عمر انکی الہاون برس کے ہوئی **وَعَنِ** ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلَتْ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْلِفًا لَوِ اسْتَخْلَفَهُ قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ فَقِيلَ ثُمَّ مَنْ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ عُمَرُ قِيلَ مَنْ بَعْدَ عُمَرَ قَالَتْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن ابی ملیکہ تابعی سی کہ کہا سنا مینی عائشہ سی اسحالمینن کہ پوچہی گیین تہین وہ کہ کسکو آنحضرت خلیفہ بنا کرتی اگر فرضا اپنی سامنی خلیفہ کرتی پسکو صریحا صحابہ مین سے کہا عائشہ نی کہ ابو بکر کو خلیفہ کرتی پس کہا گیا اور پوچہا گیا کہ پہر کسکو کرتی بعد ابی بکر کی کہا عائشہ نی کہ عمر کو کرتی کہا گیا کون ہی بعد عمر کی کہ اوسکو خلیفہ کرتی کہا عائشہ نی کہ ابو عبیدہ بن الجراح کو خلیفہ کرتی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ح ع کہ امین ہی اور لائق اس کار کی اور ابو بکر صدیق ضرور نی ہی کہا اوسوقت کہ خلیفہ کرتی ہی اوذکو کہ مجکو خلافت سے کیا کام ہی یہہ علی ہی اور عمر ہی اور ابو عبیدہ بن الجراح ہی جسکو چاہو انمین خلیفہ کرو پس کہا صحابہ نے کہ تمسی زیادہ کون لائق ہی پیش کیا تکو آنحضرت نی واسطی کار دین ہمارکی یعنی امامت کے پس کون ہے کہ مؤخر کرکی تکو کار دنیا مین اور اس سے یہہ معلوم ہوا کہ اعتقاد عائشہ کا یہہ تہا کہ ابو عبیدہ اولی ہی ساتہہ خلافت کی بعد شیخین نی کی بقیہ اصحاب شوری سی **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى حِرَاءٍ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اهْدَأْ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ وَزَادَ بَعْضُهُمْ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَلَمْ يَذْكُرْ عَلِيًّا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی ہریرہ نی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی پہاڑ حرا پر آنحضرت تہی اور ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر پس ہلا پہر حرا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ٹہہر جا پس نہین تجپر مگر پیغمبر یا صدیق یا شہید اور زیادہ کیا بعضون نی راویون مین سے یہہ لفظ اور سعد بن ابی وقاص یعنی وہی حرا پر تہے ہمراہ آنحضرت کی اور ذکر نہین کیا اوس بعض نے علی کا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع مراد شہید سی علی اور عثمان اور طلحہ اور زبیر ہین کہ سب شہید ہوئی ہین اور شہادت طلحہ اور زبیر کی بیچ واقعہ جمل کی تہی عین حرب مین بلکہ باہر اوسے از راہ ظلم کی ماری گئی اور یہہ ثابت ہی ہی کہ جو کوئی قتل کیا جاوی از راہ ظلم کی تو وہ شہید ہی اور ذکر نہین کیا اوس بعض نے علی کا اسکی پہلی جو لفظ زاد کا کہا اسمین مسامحہ ہی اسلیی کہ اسمین معارضہ اور مبادلہ ہوا نہ زیادہ اور اور اشکال یہہ لازم آتا ہی کہ سعد بن ابی وقاص قتل نہین کیے گیی ہین وہ اپنے قصر مین مری ہین کہ وادی عقیق مین تہا پس توجیہ اس روایت کی یا تو یہہ ہی کہ یہہ فرمایا تغلیبا یعنی اکثر امین شہید ہی تہی پس باعتبار اکثر حکم اکمل کی ایسا کچہہ فرمایا اور یا جیسکو سید جمال الدین نے کہا کہ لائق یہہ ہے کہ کہا جاوی کہ تہی موت انکی بسبب کے مرض کے ایسی امراض مین سے کہ باعث ہوتی ہین حکم شہادت کی مانند پیٹ کے بیمار وغیرہ کی **الْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسرے **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُبَيْدَةُ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ابو بکر بہشت مین ہے اور عمر بہشت مین اور عثمان بہشت مین اور علی بہشت مین اور طلحہ بہشت مین اور زبیر بہشت مین اور عبد الرحمن بن عوف بہشت مین اور سعد بن ابی وقاص بہشت مین اور سعید بن زید بہشت مین اور ابو عبیدہ بن الجراح بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی نے اور نقل کی ابن ماجہ نی سعید بن زید سے **ف** ع ح سعید بن زید بہنوئی ہین حضرت عمر کی کہ فاطمہ بہن حضرت عمر کی انہی منسوب تہین اور بسبب فاطمہ کے اسلام لائی حضرت عمر سنہ اکیاون ہجری مین وفات ہوئی انکی اور مدفون ہوئی وہ بقیع مین کچہہ اوپر ستر برس کے عمر تہی انکی اور ایک وجہ وجہون شہرت اور امتیاز ان دس بزرگوارون کی سی اوپر بشارت جنت کی یہہ ہے کہ انکی بشارت ایک حدیث مین واقع ہوئی اور اوپر یہی کئی جہین علمانی لکہی ہین ہوا لابشارت مخصوص اور منحصر انہین مین نہین ہے اور ذکی بھی یہی آئی ہی صریح بذلک العلمار اور

یہان ایک نکتہ ہی کہ اوپر تنبیہ ہونا چاہیے کہ ذکر خلفاء اربعہ کا جس جگہ حدیث میں واقع ہوا ہی سبکا بعض کا اسی ترتیب سے ہوا ہی اور اس سے حقیت مذہب اہلسنت وجماعت کے ثابت ہوتی ہی اور اہل بدعہ گمان کرتا کہ راوی ترتیب کو تغیر دیکر موافق اعتقاد کی لائی ہون پس شاید کہا کہ وہ تھوڑی سی تغیر اور تقدیم وتاخیر کی رعایت کرتی ہین کہان مقصود مین فرق نہین آتا یہان کیونکر تغیر کرینگی جسطرح ہی وسیطرح ادا کرتی ہین وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْبَکْرٍ وَاَشَدُّھُمْ فِیْ اَمْرِ اللّٰہِ عُمَرُ وَاَصْدَقُھُمْ حَیَاءً عُثْمَانُ وَاَفْرَضُھُمْ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَقْرَؤُھُمْ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ وَاَعْلَمُھُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَلِکُلِّ اُمَّۃٍ اَمِیْنٌ وَاَمِیْنُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَبُوْعُبَیْدَۃُ بْنُ الْجَرَّاحِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَرُوِیَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَۃَ مُرْسَلًا وَفِیْہِ وَاَقْضَاھُمْ عَلِیٌّ اور روایت ہی انس سے اوسنی نقل کی ہی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ مہربان ترین امت میرکا میری امت پر ابوبکر ہی کہ نرمی اور لطف وپند سی لوگونکو خدا کیطرف بلاتی ہین اور پہنچاتی ہین اور سخت ترین امت میرکا پیچکار دین خدا کی عمر ہی کہ تشدد وسختی سی امر معروف اور نہی عن المنکر کرتی ہین اور بہت سچا اونکا حیا ہین عثمان ہی ف ح صفت حیا کو عثمان رض کی ساتھہ بکطرحکی خصوصیت اور امتیاز تہا اور حیا شعبہ عظیم ہے ایمان کا اور ظاہر ابہت سچا اسلیی کہا کہ حیا کبھی بحکم طبیعت بشریکی ہی ہوتی ہی اگرچہ بحکم شرع حق اور درست نہو لیکن حیا صادق اور معتبر وہی کہ موافق شریعت کے اور مطابق حق کی ہو ترجمہ اور بہت فرائض دان اونکی زید بن ثابت ہین ف ح یعنی علم فرائض ومیراث یہہ خوب جانتی تہی اور بڑی فقہا صحابہ مین سے تہی اور لکھنی والی وحی کی اور جمع کرنیوالی اور لکھنی والی قرآن کے بہی تہی ابوبکر اور عثمان رضی اللہ عنہما کی زمانہ خلافت مین ترجمہ اور بہت پڑہنے والا قرآن کا اور بہت ماہر تجوید قرآن سین لی بن کعب ہے ف ح ع یہہ بہی کاتب وحی تہی اور اون چہہ صحابہ مین کی تہی کہ جنہون نی قرآن یاد کیا تہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عہد مین انکو سید القراء کہتی تہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی انکا سید الانصار نام رکہا تہا اور عمر غرسید المسلمین کہتے تہی اور جب سورہ لم یکن الذین نازل ہوئی تو آنحضرت نی فرمایا کہ خدا نی حکم کیا ہی کہ اسکو تجہہ پر پڑہون اور تجہی سناؤن انہون نی کہا کہ کیا خدا نی میرا نام لیا ہی حضرت نی فرمایا ہان تبرا نام لیا ہی پس وہ روئی آنحضرت صلعم بہی رونی لگی اور وفات ہوئی انکی مدینہ مین سنہ تیس ہجری مین اور بیت کین بنسی خلق کثیر نی ترجمہ اور بہت جاننی والا اونکا حلال وحرام کو معاذ بن جبل ہی ف ح یہہ جناب رضی اللہ عنہ انصار مین سی ہین اور اون ستر تنومین کی تہی کہ حاضر ہوئی عقبہ کو اور آنحضرت نی بہائی چارہ کردیا تہا انکین اور عبد اللہ بن مسعود مین اور مخضرمین نی کہا انکین اور جعفر بن ابی طالب مین اور بہیجا آنحضرت نی انکو معلم اور قاضی کر کر یمن مین اور رہیا وہان تک کہ آنحضرت نی بہلا بہیجا اونکو صدقہ لینے کو اور بہیجا ابوبکر نی اونکو شام مین اور عمر نی اونکو جابیہ مین اور وہان طاعون عمواس مین وفات پائی سنہ اٹہارہ مین اور عمر اونکی اٹہاسی برس کی ہوئی اور اوسوقت کہتی تہی خداوندا یہہ حمت ہے تیری تیری بندی کو اور خداوندا معاذ کو اور اوسکی اہل وعیال کو اس سی محروم نرکہہ اور آیا ہی کہ وقت جانی کی اس عالم سی کہتی تہی خفہ کر جتنا کہ چاہی تو قسم ہے تیری عزت کی جانتا ہون تو کہ مین تجکو دوست رکہتا ہون یا کچہہ اور طرح کہا واللہ اعلم اور ابن مسعود نی کہا تہی ہم تشبیہ دیتے معاذ کو ابراہیم خلیل اللہ کی ساتھہ ہجہ مضمون اس آیت کی کان امۃ قانتا للہ حنیفا اور فتوی دیا کرتی تہی معاذ آنحضرت کی زمانہ مین اور ابوبکر کی زمانہ مین اور جب یمن مین گئے تو کہتی تہی عمر نی کہ خالی چہوڑا معاذ نی اہل مدینہ کو فقہ سے اور حاضر ہوئی وہ رضی اللہ عنہ جنگ بدر مین اور احد وجہادون وغیرہ مین اور وقت رحلت کے کہا اپنی بارو کو حسبوقت کہ وہ روئی کیون روتی ہو اور کس چیز نی رولایا تمکو کہا لوگون نی کہ روتی ہین ہم علم پر کہ منقطع ہوتا ہی بسبب موت تمہاری کہا علم وایمان قدیم ہین روز قیامت تک لو تم حق کو جس سے کہ ہو اور ذکر و باطل کو جسپر کہ ہو مناقب انکے بہت ہین زیادہ از حصہ ترجمہ اور یہ ابت کی بیان مین سے اور امین اس امت کا ابو عبیدہ بن الجراح ہی ف ح اور ایک روایت مین ہی کہ ہر پیغمبر کے لیی ایک امین ہی اور امین میرا ابو عبیدہ ہی اور اونکی کمال زہد پر دلالت کرتا ہی یہہ قصہ جو ریاض مین مذکور ہی کہ کہا عروہ بن الزبیر نی جبکہ آئی عمر بن الخطاب شام سی ملی اونسی بڑی بڑی مراد پس کہا عمر نی کہان ہین بہائی میرے لوگون نی کہا کون کہا عمر نی ابو عبیدہ کہا لوگون نی کہ ابہی آتی ہین

تمہاری پاس پس جبکہ آئی اونکی پاس اور تری عمر سواری سی اور گلی لگایا اونکو پھر اونکی گھر مین گھس نہ دیکھی عبیدہ کی گھر مین مگر ایک جھوٹی سی تلوار اور سپر اور کجاوہ اور اور روایت مین آیا ہی کہ حضرت عمر نے کہا ابو عبیدہ کو کہ تم کیون نہین گھر مین پس گئے اونکی گھر مین پس دیکھا کچھ کیا کہان ہی اسباب تمہارا نہین دیکھتا ہون مین مگر ایک تلوار رکابی اور تلوار حال آنکہ تم امیر ہو یا تمہاری پاس کچھ کہا ہی پس کہا ابو عبیدہ نے گھر کی اندر گئی اور لی آئی وانسی کچھ چھوٹی چھوٹی ٹکڑی روٹی کی پس روئی عمر اور کہا فریب دیا ہم کو دنیا نی سو کیا ہی ابو عبیدہ اور یہہ رضی اللہ عنہ قرشی ہین بیعت واسطہ سات آنحضرت کی فہر بن مالک مین جمع ہوتی ہین حاضر ہوئی تمام مشاہد مین ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور روز جنگ بدر کی اپنی باپ کو خدا اور رسول کی محبت مین قتل کیا اور ثابت رہی ساتھہ آنحضرت کی روز احد کی اور کھینچے دو حلقی خود کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رخسارہ مبارک مین گڑ گئی تہی اپنی دانتون سی اور دو دانت اونکی گر پڑی بسبب نکالنی کی زور سی اور انہون نے بہی طاعون عمواس مین وفات پائی حضرت عمر نے کی عہد مین اور نماز اونکی پڑہی معاذ بن جبل نی اور فرمائی تہی حضرت عمر اپنی وفات کی دن کہ اگر ابو عبیدہ زندہ جراح ہوتی تو سپرد کرتا مین یہہ کار اونکو یعنی امر خلافت کو باعتبار کو اونکی مشاورت کی ناتہہ تفویض کرتا مین اور اللہ اعلم ترجمہ نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث صحیح ہی اور روایت کی گئی ہی عمر سی قتادہ سی بطریق ارسال کی اور عمر کی حدیث مین آیا ہی اور حکم بحق زیادہ کرنیوالا امیر امت ہین سی علی ہی ف ح ع اور اسلیی حضرت عمر نے غیر کی مشاورت اور بنی فتوی اونکی حکم نہین کرتی تہی اور اگر حضرت علی موجود نہوتی تو توقف کرتی اور ظاہر نزدیک ہی کہ معنی اقضاہم کے ہین خوب جاننی والی احکام خصومۃ کی کہ محتاج ہی طرف قضا کی اور اس روایت سی فضیلت حضرت علی کی ابو بکر اور عمر پر ثابت نہین ہوتی کیونکہ فضل جزئی منافی فضل کلی کی نہین ہے اونکی شانین اور بہت نصوص آئی ہین چنانچہ یہہ آیہ صریح حضرت ابو بکر کی فضیلت پر دلالت کرتی ہے لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا یہہ خاص ابو بکر ہی کی شانمین نازل ہوئی ہی کہ پہلی فتح مکہ کی انہون نے اپنا مال جہاد مین صرف کیا اس سبب سے فرمایا اللہ تعالی نی کہ انکی برابر کوئی نہین ہوسکتا اور بہت روایتین انکی فضیلت پر دلالت کرتی ہین حاصل یہہ کہ حدیثین متعارض ہین اور دلیلین متناقض پس اعتبار اوسکا ہی کہ جسپر اتفاق کیا جمہور صحابہ نی اور اجماع کیا اوسپر اہل سنت نی اور وہ یہہ ہے کہ بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی افضل حضرت ابو بکر ہین باعتبار کثرت ثواب کے اور پھر عثمان رضی اللہ عنہم پھر علی رضی اللہ عنہما مین جنگ خصومت واقع ہوئی اور تہین دو نو جماعتین کی برا کہتی ہی بعضی اونکی بعض کو اور نہین حکم کیا کسیکو اونمین سی ساتھہ کفر دوسرون کی لیکن البتہ بعضی گنہگار ہوئی پس نہین نسبت کفر کی کرسکتی ہین ہم کسیکو بسبب جہل اور برا کہنیکے اور اعتقاد کرنا چاہیی کہ امیر المومنین علی نی اجتہاد کیا خلافت مین اور مصیب ہوئی اجتہاد مین اور تہی وہ مراد تر مین لوگونکی ساتھہ خلافت کی اور سو وقت مین اور معاویہ نے اجتہاد کیا اور نہین اور خطا کی اجتہاد مین اور نہین تہی وہ مستحق خلافت علی نہ کی ہوتی واللہ تعالے یغفرنا لجمیعہم آمین ذکر بعضی مناقب انکی ترجمہ وعن الزبیر قال کان علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد دعان فنہض الی الصخرۃ فلم یستطع فقعد طلحۃ تحتہ حتی استوی علی الصخرۃ فسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اوجب طلحۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی زبیر سی کہ کہا تہین نے صلی اللہ علیہ وسلم پر روز احد کی ف ع بسبب مبالغہ کی بیچ امتثال قول اللہ تعالی کی خذوا حذرکم یعنی لو تم بچاو اپنا کرنہ اور سپر وغیرہ اسباب جنگ سے اور اس سی معلوم ہوتا ہی کہ استعمال ہتیارون کا اور لینا اسباب محافظت کا جنگ مین منافات ساتھہ توکل کی نہین رکہتا ہی اور ہوسکتا ہی کہ ایسی امور واسطی تعلیم امت کے کرتی ہون ترجمہ پس اوہی آنحضرت اوپر متوجہ ہوئی طرف ایک بڑی ہی چٹان کی اوہان تہا تا اوسپر چڑہین اور دیکہین طرف کفار کی اور اونچی ہی دکہائی دین ابرار کو پس چڑہ سکی یعنی بسبب بوجہہ رہونگی پس بیٹہی طلحہ نیچی آنحضرت کی یہانتک کہ چڑہی اور قرار پکڑا آنحضرت نی اوس پر پس سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی واجب کیے طلحہ نی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع یعنی جنت جیسیکہ ایک روایت مین ہی اور معنی یہہ ہین کہ اونہون نی ثابت کی بہشت اپنی لیی بسبب اس عمل کی یا بسبب اوس چیز کی کہ کی اوسدن کہ اپنی اوپر جو نکہون اوٹہائی کہ اپنی تن

آنحضرت کی سپر کیا یہانتک کہ تیر گرتی اونکی بدن مین اور زخمی ہوا تمام جسد اسکا یہانتک کہ شل ہوگیا ہاتہہ اونکا اور زخم لگی اونکی کچہلہ پر اتہی حتی کہ ستر مین ہی اور ہتہی صحابہ کہ جب کہ کرتی روز احد کا کہتی کہ یہہ دن سارا تہا وہلی طلحہ کی اور ابو سعید خدری سی روایت ہی کہ عتبہ بن وقاص نے پتہر مارا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روز احد کی پس توڑا داہین طرف کا دندان مبارک کا پیکا اور زخمی ہوا نیچی کا ہونٹ اور عبید اللہ بن شہاب ہری نی زخمی کی پیشانی اونکی اور زخمی ہوا رخسار مبارک کا پیکا کہ بیٹہ گئین دو کڑیان زرہ کی رخسارہ مبارک مین اور گر پڑی رسول خدا صلعم ایک گڑہی مین اون گڑہوئین سی کہ کہودی تہی عامر نی تاکہ گر پڑین اونمین مسلمان نادانستہ پس پکڑا حضرت علی نی ہاتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور دہویا آبو طلحہ بن عبید اللہ نی یہانتک کہ سیدہی کہڑی ہوئی اور چوسا ابو سعید خدری نی خون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی چہرہ مبارک سی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی چوسا خون میرا نہین بس کریگی اوسکو آگ یہ

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ يَمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ وَقَدْ قَضٰى نَحْبَهٗ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا وَفِيْ رِوَايَةٍ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى شَهِيْدٍ يَمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر کی کہ دیکہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف طلحہ بن عبید اللہ کے فرمایا آنحضرت نی کہ جو کوئی دوست رکہی کہ دیکہی طرف اوس شخص کے کہ چلتا ہی روی زمین پر اسکو لازم ہی کہ تحقیق مردہ ہے اور یا منتظر مرنیکی ہی یعنی اگر کوئی چاہی کہ مردہ کو دیکہی کہ روی زمین چلتا ہی تو پس چاہیی کہ دیکہی طرف اسکی یعنی طلحہ کی اور ایک روایت مین ہی کہ جسکو خوش لگی کہ دیکہی طرف شہید کی کہ چلتا ہو روی زمین پر تو چاہیی کہ دیکہی طرف طلحہ بن عبید اللہ کے نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع ح اور تحقیق لفظ نحب کے یہہ ہے کہ نحب ساتہہ نون اور حا مہملہ اور ب موحدہ کی یعنی نذر اور موت اجل کی آتا ہی اور یہہ آیہ کریمہ من المومنین رجال صدقوا ما عاہدو اللہ علیہ فمنہم من قضی نحبہ و منہم من ینتظر کی ساتہہ دونون معنو کی تفسیر کیا ہی مفسرون نی یعنی مسلمانون مین سے ایسی مرد ہین کہ سچ کر دکہایا جو کچہہ عہد باندہا تہا ساتہہ خدا کی پس بعضون نے اونمین سی ادا کی اور پوری کی نذر کہ جان نثاری کی راہ خدا مین کی تہی یعنی شہید ہوئی راہ خدا مین اور بعضی انتظار اوسکا کر رہی ہین اور حدیث مین ہے حمل کرنا دونو معنو پر درست ہے اور ظاہر دوسرا ہی معنی ہین جیسکہ دوسری روایت مین آیا ہی شہید یمشی علی وجہ الارض حاصل یہہ کہ خبر دی کہ طلحہ اون لوگون مین سی ہی کہ پوری کی نذر اپنی اور جیکی موت اوسکی راہ مین اگرچہ زندہ ہی اور طلحہ نی اپنی تئین سچا آنحضرت کی کیا تہا اور بہت گہایل ہوئی تہی روز احد کی چنانچہ اوپر کی حدیث مین ذکر اسکا ہو چکا ہی اور حقیقت مین یہہ اشارہ ہی طرف موت اختیاری کی کہ حاصل ہوتی ہی اہل سلوک کو اور بایں قید کو یا مراد موت سی غائب ہونا ہی عالم شہادت سی بسبب مستغرق ہونے کی ذکر خدا مین اور مشاہدہ ملکوت مین اور بسبب اخذ اب کے طرف اللہ تعالی کی اور یہہ نتیجہ موت اختیاری کا ہی اور احتمال ہے کہ ہو اشارہ طرف حاصل ہونی شہادت کی مآل کار مین کہ دلیل ہی اونکی خاتمہ بخیر ہونیکی وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعَتْ اُذُنَايَ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَايَ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی حضرت علی رضہ سی کہ کہا سنا میری کانون نی آنحضرت کی مونہہ سی کہ فرماتی تہی طلحہ اور زبیر ہمسایہ میرے ہین بہشت مین ف ع یہہ کنایہ ہی اونکی کمال قرب سے ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ اُحُدٍ يَعْنِيْ يَوْمَ اُحُدٍ اَللّٰهُمَّ اَشْدُدْ رَمْيَتَهٗ وَاَجِبْ دَعْوَتَهٗ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی سعد ابن ابی وقاص سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یعنی اونکی لیا وسیلہ یعنی روز احد کی خداوندا قوی کر تیر اندازی اوسکی اور قبول کر دعا اوسکی ف مناسبت اجابت دعا کی ساتہہ قوت تیر اندازی کی ظاہر ہی کہ تعمیر دعا کو ساتہہ تیر کی کرتی ہین جیسکہ کہا کسی بزرگ نی مصرع از ہر کرا تیر دعا بکمان دارد اور گویا اجابت اونکی دعا کی ایک اثر اونکی تیر مارنیکی تہی کہ ہتلی راہ خدا مین انہون نی ہی تیر مارا وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وسلم اللّٰھم استجب لسعد اذا دعاک رواہ الترمذی اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی دعا کی یا الٰہی قبول کر یعنی دعا واسطی سعد بن ابی وقاص کی جسوقت کہ دعا مانگی تجھی نقل کی یہہ ترمذی نے وعن علی قال ما جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابویہ لاحد الا لسعد قال لہ یوم احد ارم فداک ابی وامی رواہ الترمذی اور روایت ہی حضرت علی مرتضی سے کہ کہا نہیں جمع کیا آنحضرت نے اپنی باپ اور ماں کو مگر واسطی سعد کے یعنے روز احد کے فرمایا واسطی او سکی روز احد کی یہہ تحقیق تیر قربان ہو تیری باپ میرا اور ماں میرے اور فرمایا واسطی او سکی یہہ بھی یہہ تحقیق تیرا ہی نوجوان قوی نقل کی یہہ ترمذی نے ف ح ع نہی یہہ جوان قوی اسلام لانیوالا ابوبکر رضہ کی تا تہہ پیدا وسوقت مین یہہ ستران برس کے عمر مین تھا اور ایکوقت مین لازم کیا تہا انہون نے اپنی گہر مین رہنا کہ ایک مدت مین بیٹھی رہتی اور اپنی گہر کی لوگونکو کہدیا تہا کہ مجھسی گونگی کی خبر کچھہ نہ کہا کرو یہانتک کہ جمع ہوا تہا کسی امام پر وعن جابر قال اقبل سعد فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھذا خالی فلیرنی امرء خالہ رواہ الترمذی وقال کان سعد من بنی زھرۃ وکانت ام النبی صلی اللہ علیہ وسلم من بنی زھرۃ فلذلک قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھذا خالی وفی المصابیح فلیکرم من یدل فلیرنی اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آئی سعد یعنی آنحضرت کی مجلس مبارک مین پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہہ ہی ماموں میرا یعنی میری مانکی قوم مین سے ہی پس چاہیی کہ دکہاوی مجکو کوئی شخص ماموں اپنے کو ف ح ع یعنی برابر اور مانند اس ماموں کی کہ مین رکہتا ہون تا کہ مل جاوے کہ کیسا ماموں مانند ماموں میرے کے نہین سے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یعنی پیچہ توجیہ فرمائی آنحضرت کی سعد کو ماموں اپنا اور تہی سعد بنی زہرہ مین سے کہ قبیلہ ہی قریش مین سے اور تہین والدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بنی زہرہ سے ف ع اور زہرہ پیش سی نام ہی عورت کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب کا ترجمہ پس اسی سبب سے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہہ ماموں میرے ہے اور مصابیح مین ہے پس چاہیی کہ اکرام کری مرد ماموں اپنی کا اکرام کرتا ہون اپنی ماموں کا بدلہ لفظ فلیرنی کی ف ع کہا ابن حجر نے کہ یہہ تصحیف ہے کہتا ہون مین بلکہ یہہ تحریف ہے الفصل الثالث فصل تیسری عن قیس بن ابی حازم قال سمعت سعد بن ابی وقاص یقول انی لاول رجل من العرب رمی بسہم فی سبیل اللہ ورأیتنا نغزو مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما لنا طعام الا الحبلۃ وورق السمر وان کان احدنا لیضع کما تضع الشاۃ مالہ خلط ثم اصبحت بنو اسد تعزرنی علی الاسلام لقد خبت اذا وضل عملی وکانوا وشوا بہ الی عمر وقالوا لا یحسن یصلی متفق علیہ روایت ہی قیس بن ابی حازم تابعی سی کہ کہا سنا مین سعد بن ابی وقاص سی کہتی تحقیق مین اول اون شخصون مسلمانون سے کہ پہینکا تیر راہ خدا مین اور دیکہا مین نے اپنی تئین اور اصحاب پیغمبر خدا کو کہ جہاد کرتی تہی ہم ساتہہ ہو کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہین تہی ہمارے کچھہ خوراک مگر پہل کیکر کی کہ مشابہہ لوبیا کی ہوتا ہی اور بیری کیکر کی اور تحقیق ایک ہمارا بکریا بچہ پہرتا تہا جیسے مینگنیان کرتی ہین بکریان یعنی خشک ہوتا تہا مانند مینگنیون کے درحالیکہ نہین ہے واسطی او سکی آمیزش یعنی بعضو نسی ملتی تہین تے بسبب خشکی کے پہر ہوئی بنو اسد کہ نام ایک قبیلہ کا ہی ادب سکہاتی ہین مجکو یا نوبیخ کرتی ہین مجکو اسلام پر ف ع یعنی نماز پر اسلیی کہ نماز ستون ہے اسلام کا یا تقدیر ہی اسکی علی عمدۃ شرائعہ اور مراد یہہ ہے کہ وہ ادب سکہاتی ہین مجکو اور تعلیم کرتی ہین مجکو نماز اور عار دلاتی ہین مجکو یہہ کہ اچہی نہین پڑہتا ہو نہین نماز ترجمہ البتہ تحقیق نا ابتدہ ہوا مین اور وسوقت یعنی جبکہ اچہی پڑہی مینی نماز اور محتاج ہوا ہی اسکی تعلیم کا اور گم ہوا عمل میرا یعنی تمام طاعات اور مجاہدی میرے اور سبقت میری اسلام مین اور ثابت قدمی میری دین مین اور نہی ہوا سکہ جنگل خوری اور نکمائیت کی تہی سعد بن ابی وقاص کے نزدیک عمر رضہ کی یعنی جبکہ عامل کیا تہا اونکو حضرت عمر نے کوفہ کا اون ایام مین وہ انکی شکایت کرنا ہی تہی لوگونکی تا تہہ یا لکہہ ہی تہی اور کہا تہا کہ نہین اچہی طرح پڑہتی نماز نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نے ف ح یعنی شرایط یا ارکان یا سنتین نماز کی اچہی طرح نہین ادا کرتی اور رعایت اوسکی احوال کی نہین کرتے

پس حضرت عمر نے ہدیہ کرنا بھی اوکو اور انہون نے حضرت عمر سے حقیقت حال ظاہر کی کہ میں اونکو آنحضرت کی کسی نماز پڑھا ہون کہ ورانکی کرتا ہون پہلی دو رکعتون میں اور تحقیق کرتا ہون دو رکعت اخیر میں پس حضرت عمر نے تصدیق کی اونکی اور کہا گمان میرا ایسا ہی جیسا کہ تم کہتے ہو اور دیکھا ہی اسد کی باتونکو اور مراد بنی اسد سے اولاد زبیر بن العوام بن خویلد بن اسد کی ہی اور یہانسے معلوم ہوتا ہی کہ فخر کرنا ساتھہ علم و فضل کی اور ظاہر کرنا اپنی کمال کا ساتھہ بیان واقعی کے واسطی مصلحت دینی کی اور دفع کرنی عار و نقصان کی دین میں جائز ہی اور صحابہ بغیر اسمیں فخر کیا کرتی تھی بسبب اغراض صحیحہ صالحہ کی وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُنِي وَأَنَا ثَالِثُ الْإِسْلَامِ وَمَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَإِنِّي لَثُلُثُ الْإِسْلَامِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی سعد سے کہ کہا البتہ تحقیق جانتا ہون میں اپنی تئین اور میں میرا تہا اہل اسلام کا **ف** یعنی دو شخص مسلمان ہو چکی تہی تیسرا میں مسلمان ہوا اور مراد دوسی ابوبکر اور خدیجہ تہے میں اور کلام انکا بالغون یا اجنبیون میں ہی تا کہ حصر طے نکل جاوے کلام مذکور سے **ت** اور نہیں اسلام لایا کوئی مجنی اون لوگونمیں سی کہ اسلام لائی پہلی میری گو بیچ اوسدن کی کہ اسلام لایا میں و سعد اور البتہ تحقیق میرا میں سات دن اسحالت پر کہ تحقیق میں البتہ تہائی اہل اسلام کا تہا نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ح ع یعنی میں اسلام لایا بعد دو شخصونکی اور بعد از ان سات روز گذری کہ کوئی اور نہیں اسلام لایا اور بعد سات دن کی اسلام لایا جو کہ لایا کہا بعضے محققین نے کہ تطبیق اسمیں اور درمیان خبر عمار کی کہ کہا میت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم و ہم سبعۃ اعبد و امراتان و ابوبکر ساتھہ اس طرح کی ہی کہ حمل کیا جاوی قول سعد کا بیچ احرار بالغین کے تا کہ نکل جاوے غلام مذکور اور علی یا بہ کہ نہ مطلع ہوئی ہون یہہ دونیر وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِنِسَائِهِ إِنَّ أَمْرَكُنَّ مِمَّا يَهُمُّنِي مِنْ بَعْدِي وَلَنْ يَصْبِرَ عَلَيْكُنَّ إِلَّا الصَّابِرُونَ الصِّدِّيقُونَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَعْنِي الْمُتَصَدِّقِينَ ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ لِأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَقَى اللَّهُ أَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ وَكَانَ ابْنُ عَوْفٍ قَدْ تَصَدَّقَ عَلَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِحَدِيقَةٍ بِيعَتْ بِأَرْبَعِينَ أَلْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کرتی ہین عائشہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی بیبیونکو کہ تحقیق کار تمہارا اور حال تمہارا اوس قسم سی ہی کہ فکر مین ڈالنا ہی مجکو بعد میرے **ف** ح ع یعنی بعد وفات میرے کی میراث چھوڑی نہین ہے تمہاری لیی اور تمنی اختیار کیا آخرت کو دنیا پر جسوقت کہ اختیار دین گئی پس دیکھا چاہیی کہ بعد میرے حال تمہارا کیا ہوگا اور لوگ تمسی کیا معاملہ کرینگی اور کونسی مشکل تمہاری معیشت کا ہوگا اور توفیق اسکی پاویگا **ت** اور صبر نہین کرینگی اوپر نفقہ احوال تمہاری کی گر صبر کرنیوالی **ف** ع یعنی جو کہ صبر کرتی ہین مخالفت نفس پر کہ اختیار کرتی ہین قلت کو اور دیتی ہین زیادت کو **ت** اور صدیق **ف** ع ح یعنی جو کہ کامل ہین صدق معاملہ مین اور ادا حقوق مین اور کثیر الصدقہ خرچ کرتی ہین اور سخاوت مین **ت** کہا عائشہ نے کہ مراد کہتی ہی آنحضرت ان صابرون اور صدیقون سی صدقہ دینی والی اور خیر کرنیوالی اسلیی کہ سوق کلام واسطی نفقات انکی ہی پھر کہا عائشہ نے یعنی واسطی شکر گذاری اور اظہار منت دلمی عبد الرحمن بن عوف کی ساتھہ بنی اوسکی کہ ابوسلمہ ہی اور کہا رتا یعنی ہی پلاوی خدا بتعالی تیری باپ کو سلسبیل سی کی نام ایک چشمہ کا ہی بہشت مین اور تہا عبد الرحمن بن عوف کہ تحقیق تصدق کیا تہا آنحضرت کی بیبیونپر ایک باغ کہ بیچا گیا چالیس ہزار درہم کو یا دینار کو نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** اور در روایت مین آیا ہی کہ عبد الرحمن بن عوف نے وصیت کی ساتھہ دینی ایک باغ کی واسطی ازواج مطہرات کی کہ بیچا گیا چار لاکھہ کو اور در روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا حسن غریب ہے اور زہری سی ہی کہ کہا سدیا عبد الرحمن بن عوف نے آنحضرت کی عہد مین ادا مال اپنا اور چار ہزار یعنی درہم یا دینار پھر تصدق کیی چالیس ہزار دینار پھر سدیدی پانسو گھوڑی جہاد مین پھر سدیدین دو سو ہزار اونٹیان جہاد مین اور تہا اکثر مال اونکا تجارت سے اور ایک روز عبد الرحمن نے سدیدین صحابہ پر کہ ایک سو اوپچاس ہزار دینار پھر جسات ہوئی بلبہی اپنی گھر مین اور لکہی ایک فرد ساتھہ تفویض کرنی تمام مال کی مہاجرین اور انصار پر بہانوتک لکہا کہ قمیص جو میری بذیرہی فلانی شخص کے لیی اور عمامہ میرا فلانی کی لیی و نہین چھوڑا کچھہ اپنے مال مین مگر کہ

کہا اور سکو فقرا کی لیی پہر جبکہ صبح کی نماز پڑہی تھی رسول خدا صلعم کی اور تری جبرئیل در کہا ای محمد اللہ تم فرماتا ہی کہ یہہ میری طرف سی عبد الرحمن کو سلام اور قبول کر اوس فرد پہر پہیر دی اوسکو اور کہا گیا اونکی لیی کہ تحقیق قبول کیا اللہ نے صدقہ تیرا اور وہ وکیل اللہ کا ہی اور وکیل رسول اوسکا اور چاہیے کہ کری اپنی مال مین جو کچہہ چاہی اور تصرف کری اوسمین جیسکہ تصرف کرتا ہا پہلی اوسکی اور نہین حساب ہے اوسپر اور بشارت دی اوسکو جنت کی اور آیا ہی کہ تیس ہزار بردی اونہون نی ازاد کیی اور بعد وفات علی چار بیویان چہورین تہین اور ہر بیوی کی حصہ مین سے اسی ہزار درہم آئی اور بعضے روایت مین آیا ہی کہ انکی میراث سولہ سہام پر تقسیم ہوئی پس پہنچی ہر بیوی کی حصہ مین دو دو ولا کہہ درہم **وعن** ام سلمۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لازواجہ ان الذی یحثو علیکن بعدی ھو الصادق البار اللھم اسق عبد الرحمن بن عوف من سلسبیل الجنۃ رواہ احمد اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی واسطی بیویون اپنی کی کہ تحقیق وہ شخص کہ دیوی تمکو ساتہہ بیون اپنی کی یعنی سخاوت کری تمپر خرچ کرنیمین بعد وفات میری وہ ہی صادق الایمان صاحب احسان یا الہی پلا عبد الرحمن بن عوف کو چشمہ بہشت سی نسل کی یہہ احمد نی **ف** ظاہر ہیہے کہ یہہ کلام ام سلمہ کا ہو جیسکہ پہلی حدیث مین عائشہ سی مذکور ہوا اور بعضون نے کہا کہ یہہ کلام آنحضرت کا ہی ہے اسلیے کہ آنحضرت نے جانا تہا کہ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے احسان بسبب ازواج مطہرات کی وجود مین آویگا اور اسمین معجزہ آنحضرت کا ہی **وعن** حذیفۃ قال جاء اھل نجران الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ ابعث الینا رجلا امینا فقال لابعثن الیکم رجلا امینا حق امین فاستشرف لھا الناس قال فبعث ابا عبیدۃ بن الجراح متفق علیہ اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان سے کہ کہا صحابہ سی ہین اور صاحب سر آنحضرت کی کہا آئی اہل نجران رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس **ف** نج نجران ساتہہ زبر نون اور جرم جیم کی نام ایکموضع کا ہی یمن مین کہ دسوین سال ہین فتح ہوا اور نہایہ مین ہی کہ وہ موضع ہی درمیان حجاز اور شام کے ترجمہ پس کہا اونہون نی یا رسول اللہ بہیج طرف ہمارے ایک شخص امانت دار کہ ہمارے حق مین خیانت نہ کری تاکہ ہوا میر یا قاضی پس فرمایا آنحضرت نی کہ البتہ بہیجونگا مین طرف تمہاری ایک شخص امانت دار لائق اسکی کہ کہا جاوی اوسکو امانت دار پس منتظر و متوقع ہوئی واسطی امارت کی لوگ **ف** عرب کہتے ہین ان اس منصب کہ مشرف و ممتاز ہوتا ہی اور یہہ بات اونکو فقط از راہ حرص حاصل کرنی صفت امانت کی تہی نہ واسطی یعنی امارت کی ترجمہ کہا حذیفہ نی پس بہیجا آنحضرت نی یا عبیدۃ بن الجراح کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** علی رضی اللہ عنہ قال قیل یا رسول اللہ من نؤمر بعدک قال ان تؤمروا ابا بکر تجدوہ امینا زاھدا فی الدنیا راغبا فی الاخرۃ وان تؤمروا عمر تجدوہ قویا امینا لا یخاف فی اللہ لومۃ لائم وان تؤمروا علیا وما اراکم فاعلین تجدوہ ھادیا مھدیا یاخذ بکم الطریق المستقیم رواہ احمد اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سی کہ کہا عرض کیا گیا آنحضرت سی کہ یا رسول اللہ کسکو امیر کرین ہم اپنے پیچہے بعد وفات آپکی فرمایا آنحضرت نے کہ اگر امیر کروگی تم بعد میرے ابو بکر کو پاؤگی تم اوسکو امانت دار یعنی حقوق مین یعنی نہین حکم کریگا مگر ساتہہ عدل کی بی رغبت دنیا مین رغبت آخرت مین **ف** ع امین آگاہ کرنا ہی طرف اسکی کہ لائق ہیہے کہ ہو خلیفہ ساتہہ اس صفت کی تاکہ تمام ہو واسطی اوسکی اخلاص کہ موجب ہے خلاص کا اور ایک روایت مین ہی تجدوہ مسلما امینا اور ایک روایت مین ہی تجدوہ قویا فی امر اللہ ضعیفا فی نفسہ یعنی پاؤگی اوسکو قوی ہیچ امر خدا کی ضعیف اپنے نفس کی حقمین ترجمہ اور اگر امیر کروگی تم عمر کو پاؤگی تم اوسکو قوی یعنی قادر اور ایسا نہین کہ بوجہ امارت کے امین یعنی نہین سرزد ہوا اوسی خیانت نہین ڈرتا ہے ہیچ جاری کرنی احکام دین خدا کی ملامت کسی ملامت کرنیوالی کی **ف** ع یعنی رعایت نہین کرتی کسیکی امر دین مین اور معنی یہہ ہین کہ وہ سخت ہین دین مین جب شروع کرتی ہین کوئی کام اپنی کا مومنین سے تو نہین ڈرتی ہین انکار کسی منکر کی سی وہ کام کیی جاتی ہین اور نہین ڈگمگاتا ہی اونکو قول کسی قایل کا

اور نہ اعتراض کسی معترض کا اور نہ ملامت کسے ملامت کرنیوالی کی اور ایک روایت مین ہے اتجدہ قویا فی امر اللہ قویا فی نفسہ ترجمہ اور اگر امید کرو کی تم علی کو حال انکہ تحقیق مین نہین گمان کرتا ہون تمکو کزبوالا یعنی امید اونکو بلا خلاف حال خلافت اونکی مین پاوگی اوسکو راہ راست دکھانیوالا یعنی مرشد کامل راہ راست پانیوالا کامل پکریگا اور لیجا دیگا تمکو راہ راست کو نقل کی یہہ احمدی ف ع یعنی یہہ امر سپرد ہی تمہاری طرف ای امت اسلیی کہ تم امین ہو مجتہد حق کو پہنچنی والی اجتہاد مین نہین جسمہ ہوتی تم مگر حق صرف پر اور احدیث بن ذکر حضرت عثمان رضی عنہ کا نہین ہی اور بعضون نی کہا کہ شاید انحضرت نی ذکر کیا ہوا در راوی بہول گیا ہوا و بعضی نی کہا کہ ابو بکر کی پہلی ذکر کرنیمین اشارہ ہی طرف مقدم ہونی اونکی اور نہین ذکر کیا عثمانکو صریحا لیکن لا ارکم کہنی مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ مقدم ہین حضرت علی پر اور ممکن ہی یہہ کہا جاوے کہ معنی لا ارکم فاعلین کے یہہ ہین کہ مین نہین گمان کرتا ہون کہ تم امیر کروگی علی کو پہلی سب سے اسلیی مین جانتا ہون قضاء و قدر الہی سی کہ عمر علی کی بہت دراز ہی اور مذکورین کی عمر تھوڑی پس اگر وہ مقدم کیی جاوین تو فوت ہوا در وگی خلافت باوجود اسکی کہ مقدر ہی اونکی لیی ہی خلافت پس یقین ہے کہ علی کو تم سب سے پہلی امیر نہین کرنیکی پس سخن یہان بمعنی یقین کے ہی آئی ہی اور حضرت شیخ نی لکہا ہی کہ احدیث مین دلیل ہی اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تعیین نہین کسیکے خلافت پر اور ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہی کہ مراد ساتھہ امیر کرنیکی امیر کرنا بعد آنحضرت کی ہو بواسطہ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِيْ اِبْنَتَهٗ وَحَمَلَنِيْ اِلٰى دَارِ الْهِجْرَةِ وَصَحِبَنِيْ فِي الْغَارِ وَاَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهٖ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهٗ مِنْ صَدِيْقٍ رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ يَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلٰئِكَةُ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهٗ حَيْثُ دَارَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور یہہ بھی حضرت علی رضی سی روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رحمت کری اللہ ابو بکر کو کہ نکاح کر دیا مجسی اپنی بیٹی کا اور سوار کر لایا مجکو اونٹنی پر طرف دار ہجرت کی ف ح یعنی مدینہ کی آیا ہی کہ ابو بکر صدیق نی اونٹنیان پال کر اور تیار کر کر رکہہ چھوڑین تہین کہ تو کب حکم ہجرت کا ہو پس ایک اونٹنی آنحضرت کی پاس لائی اور کہا یا رسول اللہ اوسکو قبول کیجی اور سوار ہو جیی فرمایا آنحضرت نی کہ مین سوار نہین ہونگا مگر یہہ کہ بیچی تو میری ناقہ اور بدون اسکی قبول نہین کرتا مین پس آٹھہ سو درہم کو وہ اونٹنی آنحضرت نی خریدی فرضونکو ترجمہ اور ساتھہ رہا میری غار مین یعنی وقت ہجرت کی اور آزاد کیا بلال کو اپنی مال سی یعنی اور کیا اوسکو خادم آنحضرت کا رحمت کری اللہ عمر کو کہتا ہی صرف حق اگرچہ تلخ لگی کسیکو کر دیا اوسکو حق گو کسی نی اسحالت مین کہ نہین واسطی اوسکی کوئی دوست ف ع یعنی وہ دوست کہ ہو دوستی اوسکی واسطی مراعات اور مداہنت کے نہ مطلق دوست کیونکہ آمین تو شک سے نہین کہ صدیق اکبر دوست جانی تہی اونکی ترجمہ رحمت کری اللہ تعالی عثمانکو حیا کرتی ہین اوس سے فرشتی رحمت کری خدا تعالی علی کو خدایا پہیر حق کو ساتھہ علی کی جدہر کہ پہری علی ف ح یہہ حدیث موافق اوس حدیث کی ہی کہ سیوطی نی جمع الجوامع مین ذکر کی ہی القران مع علی و علی مع القران یعنی قرآن ساتھہ علی کی ہی اور علی ساتھہ قران کی ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے

بَابُ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہہ باب ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گہر والونکی تعریف مین جانا چاہی کہ اطلاق اہل بیت کا کنہی ہی معانی پر آیا ہی ایک وہ کہ حرام ہی اوپر زکوۃ لینی اور وہ بنی ہاشم ہین اور یہہ شامل ہین ال عباس اور آل علی اور آل جعفر اور آل عقیل کو راضی ہوا اللہ اون سے اور کبھی بمعنی اہل اور عیال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آیا ہی کہ داخل ہین ازواج مطہرات بہی اور نکالدینا آنحضرت کی بیویونکا اہل بیت مین سے مکابرہ ہے اور مخالفت ہی سوق اس آیہ کریمہ کے انما یرید اللہ لیذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا اسلیی کہ خطاب انہی کے ساتھہ ہی اول آیہ مین اور آخر آیہ مین پس نکالنا انکا مضمون مین سے کہ درمیانیمین واقع ہوا ہی نکالدینا ہی کلام کو اتساق و انتظام سی امام فخر الدین رازی نی کہا کہ یہہ آیہ شامل ہی آنحضرت کی بیویونکو اسلیی کہ سیاق آیہ پکار رہا ہی اسکو پس نکالنا اونکا اوس سے اور مخصوص کرنا ساتھہ غیر اونکی صحیح نہین

اور یہہ بہی کہا کہ اول یہہ ہے کہ کہا جاوی اہل بیت اولاد اور بیوبان آنحضرت کی ہین اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما بہی انمین سے ہین اور علی مرتضی رضی اللہ عنہ بہی اونکی اہل بیت مین سے ہین بسبب معاشرت اور ملازمت اونکی ساتہہ آنحضرت کی اور کبہی اطلاق اہل بیت کا اسطرح آیا ہی کہ ظاہر مین سمجہا جاتا ہی خاص ہونا اوسکا ساتہہ فاطمہ اور علی اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کی روایت کرتی ہین انس رض کہ آنحضرت گذرتی تہی حضرت فاطمہ کے گہر پر جب بنا نماز فجر کی لیی مسجد کو آتی تہی اور کہتی تہی الصلوۃ یا اہل البیت انما یرید اللہ. لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے اور ام سلمہ سی آیا ہی کہ کہا تہی مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کہ خادم آیا اور خبر دی کہ علی اور فاطمہ گہر کی آستانہ پر گہڑی ہین پس فرمایا آنحضرت نی مجکو کہ کناری ہو جا پس مین گہر کی اندر چلی گئی پس آئے علی اور فاطمہ اور اونکی ساتہہ حسن اور حسین تہی اور وہ دونون لڑکی چہوٹی تہی پس بٹہایا آنحضرت نی حسن اور حسین کو اپنی گودی مبارک مین اور پکڑا علی کو اپنی ایک ساتہہ سے اور پکڑا فاطمہ کو دوسری ساتہہ سی اور چٹایا اپنی سی اور پر کملی سیاہ کہ اوڑہی ہوئی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا خداوندا یہہ اہل بیت میری ہین ملا طرف اپنی نرطرف آگ کی مجکو اور اہل بیت میری کو اور یہہ بہی ام سلمہ سی آیا ہی کہ کہا آنحضرت نی یہہ مسجد میرے حرام ہی ہر حائض پر عورتو تمین سی اور ہر جنبی پر مرد و نمین سی مگر محمد پر اور اوسکی اہل بیت پر کہ علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین ہین نہین حرام روایت کیا اسحدیث کو بیہقی نی اور تضعیف کیا حاصل یہہ کہ اطلاق اہل بیت کا ان چار تن پاک پر شائع اور مشہور ہی اور علمانی ہیچ تطبیق ان اقوال کی اور توجیہ ان اطلاقات کی کہا ہی ہی کہ بیت تین ہین بیت نسب اور بیت سکنی اور بیت ولادت پس بنو ہاشم اولاد عبد المطلب کے اہل بیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین نسب کے جہت سی اور جد قریب کے اولاد کو بیت کہتی ہین اور کہتی ہین فلانی کا گہر بزرگ ہی اور ازواج مطہرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت سکنی ہین اور اطلاق اہل بیت کا مرد کی عورتو پر بہت خاص اور بہت مشہور ہی بحسب عرف و عادت کی اور اولاد شریف آنحضرت کی اہل بیت ولادت ہین اور باوجود شامل ہونی اہل بیت کی آنحضرت کی تمام اولاد کو علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین نہ اونکی درمیان مین ہی بسبب زیادتی فضل اور بزرگی اور تعلق محبت کے ممتاز و مخصوص ہین اور بیچ فضائل اور مناقب اور بزرگیون اونکی جیسی بیشمار وارد ہوئی ہین اور مولف نی ذکر کیا ہی اس باب مین بعضی بنی ہاشم کو اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو اور ذکر کیا ابراہیم بن رسول اللہ کو اور زید بن حارثہ اور اوسکی بیٹی اسامہ بن زید کو بہی ذکر کیا تقریبا واسطی کمال محبت اور عنایت آنسرور کی انپر بسبب داخل کرنی انکی اہل بیت مین اور ذکر نہ کیا ازواج مطہرات کو اور عقد کیا اونکی لیی ایک باب علیحدہ یا تو اس سبب سے کہ وہ مستقل ہین ساتہہ مناقب مخصوصہ کے یا اس سبب سے کہ نہ داخل کبہی اونکو اہل بیت مین بنا بر روایت تعارف کی کہ عرف مین اطلاق اہل بیت کا اونہین چار پر ہوتا ہی واللہ علم

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَّفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَآءِ اَهْلِ بَيْتِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا جب اوتری یہہ آیہ بلا دین ہم اپنی بیٹونکو اور تمہاری بیٹونکو بلایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو پس کہا آنحضرت نی خداوندا یہہ ہین اہل بیت میرے نقل کی یہہ مسلم نی ف ع جانا چاہیی کہ اس آیہ کو آیہ مباہلہ کہتی ہین اور مباہلہ معنی لعنت کرنیکی ہی اور بہلہ ساتہہ پیش اور زیر کی بمعنی لعنت کے اور مباہلہ لعنت کرنی ایک دوسرے کو اور دعا کرنی ساتہہ لعنت کی اصل ابتہال کی تو یہہ ہی بعد کے اطلاق کیا گیا اوپر اوس دعا کی کہ کوشش کیجاوی اوسمین اور عادت عرب کے تہی کہ جب کوئی قوم آپسمین اختلاف اور تکذیب ایک دوسرے کی کرتی اور ظلم کرتی تو باہر نکلتی اور لعنت کرتی ایک دوسرے کو اور کہتی لعنۃ اللہ علی الکاذب منا الظالم پس آنحضرت کو حکم ہوا درگاہ عزت سی کہ مباہلہ کرو ساتہہ نصاری کی اور یہہ آیہ اوتری فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنت اللہ علی الکاذبین یعنے پس جو کوئی حجت کری تجہسی اس قرآنمین یا دین مین بیچ تجہکو اسکے کہ آیا ہی تجکو علم و شریعت پس کہہ آؤ بلا دین ہم اپنے بیٹونکو اور بلاؤ تم اپنی بیٹونکو اور بلا دین ہم اپنی عورتونکو اور تمہاری عورتونکو اور اپنی ذاتونکو

اور تمہارے تو نکو بہرو عا بد کرین ہم پس گردانین ہم لعنت خدا کی جھوٹون پر ہم ہون یا تم انتہی پس نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی گودین لیی ہوئی حسن اور حسین کو کہ چھوٹی بہنی اون دونون اور فاطمہ کو پیچھے آنحضرت کی اور حکم کیا آنحضرت نی اونکو کہ جب مین دعا کرون تو تم آمین کہنا پس جب پیشوای ترسیان نی اونکو دیکھا تو کہا اپنی قوم سی دانمبر مین دیکھتا ہون ان مونہون کو کہ اگر خدا سی درخواست کرین کہ پہاڑ کو اوسکے جگہہ سی اکھیڑ دی تو اوکھیڑ دی دیکھا چاہیئے کہ کیا انوار تجلی وسوقت اونکی مونہون پر چمکتی ہی کہ کافر بیگانہ نی اوسکو دریافت کیا اور از خود رفتہ ہوا موسی صحب لیکانہ کا کہ اوس نورسی آشنا ہی کیا حال ہوگا پس کہا اوس ترسانی کہ زنہار مباہلہ نہ کرنا ساتہہ انکی ورنہ ہلاک ہوجاوگی اور جڑسی اوکھیڑ جاوگی پس جبر اقہر افران بردار کی اور جزیہ قبول کیا اور چونکہ مناسبت معنوی باطن مین رکہتی ہی مسلمان ہوئی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر مباہلہ کرتی وہ مسخ کیی جاتی بصورت بندرون اور سورون کی اور آگ ہوجاتا اونپر تمام جنگل اور جڑسی اوکھیڑی جاتی اور جل جاتی ساتہہ پرندے کہ درختونپر ہین **وعن** عائشة قالت خرج النبي صلى الله عليه وسلم غداة وعليه مرط مرحل من شعر اسود فجاء الحسن بن علي رضي الله عنه فادخله ثم جاء الحسين فادخل معه ثم جاءت فاطمة فادخلها ثم جاء علي فادخله ثم قال إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت ويطهركم تطهيرا رواه مسلم اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا باہر نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح مین اسحالیکہ آنحضرت پر ایک کملی تہی نقشدار سیاہ بالونسی پس آئی حسن بن علی پس داخل کیا آنحضرت نے اونکو یعنی کملی مین پہر آیا امام حسین پس داخل ہوئی امام حسین ساتہہ امام حسن کی پہر لایین فاطمہ پس داخل کیا آنحضرت نے فاطمہ کو پہر آئی علی پس داخل کیا اونکو پہر پیچھے پہہ آیہ نہین چاہتا ہی خدا تعالی مگر یہہ کہ دور کری تجسی گناہونکی پلیدی اہل بیت نبوت اور پاک کری تمکو پاک کرنا نقل کی ہی مسلم نی **ف** ع اسمین دلیل ہی اسپر کہ بیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اونکی اہل بیت مین سی اسلیی کہ اسکی پہلی ہی ذکر بیویون کا ہی کہ فرمایا یا نساء النبی لستن کاحد من النساء اور بعد ہی انکا ذکر ہی کہ فرمایا واذکرن ما یتلی فی بیوتکن پس ضمیر جمع مذکر کی عنکم الرجس مین یا تو تعظیم کی لیی ہی یا واسطی غلبہ دینی مردون اہل بیت کی جیسکہ سمجہی جاتی ہی یہہ بات حدیث ہی اور پاک کری تمکو یعنی الودہ ہونیسی ساتہہ پلیدیون کی اور میلونکی کہ مبتلا رہوتی ہین اوسمین اکثر لوگ **وعن** البراء قال لما توفي إبراهيم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن له مرضعا في الجنة رواه البخاري اور روایت ہی براء بن عازب سی کہ صحابی مشہور ہی کہا جسوقت کہ وفات پائی ابراہیم بیٹی آنحضرت کی نی کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اوسکی لیی دودہ پلانیوالی ہی بہشت مین نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ح یعنی اوسکو بہشت مین داخل کیا دودہ پلانیوالی اوسکی لیی مقرر ہوئے اور انہون نی مدت شیرخوارگی مین وفات پائی تہی اور بعضون نی تاویل کیا دودہ پلانی کی تمام کرنیکو ساتہہ تمام کرنی حقتعالی کی کرامت جنت اور نعمتون اوسکیلیونکی لیی گویا کہ بجائے دودہ پلانیکی ہی لیکن ارتکاب مجاز کا غیر جائز ہی باوجود امکان حقیقت کے اور لفظ مرضع ساتہہ پیش میم اور زیر ضاد کی ہی یعنی دایہ کہ پورے کری رضاعت اونکی اور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتہہ زبر میم اور ضاد کی ہی یعنی جگہہ دودہ پلانی کامل کی جنت مین ہی یا مصدر ہی بمعنی دودہ پلانیکی اور اسمین دلیل ظاہر ہی اسپر کہ صاحب کمال داخل ہونگے جنت مین فی الحال بعد انتقال کی اور دلیل ہی اسپر کہ جنت وعدہ کی گئی پیدا ہوچکی ہی اور موجود ہی **وعن** عائشة قالت كنا أزواج النبي صلى الله عليه وسلم عنده فأقبلت فاطمة ما تخفى مشيتها من مشية رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما رآها قال مرحبا بابنتي ثم أجلسها ثم ساررها فبكت بكاء شديدا فلما رأى حزنها ساررها الثانية فإذا هي تضحك فلما قام رسول الله صلى الله عليه وسلم سألتها عما سارك قالت ما كنت لأفشي على رسول الله صلى الله عليه وسلم سره فلما توفي قلت عزمت عليك بما لي عليك من الحق لما أخبرتني قالت أما الآن فنعم أما حين ساررني في الأمر الأول فإنه أخبرني أن جبريل

كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ عَارَضَنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أُرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللَّهَ وَ
اصْبِرِي فَإِنِّي نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ فَبَكَيْتُ فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ قَالَ يَا فَاطِمَةُ أَلَا تَرْضَيْنَ
أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ وَفِي رِوَايَةٍ فَسَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ
فِي وَجَعِهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ
سے کہ کہا تہین ہم کہ بیان پیغمبر خدا کی ہین ہم نزدیک آنحضرت کی بیٹھی ہوئین پس آئین فاطمہ یعنی آنحضرت کی مرض الموت کی قریب یا بمرض الموت مین نہین چھپتی تہی
ہیئت اور روش چال فاطمہ کے ہیئت و روش چال پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی ف ع یعنی کچھ بھی جیسکا ایک روایت مین لفظ شیئا کا آیا ہی یعنی امتیاز
ہوسکتا تہا اونکی اور حضرت کی چال مین دونون صاحب ایک ہی طرح چلتی تہی ترجمہ پس جیسکہ دیکہا آنحضرت نی فاطمہ کو فرمایا فراخی اور کشادگی ہو بیٹی میری کو پہر
بٹہایا آنحضرت نی فاطمہ کو ف ع یعنی حکم کیا اونکو بیٹہنیکا پاس اپنی اور ایک روایت مین آیا ہی عن یمینہ و عن شمالہ یعنی داہنی طرف بٹہایا یا بائین طرف ترجمہ
پہر بات کی اونسے چپکی سی پس روئین فاطمہ رونا شدت سی پس جیسکہ دیکہی آنحضرت نی بہت غمگینی فاطمہ کی کچہہ چپکی سی کہا اونسے دوسری بار پس ناگہان وہ ہنسی لگین پس
جیسکا دیکہی پیغمبر خدا یعنی اوس مجلس سے طہارت و نماز کی لیی پوچہا یعنی فاطمہ سی اور کہا یعنی کیا مہرگوشی کی آنحضرت نی تمسی کہا فاطمہ نے نہین ہونگین کہ پراگندا دونگی
ظاہر کرون پیغمبر آنحضرت کا ف ع ح یعنی جو چیز اونہون نی چہپائی مین اوسکو کیونکر ظاہر کرون آیسی کہ وہ اگر چاہتی ظاہر کرنا اوسکا تو نہ چہپاتی اوسکو
اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے چہپانا بہید ترون اور رد و ستونکا اغیار سی ترجمہ پس جب وفات ہوئی آنحضرت کی کہا مینی یعنی فاطمہ سی قسم دیتی ہون مجکو تمہارے
اوس حق کی کہ واسطی میری ہی اوپر تمہاری کہ وہ حق فرمانبرداری ہی یا اخوۃ یا محبت نہین طالب کسی مین تمسی مگر یہہ کہ خبر دو تم مجکو دوسیجز کی کہ چپکی سی کہی آنحضرت
نی کہا فاطمہ نے ای پر اب آنحضرت اس حالم سی گئی پس ہان کہی ہونگین اور تفصیل اوسکی یہہ ہے اوپر جو وقت کہ چپکی سی کہا آنحضرت نی مجھی اول بار مین پس تحقیق
آنحضرت نی خبر دی مجکو کہ جبرئیل دور کرتی تہی مجھی قران کا ہر برس مین ایکبار یعنی رمضان مین اور تحقیق جبرئیل نی دور کیا قران کا اس سال مین مجھی دوبار ف
ع یعنی جتنا قران نازل ہوتا تہا برس روز مین رمضان مین اوس سکا دور کرتی تہی بار دوشت کی لیی اور ناکہ ظاہر ہو جائی ناسخ و منسوخ دورمین اور اسمین اشارہ
ہے طرف اسنجاب دعا کی اور یہہ بہی اسمین اشارہ ہی کہ یہہ حدیث آنحضرت نی اپنی عمر کی اخیر رمضان کی بعد فرمائی ترجمہ اور نہین گمان کرتا ہون مین اجل کو
مگر کہ تحقیق نزدیک پہنچی ف ح اسلیی کہ دو بار دور کرنا برخلاف معتاد کی مشعر ہی اوپر وصیت کرنیکی ساتہہ حفظ قران کی اور یاد کرنی احکام اوسکی تاکامل
ہو امر دین کا اور تمام ہو نعمت ترجمہ پس تقوی کر ای فاطمہ یعنی مداومت کر تقوی پر یا زیادہ کر اوسکو جہانتک ہوسکی اور صبر کر یعنی علی الخصوص پس جب
آنحضرت نی خبر دی اپنی وفات کی تو روئی مین پس جیسکہ دیکہی آنحضرت نے بی صبری میری تو سرگوشی کی مجھی دوسری بار فرمایا ای فاطمہ راضی نہین ہی تو کہ تو ہو
بہترین عورتونکی بہشت کے عورتونمین سی یعنے تمام عورتونمین سی یعنی تمام عورتونسی بہتر ہو وی تو یا خاص اس امت کی عورتونسی یا فرمایا ہو وی تو عالمین کے عورتونکی
سردار یعنی دلتنگ مت رہ اور خدا ہی راضی اور شاکر رہ کہ تجکو یہہ مرتبہ دیا ہی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ کہا فاطمہ نی پس سرگوشی کی آنحضرت نی مجھی
پس خبر دی مجکو کہ وفات پاونگی اس بیماری مین پس روئی مین پہر سرگوشی کی آنحضرت نی مجھی پس خبر دی مجکو کہ مین اول اہل بیت اوسکے ہون کہ اونکی پیچھی جاونگی
مین ف یعنے بعد اونکی جلدی اس عالم سی جاونگی مین پس ہنسی مین جانا چاہی کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر فضیلت فاطمہ غ کی تمام مومن بیبیونپر
حتے کہ مریم اور خدیجہ اور عائشہ غ سی بہی اسلیئے کہا ہی سیوطی نی اور بعضی حدیثونمین مریم بنت عمران کہ عموم نسا ہی کہ زہرا رضی اللہ عنہا کو اوسمین فضیلت
دی ہی استثنا کیا ہی اور اور حدیث مین آیا ہی کہ مثل فاطمہ کی اس امت مین مثل مریم کی ہی بیچ قوم اپنی کی یعنی فاضلتر غیر اپنی یعنی اور ہو سکتا ہی کہ اختلاف
ان خبرونکا اس سبب سے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتدریج اطلاع ہوئی ہو اوپر فضیلت فاطمہ کے ساتہہ وحی کی اور اعلام پروردگار کی تو آخر کو عموم فضل

اور سیدۃ نساء عالم کی حور تو ثابت ہوا واللہ اعلم اور بعضی عالم عائشہ کو فضیلت دیتی ہین فاطمہ پر بسبب اسکے کہ عائشہ پیغمبر کی ساتھہ بہشت مین ہونگی اور فاطمہ علی مرتضی کی ساتھہ اور اسمین شبہہ نہین کہ مقام اور مکان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلی و اشرف ہوگا مقام علی سی ولیکن جدا جدا ہونگے اور ملتقی ہونگے آپس مین کما ورد کہ آنحضرت نی فاطمہ کو خطاب کیا کہ مین اور تو اور علی و حسن و حسین ایک مکان اور ایک مقام مین ہونگی اور یہہ بھی کہتی ہین کہ عائشہ مجتہد تہین خلفاء اربعہ کی زمانہ مین فتوی دیتی تہین اور اجتہاد کرتی تہین اور سیوطی فتاوی مین کہتی ہین کہ یہان تین مذہب ہین صحیح تر مذہب یہہ ہے کہ فاطمہ افضل ہین عائشہ سی اور بعضی کہتی ہین کہ برابر ہین فاطمہ اور عائشہ اور بعضے توقف مین ہی ہین اور استرو شی حنفیہ مین سی اور بعضی شافعیہ توقف کی طرف بہت مایل ہین اور جب امام مالک رح سی پوچھا تو انہون نی کہا کہ فاطمہ پیغمبر کے گوشت کا ٹکڑا ہی اور نہین فضیلت دیتا ہون کسیکو رسول اللہ کے گوشت کی ٹکڑے پر اور امام سبکی نی فرمایا ہی کہ جو کچھہ مختار ہمارا اور دین ہمارا یہی ہے کہ فاطمہ افضل ہین بعد انکی ماں انکی خدیجہ بعد انکی عائشہ رضی اللہ عنہن اجمعین اور خدیجہ اور عائشہ مین اختلاف رکھتی ہین اور حق یہہ ہے کہ حیثیتین مختلف ہین و بعضی افضلیت یعنی کثرت ثواب کے مراد رکھتی ہین کہ علامانی اعتبار کیا ہی ولیکن کوئی بجہت شرف ذات اور طہارت طینت اور بابی جوہر کی فاطمہ اور حسن اور حسین کو نہین پہنچتا واللہ اعلم کہا مولف نی کہ یہہ فاطمہ کبری ہین بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مان انکی خدیجہ ہین اور یہہ آنحضرت کی سب بیٹیون سی چھوٹی بیٹی ہین بموجب ایک قول کی اور یہہ سردار ہین تمام عالم کی بیویونکی نکاح کیا اونسی علی بن ابیطالب نے سنہ دوسرے ہجرہ مین رمضان کی مہینی مین اور بنا کیا اپر یعنی شب زفاف ہوا اسی خدیجہ مین پس جنمین اونسی حسن اور حسین اور محسن اور زینب اور ام کلثوم اور رقیہ اور مرین مدینہ مین آنحضرت کی وفات کی چھہ مہینی بعد اور بعضون نی کہا تین مہینی بعد سہا لین کہ عمر انکی اٹہائیس برس کے تہی اور غسل دیا انکو علی نی اور نماز پڑہی اوپر اور دفن کی گئین رات کو اور روایت ابن انسی حدیث مین علی نی اور انکی بیٹون حسن اور حسین نی اور اور جماعت نسوای انکی کہا عائشہ نی کہ نہین دیکہا بیٹی کسیکو ہرگز صادق زیادہ فاطمہ سی سوائے باپ کے یہ ترجمہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ يُرِيْبُنِيْ مَا اَرَابَهَا وَيُؤْذِيْنِيْ مَا اٰذَاهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی مسور بن مخرمہ سی یہہ کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ فاطمہ میری گوشت کا ٹکڑا ہین ف ع یعنی وہ جزو ہین مجسی اور کیا خوب کہا ہی امام مالک نی ولا افضل احد علی الصبعۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ پس جسنی غصہ مین ڈالا اوسکو پس گویا کہ غصہ مین ڈالا مجکو ف ح ع یعنی بسبب جزئیت و اتحاد کی پس اسمین ایک طرح کی تشبیہ بلیغ ہی پس دفعہ ہوا دلیل پکڑنا سبکی کا اسپر کہ جسنی برا کہا فاطمہ کو کافر ہوتا ہی اہلیی کہ ظاہر یہہ ہے اسطرح کا کلام محمول ہی اوپر کمال اتحاد و اختلاط کے اور اسی قبیل کا ہی قول علیہ السلام کا کہ جسنی ایذا دی مسلما کو پس تحقیق ایذا دی مجکو اور جسنی ایذا دی مجکو پس تحقیق ایذا دی اللہ کو روایت کی یہہ ابن عساکر نی علی سے اور اسی قبیل کی ہی یہہ حدیث ہی کہ جسنی دوست رکہا انصار کو پس تحقیق دوست رکہا اوسکو اللہ نی اور جسنی دشمن رکہا انصار کو دشمن رکہا اوسکو اللہ اور اسی قبیل کی ہی یہہ حدیث کہ دوست رکہنا قریش کا ایمان ہی اور دشمن رکہنا اونکا کفر ہی اور دوست رکہنا عرب کا ایمان ہی اور دشمن کہنا اونکا کفر ہی پس جسنی دوست رکہا عرب کو پس تحقیق دوست رکہا مجکو اور جسنی دشمن رکہا عرب کو پس تحقیق دشمن رکہا مجکو ترجمہ اور ایک روایت مین ہے یعنی بعد قول آنحضرت کی فمن اغضبنی یا زیادہ اوسپر فلق مین ڈالتی ہی مجکو یعنی ظاہر مین وہ چیز کہ فلق مین ڈالتی ہی فاطمہ کو اور ایذا دیتی ہی مجکو یعنی باطن مین وہ چیز کہ ایذا دیتی ہی اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح ع روایتون مین آیا ہی کہ حارث بن ہشام ابوجہل کی بہائی نی چاہا کہ نکاح کردی ابوجہل کے بیٹی کا کہ نام اوسکا غورہ تہا ساتہہ علی بن ابیطالب کے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ علی نی خواستگاری کی اوسکی اوسکی چچا سی کہ حارث بن ہشام نام تہا اوسکا اور مشورہ کیا آنحضرت سی آپنے فرمایا کہ ہرگز اذن نہین دیتی کا مین اوسکا اور غصہ ہوئی آپ اور یہہ حدیث فرمائی اور کہا مین حرام نہین کرتا حلال کو اور حلال نہین کرتا حرام کو ولیکن ہرگز جمع نہین ہونگی بیٹی دوست خدا کی اور بیٹی دشمن خدا کی ایک جگہہ پس علم رتضی آئی اور عذر خواہی

اور کہا میں ہرگز نہیں کرتا کہ وہ چیز کہ آپکو ناخوش آوی یا رسول اللہ اور احدیث کی بہت طرف ہیں اور اور روایت میں مسور احدیث کا یوں آیا ہی کہ کہا مشورہ دتی ہی بنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی اسحا لیکن وہ منبر پر تھی یہہ کہ بیٹی ہشام بن مغیرہ کی ہیں اذن چاہتی ہیں مجھسی یہہ کہ نکاح کردیں ابوجہل کی بیٹی کا علی بن ابیطالب سے اور نہیں اذن دیتا میں پھر نہیں اذن دیتا میں مگر یہہ کہ ارادہ کری بیٹا ابوطالب کا یہہ کہ طلاق دیدی بیٹی میری کو اور نکاح کرتی بیٹی اوسکی سی پر سوا اسکی نہیں کہ فاطمہ مکڑا میرا ہی فاق میں ڈالتی ہی مجکو الخ اور شرح مسلم میں لکھا ہی کہ احدیث ہی یہہ معلوم ہوا کہ حرام ہی ایذا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بہرحال اور ہر وجہ کر اگرچہ پیدا ہوا یذا اوسچیز سی کہ ہو اصل اوسکی مباح اور یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی خواص سی ہی اور حضرت علی کی نکاح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا بسبب وجوہ کی ایک تو یہہ کہ زنا اوسکا باعث تہا حضرت فاطمہ کی ایذا کا اور اوس سی ایذا باقی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس ہلاک ہوتی علی ہر آنحضرت کی ایذا سی پس منع فرمایا اوس سی بسبب ہونے شفقت کی علی پر اور دوسرے یہہ کہ آنحضرت نی خوف کیا فتنہ کا فاطمہ پر بسبب غیرت کی اور بعضون نی کہا کہ نہیں تہی مراد آنحضرت کی قول سی لا اذن منع کرنا جمع کرنی اوسکی سی بلکہ معنی اوسکی یہہ ہیں کہ آنحضرت نی خبر دی قضاء الہی کی کہ متعذر ہیں یہہ کہ دونون نہیں جمع ہونگی اور یحیی بیٹی سعید بن العطان سی منقول ہی کہ کہا ذکر کیا بنی عبد اللہ بن داؤد سی قول نبی کا لا اذن الا ان یحب علی ان یطلق ابنتی ونکحہ انتہم کہا ابن داؤد نی کہ حرام کیا اللہ تعالی نی علی پر یہہ کہ نکاح کریں کسی سی فاطمہ پر اوسکی حیات میں ساتھہ قول اپنی کی وما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نہٰکم عنہ فانتہوا یعنی اور جو کچھہ دیوی تمکو رسول پس لیلو اوسکو اور جس چیز سی منع کری تمکو پس باز رہو پس جب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہیں اذن دیتا میں تو نہ حلال ہوا علی کو یہہ کہ نکاح کریں کسی سی فاطمہ پر مگر یہہ کہ اذن دیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور رسنا بنی عمر بن ابی ربیعہ کی وہی کہ کہتی ہی جب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فاطمہ مکڑا میرا گوشت کا ہی فاق میں ڈالتی ہی مجکو وہ چیز کہ فاق میں ڈالتی ہی اوسکو اور ایذا دیتی ہی مجکو وہ چیز کہ ایذا دیتی ہی اوسکو حرام کیا اللہ نی علی پر یہہ کہ نکاح کریں فاطمہ پر اور ایذا دیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھہ قول اپنی کو وما کان لکم ان توذوا رسول اللہ یعنی نہیں لائق ہی تمکو یہہ کہ ایذا دو رسول خدا کو نقل کی یہہ دونون روایتیں حافظ ابوالقاسم دمشقی نی اور جامع میں ہے کہ فرمایا آنحضرت نی فاطمہ مجسی ہے روکدیتی ہی دل میرا وہ چیز کہ روکدیتی ہی فاطمہ کی دلکو اور کشادہ دل کردیتی ہی مجکو وہ چیز کہ کشادہ دل کردیتی ہی فاطمہ کو اور نسب منقطع ہوجاوینگی روز قیامت کی سوای نسب میری کی اور سبب میری کی اور سسرال میری کی صواعق میں روایت ہی ابی ایوب سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جبکہ ہووینگا دن قیامت کا پکاریگا پکاریوالا عرش کے اندر سی یا اہل الجمع نکسوا رؤسکم وغضوا ابصارکم حتی تمر فاطمۃ بنت محمد علی الصراط فتمر معہا سبعین الف جاریۃ من الحور العین کالبرق یعنی ای اہل محشر جھکا لو تم سر اپنی اور بند کرو آنکھیں اپنی یہانتک گذر جاوے فاطمہ بیٹی محمد کی صراط پر پس گذرینگی فاطمہ ساتھہ ستر ہزار لونڈیون کی حور عین سی مانند گذرنی بجلی کی اور زبان سی روایت ہی کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ سفر کا کرتی تو سب سے بلکہ اخیر کو فاطمہ سی ملنیکو آتی اور جب آپ سفر سی آتے تو سب سے پہلی فاطمہ کی پاس آتے وعن زید بن ارقم قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فینا خطیبا بماء یدعی خما بین مکۃ والمدینۃ فحمد اللہ واثنی علیہ ووعظ وذکر ثم قال اما بعد الا ایہا الناس انما انا بشر یوشک ان یاتینی رسول ربی فاجیب وانا تارک فیکم الثقلین اولہما کتاب اللہ فیہ الہدی والنور فخذوا بکتاب اللہ واستمسکوا بہ فحث علی کتاب اللہ ورغب فیہ ثم قال واہل بیتی اذکرکم اللہ فی اہل بیتی وفی روایۃ کتاب اللہ ہو حبل اللہ من اتبعہ کان علی الہدی ومن ترکہ کان علی الضلالۃ رواہ مسلم اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہا اوسنی کہ کھڑی ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز درمیان ہماری خطبہ فرماتی ایک پانی پر یعنی ایک موضع میں کہ اوسمیں پانی تہا نام رکہا جاتا تہا اوس پانی کا یا اوس مکان کا خم ف ع خم تہا پیش خ اور تشدید میم کی ایک موضع ہی جحفہ میں ترجمہ درمیان مکہ اور مدینہ کی ف ع اور اوپر گذرا کہ یہہ تہا وقت رجوع کرنی آنحضرت کی مکہ سی اور

متوجہ ہوئی اونکیطرف مدینہ کی سال حجۃ الوداع مین انتہی اور شیخ عرفی نکہا ہی کہ غدیر خم کہ اوپر ہیچ باب مناقب علی مرتضی کی مذکور ہوا عبارت اوس سے ہی غدیر حوض پانی کا اور خم نام اوس موضع کا ہی اور اوس پانی کو خم غدیر کہتی ہین اور یہہ موضع درمیان مکہ اور مدینہ کی ہی حجفہ مین کہ نام ایک موضع مشہور کا ہی ترجمہ پر تعریف کی اللہ کی اور ثنا کی اوسپر اور نصیحت کے لوگونکو یعنی ساتھہ وسیجنکی کہ نصیحت دی اونکو اور یاد دلایا اونکو ثواب عذاب خدا تعالی کا اور متنبہ کیا اونکو نسبت غفلت سے پھر فرمایا آنحضرت نی ای پر بعد حمد و ثنا کی آگاہ ہو ای لوگو نہین ہون مگر آدمی مثل تمہاری لیکن امتیاز میرا اتنی سی ہیہ ہے کہ وحی بھیجی جاتی ہی طرف میری قریب ہے کہ آوی میری پاس بھیجا ہوا پروردگار میرا پس قبول کرون بن امر پروردگار کو ف ع واقع مین قریب تھے اجل آنحضرت کی کیونکہ یہہ واقعہ آخر حجہ مین تہا بعد پھر نکی حجۃ الوداع سی اور رحلت ہوئی آپکی ربیع الاول مین ترجمہ اور مین چھوڑنیوالا ہون درمیان تمہاری دو چیزین بہاری ف ع ح کہ کتاب اللہ اور اہل بیت رسول اللہ ہین جیسیکہ آگی بیان فرادینگی ثقل ساتھہ زیرش کی گرانی اور بوجھہ اور ساتھہ دو زبرون کی اسباب سفر کا اور جسقدر اوسکا اور ہر چیز نفیس اسیطرح ہی فاروس مین اور کہا کہ حدیث مین ہی معنی مراد ہین یعنی چیز نفیس اور بعضون نی کہا کہ ثقلین یعنی دو امرون عظیم کی ہی کتاب اللہ اور اہل بیت کو امر عظیم کہا بسبب بڑی ہونی قدر انکیکی یا اس سبب سے کہ عمل کرنا اونپر ہماری ہی اونکی تابعین پر کہ ہر کوئی بوجہ اوسکا نہین اوٹھہ سکتا اور جن و انس کو بہی ثقلین کہتے ہین کہ بوجہ زمین کے ہین جیسیکہ جانور بوجہ لادتی ہین اور متاع زمین کی ہین کہ انکی سبب سے زمین آباد ہی یا ثقلین کہا اونکو باعتبار نفاست اونکی بہ نسبت اور حیوانات کی اور مشابہت دیگئی ساتھہ اونکی اور کتاب اللہ اور اہل بیت اس باتمین کہ دین نور تا ہی اور آباد ہوتا ہی اسبب سے جیسیکہ آباد ہوتی ہی دنیا بسبب ثقلین یعنے جن و انس کی بعد ازان بیان کیا ثقلین کون اور فرمایا ترجمہ کہ اول ثقلین کا قران ہی کہ اوسمین بیان راہ راست کا ہی کہ دنیا اور آخرت کی سعادت کو پہنچاتا ہی اور اوسمین نور ہی ف ح ع یعنی بیان اعمال کا ہی کہ اوس سے راہ حق روشن ہوتی ہی اور آسانی سی منزل مقصود کو پہنچاتا ہی یا نور قلب سے واسطی استقامت کی یا سبب ظاہر ہونی نور کا ہی روز قیامت کے اور نور قران کی نامونمین سی ہی ترجمہ پس پکڑو تم کتاب اللہ کو یعنی استنبا مسایل کرو اوس سی اور یاد کرو اوسکو اور علم حاصل کرو اوسکا اور چنگل مارو ساتھہ اوسکی ف ع یعنی باعتبار اعتقاد کی یا عمل کی اور جملہ کتاب اللہ سے عمل کرنا ہی احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پسبب فرمانی حق سبحانہ تعالی کی وما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہیکم عنہ فانتہوا یعنی جو کچھہ دیوی تمکو رسول پس لیلو اوسکو اور جس چیز سی منع کری تمکو پس باز رہو اوس سے اور فرمایا ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ یعنی اور جو کوئی اطاعت کری رسول کی پس تحقیق اطاعت کی اللہ کی اور فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ یعنی کہو اگر دوست رکھتی ہو تم اللہ کو پس پیروی کرو میری دوست رکھیگا تمکو اللہ اور ایک روایت مین یہہ جملہ یون آیا ہی فتمسکوا بکتاب اللہ وخذوا بہ یعنی پس چنگل مارو ساتھہ کتاب اللہ کے اور پکڑو اوسکو ترجمہ پس برانگیختہ کیا آنحضرت نی صحابہ کو اوپر کتاب اللہ کے ف ع یعنی محافظت اوسکی اور رعایت کرنی الفاظ و معانی اوسکی اور عمل کرنیکی ساتھہ وسیجنکی کہ اوسمین ہی ترجمہ اور رغبت دلائی اوسمین ف ع یعنی ذکر کین رغبت دلانیوالی چیزین کہ جو کوئی پکڑیگا اوسکو اور چنگل مریگا ساتھہ اوسکی اوسکو درجی حاصل ہونگی پھر ممکن ہی کہ آنحضرت نی ڈرایا ہو ساتھہ عذاب کی ہی واسطی اوسکی کہ ترک کری متابعت اوسکی اور ممکن ہیہ ہے کہ اپنے اقتصار کیا ہو بشارت پر واسطی اشارت کرنیکی طرف وسعت رحمت اللہ تعالی کی اور طرف اسکی کہ وہ رحمۃ للعالمین ہین اور رحمت اونکی امت مرحومہ ہی ترجمہ پھر فرمایا آنحضرت نی اور دوسری چیز بہاری اونفیس اہل بیت میری ہین یاد دلاتا ہون تمکو خدا کی تین اور ڈراتا ہون بن اونکی عذاب سے اوپر تصور کرنی تمہارے کی بیچ حق اہل بیت میرے کی ف ع کہہ کر فرمایا اس جملہ کو واسطی مبالغہ کی اور تاکید کی اور بعید نہین سے ہیہ کہ ہو مراد ایک سی آل اونکی اور دوسری سی بیویان اونکی اسلیے کہ اوپر گذر ہی چکا ہی کہ اہل بیت کا اطلاق دونو پر ہوتا ہی اور ایک روایت مین آیا ہی قالہ ثلاث مرات یعنی فرمایا آپنے تین بار ترجمہ اور ایک روایت مین یعنی بدلی اولہا کتاب اللہ کی یون آیا ہی کہ کتاب اللہ کی رسی خدا کی ہی ف ع حبل یعنے مین سے کہ کہنچی ہین درمیان

عہد اور امان اور اوس چیز کی ہی کہ پہنچا دی بندہ کو اوسکی رب کی طرف اور وسیلہ ہو اوسکی قرب کا یعنی قرآن عہد اور امان اوسکا ہی اور وسیلہ ہی اوسکی قرب کا کہ جو کوئی ساتھہ اوسکی چنگل ماری عذاب سے اسی نڈر ہوا اور پہنچی جناب قرب حق مین اور ترقی کری مدارج قدس پر ت جو کوئی پیروی کری کتاب خدا کی ف ع یعنی ایمان لاوی اوسپر اور یاد کری اوسکو اور علم حاصل کری اوسکا اور عمل کری اوسپر اور اخلاص پیدا کری ت ہو وی راہ راست پر اور جو کوئی چھوڑ دی اوسکو یعنی کسے جہت کہ جہالت سعادت دہ سی یعنی جو کہ اوپر مذکور ہوئین ہو گا گمراہی پر نقل کی ہیہ مسلم نی ف ع پس قرآن مانند سبب ذو وجہین کے ہی ایک وجہ کر وسیلہ ہی ترقی کا ایک وجہ کر سبب ہے نزل کا مانند نیل کی کہ پانی تہا محجوبین کی لیی اور خون تہا محجوبین کی لیی بفضل پروردگار اور فرزیا آنحضرت فی القرآن حجۃ لک او علیک یعنے قرآن دلیل ہو گا تیری نفع کی لیی یا تیری ضرر پر اور فرمایا اللہ تعالیٰ ونزل من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ للمومنین ولا یزید الظالمین الا خسارا یعنی اور اوتارتی ہین ہم قرآن سی وہ چیز کہ وہ شفا ہی اور رحمت ہے مومنو کو لیی اور نہین زیادہ کرتا ہی ظالمو کو مگر ٹوٹا نفعا اللہ بہ ورفعنا بسببہ آمین رب العالمین وعن ابن عمر انہ کان اذا سلم علی ابن جعفر قال السلام علیک یا ابن ذی الجناحین رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمر سی یعنے موقوفا کہ تحقیق وہ تہا جب سلام کرتی عبداللہ بن جعفر بن ابیطالب کہتی سلام تجہ پر اے بیٹی صاحب دو بازوون کی نقل کی ہیہ بخاری نی ف ع ذوالجناحین لقب جعفر طیار کا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکو بعد شہید ہونیکی غزوہ موتہ مین کہ موتہ شام کی شہرون مین سی مدینہ مین دیکہا کہ دس بازو رکہتا ہے اور ملائکہ کی ساتہہ اوڑہ رہا ہی حیران ہوئی کہ یہہ کیا حال ہی بعد ازان خبر آئی کہ وہ شہید ہوئی اور اوس روز سی اونکو جعفر طیار کہتی تہی اور ذوالجناحین لقب کہا گیا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی دیکہا مینی جعفر کو بہشت مین کہ اوڑہ رہا ہی ساتہہ ملائکہ کی انتہی اور اسلام لائی جعفر بعد کتبس آدمیون کے اور دس برس یہہ بڑی تہی اپنی بہائی علی بن ابیطالب سے اور آنحضرت سی خلق اور خلق مین بہت مشابہہ تہے اور روایت کین حدیثین اونسی اونکی بیٹی نی کہ وہ عبداللہ ہین اور اور بہت سی صحابہ نی اور وہ شہید ہوئی روز موتہ کی سنہ آٹہہ مین اکتالیس برس کے عمر مین اور اونکی بدن پر نوی زخم لگی تہی نیزی اور تلوار کے وعن البراء قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم والحسن بن علی علی عاتقہ یقول اللہم انی احبہ فاحبہ متفق علیہ اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ کہا دیکہا مینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسحالین کہ حسن بن علی اونکی کندہی پر تہی درحالیکہ کہتے تہی آنحضرت خداوندا تحقیق مین دوست رکہتا ہون اسکو یعنی بہت پس دوست رکہہ تو اوسکو نقل کی ہیہ بخاری اور مسلم نی ف ع اور شک نہین ہی امین کہ اونہون نی دوست رکہا اونکو پس واجب ہی تخلق ساتہہ اخلاق خدا کی اور تعلق ساتہہ شمایل رسول اللہ کی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ فی جمیع احیانہ واحوالہ کہا مولف نی کنیت اونکی ابو محمد تہی نواسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ریحان یعنی پہول اونکی اور سردار جوانون اہل جنت کی پیدا ہوئی پندرہ رمضان کو سن تین ہجری مین اور یہہ صحیح تر روایتونکی ہی کہ نقل کی گئین اونکی ولادت مین اور وفات پائی اونہون نی ستہہ پچہتر مین اور بعضون نی کہا سنہ اٹہاون مین اور بعضون نی کہا سنہ اڑسٹہ مین اور بعضون نی کہا سنہ چوالیس مین اور دفن کیی گئی وہ بقیع مین روایت کین حدیثین اونسی اونکی بیٹے حسن بن حسن نی اور ابوہریرہ نی اور بہت سی جماعت نی اور جب قتل کیی گئی باپ اونکی علی بن ابیطالب کوفہ مین بیعت کی اونسی موت پر چالیس ہزار آدمیونسی زیادہ نی اور سپرد کیا امر ولایت کا طرف معاویہ بن ابی سفیان کی جمادی الاولی کی پندرہ دین مین ہجری سنہ اکتالیس کے اور حضرت حسین رض کی کنیت ابوعبداللہ ہی پیدا ہوئے پانچوین شعبان مین ہجری سنہ چار ہجری کی اور حضرت فاطمہ کو حمل رہا انکا حضرت حسن کی جنی کی پچاس شب بعد اور قتل کیی گئی روز جمعہ کی عاشوری کی دن سنہ اکسٹہ مین بیچ کربلا کی کہ زمین عراق سی ہی اور قتل کیا اونکو سنان بن انس نخعی نی اور بعضون نی کہا کہ قتل کیا اونکو شمر ذی الجوشن نی اور خولی یکہ آیا اونکی لعش اور اہل بیت کو عبداللہ بن زیاد کی سی پاس اور کہا بعضون نی کہ قتل کیی گئی ساتہہ حسین کے اونکی اولاد اور بہائیون اور اہل بیت اونکی سی تیئیس مرد اور عمر حسین کے روز قتل اونکی اٹہاون برس کی تہی وعن ابی ہریرۃ قال خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی طائفۃ من النہار حتی

اَتَى خِبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ اَنَمَّ لُكَعُ اَنَمَّ لُكَعُ يَعْنِي حَسَنًا فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ جَاءَ يَسْعَى حَتّٰى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا باہر نکلا مین ہمراہ آنحضرت کی بیچ ایک ٹکڑہ کی دن سی یہان تک کہ آئی آنحضرت فاطمہ کی گہر مین پس فرمایا کیا یہان لڑکا ہی کہ فرمایا یہہ مراد رکہتی تہی آنحضرت لڑکی سی امام حسن کو اور تو ہوندتی تہی اونکو ف ح بفتح لکع ساتہہ پیش لام اور زیر کاف مخفف کی کتنی ہی معنو پر ہی ایک انہ معنو نہین سی بمعنے صغیر کی ہی اور یہان ہی مراد ہی ترجمہ پس درنگ کے آنحضرت نی یہانتک کہ آئی حسن دوڑتی ہوئی جیسیکہ عادت لڑکون کی ہی یہانتک کہ گلی سی لگ گیے ہر ایک اون دونو مین سی صاحب اپنے سی یعنی آنحضرت امام حسن کے گلی سی لگے اور وہ آنحضرت کی گلی سی پس فرمایا آنحضرت نی خداوندا تحقیق مین دوست رکہتا ہون اسکو پس دوست رکہہ تو بہی اسکو اور دوست رکہہ اوس شخص کو کہ دوست رکہتا ہی اسکو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف ع یا اللہ کر تو بہی محب اسکا

اور ذکر کہ مبغض انکا کہا ابن ملک نے کہ حدیث سی معلوم ہوا جائز ہونا معانقہ کا اور کہا نووی نی کہ احادیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہے مہربانی کرنی لڑکون کو بوسہ گلی سی لگانی اونکو اور پیار کری ازراہ شفقت و محبت کے اور مستحب ہے تواضع کرنی لڑکون وغیرہ سی وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ اِلٰى جَنْبِهٖ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَّعَلَيْهِ اُخْرٰى وَيَقُوْلُ اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

سے کہ کہا دیکہا مین آنحضرت کو منبر پر اور حسن بن علی آنحضرت کی پہلو مین تہی یعنی دائین طرف یا بائین طرف اور حال یہہ تہا کہ آنحضرت متوجہ ہوتی تہی لوگون پر کبہی اور حسن بن علی پر دوسرے یا یعنی کبہی لوگونکی طرف دیکہتی تہی واسطی وعظ و نصیحت کے اور کبہی حسن کیطرف ازراہ شفقت و محبت کی اور کہتی تہی آنحضرت تحقیق یہہ بیٹا میرا سید ہے ف ح سید وہ کہ فائق ہو نیکی مین اقران بعضون نی کہا سید وہ کہ غالب آوی اوسپر غضب کے سکا یعنی حلیم ہو اور اطلاق سید کا بہت معنو پر آیا ہی ہمنے بیان کیا ہی اور مالک اور شریف اور فاضل اور کریم و حلیم اور متحمل قوم کی ایذا پر اور رئیس اور مقدم ترجمہ اور امید ہی کہ خدا صلح کرواوی بسبب اسکے درمیان دو جماعتون بڑی کے مسلمانونسی نقل کی یہہ بخاری نی ف ح ع یہہ خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تفرق مسلمانونکی سی دو فرقو پر کہ ایک فرقہ حسن کے ساتہہ ہوگا اور ایک فرقہ معویہ کے ساتہہ اور امام حسن اوسدن احق تہی ساتہہ خلافت کی اسلیے کہ چہہ مہینے باقی رہی تہی تیس برس مین سی کہ آنحضرت نی خبر دی تہی ساتہہ قول اپنی کی الخلافۃ بعدی ثلثون سنۃ پس باعث ہوا امام حسن کو ورع اونکا اور شفقت اونکی اوپر امت جد اونکی اسپر کہ ترک ملک اور دنیا کا کیا اور رغبت ملک اور کرسی جہان مین کی اور نہین تہا یہہ امر سبب قلت اور ذلت کی اسلیے کہ بیعت کی تہی اونسی موت پر چالیس ہزار آدمیون نی اور آیا ہی کہ کہا امام حسن نی والله نہین چاہتا مین کہ ایک قطرہ خونکا امت محمدی سی گرایا جاوی اور دشوار ہوا یہہ امر بعضی اونکی ہوا خواہون پر یہانتک کہ باعث ہوئی اونکو حمایت اسپر کہ کہا وقت داخل ہو گیی اور نہ پاسس السلام علیک یا عار المومنین پس کہا حضرت حسن نی العار خیر من النار اور حدیث بن لیل ہی اسپر کہ دونون فرقی ملت اسلام پر تہی باوجود اسکی کہ ایکفرقہ مصیب تہا اور دوسرا مخطی اور اہل سنت و جماعت کی یہی صلح امام حسن کی دلیل ہی اوپر حقیت امارت معاویہ کی اور اختیار کیا ہی سلف نی ترک کرنا کلام کا بیچ فتنہ بہلی کی یعنی مشاجرات صحابہ مین اور کہا ہی کہ ان خونونسی اللہ تعالی نی ہاتہہ رکہا ہمارے تو نکو پس کیون ملوث کرین ہم ساتہہ اونکی اپنی زبانونکو اور حضرت امام حسن کے شرف و فضل مین کفایت کرتا ہی فرمانا آنحضرت کا اونکو سید اور ابی بکرہ سی روایت ہی کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہاتی تہی ہمکو اور حسن آتے اسحالمین کہ چہوٹی سی تہی عمر اور جب سجدہ کرتی تہے آنحضرت کی گردن اور پیٹہہ پر چڑہ بیٹہتی پس اوٹہاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سر اپنا بسہولت یہانتک کہ اتار دیتی اونکو پس کہا صحابہ نے یا رسول اللہ دیکہتی ہین ہم آپ کو کہ کرتی ہین اپ پاس لڑکیکی لیا ایسی چیز کہ نہین دیکہا ہمنی آپکو کہ کرتی ہون اوسکو کبہی لیا فرمایا کہ یہہ پہول میرا ہی دنیا سی بلاشبہہ یہہ بیٹا میرا سید ہی اور امید ہی کہ اللہ صلح کرواویگا بسبب اسکے درمیان دو فرقون کی

مسلم نوفلی اور معاویہ پر بھی روایت ہی کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حسنی نبی زبان حسن کی یا ہوتے ہوں گے اور بدشبہ ہرگز نہیں ضائع کریگا اللہ اوس زبان کو جو ہوتے کو کہ جو ساہو اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت کیا اوسکو احمد نے **وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ شَرِيكٍ** رجل من المحرم قال شعبة أحسبه يقتل الذباب قال أهل العراق يسألوني عن الذباب قال فقال ابن بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هما ريحانتاي من الدنيا رواه البخاري اور روایت ہی عبد الرحمن بن نعم سے کہا سنا میں عبد اللہ بن عمر سے اسحا لیسی کہ سوال کیا تھا اوسی ایک شخص نے یعنی اہل عراق میں سے حکم محرم سے کہا شعبہ نے کہ راوی اس حدیث کا عبد الرحمن سے گمان کرتا ہوں میں یہ سوال کرکہ پوچھا اوسنے حکم محرم میں کہ مارتا ہی کہی کو **ف** ع ح یعنی اگر محرم کہی کو ماری تو جائز ہی یا نہیں اور بدلہ اوسکا کیا ہی اور کیا لازم آتا ہی اوپر دم یا صدقہ یا کچھ نہیں لازم آتا مترجمہ کہا ابن عمر نے اہل عراق یعنی اہل کوفہ پوچھتے ہیں مجھسی کہی کی مکھی اور اوسکی بدلہ دینی سی یعنے وہ ظاہر کرتی ہی کمال عبادت تقوی کی حال انکہ قتل کیا اوسنے فی رسول خدا کی بیٹی کو بیٹے کو حالانکہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی حق میں کہ یہہ دونوں یعنی حسنین دو پھول میرے ہیں دنیا ہی یا اللہ کی رزق سی ہیں کہ دو مجھکو وہ دنیا میں قتل کی یہہ بخاری نے **ف** ح ریحان معنی رحمت اور راحت اور رزق کی آتا ہی اور فرزند کو بھی ریحان ساتھہ اس معنی کی کہتے ہیں اور ریحان بمعنی گھاس خوشبودار کی بھی آتا ہی اور ساتھہ ان معنوں کی بھی ازراہ تشبیہ کے اطلاق فرزند پر کرسکتے ہیں اور جائز ہی کہ مراد ریحان سی مشموم یعنی سونگھنی کی چیز مانند پھول وغیرہ کے ہو پس اوسکو ریحان اسلئے کہا کہ اولاد کو بھی سونگھتے ہیں اور بوسی لیتے ہیں اوسکی اور ریحانی ساتھہ زیرنون اور جزم ی کی بھی روایت ہی ✣

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَقَالَ فِي الْحُسَيْنِ أَيْضًا كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رواه البخاري اور روایت ہی انس سے کہا نہیں تھا کوئی ہیت مشابہ ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حسن بن علی سی اور کہا انس نے بیچ حسنین کی بھی کہ تھی وہ مشابہ ترین لوگون کی ساتھہ رسول خدا کی صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ح دوسری فصل میں بیچ حدیث علی رض کی تفصیل اسکی آتی ہی کہ حسن مشابہ تر تھی ساتھہ آنحضرت کی سینہ سی سر تک اور حسین نیچی کی بدن سی

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَدْرِهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ وَفِي رِوَايَةٍ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ رواه البخاري اور روایت ہی ابن عباس سے کہا ملایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف سینہ اپنی کی اور کہا یا الٰہی سکھلا اوسکو حکمت اور ایک روایت میں ہے کہ سکھلا اوسکو کتاب اللہ قرآن کی یہہ بخاری نے **ف** ع سینہ سی لگانا اشارہ تھا طرف اسکی کہ سینہ مبارک منبع علم اور مکان حکمت ہے اور حکمت سی مراد خوب علم و عمل ہے جیسکہ فرمایا اللہ تعالی نے یؤتی الحکمۃ من یشاء ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا یعنے دینا ہی اللہ حکمت جسکو چاہتا ہی اور جو کوئی دیا جاتا ہی حکمت پس تحقیق دیا گیا خیر کثیر اور نہیں ہے مراد حکمت سے حکمت فلاسفہ کی اور بعضون نے کہا حکمت سے مراد ہی پہچاننا حقائق اشیاء کا اور عمل کرنا اوسپر پس مراد ہی اور بعضون نے کہا حکمت راست گفتاری اور راست گفتاری اور بعضون نے کہا مراد حکمت سی سنت ہی جیسکہ فرمایا اللہ تعالی نے یعلمہم الکتاب والحکمۃ اور پیدا ہوئی ابن عباس تین برس پہلی ہجرت کی اور جب آنحضرت کی وفات ہوئی تو وہ تیرہ برس کی تھی اور بعضون نے کہا پندرہ برس کی اور بعضون نے کہا دس برس کی اور ہی بہتر ہے اس امت کے اور بڑی عالم اس امت کو دعا کی اوسکے لیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکمت اور فقہ اور علم تاویل کی پس کی اور دیکھا اونہون نے جبرئیل کو دو بار اور نازل ہوا وہ اخیر عمر میں اور مری طائف میں سنہ اٹھہتر میں بیچ ایام ابن زبیر کی الحالیکہ عمر اوسکی اکہتر برس کی تھی روایت کیں اوسنے حدیثیں خلق کثیر نے صحیحین اور ثالثین میں سے **وَعَنْهُ قَالَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوءًا فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ مَنْ وَضَعَ هٰذَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ** متفق عليه اور یہہ بھی روایت ابن عباس سے ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئی پاخانہ میں پس رکھا

وسطی آنحضرت کی پانی دھونکا ف ح یہہ اوس رات کا احوال ہی کہ ابن عباس بیچ گھر میمونہ خالا اپنی کی کہ زوجہ مطہرات سی تھین رہی تھی اور آنحضرت تہجد کی پڑھی اوٹھی اور ابن عباس جھونی تھی جیسیکہ باب قیام اللیل مین گذرا پس جب آنحضرت نکلی پاخانہ سی فرمایا کہ کسنی رکھا ہی یہہ پانی پس خبر دی گھر بسے گھر کی لوگون نی کہا کہ یہہ ابن نی عباس نے رکھا ہی پس دعا کی آنحضرت نی کہ خداوندا سمجھہ دی ابن عباس کو دین مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی کہ اوسکو عالم سمجھہ الادین مین کہ اصول و فروع اوسکی جانی اور نہین ہے مراد اس سی فقہ متعارف کہ مختص ہے ساتھہ فروع معاملات اور خصومات کی کہا نووی نے کہ اسمین فضیلت فقہ کی ہی اور مستحب ہونا دعا کا لئا بسا نہ کسی کے لیی اور مستجاب ہونا دعا کا لئا بسا نہ کسی کے لیی کہ کری خیر اور قبول کی اللہ سبحانی دعا آنحضرت کی ابن عباس کے حقمین کی بڑی فقیہ ہوئی اور حقیقت مین یہہ علم اور فضل اور دانائی ابن عباس کو آنحضرت کی خدمت گذاری سی حاصل ہوئی خدمت کرنی چاہی مصرع کہ مردان رہ خدمت بجای رسند وعن اسامۃ بن زید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یاخذہ والحسن فیقول اللھم احبھما فانی احبھما وفی روایۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ یاخذنی فیقعدنی علی فخذہ ویقعد الحسن بن علی علی فخذہ الاخری ثم یضمھما ثم یقول اللھم ارحمھما فانی ارحمھما رواہ البخاری ۱۲ روایت کرتی ہین اسامہ بن زید نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آنحضرت لیتی تھی اوسکو اور امام حسن کو پھر کہتی خداوندا دوست رکھہ تو ان دونوکو اسلیی کہ تحقیق مین دوست رکھتا ہون ان دونوکو ف ح ع زید بن حارثہ مولی اور متبنا آنحضرت کی تھی اور اسامہ بیٹی اوسکی تھی اور اوسکی ماںکا نام تھا برکۃ اور وہ خادمہ خاص تھین آنحضرت کی اور لونڈی آزاد کہین حضرت کی والد عبد اللہ بن عبد المطلب کے اور آنحضرت بعد دوست رکھنی زید کی اوسکی بیٹی اسامہ کو دوست رکھتی تھی کہ امام حسن کے ساتھہ ایکجا ہی جمع کرتی اور شریک اونکا کرتی اور ایسا کچھہ فرماتی اور تھی اسامہ رضی اللہ عنہ ایک لڑکی سیاہ رنگ جیسیکہ خانہ زاد ہوتی ہین بیت زانکہ کہ ترا بر من مسکین نظرست ؎ آنارم از افتاب مشہور ترست ؎ اور جب آنحضرت کی وفات ہوئی تو اسامہ بیس برس کے تھی اور اوتری وادی قری مین اور وہین وفات پائی بعد قتل عثمان کی اور بعضون نی کہا ستہ چون مین کہا ابن عبد البر نی کہ یہہ نزدیک میری صحیح ہی اور حضرت نی جوان دونون صاحبزدی حقمین کچھہ فرمایا اسمین بڑی منقبت انکی ثابت ہوئی ت اور ایک روایت مین ہی کہ کہا اسامہ بن زید نی کہ تھی بیمیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم لیتی مجکو اور بٹھاتی مجکو اپنی ران پر یعنی دامین پر یا بائین پر اور بٹھاتی حسن کو اپنی دوسری ران پر پھر بلاتی دونوکو یعنی مجکو اور حسن کو یا اپنی دون رانونکو پھر فرماتی خداوندا مہربانی کر ان دونو پر تو مہربانی کرتا ہون ان دونو پر لقمے کے یہہ بخاری نی وعن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث بعثا وامر علیھم اسامۃ بن زید فطعن بعض الناس فی امارتہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کنتم تطعنون فی امارتہ فقد کنتم تطعنون فی امارۃ ابیہ من قبل وایم اللہ ان کان لخلیقا للامارۃ وان کان لمن احب الناس الی وان ھذا لمن احب الناس الی بعدہ متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم نحوہ وفی اخرہ اوصیکم فانہ من صالحیکم ۱۰ اور روایت کی عبد اللہ ابن عمر نی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بھیجا ایک لشکر اور امیر کیا اوس لشکر پر اسامہ بن زید کو پس طعن کیا بعضی لوگون نی یعنی منافقون نی یا اجلاف عرب نے بیچ امارت اسامہ بن زید کی پس فرمایا رسول خدا صلعم نی اگر ہو تم کہ طعن کرتی ہو اوسکی امارت مین پس تحقیق تھی تم کہ طعن کرتی تھی تم بیچ امارت باپ اوسکے پہلی اوسکے ف ح یہہ اشارہ ہی زید بن حارثہ کی امارت کیطرف بیچ غزوہ موتہ کی کہ اوس غزوہ مین زید کو آنحضرت نی امیر کیا تھا باوجود اسکی کہ اوسمین اچھے اچھے صحابی تھی اور نسائی مین عائشہ رض سی آیا ہی کہ نہ بھیجا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی زید بن حارثہ کو کسی لشکر مین مگر کہ امیر کیا اوتکو اوسپر ت اور قسم خدا کی تحقیق تھا بایں وہ کالائق امارت کی ف ع یعنی بسبب بزرگی اور سبقت

اوسکیطی اسلام مین اور بسبب قرب اوسکیطی مجسی اوران دونونکی امارت مین طعن آمیزی کرتی تہی بعضی لوگ کہ یہہ موالی سی تہی اور عرب مناسب نہین جانتی تہی مہر کرنا
موالی کا اور غارہبت کرتی تہی اونکی اتباع سی پس جبکہ لایا اللہ اسلام اور بلند کی قدر اونکی کہ نہین تہی قدر اونکی اونکی نزدیک بسبب سبقت اسلام کی اور ہجرت
کے اور علم کی اور تقوی کی اور پہچانا حق اونکا و بیدارون نی توجو لوگ کہ پابند عادت کی تہی اور دوست رکہتی تہی ریاست کو اعراب مین سی اور قبائل
کی سردارونیکی سی اونکی دلونمین اس سی خلجان ہی رہتا تہا خصوصا منافقین کہ وہ بہت سی طعن کرتی تہی اور نہایت انکار کرتی امیر اور آنحضرت نی زید کو
کتنے ہی لشکرونپر امیر کرکر بہیجا اور بڑا لشکر اونمین سی مونہ کا تہا اور اوس لشکر مین انکی نشان کی نیچے اچہی اچہی صحابی تہی چنانچہ جعفر بن ابیطالب ہے تہی اونمین
پہر بہیجتی تہی آنحضرت اسامہ بن زید کو چنانچہ امیر کیا اونکو اپنی مرض الموت مین ایک لشکر پر کہ اونمین ایک جماعت بڑی بڑی مہنی صحابہ اور فضلا صحابہ کی تہی ترجمہ
اور تحقیق تہا یعنی باپ اوسکا یعنی اسامہ کا کہ زید ہی محبوبترین لوگونسی طرف میری اور تحقیق یہہ یعنی اسامہ بہی جملہ محبوبترین لوگونسی ہی نزدیک میرے پیچہی باپ اپنی کی
ف ح جب زید غزوہ موتہ مین شہید ہوئی تو آنحضرت نی اسامہ کو امیر کیا تو جاوین اوراوس قوم سی جملہ اپنی باپکا بیون اور بزرگان انصار اور مہاجرین کو کہ
اونمین ابوبکر اور عمر بہی تہی ہمراہ اسامہ کی مقرر کیا پس کتنی ایک لوگون نی اسمین کلام کیا کہ ایک غلام کو سردار مہاجرین اور انصار کا کرتی ہو پس آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم آنمار اسحالمین بیمار ہوئی کہ درد سر شروع ہوا جب لوگونکی یہہ گفتگو سنی تو سر پر پٹی باندہی اور برامد ہوئی اور منبر پر گئی اور خطبہ پڑہا اور کہا ایہا الناس
اخیر حدیث تک فرمائی پس درد حضرت پر غالب آیا اور مرض موت پیدا ہوا اور یہہ امر تمام نہوا اور اسحدیث مین دلیل ہی اوپر جائز ہونی امارت مولی کی اور حاکم
ہونی چہوٹونکی بڑونپر اور مفضول کی فاضل پر بحسب مصلحت کے ترجمہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی مانند اسکی ہی اور آخر حدیث مین لایا ہے
کہ آنحضرت نی فرمایا وصیت کرتا ہو تمکو ساتہہ اسامہ کی کہ بہلی کرو ساتہہ اوسکی پس تحقیق وہ جملہ صالحین تمہاری سی ہے ف ع کہا مولف نی کہ زید بہتیی حارثہ
کی ہین اور اونکی مانکا نام سعدی بیٹی ثعلبہ کے کہ قبیلہ ہی معن مین سی تہی نکلی تہی اونکو لیکر مان نکی اپنی قوم کی ملاقات کی لیہی پس آنحضرت کی لوگ جوا در ہر گذری
ایام جاہلیت مین تو زید کو اوٹہا لائی اور یہہ اون دونو نمین لڑکی تہی آٹہہ برس کی پس اونکو بازار عکاظ مین لاکر بیچا پس خریدا اونکو حکیم بن حزام بن خویلد نی اپنی
پہوپی خدیجہ کی لیہی چار سو درہم کو پس جبکہ نکاح کیا خدیجہ سی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہبہ کیا اونہون نی زید کو حضرت کی تئین پس آنحضرت نی قبض کیا اونکو پہر
اونکی خبر اونکی اہل کو پہنچی پس آیا باپ اونکا حارثہ اور چچا اونکا کعب اونکی چنانچہ یکی لیی کہہ دیکر پس آنحضرت نی زید کو اختیار دیا کہ چاہو یہان رہو میری پاس اور جاؤ
اپنی اہل مین چلی جاؤ پس زید نی آنحضرت ہی کی پاس رہنا اختیار کیا بسبب اسکے کہ دیکہا تہا سلوک و احسان آنحضرت کا بہ نسبت اپنی پس اوسوقت نکلی آنحضرت ساتہہ
زید کی طرف حجر کی اور کہا ای لوگو جو حاضر ہو گواہ رہنا کہ زید بیٹا میرا ہی وارث ہوگا میرا اور مین وارث ہونگا اوسکا پس مشہور ہوئی وہ زید بن محمد یہانتک کہ لایا
اللہ اسلام اور نازل ہوئی یہہ آیہ ادعوہم لابائہم ہو اقسط عند اللہ یعنی پکارو اونکو ساتہہ نام باپون اونکی یہہ افضل ہی نزدیک اللہ کے پس کہنی لگی اونکو زید بن
حارثہ اور اول مردون مین اسلام ہی لائی ہین بموجب ایک قول کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑی تہی زید سی دس برس اور بعضون نی کہا بیس برس اور
نکاح کردیا اونکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی لونڈی ازاد ام ایمن سے پس پیدا ہوئے اوس سے اسامہ پہر نکاح کیا انکا زینب بنت جحش سی کہ آنحضرت کی پہپی
کے بیٹی تہین پہر طلاق دیدی زید نی زینب کو بسبب ناموافقتی کی پہر نکاح کرلیا اونسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور اللہ تعالی نی قرآن شریف مین کسی صحابی کا
نام نہین لیا ہی سوا زید کی اس آیہ مین فلما قضی زید منہا وطرا زوجناکہا الخ اور روایت کمین حدیثین اونسی اونکی بیٹی اسامہ نی اور اور صحابہ نی بہی اور
قتل کیی گئی وہ غزوہ موتہ مین اسحالمین کہ امیر لشکر کی تہی جمادی الاول کی مہینی مین سنہ آٹہہ مین اور عمر اونکی پچپن برس کی تہی وعنہ قال ان
زید بن حارثۃ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کنا ندعوہ الا زید بن محمد حتی نزل القرآن ادعوہم لابائہم
متفق علیہ وذکر حدیث البراء قال لعلی انت منی فی باب بلوغ الصغیر وحضانتہ۔ اور یہہ ہے عبد اللہ بن عمر سی منقول ہی

کہا اونہون نی کہ زید بن حارثہ غلام آزاد پیغمبر خدا صلعم کی تہی ہم پکارتی اوسکو مگر زید بن محمد ف ح ع یعنی اونکو آنحضرت کا بیٹا کہتی تہی اسلیی کہ آنحضرت نے
اونکو موتہہ بولا بیٹا کر لیا تہا اور عرب موتہہ بولی بیٹی کو بیٹا کہتی تہی اور میراث دیتی تہی اوسوقت مین اور لانا اسحدیث کا اس باب مین واسطی آگاہ کرنی اس بات
کے ہی کہ مولی آدمی کا اوسکی اہل بیت سی ہی ترجمہ یہانتک اور ترا قران یعنی آیہ اوسکی ادعوہم لآبائہم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ستارآیہ یون ہی ہ
وما جعل ادعیاءکم ابناءکم ذلکم قولکم بافواھکم واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل ادعوھم لآبائھم
ھو اقسط عند اللہ فان لم تعلموا آباءھم فاخوانکم فی الدین ومواليكم الخ یعنے نہین کیا ہی تمہارے موتہہ بولی بیٹون تمہارے تو بیٹی تمہارے بہائی تمہارے
تمہاری موتہون کی ہین اور اللہ فرماتا ہی حق بات اور وہ دکہاتا ہی راہ حق پکارو اونکو اونکی باپون کی نامونکی ساتہہ یہہ بہت عدل کی بات ہی اللہ کی نزدیک
پہر اگر نجانو تم اونکی باپونکو پس بہائی ہین تمہارے دین مین اور دوست تمہاری یعنی اونکی باپونکی نام نہ معلوم ہون تو ای بہائی یا ای دوست کہکر پکارو
غرضکہ اس آیہ کی اوتر نکی پہلی زید کو محمد کا بیٹا کہا کرتی تہی جب پہر آیہ اوتری تو اس کہنی سی منع کی گئی اور حکم ہوا کہ اگر اونکی باپونکی نام جانتی ہو تو کہا کرو ای
فلانی کی بیٹی اور اونکی باپونکی نام نہ معلوم ہون تو ای بہائی یا ای دوست کہا کرو الفصل الثانی فصل دوسرے عن جابر قال
رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجتہ یوم عرفۃ وھو علی ناقتہ القصواء یخطب فسمعتہ یقول یا ایہا الناس
انی ترکت فیکم ما ان اخذتم بہ لن تضلوا کتاب اللہ وعترتی اہل بیتی رواہ الترمذی روایت ہی جابر سی کہ کہا دیکہا مین
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکی حج مین یعنی حجۃ الوداع مین روز عرفہ کی اسحالمین کہ آنحضرت اپنی اونٹنی پر سوار تہی کہ نام اوسکا قصواء تہا خطبہ پڑہتی تہی ہ
ف ح قصواء اوس اونٹنی کو کہتی ہین کہ کوتہ اوسکی کانٹا کٹا ہو اور آنحضرت کی اونٹنی ایسی نہی بلکہ خلقی ایسی ہی تہی اور احتمال ہی کہ قصوی ہو یعنی دور ہونیکی
کہ تہا بت دوڑتی تہی اور دور پہنچتی تہی ترجمہ پس سنا میں آنحضرت کو کہ فرماتی تہی آگاہ رہو ای لوگو تحقیق یعنی چہوڑی ہی درمیان تمہاری وہ چیز کہ اگر پکڑی
رہوگی تم اوسکو اور عمل کروگی تم اوسپر ہرگز نہ گمراہ ہوگی تم بعد اوسکی یعنی بعد پکڑی رہنی اوسکی چہوڑا ہی یعنی تم مین کتاب اللہ اور عترت اپنی کو یعنی اہل بیت اپنی کو نقل
کے یہہ ترمذی نی ف ع ح عترت قوم اور قرابتی اور اہل بیت شخص کو کہتی ہین تعبیر کیا اوسکو ساتہہ قول اپنی کی اہل بیتی بسبب اشارہ کرنیکی ساتہہ اسکی کہ مراد یہان عترت
سی اخص قوم اور قرابتی سی ہی کہ اولاد جد قریب کے ہون یعنی اولاد اور ذریت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا ابن ملک نی کہ ہی تمسک ساتہہ کتاب کے عمل کرنا ہی
اوسچیز پر کہ اوسمین ہے یعنی اوسکی حکمونکو بجالاوی اور جن چیزونسی منع فرمایا ہی اونمین اونسی باز رہی اور معنی تمسک کے ساتہہ عترت کی محبت اونکی ہی اور اختیار کرنا طریقہ
اور سیرت اونکیکا وعن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی تارک فیکم ما ان تمسکتم بہ لن
تضلوا بعدی احدھما اعظم من الآخر کتاب اللہ حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی
اہل بیتی ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیھما رواہ الترمذی اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین چہوڑتا ہون تم مین وہ چیز کہ اگر پکڑی رہوگی اوسکو ہرگز گمراہ نہ ہونیکی پیچہی میرے یعنی بعد وفات میری کی ایک اونمین سی کہ وہ کتاب اللہ ہی
بڑی ہی دوسرے سی کہ وہ عترت ہی جیسیکہ بیان کیا اوسکو ساتہہ قول اپنی کی چہوڑتا ہون مین کتاب اللہ کو کہ وہ مانند رسی کی ہی دراز کی گئی آسمانسی طرف زمین کے
اور لٹکائی گئی ہی تو اوسکو پکڑے ہوئے اور آسمان قدس پر چڑہے ہین اور عہد و امان اوسکا ہی بندونکی لیی اور چہوڑتا ہون مین اپنی عترت کو کہ اہل بیت میری ہین
ف ع اسطرح فرماتی ہین گویا اشارہ ہی اسپر کہ بعد میرے رعایت اونکی حقوق کی خوب طرح کرنا یہہ کہنا ایسا ہی جیسی باپ شفق کہتا ہی اپنی اولاد کی حقمین
کہ مین تم مین اپنی اولاد چہوڑی جاتا ہون یعنی خوب عایت انکی حقوق کی کرنا رہنا ترجمہ اور ہرگز نہین جدا ہونگی کتاب اللہ اور عترت میری یہانتک کہ اونہونگی
میری پاس حوض کوثر ف ح ع یعنے مواقف قیامت مین یہہ دونون ایکدوسری سی جدا نہین ہونیکی یہانتک کہ میری پاس حوض کوثر آوینگی اور

جسنے رعایت انکی حقوق کی کی ہی اوسکی شکر ادا کرینگی آنحضرت سی پس اوسوقت آنحضرت مکافات کرینگی اوس سے یعنی اوسکی بدلہ مین سلوک و احسان کرینگی و اللہ تعالی جزاء کامل عطا فرماویگا اور جسنی ضائع کیا اونکی حقوق کو اور کفران نعمت کی اوسکی ساتھہ معاملہ برعکس اسکی ہوگا اور اس تاویل پر اچہا ہو اموقع حضرت کی قول کا ترجمہ فانظروا الخ پس نظر کرو ف ع ح یعنی تامل و فکر کرو کہ کیونکر خلیفہ ہوتی ہو تم میری کتابت عترت مین آیا خلف صدق ہوتی ہو یا بد حاصل یہہ کہ سوچو کہ کیسا معاملہ کرتی ہو اور تمسک کرتی ہو ساتھہ اونکی بعد میری اچہا یا برا ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی وفاطمۃ والحسن والحسین انا حرب لمن حاربتم وسلم لمن سالمتم رواہ الترمذی اور یہہ بہی روایت ہی زید بن ارقم سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کے یعنی انکی حقین فرمایا کہ مین لڑنیوالا ہون اوس شخص سی کہ لڑی اونسی اور صلح کرنیوالا ہون اوس شخص سی کہ صلح کری اونسی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع معنی اسکی یہہ ہین کہ جسنی دوست رکہا انکو دوست رکہا مجکو اور جسنی مبغوض رکہا انکو مبغوض رکہا مجکو اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی دوست رکہا مجکو اور دوست رکہا ان دونون یعنی حسنین کو اور ان دونونکی باپ کو اور ان دونونکی مان کو ہوگا ساتھہ میری بہ درجہ میری روز قیامت کی روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ ہوگا ساتھہ میرے جنت مین وعن جمیع بن عمیر قال دخلت مع عمتی علی عائشۃ فسالت ای الناس کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت فاطمۃ فقیل من الرجال قالت زوجہا رواہ الترمذی اور روایت ہی جمیع بن عمیر سے کہ کہا داخل ہوا مین ہمراہ پہوپہی اپنی کی حضرت عائشہ کی پاس پس پوچہا پہوپہی کو نسا لوگونمین بہت پیارا ہی طرف رسول خدا صلعم کی کہا عائشہ نی کہ فاطمہ بہت پیارے تہین نزدیک آنحضرت کی پس پوچہا گیا عائشہ سی کہ مردونمین سے کون بہت پیارا تہا یعنی یہہ جواب تہا را عورتونمین سی ہی پس مردون مین سی بہت پیارا اونکا کون تہا کہا عائشہ نی خاوند اونکا نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح ع یعنی علی مرتضی ہین یہان اضافہ عائشہ صدیقہ کا اور صدق اونکا دیکہا چاہیی کہ کیا کہا باوجودیکہ جگہہ اسکی تہی کہ کہتی مین اور باپ میرا بہت پیارا ہی تہی اور بعید نہین ہی کہ اگر حضرت فاطمہ زہرا سی پوچہتی تو وہ کہتین کہ عائشہ اور باپ اونکی بہت پیاری ہی برخلاف زعم متعصبونکی اور کجروون کی کہ انکو اسمین مخالف و معاند خیال کرتی ہین حاشا ثم حاشا ثم حاشا پہر جانا چاہیی کہ نہین لازم آتا ہی زیادہ ہونی محبت کے سی تحقیق فضیلت کا اسلیی کہ محبت اولاد کی اور بعضی اقارب کے امر جبلی ہی کہ باوجود یقیناً جانی اس بات کی کہ غیر اولاد کی افضل اونسی ہین محبت اولاد سی زیادہ رکہا کرتا ہی آدمی لیکن بہ نسبت اجنبیونکی فضیلت موجب بادنی محبت کی ہوتی ہی پس اس سے دفع ہو جاتا ہی اشکال واللہ اعلم بالاحوال ::: وعن عبد المطلب بن ربیعۃ ان العباس دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغضبا وانا عندہ فقال ما اغضبک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مالنا ولقریش اذا تلاقوا بینہم تلاقوا بوجوہ مبشرۃ واذا لقونا لقونا بغیر ذلک فغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی احمر وجہہ ثم قال والذی نفسی بیدہ لا یدخل قلب رجل الایمان حتی یحبکم للہ ولرسولہ ثم قال ایہا الناس من اذی عمی فقد اذانی فانما عم الرجل صنو ابیہ رواہ الترمذی وفی المصابیح عن المطلب اور روایت ہی عبد المطلب بن ربیعہ سی کہ تحقیق عباس چچا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آئی آنحضرت کی پاس اسحالمین کہ بہرا غضب کے لائی گئی تہی یعنی کسینی اونکو غصہ دلایا تہا اور کچہہ ایسا کام کیا تہا یا کچہہ کہا تہا کہ موجب غیظ عباس کی غضب کا ہوا اور مین تہا پاس آنحضرت کی پس فرمایا آنحضرت نی کہ کسچیز نی کہ غضب مین ڈالا تجکو کہا عباس نی یا رسول اللہ کیا حال ہے واسطی ہمارے یعنی گروہ بنی ہاشم کی اور واسطی قریش کی یعنی بقیہ اونکی کہ جسوقت ملتی ہین ساتھہ بہیرون کے ملتی ہین ساتھہ بشاشہ و خوشی اور کشادہ روئی کی پس غضبناک ہوئی آنحضرت یعنی اظہار اس حال سی یا اصل اس

صفت بسی یہانتک کہ بہت مسرور ہوگیا چہرہ مبارک حضرت کا یعنی کنز نے خصوصے پھر فرمایا قسم ہی اوسذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھہ مین ہے نہین داخل ہوگا کسی شخص کے دلمین ایمان ف ع یعنی مطلق اور مراد ہی اسسے وعید شدید یا ایمان کامل پس مراد اسسے حاصل کرنا اوسکا ہی وجہ تاکید ترکی ترجمہ یہانتک کہ دوست رکہی تمکو یعنی اہل بیت کو واسطی محبت خدا اور رضا اوسکی اور محبت رسول اوسکی ف ع یعنی اس جہتسی کہ رسول تم مین سی ہوا اور البتہ حقین ہی رسول کرنا مناسب جانا ہی اونہین مین سی کرنا ہی اور ابوجہل کی نفی کرنا تہا کہتا تہا جبکہ لیا بنو ہاشم نی نیزہ اور حمدت سبیل پلانی کی اور نبوت اور رسالہ پس کیا باقی رہا باقی قریش کی پس ترجمہ پھر فرمایا آنحضرت نی آگاہ رہو امی لوگو جو کوئی ستادی میری چچا کی یعنی خصوصا پس گویا کہ ایذادی مجکو اسلیی کہ نہین ہی چچا مگر مانند باپ اوسکی نقل کی یہہ ترمذی نی یعنی عبدالمطلب سے اور مصابیح مین مطلب سے ہی یعنی بجای عبدالمطلب بن ربیعہ کی مطلب بن ربیعہ کہا اور صحیح عبدالمطلب ہے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبَّاسُ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ عباس مجہسی ہے یعنی میری افرباسی یا میرے اہل بیت سی اور مین اوسسے ہون نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح ع لکہا ہی علمائی کہ آنحضرت اصل ہین باعتبار شرف اور فضل اور نبوت کی اور عباس اصل ہین بسبب نسب اور چچا ہونیکی اور ظاہر ہے کہ یہہ عبارت کنایہ ہی اتحاد اور محبت اور اخلاص سی جلیسکہ امیرالمومنین علی نی کو فرمایا انا منک وانت منی اور عباس بڑی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی دو برس اور لطائف طبع اور حسن ادب نکی سی یہہ ہے کہ جب کہا گیا اونسی انت اکبر او النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی تم بڑی ہو یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اونہون نی کہا ہوا کبر ولدا اسن یعنی آنحضرت بڑی ہین باعتبار مراتب کے اور مین سن ہون یعنی باعتبار عمر کی بڑا ہون کہا مولف نی اور مان اونکی ایک عمر تہے قبیلہ نمر بن قاسط سی اور وہ اول عرب ہی کہ غلاف چڑہایا کعبہ پر حریر اور دیباج اور طرح بہ طرحکی کپڑونکا اور یہہ اس سبب سے تہا کہ عباس جاتی رہی تہی لڑکپنی مین پس منت مانی نہی اونکی مان نی کہ اگر وہ ملجاوینگی نو مین بیت احرام پر غلاف چڑہاؤنگی پس جب وہ پاگئی تو اونکی مان نی غلاف چڑہایا اور عباس بسبب تہی جاہلیت مین اونسوب تہے اونکی طرف عمارۃ اور سقایۃ مراد عمارہ سی یہہ ہے کہ قریش کو باعث ہوتی تہی اوسکی بناتی اور آباد کرنی اور بہلائی کرنی اور ترک کرنی سبات کی اور کلام بیہودہ کرنیکی اور مراد سقایہ سی یہہ ہے کہ آب زمزم پلایا کرتی تہی اور کہا مجاہدنی کہ آزاد کیی عباس نی نزدیک مرنی اپنی کی سنبرد دی اور پیدا ہوئی وہ پہلی سال قبل کی اور مری روز جمعہ کی بارہوین تاریخ رجب مین بیچ سن تیس کی اور غمراونکی اٹہاسی برس کے ہوئی دفن کیی گئی بقیع مین اور اسلام رکہنی نہی بہت مدت سی لیکن چہپاتی نہی اوسکو اور نکلی ساتہہ مشرکون کی روز بدر کی جبراپس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی ملی عباس سے پس قتل کری اوسکو اسلیکی وہ نکلی ہین جبراپس قبد کیا اونکو ابوالیسر بن کعب بن عمر نی پس اونہون نی اپنی بدلہ مین کچہہ دیکر رہائی پائی اور رجوع کی مکہ کیطرف پہر آئی طرف مدینہ کی ہجرت کرکر وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ اِذَا كَانَ غَدَاةُ الْاِثْنَيْنِ فَاْتِنِيْ اَنْتَ وَوَلَدُكَ حَتّٰى اَدْعُوَ لَكُمْ بِدَعْوَةٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا وَوَلَدَكَ فَغَدَوْا وَغَدَوْنَا مَعَهٗ وَاَلْبَسَنَا كِسَاءَهٗ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهٖ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُ فِيْ وَلَدِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ رَزِيْنٌ وَاجْعَلِ الْخِلَافَةَ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور یہہ بہی روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی عباس کے جسوقت کہ ہو صبح پیر کی دنکی پس آتو میری پاس اور اولاد تیری یہانتک کہ دعا کرون مین واسطی تمہاری ساتہہ دعا کی کہ نفع دی تجکو اللہ سبب اوسکی اور نفع دی تیری اولاد کو کہا ابن عباس نی پس صبح کو آئی عباس آنحضرت کی پاس اور آئی ہم یعنی سب اولاد اونکی ہمراہ اونکی اور اوڑہائی آنحضرت نی ہمکو چادر اپنی ف ح گویا یہہ شارہ تہا اسپر کہ پہیلادی خدا تعالی اوپر رحمت اپنی جیسکیطرح پہیلائی ہی منجی چادر اپنی ف پہر کہا بارالہی بخش واسطی عباس کے مغفرت ظاہر اور باطن کہ نہ چہوڑی کسی گناہ کو

یا اپنی نگاہ رکھے اوسکو بیچے اولاد اوسکی ف ع یعنی اکرام کرادسکا اور نگاہ رکھے اوسکو اوقات وبلیات سی تو کہ ضائع ہووی وہ بیچے حق اولاد اپنی کی نقل کے بہہ ترمذی فی اور زیادہ کیا رزین نے کہ ایک شخص ہی آلہ حدیث سی اپنی روایت مین اس عبارت کو اور گردان بادشاہی اور ملک ودولت باقی بیچے اولاد اوسکے ف ح یعنی مدت مدید تک چنانچہ کتنی ہی برس خلافت عباسیونکی آخر مین رہی ضعیف مین یہہ حکم ہی مدت کو کہ خلافت حق ونیکا ہی جاہی کرسوائے اوسکے کسیکو نصیب نہوی واللہ اعلم ترجمہ اور کہا ترمذی فی یہہ حدیث غریب ہے وَعَنْهُ اَنَّهٗ رَاٰی جِبْرَئِیْلَ مَرَّتَیْنِ وَدَعَا لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَیْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور یہہ بہی روایت ہی ابن عباس سے کہ اونہون نی دیکہا جبرئیل کو دوبار اور دعا کی اونکی لیی آنحضرت نی دو بار نقل کی یہہ ترمذی فی ف ح دیکہنا جبرئیل کو دوبار سیوطی نی جمع الجوامع مین اسطرح روایت کیا ہی کہ کہا ابن عباس نی کہ دیکہا مین پیغمبر صلعم پر سفید کپڑے دیکہے اور آنحضرت راز کہہ رہی تہی وحیہ کلبی سی یعنی جبرئیل کہ بصورت وحیہ کلبی کی آتی تہی دحیہ کلبی کی آپ سرگوشی کر رہی تہی اور مین نجانا کہ وہ جبرئیل تہی پس کہا جبرئیل نی آنحضرت سی کہ یارسول اللہ یہہ ابن عباس ہی اگر سلام کرتا ہمپر تو جوابے اوسکی سلام کا دیتا مین اوسکی کپڑی بہت سفید دیکہتا ہون اور پہننیکی اولاد اوسکی بعد اوسکی سیاہ کپڑی اور جب چڑہ گئی جبرئیل آسمان پر اور آنحضرت پہری تو فرمایا یعنی ابن عباس سے کہ کسی باز کہا تجکو سلام کرنی سی جسوقت کہ گذرا تو ہمپر کہا یعنی یارسول اللہ آپ بات کرتی تہی اور راز کہہ رہی تہی وحیہ کلبی سی پس ناخوش رکہا یعنی کہ قطع کرو نہین آپکی راز کہنی کو ساتہہ جواب دینے تمہاری کی سلام کا فرمایا آنحضرت نی کہ وہ جبرئیل تہا اخیر حدیث تک فرمایا روایت کیا اوسکو ابن عساکر نی اور ترمذی نی کہا کہ یہہ قضیہ دو بار واقع ہوا کذا فی جامع الاصول کہا بندہ مسکین کا نسبان حروف عبدالحق بن سیف الدین نی کہ یوں شبہہ نہین ہی کہ جبرئیل آنحضرت کی پاس بصورت وحیہ کلبی کے آتی تہی اور صحابہ اونکو دیکہتی تہی پس وجہ تخصیص ابن عباس کے ساتہہ اسکی کیا ہوئی پس ظاہر یہہ ہے کہ ابن عباس نی جبرئیل کو دیکہا متمثل بصورت وحیہ کلبی کی لیکن عالم ملکوت مین سوائے اونکی صحابہ سی کسی نی نہین دیکہا اور دیکہنا اور صحابہ کا عالم ناسوت مین ہوتا تہا اور فرمایا آنحضرت نی ابن عباس کو کہ جسنی جبرئیل کو سوای پیغمبر کی دیکہا بینائی اوسکے جاتی رہی اور بینائے تیرے بہی ای ابن عباس نہ جانیوالی تہی لیکن روز وفات پیر تیری بینائی تیری پہر لجائیگی تجکو آیا ہی کہ جب ابن عباس مرے اور اونکو کفن بن پہنایا تو ایک جانور سفید آیا اور کفن مین آنکر غائب ہوا ہر چند ڈہونڈا پایا پس عکرمہ مولی ابن عباس رضہ کے نی کہا کیا احمق ہو تم یہہ بینائی اوسکی تہی کہ وعدہ کیا تہا پیغمبر خدا صلعم نی کہ روز وفات اوسکی اوسکو پہیر دینگی اور جب ابن عباس کو لحد مین رکہا تو ایک مرغ سفید آیا کہ سبہون نی سنی یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ یہہ حدیث تمام بیان کیا اور اپیر دعا آنحضرت کی ابن عباس کے لیی دو بار یہہ ہی کہ جو کچہہ گذرا اونکی حدیث مین بیچ آخر فصل اول کی کہ آنحضرت نی لگایا اونکو اپنی سینہ سی اور کہا اللہم علمہ الحکمۃ والکتاب اور دوسرے بار کی دعا بہی اونکی حدیث مین گذری کہ آنحضرت استنجا کو تشریف لیگئی پانچنا زمین اور پینی پانی وضو کا رکہا پوچہا کہ کسنی رکہا یہہ پانی کہا لوگون نی کہ ابن عباس نے رکہا فرمایا اللہم فقہہ فی الدین یعنی بار اللہ سمجہہ دی اوسکو دین مین اور احتمال ہی کہ ایکبار دعا کرتی ہو اوسوقت کہ آنحضرت معصوم کے کہر مین رلگو رہی تہی اور دوسرے بار وہ کہ آنحضرت نی عباس اور اونکی اولاد کی لیی دعا کی وَعَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ دَعَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّؤْتِیَنِیَ اللّٰهُ الْحِکْمَةَ مَرَّتَیْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور یہہ بہی روایت ہی ابن عباس سے کہ اونہون نی کہا دو بار دعا کی میری لیی رسول خدا صلعم نی یہہ کہ دیوی مجکو اللہ حکمت نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع یعنی علم اصول وفروع شریعت کا اور دو بار یعنی ایک بار ساتہہ لفظ حکمت کے اور ایک بار ساتہہ عبارت فقہہ کی باظاہر یہہ ہے کہ دونو دعائین دو مجلسون مین کہین جیسیکہ اوپر گذرا واللہ اعلم وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ جَعْفَرٌ یُحِبُّ الْمَسَاکِیْنَ وَیَجْلِسُ اِلَیْهِمْ وَیُحَدِّثُهُمْ وَیُحَدِّثُوْنَهٗ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُکَنِّیْهِ اَبَا الْمَسَاکِیْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ تہا کہ جعفر دوست رکہتی یعنی بہت مسکینونکو اور بیٹہتی اونکی پاس اور باتین کرتی اونسی یعنی تواضع اور غمخواری کرتی اونکی اور مسکین باتین کرتی اونسی اور کنیت کرتی تہی آنحضرت اونکو ابوالمساکین نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح

بیٹے بسبب کثرت چیزوں مذکورہ کی جیسی حضرت علی کو ابو تراب کہتی تھی بسبب بہت بیٹھنی اور لیٹنی اونکی مٹی پر اور جیسکہ صوفی کو ابو الوقت اور ابن الوقت اور مسافر کو ابن السبیل کہتے ہین **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیت جعفرا یطیر فی الجنۃ مع الملئکۃ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور یہہ بھی روایت ہی ابہریرہ کی ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا مینے جعفر کو اوڑتی ہوئی بہشت مین ساتھہ فرشتونکی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** ع جعفر غزوہ موتہ مین سردار ہوئے تھے لشکر کی بفرمان اسلام کا اونہین کے ساتھہ مین تھا بعد زید بن حارثہ کی پس رسی اللہ کے راہ مین یہانتک کاٹی گئی دونو ہاتھہ اور بازو اونکی پس دکھائی گئی آنحضرت حالت مکاشفہ مین باخواب مین کہ اونکی دو پر ہین خون مین بہرے ہوئی کہ اوڑتے ہین اونسی جنت مین ساتھہ فرشتونکی **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحسن والحسین سیدا شباب اھل الجنۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حسن اور حسین دونو سردار ہین بہشت کی جوانونکی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** ح طیبی نے کہا کہ مراد یہہ ہے کہ یہہ افضل ہین اونسی کہ جوان ہے مراہ خدا مین اور اس کلام مین نظر ہی اسلیے کہ نہین ہی وجہ تخصیص فضیلت اونکی اون لوگونپر کہ جوان مرے بلکہ یہہ افضل ہین بہت سی اون لوگونسی کہ بڈہے مرے پس اولی یہہ ہے کہ جو بعضون نے کہا کہ مراد یہہ ہے کہ یہہ سردار اہل جنت کی ہین اسلیے کہ اہل جنت سب جوان ہونگے لیکن انبیا اور خلفاء راشدین مستثنی ہین یعنی اونسی افضل نہین اور کہا ہی بعضون نے کہ ہوسکتا ہی کہ شباب بمعنی فتوت اور جوانمردی اور کرم کی ہو یعنی سردار جوانمرد ونکی ہین سوا انبیا اور خلفاء راشدین کی بانام رکھنا شباب بسبب مہربانی اور محبت کے ہو جیسکہ باپ بیٹے کو جوان اور غلام اور صغیر اور صبی اور ولید کہتا ہی اگرچہ سن اور بڈہا ہو **وعن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الحسن والحسین ھما ریحانای من الدنیا رواہ الترمذی وقد سبق فی الفصل الاول اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق حسن اور حسین وہ دونون پھول ہین میرے دنیا سی نقل کی یہہ ترمذی نے اور تحقیق گذری ہی حدیث پہلی فصل مین **ف** ع کہا سید جمال الدین نے کہ اسمین اشارہ ہی طرف اعتراض کی صاحب مصابیح پر کہتا ہونگے کہ دفع ہوتا ہی اعتراض اسطرح کہ اول روایت بخاری کی ہی کہ واقع ہوئی اپنی محل مین اور یہہ روایت ترمذی کی ہی کہ آئی اپنی جگہہ پر پس نہین ہی تکرار باوجودیکہ لفظ دونونکی متغایر ہین فی الجملہ **وعن** اسامۃ بن زید قال طرقت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فی بعض الحاجۃ فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو مشتمل علی شیء لا ادری ما ھو فلما فرغت من حاجتی قلت ما ھذا الذی انت مشتمل علیہ فکشفہ فاذا الحسن والحسین علی ورکیہ فقال ھذان ابنای وابنا ابنتی اللھم انی احبھما فاحبھما واحب من یحبھما رواہ الترمذی اور روایت کی اسامہ بن زید نے کہ رات کو آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک بات بسبب عرض کرنی بعض حاجت کی کہ رکھتا تھا مین پس نکلے آنحضرت یعنی اپنی گہری اسحالمین کہ وہ لپٹی ہوئی تھی ایک چیز پر کہ نہین جانتا تھا مین کہ کیا ہی چیز پس جب فارغ ہوا مین اپنی حاجت سے کہا مینی کیا ہی یہہ چیز کہ تم لپٹنی والے ہو نہیں پس کھولا آنحضرت نے اوسکو پس ناگہان حسن اور حسین اوپر دونون کولون اونکی تھے یعنی دونو صاحبزادونکو دونون طرف گود مین لیکر چادر سی لپیٹ لیا تھا جیسکہ چیز نفیس محبوب کو لپیٹ کر چلتی ہین پس فرمایا یہہ دونون بیٹی میری ہین یعنے حکماً اور بیٹی بیٹی میری کی یعنی حقیقۃً **ف** ح اس سی معلوم ہوتا ہی کہ بیٹی کا بیٹا بیٹا ہی یعنی حکماً جیسکہ بیٹی کا بیٹا اور اسمین ثابت ہوتا شرف نسب کا ہی ان کیطرف سی بھی ترجمہ خداوندا بلاشبہہ مین دوست رکھتا ہون ان دونونکو پس دوست رکھہ تو ان دونونکو اور دوست رکھہ اوس شخص کو کہ دوست رکھے ان دونونکو نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** ع شاید کہ مقصود اس دعا سی رغبت دلانی ہی اسامہ وغیرہ کو اوپر زیادتی محبت حسنین کی **وعن** سلمی قالت دخلت علی ام سلمۃ وھی تبکی فقلت ما یبکیک فقالت رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعنی فی المنام وعلی راسہ ولحیتہ التراب

فَقُلْتُ مَالَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ آنِفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
اور روایت ہی سلمی زوجہ ابو رافع کی سی کہ کہا داخل ہوئی میں اوپر ام سلمہ کی کہ بیوی تھیں آنحضرت کی اسحالمیں کہ وہ رو رہیں تھیں پس کہا میں کس چیز نے رلایا
تمکو کہا دیکھا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد کرتی تھیں ام سلمہ دیکھنی سی دیکھنا خواب میں یعنی آنحضرت کو خواب میں دیکھا میں اسحالمیں کہ اونکی سر اور ڈاڑھی
مبارک پر خاک تھی پس کہا میں کیا ہوا ہی تمکو یا رسول اللہ کہ خاک آلودہ ہو فرمایا آنحضرت نے کہ حاضر ہوا تھا میں حسین کی قتل میں نقل کی یہہ ترمذی نے ف ح
اب پوشیدہ نرہیو کہ موت ام سلمہ کی سنہ اوسٹھہ میں ہی اور مضبون نے کہا سنہ باسٹھہ میں اور قول اول صحیح تر ہی اور شہادت حضرت امام حسین رض کی سنہ اکسٹھہ
میں ہی اگر قول دوسرا صحیح ہی تو کچھہ اشکال نہیں اور بموجب قول اول کی ہی کچھہ اشکال نہیں اسلیے کہ ہو سکتا ہی کہ پہلی دفعہ اس واقعہ کی اونکی خواب میں یہہ معاملہ
دیکھا یا ہو اور انفاً یعنی اب کہنا باعتبار تحقق اوسکی ہی اوسوقت میں وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ
اَهْلِ بَيْتِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَكَانَ يَقُوْلُ لِفَاطِمَةَ اُدْعِيْ لِيْ ابْنَيَّ فَيَشُمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا اِلَيْهِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی انس سے پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا شخص تمہاری اہل بیت میں ہی محبوب تر
ہی طرف تمہاری فرمایا حسن اور حسین اور تھی آنحضرت کہ فرماتی فاطمہ کو بلا میرے لیے دونو میرے بیٹوں کو پس سونگھتی آنحضرت حسن اور حسین رض کو یعنی اسلیے کہ وہ پھول تھے
اور گلیسی لگاتی اونکو طرف اپنے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا اِذْ
جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَلَيْهِمَا قَمِيْصَانِ اَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ
فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ نَظَرْتُ اِلٰى هٰذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ
يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰى قَطَعْتُ حَدِيْثِيْ وَرَفَعْتُهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ
وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی بریدہ سی کہا کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ خطبہ پڑھتی تھی ہمارے آگی ناگہان آئی حسن اور حسین تھے اون دونو
کرتی سرخ چلتی تھی دونوں اور گر گر پڑتی تھی زمین پر یعنی بسبب صغر سن اور کم زوری کی پس اوتری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر سی پس اوٹھا لیا اونکو
اور رکھا اون دونو کو آگی اپنی پھر کہا سچ فرمایا اللہ نی سوای اسکی نہیں کہ مال تمہارے اور اولاد تمہاری فتنہ ہیں یعنی محل آزمایش و امتحان تمہارے کی ہیں دیکھا میں
طرف ان دونوں لڑکوں کی کہ چلتی تھی اور گر گر پڑتی تھی پس نہ صبر کر سکا میں یعنی بسبب محبت اونکی یہانتک کہ موقوف کی میں بات اپنی کہ نصیحت ہو کو اور بیان
احکام واوامر و نواہی کرتا تھا اور اوٹھایا میں ان دونو کو نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے ف ح اور یہہ امر بسبب تاثیر رقت اور رحمت اور
شفقت کی ہی جو قلب مبارک آنحضرت کی تھا اور شفقت اور رحمت اولاد و اطفال پر مستحسن اور مستحب اور پسندیدہ حق کی ہی اور عمل خطبہ میں جائز ہی پس یہہ قسم
داخل سی عبادات میں ہوا اور عذر کرنا آنحضرت کا تواضع تھا اور تنبیہ کرنی اصحاب کی تو اوپر اکتساب ایسی عمل کے عادت نہ پکڑیں اور بہانہ نہ پکڑیں
مقام عالی سی اور ترقی میں اور مقصود اصلی ثابت کرنا فرزندی اور ظاہر کرنا محبت کا ہی یا یہہ کہ علو مقام قرب سے اور خلوت حقیقی سی کچھہ تنزل واقع ہوا ہو
اور ہمکو مجال کلام کرنیکا احوال شریف میں نہیں ہے واللہ اعلم بحقیقۃ حال حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسَيْنٌ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی یعلی بن مرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حسین مجھی سی ہی اور میں حسین سے ف ح کہا قاضی نی کہ گویا آنحضرت نی معلوم کیا تو
نبوت سے امر پیغمبر کو کہ حادث ہونی تھی کہ قریب ہے کہ حادث ہو گی درمیان اونکی اور درمیان قوم کی یعنی بزیاد و یزیدی لڑنیکی انسی اور شہید کرنیکی اونکو پس
خاص کر اونکا ذکر کیا اور بیان کیا کہ ہم دونوں مانند شی واحد کی ہیں بہر وجوب محبت اور حرمت تعرض اور لڑنیکی اور ناگہانی اسکی ساتھہ قول اپنی

ترجمہ دوست رکھا اللہ تعالیٰ کو اوس شخص نی کہ دوست رکھا حسین کو ف یعنی اسلیی کہ محبت اونکے محبت رسول کی ہی اور محبت رسول کی محبت اللہ کی ہی یہہ ملا علی ع نے لکھا ہی بموجب اسکے لفظ اللہ احب اللہ من ہ کی زبر سی پڑہا جاویگا اور حضرت شیخ رح نی اور مولانا اسحق رح نی ترجمہ اسکا کیا ہی دوست رکھی خدا تعالیٰ اوسکو کہ دوست رکھتا ہی حسین کو بموجب اسکے اللہ کی وکو بیش پہنچیگی واللہ اعلم ترجمہ حسین سبط ہی اسباط سی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع سبط ساتھہ زیر سین اور زبر ب کی یعنی بیٹا ہی میر بیٹی کا ماخذ اسکا سبط بالفتح سی ہی اور سبط اوس درخت کو کہتی ہین کہ جسکی ٹہنیان بہت ہون اور جڑ اوسکی ایک ہو پس باپ بمنزلہ درخت کی ہی اور اولاد بمنزلہ ٹہنیون اوسکیی اور بعضون نی سبط من الاسباط کی تفسیر مین کہا ہی کہ وہ امت ہی متوسطین سی خیر مین کہا قاضی نی کہ سبط بمعنی ولد کی ہی یعنی وہ میری اولاد کی اولاد سی ہے اور قبیلہ کو بہی سبط کہتی ہین جیسکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نی وقطعناہم اثنتی عشرۃ اسباطا یعنی مقرر کی ہمنی بنی اسرائیل کی بارہ قبیلہ اور احتمال ہی کہ مراد یہہ ہو کہ منشعب ہوگا اونسی ایک قبیلہ اور پیدا ہوگی اونکی نسل سی خلق کثیر پس ہوگا اشارہ طرف اسکی کہ نسل انکی بہت ہوگی اور بہت باقی رہینگی اور ہوا امر ایسا ہی آگے اور حضرت شیخ رح نی یون لکھا ہی کہ سبط ساتھہ زیر سین اور جزم ب کی فرزند فرزند کا اور فرزند یعقوب کی علیہم السلام اور اسباط بنی اسرائیل سی مانند قبائل کی ہیز عرب سے اور سبط اصل مین ساتھہ زیر کی درخت کہ اونمین شاخین بہت ہون اور جڑ اوسکی ایک ونام رکہنا امام حسین کا سبط اشارہ ہی اوسکی طرف کہ نکلینگے اونکی نسل سی خلق کثیر وعن علی قال الحسن اشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین الصدر الی الرأس والحسین اشبہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما کان اسفل من ذلک رواہ الترمذی

اور روایت ہی علی ع سی کہ حسن مشابہہ ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسچیز مین کہ درمیان سینہ کی ہی سر تک اور حسین مشابہہ ہی آنحضرت کی اوسچیز مین کہ ہی سینہ سی نیچی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع ح مانند پنڈلی اور قدم وغیرہ کی گویا یہہ دونون شاہزادی ملکر ساری آنحضرت تہی اور وجود شریف آنحضرت کے نے تقسیم پائی ہی درمیان ان دونونکی وعن حذیفۃ قال قلت لأمی دعینی آتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فأصلی معہ المغرب وأسألہ أن یستغفر لی ولک فأتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصلیت معہ المغرب فصلی حتی صلی العشاء ثم انقلب فتبعتہ فسمع صوتی فقال من ہذا حذیفۃ قلت نعم قال ما حاجتک غفر اللہ لک ولأمک إن ہذا ملک لم ینزل الأرض قط قبل ہذہ اللیلۃ استأذن ربہ أن یسلم علی ویبشرنی بأن فاطمۃ سیدۃ نساء أہل الجنۃ وأن الحسن والحسین سیدا شباب أہل الجنۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب

اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان سی کہ کہا مینی نے مان سے کہ چہوڑ دے مجکو بعضی اوذن دی مجکو کہ جاؤن آنحضرت کی خدمت مین اور نماز پڑہون مین اونکی ساتھہ مغرب کے ف ع شاید کہ وہ مان انکی اوذن منہ کرتی ہونگی اوسوقت کی جانی سی بسبب دور ہونی مکان کی واسطی خوف کی بہ نسبت اپنی یا بہ نسبت اونکی ترجمہ اور سوال کرون مین اونسی یہہ کہ طالب بخشش کی کرین خدا سی واسطی میری اور واسطی تمہاری یعنی پس اذن دیا مان نی پس آیا مین پیغمبر خدا صلعم کی پاس اور ادا کی مینی اونکی ساتھہ نماز مغرب کے پہر ادا کیی آنحضرت نی نوافل یہانتک کہ پڑہی نماز عشا کی ف ح اور اسحدیث مین فضیلت مشغول رہنی کی ہی ساتھہ نوافل کی مابین مغرب اور عشا کی اور مشائخ اوسکو احیانا مین العشائین کہتی ہین ترجمہ پہر پہر آنحضرت نماز سی اور رجوع کی گہر کی طرف پیچہے پیچہے چلا مین آنحضرت کی پس سنی آنحضرت نی آواز میری ف ع آواز بانو اور بانو سی مراد ہی یا کچہہ بات کرتی ہون حذیفہ کہ آنحضرت نی اوسکو سنا یہ ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی کون ہی یہہ حذیفہ ہی یا تو حذیفہ ہی کہا مینی ہان حضرت مین ہون حذیفہ فرمایا آنحضرت نی کیا ہی حاجت تیری اور کیا کہتا ہے تو اور کیا چاہتا ہی تو بخشی اللہ تجکو اور تیری مان کو تحقیق یہہ ایک فرشتہ ہی کہ نہین اوترا طرف زمین کی کبہی پہلی اس رات کی ف ع آسمین اشارہ ہے طرف بڑی ہونی اوس امر کی کہ اوترا وہ اونکی لیی ترجمہ بردانگی طلب کے اوسنی اپنی پروردگار سی کہ آوی اور سلام کری مجہپر اور خوشخبری دی مجکو ساتھہ اسکی کہ فاطمہ سردار ہی بہشت کی عورتونکی اور تحقیق حسن اور حسین سردار ہین بہشت کی جوانونکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھائی ہوئی حسن بن علی کو اپنی کندہی پر پس کہا ایک شخص نے اچھی سواری پر سوار ہوا تو ای لڑکی پس فرمایا نبی صلعم نے اور اچھا سوار ہے وہ ثبقل کی بیہہ ترمذی نے ف ح یعنی سواری تو اچھی ہی ہی اور سوار بھی اچھا ہی اور آمین کمال تعریف اور نہایت فضیلت ہی حسن رض کی وَعَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ فَرَضَ لِاُسَامَةَ فِيْ ثَلٰثَةِ اٰلَافٍ وَخَمْسِمِائَةٍ وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ ثَلٰثَةِ اٰلَافٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِاَبِيْهِ لِمَ فَضَّلْتَ اُسَامَةَ عَلَيَّ فَوَاللّٰهِ مَا سَبَقَنِيْ اِلٰى مَشْهَدٍ قَالَ لِاَنَّ زَيْدًا كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَبِيْكَ وَكَانَ اُسَامَةُ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ فَاٰثَرْتُ حُبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حُبِّيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمر رض سے بیہہ کہ انہون نے معین کیے یعنی اپنی خلافت مین اسامہ بن زید کی لیہی بیت المال سی واسطی قوت اونکیکی اور اذن دیا ہیچ سارسی تین ہزار درہمونکی اور معین کیے اپنی بیٹی کی لیی کہ عبد اللہ بن عمر ہی اور اذن دیا اونکی لیہی بیچ تین ہزار درہمونکی یعنی بہ نسبت اسامہ کی بیٹی کی روزینہ مین پانسو درہم کم مقرر کیی پس کہا عبد اللہ بن عمر نی اپنی باپ سے کہ کس سبب سے فضیلت دی اپنی اسامہ کو مجہ پر یعنی اونکا روزینہ مجہی کیون زیادہ کیا کہ مشہر ہی زیادتی فضیلت پر پس قسم خدا کی نہین سبقت کی ہی اونی مجہی طرف کسی مشہد کی ف ع یعنی جگہہ حاضر ہونیکی خیر سی اور نہ ہی علم و عمل کی اور کہا طیبی نے کہ مراد مشہد سی جگہہ حاضر ہونیکی قتال کی لیی اور معرکہ کفار کا ہی ترجمہ کہا عمر نی اس سبب سے فضیلت دی اپنی اوسکو کہ زید بن حارثہ کہ باپ اسامہ کا تہا محبوب تر تہا نزدیک پیغمبر خدا کی تیری باپ سے کہ مین ہون ف ع اسمین دلالت ہی اوس مضمون پر کہ جو ہمنی اوپر بیان کیا کہ نہین لازم آتا ہی کسیکی محبوب تر ہونیسی یہہ کہ وہ افضل بہی ہو ترجمہ اور نہا اسامہ محبوب تر نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہی ف ع اور سبب اسکا یہہ تہا کہ بیہہ دونون اہل بیت مین سی تہی اسلیی کہ مولی قوم کا اونہین مین سی ہوتا ہے ترجمہ پس اختیار کیا مینی یعنی ترجیح دی مینی پیغمبر خدا کی محبوب کو کہ اسامہ ہے اپنی محبوب پر کہ تو ہی نقل کی بیہہ ترمذی نی ف ع یعنی قطع نظر فضیلت سے کہ مینی رعایت کے آنحضرت کی محبت کے بہ نسبت اونکی وَعَنْ جَبَلَةَ بْنِ حَارِثَةَ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْعَثْ مَعِيْ اَخِيْ زَيْدًا قَالَ هُوَ ذَا فَاِنِ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ اَمْنَعْهُ قَالَ زَيْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَا اَخْتَارُ عَلَيْكَ اَحَدًا قَالَ فَرَاَيْتُ رَاْيَ اَخِيْ اَفْضَلَ مِنْ رَاْيِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جبلہ بن حارثہ سی کہا کہ آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا مینی یا رسول اللہ بیہیجو میری ساتہہ میری بہائی زید کو فرمایا آنحضرت نی وہ یعنی زید بیہہ ہی یعنی حاضر ہی اختیار رکہتا ہی پس اگر جاوی تیری ساتہہ تو منع نہین کرتا ہون مین اسکو ف ح یعنی اسلیی کہ مین آزاد کر چکا ہون اسکو نہ تو منع کرون جانی سی اور نہ کہون جانی کو وہ جا چاہی جاؤ چاہی نہ جاؤ ترجمہ کہا زید نی یا رسول اللہ قسم ہی خدا کی نہین اختیار کرتا ہون مین تمہیر یعنی تمہاری ملازمت پر کسیکو نہ بہائی کو اور نہ ماں باپ وغیرہ کو کہا جبلہ نی پس جانی مینی یعنی بعد اسکی عقل اپنی بہائی کی یعنی زید کی درباب اختیار کرنی ملازمت آنحضرت کی فاضلتر اور بہتر اپنی عقل سی نقل کی بیہہ ترمذی نی ف ع ح یعنی درباب لیجانی اوسکے اپنی ساتہہ اسلیی کہ آنحضرت کی ملازمت مین خیر دنیا اور آخرت کی حاصل تہی اور اصل قصہ اونکا اور زید کا یہہ ہے کہ زید رہنی والی تہی مین کہ اٹہہ برس کی تہی پکڑی آئی بندی مین ایک قوم کی کہ عرب کے تہی پس اونکو بازار عکاظ لائی بیچنی کی لیی اور حکیم بن حزام نی کہ بہتیجے خدیجہ رض کی تہی اپنی پہپہی خدیجہ کی لیی اونکو خریدا اور خدیجہ جب آنحضرت کی نکاح مین آئین زید کے تئین آنحضرت کو بخشا اور آنحضرت نی اونکو اپنا بیٹا کر لیا اور ایام اسپر سے کہ لونڈی زادہ آنحضرت کی تہے مین نکاح آنحکا کر دیا اور اوس سی اسامہ پیدا ہوئی بعد ازان زینب بنت جحش سی کہ آنحضرت کی

پھپھے کی بیٹی ہین نکاح انکا کیا اور بعضونکی نزدیک ال اسلام ہی لائی ہین اور آنحضرت سی دس برس چھوٹی ہی اور بعضی کہتی ہین بیس برس حاضر ہوئی بدر مین اور اور غزوون مین اور نام کسی صحابی کا قرآن مین مذکور نہین ہوا ہے سوای انکی نام کی آیہ مین فلما قضی زید منها وطرا اور آنحضرت نی جعفر بن ابیطالب کے ساتھ بہائی چارہ انکا کر دیا تہا اور غزوہ موتہ مین شہید ہوئی پچپن برس کے عمر مین قصہ مختصر اون ایام مین کہ آنحضرت نی زید کو آزاد کر دیا تہا اونکی بہائی جبلہ یعنی کو آئی اور کلام مذکور درمیانمین آیا انکو لات خدمت بابرکت کی کہان جانی دیتی ہی وعن اسامة بن زيد قال لما ثقل رسول الله صلى الله عليه وسلم هبطت وهبط الناس المدينة فدخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم قد اصمت فلم يتكلم فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يضع يديه علي ويرفعهما فاعرف انه يدعو لي رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب

اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہا اسامہ نی جبکہ ضعیف ہوئی آنحضرت اوس بیماری سی کہ وفات پائی اوس سی اوترا مین اور اوتری لوگ مدینہ مین ف رح یعنی اوس لشکر سی کہ آنحضرت نی مجکو ساتھہ مہاجرین اور انصار کی روانہ کیا تہا اور باہر پڑا تہا مین بعد از چند روز کی بسبب سنی خبر بیماری آنحضرت کی کی مدینہ مین پہرا ئی ہم اور ذکر ہبوط کا کہ بمعنی اوپر سی نیچی کی آنیکی ہی اس سبب سے ہی کہ وہ موضع کہ جہان لشکر پڑا تہا جانب علو یعنی بلندی مدینہ کی ہی کہ اوسکو عرف کہتی ہین جیسکہ عرفات مکہ مین جانب بلندی کی ہی اور عرب کلام کرنی مین رعایت علو اور سفل یعنی اونچی اور نیچی کی کرتی ہین جیسکہ اگر مکہ سی عرفات کو جاوین تو کہینگے صعدنا الی عرفات یعنی چڑہے ہم طرف عرفات کی اور اگر عرفات سی مکہ کو آوین تو کہینگی ہبطنا الی مکہ یعنی اوتری ہم طرف مکہ کی اسیطرح مدینہ سی جرف کو جانا صعود ہی اور وہانسی مدینہ کو آنا ہبوط حتی کہ مسجد الحرام مین اگر جانب باب السلام کی جاوین کہ طرف عرفات کی ہی صعدنا الی باب السلام کہتی ہین انتہی اور ملا علی نی یون لکہا ہی ہبطت یعنی اوترا مین اپنی مکان سی کہ تہا عوالی مدینہ مین وہبط الناس یعنی اور اوتری صحابہ اپنی مکانونسی طرف مدینہ کی ترجمہ پس داخل ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اسحالمین کہ تحقیق چپ کیے گئی تہی وہ اور طاقت بات کرنیکی نہین رکہتی تہی پس پوچہی آنحضرت پہر شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ رکہتی ہی دونون انہا اپنی مجہپر اور اوہائی ہی اون دونونکو یعنی مجہپر سی پس پہچہا انہا یعنی ساتھہ فور ولایت اور ظہور فراست کی پہر کہ وہ دعا کرتی ہین میرے پہپی نقل کی پہر ترمذی نی اور کہا کہ پہر حدیث غریب ف ح رح یعنی بسبب محبت اور رعایت خدمت کی اور پہر نہایت کرم و شفقت تہی آنحضرت کی اسامہ کی حق مین کہ ایسی وقت مین ہے مہربانی کی اوپر اور دعا کی اونکی لیی وعن عائشة قالت اراد النبي صلى الله عليه وسلم ان يتخي فحاط اسامة قالت عائشة دعني حتى انا الذي افعل قال يا عائشة احبيه فاني احبه رواه الترمذي اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر کہ دور کرین اسامہ کا اب پہنی یعنی ناک اونکی پاک کرین جیسکہ لڑکونکی ناک پونچہتی ہین اور وہ اوسوقت مین چہوٹی تہی کہا عائشہ نی چہوڑو مجکو تو کہ مین کرون پہر کام یعنی مین ناک پونچہون اوسکی کو یا حضرت عائشہ نی برعایت ادب کے ناک پوچہنا آنحضرت کا مناسب جانا فرمایا آنحضرت نی ای عائشہ دوست رکہہ تو اسامہ کو اسلیے کہ مین دوست رکہتا ہون اوسکو نقل کی پہر ترمذی نی ف ح یعنی تو اگر بالطبع اوسکو نہین دوست رکہتی ہی تو اس سبب سے دوست رکہہ کہ مین اوسکو دوست رکہتا ہون کہ محبوب کا محبوب پہر محبوب ہوتا ہی اور حقیقت مین کمال محبت پہر ہے کہ محبوب سے گذر کر اوسکی متعلقون تک پہنچی اور سرایت کری خواہ آدمی ہون یا کوئی چیز کہ اوسکی قسم یار و دیار سی

وعن اسامة قال كنت جالسا اذ جاء علي والعباس يستاذنان فقال لاسامة استاذن لنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله علي والعباس يستاذنان فقال اتدري ما جاء بهما قلت لا قال لكني ادري ائذن لهما فدخلا فقالا يا رسول الله جئناك نسالك اي اهلك احب اليك قال فاطمة بنت محمد صلى الله عليه وسلم قالا ما جئناك نسالك عن اهلك قال احب اهلي الي من قد انعم الله عليه وانعمت عليه اسامة بن زيد قالا

ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ آخِرَهُمْ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت کی اسامہ نی کہ کہا تہا مین بیٹہا ہوا یعنی انحضرت کی دروازہ پر ناگہان آئے علی اور عباس رضے اللہ عنہما استحالمین کہ چاہتی تہی طلب کرنا اذن کا اندر جانیکی لیی پس کہا دونون نی واسطی اسامہ کے کہ اذن طلب کرہماری لیی انحضرت سی ف ع اور شاید کہ اسامہ اون دونو مین چہوٹی ہونگی ترجمہ پس کہا ملی یا رسول اللہ علی اور عباس پروانگی مانگتی ہین آپکی لیی پس فرمایا انحضرت نی کیا جانتا ہی تو کہ کیا چیز لائی ہی ان دونونکو یعنی کیون آئی ہین کہا ملی نہین جانتا مین فرمایا انحضرت نی لیکن مین جانتا ہون کہ کس تقریب سی آئی ہین پروانگی دی اون دونونکو کہ آدین پس داخل ہوئی دونون اور عرض کیا یا رسول اللہ آئی ہین ہم آپکی پاس کہ پوچہین ہم آپ سے کون شخص آپکی اہل بیت مین سی محبوب تر ہی نزدیک آپ کی فرمایا انحضرت نی کہ محبوب تر اہل بیت میرے کی نزدیک میری فاطمہ بیٹی محمد کی ہی کہا علی اور عباس نے کہ نہین آئی ہین ہم تمہاری پاس کہ پوچہین ہم حال اہل بیت تمہاری کیسی یعنی اولاد ازواج تمہاری کی ہی بلکہ پوچہین ہم حال اقارب متعلقین آپکی سی فرمایا محبوب ترین اہل میرے کا نزدیک میری یعنی مرد ونمین سی وہ شخص ہی کہ تحقیق انعام و احسان کیا خدا تعالی نی اوسپر یعنی ساتہہ اسلام اور ہدایۃ اور اکرام کی اور انعام و احسان کیا ملی اوسپر یعنی ساتہہ آزاد کرنی اور متبنی کرنی اور ترتیب کرنیکی وہ شخص اسامہ بن زید ہی ف ح ع جانا چاہیی کہ انعام حق جل وعلا کا اور انعام انحضرت کا قران مین بہ نسبت زید کی کہ باپ اسامہ کا ہی مذکور ہی ولیکن انعام باپ پر مستلزم انعام کا بیٹی پر ہی اس اعتبار سی انحضرت نی مصدوق ایۃ کریمہ کو اور ہمارا اسامہ پر کو یا کہ فرمایا زید اور اوسکی بیٹی اسامہ کو حاصل یہہ کہ اگرچہ وارد ایۃ کا بیچ حق زید کی ہی ولیکن بیٹا اوسکا تابع اوسکا ہی پہر حاصل ہوئی دونون انعامونکی ترجمہ کہا علی وعباس نے بعد اذنکی کون ہی فرمایا انحضرت نی علی بن ابیطالب ہے ف ع پس یہہ نص جلی ہی اسپر کہ نہین لازم آتی ہی اجلیت سی افضلیت اسلیی کہ علی افضل ہین اسامہ اور زید سی بالاجماع ترجمہ پس کہا عباس نی یا رسول اللہ کیا آپ نے اپنی چچا کو آخر ان بیٹ اپنی کا یعنی اگر بعد اسکی پوچہون تو آپ مجکو فرماوینگی فرمایا انحضرت نی کہ بلاشبہہ علی نی سبقت کی ہی تمپر ساتہہ ہجرت کرنیکی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع اور ایسی ہی ساتہہ اسلام کی پس یہہ اجب کرنا ہی تقدیم اجنبیہ کو کہ مرتبت ہی اوپر افضلیت کی اور لظیر اسکی یہہ ہی کہ آئی عباس اور ابوسفیان اور بلال اور مسلمان طرف دروازہ عمر کی اصحالمین کہ اذن چاہتی تہی اوسی اندر آنیکا پس کہا عمر کی خادم نی بعد آگاہ کرنی اوسکی ساتہہ آتی جماعت کے کہ داخل ہون بلال پس کہا ابوسفیان نی عباس سے کہ کیا نہین دیکہتا ہی تو کہ یہہ مقدم کرتا ہی ہمپر ہمارے موالی یعنی غلامون آزاد کو پس کہا عباس نی کہ ہمنی تاخیر کی یعنی اسلام و ہجرت مین پس یہہ جزا ہماری ہی ف ح اسلام عباس رض کا بعد از واقعہ بدر کی ہی اور بعضی کہتی ہین کہ عباس رض مکہ مین مسلمان تہی ولیکن مشرکونسی اسلام چہپاتی تہی اور باوجود اسکی ہجرت بعد اسکی کی پوشیدہ نرہی کہ اگر بعد وجود مسطورہ کا ملحوظ نہو تو تقدم اسامہ کا علی پر بیچ حیثیت کی کے مشکل ہو ناہی فافہم وباللہ التوفیق پس لابد استقام مین تعداد اور اعتبار وجوہ و حیثیات کا معتبر ہی یعنی اسامہ بسبب خدمتگاری وغیرہ کی اجب تہے اور حضرت علے باعتبار قرابت وعلم وفضل وغیرہ کی پس اسامہ اوپر جہتہ سی اجب تہے اور حضرت علی اوپر جہتہ سی وَذَكَرَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ فِي كِتَابِ الزَّكَوٰةِ اور ذکر کیی گئی حدیث ان عم الرجل صنو ابیہ کہ بیچ منقبت عباس رض کی واقع ہی بیچ کتاب زکوۃ کی الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّى أَبُوبَكْرٍ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِي وَمَعَهُ عَلِيٌّ فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِهِ وَقَالَ بِأَبِي شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَبِيهًا بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عقبہ بن الحارث سی کہا اوسنی کہ نماز پڑہی ابوبکر نی عصر کی یعنے ایام خلافت اپنی مین یا پہلی اوسکی پہر نکلی اصحالمین کہ راہ چلتی تہی اور اوسکی ساتہہ علی رض تہی پس دیکہا ابوبکر نی حسن کو کہ کہیل رہی ہین ساتہہ لڑکونکی پس اوٹہایا ابوبکر نی حسن کو اپنی کندہی پر اور کہا ابوبکر نی یعنی از راہ خوش طبعی کی کہ فدا ہو باپ میرا ہمشابہہ ہی پیغمبر کی نہین مشابہہ ہی ساتہہ علی کی اور علی ہنستی تہی یعنی از راہ خوشی کی وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أَتَى عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجُعِلَ فِي طَسْتٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ وَقَالَ فِي حُسْنِهِ شَيْئًا قَالَ أَنَسٌ

قُلْتُ وَاللّٰهِ إِنَّهُ كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَخْضُوْبًا بِالْوَسْمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ
التِّرْمِذِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ فَجِيْءَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ يَضْرِبُ بِقَضِيْبٍ فِيْ أَنْفِهٖ وَيَقُوْلُ
مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هٰذَا حُسْنًا فَقُلْتُ أَمَا إِنَّهُ كَانَ مِنْ أَشْبَهِهِمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت کی انس نی کہ کہا لایا گیا نزدیک عبید اللہ بن زیاد کی سر مبارک حضرت حسین

ف کا ف ع کہا مولف نی کہ یہ عبید اللہ بیٹا عبد اللہ بن زیاد کا ہی اور وہ امیر تہا اوس لشکر کا کہ متعین ہوا تہا واسطے قتل کرنی حسین رضی کی اور وہ دن
ایام میں امیر تہا کوفہ کا یہی یزید بن معویہ کیطرف سی پہر قتل کیا گیا زمین موصل میں ابراہیم بن مالک بن الاشتر النخعی کی تہہ سی ہیچ زمانہ مختار بن ابی عبید کے
سن چہاسٹ میں ترجمہ پس رکہا گیا سر حسین کا ہیچ طاش کی پس ہوا وہ شقی کہ چہیڑتا تہا کہ اوسکی سر مبارک کو لکڑی سی کہ اوسکی ناک تہہ میں تہی یعنی سر اوپر رکہا
اونکی بینی مبارک پر مارتا تہا اور کہا ہیچ حسن امام حسین کی کچہہ ف ح یعنی عیب کیا اونکی حسن میں اور ترمذی کی روایت سی ظاہر ہوتا ہی کہ تعریف کی
اور مبالغہ کیا اونکی حسن و جمال میں لیکن بطریق استہزا اور مسخرا اور اظہار خوشی کی کہ حاصل ہوئی اوس بدبخت کو بسبب قتل اونکی ع ترجمہ کہا انس نے پس
کہا یعنی قسم خدا کی تحقیق یہہ تہی بہت مشابہ اہل بیت میں سا تہہ پیغمبر خدا صلعم کی اور تہا سر مبارک اونکا زنگا ہوا سا تہہ وسمہ کی نقل کی بہہ بخاری نی اور ترمذی
کے روایت میں یوں آیا ہی کہ کہا انس نے تہا میں نزدیک ابن زیاد کی پس لایا گیا سر حضرت حسین کا اوسکی پاس پس شروع کیا ارنا سا تہہ چہڑی کی امام حسین کے
ناک میں اور کہتا تہا نہیں دیکہا میں مانند اسکی حسن میں پس کہا یعنی خبردار ہو تحقیق یہہ تہا مشابہ ترین لوگوں کی سا تہہ رسول خدا صلعم کی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث صحیح
حسن غریب ہے ف ع اور طبرانی نی یوں روایت کی ہی کہ پس شروع کیا عبید اللہ نی کہ رکہتا تہا چہڑی کو اوسکی ناک تہہ میں تہی ہیچ اکہاڑ اونکی اور ناک اونکی پر
کہا یعنی انس نے اوپہا چہڑی اپنی اسلیے کہ تحقیق دیکہا ہی یعنی مونہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا جگہہ اسکی اور بزار کی روایت میں یوں ہی کہ کہا انس نی پس
کہا یعنی عبید اللہ کو کہ ملا شبہہ یعنی دیکہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سونگہتی تہی جہاں کہ لگتی ہی چہڑی تیری کہا انس نے پس اہٹالی اوسنی چہڑی
اور ذخایر میں ہی عمارۃ بن عمیر سی کہ کہا جبکہ لایا گیا سر ابن زیاد کا اور اوسکی بارد نکا یعنی بعد ماری جانیکی پس تہا میں مسجد میں جیوترہ پر پس پہنچا میں طرف
لوگونکی اسجا لمیں کر دو کہہ رہی تہی وہ آیا پس ناگہان ایک سانپ آیا کہ گہستا تہا سر زمین یہانتک کہ داخل ہوا بعد اللہ بن زیاد کی تہنی میں اور پہر اہتوڑی دیر
پہر نکلا اور چلا گیا یہانتک کہ غایب ہو گیا پہر کہا لوگون نی کہ وہ آیا پس کہا یہہ دو بار یا تین بار روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث صحیح حسن ہے وَعَنْ
أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ رَأَيْتُ حُلْمًا مُنْكَرًا
اللَّيْلَةَ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ إِنَّهُ شَدِيْدٌ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ رَأَيْتُ كَأَنَّ قِطْعَةً مِنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِيْ حِجْرِيْ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتِ خَيْرًا تَلِدُ فَاطِمَةُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ غُلَامًا فَيَكُوْنُ فِيْ حِجْرِكِ فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَيْنَ وَ
كَانَ فِيْ حِجْرِيْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ يَوْمًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ
فِيْ حِجْرِهٖ ثُمَّ كَانَتْ مِنِّيْ الْتِفَاتَةٌ فَإِذَا عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُهْرِيْقَانِ الدُّمُوْعَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ
اللّٰهِ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ مَا لَكَ قَالَ أَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ فَأَخْبَرَنِيْ أَنَّ أُمَّتِيْ سَتَقْتُلُ ابْنِيْ هٰذَا فَقُلْتُ هٰذَا
فَقَالَ نَعَمْ وَأَتَانِيْ بِتُرْبَةٍ مِنْ تُرْبَتِهٖ حَمْرَاءَ اور روایت کی ہی ام الفضل بنی حارث کی سی کہ وہ آئی پیغمبر خدا صلعم کی پاس پس کہا یا رسول اللہ
میں نی دیکہا ہی ایک خواب آجکی رات فرمایا آنحضرت نی اور کیا ہی خواب کہا ام فضل نی تحقیق وہ خواب سخت ہے یعنی شنا اوسکا گوارا نہیں کہہ سکتی میں پہر فرمایا آنحضرت نی کیا ہی کہا ام الفضل نی
دیکہا میں گویا ایک ٹکڑہ آپکی بدن مبارک سی کاٹا گیا ہی اور رکہا گیا میری گود میں پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی دیکہا تو نی خواب اچہا جنیگی فاطمہ بیٹا اگوجاتے خدا نی ہوگا وہ تیرے

الود میں یعنی رکھینا اوسکو تیری گود میں بسبب قرابت کی فاوسکو تربیت کر تو پس حبشی خاطمہ حسین کو پس تنہا وہ میری گود میں جیسکہ فرمایا تہا حضرت نی میں آئی میں ایک روز آنحضرت کی پاس پس کہدیا مینی حسین کو آنحضرت کی گود میں پہر ہوا مجھی دیکہنا اور طرف یعنی میں دیکہنی لگی اور طرف پہر دیکہا یعنی ادیکہ طرف میں نا گہان آنکہیں آنحضرت کے ڈولتی تہی انکو کہا ام الفضل نی پس کہا مینی ای پیغمبر خدا آپر بان ہون باپ ان میرے تمہر کیا ہوا آپکو کہ روتی ہو فرمایا آنحضرت نی آئی میری پاس جبرئیل در خبر دی مجکو کہ تحقیق البتہ میرے یعنی امت اجابۃ نزدیک ہی کہ قتل کریگی اس بیٹی میری کو یعنی ازراہ ظلم کی پس کہا مینی یعنی بطریق تعجب و استبعاد کی کہ اس بیٹی کو کہا اونہون نی ہان اور دی مجکو جبرئیل نی مٹی اوسکی مٹی ہی سرخ ف ع یعنی اوسجگہ کے مٹی کہ جہان قتل ہونگی اور ذخیرین ہی سلمی سی کہ کہا آئی مین ام سلمہ کی پاس اسحالمین کہ وہ روتی تہیں پس کہا مینی کسچیز نی رولایا تجکو کہا ام سلمہ نی کہ دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی خواب مین اسحالمین کہ اوکی سر اور ڈاڑہی مبارک پر مٹی تہی پس کہا مینی کیا ہوا آپکو یا رسول اللہ فرمایا حاضر ہوا تہا مین قتل حسین مین ابہی نقل کیا اسکو ترمذی نی اور کہا حدیث غریب ہی اور روایت کی بغوی نی حسان بن وعن ابن عباس انہ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیما یری النائم ذات یوم بنصف النہار اشعث اغبر بیدہ قارورۃ فیہا دم فقلت بابی انت وامی ما ہذا قال دم الحسین واصحابہ لم ازل التقطہ منذ الیوم فاحصی ذلک الوقت فاجد قتل ذلک الوقت رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ واحمد الا خیر اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا اونہون نی دیکہا مینی آنحضرت کو بیچ اوسحالت کی کہ دیکہتا ہی سونیوالا ایک روز ایک وقت دوپہر کی پراگندہ بال گرد آلودہ آنحضرت کی ہاتہہ مین ایک شیشہ ہی کہ اوسمین خون ہی پس کہا مینی باپ میرا اور مان میرے قربان ہون تمہاری کیا حال ہی یہہ اور کیسا ہی یہہ شیشہ فرمایا آنحضرت نی یہہ خون حسین کا اور اوسکی یارونکا ہی ہمیشہ رہا مین چنتا اوسکو ابتدا رات کی روز سی یعنی صبح سی اب تک چنتا تہا مین خون حسین کا اور اوسکی یارونکا اور اس شیشہ مین جمع کیا ہی اوسکو ابن عباس نی کہا پس یاد رکہا مینی اوسوقت کو پس پایا اوسکو یعنی دریافت کیا کہ قتل کیی گئی حسین اوسوقت روایت کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نی دلایل النبوۃ مین اور روایت کی احمد نی حدیث اخیر وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احبوا اللہ لما یغذوکم من نعمہ واحبونی بحب اللہ واحبوا اہل بیتی لحبی رواہ الترمذی اور یہہ بہی ابن عباس سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دوست رکہو خدا کو بسبب اوسکے کہ غذا دیتا ہی اور پرورش کرتا ہی تمکو نعمت سے ف ع یعنے طرح بہ طرح کی نعمتون سی بموجب قول اللہ تعالی کی فما بکم من نعمۃ فمن اللہ یعنی جو کچہہ تمکو ملتی ہی نعمت پس اللہ کیطرف سی ہی اور معنی حدیث کی یہہ ہین کہ اگر نہین دوست رکہتی ہو تم اللہ تعالی کو مگر اسلیی کہ دیتا ہی تمکو نعمت تو پس دوست رکہو اوسکو والا اللہ سبحانہ محبوب لذاتہ وصفاتہ ہی نزدیک عارفین محبین کے برابر ہی کہ نعمت دی یا نہ دی پس یہہ بطور قول اللہ سبحانہ کی ہی فلیعبدوا رب ہذا البیت الخ ثم نجمہ پس دوست رکہو مجکو یعنی جب ثابت ہوا سبب محبت خدا کا تو پس دوست رکہو مجکو بسبب دوستی خدا کی ف ع اسلیی کہ محبوب کا محبوب محبوب ہوتا ہی اور اسلیی کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نی قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ تبہی او حضرت شیخ م نی تحب اللہ کی شرح مین یہہ لکہا ہی یعنی بسبب دوست رکہنی تمہاری کی خدا کو یا بسبب دوست رکہنی خدا کی مجکو ترجمہ اور دوست رکہو میری اہل بیت کو بسبب دوستی میری کی یعنی بسبب دوست رکہنی میری کی اونکو یا بسبب دوست رکہنی تمہاری کی مجکو نقل کی یہہ حدیث نے وعن ابی ذر انہ قال وہو اخذ بباب الکعبۃ سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الا ان مثل اہل بیتی فیکم مثل سفینۃ نوح من رکبہا نجا ومن تخلف عنہا ہلک رواہ احمد اور روایت ہی ابی ذر غفاری سے یہہ کہ اونہون نی کہا اسحالمین کہ وہ پکڑنیوالی ہی کعبہ کے دروازہ کو کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی آگاہ رہو حال و مثل اہل بیت میری کی تم مین مثال کشتی نوح کی ہی جو کوئی سوار ہوا کشتی نوح مین نجات پائی اور جو کوئی پیچہی رہا اور سوار نہوا اوسمین ہلاک ہوا نقل کی یہہ احمد نی ف ع یعنی

پس اسیطرح جنہی لازم پکڑی محبت و متابعت اونکی نجات پائی اوسنی دارین مین والا ہلاک ہوا دونون جہان مین اگرچہ خرچ کری مال و جاہ با ایکدان
دونون مین سے مشابہت دی دنیا کو اور اوسچیز کو کہ دنیا مین ہے قسم کفار اور گمراہیون اور بدعتون اور جہالتون اور اہواء زائغہ سی ساتھہ دریا عمیق کی اوسمین
موج پر موج ہو اور اوپر اوسکی ابر ہو کتنی ہی طرح کی تاریکیان ہون اور بڑی اور گہیر رکھا ہوا اوس دریا نی سادی زمین کو اور نہین ہے اوس سے خلاصی مگر بسبب
اوس کشتی کی کہ وہ رسول خدا صلعم کی اہل بیت کی محبت ہے اور کیا خوب لگا وہی اوسکو ساتھہ بقول آنحضرت کی مثل اصحابی مثل النجوم من اقتدی بشی منہ
اہتدی اور کیا خوب کہا امام فخر الدین رازی نی اپنی تفسیر مین کہ الحمد للہ ہم جماعت اہل سنت کی سوار ہوئی اہل بیت کی محبت کے کشتی مین اور راہ پائی بہتی ساتھہ
بشاری ہدایت اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیکی پس امید رکھتی ہین ہم نجات کی ہولون قیامت کی سی اور طبقات دوزخ کیسی اور امید رکھتی ہین راہ پانی
کی طرف پہنچنی درجات جنتون کی اور نعیم مقیم کی اور تو ضیح اسکی یہہ ہی کہ جو کوئی نہ داخل ہوا کشتی مین مانند خوارج کی ہلاک ہوا ساتھہ ہالکین کے اول وہلہ مین
اور جو کوئی داخل ہوا اوسمین اور نہ راہ دیکھی ساتھہ ستارون صحابہ کی مانند روافض کے وہ گمراہ ہوا اور پڑا تاریکیون مین کہ نہین نکل سکیگا اوسنی انتہی
اور روایت ہی احمد کی انس سے بطریق مرفوع کی کہ مثل علما کی زمین مین مانند مثال ستارونکی ہی آسمان مین کہ راہ دکہائی ہین بر و بحر کی تاریکیون مین پس جب
مٹ جاوینگی ستاری ہٹکتی پہر بیگی راہونکی چلنی والی

باب مناقب ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یہہ باب ہے بیچ بیان مناقب بیویون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کی فاش جانا چاہی کہ بیویان آنحضرت صلعم کی ایک وقت مین نو تہین اور ایک وقت مین گیارہ
اور اور ایکوقت مین زیادہ اس سے اور ایک وقت مین کم اس سے جامع الاصول مین لایا ہی کہ علما اختلاف رکہتی ہین بیچ عدد بیویون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کی
اور بیچ ترتیب اونکی اور بیچ عدد اونکی کہ مری ہین بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بیچ عدد اونکی کہ دخول کیا ہی ساتھہ اونکے اور بیچ
اونکی کہ نہین دخول کیا ہی ساتھہ اونکی اور ایک جماعت عورتونمین سی ہین کہ اونسی پیغام نکاح کا کیا تہا آپنے اور نکاح مین نہین لائی اونکو اور بعضی اسیتی تہین
کہ عرض کیا اپنی تئین آنحضرت پر یعنی درخواست نکاح کی کی آنحضرت سی اور کہا صاحب جامع الاصول نی کہ ہم ذکر کرتی ہین جو کچہہ کہ مشہور ہی اقوال علما مین
سے بعد ازان ذکر کیا نام اونکی اور کاتب حروف نی بیچ شرح اسما کی تاریخ نکاح اور وفات اونکی ذکر کی ہی اور تکملہ شرح کبیر مین احوال بہی اونکا لکہا
اور یہان اوپر ذکر کرنی نامون اور تاریخ کی اقتصار کیا اول ازواج مطہرات مین سے ام المومنین خدیجہ بنت خویلد کی ہین نکاح کیا اونسی آنحضرت نی اسحالیکہ
خدیجہ حالیس برس کی تہین اور آنحضرت پچیس برس کے وفات پائی اونہون نی تین برس پہلی ہجرت سے بموجب قول صحیح کی بعد اونکی انتقال کی نکاح کیا
سودہ بیٹی زمعہ کی سی مکہ مین اور مرین وہ سنہ چون ۵۴ مین پہر عائشہ صدیقہ ابوبکر کی بیٹی سی نکاح کیا بمکہ مین اسحالیکہ وہ جب چہہ برس کی تہین اور بنا
بعیے صحبت و ہجرہ کی ساتھہ اونکی نو برس کے عمر مین اور وفات پائی اونہون نی سنہ پچپن ۵۵ الہادن مین اور خصصہ عمر بن الخطاب کے بیٹی سی نکاح کیا اوسنے
سال باتیسے سال ہجر بہین اور مرین وہ سنہ پینتالیس یا اکتالیس مین اور زینب خزیمہ کی بیٹی سی نکاح کیا سنہ تین مین اور مرین وہ سنہ چار مین اور ام سلمہ
بیٹی امیہ مخزومی کی سی نکاح کیا سن چار یا تین مین اور مرین وہ سنہ اٹہہ مین اور بعضون نی کہا سن باٹہہ مین اور اول صحیح تر ہے اور زینب جحش کی بیٹی سی
نکاح کیا سن پانچ مین اور مرین وہ بیسوین یا اکیسوین سن مین اور بعد آنحضرت کی آپکی بیویون مین سی اول انہین کی وفات ہوئی ہی اور ام حبیبہ ابوسفیان کی بیٹی
اور معویہ کی بہن کا حال یہہ ہے کہ صحیح تر اور مشہور تر یہہ ہی کہ نکاح کیا اونکا نجاشی نی آنحضرت کی لیسی ساتھہ مہر چار ہزار درہم کی سن چہہ مین بیچ حبشہ
کرا دسوقت وہ ہمراہ خاوند اپنی عبداللہ بن جحش کی گیی تہین اور عبداللہ نصرانی ہو کر مر گیا اور یہہ اپنی دین پر قایم رہین اور جویریہ بیٹی حارث کو بنی
مین پکڑا آنحضرت نی غزوہ مریسیع مین کہ جسکو غزوہ بنی المصطلق بہی کہتی ہین چہٹی سال مین پہر آزاد کیا اور نکاح کیا اوسنی اور مرین وہ سنہ چہپن مین
اور میمونہ بیٹی حارث کی سی نکاح کیا سن سات مین اور مرین وہ سن اکسٹہہ یا اکیاون مین اور وہ خالہ ابن عباس کے ہین اور صفیہ بیٹی حیی بن اخطب سے نکاح

کیا سنہ سات ہین جبکہ غزوہ خیبر کی اوکو بندی ہین پکڑا اور آزاد کر کی نکاح کیا اور وہ اوسوقت ہین ستران برس کی تہین وفات پائی سن پچاس ہین اور بعضون نے کہا سنہ باون ہین اور بعضون نے اور اور کہا اور ریحانہ بنتی زید کی بہو دیہ بندی ہین آئین اور آزاد کیا اوکو آنحضرت نے اور نکاح کیا اوسی چہٹی سن ہجری ہین اور مرین وقت پہر نبی حجۃ الوداع سی اور ان گیارہ عورتونسی نکاح کیا اور دخول کیا اور ایک جماعت عورتونہین سی مقدار پنج کے یا زیادہ اوسی تہین کہ اوسی تعین کیا حضرت نے اور پہلی دخول سی مفارقت کی اور بعضون سی پیغام نکاح کا کیا اور نکاح نہین کیا اور بعضون نے وقت اوترنی آیۃ کریمہ یا ایہا النبی قل لازواجک تک اوسکی دنیا اختیار کی اور نکل گئین حضرت کی پاس سی اور تفصیل اونکی جامع الاصول ہین مذکور ہی اور اپر جرمین بعضون نے کہا ہی کہ وہ چار تہین بہت مشہور اونکی ماریہ قبطیہ ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ سنہ ۷ لا بن مرین اور ریحانہ بنت سمعون یا بنت زید کہ مذکور ہوئین بعضون نے کہا کہ اوسکو آزاد نہین کیا اور وطی بسبب ملک یمین کی کی اور ایک اور لونڈی تہی کہ زینب بنت جحش نے بخشی تہی اور ایک اور تہی کہ کہین اور سی سند مین آئی ہی واللہ اعلم **الفصل الاول** فصل پہلی **عن علی** قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خیر نسائہا مریم بنت عمران وخیر نسائہا خدیجۃ بنت خویلد متفق علیہ وفی روایۃ قال ابو کریب واشار وکیع الی السماء والارض روایت ہی امیر المومنین علی رضی کہ کہا سنا مین آنحضرت کو فرماتے بہترین عورتون اوس امت کی سی کہ مریم اوسمین تہین مریم بیٹی عمران کی ہین اور بہترین عورتون اس امت کی سی خدیجہ بیٹی خویلد کی ہی نقل کی ہی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ہیچ ایک روایت کی ہی کہ کہا ابو کریب نے اور اشارہ کیا وکیع نے کہ حفاظ حدیث سی ہی اور ہیچ مرتبہ مالک اور اقران اونکی ہی طرف آسمان وزمین کے فتاح واسطی بیان معنی دنیا کی یعنی بہتر ہی اوسی کہ آسمان وزمین کی بیچ ہین اور احادیث سی ظاہر ہوا کہ مریم اور خدیجہ ہر ایک بہترین اپنی اپنی امتونکی ہین لیکن معلوم نہوئی نسبت درمیان ان دونونکی کہ کون سی افضل ہی اور نقل کیا گیا ہی تفسیر نیشاپوری سی کہ خدیجہ اور عائشہ افضل ہین مریم سے بموجب قول صحیح کی اسلیی کہ مریم پیغمبر تو ہین نہین اور یہہ ہی مقرر ہی کہ یہہ امت مرحومہ بہتر ہی اور امتونسی پہر عائشہ اور خدیجہ مین ہی اختلاف کیا ہی اور اصح یہہ ہی ہیچ فضیلت فاطمہ کی عائشہ پر اور مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ فاطمہ جگر پارہ پیغمبر کی ہین اور مین پیغمبر کی جگر پارہ ہر کسیکو فضیلت نہین دیتا ہون اور باقی کلام اب مناقب اہل بیت کی پہلی فصل مین گذر چکا **وعن ابی ہریرۃ** قال اتی جبریل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ہذہ خدیجۃ قد اتت معہا اناء فیہ ادام او طعام فاذا اتتک فاقرأ علیہا السلام من ربہا ومنی وبشرہا ببیت فی الجنۃ من قصب لا صخب فیہ ولا نصب متفق علیہ اور روایت کی ابوہریرہ نے کہ کہا آئی جبرئیل آنحضرت کی پاس پس کہا یا رسول اللہ یہہ خدیجہ ہین تحقیق آئین یعنی متوجہ ہوئین مکہ سی ساتہہ اونکی ہی یا سن کہ اوسمین سالن ہی یعنی ساتہہ روٹی کی یا طعام ہے یعنی مشتمل سالن روٹی پر فتاح یہہ شک راوی نے ہی اور آنا خدیجہ کا مکہ سی تہا غار حرا مین کہ آنحضرت وہان مشغول عبادت مین تہی اور قوت چند روز اپنی ساتہہ لیجاتی ایک روز خدیجہ آئینگین اور یہہ بشارت پائی ایسا ہی کہا ہی بعضی شارحین نے پوشیدہ نہی ہی کہ مشہور یہہ ہے کہ مشغول ہوتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کچہہ پہلی اوترنی جبرئیل کیسی تہا ظاہر ابعد اوترنی جبرئیل کی ہی کچہہ دنون وہان رہی ہونگی اور خدیجہ اون دنونمین طعام آنحضرت کی لیی لیگئین یا یہہ طعام لانا اور وقت مین ہوا واللہ اعلم غرضکہ ہر صورت یہہ خبر جبرئیل نے دی اور کہا ترجمہ پس جسوقت کہ آوین خدیجہ آپکی پاس پس کہو اوسپر سلام اوسکے پروردگار کیطرف سی اور میری طرف سی فتاح کہا ہی علمانی کہ اس سے فضیلت معلوم ہوتی ہی خدیجہ کی عائشہ پر کہ عائشہ کے حدیث مین جبرئیل ہی کی سلام کہنا کفایت کیا چنانچہ آئی ہی وہ حدیث اور یہان اللہ تعالی کی طرف سی ہی سلام کیا ترجمہ اور خوشخبری دو اونکو ساتہہ ایک گہر کی بہشت مین موتی سی کہ اندر سے خالی ہی فراخ مقدار ایک مجلس کی فتاح اور بہشت مین گنبد ہونگی موتی کی اور قصب جواہر سے وہ ہوتا ہی کہ درانمہ اور اندر سی خالی ہوا اور اور حدیثونمین

صریحاً ذکر موتی کا آیا ہی ترجمہ اور زرشور شغب ہو گا اوس گہر مین اور زرنج و تعب نقل کی یہہ بخاری اور مسلم فی ف ع نفی ان دونون چیزون کی اسلیی کہ دنیا کی گہر مین جو لوگ رہتی ہین تو شور و شغب وہان ہوتا ہی اور اوسکی بنا فی سنوارنی مین رنج و تعب ہوتا ہی پس خبر دی اللہ تعالیٰ نے کہ محل جنت کی خالی ہونگی ان آفات سی اور کہا ہی علمانی کہ یہہ خبر اوسکی ہی کہ وہ رضی اللہ عنہا پہلی اسلام لائی تہین بخوشی خاطر بغیر جلانی اور منازعت و تعب کے ۔

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَمَا رَأَيْتُهَا وَلٰكِنْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلَّا خَدِيجَةُ فَيَقُولُ إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہین غیرت کی مینی اور رشک نہین کرتی مین کسی پر آنحضرت کی بیویون مین سی جسقدر کہ رشک کیگئی مین خدیجہ پر حالانکہ نہین دیکہا تہا مینی خدیجہ کو ولیکن تہی آنحضرت کہ بہت یاد کرتی خدیجہ کو اور اکثر کہ ذبح کرتی بکری کو پہر بہت سے ٹکڑی کرتی اوسکی کہ کاٹتی ایک ایک عضو پہر بہیجتی آنحضرت اوس بکری کو یا اوسکی اعضا کو اور یا ملتی اوسکو بیچ اون عورتونکی کہ دوست تہا خدیجہ کی تہین پس اکثر اوقات کہتی تہی مین آنحضرت کو گویا نہی دنیا مین کوئی عورت موصوف ساتہہ صفات حمیدہ کی مگر خدیجہ پس فرمایا آنحضرت یعنی بیچ تعریف و مدح خدیجہ کی کہ خدیجہ تہی ایسی و ایسی و ایسی ف ح ع یعنی روزی رکہتی اور شب بیدار رہتی اور مشفقہ اور احسان کرنیوالی تہی وغیر ذلکا و راسکو مبہم فرماتی واسطی مبالغہ اور اشارہ کرنیکی طرف اوسکی بیان اوسکی صفتونکا حد و انداز سی باہر تہا اور فرماتی ترجمہ اور تہی میری لیی اوس سے اولاد نفل کی یہہ بخاری اور مسلم فی ف ع تمام اولاد آنحضرت کی خدیجہ سے تہے رضی اللہ عنہم سوا ابراہیم رض کی کہ وہ ماریہ قبطیہ سی تہی اور فاطمہ رض بہی انہین سی تہین کہ کیا کچہہ فضیلت حاصل تہی اونکو اور انمین تعرض ہے عائشہ کو کہ لڑکی کوئی فرزند نہوا اور اشارہ ہی اوسکی طرف کہ خاص تر غرض عورتون سی اور سب سے زیادہ فائدہ اونکا ہونا اولاد کا ہی کہا مولف نے کہ خدیجہ پہلی جورو بیٹے اسد کی قریشیہ تہین اول نکاحمین تہین ابن ہالہ بن زارہ کی پہر نکاح کیا اوسنی عتیق بن عائذ کی پہر نکاح کیا اوسنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الرا اون دونون سے اوسکی عمر تہی چالیس برس کی اور تہین نکاح کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہلی اونکی کسی عورت سی اور نہ نکاح کیا اونپر کسی اور سی بہانتک کہ مرین وہ اور خدیجہ بہت مدت اور عورتونسی پہلی بیان لائی ہین اور مرین وہ مکہ مین پانچ برس پہلی ہجرت سی اور بعضون نے کہا چار برس پہلی اور بعضون نے کہا تین برس پہلی اور گذاری تہے نبوت سی دس برس اور عمر اونکی تہی پینسٹہ برس کی وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشُ هٰذَا جِبْرِيلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرَى مَا لَا أَرَى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سلمہ کی کہ تحقیق عائشہ نی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نی ای عائشہ یہہ جبرئیل ہین پہنچاتی ہین تجکو سلام کہا عائشہ نے یعنی پیچہ جواب سلام جبرئیل کی اور جبرئیل پر سلام اور رحمت خدا کی کہا عائشہ نی اور آنحضرت دیکہتی تہی اوسچیز کو کہ نہین دیکہتی تہی مین اوسکو کہ وہ جبرئیل ہین کہ آنحضرت دیکہتی تہی اور عائشہ نہین دیکہتی تہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم فی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَجِيءُ بِكِ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَقَالَ لِي هٰذِهِ امْرَأَتُكَ فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكِ الثَّوْبَ فَإِذَا أَنْتِ هِيَ فَقُلْتُ إِنْ يَكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا مجکو آنحضرت صلعم نی کہ دکہلائی گئی تو مجکو خواب مین تین شب لایا تجکو یعنی تیری صورت و مثال کو فرشتہ بیچ ایک ٹکڑے کے بہت اچہی ریشمی کپڑے کی پس کہا مجکو یہ تیری عورت ہی پس کہولا مین کپڑے کو تجہ سے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کہا عائشہ نی کہ لائی جبرئیل صورت میری اپنی ہتیلی مین جسوقت کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ کہ نکاح کرین مجہسی اور وجہ تطبیق کی ان دونون روایتونمین یہہ ہی کہ صورت حریر مین تہی اور حریر ہتیلی مین اور یہہ ہو سکتا ہی کہ دیکہا

لائی ہون جبرئیل صورت انکی ایکبار حریر مین اور ایکبار ہتیلی مین یا یہہ کہ جبرئیل ہتیلی مین لائی ہون اور اور فرشتہ حریر مین **ت** پس کہا فرشتہ نی یہہ صورت بیوی تیری ہی یعنی صورت اوسکی ہی پس اوٹھایا مینی تیری صورت کی مونہہ سی کپڑا پس ناگہان تو اب وہی صورت ہی کہ دیکھی تہی مینی یا یہہ معنی ہین کہ کہولا مینی کپڑا تیری مونہہ سی وقت دیکھنی تیری کی پس ناگہان تو مثل اوسی صورت کی ہی کہ دیکھی تہی مینی خواب مین پس کہا مینی یعنی فرشتہ کی جواب مین اگر ہی یہہ خواب دیکھنا ز دیک خدا کی ہی جارفی کریگا اوسکو تقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اح یعنی اس مہم کو سرانجام کریگا اور پہنچا ویگا اوسکو مجہہ تک اگر کہا جاوی کہ شک ہیچ ہونی اسکیکہ خدا کی جانب سی کیا معنی رکہتا ہی پہلی کہ ابنیا کا خواب وحی ہی خصوصا سید الانبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین کا تو جواب اسکا یہہ کہا ہی علمانی کہ اگر یہہ واقعہ خواب کا پہلی نبوت سی ہوتو تو کچہہ اشکال ہی ہی نہین اور اگر بعد نبوت کی ہو تو مراد یہان شک نہین ہی بلکہ اسطرح فرمانا واسطی تقریر وقوع اور تحقیق اوسکیکے ہی اور اس کلام کو وہ شخص کہتا ہی کہ جسکی نزدیک ایک بات ثابت ہوتی ہی جیسیکہ بادشاہ کہتا ہی کہ اگر مین بادشاہ ہون تو دیکہہ کیا کچہہ کرونگا تجہے پہر اگر کہین کہ آنا فرشتہ کا منافی ہی ساتہہ ہونی اوسکیکی پہلی نبوت سی تو جواب اسکا یہہ ہے کہ دیکہنا فرشتہ کا مخصوص نبی ہی کی ساتہہ نہین ہی خصوصا خواب مین مخصوص جو ہی تو لانا فرشتہ کا ہی وحی کو خدا کیطرف سی یعنی وحی پہنچنی ہی پر لاتا ہی فرشتہ اور بعضون نی کہا کہ اصل اس خواب کے حق ہی ولیکن شک اوسکی تعبیر مین ہے کہ مراد یہی ظاہر ہوا کچہہ اور ہو خلاف ظاہر کی یا مراد بیوی دنیا مین ہی یا آخرت مین کہا مولف نی کہ خوشگاری کی عائشہ نفر سی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور نکاح کیا اوسنی مکہ مین شوال کی مہینی مین بیچ دسوین سال کی نبوت سی اور تین برس پہلی ہجرت کی اور بعضون نی اور اور کچہہ یہی کہا ہی اس باب مین اور عروسی کی اوسنی یعنی آپکی خدمت مین وہ حاضر ہوئین بیچ شوال سن دو ہجری کی سرا اٹہارہوین مہینی پر اور اوسوقت مین عمر اوسکی نو برس کی تہی اور بعضون نی کہا کہ دخول کیا حضرت نی ساتہہ اوسکی مدینہ مین بعد سات مہینی کی وقت آنی اپنی سی اور رہین وہ ساتہہ آنحضرت کی نو برس اور جب آنحضرت کے وفات شریف ہوئی تو یہہ اٹہارہ برس کی تہین اور نہین نکاح کیا آنحضرت نی کسی باکرہ سی سوائے انکی اور تہین یہہ فقیہہ عالمہ فصیحہ فاضلہ بہت سی حدیثین یا تہین انکو آنحضرت کی اور عارفہ تہین ابیات اور اشعار عرب کے اور روایت کین حدیثین انسی جماعت کثیرہ نی صحابہ اور تابعین سی اور مرین وہ مدینہ مین ستاون مین اور بعضون نی کہا سن اٹہاون مین منگل کی شب مین وقت گذرنی ستران دن کی رمضان سی اور حکم کیا تہا اونہون نی اپنی دفن کرنیکا رات کو پس دفن کی گئین بقیع مین اور نماز پڑہی اونپر ابو ہریرہ نی اور اون دونون مین مروان خلیفہ نہی مدینہ پر معویہ کی زمانہ مین **وَعَنْهَا** قَالَتْ اِنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُوْنَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ اِنَّ نِسَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ حِزْبَيْنِ فَحِزْبٌ فِيْهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَسَوْدَةُ وَالْحِزْبُ الْآخَرُ اُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَ حِزْبُ اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِي رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمِ النَّاسَ فَيَقُوْلُ مَنْ اَرَادَ اَنْ يُهْدِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيُهْدِ اِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا لَا تُؤْذِيْنِيْ فِيْ عَائِشَةَ فَاِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَاْتِنِيْ وَاَنَا فِيْ ثَوْبِ امْرَاَةٍ اِلَّا عَائِشَةَ قَالَتْ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اَذَاكِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ اِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ فَاَرْسَلْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ اَلَا تُحِبِّيْنَ مَا اُحِبُّ قَالَتْ بَلٰى فَاَحِبِّيْ هٰذِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور یہہ بہی روایت ہی عائشہ سی کہ کہا لوگ قصد کرتی تہی یعنی طلب کرتی تہی زیادہ تواب ساتہہ تحفون اپنی کی بیچ روز نوبت میرے کی یعنی پیشکش جو حضرت کی لیی لانی چاہتی تو رہنی دیتی اوس روز تک کہ نوبت عائشہ کی ہو اور آنحضرت اونکی پاس ہون خدمت بابرکت مین لیجاوین طلب کرتی تہی ساتہہ اس قصد کی زیادتی رضا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا عائشہ نی کہ بیوبان آنحضرت کی دو گروہ تہین گروہ

تنہا فراج ہر گروہ کا اور راسی اوسکی جیز عشرت و محبت کے پس ایک گروہ تھا کہ اوسمین حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ اور حضرت صفیہ اور حضرت سودہ تھین
ف ع حضرت عائشہ سردار انکی تھین بسبب محبت رسول خدا کی اور راہ و حصہ پسمین موافق و رفیق ایک دوسرے کی تھین جیسکہ ابوبکر و عمر متفق و متحد تھی ترجمہ
اور گروہ دوسرا ام سلمہ اور باقی بیویان پیغمبر خدا صلعم کی تھین پس اور ام سلمہ اونکی سردار تھین پس گفتگو کی ام سلمہ کی گروہ نے یعنی ام سلمہ سے پس کہا ام سلمہ سے کہ عرض
کرو پیغمبر خدا صلعم سے کہ کلام کرین لوگونسے پس فرماوین کہ جو کوئی چاہی یہہ کہ تحفہ بھیجی طرف آنحضرت کی پس چاہیے کہ بھیجی تحفہ طرف اونکی جسجگہہ کہ ہون یعنی خواہ
عائشہ کی گھر مین خواہ کسی اور کی گھر مین اور تخصیص عائشہ کی گھر کی نہ کرین تو کہا اوسنے جادی نہین ترجمہ کہ باعث غیرت کا ہی پس کلام کیا ام سلمہ نے آنحضرت سے اس باب
مین پس فرمایا آنحضرت نے ام سلمہ کو کہ ایذا نہ دی مجکو عائشہ کی بسبب عائشہ کی اسلیے کہ وحی نہین آتی ہی مجکو اسحالمین کہ مین ہیچ لحاف کسی بیوی کی ہون
سوائے عائشہ کی ف ع یعنی اونکی لحاف و غیرہ مین آتی ہی اور اور کی لحاف و غیرہ مین نہین آتی چنانچہ کہا عائشہ نے کہ نازل ہوئی آیۃ انک لاتہدی من احببت
اسحالمین کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھہ تھی لحاف مین کہا ام سلمہ نے توبہ کرتی ہون مین طرف اللہ کے اوسکی ایذا سی یعنی اوسچیز سی کہ باعث اوسکی ایذا کی ہو یا رسول
اللہ پھر ان عورتون نے کہ ام سلمہ کی گروہ کی تھین بلایا حضرت فاطمہ کو اور بھیجا طرف پیغمبر خدا صلعم کی یعنی تو کہ عرض کرین حضرت سی اس قضیہ مین پس کلام کیا فاطمہ
نے آنحضرت سی ف ع اور شاید کہ فاطمہ کو اطلاع نہو ام سلمہ کی پہلی قصہ کی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے ای بیٹی میری کیا نہین دوست رکھتی تو جسکو دوست
رکھتا ہو مین کیا فاطمہ نے ہان دوست رکھتے ہون مین جسکو آپ دوست رکھتے ہین فرمایا حضرت نے پس دوست رکھہ تو اسکو یعنی عائشہ کو اور نہ ذکر کر اوسچیز کو کہ سبب اوسکا ہو خاطر اوسکی ہو نقل کی ہے بخاری اور مسلم
نے ف ح اور آنحضرت نے حکم نہ کیا تھا کسیکو کہ عائشہ کے باریکی ان لاوے اور جز اون عورتونکا ساتھہ اوسکی متعلق نہوا تھا مگر کوئی پس لاوی منع کیون کرین وَذِکْرُ حَدِیْثِ اَنَسٍ فَضْلُ
عَائِشَۃَ عَلَی النِّسَاءِ فِیْ بَدْءِ الْخَلْقِ وَرِوَایَۃِ اَبِیْ مُوْسٰی اور ذکر کرنا حدیث انس کے کہ اوسکی اول مین ہے ہی فضل عائشہ علی النسا ف ع اسکی جلد ہوئی ہے کفضل الثرید علی سائر الاطعمۃ ترجمہ
چہارم باب ابتدا خلق کی ساتھہ روایت ابوموسی اشعری کی ف ع اوپر پہلی گذر چکا ہے اختلاف اسکا کہ مراد عرو تو کونسی جنس عرو تو کی ہین یا ازواج آنحضرت کے علی العموم یا بعد حفصہ کے اور ظاہر یہہ ہے کہ عائشہ افضل
عرب تو نہی ہین چنانچہ ظاہر اطلاق سے پر دلالت کرتا ہی بسبب جامع ہونیکی و اعلی کمالات علمیہ و عملیہ کے جنکو تعبیر کیا ہی تشبیہ مین ساتھہ ثرید کی اور بالاجمال احوال ازواج
مطہرات رضی اللہ تعالی عنہن کا سرباب و غیرہ مین ذکر ہو چکا ہی اور کچھہ باقی ضروری یہان لکھا جاتا ہی پس حضرت سودہ پہلی تھین جو بیاہ سکران کی کہ جو انکی چچا کا بیٹا تھا
جب وہ مرا تو حضرت نے اونسی نکاح کیا پہلی عقد عائشہ کی اور ہجرت کی اونہون نے طرف مدینہ کی پھر جب بڑی عمر ہوئی اونکی تو حضرت نے ارادہ اونکی طلاق دینی کا کیا
پس اونہون نے سوال کیا حضرت سی کہ یہہ نہ کرو اور اپنی باری حضرت عائشہ کی لیی مقرر کی پس حضرت نے رہنی دیا اونکو نکاح مین اور وفات ہوئی اونکی مدینہ مین ہیچ
مہینے شوال کی اور حضرت حفصہ کی ماں تھین زینب بنت مظعون اور حفصہ پہلی نکاحمین تھین خنیس بن حذافہ سہمی کی ہجرت کر کر آئین ساتھہ اونکی طرف مدینہ کی اور
مراخا وندا اونکا بعد غزوہ بدر کی پھر پیام اونکی نکاح کیا حضرت عمر نے حضرت ابوبکر اور عثمان سی پس اونہون نے قبول نہ کیا پھر پیغام نکاح کیا اونسی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اور نکاح کیا اونسی سن تین ہجری بعد ازان ایک طلاق دی پھر رجوع کی اونسی بسبب اوسکے کی کہ رجوع کر تو حفصہ سی اسلیے کہ وہ بڑی روزہ دار
اور شب بیدار رہی اور وہ بیوی تیری ہی جنت مین روایت کین اونسی حدیثین ایک جماعت نے صحابہ اور تابعین مین سے اور وفات ہوئی اونکی شعبان مین ہیچ سن پینتالیس
ساٹھہ برس کی عمر مین اور حضرت صفیہ بنی اسرائیل مین سی تھین اولاد ہارون بن عمران علیہ السلام نبی اور پہلی نکاحمین تھین کنانہ ابن ابی الحقیق کی پھر جب وہ
قتل کیا گیا جنگ خیبر مین ہیچ محرم سن سات کی اور پکڑی ائین بندی مین تو اونکو آنحضرت نے خاص اپنے لیا اور بعضون نے کہا کہ ائین وہ وحیہ کلبی کی حصہ مین پھر
خرید اونکو آنحضرت نے اونسی پس اسلام لائین پھر آزاد کیا حضرت نے اونکو اور نکاح کیا اونسی اور آزاد کرنا اونکا مہر ٹھہرایا اونکا اور بعد وفات کی دفن ہوئین بقیع
مین اور ام سلمہ کا نام ہند تھا اور تھین وہ پہلی رسول خدا صلعم کی ابوسلمہ کی نکاحمین اور دفن کے کرنے بعد وفات کی بقیع مین بیسہچ عمر چوراسی برس سے
اور زینب بنت جحش کی ماں عبد المطلب کے بیٹی تھین اور یہہ بھی آنحضرت کی اور تھین پہلی نکاحمین زید بن حارثہ کی کہ غلام آزاد تھی آنحضرت کی پس طلاق دی

زینب نے اونکو پھر نکاح کیا اونسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نام تہا اونکا برہ حضرت نے زینب نام رکہا کہا عائشہ نے اونکی شان مین کہ نہین تہی کوئی عورت بہتر اونسی دین مین اور بہت ڈرنیوالی اللہ سے اور بہت سچ بولنی والی اور بہت سلوک کرنیوالی ناتی دار اونسی اور بہت صدقہ دینی والی اور بہت خرچ کرنیوالی اپنی نفس کو اوس عمل مین کہ ثواب ہے قربہ الہی حاصل ہو اوس سی مرین وہ مدینہ مین پینتیسین ۳۵ س کی عمر مین اور ام حبیبہ کا نام تہا رملہ بنت ابی سفیان بن صخر بن حرب اور ان اونکی تہین صفیہ بنت ابی العاص کے بیہی عثمان بن عفان کی اور جویریہ جب غزوہ مریسیع مین بندیمین آئین تو ثابت بن قیس کے حصہ مین آئین پہر اونہون نے مکاتب کیا اونکو اور آنحضرت نے دین بدل کتابت اونکی طرف سی ادا کیا پہر ازاد کیا اونکو اور نکاح کیا اونسی اور نام تہا اونکا برہ حضرت نے تغیر کر کر جویریہ نام رکہا اور مرین وہ ماہ ربیع الاول سنہ مذکور مین بیچ عمر پینسٹہ برس کے اور میمونہ کا نام بہی برہ تہا پس نام رکہا حضرت نے اونکا میمونہ اور تہین پہلی نکاح مین مسعود بن عمرو ثقفی کی پہر مجامعت سے پہلے مفارقت کے اونسی اونسی پہر نکاح کیا اونسی ابو رہم نی پہر جب وہ مرا تو آنحضرت نے نکاح کیا اونسی ماہ ذی قعدہ سن مذکور مین بیچ عمرۃ القضا کی سرف مین کہ دس کوس ہے مکہ سی اور قضا الہی سی مرین بہی وہ اوسی مکان مین کہ جہان نکاح ہوا تہا اونکا اور وہ بہن ہین ام الفضل کی جو بیوی ہین حضرت عباس کی اور بہن ہین اسماء بنت عمیس کے اور وہ آخری بیوی ہین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے

الفصل الثانی — فصل دوسرے

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حَسْبُکَ مِنْ نِسَاءِ الْعٰلَمِیْنَ مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَدِیْجَۃُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ وَفَاطِمَۃُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَاٰسِیَۃُ امْرَاَۃُ فِرْعَوْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ ۔ روایت ہی انس سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کفایت کرتا ہی تجکو جہان کی عورتونسی بیچ مناقب و فضایل ان چار عورتونکا کہ اپنی عہد کی افضل ہین مریم بیٹی عمران کی اور خدیجہ بیٹی خویلد کی اور فاطمہ بیٹی محمد کی اور آسیہ عورت فرعون کی نقل کی یہہ ترمذی نی فتاح رح ظاہر یہہ ہے کہ مراتب انکی موافق ذکر انکی ہون اور ذکر عائشہ کا احادیث مین کیا بسبب کثرت ذکر انکی کے ساتہہ ذکر انکی اور حدیث مین بایہہ کہ شاید یہہ حدیث پہلی حصول کمال عائشہ کی اوپر پہنچنی اونکی طرف وصال حضرت کی فرمائی ہو پہر دیکہا مین جامع الاصول مین کہ روایت کی احمد نی اور شیخین نی اور ترمذی اور ابن ماجہ نی ابو موسی سی بطریق مرفوع کی کہ کامل ہوئی مرد اونسی بہت اور نہین کامل ہوئی عورتونسی مگر آسیہ زن فرعون اور مریم بنت عمران اور بلاشبہ فضیلت عائشہ کی سب عورتونپر مانند فضیلت ثرید کی ہی سب کہانونپر اور لفظ حسک مین خطاب باتو عام ہی با انس کے کو ہی یعنی کافی ہی تجکو بیچہانا تیرا ان چار عورتونکی فضیلت کا بیچہانی سب عورتون کی سی کہا سیوطی نی لقایہ مین کہ اعتقاد رکہتی ہین ہم یہہ کہ افضل عورتونکی مریم اور فاطمہ ہین اور افضل امہات المومنین کے یعنی ازواج مطہرات کی خدیجہ اور عائشہ ہین اور بیچ تفضیل کی درمیان خدیجہ اور عائشہ کی کئی قول ہین تیسرا اونکا توقف ہی کہتا ہون مین یعنے ملا علی کہ توقف سبکی حقین اولی ہی اسلیے کہ نہین ہے اس مسئلہ مین کوئی دلیل قطعی و ظنی کہ ملین متعارض ہین نہین مفید و سطی عقاید کی کہ مبنی ہی یقینیات پر

وَعَنْ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا جِبْرَءِیْلُ جَاءَ بِصُوْرَتِہَا فِیْ خِرْقَۃِ حَرِیْرٍ خَضْرَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ھٰذِہٖ زَوْجَتُکَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ ۔ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ جبرئیل لائی صورت اونکی بیچ کپڑی ریشمی سبز کی طرف رسول خدا صلعم کی اور کہا یہہ ہے بیوی تیری بیچ دنیا اور آخرت کی نقل کی یہہ ترمذی نی فتاح اسسے معلوم ہوا کہ سرقہ جو اوپر حدیث مین گذرا مخصوص ساتہہ حریر سفید کی نہین ہی یا قضیہ متعدد ہی یا اشتباہ راوی کا ہی واللہ اعلم

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ بَلَغَ صَفِیَّۃَ اَنَّ حَفْصَۃَ قَالَتْ لَھَا بِنْتُ یَھُوْدِیٍّ فَبَکَتْ فَدَخَلَ عَلَیْھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھِیَ تَبْکِیْ فَقَالَ مَا یُبْکِیْکِ فَقَالَتْ قَالَتْ لِیْ حَفْصَۃُ اِنِّیْ ابْنَۃُ یَھُوْدِیٍّ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکِ لَابْنَۃُ نَبِیٍّ وَاِنَّ عَمَّکِ لَنَبِیٌّ وَاِنَّکِ لَتَحْتَ نَبِیٍّ فَفِیْمَ تَفْخَرُ عَلَیْکِ ثُمَّ قَالَ اتَّقِی اللّٰہَ یَا حَفْصَۃُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ ۔ اور روایت ہی انس سی کہ کہا پہنچی خبر صفیہ کو یہہ کہ حفصہ نی کہا اونکے حقین بیٹے یہودی کی یعنی بنظر اونکی باپ چچے بن اخطب کے کہ یہودی تہا پس روئین صفیہ پہر داخل ہوئی اونپر نبی صلعم اسحالین کہ وہ روتی تہین پس فرمایا آپنے

کر کس چیز نے رولایا تجکو پس کہا صفیہ نے کہ کہا میری چچا عین حضصہ نے کہ مین بیٹی یہودی کی ہون پس فرمایا نبی صلعم نے کہ تحقیق تو بیٹی نبی کی ہی اور بلاشبہ چچا تیرا البتہ نبی ہی ف ح ع اس سبب سے کہ حیی بن اخطب باپ صفیہ کا حضرت ہارون پیغمبر کی اولاد سی تہا اور حضرت ہارون بہائی تہی حضرت موسیٰ کی پس اگر حساب سے باپ یعنے جد اعلی اونکی پیغمبر ہوئی اور چچا بہی پیغمبر ہوئی یا باعتبار جد اکبر یعنی حضرت اسحٰق کی نبی کی بیٹی اونکو کہا اور حضرت اسمعیل کو چچا ترجمہ اور تحقیق تو ای صفیہ نیچی پیغمبر کی ہی یعنی بیوی اونکی ہی اب مراد اپنی ذات شریف سے کہی صلی اللہ علیہ وسلم پس کسچیز مین اور بسبب کونسی فضیلت کی فخر کرتی ہی حضصہ تجریف ح مقصود دفع کرنا منقصت کا ہی صفیہ می کہ وہ جامع صفات فضل وکرم کی ہین تفصیل اونکی اور وہ یہ پس یون کہنا چاہیی کہ یہہ صفات مخصوص ساتہہ صفیہ کی نہین ہین بلکہ تمام ہو بان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرشیہ ہین شریک ہین ان صفات مین اسلیی کہ بیان اسمعیل کی ہین کہ بہائی اسحٰق کی ہین اور نیچی آنحضرت کی ہین ترجمہ پہر فرمایا آنحضرت نی حضصہ کو بعد تسلی دینی صفیہ کے کہ ای حضصہ ڈر تو خدا سی یعنی اوسکی مخالفت سی یا اوسکی عداوت سے ساتہہ ترک کرنی ایسی کلام کی کہ عادات جاہلیت سی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور نسائی نی وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضَحِكِهَا فَقَالَتْ اَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ يَمُوْتُ فَبَكَيْتُ ثُمَّ اَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بلایا فاطمہ کو اپنی پاس بیچ سال فتح مکہ کی پس سرگوشی کی اونسی پس روئین فاطمہ پہر بات کی اونسی یعنے خفیہ پس ہنسین فاطمہ ف ع اور اوپر گذر ہی چکا ہی کہ حضرت عائشہ نی حضرت فاطمہ سی یہہ باجرا پوچہا آنحضرت کی حیات مین اونہون نی نہ بتایا اور بعد وفات کی بتایا جیسا کہ ذکر کیا ام سلمہ نی ساتہہ قول اپنی کی فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ اور ظاہر یہہ ہی کہ فتح مکہ مین اس قضیہ کا کہنا وہم ہی ہی کیونکہ نہین ثابت ہوا امر مرضین کی نزدیک وقوع اس قضیہ کا سال فتح مکہ مین بلکہ نہا یہہ حجۃ الوداع مین یا آنحضرت کی مرض الموت مین ترجمہ پس جب وفات پائی آنحضرت نے پوچہا بیٹی فاطمہ سی رونی اونکی سی پہلی اور ہنسنی اونکی سی دوسری بار یعنی ان دونون چیزون کا سبب پوچہا پس کہا فاطمہ نی کہ خبر دی مجکو آنحضرت نے کہ وہ وفات پاوینگی یعنی عنقریب پس روئی مین یہہ خبر دی مجکو کہ مین سردار ہونگی بہشت کی عورتونکی سوائے مریم بنت عمران کی پس ہنسی مین نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع اور یہہ منافی نہین ہی اوس روایت کی کہ کہا فاطمہ کو یہہ ہی کہ اول میری اہل بیت مین سے تو ہی ملیگی مجہسی جیسکہ اوپر مذکور ہوئی یہہ روایت اور مناسبت اسجدیث کی ساتہہ اس باب کے ظاہر نہین ہی بلکہ مناسبت باب مناقب اہل البیت کی ساتہہ کہنی ہی لیکن ذکر کیا اسکو مقارب حدیث اول کی اس فصل سی کہ ذکر کیا اوسمین فاطمہ کا ساتہہ ذکر خدیجہ اور مریم کی اور یہہ ایک فن ہی بدیع کلام سی پس ہوگی یہہ تفصیل واسطی بعض اوسچیز کی کہ اوپر گذری اور نہین بعید ہی یہہ کہ ہو اشارہ طرف اوس مضمون کے کہ وارد ہوا ہی کہ مریم بیوی آنحضرت کی ہونگی بہشت مین

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ مَا اشْتَكَلَ عَلَيْنَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ قَطُّ فَسَاَلْنَا عَائِشَةَ اِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ روایت ہی ابوموسی اشعری سی کہ کہا نہین شتبہ ہوئی ہمپر کہ اصحاب آنحضرت کی ہین کوئی حدیث اور کوئی بات مگر پس پوچہا ہمنی حضرت عائشہ سی مگر پایا ہمنی عائشہ کی پاس اوسحدیث سی اور متعلقات اوسکی سی علم کہ حل اوس اشکال کا کر دیتی ہین بسبب فور علم اپنی کی کہ بسبب صحبت کی آنحضرت اور قوت اجتہاد کی حاصل ہوا انہا نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی

وَعَنْ مُوْسٰى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی موسی بن طلحہ سی کہ کہا نہین دیکہا ہمنی کسیکو بہت فصیح عائشہ سے نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی ف ح یہہ مبالغہ کہا یا حقیقۃ کہ انہون نی نہ دیکہا ہو کسیکو فصیح زیادہ عائشہ سے

بَابُ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ

باب جامع مناقب کا ف ح یعنی ذکر کرین ہین سولت نی اس باب مین مناقب بعضون کی مشاہیر صحابہ کی تخصیص جماعت مخصوصہ کی اونسی اور بی تخصیص کہنی باب کے یعنی علیحدہ علیحدہ باب کیکی لیی مرتب نہین کیا مانند خلفا اور اہل بیت اور عشرہ المبشرہ و ازواج اور مہاجرین اور انصار وغیرہم کی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ اس پہلے **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ** قَالَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ فِي يَدِيْ سَرَقَةً مِنْ حَرِيْرٍ لَا اَهْوِيْ بِهَا اِلٰى مَكَانٍ فِي الْجَنَّةِ اِلَّا طَارَتْ بِيْ اِلَيْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

روایت ہی عبد اللہ بن عمر ابن خطاب سے ف یہہ قریشی عدوی ہین اسلام لائی اپنی باپ کے ساتہہ کہ مین چہوٹی سی عمر مین اور حاضر ہوئی مابعد خندق کی جہاد و بیعت اور نہی اہل و عزا و رسم اور زہد اور بڑی اعتباط والی اور کہا جابر بن عبد اللہ نی کہ نہین تہا ہم مین سی کوئی مگر کہ چکی اوسپر دنیا اور چہکا وہ طرف دنیا کی سوے عمر کی اور اونکی بیٹی یعنی عبد اللہ کے کہا نافع نی کہ نہین مری ابن عمر یہانتک کہ آزاد کیی ہزار انسان یا زیادہ اور سب حاجیون سی پہلی جاتی اون جگہون مین کہ جہان حضرت مہرتی نہی عرفات وغیرہ مین اور ایک روز حجاج نی تاخیر کی نماز فجر یا عصر مین پس کہا ابن عمر نی کہ آفتاب تیرا انتظار نہین کرتے کا پس کہا اونکو حجاج نی کہ بلاشبہہ تو چاہتا ہی کہ حرکت دونین اوسپیکر کو کہ تیری آنکہہ مین ہی یعنی ذہبلی نکالڈالون کہا ابن عمر نی کہ مگر تو احمس مسلط ہوا ہے اور بعضون نی کہا کہ اونہون نی چپکے سی یہہ بات کہے کہ حجاج نی نہین سنی پس حکم کیا حجاج نی ایک شخص کو کہ اوپہہ لیجا نیزہ اوسکا اور پہرا اوکیا اونکو راہ مین اور کہی نیچی کی یہان اونکی پشت قدم مین اور ولادت ہوئی اونکی ایک برس پہلی وحی کی آنی نبی اور موت اونکی سن ہتر مین ہوئی ابن زبیر کی ماری جانیکی تین مہینی پیچہی اور وصیت کی ہمکو کہ مجکو دفن کرنا حل مین پس نہ ہوسکا یہہ بسبب حجاج کی اور دفن کیی گئی ذی طوی مین مہاجرین کی مقبرہ مین اور چوراسی برس کے عمر ہوئی اونکی **ت** کہا ابن عمر نی کہ دیکہا مینی خواب مین کو یا کہ میری ہاتہہ مین ایک ٹکڑا ہی ریشمی کپڑیکا قصد نہین کرتا ہون مین سا تہہ اوس ٹکڑی کی طرف کسی مکان کے بہشت مین یعنی جہانہی اوڑنیکا مگر کہ اوڑاتا ہی وہ ٹکڑا مجکو یعنی پہنچاتا ہی طرف اوس مکان کی یعنی گویا وہ ٹکڑا مانند بادی پرندہ کیکی ہوا پس بیان کیا ہی مینی یہہ خواب حفصہ سی کہ بہن ابن عمر کی تہین پہر عرض کیا حفصہ نی یہہ خواب آنحضرت سی پس فرمایا آپنے کہ بہائی تیرا یعنی عبد اللہ بن عمر مرد صالح ہی یا فرمایا یہہ کہ عبد اللہ مرد نیکبخت ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع کو یا تعبیر دی آپنے ٹکڑا ریشمی اعمال نیکہ اوسکی تین کہ منازل جنت کو پہنچا دینگی **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ اِنَّ اَشْبَهَ النَّاسِ دَلًّا وَسَمْتًا وَهَدْيًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَابْنُ اُمِّ عَبْدٍ مِنْ حِيْنِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهٖ اِلٰى اَنْ يَرْجِعَ اِلَيْهِ لَا نَدْرِيْ مَا يَصْنَعُ فِيْ اَهْلِهٖ اِذَا خَلَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا تحقیق مشابہ ترین لوگون مکا از روی وقار اور میانہ روی اور طریقہ سیدہی کی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیشک ام عبد کا ہی او سوقت سی کہ نکلتا ہی اپنی گہر سی او سوقت تک کہ پہر آتا ہی طرف گہر کے نہین جانتی ہم کیا کرتا ہی اپنی گہر والون مین او سوقت کہ تنہا ہوتا ہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع ح یعنی ساتہہ گہر والون کی اور نہین ہوتا اور کوئی و بیان آور لفظ دل ساتہہ زبر دال اور تشدید لام کی سیرت اور حالت اور ہیئت اور بعضون نی کہا خوش کلامی گویا یہ لیا گیا ہی یہہ دلالت سی کہ ظاہر حال اوسکا دلالت کرتا ہی نیک خصلتی پر اور قاموس مین کہا کہ دل مانند ہدی کی ہی سکینت اور وقار اور خوبصورتی اور مجمع البحار مین کہا دل شکل و شمایل آور سمت ساتہہ زبر سین اور جزم میم کے طریق اور میانہ روی اور اکثر اطلاق اوسکا اہل خیر کی طریقہ پر آتا ہی اور قاموس مین سمت طریق اور ہیئت اہل خیر کی اور صراح مین کہا سمت راہ و روش نیک پر ہے ساتہہ زبر ہ اور جزم دال کی طریقہ اور سیرت اور ہیئت اہل خیر کی اور حاصل یہہ کہ یہہ تینون لفظ قریب قریب ہین معنی مین اور تینون ایکمین مذکور ہوتی ہین اور ام عبد کی بیٹی ہی مراد عبد اللہ بن مسعود ہین کہ اونکی مانکی کنیت ام عبد ہی او سوقت سی کہ نکلتا ہی اخیر یعنی ظاہر حال اوسکا کہ ہمیشہ ظاہری وہ تو دلالت اوپر خوب مستقیم ہونی اوسیکی کرتا ہی اور اوسکی ہم گواہی دیتے ہین کہ جو ہمیشہ ظاہری آیندہ باطن کا حال ہم جانتے نہین الغیب عند اللہ **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخٰى مِنَ الْيَمَنِ فَمَكَثْنَا حِيْنًا مَا نُرٰى

اِلَّا اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ بَیْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمَا نَرٰی مِنْ دُخُوْلِہٖ وَدُخُوْلِ اُمِّہٖ عَلٰی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابوموسی اشعری سی کہ کہا ایا مین اور بھائی میرا آپ سے یعنی مدینہ مین پس ٹھہری ہم ایک مدت تک مدینہ مین آنحضرت کے دربار پر ہمین گمان کرتی تہی ہم مگر یہہ کہ عبداللہ بن مسعود ایک مرد ہی گھر خاصلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت سی بسبب اسکے کہ دیکھتی تہی ہم داخل ہونا اونکا اور داخل ہونا اونکی مانکا آنحضرت کی پاس وقت بیوقت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح ع آیا ہی کہ آنحضرت نی عبداللہ بن مسعود کو حکم دیدیا تہا کہ اگر ایک دو شخص کو دیکھی تو کہ میری پاس سے تو چلی آیا کرنا اور حاجت اذن کی نہین ہے اور کہا مولف نی کہ کنیت عبداللہ کی ابوعبدالرحمن ہی تہی تہا اسلام اونکا قدیم اول اسلام مین مسلمان ہوئی تہی پہلی داخل ہونی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دارارقم مین اور چند روز پہلی اسلام لائی عمر کی اور بعضون نی کہا کہ پانچ شخصون کی بعد جہنی یہہ مسلمان ہوئی تہی پہر سپرد کی آنحضرت نی اونکو مسواک اور پابوشین اپنی اور پانی طہارت اپنی کا سفر مین اور حجرت کی اوتہون نی طرف حبشہ کی اور حاضر ہوئی بدر مین پہر اوسکی بعد کی غزوہ خندق اور گواہی دی اونکی لیی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہشتی ہونیکی اور فرمایا کہ پسند کی مینی اپنی آپ کے لیی وہ چیز کہ پسند کی ابن ام عبد یعنی عبداللہ بن مسعود نی اور ناپسند رکہی مینی اونکی لیی وہ چیز کہ ناپسند رکہی ابن ام عبد نی اور تہی وہ گندم گون دبلی پتلی نحیف قریب تہا کہ لنبی آدمی برابر ہوتی اونکی پنڈلی مین والی ہوئی قضا کی کوفہ مین اور اوسکی بیت المال کی حضرت عمر کی خلافت مین اور حضرت عثمان کی ابتدا خلافت مین پہر آئے مدینہ مین اور وفات پائی وہان سنہ بتیس ہجری مین اور دفن کیی گئی بقیع مین اور عمر ہوئی اونکی کچہہ اوپر ساٹہہ برس کی روایت کیین اونسی حدیثین ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور بہت سی صحابہ اور تابعین نی انتہی اور وہ ہماری امامونکی نزدیک بڑی فقیہ تہی سب صحابہ مین بعد خلفاء اربعہ کی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَقْرِءُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَۃٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَالِمٍ مَوْلَی اَبِیْ حُذَیْفَۃَ وَاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا طلب کرو اور سیکہو قرآن کو ان چار سی عبداللہ بن مسعود سی اور سالم مولی حذیفہ کی سی اور ابی بن کعب سے اور معاذ بن جبل سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح ع ان چارون صاحبون رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نی سارا قرآن آنحضرت سی بالمشافہ سیکہا تہا اور حافظ قرآن کی اور اورون نی اقتصار کیا تہا اوپر سیکہنی بعض کے بعض سی پس آنحضرت نی اتکی فضیلت پر آگاہ کردیا لوگون کو اور سالم بن معقل مولی ابی حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبدشمس کی تہی اہل فارس سی شہر اصطرخ کی رہنی والی اور تہی فضلا اور خیار اور کہا صحابہ نی حاضر ہوئی بدر مین اور امامت کرتی تہی مہاجرین اولین کی جسوقت کہ آئی مہاجر مدینہ مین باوجود یکہ اونمین عمر اور ابوسلمہ رضی اللہ عنہما موجود ہوتی اور ابوحذیفہ کا نام ہشام ہی فضلاء صحابہ اور مہاجرین اولین سی تہی اور اسلام لائی پہلی داخل ہونی آنحضرت کی دارارقم مین اور عبداللہ بن مسعود بڑی قاری تہی اوپر باقی حروف کی انکا اوپر مذکور ہوچکا اور ابی بن کعب سے بڑی قاری تہی صحابہ مین انکو لوگ سید القراء کہتی تہی اور حضرت عمر نی انکا نام سید المسلمین رکہا تہا اور کاتب وحی تہی اور معاذ بن جبل کی مناقب بہی نہایت ہین اور آنحضرت نی انمین اور عبداللہ بن مسعود مین بہائی چارہ کروادیا تہا وَعَنْ عَلْقَمَۃَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّیْتُ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ قُلْتُ اَللّٰھُمَّ یَسِّرْ لِیْ جَلِیْسًا صَالِحًا فَاَتَیْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ اِلَیْھِمْ فَاِذَا شَیْخٌ قَدْ جَاءَ حَتّٰی جَلَسَ اِلٰی جَنْبِیْ قُلْتُ مَنْ ھٰذَا قَالُوْا اَبُو الدَّرْدَاءِ قُلْتُ اِنِّیْ دَعَوْتُ اللّٰہَ اَنْ یُّیَسِّرَ لِیْ جَلِیْسًا صَالِحًا فَیَسَّرَکَ لِیْ فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَھْلِ الْکُوْفَۃِ قَالَ اَوَلَیْسَ عِنْدَکُمْ ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَیْنِ وَالْوِسَادَۃِ وَالْمِطْھَرَۃِ وَفِیْکُمُ الَّذِیْ اَجَارَہُ اللّٰہُ مِنَ الشَّیْطٰنِ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّہٖ یَعْنِیْ عَمَّارًا اَوَلَیْسَ فِیْکُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِیْ لَا یَعْلَمُہٗ غَیْرُہٗ یَعْنِیْ حُذَیْفَۃَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت کی علقمہ یعنی نی کہ آیا مین شام مین پس نماز

پڑھی یعنی دو رکعت یعنی دمشق کی مسجد مین پہر دعا کی یعنی کہ خدا وند امیسر کر میری لیے ہمنشین نیکبخت یعنی عالم عامل باادا کہ نیوالا حق اللہ کا اور اوسکی بندونیکا پھر بیان مین ایک قوم کی پاس وہ بیٹھا مین اونکی پاس سے ناگہان ایک بڈھا بزرگ قد رحقیق آیا یہانتک کہ بیٹھا طرف پہلو میری ف ع روایت کی گئی ہی ابن ملائکہ تجار الاہل الی الاہل ت کہا مینی یعنی لوگونسی کر کون ہی یہہ کہا لوگون نی یہہ ابو درداء ہین کہا مینی یعنی ابو درداء ہی کہ بلاشبہہ مینی دعا کی تہی اسی تعالی سی یہہ کہ خیر کری میرے لیی ہمنشین نیکبخت پس کیا تجکو میری لیی پس کہا ابو درداء نی کہ تو کون ہی اور کہان سے آیا ہی کہا مینی کہ ایک شخص ہون اہل کوفہ سی کہا ابو درداء نی کیا نہین ہی تمہاری پاس بندا مام عبد کا یعنی عبد اللہ بن مسعود رہتی والا حضرت کی باپوشین اور تکیہ اور جاءل ف ع ح مراد یہہ ہے کہ عبد اللہ بن مسعود خدمت کرتی تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ساتہہ رہتی تہی حضرت کی تمام اللیل تو نہین پس ساتہہ رہتی تہی حضرت کے مجلسون مین اور بی بی تہی باپوشین اونکی جب سوتی تہی آپ پہناتے باپوشین جب اوٹہتی اور رہتی تہی ساتہہ حضرت کی خلوتون مین پس درست کرتی بستر شریف آپکا اور رکہتی تکیہ آپکا جب ارادہ کرتی سونیکا اور موجود کرتی آپکی لیے پانی وضو کا جب اوٹہتی آپ وضو کی لیی اور اوٹہاتی رکہتی اپنی ساتہہ جاءل یعنی سفر وغیرہ مین اور حاصل یہہ کہ عبد اللہ بسبب ملازمت آنحضرت کی امور مین لائق ہین اسکی ہوا اونکی پاس علم شرعی اتنا کہ مستغنی کری طالب علم کو غیر اونکی سی اور یہان اشارہ ہی طرف اوس مضمون کی کہ ذکر کیا گیا ہی ہیچ ادب علم سیکہنے والی کہ طالب اول بہت علم سیکہی علماء شہر اپنی کا پہر کو نجر کری اور شہر فلانیکیطرف واسطی طلب یا دتی علم کی والا کیون سفر کر کر اپنی کو رنج مین ڈالی اور یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ عالم کو چاہیی کہ اگر دوسرے کو اپنی سی افضل جانی تو طالب کو حوالہ اوسکا دی ت اور کیا نہین ہی تم مین وہ شخص کہ امان دی ہے اوسکو خدا تعالی نی شیطان سی اور پر زبان پیغمبر اپنی کی مراد کہتی تہی ابو درداء ساتہہ اوس شخص کے عمار بن یاسر کو ف ح کہ آنحضرت نی اونکو طیب مطیب فرمایا اور بشارت بہشت کی دی اور دعا کی اونکی لیی دوسوقت کہ عذاب کرتی تہی اونپر مشرکون اور جلاتی تہی اور کہا سرد و سلامت ہوا ی آگ اوسپر جیسیکہ ابراہیم خلیل اللہ پر ہوئی اور فرمایا مارینگی تجکو ای عمار گروہ باغیونکی بلاویگا تو اونکو بہشت کیطرف اور بلاوینگی وہ تجکو آگ کی طرف اور یہہ ہیچ یعنی امان دینی کی شیطان سی ہی کہ اوپر طریق ہدایت مستقیم کے رہی اور بسبب وسوسہ شیطانی کی ہٹکی نہین ف ع اور احوال مفصل عمار کا مولف نی بون کیا ہی کہ عمار بن یاسر مولی یعنی غلام ازادہتی بنی مخزوم کی اور حلیف اونکی اور یہہ یون ہوا کہ یاسر والد عمار کی مقیم ہوئی مکہ مین و رحلیف یعنی ہم قسم ہوئی ابو حذیفہ بن المغیرہ سی پس نکاح کر دیا ابو حذیفہ نی اپنی لونڈی سمیہ نام کا یاسر سے اوس سے عمار پیدا ہوئی پہر ازاد کر دیا عمار کو ابو حذیفہ نی پس عمار مولی ہوئی اس سبب سے اور عمار قدیم الاسلام تہی اور تہی اون مستضعفین مین سے کہ عذاب دی گئی مکہ مین تو کہ پہر جاوین اسلام سی اور جلایا اونکو مشرکون نی ساتہہ آگ کی پس آنحضرت عمار پر گذرتی تہی اوپہیرتی تہی ساتہہ اونپر اور فرماتی تہی یا نار کونی بردا وسلاما علی عمار کما کنت علی ابراہیم یعنی ای آگ ہو جا تو ٹہنڈی اور بسلامتی عمار پر جیسیکہ ہوئی تو ٹہنڈی اور سلامتی ابراہیم پر اور عمار مہاجرین اولین مین سی ہین اور حاضر ہوئی بدر مین اور اور سب جہادونمین اور قتل کیی گئے عمار جنگ صفین مین ہمراہ علی بن ابیطالب کے سن سینتیس مین اور عمر اونکی تریاسی برس کی ہوئی ت کہا نہین ہی تم مین بہید جانتی والا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ نہین جانتا ہی اوس بہید کو سوای اوسکی مراد اس بہید جانیوالی سی حذیفہ بن الیمان ہی نقل کی یہہ بخاری نی ف ح ع کہ اونکو صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتی تہی اور اون بہیدونمین سی یہہ تہا کہ آنحضرت نی اونکو نام منافقونکی اور نسب اور علامتین اونکی بتا دین نہین کسی یہہ بہید سوای اونکی کوئی نہین جانتا تہا اور آیا ہی کہ امیر المومنین عمر فی ایک روز اونسی پوچہا کہ ایا کچہہ دیکہتا ہی تو ای حذیفہ مجہمین نشانی نفاق کی کہا حذیفہ نی قسم خدا کی کچہہ نہین دیکہتا مین سوای اسکی کہ لوگ کہتی ہین کہ تمہاری دسترخوان پر رنگ برنگ کی کہانی موجود ہوتی ہین اور جب تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ انڈی ہی اونکو جو تہوڑا تو زرد و سفید معلوم ہوتی ہی وفات پائی اونہون نی مدینہ مین سن سینتیس مین اور وہین قبر ہی اونکی

وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رایت الجنۃ فرایت امراۃ ابی طلحۃ ونسمعت خشخشۃ امامی فاذا بلال

رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دکھائی گئی مجکو بہشت پس دیکھی منی بیوی ابوطلحہ کی اور سنی یعنی آہٹ پانوکی آگی اپنی پس ناگہان بلال تہا کہ آگی بہشت مین جلتا ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف ع ح ابو طلحہ کی بیوی سی مراد ام سلیم ہی اور انس کے اور اونکی نام مین اختلاف ہی پہلی نکاح کی اونسی مالک بن نضر نی اوس سے انس پیدا ہوئی اور مارا گیا مالک مشرک پہر مسلمان ہوئی ام سلیم ابوطلحہ نی پیغام نکاح کا کیا اونسی اور وہ جب تک مشرک تہی پس انکار کیا ام سلیم نی اور دعوت کی اونکو اسلام کیطرف پس قبول کیا ابوطلحہ نی اسلام پہر ام سلیم کا نکاح ہوا اونسے اور کہا ام سلیم نی کہ نہی تیری اسلام پر سے نہین رغبت مین دنیا مہر تیرا اسلام ہے اور بلال بیٹی ابو بکر صدیق کے ہین قدیم الاسلام اور اول اظہار اسلام انہون نے کیا کہ مین حاضر ہوئی بدر مین اور اونکی بعد جہاد و نہین اور سکونت کی شام مین اخیر کو اور کوئی وارث نہین چہوڑا اونہون نی بعد اپنی روایت کین اونسی حدیثین ایک جماعت تابعین صحابہ اور تابعین سے اور وفات ہوئی اونکی دمشق مین سن بیس مین اور دفن کیی گئی باب الصغیر مین اور عمر اونکی تریسٹہہ برس کے ہوئی اور تہی بلال اون لوگون مین سی کہ عذاب کیا اونکو اہل مکہ نی اسلام لانی پر اور خدا وند یاکرتا تہا اونکو امیہ بن خلف جمحی اور تقدیر الہی سی یہہ ہوا کہ روز بدر کی بلال نہر ہی کی ساتہہ سوار مارا گیا کہا جابر نی کہ عمر نہ کہتی تہی ابو بکر سیدنا و اعتق سیدنا یعنی ابوبکر سردار ہمارے ہین اور آزاد کیا ہماری سردار کو یعنی بلال کو اور احمد نی روایت کیا اپنی مسند یعنی کہ اول جنہون نی اسلام ظاہر کیا وہ سات تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمار اور مان اونکی سمیہ اور صہیب اور بلال اور مقداد پس محفوظ رکہا اللہ تعالی نی رسول خدا صلعم کو تو اونکی چچا ابوطالب کے سبب سے اور ابو بکر کو بجایا اونکی قوم کی سبب سے رہی اور پس پکڑا اونکو مشرکون نی اور پہنائین اونکو لوہی کی زرہین اور تپایا اونکو دہوپ مین پس نہین نہا اونمین سی کوئی مگر کہ خلاف اوسکی مرضی غرت کیا اوسکو اللہ نی سوای بلال کی کہ یہہ حقیر ہی رہی اللہ عزوجل کی راہ مین کہ حقیر جانتی تہی اونکو قوم اونکی پس پکڑا اونہون نی اونکو اور حوالہ کر دیا لڑکون کی پس پہیرتی تہی اونکو لڑکی کوچہ مکہ کی اور وہ کہتی تہی احد احد کذا فی الریاض وعن سعد قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ستۃ نفر فقال المشرکون للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اطرد ہؤلاء لا یجترؤن علینا قال وکنت انا وابن مسعود ورجل من ہذیل وبلال ورجلان لست اسمیہما فوقع فی نفس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما شاء اللہ ان یقع فحدث نفسہ فانزل اللہ ولا تطرد الذین یدعون ربہم بالغداۃ والعشی یریدون وجہہ رواہ مسلم اور روایت کی سعد بن وقاص نے کہ عشر المبشرہ مین سے ہین کہا کہ تہی ہم ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چہہ شخص پس کہا مشرکون نی یعنی قریش کی بعضی سردارون نی واسطی نبی صلعم کی دور کر تو یعنی اوٹہا دی اپنی مجلس سی اون لوگونکو یعنی موالی اور فقیر اگونہ دلیری کرین ہمپر ف ع یعنی نہوجراۃ اونکہ ہمپر بیچ مخالطت اور ہمکلام ہونیکی ساتہہ ہمارے اگر چاہتی ہو تم کہ ایمان لاوین ہم تمپر اور آوین تمہاری پاس ترجمہ کہا سعد نی یعنی ہیچ جان چہہ اومیونکی کہ کون تہی وہ اور تہا مین اور ابن مسعود اور ایک شخص قبیلہ ہذیل سی اور بلال اور دو شخص اور کہ مین نہین نام لیتا اونکا ف ع اور کہا ہے علمانی کہ وہ دو شخص خباب اور عمار ہین اور یہہ جو کہا کہ نام نہین لیتا مین اونکا بسبب مصلحت کے تہا کہ کچہہ مصلحت تہے اوسمین کلام کرنیوالی کی لیی اور بعضون نے کہا کہ بسبب بیان کی نام نہ لیا اور اول ظاہر تر ہی عبارت سے کہا مولف نی خباب بن ارت کی کنیت تہی ابو عبد اللہ تمیمی اور بندی مین پکڑی آئی تہے یہہ جاہلیت مین پس خریدا اونکو ایک عورت نی خزاعہ مین سی اور آزاد کیا اونکو اسلام لانی پہلی داخل ہوتی بنی صلعم کی دار ارقم مین اور یہہ پہلی دن لوگونمین سی تہی کہ جو عذاب کیے گیی اللہ کی راہ مین اسلام لانی پر پس صبر کیا اونہون نی اور اوتری کوفہ مین اور مری وہین سن سینتیس مین تہتر برس کے عمر مین اور روایت کین اونسی حدیثین ایک جماعت نی ترجمہ پس واقع ہوا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر مین جو کچہہ کہ چاہا خدا نی کہ واقع ہو یعنی چاہا انحضرت نی کہ دور کرین اونکو بسبب استمالہ مشرکون کی دل کی یعلمہ اللہ کی کہ ایمان لاوین پس سوچ یہ انحضرت اپنی دلمین ف ع یعنی اونکی تالیف کی لیی یہہ کہ وہ

کہ بن اوکو صومعہ مین کہ زیادہ بن وہ حشرت کی پاس جبکہ سردار مشرکون کی بیٹھی ہون یا اوتہہ جاوین مسلمان حشرت کی پاس سی جبکہ وہ بیٹھین پس ایسی بیٹھنی سی
حشرت سوچ رہی تہی وسطی رعایت جانبین کے ترجمہ کو پس ذاری اللہ تعالی فی الحشرت پر یہہ آیہ ولا تطرد الذین الخ کہ ترجمہ اوسکا یہہ ہی اور نہ ہٹا اون
لوگون کو کہ پکارتی ہین اور یاد کرتی ہین اپنی رب کو صبح و شام اسحالین کہ چاہتی ہین اپنی عبادت سی رضامندی اللہ تعالی کی زاد کچہہ خوش نباکی بہ
نقل کے یہہ مسلم نے وعن ابی موسی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ یا ابا موسی لقد اعطیت مزمارا من مزامیر
ال داود متفق علیہ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ فرمایا حشرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوکو ای ابو موسی دیا گیا ہی تو خوش آوازی خوش آوازی داود کی سی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے
ف ع ح لفظ مزمار حدیث مین جو ہی اصل مین کہتی ہین کہ زمر کو کہ معنی گانیکی ہی مانند نی اور دف اور طنبور اور مانند اونکی کہ ساتہہ زبان کی ہوا اور
یہان مراد آواز خوب اور لحن خوش ہی اور ال داود سی مراد خود حضرت داود علیہ السلام ہین لفظ ال کا زاید ہی اسلیی کہ مشہور ساتہہ خوش آوازی کی
حضرت داود ہین ال داود اور بعضون نی کہا کہ ال یہان بمعنی ایک شخص کی ہی اور داود پیغمبر نہایت خوش آواز تہی جسوقت کہ زبور خوش آوازی سی
پڑہتی جنازہ کی جنازہ اوکی مجلس سی نکلتی اور ابو موسی اشعری غرہی نہایت خوش آواز و خوشخوان تہی چنانچہ باب تلاوت مین ایک حدیث گذر چکی ہی
کہ ایکدفعہ یہہ قران پڑہتی تہی اور الحشرت سنتی تہی اور نام انکا عبد اللہ بن قیس اشعری ہی اسلام لائی مکہ مین اور ہجرت کی طرف زمین حبشہ کی پہر آئی اپنی
کشتی کی ساتہہ اسحال مین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خیبر مین تہی والی کیا اوکو عمر بن الخطاب نی مکہ کا سنہ بیس مین اور ہمیشہ یہہ بصرہ وہی مین رہی حضرت عثمان
ابتدا خلافت تک پہر معزول ہوئی بصرہ سی اور انتقال کیا طرف کوفہ کی پس اقامت کی وان اور اہل کوفہ پر والی یعنی حاکم رہی یہانتک کہ قتل کیی گئی حضرت
عثمان پہر انتقال کیا ابو موسی نی طرف مکہ کی بعد کرنی حکومتونکی پہر ہمیشہ مکہ مین رہی یہانتک کہ مری سن باون مین وعن انس قال جمع القران علی عہد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعۃ ابی بن کعب ومعاذ بن جبل وزید بن ثابت وابو زید قیل لانس من ابو زید
قال احد عمومتی متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہ کہا جمع کیا قران کو یعنی یاد کیا تمام قرانکو
الحشرت کی زمانہ مین چار شخصون نی ابی بن کعب نے اور معاذ بن جبل نی اور زید بن ثابت نی اور ابو زید نی کہا گیا انس کو کون ہی ابو زید کہا انس نی ابو زید
ایک سہر ہمچاؤ نمین سی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع ح اختلاف ہی بعضون نی کہا سعید بن عمیر اور بعضون نی کہا قیس بن
سکن اور مراد چار شخص انصار مین سی ہین بلکہ خزرج مین سی کہ قوم انس کی ہین اور انس نی اسکو مقام افتخار مین کہا ہی جسوقت کہ اونسی افتخار کیا ساتہہ چار
آدمیونکی اپنی قوم مین سی اور اگر عام ہی کہین ہم تو انمین تصریح نہین ہی اسکی کہ سوای ان چار کی نہین ہین اسلیی کہ مفہوم عدد کا ایسی مقامونمین معتبر نہین ہی
تو ربلا شبہہ ثابت ہوا ہی حدیثون صحیح سی یاد کرنا بہتون لکا صحابہ مین سی تمام قران کو از انجملہ صحیح حدیث سی ثابت ہوا ہی کہ روز یمامہ کی قتل کیی گئی ستر
صحابی اونمین سی کہ جنہون نی سارا قران یاد کیا تہا اور از انجملہ خلفا اربعہ ہین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین اور تمام کلام اسمقام کا سیوطی کی اتقان
مین ہے وعن خباب بن الارت قال ہاجرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبتغی وجہ اللہ تعالی فوقع
اجرنا علی اللہ فمنا من مضی لم یاکل من اجرہ شیئا منہم مصعب بن عمیر قتل یوم احد فلم یوجد لہ ما یکفن فیہ الا
نمرۃ کنا اذا غطینا راسہ خرجت رجلاہ واذا غطینا رجلیہ خرج راسہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
غطوا بہا راسہ واجعلوا علی رجلیہ من الاذخر ومنا من اینعت لہ ثمرتہ فہو یہدبہا متفق علیہ
اور روایت کی خباب بن ارت نی کہ کہا ہجرت کی ہمنی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسحالین کہ طلب کرتی تہی ہم ذات خدا کی اور رضا اوسکی پس واقع
اور ثابت ہوا ثواب ہمارا بعنی دنیا اور اخری کا خدا تعالی کی نزدیک یعنی اوسکی فضل و کرم سی پس بعضی ہم مین سی وہ ہین کہ گذر گئی اس عالم سی یعنی مر گئی

اور نہین کہا یا اپنی اجر سی یعنی دنیا کی اجر سی کچھ ف ع یعنی قسم غنائم وغیرہ سی کہ جو کچھ لیا اون لوگون نی کہ پایا زمانہ فتوح کا پس ہوا اجر اونکا کامل
ترجمہ منجملہ اونکی مصعب بن عمیر ہین ماری گیی روز احد کی پس نہ پایا گیا اونکی لیی کپڑا کہ کفن دیی جاوین اوسمین مگر ایک کملی سیاہ وسفید مانند رنگ نمر یعنی
چیتے کی اور وہ بہی پوری نہ تہی کہ سر سی پاون تک ڈہک جاتی پس تہی ہم جسوقت ڈہانکتی سر اونکا یعنی اوس کملی سی تو کہلی رہتی پانو اونکی اور جسوقت
ڈہانکتی ہم پانو اونکی تو کہلا رہتا سر اونکا یعنی پس متحیر ہوتی ہم اونکی امر مین پس فرمایا نبی صلعم نی ڈہانکدو اوس سی سر اونکا اور رکھدو اوسکی پانو پر اذخر کہ نام ایک
گہانس کا ہی کہ مکہ مین ہوتی ہی اور بعضی امور مین کام آتی ہی اور بعضی ہم مین سی وہ ہین کہ پختہ ہوا وسطی اونکی میوہ اونکا پس وہ چنتی ہین اوس میوہ کو تقل کرتے
بہ بخاری اور مسلم نی ف ع یہہ کنایہ ہی غنیمتونسی کہ پایا اوسکو دن لوگون نی کہ ہجرت زمانہ فتوح بلاد کی تہی اور یہہ فقرہ گنایہ ہی اوس فقرہ کی ساتھہ
قسما مضی لم یاکل من اجرہ شیئا گویا کہ کہا گیا کہ بعضی اونمین سی وہ ہین کہ نہین جلدی لیا اپنی ثواب مین سی کچھ یعنی دنیا کا ثواب اور بعضی وہ ہین
کہ جلدی لیا بعض ثواب اپنا اور حدیث مین آیا ہی کہ نہین کوئی جماعت سے جہاد کرنیوالی کہ جہاد کری اللہ کی راہ مین پہر بازی غنیمت مگر کہ جلدی لی لیا دو تہائی
اجر اپنا اور باقی رہا اونکی لیی تہائی اجر یعنی آخرت کا اور اسمین بیان ہی مصعب بن عمیر کی فضیلت کا کہ وہ اونمین سی تہی کہ نہین ناقص ہوا اونکی لیی
ثواب آخرت سی کچھہ کہا مولف نی کہ مصعب قرشی عبدری ہین جلہ صحابہ اور فضلاء اونکی سی ہجرت کی طرف زمین حبشہ کی اون لوگونکی ساتھہ کہ اول ہجرت
کی طرف حبشہ کی پہر حاضر ہوئی بدر مین اور آنحضرت نی اونکو بہیجا مصعب کو بعد عقبہ ثانیہ کی طرف مدینہ کی پڑہاتی تہی اہل مدینہ کو قران اور سمجہاتی تہی اونکو
اور مدینہ مین اول جمعہ انہون سے نی پڑہا ہی پہلی ہجرت کی اور ایام جاہلیت مین یہہ بڑے حسین مین سے تہے اور بہت اچہا لباس پہنتی تہی جب مسلمان ہوئی تو زہد دنیا حاصل
ہوا چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ ایک روز مصعب بن عمیر آنحضرت کی پاس آئی اسحالمین کہ تتمہ بکری کی چمڑے کا کمر مین باندہی ہوئی تہی پس آنحضرت نی فرمایا
کہ نگاہ کرو اس شخص کیطرف کہ روشن کیا ہی خدا تعالی نی دل اسکا نور ایمان سی مینی دیکہا ہی اسکو کہ مین کہ مان باپ اسکی کہلاتی پلاتی تہی اوسکو بہترین
کہانا پینا اور دیکہا ہی مینی اسپر چوڑہ کہ دو سو درہم کو خریدا تہا پس باعث ہوئی اسکو محبت خدا اور رسول کی اس حالت کی تئین کہ دیکہتی ہو تم اور بعضون
نے کہا کہ بہیجا اوسکو نبی صلعم نی یعنی مدینہ مین بعد اسکی کہ بیعت کی عقبہ اولی مین پس آتی تہی یہہ انصار کی پاس اونکی گہر دنمین اور بلاتی تہی اونکو طرف
اسلام کی پس مسلمان ہوتا جاتا تہا ایک ایک شخص اور دو دو شخص یہانتک کہ بہیلا اسلام اونمین پس مصعب نے لکہہ کر آنحضرت سی اذن لیا جمعہ پڑہنے
کا اہل مدینہ کو پہر آئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ساتھہ اون ستر آدمیونکی کہ آتی تہی حضرت کی پاس عقبہ ثانیہ مین پہر اقامت کی مکہ مین نہوڑی
دنون اور اونکی حق مین نازل ہوئی یہہ آیہ رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ ورنہا اسلام اونکا بعد داخل ہونی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دار ارقم مین ؛

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَفِيْ
رِوَايَةٍ اِهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت کی جابر نی کہا سنا مینی نے
صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتی ہلا عرش بسبب مرنی سعد بن معاذ کی اور ایک روایت مین ہی کہ ہلا عرش رحمن کا بسبب مرنی سعد بن معاذ کی نقل کی یہہ بخاری اور
مسلم نی ف ع شارحین نی اختلاف کیا ہی عرش رحمن کی ملعنی کی بیان معنی مین اور اوسکی سبب مین بعضون نی تو کہا کہ ہلنا عرش کا کنایہ ہی فرح
ونشاط عرش کیسی بسبب مرنی اوسکی روح پاک اونکی حقیقۃً یا مجازاً اور صواب و مختار یہہ ہی کہ محمول حقیقت ہی پر ہی اسلیی کہ حق جل وعلا نی جمادات مین علم و
تمیز رکہا ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وان منہا لما یہبط من خشیۃ اللہ اور آنحضرت نی فرمایا کہ وہ احد کی حق مین کہ وہ پہاڑ ہی کہ دوست رکہتا ہی ہمکو اور
بعضون نی کہا کہ مراد خوش ہونا اہل عرش کا ہی کہ ملائکہ ہین اور بعضیون نی کہا کہ عرش ہلنی کو علامت کیا سعد کی مرنی پر یا یہہ عبارت کنایہ ہی عظم شان
وفات اونکی سی جیسیکہ کہتی ہین قیامت اوٹہی خلائق کی مرنیسی اور کلام اسحدیث مین ہیجو اوائل کتاب کے تیسری فصل مین باثبات عذاب القبر کی

گذرا ہی اور سعد بن معاذ بن نعمان انصاری اشہلی اوسی رضی اللہ عنہ اجلہ اور اکابر صحابہ سی ہین اسلام لائی مدینہ مین مصعب بن عمیر کی ہاتھہ پر اور وقت کہ بھیجا تہا اونکو آنحضرت نی پہلی ہجرت کرنی اپنی کی مدینہ مین پس مسلمان ہوئی بسبب اسلام اونکے کی بنی عبد الاشہل اور آنحضرت نی اونکو سید الانصار فرمایا حاضر ہوئی بدر مین اور احد مین اور ثابت رہی آنحضرت کی ساتہہ روز احد کی اور روز خندق کی اونکی اکحل مین ایک تیر لگا اور نہ تہمنا خون اونکا تہے کہ بعد ایک مہینی کی وفات پائی ماہ ذیقعدہ سن پانچمین سنتیس برس کے عمر مین اور دفن کیی گئی بقیع مین اور فرمایا آنحضرت نی کہ اوتری اونکی موت پر عرش خدا لرزہ شدہ اور فرمایا کہ ہلا عرش بسبب نی سعد بن معاذ کی وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ حَرِيْرٍ فَجَعَلَ اَصْحَابُهٗ يَمَسُّوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ لِيْنِهَا فَقَالَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِ هٰذِهٖ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا وَاَلْيَنُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت کی براء بن عازب نے کہ مشاہر صحابہ سی ہین کہ کہا بیشکش بہیجا گیا واسطے آنحضرت کی جوڑا ریشمی کپڑیکا ف ح ظاہر ایک بادشاہ نی عجم کی بادشاہون مین سی بہیجا تہا آنحضرت کی کہ ہاتہہ پہیرتی تہی اوسپر اور تعجب کرتی تہے اوسکی نرمی پر ف ع اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کہتی تہی یعنی از راہ تعجب اور نہ دیکہتی مانند اوسکیکی کہ بہیجا گیا ہی یہہ حضرت پر آسمان سی پس فرمایا آنحضرت نی کہ تعجب کیا کرتی ہو تم نرمی اسکی سی البتہ رومال سعد بن معاذ کی جنت مین بہتر ہین اس سے اور نرم زیادہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع مناديل جمع منديل کی ہی اور منديل کہتی ہین رومال کو کہ جس سے ہاتہہ وغیرہ پونچہتی ہین پس ذکر کرنی منديل مین مبالغہ ہی کہ جب ایسی کپڑی یہانکی افضل کپڑونسی افضل ہونگی تو وہانکی افضل کپڑونکا کیا پوچہنا ہی وَعَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسٌ خَادِمُكَ اُدْعُ اللّٰهَ لَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ قَالَ اَنَسٌ فَوَاللّٰهِ اِنَّ مَالِيْ لَكَثِيْرٌ وَاِنَّ وَلَدِيْ وَوَلَدَ وَلَدِيْ لَيَتَعَادُّوْنَ عَلٰى نَحْوِ الْمِائَةِ الْيَوْمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت کی اُم سلیم نے ف ح ام سلیم ساتہہ پیش سین کی مان ہین انس کے کہ اونہون نی انس کو صغر سن مین آنحضرت کی خدمت بابرکت مین چہوڑا تہا ترجمہ اونہون نی کہا یا رسول اللہ انس خادم آپکا ہی دعا کرو اللہ تعالی سی اونکی لمبی یعنی دنیا کی برکتونکی کہ ثواب آخرت بسبب حصول ایمان اور برکت صحبت اور خدمت آپکیکی حاصل ہوتا ہی کہا آنحضرت نی یا الٰہی بہت کر مال اوسکا اور اولاد اوسکی اور برکت دی اوسکی لمبی چیز اوسچیز کی کہ دی ہی تو نی اوسکو یعنی نعمتین اپنے قسم مال وغیرہ سی کہا انس نی پس قسم خدا کی بلاشبہہ مال میرا نہایت بہت ہے اور نہایت برکت کا ہی اور تحقیق اولاد میرے یعنی بلا واسطہ اور اولاد میرے اولاد کی البتہ زیادہ ہین گنتی مین مانند سو سی آجکی دن نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع ح یعنی اوسوقت کہ یہہ حکایت کرتا ہون عدد اس مقدار کو پہنچا ہا ہی بعد ازین زیادہ ہی ہون چنانچہ روایت کیا گیا ہی کہ انس نی کہا یعنی بہت دنون بعد نقل کرنی مضمون سابق کی کہ دیی گئی ہین مجکو میری صلب سے سوا اولاد کی اولاد کی ایک سو بیس کم سب لڑکی ہین سوا دو لڑکیونکے یہہ بحسب قول البعض کے ہی اور بلاشبہہ زمین میرے البتہ بہل دیتی ہی سال مین دو بار ذکر کیا یہہ ابن حجر نی اور اونکی بیٹی نی کہا کہ مینی دفن کیی ہین اونکی اولاد صلبی سی قریب سو کے اور نہا نسی معلوم ہوتا ہی کہ اموال و اولاد نعمت الٰہی ہین اگر موجب غفلت کی ذکر حق سی اور باعث گناہ کی نہون اور انس بن مالک بن النضر خزرجی ہین کنیت اونکی ابو حمزہ حاضر ہوئی آنحضرت کی خدمت فیضدرجت مین ہجرت مدینہ کی بارآن برس کے عمر مین اور انتقال کیا انس نی طرف بصرہ کے حضرت عمر کی خلافت مین تو کہ علم دین سکہلا دین لوگونکو اور یہہ آخر اون صحابہ کے ہین کہ مری بصرہ مین سن اکیانوے ہجری مین اور عمر اونکی ایک سو تین برس کے ہوئی اور کہا ابن عبد البر نی اور یہہ بہت صحیح ہی کہ کہتی ہین پیدا ہوئی اونکی ہان برسو فرزند اور بعضون نی کہا اسی تہی اونمین آٹہہ لڑکی اور دو لڑکا لغو اور روایت کین حدیثین انسی خلق کثیر نی انتہی پس جو کچہہ کہ ذکر کیا ابن حجر نی ظاہر اوسکا مخالف ہی اس نقل کی و ایسی سے مخالف ہی ظاہر حدیث کی اسلیکی وہ دلالت کرتی ہی اسپر کہ مجموع اولاد اونکی اور اونکی اولاد کی اولاد متعاد زمین سو سے اولاد اونکی واللہ علم اور کہا نووی نی کہ یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی

نشانیون مین سی ہی اور آمین دلیل ہی اونکی لیی جو خصلت دیتی ہین غنی کو فقیر اور جواب سکا یہہ دیا گیا ہی کہ یہہ مخصص ہی ساتھہ دعا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت کے دعا سی برکت ہوئی اونکی مال مین اور جبکہ ہوئی برکت اوسمین سی مقصود ہوا پس حاصل ہوا بسبب اوسکی ضرر اور نہ تقصیر بیچ ادا حق خدا کی اور اس سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ مستحب ہے جسوقت کہ دعا کری کسی چیز کی کہ متعلق ہی دنیا کی تو لائق ہی کہ ملا لیوی اپنی دعا کی ساتھہ طلب برکت کو کہ یا اللہ اس چیز مین برکت ہو اور محفوظ رہون سب آفات سی وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِاَحَدٍ یَمْشِیْ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ اَنَّہٗ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اِلَّا لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا نہین سنا مینی حضرت کو کہ فرماتی ہون واسطی اوس شخص کے کہ چلتا ہو زمین پر یہہ کہ وہ اہل جنت سی ہی مگر عبد اللہ بن سلام کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ح ع یہہ اکابر یہود اور علما اونکی سی اور اولاد یوسف علیہ السلام کی سی ہین اور یہہ جو کہا چلتا ہو زمین پر یہہ صفت احتراز یہ ہی کہ نکل جاوین اس سے عشرہ مبشرہ مین سے وہ کہ تہی پہلی اونکی پس گویا کہ کہا نہین مینی واسطی اوس شخص کی کہ وہ زندہ ہی آب دی زمین پر اور کہا نووی نی کہ نہین ہی یہہ مخالف اس کے اس قول کی ابو بکر فی الجنۃ وعمر فی الجنۃ الخ کہ دس صحابیون کی جنتی ہونکی اور اور بعضون کی جنتی ہونکی بشارت دی ہی اسلیی کہ سعد نی نفی اپنی سنی کی کی اور نفی اونکی سنی کی نہین دلالت کرتی ہی اوپر نفی بشارت کی غیر کی لیی اوسجسوقت کہ جمع ہوتی ہین نفی اور اثبات تو اثبات مقدم ہوتا ہی نفی پر ہتے یا نفی کی سنی کی واسطی کہ وہ جانی ترکیہ نفس آپنے کی یا یہہ کلام سعد کا پہلی بشارت دینی اور ونکی سنی ہو یا بعد موت مبشرین کی اور ظاہر یہی ہی اسلیی کہ عبد اللہ بن سلام جلتی رہی بعد اونکی اور نہین ہوا قی عشرہ مبشرہ سے بعد اونکی سوای سعد و سعید کی اور مؤید ہی اونکی حدیث دار قطنی کی مَا سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِحَیٍّ یَمْشِیْ اَنَّہٗ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ رہا یہہ کہ سعد نے اپنی تئین نہین ذکر کیا اسلیی کہ اونکی بشارت دینی پہنچی ہو کسی اور سی اور یہہ سنی بذات خود جیسا کہ ابتدا حدیث سی معلوم ہوا یا کسر نفسی سی اپنی تئین نہین ذکر کیا لیکن باقی رہا کلام سعید کی زندہ موجود ہونے مین پس اوسکا دفع یون ہو سکتا ہی کہ مراد اونکی قول یمشی سی یہہ ہو کہ واقع ہوئی بشارت حضرت کی عبد اللہ بن سلام کی لیی وسوقت کہ چلتی ہون زمین پر بخلاف بشارات غیر اونکی لیی اور اس سی جانا رہتا ہی اشکال و اللہ اعلم بالاحوال وَعَنْ قَیْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا فِیْ مَسْجِدِ الْمَدِیْنَۃِ فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلٰی وَجْہِہٖ اَثَرُ الْخُشُوْعِ فَقَالُوْا ھٰذَا رَجُلٌ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ تَجَوَّزَ فِیْھِمَا ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُہٗ فَقُلْتُ اِنَّکَ حِیْنَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوْا ھٰذَا رَجُلٌ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ قَالَ وَاللّٰہِ مَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَقُوْلَ مَا لَا یَعْلَمُ فَسَاُحَدِّثُکَ لِمَ ذَاکَ رَاَیْتُ رُؤْیَا عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُھَا عَلَیْہِ وَرَاَیْتُ کَاَنِّیْ فِیْ رَوْضَۃٍ ذَکَرَ مِنْ سَعَتِھَا وَخُضْرَتِھَا وَوَسْطَھَا عَمُوْدٌ مِنْ حَدِیْدٍ اَسْفَلُہٗ فِی الْاَرْضِ وَاَعْلَاہُ فِی السَّمَاءِ فِیْ اَعْلَاہُ عُرْوَۃٌ فَقِیْلَ لِیْ اِرْقَہْ فَقُلْتُ لَا اَسْتَطِیْعُ فَاَتَانِیْ مِنْصَفٌ فَرَفَعَ ثِیَابِیْ مِنْ خَلْفِیْ فَرَقِیْتُ حَتّٰی کُنْتُ فِیْ اَعْلَاہُ فَاَخَذْتُ بِالْعُرْوَۃِ فَقِیْلَ اِسْتَمْسِکْ فَاسْتَیْقَظْتُ وَاِنَّھَا لَفِیْ یَدِیْ فَقَصَصْتُھَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْکَ الرَّوْضَۃُ الْاِسْلَامُ وَذٰلِکَ الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَتِلْکَ الْعُرْوَۃُ الْعُرْوَۃُ الْوُثْقٰی فَاَنْتَ عَلَی الْاِسْلَامِ حَتّٰی تَمُوْتَ وَذٰلِکَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت کی قیس بن عباد تابعی نفسہ نی کہ تہا مین بیٹہا ہوا مسجد مدینہ مین پس آیا ایک شخص کہ اوسکی چہرہ پر نشان خشوع کا تہا یعنی سکون اور وقار اور حضور پس کہا بعضی حاضرین نے یہہ شخص اہل جنت سی ہی پس پڑہین اوسنی دو رکعتین یعنی تحیۃ المسجد یا اور نماز خفیف کیا اوسمین یعنی ہلکی پڑہی قراءت پہر باہر نکلا وہ اور پیچہی پیچہی اوسکی چلا مین پس کہا مینی نے اوسے کہ تحقیق تم جسوقت کہ آئی مسجد مین تو بعضون نی کہا کہ یہہ شخص اہل جنت سی ہی کہا اوس شخص نے قسم خدا کی نہین لائق واسطی کہنی کسی کی یہہ کہ کہی اوسچیز کو کہ نہ جانتا ہو پس بیان کرونگا مین تجہی کہ کیونکر ہی یہہ انکار ف ح

کہا نووی نے کہ یہہ انکار عبد اللہ بن سلام نے اوپر اس جہت سے کیا کہ اونہون نے حکم کیا اونکی لیے قطعی جنتی ہونیکا پر احتمال ہی کہ اون لوگون کو یہہ خبر سعد بن ابی وقاص کی کہ ابن سلام اہل جنت سے ہی اور ابن سلام نے نہ سنی ہو یہہ خبر اور احتمال یہہ ہی ہی کہ ابن سلام نے مکروہ رکہی تعریف اپنی اسبب اس نماز پڑہنے کے ازراہ تواضع اور گوشہ گزینی کی اور مکروہ رکہنی شہرت کی کہا طیبی نے پس بنا بر اسکی اشارہ ساتہہ قول اوسکی فساحذ ناک لم ذاک طرف انکار اوسکی ہے اوپر یعنی پن بیان کرنا ہون تجہسے سبب اپنے انکار کا اوپر اور وہ یہہ ہی رایت رویا الخ اور یہہ دلالت کرتا ہی اوپر نص قطعی ہونی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسپر کہ تین اہل جنت سے ہون جیسیکہ نص فرمائی میری خبر کی لیے حاصل یہہ اگرچہ مین بسبب بشارت آنحضرت کی امید وار جنت کا ہون لیکن اپنی تعریف و شہرت کو مکروہ رکہتا ہون اسلیے کہ جیسی میرے لیے بشارت دی اور دنکی لیے بہی دی ہی مجہین کیا ہی کہ مین مشہور ہون اور ممکن ہی کہ مراد ابن سلام کی تصدیق نو گونکی ہو اس باتمین کہ کہی اور اشارہ ساتہہ لفظ ذاک کی طرف اس قول اونکیکی ہو ہذا رجل من اہل الجنۃ یعنی نہین لائق ہی اوس کیسکو کہ پائی ہو صحبت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی یہہ کہ کہی وہ چیز کہ نہین جانتا ہی پس وہ جانتی ہی ہونگی اس بات کو کہ کہی اوپر مین ہی کچہہ اوسکو جانتا ہون اور وہ یہہ خواب ہے ترجمہ دیکہا مینی ایک خواب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین پس عرض کیا مینی وہ خواب روبرو حضرت کی اور دیکہا مینی یعنی خواب مین گویا کہ مین ہیچ ایک باغچہ کی ہون ذکر کی اوس شخص یعنی عبد اللہ بن سلام نے کشادگی اوسکی اور سبزی اوسکی اور بیچمین اوس باغ کی ایک ستون ہی لوہی کا کہ نیچی کی جانب اوسکی زمین پر ہے اور اوپر کی جانب اوسکی اسمان مین اوسکی اوپر کی جانب مین ایک حلقہ ہی پس کہا گیا واسطے میری چڑہو پس کہا مینی نہین طاقت رکہتا مین یعنی چڑہنی کی پس آیا میری پاس ایک خادم یعنی اوٹہائی اونے پکڑی میری پیچہی میری سے پس چڑہا مین یہانتک کہ پہنچا مین اوپر اوسکی پس پکڑا مینی حلقہ اوسکا پس کہا گیا مجکو مضبوط پکڑی رہو اوسکو پس جاگا مین اسحالیکہ وہ حلقہ میری ہاتہہ مین تہا ف ع یعنی جاگنا تہا حالت پکڑنی مین بغیر فاصل کی پس نہین مراد ہی یہہ کہ وہ اوسکے ہاتہہ مین رہا حالت بیداری مین اور اگر حمل کیا جاوی ظاہر پر تو ممتنع ہی نہین اللہ تعالی کی قدرت مین لیکن ظاہر ہوتا ہی خلاف اسکا اور احتمال ہی کہ مراد یہہ ہو کہ اثر اوس خواب کا باقی رہا میری ہاتہہ مین بعد جاگنی کی کہ صبح ہوئی تو ہاتہہ کی مٹہی بندہی ہوئی تہی ترجمہ پس بیان کیا مینی اوسکو روبرو نبی صلعم کی پس فرمایا آنحضرت نے ہیچ تعبیر اس خواب کے وہ باغ کہ دیکہا تو نے دین اسلام ہی کہ فراخ اور تر و تازہ ہی اور وہ ستون اسلام کا ہی عبارت ہی احکام و ارکان اوسکی سی کہ بنای مسلمانی کی اوپر ہی اور وہ حلقہ کہ دیکہا تو نے اور پکڑا تو نے اوسکو عروہ وثقی ہی کہ قول حق سبحانہ استمسک بالعروۃ الوثقی اشارہ ہی اوسپر پس تو دین اسلام پر ہی کہ چنگل دسپر مارا اور مقام عالی پر چڑہا ف تمام ہوا کلام پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا قیس نے ترجمہ اور وہ شخص عبد اللہ بن سلام تہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور یہہ بہی وہ نہین ہی کہ ہو یہہ عبد اللہ بن سلام کی قول اسی کی کہ اونہون نے خبر دی اپنے پیش سے اور اپنی کو غائب کر کر تعبیر کیا وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ خَطِيبُ الْاَنْصَارِ فَلَمَّا نَزَلَتْ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ جَلَسَ ثَابِتٌ فِيْ بَيْتِهٖ وَاحْتَبَسَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَالَ مَا شَاْنُ ثَابِتٍ اَيَشْتَكِيْ فَاَتَاهُ سَعْدٌ فَذَكَرَ لَهٗ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ثَابِتٌ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّيْ مِنْ اَرْفَعِكُمْ صَوْتًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ سَعْدٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ هُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور در روایت ہی انس سے کہ کہا ہی ثابت بن قیس خطیب انصار کی ف ع یعنی فصیح اوسکی نثر مین جیسا کہ شاعر کہا جاتا ہی نظم مین کلام کرنیوالی کو ایسا ہی خطیب کہتی ہین نثر مین کلام فصیح کرنیوالیکو ترجمہ پس جبکہ اوتری یہہ آیت یا ایہا الذین امنوا الخ یعنی ہی ایمان والو نہ بلند کرو اوازہائی اپنی اوپر اواز نبی کی اخر آیت کے تو بیٹہہ رہی ثابت اپنی گہر مین

اور بند کیا اپنی تئین آنحضرتؐ کی پاس آنی جانی سی پس پوچہا آنحضرتؐ نی سعد بن معاذ سی یعنی اسلمی کہ وہ رئیس اونکی ہی پس فرمایا کیا حال ہی ثابت کا کہ نہین آتا اور نہین کہانی دیتا کیا بیمار ہی ف ح ع ظاہر اصدق حال ثابت کی نی متغیر کی اور باعث آنحضرتؐ کی خبر پوچہنی کا ہوا کہ اونکا حال پوچہا بیت حالت خویش چہ حاجت کہ بوی شرح دہم ۔ گر مرا سوز دلی ہست اثر خواہد کرد ۔ پس گویا سعد متحیر ہوئی جواب مین کچہہ جواب خوب اونکو نہ سوجہا ترجمہ پس آئی سعد ثابت کی پاس اور ذکر کیا اوسی قول آنحضرتؐ کا کہ تمکو آپ پوچہتی ہی کہ کیا حال ہی اوسکا بیمار ہی کہ نہین آتا پس کہا سعد نی کہ نازل ہوی یہہ آیہ یعنی یا ایہا الذین امنوا الخ کہ جو اوپر گذری کہ منع کرتی ہی آواز بلند کرنیسی اوپر آواز آنحضرتؐ کی اور تحقیق تم جانتی ہو ای انصار کہ مین بہت بلند ہون تم مین از روی آواز اونکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر یعنی بحسب جبلت کی پس مین اہل دوزخ سی ہون ف ع ح کہ حبط ہوئی عمل اونکی جیسیکہ حکم کرتی ہی آیہ کریمہ پس ثابت یہہ بات سمجہہ کر بیٹہہ رہی اور یہہ نہ سمجہی کہ مراد اس سی بلند کرنا آواز کا ہی باختیار و قصد کہ مقتضے ہی بی ادبی کا پس ذکر کیا سعد نی یہہ قول ثابت کا روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا آنحضرتؐ نی ایسا نہین ہی بلکہ وہ اہل بہشت سی ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی اس جہت سی کہ مبالغہ کیا ادب مین حتی کہ نہ جائز رکہا بلند کرنا آواز جیسے کا ہی اور واقع ہوا مصداق اسکا کہ وہ شہید ہوئی جنگ یمامہ مین ہمراہ ابوبکر صدیق رضہ کی آیا ہی کہ جب جنگ مسیلمہ کذاب کے واقع ہوئی تو سیا ثابت نی کفن اپنا اور اوسکو پہنکر لڑی اور کفن ہی مین ماری گئی رضی اللہ تعالی عنہا اور اسحدیث مین اشکال یہہ وارد ہوتا ہی کہ آیہ مذکورہ اوتری سن نو مین اور سعد بن معاذ مری پہلی اوسکی سن پانچ مین اور جواب اسکا یہہ دیا گیا ہی کہ جو کچہہ کہ نازل ہوا بیچ قصہ ثابت کے فقط ذکر نہ بلند کرنی آواز کا تہا یعنی یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا صوتکم الخ نہ اول سورت کا یعنی یا ایہا الذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللہ الخ

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا نَزَلَتْ وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ قَالُوْا مَنْ هٰؤُلَاءِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَفِیْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدَهٗ عَلٰی سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا تہی ہم پیچی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ناگہان اوتری سورہ جمعہ پس جبکہ اوتری اور پہنچی یہہ آیہ و آخرین منہم لما یلحقوا بہم الخ مضمون آیہ کا یہہ ہی کہ اور اون جماعت سی کہ بہیجا ہی خداوند تعالی فی پیغمبر کو طرف اونکی وہ ہین کہ ہنوز نہین آئی اور نہین ملی ساتہہ جماعت اصحاب کے کہ امی ہین ف ع یعنی عرب مین اور ابوہریرہ کی گئی ہین درمیان اونکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا طیبی فی یعنی بہیجا اللہ تعالی فی آنحضرتؐ کو بیچ اون امیونکی کہ جو حضرت کی زمانہ مین تہی اور بیچ اور ونکی امیون سی کہ نہین ملی وہ ساتہہ اونکی اب تک اور خلیفہ ہونگی وہ صحابہ کی اور وہ بعد صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کی مین یعنی تابعین ترجمہ کہا صحابہ فی کون ہین یہہ جماعت کہ ہنوز نہین آئی یا رسول اللہ کہا ابوہریرہ فی کہ یہی تہی درمیان ہماری سلمان فارسی کہا ابوہریرہ فی پس رکہا آنحضرتؐ نی دست مبارک اپنا سلمان پر یعنی اونکی مودہی پر پہر فرمایا اگر ہوتا ایمان نزدیک ثریا کی تحقیق لیتی اوسکو کتنی شخص ایمن سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم فی ف ح ع یعنی قوم فارس مین سی اور مراد مطلقا عجم ہین غیر عرب کے مقصود یہہ ہی کہ وہ جماعت کہ ہنوز نہین آئی اور نہین ملی ہین اہل عجم ہین تابعین سی اور وہ ساتہہ اس صفت کی ہین کہ اگر دین یمان آسمان پر ثریا پر ہوا ویں اور پہنچین اوسکو غرض تعریف سلمان کی ہی کہ عجمی ہین اور اکثر تابعین عجم سی ہین اور صحابہ عرب سی اور باشہہ ظاہر ہوی اسی فضل علم و اجتہاد کی تابعین مین کہ ویسی ظاہر نہین ہوئی اونکی غیر مین یعنی بعد صحابہ کی اور باوجود اسکی خصوصیت اور بزرگی جو صحابہ کی نزدیک رکہتی ہی ظاہر ہو اور کنیت سلمان کی ابوعبداللہ ہی غلام آزاد ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ یہودی اونکو خریدا اور آزاد کیا اور وہ شہر فارس صحابہ سی ہین اصل اونکی فارس سے قوم رام ہرمز سی کہ گہوڑی ابلق پوجتی تہی اور وہ دین کی طلب مین رہتی تہی پس دل تو دین نصرانیہ اختیار کیا اور پڑہی کتاب اور صبر کیا

اوسمین اور پر مشتمل ہی درپی کی پھر پکڑا اونکو ایک قوم نی عرب مین سی اور بیچ ڈالا اونکو یہود کی ہاتھہ اور کہتی ہین کہ وہ کچھہ اوپر دس برسون کی ملک مین آئی نوبت بنوبت یہانتک کہ پہنچی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس جبکہ رونق فروز ہوئی آپ مدینہ مین اور فرمایا آنحضرتؐ نی کہ سلمان اہل جنت سی ہی اور یہہ ایک ہی اونمین سی کہ مشتاق ہوئی اونکی جنت اور بڑی عمر ہوئی اونکی بعضی کہتی ہین تین سو پچاس برس کی تہی اور بعضی کہتی ہین اڑہای سو برس کی اور صحیح یہی ہی پس آخر عمر مین مقصود کو پہنچی کہ نبی آخر الزمان کی ملازمت مین حاضر ہوئی اور یہہ اپنی ہاتھہ کی کسب سی کہایا کرتی تہی اور تصدق کرتی تہی عطار اپنی اور مناقب اور تشمائل اونکی بہت مین تعریف کی اونکی نبی علیہ السلام نی اور مدح اونکی بہت مدتون مین ہی اور مری وہ مدائن مین سنہ پینتیس مین وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا يَعْنِيْ اَبَا هُرَيْرَةَ وَاُمَّهُ اِلٰى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَحَبِّبْ اِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الہی محبوب گردان اس چھوٹی سی بندی تیرے کو یعنی ابوہریرہ کو اور محبوب گردان اوسکی ماں کو طرف مسلمانون کی یعنی ایسا کر کہ یہ محبوب مسلمانون کی ہون کہ یہ کیسی نامراد ہین اور محبوب گردان طرف اونکی مسلمانونکو کہ یہہ مسلمانونکو دوست رکہین اور محبوب و محب مسلمانون کی ہون نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ اَتٰى عَلٰى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ فِيْ نَفَرٍ فَقَالُوْا مَا اَخَذَتْ سُيُوْفُ اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰهِ مَاْخَذَهَا فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَتَقُوْلُوْنَ هٰذَا الشَّيْخَ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ اَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ اَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّكَ فَاَتَاهُمْ فَقَالَ يَا اِخْوَتَاهُ اَغْضَبْتُكُمْ قَالُوْا لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَا اَخِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائذ بن عمرو سی کہ تحقیق ابوسفیان بن حرب اموی والد معاویہ کا آیا یعنی گذرا حالت کفر مین سلمان و صہیب رومی و بلال حبشی پر کہ تہی بیچ جماعت اوصحابہ کی ف ع اور یہہ آنا ابوسفیان کا مدینہ مین تہا بعد صلح حدیبیہ کی واسطی تجدید اور مضبوط کرنی اوس عہد کی کہ مشرکان قریش نے مقدمات عذر اور عہد شکنی کی برپا کیی تہی پس آیا ابوسفیان وہان اوس جماعت صحابہ نی دیکہا اوسکو مرتبہ پس کہا اونہون نی کہ نہین لیا خدا تعالی کی تلوارون نی یعنی بندگان خدا کی تلوارون نی کہ بحکم خدا کام کرتی تہی گردن اس دشمن خدا کی سی جگہہ یعنی اپنی کیونکر یعنی اپنی حق کو اوسکی گردنسی یعنی حیف کہ یہہ مشرک یعنی ابوسفیان اب تک ہماری ہاتھہ سی نہین مارا گیا پس کہا ابوبکر نی یعنی اونسی کہ ایا کہتی ہو تم اس ہانکو واسطی شیخ قریش کی اور سردار اونکی کی کہ ابوسفیان ہی ف ح اور حضرت ابوبکر نی یہہ بات کہی واسطی مایل کرنی ابوسفیان کی دل کی اور رعایت حق امان طلب کرنیکی جیسکہ آنحضرتؐ بہی کبہی استمالہ خاطر بعضی مشرکونکا کہ سردار قبیلہ کی ہوتی تہی کیا کرتی تہی ترجمہ پہر آئی ابوبکر صدیق حضرتؐ کی پاس پس خبر دی آنحضرتؐ کو اس قصہ کی کہ جو گذرا درمیان اونکی اور اون صحابہ کی پس فرمایا آنحضرتؐ نی اے ابوبکر شاید غصہ دلایا تو نی اونکو البتہ قسم خدا کی اگر غصہ دلایا تو نی اونکو یعنی اس جہتہ سی کہ وہ مومن محب و محبوب اللہ تعالی کی ہین تو البتہ تحقیق غصہ دلایا تو نی اپنی پروردگار کو یعنی اس جہتہ سی کہ رعایت کی تو نی جانب کافر کی پس آئی ابوبکر اونکی پاس یعنی عذر خواہی کی لیی پس کہا اے بہائیو میری کیا غصہ دلایا میںنی تمکو اور رنجیدہ ہو تم کہا اونہون نی نہین غصہ دلایا تمنی ہمکو اور نہین رنجیدہ ہین ہم سی بخشی تجکو حد ایتعالے اے بہائی میری نقل کی یہہ مسلم نی ف ع ح ظاہر یہہ تہا کہ کہا جاتا یا اخانا یعنی اے بہائی ہمارے اور شاید کہ یہہ حکایت ہی قول ہر ہر واحد کی کہا نووی نی کہ ضبط کیا ہی اوسکو علمانی ساتہہ پیش ہمزہ کی اور بعضی نسخونمین ساتہہ زیر ہمزہ کی ہی انتہی اور بیچ نسخہ سید جمال الدین کے اور ہتونکی اصول معتمدہ سی ساتہہ تصغیر کی اور زبری کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ زبر ہمزہ اور جزم ہی کی ہی اور جائز ہی زبر اوس کا بہی اس حدیث مین بڑی فضیلت ہی فقرا صحابہ کی اور رغبت دلانی ہی اونکی تعظیم اور تکریم کرنیکی اور رعایت خاطر اونکی کی یعنی ملا خوش باش کہ ان سلطان دین را بندہ درویشان مسکینان سری ست صہیب بن سنان مولی یعنی غلام ازاد عبداللہ بن جدعان تیمی کی ہین کنیت اونکی تہی ابویحیی مکان اون کی

تھے زمین موصل مین درمیان دجلہ اور فرات کی پس لوٹا روم فی اوس جانب کو اور بندی مین پکڑ لیگئی اوسکو اور بیہہ ڑکی تہی خورد سال پس مشابہ ہوئی روم کی
پھر خرید اوسکو رومیونسی قبیلہ کلب نے پھر لائی کلب اوسکو مکہ مین پس خرید اوسکو عبد اللہ بن جدعان فی اور آزاد کر دیا اوسکو پس ہی بیہہ اوسکی ساتھہ یہانتک کہ اوہ اور
بعضے کہتی ہین کہ جب بچی ہی ہوئی بیہہ روم مین اور عقل آئی اوسکو تو بہاگی اوسکی ماں سی اور آئی مکہ مین اور ہم قسم ہوئی عبد اللہ بن جدعان کی ساتھہ اور اسلام
لائی بیہلے ابتدا اسلام مین پیچھے مکہ کی کہتی ہین کہ وہ اور عمار بن یاسر مسلمان ہوئی ایک دن مین اسلام مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دار ارقم مین پہنچے بعد کچھہ اوپر
تین شخصونکی اور تہی بیہہ اول اسلام مین سمی کہ عذاب نہی جاتی نہی اللہ کی راہ مین پیچھے مکہ کی پھر ہجرت کی انہون فی طرف مدینہ کی اور نازل ہوئی فی شان بیہہ
آیہ ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ اور مری بیہہ سن اسی مین پیچھے مدینہ کی ستر برس کی عمر مین اور دفن کی گئی بقیع مین اور ابو سفیان
کا حال آگی مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی وعن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال آیۃ الایمان حب الانصار وآیۃ النفاق بغض الانصار متفق
علیہ اور روایت ہے انس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نشانی ایمانکی یعنی کمال ایمان کی محبت انصار کی ہی یعنی سب انصار کی اور نشانی نفاق کی
دشمنی انصار کی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح ع انصار جمع نصر ہی کہ مراد نصرت یعنی مدد کرنیوالی آنحضرت کی ہین اور انصار دو قبیلہ تہے
اوس اور خزرج کہ دو بہائی تہی کہ انصار اولاد اوسکی ہین اور اوسکی درمیان ہین لڑائیان بہوت برس تک جنگ و عداوت تہی اور ساتھہ علاقہ اسلام و توحید کی عداوت مبدل
ساتھہ محبت کی ہوئی اور آنحضرت نی اونکا لقب انصار کہا کہ ساتھہ اوسکی مشہور و ممتاز ہوئی اور بعد اونکی اونکی اولاد اور موالی پر بیہہ نام باقی رہا اور اونکی
تعریف قرانمین موجود ہی اور بیہہ درجہ پایا اونہون نی بسبب مدد کرنا دینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مدد کرنی اونکی اور بسبب عداوت
کفار عرب و عجم کی ہوئی ساتھہ اونکی بس ضرور ہوئی بیہہ بات کہ محبت اونکی علامت ایمانکی ہوئی اور عداوت اونکی علامت کفر و نفاق کی اور کمال محبت اونکی موجب
کمال ایمان کی اور نقصان محبت اونکی موجب نقصان ایمان کی اور اگر بسبب مدد کرنی اونکی عداوت کہی تو یقین ہی کہ موجب کفر حقیقی کی ہوگی وعن البراء
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الانصار لا یحبہم الا مؤمن ولا یبغضہم الا منافق فمن احبہم احبہ
اللہ ومن ابغضہم ابغضہ اللہ متفق علیہ اور روایت کی براء بن عازب انصار سے انی کہ کہا سنا مینی رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سی فرماتی انصار نہین دوست رکہنا اونکو مگر مومن یعنی کامل و نہین بغض کہنا اونسی مگر منافق یعنی منافق حقیقی یا مجازی اور وہ فاسق ہے
مشابہ منافق کی پس جو کوئی دوست رکہیگی انصار کو دوست رکہیگا اوسکو اللہ اور جو شخص دشمن رکہی اونکو دشمن کہیگا اوسکو اللہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی و
عن انس قال ان ناسا من الانصار قالوا حین افاء اللہ علی رسولہ من اموال ہوازن ما افاء فطفق یعطی رجالا من
قریش المائۃ من الابل فقالوا یغفر اللہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی قریشا ویدعنا وسیوفنا تقطر من دمائہم
قال فحدث لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمقالتہم فارسل الی الانصار فجمعہم فی قبۃ من ادم ولم یدع معہم احدا
غیرہم فلما اجتمعوا جاءہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما حدیث بلغنی عنکم فقال فقہاء ہم اما ذوو
رأینا یا رسول اللہ فلم یقولوا شیئا واما اناس منا حدیثۃ اسنانہم قالوا یغفر اللہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یعطی قریشا ویدعنا وسیوفنا تقطر من دمائہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اعطی رجالا
حدیثی عہدہم بکفر انالفہم اما ترضون ان یذہب الناس بالاموال وترجعون الی رحالکم برسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قالوا بلی یا رسول اللہ قد رضینا متفق علیہ اور روایت کی انس نی کہا تحقیق بعضی از مسیون فی انصار نہیں
سے کہا جسوقت کہ غنیمت دی اللہ نی اپنی رسول کو اموال ہوازن سی کہ نام ایک قبیلہ مشہورہ کا ہی دو جہہ کر دی ف ح اس عبارت مین اشارہ ہی کہ ان

اموال پر آمادہ کی کہ غنیمت جو حاصل ہوئی اوس قبیلہ سی بہت سے چنانچہ روایتون مین آیا ہی کہ چوبیس ہزار بندی تہی اور چوبیس ہزار اونٹ اور چار ہزار اوقیہ چاندی کی اور چالیس درہم کا ہوتا ہی اور کچھ اوپر چالیس ہزار بکریان تہین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کثرت بکرونکی خارج از حصر تہی ترجمہ پس شروع کیا دینا کتنے ایک شخصونکو قریش مین سی سو سو اونٹ کا ف ح ح اور وہ مکہ کی رہنی والی تہی اور تہی نو مسلم کہ فتح مکہ مین اسلام لائی تہی اور ہنوز ایمان فی اونکی دلونمین قرار نہ پکڑا تہا اور اونکو مولفۃ القلوب کہتی ہین پس اونکو حضرت نی دینا شروع کیا سو سو اونٹ وسطی تالیف قلوب کے کہ الفت اسلام کی اونکو پیدا ہو اور اونمین ابوسفیان والد معاویہ کے بہی تہی اور دیتی تہی صاف قین کو مہاجرین اور انصار مین سے سو سو کم اور یہہ تقسیم جعرانہ مین ہوئی وقت پہرنی حضرت کی طائف سی ترجمہ پس کہا ایک جماعت نے انصار مین سی کہ بخشتی خدا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی ہین قریش کو یعنی بہت سا کچہہ اور ترک کرتی ہین ہمکو یعنی نہین دیتی ہین ہمکو بہت اور تلوارین ہماری یعنی جماعت انصار کی ٹپکتے ہی اونکی خونونسی ف ح ع یعنے ٹپکتے ہین خون قریش کے ہماری تلوارون سے بسبب لڑنیکی اونسی اسلام لانی کی لیی اور یہہ کہا اونہون نی گمان کیا کہ آنحضرت رعایت کرتی ہین اپنی قوم کی قریش مین سی ترجمہ پس خبر دی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو انصار کی گفتگو کی یعنی آنحضرت کو خبر پہنچائی لوگون نی کہ بعضی انصارپون کہتے ہین پس کسیکو بہیجا آنحضرت نی انصار کی پاس اور جمع کیا اونکو اپنی بیچ خیمہ کی کہ بنا ہوا تہا چمڑے سی اور نہ بلایا ساتہہ اونکی کسیکو سوای اونکی پس جب جمع ہوے انصار آئی اونکی پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا آنحضرت نی کیا ہی یہہ بات کہ پہنچی ہی مجکو تمہاری جانب سے پس کہا دانایون اور علما اونکی نی اپر عقلمندون ہماری نی یا رسول اللہ پس نہین کہا ہی کچہہ یعنے ان باتون مین سے اور اپر کتنی ایک لوگون نی ہم مین سی کہ نئی ہین سن اونکی یعنی نو عمر اور نوجوان ہین کہا کہ بخشی اللہ رسول خدا صلعم کو کہ دیتی ہین قریش کو اور چہوڑتی ہین انصار کو اور تلوارین ہمارے ٹپکتی ہین اونکی خونون سی پس فرمایا رسول خدا صلعم نی کہ بلا شبہہ دیتا ہون مین یعنی اس مال مین سے کتنی ایک شخصونکو کہ جدید العہد ہین ساتہہ کفر کی یعنی نو مسلم ہین طالب تالیف قلوب ہونمین الفت اونکی اسلام سی یعنی بسبب دینی مال کی بہچہہ اور غرض کی لیی دیتا ہون کیا نہین راضی ہوتم اے انصار اس سے کہ مال لیجاوین لوگ یعنی غیر تمہاری مؤلفۃ القلوب اور پہرو تم طرف مکانون اپنی کی اور مدینہ مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اونہون نی بلا رسول اللہ تحقیق راضی ہوئی ہم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع کیا خوب کہا ہی کسینی بیت رضینا قسمۃ الجبار فینا ونحن علم وللاعدا مال فان المال یفنی عن قریب ونحن العلم باق لا یزال وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْاَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَهَا اَلْاَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ؒ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر نہ ہوتی ہجرت تو البتہ ہوتا مین ایک شخص انصار مین سے ف ع ح نہین مراد اسی انتقال نسب والدی سی اسلیی کہ وہ حرام ہی مہد النسب آنحضرت کا افضل اور بزرگ تر ہی سب نسبونسی بلکہ مراد اس سی نسب بلادی ہے اور معنی اسکی یہہ ہین کہ اگر نہ ہوتی ہجرت دین سی اور نہ ہوتی انسبت اوسکی دینی کہ نہین گنجایش رکہتا ہی مجکو ترک کرنا اوسکا اسلیی کہ ہجرت ایسی عبادت ہے کہ حکم کیا گیا تہا مین ساتہہ اوسکی تو البتہ منتسب ہوتا مین طرف ذات تمہاری کی اور پہرتا اس اسم سی طرف اسم تمہاری کی حاصل یہہ کہ اگر نہوتا شرف نسبت ہجرت کا اور فضیلت اوسکی تو انتساب کرتا مین ساتہہ انصار کی اور دیار اونکے اور انتقال کرنا مین اسم مہاجرین سی طرف اسم انصار کی آمین بیان ہی اکرام انصار کا اور فضیلت نسبت نصرت کا اور باوجود اسکی آمین اشارہ ہی اوپر فضیلت ہجرت کی اور بزرگی رتبہ مہاجرین کے اسلیی کہ اونہون نی چہوڑا وطن اور اہل اور اولاد اپنی خدا اور رسول کی محبت مین اور نصرت اور ایثار فضیلت کا مکہی ولیکن ساکن تہی انصار اپنی دیار اور قبیلہ اور فرا تبو نمین پس بعد ہجرت کی فضیلت نصرت کی سے اور بعد مہاجرین کے انصار کی اور بعضون نے کہا کہ مراد یہہ ہی کہ مین ہمراز نہین ہون انصار سی اگر بسبب فضیلت ہجرت کی اور اگر ہجرت نہوتی تو ایک انمین سی ہوتا مین

اور برابر اور مثل انکی ہو تمام مرتبہ مین اور احسن نہایت تواضع حضرت کی اور رفعت منزلت انصار کی ہی **ترجمہ** اگر چلین لوگ ایک وادی یعنی راہ جسی یا معنوی مین اور چلین انصار اور راہ مین یا فرمایا شعب یعنے درہ پہاڑ مین تو چلونگا مین وادی انصار مین یا شعب جماعت انصار کی مین **ف** عرج اور جہوڑ دونمین چلینگے لوگونکی راہ مین کا وادی فرجہ یعنی کا واک درمیان دو پہاڑون اور ٹیلونکی جمع اوسکی اودیہ ہی اور شعب ساتہہ زیر شین اور خرم عین کی راہ پہاڑ مین اور فرجہ درمیان پہاڑ کی اور مراد یہہ ہے کہ حجاز کی زمین مین وادی اور شعب بہت ہوتی ہین پس جب پس کسی شعب مین چلتا ہی تو اوسکی قوم بہی اوسکی پیچہی پیچہی وہین چلتی ہی یہانتک کہ پہنچی دکہڑی پر پس فرمایا کہ اگر انصار کسی راہ مین چلین اور اور لوگ اور راہ مین تو مین اوسی راہ مین چلون جسمین انصار چلی سمین بیان ہی کمال عنایت کا اونکی حال پر اور دوسرے وجہ احسن یہہ ہے کہ مراد وادی اور شعب سے رای اور مذہب ہے یعنی اگر اختلاف کرین لوگ آرا و مذہب مین تو اختیار کرونگا نمین انصار کی رای و مذہب کو اور موافق ہونگا نمین ساتہہ اونکی مقصود حسن موافقت اور مرافقت ہی ساتہہ اونکی بسبب اسکے کہ ملاحظہ کیا اونسی حسن وفا اور اچہی خدمتگذاری تہہ مراد ہی کہ مین متابع اونکا کرون اور محتاج ہون اونکا اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم متبوع مطلق ہین اور متابع اونکی **ترجمہ** انصار بمنزلہ شعار کی ہین اور باقی لوگ مانند دثار کی **ف** ع شعار شین کی زیر سی کپڑا اندر کا کہ متصل بدن اور شعر یعنی بدن کی بالونکی ہوتا ہی اور دثار دال کی زیر سی کپڑا باہر کا کہ شعار کی اوپر پہنا جاتا ہی جیسی چادر اور مانند اوسیکی تشبیہ دی انصار کو ساتہہ شعار کی بسبب اسکے مخصوص ہونی صداقت اونکی اور خلوص محبت اونکی اور معنے یہہ ہین کہ انصار بہت قریب ہین طرف میری سب لوگونمین باعتبار مرتبہ و منزلت کی **ترجمہ** تحقیق تم اپنی انصار دیکہوگے پیچہی میری ترجیح اور اختیار کرنا لوگونکا پس صبر کرنا تم یہانتک کہ ملو تم مجہی حوض پر نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ح اور اثرہ ساتہہ زبر ہمزہ اور ث مثلثہ کی اور ساتہہ پیش ہمزہ اور خرم مثلثہ کے اور ساتہہ زبر اوسکی یہی اسم ہی ایثار سی یعنی اختیار کرنیکی یعنی لوگ اپنی تئین ترجیح دینگی اور مقدم کہینگی تمہر اور آپ مرار ہونگی اور وہ لوگ کہ کم رتبہ ہین تمسے بالاتر اور زائد تر ہونگی بسبب امارت کی اور بلاشبہہ یونہی واقع ہوا جو کچہہ کہ خبر دی تہی اون مخبر صادق نی خصوصا امیر المومنین عثمان نمر کی زمانہ مین اور اور بعضی عصرون مین کہ بنی امیہ غالب آئی یا یہہ معنی ہین کہ امرا آپ ہی غنیمت وغیرہ لیلیا کرینگی اور اپنی تئین ترجیح و فضیلت دینگی تمہر بانسی کم رتبہ کو تمہر فضیلت دینگی **ترجمہ** پس صبر کرنا تم اوس ایثار پر یہانتک کہ ملو تم مجہی حوض کوثر پر **ف** ع ح یعنی پس اوسوقت ہر نقصان تمہاری خاطر شکستہ کا ہوگا کہ میری زیارت اور دیدار کی نعمتونسی مسرور ہوگی اور یہہ بشارت ہی اونکی لیے ساتہہ داخل ہونی جنت کی بدلی مین اونکی صبر کی اور آیا ہی کہ بعضی انصار معویہ نمر فی پاس اونکی امارت کی زمانہ مین بعضی مہاجرین کی شکایت لیکر آئی پس کچہہ بدبیر نہ کی اونہون نی اوسکی پس کہا انصاری نی کہ سچ فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے کہ دیکہوگے تم بعدی میرے اثرہ یعنی اختیار و ترجیح کو کہا معویہ نمر فی کہ تمکو کیا حکم کیا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا صبر کرینگا معاویہ نی کہا پس صبر کرو تم کہ تمکو حکم فرمایا ہی اوسکا **وَعَنْهُ** قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ آمِنٌ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ وَنَزَلَ الْوَحْيُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُمْ أَمَّا الرَّجُلُ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَيْكُمْ فَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ قَالُوا وَاللّٰهِ مَا قُلْنَا إِلَّا ضِنًّا بِاللّٰهِ وَبِرَسُولِهِ قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا ہی ہم نی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دن فتح مکہ کی پس فرمایا آپ نی جو شخص کہ داخل ہوا ابو سفیان کی گہر مین پس وہ امن مین ہی **ف** ح آیا ہی کہ جب ابو سفیان اسلام لائی تو عباس نی کہا یا رسول اللہ یہہ ایک شخص ہے کہ دوست رکہتا ہی فخر و بزرگی کو پس مقرر کیجیے اوسکی لیے کچہہ چیز کہ اوسی سی مفتخر ہو پس فرمایا آنحضرت نی جو شخص کہ داخل ہوا ابو سفیان کی گہر مین الخ اور یہہ بہی کہتی ہین کہ ابو سفیان

بیچ ایام ابتدا رسانی قریش کی آنحضرت کو امن دیا تھا الی آیا تھا آپکو اپنی گھر مین پس پہنچے مکافات اوسکی تہی آنحضرت سی ابوسفیان کی لبی اور ابوسفیان بیٹا صخر کا بیٹا حرب کا قریشی والد معاویہ کا پیدا ہوا دس برس پہلی سال فیل کی اور تہا اشراف قریش سی ایام جاہلیت مین اسلام لائی روز فتح مکہ کی اور تہا مولفۃ القلوب سی اور حاضر ہوا جنگ حنین مین اور دیا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سو اونٹ اور چالیس اوقیہ چہ جملہ مولفۃ القلوب کی اور پہوٹی آنکہہ اونکی روز طائف کے پس ہمیشہ کانی رہی روز یرموک تک پہر لگا اونکی دوسری آنکہہ مین بہتیرا دوا بہی پہوٹ گیی مری وہ سنہ چونتیس مین بیچ مدینہ کی اور دفن کیی گئی بقیع مین ترجمہ جو کوئی کہ نشکر کو نمین سی ڈالدی ہتیار پس وہ بہی امان مین ہی پس کہا انصار نی یعنی بعضی انصار نی یہہ شخص یعنی آنحضرت پکڑا ہی اوسکو مہربانی نی اپنی قوم پر اور میل اور رغبت نی اپنی بستی والون یعنی اہل مکہ مین بحکم جبلت بشریہ کی ف ح جب انصار نی دیکہی عنایت و رعایت آنحضرت کی بہ نسبت ابوسفیان کی کہ نہایت عداوت رکہتا تہا پہلی حضرت سی اور اب اوسکی چین ایسا کچہہ فرمایا متحیر ہوئی اور تعجب کیا اور از روی غیرت اور سادگی کی کلام مذکور کیا ترجمہ اور اوترے وحی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ انصار ایسا ایسا کچہہ کہتی ہین فرمایا آنحضرت نی انصار سی کہ کہا تمنی اپر یہہ شخص پکڑا اوسکو مہربانی نی اپنی قوم پر اور رغبت یعنے محبت نی اپنی بستی والونمین ایسا نہ کہو اور ایسا نہین ہی ف ع یعنی نہین ہی امر ایسا کہ جیسا کہ تمہاری وہم مین آیا کہ مین اقامت کرونگا مکہ مین سلیی کہ ہجرت میری طرف مدینہ کی خالص اللہ کے کی لیی ہوئی جیسا کہ بیان کیا اوسکو ساتہہ قول اپنی کی ترجمہ بلاشبہ مین بندہ اللہ کا ہون اور رسول اوسکا ف ع یعنی ہونا میرا اس صفت پر مقتضی ہی اسکو کہ نہ عود کرونمین طرف اوس شہر کی کہ چہوڑا مینی اوسکو اللہ کی لیی اور نہ رغبت کرونمین اوس شہر مین کہ ہجرت کی مینی اوسسے طرف اللہ کی ترجمہ ہجرت کی مینی طرف اللہ کی یعنی طرف ثواب اوسکی یا مورد اوسکی اور طرف تمہارے ف ع یعنی طرف دیار تمہاری کی واسطے میل خاطر ہونی تمہاری کی طرف میری اور طرف اور مہاجرین کی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی والذین تبوؤا الدار والایمان من قبلہم یحبون من ہاجر الیہم اور خلاصہ اوسکا یہہ ہے کہ قصد ہجرت کرنمین تمہا طرف اللہ کی اور ہجرت کرتی ہوئی اپنی قوم کی وارسی طرف وار تمہاری کی ترجمہ زندگانی میری یا جگہہ زندگانی میری کی زندگانی تمہاری یا جگہہ زندگانی تمہاری کی ہی ف ح یعنی جدا نہین ہونگا مین بستی نہ حیات مین اور نہ ممات مین مین ساتہہ تمہاری ہون اور تم ساتہہ میرے خاطر اپنی جمع کرہو ترجمہ عرض کیا انصار نی قسم ہی خدا کی نہین کہا ہمنی یعنی جو کچہہ کہا اگر بسبب بخل کرنیکی ساتہہ خدا کی یعنی ساتہہ نعمت اور فضل اوسکی کہ پہیرا اور رسول اوسکے ف ح یعنی شرف ہمسائگی اور صحبت اونکی اور غیرت کرنی اور روا نہ کرنہی میل و محبت تمہاری کی ساتہہ اور ونکی کہ مبادا عنایت اور محبت اور ہمسائگی اور صحبت انکی سی محروم ہووین ہم اور غیرت لازم ہی محبت کو اور محب ہرگز نہین چاہتا کہ ایکدم نظر محبوب کے غیر و بیر پڑی بلکہ غیر تم با تو چنانست کہ گر دست دہد ۔ نہ گذارم کہ در ائی بخیال دگران ۔ حاصل یہہ کہ مراد انکی یہہ ہی کہ تم جیسی نعمت اللہ نے ہم مین دی اور آدمی محبول ہی اقارب اور وطن سے تحت پر پس ڈری ہم اس سے کہ میل کرو تم ہمسی طرف اونکی پس تحریک کیے ہمنے آپسے ساتہہ اس کلام کی اور آزمایا ہمنی آپکو تو کہل جاوی ہمپر مقصد پس نہین وارد ہوتا ہی اعتراض اوپر کہ کیونکر کہا اونہون نی یہہ قول باوجود نہانی اللہ تعالی کی لاتجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا یعنی نہ مقرر کرو تم پکارنا رسول کا مانند پکارنی بعض تمہارے کی بعض کو ترجمہ فرمایا حضرت نی پس تحقیق اللہ اور رسول اوسکا تصدیق کرتی ہین تمہاری اور راست گو جانتی ہین تمکو اور قبول کرتی ہین عذر تمہاری نقل کی یہہ مسلم نی وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای صبیانا ونساء مقبلین من عرس فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اللہم انتم من احب الناس الی اللہم انتم من احب الناس الی یعنی الانصار متفق علیہ اور روایت ہی انس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا لڑکون اور عورتونکو یعنی انصار کی پہرتی ہوئی طعام شادی یا دعوت وغیرہ کی سی پس کہڑی ہوئی سنیے سلے اللہ علیہ وسلم یعنی اونکی راہ پر یا اونکی ملنی کی لیی پہر خطاب کیا اونکیطرف ساتہہ قول اپنی کی خداوندا تم محبوب ترین ہو مجکو نمین سی طرف میرے خداوندا تم محبوب ترین ہو مجکو نمین سی طرف ف ع مکرر کرکہا اسکو تاکید کی لیی اور بعضی نسخون مین اللہ ہی بجای الی کی ہے صحیح بخاری مین کہا کہ اسکو تین بار فرمایا

اور یہہ حدیث ہی روایت ابی کی ہے جمعہ فراور کہتی ہی آنحضرت ساتھہ فولاد اپنی کی انتم جماعت انصار کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ح اور معنی اللہم کی یا تو قسم ہیں یا یہہ یعنی ہیں اسکی کہ خداوندا تو جانتا ہی میری صدق کو اور پیغمبر میں کہ کہتا ہو نمیں کہ جب دیکھا آنحضرت نی اوس جماعت کو اور خوش ہوئی اونکی دیکھنی سی اور بر جہت محبت ہو خبر دی آنحضرت نی اوسکی اور گواہ کیا حق سبحانہ کو اوپر سبب کمال عنایت اور کرمت کے وعنہ قال مر ابوبکر والعباس بمجلس من مجالس الانصار وہم یبکون فقالا ما یبکیکم قالوا ذکرنا مجلس النبی صلی اللہ علیہ وسلم منا فدخل علیہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ بذلک فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد عصب علی راسہ حاشیۃ برد فصعد المنبر ولم یصعد بعد ذلک الیوم فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال اوصیکم بالانصار فانہم کرشی وعیبتی وقد قضوا الذی علیہم وبقی الذی لہم فاقبلوا من محسنہم وتجاوزوا عن مسیئہم رواہ البخاری اور یہہ بھی روایت ہی انس سے کہ کہا گئے ہی ابوبکر اور عباس ایک مجلس پر انصار کی مجلسوں نمیں سی اسحالمیں کہ اہل مجلس رو رہی تھے یعنے آنحضرت کی ایام مرض میں پس کہا ابوبکر و عباس نے کہ کیچیز نی رولایا تمکو یعنی کیوں روتی ہو کہا انصار نی اس سبب سے روتی ہیں ہم کہ یاد کی ہمنی مجلس آنحضرت کے بہ نسبت اپنی پس آئی ایکایک اون دونوں میں سی یعنی عباس یا ابوبکر مخبر آنحضرت کی پاس اور خبر دی آنحضرت کو انصار کی رونیکی سبب یاد آنی مجلس شریف کی پس باہر نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسحالمیں کہ بتحقیق باندہا تہا اپنی سر مبارک پر کنارہ چادر کا یعنی عمامہ یعنی پگی کی واسطی دفع درد سر کی بسبب شدت کی پس چڑہی آنحضرت منبر پر یعنی خطبہ پڑہنی کی لیی اور نہ چڑہی منبر پر اور نہ پڑہا خطبہ بعد اوسکی یعنی یہہ آخری خطبہ پڑہا پس حمد کی اللہ کی یعنی شکر کیا اوسکی نعمتوں کا اور ثنا کی اوسپر یعنے کامل پہر فرمایا آنحضرت نی وصیت کرتا ہوں میں تمکو ای لوگو یا مہاجرون رعایت اور حمایت اور احسان کرنیکی انصار پر اسلیی کہ وہ شکنبہ اور جامہ دانی میرہیں ف ح ع کرش ساتہہ زبر کاف اوذیر رکی اوپر وزن کتف کی اور ایک نسخہ میں ساتہہ جزم کی شکنبہ گاہیں بیل وغیرہ کا مانند معدہ کی آدمی کی یعنی اوجہ اور علیہ ساتہہ زبر عین مہملہ اور جزم ی اور زبر ب کی جامہ دان کہ اوسکو بچہ کہتی ہیں اور مراد یہہ ہے کہ انصار دوست درونی اور محل سر اور امانت اور اعتماد میرکی ہیں تمام امور میں ان چیزونکی ساتہہ مشابہت اسلیی دی کہ گاہیں بیل وغیرہ جمع کرتی ہیں چارہ اپنا اوجہ میں اور لوگ کہتی ہیں کہ بڑی اپنی جامہ دانی ہیں اور عرب کنایہ کرتی ہیں قلب اور سینہ سی ساتہہ علیہ کی اور کرش بمعنی عیال مراد اولاد چہوٹی اور جماعت کی بہی آیا ہی اور حمل کرنا اس معنی پر بہی درست ہے یعنی انصار جماعت میرے اور اصحاب میرے ہیں اور بمنزلہ عیال اور اولاد چہوٹی میرکی ہیں کہ محل شفقت اور مہربانی اور غمخواریکی اکثر ہوتی ہیں ترجمہ اور تحقیق ادا کیا اونہون نی اوس حق کو کہ اوپر تہا ف ح ع یعنی مدد کرنی اور خیر خواہی اور صرف مال حاصل یہہ کہ پورا کیا اونہون نی اوس عہد کو کہ کیا تہا لیلۃ العقبہ میں ساتہہ اور نی اس آیۃ کی ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ یعنے اللہ نی خرید کیا مومنوں سی اونکی جانون اور مالونکو بعوض اسکی کہ اونکی لیی جنت ہو کہ بیعت کے اونہون نی کہ ہم مدد کرینگی نبی صلعم کی اور اللہ تعالی کی طرف سی وعدہ جنت ملنی کا ہوا تہا پس قربانی ہیرہ پورہ کیا اونہونے وعدہ اپنا کہ مدد کیا حضہ کی ترجمہ اور باقی رہا جو کچہہ کہ اونکی لیی ہی خدا کی نزدیک یعنی ثواب اور داخل کرنا جنت میں پس قبول کرو اونکی نیک کارونسی یعنی عذر اگر پیش کرین وہ اوس باتمیں کہ صادر ہوئی اونسی اور درگذر کرو اونکی بدکارونسی یعنی اگر عاجز ہوون عذر سی تقصیر کے یہہ بخاری نی وعن ابن عباس قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ الذی مات فیہ حتی جلس علی المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال اما بعد فان الناس یکثرون ویقل الانصار حتی یکونوا فی الناس بمنزلۃ الملح فی الطعام فمن ولی منکم شیئا یضر فیہ قوما او ینفع فیہ آخرین فلیقبل من محسنہم ویتجاوز عن مسیئہم رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی حجرہ سی اپنی اوس بیماری میں کہ وفات پائی اوسمیں یہانتک کہ بیٹہی منبر پر پس حمد کی اللہ کی اور

ثنا کہی اوسپہ پھر کہا امید ہے جلد فتح ونصرت کی جاوے گی یعنی مسلمان بہت ہونگی یعنی روز بروز بڑھتی جاوینگی اور ہر طرف سی ہجرت کرکر آوینگی اپنی اپنی وطن چھوڑ کر اور کم ہونگی انصار ف ح اسلئے کہ بدل اپنا نہیں رکھتی کیونکہ انصار عبارت اوس جماعت صحابہ کی ہی کہ جگہ دی آنحضرت کو اور مدد کی اونکی اور مسلمانوں کی اور یہہ ایک خبر ہی ہوچکنی والی جو فرمایا پھر وہ کہاں اور یہہ بات مہاجرین ہیں کہ کہ سی ہمراہ آنحضرت کی آئی قایم ہی پس ظاہر ہے کہ یہہ خبر دینی غیب کے ہی آنحضرت کی بہت سی ساتھ کثرت مہاجرین کی اور اولاد اونکی اور فراخی اونکی شہر وبن اور ٹھہرنی اور برکت گیری کرنی اونکی بخلاف انصار کی کہ کم ہوگا وجود اونکا اور ہین باقی رہنگی وہ اور بالشبہہ واقع ہوا جو کچھہ کہ خبر دی تہی اوسکی مخبر صادق نے کہ کم ہوگا وجود انصار کا ترجمہ بہانتک ہونگی تو گونین منبر انکے طعام بین ف ح اس تشبیہ مین بھی بیان ہی قلت انصار کا اور یہہ اشارہ ہی اونکی تعریف کیطرف کہ جیسا تمکو طعام کو سنوارنیوالا اہل اسلام کا ہوگا ترجمہ پس جو شخص کہ حاکم ہو تم مین سی یعنی ای مہاجرون مثلاً کسی چیز کا کہ ضرر پہنچاوی اوسمین کسی قوم کو یعنی بہکانا اونکو اور نفع پہنچاوی اوسمین اور قوم کو یعنی نیکا کرنا اونکو پس چاہیے کہ قبول کری وہ حاکم اونکی نیکا کاری یعنی نیکی اونکی اور چاہیے کہ درگذر کری اونکی بدکاری یعنی اونکی بدکاری کو اونکی بدکو نقل کی یہہ بخاری نے وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہا کہ فرمایا یعنی دعا کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الٰہی بخش دے انصار کی اور واسطے بیٹون انصار کی اور واسطے پوتون انصار کی نقل کی یہہ مسلم نے ف ع پہلی وجہ کی صحابہ ہوئی اور دوسری درجہ کی تابعین اور تیسری درجہ کی تبع تابعین پس دعا کی تین قرون کی لیی کہ جو خیر القرون ہین اور بعید نہین ہی کہ مراد انسی بلکہ درپئی ہون واسطون کر قیامت تک بلکہ اکرا بناء کو اور بعضی اولاد کی حمل کرین تو بھی دو قرنین یعنی اس صورتمین بیان وغیرہ بھی داخل ہوجاتی ہے وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی اسید سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہتر بن گہر انصار کی یعنی افضل قبایل اونکی بنو نجار ہین پھر بنو عبد الاشہل پھر بنو الحارث بن خزرج پھر بنو ساعدہ اور ہیچ نام قبیلون انصار کی یہان سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنی سب افضل ہین بنسبت اہل مدینہ کی اور یہہ تقسیم بعد تخصیص کے ہی اور عسقلانی نے کہا کہ خیر اول یعنی افضل کی ہے اور خیر دوسرا یعنی فضل کی یعنی خیر حاصل ہی تمام انصار مین اگرچہ متفاوت ہین مراتب اونکی اور مراد بہترین گہر انصار کی سی بہترین قبایل اونکی ہین اور ہر قبیلہ رہتا تہا ایک ایک محلہ مین پس نام رکہا گیا وہ محلہ دار بنی فلان چنانچہ اسلمی آیا ہی ہے روایتو مین بنو فلان بغیر ذکر دار کی لکہا ہی علمائی کہ بزرگی دینی اونکے بقدر سبقت اونکی ہی اسلام مین اور سہن و بیل ہی اور جائز ہوئی تفضیل قبایل اور اشخاص کے بغیر عداوت وخواہش نفسانی کی اور نہین ہوگی یہہ غیبت وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ وَفِي رِوَايَةٍ وَأَبَا مَرْثَدٍ وَكُلُّنَا فَارِسٌ قَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا فَانْطَلَقْنَا تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا حَتَّى أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ فَقُلْنَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ قَالَتْ مَا مَعِي مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هٰذَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ

انفسہم وکان من معک من المہاجرین لہم قرابۃ یحمون بہا اموالہم واہلیہم بمکۃ فاحببت اذ فاتنی ذلک
من النسب فیہم ان اتخذ فیہم یدا یحمون بہا قرابتی وما فعلت کفرا ولا ارتدادا عن دینی ولا رضی
بالکفر بعد الاسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قد صدقکم فقال عمر دعنی یا رسول
اللہ اضرب عنق ہذا المنافق فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قد شہد بدرا وما یدریک لعل
اللہ اطلع علی اہل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد وجبت لکم الجنۃ وفی روایۃ قد غفرت لکم فانزل اللہ
تعالی یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء متفق علیہ

اور روایت کی علی نے کہا بھیجا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور زبیر کو اور مقداد کو اور ایک روایت مین ہی وابا المرثد بدلی والمقداد کی یعنی بھیجا
ابو مرثد کا نام کوری ہی بدلہ مقداد کی ف ع مقداد بیٹی عمرو کندی کی ہین اور چھٹی ہین اسلام مین اور مری جرف مین کہ تین کوس ہی مدینہ سی اور اونکو لوگون نے لاکر
بقیع مین دفن کیا پینتیس مین اور وہ ستر برس کے تہی اور ابو مرثد بیٹی حصین غنوی کی حاضر ہوئی بدر مین وہ بہی اور اونکا بیٹا بہی یعنی مرثد اور ابو مرثد کبار صحابہ
سے ہین کہا محمد بن سعد نے کہ حاضر ہوئی بدر مین اور احد مین اور خندق مین اور تمام جہاد و مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مری مدینہ مین حضرت
ابو بکر رض کی خلافت مین جہا سٹہ برس کے عمر مین ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے کہ روانہ ہو تم یہانتک کہ پہنچو تم روضہ خاخ پر ف ع کہ نام ایک جگہہ کا ہی درمیان
مکہ اور مدینہ کی قریب سینہ کی اور اصل مین روضہ باغ اور سبزہ زار کو کہتی ہین اور خاخ ساتہہ خاء مین معجمتین کے شفتالو کو وہان درخت شفتالو کی بہت ہی ہ
ترجمہ اسلیے کہ روضہ خاخ مین ایک عورت ہی سوار اونٹ پر کجاوہ مین بیٹہی ہوئی اوسکی پاس ایک خط ہی پس لیا وہ خط اوس سی ف ع نام اوس
عورت کا سارہ تہا اور بعضون نے کہا ام سارہ لونڈی آزاد قریش کی تہی اور خط اوسکی پاس تہا اہل مدینہ کا کہ مکہ والونکو لکہا تہا ترجمہ پس روانہ ہوئی ہم جالکہ
جلد کرتی تہی سانڈنی ساتہہ ہمارے یعنے دوڑتی تہی ہوری ہمارے یعنی کہوڑی دوڑا کر چلی یہانتک کہ پہنچی ہم روضہ خاخ تک پس ناگہان پہنچی ہم اوس عورت پر پس کہا ہمنے نکال تو ای عورت خط کو کہا اوس عورت
نے کہ نہین ہے میری پاس کوئی خط کہ نکالون پس کہا ہمنے کی البتہ نکالی گی تو خط کو یا اوتاریگی ہم کپڑی یعنی خط نکالتی ہی تو نکال والا نکا کرینگی تجکو تو کہ حقیقت
حال کہلجا و نی پس نکالا اوس عورت نے وہ خط اپنی جوٹی مین سی ف ع اور روایت مین آیا ہی کہ اوتسی وہ خط اپنی کمر مین سی نکالا پس تطبیق اوس روایت
مین اور اس روایت مین یہ ہی کہ چوٹی اوسکی دراز ہوگی کہ اوسکی کمر تک پہنچتی ہوگی پس باندہا اوسنی وہ نامہ چوٹی مین اور اوس لیا اوسکو اپنی کمر مین ترجمہ
پس لائی ہم اوس خط کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس ناگہان اوسمین سے یہہ عبارت یہہ خط حاطب بن ابی البتعہ کیطرف سی ہی طرف لوگون مشرکین اہل مکہ کی درحالیکہ
خبر دیتا ہی حاطب مشرکین اہل مکہ کو ساتہہ بعضی کامون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ح ع اور وہ متوجہ ہونا آنحضرت کا تہا طرف اہل مکہ کی فتح کہ لیے اور آنحضرت
نے اوس ارادہ کا اخفا کیا تہا اور جملہ الی ناس من المشرکین کلام راوی کی سی ہی والا حاطب نے یہہ خط اہل مکہ کو اونکی خوش امدو استمالہ قلوب کی لیے لکہا تہا پس
اس عبارت سی کیونکر لکہتی کہ من حاطب الی ناس من المشرکین اور حاصل قصہ کا یہہ ہے کہ آنحضرت بقصد فتح مکہ کی مدینہ سی نکل کر خیبر کیطرف متوجہ ہوئی تہی
اور کسیکو اسحال کی حقیقت سی اطلاع نہ کی تہی اور یہہ اوس بکر و خداع کی قسم سی ہی کہ لڑائی فیما بین مبنی ہی جیسیکہ کہا ہی حضرت نظامی رح فی
سکندر کہ باشرقیان حرب داشت ؛ درخیمہ گویند درغرب داشت ؛ اور یہہ حاطب بن ابی البتعہ کہ صحابی تہی اونہون نی اہل مکہ کو یہہ خبر لکہی اور حقیقت حال
سے آگاہی دی کہ پیغمبر تمہارے اوپر آتی ہین ہشیار رہنا پس اوسپر جبرئیل نے آنحضرت کو اس امر کی خبر دی اور آنحضرت نی وہ خط منگا کر ملاحظہ کیا ترجمہ
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ای حاطب کیا ہی یہہ کہنا تیرا اور خبر دینی تیری حقیقت حال سی پس کہا حاطب نے یا رسول اللہ جلدی نہ کیجی مجپر یعنی
بیجہ حکم کرنیکی ساتہہ کفر کی اور سمجہ دینی کی اس عمل پر بلا شبہہ مین ہتون ف ایک شخص چمٹایا گیا قریش مین یعنی حلیف یعنی ہم قسم ہوا ہون اونسی اور نہین ہون مین

خاص وعین سی اور ہین وہ لوگ کہ اُنکی ساتھہ ہین مہاجرین مین سے اونکی لیی قرابت ہی اہل مکہ کی ساتھہ نگہبانی کرتی ہین وہ مشرک بسبب اس قرابت کی مال مہاجرونکے اور اہل وعیال اونکیکی مکہ مین پس چاہا مینی کہ جب قرابت ہوئی مجکو قرابت نسب سے قریش مین پہر کہ کرونگا مین اونکی جنمین ایسا کام کہ نگہبانی کرین وہ بسبب اسکے میری قرابت کے کہ مکہ مین ہے ف ع ح کہا طیبی نے کہ یحمون صفۃ ہی یدا کی اور مراد یدسی یدالنعام ہی یا قدرت یعنی لوگ اونسی نعمت یا قدرت کو کہ حمایت کرین بسبب اونکی میرے قرابت یا میری قرابتونکی یعنے یہہ امر کیا مینی واسطی غرض ومصلحت اپنی لوگونکی کہ مکہ مین ہین مشرک بسبب اس خوش آمد کے یعنے لوگون سی خبردار رہین ترجمہ اور نہین کہا میرے یہہ امر بسبب اسکی کہ مین کافر ومنافق ہون کہ ایمان نہین لایا مین اور نہ اسلیے کیا ہی کہ مین مرتد ہوگیا یعنی بعد ایمان لانیکی کافر ومنافق ہوگیا اور اپنی دین سی نکل گیا اور نہ کیا ہی یہ بسبب راضی ہونیکی ساتھہ کفر کی بعد اسلام کی کہ چاہتا ہون مین نکلنا دین اسلام سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی خطاب کرکر صحابہ سے کہ حاطب نے بیشک سچ کہا تمنے یعنی حقیقت حال یہی ہی جو اسنی کہی پس کہا عمر رضی کہ چہوڑ دیجیے مجکو یا رسول اللہ کہ مارون مین گردن اس منافق کی ف ع اور یہہ کہا عمر نی باوجود تصدیق کرنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی احالمین کی خطاب کیا اونکی تصدیق عذر مین اسلیی کہ عمر دین مین بہت قوی تہی اور اوسوقت مین بعضی لوگ تہے ہی ایسی کہ منسوب تہے طرف نفاق کی پس اونہون نی گمان کیا کہ جنی مخالفت کی امر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ مستحق ہوا قتل کا لیکن یقین نہین کیا اونہون نے اسپر پس اسی پر دلالت کرتی ہی اونکی قتل کرنیکی اور اطلاق کیا اونپر منافق ہونیکا اسلیی کہ شاید اونہون نی دلمین اور کچہہ رکہا ہو خلاف ظاہر کی اور عذر مذکور کیا ہو کچہہ تاویل کرکر انتہی اور حضرت شیخ محدث دہلوی نی کہا کہ شاید بیچ بیان کرنی اس قصہ کے تقدیم وتاخیر ہی والا کہنا عمر کا اس بات کو بعد تصدیق آنحضرت کی حاطب کے بعیسے ترجمہ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق حاطب حاضر ہوا ہی بدر مین ف ح گویا کہ عمر نی کہا کہ کیا ہوا اگر چہ بدر مین حاضر ہوا پس فرمایا آنحضرت نے ترجمہ اور کیا چیز معلوم کروادی تجکو حقیقت حال کی اور کیا جانی تو کہ وہ مستحق قتل کا ہی شاید کہ اللہ تعالی متوجہ ہوا ہو اوپر اہل بدر کی اور نظر رحمت ومغفرت کی کے ہو طرف اونکی پس فرمایا اللہ تعالی نی کر جو کچہہ چاہو کہ واجب ہوئی تمہاری لیی بہشت ف ع کر جو کچہہ چاہو یعنی اعمال صالحہ اور افعال نافلہ سی تہوڑی ہون یا بہت واجب ہوئے یعنی ثابت ہوئی یا واجب ہوئی بموجب وعدہ کی کہا طیبی نے کہ معنی ترجی اور امید رکہنی کی راجع ہین طرف عمر کی والا یہہ امر محقق تہا آنحضرت کے نزدیک اور اقرب یہہ ہے کہ لعل اسلیی فرمایا کہ تو اہل بدر اوسپر اعتماد نکیہ نہ کرین اور عمل سی باز نہ رہین بسبب فرمانی اعملوا ما شئتم کی اسلیی کہ مراد اس سی ظاہر کرنا کرم وعنایت کا ہی نہ رخصت دینی اونکی لیی ہر فعل منہی اور چہوڑ دینا کہ جو کچہہ چاہین سو کرین ترجمہ اور ایک روایت مین ہے یعنی بجای فقد وجبت لکم الجنۃ نے فقد غفرت لکم ف ع یعنی حقتعالی نی نظر رحمت ومغفرت کی کی اونپر اور آسمین امید زیادہ ہی بہ نسبت جملہ سابق کی چنانچہ ظاہر ہی یہہ بات اور کہا نووی نی کہ یہہ حکم آخرت کا ہی اور ایسے دنیا مین حدود وغیرہ متوجہ ہوگی چنانچہ آنحضرت نی مسطح پر حد افترا کی قایم ہی کی حالانکہ وہ بدری تہا اور اسی بنا پر مین معجزہ ظاہر ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اس سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہی پردہ دری جاسوسون کی اور پکڑ لینا اونکی خطوط کا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہی پردہ دری مفسد کی جبکہ ہو اوسمین مصلحت یا ہو پردہ پوشی مین مفسدہ انتہی اور حاطب کو مقصود اس لکہنی سی ایذا دینی آنحضرت کی نہی والا کفر لازم آتا اونکی بہ نسبت بلکہ مقصود اونکو دفع کرنا کفار کی ایذا کا تہا اپنی قرابتیونسی گمان اسکی کہ نہین ضرر کرینگا نبی صلعم کو اس خبر کو پہنچانا اور تصدیق کی اونکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اس بات پر بان قصور کیا اونہون نی اپنی اجتہاد مین اس جہت سی کہ اخفا کیا اپنی امر کو اور نہین پروا نکی مانگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اس فعل کی کرنیمین واللہ اعلم ترجمہ پس نازل کی خدا تعالی نی یعنی بیچ زجر ومنع کی اس فعل سی کہ کیا حاطب نے اور مانند اوسکی نی یہہ آیۃ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِیَآءَ یعنے ای ایمان والو نہ پکڑو دوست میری دشمنونکو یعنی جنکو مین دشمن رکہتا ہون اور اپنی دشمنونکو یعنی جو کہ دشمنی رکہتی ہین تمسی اور وہ کافر ہین فعل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع اور بعد اسکی یہہ ہی تُلْقُوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ

وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُمْ مِنَ الْحَقِّ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ أَنْ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِي
وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي تُسِرُّونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنْتُمْ وَمَنْ يَفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ
سَوَاءَ السَّبِيلِ إِنْ يَثْقَفُوكُمْ يَكُونُوا لَكُمْ أَعْدَاءً وَيَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ وَأَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوءِ وَوَدُّوا لَوْ
تَكْفُرُونَ لَنْ تَنْفَعَكُمْ أَرْحَامُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ
قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ

اخرا پر تک اور خطاب عام کیا اہلبی کو داخل ہون امین خاطب حبیبی اور ہی اور اسی لیی کہا گیا ہی العبرۃ بعموم اللفظ لا بخصوص السبب یعنے یہہ قاعدہ ہی اصول کا کہ اعتبا عموم لفظ کا ہی نہ خصوص سبب کا یعنی ایک آیۃ مثلا ایک قصۂ خاص یا شخص خاص کے لیی اوتری تو یہہ نہین کہ وہ اسیکی لیی خاص ہو بلکہ سبکی حقین ہوا کرے جو ویسا کریگا مصداق اوسکا ہوویگا گویا اوسکی لیی وہ اوتری ہی تنبیہ اس سی رد ہوا قول اون بزرگوارونکا کہ جو کہتی ہین کہ یہہ آیتین توبت پرستو کی لیی اوتری ہین بزرگونکی بچاریونکی حقین کیون اکمو بیان کرتی ہو پس وہ جاہل ہین اس قاعدہ مذکورہ سی اور مقام سوچنی کا ہی اکثر آیتین ایسی ہین جنمین کفاسکی حقین بس کل کو کہینگے صاحب بیان لانیکا اور کفر سی بچنی کا وہین کی لوگونکی لیی حکم ہی ہمارے لیی نہین عیاذا باللہ منہ بجاوی اللہ تعالی اس نفسانیت سے ہم سبکو اور راہ حق دکہاوی وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَاءَ جِبْرَئِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَعُدُّونَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيكُمْ قَالَ مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ وَكَذَلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی رفاعہ بن رافع سی کہ آئی جبرئیل پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا جبرئیل نی کس مرتبہ مین کہتی ہو تم اور کس جماعت سے گنتی ہو تم اہل بدر کو اپنی بیچ مین فرمایا آنحضرت نی گنتے ہین ہم اونکو اپنی مین افضل مسلمانونکا یا فرمایا آنحضرت نی جبرئیل کی جواب مین کچہہ اور کلمہ کہ وہ مانند اوس کلمہ کی ہی ف ع اور ظاہر یہہ ہی کہ یون فرمایا ہو ہم افضل المسلمین ترجمہ کہا جبرئیل نی اور ایسی ہی یعنی ہمارے نزدیک حکم اون ملائکہ کا ہی کہ حاضر ہوئی وہ بدر مین نقل کی یہہ بخاری نی ف ع یعنی وہ افضل ہین اون ملائکہ سی کہ نہین حاضر ہوئی اونمین سی بدر مین پس ہونگی وہ افضل ملائکہ کی اونکی مفضلونمین سی وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَا يَدْخُلَ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَحَدٌ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا قَالَ فَلَمْ تَسْمَعِيهِ يَقُولُ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ أَحَدٌ الَّذِينَ بَايَعُوا تَحْتَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حفصہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بلا شبہہ مین البتہ امید رکہتا ہون کہ نہین پیٹہیگا آگ دوزخ مین اگر چاہا ہی خدا تعالی نی کوئی شخص کہ حاضر ہوا ہی بدر مین اور حدیبیہ مین حفصہ کہتی ہین کہ کہا مین یا رسول اللہ کیا نہین ہی کہ تحقیق کہا ہی خدا تعالی نی اور نہین کوئی تم مین سی مگر وارد ہوگا دوزخ پر ف ۴ ع یعنی حاضر ہوگا دوزخ پر وقت گذرنیکی پل صراط پر جیسی کہا نووی نی کہ صحیح یہہ ہی کہ مراد وارد ہونیسی گذرنا ہی پل صراط پر پس جب گذرنیکی اوپر سی تو دور ہے دوزخ مین گر پڑینگی اور جنتی نجات پا دینگی اور حفصہ نی گمان کیا کہ معنی وارد ہونا کی داخل ہونا ہین یعنی داخل ہوگا اوسمین اور جب داخل ہونا دوزخ مین عام ہوا سب آدمیونکی لیی تو نفی اوسکی اہل بدر اور حدیبیہ سی کیونکر صادق آوی ترجمہ فرمایا آنحضرت نی پس نہین سنا تو نی خدا تعالی کو کہ فرماتا ہی یعنی بعد اوسکے پہر نجات دینگی ہم یعنی داخل ہونیسی اون لوگونکو کہ تقوی کیا ہی ف ع حضرت حفصہ نی مشکل جانی معنی حدیث کی اس جہت سے کہ ظاہر حدیث کا بحسب گمان اونکی غیر موافق تہا آیۃ کی پس سوال کیا تفہم حاصل کرنیکی لیی نہ بطریق اعتراض کی جیسیکہ طریق ارباب مناظرہ کا ہی بلکہ بطریق ادبی کہ واجب ہے ہر شخص پر کہ نہ سمجہی معنی آیۃ کی یا تطبیق درمیان آیۃ وحدیث کی وغیر ذلک یہہ کہ سوال کری کسی عالم سی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی فسئلوا اہل الذکر ان کنتم

لا تعلمون یعنی پس پوچھو تم اہل ذکر کو یعنی علماء کو اگر نہیں ہو تم جانتے ترجمہ اور ایک روایت میں بولو آیا ہی کہ نہیں پلٹیگا دوزخ میں اگر چاہی خدا تعالیٰ نے
بنے اصحاب شجرہ سے کوئی اور اصحاب شجرہ وہ لوگ ہیں کہ بیعت کی ساتھ آنحضرت کے نیچے درخت کی نقل کی یہ مسلم نے ف ح لفظ الذین سے تفسیر ہی اصحاب
شجرہ کی اور یہ حدیبیہ میں تھی وعن جابر قال کنا یوم الحدیبیۃ الف وار بعمائۃ قال لنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم انتم
الیوم خیر اھل الارض متفق علیہ اور روایت ہے جابر سے کہا ہی ہم روز حدیبیہ کے ایک ہزار اور چار سو ف ع اور اختلاف انکی عدد کا اور وجہ توفیق انکی اوپر
گذر چکی ہی ترجمہ فرمایا واسطے ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم آجکی دن بہتر ہیں اہل زمین کی ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور اسکی بموجب
کہا بعضی علماء نے چنانچہ اوپر سے سیوطی نے یہ کہ افضل صحابہ کے خلفاء اربعہ ہیں پھر باقی عشرہ کی پھر اہل بدر پھر اہل احد پھر اہل حدیبیہ وعنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یصعد الثنیۃ ثنیۃ المرار فانہ یحط عنہ ما حط عن بنی اسرائیل
فکان اول من صعدھا خیلنا خیل بنی الخزرج ثم تتام الناس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلکم
مغفور لہ الا صاحب الجمل الاحمر فاتیناہ فقلنا تعال یستغفر لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لان
اجد ضالتی احب الی من ان یستغفر لی صاحبکم رواہ مسلم اور روایت ہی اوسی جابر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو کوئی کہ اوپر چڑھی یا کوں شخص سے کہ چڑھی پہاڑی پر کہ نام اوسکا ثنیۃ المرار ہی ف ع ح ثنیہ ساتھ زبر مثلثہ کی اور زبر نون کی اور تشدید کے
راہ بلند پہاڑ میں اور مرار ساتھ پیش میم کی اور یہ مشہور ہی کما فی النہایہ اور بعضوں نے میم کی زیر سی اور بعضوں نے میم کی زبر سی کہا وہ ایک موضع
ہے درمیان مکہ اور مدینہ کی اگر حدیبیہ کی راہ سی آوی پس آنحضرت نے جو ارادہ کیا مکہ کا سن حدیبیہ میں تو ثنیۃ المرار کی پاس پہنچی رات کو پس لوگوں کو رغبت
دلائی اوسپر جسمیں کی اسلیے کہ وہ اوکھی کہائی ہی بظاہر اسلیے دلائی کہ تو مطلع ہو اہل مکہ کی حال پر کہ کہیں گھات لگائی نہ بیٹھی ہوں اور بدانندیشے
نکلے ہو پس فرمایا کہ جو کوئی چڑھی ترجمہ پس تحقیق شان یہ ہے کہ جھاڑی جاوینگی اوسکے گناہ جیسی جھاڑی گئی بنی اسرائیل سی ف ح اسمیں اشارہ
ہے طرف قول حق سبحانہ کی وقولوا حطۃ نغفر لکم خطایاکم اور قصہ اسکا یہ ہے کہ بنی اسرائیل کو بعد اسکی کہ نکالی گئی جنگل سی کہ چالیس برس اوس میں صابر رہے
اور سایہ کیا اوپر ابر نی اور بھیجا گیا اوپر من وسلوی حکم کیا گیا اریحا میں جانیکا کہ نام ایک قریہ کا ہی متعلقات شام سی کہ اوسمیں جاویں سجدہ ساتھ
اور دعا اور طلب دور ہونی گناہوں کی اور استغفار کی تو کہ بخشی جاوینگی گناہ اونکی لیکن اونہوں نے بدل دالا طلب توبہ اور استغفار کو ساتھ
طلب کرنی شہوات اپنی کی اغراض دنیا سی پس نازل کیا گیا اوپر عذاب پس مراد ساتھ جھاڑی جانی گناہ کی بنی اسرائیل سی وعدہ جھڑنی گناہ
کا بنی اسرائیل سی اگر وہ حکم بجا لاتی پس جابر رض کہتی ہیں ترجمہ پس تھی اول اون لوگوں کی چڑھی اوس ثنیہ پر گھوڑی ہماری یعنی گھوڑی یعنی سوار ہی خزرج
کے ف ح کہ ایک قبیلہ ہی انصار میں سے اور جابر رض اونہیں میں سے تھی راوی کہا گیا کہ انصار دو قبیلہ ہیں اوس اور خزرج کہا گیا ہی بعضی قبیلہ اوس سے ہی اور بعضی خزرج سی ف پھر
چڑھی لوگ سب پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہ ہی ہم میں سی بخشا گیا ہی اوسکو مگر صاحب اونٹ سرخ کاف ع اور وہ عبد اللہ بن ابی
رئیس منافقوں کا تھا ترجمہ پس آئی ہم اوسکی پاس اور کہا ہمنے کہ تو بخشش مانگیں تیری پس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا اوس سرخ اونٹ والے نے
کہ تحقیق اگر پاؤں میں گم ہوئی اپنی کو کہ وہی سرخ اونٹ ہو یا کوئی اور چیز محبوب تر ہو میری طرف سے اسسے کہ بخشش چاہی میری لیی یا رتمہارا نفل کی یہ مسلم نے
ف ع اور یہ کفر صریح ہی اوسسے اور اسکی طرف اشارہ کیا اللہ تعالیٰ کی اس قول فی واذا قیل لھم تعالوا یستغفر لکم رسول
اللہ لووا رؤسھم ورایتھم یصدون وھم مستکبرون سواء علیھم استغفرت لھم
ام لم تستغفر لھم لن یغفر اللہ لھم وذکر حدیث انس قال لابی بن کعب ان اللہ امرنی

اَنْ اَقْرَأَ عَلَيْكَ فِي بَابٍ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ اور دور کی کسی حدیث انس کی کہ ادھر میں بہت سے کہا آنحضرت نے واسطے ابی بن کعب کے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے حکم کیا مجکو یہہ کہ پڑھوں تجھپر سورہ لم یکن الذین کفروا اوس باب میں کہ بعد کتاب فضایل القرآن کی مذکور ہی اور صاحب مصابیح نے اوسحدیث کو اس فصل میں ذکر کیا ہی مولف نے اوسکا ذکر کرنا وہاں مناسب تھا بسبب ذکر قرآن کی اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتَدُوا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي مِنْ اَصْحَابِي اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ وَفِي رِوَايَةٍ حُذَيْفَةَ مَا حَدَّثَكُمُ ابْنُ مَسْعُودٍ فَصَدِّقُوهُ بَدَلَ وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابن مسعود سی اوسنی نقل کی ہیہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پیروی کرو تم اون دو شخصونکی کہ بعد میرے خلیفہ ہونگی میری یا رونسی کون ہین وہ شخص ابوبکر اور عمر ف یہہ ترجمہ بموجب ترجمہ حضرت شیخ کی ہی اور بموجب شرح مدعا کی یون چاہیی کہ پیروی کرو اون دو شخصونکی بعد وفات میرکی یا بعد پیروی کرنی میرکی جملہ اصحاب میرسی کہ وہ ابوبکر اور عمر ہین پس ابوبکر و عمر بدل ہی یا بیان الذین کا ترجمہ اور سیرت پذیر ہو اور راہ و سیدہی چلو ساتھہ سیرت اور راہ و روش عمار بن یاسر کی ف ع اور اقتدار اعم ہی ہ اہتدار سی اسس جہت سی کہ متعلق ہوتا ہی ساتھہ اوسکی قول و فعل بخلاف اہتدا کے کہ وہ مختص ہے ساتھہ فعل کے یعنے اقتدار مطلق پیروی کرنیکو کہتی ہین خواہ فعل سین ہو یا قول سین ہو اور اہتدا فقط فعل سے ہ پیروی کرنیکو کہتی ہین اور اس جملہ سین اشارہ ہی طرف حقانیت خلافت امیرالمومنین علی رضی اللہ عنہ کی ترجمہ اور چنگل مارو ساتھہ عہد ابن ام عبد کے ف یعنی ابن مسعود کی قول و وصیت کو محکم پکڑو اور سہلی اختیار کی ہی ہمارے امام اعظم صاحب نے روایت اونکی اور قول اونکا تمام صحابہ پر بعد خلفاء اربعہ کے بسبب کمال فقاہت اور خالص ہونی وصیت اونکیکی اور قرابتی نبی کی ایسی ہی کچھہ معنی بیان کر کر کہا کہ اولی سیر نزدیک یہہ ہے کہ مراد اونکی عہد سی امر خلافت ہی پس اول و نہون ہے نبی گواہی دی صحت خلافت کی اور مشورہ دیا اور اکابر صحابہ نے بجا ہونی خلافت اونکیکا اور قایم کی ہیہ دلیل کہ کہا تمہین پیچھے والتی ہین ہم اوسکو کہ مقدم کیا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ پسند کرین ہم اپنی دنیا کی لیی اوسکو کہ پسند کیا آنحضرت نے ہماری دین کی لیی اور یہی مضمون حضرت علی رضی سی بھی منقول ہی اور موید اس معنی کی مناسبت ہی کہ واقع ہی درمیان اول حدیث کی اور آخر اوسیکی اسلیی کہ اوسکی اول میز ہے اقتدا والذین من بعدی ابوبکر و عمر اور اوسکی آخر مین ہی تمسکوا بعہد ابن ام عبد اور یہنی جو لکہا کہ مراد عہد ابن ام عبدی وصیت و قول ابن مسعود کا ہر اوپر دلالت کرنیکی ہی یہہ قول ترجمہ اور بیچ روایت حذیفہ کی آیا ہی کہ جو کچھہ کہ حدیث کرے تمکو اور خبر دے تمکو ابن مسعود یعنی امور دین اور احکام اوسکی نسی پس راست گو جانو اوسکو اور یہہ عبارت بدلی اس عبارت کی ہی وتمسکوا بعہد ابن ام عبد نقل کی ہیہ ترمذی نے وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا اَحَدًا مِنْ غَيْرِ مَشْوَرَةٍ لَاَمَّرْتُ عَلَيْهِمُ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا مین امیر و حاکم کرنیوالا کسیکو بغیر مشورہ کے تو البتہ سردار کرتا مین اونپر بیٹی ام عبد کو نقل کی ہیہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نے ف یعنی عبداللہ بن مسعود کی امیر کرنیمین صاحب مشورہ اور فکر کی تہے اور کہا ہی علمائی کہ مقصود امیر کرنا اونکا ہی لشکر معین ہین یا ہر حالت حیات کی ایک امر مین امورسی والا خلافت کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی مخصوص بساتھہ قریش کی تہی اور ابن مسعود قریش مین تہی وَعَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ اَبِي سَبْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَسَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُيَسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَيَسَّرَ لِي اَبَا هُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ اِنِّي سَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُيَسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَوُفِّقْتُ لِي فَقَالَ مِنْ اَيْنَ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ جِئْتُ الْتَمِسُ الْخَيْرَ وَاَطْلُبُهُ وَقَالَ اَلَيْسَ فِيكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابُ

اللہ عنہ وابن مسعود صاحب طہور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونعلیہ وحذیفہ صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعمار الذی اجارہ اللہ من الشیطن علی لسان نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم وسلمان صاحب الکتابین یعنی الانجیل والقرآن رواہ الترمذی اور روایت کی خثیمہ بن ابی سبرہ نی کہ یارتا بعین اور ثقات اونکی سی تھی نی کہا آیا مین مدینہ مین اور سوال کیا مینی اللہ سی کہ میسر کری میری لیی ہمنشین نیکبخت یعنی ایسا ہمنشین ملے کہ صلاحیت رکھی اسکی کہ بیٹھی اوسکی ساتھ اور رامنفادہ ہوا وسکی ہمنشینی سی پس میسر کیا خدا یتعالی نی میری لیی ابوہریرہ کو پس بیٹھا مین اونکی پاس اور کہا مینی کہ مینی درخواست کی تہی خدا یتعالی سی کہ میسر کری ہمنشین نیک پس میسر کیا میری لیی پس موافق کیا گیا تو میری لیی اور اتفاق ہوا میری لیی ہمنشینی تیرے ف ح لفظ وفقت ساتھہ تخفیف ف کی صیغہ مجہول کی وفق سی ہی یعنی سازدار پڑتی کی اور بعضون نسخون مین جملہ میسر لی پہلی وفقت لی کی تہین ہے ترجمہ پس کہا ابوہریرہ نی کہا نکاہی تو کہا مینی اہل کوفہ مین سے آیا ہو نمین درحالیکہ ڈہونڈتا ہو نمین خیر کو ساتھہ ہمنشینی کی اور طلب کرتا ہو نمین خیر کو اپنی نفس کی لیی ف عمر اوخیر یعنی علم یا عمل ہی کہ جو تعبیر کیا گیا ہی ساتھہ حکمت کے اللہ تعالی کی کلام پاک مین ومن یوتی الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا یعنی اور جو کوئی دیا جاوی حکمت پس تحقیق دیا گیا خیر کثیر اور کہی کہا جاتا ہی لا خیر خیر منہ یا لا خیر غیرہ یعنی نہین ہی کوئی خیر بہتر علم سی یا نہین ہے خیر سوای اوسکی ترجمہ پس کہا ابوہریرہ نی کیا نہین ہی تم مین یعنی تہاری شہر مین سعد بن مالک مستجاب الدعوۃ ف ح یہہ وہی سعد بن ابی وقاص ہین مالک اونکی باپکا نام ہی یعنی ابی وقاص کا اور اوپر ذکر اونکا اور بیان اونکی مستجاب الدعوۃ ہونیکا ہو چکا ہی ترجمہ اور دوستر عبد اللہ بن مسعود آنحضرت کی وضو کا پانی رکہنی والی اور نعلین کہنی والی ف ح ایسی ہی تکیہ وغیرہ بہی حضرت کا ان پاس رہتا تہا ترجمہ اور خلیفہ ازدان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ منافقونکا حال جانتی ہی اور عمار وہ کہ بنا دی خدا نی اوسکو شیطان سی اوپر زبان نبی اپنی کی یعنی آنحضرت کی زبان مبارک پر جاری ہوا ہی کہ خدا یتعالی عمار کو شیطان سی اور اوسکی اتباع سی نگاہ رکہی اور سلمان صاحب دو کتابونکی یعنی انجیل اور قرآن کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح ع اسلیی کہ اونہون نی انجیل پڑہی اور اوسپر ایمان لائی پہلی اور نی قران کی اور عمل کیا اوسپر پہر قران پر ایمان لائی آنحضرت کی خدمت بابرکت مین حاضر ہو کر اسلام لائی اور قران پڑہا اور اوسپر عمل کیا اور عمر اونکی اڑہائی سو برس کے تہے اور لقب اونکا سلمان الخیر تہا اور نام اونکی باپ کا معلوم نہین جب کوئی نسب اونکا پوچہتا تو کہتی انا ابن الاسلام یعنی مین اسلام کا بیٹا ہون وعن ابی ہریرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الرجل ابوبکر نعم الرجل عمر نعم الرجل ابو عبیدۃ بن الجراح نعم الرجل اسید بن حضیر نعم الرجل ثابت بن قیس بن شماس نعم الرجل معاذ بن جبل نعم الرجل معاذ بن عمرو بن الجموح رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اچہا شخص ہی ابوبکر اچہا شخص ہے عمر اچہا شخص ہے ابو عبیدۃ بن جراح اچہا شخص ہے اسید بن حضیر اچہا شخص ہے ثابت بن قیس بن شماس اچہا شخص ہی معاذ بن جبل اچہا شخص ہے معاذ بن عمرو بن الجموح نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف ع ح ابو عبیدہ تک جو یہہ صاحب ہین کو رعونی انکا ذکر اوپر ہو چکا ہی اور اسید بن حضیر ساتھہ تصغیر کی انصاری ہین قبیلہ اوس مین سی اور تہی اون صحابہ مین سی کہ حاضر ہوئی عقبہ مین اور بدر مین اور اونکی مابعد کی جہاد و مین روایت کمین حدیثین اونسی ایک جماعت نی صحابہ مین سی اور مری وہ مدینہ مین سن بیس مین اور دفن کیی گئی بقیع مین اور ثابت بن قیس اور معاذ بن جبل کا ذکر بہی اوپر ہو چکا ہی رہی معاذ بن عمرو بن الجموح یہہ انصاری ہین قبیلہ خزرج مین سی حاضر ہوئی عقبہ و بدر مین اور مری یہہ حضرت عثمان کی زمانہ مین اور غالبا یہہ صحابہ کبار مہاجرین اور انصار سے رضی اللہ عنہم ایک مجلس مین حاضر ہوگی پس ہر ایک کو ساتھہ مدح اور ثنا کی مشرف کیا یا کیہہ اور تقریب ہوئی ہو اونکی ذکر کرنی مین وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

إِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ إِلَى ثَلَاثَةٍ عَلِيٍّ وَعَمَّارٍ وَسَلْمَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بلاشبہ جنت مشتاق ہی یعنی بہت مشتاق ہے طرف تین شخصونکی علی کی اور عمار کی اور سلمان کی نقل کی بہہ ترمذی نی ف ح ع مقصود مبالغہ اور تاکید ہی ہیچ بہشتی ہونی اونکیطرف بیشک بہت مشتاق ہے اور تیار اور منتظر ہی کہ کب بہہ مجھمین آوین اور بعضیون نی کہا کہ مراد اشتیاق اہل جنت کا ہی قسم ملایکہ اور حور وغلمانسی کہا طیبی نی کہ مشتاق ہونا جنت کا اونمینونکی ایسا ہی جیسی بلنا عرش کا وقت مرنی سعد بن معاذ کی اور ذکر اسکا اوپر ہو چکا ہی وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اسْتَأْذَنَ عَمَّارٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوا لَهُ مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی علی مرتضی سے کہ کہا پروانگی مانگی عمار بن یاسر نی آنحضرت کی پاس حاضر ہونیکی نبی پس فرمایا آنحضرت نی کہ پروانگی دو اوسکو خوشخبری ہو پاک کو نقل کی بہہ ترمذی نی ف ح یعنی باعتبار جوہر ذات کی اور پاک کیی گئی کو ساتھہ تہذیب صفات اور اخلاق کی انتہی اور ملا علی نی کہا کہ اسمین مبالغہ ہی مانند ظل ظلیل کی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خُيِّرَ عَمَّارٌ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَشَدَّهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین اختیار دیا گیا عمار درمیان دو کامونکی مگر اختیار کیا اوسنی سخت ترین اون دونونکا نقل کی بہہ ترمذی نی ف ع ح یعنی جو کام نفس پر بہت دشوار اور افضل ہوتا اون دونون مین سی اوسکو اختیار کرتا جیسا کہ طریقہ سالکان راہ قرب ولایت کا ہی اور آنحضرت جو بہت آسان چیز اختیار کرتی تہی واسطی آسانی وسہل کرنیکی امت پر کرتی تہی اور روایت مین آیا ہی کہ نہین اختیار دیی گیی عمار درمیان دو کامونکی مگر کہ اختیار کیا آسان تر اون دونونکا پس مناقات ہوئی اوس روایت مین اور اسمین اسکا جواب یہہ ہی کہ یہہ بنظر نفس اپنی کی ہی کہ اپنی نزدیک جو چیز دشوار معلوم ہوتی تہی بہ نسبت دوسری چیز کی وہ اختیار کرتی تہی اور وہ بنظر غیر اپنی کی ہی کہ غیر کی نزدیک وہ آسان ہوتی تہی اگرچہ اونکی نزدیک دشوار ہوتی وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُونَ مَا أَخَفَّ جَنَازَتَهُ وَذٰلِكَ لِحُكْمِهِ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْمَلٰئِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا جبکہ اوٹہایا گیا جنازہ سعد بن معاذ کا یعنی اوٹہایا اوسکو لوگون نی اور پایا اوسکو ہلکا کہا منافقون نی عجب سبک جاتا ہی جنازہ اوسکا اور کہا اونہون نی کہ بہہ سبکی اوسکی جنازہ کی بسبب حکم کرنی اوسکیطرف ہی بنی قریظہ مین ف ح ایک قبیلہ ہی یہود سی قصہ اوسکا یہہ ہی کہ یہہ قبیلہ پیچ عہد اور امان سعد بن معاذ کی نہا پس بسبب عہد اونکیطرف سی اوتری اور قرار دیا کہ جو کچھہ سعد حکم کرین ہمکو منظور ہی پس آنحضرت نی سعد کو حکم فرمایا کہ حکم کرتا ہی تو انکی حقین سعد نی کہا کہ انکی مردونکو قتل کرنا چاہیی اور عورتون اور لڑکون کو بندی مین پکڑنا آنحضرت نی اوسپر عمل کیا اور فرمایا سعد بن معاذ کو کہ تو نی حکم کیا بموجب حکم خداوند تعالی کی کہ جو کچھہ ساتون آسمانونکی اوپر سی کہا پس منافقون نی بعد اونکی انتقال کی راہ کلام کرنیکی پائی اور زبان طعن کی دراز کی اور کہا کہ بسبکی اوسکی جنازہ کی بسبب اسی حکم کی ہی کہ ناحق کیا تہا غرضکہ بسبب جور کی کی اونکی طرف حال آنکہ یہہ بات بیہودہ تہی کہ جملہ نہون نی کہی بسبکی جنازہ کی ساتھہ اس معنی کی کیا مناسبت کہتی ہی ترجمہ پس پہنچی یہہ بات منافقونکی بہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا آپ نے کہ فرشتی اوٹہاتی لیی جاتی ہی اوسکو نقل کی بہہ ترمذی نی ف ع یعنی اس بسبب جنازہ اوسکا ہلکا معلوم ہوتا تہا لوگونکو اور یہہ بہی ہی کہ بہاری ہونا میت کا مشعر ہی اوپر تعلق ہونی اوسکیطرف دنیا کی اور جسکی اوسکی مشعر ہی طرف شوق اوسکی کی واسطی مولی کی اور جلد اوٹہنی روح اوسکیطرف مقصد اعلی کی غرضکہ منافقونکو اوس کہنی مین حقارت سبکی سعد کی ملحوظ تہی پس جواب دیا آنحضرت نی اسطرح کہ لازم آدی اوس سبکی سبب تعظیم شان اونکی فرمایا اللہ تعالی نی وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین ولکن المنافقین لا یعلمون یعنے اور اللہ ہی کی لیی عزت ہی اور اوسکی رسول کی لیی اور مومنونکی لیکن منافق نہین جانتی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَظَلَّتِ

الخضراء ولا اقلت الغبراء اصدق من ابی ذر رواہ الترمذی اور روایت عبداللہ بن عمر سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نہین سایہ کیا آسمان سبز فی یعنی کسی پر اور نہین اوپہا یا زمین اگر دا لودنی کسیکو کہ بہت سچا ہوا بی ذر سی نقل کی نہیہ ترمذی نی ف ح ع کہ بزرگان صحابہ اور فقرا اور مجردون اونکی سی ہین چنانچہ احوال اونکا اپنی محل پر مذکور ہی اور مراد اس حصر سی تاکید و مبالغہ ہے اجھوٹ کی سچ بولنی مین نیہہ کہ وہ بہت سچی ہین اپنی خبر سی مطلقا اسلیی کہ نہین لائق ہی یہہ کہ کہا جاوی کہ ابو ذر زیادہ سچی ہین ابو بکر سی حال آنکہ وہ صدیق نہین اس امت کے اور بہتر ہین اس امت کے بعد نبی علیہ السلام کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت سچی تہی ابو ذر وغیرہ سی ایسا ہی کہا ہی علمانی وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اظلت الخضراء ولا اقلت الغبراء من ذی لہجۃ اصدق ولا اوفی من ابی ذر شبہ عیسی بن مریم یعنی فی الزہد رواہ الترمذی اور روایت ہی ابو ذر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین سایہ کیا آسمان نی اور نہین اوٹہا یا زمین نی کسی صاحب بانکو یعنی بولنی والی کو کہ راست گو زیادہ ہو اور نہ زیادہ ادا کرنیوالا ہو حق خدا اور رسول خدا کو اور بعضون نی کہا نہ ادا کرنیوالا زیادہ ہو حق کلام کو کہ کچہہ وسمین سے فروگذاشت نہ کری ابی ذر سی ف ح ع یعنی ابو ذر کچہہ چشم پوشی اور مداہنت نہین کرتی تہی حق گوئی مین حق ہی کہدیتی تہی اگرچہ تلخ ہو اور خدا اور رسول کی بڑی فرمان بردار تہی یا اپنی بات کی پوری تہی کہ وعدہ اور عہد کو پورا کرتی تہی یا کلام واضح اور پورا کرتی تہی حاصل یہہ کہ آسمان کی نیچی اور زمین سی اوپر کوئی شخص ابو ذر کی برابر راست گو اور اپنی بات کا پورا یا خدا اور رسول کا حق ادا کرنیوالا افصیح اللسان نہین ہی ترجمہ مشابہ عیسی بیٹی مریم کی یعنی زہد مین نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح ع بڑی بی رغبت تہی وہ دنیا کے لذتونسی اور مجرد تہی اور جمع کرنا مال کا اونکی نزدیک حرام تہا اگرچہ حق مال یعنی زکوۃ وغیرہ ادا کرین چنانچہ آیا ہی کہ ایکدفعہ ابو ذر حضرت عثمان کی پاس آئے اور اونکی ہاتہہ مین عصا تہا پس کہا عثمان نی یعنی کعب سے کہ وہ بہی وہان بیٹہی تہی ای کعب تحقیق عبدالرحمان مرا ہی اور چہوڑا ہی اونسی مال بہت پس کیا دیکہتا ہے تو اوسکی حق مین یعنی کثرت مال اوسکی کمال کی یعنی مضر تہی یا نہین پس کہا کعب نے ہان اگر دیتا تہا عبدالرحمان اوسمین حق اللہ تعالی کا یعنی زکوۃ وغیرہ تو کچہہ ڈر نہین ہی پس پس اوٹہایا ابو ذر نی عصا اپنا اور مارا کعب کو اور کہا سنا ہی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی نہین دوست رکہتا مین اگر ہو میری لیی یہہ پہاڑ یعنے پہاڑ احد اور پہاڑ سونیکا کہ خرچ کرونمین اوسکو یعنی اللہ کی راہ مین اور باوجود اسکی قبول کیا جاوی وہ مجہسی یہہ کہ چہوڑ جاؤن مین اوسمین سے کچہہ اوقیہ یعنی دوسو چالیس درہم قسم دیتا ہون مین تجکو اللہ کی ای عثمان بیشک یہی سنا ہی احدیث کو تین بار کہی ابو ذر نی یہی بات کہا حضرت عثمان نی کہان تہی حضرت شیخ دملا علی رہ نی اسکی شرح یون لکہی ہی کہ ابو ذر فقرا اور زہاد صحابہ سی تہی سبب اوسکا یہہ تہا کہ مال اپنی پاس کچہہ جمع نہ کیجی سب بیدردی ڈالیی پس چند غالب آیا اوپر یا بہ پلیے کعب کو اور مذہب جمہور کا یہہ ہے کہ اگر زکوۃ مال کی ادا کرتا ہو تو کچہہ مضائقہ نہین جمع کرنا اگرچہ مال بہت ہو اور باوجود اسکی قبول کیا جاوے اسمین مبالغہ ہی کہ اتنا ون اور باوجود اسکی یہی کا اسکی قبول ہو اور حاصل ساری جملہ کا یہہ کہ اگر اتنا مال ہو اور اوسکو اللہ کی راہ مین دون اور قبول ہو تو بہی نہین دوست رکہنا کہ بقدر چہہ اوقیہ کی بیچی چہوڑ جاؤن انتہی اور استیعاب مین مولف اوسکا ایک حدیث لایا ہی کہ جسکو خوش لگی یہہ کہ دیکہی طرف تواضع عیسی بن مریم کی تو چاہی کہ دیکہی طرف ابی ذر کی انتہی پس بموجب اسکے تشبیہ ہوگی بسبب تواضع کی پس قول راوی کا یعنی فی الزہد مینی ہی اوپر یہ مطلم ہونی اوسکیلیے حدیث مذکور پر باوجود یکہ منافات نہین ہی درمیان اسکی کہ ہو متواضع اور زاہد بلکہ زہد وہی موجب ہے تواضع کا یہہ قول اوسکا یعنی فی الزہد نہین ہے مصابیح مین بلکہ صاحب مشکوۃ نی زیادہ کیا ہی وعن معاذ بن جبل لما حضرہ الموت قال التمسوا العلم عند اربعۃ عند عویمر ابی الدرداء وعند سلمان وعند ابن مسعود وعند عبداللہ بن سلام الذی کان یہودیا فاسلم فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہ عاشر عشرۃ فی الجنۃ رواہ الترمذی

اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ جب سے اونکو موت نے کہا طلب کرو علم کو نزدیک چار شخصونکی ف ع یعنی علم کتاب و سنت کا یا علم حلال و حرام کا اور یہہ ظاہر تر ہی بوجب فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلکم بالحلال والحرام معاذ بن جبل اور ساتھہ اسکی ظاہر ہوتی ہی وجہ خصوصیت کی ہی ترجمہ نزدیک عویمر کی کہ کنیت اونکی ابو درداہی ف ح مشہور ہوئی یہہ ساتھہ کنیت ہی کی اور درداہی نہین اونکی اور عویمر انصاری خزرجی تہی فقیہ عالم زاہد حکیم اہل صفہ سی ہی ہائی چارہ کردیا تہا آنحضرت نی درمیان اونکی اور درمیان سلمان فارسی کی سکونت اختیار کی تہی عویمر نی شام مین اور مری دمشق مین سن بتیس ۳۲ مین ترجمہ اور طلب کرو علم نزدیک سلمان فارسی کی مناقب اونکی مشہور وند کورہین اور نزدیک عبد اللہ بن مسعود کی اور نزدیک عبد اللہ بن سلام کی کہ حبر تہی یہود کے پہر مسلمان ہوئی ف ح اول روز مین کہ آنحضرت مدینہ مین تشریف لائی بسبب بلیقہ علمی اور معرفت کی کہ حال تشریف کے ساتھہ رکہتی تہی بسبب پرسی نوریہ کی اور مشتاق دیدار شریف کی تہی شعر عمر ہا بود کہ مشتاق لقایت بودم ؛ لاجرم روی نرا دیدم و از جا رفتم پس تحقیق سنا ہی یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تحقیق وہ دسوان ہی دس کا بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع یعنی وہ مانند دسون دس شخصونکے ہی کہ بہشتی ہین اسلیکی وہ عشرہ مبشرہ سی نہین ہے کذا قال الطیبی اور سید جمال الدین نی کہا کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ داخل ہونگی وہ بعد نو شخصونکی صحابہ مین سی جنت مین اور اسپر یہہ نقض ہوتا ہی کہ لازم آتا ہی اس سے پہلی جانا اونکا بہشت مین بعض عشرہ سی پس شاید کہ معنی یہہ ہون کہ وہ دسوین ہین اون لوگون مین سے کہ اسلام لائی پہر دین سے یا دسوین دس کی ہون سوائے عشرہ کی پس داخل ہون جنت مین بعد انکے صحابہ کی واللہ اعلم وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ اِنِ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ فَعَصَيْتُمُوْهُ جَلَّتْ بِكُمُ الْبَلِيَّةُ وَلٰكِنْ مَاحَدَّثَكُمْ حُذَيْفَةُ فَصَدِّقُوْهُ وَمَا اَقْرَأَكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ فَاقْرَأُوْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان سے کہ کہا صحابہ نی یا رسول اللہ اگر خلیفہ آپ کسیکو صحابہ سے اپنی تو بہتر ہوتا یا یہہ معنی ہین کہ اگر خلیفہ کرتی آپ کسیکو تو کون ہوتا فرمایا آنحضرت نی اگر خلیفہ کرتا مین کسیکو تمپر پس نافرمانی کرو تم اسکی اور خلافت اوسکی قبول نہ کرو عذاب کیجاؤگی تم ولیکن جو کچہہ حدیث کری اور خبر دی تمکو حذیفہ پس سچا جانو اوسکو اور جو پڑہاوی تمکو عبد اللہ پس پڑہو نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع ح یہہ قبیل اسلوب الحکیم کیسی ہے گویا آنحضرت نی فرمایا کہ اہم و ضروری ہین تمکو کہ مجہسی سوال خلیفہ کرنیکا کرو اسلیکی کہ وہ حاصل ہوگا ساتھہ اتفاق اور اجماع تمہارکی اور بر شخص پر کہ اہل اوسکا جانوگی تم اوسکو معہذا خلیفہ مقرر کرنیسی ایک مانع یہی ہی یعنی جو کہ مذکور ہوا پس چہوڑو اوسکو اور دہن یاد ہو کتاب و سنت کی عمل کرو پر اور تمسک کرنیکی ساتھہ اوسکی کہ اہم و ضروری یہہ ہی اور خاص کر کیا حذیفہ اور ابن مسعود کو بسبب اشارہ کرنیکی ساتھہ زیادتی فضل اور درجہ اونکی علم و یقین مین اور اوسچیز مین کہ اجتناب کرنا چاہیی اوسسے کہ وہ نفاق ہی کہ اور اسکا علم حذیفہ کو تہا بسبب ہونی اونکی صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اونکو علم منافقونکا تہا یعنی اونکو جانتی تہی اور اوسچیز مین کہ بجا لانا چاہیی اوسکا کہ وہ احکام ہین اور یہہ ابن مسعود خوب جانتی تہی اسلیکی کہ فرمایا ہی آنحضرت نی رضیت لامتی ما رضی بہ ابن ام عبد یعنی ابن مسعود کی قول وصیت کو محکم پکڑو اور کہا ہی علمائی کہ اسحدیث مین اور فضل کی پہلی حدیث مین بیان خلیفہ کرنی ابی بکر رضہ کا بہی ہی اسکی روایت کیا گیا ہی ابن مسعود سی کہ کہا مقدم رکہا آنحضرت نی ابو بکر کو بیچ کام دین ہمارے کی کہ امامت نماز کی ہی پس موخر نہین کرینگی ہم اونکو کار دنیا اپنی مین وَعَنْهُ قَالَ مَا اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ تُدْرِكُهُ الْفِتْنَةُ اِلَّا اَنَا اَخَافُهَا عَلَيْهِ اِلَّا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَضُرُّكَ الْفِتْنَةُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَسَكَتَ عَنْهُ وَاَقَرَّهُ عَبْدُ الْعَظِيْمِ اور یہہ ہی روایت ہی حذیفہ سی کہا نہین ہے کوئی آدمی مین سی کہ پہنچی اوسکو فتنہ یعنی بلا اور سختی مگر کہ مین ڈرتا ہون تاثیر فتنہ سی اوسپر مگر کہ محمد بن مسلمہ اسلیکی یعنی سنا ہی آنحضرت سے فرماتی محمد بن مسلمہ کی نہین ضرر کریگا تجکو فتنہ ف ح اور محمد بن مسلمہ انصاری خزرجی اہلی مین حاضر ہوئی تمام غزوہ تبوک سوائے تبوک کی اور بعضی کہتی ہین خلیفہ پکڑا اونکو آنحضرت نی بسالی تبوک مین اور تہی فضلا صحابہ سی اور اسلام لائی مصعب بن عمیر کی ہاتھہ پر مدینہ مین

اور مریم بنت عمران یعنی مریم مادر عیسیٰ بن مریم اور مریم بنت یعقوب یعنی مریم مادر یسوع بن یوسف جو ایام فتنہ مین شامل حکم نبوی کی اور سلامت رہے اوسکی شر اور خیر رسی ترجمہ روایت کیا اوسکو ابو داود نے اور سکوت کیا اوس سے ف ح یعنی نہ طعن کیا اوسپر اور نہ تصحیح و تحسین کے اور محدثین کو اختلاف ہے اوسپر کہ جو حدیث کہ سکوت کیا ہی ابو داود نے اوس سے صحیح ہی یا حسن ہے یا ضعیف ہی لائق دلیل پکڑنیکی جب کہ مجمل رہی اسکی ذکر وہی اسکا ترجمہ اور مقرر کیا اور ثابت رکھا اس حدیث کو منذری نے انتہی کلامہ یعنی کہ عمار حدیث سی ہی اور اصل مشکوۃ مین یہان سفیدی چھوٹی ہوئی ہی اور حاشیہ مین اس عبارت کو جزری سی لکھا ہی وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ بَيْتِ الزُّبَيْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا اُرَى اَسْمَاءَ اِلَّا قَدْ نُفِسَتْ وَلَا تَسْمُوْهُ حَتّٰى اُسَمِّيَهُ فَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ بِيَدِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا زبیر کی گھر مین چراغ ف ح زبیر بن العوام عشرہ مبشرہ سی ہین آنحضرت کی پھوپی یعنی صفیہ کے بیٹی اور داماد ابوبکر صدیق کی خاوند اسماء ابوبکر کی بیٹی کی کہ بہن تہین عائشہ رضی کی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی اسی عائشہ نہین گمان کرتا ہون نفاس کرتا ہو نفاس اسما کو مگر تحقیق جنی ہی یعنی چراغ جو اسوقت جلایا ہی نشان اسکا ہی کہ اسما جلد ہی جنی ہی اور نہ نام رکھنا تم اوس لڑکیکا یہان تک مین نام رکھون اوسکا پس نام رکھا اوسکا آنحضرت نی عبد اللہ اور تحنیک کیا اوسکو ساتھہ کھجور کی اپنی دست مبارک سی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح تحنیک کہتی ہین اوسکو کہ کھجور یا اور کچھہ چبا کر بچہ کی تالو مین لگا دیتی ہین اور یہہ سنت ہی اور اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ جسکی ہان لڑکا پیدا ہو تو شریف قوم سی درخواست کری یہہ کہ لڑکیکا نام رکھدی اور تحنیک کری اوسکو ساتھہ کھجور یا شہد کی اور مانند انکیکی قسم شیرینی سی واسطی برکت حاصل ہونیکی اوسکی تہوک سی کہا مؤلف نی کہ عبد اللہ اسدی قرشی ہین کنیت مقرر کی اونکی آنحضرت نی ساتھہ کنیت نانا اونکیکی یعنی ابوبکر صدیق کی اور نام بھی رکھا اونکا اونہین کے نام پر اور بعد ہجرت کی جو مہاجرین کی ہان لڑکی پیدا ہوئی اونمین اول یہی پیدا ہوئی ہین مدینہ مین پہلی سال ہجرت مین اور ابوبکر نے اونکی کانمین اذان دی اور جنا اونکو اسما رضی قبا مین اور لائین آنحضرت کی پاس اور آپکی گود مین دیا اونکو پس منگائی آنحضرت نی کھجور پھر چبایا اوسکو پھر اونکی موتھہ مین لعاب دہن ڈالا اور تحنیک کیا اونکو اور اول انکی پیٹ مین آنحضرت کا تہوک ہی گیا ہی پھر دعا کی اونکی لیی و برکت طلب کے اونکی لیی اور عبد اللہ کی چہرہ پر بال زیادہ تہی اور روزہ نماز بہت کرتی تہی اور بڑی دلاور تہی لڑائی مین اور حق گو تہی اور نانی دار و نے سلوک کرنیوالی اور باپ اونکی زبیر خیر خواہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عبد اللہ کو قتل کیا حجاج بن یوسف ظالم نی مکہ مین اور سولی پر چڑہایا اونکو منگل کے دن ستروین تاریخ جمادی الثانی کی سن تہتر ۷۳ مین اور بیعت کیی گئی اونکی خلافت پر سن چونسٹھہ مین اور پہلی اسکی نہین خطاب کیے جاتی تہی ساتھہ خلافت کے پس جمع ہوئی اونکی فرمان برداری پر اہل حجاز اور یمن اور عراق اور خراسان وغیرہ ذلک سوائے شام کی بالعض اور مکہ کی اور جزیرہ کی ساتھہ نوگونکے آٹھہ برس اور روایت کین حدیثین اونسی خلائق کثیر نی وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عُمَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی عبد الرحمن بن عمیرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ آپنے فرمایا واسطی معاویہ کے یا الٰہی کر اسکو سیدہ راہ دکہانیوالا اور راہ سیدہ پر پایا اور ہدایت کرنیوالا لوگونکو بسبب اوسکی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع اور اسمین شک نہین ہے کہ دعا نبی صلعم کی مستجاب ہے پس جو شخص کہ حال اوسکا ہو ایسا کیونکر شک کیا جاوی اوسکی حق اور شانمین کہا قرشی نی کہ وہ اموی ہین اور مان اونکی ہند بیٹی عتبہ کے تہی وہ اور باپ اونکی یعنی ابوسفیان روز فتح کی مسلمان ہوئے اونمین سی پھر مؤلفۃ القلوب مین سی رہے اور وہ ایک تہے اونمین کے کہ جو کتابت کرتی تہی رسول خدا کی آیا بعضون نی کہا کہ نہین لکھا اونہون نی وحی سی کچھہ لیکن خطوط نویسی کرتی تہی حضرت کی ہان منشی تہی اور حاکم ہوئی وہ شام کی حضرت عمر کی زمانہ مین اور بیس برس تک حاکم رہی پھر مرج راہط مین بیچ دمشق کی اور عمر اونکی اٹہتر برس کے ہوئی اور اخیر عمر مین لقوہ ہوگیا تہا اونکو اور کہتی تہی اخیر عمر اپنی مین کاشکی مین ہوتا ایک شخص قریش سی ذی طوی مین کہ نام ہی ایک جگہہ کا مکہ مین اور نہ دیکہتا مین اس امر سی یعنی

حکومت سی کہیں اور نہا اونکی پاس تہبند رسول خدا صلعم کا اور چادر اور قمیص اور کچھ موے مبارک آپکی اور ناخن آپکے پس کہا اونہون نی کہ کفنانا مجکو انحضرت کی قمیص مین اور پیشنا مجکو اپکی چادر مین اور تہبند انحضرت کا باندہنا میری اور بہرنا میرے حلق کی گرہی ہین اور باندہنا میری سجدہ کی جگہ موے بغل مذاکن انحضرت کے اور تخلیہ کردینا درمیان میرے اور درمیان ارحم الراحمین کے یعنی دفن کرکر سپرد بخدا کردینا وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمَ النَّاسُ وَاٰمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اسلام لائی لوگ اور ایمان لایا عمرو بن العاص نی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور نہین اتنا واسکی قوی شے ع مراد لوگونسی وہ لوگ مکہ کی ہین کہ اسلام لائی روز فتح مکہ کی بجبر و قہر بعد ازان کامل ہوا ایمان اونکا کہ چاہا خدا تعالی نی کامل کرنا اونکا اور عمرو بن العاص برس دن پہلی فتح مکہ کی یا دو برس پہلی ایمان لائی بطوع و رغبت آپکا کہ ہجرت کیطرف مدینہ کی پس یہہ فرمانا انحضرت کا تنبیہ ہی اسپر کہ لوگ مسلمان ہوئی ازراہ خوف کی اور عمرو ایمان لایا برغبت یہہ طیبی وغیرہ نی ذکر کیا اور اس ملک نی تہا تخصیص عمرو کی ساتہہ ایمان لانیکی برغبت اسلمی کی کہ واقع ہوا اسلام اونکی دلمین جیسا کہ اقرار کیا نجاشی بادشاہ حبشہ کی نی انحضرت کی نبوت کا پس متوجہ ہوئی بارادہ ایمان لانیکی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بغیر اسکی کہ بلاوی کوئی اونکو طرف ایمان کی پس آئے یہہ طرف مدینہ کی فی الفور دوڑتی ہوئی پہر ایمان لائی پس امیر کیا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک جماعت پر کہ اونمین صدیق اور فاروق بہی تہی اور یہہ اسلمی کہا کہ پہلی اسلام کی وہ بڑی عداوت رکہتی تہی انحضرت سی اور بہت درپی تہی انحضرت کی صحابہ کی ہلاک کرنیکی پس جب ایمان لائی یہہ تو انحضرت نی چاہا کہ زایل کرین اونکی دلسی اثر اوس وحشت قدیمی کا تو امن مین ہوون انحضرت کیطرف سی اور نا امید نہوون اللہ تعالی کی رحمت سے اور آیا ہی کہ جب چاہا عمرو نی کہ ایمان لاوین اور بیعت کرین تو ہاتہہ کھینچ لیا اونہون نی انحضرت نی فرمایا کہ کیون ہاتہہ کھینچا تو نی اے عمرو کہا ایک شرط کرنا ہون مین یا رسول اللہ فرمایا کیا شرط کرنا ہی تو کہا ایمان لاتا ہون مین بشرط اسکی کہ بخشی جاوین تمام گناہ میری کہ پہلی اس سے کیی ہین مینی فرمایا نہین جانتا ہی تو اے عمرو کہ اسلام دور کردیتا ہی اور ڈہانپتا ہی ہر گناہ کو کہ پہلے اسکی کیی گئی اور ہجرت دور کردیتی ہی اور ڈہانپتی ہی ہر گناہ کو کہ پہلی اس سے کیی گئی اور اور حدیث مین آیا ہی کہ عمرو بن العاص اور ہشام بن العاص دونو مومن ہین اور یہہ سے آیا ہی کہ عمرو بن العاص صالحین قریش سی ہی اور یہہ سے آیا ہی کہ فرمایا انحضرت نی اونکو انک رشد یعنی بلا شبہہ تو ارجمند ہی اور فرمایا انحضرت نی کہ عمرو بن العاص صدقہ ہتا اور دوسی بانا ہی واللہ اعلم اور یہی عمرو بن العاص عقلمند پس عمر بن الخطاب جیسا کو احمق غنی دیکہتی کہتی سبحان اللہ خالق سکا اور عمرو بن العاص کا ایک سے ہی اور روایت کیا گیا ہی کہ عمرو وقت گذرنیکی اس عالم سی خوف اور بیتابی اور بیقراری بہت رکہتی تہے پس کہا اوسکو اوسکی بیٹی عبد اللہ نے ای باپ یہہ تمام گہبراہٹ کسواسطے ہی صحبت رکہی تمنی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور جہاد کیا تمنی ساتہہ اونکی کہا ای بیٹی میری مجہپر تین حالتین گذری ہین تہا مین اول امر مین کہ دشمنی رکہتا تہا رسول خدا سی سخت دشمنی بعد ازان مسلمان ہوا مین اور صحبت کیے مینے ساتہہ اونکی پہر تہا مین امارت و ولایت مین اور مبتلا ہوا مین اوسمین اور پہنچا مجکو سبب دنیا کی جو کچہہ کہ پہنچا نہین جانتا مین کہ ساتہہ کس حالت کی ان حالتونمین سے میرے ساتہہ معاملہ کرینگی اور کیا پیش آیا ہی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا جَابِرُ مَالِيْ اَرَاكَ مُنْكَسِرًا قُلْتُ اسْتُشْهِدَ اَبِيْ وَتَرَكَ عِيَالًا وَدَيْنًا قَالَ اَفَلَا اُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللّٰهُ بِهٖ اَبَاكَ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا كَلَّمَ اللّٰهُ اَحَدًا قَطُّ اِلَّا مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ وَاَحْيٰى اَبَاكَ فَكَلَّمَهٗ كِفَاحًا فَقَالَ يَا عَبْدِيْ تَمَنَّ عَلَيَّ اُعْطِكَ قَالَ يَا رَبِّ تُحْيِيْنِيْ فَاُقْتَلُ فِيْكَ ثَانِيَةً قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنَّهٗ قَدْ سَبَقَ مِنِّيْ اَنَّهُمْ اِلَيْهَا لَا يُرْجَعُوْنَ فَنَزَلَتْ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا اَلْاٰيَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہا

سے مجھسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی جابر کیا ہی تجکو کہ دیکھتا ہون تجکو شکستہ اور دلگیر یعنی غمگین کیا ہی یعنی شہید کیا گیا باپ میرا یعنی عبد اللہ غزوہ احد مین اور چھوڑی اوہون نے عیال یعنی بہت اور قرض یعنے پس جمع ہوئی ہین کہ بسبب غم کی فرمایا کیا خوشخبری ندونمین تجکو ساتھہ اوسکے کہ پیش آیا خدا عزوجل اور معاملہ کیا ساتھہ اوسکی تیری باپ سے ف ح یعنی بسبب غم واندوہ دنیا کی دلگیر مت رہ کہ یہہ آسان ہوجائیگا اور جاتا رہیگا بسبب ادا قرض کی ولیکن شاد رہ ساتھہ اوسکے کہ پہنچیگا بیچ کی اوسمین قرب و کرامت مولی کی ہی اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ فضل و کرامت باپونکی سرایت کرتی ہی اون بیٹونمین کہ سیدہی راہ پر ہون اور اشارہ ہی اسپر کہ بیٹونکو ساتھہ خوشی دینی باپونکی خوش ہونا چاہیی ترجمہ کہا یعنی ان خبر دیجیو یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت نی کہ کلام نہین کیا خدا تعالے نے کسی سی ہرگز پردہ کی پیچھی سی ہرگز یعنی پہلی تیری باپ کے پس اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ بالخصوص افضل ہین تمام اگلی شہید و نبی اس جہت سے کہ نہین کلام کیا اللہ نے کسی سی اونمین سگی پردہ کی پیچھی سی اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ قول اللہ تعالی کا وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب آخر آیہ تک مقید ہی ساتھہ دنیا کی واعلی قول آنحضرت کے ترجمہ اور زندہ کیا خدا تعالی نی تیری باپ کو پس کلام کیا اوسنے روبرو کہ نہ پردہ تہا بیچ مین اور نہ رسول ف ع اگر کوئی کہی کہ کیونکر تطبیق ہو اسحدیث مین اور درمیان قول اللہ تعالی کی بل احیاء عند ربہم یرزقون تقدیر اسکی یہہ ہے ہم احیا پس زندہ کو کیا زندہ کریگا پس کہا مظہری کہ گردانی اللہ تعالی روح ہیچ بدن جانور سبز کی پس زندہ کیا اوس جانور کو بسبب اوس روح کی پس صحیح ہوا زندہ کرنا بامراد زندہ کرنیسی زیادتی قوت روح اوسکی ہی پس شاہد ہے کیا حق کا بسبب اوس قوت کی ترجمہ فرمایا خدا تعالی نی ای بندی میرے یعنی خاص بندے آرزو کر اور چاہ باعتماد فضل و کرامت میری کی جو چاہ دونگا مین تجکو کہا تیری باپنے ای پروردگار میری یہہ آرزو رکہتا ہون اور چاہتا ہون کہ زندہ کریتو مجکو اور پیچھی تو دنیا مین پس مارا جاؤن تیری راہ مین دوسری بار یعنی تو کہ ہو وسیلہ زیادتی رضامندی مولی کا فرمایا پروردگار تبارک و تعالی نی تحقیق شان یہہ ہے کہ تحقیق گذرا ہی حکم میرا کہ مرد نہین پھر کر آوینگی دنیا مین ف ع اسطرح کہ دو چیزین ہین دنیا مین مت دراز تک اور کرے ہین اوسمین طاعات پس نہین منافی ہونیکا زندہ ہونا بعضی مردونکا بسبب عیسی وغیرہ کی اور ظاہر تر یہہ ہے کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ نہین پھر کر آوینگی مردی ساتھہ الشمار اور آرزو اپنی کی پس نہین اشکال لازم آویگا ساتھہ شہید دجال کی بہی اور کہا سید جمال الدین نی کہ ضمیر انہم کی پھرتی ہی اہل احد کیطرف باعتبار شہدا کیطرف تو کہ نہ اشکال لازم آوی ساتھہ قصہ عزیر کی ترجمہ پس اوتری یہہ آیہ یعنی اوسکی حقین اور اوسکی بارونکی حقین کی جو شہید ہوئی تہی احد مین اور گمان نہ کر تو مردہ اون لوگونکو کہ ماری گئی براہ خدا مین اخیر آیہ تک نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع کہ اسکی آگی یون ہی بل احیاء عند ربہم یرزقون فرحین بما اتاہم اللہ من فضلہ ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بہم من خلفہم الا خوف علیہم ولا ہم یحزنون یعنے بلکہ وہ زندہ ہین اپنی پروردگار کی پاس روزی دیی جاتی ہین احوالمین کہ خوش ہین بسبب ملنے نعمتون الہی کی اونکو اور وہ خوشی کرتی ہین ساتھہ اون پس ماندون کی کہ نہین ملی اونسی یعنی اور مؤمن بہائی کہ زندہ ہین بسبب اسکے کہ نہین ڈر ہی اوپر اور نہ وہ غمگین ہونگی یعنی آخرت مین معنی یہہ ہین کہ وہ خوش ہوتی ہین بسبب امن مین سرور اونکی وعنہ قال استغفر لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ خمسا وعشرین مرۃ رواہ الترمذی اور یہہ بہی روایت ہے جابر سی کہ کہا بخشش چاہی میرے لیی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پچیس بار نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع احتمال ہی کہ ایک مجلس مین مانگی یا کیی مجلسونمین اور مؤید ہے احتمال اول کو ایک روایت انہین جابر سی کہ لفظ اوسکی یہہ ہین استغفر لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ البعیر خمسا وعشرین کہا مولف نی کہ جابر بن عبد اللہ کنیت اونکی ابو عبد اللہ ہے انصاری سلمی مشہور صحابی ہین اور روایتین بہت اونسے منقول ہین حاضر ہوئی بدر مین اور بعد اوسکی ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اٹہارہ غزوونمین اور گئی شام اور مصر مین اور اخیر عمر مین نابینا ہوگئی تہی روایت کین جلد ثبت اونسی خلق کثیر فی امری وہ مدینہ مین سن چوہتر پچھتر نوے برس کے عمر مین اور صحابہ جو مدینہ مین مرے ہین اخیر

سے آخر بھی مری ہیں بموجب ایک قول کی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِنْ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِيْ طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهٗ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ مِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت پراگندہ بال غبار آلودہ صاحب دو پرانی کپڑوں کی نہیں پروا کیجاتی اونکی اور نہ التفات کیا جاتا ہی طرف اونکی بسبب حقارت اونکی اگر قسم کہا بنہیں حق پر انعام کر کر یعنی قسم کہا وین خدا اوسکا سچا کر دکھا ہی اونکو اور اوس قسم میں اور کرے تا ہی اونکو کلام کو یا قسم کہا وین اپنی فعل پر کہ ایسا پھیر کرینگی ہم تو مہیا کر دیتا ہی اللہ تعالیٰ اسباب اوس فعل کا اور توفیق دیتا ہی اونکو کہ کرین وہ فعل ترجمہ اونمیں سے براء بن مالک ہیں ف ع یہہ بھائی ہیں انس بن مالک رض کی ایک مان اور ایک باپ سے فضلا صحابہ اور دلیروں اور پہلوانوں اونکی سی ہیں حاضر ہوئی احد ہیں اور اور جہاد ونمیں کہ بعد احد کی ہوئی اور یہہ بڑی قوی اور شجاع تہی کہ سو مشرکوں کو مقابلہ کی حالت میں اونہوں نے ماراہی سوائے اونکی کہ شریک اور دو ہو کر مارا اونکو اور ظاہر ہوئی اونسی جنگ شدید روز یمامہ کی اور شہید ہوئی بیسو بیس سال ہیں ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نے اور بیہقی نے دلائل النبوۃ ہیں وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّ عَيْبَتِيَ الَّتِيْ اَوِيْ اِلَيْهَا اَهْلُ بَيْتِيْ وَاِنَّ كَرِشِيَ الْاَنْصَارُ فَاعْفُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ وَاقْبَلُوْا عَنْ مُحْسِنِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اور روایت ہی ابو سعید سے کہا کہ فرمایا آنحضرت نے آگاہ رہو تحقیق خاص میرے اور محل سر دا نمانت میرے کی کہ رکھا ہوا ہیں میرے ہیں ف ح معنے مفصل عیبتہ کی پہلی فصل میں ہیں حدیث انس کے لکھی جا چکی ہیں اور وہاں یہہ لفظ انصار کی تعریف میں واقع ہوا ہی اور یہہ منافات نہیں رکھتا کہ اونکے غیر کی حق میں بھی وارد ہو خصوصا اہل بیت کہ بہت خاص ہیں ساتھہ اس صفت کے اور تحقیق دوست دلی میری انصار ہیں پس عفو کرو تم اونکی بدکار اونسی اور قبول کرو اونکی نیکوکار اونسی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث حسن ہے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُبْغِضُ الْاَنْصَارَ اَحَدٌ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دشمن نہیں رکھتا انصار کو وہ کوئی کہ ایمان رکھتا ہی ساتھہ اللہ کی اور روز آخرت کی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی وَعَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَاْ قَوْمَكَ السَّلَامَ فَاِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ اَعِفَّةٌ صُبُرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سے اونسی نقل کی ابو طلحہ سے کہ کہا فرمایا واسطے میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پہنچا اپنی قوم کو سیر بطرف سی سلام اسلیے کہ تحقیق وہ جو کچھہ کہ جانتا ہوں میں پارسا ہیں صبر کرنیوالی نقل کی یہہ ترمذی نے وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُوْ حَاطِبًا اِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَاِنَّهٗ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہ تحقیق غلام حاطب بن ابی بلتعہ کا آیا آنحضرت کی پاس اسلیے کہ شکایت کرتا تہا حاطب کے نزدیک آنحضرت کی پس کہا اوس غلام نے کہ یا رسول اللہ البتہ داخل ہوگا حاطب آگ میں یعنی بسبب کثرت ظلم کرنیکی مجبر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جھوٹا ہی تو یعنی اس سبب سے کہ جرم کیا تو نے اور تاکید کر کر کہا تو نے نہیں داخل ہوگا آگ میں اسلیے کہ وہ حاضر ہوا ہی بدر میں اور حدیبیہ میں نقل کی یہہ مسلم نے ف ع یعنی اور جو کوئی حاضر ہوا ہے اون دو لڑائیوں میں داخل نہیں ہوگا آگ میں جزما یا رجاءً یا اس سبب سے کہ دلالت کرتا ہی اوسکی ایمان پر خطاب کرنا اللہ تعالیٰ کا اوسکو بیچ عتاب کرنی اوسکی ساتھہ قول اپنی کی بیچ کتاب اپنے کے یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ آخر آیہ تک وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا اَمْثَالَكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ

ذکر اللہ ان تولینا استبدلوا بنا ثم لا یکونوا امثالنا فضرب علی فخذ سلمان الفارسی ثم قال ھذا وقومہ ولو کان الدین عند الثریا لتناولہ رجال من الفرس رواہ الترمذی ۔ اور روایت کرتی ہین ابوہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑھی یہہ آیہ اور اگر موہہ پھیرو تم یعنی ایمان لانیسی محمد پر کراور مدد کرنی دین اوسکی سی لاویگا خدا بجالی تمہاری بدلہ مین ایک گروہ کو تمہارے تمہاری پھیرہ گروہ نہین ہونگی مانند تمہاری یعنی بلکہ بہتر ہونگی تمسی عرض کیا بعضی صحابہ نی یا رسول اللہ کون ہین وہ لوگ کہ ذکر کیا خدا نی کہ اگر روگردانی کرین ہم ہمارے بدلی مین اور بجای ہمارے لاوی جاوین وہ پھر نہین ہونگی وہ مانند ہماری پس مارا آنحضرت نی ہاتھہ اپنا اوپر ران سلمان فارسی کی پھر فرمایا کہ وہ لوگ یہہ ہی اور قوم اسکی یعنی فارسی اور عجمی اور اگر ہوتا دین نزدیک ثریا کی یعنی آسمانمین تو البتہ لیتے اوسکو کتنی اشخاص فارس مین سی نقل کیہ ترمذی نی ف ع لفظ فرس ساتھہ پیش ف اور جزم ر کی یعنی جماعت عجم کی مطلقا یا وہ لوگ کہ ہو زبان اونکی فارسی یا وہ لوگ کہ ولایت فارس کے ہین اور اول ظاہر تر ہی اسیلی کہ دلالت کرتی ہی اوسپر حدیث اگلی کی وعنہ قال ذکرت الاعاجم عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لانا بھم او بعضھم اوثق منی بکم او ببعضکم رواہ الترمذی ۔ اور یہہ ہے روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا ذکر کیی گئی اہل عجم نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا آنحضرت نی تحقیق ساتھہ ان عجمیونکی یا بعض اونکی زیادہ اعتماد رکہتا ہون یعنی محافظت دین اور امانت مین بہ نسبت تمہاری یا بعض تمہاری کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح یعنی عربیونکی طیبی نی کہا کہ خطاب یہان قوم خاص کو ہی کہ اونکو کہا تہا مال کی خرچ کرنیکو جہاد مین پس اونہون نی تقاعد و تکاسل کیا اوسمین بہر تقدیر اسمین تعریف اہل عجم کی اور عنایت و رعایت ہی بہ نسبت اونکی اور ملا علی نی اسکی شرح لسبط و تفصیل سی مع سند کی کہ تو نسی لکہی ہی بخوف دراز گی کتاب کے اوسمین سے نہین لکہا گیا الفصل الثالث فصل تیسری عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل نبی سبعۃ نجباء ورقباء واعطیت انا اربعۃ عشر قلنا من ھم قال انا وابنای وجعفر وحمزۃ وابوبکر وعمر ومصعب بن عمیر وبلال وسلمان وعمار وعبد اللہ بن مسعود وابوذر والمقداد رواہ الترمذی ۔ روایت ہی علی سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بلاشبہہ ہر پیغمبر کی لیی سات آدمی ہوتی ہی بزرگ برگزیدہ اصحاب مین سے اور نگہبان احوال ظاہر و باطن اوسکی کہ اوسکی ساتھہ ہوتی ہی اور دیا گیا ہون مین چودان مرد کہ بنجبا اور رقبا پیغمبر ہین یعنی مجکو دو چند ملی ہین ازراہ تفضلات کی کہا ہمنی کون ہین وہ چودان مرد کہا حضرت علی نی وہ مین ہون اور دونون بیٹی میرے یعنی حسن و حسین اور جعفر بن ابیطالب اور حمزہ بن عبدالمطلب اور ابوبکر اور عمر اور مصعب بن عمیر اور بلال اور سلمان اور عمار اور عبد اللہ بن مسعود اور ابوذر اور مقداد رضی اللہ عنہم نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع کہا مولف نی کہ حمزہ بیٹی عبد المطلب کے ہین کنیت اونکی ابو عمارہ ساتھہ پیش عین کی چچا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آنحضرت کی دودہ شریک بہائی بہی ہی کہ دودہ پلایا تہا دونو صاحبونکو ثویبہ لونڈی ابی لہب کے نی اور وہ اسد اللہ ہی اسلام قدیمی رکہتی ہی کہ دوسرے سال مین بعد نبی ہونیکی مسلمان ہوئی اور بعضون نی کہا کہ اسلام لائی حمزہ بعد داخل ہونی رسول خدا صلعم کی دار ارقم مین پہنچ چہٹی سال کی نبی ہونیسی پس عزت دی اللہ تعالی نی اسلام کو بسبب اسلام اونکیکی اور حاضر ہوئی بدر مین اور شہید ہوئی روز احد کی قتل کیا اونکو وحشی بن حرب نی اور آنحضرت سی چار برس بڑی تہی محمد بن عبد البر نی کہا ابن عبد البر نی کہ نہین صحیح ہی یہہ میرے نزدیک اسلیے کہ وہ دودہ شریک تہی رسول خدا صلعم کی پس یہہ کیونکر ہی مگر یہہ کہ دودہ پلایا ہو ثویبہ نی دونو صاحبونکو دودہ تو تین اور بعضون نی کہا کہ دو برس بڑی تہے حضرت سے انتہی اور باقی صاحبونکا احوال اوپر مذکور ہو چکا ہی وعن خالد بن الولید قال کان بینی وبین عمار بن یاسر کلام فاغلظت لہ فی القول فانطلق عمار یشکونی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاء خالد وھو

يَشْكُوهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَعَلَ يُغْلِظُ لَهُ وَمَا يَزِيدُهُ إِلَّا غِلْظَةً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ فَبَكَى عَمَّارٌ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا تَرَاهُ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ وَقَالَ مَنْ عَادَى عَمَّارًا عَادَاهُ اللهُ وَمَنْ أَبْغَضَ عَمَّارًا أَبْغَضَهُ اللهُ قَالَ خَالِدٌ فَخَرَجْتُ فَمَا كَانَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رِضَى عَمَّارٍ فَلَقِيتُهُ بِالْبَابِ رَضِيَ فَرَضِيَ

اور روایت ہی خالد بن ولید سی کہ کہا تہا درمیان میرے اور درمیان عمار کی کلام یعنی گفتگو ایک معاملہ مین پس سختی کی یعنی عمار سی کلام کرنے مین ف ح خالد بن ولید اکابر قریش سی ہی اور عمار بن یاسر موالی اور فقرا سی خالد نی اوسکو چہم حقارت سی دیکہا اور سختی کی اوسپر خالد کہتی ہین ترجمہ پس گئے عمار بارادہ اسکی کہ شکوہ کرین میرا پیغمبر خدا صلعم سی پس آئی خالد ف ع یہہ کلام راوی کا ہی کہ جو خالد سی روایت کرتا ہی اور لفظ قال محذوف ہے دلالت کرتی ہی اسپر عبارت ابعد کی فقال خالد فخرجت اور یہ رکنے نی کہا احتمال ہی کہ یہہ کلام خالد سی ہو بطریق التفات کی ترجمہ اور عمار شکوہ کرتے ہی خالد کا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا راوی نی پس ہوئی خالد کہ سخت کہتی ہی اور زیادہ نہین کرتی ہی مگر سختی کو اور حال آنکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چپکے ہو رہے ہین بولتے نہی پس کہی عمار یعنی بسبب سختی خالد اور قلت صبر اور کثرت غضب تیز کی اور شکوت کرنی آنحضرت کی اور کہا عمار نی یا رسول اللہ کیا نہین دیکہتے ہین آپ خالد کو کہ کیا کرتا ہی اور کیا کہتا ہی پس اوٹہایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سر مبارک اپنا اور فرمایا جو کوئی دشمنی کریگا عمار سی یعنی ساتہہ زبان کی دشمن کہیگا اوسکو خدا اور جو کوئی بغض رکہیگا عمار سی یعنی ساتہہ دلکی بغض رکہیگا اوس سی اللہ کہا خالد نی پس باہر نکلا مین یعنی آنحضرت کی پاس سی بقصد راضی کرنی عمار کی بالکل پس نہی کوئی چیز محبوب تر نزدیک میرے رضی ہونی عمار کی سی یعنی ایسا کام کرون کہ عمار مجہسی راضی ہو تو مجہ پر اور راہ مین محبت پیدا ہو جس پیش آیا مین عمار سی ساتہہ تواضع اور انکسار اور تحفۂ ہمینی اور عذر کرنی اور گلی لگنی وغیرہ اسباب ضار کی پس راضی ہوئی عمار رضی اللہ عنہا وَعَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَالِدٌ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنِعْمَ فَتَى الْعَشِيرَةِ رَوَاهُمَا أَحْمَدُ

اور روایت ہی ابو عبیدہ بن الجراح سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی خالد ایک شمشیر ہی خدا کی شمشیرون مین سی یعنی مانند شمشیر کی ہی کہ کہینچا اوسکو اللہ نی مشرکون پر اور مسلط کیا اوسکو کافرون پر یا صاحب سیف کا ہی حاصل یہہ کہ خوب لڑتی ہین کافرون سی اللہ کی راہ مین اور اچہا جوان ہی اپنی قبیلہ کا ہی خالد اور خالد بنی مخزوم مین سی ہی کہ نام ہی بدر حی کا قریش سی روایت کیتن یہہ دونون حدیثین احمد نی وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَمَرَنِي بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ سَمِّهِمْ لَنَا قَالَ عَلِيٌّ مِنْهُمْ يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثًا وَأَبُو ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ وَسَلْمَانُ أَمَرَنِي بِحُبِّهِمْ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا فرمایا آنحضرت نی کہ اللہ تعالی نی حکم کیا مجکو ساتہہ دوستی چار شخصونکی یعنی علی الخصوص اور خبر دی مجکو کہ وہ سبحانہ و تعالی دوست رکہتا ہی اونکو عرض کیا صحابہ نی کہ نام بیان کیجی اونکا ہمارے لیی یعنی تو کہ ہم بہی دوست رکہین اونکو بسبب محبت اللہ کی اور رسول کی فرمایا علی ایک ہی اونمین سی درحالیکہ فرماتی تہی آنحضرت اسکو تین بار یعنی واسطی آگاہ کرنی ساتہہ اسکی کہ وہ افضل ہین اونمین یا اسلیی تین بار فرمایا کہ دوست رکہی اونکو بقدر تین اونکیی اور ابو ذر اور مقداد اور سلمان ہین کہ حکم کیا مجکو خدا نی ساتہہ محبت اونکیی اور خبر دی مجکو کہ وہ دوست رکہتا ہی اونکو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب حسن ہی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَأَعْتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِي بِلَالًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہا کہ تہی عمر کہتی کہ ابوبکر سردار ہمارے ہین یعنی بہتر اور افضل ہمارے ہین اور آزاد کیا ابوبکر نی سردار ہماری کو مراد رکہتی تہی عمر سردار دوسرے سی بلال کو نقل کی یہہ بخاری نی ف ع ح یہہ حضرت عمر نے بطریق تواضع کہا اسلیی کہ عمر افضل ہین بلال سی بالاجماع اور بعضون نی کہا کہ مراد یہہ ہے کہ جملہ سردار دوسی ہی اور بعضون نی کہا کہ سیادت مستلزم افضلیت

کو نہین ہے اور بعضون نے کہا کہ ضمیر متکلم مع الغیر کی واجب نہین ہے کہ شامل کل کو ہو بلکہ باعتبار اکثر کی بس ہی اور ضمیر کنایت صحابہ سے ہی پس اول مین شامل تحمل ہین اور ثانی مین اکثر اور اضافہ اس فقرہ مین واسطی تخصیص کے ہی یعنی سید ہی درمیان ہمارے **وَعَنْ** قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ بِلَالًا قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ إِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِنَفْسِكَ فَأَمْسِكْنِي وَإِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِلَّهِ فَدَعْنِي وَعَمَلَ اللَّهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی قیس بن ابی حازم تابعی سے کہ بلال نے کہا واسطی ابی بکر کے **ف** ح ع جسوقت کہ ابو بکر نے بعد وفات آنحضرت صلعم کے کہا بلال کو اور درخواست کی کہ میرے صحبت مین رہ اور اذان کہتا رہ جیسا کہ رسول خدا کی لیے کہتا تہا اور بلال کو ابو بکر نے خریدا تہا اور کافرونکی ہاتھ سے چھڑا کر آزاد کیا تہا اور اونہون نے بعد وفات آنحضرت کی ارادہ شام کیطرف متوجہ ہونیکا کیا تہا بسبب صبر کرنیکی اوپر دیکھنی مسجد نبوی کی بغیر حضور آنحضرت صلعم کی اور نہ کہہ سکنی اذان کی اوسمین اور آگی آویگا کہ بلال سید الابدال ہوئی اور جگہہ اونکی غالبا شام ہی حاصل یہہ کہ بلال نے ارادہ شام کی جانیکا کیا بعد وفات آنحضرت صلعم کے اور ابو بکر بابغ ہوئی اوسوقت مین بلال نے ابو بکر سے کہا ترجمہ کہ اگر ہی تو کہ نہین خریدا ہی تو نے مجکو مگر اپنی نفس کے یعنی نفس کے خوشی کی لیے تو نگاہ رکہہ مجکو یعنی اپنی پاس اور خدمت کرنیکو فرما اور اگر ہی تو کہ نہین خریدا ہی تو نے مجکو مگر واسطی خدا کی اور طلب رضا اور ثواب کی سکیلی پس چہوڑ دے مجکو ساتہہ عمل خدا کے تعلق کی یہہ بجا ہی نے **ف** ح ع یعنی چہوڑ مجکو تو خدا کی لیے کام کرتا رہون اور خلق سے کچہہ سروکار نہ رکہون اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ کہا بلال نے مجکو طاقت پیغمبر کی جگہہ دیکہنی کی بدون اونکی نہین اور بغیر اونکی یہان نہین رہ سکتا مین **بیت** چہ مشکل نزارین برعاشق زارہ کہ بی دلدار بیند جای دلدارہ پس گئی بلال ہمراہ ایک لشکر کی کہ شام کو جاتا تہا اور دمشق مین بسبب وبا کے اسمین وبا ظہار ہوئی سال مین وفات پائی اور ایسا حدیث کو نہ چہوڑی بلال کی بہر رجوع کرنیکی طرف مدینہ کے بعد دیکہنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش اور اذان دینی اونکیلی اوسمین اور کا نہ دینی مدینہ کی بسبب اذان اونکیلی پس کچہہ حاصل نہین اوسکے وضعی معلوم ہوتی ہی ذکرہ السیوطی فی الذیل **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي مَجْهُودٌ فَأَرْسَلَ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أُخْرَى فَقَالَتْ مِثْلَ ذَلِكَ وَقُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُضِيفُهُ يَرْحَمُهُ اللَّهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ لَا إِلَّا قُوتَ صِبْيَانِي قَالَ فَعَلِّلِيهِمْ بِشَيْءٍ وَنَوِّمِيهِمْ فَإِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَأَرِيهِ أَنَّا نَأْكُلُ فَإِذَا أَهْوَى بِيَدِهِ لِيَأْكُلَ فَقُومِي إِلَى السِّرَاجِ كَأَنَّكِ تُصْلِحِينَهُ فَأَطْفِئِيهِ فَفَعَلَتْ فَقَعَدُوا وَأَكَلَ الضَّيْفُ وَبَاتَا طَاوِيَيْنِ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ عَجِبَ اللَّهُ أَوْ ضَحِكَ اللَّهُ مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانَةَ وَفِي رِوَايَةٍ مِثْلُهُ وَلَمْ يُسَمِّ أَبَا طَلْحَةَ وَفِي آخِرِهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا ایا ایک شخص رسول خدا صلعم کی پاس پس کہا اوسنی کہ مبنی رنج و مشقت کہینچی ہی یعنی فقیر ہون رنج و مشقت اوٹہاتا ہون بہوک وغیرہ سی کچہہ تو مجکو پس بہیجا آنحضرت نی کسیکو اپنی کسی بیوی کی پاس یعنی اسلیکی دریافت کری اگر کچہہ اون پاس ہو تو دیوین اوسکی لیی پس کہا اون بیوی نے قسم ہے اوس ذات کی کہ بہیجا ہی تجکو ساتہہ حق کی نہین ہے میری پاس یعنی قسم کہانی پینی کی چیز ہی مگر پانی پہر بہیجا آنحضرت نی کسیکو اور بیوی کی پاس پس کہا اون بیوی نی ہی مانند اوسکی کہ کہا تہا پہلی بیوی نی یعنی اور اسیطرح سب بیوبونکی پاس بہیجا اور کہا سب بیوبون نی مانند اوسکی **ف** ع اور شاید کہ یہہ حال ہوا بتدا مین پہلی فتح ہونی خیبر وغیرہ کی اور حاصل ہونی غنایم اور اموال کی ترجمہ پس فرمایا رسول خدا صلعم نی کہ جو کوئی کہ مہمانی کریگا اوسکی رحمت کریگا خدا تعالی اوسپر پس کہڑا ہوا ایک شخص انصار مین سے کہا جاتا تہا اوسکو ابو طلحہ **ف** ع ح نام اونکا زید بن سہل الانصاری ہی خاوند ام سلیم کے کہ جو مان تہی انس کے ترجمہ پس کہا ابو طلحہ نی مین ضیافت کرونگا اس شخص کی یا رسول اللہ پس لیگیا ابو طلحہ اوس شخص کو طرف گہر اپنی کی پس کہا ابو طلحہ نی

داخلی بیوی اپنی کی کہ وہ ان انس کے نہین کیا ہی تیری پاس کچھہ طعام کہا اوسنی نہین سے کچھہ ہمارے پاس طعام مگر موافق قوت ڈکون سپر کی **ف** ع یعنی چھوٹی لڑکون کی پس کچھہ رکھہ چھوڑا ہی کہ اوسکو بھوک لگتی ہی بار بار رات اور رونیوالا معلوم ہی ہی کہ نہین جا بڑی ہی بھوکا رکھنا بچونکا اور رکھلانا مہمانو نکا ترجمہ کہا ابوطلحہ نی یعنی اپنی بیوی سی پس پہلا دی اوسکو ساتھہ کسی چیز کی اور سلا دی اوسکو **ف** ع گویا ابوطلحہ نی قصد کیا کہ بچی نہ دیکھین کہانا مہمان کا اوسکو خواہش کرین جیسیکہ عادت بچونکی ہوتی ہی ترجمہ پس جبکہ داخل ہو مہمان ہمارا پس رکھلا اوسکو ظاہر مین کہ ہم کہاتی ہین **ف** ع یعنی اوس طعام سے اسلیے کہ مہمان جب دیکھتا ہی کہ صاحب خانہ نہین کہاتا تو تشویش خاطر پیدا ہوتی ہی اوسکو اور مہمانکی سامنی آنا اوسکی بیوی کا اسلیے ہوا کہ وہ بڑہیا تھین اور یہہ قضیہ پردہ کی حکم ہونیسی پہلی کا نبی ترجمہ پس جسوقت کہ قصد کری مہمان اور پہلا دی آتہہ پانا تو کہا دی پس اوٹھنا تو طرف چراغ کی اوسکی سنوارنی اور اتی اوسکا نیکی یعنی پہر بجہا دینا تو اوسکی یعنی تو کہ اندہیرا ہو جا دی اور وہ ہماری نہ کہا نیسی مطلع نہون پس کیا اوس عورت نی ایسا ہی پس بیٹہے وہ یعنی وہ عورت اور مرد اور مہمان طعام پر اور کہایا مہمان نی اور رات گذاری ابوطلحہ نی اور اوٹھی بیوی نی بہو کی پس جب صبح کی ابوطلحہ نے آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس فرمایا رسول خدا صلعم نی یعنی سبب معلوم کرنیکی نور کشف سی یا طریق وحی سی البتہ تحقیق عجب کیا اللہ نی یا کہا راوی نی کہ ہنسا اللہ تعالی یعنی راضی ہوا فلانی مرد اور فلانی عورت سی یعنی نام ابوطلحہ کا اور اوسکی بیوی کا لیا اور اور روایت مین ابوہریرہ سی مانند اسحدیث کی آیا ہی یعنی موافق لفظ و معنی مین اور نام نہین لیا ابوہریرہ نی یعنی اوس روایت مین نہین کہا یقال لہ ابوطلحہ اور یہہ آخر اوس روایت کے یہہ آیا ہی پس نازل کی اللہ تعالی نی یہہ آیہ اور ترجیح دیتی ہین یعنی اپنی مہمانونکو یا اور دونکو اپنی نفسون پر اگرچہ ہو اونکو حاجت و بھوک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعنہ** قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا فَجَعَلَ النَّاسُ یَمُرُّوْنَ فَیَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ ھٰذَا یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَیَقُوْلُ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰہِ ھٰذَا وَیَقُوْلُ مَنْ ھٰذَا فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَیَقُوْلُ بِئْسَ عَبْدُ اللّٰہِ ھٰذَا حَتّٰی مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ فَقَالَ مَنْ ھٰذَا فَقُلْتُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ فَقَالَ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰہِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ سَیْفٌ مِنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور یہہ روایت ہی ابوہریرہ کی کہا اونی ہم ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک منزل مین پس گذرنی لگی لوگ یعنی ہمپر ہر جواب سے پس فرماتی پیغمبر خدا صلعم اور پوچھتی کہ کون ہی یہہ کہ گذرتا ہی ای ابوہریرہ پس کہتا مین یعنی بیان کرتا مین اوسکا نام و صفت پس فرماتی آنحضرت اچھا بندہ خدا کا ہی یہہ اور فرماتی آنحضرت اور شخص کے لیے کہ گذرتا کون ہی یہہ پس کہتا مین یہہ فلانا ہی پس فرماتی آنحضرت برا بندہ خدا کا ہی یہہ **ف** شاید کہ یہہ فرماتی اوس کسی کی لیکی جانتی کہ وہ منافق ہی اسلیے کہ مومن کے لیی فرمانا اس بات کا آنحضرت سی دور تہا اور معمول تہا آپکا اگرچہ راہ ورد ش بد پر ہوا اور مومن خود اوسوقت مین ایسی بری نہتی کہ آپ ایسا کچھہ فرمانی اونکی حقین اور اگر ہون تو نہایت کم و اللہ علم پس ہمیشہ اسیطرح سوال و جواب ا ترجمہ یہانتک گذری خالد بن ولید پس فرمایا آنحضرت نی کون ہی یہہ پس کہا مینی یہہ خالد بن ولید ہی **ف** ع اور اسمین اشعار ہی اسپر کہ آنحضرت خیمہ مین تہی اور ابوہریرہ باہر تہی خیمہ کی والا خالد بن ولید جیسی کو کیونکر نہ پہچانتی ترجمہ پس فرمایا اچھا بندہ خدا کا ہی یہہ خالد بن الولید ایک تلوار ہی اللہ کے تلوارون مین سی نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ لِکُلِّ نَبِیٍّ اَتْبَاعٌ وَاِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاکَ فَادْعُ اللّٰہَ اَنْ یَجْعَلَ اَتْبَاعَنَا مِنَّا فَدَعَا لَہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی زید بن ارقم صحابی سی کہ کہا کہا انصار نی ای پیغمبر خدا کی ہر نبی کی لیی تابعدار ہی اور تحقیق ہمنی تابعداری کی آپکی پس دعا کر دخدا سی کہ کری ہمارے تابع ہم مین سے **ف** ع یعنی ہمارے خلفا اور متوالی کو بہی ہم مین سی کری کر اونکو بہی انصار کہا جاوے تو کہ وصیت جو لوگو نکو ہماری حقین احسان کرنیکی کی ہے اونکو بہی شامل ہو جیسا کہ فرمایا اوصیکم بالانصار اور فرمایا فاقبلوا من محسنہم وتجاوزوا عن مسیئہم اور سوا اونکی جو مناقب اور فضایل اور عنایتین اور کرامتین

ہمارے لیے فرمائی ہین وہ بھی اونمین شریک ہون یا معنی یہ ہین کہ دعا کیجی اکر ہی ہمارے تابعونکو بھی یعنی متصل ساتھہ ہمارے اور پیرو ہماری نیکی کرنیمین اور اوپر طریقہ اور سیرت ہمارے کی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے والذین اتبعوہم باحسان ترجمہ پس دعا کی آنحضرت نے ساتھہ اسکی یعنی ساتھہ کرنی اتباع اونکی اونسے نقل کی یہہ بخاری نے وعن قتادۃ قال ما نعلم حیا من احیاء العرب اکثر شہیدا اعز یوم القیمۃ من الانصار قال وقال انس قتل منہم یوم احد سبعون ویوم بئر معونۃ سبعون ویوم الیمامۃ علی عہد ابی بکر سبعون رواہ البخاری اور روایت ہی قتادہ سی کہ کہا نہین ہمنے کسی قبیلہ اور قوم کو قبایل عرب سے کہ بہت ہون شہید اونکی اور بہت عزیز ہون روز قیامت کے انصار سی کہ شہید اونکی بہت ہونگی اور عزیز تر ہونگی یعنی روز قیامت کی متحقق ہوگا کہ کس کثرت سی وہ ماری گئی ہین اور کیا عزت ہوگی اونکو اور کہا انس نے ماری گئی انصار سی روز احد کی ستر شخص ف ع ظاہر امراد یہہ ہے کہ انصار اور مہاجرین کی لوگ ملکر ستر ماری گئی اسلیے کہ روایت کی ہی ابن مندہ نے کہ علمار حدیث اور سیر سے ہی حدیث ابی سی کہ قتل کیی گئی انصار ہین سے روز احد کی چونسٹھہ شخص اور مہاجرین سے چھہ شخص ترجمہ اور ماری گئی روز بیر معونہ کی ستر شخص کہ اونکو قرا کہتی تہی اور قصہ اونکا سیر کی کتابونمین مذکور ہی اور ستر شخص ماری گئی روز جنگ یمامہ کی حضرت ابوبکر صدیق کی زمانہ مین کہ وہ مسیلمہ کذاب کے قوم کی ساتھہ لڑنیکو گئی تہی نقل کی یہہ بخاری نے وعن قیس بن ابی حازم قال کان عطاء البدریین خمسۃ الاف وقال عمر لافضلنہم علی من بعدہم رواہ البخاری اور روایت ہی قیس بن ابی حازم سے کہ کہا تہی عطار بدر والونکی پانچ پانچ ہزار یعنی جو کہ جنگ بدر مین حاضر ہوئی تہی اونکی ہر ہر شخص کو بیت المال مین سے پانچ پانچ ہزار درہم ملتی تہی اور کہا عمر نے البتہ فضیلت دیتا ہون مین اونکو اونکی غیر پر مرتبہ مین نقل کی یہہ بخاری نے ف ع یعنی عطائمین اونکی کامل ہونمین بخلاف غیر اونکی اور مین بہی فضیلت دیتا ہون اونکو اونکی غیر پر اگرچہ زیادہ کرونمین اس مقدار پر

تسمیۃ من سمی من اہل بدر فی الجامع

یہہ باب ہے بیچ بیان ذکر کرنی نامون اون صحابہ اہل بدر کی کہ جنکی نام ذکر کیی گئی ہین بیچ کتاب جامع کی واسطی بخاری کی ف ح جانا چاہیی کہ بخاری نام ایک جماعۃ کی اہل بدر سی کہ اپنی کتاب مین اونکو ذکر کیا ہی اور اونسی حدیثین لایا ہی ایک باب علیحدہ مین بطریق اجمال مفصل کی لایا ہی تو ساتھہ معرفت فضیلت سبقت اور رجحان اونکی اوپر غیر اپنی کی جدی اونپر دعا ساتھہ رحمت و رضوان کی کیجاوی اور کہا ہی علمانی کہ دعا وقت ذکر اونکی صحیح بخاری مین قبول ہوتی ہی اور ذکر اونکا اوپر ترتیب حروف ہجا کی کیا ہی سوائے رسول خدا صلعم اور خلفا راربعہ کی کہ اونکو مقدم کیا ہی اور باقی کو بترتیب حروف ہجا کی لایا ہی اور مولف فی ہی اوس پر اتباع اوسکا کیا ہی انتہی اور ملا علی قاری نے کہا کہ یعنی یہہ ذکر ہی اون اہل بدر کا کہ جنکا نام ذکر کیا گیا ہی صحیح بخاری مین حقیقۃ یا حکما تو کہ داخل ہون عثمان بہی نہ اونکا کہ جنکا نہین نام لیا گیا بخاری مین اور نہ اونکا کہ نہین ذکر کیی گئی اوسمین اصلا کہا میرک نے کہ مراد اونسی کہ جنکی نام ذکر کیی گئی ہین وہ ہین کہ آیا ہی ذکر اونکا صحیح بخاری مین خواہ روایت اونسی ہی یا اونکی غیر سی یا ہین ہیچ کہ وہ حاضر ہوئی ہین بدر مین تو ذکر اونکا بدون صریح کرنی اسکی کہ وہ حاضر ہوئی ہین بدر مین اور ساتھہ اسکی جوابے یا گیا ہی نہ ذکر کرنی اوسکی سوائے عبیدۃ بن الحرث کو اسلیے کہ وہ حاضر ہوئی ہین بدر مین بالتفاق اہل حدیث اور سیر کی اور ذکر کیا ہی اونکو صحیح بخاری مین کتنی جگہہ مگر یہہ کہ نہین واقع ہوا ہے اوسمین صریح ذکر اوسکا کہ وہ حاضر ہوئی ہین بدر مین تمام ہوا کلام میرک کا اور اوپر گذر چکا ہیچ روایت ابی داؤد کی ابن عمر سی کہ آنحضرت صلعم نکلی روز بدر کی ساتھہ تین سو اور پندرہ آدمیونکی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ مشرکین ہزار تہی اور صحابہ تین سو اور کسترہ پس اول اونکی اوپر پیشوا اور سردار تہے اونکے اور تمام عالم کی لوگون کی النبی محمد بن عبد اللہ الہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم ثم نبی محمد بن علی عبد اللہ کے ہاشمی ف ع شروع کیا حضرت کے ذکر سی تبرکا اور تبرکا یاد اسطی فخر تو ہم اسکے کہ وہ نہین تہی ساتھہ اونکے ولادت اسکی عام فیل مین اور بعثت اسکی شروع چالیس برس پر ہوئی اور دور نبوت اسکا تیئیس برس

ذکر خلافت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بر سبیل اجمال از خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم علی آلہ واصحابہ واتباعہ واز ابراہیم جمعین عبد اللہ بن عثمان ابوبکر الصدیق القرشی

عبد اللہ بن عثمان ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نسب پدری آنحضرت کے پانچویں دادا پر ہی یعنی پانچویں پشت میں ملتا ہے اور حضرت کا ماں کی طرف سے نسب بھی یہی نام رکھتا ہے جاہلیت میں عبد رب الکعبہ تھا اور آنحضرت نے اونکا نام عبد اللہ اور عتیق رکھا اور کنیت اونکی ابوبکر اور بعضوں نے کہا کہ عتیق قدیمی نام اونکا تھا یا ہی کہ اونکی ماں بچہ زنتی تھی اور جب یہ پیدا ہوئی تو ماں اونکی اونکو خانہ کعبہ کی آگے لیگئی اور کہا کہ خداوندا اسکو موت سے آزاد کر اور بخش محکو اور بعضوں نے کہا کہ عتیق اونکو بسبب حسن اور جمال روی اور اچھی ہونی قوم اونکی کہتی تھی یعنی کریم اور جمال اور نجابت کی یہی آماجی اور اتفاق کیا ہی امت نے اوپر نام رکھنی اونکی ساتھ صدیق کی بسبب جلدی تصدیق کرنی اونکی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لازم کرنی اونکی سچ کو تمام احوال میں رضی اللہ عنہ اور اونکی باپ ابو قحافہ کا نام عثمان تھا پانچ سال فتح مکہ کی ایمان لائی اور چودہ سو سال میں حضرت ابوبکر کی چھ مہینے اور چند روز بعد وفات پائی اور عمر اونکی ستانوے برس کی تھی اور خلافت صدیق کی دو سال اور چند مہینے رہی اور عمر اونکی ترسٹھ برس کے موافق عمر آنحضرت صلعم کے اور تھی رضی اللہ عنہ معتدل قد خوش روی نازبان جمال نحیف البدن نحیف رخسارہ اور اونکی رخسار و نین رگین تھین سبز عمر بن الخطاب العدوی عمر بن خطاب عدی کی اولاد عدی بن کعب سے ہین اور پانچویں پشت میں اونکا سلسلہ آنحضرت کی ساتھ جمع ہوتی ہین اور اشراف قریش سی تھی اور جاہلیت میں سفارت اور رسالت اونہین کی نام مقرر تھی یعنی نامہ و پیغام اونہین کی ہاتھ سردارون وغیرہ پاس کفار بھیجتی تھی لاغر بعید رو سرخ چشم بلند قد تھی اور اونچی تھی لوگون سی ایسی معلوم ہوتی تھی کہ گویا وہ اونٹ پر سوار ہین اور لوگ پیادہ ہین اور وہب بن منبہ نے کہا کہ وصف اونکا توریت مین یون آیا ہی کہ قرن حدید شدید امین یعنی وہ بمنزلہ چھوٹی پہاڑ کی ہی تیز ہی سخت ہی اور امانت دار ہی اور فاروق لقب اونکا اسلئے ہی بسبب فرق کردینی اونکی درمیان حق و باطل کی اور کفار و اسلام کی اور عزت اسلام کی ہوئی بسبب ایمان لانی اونکی اور مہیب اور شجاع تھی پہلی آنحضرت سی ہجرت کی آگی ہجرت سے اور جب چاہا کہ ہجرت کرین تو تلوار گلی مین ڈالی اور کمان کا چلہ چڑہایا اور ہاتھ مین تیر لیا اور کعبہ مین آئے سردار قریش کی سب مان حاضر تھے پس طواف کیا اور دو رکعت نماز ادا کی اور قریش کی حلقہ پر جدا جدا آئی اور کہا بری ہون موہنہ تمہاری جو کوئی چاہی کہ رووی اوسکو مان اوسکے اور یتیم نو فرزند اوسکا اور بیوہ ہو جاوی اوسکی تو چاہئی کہ آوی اور ملی مجھی پیچھی اس وادی یعنی مکہ کی پس کوئی اونکی پیچھی جا سکا خلافت اونکی سارہی دس برس رہی اور عمر اونکی ترسٹھ سال کی ہوئی بحسب قول مشہور کے عثمان بن عفان القرشی خلفہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ابنتہ رقیۃ وضرب لہ بسہمہ

عثمان بیٹے عفان کے قریشی پیچھی ہوگئی ہے اونکو حضرت رسول نے دو بیٹی اپنی کے نکاح مین اونکا رقیہ تھا اور لگایا اونکی حبالہ نکاح مین حضرت رقیہ حضرت عثمان کی نکاح مین تھین جب حضرت رقیہ بیمار تھین پس عثمان رضہ کو آنحضرت نے واسطی بیمار داری اور خبر گیری بی بی رقیہ کی چھوڑا اور بدر کی غنیمت مین اونکا حصہ دیکے لگایا اور راہی اتفاق کرا اونکو اہل بدر سی گنا اور تولدا اونکا چھٹی سال مین ہے سال قبل سی اسلام لانی پہلی داخل ہونیکی دار ارقم مین بعد ابی بکر اور علی اور زید بن حارثہ کی اور اسلام اونکا ابوبکر کی دعوت یعنی ترغیب سے تھا اور جب اسلام لائی تو اونکی چچا حکم بن ابی العاص بن امیہ نے اونکو باندہا اور قید کیا اور کہا یا تو دین محمدی دین مین آیا تو والا نہین چھوڑ سکا مین تجکو جب تک کہ نہ چھوڑی تو اس دین کو کہا عثمان نہ نی اس دین کو ہرگز نہین چھوڑ سکا اور اس سے جدا نہین ہو سکا تو جب یہ جانی کہ حکم نے سختی و مضبوطی اونکی دین کے دیکہی تو چھوڑ دیا اور رقیہ بیٹی رسول خدا صلعم کی پہلی زمان نبوت سی حضرت عثمان کی نکاح مین تھین اور بعد اونکی ام کلثوم سی آنحضرت نے نکاح کر دیا اور نوین سال ہجری مین وہ بھی مر گئی پس کہا آنحضرت نے اگر ہوتی میری پاس تیسری بیٹی تو دیتا مین اوسکو عثمان کی تئین اور کوئی شخص سوائے اونکی لایسانہ تھا کہ دے بنیان کسی پیغمبر کے اوسکی نکاح مین ہون اوسے سبب سے ذوالنورین لقب اونکا ہوا رضی اللہ عنہ اور تھی حضرت عثمان مبارز قد خوش رو سرخ و سفید اور اونکی مونہہ پر نشان تھی چیچک کے بزرگ

سنے خوبصورت لوگون مین اور فرمایا آنحضرت نی ام کلثوم کو کہ نکاح کیا بنی تیرا ساتھہ اوسکی کہ بہت مشابہ ہی لوگون مین ساتھہ تیری دادا ابراہیم علیہ السلام کی اور ساتھہ باپ تیری محمد کی صلعم اور تھی حیا اوسکی اس درجہ کی کہ گھر کی اندر دروازہ مندکر کر غسل کرتی تھی اور حیا سی پیغمبر اپنی سے نہین کرسکتی تھی اور شہید ہوئی دیر مانہ مین ایام تشریق کی سنہ پینتیس مین اور خلافت اوسکی تیران سال رہی اور عمر اوسکی ہوئی بیاسی برس کے اور بعضون نی ترانوے برس اور چھاسی برس کی بھی کہے ہین عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ الْهَاشِمِیُّ ت چچا بیٹی پیغمبر خدا کے چچا کی بیٹی تھی اور بہائی اوسکی ساتھہ ہمواحاکے یعنی بہائی چارہ بھی انسی ہوا تھا اور خاوند فاطمہ زہرا رضہ کی اور باپ حسن اور حسین کی اور اول ہاشمی ہین کہ پیدا ہوی دو ہاشمیونسی اور قدیم الاسلام تھی اور بقول جماعہ کثیر کی صحابہ سی اول اسلام بھی لائی تھی اور کہا ہی عثمانی کہ نبے ہوئی آنحضرت پیر کی دن اور اسلام لائی علی نہ منگلی کو اور عمر اوسکی اوسوقت تین برس کی تھی یا سات برس کے اور امین اور شریف اور ہادی اور مہدی اور نعسیوب المسلمین اور ابو الریحانین اور ابو تراب اوسکی لقبو تین سی ہین اور تھی وہ نہایت گندم گون مایل بسرخی کشادہ دہن بدن پر بال بہت تھے روشن چہرہ حمکتا جمال بزرگ چشم عظیم البطن خوب سیاہ چشم گھنگے تھی ڈاڑھی اوسکی اور طویل اور عرض تھے خوب صورت خندہ دہن تھی مانند چاند چودوین رات کی قوی دل شجاع منصور یعنی اللہ کی مدد ہوتی تھی اور فتح یاب ہوتی تھی جہان لڑنیکو جاتی واسع العلم کثیر الزہد سخی النفس رضی اللہ عنہ وکرم وجہہ ابن عباس سے روایت ہی کہ علی نہ فی نیزہ لیا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا روز بدر کی اور کہا حکم فی کنیزہ لیا اونہون نی روز بدر کی اور سب غزوونمین روایت کیا اوسکو احمد فی مناقب مین مدت اوسکی خلافت کی پانچ برس اور شہادت اوسکی جمعہ کو وقت سحر کی ستروین رمضان سنہ اکتالیس مین اور عمر اوسکی ترسٹھہ برس کے صحیح ومختار یہی ہی پھر جانا چاہیی کہ مصنف نے یہانتک عایت کی مراتب تبیہ کے پھر اعتبار کیا ترتیب حروف ہجائیہ کا اِیَاسُ بْنُ بُكَيْرٍ ت ایاس بیٹے بکیر کی ف اور بعضی نسخون مین البکیر الف لام سی ہی اور ایاس ساتھہ زبر ہمزہ اور تخفیف تحتانیہ کی آخر مین سین مہملہ اور بکیر ساتھہ پیش باء رفتح کاف اور جزم تحتانیہ کی تصغیر بکر کی اور بعضون نی روایت بخاری سی بکیر ساتھہ زیر باء اور تشدید کاف کی ضبط کیا ہی یہ لیثی ہین مہاجرین اولین سے حاضر ہوئی بدر مین اور اون جہاد ونمین کہ بعد بدر کی ہین اور تھا اسلام اونکا اور اسلام اونکی بہائی عامر بن بکیر کا اور ارقم بن اور وہ اور اونکی بہائی اور خالد اور عاقل اور عامر سب صحابی تھی اور اہل بدر سی وفات اونکی سن چونتیس مین ہوئی بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ مَوْلَى اَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّیْقِ ت بلال بیٹے رباح کی غلام ازاد ابو بکر صدیق کے ف جو مؤذن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت اوسکی ابو عبد الرحمن ہے اور بعضون نی ابو عبد اللہ بھی اور بعضون نی ابو عبد الکریم اور بعضون نی ابو عامر اور مان اونکی حلامہ ساتھہ زبر مہملہ اور تخفیف میم کی بلال قدیم الاسلام ہین پہلی اسلام مکہ مین اونہون ہی نی ظاہر کیا اور عذاب کیی گئی دین خدا مین اور اسان ہوا اونپر بھکانا روح کا اور عذاب دیتا تھا اونکو امیہ بن خلف جمحی کہ مالک اونکا تھا اور اخر کو بدر مین بلال ہی کی ہاتھہ سی مارا گیا اسکا طویل بھی اور کہینچتا تھا اونکو مالک اونکا امیہ لوہی کی زرہ مین اور ڈالدیتا آفتاب مین اور کہتا تھا اونکو لکڑی سی پس ابو بکر صدیق نی اونکو خرید کیا اور آزاد کیا اور حکم کیا آنحضرت نی اونکو پنج سال فتح کی ساتھہ کہنی اذان کی اوپر کعبہ کی اور فضائل اونکی بہت ہین اور برس سے اونکی فضیلت مین کہ آنحضرت نی فرمایا سابقین چار ہین مین سابق عرب ہون اور بلال سابق حبشہ وصہیب سابق روم اور سلمان سابق فرس اور تھی بلال نہ سخت گندم گون دراز قد بہت بال والی وفات پائی دمشق مین بیسوین سال مین اور بعضون نی کہا اٹھاروین سال مین اور عمر اونکی کچھہ اوپر ساٹھہ برس کی تھی اور بعضون نی کہا ستر برس کی اور کچھہ احوال اونکا اوپر کی باب کی تسمیہ فصل مین ہی گذرا ہی حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِیُّ ترجمہ حمزہ بیٹی عبد المطلب کے ہاشمی ف رح اور لقب اونکا سید الشہدا اور اسد اللہ ہی آیا ہی اور مان اونکی ہالہ بیٹی وہب کی بہن آمنہ بنت وہب کے کہ جو والدہ تھین آنحضرت کی پس بھانجہ خالہ زاد بہائی بھی تھی حضرت کی اور تھی نہایت شجاع اور قوی اور احوال اونکی شجاعت ودلاوری کی بہت ہین اور حدیث مین آیا ہی کہ دیکھا سنے ملائکہ کو کہ غسل دیتے ہین حمزہ بن عبد المطلب کو اور حنظلہ بن راہب کو اور یہہ بھی آیا ہی کہ لکھی ہوئی ہین وہ نزدیک خدا تبارک وتعالی کی ساتوین آسمان

بن عمرو بن عبد المطلب اسد اللہ و اسد رسولہ اور باقی احوال انکا اوپر گذرا حاطب بن ابی بلتعۃ حلیف لقریش ترجمہ حاطب بیٹے ابی بلتعہ کی ہم قسم قریش کی ف ح کنیت اوسکی ابو عبد اللہ ہی حاضر ہوئی بدر مین اور خندق مین اور اور غزوات مین کہ بعد اسکی ہوئی وفات پائی سال تیسری مین بیچ مدینہ کی اور عمر اوسکی پینسٹھ برس کی ہوئی اور قصہ اوسکی کتابت کا طرف اہل مکہ کی پہلی باب مین گذر چکا ابو حذیفۃ بن عتبۃ بن ربیعۃ القرشی ترجمہ ابو حذیفہ بیٹی عتبہ بن ربیعہ کی قریشی ف ح اور اوسکی نام مین خلاف ہی اور مشہور یہہ ہی کہ وہ ہشام بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس ہی فضلاء صحابہ سی اور مہاجرین اولین سی ہی دونون قبلونکیطرف نماز اوا کی اور دو ہجرتین کین یعنی حبشہ اور مدینہ کیطرف اور تہا اسلام اوسکا پہلے داخل ہونیکی دار ارقم مین اور حاضر ہوئی بدر مین اور اوسکی بعد کی غزوونمین شہید ہوئی روز یمامہ کی اور عمر اوسکی تریپن یا چون برس کی ہی حارثۃ بن مرۃ بن سراقۃ الانصاری قتل یوم بدر وھو حارثۃ بن سراقۃ ترجمہ حارثہ بیٹی مرۃ بیچ سراقہ کی انصاری ف ح ربیع ساتہہ پیش راکے اور زبر ب اور زیری مشددہ کے اور بعضون نی ساتہہ زبر ر اور زیر ب اور تخفیف کی یہی ضبط کیا ہی اور صحیح اول ہی ہی ترجمہ شہید ہوئی روز بدر کی اور یہہ حارثہ ہی بیٹا سراقہ کا تہا یعنی وقت شہید ہونیکی بیچ نظر کرنیوالونکی ف ح ربیع نام اوسکی مان کا ہی اور سراقہ نام اوسکی باپ کا اور تہا حارثہ نظر کرنیوالونمین نہ قتال کرنیوالونمین جیسکیلئے احمد و نسائی نی روایت کیا ہی اور حواشی مین لکہا ہی کہ تہا وہ اون لوگونمین سی کہ بلند جگہہ پر کہڑی ہی تو اوسپر احوال دشمنون کی نظر کرین اور خبر دین نظارہ ساتہہ زبرنون کی اور تشدید ظ کی وہ قوم کہ نظر کرین کسی چیز کو اور یہہ حارثہ نوجوان تہی کہ واسطی نظارگی کی معرکہ مین کہڑی تہی ناگہان ایک تیر پہنچا کہ پھینکنی والا اوسکا معلوم نہ تہا حلق مین اوسکی لگا پس مان اوسکی آنحضرت کے پاس آئی اور کہا یا رسول اللہ تحقیق جانتی ہو تم مقام و مرتبہ حارثہ کا بنسبت میری کہ کسقدر چاہتی ہی مین اوسکو اور کسقدر تعلق تہا مجکو ساتہہ اوسکی اگر بہشت مین گیا ہی تو صبر کرون اور اگر دوزخ مین گیا تو رؤنمین اوسپر جتنا ہو سکی مجسی اور ایک روایت مین ہی اگر دوزخمین ہی تو دیکہیگا خدا مجسی جو کچہہ کہ روؤنگی مین اوسپر پس فرمایا آنحضرت نی ای ام حارثہ وہان ایک بہشت نہین ہی کتنی ہی بہشتین ہین اور پنہ اور تیرا بیٹا فردوس اعلی مین ہی پس کہا اوسکی مان نی کہ صبر کرونگی مین اوسپر خبیب بن عدی الانصاری ترجمہ خبیب بیٹے عدی کی انصاری ف ح ساتہہ پیش خ معجمہ کی اور زبر ب پہلی کی اور جزمی کی حاضر ہوئی بدر مین اور قید کیگئی غزوہ رجیع مین بیچ سال تیسرے کی ہجرت سی اور مکہ مین بیگئی اونکو مشرک پس خریدا اونکو حارث بن عامر کی بیٹون نی اوخبیب نے قتل کیا تہا حارث کا مگر روز بدر کی پس خریدا خبیب کو حارث کے بیٹون نی تو کہ قتل کرین اوسکو پس رہی وہ قیدی اونکی پاس پہر سولی پر کہینچا اونکو تنعیم مین اور اول سولے پر اسلام مین یہی کہینچی گئی ہین اور اول انہون نے نی جاری کیا طریقہ ادا کرنی دو رکعت کا وقت قتل کی اور قصہ اوسکا عجیب ہے چنانچہ مذکور ہے وہ صحیح بخاری مین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ وہ وقت قتل کی کہتی تہی خداوندا مین کسیکو نہین پاتا ہون کہ سلام میرا پیغمبر کو پہنچاوی تو پہنچا سلام میرا اونکو صلی اللہ علیہ وسلم پس جبرئیل آنحضرت کے پاس آئی اور سلام اونکا پہنچایا ساری حدیث نقل کی راوی نی خنیس بن حذافۃ السہمی ترجمہ خنیس بیٹی حذافہ سہمی کی ف ح خنیس ساتہہ پیش خ معجمہ کی اور زبرنون کی اور جزمی کی اور سین مہملہ کی آخر مین قریشی تہی اور مہاجرین مین سے تہی حاضر ہوئی بدر مین بعد ہجرت کرنیکی طرف حبشہ کی پہر حاضر ہوئی احد مین پہر مدینہ مین آئی اور بسبب زخم کی کہ کہتی تہی جان دے اور وہ خاوند تہی حفصہ عمر بن الخطاب کے بیٹی کی پہلی آنحضرت صلعم کی رفاعۃ بن رافع الانصاری ترجمہ رفاعہ بیٹی رافع کی انصاری ف ح رفاعہ رکی زیر سے بدری ہین اور باپ اوسکی سردار تہی اپنی قوم کی اور بہائی اونکا مالک بن رافع ہین اور رفاعہ حاضر ہوئی بدر مین اور احد مین اور تمام جہاد و تمیز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ اور حاضر ہوئی ساتہہ علی رض کی جنگ جمل اور جنگ صفین مین اور مرے بیچ اول امارت معویہ کی رفاعۃ بن عبید المنذر ابو لبابۃ الانصاری ترجمہ رفاعہ بیٹی عبد المنذر کی ابو لبابہ انصاری ف ع پر اوسکی ہین اور سردار بنی عمرو بن عوف سے تہی حاضر ہوئی عقبہ مین اور بدر مین اور تمام جہاد مین

قدیم الاسلام کہ اسلام لائی پہلی بات کی دار ارقم مین اور حاضر ہوئی تمام جہاد دونون ہمراہ آنحضرتؐ کے اور نہی غزوہ بدر مین ہمراہ طلحہ بن عبید اللہ کی کہ واسطے خبر لینی قافلہ قریش کی گئی نہی گندم گون دراز قد جمع ہوتی ہین ساتھہ آنحضرتؐ کی گیارہ ون نشست مین ہیجرت کعب بن لوی کی اور اسلام لائی وہ بیسیں برس کی عمر مین اور کہا دیکھا مینی اپنی کو کہ باندہا تہا مجکو عمر نی اسلام لانی پر اور اسلام لائین ہیون ہوی اونکی فاطمہ بنتی خطاب کے پہلی اپنی بہائی عمر بن الخطاب کے اور مری وہ عقبہ مین قریب مدینہ کی سن اکیاون یا باون مین اور عمر اونکی کچھہ اوپر ستر برس کی ہوئی اور اونکی باپ زید بن نفیل نی جاہلیت مین دین ابراہیم اختیار کیا تہا اور ذبایح مشرکون کی سی پرہیز کیا تہا اور آنحضرتؐ نبی ہی پہلی اونزنی وحی کی ملاقات کی اور اونکو موحد الجاہلیت کہتی ہی سَہْلُ بْنُ حُنَیْفٍ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ سہل بن حنیف انصاری ف ح بدر اور احد اور اور جہاد دونین حاضر ہوئی اور روز احد کی ساتھہ آنحضرتؐ کی ثابت رہی اور بعد آنحضرتؐ کے مصاحب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رہی امیر المومنین نی اونکو مدینہ مین خلیفہ کیا پہر ولایت فارس پر حاکم کیا اور کوفہ مین ہیچ سن اکہتیس کے وفات پائی اور علی نی اونپر نماز ادا کی ظُهَیْرُ بْنُ رَافِعٍ الْاَنْصَارِیُّ وَاَخُوْهُ ترجمہ ظہیر بن رافع کی انصاری اور بہائی اونکی ف ظہیر ساتھہ زبر ظ معجمہ کی اور ملا علی نی کہا ساتھہ تصغیر کے اور بہائی ظہیر کے خدیج بن رافع اور ملا علی نی کہا مظہر نام تہا اونکا ساتھہ پیش میم اور زبر ظ کی اور زیر ہ مشدد کی دونون اہل بدر سی ہین حاضر ہوئی بدر مین اور اور جہادون مین کہ بعد بدر کی ہوئی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْهُذَلِیُّ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود ہذلی ف ع ساتھہ پیش ہ کی اور زبر ذال کی نسبت ہی طرف قبیلہ تبی ہذیل کی غبیو قبایل قریش سی اور احوال انکا اوپر مذکور ہو چکا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الزُّهْرِیُّ ترجمہ عبد الرحمن بیٹے عوف کی زہری ف ح اولاد زہرہ بن کلاب سے جمع ہوتی ہین ساتھہ آنحضرتؐ صلعم کی کلاب بن مرہ مین چھہ واسطی کر اور رہتا نام اونکا جاہلیت مین عبد الکعبہ پیدا ہوئی دس برس بعد سال فیل کی اسلام لائی ابو بکر صدیق کی ہاتھہ پر ابتداء اسلام مین اور اونکی مان بہی مسلمان ہوئی اور ہیجرت کی اونہون نی حبشہ کو دو ہیجرت اور حاضر ہوئی بدر مین اور تمام جہاد دونین ساتھہ آنحضرتؐ کی اور ثابت رہی روز احد کی اور پہنچی اونکو بیس زخمونسی زیادہ اور ادا کی رسول خدا نی اونکی پیچہی نماز ایک سفر مین اور تمام کی آپ نے نماز جو کچھہ کہ باقی رہی تہی جیسے حکم مسبوق کا ہی مگر غزوہ تبوک مین نہین گئی اور تلافی کی اوسکی ساتھہ تصدق کرنی چار ہزار دینار کی راہ خدا مین بعد ازان ساتھہ چالیس ہزار دینار کی اور سوار کیا دو گونکو پانسو گھوڑون پر راہ خدا مین پہر پانسو اونٹہون پر اور خبر گیری کی ازواج مطہرات کی بعد آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تہا اکثر اموال اونکا تجارت سی اور مناقب اونکی بہت ہین اور تہی وہ رضہ دراز قد نتک چہرہ سرخ سفید لنگڑی ہو گئی تہی بسبب تیرون کی کہ اونکی پانونمین لگی تہی اور تہی اغنیاء صحابہ سی اور وقت ہیجرت کرنیکی مدینہ کو فقیر تہی اور بہہ خیر و برکت اونکو مدینہ مین حاصل ہوئی اور جب وفات پائی تو چار بیویان رکہتی تہی اور صلح کی گئین وہ چوتہائی آٹہوین حصہ پر کہ حق اونکا تہا اوپر اسی ہزار درہم یا دینار کی اور وصیت کی وقت وفات کی ہر ایک کے لیی اہل بدر مین سے چار چار سو دینار کے دینی کی اور تقسیم کے گئی میراث اونکی اکہیتر اور ساٹہہ تفریر پہنچی ہر ایک کو اسی اسی ہزار درہم اور جب سنے اونہون نی حدیث عائشہ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلعم سی کہ فرماتے دیکہا مینی عبد الرحمن بن عوف کو کہ جاتی ہین بہشت مین اور پہلیتی ہین اونکین بطریق حبو کی کہ لڑکونکی چال ہی سرین پر تصدق کیی ساتہہ تمام قافلہ کے کہ شام سی آیا تہا سات سو اونٹ یا لانون اور جمعون سمیت بسبب شکر کے اوس بشارت دخول جنت کی اور تہی وہ رضی اللہ عنہ کو دراز ادا کرنی تہی نماز کو پہلی ظہر سی اور روایت ہی کہ وقت وفات کی وہ بیہوش ہوئی اور جب ہوش مین آئی تو کہا کہ تین میری پاس دو فرشتی سخت و درشت خو اور کہا کہ اسکو آگی حاکم عزیزا مین کی لیچلتی ہین ہم پس دو فرشتی اور آئی اور کہا کہ انکو کہان لیی جاتی ہو اونہون نی کہا لیجاتی ہین ہم اسکو آگی عزیزا مین کی اون فرشتون نے کہا کہ چہوڑ دو اسکو کہ سبقت کی ہی سعادت نی اسمین خبسوقت کہ مانکی پیٹ مین تہا روایت کیا اوسکو ابو نعیم اور ابن عساکر نی اور وہ فتوی دیا کرتی تہی ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کی عہد مین

اور وفات پائی حضرت عثمان کی خلافت مین اور جب وفات پائی تو حضرت علی نمنی کہا کہ جاتا ہی ابن عوف کہ صافی چشمہ ہی دوروی راندیدی مناقب انکی بہت ہین اور اونکی اسلام لانیکا قصہ غریب ہی اسماء الرجال مین اوسکو نقل کیا ہی ہمنی عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِيُّ ترجمہ عبیدہ بیٹی حارث کی قریشی ف ح کنیت اونکی ابوالحارث اور بعضون نی کہا کہ ابومعویہ عبیدہ بیٹی حارث کی بیٹی عبد المطلب کے بیٹی عبد مناف کی آنحضرت سی دسبس برس بڑی تہی اسلام لائی پہلی آنیکی دارارقم مین اور ہجرت کی اونہون نی ساتھہ دو بہائیون اپنی کی کہ طفیل و حصین نام رکہتی تہی اور لڑی روز بدر کی ولید بن عتبہ سی اور دو دو چوٹین ہوئین درمیان اونکی اور مری عبیدہ اوس سی اور مارا گیا ولید بہی اوسی روز روایت کی اونسی علی بن ابیطالب نی عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ عبادہ بیٹی صامت کی انصاری ف ح انصار کی سردارونمین سی ہی حاضر ہوئی عقبہ اولی اور ثانیہ اور ثالثہ مین اور حاضر ہوئی بدر مین اور تمام جہاد ونمین اور یہہ ایک شخص ہی اونمین سی کہ جنہون نی جمع کیا قران کو رسول خدا صلعم کی عہد مین اور ہی دراز قد جسیم خوبصورت بہیجا اونکو عمر رضی نی شام مین قاضی و معلم کر کر پس حمص مین اقامت کی بعد ازان فلسطین مین آرہی اور رملہ مین وفات پائی اور بعضون نی کہا بیت المقدس مین سن چونتیس مین اور عمر ہوئی اونکی بہتر برس کی اور بعضون نی کہا کہ معویہ کی زمانہ تک باقی رہے عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ ترجمہ عمرو بن عوف ہم قسم بنی عامر بن لوی کی ف ح ع انصاری ہین حاضر ہوئی بدر مین اور سکونت اختیار کی مدینہ مین اور نسلاً ولداً مری مدینہ ہی مین ہوئے آخر ایام معویہ کی اور ہی قدیم الاسلام اور یہہ اون لوگونمین سی ہین کہ نازل ہوئی اونکی حقین و ترکی اعلیہم تفیض من الدمع یعنی اور دیکہتا ہی تو آنکہین اونکی کہ جاری ہین اونسی آنسو اور روایت کی حضرت سی ایک حدیث کہ فرمایا نہین ڈرتا ہون مین تمپر فقر سی ڈرتا ہون مین تمپر فراخی دنیا سی الخ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ عقبہ بیٹی عمرو کی انصاری ف ع ح کنیت اونکی ابومسعود ہی اور بدری ہین مشاہیر صحابہ سی ہی حاضر ہوئی عقبہ ثانیہ مین اور جمہور یہہ ہین کہ نسبت اونکی طرف بدر کی بسبب سکونت کی ہی کہ وہان رہتی ہی نہ بسبب جا حاضر ہونیکی جنگ بدر مین وفات پائی حضرت علی کی خلافت مین اور بعضی کہتی ہین بعد اوسکی سن اکتالیس یا بیالیس مین عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ الْعَنَزِيُّ ترجمہ عامر بیٹی ربیعہ کی عنزی ف ح ساتھہ عین مہملہ اور نون مفتوحتین کے اور زکی نسبت ہی عنزہ کیطرف کہ اونکی اجداد سی ہی اور جامع الاصول مین العنوی ساتھہ غین معجمہ اور واو کی حلیف بنی عدی ہی اور سابقی اوسکی نسبت مین عدوی بہی واقع ہوا اور کاشف مین حلیف آل خطاب کا کیا ہجرت کی دونون ہجرتین اور حاضر ہوئی بدر مین اور سب جہاد ونمین اور اسلام لائی پہلی عمر رض کی اور وفات پائی سن سینتیس یا اڑتیس مین اور قول اول مشہور رہے دوسرا ثانی موافق تر ہی ساتھہ اوس مضمون کی کہ کاشف مین کہا کہ مری پہلی عثمان کی عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ عاصم بیٹی ثابت کی انصاری ف ح حاضر ہوئی بدر مین اور وہ شخص ہین کہ نگاہ رکہا اونکو زنبورون یعنی بہڑون نی جسوقت کہ چاہا مشرکون نی کہ سر اونکا کاٹ لین بسبب اسکی کہ مارے الاہا اونہون نی کسی سردار کو اونکی سردارونمین سی اور اونہون نی دعا کی ہی خدا عزوجل سی کہ ناہہ مشرک کا مجکو پہنچی پس بہیجا خدا تعالے نے زنبورونکو پس بچایا اونکو مشرکونکی ناہہ سی اور جب رات ہوئی ایک روآئی اور اونکو لیگئی اور یہہ قصہ غزوہ رجیع مین ہوا اور وہ جدا دری عاصم بن عمر بن الخطاب کے ہین رضی اللہ عنہما عُوَيْمِرُ بْنُ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ عویم بیٹی ساعدہ کی انصاری ف ح حاضر ہوئی دونون عقبون اور بدر مین اور تمام غزوونمین اور وفات پائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین اور عمر اونکی ہیسٹہ یا چہاسٹہ برس کی ہوئی رضی اللہ عنہ عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ عتبان بیٹی مالک کی انصاری ف ح حاضر ہوئی بدر مین روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اونسی روایت کی انس بن مالک اور محمود بن ربیع نی اور بہی وہ نابینا اور قصہ اونکی عذر کرنیکا آنیسی مسجد مین اور آنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اونکی گہر مین اور ادا کرنی نماز کا اور سمین لوگونکو جگہہ نماز کی پکڑین مذکور ہی صحیح بخاری مین اور وہ خزرجی سلمی ہین معویہ کی زمانہ مین وفات

قُدَامَۃُ بْنُ مَظْعُوْنٍ ترجمہ قدامہ ابن مظعون کے ف ح ساتھہ زبر میم اور جزم ظ معجمہ کی اور عین مضموم کی اور قدامہ ساتھہ پیش قاف اور تخفیف دال مہملہ کی قریشی ہین مامون عبد اللہ بن عمر کی رضی اللہ عنہم ہجرت کی حبشہ مین اور حاضر ہوئی بدر مین اور تمام جہادون مین ساتھہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عامل کیا اونکو عمر بن الخطاب نے بحرین کا بعد ازان معزول کیا روایت کی ہی اونسی عبد اللہ بن عمر نی اور وفات پائی سن چونتیس مین اٹھسٹھہ برس کی عمر مین قَتَادَۃُ بْنُ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ قتادہ بنی نعمان کی انصاری ف ح ع صحابی ہین اور مشہور تابعی اور ہین کہ بصری ہین اور ثابتا حافظ مفسر حافظہ خوب کہتی ہتی اپنی زمانہ مین کوئی نہتی ہو لیتی نہتی روایت رکھتی ہین انس بن مالک سی اور حسن بصری سی اور سعید بن مسیب سے اور یہہ قتادہ صحابی حاضر ہوئی عقبہ مین اور بدر مین اور اونکی بعد کی جہادون مین مری سنہ تیئیس مین اور نماز پڑہی اونپر عمر رضی نی اور ہتی فضلا صحابہ سی مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ ترجمہ معاذ بن عمرو بن الجموح ف ح ع ساتھہ زبر جیم اور پیش میم کی اور اخیر مین ح ہی خزرجی ہین حاضر ہوئی عقبہ اور بدر مین وہ اور باپ اونکی عمرو بن الجموح اور یہہ دی ہین کہ قتل کیا انہون نی ساتھہ معاذ بن عفرا کی ابوجہل کو چنانچہ ذکر انکا باب قسمۃ الغنایم مین ہو چکا مُعَوِّذُ بْنُ عَفْرَاءَ وَاَخُوْہُ ترجمہ معوذ بیٹی عفرا کی اور بہائی اونکی ف ح یعنی معاذ بن عفرا اور معوذ ساتھہ پیش میم اور زبر عین اور زبر واو مشدد کی اور عفرا ساتھہ زبر عین مہملہ اور جزم ف کی اور ممدودہ کی نام اونکی مانکا ہی اور نام اونکی باپ کا حارث بن رفاعہ انصاری اور معوذ قاتل ابوجہل کا ہی باعانت اپنی بہائی معاذ کی اور معوذ نی بعد اوسکی قتال کیا اور ماری گئی اور معاذ باقی رہی اور اور جہادون مین لڑی پس معوذ اور معاذ بیٹی عفرا کی دونون اہل بدر سی ہین اور اونکا ایک بہائی اور سی کہ نام اوسکا عوف ہی وہ بہی بدر مین مارا گیا مَالِكُ بْنُ رَبِيْعَۃَ اَبُوْ اُسَيْدٍ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ مالک بیٹی ربیعہ کے ابو اسید انصاری ف ح ساتھہ پیش ہمزہ اور زبر سین اور جزم ی کی ابو اسید کنیت مالک کے ہی اور مشہور ہین ساتھہ کنیت کی حاضر ہوئی بدر مین اور تمام جہادون مین اور وہ ساعدی ہین مری سنہ ساٹھہ ہین متر یا اٹھہتر برس کی عمر مین بعد نابینا ہونیکی اور بدریون مین سے پچھی یہی مری ہین مِسْطَحُ بْنُ اُثَاثَۃَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ ترجمہ مسطح بیٹی اثاثہ کی بیٹی عباد کی بیٹی مطلب کے بیٹی عبد مناف کی ف ح ع مسطح ساتھہ زبر میم اور جزم سین اور زبر طا کی اور اثاثہ ساتھہ پیش ہمزہ کی اور دو ثا مثلثہ کی اور عباد ساتھہ زبر عین اور تشدید ب کی مسطح حاضر ہوئی بدر مین اور احد مین اور جہادون مین کر بعد اونکی ہوئی اور یہہ وہی ہین کہ عائشہ رض کی حقین جو کچھہ کہ کیا قصہ افک یعنی بہتان زنا مین اور زدی ماری اونکو نبی صلعم نی اون لوگون مین کر زدی لگائی اونکو اور کہتی ہین کہ مسطح لقب ونکا ہی اور نام اونکا عوف اور وفات ہوئی اونکی سن چونتیس مین اور عمر اونکی چہپن برس کی ہوئی مُرَارَۃُ بْنُ رَبِيْعٍ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ مرارہ بیٹی ربیع کی انصاری ف ح مرارہ ساتھہ پیش میم کی اور تخفیف راء پہلی کی اور ربیع ساتھہ زبر را اور زیر ب کی مرارہ بنی عمرو بن عوف سی ہین حاضر ہوئی بدر مین اور یہہ اونمین تینون مین سی ہین کہ غزوہ تبوک سی پچھی رہ گئی تہی بہت مشہور اونمین کعب بن مالک ہین دوسری ہلال بن امیہ اور تیسری یہہ اور توبہ قبول کی اونکی حق عزوجل نی اور نازل کی آیتین قران کی اونکی حقمین اور اسی سبب سے نام رکہا گیا اوسکا سورہ توبہ مَعْنُ بْنُ عَدِیِّ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ معن بیٹی عدی کی انصاری ف ح معن ساتھہ زبر میم اور جزم عین کی اور عدی ساتھہ زبر عین اور زبر دال مہملہ اور تشدید ی کی یہہ ہم قسم ہین بنی عمرو بن عوف کی اور اسی سبب سے کہا جاتا ہی اونکو انصاری حاضر ہوئی بدر مین اور اور جہادون مین کر بعد اوسکی ہوئی اور حاضر ہوئی عقبہ مین اور بہائی چارہ کردیا آنحضرت نی درمیان اونکی اور درمیان زید بن الخطاب کے کہ جو بہائی تہی حضرت عمر کی اور شہید ہوئی دونو مہاجر روز یمامہ کی حضرت صدیق کی خلافت مین مِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو الْكِنْدِیُّ حَلِيْفُ بَنِیْ زُهْرَۃَ ترجمہ مقداد بیٹی عمرو کی کندی ہم قسم بنی زہرہ کی ف ح مقداد ساتھہ زیر میم اور کندی ساتھہ زیر کاف اور جزم نون کی اور اونکو مقداد بن الاسود بہی کہتی ہتی اور کندی اس سبب سے کہتی تہی کہ باپ ونکا عمرو ہم قسم کندہ کا تہا اور ہم قسم ہوئی وہ خود اسود بن یغوث زہری نی اس سبب سے زہری کہا اور اونکو ابن الاسود بہی اسی سبب کہتی ہتی اور قدیم الاسلام ہتی وہ اور بعض کہتی ہین

چھ پانچ اور سیونی چھٹی جو اسلام لائی اور بہت بزرگ اور نیک تھی اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مین روایت کی ہین اونسی حدیثین علی بن ابیطالب
اور طارق بن شہاب وغیرونی اور وفات پائی حرف مین کہ ایکسو نو سنہ ہی تین کوس مدینہ سی اور لیجا کر لائی گئی طرف مدینہ کی اور دفن کیی گئی بقیع مین سنہ
تینتیس ہین اور عمر اونکی ساتھہ برس کی ہوئی اور نماز ادا کی اونپر عثمان بن عفان رضی ھلال بن امیۃ الانصاری ترجمہ ہلال بن امیہ
کے انصاری وضاح ایک صحابی ہین اون تین مین سی کہ پیچھی رہ گئی تھی غزوہ تبوک سی اور توبہ قبول کی خدا تعالی نی اونکی اور قذف یعنی بہتان
زنا کیا اپنی بیوی کو پس لعان کی حاضر ہوئی بدر مین اور روایت کی اونسی جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن عباس نے رضی اللہ عنہم اجمعین شمار اونسی ہو
اللہ اون سی سے فائدہ جلیلہ جانا چاہیی کہ اہل بدر کی نامونکی گنتی مین اختلاف ہی جمہور نی تین سو پندرہ اور بعضون نے تین سو تیرہ و بضعہ
تین سو پندرہ اور سترہ کی روایتین اوپر مذکور ہوئین اور استیعاب مین تین سو تیرہ نقل گیی ہین بینطالیس تو یہی ہین اور باقی اور جعفر بن حسن بن
عبد الکریم برزنجی رح نی ایک رسالہ مستقل اسما مبارک انکیمین مع فضائل و فوائد اونکی مسمی بحالیۃ الکرب باصحاب سید العجم والعرب لکھا ہی اوسمین تین سو
پینسٹھہ لکھی ہین کتنی ہی کتابونسی لیکن لکھا ہی کہ مرجح اقوال سی یہی ہے کتنی اشخاص بدر کی یہہ ہی کہ وہ تین سو اور تیرہ اشخاص ہین جیسا کہ صاحب استیعاب
نے لکھا ہی پس اس عاجز فی اسما مبارک مذکورہ استیعاب سے نقل کیی اور فضائل و فوائد بطریق اختصار کی رسالہ مذکورہ سی نقل کیی اور اسما مبارک
کو جسطرح رسالہ مذکورہ مین بمقتضی لفظ و دعا و توسل کہ لکھا ہی مینی یہی اوسیطرح لکھا اور اخیر مین اسکی ایک دعا طویل مشکل المعانی لکھی تھی اس عاجز فی بجائے
اوسکی ایک دعا جامعہ حدیث شریف کی لکھدی ہی تو کہ بہت مفید ہو پس اول تو کچھہ اونکی فضائل مین سے سنا چاہیی کہ اللہ تعالی فی بشارت دی ہی
اونکو جنت کی اپنی نبی صلعم کی زبانپر کہ فرمایا اونکی حقمین فقد وجبت لکم الجنۃ یعنی تحقیق واجب ہوگئی تمہاری لیی جنت اور اور اونکی فضایل مین سی یہہ ہی کہ
اللہ تعالی فی بخشدی اونکی لیی اگلی پچھلی گناہ اونکی یہانتک کہ اگر فرض کیا جاوی صادر ہونا گناہ کا کسی سی اونمین سی تو حاجت توبہ کی نہین تھی اوسکو
اسلیی کہ جب واقع ہوا واقع ہوا بخشا گیا اگرچہ مترتب ہوا اوسکی فاعل پر حکم اوسکا شرعا دنیا مین اور اور اونکی فضائل مین سی یہہ ہی کہ حاضر ہوئی ملکہ ساتھہ
اونکی جنگ بدر مین اور قتال کیا اوسمین اتفاقا اور بیچ قتال کرنی اونکیلی احد اور حنین مین اختلاف ہے اور خواص اونکی اسما کی یہہ ہین کہ کہا برہان حلبی
نے اپنی سیرت مین اور ذکر کیا دوانی نی کہ اونہون نی سنا مشائخ حدیث سی یہہ کہ دعا وقت ذکر ہوئی اہل بدر کی قبول کیجاتی ہی اور تحقیق تجربہ کیا گیا ہے
اور کہا شیخ عبد اللطیف نی اپنی رسالہ مین کہ ذکر کیا ہی بعضی علمانی کہ بہت اولیا دیکھی گئی ہین ولایت ساتھہ برکت نامون اونکیلی اور بلاشبہ بہت مرضیون نے
پائی اللہ تعالی سی شفا بوسیلہ اہل بدر کی بیچ شفا بیماریون اپنی کی پس شفا دیی گئی اوس سی اور کہا بعضی عارفین نے کہ نہین رکھا مینی ہاتھہ اپنا بیمار کی
سر پر اور پڑھی مینی نام اونکی بر بنیت خالص مگر کر شفا دی اوسکو اللہ نی اور اگر حاضر ہوئی ہونی اجل اوسکی تو تخفیف دیدیتا اللہ اوس سے اور کہا بعضون نے
کہ تجربہ کیا مینی اونکی نامونکا بیچ امور مہمہ کے از روی پڑھنی اور لکھنی کی پس نہین دیکھی مینی کوئی دعا جلد تر اوس سی قبولیت مین اور روایت کیا گیا جعفر
بن عبد اللہ رح سی کہ اونہون نی کہا وصیت کی مجکو میری والدہ نی رسول خدا صلعم کی اصحاب کے محبت کی اور توسل کرنی کی ساتھہ اہل بدر کی جو تمام
مہمات کی اور کہا مجکو کہ ای بیٹی میرے دعا وقت ذکر کرنی اونکیلی قبول کیجاتی ہی اور مغفرت اور رحمت اور برکت اور رضا اور رضوان گھیر لیتی
ہین بندیکو جبکہ ذکر کرتا ہی اونکو یا کہا وقت دعا کرنی کی ساتھہ نامون اونکیلی اور تحقیق جسنی ذکر کیا اونکو ہر روز مین اور سوال کیا اللہ تعالی سی بوسیلہ اونکی
حاجت مین روا کیجاتی ہی حاجت اوسکی لیکن لایق ہی اوسکی لیی کہ ذکر کری اونکا بیچ قضاء مہم کی یہہ کہ رضی اللہ عنہ کہی وقت ذکر کرنی نام ہر ایک
کے اونمین سی پس کہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور اسیطرح اونکی اخر تک پس اس سے بہت دعا
قبول ہوتی ہی اور بہت سی حکایات قبولیت دعا کے بہ برکت نامون اونکیلی لکھی ہین بخوف دراز گی کی اسپر اکتفا کیا اب بیان ہوتا ہی اونکی اسما مبارک کا ؛

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اَسْاَلُكَ بِسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْمُهَاجِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عُثْمَانَ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ الْقُرَشِيِّ خَلِيْفَةِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ابْنَتِهٖ وَضَرَبَ لَهٗ بِسَهْمِهٖ وَبِسَيِّدِنَا عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ الْهَاشِمِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اِيَاسِ بْنِ
الْبُكَيْرِ وَبِسَيِّدِنَا بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
حَاطِبِ بْنِ اَبِيْ بَلْتَعَةَ حَلِيْفٍ لِقُرَيْشٍ وَبِسَيِّدِنَا اَبِيْ حُذَيْفَةَ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا الْحَارِثَةِ بْنِ سُرَاقَةَ بْنِ
عَدِيِّ بْنِ نَابِيٍّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عُمَيْرِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَهُوَ اَخُوْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ الزُّهْرِيِّ وَبِسَيِّدِنَا ذِيْ الشِّمَالَيْنِ
عُمَيْرِ بْنِ عَبْدِ عَمْرٍو الْخُزَاعِيِّ حَلِيْفِ بَنِيْ زُهْرَةَ وَبِسَيِّدِنَا عَاقِلِ بْنِ الْبُكَيْرِ اَخِيْ اِيَاسٍ الْمَذْكُوْرِ وَبِسَيِّدِنَا مِهْجَعٍ مَوْلٰى
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَبِسَيِّدِنَا عُمَيْرِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ الزُّهْرِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ الْاَسَدِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عُكَّاشَةَ بْنِ
مِحْصَنٍ الْاَسَدِيِّ وَبِسَيِّدِنَا شُجَاعِ بْنِ وَهْبٍ الْاَسَدِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عُقْبَةَ بْنِ وَهْبٍ اَخِيْهِ وَبِسَيِّدِنَا يَزِيْدَ بْنِ رُوَيْمٍ الْاَسَدِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا مَالِكِ بْنِ عَمْرٍو الْعَنَزِيِّ وَبِسَيِّدِنَا صَفْوَانَ بْنِ بَيْضَاءَ الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا السَّكْرَانِ بْنِ عَمْرٍو الْعَامِرِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا حَاطِبِ بْنِ عَمْرٍو الْعَامِرِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُهَيْلِ بْنِ بَيْضَاءَ الْفِهْرِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ الْفِهْرِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الْعَامِرِيِّ وَبِسَيِّدِنَا وَهْبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ الْعَامِرِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عُمَيْرِ بْنِ عَوْفٍ مَوْلٰى
اَبِي اللَّحْمِ وَبِسَيِّدِنَا ذِي الْيَدَيْنِ عُمَيْرِ بْنِ عَبْدِ عَمْرٍو الْخُزَاعِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ الْهُذَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عُتْبَةَ بْنِ
مَسْعُوْدٍ الْهُذَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ
الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ حَلِيْفِ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَبِسَيِّدِنَا عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عَامِرِ بْنِ
رَبِيْعَةَ الْعَنَزِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا قُدَامَةَ بْنِ مَظْعُوْنٍ وَبِسَيِّدِنَا قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ
الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا مُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَبِسَيِّدِنَا مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ وَاَخِيْهِ مَالِكِ بْنِ رَبِيْعَةَ وَبِسَيِّدِنَا اَبِيْ اُسَيْدٍ
الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا مِسْطَحِ بْنِ اُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَبِسَيِّدِنَا مُرَارَةَ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا مَعْنِ بْنِ عَدِيٍّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا مِقْدَادِ بْنِ عَمْرٍو الْكِنْدِيِّ حَلِيْفِ بَنِيْ زُهْرَةَ وَبِسَيِّدِنَا هِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ الْاَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا اَبِيْ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ الْاَشْهَلِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ الْاَشْهَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
اُسَيْدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اُنَيْسِ بْنِ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَنَسِ بْنِ مُعَاذٍ النَّجَّارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَنَسِ
بْنِ اَوْسٍ الْاَنْصَارِيِّ الْاَشْهَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَوْسِ بْنِ ثَابِتٍ النَّجَّارِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَوْسِ بْنِ خَوْلِيٍّ الْاَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا اَوْسِ بْنِ الصَّامِتِ الْخَزْرَجِ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَسْعَدِ بْنِ زُرَارَةَ النَّجَّارِيِّ الْاَنْصَارِيِّ الْخَزْرَجِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
اَلْاَسْوَدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ غَنْمٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اِيَاسِ بْنِ وَدِيْعَةَ الْاَنْصَارِيِّ مِنْ بَنِيْ سَالِمِ بْنِ عَوْفٍ الْخَزْرَجِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
الْاَرْقَمِ بْنِ اَبِي الْاَرْقَمِ الْهَاشِمِيِّ وَبِسَيِّدِنَا بَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ الْخَزْرَجِ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا بِشْرِ بْنِ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُوْرٍ الْاَنْصَارِيِّ
الْخَزْرَجِيِّ وَبِسَيِّدِنَا بِشْرِ بْنِ سَعْدٍ الْخَزْرَجِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا بَشِيْرِ بْنِ اَبِيْ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا مُجَذِّرِ بْنِ
اَبِيْ مُجَذِّرٍ الْجُهَنِيِّ النَّجَّارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا مَعْقِلِ بْنِ عَمْرٍو الْخَزْرَجِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا نَجَّاشِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيِّ الْخَزْرَجِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا تَمِيْمِ بْنِ يَعَارٍ الْاَنْصَارِيِّ الْخَزْرَجِيِّ وَبِسَيِّدِنَا تَمِيْمٍ الْاَنْصَارِيِّ مَوْلٰى بَنِيْ غَنْمٍ وَبِسَيِّدِنَا تَمِيْمٍ مَوْلٰى خِرَاشِ
بْنِ الصِّمَّةِ وَبِسَيِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ الْجَذَعِ الْاَنْصَارِيِّ الْاَشْهَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ هَزَّالِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ الْعَوْفِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
ثَابِتِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ النَّجَّارِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ خَالِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ النُّعْمَانِ النَّجَّارِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا

ثابت بن خنساء النجاری الانصاری وسیدنا ثابت ارقم الانصاری حلیف بنی عمرو بن عوف وسیدنا ثابت بن زید
الاشہلی الانصاری وسیدنا ثابت بن ربیعۃ الانصاری الخزرجی وسیدنا ثابت بن عامر الانصاری وسیدنا ثابت بن عبید الانصاری
وسیدنا ثابت بن الحرث الانصاری وسیدنا ثعلبۃ بن عنمۃ الانصاری وسیدنا ثعلبۃ بن ساعدۃ الساعدی الانصاری وسیدنا
ثعلبۃ بن عمرو النجاری الانصاری وسیدنا ثعلبۃ بن حاطب الانصاری وسیدنا ثقف بن عمرو الاسلمی وسیدنا جابر
بن خالد بن مسعود الانصاری النجاری الاشہلی وسیدنا جابر بن عبد اللہ الحرامی الانصاری وسیدنا جبار بن
صخر الانصاری وسیدنا جبیر بن ایاس الانصاری الزرقی وسیدنا حارثۃ بن النعمان النجاری الانصاری وسیدنا
حارثۃ بن مالک الانصاری الزرقی وسیدنا حارث بن حمیر الاسدی الانصاری وسیدنا حارثۃ بن خمیر الانصاری
وسیدنا حارث بن ہشام المخزومی القرشی وسیدنا الحارث بن عتبک النجاری وسیدنا الحارث بن قیس الانصاری وسیدنا
الحارث بن اوس الانصاری وسیدنا الحارث بن انس الاشہلی الانصاری وسیدنا الحارث بن النعمان القیسی وسیدنا
الحارث بن النعمان بن خرمۃ الخزرجی الانصاری وسیدنا حریث بن زید الخزرجی الانصاری وسیدنا الحلیم بن عمرو التمار
وسیدنا حبیب مولی الانصار وسیدنا الحصین بن الحارث المطلبی وسیدنا حاطب بن عمرو الاوسی وسیدنا حرام
بن ملحان النجاری وسیدنا الحباب بن المنذر الانصاری السلمی وسیدنا خالد بن البکیر وسیدنا خالد بن العاصی
قتل یوم بدر وسیدنا خالد بن قیس الانصاری العجلانی وسیدنا خلاد بن رافع العجلانی الانصاری وسیدنا خلاد بن سوید
الانصاری الخزرجی وسیدنا خلاد بن عمرو الانصاری السلمی وسیدنا خزیمۃ بن ثابت الانصاری وسیدنا خارجۃ
بن زید الانصاری الخزرجی وسیدنا خارجۃ بن حمیر الاشجعی وسیدنا خباب بن الارت الخزاعی وسیدنا خباب مولی
عتبۃ بن غزوان وسیدنا خزیم بن فاتک الاسدی وسیدنا خراش بن الصمۃ الانصاری السلمی وسیدنا خولی بن خولی
العجلانی الحمیری وسیدنا خبیب بن اساف الانصاری وسیدنا خوات بن جبیر الانصاری وسیدنا خثیمۃ بن الحمارث
الانصاری وسیدنا خلیفۃ بن عدی الانصاری وسیدنا خلیدۃ بن قیس الانصاری وسیدنا ذکوان بن عبد قیس الانصاری
وسیدنا ذی مخبر الحبشی وسیدنا ذی الشمالین الخزاعی وسیدنا رافع بن مالک الانصاری الخزرجی وسیدنا رافع بن
الحارث الانصاری وسیدنا رافع بن المعلی الانصاری وسیدنا رافع بن عنجدۃ الانصاری العوفی وسیدنا رافع بن
سہل الانصاری وسیدنا رافع بن زید الانصاری وسیدنا رفاعۃ بن عمرو الانصاری وسیدنا رفاعۃ بن رافع الانصاری
وسیدنا رفاعۃ بن الحارث الانصاری وسیدنا رفاعۃ بن عمرو الجہنی وسیدنا ربیعۃ بن اکثم الانصاری وسیدنا
ربیع بن ایاس الانصاری واخیہ وسیدنا برجلۃ بن ثعلبۃ الانصاری البیاضی وسیدنا زید بن الخطاب العدوی
وسیدنا زید بن حارثۃ الکلبی وسیدنا زید بن اسلم العجلانی الانصاری وسیدنا زید بن الدثنۃ الانصاری
البیاضی وسیدنا زید بن عاصم المازنی الانصاری وسیدنا زیاد بن لبید الانصاری البیاضی وسیدنا زیاد بن
عمرو الانصاری وسیدنا زیاد بن کعب الانصاری وسیدنا زہیر بن حرام الاشجعی وسیدنا الطلیب بن عمرو القرشی
وسیدنا الطفیل بن الحارث المطلبی واخیہ قتل یوم بدر وسیدنا الطفیل بن مالک الانصاری وسیدنا

کعب بن عمرو الانصاری السلمی ۱۵۹ و سیدنا کعب بن غزیۃ النجاری الانصاری ۱۶۰ و سیدنا کعب بن جماز الانصاری ۱۶۱
و سیدنا کلثوم بن حصن الانصاری ۱۶۲ و سیدنا محمد بن مسلمۃ الانصاری ۱۶۳ و سیدنا معاذ بن عفراء الانصاری ۱۶۴
و سیدنا معاذ بن عمرو بن الجموح ۱۶۵ و سیدنا معوذ ۱۶۶ و سیدنا معاذ بن ماعص الانصاری ۱۶۷ و سیدنا مالک
بن عمیلۃ العبدری ۱۶۸ و سیدنا مالک بن قدامۃ الانصاری ۱۶۹ و سیدنا مالک بن رافع العجلانی ۱۷۰ و سیدنا مالک بن عمر
السلمی ۱۷۱ و سیدنا مالک بن امیۃ بن عمرو السلمی ۱۷۲ و سیدنا مالک بن ابی خولی العجلانی ۱۷۳ و سیدنا مالک بن نمیلۃ
الانصاری ۱۷۴ و سیدنا معمر بن الحارث الجمحی ۱۷۵ و سیدنا محرز بن نضلۃ الاسدی ۱۷۶ و سیدنا محرز بن عامر الانصاری ۱۷۷
و سیدنا معن بن یزید السلمی ۱۷۸ و سیدنا معبد بن قیس الانصاری ۱۷۹ و سیدنا المنذر بن عمرو الانصاری الخزرجی ۱۸۰ و
سیدنا المنذر بن الاوسی الانصاری ۱۸۱ و سیدنا المنذر بن قدامۃ الانصاری ۱۸۲ و سیدنا معتب بن الحمراء الانصاری ۱۸۳
و سیدنا معتب بن بشیر الانصاری ۱۸۴ و سیدنا مصعب بن عمیر القرشی ۱۸۵ و سیدنا مبشر بن عبد المنذر الاوسی ۱۸۶
و سیدنا مليل بن وبرۃ الانصاری ۱۸۷ و سیدنا مهجع بن صالح مولی عمر بن الخطاب ۱۸۸ و سیدنا مدلاج بن عمرو السلمی ۱۸۹
و سیدنا نوفل بن ثعلبۃ الانصاری ۱۹۰ و سیدنا النعمان بن عبد النجاری ۱۹۱ و سیدنا النعمان بن عصر الانصاری ۱۹۲ و سیدنا
النعمان بن عمرو الانصاری ۱۹۳ و سیدنا النعمان بن ابی خرمۃ الانصاری ۱۹۴ و سیدنا النعمان بن سنان الانصاری ۱۹۵ و سیدنا
نضر بن الحارث الانصاری الظفری ۱۹۶ و سیدنا نحات بن ثعلبۃ الانصاری ۱۹۷ و سیدنا نعمان بن عمرو النجاری ۱۹۸ و سیدنا نصیب
بن سنان الرومی ۱۹۹ و سیدنا صفوان بن امیۃ بن عمرو السلمی ۲۰۰ و اخیہ مالک بن امیۃ ۲۰۱ و سیدنا الضحاک بن حارثۃ الانصاری ۲۰۲
و سیدنا الضحاک بن عبد الانصاری النجاری ۲۰۳ و سیدنا عبد اللہ بن ثعلبۃ الانصاری ۲۰۴ و سیدنا عبد اللہ بن جبیر
الانصاری ۲۰۵ و سیدنا عبد اللہ بن الحمیر الاشجعی ۲۰۶ و سیدنا عبد اللہ بن رواحۃ الانصاری ۲۰۷ و سیدنا عبد اللہ بن رافع
الانصاری ۲۰۸ و سیدنا عبد اللہ بن ربیع الانصاری ۲۰۹ و سیدنا عبد اللہ بن طارق الانصاری ۲۱۰ و سیدنا عبد اللہ بن
کعب الانصاری ۲۱۱ و سیدنا عبد اللہ بن مظعون الجمحی ۲۱۲ و سیدنا عبد اللہ بن النعمان الانصاری ۲۱۳ و سیدنا عبد اللہ
بن عبد اللہ بن سلول الانصاری ۲۱۴ و سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن حرام الانصاری ۲۱۵ و سیدنا عبد اللہ بن عامر الانصاری ۲۱۶
و سیدنا عبد اللہ بن عمیر الانصاری ۲۱۷ و سیدنا عبد اللہ بن عبس الخزرجی ۲۱۸ و سیدنا عبد اللہ بن سلمۃ العجلانی ۲۱۹
سیدنا عبد الرحمن بن کعب المازنی ۲۲۰ و سیدنا عبد الرحمن بن جبیر الانصاری ۲۲۱ و سیدنا عبد الرحمن بن عبد اللہ الانصاری ۲۲۲
و سیدنا عبد الرحمن بن سهل الانصاری ۲۲۳ و سیدنا عبید بن اوس ۲۲۴ و سیدنا عبید بن زید الانصاری ۲۲۵ و سیدنا
عبد ربہ بن حق الانصاری ۲۲۶ و سیدنا عبد یالیل بن ناشب اللیثی ۲۲۷ و سیدنا عباد بن عبید التیهان ۲۲۸ و سیدنا عباد بن
قیس الانصاری ۲۲۹ و سیدنا عمیر بن حرام الانصاری ۲۳۰ و سیدنا عمرو بن قیس الانصاری ۲۳۱ و سیدنا عمرو بن ثعلبۃ الانصاری ۲۳۲
و سیدنا سفیان بن بشر الانصاری ۲۳۳ و سیدنا سالم بن عمیر الانصاری ۲۳۴ و سیدنا سنان بن سنان الاسدی ۲۳۵ و سیدنا
سماک بن خرشۃ الانصاری ۲۳۶ و سیدنا سهل بن عتیک الانصاری ۲۳۷ و سیدنا سهیل بن رافع الانصاری ۲۳۸ و سیدنا السائب
بن مظعون الجمحی ۲۳۹ و سیدنا ابی بن کعب الانصاری النجاری ۲۴۰ و سیدنا ابی معاذ النجاری ۲۴۱ و سیدنا اسیرۃ بن عمرو الانصاری

وَبِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا حَابِدِ بْنِ مَاعِضٍ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عَبْسِ بْنِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا عُكَّاسَةَ بْنِ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عَتِيكِ بْنِ التَّيِّهَانِ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عَشَرَةَ السَّلَمِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا عَاقِلِ بْنِ الْبُكَيْرِ وَبِسَيِّدِنَا فَرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا غَنَامِ بْنِ أَوْسٍ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
الْفَاكِهِ بْنِ بِشْرٍ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا قَيْسِ بْنِ مَخْلَدٍ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا قَيْسِ بْنِ مِحْصَنٍ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
قَيْسِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا قُطْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ خَيْثَمَةَ الْأَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ السَّاعِدِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ عُثْمَانَ
الْأَنْصَارِيِّ الزُّرَقِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ الْأَشْهَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُفْيَانَ بْنِ بِشْرٍ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
سَالِمِ بْنِ عُمَيْرٍ الْعَوْفِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُلَيْمِ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُلَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا سُلَيْمِ بْنِ قَيْسِ بْنِ فَهْدٍ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُلَيْمِ بْنِ مِلْحَانَ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَلَمَةَ بْنِ سَلَامَةَ
الْأَنْصَارِيِّ الْأَشْهَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَلَمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ الْأَشْهَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
سُهَيْلِ بْنِ بَيْضَاءَ الْقُرَشِيِّ الْفِهْرِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُوَيْدِ بْنِ مَخْشِيٍّ الطَّائِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُلَيْطِ بْنِ عَمْرٍو الْعَامِرِيِّ الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
سُلَيْطِ بْنِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيِّ النَّجَّارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُرَاقَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيِّ النَّجَّارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُرَاقَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ
النَّجَّارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُبَيْعِ بْنِ حَاطِبٍ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَوَّادِ بْنِ غَزِيَّةَ الْأَنْصَارِيِّ السَّلَمِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُعَيْدِ بْنِ
سُهَيْلٍ الْأَنْصَارِيِّ الْأَشْهَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا شَمَّاسِ بْنِ عُثْمَانَ الْمَخْزُومِيِّ وَبِسَيِّدِنَا شُجَاعِ بْنِ أَبِي وَهْبٍ الْأَسَدِيِّ حَلِيفِ عَبْدِ شَمْسٍ
وَبِسَيِّدِنَا هَانِئِ بْنِ نِيَارٍ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا هِدَارِ بْنِ الْمُعَلَّى الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا هِلَالِ بْنِ خَوْلِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ وَبِسَيِّدِنَا وَهْبِ بْنِ أَبِي شَرْحٍ الْفِهْرِيِّ الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا وَدِيعَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا يَزِيدَ بْنِ
الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا يَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا أَبِي الْحَمْرَاءِ مَوْلَى آلِ
عَفْرَاءَ وَبِسَيِّدِنَا أَبِي الْخَالِدِ الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا أَبِي خُزَيْمَةَ بْنِ أَوْسٍ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُلَيْمِ
أَبِي كَبْشَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَوْسِيٍّ وَبِسَيِّدِنَا أَبِي مُلَيْلٍ الضَّبَعِيِّ وَبِسَيِّدِنَا أَبِي الْمُنْذِرِ بْنِ
يَزِيدَ بْنِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا أَبِي نَمْلَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ الْفِهْرِيِّ
الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَزِيدَ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا أَبِي عَيَّاشٍ
الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا يَزِيدَ بْنِ الْأَخْنَسِ السُّلَمِيِّ وَبِسَيِّدِنَا أَبِي أُسَيْدٍ
السَّاعِدِيِّ وَبِسَيِّدِنَا أَبِي إِسْرَائِيلَ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا أَبِي الْأَعْوَرِ
بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ النَّجَّارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ سُهَيْلٍ الْأَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ خَوْلِيٍّ مَوْلَى حَاطِبِ
بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ وَبِسَيِّدِنَا سَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَبِسَيِّدِنَا سَلَمَةَ بْنِ حَاطِبٍ الْأَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا أَبِي فَرْتَدٍ الْغَنَوِيِّ وَبِسَيِّدِنَا أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ

وَبِسَنَدِنَا اِلَی فُضَالَۃَ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَنَدِنَا عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ الْمُهَاجِرِیِّ وَبِسَنَدِنَا طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ الْقُرَشِیِّ وَبِسَنَدِنَا سِمَاكِ بْنِ سَعْدٍ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ اَجْمَعِیْنَ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا دَیْنًا اِلَّا قَضَیْتَهٗ وَلَا حَاجَۃً مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِلَّا قَضَیْتَهَا یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

بَابُ ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ وَذِكْرِ اُوَيْسٍ الْقَرَنِيِّ

یہہ باب ہی یہہ ذکر یمن اور شام کی اور ذکر اویس قرنی کی ف ح یمن ساتھہ دو زبر ونکی وہ شہر کہ جانب یمین یعنی دائین کعبہ کی ہین اور یمنی اور یمان اور یمانی ساتھہ تخفیف ی کی منسوب طرف یمن کی اور بعضون نی ساتھہ تشدید ی کی کہا ہی اور شام وہ شہر کہ بائین طرف کعبہ کی ہین اور شام جانب چپ کو کہتی ہین جیسیکہ ایمن جانب راست کو اور شام ساتھہ ہمزہ اور بدون ہمزہ کی دونون طرح آیا ہی اور قرن ساتھہ زبر ق اور رہی کی ایک شہر ہے یمن کے شہرونمین سی اور قرن کہ میقات اہل نجد کی ہی ساتھہ جزم رہی کی ہی اور وہ ایک قریہ ہی نزدیک طایف کی اور نام ہی وہانکی ساری جنگل کا اور خطا کی ہی جو ہر سی پنج حرکت دینی اوسکی اور نسبت کرنی اویس قرنی کی طرف اوسکی اسلیی کہ اویس منسوب ہین طرف قرن بن رویان بن ناحیۃ بن مراد کی کہ ایک شخص ہی اونکی دادا اونمین سی کذا فی القاموس

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا یَاْتِیْكُمْ مِنَ الْیَمَنِ یُقَالُ لَهٗ اُوَیْسٌ لَا یَدَعُ بِالْیَمَنِ غَیْرَ اُمٍّ لَهٗ قَدْ كَانَ بِهٖ بَیَاضٌ فَدَعَا اللّٰهَ فَاَذْهَبَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ الدِّیْنَارِ اَوِ الدِّرْهَمِ فَمَنْ لَقِیَهٗ مِنْكُمْ فَلْیَسْتَغْفِرْ لَكُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ خَیْرَ التَّابِعِیْنَ رَجُلٌ یُقَالُ لَهٗ اُوَیْسٌ وَلَهٗ وَالِدَۃٌ وَكَانَ بِهٖ بَیَاضٌ فَمُرُوْهُ فَلْیَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہی عمر بن خطاب سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ ایک شخص آویگا تمہاری پاس یمن کے جانب سی کہا جاویگا اوسکو اویس چھوڑیگا یمن مین سوای مان اپنی کی ف ح معنے اسکی یہہ ہین کہ نہین ہی اوسکی لیی اہل وعیال یمن مین سوای مان کی اور نہین بازر کہا ہی اوسکو آنی سی طرف ہماری مگر خدمت اوسکی نی ترجمہ تحقیق تہی اوسکی بدن مین سفیدی یعنی برص پس دعا کی اللہ سی پس دور کیا اللہ تعالی نی اوسکو مگر مقدار ایک دینار کی یا درہم کی ف ح یہہ شک راوی ہی کہ لفظ دینار فرمایا یا درہم اور شاید کہ اوسکا باقی رکہنا علامت کی لیی ہو جیسیکہ کہا گیا ہی پنجہ حق ناخن آدم کی کہ وہ نشانی تہی اونکی جلد سابق کی یا کچہلہ دسمین سی چھوڑا گیا تاکہ ہو سبب تنفیر اونکی یعنی لوگون سی ماری شرم کی اور اسلیی وہ دوست رکہتی تہی گوشہ نشینی اور گمنامی کو اور مکروہ رکہتی تہی شہرت وخلط کو ف ح اور ایک روایت مین آیا ہی کہ یہہ بسبب دعا کرنی اونکی تہا کہ دعا کی تہی خدا وندا چھوڑ میری جسم مین کچہہ اونمین سی کہ یاد کرونمین بسبب اوسکی نعمت تیری ترجمہ پس جو شخص کہ ملی اویس سی تم مین سی پس چاہیی کہ وہ بخشش طلب کری تمہاری لیی یعنی چاہیی کہ درخواست کری وہ شخص اوسی کہ بخشش طلب کری وہ اوسکی لیی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ کہا عمر نی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق بہتر تابعین ایک شخص ہی کہ کہا جاویگا اوسکو اویس اور اوسکی یہی مان ہے اور تہی اوسکی برص پس حکم کرنا اوسکو اور چاہنا اوسی کہ استغفار کری تمہاری لیی تاکہ کی یہہ مسلم نی ف ح بہتر تابعین الخ اس سبب سی کہ حضرت کی زمانہ مین تہی اور بسبب انقطاع شرعی کی حضرت کی پاس آنی سی محروم رہی تہی اور اسمین تعریف ظاہر ہی اویس قرنی کی لیی اور یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ دعا طلب کرنی چاہیی اہل خیر وصلاح سی اگرچہ ہو طالب افضل اونسی اور بعضون نی کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ واسطی خوش کرنی اویس کی دلکی فرمایا اور واسطی دفع توہم اوسکی کہ توہم کری کہ اویس نی تخلف کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سی اسلیی کہ وہ نہ آئی آنحضرت کی پاس بسبب خاطر مان کی اور فیکی کرنیکی ساتھہ اوسکی اور یہہ بہی اس حدیث سی معلوم ہوا کہ اویس یہہ بہتر ہین سب تابعین

ہین وہ امام احمد بن حنبل سی منقول ہی کہ افضل تابعین سعید بن المسیب ہین اور یہہ باعتبار معرفت علوم اور احکام شرایع کی ہی اور یہہ منافات نہین رکھتا ہی خیریت اور فضلیت اویس کو باعتبار کثرت ثواب کی نزدیک اللہ تعالی کی اور واللہ اعلم ہین کہا کہ اویس بن عامر سادات تابعین سی ہین اور شاید کہ لفظ حدیث بھی معمول ہی اسپر اور جانا چاہیی کہ اخبار و آثار یہہ شان اویس قرنی رضی کی آئی ہین کہ سیوطی نی جمع الجوامع مین ذکر کیی ہین مینی ہی اونکا ترجمہ کیا ہی اگرچہ باعث طوالت کا نیوا سلیی کہ نزدیک ذکر کرنی اولیای خدا کی رحمت و ترقی ہی پس کہا سیوطی نی روایت کی اسیر بن جابر سی کہ کہا ہی عمر بن الخطاب رضی کہ جب آئی اونکی پاس امداد اہل یمن سی پوچہتی اونسی کہ آیا تم مین اویس بن عامر ایک شخص ہی اوسوقت تک کہ اویس درمیان اونکی پہونچی کہا عمر نی کیا تو اویس بن عامر ہی کہا اویس نی ہان مین اویس بن عامر ہون کہا عمر نی قبیلہ مراد سی ہی تو پہر قرن سی کہا ہان اسیطرح ہی کہا کہ ابتی تجکو برص پہر پہر چلا ہوا تو اوستی تمکہ جگہ درہم کی کہا ہان کہا گیا تیری لیی ماں ہی کہا ہان کہا عمر رضی نی کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کہتی تہی آویگا تمہاری پاس اویس بن عامر ساتہہ امداد اہل یمن کی مراد سی پہر قرن سی تہی اوسکی برص پہر جاتی ہی اوستی مگر جگہ ایک درہم کی اوسکے لیی ماں ہی کہ وہ نیکی کرتا ہی اوستی اگر قسم کہا دی خدا پر سچ کرتا ہی خدا اوسکو اگر سہو سکی تجہی تو استغفار طلب کرنا اوستی پس استغفار کر میری لیی ای اویس کہا اویس نی کہ مجہ جیسا استغفار کری آپکے لیی ای امیر المومنین کہا البتہ استغفار کر میری لیی پس استغفار کی اویس نے عمر رضی کی لیی پہر کہا عمر رضی نی کہ ای اویس کہان جایا چاہتا ہی تو کہا اویس نے چاہتا ہون مین کہ کوفہ کو جاؤن کہا کیا کچہہ لکہون تیری لیی عامل کوفہ کو کہا اگر بیچ پس ماندونکی یعنی عاجزون اور گمنامون کے لوگون سی رہون تو بہتر ہی نزدیک میرے پس سال آیندہ ایک شخص اشراف یمن سی حج کو آیا اور ملاقات کی عمر رضی سی اور عمر نی حال اویس کا پوچہا کہ کیا حال رکہتا ہی کہا اوستی کہ چہوڑا مینی اوسکو کہنہ جاسہ قلیل المتاع پس عمر رضی نے حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسکی آگی پڑہی پس وہ شخص اویس کے پاس آیا اور استغفار طلب کی اونسی اویس سے کہا تو بہی استغفار کر میری لیی کہ سفر صالح سی آتا ہی تو پہر کہا اوس شخص نی کہ استغفار کر تو میرے لیی ہی اور حدیث عمر کی پڑہی اور استغفار کی اویس نے اوسکی لیی پس پہچانا لوگون نی اویس کو اور دریافت کی حقیقت حال اونکیی پس وہانسی باہر نکلی اور روایت کی یہہ ابن سعد نی طبقات مین اور ابو عوانہ اور رویانی نی اور ابو نعیم نی حلیہ مین اور بیہقی نی دلایل مین اور ایک اور روایت مین بہی اسیر بن جابر سی آیا ہی کہ کہا ایک محدث ہتا کوفہ مین کہ حدیث بیان کیا کرتا ہتا ہمسی اور جب فارغ ہوتا وہ حدیث سی تو متفرق ہوتی لوگ اور ایک جماعت اپنی جگہ پر بیٹہی رہتی اور درمیان اوس جماعت کی ایک مرد ہتا کہ ایسی باتین کرتا ہتا کہ کسیکو ویسی باتین کرتی نہین سنا مینی پس جایا کرتا مین اوسکی پاس پس ایک روز نہ پایا مینی اوسکو پس کہا مینی اپنی یار دنسی کہ پہچانتی ہو تم اوس شخص کو کہ بیٹہتا ہتا ساتہہ ہمارے اور باتین کرتا ہتا ایسی اور ایسی پس کہا ایک شخص نی قوم مین سی کہان پہچانتا ہون مین اوسکو وہ اویس قرنی ہی کہا مینی پہچانتا ہی تو مکان اوسکا کہا پہچانتا ہون پس گیا مینی ساتہہ اوسکی اور کہٹکہٹایا مینی دروازہ اوسکی حجرہ کا پس باہر نکلا وہ حجرہ سی کہا مینی ای بہائی میری کیچیز نی بازار کہا تجکو ہمسی کہا بہنگی نی اور ہتی یار اوسکی کہ ٹہٹہا کیا کرتی ہی اوستی اور ستاتی تہی اوسکو کہا مینی نی یہہ چادر اور اوڑہ کہا مت دی یہہ اسلیی کہ جب لوگ دیکہینگے اس کپڑے کو میری تن پر تو ایذا دینگی تجکو پس مبالغہ کیا مینی یہانتک کہ اوڑہی اوسنی وہ چادر پہر باہر آیا لوگونکی سامنی پس کہا لوگون نی کہ کسکو فریب دیا ہی اس کپڑے سی اور کس سی چہینین لیا ہی یہہ کہا اویس نی یعنی اسیر بن جابر راوی سی کہ دیکہا تو نی کہ کیا کہتی ہین پس کہا مینی لوگون سی کہ کیا چاہتی ہو تم اس شخص سی اور کیون ایذا دیتی ہو اسکو آدمی کبہی ننگا ہوتا ہی اور کبہی کپڑی پہنی پس بہت دوت دیتک کی مینی اونکو اپنی زبانسی پہر بمقضا الہی اہل کوفہ حضرت عمر کی پاس آئی پس آیا درمیان اونکی ایک شخص اونمین سی کہ ٹہٹہا کیا کرتی ہی اوستی پس کہا عمر رضی نی کہ آیا اہل قرن مین سی کوئی ہی پس کہا نی وہ اوس شخص کو کہ ٹہٹہا کیا کرتا ہتا اویس سے پس پڑہی عمر رضی نی حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اویس کی شان مین تہی کہا عمر نی کہ سنا ہی مینی کہ وہ آیا ہی تمہاری پاس کوفہ مین اوس شخص

اشخص ہم میان ہماری اور نہین پہچانتی ہین ہم اوسکو کہا عمر نی کہ ہان ایک شخص ہی ایسا اور ایسا یعنی خوار و خراب کہا اوس شخص نے

کردہ میان ہماری ایک مرد ہی اویس نام کہ جسکو کہا کرتی ہین ہم اویسی کہا عمر نی کہ مل تو اویسی اور نہین دیکھتا ہون مین تجکو کہ ملیگا تو اویسی پس متوجہ ہوا وہ شخص اویس کیطرف یہانتک کہ آیا وہ اونکی یا سن پہلی اسکی کہ جاوی اپنی اہل و عیال مین پس کہا اوسکو اویس کہ یہہ عادت تیری ساتھ میری کہا نہین ہی کہا اوسنی کہ امیر المومنین سی تعریف تیری سنی ہی کہ تیری حق مین ایسا ایسا کچھہ کہتی ہی بخش مجکو ای اویس جو کچھہ کہ کیا ہی مینی ساتھ تیری قسم ہیٹھی اور بی ادبی سی اور استغفار کر میری لیی کہا اویس نی کرتا ہون مین بشرطیکہ تو نہ کہی کسی سی جو کچھہ کہ سنا ہی تو نی عمری پس استغفار کی اوسکی لیی کہا اسیر نے کردی اس خبر کا ہی بعد اسکی ظاہر ہوا امر اویس کا کوفہ مین روایت کیا اسکو ابن سعد نی طبقات مین و ابو نعیم نی حلیہ مین اور بیہقی نی دلایل مین و ابن عساکر نی تاریخ مین اور اور روایت مین آیا ہی یحیی بن سعید سی کہ او نہون نی سعید بن المسیب سی او نہون نی عمر بن الخطاب سی نقل کی کہ کہا عمر نی کہ فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک روز اسی عمر عرض کیا مینی لبیک و سعدیک یعنی حاضر ہون و جو حکم ہو بجا لاؤن یا رسول اللہ پس گمان کیا مینی کہ کسی کام کو بھیجین گی مجکو حضرت فرمایا ای عمر میری امت مین ایک شخص ہوگا کہ اوسکو اویس قرنی کہینگی پہونچیگی اوسکو ایک بلا جسد مین یعنی برص پس دعا کریگا خدا سی پس دور کردیگا اوسکو خدای تعالی مگر ایک درہم اوسکی پہلو مین رہ جائیگا جب دیکہیگا اوسکو تو یاد کریگا خدا عزوجل کو پس جب ملی تو اویسی تو کہنا اوسکو میری طرف سی سلام اور کہنا اوسکو کہ دعا کری تیری لیی اسلیی کہ وہ کریم اور بزرگ ہی اپنی پروردگار کی نزدیک اگر قسم کہا وی خدا پر سچا کری اوسکو خدا شفاعت کریگا مانند ربیعہ اور مضر کی لیی کہ نام دو قبیلو نکی ہین کہ بہت لوگ تہی او نمین یعنی بہت سی لوگونکی شفاعت کریگا عمر نی کہتی ہین کہ پس طلب کیا مینی اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین پس قدرت نہ پائی مینی اوسپر اور طلب کیا مینی اوسکو ابو بکر کی خلافت مین پس قدرت نہ پائی مینی اوسپر اور طلب کیا مینی اوسکو اپنی امارت مین پس ڈہونڈہتا تہا مین قافلون کو کہ شہر دنسی آتی تہی اور کہتا تہا مین کہ آیا ہی مرادسی ایا ہی قرن سی درمیان تمہاری کوئی کہ نام اوسکا اویس ہو پس کہا ایک شخص نی قوم قرن مین سی کہ وہ میری چچا کا بیٹا ہی ای امیر المومنین پوچہتا ہی تو حال ایک مرد پست رتبہ اور خوار و ذلیل کا اور نہین ہی وہ ایسا شخص کہ تجہہ جیسا شخص اوسکا حال پوچہی کہا مینی کہ دیکہتا ہون مین تجکو اوسکی مقدمہ مین ہلاک ہونیوالونسی پس مین ہی نہ ہون کہ رہا تہا کہ ناگہان نمودار ہوا ایک اونٹ پرانی پالان کا اوسپر ایک شخص ہی کہنہ جامہ پس سیدہے دلمیں آیا کہ اویس ہی ہوگا کہا مینی ای بندہ خدا تو ہی ہی اویس قرنی کہا ہان کہا مینی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سلام کہا تا تجکو کہا علی رسول اللہ السلام وعلیک یا امیر المومنین کہا مینی کہ حکم کیا تہا تجکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دعا کر و میری لیی بعد ازان ملاقات کرتا تہا مین اوسی ہر سال یعنی حج مین پس کہتا مین احوال و اسرار اپنی اوسی اور کہتا وہ مجسی رواہ ابو القاسم عبد العزیز بن جعفر الحرمی فی فوائدہ والخطیب ابن عساکر فی تاریخہ اور اور روایت مین حسن بصری سی آیا ہی کہ جب اہل قرن موسم حج مین آئی تو پوچہا امیر المومنین عمر نی اویسی کہ آیا تمہاری درمیان مین ایک شخص ہی کہ نام اوسکا اویس ہی کہا ایک شخص نی اونمین سی کہ کیا چاہتی ہو تم ای امیر المومنین اویسی وہ تو ایک شخص ہی کہ بہتا ہی اور لوگونمین نہین آتا کہا عمر نی میری طرف سی اونکو سلام پہونچانا اور کہنا کہ ملاقات کرو مجسی پس پہونچایا اوس شخص نے پیغام عمر نی کا اونکو پس آئی اویس عمر کی پاس کہا عمر نی کہ اویس تم ہی ہو کہا ہان ای امیر المومنین کہا تیری بدنپر سفیدی ہی اور دعا کی تو نی خدا سی اور دور کیا اوسنی اوسکو تجسی پہر دعا کی تو نی کہ باقی رہی کچھہ او سمین سی تیری بدنپر کہا ہان تجکو کسنی خبر دی اسکی ای امیر المومنین کہا خبر دی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور حکم کیا مجکو کہ سوال کرو نمین تجسی کہ دعا کو نی تو میری لیی پس دعا کی اویس نے حضرت عمر کی لیی اور کہا حاجت میری تمسی ای امیر المومنین یہہ ہی کہ جہپاؤ تم حال میرا اور اذن دو کہ پہر جاؤن مین یہانتسی پس ہمیشہ رہی اویس پوشیدہ لوگونمین یہانتک کہ شہید ہوئی روز نہاوند کی رواہ ابن عساکر اور سعید بن مسیب سے منقول ہی کہ ندا کی عمر ابن الخطاب نی منبر پر منی مین اور فرمایا ای اہل قرن پس اونہی بڈہی اوس قوم کی اور کہا ہم حاضر ہین ای امیر المومنین کیا فرماتی ہو کہا آیا قرن مین کوئی شخص ہی کہ نام اوسکا اویس ہی پس کہا ایک بڈہی نی اونمین سی نہین ہی ہم مین کوئی کہ نام اوسکا اویس ہو مگر ایک

دیوانی کا نام ہی کہ جنگلون مین رہتا ہی نہ کسیکو اوسکی ساتھہ الفت اور نہ اوسکو کسیکی ساتھہ صحبت پس کہا عمر رضی اوسکو چاہتا ہو نمین جب قرنمین جاؤ تو اوسکو ڈھونڈھنا اور سلام میرا اوسکو پہونچا دینا اور کہنا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بشارت دی ہی مجکو تیری اور حکم کیا ہی مجکو کہ کہو نمین تجکو سلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پس جب وہ پہنچی قوم قرن مین تو ڈھونڈا اوسکو اور پایا کہ سیتا نمیں ہوا پس پہنچایا اوسکو سلام عمر کا اور سلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا اویس نی کہ بشارت دی مجکو امیر المومنین نی اور مشہور کیا نام میرا السلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ چلی گئی جنگل تک و دق مین پر نہ پایا کہ کیا اوسنی کچھہ نشان یہانتک کہ پہر آئی حضرت علی شکی ایام مین پس لڑی جامین انکی اور شہید ہوئی جنگ صفین مین رواہ ابن عساکر اور سعصعہ بن معویہ سی منقول ہی کہ کہی عمر بن الخطاب کہ پوچھا کرتی تہی قافلہ اہل کوفہ کی سی جسوقت کہ آتا تہا اونکی پاس یا پہچانتی ہو تم اویس بن عامر قرنی کو وہ کہتی تہی کہ نہین پہچانتی ہین ہم اور اویس ایک شخص نہی کہ ساکن ہی کوفہ کی ایک مسجد مین اور باہر نہین نکلتی ہی اوسی اور اونکا ایک چچا کا بیٹا ہی کہ ایذا دیا کرتا ہی اونکو پس آیا وہ چچا کا بیٹا اونکا لوگون نمین کہ آئی اہل کوفہ سی پس کہا عمر رضی نی کہ یا پہچانتی ہو تم اویس بن عامر قرنی کو کہا اونکی چچا کی بیٹی نی کہ ای امیر المومنین نہین ہی اویس ایسا شخص کہ اس مرتبہ کو پہونچی ہو تم اور پہچانو تم اوسکو اور وہ ایک آدمی ہی کمترین آدمیون مین سی اور وہ میری چچا کا بیٹا ہی پس کہا عمر نی وای تجہہ ہلاک ہوا تو اوسکی مقدمہ مین پہر پڑہی عمر نی حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ سنتی تہی اونکی حق مین اور کہا جب پہونچی تو وہان تو سلام میرا اوسکو پہونچانا پس مشہور ہوا امر اویس کا پہر گم ہوا وہ اور باہر گیا رواہ ابو یعلی و ابن مندہ و ابن عساکر اور ایک روایت مین ابن عباس رضی سی آیا ہی کہ کہا دیسکی عمر نی کہ نہ پوچھا احوال اویس قرنی کی سی دن تک یہانتک کہ کہا مونم تجہ مین آئی اہل یمن جو کوئی تم مین سی قبیلہ مراد سی ہی کہڑا ہو پس کہڑی ہوئی وہ لوگ کہ مراد سی تہی اور بیٹہی رہی اور لوگ پس کہا عمر نی کیا درمیان تمہاری اویس ہی پس کہا ایک شخص نی ای امیر المومنین نہین پہچانتی ہین ہم اویس کو ولیکن ایک بہتیجا میرا ہی کہ اوسکو اویس کہتی ہین اور وہ نہایت ضعیف و خوار ہی اس سی کہ تجہ جیسا پوچہی ایسی کا حال کہا عمر نی وہ حرم مین ہی کہا ہان وہ اراک عرفہ مین ہی چراتا ہی اونٹ قوم کی یعنی اسلیے کہ لوگ جانین کہ اونٹونکا چرانیوالا ہی پس سوار ہوئی عمر اور علی رضی دوگدہو نپر پہر روانہ ہوئے یہانتک کہ آئی اراک کو ناگہان دیکہا اوسکو کہ کہڑا نماز پڑہتا ہی اور لگائی ہوئی ہی نظر اپنی اپنی سجدہ گاہ پر پس جب دیکہا اونکو عمر اور علی رضی نی کہا کہ جسکو ہم ڈہونڈہتی ہین اگر وہ ہو تو یہی شخص ہی پس جب سنی آہٹ اونکی تو سبک کیا نماز کو اور فارغ ہوئی نماز سی پس سلام علیک کی عمر اور علی رضی اونسی پہر اونہون نی جواب سلام کا دیا کہا علیکم السلام و رحمۃ اللہ اور کہا عمر اور علی رضی نی کیا ہی نام تیرا جسمت کرنی تجکو خدا تعالی کہا اونہون نی عبد اللہ کہا علی مرتضی رضی نی جانتا ہو نمین کہ جو کوئی آسمان و زمین مین ہی عبد اللہ یعنی بندہ خدا کا ہی قسم دیتا ہون مین تجکو پروردگار کعبہ کی اور پروردگار اس حرم کی کہ کیا ہی نام تیرا کہ جو تیری مان نی رکہا ہی کہا کیا چاہتی ہو تم نام میرا اویس بن مراد ہی کہا عمر اور علی رضی نی کہ کہولا یان پہلوا اپنا پس کہولا اور دیکہا اونہون نی کہ ایک دہبہ سفید ہی بقدر درہم کی پس وزنی عمر اور علی نی کہ بوسہ دین اوس دہبہ کو پہر کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ہی ہمکو کہ سلام کہین تجکو یعنی آپ کی طرف سی اور سوال کرین تجسی کہ دعا کرے تو ہماری لیی کہا اوسنی دعا میرے تمام مشرق و مغرب کی مرد و زن مسلمانونکی لیی ہی کہا ان دونون صاحبون نی کہ دعا کرو ہماری لیی بالخصوص پس دعا کی اویس نی انکی لیی اور تمام مومنین و مومنات کی لیی پہر کہا عمر رضی نی کہ دون مین تجکو کچہہ اپنی رزق سی یا اپنی عطا سی کہا دو کپڑی میری پرانی ہو گئی ہین اور دونو پاؤ شین گانٹہی گئی ہین ہمارے پاس چار درہم ہین جب ہو چکین گے یہہ لیلونگا اوسنی کہا جو کوئی آرزو کرتا ہی ہفتہ کی آرزو کرتا ہی مہینی کی اور جو کوئی آرزو کرتا ہی مہینی کی آرزو کرتا ہی سال بہر کی یعنی حرص دار زیادہ ہوتی ہی چلی جاتی ہی بعد ازان سپرد کیی قوم کو اونٹ اونکی اور باہر گئی وہان سی اور دیکہی نہ گئی بعد اوسکی رواہ ابن عساکر فی تاریخہ واللہ اعلم

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَاکُمْ اَهْلُ الْیَمَنِ هُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةً وَاَلْیَنُ قُلُوْبًا اَلْاِیْمَانُ یَمَانٍ وَالْحِکْمَةُ یَمَانِیَةٌ وَالْفَخْرُ وَالْخُیَلَاءُ فِی اَصْحَابِ الْاِبِلِ وَالسَّکِیْنَةُ

والوقار فی اھل الغنم متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ کی اوسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا یعنی جبکہ آئی ابو موسی اشعری اور قوم اوسکی آئی تمہاری پاس اہل یمن وہ بہت نرم ہین از روی دل کی اور بہت نرم ہین از روی قلب کے فقہ یعنی بہ نسبت تمام اون لوگونکی کہ آئی ہین تمہاری پاس اور ارمی فائدہ جو فرمایا رقیہ سند قساوۃ اور غلظت کے ہی اور فواد یعنی دل کی اور بعضون نی کہا باطن لکا اور بعضون نی کہا ظاہر اوسکا اور معنی یہہ ہین کہ وہ بہت نرمی اور رحمت رکہتی ہین بہ نسبت باطن کے سی والین قلوبا یعنی بہت نرم دل ہین واسطی قبول نصیحت و موعظت کی تمام لوگونکی دونسی بہ نسبت ظاہر کی اور بہت اقوال اسکی معنی مین نقل کیی ہین ملا علی قاری اور شیخ عبد الحق رح نی لکہا ہی کہ افئدۃ جمع فواد کی ہی ساتہہ پیش ف کی اور ہمزہ کی یعنی دل کی اور قلوب جمع قلب کی ہی تقلب سی یعنی پہرنیکی ایک حال سی طرف دوسرے حال کی اور فواد اور قلب کو اکثر اہل لغت نی ساتہہ ایک ہی معنی کی کہا ہی اور سکرر لانا اوسکا حدیث مین تاکید کی لیی ہی اور یہہ حدیث باب وفات النبی کی تیسری فصل مین گذری ہی وہان فتطارق افئدۃ مذکور ہی اور الین قلوبا نہیں اوسی ہی متحد ہونا دونونکا ظاہر ہوتا ہی اور بعضون نی کہا کہ فواد پردہ دل کا ہی کہ جب باریک ہوتا ہی جاتی ہی اوپر پہنچتی ہی بات حق اوسمین اور پہونچتی ہی دلکو اور دل جب نرم ہوتا ہی تو آتی ہی بات حق اندر اوسکی اور رقت ضد غلظت کی ہی اور لین ضد صلابت کی مثلا شیشہ رقیق ہی اور نرم نہیں اور دل جب متاثر نہین ہوتا ہی آیتون اور ڈانیوالونسی وصف کیا جاتا ہی اوسکو ساتہہ غلظت و صلابت کی اور جب متاثر ہوتا ہی وصف کیا جاتا ہی ساتہہ رقت و لین کے اور طیبی نی کہا احتمال رکہتا ہی کہ مراد ساتہہ رقت کی جودت فہم اور ساتہہ لین کے قبول کرنا حق کا ہو پہر جبکہ وصف بیان کیا اونکا بہ نحو مجملہ اوسکی بعد بیان فرماتی ہین وہ مانند نتیجہ اور غایت کی ہی ساتہہ قول اوسکی کہ ترجمہ ایمان یمن کا ہی اور حکمت ہی یمن کی ہی ف ح یمانیہ ساتہہ تخفیف ی کی ہی اور ساتہہ تشدید اوسکی بہی منقول ہی نسبت کیا ایمان و حکمت کو طرف یمن کے واسطی کمال ایمان کی وہانکی رہنی والون مین بہ نسبت اوسوقت کی اہل مشرق کی مقابلہ مین اور اسکی ادبہی تاویلین ہین کہ باب وفات النبی کی تیسری فصل مین ذکر کی گئین ہین اور جب ابو موسی اشعری اپنی قوم کی ساتہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملازمت مین حاضر ہوئی اور پیدایش عالم اور ہدایت کا رسی پوچہا اور حکمتون اور اسرار اونکی سی استفسار کیا تو بیان فرمایا آنحضرت نی اونکو سامنی اونکی جیسا کہ باب بدء الخلق مین گذرا اور ظہور اور وصول اوسکا بوراثت شیخ ابو الحسن اشعری مین کہ رئیس اہل سنت و جماعت کی اور اولاد ابو موسی اشعری سی ہین ہوا رحمۃ اللہ علیہ اور کہا بعضون نی کہ مراد حکمت سی فقہی دین ہین اور بعضون نی کہا جو کلمہ صالحہ کہ باز رکہی اپنی صاحب کو پڑنی سی ہلکہ تین ترجمہ اور فخر یعنی تعریف کرنی اپنی ساتہہ مال و جاہ وغیرہ کی اور تکبر کرنا اونٹ والونمین ہی جین اور آہستگی اور بوجہ وقار بکری والون مین ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح جانا چاہیی کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ مخالطت حیوانات کی تاثیر کرتی ہی آدمی کی نفس مین اور سرایت کرتی ہین اونکی صفتین اور ہیئتین کہ مناسب اونکی طبیعتونکی ہین پس چرانیوالیکا خلق و خو مناسب خو وغیرہ اون جانورونکی ہوتی ہین کہ چراتا ہی اونکو اور چونکہ اونٹ کی طبیعت مین قساوت و غلظت ہی اور بکری مین نرمی اور آرام تجاوز اور سرایت کرتی ہین یہہ صفتین اونکی چرواہون اور مالکون مین اور اسیکی حکم مین ہی گہوڑا بلکہ زیادہ اسی اور بعضون نی کہا کہ چونکہ بکری والی قریب آبادیکی رہتی ہین اور اختلاط وانکی رہنی والونسی رکہتی ہین کیونکہ بکریان صبر نہین کرتی ہین پانی سی اور تحمل نہین کرتین جاڑیکا انکی طبیعتون مین نرمی اور سکونت ہی اور یہہ باعث ہی فرمان بردار سکی اور رنگلنی کی اطاعت امام سی اور اونٹ والی دور ہونا اونکا آبادی سی اور رہنا جنگل مین اور کم ملنا اونکا خلق سی باعث ہوتا ہی اوپر سختی اور طغیان اور سرکشی اور نکلنی کی اطاعت و انقیاد سی ایسا ہی کہا ہی شراح نی بیچ شرح اسحدیث کی اور کہا مینی خدا کی توفیق سی ظاہر ہیں کہ مال و منال جو اونٹ مین بہت ہی باعث ہوتی ہین سختی کی بخلاف بکریونکی کہ اتنی بات نہین رکہتین وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأس الکفر نحو المشرق والفخر والخیلاء فی اھل الخیل والابل والفدادین اھل الوبر والسکینۃ فی اھل الغنم متفق علیہ اور یہہ بہی روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

ملیہ سلم نی سمت کفر کا طرف مشرق کی ہی ف ح سر کفر سی مراد جڑ کفر ہی ذکرہ السیوطی اور اظہر یہہ ہی کہ کہا جاوی یہہ کہ منشا کفر کا جانب مشرق کی ہی کہا بیضی نے یہہ ایسا ہی جیسی فرمایا راس الامر الاسلام یعنی ظہور کفر کا جانب مشرق سی ہوگا کہا ابن ملک نی یعنی مشرق سی ظاہر ہوگا کفر اور فتنہ مانند دجال اور یاجوج اور ماجوج وغیرہما کی کہا نووی نی مراد ساتھہ خصاص مشرق کی ساتھہ کفر کی زیادتی تسلط شیطان کی ہی اہل مشرق پر اور تہا یہہ آنحضرت کی عہد میں اور آئندہ بہی ہوگا جسوقت کہ نکلیگا دجال مشرق سی پس وہ منشا فتنہ عظیم کا ہی اور سیوطی نی باجی سی نقل کیا ہی کہ مراد مشرق سی فارس ہے یا اہل نجد اور بعضون نی کہا کہ یہہ شارہ ہی ابلیس کیطرف جیسیکہ آیا ہی کہ طلوع کرتا ہی آفتاب درمیان دو قرن شیطان کی ترجمہ اور فخر و تکبر بیچہ گہوڑی والون کی اور اونٹ والون اور چلانیوالونکی ہی کہ اونٹ کی پشم کی خیمونکی رہنی والی ہین یعنی رہنی والی جنگل کی اور صحرانشین سلیمی کہ اونکی گہر اکثر بالونکی خیمونکی ہوتی ہین اور آرام و نرمی بکری والونمین ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم وعن ابی مسعود الانصاری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ہہنا جاء ت الفتن نحو المشرق والجفاء وغلظ القلوب فی الفدادین اہل الوبر عند اصول اذناب الابل والبقر فی ربیعۃ ومضر متفق علیہ اور روایت ہی ابن مسعود انصاری سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اس جگہ آتی ہین فتنہ یعنے جو چیزین باعث شور و شر کی ہین دین مین اور باعث استحان لوگونکی ہین دین مین درحالیکہ اشارہ کرنیوالی تہی آنحضرت ساتھہ لفظ یہہ نکی طرف مشرق کی اور سخت زبانی اور سخت دلی یہہ چلانیوالون خیمہ نشینونکی ہین کہ جو چہپی لگ رہی ہین اونٹون اور گایونکی دمونکی ف ع کہ حاذ ہین چہپی چرانی کی لیی مراد انسی اعراب ہین اور جنگلی اور عدمت کی اونکی بسبب دور رہنی اونکیلی تہرون اور گانون سی کہ موجب قلت علم کا ہی کہ جس سے حاصل ہوتی ہین اخلاق نیک و تمام علوم شریعت کی فرمایا اللہ تعالی نی الاعراب اشد کفرا و نفاقا و اجدر الا یعلموا حدود ما انزل اللہ علی رسولہ ترجمہ یہہ جماعت بیچہ قبیلہ ربیعہ اور مضر کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلظ القلوب والجفاء فی المشرق والایمان فی اہل الحجاز ترجمہ اور روایت ہی جابر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سختی دلونکی اور سختی زبان کی مشرق مین ہی یعنی منسوب ہوئے اوسیکی محل کفر و فتنونکا اور ایمان اہل حجاز مین ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف ع ح مراد ہی حجاز سی مکہ اور مدینہ اور طایف اور متعلقات انکی اور کہا ابن ملک نی مراد ہین اہل حجاز سی انصار اور حجاز کو سلیی حجاز کہتی ہین کہ گویا حاجز ہی درمیان نجد اور تہامہ کی اور نجد نام اوس زمین کا ہی کہ بلند ہی اور وہ مخصوص ہی سوای حجاز کی جو زمین کہ متصل ہی ساتھہ عراق کی اور اسکی مقابل مین زمین پست کو تہامہ کہتی ہین وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہم بارک لنا فی شامنا اللہم بارک لنا فی یمننا قالوا یا رسول اللہ وفی نجدنا قال اللہم بارک لنا فی شامنا اللہم بارک لنا فی یمننا قالوا یا رسول اللہ وفی نجدنا فاظنہ قال فی الثالثۃ ہناک الزلازل والفتن وبہا یطلع قرن الشیطان رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمر سی کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا وندا برکت دی ہمکو بیچہ شام ہمارے کی ف ح شاید کہ پہلی ذکر کرنا شام کا اشارہ ہی اسپر کہ شام مبارک ہی باصلہ بموجب فرمانی اللہ تعالی کی الذی بارکنا حولہ اور انبیا بہی وہان بہت مدفون ہین سلیی بہی پہلی ذکر کیا اوسکو اور مراد برکت سی زیادتی برکت کی ہی یا برکت کہ حاصل ہووے اسکی اہل مدینہ کی اور تمام مومنونکی علی الخصوص ترجمہ یا اللہ برکت دی ہماری لیی بیچہ یمن ہمارے کی ف ع مراد ہی برکت ظاہر بباطن و معنویہ اور اسمیین بہت ہوتی ہین لیا اوسمین اوز ظاہر ان دونون مکانون کی لیی دعا برکت کی اسلیکی کہ بنلہ اہل مدینہ کا انہین دونونی مکانون سی آتا ہی ترجمہ کہا بعضے صحابہ نی یا رسول اللہ اور کہیی کہ برکت دی ہماری نجد مین ف ع تو کہ حاصل ہو برکت ہماری لیی اوسکی جانب سی بہی اور معنی نجد کی اوپر کی حدیث کی شرح مین لکہی گئی ہین ف کہا یا الہی برکت دی ہماری شام مین یا الہی برکت دی ہمارے لیی ہمارے یمن مین کہا بعضی صحابہ نی کہ کہتی برکت دے ہماری نجد مین ابن عمر کہتی ہین پس گمان

کرتا ہون مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تیسری بار مین یعنی یا دوسری بار مین اوس جگہ ف ع یعنے جانب نجد مین اور وہی مراد ہی ساتھہ قول آنحضرتؐ کی نحو المشرق ت زلزلہ ہونگی ف ع یعنی حی یا معنوی اور وہ ہلنا ڈولنا ہی دیر تک رہونا اہل اوسکی بکات اور فتنی ف ع یعنی بلیات اور مختیون کی باعث ہون ضعف دین کے اور قوۃ دیانت کے پس نہین مناسب ہے دعا برکت کے اوسکی لیی ت اور زمین نجد مین ہی اور اوسکی نواح مین ظاہر ہوتا ہی سینگ شیطان کا نقل کی ہے بخاری نے ف یعنے جماعت اور بدد گار اوسکی اور کہا اشرف نی کہ دعا کی آنحضرتؐ نی یمن اور شام کی لیی برکت کی اسلیی کہ جگہ آنحضرتؐ کی پیدایش کی مکہ ہی اور وہ یمن مین سی ہی اور جگہ رہنی اور دفن ہونی اونکی مدینہ تہی اور وہ شام مین سی ہی اور یہہ دونون چیزین کافی ہین اونکی فضیلت مین اور اسی سبب اضافت کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکو اپنی طرف اور لائی ضمیر جمع کی واسطی تعظیم کی اور مکرر کی دعا تین بار **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن** انس عن زید بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نظر قبل الیمن فقال اللھم اقبل بقلوبھم وبارک لنا فی صاعنا ومدنا رواہ الترمذی روایت کرتی ہین انس زید بن ثابت سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نظر کی جانب یمن کی پس دعا کی اہل یمن کی لیی کہا یا الہی متوجہ کر اونکی دلونکو ف ع یعنی طرف ہماری تو کر آوین ہماری طرف یہہ دعا کی اسلیی کہ غلہ اہل مدینہ کا آتا تہا یمن سی اور اسلیی اسکی بعد دعا کی برکت صاع اور مد کی واسطی غلہ کی کہ آوی طرف اونکی یمن سی پس کہا ت اور برکت دی واسطی ہماری بیچ صاع ہماری کی اور مد ہماری کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع مراد ہی ان دونون سی غلہ جو ماپا جاتا ہی اونمین اور صاع نام ایک پیمانہ کا ہی کہ اوسمین قریب ساڑہی تین سیر کے غلہ آتا ہی اور مد مین چوتہائی اوسکا اور کہا تورپشتی نی کہ وجہ مناسبت کی درمیان دونون فصلونکی یعنی دونون جملون کی کہ ایک اللھم اقبل بقلوبھم اور دوسرا بارک لنا الخ یہہ ہی کہ اہل مدینہ ہمیشہ تنگ حال وتنگ معاش رہتی تہی پس جب دعا کی اللہ تعالی سی اہل یمن کی دلونکی متوجہ ہونی کی طرف دار الہجرۃ کی اوہ بہت تہی اور اونکی آنی سی زیادہ تنگی معیشت کی متصور تہی پس دعا برکت طعام کی کی اہل مدینہ کی لیی تو کہ فراخی رہی وانکی رہنی والونکی لیی بہی اور اونکی لیی بہی کہ وارد ہون وہان پس تو تنگ ہو مقیم آنی والی کی سبب سی اور نہ دشوار ہو اقامت اوسپر کہ ہجرت کر کر آوی طرف اوسکی **وعن** زید بن ثابت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طوبی للشام قلنا لای ذلک یا رسول اللہ قال لان ملائکۃ الرحمن باسطۃ اجنحتھا علیھا رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی زید بن ثابت سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی خوشحالی ہی واسطی اہل شام کی عرض کیا ہمنی کس سبب سی فرمایا آپ نی یہہ یا رسول اللہ فرمایا اسلیی کہ فرشتی رحمن کی پہیلائی ہوئی ہین بازو اپنی زمین شام پر اور اوسکی اہل پر ف ع واسطی محافظت کرنیکی کفر سی اور لفظ رحمن مین اشارہ ہی اسپر کہ مراد فرشتون سی فرشتی رحمت کی ہین انتہی وحضرت شیخ نی کہا کہ بازو پہیلانا فرشتون کا کنایہ ہی چہا جانی رحمت ورافت الہی سی اہل شام پر یعنی ابدال پر کہ وہان رہتی ہین یا تمام وہانکے رہنی والون پر واللہ اعلم اور مراد ملائکہ کی بازوون سی صفات اور قوای ملکیہ ہین اور قیاس نہ کرنا چاہیی اونکو پرندون کی بازوون پر اسلیی کہ پرندونکی سوای تین چار بازوونکی نہین ہوتی ہین چہ جای یہہ سو بازو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی شب معراج مین جبرئیل کی دیکہی اور حاصل کلام یہہ کہ بازو ملائکہ کی لیی ثابت کرنی چاہیین لیکن اونکی کیفیت کی بیان کرنی سی باز رہنا چاہیی **وعن** عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستخرج نار من نحو حضرموت او من حضرموت تحشر الناس قلنا یا رسول اللہ فما تامرنا قال علیکم بالشام رواہ الترمذی اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نزدیک ہی کہ نکلیگی ایک آگ حضرموت کی طرف سی یا حضرموت سی ف ع یہہ شک اوی ہی اور اس روایت مین لفظ نحو کا نہین ہی ظاہر مین لیکن مقدر ہی یعنی من نحو ہا او من جانب ہا اور مراد اوسکی یا تو ہمی آگ ہی حقیقۃ چنانچہ ظاہر ہی لی اور یا مراد اوسی فتنہ مین اور حضرموت بضمہ زبر حا مہملہ اور جزم ضاد معجمہ اور زبر راء اور میم کی اور میم کی بیچ

ہے کہا ہی نام ایک شہر مشہور کا ہی یمن سی ت جمع کریگی وہ آگ لوگونکو اور ہانکی گی اونکو کہا ہمنی یا رسول اللہ پس کیا فرماتی ہو ہمکو یعنی کیا کرین ہم اوسوقت اور کہا ن جاوین ہم فرمایا آنحضرت نی لازم ہی تمکو جانا شام کو نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع ح یعنی اسلیی کہ وہ سلامت رہینگی پہنچی آگ حسیہ یا حکمیہ کیسی سبب محافظت کرنی ملایکہ رحمت کی اور امارات ساعت مین گذر چکا ہی ذکر آگ کا کہ ہانکیگی اونکو محشر کیطرف کہ مراد اوس سے شام ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ ہانکیگی اونکو طرف شام کی نی اختیار اونکیگی وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہا ستکون ہجرۃ بعد ہجرۃ فخیار الناس الی المہاجر ابراہیم وفی روایۃ فخیار اہل الارض الزمہم المہاجر ابراہیم ویبقی فی الارض شرار اہلہا تلفظہم ارضوہم تقذرہم نفس اللہ تحشرہم النار مع القردۃ والخنازیر تبیت معہم اذا باتوا وتقیل معہم اذا قالوا رواہ ابو داود اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی قصہ یہہ ہی کہ ہوگی ہجرت پیچھی ہجرت کی ف ع ح معنی اسکی یہہ ہین کہ ہوگی ہجرت طرف شام کی بعد ہجرت کی کہ ہوئی طرف مدینہ کی اور بعضون نے کہا کہ مراد بار بار اور بہت ہونا ہجرت کا ہی اور یہہ معنی بہت ظاہر اور بہت مناسب ہین لفظ حدیث سی اور سیاق حدیث سی اور یہہ اوس اوقات مین ہی کہ بہت ہونگی فتنہ بندر و خنزیر اور غالب ہونگی کافر شہر و زمین اور کم رہینگی حمایت کرنیوالی دین کی اور قائم امر خدا پر دار الاسلام مین اور باقی رہینگی شہر شام کی محروس و محفوظ کہ نگہبانی کرینگی اوسکی لشکر اسلام کی کہ جو غالب اور رد کرنیوالی حق کی ہونگی یہانتک کہ قتال کرینگی دجال سی پس جو کوئی چاہی کہ نگاہ رکہی اپنی دین کو ہجرت کری اون شہر و زمینکیطرف بعد ازان مفصل فرمایا اس مجمل کو ساتہہ قول اپنی کی ت پس بہترین لوگون کا وہ ہوگا کہ ہجرت کری طرف ہجرت کی جگہہ ابراہیم کہ شام ہی اسلیی کہ جب نکلے ابراہیم عراق سی تو گئی طرف شام کی اور ایک روایت مین ساتہہ اس عبارت کی آیا ہی پس بہترین اہل زمین کے وہ ہونگی کہ بہت لازم پکڑینگی ابراہیم کی ہجرت کی جگہہ کو یعنی شام کو اور باقی رہینگی زمین مین بدترین اہل اوسکی یعنی کفار و فجار رہینگی اونکو زمینین اونکی معنی اسکی یہہ ہین کہ پہینکدینگی بدترین لوگونکو زمینین اونکی ایک جانب سی طرف دوسری جانب کی کہا شارحین نی یعنی انتقال کرینگی بہترین اہل زمین کی اون زمینونسی کہ غالب ہونگی اونپر کافر پس باقی رہینگی ناکارہ لوگ جانشین ہونگی ہجرت کرنیوالونکی واسطی رغبت کرنیکی دنیا مین اور واسطی دوڑنی کی لڑائی سنی اور واسطی حرص کرنیکی اون چیزونپر کہ ہونگی اونکی قسم اولاد اور مویشی وغیرہ متاع دنیا سی پس وہ بسبب خست نفسون اپنی اور ضعف دین اپنی کی مانند چیز خوار گہناونی کی ہونگی نزدیک نفسون پاکیزہ کی اور گویا زمینین بیزار ہونگی اونسی پس پہینکدینگی اونکو اور اللہ سبحانہ مکروہ رکہیگا پس دور رکہیگا اونکو مکان رحمت اپنی سی اور محل کرامت اپنی سی مانند دور رکہنی اوس شخص کی کہ گہن کہا ہی کسی چیز سی اور نفرت کرتی ہی اوس سے طبیعت اوسکی پس اسے ایسی بار نکہیگا اونکو نکلنی سی اور بیزار رہنی دیگا اونکو ساتہہ دشمنان دین کی مانند قول اللہ تعالی کی ولکن کرہ اللہ انبعاثہم فثبطہم یعنی ولیکن مکروہ رکہا اللہ تعالی نی اوٹہنا اونکا پس ٹہہرا رہنی دیا اونکو ت مکروہ رکہیگی اونکو ذات اللہ کی ملازم رہیگی اونکی ساتہہ آگ رات اور دن اور جمع کریگی اونکو ساتہہ کافرون کی کہ وہ باعتبار چٹاپی اور بڑہاپی اپنی کی مانند سورون اور بندرونکی ہونگی ف یہہ ترجمہ بموجب شرح ملا علی قہ کی لکہا گیا اور شیخ رح نی کہا ہانکی گی اور جمع کریگی اونکو آگ فتنہ کی کہ وہ نتیجہ اعمال بد اونکیکی ہوگی یا آگ کہ پیدا ہوگی اوسوقت ساتہہ بندرونکی اور سورونکی مراد یا تو حقیقت اور صورت اونکی ہی یا معنی ہونی کی ساتہہ اونکی متخلق ہونا ساتہہ اخلاق اونکیکی اور متصف ہونا ساتہہ صفات اونکیکی ہے یا مراد آدمی بدخوی اور کافر ہین کہ مانند بندر اور سور کی ہین ت رات گذاریگی وہ آگ ساتہہ اونکی جسوقت کہ رات کریگی وہ اور قیلولہ کریگی وہ آگ ساتہہ اونکی جسوقت کہ قیلولہ کریگی وہ نقل کی یہہ ابو داود نی ف قیلولہ کہتی ہین دوپہر کی سونیکو یعنی وہ آگ شب و روز ملازم وقت اور مصاحب حال اونکیکی ہوگی نعوذ باللہ من ذلک وعن ابن حوالۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیصیر الامر

ان تکونوا جنودا مجندۃ جند بالشام وجند بالیمن وجند بالعراق فقال ابن حوالۃ خرلی یا رسول اللہ
ان ادرکت ذلک فقال علیک بالشام فانہا خیرۃ اللہ من ارضہ یجتبی الیہا خیرتہ من عبادہ فاما ان ابیتم
فعلیکم بیمنکم واسقوا من غدرکم فان اللہ عز وجل توکل لی بالشام واہلہ رواہ احمد وابوداود
اور روایت ہی ابن حوالہ سی کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نزدیک ہے کہ ہوجاویگا کار روبار دین کا اسطرح پر کہ ہوگی تم لشکر جمع کیی گئی یعنی کلمہ
الاسلام مین اور مختلف یعنی پھر مراعات احکام کی ایک لشکر شام مین اور ایک لشکر یمن مین اور ایک لشکر عراق مین **ف** ع یعنی عراق عرب مین اور وہ
بصرہ اور کوفہ ہی یا عراق عجم مین اور وہ ماورار کوفہ اور بصرہ کی ہی سوای خراسان اور ماوراالنہر کی **ت** پس کہا ابن حوالہ نی کہ اختیار کرو
میری لیی یا رسول اللہ کہ ان لشکرون مین سی کس لشکر کی ساتھہ رہون مین اگر پاؤن مین اوسوقت کو پس فرمایا آنحضرت نی لازم پکڑو تو شام کو اسلیی کہ شام
برگزیدہ خدا کی ہی زمین خدا ہی یعنی پسند کیا ہی اوسکو نام زمین سی اوسطی رہنی کی اخیر زمانہ مین جمع کریگا طرف اوس زمین کی خدا تعالی برگزیدون
کو اپنی بندون مین سی پس اگر نہ مانو تم شام کا رہنا پس تمپر لازم ہی اپنی یمن مین رہنا **ف** ح اضافت یمن کی اونکی طرف بسبب اسکے ہی کہ مخاطب عرب
ہین اور یمن اونکی زمین سی ہی اور عبارت فاما ان ابیتم کلام معترض ہی کہ درمیان واقع ہوا ہی درمیان قول آپکی علیکم بالشام اور درمیان قول آپکی
ت واسقوا الخ یعنی لازم کرو تم شام کا رہنا اور پانی دو اپنی ٹیکن اور اپنی جانورونکو اپنی حوضون سی **ف** ح غدر ساتھہ پیش غین معجمہ اور سکون
دال مہملہ کی جمع غدیر کی بمعنی حوض کی یعنی چاہیی کہ پانی دیوی ہر ایک اپنی حوض سی کہ مخصوص ہے ساتھہ اوسکی اور مزاحمت اور معارضہ نہ کری
ساتھہ غیر کی خصوصا اوسی کہ سر حد اسلام پر یہی ہین تو ہو سبب نزاع اور اختلاف اور فتنہ انگیزی کا **ت** اسلیی کہ اللہ عزوجل متکفل ہوا ہے
بسبب میر بیچ حق امت میرے کہ محافظت کری شام کی اور اوسکی رہنی والونکی کفار کی شر سی اور اونکی غالب آنے سی اوس دیار پر نسل کی پہلہ حمد اور
ابوداود وذنی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** شریح بن عبید قال ذکر اہل الشام عند علی رضی اللہ عنہ
وقیل العنہم یا امیر المؤمنین قال لا انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الابدال یکونون
بالشام وہم اربعون رجلا کلما مات رجل ابدل اللہ مکانہ رجلا یسقی بہم الغیث وینتصر بہم علی الاعداء
ویصرف عن اہل الشام بہم العذاب روایت کی شریح بن عبید البغی نی کہا کہ ذکر کیی گئی اہل شام نزدیک علی رض کی **ف** ح مراد اہل شام سی
یہان مخالف علی رض کی ہین معاویہ رض اور جو کہ اونکی ساتھہ تہی شام مین کہ حاکم ملک شام کی تہی عمر کی زمانہ سی آخر تک پس اونکا ذکر ساتھہ برائی کی کیا گیا تھا
علی کی سامنی **ت** اور کہا گیا حضرت علی سی کہ لعنت کرو اونکو ای امیر المومنین کہا علی نی کہ لعنت نہین کرتا ہون مین اہل شام کو تحقیق مینی شاہی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی ابدال ہوتی ہین شام مین **ف** ح یعنی کیونکر لعنت کرون مین اونکو کہ ابدال وہان ہوتی ہین پس مبادا شامل
ہو لعنت ابدال کو بہی علماء اہل سنت کی کہتی ہین کہ یہہ دفع کرنا ہی علی نفسی اہل شام کی لعنت کو بالفعل اوسطی دفع مجادلہ کی اور یہان سی لازم نہین
آتا ہی جائز ہونا لعن غیر ابدال کا اہل شام سی جیسا کہ ابتدا سمجہا جاتا ہی اور یہہ کیونکر ہو انجا لمین کہ روایت کیا گیا ہی امیر المومنین رض سی کہ فرمایا انہون
ہمارے ہین کہ یعنی کی ہی ہمپر اور آیا ہی کہ ایکبار ایک شخص کو مخالفونکی لشکر والون مین سی پکڑ لائی ایک شخص نی کہا واعجب مین جاننا تہا کہ وہ اچنا مسلمان
ہے علی رض نی فرمایا کیا کہتا ہی تو اسکو مسلمان سے اور سوای اسکی آثار و اخبار ہین کہ دلالت کرتی ہین اونکی اسلام پر اجداز ان بیان ابدال کا کرتی ہین
ت اور ابدال چالیس مرد ہین جبکہ مرتا ہی ایک مرد بدلا آتا ہی خدا تعالی اوسکی بدل مین ایک اور مرد کو اونکی وجود برکت سی مینہہ برستا ہی
اور بدلہ لیا جاتا ہی ساتھہ مدد اونکی دشمنون یعنی کفار کی اور دفع کیا جاتا ہی اہل شام سی ساتھہ برکت اونکی بلا عذاب **ف** ع ح یعنی عذاب

شدید اور تخصیص اہل شام کی بسبب قرب جوار اور زیادتی ارتباط اونکی ہوگی و الا برکت و نصرت اونکی عالم کو شامل ہی اور وجود ابدال کا
اسحدیث مین اور اور حدیثون مین بھی علی ندسی آیا ہی اور شیخ ابن حجر بعد ذکر کرنی ان حدیثونکی ایک حدیث اور بروایت ابن عمر کی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سی لایا ہی کہ فرمایا خیار امت یعنی نیک امت کی پانسو مرد ہین اور ابدال چالیس ہین پس نہ یہہ پانسو کم ہوتی ہین اور نہ یہہ چالیس جبکہ مرتا ہی
ایک ابدال بدل کرتا ہی خدا تعالی ایک کو پانسو مین سی جگہہ اوسکی پس عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ بیان فرمایئے ہمسی عمل اونکی کہ کیا عمل کرتی ہین کہ
اسمرتبہ کو پہنچتی ہین فرمایا وہ عفو کرتی ہین اوس شخص سے کہ ظلم کرتا ہی اونپر اور نیکی کرتی ہین اوس شخص سی کہ بدی کرتا ہی اونسی اور خبر گیری فقرا کی کرتی
ہین اور بسچیر سے کہ دیا ہی خدا تعالی نے اونکو اور تصدیق خدا تعالی کی کتاب مین سے کہ فرمایا الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین یعنی کہانیوالے غصہ کے اور عفو کرنیوالی لوگون
سے اور اللہ دوست رکھتا ہی نیک کارونکو انتہی اور روایت کی ابن عساکر نی عبد اللہ بن مسعود سے بطریق مرفوع کی کہ اللہ تعالی کی لیی تین سو شخص
ہین آدم کی دلپر اور اوسکی لیی چالیس ہین کہ دل اونکی موسی کی دلپر ہین اور اوسکی لیی سات شخص ہین کہ دل اونکی حضرت ابراہیم کی دلپر ہین اور اوسکی
لیے پانچ شخص ہین کہ دل اونکی جبرئیل کی دلپر ہین اور اوسکی لیی تین شخص ہین کہ دل اونکی میکائیل کی دلپر ہین اور اوسکی لیی ایک شخص ہے کہ دل اوسکا
اسرافیل کی دلپر ہی جبکہ مرتا ہی وہ ایک تو بدل دیتا ہی اللہ جگہہ اوسکی تین مین سی اور جبکہ مرتا ہی ایک تین مین سی بدلدیتا ہی اللہ جگہہ اوسکی پانچ مین سے
اور جبکہ مرتا ہی پانچمین سے ایک تو بدل دیتا ہی اللہ جگہہ اوسکی سات مین سے اور جبکہ مرتا ہی ایک سات مین سے تو بدل دیتا ہے اللہ جگہہ اوسکی چالیس مین سے اور جبکہ مرتا ہی ایک چالیس مین سے تو بدلدیتا ہی
اللہ جگہہ اوسکی تین سو مین سے اور جبکہ مرتا ہے ایک تین سو مین سے تو بدل دیتا ہے اللہ اوسکی جگہہ کو مین سے بسبب اونکی دفع کیجاتی ہی بلا اس امت سی کہا بعضی عارفین نی کہ نہین
ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کوئی آنحضرت کی دلپر ہوا سلیی کہ نہین پیدا کیا اللہ نی عالم خلق و امر مین کسیکو عزیز اور شریف تر اور لطیف تر آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی دلسی پس نہین برابر و مقابل ہی اونکی دل کی دل کسیکا اویسی مین سے برابر ہی کہ وہ ابدال ہون یا اقطاب **وعن رجل من** **الصحابة** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ستفتح الشام فاذا خیرکم المنازل فیها فعلیکم بمدینة یقال
لها دمشق فانها معقل المسلمین من الملاحم وفسطاطها منها ارض یقال لها الغوطة رواهما احمد
اور روایت ہے ایک شخص سے صحابہ مین سے **ف** ع کہ نام اوسکا معلوم نہین ہوا اور جہالت نام راوی کی صحابہ مین نقصان نہین کہتی کہ صحابہ سب عادل ہین
ت یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نزدیک ہے کہ فتح کیجاوینگی شہر شام مین پس جب اختیار دیجاؤ تم مکانونکا اون شہرون مین پس تمپر
لازم ہی رہنا ایک شہر کا کہ کہا جاتا ہی اوسکو دمشق **ف** ح ساتھہ زیر دال اور زبر میم کی بموجب قول اکثر و افصح کی کہ پای تخت شام کا ہی ترجمہ
پس تحقیق شہر دمشق جگہہ پناہ مسلمانونکی ہی لڑائیونسی **ف** ع لفظ معقل ساتھہ زبر میم اور جزم عین کی اور زبر فاف کی عقل سی بمعنی حصن اور پناہ
ہے اور معنی یہہ ہین کہ داخل ہوتی ہین اوسمین مسلمان اور پناہ لاتی ہین طرف اوسکی جیسیکہ پناہ لاتی ہی بکری پہاڑ کی طرف جو ٹی پہاڑ کی اور ملاحم
جمع ملحمہ کے ہی بمعنی جنگ و قتال کی **ت** اور دمشق شہر جامع شام کا ہی **ف** ح فسطاط ساتھہ پیش ف کی اور جزم سین کی اور کبھی ف کی زیر سے
بھی آتا ہی بمعنی شہر جامع کی کہ جمع کری لوگونکو اور اسلیی مصر کو بھی فسطاط کہتی ہین اور فسطاط بمعنی خیمہ کی بھی آتا ہی **ت** دمشق کی زمینون
مین سے ایک زمین ہے کہ کہا جاتا ہی اوسکو غوطہ **ف** ع ساتھہ پیش غین معجمہ کی اور جزم واو کی اور طاء مہملہ کی نام باغون کا اور پانیون کا ہی کہ گرد
سر دمشق کی ہین اور بعضون نی کہا کہ غوطہ ایک شہر ہی نزدیک دمشق کی **ت** روایت کین یہہ دونون حدیثین احمد فی یعنی اپنی مسند مین +
وعن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخلافة بالمدینة والملک بالشام اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خلافت مدینہ مین ہے **ف** ع یعنی غالبا اسلیی کہ علی نے کوفہ مین رہتی تھی پیچھے زمانہ خلافت اپنی کی یا مراد یہہ ہی کہ

اور رسولون نی آرزو کی ہی کاشکی اونکی امت ہوتی اور یہہ کہ ثابت ہین اونکی لیی کمالات اور کرامات اور فضایل ایسی ایسی طرح کی کہ نہ ہی
ہم سابق مین اللھم اجعلنا من امتہ وارزقنا محبتہ وتوفنا علی دینہ وملتہ برحمتک یا ارحم
الراحمین **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال انما اجلکم فی اجل من خلا من الامم ما بین صلاۃ العصر الی مغرب الشمس وانما مثلکم
ومثل الیہود والنصاری کرجل استعمل عمالا فقال من یعمل لی الی نصف النہار علی قیراط قیراط
فعملت الیہود الی نصف النہار علی قیراط قیراط ثم قال من یعمل لی من نصف النہار الی صلاۃ العصر علی قیراط قیراط فعملت
النصاری من نصف النہار الی صلاۃ العصر علی قیراط قیراط ثم قال من یعمل لی من صلاۃ العصر الی مغرب الشمس علی قیراطین
قیراطین الا فانتم الذین تعملون من صلاۃ العصر الی مغرب الشمس الا لکم الاجر مرتین فغضبت الیہود والنصاری فقالوا
نحن اکثر عملا واقل عطاء قال اللہ تعالی ھل ظلمتکم من حقکم شیئا قالوا لا قال اللہ تعالی فانہ فضلی اعطیہ من شئت رواہ البخاری

روایت ہی ابن عمر سی کہ اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین ہی مدت عمر تمہاری کی بنسبت عمر اون لوگون کی کہ گذری ہین
امتونسی مگر مقدار اوس زمانہ کی کہ درمیان نماز عصر کی آفتاب کی غروب ہونی تک ہی **ف** ع اجل کہتی ہین ایک مدت کو کہ تعین کی گئی ہو ایک
چیز کی لیی فرمایا اللہ تعالی نی ثم قضی اجلا واجل مسمی اور کبھی اطلاق کیا جاتا ہی انسان کی موت پر پس کہا جاتا ہی دنا اجلہ یعنی قریب ہوپہنچی موت
اوسکی ملا علی نی یہہ توطیہی سی لکھا ہی اور بعد اسکی لکھا ہی کہ توضیح اسکی یہہ ہی کہ اجل کبھی تعبیر کیجاتی ہی تمام وقت سی کہ معین ہی عمر کی لیی
برابر ہی کہ ہو معلق یا مبرم جیسکہ ہیچ قول اللہ تعالی کی ثم قضی اجلا واجل مسمی عندہ اور کبھی اطلاق کیجاتی ہی اوپر انتہا مدت کی اور آخر اوسکی
کی اور یہی مراد ہی ساتھہ قول حق سبحانہ کی اذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون یعنی جب آویگی موت اونکی نہ تاخیر کرینگی ایک
ساعت اور نہ پہل کرینگی اور مراد اجل سی یہان معنی اول ہی ہین فرماتی ہین مدت عمرون قلیل تمہاری ہیچ مقابلہ عمرون امتون سابقہ کے
مقدار اوس بدت کی ہی کہ نماز عصری مغرب تک ہی ہیچ مقابلہ اول روز کی عصر تک اور باوجود اوسکی ثواب تمہارا اونکی ثواب سی زیادہ ہی
خلاصہ یہہ کہ مدت تمہاری عمل مین تھوڑی ہی اور ثواب تمہارا بہت پہنچا بیان کی بنسبت جو درمیان اس امت عمالی اور درمیان
یہود و نصاری کی ہی ساتھہ قول اپنی کی **ت** اور نہین ہی قصہ اور حال تمہارا اور قصہ اور حال یہود اور نصاری کا یعنی ساتھہ
رب سبحانہ تعالی کی مگر مانند ایک مرد کی کہ کام فرمایا کام کرنیوالون اور مزدورون کو پس کہا اوس مردنی کون ہی کہ کام کری میری لیی
دو پہر تک ایک ایک قیراط پر **ف** ح یعنی ہر ایک کو ایک ایک قیراط دونگا اور قیراط کہتی ہین آدہی دانگ کو اور دانگ چھٹا حصہ
درہم **ت** پس کام کیا یہودنی دو پہر تک ایک ایک قیراط پر **ف** ح یعنی عمل کیا موسی علیہ السلام کی تابعون نی عمر دراز مین ثواب
قلیل پر پس مشابہ ہین ساتھہ اون مزدورون کی کہ کام کیا دو پہر تک ایک ایک قیراط پر **ت** پھر کہا اوس مردنی کون ہی کہ کام کری میری
لیی دو پہر سی عصر تک ایک ایک قیراط پر پس کام کیا نصاری نی یعنی عیسی علیہ السلام کی تابعون نی بعد یہود کی ایک ایک قیراط پر
ف ح یعنی انہون نی کام کیا پہنچ مدت عمر اپنی کی مشابہ اون مزدورون کی کہ کام کیا دو پہر سی عصر تک ایک ایک قیراط پر **ت** پھر
کہا مردنی کون ہی کہ کام کری میری لیی نماز عصر سی آفتاب کی غروب ہونی تک دو دو قیراط پر آگاہ ہو پس تم ہو کہ مشابہ ہو ساتھہ
اون لوگون کی کہ کام کیا مثلا نماز عصر سی آفتاب کی غروب ہونی تک دو دو قیراط پر آگاہ ہو کہ تمہاری لیی اجر ہی دو چند **ف** ع یعنی

بہ نسبت یہود و نصاری کی اور گویا کہ یہہ مضمون نکالا گیا ہی اس قول سی یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ یُؤْتِكُمْ كِفْلَیْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ یعنے ای ایمان والو ڈرو اللہ سی اور ایمان لاؤ ساتھہ رسول اوسکی پس دیگا تمکو دوچند اپنی رحمت سی پس اس امت نی تصدیق کی اپنی نبی کی اور اگلی نبیون کی بہی اسلیی دوہرا ثواب ملا ف پس غصہ ہوئی یہود و نصاری پس کہا اونہون نی کہ ہم زیادہ ہین ازروی عمل کی اور کمترین ازروی ثواب کے ف ع یعنی کہا اہل کتاب نی ای رب ہماری دیا تو نی امت محمد کو ثواب بہت باوجود قلت اعمال اونکے اور دیا تو نی ہمکو ثواب کم باوجود کثرت اعمال ہماری کی اور شاید کہ وہ کہینگی یہہ روز قیامت کے یا صادر ہوا ونہی مثل اسکی جبکہ مطلع ہوئی اوپر فضائل اس امت کی اپنی کتاب مین یا زبانی رسولون اپنی کی اور بہرتقدیر اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ ثواب اعمال کا نہین ہے بقدر رنج اور تعب کے اور نہ بجہۃ استحقاق کی اسلیی کہ بندہ نہین مستحق ہوتا اپنی مولی کی نزدیک بسبب خدمت اپنی کی ثواب کا بلکہ مولی دیتا ہی اوسکو اپنی فضل سی اور پہنچتا ہی اوسکو یہہ کہ بہت کر تفضل کری جسپر چاہی اپنی بندون مین سی فانہ یفعل ما یشاء ویحکم ما یرید اور دلیل پکڑی ہی ساتھہ اسحدیث کی ہماری علمائی واسطی قوت دینی قول ابی حنیفہ کی یہہ کہ اول وقت عصر کا ہوتا ہی بعد ہونی سایہ ہر چیز کی دوبرابر اوسکی اسلیی کہ نہین مقصور ہی یہہ کہ ہون نصارے زیادہ تر عمل مین اس امت سی مگر باعتبار اس مدت کی ت فرمایا اللہ تعالی نی پس کیا ظلم کیا مینی تمپر یعنی کیا کم کیا مینی کچھہ تمہاری حق سی کہ جو مقرر کیا تہا اور وعدہ کیا تہا اوسکا کہا اہل کتاب نی کہ نہین ظلم کیا تو نی ہمارے حقین سے کچھہ لیکن تفاوت و تفریق کیون کی تو نی فرمایا اللہ سبحانی پس تحقیق یہہ زیادہ اجر دینا زیادتی کرم میری کی ہی دینا ہو نہین جسکو چاہتا ہون اور نہین فاعل مختار ہون جو کچھہ چاہتا ہون کرتا ہون نفل کی یہہ بخاری نی ف ع مراد یہود و نصاری سی یہان وہ یہود و نصاری ہین کہ ثابت رہی دین حق پر نہ کفار اونمین کی اسلیی کہ اونکی لیی نہین ہی ثواب کچھہ بہی اور اسمین شبہ نہین ہی کہ نصاری جو ایمان لائی حضرت عیسی اور انجیل پر باوجود ایمان لانیکی حضرت موسی اور توریۃ پر تو زیادہ اونکو ثواب زیادہ ملا بہ نسبت یہود کی کہ وہ اپنی ہی کتاب اور نبی پر فقط ایمان لائی نہی وعن ابی بکرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من اشد امتی لی حبا ناس یکونون بعدی یود احدھم لو رانی باھلہ ومالہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابوبکرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق شان یہہ ہی کہ سخت ترین اور خوب ترین امت میری کی بیچ محبت رکہنی کی مجسی وہ لوگ ہین کہ پیدا ہونگی پیچہی وفات میری کی دوست رکہیگا ایک اونمین سی اور آرزو کریگا کہ دیکہی مجکو فدا کری اپنی اہل اور اپنی مال کو نفل کی یہہ مسلم نی ف ع ح یعنی آرزو کریگا کہ اہل اور عیال اور مال منال اپنا سب فدا کری اگر اتفاق ہو میری دیکہنی کا اور پہنچنی کا طرف میرے جانا چاہی کہ مظاہر احادیث کا اور بعضی اور حدیثون کا کہ اس باب مین آئی ہین دلالت کرتا ہی اسپر کہ ہوسکتا ہی کہ بعد از صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے کوئی اوی کہ مساوی ہووے اونکی فضیلت مین یا افضل ہو اونسی اور ابن عبدالبر کہ مشاہیر علماء حدیث سی ہی اسی طرف گیا ہی اور نہسکا ساتھہ ان حدیثون کی کیا ہی اور شیخ ابن حجر کی صواعق محرقہ مین اسکو لائی ہین باوجود اسکی کہ اجماع رکہنی ہین علماء اسپر کہ صحابہ افضل امت کی ہین اور جسنے کیا ہی علمائی ان حدیثونکو اوپر ثابت کرنی ایک جہت کی خیریت سی ولیکن فضل کلی کہ عبارت ہے اکثریت ثواب سے ثابت ہی صحابہ ہی کی لیی ولیکن کہا ہے اونہون نی کہ مراد صحابہ سی یہان خاص ہین کہ صحبت اونکی طویل ہوا اور علم آنحضرت سی بہت سیکہا ہوا اور غزوات مین حاضر ہوئی ہون اور ایسے یعنے اعم کی کہ ایک نظر جمال شریف پر ڈالی ہوا گرچہ تمام عمر مین ایک ہی بار ہو محل نظر اور توقف اور تردد کا ہی اور یہہ مسئلہ ذکر کیا گیا ہی اپنی جگہہ پر اور یہہ شرح ترجمہ باب فضائل صحابہ کی اشارہ اس مضمون پر کیا گیا ہی واللہ اعلم اور حق یہہ ہے کہ فضیلت حضرت کی صحبت کی اگرچہ ایک ہی نظر ہو مخصوص ہی ساتھہ صحابہ کی اور کسیکو اوسمین کچھہ شرکت نہین ہی اور ایسے اور فضائل علمی اور عملی مین مجال سخن کی واسع ہی اور اولی یہہ ہے

کہ مطلق حکم کیا جاوی کہ صحابہ افضل ہین سب امت مین وعن معویۃ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یزال من امتی امۃ قائمۃ بامر اللہ لا یضرھم من خذلھم ولا من خالفھم حتی یاتی امر اللہ وھم علی ذلک متفق علیہ اور روایت ہے معویہ سی کہا کہ سنا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی ہمیشہ رہیگا امت اجابت میری سے ایک گروہ قایم ساتہہ حکم اللہ کی ف ع یعنی ساتہہ امر دین اوسکی کی اور حکام شریعت اوسکیکے کہ یاد کرنا کتاب اللہ کا ہی اور علم سنت کا اور استنباط کرنا کتاب وسنت سی ہی اور جہاد کرنا فی سبیل اللہ اور خیر خواہی کرنے اوسکی خلق کی اور تمام فروض کفایہ جیسی کہ اشارہ کرتا ہی طرف اسکی قول اللہ تعالی کی ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینہون عن المنکر یعنے اور چاہیی کہ ہو تم مین سے ایک جماعت کہ بلاوین طرف بہلائی کی اور حکم کرین بہلی باتون کا اور منع کرین بری باتون سی ترجمہ نہین ضرر کریگی اونکو یعنی اونکی دین وامر کردہ شخص کہ ترک کریگی مدد کاری اونکی اور نہ وہ شخص کہ مخالفت کریگی اونکی یعنی نہ موافقت کریگی اونکی امر کی یہان تک کہ آوی حکم خدا کا یعنی موت اونکی اور انقضای عہد اونکا اور وہ اوپر اوسی کار ہے کی ہونگے ف ع یعنی قایم ہونگی امر خدا پر اور تائید دین پر اور اس مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ روے زمین خالی نہین ہوگا صلحا سے کہ ثابت ہین اوامر خدا پر دور ہین نواہی اوسکے سی قایم ہین امور شریعت پر برابر ہے اونکی نزدیک مددگار ہے لوگون کے اور مخالفت اونکی اونسی اور تفسیر کیا ہی ایک شارح نی امر اللہ کو ساتہہ قیامت کی لیکن اوسپر اشکال آتا ہی ساتہہ حدیث لا تقوم الساعۃ حتی لا یکون فی الارض من یقول اللہ یعنی نہین برپا ہوگی قیامت یہان تک کہ نہو زمین مین وہ شخص کہ کہی اللہ اور کہا ایک شارح نی کہ معنی قائمۃ بامر اللہ کے یہہ ہین کہ خیگل ہونگی ساتہہ دین اوسکی کی اور بعضون نی کہا مراد اس گروہ سے تعلیم کرنیوالی حدیث اور علوم دینیہ کے ہین کہ ترویج سنت اور تجدید دین کے کرین گے اور بعضون نے کہا کہ وہ ہین کہ مقیم ہونگی اسلام پر ہمیشہ اور بعضون نے کہا احتمال ہے کہ مراد یہہ ہو کہ شوکت اہل اسلام کی جاتی نہین رہیگی بالکل اگرچہ ضعیف ہوگا امر اسلام کا ایک جانب مین تو قوی ہوگا ایک اور جانب مین اور قایم ہوگا اوسکی بلند کرنی پر ایک گروہ مسلمانون کا اور اکثر اسپر ہین کہ مراد غازی ہین کہ ساتہہ جہاد کرنی کی کفار سی تقویت اور تائید دین کے کرتی ہین اور اخیر زمانہ مین اسلام کے سرحدون کے نگہبانی کرینگے اور بعضی فواتیون مین آیا ہی وہم بالشام یعنی اور وہ شام مین ہونگے اور بعضی فواتیون مین آیا ہے حتی یقاتل اخرہم مسیح الدجال یعنی یہان تک قتال کرینگی اخیر اونکی مسیح دجال سے یہہ روایتین دلالت کرتی ہین اسپر کہ مراد غازی ہین اور ظاہر عبارت حدیث سی عام معلوم ہوتا ہی وذکر حدیث انس ان من عباد اللہ فی کتاب القصاص اور ذکر کی گئی کتاب القصاص مین حدیث انس کے ان من عباد اللہ لو اقسم علی اللہ لابرہ الفصل الثانی فصل دوسرے عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل امتی مثل المطر لا یدری اولہ خیر ام اخرہ رواہ الترمذی ؒ روایت ہے انس سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی قصہ اور حال میری امت کا مشابہ قصہ اور حال مینہ کی ہی نہین جانا جاتا کہ اول اوسکا بہتر ہی یا آخر اوسکا نقل کے یہہ ترمذی نے ف ح جانا چاہیی کہ ظاہر اسی حدیث سی یہہ سمجہا جاتا ہی کہ شک اور تردد اور عدم یقین اسمین ہے کہ اول امت بہتر ہی یا آخر امت اور حقیقت مین یہان یہہ مقصود نہین بلکہ کنایہ ہے اس سے کہ تمام امت بہتر ہی جیسی کہ تمام مینہ بہتر اور نافع ہی پس سمجہا جاتا ہے کہ سب برابر ہین خیر اور نافع ہونے مین پس خیر یعنی اہم تفضیل کے نہین ہے دین مین پس لوگون نے صحبت رکہی ساتہہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اتباع کیا اونکا اور پہنچایا بلاتا اونکا اسلام کی طرف اور بنیاد رکہے اونکی قواعد دین کے اور تقویت کی اور مدد کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور پچہلون نے نگاہ رکہا اور مقرر کیا اوسکو اور تمام کیا اوسکی بنا کو اور محکم کیا اوسکی ارکان کو اور بلند کیا اوسکی رکو اور پہیلایا اوسکی روشنی کو اور ظاہر کیا اوسکی نشانیون کو اور اگر حمل کریں اوپر معنی اہم تفضیل کے کرین تو بہی درست ہو سکتا ہی باعتبار تعدد

وجوہ خیریت کی حاصل یہہ کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر برابر ہونے یا تفاضل کے وجوہ متعددہ مختلفہ کرا ور مقرر نزدیک جمہور کے یہہ ہے کہ فضل کلی ثابت ہے صحابہ کے لیی اور یہہ منافات نہین کہتا ہی ساتھہ ثابت ہونے فضل کے وجوہ جزئیہ کرا ونکی لیی اور مراد فضل کلی سی اکثریت ثواب کے ہی اللہ تعالے کی نزدیک قطع کہا تو نرسیتی نی نہین حمل کیجیا وی گے یہہ حدیث اوپر تردد کی ہیچ فضیلت اول کے آنریر اسلیی کہ قرن اول افضل ہین سب قرنون سے بلاشک و بلاشبہ پھر وہ کہ قریب انکی ہین اور چونکہ ہین اشتباہ ہی راوی کی جانب سے اور نہین مراد اسے اس سے مگر نافع ہونا اوسکا شرافت کی پھیلانی مین اور ایسا ہے قول قاضی کا طول فطویل لکھہ کر لکھا ہے کہ حاصل اسکا یہہ کہ جیسا کہ نہین حکم کیا جاتا ہے ساتھہ وجود نفع کی ہیچ بعض مینہون کے نہ بعض کے ایسا ہی نہین حکم کیا جاتا ہے ساتھہ وجود خیریت کی ہیچ بعض افراد امت کی نہ بعض کے جمیع وجوہ سے اسکی حیثیتین مختلفہ الکیفیات ہین ولکل وجھۃ ھو مولیھا فاستبقوا الخیرات اور باوجود اسکی پس فضل مقدم کی لیی ہے اور نہیں ہی بہتر مگر تسلی پہلونکی لیی اشارہ کرنی کرطرف اسکی کہ دروازہ اسکا کہلا ہوا ہے اور طلب کرنا فیض کا اوسکی جناب سے متوقع ہی کہا طیبی نے کہ تمثیل امت کی ساتھہ مینہ کے نہین ہے مگر بسبب ہدایت اور علم کی جیسی کہ تمثیل دی آنحضرت صلعم نے مینہ کو ساتھہ ہدایت اور علم کی پس مخصص ہوے یہہ امت مشابہت دیگئے ساتھہ مینہ کے ساتھہ علما کی اور کاملین کے اونہین سے اور کامل کرنیوالون کے واسطے غیر اپنی کی پس مستدعی ہی یہہ تفسیر اوسکو کہ ارادہ کیا جاوی ساتھہ خیر کی نفع پر نہین لازم آتی ہی اس سے مساوات ہیچ فضیلت کی انتہی مختصرا اور خلاصہ یہہ کہ یہہ امت ساری نہین خالی ہی خیر سی جیسکہ اشارہ کیا طرف اسکی آنحضرت صلعم نے قول اپنی کی ہذہ امۃ مرحومۃ لیکن نبی اوسکا نبی الرحمۃ ہی بخلاف تمام امتون کے کہ خبر مخصر ہی اونکی اگلون ہی مین پھر آیی بشراونکی پچھلونمین کہ بدل ذوالیدین اور نہونے نے کتاب مین اپنی اور تحریف کردالا اوس طریق کو کہ ہی اوسپر اول اونکی **الفصل الثالث** فصل تیسری عن جعفر عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابشروا وابشروا انما مثل امتی مثل الغیث لا یدری اخرہ خیر ام اولہ او کحدیقۃ اطعم منہا فوج عاما ثم اطعم فوج عاما لعل اخرہا فوجا ان یکون اعرضہا عرضا واعمقہا عمقا واحسنہا حسنا کیف تہلک امۃ انا اولہا والمہدی وسطہا والمسیح اخرہا ولکن بین ذلک فیج اعوج لیسوا منی ولا انا منہم رواہ رزین

روایت ہی امام جعفر صادق سی کہ نقل کی اونہون نی اپنی باپ سے یعنی امام محمد باقر سی اونہون نی نقل کی امام جعفر کی دادا سی یعنی امام زین العابدین علی بن الحسین بن علی رضی اللہ عنہم سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خوش ہوو اور خوش ہوو قطع کر فرمایا اوسکو تاکید کی لیی یا ایک دنیا کی لیی مراد دوسرا اخری کی لیی ترجمہ سوے اسکی نہین کہ حال اور قصہ فرد امت اجابتہ میرا مشابہ حال اور قصہ مینہ کی ہی یعنی مشابہ جلل اور قصہ انواع منہ کے ہی ہیچ حصول منفعت کی نہین جانا جاتا کہ آخر اوسکا بہتر ہی یا اول اوسکا یا مانند ایک باغ کی ہی قطع اور تنوین کی لیی ہے یا تحقیر کی لیی اور معنی اسکی یہہ ہین کہ مانند مثال ایک باغ درختون والی میوون والی کی ہی مشابہت دیا گیا ساتھہ اسکی دین باعتبار شرایع اور ارکان اور شعبون اوسکے ترجمہ کہ کہلائی گئی اوس سے ایک فوج یعنی منفع اونہا بعض اوسکی سی ایک جماعت نی ایا سال پھر کہلائی گئی بعض دوسرے اوس باغ کی سے جماعت دوسرا ایک ورا ور سال نزدیک ہی کہ آخر باغ کا ازروی جماعت کے چوڑائی کی اور ہووی گہرا زیادہ ازروی گہرائی کی قطع اور معنی چوڑائی اور گہرائی جماعت کے کثرت اور ہجوم اوسکا ہی اور طول کہا اسلیی کہ عرض اور عمق بعد طول کی ہوتا ہی پس وجود انکا مستلزم اوسکا ہی ترجمہ اور بہت اچھا اوسکا ازروی خوبی کی کیونکہ ہلاک ہو یعنی بالکل وہ امت کہ مین اول اوسکی ہون اور ہوگا مہدی بیچمین اوسکی اور ہونگی عیسی اخر اوسکی ولیکن درمیان اسکے یعنے جو کچھہ کہ ذکر کیا گیا اول اور اوسط اوسکا کہ منصل ہے ساتھہ آخر اوسکے ایک جماعت ہوگی کجرو نہین ہونگی وہ مجھ سی یعنی میری تابعین سے اور میری راہ پر روشن نہ اور نہ مین اونسی ہون قطع یعنی راضی اونسی اور مددگار اونکا بلکہ مین بیزار اور غیر راضی ہون اونکی بسبب فسق وظلم اونکے ترجمہ نقل کی ہیہ رزین نی وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم ای الخلق اعجب الیکم ایمانا قالوا الملائکۃ قال ومالھم لا یؤمنون وھم عند ربھم قالوا فالنبیون قال ومالھم لا یؤمنون والوحی ینزل علیھم قالوا فنحن قال ومالکم لا تؤمنون وانا بین اظھرکم قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اعجب الخلق الی ایمانا لقوم یکونون من بعدی یجدون صحفا فیھا کتاب یؤمنون بما فیھا اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اوسنی نقل کی اپنی باپ سے اوسنی اپنی دادا سی کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی پوچھا صحابہ سے کہ کونسی مخلوق بہت پسندیدہ ہی نزدیک تمہاری ازروی ایمان کی یعنی ایمان کسکا مخلوقات مین سے بہت قوی اور اچھا جانتی ہو کہا بعضے صحابہ نی فرشتے ہین کہ اونکی ایمانکو بہت اچھا اور قوی جانتی ہین ہم فرمایا آنحضرت نی کیا ہی واسطے فرشتونکی کہ ایمان نہ لاوین حالانکہ وہ نزدیک پروردگار اپنی کی ہین یعنی وہ مقرب ہین اور دیکھتی ہین عجائب وغرائب جبروت کی پس کیا عجب غرابت ہی اونکی ایمان مین کہا اونہین بعض صحابہ نی بالا اور بعضون نی پس پیغمبر ہین کہ ایمان اونکا بہت کامل وقوی جانتی ہین ہم فلاح اور اسر سے لازم نہین آتی ہی فضیلت ملائکہ کی انبیا پر اسلیے کہ فضیلت وہان یعنی کثرت ثواب کے ہی عند اللہ ثم جمہ فرمایا آنحضرت نی اور کیا ہی پیغمبرون کو کہ ایمان نہ لاوین اور شک وشبہ مین نہ پڑین حالانکہ وحی آسمان سی اوترتی ہی اونپر فلاح اور فرشتہ روح الامین آتا ہی اور یہو اسطہ پیام پروردگار تعالی کا پہنچاتا ہی اور مشاہدہ ملکوت اور معائنہ اوسکی انوار کا کرتی ہین اور وحی لغت مین پیغام اور دلمین ڈالنا سخن پوشیدہ کا ہی اور جو کچھہ کہ دوسرکو پہنچی تو اور آواز اور شرع مین وحی کہتی ہین پیام حق کو کہ جبرئیل امین لاوین پیغمبر ونپر ثم جمہ کہا اونہون نی پس ہم کہ اصحاب آپکی ہین بہت قوی ہے ایمان ہمارا فرمایا آنحضرت نی اور کیا ہی اور کیا مانع ہی تمکو کہ ایمان نہ لاؤ ساتھہ خدا کی اور یقین کرو ساتھہ احکام اور اوامر ونواہی کی حالانکہ مین درمیان تمہاری ہون فلاح اور مشاہدہ کرتی ہو انوار اور آثار وحی کی اور ایمان کی اور دیکھتی ہو نشانیان نبوت کی اور معجزہ اور مطالعہ کرتی ہو جمال باکمال میری سی انوار حق کی اور سرایت کرتی ہین تم مین صحبت اور ہمنشینی میری سی اسرار حقیقت کی اور پیدا ہوتی ہین تصرف اور ارشاد غیبی سی بیچ ظاہر وباطن تمہارے کی کمالات وکرامات ثم جمہ کہا رادی نی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہت پسندیدہ خلق کی نزدیک میرے ازروی ایمان کی البتہ وہ لوگ ہین کہ پیدا ہونگی بعد میری یعنی بعد وفات میری کی کہ وہ تابعین ہین اور اتباع اونکی روز قیامت تک ہاوینگی مصحف اور اجزا کہ اوسمین لکھی ہین احکام دین کی یعنی قرآن ایمان لاوینگی ساتھہ اوسچیز کی کہ بیچ اون مصحفونکی ہی فلاح ع یعنے غائبانہ ایمان لاوینگی ساتھہ سنی اخبار واثار کی بمشاہدہ اور معائنہ انوار کی اور یہی مراد ہے ساتھہ قول حق سبحانہ کی یومنون بالغیب ساتھہ بعضی وجوہ تفسیر اوسکیکی اور مویدہی اوسکو یہہ جو روایت کیا گیا ہی کہ عبد اللہ بن مسعود کی ہارون نی ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کا اور اونکی ایمان کا پس کہا ابن مسعود نی کہ تحقیق تہا امر محمد کا اور حال اون صلی اللہ علیہ وسلم کا ظاہر وہویدا اوسکی لیی کہ دیکھا تہا اونکو پس قسم اوس ذات کی کہ نہین ہی کوئی معبود سوای اوسکے نہ لایا کوئی ایمان لانیوالا افضل ایمان غیب سی پھر یہی یہہ آیہ یعنے یومنون بالغیب تمتے اور اگرچہ تابعین برہے انوار اور آثار حقانیت کی ظاہر ہین اور دلایل وشواہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صدق کی واضح لیکن باوجود اسکے مصرعہ از دیدہ بسے فرق بود تا بہ شنیدہ ۔ حاصل یہہ کہ اگرچہ صحابہ کا ایمان ہی بالغیب تہا لیکن بالغیب بالمعنی المومن بہ تھا یعنے جن چیزون پر ایمان لانا فرض ہی اور بعضی چیزون کو مشاہدہ کرتی ہی بخلاف تابعین اور اونکے بعد کے لوگون کے کہ اونکا سارا ایمان بالغیب ہی پس اس حیثیت سی ایمان اونکا افضل اور پسندیدہ تر ہے وعن عبد الرحمن

ابن العلاء الحضرمی قال حدثنی من سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول انکم سیکون فی اخر ھذہ الامۃ قوم لھم مثل اجر اولھم یامرون بالمعروف وینھون عن المنکر ویقاتلون اھل الفتن رواھا البیھقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہی عبد الرحمن بن علاء حضرمی سی کہ حدیث کی مجکو اوس شخص نے کہ سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھے تحقیق شان ہیہ ہے کہ نزدیک ہی کہ ہوگی بیچ آخر اس امت کے ایک قوم کہ ہوگا ثواب انکی لیہ مانند ثواب اول انکی کہ صحابہ ہین حکم کرینگی ساتھہ شرعی باتون کی کہ پہچانی گیا ہی وجود اونکا دین مین اور منع کرینگی لوگون کو خلاف شرع سی کہ وجود اونکا ناآشنا اور انکار کیا گیا ہی اور لڑینگی یعنی اپنی باتون پر باتون سی فتنہ والون سی کہ باغی اور خارجی اور رافضی اور تمام بدعتی ہین نقل کی ہیہ دونو حدیثین بیہقی نی دلائل النبوۃ مین وعن ابی امامۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال طوبی لمن رانی وطوبی سبع مرات لمن لم یرنی وامن بی رواہ احمد اور روایت ہی ابی امامہ سی ہیہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ خوشی ہو جیو اوس شخص کو کہ دیکہا مجکو یعنی اور ایمان لایا بیخبر اور خوشی سات بار اوسکی لیی کہ نہ دیکہا مجکو اور ایمان لایا بیخبر نقل کی ہیہ احمد نی فتح اور تعین حد دسات کا سپرد ہی شارع کی علم پر بالسبب ہونی اوسکی عدد مذکور متعارف بیچ مبالغہ اور تکثیر کی پس مراد اس سی تکثیر ہی نہ تحدید وعن ابن محیریز قال قلت لابی جمعۃ رجل من الصحابۃ حدثنا حدیثا سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم احدثک حدیثا جیدا تغدینا معہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعنا ابو عبیدۃ بن الجراح فقال یا رسول اللہ احد خیر منا اسلمنا وجاھدنا معک قال نعم قوم یکونون من بعدکم یؤمنون بی ولم یرونی رواہ احمد والدارمی ورواہ رزین عن ابی عبیدۃ من قولہ قال یا رسول اللہ احد خیر منا الی اخرہ اور روایت ہی ابن محیریز تابعی سی کہا کہا مینی واسطی ابی جمعہ کی کہ ایک شخص نہا صحابہ مین سی روایت کر میری لیی ایک حدیث کہ سنی ہو تونی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا ان روایت کرونگا مین تجھی ایک حدیث خوب کہ فایدہ دی تجکو اور بشارت بخشی خیریت اور فضیلت کی طعام چاشت کا کہا ہمنی ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ہم تھے ساتھہ ہمارے ابو عبیدہ بن الجراح کہ عشرہ مبشرہ سی ہین پس کہا ابو عبیدہ نی یعنی واسطی اظہار شکر نعمت الہی کی اور احسان ہمنی انعام حضرت رسالت پناہی کی یا رسول اللہ کیا کوئی بہتر ہی ہمسی اسلام لائی ہم یعنی آپکی ہاتھہ پر اور جہاد کیا ہمنی ہمراہ آپکی فرمایا آنحضرت نی ہان بہتر ہین تمسی وہ لوگ کہ ہونگی پیچھی تمسی ایمان لاوینگی مجہ حال انکہ نہین دیکہا مجکو فتح معنے اسکی یہہ ہین کہ وہ بہتر ہونگی تمسی اس حیثیت سی اگرچہ تم بہتر ہو اونسی بسابقہ اور مشاہدہ اور مجاہدہ کی جہت سے ترجمہ روایت کی یہہ حدیث احمد اور دارمی نی یعنی ابن محیریز سی اور روایت کی ابو عبیدہ سی قول اونکی سی قال یا رسول اللہ احد خیر منا اخرتک یعنی اور حکایت ابن محیریز اور ابی جمعہ کے نقل نہین کی وعن معاویۃ بن قرۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فسد اھل الشام فلا خیر فیکم ولا یزال طائفۃ من امتی منصورین لا یضرھم من خذلھم حتی تقوم الساعۃ قال ابن المدینی ھم اصحاب الحدیث رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہی معویہ بن قرہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سے فتح یعنی قرہ بن ایاس کہ صحابی ہی اور معاویہ مذکور تابعی ہی عالم عامل فقیہ پیدایش اونکی روز جمل کی ہوئی اور وفات اونکی اکیسو ترپن ۵۳ مین ترجمہ کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبوقت کہ تباہ ہووین اہل شام بیچ تمہین پہلائی ہوگی تم مین فتح یعنی مدینہ کی لیی یا متوجہ ہونگی لیی طرف اوسکی نہتی اور حضرت شیخ رح نی لکہا ہی خطابی سے کہ مراد یہہ ہی کہ اہل شام قایم ہونگی امر خدا پر اخیر فرمانہ مین پس جب وہ تباہ ہونگی اور یہہ ہوگا بیچ وقت قائم ہونی قیامت کے جسوقت کہ باقی

نہین رہیگا کوئی کہ کہی لا الہ الا اللہ جیسا کہ وارد ہوا ہی کہ قایم نہین ہوگی قیامت مگر اوپر بدترین لوگون کی پس خیر نہین ہوگی اسلیے کہ باقی نہین رہیگا اوسمین کوئی اہل خیر مین سی تر جمہ اور ہمیشہ رہیگی ایک جماعت میری امت مین سی مدد کی گیی یعنی غالب اعدا دین پر نہین ضرر کریگا اونکو وہ شخص کہ مخذول کرے اونکو خذلان الہی اونپر مشہور رہوگی یہانتک کہ برپا ہوقیامت ف ع یعنی قرب قیامت ہوسلیگی کہ اوپر گذر چکا ہی کہ نہین قایم ہوگی قیامت اصحاب الیمین کہ زمین مین ہو اللہ کہنیوالا اور اثر ترجمہ کہا ابن مدینی نی کہ اکابر محدثین سی ہی وہ جماعت اصحاب حدیث ہین ف ع یعنی محدث کہ حفاظ حدیث کی ہین اور راوی اونکی اور عمل کرنیوالی ہی سنت پر کہ بیان کرنیوالی ہی کتاب کے پس مراد انسی اہل سنت وجماعت ہین ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا ہی یہ حدیث حسن صحیح ہی وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ تجاوز عن امتی الخطاء والنسیان وما استکرہوا علیہ رواہ ابن ماجہ والبیہقی اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی معاف کریگا میری امت سے خطا اور نسیان کو اور اوسچیز کو کہ زبردستی کیی گیی ہین یہہ اوپر نقل کی یہہ ابن ماجہ اور بیہقی نی ف ح جانا چاہیی کہ خطا ضد صواب کے ہی سراج مین ہی خطا نا راست نقیض صواب کے اور متعاور و معہود دونون طرح آیا ہی خطیئہ یعنی گناہ کی یا جو گناہ کہ بی قصد کی ہو کذا فی القاموس اور خطا ساتھہ زبرخ اور جزم طا کی بہی یعنی گناہ کی آور بعضون نی کہا خطا کہتی ہین اوسوقت کہ قصد اکری اور اخطا اوسوقت کہ بقصد نہ کری اور محیطی وہ شخص کی قصد صواب کا کہی اور غیر صواب مین پر جاوی اور خاطی اور وہ شخص کہ قصد کری اوسچیز کا کہ نہ کرنی چاہیی اور کہتی ہین اوس شخص کو کہ چاہتا ہی ایک چیز کو کرنا اور ناگہان غیر اوسچیز مین پڑگیا خطا کی اور ساتھہ اس معنی کی خطا مقابل عمد کی آتا ہی جیسیکہ چاہا کہ تیر ماری شکار کو ناگہان آدمی کو لگ گیا اور مار ڈالا اوسکو بخطا یا قصد کلی کرنی کا رکھتا تھا ناگہان پانی چلتین اوتر گیا اور مراد الحدیث مین یہی معنی ہین اور نسیان نسد حفظ کا ہی یعنی فراموشی کی اور سہو بہی یعنی نسیان کی ہی بولتی ہین کہ سہو کیا فلانی کام مین یعنی نسیان کیا اوسے اور غافل ہوا اوسسے اور گیا دل اوسکا اور جگہہ اور مراد تجاوز کرنا خطا اور نسیان سی یہہ ہی کہ گناہ نہین اونمین اور گنہگار نہین ہوتا بسبب اونکی نہ یہہ کہ مواخذہ نہین ہوتا مطلقا بسلیکہ ہیچ فعل خطا کی ثابت ہی دیۃ اور کفارہ اور ہیچ افطار کرنیکی ساتھہ خطا کی واجب ہے قضا روزہ کی اور ہیچ نسیان کی کہ واجب نہین ہے قضا روزہ کی بسبب اسکے ہی کہ صاحب حق کی جانب سے ہی جیسیکہ حدیث مین آیا ہی کہ تمام کر اپنی روزہ کو بسلیکہ نہین ہم کہلایا اور نہین پلایا ہی تجکو خدا نی اور ہیچ نسیان اور سہو نماز کی واجب ہوتا ہی سجدہ اور ہیچ تلف کردانی مال لوگون کی ساتھہ سہو کی واجب ہوتا ہی ضمان اور لفظ دیۃ اشکر ہوا علیہ ساتھہ صیغہ مجہول کی ہی یعنی وہ گناہ کہ طلب کیے گیی اونسی بوجہ اکراہ یعنی زبردستی کی یعنی باعث ہوا نسانکو کوئی اوسچیز کی کرنی پر کہ کرو رکہی وہ اوسکو اور نہ ارادہ کری اوسکی کرنیکا کر نہ ہو باعث ہونا اوسپر ساتھہ وعید کی مانند قتل کرنیکی اور ضرب شدید کی اور اکراہ کی لمبی بہی تفصیل ہے جسکو حق اللہ اور حق العباد کی چنانچہ اصول کی کتابون مین وہ تفصیل لکہی ہوئی ہی اور باوجود اسکی گناہ مرتفع ہی اور مراد تجاوز سی بہی ہی وعن یعلی بن حکیم عن ابیہ عن جدہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی قولہ تعالی کنتم خیر امۃ اخرجت للناس قال انتم تتمون سبعین امۃ انتم خیرہا واکرمہا علی اللہ تعالی رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی وقال الترمذی ہذا حدیث حسن اور روایت ہی یعلی حکیم بن معاویہ بن حیدہ قشیری بصری کی سی کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی حکیم بن معاویہ سے اوسنی نقل کی اپنی دادا سی یعنی معاویہ بن حیدہ کی سی کہ اوسنی سنا آنحضرت سی کہ فرماتی تہی ہیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی کہ فرمایا ہی کنتم خیر امۃ اخرجت للناس یعنی ہوتی تم بہترین امت کی کہ ظاہر کی گئی لوگون کی لیی ف ح یعنی ہوتی ہیچ ایسے ہی ہیچ علم اللہ تعالی کی اور لوح محفوظ کی یا درمیان اگلی امتون کی اور مراد تمام مؤمنین اس امت کے ہین خواص عوام کہ ہر ایک کو فضیلت ہے اگلی امتون

تہت ثبات قدم کی ایمان ہین اور زیادتی محبت کی ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ مرتد ہونیکی اور نہ نکلنی کی رابقہ اسلام سے اور
یہ قول بعضون نی کہا کہ مخصوص ہی یہہ ساتھہ علماء اور شہدا اور صالحین کے اور مراد خیریت تامہ کاملہ مخصوصہ ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد
مہاجرین ہین اور وجہ تخصیص کے ظاہر نہین ہی اور حق یہہ ہی کہ عام ہی ترجمہ فرمایا آنحضرت نی تم پورا کرتی ہو ستر امتون کو کہ تم بہترین اونکی اور بہت
گرامی قدر اونکی ہو اللہ کی نزدیک نقل کی یہہ ترمذی نی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن ہی ف ح ع مراد عدد
ستر سی تکثیر ہی نہ تحدید اور یہہ عدد یعنی تکثیر کی بہت آتا ہی یا یہہ کہ ستر امتین جو تجھسے بڑی گذری ہین وہ مراد ہین اور مراد ساتھہ اتمام کی ختم ہی یعنی
جیسیکہ پیغمبر تمہاری خاتم النبیین اور سردار رسولون کی ہین تم بھی خاتم امتونکی اور اکرم اور اتم اونکی ہو اور ذکر کیا بغوی نی ساتھہ سند اپنی
کے بطریق مرفوع کی قال اِنَّ الْجَنَّةَ حَرُمَتْ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ كُلِّهِمْ حَتّٰى اَدْخُلَهَا وَحَرُمَتْ عَلَى الْاُمَمِ حَتّٰى تَدْخُلَهَا اُمَّتِيْ یعنی فرمایا آنحضرت
نے کہ بلاشبہہ جنت حرام ہی سب انبیاء پر یہانتک کہ داخل ہو وہ نہین اوسمین اور حرام ہوئی جنت سب امتون پر یہانتک کہ داخل ہو جنت مین امت میری اور یہہ اشارہ
ہے طرف حسن خاتمہ کی کہ یعنی ہی حسن بدایۃ جیسیکہ اشارہ کیا طرف اسکی حق سبحانہ نی اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰى پس ہم آخر ہین
پیدایش مین اور اول ہین رتبہ مین وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَنَا مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَبِشُكْرِهٖ تَزِيْدُ الْبَرَكَاتُ وَالْخَيْرَاتُ اور ختم ہونا کتاب کا ساتھہ تحمید
کے کہ مشعر اوپر ختم اور اتمام اور تکمیل کی ہی غایت اور کرم ختم کرنیوالی کی سی یعنی اللہ تعالی کی سی ہی اور حدیث پہلی کہ ان اللہ تجاوز عن امتی
الخطاء والنسیان ہی مناسب ہے واسطی عذر کرنی کی اوسچیز سی کہ واقع ہوئی ہو قسم خطا اور سہو و نسیان سی خَتَمَ اللّٰهُ لَنَا بِالْحُسْنٰى وَتَجَاوَزَ
عَنَّا مَا وَقَعَ مِنَ السَّهْوِ وَالنِّسْيَانِ بِحُرْمَةِ نَبِيِّ اٰخِرِ الزَّمَانِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
ذَوِي الْفَضْلِ وَالْاِحْسَانِ انتہی جاننا چاہیے کہ مشکوۃ کی شرحونمین تو مشکوۃ اسی حدیث پر تمام ہوئی ہی اور بعضی نسخونمین یہہ عبارت
بھی لکہی ہی ثُمَّ قَالَ مُؤَلِّفُ الْكِتَابِ شَكَرَ اللّٰهُ سَعْيَهٗ وَاَتَمَّ عَلَيْهِ نِعْمَتَهٗ وَقَعَ الْفَرَاغُ مِنْ جَمْعِ الْاَحَادِيْثِ
النَّبَوِيَّةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخِرَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ رَمَضَانَ عِنْدَ رُؤْيَةِ هِلَالِ شَوَّالٍ سَنَةَ سَبْعٍ وَثَلَاثِيْنَ
وَسَبْعِ مِائَةٍ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ تَوْفِيْقِهٖ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ
پہر کہا مصنف کتاب مشکوۃ کی نی قدردانی کری اللہ اوسکی سعی کی اور تمام کری اوسپر نعمتین اپنی واقع ہوئی فراغت جمع کرنی حدیثون نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی سی اخرون جمعہ رمضان کی نزدیک دیکہنی ہلال شوال کی سات سو سینتیسوین برس مین ساتھہ حمد اللہ تعالی کی اور نیک توفیق اوسیکی
سب تعریف واسطی اللہ کی کہ پالنی والا عالمون کا ہی اور درود اور سلام اوپر محمد کی اور آل اونکی اور اصحاب اونکی اور تابعون اونکی اور
فریق اونکی سب پر الحمد للہ حمد اکثر اطیب مبارک کافیہ تمام ہوا یہہ ترجمہ بکرم وعنایت پروردگار متعال کی ای مولی میری کیا بعید ہی تیرے رحمت
واسعہ سے کہ اس میرے سعی کو قبول فرماوی اور اس عاجز ضعیف و نحیف کی تقصیرات اور بھول چوک سی درگذر فرماوی اور مجکو اور میری اوستاد
اور مان باپ کو روز قیامت کی بخشدی اور ذلیل نفرماوی یارب العلمین کر رسہ کر رہی عرض ہی کہ مجھہ شرمسار کو اور میری اوستاد مولانا اسحق صاحب
مہاجر فی سبیل اللہ رحمۃ اللہ کو اور میری مان باپ اور سب مسلمانونکو مغفور و مرحوم کر اور تیری شان ستاری کا ظہور ہماری حال پریشان پر ہو
اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا
غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهٗ وَلَا حَاجَةً مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

الا قضیتہا یا ارحم الراحمین اللھم انا نسالک من خیر ما سالک منہ نبیک
صلی اللہ علیہ وسلم ونعوذ بک من شر ما استعاذ منہ نبیک محمد صلی اللہ علیہ
وانت المستعان وعلیک البلاغ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم بیت
زگدایان تو ام شاہ بفرماندہی ٭ کہ چو مرغان حرم در حرمت جا گیرم ٭ الٰہی بحقی من کل ضیق ٭
بجاہ المصطفٰی مولی الجمیع ٭ وہب لی فی مدینتہ قرارا ٭ بایمان ودفن بالبقیع ٭
ربنا ہب لنا من ازواجنا وذریتنا قرۃ اعین واجعلنا للمتقین اماما ٭ اللھم صل
وسلم علی سیدنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ واہل بیتہ وبارک وسلم
اللھم صل وسلم علیہ وعلیہم اجمعین
برحمتک یا ارحم الراحمین

خاتمۃ الطبع

بعد حمد خدای جل وعلا کہ اپنی توفیق خاص سی ترقی دین متین مین ہمکو بہی شریک فرمایا اور اپنی خزانہ انعام غیر متناہی سی ہم مساکین کو بہرہ وافر عنایت کیا اور تحفہ درود بہ جناب رسول مقبول صلوات اللہ وسلام علیہ کی کہ راہ ہدایت مین اونکی کلام معجز نظام سی چراغ ابدی روشن ہوا اور اونکی فیض انعام عام سی صحرای خشک اذہان عالم رشک گلشن فرمایا ارباب دین اور صاحبان یقین کو مژدہ ہی اور طالبان فیوض ربانی کو بشارت ہی کہ بہرہ کتاب افادت انتساب یعنی ترجمہ مفید عام وخاص کتاب مشکوۃ شریف کا کہ فن حدیث مین ایسی جامع اور مشہور کوئی کتاب نہین ہی بنام نامی زبان اردو مین کہ اول بنا اوسکی جناب نقاد حدیث خیر الخلق جامع ظاہر وباطن حاوی کمالات منبع فیوض مرجع عالم مقتدای خاص وعام ناشر علوم دین متین متبع سنت سید المرسلین جناب مولانا مولوی **محمد اسحٰق صاحب** مہاجر رحمہ اللہ واسکنہ فی بحبوحۃ جنانہ فی اسطرح ذالی تہی کہ بندہ مسطورین ترجمہ سلیس اردو لکہا تہا پہر اوسکو حسب الاشارہ جناب ممدوح کی اونکی شاگرد رشید مطرح فیوض الٰہی منبع خوان پرنعمت مخزن علوم دین ہدایا اتباع سنت نبوی جناب مولوی **قطب الدین خانصاحب** الوی نی احادیث سی جدا کر کی لکہا اور ہر موقع پر شروح مشکوۃ مین سی مضامین مفیدہ نقل کیی اور اوسکو فائدہ کر کی جدا لکہا اور ہر باب مین جس قدر ضرورت سمجی مسائل فقہیہ کتب معتبرہ سی نقل کر دی اور بہت کچہہ امور کہ جنکی ضرورت تہی مختلف مقامون پر اس کتاب مین فراہم کیی اول یہہ کتاب ہی مین چہپی تہی کچہہ شیخ نور الدین صاحب کے مطبع مین اور کچہہ مولوی باقر کی چہاپہ خانہ مین اور ابواب فضائل صحابہ وغیرہ کہ اوسوقت چہپی نہ تہی اوسکو تتمہ بربع رابع کا حافظ نیاز احمد صاحب نی چہاپا مگر اکثر کاغذ میلا اور چہاپہ درست نہ تہا بلکہ بعضی جای تو بالکل مسودہ کی صورت تہی اب باعانت الٰہی اس عاجز کو توفیق اوسکی چہاپنی کی ہوئی باجازت مولف توکلا علی اللہ راہ اخرس بارۂ سنوا کاسی مین شروع کیا اور بامداد تصحیح ونظر جناب عالم ظاہر وباطن زیب اورنگ زینت ازمان جامع معقول ومنقول جناب حاجی حافظ **مولوی محمد قاسم صاحب** فرزند رشید جناب مولانا **مولوی مملوک العلی صاحب** مرحوم **مولوی محمد یعقوب صاحب** نانوتوی وناظر بی بدل وناشر بی مثل جامع جامع واعظ اہل ایمان آمر بالمعروف **مولوی محمد حسین صاحب** ساکن بریلی متخلص بفقیر ایک سال کی شب وروز کی مشقت ومحنت مین جیسی جی چاہتا تہا انجام کو پہنچی اور بہر صورت مکمل وتمام ہوئی فالحمد للہ ٭